اردو لغت

(تاریخی اصول پر)

جلد شانزدہم

(گڑبڑیا تا گزگیان، گھ تا لوگڑا)

اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی

اردو ڈکشنری بورڈ
ایس ٹی ۱۸-اے گلشن اقبال کراچی

بخدمت گرامی
جناب ڈاکٹر خلیق انجم صاحب

بہ احترامات فراواں

منجانب:
پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ستارہ امتیاز
ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، بی۔ٹی، پی ایچ ڈی، ڈی۔ایل ٹی

صدر نشین
اردو ڈکشنری بورڈ
ایس۔ٹی، ۱۸۔اے، بلاک۔۵، گلشن اقبال
کراچی۔ ٹیلی فون: ۴۹۸۸۸۸۷

اُردو لغت

(تاریخی اصول پر)

جلد شانزدہم

(گُرگُرِ بدّیا سُرسُر گیان ، گھ تا لُوگڑا)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

جُملہ حُقوق مع تلخیص بحقِ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی محفوظ ہیں .

سالِ اِشاعت ... ... جون ۱۹۹۴ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... ایک ہزار دو سو (۱۲۰۰)

قیمت ... ... ۴۰۰/- روپے

****

مدیرِ اعلیٰ

۱. ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) . . . . (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء)

۲. ڈاکٹر ابواللیث صدیقی . . . . (۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۴ء)

۳. ڈاکٹر فرمان فتح پوری . . . . (۱۹۸۵ء تا حال)

مدیرِ اوّل

۱. ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) . . . . (۱۹۶۴ء تا ۱۹۷۳ء)

۲. جناب نسیم امروہوی (مرحوم) . . . . (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء)

****

پریس کاپی

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

معاونین

۱. مرزا نسیم بیگ

۲. حسین مجتبیٰ زیدی

عملۂ اِدارت

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

مدیر

ہدایت اللہ

فرحت فاطمہ رضوی

مرزا نسیم بیگ

لیاقت علی عاصم

نائب مدیر

حسین مجتبیٰ زیدی

یاسمین ظفر

عقیل احمد صدیقی

فہیم اقبال جعفری

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۲ - ۹۳

(۱)	جناب فخر امام صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب اشفاق احمد صاحب)	رکن
(۱۱)	جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی	رکن
(۱۲)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب ڈاکٹر عبدالجبار جونیجو صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خاں صاحب)	رکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	صدر
(۲)	نمائندہ وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان	رکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رکن
(۵)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رکن
(۸)	افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خاں صاحب)	رکن

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۳ - ۹۴

(۱)	جناب خورشید احمد شاہ صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رُکن
(۵)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۶)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رُکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب ڈاکٹر آغا سہیل صاحب)	رُکن
(۱۱)	جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی	رُکن
(۱۲)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب فخر زمان صاحب)	رُکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رُکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رُکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رُکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب ڈاکٹر عبدالجبار جونیجو صاحب)	رُکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۱۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	صدر
(۲)	نمائندہ وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن
(۵)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب فخر زمان صاحب)	رُکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن
(۸)	افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد شانزدہُم

خدا کا شُکر ہے کہ اُردو لغت کی سولھویں جلد تکمیل کی منزل کو پہنچی اور زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آ گئی۔ اعتراف ہے کہ اس کی آمد میں بہت تاخیر ہو گئی لیکن غالب کے لفظوں میں

«ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا»

اس تاخیر میں اُردو لغت بورڈ کے عملے کے تساہل یا بے پروائی کو ذرّہ برابر دخل نہیں بلکہ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ کارکنان کی تعداد میں غیر معمولی کمی اور کراچی کے نظم و نسق کی ابتری کے باوجود ، میرے رفقائے کار نے اس جلد کی تکمیل و طباعت میں حددرجہ مستعدی و جاں فشانی سے کام لیا ہے۔ اگر بورڈ کے عملے کے ارکان کی طرف سے کام میں غیر معمولی دلچسپی نہ لی جاتی تو شاید سولھویں جلد کے منظرعام پر آنے میں مزید تاخیر ہوتی اس لیے کہ پچھلے دو تین برسوں سے شہر کراچی میں آگ اور خون کی ہولی جس انداز سے کھیلی جا رہی ہے اور بےگناہ شہریوں کو جس بے رحمی و بے دردی کے ساتھ ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس میں گھر سے نکلنا ، دفتر پہنچنا ، کام کرنا اور گھر واپس آنا تو کُجا بعض وقت سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ آئے دن طویل دورانیہ کی لوڈ شیڈنگ اور دن میں کئی کئی بار بجلی کا اچانک تعطّل اس پر مستزاد تھا لیکن اس کا کیا رونا کہ اسے تو کراچی کی زندگی کے معمولات میں شمار کیا جائے گا۔

کراچی کی اس خوفناک اور اعصاب شکن انتظامی صورتِ حال سے قطع نظر ادارتی عملے کے جو تربیت یافتہ ارکان بوجوہ دفتر چھوڑ کر چلے گئے تھے ، اُن کی اسامیاں ملازمتوں پر پابندی کی وجہ سے اب تک پُر نہیں کی جا سکیں۔ مختصر عملے کی مدد سے جو ممکن ہے وہ کیا جا رہا ہے ہر چند کہ ملازمتوں پر پابندی ختم ہونیکی خبریں آئے دن اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن نئی ملازمتیں دینے کے منصوبے میں کچھ ایسی پیچیدگیاں اور دشواریاں ہیں کہ اردو لغت بورڈ اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے باوجود اس خلا کو اب تک پُر نہیں کر سکا جو پچھلے تین سال میں بعض کارکنوں کی ملازمت سے سبکدوشی یا استعفے سے پیدا ہو گیا ہے ، اب قدرے حوصلہ افزا خبریں شائع ہو رہی ہیں اور اُمید ہے کہ یہ خلا جلد پُر ہو جائے گا اگر ایسا ہوا تو کام کی رفتار یقیناً تیز تر ہو جائے گی۔

سولھویں جلد کا تکملہ حرف لام کے الفاظ پر ہوا ہے ، حرف میم کے الفاظ پر ردیف وار کام ہو رہا ہے اور ان الفاظ کی تعداد اتنی کثیر ہے کہ ان کے لیے پوری ایک جلد درکار ہو گی۔ بقیہ حرف یعنی ن ، و ، ہ اور ی ، کے الفاظ بہت آسانی سے تین جلدوں میں سما جائیں گے اور لغت کا پورا منصوبہ جیسا کہ ابتدا میں ایک تخمینے کے مطابق عرض کیا گیا تھا ، بیس جلدوں میں ہر طرح مکمل ہو جائے گا۔ خام مسودے کی وہ کمی جس کی طرف پندرھویں جلد کے دیباچے میں اشارہ کیا گیا تھا اُس پر بھی اس عرصے میں قابو پا لیا گیا ہے۔ اس لیے اگر شہر کراچی کے باسیوں کو امن و سکون میسر رہا اور ادارتی عملے کی خالی اسامیاں اُمید کے مطابق جلد پُر کر لی گئیں تو پھر لغت کی بقیہ جلدیں انشاءاللہ بہت جلد منظرعام پر آ جائیں گی۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

مدیرِ اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱. اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲. تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳. مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴. اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵. اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶. اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱. اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲. قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳. ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴. تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵. اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶. ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱. تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲. مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷)۔

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منّھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) (   ) :

۱. لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲. لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳. ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴. مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵. اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶. لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷. اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸. سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹. کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰. اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸)۔

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱. تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲. جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (— نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)۔
۳. تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱. لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲. اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳. تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴. جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱. عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲. اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (< یا >) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو = تعلق ، یا نسبت)۔

(س) تین نقطے Three dots (...) :

۱. لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲. امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اِشارات

۱. اعراب و حرکات :

فت ـ فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

فت مج ـ فتحۂ مجہول (جیسے : «زہر» کی «ز» کا فتحہ) .

کس ـ کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج ـ کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .

ضم ـ ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج ـ ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک ـ سکون (جیسے : «سبْز» کی «ب» کا سکون) .

شد ـ تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن ـ تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباًعن جدٍ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین)

مخ ـ مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ ـ نون غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ ـ مغنونہ (جیسے : «منگایا» کا «ن») .

معد ـ واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

لف ـ الف ملفوف (جیسے : «... انَہٗ (لاحقے) کا «ا») .

غم ا ـ غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال ـ غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و ـ غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس ـ اُس کا «و»)

غم ی ـ غیر ملفوظ یے (جیسے : «ایدھر ـ ادھر کی «ی») .

خف ـ خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے)

۲. قواعد :

ج	=	جمع عربی .
جج	=	جمع الجمع عربی .
مج	=	مجہول .
مع	=	معروف .
امذ	=	اسم مذکر .
امث	=	اسم مؤنث .
صف	=	صفت .
مذ	=	مذکر .
مث	=	مؤنث .
م ف	=	متعلق فعل .
ف ل	=	فعل لازم .
ف م	=	فعل متعدی .
ف مر	=	فعل مُرکب .

۳. زبانیں :

ا	=	اردو .
انگ	=	انگریزی .
اوستا	=	اوستائی .
بنگ	=	بنگلہ .
پ	=	پراکرت .
پا	=	پالی .
پر	=	پرتگالی .
پن	=	پنجابی .
تر	=	ترکی .

س	=	سنسکرت .
سر	=	سریانی .
ع	=	عربی .
عبر	=	عبرانی .
ف	=	فارسی .
فر	=	فرانسیسی .
گج	=	گجراتی .
لاط	=	لاطینی .
مر	=	مرہٹی .
ہ	=	ہندی .
یو	=	یونانی .

۴. متفرق :

ا پ و	=	اصطلاحات پیشہ وران .
اف	=	افعال .
د	=	دیوان .
رک	=	رجوع کیجیے.
عو	=	عوام .
عور	=	عورات .
ف	=	فعل .
ق	=	قلمی .
قب	=	مقابلہ کیجیے .
ک	=	کلیات .
ہندو	=	ہنود کی بول چال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گ

(مُسلسل)

گُرگُربَدَیا سُر سُر عَقْل / گِیان کہاوت.
ہر شخص کی سمجھ بوجھ اور عقل جداگانہ ہوتی ہے. گرگربدیا سر سر گیان ہوا کرے ہے جس نے جرا (ذرا) سوچ بچار کے بتایا وہ تو برجرور (بالضرور) ہوکر ہی رہا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۹).

گِرگِردے پھرانا محاورہ (قدیم).
چکر یا بل دے کر پھرانا. اس کے دونوں پاواں پکڑ کر سر ہو سوں گرگردے پھرا کو زمین پر پچھاڑیا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

گَرگَری (فت گ ، سک ر ، فت گ) امث.
پانی کا گھڑا ، گاگر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : **गर्गरी**].

گَرگَریا (فت گ ، سک ر ، فت گ ، ر ، شد ی) امث.
چڑیا ، کنجشک ، گوریا. تمام چھوٹے درندے اور پرندے مثلاً گرگریاں ، مینائیں ، مرغیاں ... تمھارا ادب کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ : ۳۲ ، ۴). مثلاً کنجشک (گرگریا) کبوتر مینا وغیرہ. (۱۹۵۸ ، حیواناتِ قرآنی ، ۱۱۳). [گوریا (رک) کا ایک اِملا].

گَرگَز (فت گ ، سک ر ، فت گ) امذ.
(کاشت کاری) کنویں کے گرد چوبے کی پختہ چنائی کا گولا (کوٹھی) (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳). [گردگج کا بگاڑ یا گرگج (رک) کا بگاڑ].

گُرگَل (ضم گ ، سک ر ، فت گ) امث.
چڑیا کی ایک قسم.

ہمارے طفلی کے ایام بھی ہیں دفن یہاں
پکڑتے پھرتے تھے ، شامائیں ، گُرگلیں ، گلدم

(۱۹۶۲ ، سرو ساماں ، ۳۴۶). [مقامی].

گَرگَوا (فت گ ، سک ر ، فت گ) امذ.
ایک گھاس جو بارشوں میں نیچی زمینوں میں اُگتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گَرتَ + گَم + ک **गर्त+गम+क**].

گُرگی (۱) (ضم گ ، سک ر) امث.
۱. **گھریلو ملازمہ ، نوکرانی ، لونڈی** (پلیٹس). ۲. **بدمعاش ، شریر (عورت).** مہری ایک چھٹی ہوئی ، زمانے بھر کی گرگی ، قطامہ ، فرہادکش ، اس نے جھانیں جھپے بتانا شروع کئے. (۱۹۱۵ ، کایا پلٹ ، ۶۹).

گُرگی ہے ، اُس کی ڈھول کا کُھلتا نہیں ہے پول
چُھریاں بھری ہیں دل میں زباں پر ہیں میٹھے بول

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۵۰). [گرگا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُرگی (۲) (ضم گ ، سک ر) امث؛ نیز گُرگھا ، گُرگا.
کچھا ، نصف پاجامہ جو گھٹنوں تک ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گُرگا (۲) (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَرگَیا (فت گ ، سک ر ، فت گ ، شد ی) امث.
چڑیا ؛ گوریا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گرگریا (رک) کا ایک اِملا].

گُرگیانی (ضم گ ، سک ر ، کس گ) صف.
پیر و مرشد ، بہت بڑا جوگی.

لگا مُنہ پر بھبوت اور شکل جوگی کی بنا ڈالی
ہوا اودھوت جوگی ، جوگیوں میں آپ گرگیانی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲ ، ۲۶۱). [گُر (گُرو (رک) کی تخفیف) + گیان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُرگے دہَن آلودہ و یُوسُف را نہ دَرِیدَہ کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) بےخطا ناحق تہمت میں گرفتار ہوا ، بھیڑیے کا منہ بھرا مگر اس نے یوسف کو نہیں پھاڑا ، بدنام کچھ کرے یا نہ کرے الزام اسی پر آتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گُرگھا (۱) (ضم گ ، سک ر) امذ.
گھٹنے کا جوڑ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گُرگا (۲) کا ایک اِملا].

گُرگھا (۲) (ضم گ ، سک ر) امذ.
(ٹھگی) گردن ، گلا (ا پ و ، ۸ : ۲۰). [مقامی].

گُرگھی (ضم گ ، سک ر) امث.
رک : **گُرگی** (۲) (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گرگی (۲) کا ایک املا].

گَرل (فت گ ، سک ر) امث (شاذ).
لڑکی ، دوشیزہ.
کہتی ہے ز راہ کبر مجھ سے وہ گرل
کیا تجھ سے ملوں کبھی کا تو ڈبوک نہ ارل
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۸). گرل (Girl) لڑکی کے معنی میں بات چیت میں رایج ہے ، اس کا ایک مرکب گرل گائیڈ نہ صرف بول چال بلکہ تحریر میں بھی مروج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۷۷). [انگ : Girl].

--- اِسکُول (--- کس ا ، سک س ، و مع) امذ (شاذ).
لڑکیوں کی تعلیم کا اسکول ، مدرسۂ نسواں ، زنانہ مدرسہ. اہلیہ مہدی نواب نے طنزاً اس سے کہا کہ لڑکی تم گرل اسکول میں داخل ہونے پر کیونکر راضی ہو. (۱۹۲۳ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۶۸). [انگ : Girl School].

--- فرِینڈ (--- کس مج ف ، ی مج ، غنہ) امث.
(کسی لڑکے یا مرد کی) دوست لڑکی ، دوست خاتون ، محبوبہ. ہم آئے تو اکٹھے تھے لیکن یہاں آکر یہ گرل فرینڈ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶۶). اس وقت وہ نیویارک میں کرسمس نائٹ کا ڈنر کھاتے ہوں گے ایک عدد گرل فرینڈ کے ساتھ. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۷۷). [انگ : Girl Friend].

--- گائیڈ (--- ی مع) امث.
لڑکیوں کی ایک تنظیم جو اسکاوٹ لڑکوں کی تنظیم کے متوازی اور مماثل ہے ، اس میں لڑکیوں کو اچھا شہری اور مفید رہنما بننے کی تربیت دی جاتی ہے نیز اس تنظیم کی رکن لڑکی. وہ گرل گائیڈ کی سیاہ وردی پہنے ... بھر رہی تھی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۵۸). [انگ : Girl Guide].

گِرل (کس گ ، ر) امذ.
ایک جانور ، بڑا گدھ.
وہ گرل لڑتے ہیں شاید ہڈیوں پر جنگ ہے
کس قدر یہ جانور کم بخت بد آہنگ ہے
(۱۹۰۵ ، جنگل کی اندھیری رات (مخزن ، اکتوبر)). [مقامی].

گِرِل (کس مج گ ، کس ر) امث.
لوہے کی جالی یا جنگلہ جو کھڑکی وغیرہ میں لگایا جاتا ہے. کانپتے پیروں سے کھڑکی کی گرل پکڑے امینہ کب سے منتظر کھڑی ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۲). [انگ : Grill].

گَرلز (فت گ ، سک ر ، ل) امث ؛ ج.
لڑکیاں. جی ہاں سچی پریاں وہ کہتا تھا یہ تینوں گرلز اس قدر با کمال ہیں کہ ان کی کارگزاری پریوں کی کہانی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶). [انگ : Girls].

--- گائڈ/گائیڈ (--- کس ء / ی مع) امث.
رک : **گرل گائیڈ.** اس موقع پر گرلز گائڈ نے علاقائی رقص پیش کیے. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، یکم مئی ، ۱۶). گرلز گائیڈ کی تربیت ہر طالبہ کو حاصل کرنی چاہیے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ فروری ، ۵). [انگ : Girls Guide].

گَرم (فت گ ، سک نیز فت ر) (الف) صف.
۱. **تپتا ہوا ، جلتا ہوا ، سوزاں ، جس کا درجۂ حرارت زیادہ رہتا ہو ، تپاں (سرد کی ضد).**
حوض کا گرم سر پہ ڈالا آب
ہوئے اک جا پہ آب اور سیماب
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۳). کڑی دھوپ میں گرم ریت پر لٹاتا تھا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۳). گردن پر گرم پانی سے اسفنج پھیرنا ... درد سر کو تسکین دیتا ہے (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). کمرہ باہر کی نسبت کتنا گرم تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۰۶). ۲. **(رفتار کے لیے) تیز ، تند ، طرار.**
جاتا ہے مثل برق یہ سرپٹ اڑا ہوا
کتنی سمند عمر کی رفتار گرم ہے
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳). اب ریل کی رفتار جتنی گرم ہوتی جاتی ہے اتنی ہی ہوا کے جھونکوں میں خنکی بھی بڑھتی جاتی ہے. (۱۹۴۲ ، غبار خاطر ، ۳۸). ۳. **مصروف ، مشغول ، سرگرم.**
جس گھڑی مکر اپنے میں وہ ہووے گرم
باتوں میں کر ڈالے دل پتھر کا نرم
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳).
کر ملاقات ہم دموں سے تو گرم بازی ہو محرموں سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۴). حاضرین بڑے زور شور سے گرم مباحثہ تھے. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۳۲). ۴. **مستعد ، تیار ، آمادہ.**
لے مجرئی بس ہوتے ہی بازار قضا گرم
سر دینے پہ جوں شمع تھے شہ کے رفقا گرم
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۱۷۵). ۵. **سخت ، تند ، (مزاج اور طبیعت کے لیے) تیز.** ایک ایسے عہدہ دار کے لیے چند خصوصیات لازمی ہیں ، میٹھا ہو ، ضرورت کے وقت نرم اور گرم بن سکے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۲). ۶. **خفا ، ناراض.**
آپ سے جن کو گرم پاتے ہیں
واں مری آش کو پکاتے ہیں
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۹).
ہم تو ٹھنڈے ہیں عبث گرم پڑے ہم سے کوئی
کیا عجب مدعی خود قہر صمد سے جل جائے
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۰۹). دوسرا گرم ہو تو تم نرم پڑ جاؤ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۷۴).
عدو پر گرم تھے بدقسمتی سے میں بھی آ پہنچا
بخار اترے گا اب اچھی طرح ان کی حرارت کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰). ۷. **زیادہ ، بہت زیادہ ، بے حد (بہتات اور تپاک کے لیے).**

محبت تو لی گرم دھرتا آہے
ولے کہنے کوں شرم کرتا آہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

ایک صاحب لطیفہ گو تھے گرم
اون کا مہمان اک ہوا بے شرم
(۱۸۳۵ ، رنگین ، چہار چمن ، ۲۳۵).

شمع رویوں سے اتنا گرم نہ مل
ان کی جو بات ہے زبانی ہے
(۱۸۴۴ ، خواجہ امین الدین امین ، د ، ۲۴۱). ۸. **شوخ ، چُلبلا ، شراوق ، بے باک.** عاشق اوتالا بہوت گرم معشوق کوں حایل ہوئی شرم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۲).

گرم دم سیں دنیا میں گرمی کی رُت
دم سرد سیں ہوئے سردی جو ات
(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۸).

بھڑبھونجے کا طفل گرم دیکھا اچپل
بُھنتا ہے دل اس سے اور جی جاے جل
(۱۸۰۱ ، حسرت (جعفر علی)، ک ، ۵۳).

تھی مگر دل پذیرا ک بیبا ک　　اچپلی گرم ڈھیٹھ اور چالا ک
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۲۷). مُغاں شیوہ اس محبوب کو کہتے ہیں کہ جو بہت گرم اور شوخ اور شیریں حرکات اور چالا ک ہو. (۱۹۴۹ ، آفاق حُسین ، نادرات ، ۲ : ۴). ۹. **جدت پیدا کرنے والی ، گرمی پیدا کرنے والی ، حرارت غریزی کو بڑھانے والی (دوا وغیرہ کی خاصیت کے لیے).**

جلتا ہوں تپ ہجر سے میں اور یہ طبیب آہ
اس پر بھی مرے نسخے میں لکھتے ہیں دوا گرم
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ (ق) ، ۴۳). علاج امراض میں سارا کھیل ... (گرم سرد ، خشک اور تر) کے تناسب کا ہے. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۱۱۸). ۱۰. **بلیغ ، بلند ، پُر اثر (مضمون یا شاعری وغیرہ).**

رحمت خدا کی انشا صد آفریں کہ تجھ سے
ہر ایک قافیہ کیا گرم اس غزل میں بیٹھا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳). اس سے زیادہ گرم ایک فقرہ اور سنیے. (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی ، ۸). خیالات کے لحاظ سے تو یہ غزلیں اس سے بھی زیادہ گرم ہیں. (۱۹۰۸ ، مکاتیب حالی ، ۳۲). مگر اس سنگ محک پر ہمارے شعری سرمایے کا نرم و گرم حصہ نہ حجم میں زیادہ نکلے گا نہ معیار میں. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۳۳). ۱۱. **تیز ، پُر اثر ، جوشیلا ، پُرجوش.** میرا عشق تو بہت ہے گرم ، کدھیں تو بھی اس کا دل ہونے کا نرم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۰).

اے مجرئی اشک آتے ہیں ہنگام بکا گرم
ٹھنڈی ہے تری آہ یہ تاثیر ہے کیا گرم
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۱۵۷). یہ بیان بھی ایسا گرم ہوا کہ کسبیوں کی ہچکیاں بندھ گئیں. (۱۹۲۸ ، حیات طیبہ ، ۸۲).

باتیں جن کی گرم بہت ہیں ، کام انہی کے خام بہت
کاف کے ہر گھونٹ پہ دوبا ، کہنے میں آرام بہت
(۱۹۷۹ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۰۸). ۱۲. **غضبنا ک ، غصہ سے بھرا ہوا.** ہرمز جب گل کا نام سنتا ، بہت خفا ہوا اور دانتی کی طرف گرم آنکھ سے تاکا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۳۰ الف). ۱۳. **سخت ، ناگوار ، تلخ.** سنجیدہ کا لہجہ نرم تھا یا گرم ، مگر مضمون تھا معقول. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۲). ۱۴. **اختلاط رکھنے والا ، کُھلنے ملنے والا.**

ملنے میں کتنے گرم ہیں یہ ہائے دیکھنا
کشتہ ہوں میں تو شعلہ اُنھوں کے تپا ک کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (ق) ، ۲۳). ۱۵. **خوب ، کھرا ، چوکھا.**

گر کہیے بغل کیجئے ہماری بھی ذرا گرم
تو آنکھ جھپک ناز سے کہتا ہے وہ کیا گرم
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۲۰). ۱۶. **صفراوی ، پت کا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (ب) م ف. ۱. **جلدی سے ، عُجلت سے ، شتابی سے.**

کیا نظر سے جو وہ گرم طفل آتش باز
ہم اپنے چہرے پہ اُڑتی ہوائیاں دیکھیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۳). ۲. **غصے سے ، غضبنا ک ہوکر.**

کیا سبب تیرے بدن کے گرم ہونے کا سجن
گرم دیکھا ہوے گا تیرے تئیں انکھیاں ملا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱). [ف].

---اچھلنا محاورہ (قدیم).
اترانا. مرد اپنے ناتوں پر بہوت گرم اچھلنا نہ سرد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

---اِختِلاط (--- کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
بے تکلف ، گرم جوشی سے ملنے والا ، بہت کُھلنے ملنے والا ، نہایت ربط ضبط رکھنے والا. اس نے جو دور سے ایک اجنبی آدمی کو اس حُور پیکر سے پہلو بہ پہلو دیکھا ، گرم اختلاط پایا نہایت طیش میں آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۲۶).

جن کے لہو کے طفیل آج بھی ہیں اندلسی
خوش دل و گرم اختلاط سادہ و روشن جبیں
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۳۳). [گرم + اختلاط (رک)].

---اِختِلاطی (--- کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
گہری دوستی ، بہت بے تکلفی ، ملنے میں گرم جوشی. گرم اختلاطی یہاں تک بھاتی تھی کہ آتش گل کی گرمی خوش نہ آتی تھی. (۱۸۵۷ ، مینا بازار (اردو) ، ۲۳).

غیر سے گرم اختلاطی ہے
ہم سے اعراض و بحث و کج رائی
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۸). [گرم اختلاط + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آب امث ؛ سرگرماب.
(صیقل گری) **لوہے کی چیزوں کو آگ میں تپا کر اور پھر پانی پلا کر پیدا کی ہوئی چلا** (ا پ و ، ۸ : ۱۹). [گرم + آب (رک)].

---بازاری امث.
۱. **بیوپار کی کثرت ، بکری کی زیادتی ، خرید و فروخت کی کثرت ، لین دین کی فراوانی (کساد بازاری کی ضد).** دوسرے قسم کے

اجناس طیاری و کاشت اس کی گرم بازاری پر موقوف نہیں ہوتے۔ (۱۸۴۵ ، مزیدالاموال (ترجمہ) ، ۸۵) . صنعتی میدان میں گرم بازاری پیدا کرنے کے لیے کیے جانے والے بعض حکومتی اقدامات کا اعتراف بھی ضرور کیا جانا چاہیے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ جنوری ، ۳). ۲. **افراط ، بہتات ، کثرت ، زور.** وحشیوں کے ملکوں میں بھی ناچ رنگ کی گرم بازاری ہے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۹۰). ملک میں فلسفیانہ مذاق کی گرم بازاری ہو گئی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۳). موت کی گرم بازاری رہی اس گھر سے کئی لاشیں نکلیں لیکن ... مکان نہ چھوڑنا تھا نہ چھوڑا. (۱۹۴۸ ، دید و شنید ، ۳۰۶). ۳. **رونق ، گہما گہمی.**

نہیں ہے دیر سے خورشید کی وہ گرم بازاری
ہوا ہے دھوپ کا منہ زرد شاید وہ نکھرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۳). لاہور میں الیکشن کی گرم بازاری ہے. (۱۹۳۷ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۸۲).

ہجوم عاشقاں اور گرم بازاری کی یاد آئے
متاعِ ناز کو شوقِ خریداری کی یاد آئے

(۱۹۵۹ ، چراغ اور کنول ، ۱۵۴). ۴. **مانگ ، طلب.** خانم جان کی نوکری اور کسب کرنے سے اعظم جی رضامند نہیں ہوئے اور بی جان کی اس قدر گرم بازاری نہیں کہ معقول تنخواہ کوئی دے سکے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۹). یقین کامل ہے کہ اسی طرح نسخۂ ہذا کی گرم بازاری ہو. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۱۳۶). ۵. **شہرت ، ناموری** . اپنی گرم بازاری کے لئے کیسے کیسے سرفرازوں کو اکھیڑ کر پھینک دیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۲۲). وہ پہلے ہی داغ کی گرم بازاری سے داغ کھائے ہوئے بیٹھے تھے. (۱۹۰۵ ، مضامین چکبست ، ۹۹). ۶. **چلن ، رواج.** یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ دور میں قصیدہ نگاری کی گرم بازاری نہیں. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۳). [گرم + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بولنا محاورہ.
غصے سے بات کرنا ، خشونت سے آواز دینا ، بدمزاجی سے جواب دینا.

جل جل ہوا ہے نالاں سینے میں من ہمارا
پنجرے میں بولتا ہے گرم آج اگن ہمارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۹).

اب میں قتل جلدی کروں تا پر سبب رسوے شرم
جلدی ستی تولا اسے ، کتوال پر بولے گرم

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۷۱).

---پانی امذ.
کھولتا پانی ، **حمیم** ، (کنایۃً) منی ؛ **دھات ، آب پشت** (جامع اللغات فرہنگ آصفیہ). [گرم + پانی (رک)].

---پانی سے گھر نہیں جلتا کہاوت.
فضول باتوں سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے.
اشک سے چشم تر نہیں جلتے گرم پانی سے گھر نہیں جلتے
(۱۸۴۲ ، تذکرۂ عروس الاذکار ، ۸۳).

---پانی گرانا محاورہ.
نامطبوع عورت سے جماع کر کے خواہشِ نفسانی پوری کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---تابہ (---فت ب) امذ.
پانی یا بھاپ کے ذریعے سے کمرہ گرم کرنے کا آلہ. برق پنکھا کب چلانا چاہیے اور گرم تابہ (Radiator) کب کھولنا چاہیے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۵). [گرم + تابہ (رک)].

---تاز صف.
تیز دوڑنے والا. مرکب کو گرم تاز کر کے جواب دیا. (۱۸۹۳ ، کوچکِ باختر ، ۳۷۵). [گرم + ف : تاز ، تاختن - دوڑانا].

---تازی اسث.
تیز دوڑ ، تیز رفتاری ، دوا دوش . جو گھوڑا ہے گرم تازی میں رشکِ صبا ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، ۱۳). [گرم تاز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جوش (---و مج) صف.
۱. **بہت زیادہ جوش کھایا ہوا ، بہت گرم.**

دل یاد ہیں وہ دن کہ تجھے ناؤ نوش تھا
ساغر ترے سے خونِ جگر گرم جوش تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶). ۲. **بہت تپاک سے ملنے والا بہت مائل ، ریجھا ہوا.**

سمجھ کے تازہ خریدار گرم جوش مجھے
بُلا رہی ہے نگاہِ اجل فروش مجھے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۷). ۳. **جوشیلا ، جوش میں آیا ہوا.** ایسی تحریکوں کو دبا دینے کی عام تدبیر یہ تھی کہ گرم جوش کارکنوں کو ترقی دے کر مرکز میں بلایا جاتا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۸۰). [گرم + جوش (رک)].

---جوشی (---و مج) اسث ؛ ← گرمجوشی.
۱. **جوشیلا ربط ضبط ، گہرا تپاک ، پُرجوش اختلاط.**

بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر
شمع روشن کیونکہ ہووے شعلۂ تصویر سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۲). بڑے تپاک اور گرمجوشی سے باہم گفتگو ہونے لگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴۳). میں نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا. (۱۹۳۰ ، صید و صیاد ، ۱۳۲). میں نے آخری بار گرم جوشی کے ساتھ اس کا ہاتھ ہلایا. (۱۹۸۸ ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ۸). ۲. **سرگرمی ، ولولہ ، جوش ، شدت.**

دوانوں میں تو گرم جوشی رہی
دہانوں پہ مہر خموشی رہی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۶). مسلمانوں نے کیوں ایسی گرمجوشی ظاہر کی ہے . (؟ ، مضامینِ سرسید ، ۷۰) . رزولیوشن پر نہایت گرم جوشی سے بحث ہوئی. (۱۸۸۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۴۴۰). انہوں نے بڑی گرم جوشی سے لکھا کہ آؤ ، آؤ تمہارا انتظار ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۴). [گرم جوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جولاں کس اضا(---و لین) صف.
تیز دوڑنے والا.

حلقۂ زنجیر میں بھی دل رہا پا در رکاب
توسنِ وحشت ہمارا گرمِ جولاں ہی رہا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷).

سہل نسخہ ہے ہلا کر اک لگے بھر کی زبان
گرم جولاں کر کے سرپٹ توسنِ اقلام کو
(۱۹۰۰ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۳). [گرم + جولاں (رک)].

---جولانی (---و لین) امث.
تیز دوڑ ، تیز رفتاری ، گرم جوشی.

جنوں کے جوش میں تھے شکوہ سنجِ تنگیٔ دنیا
یہ میدان دیکھ کر یاد آ گئی وہ گرم جولانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۴). [گرم جولاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حَمّام (---فت ح ، شد م) امذ.
گرم پانی کا غسل خانہ. مَلنے اور رگڑے جانے کی لذّت یا گرم حمام کی ورزش کہ لا اُبالی اشخاص کے لئے ممنوع ہے . (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ)، ۱۰۲).[گرم + حمام(رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ مکان جس کی چھت اور دیوار شیشے کی ہوتی ہے ، اس میں پودوں ، ترکاریوں اور غیر موسمی پھلوں وغیرہ کو مضر موسمی اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں. ایک متمول شخص گرم خانوں کے تیار شدہ فوا کہ یا ترکاریوں کے لئے ایسی رقم بآسانی ادا کرسکتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۵). [گرم + خانہ (رک)].

---خَرام ہونا محاورہ.
چلنا ، انداز سے چلنا ، اٹھلانا.

وہ تو ہونے کے نہیں گرمِ خرام
کون کہتا ہے قیامت ہو گئی
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (مہذب اللغات)).

---خُو (---و مع) صف.
تیز مزاج ، تُندخُو ، غصیل.

کیوں نہ ہو صاف دلوں کو گرم خوبوں سے گریز
صحبتِ آتش سے ہوتا ہے ضرر سیماب کا
(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۲۷). [گرم + خو (رک)].

---خُوبانِ چَمَن (---و مع ، کس ن ، فت چ ، م) امذ ؛ ج.
پھول اور شگوفے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گرم + خوبان (خوب (رک) کی جمع) + چمن (رک)].

---خُون (---و مع) امذ.
جوانی کا خون ، جوش مارتا ہوا خون. شاہد صاحب جوان تھے اور ان کی رگوں میں گرم خون تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۶۵). [گرم + خون (رک)].

---خُونی (---و مع) امث.
غُصّہ ، قہر ، خفگی ، ناراضگی ، تیز مزاجی.

گرم خونی تجھے مناسب نہیں
دل مرا بس کہ آتشی ہے مزاج
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۰).

گرم خونی سیں پشیماں ہو کے ٹک لاؤ عَرق
تپ کی حالت میں پسینہ آوتا ہو ، ہے بھلا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱). یہ مثل آگ کے ہیں کہ باعث روانی خون بدن و بقائے حرارت عزیزی ہے ، حرارت و گرم خونی بھی ان کو لازم ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۶۶). [گرم خو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مع) صف (قدیم).
تیزی سے قدم بڑھانے والا ، آگے بڑھنے والا ، تیز چلنے والا.

منجے گھوڑا دے ایک توں گرم خیز
اچھے اور سواری منیں تند و تیز
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۹). [گرم + خیز ، خاستن - اٹھنا].

---خیز کَرْنا محاورہ.
تیز دوڑانا. حریف کے مقابلے میں گھوڑا گرم خیز کیا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۲۹).

---خیز ہونا محاورہ.
تیز دوڑنا. عنان شبدیز قرار دست قدم فرار کو سونپ کے باق ماندہ گرم خیز ہوئے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۸).

---خیزی (---ی مع) امث.
تیز رفتاری.

اشہب خامہ کو کیا چالاک
گرم خیزی میں وہ ہوا بے باک
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۹). [گرم خیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرْد (---فت د ، سک ر) امذ.
(قبالت) شدّت کا درد ، وہ درد جو بچے کی پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہوتا ہے اور جو ولادت کے وقت کی یقینی علامت سمجھا جاتا ہے. دائی جھیلی دلوا رہی ہے ، کہتی ہے ٹھنڈے درد ہیں لو صاحب گرم درد بھی لگ گئے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۳۳). [گرم + درد (رک)].

---دِل (---کس د) صف (قدیم).
(مجازاً) عاشق ، صاحبِ دل ، دل والا. گرم دل بھی اگر اس آبِ حیات کی خبر پاوے گا تو کیا نہایت کون انپڑاوے گا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۵). [گرم + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) امث.
(مجازاً) محبّت ، عاشقی.

ایسے سے الفت ہو نہ کسی کو
آگ لگے اس گرم دلی کو
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۵۷). [گرم دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رفتار (---فت ر ، سک ف) صف.
تیز رَو ، تیز چلنے والا. بموجب ارشاد قرآن گرم رفتار ہوا اور درخت پر جا کر چڑھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۹).

عجب کیا ہے ہم ایسے گرم رفتاروں کی ٹھوکر سے
زمانے کے بلند و پست کا ہموار ہو جانا

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰). [گرم + رفتار (رک)].

---رفتاری (---فت ر ، سک ف) امث.
تیز چلنا ، تیز رفتاری.

نشان کوہکن باقی نہ نام قیس صحرا میں
ہماری گرم رفتاری کو میداں ہوتے جاتے ہیں

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۲۸).

وقت اور اس کی گرم رفتاری
کیوں اٹھائے کسی کا ناز خرام

(۱۹۵۳ ، فکر جمیل ، ۷۳). [گرم رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَو (---و لین) صف.
تیز رَو ، تیز چلنے والا ، سرگرم.

برہ کی پینٹھ میں اے گرم رو لغزش سوں ڈرتا رہ
اوتھے نیں برق جوں گر کر قدم جس کا پھسل جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۱).

تیز تر ماہی دریا سے میان دریا
گرم رو مرغ ہوا سے بھی ہوا کے اندر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۵).

وہ گرم رو راہ معاصی ہوں جہاں میں
گرمی سے رہا نام نہ دامن میں تری کا

(۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، آخری شمع ، ۶۳). [گرم + ف : رو ، رفتن - چلنا].

---رَوی (---فت ر) امث.
تیز رفتاری ، تیز چلنا.

رہنمائی ہے مری گرم روی عالم کو
نقش پا رہ گئے رستے میں چراغاں ہو کر

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۹۸).

سخن کا قافلہ ، تھا سست گام اے سیماب
رواج گرم روی ، میرے کارواں سے چلا

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبرآبادی ، لوح محفوظ ، ۵۹). [گرم رو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
تیز زبان ہونا ، گرم گفتاری.

شمع ساں گرم زبانی سے نہ باز آئیں گے ہم
نفس گرم کی تا سلسلہ جنبانی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی (مہذب اللغات)). [گرم + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُخَن کسر اضا(---ضم س ، فت خ) صف.
بات چیت میں مشغول.

تو اے مصحفی اب تو گرم سخن ہو
شب آئی دراز اور بہت رات نکلی

(۱۸۲۴ ، مصحفی (مہذب اللغات)). [گرم + سخن (رک)].

---سَرد (---فت س ، سک ر) امذ.
رک : گرم و سرد جو زیادہ مستعمل ہے ؛ (مجازاً) نشیب و فراز ، حوادث زمانہ ، بُرا بھلا ، نیک و بد ؛ مُصیبت و راحت.

کہیا شاہ بھی اے جہاں دیدہ مرد
بہت دیکھیا دنیا میں توں گرم سرد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۷). [گرم + سرد (رک)].

---سَرد اُٹھانا / سہنا محاورہ.
حوادث زمانہ کا برداشت کرنا ، بُرے بھلے دنوں کی آزمائش سے گزرنا ، بُرا بھلا وقت دیکھنا (مہذب اللغات).

---سَفَر ہونا محاورہ.
سفر کو روانہ ہونا ، سفر کرنا ؛ متحرک ہونا ، رواں ہونا.

یہ صبح گرم سفر ہے ، یہ شام گرم سفر
جہان نجم و قمر ہے تمام گرم سفر

(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۱۲۷).

گرم سفر ہمیں نہیں تنہا ہیں ان دنوں
کچھ لوگ اور بھی رہ دار و رسن میں ہیں

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۱۷۹).

---سَیر (---ی لین) صف مذ.
وہ علاقہ جس کی آب و ہوا گرم ہو. یہ جانور اکثر سرد سیر زمین سے گرم سیر کو جاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۰). جغرافیہ نویس فارس اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جروم ، گرم سیر) اور ایک شمالی سرد منطقہ ... بتاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۰). [گرم + سیر (رک)].

---شِتاب (---کس ش) صف.
عجلت پسند ، جلد باز ؛ بے چین ، مضطرب ، جلدی کرنے والا ، جس کے مزاج میں ٹھہراؤ نہ ہو ، تیزی کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرم + شتاب (رک)].

---صُحْبَت کسر اضا(---ضم ص ، سک ح ، فت ب) صف.
مصروف ملاقات ، باہم دگر ساتھ ، سرگرم صحبت.

گرم صحبت عرش پر معراج میں برسوں رہے
سرد ، احمدؐ کا نہ دنیا میں مگر بستر رہا

(؟ ، لطافت (مہذب الغات)). [گرم + صحبت (رک)].

---عِناں (---کس ع) صف.
(مجازاً) گھوڑا تیز دوڑانے والا ، تیز رو.

یاں تھے جو سبک رو تو اُدھر گرم عناں تھے
بجلی تھے کسی جا تو کہیں آب رواں تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۱).

مری لحد سے گزرتے ہیں یوں وہ گرم عناں
کہ رم سے نعل در آتش ہے ان کا توسن بھی

(۱۹۱۱ ، دیوان ظہیر ، ۲ : ۱۵۵). [گرم + عناں (رک)].

---فغاں کس اضا (---ضم ف) صف.
رونے دھونے میں مصروف ، رونے دھونے والا ، بلند آواز سے گریہ کرنے والا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گرم + فغاں (رک)].

---فِقْرَہ (---کس ف ، سک ق ، فت ر) امذ.
چُست اور چُبھتی ہوئی بات ، پھبتی ، شوخ فقرہ.

نرم باتیں کبھی نزاکت سے   گرم فقرے کبھی شرارت سے

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۴). [گرم + فقرہ (رک)].

---فِقْرَہ سُوجْھنا محاورہ.
کوئی نئی شوخی کی بات سمجھ میں آنا (نوراللغات).

---قَسَم (---فت ق ، س) امذ.
بڑی قسم.

دل اور حسینوں کی طرف سے ہے مرا سرد
لو گرم قسم تم کو جو باور نہیں آتا

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۳). [گرم + قسم (رک)].

---کپْڑا (---فت ک ، سک پ) امذ.
اونی یا روئی دار کپڑا ، سردی میں پہننے کا لباس ، سردی سے محفوظ رکھنے والا لباس. کبھی ان کو ایک گرم کپڑا بھی نصیب نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۸۸). [گرم + کپڑا (رک)].

---کرْنا محاورہ.
۱. **غصہ دلانا ، بھڑکانا ، جوش دلانا ، چڑھا دینا ، کسی کام میں تیزی پیدا کرنا.**

اے جنوں ہے خبر موسم گل ہر سو گرم
دم تو تو لینے دے مجھ کو نہ کر اتنا تو گرم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۱۲۱). فوج کشی کر کے ہنگامۂ قتال کو گرم کیا پھر امیر معاویہ نے ... نشان خلافت بلند کیا. (۱۸۷۶ ، سنین اسلام ، ۱ : ۳۳). ۲. **تیز کرنا ، دوڑانا.** حسینؓ نے کہا کہ اے نانا میں بھاگتا نہیں ، بلکہ تمہیں پکڑنے میں گرم کرتا ، معشوق کہ عاشق سے بھاگتا ہے بلکہ عاشق کون اپنی محبت میں تیز کرتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۱).

گرم تم کتنا کرو اپنے سمند ناز کو
کب پہونچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۶).

---کَلام کس اضا نیز بلا اضا (---فت ک) صف مذ.
وہ جس کا کلام پُراثر اور پُرزور ہو ، سرگرم ، مشغول کلام ، بولنے والا ، کلام کرنے والا. عرفی عاشق دل سوختہ گرم کلام شاعری میں جس کا نام ، وہ کتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹).

کون ہو گرم کلام   کس کو مجال سخن

(۱۹۵۸ ، نبض دوراں ، ۲۶۰). [گرم + کلام (رک)].

---کوش (---و مج) صف.
سخت محنت کرنے والا ، جان توڑ کوشش کرنے والا. معالج ڈاکٹر قابل اور گرم کوش تھے. (۱۹۰۴ ، محاربات عظیم ، ۲۰). [گرم + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

---کوشی (---و مج) امث.
سخت محنت ، جان توڑ کوشش. ہمارا پروگریم بڑے سے بڑا ہے ، وہ خاص آدمیوں کی بڑی گرم کوشی کا اور گورنمنٹ کی منتظم قابلیت کا کام ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۵). [گرم کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کھاؤ فقرہ.
ابھی لو (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گَرْم (---فت گ ، ر نیز سک) م ف.
۱. **بہت گرم ، تازہ بہ تازہ.**

ہوئے بات جیچے سو کرات تلاش
پیویں گرم گرم اپنے انجواں کی آش

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۳). میٹھی روٹیاں ، آج پکائی ہیں ، اماں نے گرم گرم ، مزیدار. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۳۵). ۲. **جلد جلد ، شتاب.**

یاد آیا سوئے دشمن اس کا جانا گرم گرم
پانی پانی ہو گیا میں موج دریا دیکھ کر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۳). [گرم + گرم (رک)].

---گُفْتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
پُرزور اور جوش و خروش سے معمور ، پُرجوش ، بلند آہنگ. اقبال کی شاعری میں ... لینن خدا کے حضور میں ، ابلیس کی مجلس شوریٰ جیسی گرم گفتار نظموں کو نظرانداز نہیں کر سکتے. (۱۹۶۶ ، نصرت ، لاہور ، ۱۲ : ۱۳). [گرم + گفتار (رک)].

---گُفْتاری (---ضم گ ، سک ف) امث.
شعلہ بیانی ، جادو بیانی ، جوشیلا کلام ، موثر گفتگو. سحبان عربوں کو ہمیشہ کے لیے اپنی گرم گفتاری کا گرویدہ بنا گیا. (۱۹۴۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۹). کہاں وہ خوش گفتاری بلکہ گرم گفتاری کہ وہ کہیں اور سُنا کرے کوئی. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۶۹). [گرم گفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُرْغابی (---ضم م ، سک ر) امث.
ایک قسم کی مرغابی جس کی پیٹھ سیاہ اور سینہ خاکی ہوتا ہے ، اس کا جوڑا جوڑا رہتا ہے ، ساون کے مہینے میں بہیں انڈے دیتی ہے ، اگر پانی کے پاس کوئی درخت ہو تو اس پر بھی جا بیٹھتی ہے. ان میں سے سوائے اس گرم مرغابی کے اور کوئی مرغابی درخت پر نہیں بیٹھتی. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۶۴). [گرم + مرغابی (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
صفراوی مزاج ؛ (کنایۃً) تُند خُو ، بدمزاج ، غصیلا ، مغلوب الغضب (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گرم + مزاج (رک)].

---مزاجی (---کس م) امث.
تُند خُوئی ، بدمزاجی ، غصیل پن.

تو دولتوں کو گرم مزاجی نے کھو دیا
سرسام ہو گیا یہ بلند ابخرے ہوئے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۴۷). اسی گرم مزاجی کی بدولت علی گڑھ ڈیری فارم سے ان پر مقدمہ چلا تھا. (۱۹۰۸ ، قیدِ فرنگ ، ۱۱۵). اب ذرا ان کی گرم مزاجی کا جائزہ لیجیے جس کی طرف باجرہ مسرور صاحبہ نے اشارہ کیا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۲۴). [گرم مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مسالا (---فت م) امذ.
زیرہ ، سیاہ مرچ ، لونگ ، الائچی ، دارچینی وغیرہ کا مجموعہ جسے سالن میں خوشبو اور لذّت کے لیے ڈالتے ہیں. «مسالا» خواہ گرم مسالا کے لوازم میں سے ہو یا گوٹا کناری کے معنی میں اسی طرح لکھا جائے گا مصالحہ ، مسالہ یا مصالا لکھنا درست نہیں. (۱۸۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۶۶). دیگ کا منہ کھول کر بے ہوشی ملائی اگر کسی نے دیکھا بھی تو کہا یہ گرم مسالا میں نے لاکھوں روپیہ صرف کر کے بنایا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۱۴). [گرم + مسالا (رک)].

---مصالح / مصالحہ (---فت م ، ل) امذ ؛ ج مسالہ.
۱. رک : گرم مسالا جو اس کا صحیح املا ہے. تجارتی جنسیں جو خاص ہندوستان میں پیدا ہوتی ہیں اور سب اقلیموں کو ان سے فیض پہنچتا ہے تو ابل یعنی گرم مصالح ہیں. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۱۹). بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم نمک کی بجائے گرم مسالہ اٹھا لیتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۷۴). ادرک باریک کاٹ کر ڈالیں گرم مسالہ اور سب پسا ہوا مصالحہ بھی ڈال دیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۲۸).
۲. (مجازاً) طرح طرح کے فوجی ، طرح طرح کے ہتھیار ، طرح طرح کی تراکیب کا مجموعہ ؛ مراد : لوازم ، تدابیر. پلٹن جو سکردری کی چھاؤنی میں تھی اوسے بھی موافق کرلیا اوس کے افسروں نے بھی اقرار کیا کہ ہم باڑھ آسمانی مار کے تمہارے شریک ہو جائینگے غرض اپنے نزدیک خوب گرم مصالحہ جمع کیا. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۳۶). [ف : گرم + ع : مصالح بر مبنی اردو کی اختراع].

---مقال کس اضا (---فت م) صف.
باتوں میں مشغول ، کچھ کہنے یا بات چیت کرنے میں مشغول.

سر جھکا کے طرفِ قبلہ ہوا گرمِ مقال
تیری قدرت کے میں قربان خدائے متعال

(۱۸۶۵ ، ناظم (مہذب اللغات)). [گرم + مقال (رک)].

---ملنا محاورہ.
۱. تپاک اور محبت سے ملنا.

ہر دن کسی نئے سیں ملتا ہے گرم جا کر
ہر روز مجھ کو ظالم دیتا ہے داغ اور ہی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۰).

غرض نہ ہم سے ہے اس کو نہ غیر سے مطلب
ملے ہے گرم جو ہر یک سے اس کی خُو یہ ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۷۴). **۲. روا روی کی ملاقات کرنا ، چلتے چلتے ملنا.**

عاشق سے گرم ملنا پھر بات بھی نہ کرنا
کیا بے مروّتی ہے کیا بے وفائیاں ہیں

(۱۷۴۸ ، تاباں ، د ، ۳۳).

---مہری (---کس مج م ، سک ہ) امث.
والہانہ محبّت ، گرم جوشی ، پُرجوش ، خُلوص (سرد مہری کی ضد). ان کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ مصیبت زدوں کے ساتھ بڑی گرم مہری سے ہمدردی کرتی تھیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۹۷). [گرم + مہر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نگاہ (---کس ن) امث.
غضب آلود نظر ، خشونت بھری نظر، خشمگیں نگاہ ؛ جذبۂ قہر و مہر، جذبات کا اظہار کرنے والی نظر.

تیری تصویر نے کھنچتے ہی وہ کی گرم نگاہ
جان بہزاد جلی برق گری مانی پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۸).

تاب شعلے کی نہیں خس پہ کرے گرم نگاہ
شمع پروانے سے صرصر سے نہ گل ہو مشعل

(۱۹۱۴ ، ریاض شفیق ، ۲۴). [گرم + نگاہ (رک)].

---نگاہی (---کس ن) امث.
نظر کی غضب ناکی ، گرمی نظر ؛ (مجازاً) محبت بھری نگاہ ، ملتفت نگاہ ، پُرتپاک نگاہ.

نہ بُھول گرم نگاہی پہ شوخ چشماں کی
محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۷).

شجرِ موم سا ہوں عالمِ موہوم کے بیچ
مہرباں گرم نگاہی سے پگھل جاؤں گا

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۲۲). [گرم نگاہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نویس (---فت ن ، ی مع) صف مذ.
جذبہ و جوش کے ساتھ لکھنے والا ، برجستہ لکھنے والا ، وہ مصنف جس میں جذبات یا ولولے کی شدّت ہو. ہندوستان کے مثنوی نگاروں میں ... غنیمت بڑا گرم نویس ملا تھا. (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۷۹). [گرم + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا ، تحریر کرنا].

---و سرد (---و مج ، فت س ، سک ر) امذ ؛ ج سرد و گرم
حادثاتِ زمانہ ، زمانے کے نشیب و فراز ، زندگی کے خوشگوار یا ناخوشگوار واقعات.

بولے اس کو ہی اے کوئی سال خورد
بہت دیکھیا دنیا منیں گرم و سرد

(۱۶۶۹ ، خاور نامہ ، ۷۴۴).

آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاجِ دہر
میں گرچہ گرم و سردِ زمانہ سمو گیا
(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۲۹).
ساقیا دے چک آب آتش رنگ
گرم و سردِ زمانہ سے ہوں تنگ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۹). روز شب کے تغیرات میں اور گرم و سرد اور خشک و تر کی تبدیلیوں میں ایک سلسلہ ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۲۳). [گرم + و (حرفِ عطف) + سرد (رک)].

--- و سَرْد اُٹھانا محاورہ.
زمانے کی اونچ نیچ برداشت کرنا ، بُرا بھلا وقت دیکھنا ، زندگی کے تجربات سے گزرنا ، تجربہ کار ہونا.
سفر کے دل جو گرم و سرد اُٹھائے
تو کچھ سوداگری کا ڈھنگ آئے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۵).

--- و سَرْد دیکھنا محاورہ.
رک : گرم و سرد اٹھانا. تم نے زمانے کا بہت کچھ گرم و سرد دیکھا ہے . (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۵). جنھوں نے ان کا گرم و سرد دیکھا ہے وہ ہمارے کان میں بار بار کہہ رہے تھے کہ ظ ، صاحب کے مختصر اوراق پر مت جائیے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۶).

--- و سَرْد (روزگار) چَشیدَہ (--- و مج ، فت س ، سک ر ، د ، فت ج ، ی مع ، فت د) صف.
دنیا کے نشیب و فراز دیکھا ہوا ، تجربہ کار. جب وقت آوے سپاہی جلد دست اور ہنرمند اور اوستاد کار جہاندیدہ اور گرم و سرد چشیدہ کو اوس کے لیے پروانگی دیں تو آئیں سواری اور سلاح پوشی کی ... تعلیم کریں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۳۹). ابوالفضل مرد جہاں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ فراست کا پتلا تدبیر کا مجسمہ. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۷۱). انڈین نیشنل کانگریس کے باراں دیدہ ، گرم و سرد چشیدہ ، تیز و طرّار ... ہمارے یہاں کوئی تھا تو وہ ہمارے چودھری خلیق الزّماں صاحب تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۱۶). [گرم + و (حرفِ عطف) + سرد (رک) + روزگار (رک) + ف: چشیدہ ، چشیدن - چکھنا].

--- ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **تپ جانا ، کسی شے میں حرارت کا اضافہ ہونا.** جب تیل اچھی طرح گرم ہو جائے ہیں کہہ دینا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۷). ۲. **چولہوں میں آگ سلگنا ، چولہے روشن ہونا (پکانے کے لیے)** بادشاہی باورچی خانے گرم ہو گئے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۶۱). ۳. **عروج پر ہونا ، پُر رونق ہونا ، مشہور ہونا ، زور پر ہونا.**
اے سوز ترے عشق کا سودا یہ ہوا گرم
اب دیکھ تو ٹک گرمیِ بازارِ محبّت
(۱۷۹۸ ، سوز ، د (ق) ، ۹۳). چوتھے دن ٹھیک اسی وقت دربارِ فاروق گرم تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷۹). ۴. **مستی پر آنا ، جُفتی کی خواہش ہونا.** بہت سی گائیں ایسی ہیں کہ بعد ایک جفت کے پھر گرم ہوتی ہیں. (۱۸۴۵ ، دولت ہند ، ۶۵). ۵. **برافروختہ ہونا ، ناراض ہونا ، غصّہ کرنا.**
ہوا ہے گرم توں جب آفتاب کے مانند
گیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۷). بس بابا اتنے گرم مت ہو ، اپنی کائنات لے کر رکھ چھوڑو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷). دیکھو تم کیسے گرم ہو جاتے ہو میں تمھاری دوستی کا جویا ہوں. (۱۸۸۴ ، تاجر وینس ، ۲۵). خو تم اتنی دیری سے آتا ہے ، سیٹھ بوت گرم ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۱۴). ۶. **برپا ہونا ، جمنا ، رنگ پر آ جانا.**
گرم بزمِ شعرا ہو چکی ، چل جلد اسیر
ایسی جلدی میں کہے جاتے ہیں اشعار کہیں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۴۲). اب کیا تھا شعر و شاعری کی محفلیں پھر سے گرم ہونے لگیں. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۲۷). ۷. **تپاک سے پیش آنا ، گرم جوشی کے ساتھ ملنا.**
سپہ دار سن بات یوں نرم ہوا
دل اس آتشِ مہر سوں گرم ہوا
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۲).
غیر سیں ہوتے ہو گرم ، آتش ہمارے شوق کی
اس عبارت میں بجھاتے ہو یہ کیا ترکیب ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴۷).
کھائیو مت لُولی دنیا کی جوشش پُرفریب
ایک دن ایسی ہی ہم سے گرم یہ بدذات تھی
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۰). ۸. **جذبے یا جوش میں آنا.**
رسالت پناہ ہور صحابی ملے
عزا کی مہم پر گرم ہو چلے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۳).
اگن میں جل کے طوطی لال ہو جا
جبھی تک گرم ہو بولے وہ شیاما
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۸). اگرچہ نقصان سخت اٹھایا مگر حوصلہ ذرا نہ ٹوٹا ، قلعے والے اور بھی گرم ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۲۴).

گَرْما (فت گ ، سک ر) امذ.
۱. **گرمی کا موسم** (سرما کی ضد).
جوں خورشید آسمان تھے پھر گیا
واں گرما بہت زور آ کر کیا
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۷). بہار اور گرما میں سورج کا بُعد استوائی شمالی ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک (ترجمہ) ، ۱۰۳). گرما کی تاروں بھری راتوں میں یہ گلی ... کتنی آباد ہو جاتی تھی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۲۱). ۲. **سردے سے مشابہ اور سردے ہی کے اقسام میں سے ایک بڑا لنبوترا میٹھا پھل جس کا درخت بیل کی صورت کھیت میں پھیلا ہوتا ہے یہ موسمِ گرما میں ہوتا ہے.** یہ گرما کوئٹے سے تحفے میں آیا ہے. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۵۵). [ف].

ـــ جانا ف ل ، محاورہ.
گرم ہو جانا ، تپ جانا ، جوش میں بھر جانا ، جوش میں آ جانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ خوابی (ـــ و معد) امث.
حیوانات کا موسمِ گرما میں ماحولی تپش سے بچنے کا ایک ذریعہ جس میں حیوانات شدتِ گرمی سے بچنے کے لیے پناہ گاہیں تلاش کرتے ہیں اور جوہڑوں کا پانی جب موسمِ گرما میں انتہائی تپش کے باعث خشک ہونے لگتا ہے تو وہ نرم زمین میں صراحی نما گھروندے بنا لیتے ہیں جن کے اندر گھس کر مکمل خشکی سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں ، گرمی سے بچنے کے لیے جانوروں کی پناہ گاہ. گرما خوابی ... کی مدد سے حیوانات ماحولی تپش سے بچتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۲۳). [گرما + خواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا ف م ؛ محاورہ.
بیدار کرنا ، گرمانا (عموماً لہو ، جوش اور جذبے کو).

دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق
میں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہو

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۳).

ـــ زَدَگی (ـــ فت ز ، د) امذ.
پرندوں کی ایک بیماری جس میں گرمی کے سبب جانور کثرت سے پانی پیتا ہے اور دوپہر کے وقت شدت کی کرب اور تڑپ ہوتی ہے ، شدت گرما کا اثر ، لو لگنا. گرما زدگی پانی کثرت سے پینا اور آنکھوں کے سامنے کف ظاہر ہونا ... علامات گرما زدگی کی ہے (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۳۹). [گرما + ف : زدہ ، زدن - مارنا (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْ بولْنا محاورہ.
جوش میں آ کر بولنا ، جوشیلے انداز میں بات کرنا ، ناراض ہو کر بولنا. ایک نوجوان گرما کر بولا ... بالکل غلط ، یہ الہ آباد والوں کا پروپیگنڈا ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۲۶).

ـــ گَرْم (ـــ فت گ ، سک ر) صف ؛ م ف.
۱. **بہت گرم ، بھاپ اٹھتا ہوا ، تتا تتا ، جلتا ہوا ، تازہ بتازہ گرم کیا ہوا.** چار رکابیاں گرما گرم پلاؤ کی بھری ہوئی رکھی ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۵). کھانا تو ابھی گرما گرم ہی تھا. (۱۹۱۷ ، انشائے بشیر ، ۱۳۸). مچھلی کے پھڑپھڑاتے گرما گرم کباب ، پسندے ، کلیجی کے کباب ... سجے سجائے موجود. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنو کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۷۱). ۲. **پُر زور ، پُر جوش ، زور دار.**

یہ میرے شعر ہوں کیونکر بھلا نہ گرما گرم
سینکے ہوئے یہ مری آتش جگر کے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳). اس زمانے میں اس نئی تحریک پر بڑی گرما گرم بحثیں ہوئیں. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱۰). وہ اداریہ ... بھی لکھتے حالاتِ حاضرہ پر ایک دو گرما گرم تازہ ترین نظمیں بھی لکھتے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۲۳).
۳. **برجستہ ، تڑاق پڑاق.** میں ان سے کمال ناراض ہوں ، آج کچھ طبیعت اچھی نہیں ورنہ گرما گرم جواب جاتا. (۱۸۸۱ ، انشائے داغ ، ۳۹). ۴. **بذلہ سنج ، لطیفہ گو ، خوش طبع.**

داغ اک آدمی ہے گرما گرم
خوش بہت ہوں گے جب ملیں گے آپ

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۷۲). ۵. **شوخ ، چُلبلا.**

کوئی معشوق گرما گرم ایسا کس نے دیکھا ہے
کیا ہے مات پریوں کو بھی تم نے اپنی چھلبل سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۵). محسن علی کی لڑکی بوٹی اچھی صورت شکل کی تھی ، جامع زیب شوخ گرما گرم ، چمپئی رنگ بڑی بڑی خوشنما آنکھیں سیاہ بھنور پتلی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۳۵). ۶. **پُر سوز ، رقت آمیز ، پُر اثر.**

جو دل جلے ہیں انہیں کا سخن ہے گرما گرم
مزا ہے سیخ پہ جب تک کباب رہتا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۲). ۷. **خفا ، ناراض (قدیم).**

جو غازی بھی کافر میں دیکھیا منم
غصالا ہوا تند گرما گرم

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۳۵). ۸. **شباب کو پہنچا ہوا ، جوش پر آیا ہوا.** ابھی ہنگامۂ کارزار گرما گرم تھا اور نرخ بازار قضا کا نرم تھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۱۹). [گرما (گرم + ا ، لاحقۂ اتصال) + گرم (رک)].

ـــ گَرْم آدْمی (ـــ فت گ ، ر نیز سک و ، سک م ، مد ا ، سک د) صف مذ.
لطیفہ گو ، بذلہ سنج شخص (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرما گرم + آدمی (رک)].

ـــ گَرْم لَطِیفَہ (ـــ فت گ ، ر نیز سک ر ، سک م ، فت ل ، ی مع ، فت ف) امذ.
برجستہ مذاق (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرما گرم + لطیفہ (رک)].

ـــ گَرْمی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
۱. **تیزی ، جوش ، شدت.**

آتش آتش کی ردیف اوس میں یہ گرما گرمی
بیٹھے یوں جس کے قوافی میں باغلاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۳). بہار کا موسم تھا یعنی جاڑا جا چکا تھا اور ابھی گرمی کی گرما گرمی شروع نہ ہوئی تھی. (۱۹۳۰ ، حکایات لیلی مجنوں ، ۱۳). ۲. **چہل پہل ، رونق ، پرتپاک استقبال ، قدر و منزلت.**

محفلِ یار میں یوں ہو تری گرما گرمی
آگ لگ جائے تجھے شمع تو جل جائے کہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۳). اگر سب کے سب ایک درجہ رکھتے تو ... جو رونق اور جو گرما گرمی اور گرم جوشی ... اب پائی جاتی ہے وہ یکسوئی کی حالت میں نہ ہوتی. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳۸۳). ان کی وجہ سے ہماری محفل میں اچھی خاصی گرما گرمی رہتی تھی. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۲۱۲).

۳. **جوش و خروش ، ہنگامہ خیزی.** راجہ جسونت سنگھ سے ملنے کے لیے مختلف فکر کرنے لگا اس گرما گرمی میں اس پاس خبر آئی کہ ... جسونت سنگھ نے فرار کیا. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۴۷). کنونشن کی روئداد کے پیچھے وہ گرما گرمی ، وہ گہما گہمی، وہ دھماکہ خیزی اور وہ دھماچوکڑی بیان کرنے سے قاصر ہیں . (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۸ء) . ۴. **تعریف و توصیف ، شہرت** شہزادوں نے تاج و تخت پر بامردی سے لاف ماری اور توتے کی زبانی کسی شہزادی کے حسن گلوسوز کی گرما گرمی سُن کر جنگل اور کوہ ہامون کی راہ لی. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷۱) . ۵. **اختلاط ، پیار اور بے تکلفی ، ربط ضبط.** گرمی ، معشوقوں کی گرما گرمی جو دلواتی تھی وہ حرارت غریزی کی کیفیت دکھاتی تھی. (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۱۸). ایک کے اختلاط میں پھیکاپن اور سردمہری تھی اور دوسری کی صحبت میں گرما گرمی اور تیزی تھی. (۱۹۵۲ء ، جوش ، ہوائی ، ۴۲). ۶. **ہنگامہ پردازی ، لڑائی .** ادھر یہ گرماگرمی تھی ادھر لارڈ ایلجن صاحب وانسرائے ہند چمبے کی پہاڑی پر اپنی اس حرکت ... پر نادم ہو کر یک بیک مر گئے. (۱۸۸۰ء، تواریخ عجیب ، ۶۳). [گرما گرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گرمی سے م ف
بڑے تپاک سے ، تیزی اور جوش کے ساتھ (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات).

گرمابَہ (فت گ ، سک ر ، فت ب) امذ.
۱. **حمام جس میں گرم پانی کا انتظام ہو ، غسل خانہ.** اس جوان کو گرمابے میں لے جاؤ. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۴۳). حسب الحکم ملک سیبون وہ ملازم فوراً وہاں سے روانہ ہوئے اور ان جوانوں کو قید طلسم سے نکال کے گرمابہ میں لے گئے . (۱۸۹۱ء، بوستان خیال ، ۸ : ۵۱). کے تو سے ضمناً جن باتوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک تو کچ طیار کرنے کی اولین ترکیب ہے اور دوسری گرمابے کا قدیم ترین بیان. (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۹۴). ۲. **وہ ظرف جس میں پانی گرم کرتے ہیں** (نوراللغات). [گرم + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ ظرفیت]

گرمالا (کسر گ ، سک ر) امذ.
(معماری) رک : گل مالا (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۱۴۴). [گل مالا (رک) کا محرف].

گرمالَہ (فت گ ، سک ر ، فت ل) امذ.
گرم کرنے کا آلہ ، برق ہیٹر. اگر تمہارے گھر میں ایک برق ہیٹر یا گرمالہ ہو جس کے پیچھے عاکس لگا ہوتا ہے تو یہ ... شعاعوں کو منعکس کرتا رہتا ہے. (۱۹۶۷ء ، برقیات ، ۸۳). [گرم + آلہ (رک)].

گرمانا (فت گ ، سک ر) (الف) ف ل.
۱. **گرم ہونا.**

ایسی اپنی لاشۂ سوزاں سے گرمائی زمیں
بن گیا گنبد ہماری قبر پر تبخال کا

(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۱). یہ بخارات ہوا میں گرما کر چڑھتے ہیں. (۱۹۰۶ء ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۱۸). ۲. **غصے میں آنا، جھنجلانا ، خفا ہونا ، غصے میں بھرنا.**

سرد مہر اس کو جب کہا میں نے
ہو گیا آگ تب تو گرمایا

(۱۸۵۸ء ، کلیات تراب ، ۳۷).

سن کے یہ اور بھی گرما کے وہ ناری آیا
متصل آتے ہی پھر تاک کے نیزہ مارا

(۱۹۳۳ء ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۲۳۲) . ۳. **مستی پر آنا ، جفتی کے لیے آمادہ ہونا ، خواہش جماع ہونا.** چنانچہ گلے چھڑیوں کے آگے گرمائے اور وے گنڈے دار اور داغی اور ابلق بچے جنے . (۱۸۲۲ء، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۱۵). مجھ ایسی چاہنے والی ان کو نہ ملے گی ، سب طرح حاضر ہوں ، نگوڑے ایسے ٹھنڈے ہیں کہ کسی طرح نہیں گرماتے. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۹۷). ۴. **جوش میں آنا.** خطبے کے بعد وہ نہایت پُرتاثیر وعظ کرتے ہیں جس سے تمام مجلس گرما جاتی ہے (۱۸۹۸ء ، مضامین سلیم ، ۲ : ۳۶). ۵. **برسات کے موسم میں گرمی ہونا.**

ہوا اب آہ کی گرمی سے رونا چشم کا ظاہر
کہ برسے ہے نہایت ابر دریا بار گرما کر

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د (ق) ، ۲۰۸). (ب) ف م. ۱. **گرم کرنا ، حرارت میں اضافہ کرنا.** سورج نکلے گا ... اپنی گرمی سے سب چیزوں کو گرمائے گا. (۱۸۷۵ء ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۴). سرد ممالک میں تکان کو گرمانے کا مقصد یہ ہے . (۱۹۸۷ء ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۰۴). ٹھٹھری ہوئی کرنیں گھروندوں کے روزنوں سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں تاکہ چولھوں کی آگ سے خود کو گرما سکیں. (۱۹۸۶ء ، چوراہا ، ۱۵). ۲. **غصے میں لانا. غصہ دلانا.**

میری ان کی صلح ازبس خلق کو ہے ناگوار
وہ تو ہیں کچھ سرد لیکن ان کو گرماتے ہیں لوگ

(۱۸۰۵ء ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۶۵). ۳. **جوش پیدا کرنا ، جوش میں لانا.** ہم خود اپنی گفتگو سے مجلس کو گرما سکتے ہیں. (۱۹۲۳ء ، عصائے پیری ، ۴۷).

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۲۳۷).

کرسکے نبّاضِ ہستی بھی نہ تعمیرِ حیات
گرمئ الفاظ سے عقل کو گرماتے ہیے

(۱۹۷۰ء ، زیبائیاں ، ۳۴). ۴. **جوش دلانا ، تیز رفتار کرنا (گھوڑے وغیرہ کا).** گھوڑے کو ایسا گرمایا کہ کلیلیں اور شوخیاں کرنے لگا. (۱۸۹۳ء ، نشتر ، ۱۰۰). [گرم (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گرماوَل (فت گ ، سک ر ، فت و) امذ.
گرمی کے موسم کے وہ لوازمات جو نوکروں وغیرہ کو بطور مراعات دیئے جائیں. اس کے علاوہ جڑاول ، گرماول اور شادی غمی میں اعانت کی مراعات تھیں. (۱۹۶۰ء ، علم و عمل ، ۱ : ۸۵). [گرما (رک) + وَل ، لاحقۂ صفت].

گَرْماہَٹ (فت گ ، سک ر ، فت ہ) امث.
۱. **حرارت ، جسمانی حرارت کا خوشگوار احساس ، پُھرتی ، چستی.** نہانے کے بعد بدن میں ایک طرح کی گرماہٹ اور تقویت سی آ جانے کی (۱۹۰۹ ، حرزِ طفلاں ، ۷۹). پچھلے سو سال میں دنیا کی گرماہٹ کا تقریباً نصف درجہ سینٹی گریڈ تک بڑھا دیا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۹). ۲. **(مجازاً) جوش اختلاط ، گرمی اختلاط ، شوخی ، شرارت.**

جٹی وہ دونوں بھویں ہونے ہے ظالم بیدار
انکھڑیاں سحر ، نگہ قہر غضب گرماہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۷). [گرم + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گَرْمائِش (فت گ ، سک ر ، کس ء) امث.
التفات ، گرم جوشی . اس کے انداز میں بڑی شائستگی ، دھیما پن اور گرمائش تھی. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۳۳). [گرما (رک) + ف : ش ، لاحقۂ کیفیت].

گَرْماؤ (فت گ ، سک ر ، و مج) امذ.
ک : **وہ گرمی جو ہوا کے رکنے سے محسوس ہوتی ہے.**

کتنے تو اس اوس کے تئیں کہتے ہیں گرماؤ
یعنی کہ گھرا ابر ہو اور آکے رُکے باؤ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۵۶).

جس نے دل پر بوجھ سا رکھا گرماؤ سے دم گھبرایا
ایک خموشی سناٹا سا
وہ آکاس کے بگڑے تیور تیوری پر بل جھلّایا
برسے کا اور برسانے کا

(۱۹۲۷ ، سُریلے بول ، ۱۲۷). [گرمانا سے حاصل مصدر].

گَرْمانی (فت گ ، سک ر). (الف) امث.
۱. **گرمی یا حرارت کا احساس** . آگ روشن ہو تو اب تم کو ذرا گرمانی معلوم ہوگی. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۳۵). ۲. **جذبہ ، جوش.**

کیا خبر تھی مجھے اس شوخ کے اک گھونسے سے
سب نکل جائے گی جو عشق کی گرمانی ہے

(۱۹۷۳ ، ہزلیات ، ۹۶). (ب) صف . **گرمی والا ، موسم گرما سے تعلق رکھنے والا** . نینی تال اور منصوری (مسوری) کے گرمانی مقامات ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۷). گرمانی گھروندوں میں رہتے ہوئے ... وقت گزارتی ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۲۳). ۳. **(مجازاً) غصیلی ، خشمگیں** . بھی جی چاہتا ہے کہ اسے اپنے کلیجے میں رکھ لوں کہ اسے کوئی گرمانی آنکھ سے دیکھ ہی نہ سکے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۸۷). [گرما (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

--- آنا محاورہ.
جوش آنا ، تیزی آنا ، غصہ آنا ، گرم ہونا ، تتا ہونا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ).

گَرْمایِش (فت گ ، سک ر ، کس مج ی) امث.
حرارت ، تپش ، گرمی . یہ لفظ ہے : گرمایش ... اسی طرح «گرما» سے «گرمایش» بن گیا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۳۱). [گرمانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَرْمَک (فت گ ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک خربوزہ جو لنبوترا اور موسمِ گرما میں ہوتا ہے . ایک قسم کا خربوزہ جو سب سے پہلے تیار ہوتا ہے اسے ... گرمک اور ملیون اور ملیونیا بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۷). [گرم (رک) + ک ، لاحقۂ نسبت].

گِرْمِٹ (کس گ ، سک ر ، کس مج م) امذ.
(نجاری) **بڑے اور گہرے سوراخ کرنے کا جدید وضع کا پیچ دار برما ، گملٹ ، دستی برما** . موسیقار ایک بار پھر تڑپا اور اپنی کمر کو گرمٹ برمے کی طرح دو بل دے کر زور سے پکارا «اُف». (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۸). [انگ : Gimlet کا بگاڑ].

گَرْمی (فت گ ، سک ر) امث.
۱. **حرارت ، تپش ، حِدّت ، تمازت.**

بدن کی نازکی نرمی دونوں مِل سونے کی گرمی
جو معشوق اس اُپر آئے تو اس تھے کیا ہے بھی آلا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۷).

سراپا زندگانی کوں جلاتی ہے ترے شوقوں
عجب تجھ عشق کی گرمی ہے شمع شعلہ زن بہتر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۳).

جوں برگِ خزاں دیدہ سب زرد ہوئے ہم تو
گرمی نے ہمیں دل کی آخر کو جلا رکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۶۳).

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمیِ بستر
نزدیک ہوئی دوریِ منزل شبِ معراج

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۵۰). گرمی کے مارے یوں ہی جان نکلی جا رہی تھی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گردابِ حیات ، ۵۸)

بجا ہے روح کا پھل ہے محبت
یہ پھل پکتا ہے گرمی سے بدن کی

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۳۹). ۲. **آگ جیسا اثر ، جلن ، سوزش** . جز باؤ آگ کوں پرورش نہیں و جز گرمی پانی کوں جوش اظہاری نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۷). جان اپنے عشق کی اچھے کی اتنی گرمی ، وہاں جیسی بھی سختی ہوئے آخر کچھ تو پیدا ہونے کی نرمی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۷).

لے آئے مجھے گرمی سے تم نکال
کیا گھر بھی لے چلنے کا اب خیال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۹).

پوچھو نہ گرمیاں مرے سوزِ فراق کی
نالہ جو دل سے نکلا شرر بار ہو گیا

(۱۹۱۷ ، دیوانِ آصف ، ۸). قدرے گرمی دیگر اُتار لیں ، جب ٹھنڈا ہو جائے کسی ظرف میں رکھ دیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳). اس چراغ سے اتنی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ کھانا پک جاتا ہے. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۷۳).
۳. **موسم گرما ، گرمی کی رُت.**

کئی ڈھیکلے کی گرمی ٹھنڈا آیا ہے ٹھنڈ کالا
وقت مِل سونے کا ہو ہے پیاری تج گلے لالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۷).

گرم دم سیں دنیا میں گرمی کی رت
دم سرد سیں ہوئے سردی جوات
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۲۸).

اس داغ سے چین آنے ہمیں یہ نہیں ممکن
گرمی کا مہینہ ہے سفر کے یہ نہیں دن
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۴). گرمیوں کے موسم میں ہم جہاں سے گزرتے چمیلی ، موتیا اور بیلے کی خوشبوؤں سے گلی کوچے مہکے ہوتے. (۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۱۲). **۴. شدتِ تپاک ، گرمیِ الفت ، محبت کا جوش.** ان دونوں میں جو بہت اخلاص کی گرمی تھی سو گرخ جوشش سے دلبر کوں ملتی ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۷).

صحبت کی گرمی ہم سے کوئی سیکھے مثلِ شمع
سارے ہوئے سفید پہ تد بھی جواں رہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۱). پہلے دوستی اتنی گرمی سے کرنے کی کیا ضرورت تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۱). غالب ہوں یا اقبال دونوں کے یہاں عشق ایک ہنگامہ ، حیات ، سوز و ساز ، رونق اور گرمی کا موجب ہے. (۱۹۸۸ ، میر ، غالب اور اقبال تقابلی مطالعہ ، ۵۹). **۵. شوخی ، طراری ، تیزی.** تاج الملوک چتراوت کے خلوت کدے میں آیا ، نرملا اور چھبلا ... نے بھی گرمیاں بہت دکھلائیں لیکن شہزادے نے کسی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا. (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۱۲۷).

حوروں میں یہ گرمی نہ لگاوٹ یہ پری میں
بےدم کیا لاکھوں کو اسی عشوہ گری میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۰). **۶. تیزی ، تُندی.**

کس درجہ ہے ظالم تیری رفتار میں گرمی
ہے حشر کے میدان سے بازار میں گرمی
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۳۰).

گرمی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).

ابتری ، وحشت ، تزلزل ، طنطنہ ، دہشت ، فساد
دبدبے ، گرمی ، کشا کش ، دغدغے ، ہلچل ، جہاد
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۶). **۷. سیلان الرحم ، لیکوریا (عورتوں کو ہونے والی ایک بیماری).** بد نصیب غریب رنڈیاں جو گرمی کی بیماری میں مبتلا ہو کر بھنک بھنک کر جان دیتی ہیں . (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۹۶) . **۸. آتشک ، سوزاک** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۹. غصہ ، ناراضگی.**

وہ گرمی کرے توں سوں سردی سوں ٹال
وو سردی کرے توں تو گرمی سو چال
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱).

توں بھی بات اس سات نرمی سوں کر
کرے گا او گرمی توں گرمی نہ کر
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۸).

نہ گرمی رکھے کوئی اوس سے خدایا
شرارت سے جی جیتے میرا جلایا
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۲۸).

چپ ہو اے ناصح بہت باتیں نہ کر
تیری گرمی سے کلیجہ پک گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ ، ۳۰).

اچھی نہیں یہ گرمیاں عاشق سے اے فلک
فریاد کر نہ بیٹھے کوئی دل جلا ہوا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۵). **۱۰. گھوڑے کی ایک بیماری جس میں گرمی کے سبب گھوڑا کھانے پر رغبت نہیں کرتا تشنگی بہت بڑھ جاتی ہے اور پیشاب کبھی زرد کبھی خون آمیز اور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور گھوڑے کے گوشۂ چشم سے اس بیماری کا حال معلوم ہوتا ہے ، اس کو تاؤ کھانا بھی کہتے ہیں.**

اگر ہوں سرخ گھوڑے کے بتانے
تو بس گرمی ہوئی ہے اس کو جانے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). علاج گرمی کے مارے ہوئے گھوڑے کا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون ، ۳۰). **۱۱. رونق ، لطف انگیزی.**

عالم کو جلاتی ہے تری گرمیٔ مجلس
مرتے ہم اگر سایۂ دیوار نہ ہوتا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۱). یہ سب یاروں کے لطیفے ہیں جو گرمی محفل کے لیے تصنیف کر لئے گئے ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۸۴) . **۱۲. شباب ، خواہشِ نفسانی ؛ گرمی دانوں اور چھوٹی چھوٹی پھنسیوں سے بھی مراد ہوتی ہے** (فرہنگ آصفیہ). [گرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

ــــٔ بازار کس اضا ، امث.
گرم بازاری ، رونقِ بازار ، گہما گہمی.

سرکشی آتش مزاجی ہے سبب
ناصحوں کو گرمیِ بازار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

گرمیٔ بازارِ یوسف جس کے آگے سرد ہو
آج کل انبوہ یہ تیرے خریداروں کا ہے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۷).

عشق کی گرمیِ بازار کہاں سے لاؤں
یوسفِ دل کا خریدار کہاں سے لاؤں
(۱۹۳۵ ، نوبہاراں ، ۷۶).

کہہ رہا ہے ہم سے یہ خونِ شہیدانِ وطن
قتل گہ میں گرمیٔ بازار رہنے دیجیے
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۸۸). **۲. شہرت ، شہرہ ، ناموری ، دھوم**

ہے عشق سے میرے ہی ترے حُسن کا شہرہ
میں کچھ نہیں پر گرمیٔ بازار ہوں تیرا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۲).

اس کو مطلوب کبھی گرمیٔ بازار نہ تھی
اس کی جو بات تھی کردار تھی گفتار نہ تھی
(۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۶۷۲). **۳. عامۃ الناس کی توجہ انگیزی بیداری ذہن ، خود نُمائی.** نیاز صاحب اپنی تمام جدیدیت کے باوجو مشرق مزاج رکھتے ہیں اور وہ مذہبی مباحث گرمیٔ بازار کے لئے زیادہ چھیڑتے ہیں. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۰۲). [گرمی + بازار (رک)].

--- پر آنا محاورہ.
(جانور کا) مستی میں آنا ، شہوت کا غلبہ ہونا. گرمی پر آتا تو سر شام ہی سے زنجیر تڑا کر قدِ آدم دیوار پھاند جاتا. (۱۹۷۰، خاکم بدہن ، ۵۷).

--- پڑنا محاورہ.
شدت کی گرمی ہونا ، دھوپ کا تیز ہونا ، موسمِ گرما کا آنا. جب ابر اٹھے گا پانی برس جائے گا ، جب دھوپ نکلے گی گرمی پڑنے لگے گی. (۱۹۰۹ ، انتخاب فتنہ ، ۱۱۳).

--- پکڑنا محاورہ.
شدت اختیار کرنا. اب معاملہ بہت گرمی پکڑ چکا تھا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۶۸).

--- چڑھ جانا/چڑھنا محاورہ.
۱. کسی گرم دوا کے منفی اثرات کے سبب دماغ متاثر ہونا ، دماغ میں گرمی کا اثر ہو جانا. ڈاکٹر نے جو اسہال بند کرنے کی دوا دی ، دماغ میں گرمی چڑھ گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۵). **۲. (مجازاً) تکبر پیدا ہونا.** معلوم ہوتا ہے سر پر گرمی چڑھ گئی ہے تبھی اتنا اینٹھ رہا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۸).

--- چمکنا محاورہ.
گرمی کا زور پکڑنا ، گرمی کا بڑھ جانا. گرمی چمکی پر انہوں نے جاڑے کے کپڑے نہ اتارے اور ہلکے پھلکے نہ بنے. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۹۹).

--- چھانٹنا محاورہ.
غصے کا مظاہرہ کرنا ، غصہ کا اظہار کرنا ، اظہار برہمی کرنا ، غضب ناک ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

--- حُسْن کس اضا(--- ضم ح ، سک س) امث.
حسن کا نکھار ، شرارت ، چھب.

تمہاری زلف کو ہے ناگوار گرمیِ حُسن
کہ پیچ و تاب ہے ایک ایک تار سے پیدا

(۱۸۹۱ ، تعشق ، د ، ۷). [گرمی + حسن (رک)].

--- دانہ/دانے امذ ؛ ج.
وہ چھوٹے چھوٹے دانے جو گرمی کے موسم کے اثر سے بدن پر نکل آتے ہیں.

زبس ہے قوتِ نشو و نما عجب کیا ہے
کہ گرمی دانے سے پیدا اگر ہو شاخِ چنار

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳). ذرا جلن معلوم ہوئی سمجھی گرمی دانہ پک گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۹). [گرمی + دانہ (رک)].

--- رفتار کس اضا(--- فت ر ، سک ف) امث.
رفتار کی تیزی ، تیز رفتاری.

عذرِ لنگ آفت جولان ہوس ہے یارب
جل اٹھے گرمیِ رفتار سے پائے چوبیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸).

گرمیِ رفتار سے وہ آگ ہے زیر قدم
میرے نقش پا چراغِ رہ گزر ہو جائیں گے

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، آنکھ اور چراغ ، ۲۷۰). [گرمی + رفتار (رک)].

--- سبزہ رنگوں سے اور گھر میں بھونی بھنگ نہیں کہاوت.
غربت میں عیاشی کا شوق (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- سُخَن کس اضا(--- ضم س ، فت خ) امث.
گرمیِ گفتار ، بات کرنے کی خوبی ، خوش گفتاری ؛ شعر کی تاثیر (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرمی + سخن (رک)].

--- سے جواب دینا محاورہ.
جھلا کر جواب دینا ، غصے سے جواب دینا (نوراللغات).

--- عِشْق کس اضا(--- کس ع ، سک ش) امث.
عشق کی شدت ، انتہائے عشق ، عشق کی زیادتی کا اظہار (مہذب اللغات). [گرمی + عشق (رک)].

--- کا پھونکے دینا محاورہ.
ماحول کا درجۂ حرارت بڑھنے سے جسم کا سخت بے چینی محسوس کرنا ، بے حد تپش ہونا ، سخت گرمی پڑنا.

تپِ ہجراں کی گرمی دور ہی سے پھونکے دیتی ہے
ٹھہر سکتا نہیں دم بھر کوئی غمخوار پہلو میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

--- کا زمانہ امذ.
موسم گرما ، گرمی کے دن ، گرمی کا موسم. گرمی کا زمانہ تھا ، ... لاش کے سڑ جانے کا امکان تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷۳).

--- کا مَوسَم امذ.
رک : گرمی کا زمانہ ، موسمِ گرما ، گرمی کے دن. گرمیوں کے موسم میں ہم جہاں سے گزرتے چمبیلی ، موتیا اور بیلے کی خوشبو سے گلی کوچے مہکے ہوتے. (۱۹۸۳ ، سلیم احمد اکائی ، ۱۳).

--- کَرنا محاورہ.
۱. گرمی بڑھانا ، حدت کا زیادہ کرنا ، بدن میں گرمی بڑھا دینا.

تم یوں سیہ چشم اے سجن مکھڑے کے جھمکوں میں ہوئے
خورشید نیں گرمی کری تب تو ہرن کالا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). بیگم ، گلوری کھاؤ گے جو جی چاہتا ہو تو بنا دوں ، ظہورن ، واہ پان اور گرمی کرے گا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۶۴). نقوش بے اندیشہ انجام پی گیا ، پیتے ہی گھبرایا کہا کیوں صاحب اس شراب نے بڑی گرمی کی. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۱). **۲. شوخی کرنا ، شرارت کرنا ، ناز و نخرے کرنا ، لگاوٹ کرنا ، گرم جوشی دکھانا.**

اس نگو یاد پیما سے دلا گرمی نہ کر
مار ڈالے ہے شرابِ تند پینے کا خراش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۶). عاشق ... ٹھنڈی سانس بھرتے تھے گرمی نہ کرتے تھے. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰۸).

گرمیاں کرنے میں کیا شرم و حیا تھی شبِ وصل
شمع کیوں تم نے بجھا دی اوسے جلنے دیتے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۳۰). ۳. **جوش بڑھانا ، ولولہ پیدا کرنا.**

ہم جانتے تھے خوباں گرمی کریں گے مل کر
دل سرد ہو گیا ہے جب سے پڑا ہے پالا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷). ۴. **غصہ کرنا ، ناراضگی کرنا.**

وو گرمی کرے توں سوں سردی سوں ٹال
وو سردی کرے توں تو گرمی سو چال
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱) . ۵. **سرگرم اختلاط ہونا ، ربط ضبط بڑھانا.**

گرمی اہلِ بزم سے مت کر کہ میں ہوتا ہوں داغ
شمع کی خدمت میں بس اتنی ہے پروانے کی عرض
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۰).

وعدہ خلاف اس ظالم کی کہا گئی میری جان، غمیں
گرمی کرے وہ مجھ سے جب تک تب تک میں ہی سرد ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۴۷).

بھول جائیگی عدو سے گرمیاں کرنی انہیں
میری آو سرد میں پیدا اثر ہونے تو دو
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۲۳۹).

---کی دوپَہَر امث.
سخت گرم دوپہر ، گرمی کے موسم کی دوپہر (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کی رُت امث.
گرمی کا موسم.

گرمی کی رُت ہے ، ساقی! اور اشکر بلبلوں نے
چھڑکاؤ سے کیا ہے سب صحنِ باغ ٹھنڈا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳ : ۱۲).

---کے دِن امذ ؛ ج.
گرمی کا موسم (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کے رَنگ امذ ؛ ج.
ایسے ہلکے رنگ جن کا گرمی میں رواج ہو ، مثلاً بادامی ، پیازی، خشخشی ، دودیا وغیرہ (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---کے کَپْڑے امذ ؛ ج.
ٹھنڈی پوشاک ، موسمِ گرما کی پوشاک ، ہلکے و باریک کپڑے کی پوشاک ، مہین کپڑے ، گرماول (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---کھانا محاورہ.
غصہ کرنا ، طیش میں آنا. بس نہ چلتا تھا کہ اُچھل اُچھل کر تلخی کریں ، گرمی کھائیں ، گرجیں برسیں ... یا اپنا ماتھا پھوڑیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۸۳).

---گُفتار کس اضا(---ضم گ ، سک ف) امث.
پُرجوش اندازِ گفتگو ، جوش اور ولولہ پیدا کرنے والی گفتگو یا انداز (**عموماً تحریر و تقریر کے لیے مستعمل**). میں ان کے اندازِ بیان اور گرمیِ گفتار پر عش عش کر اٹھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۱). انہوں نے اپنی گرمیِ گفتار سے ایک محشر بپا کر دیا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۰۰). [گرمی + گفتار (رک)].

---مَرْنا محاورہ.
جسم میں حدت کا احساس کم ہونا ، حرارت میں کمی محسوس ہونا. جب پانی سے کچھ تسلی نہ ہوئی تو بازار سے تربوز منگوانے پڑے ، یہ خود بھی ٹھنڈے ہیں اور تاثیر بھی ٹھنڈی ہے شاید انہی کے کھانے سے کچھ گرمی مرے . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۷۰).

---ناپ امذ.
بُخار یا جسم کی حرارت کو ناپنے کا آلہ ، مقیاس الحرارت ، حرارت پیما ، تھرمامیٹر. لیکن جن کا ماخذ ناخواندہ لوگوں کی بولی ہے مثلاً گرمی ناپ ... تھرمامیٹر. (۱۹۴۲ ، آریائی زبانیں ، ۲۸). [گرمی + ناپ (ناپنا (رک) سے حاصل مصدر)].

---نِکالْنا محاورہ.
غصہ نکالنا ، کسی کو مارنا پیٹنا ؛ خواہش جماع کو مٹانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---نِکَلْنا محاورہ.
آتشک کا مرض لاحق ہو جانا ، سوزاک ہو جانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ہونا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **تپش ہونا ، گرمی پڑنا ، تمازت ہونا ، گرمی کا موسم ہونا.**

شعلۂ رُخ اس قدر خورشید رُو
جس کو یہ گرمی ہوئی وہ سرد ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۹۲). آج کل وہاں گرمی بہار پر ہو گی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۱). ۲. **جوش و ولولہ ہونا ، اثر انگریزی ہونا.**

آہوں میں نہ جس کی گرمی ہو وہ آگ لگانا کیا جانے
دل اپنا لہو جو کر نہ سکے وہ اشک بہانا کیا جانے
(۱۹۴۷ ، نوائے دل ، ۳۸۶). ۳. **خواہشِ جماع کا غلبہ ہونا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۴. **سوزاک کا مرض ہونا ، آتشک کا مرض ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گُرْمی (ضم گ ، سک ر) امث.
(کاشت کاری) **ہاتھ سے بیج کو بکھیر کر بونے کا طریقہ ، بری ، بکھیر** (ا ب و ، ۶ : ۲۱). اف : کرنا. [مقامی].

گَرَن (فت گ ، ر) امذ.
چکی کے پاٹ کے گرداگرد چکی کی باڑھ کا اندرونی حصہ جس میں آٹا گرتا ہے، مٹی کا بنا ہوا گھیرا، گرنڈ. اسے چوپایوں کے پیروں سے باندھ کر روند دیا جائے گا اور اس روندے ہوئے ملبے کو گرن (چکی) میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۳۲). [گرنڈ (رک) کا مخفف].

گِرنا (کس گ ، سک ر) ف ل.
۱. **اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرنا ، آنا ، نزول کرنا ، فضا سے زمین پر آنا ، گر جانا ، زمین پر آ رہنا.** تمھاری لاشیں اور ان سب کی ... جنھوں نے میری شکایتیں کیں اس بیان میں گریں گی.
(۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۷۸).

گھات پر پڑتا نہیں ہرگز کوئی رشکِ قمر
آسماں سے کیا مرے طالع کا اختر گر پڑا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۱). ایک بڈھا کہیں جا رہا تھا ، چلتے چلتے رستے میں کہیں ٹھوکر لگی اور گر پڑا. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۶۱). معرکہ آرائی کرتے کرتے مجروح ہو کر گر جانے سے لے کر دم نکلنے تک کا عرصہ مرثیے میں شہادت کا حصہ ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۹۰).
۲. **جھڑ جانا (دانت ، بال سینگ وغیرہ).** تمام اعضا اس کے سُست ہو گئے اور دانت اس کے گر پڑے. (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۲۲). سینگ سالانہ نہیں گرتے ... ان سینگوں کا وقتِ مقررہ پر گرنا ، ازسرِنو نکلنا ... ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲).
۳. **منہدم ہونا ، مسمار ہونا ، ڈھینا (مکان کا).**

اُکھڑی دہلیز سب منڈیر گری
لہر پانی کی جھاڑو دیتی پھری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۵). بس یہی معلوم ہوتا تھا کہ کوٹھی اب گری اور اب گری. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۵). دیواریں گر گئی تھیں اور کڑیوں کے ٹوٹ جانے سے جا بجا چھت بھی بیٹھ گئی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۶). ۴. **کسی چیز پر حد درجے مائل ہونا ، گرویدہ ہونا ، فریفتہ ہونا.**

اس کی تصویر جو یوسف کے مقابل رکھ دوں
دیکھنے گرتے ہیں پھر اہلِ تماشا کس پر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۳).

جو شمع ہوا کرتی ہے روشن سرِ بازار
اس شمع پر گرتا نہیں پروانہ ہمارا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۴۴). ۵. **کسی مرض کا حملہ ہونا (نزلہ ، فالج وغیرہ).**

نزلہ شبنم سے گرا دل پہ ترے گل ٹھنڈا
نالہ کھینچے ہے تاسف سے جو بلبل ٹھنڈا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۴). ۶. **ٹپکنا ، ڈھلکنا (آنسو وغیرہ).**

چاک سے سینے کے پھر پہلو میں میں نے رکھ دیا
گریے میں جو لختِ دل پلکوں سے دامن پر گرا

(۱۸۳۰ ، شہیدی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۳۰)). ۷. **ہجوم کرنا ، ٹوٹ پڑنا.**

یوں گریں ہم بوالہوس تجھ مکھ کوں دیکھ
شہد کوں جوں دیکھ کر ٹوٹے مکس

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۵).

عشق سے میرے ہوئی آپ کی اتنی توقیر
آج گرتے ہیں خریدار خریداروں پر

(۱۸۹۷ ، راقم ، ک ، ۷۱). ۸. **طلب و خواستگاری سے کسی چیز کی طرف مائل ہونا ، انتہا کی حرص و طمع ، لالچ کرنا.** یہ شخص کیسا کمینہ ہے آٹھ ہزار درہم لے کر بھی صرف ایک درہم کے لئے کیسا گرا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۲). ۹. **وارد ہونا ، نازل ہونا (آفت ، بلا یا مصیبت وغیرہ).**

پردے ہی پردے میں ہیں تبسم کی شوخیاں
یہ بجلیاں ابھی کسی دل پر گریں نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۵).

کیوں بار ہو تم دلِ زمیں پر کیوں برقِ بلا گری تمھیں پر

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۹). ۱۰. **ڈوبنا ، ڈوب جانا.**

ہوں گے عزیز، خلق کی نظروں میں دیکھنا
گر کر بھی اپنے یار کے چاہِ ذقن میں ہم

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۱۱۸). ۱۱. **کسی دوسرے دریا سے جا ملنا ، پڑنا (پانی وغیرہ کا).** دجلہ اور فرات جن کے پانی گرنے کا مقام جبال روم ہے اس دریا سے نکلے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ۱۸۳). ۱۲. **جڑ سے اُکھڑ جانا ، ڈھینا** ایک تناور درخت جہاں کھڑا تھا وہیں گر پڑا. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۷۰). ۱۳. **مرتبے سے گرنا ، مرتبہ کم ہونا ، پست ہونا ، قدر نہ رہنا.** اور جو دیکھے کہ سر اس کا چھوٹا ہو گیا ہے تو اپنے مرتبے سے گر جائے گا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶). شراب خوار اور طامع تھے ... بدھ مذہب کے پیشواؤں سے معاشرت کی خوبیوں میں بھی وہ گرے ہوئے تھے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۲۴۶). عام اخلاق گر گئے تھے ، قومی شیرازہ بکھر گیا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۴۸). ۱۴. **بے قدر ہونا ، خفیف ہونا ، ذلیل ہونا ، رسوا ہونا.**

جیسے پڑی ہے آنکھ کسی روئے صاف پر
ہیں مہر و ماہ دونوں نظر سے گرے ہوئے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۲). عالموں کی نظروں میں ابنِ ابی عامر کے گر جانے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوئی کہ علماء اس کو مذہب کی طرف سے غافل اور بے پروا سمجھنے لگے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۷۹۳). ۱۵. **بھاؤ کم ہونا ، نرخ گھٹنا.** درآمدہ تمبا کو تین ملین پاؤنڈ تک گر گیا. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۱). ۱۶. **مغلوب ہونا ، شکست کھانا ، مات ہونا.**

مقابل آتش افروزوں سے ہونا محض بے جا ہے
گریں گے دیو آتش باز آپ ہی اپنے زوروں میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۵). ابو مسلم خراسانی کا علم اسی پالیسی کی بدولت بلند ہوا ، اموی گرے اور عباسی کھڑے ہو گئے. (۱۹۳۴ ، خیال ، داستان عجم ، ۱۵). ۱۷. **کم ہونا ، گھٹنا.** اب تو بخار گرنے لگا. (۱۹۵۲ ، جوش ، ہوائی ، ۶۶). ۱۸. **(مجازاً) حملہ کرنا**

رہوار کو چمکا کے ہزاروں پہ گرا کون
فوجِ ستم آرا کے نشاں لے کے گرا کون

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۱). برق و رعد کی طرح چمکتے کڑکتے دشمنوں کو چیرتے ، جہاں گرے خون کا مینہ برسا دیا. (۱۹۴۰ ، ہم اور وہ ، ۷۶). ۱۹. **(مجازاً) تجاوز کرنا ، ہٹنا.** باوجود اس کے اصول فن سے بال بھر اِدھر یا اُدھر نہ گرے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۵۵). ۲۰. **(مجازاً) بیمار ہونا.**

سنبھلا نہ پھر مریض ترا گر کے ایک بار
اپنا سا ہر طبیب نے اس کا کیا علاج

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۳۰). بستر علالت پر پڑے سسکا کرے

مدتوں کے لیے گرے نہ دولت کام آتی نہ ثروت ہی کچھ درد مثاق. (۱۹۱۵ ، سجاد حُسین ، دھوکا ، ۸). ۲۱. **برباد ہونا ، تباہ ہونا.**

کاہل ، سُست ، نکمّا ہے وہ
نفس کے ہاتھوں گرتا ہے وہ

(۱۹۵۰ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۱۱). ۲۲. **لیٹ جانا ، دراز ہونا ، پڑ جانا.** تم اُدھر جاؤ گے ہم اِدھر بستر بیماری پر گریں گے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۷). ۲۳. **کمزور ہونا ، کمزور پڑنا.** زمیندار تو اس وجہ سے گرے کہ ان کو گورنمنٹ نے قصداً گرا دیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۴۷). ۲۴. **(عروض) کسی مصرع میں ایک حرف کا وزن سے خارج ہو جانا.**

عین گرتا ہے تو گر جائے وہ فرماتے ہیں
میرزا حاتم علی مہر ہوا جاتا ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۶۵). مصرع میں کونسا لفظ بے محل ہے اور کونسا حرف گر رہا ہے. (۱۹۳۰ ، دستورالاصلاح ، ۹۵). ۲۵. **اسقاط ہونا (حمل).** جب وہ اتنی تھیں تو دو بچے گر چکے تھے اور تیسرا وارد ہونے کو تھا. (۱۹۴۳ ، ضدّی ، ۱۱). ۲۶. **سلب ہونا ، غالب ہونا (قدیم).** نظر کی جو اس صورت پر نظر پڑی ، حیران ہوا ، عقل گر پڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۹). [پ : गिर (ना)].

گرْنال (فت گ ، سک ر) امذ.
توپ کی نالی جس سے بھاری گولے آتش گیر مادّے کے زور سے پھینکے جاتے ہیں. اگر دو توپ یا گرنال کا تفاوت زیر و بالا ۴۵ درجے سے برابر ہو جیسا ان دو نلیوں کا تفاوت برابر تھا تو اس صورت میں کیا ان دونوں کے گولے بھی ایک ہی جائے پر گریں گے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۶۴). [گر (گولا (رک) کا بگاڑ و مخفف) + نال (رک)].

گَرَنْتھ (فت گ ، ر ، غنہ) امذ.
۱. **کتاب ، پوتھی.** وہ کتھا پوری ہو گئی تو یہ گرنتھ بھی تیار ہو گیا ، اس گرنتھ میں کتھا کی ریت تھی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲).

دھرم گرنتھ پڑھے کو تھوڑے
منہ نہ عمل سے لیکن موڑے

(۱۹۵۰ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۱۵). ۲. **سکھوں کی مقدّس کتاب جو گرو نانک سے منسوب ہے.** استا کی قسم ، گورو کے گرنتھ کی قسم ، نہ میرے پاس وہ قصیدہ ، نہ مجھے رباعیاں یاد. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۸۶). گرنتھ میں ذبیحہ کی اجازت ہے یا جھٹکا کی. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۲). کبھی گرنتھ کی تشریح کرنے پر آ گیا تو سکھ مذہب کے عالموں نے ہتھیار ڈال دیے. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۷). [س : ग्रन्थ].

ـــ خَط (ـــ فت خ) امذ.
ایک رسم الخط جس میں تامل برہمن اپنی مقدّس کتابیں لکھتے ہیں. گرنتھ خط : یہ کتابی خط ہے جس میں تامل برہمن اپنی مقدّس کتابیں لکھتے ہیں ، زمانۂ قدیم سے اب تک اس کی چار صورتیں رہی ہیں. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۴۶). [گرنتھ + خط (رک)].

ـــ صاحِب (ـــ کس نیز فت ح) امذ.
رک : **گرنتھ معنی ۲.** امرتسر ... سکھوں کا مذہبی مرکز ہے ، دربار صاحب نامی گردوارہ جس میں سکھوں کی مقدّس کتاب گرنتھ صاحب رکھی ہے ، یہیں بنا ہوا ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹). یہ تمہارے مولوی صاحب ہوتے ہیں؟ میں نے گرنتھ صاحب پر جُھکے سکھ کے بارے میں آہستہ سے پوچھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۵۸). [گرنتھ + صاحب (رک)].

گَرَنْتھی (فت گ ، ر ، غنہ). (الف) صف.
کتاب کا ، کتاب کے متعلق ؛ عالم ، فاضل (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. ۱. **گرنتھ پڑھنے والا ، سِکھوں کی کتاب گرنتھ کا عالم یا مذہبی پیشوا.** سکھوں نے گجرات نام ایک مقام پر مستعد ہو کر مقابلہ کرنے کا پکّا ارادہ کرلیا ، یہاں ان کے گرنتھیوں نے ان کو فتح کا یقین دلایا تھا. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار تک ، ۲۰۰). چمکور کے گردواروں کے گرنتھی ایک وفد کی صورت میں بابا کے پاس آئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۸). ۲. **(بن باسی ، تیاگی) سادھوؤں کا ایک فرقہ** (ا پ و ، ۷ : ۱۵۹). [گرنتھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گِرَنْٹ (کس گ ، فت ر ، غنہ) امذ.
ایک عمدہ ریشمی ، اعلیٰ درجے کا سوتی کپڑا.

مکلّف جامدانی اور سنجاب گرنٹ اطلس مشجّر اور کمخواب

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۶۹). دو اچکنیں بڈھن کی ہوں ، ایک گرنٹ کی روئی دار اور ایک پھول دار مخمل کی. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۴۳). گرنٹ کے فرشی پائجامے میں ملبوس گوندنی کی طرح زیوروں سے لدی ... آ کر وسط میں بیٹھ گئی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۵۰). [مقامی].

گَرَنڈ (فت گ ، ر ، غنہ) امذ.
۱. **(بیلداری) چونا چکّی کی مدوّر نالی جس میں چونا پستا ہے** (ا پ و ، ۱ : ۸۹). ۲. **(پنساری) کونڈے کی شکل کا مٹی کا بنا ہوا ظرف جس میں چکّی رکھی جاتی ہے اور چکّی سے نکلا ہوا آٹا اس میں گر کر جمع ہوتا رہتا ہے.**

گرنڈ اوس پاس چکّی کا دھرا تھا
وہیں آٹے کا مٹکا بھی بھرا تھا

(۱۸۱۴ ، شش جہت رنگیں ، مثنوی پنجۂ رنگین ، ۲۹۹). اک ذرا جو گرنڈ کی طرف نظر کی تو بیسن کی بجائے دال کے ثابت دانے اِدھر اُدھر بھاگتے نظر آئے. (۱۹۷۳ ، سرکشیدہ ، ۸۵). ۳. **آب پاشی کنویں کے چاک (گھرنی) کا اڈّا جس پر چاک لگایا جاتا ہے ، اس مجموعے میں دو کڑیاں ، ایک دُھری اور ایک چاک (پیّا یا گھرنی) ہوتا ہے ، پاڑ ، پارچھا ، ٹانڈا** (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳). [گھر (گھرنی کی تخفیف) کا محرّف + نڈ (ٹانڈا کی تخفیف)].

گَرَنڈُو (فت گ ، ر ، غنہ ، و مع) امذ.
(آب پاشی) ڈھیکلی کی بَلّی جس کے اوپر کے سرے میں پانی کا برتن لٹکا ہوا ہوتا ہے ، اکھوٹ ، اکھوٹا ، ڈھیکلی (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳). [گرنڈ (رک) + و ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گِرنی (کس گ ، سک ر) امث.
۱. **آٹا اور چونا وغیرہ پیسنے کی چکی جو برق قوت سے چلتی ہے.** اس نے گھومنے والی گرنی ، اٹھاؤ بنچ ، قوتِ محرکہ سے چلنے والا ہتھوڑا .... اور لپیٹنے والی مشین کے نقشے بنائے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۸۵). ۲. **پارچہ بافی اور سیمنٹ سازی وغیرہ کی کَل جو برق قوت سے چلتی ہے.** امریکہ کے بنبی کارخانوں میں تخمیناً ۱۰۰۰ کپڑے کی گرنیاں ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۵۶). شہر سے جانبِ غرب تین میل کے فاصلے پر پارچہ بافی کی کَل اور اس کا کارخانہ واقع ہے جس کو یہاں کے لوگ گرنی کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغانِ سلطانی ، ۲۱). گرنی کی عمارتوں ، گوداموں ... کے لیے دیواروں میں پائے رکھے جاتے ہیں. (۱۹۴۸ ، رسالۂ رڑکی چنائی ، ۶۸). ۳. **لکڑی کاٹنے کی مشین.** ہر آرہ کی گرنی کے تین ضروری حصّے ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۲۷). [گھرنی (رک) کی تخفیف].

گِرنے والا سستا چھوٹے اور گردن میری ٹوٹے کہاوت.
اگر جس پر آفت یا مصیبت آنے والی ہو وہ صاف بچ جائے اور دوسرا اتفاقیہ اس میں پھنس جائے تو کہتے ہیں. احباب نے استفسارِ حال کیا تو ظریف نے جواب دیا کہ بڑے تعجّب کی بات ہے کہ گرنے والا سستا چھوٹے اور گردن میری ٹوٹے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۴۴).

گَرَو (فت گ ، ر نیز سک ر) امذ.
گرب ، غرور ، تکبّر ، فخر. مبارک ہو کنول ، بہت بہت مبارک باد ، مجھے گرو ہے کہ میں تمہاری ٹیچر ہوں. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۵۸۱). [گرب (رک) کا ایک تلفظ].

گِرو (کس گ ، و لین) (الف) امذ.
۱. **وہ مال جو قرضے کی ادائی کی ضمانت کے طور پر ایک خاص مدّت تک قرض دینے والے کے حوالہ کر دیا جائے ، رہن ، گروی.**

کیا کشن اوتار میں ایک ہو
کہ کوکچ نے ڈونگر کیا سب گرو

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۷). ملعون نے شمشیر اپنی اوس ملعونہ کو گرو دے کر حضرت کے پاس آیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک لڑکا گرو اپنے عقیقے کے عوض میں. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۱۳). رہن نامہ اس دستاویز کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کے گرو کرنے کا حال کسی قدر روپے کے عوض میں لکھا ہو. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۸۱). اسلامیہ اسکول کے متعلق عمارت پچپن ہزار روپے پر گرو ہے. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۹۳). ۲. **شرط ، بازی.**

شہنشاہ آہستہ تھا راہ رو
لجاتا تھا چلنے میں سب سو گرو

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶۹). (ب) صف. ۱. **گرفتار ، مبتلا.**

گرو گرو ہے سہیلیاں کی سو چترائی منے نِس دن
محمّد قطب شہ کون دے ہے اپ نیناں کی دوائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۶). ۲. **(مجازاً) ممنون ، مرہون ، احسان مند.**

خونِ جگر شراب ترشح بہ چشمِ تر
ساغر مرا گرو نہیں ابرِ بہار کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۷). [ف].

--- دار امذ.
امین ، جس کے پاس کوئی چیز گرو رکھی جائے. امانت دہندہ کو «گرو کنندہ» اور امین کو «گرو دار» کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۱۴۶). [گرو + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- رکھنا محاورہ.
کوئی چیز قرضے کی ادائی کی ضمانت کے طور پر ایک خاص مدّت کے لیے قرض دہندہ کے حوالے کر دینا ، کسی چیز کو رہن رکھنا ، گروی رکھنا. گہنا یا اور کچھ مال و اسباب اپنا گرو رکھ کر کھانا پکواتے ہیں. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، حسن قنوجی ، ۵۱). دنیا انہیں امیر سمجھتی ہے چاہے میرے زیور ہی کیوں نہ گرو رکھنے پڑیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۷).

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
رک : گرو رکھنا ، گروی رکھنا.

نہ ہاتھ آئی اے میر کچھ وجہِ مے
گرو میں نے دستار کی ہے عبث

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۷۴). حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلہ خریدا ایک یہودی سے میعاد پر اور گرو کردی اوس کے پاس زرہ اپنی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۴). اس نے کُل زیورات اور نقرئی اسباب گرو کردیا تھا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۶۴).

--- نامہ (--- فت م) امذ.
رہن رکھنے کا تحریر نامہ ، رہن نامہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گرو + نامہ (رک)].

گُرو (ضم گ ، و مع) امذ.
۱. **(ہندو) پنڈت ، استاد ، مہاتما.**

جو پھر اٹھ کھڑے ہو ہے روبرو
کہے یوں جو ہیں تم ہمارے گرو

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۸).

گرو نے بولا کر مجھے تب کہا
اودہ پور جا کر سری پھل دے آ

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۴۳). چیلے گرو ناریل ہی پیتے ہیں ، بعض جوگی چھتری لگائے چھپّر کے نیچے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۴). سیٹھ صاحب ڈاکٹروں اور حکیموں سے زخم خوردہ تھے سب سادھوؤں نے متفقہ طور پر انہیں مشورہ دیا کہ فلاں گرو کے پاس جاؤ. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۲۴). ۲. (ا) **محترم ، معزز ، مذہبی پیشوا ، گھر کا بزرگ.**

وشسٹ جی کے قدم رام نے لیے جھک کر
گرو سے پیش بااعزاز و احترام آئے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۱۱۲). (ا) **پیر و مرشد** (نوراللغات).
۳. (ا) **استاد ، معلّم ، درس دینے والا ، مدرس.**

تختی کے سر پہ اوس نے یہ لکھ دیا بہ زر تھا
سہو بدر سے بہتر سہنا ستم گرو کا
(۱۸۴۴ ، ترجمہ گلستان (حسن علی) ، ۱۱۴). لارڈ مارلے کو ہندوستانی نوجوان کئی نسلوں سے اپنا استاد اور گرو مانتے تھے. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۷۲). **مجھے** کسی ایسے گرو کی تلاش تھی ، جو مجھے کھینچ تان کر اپنے علم جتنا بڑا کر دے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۸). **(الف) ہنر سکھانے والا ، کسی فن کا ماہر ، جس سے کوئی فن ، ہنر سیکھا جائے ، کامل فن ، جگت اُستاد** (نوراللغات). **۴. دانا ، عقلمند ، معلم ، ہوشیار ، خرانٹ.** راشد صاحب گرو تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے علم اور خیال کے خزانے سے شیلا بھی گہے گہے سیراب ہوتی رہیں. (۱۹۸۶ ، ن م ، راشد ایک مطالعہ ، ۲۸).
۵. (فلکیات) مشتری ، برہسپت.

گُرو گھر میں گرہ کیاں کئے اُوترنے دوداں سوں بھرائی
چاند سورج کے پیالے آپنے گھر میں بھرائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۴).

گرو مشتری اور برہسپت جناب
ہوئے تین نام اس کے بس انتخاب

(۱۹۰۲ ، سیرافلاک ، ۲ : ۷). **۶. ہندی عروض میں وزن کے تعین کے لیے ماترا کا ایک نام جو طویل ہوتی ہے اور دو لگھو کے برابر مانی جاتی ہے ، لمبا اعراب ، دیرگھ ورن.** دو لگھو اور ایک گرو برابر مانی جاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). لگھو ورن سے دوگنی ماترا والے ورن کو گرو یا دیرگھ ورن کہتے ہیں جیسے آ ، اے ، او ، کا ، کی ، کے. (۱۹۹۰ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۱۳). **۷. (موسیقی) تیز لے ، آٹھ ماتراؤں کی لے.** گرو ، آٹھ ماترا کو کہیں گے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵). **۸. بھاری ، وزنی ، بوجھل** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۹. بڑا شریر ، مفسد ، شہدا ، لچا ، بدمعاش** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : गुरु].

---بڑا کہ چیلا فقرہ ؛ کہاوت.
ایک سے ایک بڑھ کر ہے ، ایک سے ایک خوب ، ایک سے ایک پہنچا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بِنا گت نہیں اَور شاہ بِنا پت نہیں کہاوت.
کوئی قابلیت اَور ہنر کے بغیر کامل نہیں ہو سکتا اور عزت و جاہ کے بغیر کوئی بادشاہ نہیں بن سکتا. زمیندار اور کسان کے ساتھ خون و پوست کا رشتہ رہا ہے ، بُرے ہوئے حالات میں بھی روزی کمانے کا وسیلہ مل جاتا ، کیا «گرو بنا گت نہیں اور شاہ بنا پت نہیں» کی پنجابی کہاوت کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا تھا. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۳۱۱).

---بید اَور جوتشی دیو مَنتری اَور راج انہیں بھینٹ بن جو ملے ، ہوئے نہ پورن کاج کہاوت.
گرو ، طبیب ، نجومی اور دیوتا ، وزیر اور راجا سے اس وقت تک کام نہیں نکلتا جب تک ان کو نذر نہ دی جائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جو کہ تھا وہ تو گڑ ہو گیا وَلے اُس کا چیلا شکر ہو گیا کہاوت.
جب شاگرد اُستاد سے بڑھ جائے اُس وقت بولا کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---جی امذ.
محترم اُستاد ، قابل احترام مُعلّم.

بلاولی راگنی پھیروں کی دوجی
سمایا اس کا سُن اے دل گرو جی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴).

پھر فلک نہ کیونکر ابوابِ بحث کھولے
جیتے رہیں گروجی زندہ رہیں یہ بھولے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۵۳). [گرو + جی ، حرف تعظیم].

---جی چیلے بُہت ہو گئے ، کہا ، بچّہ ، بھوکے مریں گے تو آپ چلے جائیں گے کہاوت.
مفلسی میں کوئی ساتھ نہیں دیتا ، جہاں کھانے کو نہ ملے وہاں کوئی نہیں رہتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دچّنا (---فت د ، شد چ بکس) امذ.
(کاشت کاری) **گانو کے مذہبی پیشوا کی بےلگان جاگیر** (ا پ و ، ۶ : ۹۹). [گرو + دچنا (وچھنا (رک) کا ایک املا)].

---دوارَہ (---فت نیز ضم د ، فت ر) امذ.
رک : گردوارہ جو زیادہ مستعمل ہے. گرودوارہ ہر چہار سمت و ہر ایک ملک میں مشہور و معروف ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۳۸). [گرو (رک) + دوار (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سیوا (---ی مج) امذ.
گُرو کی خدمت ، اُستاد ، معلم یا بزرگ کی دیکھ بھال اور ٹہل (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرو + سیوا (رک)].

---سے پہلے چیلا مار کھائے کہاوت.
گُرو چیلے کو مانگنے بھیج دیتے ہیں اس لیے اگر مار کھانی پڑے تو چیلے ہی کو مار پڑتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---شُکر کی بادلی رَہے سَنیچر چھائے ، کہے گھاگ سن گھاگی ، بے برسے نہیں جائے کہاوت.
جمعرات سے سنیچر تک جو ابر چھایا رہے وہ ضرور برستا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کُل (---ضم ک) امذ.
مُرشد یا اُستاد کے رہنے کا وہ مقام جہاں وہ اپنے مریدوں اور شاگردوں کو ساتھ رکھ کر تعلیم دیتا ہے. وہ گرو کُل بھی قائم کر رہے ہیں جو سنسکرت کی تعلیم کے لئے مخصوص ہے. (۱۹۱۱ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۶۷). استاد کے گھر میں جسے گرو کل کہتے تھے ایک یا کئی طالب علم جمع ہو جاتے اور سلسلۂ تعلیم جاری ہو جاتا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۳۲). [گرو + کل - س : कुल - مکان ، گھر].

--- کیجیے جان کے ، پانی پیجیے چھان کے کہاوت.
گرو سوچ سمجھ کر بنانا چاہیے اور پانی چھان کر پینا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- گْرَنْتھ صاحِب (---فت گ ، ر ، سک ن ، تھ ، کس ح) امذ.
رک : گرنتھ (۲). گرنتھ کے معنی بھی کتاب کے ہیں لیکن گرو گرنتھ صاحب کی عظمت کتابی حیثیت سے ارفع و اعلیٰ ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۲۹۹). [گرو + گرنتھ (رک) + صاحب (رک)].

--- گُڑ ہی رہے چیلے چینی / شَکر ہو گئے کہاوت.
شاگرد استاد سے بڑھ گئے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

--- گَھنٹال (---فت گھ ، سک ن) امذ.
۱. **وہ گرو جو اپنے گلے میں گھنٹہ ڈالے ہو ؛ وہ مہنت جس کے آگے گھنٹہ بجتا چلے ؛ وہ پرستش کرنے والا جو گھنٹہ بجائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) **بہت بڑا کامل استاد سب کا پیر و مرشد.** تقدیر کے زور آور تھے جو میرے آنے کے وقت بیدار ہو گئے ورنہ تم سے اور تمہارے گرو گھنٹال شاہزادہ بدیع الملک سے سمجھتا. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۲۵۸). اس طرح یہ مہنت گرو گھنٹال بن بیٹھے اور ... مذہبی پیشوا کے لقب سے یاد کئے جانے لگے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفٰے ، ۵۸). ۳. **بدمعاشوں کا سرغنہ ، بڑا چالاک اور خرانٹ ، مفسد ، چال باز ، عیار ، چلتا پُرزہ.** بانکا ہونا تو دل لگی نہیں ہاں یوں کہیے کہ بےفکرے بہت ہیں اور ان سب کے گرو گھنٹال وہ ذات شریف ہیں جن کو لوگ یکرنگ کہتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۴). جملہ ممنوعات مستان شاہ کے گرو گھنٹال ہونے کے شاہد حال ، سارے محرمات اس بدمست کو ماں کے دودھ کی طرح حلال. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۰). کمپرومائز ضروری ہے میں نے اس دن Rash ہو کر بہت کچھ سیکھا ہے ، ان کا جو گرو گھنٹال ہے رضوان. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۹). [گرو + گھنٹہ (بحذف ہ) + ال ، لاحقۂ نسبت].

--- گَھنٹال ہے فقرہ.
مفسد ہے ، شرارت میں سب کا پیشوا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

گَرْوا (فت گ ، سک ر) صف.
۱. **وزنی ، بھاری ، گراں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **عزت والا ، با وقار ، محترم.**

تجھا دیکھتا ہوں تو کون و مکاں میں
اس ایسا نہیں کوئی گروا گھنبیرا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰). باغ باڑیوں کا تعلق بدستور حاکم گروا سے رکھا گیا. (۱۹۴۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۳۶۵). [پ : गरुआ]

--- پَن (---فت پ) امذ.
۱. **بھاری پن ، گرانی ، وزن دار ہونا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **عزت ، وقار.** اس کو گروا پن اور کشھور پن اور برن آشرم کا ابھمان ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۵). [گروا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْوانا (کس گ ، سک ر) ف م.
پھنکوانا ، نیچے ڈلوانا ، پٹخوانا ، دے مارنا ؛ مسمار کروانا ، منہدم کروانا. تمہارے یار جانی ہیں ، چاہو آگ میں گروا دیکھو ، چاہو کنویں میں کودوا دیکھو. (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۲۶). [گرانا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَرْوا بَسَنْتی (فت گ ، سک ر ، فت ب ، س ، سک ن) امذ.
سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ جو بسنت کے دن اہل خوروں میں رکھ کر امیروں کے روبرو لے جاتے اور انعام پاتے ہیں ، گڑوا.

ہے گروا بسنتی جو مشہور عام
سنو اصل اوسکی یہ ہے کس کا نام

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۵). [گروا (گڑوا (رک) کا محرف) + بسنت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُروبی (ضم گ ، و مع) امث.
ایک بوٹی جو زمین پر بچھی ہوتی ہے ، جھیل اور تالاب کے کنارے پر اُگتی ہے ، اس کا پھول سفید اور گول ہوتا ہے ، غریب لوگ اس کا ساگ پیاز کے ساتھ پکا کر کھاتے ہیں (انتخاب لاجواب ، لاہور ، ۵ نومبر ، ۸). [مقامی].

گُروپ (ضم گ ، و مع) امذ.
۱. **چیزوں یا اشخاص کا مجموعہ.** یہ لفظ گروپ (Group) ہے جو مجموعہ کے مفہوم میں اردو میں عام ہو چکا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۴۳). ۲. **کسی معاشرے میں ایسے لوگ جو مشترک اقدار یا رشتوں سے باہم منسلک ہوں مثلاً نسل ، قوم یا پیشہ ، جماعت ، گروہ یا فریق ، زمرہ وغیرہ.** آغا صاحبان سب کی اجازت سے اپنا ہینڈ کیمرہ لے آئے اور اس گروپ کی تصویر لی. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۹). وہ ہجوم میں مجھے ڈھونڈتے ہوئے ہمارے گروپ تک پہنچے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۴۹). ۳. **کئی آدمیوں کی ایک ساتھ تصویر ، گروپ فوٹو.** ایک انگریزی کارخانے میں فوٹو لیا گیا ، توفیق آفندی بھی گروپ میں ہے. (۱۹۱۲ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۲۸۵). کسی رسالے میں یہ گروپ چھپ جائے تاکہ علی گڑھ کے بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ دنیا انہیں بھی دیکھ لے. (۱۹۳۲ ، زندگی ، ۴۳). ۴. (کیمیا) **کسی سالمے میں باہم ملے ہوئے ایٹم یا ان کی کوئی مخصوص ترتیب.** ساختی فارمولا کے ذریعے مختلف ایٹموں یا گروپوں کی آپس میں ترتیب و آراستگی کا مکمل طور پر پتہ چل جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۵). [انگ : Group].

--- بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
افراد یا حصص کی اقسام کے مطابق گروپ یا گروپوں میں ترتیب ، جماعت یا گروہ بنانا. آج کل گروپ بندی ... کی جو روش ہے اس سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۵). [گروپ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ فائرِنگ (ـــ ی مج ، کس ر ، غنہ) امذ.
(عسکری) ایسی چاند ماری جس میں بہت سی گولیوں کے قریب قریب لگنے پر نمبر دیے جائیں (علمی اردو لغت ؛ ؛ جامع اللغات). [انگ : Group Firing].

گُرُوپِنگ (ضم گ ، و مع ، کس پ ، غنہ) امث.
گروہ بندی ؛ گروہ سازی ، ترتیبِ گروہ. قائداعظم نے سردار پٹیل کی جانب سے گروپنگ کیلئے ثالثی کی تجویز کو نامنظور کیا. (۱۹۸۷ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۲۷۱). [انگ : Grouping].

گُرُوٹ (ضم مج گ ، و مج) امذ.
چار پنس مالیت کا ایک پرانا انگریزی سکہ. پگوڈا ایک سونے کا سکہ ۳/۴ ۹ گروٹ کا ہوتا ہے. (۱۸۷۶ ، علمِ حساب ، ۱۰۷). [انگ : Groat].

گَرُوڈ (فت گ ، و مع) امذ.
گرڈ ، عقاب ، کرگس. اس کی ناک گروڈ کی ناک کی طرح بہت بڑی تھی. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۵۲). کرشن کے جھنڈے میں گروڈ یعنی عقاب کی تصویر تھی. (۱۹۴۴ ، علمی نقوش ، ۶۷). [گرڈ (رک) کا ایک تلفظ].

گُرُوس (ضم مج گ ، و مج) امذ ؛ ← گُرس.
۱۲ درجن ، تعداد میں ۱۴۴. ۱۲ درجن کا ایک گروس. (۱۸۷۶ ، علمِ حساب ، ۱۲۳). گرز (Gross) بارہ درجن کے لیے تحریر اور تقریر میں آتا ہے ، گرز کے علاوہ گرس اور گروس بھی مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۷). [انگ : Gross].

گُرُوسِری (ضم مج گ ، و مج ، کس مج س) امذ.
پنساری کا پیشہ یا دوکان ، کریانہ. گروسری خریدی نہیں جاتی بلکہ کی جاتی ہے. (۱۹۸۱ ، دھوپ کنارا ، ۱۱۴). [انگ Grocery].

گَرَوْنڈ (کس نیز فت گ ، و لین ، غنہ) امذ.
احاطۂ مکان ، گراؤنڈ. ان کوٹھیوں کے گرونڈ بلند دیواروں اور اکثر جگہ کوٹھڑیوں کے حلقوں میں محصور تھے. (۱۸۸۷ ، جانِ عالم ، ۵۳). [گراؤنڈ (رک) کا مخفف].

گَرُوو (فت گ ، و مع) امث.
نالی ، خانہ. پسٹن کے گروو کا کاربن صاف کر لینا چاہیے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۵۸). [انگ : Groove].

گِروہ (کس گ ، و مج) امذ ؛ امث (شاذ).
۱. **جماعت ، آدمیوں کا جتھا ، ٹولی ، منڈلی.** ایک گروہ بچوں کی ایک فقیر کی دشمن ہوتی ، باتیں نالائق کہنے لگی. (۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۶۲). ایک گروہ ایسا بھی تھا جو سرسید کے کاموں کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا تھا. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۶). جادوگروں کا بڑا گروہ حضرت موسیٰ پر ایمان لے آیا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۰۲). وہاں اس روز بھی ادیبوں کا ایک گروہ موجود تھا ، دراصل آل انڈیا ریڈیو کے پروڈیوسر معین اعجاز اس گروہ کے روحِ رواں ہیں. (۱۹۸۴ ، موسموں کا عکس ، ۳۱).
۲. **فرقہ ، جرگہ.** اگلے زمانے میں ایک گروہ تھا کہ ظاہر ان کا زبون تھا اور باطن نہایت خوب. (۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۹۴). آپؐ کا مخاطب ایک گروہ اور بھی تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸). مسلمان آپس میں گروہ بنا بنا کر دشمنیوں پر آمادہ ہوتے ہیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۴). ۳. **لشکر ، فراہم شدہ فوج.**

دونوں طرف تھے آئے دونوں گروہ
ہلے دو طرف تھے ہی او ہر دو کوہ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷). موتہ کی مہم اسی وجہ سے پیش آئی تھی مجرم سردار مسمیٰ شرجیل بن عمروالغسانی کو سزا دینے کے لیے ایک گروہ بھیجا گیا تھا. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۱۶۱). ۴. **گچھا ، جھنڈ.** عام طور پر اس گدی (پیڈ) کی ساخت کو ایک ریشے دار گروہ کا جال کہہ سکتے ہیں. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندی اسپاں ، ۳۹). ۵. **قسم ، درجہ.** سندھ کا ریگستان بھاولپور کے ریگستان سے بہت ملتا جلتا ہے ان دونوں ... کو ایک گروہ میں شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۵۴ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۹). ۶. **صنف ، جنس.** اس گروہ میں ... تمام فصیلے سکمل قلبِ ماہیت کی خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۳). ۷. **کمپنی.** بیچ ۱۵۹۹ عیسوی کے ایک گروہ منعقد ہوئی کہ ہندوستان سے تجارت شروع کریں. (۱۸۶۶ ، صلحنامہ جات و عہد نامجات اسناد ، ۱ : ۳۴۰). ۸. **پرندوں کا غول ، ہرا ، ٹکڑی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [ف].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
۱. **فرقہ واریت.**

دربارِ سلطنت میں ہے کبر و خود پسندی
مذہب میں دیکھتا ہوں جنگ اور گروہ بندی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۷). قوم کا لفظ گروہ بندی کو ظاہر کرتا ہے جبکہ ملت کا لفظ قوم سے بالاتر ہے. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۲۹). ۲. **درجہ بندی ، جماعت بندی.** عہدِ حاضر کی ہند آریائی زبانوں کی گروہ بندی بعد کی سرخی کے تحت واضح ہو گی. (۱۹۴۲ ، آریائی زبانیں ، ۵۷). برائیو فائیٹا کی سب سے پرانی گروہ بندی ایکلر ... نے ۱۸۷۹ع میں کی. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۱۱). ۳. **(کاشتکاری) درجہ بندی ، زمین کی قطعات میں تقسیم.** جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ان کھیتوں کی گروہ بندی کر لی جائے جو ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں اپنا پانی خارج کرتے ہیں. (۱۹۴۹ ، آبپاشی (ترجمہ) ، ۴۶۴). [گروہ + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دار امذ (شاذ).
گروہ کا گروہ ، سرخیل رکھنے والا ، سردار ، سرگروہ ، سرغنہ. بڑے گروہوں میں ایک گروہ دار یعنی افسروں میں مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۵). [گروہ + ف: دار، داشتن = رکھنا].

ـــ شُرَکا کس اضا (ـــ ضم ش ، فت ر) امذ.
(قانون) حصہ داروں کی جماعت ، شریکوں کا جتھا ، شریک ، پتی دار ساجھی ؛ کمپنی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گروہ + شرکا (شریک (رک) کی جمع)].

گُروہا گُروہ (ضم گ ، و مج) امذ ؛ ج.
گروہ کے گروہ ، غول کے غول ، جتھ کے جتھ ، بے شمار لوگ. بادشاہ نے گروہا گروہ آدمیوں پر جمع معاف کر دی . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۳۶). [گروہ + ا (حرفِ اتصال) + گروہ (رک)].

گُروہی (ضم گ ، و مج) صف.
گروہ کا گروہ سے تعلق ، اجتماعی ، جماعتی. جراثیم کے جینی مقطعات ... باز آمیزی کے دوران میں گروہی خصوصیات .... کو ظاہر کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۹۷). [گروہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَنْوِیم (---فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
ہپناٹائز کرنے کا ایک طریقہ جس میں بہت سارے آدمیوں کے گروپ میں سے اگر کسی ایک کو ہپناٹائز کیا جائے تو باقی سارے آدمیوں میں بھی وہی تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ، پورے گروہ کی غنودگی ، اجتماعی غفلت ، گروپ ہپناٹزم. تنویم کا ایک عجیب و غریب مظہر گروہی تنویم یا «ماس ہپناٹزم» بھی ہے. (۱۹۷۳ ، ہپناٹزم ، ۱۰۶). [گروہی + تنویم (رک)].

گِرْوی (۱) (کس گ ، سک ر) امث. (الف) صف.
رہن ، گرو ، بدھک. امیر زادگی نبھے تو کیسے نبھے ، دکانیں گروی ہوتی جاتی تھیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳). ہیڈ ماسٹر نے فیس طلب کی ، بیوی کی چوڑیاں گروی رکھ کے دس روپے فیس کے جمع کیے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰). اگر تکڑی کو گروی رکھا جائے گا تو ہزار روپیہ قرض ہاتھ آجانا یقینی ہیں. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۰۳). (ب) امث. **وہ چیز جو گروی رکھی جائے.** گو اس کی وجہ سے مصائب و مشکلات رفع ہو گئیں لیکن گروی کے قرضے میں سریع اضافہ بھی ہو گیا. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳). [ف].

---پَتَّر (---فت پ ، شد ت بفت) امذ.
کسی چیز کو گروی رکھنے کی دستاویز ، رہن نامہ ، گروی نامہ (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گروی + پتّر (رک)].

---دار امذ.
وہ شخص جس کے پاس کوئی چیز گروی رکھی جائے ، گرو دار ، امین (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . [گروی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دینا محاورہ.
گروی کے طور پر کوئی چیز یا سرمایہ رکھنا ، ضمانت دینا. اس نے کہا کہ تو مجھے جب تک اسے بھیجے کچھ گروی دے گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۵۱).

---دَھرْنا محاورہ.
رک : **رہن رکھنا** (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---رَکْھنا محاورہ.
رک : **رہن رکھنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---رَکْھوانا محاورہ.
رک : **گروی رکھنا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے ، رہن رکھوانا.** کھنہ نے عشرت کو معظم سے ملایا اور اس طرح ایک ہفتے میں اس سے ڈیڑھ سو روپے کھینچ لیے اور اس کا ایک سوٹ گروی رکھوا دیا. (۱۹۵۳ ، کالا سورج ، ۸۷).

---سے چُھڑانا محاورہ.
گروی چیز کو اصل روپیہ مع سود ادا کرکے واپس لینا ، رہن سے نکالنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ضَبْطی (---فت ض ، سک ب) امث.
گروی چیز کا ضبط کر لینا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گروی + ضبط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامَہ امذ.
کسی چیز کو گروی رکھنے کی دستاویز (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گروی + نامہ (رک)].

---گانْٹھا (---مغ) امذ.
قرض ، وام ، اُدھار. بھائی میں گروی گانٹھا نہیں کرتا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۳۶). [گروی + گانٹھ (گانٹھنا (رک) کا امر) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گِرْوی (۲) (کس گ ، سک ر) امث.
ایک کیڑا جو فصلوں کو لگ جاتا ہے. گرے ہوئے پودوں کی صرف پیداوار ہی میں کمی نہیں ہو جاتی بلکہ گروی کے لگ جانے کا بھی اندیشہ ہے. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، محمد اسمعیل میرٹھی ، ۲۱۶). جب آسمان میں بادل بہت چھایا رہتا ہے اور زمین بھی نم ہوتی ہے تو ایک قسم کا روگ گیہوں ، جَو ، سرسوں ... وغیرہ کو ہو جاتا ہے اور بیج بہت پتلا ہو جاتا ہے اس کو گروی کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، علمِ زراعت ، ۸۳). [مقامی].

گُرْوی (ضم گ ، سک ر) صف.
حاملہ ؛ گُرو کی بیوی ، اُستادنی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گُرو (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گِرْوِیدَگی (کس گ ، سک ر ، ی مع ، فت د) امث.
فریفتگی ، عقیدت ، تعلق خاطر. کیا کسی شخص کے ساتھ اس سے زیادہ خوش اعتقادی ، اخلاص اور گرویدگی کا اظہار کیا جا سکتا ہے. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۳). ان کو بھی اعصابی کمزوری سے کس و ناکس کے ساتھ گرویدگی ہو جاتی تھی. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۵۵). سارا عالم بھی اس میں گرویدگی کی حد تک مبتلا ہے اور مقبولیت بھی روز افزوں ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۰). [گرویدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْوِیدَہ (کس گ ، سک ر ، ی مع ، فت ر) صف.
۱. **فریفتہ ، دلدادہ ، عاشق ، والہ و شیدا.** تمام خلق اللہ کا دل ... گرویدہ اور مائل ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، گنجِ خوبی ، ۸۶). باتیں تو تم سے ایسے گرویدہ ہو ہو کر کرتے تھے کہ گویا برسوں کی جان پہچان ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۹). اکثر اہلِ علم سے

سلسلۂ خط و کتابت رکھتے ہیں اور ان کی دوستی اور صحبت کے گرویدہ ہیں (۱۹۴۷ ، ادبی تبصرے ، ۴۲) میں اس پہلی ہی ملاقات میں سراج صاحب کا گرویدہ ہوگیا (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ۷۸) **۲. معتقد ، پیرو.** اس نے بھی بائیس برس تک سرشتہ فقر کا جاری رکھا اور ایک خلق کو گرویدہ کیا (۱۸۰۵ ، ارائش محفل ، افسوس ، ۲۰۲). لوگ ان کے معتقد اور ان کے گرویدہ ہو جاویں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۴). عوام ان کے کمالِ عقل کے گرویدہ ہو گئے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۸). سلمان جو فارس کے رہنے والے تھے ایک عرب کے پیرو اور گرویدہ کیوں ہو گئے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۷۱). **۳. مطیع ، فرماں بردار.** اپنی فوج کو خاطرداری اور شفقت سے گرویدہ اور متفق رکھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۴۳). نواب وقارالملک ... کی دیانت داری ، راست بازی ، مستقل مزاجی اور مخلصانہ قومی خدمات نے پہلے سے مسلمانوں کو گرویدہ کر رکھا تھا (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۵۵۱) [ف : گرویدہ ، گرویدن ـ راغب ہونا ، فریفتہ ہونا].

ـــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.

اپنی طرف مائل کرنا ، راغب کرنا ، اپنا شیدا و والہ بنانا. اس نے بھی بائیس برس تک سرشتہ فقر کا جاری رکھا اور ایک خلق کو گرویدہ کیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۲). آپ کے احسانات نے مجھ کو واقعی گرویدہ کر لیا ہے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۷). فضلی صاحب نے میرے گھر کا پتا پوچھا اور دو ایک دن بعد مجھ سے ملنے تشریف لائے اور مجھے اپنا اور بھی گرویدہ کر گئے. (۱۹۶۴ ، بزم خوش نفساں ، ۴۲). حبیب اشعر نے . . اپنی موہنی باتوں ، بے تکلف جوابی اور خلوص و محبت سے سب کو اپنا گرویدہ کرلیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۶۱).

ـــ ہونا ف م ؛ محاورہ.

دل دادہ ہونا ، کسی کی طرف مائل ہونا (گرویدہ کرنا رک کا لازم) لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ میں ... تحقیقاتِ علمی کی غرض سے یہاں آیا ہوں تو اس قدر گرویدہ ہوئے کہ ہر لفظ سے اور ہر ادا سے شوق اور محبت کا اظہار ہوتا تھا. (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم مصر و شام ، شبلی ، ۵۹). ادب خواہ کسی دور کا ہو جہاں ہمیں انسان اپنی پوری شکل و صورت اور تمام تر نفسیاتی حالتوں میں داخلی کیفیات کے ساتھ نظر آتا ہے ہم اس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۴۳).

گَرَہ (فت نیز کس مع گ ، فت ر) امذ.

۱. ہندی جوتش کی رُو سے ایک سیارہ ، جو انسان کی قسمت پر اثر انداز ہوتا ہے ، ۹ کے ہندسے کی علامت ، انسانی تقدیر پر اثر انداز ہونے والا ستارہ ، ہندو جوتش کے مطابق یہ نو ستارے ہیں ، ۱ سورج ، ۲ چاند ، ۳ منگل ، ۴ بدھ ، ۵ برہسپت ، ۶ شکر ، ۷ سنیچر ، ۸ راہو ، ۹ کیت ، بعض اوقات منحوس ستاروں جیسے سنیچر ، راہو ، کیت سے بھی مراد لیتے ہیں ؛ بھوت پریت کی ایک قسم جو انسان کے جسم یا دماغ پر مُسلّط ہو جاتی ہے اور اسے طرح طرح کے عوارض میں مبتلا کردیتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس). **۲. (مجازاً) مصیبت ، تکلیف.**

برہ کی گرہ سب گنوا وصل پائے
دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آئے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۴).

جھڑیں تا جس انکھیاں تے بند برہ کے
او انکھیاں اچھو مبتلا گرہ کے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۴۱). [س : ग्रह].

ـــ اَپْنا پَھل کَر ہی جاتا ہے کہاوت.

منحوس ستاروں کا اجتماع اپنا اثر دکھاتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ آنا محاورہ.

ایسے سیاروں کا جمع ہونا جس کا نتیجہ نحوست ہے ، ادبار انا ، نحوست آنا ، بداقبالی کا زمانہ آنا.

میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی
زلف پر بھی کیا ہے سختی کی گرہ آئی ہوئی

(۱۹۰۵ ، داغ (فرہنگ آصفیہ)).

ـــ پَتّر (ـــ فت پ ، سک نیز شد ت بفت) امذ.

(ہیئت) **گرہ کنڈلی ، برک پھل ، برس روز تک اچھے بُرے پھلوں کا زائچہ ، لگن کنڈلی** (فرہنگ آصفیہ). [گرہ + پتّر (رک)].

ـــ دَشا (ـــ فت د) امث.

(ہیئت) **نحوست ، ادبار ، بدطالعی ، بُرے دن ، کھوٹے دن ، کڑوے کسیلے دن** (فرہنگ آصفیہ). [گرہ + دشا (رک)].

ـــ دیکْھنا محاورہ.

جنم پتری دیکھنا ، زائچہ دیکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ کُنڈْلی (ـــ ضم ک ، سک ن ، ڈ) امث.

(ہیئت) **جنم پتری** (جامع اللغات). [گرہ + کُنڈلی (رک)].

گِرَہ (کس گ ، کس نیز فت ر) امث.

۱. بندھن ، انٹی ، گانٹھ ، عقدہ ، گتھی.

نہ بیچو سنجے مشک نافے کے تمنے
ازل تھے گرہ پا کہ طبلاں بجایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷).

ڈلک سرخ نیفے کی ابھری ہوئی
گلابی گرہ ایک تہ دی ہوئی

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۷۵).

قربِ منعم میں پیچ و تاب کہاں
کہ گرہ رشتۂ گہر میں نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۱). مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، ترجمہ قرآن الحکیم ، ۶۱).

ہر ایک گرہ کو کھول ڈالا میں نے
ہر بند کو توڑا ہے بجز بندِ اجل

(۱۹۸۲ ، دستِ زرفشاں ، ۱۲۰). **۲. وہ گرہ جو سال گرہ کے دن ناڑے میں پرانی گرہوں کے بعد بطور رسم بڑھائی جاتی ہے.**

کیا لوگ خوشی کرتے ہیں اس سال گرہ کی
یاں ایک گرہ کٹ گئی اور اپنی گرہ کی

(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۱۰).

یوں اس گرہ سے بڑھتے رہیں سال عمر کے
جیسے ہوں ایک تخم سے بے انتہا نہال

(۱۹۳۰ ، بیخود (محمد احمد) ، ک ، ۱۵۰). **۳. جیب ، پاکٹ ؛ (مجازاً) قبضۂ ملکیت ، تحویل.**

کئی بار اس میں جا جا پھیر آوے
کبھو اپنی گرہ کا بھی گنوا وے

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۴۴). نہ گرہ میں ایک پیسہ نہ کوئی رفیق اگر میری نظروں کے سامنے کچھ تھا تو صرف فاقہ کشی کی ہیبت ناک اور ڈراؤنی صورت نظر آتی تھی ... دین اسلام کے نور کا وہ چمکارہ تو پوری طرح سے جلوہ فزا نہ ہوا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۴۲).

جو گرہ میں تھا حریفوں نے اڑایا ہم سے مُفت
اب فقط اخبار ہیں اور من چہ گفتم او چہ گفت

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۳). جب حیدرآباد لوٹا تو چند ہزار روپے گرہ میں تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۰۶). **۴. گز کا سولھواں حصہ ، تین انگل کی چوڑائی.** تین انگشت کی ایک گرہ ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم ترجمہ ، ۳۱۸) اس کے کھیرے کی اونچائی دو گرہ ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۷). گزی: ایک قسم کے موٹے اور مضبوط کپڑے کو کہتے ہیں ... اس کا اس «گز» کے ناپ سے کوئی تعلق نہیں ہے جو سولہا گرہ کا ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۴۷). **۵. بانس ، لکڑی یا گنے کی وہ جگہ جہاں ایک گرہ دوسری گرہ سے ملتی ہے ، لکڑی یا بانس وغیرہ کی شاخ کا کسی دوسری شاخ سے ملنے کا نشان.**

مرقد پہ میرے طرّۂ شمشاد کی طرح
پھوٹے گی نخلِ شمع میں بھی جابجا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۱). گرہوں کا وجود بڑی لکڑیوں میں اس قدر غیر مفید نہیں ہوتا جس قدر کہ تراشیدہ تختے اور کڑیوں میں ہوتا ہے (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۹). اچھے چوب کار کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ لکڑی کی قسم اس کی ماہیت اس کے رگ و ریشے اور گرہوں سے واقف ہو. (۱۹۶۵ ، کارگر ، کراچی ، جنوری فروری ، ۱۸). **۶. ہلدی ، ادرک ، سونٹھ وغیرہ کی جڑ ، گٹھی.** مسالے کی سِل کے نیچے ادرک کڑی ہوئی ہے چھوٹی چھوٹی دو گرہیں نکال کر کتر ڈالیے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۸۳). چنانچہ جب لوگ شکار کھیلنے چلے جاتے تو عورتیں قبیلے کی جائے قیام کے نزدیک جڑیں ، گرہیں اور ترکاریاں جمع کرلیتیں. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۲۴۱). **۷. غدود ، گلٹی.** ان کی اکثر انواع کے جسم میں ایک گرہ ہوتی ہے جس ایک بدبودار مادہ خارج ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۵۳۵). **۸. بند ، جوڑ ، ہڈیوں کا جوڑ ، بند اعضا.** اس کے نیچے کی داڑھ کے نیچے ایک گرہ ہوتی ہے اور دانت بےشمار ہوتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۸). **۹. (أ) کُنڈلی.**

توسن تراز میں پہ جو کاوے کا ڈالے نقش
سمجھیں کہ بیٹھا مار کے ہے اژدہا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۸۴). **(أأ) ابھار ، حلقہ ، دائرہ.**

کھلا ہوں اس قدر جل جل کے ہجر یار میں اے برق
گرہ ہے آگ کا مجکو شرارہ میرے آنسو کا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۰۶). **۱۰. گُچھا ، خوشہ ، پگھل کر جمی ہوئی دھات یا دھات کی پُھٹکی.** جب اوس نے آگ دی پارہ تو اوڑ گیا چاندی ڈھل کر گرہ ہو گئی. (۱۰۶۹ ، جوہر عقل ، ۵۹). **۱۱. پیشانی کا بل ، شکن ، چینِ جبیں.**

نے تھی شکن جبیں پہ نہ ابرو پہ تھی گرہ
تیروں سے غازیوں کی قبائیں بنیں زرہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۲۳). بادشاہ کا بُرا حال تھا ، غصے سے چہرہ تمتمایا ہوا ، ابروؤں میں گرہ ، زبان پر گالیاں ، دل و دماغ اس کے قابو میں تھے ہی نہیں. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۹۳). **۱۲. بند کے اخیر کا شعر ، ٹیپ کا شعر ؛ مصرعِ طرح پر مصرع لگا کر بنایا ہوا شعر.** ساری گفتگو میں گرہ کا مصرعہ وہی ہوتا تھا. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۴۳).

وطنِ نو پہ مسلّط ہیں یہ افراد ایسے
مصرعِ تازہ کی ہو جیسے کہ پامال گرہ

(۱۹۵۵ ، ضمیر خامہ ، ۲۹۵). **۱۳. برچھی کا وہ حصّہ جس میں سنان لگی ہوتی ہے.**

غُل تھا کہ وہ چمکتی ہوئی برق یہ گری
برچھی سے اُڑ گئی ہو سناں یہ گرہ گری

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)). **۱۴. کدورت ، رنج ، ملال.**

تڑپ کر دم نکل جائے مگر کھلنا نہیں ممکن
تری دل کی گرہ ٹانکا ہے میرے زخمِ پنہاں کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۴). **۱۵. مال ، دولت ، جیسے: اس کو گرہ کا بل ہے** (فرہنگ آصفیہ). **۱۶. لُکنت.**

گفتگو پہ سر جھکا کو شرمگیں انداز ہے
یہ گرہ ہر لفظ میں رُکتی ہوئی آواز سے

(۱۹۲۵ ، نقشِ و نگار ، ۳۳). **۱۷. پیچیدگی ، مشکل ، دشواری.**

ہے یہ عجب گرہ کہ رُخِ اہلِ دہر پر
کھولا درِ امید تو کی بستہ راہِ بیم

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۳۵). وہ گرہیں جو شروح و حواشی ... میں پیدا کر دی تھیں. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۶۶). **۱۸. (کُشتی) ایک دانو.** دوسرا سلام داہنا پاؤں اور داہنا ہاتھ آگے (بڑھا) کر ٹھاٹھہ پر کھڑا ہوئے ... اور انی اور گرہ کرکے سلام لیوے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۲۴). طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دو دستی ... گرہ. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). **۱۹. (موسیقی) سُروں کی ترتیب وار آواز کے درمیان کا وقفہ ، مقررہ تال ، جہاں سے دوبارہ سُر یا راگ بجانے کو لوٹیں ، سم** (ا ب و ، ۳ : ۱۶۵). تال کے دس پران یعنی اصطلاحیں مقرر کی ہیں ، اول کال دوم مارگ ... پنجم گرہ ... دہم پرستار. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۸۳). **۲۰. (پنی سازی) بے قاعدہ کٹائی سے ورق کی سطح جو کہیں کہیں موٹی رہ جاتی ہے وہ اصطلاحاً گرہ کہلاتی ہے** (ا ب و ، ۳ : ۴۳). **۲۱. (نفسیات) ذہنی پیچیدگی ، ذہنی الجھاؤ.** جب کسی گرہ کی جذبی کیفیت بہت شدید ہوتی ہے تو اس سے شعور پر جو عمل ہوتا ہے وہ اسی لحاظ سے بہت شدید ہو جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، نفسیات جنون ، ۳۶). [ف]

---اَبْرُو کس اضا(---فت ا ، سک ب ، و مع) امث.
چینِ ابرو ، ابرو کی شکن ؛ (مجازاً) تُرش روئی.

ناخن یا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے
گرہِ ابروِ خوباں کی حقیقت کھل جائے

(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی (نوراللغات)). [گرہ + ابرو (رک)].

---باز امذ ؛ صف.
ایک کبوتر جو پرواز میں قلابازیاں کھاتا ہے.

بازی بتا بتا کر کرتا ہوں صید سب کوں
یہ باز نہیں کبوتر گرداں ہے گرہ باز

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۲).

کھائیں کبوترانِ گرہ باز کی طرح
سینہ سے آن کر سرِ دوش ہوا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲). صحرائی گرہ باز کبوتر کے جوڑے... ارک کے درختوں پر بیٹھے باہم اظہارِ عشق و محبت کر رہے ہیں. (۱۸۹۸ ، ایامِ عرب ، ۱ : ۱۳۲). یہ گرہ باز دیکھنے کابلی ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۸). گرہ باز اڑان کے کبوتر ہیں ، ان کی خوبی دیر تک اڑنے اور اپنے ہی گھر اترنے میں ہے. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۲۵۶). [گرہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---بازی امث.
قلابازی. وہ ان ماہ پیکرں کے چوسر اور شطرنج کھیلنے اور ان سیم بروں کی گرہ بازی اور بانسے پھینکنے پر شیفتہ اور مدہوش ہو جاتا تھا. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۲۵۹). غزل سے زیادہ لفظی گرہ بازیوں اور سطحی پرزہ سرائیوں کا موقع کسی اور صنف شاعری میں نہیں ہے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۶). [گرہ باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندْھنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گرہ لگانا ، گانٹھ لگانا** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **کسی بات کو یاد رکھنے کے لیے رومال یا پگڑی وغیرہ میں گانٹھ لگانا ؛ بخوبی یاد رکھنا ، دل پر نقش کر لینا.**

اچارج نے تب سنکے دورالیا
سحر کی گرہ باند پک میں دیا

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۵۷). جو آپ نے فرمایا انہوں نے گرہ باندھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۷۳). میں نے تو اس دن سے گرہ باندھ لی ، چاہے اپنی چیز ہو یا پرائی ، جہاں سے اٹھانا وہیں رکھنا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۱۷). انہوں نے ذہنی طور پر یہ بات گرہ باندھ لی کہ سیاست دان اتنی گلی سڑی فنا پذیر جنس نہیں ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۲۶). ۳. **نقدی کی طرح سنبھال کر احتیاط سے رکھنا** (نوراللغات).

---بُر (---ضم ب) امذ.
وہ شخص جو لوگوں کی جیب کتر کر مال نکالے ، جیب کترا.

گرہ بر نہیں میں اچکا نہیں
نہ لے بھاگا تھا میں کوئی نازنیں

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۳۸). [گرہ + ف : بر ، بریدن ـ کاٹنا].

---بَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
گانٹھ دار ، گٹھیلا ؛ (مجازاً) دشوار گزار ، پہاڑی علاقہ اسلام کو پھلنے پھولنے کے جو مواقع یہاں نصیب ہو سکتے تھے وہ گرہ بستہ و ریگ زدہ بلوچستان میں ممکن نہ تھے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا دسمبر ، ۲۵). [گرہ + ف : بستہ ، بستن ـ باندھنا].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
۱. **گانٹھ دار ، جس میں گانٹھ لگی ہو ؛ (مجازاً) مشکل میں پھنسا ہوا ، الجھنوں میں گرفتار.**

شریفے کی طرح دل ہے گرہ بند
کسی عقدے سے اسکے وا نہ پایا

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۶۱). ۲. **(مجازاً) مضبوط ، مستقل ، پکا.** اگر اس نقشہ سے رفاہ اور فلاحِ رعایا ... اور بلند نامی سرکار ہو گی اسے گرہ بند اور مستمر کرے گا و الّا جس میں درستی ان امور کی متصور ہوگی عمل کیا جائے گا. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۲۱۷). ۳. **(مجازاً) پھنسا ہوا ، اٹکا ہوا.** لقمہ حلق میں گرہ بند ہو کر رہ گیا. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۶۴ب). [گرہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---بَنْد ہونا محاورہ.
عقد بندھنا ، بندھن میں بندھنا ، شادی کی گرہ میں بندھنا.

بہت خوش وضع تھا بھائی کا فرزند
ہوئی ساتھ اس کے شادی کی گرہ بند

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۴۱۲).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
گانٹھ لگانا ؛ دری قالین وغیرہ کی دستی بُنائی میں ہنرمندی سے سوت یا اُون کے ریشوں کو ڈوریوں سے باندھنا. قالینوں کی گرہ بندی میں اپنے استاد سے بھی کونے سبقت لے گیا. (۱۹۶۴ ، مسلمانوں کے فنون ، ۳۸۸). [گرہ بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر گِرَہ پَڑْنا محاورہ.
پیچ پر پیچ پڑنا ، بل پر بل پڑنا ؛ رنج پر رنج بڑھنا ، رنجش زیادہ ہو جانا.

نہ بات کی لبِ شیریں سے یار نے اک دن
پڑی گرہ پہ گرہ دل میں نیشکر کی طرح

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۰).

---پَر گِرَہ ڈالْنا محاورہ.
بل پر بل دینا ، پیچ پر پیچ لگانا.

پسندِ طبع ہے اے شاہدِ خیال گرہ
کر اپنی زلفِ معقد گرہ پہ ڈال گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۷).

---پَڑ جانا / پَڑْنا ف مر ؛ محاورہ.
گُتھی پڑنا ، اُلجھنا ، گانٹھ پڑنا. قینچی کے بیچ میں جھول یا سلوٹ نہ رہ جائے تا کہ گرہ نہ پڑ جائے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۶۱). ۲. **گانٹھ لگنا.**

ہر لحظہ پیشِ چشم وہ تصویر ہے کھڑی
اٹھارہویں برس کی گرہ اس برس پڑی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۱۸۱). ۳. **کسی کی طرف سے کسی کے دل میں رنجش پیدا ہونا ، دل میں فرق آنا ، عداوت ہونا.**
چین ابروئے سجن میں میرا جیو الجھا ہے
دل کھلے گر کبھی دونوں میں گرہ پڑ جاوے
(۱۷۷۵ ، عزلت (نکات الشعراء ، ۹۴)).
گرہ جو پڑ گئی رنجش میں وہ مشکل سے نکلے گی
نہ ان کے دل سے نکلے گی نہ میرے دل سے نکلے گی
(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۱۲۲).
جبیں کے بل بھی کھلیں ، پیچ زلف کے بھی مٹیں
گرہ پڑی ہوئی دل کی کہاں نکلتی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۱۳). بس یہیں سے ہمارے تعلقات میں گرہ پڑ گئی. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۵). ۴. **مسئلہ پیدا ہونا ، کام میں پیچیدگی پیدا ہونا ، مشکل پیش آنا ، رکاوٹ پڑنا.** جب سلطنت کے کسی کام میں مشکل گرہ پڑتی اوس کی ناخنِ تدبیر سے کھلتی. (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۲۷۶).
عیش کا رنگ جمانے کو گرہ پڑتی ہے
گلِ مقصود کھلانے کو گرہ پڑتی ہے
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۹۴) . اسے قسمت کی ستم ظریفی سمجھیے یا اس عہدِ زوال کی کرشمہ سازی کہ غالب کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی گرہ پڑ جاتی اور انہیں اپنے مدعا کے حصول میں سالہا سال دفتروں کے چکر کاٹنے پڑتے. (۱۹۸۹ ، اردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۷). ۵. (بنی سازی) **ورق کا کٹائی میں کہیں کہیں موٹا رہ جانا** (ا پ و ، ۳ : ۴۳).

ـــ پیشانی (ـــی مج) صف.
تیوری چڑھائے رہنے والا ، تُرش رُو ، بددماغ (ماخوذ: نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گرہ + پیشانی (رک)].

ـــ ٹٹولنا محاورہ.
مال و دولت کی طلب کرنا ، دوسرے کا مال لینے کی کوشش کرنا.
شیریں ادائے دہر طلب گارِ مال ہیں
سب کی گرہ ٹٹولتے ہیں نیشکر فروش
(۱۸۸۱ ، منیر شکوہ آبادی (نوراللغات)).

ـــ دار صف.
۱. **بہت سی گانٹھوں والا ؛ بل کھایا ہوا ، گٹھیلا.**
سو یوں مجہ تے اقرار لے استوار
دیا کاڑ یک ریسمان گرہ دار
(۱۶۳۵ ، قصۂ بےنظیر ، ۷۷).
مدتیں ہوئیں کہ ہوا خانۂ زنجیر خراب
بستۂ زلفِ گرہ دار ہوں کن کا ، اُن کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۵). یہ درخت ... مستقیم القد ہے یعنی کہیں سے ٹیڑھا اور گرہ دار نہیں ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۶۹). لاٹھی کا ٹیڑھ پن اور گرہ دار ہونا اس حقیقت کا اعلان تھا کہ فن طب کے بےشمار شعبے و محکمے ہیں . (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۶). امیر خانم نے میرا سفر میں یورپ کے سفر کی جزئیات کو اس طرح سمیٹا ہے جیسے نرم اون سے گرہ دار سوئیٹر بن رہی ہوں . (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۱۸). ۲. **پیچدار ، الجھا ہوا ، مشکل.** اس مقصود کو شاعر نے ایسا پلٹ کر بیان کیا جس سے معنی غلیظ اور گرہ دار ہو گئے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲۰۸). اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کی نفسیات لکھنے والے کی نفسیات سے زیادہ گرہ دار ہوتی ہے. (۱۹۶۱ ، پردیسی کے خطوط ، ۸). [گرہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دار جڑیں (ـــفت ج ، ی مج) امث ؛ ج.
(نباتیات) **گٹھیلی جڑیں ، گانٹھوں والی جڑیں ، آپس میں بل کھائی جڑیں.** بعض پھلی والے پودوں مثلاً سیم ، مٹر میتھی وغیرہ کی جڑوں پر چھوٹی چھوٹی گرہیں پائی جاتی ہیں ، ایسی جڑوں کو گرہ دار جڑیں کہتے ہیں . (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۳۰). [گرہ دار + جڑیں (جڑ (رک) کی جمع)].

ـــ دار ہاتھ امذ.
پیچدار داؤ ، پیچ ، مشکل وار. جب کبھی کالدیو کوئی گرہ دار ہاتھ چلاتا یا کوئی پیچ دار وار بچا جاتا تو لوگوں کی گردنیں خودبخود اٹھ جاتیں . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۲۷). [گرہ دار + ہاتھ (رک)].

ـــ دَرگِرہ (ـــفت د ، سک ر ، کس گ ، کس نیز فت ر) م ف ؛ صف.
گانٹھ پر گانٹھ لگی ہوئی ، پیچ در پیچ ؛ بہت مشکل ، پیچیدہ.
کیوں کر یہ کارِ عشق گرہ در گرہ نہ ہو
یاں دل گرہ کی شکل ہے اور واں دہن گرہ
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۷).
تقدیر جو نہ ہوتی گرہ در گرہ مری
دیتے وہ میری عقدہ کشائی میں ڈھیل کیوں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۵۲). [گرہ + ف : در (حرفِ جار) + گرہ (رک)].

ـــ دینا محاورہ.
۱. **گانٹھ لگانا ، گرہ باندھنا.** لاعلاج تہ تیغ آئے انو کے دلاں ، انوکیاں انکھیاں انو کے کاناں قدرت سوں باند کر غفلت کی دی گرہ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲).
یک عمر بعد گھر مرے آیا حجاب سے
دے شوخ سر سے پانوں تک اپنے بسا گرہ
(۱۷۹۹ ، دیوانِ چندا ، ۵۴).
عزیز اصلا نہیں سرمایہ ہمت کو کہ دریا نے
گرہ دیکر نہ باندھا گوہرِ شہوار دامن سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۳).
خدا جانے کیا اُس صنم نے کہا — گرہ دی برہمن نے زنار میں
(۱۹۳۲ ، بےنظیر شاہ ، کلام بینظیر ، ۲۴۳). ۲. **کسی بات یا کسی کام کے یاد رکھنے کے لیے کمربند یا کسی کپڑے کے کونے میں گانٹھ لگانا.**

مجھ کو یقیں ہے بات مری بھول جائیں گے
دیں گے گرہ اگرچہ وہ سو بار بند میں
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۷۶).
نہ بھولیں وعدہ کر کے آپ کل تک
گرہ دے لیجیے بندِ قبا میں
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۹). ۳. **سالگرہ کی تقریب پر ایک گرہ اور سرخ تاگے میں باندھنا**. تاریخ ولادت کا خیال رکھ کر ہر سال اس تاریخ میں دعوت کیا کرتے ہیں اور ڈوری میں ایک گرہ دیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۰).

---ڈالنا محاورہ.
۱. **گتھی ڈالنا ، گانٹھ ڈالنا ؛ مشکل پیدا کرنا**.
گرہ جو کام میں ڈالے ہے پنجۂ تقدیر
مجال کیا کہ کھلے وہ بہ ناخنِ تدبیر
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ٦).
یہ عقدہ مثلِ ابروے خوبانِ کینہ جُو
ہے ڈالتا بہ ناخنِ عقدہ کشا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲). اس کے سیاسی نتائج اور قومی امور کا تجزیہ تاریخ میں کچھ اور گرہ ڈال گیا. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۸۳). ۲. **رنجش رکھنا ، کدورت رکھنا ، کینہ رکھنا**.
پلکوں سے بلائیں بھی میں نے تو نہیں لی تھیں
کیوں دل میں گرہ تو نے اے زلفِ دوتا ڈالی
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۴۵). وہ ان لوگوں میں نہ تھے جو کسی معاملے میں کسی اختلافِ رائے کو بہانا بنا کر دل میں گرہ ڈال لیتے ہیں. (۱۹۷۵ ، محمود حسین ، خطبات محمود ، ۲۳).

---ڈھیلی کَرْنا محاورہ.
پیسہ خرچ کرنا. دو مدیں ایسی دکھائی دیں جن میں انھیں ضرور اپنی گرہ ڈھیلی کرنی پڑتی تھی. (۱۹۶۳ ، بزمِ خوش نفساں ، ۷).

---رَکْھنا محاورہ.
رنجش یا کدورت رکھنا ، کینہ رکھنا.
نہ کھلا عقدہ یہ اے شانہ کہ ہم سے دل میں
کیوں گرہ رکھتی ہے وہ زلفِ گرہ گیر عبث
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۷۷).

---رَہْنا محاورہ.
۱. **بند رہنا ، رکا رہنا ، اٹکا رہنا ، بے تکلف نہ ہونا**.
رویا میں شکلِ شیشہ کبھی کھول کر نہ دل
میرے گلو میں گریہ ہمیشہ رہا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲). ۲. **محجوب رہنا**.
آپس میں کھلے نہ شرم سے وہ   خاطر کی طرح گرہ رہے وہ
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۷).

---سُلْجھانا محاورہ.
مشکل حل کرنا ، مسئلہ کو سلجھانا. ہمیں مسئلے کی گرہیں سلجھانے کے لیے ایک نیا اپروچ اختیار کرنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۵۰).

---سے م ف.
جیب سے ، پاس سے (اپنی ، تمھاری ، ان کی وغیرہ کے ساتھ). میں نے خاص اپنی گرہ سے اس کو خریدا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۶۱۷). اپنی گرہ سے تین ہزار روپیہ خرچ کر کے ایسا ہی بنوا دیا جیسا کہ پہلے بنا ہوا تھا. (۱۹۲۰ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۱۱۶). وہ بورڈنگ کا خرچہ اور کالج کی فیس اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۳).

---سے جانا محاورہ.
اپنی جیب سے خرچ ہونا ، ذاتی نقصان ہونا.
زباں سے حرف نیکی کا یہ تسپر بھی نہیں کہتے
اگرچہ کچھ نہیں جاتا گرہ سے کہنے والونکا
(۱۸۲۳ ، دیوانِ شاداں ، ۱ : ۱۷).
دل کو دے کر جو بیٹھ رہتا ہے
پندگو کی گرہ سے کیا جاتا
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۲۵).
بکتے بکتے تُو تو اے ناصح مرا سر کھا گیا
دل گیا میرا تو پھر تیری گرہ سے کیا گیا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲).

---سے کھونا محاورہ.
اپنا مال گنوانا ، اپنا نقصان کرنا.
خدا کا مال ہے جاں اور دل ہے دلبر کا
دھرا ہی کیا ہے جو عاشق گرہ سے کھوتا ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۶). اب کے داؤں میں جو کچھ گرہ سے کھویا ہے سب جیتے لیتا ہوں. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۸۳).

---سے مال جائے آدمی عَقْل نہ گنوائے کہاوت.
دولت پر عقل کی برتری ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں. تُو نے شاید سنا نہیں تو کچھ پڑھا گنا نہیں ، مثل ہے گرہ سے مال جائے آدمی عقل نہ گنوائے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۰۰).

---کا بَل امذ.
دولت اور مال کا گھمنڈ یا زور ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---کا پُورا صف مذ (شاذ).
دولت مند ، مال دار ، گانٹھ کا پورا.
یہ سیم تن اس سے کٹتے ہیں روز فدوی
جس کو گرہ کا پورا زردار جانتے ہیں
(۱۷۷۳ ، فدوی لاہوری ، د (انتخاب) ، ۲٦).

---کاٹ صف ، امذ گرہ کٹ.
جیب کترا ، پاکٹ مار. ایک طرف چور گرہ کاٹ گرفتار ہوتے ہیں ، کوئی کسی کی جیب کاٹتا تھا کوئی کسی کا رومال شالی کھینچ کر لے بھاگا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۳٦). [گرہ + کاٹ (کاٹنا (رک) سے امر].

---کاٹْنا محاورہ.
جیب کترنا ، کسی کی جیب سے مال چرانا ؛ چھپ کر فائدہ اٹھانا.

ترا غمزہ ہے وہ طرّار جب گلشن میں آیا ہے
گُلوں کی جیب کتری ہے گرہ کاٹی ہے شبنم کی
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۶۶).
قطرے کے بکاں میں نقب زن ہے قلزم
ذرّے کی گرہ کاٹ رہا ہے خورشید
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۵۷).
میں نے تو حریفوں کی گرہ بھی نہیں کاٹی
معجون خوشامد نہ چٹائی ہے نہ چاٹی
(۱۹۸۵ ، شوخی تحریر ، ۱۴۷).

--- کا جانا محاورہ.
رک : گرہ سے جانا.
کمال اب بےقراری ہے دکھا اے یار مکھ اپنا
کہو کیا گرہ کا جاتا ہے میرے پاس آنے سے
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (کمال) ، ۲۴۰).
جب گانٹھ کھولے زلف کی تب میں وہ بیگانہ ہوا
تیری گرہ کا کیا گیا میں سب میں بیگانہ ہوا
(۱۷۸۰ ، مظہر جان جاناں ، کلام ، ۲۹۵). خالی وعدوں میں تو گرہ کا کچھ جاتا نہیں. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۴۷).

--- کا خَسارا/ خَسارَہ امذ.
اپنا نقصان ، اپنے گرہ سے جانا ، ذاتی نقصان.
پور پور انگلی دکھے گی وہ تراشیں گے اگر
نیشکر کی تو گرہ کا نہ خسارا ہو گا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

--- کا دیجئے پَر ضامِن نہ ہو جئے کہاوت.
کسی کی ضمانت نہیں دینی چاہیے ، اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جیب سے روپیہ دے دے ، ضمانت کی مذمت میں بولتے ہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ نوراللغات).

--- کا دیجیے پَر عَقل نہ دیجیے کہاوت.
مشورہ نہیں دینا چاہیے روپیہ دے دینا چاہیے (خزینۃ الامثال ؛ جامع الغات).

--- کا دینا اَور جُوتیاں کھانی کہاوت.
اپنا پیسہ بھی خرچ کرنا اور بےعزتی بھی سہنا کے موقع پر مستعمل. اس کو کہتے ہیں گرہ کا دینا اور جوتیاں کھانی ، کیسی بےغیرتی ... کہ خدا بچائے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۷).

--- کا کُھل جانا/ کُھلْنا محاورہ.
ذاتی نقصان ہونا ، پلے سے جانا ، جیب سے نکلنا ، ڈب سے نکلنا ، گانٹھ کا جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کا کھول لینا محاورہ.
کسی سے کچھ چھین لینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کا کھونا محاورہ.
اپنا نقصان کرنا ، ذاتی نقصان کرنا ، اپنا مال کھونا.
جوں غنچہ اب اس چمن میں آ کر
کچھ اپنی گرہ کا کھو گئے ہم
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (امام بخش) ، شوق ، ۵۶۷).
رقیب ان کو میری طرح دل نہ دیں گے
وہ اپنی گرہ کا نہیں کھولنے والے
(۱۹۰۵ ، یاد گار داغ ، ۹۳).

--- کَٹ (---فت ک) امذ ؛ سہ گرہ کاٹ.
جیب کترا ، پاکٹ مار. ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ویسا ہی مشکل امر ہے جس طرح کہ گرہ کٹ کی چابک دستی یا عرب نیزہ بازوں کی شہسواری. (۱۹۰۹ ، فلسفۂ ازدواج ، ۱۱۱). بینکوں کے باہر گرہ کٹ تاک میں کھڑے رہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۶۷). [گرہ + کٹ (کاٹ (رک) کی تخفیف)].

--- کَٹ کا بھائی گَٹھ کَٹ کہاوت.
چور کا بھائی گرہ کٹ ؛ ایک جیسے بدمعاش (جامع اللغات).

--- کَرْنا محاورہ.
کبوتر کا پلٹے کھانا ، قلا بازی کھانا.
کرتا ہے یوں گرہ اب آنسو سر مژہ پر
بازی سے جوں کبوتر اے کجکلاہ اولٹے
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۸۸).

--- کُشا (---ضم ک) صف.
گانٹھ کھولنے والا ؛ گتھی سُلجھانے والا ؛ مشکل حل کرنے والا ، مشکل کشا.
تب مرگ کی گانٹ آپ کھل جائے
جس وقت گرہ کشا ہو کھل جائے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۰). ناخن پنجۂ عطا رشتۂ امید کا سر دست گرہ کشا ہے. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۳).
اس درد کی یہ دوا نہیں ہیں
ناخن یہ گرہ کشا نہیں ہیں
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۱۳). علم انسان کی الجھنوں کا گرہ کشا ہے. (۱۹۸۶ ، تماشا طلب آزار ، ۱۸۳). [گرہ + ف : کشا ، کشادن ۔ کھولنا ، کھلنا].

--- کُشائی امث.
گانٹھ کھولنا ، مشکل حل کرنا ، مشکل کشائی.
دل ہوا خوں خیالِ ناخنِ یار
تو نے اچھی گرہ کشائی کی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۳). فلسفۂ جدیدہ ان چیزوں کی گرہ کشائی جہاں تک کر سکتا ہے اس کی تفصیل ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰). سفر سعادت کے دوران منصب علی خان کے باطن کی گرہ کشائی کی صورت نظر نہیں آتی. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۴۷). [گرہ کشا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کھانا محاورہ.
۱. گانٹھ لگنا ، باہم مل جانا ، پیوستہ ہو جانا.

ولے یہ بات اندیشے میں کب آئے
کہ عشق و وصل یک جا کہ گرہ کھائے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۹). ۲. **(کبوتر کا) ہلٹے کھانا ؛ قلا بازی کھانا.**

کھائیں کبوترانِ گرہ باز کی طرح
سینہ سے آن کر سرِ دوشِ ہوا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲).

---کُھلنا ف ل ؛ محاورہ.

۱. **گانٹھ کھلنا ، عقدہ وا ہونا ، گتھی سلجھنا ؛ مشکل کام کا آسان ہو جانا ، مسئلہ حل ہونا.**

کھلی جب گرہ بندِ ہستی کی تجھ سے
تو عقدہ کوئی پھر نہ مشکل رہے گا

(۱۷۹۴ ، دیوان بیدار ، ۳).

نہ کھلی ناخنِ تدبیر سے قسمت کی گرہ
ہم کو عقدہ بھی ملا ہائے تو مشکل ہو کر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۴). لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان جوابات سے اشکال کی اصلی گرہ نہیں کھلتی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۸۷). ہوا کی گرہ بھی کھل گئی! میں بھی آزاد ہو گیا (۱۹۸۶ ، چوراہا ، ۳۹). ۲. **شگفتہ ہونا ، گھٹن دور ہونا.**

ابرو دکھائے یار تو دل کی گرہ کھلے
موقوف قفل کی ہے کشایش کلید پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۷۰).

جمی تھی برگ برگ پر جو گرد اب وہ دُھل گئی
کلی کلی نکھر گئی گرہ دلوں کی کُھل گئی

(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۱۲۸).

خالی ہنر سے تھی کسی نوخیز کی نظر
دل کی گرہ جو آج کُھلی بھی تو کیا کھلی

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۴۷). ۳. **جیب کٹری جانا ؛ ذاتی نقصان ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کھولنا ف م ؛ محاورہ.

۱.(اَ) **گانٹھ کھولنا ، بندھی ہوئی چیز کھولنا.**

خم گیسو میں اپنے تو گرہ کھول
کھلے تا عقدۂ مشکل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۱).

گردش میں چشمِ مست کی ہو دل مرا گرہ
اور کھولے ہائے دانہ کی یوں آسیا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۱). شرفو گرہ کھولتا ہے اور کچھ سکے نکال کر ماسٹر صاحب کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۵۴). (اا) **عقدہ وا کرنا ، گتھی سلجھانا** کھولے ہیں اس بات کی گرہ ، کہتے ہیں ... دنیا آخرت کی زراعت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۲).

عزیزالقدر اور میرے ہیں جھ
تو اس راز کی وہ بھی کھولیں گرہ

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۱۷). وہ مسائل جن کی گرہ نہ مذہب اور مذہب دونوں میں سے ایک بھی نہ کھول سکا ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۳۶).

ذِکرِ وطن میں محو ہیں فکرِ وطن سے دور
الجھا رہے ہیں بات گرہ کھولتے نہیں

(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۳۲). ۲. **دل کی کدورت یا رنجش دور کرنا.**

گاہک ہے محبت کا اگر دل کی گرہ کھول
کچھ مفت تو سودا نہیں یہ اونچی دکاں کا

(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۱ : ۲۳).

عدو کے دل کی گرہ اک ادا میں کھول گئے
وہ کیا چھپاتے ہیں ہم اک نظر میں تول گئے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۴۷). ۳. **مُشکل حل کرنا ، عقدہ کشائی ، گُتھی سلجھانا.**

چندا کو دوجہاں کی خوبی نصیب ہو
کھولے کرم سے اپنے مشکل کُشا گرہ

(۱۷۹۹ ، دیوان چندا ، ۵۴). سخاوت کے ہاتھ سے ہر گرہ کو کھولا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۷). ۴. **کلی کھلانا.**

کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب
یہ دل کھلے جو تجھ سے تو ہو اے صبا عجب

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱).

چمن میں جا کے گرہ تو نے غنچہ کی کھولی
پر اپنا عقدۂ دل تجھ سے اے صبا نہ کھلا

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۲).

---گانٹھ کی کھونا محاورہ.

اپنا روپیہ ضائع کرنا ، اپنا مال کھونا. اے بادشاہ پونجی سے آدمی فائدہ حاصل کرتا ہے جب گرہ گانٹھ کی کھوئی تو فائدہ کس سے حاصل کرے گا. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۱۷).

---گانٹھ کھولنا محاورہ.

اپنا خرچ کرنا ، اپنی گرہ سے خرچ کرنا.

کسی ممسک سے نہ رکھ داد و دہش کی امید
کھولنا اپنی گرہ گانٹھ کہہ کیا جانے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۲).

---گانٹھ میں م ف.

کسی کے پاس ، کسی کے قبضے میں ، کسی کے تصرف میں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---گیر (---ی مع) صف.

بل کھائے ہوئے ، پیچیدہ ، حلقہ دار ، مڑا ہوا.

کیا اس زلف کو کس نے گرہ گیر
ہوئی جو شاہ کے گردن کی زنجیر

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۵۷). کج فہم خم شمشیر و خنجر کا خوف کھانے لگے دل کی **الجھن** کو کمند گرہ گیر سمجھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۶۰۸). [گرہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا]

---لگانا ف م ؛ محاورہ.

۱. **گانٹھ باندھنا ، گانٹھ دینا**

انجم سے تیری سالگرہ کے لئے فلک
ہر سال کہکشاں میں ہے دیتا لگا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۴). یہ کہہ کر یاد داشت کے لئے کپڑے میں **ایک گرہ** لگا دی. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۴۳). ایلچی تازہ ترین ڈاک رسی کے ایک سرے میں گرہ لگا کر باندھ دیتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۵). **۲. (شاعری) ایک مصرع پر دوسرا مصرع لگانا ، تضمین کرنا.**

جرات غزل اک اور ملا تو کہ کہیں سب
کب ایسی گرہ اور غزل خواں نے لگائی

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۱۳). اسی طرح تضمین اور گرہ لگانا بھی ان کا حق تھا (۱۹۵۴ ، دیوان صفی ، ۱۳). مصرع طرح کو بالعموم مصرع ثانی مان کر اس پر گرہ لگائی جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۷۸). **۳. مضبوط کرنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). **۴. (ہندو) معاملہ بنانا ، سودا کرنا ، سودا بنانا** (فرہنگ آصفیہ).

---لَگ گَئی فقرہ.
بات طے ہوگئی ، معاملہ ٹھہر گیا ، قیمت مقرّر ہوگئی (جامع اللغات).

---لَگْنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. گانٹھ لگنا.

دل کیا کھلے مرا کہ تری زلف کی طرح
مضبوط اک گرہ ہے گرہ پر لگی ہوئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۱). شرفو آتا ہے ہاتھ میں اک رومال ہے جس میں گرہ لگی ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۵۳). **۲. عمر کا سال شروع ہونا.**

ہے پانچ سات کے رہی راحت نہیں مجھے
جس سال سے لگی ہے گرہ بارہویں مجھے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)). **۳. (شاعری) ایک مصرع پر دوسرا مصرع لگنا ، تضمین ہونا.**

گرو چین جبیں کتنی لگی برجستہ
خوب تضمین ہوئے مصرعِ ابرو دونوں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---مُونْے کَمَر کس اضا (---و مع ، فت ک ، م) امث.
(کنایۃً) ناف.

ناف کو سب گرو موئے کمر کہتے ہیں
ہم اُسے حسن کے دریا کا بھنور کہتے ہیں

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)). [گرہ + مُو (رک) + ے (حرف اضافت) + کمر (رک)].

---میں م ف.
پاس ، تحویل میں ، قبضے میں ، پلّے.

اے بحر کیا حباب صفت سر اوٹھائیے
اپنی گرہ میں کیا ہے سوائے ہوا و حرص

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۷).

افسوس کوئی نیکی گرہ میں نہیں مری
لنبے سفر کے واسطے زادِ سفر نہیں

(۱۹۳۸ ، ترانۂ مسرت ، ۱۱۰).

---میں بانْدھ (کر) رَکْھنا محاورہ.
۱. بہت حفاظت سے رکھنا ، سنبھال کر رکھنا ؛ ہر وقت خیال رکھنا.

جانی ہے قدرِ صافی دل جن نے جوں گہر
رکھتا ہے باندھ کر وہ گرہ میں صفا کے تئیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۰).

صدف سے بھی نہ نکلے شرم آئی تیرے دانتوں سے
گرہ میں باندھ رکھی موتیوں نے آبرو برسوں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۲). **۲. اچھی طرح یاد رکھنا.**

جو سمجھے خضر تو قولِ شہیدِ الفت کو
گرہ میں باندھ رکھے عمرِ جاوداں کی طرح

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۸). دوسرا ملازم: ایسے من چلوں کے وعدے کا کوئی بھروسہ نہیں گرہ میں باندھ رکھو وہ ضرور آئے گا. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۶۰).

---میں بانْدْھنا محاورہ.
۱. کسی چیز کو اپنے قابو میں کر لینا ، قبضے میں لینا.

گرہ میں تو وہ حیف نیں باندتے
بیاباں میں جنگل میں تو ناندتے

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۵)).

گرہ میں باندھ لاتی ہوئے گیسو
بگڑتا اس میں کیا بادِ صبا کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۱). **۲. یاد رکھنا.**

کلامِ تلخ بھی شیریں لبوں سے سن اے بحر
گرہ میں باندھ نہ بات اوس کی نیشکر کی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱).

چھوڑ کر گیسو نہ پھرنا رات کو
تم گرہ میں باندھ لو اس بات کو

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۴). جی ہاں! ہم آپ کی بات گرہ میں باندھ لیں گے. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۴۲۵).

---میں پَیسَہ ہونا محاورہ.
روپیہ پاس ہونا ، مال دار ہونا ، دولت مند ہونا ، صاحب ثروت ہونا.

جبتک تھے گرہ میں احمقوں کے پیسے
سب کہتے تھے اُن کو آپ ایسے ایسے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۴).

---میں دام ہونا محاورہ.
روپیہ پیسہ پاس ہونا ، پلّے ہونا.

پھنسائیں جال میں صیّاد کو دلا کیوں کر
گرہ میں اپنے نہیں ایک دام دیکھتے ہیں

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۳). تمھاری گرہ میں جو دام ہیں وہ بازار میں آج پھوٹی کوڑی کو نہیں چلتے. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۴).

---میں رَکْھنا محاورہ.
پاس رکھنا ، پلّے رکھنا ، قبضے میں رکھنا.

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی سے آب کوں
جوں گہر رکھتا ہے دائم جو گرہ میں آب کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۵).

نہ چشمِ خلق سے گر اشکِ بے اثر کی طرح
گرہ میں آبرو اے بحر رکھ گہر کی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱).

رواں دواں نہیں یاں اشک چشمِ تر کی طرح
گرہ میں رکھتے ہیں ہم آبرو گہر کی طرح
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۹).

---میں رہنا محاورہ.
پاس رہنا ، جیب میں رہنا ، قبضے میں رہنا.

اُن کی تو بن پڑی کہ لگی جان مفت ہاتھ
تیری گرہ میں کیا دلِ ناشاد رہ گیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸).

دل گیا تم لے گئے جاتا رہا
کیا رہا میری گرہ میں کیا رہا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۹).

---میں زَر ہونا محاورہ.
روپیہ پیسہ پاس ہونا ، مال دار ہونا.

اِس کل پہ مال اپنا سب نے کیا تصدق
غنچہ کی بھی گرہ میں دیکھا تو زر نہیں ہے
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۸۸).

---میں کُچھ ہونا محاورہ.
روپیہ پاس ہونا ، امیر ہونا ، مال دار ہونا ، دولت مند ہونا.

کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے
یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرتا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۸).

---میں کَوڑی نَہیں اَور بازار کی سَیر کہاوت.
مُفلسی میں امیرانہ وضع رکھنے والے کے لیے بولتے ہیں ، مفلسی میں عیاشی (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---میں مال ہونا محاورہ.
روپیہ پاس ہونا ، مال دار ہونا.

ہم سے چھوٹا قمار خانۂ عشق
واں جو جاویں ، گرہ میں مال کہاں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۲). غالب نے "گرہ میں مال ہونا" محاورہ نظم کیا ہے ؛ جس کے معنی **پونجی پاس ہونا ، سرمایہ دار ہونا** ہیں. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۱۹۰).

---میں نَہیں کَوڑی ، گُٹّے والے ہوت کہاوت.
رک **گرہ میں کوڑی نہیں الخ** یا وہی کہاوت ہے کہ گرہ میں نہیں کوڑی کٹے والے ہوت ، ہاں بتاشوں کی حیثیت ہی نہیں تھی تو چار آنے کی ریوڑیاں منگوا کر کنبے میں بانٹ دی ہوتیں ، منہ تو سب کے میٹھے ہو جاتے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴۷).

---میں ہونا محاورہ.
پاس ہونا ، قبضے میں ہونا ، پلّے ہونا.

تبھی تب اُس کے غم میں خوں جب آنکھوں میں مدام آیا
جو کچھ دل کی گرہ میں تھا سو اس رنگ اپنے کام آیا
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۵۰).

---نِکَلنا محاورہ.
۱. گُتھی سلجھنا ، پیچ دُور ہونا ، مُشکل حل ہونا.

زلف سلجھاؤں تو قسمت کی گرہ نکلے مگر
حل کریں وہ میری مشکل ایسی کیا گوں کیا غرض
(؟ ، راسخ (نوراللغات)). **۲. رنجش دور ہونا.**

یہ گرہ دل سے کب نکلتی ہے
جان جاتی ہے جب نکلتی ہے
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۲).

---ہونا محاورہ.
بستہ ہونا ، بند ہونا ، اٹکنا ، پھنسنا.

ولی کے دل کی حقیقت بیان کیوں کہ کروں
گرہ ہوا ہے زباں پر مری سخن تجھ بن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۴۳).

زمزمہ سنجی اگر نسّاخ کی سن لے کبھی
ہو گرہ نغمہ گلے میں بلبلِ شیراز کا
(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۱۹).

گِرَہ (کس مع گ ، فت مع ر) امذ.
۱. گھر ، باسا ، مکان ، مسکن ، ڈیرا ، خانہ ؛ محل ، قصر ؛ خاندان ، بال بچے (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۲. (پورب) گھر والی ، اِستری ، صاحب خانہ عورت ؛ نوکر ، ملازم** (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : गृह].

گِرہْچَہ (کس گ ، ر ، سک ہ ، فت چ) امذ.
چھوٹی گرہ ، گانٹھ ، چھوٹی پوٹلی.

کھلا پیش دنداں نہ اس کا گرہچہ
کتنوں نے بھی تھوکا سلکو گہر پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۸). چاہیکہ چونہ خام ... گرہچہ میں باندھکر ... پانی میں لے جائیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۵).
[گِرَہ (رک) + **چہ ، لاحقۂ تصغیر**].

گِرہَسْت (کس گ ، سک ر ، فت ہ ، سک س) امذ.
۱. (ہندو) آدمی کی زندگی کا دوسرا آشرم یا دور یعنی حصولِ علم کے بعد ازدواجی زندگی ، خانہ داری ، عیال داری ، دنیا داری.
گرہست یعنی خانہ داری اور سنیاس یعنی ترک و تجربہ کے قرار پائے ہیں. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۸۴).

ابھی جوان ہے گرہست میں اسے ڈالو
وہ بولی متر تمہارا ہے اسکو سمجھاؤ
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۶۶). **۲. زراعت ، کشاورزی ، کسانی ، گرہستی** (فرہنگِ آصفیہ). **۳. (ہندو) جو حصولِ علم کے بعد ازدواجی زندگی بسر کرے ؛ گھر بار والا ، بال بچوں والا ، عیال دار آدمی.**
ایک مغل کسی گرہست کے گھر میں سے پکی پکائی روٹیاں اور کڑھی کی ہانڈی لوٹ میں اٹھا لایا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۴۷).

بھل منسی کے یہ معنی نہیں گرہستوں میں سالی یا چمار بنکے دھنسے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۳). اس میں شریمان گرہستوں کا قصور نہیں ہمارا ہی قصور ہے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۴). ایک لپے پُتے کچّے مکان کے دوار پر روشنی جل رہی تھی ایک ادھیڑ عمر کا گرہست اس روشنی میں بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۲). ۳. **زمیندار ، کاشت کار ، کسان .** ایک گرہست اسی موضع کا میرے پاس آیا اور فریاد کرنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۰). ۴. **نیک چلن ، دنیا کو قرینے سے برتنے والا ، قابل اعتماد.** رشوت چھوڑی تو داڑھی بھی چھوڑ دی اور مکمل طور پر ایک نیک اور گرہست مرد بن گیا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۲). [س : گرہستھ गृहस्थ].

---آسرَم / آشرَم (---سک س ، فت ر / سک ش ، فت ر) امذ.
چار آشرموں میں سے دوسرا آشرم یعنی زندگی بسر کرنے کا دوسرا درجہ جس میں علم حاصل کرنے کے بعد شادی کرکے داخل ہوتے ہیں اور گھر کے کام کاج کی دیکھ بھال کرتے ہیں ، گھریلو زندگی بسر کرنے کی حالت ، خانہ داری ، عیال داری. ہر جگہ ہر کو گرہست آسرم کا کاج ہی کرتے دیکھا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۸۴). اس گرہست آشرم سے پھر پایا اب سنیاسی بنتا ہوں. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۹۲). کچھ دن پیچھے پھر گرہست آشرم میں آ گئے. (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۶۱). [گرہستھا شرم गृहस्थ (گرہستھ + آشرم)].

---جیوَن (---ی مع ، فت و) امث ، امذ.
گھریلو زندگی ، ازدواجی زندگی ، تاہل کی زندگی. مجھے تیری گرہست جیون میں ایک دھند ، ایک اندھیرا سا دیکھ پڑتا ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۳). [گرہست + جیون (رک)].

---دھرَم برابَر کوئی دھرَم نہیں کہاوت.
حقوق العباد عبادت سے بڑھ کر ہے ، اپنی آل اولاد کی پرورش سب سے بہتر مذہب ہے (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گرہستَن (کس گ ، سک ر ، فت ہ ، سک س ، فت ت) امث.
گھربار والی عورت ، گھریلو عورت ، سگھڑ ، سلیقہ مند عورت ، بیوی. کسی گرہستن بڑھیا کی لکشمی کی طرح جو بوٹی چرانے والی بلی کی تنبیہہ کے لئے اٹھتی ہے. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۳۲). بڑی اچھی لڑکی ہے پوری گرہستن ... ایک چھوٹی سی بچی ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۱۸۴). [گرہست (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گرہَستَہ (کس گ ، ر ، فت ہ ، سک س ، فت ت) امذ.
رک : **گرہست معنی نمبر ۱.** گرہستہ میں لازم ہے کہ جب چار گھڑی رات باقی رہ جائے اس وقت جاگ اٹھے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۴). [گرہست (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---آشرَم (---سک ش ، فت ر) امذ.
رک : **گرہست آشرم.** اگر عیش و آرام کا گھر ملے ... ہمیشہ بزرگوں کی صحبت نصیب ہوتی ہو ، تو ایسا گرہستہ آشرم ہی افضل ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۳۰). [گرہستہ + آشرم (رک)].

گرہَستی (کس گ ، کس نیز سک ر ، فت ہ ، سک س). (الف) صف ؛ امذ.
۱. **دنیادار ، عیال دار ، گھر بار والا ، بال بچوں والا.** ایک دن کسی دیس میں ایک برہمن کے گھر بھوجن کے لئے گیا وہ گرہستی برہمن اسے دیکھ کے کہنے لگا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۳). اب بھی دنیادار گرہستی خواہ ہندو خواہ مسلمان کسی جوگی کو بجائے سلام آدیش ایک دفعہ کہے تو وہ جواباً کہتا ہے آدھ پرش کو جو شیوجی سے مراد ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۵۷۳). ادھت خود کھانا نہیں پکاتے اس خوف سے کہ کیڑے مار کر کھا جائیں گے اس لئے کہ وہ گرہستیوں سے مانگتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۱). ۲. **کسان ، زمیندار ، مزارع** (فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. ۱. **خانہ داری ، گھر کے کام کاج ، گھر کی دیکھ بھال ، گھرداری.** یہ دونوں کے فرض ان دونوں لفظوں سے بہت اچھی طرح تعبیر کئے جا سکتے ہیں مرد کا فرض ... کمائی عورت کا فرض ... گرہستی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۷). کسب معاش اور گرہستی نے فتوحات کے سبب قرینے چھین لیے ہیں. (۱۹۷۴ ، زرد آسمان ، ۱۳۶). ۲. **گھر بار ، اہل و عیال.** شردھا جیسی دیوی کو پا کر بھی میں گرہستی کے سکھوں سے محروم ہوں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۸۵). ۳. **اثاث البیت ، گھر کا سامان ، گھریلو اسباب.** گھر اس کا ہے اس نے مر مر کر یہ گرہستی جمع کی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۳۲). اس کو بھی تو گرہستی کی ضرورت ہے بلا سے برت لے گی. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۷۳). ۴. **کاشت ، زمینداری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گرہست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---کا اَٹالا امذ.
گھر کا ساز و سامان ، اسباب خانہ ، اثاث البیت ، بوریا بدھنا.

اس گھر کو اجی بھاڑ سے بدتر ہوں سمجھتی
جس گھر میں گرہستی کا اٹالا نہیں رہتا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۵).

---کا کام رانڈ کا چرخا ہے کہاوت.
گرہستی کا دھندا ختم نہیں ہوتا (جامع اللغات).

گرِہَستھ (کس مع گ ، کس ر ، فت ہ ، سک س ، تھ) امذ.
رک : **گرہست.**

راج مانہہ راجا تو ہیں بوگ مانھہ بوگی توں
بان پرستھ گرہستھ کا نوشہ بھوگی توں

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۷۹). آپ ہی نان لیجیے کہ میں ... گرہستھ یا بان پرستھ یا برہم چاری یا سنیاسی آشرم ہوں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۵۵). [س : गृहस्थ].

گرہَستھی (کس گ ، کس نیز سک ر ، فت ہ ، سک س) امذ ؛
رک : **گرہستی.** یہ پانچوں سنسکار گرہستھی یعنی دنیادار ہو یا تارک الدنیا سب کو واجب ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۱۳۰). [گرہستھ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گِرَہْلا (کس گ ، فت ر ، فت مج ہ) صف مذ.
گرہ‌دار (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرہ (رک) + لا ، لاحقۂ صفت].

گِرَہْلی (کس گ ، فت ر ، فت مج ہ) صف مث.
گرہلا (رک) کی تانیث (نوراللغات). [گرہلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گِرِہک (کس گ ، ر ، فت ہ) امث.
چھوٹی گانٹھ ،گٹھلی. یہ ایک نیم شفاف ، موتی جیسی ، خاکستری گرہک ہے جو باجرے کے دانے کے برابر ہوتی ہے. (۱۸٦۰ ، عمل طب ، ۲۲). قرینی کریاں زرد لچکدار کرّی کی دو چھوٹی مخروطی گرہکیں ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۷). [گرہ (۱) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گِرَہْن (کس نیز سک گ ، فت مج ر ، سک ہ) امذ.
۱. **پکڑنا ، لینا ، قبول کرنا.** کسکی اُبھلا کیا کرے اور کسکا گرہن اور تیاگ (لینا اور چھوڑ دینا) کرے.(۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۹). اہو بھاگ : جو کچھ کند مول حاضر ہے گرہن کیجئیے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳۰٦). ۲. **اختیار کرنا ، ماننا.** اپنا دھرم تیاگ کر دوسرے کا دھرم گرہن کرنا اچھا نہیں ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۸). ۳. **اپنانا.** میں کسی حالت میں بھی ان کو گرہن نہیں کر سکتا اور ان کی وجہ سے لوگوں کے طعنے و سہنے سہن نہیں کرسکتا.(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۵۰۹). ۴. **محسوس کرنا.** سکندھ کا گرہن آدھار بُھوت سے ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵). ۵. **سورج یا چاند کا زمین کے درمیان میں آ جانے سے جزوی یا کُلی طور پر تاریک ہو جانا ، کسوف ، خسوف ، گہن (پرانے زمانے کے ہندو کا خیال تھا کہ راہو سورج یا چاند کو مُنّھ میں لے لیتا ہے جس سے گہن واقع ہوتا ہے).** کوئی شے چاند اور سورج کے مابین آجائے تو چاند پر تاریکی ہو جائے گی اور اس تاریکی کو گرہن کہتے ہیں.(۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۵۹).انبیاء کا ایک اصول یہ ہے کہ جو امور تہذیب نفس کی سیاست سے تعلق نہیں رکھتے ان میں وہ مشغول نہیں ہوتے مثلاً بارش ،گرہن اور ہالہ کے اسباب بیان کرنا. (۱۹۰٦ ، الکلام ، ۲ : ۱۴). چاند کم ہو رہا ہے یا گرہن بڑھ رہا ہے.(۱۹۷٦ ، خطوط عبدالحق (مقدمہ) ، ٦۰).٦.(**مجازاً**) **تاریکی ، اندھیرا.** اردو افسانہ ایک نئی زندگی اور نئی زمین سے رابطے جوڑ کر اٹھے گا اور ہم مشاہدہ اور ہمہ‌گیر فکر کے اس امتزاج سے جہان تازہ کی نمو دیکھیں گے ورنہ یہ گرہن اور زیادہ گہرا اور یہ خلاء اور زیادہ وسیع ہوتا چلا جائے گا. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۴٦). [س : گرہن ग्रहण].

ـــ پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
کسوف یا خسوف کا واقع ہونا ، چاند یا سورج کا گہنانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــ لگنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **گرہن کی زد میں ہونا ،گرہن کا شکار ہونا ،گرہن پڑنا.** اگر آفتاب کو برج اسد میں گرہن لگے تو ہلا کت چارپایاں و جنگ دو بادشاہوں میں و موت اشخاص نامور ہو وے. (۱۸۸۰ ، کشاف‌النجوم ، ۱۲۰). ۲. **عیب لگنا ، داغ لگنا ، بٹا لگنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ ہونا ف ل ؛ محاورہ.
رک : گرہن پڑنا. آنحضرت صلعم کے زمانے میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۹).

گَرَہی (فت گ ، ر) امث.
ایک نوع کی چھوٹی مچھلی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گِرِہْیَہ (کس گ ، ر ، سک ہ ، فت ی) صف.
گھر کا ، گھر کے متعلق ، خانگی. گرہیہ مراسم مکان میں انجام پاتے ہیں. (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۴۴). [س : गृह्य].

گَرَئی (فت گ ، ر) امث.
رک : گَرہی. ماما جی کا دھیان جو بٹا ، گرئی مچھلی کی طرح نا ک صحیح سلامت چھوٹ گئی.(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق‌الذین ، ۴۷). [گرہی (رک) کا محرف].

گَری (فت گ) امث.
یہ لفظ مرکبات میں بطور جزو دوئم آ کر حالت ، پیشہ یا کام ظاہر کرتا ہے اور کرنا اور بنانا کے معنی بھی دیتا ہے ، جیسے : آہن گری ، بازی گری ، صنعت گری ، کاری گری ، وغیرہ میں.

کل کے دن دکھلا کے اپنا جلوۂ صنعت گری
یاد اپنی شب کو وہ باری تعالیٰ دے گیا

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ٦٦). القصہ ... عہدۂ منشی گری میں نوکر رہے. (۱۸۴۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۲۷۲). اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ منٹو کی افسانہ گری میں بھی آغا صاحب کا ہاتھ تھا.(۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۹).[ف.گر (لاحقۂ فاعلی) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِری (۱) (کس گ) امث.
۱. **کھانے کے قابل مادہ یا مغز جو بیج کے توڑنے پر اس کے اندر سے نکلتا ہے جیسے بادام یا اخروٹ وغیرہ کی گری ، مغز ، مغز تخم ، پکے ناریل کا مغز.** اس بادام میں دو گری ہیں. (۱۸٦٦ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۲). گری اور میوے بن مانس کی خوراک ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۱). جیسے اخروٹ کے اندر سے گری نکال جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۴۹).

گِری (۲) (کس گ) امث.
بطور لاحقۂ بمعنی پہاڑ جیسے: رتنا گری ، دھول گری وغیرہ میں (ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [س].

گِری (۳) (کس گ) امث.
گرنا (رک) کا صیغۂ ماضی مونث، تراکیب میں مستعمل.

ـــ پڑی (ہوئی) (ـــ فت پ) صف مث.
۱. **افتادہ ، زمین پر گری اور پڑی ہوئی.**

خزاں میں خاک میں بہلاؤں اے جنوں تجھ کو
گری پڑی کوئی پتی چمن میں جب ہو بھی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳٦). ۲. (**مجازاً**) **بے حقیقت ،**

کم حیثیت ، ادنیٰ ، نیچ. ولایت میں کسی گری پڑی میم سے شادی کر لی تھی. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۲۱). انسان تاریخی ہے ... فطرت کی کوئی گری پڑی ہوئی شے نہیں بلکہ اپنی تخلیق کو استعمال کیا. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۳۵). [گری (۳) + پڑی ، پڑنا (رک) کا ماضی مونث].

--- پڑی (چیز) کے یار مُکَنْدا کہاوت.
لاوارث چیز کو جو چاہے لے لیتا ہے ، جس چیز کا کوئی مالک نہ ہو اسے کوئی بھی لے لیتا ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

--- ہوئی صف مث.
۱. **پست ، نیچی.** بابو امرت رائے نے گری ہوئی آواز میں کہا. (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۱۰۴). ۲. **گھٹیا ، ناشائستہ ، نیچ ، غیر اخلاق.** کون اسے یقین کر سکتا ہے کہ جاحظ ایسی گری ہوئی باتیں بھی کر سکتا ہے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۷۶). اونچے طبقے کے بڑے لوگوں کی پست اور گری ہوئی ذہنیتوں پر افسوس سا ہو رہا تھا. (۱۹۸۱ ، بے مثال ، ۶۰).

گری (۴) (کس گ) امث.
رک : گردن ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ جیسے : گریبان وغیرہ میں (پلیٹس نوراللغات). [ف].

گُری (ضم گ) امث ؛ سہ گرّی ، گرے.
بھوسی نکالے ہوئے جَو ، اُبلے ہوئے یا بُھنے ہوئے جو جن کی بھوسی صاف کر دی گئی ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گَرّی (فت گ ، شد ر) امث.
۱. **سوکھی گھاس کا ڈھیر.** بڑی زمین میں جو برسات سے گھاس جم آوے تو اسکو سکھوا کر بعد خشک ہو جانے کے کاٹے اور گری لگاوے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۵). آبادی سے بالکل علیحدہ اور دور فاصلہ پر گھانس کی گری لگانی چاہیے. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۵۶). ۲. **گیہوں یا جَو کا انبار ؛ وہ چھوٹا پشتہ جو گیہوں اور بھوسے کے درمیان بنائیں** (جامع اللغات). [مقامی].

گِرّی (کس گ ، شد ر) امث.
۱. (أ) **ریل یا چرخی جس پر دھاگا لپیٹتے ہیں.** بابن ایک گری یا چرخی کا پرزہ ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۳۸ : ۵). (اا) **چرخی جس پر ڈول کی رسی لپٹی یا چلتی ہے.** ڈنڈی کے اجتماع سے بھیہ مع دھری اور گری اور سطح محرف کے اجتماع سے فانہ اور پیچ پیدا ہوتا ہے. (۱۸۷۱ ، علم طبیعات ، ۱ : ۳۱). [گھری (رک) کا ایک املا].

گُرّی (ضم گ ، شد ر نیز بلا شد) امث.
ریڑھ کی ہڈی کا جوڑ ، ریڑھ کا منکا ، مہرا. شیر کا بھاری جسم ایک ہی جست میں اس کی کمر پر گرتا ہے ... دو سخت جھٹکے گردن کی گری گری الگ کر دیتے ہیں. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۵۳). [گریا (رک) کی تصغیر].

--- بَردار (--- فت ب ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا سانپ. گری بردار کے بدن پر جنگلی چوہے کے سے بال ہوتے ہیں اور دو گز کا لنبا ہوتا ہے ، جسے کاٹتا ہے طولاً آنکھ شق ہو کر پاؤ گھنٹے میں جان نکل جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۹). [گری + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

گُرّی (ضم گ ، شد ر) امث.
بُھنے ہوئے جو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گری (رک) کا ایک املا].

گِرے (کس گ ، ی مج) امذ ؛ ج.
گرا (گرنا (رک) کا صیغۂ ماضی) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

--- پڑنا محاورہ.
ٹوٹے پڑنا ، ہجوم کرنا ، حاصل کرنے کے لیے بیتاب ہونا.

تھی یہی فصل دھوپ بھی گرم ہوا
ٹھنڈے پانی پہ گرے پڑتے تھے حُر کے رفقا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۷). جس سے بعض عجیب و غریب اسباب کی بنا پر انکار کرنے کے لیے ہمارے ماورائیت پسند ایک دوسرے پر گرے پڑتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۱۱۹).

--- پڑے (--- فت پ) امذ ؛ ج.
افتادہ ، زمین پر گرے اور پڑے ہوئے ؛ (مجازاً) حقیر ، بے حقیقت ، ذلیل ، خوار.

پایا نہ اوس گلی میں دل اپنا کسی جگہ
یوں ہم گرے پڑے تو بہت ڈھونڈ لائے دل

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۳). [گرے + پڑے (پڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت].

--- پڑے کا سَودا امذ.
وہ معاملہ جو خوشامد درآمد کر کے کیا جائے ، کسی حقیر چیز کو کسی کے سر تھوپنے کے لیے خوشامد درآمد کرنے کے موقع پر بولتے ہیں. میں نہ مانتی تھی تو کیسا پیچھے پڑ گئے تھے ، اب یہ پس و پیش ہے ، چاہے کوئی کسی کو نہ چاہے گرے پڑے کا سودا اچھا نہیں ہوتا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۱۳).

--- پڑے وَقت کا ٹُکْڑا امذ.
اس چیز کو کہتے ہیں جو مصیبت کے وقت کام آئے (نوراللغات).

--- کا کیا گرے گا کہاوت.
جو پہلے ہی تباہ ہو چکا ہو اس کا اور کیا نقصان ہو گا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کھم بلان بھاری کہاوت.
ساری مصیبت غریب کے سر آ کے پڑتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گرے (کس مج گ) صف (شاذ).
سرمئی رنگ کا ، خاکستری. سب سے بہتر سفید اور کرارا کاغذ

اس کے بعد گرے (ہلکے بھورے) رنگ کا۔ (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۴). آسمان پر گھیرے گرے رنگ کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ (۱۹۹۰ ، تشکیل ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۴۵). [انگ : Gray، Grey].

گُرَے (ضم گ ، ی لین) امث.
بُھنے ہوئے جو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گری (رک) کا ایک املا].

گُریا (ضم گ ، کسر ر) امث.
۱. ریڑھ کی ہڈی کا ایک حصہ یا جوڑ ، منکا ، مہرہ. اگر اسپ کا بچھلا دھڑ رہ گیا ہو ... ایک گُریا ... خونِ نکل جانے دیوے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۲). اگر دم میں ایسا زخم ہو گیا ہو سڑتی چلی جاتی ہو ، تو ایک گریا یا دو گریا اوپر سے کاٹ کر پھٹکری کا مرہم لگایا جائے۔ (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۴). یہ اپنی پسلیوں یا گریوں کے بل زمین پر بڑی تیزی سے پیچ کھاتا اور گھسلتا ہوا چلتا ہے۔ (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۸۶).
۲. شیشے کا موتی، تسبیح یا ہار کا دانہ یا موتی (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). [س : گٹکا गुटिका].

---گُریا توڑنا محاورہ.
بےحد مارنا ، بہت زیادہ زد و کوب کرنا ، ریڑھ کی ہڈیاں توڑ دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---گُریا ٹوٹ جانا محاورہ.
درد سے بےحال ہو جانا ، شدتِ درد سے تڑپنا ، جسم میں سخت تکلیف ہونا. وہ غضب کا لرزہ بخار آیا کہ گریا گریا ٹوٹ گئی۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱ : ۹).

گَریار (فت گ ، کسر ر) امذ.
(کاشت کاری) وہ بیل جو کام کرتا کرتا بیٹھ جائے (جامع اللغات). [س : گلہ + اک गलह + इक].

گِریاں (کسر گ ، سک ر) صف.
روتا ہوا ، نالاں ، غم زدہ ، ملول ، افسردہ خاطر ؛ گریہ کناں ، اشک بار ، آنسو بہانے والا.

ہمارا طور یکساں نیں کبھیں خنداں کبھیں گریاں
کبھیں دل گیا کریں سیخاں کبھیں جیو کیا کریں بریاں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۳).

آج تجھ غم سوں ہے ولی گریاں
دیکھ جل بور کا تماشا ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۷).

لقمان بھی حیراں رہا ، یاں بوعلی گریاں رہا
درد دل بیمار تھا ، اٹوک تھا یا بسیار تھا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۷).

تسبیحِ عیش سے ہوں نزع میں گریاں یعنی
ہے یہ رونا کہ دہن گور کا خنداں ہو گا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰).

رونے والا کوئی ہوتا تو کچھ آنسو بُجھتے
ابر ہی آ کے مری خاک پہ گریاں ہوتا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۳).

میرے لب پر قصۂ نیرنگیِ دوراں نہیں
دل مرا حیراں نہیں خنداں نہیں گریاں نہیں
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۵۴). عوام کے ہجوم میری زندگی کے ہر موڑ پر کبھی خنداں کبھی گریاں نظر آئیں گے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۵۵). [ف : گریستن ـ رونا کا حالیۂ ناتمام].

گِریانی (کسر گ ، سک ر) امث.
رونا ، گریاں ہونا ، گریہ.

مسند گوہریں کا دھیان آیا   پوچھتے کیا ہو وجہِ گریانی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷۶).

اے خدا تا قیام ہست‌وعدم   تا زمان نشاط و گریانی
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۵۵). [گریاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِریب (کسر گ ، ی مع) امذ.
ایک پرندہ جو پانی میں ڈبکی لگاتا ہے ، اس کے پر آرائش کے لیے استعمال ہوتے ہیں ، گردن لمبی ہوتی ہے ، دم نہ ہونے کے برابر. ٹینامو ، گریب اور لون سب پانی کے پرندے ہیں ، قادوس ، سطح آب اور پطریل ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں لیکن سب کی چونچ نلکی کی طرح ہوتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۷). [انگ : Grebe].

گِریبان (کسر گ ، ی مع نیز مج) امذ.
لباس یا کُرتے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے اور چھاتی کے وسط میں ہوتا ہے (اکثر تکمے دار).

پکڑیا گریباں شیشہ کا کتوال تھے نا ڈر کے میں
بھو دیس کوں سنپڑیا ہے اب نا چھوڑوں داماں عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶).

گل ہر سحر کرے ہے گریباں کو چاک چاک
اے عندلیب تیرا کلیجہ نہ پھٹ گیا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۷). آٹھ گز دونوں طرف کا کُرتہ کا الھائیس گز بہ ایک جگہ کر لو ، کرن چار گز ، (بھاوج سے) گریبان کا بتاؤ بی۔ (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۹). اور چاہیے کہ وہ اپنے ڈوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۱۵). ان لوگوں پر حیران ہوتا ہوں جو پھولوں کے کٹے ہوئے سر اپنے گریبانوں میں سجاتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۹۹). [ف : گری ـ گردن + بان ـ محافظ (رک)].

---پُرزے کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
گریبان پھاڑنا ، گریبان چاک چاک کرنا (جامع اللغات).

---پُرزے ہونا ف مر ؛ محاورہ.
گریبان چاک چاک ہونا (نوراللغات).

---پکڑ کے لانا محاورہ.
بزور لانا ، زبردستی سے پکڑ کر لانا ، گریبان میں ہاتھ ڈال کر

کشاں کشاں لانا ، (قرض وصول کرنے یا کسی شدید کوتاہی یا بدسہری کا گلا کرنے اور تلافی چاہنے کے لیے).

لانی اجل پکڑ کے گریباں سوئے عراق
بولو زباں سے کچھ کہ نہ رہ جائے اشتیاق

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۴).

---پکڑنا ف مر ؛ محاورہ.
گریبان میں ہاتھ ڈالنا ؛ سخت تقاضا کرنا. قرض خواہ قرض دار ہوگیا ، تیرا گریبان پکڑتے الٹا میرا گریبان پکڑا گیا. (۱۸۶۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۳۱). تم میرے سب سے بڑے دشمن ہو ، اپنے وجود کی تلاش والے نے آگے بڑھ کر اس کا گریبان پکڑ لیا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۵).

---پھاڑنا ف مر ؛ محاورہ.
گریبان چاک کرنا ، گریبان ٹکڑے ٹکڑے کرنا ؛ وحشت سے کپڑے پھاڑنا ، دیوانہ ہونا.

جو ٹکڑے کیتی شب پرند سیاہ
گریباں مشکیں کوں پھاڑیا ہی ماہ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۷).

جنوں سیں دل کا اب کیا حال ہونا ہے بہار آئی
کلی اس فکر میں جا کر گریباں اپنا پھاڑ آئی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۰).

پھر بہار آئی نکلیے گھر سے دامن جھاڑ کر
سوے صحرا اے جنوں چلیے گریباں پھاڑ کر

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۶۴). آپ گریبان پھاڑ کر گھر سے نکل جاتے. (۱۹۷۹ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۱۵۱).

---پَھٹنا ف مر ؛ محاورہ.
گریبان چاک ہونا ، گریبان ٹکڑے ہونا (شدتِ غم یا عالمِ وحشت میں).

پھٹ گئے لاکھ گریبان مری حالت پر
صبح کا ہجر کی شب چاک گریباں نہ ہوا

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

اے صبا صبحِ قیامت کا گریبان پھٹا
درِ جاناں کا ہوا سے بھی جو پردا الٹا

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۱۹).

---تار تار کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : گریبان پھاڑنا (عالم وحشت میں).

قیامت ہر ایوان میں تھی آشکار
گریبان و مقنع کئے تار تار

(۱۷۹۵ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴). جہاں اوہام و روایات کی بناء پر انسانیت کے گریبان کو تار تار کر دیا گیا ہو . . . وہاں زندگی اور قومیت پیدا ہو تو کیوں کر؟ (۱۹۳۷ ، اشارات ، جوش ، ۹۴).

---تار تار ہونا محاورہ.
گریبان ٹکڑے ٹکڑے ہونا.

آہ دستِ جنوں سے اے ناصح
ہے گریباں تار تار افسوس

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۷۹).

---ٹُکڑے کَرنا محاورہ.
گریبان کے پرزے پرزے کر دینا ، جنون کی وجہ سے گریبان کی دھجیاں اُڑا دینا.

وحشت میں یادِ حبیب دلا کر دیے ہیں رنج
ٹکڑے کروں گا آج گریبان ہلال کا

(۱۸۴۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۴۲).

---چاک صف.
جس کا گریبان پھٹا ہوا ہو ، گریبان پھاڑے ہوئے ؛ (مجازاً) دیوانہ ، سودائی.

ہر ایک لالۂ صحرا ہے تیرا داغ بدل
ہر ایک گل ہے چمن میں ترا گریباں چاک

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۶).

گر پڑیں گلدستے مسجد کے ترا منہ دیکھ کر
عشقِ ابرو میں گریباں چاک ہر محراب ہو

(۱۸۸۴ ، انس ، د(ق) ، ۵۰). اس طرح گریبان چاک چھوٹے ہوئے ریاض کا چلنا ایسی انوکھی مستانی ادا تھی کہ جس کی مثال ان کے مرتے دم تک ... نظر نہیں آئی. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۱۲). [گریباں + چاک (رک)].

---چاک چاک کَرنا محاورہ.
گریبان ٹکڑے ٹکڑے کرنا ، گریبان تار تار کرنا.

کیوں کر نہ چاک چاک گریباں دل کروں
دیکھوں ہوں تیری زلف کو میں دست شانے میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۱).

---چاک کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : گریبان پھاڑنا.

ساری راتاں نے پات جوں خاک پر
گریباں سٹی صبح کا چاک کر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۸).

سو کہ اپنے کو انجھوں سیں دھونے لگا
گریبان کر چاک رونے لگا

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۲۱). ان دونوں نے اپنے گریبان چاک کر ڈالے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۴). شدتِ شوق سے گریبان چاک کیا غم کھایا خونِ جگر پیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۰). کسی کے سوگ میں بال اور منہ نہ نوچینگی ، نہ گریبان چاک کرینگی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۵۸). اس نے وہ شعر پھر پڑھا ، آپ نے گریبان چاک کر ڈالا ، فرمایا : اے فلانے یہ شعر پھر (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۴).

---چاک ہونا ف مر ؛ محاورہ.
رک : گریبان پھٹنا.

دل کو زیبا ہے غمِ شامِ شباب اے زیبا
کیوں نہ ہو مثلِ سحر چاک گریباں اپنا

(۱۸۹۴ ، مرقع زیبا ، ۲۷).

دامن بھی تار تار ، گریباں بھی ہیں چاک
کہنے کو یوں بہار کے احسان ہیں بہت
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۲۱).

---دَری (---فت د) امث.
گریباں پھاڑنا.
فرصت نہ جس کو اپنی گریباں دری سے ہو
پھر ہاتھ اوس کا طوقِ کمر کس طرح ہو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۲). [گریباں + ف : در ، دریدن ـ پھاڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرِیدَہ (---فت د ، ی مع ، فت د) صف.
گریباں پھاڑے ہوئے ، گریباں چاک.
نے داد خواہ ہوں نہ گریباں دریدہ ہوں
خستہ جگر ہوں ، چاشنیٔ غم چشیدہ ہوں
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۲).
جو بحرِ عشق میں ہے وہ آفت رسیدہ ہے
گرداب مثلِ موج گریباں دریدہ ہے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۴).
غنچوں کی طرح باغ میں ہم داغ دیدہ ہیں
پھولوں کی مثل کب سے گریباں دریدہ ہیں
(۱۹۲۷ ، شادؔ عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۰). [گریباں + ف : دَرِیدَہ ، دریدَن ـ پھاڑنا کا حالیۂ تمام].

---کا ہِلال امذ.
گریبان کا بالائی حصہ جو ہلال کی شکل کا ہوتا ہے ، کنٹھا ، گلا ، گریبان کی بالائی پٹی جو گردن کے گرد ہوتی ہے.
رواں رکھتا ہے خوں آنکھوں سے ہجر اک سپہر تاباں کا
شفق آلودہ رہتا ہے ہلال اپنے گریباں کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۳).

---کوہ کس اضا(---و مج) امذ.
وہ جگہ جو پہاڑ کے درمیان ہو ، پہاڑ کا عمودی شگاف. غرض سرا بالا (چڑھائی) ، سرا نشیب (اُترائی) ... گریبانِ کوہ (پہاڑ میں شگاف ہو) ... ان الفاظ کے معنی وہاں جا کر کُھل سکتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۷). [گریباں + کوہ (رک)].

---کھینچنا محاورہ.
بیگار ، بے دلی کا کام ، جبراً کوئی کام لینے کے لیے گریبان سے پکڑ کر لے جانا ، حاکم کے پاس پیش کرنے یا زبردستی کوئی کام کرنے کے لیے کھینچنا.
کچھ نہیں معلوم ہوتا ہم کو جرمِ مصحفی
لے چلے ہیں یار کیوں اس کا گریباں کھینچ کر
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۹۷).

---گیر (---ی مع) صف.
۱. گریبان پکڑنے والا ؛ روکنے والا ، مزاحم ؛ (مجازاً) شکوہ کرنے والا ؛ فریاد کرنے والا.
جامۂ فانوس کیوں ہوئے آسماں
تکمۂ دل ہے گریباں گیر آہ
(۱۸۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۵).
مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریباں گیر
مرے لہو کو تو دامن سے دھو ہوا سو ہوا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶).
ہنوز عشق جواں ہے اگرچہ میں ہوں پیر
اک آفتاب ہے مثلِ سحر گریباں گیر
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۱۱) . وسوسۂ سخن گریباں گیر تھا . (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۵). **۲. مدعی ، دعویدار ؛ الزام لگانے والا.**
جان من تیرا گریباں گیر ہو سکتا ہے کون
عاشقوں کے خوں میں تو دامن کے بھرنے سے نہ ڈر
(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د ، ۱۶۶).
کسی کا ہوں گریباں گیر کر اب کے ترے در پر
تو پھر صاف اے پری رو جانیوں تو مجھ کو دیوانا
(۱۸۰۹ ، جرأت ک ۱۷۴ : ۶). مجھ کو کہیں "افتراء کے الزام میں نہ دھر لیں ، اور گریباں گیر ہو جائیں. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خاں ، ۳۷). [گریبان + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---میں بِچاڑنا محاورہ (قدیم).
نادم ہونا ، خجل ہونا. عورت جو مرد پر نظر کرے تو جیوں مارتے اپے ایکس سوں نا اچھ ، دساسوں ہنستے کھیلتے یہاں اپنے گریباں میں کچھ نہیں بچارتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۴).

---میں جھانک کَر دیکْھنا/جھانْکنا محاورہ ؛
اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ؛ شرم سے گردن نیچی کرلینا. اس نے میز کے کنارے کو انگلیوں سے ہتھیلیوں میں نچوڑتے ہوئے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھا. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۳۷).

---میں سَر جھکانا محاورہ.
اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ؛ شرمندہ ہونا.
تنگ والوں کو ترے جامہ دروں کے آگے
سر جھکائے ہوئے دیکھا ہے گریبانوں میں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---میں سَر ڈال کَر دیکْھنا محاورہ.
۱. اپنی حالت پر سر جھکا کر غور کرنا (دوسروں پر اعتراض کی بجائے).
دیکھ لے اپنے گریباں میں بھی ٹک سر ڈال کر
مجھ سے کیا پوچھے ہے اے جوشش ٹھکانا عشق کا
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۴). **۲. اپنے قصور اور عیب کا اعتراف کرنا ، شرم و خجالت سے گردن جھکا لینا.** اپنے گریبان میں سر ڈال کر دیکھیے اور شرمندہ ہو. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۲۲).

---میں سَر ڈالنا محاورہ.
۱. سر جھکا کر غور کرنا. بادشاہ بھی اس ماجرے کو سن کر ایک ساعت گریبان تفکر میں سر ڈالے رہا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۰). **۲. شرم سے گردن نیچی کرلینا ، اپنے قصور اور عیب کا اعتراف کرنا.**

ہمارے نزدیک تو اس موقع پر مسلمانوں کو گریبان میں سر ڈالنا چاہیے نہ کہ بےحیائی سے سر اٹھا کے انگریزوں کو الزام دیں (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۸۸).

---میں مُنّھ چُھپانا محاورہ.
شرمندہ ہونا، آنکھیں نیچی کرنا ؛ بچے ڈرکر یا شرمندگی سے ماں کے گریبان میں منھ چھپاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں مُنّھ ڈال کَرْ دیکْھنا محاورہ.
۱. **اپنا محاسبہ کرنا ؛ اپنا جائزہ لینا.**

جب اپنے گریباں میں منہ ڈال کے دیکھا
دل سے نہ زیادہ کوئی دشمن نظر آیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۹). ہم جو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتے ہیں تو اپنی عقل کو مبداً و معاد کی حقیقت کے ساتھ وہ نسبت پاتے ہیں جو آنکھوں والے کو ایک اندھیری کوٹھڑی کے ساتھ ہوتی ہے. (۱۸۷۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۶). ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں گے تو یقیناً ہماری گردنیں شرم سے جھک جائیں گی. (۱۹۷۸ ، پاکستان کے تہذیبی مسائل ، ۵۸).
۲. **اپنے کئے پر شرمندہ ہونا ، اپنی حرکتوں پر خجل ہونا ، اپنے قصور کا معترف ہونا.**

نہیں رکھتے نام اور کو وہ جو اپنے
گریباں میں منھ ڈال کر دیکھتے ہیں

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۶۳).

گریباں میں منھ ڈال کر خود تو دیکھیں
بُرائی پہ میری نظر کرنے والے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۸۹). تو بھی سیتی ، سیتا ناکارہ ! نکما کہتی ہے ، ذرا گریبان میں منھ ڈال کر دیکھ . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۶).

---میں مُنّھ ڈالْنا محاورہ ؛ ← اپنے گریبان الخ.
اپنے قصور پر شرمندہ ہونا ، اپنے عیب کا معشرف ہونا ، شرم و خجالت سے گردن نیچی کر لینا. زبان طعنے کی نہ کھولے اور اپنے گریبان میں منہ ڈالے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۶). پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنی مسیحی اقوام یا گورنمنٹوں کی کیفیت تو دیکھ لی ہوتی . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت (حاشیہ) ، ۱۶۹). اپنے گریبانوں میں منھ ڈالنا چاہیئے کہ جو سب سے قریب ہے. (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۲۹).

---میں ہاتھ پَڑْنا محاورہ.
کسی کا گریبان پکڑا جانا.

بڑھ کے پڑتا کبھی اُس کے بھی گریباں میں ہاتھ
تو ہی اے دستِ جنوں قوتِ بازو ہوتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱ : ۱۹).

---میں ہاتھ ڈالْنا محاورہ.
کسی کا گریبان پکڑنا ؛ تقاضا کرنا ؛ گرفت کرنا. جوہری نے جو اُن نگوں کو جھوٹا دیکھا غل مچایا اور گریبان میں ہاتھ ڈالا . (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۹۵). آپ حق وگھتے ہیں کہ میدان حشر میں جب ایک حاکم حقیقی تخت عدالت پر ہوگا میرے گریبان میں ہاتھ ڈالیں اور اپنی بچی کے خون کا دعویٰ مجھ سے کریں. (۱۹۲۲ ، وداعِ خاتون ، ۱۶).

---نِکَلْنا محاورہ.
گریبان پھٹنا ، اُدھڑ جانا.

نہ چڑھنے دو جوبن کو سینہ پہ تم
خبر لو گریباں نکل جائے گا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۴۳).

گِریبانی (کس گ ، ی مع نیز مجُ) امث.
لباس کی ایسی تراش کہ اُسے زیب و زینت کے لیے قبا وغیرہ کے اوپر پہنا جا سکے.

پیراہنِ کعبہ نے اس سے یہ شرف پایا
دیوارِ حرم کیونکر کرتی نہ گریبانی

(۱۹۱۲ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۸). اف : کرنا ، ہونا. [ف].

گِریپ (کس مج گ ، ی مج) امذ (شاذ).
انگور. گریپ (Grape) تنہا غیر مستعمل ہے ، لیکن اس کی ایک ترکیب گریپ شاٹ چھرّوں کے لئے بات چیت میں آتی ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۴۲). [انگ : Grape].

---شاٹ امذ.
چھرّے کی ایک قسم ، انگوری چھرّا ، چھوٹے چھرے جو انگور کے دانوں کے برابر بلکہ اُن سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں . گریپ (Grape) تنہا غیر مستعمل ہے لیکن اس کی ایک ترکیب گریپ شاٹ چھرّوں کے لئے بات چیت میں آتی ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۴۲). [انگ : Grape Shot].

---فُرُوٹ (---ضم مج ف ، و مع) امذ.
ایک زرد رنگ کا بڑا اور گول پھل جس میں ترشی ہوتی ہے ، چکوترا. سنگترہ ، موسمی ، مالٹا ، گریپ فروٹ وغیرہ پر ان جراثیم کی یہ بیماری کافی عام ہے. (۱۹۶۹ ، امراض خرد حیاتیات ، ۶۲۵) . یہ باغ مالٹے ، سنگترے اور گریپ فروٹ کے پودوں سے پٹا پڑا تھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۶۸). [انگ : Grape Fruit].

گِریٹ (کس مج گ ، ی مج) صف.
بڑا ، عظیم. اسی سبب سے یُورپ کے بعض مصنفوں نے اُسکو گریٹ مورلسٹ کہا ہے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۲۹) . بڑے خوش نصیب ہو یار جو ایسی بیوی پائی ہے ، بڑی گریٹ عورت ہے تمہاری بیوی. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۸). [انگ : Great].

گِریٹِنگ (کس مج گ ، ی مج ، کس ٹ ، غنہ) امذ.
۱. **آہنی جنگلہ ، جالی ، تاروں یا سلاخوں کی بنی ہوئی چالی .** باٹم پر ایک گریٹنگ ہوتا ہے جس میں سے پانی ھن سن کے ایک اسٹیم ٹراپ میں نکالا جاتا ہے جو کہ پانی کو خود بخود نکالتا رہتا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیئرز ، ۲ : ۳۸۳) .
۲. **(طبیعیات) متوازی تار یا شیشے وغیرہ کی سطح کے متوازی خطوط جو روشنی وغیرہ کو تحلیل کر کے طیف (Spectra).**

پیدا کرتے ہیں. گریٹنگ کے ذریعے پیمائشوں میں اعلٰی درجے کی اکوریسی کا حصول رولینڈ کو حاصل ہوا. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۳۵). [انگ : Grating].

گِرَیجُوائٹ / گِرَیجُویٹ (کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، سک ی / کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مج) امذ.
ماسٹر ڈگری سے نیچے کا سندیافتہ جیسے: بی اے ، بی کام ، بی ایس سی ، بی-ایڈ وغیرہ. آج بڑے سے بڑے گریجوایٹ بھی ان سے لگا نہیں کھا سکتے. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۷۸). بس ایک گرہستن بن کر رہ گئیں ، کون کہہ سکتا ہے کہ تم گریجویٹ ہو. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۵۵). [انگ: Graduate].

گِرَیجُوائٹی / گِرَیجُوِیٹی (کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، سک ی/ کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مع) امث.
خصوصاً وہ رقم جو مدتِ ملازمت کے خاتمہ پر مقررہ قواعد کے مطابق یکمشت دی جاتی ہے ، بخشش ، عطیہ ، انعام. اسی طرح واجب الادا گریجوایٹی اور کوئی ایسی رقم یا رقوم مع سود یا بلا سود کسی اضافہ کے ساتھ جو کسی شخص کی تنخواہ سے اس کی ملازمت کے دوران پراویڈنٹ فنڈ کے لئے وضع کی گئی اور جو اسے ملازمت سے سبکدوش ہونے پر لوٹائی جائے گی. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ، ۱۸۸). کیونکہ پھر وہ جلد ہی عربی اسکول سے گریجویٹی (Gratuity) لے کر پانی پت چلے گئے. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۱۴). [انگ Gratuity].

گِرَیجُویشَن (کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مج ، فت ش) امذ.
فارغ التحصیل ہونا ، گریجویٹ ہونا ، سند حاصل کرنا (عموماً بچلر کی). شیخ سکول سے گریجویشن کرنا ، کوئی آسان کام نہیں تھا. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۲۱). [انگ: Graduation].

گِرَیجُوئٹی / گِرَیجُوِیٹی (کس مج گ ، ی لین ، و مع ، کس ء / کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مع) امث.
رک : گریجوایٹی / گریجویٹی. کھاد فیکٹری کے ملازمین کو گریجوئٹی ادا کی جائے. (۱۹۶۷ ، مشرق ، کراچی ، اپریل ، ۳). جی پی فنڈ اور گریجویٹی بھی مل گئی ہے. (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۳۰۱). [انگ: Gratuity].

گُریخْت (ضم گ ، ی مج ، سک خ) امث.
بھاگنا ، فرار. ابراہیم لودھی کو مار کر تمام سلطنت کو زیر و زبر کر ڈالا ... شکست اور گریخت میں بہت سے امرائے سلطنت و اشخاص مملکت بھاگ کے سلطان نصرت شاہ کے پاس بنگالہ میں آئے. (۱۸۹۱ ، حقیقت مسلمانانِ بنگالہ ، ۵۵). [ف : گریختن - بھاگنا کا ماضی بطور حاصل مصدر].

گُریخْتَگی (ضم گ ، ی مج ، سک خ ، فت ت) امث.
گریز ، فرار/کنارہ کشی ، احتراز. میں نے اپنی قوم کو خفیہ اور اعلانیہ یا عالمِ غیب اور شہادت دونوں کی دعوت کی لیکن میری دعوت ان کی نفرت اور گریختگی ہی کو بڑھاتی. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۴). [رک : گریختہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُریخْتَہ (ضم گ ، ی مج ، سک خ ، فت ت) صف.
بھاگا ہوا ، مفرور. یہ دو نقش اسپ گریختہ ... کے واسطے تیر بہدف ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۶۰). [ف : گُریختن - بھاگنا سے حالیۂ تمام].

گِرِیڈ (کس گ ، ی مع) امث.
حرص ، طمع ، لالچ. توبہ اتنی گریڈ (Greed) ہے اتنی گریڈ ہے کہ کیا بتاؤں میاں پر دل کا دورہ پڑا ہوا ہے ... ساریوں پر ساریاں خرید رہی ہیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۸۰). [انگ: Greed].

گِرِیڈ (کس گ ، ی مج) امذ.
درجہ ، مرتبہ ، تنخواہ یا امتحان میں کامیابی وغیرہ کی درجہ بندی. سید ہاشمی صاحب کی ملازمت پوری پچیس سال کی تصور کرکے انہیں موجودہ گریڈ کا پورا وظیفہ فرما دیں. (۱۹۳۸ ، مکتوبات عبدالحق ، ۱۹۳). سر دست ہم نے آپ کو ورک مینوں کے گریڈ میں رکھا ہے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۷۵). [انگ: Grade].

گِرِیڈیشَن (کس گ ، ی مج ، ی مج ، فت ش) امث.
مدارج یا مراتب کے لحاظ سے ترتیب ، درجہ بندی. جناب نارنگ اپنی تقریر میں افسانہ نگاروں کی درجہ بندی کر رہے تھے تو اس بات پر ساجدہ زیدی ... ناراض ہوگئیں اور کھڑے ہو کر اونچی آواز میں کہنے لگیں نارنگ صاحب آپ تنقید نہیں کر رہے آپ صرف گریڈیشن کر رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۴). [انگ: Graduation].

گَرِیر (فت گ ، ی مج) امذ ؛ م ف.
چکر ، گردا ؛ گرد ، اردگرد ، جیسے: جہاز کے گریر دوڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گِرد (بحذف د) + یر ، لاحقۂ صفت و تمیز].

گری رام رنگوہ سے اور گھر میں بُھونی بھانْگ نہیں کہاوت.
مُفلسی میں امیرانہ وضع کے موقع پر کہتے ہیں. تانگے کا کرایہ بدقت دیا اور فیس کے لیے جھوٹے وعدے کرنا پڑے. گری رام رنگوہ سے گھر میں بھونی بھانگ نہیں. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۸۱).

گِرِیز (کس گ ، ی مع) امث ؛ گریس.
کل پرزوں کو چکنا کرنے کا گاڑھا تیل ملا ہوا ایک مادّہ ، چربی ، چکنائی. ان پر کسی قسم کی چکنائی یعنی گریز لگا دینی چاہئے (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکار ، ۵۷). ابھی تک ہاتھوں سے بجلی کے جلتے ہوئے تار کی مہک اور موبل آئل اور گریز کی بو نہیں گئی تھی. (۱۹۷۳ ، زنگ روتے ہیں ، ۱۸۶). [انگ: Grease].

گُرِیز (ضم گ ، ی مج) امث.
۱. بھاگنا ، فرار.

گھوڑے کی عنس کوں پھرایا او تیز
چلیا تازی کوں لے کر راہ گریز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۱).

تمہارے عارض و کاکل سیں نہیں ہے راہِ گریز
ہوئی ہے متفق اب فوجِ زنگ و لشکرِ روم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۸). انسان کو یہاں آنے سے پرہیز

لازم ہے موت کا خوف کرو یہاں سے گریز لازم ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰). اجتماعی زندگی کے جہنم زار سے نکل کر ایک فردوس خیال میں پہنچنے کے لیے دو حالتیں ضروری ہیں یا حقیقتوں کے شعور کا فقدان یا حقیقتوں سے بالقصد گریز. (۱۹۵۹ ، لبض دوراں ، ۱۵). ۲. **علیحدگی ، اجتناب ، پرہیز ، دوری.** سبھوں سے خلطہ گریز ہم سے یہی تو ہے بات اپنے ڈھب کی ستم جو مخصوص ایک پر ہو سمجھ کہ ہے وہ ستم نوازش (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ٦٦).

کب تک اے شیخ حسینوں سے گریز
یہی حوروں کی بھی صورت ہو گی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۳). اگر ان کا یہ دعوے ہو تو میرے لیے بھی گریز اور عذر کی کوئی صورت ہے یا نہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۹٦). انہوں نے وہاں بھی جلوس میں آنے سے گریز کیا تھا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۹۵). ۳. (شاعری) **قصیدے میں تمہید کے بعد اصل مضمون کی طرف متوجہ ہونا ، تشبیب کے بعد مدح کی طرف آنا.** قصیدہ کی ابتدا میں کچھ شعر ... لکھ کر مطلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مدح یا ہجو جو منظور ہو لکھا چاہتے ہیں تو اوس کو گریز اور حسنِ تخلص کہتے ہیں. (۱۸٦۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۵). اکثر قصائد میں دیکھا ہوگا پہلے کسی قسم کی تشبیب کا بیان کیا اس کے بعد اس سے گریز ممدوح کی جانب کلام کا رخ پھیرا (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۳۱). ایسی تشبیبیں اسی صورت میں کامیاب ہوتی ہیں جب گریز ایسی بے ساختہ ہو اور تشبیب اور مدح کو باہم اس طرح مربوط کر دے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳٦). [ف : گریختن (رک) کا امر بطور حاصلِ مصدر].

ـــــ پا صف ؛ م ف.

۱. **بھاگنے کے لیے تیار ، گریزاں ؛ فرار پر آمادہ.**

تاقیامت گریزپا نہ اچھے
تجھ محبت کی آک سوں سیماب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۱).

گریزپا نہیں طفلانِ سنگ زن سے قیس
کہ بے سلاسل دیوانہ پیشتر رگ سنگ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۱). وہ فیل گریزپا اسی طرف آیا کہ جہاں شاہزادہ مشتری ستارہ طلعت باستقلال تمام مقیم تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۳۰).

مجھ سے گریزپا ہے تو ہر راستہ بدل
میں سنگِ راہ ہوں تو سبھی راستوں میں ہوں

(۱۹۷۴ ، نایافت ، ۲۳). ۲. (مجازاً) **ناپائیدار ، بے ثبات ، کمزور.**

دل میں صبر گریزپا میرا
دیکھیے اب تلک رہا تو ہے

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۲۷).

کبھی شکایتِ رنجِ گراں نشیں کیجیے
کبھی حکایتِ صبرِ گریزپا کہیے

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۴۸). ایک صاحب کچھ بھرے بیٹھے تھے کہنے لگے حاجی صاحب بعض قافیے بڑے گریزپا ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۷۹). وقت ہر حقیقت کو نیست و نابود کر دیتا ہے وقت گریزپا ہے اور یہی اس کی اصل حقیقت ہے. (۱۹۸٦ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۸). ۳. **وہ لونڈی یا غلام جو اکثر گھر سے بھاگ جایا کرے.**

مجھے پہنچا دو میرے صاحب تک   کہ غلامِ گریزپا ہوں میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷۹). اپنی ذاتی بدسرشتی سے بے حکم گریزپا گنہگار غلاموں کی طرح بھاگ گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ۸ : ۱۵۰). [گریز + پا (رک)].

ـــــ پائی امث.

فرار ؛ (مجازاً) ناموافقت. محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامان غلام اپنی گریزپائی کے باوجود اسی عہد پر قائم ہیں. (۱۹۲۴ ، پیغام حیات ، ۲). عام مسلمانوں میں یہ مخالفت اور گریزپائی قدیم روایات سے اپنی وابستگی ... جذبات کے باعث تھی (۱۹۸٦ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۳۱۵). [گریزپا + ی لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَرْنا ف ل ؛ محاورہ.

بھاگنا ، اجتناب کرنا ، احتراز کرنا. جب شیر یا بھیڑیا اور درندے کا خوف اوس کو ہوتا ہے تو مشک کی بو کا بقہ اسی طرح سے چھوڑتا ہوا گریز کرتا ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱). وہ جب مناظرہ سے گریز کرنا چاہتا تھا تو کہتا تھا کہ عیسائی تو کہتے ہیں کہ خدا کی اولاد ہے اور محمد جادوگر تھے. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۳۱). مورخ جتنا غیرجانبدار ہو گا وہ سونے ظن اور قیاس سے اتنا ہی گریز کرے گا. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۵۸).

ـــــ گاہ امث.

جائے فرار ؛ پناہ گاہ. خود سروں اور گردن کشوں کی گریزگہ تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۸). فرار سے «فرارگہ» اگر بنایا بھی جائے تو «گریزگہ» کے برابر مسلم و مستند نہ ہوگا. (۱۹٦۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۵۸). [گریز + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

گُریزاگُریز (ضم گ ، ی مج ، ضم گ ، ی مج) م ف.

بھگدڑ ، افراتفری ، انتشار.

لاکھوں میں تھی نہ ایک کو طاقت ستیز کی
تھی چار سمت دھوم گریزا گریز کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۷). تلواریں ٹوٹ رہیں ، زخم پڑ رہے ، ہریز ، ہریز ہے اور گریزا گریز قیامت ہے تماشہ ہے ، (۱۹۳۴ ، نواب نصیر حسین خیال ، داستانِ عجم ، ۱۳۲). [گریز (رک) + ا ، (حرفِ اتصال) + گریز (رک)].

گُریزاں (ضم گ ، ی مج) صف.

۱. **بھاگنے پر آمادہ ، بھاگتا ہوا.**

مطالع چن کے اوٹھاناتی سار
ہربراں کی جاگے گریزاں کی ٹھار

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۲). یکبار گریزاں و لرزاں افتاں و خیزاں ہاتھ اور پاؤں پھولے ہوئے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۲۹).

ایک اک کر کے پلٹ آئے گریزاں لمحے
ایک اک کر کے ہوئے سارے ستارے روشن
(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۱۵۱). ۲. **متنفر ، مجتنب ، محترز**.
نکل کے ابر سے کہتی ہے برق خندہ زناں
کہ خوبرو ہیں گریزاں سیاہ کاروں سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۳).
مجھ میں اس میں ربط ہے گویا برنگ بو و گل
وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷). اس موضوع کو زیر بحث لانے سے گریزاں رہا ہے. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۷۷). [ف : گریختن ـ بھاگنا کا حلیۂ ناتمام].

ـــ ہونا ف ل.
۱. **بھاگنا ، فرار ہونا**.
ڈھلے دن کے زور دیول قدیم
گریزاں ہوئے دیو کہنے عظیم
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۴).
غشمشم جو تھا پہلوان سیاہ
گریزاں ہوا چھوڑ او رزم گاہ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۶۰).
عالم کی دوستی سوں ہے نفرت ولی کتیں
ہر آشنا کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷).
شکست اس نے کھائی بہ ہنگام جنگ
گریزاں ہوا شاہ جم بیدرنگ
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۲۵).
ہوش میخواروں کا بھی شاید کوئی سیماب تھا
آتش تر سے جو اے ساقی گریزاں ہو گیا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۷).
خود کشی ہی راس آئی دیکھ بدنصیبوں کو
خود سے بھی گریزاں ہیں بھاگ کر زمانے سے
(۱۹۴۹ ، غزل ، ۵۰).
زندگی ہم سے یوں گریزاں ہے
ہم کسی کے لئے ہوں سم جیسے
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۶۵). ۲. **متنفر ہونا ، اجتناب کرنا**. لوگ کشت و خون سے گریزاں ہو کر بھائی چارے کے ساتھ ... زندگی بسر کر رہے تھے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۱۳۹).

گُریزانی (ضم گ ، ی مج) امث.
اجتناب ، احتراز ، گریز.
خدا نے جن کو دی ہیں کنجیاں دولت کی عزت کی
انہیں اب تک ہے ان سے اجنبیت اور گریزانی
(۱۹۰۰ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۷). [گریزاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُریزَنْدَہ (ضم گ ، ی مج ، فت نیز کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
بھاگنے والا ، فرار ہونے والا ؛ (کنایۃً) **سیماب صفت**.
شیطاں کے طرح غیر گریزندہ سن کے ہو
نالوں میں میرے طور ہے تیر شہاب کا
(۱۸۵۹ ، دفتر بےمثال ، ۱۷). شیر دلوں کی نسبت جو پیکار کی تلاش میں رہتے ہیں گریزندہ زیادہ زخمی ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۹). [ف : گریختن ـ بھاگنا سے اسم فاعل].

گُریزی (ضم گ ، ی مج) صف.
گریز (رک) سے منسوب یا متعلق ، اجتنابی ، انحراف. اس وقفہ کو جس کے دوران میں قلب منقبض نہیں ہو سکتا «گریزی وقفہ» (Refractory Period) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱۴). [گریز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گِریزِنگ (کس گ ، ی مع ، کس ز ، غنہ) امث؛ سہ گریسنگ.
مشین اور پرزے وغیرہ پر چکنائی یا تیل لگانے کا عمل ، گریس لگانے کا عمل. گریزنگ ، آئیلنگ بعد میں ہو گی ، آئیے دیکھیے وہ چائے آگئی ، پہلے چائے ہی لیجیے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۲۴). [انگ : Greasing].

گِریس (کس گ ، ی مع) امث ؛ سہ گریز.
مشین میں ڈالنے کا روغن ، چربی ، چکنائی ، کل پرزوں کو چکنا کرنے کا گاڑھا تیل ملا ہوا مادہ. پہیوں میں گریس روغن وغیرہ ہمیشہ وقت پر ڈالنا چاہیے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، معاشرت ، ۱۹۷). تمہارے خالو کا پروگرام البتہ تبدیل نہیں ہوا ہے انہوں نے پنکھوں میں کونسی گریس ڈالی ہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۵۸). [انگ : Grease].

گِریس (کس گ ، ی مج) امث.
کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائے شکر ، دعائے طعام. جان نے ... ابتدائے طعام سے پہلے گریس (Grace) پڑھی جیسے انگریزی الحمدللہ کہہ لیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۷۹). [انگ : Grace].

گِریسْت (کس گ ، ی مع ، سک س) امث.
رونا ، گریہ.
تیرے بس میں ہے خلق کی موت و زیست
تیرے حکم میں ہے خوشی و گریست
(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (شرف آغا حجو) (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ، جون ، ۱۹۷۳ : ۱۷)). [ف : گریستن ـ رونا کا ماضی بطور حاصل مصدر].

گِریس فُل (کس مج گ ، ی مج ، سک س ، ضم ف) صف.
حسین و رعنا ، خوش وضع ، خوش ادا ، سجیلا/سجیلی. آپ حقیقی معنوں میں ایک گریس فل لیڈی ہیں. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۸). [انگ : Graceful].

گِریشَم (سک مج گ ، ی مع ، فت ش) امث.
موسم گرما ، جیٹھ اساڑھ کے دن ، تابستان ، ہندی چھے رُتوں

میں سے **دوسری رُت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[س : گریشم ग्रीष्म].

گِرَیفائِیٹ (کس مج گ ، ی لین ، ی مع) امذ.
پنسل کا سیسہ ، کالا سیسہ. ان کے علاوہ اور بھی بہت سی اشیاء ہیں جو قلیل مقداروں میں آتشی اینٹ کے بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جیسے باکسائیٹ ، ذرکونیا ، گریفائیٹ ، کرومائیٹ وغیرہ. (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۱). اس سیل میں اینوڈ ... گریفائیٹ کی سلاخوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۰). [انگ : Graphite].

گِرِیک (کس گ ، ی مع).(الف) صف.
یونان کا رہنے والا (نوراللغات) .(ب) امث . **یونانی زبان.** اگر آج انگریزی زبان میں تمام علوم و فنون نہ ہوتے بلکہ لیٹن میں یا گریک میں یا فارسی عربی میں ہوتے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۹۷). [انگ : Greek].

ـــ فائِر (ـــ کس ء) امذ.
آتش گیر مادہ جو آگ لگانے کے لیے دُشمن کے قلعہ یا جہاز وغیرہ پر پھینکتے تھے. منجنیقیں چلنے لگیں ... گریک فائر کی پچکاریاں چاروں طرف سے برسائی جانے لگیں . (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۳۹). [انگ : Greek Fire].

گِرِیکَھم (کس مج گ ، ی مع ، فت کھ) امث.
رک : گریشَم.

گریکھم کی رُت اس کو کہتے ہیں سب
خواص اس کے بھی سن تو تھوڑے سے اب

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۰). دوسری گریکھم رت وہ جیٹھ اور اساڑھ کے دونوں سہینے ہیں. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۶). گریکھم رُت میں درختوں سے مہوہ ٹپکتا ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۹۰). [گریشم (رک) کا ایک املا].

گِرَیل (کس گ ، ی لین) صف.
وہ آدمی جو سستی کے باعث کسی جگہ پڑا رہے ؛ وہ کبوتر جو حریف کے مکان پر گر پڑے (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [گر (گرنا (رک) سے) + یل ، لاحقۂ صفت].

گُرِیلا (ضم گ ، ی مع) امذ ؛ ــ گوریلا.
وسطی افریقہ کا بن مانس جو بندروں کی نسل میں سب سے بڑا جانور ہے. کام کو اتنا سہل بنا دیا جائے کہ اسے ایک سدھایا ہوا گریلا بھی انجام دے سکے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۲۰). [انگ : Gorilla (عَلَم)].

گُرِیلا وار (ضم گ ، ی مع) امث.
چھاپہ مار جنگ ، بے قاعدہ لڑائی ، چھپ کر اچانک حملہ آوری ، پوشیدہ گروہی جنگ.

وار لیتے نہ تھے وہ بداطوار
لڑ رہے تھے نئی گریلا وار

(۱۹۵۶ ، ضمیر خامہ ، ۲۲۱). [انگ: Guerrilla War].

گِرَیمَر (کس گ ، ی لین ، فت م) امث ؛ ــ گرامر.
صرف و نحو ، قواعدِ زبان ؛ نیز صرف و نحو کی کتاب. فضلائے عربی داں جنھوں نے عربی کے سوا کوئی گریمر نہیں پڑھی. (۱۸۸۰ ، مکاتیب حالی ، ۱۵). لڑکوں نے انگریزی خواندگی میں معقول ترقی کی ہے گریمر سے خوب واقف ہیں. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۴۳). مجھے معلوم ہے کہ مرحوم کو اردو ، فارسی اور عربی الفاظ کے غلط تلفظ اور گریمر کی غلطیوں سے سخت چڑ تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۲). [انگ : Grammar].

گِرَیموفون (کس مج گ ، ی لین ، و مج ، و مج) امذ.
رک : گراموفون جو زیادہ مستعمل ہے. گریموفون میں آج کل تم ہر گفتگو ، ہر نغمے ، ہر مذاق کی بات اور ہر تقریر کو جب چاہتے ہو دوہرا لیتے ہو اور ہر سبق کو مکرر سہ کرر سن لیا کرتے ہو. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۸۰). ہارمونیم ، پیانو ، گریموفون وغیرہ تازہ ایجادیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں. (۱۹۷۶ ، صلائے عام ، دہلی ، ۱ کتوبر ، ۲۵). [انگ : Gramo Phone].

گِرِین (کس گ ، ی مع) صف (شاذ).
سبز ؛ ناتجربہ کار (جامع اللغات). [انگ : Green].

ـــ چَینَل (ـــ ی لین ، فت ن) امذ.
سبز گزرگاہ یعنی ہوائی اڈے سے باہر آنے کا وہ راستہ جو ان مسافروں کے لیے مخصوص ہے جن کے ساتھ کوئی قابلِ محصول سامان نہیں ہوتا. بیلٹ پر میرا سامان چکر لگا رہا تھا میں نے اٹھایا اور گرین چینل سے باہر آ گیا. (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۱۵۴). [انگ : Green Channel].

ـــ کارڈ (ـــ سک ر) امذ.
امریکہ میں قیام کرنے کا اجازت نامہ ، امریکی اقامت نامہ. ایسے لوگوں کی کمی نہیں جن کی ایک جیب میں پاکستانی پاسپورٹ اور دوسری جیب میں امریکن گرین کارڈ یا دیگر ممالک کے اقامت نامے ہر وقت موجود رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۸۳). میں بھی عام نوجوانوں کی طرح خواب دیکھتا کہ کسی گرین کارڈ ہولڈر دوشیزہ کا رشتہ آ جائے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۷۶). [انگ : Green Card].

ـــ ہاؤس (ـــ و مع) امذ.
شیشے کی گرم عمارت جس میں پودے اگائے جاتے ہیں ، شیشے کا پود گھر. خاص طور پر برفانی موسم میں جب سارے پودے سوکھ جاتے ہیں پلاسٹک کے تعمیر شدہ گرین ہاؤسوں میں جہاں دھوپ تو پڑتی ہے مگر درجہ حرارت انسانی کنٹرول میں ہوتا ہے یہ پھول اگائے جاتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ مارچ). [انگ : Green House].

گِرین (کس گ ، ی مج) امذ.
نصف رتی کے برابر ایک وزن. اور سب سلفس ٹنڈنیم ہو تو کافور پانچ گرین کے خوراک میں دیا کرنا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۹). ایک مکعب انچ پانی کا وزن ۲۵۲½ گرین کے قریب ہوتا ہے. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۳۵). گرین اور ڈرام جن کو

دوا فروش اب بھی مقدار کے پیمانے کے طور پر استعمال کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، انسان کی کہانی ، ۲ : ۸). [انگ : Grain].

گرینائٹ (کس گ ، ی لین ، کس ء) امذ.
ایک آتشی چٹان کا پتھر جو عموماً کوارٹز ، فلسپار اور ابرق کے دانوں یا قلموں پر مشتمل ہوتا ہے اور بہت سخت اور مضبوط ہوتا ہے ، سنگ حیوان ، سنگِ خارا. جب لاکھوں سال ہوئے زمین ٹھنڈی ہوکر جمنے لگی اس کے نمونے گرینائٹ اور بیسالٹ ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۳۷). گلابی یا پیازی رنگ کے گرینائٹ (پتھر) سے بنے ہوئے بہت بڑے بڑے ایسے تابوت ملے ہیں. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۷). [انگ : Granite].

گرینائٹی / گرینائیٹی (کس مج گ ، ی لین ، کس ء / ی مع) صف.
گرینائٹ کا ، سنگ خارا سے متعلق یا منسوب. (تختیاں) جو جسیم گرینائیٹی تہ پتھر ... کو لگی ہوئی ہیں. (۱۹۴۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۷۰۷). [گرینائٹ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گرینٹ (کس مج گ ، ی لین ، کس ن) امذ.
رک : گرینائٹ. یہ چٹانیں آتشیں چٹانیں یا صخورناری کہلاتی ہیں سنگ خارہ گرینٹ بیسالٹ وغیرہ اسی وسیع خاندان کے افراد ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۲۵). [گرینائٹ رک کا ایک املا].

گرینٹ (کس گ ، ی لین ، غنہ) امث.
رک : گرانٹ جو زیادہ مستعمل ہے. قحط کی گرینٹ ڈیڑھ کرور روپیہ میں سے خرچ کیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۱). [انگ : Grant].

گرینٹ (کس گ ، ی مج ، غنہ) امث.
(کاشت کاری) وہ لکڑی کی دھری یا ادوا جس پر کنویں کی چرخی گھومتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گرنڈ (رک) کا محرف].

گرینچ (کس مج گ ، ی مع نیز مج ، کس ن) امذ.
انگلستان میں ایک جگہ کا نام جہاں کا وقت معیاری وقت کے طور پر رائج ہے نیز بہ مقام طول بلد معلوم کرنے کے لیے مقرر ہے. جو زاویہ یہ دائرہ گرینچ کے دائرۂ طولیٰ سے بنائے گا وہ اس مقام کا طول بلد ہوگا. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۸۱). [انگ : Green Which].

گرینڈ (کس مج گ ، ی لین ، سک ن) صف.
رک : گرانڈ ؛ بہت بڑا ، شاندر ، باعظمت. انگریزی لفظ گرینڈ کے مقابلے میں میگنیفیسنٹ اور اس طرح ہمارے شاندار کے مقابلہ میں عظیم الشان میں جو مابہ الامتیاز ہے اس کی تفسیر کی ضرورت نہیں. (۱۹۳۴ ، منشورات ، ۵۵). [انگ : Grand].

گرینڈر (کس مج گ ، ی لین ، سک ن ، فت ڈ) امذ (شاذ).
غلہ وغیرہ پیسنے کا آلہ ، مسالہ پیسنے والی مشین. ان کے یہاں گرینڈر پر بادام پیسے جاتے تو اسی کی کمزوری بڑھ جاتی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۷۰). [انگ : Grinder].

گرینیا (فت گ ، ی مج ، کس ن) امذ.
زمین جو ایک خاص وقت کے لیے رہن ہو یا اس وقت تک جبکہ اس کی آمدنی سے سارا قرضہ بے باق ہو جائے (جامع اللغات). [مقامی].

گرینیڈ (کس گ ، ر ، غم ی ، ی مج) امذ.
چھوٹا بم جو ہاتھ سے پھینکا یا رائفل سے چلایا جاتا ہے ، دستی بم. گرینیڈ (Grenade) فوجی اصطلاح میں چھوٹے بم یا شل کے لیے مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۱۰). [انگ : Grenade].

گریوا (کس مج گ ، ی مع) امث.
۱. گردن.

جما تھا وہ آسن نہ ہلتا نہ جُلتا
شریر اس کا سم اور سم ہی گریوا

(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۲۳۹). ۲. گردن کا پچھلا حصہ ، گردن کا پٹھا (جامع اللغات). [س : ग्रीवा].

گریوٹی / گریویٹی (کس مج گ ، ی لین ، کس و / غم ی) امث (شاذ).
(طبیعیات) کشش ثقل ، وہ قوت جو اشیا کو کسی شے کے مرکز خصوصاً زمین کے مرکز کی جانب کھینچتی ہے. بہتے ہوئے پانی کی چلانے والی طاقت بوجہ گریویٹی کے پانی کی لدی کی طاقت ٹھوکر کی اونچائی اور پانی کی اس مقدار پر منحصر ہے جو مقدار پانی کہ فی منٹ بہہ رہا ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، راہنمائے انجینیری ، ۲ : ۳). [انگ : Gravity].

گریول (کس گ ، ی لین ، فت مج و) امذ (شاذ).
کنکر ، بجری ، روڑا. ان کی سطح پر موٹے اور باریک روڑے (گریول اینڈ بولڈرز) بھی پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۲۷). [انگ : Gravel].

گریوہ (فت گ ، ی مع ، فت و) امذ.
پہاڑی ، ٹیلہ ، پُشتہ. پشت راست مانند گریوہ شکم پشت سے چسپیدہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۶۲). [ف قب س].

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) صف.
پہاڑوں کو عبور کرنے والا ، پہاڑوں پر آسانی سے گزرنے والا. ٹانگن کثرت سے اور نہایت زور اور چالاک رہوار گریوہ گزار. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲۹). [گریوہ + ف : گزار ، گزاردن ـ چھوڑنا (یہاں گزرنے والا کے معنی دیتا ہے)].

گریوی (کس گ ، ی لین) امث.
پکاتے وقت گوشت سے نکلنے والا عرق ، آب گوشت ، شوربا نیز لعاب ، سالن ، مسالا جو کھانے میں پڑا ہو. جوں جوں گریوی کم ہوتی یا جذب ہوتی جائے آنچ دھیمی کرتے جاؤ. (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی ، ۱۱). اور کھانا نکالتے وقت صاف کو کھول کر قاب میں رکھ کر اوپر سے گریوی ڈال دیں. (۱۹۶۷ ، شاہی دسترخوان ، ۶۶). [انگ : Gravy].

گِرْیہ کس گ ، سک ر ، فت ی) امذ.
۱ **رونا ، آنسو بہانا ، اشک باری ، زاری ، رقت.**

دوری دیکھو سو تماری دہن صبر دگھو
خندۂ ناز دکھو گریۂ ایوب دکھو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۵).

ہو گیا اوسکے رونے پر مغلوب
پھر یوسف سوں گریۂ یعقوب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸).

گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰).

جو تم ملے تو کچھ اپنا پتہ نہیں ملتا
فغانِ نیم شبی ہے نہ گریۂ سحری

(۱۹۴۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۸). گریہ زندگی کی بنیادی حقیقت ہے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۱۹۳). ۲. **آنسو ، اشک.**

ضعف سے گریہ مبدّل بہ دم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶). [گریستن = رونا کا حاصل مصدر].

--- آنا ف م ؛ محاورہ.
رونا آنا.

جب سے یہ میر کا سنا ہے شعر
گریہ بے اختیار ہے آتا

(۱۷۸۶ ، میر حسن (تاریخ ادبِ اردو ، ۱۹۷۵ ، ۲ ، ۸۳۹)).

درد دل میں مری کسلی کو گریہ بے اختیار آتا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۶).

--- خُونْناب کس صف(--- و مع ، مغ) امذ.
خون کے آنسو رونا ، نہایت رنج و غم کی حالت میں رونا.

اس شہرِ خوش جمال کو کس کی لگی ہے آہ
کس دل زدہ کا گریۂ خونناب لے گیا

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۱۲۷). [گریہ + خونناب (رک)].

--- خُونیں کس صف(--- و مع ، ی مع) امذ.
رک : **گریۂ خونناب.**

پوچھیں ہیں وجہ گریۂ خونیں جو مجھ سے لوگ
کیا دیکھتے نہیں ہیں سب اس بے وفا کا رنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۲). [گریہ + خونیں (رک)].

--- سَرْشار کس صف(--- فت س ، سک ر) امذ.
جی کھول کر رونا ، پھوٹ پھوٹ کر رونا. اس کلام سے دونوں پر گریۂ سرشار طاری ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۰۹).

گریۂ سرشار سے بنیادِ جاں پائندہ ہے
درد کے عرفاں سے عقلِ سنگدل شرمندہ ہے

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۵۴). [گریہ + سرشار (رک)].

--- سَر کَرْنا محاورہ.
رونے لگنا ، گریہ و زاری کا آغاز کرنا ، رونا پیٹنا.

میرے حضور شمع نے گریہ جو سر کیا
رویا میں اس قدر کہ مجھے آپ لے گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵).

--- شادی کس اضا ، امذ.
خوشی کی حالت میں رونا ، خوشی کے آنسو.

بیچ میں اور تو پردہ نہ رہا تھا شبِ وصل
گریۂ شادی اگر آ کے نہ حائل ہوتا

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۷). [گریہ + شادی (رک)].

--- شَبْنَم کس اضا(--- فت ش ، سک ب ، فت ن) امذ.
اوس کا گرنا.

نہ کیونکر خندۂ گل سے بہم ہو گریۂ شبنم
غم و اندوہ سے توام سرور و شورِ عالم ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۲۷).

سمجھے ہیں کیا یہ گریۂ شبنم کو دل لگی
ہنستے ہیں کھلکھلا کے جو بے اختیار پھول

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۶). [گریہ + شبنم (رک)].

--- شَمْع کس اضا(--- فت ش ، سک م) امذ.
موم کے قطرے جو موم بتی کے جلنے کے وقت گرتے ہیں (ماخوذ : نور اللغات ؛ جامع اللغات). [گریہ + شمع (رک)].

--- شیشَہ کس اضا(--- ی مع ، فت ش) امذ.
شراب کا شیشے سے جام میں آواز کے ساتھ گرنا.

رقصِ رندانہ کہیں لغزشِ مستانہ کہیں
گریۂ شیشہ کہیں خندۂ پیمانہ کہیں

(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)). [گریہ + شیشہ (رک)].

--- ضَبط کَرْنا محاورہ.
نکلتے ہوئے آنسوؤں کا روکنا ، آنسو پی لینا.

کیا جو ضبطِ گریہ تو کیا دریا کو کوزے میں
کبھی دل کھول کے رویا جو آیا جوش میں دریا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵).

--- طاری ہونا محاورہ.
رونا آنا ، رقت طاری ہونا. اُس نے کہا تو ماں اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالتی ، آپ پر گریہ طاری ہو گیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۸). ہم وطن دوست کی ملاقات کا ذکر کیا اور اس درمیان ان پر گریہ طاری ہوا. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۳۰).

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
رونا ، آنسو بہانا ، سوگ منانا. اس کو دیکھ دیکھ کر ایک شہر کی دیواریں گریہ کرتی ہیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۰۰۰).

--- کُناں (--- ضم ک) صف.
روتا پیٹتا ہوا ، گریاں ، نالاں.

خواب میں آئی نظر ایک جو تصویر سی شکل
یوں خیال اُس کے میں تت گریہ کناں رہتا ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۵۰).

کیا رنگ لائے دیکھئے منصور کا لہو
ناحق کشی ہے گریہ کناں دار کے قریب
(۱۹۰۵ ، کلیاتِ رعب ، ۶۸).

یہ جدائی کی گھڑی ہے کہ جھڑی ساون کی
میں جُدا گریہ کناں ، اَبر جُدا یار جُدا
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۲۹). [گریہ + ف : کُناں + گَرِدَن ـ کرنا کا حالیۂ ناتمام].

---ٔ مَستانَہ / مَستی کس صف / اضا (---فت م ، سک س ، فت ن / فت م ، سک س) امذ.
شراب کی مستی میں رونا.

تا مرے گریۂ مستانہ بہ کی ان نے نگاہ
چشمِ گریاں ہیں ہر اک عضو سے دو لاب کے تئیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

غش مری بیخودیٔ نشہ سے ہونے لگتے
دیکھ کر گریۂ مستی کو بھی رونے لگتے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۷). [گریہ + مستانہ / مستی (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
رونے والا ، اشک بار ، آب دیدہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [گریہ + مند ، لاحقۂ صفت].

---ٔ مِینا کس اضا(---ی مع) امذ.
رک : گریۂ شیشہ.

ہے یہ کیفیت کی جا ہنستا ہے ہم پر جام مے
گریۂ مینا پہ ہوتے ہیں جو ہم میخوار خوش
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۸). [گریہ + مینا (رک)].

---ناک صف.
رونے والا ، اشک بار ، آب دیدہ ، نالاں و گریاں.

ہم گریہ ناک مر گئے ایک آہ کھینچ کر
راس آئی تجھ بغیر نہ آب و ہوائے باغ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۲). صاحبقران کو جب معلوم ہوا کہ ملکہ خوبان عالم اتنا مجھے چاہتی ہے ازخود رفتہ ہو گئے فراق میں گریہ ناک ہوئے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۷). [گریہ + ناک ، لاحقۂ صفت].

---ٔ نیم شَبی کس صف(---ی مع ، فت ش) امذ.
آدھی رات کو رونا ، رات کی تنہائی اور سکوت میں اشک بار ہونا.
گریۂ نیم شبی نے نئی صورت پائی. (۱۹۶۰ ، لہو کے چراغ ، ۸۷). آو سحرگاہی اور گریۂ نیم شبی نے انہیں اپنے آپ سے دور کہ ہوئے دیار. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۲۱). [گریہ + نیم شب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---و بُکا (---و مع ، ضم ب) امث.
رونا چیخنا ، دھاڑیں مار کے رونا ، چیخ چیخ کر رونا ، آہ و زاری ، واویلا ، کہرام. آنحضرت صلعم کے معجزات کو جانا مثلاً شقِ قمر ، دست مبارک میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا شاخ خرما کا گریہ و بکا کرنا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۱).

معلوم ہے کہ پیش جو آنا ہے آئے گا
حالات کو گزرنے دو بے گریہ و بکا
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۳۲). [گریہ + و (حرفِ عطف) + بکا (رک)].

---و زاری (---و مع) امث.
رک : گریہ و بکا.

عمر گزری ہے ہمیں گریہ و زاری کرتے
کاش ہم اس بتِ کافر سے نہ یاری کرتے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۶۹). ہم سب کی بے قراری گریہ و زاری دیکھ کر کب سے جوش جرات میں جا پڑیں گے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۵). میر کے اشعار میں افسردگی ، مایوسی اور گریہ و زاری کے مضامین کی بھرمار ہے. (۱۹۸۸ ، میر ، غالب اور اقبال (تقابلی مطالعہ) ، ۱۷). اف : **کرنا** ، ہونا. [گریہ + و (حرفِ عطف) + زاری (رک)].

---ٔ یَعْقُوب کس اضا(---فت ی ، سک ع ، و مع) امذ.
حضرت یعقوب کا اپنے بیٹے حضرت یوسف کی جُدائی میں رونے کی طرف تلمیح ؛ (مجازاً) بکثرت رونا ، دن رات رونا ، اتنا رونا کہ آنکھوں کی بینائی پر اثر پڑ جائے.

ہو گیا اسکے رونے پر مغلوب
ہجرِ یوسف سوں گریۂ یعقوب
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸).

ہم نے کیا کیا نہ ترے ہجر میں محبوب کیا
صبرِ ایوب کیا ، گریۂ یعقوب کیا
(؟ ، شیخ شریف الدین مضمون (مہذب اللغات)) . [گریہ + یعقوب (علم)].

گُرِیَہ (ضم گ ، کس ر ، فت ی) امذ.
ریڑھ کی ہڈی کا کوئی جوڑ ، فقرہ. زیرِ ناف کلیتاً مفلوج نچلا دھڑ بے کار اور حرکت سے معذور اور کمر کے خاص گُریہ کو تو بالکل مردہ کہیے مگر بقیہ پوری ریڑھ تندرست تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۰) . [گربا (رک) کا ایک املا].

گِرے ہانڈ ہاؤنڈ (کس گ ، سک ن / و مج ، سک ن) امذ.
کتے کی ایک نسل جس کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں ، آنکھیں تیز ہوتی ہیں اور جسم دبلا پتلا ہوتا ہے ، شکاری کتا. کہیں گرے ہانڈ کی ناک میں شکار کی بو ، کہیں سگون میں علی العموم وفاداری کی خو. (۱۸۸۶ ، خیالاتِ آزاد ، ۲۵۵). جسم کی ساخت بمقابلہ تیندوے کے بہت سبک ہوتی ہے ہاتھ پتلے اور گرے ہاؤنڈ کی مانند سیدھے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۶۹). ایک پنجابی ٹھیکیدار نے والد کو ایک پلا پلایا گرے ہاؤنڈ دیا. (۱۹۸۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۳۱). [انگ : Grey Hound].

گِرِہہَ (کس مج گ ، ی مع ، فت ہ) امذ.
گھر. گرہہ اگنی یونہی جلتی رہتی ہے اور ایک دن چتا کے شعلوں میں تبدیل ہو جاتی ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۳). [س : گرہ गृह].

گِڑھوِیں (کس گ ، سک رھ ، ی مع) امث (شاذ).
رہن ، وہ چیز جو گروی رکھی جائے ، رہن. اپنا زیور نہ تھا تو اپنی جان کا پاجامہ کارچوبی گرھویں کر دیتیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۹ : ۵). [گروی (رک) کا ایک املا].

گَڑ (فت گ) امذ (قدیم) ؛ =گڑھ.
قلعہ.

گڑاں ہور کوٹاں کوں سنگار کر
جو دکھلائیں اسمان کے سار کر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۶۵).
کوٹاں گڑاں یو محلاں قایم ہو کیوں رہیں گے
ارض و فلک ملک سب جن ہور زمن نہ رہے
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰۲). [س : گڈ गढ].

---کوٹ (---و مج) امذ.
قلعے. گڑکوٹ لینا ملک لینا ایک کا ملک ایک کوں دینا یو پادشاہانچہ کا کام ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۴۱).
جو رخ کر توں جدھر ڈھکلے تو فوجاں تج سرب دل کے
لیویں گڑکوٹ جل تھل کے تجے ہے فتح اسمانی
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۸).
گڑکوٹ کے کافراں کو ماریا آکاس تے دھرت پر اتاریا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰). [گڑ + کوٹ (رک)].

---گَج (---فت گ) امذ.
قلعہ کا وہ حصہ جس پر توپیں چڑھاتے ہیں اور وہ بہ شکل دائرہ آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے ، برج قلعہ جو اوپر سے بٹا ہوا نہ ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گڑ + گج (رک)].

گُڑ (ضم گ) امذ.
۱. گنّے کے رس کا سخت قوام ، گنّے کا قوام اور منجمد کیا ہوا شیرہ ، قندِ سیاہ.

شب گیر لیل شب تو بداں رات رین نِس
فانیذ و قند و شکر گڑ جان زہر بِس
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷۲).
مستوں میں اوس کے قند سے لب کی چلی تھی بات
بزم شراب کیوں کہ نہ ہو جائے. گڑ کے رنگ
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۸). اشراف مٹھائی لیتے ہیں گنوار مولی اور جوار اور گڑ کھا رہے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۵۴). ڈھائی سو کا گڑ بکا ، روپئے کہاں گئے ، مجھے دیکھنے کو بھی نہ ملے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۸). دوسرا علاج یہ ہے کہ پرانے گڑ کو پانی میں جوش دے کر مویشی کو پلایا جاتا ہے. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۶۶). ۲. (کنایۃً) مٹھاس ، شیرینی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
۳. (مجازاً) بوسہ (قدیم).

کدھیں گڑ لیوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گڑ لیوے شاہ کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷). اپنے دل میں کا کچھ پیار مرد کو دکھلانا ... ہنسنا گڑ دینا خوشبوئی میں تمام مہک رہنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰). اف : دینا ، لینا. [س : گڈ गुड].

---اَنْبَہ (---فت ا ، سک ن بشکل م ، فت ب) امذ.
ایک قسم کا کھٹ مٹھا پکوان جسے گڑ اور کیریاں ملا کر پکاتے ہیں ، قند یا شکر کے شیرے میں پکائی ہوئی کچی آم کی قاشیں ؛ میٹھا اچار جس میں آم کی گٹھلیاں اور سرکہ وغیرہ پڑتا ہے. اس کو گڑ انبہ یا آموں کا اچار یا مربیٰ کہنا چاہیے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۵۲). [گڑ + انبہ (رک)].

---بَیٹھ جانا محاورہ.
مرطوب ہوا سے گڑ کا نرم ہو جانا (جامع اللغات).

---بَھرا ہَنْسِیا ، کھاتے بَنے نہ اُگلتے / نہ نِگلتے بَن پڑتا ہے نہ اُگلتے کہاوت.
ہر طرح مشکل ہے نہ کرتے بنتی ہے نہ چھوڑتے. اس مردوے سے ناک میں دم ہے مگر کیا کروں گڑ بھرا ہنسیا ہے کہ نہ اگلتے بنتا ہے نہ نگلتے ، اب یہ ٹانگ کھولتی ہوں تو لاج ہے اور وہ ٹانگ کھولتی ہوں تو لاج ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۲۰۵)

---پاپْڑا (---سک پ) امذ.
ایک قسم کی مٹھائی (فرہنگِ اثر). [گڑ + پاپڑ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

---پاپْڑی (---سک پ) امث.
ایک مٹھائی جو آٹے کو گھی میں بھون کے گڑ اور مونگ پھلی کے دانے ڈال کے بناتے ہیں (مہذب اللغات). [گڑ + پاپڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---پُشْپ / پُھول (---ضم پ ، سک ش / و مع) امذ.
مہوا (ایک درخت کا نام جس کے پھلوں کو کھاتے ، پھولوں کی شراب بناتے اور بیجوں کا تیل نکالتے ہیں) ، لاط : Bassialatifolia (پلیشس). [گڑ + پشپ (رک) / پھول (رک)].

---چَڑھاؤ / چراوے تو پاپ اور تِل / تیل چڑھاؤ چراوے تو پاپ کہاوت.
یعنی ہرحال میں برائی ہے یا جو شخص کسی کام سے راضی نہ ہو ، چوری معمولی چیز کی بھی گناہ ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---چھال امذ.
گڑ اور چھال کی بنی ہوئی دیسی شراب ، دیسی شراب ، ٹھرّا. جاڑوں میں مجھ کو بہت تکلیف ہے اور یہ گڑ چھال کی شراب میں نہیں پیتا. (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۵۹۶). [گڑ + چھال (رک)].

---دینا محاورہ (قدیم).
بوسہ دینا.

حشم سب پڑیا پانو اس بات کوں
لگیا گڑ دینے شاہ کے ہات کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲).

---دیے / دئے مَرے تو زہر کیوں دیجیے کہاوت.
جو کام آسانی اور نرمی سے نکل سکتا ہے اس میں سختی نہیں کرنا چاہیے.

کالی ہے لہجہ شیریں کو بس تلخ نہ کیجیے
جو گڑ دئے مرتا ہے اسے زہر نہ دیجے

(۱۸۲۳ ، مصحفی (فرہنگِ آصفیہ)).

لے نکو مہر سے دل مت بچشمِ قہر دیکھ
گُڑ دئے سے جو مرے تو دے نہ اس کو زہر دیکھ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۱).

---دھانی اسث.
بُھنے ہوئے چاول یا گیہوں کا مرنڈا جو گُڑ ملا کر بناتے ہیں ، ہفتہ میں ایک بار گُڑ دھانی بطور چکھی کے کھلا دیتے ہیں ، (۱۸۸۳ ، صیدگو شوکتی ، ۲۲۸) . منگل کے دن اہلِ ہنود گڑدھانی بھیجنے لگے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۱۶). کہیں سُوپ میں رکھ رکھ کر گڑدھانی بانٹ رہی ہے اور کہیں چڑوا بنا رہی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۶). [گڑ + دھان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سے بینگَن ہو گئے کہاوت.
جب کوئی مہنگی چیز سستی ہوجائے تو کہتے ہیں (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---سے جو مَرے تو زہر کیوں دے / دو کہاوت.
رک : گڑ دیے مَرے الخ. دیکھو تو لوگوں کو کرسٹان بنانے کی گیا تدبیر نکالی ہے ، گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳۹). امراء نے یہ صلاح دی کہ اگر ان پر سختی کی جائے تو ضرور بتادے گا مگر ہمایوں نے کہا کہ گُڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دے. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۳۳).

---سے مَرے ، تو بِس کاہیکو دیجئے / تو زہر سے کیوں مارے کہاوت.
جو کام نرمی سے نکلے تو اس میں سختی کیوں کی جائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا شیرَہ امذ.
گُڑ کا بہت گاڑھا شربت یا قوام ، راب (ماخوذ : فیروزاللغات).

---کَہنے سے مُنْہ میٹھا نَہیں ہوتا کہاوت.
باتوں سے کام نہیں چلتا ، خرچ کرنا چاہیے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---کی بھیلی اسث.
گڑ کا گیند جیسا ٹھوس ڈلا ، گڑ کا گول پنڈا. وہ لوٹتے تو کبھی دو چار گنے کبھی گُڑ کی بھیلی ... ہاتھ میں ہوتیں. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۹۲).

---کی باری اسث.
رک : گڑ کی بھیلی (نوراللغات).

---کی جُوتی کہاوت.
جب کسی چیز کے نایاب ہونے پر غریب لوگ اس کی شکل تک دیکھنے کو ترسیں مگر امیر لوگ اسے بے تحاشا استعمال کریں تو اس موقع پر کہتے ہیں (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کھانا گُلگُلوں سے پَرْہیز کَرْنا محاورہ.
رک : گُڑ کھائیں گُلگلوں سے پرہیز.

گُڑ کھاتے ہیں اور گلگلوں سے کرتے ہیں پرہیز
ظاہر ہوئیں لاہور میں یہ آپ کی عادات

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۵۲۷).

انگور حلال اور مئے انگور حرام
گُڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز کریں

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۱۹۲).

---کھائے گی تو اَندھیرے میں آئے گی کہاوت.
یہ مثل مرد اور عورت دونوں کے لیے بولی جاتی ہے یعنی اگر نفع کا لالچ ہو گا تو آپ ہی وقت بے وقت چلا آئے گا (نجم الامثال).

---کھائیں / کھاؤں ، گُلگُلوں سے پَرْہیز کہاوت.
۱. ایک ڈھنگ کا کام کر کے دُوسرے اسی ڈھنگ کے کام سے انکار کرنا ؛ بڑی بُرائی کی پروا نہ کرنا اور چھوٹی سے بچنا ، بڑی بدنامی کا خیال نہ کرنا چھوٹی سے پرہیز کرنا. پرانے باسنوں کے سوائے اور بھی کوئی چیز ان کے گھروں میں ہے جس کو انگریز کا دستِ صنعت نہیں لگا اِلّا ماشآءَاللہ ، گُڑ کھاؤں گلگلوں سے پرہیز ، یہ لوگ اپنے پندار میں انگریزوں سے پرہیز کرتے ہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۱ : ۵۵). لباس ان کا اختیار کرو ، طرزِ معاشرت ان کا نقل کرو ... اور اچھی پھر ان میں ہزار عیب نکالو ، اللہ اللہ کرو ، گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۶۹). جس قوم کی ہنڈیا خالص نہ ہو اس کی تہذیب کیسے خالص رہ سکتی ہے گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۴۷). ۲. کسی شخص سے دوستی کا اظہار کرنا اور اس کے باپ یا بیٹے سے تنگ آنا ، بڑوں سے ملنا اور چھوٹوں سے دور رہنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کھایا ہے تو کان چھدانے پڑیں گے کہاوت.
عیش کیا ہے تو تکلیف بھی اٹھانی پڑے گی. ان باتوں میں کیا رکھا ہے؟ گڑ کھایا ہے تو کان چھدانے پڑیں گے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۱۷).

---لینا محاورہ (قدیم).
بوسہ لینا ، پیار لینا ، چومنا.

کدھیں گُڑ لیوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گُڑ لیوے شاہ کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).

میں یوں کہا کہہ کچھ تبھی وو گُڑ تو دینا اب اُدھار
کنی گھر خدا کا ہے دیا چپ کاپیکوں کرتی عوں واہ

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۶).

ـــمنگنا محاورہ (قدیم).
بوسہ مانگنا (قدیم اردو کی لغت).

ـــنہ دے تو گڑ کی سی بات تو کہے کہاوت.
اگر سلوک نہ کر سکے تو نرمی سے تو بولے ، فائدہ نہ پہنچائے تو میٹھی باتیں تو کرے (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

ـــنہ دے گڑ کی بھیلی دے گڑ نہ دیج بھیلی دی کہاوت.
تھوڑی چیز نہ دینا مگر مجبوراً بڑی دینا ، بے وقوف آدمی چھوٹا کام نہیں کرتا مگر پھنس کر بڑا کام کرتا ہے (جامع الامثال).

ـــہر بار میٹھا ہوتا ہے کہاوت.
نیک کام ہمیشہ اچھا ہوتا ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

ـــہو گا تو مکھیاں بہت آ جائیں گی کہاوت.
دولت ہو گی تو حاجت مند بہت آ جائیں گے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گڑا (۱) (فت گ) امذ.
ڈھیر ، انبار ، تودہ ؛ کھلیان (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
[غالباً س : گر + ک गड+क].

ـــبٹائی (ـــفت ب) امث.
بولیوں کے ڈھیر کی تقسیم ، اناج وغیرہ کی وہ تقسیم جو اندازے سے انبار لگا کر کی جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
[گڑا + بٹائی (رک)].

گڑا (۲) (فت گ) امذ.
گڑھا ، کھڈا.

سو بانے باٹ ویں کھانا بچھاڑاں
گڑے ہور کھودرے نا دیکھ کھاڑیاں

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور ، ۴). [گڑھا (رک) کی تخفیف].

گڑا (۳) (فت گ) صف مذ.
گڑا ہوا ، دبا ہوا ؛ مرکبات میں مستعمل.

کدال ایک لائیگے اچھی سی ہم بھی
گڑا کوئی مُردہ جو تم نے اکھیڑا

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۴۸۷). [گڑنا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام].

ـــجانا ف مر ؛ محاورہ.
دفن ہوا جانا ؛ حد درجہ شرمندہ ہونا ، شرم سے مرا جانا.

نہ دو پھر خدا الزام ان کو خون ناحق کا
گڑے جاتے ہیں کشتے انفعال بیگناہی سے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۳۰).

احباب مرے دفن کی کیوں فکر میں ہیں
میں شرم گنہ سے خود گڑا جاتا ہوں

(۱۹۰۸ ، رباعیات امجد ، ۱ : ۶۵).

ـــدبا مال (ـــفت د) امذ.
وہ مال جو دفن کر دیا گیا ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گڑا + دبا + مال (رک)].

ـــدینا ف مر ؛ محاورہ.
گڑوا دینا ، دفنا دینا ، دفن کروا دینا (عموماً جنازہ کیلیے مستعمل).

دو گز کفن از بہر رسول دوسرا دو
لاشہ مرے فرزند کا للہ گڑا دو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۶۳).

ـــگڑایا (ـــفت گ) صف مذ.
گڑا ہوا ، دبا ہوا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گڑا + گڑایا (گڑانا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام بطور تابع].

ـــہونا ف مر ؛ محاورہ.
دبا ہونا ، دفن ہونا.

ہیں ہر جگہ زمیں میں خزانے گڑے ہوئے
دولت قدم قدم پہ ہے تقدیر چاہیے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸۹).

گڑارت (ضم گ ، سک ر) امذ.
(معنی کی) گہرائی، عمق. قرآن میں کیا خوبیاں ہور معنی ہور گڑارتاں اے سب دسریاں کوں کھول کر لینے آیا. (۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، شرح تمہید عین القضاۃ (دکھنی اردو کی لغت)).
[گوڑھارتھ (س : گوڑھ गूढ - پوشیدہ + ارتھ अर्थ - معنی) کا مخفف].

گڑاسا (فت گ) امذ.
رک : گنڈاسا. ہر دیال کے دھوکے میں اپنے نوجوان بیٹے کی گردن پر گڑاسا چلایا تھا (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲ ، ۱ اگست ، ۱۱). [گنڈاسا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گڑاسی (فت گ) امث.
رک : گنڈاسی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنڈاسی (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گڑاکو (ضم گ ، و مع) امذ.
گڑ ملا ہوا تمباکو.

ملا گڑ تب گڑاکو نام پایا
سبھوں نے چاہ سے تب منہ لگایا

(۱۷۳۶ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۳۸۲).

منگا کر چار پیسے بھر گڑاکو
فقط خالی ہی کیا کر کھلا تو

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). [گڑ (رک) + اکو (تمباکو (رک) کا مخفف)].

گڑانا (فت گ) ف م ؛ سہ گڑوانا.
۱. گاڑنا ، دفنانا.

شہدا کہتے تھے آئیں گے نہ عابد جب تک
ہم غریبوں کی کوئی لاش گڑائے کا نہیں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۱۸۳). **۲. مرکوز کرنا ، جمانا.** برج موہن نے اس طرح روشنی پر نگاہیں گڑادیں گویا وہ کاٹنے والے کو دیکھ رہا ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۶).

۳. **چبھونا ، زور سے دبانا**. جب تم پیچھے سے رومال پھینک کر کھو تو فوراً بند مٹھیوں کو گردن میں گڑا کر جس طرف آسانی معلوم ہو زور کا جھٹکا دو. (۱۹۵۰ ، ٹھک ، ۱ : ۹۱). [گاڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گُڑَانبَہ (ضم گ ، سک ڑ ، فت ا ، سک ن بشکل م ، فت ب) امذ.
گڑانبہ (رک : **گُڑ کا تحتی**) (نوراللغات). [گڑ + انب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَڑانسا (فت گ ، مغ) امذ.
رک : گنڈاسا.

بُتان ہند میں بھی آ گیا انداز ایرانی
کٹاری اور گڑانسے کی جگہ خنجر لگاتے ہیں

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۹ ، ۱۳ : ۹). [گڑاسا (رک) کا انفی تلفظ].

گَڑانسی (فت گ ، مغ) امث.
رک : گنڈاسی. گڑانسی ... لوہے کی. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعت ، ۵۰). [گڑاسی (رک) کا انفی تلفظ].

گَڑاوٗ (فت گ ، و مج) امذ.
(کاشتکاری) **ایک آلہ جس سے جوار کے ڈنٹھلوں کا کترا کرتے ہیں** ، **ٹکوا** (جامع اللغات). [گڑانا (رک) سے اسم آلہ].

گُڑائی (ضم گ) امث.
۱. (باغبانی) **زمین کو کچھ گہرائی تک کھود کر اُلٹ پُلٹ دینا جس سے وہ پولی اور بُھربُھری ہو جائے**. ٹریکٹروں سے اچھی گڑائی کا مطلب یہ ہوا کہ دور دور کی بیکار زمینوں کو بھی قابل کاشت بنایا جا سکے. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۶۳). ۲. **پودوں کی جڑوں سے گھاس نکالنے کا عمل**. لیکن بھینسوں اور بیلوں کو چارہ ڈالنے اور زمین جوتنے ، نلائی گڑائی کرنے جیسے معمولات میں سے نہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۱). ۳. **نئے پودوں کی جڑوں پر مٹی چڑھانے کا عمل خصوصاً گنّے کی پود پر** (ا پ و ، ۶ : ۹۹). [گوڑائی (گوڑنا (رک) کا حاصل مصدر) بہ تخفیف].

گَڑبَڑ (فت گ ، سک ڑ ، فت ب). (الف) امث.
۱. **الجھن ، دشواری ، جھمیلا ، جھنجھٹ**.

عشق جب سے پڑا ہے اپنے سر
سارے کاموں میں پڑ گئی گڑبڑ

(۱۸۸۱ ، منیر لکھنوی (مہذب اللغات نکاح کے وقت ایک ذری سی گڑبڑ ہو گئی تھی کیوں کہ لڑکی والے ... مہر کم نہیں کرتے تھے. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۹۷). یہ گڑبڑ صرف اس وجہ سے ہوتی ہے کہ یہ بات طے نہیں کی گئی کہ کون سی چیز صنف ہے اور کون سی ہیئت. (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۳). ۲. **جھگڑا ، ہنگامہ ، فساد ، خلفشار**. مجھے حضور نے گھر پر تعینات کیا تھا کہ وہاں کچھ گڑبڑ نہ ہونے پائے مگر وہاں گڑبڑ ہوا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۳). جلسہ گاہ کے ایک کونے میں کچھ لوگوں نے جو خاص طور پر بخشی کی شہہ پر آئے تھے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۰۲). ۳. **بے قاعدگی ، بدنظمی ، بے ترتیبی ، ابتری**. اس زمانہ کی تاریخ سندھ میں گڑبڑ پڑی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱). نظام عالم میں گڑبڑ ہو جاتی ہے. (۱۹۲۸ ، احکام نسواں ، ۲۳). ایک کے معنی یہ ہیں کہ ادب میں اور نہ صرف ادب میں بلکہ پورے نظام خیال میں جس کا اظہار اس معاشرے کے کلچر میں ہو رہا ہے سخت گڑبڑ ، سخت انتشار اور بحران موجود ہے. (۱۹۶۶ ، نئی تنقید ، ۱۲). ۴. **رکاوٹ ، خلل**. اگر ایسا نہ کیا جائے گا تو کام کی مسلسل روانی میں گڑبڑ پیدا ہو جائے گی. (۱۹۲۸ ، آدمی اور مشین ، ۱۴۳). مرزا خورشید عالم کچھ زمانے کے لیے حیدرآباد سے چلے گئے تھے ، اس لیے ان کی تنخواہ میں گڑبڑ پڑ گئی تھی. (۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، انشائے داغ ، ۸۰). ۵. **شور و غُل**. اچھا کیا کہ اوپر آ گئے ، ہوا کا انتظام بھی خوب ہے گڑبڑ بھی نہیں ہے. (۱۹۳۲ ، ریزۂ مینا ، ۱۲۶). ۶. **قراقر ، پیٹ کے بولنے کی آواز ، آوازِ شکم** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. ۱. **درہم برہم ، تہ و بالا**. شہر خالی کرانے کا حکم ملا اور پھر سب کچھ گڑبڑ ہو گیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۱). ۲. **ٹیڑھا ، پیچیدہ ، الجھا ہوا**. ادبی سطح پر معاملہ کچھ گڑبڑ ہے. (۱۹۸۳ ، مذا کرات ، ۵۶). ۳. **ناہموار ، سنگلاخ (زمین)**.

زمانے کو اے نوح حیرت نہ کیوں ہو
کہ طوفان ایسا زمین ایسی گڑبڑ

(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۸۳). ۴. **گڈمڈ ، خلط ملط ، رکاوٹ**

دیکھو پھلیچ ملنے میں اپنا گڑبڑ ہوتی ہے سو
مرے دل کو یوں لگتا ہے ملے ہیں کیں اول تمنا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰).

اتنا ہی غم کھلاؤ جو تم خود بھی کھا سکو
اس بے تکے حساب میں گڑبڑ نہ ہو حساب

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۶۵). [گڑ - گھٹ ، س : گھٹا + بڑ (تابع)].

ــــ جھالا (الف) امذ.
۱. (مجازاً) **جھگڑا ، بکھیڑا ، جھمیلا ، جھنجھٹ**. اچھا میری خالہ مگر مجھے چھپا کر اوپر نہ کرنا کوئی گڑبڑ جھالا. (۱۹۰۲ ، شہید ناز ، ۳۰). ۲. **ابر و باد ، مینہ اور آندھی ، بوندا باندی ، خراب موسم** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امث. **ابتری ، بدنظمی ، بے ترتیبی**. غزل کی ہر بیت بجائے خود ایک قایم بالذات نظم ... یہ گڑبڑ جھالا ایران سے ہندوستان میں آئی. (۱۹۲۵ ، منشورات کیفی ، ۱۳۷). [گڑبڑ + جھالا (رک)].

ــــ سَڑبَڑ (ـــ فت س ، سک ڑ ، فت ب) صف.
گڈمڈ ، بے ربط ، اُلجھا ہوا. عجیب خواب تھا بڑا بے تکا بڑا ہی گڑبڑ سڑبڑ. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۲۰۸). سب بڑا ہی گڑبڑ سڑبڑ ہے ، بالکل خواب کی طرح بے ربط اور نہایت تعجب انگیز. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۹). [رک : گڑبڑ + سڑبڑ (تابع)].

---کَر م ف (قدیم).
گھبرا کر ، پریشان ہو کر.

دل مرا تیرے ہات سنپڑ کر
سُد سٹیا ہے تمام گڑبڑ کر

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۷).

---کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گول مال کرنا ، دھوکے بازی کرنا.** حضرت شعیب کے ماننے والے ناپ تول میں بڑی گڑبڑ کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ کاروباری ہوشیاری ہے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۵۰۹). ۲. **جھگڑا پھیلانا ، بکھیڑا ڈالنا ، جھمیلا ڈالنا.** میں اس طریقے کو گڑبڑ کر دینے والا خیال کر کے چھوڑ دیتی ہوں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۶۳). ۳. **درہم برہم کرنا ، الٹ پلٹ کرنا.** کتنا ڈانٹا تھا الماری گڑبڑ کرنے پر. (۱۹۸ ، چلتا مسافر ، ۳۴۶). ۴. **خرابی پیدا کرنا ، حالت بگاڑنا.** قصور اصل میں میرے ہارمون کا ہے ، یہ میرے ہارمون ہی ہیں جو گڑبڑ کر رہے ہیں. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۳۵). ۵. **پیٹ بولنا ، پیٹ میں قراقر ہونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---گوٹالَہ (---و مج ، فت ل) امذ.
رک : گڑبڑ گھٹالا. گال ہیں جیسے توے کا گولہ دایاں ماشہ بایاں تولہ یہاں تو ہو گیا گڑبڑ گوٹالہ. (۱۹۰۲ ، شہید ناز ، ۳۶). [گڑبڑ + گوٹالہ (گھوٹالا = گھپلا کی تخفیف)].

---گُھٹالا (---ضم گھ) امذ.
الجھن میں ڈالنے والا معاملہ ، جھمیلا ، بکھیڑا ، گھپلا. تم دونوں کا گڑبڑ گھٹالا کچھ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۰۷). دیر یا سویر کچھ نہ کچھ گڑبڑ گھٹالا ضرور ہو گا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۱۹). [گڑبڑ + گھٹالا (گھوٹالا = گھپلا کی تخفیف)].

---گھوٹالا (---و مج) امذ.
رک : گڑبڑ گھوٹالا. ہاں تو جناب ذرا خلاصہ کیجئے ، دیکھئے میں اس گڑبڑ گھوٹالے سے بہت ہی گھبرا گیا ہوں. (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۶۲). غرض یہ کہ ایسے ہی گڑبڑ گھوٹالے ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۹۶). [گڑبڑ+ گھوٹالا = گھپلا].

---مَچانا محاورہ.
۱. **تباہی پھیلانا ، افراتفری پھیلانا.** طاعون نے گڑبڑ مچائی تو انسان نے کہا کہ طاعون مچھر اور پسّو کے ذریعہ سے پھیلتا ہے. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۵۵). ۲. **بکھیڑا ڈالنا ، ہنگامہ کرنا.** خدا بہتر جانتا ہے کہ میری شرارت نے میری شرافت کو کبھی نہیں دبایا گڑبڑ ہمیشہ مچائی مگر شرافت کا پہلو کبھی نہیں چھوڑا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۹).

---مَچْنا محاورہ.
۱. **افراتفری پھیلنا ، کھلبلی ہونا.** کچھ ایسی گڑبڑ مچی کہ اسے دیکھ نہ سکا. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۹۶). ۲. **شور و غل ہونا ہنگامہ ہونا.** پھر گڑبڑ مچتی اور ہم لوگ جاگ اٹھتے. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۵).

گَڑْبَڑا (فت گ ، سک ڑ ، فت ب) امذ.
گڑبڑ ، افراتفری ، گھبراہٹ ، پریشانی.

دما میں دما میں اُپر دربڑا
جتے راج بندی کئے گڑبڑا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶).

دھن دید پر نا دید رکھ سورج نہیں رہتا کھڑا
تارے چندر سن یو خبر سب رین میں ہے گڑبڑا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵). [گڑبڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

---اُٹْھنا محاورہ.
پریشان ہو جانا ، گھبرا جانا ، سٹپٹا جانا.

سُن اے بات لشکر اُٹھیا گڑبڑا
ہوا سارے لشکر میں یو ہڑبڑا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۹).

یکایک وہ لشکر اٹھا گڑبڑا
مسلمان سارے اٹھے ہڑبڑا

(۱۸۵۲ ، قصۂ زیتون ... (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۶۸).

---جانا محاورہ.
پریشان ہو جانا ، گھبرا جانا ، سٹپٹا جانا. جب وہ اُسے یہ پریم پاٹھ پڑھا چکی تو کبھی کبھی گڑبڑا جانے کے باوجود انہیں دہراتے اس کی زبان سوکھتی تھی. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین ، ۲۲۶). وہ گڑبڑا گیا جس خیال کا سر پیر نہیں ہوتا اس کے کتنے پیر ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۳۲).

---دینا محاورہ.
۱. **پریشان کردینا ، گھبرا دینا ، سٹپٹا دینا.** انجن کی وہ سیٹی جو مسافروں کو گڑبڑا دیتی ہے مداری کی تونبی کی طرح بالکل بند ہوگئی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۵ : ۶). کسی بھی سب ایڈیٹر کو گڑبڑا دینے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ آپ اس کی لکھی سرخی کو زور سے پڑھ دیں. (۱۹۸۷ ، خبر گیر ، ۹۵). ۲. **گڈمڈ کر دینا ، بگاڑ دینا ، خراب کر دینا.** سب کام ایک ہی وقت میں کرنے کی کوشش کرتی ہو ... مگر تم سب کام گڑبڑا دیتی ہو. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۹۳).

گَڑْبَڑاٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت ب) امث.
گھبراہٹ ، بدحواسی.

کافر کو گڑبڑاٹ ہے اور دل میں چور تھا
یاں فضلِ ایزدی کا پٹھانوں میں زور تھا

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۱۳). [گڑبڑاہٹ (رک) کی تخفیف].

گَڑْبَڑانا (فت گ ، سک ڑ ، فت ب). (الف) ف ل.
۱. **گھبرانا ، پریشان ہونا ، سٹپٹانا.**

دو تن لے گڑبڑاتی توں پرت دُکھ بھوں چڑاتی توں
بہت ڈاواں میں ناٹی توں ولے یہ ڈاو کاری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۳). یہ گڑبڑا کر اترے تو بہت ہی خفا ہوئے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۸). میں گڑبڑا کر چارپائی سے اٹھا اور جلدی جلدی نشست کے کمرہ میں آیا. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۳۶). وہ ایک لمحے کو گڑبڑائی لیکن ملک کی رفاقت نے اور کچھ سکھایا ہو یا نہ جھوٹ بولنا خوب صفائی سے سکھا دیا تھا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۶۰). ۲. **پٹ کا بولنا** (جامع اللغات). (ب) ف م. **گھبرا دینا ، سٹپٹا دینا.** ہاں ، ہاں اب مجھے گڑبڑاؤ نہیں ، میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ تم سمجھ گئے نا. (؟ ، تلاش ، ۱۳). [رک : گڑبڑ + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گڑبڑاہٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت ب ، ہ) امث.
گھبراہٹ ، بدحواسی. نازش بیگم نے اس زور سے میرے منہ پر بڑے سے خاصدان کا ڈھکنا مارا ہے کہ تپائی میرے ہاتھ سے چھوٹ پڑی ، اور میں گڑبڑاہٹ میں گر پڑا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۳۸). الفاظ میں محض ایک کبلاتی اور بھنبھناتی ہوئی گڑبڑاہٹ ہوتی. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۸۳). [گڑبڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ مچنا محاورہ.
گھبراہٹ طاری ہونا ، اضطراب پھیلنا. شہر اصفہان میں اب تک ترکمانوں کے گزشتہ حملہ سے جس کا میں ذکر کرچکا ہوں گڑبڑاہٹ مچ رہی تھی. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۴۷).

گڑبڑی (فت گ ، سک ڑ ، فت ب) امث.
کھلبلی ، افراتفری ، ہنگامہ ، اضطراب. ہمیشہ یہ میاں صاحب کچھ نہ کچھ گڑبڑی آپ ہی پیدا کیا کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، جوہر اخلاق ، ۶۰). یہ سمجھیے کہ ابھی جو گڑبڑی ہوئی تھی اس کی جواب دہی کے لئے مجھے گرفتار کیا جاتا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۴۵). [گڑبڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گڑپ (فت گ ، ڑ). (الف) امث.
جلدی سے ملائم چیز میں گھس جانے کی آواز ، غڑپ (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) م ف. **جلدی سے جلدی ، جھٹ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [حکایت الصوت].

ـــ دیسی / دینی م ف.
جلدی سے ، فوراً ، ترت. گڑپ دینی منہ میں رکھ گیا ، گڑپ دیسی نکل گیا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۴۶).

گڑپاپڑا (ضم گ ، سک ڑ ، پ) امذ.
ایک قسم کی مٹھائی (فرہنگ اثر) [گڑ (رک) + پاپڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گڑپنکھ (فت گ ، سک ڑ ، فت پ ، غنہ) امذ.
۱. **بڑے بڑے پروں والے ایک پرند کا نام.**

تکیہ جو فضل خدا ساز پہ کر لیتا ہے
وہ سبک رو کوئی گڑپنکھ کے پر لیتا ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳). پہاڑوں کے غاروں یا چوٹیوں سے گڑپنکھ کے ذریعے ہیرے ، جواہرات یا سونا حاصل کرنے کے لیے گوشت کے ٹکڑے ڈالے جاتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردونامہ ، کراچی ، ۲۷ : ۳۱). ۲. (کنایۃً) **ڈھیلی پوشاک پہننے والا شخص ، ڈھیلی ڈھالی پوشاک پہننے والے پر پھبتی** (نوراللغات ؛ پلیٹس). [س : गरुड़ + پنکھ (رک)].

گڑپھنک (فت گ ، سک ڑ ، فت پھ ، غنہ) امذ.
رک : **گڑپنکھ معنی نمبر۱.** میں نے گڑپھنک کو دام میں پھنسایا ، پھر قفس میں بند کر کے یہ رقعہ لکھوایا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۳۹۸). [گڑپنکھ (رک) کا بگاڑ].

گڑت (فت گ ، ڑ) امث.
لفظاً **گاڑنے کا عمل ، گودنے یا کندہ کرنے کا عمل ؛ (مجازاً) بناوٹ ، چٹائی سے نقاشی.** ڈبرے کا لکڑی کا کام مشہور ہے جس میں پیتل کی گڑت ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ مارچ ، ۵). [گڑھت (رک) کا ایک اِملا].

گڑتا (ضم گ ، سک ڑ) امذ.
پان کی ایک قسم. جو پان جیٹھ میں توڑتے ہیں اس کو گڑتا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۸۳). [مقامی].

گڑتی (فت گ ، سک ڑ) امذ.
دوست ، ساتھی ، یار. مطوقہ بولیا ارے گڑتیاں ہو تمہیں اپنے اپنے بچاؤ کو جھانستے ہیں. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۱۳). [مقامی].

گڑ جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. رک : **گڑنا ، کانٹے یا نشتر وغیرہ کا جسم میں چبھ جانا ، پیوست ہو جانا.** اس وقت گویا مجھ پر بجلی گر پڑی ، دل پر برچھی سی گڑ گئی. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۳۲). ۲. **زمین میں داخل ہو جانا ، دب جانا ، دھنس جانا ، دفن ہو جانا.**

بیٹھا جم در پر ترے زور اظفری تا کمر خاک آٹ زمیں میں گڑ گیا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۳).

الٹی تھی مت زمانۂ مردہ پرست کی
میں ایک ہوشیار کہ زندہ ہی گڑ گیا

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۱۰۹). ۳. **نہایت شرمندہ ہو جانا ، ازحد نادم ہونا ، خجالت کے مارے سر نہ اٹھا سکنا.**

گڑے جاتے ہیں شمشاد و صنوبر فرط غیرت سے
الٰہی کونسا سرو رواں گلزار میں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳).

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بی بیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۳۷). خاتون مارے شرم کے زمین میں گڑ گئی. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۶۳). ۴. **جم جانا ، اڑ جانا ، قائم ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گُڑچ (ضم گ ، فت ڑ) امث ؛ امذ.
ایک کڑوی بیل کا نام جو اکثر نیم کے درخت یا پہاڑ پر ہوتی ہے اور بطور دوا بخار کہنہ ، کھانسی ، یرقان وغیرہ کو نافع سمجھی جاتی ہے ، گِلو (لاط : **Menispermum Glabrum**) (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : गडचा].

گَڑچا (فت گ ، ڑ ، ت ج) ؛ (الف) امذ.
بہت گھنا جنگل ؛ گھناپن ، جھاڑی ، کثافت ؛ مجمع (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) م ف **گھنے طور پر ، پاس پاس ، بھڑے ہوئے** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : गच्छ + घटा].

گَڑد (فت گ ، ڑ) صف.
گرد آلود.

یو رات گڑد ہو دیس ہو دھوپ
یک سود کے سیر یہ بلا روپ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۷). [گرد (رک) کا قدیم اِملا].

گَڑُر (فت گ ، ضم ڑ) امذ.
رک : گرُڈ (پلیٹس). [گرڈ (رک) کا بگاڑ].

گَڑری (فت گ ، ڑ) امث.
رک : **گراری ، گول چرخی جس پر رسّی چڑھا کر کنوئیں سے پانی کھینچتے ہیں.** چاہ کے کنارے پر ایک لکڑی دوشاخہ گاڑتے ہیں ... اور اس میں گڑری لگی ہوئی ہوتی ہے اور وہ گھومتی ہے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۹). [گراری (رک) کا بگاڑ].

گِڑُری (کس نیز ضم گ ، ضم نیز فت ڑ) امث.
گھاس کا گول چھلّا جو گھڑوں کے نیچے رکھتے ہیں ، اینڈوی ، جُونا (جامع اللغات). [س : व + गड].

گَڑرِیا (فت گ ، ڑ ، کس ر) امذ ؛ ~گڑڑیا.
رک : **گڈریا ، بھیڑ بکریاں (نیز گائے بھینس) چَرانے والا.** اس گانوں میں جا کر ایک بھیڑ کسی گڑڑیے سے مول لی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳۱). تختِ سلطنت پر ایک ظالم گڑریا نظر آیا جس کی جاہلانہ بہادری سے گزشتہ تہذیب پر آب شمشیر کا سیلاب آگیا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۸). [گڈریا (رک) کا مخرّب].

گَڑُڑ (فت گ ، ضم ڑ) امذ.
۱. رک : **گرڈ جو فصیح ہے ، ایک بڑے پرندے کا نام.** کسی سمے امرت چونچ میں لیے گڑڑ اس پیڑ پر آ بیٹھا تس کے منھ سے ایک بوند گرا تھا اس سے وہ روکھ بچا. (۱۸۰۳ ، **پریم ساگر** ، ۳۱).

گڑڑنے جب گڑائیں اپنی ٹھونگیں
سراپا جب لگائیں اپنی ٹھونگیں

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۹۹). گڑڑ ایک پرند ہے چیل سے ذرا بڑا مگر اسی کی شکل کا ہوتا ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۵ نومبر ، ۸). پیمائش میں میں وقت ہوں ، جنگلی جانوروں میں شیر ببر ، پرندوں میں گڑڑ ، جنگجو بہادروں میں رام ، دریاؤں میں گنگا ہوں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۶۳۸). ۲.**نیل کنٹھ ، نیلا زاغ** ہندوستان میں نیل کنٹھ کہتے ہیں ، فارسی میں نیلا زاغ اور سبز ک چانہ ... ہندو لوگ گڑڑ دیوتا کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۷۵). [گرڑ (رک) کا بگاڑ].

---پنکھی (---فت پ ، غنہ) امذ.
رک : **گڑپنکھ.** فصل پنجم سو وجودات حریالاں ہور پنسان ہور پربراں ... ہور گڑڑپنکھیاں ہور چندولاں ہیں. (۱۶۹۷ ، پنج گنج (محمد مخدوم عبدالحق) ، ۳۶). [گڑڑ + پنکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دیوتا (---ی مج ، سک و) امذ.
(ہندو) گڑڑ (رک) **کو عقیدت سے کہتے ہیں جو وشنو کی سواری مشہور ہے ، نیل کنٹھ.** نیل کنٹھ ... ہندو لوگ گڑڑ دیوتا کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۷۵). [گڑڑ + دیوتا (رک)].

گَڑڑن (فت گ ، ڑ) امث.
دودھ بیچنے والی ، گوالن ، چرواہے کی عورت. وہ ایک ہندو عورت ہر جو قوم کی گڑڑن ہے عاشق تھے مگر وہ ان کے ہتّھے نہ چڑھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۳). [گڑڑیا (رک) کی تانیث].

گَڑڑیا (فت گ ، ڑ ، سک ڑ) امذ.
رک : **گڑریا ، چرواہا.** آہستہ سے دبے دانتوں کہا جرنیل صاحب میں گڑڑیا ہوں اور مویشی ہی پر میری زندگی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۱). [گڑریا (رک) کا ایک اِملا].

گُڑسَل (ضم گ ، سک ڑ ، فت س) امث.
رک : **گرسل ، چھوٹی مینا.** اونچی چھت کے برابر ... کسی فاختہ نے ، کسی گڑسل نے اپنا اپنا گھونسلا بنا رکھا تھا. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۱). [گُرسل (رک) کا ایک اِملا].

گَڑک (فت گ ، ڑ) امث.
چین کی سرخ مچھلی (گولڈفش) کی طرح کی ایک مچھلی (پلیٹس). [س : क + गड].

گُڑک (ضم گ ، فت ڑ) امث.
چھوٹی توپ کی آواز ، گونج ، دھمک. باجوں کی گمک ، زنبوروں کی گڑک ، طبل کی گونج ، ترئی کی دھوتو. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵۵). [گُڑ (حکایت الصوت) + ک ، لاحقۂ اسمیت].

گُڑکنا (ضم گ ، فت ڑ ، سک ک) ف ل (قدیم).
چمکنا.

کندن کے گڑکتے سو جوبن ہے عین تیرے
ہور آس پاس ان کے ہے جیوں حصار موتی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۲). [گڑک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُڑگا (ضم گ ، سک ڑ) امذ.
گھٹنا ، ران اور پنڈلی کا جوڑ. بانی توانجہ میں پڑنا گڑگا پشجہ کے ادھر نوڑتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۳). سجدہ جانے کے پہلے گڑگے زمین پر رکھنا مستحب ہے. (۱۶۹۹ ، فرائض اسلام (دکھنی اردو کی لغت)). شیر ... داتاں میں انگلی کترنے لگیا

ہور گڑگے پر منڈی جھکا کر بیٹھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۵۵). جب روح گردن تک پہنچی تو جنت کے پھلوں کو دیکھنے لگا ... گڑگوں تک پہنچی اچھل کے پھلوں کو لینا چاہا . (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۰). [گرگا (رک) کا ایک اِملا].

گَڑگَج (فت گ ، سک ڑ ، فت گ) امذ.

۱. فصیل کی چنائی میں فیل پا شکل کی باہر کو نکلی ہوئی تعمیر جو توپ چڑھانے اور دوسری فوجی ضرورتوں کے لیے بنائی جاتی ہے. بغیر اس کے کہ منجنیق مارے یا ساباط و پاشیب گڑگج بنائے قلعہ کو فقط تیر و تیغ و نیزہ سے فتح کر لیا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۰). باجے والے ایک جگہ لاہوری گڑگج کے قریب قلعے کی ڈھال پر کھڑے تھے. (۱۹۰۳ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۵۶). ہر فصیل کے علیحدہ علیحدہ برج اور گڑگج ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳:۳.۲). ۲. **(کشتی بانی) جہاز یا کشتی کا سامنے اور پیچھے کا اُبھرواں اور آگے کو نکلا ہوا نُکیلا حصّہ ، ماتھا ، میان** (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۱۷۹). [گرگج (رک) کا ایک اِملا].

گَڑگَڑ (فت گ ، سک ڑ ، فت گ) امث.

۱. توپ چلنے کی آواز.

کہیں توپوں کی وہ گڑگڑ کہیں بندوقوں کی تڑتڑ کی

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۷۱). ۲. **(حُقّہ یا صراحی سے پانی نکلنے کی آواز ؛ بادلوں کی کڑک** (پلیٹس ؛ نوراللغات). [حکایت الصوت].

گُڑگُڑ (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ) امث.

۱. حُقّہ پیتے ہوئے پانی کے بولنے کی آواز ، حُقّہ پینے کی آواز. قدموں کے پاس بیٹھا ہوا گڑگڑ حُقّہ پی رہا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۲۸). ۲. **پیٹ میں ریاحوں کے دوڑنے کی آواز.** بھوک کی وجہ سے ہمارے پیٹ گڑگڑ کرنے لگے تھے . (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴۲). ۳. **پانی میں ڈبکی لگانے کی آواز.** جب وہ دریا میں گر پڑے تو گڑگڑ کی آواز آنے لگی. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۳۴). ۴. **(ٹھگی) اُلّو کی آواز** (مصطلحات ٹھگی، ۷۱). [حکایت الصوت].

گَڑگُڑا (فت نیز ضم گ ، سک ڑ ، فت نیز ضم گ) امذ.

۱. (پھندے برداری) حقّے کے نیچے کی کھڑی نلی جس کا نچلا سرا حقّے کے پانی میں ڈوبا رہتا ہے اور اُوپر کے سِرے پر چلم رکھی جاتی ہے.

حقوں سے حقّے چلموں سے چلمیں بھی ٹوٹیاں

نیچوں سے نیچے گڑگڑوں سے گڑگڑے لڑے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶). ۲. **ایک وضع کا بڑا حقّہ ، مکمل حقّہ** (نوراللغات ؛ ا پ و ، ۷ : ۱۰۲). [گڑگڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---ساز امذ.

(پھندے برداری) حقّے کے لیے نیچہ تیار کرنے والا پیشہ ور ، نیچہ بند (ا پ و ، ۷ : ۱۰۲). [رک : گڑگڑا + ف : ساز ، ساختن = بنانا ، ڈھالنا ، گھڑنا].

گَڑگَڑات / گَڑگَڑاٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت گ) امث (قدیم).

گڑگڑاہٹ ، گڑگڑ کی آواز ہونا ، گرج.

جہاں لگ جو بادل کے ہیں گڑگڑات

تیری فتح دولت دمامے کے ٹھاٹ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱).

بدل سوں رچیا توپ خانے کا ٹھاٹ

برق رنجکی رعد کا گڑگڑاٹ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲ (الف)). اس کے گڑگڑات سے سب مر گئے . (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۰). [گڑگڑاہٹ (رک) کا قدیم املا].

گڑگڑا کر م ف.

زور سے ، گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ .

خبر سن ہنسا گڑگڑا کر پلید کیا تب اُنے یک فکر ہے شدید

(۱۶۴۰ ، داستان بہرام و حسن بانو ، امین امین(اردوئے قدیم، ۲۸)).

گِڑگِڑا کَر م ف.

عاجزی سے منہ بگاڑ کر ، منت سماجت کے ساتھ ، رو رو کر. میں خدا سے گڑگڑا گڑگڑا کر دعا مانگتا ہوں کہ مجھ کو اس کے اختیار کرنے کی ضرورت واقع نہ ہو. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۸۷). ہم اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں کہ تو اِن آنی ہونی بلاؤں کو ٹال. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱). میں نہ اُس کے آگے ہاتھ جوڑتا اور نہ گڑگڑا کر بات کرتا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۶).

گُڑگُڑا کَر م ف.

زور سے حقّے کا کش لگا کر.

نکال آواز ایسی گڑگڑا کر اے میاں ساقی

کہ ہو ابر سیہ سلفہ کی تیری بزم کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲).

گَڑگَڑانا (فت گ ، سک ڑ ، فت گ) ف ل.

۱. بادلوں کا آواز نکالنا ، بادل کا گرجنا ، کڑکنا.

ہتھی منگل ہیں صریح اس کے فیل خانے کے

جو گڑگڑاتے ہیں جوبن کے بادلاں کے دل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۷).

بجلی کڑکنے لاگی ، لگا گڑگڑانے ابر

بن جان ، دین آہ کا دھوں بجا دریغ

(۱۷۶۳ ، عاجز (عارف الدین)،چمنستان شعرا ، ۳۷۳).

ڈھالیں لڑیں سپاہ کی یا ابر گڑگڑائے

غصے میں آکے گھوڑے نے بھی دانت کڑکڑائے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۹). ایک آواز چنگھاڑنے کی جیسے بادل گڑگڑاتا ہے ڈیوڑھی سے محل میں آئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۷). مصادر کی مثالیں ... گڑگڑانا (بادل کا گرجنا) ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۶۳). ۲. **طبل یا توپ وغیرہ کا بجنے یا چھوٹتے وقت آواز نکالنا ، بجنا ، دھماکا کرنا.** یہاں بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں. (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۳۶۵). ہمارے لشکر میں

بھی بہ فضل ایزدی و بتائید ربّانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۶۸۹) . **۳. پانی کا گرتے وقت آواز نکالنا.** برساتی پہاڑی نالہ ... گڑگڑاتا ... بہہ رہا ہے. (۱۹۳۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۱۹) . ندیاں گڑگڑاتی ہوئی اس کی طرف بڑھیں. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۵۲). **۴. پہاڑ ، چٹان وغیرہ کا سرکتے ہوئے آواز نکالنا.** چاند تھرّا گیا ، تاروں کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک گئے ، پہاڑ گڑگڑا کر اُٹھے ، پانی میں تہلکہ مچ گیا. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۱). **۵. آنتوں کی حرکت سے پیٹ کا آواز نکالنا** (نوراللغات). [گڑگڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گِڑگِڑانا (کس گ ، سک ڑ ، کس گ) ف ل.
عاجزی کرنا ،منّت سماجت کرنا ، معافی تلافی چاہنا. جب تائیں صلح ہوتی جانے تب تائیں تو صلح کر لیکن گڑگڑاوے مت . (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۹). اس کو دیکھ کر نہایت غریبی سے گڑگڑانے لگا. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۱۵). جب کوئی عاجز درماندہ ... گڑگڑاتا ہے تو حاکم ضرور اس کی طرف نظر توجہ کرتا ہے. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب اردو (ترجمہ) ، ۷۶). میں خیال کرتی ہوں کہ اس قصور کی معافی حاصل کرنے کے لیے آپ کو بہت گڑگڑانا پڑے گا. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، مطلوب حسیناں ، ۲۹).

گڑگڑانا تری چوکھٹ کو پکڑ کر سب کا
ملتزم موم ہی ہو جاتا جو پتھر ہوتا

(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۵۰). [س : **गिड़**].

گُڑگُڑانا (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ) ف ل ؛ ف م.
حقہ سے آواز نکالنا ، حقہ پینا نیز حقے کی طرح آواز نکالنا . کوئی چاندی کی گڑگڑی گڑگڑاتا ہے ، کوئی مشکبو دھواں دھار بے پیچواں پیتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۶). اندھا ایک کھٹیا پر پڑا ڈیوڑھی میں حُقہ گڑگڑاتا رہتا تھا . (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۰۰). پنڈت جی ایک بار پھر تازہ حقے کی طرح گڑگڑائے . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۰). [گڑگڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گِڑگِڑاوا (کس گ ، سک ڑ ، کس گ) امذ.
رک : **گڑگڑاہٹ ، عاجزی** (ماخوذ : پلیٹس). [گڑگڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَڑگَڑاہَٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت گ ، ہ) امث.
۱. پیٹ کے بولنے کی آواز ، قراقر (نوراللغات). **۲. (أ) گاڑی ، مشین وغیرہ کے چلنے کی آواز.** نہ سڑک ہے نہ گرد و غبار نہ گاڑیوں کی گڑگڑاہٹ. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۸). اصل جرمنی کونسا تھا؟ کارخانوں اور فیکٹریوں کی گڑگڑاہٹ اور دھواں اگلتی ہوئی چمنیوں والا . (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۳۰). **(ii) بھونچال کی آواز.**

زمیں کی تہوں میں زلزلوں کی گڑگڑاہٹیں
نظام کائنات کی رگوں کی سنسناہٹیں

(۱۹۴۸ ، گل نغمہ ، فراق گورکھپوری ، ۱ : ۲۲۳). انہوں نے پرندے کی چہکار ، ریل کی سیٹی ، زلزلوں کی گڑگڑاہٹ ، ستاروں کے بھک سے اڑنے کی آواز کو چیزے دیگر کی صورت دینے کی طرف توجہ نہیں کی. (۱۹۸۸ ، شش ماہی غالب (جولائی تا دسمبر ۱۹۸۷ء، جنوری تا جون ۱۹۸۸) ، ۱۷۷). **۳. پانی کے بلندی سے گرنے یا بہنے کی آواز.** پانی نہایت گڑگڑاہٹ سے آ رہا ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۵ نومبر ، ۵). **۴. (أ) بادلوں کے ٹکرانے کی آواز ، گرج.** ہاں بس حضور بجلی کی کڑکڑاہٹ آسمان کی گڑگڑاہٹ آندھی آئی . (۱۸۹۷ ، چندراولی (ڈرامہ) ، ۳۵). کڑکڑاتی سردی بادلوں کی آفت ناک گڑگڑاہٹ ، ... کوئی طاقت ایسی نہ تھی جو صغیرہ سے شوہر کی قبر چھٹوا دیتی. (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۲۰). **(ii) (مجازاً) جوش ، شدّت (نظم وغیرہ میں).** ان کی نظموں میں وہ گھن گرج ، شور اور گڑگڑاہٹ تھی کہ فرنگی حکومت کے ایوان بھی لرز اُٹھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ نومبر ، ۸). **۵. گولیاں چلنے کی آواز ، توپ چھوٹنے کی لگاتار آواز.** گولیوں اور گڑگڑاہٹوں کا شور قریب آتا جا رہا تھا. (۱۹۶۷ ، کپاس کا پھول ، ۲۱۳). **۶. طبل وغیرہ بجنے کی آواز.**

وہ آپس میں باجوں کی کھٹ پٹ کا غُل
وہ تنبور کی گڑگڑاہٹ کا غُل

(۱۸۴۷ ، صیدیہ ، صبا لکھنوی ، ۱۴۳). **۷. وہ آواز جو گلے میں کسی چیز کے پھنس جانے سے پیدا ہو.** بہت دیر کے بعد خفیف آواز گڑگڑاہٹ کی یا ہچکی کی آئی.(۱۹۰۳ ، عصر جدید ، ستمبر ، ۳۴). [گڑگڑانا (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گِڑگِڑاہَٹ (کس گ ، سک ڑ ، کس گ ، فت ہ) امث.
عاجزی ، منّت سماجت ، التجا. اس نے ... گڑگڑا کر کہا ... پر اس کی گڑگڑاہٹ جھیل میں ڈوب کر رہ گئی.(۱۹۸۳، اجلے پھول ، ۳۳). [گڑگڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُڑگُڑاہَٹ (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ ، فت ہ) امث.
۱. حقہ گڑگڑانے کی آواز ، حُقہ پینے کی آواز. دھواں ، گوبر ، پیشاب ، حقے کی گڑگڑاہٹ . یہ سب چیزیں اس کے احساسات پر ... حاوی ہو گئیں. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۷). وہ برابر حقے کی گڑگڑاہٹ سن رہی تھی. (۱۹۶۰ ، جاڑے کی چاندنی ، ۱۸۱) . حُقے کی پہلی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی صاحب کا بنیا جُھک جُھک کر سلام کرتا ہوا کمرے میں داخل ہوتا تھا. (۱۹۸۷، شہاب نامہ ، ۱۵۶). **۲. پیٹ کے بولنے کی آواز.** چنانچہ ممکن ہے کہ پیٹ میں نوعی کچا پن اور گڑگڑاہٹ ہو. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۲۵) . [گڑگڑ (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گُڑگُڑی (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ) امث.
حُقے کی ایک قسم ، چھوٹا حقہ.

کسی گل پاس چھوٹی سی نَلی ہے
کسی کے ہاتھ کوری گڑگڑی ہے

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۲۰۷)).

آدم اک دمڑی کی حقیا کو ہے عاجز سدا
ہم کو کیا کیا پیچواں اور گڑگڑی پر ناز ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۳). پیچواں مردوں کے لیے موزوں ہے ، ہمیں تو گڑگڑی ہی پسند ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۲۱).

صرف رفعِ تکان کے لئے ناریل کی گڑگڑی پیتے تھے . (۱۹۰۱ ، چند ہمعصر ، ۳۷۳). ایک زمانے میں کایستھوں نے ہر ہندی الاصل لفظ کا ترجمہ کیا تھا تو گڑگڑی کو قند قندی اور چھپکلی کو پوشیدہ غنچی کہتے تھے. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۳۷۹). [گڑگڑا (رک) کی تصغیر].

گِڑگِڑی (کس گ ، سک ڑ ، کس گ) امث (قدیم).
رک : **گڑگڑاہٹ ، گڑگڑانے کا عمل** (پلیٹس). [گڑگڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُڑگُڑیا (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ ، سک ڑ) امث.
(ٹھگی) **اُلو کی آواز جسے ٹھگ نیک شگون سمجھتے ہیں** (مصطلحات ٹھگی ، ۱۷). [گڑگڑ (حکایت الصوت) + یا ، لاحقۂ تانیث].

گِڑگِڑیاں (سک گ ، سک ڑ ، کس گ ، سک ڑ) امث (شاذ).
گڑگڑی (رک) **کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل**.

ـــ کھانا محاورہ.
عاجزی کرنا ، گڑگڑانا ، گڑگڑاتے پھرنا. دن دن بھر گڑگڑیاں کھاتا ، کونی بٹھے پر ہاتھ نہ دھرتا ، بسا اوقات ایسا ہوا کہ دن بھر کا بھوکا پیاسا ... پڑ رہا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۸).

گُڑگُلی (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ) امث (قدیم).
رک : **گڑگی ، گھٹنا**.

چلی چھند سوں او جب چلبلی
کہ ہنسلیاں ہنسی ہنس سو ہو گڑگلی

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۳۰). [گڑگی (رک) کا قدیم املا].

گَڑگَنجَل (فت گ ، سک ڑ ، فت گ ، مغ ، فت ج) صف.
گھنا ؛ بھرا ہوا ، گھنے بن سے بھرا ہوا ؛ متفرق ، گونا گوں (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گَڑگَنجَلی (فت گ ، سک ڑ ، فت گ ، غنہ ، فت ج) امث.
حد سے زیادہ فراوانی یا لب ریزی ؛ بھیڑ ، مجمع ، مختلف النوع چیزوں کا مجموعہ (پلیٹس). [گڑگنجل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَڑگُودَڑ (فت گ ، سک ڑ ، و مع ، فت د) امذ ؛ ~ گھس گودڑ.
گندے اور پھٹے پرانے کپڑے ، چیتھڑے. پگڑیوں کا گھیرا اتنا بڑا کہ ... کہیں کھل جاوے تو اندر سے گڑگودڑ کا ڈھیر اتنا نکلے کہ ایک ٹوکری بھرے. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۸۷). ایک نہایت کریہہ منظر نکٹی عورت گڑگودڑ میں لپٹی ہوئی رہتی تھی . (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۵۰). آمنہ نے چاہا کہ بڑی بی کی کوٹھڑی بھی صاف کر دی جائے ، چنانچہ اس نے سارا گڑگودڑ باہر نکال پھینکا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۶۶) . [گڑ (تابع) + گودڑ (رک)].

گُڑگی (ضم گ ، سک ڑ) امث (قدیم).
۱. **پاجامہ ، گھٹنے تک آیا ہوا لباس**.

دئے دھرت کوں دان یوں پیار تے
کہ گُڑگیاں یہ آیا پھونک پھارتے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). ۲. **گُھٹنا ، گوڑا**.

نہ عاقل ہے ہرگز حماقت کوں چھوڑ
جو گڑگی کوں سہرا بندے سر کوں چھوڑ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۶۳). [گرگی (رک) کا ایک املا].

گُڑگے پو مُنڈی جھکانا ف مر ؛ محاورہ.
گھٹنوں میں سر دینا ؛ فکر مند ہونا (علمی اردو لغت).

گَڑلَون (فت گ ، سک ڑ ، فت ل ، و) امذ.
معدنی نمک ، پہاڑی نمک (خصوصاً اجمیر کے ضلع سانبھر کا) (پلیٹس). [گڑ + لون ـ نمک].

گَڑَم (فت گ ، ڑ) امث.
پانی میں بھاری چیز کے گرنے یا گاڑی کے چلنے کی آواز. گاڑی ، کاکوری کے پل سے ، گڑم گڑم ، گڑم کرتی گزرنے لگی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۷). [حکایت الصوت].

گُڑُم (ضم گ ، ڑ) امذ (شاذ).
رک : **گومڑا جو زیادہ مستعمل ہے** (ماخوذ : نوراللغات). [گم (رک) کا بگاڑ].

گُڑمار (ضم گ ، سک ڑ) امذ.
لفظاً **گڑ کی مٹھاس اور اس کے ذائقے کو زائل کرنے والا ؛ ایک روئیدگی جس کا پتا بادامی شکل کا اور چوڑا مگر ذرا لمبا ہوتا ہے اس کے چبانے کے بعد گڑ کا مزہ پھیکا ہو جاتا ہے ، پڑہر**. گڑمار کو اگر افیم پر ڈال دو تو بالکل بے کار ہو جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۸). [گڑ + مار (مارنا (رک) کا امر) بطور فاعل].

گُڑَمبا (ضم گ ، فت ڑ ، سک م) امذ ؛ ~ گُڑمبہ.
رک : **گڑنبہ جو زیادہ مستعمل ہے**.

وہ نین کیری وہ مصری لب سیں شہ قاسم ، یلا
بوالہوس آخر کو اس دو کہہ سیں گڑمبا ہو گیا

(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۷). میں پھر تمہارا کام کروں گا ، روز گڑمبہ لے کر جاؤں گا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۲۳۱). [گڑنبہ (گڑ + انب + آم + ا/ہ (لاحقۂ نسبت) کا ایک املا].

گُڑمُڑا (ضم گ ، سک ڑ ، ضم م) صف مذ.
کھنکھریالا ، بل کھایا ہوا ، مُڑا ہوا. پودوں میں مشہور وائرس بیماریاں یہ ہیں ... چقندر کے گڑمڑے سرے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۵۱). [گڑ (تابع) + مڑا (رک)].

گُڑمُڑانا (ضم گ ، سک ڑ ، ضم م) ف ل.
گھٹنوں کو پیٹ میں دے کر جسم کو سمیٹنا ، گڑمڑی مارنا ، گھٹنے سمیٹ کر لیٹنا . بڑی بی ، گُڑمُڑا کر میری پائینتی لیٹ نہیں جاتی تھیں ، میں سو ہی نہیں سکتا تھا.(۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۹). [گڑمڑا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُزمُڑی (ضم گ ، سک ز ، ضم م) امث.
گھٹنوں کو پیٹ میں دے کر جسم کو سمیٹنے کی حالت یا کیفیت.
باورچی خانے کے قریب کریمن کا پلنگ پڑا تھا اور وہ گزمڑی مارے پڑی تھی. (۱۹۶۸ ، فنون ، لاہور ، اپریل ، ۳۹). اف : مارنا.
[گزمڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَڑَن (فت گ ، ڑ) امث.
دھنسن ، دلدل ، کیچڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

گَڑْنا (۱) (فت گ ، سک ڑ) ف ل.
۱. **دفن ہونا ، زمین میں دب جانا.**
کون سا مست تہ خاک گڑا ہے ساقی
ابنڈتا جو کہ اوگے ہے شجر تاک ہنوز
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۸۲).
جس جگہ ہو زمین تفتہ سمجھ
کہ کوئی دل جلا گڑا ہے یاں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۹).
نگہ جانے کہاں سینے سے اٹھ کر
یہیں تو حسن کی دولت گڑی ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۵). جنھوں نے ہزاروں لڑائیاں فتح کیں مرے پڑے ہیں ، جنھوں نے تمام عمر عیش کیا گڑے پڑے ہیں. (۱۹۱۰ ، مقامات ناصری ، ۴۷۳). ۲. **نصب ہونا ، قائم ہونا ، کھڑا ہونا.** ہنڈولے گڑے ہیں سوانگ کے تخت آتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۴). اسی کو الراسخ فی العلم کہتے ہیں ، یعنی علم میں اس کا قدم خوب اچھی طرح گڑا ہوا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۴۷). دیکھ لیں گے... کس کی اہمیت کے جھنڈے گڑتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۵۰). ۳. **اثر انداز ہونا ، نقش ہونا.**
کہاں تو اور کہاں وہ ماہ پیکر
گڑا کہنا نہ میرا تیرے دل پر
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۸۱۵).
علم پر بھی عشق کی تاثیر آخر پڑ گئی
تخلیے کی بات پبلک کے دلوں میں گڑ گئی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۱۸). ۴. **ڈٹنا ، جم جانا ، چپک جانا.** وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ وہیں گڑ کر کھڑا ہو گیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۱۳).
جس نے نظر اٹھائی ، نظر رخ پہ گڑ گئی
گویا ہر اک نگاہ میں زنجیر پڑ گئی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۸۴). ۵. **پیوست ہو جانا ، مضبوطی سے چمٹ جانا.**
گہ سپہو ذقن پہ پڑتا ہاتھ
نار پستاں پہ گہ گڑتا ہاتھ
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۷۱). ۶. **چبھنا (کانٹا وغیرہ).**
سختی سے دن اس گل کی جدائی میں ہوا ختم
کانٹے کی طرح آبلۂ دل میں گڑی دھوپ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۱). ہائے دیا ، پاؤں میں کانٹا گڑ گیا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۶). ۷. **دھسنا ، گھسنا ، پیوست ہو جانا.**
سخت دل کو پند دینا ہے عبث
میخ لوہے کی گڑے ہے کب بسنگ
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۸۹). بڑی مصیبتوں سے ہتھوڑے کا سراغ نکلا اور میخ گڑنے کی نوبت آئی. (۱۹۲۶ ، چچا چھکن ، ۱۷).
وہ تھک چکا تھا اور اس کا تیشہ
اسی کے سینے میں گڑ چکا ہے
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۵). ۸. **(مجازاً) شرمندہ ہونا ، نادم ہونا ، خجل ہونا ، شرمسار ہونا.**
دیکھوں تو منجہ گیا ہوں گڑ کر
پہلنچ قدم منے اکڑ کر
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۱).
جدائی میں اے بحر مرنا بھلا ہے
جائیں گے وہ خفت سے گڑتے رہیں گے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳). اس مجمع کو دیکھ کر شرم سے مری جاتی ہے حجاب سے گڑی جاتی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۲۳). یہ فقرہ دو طرف ڈھلتا تھا ہمام شیخ کا جواب سن کر گڑ گیا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۳۲). [گاڑنا (رک) کا لازم].

گَڑْنا (۲) (فت گ ، سک ڑ) ف م.
رک : بننا ، جمنا ، انھماک ہونا.
نوا چاند تجھ زرہ کی ہے گڑی
سورج میخ جوشن ہے زر کی گڑی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۳).
خوب گڑتی ہے طبیعت جب کہیں ہوتا ہے شعر
کیا جھنکاتی ہے کنوئیں ہر مصرع تر کی تلاش
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰۸). آپ کو اختیار ہے کہ جتنی چاہیں دق کی قسمیں گڑتے اور تصنیف کرتے چلے جائیں. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۳۴۷). [گھڑنا (رک) کا ایک املا].

گُڑْنا (ضم گ ، سک ڑ) امث.
(کاشت کاری) وہ قطعۂ اراضی جہاں نمک کی کان ہو (ا پ و ، ۶ : ۹۹). [گڑلونا (گڑلون + ا ، لاحقۂ نسبت) کی تخفیف].

گُڑَنبا / گُڑَنبہ (ضم گ ، فت ڑ ، غنہ/فت ب) امذ.
قند کے شیرے میں پکائے ہوئے کچے آم کے قتلے (بعض لوگ پکے آم کا بھی پکاتے ہیں) اور شیرے میں قدرے میدہ یا روا گھی میں بھون کر ملا دیتے ہیں. آم توڑ کر تھیلے میں گرا لیے جاتے ... خواہ ان کا مربہ یا گڑنبہ بنا کر کھائیں ، خواہ ان کی چال ڈالی جائے. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۹). [گڑ + انب ~ آم + ا/ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَڑَنْٹ (فت گ ، ڑ ، سک ن) امث.
۱. (أ) **پتلا جس پر منتر پڑھ کر حصول مطلب کے لیے دفن کرتے ہیں ، دشمن کو ہلاک یا کسی کو مسخر کرنے کے لیے جادو کرنا.**

تیری ہیبت سے نہ فلک کے تلے
کانپتی ہے زمیں کے بیچ گڑنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۵). (اا) **گڑنت (رک) کا عمل** . کوئی کبھی مسان کا دکھ ہے ، رمضان شاہ سے گڑنت کراؤ. (۱۸۶۸ ، مرآۃالعروس ، ۲۸۵). ۳. **ایک کھیل ، گلی ڈنڈا** (پلیٹس). اف : کرانا ، کرنا. [گاڑنا / گاڑھنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ گاڑنا ف م ؛ محاورہ.
کسی کی ہلاکت یا تسخیر کے واسطے منتر پڑھ کر کوئی چیز دفن کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گَڑَنتھ (فت گ ، ڑ ، سک ن) امث ؛ امذ.
رک : گڑنت ؛ **ایک کھیل ، گلی ڈنڈا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [گڑنت (رک) کا ایک املا].

گَڑَنگ (فت گ ، ڑ ، غنہ) امث.
شیخی ، ڈینگ ، لاف گزاف ، بڑائی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : गाल्ह].

ـــ مارنا / مانگنا محاورہ.
ڈینگیں مارنا ، شیخی بگھارنا (مخزن المحاورات ؛ پلیٹس).

گَڑَنگ (۲) (فت گ ، ڑ ، غنہ) امث.
گولا بارود اور ہتھیار رکھنے کی جگہ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز). [گڑھ (رک) + انگ (رک)].

گَڑَنگی (فت گ ، ڑ ، غنہ) امذ.
ڈینگ مارنے والا ، شیخی خورا. میں گڑنگی ضرور ہوں مگر جھوٹوں کی اُستاد نہیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۳). [رک : گڑنگ (۱) + ی ، لاحقۂ صفت].

گَڑَنگیا (فت گ ، ڑ ، غنہ ، کس گ) امذ.
رک : **گڑنگی ، لاف زن ، شیخی باز** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [رک : گڑنگ (۱) + یا ، لاحقۂ نسبت].

گَڑو (فت گ ، سک ڑ) صف (قدیم).
گھنا.

جنم رہیں اُسی گڑو جنگل منے
کہ جوں جل ہستدے بسیں جل منے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۵). [مقامی].

گَڑوا (فت گ ، سک ڑ) امذ.
۱. **رقیق شے خصوصاً پانی رکھنے یا کسی بڑے برتن سے نکالنے کا ظرف جو مختلف شکل اور سائز کا ہوتا ہے ، ہر قسم کی دھات کا اور ناریل کے خول اور تونبے کا بھی بنا ہوتا ہے ، لوٹا ، آفتابہ.**

طشت پرکھے تھالی جانہ گڑوا نام مشربہ آنہ

(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری اجی چند (ق) ، ۵).

سو گڑویاں بہ گڑوے لگی جھیلنے
لگی شاہزادے سوں ییل کھیلنے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۱).

دیہی کو نہ کچھ پوچھو اک بھرت کا ہے گڑوا
ترکیب سے کیا کہیے سانچے میں کہ ڈھالی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳). بھلا بتاؤ تو یہ تمہارا گڑوا کا ہے کا ہے. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۰۲). گورو نے دودھ کا گڑوا بھر کر اپنے ہاتھ میں لیا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۹). ۲. (ہنود) **ایک تنگ مُنھ کا برتن جس میں بسنت پنچمی کے دن ڈوم ڈھاری سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ رکھ کر امیروں اور دولت مندوں کو پیش کرتے اور انعام پاتے ہیں.**

آج بنائے گئی گڑوا دربار رسول کے لے کے چلیں ہیں
بیل نئی اور پات نئے کیا نیکے بسنت کے پھول کھلیں ہیں

(۱۷۹۷ ، نادرات شاہی ، ۱۵۹).

گڑوا بنا کے ریش مخضب سے محتسب
جکاتا ہے اوس مقام میں جاوے جہاں بسنت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳).

گڑوے دھرے ہوئے ہیں جو نواب کے حضور
باہر ہے اپنے جامے سے اے باغباں بسنت

(۱۸۴۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۰۷). وہ ترکیب بدن کی جیسا پھولوں کا گڑوا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۴۳). [س : गडुक].

گَڑُوا (فت گ ، ضم ڑ) صف مذ (قدیم).
بھاری ، گراں ؛ (کنایۃً) بہادر ، گراں ڈیل.

جہانگیر توں شاہ گڑوا کھیر سمندر منوکت سمندر سریر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۵۷). [گروا (رک) کا قدیم املا].

گَڑوآ (فت گ ، و مع) امذ.
رک : **گڑوا معنی نمبر ۱ ، ڈونگا** (ا پ و ، ۳ : ۴۰). [گڑوا (رک) کا بگاڑ].

گَڑواٹ (فت گ ، سک ڑ) امث.
گاڑنا ، دفن کرنا ؛ دھنسنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ **جامع اللغات**) . [گڑوانا (رک) کا اسم کیفیت].

گَڑوان (فت گ ، سک ڑ) امذ.
(زراعت) **پودوں کو نقصان پہنچانے والا پروانے کی طرح کا ایک کیڑا.** پودوں کو گڑوان بہت لگتا ہے . (۱۹۷۰ ، وادیٔ سہران میں زراعت ، ۲۰۵). [مقامی].

گَڑوانا (فت گ ، سک ڑ) ف م.
۱. **زمین میں دبوانا ، دفن کرانا ، گڑائی کرانا.**

قیامت تک رہے گی کہنے سننے کو وفا تیری
کھڑے رہ کر ذرا میرے تئیں گڑوائیے صاحب

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۸).

دی تمنائے قدم بوسی میں جس نے اپنی جاں
در پہ تم لاشہ تو گڑوا دو اب اُس مغفور کا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۳۵). ہندوستان کے اکثر شہروں میں رسم ہے کہ عام عورتیں برسات کی بہار میں کھم گڑواتی ہیں . (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۴۲) . اس نے اپنے بھائی کی قبر پر خیمے گڑوائے . (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۸۴) .

یہ دونوں بانس راجا ہری چند نے گڑوائے ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹). ۲. **زمین کھدوانا ، زمین یا کھیت سے گھاس نکلوانا** (ماخوذ : علمی اردو لغت). [گاڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَڑوابی (فت گ ، سک ڑ) امث.
(کاشت کاری) **ہل کی پھار (پھل) کا پچھلا موٹا حصہ جو تلیٹی میں جڑا ہوتا ہے** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۱). [مقامی].

گُڑوائی (ضم گ ، سک ڑ) امذ.
(شکر سازی) **گڑ بنانے کا کارخانہ** (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱).
[گڑ + وائی ، لاحقۂ ظرفیت].

گَڑوے کا پان امذ.
وہ پان جو ریت میں دفن کر کے پکا کرتے ہیں ، وہ پان جو ریت میں دبا کر سفید اور پختہ کیا جاتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

گَڑوڑ (فت گ ، و مج) امذ.
رک : **گڑڑ ، ایک بڑے پروں والا پرندہ.** ایک دفعہ گیدڑ نے گڑوڑ کی دعوت کی. (۱۸۴۵ ، جوہر اخلاق ، ۴۳). رتھ کی تیز رفتاری دیکھیے کہ گڑوڑ کے آگے نکل جانے کے بعد بھی پکڑ لینا کچھ بات نہیں. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دہلی ، ستمبر ، ۲۵).
[گڑڑ (رک) کا بگاڑ].

گَڑوڑنا (فت گ ، و مج ، سک ڑ) امذ.
رک : **گڈولنا ، بچوں کے چلنے کی گاڑی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گڈولنا (رک) کا بگاڑ].

گَڑو گَڑو کر م ف.
جما جما کر ، قائم کر کے. لالٹین کی روشنی میں نظریں گڑو گڑو کر پڑھنے کی کوشش کرنے لگا. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۱۲۶).

گَڑولنا (فت گ ، و مج ، سک ل) امذ.
رک : **گڈولنا ، وہ گاڑی جس سے بچوں کو چلنا سکھایا جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گڈولنا (رک) کا بگاڑ].

گَڑونا (فت گ ، و مج) ف م.
۱. رک : **گاڑنا ، دفن کرنا.** افعی ... راستوں میں اکثر حلقہ بن کر اپنا بدن زمین میں گڑو کر بیٹھتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۵). اس نے زمین میں اپنے پاؤں گڑو کر آسمان کی طرف دیکھا ہے. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۶۲). ۲. (قدیم) **کھودنا ، (نقش و نگار) بنانا.**

تج حُسن کوں دیکھ ، صفت سن ، ہوش میں آ
دل کی پٹی ہو نقش گڑوتے ہیں عام و خاص

(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۶). ۳. **گھسیڑنا ، چھیدنا ، چبھونا ، گڑانا.**

مژگاں کی تیری نوکیں آلودہ ہیں لہو میں
ظالم نگاہ کس کی دل میں گڑو کے آیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷۰).

لے جا کے چپکے چپکے دوشالہ کے نیچے ہاتھ
ناخن گڑو کے چٹکی لے انگشت پا کو چھیڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۴). کنکھجورا ... جس عضو کو چمٹتا ہے اپنے پاؤں گڑو دیتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰۷). اِن کلھڑوں میں ڈنک گڑو کر تیزاب چھوڑ دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۲۴). ۴. **جمانا ، قائم کرنا ، مرکوز کرنا ، گاڑنا (نظر وغیرہ).**

کیا آنکھ میں اس کی رہے ہے آنکھ گڑو
اس آرسی کا تو دھویا دیدہ دیکھو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۵۸۶). جہاں وہ لڑکیاں آنیں برخوردار نے آنکھیں گڑو دیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۸۸). [گڑانا (رک) کا ایک املا].

گَڑووان (فت گ ، و مج) امذ.
رک : **گڑوان.** اس قسم کی مثال کماد کا گڑووان ... **پچھر اور گھریلو مکھی** وغیرہ ہیں. (۱۹۶۴ ، حشرات الارض اور وہیل ، ۱۱).
[گڑوان (رک) کا ایک املا].

گَڑوی (فت گ ، سک ڑ) امث.
چھوٹا برتن جو ہندو پانی کے لیے استعمال کرتے ہیں ، لُٹیا. اب ماں سے صبر نہ ہو سکا گڑوی اٹھا کر چلو بھر پانی چھپا ک سے منہ پر مارا. (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۳۵۲). تیسرا ملازم چاندی کی گڑوی سے صحیح موقع و مقام پر پانی انڈیلتا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۵۷). [گڑوا (رک) کی تصغیر].

گُڑوے جھیلنا محاورہ (قدیم).
بوسہ بازی کرنا.

سو گڑویاں پہ گڑوے لگی جھیلنے
لگی شاہزادے سوں مل کھیلنے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۱).

گُڑہَل (ضم گ ، سک ڑ ، فت ہ) امذ ؛ ← گڑھل.
۱. **ایک درخت اور پھول** (نیز اس کا پھل) **جس کے پتے برگ توت کے مانند لیکن ان سے چھوٹے اور پھول سرخ رنگ گنار سے مشابہ لیکن اس سے بڑا ہوتا ہے ، اس کے پھول دواؤں اور شربت میں استعمال ہوتے ہیں** (لاط : **Mibiscvs Syriacus**).

وہ گڑھل کھلا اور خیرو کھلا
وہ نرگس کھلی اور شبّو کھلا

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۶۳).

یہ سرنگوں ہیں سر شاخ پھول گڑہل کے
کہ جیسے بے بجھے انگارے ٹھنڈے پڑ جائیں

(۱۹۴۴ ، روح کائنات ، ۲۲۸). کچھ مقبول عام پودوں کے نام ، وائیلٹ یا بنفشہ ... نوشیا یا گوشوارے ، رسیلیا ، پائنڈرنجیا گڑہل. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۱۵ فروری ، ۱۳). ۲. (**کڑیت**) **جوتی کے اوپر کا پھندنا جو گڑہل کے پھول کے مشابہ ہوتا ہے ، پھندنا ، جھبا.** سہ انگشتی ٹھپے کی گوٹ ، ٹھپے یہ گڑھل اور کھجوری اتو. (۱۹۳۱ ، ریزۂ مینا ، ۱۶۶). [س : **गड़ + फला**].

---پلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
پلاؤ کی ایک قسم. پلاؤ ، یخنی پلاؤ ، قورما پلاؤ ... گڑبل پلاؤ ... رکھے جن کے دیکھنے سے نگاہ اشتہا کی سیر ہو. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۶۸). [گڑبل + پلاؤ (رک)].

گَڑی (۱) (فت گ) امذ (قدیم).
یار ، دوست ، ساتھی.

پرت رس پیلا بھوند کر کوئی کھڑی
رہیا بھرکے ہو تس کے جیو کا گڑی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۶).

شہنشاہ کے پاؤں کے اے گڑی
بھی انگشت سبابہ سب سے بڑی
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۵ : ۶۸). [مقامی].

گَڑی (۲) (فت گ)۔(الف) امث.
پھونک ، کھاؤ ؛ گھسنا ؛ چُبھنا ؛ دخول (پلیٹس). (ب) صف مث گڑنا (رک) سے گڑا (ہوا) حالیہ تمام کی حالت مغیرہ برائے تانیث ، تراکیب میں مستعمل ، **دفنائی ہوئی ، دھنسی ہوئی.** قدرتی چیزیں جو زمین میں گڑی پڑی ہیں ان سے فائدہ اٹھاویں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۵۷)۔[گڑنا (رک) کا اسم کیفیت نیز حالیۂ تمام].

---باتیں اُکھاڑنا / اُکھیڑنا محاورہ.
رک : گڑے مُردے اُکھاڑنا جو زیادہ مستعمل ہے.

سب یہ باتیں گڑی اُکھیڑیں گے
خوب سا شہد میں لتھیڑیں گے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۰۷).

---ہڈیاں اُکھاڑنا محاورہ.
رک : گڑے مردے اکھاڑنا جو زیادہ مستعمل ہے. ان کی مخالفت ... میں ان کے اسلاف کی گڑی ہڈیاں بھی اکھاڑ پھینکنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے. (۱۹۰۴ ، تعصب اور اسلام ، ۱۶).

گڑی(۳) (فت گ) امث (قدیم).
رک : گڑھی ، خندق ، تالاب (قدیم اردو کی لغت). [گڑھی (رک) کا قدیم املا].

گُڑی (ضم گ) امث.
۱. **گُڈی ، پتنگ ، کنکوا.**

بھوت زور سیتیں یوں کشتی اڑی
چلی باؤ پر جوں کہ اڑی گڑی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰). ۲. **چیتھرا** (قدیم اردو کی لغت). [گُڈی (رک) کا بگاڑ].

گُڑی مُڑی (ضم گ ، ضم م) صف مث.
گڑمڑایا ہوا ، ٹانگوں کو سمیٹ کر گھٹنوں کو پیٹ میں دے کر لیٹا ہوا. ٹانگیں سکیڑ کے کروٹ کے بل گڑی مڑی ہو کر سو گیا. (۱۹۶۷ ، ہاؤسنگ سوسائٹی ، ۳۴)۔ اور ایک جانب سرے والی قبر اور پتھر والی قبر کے تنگ فاصلہ میں گڑی مڑی ہو کر سما گیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۸۸)۔[گڑمڑی (رک) کا ایک املا].

گَڑے (فت گ) صف.
گڑنا (رک) کا حالیۂ تمام ، گڑا (ہوا) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

جھنڈے ان کے سر بازار گڑے رہتے ہیں
کیسی نازک ہو پوزیشن یہ اڑے رہتے ہیں
(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۳۸).

--- کوئلے اُکھاڑنا محاورہ.
رک : گڑے مردے اُکھاڑنا جو فصیح ہے (مخزن المحاورات).

---مُردے اُکھاڑنا / اکھیڑنا محاورہ.
پُرانے جھگڑوں کو تازہ کرنا ، اگلے پچھلے قصے یا جھگڑے چھیڑنا ، سوئے ہوئے فتنے کو جگانا ، دبی آگ کریدنا.

پچھلی باتوں کا نہ کر شکوہ تُو آنکھیں گاڑ گاڑ
ہو چکی سو ہو چکی آ ، مت گڑے مُردے اُکھاڑ
(۱۷۴۸ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۹۶).

گڑے مُردے اُکھیڑے جائیں گے پھر روبکاری کو
زمانے بھر کے جھگڑے اٹھ رہے ہیں روزِ محشر پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانہ عشق ، ۸۴). بھلا یہ کون سی عقل مندی ہے کہ لگے گڑے مردے اکھاڑنے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حسن دہلوی ، ۶۰). میری تحقیقات کا مقصد مکروہ ماضی کے بیکار پوسٹ مارٹم یا گڑے مردے اکھاڑنے کے بجائے مستقبل کی اصلاح کرنا ہے.(۱۹۸۶ ، وفاق محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۷۳).

---مُردے اُکھڑنا محاورہ.
گڑے مردے اُکھاڑنا (رک) کا لازم ، پرانے جھگڑے تازہ ہونا.

پس مردن بھی بدنامی محبت کی نہیں جاتی
ابھی تک قیس و لیلیٰ کے گڑے مردے اکھڑتے ہیں
(۱۸۷۳ ، دیوان جرار ، ۱۱۳).

---مُردے اُکھڑوانا محاورہ.
گڑے مُردے اُکھاڑنا (رک) کا تعدیہ ، پُرانی باتیں کہلوانا.

جانے دو ذکر وہ اگلے پچھلے
گڑے مردے نہ اکھڑوایے آپ
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۵۲).

گَڑِیا (فت گ ، کس ڑ) امذ ؛ ~ گڑھیا.
ایک قسم کا چھوٹا نیزہ ، چھوٹا تیر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گڑھیا (رک) کا بگاڑ].

گُڑِیا (ضم گ ، کس ڑ) امذ.
گڑ اور خام شکر بیچنے والا (پلیٹس). [گڑ (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

گُڑیا (۱) (ضم گ ، کس نیز سک ڑ) امث.
۱. **کپڑے کی بنی ہوئی پُتلی جس سے بچپن میں لڑکیاں کھیلتی ہیں**

سو یک دیس دلگیر ہو رہی تھی میں
گڑیاں کھیلنے باغ میں گئی تھی میں
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲).

لڑکپن سے اُسے تھی عشق سازی
سدا گڑیا بنا کرتی تھی بازی
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۸۳).

گڑیاں کھیلو گی ہم سے اب کیا کام
مفت میں ہم کو کر دیا بدنام
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۴۴).

تری وہ محفلیں آباد ہیں اب تک تصور میں
تو جن میں ، اپنی گڑیا سے مری شادی رچاتی تھی
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۴۷). اب اس میلی کُچیلی گڑیا کو طاق سے ہٹا دو. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۳۵). ۲. **(مجازاً) چھوٹی ، منحنی ، چھوٹے قد کی دھان پان.** اتنی گڑیا سی تو بیوی ہے اور دو چار ٹوپیاں جمائے سر پر ، تجھے دیکھ کر خون کھول رہا ہے میرا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹). ۳. **(بچی کو پیار سے کہتے ہیں) ، خوبصورت ، پیاری.** سنجیدہ کی گڑیا تیرہ برس کی عمر میں پچاس سال کی بڑھیا پھوپی سے بازی لے گئی (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۳). ننھی سی گڑیا ہے میری ، منی کی نانی نواسی کو جُھولا جُھلا رہی تھی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۴۷). ۴. **(آبپاشی) رک : کنویں کی گھرنی یا چاک یا چرخی کی کھونٹی جس میں لوہے کی سلاخ رہتی ہے اور اس سلاخ میں گھرنی یا چرخی پھرتی ہے** (فرہنگ آصفیہ ، ا پ و ، ۶ : ۱۶۵ ، جامع اللغات). ۵. **(زر باف) گوٹے کا تانا لپٹی ہوئی ککڑی جس پر سے بنائی کے عمل کے وقت حسب ضرورت تانا کھولا جاتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۴). [س : गाढ + ढुका].

۔۔۔بنانا محاورہ.
۱. **کسی کام کو کھیل تماشا بنانا ، تفریح کا مشغلہ بنانا.** جس خلافت کو تم نے اپنی گڑیا بنا رکھا تھا وہ اب تمہاری تفریح کا مشغلہ بننے کے لئے تیار نہیں ہے. (۱۹۲۴ ، پیغام حیات ، ۳۱). ۲. **زرق برق یا رنگین کپڑے پہنانا ، گڑیا کی طرح سنوارنا.** آپ نے تو مجھے گڑیا بنا دیا باجی ، مجھے یہ چیزیں بالکل اچھی نہیں لگتیں. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۴۲). بڑھیا کو گڑیا بنا تانگے میں جا بٹھایا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۰۰).

۔۔۔بننا محاورہ.
گڑیا بنانا (رک) کا لازم ، سجنا ، سنورنا ، سنگھار کرنا.

چند ذرّے کیمیا سے رنگ کی پڑیا بنے
شیخ صاحب ہوش بھی کھو بیٹھے اور گڑیا بنے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۵).

۔۔۔جیسی / سی (۔۔۔ی لین) صف مث.
خوبصورت ، پیاری (لڑکی). چینی کی گڑیا جیسی بچی کے نام قرعہ پڑا. (۱۹۴۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۴۷۶). اتنی پیاری سی ہے نا ، بالکل گڑیا جیسی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۴۷).

۔۔۔سازی اسث.
گڑیا بنانے کا فن یا پیشہ. گڑیا سازی ایک قدیم فن ہے. (۱۹۶۵ ، کارگر ، ۷/۸ ، ۳ : ۲۴). [گڑیا + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔سنوارنا محاورہ.
اپنے مقدور کے موافق بیٹی کا بیاہ کرنا ، ہاتھ پیلے کرنا ، دلہن بنانا. اپنی اپنی گڑیاں سنوار کے اوٹھاویں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۴۶).

گڑیا سنوار دوں گی اری پھیک مانگ کے
مشاطہ کہ ادھر تو سرانجام ہو گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۱).

۔۔۔کا کھیل امذ.
سہل یا آسان کام ، کھیل تماشا. بچہ کا پیدا ہونا گڑیا کا کھیل نہیں ہے. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۴۸). مرہٹہ فوجیں محاصرہ کیے ہوئے ہیں یہ گڑیا کا کھیل کچھ کام نہ دے گا. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری (ترجمہ) ، ۴۳).

۔۔۔کا گھر / گھروندا امذ.
کھپچیوں پر پتنگ کا کاغذ منڈھ کر بنایا ہوا گھر یا وہ طاقچہ جہاں گڑیاں رکھتے ہیں ؛ (کنایۃً) عارضی ، ناپائیدار ، کمزور. دوسری جنگِ عظیم نے امن کے اس منصوبے کو گڑیا کے گھروندے کی طرح گرا دیا. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۵).

۔۔۔کے بیاہ میں چیوں کی بیل کہاوت.
(عو) **جیسا موقع ویسا خرچ ، جیسا دیکھنا ویسا برتنا ، سب کام سرے سے بے اصل** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۔۔۔گُڈے کی شادی اسث.
رک : گڈے گڑیا کی شادی جو زیادہ مستعمل ہے (جامع اللغات).

۔۔۔گھر (۔۔۔فت گھ) امذ.
وہ طاقچہ ، ہال یا جگہ جہاں گڑیاں سجا کے رکھتے ہیں ، (کنایۃً) کھیل تماشا.
خود تو آئی ہے مندر میں من اُس کا ہے گڑیا گھر میں (۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۳۷). ممکن ہے یہ گڑیا گھر کے روشن دان ہوں ، ممکن ہے ذکر بچپن کا نہ ہو بلکہ جوانی کا ہو. (۱۹۷۶ ، اثبات و نفی ، ۱۲۱). [گڑیا + گھر (رک)].

گڑیار (فت گ ، کس ڑ) صف.
ڈھیٹ ، ضدی ، اڑیل ؛ دلیر ، حوصلے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गाँढ + कार].

گڑیارا (فت گ ، سک ڑ) امذ.
(گاڑی بانی) **زمین پر گاڑی کے پہیوں کے چلنے کا نشان ، لیک ، لیکھ ، لکیر** (ا پ و ، ۵ : ۱۴۲). [گڑی (گاڑی) (رک) کی تخفیف + ارا ، لاحقۂ اسمیت].

گڑیاری (فت گ ، کس ڑ) امث.
ضد ، ہٹ ؛ دلیری ، حوصلہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڑیار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گڑیاں (ضم گ ، سک ڑ) امث.
۱. گڑیا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. گڑیا گھر کے روشن دانوں سے جھانکتی ہوئی گڑیاں زندہ ہو جاتی ہیں. (۱۹۷۶ ، اثبات و نفی ، ۱۲۲). ۲. ہندوؤں کی ایک رسم جس میں ہندو لڑکے ساون کے آخری دنوں میں گڑیاں لے کر نکلتے ہیں اور چوراہوں پر ان کو پیٹتے ہیں اس موقع پر پہلوانوں کی کشتیاں بھی ہوتی ہیں ، گڑیوں کا میلا.

اس طرح سے خانہ آبادی ہنسو نادان کریں
بیاہ اپنے گلڑے کا جس دن کہ ہوں گڑیاں کریں

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۴۷).

--- کا کھیل امذ (قدیم).
رک : گڑیا کا کھیل ، آسان بات.

عشق کیا ہے کر کے پچھانی ہے توں
گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰).

--- کھیلنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. لڑکیوں کا گڑیوں کے ساتھ کھیلنا ، گڑیوں کا بیاہ کرنا.

سو یک دیس دلگیر ہو رہی تھی میں
گڑیاں کھیلنے باغ میں گئی تھی میں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲).

گڑیاں کھیلو گی ہم سے اب کیا کام
مفت میں ہم کو کر دیا بدنام

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۴۴). اب خود دلہن بننے والی ہو ، شرم نہیں آتی گڑیاں کھیلتے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۴۴). ۲. لڑکی بن جانا ، لڑکیوں کا کھیل کھیلنا ، عورتوں کی سی باتیں کرنا ، لڑکیوں کی سی باتیں کرنا (فرہنگ آصفیہ). ۳. لفاظی کرنا ، رنگین بیانی سے کام لینا. اردو شعراً اس قسم کی گڑیاں کھیلتے ہیں ، اصلیت کی ہوا سے بھاگتے ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۷). ۴. ناتجربہ کار ہونا ، کم سن ہونا. جس وقت میں گڑیاں کھیلتی تھی اسی وقت آپ نے گلڑے کے روپ میں میرے خانۂ دل میں قدم رکھا. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۲).

گڑیت (ضم گ ، ی لین) امذ.
(کاشت کاری) گانو کا چوکی دار یا ہرکارہ. میرے باپ آٹھ کہاروں والے میانے میں ... میرے بڑے بھائی مشیر احمد خاں رام پوری ، اور میں ، ہتنی پر ، باقی تمام خدمت گار ، سپاہی اور گڑیتے پیدل. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۳). [مقامی].

گڑیتی (ضم گ ، ی لین) امث.
(کاشت کاری) گانو کے چوکیدار یا ہرکارے کا حق خدمت (ا پ و ، ۶ : ۱۰۱). [گڑیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گڑیرن (فت گ ، ی مج ، فت ر) امذ.
وہ جگہ جہاں گنوں کو پیلنے سے پہلے رکھتے ہیں (جامع اللغات). [مقامی].

گڑیری (فت گ ، ی مج) امث.
رک : گنڈیری ، چھلے ہوئے گنے کا ٹکڑا یا گانٹھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنڈیری (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گڑیریا (فت گ ، ی مج ، کس ر) امذ (قدیم).
رک : گڈریا ، چرواہا ، مویشی چرانے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڈریا (رک) کا قدیم املا].

گڑیڑ (فت گ ، ے مج) امذ.
(قبالت) نہالچہ ، پوتڑا ، بھلوریا (ا پ و ، ۷ : ۶۸). [مقامی].

گڑیوں (ضم گ ، سک ڑ ، و مج) امث.
گڑیا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. چلتے وقت کہتی گئی اے میاں گڑیوں کے نوشہ ذرا سویرے برات لے کر آنا ناچ رنگ میں پڑ کر بے ہوش نہ ہو جانا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۱).

--- کا آلا امذ.
وہ طاقچہ جہاں لڑکیاں گڑیوں کو رکھتی ہیں ، گڑیوں کا طاق ، گڑیوں کا گھر ، لعبت خانہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کا بیاہ امذ.
۱. گلڑے گڑیا کی شادی (نوراللغات). ۲. غریبوں کی شادی جس میں دھوم دھڑکا نہ ہو (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

--- کا کھیل امذ.
۱. لڑکیوں کا گڑیوں سے کھیلنا ، لعبت بازی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) نہایت آسان کام. دو من روئی اور اس کے ساتھ سالن گڑیوں کا کھیل نہ تھا دو تو دکان ہی پر بج گئے. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۱۶).

--- کا میلا امذ.
ہندوؤں کے ایک سالانہ میلے کا نام جس میں ہندوؤں کے بچے رنگین کپڑوں کی گڑیاں بنا کر دھوم دھام سے نکالتے اور ان کو پیٹتے جاتے ہیں ، اسی روز پہلوانوں کی کشتیاں بھی ہوتی ہیں (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات).

--- کی مہترانی امث.
بچوں کو چھیڑنے کا کلمہ. اور کون ہو گڑیوں کی مہترانی تو مشہور ہو. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ ، ۱۰۴).

--- کے بیاہ میں چیوں کی بیل کہاوت.
رک گڑیا کے بیاہ میں الخ ، جیسا موقع ویسا خرچ (جامع اللغات).

--- کے پہلوان امذ ؛ ج.
وہ پہلوان جو کشتی لڑنا چھوڑ چکے ہوں اور گڑیوں (تہوار) کے قریب ورزش شروع کر کے اکھاڑے میں رسماً لڑیں نیز وہ آدمی جو کسی کام میں وقتی طور پر دلچسپی لے اور بعد میں ترک کر دے (مہذب اللغات).

گڑھ (فت گ) امذ.
۱. **قلعہ ، حصار ، کوٹ.**

بھربا تس گڑھاں بیچ تارے حَشَم
کریں نوبتاں سوں النگ دم بدم

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱).

گڑھ خوشی ہور خرمی کے گر پڑیں
آہ کے چھٹنے میں نالاں ہانے ہانے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۸).

ڈرا تھا محمد علی ہوش مند
تو کر اس کو زخمی رکھا گڑھ میں بند

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۳) . اس کے گڑھ اور ملک کو نیست و نابود کر کے گدھے کا ہل پھروا دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴۷). ۲. **نگر ، علاقہ ، جگہ ، مقام.**

ادنیٰ سا جو گڑھ کا چودھری تھا
مخمور شراب خودسری تھا

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۳۱). گوروں کے اس گڑھ میں ہمارے کئی سو آدمیوں کا مجمع کُھلے بندوں سمنا کے آگے چلتا پھرتا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۶). ۳. **مرکز ، صدر مقام.** بغاوت کا گڑھ دراب نگر خیال کیا جاتا تھا. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۲۷) . میں واپس کراچی آیا اور جماعتِ اسلامی کے مضبوط ترین گڑھ پر حملہ کیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۸). ۴. **ظرفیت کے لیے مرکب میں ، خصوصاً اسمائے خاص میں جزو دوم کے طور پر جیسے مُظفر گڑھ ، علی گڑھ ، اعظم گڑھ وغیرہ.**

تر گڑھوں کا اِک علی گڑھ ہر طرف
ہر گڑھا تاریخ ماہ و سال ہے

(۱۹۵۰ ، ضمیریات ، ۲۷). ۵. **آلاتِ جنگ میں سے ایک چوبی مکان کا نام جس میں آدمیوں کو بٹھا کر قلعہ میں ڈال دیتے ہیں اور یہ لوگ وہاں جا کر اس کے جوف میں بیٹھے ہوئے سرنگ کھودتے ہیں ، دبابہ ، دراجہ** (فرہنگِ آصفیہ). [س : गढ].

---پنکھ (--فت پ ، غنہ) امذ.
رک : گڑپنکھ ، ایک بڑا پرندہ.

گڑھ پنکھ ، کلنگ اور باز ، کونی ، سارس ، بگلا ، کوئل ، تیتر
سُرخاب ، تُرمتی ، زاغ و ذغن ، سیمرغ اور سارس مورسفر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹). [گڑھ + پنکھ (رک)].

---تو چتور گڑھ اور سب گڑھیاں ہیں کہاوت.
چتوڑ کا قلعہ سب سے بڑا ہے ، چتوڑ کے قلعہ کی تعریف میں کہتے ہیں ؛ بڑی چیز کے مقابلے میں چھوٹی چیز کی اہمیت نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---توڑنا محاورہ.
قلعہ فتح کرنا ، قلعہ جیتنا ؛ کوئی مشکل کام کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---جیتنا محاورہ.
قلعہ فتح کرنا ؛ کوئی بڑا کام کرنا ، مہم فتح کرنا یا کسی مشکل یا مصیبت سے رہائی پانا ؛ ازالۂ بکر کرنا ، سہاگ رات کو کامیاب ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---فتح کرنا محاورہ.
رک : گڑھ جیتنا (مخزن المحاورات).

---کپتان (---فت ک ، سک پ) امذ.
قلعہ دار ، افسر قلعہ ، اعلیٰ افسر جس کے سپرد تعمیر اور قلعوں کی مرمت کا کام ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گڑھ + کپتان (رک)].

---کپتانی (---فت ک ، سک پ) امث.
محکمۂ تعمیرات ، وہ محکمہ جس کے سپرد سرکاری عمارتوں کی تعمیر ہو (فرہنگِ آصفیہ). [گڑھ کپتان + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کھائی امث.
قلعہ کی خندق یا کھائی (جامع اللغات). [گڑھ + کھائی (رک)].

---گج (--فت گ) امذ.
(معماری) فصیل کی چُنائی میں فیل پا کی شکل باہر کو نکلی ہوئی تعمیر جو توپ لگانے اور دوسری فوجی ضرورتوں کے لیے بنائی جاتی ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [گڑھ + گج (رک)].

---مڑھ (--فت م) امذ (قدیم).
گڑھ وغیرہ ، مرکز ، ٹھکانے.

عرب عجم دکھن پچھم سب دھرتی پکڑ جھکاویں گے
کفر کے گڑھ مڑھ توڑ دیں گے دین کا ڈنک بجاویں گے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۴). [گڑھ + مڑھ (تابع)].

گُڑھ (ضم گ) امذ.
(شکر سازی) گنے کے رس کا گاڑھا پکایا اور جمایا ہوا ٹھوس قوام (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱). [گڑ (رک) کا ایک املا].

گڑھا (۱) (فت گ) امذ.
۱. **(اَ) کھدی ہوئی زمین ، غار ، کھوہ ، گہرا نشیب ، قعر.**

کھڑے مونچھوں کے بال انگڑاتا
شیر نکلا گڑھے سے گھبراتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۴).

چھاتیوں کا جو ابھار اون کو دکھا دے اے چاند
دیدۂ انجم افلاک گڑھا ہو جائیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۷۷). وہ موت کے گڑھے پر سے رسّی پر قدم رکھتے ہوئے گزر رہا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۶۹). **(اَا) گھائی ، کھائی.**

گڑھوں گھاٹیوں کھائیوں کو بھرا
ٹیکروں کو مٹایا تو رستہ نکلا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۶). **(اَاا) غار ، کھو ؛ پاتال** (پلیشس).
۲. **بڑے مُنھ کا سوراخ جو بہت زیادہ گہرا نہ ہو.**

ہوتا جاتا ہے گڑھا یار کے نیچے افسوس
اک نہ اک طور کا لگ جاتا ہے دھکا ہر روز

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۳۹). اس چیز کو وہ منہ میں

پکڑتا ہے اور اگلے پنجوں سے زمین میں گڑھا کرتا ہے. (۱۹۲۷ ، نفسیاتِ عضوی ، ۱۲۰). ایک بڑی لکڑی یہاں سامنے رکھ دینا اور ایک گڑھا بھی کھود دینا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۲۵). **۳. گور ، قبر**. عموں و برادرانِ شہید دیکھا کہ خاک و خون میں پڑے ہیں اور کوئی اون کے گور و گڑھے کا متوجہ نہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۷).

کہا حیف صد حیف ہے کس موا
گڑھا گور بھر یوں میسّر ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷۳).

نصیب دار ہوئی ہے نشان کے بدلے
ملا نہ گور گڑھا بھی مکان کے بدلے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۱). **۴. حلقے ، پچکی ہوئی جلد.**

اے انتظار جان مسافر نہ گر پڑے
اندھے کنوئیں ہیں آنکھوں میں اپنی گڑھے نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۳).

دفعۃً پڑ گئی جب چاہِ زنخداں پہ نگاہ
جا رہیں آنکھیں گڑھے میں ترے بیماروں کی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۴۶). سال بھر کی دم توڑتی ہوئی بجھی آنکھوں کی جگہ دو گڑھے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۸۶). **۵. کسی قدر گہرائی لیے ہوئے وہ نشان جو زخم کا کھرنڈ اُکھڑ جانے سے پڑ جاتا ہے.**

حق تعالیٰ مرے ناخن کو سلامت رکھے
گڑھے پڑ جاتے ہیں بھر زخم جو بھر آتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۶۸). **۶. (کنایۃً) وہ گہرا نشان جو ہنستے وقت رخسار میں پڑ جائے.**

چشمِ بد دور وہ کافر ہے طرح داروں میں
جس کے ہنسنے سے گڑھے پڑتے ہیں رخساروں میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۱۶۳).

گال میں جو اون کے ہنستے وقت پڑتا ہے گڑھا
وہ بھی میری جان کو چاہِ زنخداں ہو گیا

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۴۸). مسکراتے وقت اس کے گالوں میں دو ننھے ننھے گڑھے پڑ جاتے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۴۱). **۷. ہاتھ کی ہتھیلی کی گہرائی.**

درم ہتی کو میں کرتا ہوں عرض
ہے ہتھیلی کا گڑھا در طول و عرض

(۱۷۴۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۹). خواجہ صاحب کی ہتھیلی میں گڑھا نہیں تھا. (۱۹۵۷ ، سوانح عمری حضرت خواجہ حسن نظامی ، ۱ : ۷۹). **۸. پیٹ ، شکم ، معدہ.**

ہوں وہ غم خوار شکم سیر نہیں ہوتا ہے
روز بھرتا ہوں یہ رہتا ہے گڑھا پر خالی

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۵۳).

ہستیِ طالع نے یہ گردش دکھائی ہے ہمیں
ہے گڑھا دریا میں اے ناسخ سببِ گرداب کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳). [رک : کھہ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر کا مُعرّف].

---آٹنا ف م ؛ محاورہ.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا ؛ کمی یا گھاٹا پورا کرنا (جامع اللغات).

---بھَر دینا / بَھرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. غار بند کرنا ، گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا ، گڑھا آٹنا ، گڑھا پاٹنا (فرہنگِ آصفیہ). **۲. روکھا سوکھا پیٹ میں ڈالنا ، بُری بھلی چیز سے پیٹ کی لگی کو بُجھانا ؛ نقصان پورا کرنا ، گھاٹا پورا ہونا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پاٹنا محاورہ.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا. گڑھا پاٹ کر برتن دفن کر کے اور اس کو اچھی طرح لیپ پوت کر برابر کرنے کے بعد .. گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۱۲).

---پُر کَرنا ف م ؛ محاورہ.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی وغیرہ ڈال کر بند کرنا (جامع اللغات).

---پُر ہونا ف م ؛ محاورہ.
گڑھا پُر کرنا (رک) کا لازم ، گڑھا مٹی وغیرہ پڑنے سے بھر جانا (جامع اللغات).

---پَڑنا ف م ؛ محاورہ.
گڑھا بن جانا ، چھید ہونا ، سوراخ ہونا ، نشیب پیدا ہونا.

سجدوں سے پڑا پتھر میں گڑھا لیکن نہ مٹا ماتھے کا لکھا
کرنے کو غریب نے کیا نہ کیا تقدیر بنانا کیا جانے

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۴۱).

---دار صف.
جس میں گڑھا پڑ گیا ہو ، گڑھے والا. تھیلس کے نچلے خلیات بہت قریب قریب ہوتے ہیں ... جن کی دیواریں جالدار اور گڑھادار (Pitted) دبازتیں ظاہر کرتی ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۷۵) [گڑھا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---ڈالنا محاورہ.
گڑھا کھودنا ، کھڈ بنانا.

خود بنا لیں گے گڑھے ڈال کے قبر اپنی جلال
ایڑیاں کوچۂ جاناں میں رگڑنے والے

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۴۷).

---ساز خَلِیَہ (---فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(حشریات) **وہ خلیہ جس کی مدد سے شوکہ کی کھانی بنتی ہے** (انگ : **Tormogencell**) (بنیادی حشریات ، ۳۰). [گڑھا + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + خلیہ (رک)].

گڑھا (۲) (فت گ) صف.
بنایا ، تراشا یا ڈھالا ہوا ، تراکیب میں مستعمل. وطن کی پرستش نہیں وطنیت کا ... بُت فرنگیوں کا گڑھا اور کھڑا کیا ہوا ہے. (۱۹۴۳ ، مضامینِ عبدالماجد ، ۵۲). ڈرائینگ روم میں بکھرے

ہونے تمام رنگوں کے امتزاج سے اس کی ماں نے لیلیٰ کو گڑھا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۱). [گڑھا (رک) کا حالیۂ تمام].

--- لینا محاورہ.
گھڑوانا ، ڈھالنا ، بنوا لینا (سونا زیور وغیرہ). میں کیا سب کہا لیتی یا زیور گڑھا لیتی ہوں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۱۹۱).

--- ہُوا (--- ضم ہ) صف.
بنایا ہوا ، اختراعی ، مصنوعی. الاپ ختم کر کے بلمپت خیال گایا گڑھے ہوئے تلواڑے میں. (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۵۵). [گڑھا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

گُڑھا (ضم گ ، سک ڑ) امذ.
شہتیر (جہاز یا کشتی کا) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س **गाला + धक**].

گَڑھاَوٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت ؤ) امث.
تاویل ، توجیہہ (علمی اُردو لغت). [گڑھا + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گَڑھانا (۱) (فت گ) ف م.
گھسانا . چبھونا. بعضے چابک سوار ... مقام بدل پر گڑھاتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۶). [گاڑھنا (۱) کا متعدی].

گَڑھانا (۲) (فت گ) ف م.
بنوانا (زیور وغیرہ). نشکنجن جی نے کہا ... تیرا خصم تو تجھ کو سو چھلہ گڑھا دے گا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۰۵). میں کیا سب کہا لیتی یا زیور گڑھا لیتی ہوں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۱۹۱). [گڑھنا (۲) کا متعدی].

گَڑھت (فت گ ، ڑھ) امث.
۱. (أ) **گھڑنے کا انداز ، بناوٹ ، وضع ، ہیئت ، شکل.** پاؤں میں ایسے خوب گڑھت کے چھلے تھے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۴۷). بھئی واللہ یہ نئی گڑھت کی بلائی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۴۸). لوگ بجائے الفاظ کے گڑھت کی طرف متوجہ ہونے کے حالات پر اصلی بحث کرنے پر زیادہ تر مائل ہوں. (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۱۹). اظہار و پیش کش کے پورے پروسس کو اس سبیل اظہار میں اس کا واسطہ آلۂ طریقہ ، ڈھنگ ، ترکیب اور گڑھت سب شامل ہیں. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۰). (اا) **گھڑنا ، ڈھالنا.**

کہتی ہے وہ زلف اپنے عہد میں آہن گرو
تم گڑھت سے آہنی زنجیر کی توبہ کرو

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۲۶). ۲. **گھڑی ہوئی بات ، بنائی ہوئی چیز.** میں تو سمجھتا ہوں بابو انگلش کی طرح یہ پنڈیوں کی گڑھت ہے. (۱۹۲۰ ، مکاتیب مہدی ، ۱۲۰).

رہنے دے نقش و نگار قصر جنت کا بیان
جا بھی اے واعظ یہاں سے ہے یہ سب تیری گڑھت

(۱۹۲۲ ، ریاض رضوان ، ۵۳۵). [گڑھنا (۲) کا حاصل مصدر].

گُڑھل (ضم گ ، فت ڑھ) امذ.
۱. **رک : گڑہل معنی نمبر ۱ ، ایک درخت.** نسخہ ایک حکیم کا لکھا ہوا ہے ، گاجر اور منڈی اور سونف اور گڑہل کے پھول اور کیوڑا. (۱۸۹۳ ، پشتو ، ۳۴). شربت گڑھل جس کو شراب صالحین بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۱۲۸). بار ، کتنے دن سے میں گڑھل کے پھولوں کو درخت سمیت پینٹ کرنا چاہ رہی ہوں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۴). ۲. **رک : گڑہل معنی نمبر ۲ ، پھندنا.** سہ انگشتی ٹھپے کی گوٹ ، ٹھپے پہ گڑھل ... بڑا اچھا مال معلوم ہوتا تھا. (۱۹۳۱ ، ریزۂ مینا ، ۱۶۶). [گڑہل (رک) کا ایک املا].

گُڑھلی (ضم گ ، فت ڑھ) صف.
گڑہل کے پھول کے رنگ کا ، سرخ رنگ کا. نارنجی ...گڑھلی ، بادامی ، شربتی رنگ برنگ کے جوڑے پہنے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۰). بادامی ، کافوری ، پیازی ، گڑھلی ، نیم رنگ جوڑے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۵۳). [گڑھل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَڑھنا (۱) (فت گ ، سک ڑھ). (الف) ف م.
۱. **رک : گھڑنا ، بنانا ، ڈھالنا (زیور یا کوئی دھات).**

کبیرا لوہا ایک ہے گڑھنے کا ہے پھیر
لوہے سے بکتر بنے لوہے سے شہتیر

(۱۵۱۸ ، کبیرداس (اردوئے قدیم ، شمس اللہ قادری ، ۲۷)). سُنار نے یہ بات اپنے دل میں ٹھہرا کر ایسا گہنا گڑھ کے اسے پہنایا کہ وہ پُتلی اور بھی خوبصورت ہو گئی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۰). کہیں سُنار بیٹھے زیور طلائی گڑھ رہے ہیں. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۱۰۴). ۲. **بتانا ، اختراع کرنا ، نئی بات کہنا ، جھوٹی بات بنانا.** وہ سمجھے کہ آپ صلعم جی سے گڑھ کر بتاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہیں بتاتے اور مرتد ہو گئے. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۴).

نہیں ایک مقصود پیش نظر
نئے گڑھتے رہتے ہیں عنوان ہم

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۰۶). ظاہر ہے کہ پہلے اپنی شبیہ کا وہ تصور کرے گا پھر لوہے یا پتھر میں اس کو گڑھے گا. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۹۶). بارہ گھنٹے کے فصل کے بعد! مجھے ایک نیا لفظ ان کے لئے گڑھنا پڑا تھا. (۱۹۷۴ ، معاصرین ، ۳۱۱). ۳. **(نجاری) کسی لکڑی کو کاٹ کر مرضی کے مطابق ڈولیانا** (مہذب اللغات). (ب) ف ل. **(ہتھوڑے وغیرہ سے) کسی دھات کا گھڑا جانا ؛ کندہ ہونا ؛ بننا ؛ ڈھلنا** (پلیٹس). [گھڑنا (رک) کا مُحرّف].

گَڑھنا (۲) (فت گ ، سک ڑھ) ف ل.
رک : گڑنا جو فصیح ہے (پلیٹس). [گڑنا (رک) کا بگاڑ].

گَڑھنت (۱) (فت گ ، ڑھ ، سک ن) امث.
۱. **پُتلے وغیرہ پر منتر پڑھ کر تسخیر کرنے یا دُشمن کو ہلاک کرنے کی غرض سے دفن کرنے کا عمل.** جس عورت کی اولاد نہیں جیتی اُس کے کچھ اور ہی اورعلاج ہیں ، کہیں گڑھنت ہے ، کہیں نہان ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۵). ۲. **وہ پُتلا یا کوئی چیز جو منتر پڑھ کر تسخیر کے لیے دفنائی جائے.** گڑھنت گاڑ کے دیں گے تو دیکھے گی کہ اس کا اثر کیسا ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۹). [گڑنت (رک) کا ایک املا].

گَڑھنت (۲) (فت گ ، ڑھ ، سک ن) اث.
۱. **گھڑنے کا عمل ، ایجاد ، اختراع.**

سودا کے زمانے سے چلے آتے ہیں
تجھ سیری نہیں ہے قافیوں میں یہ گڑھنت

(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۷ : ۳). ۲. **شکل ، صورت ، بناوٹ نیز بات بنانا** (ماخوذ : جامع اللغات). [رک : گڑھنا (۱) کا حاصل مصدر].

گَڑھوار (فت گ ، سک ڑھ) صف.
گاڑھا ، کُھردرا ، موٹا (کپڑا وغیرہ) نیز فربہ ، پھولا ہوا (پلیٹس).
[گڑھ (گاڑھا (رک) کا مخفف) + وار ، لاحقۂ صفت].

گَڑھ واڑ (فت گ ، سک ڑھ) صف.
رک : گڑھوار ، کھردار نیز موٹا (کپڑا وغیرہ). کپڑا سفید بھی اقسام کا خواہ سہین ہو خواہ گڑھ واڑ اس مملکت کے بعضے شہروں میں ایسا خوش قماش تیار ہوتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۳۵). [گڑھوار (رک) کا ایک املا].

گَڑھ والا (فت گ) امذ.
گاڑی والا ، گاڑی بان ، چودھری ؛ کوچوان (فرہنگ آصفیہ).
[گڑھ (گاڑی (رک) کا مخفف) + والا ، لاحقۂ صفت].

گَڑھوانا (فت گ ، سک ڑھ) ف م.
ڈھلوانا ، بنوانا. گوٹے لچکے کرن کی کترن اتنی باقی تھیں کہ سونے چاندی کی اینٹیں گڑھواتی تھیں. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۹). [گڑھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَڑھولا (فت گ ، و مج) امذ.
گڑھا ، گدھا. سر پر پاؤں رکھ کر گڑھے گڑھولوں میں جا چھپی. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۲). زمین پر جگہ جگہ گڑھے گڑھولوں میں پانی ہیں تو قدم قدم پر خطرہ ہے. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۱۸). [گڑھا (رک) کا تابع].

گُڑھولا (ضم گ ، و مج) امذ.
گڑ کی جڑ ، گنّے کا ایک نام. گنّے کا ایک نام گڑھولا ہے جس کے معنی گڑ کی جڑ ہیں اور کیوڑے کا نام سگندھا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۹۳). [گڑ (باضافت ھ) + ولا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَڑھنی (فت گ ، ڑھ) اث.
گڑھا ؛ بڑا سوراخ ، چھوٹا تالاب یا ٹینک (پلیٹس). [گڑھا (رک) کی تصغیر].

گَڑھی (فت گ) اث.
۱. **گڑھ (رک) کی تصغیر ، چھوٹا قلعہ ، کوٹلہ.**

پھوٹی پھانی سی چار دیواری
اور میدان تھی گڑھی ساری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۱). شاہی میں کئی خانہ جنگیاں لڑا تھا اور کئی مرتبہ گڑھی فتح کر چکا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۱). عبدالرحمن بن عوف نے یہاں ایک قلعہ (جس کو گڑھی کہنا زیادہ موزوں ہو گا) بنوایا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۶۷). بزرگ عبدالرحمنؒ کے چند سو ہمراہیوں نے محاصرہ سخت کر دیا اور شہر کے آس پاس کی تمام چھوٹی چھوٹی گڑھیوں کو فتح کر لیا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۷). ۲. **قصبات اور دیہات میں کچی چار دیواری جس میں برجیاں بھی ہوتی ہیں ، کچا حصار.**

پھوٹی پھانی سی چار دیواری
اور میدان تھی گڑھی ساری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۱). در دولت زمیندار کی گڑھی سے بدتر ہوا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۲). قدیم برطانوی قوم کے لوگوں نے جو گڑھی اس مقام پر بنائی تھی اسے وہ لندن کہتے تھے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۱۰۳). بنی عدی بن نجّار کی گڑھی کو دیکھ کر آپؐ فوراً اسے پہچان گئے ، فرمایا یہاں میں انصار کی ایک لڑکی انیسہ کے ساتھ کھیلا کرتا تھا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۹۹). [گڑھ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) ایک ضابطۂ معاف جس کی رو سے اراضی پر جو لگان قاعدے سے عائد ہونا چاہیے اس سے بہت کم مقرر کیا جاتا ہے (پلیٹس). [گڑھی + بند (رک)].

ـــ بول گئی فقرہ ؛ کہاوت.
قوت ہو چکی ، کام تمام ہونے کو ہے (محاورات ہند ، سبحان بخش).

ـــ پھاںْڈنا محاورہ.
مصیبت پر قابو پانا ، بڑی بہادری کا کام کرنا.

دل نے جب عشق کی گڑھی پھاندی
ٹھوکریں کھائیں پہلے کھائی کی

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

ـــ توڑْنا محاورہ.
قلعہ فتح کرنا ، قلعہ جیتنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ ٹُوٹْنا محاورہ.
قلعے کا فتح ہو جانا ، قلعے کا شکست کھانا.

قدریہ فوج جب چڑھی ٹوٹے گی قلب کی گڑھی
ناز بڑھا ادا بڑھے غمزہ چلا حیا چلی

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۹۱).

ـــ خالی ہونا ف مر ؛ محاورہ.
قلعے کا شکست کھا کر خالی ہو جانا (نوراللغات).

گُڑھی (ضم گ) اث.
(رنگ سازی) کسی محلول میں غیر محلول ذرہ ، وہ چھوٹا سا گدھا جو رنگنے کے بعد نمایاں ہو جاتا ہے اور رنگائی کا عیب سمجھا جاتا ہے ، پھٹک. رمضان نے ... جن جن چیزوں کی کھرچائی ہو چکی تھی ان پر یہ کہہ کر کہ رنگ میں گڑھی یا پھٹک نہ رہے ، تہ لگوائی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۶۲). [گھلی (رک) کا محرف].

گڑھے (فت ک) امذ ؛ ج.
گڑھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ **تراکیب میں مستعمل.**

--- بیٹھنا محاورہ.
کھات میں بیٹھنا ، کمیں گاہ میں بیٹھنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- پاٹنا م ف.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی وغیرہ سے بھرنا.

ہاں جا ، عرق سے اپنے گڑھے پاٹتا ہوا
اور آ ، پسینہ ہوکے لہو کاٹتا ہوا

(١٩٣٧ ، سنبل و سلاسل ، ١١٠).

--- پڑنا محاورہ.
١. (**بیماری کی وجہ سے**) **آنکھوں کے نیچے حلقے بن جانا.**

بتا اے قدر کس خوش رو پہ تیری آنکھ پڑتی ہے
گڑھے پڑپڑ گئے آنکھوں میں منھہ تیرا نکل آیا

(١٨٧٣ ، کلیات قدر ، ١٠٧). ٢. **زمین میں جابجا سوراخ ہو جانا ، زخموں کے کھرنڈ اترنے سے بدن پر داغ پڑ جانا** (جامع اللغات).

--- چھانا ف مر ؛ محاورہ.
جن گڑھوں میں تعزیے دفن ہوتے ہیں مراد پوری ہونے پر سکوروں یا طشتریوں میں سفیدہ یا دہی چاول گڑھوں پر رکھ کر نذر دینا (مہذب اللغات).

--- کی سَرا امث.
مراد : قبرستان ، گورِ غریباں.

باشندگانِ دارِ فنا کو یہ چاہیے
بنوائیں گھر نیا تو گڑھے کی سرا کے پاس

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٠٣).

--- کے پانی میں مُنھ دھو کَر آؤ فقرہ.
تم اس قابل نہیں کہ یہ چیز دی جائے ، جب کوئی شیخی مارے یا کسی چیز کے دینے سے انکار مقصود ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

--- میں پڑا ہونا / پڑنا محاورہ.
١. **دفن ہونا.**

مردہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا
کیا فائدہ جو روضہ ہے اے مہرباں بلند

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٥٩). ٢. **ضائع ہو جانا ، تویا جانا ، تلف ہو جانا** (جامع اللغات).

--- میں سے نِکلے اَور کُنویں / کوئیں میں گِرے کہاوت.
کوئی شخص کسی مصیبت یا کسی تکلیف سے **چھٹکارا پا کر** کسی دوسری مصیبت میں جو پہلی جیسی یا اس سے **بدتر ہو گرفتار ہو جائے تو بولتے ہیں.** ہمارے نزدیک ان لوگوں کی وہی کہاوت ہے کہ گڑھے میں سے نکلے اور کوئیں میں گرے. (١٨٨٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٨).

--- میں گِرْنا ف مر ؛ محاورہ.
گڑھے میں جا پڑنا ، نقصان اٹھانا ، مصیبت میں گرفتار ہو جانا. اب برسوں سے بھیک مانگتی ہوں ، ہائے جو میں راہ راہ چلتی تو گڑھے میں کیوں گرتی. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٤٣).

--- میں مُنّھ دھو آؤ فقرہ.
رک : **گھڑے کے پانی میں منھ دھو کر آؤ.** مرا ہوا بیل گلے باندھ دیا ، نرا پونگا ہی سمجھ لیا ہے ، کسی گڑھے میں منہ دھو آؤ ، تب دام لینا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ١٣٣).

گَڑھے گِیر ہونا محاورہ.
رک : **گلے گیر ہونا ، گریباں گیر ہونا** (جامع اللغات).

گَڑَھیَا (فت ک ، ی لین بشد) امذ.
گاڑنے والا ؛ دفن کرنے والا (جامع اللغات). [گڑھ (گاڑھنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

گَڑِھیا (١) (فت گ ، کس ڑھ) امث.
چھوٹا قلعہ ، کوٹلہ. سرداروں نے واپسی کی گفتگو چھیڑی تو بہت خفا ہوا کہ اتنا وسیع ملک چھوڑ کر کابل کی گڑھیا میں مقید ہونا کون سی عقلمندی ہے. (١٩٥١ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ٣٩٢). [گڑھی (رک) کی تصغیر].

گَڑِھیا (٢) (فت گ ، کس ڑھ) امث.
چھوٹا تیز نیز آنکس (ماخوذ : پلیٹس). [گڑھ - گڑھنا (١) کا حاصل مصدر].

گَڑِھیَا (فت گ ، کس ڑھ نیز ی لین ، شد ی) امث.
١. (i) **چھوٹا گڑھا جہاں کوڑا کرکٹ پڑتا ہے.** اب تک تم نہیں سمجھتے کہ جو کچھ منھ میں جاتا ہے پیٹ میں پڑتا ہے اور گڑھیا میں پھینکا جاتا ہے. (١٨١٩ ، متی کی انجیل ، ٣٢). تو گڑھیا کی صفائی اور موریوں کی دکھائی اور مہتروں پر ڈانٹ ڈپٹ کرنا. (١٨٩٠ ، سیر کہسار ، ٢ : ٢٣). دیکھا بیچ میں ایک گڑھیا ہے جس میں شہر بھر کا مَیلا پڑتا ہے. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٣٠٧). (ii) **مراد : گڑھا.** ہر عضو تن اپنے آپ رعشہ و لرزہ کے دیوتا پر بھینٹ چڑھانے کے بعد فنایت کی گڑھیا میں زندگی سے ہاتھ دھونے کے لئے بیٹھ جاتا ہے. (١٩٢٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١١ ، ٥ : ٥). (iii) **بڑا سوراخ** (پلیٹس). ٢. **وہ گڑھا جس میں برسات کا پانی جمع ہو ، بچھ کا تالاب ، پوکھر.** ہمارے موکل ... کبھی تو عشق و محبت کی گڑھیا میں ڈبکیاں کھاتے اور کسی وقت آزادی کے میدان میں سمندِ خیال دوڑاتے. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ٣٦). نیم بیداری کے عالم میں ہمارے ننھیالی مکان کے عین دروازے پر سرخے آم کا درخت اور گڑھیا اور اس کے کنارے پر بھدیاں آم کے پیڑ نظر آنے لگے. (١٩٨٧ ، حیات مستعار ، ٦٥). ٣. (**آب پاشی**) **ایسی نشیبی زمین جس میں برسات کا پانی بھر جائے اور بہ وقت ضرورت کھیت میں دبا جا سکے** (اپ و ، ٦ : ١٦٢). [گڑھا (١) کی تصغیر].

---کا کنول امذ.
رک : **گدڑی کا لعل**. نام حسینی خانم ، قوم کی حلال خوری مگر گڑھیا کا کنول یا گدڑی کا لعل تھیں. (١٩٥٦ ، بیگمات اودھ ، ١٣٠).

---میں مُنّھ دھو آؤ/ دھو رکھو/ دھو ڈالو فقرہ.
آپ کا مُنّھ اس قابل نہیں ، آپ کی حیثیت نہیں.

بس بس اب غصہ کو تھوکو مرا کہنا مانو
جاؤ مُنّھ جا کے گڑھیا میں ذرا دھو ڈالو
(١٨٩٣ ، عاشق ، پھول بن (نوراللغات)).

اب رہو گے اس تمنا میں دھو رکھو اپنا منھ گڑھیا میں
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی (نوراللغات)). چڑیلوں کی شکل و صورت گڑھیا میں منھ دھو آ. (١٩٣٠ ، بیگموں کا دربار ، ٣٢).

گڑھیانا (فت گ ، سک ڑھ) ف ل.
(رقیق شے کا) **گاڑھا ہو جانا ، جمنے کے قریب ہونا**. روشنائی کو جمنے اور گڑھیانے سے محفوظ رکھنا: جن ملکوں یا پہاڑوں پر روشنائی بہ سبب سردی کے جم جاتی ہے ، چاہیے کہ برانڈی کے قطرے ڈال دے اور چپکنے کے لیے نمک سے عمدہ کوئی شے ابھی نہیں معلوم ہوئی. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، ٣ ستمبر ، ١). [گڑھ (گاڑھا (رک) سے) + یانا ، لاحقہ مصدر].

گُڑھیانا (ضم گ ، سک ڑھ) ف م.
(شکر سازی) **سیو ، چنے یا الانچی دانہ وغیرہ پر کھانڈ یا گڑ کی چاشنی وغیرہ چڑھانا ، پاگنا** (ا پ و ، ٣ : ٢٠٥). [گڑیانا (گڑ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر) کا محرف].

گڑھیلا (فت گ ، ی مج) امذ.
گڑھا ، سوراخ ، غار ؛ خندق ، کھائی ؛ گہرا کھڈ (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [گڑھ (گڑھا (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گز (فت گ) امذ.
١. **لمبائی ناپنے کا ایک پیمانہ یا آلہ جو عموماً لکڑی یا لوہے کی سلاخ پر مبنی ہوتا ہے اس کی لمبائی تین فٹ یا چھتیس انچ ہوتی ہے.** پانچہ گز زمین کھودے. (١٤٢١ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ ، ٢).

بانی کیری پکڑ آس کھودی کوی گز پچاس
(١٥٠٣ ، مثنوی نوسرہار ، ٣٩). خدا نے کہا جیکوئی میری طرف یک گز آوے گا میں انو کی طرف دو گز آنوں گا. (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ٣١).

نقصاں نہیں جنوں میں بلا سے ہو گھر خراب
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٨). اس کی گزوں موٹی چادر سطح زمین پر جم جاتی ہے. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ٢ : ٣٣). بے کار کترنوں سے دو گز کپڑا تیار ہو گیا. (١٩٨٧ ، روز کا قصہ ، ١٦٩).
٢. (کنایۃً) **لوہے وغیرہ کی لمبی سلاخ**. آگ کے گز فرشتوں کے ہاتھ تھے ، جس پر مارے ، آگ لگی اور جل گئے. (١٨٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٣٦). اگر ممکن ہوتا کہ ہندوستان میں زمین کے اندر لوہے کا گز داخل کر کے بڑھاتے چلے جاتے تو شمالی امریکہ کے اضلاع متحدہ میں جا پہنچتا. (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٢٨). ایک نکیلے لوہے کے گز سے ان کو پیٹ کے پاس سے آر پار کونچا. (١٩٠٣ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ٩٠). ٣. **ایک وضع کا تیر جس میں پر و پیکان نہیں ہوتے.**

سنیا میں جو ہفتاد گز ذوالفقار
زباں کاڑتی تھی او درکار زار
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٢٧٠).

وہ بھٹیاری باورچی اور نان پز
لٹکتی تھیں بندوق ہاتھوں میں گز
(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ٣٥). ٤. **لوہے کی سلاخ یا لکڑی کی چھڑ جس سے بندوق کی ڈاٹ لگاتے یا نال صاف کرتے ہیں.** جہاں پناہ ماشے کی راستی و گز و پُر گز کے درست کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں. (١٩٣٨ ، ائین اکبری (ترجمہ) ، ١ ، ١ : ٢٠٨). ٥. **وہ سلاخ نما آلہ جس سے سارنگی یا اس قسم کے دوسرے ساز بجاتے ہیں.** کہکشاں کی سارنگی پر تیر شہاب کا گز ہے. (١٨٥٣ ، شرح اندر سبھا ، ٨٧). گز کے گھنگرو کی چُھن چُھن مزہ دکھائے گی ، جھانجھ کی آواز سوتوں کو جگائے گی. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٢٣١). باوا نے دو برس تک مجھے صرف سارنگی کا گز سنبھالنا سکھایا ہے. (١٩٨٣ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ٢٣٧). ٦. **(معماری) بستے (ٹٹی) کی بیچ میں جال یا جالی بنانے والی مختلف وضع پر جڑی یا بنی ہوئی تکوریاں ، چوبی آڑیں** (ا پ و ، ١ : ٢٦). ٧. **(گاڑی بانی) پہیے کے مرکزی حصے سے اور محیط کے دور یا حلقے کے درمیان لگی ہوئی تانیں جو مرکزی حصے کو دوری گھیرے کے ساتھ مرکز میں جوڑے اور تانے رکھتی ہیں ، آرا ، آرن ، سال ، جھنی ، جھنپا** (ا پ و ، ٥ : ١٣٢). ٨. **جھاؤ کا درخت ، طرفاء**. طرفاء یعنی درخت گز شیخ رئیس کا قول ہے کہ اس کی ڈالی سرکہ میں پیس کر لگانا درد تلی کو نافع ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٣٨). دیکھا کہ ایک جھماٹ پیڑ جیسے گز کہتے ہیں ، نظر کے سامنے کھڑا ہے. (١٩٣٣ ، خیال ، داستان عجم ، ١٣١). [ف].

---الٰہی کس صف (---کس ا ، مد ل) امذ.
اکبر شاہی گز جو ٤١ انگل کا یعنی ٣٣ انچ کا ہوتا تھا اور صرف لکڑی ناپنے کے کام آتا تھا. اکثر اسناد میں جن بادشاہوں نے گز الٰہی کا رواج رکھا ہے اور اسی حساب سے اسناد میں بھی اس کا تذکرہ ہے. (١٩٢٩ ، فرہنگ عثمانیہ ، ١٣٣). [گز + الٰہی (علَم)].

---انگبیں (---فت ا ، غنہ ، سک گ ، ی مع) امث.
(طب) **وہ شبنم جو جھاؤ اور بلوط اور دوسرے درختوں پر گر کر ترنجبین کی طرح جم جاتی ہے اور دمہ کھانسی ، دست وغیرہ کے لیے نافع ہے** (خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٠). [گز + انگبیں (رک)].

---اور سکہ جاری کرنا محاورہ.
جب کوئی ملک فتح ہو تو فاتح اپنے نام کا گز اور سکہ جاری کرتا ہے ؛ شاہی رعب داب قائم کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- اور سکہ جاری ہونا محاورہ.
گز اور سکہ جاری کرنا (رک) کا لازم ؛ شاہی رعب داب قائم ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- بن جانا/بننا محاورہ.
مارا مارا پھرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- بھر (---فت بھ) م ف ؛ صف.
ایک گز ، ایک گز کے برابر.
جس قدر ہے عقل کم بار علائق بھی ہے کم
طفل کو گز بھر زمیں دو گز کفن درکار ہے
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۲۹). دوسرا فیر ان کے سروں سے گز بھر نال اونچی کر کے کیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۷). [گز + بھر (رک)].

--- بھر اچھلنا محاورہ.
حیثیت سے زیادہ ظاہر کرنا ، حیثیت کم ، دکھاوا زیادہ (مہذب اللغات).

--- بھر زبان امث.
بہت لمبی زبان والی ، زبان دراز ، بہت باتیں کرنے والی.
میری جاں ننھی سی جاں گز بھر زباں
بھول کی تو نے بہت تعریف کی
(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۲۳).

--- بھر کا صف مذ.
۱. (کنایۃ) **چھوٹی اور مختصر چیز کے مقابلے میں طول طویل ، بہت لمبا ، لمبی چوڑی چیز کے مقابلے میں چھوٹی ، حقیر.**
کاتب تقدیر بھی لکھے جو گز بھر کا جواب
غیر ممکن ہے تری زلف معنبر کا جواب
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۶۷).
آپ لکھیے اپنے سائن بورڈ پر گز بھر کا نام
ہم تو چوہے دان ہی رکھیں گے اپنے گھر کا نام
(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۵). ۲. **چھوٹا سا (جیسے گز بھر کا آدمی)** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- بھر کی صف مث.
گز بھر کا (رک) کی تانیث. ان کی زبان تو دیکھو گز بھر کی ہو گئی ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۱ : ۱۲). درزی سے ملیں گے تو وہ اپنی گز بھر کی زبان سے آپ کے صبر اور حوصلے کی اس طرح پیمائش کرے گا کہ گھر جا کر آپ کو گلو کوز پینا پڑے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۷۳).

--- بھر کی زبان امث.
اس لڑکی کو کہتے ہیں جو بہت باتیں کرے ، زبان دراز (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- جڑنا محاورہ.
(نجاری) بستے (ٹئی) کو محراب کے دہن میں جمانا ؛ سربا جمانا. لکڑی کے شہتیر ڈال کے اون پر لوہے کے ہموار گز جڑتے ہیں. (۱۸۶۷ ، بحر حکمت ، ۵۷).

--- در گز (---فت د ، سک ر ، فت گ) امذ ؛ م ف.
مربع گز. اس کا بڑا کمرا جس کو پرنسپل ہال کہنا چاہیے ۶۵ گز در گز تھا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۶۱). [گز (رک) + در (حرف جار) + گز (رک)].

--- سکندری کس صف (---کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
۳۹ انگل کے بقدر ایک گز. ...۹ ہجری میں گز سکندری کا رواج ہوا اسی زمانہ سے یگہ سکندری بھی مروج کیا گیا. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۳۱۱). [گز (رک) + سکندر (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- سکہ (---کس س ، شد ک بفت) امذ.
مراد : حکومت ، رعب داب ، دور دورہ. راجپوتوں کا گز سکہ تھا تب بھی ہم سرخرو رہے بان کا مان تھا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۸۷). [گز + سکہ (رک)].

--- سکہ پر نام ہونا محاورہ.
حکومت قائم ہونا ، دور دورہ ہونا. دیکھ لیں گے فلک شعبدہ گر کس کو مالک تخت اور کسے صاحب تختۂ تابوت کرتا ہے ... گز سکہ پر نام اور کسی کا ہو. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۲).

--- سودا کس اضا (---و لین) امذ.
ہارون رشید کے زمانے کا پیمائشی گز جو ۲۴ ۳/۴ انگشت کے مساوی تھا (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۰۳). [گز + سودا (رک)].

--- سے گز امذ ؛ م ف.
رک : **گز در گز** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- شاہجہانی کس صف (---سک ہ ، فت ج) امذ.
۴۲ انگل کے بقدر ایک گز. کل طول ایک ہزار چھ سو تیس گز معماری ہے جو ایک ہزار پانسو اسی گز شاہجہانی سے کچھ زائد ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، اردو مصدر نامہ ، ۱۰). [گز + شاہ جہاں (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- شرعی کس صف (---فت ش ، سک ر) امذ.
۲۴ انگل کے بقدر ایک گز (توزک جہانگیری ، ۲۳۴). [گز (رک) + شر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کن فقرہ.
ایک مذاقیہ فقرہ جو ایک فرقے کے لوگوں نے اپنے فریق مخالف کو چھیڑنے کے لیے گھڑ رکھا ہے (فرہنگ آصفیہ).

--- لگانا محاورہ.
۱. **سارنگی پر گز پھیرنا ، سارنگی بجانا.** وہ کہتے تھے کہ بڑے بڑے استاد اونچا نیچا گز لگاتے ہیں ، جب تک گز سنبھالنا نہ آئے ، سارنگی بجانا اپنا مذاق اڑانا ہے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). ۲. **(نجاری) گز جڑنا** (ا پ و ، ۱ : ۲۶).

ـــ معماری کس صف(ـــ فت مج م ، سک ع) امذ.
معماروں کا مروجہ قدیم گز جو انگریزی گز سے بقدر ۴ انچ چھوٹا یعنی ۳۲ انچ کا ہوتا ہے ، عمارتی گز. نقشے میں گز معماری سے پیمائش لکھی گئی ہے. (۱۹۷۱ ، اردو مصدر نامہ ، ۱۰).
[گز + معماری (رک)].

ـــ و سکہ جاری ہونا محاورہ.
رعب و داب ہونا ، حکومت قائم ہونا ، دور دورہ ہونا.

تاجداروں پہ بھی طرّہ ہے تری سرداری
شہر در شہر ہے تیرا گز و سکہ جاری

(۱۸۷۸ ، بحر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۸۳)). گز و سکّہ بنامِ سعد بن قباد جاری ہوا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۵۸).

گزا (۱) (فت گ) صف مذ (مث : گزی).
گز کا ، گز والا ، صفت عددی کے ساتھ مستعمل ، جیسے : دو گزا ، ڈھائی گزا. میں نے ایک ولایتی چُغہ اور ایک شالی رومال ڈھائی گزا دلال کو دیا. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۵۲). اِس سال خیریت سے میرٹھ میں دو چالیس گزے تعزیے چلے اور دفن ہوئے. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اگست ، ۱۸۴). [گز + ا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گزا (۲) (فت گ). (الف) صف.
گزند پہنچانے یا کاٹنے والا کے معنوں میں مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : جاں گزا.

یتیموں کے سُنے ہیں نالہ ہائے جاں گزا تم نے
زنانِ بے نوا کے چہرۂ محزوں بھی دیکھے ہیں

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۶۱). (ب) امذ. **چوٹ ، زخم ؛ نقصان ، کھاٹا** (پلیٹس). [ف : گزیدن ـ کاٹنا سے صیغۂ امر بطور لاحقۂ فاعلی].

گُزار (ضم گ). (الف) صف.
گزارنے یا ادا کرنے والا کے معنوں میں مرکّبات کا جزوِ دوم جیسے : نماز گزار ، خدمت گزار ، گوش گزار وغیرہ.

جنابِ فاطمہ زہرہ کی روح چلّائی
حسین ، مادرِ خدمت گزار آتی ہے

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۹۳). میجر ایوب نے واپس آ کر یہ صورتِ حال اپنے کمانڈنگ آفیسر کے گوش گزار کر دی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۸). (ب) امذ. ۱. **رک : گزر ، رسائی ، پہنچ ، آنا جانا.**

جب بجن اس دھات کا بلبل اُٹھے بول کر
چھوڑ اُسے پھول کی دھر جو کیا میں گزار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۴).

حیرت سوں آنکھ اپس کی نہ موندے حشر تلک
یک پل ہو اس نزک جو گزار آرسی کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).

اب تو میری طرف کو مدّت سے
نہیں کرتے گزار ، کیا باعث

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۹۱).

گزار شہر وفا میں سمجھ کے کر مجنوں
کہ اس دیار میں میر شکستہ پا بھی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۵).

ہم اور دیکھ سکیں تیرے پاس دشمن کو
خدا کرے ترے گھر میں نہ ہو گزار اپنا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۳). ۲. **گزرگاہ ، باہر نکلنے کا راستہ.**

کہ گلبے تھا جدھر سے اُوس کے کوچہ کا گزار
بند اِدھر کا اب کسی بیدرد نے رستہ کیا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۲۰). [ف : گزاردن ـ ادا کرنا سے لاحقۂ فاعلی].

گُزارا (ضم گ) امذ ؛ ــــ گزارہ.
۱. (أ) **گزر بسر ، اوقات بسری ، گزر اوقات.**

بلا لو مدینہ میں پھر داغ کو تم
نہیں ہند میں اب گزارا محمدؐ

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۹).

غمِ الفت جو نہ ملتا ، غمِ ہستی ملتا
کسی صورت تو زمانے میں گزارا ہوتا

(۱۹۴۶ ، طیور آوارہ ، ۳۶) . گزارا تو چل ہی رہا ہے ، ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہ تھی. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۳). (أأ) **نباہ ، نرباہ.**

صحبت جو ہوئی ہنس میں اور جانوروں میں
اک چند ہوا خوب محبّت کا گزارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۸). ۲. **رسائی ، پہنچ ، دخل ، داخلہ ، گنجائش ، سمائی.**

کبھی آواز تو کانوں میں بھلا آ جاتی
اُس کے ہمسایہ بھی گر اپنا گزارا ہوتا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۱۰).

جلتے تھے جہاں خوف سے جبرئیل کے پر بھی
واں ہو گیا احمد کا گذارا شبِ معراج

(۱۸۹۳ ، ذکر خفی ، ۲۵). ۳. **بود و باش ، ٹھکانا ، گزر بسر ، گزر اوقات.**

چھوڑا حسین شاہ نے لاچار وہ مدینہ
دشتِ بلا میں آخر جا کر کیا گزارا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۴).

آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا
ایک پیڑ پہ صحرا کے کیا اُس نے گزارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷).

فقط تار نفس کا ذوق خطِ جادہ کاف ہے
پئے عمرِ رواں کیا چاہیے رستہ گزارے کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۴). ۴. **راستہ ، گزر گاہ ؛ (کنایۃً) چارہ تدبیر ، راہِ فرار ، راہِ نجات.**

دیکھا جو نہ دیو نے گزارا پتھر اک اُٹھا کے پھینک مارا

(۱۸۳۸ ، مثنوی گلزارِ نسیم ، ۲۷). ۵. **وہ رقم جو گزراوقات کے لیے ملے ، وجہ معیشت.** ہزار دو ہزار کا گزارہ مقرر ہوتا ، بڑے صاحب کے ہاں کرسی ملتی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حسن حیدر دہلوی ، ۶۰).

۹. اُترائی ، ناؤ یا گھاٹ کا کرایہ . سلطان نے بہت سے محاصل مثلاً ... گزارہ ، خراج ... وغیرہ معاف کر دیئے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک، ۲۲۴). ۷. پُل یا کشتی وغیرہ سے دریا عبور کرنا.

دریائے چشم پر ہے گزارا لگا ہوا
ہوتا نہیں ہے گھاٹ یہ لیل و نہار بند

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۵۶). ۸. دریا سے اُترنے کی جگہ ، گھاٹ ؛ سڑک یا پُل کا محصول لینے کی جگہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گزارہ (رک) کا ایک املا].

--- دار امذ.

جو وظیفہ پاتا ہو ، وظیفہ خوار. جہاں پناہ ایک عرض اور ہے ... وہ یہ کہ گزارہ داروں میں سے ہے. (۱۹۳۱ ، روحِ لطافت ، ۱۲۷). [گزارا + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

--- کَرْنا محاورہ.

۱. ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ، گزرنا.

سالکِ دشتِ تجرّد ہوں یہ کہہ دو اُون سے
قیس و فرہاد مری سمت گزارا نہ کریں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۰).

گزری نہ ، بہرحال ، یہ مدّت خوش و ناخوش
کرنا تھا جواں مرگ ، گزارا کوئی دن اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۱).

ہم نے کس دن ترے کوچے میں گزارا نہ کیا
تُو نے اے شوخ مگر کام ہمارا نہ کیا

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۵). **۲. زندگی گزارنا ، گزر بسر کرنا ، وقت کاٹنا.** وہ درختوں کی جڑوں اور پھلوں اور پتّوں پر گزارہ کرتا تھا. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۴۸). میں شوکت صاحب کو بھی لکھنے والا ہوں کہ وہ بھی اب پھلوں پر گزارا کیا کریں. (۱۹۲۸ ، خطوطِ محمد علی ، ۱۸۴). **۳. کام چلانا.** غرض آٹھ پہر ایک جگہ کا رہنا سہنا لین دین کرنا تھا،لفظوں کے بولے بغیر گزارہ نہ کرسکے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۴). احمد بشیر منہ زبانی گزارا کر رہا تھا. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۶۳).

--- ہونا محاورہ.

گزارہ کرنا (رک) **کا لازم ، گزر اوقات ہونا ، بسر ہونا ، گزرنا.** گائے کی کھالوں پر اکثر غریبوں کا گزارہ ہوتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ۳ : ۳۷۶).

تنخواہ بھی ، سوغات بھی ، ڈالی بھی ، ڈنر بھی
صاحب کا مگر پھر بھی گزارا نہیں ہوتا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۱).

باز آئیں تو کس طرح بھلا فکرِ سخن سے
بے خُونِ جگر اپنا گزارا بھی نہیں ہے

(۱۹۸۷ ، ثبات ، ۹۶).

گُزارِش (ضم گ ، کسر ر) امث.

عرض ، بیان ، درخواست (خاکساری ظاہر کرنے کے لیے).

جو کُٹی اوس سے میری سفارش کرے
میرے دردِ دل کی گزارش کرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۴).

منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی
اپنا بیان حسنِ طبیعت نہیں مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۴).

مآلِ کارِ اظہارِ تمنّا کیا گزارش ہو
طبیعت طنز کرتی ہے کہ اور ارمان پیدا کر

(۱۹۱۱ ، معارفِ جمیل ، ۶۲). شمس الرحمٰن فاروق سے گزارش کرتے ہیں وہ وضعدار شخص فوراً اپنے ڈرائیور کو بھیجے گا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۸). [ف : گزاردن = ادا کرنا کا حاصلِ مصدر].

--- پَذِیر / پَزِیر (--- کسر نیز فت پ ، ی مع) صف.

جو گزارش کے لائق ہو (بات وغیرہ) نیز عرض کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گزارش + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا].

--- خِدمَت کَرْنا محاورہ.

خدمت میں پیش کرنا ، خدمت میں بیان کرنا (مہذب اللغات).

--- گَر (--- فت گ) صف.

عرض کرنے والا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت): [گزارش + گر (گار (رک) کا مخفف) ، لاحقۂ فاعلی].

--- نامَہ (--- فت م) امذ.

خط جو چھوٹے کی طرف سے بڑے کو ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گزارش + نامہ (رک)].

گُزارْشات (ضم گ ، کسر ر) امذ ؛ ج.

گزارش (رک) **کی جمع ، درخواستیں ، عرضیاں ، التجائیں.** اپنے وفادار خادموں کی مسلسل گزارشات کو کچلتے ہوئے حاکم شہر کے آدمیوں کے ساتھ محل میں پہنچ گیا. (۱۹۳۰ ، صحرا نورد کے خطوط ، ۲۱۴). بے علمی کے باوجود کبھی کبھی ہماری گزارشات پر کان دھر لیتی ہے. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۳۲). [گزارش (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

گُزارْنا (ضم گ ، سک ر) ف م ؛ بسگذارنا.

۱. بسر کرنا ، کاٹنا.

اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار دے چاہے رو کر گزار دے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷). وہاں سے لوٹ کر میں نے رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو میں نے کپڑوں کی ایک گٹھڑی کھولی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۶۶). وہی تہذیب تھی زندگی گزارنے کے آداب وہی تھے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ فروری ،). **۲. ادا کرنا ، بجا لانا.**

نیچا ہو کر سر بھوں دیوے آپی آپس اوپر وارنے
آپی آپ نماز گزارے ایسا کون جو اس کوں ہارے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۰۰). **۳. پیش کرنا ، داخل کرنا ،**

سامنے رکھنا (عرضی وغیرہ). ایک طالب علم نے ہمارے صداقت نامے کے ساتھ جامعہ کراچی میں درخواست بھی گزار دی. (۱۹۸۵ ، حرف چند ، ۴۵۶). **۴. عمر گزارنا ، زندگی کے دن کاٹنا ، گزر بسر کرنا.**

بے فائدہ ملال ہے انساں کو چاہیے
راحت ہو یا کہ رنج خوشی سے گزار دے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۸). وہ تو جیسی گزارنی تھی گزار گئے ، لیکن تم کو ابھی بہت سی گزارنی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۶). **۵. ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ، منتقل کرنا.** دوسرے کی اراضی پر پانی بہانا یا ... غلاظت یا کوئی اور ضرررساں شے گزارنے کا باعث ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، جنایات برجایداد ، ۸۱). **۶. چھوڑنا ، ترک کرنا ، رہا کرنا ؛ واگذاشت کرنا ؛ مہلت دینا ؛ گنوانا ، برباد کرنا ، رائیگاں کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [ف : گزار + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

گُزارَہ (ضم گ ، فت ر) امذ.

۱. گزر بسر ، نباہ.

میں باز آئی اے مردوے باز آئی
ترے ساتھ میرا گزارہ نہ ہو گا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (مہذب اللغات)). **۲. (أ) وہ رقم جو گزر اوقات کے لیے ملے ، وجہ معیشت.** ہزار دو ہزار کا گزارہ مقرر ہوتا ، بڑے صاحب کے ہاں کرسی ملتی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۶۰). زکوٰۃ تو واجب ہونے پر بقرعید بعد آئے گی ، گزارہ اور مسجد کا خرچ ابھی اس چھ ماہی کا پیشگی حساب کر کے حوالہ کر دو. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۵۸). **(اا) (حیاتیات) رزق ، نان نفقہ.** جراثیمی خلیے مختلف قسم کے تعاملات کو روبہ عمل لاتے ہیں ان تمام عوامل کا تعلق بالیدگی ، تولید ، حیات اور گزارے سے ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۲۷۴). **۳. گنجائش ، سمائی** (علمی اردو لغت). **۴. پُل یا کشتی سے دریا عبور کرنا ، دریا پار کرنا.**

راہ دے صورتِ موسیٰ ہمیں بحرِ ہستی
کشتی و پُل سے نہ ہوویگا گزارا اپنا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۷۸).

نہ پایا کوئی بحرِ عشق میں رستہ گزارے کا
نہ پہونچا اوس کنارے تک شناور اس کنارے کا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰). **۵. اُترائی ، گھاٹ کا کرایہ.** سلطان نے بہت سے محاصل مثلاً ... گزارہ ، خراج ... وغیرہ معاف کر دیئے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک ایک جھلک ، ۲۲۴). [گذارہ (رک) کا ایک املا].

---الاؤنس (---فت ا ، ضم ء ، غم و ، سک ن) امذ.

وہ مقرّرہ رقم جو گزراوقات کے لیے ملے ، وظیفہ. معاشی سطح پر وہ انگریزی راج کے سامنے دستِ سوال دراز کر کے گزارہ الاؤنس اور پنشن کی بھیک مانگنے والوں کی حیثیت اختیار کر گئے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ۱۱۳). [گزارہ + الاؤنس (رک)].

---دار امذ.

جسے گزارے کے لیے رقم ملتی ہو ، وظیفہ خوار. جہاں پناہ ایک عرض اور ہے ... وہ یہ کہ گزارہ داروں میں سے ہے. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۲۷). [گزارہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---کَرْنا محاورہ.

رک : **گزارا کرنا.** غرض آٹھ پہر ایک جگہ کا رہنا سہنا لین دین کرنا تھا ، لفظوں کے بولے بغیر گزارہ نہ کر سکے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۴). وہ درختوں کی جڑوں اور پھلوں اور پتوں پر گزارہ کرتا تھا. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۴۸). مگر بہت سے ہاتھیوں نے ریاستوں کے بےاختیار راجاؤں اور نوابوں کے ساتھ گزارہ کرنے کی ٹھان لی. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۶۲).

---ہونا محاورہ.

گزارہ کرنا (رک) **کا لازم ، اوقات بسری ہونا ، کٹنا ، گزر بسر ہونا.** گنے کی گیالوں پر اکثر غریبوں کا گزارہ ہوتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۶). کبھی کبھی گھر میں روٹی بھی نہ پکتی صرف آموں پر گزارہ ہوتا. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۹).

گُزاری (ضم گ) امث.

۱. چھٹکارا ، رہائی. میں نے ہم خوابہ سے کہا کہ کوئی طرح گزاری کی اس قید فرنگ سے کیا چاہیے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۹۵). **۲. تراکیب میں جزو دوم کے طور پر پورا کرنا کے معنوں میں مستعمل ، جیسے : کارگزاری.** ہم تم سے بہت خوش ہوئے اور اس کارگزاری پر تمہاری ترقی کریں گے. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۲۷). [گزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُزارے (ضم گ) امذ ؛ ج.

گزارہ (رک) **کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.**

کبھی امداد دی تو نے کسی بیکس بچارے کو
سخی بن کر دیا کچھ تو نے مفلس کے گزارے کو

(۱۹۰۸ ، مطلع انوار ، ۶۸).

---کا جھونْپڑا امذ.

وہ مکان جس میں مشکل اور تنگی و ترشی سے گزر اوقات ہو ، دن کاٹنے کا مکان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کی شَکْل / صُورَت نِکالْنا محاورہ.

کمائی کی صورت نکالنا ، **فکر معاش کرنا ؛ کمائی کی تدبیر کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کی شَکْل / صُورَت نِکلْنا محاورہ.

کمائی کی صورت نکلنا ، نوکری کی تدبیر ہونا ، ذریعۂ معاش ہونا (جامع اللغات).

---کی صُورَت بَنْنا محاورہ.

رک : **گزارے کی شکل نکلنا ، گزر اوقات کی سبیل پیدا ہونا.** گھبرائیے نہیں اللہ نے چاہا توگزارے کی کوئی صورت بن جائے گی. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۷).

--- کی ناؤ امث.
وہ کشتی جس پر سوار ہو کر مسافر دریا یا نہر سے پار ہوں ، پار اتارنے کی ناؤ ، گھاٹ کی ناؤ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گُزاشت (ضم گ ، سک ش) امث ؛ سگذاشت.
چھوڑی ہوئی چیز ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : واگزاشت وغیرہ (جامع اللغات). [ف : گزاشتن ـ چھوڑنا کا ماضی].

--- کرنا محاورہ.
واگزار کرنا ، قبضے سے چھڑانا ، چھوڑنا (جائداد وغیرہ).
اس کی جائداد گزاشت کر کے شہر دہلی میں رہنے اور تمام عزیز و اقربا کے بلا لینے کی اجازت دی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۳۱۷).

گُزاشتگی (ضم گ ، سک ش ، فت ت) امث.
چھوڑنا ، ترک کرنا. دولت ، سیاست ، عورت اور عبادت ، کامل یکسوئی ، مکمل خود گزاشتگی سرتاپا سپردگی چاہتی ہیں. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۳۹). [گزاشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُزاشتنی (ضم گ ، سک ش ، فت ت) صف.
ترک کر دینے یا چھوڑ دینے کے لائق. دنیا ... بادشاہ اور فقیر ، محل اور جھونپڑے سب گزشتنی اور گزاشتنی ہیں. (۱۸۹۳ ، کلیات نثر حالی ، ۱ : ۱۹۲). تاریخ تو ایک گزراں حقیقت ہے ... وقتی اور ہنگامی ، گزشتنی اور گزاشتنی ہے. (۱۹۶۰ ، ادب اور شعور ، ۳۸۲). [ف : گزاشتن ـ چھوڑنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُزاشتَہ (ضم گ ، سک ش ، فت ت) صف.
چھوڑا ہوا ، ترک کیا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).
[گزاشت (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

گَزاف (فت گ) امذ.
۱. بکواس ، ہرزہ گوئی ، جھوٹ ، کذب و افترا ، فریب (عموماً لاف کے ساتھ مستعمل).

ہنر کرتے مردی کا مرداں نہ لاف
نہیں بولتے ہیں بی شاہاں گزاف

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۸۲). بحر رحمتِ الٰہی صدقِ امید سے سلکِ عبادت میں منسلک ہوا ... کہ مبرا از کذب و گزاف ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۶۸)).

محمدؐ ہوئے مشک نافہ مناف
حضور اوسکے باطل ہوا سب گزاف

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۲). خط کے پہنچنے سے اظہار منت پزیری اگر گزاف نہیں تو کیا ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۵۲۷). حدیث طویل میں بہت لاف و گزاف بیان کیا ہے. (۱۸۹۶ ، رسالہ تحفۃ السعادت ، ۶۹). گزند اور گزاف ان دونوں لفظوں میں ز ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۵۷). **۲. شیخی ، ڈینگ.**

اگر مرد ہے تو یہاں توں ملاف
ہنر دکھلا اپنا نکو کر گزاف

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۱).

پر ایک رات کہاں تک بساں روز مصاف
نکال تیغ شتابی نہیں یہ حرف گزاف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۸).

مشفق من خطا معاف جھوٹ ہے آپ کا گزاف
چشمِ غنودہ میں ہے صاف حسرتِ انتظارِ شب

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۷). [ف].

گُزان (ضم گ) صف.
انتخاب کرنے والا ، چننے والا ، اختیار کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [ف : گزیدن ـ پسند کرنا کا حالیۂ ناتمام].

گَزبَری (فت گ ، سک ز ، فت ب) امث.
ایک پھل کا نام. بچے بے خوف ضرور گزبریاں اور دوسرے پھل کھا سکتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۶۱۵). [مقامی].

گَزَپ (فت گ ، ز) امذ.
(کہاری) پالکی اور اسی قسم کی سواریوں کا اگلا چھوٹا اور سیدھا ڈنڈا (اپ و ، ۵ : ۱۵۹). [گز (رک) کی تصغیر].

گَزَٹ (فت گ ، ز) امذ.
۱. ہفتہ وار یا یومیہ خبر نامہ ، اخبار. علیگڑھ گزٹ میں اس کی خبر میں نے اپنی مرضی کے مواقق ... چھاپ دی ہے. (۱۸۹۵ ، مکتوبات سرسید ، ۳۵۳). علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے نام سے ان کے آخر دم تک جاری رہا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۲۹). گزٹ اخبار کے معنی میں عام ہے جیسے چلم گزٹ ، سیول اینڈ ملٹری گزٹ ، گزٹ اخبار وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۴۵). اسی گزٹ میں وزارتوں کے قیام کا ذکر بھی کیا گیا تھا. (۱۹۸۷ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۲۹۸). **۲. وہ اخبار ، خبر نامہ یا رسالہ جس میں سرکاری ضروری اعلانات ، احکام اور ملازمین سرکار کے تقرر ، تبدیلی وغیرہ سے متعلق خبریں درج ہوں ، راج پتر.**

سب رئیسوں سے ریاست ہے تری بالاتر
معتبر جیسے ہے اخبار میں اخبار گزٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳). ابھی خطاب کی خبر صرف گزٹ میں چھپی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹۷). **۳. (کنایۃً) معلومات کا پلندہ.** پھر جو مولوی گزٹ نے اپنے گزٹ کے ورق الٹنے شروع کیے تو عصر کی اذان ہو گئی. (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۴۷). [انگ : Gazette].

--- شُدَہ (--- ضم ش ، فت د) صف.
جس کا اعلان گزٹ میں ہو چکا ہو ، جو گزٹ میں شائع ہو چکا ہو ، قاعدے کے ساتھ مقرر کیا ہوا. کسی گزٹ شدہ ماتحت کلکٹر کے جس کو کلکٹر نے اس بارہ خاص میں مقرر کیا ہو عمل میں آئے. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ایکٹ ۵ ، ۹۲). [گزٹ + ف : شدم ، شدن ـ ہونا].

--- ہو جانا/ہونا محاورہ.
سرکاری گزٹ چھپنا ، سرکاری طور پر اعلان ہونا یا چھپ کر مشتہر ہونا ، کسی معاملہ کا گزٹ میں چھپ جانا. کسی معاملہ یا واقعہ کا

گزٹ میں چھپ جانا «گزٹ ہو جانے» سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۴۶).

گَزَر (فت گ ، ز) امث.

گاجر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف : گاذر (رک) کی تخفیف].

گُزَر (ضم گ ، فت ز) امذ.

۱. **باریابی ، رسائی ، پہنچ ، آمد و رفت.**

ہر یک ملک اوپر گزر تھا اسے
ہر یک شہر کا سب خبر تھا اسے

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۵).

نہ واں کچھ وساطت نہ کس کا گزر
ملائکہ مقرّب نہ مرسلِ دگر

(۱۶۸۵ء ، معظم ، گنجِ مخفی (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۷۲)).

گر میری طرف ہوے گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نورِ نظر کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۹).

تو ہی احسان کر اے پیک تصور مجھ پر
نامہ بر کا تو گزر کوچۂ جاناں میں نہیں

(۱۹۱۵ء ، جان سخن ، ۸۵). ۲. **دخل ، اثر** (شاذ).

کوئی کہتا کہ کچھ لُون کا اثر ہے
کوئی کہتا مگر جن کا گزر ہے

(۱۷۷۴ء ، تصویر جاناں ، ۶۲). یہ راستہ بہت کٹھن ہے ، اس میں آرام کا گزر نہیں. (۱۹۶۲ء ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۵۶).
۳. **گزرنے کی حالت ، آنا جانا ، آمد و رفت.**

سدا اُنکو مرغوب سیر و سفر تھا
ہر اک برّاعظم میں ان کا گزر تھا

(۱۸۷۹ء ، مسدس حالی ، ۲۹).

ایک دشت میں تھا گزر سڑک کا
کیا ذکر اس کی تپت بھڑک کا

(۱۹۳۶ء ، جگ بیتی ، ۳۹). ہاشم نے درمیانی قبائل سے پُرامن گزر کے لیے معاہدے کیے. (۱۹۶۸ء اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۹). ۴. **عبور ، اترائی ، پار** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).
۵. **راستہ ، سڑک** (نوراللغات). ۶. **چارہ ، تدبیر.**

بجز بات اس نیں اتھا کیں گزر
کہے بات چھوڑ ، تا کروں رہ گزر

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۳۹۳). ۷. **بسراوقات ، گزر بسر ، مطلب براری.**

شوقِ دل لے تو گیا ہم کو کسی کے گھر تک
کوئی صورت نہ وہاں اپنے گزر کی نکلی

(۱۹۳۶ء ، شعاعِ مہر ، ۱۱۳).

تیرے در پہ خم رہے سر مرا تری رحمتوں پہ گزر مرا
میں کہا کروں تُو سنا کرے تُو دیا کرے میں لیا کروں

(۱۹۸۳ء ، الحمد ، ۶۲). ۸. **ساتھ ساتھ رہنے یا زندگی گزارنے کا عمل ، نباہ ، گزارہ ، گزران.**

باغ میں جب تک ہے پھولوں کی بہار
بھول سے ہے جب تلک ہو کا گزر

(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۴۶). [گذر (رک) کا ایک املا].

ـــ اَوقات (ـــ و لین) امث.

گزارہ ، بسراوقات ، نباہ ؛ ذریعۂ معاش. ایسی دستکاریاں جاری کی جائیں جن سے غریب لڑکیاں گزر اوقات بھی کریں اور تعلیم بھی حاصل کریں. (۱۹۲۰ء ، بیوی کی تربیت ، ۱۲۵). ان لوگوں کی گزر اوقات زراعت اور بھیڑ بکری چَرانے پر تھی. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۴). [گزر (رک) + اوقات (رک)].

ـــ بان امذ ؛ ← گزربان.

(دکان داری) پھیری والوں اور پھڑیوں سے تہ بازاری (کرایہ زمین) وصول کرنے والا (اپ و ، ۷ : ۵۰). [گزر (رک) + بان (رک)].

ـــ بَسَر (ـــ فت ب ، س) امث.

رک : **گزر اوقات.** اب ان کی گزر بسر اچھی اماں کی فیاضی اور میری ہمدردی پر تھی. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۳). جن کی گزر بسر ملاوٹ اور گرانی ... پر تھی ، ایک دم ایسے صاف ستھرے کردار کے لوگ بن گئے. (۱۹۸۹ء ، صحیفۂ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ۱۲۷). [گزر (رک) + بسر (رک)].

ـــ بُلَندی (ـــ ضم نیز فت ب ، فت ل ، سک ن) امث.

(معماری) زینے کے راستے کی بلندی ، اس جگہ کی بلندی جس کو زینہ کے ذریعے طے کرتے ہیں (انگ : Head Way). زینہ کی گزر بلندی کل منازل پر ۷ فٹ سے کم نہ رکھی جائے. (۱۹۱۷ء ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۴۳). [گزر (رک) + بلندی (رک)].

ـــ جانا محاورہ.

۱. **گزرنا ، چلا جانا ، نکل جانا ، راستہ سے نکل جانا.**

دنیا کے جھمیلوں میں ، تقویٰ ہے یہی یارو
دامن کو بچا لینا ، کانٹوں سے گزر جانا

(۱۹۸۶ء ، غبار ماہ ، ۸۳). ۲. **کٹنا ، بیت جانا ، تمام ہو جانا ، بسر ہو جانا.** لگ بھگ بارہ سو برس گزر جانے کے بعد آج بھی یہ وادی الکبیر پر کھڑا ہوا ہشام کے اخلاص کا ثبوت فراہم کر رہا ہے. (۱۹۸۳ء ، طوبیٰ ، ۲۵). ۳. **مر جانا ، فوت ہو جانا ، دنیا سے اُٹھ جانا.**

کہ جس شاہ کی شاعراں وصف کر
گذر گئے ہیں رکھ کارنامے سنور

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۰).

سر پر ہیں اب علی نہ رسولِ فلک وقار
گھر لُٹ گیا گزر گئیں خاتونِ روزگار

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۱). صاحب کے گزر جانے کے بعد سے میں صرف کسی کام سے ایک بار ادھر گئی تھی. (۱۹۷۱ء ، فہمینہ ، ۲۰۸).

ـــ جائے گی فقرہ.

عمر کٹ جائے گی ، عمر بسر ہو جائے گی.

گزر جائے گی ہر صورت کروں کیوں داغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کا

(۱۸۷۸ء ، گزار داغ ، ۳۰).

---عام کس اضا نیز بلا کس امث.
شارع عام ، عام راستہ ، عام راہ ، سب کے آنے جانے کا راستہ (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گزر (رک) + عام (رک)].

---کرنا محاورہ.
۱. **ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ، گزرنا ، اتفاق سے جا نکلنا.**
ایک ہمیں تھے کہ کبھی تجھ سے نظر کرتے تھے
گہ گہے ترے کوچے میں گزر کرتے تھے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۱).
ہستی میں ٹھیک کر رکھ راہِ عدم کہ آخر
اک دن اسی طرف سے کرنا تجھے گزر ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۷).
شاید گزر کرے ہوہیں وہ رشکِ آفتاب
مثلِ فلک رنگاؤں میں بیت الحزن کبود
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۶۱). ۲. **اندر جانا ، داخل ہونا.**
تب سوں ہوا ہے محمل لیلیٰ کی شکل دل
جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰). ۳. **دن کاٹنا ، کفایت شعاری سے گزران کرنا ، گزر بسر کرنا.** گوٹہ کناری بیچتی گھر گھر بڑی پھرتی ہیں اور اسی طرح گزر کرتی ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۲). ۴. **نباہنا ، انجام پر پہنچانا ، پورا کرنا ، جوں توں بسر کرنا.**
کیا گزرتی ہے نہ پوچھو بھائی
یوں سمجھ لو کہ گزر کرتے ہیں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱۶). ۵. **آرپار ہو جانا ، پار نکل جانا.**
پھر کے جو وہ شوخ ، نظر کر گیا
تیر سا کچھ دل سے گزر کر گیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۶).
گو نہ چلا ، تا مژہ تیر نگاہ
اپنے جگر سے تو گزر کر گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۸).

---کی صورت امث.
ذریعۂ معاش ، گزر بسر کا وسیلہ.
پوچھتے کیا ہو غریبوں کے گزر کی صورت
دیکھ لو آئینہ دل ہے بشر کی صورت
(۱۹۴۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۳۲).

---گاہ امث.
۱. **راہ ، راستہ ، گزرنے کی جگہ.**
گزرگہ ہے دنیا اسی تے گزر
نہ رکھ دنیا کا غم توں دل کے اپر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۰).
اس سے ناخوش ہو نہ خوش اس سے کہ تاتو ہے مدام
شارع دل ہے گزرگہ غم و شادی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۰). ایک جگہ کنواں پختہ جنگل میں بنا دیکھا اور گزرگہ خلائق اس مقام کو پایا ... مسافر وغیرہ ... گزرتے ... اور پانی پیتے ہوں گے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۰۹).
ٹوٹے ہوئے دل ہیں یہ گزرگہ خدا کی
ملتا ہے خدا سے تو اسی راہ سے جاؤ
(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیات نظم ، ۱ : ۳۳).
میں بہت تیز ہواؤں کی گزرگہ میں ہوں
ایک بستی ہے کہیں میرے مکاں سے آگے
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۳۲). ۲. **(طبیعیات) گزرنے کا ذریعہ ، واسطہ.** اس کو اچانک خیال ہوا کہ بجانے تار کے پانی سے برق گزرگہ (میڈیم) کا کام لیا جائے. (۱۹۱۱ ، برقابی ، ۲ : ۸). سلنڈر کے اوپر اور نیچے کے حصوں میں دو گزر گاہیں بنائی گئی تھیں اور ان کے اوپر ایک پھسلنی والو ... چلتی تھی. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۹۹). ۳. **گھاٹ ، اترنے یا عبور کرنے کی جگہ.**
تمیں پکڑو جا کر گزرگہ آب
جو دشمن ادر کوں نہ آوے شتاب
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۱۸). دریائے برہم پترہ کی پرانی گزرگہ میں پہنچانے کا منصوبہ ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۲۸). ۴. **شارع عام ، عام راستہ ، سڑک.** پل لوگوں کی گزرگہ بن گیا. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۲۵). ۵. **گھاٹی** (فرہنگ آصفیہ). [گزر (رک) + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہِ دریا (--- کس ہ ، فت د ، سک ر) امث.
وہ علاقہ یا زمین جس پر دریا کا پانی بہتا ہے ، دریا کا راستہ (فرہنگ آصفیہ). [گزرگہ (رک) + دریا (رک)].

---گاہِ عام (--- کس ہ) امث.
شارع عام ، عام راستہ ، شاہراہ ، بڑی سڑک. راستوں کو صاف رکھنے کے بارے میں یہ بھی حکم ہے کہ گزرگہ عام پر پیشاب نہ کرو. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۵۲). [گزرگہ (رک) + عام (رک)].

---گئی فقرہ.
۱. **مراد : عمر بسر ہو گئی ، کٹ گئی نیز بسر ہو جانے کی.**
اپنائے روزگار سے اب کیا گلہ ہے بحر
تھوڑی رہی ہے دیکھنا یہ بھی گزر گئی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۴). ۲. **مر گئی** (جامع اللغات).

---گئی گزران کیا (جھونپڑا) جھونپڑی کیا میدان کہاوت.
زندگی کا بڑا حصہ تو گزر چکا ہے اب کیا اچھا اور کیا برا ، گزر تو ہر طرح ممکن ہے ، جیسے تیسے گزر ہی جاتی ہے. ہماری تو وہی مثل ہے ، بقول شخصے ، گزر گئی گزران ، کیا جھونپڑی کیا میدان. (۱۸۹۱ ، انتخاب طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۱۷). مجھے اس کا بڑا سانسا ہے ، ہماری تو خیر گزر گئی گزران ، کیا جھونپڑی کیا میدان. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۷).

---نامہ (--- فت م) امذ.
راہ داری کا پروانہ (نوراللغات). [گزر (رک) + نامہ (رک)].

---نہیں فقرہ.
چارہ نہیں ، تدبیر نہیں (فرہنگ اثر).

---ہونا محاورہ.
۱. **کسی طرف جا نکلنا ، اتفاق سے جانا** (گزر کرنا رک کا لازم).

گر میری طرف ہوے گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نورِ نظر کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).
بیٹھکا میرے لیے یار کا گھر کیوں کر ہو
مجھ گنہگار کا جنّت میں گزر کیوں کر ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۳). ایک دفعہ اِسی حالت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عباس کاگزر ہوا۔(۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ ، ۲: ۱۷۶).
۲. **رسائی ہونا ، باریابی ہونا.**
گزر دل کا ہو کس صورت سے اُس کی مانگ میں یا رب
کہ مارِ زلف رہزن نے ہے رستہ درمیاں باندھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (فرہنگ آصفیہ)).
نہ ہوگا جب گزر تجھ تک تو پھر کیوں کر گزر ہوگی
ہماری بھی خبر تجھ کو کبھی اے بے خبر ہوگی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۰). ۳. **بسر اوقات ہونا ، وقت کٹنا.**
نہ ہوگا جب گزر تجھ تک تو پھر کیوں کر گزر ہوگی
ہماری بھی خبر تجھ کو کبھی اے بے خبر ہوگی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۰). ۴. **نباہ ہونا** (فرہنگ آصفیہ).
۵. **جن ، پری ، بھوت وغیرہ کا کسی کے سر پر آنا یا سایہ ہونا** (مہذب اللغات).

گُزرا فقرہ.
باز آیا.
ہمیشہ آگ نکلتی ہے میرے سینے سے
الٰہی موت دے ، گزرا میں ایسے جینے سے
(؟ ، آشفتہ (فرہنگِ آصفیہ)).

گُزراں (ضم گ ، فت نیز سک ز) صف ؛ ~ گذراں.
گزر جانے والا ، (کنایۃً) ناپائیدار ، فانی.
دنیا تو خود گزراں ہے ایسے گزرے کیتے سے
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۰)).
آ گئے ہو تو پلٹ جانے کی جلدی کیا ہے
میری عمرِ گزراں کو تو گزر جانے دو
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).
اُس سفر سے کوئی لوٹا نہیں کس سے پوچھیں
کیسی منزل ہے جہانِ گزراں سے آگے
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۳۱). [گذراں (رک) کا ایک اِملا].

گُزران (ضم گ ، سک ز) امث ؛ ~ گذران
۱. **بسراوقات ، گزارہ.**
خدا جوڑا دئے اچھکر غصے کوں ہات دے اپنے
اکیلی کلبے کوں ہٹ سوں کری گزران چپ رُس رُس
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۸).
بوجھ ہرگز ہے نہ چھاتی پر
جس کی گزران ہو چپاتی پر
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب)، ۱۶۷). وجہ معاش اسکی وہی ہے جو اس کے بزرگوں کی گزران کے واسطے سلاطین و حکام نے معین کی تھی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۶). یہ بوجھ کیسے اُٹھے گا اور ... گزران کی صورت کیا ہوگی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۸). سید فیض اللہ خان صاحب بہادر نے زمرۂ علما میں وظیفہ مقرر فرما دیا تھا وہی گزران کا ذریعہ تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۱۴۱). عام طور پر ان لوگوں کو ایسے مزدور سمجھنا چاہیے جو محض اپنے گزران کے لیے کام کرتے ہیں. (۱۹۵۴ ، خطے اور انکے وسائل ، ۶۶). یہ گزران کوئی سوچا سمجھا ہوا فعل نہیں ایک افتاد ہے. (۱۹۸۳ ، سرو ساماں (پیش لفظ) ، ۱۸). ۲. **ایامِ زندگی ، زمانۂ عمر** (فرہنگِ آصفیہ).
[گزران (رک) کا ایک اِملا].

--- دینا محاورہ.
گزراننا ، پیش کرنا. کارگزاری کا ہفت روزہ حضور کے ملاحظہ میں گزران دیا کریگا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۲۱).

--- کرنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، بسراوقات کرنا ، گزارہ کرنا.
فنا کر کر جو کئی دنیا کی سمجھا زندگانی کوں
اُسے گزران کرنے کوں جنگل ہور گھر برابر ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۴).
ہم عشق کی دولت سے اک کنج قناعت میں
کرتے ہیں فقیرانہ گزران مرا صاحب
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۹۶). تجارت کرکے اس کے نفع سے اپنی گزران فراغت سے کیا کرے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۰). پہاڑ کے دامن میں یادِ الٰہی کے ساتھ گزران کیا کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۲۷). نوجوان اس زندہ کو قتل کر کے اس کی خورا ک پر گزران کرتا ہے. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۳۸).

--- جانا محاورہ (قدیم).
گزرنا.
اپنے اس عشق کا سر فاش نہیں ہونے کا
جب تلک سر پہ مرے تیغ وہ گزران نہ جائے
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۲۴).

--- ہونا محاورہ.
گزربسر ہونا نیز نباہ ہونا (گزران کرنا (رک) کا لازم). نوابوں کی رومانیت پر گزران ہوسکتی ہے اس لیے کہ وہ زندگی کی تلخی اور بدصورتی سے الگ تھلگ رہ سکتے ہیں. (۱۹۷۱، میزان، ۱۷۳).

گُزراننا (ضم گ ، سک ز ، ن) ف م.
۱. (أ) **پیش کرنا ، گزارنا.**
او مالی روز اُٹ یک پھول کوں لیائے
نظر تل شاہ کے گزرانتا جائے
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۷). قاسم ... چچا بزرگوار کنے گیا اور وہ کاغذ گزرانا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۱).
وہ گل بھیجے روضہ کو تعظیم کر وہ گزرانے تربت پہ تسلیم کر
(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷). کوئی کتاب جو کہ آبادانی ملک اور رفاہ خلایق اور انتظام کے لیے مناسب تالیف کرکے گزرانتا ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۲). کسی امیر کے ہاں گیا اور

اپنے حال کا پرچہ اس کے سامنے گزرانا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۱۹). اس تحریر کو کسی ذریعہ سے حضرت شاہ صاحب کے ملاحظہ سے گزران کر جو جواب وہ عنایت فرمائیں ... بھیج دیں. (۱۹۱۰ ، مکاتیب حالی ، ۱۰۳). (اا) **گزرانا (نماز وغیرہ) ادا کرنا** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **(دل و دماغ میں کسی چیز کو) داخل کرنا ، لانا.** وہ کیسے عاشق کہ دسرے کوں خیال میں نہیں گزراتے ، دسرا دنیا میں نہپنچہ کر جاتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۴).

جمال سورۂ نور ہور کال سورۂ شمس
ادھر ہے سورۂ کوثر کہ دل میں گزرانوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۳). ۳. **گزارنا ، بسر کرنا ، کاٹنا ، بتانا.** یو عمر ایسی نیں ہے جکونی اسے گزرانے ، لہو و لعب کر جانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۶).

دنیا کوں خوشی سات گزرانے او
خوشی کونچ دنیا منیں جانے او

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۱).

تج نور سوں مشرف جب تھے ہوئے ہیں تب تھے
گزراتے ہیں اپنا خوش روزگار موتی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۳) ساری رات گزرانتی ہے. (۱۹۴۷ ، سالنامہ ساقی ، جنوری ، ۶۹). [گزران (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُزْرانِیدَن (ضم گ ، سک ز ، ی مع ، فت د) ف م.
گزارنا ، پیش کرنا ، دینا ، حوالے کرنا (درخواست وغیرہ). مجھے درخواست گزرانیدن کے اس شغل سے سخت نفرت ہے. (۱۹۷۱ ، سرکشیدہ ، ادبیہ بزمی ، ۳۷). [ف : گذرانیدن = گذارنا (رک) کا ایک اِملا].

گُزَرْنا (ضم گ ، فت ز ، سک ر). (الف) ف ل.
۱. **بیتنا ، بیتا پڑنا ، تکلیف یا رنج وغیرہ پہنچنا ، اذیت پہنچنا ، دلی رنج پہنچنا (پر کے ساتھ).**

اگر کچھ ترے دل پہ گزریا ہے کہہ
مجھے خش نہ لگتا نکو یوں تو رہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۲).

جو گزری مجھ پہ مت اُس سے کہو ، ہوا سو ہوا
بلا کشانِ محبّت پہ جو ہوا سو ہوا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶). مجھ پر جو گزرتی تھی میرا دل ہی سہتا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۴). اس گھر میں تو آپ ہی پیغمبری وقت پڑ رہا ہے بےچارے نوکروں پر کیا گزرے گی؟ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۰۲).

سُرمے پہ جو گزر گئی کس سے کہے غریب
پس پس گیا ہے گردشِ چشمِ سیاہ سے

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۱۶).

رات کی ظُلمت کیا سمجھے ، کب صبح کا تارا جانے ہے
جو بھی دل پر گزرے ہے ، وہ دل ہی ہمارا جانے ہے

۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، صہبا اختر ، ۲۷۶) ۲. **دنیا سے کوچ کر جانا**

یو سلطان محمد گزرنے کا غم
لگیا اس سبب دل کوں عالم کے کم

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۲).

افسوس کہ درد اُس کو جب تک
ہووے ہے خبر گزر گئے ہم

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۶).

دریا سے مشک بھیج دی اور خود گزر گئے
پانی پیا نہ تشنہ دہن کوچ کر گئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴۷). ان کو گزرے ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں ہوا. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۱۱). کتنے ہاتھی تھے جو اس رستاخیز میں میدان جنگ میں کھیت ہوئے یا بھوکے پیاسے رہ کر دنیا سے گزر گئے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۶۲).
۳. (اُ) **زندگی یا عمر بسر ہونا ، کٹنا.**

سخت کٹتی ہیں شبیں روز گزرتے ہیں کڑے
کوہ افلاک نظر آتے ہیں اختر پتھر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۹).

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری ، غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۴). کوئی بھلے مانس مل گیا ، عزّت آبرو سے گزر گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۰).

کہیں گزرتی ہے اِس طرح زندگی عاصم
نہ کوئی جانِ تمنّا نہ کوئی جانِ اُمید

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۲۶). (اا) **وقت کٹنا یا فاصلہ طے ہونا.**

چہل سال گزریں تو منہ عرش سیں
چہل روز برسیں سبھی فرش میں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۰).

بگڑا مزاج یار کا آنکھیں بدل گئیں
دن لطف کے گزر گئے اب کچھ مزا نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

گزرتی ہے شب یوں ترے منتظر کی
اِدھر دیکھ لینا اُدھر دیکھ لینا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۵). وقت گزرتا گیا اور مجھے اس کی کوئی خبر نہ ملی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۷).

وہ کیسا دن قیامت کا کٹے گا
وہ کیسی رات ہوگی دن گزر کے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۷). (ااا) **بہت دن ہو جانا ، مدّت ہونا** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). ۴. **(تیر وغیرہ) آرپار ہونا ، اُترنا.**

عالم میں ہے وو تیر ملامت کا نشانہ
جس دل میں ترے غم کا گیا تیر گزر کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۷).

تیرِ نگہِ یار کو تارِ نفس کہوں
گزرا جو سینے سے تو میں جیسے گزر گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰). ۵. (اُ) **جانا ، چلا جانا ، جا نکلنا.**

اے بادِ صبا باغ میں موہن کے گزر کر
مجھ داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۶).

اب تلک ڈھونڈھے ہے سینے میں تو دل کو محرم
ہو کے کسب کا وہ لہو دیدۂ تر سے گزرا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۹).
سَرسَری تم جہان سے گُزرے ورنہ ہرجا جہانِ دیگر تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، کَ ، ۱۵۰).

حقیقتاً ہے وہ پیارا خدا کا اے اختر
بغور دیکھ علی کس مقام پر گزرا

(۱۸۷۱ ، ایمان ، (واجد علی شاہ اختر) ، د (ق) ، ۸). اس راہ سے اپنی راجپوتی آن بان سے گزرتے تھے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۸). (ii). **جانا ، نکلنا ، آگے نکنا ، سبقت لے جانا.** بحری تجارت خلیج عرب کے پانیوں سے ہوکر گزرنے والے جہازوں کے وسیلے سے ہوتی تھی . (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۸۲). (iii) **گھسنا ، داخل ہونا.** پانی کی صفائی ملاحظہ فرمائی ٹوپی اوڑھا ایک درخت کے نیچے رکھ کر اس میں گزرا اور غوطہ مارا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۱) . (۱۷) **کھسکنا ، جانا ، رخصت ہونا ، دفع ہونا.**

اے روح شب گزر گئی وہ ماہرُو چلا
تُو بھی جہاں سے صُورتِ شمعِ سحر گزر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۹) . ۹. **پہنچنا ، موصول ہونا ، معلوم ہونا (اطلاع وغیرہ).**
مر بھی گئے ہم واہ رہی غفلت اُن کو خبر بھی نہ اصلاً گزری
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۸). مرزا جان جاناں مظہر ۱۱ رمضان کو ... پیدا ہوئے ، عالمگیر کو خبر گزری. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۳۷). ۷. **ہو چکنا ، ختم ہو جانا ، گزرے ہوئے زمانے میں ہونا.**

اتنے مُنعم جہان میں گزرے
وقت رحلت کے کس کنے زر تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۰).

میر و سودا سے جو اُستاد زمانے سے گئے
ناسخ و آتش مرحوم وہ کامل گزرے

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹). سلسلۂ چشتیہ میں عجب صاحب کمال وسیع مشرب صاحبِ دل اور صاحبِ ذوق گزرے ہیں . (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۵). ۸. **واقع ہونا ، ہونا ، پیش آنا.**

اس لیل و نہار ہجر میں تجھ بن آہ
مت پوچھ جو کچھ کہ مجھ پہ خواری گزری

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۳۳).
نالہ کیسا آہ نہیں کی کیا کیا تجھ بن ایذا گزری
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۸). اگر اس پر حالت سکوت اصلی گزر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جس نے اوس کو پکڑ رکھا ہے دیکھ لیتا ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۱۲۳). ادھر تو یہ گُزری اور اُدھر ماں بیٹیوں میں اچھی خاص جھوڑ ہوگئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷۲). خیریت گزری کہ وقت پر آگیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۳). (ii) **کسی بات کا بیان کیا جانا ، کہا جا چکنا** لیکن یہ ترجمے جیسا کہ اوپر گزرا غیر واضح اور باہم مختلط تھے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۲۶). ۹. (i) **(شک ، خیال ، ارادہ ، خوف وغیرہ) پیدا ہونا ، خیال آنا یا تازہ ہونا.**

سہواً ہی تس کی بات میں نا پھیر ہوئے ظاہر کدہیں
گر یاد گزرے دل میں ٹک جس کے سخن اقرار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷). اس شخص کے دل میں یہ بات گزری ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۹۱).

دل میں اِک وہم سا گُزرا تھا اچانک عاصم
خُوب آئے ہو ابھی یاد کیا تھا میں نے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۴۷). (ii) **مرضی ہونا ، دل میں سمانا.**

اور اگر تیری مشیّت میں بھی گزرا ہے
حرص دینا تو نہ دینے کے برابر دینا

(۱۸۶۷ ، رشک ، علی اوسط (نوراللغات)). ۱۰. (i) **آگے نکل جانا یا بڑھ جانا (یے کے ساتھ).** اے عارف ظاہر تن کے فعل تھے گزر یا و باطن کر تب سب دستے ، اس کا ناتوں سو ممکن الوجود. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۴).

یہ چاک گریباں تو داماں سے گزرا
میں شوریدہ ایسے گریباں سے گزرا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۹). اشخاص اور اقوام کی تاریخ سے گزر کر علوم و فنون کی تاریخ لکھتے ہیں. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۵).

اِب سر سے گُزرنے میں کوئی دیر ہے باقی
اُلجھا تھا مرے پاؤں سے بچپن میں سمندر

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۲۵). (ii) **پیچھے چلا جانا ، پیچھے رہ جانا (مقام ، علاقہ وغیرہ).** کئی علاقے آئے اور گزر گئے ، کئی گاؤں راستے میں پڑے اور نکل گئے. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۲۲). ۱۱. **باز آنا ، چھوڑنا ، ترک کرنا.** ملعونہ نے کہا سب چیز سے گزری لیکن قتل علی سے نہیں گزرتی . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۲). واسطے خدا کے میں سلطنت سے گزرا کسو طرح میرا جی بچے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲).

گزرا ، اسد ، مسرتِ پیغامِ یار سے
قاصد پہ مجھ کو رشکِ سوال و جواب ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۶). تمہارے بچے کی نرس مقرر ہو کر میں سارے جہان سے گزری. (۱۹۳۵ ، حرفِ آشنا ، ۱۰۵). ۱۲. **بطور امدادی فعل کے بھی مستعمل ہے جیسے کہہ گزرنا ، کر گزرنا وغیرہ**

شکایت ہائے ہجراں سُن تو لیتے
خفا ہوتے مگر میں کہہ گزرتا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۱۹). ۱۳. **شامل ہو جانا ، شریک ہو جانا.**

زباں ہم بھی ہیں رکھتے سنبھالو اپنی زباں
صفائیوں میں مبادا نہ کچھ کدر گزرے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۴). ۱۴. **سامنے آنا ، سامنے گزرنا.**

نہ دیکھے آئنے میں پھر کبھی جمال اپنا
اگر پری کی نگاہوں سے وہ بشر گزرے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۴). ۱۵. **نبھنا ، نباہ ہونا ، موافقت ہونا.**

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(؟ ، میاں (داد خاں) (فرہنگ آصفیہ)). ۱۶. **محسوس ہونا.**

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۳۷) . ۱۷. **مصائب برداشت کرنا ، قیامتوں سے گزرنا ، مصیبت سہنا.**

قیامتوں سے گزرنا اسی کو آتا تھا
وہ زندہ شخص تھا مرنا اسی کو آتا تھا

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۷۵). ۱۸. **ضائع ہونا ، رائگاں جانا ،** جیسے: **لہو لعب میں عمر گزرنا** (فرہنگ آصفیہ). (ب) ف م (قدیم). **معاف کرنا ، درگذر کرنا ، بخشنا ، اعراض کرنا.** پھر حضرت نے فرمایا کہ خدائے بزرگوار نے اپنی بزرگی کی قسم یاد کی ہے کہ ظالم کے ظلم سے نہ گزرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۲).

گُزْری (۱) (ضم گ ، سک نیز فت ز).(الف) امث.
وہ بازار جو دن ڈھلے سڑک کے کنارے لگتا ہے ، پینٹھ. علاوہ اس کے مہ جبینوں کا ازدحام حسن کی گزری کی ایک دھوم صبح و شام. (۱۸۰۵ ، **آرائش محفل** ، افسوس ، ۱۳۲).

جنسِ وفا کی ہو نہیں بازارِ دہر میں
بے وقت اپنا اس گزری میں گزر ہوا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۷). وہاں پہنچ کر گزری کی سیر کرکے گھر کو واپس آنے لگے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۲). ایک لفظ ہے : گزری ، اس کے معنی ہیں وہ بازار جو شام کو رہ گذر پر لگتا ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۵۸). (ب) صف (قدیم). **گزرنے والا ، مسافر.**

خانہ بدوش وہ گزری ہوں جدھر گیا
آئینہ بھی بنا تو لیے ساتھ گھر گیا

(۱۸۷۸ ، **سخن بے مثال** ، ۱۳). [گذری (رک) کا ایک املا].

---لگنا محاورہ.
بازار لگنا ، پینٹھ لگنا.

بیٹھے ہیں دل کے بیچنے والے ہزارہا
گزری ہے اس کی راہ گزر پر لگی ہوئی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷).

گُزْری (۲) (ضم گ ، سک ز) امث.
گزرا (گزرنا (رک) **کا ماضی) کی تانیث ، ماجرا پیش آیا ، معاملہ ہوا ، مصیبت پیش آئی ؛ تراکیب میں مستعمل.**

جو گزری مجھ پر مت اس سے کہو ہوا سو ہوا
بلاکشانِ محبت پہ جو ہوا سو ہوا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶).

پھر دیس چھوٹا گزری سو جھیلی
پردیسیوں کا اللہ بیلی!

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۸).

---سو دل ہی پر گُزْری فقرہ.
سب صدمے دل ہی پر اٹھائے زبان سے اف تک نہ کی.

جفائے یار سے گزری سو دل ہی پر گزری
زباں پہ حرف نہ آیا کبھو شکایت کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲۲).

گُزْری (۳) (ضم ک ، سک ز) امث.
فقیروں کا لباس ، گدڑی (نوراللغات). [گدڑی (رک) کا **محرف**].

گُزَشْت (ضم گ ، فت ز ، سک ش).
فارسی مصدر گذشتن کا ماضی تراکیب میں مستعمل بمعنی گزرا.

چلیا کھینچتا جاوداں کوں زدشت
او لشکر تھے اس وضع سیتی گزشت

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۷). [ف : گذشت کا ایک املا].

---آنچہ گُزَشْت کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **جو کچھ ہوا سو ہوا ، جو کچھ گزرنا تھا سو گزر گیا ، جو ہونا تھا ہوگیا اب اس کا کیا ذکر یعنی ماضی پر افسوس کرنا لاحاصل ہے** (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

گُزَشْتَگاں (ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) امذ ؛ ج.
گزرے ہوئے ، مرے ہوئے لوگ ، اسلاف.

حصولِ ذکرِ گزشتگاں سے کچھ اپنی کہیے ہماری سنیے
اکھاڑے آج کیوں ہیں مردے گڑے ہوئے سینکڑوں برس کے

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۸۷). دیکھنا تو یہ ہے کہ گزشتگاں کے ان کارہائے نمایاں سے آیندہ نسلوں کو کس قدر سبق ملتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۸۹).

موجِ یادِ گزشتگاں عاصم کس قدر دور لے کے جاتی ہے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۵۴). [گزشتہ (رک) کی جمع].

گُزَشْتَنی (ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) صف.
گزر جانے والا ؛ (کنایۃً) ناپائدار ، فانی. یہ دنیا کہ گزشتنی اور گزاشتنی ہے اس پر التفات نہ فرماویں. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۳۱). یہ سرائے فانی کہ گزشتنی و گزاشتنی ہے. (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیبات ، ۳). اوہو ہو! لیجیے میں نے تو ٹوپی اچھال دی کپتان صاحب آئیے ، گزری گزشتنی. (۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۱۹۵). [ف : گزشتن ـ گزرنا + ی ، **لاحقۂ صفت**].

گُزَشْتَہ (ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) صف.
۱. **گزرا ہوا ، پچھلا ، سابقہ (واقعہ ، زمانہ ، بات وغیرہ).**

وہاں تھے زباناں اپس کیاں سنوار
گزشتہ کیے باتاں مل ایک بار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۵).

قاسم ہے بہاروں کا ہجوم اب تو میرے گھر
ہو گئی جو خزاں ہونی تھی وو سال گزشتہ

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۵۵).

حضرت کو علمِ غیب ہے یا شاہِ انس و جاں
آئندہ و گزشتہ کا سب حال ہے عیاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸).

مجھ کو شکوہ ہے مرے بھائی کہ تم جاتے ہوئے
لے گئے ساتھ مری عمرِ گزشتہ کی کتاب

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۷۲). ان گزشتہ دس سالوں میں یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آئی ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۱).

۲. (صرف جمع کی صورت میں بطورِ اسم) گزرا ہوا.

عوض طرب کے گزشتوں کی ہم نے غم کھینچا
شراب اوروں نے پی اور خُمار ہم کھینچا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷)۔ [ف: گزشتن - گزرنا + (رک) سے].

---راصلوٰۃ / صلوات ، آئِنْدَہ راہ احْتِیاط کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) گزری ہوئی باتوں کو بھول جاؤ اور آئندہ کے لیے احتیاط رکھو.

جو کچھ ہوا وہ ہوا بس گزشتہ را صلوٰۃ
کہاں تلک کوئی رویا کرے گا دل کا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۳). نووارد سُن کر نہایت متاسف ہوئے اور بولے خیر گزشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۰). ہم نے آج تک تمہارے معاملات تمہارے گھر میں بیٹھ کے طے نہیں کیے مگر خیر گزشتہ راصلوات. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴ : ۶). اپنی دستار سنبھالے رہا ، خیر گزشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط. (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۲۴ جون ، ۳).

--- کو صَلْواۃ کَہْنا محاورہ.
پچھلی باتوں کو بھلا دینا ، گزری ہوئی بات کا خیال نہ کرنا.
ہر دور میں اپنے گزشتہ کو صلوٰۃ کہہ کر آئندہ کی احتیاط پر عمل پیرا رہتے تھے. (۱۹۵۴ ، ترکی حور (تعارف) ، ۱۰).

گَزَک (۱) (فت گ ، ز) امث.
۱. وہ چیز جو شراب یا افیون استعمال کرنے کے بعد منھ کا ذائقہ بدلنے کے لیے کھائی جائے ، نقل.

ہر یک بھانت میوہ جو تھا بن میں پک
ہوا تھا یو کفیاں کوں نادر گزک

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۸).

بھر کے کیف میں گزک مجکوں
اس جگر کے بنا کباب نہ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۶).

مت ڈھونڈھ گزک کو ارے بے خوار ادھر دیکھ
اے لے تری خاطر مرا لختِ جگر آیا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۵). دانی گزک لاتی چکھاتی رہی ، جبکہ سب مدہوش ہو کر فرش پر گر پڑیں. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۲۶). حالتِ سرور و کیفیت میں ... بوسے بجائے گزک ہوں تو کمال بندہ نوازی ہو گی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۸).

ساقیا ایک ادھا تو لا دے
اور گزک کو کچالو منگا دے

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۴۴). گزک کے لیے مجھے دل سمندر کا کباب چاہیے. (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۱۳۵).
۲. کٹے ہوئے تل اور کھانڈ یا گڑ سے تیار کی ہوئی ایک خستہ مٹھائی جو سردی کے موسم میں استعمال کی جاتی ہے.

گزک قند میں کب ہے وہ تِلوں کی لذت
جو مزا مجکو ملا بوسۂ لب کے تل میں

(۱۸۶۳ ، دیوان فدا ، ۲۲۵). ہنستے لگی گزک خریدنے کی اور چکھنے کے بہانے ایک ریوڑی بھی مانگ لے گی. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۶۲). مٹھائیوں ، ریوڑیوں اور گزک کے خوانچے سجے سجائے موجود. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۷۱). [ف].

---دان امذ.
گزک (کباب وغیرہ) رکھنے کا ظرف.

نشہ میں نوش کیجیے میرے کبابِ دل
حسرت سے تاؤ کھائیں گزک دان آپ کے

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۷۵). [گزک + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. نشے کے بعد بطورِ نُقل کچھ نمکین چیز کھانا.

نہیں ہیں سُرخ گو ہیں چشمِ بے خوار
گزک کرنے رکھا ہے دانۂ تار

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۲۴). اس کی گزک کرنے سے مستی جاتی رہتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۵).
۲. ناشتے کی بجائے کھانا ؛ چٹ کرنا ، اُڑانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ہونا محاورہ.
گزک کرنا (رک) کا لازم ، بطورِ نُقل کھایا جانا.

کوئی پھلی نہ ہاتھ آئی کہ مستی میں گزک ہوتی
لگا کر شست بیٹھے ہم کنارِ آبِ جُو برسوں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۰).

گَزَک (۲) (فت گ ، ز) امذ.
بٹیر کی قسم کا ایک پرندہ ، لوا ، سلوٰی. گزک پرندہ ... عربی میں اوس کو سلوی ترکی میں بلدا چین کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صید گہِ شوکتی ، ۱۳۸). [مقامی].

گَزَنْد (فت گ ، ز ، سک ن) امث (قدیم : امذ).
۱. دکھ ، تکلیف ، رنج ، مصیبت.

نگہبان کشتی کا دیکھ کر گزند
کھینچیا بادباں ایک اوپر بلند

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۱). ہر ایک گزند سے محفوظ رہتا اور منفعت حاصل کرنے میں اضطراب نہیں کرتا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۸۶).

جو لوگ تیرے عشق میں پہلے ہی مر مٹے
وقتِ اخیر ان کو نہ دے گی گزند روح

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۴). وعدہ کر لیا تھا کہ شہری آبادی کو کوئی گزند نہ پہنچایا جائے گا. (۱۹۱۸ ، سلسلۂ شرقیہ ، ۱۳۴). دنیا کی بربادی کے وقت اسے ہر قسم کی گزند سے محفوظ رکھ کر انشاءاللہ بجنسہ وہیں پھر اٹھا لیا جائے گا. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۱۲۶). مکھیوں کی گزند سے بچانے کے لیے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر چکا ہوتا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۶۵). **۲. صدمہ ، دھچکا ، نقصان ، گھاٹا ، خسارہ ، زیاں ، چوٹ ، کسک.**

وہی خوب اس بات باندوں بہ بند
بھی شمشیر تھے اس کوں ناں دیوں گزند
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۹۰).
تیرے دوران حفاظت میں کہاں رنج و گزند
حق میں بیمار کے تبخالہ ہے لب کا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۷). دانہ نیش زن جانوروں کے گزند کے واسطے ازحد نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۵). یہ یادیں اتنی تابندہ اور پاکیزہ ہیں کہ ان کی بازیافت میں نہ حال کو کسی گزند کا احتمال ہے اور نہ مستقبل کو کسی نقصان کا خطرہ ہے (۱۹۷۹ ، چھ رنگین دروازے (کلیات منیر نیازی) (دیباچہ) ، ۱۱). ۳. (أ) **ٹوک یا جادو کا اثر.**
نہیں ہے خوف تجھے اب ، کہ بہر دفعِ گزند
جگر ہے مجمر و دل ہے شرار و داغ سپند
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۴۶).
زلف کے مارے کو مارو نہ کبھی پڑھ کر ماش
نہیں افعی کا یہ کاٹا ہے گزندِ جادو
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۶). (اا) **دیو ، جن یا بھوت پریت کا اثر ، نظرِ بد کا اثر.**
نہیں ہے خوف تجھے اب ، کہ بہر دفعِ گزند
جگر ہے مجمر و دل ہے شرار و داغ سپند
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۴۶).
تو سلیمان شان ہے شاہا اور ہوا تیرا سمند
دیو و جن کی تاب کیا پہونچا سکیں تجھ کو گزند
(۱۸۵۸ ، سحر(نواب علی خان)، قصائد سحر، ۳۲). ۴. **بدبختی، بدنصیبی** (پلیٹس). [ف].

--- اُٹھانا محاورہ.
تکلیف ، دکھ ، رنج برداشت کرنا ، صدمہ سہنا.
نہیں ہرگز یہ فعلِ دانش مند
کھا کے اس کا فریب اٹھائے گزند
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۶۰).

--- آنا محاورہ.
(کسی پر) **دکھ ، رنج یا صدمہ طاری ہونا ، تکلیف پہنچنا.**
ہوئے دل جو دونوں کے آپس میں بند
لگے ہجر سے دل پہ آنے گزند
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۸۰).
گزند ان پر ذرا آنے نہ پائے
نہ دشمن آگ پانی میں لگائے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۷۴۱).

--- پَہَنْچانا / پَہونْچانا محاورہ.
کسی کو صدمہ ، دکھ یا رنج پہنچانا ، زخم لگانا. وہ عیار بد بلا ہے ایسا نہ ہو تمہارے پدر کو کسی طرح کی گزند پہنچائے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۰۹). آپ کے اعزہ نے آپؐ کو بستر پر نہ پایا تو ان کو قریش کا خوف ہوا کہ انہوں نے تو آپؐ کو گزند نہیں پہنچایا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۶). ایک دوسرے کو گزند نہ پہنچا سکنے پر خفیف ہوتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۱۵).

--- پَہَنْچنا / پَہونْچنا محاورہ.
گزند پہنچانا (رک) کا لازم ، دکھ یا صدمہ پہنچنا ، تکلیف یا اذیت دینا ، آزار یا پریشانی میں مبتلا کرنا.
پہونچتا ہے غیر کوں تیر مژہ کا جب گزند
زندگانی میں ہمارا جیو تب کھاتا ہے گند
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۷).
لیک پہنچا ہے مجھے ہاتھ سے اس دل کے گزند
پوچھے جو مجھ سے کہوں اوس سے بہ آوازِ بلند
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۷۳). خدا پر نگہ رکھیے کچھ گزند نہیں پہونچے گا میں اس سے مقابلہ کروں گا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۵۸). انہیں کسی طرح کا گزند نہ پہونچا. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۴۷). جہاں جہاں اعتدال کو ملحوظ رکھا گیا ہے وہاں نہ ذوقِ سلیم کو گزند پہنچتا ہے اور نہ گاڑی پٹری سے اترتی ہے (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنو کے داستانی ادب کا ارتقا، ۲۴۱).

--- دینا محاورہ.
رک : گزند پہنچانا.
رکھیا بجان و دل یہہ غمگین کے بند
تا دین کو تیرے کفر دیوے نہ گزند
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۰).

--- رَسَاں (--- فت ر) صف.
دُکھ تکلیف یا صدمہ پہنچانے والا ، آزار دینے والا ، نقصان پہنچانے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گزند + ف : رساں (رسانیدن ـ پہنچانا سے اسم فاعل)].

--- رَسانی (--- فت ر) امث.
گزند پہنچانا ، دکھ ، تکلیف یا صدمہ پہنچانا. ہندوستان وگ و نوری کے فرقوں کی گزند رسانیوں اور ناپاک آلائشوں سے پاک صاف کر دیا گیا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳). [گزند رساں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ہونا محاورہ.
تکلیف ہونا ، ایذا ہونا ، صدمہ ہونا ، نقصان ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

گَزَنْدگی (فت گ ، ز نیز کس ز، سک ن ، فت د) امث.
کاٹنے یا ڈنک مارنے کی حالت ، صدمہ پہنچنا.
ثابت ہوئی نہ زلفِ بتاں کی گزندگی
یہ افعیٔ سیاہ تھا ، ڈس کر پلٹ گیا
(۱۷۷۲ ، فغان ، د (انتخاب) ، ۹۱). [گزندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَزَنْدَہ (فت گ ، ز نیز کس ز، سک ن ، فت د) صف ، امذ.
کاٹنے والا ، ڈسنے والا ، زہریلا جانور ، جیسے : سانپ ، بچھو. فصل سیوم حیوانات درندہ ہور گزندہ ہیں. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۳۵).

اپس کے دشمن بے دست و پا سوں کر پرہیز
اگرچہ خاک نشیں ہے ولے گزندہ بھجنگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۲)۔ درندوں گزندوں میں سے کوئی اُس کے پاس نہ آتا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۰). بڑا کنجان جنگل ہے اور درندوں و گزندوں سے بھرا ہوا ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۹ ، مارچ ، ۱۲). [ف : گزیدن - کاٹنا ، ڈسنا کا اسم فاعل].

گَزوٹی (فت گ ، و مع) امث.
ایک وضع کا لباس. گیہوں کی روٹی اور لٹھے ململ کی گزوٹی کا سوال تازہ ہوا. (۱۹۷۳ ، اوراق ، سرگودھا ، اپریل ، ۲۷۹). [مقامی].

گَزوں (فت گ) امذ ؛ ج.
گز (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ **تراکیب میں مستعمل**. ان خطوط کے درمیان افقی فاصلہ بھی ضروری ہے اسے گزوں میں ماپتے ہیں. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۲۰).

ـــ دُور رہنا محاورہ.
کوسوں دور رہنا ، بہت زیادہ دور رہنا.

خاک بر دوریٔ جاناں میں تپاں رہتا ہوں میں
دور رہتا ہے گزوں مجھ سے تو بستر شب و روز

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).

گَزی (۱) (فت گ) امث.
ادنیٰ قسم کا ایک سوتی دیسی کپڑا جو موٹا اور گھٹیا قسم کا ہوتا ہے عموماً کھڈی پر بُنا جاتا ہے ، کھدر. نامحرموں سے اپنی بہن کوں چھو پایا اور اوس کے سر پر ایک کپڑا گزی کا اوڑھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰).

خاک پر ڈال دیا اُس تنِ عُریاں کے تئیں
نہ کفن کے لیے دی اس کو گزی نے کھادی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۳).

بھنے کپڑے گزی کے اُس سے ہم بہتر سمجھتے ہیں
اگر اترا ہوا ہووے تنِ نواب کا جوڑا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۲۹). کسی کے گلے میں بجز گزی اور ادھوتر کے اور کچھ نہیں دیکھا. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۷) قد دراز تھے ، گلے میں گزی کے کرتے ٹانگوں میں سوسی کے تہ بند تھے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹۰). گزی ، گاڑھا ، سوسی دھوتر کا بیوپار. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۷۱). [ف].

ـــ گاڑھا امذ.
موٹا جھوٹا کپڑا ، غریبا مؤ لباس. جیسا گزی گاڑھا موٹا تمام فقیروں کو میسّر ہوتا ویسا ہی آپ بھی پہنتے. (۱۸۳۶ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۱۳). عمرو نے کہا میری قدردانی یہ ہے گزی گاڑھا پہناؤ اور جوار باجرا کھلاؤ ہم خود کماؤ پوت ہیں مٹی میں سے پیسا پیدا کرتے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۹۷). ہندو ہمیشہ سے نہایت سادہ لباس پہنتے تھے اور غالباً اون کو گزی گاڑھے کے سوا اور کچھ بُننا نہ آتا ہوگا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۹۹). گزی گاڑھا ... موٹے جھوٹے کپڑے کے لیے بولا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۴۷). [گزی + گاڑھا (رک)].

ـــ گاڑھا پہننا محاورہ.
موٹا جھوٹا کپڑا پہن کر گزارہ کرنا ، غریبا مؤ گزر کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

گَزی (۲) (فت گ). (الف) صف مث.
رک : **گزا (۱) کی تانیث ؛ گز والی ؛ گز کے معنوں میں مستعمل.** اس سے یہ مطلب نہیں کہ بعمل زمانۂ قدیم پھر وہی چالیس گزی پگڑیاں ... جاری ہو جائیں. (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱۷۸). (ب) امذ. **نفیری کی طرح کا ایک سوراخ دار ساز جو پھونک سے بجایا جاتا ہے اور گز بھر لمبا ہوتا ہے.** ولایتی لوگ پورے گز بھر کے گزی بجاتے ہیں. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۲). [گز (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَزیٹیڈ (فت گ ، ی مع ، ی مج) صف ؛ ← گزٹڈ.
وہ جو سرکاری گزٹ میں درج ہو ، جریدی. گزٹ کا مشتق گزیٹیڈ ہے اور گزیٹیڈ سے کئی مرکبات ... اردو میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۶). [انگ : Gazetted].

ـــ اَفسَر (ـــ فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
وہ افسر جس کا نام سرکاری گزٹ میں درج ہو ، اعلیٰ سرکاری افسر. شادی کے لئے ... لڑکے کے لئے ضروری ہے کہ گزیٹیڈ افسر ہو ، عالی خاندان ہو. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۳۴). [گزیٹیڈ + افسر (رک)].

گَزیٹِیَر (فت گ ، ی مج ، کس ٹ ، فت ی) امذ.
وہ کتاب جس میں کسی مقام کے جغرافیائی اور تاریخی حالات سرکاری نگرانی میں تحقیق کر کے درج کیے گئے ہوں ، مقام نامہ ، فرہنگ جغرافیہ. اثنائے راہ کے شہروں کا گزیٹیر لکھتا جاتا تھا ، بعض شہروں کی صورتِ حال لکھتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱۶). بزمانۂ تعلقداری نواب فرامرز جنگ بہادر مجھے تیاری گزیٹیر گلبرگہ میں مدد دینے کا موقع ملا. (۱۹۲۴ ، ارمغان سلطانی (دیباچہ) ، ۲). پچھلے سال کا گزیٹیر دیکھو. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۹). [انگ : Gazatteer].

گَزیدَگی (فت گ ، ی مع ، فت د) امث.
ڈسے جانے کی کیفیت ، وہ جگہ جہاں کسی جانور نے ڈسا ہو ، ڈنک مارنا ، کاٹنا نیز مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل جیسے : سگ گزیدگی. ممکن ہے کہ مریض کو دردِ سر اور بے خوابی کی شکایتیں ہوں اور مقام گزیدگی میں درد محسوس ہو. (۱۹۳۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۲۹). پاسٹیو نے پانچ سال کے اندر چیچک کا جدرین بھی تیار کیا اور ۱۸۸۶ء میں سگ گزیدگی (Rabies) کے خلاف بھی نہایت ہی کامیاب جدرین تیار کی گئی. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰). [گزیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقہ کیفیت].

گَزِیدَنی (فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
ڈسنے یا کاٹنے کے لائق ، کاٹنے یا ڈسنے کی صلاحیت رکھنے والا (پلیٹس). [ف : گزیدن ـ ڈسنا + ی ، لاحقۂ صفت].

گُزِیدَنی (ضم گ ، ی مع ، فت د) صف.
چننے کے لائق ، پسند کرنے کے قابل (پلیٹس). [ف : گزیدن ـ چننا + ی ، لاحقۂ صفت].

گَزِیدَہ (فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
کاٹا ہوا ، ڈسا ہوا **عموماً مرکبات کے جزوِ دوم کے طور پر مستعمل، جیسے :سگ گزیدہ وغیرہ:**

سنکے سلطان بادلِ پر جوش
لب گزیدہ ہو رہ گیا خاموش

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گزار ، ۲۲).

میرے زخمِ لب گزیدہ کو
جانتے ہیں نمک چشان نشاط

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۳۰).دیوانہ کتا جب کسی کو کاٹ کھاتا ہے ، تو سگ گزیدہ پانی کو دیکھ کر بڑے زور سے جھجکتا ہے ، (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۱۵).

پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح ، اسد
ڈرتا ہوں آئنے سے کہ مردم گزیدہ ہوں

(۱۹۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰۰). [ف : گزیدن ـ ڈسنا ، ڈنک مارنا ، سے اسم مفعول].

گُزِیدَہ (ضم گ ، ی مع ، فت د) صف.
چنا ہوا ، پسند کیا ہوا ، منتخب ، پسندیدہ.

بھی یوں بولے اُن سوں گزیدہ رسول
اچھے کا کتا غم میں یوں توں ملول

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۸). اُن کی گزیدہ تدابیر ملکی سے ایک یہ ہے کہ اپنی قوم کے رئیسوں کو اس ملک کے رہنے سے منع کرتے ہیں. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۲۲).

پھر کبھی پڑھ کے سُناتے ہیں قصیدہ اپنا
میر پڑھتے ہیں کوئی شعر گزیدہ اپنا

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۶). الفاظ گزیدہ اور شستہ ہوں سوقیانہ الفاظ اور محاورے نہ آنے پائیں.(۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۳۰). [ف : گزیدن ـ قبول کرنا ، سے اسم مفعول].

ـــ تَرِین (ـــ فت ر ، ی مع) صف.
نہایت پسندیدہ. نماز کے ارکان اور حبس نفس ... اُن کے مذہب میں گزیدہ ترین عبادات ہے. (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی (افادات غالب ، ۵۲)). [گزیدہ + ف : ترین ، لاحقۂ تفضیل کل].

گَزِیر (کس نیز فت گ ، ی مع) امذ.
مالگزاری اکٹھی کرنے والا عہدہ دار ؛ مینجر ، مہتمم ؛ جرنیل ؛ شجاع ؛ ہیرو ، پہلوان (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

گُزِیر (ضم گ ، ی مع).(الف) امذ.
۱. **چارہ ، علاج ، تدبیر.**

دیا جواب حیدر کوں بھی یوں او پیر
خلاصی تھے مجکوں نہیں ہے گزیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۵۶). ۲. (**مجازاً**) **پناہ ، بچاؤ ، قرار.**

گدا ہووے یا بادشاہ و وزیر
کسی کو قضا سے نہیں ہے گزیر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۳۱۳).

رند گیا ہاں تو شاہد و مے سے
پارسا کو نہیں گزیر و گریز

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۳۷). ۳. **مداوا ، امداد ، نجات** (پلیٹس)؛ [ف].

گَزِیرا (فت گ ، ی مع) امذ.
(**پارچہ باف**) **گھٹیا قسم کا پتلا اور جھرجھرا گز بھرنے کا گاڑھا** (اپ و ، ۲ : ۸۵). [رک : گزی (۱) + را ، لاحقہ تصغیر].

گُزِیں (ضم گ ، ی مع) صف.
۱. **پسند کرنے والا ، چننے والا ، اختیار کرنے والا کے معنوں میں مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ،جیسے:جا گزیں ، پناہ گزیں وغیرہ.**

وہ باغِ دہر میں ہوں عندلیبِ گوشہ گزیں
کہ مجھ کو وسعتِ گلشن ہے تنگنائے قفس

(۱۸۵۹ ، دفتر بیمثال ، ۷۶). ہنگری رعایا سلطنتِ عثمانیہ کے حدود میں پناہ گزیں ہو گئی. (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۲۵۵). ۲. **منتخب ، چنا ہوا ، گزیدہ.**

دوجا مالک او پہلوان گزیں
جو اس گرز کے ڈر تھے لرزی زمیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۲).

کسی کو بھلا پھر یہ ہو کا یقیں
کہ نکلے منافق وہ مردِ گزیں

(۱۸۶۵ ، لوحِ محفوظ ، اثر لکھنوی ، ۸۷).

لیکن یہ مقصود اس سے تھا سب جان لیں پہچان لیں
ہیں مصطفیٰ کونین میں اللہ کے عبد گزیں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۸).

جو رُسوا ہے وہی ہے آبرو مند
جو بے خود ہے وہی مردِ گزیں ہے

(۱۹۷۶ ، حمطانا ، ۹۱). [ف : گزیدن (چُننا) کا اسم حالیہ].

گَزِینا/ گَزِینَہ (فت گ ، ی مع / فت ن) امذ.
رک : گزیرا.

جہاں کو چھوڑ دیا ہے جنھوں نے پھر اون کو
نہ کام رینگ سے مطلق نہ کچھ گزینے سے

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۳۶).

بھیجے تھے جس کے لیے خلد سے حُلّہ حق نے
سو میسّر نہ کفن اس کو گزینے کا تھا

(۱۸۵۵ ، میر ضمیر ، مجموعہ مرثیہ ، ۱ : ۱۱۰). گزینہ آٹھ آنے سے ڈیڑھ روپے تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ترجمہ ، ۱ ، ۱ : ۱۸۰). [رک : گزی (۱) ینا / ینہ ، لاحقۂ نسبت].

گُزینی (ضم گ ، ی مع) امث.
چُننا ، پسند کرنا کے معنوں میں مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل. بادِ صبا کی روش پسند آئی تو اقامت گزینی سے وحشت ہوئی. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۳). [گزیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَژدُم (۱) (فت گ ، سک ژ ، ضم د) امذ.
کژدم ، بچھو ، عقرب ، کجدم ، جراوہ (ماخوذ : پلیٹس). [کژدم (رک) کا محرف].

ـــ اَنداز (ـــ فت ا ، سک ن) امذ.
(کشتی) **زمین پر اوندھے لیٹ کر اعضا سے بچھو کی شکل بنانے کی کسرت اس طرح کہ صرف پیٹ کا حصہ زمین پر ٹکا رہے اور باقی جسم کو ادھر کر کے بچھو کی شکل بنادے اور بار بار اس عمل کو کرتا رہے تا کہ ٹانگوں اور اوپر کے جسم کے پٹھوں پر زور پڑے** (ا پ و ، ۸ : ۳۱). [گژدم + ف : انداز ، انداختن ـ پھینکنا ، ڈالنا].

گَژدُم (۲) (فت گ ، سک ژ ، ضم د) امذ.
کاؤ دم ، بگل. بنجھانے عَلم سلامی کے لیے لچکنے لگے سدانے کژدم اور کاؤ دم نقاروں سے طاس فلک گونجنے لگا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۶۵). [مقامی].

گَسّا (فت گ ، شد س) امذ.
(عو) **لقمہ ، نوالہ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[س : ग्रास + क]

گُسّا (ضم گ ، شد س) امذ.
(عو) **رک : غصہ.** راجہ ٹھا کر ہیں ، کبھی گسا آ گیا تو پٹوانے لگیں گے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۳۰۵). [غصہ (رک) کا بگاڑ].

گُسار (ضم گ) صف.
کھانے یا پینے والا کے معنوں میں مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : مے گسار ، غم گسار وغیرہ.

وہ بادہ گُسارِ آخرِ شب
وہ سجدہ گزارِ سُرخیِ لب

(۱۹۸۶ ، تماشا طلب آزادِ ، ۱۳۵). [ف : گساردن ـ کھانا پینا سے امر ، بطور لاحقۂ فاعلی].

گُساری (ضم گ) امث.
کھانا یا پینا کے معنوں میں مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : غم گساری وغیرہ.

زمانے میں تا مے گساری رہے
ترے مست کا دور جاری رہے

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۷). [گسار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُسائِیں (ضم گ ، مع) امذ.
رک : گسائیں جو فصیح ہے (ماخوذ : پلیٹس). [گسائی (رک) کا انفی تلفظ].

گُسائی (ضم گ) امذ.
رک : گسائیں جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس) [گسائیں (رک) کی تخفیف].

گُسائیں (ضم گ ، ی مع) امذ.
۱. (ہنود) گایوں یا غلے کا رکھوالا یا مالک، گھوسی (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). **۲. (مجازاً) سوامی ، داتا ، عابد ، پارسا ، زاہد ، عبادت گزار.**

گسائیں تہیں ایک دُنہ جگ ادار
بروبر دنہ جگ تہیں دینہار

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵).

تیں ہی میرا لاڑ چلایا کبھوں نہ ہوا اُداس
آپ سندیسا توڑ گسائیں تیری منجھکوں آس

(۱۴۹۶ ، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ) ، ۲۳).

ہمیں سیو کاں توں گسائیں اہے
ہمیں سینپ تو ابر سائیں اہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۲).

وہ میرا مہاراج ، پربھو ، گسائیں
سلونا ہے سجدار ہے سانولا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۸). **۳. سائیں ، مہنت ، ہندو جوگی.**

پیؤ جیو کا گسائیں پیو سوں پرت لگائیں
پینا شراب پیو مل پانے اُرت پیا کا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۹). ایک گسائیں جٹادھاری نے بڑا منذھب مہادیو کا اور سنگت اور باغ بڑی بہار کا بنایا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۵). بادشاہ جدروپ گسائیں سے بڑی محبت کے ساتھ ملتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۴۲). **۴. برہمنوں کی ایک شاخ (یا اس کا کوئی فرد) جو اپنے آپ کو ندیا کے جیتنا کے چیلوں کی اولاد بتاتے ہیں (یہ لوگ زیادہ تر خیرات اور دچھنا پر گزارہ کرتے ہیں** (پلیٹس). **۵. ہندو فقراء کا ایک تعظیمی خطاب ، جیسے : گسائیں تلی رام وغیرہ.** گسائیں جی یہ تو تم کو معلوم ہو گا کہ مہارانے ارجن بان جس غرض سے سیکا کول گیا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۹۳). اچھا تو پھر سنتیو گسائیں جی ایک ایک ٹکر دیکھیں گے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۸). [گوسائیں (رک) کی تخفیف].

گِشْتاپُو (کس گ ، سک س ، و مج) امذ.
جرمن خفیہ پولیس جو نازی دور میں ہٹلر کے زیر نگرانی قائم ہوئی اور اپنی بربریت کے باعث معروف ہے ، گستاپو میں وزارتِ داخلہ کے لیے کام کرتی ان گستاپو والوں کے گدھوں کو ذرا مزا چکھاتی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶). [انگ : گستاپو (Gestapo) کی تارید].

گُسْتاخ (ضم گ ، سک س) صف.
۱. بے باک ، شوخ ، بے شرم.

کیا مج ترا لطف گستاخ دیک
لے آیا ہوں تحفہ تیرے تائیں ایک

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۳).

عجب ہے لطف ، تماشا ہے دل کہ دو ہم جنس
ہوں حرفِ رازِ محبت میں ہم دگر گستاخ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۰).

اون سے خلوت میں تو ہو غیر اکیلا گستاخ
نام رکھیں وہ شرارت سے ہمارا گستاخ
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۷۷). ۲. **بری باتوں میں جری ، بد تمیز ، بے ادب ، بد زبان.**

نہیں تو ہو جُرت مرے میں نہیں
اتا بیگی گستاخ میں ہوں نہیں
(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۲).

سو طرح سے ہوس ہوئی گستاخ
تنگ کوچے ہوئے خوشی سے فراخ
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۹۶) . اگر کوئی شخص اپنے خطوط پر بسم اللہ لکھنی سنت سمجھتا ہو تو نہایت بے ادب و گستاخ ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے پاس آدمی بھیجا اس گستاخ نے کہا ، میں سمجھا مطلب یہ ہے کہ میرا مال یوں ہی اڑا لیں اور دام نہ دیں . (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۶). بادشاہ سے رہا نہ گیا ، کڑک کر بولا گستاخ ، ناہنجار ، شاہی دربار میں داخلے کے آداب سے تم واقف نہیں. (۱۹۸۳ ، طوطی ، ۲۰۷). ۳. **سرکش ، نافرمان ، دست دراز.**

ہوئے جوں کہ گستاخ شمشاد و سرو
ہوئے مل کر او رام باز و تذرو
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۹).

ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھ ہوا کی بتی
تری زلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۴).

صدف کو چھوڑ مروارید گستاخ
کیا سینے کے اندر اپنے سوراخ
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۲۸).

مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ نہ جائے کہیں
ہوئی ہے اوس کفِ نازک سے پھر حنا گستاخ
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۹) . وہ ... پرلے سرے کا نافرمان اور گستاخ تھا کہنے لگا ، آپ گھبرائیے نہیں میں تیر کر نکل آؤں گا . (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۶۰).

جی جان سے چاہتے تھے اسکو
گستاخ ہوئے اسی سبب سے
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۶۱). [ف].

ـــ بَنا دینا محاورہ.
اس قدر آزادی دینا کہ وہ بے ادب و نافرمان ہو جائے (ماخوذ : علمی اردو لغت).

ـــ چَشْم (ـــ فت چ ، سک ش) صف.
وہ شخص جس کی آنکھوں سے گستاخی یعنی بد تمیزی ، شوخی یا بے باکی ظاہر ہو ، وہ شخص جس کی کسی کے سامنے آنکھ نہ جھپکے ، بیباک و گستاخی میں کامل (نوراللغات). [گستاخ + چشم (رک)].

ـــ دَسْت (ـــ فت د ، سک س) صف.
چالاک ، سبک دست (نوراللغات). [گستاخ + دست (رک)].

ـــ دَسْتی (ـــ فت د ، سک س) امث.
چالاکی ؛ دست درازی. غزل کی سخت جان قدامت نے انہیں گستاخ دستی کا موقعہ نہیں دیا. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۵۶۷). [گستاخ دست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْ دینا محاورہ.
رک : گُستاخ بنا دینا. آدمی کو خدا کے جناب میں مغرور اور گستاخ کر دیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹).

ـــ وار صف ؛ م ف (قدیم).
رک : گستاخانہ ، بے باکانہ.

جو اس ٹھار گستاخ وار آیا ہے
تو کس کا ہے حاجب کیا کار آیا ہے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۴). [گستاخ + وار ، لاحقۂ صفت].

گُسْتاخانَہ (ضم گ ، سک س ، فت ن) صف ؛ م ف.
جس میں شوخی یا بے ادبی شامل ہو ، بے باکانہ ، دلیرانہ ، نڈر ہو کر. مجھے ایک امر میں ہمیشہ خلجان خاطر رہتا ہے اس لیے گستاخانہ عرض خدمت رکھتا ہوں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۷۹). مامون الرشید کو بھی اس گستاخانہ لیکن سچ جواب کی تحسین کرنی پڑی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۶۵). میں نے تقریباً گستاخانہ لہجے میں عرض کی کہ جہاں تک مسلمانوں کے نام پر ذاتی مفادات بٹورنے کا تعلق ہے اس میں تو آپ کافی ہوشیار ثابت ہوئے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۴). [گستاخ (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

گُسْتاخی (ضم گ ، سک س) امث.
۱. **شوخی ، بے باکی ، بے شرمی ؛ بد تمیزی.**

جوں مالک کا دیدار دیکھی بچشم
دیکھی اس کی گستاخی آئی بخشم
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۰۸).

قدم پر ہاتھ جب رکھتا ہوں تو کہتا ہے جھنجھلا کر
یہ گستاخی مجھے بھاتی نہیں ، اے بے ادب کیا ہے
(۱۷۷۲ ، فغان، طبقات الشعرا ، ۷۹)).

غیر کو یارب ، وہ کیونکر منع گستاخی کرے؟
گر حیا بھی اس کو آتی ہے ، تو شرما جائے ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲). ہندہ ... فتح مکہ کے دن نقاب پوش آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہچان نہ سکیں ... پھر اس موقع پر بھی گستاخی سے باز نہ آئی : (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۶۰). بار بار کہتے ان کے حضور کسی گستاخی کا تصور کروں تو انسان کے نطفے سے نہیں. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۵۶). ۲. **تحقیر ، حقارت ؛ شرارت** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گستاخ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرنا محاورہ

۱. **شرارت کرنا ، شوخی اور بیباکی کرنا** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **بدتمیزی کرنا ، بے ادبی کرنا**. وزیر کو چاہیے کہ اپنے رُتبے کے موافق بادشاہ کے پاس رہے اور اپنے آپ کو بڑا یا قابل سمجھ کر اُس کے ساتھ گستاخی نہ کر بیٹھے. (۱۹۳۶ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۷ : ۷). وارڈن صاحبہ کی گستاخی کرنے اور تمام تر اخلاق حدود کو آرپار کر جانے کی تمام تر دفعات جو تھیں وہ ہماری اکیلی ذات پر بیک وقت لگائی گئیں. (۱۹۸۸ ، تبسّم زیر لب ، ۴۴).

ـــ مُعاف ہو فقرہ.

جملۂ معترضہ کے طور پر جب کوئی شخص کوئی بات خلافِ تہذیب یا دوسرے کے خلاف مزاج زبان سے ادا کرتا یا کسی دوسرے کی بات کو ٹوکتا یا روکتا ہے تو یہ کلمہ ادا کرتا ہے. اُس نے جواب دیا گستاخی معاف ہو. (۱۸۵۵ ، ترجمۂ گلستان ، نظام الدین ، ۱۳۵).

تم تو سب کچھ کہہ رہے ہو میرے منہ پر صاف صاف
اب بمجبوری کہوں گا میں بھی گُستاخی معاف

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۷۶). اتنا اور عرض کروں گا کہ حضور ایک مینجر رکھ لیں ، گستاخی معاف ، اتنے بڑے علاقہ کا انتظام کرنا حضور کا کام نہیں ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۸).

ـــ ہونا محاورہ.

گستاخی کرنا (رک) کا لازم ، بے ادبی سرزد ہونا ؛ شوخی و شرارت کرنا.

ہوئی تھیں دیدۂ مشتاق سے گستاخیاں کیا کیا
بھلے کو رُخ نہ تھا میری طرف اون کے نگہبان کا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷).

گَستانگَر (فت گ ، سک س ، مغ ، فت گ) امذ.

۱. **بدتمیز ، بے شعور ، جانگو ، گلّہ دراز ، دریدہ دہن.** بڑھیا ماما کی نواسی جو سچ مُچ گستانگروں کی طرح آئی اور گنواروں کی طرح رہی ... دیکھتے دیکھتے کچھ سے کچھ ہو گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۶). ان کا رویہ سب گنواروں ، گستانگروں ، غریبوں اور ٹوٹے ہوئے کاشتکاروں میں تھا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۲۰). ۲. **مسخرہ ، بھانڈ ، نقال** (پلیٹس). [مقامی].

گَستانگَرنی (فت گ ، سک س ، مغ ، فت گ ، سک ر) صف ؛ امث.

گستانگر (رک) کی تانیث ، احمق عورت. آشرم کے مفت خور گستانگر اور گستانگرنیاں اس امر سے یقیناً بے پروا ہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۶ : ۱۰). [گستانگر + نی ، لاحقۂ تانیث].

گُستَر (ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.

بچھانے والا ، کسی چیز کی افراط کرنے والا ، عموماً مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : عدل گستر ، کرم گستر وغیرہ.

آج ہے ایک ایک ذرہ روکشِ مہرِ مبیں
آج ہے انوار گستر مالکِ تخت و نگیں

(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۵).

سایہ گُستر نہ ہو کر صورتِ واللّیل وہ زُلف
ساری دنیا کو میں تپتا ہوا صحرا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۸). [ف : گستردن ـ بچھانا کا اسمِ فاعل].

گُستَردَہ (ضم گ ، سک س ، فت ت ، سک ر ، فت د) صف.

بچھایا ہوا ، پھیلایا ہوا.

کر کے گسترده شب کا سجادہ
ماہ ہو بہرِ طاعت آمادہ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۹۹). خاصہ حاضر ہے اگر حکم ہو دسترخوان گسترده ہو. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۶۷). فرحت منزل میں یہ تیاری تھی کہ فرش سُرخ باناتِ سلطانی کا گسترده تھا ، اور چھت پردے بھی ویسے ہی تھے اور جھاڑ سو سو بتی کے آویزاں تھے. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۲۹). [ف : گستردن ـ بچھانا سے اسم مفعول].

گُستَرِش (ضم گ ، سک س ، فت ت ، کس ر) امث.

بچھانے یا پھیلانے کا عمل ، پھیلاؤ. سمندروں کا فسانہ عشق کی گسترش کا فسانہ ہے. (۱۹۶۹ ، لا ـ انسان ، ۱۶۲). [ف : گستردن ـ بچھانا کا حاصل مصدر].

گُستَری (ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.

پھیلانا ، افراط کرنا عموماً مرکبات کے جزوِ دوم کے طور پر مستعمل. جاروب کشی و فرش گستری و چراغ بتی وغیرہ وغیرہ کا کرنا سو یہ لوگ ان کاموں کی نہیں کرتے. (۱۹۰۲ ، مرآۃ الحقائق ، ۱۶۰). مورخ فرشتہ محمود خلجی ... کی بہادری ، عدل گستری اور علم و فضل کی تعریف میں رطب اللسان ہے. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۳). [گستر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُسِستَگی (ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) امث.

ٹوٹنے کا عمل ، ٹوٹنا.

مجلس سوں جوں ولی کی وہ شیریں ادا اُٹھا
عشرت کے تار ساز نے پائی گسستگی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۰).

شکستگی مری میرے جنوں سے ہے ظاہر
گسستگی مرے جامے کے تار تار میں ہے

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۲۲۸). فطرت میں ہمیشہ ایک ہی ترتیب اور نظم کا سلسلہ قائم ہے جس میں ہرگز گسستگی و شکستگی کو دخل نہیں. (۱۹۰۰ ، غریبی طبیعات کی ابجد ، ۱۳). [گُسِستَہ (ہ بدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُسِستَن (ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) امث.

توڑنا نیز ٹوٹنا.

سو وہ بھی آمادۂ گسستن
یہ چرخ ہے میرے جی کا دشمن

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی (صوفیائے بہار اور اُردو ، ۱۲۰)). اس کے علاوہ اقبال کو اشتقاق کی ان صورتوں سے بڑی دلچسپی ہے جن کا تعلق رمیدن ، گسستن ... لرزیدن ، زدن وغیرہ سے ہے. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ۲۱۳). [ف].

گُستُواں (ضم گ ، سک س ، ضم ت) امذ (شاذ).
برگستواں ، زرہ جو مدافعت کے لیے خصوصاً گھوڑوں کی حفاظت کے لیے اُن کو پہنائی جائے.

سپہ کوں دیا ساز ہور گستواں
گھوڑے دیتا جھگڑے کے او آن زماں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۹). [ف].

گُسِستَہ (ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) صف.
ٹوٹا ہوا ، توڑا ہوا ، کٹا ہوا ، جُدا. سیاہ پوشش گُسستہ سرد آہیں. (۱۸۹۵ ، جہانگیر (ترجمہ) ، ۹). جیسے دیکھنے کے لیے ہمارے دل بیتاب کے گسستہ رگوں میں لہو بسرعت دوڑ دوڑ کر ڈھونڈھ رہا تھا. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۵۸). [ف : گسستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا ، سے اسم مفعول].

ــــ عِناں (ـــ کس ع) صف.
گھوڑا یا اونٹ وغیرہ جو بےقید ہو ، شترِ بے مہار ؛ (مجازاً) آزاد جو کسی کا کہا نہ مانے اور جو دل چاہے سو کرے ، سرکش

رہے گسستہ عناں نفس بھی پیری میں
خمیدہ ہو کے بشر پانے در رکاب رہا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸).

آئے کہاں سے شیب میں دل جمعیٔ شباب
اوس وقت اسپِ عمر گسستہ عناں نہ تھا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۳۰). [گسستہ + عناں (رک)].

ــــ لِجام (ـــ کس ل) صف.
رک : گسستہ عناں.

بطئے راہِ رفاہِ انام یہ تاکید
کہ پویہ پویہ چلے خامۂ گُسستہ لجام

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۵۶). [گسستہ + لجام (لگام (رک) کا معرّب)].

ــــ مُہار (ـــ فت نیز ضم م) صف.
رک : گسستہ عناں. محمد علی نے ... مسلمانوں کی بہت کچھ خدمت کی مگر دلّی آ کر ان کا قلم گسستہ مہار ضرور ہو گیا تھا. (۱۹۲۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۲۱۲). [گسستہ + مہار (رک)].

ــــ مُہاری (ـــ فت نیز ضم م) امث.
بےمہار ہونا ، جو جی میں آئے سو کرنا ، سرکشی. گسستہ مہاری سے آپ کی مراد اعلانِ حق اور اعلانیٔ صدق ہے. (۱۹۲۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۲۱۲). [گسستہ مہار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُستَہم (ضم گ ، سک س ، فت ت ، ہ) امذ.
نام پسر نوذر بن منوچہر نیز نام گژدم جو شاہنامے کی روایت کے مطابق ایران کے ایک پہلوان کا نام ہے.

ساتوں طبق زمیں کے لرزنے لگے بہم
تھرائی گور بہمن و سہراب و گستہم

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۵). رستم سہراب ... فرامرز گستہم سب نے اس کے آگے کان پکڑے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۲). [عَلَم].

گِسْٹ (کس مع گ ، سک س) امذ (شاذ).
مہمان. گسٹ بات چیت میں آتا ہے اس کا ایک مرکب گسٹ نائیٹ شبِ مہمانی (کالجوں میں) کے معنی میں بول چال میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۳ (الف)). [انگ Guest].

ــــ نائِیٹ (ـــ ی مع) امث (شاذ).
شبِ مہمانی (عموماً کالجوں میں). گسٹ ... اس کا ایک مرکب گسٹ نائیٹ شبِ مہمانی (کالجوں میں) کے معنی میں بول چال میں چالو ہے (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۳ (الف)). [انگ : Guest Night].

ــــ ہاؤس (ـــ و مع) امذ.
وہ مکان جو باہر سے آنے والے حکّام اور دوسرے معزز مہمانوں کے قیام کے لیے عموماً حکومت یا کسی ادارے کی طرف سے مقرّر ہو ، سرکاری مہمان خانہ. میں علی گڑھ آنا چاہتا ہوں ، گسٹ ہاؤس میں ٹھہروں یا آپ کے ہاں آپ تو شاید نمایش میں خیمہ افگن ہوں گے. (۱۹۱۱ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۱۹۰). میں نے کہانی پوری کی اور فوراً ہی "گسٹ ہاؤس نمبر ۳" پہونچ گیا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۱۷). [انگ : Guest House].

گِسْٹاپو (کس گ ، سک س ، و مج) امث ؛ = گسٹاپو.
جرمنی کی خفیہ پولیس جو نازی دور میں ہٹلر کے زیر نگرانی قائم ہوئی اور اپنی بربریت کے باعث مشہور ہے. گسٹاپو کے چند آدمی اسے دھکا دے کر داخل ہوتے ہیں. (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۱۳۰). اب نہ نازی آمروں کا دور باقی تھا اور نہ اُن کی گسٹاپو کا پھیلا ہوا جال. (۱۹۸۷ ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ۷۵). [انگ : Gestapo].

گِسَّر (کس گ ، شد س بفت) امث.
ایک سمندری مچھلی کا نام. گِسّر کی ۳ انواع ، ہامفریٹ کی ۳ انواع ... سول کی ۹ انواع ملتی ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ۳). [مقامی].

گُسِل (ضم گ ، کس س) صف.
توڑنے والا ، ٹوٹنے والا یا تباہ کرنے والا کے معنوں میں مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : جاں گسل وغیرہ.
یہ راہ تکی اوس کی کہ بس چھا گئی ایک بار آنکھوں پہ سپیدی پیمان گسل آیا نہ وہ دے وعدۂ فردا تا صبحِ قیامت (۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۲).

غم اگرچہ جاں گسل ہے ، پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غمِ عشق گر نہ ہوتا ، غمِ روزگار ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

ہر ذیر گسل ہے دیر پیوند

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۴۸). [ف : گسیختن ـ توڑنا ، ٹوٹنا سے اسم فاعل].

گُسلا (ضم گ ، سک س) امذ.
بچہ جو گائے کے پیٹ میں مر گیا ہو (ا پ و ، منیر ، ۶۰).
[گوسالہ (رک) کا بگاڑ].

گُسَیاں (ضم گ ، فت س ، شد ی) امذ.
۱. **خدا ، ایشور.** اس میں سے ایک دن کا خرچ رکھ کر باقی گسیاں کے نام پر بانٹ دے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۱). صمد نے کہا ہم گسیاں نہیں ہیں بندہ خدا ہیں. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۴ : ۶۳۷). ۲. **(احتراماً) خطاب کا کلمہ ، صاحب ، مالک ، آقا.** اہیر نے کہا گسیاں تم گھام سے چلے آئے ہو کہو تو دودھ دوہ کر لاؤں وہ پیو جل نہ پیو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲). اوپر اور نیچے ہمارے گسیاں آپ ہی ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۷۰). [گسائیں (رک) کی جمع بطور واحد مستعمل].

گُسیختگی (ضم گ ، ی مع ، سک خ ، فت ت) امث.
توڑنے یا ٹوٹنے کا عمل ؛ مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل. ان کے طرز عمل میں کہیں ربودگی یا از خود رفتگی نہیں ملے گی ، بلکہ وہی توازن اور عنان گسیختگی محسوس ہوگی جو ان کے مزاج کی مستقل خصوصیت ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۶۱). [گسیختہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُسیختہ (ضم گ ، ی مع ، سک خ ، فت ت) صف.
ٹوٹا ہوا ، شکستہ ، مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : عنان گسیختہ

آنسو کہوں کہ ، آہ ، سوار ہوا کہوں
ایسا عنان گسیختہ آیا کہ گیا کہوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۵۶). [ف : گسیختن - توڑنا ، مروڑنا ، شکستہ کرنا ، سے اسم مفعول].

---عِنان (---کس ع) صف ؛ امذ.
عنان گسیختہ ، وہ گھوڑا جس کی باگ ٹوٹ گئی ہو ؛ (کنایۃً) بے قابو (ماخوذ : علمی اردو لغت). [گسیختہ + عنان (رک)].

گُسیلا (ضم گ ، ی مع نیز مع) صف.
رک : **غصیلا ، خفا ، برہم** (پلیٹس). [غصیلا (رک) کا بگاڑ].

گُسیل کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
روانہ کرنا ، بھیجنا ، رخصت یا اجازت دینا ، دفع کرنا. ضحاک تازی ملک الملوک نے ... ایک سپہ سالار کو مہم ہندوستان میں گسیل کیا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۹۷).

گُشائیں (ضم گ ، ی مع) امذ.
(عو) رک : گسائیں. گشائیں تلسی داس جیو فرماتے ہیں کہ نہیں کہا جاتا ایشر بڑا ہے یا ایشر کا نام. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲). گُشائیں تلسی داس جی ذات کے برہمن ... تھے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اگست ، ۵). [گسائیں (رک) کا بگاڑ].

گَشت (فت گ ، سک ش) امذ
۱. **سیر ، تفریحاً گھومنا پھرنا ، پھیرا.**

گشتو چمن و ہوائے کلیاں
بن پیالہ کنار خوش نویسے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۶).

نہ کھلتا ہے دل گشت گلزار میں
نہ لگتا ہے جی سیر بازار میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱).

یہ کہہ کے گشت گل پر ان کو ابھارتے ہیں
سیر چمن کو چلیے ، بلبل پکارتے ہیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک (مجلس) ، ۱ : ۵۵۸). جو عروج غلامی سے حاصل ہو اس سے بہتر ہے جنگل کی گشت. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۲۲). فاقشال اس کیفیت کو « وحشت » سے تعبیر کرتے ہیں اور بے اختیاری میں شب و روز کوہ و صحرا کی گشت کو مشغلہ قرار دیتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۶). ۲. **دور ، چکر.**

دل کے قلق سے چین گیا اشک گرم کا
نیند آوے ورنہ طفل کو جھولے کے گشت سے

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۸۱).

کہاں علم کا کسب فرصت نہ آہ
ہوا کا بھی واں گشت روزن کی راہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۸).

تھا گشت میں شب کو او قمر تو
اندھیر ہوا رہا کدھر تو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۹). ۳. **روند ، دورہ پولیس یا کسی حاکم کا.**

گشت کتوال کی کرو موقوف
آج کی رات جام بھرنا ہے

(؟ ، عاشق (میر یحیٰی (چمنستان شعرا ، ۳۳۳)). کوتوال گشت کو اٹھے ترسنکے پھنکے بد معاش گھرنے لگے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۲). پنڈت تلک رام پہرے والے ، اپنے ہر گشت میں کچھ دیر میرے قریب ٹھہر کر ضرور مصروف گفتگو ہوتے تھے. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۶۵). صرف ایک بار میں باہر گشت پر نکلا. (۱۹۸۸ ، تشیب ، ۱۱۵). ۴. **جلوس کی شکل میں گلی کوچوں سے گزرنا ، پھیرا.** لو وہ روشن چوک کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۷). عشرہ کے دن ہندوؤں کی کوئی مذہبی رسم گشت کی صورت میں ادا ہونے والی تھی. (۱۹۲۳ ، نگار ، جولائی ، ۶۳). ۵. **گھوڑے کو دوڑانے یا لڑائی وغیرہ پر جانے سے پہلے آمادہ کرنے کے لیے چکر دینا.**

بوتا گھوڑا دیکھیا ہوں میں دشت میں
عجب ہو رہیا دیکھ اس گشت میں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۹). گھوڑے پر ران خوب جمنے لگے ... دلکی ، سرپٹ ، گشت ، بہرت کسی بات میں عاجز نہ رہے. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۲ : ۲۳). ۶. **مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : گلگشت ، سیرگشت وغیرہ.** چمنستان سماوی گلگشت ان کا مشغلۂ دوام ہو گا. (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۲۷). ڈاکٹر باقر حسین بڑے جہاندیدہ اور جہاں گشت آدمی تھے. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۱۶۰). [ف : گشتن (پھرنا) کا حاصل مصدر].

---برگشت (---فت ب ، سک ر ، فت گ ، سک ش) امث
سیاہ و زردی مائل ایک روئیدگی جس کی باریک شاخیں ڈوروں کی طرح باہم ایک دوسرے پر لپٹی ہوتی ہیں اکثر پانچ پانچ شاخیں لپٹی ہیں جو سوکھنے کے بعد بٹی ہوئی رسی کی طرح ہو جاتی ہیں (خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۰). [گشت (رک) + بر (حرف جار) + گشت (رک)].

---پھرنا محاورہ.
۱. **دورہ کرنا . جلوس کی شکل میں چکر لگانا.**

گشت جب اس کا پھرتا آتا ہے
یہی نرسنگیا بجاتا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۹). ۲. **روند پر جانا ، پولیس یا حاکم کا دیکھ بھال کے لیے گھومنا پھرنا ، چکر لگانا.**

گشت لگا کتوال کا پھرنے ، چوکی بیٹھی گلی گلی
اس بن جی گھبراتا ہے ، اور لگتی نہیں کچھ بات بھلی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۹).

---دینا محاورہ.
۱. **جلوس کی شکل میں چکر لگوانا.**

دیا ہے گشت اس نے دھوم سے میرے جنازے کو
غرض یہ ہے کہ سارے شہر میں تشہیر ہو جائے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵۴). ۲. **دائرے میں گھمانا ، چکر دینا.** بچہ کو گشت دینا ... طاقت بخشتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۹).

---سلامی (---فت س) امث.
وہ نذرانہ جو بطور دستور دورے کے وقت افسر مال کو پیش کیا جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گشت + سلام (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---شبانہ کس صف (---فت ش ، ن) امذ
رات کا گشت ، خبرگیری یا نگرانی کے لیے حاکم یا سپاہی وغیرہ کا رات کے وقت پھرنا. خلیفہ کی گشت شبانہ خداداد اور اس کے بھائی علی خواجہ اور تاجر بغداد کے قصے ... کوہن ہیگن سے ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۹). [گشت + شبانہ (رک)].

--- کرانا محاورہ.
۱. **پھرانا ، گھمانا.** پیرس کے گلی کوچوں میں ان کو گشت کرایا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۳۵). گیانی جی کوششوں کے باوجود تعمیل حکم سے قاصر رہے تو رنجیت سنگھ نے گیانی جی کو برہنہ کرکے گدھے پر سوار کرا کے سارے شہر میں گشت کرایا. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۶). ۲. **(اعلان وغیرہ) مشتہر کرنا.** بند سوالات حکومت کی جانب سے گشت کرائے گئے تھے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۲۳).

--- کرنا محاورہ.
۱. **گشت کرانا (رک) کا لازم ، دورہ کرنا ، چکر لگانا ، گھومنا پھرنا**

تو پوچھیا کہ کاں کاں کیے ہے کہ گشت
لگیا بولنے یو اپس سرگزشت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰).

سدا مکھ چھپا کر کرے گشت توں
نہ دیکھے خدا کی خلق تیرا موں

(۱۶۹۹ ، نورنامہ (ق) ، شاہ عنایت ، ۲½).

کیوں کر نہ بگولے کی طرح گشت کریں ہم
ٹھیرے نہ کبھی پاؤں جو آشفتہ سری ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۷). شہروں شہروں انجمنوں کے واعظ گشت اور دورے کرنے لگے. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۶۳). سکھ تلواریں لیے ہوئے شہر میں گشت کر رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۳). ۲. **پولیس ، فوج یا حاکم وغیرہ کا نگرانی اور دیکھ بھال کے لیے دورے پر جانا ، روند لگانا ، چل پھر کر معائنہ کرنا.**

اول آیا معجن بی لڑنے بدشت
پیادہ ہوکر کیتا اس نہار گشت

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۸). شہر میں آئے اور اِدھر اُدھر گشت کرنے لگے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۷). لاٹ صاحب اپنے اسٹاف کے افسروں کو لیے گشت کر رہے تھے سکھوں نے ان پر توپ چلائی. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۹۰). بادشاہ نے ہاتھی پر سوار ہوکر شہر میں گشت کی. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۶۸). ۳. **سیر کرنا ، تفریحاً گھومنا پھرنا.**

بن سیر تمن ساری کلیاں سوک رہی ہیں
ٹک آ کے کرو گشت چمن جی اُٹھے سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵).

شب تو نے کیا گشت جو اے ماہ چمن کا
کیا جلوہ نظر آ گیا اللہ چمن کا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۹).

طرفۃ العین میں کی عرش معلیٰ کی بھی گشت
شبِ معراج عروجِ توز افلاک گذشت

(۱۸۸۸ ، دیوان جلال ، ۳ : ۸۸). وہ گشت کرتا ہوا سامنے سے چلا آ رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۵۲).

---گاہ امذ (شاذ).
سیرگاہ ، گھومنے پھرنے کی جگہ.

کہتے ہیں یہ عارفان کامل دنیا ہے گشت گہ اے دل

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۲۶). [گشت (رک) + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---لگانا محاورہ
رک : **گشت کرنا.** مولوی اور مشائخ سالانہ گشت لگاتے اور معتقدوں اور مریدوں سے طالب ضیافت ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲۸۸). مسلمان نوجوان کیس لیمپ اٹھائے سحری کے گیت گاتے گشت لگاتے تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۳).

---مارنا محاورہ.
چکر لگانا ، گھومنا ، پھرنا ؛ روند پر جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ ناچنا محاورہ.
برات کے آگے آگے کنچنیوں کا ناچنا ، برات کے ساتھ ساتھ ناچتے ہوئے چلنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ نِکَلْنا محاورہ.
رک : **جلوس نکلنا**. وہ ایک شہر میں مر گئے اون کے اوپر اون کے اقارب کا گشت نکلا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۵۶۸).

ـــ و گُزَر (ـــ و مج ، ضم گ ، فت ز) امذ.
گھومنا پھرنا ، ٹہلنا. دوپہر کو ایک گھنٹہ گشت و گزر کے لئے دیا گیا ، اس کے با وصف سامعین دل جمعی سے مشاعرہ سنتے رہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۸۹). [گشت + و (حرف عطف) + گزر (رک)].

گُشْتابَہ (ضم گ ، سک ش ، فت ب) امذ.
۱. **گوشت آبہ ، قیمے یا کچلے ہوئے گوشت کا شوربا ، یخنی**. ایک تقریب میں بخشی غلام محمد نے کرسچوف کے منہ میں کشمیر کا مشہور گشتابہ ٹھونس دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۱). ۲. **یخنی ، شوربہ** (پلیٹس). [گوشت آبہ (رک) کا مخفف].

گَشْتَگی (فت گ ، سک ش ، فت ت) امث.
مرکبات کے آخر میں پھرنا کے معنوں میں مستعمل (جیسے: سرگشتگی ، گم گشتگی وغیرہ).

خدا چاہے تو اب سعیٔ طلب انجام کو پہنچے
مری گم گشتگی تیرا نشاں معلوم ہوتی ہے

(۱۹۲۳ ، نگار (آزاد انصاری)، ستمبر ، ۲۱۸). [گشتہ (رک) (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَشْتَہ (فت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
پھرا ہوا ، بدلا ہوا ، آیا ہوا ،(عموماً) مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : سرگشتہ ، گم گشتہ وغیرہ.

ہوگی نیکوں سے بدی میں ہوں وہ برگشتہ نصیب
تیرہ بختی کا سبب ظلِّ ہما ہو جانے گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰). گشتہ (ف) (گشتن ـ پھرنا) سے ، سرگشتہ ، سرگشتگی ، گم گشتہ ، گم گشتگی وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷). [ف : گشتن (پھرنا) سے اسم فاعل].

گَشْتی (فت گ ، سک ش). (الف) صف.
۱. (i) **گھومنے پھرنے والا ، مارا مارا پھرنے والا ، آوارہ**.

کوّا چور گشتی کمل تازہ اوڑ
کرے گشت انگاں کوں نا جاے چھوڑ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۷). (ii) **بدچلن ، بدکردار ، کانو کانو پھرنے والی رنڈی**. اور اگر میں یہ باتیں نہیں سنتی ہوں تو میں مادرزاد حرامزادی کتیا ہوں ، رنڈی اور گشتی ہوں. (۱۹۶۲ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ۵۶). اس حرامی کو تو میں نے جہنم واصل کر دیا ہے اب اس گشتی کی باری ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۳). ۲. **چوطرفہ ، اچٹتی ہوئی (نگاہ ، نظر وغیرہ)**. نووارد نے پہلے تو گشتی نظر دوڑا کر چاروں طرف دیکھا بھالا ، پھر منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اسی کرسی پر جا بیٹھا. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۵۵). ۳. **جیسے تمام متعلقہ لوگوں کے نام جاری کیا جائے ،عام اطلاع نامہ ، سرکلر ، جیسے : گشتی حکم وغیرہ** . گشتی حکم جو اوپر بیان ہوا جاری ہو چکا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم، ۵ : ۱۰۳). کانگریسی حکومتوں کے نام ایک گشتی خط اس ہدایت کے ساتھ بھیج چکے تھے کہ وہ ہندی کے بجائے ہندوستانی کا استعمال کیا کریں.(۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۲۹). (ب) امث. **حکم یا پروانہ جو گشت کرایا جائے ، سرکلر**. ۱۲۹۵ ہجری میں اس گشتی کے مطالب کسی قدر وسیع کیے گئے. (۱۸۸۰ ، جریدہ (سرکاری اخبار) (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۲۰)). میں نے گزشتہ سال بار بار تاکید کی تھی اور گشتی بھی جاری کی تھی. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، خطوط عبدالحق ، ۱۵۸). [گشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بان امذ.
رات کے گشت کا سپاہی ، چوکیداری یا نگہبانی کرنے والا ، سنتری.

اتنے میں سر پر گشتی بان ترسنگا آن بجاتا ہے
کیا قہر ہوا ہے کیا کہیے ، اس بات پہ رونا آتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۳۷).

سر میں چکر آنکھ میں گردش نہ دل میں اضطراب
کوئی گشتی باں نہ درباں ہے نہ صاحب خانہ ہے

(۱۹۰۷ ، مخزن (ثاقب) ، دسمبر ، ۷۲). [گشتی + بان ، لاحقۂ صفت].

ـــ پولیس (ـــ و مج ، ی مع) امث.
رات میں گشت کر کے پہرہ دینے والی پولیس. گشتی پولیس کی سیٹی بجی اور ایک موٹر نے میرا راستہ روک لیا.(۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۲۵۲). [گشتی + پولیس (رک)].

ـــ مُراسْلَہ (ـــ ضم م ، سک س ، فت ل) امذ.
وہ مراسلہ جسے تمام متعلقہ لوگوں کے نام جاری کیا جائے ، سرکلر. اس زمانہ میں آپ نے ایک گشتی مراسلہ جاری فرمایا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۱۵). چند گشتی مراسلے نظر سے گزرے جن میں اردو کو ذریعۂ اظہار بنانے پر زور دیا گیا تھا.(۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). [گشتی + مراسلہ (رک)].

ـــ مَکّھی (ـــ فت م ، شد کھ) امث.
خاندان سرفیڈی (Syrphidae) کی مکھیاں جنھیں عام اصطلاح میں گشتی مکھیاں (Hover Fly) کہتے ہیں ، چمکیلے رنگوں کی ہوتی ہیں (حشریات ، ۱۰۹). [گشتی + مکھی (رک)].

ـــ مَنْڈْلی (ـــ فت م ، سک ن ، ڈ) امث.
گھوم پھر کر تماشا دکھانے والی کمپنی ، جگہ جگہ تماشے دکھانے والے لوگوں کی جماعت. وقفے وقفے سے کوئی گشتی منڈلی آ جاتی اور پنڈال میں تماشے کا انتظام کرتی. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۴۳). [گشتی + منڈلی (رک)].

ـــ نوٹ (ـــ و مج) امذ.
کسی مسافر کے حق میں بنک یا کمپنی وغیرہ کا چیک جو کسی اور شہر یا ملک میں بھنایا جا سکے. سفر میں کشتی نوٹوں سے آرام ملتا ہے. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۵۶). [گشتی + نوٹ (رک)].

گَشْتِیا (فت گ ، سک ش ، کس ت) امذ.
چوکیدار ؛ روند ؛ محصول اکھٹا کرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گشت + یا ، لاحقۂ فاعلی].

گَشْتِیات (فت گ ، سک ش ، کس ت) امث ؛ ج.
رک : **گشتی کی جمع ، سرکلرز ، گشتی مراسلے.** ابھی تک ... کوئی ایسا حکم جاری نہیں ہوا ہے جسکی رو سے وہ گشتیات کے جاری کرنے کے مقتدر سمجھے جائیں. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات (مقدمہ) ، ۳). نواب عزیز جنگ (مرحوم) نے محکمہ مال گزاری کے گشتیات کی ایک جلد بھیجی. (۱۹۲۵ ، وقار حیات (تمہید) ، ۱۳). [گشتی + یات ، لاحقۂ جمع].

گُشْٹ (گُشْٹی) (ضم گ ، سک ش) امث.
انجمن ، جلسہ ، مجمع ؛ سازش ، گٹھ جوڑ (نوراللغات ؛ پلیٹس). [س : गोष्ठी].

گُشْن (ضم گ ، سک ش) امذ.
نر خرما سے مادہ خرما کا حمل (معیار فصاحت ، ۱۷۹). [ف].

گَف (۱) (فت گ) صف ؛ ـــ غف.
موٹا ، گاڑھا ، خوب ٹھونک کر بنا ہوا (کپڑا). ایک طرح کا ریشمی کپڑا نہایت گف اور مضبوط بنتا ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۴). حضرت عائشہ نے اوس کو چاک فرما کر گف کپڑے کی اوڑھنی اون کو اڑھائی. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت)، ۳۳). گف کپڑا تنا ہوا باندھ کر اس طباق یا کپڑے پر پتے یا پھول رکھے جائیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۲۵). [غف (رک) کا ایک املا].

گَف (۲) (فت گ) امذ.
رک : گاف.

وقت کچھ بچتا تو وہ ہوتا کروکی میں بسر
گیند ، کیل ، گف ، کروکٹ گھر کے اندر کھیلتے

(۱۹۲۳ ، نقۂ ظریف (ق) ، بیذھب بدایونی ، ۲۰). [گاف (رک) کا مخفف].

گُفا (ضم گ) امث.
پہاڑ کے بیچ کی جگہ ، گُپھا ، غار ، چھپنے کی جگہ. نیپلس کے قریب ایک کوہ ہے جس کو گروٹو آف ڈوگس کہتے ہیں (یعنی کتوں کی گفا). (۱۹۱۵ ، رموز فطرت ، ۹۴). [گپھا (رک) کا بگاڑ].

گُفْت (ضم گ ، سک ف) امث.
۱. **کہنا ، ذکر کرنا ، بیان کرنا ، عموماً ترا کیب میں مستعمل ، جیسے : گفت و شنید ، بات چیت.**

خاوند آپ را کھے درویش کی آن
جو دل میں درویش گفت ہیں سو حق لیوے مان

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۶۱).

گفت غلامانہ شیوہ بوالہوسوں کا
دلبر مشکیں کلالہ خندہ نما ہے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۱۷). ۲. **بات ، بات چیت ، لفظ** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [ف : گفتن (کہنا) کا ماضی و حاصل مصدر].

ـــ گُو (ـــ و مج) امث ؛ ـــ گفتگو.
بات چیت.

مبارک شب قدر سی نیک رات
مجے گفت گو تھا مرے دل سنگات

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۲). [رک : گفت + گو ، ف : گفتن ـ کہنا سے امر].

ـــ و شُنُود (ـــ و مج ، ضم ش ، و مج) امث.
رک : **گفت و شنید جو زیادہ مستعمل ہے.** گفت و شنود کے بعد جو رقعہ آیا تو بس اس کے یہی معنی ہیں کہ منظور کر لیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۳۱). فریقین میں گفت و شنود ہونے لگی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۸). [گفت (رک) + و (حرف عطف) + شنود ، ف : شنودن ـ سننا ، کا حاصل مصدر].

ـــ و شُنِید (ـــ و مج ، ضم ش ، ی مع) امث.
۱. **آپس میں کہنا سننا ، بات چیت ، گفتگو ، ذکر اذکار.**

پڑھو سب کر کے ترک گفت و شنید
فاتحہ باسمہ سورۂ توحید

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳).

اسی کی نظر سے ہے ہم سب کی دید
اسی کے سخن پر ہے گفت و شنید

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۸).

صاحب معاف کیجیے میرا کہا سُنا
آ جائیے نہ غیر کی گفت و شنید پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۷۰). آپس میں گفت و شنید بات چیت سلام علیک سب انگریزی زبان میں کرنا ان کو بھاتا ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۰). جن امور پر وہ گفت و شنید کریں گے ان میں پاکستانی بریس کا رویہ بھی ایجنڈے میں شامل ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۷۳). ۲. **تکرار ، حجت ، سوال جواب.**

سب کام اپس کے سونپ کے حق کو نچنت ہو
یہ ہے تمام مقصد گفت و شنید یاں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱).

نہیں اس میں کچھ جائے گفت و شنید
کہ سیرت بھی ہے مثل صورت وحید

(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۳). ایک نے دوسرے کو ملامت کی اور بہت گفت و شنید کے بعد ملاقات ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۲). تیرہ سو برس تک یہ گفت و شنید یہ بحث و نزاع ، یہ اختلاف آرا ہوتا رہا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۳۴). ہلکی پھلکی گفت و شنید بھی ہوتی رہی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۰).

۳. (قدیم) رونق ، چہل پہل.

عشق تو ہے کُل عالم کی کلید
عشق ہی ہر سبکی ہے گفت و شنید

(۱۸۰۲ ، رموز العاشقین ، ۴۳). [گفت (رک) + و (حرف عطف) + شنید ، ف : شنیدن - سننا کا حاصل مصدر].

گُفتار (ضم گ ، سک ف). (الف) امث.
۱. **بول چال ، گفتگو ، کلام.**

ہر یک ملک میں نیک رفتار ہے
ہر یک قوم میں نیک گفتار ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳).

سخن کو وہی جس کی گفتار تھے
اچھل کر بڑے آدمی لھار تھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۶).

شکر کر توں سدا گفتار میرا ہنر کا گرم کر بازار میرا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵).

سہلیاں جب تلک مجھ سوں نہ بولیں گی ولی آکر
مجھے تب لگ کسی سوں بات اور گفتار کرنا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).

کبھی رفتار کی ، تلخیِ گفتار
تس اوپر کھینچ کر ہر اک نے تلوار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۳).

مِن گفتار تبسم اوس کا شرح اوس کی ہے تکلم اوس کا

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (صغیر بلگرامی) ، ۲ : ۶۳۱) رفتار گفتار ان کی امیرانہ شان کی گواہی دیتی ہے. (۱۹۲۴ ، خونی بھید ، ۸۲). مجھے یہ نوجوان اپنی رفتار، گفتار اور اطوار کے لحاظ سے آفت کا پرکالہ نظر آیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۳). ۲. **گویائی ، تکلم.**

ہو سکے کب تیری قدرت کا بیان
عاجز اب اس جا مری گفتار ہے

(۱۸۸۷ ، خارق الاشرار ، ۲).

ناز ہے طاقتِ گفتار پہ انسانوں کو
بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

(۱۹۱۲ ، بانگِ درا ، ۲۲۰). ۳. **بات ، قول.**

عجب کیتا معجن بھی اذکار او
کہلا جھوٹ ہے اس کا گفتار ہو

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۹).

پھر لے کے چلے رن کو اوسے سبد ابرار
میدان میں پہونچے تو لگے کرنے یہ گفتار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۳۵).

ذکرِ دشمن پہ کیوں بُرا مانا
کوئی گفتار ہے کہ گالی ہے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۱). ۴. **کتاب کا باب** ، خاص مضمون ، **حکایت وغیرہ** (پلیٹس). ۵. **رسمی تقریر یا تنبیہ آمیز خطبہ** (انگ: **Allocation**) (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنکل ٹرمز ، ۵۶). ۶. گالی کا مرادف ، جیسے ، گالی گفتار بجائے گالی گلوچ (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). ۷. مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : **تلخ گفتار ، شیریں گفتار وغیرہ.** مصنف پریشان گفتار نے یہ کتاب خاص اس غرض سے لکھی ... کہ یہ نادر کتاب درس نسواں میں اُستانی کا کام دے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۱۹). [گفت (رک) + ار ، لاحقۂ کیفیت و حاصل مصدر].

---بُھول جانا محاورہ (قدیم).
خاموش ہو جانا ، چُپ ہو جانا ، لاجواب ہو جانا ، گویائی سلب ہو جانا.

یوں آبرو بناوے دل میں ہزار باتیں
جب روبرو ہو تیرے گفتار بھول جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۸).

---دِل میں جذب ہونا محاورہ.
بات کا دل میں اتر جانا ، بات کا دل پر اثرانداز ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کا غازی امذ.
صرف بات کرنے والا ، مُنھ سے بہت کچھ کہنے و سخن عملاً کچھ نہ کرنے والا.

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۳۶). فوق صاحب صرف گفتار کے غازی نہ تھے بلکہ وہ بے زبان مظلوموں کی ترجمانی کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ۹۷).

---میں آنا محاورہ.
بولنا ، بات کرنا ، گفتگو کرنا.

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جاں ، کالبدِ صورتِ دیوار میں آوے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

گفتار میں آئے جو وہ لعل گہر افشاں
دنیائے سماعت ابھی ہو جائے زرافشاں

(۱۹۴۴ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۲۱).

---نکلنا محاورہ.
بات کا آغاز کرنا ، ذکر چھیڑنا.

چُبھتی ہے جو نشتر کی طرح دل میں امیر آہ
ناصح نے وہی چھیڑ کی گفتار نکالی

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۶۴).

گُفتاری (ضم گ ، سک ف). (الف) امث.
کہنا ، بولنا ، باتیں کرنا.

دمبدم ہے تلخ گفتاری زیاد
پھر نہ فالودہ نہ بن بھتا ہے یاد

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۱۱). گونگے پن کی علامت اگرچہ بظاہر اس تیز کلامی اور ہر گفتاری کے بالکل برعکس ہے ، مگر اکثر ... مریض بالکل خاموش رہتا ہے. (۱۹۳۵ ، نفسیات جنوں ، ۸۱). (ب) صف. **گفتگو کا ، بات کرنے کا ، بول چال کا.** میں عربی میں

تاتاری قابلیت میں اضافہ کرنے کے لیے عراق پہنچا. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۸۱) . [گفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

گُفْتگُو (ضم گ ، سک ف ، ت ، و مع) امث ؛ سہ گفت گو.

۱. **بات چیت ، بول چال ، تقریر ، کلام.**

ہر یک طرف جا کر کیا جست و جو
کیا ہر کسی تھے اُنے گفتگو

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۸).

بیان عشق کی بے ہودہ گفتگو مت کر
نہیں سراج یہ قصہ تمام ہونے کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۳).

گفتگو صاف عجب رکھی ہے قائم (تو نے)
گرچہ ہیں شعر کے واقع میں سب اقسام لذیذ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۳).

شعر میرے ہیں گو خواص پسند
پر مجھے گفتگو ، عوام سے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۲

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تُو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۱.

زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اُٹھے گا گفتگو کا
مری خموشی نہیں ہے ، گویا مزار ہے حرفِ آرزو کا

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۵)

نہ ٹھیرا گیا حرفِ مطلب پہ عاصم
بہت موڑ آئے گئے گفتگو میں

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۲۸). ۲. **شک ، شبہ ، کلام.**

اب کی وفورِ عشقِ صنم میں ہے گفتگو
مومن وہ لب پہ ہائے خدایا نہیں ہنوز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۷).

نہ قیدِ شرع باقی ہے نہ آزادی کی ہے کچھ حد
نہیں کچھ گفتگو اس باب میں یہ نیک ہے یا بد

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷۶). ۳. **چرچا ، تذکرہ.**

ممنون زبانِ غمزہ سے کل اس نے کیا کہا
ہے میرے ہم زبانوں میں کچھ گفتگو ہنوز

(۱۸۴۴ ، ممنون (فرہنگِ آصفیہ)). ۴. **حجّت ، تکرار ، بحث.**

ہر ایک کا ظرف کُھل جائے گا اس میں گفتگو کیا ہے
خدا آباد رکھے بزم میں شیشے کو قلقل کو

(۱۸۷۸ ، آغا حسن ، د ، ۱۰۸). ۵. **تامّل ، ہچکچاہٹ.**

ہمیں بھی کعبۂ جاناں آرزو ہے
پہ چڑھنے میں گدھے کی گفتگو ہے

(۱۷۸۰ ، **گل عجائب** (پروانہ ، ضیاالدین) ، ۴۴). شیخ ناسخ بلا گفتگو استاذالاستاذ مانے جانے کا استحقاق رکھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۵۴).

ہم نے یہ مانا نہیں دشوار کچھ ترکِ وفا
گفتگو تو صرف اس میں ہے کہ ہم ایسا کریں

(۱۹۱۹ ، دُرِ شہوار بے خود ، ۵۴). ۶. **(تصوف) اشاراتِ محبت انگیز** (مصباح التعرف ، ۲۰۹). اف : کرنا ، ہونا. [رک : گفت + گو ، ف : گفتن - کہنا ، سے امر].

۔۔۔آنا محاورہ.

بات چیت ہونا ، تکرار ہونا ، حجّت ہونا.

وو نکٹ فوناں میں آنی گفتگو جمدھر و تلوار پکڑی روبرو

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷).

لوگ سمجھانے لگے یہ دن نہیں تکرار کا
گفتگو اون سے مری روزِ شمار آنے کو تھی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۹).

۔۔۔بَڑھنا محاورہ.

۱. **حجّت ہونا ، تکرار ہونا ، بات بڑھنا ، تُو تُو میں میں ہونا.** دو اصحاب میں گفتگو بڑھی یہاں تک کہ کشت و خون پر تیار ہوئے. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۳۹).

فرق آ جائے گا دیکھو عاشقی میں پیار میں
گفتگو بڑھ جائے گی خاموشی اقرار میں

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۸۴). ۲. **دیر تک بات چیت ہونا ، بات چیت کا طول کھینچنا.**

کھو دیا روز کے آنے نے ملاقات کا لطف
گفتگو بڑھ گئی باقی نہ رہا بات کا لطف

(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۴۳).

۔۔۔پَڑْنا محاورہ.

(کسی سے) **بات چیت یا کلام ہونا ، واسطہ پڑنا ؛ پالا پڑنا ، آمنا سامنا ہونا ، مقابل ہونا ، روبرو ہونا.**

نہیں ہوتے عام کے روبرو ہمیں قبلہ خاص ہے آرزو
کہ خدا کرے پڑے گفتگو کسی پیرو مرشدِ دیر سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۶).

۔۔۔پیشَہ (۔۔۔ی مج ، فت ش) صف ؛ امذ.

خوش بیان ، باتونی ، گپ ہانکنے والا ، وہ شخص جو محض باتیں کرے عملاً کچھ نہ کرے.

بہت ہیں ہم میں یہاں لوگ گفتگو پیشہ
ہے اُن کا صرف یہی کاروبار تیز چلو

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۲۸). [گفتگو + پیشہ (رک)].

۔۔۔چھیڑْنا محاورہ.

ذکر شروع کرنا ، بات چھیڑنا. نعیم معانقہ کے بعد بیٹھ گیا اور فوراً معاملہ کی گفتگو چھیڑ دی. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۷۸).

۔۔۔دَرْمیان آنا محاورہ.

بات چیت ہونا (نوراللغات ، علمی اُردو لغت).

۔۔۔طَراز (۔۔۔فت ط) امذ.

رک : **گفتگو پیشہ ، باتونی.** کئی لوگ محض گفتگو طراز ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فنِ خطابت ، ۲۴). [گفتگو + ف : طراز ، طرازیدن - نقش کرنا سے اسم فاعل].

---ماننا محاورہ (قدیم).
رک : بات ماننا.

سودا کبھی نہ مانیو واعظ کی گفتگو
آوازۂ دہل ہے خوش آیند دور سے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).

---مُنڈھے چڑھنا محاورہ.
بات آگے بڑھنا ، بات چیت کا فائدہ ہونا یا نتیجہ نکلنا ، گفتگو سے مقصد حاصل ہونا. ایک خاص ایلچی مہاراجا کو پاکستان سے الحاق پر آمادہ کرنے کے لیے سرینگر آیا لیکن اس کی گفتگو منڈھے نہیں چڑھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۲).

---میں رہ جانا محاورہ.
بول نہ پانا ، بات چیت میں مخالف سے شکست کھا جانا.

زباں تیغ سے کب گفتگو میں رہ جاتا
میں کوئی خون کا قطرہ نہ تھا کہ بہہ جاتا
(۱۹۱۷ ، رشید لکھنوی (مہذب اللغات)).

گُفتَن (ضم گ ، سک ف ، فت ت) ف م.
کہنا ، بات کرنا. گو (ف) (امر ہے گفتن (= کہنا) سے). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷). [ف].

---آسان ، کَردَن مُشکِل کہاوت.
کہنا آسان ہے کرنا مشکل. یہ بات کہنے میں تو بہت صحیح معلوم دیتی ہے مگر عمل میں نہایت مشکل ہے گفتن آسان کردن مشکل. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۲).

گُفتَنی (ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف.
کہنے کے لائق ، قابل بیان (ناگفتنی کے مقابل).

حال بد گفتنی نہیں میرا　　تم نے پوچھا تو مہربانی کی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۰).

گفتنی حال نہیں ہے اپنا　　کچھ عجب رنگ رہا کرتا ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۳۰۳).

افسوس بے شمار سخن ہائے گفتنی
خوفِ فسادِ خلق سے ناگفتہ رہ گئے
(۱۹۲۹ ، معارف جمیل ، ۱۷۸). بار لوگ ناگفتنی کو بھی ازراہ بے تکلفی گفتنی بنا ڈالتے ہیں. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۰۵). [گفتن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُفتَہ (ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف.
کہا ہوا.

جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشک فارسی
گفتۂ غالب ایک بار پڑھ کے اسے سنا کہ یوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۸). اگر ہم گفتہ شاعر سے صرف نظر کر کے محض شاعر کے طرز گفتگو پر اپنی توجہ مبذول کریں تو ہم شاعری کو اس کے اخلاق مضمون سے عاری کر دیں گے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۱۱۰). [ف : گفتن (رک) سے اسم مفعول].

گِفٹ (کس گ) امذ (شاذ).
تحفہ ، سوغات. میں اس خوشی میں صفیہ کو ایک سکوٹر کا گفٹ دیتا ہوں. (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۵۵). [انگ : Gift].

گَکھَڑ (فت گ ، شد کھ بفت) امذ.
راجپوتوں کی ایک نسل یا اس کا کوئی فرد. چند گکھڑ جن کی قوم کی کثرت اور غارت گری کا شہرہ اس زمانے میں بڑے زور شور پر تھا ، رات کو خیمہ پھاڑ کر چپکے سے اندر گھس گئے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۲۸). [مقامی].

گِگ (کس گ) امث (شاذ).
دو پہیے والی ہلکی گھوڑا گاڑی ، ٹم ٹم. شرما نے نئی گگ بنوائی ہے برسوں ہی وہ کارخانہ سے تیار ہو کر آئی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۸). علامہ اقبال نے ایک گگ رکھی ہوئی تھی وہ خود ہی اس گگ کو ہائی کورٹ تک لے جاتے تھے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۱). [انگ : Gig].

گَگرا (فت گ ، گ نیز سک گ) امذ.
پیتل ، تانبے یا کانسی وغیرہ کا بنا ہوا بڑا گھڑا. چند پریاں در گوش مرصع پوش ظاہر ہوئیں ہاتھوں میں پچکاریاں اور گگرے پر از مشک و گلاب لئے تھیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۳۴). وہ دوسرے لوٹے میں ایک پیتل کے گگرے سے جو الگ رکھا تھا ، پانی لے آیا. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۲۸). دو تین مٹی کے گھڑے تھے ، ایک لوہے کا گگرا تھا اور چولھے کے پاس ایک توا ، ایک پھکنی ، ایک مٹی کی ہانڈی. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۱۱۱). [گگر (گاگر (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گَگری (فت گ ، گ نیز سک گ) امث.
گگرا (رک) کی تصغیر ، چھوٹا گھڑا. جی ہاں بوتلیں برتن گھڑے اورگگری اور آفتابی اور لوٹا توڑتا پھرتا ہے. (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۴۷). اس نے کاندھے سے پانی کی گگری اتار کر ایک طرف رکھ دی. (۱۹۴۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۴).

اگرچہ آنچل ڈھلک گیا ہے اگرچہ گگری چھلک رہی ہے
مگر ذرا مڑ کے دیکھتی جا ، کسی کا دل بھی چھلک رہا ہے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۸۳). [گگر (گاگر (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---دانَہ ، سود اوتانا کہاوت.
پیٹ بھر کھانا ملنے سے غرور ہو جاتا ہے ، خوش حالی سے تکبر پیدا ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گَگرِیا (فت گ ، گ نیز سک گ ، کس ر) امث.
رک : گگری ، چھوٹی گاگر.

حق یقین کی ساگر کھیلے بھرم گگریا پھوڑے
مولی مرشد موں توں پاوے جو من سے میں بچھوڑے
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۰۹).

سن ری سجریا ، رس کی گگریا ، کل گاؤں کے میلے میں
دور دیس کا اک پردیسی تجھ پر تن من وار گیا
(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۱۷). [گاگر (رک) کی تخفیف].

گَگ گَگ (فت گ ، سک گ) امث.
(برنالے وغیرہ میں) پانی کے بہنے کی آواز.
بجھے دے جام سے ساقی گرجتے ہیں اودھر بادل
ادھر کوٹھوں کے برنالے بھی کرتے شور گگ گگ ہیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۸). [حکایت الصوت].

گُگّل (ضم گ ، شد بضم گ) امذ.
ایک درخت نیز اس کا گوند جو خوشبودار ہوتا ہے ، گوگل (لاط : Amyris Agallochum) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گُوگل (رک) کی تخفیف].

گُگْلی (ضم گ ، سک گ) صف (شاذ).
(کرکٹ) وہ گیند جو بظاہر آف کی طرف مڑنے والی ہو مگر لیگ وکٹ کی طرف مڑ جائے. مشتاق احمد نے ... انگریز بیٹسمینوں کو اپنی لیگ اسپن گگلی بولنگ کا شکار بنایا. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اگست ، د). [انگ : Googly].

گَگَن (فت گ ، گ) امذ.
۱. **آسمان ، فلک.**
گگن سکلا ابر بھرے توجے بھی ناپید کرے
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۷۷)).
وو موتی گگن کے سو تارے ہوئے
وو سیس پھول سارے ستارے ہوئے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).
دیے من اُن کا جوں گگن دیے سورج جگ تاب سوں
جے کوئی تمارا روپ جو من میں چتارے ہیں علی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸).
گگن کے اگن پر نہ تارے دسیں
اوٹھے جی کے لوگاں سو سارے دسیں
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).
جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزدیک
ہو کر خجل سُرج نے لیا ہے گگن میں جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷).
وو آہیں ضبط کی ہیں عشق میں تیرے ہم اے ظالم
کہ جن کے نام کی صولت سے جوں بادل گگن پھٹتا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹).
گگن پر چڑھ کے پھر جھپٹا اوپے یوں
کہ لے کر ڈال دیوے مار مجکوں
(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۱۵).
تو ہے خاک؟ چھوڑ یہ خاک پن ، ترے پاؤں چومنے جانِ من وہ جھکا گگن ، وہ جھکا گگن ، وہ جھکا گگن (۱۹۴۵ ، سرود و خروش ، ۶۹). گگن پلا ، آکاش تھرایا اور انبر پر حرکت ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۵). ۲. **کرۂ ہوا ، فضا ؛ لہر ، موج ؛ پانی کا اچھلنا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [س : गगन].

---کے بجنے والی مُرغی امث.
مراد: **سات سہیلیوں کا گچھا ، پروین ، عقد ثُریا** (جامع اللغات).

---کھیلنا محاورہ.
لہروں کا اُونچا اُٹھنا ، پانی کا اٹھ کر موجیں مارنا ، نہایت اُونچا اُچھلنا. یہیں کے دریا ہیں ، جو گگن کھیلتے اور اٹھکھیلیاں کرتے ہمارے سامنے سے گزر رہے ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) افاداتِ سلیم ، ۲۰). ندی پُرشور اوپرے پانی کی وجہ سے گگن کھیلتی اور کنارے دھوتی ہوئی چل رہی تھی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۱۰).

---ہونا محاورہ.
بہت بلند ہونا ، اونچا ہونا ، تارا ہو جانا (ماخوذ: مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

گَل (۱) (فت گ) امذ.
۱. **مچھلی پکڑنے کا کانٹا ، بنک.**
یاد تیری بھواں کی مجھ دل میں
جیوں مچھی کے گلے منیں ہے گل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۸). مچھلی گل یعنی کانٹے کا گوشت نوش کرتی ہے نہیں جانتی کہ اس سے مری جان معرض ہلاکت میں پڑے گی. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۹۳). گل کے ڈالتے ہی بہت سی مچھلیاں پانی کے اندر گوندے کے گرد جمع ہو جاتی ہیں. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۱۱۰). فی زمانہ جس طرز پر ہمارے ماہی گیر گل جال بناتے ہیں وہ نامکمل ہونے کی وجہ سے زیادہ موثر نہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۳۱). ۲. **گال (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : گل پھولا ، گل تکیہ وغیرہ** (نوراللغات). [س : गल्ल].

---پَٹّا (---فت پ ، شد ٹ) امذ.
گال کی ہڈی ، گال کی ہڈی بیٹھ جانا (جامع اللغات). [گل + پٹا (مقامی)].

---پَھٹاکی (---فت پھ) امث.
۱. **شیخی مارنا ، ڈینگ مارنا ، لاف زنی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **جھوٹ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. **غرور ، تکبر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۴. **کلہ درازی ، زبان درازی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ف ؛ کرنا ، ہونا. [گل + پھٹ (پھٹنا کی تخفیف) + ک ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُھولا (---و مع) صف مذ.
وہ جس کے گال پھولے پھولے ہوں ، گل پلّا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گل + پھولا (پھولنا (رک) کا ماضی بطور صفت مذکر].

---تکیُہ (---فت ت ، کس ک ، فت ی) امذ.
وہ چھوٹا تکیہ جو عموماً امرا بستر پر گالوں کے نیچے رکھتے ہیں. فرش پر بے پروائی سے بیٹھے ہوئے مڑ مڑ کر میرے گل تکیوں کو پیار کر رہے تھے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۰۳). نرم گل تکئے ہوتے تا کہ کروٹ سے لیٹنے میں گالوں کے نیچے رہیں. (۱۹۲۶ ، عبدالحلیم شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۱۰). گل تکیہ الگ الگ لکھا جائے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۲۷۴). [گل + تکیہ (رک)].

---کٹ (---فت ک) صف.
وہ شخص جس کا کسی نے گال کاٹ کھایا ہو ، جس رُخسار پر نشان ہو ، رُخسار گزیدہ (فرہنگ آصفیہ). [گل + کٹ (کاٹ (رک) کی تخفیف)].

---مُچھا (---ضم م ، شد چھ) امذ (ج: گل مچھے)
رک : گل مچھے الف سے ہی لکھے جائیں گے ... گل مچھا. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۱۰۰). [گل + مچھ (موچھ (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ تکبیر و نسبت].

---مُچھے (---ضم م ، شد چھ) امذ ؛ ج.
مردوں کے وہ بال جو تھوڑی کے بال منڈوانے کے بعد رخساروں پر چھوڑ دیتے ہیں. ہندو اکثر ڈاڑھی منڈواتے ہیں اور مونچھیں رکھتے ہیں اور بعضے گل مچھے رکھتے ہیں. (۱۸۳۳ ، تذکیرالاخوان ، ۲۲). تفصیل سناتے وقت مجھے اتنا یاد آیا کہ چور کے گل مچھے تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۶۸). [گل + مچھ (موچھ (رک) کی تخفیف) + ے ، لاحقۂ جمع و نسبت].

---مُونچھیں (---و مع ، مغ ، ی مج) امث ؛ ج.
لمبی لمبی اور بھری ہوئی مونچھیں جو سنوارنے کے بعد گالوں تک آئیں. منہ کے دونوں طرف لمبی لمبی گل مونچھیں لٹکتی تھیں. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان (ترجمہ) ، ۹). [گل + مونچھ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

گل (۲) (فت گ) امذ.
۱. **گلا (رک) کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل.**

مجنوں سو میرا نام ہے وحشی توں مج سوں رام ہیں
اس مکھ الکھ مجھ دام ہیں یک بیج میں گل باہیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

چوما لیا ادھر پر اسے جب لگا کے گل
کہنے لگی مغل کی بھی ریت ہے بری

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۰).

گل میں حمایل ہے سو اس کا ہے مرد
جو ہے مقامات ولایت میں فرد

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۲ : ۲۲).

ہاتھ پکڑ گل اس کا گھونٹا
جس کل بڑا اسی کل کوٹا

(۱۸۵۱ ، مورک سمجھاتے ، ۲۵). ۲. **پھانسی ، پھندا ، سولی.**

کسی کو قتل کیا ہم نے کیا سودائے گیسو میں
ہمارے گل کے دینے کی وہاں دن رات کونسل ہے

(۱۸۷۲ ، عاشق (والا جاہ) ، فیض نشان ، ۱۹۸).

---باز صف.
۱. (مرغ بازی) **وہ مرغ جو حریف کے گلے پر ہی مارنے کا عادی ہو ، گلا باز** (ا پ و ، ۸ : ۲۳). ۲. **بڑا شاطر ، چالاک.** اے حضور یہ گلباز ہے ، دور دور کے چور اس کا نام سنیں تو کان پکڑیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹). [گل + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا ، تماشا دکھانا].

---باہی / بانہی امث ؛ ---گل بہی.
گلے میں ہاتھ ڈال کر بھینچنے اور پیار کرنے کا عمل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + باہ (بانہہ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بوٹی (---و مع) امث.
نرخرہ نیز معدہ اور انتڑیاں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + بوٹی].

---بہیاں / بیّاں ڈالنا محاورہ.
محبت سے گلے میں باہیں ڈال کر لپٹانا ، پیار کرنا ، پیار سے گلے میں باہیں ڈالنا. بانکا سپہیا تو مورا سیاں ، ڈالوں تورے گل بیاں. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۳۳).

---بھَنگ (---فت بھ ، غنہ) امث.
گلے کا بیٹھ جانا ، آواز کا بیٹھ جانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + بھنگ (رک)].

---پھاڑ صف (قدیم).
گلا پھاڑنے والا ، گلا چیرنے والا.

نلے توڑ گل پھاڑ منڈ پھوڑ ہیں
ہوزن دھیر گرداں گھڑک چھوڑ ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۹). [گل + پھاڑ (پھاڑنا (رک) کا حاصل مصدر) بطور لاحقۂ فاعلی].

---پَھڑا (---فت پھ) امذ ؛ ---گلپھڑا (ج : گلپھڑے).
۱. **مچھلی کے جبڑے سے ملا ہوا سر کے حصے کے پیچھے دونوں طرف سرخ رنگ کا کنگھی نما عضو جو پھیپھڑے کی بجائے ہوتا ہے ، دربقہ** (انگ : Gill). دریا میں بہ (تار پیڈو) مچھلی موجود ہے اور جھٹکے کے آلات جو اس کے ہر طرف کے گل پھڑوں میں ہیں وہ اتنے بڑے ہیں کہ نیچے کی سطح سے اوپر کی سطح تک بھرے ہوتے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۹۸). ایک سلسلہ خون کو گلپھڑوں میں لے جاتا ہے. (۱۸۸۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۷). مچھلیاں گلپھڑوں سے ہوا لیتی ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳ اپریل ، ۱۲). ڈنٹھل سے لے کر ٹوپی کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ان کو گلپھڑے یا دریقے کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۴۸). ۲. **پرندوں کی وہ کھال جو چونچ اور گردن کے نیچے لٹکی رہتی ہے.** آپ کا پان کھا کر مدتوں گلپھڑوں کو روئے گا. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۳۱۸). ابتداً تاج اور گلپھڑوں پر گول گول سفید یا قدرے خاکی دھبے ہوتے ہیں. (۱۹۵۹ ، طبیب مرغی خانہ ، ۲۱۶). [گل + پھڑا (پھیپھڑا (رک) کی تخفیف)].

---پھیڑ (---ی مج) امث.
ایک متعدی مرض جس میں کان کے قریب واقع غدود پھول جاتے ہیں ، گلے کی گلٹی ، گردن کی گلٹی (نوراللغات). [گل + پھیڑ (رک)].

---تاڑ امث.
۱. **کشتی کو کنارے کی طرف کھینچنے کی موٹی رسی** (ا پ و ، ۵ : ۱۳۲). ۲. **بلیوں کے جوڑنے کی ایک اندرونی کیل** (جامع اللغات). [گل + تاڑ (رک)].

ـــ تَنی / تَھنی (ـــفت ت) امث.
۱. **بیلوں کی جوتنے کی رسّی جو جوے میں بندھی ہوئی ہے اور بیلوں کو آپس میں جتا رہنے کے لیے باندھتے ہیں.** ایک رسی ... ناتھ میں باندھ کر بیل یا بھینسے کی گردن میں لپیٹ دیتے ہیں اس کو گل تھنی کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۳۶). ۲. **گھوڑے کا وہ چمڑا جو گھوڑے کے منھ پر رہتا ہے** (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گل + تنی / تھنی (رک)].

ـــ تَھنی (ـــفت تھ) امث.
(سواری و باربرداری) **گھوڑے کے چہرے کے ساز کا وہ تسمہ جو جبڑے کے نیچے گھوڑے کے گلے سے ملا ہوا بندھا رہتا ہے** (اب و ، د : ۳۸). [گل + تھنی (مقامی)].

ـــ جَنْدْرا / جَنْدْڑا (ـــفت ج ، غنہ ، سک د) امذ.
۱. **ہڈی ٹوٹے ہاتھ یا زخمی ہاتھ کو سہارا دینے کے لیے گلے میں باندھ کر لٹکانے والا رومال یا کپڑا وغیرہ.** ہاتھ پر پٹی لپیٹے گلجنڈرے میں ہاتھ لٹکائے کھڑی تھیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۹ : ۵). ۲. (**مجازاً**) **گلے کا ہار.** میرے رات دن کے ساتھی آ تو تو میرے گلے کا گل جنڈرا ہے. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۱۱). ۳. (**مجازاً**) **سائے کی طرح ساتھ رہنے والا ، ہمزاد** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. **بانک کا ایک داؤں.** بائیں طرف کے تیرہ پیچ یہ ہیں چورنگا ... گلجنڈڑا ، پٹکوڑا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳۶). گلجندرا کرے تو اپنا داہنا پاؤں آگے بڑھا کے اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کے اوس کے دونوں ہاتھوں میں بل دے کے پیچھے جا کر اوس کے داہنے ہاتھ کو گلے میں ڈال کے پیچھے کھینچے رہے اور ہاتھ کو چھری سے روکے رہے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۶۵). [گل + جندرا/جندڑا (رک)].

ـــ جَنْدْڑی (ـــفت ج ، غنہ ، سک د) صف.
(**مجازاً**) **نالائق بیٹا یا بھائی یا رفیق** (دریائے لطافت ، ۸۱). [رک : گل جندرا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــ جوٹ (ـــو مج) امث ؛ = گلجوٹ.
۱. (i) **وہ رسّی یا لکڑی جو دو بیلوں کو آپس میں جُتے رہنے کے واسطے باندھتے ہیں** ؛ **گل تھنی** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ii) **دو ہاتھوں کی ہتھکڑیوں کو ملانے والی رسّی یا زنجیر.** بستره ایک ہاتھ سے تھامے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں ہتھکڑی کی گلجوٹ ، اس پر سپاہیوں کی مار مار کر جلدی چلو جلدی. (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۱۲۲). ۲. (**مجازاً**) **گٹھ جوڑ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. (**مجازاً**) **گلے کا ہار ، گلوگیر** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گل + جوٹ (جُٹ (رک) کا ایک تلفظ اور املا)].

ـــ جوڑ (ـــو مج) امذ.
(معماری) اس اینٹ یا پتھر کو کہتے ہیں **جو دیوار کے چہرے سے پشت تک پورا نہیں پہنچتا.** گلجوڑ اور پورے عرضے کے پتھر برابر لگانے چاہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۳۹). [گل + جوڑ (رک)].

ـــ خَپ (ـــفت خ) امث ؛ = گل خف.
۱. **بے جا بحث و تکرار ؛ رنجش آمیز گفتگو ، جنجھٹ ؛ بلا ضرورت گفتگو ، تفریحی گفتگو.** ایک گھنٹے تک ان میں اور سیٹھ جی میں گلخپ رہی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۱). رات بھر میم صاحب اور صاحب بہادر سے خدا جانے کس کس بدگمانی پر گلخپ رہی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۲۶). ۲. **چیخ پکار ، گالی گلوچ ، طعن و تشنیع ، لاگ جھونک ، بحث و تکرار.** پھر ان میں کشتی اور گلخپ شروع ہوئی. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۸۲).

ہم تو سمجھے تھے ہوئی آپ سے پوری گلخپ
رہ گئی غیر سے بارے یونہیں بک بک ہو کر

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۵۵). کبھی قادیانیوں اور احراریوں میں گلخپ اور فوجداری ہوا کرتی ہے. (۱۹۳۷ ، اشارات جوش ، ۱۵۱). ۳. **بنوٹ کا ایک ہاتھ یا داؤں.** بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی علی ڈبرک اِنی ، خالی اِنی ، گانچے کی اِنی ... نل کٹ ، گلخپ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۴۸). [گل + خپ - پن : کھپ - فساد ، جھگڑا].

ـــ خَپ ہو گیا فقرہ.
بُرا مانا ، لڑ پڑا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــ خَف (ـــفت خ) امث.
رک : **گل خپ.** اس نے گالی دی اور برا کہا آپس میں گل خف ہوئی. (۱۸۴۴ ، گلستان ، ۸۹). گاڑھے خاں کو آتا دیکھ کر آپس میں گل خف کرنے لگے اور دست و گریبان ہو گئے. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۱۰). [گل + خپ (پ مبدل بہ ف)].

ـــ خور (ـــو مج) امث ؛ = گل کھور.
وہ حلقہ دار رسّی جو مویشیوں کے گلے میں ڈالتے ہیں.

دی ہے اندھیاری تیری آنکھوں پہ مقنع ہے کہاں
نہیں یہ ہار گلے بیچ ہے گل خور نپے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷). [گل + خور (رک)].

ـــ دینا محاورہ.
پھانسی دینا ، پھانسی کا پھندا ڈالنا ، گلا گھونٹنا ، کسی چیز کو کنڈی میں لٹکا دینا.

حلقہ ہائے موئے پیچاں سے بنا کر پھانسیاں
اُس فرنگی زادہ نے کتنے ہی عاشق گل دیے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲۳).

گلے لگتے ہُنر فرنگی کے
واجب القتل ہیں تو گل دے گا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

کسی کو قتل کیا ہم نے کیا سودائے گیسو میں
ہمارے گل کے دینے کی وہاں دن رات کونسل ہے

(۱۸۷۲ ، عاشق (والا جاہ) ، فیض نشان ، ۱۹۸).

ـــ ڈَب کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
گلے سے اُتر جانا ، کھا جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).
۲. **خوردبُرد کرلینا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سَر (---فت س) امذ.
رک : گل سری.

سہاگن کا گل سر ازل تھے بندے ہیں
کہ ـاوُنی کا پھندنا او باہاں پہ ساجے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷). گرو جی نے کہا پھر تو اپنے سہاگ (زیورات ، لچھا ، گلسر ، کنگھی وغیرہ) کو ایک صندوق میں بند کر. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۲۵). [گل + سر (سری (رک) کی تخفیف)].

---سَری (---فت س) امث ؛ = گل سیری.
گلے کا ایک زیور جو (شادی شدہ) عورتیں گلے میں پہنتی ہیں.

پیرم پیالہ پیکہ نون نہ لائی ہے کوکتکھڑی
دریا عشق میں تیر کر باندھے ہے اپ گل گلسری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۲).

کہ ایک اوس کے گلے میں گل سری تھی
خدا کے نور سیں او سب بھری تھی

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۳۰). [گل + سری ـ سیری].

---سُوا (---ضم س) امذ.
کان کے نیچے جبڑے کی ہڈی کے سرے پر نکلنے والا دُنبل جو ایک بیماری ہے ، کنسوا. گلسوا ... یہ ورم کان کی جڑ سے حلق تک ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۰). ان متعدی امراض میں سے بعض بچوں کے امراض کہلاتے ہیں مثلاً : خسرہ ، گلسوئے ،لاکڑا ، کاکڑا ، کالی کھانسی وغیرہ. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۳۵). [گل + سُوا (مقامی)].

---کا ہار ہونا محاورہ.
رک : گلے کا ہار ہونا.

یہ طوریں ہم سے اب بند زیب گل رو ، یاد رکھنا تم
کسو دن جھانجھ میں آہار ہو جاویں گے ہم گل کے

(۱۷۳۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۲).

درد کا گھر ہوا ہمارا دل ہار گل کا ہوا گل سودا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۱).

---کا امذ.
پھوڑا ، گلے کا پھوڑا ، خناق (جامع اللغات).

---کَٹ (---فت ک) امذ ؛ = گل کٹا.
(ہندو) **جو شخص گلا کاٹے ، قاتل ، جانوروں کو ذبح کرنے والا شخص ، قصاب.** اسم اور امر مل کر اسم فاعل ترکیبی کا اسی طرح کام دیتے ہیں جس طرح فارسی میں مثلاً ... گل کٹ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۲۹). [گل + کٹ (کٹا (رک) کی تخفیف)].

---گاوا امذ.
(گلہ بانی) **بھگوڑے اور مرکھنے مویشی کی گردن اور ٹانگ میں بندھی ہوئی رسی کی بیڑی جس کی وجہ سے وہ نہ بھاگ سکے اور نہ سینگ مار سکے** (اپ و ، ۵ : ۸۸). [گل + گاو (۱) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---لَپیٹ بایاں (---فت ل ، ی مج) امذ.
(بنوٹ) **ایک داؤ جو خالی دے کر حریف کے داہنی طرف آ کر اس کی گردن میں اپنی بائیں کلائی لپیٹے ، برخلاف داہنے گل لپیٹ کے** (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۸). [گل + لپیٹ (لپیٹنا (رک) کا حاصل مصدر) + بایاں (رک)].

---لَپیٹ داہنا/داہاں (---فت ل ، ی مج ، سک ہ) امذ.
(بنوٹ) **ایک داؤ جو اس طور پر ہے کہ** «جب حریف ان مارے تو یہ خالی دے کر اس کی بائیں طرف آ کر لکڑی کی ان جانب زمین کر کے اس کے بلم سے ملا کر اپنی داہنی کہنی اس کی تھوڑی سے لگا کر اپنی لکڑی مع داہنے ہاتھ اس کے سر پر سے اڑا کر گردن میں ڈال کر گانٹھ پھر اپنا داہنا پیر بڑھا کر اس کے داہنے پیر کے برابر رکھے اور اس کے سینے سے اپنی پشت ملا کر اس کی گردن نیچے کو دبائے (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۸). [گل + لپیٹ(لپیٹنا(رک) کا حاصل مصدر)+ داہنا/داہاں رک].

---کھور (---و مج) امث.
رک : **گل خور** (پلیٹس). [گل + کھور ـ خور].

---گَردَنی کَرنا محاورہ.
بے فائدہ گلا پھاڑنا ، بہت شور مچانا (جامع اللغات).

---گَندا (---فت گ ، سک ن) امذ.
رک : **گل جندرا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + گندا (جندرا (رک) کا محرّف)].

---لانا ف مر ؛ محاورہ (قدیم).
رک : گلے لگانا (بن : لانا ـ لگانا).

اپس کھیلے آپ کھلاوے اپس واپس لے گل لاوے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۹).

---لگانا محاورہ.
رک : گلے لگانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---لگنا محاورہ.
گل دینا (رک) کا لازم ، پھانسی چڑھنا (فرہنگ آصفیہ).

---مالا امث.
گلے کا ہار ، کنٹھا ،گجرا (فرہنگ آصفیہ). [گل + مالا (رک)].

---مُکھ (---ضم م) امذ.
رک : حلق ، حنجرہ ، گلا ، ٹینٹوا. وہ چوڑا شگاف اور حنجرہ میں مشترک ہے ، حلق یا گل مکھ کہلاتا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۵۴). [گل + مکھ (رک)].

---ہار امذ.
گل مالا ، گلے کا ہار.

باہاں میریاں مشتاق ہیں تج بانہہ کے گلہار کے
باہاں منے بانا سکے تج بانہہ کا گلہار عیش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۳).

کوئی گل ہار جو اوتری ہوئی بھیجی تجکو
قبر پر میری بھی دو پھول چڑھانا بلبل
(۱۸۷۷ ، دستنبوئے خاقانی ، ۹۳). [گل + ہار (رک)].

---ہار کرنا محاورہ.
گلے کا ہار بنانا ، بہت عزیز رکھنا.
شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر
لیکر گئی اپس پہاڑ پر پیار کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).
کرتے تھے خط راتاں کو مل سو خط کے راتاں کیا ہونے
چھاتی لگ گل ہار کر جاتے سو باتاں کیا ہونے
(۱۶۷۸ ، کلیات غواصی ، ۱۹۹).

---ہار ہونا محاورہ (قدیم).
گتھم گتھا ہونا. میں ان کو بہت چھڑایا وہ بالکل گلہاریچ ہو گئے.
(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۶۱).

گل (۳) (فت گ) امث.
۱. **بات ، بات چیت ، کہنا ، معاملہ ، دھندا ، مسئلہ.**
گل تو کرتے تھے سو دیکھیا ہوں نہ جانو کیا سبب
زاہداں کے مذہب اٹھ مستاں کے مشرب کو سلام
(۱۷۱۶ ، بحری ، ک ، ۱۶۶). ۲. **موسیقی کے ایک راگ کا نام.**
نایک گوپال کے سارے طرز کو ... پیش کیا اور پھر خودساختہ عربی فارسی گیت قول نقش ، ہوا ، نگار ، گل اور بسیط کے راگ میں گا کر تمام درباریوں کو مست کر دیا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک جھلک ، ۲۵۶). خسرو کے ایجاد کردہ راگ یہ تھے ترانہ ، چھند ، پربند ، گیت ، قول ، قلبانہ ، نقش اور گل. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۰۲). [پن ، مقامی].

گل (۴) (فت گ) امر.
۱. **سلانم ، سڑا ہوا ، پگھلا ہوا (گلنا کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل).**
۲. **روپے وغیرہ کا ضائع ہونا** (جامع اللغات). ۳. **گوشت کا سڑ جانا ، عضو کا بےکار ہونا** (جامع اللغات). ۴. **اجڑنا ، برباد ہونا** (جامع اللغات). ۵. **بوسیدہ ہونا** (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

---پڑنا محاورہ.
(شرم سے) **پانی پانی ہو جانا.**
دیکھ چاند چاند کے تیں شرموں سے گل پڑے گا
سورج بھی دیکھ بلکہ اشکوں سے جل پڑے گا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸).
جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گل رو
جس انجمن میں حاضر گوبند لال ہو گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴).

---تنگ ہونا محاورہ.
۱. **تباہ و برباد ہونا** (جامع اللغات). ۲. **مردہ ہونا** (جامع اللغات).

---جانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گھلنا ، پگھلنا ، رقیق ہونا.**
اگر اے آبرو دیکھے ہمارے شعر کوں گوہر
تو پانی ہو کے خجلت سوں برنگ ژالہ گل جاوے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۱). ۲. **گرنا ، تہہ میں بیٹھنا ، کوٹھی یا گولا گلنا ، اندر دھنسنا.**
اگر مینہ زور سے برسا تو گل جائیں گی دیواریں
کہ اینٹیں ساری کچی ہیں بشیر احمد کے بھٹے کی
(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۵۸). ۳. **کنی ٹوٹنا ، چاول ، گوشت یا ترکاری وغیرہ کا زیادہ پک کر نرم ہو جانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۴. **ابلنا ، پکنا ، جوش ہونا** (فرہنگ آصفیہ). ۵. **سڑنا ، داغ لگنا پھل وغیرہ کا خراب ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ). ۶. **بوسیدہ ہونا ، کپڑے وغیرہ کا پرانا اور خراب ہو جانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۷. **سڑنا ، گوشت کا خراب ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ). ۸. **عضو کا مُردہ یا بےکار ہو جانا ، متعفن ہونا ، جیسے : ہاتھ یا انگلیوں کا گلنا ، ٹھٹھرنا (سردی سے).**
کیا برف ہو گیا ہے دمِ سرد سے بدن
دیکھی جو نبض ہاتھ طبیبوں کے گل گئے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۴). ۹. **ضائع ہونا ، رائگاں جانا ، برباد ہونا ، ہار میں جانا ، روپیہ لگانا.**
گرہ سے نقدِ دل کھوتے ہیں نقدِ عیش کی خاطر
قمارِ عشق سے کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۷۱). ۱۰. **بیماری یا غم سے لاغر اور کمزور ہو جانا** (جامع اللغات).

---چکنا محاورہ.
سڑ جانا (رک) کی تکمیل.
قفس کی تیلیاں سو بار گل چکیں صیاد
خیال کر تو میری قید کو زمانہ ہوا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳).

---سڑ جانا محاورہ.
سڑ جانا ، خراب ہو جانا. یہ زندہ نہیں ہے اس کی ہڈیاں گل سڑ گئی ہیں. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۵).

---سڑ چکنا محاورہ.
گل سڑ جانا (رک) کی تکمیل فعل. یہ اوصاف اس نظام کی بھینٹ چڑھ گئے جس کے وہ نمائندے تھے اور جو گل سڑ چکا تھا.
(۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۳۰).

---سڑنا ف مر ؛ محاورہ.
گل کر خراب ہو جانا ، سڑ جانا ، بوسیدہ ہونا (جامع اللغات).

---کر آٹا ہونا محاورہ.
بہت زیادہ گل جانا ؛ خراب ہو جانا ، برباد ہو جانا. بڑی بڑی کھڑونچیاں اور بھاری بھاری لنگن سوا اس کے کہ گل کر آٹا ہوں اور کس کام کے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۳).

---مٹی (---فت نیز کس م ، شد ٹ) امث.
کھاد ملی مٹی ، ایسی مٹی جس میں پیداوار اچھی ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [گل + مٹی (رک)].

گل (۵) (فت گ) امذ.
گانٹھ ، گرہ ، قلابہ ، کنڈا (جامع اللغات). [مقامی].

گِل (کس گ) امث.
۱. **گیلی مٹی ، نرم مٹی ، رطوبت زدہ زمین ، دلدل ، دلدلی زمین.** جس دل میں پھٹ نہیں سو گل ہے نہ وو دل ہے.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۴).

گِل دلا تجھ گلی کا اس کے حق کے بیچ صندل ہے
جلے گا سر سیں اپنے گو کہ عاشق کا قدم چھلا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

اے ابر نو بہار برس اس سے دُور دُور
مرقد کی میری خاک کہیں اور گِل نہ ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸۴).

خاک کیا خاک سے پھر گِل کیا
گِل سے ہر ایک عضو کو کامل کیا

(۱۸۵۸ ، مثنوی قضا و قدر ، ۲). جہاں کہیں گل کو استعمال کیا جائے ، وہاں گل بہترین قسم کی ہونی چاہیے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۳۱). ۲. **کیچڑ ، دلدل ، گارا.**

علی سن رہوے بات ہو تنگ دل
کٹے دیدیاں کے پانی سوں خاک گِل

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۸).

غیر پھر دوڑا ہوا آتا تھا پکتا پادتا
پھر غبار کوئے جاناں مُوت کو سے گِل ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۴). اور جو گل یا کیچ وغیرہ چیز ہائے غیر معین سے خضاب کیا ہوا دیکھے تو لباس میسر نہ ہو گا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹). [ف].

---اَرْمَنی کس صف(---فت ا ، سک ر ، فت م) امث.
سرخ رنگ کی چکنی اور نرم قدرے خوشبودار مٹی جس کا مزا پھیکا ہوتا ہے اور یہ مٹی زبان پر چپک جاتی ہے ؛ دواءً مستعمل. گل ارمنی ... کھلانا نافع ہے. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲:۲۱۵). آنکھوں پر گل ارمنی کا لیپ کریں.(۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۳۷). [گل + ارمنی (آرمینا (عَلَم) سے منسوب)].

---اِقْرِیطَس کس اضا(--- کس ا ، سک ق ، ی مع ، فت ط) امث.
(طب) **ایک مٹی ہے بھک میلی اور بھربھری انگلی سے ٹوٹ جاتی ہے ؛ دواءً مستعمل.** گل اقریطس ... جلا پیدا کرتی ہے مگر کسی قسم کا لزع پیدا نہیں کرتی آنکھ کے زخموں کو نافع ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۲). [گل + اقریطس (عَلَم)].

---اُنْدُلُسی کس صف(---ضم ا ، سک ن ، د ، ضم ل) امث.
(طب) **مٹی جو لیپ کے لیے استعمال ہوتی ہے.** گل اندلسی ... سیاہ کثیف جس کو نہایت قاتل زہر بتاتے ہیں اسی لیے کھانے کے دم میں نہیں لاتے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳۰). [گل + اندلس (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آدم کس اضا(---مد ا ، فت د) امث.
وہ مٹی جس سے آدم علیہ السلام کا پُتلا بنایا گیا ؛ مراد : سرشت آدم ، آدمی.

گل آدم مری قسمت نے بنایا مجھ کو
ہاتھ کیا پاؤں کسی نے نہ لگایا مجھ کو

(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۴۴).

سہو و نسیاں سے خبر گل آدم ہے اسیر
آدمیت کا کیا کام جو انسان بھولا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۷). [گل + آدم (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) **تیار کی ہوئی چکنی مٹی سے درزیں وغیرہ بند کرنے کا عمل.** گل بندی اس کے سوا کچھ اور نہیں ہے کہ نہر اور خزائن آب کے پیندے اور کٹوں کو اس تیار شدہ چکنی مٹی یا ہنڈول سے استر دے دیا جائے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۹۳). [گل + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُھتَرا (---ضم بھ ، سک ت) صف مذ.
مٹی سے بنایا ہوا بُت ، مٹی کا مادھو. گوبر گنیش اور گل بھترا اور مسٹنڈا اور بِنا کٹا اور ناتھا اور دب اکبر اور بھینسا ... اور گینڈا بمعنی فربہ. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۶). [گل + بہت (بہوت (رک) کی تخفیف) + را ، لاحقۂ تصغیر و نسبت].

---چَسْپاں کس صف(---فت چ ، سک س) امث.
چپکنے والی چکنی مٹی ، ہنڈول ، چکنی مٹی. گل چسپاں کہ پانی اس میں نفوذ نہیں کر سکتا. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۴۹). [گل + ف : چسپ ، چسپیدن - چپکنا + اں ، لاحقۂ صفت و حالیہ تمام].

---چَکّی (---فت چ ، شد ک) امث.
اینٹیں یا کھریل وغیرہ بنانے کے لیے مٹی پیسنے ، گارا اور دوسرے مرکبات تیار کرنے والی چکی. بہت اعلیٰ اینٹیں درکار ہوں تو ان کے لیے گل چکیوں میں مٹی بنائی جاتی ہے. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۱). [گل + چکی (رک)].

---حِکْمَت کس اضا نیز بلا کس(--- کس ح ، سک ک ، فت م) امث.
(طب) **وہ چکنی مٹی یا کپڑا یا گندھا ہوا آٹا جو اس برتن پر چپکایا جاتا ہے جس میں مخصوص خاصیت پیدا کرنے کے لیے کوئی چیز بند کی گئی ہو ، کپڑوٹی نیز اس عمل کا طریقہ ، دم پخت** (رک : **گل حکمت کرنا**). اس حکمت سے گل حکمت کا لوندا من پر ڈالا کہ گل حکمت کر دیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۰).

گل حکمت لگا دے پھر اس پر
حسب دستور اس کو کشتہ کر

(۱۸۷۱ ، زینت الخیل ، ۱۹۲). [گل + حکمت (رک)].

---حِکْمَت کَرْنا محاورہ.
(طب) **کپروٹی کرنا ، کُشتہ کرنے یا مخصوص خاصیت پیدا کرنے کے لیے مٹی کے برتن میں کوئی چیز بند کر کے مٹی کپڑے یا گندھے ہوئے آٹے سے برتن کا منھ بند کرنا کہ بھاپ باہر نہ نکل سکے.**

اس حکمت سے گِل حکمت کا لوندا من پر ڈالا کہ گِل حکمت کر دیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۵۰).

یہ دنیا ہے وہ مے خانہ کہ جس میں دورِ گردوں نے
گِل حکمت کئے کتنے ہی خُمِ خاکِ فلاطوں سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۶). اس کو آوند گل میں رکھ کر گِل حکمت کر کے گلخن میں داب دیویں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۲). چھوارے کی گٹھلیاں سکورے میں بھر کر گِل حکمت کریں اور آگ میں رکھ دیں. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸).

رُخِ جمیل کی مہرے میں اب یہ ہے صورت
کیا ہو جیسے قلنبیق کو گِلِ حکمت

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۵۹).

ــــ خُراسانی کس صف (ــــ ضم خ) امث.
(طب) **خُراسان سے منسوب ایک سفید ، چکنی اور خوشبودار مٹی جو معدہ کو قوت پہنچاتی ہے ، اس کو گِل نیشاپوری اور گِل اصفہانی بھی کہتے ہیں.** گِل خراسانی ... سفید اور چکنی سخت اور خوشبودار مٹی ہے ، مزہ اس کا اچھا ہوتا ہے ، مگر تھوڑی سی شوریت ضرور ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۲). [گل + خُراسان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ خَنْدَق (ــــ فت خ ، سک ن ، فت د) امث.
(معماری) **پُشتے کی بھرائی میں مٹی بھرنے یا گِل بندی کی جگہ.** میری رائے میں یہ بہتر ہے کہ گِل خندق کو اندرونی ڈھال کے دامن پر بنایا جائے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۰۱). [گِل + خندق (رک)].

ــــ دَرْ گِل (ــــ فت د ، سک ر ، کس گ) صف ؛ م ف. ۱. **مٹی میں ملا ہوا ، خاک شدہ ، مٹی میں مل کر مٹی ہو جانا ، خاک میں مل کر خاک ہو جانا.**

چشمِ عبرت میں تماشائے جہاں کرتا ہوں
خاک در خاک ہے یہ انجمنِ گل در گل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۶).

اہلِ ایماں کی زمانہ میں ابھی باقی ہے قدر
مردۂ مومن نہیں ہوتا ہے گل در گل ہنوز

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۶). **چھت کی تمام مٹی کا انبار دالان میں لگا ہوا تھا ، اس بارش سے وہ مٹی گل در گل ہو گئی اور تمام مکان سیل گیا ہے.** (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۴). [گل + در (حرف جار) + گل (رک)].

ــــ دَر گَل کَرْنا محاورہ.
گِل در گِل ہونا (رک) کا تعدیہ (پلیٹس ؛ اپ و ، ۷ : ۱۳۸).

ــــ دَر گَل ہونا محاورہ.
۱. **مٹی کا مٹی میں مِل جانا ، مٹی ہو جانا ، مِٹ جانا ، دفن ہو جانا.**

اہلِ ایماں کی زمانہ میں ابھی باقی ہے قدر
مردہ مومن نہیں ہوتا ہے گِل در گِل ہنوز

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۶). کئی احاطے اور کئی قبور بے نام و نشان گِل در گِل ہوئے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲۳۱).

۲. **گُھل مِل جانا ، ایک ہو جانا.**

ہوئے ہیں پاجیوں میں اس طرح سے گِل در گِل
نہیں بھرے ہے جو بھرا ہے ہم نے ان کا دل

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۹). ۳. (شرم سے) **زمین میں گڑ جانا ، حد درجہ شرمندہ ہونا.** میاں نبی بخش نے وہ غضب کا ٹکڑا لگایا کہ بیوی کی باچھیں کِھل گئیں اور حکیم صاحب گِل در گل ہو گئے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۱).

ــــ رُومی کس صف (ــــ و مع) امث.
(طب) **رُوم سے منسوب ایک گلابی مٹی ، گِل قبرسی کی سفید قسم ؛ دواءً مستعمل.** گِلِ رومی ... ایک مٹی ہے جس کا رنگ گلابی ہوتا ہے ہاتھ سے ملنے پر ہاتھ پر سرخی آ جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۴). گِلِ رومی ، گیرو ، صبران سب کے برابر برابر اجزا لیکر پھر ان سب کے برابر خطمی اور بیری لے کر لطوخ بنایا جائے. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۹۳). [گِل + رُوم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ زَرْد کس صف (ــــ فت ز ، سک ر) امث.
(طب) **قسطنطنیہ (ترکی) کے بعض پہاڑی دروں سے حاصل کی جانے والی مٹی ؛ دواءً مستعمل.** گِلِ زرد ... ایک قسم کی مٹی ہے کہ قسطنطنیہ کے بعض پہاڑوں کے دروں میں سے لاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۴). [گِل + زرد (رک)].

ــــ ساز امذ.
مٹی کے برتن بنانے والا ، کمھار ، کوزہ گر.

گِل سے گِل ساز نہیں پوچھ کے چلتا گھے
اپنی مرضی کے بناتا ہے نمونے سارے

(۱۹۰۷ ، مخزن ، اگست ، ۲۳). [گِل + ف : ساز ، ساختن - بنانا ، سے لاحقۂ فاعلی].

ــــ ساماغی کس صف امث.
(طب) **یہ مٹی پتھر کی طرح سخت ہوتی ہے ، آنکھ کی پُھنسی اور جالے کے لیے دواءً مستعمل.** گِل ساماغی ... پتھر کی طرح ہوتی ہے دو قسم کی ہوتی ہے ، سفید اور راکھ کی طرح ورق اس کے پتلے پتلے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۴). [گِل ساماغ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ سَبْز کس صف (ــــ فت س ، سک ب) امث.
(طب) **سبز رنگ کی ایک مٹی جو پانی میں بھگونے سے چھکنے لگتی ہے ، ایران کی عورتیں اس کو بھون کر کھاتی ہیں خفقان کے لیے مفید بتائی جاتی ہے.** گِلِ سبز ... ایک قسم کی مٹی ہے سبز رنگ اس کو پانی میں بھگونے سے چھکنے لگتی ہے شیراز کے علاقے میں ملتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۵). [گِل + سبز (رک)].

ــــ سُرْخ کس صف (ــــ ضم س ، سک ر) امث.
گیرو ، سرخ مٹی ، گِلِ احمر. گِلِ سرخ جسے ہندی میں گیرو کہتے ہیں فی من چالیس دام کو بکتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۷). [گِل + سرخ (رک)].

---سَفید کس صف(---فت س ، ی مج) امث.
(طبّ) روایۃً گل شاموس کو بھی گل سفید کہتے ہیں **کوفہ اور حجاز کی بعض سرزمینوں سے ملتی ہے ہندوستان میں بھی اسی طرح کی ایک چکنی مٹی ہوتی ہے تمام افعال و خواص میں گل خراسانی کی طرح ہے.** گلِ سفید ... ایک قسم کی مٹی ہے سفید رنگ بھیگنے کے بعد چیکنے لگتی ہے نرم اور تھوڑی سی چرب ہوتی ہے گرمی کے دُرموں اور پھوڑوں پر اس کو لگانے اور بر کنے سے پھوڑے اور زخم بھر جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۵).
[گلِ + سفید (رک)].

---شامُوس کس اضا(---و مع) امذ.
(طبّ) **سنگِ جراحت ، اس کو گلِ سفید بھی کہتے ہیں.**

بعید کچھ نہیں شادابیٔ زمیں سے اگر
زیادہ تر کرے سیلانِ خوں گلِ شاموس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳). بعض آدمیوں نے اس کو ابرک خیال کیا اور وجہ دھوکے کی یہ ہے کہ ابرک کو کوکب الارض کہتے ہیں اور گلِ شاموس بولتے ہیں پس کوکب کے لفظ سے انہوں نے دونوں کو ایک خیال کر لیا ہے ، اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۵). [گل + شاموس (عَلَم)].

---شاہ امث.
شاہ زمین ؛ مراد : آدم علیہ السلام ، کیومورث کا لقب (جامع اللغات).
[گل + شاہ (رک)].

---صُوفی حَمید کس صف(---و مع ، فت ح ، ی مع) امث.
(طبّ) **کہا جاتا ہے کہ اس مٹی میں قوت تریاقیہ ہوتی ہے حشرات الارض حتیٰ کہ سانپ کے زہر کے اثر کو رفع کرتی ہے اور تمام افعال میں گلِ قبرسی کی طرح ہوتی ہے.** شیروان میں صوفی حمید کا مقبرہ ہے وہاں کی مٹی ہے رنگ سفید ہوتا ہے اس سے خوشبو آتی ہے ، اس میں قوت تریاقیہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۶). [گل + صُوفی حمید (عَلَم)].

---فارِسی کس صف(---فت نیز کس ر) امث.
(طبّ) **ایک مٹی جو سفید زردی مائل خوشبودار ہوتی ہے ، بعض اس کو گُلِ اصفہانی ، بعض گُلِ نیشاپوری ، بعض گُلِ خراسانی جانتے ہیں ، بعض کہتے ہیں کہ یہ ملتانی مٹی ہے** (خزائن الادویہ ، ۶ ، ۳۶). [گُل + فارس (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قُبْرَسی کس صف(---فت ق ، سک ب ، فت ر) امث.
(طبّ) **اسی مٹی میں قوت قبض اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے ، پھیپھڑے کا زخم بھرتی ہے ، تھوک میں خون آنے پر فائدہ مند ہے.** گلِ قبرسی ... ایک قسم کی مٹی ہے سرخ رنگ بھیگ کر چیکنے لگتی ہے اس سے خوشبو آتی ہے ، اگر زبان پر رکھیں تو چپکنے لگے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۶). [گُل + قبرس (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کار امذ.
گارے اور چُنائی کا کام کرنے والا ، معمار.

بولایا اور گل کار کل کاروان
بڑائی بڑائی کے صنعت گران

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۵). ہزاروں راج مزدور گل کار مصروف کار تھے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۳). گل کار (چُنائی کا کام کرنے والا) ... کی اجرت تیسرے درجے کے پانچ دام مقرر ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۷). [گل + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
گِل کار (رک) کا پیشہ یا کام ، گارے اور چُنائی کا کام ، معماری.

مل کے باہم ہم کریں تعمیر قصرِ زندگی
میری گِل کاری رہے اور تیری گُل کاری رہے

(۱۹۳۳ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۵۸). [گِل کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْمی کس صف(---فت ک ، سک ر) امث.
(طب) **ایک کالی مٹی جو جھائیں اور کُھجلی رفع کرتی ہے اس کے لگانے سے پرانے اور نئے پھوڑے اور زخم بھر جاتے ہیں.** کرم درخت انگور کو کہتے ہیں ... ابتدائے فصلِ بہار میں کہ درخت انگور کی نشو و نما کے دن ہیں اگر اس پر یہ مٹی مل دی جائے تو پیڑ کی حفاظت رہے ، خراب نہ ہو اسی لیے گلِ کرمی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۷). [گِل + کرم - انگور + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مالَہ (---فت ل) امث.
(معماری) **فرش یا پلستر کو چکنانے کا ایک اوزار جو کرنی سے بڑا اور مختلف شکل کا ہوتا ہے ، گرمالہ.** اندایہ اور اس کو گل مالہ بھی کہتے ہیں معماروں کا اوزار ہے جس کو ہندی میں کرنی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱). [گل + مالہ (ف : مالیدن - ملنا ، سے مشتق)].

---مُخْتُوم کس صف(---ضم م ، سک خ ، و مع) امث.
سرخ رنگ کی چکنی مٹی جس کی ٹکیاں بنی ہوئی ملتی ہیں . جو مفرح اور مقویٔ قلب ہے اس کو مختوم اس لیے کہتے ہیں کہ اتنی نرم اور لطیف ہے کہ جلد مہر کو قبول کرلیتی ہے اور اس میں فوراً نقش ہو جاتا ہے. گِلِ سرخ ، جست ، گِلِ ارمنی ، گِلِ مختوم کاشغری سب کو ملا کر سرمہ بنائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ٦٧). دو شنبہ کو گِلِ مختوم اور تریاق فاروق دودھ میں ملایا. (۱۹۶۵ ، تزکِ بابری ، ۲۲). [گل + ع : مختوم - جس پر مہر لگی ہوئی ہو].

---مِصْری کس صف(---کس م ، سک ص) امث.
(طبّ) **ایک مٹی جو خشکی اور قبض پیدا کرتی ہے ، چپکنے والی چیز ہے خون کے دستوں کو روکتی ہے.** گِلِ مصری ... ایک قسم کی مٹی ہے جو مصر سے لاتے ہیں ، چکنی اور نہایت سفید ہوتی ہے اور اس پر خطوط ہوتے ہیں ، مزے میں تیزی ہوتی ہے جو بھک میلی اور نرم ہو جب تانبے پر ملیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹). [گِل + مصر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ مُصْطَگی کس صف(ـــ ضم م ، سک ص ، فت ط) امث.
(طِبّ) **ایک قسم کی مٹی جو آگ سے جلے ہوئے زخم پر لگانے پر مفید ہے ، زخم کا گوشت پیدا کرتی ہے.** گلِ مصطگی ... یہ مٹی اس جزیرہ سے ملتی ہے جہاں مصطگی پیدا ہوتی ہے پتلے اور پرت دار ٹکڑے مختلف شکل کے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹). [گُل + مصطگی (عَلَم)].

ـــ مُلْتانی کس صف(ـــ ضم م ، سک ل) امث.
ملتانی مٹی ، **سفید زردی مائل پرت دار مٹی جو سر دھونے یا بچوں کے لکھنے کی تختیوں کو تھوپنے کے کام آتی ہے ، دوا کے طور پر مستعمل** (کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۹). [گُل + ملتان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُل (۱) (ضم گ). (الف) امذ.
۱. **رک : پھول.**

گل کھلے تارے ٹمن کنولے رنگیلے سرو کوں
چند سرج اس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۷).

گل کو محبوب ہم قیاس کیا
فرق نکلا بہت جو باس کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷).

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). گُل : جب یہ لفظ بے اضافت آتا ہے تو گلاب کے پھول سے مراد ہوتی ہے اور جب مضاف ہوتا ہے تو اسی درخت کے پھول سے مراد ہوتی ہے جس کی طرف اضافت ہوتی ہے جیسے گُلِ سوسن ، گُلِ نرگس وغیرہ . (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۵۹). بالکل ایسا عمل ہے کہ جیسے آپ ایک گُلِ بنفشہ کو ایک کٹھالی میں ڈال کر اس کے رنگ و بو کا راز دریافت کرنے کی کوشش کریں . (۱۹۶۷ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۶۸). ۲. **گلاب کا پھول ، گلاب.**

لائے دیے سینے ہو گُل پھل پھل کے تیرے گال پر
دریا میں تی ہنس آینکا عاشق ہو تیری چال پر

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۶). گُل اور لالہ ان دنوں میں نہیں پھولتا. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۸۲).

نرگس ہیں آنکھیں اور گُلِ زنبق وہ ناک ہے
رُخسار دونوں گل ہیں گُلِ یاسمین جبیں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، جبیں ، ۴۹).

کسی کو پسند عطر گُل آتا ہے
کوئی کیوڑے میں مہک جاتا ہے

(۱۸۹۳ ، ، صدق البیان ، ۶۰). ۳. **مصنوعی پھول جو جُوتوں میں لگاتے ہیں** (نوراللغات). ۴. **چمڑا جو جُوتی میں ایڑی کے مقام پر لگا ہوتا ہے.**

روح میری خوش نہ ہوگی اور پھولوں سے کبھی
کوئی میری قبر پر کفشِ صنم کے لائے گل

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۷۸). ۵. **آنکھ کی پھلی یا پھولا (ایک بیماری).** جو گُل پڑ گیا ہے تو تھوڑا سیندور ، چند روز مانند سرمہ کے لگائیں نشان پھول کا موقوف ہو جائے گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۱). ۶. **چُونے کا گول نشان جو کنپٹی پر آشوبِ چشم کے مرض میں لگاتے ہیں** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۷. **داغ یا نشان جو کسی دھات کو گرم کرکے جسم پر دبا جائے نیز گودنے یا کھرونچے وغیرہ کا نشان.**

مرتے دم تک میں کراہا کیا ، تو نے نہ سُنا
میرے گل پر نہ کبھی کان کا پتا باندھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸).

گر اپنی نشانی تم چھلّا نہیں دے جاتے
تو گُل ہی ہمیں دے کر چھلّے کے چلے جاؤ

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۰۳). مرا جی چاہا کہ ایسا ہی گُل میرے بچّے کے پاؤں میں بھی ہو. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵).

دستِ وحشت نے تراشے مرے سینے پہ وہ گُل
خطِ ناخن کی ثنا ہوتی ہے گلزاروں میں

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۷۳). ۸. **جانور یا پرند کے جسم پر اس کے رنگ سے مختلف رنگ کا گولائی لیے ہوئے دھبّا ، نشان یا چتّی.** شناخت اس کی یہ کہ غصّے میں آتا ہے تو اپنے پھن کو چوڑا کر لیتا ہے اور چھوٹے چھوٹے سپید گُل اس کے جسم پر پڑے ہوتے ہیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۳) . بادامی رنگ ، گز بھر کا ہے اور پتھرا کے سے گُل رکھتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۲۸). بور بچّے کے گُل بیچ میں ہلکے زرد میلے سپید ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۶۸). ۹. **چراغ یا شمع وغیرہ کی بتی کا جلا ہوا سرا.**

سورج یوں شبہ ضمیر انگے جھڑیا سو شمع کا جوں گُل
تو یک گلزار ہے ہوا او بجارا پھول بادل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷۵).

ہاں شمع کا میں گُل ہوں ناصح کی گفتگو ہوں
بڑھ جاؤں گا جہاں تک مجھ کو گھٹائیے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۲). تُربت پر شمع کا گل کچھ ان پھولوں کی قائم مقامی کر سکتا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۱۲۹). دکان میں لٹکی ہوئی مٹی کے تیل کی کپی کی بتی کا گُل جل جل کر جھڑ رہا تھا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۳۷۳). ۱۰. **حقے کا جلا ہوا تمبا کو.**

مشک آگیں خیرہ تمبا کو
گُل بھی تھے جس کے غیرتِ عنبر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۳).

اگن میں جان کر جو جی جلاوے
چمن میں عشق کے تب گُل کہاوے

(۱۷۳۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۲۱۰). ۱۱. **پسے ہوئے کوئلوں سے بنائے ہوئے مدوّر قرص یا گولے جن کی آگ دیر تک قائم رہتی ہے.** آگ کی انگیٹھی ، کوئلوں کے گل ، پھلسہ تمبا کو ، کہار ، بہنگی میں لیے ساتھ ساتھ ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۹).

بھیلسے تما کو کی چلمیں توے لگی ہوئی تیار کوئلوں کے گل دہک رہے ہیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۳). ۱۲. **(کنایۃً) محبوب ، معشوق ، دلبر.**

عاشق سے بے دماغی اس گُل کا ہے وتیرا
سر کوشیٔ صبا پھر ہونے لگی پذیرا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۶).

ہم اور جوان مِل کر گر دل کے تئیں لگاویں
اور اپنے اپنے گُل سے ملنے کی دل میں لاویں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۱).

میں اوس گُل کو پیغام کہتا ہزاروں
ہوا ہو گئی ہر صبا کہتے کہتے

(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۳۰۵). ۱۳. **(تصوف) نتیجۂ عمل اور لذتِ معرفت نیز حسن مجازی** (مصباح التعرف). ۱۴. **وہ چیز جس کے باعث رونق ہو ، زیور وغیرہ.** وہ محفل میں گل ہیں. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۵۹). ۱۵. **بارونق ، خوش مزاج ، باغ و بہار شخص.** ان بھائی کا مزاج بہت اچھا معلوم ہوتا ہے بہت گل آدمی ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۵۹). ۱۶. **خوبصورت شخص ، حسین آدمی.** ایسے گل شوہر کی تم نے یہ مٹی پلید کی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۸). ۱۷. **راگ ، لحن ، ایک خاص طرز کا گانا جو امیرخسرو سے منسوب کیا جاتا ہے.**

نے گُلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۲). خود ساختہ عربی فارسی گیت ، قول ، نقش ... گل اور بسیط کے راگ میں گا کر تمام درباریوں کو مست کر دیا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۵۶۴). امیر نے سب سے پہلے عجمی موسیقی کے انداز پر ترانہ قول ، نقش و نگار ، گل وغیرہ گانے ایجاد کیے. (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۱۸۰). ۱۸. **وہ پھول جو کپڑے پر کاڑھتے ہیں** (جامع اللغات). ۱۹. **کارچوبی بنی ہوئی چمکدار ٹکلی جو عورتیں خوبصورتی کے لیے کنپٹیوں پر لگا لیتی ہیں** (ماخوذ: جامع اللغات). ۲۰. **کسی لجلجی چیز کی لکدی ، جیسے : ٹوتھ پیسٹ کی ٹیوب سے نکلا ہوا پیسٹ.** اس نے ٹیوب سے لمبا سا سفید گُل نکالا اور احتیاط سے اپنے برش پر جما دیا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۷۴). [ف].

---اَبْرَک کس اضا(---فت ا ، سک ب ، فت ر) امذ.
(آرائش سازی) ابرک کے بنائے ہوئے پھول (ا ب و ، ۱ : ۱۶۳). [گل + ابرک (رک)].

---اَحْمَر کس صف(---فت مع ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سرخ پھول ، گُل سُرخ ، مراد : گلاب کا پھول.

مجلس میں عجب بہار چشمِ تر ہے
ہر لختِ جگر رشکِ گُلِ احمر ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۳۲).

کیا حسن کی گرمی سے دمکتا ہے وہ چہرہ
عارض کی ہے رنگت گُلِ احمر سے سوا سرخ

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۱ : ۷۳).

خارِ غم دل میں کھٹکنے لگے نشتر کی طرح
سُرخ آنکھیں ہوئیں جامِ گُلِ احمر کی طرح

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۲۸۴).
[گل + احمر (رک)].

---اَشْرَق کس اضا(---فت ا ، فت نیز سک ش ، فت نیز سک ر) امذ.
زرد رنگ کا ایک پھول.

کیا گُلِ اشرق نے زرفشانی
چمن سارا ہوا تھا زعفرانی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۴).

شگفتہ ہوئے گُلِ اشرق سے داؤدی
جہاں تہاں گلِ مہتاب کا ہے اب یہ وفور

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۵۳).

ہوا ہے اب تو یہ سرمایۂ لطافت آب
کہ پُشتِ ماہی یہ گلہائے اشرق ہیں فلوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳).

ترے بہارِ کرم سے ہر اک ہے زردار
بھرے چمن بھی گُلِ اشرق سے جیب و کنار

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۳). [گل + اشرق (رک)].

---اَفْشاں (---فت ا ، سک ف) صف ؛ ←گلفشاں.
(لفظاً) پھول برسانے والا ، پھول بکھیرنے والا ، گل ریز ؛ (مجازاً) اچھی باتیں کرنے والا ، خوبصورتی سے باتیں کرنے والا ، خوش گفتار.

زباں سے گالیاں اس طورِ ریزاں
کہ جیوں گُل ریز ہوتی ہے گُل افشاں

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۳۵).

ہنسنا وہ تو جھڑنے لگے منہ سے پھول
گُل افشاں چراغِ قمر ہو گیا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۱۱). [گل + ف : افشاں ، افشاندن - بکھیرنا ، چھڑکنا ، سے حالیہ نا تمام].

---اَفْشانی (---فت ا ، سک ف) امث ؛ ←گلفشانی
(لفظاً) پھول بکھیرنا ، گل ریزی ؛ مراد : اچھی اچھی باتیں کرنا ، خوش کلامی ، خوش گفتاری ، خوبصورتی سے باتیں کرنا نیز بطور طنز مستعمل. گلاب کا عطر بھی اس کی یا اس کی ماں کی گل افشانی ہے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۶). میں ایک ایکٹرس کی تعریف کروں اور اس کی مذمت میں میری بیوی اسی طرح گل افشانی کریں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۰). انہوں نے ... ذاتی پسند اور ناپسند کی بنیاد پر بہت سی گل افشانیاں اور واقعہ تراشیاں کی ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۱). [گل افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفْشانی کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
خوش بیانی سے کام لینا ، لچھے دار باتیں کرنا نیز طنزاً مستعمل. میں ایک ایکٹرس کی تعریف کروں اوراس کی مذمت میں میری بیوی اس طرح گل افشانی کریں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۰).

ہمیشہ مقالہ لکھ کر لاتے تھے اور اپنے مخصوص انداز میں گل افشانیاں کرتے تھے. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۱۴).

ـــ اَفْشانیٔ گُفْتار (ـــ فت ا ، سک ف ، کس ی ، ضم گ ، سک ف) امث.
ایسی باتیں کرنا گویا پھول جھڑ رہے ہیں ، اچھی باتیں کرنا ، اچھے انداز سے باتیں کرنا (نیز بطور طنز مستعمل).

پھر دیکھیے انداز گل افشانیٔ گفتار
رکھ دے کوئی پیمانہ و صہبا مرے آگے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۹). اور چائے کے بارے میں ان کی گل افشانی گفتار سے ہم بھی لطف اندوز ہیں . (۱۹۷۹ ، رہ نوردان شوق ، ۱۸۱) . اس وقت ان کی گل افشانی گفتار دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۵). [گُل افشانی + گفتار (رک)].

ـــ اُمّید کس اضا (ـــ ضم ا ، شد م بکس) امذ.
(لفظاً) اُمید کا پھول ؛ (استعارۃ) **مقصد یا محبوب جس کی آرزو کی جائے ؛ گُلِ آرزو.**

گُلِ اُمید اُڑا لے گئی کہاں صرصر
مثالِ بُلبُل بے تاب سوگوار ہوں میں

(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۳۱). [گُل + اُمید (رک)].

ـــ اَنار کس اضا (ـــ فت ا) ؛ سے گُلنار. (الف) امذ.
انار کا سرخ پھول جو پھل بن جاتا ہے. گُلِ انار ، گل عجائب ، کیوڑہ ... وغیرہ. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۴). (ب) صف. **(ان معنی میں بدون اضافت بھی مستعمل ہے). ۱. سُرخ و شوخ ، شوخ سرخ رنگ.**

رنگوائیے گا کوئی دوپٹہ گُلِ انار
رِستی ٹپک رہی ہے جراحت کی آنکھ سے

(؟ چشم (سراپا سخن ، ۱۶۲)). گُل انار ، نارنجی ... شربتی رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۰).

تھے عباسی اور پستئی گُل انار
جُدی تھی ہر اک کی ہر اک سے بہار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۴۳). گُل انار رنگ کا دوپٹہ جس میں سنہری انگشتیا ٹھپّہ لگا ہوا سر سے باندھا ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۷). ۲. **انار کے درخت کی ایک قسم جس میں پھل نہیں لگتا صرف پھول ہی لگتے ہیں** (فیروزاللغات؛ علمی اردو لغت). [گل + انار (رک)].

ـــ اَناری کس صف (ـــ فت ا) صف.
(رنگائی) **انار کے پھول سے مشابہہ زردی جھلکتا ہوا ، آتشی سرخ رنگ** (ا پ و ، ۲ : ۴۶). [گُل انار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اِنْتِخاب کس صف (ـــ کس ا ، سک ن ، کس مع ت) امذ.
منتخب پھول ، چُنا ہوا یا پسند کیا ہوا پھول.

کانٹا ہے تیرے چہرۂ گل گوں کے سامنے
خورشید ہے اگرچہ گُلِ انتخاب صبح

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۱۲۱). [گل + انتخاب (رک)].

ـــ اَنْدام (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
جس کا بدن پھول کی طرح رنگین و نازک ہو ، نزاکت و حسن کا پیکر ہو ، حسین جسم ؛ مراد : محبوب ، معشوق.

جو پھول ہیں کھڑی دھن سوجوں نہال کھلیا
سرگ میں سرونہ تج سا اے سروِ گُل اندام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۲).

مُرغِ دل پر بستہ الفت ہے جاوے گا کہاں
زُلف سے کھولے ہے کیوں اے سروِ گل اندام دام

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۸).

تفرقہ ہوتا ہے ایسا بھی گُل اندام کہیں
مے کہیں ، شیشہ کہیں ، ساقی کہیں ، جام کہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴).

شب کو ہو جاتا ہے ہم سے وہ گُل اندام جُدا
جیسے سُرخاب سے سرخاب سرِشام جُدا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۶). گل اندام ... دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات بنتے ہوں. (۱۹۷۸ ، لکھنو کی شاعری ، ۷۵). [گُل + اندام (رک)].

ـــ اَوْرَنْگ کس اضا (ـــ و لین ، فت ر ، غنہ ، سک گ) امذ.
ارغوانی اور قرمزی رنگ کا ایک چھوٹا پھول جو گھنڈی سے مشابہ ہوتا ہے ، پنکھڑیاں سخت اور دیرپا ہوتی ہیں اور پھول پرانا ہو کر کم رنگ ہو جاتا ہے اس کا پودا ڈیڑھ فٹ لمبا ہوتا ہے.

گُلِ اورنگ وار کند نرگس نول
نچھل جل بسندے کمود و کنول

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۱).

گُل اورنگ سے ہیں چھچھاتے فندقیں اونچے
گنگ کی اوس کی رنگت شوخ تر ہے رنگِ مخمل سے

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۲۳).

حشر تک واں سے گُلِ اورنگ سے اُگتا رہا
کشتۂ فندق تمہارا جس جگہ مدفون ہوا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۶). [گُل + اورنگ (عَلَم)].

ـــ آتِشی کس صف (ـــ کس ت) امذ.
آتشی گلاب ، آتشی رنگ کا گلاب کا پھول ؛ مراد : سرخ گلاب کا پھول. پھولوں کے ذکر میں ہمیں یہ نام ملتے ہیں ، گل آتشی ، گل شب افروز ... وغیرہ. (۱۹۳۴ ، منشورات کیفی ، ۱۸۳) . [گُل + آتشی (رک)].

ـــ آچِیں (ـــ ی مع) امذ ؛ سے کاچیں.
(طب) **ایک بڑا درخت جو باغوں میں لگایا جاتا ہے ، اس کے پتے بڑے موٹے اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں . پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے ، اس کا پوست بطور دوا مستعمل ہے ، لاط : Plumeria Acunainata** (کتاب الادویہ ، ۲ : ۶ ؛ پلیٹس). [گُل + آچیں (عَلَم)].

ـــ آرائی امث.
پھولوں سے سجاوٹ کرنا ، چمن آرائی ، پھولوں کی سجاوٹ.

گل آرائی اور گل دانوں پر دیوان کے دیوان لکھے ہوئے ہیں۔ (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۷) [گل + ف : آرا ، آراستن ۔ سجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔آفتاب کس اضا(۔۔۔سک ف) امذ۔
سورج مکھی کا **پھول**۔

رہ رہ کے اشک بہتے تھے رُونے جناب سے
شبنم ٹپک رہی تھی گُلِ آفتاب سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۷)۔

بنفشہ ، ریاحین ، سیوتی ، گلاب
ہزارا چنبیلی گُلِ آفتاب

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۹۶)۔

نیچی ہے آنکھ نرگسِ بدمست خواب کی۔
سب سے الگ ہے شان گُلِ آفتاب کی

(۱۹۳۶ ، حرف ناتمام ، ۳۰۰)۔ [گل + آفتاب (رک)]۔

۔۔۔آنکھ (۔۔۔غنہ) صف ؛ امذ۔
سفید رنگ کا ایک کبوتر جس کی آنکھوں کی پُتلی سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔

کھیرے و پیٹت و چپ و نفتے و مکھرے
زرچے و گُل آنکھ اور لل آنکھ اودے و زردے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶)۔ کبوتر بازی کا بھی شوق تھا ، اور زیادہ تر یہ کبوتر تھے ، لقا ، شیرازی ، لال بند ، گل آنکھ ، کابلی۔ (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۱)۔ [گل + آنکھ (رک)]۔

۔۔۔آنا محاورہ۔
پھول آنا ، کھو دینا۔

فاقہ مستی نے دیا ساتھ ہمارا راسخ
ورنہ جو کچھ تھا خرابات میں سب گُل آئے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۶)۔

۔۔۔بابُونَہ کس اضا(۔۔۔و مع ، فت ن) امذ۔
طب) **ایک پودے کا نام، دوا کے طور پر کام آتا ہے**۔ پرسیاوسان گُلِ بابونہ ہر ایک ڈھائی تولہ الخ۔ (۱۹۳۶ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، مارچ ، ۴۰)۔ خشک تکمید ، تھیلیوں کو گرم بھوسے ، نمک ریت یا گُلِ بابونہ سے بھر کر بنائی جاتی ہے۔ (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۹۲)۔ [گل + بابونہ (رک)]۔

۔۔۔بادام کس اضا ؛ امذ۔
(لفظاً) **بادام کا پھول ؛ شغار کی ایک قسم**۔ (شغار) کی چار قسم ہیں ایک تو گل بادام دوسری قسم سیہ خال تیسرا سرخ خال چوتھی قسم سیاہ یک رنگ۔(۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۴۵)۔ [گل + بادام (رک)]۔

۔۔۔بار صف۔
پھول بکھیرنے ، برسانے یا لُٹانے والا ، پھولوں سے لدی ہوئی۔ گل بار درختوں کی پھیلی ہوئی شاخوں کے نیچے راجپوت خواتین ایرانی دوشیزاؤں کی طرح راگنیاں اور نائیکائیں بن کر بیٹھی ہیں۔ (۱۹۶۴ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۲۴)۔

شجر سایہ فگن ، گل بار اور نازاں
وہ گل بھی تھا مرے ہر خواب کا عنوان

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۵۱)۔ [گل + ف : بار ، باریدن ۔ برسانا ، بکھیرنا]۔

۔۔۔باری امث۔
گُل بار (رک) کا کام یا عمل ، پھول برسانا ، پھولوں کی بارش کرنا۔ جشن کا نقشہ پہلے ہی سے تیار تھا، گل باری کے بعد ... ...گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا تھا۔ (۱۹۳۲ ، میدان عمل، ۹۴)۔ غرض ہر نوع سخن میں وہ گلباری کی کہ ساری زمین قسم قسم کے پھولوں سے پُر بہار ہوگئی۔(۱۹۴۳، حیات شبلی (دیباچہ)، ۳۴)۔ الفاظ کی مینا کاری اور فقروں کی گل باری دلوں کو اچھالتی ضرور ہے لیکن دماغوں کو اجالتی نہیں۔ (۱۹۸۸ ، فن خطابت ، ۴۲)۔ [گل بار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔باڑی امث۔
باغ ، باغیچہ۔ یہ عمارتیں جس شاہی باغ کے اندر ہیں اس کی حسب معمول فوارے ، گلباڑیاں وغیرہ بنا کے زیب و زینت بڑھائی ہے۔ (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۱)۔ [گل + باڑی (رک)]۔

۔۔۔باز صف۔
۱. **وہ جو پھول اُچھالے یا پھولوں سے کھیلے** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۲. **بڑا شاطر ، چالاک ، چلتا پُرزہ** (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات)۔ ۳. **حریف کے گلے پر انی مارنے والا مرغ**۔ اگر مرغ ... کنول دُما ہو تو گل باز ہے۔ (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۹۳)۔ فدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے انار... کھا کھس اور گلباز پھر مکواسہنے ، نک ہوئنے۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۲۷)۔ [گل + ف : باز ، بازیدن ۔ کھیلنا ، ے لاحقۂ فاعلی]۔

۔۔۔بازی کس اضا۔(الف) امذ۔
۱. **وہ پھول جس سے گُل بازی (رک) کا کھیل کھیلا جائے**۔

جاوُں میں کدھر ، جُوں گُلِ بازی مجھے گردوں
جانے نہیں دیتا ہے اِدھر سے نہ ادھر سے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۱)۔

رتبہ گُلِ بازی کا دلا کاش تو پاتا
ہاتھوں سے جو گرتا تو وہ آنکھوں سے اُٹھاتا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۴)۔

ہم گئے جس کی طرف جُوں گُلِ بازی اس نے
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۰)۔ اس کے سامنے سے پانی کی سطح پر ایک پھول گل بازی کی طرح اچھلتا کودتا ہوا گذر گیا۔ (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۹۳)۔ (ب) امث۔ ۱. **ایک کھیل جس میں دو نوجوان آمنے سامنے ایک گلاب یا گیندے کا پھول لے کر چندقدم کے فاصلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں ، یہ اس پر پھینکتا ہے وہ اس پر اس طرح ادل بدل ہوتی رہتی ہے جس کے ہاتھ سے پھول گرتا ہے وہ ہار جاتا ہے**

کبھو آپس میں طنازی کریں تھے
کبھو اُلفت کی گُل بازی کریں تھے
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۴).

نشانہ اس کو گل بازی میں کیا کرتا کہ یہ ڈرتا تھا
مبادا بیچ میں آ جائے ہو جائے سپر کوئی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵۹).

اُچھالو لے کے ہاتھوں میں نہ گل کو وقتِ گلبازی
کہ دل مثلِ گُلِ صد برگ سو ٹکڑے ہمارا ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۲).

آج ہر بات میں رنگینی ہو خوب گُلبازی و گلچینی ہو
(۱۹۲۸ ، مرقع لیلی مجنوں ، ۸۶). گل بازی جس میں ایک شخص دوسرے شخص کی طرف پھول پھینکتا ہے جس کے ہاتھ سے پھول گر جاتا ہے وہ پلکوں سے پھول چن کر اُٹھانے کی سزا پاتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۶۹۹). ۲. **ایک کھیل جس میں لڑکے سلیقے سے ایک طرف ہو بیٹھتے ہیں ، ان میں سے کوئی ایک لڑکا پوچھتا ہے کہ پھول میں پھول کاہے کا ، اس کے پاس بیٹھا ہوا لڑکا جواب دیتا ہے ، آم ، گیہوں ، چنا ، بیلا ، چمیلی وغیرہ کا تمام لڑکے باری باری پوچھتے ہیں اور جواب دیتے ہیں ، خیال رکھا جاتا ہے کہ کانٹے دار پھول کا نام نہ لیا جائے اگر کسی لڑکے نے غلطی کی اور کانٹے دار درخت کے پھول کا نام لے لیا تو سب لڑکے اس لڑکے کو خوب چپتیاتے ہیں** (کھیل بتیسی ، ۵۴). [گل باز + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

ـــــ بازی کَرْنا ف مر ، محاورہ.
گل بازی کا کھیل کھیلنا ؛ پھول برسانا ، پھول مارنا. مست مسرت ہو کر باہم گلبازی کرتے ہوئے حلقہ گل کے رقص میں منہمک وزیر کو اپنے ہجوم میں لپیٹتے ہوئے ... داخل ہو رہے تھے۔ (۱۹۲۲ ، نگار ، ۱ ، ۱ : ۲۳).

ـــــ بازی ہونا محاورہ.
گل بازی کرنا (رک) کا لازم.

دیکھئے اب گُلِ بازی ہو یہ دل یا کیا ہو
پھیر لینا مجھے ، رکھنا اونھیں منظور نہیں
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۶).

ـــــ باسی امث ؛ سـ کلا باسی.
(عو) رک : گُلِ عباسی جو زیادہ مستعمل ہے.

سوسن کی زباں بولی : «میں ترکی و تازی ہوں
گل باسی یہ کہتی ہے : «میں سب سے تازی ہوں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۷). [**گل عباسی** (رک) کا بگاڑ].

ـــــ باغ (اضافتِ مقلوب) امذ (قدیم).
پھولوں کا باغ ، گلستان.

حکایت کے گُل باغ کا باغباں
گندیا ہے ہو گل دستۂ داستاں
(۱۶۳۵ ، قصۂ بےنظیر ، ۲۸). تفریح کے لیے ایک گل باغ بھی بنا دیا جائے تا کہ مختلف اوقات میں وہاں جا کے بیٹھیں. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، ۲۷). [گل + باغ (رک)].

ـــــ بانْدھنا محاورہ.
توڑے دار بندوق یا چراغ کی بتی وغیرہ کے سرے کو جلا کر گُل بنا لینا تا کہ عین وقت پر آسانی سے اسے روشن کیا جا سکے.

روشنی کو کبھو فراش سے گُل باندھ رکھیے
آج ہے وصل کی شب شمعوں کے گُل باندھ رکھیے
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۷۲).

ـــــ بانْگ (ـــــ غنہ) امث ؛ سـ گلبانگ.
۱. **چہکار ، پھول جیسی نرم و لطیف آواز ، بُلبل کے چہکنے کی آواز ، بُلبل کی چہکار ، صوتِ ہزار ، دل خوش کن آواز.**

پھول کہنا مئے گلرنگ کو تھا عین بجا
صاف گلبانگِ عنا دل تھی گلابی کی صدا
(۱۸۶۵ ، ناظم (نوراللغات)).

اب خزاں ہے موسمِ گل کا زمانہ ہو چکا
ہو چکی گل بانگ بلبل کا ترانہ ہو چکا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸).

بہارِ فتنہ ساماں نے کیا رازِ جنوں افشا
مجھے وجد آ گیا اے رعب گلبانگ عنا دل پر
(۱۹۱۳ ، کلیات رعب ، ۸۲). ۲. **قلندروں اور سالکوں وغیرہ کا نعرہ.**

خود گیری و خود داری و گلبانگِ اناالحق
آزاد ہو سالک تو ہیں یہ اس کے مقامات
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۶۱). ۳. **نعرۂ جنگ.** اس نے ایک گلبانگ لگائی جسے سُن کر تمام کمین وروں نے تلواریں سونت لیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۴۸).

گلبانگ بھی ایک تھی ، نقارہ نہ نوبت نہ نفیر اور
جادہ بھی رہبر بھی ، درکار تھی منزل نہ امیر اور
(۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۱۸۰). ۴. **نعرۂ تکبیر ؛ اذان کی آواز.**

جو گونج اُٹھے گا عالم شورِ ناقوسِ کلیسا سے
تو پھر یہ نغمۂ توحید گلبانگِ اذاں کب تک
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۵۹). اذانوں کی گلبانگ کی گونج. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۹۰).

ابھی خوابِ گراں سے آنکھ کچھ مسلم نے کھولی ہے
شبِ غفلت کی خاموشی میں گلبانگِ سحر تم ہو
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۸). ۵. **بے در بے پینے کی صلا ، دعوتِ عام.**

رنگ ساقی کا جما ہے سر خوشی کا جوش ہے
میکدے میں ہر طرف گلبانگِ نوشا نوش ہے
(۱۸۹۹ ، دیوان صفی ، ۱۲۲).

جلوۂ رنگیں بھی ہے تا کیدِ ضبطِ ہوش بھی
وعظِ ہشیاری بھی ہے گلبانگِ نوشا نوش بھی
(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۳۹). ۶. **نغمۂ شادی ، نویدِ مسرت.**

گلبانگ نالہ ہے یہ نیا گل کھلا مگر
گذری نسیم آو چمن زار کی طرف
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۷). سبب نہ معلوم ہوا کہ ... خلقِ خدا کے کیوں گلبانگِ شادمانی وظیفۂ زباں ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴ : ۹۲۲). ہر اچھی بات اس سے تعبیر کی جاتی ہے...

اچھی آواز گل بانگ . (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۱۹) .
۷. **نغمہ سرائی ، خوش آوازی.**

کانیں گے معشوق شعر عاشقانہ سہر کے
ہووے گا گلبانگ میں شورِ و فغانِ عندلیب

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۴). [گُل + بانگ (رک)].

ـــــ بَدَن (ـــــفت ب ، د).(الف) صف.
پھول جیسے رنگ کا اور لطیف و نازک جسم والا . گل اندام ، گلاب کے پھول جیسا حسین و جمیل ؛ مراد : معشوق . محبوب.

تھی محبوب عالم کی وو گل بدن
کہ چندر جسے دیکھ کرتا سرن

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۵).

اے گلبدن نظر کر داغِ جگر کوں میرے
گر آرزو ہے تجھ کوں گلزار کا تماشا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۶).

لگیں ملنے اس گل بدن کا بدن
ہوا ڈیڈبا آب سے وہ چمن

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۴۴).

جو تُو دریا میں دھووے ناخنِ پا گلبدن اپنے
تو ہر اک فلسِ ماہی شکلِ برگِ گل معطّر ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). اس گلِ لالہ کی بہار میں غنچہ دہان گل اندام ، گلفام ، گلرنگ ، گلبدن عجیب ٹھسّے سے چمک چمک کے چھپ چھپ کر چھب دکھاتے تھے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵). خوبصورت جسم گل اندام ، گل بدن ، اچھا لباس گل پیرہن . . دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سابقہ لاحقۂ سے اتنے مرکبات بنے ہوں (۱۹۷۸ ، لکھنؤ کی شاعری ، ۷۵). (ب) امذ. (پارچہ باقی) **مختلف وضع کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا جو کسی زمانہ میں وسط ایشیا کے علاقے سے براہ کابل ہندوستان میں آتا تھا** (ا ب و ، ۲ : ۸۵). بنارس کا گل بدن ، گجرات کا کمخواب. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۸).

دنیا کی زیب و زینت کُفّار کو مبارک
ہندو کے مردے لپٹیں کمخواب و گلبدن میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۸). چھوٹی بیگم گلبدن کا پائجامہ پہنے تھیں . (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۳۴). [گل + بدن (رک)].

ـــــ بَدَنی (ـــــفت ب ، د) امث.
گل اندامی ، پھول جیسی جسمانی حالت ؛ مراد : حسن و نزاکت ، نرمی و گدازی.

تو وہ بہار باغِ حسن جس پر کرے نثار جاں
لالہ رخی سہی قدی گلبدنی سمن بری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۵).

ہوائے صبح سے روشن چراغِ سیم تنی
شگفتہ ، غسلِ سحر سے مزاجِ گل بدنی

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۹). [گل بدن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَرگ (ـــــفت ب ، سک ر) امذ ؛ ← گلبرگ.
۱. **گلاب کی پتی یا پنکھڑی ؛ شعرا محبوب کے لب اور زبان کو گل برگ سے تشبیہ دیتے ہیں.**

کھول ادھر گلبرگ سے روح الامیں
شرح دے سب شوق رب العالمیں

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۳).

دیتا ہوں اپنے لب کو بھی گلبرگ سے مثال
بوسے جو خواب میں ترے رخسار کے لیے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۵).

یہ لب چوسے ہوئے کیوں کر نہیں ہیں
کہ ہیں گلبرگ لیکن تر نہیں ہیں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۴).

گل برگِ تر پہ سُنبلِ مشکیں نقاب ہو
تو منہ چھپا ، بلا سے جو دنیا خراب ہو

(۱۹۳۸ ، ترجمان الغیب ، ۲۷۲). ۲. **(کنایۃً) نازک اندام محبوب.**

بو بانی ہو کچھ تو کیتکی بول
گُلبرگ اپنی زبان تو کھول

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۴۹). [گُل + برگ (رک)].

ـــــ بَرَن (ـــــفت ب ، ر) صف (قدیم).
گلاب کے پھول جیسا ، رنگ ڈھنگ والا.

بن گل کہ آہ بلبل وہ گل برن کہاں ہے
جن من ہربا ہمارا وہ من ہرن کہاں ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق (اردو ، ۴۶ : ۳ ، ۴ ، ۱۷۰)).

ہے گلبدن لالہ مکھ غم میں جھوک
سنے میں تھے داغاں جگر ٹوک ٹوک

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۰۵). [گُل + برن (۱)].

ـــــ بَکْلا کس اضا(ـــــفت ب ، سک ک) امذ.
مولسری کا پھول نیز رک : بکل. چمنوں میں داؤدی اور نرگس . . . گل بکلا اور گلزار جو سفید ہیں سو لگتے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰). [گل + بکلا (رک)].

ـــــ بَن (ـــــفت ب) امذ.
پھولوں کا جنگل ، جہاں پھول دار درختوں کی کثرت ہو ، باغ ، چمن ، پھلواری ، گلستاں.

ترے دل کو سمجھ بوجھ ہے خدا کے راز کا گلبن
نکو کر خار و خس سیتی بو اس گُلبن کے تئیں گلخن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۴).

جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر
مُصحفِ گل کے حواشی پہ طلائی جَدوَل

(۱۸۷۶ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۰۱). ایک گھر کے دو چراغ ایک در کے دو داغ ایک گلبن کے دو شجر ایک شجر کے دو ثمر ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۱۶).

بہاریں باغ کی دھرتی کا دھن ہیں
جہاں بن ہیں وہیں گلبن ہوئے ہیں

(۱۹۸۷ ، دل کی زبان ، ۸۱). [گل + بن (رک)].

ـــــ بُن (ـــــضم ب) امذ.
۱. **گلاب کا پودا ، سرخ گلاب ، درخت گل** (شعرا معشوق سے تشبیہ دیتے ہیں).

حوراں نہ کریں خلد کے گلبن کا نظارا
جب سیم بدن اپنے کو گلپوش کرے تو
(۱۸۱۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۱۸۰).
گلزار ارم کی ہے مجھے دھن
بولا کہ اے بشر وہ گلبن
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۷).
مستانہ ہوائے گلشن تھی جانانہ ادائے گلبن تھی
ہر وادی وادیٔ ایمن تھی ہر کوہ پہ جلوۂ طور ہوا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲۳). ۲. گلاب کے پودے کی جڑ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۳. کسی درخت کا وہ حصہ جو زمین کے ساتھ لگا ہوتا ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گل + بُن (رک)].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
(نباتیات) جسم کے حصّوں کا گلاب نما گچھا ، گلاب کا نشان (انگ : Rosette). پتوں کے پیالی نما گلبند سے جو راس پر پائے جاتے ہیں ، ایسے پودوں کی شناخت کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۳۳). [گُل + ف : بند ، بستن - باندھنا ، سے صفت].

ـــ بَنْدْھنا محاورہ.
لکڑی وغیرہ کا خوب سلگ جانا ، چراغ کی بتی کا خوب جل جانا (سرمایہ زبان اردو ؛ نوراللغات).

ـــ بَنَفْشَہ کس اضا (ـــ فت ب ، کس ہ ، سک ش) امذ ؛ امث.
بنفشہ کا پھول جو ہلکا نیلا یا اودے رنگ کا ہوتا ہے اور بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے. گل بنفشہ ... تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵). [گل + بنفشہ (رک)].

ـــ بُو (ـــ و مع). (الف) امث.
بوئے گل ، پھول کی خوشبو.
ان گلوں سے صورتِ گلِ بو جدائی کیجیے
چار دن کے واسطے کیا آشنائی کیجیے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۵). (ب) صف. گلاب کی سی خوشبو رکھنے والا ، جس سے خصوصاً گلاب کی بو آتی ہو ، خوشبودار.
شکستِ توبہ کا فتوا امامِ شہر دیتا ہے
لگا کر برف میں دیجو سے گُل بُو کا پیمانہ
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۶۵).
بادِ گلبُو و عطر بار ہے آج
صبح آئینہ بہار ہے آج
(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۲۲). [گُل + بو (رک)].

ـــ بُوٹا (ـــ و مع) امذ ؛ ج : گل بُوٹے.
۱. پھول اور پودے ؛ مراد : سجاوٹ ، آرائش ، زیبائش ، بناؤ ، سنگار. باغ سیب اپنی بہار پر گل بُوٹے کی کیفیت دکھاتے تھے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۶۳).

بہت تو نے بہارِ زندگانی کے مزے لوٹے
بہت زیرِ قدم تو نے کیے پامال گُل بُوٹے
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۶۹). ۲. بیل بُوٹا ، نقش و نگار.
تکلف سے بری ہے حسنِ ذاتی
قبائے گل میں گُل بُوٹا کہاں ہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۹).
بہار آئی تو گُل بوٹے بناؤں جامۂ تن پر
سبق لوں میں زبانِ خارِ صحرا سے گلستان کا
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۵). ۳. کاغذ یا کسی دھات کے پتر پر نقش و نگار بنا کے کاٹ لیتے ہیں یعنی اسٹنسل کر لیتے ہیں اور اس کے نیچے رنگین کاغذ یا پنی چپکا دیتے ہیں.
جسمِ خاکی ہے مرا یوں نیشِ غم سے چاک چاک
کاٹتے ہیں جیسے گُل بُوٹے گلِ قندیل میں
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۱). اف : بنانا ، کاٹنا ، کرنا [گُل + بوٹا (رک)].

ـــ بُوٹی چھینْٹ (ـــ و مع ، ی مع ، غنہ) امث.
(چھیپکاری) گلاب کے پھول یا سرخ پھول اور سبز یا سیاہ زمین میں چھپی ہوئی چھینٹ (اپ و ۲۰ : ۱۷۰). [گُل + بُوٹا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تصغیر + چھینٹ (رک)].

ـــ بُوٹے جَمانا محاورہ.
پھول دار پودے ترتیب سے لگانا ، پھول بُوٹے ترتیب سے لگانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ بُوٹے کَتَرْنا محاورہ (شاذ).
۱. کاغذ وغیرہ کی پھول پتیاں بنانا ، بیل بُوٹے تراشنا ، سجانا ، سنوارنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. عجیب و غریب کام کرنا ، اچنبھے کا کام کرنا ، انوکھا کام کرنا ، شوشہ چھوڑنا ، انوکھی بات کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. بدگوئی کرنا ، بُرا بھلا کہنا ، گالیاں دینا ، بدزبانی کرنا.
زباں کی کرکے مقراض اور بنا دُشنام کا کاغذ
ہمارے حق میں کیا کیا آپ نے کترے ہیں گل بُوٹے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۶).

ـــ بُوٹے کِھلانا محاورہ.
باغبانی کرنا رونق بڑھانا ، آرائش کرنا، سجاوٹ کا سامان کرنا ، عبارت آرائی کرنا. جس کا شاداب قلم بنجر موضوعات پر بھی گل بُوٹے کھلا دیتا ہے.(۱۹۸۹ ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۱۸۲).

ـــ بِہِشْت کس اضا (ـــ فت ب ، ن ، سک ف ، فت ش) امث.
سیوں کی طرح کی ایک مٹھائی جس میں گھی ، شکر ، قدرے دودھ ، کیوڑا ، الائچی سفید و سرخ اور میدے کے علاوہ خاص جزو بادام کی گری ہوتی ہے. چاشنی میں ۳ ماشہ زعفران کیوڑے میں پسوا کر ڈال کر گل بہشت بنالیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۱۰). [گُل + بہشت (رک)].

ـــ بے خار کس صف (ـــ ی مج) امذ.
۱. ایسا پھول جس کے ساتھ کانٹے نہ ہوں؛ مراد : بے ضرر چیز ،

ہر طرح صاف ستھرے اور پاکیزہ ہے. حکیم صاحب نے نہایت فلسفیانہ انداز میں کہا ماسٹر صاحب گُل بے خار کجا ست. (۱۹۵۹ ، شمعِ خرابات ، ۱۱۰). ۲. (کنایۃً) شراب (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گُل + بے (سابقۂ نفی) + خار (رک)].

--- بیگانہ کس صف(---ی مج ، فت ن) امذ.
خود رَو پھول ، جنگلی پھول ، وہ پھول جو گھاس میں کھلتے ہیں اور پامال ہوتے ہیں. دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات بنے ہوں ، لاحقے ، گلاب ... گل بیگانہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰). [گل + بیگانہ (رک)].

--- پاش امذ.
پھول برسانے والا ، پھول بکھیرنے والا. دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات ہوں ، لاحقہ : گلاب ... گُل پاش وغیرہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰). [گُل + ف : پاش ، پاشیدن - بکھیرنا ، برسانا سے لاحقۂ فاعلی].

--- پاشی اسث.
پھول برسانا ، پھول بکھیرنا ، گل ریزی ، گل فشانی. اچھی بات، گل فشانی ، گل پاشی ، گل ریزی. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۱۹). [گُل پاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پاپوش کس اضا(---و مج) امذ.
ریشم یا کلابتو وغیرہ سے بنایا ہوا پھول جو جُوتوں وغیرہ پر ٹانکتے ہیں. دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات ہوں ، لاحقہ : گلاب ... گُل پاپوش وغیرہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰). [گُل + پاپوش (رک)].

--- پڑنا محاورہ.
آنکھ میں پُھلی یا سفید دھبا پڑ جانا.

مجھ نظر میں آ شتاب اے نورِ چشمِ عاشقاں
گل پڑا ہے میری آنکھوں میں نہیں یہ مردمک

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۰).

--- پلاس کس اضا(---فت پ) امذ.
ڈھاک کا پھول جو سرخ ہوتا ہے نیز رک: پلاس (کلید عطاری، ۸۹). [گل + پلاس (رک)].

--- پوش (---و مج) صف.
پھولوں سے لدا ہوا ، پھولوں سے بھرا ہوا ، پھولوں سے ڈھکا ہوا ، پھولوں سے مزین ، جیسے پھولوں نے ڈھانپ لیا ہو ؛ ایسا لباس پہنے ہوئے جس پر پھول اور نقش و نگار یا پھول جیسے نشانات بنے ہوں.

حوراں نکریں (نہ کریں) خلد کے گلبن کا نظارا
جب سیم بدن اپنے کو گلپوش کرے تو

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰).

ہو عاشقِ خونیں جگر جیوں لالہ اس گلزار میں
کھا دل پہ داغِ عاشقی گلپوش ہو گلپوش ہو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۱).

بلبوس خاص حسن نے ہم کو عطا کیا
گُل کھا کے دستِ یار سے گلپوش ہو گئے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۱).

یہ کشت زار یہ سبزہ یہ وادیِ گل پوش
سکونِ دشت یہ صحرا کا منظر خاموش

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۲۶). [گل + ف : پوش ، پوشیدن - ڈھانکنا ، چھپانا سے لاحقۂ فاعلی].

--- پوشی (---و مج) اسث.
پھولوں کا ہار پہنانا ، پھول نچھاور کرنا ، کسی پر پھول برسانا ، پھول کے گجرے گلے میں ڈالنا. پروگرام میں گل پوشی ، نذرانہ عقیدت ، منظومات، تقاریر، کیک کٹنے کی رسم اور پھر جعفری صاحب کا کلام سننا شامل تھا. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، دسمبر، ۲۳۸). [گل پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پیادہ کس صف(---کس پ ، ی مخت ، فت د) امذ.
۱. ایک شاخ پر کھلنے والا پھول ، وہ پھول جس میں ساق ہو ، ساق پر کھلا ہوا پھول. (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). **۲. زمین سے لگواں پھول ، وہ پھول جس کے پودے میں تنا نہ ہو، جیسے : نرگس ، لالہ اور سوسن وغیرہ (گل سوار کے بالمقابل).**

گُلِ اسوار ہے ہر ایک سوار
ہر پیادہ گلِ پیادہ ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹۳). سابقہ لاحقہ سے ... لاحقے گلاب ... گل پیادہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰). [گل + پیادہ (رک)].

--- پیرَہَن (---ی لین ، فت ر ، ہ) صف.
سرخ پوش ، پھول جیسے لباس والا ؛ مراد : حسین و جمیل ، معشوق ، محبوب.

اگر غنچہ تمن اک رات اس ہستی کے گلشن میں
ولی مجھ بر میں وو گُل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۶).

پھر پیرہن کے ہوتے ہیں ٹکڑے برنگ گل
پھر مجھ کو آ گئی کسی گل پیرہن کی یاد

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۰).

دل فریبی کا یہ گل پیرہنوں میں انداز
گورے گالوں پہ یہ بکھرے ہوئے گیسوے دراز

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۶۶). بستر ، بستے ایک سے ایک گل پیرہن ایک سے ایک کجکلاہ. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۲۹۹).

اور جب خوان نعمت سجایا گیا
ایک گل پیرہن ڈھونڈ لایا گیا

(۱۹۸۳ ، سروساماں ، ۵۰۹). [گل + پیرہن (رک)].

--- پیرَہَنی (---ی لین ، فت ر ، ہ) اسث.
سرخ پوشی ، بننا سنورنا ؛ مراد : محبوب ہونا ، محبوبیت.

یک عمر رکھے غرق بخوں جاک گریباں
ہم کو بھی کبھو خواہش گل پیرہنی تھی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۷).

ہو کے دیوانہ نہ کیوں جامے کے کرتا ٹکڑے
گل نے دیکھی تری گل پیرہنی باغ میں تھی
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۵).
لالے نے جو دستار اچھالی ہے چمن میں
کھاتا ہے عبث داغ وہ گل پیرہنی پر
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۷۱). [گل پیرہن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پھلانا محاورہ (قدیم).
رک : گل کھلانا.
ہم کو جنوں سے دست و گریباں کر دیا
آتے ہی اب کے گل یہ پھلایا بہار نے
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۹۱).
اتنا نہ ہنس کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑے
اتنا نہ پھول جا کہ کوئی گل پھلائے عیش
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳). ملکہ نے تو خوب گل پھلایا ہے.
(۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۵۵).

--- پھنا (--- ضم پھ ، شد ن) امذ.
(کاشت کاری) **وہ پودے جن پر گچھے دار طرے نکل آتے ہیں جو ان کے پھول ہوتے ہیں اور گل پھنا کہلاتے ہیں ، جیسے :** کنگنی کے گل پھنے (اب و ، ۶ : ۱۰۳). [گل + پھنا (رک)].

--- پھول (--- و مع) امذ ؛ ج.
مراد : پھول.
کہتے ہیں بہار آئی گل پھول نکلتے ہیں
ہم کنج قفس میں ہیں دل سینوں میں جلتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۳).
اوتار کر جو وہ گل پھول کان کے پھینکے
صبا وہ پھر عروس بہار لے کے چلے!
(۱۸۹۵ ، خزینۃ الخیال ، ۲۰۳). [گل + پھول (بطور تابع)].

--- پھول کاٹنا محاورہ.
بدگوئی کرنا ، بہتان باندھنا ، افترا پردازی کرنا.
نوکری میں نہیں کچھ اس کو حصول
کاٹے ہے میرے حق میں نت گل پھول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۳).

--- پھول کترنا محاورہ.
انوکھی بات یا اچنبے کا کام کرنا ، حیران کر دینے والی بات ، شگوفے چھوڑنا.
پھبتا ہے اس کو یارو دم عاشقی کا بھرنا
ہو یاد جس کو سو سو گل پھول کا کترنا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۷۵).

--- پھول لگانا محاورہ.
(بات کا) **بڑھانا چڑھانا ، مبالغہ کرنا ، نمک مرچ لگانا.** جھوٹی بات ... نمک مرچ اور گل پھول لگا کے بیان کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۹).

--- پھولنا محاورہ.
۱. **پھول کھلنا ، کسی پھول کا شگفتہ ہونا.**
آئی ہے بہار ہے گساراں
پھولے ہیں چمن میں گل ہزاراں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۲). ۲. **کوئی نئی یا انوکھی بات ظاہر ہونا ، غیر متوقع چیز کا نمودار ہونا ، انوکھا یا اچنبے کا کام ہونا.**
کوئی گل پھولے گا شوشہ کوئی پیدا ہو گا
رات سے حاملۂ غنچہ بہت ہے کل!
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۲). باغ کنیز میں آج کل ایک نیا گل پھولا ہے قابل تحریر نہیں ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۸۵).
۳. **راز ظاہر ہونا ، بھید کھلنا ، فتنہ بپا ہونا.**
قصہ نہ بڑھے برنگ کا گل
پھولے کہیں شہر میں نہ یہ گل
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۵). مگر اب ڈر ہے کہ کوئی گل نہ پھولے، کرتوتوں کا بھانڈا نہ پھوٹے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۸۹).
۴. **افتاد پڑنا ، نئی آفت یا مصیبت پیش آنا ، نیا فتنہ کھڑا ہونا.** دراز کی راہ سے راستے کی طرف دیکھنے لگے کہ اب کیا گل پھولتا ہے. (۱۸۶۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۶۷).
کوچۂ زلف کے سودے سے گل آخر پھولا
ہوئے زنجیر کے پھندے میں گرفتار قدم
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۶). کوئی تازہ گل پھولا مگر بادشاہ کے چہرے پر آثار مسرت کے دیکھ کے منتظر ابتدائے کلام ہوئی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۲ : ۵).

--- تر کس صف (--- فت ت) صف.
(لفظاً) **تازہ پھول ؛** (مجازاً) **خوبصورت چہرے والا ؛ مراد : معشوق ، حسین شخص.**
پس دیوار چمن رکھ دے قفس سے صیاد
میں نہ پونہچوں مرا نالہ گل تر تک پونہچے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۶). سابقہ لاحقہ سے ... لاحقے گلاب ... گل تر وغیرہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰). [گل + تر].

--- تراش (--- فت ت) امذ.
۱. **پھول پتیاں بنانے والا ، پتھر پر گل بوٹے کندہ کرنے والا.** ایک نقشہ نویس ، چھ خوش نویس ... ایک کلس ساز ایک سنگ تراش تین گل تراش اور ایک عرب ماہر جملہ فنون تھے. (۱۸۹۰ ، حسن ، ۳ ، ۵ : ۳۳). ۲. **چراغ یا شمع وغیرہ کی بتی کا سرا کترنے والا آلہ ، گل گیر ، وہ اوزار جس سے شمع یا چراغ کی بتی کتری جائے** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گل + ف : تراش ، تراشیدن - کترنا ، چھانٹنا سے لاحقۂ فاعلی].

--- تراشنا ف مر ؛ محاورہ.
شمع یا چراغ کی بتی کا جلا ہوا حصہ قینچی یا گل گیر سے الگ کرنا ، گل کاٹنا یا کترنا.
گل تراشا اوس نے جب تھا اک تماشا دیدنی
بلبل و پروانہ و آمادگی جنگ و شمع
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۷).

---تَراشی (---فت ت) اسث.
گُل کترنا ، گُل کاٹنا ؛ **انوکھی باتیں کرنا ؛ نئے نئے شعبدے یا حیلے ایجاد کرنا.** افکارِ انسانی کی یہ ساری گل تراشیاں ... اسی صحیفۂ فطرت کے مطالعے کی بدولت ہیں. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۹). [گُل تراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تِسْبِیح کس اضا(---فت ت ، سک س ، ی مع) امذ
۱. **سوا گز تک اونچا ایک خودرو پودا جس پر رنگ برنگ کے پھول لگتے ہیں اور اس کے بیج مونگے کے مشابہ ہوتے ہیں لوگ اُن کی تسبیح بھی بناتے ہیں . دواءً مستعمل.** گلِ تسبیح ، ولایتی مہندی ، حنا ... وغیرہ. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۳). آش جَو میں گلِ تسبیح کی ڈنڈی جوش دے کر صاف کر کے پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۳). ۲ **تسبیح کا امام** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گُل + تسبیح (رک)].

---تُکْمَہ کس اضا(---ضم ت ، سک ک ، فت م) امذ.
رک : **گلِ اورنگ** (جامع اللغات). [گُل + تکمہ (رک)].

---جام امذ.
جام سے مشابہ شیشے کا **رنگ برنگ کا ظرف جو عموماً دیوار پر سجایا یا لگایا جاتا ہے اور جس میں موم بتی روشن کرتے ہیں.**

بدرِ کامل کی طرح گلجام ہیں روشن تمام
روزنِ دیوار و در ہیں صورتِ اختر سفید

(۱۸۵۸ ، سحر نواب علی بیاض سحر ، ۱۵۵). [گل + جام رک].

---جَعْفَری کس اضا(---فت ج ، سک ع ، فت ف) امذ
گیندے کی ایک قسم جس کا پھول گہرے نارنجی رنگ کا ہوتا ہے ، کہیں اکہرا اور کہیں دہرا دیکھا گیا ہے . اکہرے میں پانچ چھ **پتیاں اور دوہرے میں زیادہ ہوتی ہیں . اس کا پودا دوسرے قسم کے گیندے کی بہ نسبت چھوٹا ہوتا ہے.**

ہر چند رنگِ زردی حاصل ہے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۸). قطاریں چھالیا کے درختوں کی بکثرت دیکھی جاتی ہیں اور ایسی ہی کیاریاں گُلِ جعفری اور چند اور رسمی پھولوں کی. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۳۰). گُلِ عباسی ، گُلِ جعفری ، گُلِ صد برگ وغیرہ ہر ایک پھول جداگانہ رنگ و بو و لطافت رکھتا ہے. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۳۸۹). [گُل + جعفری (عَلَم)].

---جھاڑنا ف م ؛ محاورہ.
دیا بتی ، سگریٹ اور بیڑی وغیرہ کے جلے ہوئے حصے کو الگ کر دینا ، جلے ہوئے یا خاک شدہ حصے کو گرانا.

وہ کش لے کر --- جب چٹکی مار کے ،
سگریٹ کا گُل جھاڑتا ہے اور گردن کی اک جنبش سے
اس کی ٹوپی کا پھندنا جب لہرا کر رُک جاتا ہے
میرا دل بھی --- اس کی جانب جھک جاتا ہے

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۵۹). رام پال سگریٹ کو مٹھی میں لے کر لمبے لمبے کش لگایا کرتا اور چٹکی مار کر گُل جھاڑتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۶).

---جَھڑْنا محاورہ.
۱. **چراغ یا سگریٹ کی راکھ گرنا ، بندوق کے جلے ہوئے توڑے کا گرنا** (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ جامع اللغات). ۲. **درختوں سے پھولوں کا ازخود گرنا.**

وہاں کیا پہنچے آنے اے صنم گُل
جھڑے یہاں نخلِ دل سے صبح دم گُل

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۲).

---چانْدْنی کس اضا نیز بلا کس(---غنہ ، سک د) امذ
ایک پھول جو سینگ کے مشابہ ہوتا ہے ، سفید اور ملائم ہوتا ہے ، اس کی بیل اپنے جوار کے درخت وغیرہ پر لپٹ کر اوپر چڑھتی ہے ، پتے سیم کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں ، یہ پھول چاندنی رات میں کھِلتا ہے ، گُلِ مہتاب. چمنوں میں داؤدی اور نرگس ... گُلِ چاندنی گل بکلا اور گلزار جو سفید ہیں سو لگے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰).

جس طرف گلزار میں قصدِ خرام اس نے کیا
بجھ کئی گُل چاندنی جاروب سنبل ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷). گُلِ چاندنی کا گلقند بنا کر خفقان و جنون میں کھلایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۳). [گُل + چاندنی (رک)].

---چَڑھانا محاورہ.
کسی متبرک جگہ ، مزار ، آستانہ یا قبر وغیرہ پر ، پھول چڑھانا ، پھولوں کا نذرانہ دینا ، عقیدۃً پھولوں کا تحفہ پیش کرنا.

نالوں سے عندلیب کے آیا ہے جی بتنگ
کس نے مرے مزار پہ لا کر چڑھائے گُل

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۲).

غیروں کے ساتھ کیا تمہیں آنا ضرور تھا
دو گُل چڑھا کے گور میں انگارے بھر گئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳).

گُل طائرانِ سدرہ چڑھائیں گے ہر سحر
بنئے تو دو مزار تم اپنے شہید کا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۶).

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
وہ جس کی آنکھ میں سفیدی ، پھولا یا پھلی ہو . پھلی والا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گُل + چشم (رک)].

---چَشْم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امذ.
آنکھ میں پیدا ہو جانے والی ایک بیماری ، آنکھ کی پھلی. دافع گُل چشم ... ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۱). مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے گل چشم (پھولا) ... کے ازالے کے لیے آنکھوں میں لگاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۸). [گُل + چشم (رک)].

---چَکاں (---فت چ) (الف) امذ.
سہوا کا پھول (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) صف. **پھول برساتے ہوئے.** ابر سیاہ بیاباں در بیاباں گلستان در گلستان ،

گل چکاں ، گوہر فشاں ، رقصاں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۰).
[گل + ف : چکاں ، چکیدن ـ ٹپکنا ، گرنا ، سے اسم حالیہ].

---چکّاں (---فت ک) امذ.
آتش بازی کی ایک قسم (جامع اللغات). [گل + چکاں (رک)].

---چِہر (---کس مج چ ، سک ہ) صف.
رک : گُل چہرہ.

سرو قد کوئی اور کوئی گلچہر
غیرتِ ماہ کوئی رشک مہر

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۸).[گل + چہر (چہرہ (رک) کی تخفیف)].

---چِہَرہ (---کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) صف.
پھول جیسے چہرے والا ، گل عذار ؛ مراد : حسین معشوق یا محبوب.

او مالک کوں دیتا دل آرام کوں
گل اندام ، گلچہرہ ، گلفام کوں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۴).

اور اک جادو نگہہ گل چہرہ دختر
جھلے تھی جوری اس جوگی کے سر پر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳).

مل گئے خاک میں گُل چہرہ ہزاروں ایسے
پر کسی نے نہ کیا پاک غبارِ عارض

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۰۴). ہر اچھی چیز اس سے تعبیر کی جاتی ہے.... خوبصورت گل چہرہ .... اچھی آواز گلبانگ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۱۹). [گل + چہرہ (رک)].

---چِین کس اضا(---ی مع) امذ.
ایک سفید رنگ کا پھول جس کے بیرونی پتوں پر سرخی اور وسط میں زردی ہوتی ہے ، پودا دس سے بارہ فٹ تک لمبا ہوتا ہے ، تنا نہایت نرم صاف جلد کا میلے گیروے رنگ کا ہوتا ہے اور پتے آم کے پتوں سے بڑے موٹے اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں ، گل آچیں (کتاب الادویہ ، ۲ : ۶).

مدھ مالتی ، ناگیر اور مول سری کرنا
دوپہریا ، داؤدی ، گل چیں ، کٹھل برعا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸). چمپا ، گل چین ، کامنی ... وغیرہ (۱۹۰۳ ، باغباں ، ۱۴). [گل + چین (اچیں (رک) کی تخفیف)].

---چِیں (---ی مع) صف.
۱. **پھول توڑنے یا چننے والا ، باغباں ، باغ کا مالی.**

بوٹے گُل شاخ ہوا میں سے یہ لیتا ہے نوچ
کس قدر شوخ ہے اللہ یہ گُل چین میرا

(۱۷۹۸ ، میر سوز (ق) ، ۳۶).

چمن میں آئے جو سیر کو تم تو ہوش گلچیں کے ہو گئے گم
نثار کرنے کو پھول لے کر چلی نسیمِ بہار تم پر

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۶۳).

جو نام لے کے ترا توڑے گل کوئی گلچیں
تو ہاتھ میں ہو زرِ گل طلا سے دست افشار

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۳). ۲. (استعارۃ) استفادہ کرنے والا ، فائدہ اٹھانے والا.

گلشن مدح و ثنا سے اس کی اے گلچیں فکر
لا گُل مضموں تازہ جلد پھر اشتمام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۵).

پھر لٹے دامن پھر بھی نہ بدلی ہائے روش گل چینوں کی
غنچہ و گل سے پیار ہے لیکن شاخ سے نفرت آج بھی ہے

(۱۹۷۰ ، شکیل بدایونی ، زیبائیاں ، ۳۷). [گل + ف : چیں ، چیدن ـ چُننا سے لاحقۂ فاعلی].

---چِینی (---ی مع) امث.
گُل چیں کا کام ، پھول چُننا ، باغبانی کرنا. رومال ہاتھ میں ملکس رانی کر رہی ہے گلچینی گلشن جمال میں مصروف ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۲).

آج ہر بات میں رنگینی ہو خوب گلبازی و گُل چینی ہو

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۸۶).

وہ گلعذار تھی گُل چینی کی طرف مائل
جو پھول چھانٹتی ہوتا چنگیر میں داخل

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۶۴). [گُل چیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چھَڑی (---فت چھ) امث.
پھولوں سے بنائی ہوئی چھڑی ، گلاب کی ٹہنی بطور بید مستعمل ؛ (مجازاً) نازک اندام ، بہت نازک.

لیا گھیر اوسے سب نے یکبارگی
گھری سو ہما ان میں یک گلچھڑی

(۱۶۵۳ ، قصہ ماہ و اختر پری پیکر ، ۲۱).

جھکے جاتے ہیں بارے نازکی کے گرخاں ہر دم
نہیں یہ قد خوباں ہیں نزاکت کی ہیں گل چھڑیاں

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۴۴). [گل + چھڑی (رک)].

---خار امذ.
(کاشت کاری) **بھٹ کٹیا کا پھول** (پلیٹس ؛ اپ و ، ۶ : ۱۴۳).
[گُل + خار (رک)].

---خِزاں دِیدَہ کس صف(---کس خ، مغ ، ی مع ، فت د) امذ.
مُرجھایا ہوا پھول ، سوکھ جانے والا پھول. اور وہ گل خزاں دیدہ کی طرح مرجھا کے رہ گئے. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۶۰۴). [گل + خزاں دیدہ (رک)].

---خَطْمی کس صف(---فت خ ، سک ط) امذ.
(طب) **خطمی** (رک) **کے پھول جو خوشنما اور بے بو ہوتے ہیں رنگت کے لحاظ سے سفید سرخ اور سیاہ مختلف قسمیں ہیں ، نیلگوں پھول کی خطمی کو خیرو کہتے ہیں ، دوا کے طور پر مستعمل** (کتاب الادویہ ، ۱ : ۱۸۲). [گُل + خطمی (رک)].

---خَنْداں کس صف(---فت خ ، سک ن) امذ.
مسکراتا ہوا پھول ؛ مراد : کھلا ہوا پھول ، شگفتہ پھول.

گلستاں کر دیا سینہ ہمارا تیغ قاتل نے
گُل خنداں کا ہوتا ہے گماں ہر زخمِ خنداں پر

(۱۸۹۴ ، زیبا (بندہ علی) ، مرقع زیبا ، ۳۸).

صبح ہے فصلِ بہاری کی مگر دل ہنوز
شمع کا گل ہے کہ اس فصل میں خنداں نہ ہوا
(۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۳۶۳). [گل + خنداں (رک)].

---خورشید کس اضا (---و معد ، سک ر ، ی مع) امذ.
رک : **سورج مُکھی ، گُلِ آفتاب.**

گُل خورشید جوں خور کو تکے ، عارض کے جانب کو
کرن پھول آگ روشن ہے یہ تیرے کان کے آگے
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۲۲).

ہزار داغ ہو پروائے آفتاب کسے
پرستش گُلِ خورشید میں ہے گرم مجوس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱).

چشم تر نے ترے چہرے کا تصور کر کے
بھر دیے ہیں گُل خورشید مرے داماں میں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۲۹).

گُل خورشید بھی آندھی ہے میرے جی جلانے کو
چمک کر دھوپ بجلی بن گئی شاخِ نشیمن پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۰). [گل + خورشید (رک)].

---خیار (--- کس خ) امذ.
اصیل مرغ کی ایک قسم. رنگ مرغِ اصیل کے یہ ہیں لاکھا ... گل خیار ، دوباز ، سیاہ. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۹۱).
[گل + خیار (رک)].

---خَیرا (---ی لین) امذ.
رک : **گُل خیرو.** یہ سنڈی ... کنگنی ، کچری ، سونچل ، گُل خیرا اور بھنڈی پر ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۷۲).
[گل + خیرا (عَلَم)].

---خیرو کس اضا نیز ملا (اضا (---ی لین ، و مع) امذ.
۱. خیرو (رک) **کا نیلگوں پھول جو دوا کے طور پر مستعمل ہے.** اس **کا سر اور داڑھی گُل** خیرو سے دھوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۶). اگر موسم گرما میں بار بار نکسیر جاری ہوتی ہو تو گل خیرو تازہ پانی یا کسی مناسب عرق میں پیس کر مصری ملا کر پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۵). مالوا گل خیرو ، چینی گلاب ، پتلی بوٹی . (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (ڈاکٹر عبدالرشید) ، ۱۳۳). ۲. **(مجازاً) مسخرا ، نقال.**

گُل خیرو جو باپ ہے تیرا
اس کو بھی ہمسری کا ہے دعوی
(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۵۲). **مجھے** تو پہلے سے گل خیرو بنا کر بٹھا دیا اور خود آنے میں تکلف کر رہے تھے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۵۶). [گل + خیرو (عَلَم)].

---خیرو ہونا محاورہ.
(عو) **ناراض ہونا ، خفا ہونا** (جامع اللغات).

---دار صف.
۱. **جس پر پھول بنے ہوں ، پھول دار.**

اے خوشنما ترا قد پھولوں کی جوں چھڑی ہے
بر میں ترے چکن کی گلدار بکتری ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۰).

مسند اور تکیے تھے سبھی گلدار
گودھ کر پھولوں کو کیا تیار
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۳). لباس کے لیے عمدہ عمدہ نفیس سادے اور گلدار سنہری روپہلی کپڑے بننے کی تدبیر بتائی. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۲۳).
۲. **داغ دار ، نشان زدہ ، چتی دار.**

سینۂ گلدار میرا اوس کوں آیا ہے پسند
یار نے شاید کبھی گلزار کوں دیکھا نہ تھا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۸). اتنے میں تیسرے بزرگ تشریف لائے جن کے پاس ایک گلدار خچر تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۳۰). ۳. **رنگ کے لحاظ سے کبوتر کی ایک قسم جس کے پروں پر دھبے ہوتے ہیں.** سادہ کبوتر کو گُلی کریں طریقہ یہ ہے کہ سادہ کبوتر کے پر کو جڑ کے قریب سے کاٹیں اور گلدار کے پر ان کٹے ہوئے پروں کے جوف میں کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۷). وہ رنگ کبوتروں کے یہ ہیں روپہلا ، سنہرا ... گلدار ... بیازی ، باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱).
۴. **گھوڑا جس کے جسم پر مختلف رنگ کی چتیاں ہوں ، تیندوا.** صندلی سبزہ ، گلدار ، دودیہ ... رنگ کے گھوڑے اکثر ہوتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۴). [گل + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دام امذ ؛ ـــ گلدام.
پھولوں کا جال ، پرندوں کے پھنسانے کا جال ؛ ایسا جال جس میں پرندوں کو دھوکا دینے کے لیے پھول لگا ہو.

ہے گلدامِ نگاہِ عشق بازاں
یہ بلبل چشم کا تیرا کمر بند
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۰).

تصویرِ زلف و عارضِ گلفام لے گیا
مرغانِ قدس کے لیے گلدام لے گیا
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۶۶). درختوں پر پھول دار جال رشک گلدام پڑے تھے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۳۴). [گل + دام (۱)].

---دان امذ.
وہ ظرف جس میں پھول یا پھولوں کا گلدستہ رکھا جاتا ہے.

اس عید اچھے تھے سکل عیداں حساباں میں رہن
حلقہ غلامیں کاں یا پکڑے ہیں گلداں عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳).

رکھیں تاعود کو آتش میں اور آتش کو مجمر میں
گُل ترتا ہو گلدان میں ترے ہوتا گُلِ تر میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۶).

کچھ بھی دکھلائے اگر باد بہاری نیرنگ
گل ہوں گلدان میں انگارے دروں منقل !
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۳). جو پھول تمہارے لیے اپنے درختوں سے ٹوٹ کر اور چھوٹ کر آتے ہیں ان کو تم خرید کر گھر لے جاتے ہو گلدان سجاتے ہو. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۱۰۳).

اس نے بیئر کے مگ کے ساتھ ایک چھوٹا سا گلدان دیکھا جس کے پانی کے اندر چند پھول مرجھا رہے تھے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۴۳). [گل + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---داوُدی کس صف(---و مع) امذ.
ایک قسم کا پھول جس کا پودا ایک گز تک بلند ہوتا ہے پھول گُلِ نسرین سے مشابہ اور بڑا ہوتا ہے اس کے پتے کپاس کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھول سے مرزنجاسف کے مانند بو آتی ہے. گُل داوُدی ہے تو گویا گل داوُدی ہے اور نرگس ہے تو (گویا نرگس) ہی ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۹).

یہ چڑھاوے کی ہے کثرت کہ جڑے ہے ہر صبح
دُکدگی پر گُلِ داوُدی کے ہیرے شبنم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۹). گُلِ داوُدی تمام افعال میں برنجاسف کے قریب ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۴). [گل + داوُد (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دستار کس اضا(---فت د ، سک س) امذ.
وہ پھول جو زینت کے لیے دستار (پگڑی) وغیرہ میں لگاتے ہیں.

عاشقوں کی صف میں ہووے سرفرازی کا خطاب
گر گلِ دستار ہووے خارِ سر دیوارِ یار

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۱).

تیرے مجنوں کو ہے سامانِ جنوں آرائش
داغِ سودا گلِ دستار نظر آتا ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۲).

اچھلا جو یہ بوتل سے تو بن آئے گی اے شیخ
اس کاک سے اچھا گلِ دستار نہ ہو گا

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۱). [گل + دستار (رک)].

---دستہ (---فت د ، سک س ، فت ت) امذ ؛ = گلدستہ.
۱. مختلف پھولوں کا گُچھا . ان شاخوں کا بندھا ہوا گچھا جن پر پھول کھلے ہوں.

ترک جاناں کے گر تحفہ لجاتا ہے تو اے ناداں
سجا گلدستۂ اعمال باغِ زندگی سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۵).

گل کھاتے ہیں ازبسکہ ترے عشق میں مِس کے
گلدستہ مرا ہاتھ ہے یا شہپرِ طاؤس

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۰۱). کھاتے تو قلموں سے تمام درخت لدے ہیں گویا بزم چمن میں گلدستے دھرے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۲۴۱).

پہنچے گلدستہ بنانے خوش رنگ
غنچے کی طرح کھلا دل تنگ

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۱۹). **۲. محراب یا طاق جہاں اذان دیتے ہیں.**

جب خال سرمہ بینیٔ محبوب پر بنا
گلدستے پر بلال برائے اذاں گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۳). تین بجے رات کے بعد گلدستے پر تمجید و تحلیل شروع ہو جاتی ہے. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۲۲۱). **۳. خصوصی رسالہ جس میں عموماً شعرا کا طرحی کلام شائع ہو.** گلدستے برساتی کیڑوں کی طرح بے انتہا نکل پڑے ہوتے ہیں. (۱۸۹۳ ، مکاتیب امیر ، ۲۸۰). آپ نے جو گلدستہ نکالا ہے اس کا کیا طور ہے اگر شعر و شاعری سے متعلق ہے تو ایک پرچہ بھیج دیں. (۱۹۰۳ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۶۰۶). [گل + دست (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---دَستہ باندھنا محاورہ.
پھولوں کو ایک گُچھے کی شکل میں باندھنا.

بہار آتی ہوا گلدستہ بانے تازہ باندھے گی
پریشاں نسخۂ گل کا نیا شیرازہ باندھے گی

(۱۹۸۹ ، دو آہنگ ، ۵۴).

---دُم (---ضم د) امث ؛ = گلدم.
ایک پرندہ جس کی دُم کے نیچے سرخ پر اور سر پر کلغی ہوتی ہے . ہندوستانی بُلبُل.

چاٹ لی صاف گُل دموں کی دم
رہ گئیں وہ بیچاریاں گُم صُم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۲). محمد شاہ نے بلبل ہندوستان کا نام گُلدُم رکھا تھا ، اب تک اسی طرح چلا آتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۱ : ۲۱). خالی پنجرے اور لال پڑیاں طوطا مینا ، پتی بندھے ہوئے گلدم و پتے بکتے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۵۱). گل دم جو کل پکڑی تھی بےچاری مر گئی. (۱۹۷۵ ، سروسامان ، ۴۷۳). [گل + دم (رک)].

---دُمْ بازی (---ضم د ، سک م) امث
بُلبُل لڑانا ، گُلدُم لڑانا ، گلدم پالنا ، بلبل پالنے کا شغل اختیار کرنا میری رسپ خبر کا میدان اودھ بازی ... سیر ... تیتر ... اکھاڑ پچھاڑ رہا اور ... تیرہ ، کبوتر بازی ، بٹیر بازی ، گل دم بازی مرغ بازی ، قلعہ بینی ، بانکنک ، شکار کھیلنا. (۱۹۸۷ ، رنگ رواں ، ۱۶). [رک : گل دم + ف : باز ، باختن ... ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دوپہر کس اضا(---و مع ، فت پ ، سک ہ) امذ
رک : گُل دوپہریا (احمد عطاری ، ۹۰). [گل + دوپہر (رک)].

---دوپہری کس صف(---ضم د ، غم و ، فت مع پ ، سک ہ) امذ
رک : گُل دوپہریا.

خورشید رو وہ سر پر آوے تو ہو شگفتہ
ہے شوق کے چمن کا یہ دل گُلِ دوپہری

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۷). ذرا باغوں میں شام کے وقت ... جا تو معلوم ہو کہ گُلِ دوپہری کے مرجھائے ہوئے پھول کس حسرت نصیب چہرے کی خبر دے رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۸۷). [گُل + دوپہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دوپہریا کس اضا(---ضم د ، غم و ، فت مع پ ، سک ہ ، کس ر) امذ.
دوپہر کے وقت کھلنے والا ایک پھول جس کا پودا نصف گز سے ڈیڑھ دو گز تک بلند اور پتے کچھ سرخ صنوبری شکل کے لسوڑے اور کنگرے دار ہوتے ہیں . پھول دواءً مستعمل

ہے عین زوال میں ترقی مجھ کو کہ گلِ دوپہریا ہوں
(۱۷۳۵ء ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۴۰). گلِ دوپہریا کو شقیقہ کے دفع کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۵). [گل + دوپہر (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت].

---دوز (---و مج) صف.
ایسا کپڑا یا لباس جس پر پھول کڑھے ہوئے ہوں.

پہنی جو قبا جامۂ گلدوز کی تم نے
طاؤس صفت اور بھی طنّاز ہوئے تم

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۲۳).

پہنا ہے کس کا جامۂ گلدوز غیر نے
کیوں تنگ ہو گئی مرے تن پر قبائے داغ

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۰۵).

سر خورشید سے واں معجز گلدوز بنی
وا یہاں ہونے لگے بند قبا عقدہ صفت

(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۱). [گل + ف : دوز ؛ دوختن - سینا ، لاحقۂ صفت].

---دوزی (---و مج) امث.
پھول کاڑھنا ، گُل بوٹے بنانا ، پھولوں سے لباس یا کپڑے کو مزین کرنے کا کام.

نئے خیمے تھے گلدوزی سے تیار
بنے صحرا جنھوں سے رشکِ گلزار

(۱۸۸۱ء ، نل دمن ، ۱۸). [گل دوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دیگر شگُفت فقرہ ؛ کہاوت.
ایک اور پھول کھلا یعنی نئی بات ظہور میں آئی ہے. محاورے گُل گفت ، گل دیگر شگفت ، گل در آب کردن ، گل دادن. (۱۹۷۸ء ، لکھنؤ کی شاعری ، ۷۶).

---دینا محاورہ.
(شناخت کے لیے یا سزا کے طور پر) داغنا ، نشان ڈالنا.

مگر دو گل تو دیدے اس کے سر پر
برابر سونچ کے کانوں کے اندر

(۱۷۹۵ء ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۹). عربی بہتر گھوڑوں کو علامت کے واسطے گل دیتے ہیں. (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۲۵۷). ان کے دونوں رخساروں پر شاہی میں چوری کرنے کی سزا میں گل دیے گئے تھے اس وجہ سے گلباز مشہور ہو گئے. (۱۹۳۶ء ، پنر مندان اودھ ، ۲۱۷). آخرکار حقہ کی سہال خوب گرم کر کے بائیں ران میں آٹھ جگہ گل دیے جب بھی اس کی محبت کی آگ میرے دل سے کم نہ ہوئی. (۱۹۵۶ء ، بیگمات اودھ ، ۲۵۹).

---دھاوا کس اضا ؛ امذ.
دھاوا (رک) کا پھول ؛ دواً مستعمل. گُلِ دھاوا مع بیخ و برگ و پوست لے کر ... دہن اسپ میں چھڑکیں ... انجھر کو دفع کرتا ہے. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۳). [گل + دھاوا (رک)].

---رابیل کس اضا (---ی مج) امذ.
رابیل یا رائی بیل (رک) کا پھول. ایک گھڑی کے بعد گُلِ رابیل بے فصل ... مینہ کی طرح برستے. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۴). [گل + رابیل (رک)].

---رُخ (---ضم ر) امذ صف ؛ رک گلرخ.
جس کا چہرہ پھول جیسا ہو ، گلِ عذار (کنایۃً) حسین و جمیل خوبرو.

ہر یک چوک کے جلوہ گر تھے چمن
سگل گل رُخاں کے کھلے پھول بن

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۹).

چشم خوباں میں شراب آتی ہے لینے کو پناہ
گل رُخاں کے خط نہیں ، آتش کے اوپر بنگ ہے

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۰).

کفر ہے بے گُلرخ ترسا تماشائے چمن
گلشن اپنے حق میں اے مومن کلیسا ہو گیا

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۶).

وہ گل رُخانِ سمن بر کے قہقہے نہ رہے
وہ بلبلانِ خوش الحاں کے چہچہے نہ رہے

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۳۰۰). جمال پرستی تو ان کی گھٹی میں پڑی ہے لیکن اپنے محبوب کو تمام گل رُخوں سے ممتاز سمجھتے ہیں. (۱۹۶۵ء ، شاعری اور شاعری کی تنقید ، ۵۵). [گل + رُخ (رک)].

---رُخسار (---ضم ر ، سک خ) صف.
جس کے گال پھول جیسے ہوں ، گل رُو ، گل عذار ؛ (مجازاً) حسین و جمیل

چمن میں شاخ پر کب اس طرح کے پھول کھلتے ہیں
جو کچھ خوبی میں ہے اس شوخِ گل رُخسار کی را کھی

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰).

حور پر آنکھ نہ ڈالوں جو نظر آئے مجھے
شوخ و طرار ہے میرا بھی بُتِ گلِ رُخسار

(۱۸۸۶ء ، دیوان سخن ، ۲۲). کوئی کسی گُل رُخسار کی تعلیم و قابلیت کا امتحان لے رہا ہے. (۱۹۲۳ء ، مخدرات ، ۱ : ۳۷). [گُل + رُخسار (رک)].

---رَعنا کس صف (---فت ر ، سک ع) امذ.
۱. ایک پھول جو اندر سے سُرخ اور باہر سے زرد ہوتا ہے اور دوا کے طور پر مستعمل ہے.

کہیں چندری کہیں ہے اجلا صاف رنگ
ہے گلِ رعنا کے اس میں خوب ڈھنگ

(۱۷۵۴ء ، ریاض غوثیہ ، ۳۸۷).

خاک ہے کیوں کہ ہماری گُلِ رعنا نہ اُگے
کہ کسی گل کی دو رنگی نے ہے مارا ہم کو

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۵۰). گُلِ رعنا ... اس کا لیپ نہایت محلل ہے ورم کو دور کرتا ہے مگر کھانے کے استعمال میں نہ لانا چاہیے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۴۳). **۲. (مجازاً) حسین و جمیل ، خوبرو ، محبوب ، معشوق.**

بن پڑے گی کبھی سہدی کی کبھی مسّی کی
متلوّن تو اگر اے گُلِ رعنا ہوگا

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۶۵).

پھول تو ہاتھ میں لیتے ہو سمجھ کر لینا
نہ لچک جائے کہیں اے گُلِ رعنا پھونچا
(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ٦٧). [گل + رعنا (رک)].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) صف؛ سگلرنگ.
١. پھول کے رنگ کا ، گلابی ، سرخ پھول جیسا ، ارغوانی.
علی کوں کمر بستۂ جنگ دیکھیا
لہو تھے ہاتی واں کا گُلرنگ دیکھیا
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٦٢١).
غنچے کی طرح ہوا ہوں دل تنگ
آنکھیں ہیں سفید و گُلرنگ
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١١٦).
دو ہاتوں کو اور پگ کو گُلرنگ کر
لپیٹا کمر میں کمربندِ زر
(١٧٥٢ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ٥٨).
سن کر بسنت مطربِ زرّیں لباس سے
بھر بھر کے جام بھر متے گُلرنگ کے پیو
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٣٩).
شمول خونِ دل سے ہو گیا گُل رنگ یا شاید
تمہارے رنگِ عارض کا اثر ہے میرے آنسو میں
(١٩١٦ ، نقوش مانی ، ٢٨).
ساقیا بادۂ گُل رنگ کے دو ساغر اور
جیسی سرخ آنکھیں ہیں اس رنگ کے دو ساغر اور
(١٩٣٢ ، خمسۂ متحیرہ ، ٩٠). **٢. (مجازاً) نازک و حسین ، بہت خوبصورت ، محبوب ، دلبر.**
ہوا روپوش جب وو شاہِ گُلرنگ
بھربا سب جگ منے آ لشکر زنگ
(١٧٦٥ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ١٩٦٨ ، ٢١)).
شیریں لب و شگفتہ و گلرنگ و لالہ فام
لے اپنے کمترین پرستار کا سلام
(١٩٢٣ ، فکر و نشاط ، ١٣). [گل + رنگ (رک)].

---رَنْگ بَنانا ف م ؛ محاورہ.
خوبصورت رنگین بنانا ، سجانا ، مزّین کرنا. اکبرالہ آبادی کا طنزیہ کلام بھی عطر فتنہ کے صفحات کو گلرنگ بناتا تھا. (١٩٨٨ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ٩٠).

---رَنْگ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
سرخ کرنا ، رنگنا ، مزّین کرنا ، سجانا.
وہ لہو مبارک ہے جس سے کر لئے گُلرنگ
تم نے آستیں اپنی ، ہم نے پیرہن اپنا
(١٩٨٣ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (شاہد) ، ٣٥٥).

---رَنْگ ہونا محاورہ.
گُل رنگ کرنا (رک) کا لازم ، سُرخ ہونا.
ہوا سامنا جنگ ہونے لگی
زمیں خوں سے گُل رنگ ہونے لگی
(١٨٦٨ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ١٩٧٣ ، ١١٧)).

---رَنْگِیں کس صف(---فت ر ، غنہ ، ی مع) امذ.
رنگ برنگا پھول ، رنگین پھول ؛ (مجازاً) خوبصورت ، حسین و جمیل (محبوب کے لیے مستعمل).
وہ گُلِ رنگیں ترا رخصت مثالِ بُو ہوا
آہ خالی داغ سے کاشانۂ اردو ہوا
(١٩٠٥ ، بانگ درا ، ٩١).
رندوں کے لئے ہے جام و سبو ، آہو کے لئے سبزے کا نمو
قمری کے لئے سروِ دلجو بلبل کے لئے ہے گلِ رنگیں
(١٩١٣ ، نقوش مانی ، ٥). [گل + رنگین (رک)].

---رُو (---و مع) صف ؛ سگلرو.
پھول جیسے چہرے والا ، گُل رُخ ؛ (مجازاً) حسین و جمیل ، معشوق ، محبوب. بارے حسن دھن جیو کا جیوں ، عجائب رس شرو ، غنچہ دھن نظر کوں خلوت کر گھر میں بلانی.(١٦٣٥ ، سب رس ، ٩٣).
کملا بہے ہو گُل رُو کن نیں تمہیں مسوسا
رنگ اوڑ گیا ہے لب کا کس کوں دیا ہے بوسا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١١٠).
رو کشِ موجِ تبسّم ہے جو موجِ بوئے گل
ہنستے ہنستے پیٹ میں پڑتے ہیں اس گل رُو کے بل
(١٨٣٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ١٣١).
یہ کس گُلرو کے غم میں مر رہا ہوں میں کہ پہلے سے
مرے پھولوں کے چرچے ہو رہے ہیں گلعزاروں میں
(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٢٩). اب نہ شہر کے گُلرو پاس آتے اور نہ مزدوری سے پیسے ملتے تھے. (١٩٣٢ ، رفیق تنہائی ، ١٣٣). [گل + رو (رک)].

---رَوغَن کس اضا(---و مع ، فت غ) امذ.
رک : روغنِ گُل ، جس کی یہ تغلیب ہے ، بفک اضافت مقلوب (کلید عطاری ، ٩٠). [گل + روغن (رک)].

---رَیحان کس اضا(---ی لین) امذ.
ریحان (رک) کا پھول ، تُلسی کا پھول.
دونوں عالم میں حسین اور حسن سے خوشبو
خوب مہکے گُلِ ریحانِ رسولِ عربی
(١٨٧٢ ، محامدِ خاتم النبیین ، ١٣٦).
عشق پیچاں ہے ادھر اور گُلِ ریحاں ہے اُدھر
ہے یہ منصور تو وہ دار و رسن بانی میں
(١٩٣٧ ، نغمۂ فردوس ، ١ : ١١٦). کچھ مقبولِ عام پودوں کے نام ، وائیلٹ یا بنفشہ سالویا یا گُل ریحاں جرمنیم یا شمع دانی. (١٩٧٣ ، زراعت نامہ ، لائل پور ، فروری ، ١٣). [گل + ریحان].

---ریز (---ی مع) صف.
١. پھول بکھیرنے والا ، پھول کی بارش کرنے والا ، گُل بار ، گُل افشاں.
شبِ فراق میں اس ماہتاب رو کے سراج
ہماری آہ ہوائی ہے رشک ہے گُلریز
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢٧٠).

کسی دن وصل کی شادی یہاں بھی ہونی والی ہے
چراغ اپنے سیہ خانے کا جو گلریز ہوتا ہے
(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۱۷۸).

یہ باغ میں گل ریز ہے صحرا میں وحشت خیز ہے
دل میں الم انگیز ہے سر میں جنوں کا رازداں
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۲).

شرم کی خوشبو سے جھکتی جا رہی معصوم چنچل لڑکیاں
اپنی محبوباؤں کے گلریز پہلو میں بہکتے نوجوان
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۴۸). ۲. **ایک قسم کی آتش بازی یعنی پھل جھڑی ، گل فشاں.**

سو مہتاب و گل ریزہا بے شمار
بلا لاں کی قوجان و دیوتیاں کی بہار
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰).

چمن میں ہے بہار رنگ آمیز
شگوفہ کھل رہا ہے مثلِ گلریز
(۱۷۳۳ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۲۷).

پھلجھڑی پتھ پھول ، گل ریز اور انار
کرتے جاتے تھے طبق گل کے نثار
(۱۷۶۹ ، مثنوی شادی آصف الدولہ (مثنویات حسن ، ۱ : ۳۶)).

لگی چھٹنے گلریز اور ماہتاب
ہوا از سرِ نو طلوع آفتاب
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۳).

جھڑیں باتوں میں میرے منہ سے وہ پھول
کہ جانیں شعلہ رو گلریز کو بھول
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸۸). [گل + ریز ، ریختن ـ گرانا ، بہانا سے امر بطور لاحقۂ فاعلی].

---ریزی (---ی مع) امث.
گل افشانی ، گل باری ، پھول برسانا ، پھول بکھیرنا ؛ (مجازاً) **خوش بیانی ، خوش گفتاری.** یونہی ایک گلریزی ہے دیکھیں اچھیں جانے اچھیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۸).

کر رہا ہے عجیب گلریزی
کیا بھلی لگتی ہے سبک خیزی
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۴۱۸).

اے سرورِ نکتہ داں ، اے شاعرِ رنگیں بیاں
اے کہ گلریزی سے تیری ہند ہے باغِ جناں
(۱۹۱۰ ، کلام محروم ، ۱ : ۸۴). [گل ریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زار امذ (~گلزار).
۱. **وہ جگہ جہاں کھلے ہوئے پھولوں کی بہتات ہو ، گلستان ، چمن ، گلشن (رک : گلزار مع تحتی الفاظ).** چمنوں میں داؤدی اور نرگس ... گل بکلا اور گلزار جو سفید میں سو ، لگے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰).

تم چلے جس وقت گھر عشرت سے خالی ہو گیا
فرش کانٹوں کا مجھے گلزارِ قالی ہو گیا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

وہ چلے راہِ محبت میں تو گل زار کھلے
ہم چلے راہِ محبت میں تو پتھر ابھرے
(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۸۸). ۲. (مجازاً) **چہل پہل کی جگہ ، پُر رونق جگہ ، با رونق مقام.**

یاد ہے مجکو نشیمن ، گلستاں مجکو عزیز
ہر قفس میں قصۂ گلزار رہنے دیجیے
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۸۸). ۳. رک : **خطِ گل زار.** کتابت یا طباعت میں ان کی شکل نسخ ، نستعلیق ، شکست ، طغرا ، گلزار ، ماہی ، غبار کچھ بھی بن سکتی ہے. (۱۹۷۲ ، نکتہ راز ، ۵۹). [گل + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---زَرد کس صف (---فت ز ، سک ر) امذ.
زرد رنگ کا پھول ، گیندے کا پھول. روتے روتے ... اشکِ خونی کی روانی سے مخمور نرگس گلِ زرد بن جاتی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۶۵). [گل + زرد (رک)].

---زَمِیں (---فت ز ، ی مع) امث.
وہ جگہ جہاں پھول پھلواری ہو ، سر زمینِ گل ، سرسبز و شاداب جگہ ، خوبصورت مقام.

کیا چمن کی گل زمیں میں ظلم ہوتا ہے یقیں
خار کو گلبن کا دامن گیر کرتی ہے بہار
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۷).

پڑا جہاں ترا نقشِ قدم مرے گل رو
وہ گل زمیں ہے کہاں جو کہ باغ باغ نہیں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۵).

نہیں خُلد کو نسبت اس گل زمیں سے
یہ تشبیہ ہے کسرِ شانِ مدینہ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۰۵). نادر گردیوں نے دہلی کے اہلِ کمال اور ماہرانِ فن کو اس اُجڑے دیار سے نکال کر لکھنؤ کی گل زمین کو رشکِ ارم بنانے کے لئے وہاں پہنچایا. (۱۹۱۰ ، منشورات ، کیفی ، ۲۵۰). سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ... **گل تکیہ ، گل زمین ، گل فروش ، گل گیر.** (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۴۷۲). [گل + زمین (رک)].

---زَنبَق کس اضا (---فت ز ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
زنبق (رک) کا پھول جسے شعرا معشوق کی ناک سے تشبیہ دیتے ہیں.

تیرا نظارہ ہے اے سروِ رواں باغ کی دید
آنکھ نرگس ہے اگر ناک گلِ زنبق ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۲).

کوئی کہتا ہے بینی کو کہ ہے رشکِ گلِ زنبق
کوئی کہتا ہے چشمِ سرمگیں ہم چشمِ عنبر ہے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۶). جدھر خیال دوڑائیے بیلا ، چنبیلی ... گلِ زنبق ... رنگ رنگ کے پھول پھول رہے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۷۱). [گل + زنبق (رک)].

---سا پُھولنا محاورہ.
شگفتہ خاطر ہونا ، بہت خوش ہونا ، پھولا نہ سمانا ، کھل اٹھنا.

یہ مرا دوست ہے وہ میرا یار
کہہ کے کب تک تو گل سا پھولے گا
(۱۹۵۶ء ، قصیدۂ عطار ، ۷۷).

---سِپَر کس اضا(--- کس س ، فت پ) امذ.
ڈھال پر بنے ہوئے نقش و نگار.
کیا سخت طبیعت کے ہو اشعار میں رونق
تو گل کی نہیں آتی ہے گلہائے سپر سے
(۱۸۸۶ء ، کلیاتِ اردو ترکی ، ۳۶). [گُل + سپر (رک)].

---سِتاں (---کس نیز سک س) امذ ، ج گلستاں.
وہ جگہ جہاں پھولوں کی کثرت ہو ، چمن ، گلزار (رک : گلستان مع تحتی الفاظ). [گُل + ستاں ، لاحقۂ ظرفیت].

---سُرْخ کس اضا(---ضم س ، سک ر) امذ.
۱. **گُل ورد ، لال رنگ کا پھول ، گلاب کا پھول ؛ مراد : گُلِ احمر.**
طبیبِ عشق گُلِ سرخ اب سنگھائے گا
ہوا جو ہار سے صندل کے رونے جاناں سبز
(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۳۰۱). اس شربت میں خوشبو پیدا کرنے کے لیے لونگ عود خام اور گُلِ سرخ بھی شریک کر دیا جائے. (۱۹۳۶ء ، شرحِ اسباب (ترجمہ ، ۲ : ۳۶۶). ۲. **(مجازاً) آفتاب** (نوراللغات). [گُل + سرخ (رک)].

---سَرْسَبْد کس صف(---فت س ، سک ر ، فت س ،ب)امذ.
پھولوں کی ٹوکری کا عمدہ اور سب سے اوپر کا پھول ، چیدہ اور عمدہ پھول ؛ مراد : ممتاز ، بہترین سب سے عمدہ. اے گُلِ سرسبدِ ریاضِ حسن و جمال میں طاؤس نہیں ہوں بلکہ انسان ہوں میرا نام فلک سیر جادو ہے. (۱۸۹۶ء ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۷۸). مولانا کی تمام تصنیفات میں اسے گُلِ سرسبد سمجھتا ہوں. (۱۹۱۷ء ، مکاتیبِ مہدی ، ۱۳).
ہسپانیہ ہے آج اگر سرزمینِ گُل
اس سرزمینِ گُل کا ، گُلِ سرسبد ہے تو
(۱۹۸۷ء ، بوئے رسیدہ ، ۳۰۶). [گُل + سرسبد (رک)].

---سَرْشَف کس اضا(---فت س ، سک ر ، فت ش) امث.
سرسوں کا پھول.
گُلِ بنفشہ ، گُلِ اشرف ، گُلِ سرشف
نظر ہے حسن پر انکے نثار کیا کہنا
(۱۹۳۱ء ، حرفِ ناتمام ، ۵۵). [گُل + سرشف (رک)].

---سَفید / سَپید کس صف(---فت س ، ی مج / ی مع) امذ.
گلاب کی ایک قسم جو سفید اور خوشبودار ہوتی ہے ، سیوتی. پھولوں کے ذکر میں بھیں یہ نام ملتے ہیں ، گُل آتشی ، گُل شب افروز ، گل خطائی ... گل سفید ، گل اجر وغیرہ وغیرہ. (۱۹۲۸ء ، منشوراتِ کیفی ، ۱۸۳). [گُل + سفید / سپید (رک)].

---سُم / سُنبَہ (---ضم س / سک م ، بشکل ن ، فت ب) امذ.
(چنائی کاری) چھوٹی قسم کے گول یا چوپتیا پھول کا ٹھپہ جس سے چاندی سونے کے بڑے زیور یا چھوٹے برتن پر پھول کے نقش ابھارتے ہیں (اپ و ، ۴ : ۳۸). [گُل + سم (سنبہ (رک) کی تخفیف].

---سَوار کس اضا(---فت س) امذ.
ایک ساق یا سیدھی ڈنڈی پر کھلا ہوا پھول . ڈالی میں لگا ہوا پھول . (گل پیادہ کی ضد).
دوڑے چلو میں ہو کے پیادہ برنگِ گرد
دیکھے گُلِ سوار جو اوس نے سوار تو
(۱۸۱۶ء ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۸).
آتی ہے جلد بادِ بہاری ہو ہوشیار
بولا گُلِ پیادہ کہ سُن او دلِ سوار
(۱۸۶۷ء ، مسدسِ تہنیتِ جشنِ بے نظیر ، جان صاحب ، ۷).
منظور ہے جو تیری سواری میں دوڑنا
جو ہے گُلِ سوار چمن میں پیادہ ہے
(۱۸۷۰ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳۹). [گُل + سوار (رک)].

---سُورتی کس صف(---و مع) امذ
رک : گُلِ سُرخ ، شہر سورت سے منسوب ایک قسم کا گلاب.
چند گل ہی چندر کی چھاتی پہ داغ
گل سورتی سور کا زرد باغ
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۳۵). [گُل + سورت (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُوری کس صف(---و مع) امذ.
ایران یا شام میں پایا جانے والا ایک بہت ہی خوبصورت اور تیز خوشبو والا گلاب. گل سوری کے حسن جان نواز میں یہ وصف کمال تھا کہ ادھر نظارگی کی آنکھوں میں جلوہ گر ہوا. (۱۹۰۸ء ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۱۲). [گُل + سُوری (رک)].

---سَوسَن کس اضا(---و مع ، فت س) امذ.
سوسن (رک) کا پھول جس کی پنکھڑی کو شعرا زبان سے تشبیہ دیتے ہیں.
مسی ہو گی تیری اے غیرتِ گلشن کب تک
دیکھیے آئے بہار گُلِ سوسن کب تک
(۱۸۵۴ء ، غنچۂ آرزو ، ۷۵). [گُل + سوسن (رک)].

---شَب اَفْروز کس صف(---فت ش ، سک ب ، فت ا ، سک ف ، و مع) امذ.
رات کو روشن کرنے والا پھول ، رات کو کھلنے والا پھول . گُلِ شبو. پھولوں کے ذکر میں بھیں یہ نام ملتے ہیں ، گُلِ آتشی ، گُلِ شب افروز ، گُلِ خطائی ، گلِ نرگس ... وغیرہ . (۱۹۲۸ء ، منشوراتِ کیفی ، ۱۸۳). [گُل + شب (رک) + ف : افروز ، افروختن ـ روشن کرنا سے امر].

---شَبّو کس اضا(---فت ش ، شد ب ، و مع) امذ.
ایک خوشبودار پھول جو رات کو کھلتا ہے ، اس کے پودے کی جڑ گرہ دار ہوتی ہے . معمولی مٹی میں ریت اور پرانی کھاد ملی ہوئی ہو تو خوب پرورش پاتا ہے . پودے کی بلندی چھ فٹ تک ہوتی ہے ، وسطی شاخ میں پھولوں کا گچھا رفتہ رفتہ کھلتا ہے.

لائے کر بادِ صبا اس زُلفِ مشکیں کی شمیم
شمع کے گُل سے گُلِ شبّو کی بو نکلا کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۲). گُلِ شب بو... رات بھر دماغ معطر رہے گا. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ۲۷ اگست ، ۱۲). مسجد کی گل کاری میں نرگس ، گل شبو کے پھول پتیوں اور گرہ دار پودوں کا استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نکاہِ قدر شناس ، ۱۱۲).
[گُل شب + بُو (رک)].

--- شبّو کھیلنا محاورہ.
چراغ بجھا کر چاٹنا چنول کھیلنا (فرہنگِ آصفیہ).

--- شفتالو کس اضا (--- فت ش ، سک ف ، و مع) امذ.
شفتالو (رک) کا پھول ؛ (مجازاً) شفتالو کے پھول کے رنگ کا. گُلِ انار ، نارنجی ، گیندئی ، پستئی ... گل شفتالو ... گلابی ، کڑھلی ، بادامی ، شربتی رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے . (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۰). تین گز کریب لکھو پھولدار، گُل شفتالو. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۳۸). گُلِ شفتالو اوڑھنی اور کارچوبی جوڑے نے غضب ڈھایا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۳۲).
[گُل + شفتالو (رک)].

--- شکر (--- فت ش ، ک) امذ.
شکر اور گلاب کی پنکھڑیوں کا مرکب ، گل قند ، دواً مستعمل.

جن بحر سو بہار لیانے ہر کوں
بحری کے بچن سوں گلشکر کوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷).

جوں گل شکر ہے طعم سخن اس میں ذائقہ
طبعِ رسا سے شعر لطیف و بدیع کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳).

رخسار و لب کا بوسہ رکھتا ہے جو عدو بت
یہ ذائقہ نہ پایا ہم نے تو گل شکر میں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۵۴). [گُل + شکر (رک)].

--- شمع کس اضا (--- فت ش ، سک م) امذ.
چراغ یا موم بتی وغیرہ کا جلا ہوا سرا ، رک : گُلِ چراغ نیز شعلۂ شمع.

شوقِ دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے
ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشاں مجھ سے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۱). گُلِ شمع کہتے ہیں شمع کے گل کو بھی اور شعلہ شمع کو بھی یہاں دونوں معنی ربط رکھتے ہیں . (۱۹۳۳ ، شرح دیوانِ غالب ، ۲۱۳). [گُل + شمع (رک)].

--- صحرائی کس صف (--- فت مع ص ، سک ح) امذ.
جنگلی پھول ، جنگل میں کھلنے والا پھول ؛ (کنایۃً) وہ شخص جس کی قدر نہ کی گئی ہو ، جو گمنامی میں ہو ، جس کی خوبی کو کوئی نہ جانے.

کھل کے مُرجھا بھی گیا آنکھ کسی کی نہ پڑی
میں چمن زارِ جہاں میں گُلِ صحرائی تھا

(۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۸). [گُل + صحرا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- صدبرگ کس صف (--- فت ص ، سک د ، فت ب ، سک ر) امذ.
گیندے کا پھول ، گیندے کی ایک قسم جس میں پتیاں عام گیندے سے زیادہ ہوتی ہیں ، ہزارہ.

ذرد رنگی کوں بہار طرب افزا سمجھوں
گُلِ صدبرگ کوں میں لالۂ حمرا سمجھوں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۴).

نیمہ بھی ترا رنگ ہے کیسر کے بھرا ہے
پوشاک پہ تیری گُلِ صدبرگ فدا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۳) . سورج مکھی ، داؤدی ، گل عباسی ، گل جعفری ، گُلِ صدبرگ وغیرہ ہر ایک پھول جداگانہ رنگ و بو و لطافت رکھتا ہے. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۸۹).
[گُل + صد (رک) + برگ (رک)].

--- طُرَّہ کس اضا (--- ضم ط ، شد ر بفت) امذ.
۱. **(عموماً ریشم کا) مصنوعی پھول جو دستار میں زینت کے لیے لگایا جائے.**

دستار پہ گُلِ طُرّہ کیا شان جماتا ہے
کلگا بھی ادھر اپنی کلگی کو ہلاتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸). ۲. **ایک پھول جو سال کے بارہ مہینے کھلتا ہے لال اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے دوا کے کام بھی آتا ہے.**

جائی جوہی ، شبو ، نرگس سنگار چنبیلی سیم بدن
کیا پھول گلابی گلِ طُرّہ کیا ڈیلا بانسہ سکھ درسن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳۷۵) . کیاریوں میں گیندا ، گُلِ مہندی ، گُلِ نورنگ ، شبّو ، زنبق ، گل طرّہ ، سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۲) . گلاب بارہ مہینے کی بہار کی طرح لہلہا رہا ہے ، گل فرنگ ، گُلِ طرہ و سارنی کے پودے کثرت سے ہیں. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲). [گل + طُرّہ (رک)].

--- عبّاس / عبّاسی کس اضا / صف (--- فت ع ، شد ب) امذ ؛ سے گلعباس.
ایک سدا بہار درخت یا اسکا پھول جو کئی رنگ کا ہوتا ہے ، سرخ ، سفید ، زرد وغیرہ ، ایک گز تک بلند اور پتے مثلث شکل کے لمبے اور تخم دندانے دار سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں.

اگر پوشاک عباسی کرے وو
گُلِ عباس چھوڑے رنگ اور بو

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۵۳). بطور باغیچہ اس تکیہ میں درختان ، انار ، لسوڑھا ... گُلِ عبّاسی وغیرہ بھی موجود ہے . (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۵۲) . گُلِ عبّاسی گُلِ جعفری ، گل صدبرگ وغیرہ ہر ایک پھول جداگانہ رنگ و بو و لطافت رکھتا ہے. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۸۹). گُلِ عبّاس کے جو عام طور پر بیج مشہور ہیں ان کا امتحان کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۸).
[گُل + عباس (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- عجائب کس صف (--- فت ع ، کس ء) امذ.
بادامی رنگ کا ایک خوشنما پھول جو کھلتے وقت سفید رنگ کا ہوتا ہے ، پھر بالائی کے رنگ کا بعد میں گلابی ہو جاتا ہے ،

اس کا پودا آٹھ فٹ تک بلند ہوتا ہے ، پتے بڑے اور دل کی شکل کے ہوتے ہیں ، ماہ اکتوبر اور ماہِ نومبر میں اس پر پھول آتے ہیں.

چمن زارِ خلائق میں یہ دل ہی گل عجائب ہے
تشبیہ جس کو ہے مورت میں نیلوفر کے کوکے سے

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۰۷). گلِ عجائب ، کیوڑہ ، مولسری ... وغیرہ باغات میں گلِ عجائب کے درخت بکثرت موجود ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳ ستمبر ، ۹). [گل + عجائب (رک)].

--- عذار (--- کس ع) صف ؛ نیز گلعذار.

جس کے رخسار پھول کے رنگ کے ہوں ، گلِ رُخ ؛ (مجازاً) حسین معشوق. القصہ حسنِ ناز نے گلعذار نے انکھیاں کے سنگار نے دل کے ادھار نے سنی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۸).

مسکن ہوا ہے میرا جب سیں تری گلی میں
اے گلعذار تب سیں جنّت کی تمنا نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۶).

رچا ہے جب سے مرا گل عذار آنکھوں میں
خزاں ہوئی ہے چمن کی بہار آنکھوں میں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۱) بغیر اپنے گلعذار کے وہ گلشن سراسر نظروں میں خار تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۳).

اللہ رے حسن کی بزرگی و اقتدار
جانِ رسول و فاطمہ حیدر کے گلعذار

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۱۳۵). سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ... گل ریز ، گل دان ، گل چیں ، گل عذار ، گل بانگ. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۷۲). [گل + عذار (رک)].

--- عِذاری (--- کس ع) امث.

گُل عذار ہونا ، خوبصورت ہونا ، خوبصورتی ، رعنائی. مہ جبینی ، گلعذاری ... اور جادو بیانی کے اعتبار سے بھی سارے جہاں میں بےنظیر و عدیم المثال تھی. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، شرر ، ۲ : ۳۶).

قسم ہے قادیاں کے گرگھوں کی گل عذاری کی
غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۷۱). [گل عذار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- عُصْفُر کس اضا (--- ضم ع ، سک ص ، ضم ف) امذ.

کُسُم کا پھول ، کنبھ ، کستوری (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گل + عصفر (رک)].

--- فام امذ.

رک : **گلفام مع تحتی الفاظ ، پھول کے رنگ کا ، خوبصورت ؛** (کنایۃً) **معشوق** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- فانوس کس اضا (--- و مع) امذ.

ایک سفید یا گلابی پھول جو پودے کی پُھننگ پر نرم پتوں کے خوشے یا پھولوں کے گُچھے کی طرح کِھلتا ہے ، پودے کا تنا سیدھا اور جھاڑ دار ہوتا ہے. کند راج ، گُلِ فانوس ، رکھ مجنی ... وغیرہ. (۱۹۰۳ ، باغبان ، مارچ ، ۱۳). [گل + فانوس (رک)].

--- فَرَنگ کس اضا نیز بدون اضافت (--- فت ف ، ر ، غنہ) امذ.

ایک سفید اور گلابی رنگ کا پھول جو ہر موسم میں ہوتا ہے ، سدا بہار. جدھر خیال دوڑایے بیلا ، چنبیلی ... گلِ فرنگ رنگ رنگ کے پھول پھول رہے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار خزاں ، ۷). کسی جگہ لالے کے پیالے یاقوت رنگ کسی طرف گلِ فرنگ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵). گلِ فرنگ گل طرہ و ساوتی کے پودے کثرت سے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲). [گل + فرنگ (رک)].

--- فَروش (--- فت نیز کس ف ، و مع) صف.

پھول بیچنے والا ، پھولوں کا کاروبار کرنے والا ، پھول فروخت کرنے والا ، مالی ، باغباں.

گُل فروشوں کی دکاں تک جا کے بلبل مر گئی
بوں نکالا اوس نے فصلِ گل میں ارمانِ بہار

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۶). ایک سمت خوشبو ساز دماغ جان معطر فرماتے تھے ، کہیں گُل فروش اپنی بہار دکھاتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۵۱).

وہ سیر گُل فروشوں کی ، وہ باغ کی بہار
شاہ ظفر کا رنگ وہ زینت نہیں رہی

(۱۹۷۹ ، دامن یوسف ، ۱۲۷). [گُل + ف : فروش ، فروختن - فروخت کرنا ، بیچنا سے ، صفت فاعلی].

--- فروشی (--- فت نیز کس ف ، و مع) امث.

گل فروش (رک) **کا کام یا پیشہ ، پھول بیچنا ، پھولوں کا کاروبار.**

خبر اپنی لے اے گلستانِ خوبی
کرے ہے تبسم ترا گل فروشی

(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۹۸). [گُل فروش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- فشاں (--- کس ف) ؛ نیز گُلفشاں ، گُل افشاں.

(الف) صف.

۱. **پھول بکھیرنے والا ، پھول برسانے والا.**

وہ ناقبول تھا مر کر ہوا جو شوق جناں
تو گُل فشاں نہ چراغِ سرِ مزار ہوا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۶).

ہے مبارک فال گویٔی ہونے والی ہے خوشی
ہر چراغِ لالہ جوشِ رنگ سے ہے گلفشاں

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۵).

رہ حیات سے گزرے تو اور بھی لیکن
سبُو کشوں کی طرح گلفشاں نہیں گزرے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۴). ۲. (مجازاً) **منھ سے پھول برسانے والا یعنی خوش بیان.**

کیا گلفشاں زباں ہے اس تنگ تر دہن میں
بُلبل چہک رہا ہے اک غنچۂ چمن میں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۵۵). بعد ازاں گلفشاں ہوا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). (ب) امث. **وہ ظرف جس میں گلاب یا شراب رکھتے ہیں ؛ آتش بازی جس میں چنگاریاں جھڑتے ہوئے پھول معلوم ہوتی ہیں ، پُھلجھڑی** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گُل + فشاں (افشاں (رک) کی تخفیف)].

---فشانی (---کس ف) امث.
گل فشان (رک) **کا کام ، پھول برسانا، پھول بکھیرنا.**

ہوا تازہ جیوں باغ میں فرح سوں
کیا گلفشانی نوی طرح سوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶).

گُل فشانی ہائے نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا
خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳). مولوی یعقوب صاحب قبلہ نے جو کچھ گلفشانی کی اس پر ڈراپ سین ڈالنا ہی زیادہ مناسب ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۸۹). ایک تجربے کار فن کار کے ہاتھ میں مُوقلم بھی گُل فشانیاں کرتا چلا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۰۷). اف : کرنا ، ہونا. [گل فشان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قالی / قالین کس اضا(---/ ی مع) امذ.
وہ پھول جو قالین پر کڑھے یا بنے ہوئے ہیں.

قدم اس ڈھب سے نہ رکھ تو کہ چبھے پانْوں میں
خار سا ہے رگِ برگِ گُلِ قالی بے ڈھب

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶۶).

سوتے سوتے اُٹھ گیا پہلو سے جب وہ نازنیں
خارِ صحرا تن کو اپنے پر گُلِ قالیں ہوا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳). [گُل + قالی / قالین (رک)].

---قَنْد (---فت ق ، سک ن) امذ ؛ ~ گلقند.
گُلاب کی پتیوں اور شکر سے تیار کیا ہوا ایک مرکب ، گُل شکر (گُل قند سے وہی گل قند مراد لیا جاتا ہے جو گلاب کے پھولوں سے تیار کیا ہوا ہو تاوقتیکہ اس کی توضیح نہ کر دی جائے ، جیسے : گُلقندِ خطمی ، گُلقندِ سیوتی وغیرہ).

ولی کی سوزشِ دل کی طبیباں کر سکیں دارو
ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقند اے ظالم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

گلقند بھی مضر ہو جو خواہش بغیر کھائے
اور روکھی روٹی بھوک میں ہو جائے گُل شکر

(۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۱۲۳).

گُل فشاں تُو لبِ شیریں سے جو ہو وقتِ کلام
تو دوا کیوں دلِ بیمار کی گلقند رہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۷۱). دلی سے گلقند گوڑھل کے پھولوں کا بھیجا گیا تھا. (۱۸۹۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۳۴). گُلقند اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۰). [گُل + قند (رک)].

---کاٹنا محاورہ.
رک : گُل تراشنا.

رحم دل ہوں اشک یہ نکلیں گے آنکھوں سے ابھی
روبرو میرے نہ کاٹو شمع کا زنہار گُل

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۷).

حاجتِ مشاطہ کیا رخشارِ روشن کے لیے
دیکھ لو گُل کاٹتا ہے کون شمعِ طور کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃالغیب ، ۶۹). اس کے بعد فراشوں نے فرش درست کیا بتیوں کے گُل کاٹے گئے رخسار شمع کی لو بھڑکی. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۵۷).

---کار صف.
۱. جس پر گُل بُوٹے بنے ہوئے ہوں گُل دوز. شرق رویہ ایک دالان ، چونہ گج پختہ ، سفید گلکار منقش. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۶۷۴). میسور کے صغیر سن مہاراجہ سنہرا گلکار کوٹ پہنے ہوئے تھے. (۱۹۰۵ ، تاریخِ دربار تاج پوشی ، ۶۷). امریکہ کے ایک مؤلف نے حال میں لکھا ہے کہ ساری دنیا میں حبیب گنج میں منصور کے ہاتھ کی گلکار (Flural) تصویر ہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۷۸۸). **۲. پھول برسانے والا ، جس سے پھول نکلیں یا جھڑیں.**

دل آبلہ ہو کے پھوٹتے ہیں گُل کار انار چھوٹتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۰).[گُل + ف: کار ، لاحقۂ صفت فاعلی].

---کاری امث.
پھول بوٹے بنا ہونا ، خوبصورت ہونا ؛ (مجازاً) تزئین و آرائش. اور چھت میں پنّوں کے پات ، لالوں کی گلکاری ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۷).

زمیں بوٹوں سے گل کاری سراسر
بچھائی دستِ قدرت نے مشجّر

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۴).

قَلم کی دیکھ گلکاری دمِ تحریرِ حالِ دل
کہ جانے حرف گلہائے انارِ آتشیں نکلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۸). دیکھا سامنے ایک باغِ بہشت آئین چہار دیواری سنگ مرمر سفید کی اس پر گلکاری. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۱۰). کمال گلکاری یا رنگ آمیزی میں نہیں صفائی اور صیقل گری میں ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۳). [گل کار + ی ، لاحقۂ تانیث].

---کاغَذ / کاغَذی کس اضا / صف(---فت غ / سک نیز فت غ) امذ.
کاغذ وغیرہ سے بنایا ہوا پھول جو مختلف رنگ اور طرز کا بنا ہوتا ہے ، مصنوعی پھول.

ہو گئے گُلِ کاغذ خار خار اے صیّاد
مرغِ تار مسطر کو میں شکار ٹھہراؤں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۰۲). [گل + کاغذ / کاغذی (رک)].

---کَتَرْنا محاورہ.
۱. شعبدہ دکھانا ، کرشمہ سازی کرنا ، حیرت انگیز کام کر دکھانا ، خوبصورت نقش و نگار بنانا ، گُل طرازی کرنا.

کاغذ زرد کے پھولوں میں یہ گُل کترے تھے
آ گیا تھا گُل صد برگ کا پھر کر موسم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰).

کترے ہیں یہ گل تیری اک جنبشِ دامن نے
یوں کر نہ لئے پیدا دو پھول بھی گلشن نے

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۵۷). ۲. **طنز لطیف سے کام لینا.**

جب ہونٹوں سے اپنے مسکراتا ہے وہ
کیا تم سے کہوں کہ کیسے کترے ہے گل

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۵۱).

وعظ میں گل کترتے ہیں واعظ
منہ میں ان کے زباں ہے یا مقراض

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۸۸).

گُل کترتی ہے ہزاروں وصف روئے یار میں
بن گئی مقراض موجِ آرزو منقارِ صبح

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۵۷). ۳. **چراغ کی بتی کا جلتا یا جلا ہوا سرا قینچی سے تراشنا.**

گلگیر کا بُرا ہو کہ کترے ہے گل نیا
سر کاٹ کر ہے درپے تدبیر ہائے شمع

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۸۷). عمرو نے کہا قوم کا فراش یوں گل کترتا تھا ، قالین ولایتی جل گیا اس پر یہ مصیبت ہوئی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۵۷۶). زندگی کی مثال ایک روشن چراغ کی سی ہے کہ اگر پھونک مار کر بجھا دیا جائے تو جب تک تیل وفا کرے گا جلتا رہے گا ہاں بیچ بیچ میں بتی کے اکسانے اور گل کترنے کی بھی ضرورت واقع ہوتی رہے گی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۶۳). شمعوں کے گل کترنے ہوں گے تاکہ وہ زیادہ روشن ہو جائیں. (۱۹۸۸ ، تنقید و تفہیم ، ۵۶). ۴. **نُدرت یا کمال دکھانا ، حیرت میں ڈال دینا.**

میرا سا لب و لہجہ کہاں مرغِ چمن میں
گُل کتروں ہوں سو رنگ سے میں طرزِ سخن میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۱۹).

گُل کترے نہ بلبل مری فریاد کے آگے
سرسبز ہو شاگرد کب اوستاد کے آگے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹۶).

بُجھائیں شمع کے دل کی لگی پروانے جب جائیں
یہ اپنی آگ میں جلتے ہیں تو کیا گُل کترتے ہیں

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۱۶۱).

دو روزہ زندگانی بھی کیا گُل کتر گئی
بدنام کرنے آئی تھی بدنام کر گئی

(۱۹۸۳ ، تذکرہ شعرائے بدایوں (محمد احمد اختر) ، ۱ : ۶۶).
۵. **افترا کرنا ، شوشہ چھوڑنا ، تہمت دھرنا ، فتنہ برپا کرنا.**

قینچی کی طرح ظالم تیری زباں ہے چلتی
کچھ بیٹھے بیٹھے میرے حق میں نہ گل کترنا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۵۷). لوگ جو وقت کے منتظر بیٹھے تھے بات بات میں گُل کترنے لگے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۰۰).

نئے گل سینکڑوں کترے دکھائے سبز باغ اپنے
غلط قصے ہمیں دے کر کیے خالی دماغ اپنے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۴۷). ۶. **آفت توڑنا ، ظلم ڈھانا ، گُل کھلانا.**

لگے آنے جو لختِ دل ابھی سے چشم میں یارب
تو آگے دیکھیے ہاں اب وہ کیا کیا گُل کترے ہیں

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۸۷).

گل لکڑے لکڑے خط کو کیا نامہ بر کو آج
کترے ہے روز گُل یہ ستمگر نئے نئے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۲).

محشر خرامیاں یہ عنادل کے سامنے
کچھ گُل کترنے والے ہو شاید چمن میں تم

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ رعب ، ۹۳). ۷. **کسی کے حق میں بدی کرنا ، برا بھلا کہنا ، عیب جُوئی کرنا** (فرہنگِ آصفیہ). ۸. **بھلاوا دینا ، ابلہ فریبی کرنا ، فریب دینا ، دل فریبی کے جال میں پھنسانا.**

گُل کترنے لگی مقراض ہوئی اب تو زباں
اور ہی تاک ہے اب نشۂ اخلاص کہاں

(۱۸۶۵ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۲)).

دیکھو تو دل فریبی اندازِ نقشِ پا
موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۶۳۳).

--- کَٹْنا محاورہ.
شمع یا چراغ کی بتی کا جلا ہوا سرا کترا جانا ؛ گُل کاٹنا (رک) کا لازم.

زباں پر تیغ شعلہ شمع ساں تو
نہ لا بلبل کہ اس میں گُل کٹے گا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۷۹).

--- کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
وہ جگہ جہاں پھولوں کی کثرت ہو ، پھلواری ، گلزار ، گلستان.

روح کے گُل کدے ویران ہوئے جاتے ہیں
دل کے شورش کدے سنسان ہوئے جاتے ہیں

(۱۹۴۱ ، صبحِ بہار ، ۶۲).

واعظ کی ذہنیت کا سانچہ یہی رہے گا
یا بُت کدے میں لاؤ یا گُل کدے میں رکھو

(۱۹۶۳ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۰). [گل + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت]

--- کَرْنا محاورہ.
چراغ یا شمع وغیرہ بجھانا ؛ مراد : زندگی ختم کرنا.

نظر میں بلبلوں کی داغ بن گئے سب پھول
جمالِ یار نے گُل کر دیے چمن میں چراغ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۲).

--- کَفْش کس اضا (---فت ک ، سک ف) امذ.
رک : گُل پاپوش.

ہاتھ آئے گر گُلِ کفش اس کا وقتِ سیر گل
طُرّۂ دستار سمجھے باغباں بالائے سر

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۳۳). [گل + کفش (رک)].

--- کَنْدَن کس اضا (---فت ک ، سک م ، فت د) امذ.
کنْول کا پھول.

سمندر کو ہے آتش ، آبِ حیواں
گُلِ کمدن کا دلبر ماہِ تاباں
(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستان شعرا ، ۳۴۷)) [گُل + کمدن (مقامی)].

---کوکَب (کس ا، سا---و لین ، فت ک) امذ.
ستارہ سے مشابہ ایک پھول کا نام ، **گل ستارہ** . مقبولِ عام پودوں کے نام ... ڈہلیا یا گلِ کوکب سنارپر یا میری‌ٹیما وغیرہ ہیں. (۱۹۵۳ ، زراعت نامہ ، ۱۳). [گُل + کوکب (رک)].

---کیس (---ی مج) امذ.
رک : مرغ کیس ، **ایک پھول کا نام جو گل خروس سے مشابہ ہے ، بستان افروز . گُل طرّہ** (فرہنگ آصفیہ). [گُل + کیس (رک)].

---کیوڑہ (کس ا، ---ی مج ، سک و ، فت ڑ) امذ.
کیوڑہ کے پودے میں کھلنے والا پھول.
گُلِ کیوڑہ بن بن کئیں انگلیاں
لکھا ان سے جب وصف رونے بُتاں
(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۱۶). [گُل + کیوڑہ (رک)].

---کھانا محاورہ.
۱. (اظہار عشق ، حسرت یا غم فرقت وغیرہ میں) **معشوق کے چھلے وغیرہ کو گرم کر کے اپنے جسم کو داغنا . محبت میں مبتلا ہونا ، غم عشق کا عذاب سہنا.**
غیر جو بے فائدہ ہاتھوں پہ گُل کھایا کیے
ہم بھی ناحق داغ اپنے دل کے دکھلایا کیے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۸).
تبھی ہم تم پہ گُل کھاتے تھے جوشِ مہر و الفت تھا
سبق تم جن دنوں مکتب میں پڑھتے تھے گلستاں کا
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲).
اس اشتیاق میں ہاتھوں پہ ہم نے کھائے ہیں گُل
پڑیں کسی کے گلے میں یہ ہار کی صورت
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۴).
کبھی تم نے بھی گل کھایا تو ہوتا
جلانے کا مزہ پایا تو ہوتا
(۱۹۱۰ ، ادیب ، ا کتوبر ، ۱۶۰). ۲. **آتشِ رشک و حسد میں جلنا ، حد درجہ رشک کرنا ، بہت حسد کرنا.** پاؤں میں اپنے خوب کڑھت کے چھلے تھے منے کے جن پر خوباں کے دل گل کھائیں . (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۷۴).
سینے سے تیرے جلوہ نُما ہے ضیائے صبح
گُل کھاتی ہے بیاضِ گُلو پر صفائے صبح
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۷۷).
سادگی وہ ہو بجھی جائے نزاکت جس پر
تازگی وہ ہو کہ گل کھائے لطافت جس پر
(۱۹۳۵ ، عروسِ فطرت ، ۱۲۵). ۳. **نزلے کا پانی روکنے کے لیے کنپٹی کے اوپر داغ دینا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کھلانا ف م ، محاورہ.
۱. **پھول کھلانا ، شعبدہ بازی کرنا.**
دیکھوں گل مہندیوں کی سیر کہ کبدوں کی بہار
گُل کھلاتی ہے عجب نشو و نما ساون کی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹).
زمینِ چمن گُل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۱).
نسیمِ سحر گُل کھلانے لگی
فضائے چمن رنگ لانے لگی
(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۷).
نئے عنصر نہیں آتے چمن میں گُل کھلانے کو
یہی ذرّے ابھرتے ہیں یہی مٹی سنورتی ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۴۷). ۲. **کارِ عجیب کرنا ، انوکھا کام کرنا.**
صبا کے داغِ جگر نے یہ گُل کھلایا ہے
کہ بن گیا ہے کٹورا گلاب کا پھاپا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۱).
نقاب ان کے رُخِ رنگیں سے الٹا عین محفل میں
کھلایا گُل یہ تو نے واہ اے بادِ صبا اچھا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۰۲). ۳. **آفت یا مصیبت ڈالنا ، رنج و الم میں مبتلا کرنا.**
تھا ہوش یادِ گُل کا دورِ خزاں میں کس کو
اے عندلیب نالاں یہ تو نے گل کھلایا
(۱۸۷۴ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۶۶). ان ذاتِ شریف کو یہاں سے نکالئے ورنہ کسی نہ کسی :: یہ کوئی گُل ضرور کھلائیں گے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲). اگر جانتی ہوتی ... جا کر یہ گُل کھلانے کا تو ہرگز نہ جانے دیتی. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۲۰۱). ۴. **ثمرہ دینا ، رنگ لانا ، نتائج پیدا کرنا.**
آ کر ہماری قبر پہ اوس نے چڑھائے گُل
آخر کو جذبِ دل نے یہاں بھی کھلائے گل
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۱۷).
سنتے ہیں آنکھیں لڑانے کا ہوا ہے اسکو ذوق
کچھ کھلایا چاہتے ہیں روزنِ دیوار گُل
(۱۸۵۷ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۷).
وہ دیکھئے رنگ لاتی ہے کیا کیا
محبت ابھی گل کھلاتی ہے کیا کیا
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۶۳).
اسیروں کی یہ خاموشی کسی دن گُل کھلائے گی
قفس سے چھوٹ کر سر پر اٹھا لیں گے گلستاں کو
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۲۹). ۵. **صنعت یا حُسن کاری کرنا ، گلکاری کرنا.**
مرے دامن پہ اشکِ خوں کے تُو نے
کھلائے خوب ہیں اے چشمِ نم گُل
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۴۳). اب خاص اوس باغ اور مکاں کا حال لکھ کر قلم سے گُل کھلاتا ہوں. (۱۸۵۷ ، میناہازار اردو ، ۷).

چمن آرائے دہر ہیں یہ حسیں
یہی بُوٹے تو گل کھلاتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۵۸). ۶. **شوشہ چھوڑنا ، شگوفہ کھلانا**.
نیا گُل کھلایا ، جہاں دیکھیے یہ آپس میں جنگ و جدل کا سامان ہے. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۳۳).

خوب وہ دکھلا رہے ہیں سبز باغ
ہم کو بھی کچھ گُل کھلانا چاہیے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۸۵). اس دوغلے پن نے کرشن چندر کے یہاں جو گُل کھلائے ہیں اس کا ذکر میں آگے کروں گا. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۹۲).

---کِھلنا محاورہ.
۱. **گُل کھلانا (رک) کا لازم ، پھول کھلنا یا شگفتہ ہونا**.

گُل کِھلے تارے ثمن کنولے رنگیلے سرو کوں
چند سُرج اس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳).

اس باغ میں کوئی گُل جو کِھلتا
پتی کو پتہ ضرور ملتا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۳). ۲. **کوئی عجیب یا انوکھا کام ہونا ، عجیب واقعہ پیش آنا**.

دیکھا تو وہ گُل ہوا ہوا ہے
کچھ اور ہی گُل کھلا ہوا ہے

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۹). تند بھاوج کی لڑائی میں نہ معلوم کتنا وقت صرف ہوتا اور کیا گُل کِھلتا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۵). سارا گھر اداس تھا کہ سرِشام ایک اور گُل کھلا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۶). ۳. **ثمرہ ملنا ، انعام ملنا**.

لیکن آخر بعد چندے گُل کھلا
عشق کا بارے اونہیں ثمرہ ملا

(۱۸۲۸ ، مہر و مشتری ، ۲۷). قریب شام یہ گُل کھلا کہ بادشاہ کی ملازمت ہوئی نیابت کا خلعت پہنا. (۱۸۶۱ ، فسانہ عبرت ، ۵۲). ۴. **آفت آنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا**.

داغ ہوں جلتا ہے دل بےطَور اب
دیکھیے کیا گُل کھلے ہے اور اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۴). اگر نصیب دشمناں گُل جاتی جان پر کھیل گئی تو واہ وا نیا گُل کھلا. (۱۸۳۵ ، نغمہ عندلیب ، ۹۳). خدا خیر کرے کوئی گل کِھلنے والا ہے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۸۶). ۵. **بھید کُھلنا ، راز آشکارا ہونا**.

یہاں تو داغِ خوں دامن سے دھویا تُونے اے قاتل
وہاں ایک دن کھلے گا گُل ہماری بےگناہی کا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۳).مغلانیوں نے بیگم صاحب کی طرف...عباسی نے دانت کے تلے انگلی دبائی اور کہا ارے یہ تو کچھ اور ہی گُل کھلا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۱۵۱). اس ناشائستہ حرکت پر سخت افسوس ہوا تھا ، اب تمہارے خط سے کچھ اور ہی گُل کھلا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶۱).

---گَرْدانی (---فت گ ، سک ر) امث.
پھول چڑھانا ، مزار پر پھول چڑھانے کی ایک رسم ، گُل پوشی.
ہر شب میں سجادہ صاحب باخرقہ و کلاوہ جلوس کے ساتھ درگہ شریف میں حاضر ہو کر فاتحہ خوانی و گُل گردانی سے فارغ ہو کر سماع سنتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۳). [گل + ف : گرداں ، گردانیدن - پھرانا سے امر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَشْت (---فت گ ، سک ش) امث ؛ امذ (رک : گلگشت مع تحتی الفاظ).
۱. **چمن یا باغ کی سیر یا چہل قدمی ، پھولوں کی سیر ، سیر و تفریح**.

گُلگشت کیا ہزار بن کا   بن چاہ چھٹا نہ اس چمن کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲).

ناز دیتا نہیں گر رخصت گُل گشت چمن
اے چمن زارِ حیا دل کے گلستاں میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱).

گُلگشت دو عالم سے ہو کیوں کر وہ تسلّی
زائر ہو جو کوئی ترے کوچے کے ارم کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲).یہ باغ طلسمات کا معلوم ہوتا ہے یہاں پھرنا اور گلگشت کرنا مناسب نہیں. (۱۸۳۶ ، قصہ اگر گل ، ۹).

بہت کھوندے ہیں کوہ و دشت تُونے
کیا بحرین کا گُلگشت تونے

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۲).

ہے گلگشت و سیرِ حُسنِ جہاں
ایک انجان راہ پر ہے رواں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۱). ۲. **سرسبز سیر گاہ خصوصاً جہاں پھول کھلے ہوئے ہوں ، تفریح کا مقام ، سیر گاہ**.

ہوا سیر اب اس دم سب درِ و دشت
ہوئے ہیں کوہ و صحرا مثلِ گُل گشت

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۷۱). شہر کے گرد ایک چوتھائی میل کا حاشیہ ہے جس کے کنارے درخت لگے ہوئے ہیں اور لندن کے رستہ کی طرح گلگشت بنے ہوئے ہیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۵۳۰). اندھیرے کو مگس کی گل گشتی کا شاخسانہ قرار دینے والوں کو یہ باتیں مل بھی جائیں گی. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰). [گُل + ف : گشت - گشتن - پھرنا سے امر].

---گُل ہونا محاورہ.
۱. **بہت زیادہ خوش ہونا ، باغ باغ ہو جانا**.

بلبلاں مل گلاں سوں گل گل ہو
آج کرتے ہیں بےشمار خوشی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۱).

ہوا افشا یہ احوال ہفتہ
دل نزہت ہوا گل گل شگفتہ

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ (نومنظوم) ، ۳ : ۷۶۷). ۲. **گل زار بن جانا ، پھولوں کا کھلنا ؛ داغہائے محبت کا دمکنا**.

گل گل ہوا ہے داغِ محبت سیں دل مرا
گر آرزو ہے سیر کی ، آ اس چمن کوں دیکھ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۹).

---گُوں (---و مع) (رک گلگوں معنی تحتی الفاظ).(الف) صف.
۱. **گلاب کے رنگ کا ، گلابی ، سُرخ.**

دنیا کا بات منجکوں دور دستا
خوشی سوں ہی تو یک دو پیالے گلگوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۹). مرگ کی آنکھیں تو اداس ہیں بے گلگوں ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۶).

مر گیا سر کو پٹک کون گرفتارِ قفس
کس کے لوہو سے ہے گلگوں در و دیوارِ قفس

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۲).

تری تیغ کا دم بھروں کیا کہ ظالم
کفن بھی تو مرقد سے گلگوں نہ نکلا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۴۳).

گلگوں نہ ہوئیں اشکِ ندامت سے وہ آنکھیں
بے صرفہ ہوا خونِ شہیدانِ تمنا

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۲).

تیری باہیں ، گلگوں باہیں ، میری جانب بڑھتی آئیں
تیری انکھیاں ، جوبن سکھیاں ، دل کے تٹ پر راس رچائیں

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۱۲۸). ۲. **(مجازاً) جام ، شراب.**

شہیدِ چشمِ میگوں ہو ، کبھو تربت پہ سب میکش
کریں آ کر چراغاں ساغرِ صہبائے گلگوں سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۶). (ب) امذ. **شیریں کا گھوڑا جس کا رنگ سرخی مائل تھا ، عمدہ اور چالاک گھوڑا ، سرخ گھوڑا.**

نہ گل گوں نہ شیدا نہ دلدل اہے
کہ جس گل اوپر شاہِ بلبل اہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۶).

نہیں گُل برگ گلشن میں اے لالن
ترے گلگوں کا یو دامانِ زیں ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴۳).

کروں میں کیا ترے گلگوں کا وصفِ چالاکی
اڑا ہی جاتا ہے وہ تو برنگِ طائرِ رنگ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۵۰).

تیرے گلگوں کی ہے چوبندی بھی رشکِ چار باغ
چاہیے گل میخ کی جا استخوانِ عندلیب

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۴).(ج) امث. **سرخ رنگ کی شراب.**

نقہ میخوار ہوں ریحانی و گلگوں نہ پلا
ساقیا ساغرِ بلور میں تو ڈھال سفید

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۹). [گل + گوں ، لاحقۂ صفت].

---گُوں قَبا (---و مع ، فت ق) صف.
سُرخ لباس میں ملبوس ، سُرخ لباس والا.

جنت کو کیا کرے گا طلب گار دوست کا
دونوں جہاں میں اس کو وہ گلگوں قبا ہے بس

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۲).

گل نظر آیا چمن میں اک عجب رشکِ چمن
گُل رخ و گُل گوں قبا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۳).

غرض بعد چندے وہ گل گوں قبا
پدر کی حضوری میں اک دن گیا

(۱۸۸۰ ، طلسم جہاں ، ۷). [گل گوں + قبا (رک)].

---گِیر (---ی مع) امذ.
شمع یا چراغ کی بتی کترنے کا آلہ یا قینچی.

شبِ ہجراں میں اے سراج مجھے
اشک ہے شمع اور پلک گُل گیر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵۷). اور تو گلگیر اور لگنیں اس کی خالص سونے سے بنا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۱۱).

ذوق حسن و عشق روشن ہو گیا سب بزم پر
شمع کی گلگیر جو منہ میں زباں لینے لگا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۱).

حوصلے پر صاحبِ ہمت کے صدقے جائیے
سر کٹا کر شمع نے بوسہ لیا گلگیر کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۰).

شمع پروانوں کے جلنے پر بھلا ہنستی کبھی
سر اٹھا کر دیکھ لیتی منہ اگر گلگیر کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانہ الہام ، ۵). [گُل + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا سے اسم فاعل].

---ِ لالا / لالَہ کس اضا(---/ فت ل) امذ.
۱. **سیاہی مائل گہرے سُرخ رنگ کا ایک پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے.**

ہے داغ بدل آتشِ رخسار سے تیرے
گردوں پہ قمر اور زمیں پر گلِ لالا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲). جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھو بس ایک گلِ لالہ پھولا ہوا ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۹).
۲. **خشخاش کا پھول.**

اک پیالے کی پیتے ہی ہو جاوے گا متوالا
آنکھوں میں تری آ کر کھل جاوے گا گلِ لالا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۸۳). [گل + لالا / لالہ (رک)].

---ِ لَخْنَہ کس اضا(---فت مع ل ، سک خ ، فت ن) امذ.
گوبھی کا پھول ، کرم کلے کو بھی کہتے ہیں (جامع اللغات).
[گل - لخنہ (رک)].

---لگانا محاورہ.
گھوڑے وغیرہ کے جسم پر گول نشان بنانا. چاہے داغ دیجیے چاہے گل لگائیے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۰۵).

---ِ لُولُو کس اضا(---و مع ، و مع) امذ.
لولو (رک) کا پھول. گل لولو (ڈیزی) درحقیقت بہت چھوٹے چھوٹے پھولوں کا مجموعہ ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۱).
[گُل + لُولُو (رک)].

---لینا محاورہ.
چراغ کی بتی کا جلا ہوا حصہ کاٹنا ، گل کاٹنا. گُل لیوے چراغوں کا ، اس کو جلاوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۳۳).

جو شمع کا کوئی گُل لے تو اور روشن ہو
جو اس پہ قط کوئی رکھے تو اور ہو طرّار
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۵).
جیسے گُل لینے سے بڑھ جاتی ہے رونق شمع کی
ویسے ہی ختنے سے شہزادوں کا جلوا بڑھ گیا
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۰۰).

---مچکن / مچکند (---فت م ، سک چ ، فت ک / سک ن) امذ.
ایک پہاڑی درخت (مچکن یا مچکند) کے پھول جو دوا کے طور پر مستعمل ہیں. گل مچکن روغن اور شکر مساوی الوزن سے حلوا بنا کر کھلانا خون بواسیر کے روکنے کے لئے مفید و مجرب ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۹). [گل + مچکن / مچکند (رک)].

---مخمل کس اضا (---فت م ، سک خ ، فت م) امذ.
۱. **ایک پھول جو مخمل کی طرح نرم ، سرخ اور روئیں دار ہوتا ہے.**
استخواں تن میں نہیں ایک یہ ہوتا تھا گماں
گل مخمل کی طرح تن میں غضب نرماہٹ
(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰). ۲. **وہ پھول جو مخمل میں بنتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [گل + مخمل (رک)].

---مدار کس اضا (---فت م) امذ.
آکھ یا مدار کے درخت میں لگنے والا پھول ، دواءً مستعمل . پودینہ خشک ، گل مدار ، نمک لاہوری ، نمک سیاہ ہر ایک ایک تولہ عرق لیموں میں باریک کر کے گولیاں بنائے . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب ، ۲ : ۳۲۸). [گل + مدار (رک)].

---مُشکی / مُشکیں کس صف (---ضم م ، سک ش / ی مع) امذ.
گل نرگس یا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گل مشکی کے تختے میں سونے موتیوں کا بزارہ جھوٹ رہا ہے . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۲۲). [گل + مُشکی / مُشکیں (رک)].

---مُعَصفر کس صف (---ضم م ، فت ع ، سک ص ، فت ف) امذ.
کسم کا پھول ، گل معصفر. اے رشک گل معصفر اس وقت عشرت کے شباب سے میرے اشتیاق کو سرخ رو کر تو دل کی جانکاہی سے چمن حلاوت میں سرسبز و شاداب ہو جاؤں . (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۶). چار ریشہ نارنجی مثل گل معصفر اس کے اندر ہوتے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۴۷). [گل + معصفر (رک)].

---مہتاب کس اضا (---فت مج م ، سک ہ) امذ.
رک : گُل چاندنی.
پتلی لوحۂ سیماب مانند
ملایم ہے گل مہتاب مانند
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۴۰).
شب چمن میں کیں کف پا سے یہ نور افشانیاں
جو ترا نقش قدم تھا سو گل مہتاب تھا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۵).
جائے اشک اب گل مہتاب یہاں جھڑتے ہیں
ایسے دیکھے ہیں وہ رشک مہ تاباں عارض
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۸۳). [گل + مہتاب (ماہتاب (رک) کی تخفیف)].

---مہر کس اضا (---فت مج م ، سک ہ) امذ.
ایک درخت جو سایہ دار ہوتا ہے ، جس میں سرخ پھول گچھے کی شکل میں کثرت سے نکلتے ہیں. گل مہر اور اپارا نا کیسر اور پھلی والے پودے کے پھلوں کا معائنہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۶۹).
گُل مہر کی شاخ کو ہٹا کر ابھرا ہے افق پہ چاند میرا
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۳۷). [گل + مہر (رک)].

---مُہرا (---ضم م ، سک ہ) امذ.
(معماری) سائبان یا کھپریل کی روکار میں مہرک کے کونوں پر لٹکواں جڑے ہوئے گل دار بنے ہوئے کھونٹے ، مہرک (ا پ و ، ۱ : ۳۵). [گل + مُہر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---مہندی (مہندی) کس اضا (---فت مج م ، سک ہ ، ی مع) امذ ؛ امث.
ایک درخت اور اس کے پھول کا نام ، سرخ ، گلابی ، نیلگوں مختلف قسم کا ہوتا ہے ، پودا پھول دار نہایت خوبصورت اور پتے باریک لمبے اور نازک ہوتے ہیں اور بیج دانۂ الائچی سے مشابہ سیاہی مائل ہوتے ہیں.
نہایت وہ حنائی ہات نازک
گل مہندی کے جیسے پات نازک
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۹).
میں آنکھوں میں جو دیکھے لخت دل بولا وہ گل
کیا ہی گُلِ مہندی نظر آتی کنارِ جُو مجھے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۹).
بار وہاں تھا نہ خزاں کو تو کسی موسم میں
کبھی گل مہندی کا عالم کبھی لالے کی بہار
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۱۵).
کہیں عشق پیچاں کی بیلیں بلند
کہیں عمدہ گُلِ مہندیاں تختہ بند
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۹۸).
وہ گُل مہندی پھولی کھلے کا فرنگ
چمکتا ہوا وہ ہزارے کا رنگ
(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۴). [گل + مہندی (رک)].

---میخ (---ی مج) امث.
۱. **چوڑے پھل کی کیل جو نعل بندی کے لیے استعمال ہوتی ہے اور دروازے کے کواڑ وغیرہ میں لگائی جاتی ہے ، پھلی دار کیل.**
سپہر پایہ ہے وہ آستاں ترا جس میں
ستارہ وار ہیں گل میخ دیدۂ بیدار
(۱۸۰۱ ، جوشش ، ۵۰ ، ۲۴۲). سب سے پہلے جوتوں کا گل میخوں سے جوڑنے کا سانحہ نکالا گیا. (۱۸۹۱ ، حسن ، ۵ ، مئی ، ۶۲).

پسند نہ ایک ایک لکھا جائے ؛ گل زمین ، گل فروش ، گل گیر ، گل میخ (۱۹۰۸ ، اردو املا ، ۲۰۰). ۲. میخ جس کا سرا پنج شاخہ یا ہفت شاخہ ہوتا ، گھونگرو وغیرہ باندھے ہوئے ہیں۔

جب بہادر ستوں اپنی کمر بند مستعد راوت
گرو شمیخ و بکتر پوش و زرہ و توپ چنگل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۷). [گل + میخ (رک)].

---نار امذ ؛ ---گلنار.
ایک درخت جو انار سے مشابہ ہوتا ہے اور اس میں بڑے بڑے پھولوں کے سوا جو گلاب کی مانند ہوتے ہیں پھل نہیں لگتا ، اسے شاد فارسی بھی لکھتے ہیں ، انار کا پھول ؛ سرخ شوخ رنگ ، ارغوانی رنگ ، انار کے پھولوں کا سا (رک) گلِ انار ؛ (کنایۃً) سرخ شوخ رنگ رکھنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گل + نار = انار].

---نارَس کسر اضا (---فت ر) امذ.
کچا پھول ، ناپختہ پھول ؛ مراد ، کلی ، غنچہ.

انکھیوں سے ٹپک پڑتی تھی آ کر جو صبا میں
گرداب بھلے پڑتے تھے مثلِ گلِ نارس

(۱۹۲۷ ، شاد (عظیم آبادی) ، میراثِ شاد ، ۲ : ۹۹). [گل + نارس (رک)].

---ناشَگُفتَہ کسر صف (---فت ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) امذ.
ادھ کھلا پھول ، شگوفہ ، غنچہ ؛ (کنایۃً) کنواری عورت ، بن بیاہی عورت ، باکرہ ، دوشیزہ. گلابی رخسار معصومیت میں سرشار لب لعلیں گلِ ناشگفتہ ، تل سیاہ در ناسفتہ ، موسیٰ کی جان ، حسن کی کان ، مختصر یہ کہ مریم اس وقت زلیخا کی دوسری تصویر عالمِ استغراق میں محو تھی. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۸). [گل + نا (سابقۂ نفی) + شگفتہ (رک)].

---نافَرمان کسر صف (---فت ف ، سک ر) امذ.
بنفشہ کا ارغوانی پھول جو نہایت خوشبودار ہوتا ہے اور سردیوں کے موسم میں پایا جاتا ہے.

ہوئے یہ منکرِ اقبال تیرے ناپیدا
کہ چمن میں نہیں اُگتا ہے گلِ نافرمان

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۵).

ماتم کے لیے سینے پہ زخمِ نشتر
گل یہ بھی ہے لیکن گلِ نافرماں ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۴۷).

الٰہی فصلِ گل پر بھی خزاں کا حکم جاری ہے
چمن میں پھول پیدا کر تو نافرمان پیدا کر

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۹۶). [گل + نا (سابقۂ نفی) + فرمان (رک)].

---ناو (---و مع) امث.
(معماری) مرغول کے حاشیے پر لمبوتری اور مُدوّر سروں کی بنی ہوئی بنت کاری یا جالی (ا پ و ، ۱ : ۷۲). [گل + ناو (رک)].

---نَسرِین کسر اضا (---فت ن ، سک س ، ی مع) امذ.
رک : نسرین ، گُلِ نسترن.

دامنِ طور میں کر جلوہ مہ رو ہوئے سراج
شجرِ وادیِ ایمن گلِ نسرین دیوے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۱۳). [گل + نسرین (رک)].

---نَغمَہ کسر اضا (---فت ن ، سک غ ، فت م) امذ.
(موسیقی) نغمہ کی خوبی یا حُسن ، پُرتاثیری.

گُلِ نغمہ تر کی یہ تھی بہار
کہ صحرا کے گل اس کے آگے تھے خار

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۰۱).

نہ گُلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۲). گل نغمہ کے متعلق آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولانا نے گل کے معنی تلاش نہیں کئے. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۱۸۶). [گل + نغمہ (رک)].

---نِکالنا عاورہ.
باتیں بنانا ، شگوفے چھوڑنا.

مرا خط پھینک کر کہتے ہیں وہ کیا گُل نکالے ہیں
لہو حسرت کا پیدا ہے پر و بالِ کبوتر سے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---نَو دَمِیدَہ کسر صف (---و لین ، فت د ، ی مع ، فت د) امذ.
رک : گلِ نَورُستہ. نہیں معلوم وہ سفاک کون ہے کس کے گلستان امید کا گل نو دمیدہ ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳۹). [گل + نو (رک) + ف : دمیدہ ، دمیدن - پھونکنا ، نکلنا سے صفت].

---نَورُستَہ کسر صف (---و لین ، ضم ر ، سک س ، فت ت) امذ.
نیا نیا کِھلا ہوا پھول ، تازہ پھول ، گلِ تر.

گُلِ نورستہ کبھی ماہِ دمیدہ لکھوں
جب بھی لکھوں اسی چہرے کا قصیدہ لکھوں

(۱۹۸۳ ، بےنام ، ۱۲۶). [گل + نو (رک) + ف : رستہ ، رستن - اُگنا سے صفت].

---نَورَنگ کسر صف (---و لین ، فت ر ، غنہ) امذ.
نو رنگ کا پھول. کیاریوں میں گیندا ، گُلِ مہندی ، گُلِ نورنگ ، شبو زنبق ، گل طرہ ، سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۲). [گل + نورنگ (رک)].

---نِیم روز کسر اضا (---ی مع ، سک م ، و مع) امذ.
رک : گلِ دوپہریہ (بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۱۷)). [گل + نیم (رک) + روز (رک)].

---و بُلبُل (---و مع ، ضم ب ، سک ل ، ضم ب) امذ.
پھول اور بلبل ؛ مراد : عاشق و معشوق. فارسی شاعری کے گل و بلبل اور شمع و پروانہ ... دوسرے تصورات اور علائم کے شانہ بہ شانہ ملتے ہیں. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۷). [گل + و (حرف عطف) + بلبل (رک)].

---و بُلبُل کی شاعِری امث.
عشقیہ شاعری ، بہاریہ شاعری. ان کی شاعری کا ایک مصرعہ بھی گل و بلبل کی شاعری یا فن برائے فن کے ضمن میں نہیں آتا. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۵).

---و گُلزار (---و مج ، ضم گ ، سک ل) صف.
۱. **پھول بوٹے ، ہرا بھرا سبزہ ، سبزہ کی جگہ ، خوبصورت جگہ.**
میرے دیوان کو کہتے ہیں صنم لکھ لیجئے
ریختے یہ گُل و گلزار کہاں ملتے ہیں
(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۱۲۰). ساز و سامان پیدا کیا بنجر زمینوں میں گل و گلزار کھلے.(۱۹۶۹ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۰). ۲. **پُررونق ، پُربہار ، آباد.** انگریزی حکومت کے سبب سے اس وقت جزیرہ مالٹا گل و گلزار ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۸). ۳. **سجا ہوا ، خوبصورت ، مزین.** گل و گلزار و دلچسپ بنا کر ادا کرنے کا حاصل ہے کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں. (۱۹۳۹ ، مطالعہ حافظ ، ۴۵). ۴. **عروجِ شباب (کا زمانہ).** گویا شاہنامے کے آغاز کا زمانہ اس کی زندگی کا گل و گلزار (زمانہ) تھا. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۳۲). [گل + و (حرف عطف) + گلزار (رک)].

---وَشی (---فت و) امث.
خوبصورتی ، نزاکت ، پھول ہونا ، گُل وَش ہونا ، پھول سا ہونا.
ہے تجھ میں گل وشی بھی ، حسنِ شگفتگی بھی
اے پھول چننے والے تو بھی تو گلستاں ہے
(۱۹۵۱ ، سیماب اکبرآبادی ، لوح محفوظ ، ۱۶۷). [گل + وش - مانند ، جیسا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و لالَہ (---و مج ، فت ل) امذ ؛ ج.
۱. **پھول اور بوٹے ؛ خوبصورتی ، سرسبزی.**
خوشا ، یہ میرا مقدر ، زہے یہ میرا نصیب
نفس نفس گُل و لالہ کے ہو رہا ہوں قریب
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۹). ۲. **معشوق لوگ ، ارباب نشاط** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ) [گل + و (حرف عطف)+ لالہ (رک)].

---ہا امذ ؛ ج.
گُل (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---ہائے رَنگ رَنگ/رَنْگا رَنْگ (---فت ر ، غنہ ، فت ر ، غنہ) امذ ؛ ج.
رنگ رنگ کے پھول ، طرح طرح کے پھول ، متفرق. اونچی نیچی پہاڑیاں سرسبز و شاداب اور گلہائے رنگارنگ سے آراستہ و پیراستہ جنت اراضی کی تصویر پیش کر رہی تھیں . (۱۹۸۷ ، افکار ، جولائی ، کراچی ، ۲۲). [گل + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرف اضافت) + رنگ رنگ/رنگا رنگ (رک)].

---ہائے زَر بکَف (---فت ز ، سک ر ، فت ب ، ک) امذ.
زہرہ والے پھول. نوجوانوں کے ارادے کی طرح اٹھا اور گلہائے زر بکف کی مانند ... آمادہ ہو گیا. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، ستمبر ، ۴). [گل + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرف اضافت) + زر بکف (رک)].

---ہزارَہ کس اضا(---فت ہ ، ر) امذ.
گیندے کے پھول کی ایک قسم کا نام ، ہزارہ ، گل صد برگ مثال میں ہم گل ہزارہ لیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، رسالہ علم نباتات ، ۸۲). [گل + ہزارہ (رک)].

---ہمیشَہ بَہار کس صف(---فت ہ ، ی مج ، فت ش ب) امذ.
ایک پھول ، سدا گلاب ، حی العالم ، دواء مستعمل (کلید عطاری ، ۸۹). [گل + ہمیشہ (رک) + بہار (رک)].

---ہونا محاورہ.
چراغ ، آگ یا روشنی وغیرہ کا بجھ جانا ، بجھ جانا ، بے نور ہونا (گل کرنے (رک) کا لازم).
دو ادھر تھے اس کے جیوں یاقوت لال
گل ہوا اس غنچہ لب کے آگے لال
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۵).
خشک جس دم روغنِ حسنِ جوانی ہو گیا
ہم یہ سمجھے گُل چراغِ زندگانی ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳).
پا کر خبر بہارِ مقدم   گل ہو گئی آتشِ جہنم
(۱۸۸۳ ، محسن ، ک ، ۱۳۸).
کر نہ ہم غمزدوں پہ جور اتنا
گل نہ ہو جائے عاشقی کا چراغ
(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۰).

---یاچیں کس اضا(---ی مع) امذ (قدیم).
رک : گل آچیں. گلزار ایسے پھول رہے ہے کہ پات جس کے نظر نہیں آوتے اور سرو و گل یاچیں وغیرہ جو بڑے درخت ہیں تنہوں کے سفید پھول بجائے کے بادلے کے لچھوں سے ڈھانپ دیا ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰). [گل + یاچیں (آچیں (رک) کا محرف].

---یاسمِیں کس اضا(---سک س ، ی مع) امذ.
چنبیلی کا پھول. روشنی ماحول کو طلسمی رنگ بخش دیتی ، گل یاسمیں ، گل نرگس ، گل مخمل ایسے نام پیشانی پر سجائے سفید براق ایرکنڈیشنڈ ڈبے ، دبیز شیشوں کے پیچھے اپنا طلسم چھپا لیتے. (۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۳۱۳). [گل + یاسمین (رک)].

گُل (۲) (ضم گ) امث.
گولا یا گولی کا مخفف ، بطور سابقہ مستعمل ، جیسے : گل انداز ، گل چلا وغیرہ ؛ گانٹھ ، گرہ ، گٹھلی (فرہنگ آصفیہ).

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) امذ ؛ ~گنداز.
رک : گولہ انداز.

گل انداز نے جب کیا صاف زنگ
سپاہی چلے بیجھے کرنے کو جنگ

(۱۸۳۳ ، مثنوی اپورب کشن کنور ، ۳۰). [گُل + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، گرانا ، پھینکنا].

ـــــ آنکھ (ـــــ مد ا ، غنہ) امذ.
کول آنکھوں والا کبوتر ، کبوتر کی ایک نوع کا نام. کبوتر بازی کا بھی شوق تھا اور زیادہ تر یہ کبوتر تھے لقا ، شیرازی ، لال بند ، گل آنکھ ، کابلی. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۱). [گل + آنکھ (رک)].

ـــــ بادام امذ.
چرغ یا شغار کی ایک قسم ، ایک شکاری پرندہ. ایک تو گل بادام دوسری قسم سیہ خال . (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۵). [گل + بادام (رک)]

ـــــ تَھرا / گُلھرا (ـــــ فت تھ) امذ.
رک : سنجو (ا پ و ، ۲ : ۸۶). [گُل + تھرا ـ حصّہ].

ـــــ جھٹّا (ـــــ فت جھ ، شد ٹ) امذ.
(کتانی سوت) الجھاؤ ، الجھٹی (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۷). [گل جھٹی (رک) کی تذکیر].

ـــــ جَھٹّی (ـــــ فت جھ ، شد ٹ) امث ؛ ــ گلجھٹی.
۱. **وہ گرہ جو تاگوں میں الجھنے سے پڑتی جاتی ہے ، گرہ ، گانٹھ** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **الجھاؤ ، الجھن ، گرہ ، گانٹھ ، پھندی** (ا پ و ، ۲ : ۱۷). لارڈ کرزن کی ڈالی ہوئی گلجھٹی سلجھانے کو اس ناقابل شنوائی ہستی کا انتخاب کیا گیا تھا جسے فلاسفر کہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۷۰). اسے خط مستقیم کی شکل دیتے تاکہ تمام **الجھاؤ** اور **گلجھٹیاں** نکل جائیں. (۱۹۳۰ ، منشورات کیفی ، ۶۰). انسانی دماغ ایک ایسی مشین ہے کہ اگر سوچ سمجھ کر اس سے کام لیا جائے تو کوئی **گلجھٹی** ایسی نہیں ہے جس کو یہ نہ سلجھا سکے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۷). ۳. **شکن ، بل ، چین** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. **(مجازاً) کدورت ، انقباض** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گل + جھٹی (جٹنا (رک) کا حاصل مصدر)].

ـــــ جَھڑی (ـــــ فت جھ) امث.
۱. **گرہ ، گتھی ، بل ، کل جھٹ ، گل جھٹی**.

پڑی جب گرہ بارھویں سال کی
کھلی گلجھڑی غم کے جنجال کی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۳).

آن واحد میں سلجھ جائے گی ساری گلجھڑی
ناخن تقدیر اگر عقدہ کشا ہو جائے گا

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۴). لشکر شاہی کے سرداروں کی سوء تدابیر سے اور کچھ اور موجبات و اسباب سے اس مہم میں اقتدار ہوا اور کچھ **گلجھڑیاں** اس میں پڑ گئیں ... تو بادشاہ نے عادل خاں کو فرمان لکھا کہ وہ اپنی فوج سیوا جی کے دفعہ کرنے کے لیے تعین کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۳۸).

مگر اس گلجھڑی کو ناخن تدبیر سے کھولے
کوئی مرد خدا اٹھے کوئی بوڑھا بڑا نکلے

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۱۷). ۲. **الجھن ، انقباض ، کدورت ؛ ملال**.

نگہوں سے نگاہیں سامنے ہوتے ہیں جب لڑیاں
یکایک کھل گئیں دونوں طرف سے دل کی گلجھڑیاں

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۵۰).

واشد ہوئی نہ بلبل اپنی بہار میں بھی
کیا جانیے کہ جی میں یہ کیسی گلجھڑی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۹).

کہیں چھوٹیں انار پھلجھڑیاں
کہیں کھلتی ہیں دل کی گلجھڑیاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۲).

کب غنچہ کی گلجھڑی صبا نے کھولی
مشکل جو پڑی عقدہ کشا نے کھولی

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۲۰۳).

مثل چندر جبیں تو چاند سی تیری جبیں نکلی
پڑی جب گلجھڑی دل میں نہیں سلجھی نہیں نکلی

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۴).

گرہ تیرے دل میں پڑی رہ گئی
سلجھنے سے یہ گلجھڑی رہ گئی

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۳۳). [گل + جھڑی (جھٹی رک کا محرف)].

ـــــ چَلا (ـــــ فت چ) امذ.
توپ سے گولا چلانے والا ، قادر انداز ، نشانہ لگانے والا ، نشانچی ، گلنداز. بڑے بڑے امرا اپنے پاس اور اچھے اچھے تیرانداز اور **گلچلے** اچوک اور نیزہ باز ... آگے پیچھے رکھے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۶).

خال مشکیں سے شکار اہل قلم کو کیجیے
گل چلے شیر سے کرتے ہیں نیستاں خالی

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۹). ہم بڑے مشہور شکاری تھے نشانہ لگانے تھے جتنے **گل چلے** تھے سب ہمارے تابع. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۵۴).

بوتل کا کاگ زور میں توبہ کو لے اڑا
ہم گل چلوں کے ہاتھ کی گولی رکی نہیں

(۱۹۳۲ ، ریاض رضواں ، ۱۸۰). [گل + چلا (چلانا (رک) سے اسم فاعل)].

ـــــ چَھری / چَھڑی (ـــــ فت چھ) امث.
رک : گل جھڑی. رنگ رلیاں مچائیں اور **گل چھڑیاں** اپنے دل کی کھولی ہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۲).

گرہ لاکھوں ہی غنچوں کی صبا اک دم میں کھولے ہے
نہ سلجھیں تجھ سے اے آو سحر مجھ دل کی گلچھریاں

(۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۳۴).

ہمارے دل کی نہیں کھلتی گلجھڑی اون سے
ہزار زلف میں وہ بل پڑے نکالتے ہیں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۰).

ڈھالوں پہ ضربِ تیغِ دو دم پر گھڑی پڑی
دہشت میں جب کمند کھلی کلچھڑی پڑی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۷).
دل پیچ و تابِ عشق سے کیوں کر نکل سکے
یہ کلچھڑی پڑی ہوئی زلفِ دوتا کی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۹۷).

---چَھرّے / چَھڑّے (---فت چھ ، شد ر) امذ ؛ ج.
مزے ، عیش و طرب ، تفریح. یزید کے لشکر نے شبِ ماہ کا لطف اٹھانے میں کسر نہ چھوڑی اور رات کا بڑا حصہ گُلچھروں میں گزارا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۱۹۱).

---چَھرّے اُڑْنا محاورہ. **انا** محاورہ.
مزے اڑانا یا کرنا ، عیش اڑانا ، عیش کرنا. جنھوں نے گل چَھرّے اوڑائے تھے اون کے جسم سے خون کی ندیاں بہیں. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۳). گھر پھونک تماشا دیکھا لنگوٹی میں پھاگ کھیلی خوب گُلچھرّے اوڑائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳). مبتلا کے ہاتھوں لگ گیا تھا ماں کا زیور اسی سے یہ تمام گُلچھڑّے اڑ رہے تھے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۶۳). وہ دن ہے اور آج کا دن ہے اس زمین سے سونا کھودتا ہوں اور گلچھڑّے اڑاتا ہوں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۰). ان کی غیر موجودگی میں غفور بھی گل چھرّے اڑاتا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شامِ (ترجمہ) ، ۶۷). اوپر والے چپڑی کھائیں اور ہمیں لوٹ مار کر کے گلچھرّے اڑائیں. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۵ اگست ، ۳).

---چھرّے اُڑْنا محاورہ.
گُل چھرّے اڑانا (رک) کا لازم ، عیش ہونا. کسی محنت کا صلہ مل گیا تو گُل چھرّے اڑ رہے ہیں. (۱۹۳۸ ، دید و شنید ، ۱۲۶).

---گُجْھیا (---ضم گ ، سک چھ) امث.
گولیوں کے کھیل کی گجھی جو گول شکل کی بنائی جاتی ہے اور ایک مقررہ فاصلے پر کھڑے ہو کر گولیاں اس میں پھینکی جاتی ہیں ، گولک ، گجھی (ا پ و ، ۸ : ۱۰۲). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + گُجھیا (گجھی (رک) کی تصغیر)].

---گُشْتے پَڑْنا محاورہ.
گرہیں پڑنا ، گل جھٹی پڑ جانا.
گل گشتے اب پڑیں تو بلا سے نجات ہو
پیچوں کے بل پہ گیسوئے مشکیں میں بار کے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۷۰).

---گوتْھنا (---و مج ، سک تھ) صف مذ.
(بچے کی صفت) **بھرے ہوئے گالوں والا ، موٹا تازہ ، فربہ**. بچہ ماشاءاللہ سے پیارا پیارا موٹا تازہ گل گوتھنا سا ، ان کو اس پر بہت پیار آتا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۱۹)
گورا چٹّا بھچرا بھچرا منّا سا گل گوتھنا بچا
(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۲۷۹). جس کا بچّہ زیادہ موٹا تازہ گل گوتھنا سا ہو گا اسے انعام دیا جائے گا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۹۸). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + گوتھنا (رک)].

---مُوا (---ضم م) امذ.
(ٹھٹیرا گری) **لمبوترے منھ کا ہتھوڑا جس سے ہترے کی سطح میں گہرائی بنائی جاتی ہے** (ا پ و ، ۳ : ۴). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + مُو ـ مُنْھ + ا ، لاحقۂ نسبت].

---مُونی (---ضم م) امث.
رک : گُل موا جس کی یہ تصغیر ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۳۰). [گُل مُوا (رک) کی تصغیر].

گُل (۳) (ضم گ) امذ.
گل ـ گلا ، کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل.

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
(کُشتی) **ایک داؤ ، گلے کا پیچ یا پینچ**. طاقت آزمائی کے بعد داؤ پیچ شروع ہوئے اور ایک دستی ، دو دستی ... گل بند. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [گل + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

گُل (۴) (ضم گ) امذ.
جُل ـ دھوکا ، فریب کا محرف ، تراکیب میں مستعمل.

---باز صف.
دھوکے باز ، عیّار ، شاطر ، چالاک ، چلتا پرزہ (فرہنگ آصفیہ). [گل + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا سے صفت فاعلی].

گَلا (فت گ) امذ.
۱. (أ) **انسان یا جانور کی گردن کا اگلا حصہ ، گلو**.
دو کنہ ہوا ہریا زرد   طوق گلے میں لاجورد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹)).
رقیباں کے دکھوں سیتی قطب شہ توں نکر غم
خدا سارے رقیباں کے گل دام دویگا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱).
تجھ بن مرا گلا ہے تہِ خنجرِ اجل
ظالم پہنچ وگرنہ چلی جان دم کے بیچ
(۱۷۹۰ ، میر سوز ، د ، ۱۰۰).
گر صراحی سا گلا کوئی نظر آتا تھا
ساغرِ چشم مئے اشک سے بھر لاتا تھا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۷). گلا کٹ جانے سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۲). اس کے گلے میں ابھی تک گلّار لٹک رہا ہے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۲۳).
(اا) **گردن کے سامنے اور چہرے کا نچلا حصہ**.
پان جب کھاتی وہ کافر دہان پان
جلوہ گر ہوتا گلے سے رنگِ پان
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۸۳). ۲. **حلق ، نرخرا**. ہاتھوں میں فاقہ مستی ہے ، سوکھی چمیل گلے میں پھنستی ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۸). میری آواز مچھلی کے کانٹے کی طرح گلے میں پھنس گئی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۸). ۳. **کرتے یا اچکن وغیرہ کا وہ چاک یا حلقہ جو گردن کے لیے بنایا جاتا ہے ، گریبان کے اوپر کا حصہ نیز پورا گریبان**. بولی کیا ہے بیٹا استانی جی سے کہو دو چار گلے اور رہ گئے ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۳).

جب گلا گھٹتے گھٹتے وی کی شکل کا ہو جائے تو اس کو رکھ چھوڑیں۔ (۱۹۳۵ ، اوق کام سلائیوں سے ، ۴۶)۔ ایک دن اورنگ زیب کے گلے کی گھنڈی پھنس گئی۔ (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۱۸۵)۔ ۴. **کسی ظرف مثلاً صراحی ، گھڑے یا دیگچی وغیرہ کا وہ حصہ جو اس کے منھ اور پیٹ کے درمیان ہوتا ہے ، گردن۔** آگے کے چولہے پر گلا ٹوٹے ہوئے مٹکے کا پیندا رکھا ہے۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۴۰)۔ ایک دیگچے میں نصف سے کم پانی بھریں اور اس کے گلے میں ایک سُتلی باندھ دیں۔ (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۱۱)۔ ۵. **(مجازاً) آواز ، لحن ، سُر۔**

سنایا جوں اپنا گلا ناگ کوں
سو آیا نکل سنڈ میں تے پلوں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۹)۔

تسخیر کیا ہے گوشِ گل کوں
بلبل کا ولی عجب گلا ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۶)۔

قلقلِ مینا میں کب یہ نغمۂ مستانہ ہے
گردنیں کٹتی ہیں ساقی کا گلا کچھ اور ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۱)۔ مسٹر بالی والا خود بھی علمِ موسیقی میں اچھی مہارت رکھتے تھے اور گلا بھی اچھا پایا تھا۔ (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۳۶۵)۔ فن کار ... اس کا برش ، قلم اور گلا حق و صداقت کا بول بالا کرتا ہے۔ (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ ، جنوری ، ۳)۔ [س : گل + ک गल+क]۔

---اُٹھانا محاورہ۔
بچوں کے حلق کے لٹکے ہوئے کوّے انگلیوں یا رومال کی مدد سے اصل جگہ لے جانا ، گلے میں رومال یا انگلی ڈال کر کوّے کو اوپر اٹھانا۔ وہ فوراً لڑکی کو گود میں لے باہر آیا اور ایک سفید رومال گلے میں ڈال گلا اٹھانے لگا۔ (۱۹۱۹ ، شب زندگی ، ۱ : ۵۰)۔

---آنا محاورہ۔
کوّے میں زخم یا آماس ہو جانا ، گلا خراب ہو جانا ، حلق کے کوّے کا نیچے لٹک آنا ، حلق میں چھالے پڑ جانا یا ورم آ جانا۔

گلا آ جانے کا بچے کا میرے
چُساتی روز خالی چھاتیاں ہو
(؟ ، ارشد (فرہنگ آصفیہ)۔ اپنے بچوں کو گلا آنے کے وقت کوّا دبانے کی وجہ سے تکلیف نہ دو۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۷)۔ چچی کا جی اچھا نہ تھا گلا آ گیا تھا۔ (۱۹۲۶ ، چچا چھکن ، ۳۸)۔

---باجْنا محاورہ (قدیم)۔
ناگوار آواز نکلنا۔

آواز خوش تھی اس کی گلوسازی میں نہ بول
گاتا تو باجتا تھا گلا جیسے پھوٹا ڈھول
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲)۔

---باز امذ۔
(مرغ بازی) وہ مرغ جو حریف کے گلے پر انی مارنے کا عادی ہو (اپ و ، ۸ : ۱۲۴)۔ [گلا + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا]۔

---بانْدْھنا محاورہ۔
۱. **پکڑا جانا ، الزام لگنا ، مفت میں بدنام ہونا۔** لفظ " کوکوہ " کی تکرار سے ، گلا اس کا باندھا گیا۔ (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۴)
۲. **پیٹ کاٹ کر یا ضروری اخراجات روک کر روپیہ جمع کرنا۔** اس نکوڑی نے گلا باندھ کر چار پیسے اکٹھے کیے تھے وہ بھی نہ دیکھ سکے۔ (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۶۵)۔

---بُلانا محاورہ۔
گویوں کا گانے کے وقت گلے میں آواز کو گردش دینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امث۔
بند گلے کی صدری ، سینے بند ، بنڈی۔ ابی یہاں اب شیروانی کا رواج کہاں ہے ، یہ تو یوپی کے بھیّن ہی پہنتے ہیں یہاں تو اس گلا بند ہی کا رواج ہے۔ (۱۹۷۳ ، جہاں دانش ، ۲۴۳)۔ [گلا + بند (رک)]۔

---بَنْد ہو جانا محاورہ۔
آواز بیٹھ جانا۔ دھوپ میں جو آیا نزلہ چھاتی پر گرا کچھ بدپرہیزی ہوئی صبح کو گلا بند ہو گیا ، بڑی الجھن ہوئی ، خدا خدا کر کے آواز کھلی۔ (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۶۹)۔

---بَنْدھانا محاورہ۔
۱. **مصیبت میں پھنسانا ، الجھن میں پڑنا ، مصیبت میں گرفتار ہونا ، اپنے اوپر بار لینا۔** مگر میں ہرگز رائے نہیں دیتا کہ اس امر کے حاصل کرنے کو قرض سے اپنا گلا بندھاوے۔ (۱۸۶۹ ، خطوط سرسید ، ۵۲)۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مہاجن اپنی مرضی کے موافق چاہے جتنا سود لیں اور لوگ مجبوراً اپنا گلا بندھائیں۔ (۱۹۰۴ ، عصر جدید ، جون ، ۲۴۸)۔ ۲. **اپنے تئیں پابند یا مقید کرنا ، گردن پھنسانا۔**

اسیرِ دولتِ دنیا ہوں کیا پئے زینت
گلا بندھاتے ہیں کب موتیوں کے ہار میں ہم
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۳)۔ ۳. **نکاح پڑھا لینا ، نکاح میں آنا ، پلّے بندھنا ، شادی کر لینا ، عقد بندھوانا ، جورو بننا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---بَنْدْھنا محاورہ۔
۱. **قرضدار ہونا ؛ ذمہ دار ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔
۲. **پابند ہونا ، مجبور ہونا۔**

میں کڑھتا ہوں سُن کر یہ تیری بتھا
گرو کے بچن سے گلا ہے بندھا
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۶۰)۔

---بَنْدْھوانا محاورہ۔
رک : گلا بندھانا۔

نظارہ خوش قدوں کا کرے کون کلپے کو
تیری طرح گلا کوئی بندھوائے فاختہ
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۸۳)۔

--- بولنا محاورہ.
گلے سے آواز یا سُر نکلنا.

یوں گلا بولتا ہے جیسے ستار
لحن مضراب اور رگیں ہیں تار

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۹).

--- بیٹھ جانا / بَیٹھنا محاورہ.
آواز حلق سے پوری طرح نہ نکلنا ، آواز کا بہت بھاری ہو جانا ، آواز بھرّا جانا ، آواز بیٹھ جانا.

کم ہے آواز ترے کوچے کے باشندوں کی
نالہ کرنے سے گلے ان کے مگر بیٹھ گئے

(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۲۹).

قیامت ہیں شبِ فرقت میں یہ وحشت فزا نالے
گلا تیرا کہیں اے بلبلِ شوریدہ سر بیٹھے

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۹۸). بھدانہ پینے پر زکام ہوا تو گلا بیٹھ گیا. (۱۹۳۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۱۲). جب کوئی اور نہیں بولا تو وہ پھر شروع ہو گیا ، اب اس کا گلا بیٹھ گیا تھا. (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۱۲).

--- بَھر آنا محاورہ.
شدّتِ جذبات سے آواز بھرّا جانا ، رقّت طاری ہونا. رونے لگی ، گلا بھر آیا تھا کچھ کہہ نہ سکی. (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ۱۹۷). نظم کے آخری بند پر پہنچتے پہنچتے حشر صاحب کا گلا بھرآیا اور آواز بھاری ہوگئی.(۱۹۹۱ ، صحیفہ ، جولائی ، دسمبر ، ۳۷).

--- بَھرنا محاورہ.
رک : گلا بھر آنا. « یہ دنیا ، یہ دنیا کچھ بھی تو نہیں ، کسی کا بھروسہ نہیں ، لعنت! » انہوں نے گھٹنا پکڑ کر سوچا اور ان کا گلا پھر بھرنے لگا. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۳۰۷).

--- پڑ جانا / پڑنا محاورہ.
رک : گلا بیٹھنا / بیٹھ جانا.

نغمہ سنجی کی کرے مشق جو مجھ سے چندے
پھر گلا تیرا نہ او بلبلِ گلزار پڑے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۷). گلا پڑ گیا ہے آواز منہہ سے نکلتی نہیں. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۶۸).

ہو گئے اب تو بہت قدر کے قابل نالے
خوب ہنستا ہے وہ جب میرا گلا پڑتا ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۱). بولے کہ ہاں بولتے بولتے گلا پڑ جاتا ہے. (۱۹۵۸ ، محمد علی ، ۱ : ۹۱).

--- پکڑنا محاورہ.
۱. **گردن پکڑنا ، ٹینٹوا دبانا ، مغلوب کرنا.**

پکڑا اجل نے سایہ و ہمزاد کا گلا
جیسے شفق سے لالی پری زاد کا گلا

(۱۸۸۵ ، عشق (سید حسین مرزا) ، مراثی ، ۳۳۰). آپ نے لپک کر میرا گلا پکڑ لیا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۰۱). ۲. **تنگ کرنا ، تکلیف دینا ، ستانا.** اس وقت خبردار ہوں گے کہ مرض گلا پکڑے گا. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۵۰۸). ۳. **کسی کسیلی کھٹی یا کچی چیز یا ناقص اور تیز تمبا کو وغیرہ کا حلق میں سوزش یا کرختگی پیدا کرنا.**

کیا کروں وصفِ بادہ فرقت میں
گھونٹ میرا گلا پکڑتے ہیں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۵).

--- پھاڑنا محاورہ (قدیم).
رک : گلا پھاڑنا.

تو کہے سن کے وہ گلا پھاڑا
باولے کتنے نے اسے کاٹا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳).

--- پھاڑ پھاڑ کَر م ف.
چیخ چیخ کر ، چلا چلا کر ، زور زور سے.

پکارے تھا اپنا گلا پھاڑ پھاڑ
کھڑے ہو لڑو دور ہے اب پہاڑ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۶۷). بدھو نے گلا پھاڑ پھاڑ کر کہا یہ موت ہے عورت نہیں ہے.(۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳۰۳). اے ہے توبہ ، کیسا گلا پھاڑ پھاڑ کر رہی ہیں کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۳). وہ سرینگر سے لے کر بمبئی تک میرے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ پروپیگنڈا کرتے رہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۲۹).

--- پھاڑ کَر م ف.
چیخ کر ، چلا کر ، زور کی آواز سے.
کوئی گاوے پھاڑے گلا اپنا کوئی ترت کرے چکھ بھری لے
کوئی شور کرے خوشحالی سے یوں جیسے ہاتھی چنگھاڑے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۲). کسی چیز کو پٹخنا ، جھٹکنا ، گلا پھاڑ کر بات کرنا ... یہ ساری باتیں بدتمیزی میں داخل ہیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۹۵). پھر وہ گلا پھاڑ کر چلایا « وہیں ٹھاڑ رہو بابا ، ہم ابھیں سواری اتار کے آوت ہیں! ». (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۴).

--- پھاڑنا محاورہ.
(حقارۃً) **زور سے چیخنا ، چلّا کر بولنا یا گانا ، بے سُری اور زوردار آواز نکالنا.**

مرغِ ایوان اس سے ڈر کے اڑا
میرا مغز اور اپنا پھاڑا گلا

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۹۱).

لیکن قوم کو کیوں ہے بچھاڑا
اس نغمے پر گلا کیوں پھاڑا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۷). تم نے انتہائی زور سے گلا پھاڑتے ہوئے کہا تھا. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سپنے رات ، ۲۰۳).

--- پھانسنا محاورہ.
۱. **پھندے یا کسی اور چیز میں گلا دبانا ، کسی چیز سے ٹینٹوا دبانا ؛ قرض میں مبتلا ہونا ، قرض لینا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

۲. کسی چیز کا پابند کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پھٹنا محاورہ.

۱. گلے سے بھدی آواز نکلنا.

کبھی اذاں موذن جگانے دیتی ہے
میں اٹھتی ہوں ہو گا مرغ کا لگے پھٹنے

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۳۰). ۲. **آواز کا بے سُرا ہو کر نکلنا ، گلا بھرّانا** (فرہنگ آصفیہ).

---پھرنا محاورہ.

آواز کا حسب مراد گانے میں گردش کرنا ، آواز کا حسب خواہش مڑنا پھرنا ، گانے میں آواز کے اتار چڑھاؤ کا بخوبی ادا کیا جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پھولنا محاورہ.

گلا سوجنا ، گلے پر ورم ہونا ، گلے میں گلٹی نکلنا ، گلبھیڑ نکلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---توڑنا محاورہ.

رک : گلا پھاڑنا.

گلا مت توڑ اپنا اے جرس بس
نہیں اس راہ میں فریاد رس بس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۳).

---تھکانا محاورہ.

چیختے چیختے تھک جانا ، گلا بیٹھنا ؛ نہایت چیخنا ، آواز سے بہت کام لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ٹوٹنا محاورہ.

آواز بھرّانا ، آواز بیٹھ جانا.

پھر تربیت سے ان کی مجھے فائدہ بھلا
ٹوٹے ہے بکتے بکتے انہوں کے لئے گلا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۹).

---ٹیپنا محاورہ.

(بازاری) رک : **گلا دبانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---چلنا محاورہ.

گلے سے آواز نکلنا ، گلے کا کام دینا. زبان یاری نہ دیتی تھی ، گلا چلتا نہ تھا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۴۶).

---چھڑانا محاورہ.

نجات حاصل کرنا ، جان بچانا ، گلو خلاصی کرنا ، پیچھا چھڑانا. میر صاحب مانتے ہی نہیں تھے بڑی مشکلوں سے گلا چھڑا کر آیا ہوں. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۱۳۳).

---چھوٹنا محاورہ.

نجات ملنا ، گلو خلاصی ہونا ، چھٹکارا ملنا ، آزاد ہونا ، پیچھا چھوٹنا.

نمک کھائیے اوس سے لڑیے بھلا
قیامت کے دن کیوں کر چھوٹے گلا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۶). جانے کو تیار بیٹھا ہوں مگر جب آپ سے گلا چھوٹے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۵۸). ابھی ماتا جی کے مونے کی روٹی دی تھی اسی کے دین سے گلا نہیں چھوٹا. (۱۹۴۳ ، جنتر نگھ ، ۹۰).

---چھوڑنا محاورہ.

گرفت سے آزاد کرنا ، رہا کرنا ، پیچھا چھوڑنا. روز ایک نہ ایک صاحب مانگنے کے لیے سر پر سوار رہتے ہیں اور بلا لئے گلا نہیں چھوڑتے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۷).

---خُشک ہونا محاورہ.

گلے سے آواز نہ نکلنا ، گلو گرفتہ ہو جانا ، آواز بیٹھ جانا. ان سے پوچھا گیا تو کہا چیخ کر بولتے ہیں زور بہت پڑتا اور گلا خشک ہوا چلا جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳). میں نیکی بہادر کا گیت نہیں گا سکتا کیوں کہ میرا گلا خشک ہے. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۰).

---داپنا محاورہ.

گلا دبانا ؛ بولنے سے روکنا ، مُنھ بند کرنا.

بسانِ شیشہ نکالوں میں کیونکہ دل کا بخار
کہ بولتے ہی گلا یاں تو داب لیتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۸).

رعبِ حسن گلا دابے تھا منہ سے نکلتی کیا آواز
قصد تو اس سے کچھ کہنے کا میں نے لاکھوں بار کیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۵).

---دبانا محاورہ.

۱. گلا گھونٹنا ، زور سے گلا پکڑنا ، سانس بند کر دینا.

بہارِ گل میں جو میں دھجیاں نہ لوں اس کی
گلا دبانے کو پھانسی سے ہو گریباں تنگ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۳).

سنو بھائی ان کی گواہی نہ دو
یہ میرا گلا لو دبا ہی نہ دو

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۸).

اب سانس بھی نہ لیں گے دبائیں گلا وہ کیوں
ہم کو تو زندگی میں سہارا انھیں کا تھا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۴۸). ۲. **مُنھ بند کرنا ، آواز نکالنے یا بات کرنے سے روکنا.**

سوائے صبر کیا چارہ جو وہ بیداد کرتے ہیں
گلا غیرت دباتی ہے جو ہم فریاد کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶).

ان کی محفل میں رقیبوں نے کسے آوازے
بولتا میں تو گلا میرا دبایا جاتا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۷).

کراہنے میں مجھے عذر کیا مگر اے درد
گلا دباتی ہے رہ رہ کے آبرو میرا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۵). ۳. **ظلم کرنا ، زبردستی کرنا.** اس کے گھر والے غریب ہیں پر عزت تو ہے کسی کا گلا تو نہیں دباتے کسی کی بددعا تو نہیں لیتے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۱). ۴. **مغلوب کرنا.**

کمزور جو سب طرح سے پایا
وحشت نے وہیں گلا دبایا
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۹۱).

ـــ دَبوچْنا محاورہ.
رک : **گلا دبانا.** آزادی ہمارا نصب العین ہونا چاہیے ، آزادی ، گلا دبوچنے والی پابندیوں سے آزادی. (۱۹۴۴ ، آتش چنار (ضمیمہ ب) ، ۹۱۴). اسلام ایسے نظام یا ایسی مملکتوں سے جہاد کرتا ہے جو اقتدار کے چنگل میں انسانیت کا گلا دبوچنے میں لگی رہتی ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۷۲).

ـــ رُنْدْھ جانا / رَنْدْھنا محاورہ.
۱. **گلے سے آواز نہ نکلنا.**

وضعِ غلط پہ بار ہے تیرا گندھا ہوا
اس بار سے اذاں کا گلا ہے رندھا ہوا
(۱۹۴۵ ، سنبل و سلاسل ، ۴۷). ۲. **شدت جذبات سے رونا آنا ، رقت آنا.** جوشِ عقیدت سے چھبک کا گلا رندھ گیا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۹۲). اس کا گلا رندھ گیا اور ایک بار پھر وہ بھوں بھوں کر کے رونے لگا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۳۸).

ـــ ریتْنا محاورہ.
اذیت دینا ، نقصان پہنچانا. ہماری مرضی تو یہی ہے کہ تمہارا گلا چل کے ریتیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶۹).

ـــ سُنانا محاورہ (قدیم).
آواز سنانا.

ہرائے مرد کوں سناوے گلا
تو اس جائی کوں موت آنا بھلا
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۴۴)).

بہانا کام کا کر کچھ گلا تماں سنانے کوں
اِدھر کے اور اُدھر کے جپ بچن ہر دھات کرتی ہوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۲).

ـــ سُوکْھنا محاورہ.
رک : **گلا خشک ہونا.** دیکھیے وہ کس طرح رو رہا ہے اس کا گلا سوکھ گیا ہے. (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۸۸).

ـــ صاف کَرْنا محاورہ.
۱. **کھنکار کر گلے سے بلغم یا رطوبت نکالنا ، غرارہ وغیرہ کر کے گلے کی آواز درست کرنا** (ماخوذ : مہذب اللغات). ۲. **گویے کا آواز کو کسی خاص سُر میں لانا.** کوئی قوالی میں مست ہے کوئی «داد رے» اور کوئی «کھٹے» پر گلا صاف کر رہا ہے. (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۲۰۸).

ـــ کاٹ (کَر) مَرْنا محاورہ.
خودکشی کرنا.

اے جان کوئی اپنا گلا کاٹ مرے گا
لٹکاؤ نہ یوں ناز سے شمشیر گلے میں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۰).

افسوس گلا کاٹ کے مر بھی نہ سکے ہم
مصروف رہے ہاتھ شبِ ہجر دعا میں
(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

ـــ کاٹْنا محاورہ.
۱. **خودکشی کرنا.**

مجے کھول کر توں کہے تو بھلا
وگر نہیں تو میں کاٹ لیونگا گلا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۹). ۲. **ذبح کرنا ، قتل کرنا.** میں نے ان لوگوں کے جو قید میں تھے گلے کاٹے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۵). اب بھی مذہب کے نام پر لوگ اسی طرح ایک دوسرے کا گلا کاٹتے رہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۹۳). ۳. **جان دینا ، جان نثار کرنا.**

انہیں پر اپنا گلا کاٹتا ہوں لطف ہے یہ
جو اٹھتے بیٹھتے مجکو حلال کرتے ہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۷). ۴. **ظلم کرنا ، ستم کرنا ، ستانا.**

ہمیشہ گلا کاٹنا اوس کا کام
سنا نیں کبھی اوس نے الفت کا نام
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۹).

گلا کس کا بازیب سے کاٹتے ہو
یہ آوازیں اندھوں کو بھائیں تمہاری
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۸۶). ۵. **دھوکے بازی سے کسی کا مال مارنا ، حق تلفی کرنا ، کسی کا حق چھیننا.** کڑوڑھا انسان ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ رہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۹). قوم ایک دوسرے کا گلا کاٹنے ... ایک دوسرے کو بے آبرو کرنے پر تُل گئی. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۲۰).

ـــ کاٹی اث.
ایک قسم کا باجا جو سارنگی سے مشابہ ہوتا ہے. (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گلا + کاٹی (کاٹنا (رک) سے)].

ـــ کَٹانا محاورہ.
گلا کاٹنا (رک) کا متعدی ، جان نثار کرنا.

آنکھیں لڑیں کی جام سے اس بادہ خوار کی
شیشہ گلا کٹانے کا گردن پہ یار کی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۳).

ـــ کَٹْنا محاورہ.
گلا کاٹنا (رک) کا لازم ، ذبح ہونا.

عید قرباں میں ہزاروں ہی گلے کٹتے ہیں
تو بھی آزاد کر اب اپنے گرفتاروں کو
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۵).

---کٹوانا محاورہ.
رک : گلا کٹانا.

گلا کٹواؤں کیوں گھائل کروں کیوں
گلوری گال میں ہے کیا گلا اب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۴۳).

گلا کٹوا کے بھی پایا نہ آرامِ سبکدوشی
سر اترا بار لیکن بڑھ گیا قاتل کے احسان کا

(۱۹۵۳ ، صفی ، د ، ۳۶).

---کرانا محاورہ.
گلا کرنا (رک) کا تعدیہ. گلا کرانا ، در رسالہ ، برداشتن کام اطفال بانگشت. (۱۸۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۷۴).

---کڑنا محاورہ.
رک : گلا اُٹھانا (نوراللغات).

---کُھل جانا محاورہ.
بڑی ہوئی یا بیٹھی ہوئی آواز کا صاف ہو جانا ، گلا ٹھیک ہو جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کھول کَر / کے م ف.
کُھل کر ، زور سے ، صاف صاف آواز سے. مارے شرم کے گلا کھول کر بولتی بھی نہیں. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۹ جنوری ، ۱۳).

---کھولنا محاورہ.
گلے کا پھندا دُور کرنا ؛ گلے کی آواز صاف کرنا ، کھنکھار کر گلا صاف کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---گُھٹنا محاورہ.
۱. **گلا بھینچنا ، گلا دبنا**. گلا ایسا گھٹا کہ آمد و شد دم کی بند ہوئی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۲۰۳).

گلا گھٹنے لگا اب تنگ آیا ہوں گریباں سے
جنوں نے واہ کیا پھانسی لگائی میری گردن میں

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۹). ۲. **دم گھٹنا ، سانس رکنا ؛ جی گھبرانا**.

ہجر میں حلقۂ احباب سے گھٹتا ہے گلا
کہتے ہیں اس سے سوا طوقِ گلوگیر کسے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). اتنا کہہ کر اکرامی کی کیفیت زیادہ بگڑی ، اس کی آواز تھرا گئی ، اس کا گلا گھٹنے لگا. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۱۱). اسے خود اپنا گلا گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۳).

---گُھٹنی (---ضم گھ ، سک ٹ) امث.
ایک پرند جو کیڑے اور خصوصاً چونٹیاں بہت کھاتا ہے ، اس کی زبان لمبی ہوتی ہے جسے وہ چیونٹیوں کے سوراخ میں داخل کرتا ہے ، بیساکھ اور جیٹھ میں انڈے دیتا ہے ، رنگ اسکا خاکی اور قد چنڈول کے برابر ہوتا ہے ، اس کے گلے کو چٹکی میں لے کر کتنے ہی زور سے دبائیں یہ مرتا نہیں (اس لیے اس کا نام گلا گھٹنی ہو گیا). پنجابی میں منڈی مروڑ اور کابل میں مورچہ خورک کہتے ہیں (ماخوذ : سیر پرند ، ۳۷۷). [گلا + گھٹنا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گھونٹ کے سُلا دینا / رَکھنا محاورہ.
گلا گھونٹ کے مار ڈالنا ، گلا دبا کر مار دینا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---گھوٹنا / گھونٹنا محاورہ.
۱. **گلا دبا کر مار ڈالنا ، دم گھونٹ کر مار دینا**. بعضے کہتے ہیں کہ اس کا گلا گھونٹ دیا ، بعضے کہتے ہیں کہ سر اس کا دیوار سے ٹکرا دیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۳۰). چھ دن کے مہمان نے چلتے ہوئے باپ سے اتنا کہہ دیا کہ دھونی کی ضرورت کیا ، پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیا ہوتا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۲). اگر اس نے ایسی ویسی بات کی تو میں گلا گھونٹ دوں گا. (۱۹۸۶ ، چوراہا ، ۸۵). ۲. **گلا دبانا ، گلا بھینچنا**.

ہمسری گردنِ محبوب سے رکھتا ہے وہ
سودا اس واسطے گھونٹے ہے گلا شیشے کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۹).

میرا گلا ہنسی سے یوں ہی گھونٹتے تھے وہ
کیا سوچ کر رقیب خوش آیا خفا گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۴).

سحر کا گلا گھونٹنے کون جائے
کہ ہو دم بخود ، سانس لینے نہ پائے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶۱). ۳. **سانس روکنا**. اس جام کو ناکام ہاتھ میں لیکے لہو کے سے گھونٹ گلا گھونٹ گھونٹ ہے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۳۷). حروف ع اور ح کے ادا کرتے وقت گلا نہ گھونٹنا جائے بلکہ وسطِ حلق سے نہایت لطافت سے بلا تکلف نکالنا چاہیئے. (۱۹۲۴؟ ، علمِ تجوید ، ۳۰). ۴. **سختی سے ختم کر دینا**. فیس کا بڑھانا تعلیم کا گلا گھونٹنا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۴۲). رہی سہی جمہوریت کا بھی چند ہی برسوں میں گلا گھونٹ دیا گیا. (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، عکس اور جہتیں ، ۳۱). ۵. **بولنے سے جبراً روکنا ، مُنْھ بند کر دینا**.

پسِ دیوار اس کی جاکے نالے کر نہیں سکتا
گلا گھونٹا کرے گی کب تک او ضبطِ فغاں میرا

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۲۵). یہی بات ہمارا گلا گھونٹتی ہے اور کوئے ناز کی تعریف کو زبان پر آنے نہیں دیتی. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۵). اس اثنا میں حکومت نے بھی اخبارات کا گلا گھونٹنے کے لیے کئی قوانین وضع کئے جن پر بحث ہمارے موضوع سے خارج ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۱۱).

---مَسوسنا محاورہ.
رک : گلا گھونٹنا ، گلا دبانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ملانا محاورہ.
آواز سے آواز ملانا.

دو زبانیں اس کی گانے میں ملاتی ہیں گلا
نطق ہے گویا زبانِ شعلہ آواز میں

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات). گلا ملاتی ہیں تو ہم ایک بھنبھناہٹ سی سن لیتے ہیں. (١٩٣٠ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ٣٠).

---مُوسْنا محاورہ.
گلا دبانا (فرہنگ آصفیہ).

---ہلانا محاورہ.
گاتے وقت آواز کو جدھر چاہنا پھرانا ، آواز کو حسب مراد گردش دینا ، گٹکری لینا ، گلا پھرانا. عمرو نے باتیں کر کے اس کو بٹھایا تان لگا کر کہا بھائی یوں گلا ہلاؤ ، وہ گلا ہلانے لگا ، عمرو نے حباب مار کے اسے بیہوش کیا. (١٨٩٧ ، طلسم ہفت پیکر ، ٢ : ٧٥٥).

---یا تَلا کہاوت.
طوائف اگر بدکاری شروع کر دے تو اچھا نہیں گا سکتی (ماخوذ: جامع اللغات).

گلا (٢) (فت گ) صف مذ (مث : گلی).
گلا ہوا ، خوب پکا ہوا ، گھلا ہوا نیز بوسیدہ ، سڑا ہوا. تمام دن مشقت لے کے سر شام گلا بھس سامنے لاتا ہے. (١٨٣٢ ، شبستان سرور ، ١ : ١١). اگر کپڑا بدرنگ یا گلا ہوا نکلے... تو درزی اس میں کیا کمال کرے گا. (١٨٨٥ ، محصنات ، ١٣). [گلنا (رک) کا حالیۂ تمام].

---سَڑا (---فت س) صف مذ ؛ (مث : گلی سڑی).
بوسیدہ ، خراب و خستہ ، سڑا بسا ، ناکارہ. بازار کے مصالحے میں ملاوٹ یا گلا سڑا مصالحہ سب طرح کا پیس لیا جاتا ہے. (١٩٠٦ ، نعمت خانہ ، ١٦). [گلا + سڑا (سڑنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

گِلا (کس گ) امذ ؛ ←گلہ.
شکایت ، شکوہ.

درنگ نہ لا نہ کر گِلا کہ پسلا سوں مل آ
پرت بُھلا ، وقت بلانے آگلا تلنا

(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٨).

نوازش ہائے بے جا دیکھتا ہوں
شکایت ہائے رنگیں کا گِلا کیا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٥٧).

چرخ کا کیا گلا کرے کوئی
دشمن جاں وہ بے وفا بھی ہے

(١٩٢٨ ، مرقع لیلی مجنوں ، رسوا ، ٨٣).

دل میں اِک شخص سے کتنے ہی گِلے ہوں لیکن
لب پہ آتا نہیں کچھ حرفِ محبت کے سوا

(١٨٧٩ ، زخم ہنر ، ١٣٠). اف: کرنا ، ہونا. [گلہ (رک) کا ایک املا].

---رونا محاورہ.
رو رو کر شکایت کرنا ، بے بس ہو کے شکوہ کرنا.

گلا جورِ فلک کا تو بہت کچھ رو چکا اکبر
سرِ تسلیم خم کر زورِ بازو ہو چکا اکبر

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٢ : ٢٢٩).

---گُزاری (---ضم گ) امث.
شکوہ و شکایت.

بنے کتنے ہیں بھلے چنگے ہیں اُنکو کیا ہوا
سوچے بھولے آئے تھے گِلا گزاری کر گئے

(١٧٨٦ ، میر حسن ، د ، ١١٢). [گلا + ف : گزار ، گزاردن ـ ادا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَمولا (---فت م ، و مج) امذ.
شکوہ و شکایت.
گِلا مَمولا یہ سب عبث ہے اپس کے اوچھے کرم کا جس ہے ہمارا پیارے کبھو کیا بس ہے تمہارے جی میں اگر یو آیا (١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١١ : ٢). [گلا + ممولا (تابع)].

گُلّا (ضم گ شد نیز بلا شد ل) امذ.
گیند ، گولا ، گولی ، دھاگے کا ریل ؛ کپاس کا ڈوڈا ؛ بالوں کا گھونگر ، گولائی کی شکل میں بنائے ہوئے بال (جامع اللغات ، پلیٹس). [گولا (رک) کی تخفیف].

گُلا (ضم گ) امذ.
(قصاب) ایک آنہ ، گنڈا ، چار پیسے ، روپے کا سولھواں حصہ (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

گَلّا (١) (فت گ ، شد ل) امذ.
١. **(آب براری) پکھال کا منھ جس کے ذریعے اس میں پانی بھرتے ہیں ، موتھ** (ا پ و ، ١ : ٢٠٢). ٢. **(پسنہاری) چکی کے اوپر کے پاٹ کا درمیانی سوراخ جس میں مٹھی بھر اناج پسنے کو ڈالا جاتا ہے ، گلوا** (ا پ و ، ٣ : ١١٨). ٣. **(کنے سازی) کنے کے پیٹ اور منھ کے درمیان کا چھوٹا اور تنگ حصہ جو بطور گردن ہوتا ہے ، چولی** (ا پ و ، ٣ : ٢٠). ٤. **(آہنگری) بھٹی کا وہ حصہ جس میں آگ رہتی ہے** (ا پ و ، ٨ : ١٠). [گلا (رک) کا ایک تلفظ].

---بھرنا / ڈالنا محاورہ.
(پسنہاری) گلے میں اناج ڈالنا (ا پ و ، ٣ : ١١٨).

---نکالنا محاورہ.
(پسنہاری) گلے کا اناج پیس کر یا نکال کر خالی کرنا (ماخوذ : ا پ و ، ٣ : ١١٨).

گَلّا (٢) (فت گ ، شد ل) امذ.
وہ ظرف جس میں دوکاندار بکری کی نقدی رکھتے ہیں ؛ چھوٹے منھ کا برتن جس میں نقدی رکھتے ہیں ؛ غلک ، گولک (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [غلہ (٢) کا ایک املا].

گَلّا (۳) (فت گ ، شد ل) امذ.
(بقال) **اناج** ، **جنس** ، **دانہ دُنکا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[غلّہ (۱) کا ایک املا].

گَلّا (۴) (فت گ ، شد ل) امذ.
نیم کا پکا ہوا پھل ، **نبولی** (نوراللغات). [غلّہ (۳) کا ایک املا].

گَلّا (۵) (فت گ ، شد ل) امذ.
(اہل قلعہ) جائے ضرور ، بیت‌الخلا ؛ (فرخ آباد) **جیب** ، **پا کٹ**، **کیسہ** ؛ (پچھم) **پچھیِ کا کمرہ** ، **دالان کے اندر کی کوٹھڑی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گلی (رک) کا محرف].

گَلّا (۶) (فت گ ، شد ل) امذ.
رک : **گلّہ** (مویشیوں کا ریوڑ). ساسان بابک کا گوالا تھا اور ہمیشہ اپنے گلّوں میں رہتا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳۶). اگر میں گایوں کے گلّوں کا مالکِ ہوتا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں (بھارت) ، ۲ : ۴۴). [گلّہ (رک) کا ایک املا].

گِلّا (کس گ ، شد ل) صف.
رک : **گیلا** (پلیٹس). [گیلا (رک) کی تخفیف].

گُلّا (۱) (ضم گ ، شد ل) امذ.
(آب پاشی) **ڈھیکلی کا کیلا جس پر وہ حرکت کرتی ہے** ، **پرینا** (ا پ و ، ۶ : ۱۶۵). [گُلی (رک) کی تکبیر].

گُلّا (۲) (ضم گ ، شد ل) امذ.
(سنگ تراشی) **سرنگ یا بارود کی نالی جو برمے سے بنائی جاتی ہے** (ا پ و ، ۱ : ۷۲). [مقامی].

گُلّا (۳) (ضم گ ، شد ل) امذ ؛ = غلّہ.
مٹی کی گول جو غلیل میں رکھ کر ماری یا پھینکی جائے : **کھیلنے کی گولی** ، **گولی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).[غلہ (رک) کا ایک املا].

گُلاب (ضم گ) امذ (قدیم : شد ل) امذ.
۱. **ایک خوبصورت اور خوشبودار پھول نیز اس کے پودے کا نام** ، **پودا کانٹے دار ہوتا ہے** . **پھول عموماً ہلکا سرخ (گلابی) ہوتا ہے** ، **سرخ** ، **زرد اور سفید رنگ کا بھی ہوتا ہے**.

سو واں ایک چشمہ اتھا آب کا
خجل اس انگے آب گلاب کا

(۱۶۲۵ ، سیف‌الملوک و بدیع‌الجمال ، ۸۷).

ہوا تجھ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
کہ جیوں گلتا ہے آتش سوں گلاب آہستہ آہستہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۶).

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۲).

دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی
چمپا کھلی گلاب کھلا موتیا کھلی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۲). گلاب سے بادشاہ اور ملکہ کے لیے ہار بنائے جا سکتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۱۴). اس گلاب میں خوشبو نہیں تھی جو دوسرے گلاب میں ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۴۹). ۲. **گلاب کے پھولوں کا عرق جو کھانوں میں خوشبو کے لیے اور امراض میں دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے**.

سو دھن مکھ دے شرم کے آب میں
سٹے ہیں مگر پھول گلاب میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵). ہم گلاب میں آبلوچ گھول لیا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸). حوض و فوارے و نہریں سب ہیرے کی ہیں اور پانی کی جگہ اس میں گلاب چھوٹتا ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۹). اس ضلع کا عطر و گلاب مشہور ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۴۸). وقتِ ضرورت گلاب یا بارش کے پانی میں حل کر کے آنکھ کے اندر لگائیں . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۶).

گلاب جیسے وہ عارض نظر میں کیا آئے
ہماری آنکھوں سے اب تک گلاب ٹپکے ہے

(۱۹۸۹ ، دو آہنگ ، ۱۰۹).[ف : (گل + آب (رک) کا مخفف)].

ـــــ اَفْشان (ـــــ فت ا ، سک ف) امذ.
رک : **گلاب پاش** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گلاب + ف : افشان ، افشاندن ـ چھڑکنا].

ـــــ باڑی امث.
وہ باغ جو شاہی محل سے ملحق ہو ، **وہ باغ جو مکان سے ملحق ہو** ، **گلال باڑی** (نوراللغات). [گلاب + باڑی (رک)].

ـــــ پاش امذ.
وہ صراحی نما ظرف جس میں گلاب کا عرق بھر کر چھڑکتے ہیں. گلاب پاش جواہر کے گلاب سے بھرے ہوئے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۲). انا اسی دم گھبرا کر گلاب پاش لا کر چھڑکنے لگی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۰). ایک گلاب پاش اس کے ہاتھ میں تھا ، بقدر حیثیت ہر شخص کے سر پر چھڑک دیتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۲۸). عصر کی اذان ہو گئی نہ حمام تیار کیے نہ گلاب پاش بھرے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۷). غلاموں کے ہاتھوں میں سونے اور چاندی کے گلاب پاش ہوتے ہیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک ایک جھلک ، ۲۶۱).[گلاب + ف: پاش ، پاشیدن ـ چھڑکنا].

ـــــ پاشی امث.
گلاب کا عرق چھڑکنا ، **گلاب افشانی**. اس وقت صاحبِ خانہ کی طرف سے ان پر گلاب پاشی کی جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۱۵۱). آنکھیں ملیں اور مسکراہٹ نے آپ کے دل و دماغ پر گلاب پاشی کی اور پھر آپ مسکراہٹ کے حصار میں گرفتار ہوئے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۴). **اف** : **کرنا** ، **ہونا**. [گلاب پاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پانی امذ.
گلاب کے پھولوں کا عرق (پلیٹس). [گلاب + پانی (رک)].

---پھل (---فت پھ) امذ.
ایک میوہ جو بنگالہ اور دکھن میں ہوتا ہے ، اس میں گلاب کی سی خوشبو آتی ہے ، مخزن‌الادویہ کے مولف نے اسے گلاب جامن خیال کیا ہے ، تذکرۃ الہند میں لکھا ہے کہ یہ جام پھل یعنی امردو کی قسم سے ہے جس کو سفری بھی کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹). [گلاب + پھل (رک)].

---جامن (---فت م) امث.
۱. **جامن کی ایک قسم جس میں سے گلاب کی سی خوشبو آتی ہے ، مزہ شیریں آبدار ہوتا ہے ، بعض پھل کے اندر سے ایک سے تین تک تخم نکلتے ہیں جو باہم پیوستہ ہوتے ہیں ، ان کو توڑنے پر اندر سے سبز مغز نکلتا ہے ، گلاب جامن کا درخت جامن کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے اور شاخیں پراگندہ ہوتی ہیں ، پتے بھی جامن کے پتوں سے چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کا رنگ سبز اور چمکیلا ہوتا ہے** (کتاب‌الادویہ ، ۲ : ۳۲۲). گلاب جامن کے درخت کے لیے زمین اور بونے کی ترکیب اور جمیع مراتب اور میوے کے مطابق جاننا چاہیے. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۱۱۳). گلاب جامن کو بطور ایک میوہ کے بکثرت کھایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب‌الادویہ ، ۲ : ۳۲۳). یہ گرما کوئٹے سے تحفے میں آیا ہے یہ آم ... یہ گلاب جامن ... وہ خود بھی خوش خور تھے. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۵۵). ۲. **کھوئے میں تھوڑا میدہ ملا کر بنائے ہوئے گلّے گھی میں تل کر اور شیرے میں ڈبو کر بنائی ہوئی ایک مٹھائی.** ربڑی ، برفی ، لڈو ، پیڑا ، گلاب جامن ، جلیبی ، امرتی کھجلا ... سب چکھنے میں آئے.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۱۹). کسی نے ریوڑیاں لی ہیں ، کسی نے گلاب جامن ، کسی نے حلوا سوہن. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۶۶). اور پھر میں نے ان طالب علموں کے دونوں گروہوں کو گلاب جامن کھلا کر آپس میں صلح صفائی کروا دی.(۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۸۸). [گلاب + جامن (رک)].

---جل (---فت ج) امذ.
رک : گلاب پاشی (پلیشس). [گلاب + جل (رک)].

---چٹکنا ف ل ؛ محاورہ.
گلاب کھلنا ، گلاب کی کلیوں کا پھٹنا ، گلاب پھولنا ، پھول کھلنا.

چمنِ لالۂ حمرا میں چٹکتا ہے گلاب
لال کرتی میں قواعد ہوتی چلتے ہیں رفل

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۱).

---چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
شکاری پرندوں کی ایک قسم جن کی آنکھیں گلابی رنگ کی ہوتی ہیں ، مثلاً : باز ، جرہ ، باشہ وغیرہ ، (دوسری قسم سیاہ چشم پرندوں کی ہے ، مثلاً : بحری ، چرغ وغیرہ). یہ گلاب چشم شکاری پرندے سالہا سال تک رہ سکتے ہیں مگر سیاہ چشم شکاری پرندے اس قابل نہیں کہ برسوں رہ سکیں.(۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۵). [گلاب + چشم (رک)].

---چھڑکنا ف م.
گلاب پاشی کرنا ، عرقِ گلاب ڈالنا یا چھڑکنا. ملکہ نے ... گلاب پاش سے گلاب اپنے ہاتھ سے چھڑکا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۹). پروین وزیر زادی پے بے واری کبھہ کے دوڑی سر زانو پر رکھا گلاب ، کیوڑا بید مشک چھڑکا بعد عرصۂ دراز ملکہ نے آنکھ کھولی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۳۲). دولت خاتون نے اس پر گلاب چھڑکا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۶۵).

---خانہ (---فت ن) امذ.
اشیائے خوشبو کا محافظ خانہ ، وہ جگہ جہاں عرق گلاب رکھا جاتا ہو ، گلاب گھر. داروغہا ... داروغۂ سوکھچ خانہ ، داروغۂ خوشبو خانہ ، داراوغۂ گلاب خانہ وغیرہ. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸). [گلاب + خانہ (رک)].

---دان امذ.
وہ ظرف جس میں عرق گلاب رکھا جائے. سادہ کاری ... گلاب دان خاص طور سے مشہور ہیں. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۶۷). [گلاب + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---سے کُلّی کرنا ف م ؛ محاورہ.
کسی مقدس شے یا فرد کا نام لینے اور ذکر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ، زبان کو پاکیزہ کرنا ، منہ پاک کرنا.

یوں کس طرح سے وصفِ خطِ مشکبو کریں
کلی کریں گلاب سے تب گفتگو کریں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸۷).

---کے پھول امذ ؛ ج.
(کنایۃً) نازک اور خوبصورت بچے (نوراللغات).

---کھنچنا محاورہ.
گلاب کا عرق کشید ہونا ، گلِ سرخ کا عرق نکلنا.

عرق فشاں رخِ جاناں ہو تو گلاب کھنچے
جو تر ہو زلفِ صنم عطرِ مشک ناب کھنچے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۱).

---کھنچوانا محاورہ.
گلاب کا عرق کشید کرانا ، گلِ سرخ کا عرق نکلوانا.

ہو معطر جو چمن اس کی نسیمِ خلق سے
رنگ و بو گل سے نہ جائے لاکھ کھنچواؤ گلاب

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۹).

---کھینچنا محاورہ.
گلاب کا عرق کشید کرنا ، پھولوں کا عرق نکالنا.

گلبدن شاید کہ ہوئے مہرباں رونے ستی
اب گلابِ دیدۂ بے خواب کھینچا چاہیے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۸).

---گر (---فت گ) امذ.
پھولوں کا عرق کھینچنے والا ، گندھی.

گل نے جو کہا مجھ سا حسیں کون ہوا
اس ہر ستم گلاب گر بھی دیکھا
(۱۹۲۷ ، میخانۂ خیام ، ۳۲). [گلاب + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---نُما (---ضم ن) صف.
گلاب جیسا ، گلاب کی شکل کا ، گلاب کی مانند. اکیلچہ: منتظم ، کثیر بتلابی ، گلاب نما (Rosaceous) ، جو پانچ سفید گول پنکھڑیوں (بتلاب) پر مشتمل ہوتا ہے جو گرد انوئی واقع ہوتی ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۹۲). گلاب نما (Rosaceous) اس قسم کا اکیلچہ پانچ آزاد پنکھڑیوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۶۶). [گلاب + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

---نیر (---ی مع) امذ.
عرقِ گلاب ، گلاب کے پھولوں کا عرق (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گلاب + نیر (رک)].

گُلابو شِتابو (ضم گ ، و مع ، کس ش ، و مع) امث ؛ ج.
کاٹھ کی دو پُتلیاں جن کو تماشا گر ہاتھ پر چڑھا کر آپس میں لڑاتے اور تماشا دکھاتے ہیں ، اختو بختو (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [عَلَم].

گِلابَہ (کس گ ، فت ب) امذ ؛ ← گِلاوہ.
گارا جس سے عمارت بناتے ہیں اور جسے دیوار کے ردوں میں بھی لگاتے ہیں ، مٹی کا پچارا جو دیوار کے اوپر دیتے ہیں. گلابہ کا کام اگر منظور خاطر ہووے تو چکنی مٹی خواہ زرد یا سیاہ کا استعمال کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). مشیدہ کے معنی بلند یا چونے سے باندھے اور گلابہ کیے ہوئے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۱۳). سات سال کی مدت میں گنبد مذکور معہ گلابہ اندرونی تیار ہوا.(۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۹۷). گلی و کاغذی نوادر گل گلا کر بہہ گئے یا گلابہ اور لگدی کی شکل میں تبدیل ہو گئے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، مارچ ، ۱۹۵). [ف : اگل (رک) + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

گُلابَہ (ضم گ ، فت ب) امذ ؛ ← قُلّابَہ.
(آب پاشی) ایسا خزانۂ آب یا پانی کا ذخیرہ جہاں سے رجبہوں یا نالیوں میں پانی چھوڑا جائے (ا پ و ، ۶ : ۱۶۵). [قلہ (رک) + آب (رک) کا بگاڑ].

گُلابی (ضم گ).(الف) صف.
۱. **گلاب کے رنگ کا ، ہلکا سرخ ، گلگوں نیز گہرا پیازی.**

گلابی ہور ماوی ہور اجلا ہریا ہور لال پیلا ہور کالا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۲).

تھی کہیں اودے دوپٹے کی پھبن
تھی گلابی میں کوئی رشکِ چمن
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری، ۱۱۲).سوہا ،گلنار ،گلابی ، بسنتی ، دھانی ، سبز کاہی ... پشوازیں ، دامن در دامن موتی ٹکے ٹکائے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵۲). کڑھائی میں پکانا منظور ہو تو کڑھائی میں گھی ڈال کر پکائیے براٹھے میں چتیاں گلابی ہونی چاہئیں .(۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۳۸). ایک روز واپس آیا تو ہاتھ میں آلوچے کے گلابی شگوفوں سے لدی ہوئی بڑی سی ڈالی تھی. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۶). ۲. (پنجاب) **گلاب میں بسا ہوا ، گلاب آمیز ، جیسے :گلابی پیڑا ہے قند کا ، گلابی ریوڑی ہے کھانڈ کی** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. **ہلکا ، کم کم ، خوشگوار جو شدت نہ رکھتا ہو ، جیسے : گلابی جاڑا وغیرہ** (فرہنگ آصفیہ). (ب) امذ. **گلاب کے پھول کا رنگ ، ہلکا لال رنگ ، ہلکی سرخی.** رنگ گلابی ، کسوم کا رنگ دو تولہ آدھے لیمو کا عرق بطریق معلوم عمل کریں .(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۲). شیرینی اور شادابی ... اور گلابی میں اس سے بہتر تربوز میں نے نہیں دیکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۹۳).

گلابی گلابی وہ ہلکا سا رنگ
نہیں آج گالوں پہ گل کا سا رنگ
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۳۰). (ج) امث. ۱. **شراب کا گلاس ، شراب کا پیالہ ، ساغر ، جام.**

گلابی ہاتھ میں ہے اور بغل میں نازنیں میرے
کہیں یہ عیش ہے پیدا اہا ہا ہا ، اہا ہا ہا
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۰).

عمر بھر ہم رہے شرابی سے
دلِ پرخوں کی اک گلابی سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰). صبح تک گلابی پر گلابی ڈھلی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۳). اس لیے گلابیاں طاقوں پر چنی دھری رہتیں ، جب بھی کوئی مہمان آتا تو بلاتکلف اس سے انہیں نوازا جاتا. (۱۹۵۷ ، نقدِ حرف ، ۳۰۱). ۲. **شراب نیز گلاب کی بوتل ، صراحی.**

لا گلابی دے مجھے ساقی کہ یاں مجلس ہی
خالی ہو جائے ہے پیمانے کے بھرتے بھرتے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۳).

نئے طرزوں سے مے خانے میں رنگِ مے چھلکتا تھا
گلابی روتی تھی واں جام ہنس ہنس کر چھلکتا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۷).

بہار آئی ہے ساقی جام دے بھر کر گلابی سے
کہ ہو کچھ فائدہ ہم کو بھی تیری باریابی سے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۵). کئی گلابیاں اپنے ہاتھ سے اٹھاکر لائی اور جام لبریز کرکے مشک افشاں کو دیا. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰۱).

زمینِ تشنہ کام کی جماہیوں کے سامنے
شرابِ لالہ رنگ کی گلابیاں لئے ہوئے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۷). ۳. **ایک قسم کی مٹھائی.**

میٹھی ہے جس کو برف کہیے ، گلابی کہیے
یا حلقے دیکھ اس کے تازی جلیبی کہیے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۵) . ۴. **ناشپاتی کی ایک قسم.** ہندوستان سے باہر جہاں جہاں کہیں یہ لفظ (امرود) بولا جاتا ہے اس سے «گلابی» یعنی «ناغ» «ناک» یا ناشپاتی مقصود ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۱۳). [گلاب (رک) + ی ، لاحقہ نسبت].

ـــ اُردو (ـــ ضم ا ، سک ر ، و مع) امث.
جو عربی و فارسی کے ثقیل و غریب الفاظ اور دور ازکار تشبیہ و استعارات سے پاک ہو. بیان و کلام کے نادر طریقے ایجاد کئے ، گلابی اردو کا طرز تحریر اب ان ہی کی ایجاد کے نام سے منسوب ہو چکا ہے . (۱۹۴۰ ، مضامین رموزی ، ۶) . ان کی گلابی اردو بھی بہت مقبول ہوئی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۲۱). [گلابی + اردو (رک)].

ـــ انکھڑیاں/آنکھیں (ـــ فت ا ، غنہ ، سک کھ ، کس ڑ/مغ ، ی مع) امث ؛ ج.
آنکھیں جو خمار سے گلابی رنگ کی ہو جائیں ، مخمور آنکھیں ، متوالی آنکھیں.

گلابی انکھڑیوں کی ہر نگہ سے جام مل ہی کر
کوئی سرخوش ، کوئی بیخود ، کوئی لوٹا ، کوئی بہکا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵).

لانے جو مست ہیں تربت پہ گلابی آنکھیں
اور اگر کچھ نہیں دو پھول تو دھر جائیں گے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۲) [گلابی + انکھڑیاں (انکھڑی (رک) کی جمع) +/آنکھیں (آنکھ (رک) کی جمع)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
گلاب جیسی رنگت ، ہلکی سرخی. ان کے رنگ میں سرسوں کی جھلک آنے لگی تھی سارا گلابی پن پھلاہٹ میں بدلتا جا رہا تھا. (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۲۰۹). [گلابی + پن لاحقۂ کیفیت].

ـــ پوش (ـــ و مع) صف ؛ امذ.
گلابی رنگ کے کپڑوں میں ملبوس.

وہ گلابی پوش آیا ہے مگر گلگشت کو
جامے سے باہر ہیں گل رنگ اور ہے بو اور ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۱). [گلابی + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

ـــ جاڑا امذ.
۱. وہ خفیف سا جاڑا جو موسم سرما کے آخر اور موسم بہار کے آغاز میں ہوتا ہے ، موسم بہار کا آغاز جب ہلکی سردی ہوتی ہے.

ہوں وہ میکش رہے جب تک کہ گلابی جاڑا
چین ساقی مجھے بے جام و گلابی نہ پڑے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶۸). گلابی جاڑے میں اگر گرمی کی پوشاک بدلتی ہوں تو رات کو سو سو کرتی پھروں گی. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۷۷). گلابی جاڑوں کی رات تھی اور دس بجے کا عمل تھا. (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۲۲). ۲. موسم سرما کا آغاز جب ہلکی سردی پڑتی ہے ، ہلکا جاڑا. برسات نکل چکی تھی گلابی جاڑا شروع تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷). یہ لانگ کوٹ ہم نے اس لیے پہن رکھے ہیں کہ لکھنؤ میں گلابی جاڑے تو شروع ہو چکے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۸۵). [گلابی + جاڑا (رک)].

ـــ رَنگت (ـــ فت ر ، غنہ ، فت گ) امث.
ہلکا سرخ رنگ ، گلاب جیسا رنگ.

بہت شبنم نے دھویا پر گلابی رہ گئی رنگت
کسی صورت نہ چھوٹا خون بلبل گل کے دامن سے
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلستان رشید ، ۳۰). [گلابی + رنگت (رک)].

ـــ ریوڑی / ریوڑیاں (ـــ ی مع ، سک و) امث.
خوشبودار خستہ اور پتلی پتلی ریوڑیاں جن میں عرق گلاب ڈالا جائے (جامع اللغات). [گلابی + ریوڑی/ریوڑیاں (رک)].

ـــ سُنڈی (ـــ ضم س ، سک ن) امث.
ایک کیڑا جو کپاس کے بیج اور فصل کو نقصان پہنچاتا ہے . شروع میں سنڈی کا رنگ سفید ہوتا ہے مگر پھر مکمل قد (۵/۳ انچ) اختیار کرنے پر اس کا جسم گلابی اور سر بھورا ہو جاتا ہے. مصر میں ... جو بیج کاشت کاروں کو تقسیم کیا جاتا ہے اس کو پہلے ایک خاص حد تک حرارت پہنچائی جاتی ہے تاکہ گلابی سنڈی کا قلع قمع ہو جائے. (۱۹۲۸ ، زراعت نامہ ، مئی ۱ ، ۲). [گلابی + سنڈی (رک)].

ـــ گَرمی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
ہلکی گرمی ، ہلکا گرم موسم. گلابی گرمی پڑ رہی تھی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۷). [گلابی + گرمی (رک)].

ـــ وہّابی (ـــ فت و ، شد ہ) امذ.
ایسا وہابی جو اپنے عقائد میں متشدد نہ ہو. اب بحث اور چھڑ گئی اور گلابی وہابیوں کی تائید ایک پکے وہابی مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے اس طرح فرمائی. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۱۲۳). احرار اسلام میں شیعہ سنی ، دیوبندی ، بریلوی ، وہابی اور گلابی وہابی پاکیزہ جھیل میں گوناگوں مچھلیوں کی طرح آسودہ ہیں. (۱۹۳۹ ، آب رفتہ ، ۳۰). [گلابی + وہابی (رک)].

گُلّابیل (فت گ ، شد ل ، ی مج) امث.
ایک بیل کا نام جس کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں یہ آس پاس کے درختوں پر پھیلتی ہے ، بیج گول اور پتلا ہوتا ہے. گلا بیل کے بڑے بھورے بیج کو خالی کر کے ناس رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۳۵). [مقامی].

گُلابِیَہ (ضم گ ، کس ب ، فت ی) صف.
گلابی ، گلاب جیسا ، گلاب کی شکل کا. گلابیہ اور سٹریہ کلغی والوں کی بارودی آپس میں کرائی جائے. (۱۹۳۷ ، میلاتیت ، ۲۷). [گلاب (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

گَلّاجِدُو (فت گ ، شد ل ، کس ج ، شد د ، و مع) امذ.
ایک بیل جس کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ، آس پاس کے درختوں پر پھیلتی ہے ، پھول سفید مائل بزردی اور خوشے میں ہوتا ہے ، پھل دو شاخہ ہوتا ہے ، جب پھٹتا ہے تو اس سے روئی کی مانند ایک چیز اڑتی ہے ، بیج مسور کے دانے کے برابر

گول اور پتلا ہے جب اس کی شاخ توڑتے ہیں تو زرد سفیدی مائل رطوبت نکلتی ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۰). [مقامی].

گَلاچی (فت گ) امث.
گھوڑے یا بیل وغیرہ کے گلے کی رسّی (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[گلا + چی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

گُلاچِین (ضم گ ، ی مع) امذ.
ایک پھول جو اوپر سے سفید اور اندر سے خوشنما زرد ہوتا ہے ، اس میں پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں جو جڑ کی طرف سے پتلی اور اوپر سے چوڑی ہوتی ہیں ، اس لیے پھول کی شکل گل نیلوفر جیسی لگتی ہے ، خوشبو اس میں بہت کم ہوتی ہے ، چمپا کے پھول سے مشابہت کی وجہ سے اس کے درخت کو چھوٹا چمپا اور چینا چمپا بھی کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۱). [مقامی].

گَلار (فت گ) امذ.
۱. ایک قسم کی مینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. طوطا جس کے گلے میں سرخ کنٹھا ہو. کنٹھی والے گلار لال سرے ٹوئیاں طوطے پکے آڑوؤں کا چھتراؤ کئے ڈال پہ تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۹۳). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + ہار (بحذف ہ)].

گِلاس (۱) (کس گ) امذ.
۱. پانی ، شربت یا شراب وغیرہ پینے کا لمبا ظرف جو شیشے یا دھات کا بنا ہوا ہوتا ہے. اگر تم ہاتھ سے اس میز پر مارو بسبب ہلنے گلاس کے ظاہر ہے کہ اس کو تمہارے ہاتھ کی جانب سے حرکت پہنچی. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۶۱).

شرابِ بہشتی سے بھردے گلاس
پلا ساقیٔ حور پیکر شراب

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۷۸). دستر خوان بچھا ، کھانا قرینے سے چن ، آفتابۂ سیلابچی ، صراحی ، گلاس رکھ آپ ٹل گئی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۹۲). گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے میری نظر کھڑکی سے باہر گئی تو پچھے برآمدے میں مجھے اندھیرے کے اندر ایک سر دکھائی دیا. (۱۹۸۸ ، تشیب ، ۳۰۷). ۲. شیشے کا لمبا پیالہ نما ظرف یا ہانڈی یا کنول جو شمع پر چڑھاتے ہیں ، جو پیالے کی شکل کا ظرف ہوتا ہے اسے دیوار پر آویزاں بھی کرتے ہیں.

دو رویہ ان دروں پر جو کنول تھے
کیے روشن گلاس القصہ ان کے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۷۹). پہلے زمانے میں جو جھاڑ فانوس ... گلاس و روشنی کے شیشہ کے آلات بڑے بڑے آدمیوں کے مکانوں میں دیکھنے میں آتے تھے اب متوسط درجے کے گھروں میں آویزاں ہوتے ہیں. (۱۹۰۴ ، آئین قیصری ، ۲). سفید چھت گیری جھاڑ آویزاں تھے ، طاقچوں میں کنول اور گلاس روشن تھے. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۲۴۸). ۳. عینک کا شیشہ. ڈاکٹر جیمس نے چائل سے آ کر آنکھ پر مختلف گلاس لگائے. (۱۹۰۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۴۰۳). ۴. گھڑی یا فوٹو گراف وغیرہ کا شیشہ. سوئزرلینڈ کے ایک سائنس دان نے فوٹو گراف کے گلاسوں یا پلیٹ کے بجائے سلیلوز کا باریک ڈورا یا دھاگہ ایجاد کیا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، جون ، ۴۷۰). ۵. کانچ ، شیشہ ؛ آئینہ ، آرسی (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
[انگ : Glass].

۔۔۔ چَڑھانا محاورہ.
۱. قدح بھر کر پی جانا ، ایک سانس میں پورا گلاس پی جانا ، شربت یا شراب وغیرہ کثرت سے پینا ، بکثرت مے نوشی کرنا ، گلاس بھر کر یا بھر بھر کر پینا.

آج نکل جائے گی دل کی بھڑاس
اب تو چڑھائیں گے دس دس گلاس

(۱۸۷۳ ، قدر ، ک ، ۳۸۵). نصیر نے جلدی سے ایک گلاس چڑھاتے ہوئے کہا ، یہ تو ایک دوا ہے ، ٹانک. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۴). ۲. شمع پر گلاس لگانا ، شیشے کا ظرف شمع پر چڑھانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

۔۔۔ چَڑْھنا محاورہ.
گلاس چڑھانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

۔۔۔ چَلْنا محاورہ.
پیمانہ گردش میں آنا ، شراب کا دور چلنا ، مے نوشی کی محفل گرم ہونا ، گلاس بھر بھر کر دیا جانا.

نہ کھلے وصل میں بوتل نہ چلاویں گلاس
عیش کیا خاک ہو ساقی بھی جو کنٹر نکلے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۵).

۔۔۔ لُنْڈھانا محاورہ.
پانی یا شربت کثرت سے پینا (جامع اللغات).

گِلاس (۲) (کس گ) امذ.
ایک چھوٹا اور نہایت شیریں اور لذیذ پھل جو کشمیر میں ہوتا ہے ، آلوبالو ، چیری (فرہنگ اثر کے مطابق یہ ایک قسم کی نہایت نرم و نازک و شاداب ناشپاتی ہے جو کشمیر میں ہوتی ہے).

کیا عجب فیض ہے گر ابر کرم کے تیرے
بیدِ مجنوں میں ہو پیدا ثمر سیب و گلاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۹). کابل کے سردے کا بازار سرد ہے ، کشمیر کا گلاس گرد ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۲). حوض کے اطراف گلاس (چیری) کے درخت ، حوض میں پچی کاری کا کام تھا. (۱۹۵۶ ، آگ ، ۲۵). [مقامی].

گَلاسْری (فت گ ، س نیز سک س) امث.
وہ کپڑے کی پٹی یا رومال جو بازو کو معلق رکھنے کے لیے گلے میں لگایا جائے ، گل جنڈڑا (پلیٹس). [گلا (رک) + رسی (رک) کا بگاڑ].

گَلاسی (فت گ) امث.
رک : گلاچی (جامع اللغات). [گلا (رک) + رسی (رک) کی تخفیف].

گَلاسِیئر (کس مع گ ، کس س ، فت ی) امذ ؛ نیز گلیشیر. آہستہ آہستہ حرکت کرنے والا یخ کا تودہ جو بہت بلند زمین پر برف کے جمع ہونے سے بنتا ہے. جتنے بڑے گلاسیر یعنی یخ زار اس خطے میں واقع ہوتے ہیں وہ سب مغربی ہمالیہ میں ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۴). [انگ : Glacier].

گُلال (۱) (ضم گ) امذ. سرخ رنگ کا سفوف جو ہولی کے تہوار پر ہندو ایک دوسرے پر چھڑکتے ہیں ، یہ سفوف سنگھاڑے جو یا چاول کے آٹے میں مجیٹھ یا مختلف قسم کے رنگ حل کر کے تیار کیا جاتا ہے.

سر میری جوڑا گوند کرے   شہ آپیں لال گلال بھرے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۶۸).

چمن میں عازم ہولی ہے دو بسنتی پوش
ہوا ہے غنچۂ لالا گلال کا شیشا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۰).

وہ انگلیاں ہیں کہ پچکاریاں شہاب کی ہیں
ابیر رنگ کفک سے گلال ہوتا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۸).

کھلے زعفران اور آوے گلال
بھریں گا گریں سینیاں اور تھال

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۷). ہوا جب چنگ و رباب چھیڑنے لگے تو دنیا بھی عبیر و گلال ہی سے کھیلنا پسند کرتی ہے. (۱۹۳۲ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۸). ہولی کھیلتے ہوئے وہ گلال سڑک پر بکھیر کر خود چپ چاپ لیٹ گئے تھے. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۹۹). [س : گُنڈ गुंड - پسنا + لال (رک)].

---اُڑانا محاورہ. سرخ رنگ کا سفوف چھڑکنا یا پھینکنا.

جس دن سے ہے گلال اوڑانے کا تجکو شوق
تیرے شہید ناز کا لایا غبار رنگ

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۷۸).

پیسا ہے اس نے یہ دلِ خوں گشتہ کو مرے
ہر ہر نفس کے ساتھ اُڑاتا ہوں میں گلال

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۶۳).

---اُڑنا محاورہ. سرخ رنگ کا سفوف چھڑکا جانا یا ہوا میں منتشر ہونا.

لنڈھے شراب کے شیشے اوڑے ہیں رنگ گلال
ہوئے ہیں مست خوشی سے کلاونت اور قوال

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱ : ۵۰).

زلفِ جاناں پہ اوڑ رہا ہے گلال
سنبلستان میں سرخ بادل ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۵). نہ عبیر اور گلال اوڑے... نہ بھنگ کے پرنالے چلے ، کچھ لوگ دل میں بڈھے کو کوستے ضرور تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۹۲).

گداز تان میں کومل کی ست رنگی سج دھج
گُلال اُڑاتا تھا سینہ میں ہوسی بھٹتی تھی

(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۱۱۲).

---آلُودہ (---و مع ، فت د) صف. سرخ پوڈر لگا ہوا.

گُلال آلودہ گل چہروں کے وصفِ رخ میں نکلے ہے
مزہ کیا کیا صریرِ کلک سے بلبل کی چہ چہ کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۴). [گُلال + ف : آلودہ ، آلودن - لتھڑنا].

---بار امث. چوبی سراپردہ ہے جس کے مختلف حصے خرگاہ کی دیوار کی طرح چمڑے کے تسموں سے ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں ، اس کو سفر میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں ، گلال بار سرخ کپڑے کی بنائی جاتی ہے اور جابجا فیتے ٹکے ہوئے ہوتے ہیں (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۹۳). [گُلال + ف : بار - سراپردہ].

---باڑا امذ. رک : گلال باڑی (پلیٹس). [گُلال + باڑا (رک)].

---باڑی امث. ۱. عہد مغلیہ میں شاہی دیوانِ عام کے باہر بنا ہوا ایک چبوترا جہاں ادنیٰ درجے کے امرا اور اراکین ہوتے تھے. نقار خانے میں تکور پچھلی پہر کی نوبت لگ رہی ہے ، گلال باڑی اب تک قائم ہے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۲۹۷). باہر چبوترہ پر جس کا نام گُلال باڑی تھا ادنیٰ درجہ کے امراء و اراکین ہوتے تھے. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۱۷). ۲. عیش و تفریح کرنے کا شاہی خیمہ یا جگہ (پلیٹس). ۳. (ا) وہ باغ شاہی جو شاہی محل سے ملحق ہو (نوراللغات ؛ پلیٹس). (اا) وہ باغ جو مکان سے ملحق ہو (نوراللغات). [گُلال + باڑی (رک)].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف. سرخ آنکھوں والا ؛ (کنایۃً) ایسا جانور جس کی آنکھیں سرخ ہوں. فصلِ اوّل جانورانِ گلال چشم کی شناخت میں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳). [گُلال + چشم (رک)].

---مَلْنا محاورہ. ہولی منانے والوں کا ایک دوسرے کے چہرے پر سرخ سفوف ملنا.

مل دیا میں نے جو اون کے چاند سے مُنھ پر گُلال
تیغِ خوں آشام ابروئے ہلالی ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳). کیا شریفانہ طریقے سے ہولی کھیل رہی تھیں ، گُلال کی پڑیا ہاتھ میں ، جس سے مڈبھیڑ ہوتی اس کے مُنہ پر گلال مل دیا. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۲).

گُلال (۲) (ضم گ) امذ (قدیم). ایک سرخ پھول جس کے اندر سیاہ دھبا ہوتا ہے ، گُلِ لالہ ، خشخاش کا پھول.

گلالاں نے بزم گلزار ہے   مے و نُقل کا گرم بازار ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۷).

نکل کر کھڑا جوں شہ دانیال
خوشیاں تھے کھلیا ہے بدن جوں گلال

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۷).

جوں بن میں گلال کھن منے لال
بادیہ میں جیئو دھرت میں مال
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۷). [گُلِ لالہ (رک) کا مخفف].

گُلالا (ضم گ) امذ (قدیم).
۱. **سرخ رنگ کا سفوف ، سرخ پوڈر.**

ستارے نمنے جھمکے کن کے موتی
دیا اُس رنگ سائیں مکھ گلالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵). ۲. (مجازاً) **پھول کا زیرہ**

پڑی تل کھلی تن برہ بس ستی
گلالا لگے جھڑنے نرگس ستی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷). [گلال (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُلال ٹین/ گُلالٹین (ضم گ / سک ل ، ی مج) امث.
وہ لالٹین جو کشتی پر لگائی جاتی ہے. دیکھا کہ ساٹھ ستّر کشتی ... جن میں ہزارہا کنول ، فرشی جھاڑ ... گلال ٹین منور ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۰). [مقامی].

گُلالَہ (ضم گ ، فت ل) امذ.
گھونگر بالے بال.

نہیں رخسار پر زلفِ معنبر
کہ ہے مشکیں گلالہ شمع اوپر

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۰). [ف].

گُلالی (ضم گ) صف.
گُلال جیسا ، سرخ ، لال رنگ کا.

جھمکے گلالی گال میں او منہ نویلا چھند کا
منج دل کے تیں اس دل اپر سب مل کے اب قربان کرو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۱).

لباسِ بسنتی ترا دیکھ کر
مجھ آنکھوں کا آنسو گلالی ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۸).

پلا ساقیا وہ مئے لالہ فام
گلالی رہیں میری آنکھیں مدام

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۶۰). [گلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گِلان (کس گ) امث.
۱. **اُکتاہٹ ، بیزاری ، کراہیت.** پچھتاؤ گے ، انھیں بہت گلان آ گئی ہے ، ایسا نہ ہو کہیں چل دیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۷۳). ۲. **تھکاوٹ ، سستی ، کاہلی ، بیماری** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : گلان ग्लानि].

گَلانا (فت گ) ف م.
۱. **کسی دھات کو زیادہ آنچ دے کر پگھلانا.** چاندی میں دو رتی سونا ملا کر گلاویں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۸). حکم ہوا کہ پرانے روپے جمع کرکے سب گلا ڈالو. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۱). پہلے ۵ سیر سیسے کو آگ پر گلائیں اور اوپر سے اوس میں ایک سیر سُرمہ ڈالیں. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۱۲). کوئلہ کا بڑے پیمانہ پر استعمال زیادہ عرصہ کی بات نہیں ... اٹھارویں صدی میں لکڑی کے بجائے اوّل اوّل لوہے کو گلانے کے لیے اس کا استعمال ہوا. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۵۸). ۲. **سڑانا ، بوسیدہ کرنا.** تازہ لید میں ایک قسم کی تیزی یا آگ ہوتی ہے جو بدون گلانے یا سڑانے دور نہیں ہوتی. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۷). مثلاً : عمارتوں کو بوسیدہ کرنے ، پارچہ جات اور خیموں کو گلانے اور غذاؤں میں سمیت پیدا کرنے میں ان غیر مانوس نامیوں کا بڑا ہاتھ ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۰). ۳. **گوشت ترکاری وغیرہ کو اتنا پکانا یا اُبالنا کہ وہ نرم ہو جائے ، گداز کرنا.** اچھا بی نواسی تم کو مچھلی کا کانٹا گلانا آتا ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۴۳). ۴. **دبلا کرنا ، لاغر کرنا ، گُھلا دینا.** طرح طرح کے پھوڑے پھنسی جو بچوں کے نکلتے ہیں ان میں سہبتوں بچوں کو گلاتی ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۴).

ایسا گلایا سوزشِ پنہاں نے اے جنوں
طوقِ گراں پہ میرے گماں ہے ہلال کا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۶۵). ۵. **اندر دھنسانا جیسے کنویں میں کولا گلانا.** اس قسم کے برمے ... گہرائی تک زمین میں گلائے گئے ہیں. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبعیات ، ۲۰۷). ۶. **ضائع کرنا** (نوراللغات). ۷. (قدیم) **حل کرنا ، گھلانا.** شربت میں نمک گلاے تو کیا سواد دے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)). [س : گَلْ गल].

گُلانا (ضم گ) ف م (قدیم).
۱. **گُھلانا ، ملانا ، پیوست کرنا ، باہم دگر کرنا.** ہندوستان میں ہندی زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر گلا کر یوں نیں بولیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱). ۲. **لاغر کرنا ، دبلا کرنا.** کہ چین اس کوں نہ آتا وہ غم گلاتا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۵). [گُھلانا (رک) کا ایک قدیم املا].

گَلاو (فت گ) امذ ؛ ← گَلاؤ.
پگھلاؤ ، تحلیل. کیمیاوی تبدیلی جس قدر جسم میں زیادہ ہو اوسی قدر ساخت کا گلاؤ اور حرارت کی زیادتی ہوتی ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات طب ، ۲ : ۲۷۴). [گلانا (رک) کا حاصل مصدر].

گِلاوا (کس گ) امذ ؛ ← گِلاوَہ.
گارا ؛ پچارا.

پسا صاف الماس موتی ملا
گلاوا کیے ہور دیے یوں جلا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۵). اس کی بیرونی سطح پر گلاوا کر دیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۶). اف : کرنا. [گِلابہ (رک) کا ایک املا (بہ مبدل بہ و)].

گَلاوَٹ (فت گ ، و) امث.
۱. **گل جانے کی حالت ، گداز پن ، ملائمت ، گلائی ، گلاؤ.** کبابوں میں کس چیز سے گلاوٹ آتی ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستہ پنچ ، سجاد حسین ، ۴). اس وقت نرگسی کوفتے میں گلاوٹ ذرا کم تھی. (۱۹۶۲ ، چار ناولٹ ، ۱۱۶). ۲. (مجازاً) **دھیما پن ، نرمی.**

شاید دونوں تلواروں کی تیزیاں کچھ گلاوٹ پر آئیں ۔ (۱۸۸۰ ، دربار اکبری ، ۳۰۲)۔ ۳. **وہ چیز جس سے گوشت جلد گل جائے (عموماً کباب بنانے کے لیے)**۔ ٹکیہ کے کبابوں کا دُور دُور شہرہ تھا یہ گلاوٹ کے کباب ہوتے تھے۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۲۶)۔ [گل (گلنا (رک) کی تخفیف) + اوٹ ، لاحقۂ حاصل مصدر]۔

ـــ لگانا محاورہ۔
کباب تیار کرنے کے لیے گوشت یا قیمے کو جلد گلانے کے لیے لاگ دینا۔ کچری اور پپیتے کی ایسی گلاوٹ لگاتے ہیں کہ ... موٹا گوشت پل بھر میں سرمہ ہو جائے۔ (۱۹۷۶ ، زر گزشت ، ۷۴)۔

گُلاوَٹ (ضم گ ، فت و) امث۔
گول سڈول ہونا ، گول ہونے کی کیفیت ، گولائی۔

گُلاوٹ بازوؤں کی چشمِ بد دور
وہ دونوں پچھلیاں جیسے سقنقور

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۰)۔

پشت گلبرگ ، شکم سیم ، کمر تارِ نگاہ
ساقِ بلور گلاوٹ میں ہر ایک ران تری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۸)۔

تھی گُلاوٹ اون کے چہرے میں ذرا
اور کشادہ تھا دہانہ آپ کا

(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۸۷)۔ [گل (گول/گولا (رک) کی تخفیف) + اوٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

گِلاوَہ (کس گ ، فت و) امذ ؛ ــــ گلاوا ، گلابہ۔
۱. (طب) **گل حکمت کرنے کا مسالا ، گُندھی ہوئی مٹی ، گارا**۔ دوسرا کاسہ اوپر اس کے ڈھانک کر دونوں کاسوں کے لبوں کو گلاوہ سے بند کریں۔ (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۵)۔
۲. **استر کاری ، لپائی پُتائی**۔

تصدیق اصلِ ایمان اس پر عمل علاوہ
ایمان بے عمل ہے دیوار بے گلاوہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۷۳)۔ عوام کے مکانات عموماً کچی اینٹوں یا گارے یا گلاوہ کی ہوئی ٹٹیوں کے ہوتے ہیں۔ (۱۸۶۸ ، رسالہ سیاست مدن ، ۲۱۳)۔ اینٹ اور مٹی سے مکان تیار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ چھت پر بھی مٹی کا گلاوہ کیا جاتا ہے۔ (۱۹۱۲ ، سفر بغداد ، ۲۷)۔ [ف : گل + آب (ب مبدل بہ و) + ا/ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

گُلاہَٹ (ضم گ ، فت ہ) امث ؛ ــــ گولاہٹ۔
گولائی ، گُلاوٹ ، گول ہونا۔ پیٹ کی صفائی ملاحظہ کر کے عشق کی لپیٹ میں آ گیا اور نافِ پُر صاف نے گردابِ غم میں غوطہ زن کیا اور سرین کی **گُلاہٹ** دیکھ کر دل بر کیں پہلوتہی کرنے لگا۔ (۱۸۱۳ ، نو رتن ، ۳۷)۔ [گل (گولا (رک) کی تخفیف) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

گَلائی (فت گ) امث۔
۱. **گل جانا ، گداز پن ، نرمی ، ملائمت ، گلاوٹ ، گلاؤ** (پلیٹس)۔
۲. (معماری) **کنوئیں کے گولے کو اندر دھنسانے کا عمل**۔ جب تک گولے کی چنائی خشک نہ ہو جائے ، گلائی نہ کرنا چاہیے ، رتیلی زمین پر گلائی آسان ہوتی ہے اور کنکریلی زمین پر دقت ہوتی ہے۔ (۱۹۱۲ ، انجینئرنگ بک ، ۴۲)۔ [گلنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

گُلائی (ضم گ) امث۔
رک : گولائی (نوراللغات)۔ [گولائی (رک) کی تخفیف]۔

گِلائِکو پُروٹِین (کس گ ، ء ، و مج ، ضم پ ، و مج ، ی مع) امذ۔
(سائنس) **پروٹین اور کاربوہائڈریٹ کا مرکب ، ایک نامیاتی جوہر**۔ گلائکو پروٹین (۶) جو پروٹین اور کاربوہائڈریٹ کا مرکب ہے (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ۳۰)۔ [انگ : Glycoprotien]۔

گِلائِکوجَن (کس گ ، ء ، و مج ، کس ج) امذ ؛ ج۔
گلائکو (شکر اور پروٹین کا مرکب) پر مشتمل مرکبات۔ جگر اور دیگر جسمانی بافتوں میں گلائکوجن کی ایک محدود مقدار ذخیرہ کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، تعذیہ و غذایات حیوانات ، ۶۶)۔ [انگ : Glycogen]۔

گِلائِکوسائِیڈز (کس گ ، ء ، و مج ، ی مع ، سک ڈ) امذ ؛ ج۔
گلائکو سائیڈز بے رنگ قلمی ٹھوس ہیں جو **پانی اور الکحل میں** حل پذیر ہیں (علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹)۔ [انگ : Glycosides]۔

گُلْبانگ (ضم گ ، سک ل ، غنہ) امث ؛ ــــ گل بانگ۔
رک : گل بانگ (گل (۱) کے تحتی الفاظ)۔ [گل + بانگ (رک)]۔

ـــ زَن (ــــ فت ز) صف۔
آواز لگانے والا ، نعرہ زن۔

گلبانگِ زناں تھا جو جہاں تھا
اک ایک ہزار داستاں تھا

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۲)۔ عیار خبر پا کے پیچھے سے قلم پر گلبانگ زن ہوا ، ہوا کی طرح راہ میں ان کے پاس پہونچ گیا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۳۲)۔ [گلبانگ + ف : زن ، زدن ــ مارنا ، کوٹنا]۔

گَلْبِھڑا (فت گ ، سک ل ، فت بھ) امذ (ج : **گلبھڑے**)۔
رک : **گل (۲) کے تحت گل بھڑا**۔ آبی انواع میں عموماً شکمی گلبھڑے پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۳)۔ جب بالغ ہو جاتا ہے تو اس کے گلے میں گلبھڑے نظر آنے لگتے ہیں۔ (۱۹۷۷ ، کرہ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۶)۔ [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + بھڑا (بھبھڑا (رک) کی تخفیف)]۔

گَلَت (فت گ ، کس نیز فت ل) امث (شاذ)۔
نرمی ، ملائمت ، گلائی ، گلاوٹ۔ محبوب کی خوبصورتی وغیرہ کا تصور کر کے یا اس کی صورت کو دیکھ کر مثل گلائی ہوئی چاندی سونے کے دل کا نرم ہو جانا اس کو گلت کہتے ہیں۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۰۲)۔ [گلنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

گَلْتَنْس (فت گ ، سک ل ، فت ت ، غنہ) امث۔
لاولد مرنا ، بے اولاد مرنا (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [مقامی]۔

گَلْتَنی (فت گ ، سک ل ، فت ت) امث ؛ سگل تنی.
کھوڑے یا کسی جانور کی ٹانگ اور گلے میں باندھی جانے والی رسّی ، لگام یا باگ ڈور کا حصہ. اپنی باگ ڈور اس کی گلتنی کے کڑے میں ڈال کر پھر اپنے کھوڑے کی گلتنی کے کڑے سے نکال کر باندھے گا. (۱۸۷۷ ، رائڈنگ اسکول ، ۲۵۳). [گل (گلا ـ گلو کی تخفیف) + تنی (رک)].

گُلَتّی (ضم گ ، فت ل ، شد ت) صف مث ؛ سگلتھی.
رک : گلتھی جو زیادہ مستعمل ہے. نیا چاول کہتے ہیں کہ اسہال پیدا کرتا ہے اور پکنے سے بالکل گلتی بن جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۲۹). جس طرح اس کا امکان ہے کہ ختّی دور کا شہر اسی پہاڑی پر آباد تھا اسی طرح غالباً فریکیوں کا شہر اور گلتیوں کے مستحکم قلعوں میں سے بھی ایک یہاں واقع تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۲). [گلتھی (رک) کا ایک املا].

گُلَتھی (ضم گ ، فت ل ، شد تھ) امث.
۱. **گرہ ، عقدہ ، اُلجھاؤ ، پیچیدگی.** ہم نے ہندوستان کے نہایت پیچیدہ و پراگندہ فلسفیانہ اور مذہبی اور تمدنی خیالات کی گلتھیوں کو سلجھانے کی کوشش کی. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۹). ۲. **چاول جو پکنے میں آپس میں گُھٹ گئے ہوں یا گولے بن گئے ہوں (یہ پکانے کی ایک خامی ہے).** گوشت ہے وہ جلا ہوا شوربہ ہے وہ بساندا ، یہ چاول وہ گلتھی بھی اور کچے ہیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۹۰). عام طور پر جرمن لوگوں کو چاول پکانا نہیں آتے گلتھی ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۹). ۳. **زیادہ پانی میں پکے ہوئے نرم چاول جو عموماً مریض کو دیے جاتے ہیں.**

پوچھا جو ان نے کہ غذا کیا کہی
ساتھ گلتھی کے کہا کھا دہی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۱). تم اپنی فصد کرا دو اور گلتھی دہی ملا کر کھایا کرو. (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی)، افادات سلیم ، ۶۹). ۴. **دودھ میں پکائی ہوئی ایک قسم کی لذیذ اور سوندھی کھیر.** چاولوں کی گلتھی پکاتا تھا. (۱۹۳۶ ، ہنر مندان اودھ ، ۱۳۵). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + لتھی (مقامی)].

گِلَٹ (کس گ ، فت ل) امذ.
۱. **ایک سفید نیلگوں مرکب دھات جو قلعی اور تانبے کو ملا کر تیار کی جاتی ہے** (اپ و ، ۳ : ۲۶). دو گلٹ کے پیالے ... ایک چھوٹا گلاس ہے اور بس. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۷۳). کچھ دوکانیں لوہے کی چیزوں کی تھیں کچھ گلٹ اور ملمع کے زیورات کی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۶۷). ۲. **سونے چاندی کا پانی چڑھانا ، ملمّع کاری ، ملمّع.** فی زمانہ بہت سے کارخانے برق رو کی مدد سے گلٹ کا کام کر کے یعنی برق ملمع سازی سے لکھو کھا روپیہ کما رہے ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۵۱).

بہت شوق انگریز بننے کا ہے
تو چہرے پہ اپنے گلٹ کیجیے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۳). گلے میں گلٹ کی خوبصورت زنجیر پڑی تھی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۳۱). [انگ : Gilt].

ــــساز امذ.
گلٹ (دھات) کی چیزیں بنانے والا کاری گر ، ڈھلیا ، ملمّع کار (اپ و ، ۳ : ۲۶). [گلٹ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا سے اسم فاعل].

ــــسازی امث.
گلٹ ساز (رک) کا کام یا پیشہ . گلٹ سازی کا کام بہت ہی خفیف اخراجات پر کر سکتا ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، مئی ، ۳). اس پر گلٹ سازی اور چینی کاری رنگوں میں منقش ہے. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۰). [گلٹ ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِلْٹ (کس گ ، سک ل) امث.
رک : **گلٹی.** کہتے ہیں کہ طاعون تین قسم کا ہوتا ہے ... یہ قسم وہ ہے کہ بخار کے ساتھ گلٹ ہوتی ہے جسم کے کسی حصہ پر. (۱۹۰۳ ، خطبات مشران ، ۱ : ۷۰). [گلٹی (رک) کی تخفیف].

گِلْٹی (کس گ ، سک ل) امث.
۱. **وہ سخت قسم کا اُبھار جو کسی مرض سے ، جیسے : طاعون وغیرہ سے گلے ، سینے ، بغل یا کسی دوسرے عضو بدن میں پیدا ہو جائے ، بغیر منھ کا پھوڑا یا گانٹھ جو مرض کے طور پر پیدا ہو جائے.** آخر اس کے گلے میں گلٹیاں پیدا ہوئیں اور دنیا سے جنت کو سدھاری. (۱۹۳۳ ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۶). ایک گلٹی کیرائڈ لیبیرنتھ ہے جس کا تعلق دماغ سے ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۶۴). میرے سینے میں جانب قلب ایک گلٹی پیدا ہو گئی. (۱۸۹۶ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۱۹). اس گلٹی کو جڑ سے نہ کاٹیں وگرنہ مرض (ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہنا) پیدا ہو جائے گا. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱). ۲. **گلے یا جسم کے کسی اور حصہ کا غدہ یا گانٹھ جو فطری طور پر پایا جاتا ہے ، غدود.** یہ چستی اور تیزی اور بشاشت کہاں سے آ گئی کہیں حضرت نے بندر کی گلٹی تو نہیں لگوائی ، سول سرجن غدود کے فن میں ماہر ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۸). خناق کے جراثیم صرف گلے کی گلٹیوں پر حملہ آور ہوتے ہیں. (۱۹۵۶ ، جراثیمیات ، ۶۰). ۳. **دھات وغیرہ کی گولی یا ٹکڑا.** کچھ کی کچدھات سے لوہے کی گلٹیاں (Nodules) حاصل ہوئیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۳۲). [مقامی].

ــــدار صف.
ابھار والا ، ابھار دار جس میں گرہ پڑ گئی ہو. سفید گلٹی دار گوشت سے ملاقات کرنے کے بعد خون اسی طرح سفید ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۱). [گلٹی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ــــنِکلے فقرہ.
(کوسنا) **گلٹی کی بیماری ہو جائے ، طاعون میں مبتلا ہو.** اللہ کرے گلٹی ہی نکلے ، مُوئے کے حلق میں ، الٰہیٰ جس زُبان سے کہا تھا اس میں کیڑے ہی پڑیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱).

گَلجوٹ (فت گ ، سک ل ، و مج) امث.
رک : **گل (۲) کے تحتی گل جوٹ**. دوسرے ہاتھ میں ہتھکڑی کی گلجوٹ اس پر سپاہیوں کی مار مار کہ جلدی چلو جلدی ریل نکل جائے گی. (۱۸۷۹ ، تواریخ عجیب ، ۱۲۲). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + جوٹ (جُٹ - جوڑی) کا اشباع].

گُلجَھٹ (ضم گ ، سک ل ، فت جھ) امذ.
کنھی ، عقدہ ، گرہ ، اُلجھاؤ ، دِقّت ، پیچیدگی ، اشکال. بچے ان (نظموں) کو اچھی طرح پڑھ سکیں اورکوئی گلجھٹ باقی نہ رہے. (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۵۰). [گلجھٹی (رک) کی تذکیر].

گُلجَھٹی (ضم گ ، سک ل ، فت جھ ، شد ٹ) امث.
رک : **گل (۲) کے تحتی گل جھٹی** . ان سے پوچھو جنھوں نے یہ ہیبتناک افسانے لکھے ہیں ان ہی سے ایسی گلجھٹیاں سلجھ سکتی ہیں . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۳) . [گُل (گول (رک) کی تخفیف) + جھٹی (جٹنا (رک) سے)].

گُلچَہ (ضم گ ، سک ل ، فت چ) امذ.
(نباتیات) **چھوٹے پھولوں میں کوئی ایک جو سنبھل کر ایک بڑا پھول بنتا ہے**. تین زیریں قطاریں (نیچے سے شروع کرکے اوپر کو) علی الترتیب جنینی قطار آویزندہ قطار گلچہ قطار کہلاتی ہیں.(۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۳۸). [گُل (۱) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گُلچِیپ (ضم گ ، سک ل ، ی مع) امث.
سونے چاندی کا جڑاو پھول پتیوں کی وضع کا بنایا جانے والا زیور ، ٹیپ. گہنا ان کا یہ تھا گلے میں چندن ہار اور تھسی بازووں پہ گل چیپ اور ہاتھوں میں موتیوں کے دستبند. (۱۹۳۱ ، ریزۂ مینا ، ۱۶۵). [گُل + چیپ (ٹیپ (رک) کا محرّف)].

گَلخَپ (فت گ ، سک ل ، فت خ) امث ؛ ←گلخف.
رک : **گل - گلا ، کے تحتی الفاظ**. کبھی قادیانیوں اور احراریوں میں گلخپ اور فوجداری ہوا کرتی ہے. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۵۱). اف : ڈالنا ، کرنا ، ہونا. [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + خپ (حکایت الصوت)].

گَلخَف (فت گ ، سک ل ، فت خ) امث ؛ ←گلخپ.
رک : **گل - گلا ، کے تحتی الفاظ**.

ہوتا ہوں گلخف ان سے خفا ہوں کہ خوش رہیں
کرتے ہیں چیند مجھ سے وہ اب بات بات میں

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۰). گاڑھے خان کو آتا دیکھ کر آپس میں گل خف کرنے لگے. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۱). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + خف - خپ (حکایت الصوت)].

گُلخَن (ضم مج گ ، سک ل ، فت خ) امذ.
رک : **گُل خن ، بھٹی ، چولھا ، انگیٹھی ، بھاڑ**. تب دل نے سینے کو گلخن بنا دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۲). [گُل (گول (رک) کی تخفیف) + خن (خانہ (رک) کی تخفیف)].

گَلخی (فت گ ، سک ل) صف.
بڑھ چڑھ کر باتیں بنانے والا ، بیہودہ بکواس کرنے والا. حرام کے پلے گلخی شکاری بزازی میں نے بہت درست کیے ہیں. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۳۶). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + خی (حکایت الصوت)].

گُلدار (ضم گ ، سک ل) صف.
رک : **گُل - پھول ، کے تحتی الفاظ مع معنی و امثلہ**.

---جالی امث.
(معماری) **بان پھول کی جالی یا اس قسم کی کوئی اور جالی جس کے وسط میں جگہ جگہ پھول اور پتے تراش میں چھوڑے گئے ہوں**. (ا پ و ، ۱ : ۷۲). [رک : گل دار + جالی (رک)].

---چُنائی (---ضم چ) امث.
(معماری) **چُنائی کی ایک قسم ، وہ چُنائی جس میں ردّوں کی بندش میں مختلف قسم کے پھول یا ہندسی اشکال اُبھری ہوئی بنائی جائیں** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [گلدار + چُنائی (رک)].

---سَبْزَہ (---فت س ، سک ب ، فت ز) امذ.
گھوڑا جس کے تمام جسم پر گُل ہوں البتہ دم و ایال مع پیروں کے سیہ ہوں.

کھیت کشتوں کا جو روندا خون کے چھینٹے پڑے
دیکھیے گلدار سبزہ آپ کا گھوڑا ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیات ، منیر ، ۱ : ۸۳). [گلدار + سبزہ (رک)].

گُلدَستَہ (ضم گ ، سک ل ، فت د ، سک س ، فت ت) امذ.
رک : **گُل - پھول ، کے تحتی الفاظ مع معنی و امثلہ**. [گل (رک) + دست (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---باندْھنا محاورہ.
پھولوں کو ایک گُچھے کی شکل میں باندھنا ؛ پھولوں کو گلدستے کی شکل میں باندھنا.

بہار آئی ہوا گلدستہ بانے تازہ باندھے گی
پریشاں نسخۂ گُل کا نیا شیرازہ باندھے گی

(۱۹۸۹ ، دوآہنگ ، ۵۳).

گُلدُم (ضم گ ، سک ل ، ضم د) امث.
رک : **گُل - پھول ، کے تحتی الفاظ**. محمد شاہ نے بلبل ہندوستان کا نام گُلدم رکھا تھا اب تک اسی طرح چلا آتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۱ : ۲۱). [مقامی].

---بازی امث.
گلدم پالنا ، بلبل پالنے کا مشغل اختیار کرنا. میری رست خیز کا میدان ... کیرم ، کبوتربازی ، بٹیربازی ، گل دم بازی ... رہا. (۱۹۸۹ ، ریگ رواں ، ۷۶). [گلدم + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِلْڈ (کس گ ، سک ل) امث ؛ امذ.
باہمی مفاد و نظریات اور تعاون پر مبنی معاشرہ ، معاشرتی گروہ ،

گروہ ، جماعت ، انجمن. دستکاروں کو ، جو گلڈ کے نظام کی وجہ سے ایک ہی جگہ کام کرنے کے پابند تھے. (۱۹۷۵، شاہراہ انقلاب، ۱۸). قرون وسطی کے گلڈ اور خاندان کا تعلق پہلی قسم سے ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۳۵). [انگ: Guilo].

گُلڈانگ (ضم گ ، سک ل ، غنہ) امذ ؛ ~ گلڈانک.
خونخوار کتے کی ایک قسم ، بل ڈاگ. ان کے قریب تازی ولایتی کتے ، بودار ، گلڈانک .(۱۸۲۴، فسانۂ عجائب ، ۱۱۵). انگلستان گلڈانک کتے کی طرح ضرور غرائے گا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم اگست ، ۱۱). گلڈانک ٹیریر ، تازی کتے غل کرتے بھونکتے چیختے چلاتے . (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا (ترجمہ) ، ۵). گلڈانگ دراصل بلڈاگ کا مسخ شدہ روپ ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹). [رک : بلڈاگ (Bull Dog) کا موزّد].

گِلڈَر (کس گ ، سک ل ، فت ڈ) امذ.
ہالینڈ کا نقرئی سکّہ. ۱۹۳۰ء میں چالیس ہزار گلڈر سے زیادہ سالانہ آمدنی والوں میں دو سو بیس ولندیزی ... تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۳). [ولندیزی].

گُلرُخ (ضم گ ، سک ل ، ضم ر) صف.
رک : گل ـ پھول ، کے تحتی الفاظ.

کفر ہے بے گُلرخ ترسا تماشائے چمن
گلشن اپنے حق میں اے مومن کلیسا ہوگیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸). [گُل + رُخ (رک)].

گُلرَنگ (ضم گ ، سک ل ، فت ر ، غنہ) صف.
رک : گُل ـ پھول ، کے تحتی الفاظ مع معنی و امثلہ. [گُل ـ پھول + رنگ (رک)].

گُلری (۱) (ضم گ ، سک ل) امث.
گولر (رک) کی تصغیر ، تراکیب میں مستعمل.

---کا پُھول امذ.
گولر کا پھول ؛ (مجازاً) ایسی چیز جو کم یاب یا نایاب ہو. ہاں جیسے گنوار لوگ گلری کا پھول کہتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۱). ایک تو مسافر ویسے ہی گلری کا پھول ہو گئے ان مونڈی کاٹے ہوٹلوں نے الگ ہمارے پیٹ میں چکو بھونک رکھا ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۱۰۳).

گُلری (۲) (ضم گ ، سک ل) امث.
رک : گلڑی (پلیٹس). [گلڑی (رک) کا ایک املا].

گُلرِیا (ضم گ ، فت ل ، سک ر) امذ.
(کاشت کاری) **گولر کے درختوں کا جُھنڈ** (ا پ و ، ۶ : ۱۴۳). [رک : گلری + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَلرِیا چَلانا محاورہ.
بہت باتیں کرنا ، لگاتار باتیں کرنا. اردو محاورے میں گلریاں چلانا لگاتار باتیں کرنے کو کہتے ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو کا روپ ، ۳۳۶).

گِلَڑ (کس گ ، شد ل بفت) امذ.
گلے کی ایک بیماری جس میں گردن کی جگہ بہت پھول کر باہر لٹک جاتی ہے ، کھینگا. علاقے کے پانی میں کوئی ایسی دھات موجود تھی جس کی وجہ سے گردن پر گلڑ نکل آتا تھا. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۲۰۵). [رک : گلا (بحذف ا) + ڑ ، لاحقۂ اسمیت].

گُلڑی (ضم گ ، سک ل) امث.
چھوٹا سا گول اُپلا . جہاں ذرا آنچ دھیمی ہو اور دسپنے سے گلڑیاں لیں اور برابر برابر چن دیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۷) . [گُل (گول (رک) کی تخفیف) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

گُلزار (ضم گ ، سک ل). (الف) امذ.
۱. وہ جگہ جہاں کثرت سے پھول کھل رہے ہوں ، چمن ، گلشن ، پھلواری.

تج خال ہے رخسار میں یا ہے بھنور گلزار میں
یا مصر کے بازار میں زنگی کھڑا زنگبار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۰)..

بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکھ کا چمن
پھر نہ دیکھیں زندگی میں مکھ کدھیں گلزار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷).

روز دوچار نئے گُل نظر آتے ہیں نسیم
جاتے ہیں ہم جو کبھی جانب گلزار سحر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۴۹). نمرود اور اس کے ہمراہی خدا کی عنایت دیکھ کر دنگ ہو گئے کہ آگ گلزار ہو گئی. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۲۵). **۲. (خطاطی) ایک خط کا نام جو پھول بوٹوں کی شکل میں لکھا جاتا ہے ، خطِ بہار ، خطِ گلزار**.

خوش نویسی میں بھی کی ہے طفل نے مشقِ ستم
خون سے بلبل کے لکھا قطعۂ گلزار کو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۲).

نسخ و نستعلیق و ریحان ، ثُلث و گلزار و رقاع
خامے کے جوہر ہیں یا کوئی چمن پھولا ہوا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاضِ سحر ، ۱۰۱). محمد رشید فتح پوری ... خط غبار و گلزار و شفیعا سے ماہر ، چنے کی دال پر پورا سورہ قل ھو اللہ مع بسم اللہ بخط واضح لکھتے تھے. (۱۹۳۶ ، ہنرمندانِ اودھ ، ۲۴). **۳. مقامِ کشف اسرار** (مصباح التعرف). **۴. پھول کی ایک قسم**. گل بکا اور گلزار جو سفید ہیں سو لگے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰). (ب) صف. **بارونق ، آباد ، معمور**. امرائے دربار اپنی دوستانہ صحبتوں کو گلزار کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۱۹). وہ نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے ، وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۰۳).

کئی بربری ان میں گلزار تھیں
پہاڑی تو دو دوں میں سرشار تھیں

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۴۰). [گُل (۱) + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــِ ابْراہیم کس اضا(ـــ کس ا ، سک ب ، ی مع) امذ.
(تلمیح) آتشِ نمرود جو حکمِ خدا سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لیے گلزار بن گئی تھی.

ہوا گلزارِ ابراہیم دل آتش پرستوں کا
بہار اپنی دکھانے گونسا خلوت نشیں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۹). اسی واقعہ کو گلزارِ ابراہیم یا گلزارِ خلیل بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۹ ، کلیاں ، ۱۵). [گلزار + ابراہیم (عَلَم)].

ـــِ اِرَم کس اضا(ـــ کس ا ، فت ر) امذ.
باغِ ارم ؛ مراد : جنّت.

کہدو رضواں سے ہمیں سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزارِ ارم جانتے ہیں

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۸۱). [گلزار + ارم (رک)].

ـــ بَنانا محاورہ.
۱. گل زار بنا ہونا (رک) کا تعدیہ ، آباد کرنا ، چہل پہل کرنا ، رونق بخشنا.

دل میں خوشبو کی طرح ہوتی ہیں یادیں امجد
ہم نے اس دشت کو گلزار بنا رکھا ہے

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ا کتوبر ، ۳۲). ۲. گُل کھلا دینا ، چمن بنا دینا ؛ مشکل آسان کر دینا.

کیا اسی خانۂ برباد کی کوئی کروٹ
آتشِ عشق کو گلزار بنا دیتی ہے

(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۶). حضرت خلیل اللہ کا نارِ نمرود کو گلزار بنا دینا بھی اتنا ہی ایک حیرت انگیز وسیلۂ اظہار تھا. (۱۹۶۸ ، تاویل و تعبیر ، ۳۱).

ـــ بَنا ہوا ہے فقرہ.
نہایت آباد جگہ ہے ، اس جگہ بہت چہل پہل ہے (جامع اللغات).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) گلزار بندی ، چشمے ایک شہتیر سے دوسرے شہتیر یا ایک کاڑر سے دوسرے کاڑر کے فاصلے کی چُنائی کو کہتے ہیں (انجینرنگ بک ، ۵). [گلزار + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

ـــ بَنْنا محاورہ.
سرخ رُو ہونا ، پھلنا پھولنا (گلزار بنانا (رک) کا لازم).

قاتل جسے بے مصرف سمجھے ، وہ خون بہا جب مقتل میں
مٹی میں ملا گلزار بنا ، دامن پہ گرا گفتار ہوا

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے (پیش لفظ) ، ۱۶).

ـــ پُلاؤ (ـــ ضم پ ، و مع) امذ.
ایک قسم کا پلاؤ. پلاؤ یہاں کہنے کو تو سات طرح کے مشہور ہیں ان میں سے بھی صرف گلزار پلاؤ ، نور پلاؤ ، کوکو پلاؤ ، موتی پلاؤ اور چنبیلی پلاؤ کے نام ہمیں اس وقت یاد ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۲۹). [گلزار + پلاؤ (رک)].

ـــ پُھولنا محاورہ.
رک : گلزار کِھلنا.

اور کمخواب ایک ہو پُرزر
پھولے گلزار جس سے ٹانگوں پر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۶).

ـــِ جَہاں/عالَم کس اضا(ـــ فت ج/فت ل) امذ.
(استعارۃ) دنیا ، جہان.

مانندِ صبا ہم ہیں گل و برگ سے واقف
چھانا ہوا گلزارِ جہاں سب ہے ہمارا

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۸۸). [گلزار + جہان/عالم (رک)].

ـــِ خَلیل کس اضا(ـــ فت خ ، ی مع) امذ.
رک : گلزارِ ابراہیم.

آتشِ عشق مجھے ہو گئی گلزارِ خلیل
دل میں سمجھا تھا وہ کافر کہ میں جل جاؤں گا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹). گلزارِ خلیل آتشِ نمرود ، ماہ کنعان ، تختِ سلیمان ... وغیرہ تلمیحات اردو زبان کا ذخیرہ بن کر اس کے اظہار کا وسیلہ بن جاتی ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۱). [گلزار + خلیل (خلیل اللہ (ابراہیمؑ کا لقب) کی تخفیف)].

ـــِ رِضْواں کس اضا(ـــ کس ر ، سک ض) امذ.
باغِ رضواں ؛ مراد : جنّت.

خیالِ کوچۂ جاناں پئے تفریح کیا کم ہے
کہ ناحق تذکرہ کرتے رہیں گلزارِ رضواں کا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۵۱). [گلزار + رضوان (عَلَم)].

ـــِ قالی/قالِین کس صف(ـــ ی مع) امذ.
قالین پر بنے ہوئے گل بوٹے جو خوشنمائی کے لیے بنائے جاتے ہیں.

تم چلے جس وقت گھر عشرت سے خالی ہو گیا
فرش کانٹوں کا مجھے گلزارِ قالی ہو گیا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۴ : ۶۵). [گلزار + قالی/قالین].

ـــ کا تَخْتَہ امذ.
چمن کی کیاری ، تختۂ باغ.

خونِ دل روؤں جو اوس رشکِ چمن کی یاد میں
ہر گلی گلزار کا تختہ ہو داماں ہو ریاض

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۱۷۹).

ـــ کِھلْنا محاورہ.
بکثرت پھول کھلنا ، رونق ہونا ، چہل پہل ہونا.

ہوا ہے مست اس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
کہ جس کے مکھ کے جلوے سوں کھلا گلزار ہر جانب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۸).

وہ چلے راہِ محبت میں تو گلزار کھلے
ہم چلے راہِ محبت میں تو پتھر ابھرے

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۸).

---مُہر (---ضم م ، سک ہ) امث.
(مُہر کنی) ایسی کُھدی ہوئی مہر جس کے الفاظ کے درمیان خالی جگہ پر باریک قسم کے پھول اور بیٔے خُوشنمائی کے لیے کندہ کر دیے جائیں ، بعض کاری گر اس طرح پھول بناتے ہیں کہ اصل الفاظ ان میں مل کر خوشنما گلدستے کا نمونہ بن جاتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۱۷۸). [گلزار + مہر (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. **پھلواری ہونا.** آگ گلزار ہوگئی. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۲۵).
۲. **چہل پہل ہونا ، رونق اور آبادی ہونا.** وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کیسا گلزار ہو رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۳).

گُلزاری (ضم گ ، سک ل) صف.
گُلزار سے منسوب یا متعلق ، باغ والا ، تر و تازہ.

معطر آج شہنشاہ کے بزم کوں کرنے
شگفتہ طبع مرا جیوں ہے پھول گلزاری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۶). [گلزار + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُلزَری (ضم گ ، سک ل ، فت ز) امث.
نشانہ لگانے کی مشق کے لیے لال یا سبز پھندنا جو ایک نوک دار کیل کے ذریعے لگا ہوتا ہے ، چاند ماری کا نشان ، چاند ماری. بندوق چلانے کی مشق سو گز پر پختہ ہو جانے یعنی گولیاں برابر (گلزری) پر پڑنے لگیں تو دو سو گز پر آٹھ انچ کی گلزری قائم کرنا چاہیے. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۱۲۲). پہلے پہلے گلزری سے مشق کرتے تھے. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۱۹۶). [گل - پھول + زر - سونا + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُلسار (ضم گ ، سک ل) امذ.
گلزار ، گلستان ، گلشن. ایک پتلا سحر کا شاطر بنا ہوا گلسار پر لگائیے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۱۲). [گل + سار ، لاحقۂ ظرفیت].

گُلِسْتان (ضم گ ، سک نیز کس ل ، کس نیز سک س) امذ.
وہ جگہ جہاں پھول بکثرت ہوں ، چمن ، گلزار ، پھلواری.

بادل ہو تری نیہ میں پھرتا ہوں گلستاں میں
الحمدللّٰہ بارے میں گھر تھے ہوا فارغ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۱).

غمِ حسین سے سوسن کی ہے سیہ پوشاک
فلک بھی نیلا ہے اور جامۂ گلستاں سبز

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۰۲). نہ گلستان کی لہلہاتی ہوئی نسیم نے ان کے غنچۂ دل کو کھلایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵).

تھک کے گر جائیں نہ ہم دھوپ میں چلتے چلتے
اس بیاباں سے ہے اب دور گلستاں کتنا

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۶۸). [گل (۱) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

---اِرَم کس اضا (---کس ا ، فت ر) امذ.
رک : گلزارِ ارم جو زیادہ مستعمل ہے.

یا تھے دو مصرعِ مربوط بہم دست و بغل
یا کہ پیوند تھے دو نخلِ گلستانِ ارم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸). [گلستان + ارم (رک)].

---خَلِیل کس اضا (---فت خ ، ی مع) امذ.
رک : گلزارِ خلیل جو زیادہ مستعمل ہے.

نارِ دوزخ بھی بنے آج گلستانِ خلیل
اخگرِ سوختہ بھی ہوں گُلِ گلزارِ ارم

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۷). [گلستان + خلیل (خلیل اللّٰہ (حضرت ابراہیم کا لقب) کی تخفیف)].

---دَر گُلِسْتان م ف.
چمن در چمن ، ہر باغ میں ، ہر خوبصورت جگہ پر.

آرزو و شوق تو ہیں انجمن در انجمن
اب ترا جلوہ گلستاں در گلستاں چاہیے

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۱۲۱). [گلستان + در (حرف جار) + گلستان (رک)].

گُلِسْتانی (ضم گ ، سک نیز کس ل ، کس نیز سک س) صف.
گلستان سے منسوب یا متعلق ، چمن کا ، چمن میں رہنے والا ، چمن والا.

تج ایسا راجنا جگ دوے اول آخر نہ دیکھیا کوے
جھڑیں لب خندہ جب توں ہونے تو لا کھاں گل گلستانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸).

الٰہیٰ مجھے دامنِ گُل عطا کر
میں کانٹا ہوں سارے گلستانیوں میں

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۸۷). [گلستان + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---کَرْنا محاورہ.
پھول کھلانا ، چمن زار بنانا ، خوشبو بکھیرنا ، گلزار بنا دینا.

عنبر ہور عود و مشک و زعفران کا رُوت آیا ہے
اس تھے باس انو کا جگ میں کرتا ہے گلستانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۵).

ہوا ہے دل ہر ایک عاشق کا نالاں مثل بلبل کے
ترے مکھ نے کیا ہے جب سوں جگ بھیتر گلستانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۷).

گُلسَرا (ضم گ ، سک ل ، فت س) امذ.
تیتر. وہم چنیں گلدم بمعنی و گلسرا بمعنی تیتر کو در فارسی دُراج گویند (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۳۷). [گل + سر + لاحقۂ نسبت (بتصرف اردو)].

گِلِسرَول (کس گ ، ل ، فت س ، و مج) امذ ؛ سم گلیسرول.
(نباتیات) رک : **گلسرین.** یہ خامرہ چربیوں کو شحمی ترشوں اور گلسرول میں تبدیل کرتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۵۴). [انگ : Glycerol].

گِلَسْیا (کس گ ، فت ل ، سک س) امث.
(عو) **چھوٹا گلاس** (نوراللغات). [انگ: گلاس (رک) کی تصغیر].

گِلِسیرِین (کس گ ، ل ، س ، ی مع) امث ؛ ے گلسیرین.
(نباتیات) **حیوانی اور نباتی روغنوں سے حاصل کیا جانے والا ایک قدرے میٹھا رقیق ، دواءً مستعمل**۔ گلسیرین ترشہ بورق کا لوثاٹر ایک فرانسیسی لفظ ہے۔ (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۹)۔ شحم اور تیل گلسیرین اور شحمی ترشوں کے باہمی تعامل سے تیار ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۳۴)۔ [انگ : Glycerine].

گُلشَن (ضم گ ، سک ل ، فت ش) امذ.
۱. **ایسا باغ جہاں کثرت سے پھول کھلے ہوں ، چمن ، گلزار ، پھلواری**۔

جگت سب پلالاں سوں روشن ہوا
نگر سب نہالاں سوں گلشن ہوا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۱)۔

کوئی باغ نیں دنیا منے تجھ موں کے گلشن سوں سرس
کوئی پھول دسا نیں باغ میں تیرے یہ جوبن سوں سرس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰)۔

دوانا سیر کر آیا ہے ایسا گون سا گلشن
کہ نقشِ پا سیں اوس کے ہے پُراز گل دشت کا دامن

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰)۔ ہر حرف اوس کا ایک گلدستہ بوستان ولایت کا ہے اور ہر صفحہ اس کا ایک گلشن گلستان امامت کا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷)۔

آئی بہار گلشن ، گُل سے بھرا ہے لیکن
ہر گوشۂ چمن میں خالی ہے جائے بلبل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۲)۔

آبرو کیا خاک اس گُل کی کہ گلشن میں نہیں
ہے گریباں ننگِ پیراہن جو دامن میں نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۴)۔

پھول کھلے ہیں گلشن گلشن
لیکن اپنا اپنا دامن

(۱۹۵۴ ، آتش گل ، ۱۰۹)۔

لگی رہنے دو تم اپنی نگاہیں صحنِ گلشن پر
بڑی پُرکیف ہے میرے لیے یہ بے کلی میری

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۹۹)۔ ۲. **رونق یا مسرت اور خوشی کی جگہ ، نشاط و عشرت کا مقام**۔ جس کا دل روشن ہے وو نور کا گلشن ہے ، جکوئی نور ہوا وہ خدا کے حضور ہوا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵)۔

کرو تم آ کے میری چشم روشن
مرے دل کے کرو گلخن کوں گلشن

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ء ، ۱۴))۔
۳. **ایک وضع کا جالی دار کپڑا جس میں پھول بنے ہوتے ہیں**۔ جھالر دار باریک گلشن کی شبنمی جیسے دن میں مچھر دانی کہنا موزوں ہے لگی ہوئی تھی۔ (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۸)۔ [گُل + شن ، لاحقۂ صفت].

ـــــ اِیجاد کس اضا(ـــ ی مع) امذ.
مراد : **دنیا**۔

خاک گلزارِ جہاں میں جی بہلتا اے نسیم
دید کے قابل نہ لطفِ گلشنِ ایجاد تھا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۲)۔

بال و پر اپنے کہاں اس گلشنِ ایجاد میں
رہ گئے کچھ دام میں کچھ خانۂ صیاد میں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۹)۔

مدینہ جانِ ہفت اقلیم ہے ہم کیوں کہیں جائیں
ترے روضے میں سیر گلشنِ ایجاد کرتے ہیں

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۱۰۴)۔ [گلشن + ایجاد(رک)].

ـــــ اِیجادی (ـــ ی مع) صف.
گلشن ایجاد کرنا ، گلشن بنانا۔

ان خزاں دیدوں کی شادابی کے نام
مشتِ خس کی گلشن ایجادی کے نام

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۵)۔ [گلشن ایجاد + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ آرا (ـــ مد ا) صف.
چمن کی آرائش کرنے والا ، سجانے والا ، مالی ، باغبان۔

ہمیں اے باغباں وہ گلشن آرائے تصور ہیں
نہ پایا جس نے اک زخمِ جگر بھی تیرے گلشن سے

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۵۴)۔ [گلشن + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا].

ـــــ آفاق کس اضا(ـــ مد ا) امذ.
آفاق کا گلشن سے استعارہ کرتے ہیں۔

ہے نوبہارِ گلشنِ آفاق دیدنی
آنکھیں کبھی تو اے دل بیہوش کھول دے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۱۴)۔ [گلشن + آفاق (رک)].

ـــــ بَقا کس اضا(ـــ فت ب) امذ.
مراد : **عاقبت**۔

ہے عنقریب کوچ سوئے گلشنِ بقا
حسرت یہ ہے کہ دیکھ لوں دیدار آپ کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۰)۔ [گلشن + بقا (رک)].

ـــــ تَمام ہونا محاورہ.
کسی تصنیف و تالیف وغیرہ کا باب مکمل ہونا ، کسی تخلیق کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا۔ میں نے اس کتاب کے شروع کرنے کی تاریخ فرمائش رشیدی کہی اور جب اس کا ایک گلشن تمام ہوا تو ملاحظہ میں گذرانا۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۶۸)۔

ـــــ خَلِیل کس اضا(ـــ فت خ ، ی مع) امذ.
رک : **گلزار خلیل جو زیادہ مستعمل ہے**۔

آتشِ آہ بے اثر سے مری آسماں گلشنِ خلیل ہوا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۸)۔ [گلشن + خَلیل (خلیل اللہ (حضرت ابراہیم کا لقب) کی تخفیف)].

ـــــ رِضوان کس اضا(ـــ کس ر ، سک ض) امذ.
رک : **گلزار رضوان جو زیادہ مستعمل ہے**۔

آپ کے فیض قدم سے ہو بیاباں گلزار
باغ میں جائیے تو گلشنِ رضواں ہو جائے
(۱۹۲۱ ، کلیات اکبر ، ک ، ۱ : ۱۴). [گلشن + رضواں (عَلَم)].

---سرا (---فت س) امث.
بُستان سرا ، وہ مکان جو باغ میں بنا ہوا ہو ، باغ سے ملحقہ مکان (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آنند راج ؛ علمی اردو لغت). [گلشن + سرا ـ سرئے].

---شدّاد کس اضا(---فت ش ، شد د) امذ.
بہشتِ شداد ، شداد کی بنوائی ہوئی جنت ، گلستان ارم.
کیوں نظر آتا نہیں کیا جانیے کیا ہو گیا
گلشنِ شدّاد اس کافر کا کوچا ہو گیا
(۱۸۳۶ ، مہر ، د ، ۷۰). [گلشن + شدّاد (عَلَم)].

---ضَرب (---فت ض ، سک ر) امث.
(تیغ زنی) **کھائی کی ایک قسم ، چہرے پر کیا جانے والا ایک وار.** چھٹی کھائی گلشن ضرب نمبر ایک طمانچہ داہنی کمر نمبر دو کو بتا کر نمبر تین طمانچہ داہنی کمر. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۲۱۲). [گلشن + ضرب (رک)].

---طِراز (---کس نیز فت ط) امذ.
باغ کو آراستہ کرنے والا ، سجانے والا ، مالی ، باغبان (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گلشن + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا ، سنوارنا ، بطور لاحقۂ فاعلی].

---طِرازی (---کس نیز فت ط) امث.
باغ کو سجانے کا عمل ، باغیچہ سنوارنے کا کام.
بتاتی ہے تری گلشن طرازی
بہاروں کی زمیں تُجھ سے کھلی ہے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۶). [گلشن طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قُدس کس اضا(---ضم ق ، سک د) امذ.
(تصوّف) **عالمِ جبروت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ، علمی اردو لغت). [گلشن + قدس (رک)].

---کرنا محاورہ.
آراستہ کرنا ، سجانا ، بارونق بنانا.
کہ باغِ علی کوں تو گلشن کیا
چراغِ حسن کوں تو روشن کیا
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱ : ۹۷)).

---کی بیل امث.
ایک وضع کی کپڑوں پر ٹانکنے والی بیل جس میں خوبصورت گُل بوٹے بنے ہوتے ہیں. سفید کرتہ پہنے ، جس میں کٹاؤ کا کام اور گلشن کی بیل تک ہوئی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۵).

---لوٹ (---و مج) امذ ؛ ← گلشن لیٹ.
ایک عمدہ جالی‌دار اور پھولدار کپڑا. ایک دیہاتی دوست کی شادی لکھنو میں ہوئی ، مانجھے کے جوڑے میں جامدانی کا انگرکھا اور گلشن لوٹ کا کُرتا ملا ... گلشن لیٹ کے پھول خوبصورت ہیں. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۵ : ۳). [گلشن + لوٹ (انگ : نیٹ Net کا بگاڑ)].

---لیٹ (---ی مج) امذ ؛ ← گلشن لوٹ.
ایک وضع کا جالی دار کپڑا جس میں پھول بنے ہوتے ہیں.
بھرے کپڑوں سے تھے صندوق عالی
چکن ، تن زیب ، گلشن لیٹ ، جالی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۶۹). گلشن لیٹ کا ہلکا گلابی کُرتا ، اس پر اعلیٰ درجے کی شربتی کا کٹاؤ کا انگرکھا ، سر پر دوپلی ٹوپی تھی. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۶۵). جالی لوٹ کا شلوکا ، چکن کا بردار پائجامہ ، گلشن لیٹ کا بڑا رومال اوڑھے ... قابل تصویر تھے. (۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۲۰۶). [گلشن + لیٹ (انگ : Net کا مورد)].

---ناآفریدہ کس صف(---مد ا ، سک ف ، ی مع ، فت د) امذ.
ایسا باغ جو ابھی وجود میں نہ آیا ہو ، خیالی گلشن ، تخیلی باغ ؛ مراد : خیالی چیز.
ہوں گرمیِ نشاطِ تصور سے نغمہ سنج
میں عندلیبِ گلشنِ ناآفریدہ ہوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۶۲). ایک سچے شاعر کا تصور انسانیت کو گلشنِ ناآفریدہ کے خواب دکھاتا ہے . (۱۹۶۹ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۲۴). [گُلشن + نا (حرفِ نفی) + ف : آفریدہ ، آفریدن ـ پیدا کرنا].

---نواز (---فت ن) امذ.
باغ کو نوازنے والا ، گلشن کو سنوارنے سجانے والا.
ہر گلِ داغِ جگر رونے سیں پایا تازگی
رشحۂ گلشن نوازِ ابرِ رحمت کی قسم
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۱). [گلشن + ف : نواز ، نوازیدن ، نواختن ـ نوازنا ، مراد کو پہنچانا].

---ہستی کس اضا(---فت ہ ، سک س) امذ.
باغِ زندگی ، زندگی ؛ مراد : دُنیا.
پھر ہمیں ہو گا میسّر دہر میں جاہ و جلال
چار دن گلشنِ ہستی میں پھر ہونگے نہال
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۵۰). [گلشن + ہستی (رک)].

گُلف (فت گ ، سک ل) امذ.
گھوڑوں کی ایک قسم جو عراق کی طرز پر عرب و عجم کے درمیان پیدا ہوتے ہیں ، عربی کی نسبت شوخ تر لیکن قابل گھڑ دوڑ کے کمتر ہیں اور اسپان عربی میں غالباً بہ رشک عمدہ شمار کئے جاتے ہے (عقل و شعور ، ۴۵۴). [مقامی].

گُلفا (فت گ ، سک ل) امذ ؛ ← غلفا.
(بلغم یا تھوک وغیرہ کا) **لوتھڑا ، لُگدی.** ان کا مالک سر کھجا کر ایک بڑا سا گلفا کھڑکی کے باہر تھوک دیتا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۸۹). [ین].

گُلفام (ضم گ ، سک ل) صف.
گلاب کے پھول کے رنگ کا ، پھول کے رنگ کا ، گلاب جیسا رنگین ، سرخ و سفید ؛ (مجازاً) نازک ، حسین ، محبوب.

او مالک کون دیتا دلا رام گون
گل اندام ، گل چہرہ ، گلفام گون

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۴۴).

ہمارا دل بر گلفام آیا قرارِ جان بے آرام آیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۵).

گلوں کے منھ پہ گویا اوس پڑ جاتی ہے گلشن میں
بے گلرنگ پی کر جب کہ وہ گلفام آتا ہے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۸۰).

جاں اگر دینی نہیں ہے ساقیٔ گلفام پر
کیوں لہو روتی ہے منھ رکھ کر صراحی جام پر

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۱۱).

دہر کو صبحِ بہاراں کی بشارت دے کر
احترامِ لبِ گلفام کریں گے ہم بھی

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۳۶). [گل + ف : فام - رنگ].

ـــ حَسِینہ (ـــ فت ح ، ی مع ، فت ن) امث.
خوبصورت حسینہ ، حسین محبوبہ. بخشی غلام محمد کے سیاسی بن باس کے باوصف وہ بدھو کے بدھو ہی رہے اور اقتدار کی گلفام حسینہ سے دور و مہجور. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۴۴).
[گلفام + حسینہ (رک)].

گُلَکنا (ضم گ ، فت ل ، سک ک) ف ل.
نکل پڑنا ، چھلکنا.

چل جاتے تھے ہلچل میں قدم فوجِ عدو کے
گل تھی وہ زمیں ان کے گلکنے سے لہو کے

(۱۸۸۷ ، فارغ ، مراثی ، ۳ : ۲۲). [مقامی].

گَل گَل (۱) (فت گ ، سک ل ، فت گ) امذ.
ایک نہایت کھٹا بڑا اور زرد رنگ کا لیموں جس کا اچار تیار کیا جاتا ہے ، ترنج.

انگور سنگترہ نارنگی برسبو سدا پھل سیتا پھل
نارنج جھبیلی اور کولے کھٹے میٹھے کمرکھ گلگل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸). اب صرف نارنجی رنگ کے کھٹے گل گل اور پیلے پیلے کسمبی باقی تھے. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۱۱۰). منجھے منجھائے ڈپٹی تھے ، صورت شکل چہرہ مہرہ سے چھلا ہوا چکوترہ اور اندر سے بھرے بھرائے گل گل لیموں. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۳۷). [مقامی].

گَل گَل (۲) (فت گ ، سک ل ، فت گ) امث (قدیم).
کھانے پینے یا چتاخ پتاخ باتیں کرنے کی آواز نیز ایسی آواز پیدا کرنا.

اے گل گلی گل گل تیریاں باتاں سو کہیں سن گل رخاں
باتاں ہیں گل سوں گل بدن ہے جلوہ گر روشن طبع

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۶). [حکایت الصوت].

گِلگِلا (کس گ ، سک ل ، کس گ) صف مذ (مث : گلگلی).
لجبجا ؛ لجلجلا ، ڈھیلا ڈھالا. دوسری کہتی ہے واہ! نہیں جی رسی ہے ، مجھے گل گلی گل گلی سوجھی تھی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۸). دریا پانی اور تری سے تعلق رکھتا ہے اس سبب سے گیلا ، گارا ، گلگلا وغیرہ بھی اپنی اس اصل سے جدا نہیں ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۴) بیچارے ہانپ کانپ کے اپنا گلگلا سا منہ اور ٹھنڈا سانس لیکر جہاں کے تہاں رہ جاتے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۹۲). [گل - مٹی + گلا (گیلا (رک) کی تخفیف].

گُلگُلا (ضم گ ، سک ل ، ضم گ) امذ.
آٹے میں شکر یا گڑ وغیرہ گھول کر تیل یا گھی میں تلا ہوا ایک شیریں پکوان.

وہ گلعذار باغ میں آوے جو رحم کر
کہتے ہیں گلگلوں سے کریں آج رت جگا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ۸۵) کڑاہی چڑھا کر گلگلے اور رحم تلتی (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۰). گلگلے اور کھنکڑیاں تلی جاتیں اللہ میاں کا رحم بنایا جاتا. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۷۶). چوہیا نے مولوی صاحب کو عاجز کر دیا تھا ، مسجد کے گلگلے گھر میں لانے تو غائب. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۱۰). ۲. **رک : گومڑا.** آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا اور سر میں گلگلا سا کنپٹی پر ابھر آیا. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۱). [گل (گول (رک) کی تخفیف) گلا (گولا (رک) کی تخفیف)].

گِلگِلاہَٹ (کس گ ، سک ل ، کس گ ، فت ہ) امث.
گلگلا پن ، گجگجاہٹ ، نرمی ، گداز پن. اسے گود میں لیا تو انہیں بڑی گلگلاہٹ آئی جیسے کسی چوہیا کو چھولیا ہو. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۱۶). [گلگلا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گِلگِلی (کس گ ، سک ل ، کس گ) صف مث امذ.
رک : گلگلا جس کی یہ تانیث ہے.

اے گلگلی گلشن میں نوں گلگل ہو باتاں کر تک یک
دیکھ گال تیرے گل گلے گل رشک سوں ہوئیں چاک چاک

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۵). میری طبیعت گجگجا جاتی ہے جیسے کوئی گلگلی چیز چھو لی ہو. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۱۶).
[گلگلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُلگوتھنا (ضم گ ، سک ل ، و مج ، سک تھ) صف.
گول مٹول ، خوبصورت (رک : گل (۲) کے تحت). دو تین برس ادھر کیڑن کی گلگوتھنا سی پیاری پیاری چھوکری نے جڑ میں پیشاب کر دیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۹). جس کا بچہ زیادہ موٹا تازہ گل گوتھنا سا ہو گا اسے انعام دیا جائے گا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۸). [گل (گول (رک) کی تخفیف + گوتھنا (رک)].

ـــ سا صف.
پھولے پھولے گالوں والا ، گول مٹول ، خوبصورت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

گُلگوتھنَہ (ضم گ ، سک ل ، و مج ، سک تھ ، فت ن) صف.
رک : گلگوتھنا. موٹی موٹی گلگوتھنہ سی - گھونگر والے بالوں والی گڑیا. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ ، ۱۰۳). [گلگوتھنا (رک) کا ایک املا].

گَلْ گھوٹو (فت گ ، سک ل ، و مج ، و مج) امث.
مویشیوں کے گلے کی ایک بیماری جس میں گلے میں سوزش کی وجہ سے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے. گل گھوٹو اس بیماری میں گلے میں سوزش ہو جاتی ہے مویشی سانس مشکل سے لیتا ہے. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۱۳۸). مویشیوں میں گل گھوٹو ... خون کے چھوٹے چھوٹے دھبے پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۲). [گل (گلا (رک) کی تخفیف + گھوٹو (گھوٹنا (رک) سے امر بطور فاعل)].

گَلْلوت (فت گ ، سک ل ، و مج) امذ (قدیم).
گلوٹ ، اشک ، آنسو.

اوچایا بھی یک کر گللوت سوں
وو سکیا اپن نفس کے بھوت سوں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۹۷).

تقدیر کہاں کھینچ لجا گی سو نہ جانو
بن جیو کے گللوت جوتن چھوڑ نہ جانا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۶). [گلوٹ (رک) کا قدیم املا].

گِلَم (کس گ ، فت ل) امث.
اونی کپڑا ، لوئی.

چادریں بھیجتا مہتاب کی ہے بسکہ فلک
چاہئے اس کو زمیں پر نہ کلیم و ، نہ گِلَم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰). [گلیم (رک) کا تابع].

گُلَم (ضم گ ، فت ل) امذ.
وہ سختی جو پیشانی یا سر پر کسی چوٹ سے پیدا ہو جاتی ہے ، گومڑا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

--- پَڑْنا محاورہ.
گومڑا پڑنا ، سر پر چوٹ لگنے سے اُبھار ہو جانا (نوراللغات).

گُلَمَا (ضم گ ، فت ل) امذ.
اُبھار ، گومڑا. برش سے چربی یعنی ڈبن لگاؤ پٹھا اور گلما کی طرف کا خیال کرتے ہوئے زیادتی کے ساتھ. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۸۹). [گُلم + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گُلَمْبَر (ضم گ ، فت ل ، سک م ، فت ب) امذ.
اُبھار ، بلندی ، اونچان. دروازہ کے گلمبر سے تین انچ اونچے لگانے چاہئیں. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، ۳ : ۲۹). [مقامی].

گُلْمُل (ضم گ ، سک ل ، ضم م) م ف.
گتھم گتھا. دونوں گُل مُل گُل مُل گُتھ مُتھ گُتھ مُتھ اور زمین پر گرے. (۱۹۱۷ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۱). [گل (گول کی تخفیف) + مُل (مول کی تخفیف)].

گُلْ مُوآ (ضم گ ، سک ل ، ضم م ، مد ا) امذ.
(ٹھٹیرا گری) ٹھپڑے کا لمبوترے منہ کا پتواڑا جس سے برتے کی سطح میں گہرائی بنائی جاتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۴۰). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + مو - مُنْھ + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُلْمیخ (ضم گ ، سک ل ، ی مج) امث ؛ سگُل میخ.
پھلی دار کیل جو جوتے اور دروازے وغیرہ میں خوش نمائی اور مضبوطی کے لیے لگاتے ہیں. وہ اپنی ڈھالوں کی موٹی موٹی گُلمیخوں کے ساتھ گردن کش ہو کر اس پر لپکتا ہے. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۵۰۵). [گُل + میخ (رک)].

گَلْنا (فت گ ، سک ل) ف ل.
۱. **سڑنا ، بوسیدہ ہونا ، داغ دار یا بدبودار ہونا ، خراب ہو جانا.** ہیرے کا ٹکڑا دل ہے اگر انسان میں ای تحفہ نا ہوتا تو ای تن سڑ جاتا گل جاتا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۳).

خا ک پر میری وہ آیا لے کے شمع
جب لحد میں استخواں سب گل گئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۹۰). گدھے کی ہڈیاں سفید سفید رکھی ہیں اور گوشت پوست سارا گل کر خا ک میں مل گیا تھا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۶۹). دیوار ٹوٹ گئی تھی اور دروازہ کے تختے گل گئے تھے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۴). اس گلتی ہوئی معاشرت کا کون سا ایسا کوڑھی ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۶۳). ۲. **پگھلنا ، ملائم ہو جانا.** دانا موم دل ہے ، دانش کے آگ پر گلے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع
سرستی تا قدم گلی ہے شمع

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۶).

حرا کا حرارت سے دل جل رہا ہے
دلِ سنگ بھی مثلِ زر گل رہا ہے

(۱۹۴۸ ، نذرِ امجد بحضور رحمتِ عالمؐ ، ۱۴). بنگال میں گلنا بہ معنی پگھلنا رائج ہے جیسے گھی ، آگ پر گلا لو. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۳۸). ۳. (أ) **گھلنا ، تحلیل ہونا.**

ڈوبتا ہے اشک میں جی تھامیو
جوں بتاشا اس میں وہ گلنے لگا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۶). یہ پانی جو اس پانی کے جو نیچے کی برف کے گلنے سے بنتا ہے بہہ کر دریاؤں میں جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۸۵).

یہ اولے ہوا سے پگھلتے نہیں
بلندی پہ جم جم کے گلتے نہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر وارثی ، کلام بے نظیر ، ۳۴۸). (أأ) **بیماری ، غم یا صدمے وغیرہ سے وزن میں کمی ہونا ، کمزور ہونا ، لاغر ہونا.**

گلتا ہوں چاند نمنے اپس میں اپیچ میں
تج دہن کے زلف کی شب دیجور کے بدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۴).

جس کوں دیکھوں میں اسی سوز میں روتا گلتا
جس کوں دیکھوں میں اسی آتشِ غم میں جلتا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۹).

آہ کے کرتے ہی جگر جل گیا
اشک کے بہنے سے بدن گل گیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۶). ۳. **پک کر نرم ہونا ، کھانے کے قابل ہونا ، پکنا**. ملا صاحب کسی دوست کے ہاں دعوت میں گئے وہاں دسترخوان پر مرغ آیا مگر وہ مطلق گلا نہ تھا. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۵). منوں لکڑی جلاؤ آلو کیا مجال کہ گلے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۵). ۵. **برف وغیرہ سے زیادہ سردی پا کر سکڑ جانا**. برف چھونے سے انگلیاں گلنے لگیں. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۳ : ۷۵). ۶. **زمین میں دھنس جانا**. گولا کنویں میں گل گیا. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۳ : ۷۵). ۷. **ضائع ہونا ، برباد ہونا**.

گرہ سے نقدِ دل کھوتے ہیں نقدِ عیش کی خاطر
قمارِ عیش میں کیا گیا ہمارا مال گلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۵). تمہارے ساتھ جو کچھ جہیز میں جا رہا ہے یہ سب فانی چیزیں ہیں ، رہیں یا جائیں گلیں یا سڑیں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳۴). ۸. **بگڑنا ، خراب ہو جانا ، بد شکل ہو جانا**. شاہ عبدالقادر نے اس کا ترجمہ کھنگر کر دیا ہے ، یعنی وہ اینٹیں پژاوہ میں گل جاتی ہیں اور ایک دوسرے سے مل کر ڈم ہو کر بہت سخت ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۹). [پ : गलना ؛ س : गलनिय].

گُلنار (ضم گ ، س ل) ؛ = گُلِ انار. (الف) امذ.

۱. **ایک قسم کا انار کا درخت جس میں پھل نہیں لگتا صرف پھول آتے ہیں ، پھول گلاب کے پھول کے برابر ہوتا ہے جس میں بکثرت پتیاں ہوتی ہیں**. درخت ارنڈ ، ملہٹی ، گلنار ، عناب ، نیشکر ، مہندی ... اور کئی قسم کی ترکاریاں اور ... کھانے کی بھی پیدا ہوتی ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۳۷). یہ گلنار کی پتی کے مشابہ ہوتا ہے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۵۶). ۲. **گلنار کی کلی**. گلنار ... جنگلی انار کی کلیاں ... دواء مستعمل ہیں اس انار کو پھل نہیں لگتے ہیں. (۱۹۳۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۰) اگر جنگات گرم اور رقیق ہوں تو مازو ، گلنار ، خار خشک کا لیپ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۱۲ : ۳). (ب) صف. **شوخی لیے ہوئے سرخ رنگ**.

ہوا زرد مکھ تھا جو گلنار کوں
بھرے تھے تمام کپڑے اس کے نجوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۳۲).

بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں
کام ہے تجھ چہرۂ گل نار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸). گولہ انداز ، خلاصی گلنار ، کاسنی پگڑیاں سروں پر باندھے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷).

رخ جو ہیں زرد وہ گلنار نظر آئیں گے
جتنے زہاد ہیں میخوار نظر آئیں گے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۴۴). جال دار گاچ کا دوپٹہ اوس پر بنت کی تونی ٹھپہ وہی مقیشی آنچل پلو ، وہی گنگا جمنی آنچل پلو گلنار ... کا پاجامہ. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۸۸). اس کے پتلے پتلے ہونٹ سرخی سے گلنار ہو رہے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۷). [گل + نار (انار (رک) کی تخفیف)].

--- دُوپَٹّہ (---ضم د ، غم و ، فت پ ، شد ٹ بفت) امذ.
سرخ رنگ کا دوپٹہ. ہاتھوں میں دھانی چوڑیاں ، سر پر تاروں بھرا گلنار دوپٹہ. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۴۹). [گلنار + دوپٹہ (رک)].

---ِ فارَسی کس صف(---فت ر) امذ.
(رک : گلنار معنی نمبر ۱) **انار کا ایک پھول اور درخت جس میں پھل نہیں لگتا**. گلنار فارسی کی طرح نظر میں مبصروں کے آگے آتش افروزی کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۸۱). گلنار فارسی اور انار کے پھول میں فرق ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱۶۸). [گلنار + فارس (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَرْنا محاورہ.
سجانا ، خوبصورت بنانا.

ایک وہ وقت بھی تھا کہ چلتے تھے ہم
راستے بھر کو گلنار کرتے ہوئے

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۶).

--- گُوں (---و لین نیز مع) صف.
رک : گلناری.

تمہارے چہرۂ گلنار گوں میں کچھ عجب نہیں ہے
کہ انگلی سرخ ہو جاوے اشارت کے بتانے میں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۰).

کہاں ہے ساقی مہوش کہاں ہے ابر مطیر
بہار ، لامی گلنار گوں ، بہار ، برس

(۱۸۶۵ ، مکاتیبِ غالب ، ۳۰). [گُلنار + گوں ، لاحقۂ صفت].

--- ہونا محاورہ.
رنگ سرخ ہو جانا ، چہرہ تمک جانا. یہ سنتے ہی جیسے آتس کا سارا خون سمٹ اس کے رخساروں پر آ گیا اور وہ خوشی سے گلنار ہو گیا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، نومبر ، ۳).

گُلناری (ضم گ ، سک ل) صف.
۱. **انار کے پھول یا گُلِ انار کے رنگ کا ، سُرخ ، آتشی**.

بدن پر یوں تو گُل ناری ہے ملبوس
دھرے ہیں شمع پر جیوں سرخ فانوس

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۳۹).

دیکھ کر مُوباف گلناری فتیلہ بجھ گیا
سرخ نیفے نے جلایا شعلۂ جوالا کو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۸).

جس جگہ ہو شراب گلناری آبِ یاقوت کی طرح جاری

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ ، شقشقیہ ، ۲۶). کنگن باندھے ، پاؤں میں سرخ مہندی رچائی ہے اور گلناری جوڑا زیب تن کیا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۹۲). وہ گلناری رنگ کی قمیص پہنے ہوئے. (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۱۴). ۲. **سرخ یاقوت کی ایک قسم**. یاقوت چار قسم پر ہے ... بعد اس کے خلی ہے مثل سرکہ کے سُرخ ہوتا ہے بعضے اس کو گلناری کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۳۶). ۳. **انار یا گلنار کی کلی کے شکل کا**.

قرینے سے گلناری تراش کے میر فرش رکھے سلوٹ کہیں دیکھنے کو نہ تھی. (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۱۳۰). [گلنار + ی، لاحقۂ نسبت].

---تَراش کا امذ.
گُلِ انار کی وضع کا، انار کے پھول سے مشابہ. قرینے سے گلناری تراش کے میر فرش رکھے. (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۱۳۰).

---رَنْگ (---فت ر، غنہ) امذ.
سُرخ رنگ، آتشی رنگ، گُلنار کے رنگ کا. لڑکی کیا گویا لچک دار شاخ تھی وہ گلناری رنگ کی قمیص پہنے. (۱۹۴۴، الف لیلہ و لیلہ، ۵ : ۲۱۴). [گلناری + رنگ (رک)]:

گُلَنْداز (ضم گ، فت ل، سک ن) امذ؛ ~گولہ انداز.
توپ چلانے والا، توپ سے گولا پھینکنے والا، توپچی. گلندازوں کو حکم دیا گیا کہ دور سے گولے مارتے رہیں. (۱۸۴۷، حملات حیدری، ۱۴۹). [گل (گولا (رک) کی تخفیف) + ف : انداز، انداختن - پھینکنا، مارنا، بطورِ لاحقۂ فاعلی].

کِلَنْدا (کس گ، فت ل، سک ن) امذ (شاذ).
دریا کے کنارے کا پانی، سرے کا پانی. دریائے جنیری کے دونوں کلنڈے معاون کسوٹی اور سلیٹ کی چٹانوں میں بکتے جھکتے چلے جا رہے تھے. (۱۹۶۲، آفت کا ٹکڑا، ۲۲۳). [کل + نڈا (ندا) لاحقۂ اسمیت].

گَلَنْگَہ (فت گ، ل، سک ن، فت گ) امذ (شاذ).
ایک قسم کی خوشبو دار پتی، تیز پات. عدن میں سندھ اور ہندوستان اور چین سے ... بیش بہا چیزیں آیا کرتی ہیں، مثلاً دار چینی، کلنکہ (یعنی ایک قسم کی خوشبو دار پتی). (۱۸۹۷، تمدن عرب، ۳۹). [مقامی].

گَلَنْہار (فت گ، ل، سک ن) صف (قدیم).
گلنے والا، گھٹنے یا لاغر ہونے والا.

اس راگ سوں جوں قمر گلنہار
اس آگ سوں جوں اگر جلنہار

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۱۲). [گلن (گلنا (رک) کا حاصل مصدر) + ہار، لاحقۂ صفت].

گِلو (کس گ، و مج) امث.
ایک بیل دار بوٹی جو اپنے آس پاس کے درختوں وغیرہ پر لپٹ کر اوپر چڑھ جاتی ہے، اس کے پتے پان کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں، بخار کے لیے مفید ہے عموماً اس کی لکڑی دواً مستعمل ہے، نیم گرچ بہترین ہوتی ہے. گلو خصوصاً گلوئے سبز و تازہ بخار کی جملہ اقسام حتیٰ کہ حمیات مرکبہ مزمنہ اور تپ دق کے لیے نقوعاً و مطبوخاً مستعمل ہے. (۱۹۲۹، کتاب الادویہ، ۲ : ۳۳۱). گلو اس کی ترکیب میں ایک قسم کا غیر قلمی تلخ جو تر اور نشاستہ نما جزو قوی الاثر ہیں. (۱۹۵۱، یونانی دوا سازی، ۷۷). [مقامی].

گُلُو(۱) (ضم گ، و مع) امذ.
۱. رک : گلا (۱)، گردن.

دو شیر دلاور کھولے اس پر چنگ
گلو حلقے کا پکڑے دونو ہی تنگ

(۱۶۳۹، خاور نامہ، ۶۷۹).

طوقِ گلوے دل ہے زلفِ صنم کا ہر خم
مشہور یہ مثل ہے یک سر ہزار سودا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲).

ہم سے مستی میں بھی خم کا نہ گلو ٹوٹ گیا
تجھ سے پر ساقیٔ کم ظرف سبو ٹوٹ گیا

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۱۱۰).

ہوسِ دید میں ہر جسم سے خالی ہے لباس
بے گلو اب نظر آتا ہے گریبانِ سحر

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۴۷۳).

گلوئے عشق کو دار و رسن پہنچ نہ سکے
تو لوٹ آئے ترے سر بلند کیا کرتے

(۱۹۵۲، دست صبا، ۶۷). **۲. گریباں.** زون نے اپنے پھیرن (چغہ) کا گلو کھول کے لڑکی کو دودھ پلانا شروع کیا. (۱۹۴۶، آگ، ۴۳). **۳. حلق.**

بغیر مے نہیں ہوتی فرو گلو سے گزک
ظفر اک اس کے تو درکار جام اوپر ہے

(۱۸۴۵، کلیات ظفر، ۱ : ۳۴۴). **۴. آواز عموماً مرکبات میں؛ جیسے. خوش گلو، خوش گلوئی وغیرہ** (وضع اصطلاحات، ۳۳). [ف].

---بُرِیدَہ (---ضم ب، ی مع، فت د) صف.
گلا یا گردن کٹا ہوا. ستار کا تار گلو بریدہ ہو گا، طبلہ دل داغ دار لیے سینہ کو بھی کرتا پھرے گا. (۱۹۴۳، دلی کا سنبھالا، ۹۱). [گلو + بریدہ (رک)].

---بَسْتَہ (---فت ب، سک س، فت ت) صف.
جس کا گلا بندھا ہوا ہو. وہ شخص اس عرصہ تک گلو بستہ لٹکایا جائے کہ اس کا دم نکل جائے. (۱۸۸۲، مجموعہ ضابطہ فوجداری، ایکٹ نمبر ۱۰، ۲۸۶). [گلو + ف : بستہ، بستن - باندھنا سے صف].

---بَنْد (---فت ب، سک ن) امذ.
۱. عموماً اونی یا ریشمیں پٹکا جو مرد سردیوں میں گلے میں ڈالتے ہیں بعض سر پر بھی لپیٹ لیتے ہیں، مفلر.

رنگ پر سیب زنخداں کو اوداسی چھائی
جی میں آتا ہے گلو بند سے لے لوں پھانسی

(۱۸۶۴، رعنا (شعلہ جوالہ، ۲ : ۴۱۶)). اس میں گلو بند، موزے، دستانے، میز پوش اس قسم کی چیزیں تھیں. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۲۱).

رضائی میں چھپ کر جو لیٹے ہیں آج
گلوبند سر سے لپیٹے ہیں آج

(۱۹۳۲، بے نظیر وارثی، کلام بے نظیر، ۲۰۵). **۲. وہ کپڑا جو بال ترشواتے وقت، کھانا کھاتے وقت گلے میں باندھ کر لٹکاتے ہیں.**

بدھو سب کے سرے پر بیٹھے وہاں صرف ایک کرسی تھی ایک میز اور ایک گلوبند اور ایک پلیٹ. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۵۷). ناخن گیر اور پیالی اور کنگھا اور آئینہ اور گلوبند اور کسوت وغیرہ کو ... صاف و پاکیزہ رکھنا چاہیے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۵). اس نے چوتھی خالی کرسی سے اپنا گلوبند اٹھا کر اپنے گلے میں ڈال لیا ہے. (۱۹۹۵ ، چوراہا ، ۲۱). ۳. گلے میں پہننے کا زیور سادا اور جڑاؤ دونوں طرح کا ہوتا ہے عام طور پر پٹری دار اور نیچے کی کور پر گھنگرو کی جھالر ہوتی ہے اور جڑاؤ میں موتیوں کی (اپ و ، ۲ : ۳۰). جواہرات کی قسم سے بھی ایک ذخیرہ معقول پاس تھا مثل بازو بند و گلوبند و انگشتری ہائے مقعد. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۱۷). عبید کے بیٹے فضالہ کہتے ہیں کہ میں نے فتح خیبر کے روز بارہ دینار کو ایک گلوبند خریدا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۲۳).

جس حسینہ نے گلوبند سجا رکھا ہے
جس نے ہر شخص کو دیوانہ بنا رکھا ہے

(۱۹۷۳ ، شعلۂ سنگ ، ۹۱). ۴ (أ) **(کُشتی) ایک داؤں ، گلوبند ،** جب حریف سامنے کھڑا ہو تو حریف کی گردن اپنے سینے کے نیچے لا کر اپنے داہنے ہاتھ سے ایسے دبائے کہ حریف کا سر بغل میں سے پشت کی طرف ہو جائے پس زور سے دباتا ہوا فوراً جُھک کر اپنا بایاں ہاتھ حریف کی داہنی ران میں ڈال کر اٹھاتا ہوا داہنی طرف مڑتا ہوا حریف کو لے کر گرے ، حریف چت گرے گا (رموز فن کشتی ، ۱ : ۵۵). اقوال نے گلوبند باندھا شیر نے کیا مزے سے توڑ گیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹۳۱). (اا) **(تیغ زنی) گلوبند** اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کے اپنی چھری نبض پر رکھ کے اس کے دوسرے ہاتھ کو بل پر پکڑ کے اس کے پیچھے آ کر اپنا داہنا پانو اس کی کمر پر رکھے اور اس کے دو ہاتھوں میں جو قینچی پڑی ہے اپنی طرف کھینچ لے اور چھری مارے (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۸۲). جب دشمن گلوبند کے لیے دونوں ہاتھوں کے نیچے سے چکر کھائے تو یہ اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کر اپنا دایاں پاؤں اس کی کمر میں ڈال کے اس کی پشت کو گانٹھ لے اور اپنے دائیں ہاتھ کو ہکا دے کر چھڑا لے اور چُھری مارے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۸). [گلو + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

--- پوش (--- و مج) صف.
گردن اور گلے کی پوشش ، گلے کا غلاف ، کالر . یہ مشکل چمڑے کے ایک کالر یا گلو پوش کے ذریعہ حل کی گئی. (۱۹۲۱ ، سکون سیالات ، ۲۸۷). [گلو + پوش ، لاحقۂ صفت].

--- تَراش (--- فت ت) صف.
(لفظاً) گلا کاٹنے والا ، تباہ کن ؛ (معاشیات) کاروبار میں مقابلہ جس کا منشا ہر ممکن طریق سے حریف کو زک دینا اور تباہ کرنا ہوتا ہے حتیٰ کہ خود بھی نقصان برداشت کر لیا جاتا ہے تا کہ جب حریف سے میدان خالی ہو جائے تو موجود نقصان کی تلافی بھی ہوسکے اور حسب دلخواہ منافع حاصل ہو (علم المعیشت ، ۳۳۸). [گلو + ف تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا ، چھیلنا ، ے اسم فاعلی].

--- تَراشی (--- فت ت) امث.
گلے پر چُھری چلانا ، گلا کاٹنا ، نقصان پہنچانا. راجہ نے اس رانی کو سمجھایا کہ ایسا خیال ناقص جس میں میری صاف گلو تراشی ہے بھول کر بھی کرنا نہ چاہیے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۳). [گلو تراش + ی ، لاحقہ کیفیت].

--- خَلاصی (--- فت خ) امث.
کسی جھگڑے یا مصیبت وغیرہ سے رہائی ، چھٹکارہ ، کسی پریشانی یا الجھن سے نجات پانا. فرانس کی گلو خلاصی اور نجات اسی میں تھی کہ اس کو نہایت ، قطعی اور خود مختارانہ اختیارات دیئے جائیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ۵ : ۱۶۳). گلو خلاصی کی کوئی ایسی تدبیر جس سے قرض لینے کی ضرورت پڑے اسے منظور نہ ہو سکتی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشہ عافیت ، ۱ : ۱۷۱). تقریباً ایک بجے شب کو گلو خلاصی نصیب ہوئی. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۳۳). [گلو + خلاصی (رک)].

--- خَلاصی کَرانا محاورہ.
چُھٹکارہ حاصل کرنا ، نجات پانا ، جھگڑے یا مصیبت سے رہائی دلانا. سلمان نے (ہاں اتنی دیر بعد اب جا کر وہ سایہ سمجھ میں آیا) آ گر اس کی گلو خلاصی کرانے کی کوشش کی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹۳). کسی طرح قدامت پسندی سے گلو خلاصی کرائی جائے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۶۳).

--- خَلاصی کَرْنا محاورہ.
۱. **نجات دینا.** ایک ہو دو ہوں کس کس کی حاجت روائی اور کس کس کی گلو خلاصی کی جائے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۳). ۲. **نجات پانا ، چھٹکارہ حاصل کرنا.** اس آفت ناگہانی سے جو گلو خلاصی کی تھی وہ وقتی تھی. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۷). انتھیں اس طنزیہ لہجے سے گلو خلاصی حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۰۵).

--- خَلاصی ہونا محاورہ.
گلو خلاصی کرنا (رک) کا لازم ، چھٹکارہ ملنا ، نجات ملنا. اندوہ و الم سے گلو خلاصی نہ ہوئی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۶۲). اس جھنجھٹ سے حضور کی بدولت گلو خلاصی ہو. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶۸). حساب میں اتنے کورے تھے کہ موازنہ ... نہ کرسکے لیکن گلو خلاصی ہوگئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ : ۲۶).

--- سوز (--- و مج) صف.
گلے میں سوز و گداز پیدا کرنے والا ، ایسی تیز مٹھاس جو گلے پر شدت سے اثر انداز ہو ، نہایت شیریں ، نہایت لذت دار ؛ بے حد گرم چیز جس سے حلق جل جائے. شیرینی بھی گلو سوز مرغوب تھی. (۱۹۱۵ ، مقالات شروانی ، ۱۷۸). [گل + سوز (رک)].

--- کار امذ (مث : گلوکارہ).
گانے والا ، گویا ، مطرب ، مغنی. ریڈیو پاکستان کے نغمہ کاروں اور گلوکاروں نے اہل پاکستان کے دلوں میں سوئے ہوئے جذبوں کو جھنجھوڑ کر بیدار کر دیا. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵۷).

کوئی گلوکار یا موسیقار ریڈیو ، ٹیلی ویژن یا پردۂ سیمیں پر کوئی نظم گاکر اپنے کمالِ فن کا مظاہرہ کرے . (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۳۴۸). موسیقار گلوکار سے بالکل الگ کھڑا دکھائی دیتا ہے . (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجیم ، ۷). [گُلو + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
گانا گانا ، گلوکار کا کام یا پیشہ. گلوکاری کم اور اداکاری زیادہ کرتی ہے. (۱۹۷۴ ، مساوات ، کراچی ، ۹ جنوری ، ۲) [گلوکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاہ امث.
گردن میں گلے کے سامنے کا حصہ جو کسی قدر باہر کو اُبھرا ہوا ہوتا ہے ، ٹینٹوا. صاحبقراں نے سنانِ نیزہ کو بچا کر گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ چھین کر پھینکا. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۷ : ۸۵۴). یہ سنتے ہی شدّاد نے نیزہ اٹھایا گویا درخت تاڑ تھا کہ اس کو گردش دے کر مارا سعد نے گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ شداد کا توڑ دیا. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲۳۰). [گلو + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گِرِفْتَگی (---کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) امث.
گلو گرفتہ ہونا ، گلا بند ہونا ، گلا جکڑنا (کسیلی چیز کھانے سے یا کسی اور وجہ سے) . کڑواہٹ اور کسیلے پن کے مرکب کو بشاشت گلو گرفتگی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۰). [گُلو گرفتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِرِفْتَہ (---کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) صف.
جس کی آواز دقت سے نکلے یا بند ہو جائے ، خاموش (جیسے کسیلی چیز کھانے سے).

تمری گلو گرفتہ صدائے گلو سے ہے
سنبل کو پیچ و تاب مرے کلک مو سے ہے

(۱۹۰۰ ، بیان (مرتضیٰ یزدانی) ، کلام (انتخاب) ، ۲۶۱).

گلو گرفتہ ہے ناقوس دم بخود اصنام
زبانِ شعلۂ آذر ہے خوف سے بیکار

(۱۹۰۷ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱). مولانا نے ایک پُرجوش تقریر کی تقریر کرتے کھڑے ہوئے تو ان پر رقّت طاری ہو گئی اور گلو گرفتہ ہو گئے . (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۷۷۴). [گلو + ف : گرفتہ ، گرفتن - پکڑنا سے اسمِ مفعول].

---گِیر (---ی مع) صف.
۱. **گلے یا گردن میں پھنسا ہوا ، گلے سے لپٹا یا لٹکا ہوا.**

گلے میں پتلی اک سونے کی زنجیر
کہ جوں موجِ ہوا گل کی گلوگیر

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم ، ۱۵۶).

سمجھا تھا گریباں پہ تیرے لعل کا تکمہ
دیکھا تو گلوگیر کوئی لختِ جگر تھا

(۱۷۸۲ ، محبت ، د (ق) ، ۲۷).

دیکھئے کب تک گلوگیر اے جنوں رہتا ہے طوق
کب تہِ تیغِ جفا اپنا گلا ہو جانے گا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۱). گلے میں لوہے کی زنجیر طوقِ اسیری گلوگیر. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹).

جوشِ وحشت میں گلوگیر رہا ایک نہ ایک
طوق نے اس کی جگہ لی جو گریباں نکلا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳). یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کی آواز گلوگیر ہو گئی ہے . (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۷). ۲. **گلا پکڑنے یا گھونٹنے والا.** جس نے غرور سے پگڑی پھیر رکھی وہی پگڑی اس کی فوراً گلوگیر ہوئی گلا اس کا گھونٹا اور دم خفا کیا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۱۱). گردن کے درد کا آپ حال پوچھتے ہو اس کا سر کھلتا نہیں گلا ہے عجب گلوگیر عارضہ ہوگیا ہے .(۱۸۶۸ ، سرور ، انشائے سرور ، ۲۰). بس اب آگے خوفِ مبالغہ گلوگیر ہوتا ہے . (۱۹۰۵ ، جہانگیر ، ۴۸). ۳. **گُتھم گُتھا ، دست و گریباں.**

حلقۂ زلف بہم دیکھ کے اس ابرو سے
موجِ دریا سے بھنور روز گلوگیر رہا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۷).

پنجۂ وحشت گلوگیر گریباں ہی رہا
صبر اب یارب پڑے دامانِ چرخِ پیر پر

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۸۳). ۴. **گلے میں اٹک جانے والا ، گلے میں آ کر ٹھہر جانے والا.**

گلوگیر ہی ہو گئی یاوہ گوئی رہا میں خموشی کو آواز کرتا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۱). اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں . صدا گلوگیر ہو گئی . (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۶) . بایں ہمہ تمکیں آواز گلوگیر تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری. (۱۹۲۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۲۸). متھرا گلوگیر آواز سے بولا بھابی تم یہ کیا کہتی ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۸۳) .
۵. **اتہام یا الزام دھرنے والا.**

دوستو پہلے سے اتنا نہ گلوگیر ہو تم
خط کا مضمون تو قاصد کو بیاں کرنے دو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۲۳). ۶. **لالچی ، طامع** (نوراللغات) .
۷. (بنوٹ) **ایک داؤ جو گردن کے سامنے کیا جاتا ہے ، حلقوم.** بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی ... دست بغل ، گلوگیر ، لو لپٹ ، نل کٹ وغیرہ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۴۸). [گلو + ف : گیر ، لاحقۂ فاعلی].

---گِیرْ آواز (---ی مع ، سک ر ، مد ا) امث.
رُندھی ہوئی آواز ، گلے میں پھنسی ہوئی آواز ، آواز جو بمشکل گلے سے نکلے. متھرا گلوگیر آواز میں بولا ، بھابی تم یہ کیا کہتی ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۸۳). بڑے صاحب زادے تو رو پڑے گلوگیر آواز میں بولے . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۴). [گلوگیر + آواز (رک)].

---گِیر پَھنْدا (---ی مع ، سک ر ، فت پھ ، سک ن) امذ.
ایک طرح کی دہری گرہ . گلوگیر پھندا ایک رسی کے ٹکڑے میں چھوٹے سے چھلے کی معمولی پھسلواں گانٹھ لگاؤ تو دونوں

آزاد سروں میں ڈھلی گانٹھ لگاؤ پہلے بنانے چھلے میں رسی باندھنے کے بعد گانٹھ میں گلا پھانسانا ، پھواری. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، علی گڑھ ، ۳۸). [گلوگیر + پھندا (رک)].

---گیر لہجہ (---ی مع ، سک ر ، فت مج ل ، سک ہ ، فت ج) امذ.
گلوگیر آواز میں بولنا ، رُندھی ہوئی آواز کا انداز. ایک اجلاس کے بعد ... نہایت گلوگیر لہجے میں کہا ، ہم کیا کریں؟ ہمارے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۹). [گلوگیر + لہجہ (رک)].

---گیر ہو جانا/ہونا محاورہ.
رونکھا ہو جانا ، رنجیدہ ہو جانا ، گڑگڑانا . بشاشت ... اس آدمی سے ممکن نہیں جو بات بات پر گلوگیر ہو جاتا ہے . (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۳۱۶). اس کی پلکیں پُرنم ہوگئیں وہ گلوگیر ہو کر بولا. (۱۹۸۴ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۱۷۱).

---گیری (---ی مع) امث.
گلوگیر ہونا ، گڑگڑانا. ان کی گلوگیری سے نہایت تنگ ہوا ہوں بلکہ کوئی دم میں بے گناہ مرتا ہوں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۷۲). [گلوگیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُلُو (۲) (ضم گ ، و مع) امذ.
۱. (کاشت کاری) **پھول کے اندر پھل کی بیٹھک یا بیج دانی** (اپ و ، ۶ : ۱۲۳). ۲. **مہوے کی گٹھلی** (نوراللغات؛ جامع اللغات). [گُل + وُ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گِلّو (کس گ ، شد ل ، و مج) امث.
۱. (بچوں کو بہلاتے وقت) **گلہری ، کٹو جیسے** : آ جاری گلو آ جا میرے ننھے کا جی بہلا جا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۲. **چھوٹی بچیوں سے خطاب کرتے وقت کہا جاتا ہے ، بی بی ، بیٹی ، بٹیا** (دریائے لطافت ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [گلہری (رک) کی تصغیر].

---پیڑا مانگتی ہے فقرہ.
(فحش ؛ بازاری) **جس کی طرف یہ جملہ مضاف ہوتا ہے اس کی طرف خطاب کر کے کہتے ہیں یعنی تمہاری کون مشتاق ہے** (دریائے لطافت ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کیا کھائے گی آدھی کا پیڑا سنگا کھائے گی فقرہ ، کہاوت.
چھوٹے بچوں کے کھلانے اور بہلانے کے موقع پر عورتیں یہ فقرہ بولتی ہیں ، مراد : تم کیوں روتے ہو تم کو تو ادھی کا پیڑا ہی خوش کر دے گا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گلوا (۱) (فت گ ، سک ل) امذ.
۱. (مرغ بازی) **بغبغی چونچ کے نیچے گردن یا گلے سے کانوں تک باریک پروں کے کنٹھے دار مرغ** (اپ و ، ۸ : ۱۲۶). ۲. **کبوتر کی ایک قسم ، بغبغا.** ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... گلوے ، مکھی ، گلو ہر رنگ کے شیرازی ، گولے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گلوا (۲) (فت گ ، سک ل) امذ.
چکی کا منھ. گلوا چکی کا منہ ، بہروپ **گولوا** ، **گولا** کنویں کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۳۵). [گل (گلی (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ نسبت].

گُلوا (ضم گ ، سک ل) امذ.
(آرائش سازی) **ایک قمقمہ یا قندیل جس کی شکل گلوب کی سی ہوتی ہے** (اپ و ، ۱ : ۱۶۳). [گل - پھول + وا ، لاحقۂ نسبت].

گلوانا (فت گ ، سک ل) ف م.
۱. **زمین میں اتارنا یا دھنسانا.** پل دریائے گومتی جس کی کوٹھیاں دریا میں راجہ نول رائے نے گلوائیں تھیں. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۱۱۲). ۲. **برباد یا ضائع کرا دینا** مفت میں بچارے کے دو روپے خوانخواہ گلوا دیئے . (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۶۵) . نیول رائے نے پکے پل کی کوٹھیاں گلوائیں. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۹). [گلانا (رک) کا تعدیہ].

گُلوب (ضم گ ، و مج) امذ.
۱. **ایک گولا جس پر کرۂ زمین کا نقشہ دیا ہوا ہوتا ہے ، کُرہ ، کرہ ارض.** مگر یہ فکر تھی گہ اجمیر کہاں ہے ، روحانی طور پر اسی روحانی آثار شیریں کے گلوب پر اجمیر اور وہاں جانے کا راستہ دکھا دیا گیا. (۱۹۱۶ ، سوانحِ خواجہ معین‌الدین چشتی ، ۱۱۷). بچے آج بھی ... اسی طرح جاتے ہیں جیسے جب جاتے تھے اور سیاہ تختہ دنیا کے گلوب اور خستہ و مضمحل استادوں کے سامنے بالکل اسی طرح بیٹھتے ہیں جیسے پہلے بیٹھتے تھے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۸). سامنے ایک تپائی پر بہت سی جنتریاں اور کچھ کرۂ ارض کے گلوب اور چند اسطرلاب پڑے تھے .(۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۸۹). ۲. (مشعلچی) **لیمپ کی چمنی کا چینی یا شیشے کا مدوّر سرپوش جو خاص خاص قسموں کے لیمپوں میں لگا ہوتا ہے ، برقعۂ فانوس** (اپ و ، ۱ : ۱۹۵). [انگ : Globe].

---دار لیمپ (---ی مج ، سک م) امذ.
ایسا لیمپ یا قمقمہ جس پر شیٹ لگا ہوا ہو. اس طرف کی دیوار میں ایک نہایت خوبصورت گلوبدار لیمپ نصب ہے. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۵۷). [گلوب + ف : دار ، داشتن - رکھنا + لیمپ (رک)].

---مچھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
ایک مچھلی اپنے جسم کو پھلا کر گولے کی شکل اختیار کرلیتی ہے .گلوب مچھلی جب نالی مری نال میں ہوا بھرلیتی ہے تو اس کا جسم گلوب کی طرح گول ہوجاتا ہے.(۱۹۶۵ ، حیوانات ، ۱ : ۲۲۸). [گلوب + مچھلی (رک)].

---نما (---ضم ن) صف.
گلوب سے مشابہ ، گول ، کروی (Globularis): جینس کلوریلا (Chlorella) اس جینس میں خلیات گلوب نما اور غیر حرکی ہوتے ہیں. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتات ، ۱۵۱). [گلوب + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دیکھنا سے صفت].

گُلوبَچَہ (ضم گ ، و مج ، سک ب ، فت چ) امذ.
(نباتیات) **شاخوں کی نوک پر بننے والی گھنڈی ، خا کچہ (Conidium).**
ایک گلوبچہ نما لچکدار مَنکنک، Crepitatinq درم بنا دیتا ہے . (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۵۲). لب کا نثرہ اور پیش فک گلوبچہ نما زائدوں کے ایک دوسرے کے ساتھ وسطی خط پر متحد ہونے سے بنتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ)، ۱ : ۱۳۷). ہر سہارک کی نوک سے ایک چھوٹا سا گلوبچہ یا خا کچہ (Lonidium) بنتا ہے. (۱۹۳۸، علمی نباتیات، ۱۵۶). [گلوب + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گلوبُولِین (کس گ ، و مج ، و مع ، ی مع) امذ ؛ ج.
نباتات اور حیوانات میں پائے جانے والے پروٹین کی ایک قسم.
چند اور اجزا مثلاً البومن اور گلوبولین وغیرہ خون سے دودھ میں بغیر تبدیلی کے منتقل کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۱۹۸). [انگ : Globulin].

گُلُوٹِس (ضم گ ، و مع ، کس ٹ) امث.
حلقوم ، گلو ، گلا ، حلق. جب آواز کی رگیں استعمال نہیں ہوتیں تو ... ان کے درمیان کی جگہ حلقوم یا گلوٹس کہلاتی ہے. (۱۹۶۷، آواز ، ۳۳۸). [انگ : Glottis].

گُلُوٹِن / گُلُوٹِین (کس گ ، و مع ، کس ٹ / ی مع) امذ نیز امث ؛ ج.
غذائی اجزا ، ایک نباتاتی البیومن . گیہوں حقیقت میں ایک عمدہ غذا ہے کیونکہ اوس میں علاوہ روغن و پانی کے سب پرورش کے اجزا موجود ہیں مثلاً گلوٹن جو نباتی البیومن ہے . (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۷۲). مکئی کی فیکٹری سے گلوٹین بطور ضمنی پیداوار ملحق ہے . (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۲۶) . [انگ : Gluten].

گِلودھی (کس گ ، و مج) امث.
مٹی کی لگنی. گرمی کا زمانہ یوں ہی پسینے کے سَرّاٹے بہتے ہیں ، سارے ٹکٹ گلودھی ہو کے رہ جائیں گے . (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۳ ، ۶). [گل و لگدھی (گلا ۔ مٹی اور لگدھی) کی تخفیف].

گِلَورا (کس گ ، و لین) امذ.
(تنبولی) **گلوریاں رکھنے کا ڈبہ ، خاصدان جو بیگموں اور امیروں کے کھانے کی گلوریاں رکھنے کے لیے مخصوص ہو اور ہر وقت ساتھ رکھا جا سکے** (ا پ و ، ۳ : ۱۱۹). [گلوری (رک) کی تکبیر].

گِلورا (کس گ ، و مج) امذ.
(کھوسی) **نیا دودھ ، گائے بھینس وغیرہ کا بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلے دو تین روز کا دودھ جو گرم کرنے سے پھٹ جاتا ہے ، پیوسی** (ا پ و ، ۳ : ۹۵). [مقامی].

گِلَوری (کس گ ، و لین) امث.
بنایا ہوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے ، بیڑا.

کر چکے سیر گلستاں تو مبارک لیکن
اک گلوری تو میرے ہاتھ سے کھاتے جاؤ
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۷۵).

آنکھیں نیچی کیے شرمائے ہوئے منہ پھیرے
مسکرا کر وہ گلوری کا چبانا تیرا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۶). مغلانی گلوری تو بنا لاؤ باتوں میں تمہاری خاطر ہی کرنا بھول گئی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۴). پان کی گلوری کلّے میں دبا کر سیدھے اپنے بستر پر جا کر لیٹ جاتے تھے. (۱۹۸۷، اندھیرا اور اندھیرا، ۹۱). [پ : उल्लखा : + उल + इका].

---بَڑھانا محاورہ.
پان کا بیڑا پیش کرنا ؛ عزّت افزائی کرنا. مشتری بائی نے اس کی طرف گلوری بڑھائی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۶۰).

---بَنانا محاورہ.
پان بنانا ، پان لگاکر بیڑا تیارکرنا. تخت پر بیٹھی مشین کی طرح گلوریوں پر گلوریاں بناتی رہیں .(۱۹۷۸، فصل گُل یا اجل آئی، ۲۳).

---چَبانا محاورہ.
لگا ہوا پان کھانا تا کہ اس کی سرخی ہونٹوں پر پھیل جائے .

ابھی سے گلا سبزہ رنگی کا گیا ہے
گِلوری تو پہلے چبا لیجیے گا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷۳).

---دَبانا محاورہ.
کھانے کے لیے پان مُنْھ میں رکھنا. پان بنا کر کلّے میں گلوری دبا کر چھالیہ کترتے بیٹھ جاتی . (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۲۶).

---کا اَچار امذ.
آم کا اچار جو اس کے ورق اُتار کر گلوری کی شکل کا بناتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کھانا محاورہ.
پان کھا کر ہونٹ سرخ کرنا.

گلوری پر گلوری کھاکے وہ لا کھا جماتے ہیں
مبارک ہو ہمارے قتل کا بیڑا اُوٹھاتے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۵۵).

---کِھلانا محاورہ.
گِلوری کھانا (رک) کا تعدیہ.

گلوری رقیبوں سے بھیجی ہے صاحب
کسی اور کو بھی کھلا لیجیے گا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷۳).

---مُنْھ مَیں رَکْھنا محاورہ.
پان کھانا ، کھانے کے لیے پان کا بیڑا منھ میں ڈالنا. «بھلا کیا ملا انھیں انگریز دشمنی میں»؟ اماں نے ٹھنڈی آہ بھر کر پان کی گلوری منہ میں رکھ لی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۰۹).

گُلُوکوز (ضم گ ، و مع ، و مج) امذ.
(طب) **انگور سے کیمیائی طریق پر تیار کی ہوئی شکر جو قوت پہنچاتی ہے.** سوڈو موناس کی اکثر انواع گلوکوز کی تکسید کر کے اسے گلوکونک ترشہ اور کیٹو گلوکونک ترشے میں تبدیل کرتی ہیں. (۱۹٦۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۳۱). ذیابیطس میں گلوکوز ذخیرہ کرنا ممکن نہیں رہتا. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۲۳). [انگ : Glucose].

گُلُوکوس (ضم گ ، و مع ، و مج) امذ.
رک : **گلوکوز.** گلوکوس کا شربت کچھ مقوی دوائیں موجود رہتی تھیں. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۳۰۰). [انگ : Glucose].

گِلُوکوما (کس گ ، و لین ، و مج) امذ.
آنکھوں کا ایک مرض ، کالا موتیا ، کالا پانی اُتر آنا جس کی وجہ سے بینائی جاتی رہتی ہے. گلوکوما جیسے خطرناک مرض کی تشخیص اگر وقت پر ہو جائے ... تو روشنی واپس آ جاتی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۰). [انگ : Glucoma].

گُلُولہ (ضم گ ، و مع ، فت ل) امذ.
۱. رک : **غلولہ.** ہماری کشتی بضرب گلولہائے توپ شکستہ کر کے تباہ کر دی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ٦۹). توپ و گلولہ تفنگ ایسا متّصل برستا تھا کہ آنکھ کھولنے کی فرصت نہ دیتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۱۰). ۲. **بعض جانور چرخ و بازی کے عالم میں بھی اس درجہ بیخود ہو جاتے ہیں کہ مدہوش ہو کر زمین پر گر پڑتے ہیں ، اس حالت کو گلولہ کہتے ہیں** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۸). [غلولہ (رک) کا محرف].

گُلُونڈا (ضم گ ، و لین ، مغ) امذ ؛ ــ گُلینڈا.
(کاشت کاری) **پھول کے اندر پھل کی بیٹھک یا بیج دانی.**

> ہونے گلونڈے سے کھا کھا انار بے دانے
> پروز باجیں ہیں ... گے شدیانے

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۲۹)). [گلینڈا (گُل + انڈا) کا محرف].

گَلّہ (فت گ ، شد ل بفت) امذ.
۱. **چوپایوں کا ریوڑ.**

> گیا کھا کے اس گرگ تی رمہ سب
> رہیا گلّہ بان چٹ ہوا گلّہ تب

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۸). ہر روز ہر ایک گلّے سے جانور شہر کے یہاں پہنچا کرتا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۹).

> وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلّہ
> گراں کر دیا اس کا عالم سے پلّہ

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۱).

> وہ گلّوں کا چرنا چراگہ میں
> بچھا سبز قالین ہر اک راہ میں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۱۵). اس نے کسی آوارہ بھیڑ کو گلّے میں واپس بلانے کے لیے سیٹی بجائی. (۱۹٦۱ ، برف کے پھول ، ۳۵). ایک چرواہا گائے بھینسوں کا گلّہ لے کر گزر رہا تھا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۵۳۳). ۲. **جھنڈ ، غول ، گروہ** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **دوکاندار وغیرہ کا نقدی رکھنے کا ظرف ، غلّہ.** سرمایۂ محفوظ سے کچھ روپیہ جو روزمرّہ کے چک ادا کرنے کے واسطے باہر رہتا ہے بنک کا گلّہ کہلاتا ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ٦۵۷). کتابیں تلاش کرنے سے لے کر گلّے میں پیسے ڈالنے تک کا عمل بچوں ہی کے ہاتھ میں رہتا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۹۵). [ف].

ـــ بان امذ.
چرواہا ، گڈریا ، گلّے کا نگران و نگہبان.

> شہا آج اگر ہند ڈنیاں کی یہاں
> کنوراں لے آتے ہیں ہو گلہ بان

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۲۵۸). ایک گلّہ بان نے اپنا گلّہ اسی روپے میں بیچا. (۱۸۲۱ ، مقاصد علوم ، ۱۱).

> وہ اک گلّہ بان پیچھے آتا ہوا
> تھا الغوزہ اپنا بجاتا ہوا

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۱۳۰). اسے لٹیروں اور گلّہ بانوں کی نسل کو مہذّب اور متمدن اقوام کے دوش بدوش کھڑا کرانا ہے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۰۸). ہنسی ایک ایسی لاٹھی ہے جس کی مدد سے سوسائٹی کا گلّہ بان محض غیر شعوری طور پر ... سعی کرتا دکھائی دیتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۳). [گلّہ + ف : بان ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ بانی امث.
بھیڑ بکریاں چرانا ، ریوڑ ہانکنا ، گلّہ بانی کا کام یا پیشہ ، (مجازاً) پاسبانی ، رہنمائی ، ہدایت. اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کی ذات کو رعیت کی گلّہ بانی کے واسطے پیدا کیا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۸). وجودِ انسانی کا سلسلہ ابتدائی اور ادنیٰ درجہ کی حالت سے رفتہ رفتہ ترقی حاصل کرتا گیا اور آخر کار گلّہ بانی کے مرتبے پر پہنچ گیا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۱۹۳). معاشی ترقی کے باب میں قوموں میں ترقی کے مندرجہ ذیل خاص خاص مدارج ماننے چاہیں ، وحشت کا عہد ، گلّہ بانی کا عہد ، زراعت کا عہد ، زراعت و صنعت کا عہد ، زراعت و صنعت و تجارت کا عہد. (۱۹۳٦ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱٦).

> گلّے بانی میں جیسے یاد جب آئے ماضی
> بنسری اپنی بجاتے ہوئے رو دیتا ہے

(۱۹۳۹ ، میراجی ، ک ، ۱۳٦). [گلّہ بان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَلّہ (۲) (فت گ ، شد ل بفت) امذ.
رک : **غلّہ جو اس کا صحیح املا ہے.** بچے کھیل رہے ہیں ، اناج کی ٹوکری پاس دھری ہے ، ماں ایک ہاتھ سے چکی چلاتی ہے دوسرے سے گلّہ ڈالتی ہے. (۱۸٦۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۷۵). [غلّہ (رک) کا بگاڑ].

گِلَہ (کس گ ، فت ل) امذ.
شکایت ، شکوہ ، اُلاہنا. کسی کا گیا کرنا گلہ کہ پیغمبرؐ کہے ہیں کہ المرءعندالمعاملہ یعنی کام پڑے بغیر آدمی جانا نہیں جاتا ، کچھ مشکل کھڑے بغیر پہچانا نہیں جاتا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷).

گِلۂ شوخ اے ولی کرنا ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶).

گفتگو شاہد سے ہے نہ غیبت نہ گِلا
خانقہ کی سی نہیں بات خرابات کی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸).

سبب ہو نہ ہو لب پہ آنا ضرور
مِرا شکر اس کا گلہ ہو گیا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۶۷).

ہم تلخ کامیوں کا گِلہ کس طرح کریں
مانا کہ آپ سا کوئی شیریں دہن کہاں
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۹۲). ان کا شکوہ ٹھیک تھا اور گِلہ بجا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۳۲). [ف].

---آمیز (---مد ا ، ی مج) صف.
شکوہ شکایت سے پُر ، شکایت والی ، شکایتی.

اس دائی نے کی تھی گِلا آمیز جو تقریر
اس وقت نہ تھی ہوش میں بہ بیکس و دل گیر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۲). [گِلہ + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا سے صفت].

---جاتا رَہْنا محاورہ.
شکایت باقی نہ رہنا ، صفائی ہو جانا.

یہ تلاقی کس لیے کچھ یاد وہ باتیں کرو
مر گیا دشمن تو کیا میرا گِلا جاتا رہا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۶).

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گِلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (گلستان ہزار رنگ ، ۳۹۹)).

---دَھرْنا محاورہ (قدیم).
کسی سے شکوہ شکایت ہونا.

انگے آ کر شاہ سوں پوچھیا کیفلہ
توں کس تے بھی دھرتا ہے دل میں گلہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶).

---دُھل جانا محاورہ.
گِلہ جاتا رہنا ، شکایت باقی نہ رہنا ، صفائی ہو جانا. انگریزوں میں معذرت کا ایک معروف فقرہ دہرایا جاتا ہے اور سارا گلہ دھل جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۴۵).

---زُبان پَر لانا محاورہ.
شکوہ کرنا (نوراللغات).

---شِکْوَہ (---کس ش ، سک ک ، فت و) امذ.
شکوہ شکایت ، ناراضگی. اور مہاسبھائی بھاگ گئے لیکن طعن اغیار تھے ، دوستوں کے گلے شکوے اور ملامت بھی قوم کی ان کی ضروریات کی طرف سے بے رُخی تھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۱۲). [گِلہ + شکوہ (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
شکوہ کرنا ، شکایت کرنا.

جو دیر آنا جس کا درستی اچھے
گلہ کرنا اس تھے بی ستی اچھے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۲). انہوں نے مجھ سے مشفقانہ گلہ کیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۱).

---گُزار (---ضم گ) امذ.
شکوہ شکایت کرنے والا ، شاکی.

مری رنگتیں نہ نکھر سکیں ، مری نکہتیں نہ بکھر سکیں
میں وہ پھول ہوں کہ جو اس چمن میں گلہ گزار صبا رہا
(۱۹۵۶ ، فکر جمیل ، ۲۱). [گلہ + گزار ، لاحقۂ فاعلی].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
شکوہ شکایت کرنا.

شبِ وصال تو گذری گِلہ گزاری میں
تمہارے دل میں بلائیں کونی سمانے گئے
(۱۸۵۶ ، دیوان ظفر ، ۴ : ۱۹۴). یہ کہاں کی بات ہے کہ اگلے پچھلے گلے گزاری کے دفتر کھول کے عین شادی کے وقت اینٹھ بیٹھیں. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۵۶). [گلہ گُزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَنْد (---فت م ، کس ن) صف.
شکوہ گزار ، شکایت کرنے والا ، شاکی.

نہ پہنچایا کبھی اس سر کے تیں اس پانوں لگ ہرگز
گلہ مند اس قدر کیوں کر نہ ہوں ہم ان نصیبوں کے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۱).

دل سخت پژند ہو گیا ہے گویا
اُس سے گلہ مند ہو گیا ہے گویا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳).

ہم گلہ مند و شکوہ سنج نہ ہونگے اگر متہم
دامن گلچیں عام رائے کا پاس کریں
(۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۵۹).

میں فقط سلسلۂ شب سے گِلہ مند نہیں
قوسِ خورشید ترا خواب اترتا کم ہے
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۳۵). [گلہ + مند ، لاحقۂ صفت فاعلی].

---ہونا محاورہ.
شکایت ہونا ، شکوہ ہونا ، ناراضگی ہونا.

سنتے ہیں آج ان کو بھی ہم سے گِلہ ہوا
سیکھی ہیں جن سے ہم نے تغافل شعاریاں
(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۲۳).

گُلّہ (ضم گ ، شد ل بفت) امذ.
گولہ ، گولا. فلک کو سریر عزت سے گرانا منظور تھا ، گلّہ سر ہوا اور دولت زمینداری گڑھی سے بدتر ہوا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۲). بادشاہ کی خواب گاہ کے نیچے تیس گلہ باروت کے اس زمانے کے رکھے ہوئے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۶). [گولہ (رک) تخفیف].

گَلْہار (فت گ ، سک ل) امذ (قدیم).
گلے کا ہار.

شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر
لیکر کر گئی اپس بہاڑ بر بیار کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).

مُنج من اُتالا ہے ادک اے نار تج سنکرام کا
لٹ پٹ ہوا ات پیم سوں منج بانہہ کے گلہار خُذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۵).

قربانی الفت کوں نہیں باغ کی خواہش
بہار ہے تیرا اوسے گلہار سیں کیا کام

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۸).

کرے لفظوں کو اس کے اپنا گلہار
رہیں معنی ہو اس کے دل سے بلہار

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۱). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + ہار (رک)].

--- کَرْنا محاورہ (قدیم).
گلے کا ہار بنانا ، ساتھ رکھنا.

شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر
لے کر گئی اپس بہاڑ بر بیار کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).

گِلَہْرا (۱) (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ) امذ.
پان کی گلوریاں رکھنے کا ظرف (ماخوذ: جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گلورا (رک) کا محرف].

گِلَہْرا (۲) (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ) امذ.
۱. **گلہری کا نر** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. **(مجازاً) ننھا سا بچہ ، خوبصورت بچہ.**

کروں گی دھوم سے شادی ہوا نسبت تو ٹھہری ہے
گلہرا ہے مرا اور منجھلے بھائی کی گلہری ہے

(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۳۱). [گلہری (رک) کی تذکیر].

گِلَہْری (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ) امث.
۱. **چوہے کی مانند ایک جانور جس کی دم موٹی روئیں دار ہوتی ہے ، رنگ میلا سفیدی مائل ، ہر چیز اپنے پنجوں میں اٹھا کر کھاتی ہے ، کپڑے کو کاٹ کر کودڑ بنا دیتی ہے ، اس کی پیٹھ پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں عموماً درختوں پر رہتی ہے.**

سوا اس کے گلہری اور گیدڑ
دیا کرتے ہیں یوں ہی لوگ اکثر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۴). خواہ گلے یا سڑے یا گلہری کھاوے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۶). ایک گلہری کو لے کر اتوار یا منگل کو اس کی کھال الگ کرکے رکھے. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام، ۸۸). کچھ خبر ہے سانپ ، بچھو ، چھپکلی ، گلہری ہر وقت زمین سے کیوں چمٹے رہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۹۱).

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
تجھے ہو شرم ، تو پانی میں جا کے ڈوب مرے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۵). جامن کے درخت پر گلہری کی طرح پھدکا کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۳). ۲. **(مجازاً) ننھی سی بچی ، کنو.**

کروں گی دھوم سے شادی ہوا نسبت تو ٹھہری ہے
گلہرا ہے مرا اور منجھلے بھائی کی گلہری ہے

(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۳۱).

--- پیڑا تو نَہیں مانْگْتی کہاوت.
(عو) کیا بُرا کام (جماع) کرانے کو دل چاہتا ہے ، کیا کُھجاتی تو نہیں.

کیوں گیلی انگلیوں سے تُو مجھ کو ہے لپٹتی
ہے ہے تیری گلہری کیا مانگتی ہے پیڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

--- رَنْگ لائی فقرہ.
اب رنگ لائی گلہری ، اب اصل حقیقت سامنے آئی ، اب گُن کُھلے. ادھر باپ کی آنکھیں بند ہوئیں ادھر گلہری رنگ لائی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۸۳).

--- کا ٹِھکانا پیڑ کہاوت.
ہر شخص کا ٹھکانا مقرر ہوتا ہے ، ہر ایک اپنے سکون اور چین کی جگہ تلاش کرتا ہے ، ہر ایک شخص اپنے آرام کی جگہ ڈھونڈتا ہے (محاورات ہند ؛ نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کا گُودَڑ امذ.
کوئی چیتھڑے لگی چیز ، خراب و خستہ چیز جو ٹکڑے ہو جائے. روئے کے ہوئے اڑ گئے ، گلہری کا گودڑ ہو کے رہ گیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۱) دوپٹے دونوں مرداروں کے گلہری کا گودڑ ہو گئے تھے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۹ : ۱۰).

گِلَہْرِیا (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ ، کس ر) امذ.
پتنگ جس پر کالی دھاریاں بنی ہوں.

اڑنا گلہرے کا بھی میں کیا کروں بیاں
دیکھیں درخت پر جسے چڑھ کر گلہریاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). [گلہری + ا ، لاحقۂ نسبت].

گَلْہَڑ (فت گ ، سک ل ، فت ہ) امذ.
گلے کے غدود پھول جانے کا مرض اب وہ تھا اور اس کے اردگرد ... کومڑ اور گلہڑ کی بیماریاں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). ایک بیماری جسے گائٹر یا گلہڑ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۱۷). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + ہڑ ـ گرہ].

گَلَہی (فت گ ، ل) امث ؛ ـ گلئی.
کشتی کا اگلا سرا ، جہاز کا اگلا حصہ ، سِکّا. چھوٹی کشتی اس بہانے سے اتاری کہ گلہی سے لنگر ڈالیں. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل ، ۳۷۲). [س : गल+अग्र+गह].

گَلْہَیّا (فت گ ، سک ل ، فت ہ ، شد ی) امذ.
(کشتی بانی) **کشتی کے ملازمین یا ملاحوں کا جمعدار ، سرہنگ** (اب و ، ۵ : ۱۷۶). [گلہی + یا ، لاحقۂ صفت].

گلٹی (فت گ ، ل) امث.
رک : **گلھی**. ایک ہی جہاز کی گلٹی پر دس ہزار کرنا اور دس ہزار نقارے دفعۃً بجائے جاتے تو ... کوئی شخص نہیں سن سکتا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۶). [گلھی (رک) کا ایک تلفظ و املا].

گِلٹی (کس گ ، فت ل) صف.
گل سے منسوب ، مٹی کا ، گلی (پلیٹس). [گل (رک) + ٹی ، لاحقۂ نسبت].

--- چُنائی (--- ضم ج) امث.
(معماری) **وہ چنائی جس کی اینٹ یا پتھر کے ردے چونے کی بجائے گارے سے جمائے جائیں** (ا پ و ، ۱ : ۱۴۹). [گلٹی + چنائی (رک)].

گلی (۱) (فت گ) امث.
محلہ یا بستی کا تنگ راستہ جس میں دو رویہ مکان بنے ہوں ، کوچہ ، تنگ سڑک.

شکر شکر کی خلق کون ہر گلی
لگے بانٹنے راؤ راج ات بلی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۰).

مسکن ہوا ہے میرا جب سیں تری گلی میں
اے گل عذار تب سیں جنت کی نہیں تمنا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۶).

جن دنوں کھینچا تھا سر اس بادشاہِ حُسن نے
ہر گلی میں اک فقیر اُس کو دعا کرتا تھا رات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹). قربانی کے لیے منیٰ کی کچھ تخصیص نہیں بلکہ منیٰ اور مکے کی ایک ایک گلی میں قربانی ہو سکتی ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۳). ہم سب گلی میں چل پڑے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۳۰). [س : गल + इका].

--- جھکانا محاورہ.
جگہ جگہ پھرانا ، آوارہ پھرانا ، اِدھر اُدھر گشت کروانا ، کبھی یہاں کبھی وہاں پھرانا.

رنگیں قائل ہوں اس کی نیرنگی کا
اس نے کیا کیا گلی جھکائی مجھکو

(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ (ق) ، ۱۷۳).

--- چلنا محاورہ.
گلی میں آمد و رفت رہنا.

آنے جانے کی رسم جاری ہے
رات دن چلتی ہے گلی تیری

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۱۷۳).

--- کٹنا محاورہ.
مکانوں کے درمیان سے راستہ نکلنا ، راہ کا موڑ ہونا. حکیم محمود خاں صاحب کے مکان کے سامنے قاسم جان کی گلی کٹی ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۲۱).

--- کُوچہ (--- و مع ، فت چ) امذ.
ہر رہ گذر ، گلی گلی ، ہر گذر گاہ ؛ مراد : ہر گلی ، ہر راستہ. گلی کوچہ میں راہ چلتے ہوئے اگر کسی طاق پر تین لڑی کا سہرا یا کوئی سوکھا لیا ہوا اس میں پانچ پھول پڑے دیکھتے تو ... دونوں ہاتھ باندھ کر فاتحہ پڑھتے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۰۹). اس مقدس درگاہ کی معمولی کرامتیں تھیں جن کا ہر گلی کوچے میں چرچا رہتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۵). جن کے گلی کوچے اور حویلیوں میں ہاتھی جھومتے تھے. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۲۱). [گلی + کوچہ (رک)].

--- گلی م ف.
ہر گلی کوچہ میں ، جگہ جگہ ، ہر جگہ ، ہر کوچہ میں ، کوچہ بکوچہ.

لے کر ہوس کی پوت نہ بیچو گلی گلی
ہو جوہری خدا کی پرت کا گھر رکھو

(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۷۵).

گلی گلی ہے مرا اب تو مصحفی چرچا
کسی کا رازِ نہاں یارب آشکار نہ ہو

(۱۸۲۴ ، **مصحفی** ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۰).

ہر کوچہ میں مقابر ، قبریں گلی گلی ہیں
آبادیِ زمانہ اوجڑی ہوئی بسی ہے

(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۷). کملی اوڑھے ہوئے مرشد کے گھر کا سودا گلی گلی خریدتا پھرتا ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۴۸). گلی گلی میں جلسہ کی خبر پھیل گئی ہے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۴).

گلی (۲) (فت گ) صف مث.
گلی ہوئی ، بوسیدہ ، خراب ، ناقابلِ استعمال ، خستہ. عیب دار مال بیچتے ہوئے ، گلی سڑی چیزیں فروخت کرتے ہوئے اسے ذرا لحاظ نہیں ہوتا. (۱۹۴۸ ، روشنی ، ۲۰۶). [گلا (گلنا (رک) سے حالیہ تمام) کی تانیث].

گِلی (کس گ) صف؛ س گلیں.
گل ۔ مٹی سے منسوب ، مٹی کا ، گارے کا ، کیچڑ کا ، مٹی کا بنا ہوا ، کچا. انہوں نے بے رحمی سے گلی اور خشتی کام اور سب قسم کی خدمت کھیت کی کروا کے ان کی زندگی تلخ کی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۱۰).

بسر سے غرض ہے جہاں میں ہمیں تو
مکاں ہو کوئی ہو گلی یا کہ خشتی

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۴۸). گلی ظروف کے متعلق ہماری معلومات بہت کم ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۳۲۳). [گل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- آتشْ فِشاں (--- مد ا ، فت نیز کس ت ، سک ش ، کس ف) امذ.
آتش فشاں کی ایک قسم جن کے پھٹنے سے کیچڑ نکل آتی ہے. حقیقی گلی آتش فشانوں کی مثالیں آئس لینڈ اور صقلیہ میں ملتی ہیں. (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۰). [گلی + آتش فشاں].

گُلی (ضم گ). (الف) صف.
۱. **پھول کا جیسا ، پھول سے متعلق.** دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات ہوں لاحقے ، گلاب ، گل آفتاب گلابی ... گل وش ، گُلی . (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰). ۲. **گلدار ، داغ دار ، دغیلا ؛ گلابی رنگ کے لحاظ سے کبوتر کی ایک قسم.**

مرغِ دل داغ کھانے کا جو ہوبس
شبہہ ہو گا گلی کبوتر کا

(۱۸۱۹ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... گلی ... پہاڑی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). (ب) امث (قدیم). **چراغ کا گُل.** جوں پھول میں باس یا دیوے کی گلی میں چرکا. (۱۶۶۳ ، رسالہ وجودیہ ، میراں جی خدا نما ، ۵). [گُل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُلّی (کسر نیز ضم گ ، شد ل نیز بلا شد) امث.
۱. **لکڑی کا چھوٹا سا ہموار کیا ہوا ٹکڑا جس کے دونوں سرے** نکیلے بنائے جاتے ہیں ، لڑکے ڈنڈے سے مار کر گلّی ڈنڈا (ایک کھیل) کھیلتے ہیں (نوراللغات) . ۲. **(پسنہاری) چکی کے اوپر کے پاٹ کے سوراخ کے بیچ میں آڑا لگا ہوا لکڑی کا گُٹکا جس کے بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں نیچے کے پاٹ کی کیلی رہتی ہے** ، مانی (اپ و ، ۳ : ۱۱۸). ۳. **مخروطی شکل کی گول چھوٹی لکڑی.** ایک عورت دیکھی جس کے ہونٹ نہایت موٹے تھے اور نیچے کے ہونٹ میں آر پار چھید کر کے لکڑی کی گلّی ڈالی تھی. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۹۵). ۴. **باجرے یا مکئی کا بُھٹا جس میں سے دانے نکال لیے گئے ہوں ، مکئی کا بھٹا.** بُھٹے کھانے بیٹھے تو گُلیوں کے ڈھیر لگا دیے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۴۷). باجرا : جوار سے ملتا جُلتا غلہ ہے مگر اس کی بال یا گلّی لمبی اور نوک دار ہوتی ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۰). ۵. **مہال (چھتہ) جس میں شہد ہوتا ہے ، موم کا ٹکڑا.** پانچ چھ سیر ست اُن کے نیک لگتا ہے تو جب ایک پونڈ وزن موم کی گلّی تیار ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۵۹). ۶. **سینگ کے خول کے اندر کا حصّہ ، سینگ کا مغز.** سینگ کے گلّی جس کو سینگ کہتے ہیں کسی طرح پر خول کو چھوڑ دے تو ضرور ہلنے لگے گا. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۵). ۷. **(چوری ، ٹھگی) مونگے کی شاخ ، مونگے کا دانہ** (اپ و ، ۸ : ۲۰۱). ۸. **تانبے ، چاندی یا سونے کی سلاخ یا چھڑ نیز تیار کیا ہوا کندلا .** رواج چاندی سونے کی گلّیوں کا ہے اور ہر گُلّی ایک تولے کے وزن کی ہوتی ہے اور ختامین ٹیل کہلاتی ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). ۹. **ایک قسم کی مینا.** یہ کبھی درختوں پر نہیں بیٹھتے ، نہ رات کو درختوں پر بسیرا لیتے ہیں ، مثلاً تکدری ، تکرار ، کنجشک ... گلی اور نقرہان وغیرہ. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۵۱). ۱۰. **کوئی گول چھوٹی چیز ؛ ڈھیلا ؛ چیچک ؛ کیوڑے کا پھول ؛ گھوڑے کی دم کی ہڈی ؛ ایک آلہ جس سے تلوار وغیرہ کا زنگ دور کرتے ہیں ؛ گنے کی پوری یا پونی ؛ وہ دائرہ جو انگوٹھے اور چھنگے کی انگلی کے ملانے سے بنے** (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۱۱. **(قفل سازی) قفل کے کڑے کے منھ کا راستہ جہاں سے وہ اندر جا کر رُکتا ہے** (اپ و ، ۷ : ۷). [س : गुल्लिका].

---بَنْدھنا محاورہ.
ڈلا بندھنا ؛ مٹی کا جم کر ڈلا بننا ؛ پورا جوان ہونا ، سنِ بلوغ کو پہنچنا ؛ شہد کا مہال میں پک جانا ؛ روپیہ پیسہ پاس ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ڈَنْڈا (---فت ڈ ، سک ن) امذ.
لڑکوں کا ایک کھیل جس میں گُلّی (رک : بمعنی ۱) کو ڈنڈے سے مار کر اچھالا اور دور پھینکا جاتا ہے ، دوسرے کھلاڑی گلّی کو واپس اس کی جگہ یعنی گچی (ایک چھوٹا سوراخ) پر لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں پہلے گوچنے (Catch) کی کوشش کرتے ہیں اگر گوچ نہ سکے تو گلّی کو اٹھا کر رکھے ہوئے ڈنڈے پر پھینک کر مارا جاتا ہے اس میں کامیابی گلّی کو ڈنڈے کو مارنے پر لوٹانے والے کی جیت سمجھی جاتی ہے.

کل تو کھیلے تھا وہ گلّی ڈنڈا ڈنڈ پیل آج ہو گیا سنڈا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ : ۱۱۵)). ایک روز گلّی ڈنڈا کھیل رہے تھے ... مہاراج بھاگ کر مندر میں آ گھسے . (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۳۹۸) . کبھی گلّی ڈنڈا ہے کبھی گولیاں اور کبھی کنکوے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵) . آپ نے گُلّی ڈنڈے میں یہ طولیٰ حاصل کر بھی لیا تو کیا ہوا. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۲۱) . [گُلّی + ڈنڈا (رک)].

---ڈَنْڈا کھیلْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گلی ڈنڈے کا کھیل کھیلنا.** ایک روز گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے ... مہاراج بھاگ کر مندر میں آ گئے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۹۸). اسے گاؤں کے لڑکوں کے ساتھ گلی ڈنڈا کھیلنے میں بڑا مزہ آتا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اگست ، Viii). ۲. **آوارہ پھرنا ؛ بے فائدہ کام کرنا** (علمی اردو لغت).

---ڈَنْڈے کی جڑائی امث.
(معماری) دو تختوں کی درز سے درز ملا کر اوپر پتلی جفتی جما کر جڑنے کا طریقہ ، اس طرح جوڑ اوپر سے بند کر دبا جاتا ہے (اپ و ، ۱ : ۳۵).

گَلے (فت گ) امذ.
گلا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---اُتَرْنا محاورہ.
گلے سے اترنا ؛ کسی بات کو ذہنی طور پر قبول کرنا. صرف یہ کہنا کہ اساتذہ کے کلام سے سند لیں گے میرے گلے نہیں اترتا (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۸).

---باز صف.
خوش گلو ، مترنم ، خوش آواز ، اچھی آواز سے گانے والا خوش الحان.

ساقیا دختر رز بھی ہے گلے باز کمال
شور قلقل سے ملا لطف ترنم مجکو

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳۵). لشکر میں ایک رنڈی نہایت گلے باز رہتی تھی اس کا مجرا سنا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۱۳). نیویارک سے کچھ گلے باز قسم کے شاعر بلوا لو اودھم مچانے والوں کی آواز دب جائے گی. (۱۹۹۱ ، افکار ، نومبر ، دسمبر ، ۲۸۷). [گلے + ف : باز ، باختن ۔ کھیلنا].

---بازی امث.

گانا . خوش گلوئی . ترنم سے پڑھنا. حلق سوکھا جاتا ہے اور آپ کو گلے بازی کی سوجھی ہے اور وہ صاحب صلاح دیتے ہیں کہ ذرا سو رہو. (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۳۶). آج کل کے باکمال اس کا خیال نہیں کرتے گلے بازی پر اتر آتے ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۲).

ہو رہی ہے گنگناہٹ سے گلے بازی کی مشق
چڑھ رہی ہے یعنی شمشیر ترنم دھار پر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۵). [گلے باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندھنا محاورہ.

گلے بندھنا (رک) **کا تعدیہ ، ذمہ ڈالنا.**

گلے باندھا ہے اپنے دوستی کو
تو اے راسخ مگر دشمن ہے اپنا

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۴۰). اس مطلع کو یار لوگوں نے شیخ ناسخ کے گلے باندھا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۹۵). ۲. **زبردستی نکاح کر دینا.** آفتاب کے ماں باپ نے زبردستی یہ لڑکی اس کے گلے باندھی ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۸۸).

---بندھنا محاورہ.

۱. **ذمے پڑنا ، بلا خواہش کسی چیز کا ذمہ دار ٹھہرنا یا سر پڑنا ، حوالہ ہونا ، سپرد ہونا.**

اب تو گلے بندھا ہے زنجیر و طوق ہونا
عشق و جنوں کے اپنے ناموس دار ہیں ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۵).

گلے بندھا تھا جو عاشق کی زیست کا جھگڑا
اجل سے پوچھو کہ کچھ فیصلہ کیا نہ کیا

(۱۸۶۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰). ۲. **بلا پسند و خواہش عورت کا نکاح میں آنا ، منا کحت ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پر چھری پھرنا محاورہ.

جان سے مارا جانا ، ظلم ہونا ، حق تلفی ہونا. جو بیچاری رانڈیں واقعی قابل امداد تھیں ان کے گلے پر چھری پھر گئی. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۸۶).

---پر چھری پھیرنا محاورہ.

گلے پر چھری پھرنا (رک) **کا تعدیہ ، حق تلفی کرنا ، ظلم کرنا ، قتل کرنا ، جان سے مارنا.** ہری داس جوں ہی گھر میں آتا لالہ جی اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتے ، اور جب وہ ٹال کر کوئی دوسرا ذکر چھیڑ دیتا تو بگڑ جاتے ، اور کہتے ظالم! تو جیتے جی میرے گلے پر چھری پھیر رہا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۸۳). ہم آپ کی خواہش اور مطالبے کو مانتے ہوئے عورتوں کے گلے پر چھری پھیر دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جولائی ، ۳).

---پر چھری چلانا محاورہ.

گلے پر خنجر پھیرنا.

غرض باغ کے بیچ جاتا ہوا   گلے پر چھری کو چلاتا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱).

---پر خنجر پھیرنا ف مر ؛ محاورہ.

گلے پر چھری چلانا ، گلے کو خنجر سے کاٹنا ، بہت ظلم کرنا ، سخت اذیت دینا.

پھرتے ہی آنکھ کے پھیریں گے گلے پر خنجر
ہو چکا آپ کا معلوم ہے اپنا ہم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲).

---پڑ کے دینا محاورہ.

زبردستی دینا ، بلا مرضی کوئی چیز کسی کے سر کرنا.

ہر طرح گلے پڑ کے دیا ہم نے تجھے دل
جب تجھ سا یہاں کوئی طرح دار نہ پایا

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۷). خیر اگر تمہاری مرضی نہیں تو جانے دو میں کچھ گلے پڑ کے تو لڑکی دینا نہیں چاہتا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۶۸).

---پڑ کے سودا کرنا محاورہ.

زبردستی بیچنا ، خواہ مخواہ کسی کے سر منڈھنا ، سر ہو کے کوئی چیز دینا.

گر نہ ہوتی طلب بوسہ تو زلفوں سے ترے
جنس دل کا نہ گلے پڑ کے میں سودا کرتا

(۱۹۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۳۰).

---پڑنا ف مر ؛ محاورہ.

۱. (ا) **گلے میں پڑا ہونا ، گلے میں لٹکنا یا لٹکایا جانا ، گلے کا ہار بننا ؛ کسی شخص ، چیز یا مصیبت وغیرہ کا پیچھے لگنا.**

منا کرنے پیرت پڑیا جنگ گلے
جکوی سمجے نا اس ستی کیا چلے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

گلے تیرے پڑے کیوں کر نہ یہ دل
تمہاری ہی بغل میں اس کون ہے کل

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۹).

عجب طرح کی فراغ بالی رہی کہ جب تک ہے عدم میں
پڑا گلے آ کے یاں عدم سے کہیں کا جھگڑا کہیں کا دکھڑا

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۳).

گردن میری چھوڑی پچھاڑی تو   کیوں ہوکے بلا گلے پڑی تو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۴). عجب آفت ناگہانی گلے پڑ گئی ہے. (۱۹۳۰ ، انتخاب لاجواب ، ۹ جنوری ، ۱۷). وہ لڑکا ہمارے ڈرائیور کے گلے پڑ گیا ہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۸۳).

(ii) لپٹنا ، گلے لگنا.

گلے پڑ کر کبھو تو آشنا ہوں
میرے تسمے کا اب کرلے علی بند

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۷).

ابھی تو عاشقوں سے دور دور بھاگتے ہو
گلے پڑو جو مزہ ہو گلے لگانے کا

(۱۸۷۳ ، قدر ، ک ، ۱۰۵). ۲. **کوئی چیز بلا رضا و رغبت کسی کے ذمے پڑنا ، حصے میں آنا ، ملنا.**

جب پیک اشک جا نہ سکا یار تک تو آہ
آخر گلے پڑا یہ ہمارے ہی ہار کر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۱۳). پھر وہی مثل ٹھہرتی ہے کہ نماز چھڑانے گئے روزے گلے پڑے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳۷). وعظ میں شریک ہونے گئے اور پڑ کر سو گئے تو اور ثواب کے بدلے عذاب گلے پڑا. (۱۹۱۰ ، زیور اسلام ، ۵). ۳. **کوئی بری بات سر تھوپنا ، متہم ٹھہرانا ، کسی فعل کا ذمہ دار قرار دینا.**

ہم اس لیے کسی کی نہیں پڑتے بات میں
ناحق بری بھلی نہ ہمارے گلے پڑے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۲۰). ۴. **کسی بات کے لیے کسی کے پیچھے پڑنا ، مصر ہونا.**

کہا بھید کچ نہ دکھاتا ولے
کروں کیا تو پڑتا ہے میرے گلے

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۴). تم اپنے قرض خواہوں کو ٹالنے کے لیے میرے گلے پڑتے ہو مگر یہ لوگ تو یہی سمجھیں گے کہ میں جھوٹا ہوں. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۸۱). لیکن بات ہمارے منہ میں تھی کہ وہ گلے پڑ گئیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۲۲). ۵. **بے رضا و رغبت نکاح میں آنا.** عبدالقدیر نے بھی سمجھ لیا کہ واقعی میں زندگی بھر کے واسطے یہ بلا گلے پڑی حتی الامکان اس کی نالائقیوں اور بد زبانیوں کی برداشت کرتا رہوں گا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۲). یہ عورت تو خود میرے گلے پڑ گئی ، تم جانتے ہو میں سیلانی آدمی، مجھے عورتوں وورتوں سے کیا واسطہ.(۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۱۳).

--- پڑو (---فت پ ، و مع) صف.
گلے پڑنے والا ، پیچھے لگ جانے والا. نامدار صاحب ! یہ شخص گلے پڑو ہے. (۱۸۷۱ ، خورشید بہو ، ۱ : ۲۱۱). یہ عورت کوئی گلے پڑو معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۳۶). [گلے + پڑ (پڑنا (رک) کا امر) + و ، لاحقۂ صفت].

--- پڑی بجائے سدھ کہاوت.
جب سر پر آن پڑی تو کرنا ہی پڑتا ہے. لاچار کیا کرے گلے پڑی بجائے سدھ ، باوجود اس رسوائی کے وہ بھی اس کے ہاتھ نہ لگتا تھا. (۱۸۲۳ ، حیدری (حیدر بخش) ، مختصر کہانیاں ، ۶۶).

--- پڑے کا سودا فقرہ.
ایسا معاملہ جو بلا رضا و رغبت سر منڈھ جائے ، مجبوری یا زبردستی کا سودا یا معاملہ جو بار خاطر ہو.

وہ جنس اب نہ رہی اب نہ ہم ہیں گاہک
گلے پڑے کا ہے سودا نباہ کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸).

تمھارے تیغ و تبر خاک کام کرتے ہیں
گلے پڑے ہی کے سودے مدام کرتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۱).

--- تک بھرنا محاورہ.
منہا منھ بھرنا ، لبریز کرنا ، لبالب بھرنا ، کسی ظرف کو پورا پورا بھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- تک پانی آنا محاورہ.
پانی کا چڑھتے چڑھتے گلے تک آ جانا ، ڈوبنے کے قریب ہونا.

جان آبِ دمِ شمشیر سے بچنے کی نہیں
ڈوبتا ہوں کہ گلے تک مرے پانی آیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۸).

--- چپکنا محاورہ.
گلے بندھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- ڈالنا محاورہ.
رک : **گلے باندھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- سے اتارنا محاورہ.
گلے سے اترنا (رک) کا **تعدیہ ، نگلنا.** چسکیاں لے لے کر پیے گا اور پھر بھی اس کو گلے سے نہ اتار سکے گا. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۱).

--- سے اترنا محاورہ.
۱. **حلق سے پیٹ میں جانا ، نگلا جانا.**

مے نہ اتری گلے سے جو اس بن
مجھ کو یاروں نے پارسا جانا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷). ۲. **دماغ میں بیٹھنا ، سمجھ میں آنا.** جس طرح کہ نے بنائے تیار کپڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں ، اسی طرح سے اوروں کی سنی سنائی رائیں بھی بڑی جلدی گلے سے اتر جاتی ہیں. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۱۸).

--- سے بندھنا محاورہ.
رک : **گلے بندھنا** (نوراللغات).

--- سے پھندا چھڑانا محاورہ.
کسی مصیبت سے جان چھڑانا. آشا نے جیسے گلے سے پھندا چھڑاتے ہوئے کہا ... یہ عادت پڑ جائے گی تو گھر کے دھندے کون کرے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۹۶).

--- سے لگا لگانا محاورہ.
گلے لگانا ، گلے لپٹانا.

حنیف شاہ اشارت سوں لپٹے بلا
انکھیاں ہونچھک لائے گلے سوں گلا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۲۷).

---سے گھونٹ نہ اُترْنا محاورہ.
گلے سے پانی نہ اترنا، پیا نہ جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سے لِپْٹانا ف م.
معانقہ کرنا، گلے سے چمٹانا، پیار کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے لِپْٹْنا محاورہ.
سینے سے لپٹ جانا، گلے لگ جانا.

یہ دل تو کیا ہے تمہیں جان بھی حوالے کی
گلے سے میرے لپٹ جاؤ جانِ من اب تو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹).

---سے لَگانا محاورہ.
سینے سے لپٹانا یا چمٹانا ، معانقہ کرنا.

وہ زرد پوش جبکہ پھر آغوش میں لیا
گویا کہ تب گلے سیں لگائی بسنت رت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۳).

ہوا عید کے دن میں قربان تج پر
بُلا کر گلے سے لگایا تو ہوتا

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۳۲). گیتی آرا کی ماں نے بیٹی کی بلائیں لیں، قربان گئی، گلے سے لگایا (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۲۹)

میں فرطِ طرب سے اُٹھا ، اُٹھ کے تجھ کو گلے سے لگایا
گناہوں کی سب داستانیں تجھے چپکے چپکے سنا دیں

(۱۹۶۰ ، لہو کے چراغ ، ۹۳).

---سے لَگائے رَکھْنا محاورہ.
نہایت پیار اور محبت کے سبب چھاتی سے چمٹائے رکھنا ، الفت کے مارے جُدا نہ ہونے دینا (فرہنگِ آصفیہ).

---سے لَگْنا محاورہ.
بغل گیر ہونا ، چھاتی سے لگنا ، ہم کنار ہونا ، ہم آغوش ہونا ؛ ملنا ، لپٹنا.

کبھی باتوں میں دل تھے بہلاتے
کبھی ہنس ہنس گلے سے لگ جاتے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ۸۲) .

---سے مِلْنا محاورہ.
بغل گیر ہونا ، گلے لگنا ، معانقہ کرنا.

رخصت ہے تن زار سے اب جانِ حزیں کی
مل جاؤ گلے سے کہ زمانہ ہے سفر کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۶).

محفل میں تیری عید کے دن میرے گلے سے
وہ کون سا فتنہ ہے جو اُٹھ کر نہیں ملتا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳).

تھی وہیں منزلِ فراقِ اُمید
موج و ساحل جہاں گلے سے ملے

(۱۹۷۲ ، دریا آخر دریا ہے ، ۶۲).

---سے نَنْگا (---فت ن ، غنہ) امذ.
جس کے تن بدن پر کپڑے نہ ہوں ، بدحال. اناج کوٹھوں میں بھرا پڑا ہے لیکن گلے سے ننگا ہے. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۳۲۳).

---کا تَعْوِیذ امذ.
۱. وہ تعویذ جو گلے میں ڈالتے ہیں ؛ (کنایۃً) ہر وقت ساتھ رہنے والا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. نہایت عزیز چیز جسے چھوڑنے کو دل نہ چاہے ، بہت متبرک چیز ، یادگار چیز جس کو الگ نہ کرے ، کمال حفاظت سے رکھنے کے لائق چیز. یو عجب کتاب ہے ... بھوتیج لذیز ، عاشقاں کے گلے کا تعویذ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹).

اب تو ہے میرے گلے کا بُتو ہر فن تعویذ
غم نہیں لکھ کے جلایا کرے دشمن تعویذ

(۱۹۱۱ ، تسلیم ، د ، ۱۱۷).

---کا تَعْوِیذ بَنانا محاورہ.
گلے کا ہار بنانا ، ہمزاد بنانا ، ہر وقت ساتھ رکھنا ، گلے کا طوق بنا کر ساتھ رکھنا ، جان کے برابر یا جان کے ساتھ رکھنا ، جدا نہ ہونے دینا.

ضرور حفظ ہے نامہ کمر سے گر نہ پڑے
گلے کا اپنے بنا اس کو نامہ بر تعویذ

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۱).

کمر سے نامہ اگر گر پڑا تو کیا ہو گا
گلے کا اپنے اسے نامہ بر بنا تعویذ

(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۶۳). تنقید کے اس مروجہ تصور کو مکتبی ، تاریخی ، تمدنی اور مارکسی نقادوں نے گلے کا تعویذ بنایا. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۶۲).

---کا توڑا امذ.
گلے میں پہننے کی سونے کی زنجیر.

مری گردن کی بھی زنجیر اوتروائیے اب
آپ نے اپنے گلے کا جو اوتارا توڑا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۷).

---کا جوڑا امذ.
وہ لباس جو بدن پر ہو (نوراللغات).

---کا ڈورا امذ.
گلے کی رگ ، رگِ گلو.

جرّاح زخمِ دل مرا قاتل ہے ٹانک دے
ڈورا ابھی گلے کا ہے تلوار سے الگ

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۶۰).

---کا ڈھولْنا امذ.
وہ تعویذ یا حمائل جو تانبے کے خول میں منڈھ کر نظر گزر کے واسطے گلے میں عورتیں ڈالتی ہیں ؛ گلے کا ہار ؛ جان کا ساتھی ، ہر وقت ساتھ رہنے والا ؛ چھاتی کا جم ؛ بانو کی بیڑی ؛ ناگوار خاطر (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا طَوق امذ.
(مجازاً) اجیرن ، بارِ خاطر ، وبالِ جان ، چھاتی کا جم.
کرے کون آگے کو اب ذوق شوق
خدا جانے کس کے گلے کا ہے طوق
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۸). اگر خوبصورتوں کے دیکھنے کا دل میں شوق نہ ہوتا تو وہ بدبخت میرے گلے کا طوق نہ ہوتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۸). اور جس نے ان کو مایوسی کے غار میں گرا دیا یہ بھی وہ چکی کا پاٹ ہے جو بہت لوگوں کے گلے کا طوق بنا. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۷۹). ہمیں وہی ٹیکنالوجی ملتی ہے جو ہمارے گلے کا طوق اور ہمارے حلق کی پھانس بن جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، مئی ، جون ، ۲۷۹).

---کا ہار. (الف) امذ.
ہار جو گلے میں پہنا جائے.
بن ترے اک شب میں یاں جو حال ہے
پوچھ لے اپنے گلے کے ہار سے
(۱۸۳۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۸۳). (ب) صف. ۱. **پیچھا نہ چھوڑنے والا ، گریباں گیر ، وابستہ.**
گلے کے ہار رہینگے یہ تار اشکوں کے
یہ میرے واسطے پھولوں کے ہار سے ہیں بنے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۴).
نہیں ہے وحشتِ دل کچھ بہار پر موقوف
مرے گلے کا ہمیشہ یہ ہار رہتی ہے
(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۲۴۹). ۲. (i) **وہ (بچہ) جو ہر وقت ماں سے چمٹا رہے.** بچی بھی ہر وقت گلے کا ہار رہتی ہے. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۱۰). دو تصویریں ہرپال سنگھ کے سامنے تھیں ، ایک معصوم گلے کا ہار تھا اور دوسری مظلوم بت بنی سامنے تھی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۹۸). (ii) **نثار یا فدا ہونے والا ، گرویدہ نیز عزیز ، پیارا ، دم کا ساتھی.**
وہ گل کی طرح گلشنِ نوبہار
ہوا آکے میرے گلے کا وہ ہار
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۹۳).
اوس رشکِ گل کی خواہشِ بوس و کنار کو
اپنے گلے کا ہار کیا ہم نے کیا کیا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲). جو آج تیرے ساتھ بھاگنے کو تیار ہے کل اوروں کے گلے کا ہار ہوگی. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۵۱).
دور سے دیکھ لو حسینوں کو
نہ بنانا کبھی گلے کا ہار
(۱۹۵۷ ، گنجینہ ، ۳۳). (iii) **زبردستی گلے پڑنے والا ، پیچھے لگنے والا ، دامن گیر ، سر ہو جانے والا.**
گلشن میں ذکر چھیڑ کے اس گل عذار کا
گل کو گلے کا ہار کیا ہم نے کیا کیا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۵۰). جب وہ گلے کا ہار ہی ہو گیا تو اجازت دی . (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۳). چاہیے تھا کہ خاموش ہو جاتا مگر وہ تو گلے کا ہار ہو گیا (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۱). ۳. **بارِ خاطر ، وبالِ جان.**

پر تیری اولاد نے کی پیروی تیری نہ حیف
ہو گیا ان کا تعصب خود گلے کا ان کے ہار
(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۶).
ہجر میں اس گل کے مجھ پر سانس لینا بار ہے
زندگی ظالم مگر اب تک گلے کا ہار ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۸). وہ وقت بھی کس قیامت کا ہوتا ہے جب ایک بڈھا کھوسٹ کسی دوشیزہ کے گلے کا ہار بن جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۱۹).

---کا ہار بَنانا محاورہ.
ہر وقت ساتھ رکھنا.
ہاتھ وہ گل ہے جب ملاؤں اُسے
گلے کا ہار بس بناؤں اُسے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۰).

---کا ہار بَننا محاورہ.
ہر وقت ساتھ رہنا ، چمٹے رہنا. آدمی کو کچھ حیا بھی چاہیے ، وقت بے وقت جب تک گھر میں رہیں ، گلے کا ہار بنے رہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۴۷). مگر وہاں اماں جی ایسا گلے کا ہار بن گئیں کہ رات دو بجے تک بھی چھٹکارہ نہ ملا. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۶۲).

---کاٹنا محاورہ.
انتہائی ظلم کرنا. محض اپنے نفس کے واسطے غریبوں کے گلے کاٹے ، مسجدوں مدرسوں ... کا روپیہ اڑایا. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۱۱). ہم ہیں کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۷۱).

---کو آ جانا محاورہ.
گلے پڑنا ، جان کو آ جانا. جب لڑکیاں لطف النساء کے گلے کو آ گئیں تو مرتا کیا نہ کرتا اس نے لڑکیوں کو مار ڈالنے کی دل میں ٹھان لی. (۱۹۴۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۸).

---کی خَراش امث.
حلق یا گلے کا ورم جس کی وجہ سے خصوصاً کوئی چیز نگلنے میں تکلیف ہو ؛ گلے کی سوزش. ۵۶ سنٹی گریڈ پر گلے کی خراش (Sore Throat) کے جراثیم مر جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۱۹).

---کی رَگیں پُھلانا محاورہ.
بہت زور کی آواز میں اور غصے سے بولنا ، غصے کا اظہار کرنا ناراضگی ظاہر کرنا.
کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھلاتے
کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں منہ پہ لاتے
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۵۶).

---کی رَگیں پُھولنا ف م.
گلا سوج جانا (علمی اردو لغت).

---کی گِلْٹی امث.
گوشت کے ان دو ٹکڑوں میں سے ایک جو حلق کے دونوں طرف لٹکتے رہتے ہیں. وہ ہڈی ٹوٹنے ... اور ہڈی اتر جانے ... کا علاج کس حد تک جانتا ہے اور مثانے کی پتھری اور گلے کی گلٹی (**Tonsil**) نکالنے میں کتنی مہارت رکھتا ہے. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۵۶۵).

---گَلے م ف.
۱. گلے تک. گلے گلے چڑھی ہوئی لہروں کو دیکھ کر وانگ لنگ کوسنے لگا. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۳۳۳). **۲. ہر طرح ، خواہ کچھ بھی ہو ، ہر حال میں.** تعلیمی کاموں کے لیے ہم گلے گلے حاضر ہیں. (۱۹۸۰ ، خمارِ گندم ، ۶۹).

---گَلے پانی (---فت گ).(الف) امذ.
اتنا پانی جس میں انسان گلے تک ڈوب جائے ، ڈباؤ پانی. مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں گلے گلے پانی میں کھڑی ہوں. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۱۸). (ب) م ف.
چاہے لبوں پر جان ہی کیوں نہ ہو ، خواہ کچھ بھی ہو ، ہر حالت میں ، ہر طرح. انعام آپ کے واسطے حق المحنت کافی ہے ، وہ تو آپ کو گورنمنٹ گلے گلے پانی دلوا دے گی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۱۷۳).

---گیر ہونا محاورہ.
گریبان گیر ہونا (علمی اردو لغت).

---لانا محاورہ (قدیم).
گلے لگانا. گلے لایا بہوت منت کیا ... امیدوار ہو کر رضا دیا کہ توں جا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱).

ہر کسی کوں گلے نہ لایا کر
بات کہہ کر سبھی بھلایا کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶).

---(سے) لِپٹْنا محاورہ.
رک : گلے سے لگنا.

یہ دل تو کیا ہے تمہیں جان بھی حوالے کی
گلے سے میرے لپٹ جاؤ جان من اب تو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹).

لے اب خفا نہ ہو ، آؤ گلے لپٹ جاؤ
تمام دن بھی گذارو گے رات بھر کی طرح
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۵۳).

---لگا کے رونا محاورہ.
گلے مل مل کے رونا ، باہم گریہ کرنا.

بلائے عشق تو دشمن کو بھی نصیب نہ ہو
مرا رقیب بھی رویا گلے لگا کے مجھے
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۳۱۵).

---لگانا محاورہ.
۱. پیار یا محبت سے ، سینے سے لگانا ، معانقہ کرنا ، چمٹانا ، بغل گیر ہونا.

ہر رات اپس کے لطف و کرم سوں ملا کرو
ہر دن کوں عید بوجھ گلے سوں لگا کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۷). مثل مادرِ مہربان ایک ایک کوں گلے لگا ، مسلم کی خواری اور اون کی گرفتاری پر زار زار رو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳). یہ سنتے ہی بادشاہ کے لہو نے جوش مارا ، اٹھ کر محبت سے گلے لگا لیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۵). جب میں اس کو گلے لگاتا تھا تو شرما کر اپنا منہ دوسری طرف کرلیتی تھی. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۷۳). مولانا مل کر بہت خوش ہوئے گلے لگایا اپنے قریب بٹھایا. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۱۳). **۲. محبت جتانا ، التفات کرنا ، تسلی دینا.** ننھیال نے گلے لگایا ، سسرال نے سہارا دیا. (۱۹۶۸ ، غالب کون ہے ، ۷۳). **۳. کسی ناگوار چیز کو اپنے یا کسی اور کے سر تھوپنا ، حوالے کرنا ، سر ڈالنا ؛ خواہش اور طلب کے بغیر نیز بلا رضا و رغبت نکاح میں دینا.** یہ ناکارہ جنس زبردستی ہمارے گلے لگائی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۵). میرا دل اچانک انگریزی کی مزید تعلیم سے اچاٹ ہوگیا اور میں نے کورس کی ساری کتابیں زبردستی لوگوں کے گلے لگائیں. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۱۲۳).

---لَگ (لَگ) کَر / کے رونا محاورہ.
رک : گلے لگا کے رونا ، کسی کے گلے میں ہاتھ ڈال کر رونا ، دردْ مندوں کا آپس میں اظہارِ غم کرنا.

تو جس رات کو غیر کے پاس سویا
میں تکیے سے تیرے گلے لگ کے رویا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۶۰).

ترا بُوٹا سا قد گلگشت میں یاد آگیا مجکو
گلے لگ لگ کے رویا خوب میں سروِ گلستان کے
(۱۸۵۴ ، غنچہ آرزو ، ۱۲۹).

---لَگْنا محاورہ.
۱. رک : گلے ملنا.

توں گلے کس کے لگے لیکن کسی بے رحم نیں
گرم دیکھا ہوے گا تیرے تئیں انکھیاں ملا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱).

مدّعا سو گلے لگنے کا تو حاصل نہ ہوا
جا لگے مدّعی کچھ اور لگانے کے لیے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۶).

ادھر آؤ گلے لگ جاؤ میرے
کبھی تو دل کی پوری آرزو ہو
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۷۶). کیا بتائیں کیا ارمان ہیں ، کیا کہیں کس کے گلے لگنے کی تمنّا ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱۳۷). **۲. صلح صفائی کرلینا ، میل ملاپ کرنا یا ہونا.**

ہے روزِ عید رنجشِ خاطر کو دو سلام
آؤ گلے لگو مرے کیسی نہیں نہیں
(۱۸۶۸ ، آزردہ ، (صدرالدین) (فرہنگ آصفیہ)).

---لینا محاورہ.
مول لینا ، قبول کرنا ، ذمہ دار بننا ، اپنے سر لینا. یہ بلا ہم گلے نہیں لیتے. (۱۹۸۸ ، سبب ، ۱۵).

---مڑھنا محاورہ.

رک : **سر منڈھنا**. غرض اصلی کئی گزری ہوئی اور تکلیف و ایذا الٹی گلے مڑھی گئی ، مقصود تھی پردہ پوشی . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۱۴). ایسا پاجی طبیب ہمارے گلے مڑھ دیا. (۱۹۰۳ ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۳۰۲).

---ملانا محاورہ.

بغل گیر کروانا ، صلح صفائی کرانا. بیوی نے نام سنا تو آواز پہچانی ، باہر آئی اور باپ بیٹے دونوں کو گلے ملایا. (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۲۲).

---مل کے رونا محاورہ.

رک : **گلے لگ کر رونا ، بغل گیر ہو کر رونا**. جب وے آئیں بہنوں نے پہچانا اور گلے مل کر روئیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۵).

---ملنا محاورہ.

۱. **گلے ملانا کا لازم ؛ بغل گیر ہونا ، ہم آغوش ہونا ، چھاتی سے لگنا ، لپٹنا**.

سدا تج وصل من مانگے ، گلے ملنے کوں تن مانگے
زبان ہور مج دھن مانگے ، ادھر کی تج شکر ہر دم

(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۷۰).

جان جاتی ہے نہ تم ہم سیتی بیدل جاؤ
گرچہ جانا ہے ضروری تو گلے مل جاؤ

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۵).

عید آئندہ تک رہے گا گلا
ہو چکی عید تو گلے نہ ملا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۱).

یہ سن کے آپ آنے مسافر کے متصل
پھیلا کے دونوں ہاتھ کہا آ گلے تو مل

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۴۹۳). صاحب سلامت ہوئی گلے ملیں. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۷). میں پہلے مولانا سے گلے ملا بعدازاں جھک کر دونوں بچوں کو گلے لگایا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۵). ۲. **ملاپ کرنا ، سلوک کرنا ، صفائی کرنا**.

نہ لڑتا تو ملتا گلے کب ہمارے
ستم میں بھی اس کے کرم دیکھتے ہیں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۴۷۴). ۳. **باہم متصل ہونا ، قریب آنا**. دس بجے دن کا وقت تھا ، ساون بھادوں گلے مل رہے تھے ، آسمان کی بلندیوں سے کالے خیمے اندر خیمے لٹکے نظر آ رہے تھے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۷).

---ملوانا محاورہ.

گلے ملنا (رک) کا **تعدیہ ، صلح صفائی کروانا ، دو حریفوں میں سمجھوتا کرانا**.

دونوں میں جھگڑا پڑا ہے ان کو ملوا دے گلے
آج اے قاتل میاں تیغ و گردن توڑ کر

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---ملوّل (--- کس م ، فت ل ، شد و بفت) امذ.

صلح صفائی ، میل ملاپ. خدا وہ دن بھی کرے کہ گلے ملوّل ہو جائے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹). [گلے + مل (ملنا (رک) سے) + ول ، لاحقۂ حاصل مصدر]

---منڈھنا محاورہ.

گلے مڑھنا ، زبردستی کوئی چیز حوالہ کرنا ، سر ڈالنا ، گلے ڈالنا ، سر کرنا. بیویاں بھی اسے اپنی شامت اعمال سمجھتی ہیں کہ ایک ایک عدد شوہر اُن کے گلے منڈھ دیا گیا ہے. (۱۹۵۹ ، شہرت کی خاطر ، ۱۱۵).

---میں اُتارنا ف م ؛ محاورہ.

کوئی چیز حلق سے نیچے اُتارنا ، پینا ، کھانا . آواز کو کسی راگ ، دُھن یا لے کے لیے درست کرنا ، رواں کرنا ، دُھن یا لے وغیرہ کو آواز میں ڈھالنا. ان کی لے اور دُھنیں اپنے گلے میں اتاریں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳۷).

---میں اُترنا محاورہ.

گلے میں اتارنا (رک) کا لازم.

کیا بادہ کشو مجلس مے ہو گئی برہم
قطرے ابھی اُترے نہیں دو چار گلے میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۵).

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
گلے میں جو اُتریں وہ تانیں اڑاؤ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۹).

---میں اٹکنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **کسی ناپسندیدہ یا بدمزہ چیز یا کسی بڑی جسم کا حلق سے نیچے نہ اُترنا ، گلے میں پھنسنا ، دشوار محسوس ہونا ، مصیبت بن جانا**.

لاغر ہیں ہم ایسے کہ نگل جائے جو جھونٹی
اٹکے نہ ہمارا بدن زار گلے میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۶۵). ۲. **رنج یا دکھ یا ضعف وغیرہ کے باعث یا جس سے محبت کی جائے اس کی غیر موجودگی میں اس کی تکلیف کو سن کر نوالہ نہ اترنا کھانے پینے کو دل نہ چاہنا**.

وہ دن گئے کہ مرجاتے تھے پرانیں لا جرع
گلے میں آج تو پانی کی بوند اٹکتی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۲).

---میں آ پڑنا محاورہ.

گلے پڑنا ، خوانخواہ کسی چیز کی ذمہ داری ہو جانا. یہ احساس صرف شوہروں کا حصہ نہیں کہ ایک ایک عدد بیوی ان کے گلے میں آ پڑی ہے ، بلکہ بیویاں بھی اسے اپنی شامت اعمال سمجھتی ہیں. (۱۹۵۹ ، شہرت کی خاطر ، ۱۱۵).

---میں باندھنا محاورہ.

خوشی سے یا ناخوشی سے اپنے سر لینا ، جبراً منوانا ، خوانخواہ ذمہ دار ٹھہرانا.

ذوق مرتب کیونکہ ہو دیوان شکوۂ فرصت کس سے کریں
باندھے گلے میں ہم نے اپنے آپ ظفر کے جھگڑے ہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۸).

ـــــمیں بانہیں (باہیں) ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
گلے لگانا ، گلے ملنا ، بغل گیر ہونا ، معانقہ کرنا.

گلے میں اپنے باہیں ہنستے ہنستے ڈال سکتے ہو
کرم ڈھونڈھے تمہارا تو بہانہ ہی بہانہ ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۲). کبھی بصد کرشمہ و ناز اٹھلا کر اٹھتا ہے مسکرا کر باہیں گلے میں افراسیاب کے ڈال دیتا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۸). یہ لوگ پل میں گلے میں بانہیں ڈال لیتے ہیں اور دوسرے لمحے چھُرا نکال لیتے ہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۱۷).

ـــــمیں پانی ٹپکانا محاورہ.
دم نکلتے وقت حلق میں پانی چُوانا ، حلق میں پانی ٹپکانا (ماخوذ: نوراللغات).

ـــــمیں پڑا رَہنا محاورہ.
گلے کا طوق بنا رہنا ، ساتھ ساتھ رہنا. وہ ایک لاابالی انسان تھے رومان کی گلیوں میں گھومتے پھرے اور سیاست بھی گلے میں پڑی رہی. (۱۹۵۷ ، نکتۂ راز ، ۱۶۸).

ـــــمیں پَڑنا محاورہ.
ذمہ داری کا بوجھ ہونا. جب تک یہ ... گلے میں پڑا ہے اور قفس وجود میں طوق بندگی اس کا گلوگیر ہے چشم ظاہر بیں مشت خاک کے سوا کچھ نہیں دیکھتی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۳).

ـــــمیں پھانسی ہونا محاورہ.
پھانسی کا پھندا پڑ جانا ، پھانسی کا سبب ہونا.

ہے ملک نصارا میں تمنا بھی ناسخ
پھانسی ہو وہی زلفِ گرہ‌گیر گلے میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۰).

ـــــمیں پھندا پَڑنا ف مر ؛ محاورہ.
کھانے سے یا لقمہ حلق میں پھنس جانا یا اُچھو لگنا ، کسی چیز کا حلق میں اٹک جانا ، دقت اور دشواری محسوس ہونا.

دام الفت یہ گلوگیر ہے پیتا ہوں جو آب
پھندے پڑتے ہیں گلے میں مرے اچھو ہو کر

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳).

ـــــمیں جان اَٹکنا محاورہ.
نزع کا عالم ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.

جھڑی ہے شہرت گردن گلے میں جان اٹکی ہے
بڑا ہے تیر جس دن سے کسی قوسِ گریباں کا

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۲۵).

ـــــمیں (پر) چُھری چلانا محاورہ (قدیم).
رک : **گلے پر چھری چلانا.** اگر ماں باپ میرے مجکو ... زبردستی سے ایران میں بھیجے میں جیتا نہیں جاؤنگی اپنے گلے میں آپ میں چھوری چلاؤنگی. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز (ق) ، ۳۸).

ـــــمیں ڈھول ڈالنا محاورہ.
مصیبت مول لینا ، اپنے لیے خود مشکل پیدا کرنا. میاں اب گلے میں ڈھول ڈالا ہے تو بجانا ہی پڑے گا. (۱۹۴۲ ، کرنیں ، ۱۵۷).

ـــــمیں زَنجیر پَڑنا محاورہ.
پانو میں بیڑی پڑنا ، مقید ہونا ، جورو پلے بندھنا ، بیاہ ہونا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــمیں طَوق پَڑنا محاورہ.
غلام بنایا جانا ، اسیر کیا جانا ، دیوانے کا زنجیروں سے جکڑا جانا ، زندانی بنایا جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــمیں طَوق ڈالنا محاورہ.
رک : **گلے میں طوق پڑنا.** وہی غلامی یعنی ملازمت کا طوق گلے میں ڈالنا پڑتا ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات حالی ، ۲ : ۸۹).

ـــــمیں کانٹے پَڑنا محاورہ.
(پیاس کی شدت ، زیادہ چیخنے یا کسی اور وجہ سے) **زبان اور حلق کا خشک ہو جانا ، حلق کا خشک ہو جانا.** پیاس نے غلبہ کیا گلے میں کانٹے پڑے خشکی سے زبان اینٹھ گئی ، آواز بیٹھ گئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۱۹).

ـــــمیں گِرَہ ہونا محاورہ.
آواز کا گلے سے نہ نکلنا ، ٹھیک طرح سے آواز نہ نکلنا ، آواز نکالنے (نکلنے) میں رکاوٹ ہونا (نوراللغات).

ـــــمیں گُھنگھرُو بولنا محاورہ.
نزع کے وقت گلے سے خرخراہٹ کی آواز نکلنا ، نزع کا وقت ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

ـــــمیں ہاتھ پَڑنا محاورہ.
گلے میں ہاتھ ڈالنا کا لازم.

گلے میں یار کے پڑنے کا ہاتھ ہے مشتاق
کسی غزال کی گردن کا یہ کمند نہیں

(۱۸۳۶ ، آتش (نوراللغات)).

ـــــمیں ہاتھ ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گلے میں بانہیں ڈالنا ، گلے لگانا.**

آتے ہی ڈال دیے ہاتھ گلے میں میرے
خوب سا رونے مرے ساتھ گلے مل مل کر

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۶). ۲. (گردن میں ہاتھ ڈال کر) **کسی چیز کا سختی سے تقاضا کرنا ، جھنجھوڑنا ، کسی چیز کی تاکید کرنا.**

سودا ہے مجھے شیشے پہ اے بادہ فروشو
کیوں ہاتھ نہ ڈالوں سر بازار گلے میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۵).

---میں ہڈی اَٹکنا محاورہ.
مصیبت کا سامنا ہونا ، پریشانی میں مبتلا ہونا. یہ چوکی اب بھی اس کے گلے میں ہڈی کی طرح اٹکی ہوئی تھی . (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۷).

---میں ہڈی نہ ہونا محاورہ.
(موسیقی) **آواز کے اُتار چڑھاؤ پر پوری طرح قادر ہونا.**

گلے میں کوکلا کانن کے ہڈی ہے نہیں گویا
ہزاروں میں نہیں یہ حلق یہ تالو نکلتے ہیں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۶۵).

---نہ اُترنا محاورہ.
قابل یقین نہ ہونا ، سمجھ میں نہ آنا ، دل کا قبول نہ کرنا. بھئی وسانی مجموعے کی بات تو میرے گلے نہیں اترتی ، تم ... چھپواؤ تو مجموعہ مخلوط ہونا چاہیے. (۱۹۵۲ ، زیر لب ، ۲۵۳).

---ہونا محاورہ.
گلے میں پہنا دیا جانا ، حوالے کیا جانا.

اسے مرتبہ اوس بندوں کا ملے
ولایتو کامل ہے جن کے گلے

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت (ق) ، ۲).

ہوئے گل باز اپس ناز و نیاز
حسن دل کے گلے ہوا ہیکل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۷).

گَلْیا (فت گ ، کس مع خف نیز سک ل) امذ.
بیل جو چلتے ہوئے یا کام کرتے ہوئے بیٹھ جائے، سُست بیل ، (مجازاً) کاہل اور سُست آدمی ، حیلہ جُو ، کام چور. چنانچہ گلیا ہوکر پلنگ پر نہ پڑا تکیہ لگا کر بیٹھا رہا کرتا تھا ، تا وقت وفات یہی حالت رہی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹).
[س : गळ+इक].

---بیل ہے فقرہ.
بے ہمت ، کاہل وجود ہے (جامع اللغات).

گَلْیا (فت گ ، سک ل) امذ.
رنگریز جو ریشمی کپڑے وغیرہ رنگتا ہے (نوراللغات). [مقامی].

گَلْیارا (فت گ ، سک مع نیز سک ل) امذ ؛ ← گلیارہ.
گلی کی نسبت چھوٹا اور تنگ راستہ ، وہ تنگ راستہ جو دو دیواروں یا دو مکانوں کے درمیان آنے جانے کے لیے چھوڑ دیا جائے. آگے اس گلیارے کے ایک گھر ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۶۳). ایک محراب دار پھاٹک سے بارہ سو چالیس گز تک ایک خوبصورت گلیارہ چلا گیا ہے. (۱۹۲۶ ، نیکی کا پھل ، ۴۴). روم کے گلیاروں میں جہاں ہم نلکوں سے پھل دھو دھو کر کھاتے تھے (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۰). [گلی + ارا ، لاحقۂ اسمیت].

گَلْیاری (فت گ ، سک ل) امث.
رک : **گلیارا.** گلیاری میں جھاڑو دے کر چھڑکاؤ کیا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۴). پیچھے کی طرف طویل گلیاری کے پشت میں کچھ کمرے ہیں. (۱۸۸۹ ، حسن ، ستمبر ، ۲ : ۹۴). [گلیارا (رک) کی تانیث].

گَلِیاں (فت گ ، کس ل) امث.
گلی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

---جھانکنا محاورہ.
آوارہ پھرنا ، حیران و سرگرداں ہونا (جامع اللغات).

---جھنکانا محاورہ.
آوارہ پھرانا ، حیران و سرگرداں کرنا (جامع اللغات).

---چھاننا محاورہ.
تلاش و جستجو میں مارا مارا پھرنا ، گلی گلی پھرنا.

ہم نے چھانی ہیں بہت دیر و حرم کی گلیاں
کہیں پایا نہ ٹھکانہ تیرے دیوانے کا

(۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۳۰).

گَلِیانا (۱) (فت گ ، کس مع ل) ف م.
گالیاں دینا (نوراللغات؛ پلیٹس) [گلی (گالی (رک) کی تخفیف) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گِلِیانا (۲) (فت گ ، کس مع ل) ف م.
کسی نہ کسی طرح جانور کے پیٹ میں غذا یا دوا پہنچانا.

منگا کر چار پیسے بھر گڑا کو
فقط خالی ہی گلیا کر کھلا تو

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). ورق الخیال ... پیس کر گلیا کر کھلانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۶۰). [گلے + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گِلِیانی (فت گ ، کس مع ل) امث.
بدی ، بُرائی. میرے چال چلن کی نسبت کچھ بدگمانی ہو گئی جس کی وجہ سے آپ کے دل میں اس داسی کی طرف سے گلیانی ہو گئی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳۸۴). [گلی (گالی (رک) کی تخفیف) انی ، لاحقۂ کیفیت].

گَلْیاؤ (فت گ ، سک ل) امذ.
گالی گلوچ.

غُل شور ، دھینگا مُشتیاں ، لٹھ پونگا ، مار دھاڑ
گلیاؤ ، لام کاف ، دھما چوکڑی ، لتاڑ

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۲۹). [گلیانا (۱) سے حاصل مصدر].

گَلْیَر (فت گ ، کس مع نیز سک ل ، فت ی) امذ.
بوسیدہ ، سُست ، پھوہڑ ، غلیظ ، (مجازاً) گالی گلوچ کرنے والا ، جو بات بات میں گالی دے. ضلع جگت کے ماہروں ، پھبتی بازوں اور گلیروں کے روز مرہ. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۵). دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض کاہل گلیر ، گالی کو تکیۂ کلام بلکہ کلام کے طور پر استعمال کرتے ہیں. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۰۱). [گل (گالی (رک) کی تخفیف) + یر ، لاحقہ صفت].

گِلیز (کس مج گ ، ی مج) امث.
پالش ، روغن کی تہہ ، قلعی کی تہہ ، چکناہٹ. اس طرح ان پر گلیز چڑھ جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۳۷۴). گلیز (Glaze) انگریزی میں صیقل یا پالش کرنے یا کسی چمکدار چیز کو قلعی چڑھانے کے مفہوم میں مستعمل ہے لیکن اُردو میں یہ لفظ تنہا استعمال میں نہیں آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸۰). [انگ : Glaze].

گِلیسَر (کس گ ، ی مج ، فت س) امذ.
رک : **گلیشیر.** گلیسر کی تہہ میں پتھروں کے کھرچنے کے نشان بھی اپنی وضع علیحدہ ہی رکھتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیہ طبعی ، ۹۰). [گلیسیر (رک) کا ایک املا].

گِلیسِرول (کس مج گ ، ی مع ، کس س ، و مج) امذ.
رک : **گلسیرین.** یہ مرکب ایک دوسرے راستے سے گلیسرول بناتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غدایات حیوانات ، ۶۰). اس سلسلے کا سب سے اہم ممبر گلیسرول (گلیسرین) ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۵۲). [انگ : Glycerol].

گِلیسِرین (کس گ ، ی مع ، کس س ، ی مع) امث ؛ سے گلسرین.
بے رنگ ، بے بو ، میٹھے ذائقے والا الکحلی قسم کا ایک مرکب جو چربی و تیل کی صابن سازی سے اخذ کیا جاتا ہے سیلوفین اور لاکھ بنانے ؛ بطور محلل استعمال ہوتا ہے. اس میں صفائی پر نگاہ رکھنا اور تھوڑا گلیسرین لگانا. (۱۸۶۰ ، نسخہ عمل طب ، ۲۵۹). تارکول گلیسرین اور دوسری چیزیں مقطّر کی جا سکتی ہیں. (۱۹۱۵ ، رموز فطرت ، ۷۲). گلیسرین دو تا چار ڈرام نیم گرم پانی کی مساوی مقدار کے ہمراہ جو ایک مناسب پچکاری کے ذریعہ مشرب کی جائے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۱). شیلے (Scheele) نامی سائنسدان نے متعدد تجربات کے ذریعے بہت سے نامیاتی مرکبات خالص حالت میں جاندار اجسام سے حاصل کئے جن میں ... میلک ایسڈ ، لیکٹک ایسڈ اور گلیسرین وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۹). [انگ : Glycerine].

گِلیسِیَر (کس گ ، ی مج ، کس س ، فت ی) امذ.
رک : **گلیشیر.** رفتہ رفتہ یہ برف کے ذخیرے مختلف ڈھلانوں سے اتر کر جمع ہوتے ہوتے اتنے نیچے آ جاتے ہیں کہ برف اُوپر سے دن کے وقت اور بھی زیادہ پگھلنے لگتی ہے اور یہ پانی ہی نیچے کی برف کو سخت کرتے کرتے یخ بنا دیتا ہے اور یہاں ایک یخ کا دریا بن جاتا ہے جس کو گلیسیر یا یخ کا دریا کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۸۶). [گلیشیر (رک) کا ایک املا].

گِلیشَر (کس گ ، ی مج ، فت ش) امذ.
رک : **گلیسر.** وہ برف کے ایک بہت بڑے گلیشر کی طرح پگھلتی ، ٹوٹتی اور گرتی ہوئی دکھائی دی. (۱۹۴۹ ، اور انسان مر گیا ، ۹۱). تراب کی تشکیل اگر دریاؤں ، ہواؤں اور گلیشروں کے مواد جمع ہونے سے ہوتی ہے تو ایسی تراب میں نیم رخ زیادہ واضع نہیں ہوتا. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵۶). [گلیشیر (رک) کا ایک املا].

گِلیشَری (کس گ ، ی مج ، فت ش) صف.
رک : **گلیشیائی.** جن علاقوں میں میدان گلیشری ملبہ سے بنے ہیں وہ علاقے معاشی مصروفیت کے بہتر مواقع فراہم کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۳۶). [گلیشر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گِلیشِیائی (کس گ ، ی مج ، کس ش) صف.
برف کا بنا ہوا ، برفیلا ، بہت زیادہ مقدار میں برف یا گلیشیر کی موجودگی والا ، گلیشری. گلیشیائی علاقے کے میدان کی ایک اور قسم ہے جسے «آوٹ واش پلین» کے نام سے پکارا جاتا ہے. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۲۷). [گلیشیر (بحذف ر) + ائی ، لاحقۂ نسبت].

گِلیشِیَر (کس گ ، ی مج ، کس ش ، فت ی) امذ.
برف باری کے عمل سے برف کا بہم شدہ بہت بڑا انبار جو پہاڑوں سے آہستہ آہستہ نیچے سرک آئے ، یخ تودہ. برف کی ایک دیوار تھی جو گلیشیر سے شروع ہو کے میلوں لمبی وادی میں بڑھتی چلی گئی تھی. (۱۹۴۶ ، آگ ، ۱۸). گلیشیر برف کے بڑے بڑے تودے ہوتے ہیں جو زمین میں مرکزی کشش کے باعث خط برف ... ذرا اوپر کے بالائی حصّوں سے نشیبی علاقوں کی طرف سرکتے رہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۵۱). [انگ : Glacier].

گُلیل (ضم گ ، ی مج) امذ.
رک : **غلیل.** ملکۂ معظمہ کی نئی سلطنت کی گلیل میں یہ غُلّہ لگا کہ کنیڈا میں اوّل فتنہ برپا ہوا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۱). [غلیل (رک) کا غلط تلفظ].

گُلیلا / گُلیلَہ (ضم گ ، ی مج / فت ل) امذ.
غُلّہ جو غلیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے.
چمن میں پھینکا اس گل نے جو استنجے کے ڈیلے کو
گلیلا بن کے توڑا سنگ دانہ اس نے بلبل کا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۱).
ذرا سی بٹیا ، گلیلہ سا پیٹ
آوے کا رجوا بھاڑے کا پیٹ
(۱۸۷۴ ، انشاء ہادی النسا ، ۱۳۹). [گلیل (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ صفت].

گِلیم (کس نیز فت گ ، ی مع) امث.
۱. **اون کا بنا ہوا کپڑا جسے اوڑھا جائے ، کملی ، کمّل.**
جاجم بہ طلب کلیم مکاؤ صف گستران بوریا بچھاؤ
(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری (ق) ، ۸).
بھلی ہور بُری تھے نگہ رکھ زباں
گلیم اپنی بُنتا ہے ہر یک یہاں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۵).
گلیم بخت سیہ سایہ وار رکھتے ہیں
یہی بساط میں ہم خاکسار رکھتے ہیں
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۴۷).

سجدے کرے اُسے جو شبِ قدر دیکھ لے
ہے میری رات سایہ کسی کی گلیم کا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، اکبر ، ۳۵).
وہی ہوائیں جو کل لے گئی تھیں میری گلیم
انہی کی زد پہ تیرا طرّہ و قبا بھی ہے
(۱۹۹۰ ، پس انداز موسم ، ۳۳). ۲. **فرش پر بچھانے والا اون کا بنا ہوا کپڑا ، ایک قسم کا فرش یا قالین ، معمولی قسم کا اونی قالین.** حضرت کوں گلیم پر لٹا ایک طرف سے امام حسنؓ اور ایک طرف سے حضرت امام حسینؓ نے کاندھوں پر اوٹھا لے چلے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۸).
مولا کا ہوں غلام تکلّف سے کام کیا
قاقم سے ہے سوا مجھے بستر گلیم کا
(۱۷۸۲ ، دیوان عیش (ق) ، ۱).
گر فرشِ گلیم آپ کے گھر میں نہیں مشفق
تو آنکھیں ہی پاؤں کے تلے اوس کے بچھا دو
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷۰). گلیم : جہاں پناہ نے طرح طرح کے قالین ایجاد فرمائے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ : ۹۳). [ف].

--- باقی امث.
گلیم باف کا کام ؛ گلیم باقی کی اُجرت. تاتاری عورتیں کارچوب پر گل دوزی یا کارگہ پر گلیم باقی یا دیوار پوشوں پر گل بوٹے کاڑھنے میں اپنا وقت صرف نہ کرتی تھیں. (۱۹۳۰ ، تیمور (ترجمہ) ، ۳۳). [گلیم + ف : باف ، بافتن - بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پوش (---و مج) صف.
۱. **کمبل پوش فقیر ، درویش.**
خوگر جو رنج کے ہیں وہ راحت طلب نہیں
جسمِ گلیم پوش کو دیتی ہے شالو رنج
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۱۸). میں نے حبیب بن یحییٰ ترمذی کو گلیم پوش اور بوریا نشین پایا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۶).
۲. **(کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم (چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم بھی سیاہ کمبل استعمال فرماتے تھے اس لیے کالی کملی والے اور گلیم پوش وغیرہ القاب سے حضور کی ذاتِ مقدس مراد لیتے ہیں).** عین اس وقت جب اُس پر کسریٰ و قیصر کا دھوکا ہوتا تھا ، وہ گلیم پوش ، مکّے کا یتیم اور آسمان کا معصوم فرشتہ نظر آتا تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۵). اور جب دنیا کا یہ سب سے بڑا گلیم پوش تاج دار جو ایک ہی وقت میں فقیر بھی تھا اور بادشاہ بھی ... اپنے جاں نثاروں کو یہ پیغام دیتا گیا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں ، بحیثیت صحافی ، ۱۷۳). [گلیم + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا].

--- گوش (---و مج) صف.
جس کے کان بہت بڑے بڑے ہوں (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گلیم + گوش (رک)].

گلیمر (کس مج گ ، ی مج ، فت م) صف.
دلفریبی ، دل کشی ، سحرکاری. اس کے والد متوسط طبقے کے ایک شریف آدمی تھے ، ماں بھی متوسط طبقے کی شریف خاتون تھیں ، ان کے یہاں کوئی گلیمر نہ تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۳۹). اس نے اپنے آپ کو ہمیشہ فیشن میگزین کے چکنے کور پر لگے دیکھا اور گلیمر کی انگلی تھامے ، اٹھلاتی ہوئی دوڑ لگا کر جوانی کی اونچی کھلی چھت پر جا پہنچی. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۲). [انگ : Glamour].

گِلین (کس گ ، ی مع) صف.
گل سے منسوب ، مٹی کا ، گلی. سنگین و گلین دیگچیوں میں بادشاہ کا خاصہ پکتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۴۳). شہر میں دو فصیلیں (حصار) تھیں ، ایک پتھر کی (یعنی حصار سنگین) اور اس کے باہر دوسری مٹی کی (یعنی حصار گلین). (۱۹۶۹ ، تاریخ فروز شاہی ، سید معین الحق ، ۳۸۲). [گل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گُلینڈا (ضم گ ، ی لین ، مغ) امذ.
پھول کے اندر پھل کی بیٹھک یا بیج دانی (ا پ و ، ۶ : ۱۴۳). [گل + انڈا (رک) کا محرف].

گلیوں (فت گ ، سک ل ، و مج) امث.
گلی کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

--- کی خاک چھاننا محاورہ.
مارے مارے پھرنا ، تلاش میں جگہ جگہ گھومنا. بہت سے لکھنوی تجربات یہیں کی گلیوں کی خاک چھاننے سے حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۱۲۲).

گلہڑ (فت گ ، شد لھ بفت) امذ.
ایک قسم کی بیماری جس میں غدۂ ورقیہ کا پھلاؤ جو گردن کے سامنے یا ایک طرف اُبھار سا بنا دیتا ہے ، گھینگا ، غوتر نیز بھیڑ کا مہلک کرمی مرض جو ہلکے سرخ رنگ کے کرم سے ہوتا ہے ، شروع میں یہ کرم بھیڑ کی آنتوں میں خارش جلن پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے آنتوں سے خون رسنے لگتا ہے اور خون آلود اسہال شروع ہو جاتے ہیں ، فضلے کا رنگ خون کی آمیزش سے سیاہی مائل ہوتا ہے ، نچلے جبڑے کے نیچے رطوبت جمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس بیماری کو گلہڑ کہتے ہیں. گلہڑ کا مرض اس بات کی علامت ہے کہ آئیوڈین کی کمی ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۱۱). نچلے جبڑے کے نیچے رطوبت جمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس بیماری کو گلہڑ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۹۰). [مقامی].

گلھیا (فت گ ، سک لھ) امذ.
کشتی کے ملازمین یا ملاحوں کا جمعدار ، سرہنگ (ا پ و ، ۵ : ۱۷۲). [مقامی].

گلھیارا (فت گ ، سک لھ) امذ.
رک : گلیارا ، کوچہ جو عام گزرگاہ ہو. سلطان جی کی باؤلی پر سے جو گلھیارا بائیں ہاتھ سے اندر جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۷۱). [گلیارا (رک) کا ایک املا].

گَم (فت گ) امذ.
۱. پانی میں حل پذیر چپکنے والا ایک مادہ جو بعض درختوں سے خارج ہوتا ہے اور مصنوعی طور پر بھی تیار کیا جاتا ہے، **گوند، سریش**. گم ادنیٰ درجے کا، چونے کے گارے میں ملایا جاتا ہے. (۱۹۳۸، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۳۳۶). ۲. **شکر لپٹی ہوئی مٹھائی جو اندر سے ربڑ کی طرح ہوتی ہے، چوئنگ گم**. چاکلیٹ، کینڈی، چوسنے کا گم ... مٹھائی سے اسے سخت نفرت تھی. (۱۹۷۸، عزیز احمد، رقصِ ناتمام، ۲۹۳). [انگ : Gum].

گُم (ضم گ) صف.
۱. **کھویا ہوا**.

جو کوئی عاشق اس پیو کے اسے جیو میں جانے
اسے دیکھت گم ہیے جیسے ہیں دیوانے

(۱۴۲۱، بندہ نواز گیسو دراز (دکنی ادب کی تاریخ، ۱۳)).

سو فرماں سن گم رہیا رام راج
ملیا سخت بیری ہے ترک آج

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۹۷).

دلِ غم دیدۂ بیدار کئی دن سے ہے گم
کہہ تو ہے زلف میں یا تیرے زنخداں میں چھپا

(۱۷۹۴، بیدار، د، ۶).

خلق کے اعمال نامے چھین لوں گا روزِ حشر
گم ہوا ہے ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب

(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۷۰). گم ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈھنی گناہ ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو دوسرے کو یہ کہنا مسنون ہے کہ خدا کرے وہ تجھے نہ ملے. (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱ : ۲۲۴).

کیسے سیلاب صفت لوگ ہوئے پیاس میں گم
کیا سمندر تھے کہ صحرا نظر آئے اب کے

(۱۹۷۵، دریا آخر دریا ہے، ۴۵). ۲. **رائیگاں، ضائع، بے کار؛ کھویا گیا؛ بے حقیقت**. اتفاقِ زمانہ سے وہ رنگین فسانہ یادگارِ زمانہ گم ہوگیا. (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۳). ۳. **ضم، مدغم**.

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

(۱۹۳۶، ضربِ کلیم، ۴۴). یہاں افراد کی شخصی حیثیت گم ہو کر رہ جاتی ہے. (۱۹۸۶، قومی زبان، کراچی، مئی، ۵۹). ۴. **نظروں سے اوجھل، غائب، غیر حاضر، پوشیدہ**. اسی وقت آپ وہاں تشریف لائے اور بہت محنت سے جہاز کو نکالا اور پھر گم ہو گئے. (۱۸۶۴، تحقیقاتِ چشتی، ۹۸۹). کٹیلے درخت اور جھاڑیوں کا سلسلہ دور تک جا کر گہرائی میں گم ہو گیا تھا. (۱۹۵۶، شیخ نیازی، ۱۴). غالب جیسی شخصیتیں اس میں گم ہو جاتی ہیں. (۱۹۸۷، غالب فکر و فن، ۷۰). ۵. **سرگرداں، حیران، ششدر**.

مجنوں نے کیا آپ کو گم مارے خوشی کے
جب ناقۂ لیلیٰ کو بیاباں میں دیکھا

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخابِ رامپور)، ۶۰). ہندی سپاہیوں کو دیکھ کر انگریز گم ہوئے، وہ ہٹنے پر تیار تھے. (۱۹۳۳، مغل اور اردو، ۱۰۰). وہ ایک دم ایسے انکشاف پر بالکل گم سا ہو گیا تھا. (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۲۳۸). ۶. **محو، غرق، بیخود، مبہوت**.

عجب پری ہے سو اس پر جو حور عاشق ہوے
مسیح دیکھ کے گم ہوے سور عاشق ہوے

(۱۶۳۵، سب رس، ۸۳).

کیا تلاش میں جس کے میں آپ ہی کو گم
بھلا پھر اوس کی مجھے کیونکہ جستجو نہ رہی

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۱۷۳).

کس قدر طولِ خموشی نے کیا گم مجھکو
یاد کچھ بھی نہ رہے طرزِ تکلم مجھکو

(۱۸۸۶، دیوانِ سخن، ۱۶۶). کاموں کے ہجوم میں اس طرح گم ہوگیا کہ خط بھیجنے کا خیال نہ رہا. (۱۹۴۵، کاروانِ خیال، ۱۳۱).

ہم تعلق کی دلآویزی میں گم
کوچۂ اجداد سے نکلے تو ہر سُو تیرگی آغوش کھولے
منتظر تھی

(۱۹۸۱، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر، ۹۰). [ف].

---پَناہ (---فت پ) امذ (قدیم).
کھویا جانا، بیخودی کی کیفیت، محویت. توں اس وقت بیخود ہوے گا تو گم پناہ حاصل ہوے گا. (۱۷۶۵، چھ سرہار (ق)، ۶۷). [گم + پناہ ـ پنا، لاحقۂ کیفیت].

---راہ صف؛ ← گمراہ، گمرہ.
۱. **بھٹکا ہوا، راستے سے ہٹا یا بھولا ہوا، بہکا ہوا**. گھر جو کچھ نادانوں، ناواقفوں، گم راہوں نے اپنی اپنی فہم کے موافق سمجھا ہے اور عرف میں مشہور ہو گیا ہے اوس میں انھوں نے اپنا ہی رنگ رنگا ہے. (۱۹۱۵، پیاری دنیا، ۱۲).

بُرا ہو ہائے سرکش کا کہ تھک جانا نہیں آتا
کبھی گمراہ ہو کر راہ پر آنا نہیں آتا

(۱۹۵۷، یگانہ، گنجینہ، ۲۲). ۲. **دین سے پھرا ہوا، بے راہ، سرکش، منحرف، برگشتہ؛ مغرور، متکبر** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ؛ جامع اللغات). [گم + راہ (رک)].

---راہی امث؛ ← گمراہی.
کج روی، بے راہ روی، بھٹکنا. جسے پیر نہیں اسے گمراہی ہے. (۱۶۰۳، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، ۴۲).

اوس دین کے کلام سُن سُن کے
غیر گوں ہو گئی ہے گمراہی

(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۳۹). پس اب جس بات میں جو کچھ کہ صحابہ لوگ اجماع اور اتفاق کریں عین حق اور ہدایت ہے نہ ظلم اور گمراہی ہے. (۱۸۰۳، دقائق الایمان، ۳۹). ہم منزلِ مقصود کی طرف جا رہے ہیں یا بھٹک کر گمراہی کے جنگل میں پھنس گئے ہیں. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳ : ۲۱). تمام مخلوق اور فضل و کرم کا سرچشمہ اہُر (اوزیرس) تھا جب کہ ست تمام تر تباہی اور گمراہی کا منبع تھا. (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں، ۱۰۳). [گم راہ + ی، لاحقۂ کیفیت].

---زُباں (---فت نیز ضم ز) صف (قدیم).
گونگا ، گُم سُم ، خاموش.

دبی آگ ہو تجھ انگے گُم زباں
ہوا پر اڑے جیو ہو تس کا دھواں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۴). [گم + زباں (رک)].

---سُم (---ضم س) صف.
۱. **خاموش ، بے حس و حرکت ، چُپ چاپ.** ناچار مجلس میں آتے تھے لیکن گُم سُم بیٹھتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۲۴). ڈاکٹر صاحب بڑے بامذاق آدمی تھے مگر اب گُم سُم تھے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۶۶). وہ اسی طرح گم سُم بیٹھی رہی جیسے اس نے میری بات نہ سنی ہو. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۸۱). ۲. **ششدر ، حیران ، ہکا بکا ، حیرت زدہ.** میری یہ باتیں سن کر وہ گُم سُم ہو گیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۳). [گم + سم (س : شوینہ शून्य) سے].

---سُم کے لڈو کھانا محاورہ.
گُپ چُپ کے لڈو کھانا ، بے حواسی کے عالم میں ہونا ، کسی بات کا جواب نہ دینا ، خاموش رہنا ، بالکل چُپ رہنا. تم تو معلوم ہوتا ہے کہ گم سم کے لڈو کھائے ہوئے ہو، آخر چپ کیوں ہو. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۱۳).

---شُدگی (---ضم ش ، فت د) امث.
کھویا جانا ، غائب ہونے کی کیفیت ، گم ہونے کی حالت ، معدوم ہونا ، نظروں سے پوشیدہ ہو جانا.

میں ایسا ہوا گُم کہ عزیزانِ عدم بھی
گُم ہو کے مری گُم شدگی کو نہیں پاتے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۹). اکثر و بیشتر اس گم شدگی کے عالم میں جہاں کہیں ٹھنڈی چھاؤں ملتی ہے ، اسی کو منزل فرض کر کے وہیں ٹھہر جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۷). ان کے شاعرانہ انہماک اور گم شدگی کی بالکل وہی صورت رہی جو پہلے تھی. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۱۲۶). [گم شدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
۱. **کھویا ہوا ، بھٹکا ہوا ، راستہ بھولا ہوا.**

کسو نے کھو کے بھی پایا ہے اس طرح پھر دل
یہ نقدِ گم شدہ میرے سراغ سے نکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱).

ڈھونڈوں متاعِ دل کو کدھر اب کہاں ملے
وہ جنسِ گُم شدہ ہے نہ جس کا نشاں ملے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۴۹۵). اب اس نے اپنی عظمتِ گم شدہ کی واپسی کی انتہائی کوشش کی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۱).

اب اور طول نہ دے ، اس حسین کہانی کو
پکار جلد مری گم شدہ جوانی کو

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۵۹). ۲. **مفرور ، فراری ، بھاگا ہوا ، راہِ فرار اختیار کرنے والا ، غائب.**

تو ہی مجھ گم شدہ سے چھُٹ کے نہ ہو گا نالاں
اے جرس قافلے کا قافلے روتا ہو گا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۴). [گم + شدہ ، شدن - ہو جانا ، ہونا].

---صُم (---ضم ص) صف ؛ رک : گم سم.
گونگا ، بہرا ، خاموش ، ساکت ، چُپ چاپ ؛ ہکا بکا ، ششدر و حیران ؛ سکتے کی کیفیت.

چاٹ لی صاف گلدموں کی دم
رہ گئیں وہ بیچاریاں گم صُم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۲). ایک لڑکا سات برس کا سرخ آنکھیں بالکل گم سم مخموروں کی طرح عالمِ سکوت میں بیٹھا ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۷۷). ممتاز بالکل گم صم بنے ہوئے کھڑکی کے باہر سمندر کی موجوں کو دیکھتے ہیں. (۱۹۳۲ ، انور ، ۶۶). [گم + ع : صم (اسم - بہرا کی جمع)].

---صُم رَہ جانا / رَہنا محاورہ.
رک : گُم سُم رہ جانا ، خاموش اور چپ رہ جانا ؛ حیران و ششدر رہ جانا. آپ کی کھلائی مولوی سبحان شاہ صاحب کے پاس لے گئی اور عرض کیا یہ گم صم رہتے ہیں آپ دم ڈال دیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۱۴). شبانہ تو گم صم ہی رہتی ، میں بچوں کو باغ میں ٹہلا کر لے آتا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۹).

--- کَردَہ راہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
راستہ بھولا ہوا ، بھٹکا ہوا ، راستہ بھول جانے والا.

راہ سے اس کی ہوئے تم کس لیے گُم کردہ راہ
غافلو تم کو کسی نے گرچہ بھٹکایا نہیں

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۲).

اس میں یہ دل مسافرِ گُم کردہ راہ ہے
آندھی میں پڑ کے صورتِ طائر تباہ ہے

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۵۰). کیا میں تمھارے درمیان ایسے وقت نہیں آیا جبکہ تم گم کردہ راہ تھے اور خدا نے تمھیں راہِ ہدایت دکھائی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۸). اس کی کوٹھی میں کسی گم کردہ راہ مسافر کو ، کسی انجان راہی کو بار کہاں. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۸).

معاشرے کے نفوس گُم کردہ راہ
تجھ کو بھی اپنی قسمت کی بھیک سمجھے

(۱۹۸۶ ، تماشا طلب آزار ، ۱۸۳). [گم کردہ + راہ (رک)].

--- کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **چھپانا ، غائب کرنا.**

گُم کر دیا ہے مجھ کو ضعیفی نے یاں تلک
ڈھونڈھے دمِ اخیر تو دقت سے پائے مرگ

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۳۸۰).

ترے جمال نے گم کر دیے ہیں کتنے چراغ
فروغِ نجم و ثریا نہ تابشِ قمری

(۱۹۳۷ ، نبض دوراں ، ۲۶۷). ۲. **بھلانا ، فراموش کرنا ، کھونا**

چلو باغ کی سیر ہم تم کریں
یہ سب غم کا نام و نشاں گم کریں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰).

مجنوں نے کیا آپ کو گم مارے خوشی کے
جب ناقۂ لیلیٰ کو بیاباں میں دیکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۶۰).

کہتے ہو نہ دیں گے ہم ، دم اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجیے ، ہم نے مدّعا پایا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۳).

جب تک مجھے گُم نہیں کرو گے مجھو
کہتا ہوں کہ اپنے کو نہیں پاؤ گے

(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۳۱۴). یہ عمل خود کو دریافت کرنے کا نہیں بلکہ خود کو گُم کرنے یا کھونے کا عمل ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۴). ۳. **چُرانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ گَشْتگان (ـــفت گ ، سک ش ، فت ت) صف ؛ ج.
کھوئے ہوئے لوگ ، لاپتہ ، جن کا سراغ نہ لگ رہا ہو. بعد ... عرصۂ بعید کے ہم گُم گشتگان وادی مصیبت و اوارکان صحرائے آفت کو ایک دوسرے کے دیدارِ فرحت آثار سے خوش و مسرور کیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۱۰). [گم گشتہ (رک) کی جمع].

ـــ گَشْتگی (ـــفت گ ، سک ش ، فت ت) امث.
گُم شدگی ، کھویا جانا ، نظروں سے اوجھل ، غائب ، معدوم ، جس کا کوئی کھوج نہ ملے.

کھو آپ کو کر ڈھونڈتا ہے عشق کی منزل
گُم گشتگی اس رہ میں تری راہ نموں ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴).ان کے طرزِ بیان میں کہیں صرف سُستی اور بیجان ہے اور کہیں واقعی گم گشتگی اور سرشاری ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۳۵). [گم گشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گَشْتَہ (ـــفت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
رک : گم شدہ.

صدق و ایمان ہور شوق جان کم ہو نہانے کم کہیں
سلطان من گم گشتہ یوں عالم ہوا ہے کیا سبب

(۱۶۷۳ ، دیوان سلطان (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۲۵)).

وہ تو گُم گشتہ کہیں پیدا نہیں
یاں تسلی یہ دلِ شیدا نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۵).

گُم گشتہ دل کی تا یکجا جستجو کریں
یاں اور دل ملے تو تری آرزو کریں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۹۶).

جلوۂ یوسف گُم گشتہ دکھا کر ان کو
تپش آمادہ تر از خونِ زلیخا کر دیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۳۰). اس بلیک آؤٹ میں وہ آنکھوں کے گم گشتہ گھر کو ڈھونڈ رہے ہیں. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۸۴) . [گم + ف : گشتہ ، گشتن - پھرنا ، گھومنا ، گشت کرنا].

ـــ گَشْتَہ رَہ (ـــفت گ ، سک ش ، فت ت ، ر) صف.
رک : گم کردہ راہ.

خدا کو مان اپنی راہ لے کعبے کو جا مومن
صنم خانے میں کیا لیوے گا اے گم گشتہ رہ رہ کر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۲).[گم گشتہ + رہ (راہ (رک) کی تخفیف].

ـــ متھان (ـــفت م) صف.
سوچ میں ڈوبا ہوا ، خاموش ، گُم سُم سا ، خیالوں میں کھویا ہوا. گم متھان ٹھیکیدار صاحب یہ سن کر جاگ سے پڑے.(۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۱۱). [گم + متھان (غالباً مستان (رک) کا بگاڑ)].

ـــ نام صف ؛ ← گمنام
۱. **غیر مشہور ، غیر معروف.**

مورت ترنگ کی دیکھ کر ابچھر ہوئے گم نام سب
چنچل کی چپلائی نرک چپلا گگن میں جا دڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۷).

نہیں گم نام کچھ میں بھی ترا مشہور عاشق ہوں
مجھے کر بے نشاں ظالم ترا نام و نشاں ہو گا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۵۷).

ناسور رہتے ہیں دائم طعنِ مردم کے ہدف
کیوں لگا کہنے کوئی اچھا برا گم نام کو

(۱۹۰۰ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۳).

سیٹ جائے بھاڑ میں ، میں تو خوش ہوں اس بات پر
نام مجھ گم نام کا چھپنے لگا اخبار میں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۶۶). ۲. **بے نام و نشان ، جس پر کوئی نام اور پتا نہ ہو ، نامعلوم ، جس کا کوئی اتا پتا نہ ہو ، جس کا سراغ نہ لگ سکے.** فرانس کے مشہور اخبار ... میں ایک گمنام مضمون شائع ہوا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۸۵) ان کی جان لینے کی دھمکیوں کے گمنام خط ان کے پاس آنے لگے. (۱۹۳۸ ، حالات سر سید ، ۱۰۷). [گم + نام (رک)].

ـــ نامَہ (ـــفت م) امذ ؛ ← گمنامہ.
دستاویز جو کسی سرکاری کاغذ وغیرہ گم ہو جانے کے بارے میں اقرار نامے کے طور پر لکھی جائے. یہ گمنامہ لکھ دیا کہ سند ہو. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۹۷). [گم + نامہ (رک)].

ـــ نامی امث ؛ ← گمنامی.
گُم نام ہونے کی حالت یا کیفیت. گمنامی کے کونے میں بیٹھا اور اپنے ہمراہیوں میں سے ہر ایک کو ایک گوشہ میں چھپایا.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۰). انھیں اسباب سے وہ ایسی گمنامی میں پڑ گئے کہ کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان میں سے کون کب مرا اور اس نے کہاں جان دی . (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۹) [گم نام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمّا (ضم گ ، شد م) امذ.
(اینٹ سازی) **لاکھوری اینٹ سے بڑی ، بھٹی میں پکائی ہوئی سرخی مائل رنگ کی بڑی اینٹ یہ عموماً آٹھ نو دس انچ تک لمبی اس کی نصف چوڑی اور تین انچ تک موٹی ہوتی ہے اس کی چھوٹی قسم گٹکا کہلاتی ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۸۲). شاہان اودھ کے مورث منصور علی خاں صفدر جنگ کے مقبرے کے آس پاس گمّا اینٹ بنانے اور پکانے کے کارخانے جاری ہوئے. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۵۹). گمّوں میں سے ... خود رو گھاس باہر کو جُھک آتی تھی. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۹۵). وہ دونوں بنجر پر کھڑے ہوئے پیپل کے درخت کے نیچے گمّا ڈیوٹ کے چبوتروں پر بیٹھ گئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۴۱). ۲. **پکی ہوئی اینٹ یا پتھر کا بڑا ٹکڑا.** دل میں تو آئی کہ ایک گمّا کھینچ ماروں ، پر ابّا کے ڈر سے کچکچا کر رہ گیا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱). [مقامی].

گُماشتگی (ضم گ ، سک ش ، فت ت) امث.
۱. **گماشتے کا کام یا پیشہ ، گماشتہ گری.** اس کے فرائض گماشتگی ایک پائی کمشنر کے سپرد کر دیے جائیں گے. (۱۹۴۴ ، تاریخِ دستورِ ہند ، ۱۳۹). ۲. **تقرر ، تقرری کا پروانہ** (پلیٹس). [گماشتہ (مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُماشتہ (ضم گ ، سک ش ، فت ت) امذ.
جس کے سپرد کوئی کام کر دیا گیا ہو ، کارندہ ، ایجنٹ نیز نائب مختار جو گھوم پھر کے کام کرے ، جس کے ذمّے باہر کی آمد و رفت والا کام ہو. اکثر شہروں میں کوٹھیاں اور گماشتے خرید و فروخت کے واسطے مقرّر تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹).

میں پوچھتا نہیں تاجر کہاں سے ہے آیا
گماشتہ ہے کہ رکھتا ہے گھر کا سرمایہ

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۱۳۱). مولویوں کے گُماشتوں نے حکومتِ عراق سے انہیں پاسپورٹ دلوا دیے. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۹). شراب کے لئے چودھری صاحب نے اپنے گماشتے لدھیانہ روانہ کئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۷). [ف].

ـــ گَری (ـــ... فت گ) امث.
گماشتہ کا کام یا گماشتہ ہونے کی حالت ، تقاضا کرنے کا کام ، کارندگی ، نیابت. جبکہ حساب بانام گماشتہ گری طلب کیا جائے. (۱۹۱۰ ، میعادِ سماعت (ترجمہ) ، ۲۹). [گُماشتہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمان (ضم گ) امذ.
۱. **شک شبہ ، احتمال ، وہم.** از شکمِ مادر وقت زادن ترا عقل نہ بود اماتج میں تو گمان نہیں کہ توں ہے یا نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمة الحقائق ، ۳۹).

کر جیو منگے تو تج کوں غواصی ہو دیوں گا
راضی ہوں میں یقین کچ اس میں گمان نہیں

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۷).

خوبی کا آئینے نیں یقیں کر دیا گماں
دل میں ہمارے اوس کا زیادہ ہوا غرور

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۰).

ذرّوں کی روشنی پہ ستاروں کا تھا گماں
نہرِ فرات بیچ میں تھی مثلِ کہکشاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶).

ہم عاصیوں کا بارِ گنہ سے جُھکا ہے سر
اور خلق کو گمان ہے ہم پر نماز کا

(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، عزیز ، ۵۷). جب پہاڑیاں برف سے ڈھکی ہوتیں ، ہر طرف برف ہی برف ہوتی ... جب کوہ مری پر کسی بہت بڑے ہسپتال کی نرس کا گمان ہوتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۶۱). ۲. **خیال ، قیاس ، رائے.**

بُرا کچھ گماں دل میں توں تو نہ کر
اندیشا نہ کر توں ، اہے شیر نر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۰۵). اے مہتر و بہتر بنی آدم ، ایسا گمان کرتا ہوں کہ توں اون لوگوں سے ہے کہ صفت جس کی توریتِ موسیٰ و انجیلِ عیسیٰ میں پڑھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۱). اس کو شر کا گمان اور فساد کا کھٹکا معلوم ہوتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۰).

انہیں بزمِ غیر میں تھا گماں کہ یہ سادہ لوح بہل گیا
مجھے خوفِ عزّت و آبرو کہ رہا فقط اسی ڈر سے خوش

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۹). مجھے کبھی گمان بھی نہ تھا کہ نواب بھائی یہ رنگ لائیں گے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۷۹).

علم کیا علم کی حقیقت کیا
جیسی جس کے گمان میں آئی

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۸۴). بڑھیا کو یہ گمان نہ تھا کہ اُس سے یہ سوال بجائے مقدّم تہنیت سالِ سوالی کے سنگھ بابو بالمشافہ خود کریں گے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶۸). ۳. **غرور ، تکبّر ، زعم ، پندار.** گمان جو اسے تھا سخت ، پانوں سوں پڑنے کا آیا وقت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۱).

جب سیں غرورِ گُل کا ہوا اس کے تئیں یقیں
جاتا رہا ہے تب سیں گماں عندلیب کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

کیا ایک آن میں تیغِ قضا نے صاف دو ٹکڑے
گماں ہی رہ گیا دشمن کو آتش اپنے جوشن کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۱). جمشید کو سنّاٹا آ گیا اور کہا اے شہباز تم پر بڑا گمان تھا کہ تم لوح لے لو گے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۱).

اے شعلۂ وجود کوئی صورتِ نمود
ذرّوں کو یہ گماں ہے کہ سورج بکھر گیا

(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۶). ۴. **خوف و خطر ، ڈر ، پروا.**

دیا ہوں شہاں کوں پکڑ جیو دان
مجھے کیا ہے ایس پاجیاں کا گماں

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۲۱). آپؐ کی ولادت کے وقت عجیب و غریب باتیں پردۂ غیب سے ظاہر ہوئیں منجملہ ان کے یہ ہیں کہ ستارے آسمان سے زمین کی طرف شوقِ زیارت میں اس طرح جھکے پڑتے تھے کہ آپؐ کی پھوپھی کو گمان ہوتا تھا کہ میرے سر پر گر پڑینگے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳). [ف].

---باندھنا محاورہ.
خیال کرنا. نصاریٰ نے اُنکی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال فرمائیں گے. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن مجید (تفسیر ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی) ، ۱۶۵).

---بھرا (---فت بھ) صف مذ (مث : گُمان بھری).
مغرور بیٹا ، مغرور ، گھمنڈی ، متکبر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[گُمان + بھرا (بھرنا (رک) سے صفتِ مذکر)].

---پڑنا محاورہ.
شک و شبہ ہونا. پیغبر علیہ السلام کوں دیکھا گہے تو عالماں گمان پڑا ہے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۰).
گُمان عماری لیلیٰ کا جس پہ پڑتا تھا
دریغ دور وہ محمل سوار ہم سے رہا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۵).

---توڑنا محاورہ (قدیم).
شک و شبہ ختم کرنا ، غرور توڑنا. اے شرح کہیا سو بھایاں کا گمان توڑنے کوں نہ کہ جاہلاں و نامحرماں کے واسطے ہے. (۱۷۳۰ ، ارشادالسالکین ، ۱۶).

---جانا محاورہ.
شبہ ہونا ، اندیشہ ہونا.
پڑتی ہے ان کی آنکھ سر بزم جب کہیں
جاتے ہیں اک نگہ پہ سو سو گمان مجھے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۰).

---دوڑانا محاورہ.
قیاس آرائی کرنا ، خیال دوڑانا. وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۃ القرآن ، ۷۹۶).

---رکھنا محاورہ.
شک و شبہ رہنا ، شک کرنا ، توجہ رکھنا ، خیال کرنا.
ابلیس کافر رکھیاں گماں   رانیا گیا ہوا شیطان
(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۰۲)). پڑھنے والوں کے متعلق یہ گمان رکھیے کہ ایک قابلِ توجہ ادیب کے بارے میں وہ ایسی باتیں جاننے کے خواہاں ہیں جو اب تک ان کے علم میں نہیں آئی ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۳).

---غالب کس صف (---کس ل) امذ.
ظنِ غالب ، ایسا خیال جو یقین کے قریب ہو ، کم و بیش پختہ یقین. مگر اس کو گمانِ غالب تھا کہ نواب مرزا اس کے تعاقب میں گئے ہیں. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۸۴). گمانِ غالب یہ ہے کہ شاید وہ اپنے بعض دوستوں کے مشورہ پر عقدِ ثانی چاہتے تھے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۱۸). [گُمان + غالب (رک)].

---قوی کس صف (---فتِ ق) امذ.
پکا خیال ، احتمال قوی (علمی اُردو لغت). [گمان + قوی (رک)].

---گزرنا محاورہ.
شک و شبہ ہونا ، احتمال ہونا ، خیال میں آنا ، خیال کرنا.
بچھایا کمرے میں فرش جھٹ پٹ درست کی سیج کی سجاوٹ
سنی جو میں نے کسی کی آہٹ گمان گزرا کہ یار آیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۹).
نفرت کا گُماں گزرے ہے میں رشک سے گزرا
کیوں کر کہوں ، لو نام نہ ان کا مرے آگے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۹).
خطا معاف ، زمانے سے بدگماں ہو کر
تری وفا پہ بھی کیا کیا ہیں گماں گذرے
(۱۹۵۴ ، آتش گل ، ۱۸۱). اس عمر میں یہ گمان کیسے گزرتا کہ یہ انوکھے پہلو کسی شخص کے اپنے مشاہدے یا تجربے کا نتیجہ ہو سکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۸۹).

---لے جانا محاورہ.
۱. مغالطے میں پڑنا ، شک کرنا ، شبہ کرنا ، شک گزرنا ، خیال کرنا ، خیال ہونا. مسلمانوں کے ساتھ سرا میں جا رہو تو سب آدمی سنیں اور تم پر گمان لے جاویں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۴).
اب تو فرقت میں تڑپنا بھی نہیں ممکن کہ تُو
میری تاثیر محبت پر گماں لے جائے گا
(۱۹۱۸ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۴۸). **۲. خیال کرنا.**
ہر زخم لہو روتا ہے اس تیر مژہ سے
لے جائے نہ کچھ اور گماں دیدۂ یعقوب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۸۲). فضیل نے کہا کہ یہ مرد مجھ پر نیک گمان لے جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۹۱).

---ہے فقرہ.
خیال ہے ، اغلب ہے ، یقین ہے.
گماں ہے ہمن پر کہ چندر بدن
کرے کچ ہنر تو یو پاوے دفن
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۱).

گمانا (فت گ) ف م (قدیم).
(وقت وغیرہ) گنوانا ، گزارنا ، بسر کرنا.
تو دونوں یل اپنا گمائیں گے وقت
بہوت دن کوں دونوں کے جاگے ہیں بخت
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۲). [گمنا (رک) کا تعدیہ].

گُمانا (ضم گ) ف م.
۱. کھونا ، ضائع کرنا ، گم کرنا.
جب سلیماں نے انگوٹھی دی گما
سلطنت پر اس کی جن قابض ہوا
(۱۸۴۷ ، حارق الاشرار ، ۷). بعض دولت مند بھی آئے جنھوں نے اپنا ٹکٹ گما دیا تھا. (۱۸۹۷ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۳۶). **۲. بے خود بنانا.**
میں قربان ہوں تیری نظروں کے یار
ملاتے ہی آنکھیں گمایا مجھے
(۱۸۴۳ ، شاہ نیاز ، د ، ۲۳۳). [گم (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]

گُمانی (ضم گ) صف.
۱. **شبہ کرنے والا ، شک کرنے والا** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۲. **مغرور ، متکبّر ، گھمنڈی.**

کر لطف و مہربانی گالی نہ دے گمانی

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۶). ۳. **خیالی ، فرضی ، کہنے کو.**

کچھ دہن ہی نہیں وہمِ شعرا کے نزدیک
مو سے باریک کمر بھی ہے گمانی تیری

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۶). [گمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُمْبَد (ضم گ ، سک م ، فت ب) امذ ؛ = گنبد.
برج ، **سقفِ مدوّر جو مساجد و مقابر میں ہوتی ہے.**

کرے یک نظر گنبد اوپرال جب
پڑے کھل اپس تے اپس قفل تب

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۹۳). قوّتِ برق بجلی کی شکل ہو کر بڑے بڑے سا کھو کے درختوں کو توڑ ڈالتی ہے اور بلند گمبدوں اور میناروں کو گرا دیتی ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات اسلامی بقاعدہ طاقتِ مقناطیسی ، ۳۷). ان مندروں کے پُرشان گمبدوں اور باریک تراشیوں سے ... اوتر کر پالثیانہ کے شہر میں پہنچ جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ؛ ۹۹). اسی عمارت کا نام بھی تاج یعنی گمبد کی رعایت سے تاج محل رکھا گیا ہے جس کے معنی ہیں تاج یعنی گمبد والا محل .(۱۹۸۸، اُردو، کراچی، جولائی تا ستمبر، ۶۹). [گنبد (رک) کا تلفظی املا].

گَمْبِھیر (فت گ ، سک م ، ی مع) ؛ = گنبھیر. (الف) صف.
۱. **بھاری ، وزنی ، بوجھل ؛ عمیق ، گہرا.**

غیر ہو یا ہو بیگانہ خوف کیا گمبھیر سے
اے ظفر ہم ہیں فقط ہلکے شکم سے کانپتے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۱۳).

میں اور ہجومِ سُفہاؔ سے گھبراؤں
ذرّوں سے کبھی دبا ہے گمبھیر پہاڑ

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۰۶) . اب کیا ہو گا اس سر پھرے کا انجام؟ کہ پھر اس کی آواز آئی ، عجیب گمبھیر سی آواز. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۵). ۲. (أ) **باوقار ، پُراثر.** جس کا پرسن اور گمبھیر (گہرا) انتہ کرن ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳). ماضی کا وسیع سناٹا جو اب محض ناموں سے پُر ہے اس الوہی موسیقی کو زیادہ گمبھیر بنا دیتا ہے. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۳۰۸). اس گمبھیر خاموشی کے ماحول میں نور نے پوری اونچی آواز سے کلمۂ طیّبہ کا ورد شروع کر دیا تھا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۲۳) . (اا) **تشویش ناک ، اُلجھا ہوا ، طلسمی ، نازک.** ایک زمانہ میں وطنِ عزیز میں عیدین کے چاند کا مسئلہ بڑا گمبھیر بن چکا تھا. (۱۹۸۹ ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۱۶۷). ۳. **متحمّل ، بُردبار ، سنجیدہ ، دوراندیش ، اعلیٰ فطرت کا.** جودھ بائی چونکہ ایک عالی ظرف متحمّل مزاج اور گمبھیر بیوی تھی ، وہ ہنس کر ٹال جایا کرتی تھی . (۱۸۷۳ ، انشاء ہادی النّساء ، ۲۳۷). جو بات سُن کر پی جائے وہ عالی ظرف ہے گمبھیر ہے ، اعلیٰ فطرت کا انسان ہے. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۳۶۸). (ب) امذ. **ایک پھوڑا جو اکثر پیٹھ یا گردن پر نکلتا ہے ، خنجر بیگ یا خنازیر بھی کہتے ہیں** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گنبھیر (رک) کا تلفظی املا].

گَمْبِھیرْتا (فت گ ، سک م ، ی مع ، سک ر) امث ؛ = گنبھیرتا.
۱. **سنجیدگی ، متانت ، تحمّل.** نیلی آنکھوں میں گہرائی اور گمبھیرتا جھلکتی تھی. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۳۰). اس کی نظروں میں بلا کی گمبھیرتا تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶). ۲. **شان و شوکت ، بھاری بھرکم ہونے کی حالت ، رعب و دبدبہ.**

اس جگ میں پوتڑوں کے جو یارو امیر ہیں
گمبھیرتا لیے ہوئے جن کے خمیر ہیں

(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۳۳۵). اُن کا مقصد سکوت اور ٹھہراؤ نہ تھا بلکہ زیادہ شوخی ، زیادہ حرکت ، زیادہ حُسن اور زیادہ گمبھیرتا. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۳) . ۳. **گہرائی ، عُمق.** یہ امیج انسان کے اندر ہیں اور تحت الشعور ہی سے اُبھرتے ہیں ، ان کی گمبھیرتا ظاہر ہے. (۱۹۶۶ ، نقوش ، لاہور ، ۱۰۶ : ۱۵۷) . ایک مسلسل بازگشت اپنی گمبھیرتا کے ساتھ کانوں میں گونج رہی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۸) . [گنبھیرتا (رک) کا تلفظی املا].

گَمْبِھیری (فت گ ، سک م ، ی مع) امث ؛ = گنبھیری.
عقل و دانش کی گہرائی ، گمبھیرتا.

اتنی گمبھیری پہ بھی مر مر کے جیتے ہیں جناب
سو جتن کرتے ہیں تو اک گھونٹ پیتے ہیں جناب

(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۱۶۳) . [گمبھیر - گنبھیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَمَت (۱) (فت گ ، م) امذ.
۱. **راستہ ، راہ** (پلیٹس). ۲. **جہاز یا کشتی کے تختوں کی درزیں جن کے ذریعے نچلے حصّے میں دریا یا سمندر کا پانی جمع ہو جاتا ہے ، دراڑیں.**

گر گمت سے آتا کچھ افزود آب
دور کر سکتے تھے بنیا چاب چاب

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۳). [س : गमथ].

گَمَت (۲) (فت گ ، م) امذ (قدیم).
کیچڑ کا کیڑا.

یا کیچ میں ہے کھوپے کی گت لے
اس کیچ میں پھرتا گمت لے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۲). [مقامی].

گَمَّت (فت گ ، م نیز شد) امذ.
۱. **جمگھٹا ، مجمع ، جتھا ، ٹولی.**

حضرت کے گھر ایک دن گمت تھا
ان پان بھی بہت ان گمت تھا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۷). کل رات تمہارے یہاں خوب دل لگی اور

جمگھٹ تھی ، تو مجھے بھی اس گمت میں بلاتا تو کیا میں تیرے شریک نہ ہوتا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۶۶). اس گروہ یا گمت نے ملک اور معاشرے میں ایک خاص وقار پیدا کر لیا تھا. (۱۹۷۵ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۱۵). ۲. **ہنسی مذاق ، دل لگی ، تفریح ، مزہ ، عیش و عشرت ، تماشا.**

اچھے طبع کی دوڑ کوں عقل رخش
گمت کوں خیالاں کی ہے فرح بخش

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲).

تس کوں کیا بوجتا ہے بحری کے
دن جو جس کا گمت میں جاتا ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۶). آٹھ نو بجے رات تک پیٹ کا الاؤ بھڑک اٹھتا ، اسی کو دبانے ، بہلانے کے لیے دراصل یہ گمت ہوتی تھی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۸۳). ۳. (موسیقی) **ساز کے کسی پردے کی آواز ، ہوا کا صدمہ یا تموّج** (ا پ و ، ۲ : ۱۶۵). [پ : गम्मती].

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ (قدیم).
تفریح کی جگہ ، تفریح گاہ.

نہ او کچھ ہمن سنگ بیگانہ تھا
کہ تس خانہ نسدن گمت خانہ تھا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰). [گمت + خانہ (رک)].

ـــ گاہ امذ.
رک : گمت خانہ ، تفریح گاہ.

بند اے محل صاف خوش طرح کا
گمت گہ عشاق ادک فرح کا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۵). [گمت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

گُمتی (ضم گ ، سک م) امث.
رک : گمٹی.

اوپر غلیف دریا آسمان گمتی
دیوے تارے کلس قدرتی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۹). [گمٹی (رک) کا ایک املا].

گُمَّٹ (ضم گ ، شد م بفت) امذ.
رک : گنبد. حضرت تمام اشتیاق سوں اس گمٹ کے نزدیک گئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۴).

پھر اوپر ہزاروں ساتھ چلے جو بھوت پری اور اچھس تھے
ڈیل اونچے انکے برج ثمن اور سیس بھی انکے گمٹ سے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۵۲). [گنبد (رک) کا ایک تلفظ].

گِمٹی (۱) (کس گ ، سک م) امث.
ایک قسم کا موٹا سوتی کپڑا.

گون اور جالی چکن اور بک
ہے سٹی اور گمٹی فل نین سک

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۹). ڈمٹی کو گمٹی ، لینٹرن کو لالٹین ، ڈیپوٹی کو ڈپٹی ... کر کے کس خوبصورتی سے اپنی زبان کا مانوس جزو بنا لیا ہے. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۲). کندھوں پر پڑی ہوئی گاڑھے یا گمٹی کی چادروں سے ہی زمین صاف کرنی شروع کر دی . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۲) . [انگ : Dimity کا بگاڑ].

گِمٹی (۲) (کس گ ، سک م) امث.
ریل کی چوکی جو اس جگہ بنی ہوتی ہے جہاں ریل کی پٹری کسی سڑک پر سے گزرتی ہے اور چوکیدار ریل کا پھاٹک کھولتا بند کرتا اور جھنڈی دکھاتا ہے (فرہنگ اثر). [مقامی].

گُمٹی (ضم گ ، سک م) امث.
۱. **چھوٹا گنبد.** ان سنسان دوپہروں میں حویلی کی سب سے اونچی چھت کی گمٹی سے فاختہ کی آواز وقفوں سے آتی رہتی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۹). ۲. **گنبد دار عمارت ، اونچی چھت کی عمارت.** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچی گمٹی پر گذرے پوچھا یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص کی. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۱۰). ۳. **قلعے کا وہ حصہ جس پر توپیں چڑھاتے ہیں اور جو بشکل دائرہ آگے کو نکلا ہوا اور بغیر پٹاؤ کا ہوتا ہے ، اسے کڑگج کہتے ہیں.** کپطان (کپتان) مکلاکن نے حکم دیا کہ تم اس گمٹی میں (جو قریب ہی تھی) جا کر ٹھہرو ، جب تک اور سپاہی بھی پہنچ جائیں. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۹۷). ۴. **مٹھ جس میں عموماً فقیر وغیرہ رہتے ہیں ، کٹی ، خانقاہ.** سڑک کے موڑ پر اپنی ہرے رنگ کی گمٹی میں بیٹھے بیٹھے بلدیو نے اپنی یکساں آواز میں آخری سطر تک پہنچ کر زور سے رامائن بند کی. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۵۰). ۵. (کڑہت) **نوک دار ، ابھار ، پھول کے درمیان میں اُبھرا ہوا حصّہ.** اگر کسی پھول میں جالی گمٹیاں ہوں تو ان کی بھی جالی بنا لیجیے. (۱۹۳۲ ، کڑہت کی قسمیں ، ۱۴). ۶. **بغیر منھ کی سخت پھنسی جو نہ پکّے نہ پھوٹے ، دب جائے اور بیٹھ جانے کے بعد بھی دنوں تک سخت رہے ، گمٹیا ، دنبل.** شکستہ ہڈی پر ایک گمٹی سی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۶۰ ، استادِ جراحی ، ۱۲۵). [گمٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و لاحقۂ نسبت].

ـــ دار صف.
گمٹی کی شکل کا ، گنبد نما ، پھولا ہوا ، ابھرواں. سرو نما اور گمٹی دار درختوں کی سرسبزی اور خوبصورتی دل کو لبھا لیتی تھی. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲۱۹). دو رومالی روٹیاں کھا لیتی جو گمٹی دار بڑے سے توے پر خاص طور سے اپنے لیے کشمشی چٹنی کی پکاتی تھیں. (۱۹۶۹ ، ساقی، کراچی ، ۳ : ۲۵). [گمٹی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

گُمٹیا (ضم گ ، سک م ، کس ٹ) امث.
رک : گمٹی معنی نمبر ۶. اس درجہ میں فائبر و پلاسٹک یا فائبرایڈ قسم کی چیز جسم کے مختلف مقامات میں جمع ہو جاتی ہے جس کو گمٹیا کہتے ہیں. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۳۲۸). [گمٹی (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گُمَّج (ضم گ ، شد م بفت) امذ.
گنبد ، گمٹ (پلیٹس). [گنبد (رک) کا بگاڑ].

گمچا (فت گ ، سک م) امذ ؛ ← گمچھا.
چھوٹا کپڑا جو کھانا کھاتے وقت ہاتھ پونچھنے کو دسترخوان پر تہہ کر کے رکھ دیا جاتا ہے ، دست پاک (اپ و ، ۳ : ۱۶۶). [مقامی].

گُمچا (ضم گ ، سک م) امذ.
زردوزی کام پر سے مسالے کی پُرز چھیج اور کترن وغیرہ جو کام کرنے میں خارج ہوتی ہے اٹھانے کا موم یا آٹے کا گولا (اپ و ، ۲ : ۲۰۸). [گمچ + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُمچی (ضم گ ، سک م) امث.
رک : گھونگچی ، ماشے کا آٹھواں حصّہ ، رتّی. گمچی ، آٹھ چاول کے مساوی وزن کا ایک باٹ ، ماشے کا $\frac{1}{8}$ حصّہ. (۱۹۴۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷ : ۱۲). [گھنگچی (رک) کا ایک تلفظ].

گَمچھا (فت گ ، سک م) امذ.
رک : گمچا (پلیٹس). [گمچا (رک) کا ایک املا].

گُمراہ (ضم گ ، سک م) صف ؛ س گُم راہ.
۱. بھٹکا ہوا ، راستے سے ہٹا ہوا ، بُھولا یا بہکا ہوا ، کج رَو ، منحرف ، سرکش. ایک دیو ہے پادشاہ رُوسیاہ ، گمراہ ، بدکار اس کے ناؤں رقیب نابرخوار دار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۷).

سنتا ہی نہیں وہ بُتِ گمراہ کسی کی
گو آپ سفارش کرے اللہ کسی کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۵).

یا اس بُتِ گمراہ کو لا راہِ وفا پر
یا پھیر دے اے گردشِ دوراں مرے دل کی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۱). ناواقفوں کو تمہارا حال بتاؤں ، گمراہوں کو راہِ راست پر لاؤں. (۱۹۰۰ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹). یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ غالب ، بیدل کی پیروی سے گمراہ ہو گئے تھے. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۳۰). ۲. دین سے پھرا ہوا ، بےدین ، بےراہ. تحقیق تمہیں ہور تمہاری سب جماعت گمراہ ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۸). استدراج وہ ہے کہ گمراہ لوگوں سے ... اونکے مطلب اور مرض کے موافق صادر ہو. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲). فرقہ مرجیہ محدثین کے نزدیک ایک ایسا گمراہ فرقہ تھا کہ اس کی شہادت قبول نہ تھی. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۲۶). روزہ کسی صورت میں نہیں چھوڑا جا سکتا ، جو لوگ یہ بات سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے وہ گمراہ ہوتے ہیں. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۶۸۰). ۳. الگ الگ ، بے ترتیب ؛ مُنتشر ، بکھرا ہوا. زمین کے اوپر ... دھواں کم و بیش مقدار میں ہمیشہ موجود ہوتا ہے جن کی وجہ سے شعاعیں منعکس ، گمراہ اور تتر بتر ہوتی رہتی ہیں. (۱۹۷۰ ، قدر نعیمی ، فوٹوگراف ، ۹۱). [گُم + راہ (رک)].

ـــ کُن (ـــ ضم ک) صف.
گمراہ کرنے والا ، بھٹکانے والا ، مغالطہ دلانے والا. نفس بشری سے متعلق اس سے زیادہ بے بنیاد ، اس سے زیادہ گمراہ کن اور اس سے زیادہ غلط فہمی پر مبنی شاید ہی کوئی خیال ہو. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۹). میرے بچپن کے متعلق ایسے بیانات یوں تو تھوڑا بہت سچ ہوتے ہوئے بھی گمراہ کن ہوں گے. (۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۷). یہ کہنا بالکل گمراہ کن ہوگا کہ ان میں سے کسی کو علومِ مخصوصہ کے اخذ کردہ نتائج کی محض ترتیب یا تعمیم سمجھا جائے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۸۱). [گمراہ + ف : کن ، کردن ـ کرنا].

گُمراہی (ضم گ ، سک م) امث.
راہ سے ہٹ جانا ، گمراہ ہونے کی حالت ، کجروی ، ضلالت ؛ لامذہبیت ، بے دینی.

اوس دہن کے کلام سن سن کے
غیر کوں ہو گئی ہے گمراہی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۹). پس اب جس بات میں جو کچھ کہ صحابہ لوگ اجماع اور اتفاق کریں ... نہ ظلم اور گمراہی ہے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۳۹). ایک بڑا مذہبی جلسہ منعقد ہوا جس نے پیروان ابن رشد کی گمراہی کا فتویٰ دیا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵۶). ہم منزلِ مقصود کی طرف جا رہے ہیں یا بھٹک کر گمراہی کے جنگل میں پھنس گئے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱). [گمراہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمْرُک (ضم گ ، سک م ، ضم ر) امذ.
۱. مال کے درآمد اور برآمد کا محصول ، کسٹم. یہودی و نصاریٰ سے فی کس جزیہ وصول ہوتا تھا ، ان کے علاوہ چنگی اور گمرک کا محصول تھا. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۲۵۷). ریاست کی آمدنی قریب دس لاکھ روپیہ کے ہے جس میں تین لاکھ ساٹھ ہزار گمرک (کسٹم) سے وصول ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۲۵). اس عہد کے بہت سے سرکاری کاغذات میں گمرک (چُنگی) کی اصطلاح مذکور ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۲). ۲. وہ جگہ یا محکمہ وغیرہ جہاں درآمدہ مال کا محصول لیا جائے ، کسٹم ہاؤس. جب سے پارلیمنٹ کا نیا انتظام ہوا ہے گمرک (کسٹم ہوس) میں انتظام زیادہ عمدہ ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۲۷). [ت].

گُمْرَہ (ضم گ ، سک م ، فت ر) صف.
رک : گمراہ.

تو وہ عادل جو تیرے گل میں بھیج پل سرکشاں سنبڑے
توں وہ ہادی جو سیدھی باٹ تج تھے گمرہاں پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۸).

گئی کفر کی نس نکل جہاں سوں
تھی گرچہ کڑی ہو گمرہاں سوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰). [گمراہ (رک) کا مُخفف].

گُمرہی (ضم گ ، سک م ، فت ر) امث.
رک : گمراہی.

دنیا طلب نہ ہو کہ سراسر ہے گمرہی
طالب ہو دین کا جو کرے تج کوں رہبری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۰).

اللہ رے گمرہی بت و بت خانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھ
(۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۶). یہ کج بحثی ہے ابن منصور ، یہ گمرہی ہے اس سے بچو. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۱۹۱).
[گمراہی (رک) کا مخفف].

گُمڑا (ضم گ ، سک م) امذ.
گومڑا ، ددوڑا ، جسم میں دانے جو (پھنسی) کے برابر ہوتے ہیں یا وہ سوجن کا ابھار جو ضرب آنے سے ظاہر ہو. اس کے نرم نازک جسم پر پسوؤں نے کاٹ کاٹ کر سرخ گمڑے ڈال دیئے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۱۵). [گومڑا (رک) کی تخفیف].

گُمڑی (ضم گ ، سک م) صف.
گمڑا (گومڑا) سے منسوب ، اُبھرواں ، اُبھری ہوئی ؛ تراکیب میں مستعمل. [گمڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چُنائی (---ضم چ) امث.
(معماری) بڑے پتھروں کی ایسی چنائی جس میں پتھر کا روکاری رُخ ان گھڑت رکھا جائے ، جدید اصول تعمیر میں اس طریق کو ایک قسم کی خوشنمائی سمجھا جاتا ہے ، اگر پتھر کی چُنائی نہ ہو تو حسب ضرورت استرکاری میں مصنوعی نمونے بنا دیے جاتے ہیں (اپ و ، ۱ : ۱۳۹). [گمڑی + چنائی (رک)].

گُمزی (ضم گ ، سک م) امث.
چھوٹا برج ، برجی ، گمٹی ، گنبد کی تصغیر.

گنبد ہے اسکا زورِ بلندی سے بہرہ مند
گرد اُس کے گمزیاں بھی چمکتی ہوئی ہیں چند

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹۶). اس طرح خود گنبد کے ڈھولنے کے اردگرد جو گمزیاں تعمیر کی ہیں ان سے ... عمارت میں تنوع آ گیا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۳۵). [گمز (گنبد (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گُمشُدگی (ضم گ ، سک م ، ضم ش ، فت د) امث.
گُم ہو جانے کی حالت یا کیفیت ، معدوم ہو جانا ، اوجھل ہو جانا ، غائب ہو جانا ، کھویا جانا.

بس ایک گمشدگی جس کو زندگی کہیے
کچھ اعتقادوں میں گم ہے کچھ اعتباروں میں

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۲۵). [گمشدہ (مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمشُدَہ (ضم گ ، سک م ، ضم ش ، فت د) صف.
کھویا ہوا ، گُم ہو جانے والا یا گُم ہو جانے والی. سال روڈ کی گمشدہ لڑکی بھی واپس آ چکی تھی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۵). [گم (رک) + ف : شدہ ، شدن ـ جانا ، ہونا].

گَمَک (فت نیز ضم گ ، فت م) امث.
۱. ڈھول ، ڈھولک ، طبلے یا باجے کی گونج دار آواز ، تھاپ ، خصوصاً بائیں پکھاوج کی آواز.

گئی بائیں کی آسماں تک گمک
اُٹھا گنبدِ چرخ سارا دھمک

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۶).

پہنچے ہے آسماں تئیں مِردنگ کی گمک
آواز گھنگروں کی قیامت جھنک جھنک

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۱).

وہ طبلے کی تھاپ اور گمک بائیں کی
زمیں سے سرِ چرخ پر جاتی تھی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۶). باجوں کی گمک ، زنبوروں کی کڑک ، طبل کی گونج ، ترئی کی دھوتو ، نوبت کی جھنکار. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵۵). ہارمونیم کی پیں پیں ڈھولک کی گمک اور مجیروں کے چھنا کوں کے ساتھ مل کر ماحول کو جان دار بنائے ہوئے تھی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۳۷). **۲. آواز کی گونج دار جنبش جو گانے والے کے گلے سے پیدا ہو ، آواز کی گونج.** کلیجے سے گمک مہدی خاں کی دلکش آواز میں پیدا ہو گئی تھی. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۸۵). اوسط عمودی قد ، آواز بھاری نہیں تھی ، لیکن اشعار ہمیشہ ایسی گمبھیر آواز و انداز میں پڑھتے جس میں گونج اور گمک ہوتی. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۳). **۳. بادل کی گرج ، کڑک.**

سنائی اپنی گمک بادلوں نے اے ساقی
صراحیوں کے گلے کا بھی میں سنوں کھنکا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). **۴. (طبیعیات) صوتی ارتعاش ، کسی اور جسم کی تھرتھراہٹ کے نتیجے میں کسی جسم میں متناسب تھرتھراہٹ پیدا ہونے کی کیفیت.** گمک کا اصول: جب ایک ہی تعدّد کے دو جسم ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک مرتعش کیا جاتا تو دوسرا جسم بھی اس کی وجہ سے ارتعاش کرنے لگتا ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی ، ۵). [گم - گھم (حکایت الصوت) + ک ، لاحقۂ کیفیت].

گُمَک (ضم گ ، فت م) امث.
(معماری) اُبھرواں یعنی مدور شکل کی چُنائی (اپ و ، ۱ : ۱۵۰). [گمڑ (بحذف ڑ) + ک ، لاحقۂ اسمیت].

گُمکا (ضم گ ، سک م) امذ.
بڑے مُنْھ کا مٹی کا برتن ، نانْد ، کُنڈ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گُمکار (فت نیز ضم گ ، سک م) امث.
رک : گمک.

ہاں اب اے دل نواز سازندے
اور ، کچھ اور ، تھاپ کی گمکار

(۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۰۹). [گمک (رک) + ا ، لاحقۂ کیفیت].

گمکاڑنا (فت نیز ضم گ ، سک م ، ر) ف ل.
گونجنا ، گرجنا ، گمک پیدا کرنا.

کیا قہر ہے بدمست جوانی تیری
گمکارتی ، گونجتی ، گرجتی ، کھنکھور

(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۳۷۵). [گمکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُمَکْنا (فت نیز ضم گ ، فت م ، سک ک) ف ل.
گونجنا ، گرجنا ، گمک پیدا کرنا . ساعت نیک ستارہ کہکشاں چھیڑنے لگی ، طبلے گمکنے لگے . (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۳).

گمکنے لگے ایسے مردنگ واں
کہ مجلس ہوئی ساری حیرت نشاں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۴).

اپنے گلوں کی جیب میں تھی قوس و کہکشاں
طاؤس ناچتے تھے گمکتی تھیں بدلیاں

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۱۵). [گمک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُمَکْیا (فت نیز ضم گ ، فت م ، سک ک) امذ.
گونج کے ذریعے آواز بڑھانے کا کوئی آلہ ، کسی سُر کا گمک کے ذریعے پتہ چلانے کا آلہ. گمکیا کوئی بھی آلہ ہوسکتا ہے جس کی خود اپنی قدرتی ارتعاشی مدّت موجود ہو مثلاً کوئی تار یا نے یا نلکی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۵۷) .
[گمک (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت].

گَمْگَت (فت گ ، سک م ، فت گ) امث.
بھاری آواز جو گانے میں گلے سے نکلتی ہے ، ڈھول اور بین کی آواز (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گَمْلا (فت گ ، سک م) امذ ؛ ← گھملا.
ایک چوڑے منْھ کا گہرا اور مختلف سائز کا ظرف جو عموماً مٹی کا ہوتا ہے جس میں مٹی بھر کر پودے لگاتے ہیں. جنوب رویہ بڑا چبوترا پختہ چونہ گچ جس پر بہت گملے پھول کے رکھے ہیں . (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۸۰). چینی اور شیشے کے گملوں میں رنگ برنگ پھول لگائے گئے تھے . (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۳۲).

رنگین ہو گیا تھا بہت ہی معاملہ
پھینکا جب اس نے پھول تو گملا بھی ساتھ تھا

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۲۵). [پ : कमडओ].

گِمْلَٹ (کس گ ، سک م ، فت ل) امذ.
۱. پیچ لگانے کے لیے پیچ دار سوراخ کرنے کا آلہ ، برما. پیچ جڑنے سے قبل بھی گملٹ سے سوراخ کر لیے جاتے ہیں ، پھر ایک اسکریوڈرائیور سے کس دیے جاتے ہیں . (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۵). **۲. لیموں کا رس ؛ چینی اور جن یا ووڈکا کی بنی ہوئی کاک ٹیل.** مکندی ان سب سے کٹا ایک طرف بیٹھا گملٹ میں اپنی کچھ دیر پہلے کی ہزیمت کو ڈبو رہا تھا. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۸۲). [انگ : Gimlet].

گَمْنا (فت گ ، سک م) ف ل (قدیم).
۱. (وقت) گزرنا ، بسر اوقات ہونا.

نہ گمتا دیکھت وقت اپنا کہیں
کیا فکر یک دیس من میں وہیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۷). چند روز ہمّت کی خدمت میں گمیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۴). **۲. (کوئی چیز) ضائع ہو جانا ، کھو جانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : गम्मा(इ)].

گُمْنا (۱) (ضم گ ، سک م) ف ل (قدیم).
گھومنا ، پھرنا ، سیر کرنا.

ادہی رات گمتے ہوئی ایسے دھات
پہے مانڈے ہو نیند کیرے سنگات

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۴).

غواصی منج دیوانے کوں نہیں ذرہ خبر کچ بو
جو کاں گمتا ہوں کاں اچتا ہوں کس سنگات پھرتا ہوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۴۳). [گھومنا (رک) کا قدیم املا].

گُمْنا (۲) (ضم گ ، سک م) ف ل (قدیم).
۱. گم ہو جانا ، گمراہ ہو جانا ، پھر جانا ، کھو جانا ، غائب ہوجانا.

خدا سوں گمے توں جہاں اے خلیل
نہ عیسیٰ وہاں آئے نا جبرئیل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸). تاوبند وہ کبوتر کہلاتے ہیں جن کے بچے نہ تو گمتے ہیں نہ اڑان میں کسی سے پیچھے رہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۱۰). **۲. ریجھنا.**

سہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں
کہ گمتی ہے سیتا مگر رام سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸). [گُم (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُمْنام (ضم گ ، سک م) صف ؛ ← گم نام.
۱. غیرمعروف ، جسے کوئی نہ جانتا ہو یا جو اپنے نام کو چھپائے.

الہی میں اس جگ میں گمنام تھا
ادکھ پختہ کاراں میں ات خام تھا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸).

سیستاں میں تھا فقط ایک وہ گمنام سائل
شاہنامہ جو کہا میں نے بنایا رستم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴) . کلیلہ دمنہ سنسکرت سے اولاً فارسی میں ترجمہ کی گئی تھی ... فارسی نسخہ بالکل گمنام ہو گیا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۶).

عبارت ہر لحد کی لوح پر لکھی نہیں جاتی
وہ خود گمنام ہیں جو نامیوں کا نام کرتے ہیں

(۱۹۸۳ ، ضمیریات ، ۱۵). **۲. گھوڑے کی ایک بیماری جو گھوڑے کے پیشاب کے مقام پر ہو جاتی ہے ، اس میں ورم ہو کر دانے نکل آتے ہیں اور شدید خارش ہوتی ہے ، بدنام ، خنام.**

کوئی بدنام اور کوئی گمنام
پھر تشریح کرتے ہیں ارقام

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۶). اس عارضہ کے کئی نام ہیں جیسے بیل و بدنام و خنام و گمنام. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸۵).
[گم + نام (رک)].

گُمْنامَہ (ضم گ ، سک م ، فت م) امذ.
(قانون) دستاویز جو کسی سرکاری کاغذ وغیرہ گم ہو جانے کے بارے میں اقرار نامے کے طور پر لکھی جائے. ایک دستاویز دو سو پچاس روپیہ کی ... میرے پاس سے گم ہوگئی ہے ... لہذا یہ گمنامہ لکھ دیا کہ سند ہو. (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائی ، ۹۷).
[گم + نامہ (رک)].

گُمنامی (ضم گ ، سک م) امث.
بے نام و نشان ہونا ، اِخفا ، پوشیدگی ، مجہولیت. مظفّر ...گمنامی کے کونہ میں بیٹھا اور اپنے ہمراہیوں میں سے ہر ایک کو ایک گوشہ میں چھپایا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۳۰). انہیں اسباب سے وہ ایسی گُمنامی میں پڑ گئے کہ کسی کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ان میں سے کون کب مرا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۹). اچھے لکھنے والوں میں سے کئی ایسے ہیں جو گمنامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں. (۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۱۵). [گمنام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمی (ضم گ) امث (قدیم).
۱. **کھوئی ہوئی ، گُمی ہوئی.**

دسے اس دن کی جلالت کے رنگے رات گمی
گویا جیوں آگ کے اوپر جاتا ہے موم پگل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۵). کوئی کسی کو پکارتا ہو یا گمی چیز ڈھونڈتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لیے کوئی بات بلند آواز سے کہے. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر مولانا نعیم الدین ، ۸۸۶). ۲. (تصوف) **محویت.** صحیح میں دیکھتا سو دستا کیوں ہوے گا ، و لیکن گمی کہ عقل کوں فراموش اپنے حال میں نہ بیداری و نہ خواب دستہ جوں غائب. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷). [گُم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُمیدَک (ضم گ ، ی مع ، فت د) امث.
ایک قسم کا پتھر جس کو انگریزی میں زرکون ، عربی میں لعل اور سنسکرت میں گومیدک کہتے ہیں بہت خوشنما رنگوں میں ملتا ہے ، گومیدک ، زرقون. کہیں پکھراج ہی کی ہے ، کہیں نیلم ہی کی ہے کہیں گمیدک ہی کی ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۶).

ہرچند کہ یاقوت کے ڈھنگ اس میں ہوں سارے
پر ہوے گمیدک کو نہ یاقوت کی توقیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۰). [مقامی].

گَن (۱) (فت گ) امث.
۱. **توپ نیز بندوق ، رائفل ، پستول.** چڑھاؤ پر گَن کھینچنے والے گاتے چلے جاتے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۸۹). گن ، بندوق ، توپ یا رائفل کے لیے ایک عام لفظ ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۰۴). ۲. **ٹیوب ، نلکی.** ٹرینٹرون ٹیوب میں سبز رنگ والی گن کو دوسری دونوں گنز کی نسبت درمیان میں رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۹۸). [انگ : Gun].

--- اَٹَیک (---فت ا ، ی لین) امذ.
(عموماً طیّاروں کا) **بندوق سے خاص انداز میں حملہ کرنا.** ایف ۱۶ اور ایف ۶ طیّاروں کی ٹکریوں نے گن اٹیک کا مظاہرہ کیا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ مارچ ، ۹). [انگ : Gun Attack].

--- بوٹ (---و مج) امث ؛ رک گنبوٹ.
جنگی کشتی یا چھوٹا جنگی بحری جہاز جس پر اس کی جسامت کے لحاظ سے نسبتاً بھاری توپیں چڑھی ہوتی ہیں اور جو کم گہرے پانی میں استعمال کیا جاتا ہے. گنبوٹ چھوٹا جنگی جہاز جس پر کم سے کم ایک توپ لگی ہو. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۳۵). بحریہ نے ایک تباہ کن جہاز اور چند گن بوٹ مہیّا کیں (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۹۰). [انگ: Gun Boat].

--- پَوڈَر (---و لین ، فت ڈ) امذ.
بھک سے اُڑ جانے والا مادّہ جو شورہ ، گندھک اور کوئلے کا مرکب ہوتا ہے اور آتش بازی دھماکا کرنے اور بندوق وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے ، بارود. یہ تسلیم کرنا ضروری نہیں ہے کہ بارود سے مراد گن پوڈر ہی تھا. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۳۸۳). [انگ : Gun Powder].

--- کاٹَن (---فت ٹ) امذ.
بھک سے اُڑ جانے والی روئی ، آتش گیر مادّہ جیسے روئی کو گندھک کے تیزاب میں تر کر کے بناتے ہیں ، بارودی روئی. گن کاٹن جا بجا رکھی گئی اور پشت مسجد پر سب جا چھپے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹۴). گن شاٹ ، گن کاٹن (بھک سے اُڑنے والی روئی) جیسے شورے اور گندھک کے تیزاب میں ملا کر بناتے ہیں). (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۰۴). [انگ : Gun Cotton].

--- میٹَل (---ی مج ، فت ٹ) امذ.
تانبے اور رانگ کی مرکب دھات جس سے توپ بنتی ہے. اس کے کئی مرکبات اردو میں مستعمل ہیں جیسے: ایر گن ، برن گن ... گن میٹل ... وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۰۴). [انگ : Gun Metal].

گَن (۲) (فت گ) امذ.
۱. **گروہ ، جماعت ؛ گلّہ ، ریوڑ ؛ افراط ، کثرت ؛ مجموعہ ؛ نوع ؛ قوم ، ذات ، فرقہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. (جوتش) **انسان کی قسم بہ اعتبار جبلّت.** تین گن انسان کے ہیں دیوتا و منکھ و راچھس جسکو عربی میں ملکی و انسانی و جنی کہتے ہیں. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۷). سِدھ ، گن ، راکشس ، پشاچ ، یوگنی اور ہر طرح کی حیوانات ، انسان اور دیوتاؤں کی رچنائیں دکھائی دیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واسِشٹ (ترجمہ) ، ۷۹). ۳. **کمتر درجے کی دیویوں یا دیوتاؤں کا ہجوم جو شیو جی کے حواری کہلاتے ہیں اور گنیش جی یا مہادِیو جی کی نگرانی میں رہتے ہیں.**

اس لعین کو خبر روزِ قیامت دے کر
اوجھل آنکھوں سے ہوئے ساتھ گنوں کو لے کر

(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۶۹). ۴. **تین حروف یا اجزاء کا مجموعہ ، ہندی پنگل کے آٹھ مشہور ارکان (مگن ، بگن ، رگن وغیرہ کا بنیادی رکن).** دوہے میں کُل ۴۲ ماترائیں ہوتی ہیں ... آخر میں سگن رگن اور لگن میں کوئی گن ہو سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، اُردو شاعری میں جدیدیت کی روایت ، ۲۰۸). ۵. **لے سے پڑھی جانے والی نظم.** گَن عام نام ایسی نظموں کے لیے ہے جو لَے میں پڑھی جاتی ہے. (۱۸۵۴ ، تمہیدی خطبے ، ۱۱۲). [س : गण].

--- پَت (---فت پ) امذ.
رک : گن پتی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گن + پت (۳) (پتی کی تخفیف)].

---پَتی (---فت پ) امذ.
(لفظاً) **گروہ کا سردار** (اصطلاحاً) **دیوی دیوتاؤں کے گروہ کا سردار ؛ گنیش جی کا لقب جنھیں دانائی کا دیوتا سمجھا جاتا ہے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). گن پتی کی روح مقدّس کا ایک عنصر خود اس برہمن کی ذات اور اس کی اولاد میں سات پشتوں تک سمایا رہے گا. (۱۹۶۵ ، شاخ زرّیں ، ۱ : ۲۰۵). [گن + س पति].

---تُبھارَنگی (---ضم ٹ ، فت ر ، غنہ) امث.
ایک درخت جس کی بیل کریلے سے مشابہ اور پتوں کا رنگ سرخ و سفید ہوتا ہے جن پر چیل کے پروں جیسے خال و خط ہوتے ہیں ، بطور دوا مستعمل ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۶۱). [مقامی].

---راج / راؤ (---/و مج) امذ.
رک : گن پت (پلیٹس). [گن + راج / راؤ (رک)].

گِن (کس گ) امث.
۱. **شراب کی ایک قسم جو غلّے سے کشید کی جاتی ہے ، جن. رَم ،** گن اور قوی لانکرز تقریباً ۵۱ تا ۵۹ فیصدی. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۸). ۲. **تاش کے پتوں کا ایک کھیل ، جن رمی.**

کوٹ پیس و گن ، تیپتا ہیں انکر کھیلتے

(۱۹۲۳ ، تقہ ظریف ، ۲۰). [انگ : Gin (جن) کی تحریف].

گِن (۲) (کس گ)
گنتا (رک) کا امر ؛ **تراکیب میں مستعمل** (جامع اللغات).

---تارا امذ.
بچوں کو گنتی اور پہاڑے سکھانے کا ایک چوکھٹا. جس کے افقی تاروں میں رنگ برنگے منکے پڑے ہوتے ہیں. حساب لگانے کے لیے وہ زیادہ تر گن تارے سے مدد لیتے تھے. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۸). [گن (گنتی (رک) کی **تخفیف**) + تار (رک) + ۱ ، **لاحقۂ اسم آلہ**].

---دینا ف م.
شمار کر کے دینا ، گن کر جتا دینا (علمی اردو لغت).

---گِن آوے ٹُوٹا پاوے/جاوے کہاوت.
بہت ہوشیاری بھی آخر کو نقصان کا باعث ہوتی ہے ؛ جو نقصان ہونا ہوتا ہے ہو کر رہتا ہے خواہ کتنی ہی احتیاط کرو ، باوجود بہت احتیاط کے بھی نقصان ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گِن کَر/کے م ف.
۱. **ایک ایک کرکے ، پے در پے ، بار بار شمار کرکے ، حساب کرکے.**

کھاتے ہیں گن گن کے روزے ساقیا ہم بے شراب
انتظار ایسا ہے ہم کو غرۂ شوال کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۱).

اجزا بکھیر دوں گا آو شرر فشاں سے
گن گن کے بدلے لوں گا اک روز آسمان سے

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں)، بیاض سحر ، ۸۲).

تو ہم دونوں اکثر اُسی دیگچی میں
جو لقموں کو گن گن کے کھاتے ہوئے سوچتے تھے

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۸۵). ۲. (**وقت گزارنے کی نسبت) زحمت یا شوق کے ساتھ ؛ جوں توں کرکے ؛ انتظار کے ساتھ ؛ مصیبت یا مشکل سے.** بچّہ کے ارمان میں ... تین سال کا زمانہ دونوں ہی نے گن گن کر کاٹا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳).

---گِن کَر/کے بَکھانْنا محاورہ.
چُن چُن کر ہر ایک کو گالیاں دینا.

جان اس میں اب رہے نہ رہے میں نہ مانوں گی
گن گن کے اُن کی ننھی بڑی کو بکھانوں گی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۹).

---گِن کَر/کے پانْو/قَدَم دَھرنا/رَکْھنا محاورہ.
۱. **آہستہ آہستہ یا احتیاط کے ساتھ چلنا ، ڈر ڈر کر یا سنبھل سنبھل کر چلنا ، حد درجہ احتیاط برتنا ؛ دُور اندیشی سے کام لینا.**

کوئے جاناں کی زمیں اپنے پکڑتی ہے پانوں
ہم ظفر اس لیے رکھتے ہیں قدم گن گن کے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۳۳).

تقلید کے پھندے ہیں گلے میں جن کے
واللہ قدم رکھتے ہیں گیا گن گن کے

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۲۰۲). ۲. **نہایت نزاکت سے چلنا ، اٹکھیلیاں کرتے ہوئے چلنا ، آہستہ آہستہ چلنا.**

رکھیے اب پھر عیادت نہ قدم گن گن کر
لے رہا ہے یہ مریض آپ کا دم گن گن کر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۷).

گنگوتری سے نکلی مستِ خرام ہو کر
گن گن کے پائے نازک دھرتی ہوئی زمیں پر

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۲۹).

---گِن کَر/کے دِن کاٹْنا محاورہ.
مصیبت سے دن یا عمر گزارنا.

سال و مہ اب تو گذرتے ہیں کہیں گیا تم بِن
تم بن اب زیست کے دن کاٹے ہیں ہم نے گن گن

(۱۸۵۷ ، برق (مرزا رضا خاں) (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۷۵)).

---گِن کَر/کے دِن کَٹْنا محاورہ.
گن گن کر **دن** کاٹنا (رک) **کا لازم ، مصیبت سے دن یا عمر گزرنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گِن کَر/کے دِن گُزارْنا محاورہ.
رک : گن گن کر دن کاٹنا.

تھا ہمیں ہجر میں ایک ایک مہینہ برسوں
دن گزارے ہیں ترے سر کی قسم گن گن کر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۷).

---گِن کَر/کَے دِن گُزَرْنا محاورہ.
رک : گن گن کر دن کٹنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گِن کَر/کے سُنانا محاورہ.
علانیہ گالیاں دینا ، چُن چُن کر گالیاں دینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گِن کَر/کے گالیاں دینا محاورہ.
کنبے کے ہر آدمی کو نام لے کر گالیاں دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---لینا محاورہ.
صاف طور پر شناخت کر لینا. وہ صاف شفاف آئینہ سا پانی جس کے نیچے کنکر پتھر گن لیا کرتے تھے کیسا میلا کچیلا ... ہو رہا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۳).

گُن (ضم گ) امذ.
۱.(i) **اچھی عادت یا خصلت ، وصف ، صفت ، جوہر ، خوبی ، کمال ؛ مدح و ثنا ، توصیف و تعریف.**

انصاف کے دیکھ تج میں گن تقوا گن کا پاد کن
کہتا ہوں راسک واس سن جم راج کر اے راج توں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۳).ان انکھن میں تین گن ہیں ، چغل ہیں ، بے وفا ہیں ، باوفا ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۹).

زن پنجاہ اور چہارم سن
خوش سلیقہ ہیں اس میں سیکڑوں گُن

(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۲۱).

الٰہیٔ مری عادتوں کو بدل دے
وہ گن دے کہ اپنا بھلا کر سکوں میں

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۹۶). عورت کا تو یہ گُن ہے سدا سے مشہور ہر طرح کی تنگی بھی اٹھالے گی ، مگر چپ چاپ کچھ بچا کے رکھے گی ضرور. (۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۳۱). (ii) **نیکی ، بھلائی . اعمالِ نیک.**

نام جس کا رہ گیا کچھ اس کا گُن باقی رہا
ورنہ جو یاں سے گیا ساتھ اس کے اس کا گُن گیا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۴). ۲. **اثر ، تاثیر** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **عمل ، کام.**

ہوئے ختم اس پر نبوت کے گُن
بجے طبل اس کا قیامت لگن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴). سلیم بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو ایسا پیارا لڑکا اور گن تیرے ایسے خراب. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۱).

ان گُنوں پر نجات کی امید
بیخود روسیاہ کیا کہنا

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۵۴). غیر قومیں جتنا بھی اعتراض کریں کم ہے کیونکہ وہی کہاوت ہے اونچی دکان پھیکا پکوان مسلمانوں کی دھاک تو اتنی گن دیکھو تو خاک بھی نہیں. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، ۱۳۶). ۴. **عقل ، سمجھ ، ذاتی وصف ، عمل.** آدمی کی جو کچھ عزت آبرو ہوتی ہے نفع ہوتا ہے سب اپنے گُنوں سے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۲۰۰). ۵. **علم و ہنر ، فن.** گوالیر کے چاتران ، گن کے گران ، انوں بھی بات کوں کھولے ہیں ، یوں بولے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

جس آن منے نہ اِن نہ اُن تھا
نا گیان نہ گرب تھا نہ گُن تھا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱). اسی میں سے ایک بید ہے کہ سارے گنوں کے بھید اسی سے کھلتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۶). گوروں میں ایک بات تھی یہ گُن کی قدر کرتے تھے (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۸۲). ۶. (**بُرے معنوں میں) کرتوت ، لچھن.**

وو ناری تھی کیسی سو کیوں اوس کے گُن
سنے گی تو کہتا ہوں دھر کان سن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۷).

ہاتھ اپنے ان گنوں سے اٹھاؤ ابی سُنا
دے بیٹھے بددعا نہ تمھیں کوئی جلا بُھنا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۴). چکما بازی میں طاق ، جعل سازی میں شہرۂ آفاق سب گنوں پورے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۶). یہ گن اور لچھن خالی جانے والے تھوڑے ہی رہیں. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۴).

آخر اپنے ساتھ کبھی تو اک بے مہر مروت بھی
اپنے سارے نام بھلا کر ، کبھی خود اپنے گُن تو گنو

(۱۹۶۵ ، لوح دل (کلیات مجید امجد ، ۳۱۲)). ۷. **احسان ، منت ، مہربانی ، نوازش ، عنایت ، کرم.**

ظاہر ہیں یوں تو سب پر ترے گُن
لیکن نہ پایا تیرا سر و بُن

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۶). ۸.(i) **نفع ، فائدہ.**

ہم دل نہ دیں گے ہنس کر بولا یہ کیا سخن ہے
ہم نے کہا کہ حضرت اس نے کہا کہ گُن ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۸۲). (ii) **نتیجہ ، پھل** (فرہنگ آصفیہ). ۹.(i) **موٹا رسا جس سے ناؤ کو بہاؤ کے بر خلاف کھینچ کر لے جاتے ہیں.** تم نے نیہہ کی ناؤ کا گن ہاتھ میں لے کر اس کو ... سمندر میں چھوڑ دیا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۴۴).

بحر غم میں اپنی کشتی کی تباہی کیوں نہ ہو
کب سے گُن ٹوٹا پڑا ہے بادباں بیکار ہے

(۱۸۹۱ ، اشک (علی حسن) ، معیار نظم ، ۱۹۸) (ii) **پھانسی دینے کی رسّی جو ڈھائی ہاتھ کی ہوتی ہے ؛ کمان کا چلّا ، کمان کی تانت** (فرہنگ آصفیہ). ۱۰. **علم ، عرفان ، فضیلت ، لیاقت.** گُن یعنی علم و ہنر اور آچار یعنی کام اور چال چلن سے آدمی کا امتحان ہوتا ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۱۴).

ہوئے پڑھ کے نجنت تو عہدہ ملا
ہوا گیان کا گُن کا جو شہر میں نام

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۵۲). ۱۱. (**ریاضی) ضرب نیز حاصلِ ضرب ، دُگنا** (مرکبات میں) (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۱۲. (ہندسہ) **قوس کا وتر** (فرہنگ آصفیہ). ۱۳.(i) (**فلسفۂ ہنود) خلقت یا تخلیق عالم کے تین بنیادی اجزا میں سے کوئی جوہر ، حرکت اور جمود یا مادہ).** ازل میں تینوں گن برابر برابر آپس میں ملے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کے اثر کو زائل کرتا تھا. (۱۹۳۱ ، ارتقا ، ۵). (ii) (**فلسفہ) کیف ، وہ عرض جو بذاتہ تقسیم قبول نہ کرے (جیسے سیاہی ، سفیدی ، نشہ ، خمار).**

فلسفہ کی اس شاخ میں سات محمولات مذکور ہیں جن پر تمام فن کا انحصار ہے ... (۱) دَرَب (مادہ) (۲) گُن (کیف) ... (۷) اَبہاؤ (سلب). (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۷). ۱۴. سبب ، باعث ، کارن. انہیں گنوں سے کہتی تھیں کہ میں بکاؤں گی. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۷). ۱۵. (فلسفہ) عرض ، قائم بالغیر (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۱۶. رسّی ، دھاگا ؛ ساز کا دھاگا یا تار ؛ کسی کام کا غیر ضروری یا چھوٹا حصہ ؛ زیادتی ؛ کمی (بیماری وغیرہ کی) ؛ عنصروں یا اشیاً کی خاصیت ؛ بار ، مرتبہ ؛ نقشہ ، وضع ، روپ ؛ حواس ؛ حواس خمسہ میں سے کوئی ایک ؛ اعراب کی پہلی آواز ؛ بہادری ، شجاعت (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [پ : गुन س गुण].

---اَوگُن (---و لین ، ضم گ) امذ (قدیم).

عیب و ہنر ، خوبی اور برائی.

گن اوگن سب چھت ہے تیری
تیری چھت پرواری بھیری

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۹). [گن (رک) + س : अवगुण].

---باچک (---فت چ) امذ.

(قواعد) صفت (فرہنگ آصفیہ). [گن + باچک (رک)].

---بِدیا (--- کس ب ، شد د بکس) امذ.

علم و فن ، علم و ہنر. میں تو تیرے علم و ہنر کی خریدار اور سمجھنے والی ہوں ، تو میرے گن بدیا کا جاننے والا ہے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۷). [گن + بدیا (رک)].

---بَھرا (---فت بھ) صف مذ.

صاحبِ ہنر ، خوبیوں والا ، ہنر مند ؛ (طنزاً) شریر.

چتر گُن بھرا وو عطارد چنچل
رہیا مشتری شاہ کے محل تل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

یو گن بھرے دلبر ، یو نظر باز ، یو مجلس
یو پھول ، یو بلبل ، یو چمن چھوڑ نہ جانا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۵). [گن + بھرا (رک)].

---بَھرنا ف مر ؛ محاورہ.

خوبیاں دینا ، علم و ہنر عطا کرنا.

قدرت نے بھرے تھے تجھ میں جو گُن
جب تک وہ رہے نظر سے پنہاں

(۱۹۱۳ ، مکاتیب حالی ، ۱۱۲).

---بَھری (---فت بھ) صف مث.

خوبیوں والی ، ہنر مند ؛ (طنزاً) شریر.

رنگیلی سائیں تھے توں رنگ بھری ہے
سُگڑ سُندر سہیلی گُن بھری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۱).

اما او جو استری میری ہے
دلدار میری ہے گن بھری ہے

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نورتین ، ۷۵).

اس گن بھری چنچل نے لیا مکھ پہ جب انچل
قرباں کیا اپس پہ شہ خاوری کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).

چھبیلی چھل بلی چنچل بری ہے
رنگیلی رس میں ڈوبی گن بھری ہے

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۹). [گن بھرا (رک) کی تانیث].

---بَھرے ہونا محاورہ.

۱. **خوبیوں کا حامل ہونا ، (کسی میں) خوبیوں کا موجود ہونا ، ہنر مند ہونا ، خوبیوں والا ہونا ؛ (طنزاً) عیبوں والا ہونا.** انہیں بھی تو پتہ چلے کیا گن بھرے ہیں اس میں جسے وہ سمجھتے ہیں بڑا شریف بڑا نیک. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۸۰). ۲. (طنزاً) **شریر ہونا ، شرارت سے بھرا ہونا.**

دل میں لاکھوں بھرے ہیں گن اے شاد
دیکھنے میں غریب کتنے ہیں

(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۷۱).

خبر کیا تھی کہ سب کچھ گن بھرے ہیں ذاتِ اقدس میں
غلط فہمی سے کیفی! آپ کو سمجھے تھے ہم اچھا

(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیف سخن ، ۳۲).

---پارکھی (---سکر) صف ؛ امذ (قدیم).

قدر شناس ، ہنر پرکھنے والا.

گیانی ، گُنی ، گُن پارکی ، چنچل ، چھبیلا ، نت جواں
کرتار اپی اوتار کر ایسے قول کوں نیما

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۸). [گن + پارکی (پارکھی (رک) کا قدیم املا)].

---پَکڑنا محاورہ (قدیم).

ہنر مند ہونا ، باشعور ہونا ، خوبی ، نیک یا ہنر وغیرہ اختیار کرنا.

سٹ اے خیال توں کچ پکڑ خوب گُن
نہیں تو کتا ہوں تج یک بات سُن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۷).

---تَرَنگ (---فت ت ، ر غنہ) امذ.

(موسیقی) ماہر سازندہ ، ماہر بجانے والا. گن ترنگ پکھاوجن پکھاوج بجاوتی. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۶). [گن + ترنگ (رک)].

---تِمگُورُو (--- کس ت ، فت م ، و مج ، و مع) امذ.

ایک رونیدگی جس کے پتے عریض اور زرد ہوتے ہیں دواءً مستعمل (خزائن الادویہ ، ۶ : ۶۱). [گن + تمگورو (مقامی)].

---چھانڈنا محاورہ.

خوبیاں چھوڑ دینا ، گُن بیان نہ کرنا (جامع اللغات).

---دِکھانا محاورہ.

ہنر دکھانا ، کمال دکھانا ، مہارت کا مظاہرہ کرنا. خطوط شعاعی گن کی صورت یہ گن دکھاتی تھی کہ بے مدد بادبان کھینچے لاتی تھی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۲۵).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
نیکی یا خوبی عطا کرنا ، نفع پہنچانا ؛ احسان اُتارنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---سنگھار (---کس س ، مغ) امذ (قدیم).
علم و دانش کی آرائش ، خلاصۂ خوبی ، خوبی کا نچوڑ.
کہے شہ کہ اے لونتی گُن سنگھار
توں وستا ہے میرا بہوت دوستدار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶). [گُن + سنگھار (رک)].

---سِیکھ (کے) اوگُن سِیکھا کہاوت.
علم پڑھ کر جاہل بننا ؛ ہنر مند ہو کر بے ہنری کا ثبوت دینا ؛ بھلے ہو کر یا اچھا ہو کر بُرائی کرنا (خزینۃ الامثال ؛ نجم الامثال ؛ محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

---کا پَلٹا دینا محاورہ.
احسان اُتارنا ، بدلہ چکانا (جامع اللغات).

---کار صف (قدیم).
بہت سی خوبیوں والا ، صاحب ہنر ، ہنر مند. جتے گن کار کرتے ہیں گن ، اس باغ میں تی لیں گے پھول چُن چُن . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳). ہر یک باخبر کا کام نہیں ، جیتے ہوشیاراں ، جیتے فہم داراں جیتے گن کاراں ہونے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۱). [گن + س : कार].

---کاری صف.
وہ جس میں اچھے گن یا خاصیتیں ہوں ، نیک ، پارسا ؛ ہمدرد ، مدد کرنے والا ، فائدہ مند ؛ مفید ، موثر ، بااثر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گن + کاری ، لاحقۂ صفت].

---کَرنا محاورہ.
فائدہ بخشنا ، شفا بخشنا ، صحت بخشنا ؛ موثر ہونا ، بھلائی کرنا ، نیکی کرنا ، نیک سلوک کرنا ؛ بااثر ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کَری / کَلی (---فت ک) امث.
(موسیقی) مالکوس راگ کی ایک راگنی جو صبح کے وقت گائی جاتی ہے. گُن کلی روپ سروپ اس کا ایک مہ پارہ مہتاب کی کرن ... تصورِ دوست میں بصد انتظار کھڑی ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳۴). دونوں نے سنا تو میں گن کری کی گت بجا رہا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۵۴). [گن + س : कली करी].

---گان امذ.
ستائش ، تعریف یا توصیف ، گُن گانا. جنس کی فضیلت کے گن گان سنیے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۳۹). [گن + گان (رک)].

---گانا محاورہ.
بہت تعریف کرنا.
زہرہ اس عید کی امنگاں سوں
شہ کے گن آسماں پہ گایا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۹).
وہ زرد پوش جس کا کہ گُن گاوتے ہیں ہم
شوخی نے اوس کے ناچ نچائے بسنت رُت
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۴). برہم داس نام ، کالپی کا رہنے والا ... گُن گانے اس کا پیشہ تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۶۵).
سب اسیران قفس گاتے ہیں صیاد کا گُن
کون اس بھول بھلیاں میں گرفتار نہیں
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۰۳).
جس کے بس میں جان مری اس کے گن گاؤں
آتی جاتی سانسوں پر میں کیا اتراؤں
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۱).

---گَلی (---فت گ) امث.
رک : گن کلی.
کسیکو گن گلی کی گن خوش آئی
کوئی لگنی سے جان اپنی لگائی
(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۵). گن کلی نشاد گیھہ نی سا گا ما پا پانچ سر آتے ہیں. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۷۹). [گن + س : कली].

---گِنتی زَنجِیر (---کس گ ، سک ن ، فت ز ، سک ن ، ی مع) امث.
(الجبرا) سلسلۂ ہندسیہ (ماخوذ : جامع اللغات). [گن + گنتی + زنجیر (رک)].

---گِنْنا محاورہ.
گُن گانا ، کارنامے بیان کرنا
ادب کا بھاؤ سستا ہو رہا ہے
حکومت کے گنے جانے لگے گن
(۱۹۳۳ ، نگارستان ، ۱۷۱).

---گیان (---کس مج گ ، ی مغ) امذ.
علم و ہنر ، علم و دانش ، سوجھ بوجھ ، عقل و فہم ، دانائی ، لیاقت ، زیرکی.
نہ پنچے نہ پنچیا ہے گن گیان میں
سو طوطی منج ایسا ہندوستان میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۵).
اے جگ پتی گن گیان کے جگ جو تلگ ہے تو تلگ
تج سیس ارزانی اچھو چھتر ہو افسر فتح کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷).
دھن گن گیان بھی کام نہ آئے
نام ہری کا جپتا جائے
(۱۹۶۹ ، میرا جی ، ک ، ۲۳۹). [گن + گیان (رک)].

---گیانی (---کس مج گ ، ی مغ) صف.
صاحب علم و ہنر.

ملا یک روز مجھ کو نا گہانی
بوڑھا سا یک برہمن گُن گیانی
(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۳۰). [گُن گیان + ی ، لاحقۂ صفت].

---مالا امذ.
ایک راگ کا نام. اس پر پربھاوتی اور بنگلہ کی تان اٹھی ، راگ آساوری اور گن مالا گائے گئے. (۱۷۹۶ ، پدماوت (اردو ، کراچی ، ۱۹۷۵ ، ۱ : ۱۸۹) . [گُن + مالا (رک)].

---مان صف ؛ امذ.
وہ جس میں اچھی خاصیتیں یا خوبیاں ہوں ، جیسے کوئی ہنر آتا ہو ؛ **نیک ، صالح ؛ ماہر ، صنّاع ؛ عالم ، اُستاد ؛ ذہین اور ہوشیار آدمی ، بےعیب انسان ؛ نیک آدمی ، گننی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گُن + س : मान].

---ماننا محاورہ.
احسان ماننا ، شکر گذار ہونا . اُستر پیغمبر نے یہ اُن کا گن مانا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹٦). میر صاحب نے زیادہ سے زیادہ جائدادیں چھُنّا مل کو دلوادیں ... چھُنّا مل مالا مال ہو گئے ، اس کا اُنہوں نے گُن مانا. (۱۹۵٦ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۲۳۹).

---میں پُورا ہونا محاورہ.
فن میں ماہر ہونا ، اُستادِ فن ہونا ، کاملِ فن ہونا. میں نے سُنا ہے کہ دونوں گنوں میں وہ پورا ہے. (۱۸۲۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۸).

---نِدھان (---کس ن) صف.
سہارا ، آسرا ، تکیہ ؛ (مجازاً) صاحبِ ہنر و خوبی ، خوبیوں سے بھرا ہوا ، ہُنرمند.
کہاں ہے وو شہ نرملا نوجوان
کہاں ہے وو شہ گنونتا گن ندھان
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۸٦).
وہیں بات سن شاہ کی گن ندھان
کتاباں پڑیاں آپنے فن گیان آن
(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ٦۳). [گُن + س : निधान].

---والا صف.
گُن مان ، جس میں بہت سی صلاحیتیں ہوں ، خوبیوں والا ، قابل. اور میں کہے دیتا ہوں دوست بڑے گُن والے ہو تم میں بہت صلاحیت ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۷).

---وان صف.
عالم ، علم رکھنے والا ؛ (مجازاً) جانکار ، واقف کار. ابھی اپنے سمدھی کو بلانے لاتی ہوں وہ اس کا گُن وان ہے. (۱۹٦۳ ، رنگ محل ، ۱۷۱). [گُن + وان ، لاحقۂ صفت].

---وَنْت/وَنْتا (---فت و ، سک ن) صف مذ ؛ امذ ؛ ← گنونتا (شاذ).
باصلاحیت ، خوبیوں والا ، ہنرمند ، صاحبِ ہنر (ماخوذ : پلیٹس). [گُن + ونت / ونتا ، لاحقۂ صفت].

---وَنْتی (---فت و ، سک ن) صف مث ؛ ← گنونتی.
گن ونتا (رک) کی تانیث ؛ (طنزاً) ہنر والی ، خوبیوں والی باصلاحیت خاتون.
کہے شہ کہ اے گنونتی گن سنگھار
توں دستا ہے میرا بہوت دوستدار
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۵٦).
بزاں شاہ اس گن ونتی کو کہا
جو کچ اپنے سر پر کھڑیا سو کہا
(۱٦۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۹) . بہو صاحب گنونتی ایسی ہیں کہ محلے کی بڑھیوں کو کالیاں دیتی ہیں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۷۱). [گُن ونت + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ہار صف مذ ؛ ← گنہار.
گُن والا ، خوبیوں والا.
او گنہار ہم ، حق سب گُنے
جس جس جس کی بینتی سُنے
(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۹۱). [گُن + ہار ، لاحقۂ صفت].

گِنا (کس گ) صف.
گِننا (رک) کا ماضی ، گِنا ہوا ، شمار کیا ہوا ، تراکیب میں مستعمل (پلیٹس). [گِننا (رک) کا حالیۂ تمام].

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
گِنتی ہونا ، شمار کیا جانا ، سمجھا جانا.
اس وقت ہم گنے گئے احباب خاص میں
آیا جو تذکرہ کبھی لطفِ عمیم کا
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۲). وہ راجہ ہندو راجاؤں میں چوٹی کا گنا جاتا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۲۳). جب وہ پانی پیتی تھی تو اس کے گلے سے گزرتا ہوا ایک ایک گھونٹ دور سے گِنا جا سکتا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۵).

---دینا محاورہ.
شمار کرادینا ، اہمیت جتا دینا ، کسی بات کو جتانا (جامع اللغات علمی اردو لغت).

---گِنایا (---کس گ) صف مذ.
گنا ہوا ، شمار کیا ہوا ، مُنتخب (نوراللغات ؛ پلیٹس). [گنا + گنایا (گنانا (رک) کا ماضی بطور تابع)].

گُنا (ضم گ) صف.
(برائے ضرب و تضعیف) مرتبہ ، بار ، چند ، جیسے: **دوگنا (دُگنا)، تین گنا (تگنا) یا چار گنا (چوگنا) وغیرہ یہ کسی عدد کے بعد نیم لاحقہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے.** جل کے اوپر دس گنا اکن ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بشسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳٦٦). سب سے پہلے آپ نے چاندی اور سونے کے اُدھار خرید و فروخت کو سود قرار دیا ، پھر دوگنے اور چوگنے سود لینے کی ممانعت آئی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۵). تلی دو تین گنا بڑھ جاتی ہے گُردے بھی معمول بڑے ہو جاتے ہیں (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۱۳). [س : गुणित].

گنّا (فت گ ، شد ن) امذ.

۱. **بانس کے درخت کی وضع کا پودا جو رسیلا اور میٹھا ہوتا ہے اس کے رس سے گڑ ، شکر ، کھانڈ وغیرہ بنائی جاتی ہے ، نیشکر** (لاط : **Saccharum Officinarum**). میاں سامنے کھڑے گنّا چھیل رہے ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۲۱). گنّا یعنی پونڈا ... زردی بیضۂ مرغ وغیرہ بھی آواز صاف کرنے کے لئے مفید ہوتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۲). دو صحت مند گنّوں کو توڑ کر ایک ساتھ مشین میں ڈال دیا ... ان کا رس برتن میں آ چکا تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۴). ۲. (**مجازاً**) **بید ؛ سرکنڈا** (پلیٹس). [پ : गंडओ]

--- بیلنا ف م.

بیلن ، کولھو یا مشین میں گنّا ڈال کر اس کا رس نکالنا ، شکر یا کھانڈ بنانے کے لیے گنّے کو مشین میں ڈال کر رس نکالنا. خیال ہے کہ کارخانہ ۷۶-۱۹۷۵ء کے گنّا بیلنے کے موسم میں کام کرنے لگے گا. (۱۹۷۶ ، جواب الجواب ، ۷۲).

--- کاٹنا ف م.

گنّے کی فصل کاٹنا. گنّے کے بعد اگر گندم لگانی ہو تو نومبر میں گنّا کاٹا جاسکتا ہے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۱۳۱).

گِنّا (کس گ ، شد ن) ف م.

گننا ، شمار کرنا ، حساب کرنا ، گنتی کرنا.

گِنّا ہوا اب تو ہمیں دشوار سروں کا
اِک مینہ سا برس جاتا تھا ہر بار سروں کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۲). [گننا (رک) کا غلط املا].

گُناتیت (ضم گ ، ی مع) صف.

وہ جو خواہش یا ارادے سے پاک ہو ، بے غرض ، بے لوث ، بے نفس. تو گُناتیت یعنی نِشکام ہو جا کسی پرکار کی خواہش ہی نہ رکھ. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۸۰). [س : गुणातीत].

گِنار (کس گ) امذ.

(سلوتری) رک : **کِنار ، گھوڑے کی ایک بیماری** (اپ و ، ۵ : ۱۰۲). [کنار (رک) کا ایک املا].

گَنارُو (فت گ ، و مع) صف.

گنوارو ، بدنما ، بھدّا. چھوہاروں سے شیر خرمے کی نفاست اور آبداری میں فرق آتا ہے سوا گنارو ہو جاتا ہے. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۹). [گنوارو (رک) کا بگاڑ].

گِنانا (کس گ) ف م.

۱. **شمار کرانا ، گنوانا ، گننے کا کام دوسرے سے کرانا ؛ تفصیل سے بیان کرنا ، ایک ایک کر کے بیان کرنا ، پوری طرح واضح کرنا.** یہ تمام صفات جنھیں ہم ایکٗ ایک کرکے گنا رہے ہیں یکجا نہیں ہوتیں. (۱۹۳۳ ، ریاست (ترجمہ) ، ۳۵۳). ۲. **منانا ، آراستہ کرنا.**

اُترنے لگی رحمت اسمان پر تھے
جو سہتر سوں ہو میزبانی گنایا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۷). ۳. **میلاد وغیرہ پڑھوانا.**

قطبا گنایا ہے مولود آج تیرا
عشرت انند سے اس نت آ پار یاعلی توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳). [گنوانا (رک) کی تخفیف].

گُناہ (ضم گ) امذ ؛ ~ گنہ.

۱. **خطا ، قصور ، لغزش.** منجھے محبّت کا اثر چڑھا کہ یہاں نہ گناہ تیرا ہے ، نہ کچھ تقصیر میرا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷).

لیلو جھاری ہاتھ میں نیر تم کو پیانے آئی
مکھ سے نکلی گئی بات گناہ یہ ہم سے بن آئی

(۱۸۸۴ ، سانگ نوٹنکی ، ۵).

زندگی نام ہے گناہوں کا   قعرِ ذلت میں ابنِ آدم ہے

(۱۹۸۸ ، مرجِ البحرین ، ۱۸). ۲. **ایسا فعل جس کا کرنے والا مستحق سزا ہو ، جرم ، ناپسندیدہ فعل ، فعلِ ممنوعہ ، بُری بات.**

کھیا او بجان و سرِتاجِ شاہ
جکچ دیکھیا ، سو بولنا نیں گناہ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۲۵). سب نے پوچھا ، اس کا کیا گناہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۴). کام آکر اٹکا تو سیدھے مُنہ بات کرنی گناہ. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹۰). قتلِ عام ، لوٹ مار اور مار دھاڑ کے دنوں میں گھبرا جانا کوئی گناہ نہیں. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۲۸). ۳. (شرع) **ایسا فعل کرنا جو شرعاً ممنوع ہو اور کرنے والا عذاب کا مستوجب ہو ، اوامر اور نواہی کی خلاف ورزی کرنا ، نافرمانی کرنا.**

ہوا ہوں شرمسار اپنے گناہاں تھے سدا میں
کرو تم حاتمی تا نانوں جاوے حاتمی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳).

اگر ابرِ ندامت کارگر ہو گا گناہوں کو
بہت آلودہ دامن ہوں کروں گا شست و شو برسوں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۶).

جس نے گناہ کیا ہے اُسے ہو گا بس عذاب
اے بے گنا ہو! تم کو عبث کیوں ہے اضطراب

(۱۸۸۲ ، ظلم عمران روسیاہ (رونق کے ڈرامے ، ۱ ، ۵ : ۲۳۱)). گناہ پر عذاب کیوں ہوتا ہے گویا یہ پوچھنا ہے کہ جاندار زہر سے کیوں مر جاتا ہے. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۲). کسی بھی شخص کا کسی ملک ، قوم یا برادری میں ... ایک دوسرے کو حقیر جاننا گناہ ہے. (۱۹۹۰ ، تاریخ بھٹی ، ۷). ۴. (أ) (**طریقت**) **اپنے آپ کو دنیا میں منہمک رکھنا اور حق سے غافل ہونا** (مصباح التعرف). (أأ) (**حقیقت**) **اپنے وجود کو اور حق کے وجود کو علیحدہ علیحدہ سمجھنا** (مصباح التعرف). (أأأ) (**معرفت**) **علمِ غیریت باقی رہنا** (مصباح التعرف). ۵. **عاشق کا اپنی خودی اور استحقاق کو معشوق کے روبرو ظاہر کرنا.** اما فرصت اس کی جملہ شےٗ کوں و لیکن حال تج میں کُہنا ، یہ تو گناہ کی بنی ہمارے پر. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۵). [ف].

--- اُٹھانا محاورہ.

گناہ کرنا ، عذاب پانا. جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کُھلا گناہ اٹھایا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمہ قرآن ، ۱۵۴).

---اُڑ جانا محاورہ.
گناہ ختم ہو جانا ، گناہ نابود ہو جانا (مہذب اللغات).

---اوڑھنا محاورہ.
گناہ گار ہونا ، جرم کمانا. خداوندا کیسا سراسر گناہ اوڑھ رہا ہے ، کندۂ جہنم ہوگا. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۶۲).

---آلود (---و مع) صف.
گناہوں سے بُر. مسعود اس گناہ آلود زندگی میں اپنی جوانی ، اپنی صحت ... خاک میں ملا بیٹھتا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۸). [گناہ + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا].

---آمرز (---ضم م ، سک ر) صف.
گناہ بخشنے والا ؛ مراد : خدائے تعالیٰ (نوراللغات). [گناہ + ف : آمرز ، آمرزیدن ـ بخشنا].

---بالذّت (---فت ل ، شد ذ بفت) امذ ؛ فقرہ.
لذت کے ساتھ گناہ ، وہ گناہ جس میں لذت کا لالچ ہو ، وہ خطا جس میں فائدہ مدِ نظر ہو. ڈمزڈیل تو للچا کے فریفتہ ہوا حیف ، گناہ بالذت! وہ کیسا پاکیزہ نوجوان آدمی تھا. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۴۴). [گناہ + با (حرف جار) + لذت (رک)].

---بخش (---فت ب ، سک خ) صف.
رک : **گناہ آمرز** (جامع اللغات). [گناہ + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا].

---بخشنا ف ل.
گناہ معاف کرنا ، خطائیں معاف کرنا. توں چتر توں چونسار تجے سب فام ہے گناہ گار کوں گناہ بخشنا بہت بڑا کام ہے.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱). اگر تیری جناب میں مجھ سے کوئی گناہ ہوا ہوے تو بخشیو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۷). [گناہ + بخشنا].

---بخشوا لینا محاورہ.
خطائیں اور گناہ معاف کرالینا.

اگر بندہ بخشا جو لیوے گناہ
بندے کوں بخشنے کوں واجب ہے شاہ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۰).

---بے لَذّت کس صف (---فت ل ، شد ذ بفت) امذ.
گناہ جس میں کوئی فائدہ یا لذت نہ ہو ، ایسی برائی جس میں کوئی لطف یا فائدہ بھی نہ ملے.

ان دنوں کی جو آنے کی حسرت
کیجیے کا گناہ بے لذت

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۹).

قفس میں ذکر نشیمن گناہِ بے لذّت
نہ ہم زباں نہ کوئی ہم خیال ہوتا ہے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۶۹). جب غزل ختم ہوئی تو ایسا لگا کہ ایک گناہ بے لذت سے چھٹکارا ملا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۵۰). [گناہ + بے (حرف نفی) + لذت (رک)].

---چھوڑنا محاورہ.
بدی یا برائی کی نشانی چھوڑنا ، گناہ کرنا ، گناہ کی بنیاد ڈالنا. کمبخت عورت! تو نے ایسا گناہ چھوڑا ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۰۱).

---ڈھل جانا/ ڈھلنا محاورہ.
گناہ بخش دیا جانا ، خطا معاف ہو جانا. تیرے منھ میں خاک دھول ، اس کے تو گناہ ڈھلے ، تیرا ہی دین و دنیا دونوں ناس ہوئے (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶۳).

اب کے آ جاؤ تو ڈھل جائیں گناہ
اب کے آئی ہے غضب کی برسات

(۱۹۶۰ ، لہو کے چراغ ، ۱۲۰).

---دھونا محاورہ.
گناہ محو کرنا ، قصور معاف کرنا.

دھو گناہاں اپنے مصحف کے تلاوت سیتی تو
تج خلاصی تیں کرے حضرت دعائے صبح گہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۴). جو ابر رحمت غفار بر سے گناہوں کو ہمارے دم میں دھونے طراوٹ پائے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۲).

دھوتے ہیں ہر ایک شے کو پانی سے مگر
آنسو ہیں فقط گناہ دھونے کے لیے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۳۲).

---رکھنا محاورہ.
کوئی گناہ کسی کے ذمّے تھوپنا ، کسی پر ناکردہ قصور ثابت کرنا ، گناہ کی تہمت دھرنا.

دل کو چُرا کے عشق کا مجھ پر رکھا گناہ
انصاف کیجیے میرا ہے یا آپ کا گناہ

(۱۸۵۰ ، احسان (عبدالرحمن) ، (مضامین فرحت ، ۶ : ۲۳۶)).

---سرزد ہونا محاورہ.
بغیر قصد گناہ ہونا ، غلطی ہونا ، جرم ہونا. اس کوشش اور جدوجہد میں گناہ کا سرزد ہونا اتنا بڑا جرم نہیں جتنا کہ کوشش اور جدوجہد ہی نہ کرنا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۶).

---سر لینا محاورہ.
گناہ اپنے سر لینا ، بھٹے میں ٹانگ اڑانا ، اپنے ذمے الزام لینا ، اپنی گردن پر وبال لینا ؛ جو کام ہو نہ سکے اسے اپنے سر لینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سمجھنا محاورہ.
معیوب جاننا ، بُرا خیال کرنا ، معصیت سمجھنا. شاید اس وقت وہ رنگ کھیلنے کو گناہ سمجھنا بھول گئی تھیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۰).

---سمیٹنا محاورہ.
گناہوں کا وبال اپنے سر لینا ، گناہوں میں اضافہ کرنا ، گناہ جمع کرنا ، بالقصد گناہ کرنا. جو لوگ ایسی تہمت رکھتے ہیں ناحق ایک مسلمان کا گناہ سمیٹتے ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۱).

---سے بَچْنا محاورہ.
گناہ نہ کرنا ، **بُری باتوں سے** پرہیز کرنا (پلیٹس).

---سے پا ک ہونا محاورہ
کوئی گناہ ذمّے نہ ہونا ، گناہ سے **بالکل دُور ہونا** ، **گناہ سے** بے بہرہ ہونا ، بری ہونا. جو فرمان کو سُن لیتا ہے وہ گناہ سے پا ک ہو جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۳).

---صَغِیرَہ کس صف(---فت ص ، ی مع ، فت ر) امذ.
وہ گناہ جس کا بُرا اثر کم سے کم ہو ، معمولی گناہ ، ادنیٰ گناہ (گناہ کبیرہ کے بالمقابل). حق تعالی سب گناہ صغیرہ اور کبیرہ تیرے بخشے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۵). گناہِ صغیرہ کے بار بار کرنے سے ... گناہِ کبیرہ ... ہو جاتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۵). انبیاؑ کے دامنِ عصمت ہر طرح کے گناہِ صغیرہ و کبیرہ اور ہر قسم کے عیب و برائی سے پا ک سمجھتے ہیں. (۱۸۹۵ ، آیات بینات ، ۲ : ۱۲۵). مولانا یہ بتاتے کہ ... یزید گو برا گھنے والا کسی گناہ صغیرہ کا مرتکب ہو گا یا گناہ کبیرہ کا. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۲۸). [گناہ + صغیرہ (رک)].

---عَظِیم کس صف(---فت ع ، ی مع) امذ.
بہت بڑا گناہ ، گناہِ کبیرہ. کسی کی دل شکنی ان کے مذہب میں گناہِ عظیم تھی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ٦۸). [گناہ + عظیم (رک)].

---کار/ کاری امذ.
رک : گناہ گار جو فصیح ہے (پلیٹس). [گناہ + کار/کاری ، لاحقۂ فاعلی].

---کا وَبال پَڑْنا محاورہ.
گناہ کا خمیازہ بھگتنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کَبِیر کس صف(---فت ک ، ی مع) امذ.
رک : گناہِ کبیرہ جو زیادہ مستعمل اور فصیح ہے.

کلامِ حق میں ہے ثابت اُنھوں کا وصفِ کثیر
پھر اُن سے بغض و حسد رکھنا ہے گناہِ کبیر

(۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۸۵). [گناہ + کبیر (رک)].

---کَبِیرَہ کس صف(---فت ک ، ی مع ، فت ر) امذ.
بڑا جرم ، بہت بڑا گناہ ، شریعت کی رُو سے ایسا فعل جس کے ارتکاب پر حد مقرر ہو یا اس کے بارے میں وعید ہو یا دلیل قطعی کے ساتھ اس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو یا ایسا فعل جو دین کی ہتکِ حرمت کا موجب ہو. عاشق مفلس عاشق کا ذخیرا سو ہو ہے ، عاشق میں گناہ کبیرا سو ہو ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۸). گناہِ صغیرہ کے بار بار کرنے سے ... گناہ کبیرہ ... ہو جاتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۵). منشی کفایت علی مردوں کے بھی انگریزی پڑھنے کو گناہِ کبیرہ تصور کرتے تھے. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۵۷). اگر اردو شعراُ کو لڑکوں سے محبت ہے تو انہوں نے یہ کونسا گناہ کبیرہ کیا ہے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۲۳). [گناہ + کبیرہ (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
ایسے فعل یا اعمال کا مرتکب ہونا جس کی مذہب میں ممانعت ہو ، خطا کرنا ، قصور وار ہونا. میں تیری ہی گناہ گار ہوں ، دل کی ہی گناہ گار ہوں ، بڑا گناہ کری ہوں تم دونوں کی شرمسار ہوں. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱).

یہ دل کو دے کے ہوں محبوب اس کے آگے میں
کہ جیسے کوئی کسی شخص کا گناہ کرے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۵). اُسے ... گہرے درد کی ٹیس محسوس ہونے لگتی تھی کیونکہ اس مختصر وقفے میں اس نے پھر گناہ کیا تھا. (۱۹۸٦ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۵۲).

---کَلاں کس صف(---فت ک) امذ (شاذ).
رک : گناہِ کبیرہ. ہم زشت کاراں تیرہ رواں سے گناہ کلاں صادر ہوا ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۷۵). [گناہ + کلاں (رک)].

---کَمانا محاورہ.
بالقصد گناہ کرنا ، گناہ کا مرتکب ہونا ، اپنے گناہوں میں اضافہ کرنا. اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمہ قرآن ، ۱۵۳).

---کھولْنا محاورہ.
گناہ ظاہر کرنا ، **خطا کا اقرار کرنا**. منکر نکیر سمجھ کر اپنے سارے راز اور گناہ کھولتی جاؤں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۳۰).

---گار امذ ؛ ← گناہگار ، گنہگار.
۱. (شریعت) **وہ جو ایسا فعل کرے جو شرعاً ممنوع ہو ، وہ جو ایسا کام کرے جس کا حکم نہ ہو ، عاصی ، دوشی ، پاپی.**

معاں گنہگار ہے بخش یا رب
بندیا دل ترے مہر سوں توں ہے آگاہ

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۲).

گناہگار ہوں ، امیدوارِ رحمت ہوں
مجھے عمل پہ بھروسا نہیں ہے ناز نہیں

(۱۹۱۷ ، نقوش مانی ، ۳٦). لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جائے گا ، جیسے : ... گناہ گار. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۷۰). ۲. **مجرم ، خطا وار.** میں تیری ہی گناہ گار ہوں ، دل کی ہی گناہ گار ہوں. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱)

حاتم عجب ہے رسم یہ اقلیم عشق کی
پاؤں کو ہاتھ لگتے گنہگار ہو گیا

(۱۷۵۴ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۲٦). ہم کس قدر کچے گناہ گار اور پکے نا تجربہ کار ہیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۳۱). [گناہ + گار ، لاحقۂ فاعلی].

---گار بَنانا محاورہ.
گناہ میں مبتلا کرنا ؛ شرمندہ کرنا ؛ ملزم بنانا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---گار ٹھہرانا/ٹھیرانا محاورہ.
مُجرم قرار دینا ، قصور وار تجویز کرنا ، ملزم ٹھیرانا.

گناہ گار اُس گھڑی سب ہم کو ٹھہراتے ہیں حاکم کا
کبھی جو زیر دیوار اُن کے ہم جا کر ٹھہرتے ہیں
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۸۸).

---گار ٹھیرنا محاورہ.
گناہ گار ٹھیرانا (رک) کا لازم ، **قصوروار تجویز ہونا ، ملزم ہونا** (جامع اللغات).

---گار کَرْنا محاورہ.
گناہ گار بنانا ، شرمندہ کرنا.

شبِ وصال میں اون کا وہ جاگ کے کہنا
کہ تم نے پاؤں دبا کر گناہگار کیا
(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۲۳).

---گار ہونا محاورہ.
ایسے فعل کا مرتکب ہونا جو حلال و جائز نہ ہو ، ملزم ٹھیرنا ، مجرم و قصوروار ہونا ، گرفتار بلا و مصیبت ہونا ، عذاب میں پڑنا.

تم نہ ستم کرو تو کیوں دل مرا بے قرار ہو
میں نہیں چاہتی کہ تم میرے گناہگار ہو
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۷).

---گاری امث ؛ ـــ گناہکاری.
۱. **گناہ کرنا ، جرم ، خطا.** آدمی پہلے پہل کوئی چھوٹا موٹا گناہ کرتا ہے لیکن رفتہ رفتہ اس کی گناہ گاری کی کوئی حد نہیں رہتی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۴۷). ۲. (اُ) **جرمانہ ، تاوان ، چٹی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (اا) (قانون) **وہ آمدنی جو عدالت کی طرف سے وصول کی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **نقصان ، خسارہ** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).
[گناہ گار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاری دینا محاورہ.
جُرمانہ دینا ، چٹی بھرنا ، تاوان دینا ، لوٹا بھرنا ، خسارہ دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---گَرْدَن پر ہونا محاورہ.
الزام یا گناہ کا بوجھ کسی کے ذمّے ہونا. قیامت کے دن اس کا گناہ میری گردن پر ہوگا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۸۱).

---لینا محاورہ.
اپنے ذمّے الزام لینا ، اپنی گردن پر وبال لینا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

گُناہوں (ضم گ ، و مج) امذ ؛ ج.
گناہ (رک) **کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.**

ترا قہر اگر گرمِ پرخاش ہو
گناہوں کی ہرگز نہ پاداش ہو
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۲۱۲).

---سے توبَہ کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
بدی یا بُرائی کے ارتکاب سے باز رہنا ، آئندہ غلطی نہ کرنے کا عہد کرنا ، برے کاموں سے تائب ہو جانا. انہیں خوب ڈانٹا. بے ایمانو ، شیطانو ، باز آ جاؤ ، گناہوں سے توبہ کر ڈالو اور اچھے اچھے کام کیا کرو. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۵۳).

---کا بُھگْتان امذ.
گناہوں کا خمیازہ (فرہنگ اثر).

---کا پُشْتارَہ امذ.
گناہوں کی کثرت ، لداوے کا لداوا (فرہنگ اثر).

---کی پوٹ امث.
گناہوں کی گٹھری ، بوجھ.

عدم کو لے کے یہ بارِ گراں چلا ہوں میں
کہ میرے سر پہ گناہوں کی پوٹ بھاری ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۶).

---کا پہاڑ امذ.
(کنایۃً) **بہت سے گناہوں کا بوجھ.**

حشر میں ہوگی بھیڑ بھاڑ سر پہ گناہوں کا پہاڑ
عرض کروں گا بار بار میری طرف بھی دیکھیے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۳۱).

---کی گَٹھری امث.
بہت سے گناہوں کا بوجھ.

نہ کر اے بادِ بہاری مجھے تکلیفِ شراب
آگے ہی گٹھری گناہوں کی مری بھاری ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۶).

گُنْبَد (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ ؛ ـــ گنبد.
۱. **مُدوّر چھت جو عموماً مساجد و مقابر میں بنی ہوتی ہے ، بُرج نما چھت ، محدب ، ابھرواں چھت.**

گنبد اس کا سپید جوں موتی
آب گوہر بھی صدقے واں ہوتی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۲۳). منڈھی کا گنبد گنبد گرداں بے ستون کا جواب بنا ترسول گرا کھاروے کی جھنڈی پُھرپُھر اڑتی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۷۳). بعدِ وفات ایک عالی شان گنبد مزار پر بنایا گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱).

گنبد ہے ، مقبرہ ہے نہ لوحِ مزار ہے
تعویذ قبر کا بھی ہے مٹتا ہوا نشاں
(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۸۱). راستے میں ایک جگہ ... اجاڑ شکستہ گنبد نظر آیا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۵۶). ۲. (مجازاً) **حصار ، قلعہ ، پناہ گاہ.** ایک ... شخص ... جو اپنی یقینی فتح کے بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھ کر اپنے دشمن سے طرح طرح کے بھیانک انتقام لیتا ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۸۹). [ف].

---اَخْضَر کس صف (---فت ا ، سک خ ، فت ض) امذ.
سبز گنبد ، ہرا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

طلب کرتا ہے آبِ خضر آبِ تیغِ قاتل سے
غرض جو سبز بخت اس گنبدِ اخضر کے نیچے ہے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۲).
اُس روضے پر ہے گنبدِ اخضر کا اشتباہ
اُس شمس پر ہے مہرِ منوّر کا اشتباہ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۰۳). [گنبد + اخضر (رک)].

---اَزْرَق کس صف (---فت ا ، سک ز ، فت ر) امذ.
نیلا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان (نوراللغات). [گنبد + ازرق (رک)].

---اَفْلاک کس اضا (---فت ا ، سک ف) امذ.
مراد : آسمان.
گنبدِ افلاک سے گذری ہماری آوِ دل
کس ستم کا توڑ تھا یارب ہوائی تیر میں
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۲۹).
ہیں تیرے تصرّف میں یہ بادل ، یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک ، یہ خاموش فضائیں
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۲۸). [گنبد + افلاک (رک)].

---آبْگِینَہ رَنْگ کس صف (---سک ب ، ی مع ، فت ن ، فت ر ، غنہ) امذ.
رک : گنبدِ نیل گوں ؛ (کنایۃً) آسمان.
لوح بھی تُو ، قلم بھی تُو ، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ ، تیرے محیط میں حباب
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۵۴). [گنبد + آبگینہ (رک) + رنگ (رک)].

---آسْمان کس اضا (---سک س) امذ.
آسمان کا گنبد ؛ مراد : آسمان یا فضائے بسیط جو دُنیا پر گنبد کی طرح چھائی ہوئی نظر آتی ہے. ۱۹۱۹ء کی صبح دلفریب اور آفتاب عالم تاب کی دل آویز کرنیں گنبدِ آسمان پر منتشر اور عالمتاب ہو رہی تھیں. (۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اُردو ، ۱۷۱). [گنبد + آسمان (رک)].

---آہُو کس اضا (---و مع) امذ.
(کنایۃً) بیضوی شکل کا گنبد ، قبر نما گنبد ؛ مراد : بُرجِ جدی.
صحرا میں جا کے آپ جو آنکھیں دکھائیے
پنہاں ہو ڈر کے گنبدِ آہو میں آفتاب
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۱۰۰). [گنبد + آہو (رک)].

---بان صف.
آسمان کا مالک ؛ مراد : اللہ تعالیٰ. ایک سے دس حضے عشق ہو گیا پوچھا اے عزیز وہ لائق کون ہے جسے یہ تصویر جام دے کی بولا اے پیر گنبد بان کے سوا کوئی نہیں جانتا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۷۹). [گنبد + بان / وان ، لاحقۂ صفت].

---بے دَر کس صف (---فت د) امذ.
گنبد جس میں دروازہ نہیں ہوتا ، بند جگہ ، محصور جگہ ؛ (کنایۃً) آسمان.
اس کی اُمت میں ہوں میں ، میرے رہیں کیوں کام بند
واسطے جس شہہ کے ، غالب ، گنبدِ بے دَر کھُلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱).
جب کہ بجتی ہے تیری نوبتِ صبح
گُونج اُٹھتا ہے گنبدِ بے در
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۲۰). میں نے غلط فہمی کے اس گنبد بے در میں رہنے والے شاعر کو ترحّم کی نظروں سے دیکھا. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۴). [گنبد + بے (حرفِ نفی) + در (رک)].

---چار بَنْد کس صف (---فت ب ، سک ن) امذ.
گھیرا ، ہر چہار سمت سے بند ؛ (کنایۃً) آسمان. حضرتِ انسان کے بھی کیا خیالات ہیں کہ زمین کو ایک ہموار میدان خیال کر کے آسمان کا گنبد چاربند اس پر قائم کیا اور خود اس میں شہر بند ہوئے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۲). [گنبد + چاربند (رک)].

---چَرْخ کس اضا (---فت چ ، سک ر) امذ.
گھومنے والا گُنبد ، آسمان کا گنبد ؛ مراد : آسمان.
گنبدِ چرخ ہوا کلبۂ پُردود اُسے
روح کو سینۂ حاسد میں بجائے خفقان
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۵). [گنبد + چرخ (رک)].

---چَرْخِ کُہَن کس اضا (---فت چ ، سک ر ، کس خ ، ضم مج ک ، فت ہ) امذ.
مراد : آسمان.
وہ بدخو طفلِ اشک اے چشمِ تر ہیں دیکھنا اک دن
گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخِ کُہن بگڑا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۴۵). [گنبد چرخ + کہن (رک)].

---خاک کس صف ، امذ.
قبر ، مزار ، مرقد. گُنبدِ خاک میں آرام کرنے والے عرش نشین مجھ دُوکھاری کی التجا قبول فرما. (۱۹۱۱ ، شہیدِ مغرب ، ۳۰). [گنبد + خاک (رک)].

---خَضْرا کس صف (---فت خ ، سک ض) امذ.
۱. **سبز گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.**
جامِ بلوریں یا ہے لعلیں صبحِ بہار و گلشنِ رنگیں
پنبۂ مینا برسرِ مینا اخترِ صبح و گنبدِ خضرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۶). ساحروں نے جا کر حکم ... کو سُنایا انھوں نے قرنا اور نقاروں کو بجایا کاخِ روزگار اور گنبدِ خضرا میں صدا گونجنے لگی. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۲۰). ۲. **پیغمبرِ اسلام حضرت محمدؐ کا روضۂ مقدس جس کا گنبد سبز رنگ کا ہے.**
خضرِ رہِ مقصود ہو اے ولولۂ شوق
دکھلا دے مجھے گنبدِ خضرا ے مدینہ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۰۲).
اے قافلے والو ، کہیں وہ گنبدِ خضرا
پھر آئے نظر ، ہم کو کہ تم کو بھی دکھائیں
(۱۹۴۱ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۰۵). عصر اور مغرب کے درمیان اکثر شیدائیوں کی نظریں گنبدِ خضرا سے شغل کرتی ہیں. (۱۹۷۱ ، میاں کی اتریا تلے ، ۵۴). [گنبد + خضرا (رک)].

---دار صف.
گنبد رکھنے والا ، جس پر گنبد بنا ہوا ، گنبد کی شکل کا ،

گنبد نما (عمارت) ، گمٹی دار . چڑھان کے ایک حصّے کو طے کر کے ٹھیک وسط میں انہیں بزرگ کا بہت اونچا گنبد دار مزار ہے. (١٩١٣ ، چھلاوہ ، ٨١). عمارت کے بیرونی جانب بھی گنبد دار کارنسوں پر نہایت خوشنما مُنبّت کاری کی گئی ہے .(١٩٧٥، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ٢٥٣). [گنبد + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دَوّار کس صف(ـــ فت د ، شد و) امذ.
دن رات یا مسلسل گردش کرنے والا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان ، فلک.

کسوت پری کر دھر تری شبنم کے موتیاں میں ہو غرق
دیتی ہے جلوہ ہر گھڑی جیوں گنبدِ دوّار آج

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٣٢).

کہ انفعال ہو لاف و گزاف سے اُس کو
زمیں ہے صحن کی جس کے یہ گنبدِ دوّار

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١١٨٩).

ہوں وہ فلکِ حُسن پہ رخسارِ علمدار
کرتا ہے طواف ان کا سدا گنبدِ دوّار

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ٣ : ٧٧). [گنبد + دوّار (رک)].

ـــ دولابی کس صف(ـــ و مج) امذ.
گھومنے والا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

نہ دیا جب کہ مہ و مہر کو دم بھر آرام
کیا توقع ہمیں اس گنبدِ دولابی سے

(١٩٠٧ ، دیوانِ تسلیم ، ٢٠٩). [گنبد + دولابی (رک)].

ـــ زرّیں کس صف(ـــ فت ز ، شد ر ، ی مع) امذ.
سونے کا گنبد ، سنہری گنبد ، طلائی گنبد ، گنبدِ زر ؛ مراد : شاہی محل.

دندناتی گُنبدِ زرّیں میں گُھس جاتی ہوں میں
چاٹ کر سونے کا پانی آگ برساتی ہوں میں

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٣٦). [گنبد + زرّیں (رک)].

ـــ فَلَک کس اضا(ـــ فت ف ، ل) امذ.
آسمان ، آسمان جو گنبد کی شکل میں نظر آتا ہے. سامعین تقریر و دلپذیر نے غلغلہ تحسین و آفرین تا گنبدِ فلک ہفتم پہونچایا. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ١٧٨).

کہا یہ میں نے کہ اے زیورِ جبینِ سحر
غمِ فنا ہے تجھے؟ گنبدِ فلک سے اُتر

(١٩٠٨ ، بانگِ درا ، ١٢٠). [گنبد + فلک (رک)].

ـــ فیروزَہ رَنگ کس صف(ـــ ی مع ، و مج ، فت ز ، ر ، غنہ) امذ.
فیروزی رنگ کا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

کرسی وہ ہے کہ عقل فرشتوں کی دنگ ہے
یاقوت رنگ گنبدِ فیروزہ رنگ ہے

(١٩١٢ ، اوج (نوراللغات)). [گنبد + فیروزہ (رک) + رنگ (رک)].

ـــ کی آواز ہے فقرہ.
صدائے بازگشت کی طرح ہے جیسا کہو گے ویسا ہی جواب ملے گا.

بد گو ہیں بد نیک کو ہیں نیک سب زیرِ فلک
مُنھ سے کہہ کانوں سے سن گنبد کی یہ آواز ہے

(١٨٣٠ ، شہید (کرامت علی) ، د ، ٨٥). بیوی تم نہ ڈرو ، کچھ خیال نہ کرو بے ایمان جھوٹی دغاباز ہے اس کی بات گنبد کی آواز ہے. (١٩٠١ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ٦١). اتنا پڑھنے کے بعد بھی وہ لڑکی گنبد کی آواز ہے. (١٩٦٢ ، آنگن ، ٢٣٨).

ـــ کی آواز ہے جَیسی کَہو وَیسی سُنو فقرہ.
برابر کے آدمی سے تحمّل نہیں ہوتا ، ہر شخص اپنے آرام کی جگہ ڈھونڈتا ہے ، جیسا کرو گے ویسا نتیجہ ہوگا.

تمھیں خبر نہیں گنبد کی یہ تو ہے آواز
کہو گے جیسی میاں ویسی ہی سنو گے تم

(١٨٧٩ ، دیوانِ عیش ، ١١٩).

ـــ کی صَدا ہے فقرہ.
رک : گنبد کی آواز ہے.

بد نہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٢٣٨).

جو مری آواز تھی آئی وہی برق دھونی
تھی یہ گنبد کی صدا جیسی کہی ویسی سنی

(١٩٢١ ، پتنی پرتاب ، ١٣).

ـــ گَرداں کس صف(ـــ فت گ ، سک ر) امذ.
گردش کرتا ہوا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان ، فلک. گنبد گرداں ، گردش لیل و نہار ... برستے ہوئے بادل ، کوئی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکا. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ١٨٧). [گنبد + گرداں (رک)].

ـــ گَردُوں کس اضا(ـــ فت گ ، سک ر ، و مع) امذ.
آسمان کا گنبد ؛ مراد : آسمان.

کیا چیز بھلا قصرِ فریدوں مرے آگے
کانپے ہے پڑا گنبدِ گردوں مرے آگے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٧٧). وہ ایک بارگی ناقوس اور نفیری اور نقارہ بجانے لگے کہ زلزلہ سا گنبدِ گردوں میں پڑ گیا. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٢١).

طلسمِ گنبدِ گردوں کو توڑ سکتے ہیں
زجاج کی یہ عمارت ہے سنگِ خارا نہیں

(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ٦٦).

محفلِ شعر و سخن میں جب صدائے واہ وا
چھت اُڑا کر گنبدِ گردوں سے ٹکرانے لگی

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٠٣). [گنبد + گردوں (رک)].

ـــ لَیل و نَہار کس اضا(ـــ ی لین ، و مع ، فت ن) امذ.
(کنایۃً) دنیا ، زمین و آسمان ، کائنات.

تیری یہ ضد ہے گنبدِ لیل و نہار میں
یا حرف کُن ہے خاطرِ پروردگار میں

(١٩٨٢ ، جوش (مہذب اللغات)). [گنبد + لیل + و (حرفِ عطف) + نہار (رک)].

--- مینا کس صف(---ی مع) امذ.
آبگینہ نما گنبد ؛ مراد : آسمان. ایسے اشخاص ... جن کے کارناموں سے آج بھی یہ گنبد مینا پُرشور ہے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۴۳). [گنبد + مینا (رک)].

--- مینائی کس صف(---ی مع) امذ.
شیشے کا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

آہ یوں شیشۂ دل اُن نے جو توڑا میرا
کیا بگاڑا تھا میں اس گنبدِ مینائی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷).

سرنگوں چار طرف گنبدِ مینائی ہے
واہ ، کیا حُسنِ تقاضائے جبیں سائی ہے

(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۳۷).

عالمِ وحشت تنہائی ہے ، کچھ اور نہیں
سر پہ ایک گنبد مینائی ہے ، کچھ اور نہیں

(۱۹۶۰ ، لہو کے چراغ ، ۱۰۶). [گنبد مینا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

--- نُما (---ضم ن) صف.
گنبد کے مانند ، گنبد کی شکل کا ، ابھرواں ، گمٹی دار. وہ زہی ابم ، ابم جو کبھی گنبد نما معلوم ہوتی ہے تو کبھی مستطیل ناقص. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۹۹). [گنبد + ف : نما ، نمودن = دیکھنا ، دکھانا ، سے صفت].

--- نُما چٹان (---ضم ن ، فت ج) امث.
(جغرافیہ) **لاوے کا وہ حصہ جو گنبد کی شکل اختیار کر کے ٹھنڈا اور ٹھوس ہو جائے (انگ : Laccolith)** (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۸۹). [گنبد نما + چٹان (رک)].

--- نیلگُوں کس صف(---ی مع ، سک ل ، و مع) امذ.
نیلا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

چرخ پر عالمِ چراغاں ہے
گنبدِ نیلگوں درخشاں ہے

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۳۹). [گنبد + نیلگوں (رک)].

--- نیلوفری کس صف(---ی مع ، و مع ، فت ف) امذ.
کنول کے رنگ کا گنبد ، نیلا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان جو نیلا نظر آتا ہے.

دیکھیے اس بحر کی تہہ سے اُچھلتا ہے کیا
گنبدِ نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۵). [گنبد + نیلوفری (رک)].

--- نیلی رَواق کس صف(---ی مع ، فت نیز کس ر) امذ.
نیلے چھجے والا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

رستے ہیں یاد گنبدِ نیلی رواق کے
دُلدُل کی تیزیاں ہیں طرارے براق کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷۹). [گنبد + نیلی (رک) + رواق (رک)].

گُنبدی (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب). (الف) امذ ؛
۱. **چھوٹا گنبد ، گمٹی ، برجی.** دانت ایسے ہیں کہ جیسے دروازے کے گنبدی. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۳). گرد و نواح ڈیڑھ فٹ بلند دیوار چونہ گچ سفید ، چاروں طرف چار گنبدیاں چونہ گچ. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۵۲۷). ۲. **ایک ستون والا خیمہ ، ایک چوبہ خیمہ** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **گنبد دار ، گنبد نما ، مدور ، گول.**

اِدھر مسجد کی سقفِ گُنبدی ہے
صدا تکبیر کی واں گُونجتی ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۴). [گنبد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت اور تصغیر و تانیث].

--- بھٹّی (---فت بھ ، شد ٹ) امث.
بالائے زمین بھٹی جس کی شکل گنبد نما ہوتی ہے ، چمنی دار بھٹی. گنبدی بھٹیوں میں بہت سی ترمیمات کی گئی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۱۰). گنبدی بھٹّی ، جھکڑ بھٹّی کے بالکل مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۳). [گنبدی + بھٹّی (رک)].

--- چھَت (---فت چھ) امث.
(معماری) **ایسی لداؤ کی چھت جو معمول سے زیادہ مدور یعنی نصف یا نصف سے کم دائرے کی شکل کی ہو جیسی گرجا یا بعض بڑے ہال کی بنائی جاتی ہے ، اس قسم کی چھت بغلی دیواروں کے آثاروں پر قایم کی جاتی ہے** (ا ب و ، ۱ : ۱۵۰). [گنبدی + چھت (رک)].

--- ڈاٹ امث.
(معماری) **نصف گنبد کی شکل کی بنی ہوئی ڈاٹ ، اس ڈاٹ کی گہرائی کو اصطلاحاً شکم کہتے ہیں** (ا ب و ، ۱ : ۱۵۰). [گنبدی + ڈاٹ (رک)].

گُنبَذ (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
رک : گنبد جو صحیح املا ہے.

وو میداں میں ہے یک گنبذ بے نظیر
کہ جس میں تھے بہتا ہے قدرت سوں نیر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۶).

شکم ہے ڈول افعی کا پٹارا
سر اوس کا گنبذ و گردن منارا

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۵۷).

نوح طوفاں میں ہے چاہ میں یوسف بے چین
کس کو آرام ملا گنبذِ گرداں کے تلے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۷۹). [گنبد (رک) کا ایک املا].

گُنبذی (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) صف.
رک : گنبدی. چھپن ستونوں پر گنبذی چھت بیضۂ عنقا کی طرح دھری تھی. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۶). [گنبذ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُنبڑ (ضم گ ، مغ ، فت ب) امذ.
رک : گومڑ جو فصیح ہے. پیشانی ہموار ہوتی ، اس کی سطح پر شکن و گنبڑ نہیں ہوتے. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٢٢١). [گومڑ (رک) کا بگاڑ].

گَنبُوٹ (فت گ ، سک ن ، و مع) امث.
رک : گن بوٹ. گنبوٹ چھوٹا جنگی جس پر کم سے کم ایک توپ لگی ہو. (١٨٨٩ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ٣٥). [انگ : Gun Boat].

گَنبھاری (فت گ ، سک م بشکل ن) امذ.
ایک درخت جس کی چھال سفید اور کچھ سفید بھورے رنگ کی اور صاف ہوتی ہے اس میں پیلے رنگ کے پھل اور پھول لگتے ہیں ، کاسمری. گنبھاری ... اس کے درخت ہمالیہ میں چناب سے پورب کی طرف اور ہندوستان میں سب جگہ خشک پہاڑوں پر پیدا ہوتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٣٣٣). [مقامی].

گَنبھی (فت گ ، مغ) امث.
ایک پھل اور اس کا پودا جو پیاز کا سا ہوتا ہے پتاں اور پھل کنار سے مشابہ ، یہ زمین پر بیل کی طرح پھیل جاتی ہے. گنبھی اس کا پودا پیاز کا سا ہوتا ہے. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ ، ١ : ١٣٣). [مقامی].

گَنبِھیر (فت گ ، سک م بشکل ن ، ی مع). (الف) صف.
١. رک : گمبھیر ، گہرا ؛ (مجازاً) **سنجیدہ ، متین ، بُردبار ، بھرم یا عزت رکھنے والا.**

جو میانے سرو قد کھینچا تمارا یا امیر
ہات میرے سیس پر رکھ کر کرو سب میں گنبھیر

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٠).

کروں کیا میں تعریف اوس پیر کی
او ہے سروری شاہ گنبھیر کی

(١٦٨٧ ، محی الدین نامہ (ق) ، ٧).

اوّل تو تجھے میر سے کیا پنجۂ نسبت
زنہار چھچھوروں سے نہ پنجہ کریں گنبھیر

(١٧٨٠ ، سودا*، ک ، ٢ : ٣٤٤). وے خاصیت دریا کی رکھتے ہیں جیسا کہ وہ عمیق ہے ، ایسے ہی یہ بھی گنبھیر ہیں. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ٢٧). دفعتاً ایک آواز ابھری سُریلی گہری گنبھیر. (١٩٨١ ، ہند یاترا ، ١٥٩). ٢. **سنجیدہ ؛ بڑا متین ؛ ہوشیار ، ذہین** (قدیم اُردو کی لغت ؛ دکنی اردو کی لغت). (ب) امث. (کاشت کاری) **اعلیٰ قسم کی زرخیز زمین** (ا پ و ، ٦ : ١٠١). [گمبھیر (رک) کا ایک املا].

ـــــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
گہرائی ؛ (مجازاً) ذہانت ، دانائی ، ہوشیاری. معظم خاں کے سب افسران ماتحت اپنے افسر کی اجازت سے اورنگ زیب کی خدمت میں کمربستہ حاضر ہیے اورنگ زیب کی اس حُسنِ تدبیر اور گنبھیر پن کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے اپنے سب کام پردہ میں کیے اور دارا و شجاع کو آپس میں لڑنے بھڑنے دیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٧ : ٣٨٨). [گنبھیر + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گَنبِھیری (فت گ ، سک م بشکل ن ، ی مع) امث.
گہرائی ، گہرا برتن ، ظرف. ہو سماؤ ہو گنبھیری انوج کوں سہاوے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٤). [گنبھیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنَپت (فت گ ، سک ن ، فت پ) امذ.
١. رک : گن پت ، **چھوٹے دیوتاؤں کا سردار** (ماخوذ : پلیٹس).
٢. (موسیقی) **کمک کی بائیس قسموں میں سے ایک قسم.** گنپت وہ ہے کہ ہر استھان پر اوس کا ایک سر بلند ہو جا ے. (١٩٢٧ ، نغمات الہند ، ٢٦). [س : गणपति].

گَنَپَتی (فت گ ، سک ن ، فت پ) امذ.
١. **گنیش جی کا نام جنہیں دانائی ، بصیرت اور دُور اندیشی کا دیوتا مانا جاتا ہے.** گنیش جی یا گنپتی ... ہندوؤں میں دانائی کے دیوتا اور بہت بڑے مشکل کُشا مانے جاتے ہیں. (١٩٠٨ ، مخزن ، اپریل ، ٤٢). ٢. **گنیش جی کا میلہ جو دس دن تک جاری رہتا ہے.** آج گنیش کا آخری میلہ ہے جسے گنپتی کہتے ہیں ، ہزاروں بت سمندر میں ڈالے جا رہے تھے ، عجب بہار تھی. (١٩٠٧ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ٤٤). [س : गणपति].

ـــــ میلہ (ـــ ی مج) امذ.
رک : گنپتی معنی ٢. یہ میلہ جو کہ گنپتی میلہ کہلاتا تھا دس دن تک جاری رہتا تھا ، اس میں اس قدر اشتعال انگیز تقریروں ، ڈراموں اور نعرہ بازیوں سے کام لیا جاتا تھا کہ ہندو مشتعل ہو کر مسلمانوں پر حملے شروع کر دیتے تھے. (١٩٧٧ ، ہندی اردو تنازع ، ٢٠٤). [گنپتی + میلہ (میلا (رک) کا ایک املا].

گَنِت (فت گ ، کس ن) امث. (الف) امث.
حساب ، شمار ؛ عدد ، ہندسہ ، گنتی.

فضل میں اوّل ہیں محمدؐ نبی
گنت میں ہیں اوّل سو آدم صفی

(١٥٩١ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ٩).

کتا کر سکوں شُکر سُبحان کا
کہ نیں کچھ گنت اُس کی احسان کا

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٤٤).

نعمتاں کو نہیں ہے اُس کے شُمار
فائدے اُس کے ہیں گنت سے بہار

(١٧٧٢ ، پشت بہشت ، ٣ : ٣٦).

جسے اس قدر دولتو بے گنت تھی
مہندس کو نہ طاقت تھی گِنت کی

(١٨٣٧ ، گلبن عصمت ، ٣٦). دن ڈھلے اپنی گنت پوری کر کے ڈیرے پر پہنچوں گا. (١٩٣١ ، نہتا رانا ، ١٢٠). یہ کہہ کر رتو ہرن نے نل کو جوئے اور گنت کی دونوں وِدیائیں دے دیں. (١٩٨٥ ، مہا بھارت کتھن مالا ، ٣٤٥). (ب) صف. **گنا ہوا ، شمار کیا ہوا** (پلیٹس). [س : गणित].

ـــــ پڈیا (ـــ کس پ ، شد د بکس) امث.
علمِ ریاضی ، علمِ ہندسہ ، علمِ اعداد (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گنت + دیا (رک)].

--- کار / کَر (---/فت ک) امذ.
پنت دان ، حساب دان ، ریاضی دان ؛ سہنوس ، منجّم ، جوتشی ، اختر شناس(ماخوذ: پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ) . [گنت + کار/ کر ، لاحقۂ فاعلی].

--- کَرْنا ف ل.
گنتی کرنا ، شمار کرنا. صفتاں بیگنت ہیں اس کا گنت نا کیا جانے .(۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۹).نماز میں ... رکعتاں ہور تسبیح کا گنت کرتا ہو. (۱۸۱۰ ، چونسٹھ گھر ، ۱۵).

---وِدّیا (--- کس و ، شد د بکس) امذ.
رک : **گنت بدیا**. جہاں میں پڑھتا تھا وہاں ہم لوگ فلسفے اور ساہتیہ کے بجائے گنت ودیا اور قانون اور طبیعیات پر زیادہ دھیان دیتے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۶). [گنت + ودیا(رک)].

گِنْتارا (کس گ ، سک ن) امذ.
رک : **گن تارا**. صفر کی ایجاد نے انسانی ذہن کو گنتارا کی قید سے آزاد کر دیا. (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۱۵۷). پُرانے زمانے میں چینیوں کو عددوں سے بھی دلچسپی تھی ، گنتی کرنے کے لئے گنتارا انھیں نے بنایا.(۱۹۷۵ ، سائنس کا آغاز، ۲۳).
[گن تارا (رک) کا ایک املا].

گِنْتی (کس گ ، سک ن) امث.
۱. **کسی چیز کی تعداد معلوم کرنے کا عمل ، گننے یا شمار کرنے کا عمل ، شمار**.

رکھو اون کی گنتی کا دل بیچ جوڑ
ارب چار ہوں اور نوہ کروڑ
(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت (ق) ، ۹۳).

اللہ رے رعب و صولت و شوکت دلیر کی
گنتی محال ہو گئی لاشوں کے ڈھیر کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۴).

نسلِ ابلیس کی گنتی ، نہ خداوٗں کا شمار
الاماں ! فتنۂ تسبیح و فریبِ زُنّار
(۱۹۳۸، نبضِ دوراں ، ۱۹۰). آپ کی اس گنتی کے صحیح ہونے میں مجھے شک ہے. (۱۹۸۵ ، مہابھارت کتھن مالا ، ۳۴۴).
۲. **تعداد ، حساب ، مقدار** . سری کرشن چندر گھبرا کر بولے کہ سُنو میں ان چار کی گنتی میں نہیں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۵۵).

شانہ کٹا کسی نے جو روکا سپر پہ وار
گنتی تھی زخمیوں کی نہ کشتوں کا کچھ شمار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۹) . گنتی کے لحاظ سے ایک محرک کی موجودگی ... کو ایک نمبر ملے گا.(۱۹۸۸، تحقیق ، ۲ : ۳۰۰).
۳. **معتبر یا کسی قابل لحاظ زمرے میں شمولیت ، قدر و قیمت ، اہمیّت**.

شیشۂ دل ہے مرا کون سی گنتی میں بُتاں
تم تو اک آن میں تاراج حلب کرتے ہو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۱). جب ملک کی مالک کا یہ حال ہو تو ہم کس گنتی میں ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۷۴). پیدائشی بالشتیا تھا ... ہم کار گنتی شمار میں ہی نہ لاتے تھے.(۱۹۸۴، اوکھے لوگ ، ۱۸۵). ۴. **معائنہ ، پڑتال ، سرشماری**. ہر مہینے ... کل کارخانوں کے جانور مع گاڑیوں کے شہر کے باہر میدان میں جمع ہوتے تھے اور رئیس وقت ان کا معائنہ کرتے تھے اس کا نام گنتی تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۴۸۶). ۵. **مہینے کی آخری یا پہلی تاریخ جس میں سپاہیوں کا معائنہ اور پڑتال کرکے تنخواہ دی جائے ؛ یومِ موجودات ؛ حاضری کا رجسٹر ، اسم نامہ** (فرہنگِ آصفیہ). ۶. **انتہا ، حد**.

دشمن فلک ، نصیب عدو ، یار تُندخو
گنتی تھی ظلم کی نہ ستم کا شمار تھا
(۱۹۱۹ ، دُرِ شہوارِ بیخود ، ۳۰). [ب : **गणचिया**].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **شمار کرنا ، گننا ، تعداد معلوم کرنا**. ترلوک روپی پر مانوکی گنتی کوئی بھی نہیں کرسکتا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۰). الفا ذرّوں کی کل تعداد فلوری سنٹ سکرین پر ٹمٹاہٹوں کی گنتی کرکے معلوم کی گئی. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۲۶). ۲. **حاضری لینا** (فرہنگِ آصفیہ).

--- کے / کی صف مذ مث.
چند ، جو بہت تھوڑی تعداد میں ہوں.

اودھر تھی فوج بے پایاں ادھر گنتی کے تن کئی ایک
ہوئے لاچار جب وے بن گئے ایک ایک سیتی دو دو
(۱۷۳۱، شا کرناجی ، د ، ۳۱۰). تمام اُردو دیوانوں میں غیر مُتردف غزلیں تلاش کی جائیں تو ایسی غزلیں شاید گنتی کی نکلیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۷۴). مشکل یہ ہوئی کہ پہلے تو فقط گنتی کے تھے اب ہزاروں مخالف دکھائی دینے لگے. (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، نگارستانِ فارس ، ۱۱۶). چغتائی صاحب ... دنیا کے گنتی کے چند عظیم مصوّروں میں شمار کیے جاتے تھے. (۱۹۸۹ ، بلا کشانِ محبّت ، ۳۴).

---گِناَنا محاورہ.
برائے نام شمار کرانا ، برائے نام اضافہ کرانا ، خانہ پُری کرانا.

لوں میں نو چیزیں فقط گنتی گنانے کے لیے
ایسے توڑے کو سلام آئے ہیں نوخواں عبث
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۹).

---گِنْنا محاورہ.
شمار کرنا ، حساب کرنا.

شبِ وعدہ رہا یہ شغل اپنا
گنی گنتی ترے قول و قسم کی
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۲۷). اپنے کمپیوٹر کی پروگرامنگ اس انداز سے کریں کہ کلاک پلس ملنے پر یہ 0 سے 7 تک گنتی گنے. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۳۷).

---گِنْوانا محاورہ.
بلاجواز شمار میں آنا ، یونہی شمار میں لانا یا آنا ، خانہ پُری کے لیے شمار میں آنا. علم کچھ فقط زباندانی کا نام نہیں فارسی یا عربی یا ترکی بولنے لگے اور زمرۂ علما میں گنتی گنوانے کے لیے شامل ہو گئے. (۱۸۷۴ ، عقل و شعور ، ۷).

---لینا محاورہ.
حاضری لینا ، موجودات لینا. لشکر اپنا سب دیکھیا لشکر کی گنتی لیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۰).

---میں آنا محاورہ.
شمار ہونا ، گنا جانا ، شمار و قطار میں آنا یا ہونا.

نازہے ان کو کرم پر کہ نہیں جس کا حساب
کس خطاوار کی گنتی میں خطائیں آئیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۶).

---میں پڑنا محاورہ (قدیم).
قریب المرگ ہونا (قدیم اردو کی لغت).

---میں ہونا محاورہ.
۱. **کسی زمرے میں شامل ہونا ، شمار قطار میں ہونا ، لحاظ کے لائق ہونا ، کسی قابل ہونا.** اب میں کس گنتی میں ہوں یہ چالیس میری بلا جانے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۸۱). انتشار اردو ادب کو چھوڑو، وہ تو کسی گنتی ہی میں نہیں ہے. (۱۹۴۹ ، اک محشر خیال ، ۵۳). ۲. **شمار ہونا ، گنا جانا ، شامل ہونا.**

مارے غصے کے غضب کی تاب رخساروں میں ہے
گل تو تھی پھولوں میں گنتی آج انگاروں میں ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۷۹).

---ہونا محاورہ.
گنتی کرنا (رک) کا لازم ، شمار ہونا ، گنا جانا.

روز شمار تک بھی جن کی نہ ہووے گنتی
غم ہجر کے ہیں دل پر یہ بے شمار پیارے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۵).

گُنتیس (ضم گ ، سک ن ، ی مع) صف (قدیم).
رک : انتیس (پلیٹس). [انتیس (رک) کا **قدیم املا**].

گَنتھالَم (فت گ ، سک ن ، فت ل) امذ.
(موسیقی) **طبلے کی قسم کا ایک دکھنی باجا** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۳۲). [مقامی].

گُنٹ (ضم گ ، سک ن) امذ (قدیم).
کناره ، سرا.

سنیا جا کے اس غم ہو جوں پات اول
سو گنے گنٹ تے پات دونوں پھسل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۲). [مقامی].

گُنٹا (۱) (ضم گ ، سک ن) امذ ؛ ـــ کنٹا.
۱. **تالاب یا جوہڑ جس میں برسات کا پانی جمع ہو جائے ، کُنڈ ، کُنڈا.**

یک دیس کھڑا اتھا او خوشی سات
گنٹے کے کنارے یوں گتا بات

(۱۶۵۹ ، میراں جی ، رسالہ نورتین ، ۷). اوس ڈونگر کے نیچے پانی کا ایک گنٹا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۶۲). پانی خراب باؤلیوں گنڈوں یا غلیظ خندقوں سے نہ لیا گیا ہو. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ جہت مدارس ہند ، ۱۶۷). ۲. **چشمہ ، سوتا ؛ تالاب ، حوض ؛ وادی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कुण्डक+क].

گُنٹا (۲) (ضم گ ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) **بیگھے کا بیسواں حصہ یا تین مربع گز.** باغات کی زمین کے لیے ۱۰ گنٹے ... اور خشکی کی زراعت کے لیے ۳۰ گنٹے مقرر کئے جائیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۶). [مقامی].

گَنٹھ (فت گ ، غنہ) امذ.
رک : گٹھ ، گانٹھ (پلیٹس). [گٹھ (رک) کا انفی املا].

---بَندھن (---فت ب ، سک ن ، فت دھ) امذ.
رک : گٹھ بندھن ، ہندوؤں کی شادی کی ایک رسم (پلیٹس). [گنٹھ + بندھن (رک)].

---جوڑا (---و مع) امذ.
رک : گٹھ جوڑا ، ملانا ، جوڑنا ، متسلک کرنا ، مدغم کرنا ، گرہ لگانا (پلیٹس). [گنٹھ + جوڑا (رک)].

---جوڑی (---و مع) امث (قدیم).
رک : گٹھ جوڑ ، اتحاد ، ملاپ.

یکھند یس گنٹھ جوڑی کوں جو کھوں یک سور تارے توں
خزینے جیودلا مخزن ہنے گھر تھے چراق کی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۳). [گنٹھ جوڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---کَٹ (---فت ک) امذ.
رک : گٹھ کٹ ، جیب کترا. خبرداری اس طرح سے کرے کہ ضائع ہونے سے بچے ، چوروں بٹ پاروں گنٹھ کٹوں کے ہاتھ اس ہو نہ پہنچے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۵۰). [گنٹھ + کٹ (کاٹنا سے)].

گُنٹھ (ضم گ ، سک ن) امذ.
رک : گنٹا (۲). تین ہندوستانی گز ـ ایک گنٹھ. (۱۸۹۴ ، تسہیل الحساب ، ۸۰). [گنٹھا (رک) کا **مخفف**].

گَنٹھا (فت گ ، سک ن) امذ.
پیاز کی گرہ ، گٹھی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گٹھا (رک) کا انفی املا].

گُنٹھا (ضم گ ، مغ) امذ.
(کاشت کاری) رک : **گنٹا** (۲) (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۹۹) [رک : گنٹا باضافت ھ].

گَنٹھری/گَنٹھڑی (فت گ ، غنہ ، سک ٹھ) امث (قدیم).
رک : گٹھری.

او گنٹھری بغل میں کھڑی ہو نہ گئیں
شتابی سوں اپنے چلی گھر کوں وہیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۵).

گج بست رکھے ہوں تیرے تیں گنٹھڑی باند
آ کھول لے کھل سے نہ وو تج بات بغیر
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۳).

سب نجاست بھری ہے (ہے) انتڑی
باند بھرتی ہیں پیٹ میں گوبر کی گنٹھری
(۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۳۶). [گٹھڑی (رک) کا انفی املا].

گَنٹھڑا (فت گ ، غنہ ، سک ٹھ) امذ.
اصل زر ، پونجی ؛ لین دین کی کوٹھی ، بنک ، مکمل پونجی (پلیٹس).
[ب : ग्रन्थ+र+क गठड़ी ؛ گٹھڑا (رک) انفی املا].

گَنٹھم (فت گ ، سک ن ، فت ٹھ) امذ.
لوہے کا نوکیلا قلم جس سے کھجور کے پتوں پر لکھتے تھے (پلیٹس). [غالباً ، س : ग्रन्थ سے].

گَنٹھنا (فت گ ، غنہ ، سک ٹھ) ف ل.
۱. رک : **گٹھنا ، بننا ، تیار ہونا ، بندھنا**. یہاں تک کہ ایک پورا منصوبہ افسانے کا گنٹھ گیا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۰۰) ، ۲. (سازش میں) **شریک ہونا ، مل جانا**. ایک میرا بھانجہ ہے ... اگر وہ گنٹھ جائے تو بس سارے کام آسان ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۹). مغلانی اور خواصیں اور گھر کی اور عورتیں تو گنٹھی ہوئی تھیں ہی سب ایک ایک دو دو کرکے اِدھر اُدھر چل دیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۸۰). ۳. **سیا جانا** (نوراللغات). [گٹھنا (رک) کا انفی املا].

گَنٹھوارا (فت گ ، غنہ ، سک ٹھ) امذ.
جاٹوں کے ایک قبیلے کا نام (پلیٹس). [مقامی].

گَنٹھولا (فت گ ، مغ ، و مج) امذ.
(باغ بانی) **پور دار ڈنٹھل والا پودا یا درخت جس کے تنے میں تھوڑی تھوڑی دوری پر گانٹھ ہو ، جیسے : گنا وغیرہ** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۳). [گنٹھ (رک) + ولا ، لاحقۂ نسبت].

گَنٹھی (فت گ ، سک ن) امث.
پیاز کی گرہ یا گٹھی. اگر کبھی اتفاق سے کوئی خیال زیادہ نازک اور پیچیدہ ہو گیا ... تو فوراً پیاز کی ایک گنٹھی اس خیال کے قائم مقام پیش کی جاتی تھی. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۷۲). پیاز کی گنٹھی میں پرت کے نیچے پرت نکلتے ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۱۰). پیاز کی فصل ہوتی تو کہیں سے ایک گنٹھی فراہم کرلیتے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۶). [گٹھی (رک) کا انفی املا].

گَنٹِھیا (فت گ ، سک ن ، کس مج ٹھ) امذ.
(لوہاری) **میخیں بنانے کا لوہا** (ا پ و ، ۸ : ۱۰). [مقامی].

گَنٹِھیا (فت گ ، مغ ، کس ٹھ) امث.
ہڈی کے جوڑوں کے درد کی بیماری ، گٹھیا. گنٹھیا کا آغاز پاؤں کے انگوٹھے سے ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۳). [گٹھیا (رک) کا انفی املا].

گَنٹھیلا (فت گ ، مغ ، ی لین) صف.
گٹھیلا ، گانٹھوں والا ؛ مضبوط (پلیٹس). [گنٹھ (گانٹھ (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گَنج (۱) (فت گ ، غنہ) امذ.
۱. (عموماً قیمتی اشیاء کا) **ذخیرہ یا مخزن ، خزانہ ؛ دفینہ ، کنز**.
موذن بلند بانگ دینے لگیا   زمیں تھیں نکل گنج آنے لگیا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶).

اِو چشمۂ حیات کوں نالا خدا توں رنج
اُس دھن تھے عاشقاں کو ملیا ہے پرت کا گنج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۱).

نور کا ہے گنج تیرا یو جمال   حسن کے گوہر کا توں معدن ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴). میں تمھیں وہ گنج دوں کہ نہال ہو جاؤ. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۵۲).

روایت کے ہیں جس کے پاس صد گنج
ہوا ہے اس طرح سے وہ گھر سنج
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۱۱۰).

میں نے کہا کمال ہے اہلِ جہاں کا کیا
اُس نے کہا کہ جمع کریں گنج و مال چند
(۱۹۱۷ ، مطلعِ انوار ، ۱۷۶). اپنے قارئین کو بھی مہم بازی کی ترغیب دیتا ہے اور تجربوں کے گنجِ گہر تک رہنمائی کرتا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۷۷). ۲. **منڈی ، آبادی ، بستی**.

خالِ حبشی کیوں لبِ شیریں پہ رہتا ہے سدا
گنج کا شکر کے بارو یہ گروڑا ہے مگر
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۹).

سنا ہے آپ کی تحصیل میں ہیں بانس بہت
جہاں سے گنج میں آنے وہاں ہے ٹال کی ٹال
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۶۷). ۳. **ڈھیر ، انبار ، کثرت**.

کہاں ڈھونڈے کوئی دل کو ہجومِ داغِ سوزاں میں
ملے کھوج ایک پروانہ کا کیا گنجِ چراغاں میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۴۴). اس ملک میں پہاڑ بالکل نہیں ... سمندر کنارے پر ریتی کے گنج. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ۳۲). ۴ **بازار جہاں غلہ فروش غلّہ جمع کرکے فروخت کرتے ہیں ، اناج منڈی**. جو اناج مختلف گنجوں میں فروخت ہونے کو آتا ہے اس کا روزانہ نرخ نکالنا چودھریوں اور تولیوں کے اختیار میں رہتا ہے. (۱۸۷۶ ، اخبار مفید عام ، آگرہ ، ۱۵ ستمبر ، ۲). کئی بازاروں اور اناج کے گنجوں اور تہ بازاری کے حقوق بھی ان کو عطا کیے. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۲۸۰). ۵. **انبار ، جس میں بہت سی چیزیں سمائی ہوتی ہوں ، وہ چیز جس میں چاقو ، قینچی ، موچنہ ، نشتر وغیرہ چھوٹے آلات رکھے یا لگائے جائیں**.

کھٹکتے ہی رہیں دل میں ترے مژگانِ برگشتہ
ہجومِ نیشِ کژدم سے اگر دل گنجِ نشتر ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). پرکاروں کے گنج میں ایک آلہ ایسا بھی ہے جس سے یہ پرکار تیار ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۲). ۶. **گنج آتشی ، آتشیں کا انبار ، ڈھیر** حُلق ہوائیوں کے گنج ہی چھوٹتے ہیں سو کئی کئی سے کوس تائیں آسمان کے تارے تو ڈھب جاتے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۸).

لگے جب چھوٹنے گنجِ ہوائی
فلک پر خوشی یک بار چھائی
(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۸۵).
نور کے قطرے فلک سے ہیں زمیں پر برسے
چھوٹتے گنج ستاروں کے کہاں ہیں پیہم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰). ۳. **چھوٹی سی آبادی ، بستی ، جیسے : بہاڑ گنج ، کشن گنج وغیرہ.**
یار کا گنج تھا جو شاہ درا
سب نے رہنا وہیں کا جی میں دھرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۸).
ہو جہاں پیارے کی میرے بود و باش
وہ تو سب گنجوں سے پیارا گنج ہے
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۷۲). سعدآباد تو سعدآباد ، نصیرآباد تک میں جو مفتیوں کی بستی تھا اور خاندانوں کا گنج ، کوئی گھرانا اُس کی ٹکر کا نہ تھا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحه ، ۱۱). [ف].

--- افراسیاب کس اضا(--- فت ا ، سک ف ، کس س) امذ.
افراسیاب کا خزانہ جو خسرو پرویز کے ہاتھ لگا ، یہ خسرو پرویز کا چوتھا خزانہ کہلاتا ہے (ماخوذ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[گنج + افراسیاب (عَلَم)].

--- الٰہی کس صف(--- کس ا ، مد ل) امذ.
قرآن مجید ، کلام اللہ (فرہنگ آصفیہ). [گنج + الٰہی (رک)].

--- آب آوَرْد کس صف(--- سک ب ، فت و ، سک ر) امذ.
پانی کا لایا ہوا خزانہ ؛ (کنایۃً) آنسو.
موجِ دودِ آہ سے آئینہ ہے روشن مرا
گنجِ آب آورد سے معمور ہے دامن مرا
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۵۴). [گنج + آب (رک) + ف : آورد ، آوردن - لانا].

--- آتِشی کس صف(--- کس ت) امذ.
(آتش بازی) **ایک قسم کی آتش بازی ، ایک قسم کا پٹاخا جو ہوا میں اڑ جاتا اور اوپر جا کر پھٹتا ہے ، اُڑن گولا** (ا پ و ، ۸ : ۷۸).
[گنج + آتش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- باد کس صف ؛ امذ.
رک : گنجِ باد آورد (جامع اللغات). [گنج + باد (رک)].

--- باد آوَر / آوَرْد /- آوَرْدَہ کس صف(--- سک د ، فت و / سک ر ، د / فت و ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. **ہوا یا سمندری ہوا کا لایا ہوا خزانہ ، خسرو پرویز کے آٹھ خزانوں میں سے دوسرا خزانہ ، شاہنامہ فردوسی کی روایت ہے کہ قیصر روم خسرو پرویز کے خوف سے اپنے خزانے کو کشتیوں میں لاد کر کسی جزیرے کو روانہ کیا تھا ، لیکن بادِ مخالف نے ان کشتیوں کو خسرو کے علاقے میں پہنچا دیا اور یوں سارا خزانہ خسرو کے ہاتھ آ گیا ، گنجِ شایگاں.**
گنجِ باد آور بہا لائے جو خسرو ہو کوئی
اب بھی ہے آتش میانِ عالمِ اسباب موج
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۷۱).
گر نہ خسرو خواہشِ خاتونِ ارمن ورنہ دیکھ
گنجِ باد آورد صرفِ رنگ و بو ہو جائے گا
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۳۵). لیکن یہ سرمایہ بھی گنجِ باد آورد کی طرح افسانہ ہی افسانہ ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو (مقدمہ) ، ۱ : ۲۵). ۲. **(مجازاً) دولت جو مفت ہاتھ آئے ، مالِ مفت.**
بوے یار سیم تن لائی صبا
گنجِ باد آورد ہم کو مل گیا
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۵۴). ۳. **نام لحن ، بار بُد کا سولھواں راگ** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گنج + باد (رک) + ف : آور/آورد/آوردہ ، آوَرْدَن - لانا سے امر بطور لاحقۂ فاعلی].

--- بار کس اضا نیز بلا اضا ، امذ.
رک : گنج گو (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + بار (رک)].

--- بان امذ.
خزانچی (جامع اللغات). [گنج + بان ، لاحقۂ فاعلی].

--- بَخْش (--- فت ب ، سک خ) صف ؛ امذ.
۱. **خزانہ بخشنے والا ، بہت بڑا فیاض اور سخی ، لکھ داتا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **حضرت مخدوم علی ہجویری کا لقب جن کا مزار لاہور میں ہے ، انہیں داتا گنج بخش کہتے ہیں.**
کوئی تھا گنج بخش ان میں کوئی گنجِ شکر ان میں
خزانے معرفت کے ہیں بہت زیرِ مزار اب تک
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۶۱). ۳. **قطب الدین ایبک کا لقب. یہ نہایت سخی اور فیاض تھا ، ہند کی ادنیٰ قومیں اس کو پیر مانتی اور اس کے نام کی کُشتیاں لڑوا کر شیرینی یا کھانا تقسیم کرتی ہیں** (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [گنج + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا ، دینا].

--- بغیر/بے ، رَنْج نَہیں کہاوت.
تکلیف اٹھائے بغیر فائدہ نہیں ملتا ہے ؛ امیر آدمی کو طرح طرح کی فکریں ہوتی ہیں.
تو کنارے پہ رہ نہ چھوڑ کے منج
گنج حاصل نہیں بغیر از رنج
(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۳۶).

--- بے بَہا کس صف(--- ی مع ، فت ب) امذ.
بیش قیمت خزانہ ، انمول خزانہ ، گنج گراں مایہ.
مشہور ہے جو تیس ہزاری کے نام سے
تھا گنجِ بے بہا اسی میدان میں نہاں
(۱۹۲۹ ، مطلع انور ، ۸۱) **مجھے جیسے** ایک گنج بے بہا مل گیا تھا ، میں سیدھے گھر گیا. (۱۹۸۵ ، آتش چنار پیش(لفظ) ، خ).
[گنج + بے بہا (رک)].

--- پاٹنا محاورہ.
چھوٹا سا بازار یا منڈی بنانا ، چھت دار منڈی. ڈہائی کے طور پر ایک گنج پاٹا گیا جو ایک بدنما (عالم نگر) حلقہ میں ہے --- بغیر ضلع ہوئے نہ اس کی آبادی بڑھے گی نہ رونق! (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۲۱۵).

---پرکار کس صف(---فت پ ، سک ر) امذ.
وہ ظرف جس میں پرکار اور متعلقہ اوزار رکھتے ہیں. چونکہ میں نے کبھی گنجِ پرکار نہ دیکھا تھا میں نے اس کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا. (۱۸۹۹، حیاتِ جاوید، ۲۲). [گنج + پرکار (رک)].

---پرویز کس اضا(---فت پ ، سک ر ، ی مج) امذ.
خسرو پرویز کا خزانہ ، اس کے آٹھ خزانے مشہور ہیں.

گنجِ پرویز کی جانب جو ہوا شہ کا گزر
کنجیاں لائے بنے نذر خزانے والے

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۱۳). [گنج + پرویز (عَلَم)].

---چراغاں کس اضا(---کس چ) امذ.
چراغوں کی کثرت.

کہاں ڈھونڈے کوئی دل کو ہجومِ داغِ سوزاں میں
ملے کھوج ایک پروانے کا کیا گنجِ چراغاں میں
ملے کھوج ایک پروانے کا کیا گنجِ چراغاں میں

(۱۸۵۴، ذوق ، د ، ۱۴۴).[گنج + چراغ (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---حکیم کس اضا(---فت ح ، ی مع) امذ.
(کنایۃً) **سورۂ فاتحہ جو قرآن مجید کی پہلی سورت ہے** (نوراللغات؛ فرہنگِ آصفیہ). [گنج + حکیم (رک)].

---خاکی کس صف ؛ امذ.
(کنایۃً) **حضرت آدم علیہ السّلام ؛ آدم کی اولاد ، بنی آدم** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گنج + خاک (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---خانہ (---فت ن) امذ (قدیم).
خزانہ رکھنے کی جگہ ، مخزن.

دیا مہر کر چرخ نیلی مجے
نوے گنج خانے کی کیلی مجے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹). [گنج + خانہ (رک)].

---خضرا کس صف(---فت خ ، سک ض) امذ.
سبز خزانہ ؛ خسرو پرویز کا چھٹا خزانہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + خضرا (رک)].

---خفی کس صف(---فت خ) امذ (قدیم).
چھپا ہوا خزانہ ؛ (مجازاً) اسرار معرفت.

تمام گنجِ خفی کا کیا ہے سیر سراج
صفا کی راہ میں ہے جس کے پاس شمعِ یقیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۰). [گنج + خفی (رک)].

---خوبی کس اضا(---و مع) امذ.
اچھائیوں کا خزانہ ؛ (مجازاً) اچھی صفات سے متصف شخص ؛ بہت خوبیوں والا شخص ؛ مراد: حُسن ، خوبی. ایک نقب میں سما گئی پھر جو اس گنج خوبی نے سر نکالا ایک مکان سونے کا نظر پڑا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۲۷).

تو اے چشم و چراغِ ہند ہے دولت کا گنجینہ
ہوئے ہیں گنجِ خوبی تیری مٹی میں نہاں کیا کیا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۲ : ۱۵۳). گنج + خوبی (رک)].

---دار امذ.
خزانہ رکھنے والا ؛ (موسیقی) ایک سُر یا راگ کا نام(علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [گنج + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دقیانوس کس اضا(---فت د ، سک ق ، و مع) امذ.
پرانا اور بڑا خزانہ ؛ دقیانوس کا خزانہ (دقیانوس ایک بادشاہ کا نام جو اصحاب کہف کے زمانے میں گزرا ہے).

نوید مالکِ گلزار کو کہ زر کی جگہ
ہر ایک کاسۂ گل میں ہے گنجِ دقیانوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰). [گنج + دقیانوس (عَلَم)].

---دیبا کس اضا(---ی مع) امذ.
خسرو پرویز کے تیسرے خزانے کا نام (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + دیبا (رک)].

---ڈالنا محاورہ.
۱. **اناج کی منڈی قائم کرنا ، غلّہ وغیرہ فروخت کرنے کا بازار قائم کرنا ؛ ویرانے کو آباد کرنا.** درنس صاحب نام کسو انگریز کا ہے اس نے یہ گنج ڈالا ہے. (۱۸۴۷، عجائبات فرنگ ، ۱۴۴). ۲. **ڈھیر لگانا ، انبار لگانا.**

عدم کی راہ میں اک گنج ڈالتے اے بحر
ہمارے پاس نہ قارون کا خزانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۸).

---رواں کس صف(---فت ر) امذ.
۱. **چلتا ہوا خزانہ ؛ مراد : قارون کا خزانہ جو حسبِ روایت برابر نیچے زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے**(ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ؛ نوراللغات). ۲.**ایسا خزانہ جس کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو ، ہمیشہ گردش میں رہنے والا خزانہ.**

جس قدر کرتے ہیں خرچ اخلاص کم ہوتا نہیں
آبرو گنجِ رواں ہے جگ میں مالِ دوستی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴۵). [گنج + رواں (رک)].

---سوختہ کس صف(---و مج ، سک خ ، فت ت) امذ.
۱. **خسرو پرویز کے پانچویں خزانے کا نام** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **ایرانی موسیقی کا اٹھارواں راگ** (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [گنج + ف : سوختہ ـ سنجیدہ].

---شاد آورد کس صف(---سک د ، فت و ، سک ر) امذ.
خسرو پرویز کے ساتویں خزانے کا نام (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + شاد (رک) + ف: آورد، آوردن ـ لانا].

---شائگاں شایگاں کس صف(---کس ء ، سک ی) امذ.
۱.**خسرو پرویز کا دوسرا خزانہ ، گنجِ باد آورد.** وہ گنج مخفی حاصل کیا جس کے مقابلے میں گنج شائگاں کی کوئی حقیقت نہیں(۱۹۱۹، خطوطِ محمد علی ، ۹۵). ۲. **بہت بڑا خزانہ جو بادشاہوں کے لائق ہو ، بیش بہا خزانہ.**

عیب ہیں میرے گراں سب کاغذِ زر کی طرح
قافیے ہیں شائگاں لیکن ہیں گنجِ شائگاں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۶۶).

چکھے گی آہ ذائقۂ موت بر زباں
تھا گنجِ شائگاں کہ ہوا مفت رائگاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۸). آج کُنتُ کنزاً مَخفیًا کے گنج شائگاں لٹیں گے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۸۳). خریدار اگر گنجِ شائگاں اور دولت قارون بھی لے آئیں تو وہ بھی وفا نہ کر سکے. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۱۲۵). [گنج + شائگاں/شایگاں (رک)].

---شکر کس اضا(---فت ش ، ک) امذ.
(لفظاً) شکر کا انبار ، بہت شیریں ، بہت لذیذ اور میٹھا ، لقب حضرت بابا فریدالدین جن کا مزار پاک پٹن شریف ضلع ساہیوال میں ہے.
کوئی تھا گنج بخش ان میں کوئی گنجِ شکر ان میں
خزانے معرفت کے ہیں بہت زیر مزار اب تک
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۶۱).
حضرتِ بابا فریدالدین شہ گنجِ شکر
خواجۂ مسعود زہدالانبیا کے واسطے
(۱۹۶۶ ، صد رنگ ، ۳۸). [گنج + شکر (رک)].

---شُہَدا کس اضا(---ضم مع ش ، فت ہ) امذ.
رک : گنجِ شہیداں.
تو پھر بیلداروں کا عہدہ کیا   روہیلوں کا سب گنجِ شہدا کیا
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۷۷). نشانی کسی شہید کی قبر کا علیحدہ گنج شہدا سے ظاہر نہیں ہوا ہے سوائے حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ کے. (۱۸۸۹ ، نہرالمصائب ، ۲۶). گنبد کے مشرق جانب ایک پختہ چبوترہ گنجِ شہدا کا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، فروری ، ۱۶). [گنج + شہدا (رک)].

---شَہیداں کس اضا(---فت ش ، ی مع) امذ.
۱. وہ مقام یا قبرستان جہاں اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو اکٹھا دفن کیا گیا ہو ، شہیدوں کا مدفن.
کیونکہ پڑتے ہیں ترے پانوں نسیم سحری
اس کے کوچے میں ہے صد گنجِ شہیداں یک جا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۳).
شہید اتنی ہوئی تھیں حسرتیں سینے میں عاشق کے
کہ وہ سینہ نہ تھا گویا کہ اک گنجِ شہیداں تھا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۶). غسل و کفن سب کچھ دے کر نماز میت پڑھ کر اُسی غار عمیق میں سب کو دفن کیا گویا گنجِ شہیداں بنایا. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۴۷۳).
جو معدہ گرانی میں سیروں کا ہو   جو گنجِ شہیداں بٹیروں کا ہو
(۱۹۵۲ ، ضمیرخامہ ، ۱۵۳). **۲. کشتوں کے پُشتے ، مردوں کا ڈھیر** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۳. بہت سی ملی جُلی چیزوں کا انبار ، ڈھیر** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گنج + شہید (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---شَہیدانی کس صف(---فت ش ، ی مع) امذ.
گنجِ شہیداں (رک) سے منسوب یا متعلق ، شہیدوں کے مدفن کا.

ہر اک بسمل بنا ہے کشتگاں غم کی حالت سے
زمیں سب ہو گئی ہے عرصۂ گنجِ شہیدانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۶۵).
ہیں دفن اِس ایوان میں اعظامِ بزرگاں بھی
اس گنجِ شہیداں سے آہستہ قدم گزرے
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۳۸). [گنج شہیداں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عَرُوس کس اضا(---فت ع ، و مع) امذ.
خسرو پرویز کے پہلے خزانے کا نام جسے اس نے بذاتِ خود جمع کیا تھا ؛ (مجازاً) بیش بہا خزانہ.
ہر اک کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے
کہ آج ہاتھ لگا ہے ہیں یہ گنجِ عروس
(۱۸۸۷ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۲۴). [گنج + عروس (رک)].

---فَریدُون کس اضا(---فت ف ، ی مع ، و مع) امذ.
ایرانی موسیقی کا ایک راگ ، ایک سر (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گنج + فریدون (عَلَم)].

---قارُون کس اضا(---و مع) امذ.
قارون کا خزانہ ؛ (مجازاً) بہت بڑا خزانہ ، بے انتہا دولت.
گنجِ قاروں ہی نہ پا کر رائگاں دیدوں ابھی
ہوں وہ مُسرف گر ملیں دونوں جہاں دیدوں ابھی
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲۵). چراپونجی کا فضول پانی کل گنج قارون کے خرچ کرنے سے بھی راجپوتانہ کی آب پاشی میں کام نہیں آ سکتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۴).
سرمایۂ نخوت ہے جو گنجِ قاروں؛
وہ تحت ثریٰ میں بھی تو دھنس سکتا ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۹). [گنج + قارون (عَلَم)].

---کا چاقُو امذ.
وہ چاقو جس کے ساتھ ریتی ، آری ، قینچی وغیرہ بھی شامل ہوتی ہیں (ماخوذ : نوراللغات).

---کاؤس کس اضا(---و مع) امذ.
ایرانی موسیقی کا ساتواں راگ یا سر (ماخوذ : علمی اردو لغت ، جامع اللغات). [گنج + کاؤس (عَلَم)].

---کَرْنا محاورہ.
ذخیرہ کرنا ، ڈھیر یا انبار لگانا.
گلشن میں گل بدن کے تصدق کے واسطے
مالی نے لا کے گنج کیا کئی ہزار ہار
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۳).

---گاؤ/گاومیش کس اضا(---سک و ، ی مع) امذ.
۱. خسرو پرویز کا آٹھواں خزانہ ، اس خزانے میں سونے چاندی کے گائے بیل اور دوسرے وحوش و طیور موجود تھے ؛ جمشید کا خزانہ جو بہرام گور کے زمانے میں ظاہر ہوا ، گنج بار.

کھود کر ہر طرف زمیں ڈھونڈا
گنج گوہر ملا یہ وہ نہ ملا

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۰۳). ۲. ایک سر (جامع اللغات). [گنج + گوہ (رک) ، کاوش (رک)].

---گِراں مایہ کسِ صف(--- کس گ ، مغ ، فت ی) امذ.
گنج گراں بہا ، گنج بے بہا ، قیمتی خزانہ ، بیش بہا خزانہ.

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنجہائے گراں مایہ کیا کیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، ۲۴۳). ہم رسی کو کھینچ لینے پھر ڈاک کی تھیلی کسی گنجِ گراں مایہ کی طرح کھولتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۵). [گنج + گراں مایہ (رک)].

---لگانا محاورہ.
ڈھیر لگانا ، انبار لگانا (فرہنگ آصفیہ).

---ِ مخفی کسِ صف(---فت م ، سک خ) امذ.
پوشیدہ خزانہ (کُنتُ کنزاً مخفیاً) کے لیے بطور تلمیح. اللہ تعالیٰ گنج مخفی کو عیاں کرنا چاہا تو اول اس میں سوں ایک نظر نکلی. (۱۶۷۵ ، امین الدین اعلیٰ (اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۷۶)). [گنج + مخفی (رک)].

---نامہ (---فت م) امذ.
وہ کتاب جس میں خزانے کی اشیا کی فہرست اور دیگر تفصیلات تحریر ہوں ؛ (مجازاً) گراں مایہ مضامین و مطالب پر مشتمل کتاب. گنج نامہ شاہنشاہی ... کی تکمیل کے لیے مصنف نے جملہ اقسام کے رنج اٹھائے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۳۷۳). [گنج + نامہ (رک)].

---و پیوند (---و مج ، ی لین ، فت و ، سک ن) امذ.
(خطاطی) **طغرا نویسی کی ایک قسم ، الفاظ ملا کر لکھنا تا کہ کم سے کم جگہ میں لکھا جائے ، جیسے : نیلیپلیچھیلچھبیلی (نیلی پیلی چھیل چھبیلی).** گنج و پیوند ، طغرا نویسی کی ایک قسم ہے اس میں مختلف الفاظ کو ملا کر لکھا جاتا ہے کہ کم سے کم جگہ گھیریں. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۳۱). [گنج + و (حرف عطف) + پیوند (رک)].

---ِ ہوائی کسِ صف(---فت ہ) امذ.
آتش بازی کی ایک اونچی اُڑنے والی قسم ، ہوائی کا انبار.

لگے جب چھوٹنے گنجِ ہوائی
فلک پر خورشی اک بار چھائی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۸۰). [گنج + ہوائی (رک)].

گنج (۲) (فت گ ، غنہ) امذ.
سر پر بال نہ جمنے اور گر جانے کا مرض ، گنجا پن ، بالخورا ؛ قدرتی طور پر بالوں کا سر سے جھڑ جانا. چھلنی سر پر نہ رکھو نہیں تو گنج ہو جائے گا. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۳). فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کی گنج جاتی رہی. (۱۹۵۶ ، مشکوۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۲). وقت سے پہلے شروع ہونے والا بال خورہ ، اس حالت میں بلوغت کے بعد گنج پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، مڈویک میگزین ، ۵ مئی ، ۱۴). [س : گنج یا کھنج खंज ' कंज].

---پن (---فت پ) امذ.
گنجا ہونے کی بیماری. گنج پن ایک ایسا مرض ہے جس کے متعلق اخبارات و رسائل میں اکثر و بیشتر مختلف انداز کے فیچر لکھے جاتے ہیں. (۱۹۹۳ ، مڈویک میگزین ، ۲۶ مئی ، ۶). [گنج + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گُنج (ضم گ ، غنہ) امث.
گونج ، گنبد کی آواز ؛ بھنبھناہٹ ؛ سائیں سائیں ؛ گھونگچی (جامع اللغات). [گونج (رک) کی تخفیف].

---مال / ہار امذ.
گھونگچیوں کا ہار (ماخوذ : جامع اللغات). [گنج + مال ~ مالا / ہار (رک)].

گنجا (۱) (فت گ ، سک ن) صف مذ (مث : گنجی).
۱. **(وہ شخص) جس کے سر پر بال نہ ہوں ، گنجے سر والا.** جس شخص کے سر کے بال گر گئے ہوں وہ گنجا ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۳۱).

ہائے گنجے نے ناخن ، حکاک
کر لیا سر کھجا کھجا کاواک

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۵). اس شخص کو گنجا ہونے کا خوف کبھی پریشان نہ کرے گا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۹۸). ۲. **(وہ سر) جس کے بال جھڑ گئے ہوں.** اس کے گنجے سر کو ہم اپنی تلواروں سے پارہ پارہ کر دیں گے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۳۲۳). اس کے گنجے سر کے کناروں پر سفید بالوں کی جھالر تھی. (۱۹۸۴ ، فنون ، ستمبر ، اکتوبر ، ۶۰ ، ۱۶). [گنج (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---مَرا کُھجاتے کُھجاتے کہاوت.
غریب آدمی ساری زندگی تکلیف میں گزار دیتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گنجا (۲) (---فت گ ، سک ن) امذ.
(کلہ بانی) **سوکھی گھاس کا قرینے سے لگایا ہوا انبار جو مویشیوں کے لیے محفوظ کر لیا جاتا ہے تا کہ ضرورت پڑنے پر کام آئے ، گھاس کے ڈھیر کا گٹھر باندھنے کی رسی** (ماخوذ : اپ و ، ۵ : ۸۸). [گنجی (رک) کا اسم مکبر].

گُنجا (ضم گ ، غنہ) امث.
رک : گُنج (جامع اللغات). [گنج + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُنجار (ضم گ ، غنہ) امث.
۱. **گونج ؛ بھنبھناہٹ.** مور اور کوکلا براجیں گے اور بھونرے کمل پر گنجار کریں گے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۹). کوئل کی کوکو اور بھنوروں کی گنجار. (۱۹۶۹ ، نگار خانہ ، ۲۹).

۲. سائیں سائیں کی آواز. شیو راج سنگھ کے اندر طوفان سے گنجار اٹھے. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۶۲). [گنج (رک) + ار ، لاحقۂ اسمیت].

گُنجارَہ (ضم گ ، مغ ، فت ر) امذ.
آواز کو زیادہ تیز کر کے دور تک پہنچانے والا آلہ ، آلۂ مکبرالصوت ، لاؤڈاسپیکر. لاؤڈاسپیکر کے لیے «گنجارہ» بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن انگریزی لفظ زیادہ عام ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸۵). [گنج (رک) + ارہ ، لاحقۂ صفت].

گُنجان (ضم گ ، غنہ) صف.
۱. گھنا ، شاخ در شاخ ، بھرابھرا ، گھچ پچ.

جوشِ وحشت کا یہ عالم ہے کہ دم رُکتا ہے
دشت میں نخل جو گنجان سے ہم دیکھتے ہیں

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۲۹).

منزلوں تک ہیں یہ گنجان درخت
کیا بھیانک ہیں یہ سنسان درخت

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۳۲). چپ چاپ جنگل گنجان درخت ، آدمیوں سے خالی حیوانوں سے بھرپور. (۱۹۲۹ ، کل کائنات بیتی ، ۲۵). رات بھر یہ گاڑی سنگاپ کے پُراسرار گنجان جنگلوں سے گزرتی ... پہنچتی ہے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۶۶). ۲. **(ڈاڑھی مونچھ وغیرہ) جس میں گھنے بال ہوں ، گھنی.** گنجان اور مرغولہ ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۲). ان کے چہرے کی شگفتگی اور گنجان مونچھوں میں سے پھوٹ کر کان کی لوؤں تک پھیلتی ہوئی ایک دلآویز مسکراہٹ دیکھنے کی چیز ہوتی. (۱۹۵۵ ، کتابی چہرے ، ۲۴). ۳.(اَ) **(علاقہ یا بستی وغیرہ) جہاں آبادی زیادہ ہو اور مکانات قریب قریب واقع ہوں ، گھنی (آبادی).** البتہ پرانی دہلی اسی طرح گنجان ہے بلکہ اب تو وہاں کی آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے اس لیے بازاروں ، سڑکوں اور گلیوں میں بےپناہ رش ہو گیا ہے. (۱۹۸۴ ، موسموں کا عکس ، ۲۶). ہمیں سب سے پہلے موتی بازار کی ایک گنجان گلی میں خستہ سا مکان الاٹ ہوا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۱۵). (اا) **پرہجوم ، کثیرالتعداد ، گھنا یا گھنی.** ایک گروہ کا خیال ہے کہ ہندوستان کی موجودہ پستی کا سبب یہاں کی اس قدر گنجان آبادی ہے. (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۶). سمیز کے عقب میں کوہ مری کی اصلی اور گنجان آبادی ہے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۶۱). [پ : गुंजान].

--- آباد صف.
(علاقہ یا بستی وغیرہ) جہاں آبادی زیادہ اور مکانات قریب قریب واقع ہوں ، زیادہ آبادی والا. جب کسی گنجان آباد شہر میں وبا آتی ہے تو کوئی سرکاری عملہ خواہ کیسا ہی کامل جید ہو ، اس مصیبت میں کام جب تک نہیں کر سکتا کہ اس کو خارجی امداد نہ پہنچتی تھی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰). ماہی گیری کی منزل میں لوگ گنجان آباد علاقوں میں قیام کر سکتے ہیں وہ اس لیے کہ ان کی خوراک ماہی گاہوں پر موقوف ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۴). [گنجان + آباد (رک)].

--- پن (--- فت پ) امذ.
گھنا ہونا ، گنجان ہونا. ذیل کے جدول سے جو سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہے پتہ چلے گا کہ ہندوستان کے چند صوبوں کے اضلاع میں آبادی کے گنجان پن کی کیا کیفیت ہے. (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۷). [گنجان + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گِنجانا (کس گ ، غنہ) ف م.
ہاتھ سے ملانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُنجانا (ضم گ ، مغ) ف م.
گونج پیدا کرنا ، گونج سے بھر دینا ، گونجنے دینا. تاہم غریب کے افسردہ نالوں کی طرح سچائی کی گرج گنجا دینا ویسا ہی آسان ہے. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت ، ۱۱۰ ، ج). [گونجنا (رک) کا تعدیہ].

گُنجانی (ضم گ ، غنہ) امث.
گنجان ہونے کی حالت ، گھناپن ، گھچ پچ. نباتات اس کثرت اور گنجانی سے پیدا ہوتے ہیں کہ آدمی کا قدم آگے نہیں بڑھتا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۷). ناہموار زمین اور خود کالدوئی صفوں کی گنجانی انہیں آسانی سے بڑھنے اور دوڑنے نہ دیتی تھی. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۶۱۰). ٹریفک کی گنجانی کے باعث اعلیٰ درجے کی پختہ سڑکوں کی تعمیر ایک فوری ضرورت ہو جائے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۷۶). [گنجان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُنجانِیَت (ضم گ ، غنہ ، کس ن ، فت ن) امث.
رک : **گنجان جو زیادہ فصیح ہے.** متحدہ امریکہ کے شمال مشرق صنعتی علاقے آبادی کی زیادہ گنجانیت رکھتے ہیں. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۹۷). [گنجان (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

گُنجائِش / گُنجایِش (ضم گ ، غنہ ، کس ء / کس ی) امث.
۱. **سمائی ، کھپت ، سمانے کی جگہ ، وسعت.** اگر جمیع پیمبرین کا بیان کروں تو یہ کتاب گنجائش اس کی نہیں رکھتی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۰). اپنی ذات میں آپ مشغول تھا جو کسی صفت کی گنجائش نہیں تھی. (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ؛ تجلیات ستہ نوریہ ، ۶ : ۴۳). جو پانی نیل کا اس کی طرف آتا ہے گنجائش نہ پا کے پلٹ جاتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۹۰).

اللہ اللہ آرزو بھی ہے تمہاری تم بھی ہو
باہمہ تنگی یہ گنجایش ہمارے دل میں ہے

(۱۹۱۸ ، کلیات رعب ، ۲۰۳). میں نے اپنے دونوں پیروں کو آگے کھسکایا مزید گنجائش پیدا کی. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۶۸). ۲. **موقع ، محل ، جگہ.** اس میں جرح و قدح کی بہت گنجائش پائی جاتی ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵). الفاظ کی بندش اور ترکیب ایسی ہوتی ہے کہ کسی کو حرف گیری کی گنجائش نہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۵). ماں اور بیٹے کے نفسی تعلق کی تشریح میں ایڈی پس الجھاؤ کے علاوہ بھی بہت کچھ کہنے کی گنجائش ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۲۵).

۴. ڈھیل ، **چھوٹ**. اللہ تعالٰی نے گنجائش اور آسانی کے طور پر مشروع فرمایا ہے. (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۲۹). دشمن کو کبھی ایسی گنجائش نہ دینا چاہے کہ وہ کسی طرح کا ضرر پہونچا سکے . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۰۲) . نجد کی وہابی تحریک کو اپنے احاطے سے نکل کر دیگر اسلامی ممالک میں پھیلنے کی گنجائش مل گئی. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۱۴۷) . ۴. **بساط** ، **مقدور**. (چوبیس روپے چار آنے) میں نے اپنے ذمے ڈالے ہیں اگرچہ ... مجھ میں دینے کی گنجائش نہیں ہے مگر میں ادا کر دوں گا انشاء اللہ تعالٰی. (۱۸۸۴ ، خطوط سرسید ، ۱۱۶) . ۵. **بچت** ، **کفایت** ، **بچت کا راستہ**. سوچا کہ کیا کروں؟ کہاں سے گنجائش نکالوں؟ قہر درویش بجان درویش صبح کو تبرید متروک ، چاشت کا گوشت آدھا ، رات کو شراب و گلاب موقوف ، بیس بائیس روپے مہینہ بچا . (۱۸۶۲، خطوط غالب ، ۷۹) . ۶. **نفع** ، **فائدہ** (بیلنس) . ۷. **قابل وصول مالگزاری، وہ خراج جو وصول ہو سکے** (فرہنگِ آصفیہ) . ۸. (طبیعیات) **برق بار کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ، وہ برق تار جو موصل کی قوت میں اضافہ کرے**. استقراری حلقے ... ہوائی تار کی برق گنجائش کو بڑھانے کی غرض سے استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۱۱ ، برقابی ، ۲۳). کسی موصل کی گنجائش سے مراد وہ برق بار جو اس موصل کی قوۃ میں اکائی اضافہ پیدا کرے. (۱۹۲۲ ، طبیعیات عملی ، ۲ : ۸۶) . [ف] .

---پذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
سمانے کے قابل ، **جو سما سکے**. اس نقشے کے الٹے کرنے کی دلیل مبسوط کتب میں بہت سی لکھی ہوئی ہیں اس مختصر میں گنجایش پذیر نہیں . (۱۸۵۶ ، فواید الصبیان ، ۱۱۷) . [گنجائش + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا] .

---ٹَیکْس (---ی لین ، سک ک) امذ.
کارخانے کی پیداواری گنجائش یا صلاحیت کے مطابق لگایا جانے والا محصول. حکومت نے سیلز ٹیکس کی جگہ فیکٹریوں پر گنجائش ٹیکس یا فکسڈ ٹیکس کی تجاویز پر غور شروع کر دیا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳جون ، ۱۲) . [گنجائش + ٹیکس (رک)] .

گُنْجائِشی (ضم گ ، غنہ ، کس ء) صف.
۱. **زیادہ سمائی رکھنے والا** ، **زیادہ وسیع** ، **فراخ**. سینے کا کام گنجائشی تھا ، اس واسطے کہ نہ صرف سینا سکھایا جاتا تھا بلکہ ہر ایک طرح کی جالی کاڑھنا ، ہر طرح کی سلائی ، ہر ایک طرح کی قطع ، مصالحے بنانا اور ٹانکنا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (دیباچہ) ، ۱۹۸) . عربوں کے خیمے آج تک مشہور چلے آتے ہیں ... اُٹھانے میں ہلکے اکھاڑنے اور گاڑنے میں سہل اور ساتھ ہی بڑے مضبوط اور گنجائشی. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۵۱) . ۲. **جس میں نفع یا بچت ہو**.

دلبراں دل جنس ہے گنجائشی
اس میں کچھ نقصان نہیں سرکار کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۰) . ۳. **وہ اراضی جس میں اضافے کی گنجائش ہو** (جامع اللغات ؛ نوراللغات) . [گنجائش (رک) + ی ، لاحقۂ صفت] .

گِنْجائی (کس گ ، مغ) امث.
ایک کیڑا جو برسات میں پیدا ہوتا ہے ، **کنسلائی**. معلوم ہوا سفید شفاف تختے پر گنجائیاں ، بیر بہوٹیاں ... بٹیریں ، مرغابیاں ، غوغائیاں «چونچم چانچ» کر رہی ہیں . (۱۹۰۴ ، انتخاب فتنہ ، ۱۰۸) . [گجائی (رک) کا انفی تلفظ] .

گُنْجائی (ضم گ ، غنہ) امث (قدیم) .
سمائی ، **سما جانا** ، **بار پانا** ، **گھسنا**.

گھر دل کا بہت چھوٹا پر جائے تعجب ہے
عالم کو تمام اس میں کس طرح ہے گنجائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۹) .

دشمن نے بھرے ہیں بہت اب کان تمہارے
گنجائی سخن کو مرے کب ، گرچہ کہر ہے

(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۱۱۸) . [ف] .

گُنْجَڑْنا (ضم گ ، مغ ، فت ج ، سک ڑ) ف ل.
گونجنا ، **دہاڑنا** ، **زور سے چیخنا** ، **غُرّانا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . [گنج (گونج (رک) کی تخفیف) + ڑ ، لاحقۂ نسبت + نا ، لاحقۂ مصدر] .

گَنْجِفَہ (فت گ ، سک ن ، کس ج ، فت ف) امذ ؛ =گنجیفَہ.
ایک کھیل جو تاش کے پتوں کی طرح کھیلا جاتا ہے ، **اس کا پتا تاش کے برخلاف گول گتے کی شکل اور اوسط درجے میں رُپے سے ڈیوڑھا یا سوایا ہوتا ہے** ، **گنجفے کی آٹھ بازیاں (رنگ) اور چھیانوے پتے ہوتے ہیں اور تین کھلاڑیوں میں کھیلا جاتا ہے آٹھ بازیوں میں چار بڑی اور چار چھوٹی بازیاں کہلاتی ہیں** ، **بڑی بازیوں کے نام تاج** ، **سفید** ، **شمشیر اور غلام ہیں** ، **چھوٹی بازیوں کے نام چنگ** ، **سرخ** ، **قماش اور برات ہیں**. **تاج کا میر ماہتاب اور سرخ کا میر آفتاب کہلاتا ہے جو اصطلاحاً رات اور دن کے کھیل کے میر کہلاتے ہیں** (ا پ و ، ۸ : ۱۶۲) .

شطرنج گنجفہ نردنت تیوڑی پچیس ست کھڑے
لے کر سہیلیاں کھیلتی جو دیکھنا تو جفت طاق

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۲) .

تھا ابھی ہم پاس ابھی جاتا رہا غیروں کے پاس
آشنائی میں وہ لڑکا گنجفے کا میر ہے

(۱۷۵۲ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۱۸) .

ہو سکا ہم سے نہ اجماعِ حواس
عمر بھر یہ گنجفہ برہم رہا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۹) .

گنجفہ کھیلتے ہوئے آپ سے ہار ہم گئے
اور انہیں گیا خیال ہے! «ہم نے خلال کر دیا»

(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۹) . ان کو اپنے نوجوان مرد احباب کے ساتھ گنجفہ اور بلیرڈ کھیلنے اور ہارمونیم بجانے سے کہاں فرصت تھی . (۱۹۹۰ ، قومی زبان، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۳۲) . [ف : گنجیفہ کی تخفیف] .

ـــ ابتر ہونا محاورہ.
گنجفہ کے ناقص پتے حصے میں آنا ، کھیل بگڑ جانا.
ورقِ عقل و ہوش ہیں برہم
سخت ابتر ہے گنجفہ میرا
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۶۷).

ـــ باز امذ.
گنجفہ کھیلنے والا ؛ (کنایۃً) مکّار ، عیّار ، شعبدہ باز.
محفلیں برہم کرے ہے گنجفہ باز خیال
ہیں ورق گردانیٔ نیرنگِ یک بتخانہ ہم
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸۲). [گنجفہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

ـــ بازی امث.
گنجفہ کا کھیل ، گنجفہ کھیلنا. گنجفہ بازی ... گنجفہ کا کھیل.(۱۹۴۴ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۱۶۳). [گنجفہ باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بُجْھ جانا محاورہ.
کسی کی بازی میں سر نہ رہنا ، گنجفہ میں جب ایسا ہوتا ہے تو اس کے ورق ابتر کر کے کہیں سے ایک ورق مانگ لیتے ہیں جس کا ورق نکلتا ہے وہ اپنے پتے کھیلتا ہے (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

ـــ بَرہم ہونا محاورہ.
رک : گنجفہ ابتر ہونا.
اے میر حسن ہم کوں براتِ وصال دے
کب لگ دلوں کا گنجفہ برہم ہوا کرے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۷۸).

ـــ ساز امذ.
گنجفہ بنانے والا ؛ مکّار ، عیار ، شعبدہ باز (جامع اللغات).
[گنجفہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــ کا وَرَق امذ.
گنجفے کا پتہ.
مشتری بھی تری شطرنج کا اک مہرہ ہے
آفتاب ایک ترے گنجفہ کا گر ہے ورق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲).

ـــ کھیل جانا محاورہ.
گنجفے کے وہ پتے ایک بار کھیل جانا جو سر ہوں.
گر گئے خانۂ اوراق زمانہ ابتر
گنجفہ کھیل گئے پر وہ بُرا کھیل گئے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ـــ کے تینوں کِھلاڑی روتے ہیں کہاوت.
گنجفے کا ہر ایک کھلاڑی نقصان میں رہتا ہے ، ہر ایک شکایت کرتا ہے کہ اس کے پتے اچھے نہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گُنْجَک (ضم گ ، غنہ ، فت ج) امث ؛ سوگنجلک.
۱. (نجاری) دلے دار کواڑ کے چوکٹے کی آڑی پٹی عرض میں جڑی ہوئی پٹیاں (ا پ و ، ۱ : ۳۵). اف : ڈالنا ، پھنسانا ، لگانا.
۲. (کشتی بانی) ناؤ کی بنیادی قوس نما لکڑی جو ریڑھ کی ہڈی کی طرح پیندے میں شروع سے آخر تک ہوتی ہے اور جس پر پوری ناؤ کا ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے ، الٹا ، سوجا (ا پ و ، ۵ : ۱۲۹).
[گنجلک (رک) کا بگاڑ].

گُنْجَل (ضم گ ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. شکن ، سلوٹ. سطح پر جگہ جگہ گنجل پڑ چکے تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۱۰). ۲. پیچیدگی ، الجھاؤ ، عقدہ. عصری سیاست و معیشت کے گنجل ہوں یا اخلاق و فکر کی گتھیاں ، اظہارِ ذات کے معمے ہوں یا سماجی پیچاک ، حقیقی شاعر انہیں سلجھانے اور حل کرنے میں مقدور بھر دلچسپی لیتا ہے.(۱۹۸۹ ، صحیفہ،لاہور ، جولائی تا دسمبر ، ۵۴). [گنجلک (رک) کی تخفیف].

گَنْجَلا (فت گ ، غنہ ، سک ج) صف.
گھنڈ کیا ہوا ، ایسا سالن یا پکوان جس پر سے تار اُتار لیا ہو ، لبدھڑا. ایک دیگ ہیں کچھم بے رونق گنجلا ہوا سالن بچا ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اورنااہل پڑوسی ، ۳۵). [گنجا (۲) کا محرف].

گَنْجَلایا (فت گ ، غنہ ، سک ج) صف.
الٹے پلٹے ، چُرمُر. جہاں یہ پردے اٹھے ہوئے تھے وہاں میلے کچیلے گنجلائے بستر پڑے تھے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۰). [گنجلانا (رک) سے صفت].

گُنْجَلَک (۱) (ضم گ ، غنہ ، سک ج ، فت ل). (الف) امث.
۱. (عبارت یا معنی میں) پیچیدگی ، الجھاؤ.
میر کی تیری کیا سلجھے کی حرف و سخن میں گنجلک ہے
کوئی بھی عاقل الجھ پڑے ہے ناصح ایسے دیوانے سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۶).
جدّ و آبا کے سوا اور کی تقلید نہ ہو
لفظ مغلق نہ ہو گنجلک نہ ہو تعقید نہ ہو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۵). ایک مدت تک اندازِ بیان میں اس قسم کی گنجلک رہی کہ اس اردو کے مطالب کا سمجھنا کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق رہا. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۳۸۹). بلاغت اس کلام کو کہتے ہیں جو مختصر ہو ، جامع ہو ، دل کش ہو اور گنجلک سے بری ہو. (۱۹۸۸ ، فن خطابت ، ۳۳).
۲. الجھیڑا ، الجھن ، بکھیڑا.
تصور کر کرے چین جبیں کا
پڑے گنجلک میں دل نقاش چیں کا
(۱۷۳۳ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۰۳). جب اونکے ایام حد کو پہنچے اور آثار ادبار و نکبت کے نمودار ہونے تدبیروں میں گنجلک پڑنے لگی. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط (ق) ، ۵).
فیصلہ بوسوں کا کر لو کہ پھر انکار نہ ہو
کوئی گنجلک نہ رہے ، وقت پہ تکرار نہ ہو
(۱۹۳۸ ، دو نایاب زمانہ بیاض (شفا لکھنوی) ، ۲۶). ۳. گرہ گانٹھ ؛ کدورت.

کنجلک نہیں مٹتی جو طبیعت میں پڑی ہے
دل تجھ سے کسی طور سے دلبر نہیں ملتا

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۴۸). ۴. **گڑبڑ ، فرق.** شنکر لُہار اور ماتا دین بڑھئی کے حساب میں کچھ کنجلک تھی اُسے صاف کرا لیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۶). ۵. **شکن ، سلوٹ** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. ۱. **مکدّر ، گندہ ، کنجان ، الجھا ہوا ، گتھا ہوا.** کنجلک مقامات کی ہوا مفرح اور صحت بخش نہیں ہوتی بلکہ اکثر خراب ہوتی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۳۷). یورپ کا معاشرتی پس منظر انگلستان سے بھی زیادہ کنجلک تھا. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۲۸۴). غرض آج کا چبوترہ یعنی اسٹیج اتنا کنجلک ہو چکا ہے کہ امانت لکھنوی اور آغا حشر جیسے کینڈے کے لوگ بھی بوکھلا گئے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۰). ۲. **گرہ دار.** آواز بھاری و کنجلک ہو کر جیسے گھگھی بندھ جانا کہتے ہیں ، بعض دفعہ بالکل بند ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۵۳). ۳. **الجھا ہوا ، پیچیدہ ، مبہم.** مولف نے اپنی کمی استعداد کی وجہ سے بےنتیجہ ، پریشان کن اور کنجلک بحث کی ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۸ : ۳). مختارالدین احمد صاحب نے کراچی کے مطبوعہ اوراق کی ... کاپی منگوائی اور ان کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ متعدد مقامات پر عبارتیں کنجلک ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار، کراچی ، فروری ، ۵۷).

غزل کہا کرو اے بحر صاف صاف ایسی
بشکل موج نہ شعروں میں کنجلک دیکھیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۴). [ف: کنجیلک / کنجلک ـ شکن ، چین].

--- پَن (--- فت پ) امذ.
پیچیدگی ، الجھاؤ. ان کے یہاں خیالات میں کنجلک پن اور اندازِ بیان میں ... ابہام ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، نظر اور نظریئے ، ۸۰). غالباً الفاظ کے کنجلک پن کے ردعمل کے طور پر مصوری آسان بن گئی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۲۰). [کنجلک + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- کی باتیں امث ؛ ج.
پیچیدہ باتیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

کُنجْلک (۲) (ضم ک ، غنہ ، سک ج ، فت ل) امث.
رک : **کنجک** (اپ و ، ۱ : ۴۵ ؛ ۵ : ۱۷۹). [ف].

کَنجَنی (فت ک ، غنہ ، فت ج) امث.
ایک قسم کی خوشبودار گھاس ، گندھ بیل (لاط : **Andropogon Schoenanthes**) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : کندھنی **गंधनी** سے].

گنجُور (فت گ ، سک ن ، و مع) امذ.
۱. **صاحبِ خزانہ ، خزانے والا ، خزانے کا مالک.**

تو ان طواف اپس آپے نور   نور کوں میں پڑ کر گنجور

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۱)).

بھی کٹھے گئے جمع اے گنجور راز
واسطے ان کے ہمیشہ پنج نماز

(۱۷۷۱ ، پشت بہشت ، ۶ : ۹۴).

تیری کیا بات ہے کیا شان ہے اللہ غنی
تو ازل سے ہوا گنجورِ رموزِ احدی

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۱ : ۱۵). ۲. **خزانے کی نگرانی کرنے والا عہدہ دار ، خزانچی.**

نقدِ جاں کا ہے خدا مالک امانت دار میں
جیسے سلطاں کا خزانہ قبضۂ گنجور میں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۴۰). گنجور منافع کی نگہداشت کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲). ۳. **ترکیبات میں جزو دوم کے طور پر صاحب یا مالک کے معنی میں مستعمل ، جیسے: حضور فیض گنجور.** الہی واسطہ اس نور سعادت گنجور کا (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۵۷). [گنج (رک) + ور ، لاحقۂ صفت].

گَنْجُوری (فت گ ، سک ن ، و مع) امث.
خزانہ داری ، خزانچی کا کام یا عہدہ. گنجوری خزانۂ حقیقت کی عطا ہونی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۱). [گنجور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنْجَہ (فت گ ، سک ن ، فت ج) صف مذ.
رک : **گنجا.** رزاق گنجہ ادھیڑ عمر کا مدقوق آدمی تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۷۰). [گنجا (رک) کا ایک املا].

گَنجی (۱) (فت گ ، سک ن) صف مث.
وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں ، وہ چندیا جس پر بال نہ ہوں. گنجی چاند اور منحوس صورت یاد آتی ہے ، کھانا حرام ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳). ان میں چار تو اندھی ہیں ایک کانی ہے ایک گنجی ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۱). بوم منستر تھرتھر کانپتے ، اپنی گنجی چندیا کو سامنے جھکائے ہاتھ جوڑ آگے بڑھے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۳۵). [گنجا (رک) کی تانیث].

--- پنہاری / کونجڑی ، اور گوکھرو کا اِنڈوا کہاوت.
۱. **کوئی اپنی حقیقت اور حیثیت سے بڑھ کر کام کرے تو کہتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع اللغات). ۲. **بوجھ لے جانا مشکل ہوا** (محاوراتِ ہند).

--- ستی اوت پجاری کہاوت.
جیسا آدمی ہو اس سے ویسا ہی سلوک ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کَبُوتری مَحَل / مَحَلوں / باغوں ، میں ڈیرا کہاوت.
بد قسمت اور بد صورت کا بہ رتبہ ؛ نا اہل کو اعلیٰ رُتبہ ملنے کے موقع پر مستعمل (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گَنجی (۲) (فت گ ، سک ن) امث.
(گلہ بانی) سوکھی گھاس کا قرینے سے بنایا ہوا انبار جو

جاڑے اور گرمی کے موسم میں مویشیوں کے چارے کے لیے محفوظ رکھنے کو بنا لیا جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۸۸). [گنج (۱) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---خانہ (---فت ن) امذ.
(کاشت کاری) **اناج کا کوٹھا ، خرمن ؛ گھاس جمع رکھنے کی جگہ** (ا ب و ، ۶ : ۱۰۱). [گنجی + خانہ (رک)].

گَنجی (۳) (فت گ ، سک ن) امث.
۱. **ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی یا زیرہ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالتے ہیں.** برہمن کے اصرار پر تھوڑی سی گنجی بھی پی لیا کرتے. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۶۷). ۲. **ابلے ہوئے چاولوں کا پانی ، چاولوں کی پیچ.** عورت کو تصدیع بہت ہوتی تو گنجی یا کمکنا پانی لے کر ایک روز کو پانچ سات بار بسپنج سے دھونا. (۱۸۳۸ ، اصولِ فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۵۳). ۳. **چاول کا آش ؛ معمولی کھانا.** ایک زاہد ... اچھا کھانا ہور کپڑا چھوڑ کر گنجی کمّل پو صبر کرتا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۶۹). [کانجی (رک) کا بگاڑ].

گَنجی (۴) (فت گ ، سک ن) امث ؛ ـــ کندی ـ جڑ.
(عور) **شکرقندی** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گَنجی (۵) (فت گ ، سک ن) امث.
بُنی ہوئی چھوٹی کُرتی جو بدن سے چپکی رہتی ہے اور عموماً قمیص کے نیچے پہنی جاتی ہے ، بنیان ، نیم آستین (ماخوذ : شبد ساگر). [سندھی ؛ گجراتی].

گَنجے (فت گ ، سک ن) امذ.
گنجا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب و محاورات میں مستعمل. اور چاہیے کہ مریضوں سے جیسے ڈھیرے ، لنگڑے اور گنجے برص والے اور جو اُن کی مثال ہیں ، اجتناب کرے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۳۷). اس کے گنجے سر کو ہم اپنی تلواروں سے پارہ پارہ کر دیں گے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۳۲۳). اس طریقے کے ساتھ درآمد ہونے والے گنجے ڈاکٹر فرینک فلیکٹ خود اس طریقہ کے چلتے پھرتے اشتہار ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ اپریل ، VI).

---کو خُدا ناخُن نہ دے جو سَر کُھجائے / جو کُجھاتے کُھجاتے سَر جائے کہاوت.
خدا ظالم کو صاحبِ اختیار اور کمینے کو صاحبِ ثروت نہ کرے (ورنہ وہ غریبوں کو بہت ستائے گا) (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کو خُدا ناخُن نہیں دیتا کہاوت.
نااہل کو خدا بااختیار نہیں کرتا (نوراللغات).

---کو ناخُن مِلْنا محاورہ.
کمینے یا نااہل کو اختیار حاصل ہو جانا.

صوبۂ تھسلی کا دے دینا تجھے بس قہر تھا
گویا گنجے کو ملے ناخون یا نوکِ سناں

(۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۸۸).

---کے ایک رَگ زِیادہ ہوتی ہے کہاوت.
گنجا شریر اور چالاک ہوتا ہے (محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات).

---کے ناخُن ہونا محاورہ.
رک : گنجے کو ناخن ملنا. ارے باپ رے باپ ، یہ چھچھورا ملچھ تو آپے سے باہر ہو گیا ، گنجے کے ناخون (ناخن) ہوئے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۱ : ۵).

گَنجِیا (فت گ ، غنہ ، کس خف نیز سک ج) امث.
۱. **گاڑی بان یا گھسیارے وغیرہ کے اوزاروں کا تھیلا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **چھوٹا تھیلا ، بوری** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنج (۱) + یا/یہ ، لاحقۂ تصغیر].

گُنجِیا (ضم گ ، غنہ ، کس خف نیز سک ج) امذ.
کان کا ایک زیور (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : کنجکا कञ्चुका].

گَنجِیات (فت گ ، سک ن ، کس ج) امذ ؛ ج.
ہاٹ یا بازار جہاں کھانے پینے کی چیزیں لا کر فروخت کی جائیں. مالگزاری بھمہ جہت بالمقطع سوائے سایر گنجیات آبکاری اور تاڑی وغیرہ مسکرات حضور سے مشخص کر کے ٹھ دینا ہوا. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۷۵). سرکار نواب وزیرالممالک بہادر میں اگر کسی گنجیات یا بازارِ متعلقہ سرکار نواب وزیرالممالک بہادر بھیجا جائے محصول معمولی اوس گنج اور بازار کا اوس پر لیا جائے گا. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۱۲۵). [گنج (۱) + یات ، لاحقۂ جمع].

گَنجِیری (فت گ ، مغ ، ی مع) امث.
(ٹوکری سازی) **پھول پھل رکھنے کی پھیلواں مُنھ کی اُتھلی ٹوکری ، ساجی ، پھول ڈلیا ، چنگیر** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۷). [گنج + یری ، لاحقۂ صفت تانیث].

گَنجَیڑی (فت گ ، مغ ، ی لین) صف ؛ امذ ؛ ـــ گنجیلی.
گانجھا پینے والا ، گانجھا پینے کا عادی. کچھ صاحب لوگوں نے اس سرزمین پر آ کر بھنگیڑی ، گنجیڑی ، مدکچی ، افیونی اور چرسیے بننا اور اس برادری میں شامل ہونا پسند فرمایا ہے. (۱۹۶۷ ، صدقِ جدید ، لکھنؤ ، ۲۷ اکتوبر ، ۳). [گنج (گانجا / گانجھا (رک) کی تخفیف) + یڑی ، لاحقۂ صفت].

گَنجِیفَہ (فت گ ، سک ن ، ی مع ، فت ف) امذ.
رک : گنجفہ.

تارے جو تھے دیکھ یہاں کا بل
گنجیفے کے جوں ورق گئے جل

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۲).

گنجیفہ و چوسر و شطرنج ہوئے کہیں
تو ساری رات اس جا سے ٹلیں نہیں

(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ۱ : ۵۵۱)).

نہ شطرنج گنجیفہ کی بازیاں ہوں
اُچھل کود ہو اور کلابازیاں ہوں

(۱۸۹۳ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۷۷). [ف].

---باز اِمذ.
گنجفہ کھیلنے والا ؛ (کنایۃً) مکّار ، عیّار ، شعبدہ باز.

ہمدم و محرم تھے سب گنجیفہ باز
خرمی سے کرتے تھے راز و نیاز

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۳). [گنجیفہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا ، ہارنا].

گَنجیلی (فت گ ، غنہ ، ی مج) اِمذ.
کانجھا پینے والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [گنجیڑی (رک) کا ایک املا].

گُنجِیلی (ضم گ ، مغ ، ی مع) صف مث.
گونج دار ، گونجنے والی ، بلند (آواز). اتنے میں سید صاحب نے اپنی بھاری گنجیلی آواز میں مسعود کو لوری سنانی شروع کی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۶۶). تانت کے تار ... سے بہت اونچی اور گنجیلی آواز نکلتی ہے. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۵۵) . [رک : گنج (گونج (رک) کی تخفیف) + یلی ، لاحقۂ صف تانیث].

---چَھت (---فت چھ) اِمث.
(معماری) آواز گونجنے والی چھت ، بادل گرج چھت (ا پ و ، ۱ : ۱۰۳). [گنجیلی + چھت (رک)].

گَنجِینَہ (فت گ ، سک ن ، ی مع ، فت ن) اِمذ.
۱. **مخزن ، خزانہ ، دفینہ.** میں طالبِ گنجینہ نہیں ، سائلِ خزینہ نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۹).

ہاں فکرِ رسا دیکھ بڑا بول نہ بول
گنجینۂ راز اندھی نگری میں نہ کھول

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یاس ، ۱۴۸). وہاں بھی قومی دستاویزات کا ایک بیش بہا گنجینہ موجود تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار (پہلی بات) ، ک).
۲. **مخزن ، گودام ، ذخیرہ گاہ.** عجائب خانہ دنیا کے بہترین مصوروں کی صنّاعیوں کا گنجینہ ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۰۵). یہ شہر بھی مختلف فنون اور صنائع کا گنجینہ تھا. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۵). ۳. **ذخیرہ ، انبار ، مجموعہ.** میرے پاس سچے واقعات کا ایک گنجینہ ہے. (۱۹۸۷ ، ایک محشر خیال ، ۳۸).
۴. **وہ جالی دار الماری جس میں کھانے پینے کی چیزیں اور ظروف رکھے جائیں ؛ نعمت خانہ.** میں نے کہا دیکھوں کچھ رات کا بچا کھچا گنجینے میں دھرا ہو. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۷). اگر کھانا ہوتا گنجینہ کھول نکال کر تھوڑا بہت کھا لیتا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۶۹). [گنج (۱) + ینہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَخش (---فت ب ، سک خ) صف.
خزانہ بخشنے والا ، نہایت فیّاض ، بڑا سخی.

تمام قدرت و آصف صفت سلیمان جاہ
سوارِ دولت و گنجینہ بخش و دشمن گیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۳). [گنجینہ + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا ، دینا].

---دار صف.
خزانہ رکھنے والا ، صاحبِ گنج ، خزینہ دار ؛ خزانچی.

تو ہی گنجینہ دارِ عالم ہے
ہیں تیرے سارے اہلِ زر محتاج

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۲۴).

خزانے کا تھا جو کہ گنجینہ دار
وہ رکھتا لقب تھا امانت شعار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۹).

اے فیضِ غوثیت کے گنجینہ دار ساقی
ہوں چشمِ مرحمت کا امیدوار ساقی

(۱۹۱۷ ، کلیات حیرت ، ۹۷). [گنجینہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، مالک ہونا].

---ٔ قارُون کس اضا (---و مع) اِمذ.
گنجِ قارون ، قارون کا خزانہ.

درمِ داغ کی دولت سے مرے سینے میں
اے ظفر دیکھ کہ گنجینۂ قاروں ہے بھرا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۴۳). [گنجینہ + قارون (رک)].

---ٔ مَعْنی کس اضا (---فت م ، سک ع) اِمذ.
بہت سے معنی و مفہوم کا خزانہ یا مخزن.

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۴). یہ زبان تشبیہہ ، استعارے ، علامت اور رمز و ایما کی وجہ سے گنجینۂ معنی کا طلسم ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۵۹). [گنجینہ + معنی (رک)].

گَنجِیوی (فت گ ، مغ ، ی مع) صف.
کانجھا پینے والا. اگر کسی غیر متبع شریعت ، جاہل ، بے نمازی ، گنجیوی (کانجھ خور) یا مثل اس کے سے خرق عادت ظاہر ہوگیا سو وہ استدراج ہے. (۱۹۲۵ ، مناجات یعقوبی (سلہٹ میں اردو ، ۱۷۶). [گنج (۱) + یوی ، لاحقۂ نسبت].

گُنجْھلَک (ضم گ ، غنہ ، سک جھ ، فت ل) اِمث.
رک : گنجلک (۱). یہ ایسی سادہ اور اچھی زبان میں لکھی گئی ہے اور مطلب کو بغیر گنجھلک کے ایسی صفائی سے بیان کیا گیا ہے کہ عام پڑھے لکھے اشخاص کو ... دشواری نہیں ہو گی. (۱۹۵۱ ، سیرافلاک (پیش لفظ)). [رک : گنجلک (۱) جس کی یہ تحریف ہے].

گُنجْھیا (ضم گ ، غنہ ، سک جھ) اِمث.
(ہندو) **ایک قسم کا تلا ہوا سموسہ ، وہ سموسہ جس میں میوہ بھر کر تلتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گَنجَھیل (فت گ ، مغ ، ی لین) صف ؛ اِمذ.
کانجھا پینے والا ، کانجھے کا عادی ، گنجیڑی (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ نوراللغات). [گنجھ (کانجھا (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت].

گُنجھا (۱) (ضم گ ، غنہ) امذ.
(کاشتکاری) **کھرپے کے پھل کی دستی** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۱). [گونجھ (رک) کا بگاڑ].

گُنجھا (۲) (ضم گ ، غنہ) امث ؛ ← گُونجھیا.
(موسیقی) **وہ لَے جو درت سے چلے، اُس کے بعد مدھ اور بلمپت پر ختم ہو.** گنجھا : اس لَے کو کہیں گے کہ جو اوّل دھیما اور آخر جلدی چلیگی. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۵). [مقامی].

گَنْد (فت گ ، سک ن) امث ؛ امذ.
۱. **بدبو ، تعفّن ، سڑاند ، بساند.** جھوٹے کے منہ میں دائم گند. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۵). ۲. **نجاست ، گندگی ، غلاظت ، ناپاکی ؛ فضلہ.** یہ محلہ ایک بدرو ہے جس میں تمام لنڈن کی بدمعاشی کا گند بہہ کر آتا ہے. (۱۹۲۵ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ۱۱۴). وہ گند تو نہیں صرف صابن اور پانی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱). ۳. **خراب اور نکمّی چیز ؛ کوڑا کرکٹ ، خس و خاشاک.** پژمردہ ساگ اور پیاز کے چھلکے پھیل جاتے ہیں ، گند بھی ہوتا ہے ، بُو بھی لیکن تازگی بھی ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفر درسفر ، ۳۸). ۴. **جھگڑا ، بکھیڑا جو ناگوارِ طبع ہو** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ف : گند ؛ قب : س : گَندھ गन्ध].

--- اُچھالنا محاورہ.
کسی پر شرمناک الزامات لگانا ، بدنام کرنا ، کیچڑ اُچھالنا. صادق صاحب ... بخشی صاحب سے الگ ہو گئے اور ان پر ایسی گند اُچھالی کہ الامان والحفیظ. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۳۰).

--- آب امذ ؛ ← گَنداب.
گندا پانی ، گٹر کا پانی ، رقیق فضلہ. گند آب کے لیے ان (سفالی نلوں) کا استعمال کیا جائے تو ان کو جلا دینی چاہیے تاکہ ترشوں کے تباہ کن اثر سے **محفوظ** رہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر ، ۶۲). [گند + آب (رک)].

--- پاک کَرْنا محاورہ.
آلائش دور کرنا ؛ جھگڑا ختم کرنا ، قصہ چکانا ، مصیبت دور کرنا.

تنہا کر معرکہ میں آتشِ آبِ تیغِ قاتل سے
خدا چاہے تو پاک اس زندگی کا گند کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۲).

--- پاک ہونا محاورہ.
گند کٹنا ، جھگڑا پاک ہونا ؛ کسی رنج اور مشقّت سے نجات پانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- پَڑْنا محاورہ.
کوڑا کرکٹ پھیلنا ؛ بکھیڑا ہونا (فیروزاللغات).

--- پھیلانا محاورہ.
کوڑا کرکٹ پھیلانا ؛ ماحول کو گندہ کرنا ؛ بدنظمی پھیلانا آپ لوگوں نے یہاں کیا گند پھیلا رکھا ہے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۶۳).

--- خور (--- و مج نیز معد) صف ؛ امذ.
۱. **گندگی کھانے والا ؛ (نباتیات) نباتاتی عضویے یا پودے جو گلے سڑے نامیاتی مادّے سے غذا حاصل کرتے ہیں** (انگ : Saprophytic). یورنکیئم اور منیئو (Mniu) گند خور (Saprophytes) ہیں ، جو گلتی سڑتی لکڑی پر اُگتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۲۳۳). ۲. **گندگی کھانے والا (کیڑا).** فصیلہ کولیاپٹرہ ... عظیم ترین فصیلہ ہے اس میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ انواع پائی جاتی ہیں ... بعض نبات خور، بعض گندخور، بعض مردار خور. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۶). [گند + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

--- ڈالْنا محاورہ.
میلا کرنا ، کوڑا کرکٹ پھیلانا ؛ جھگڑا بکھیڑا ڈالنا ؛ شرارت کرنا ؛ بدانتظامی کا موجب ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- سمَٹ جانا محاورہ.
رک : گند پاک ہونا. گر جائے تو پاپ ہی نہ کٹ جائے ، نامُراد کا گند نہ سمٹ جائے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۲).

--- کاٹْنا محاورہ.
رک : گند پاک کرنا.

چُھوٹا نہیں اس قید سے تُو ایک فقط
گویا کہ خدا نے گند سب کی کاٹی

(۱۷۸۶ ، میر حسن (فرہنگِ آصفیہ)).

--- کَٹْنا محاورہ.
پاپ کٹنا ، جھگڑا پاک ہونا ، قصہ نمٹنا ، فیصلہ ہونا ؛ رنج و مصیبت یا محنت و مشقّت کا دور ہونا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- کھانا محاورہ.
دل پر میل آنا ، آزردہ یا رنجیدہ ہونا.

پہونچتا ہے غیر کوں تیر مژہ کا جب گزند
زندگانی میں ہمارا جیو تب کھاتا ہے گند

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۷).

--- گاڑی امث.
کوڑا کرکٹ اُٹھانے والی گاڑی ، کرانچی. شام کے وقت کمیٹی کے چوڑھے اسے گند گاڑی میں ڈال کر لے گئے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۰). [گند + گاڑی (رک)].

--- مَچانا محاورہ.
۱. **گندگی پھیلانا ، گندی حرکت کرنا.** یہ چیز اس کے بس میں نہیں رہی ، وہ صرف کتوں کی طرح گند مچا سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۵۵). ۲. **بدنظمی پھیلانا ، اودھم مچانا.** تم لوگوں نے یہاں کیا گند مچا رکھا ہے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۲۷).

--- نَبات (--- فت ن) امذ.
(نباتیات) رک : گندخور. بہت کم زہراوی پودے گند نبات ہوتے ہیں ،

کندبات بھی دو قسم کے ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۳۹). [کند + نبات (رک)].

گِند (کس گ ، سک ن) امث ؛ امذ.
گیند.

وزن تھے ارادت کے گِند قصد کے چوگاں میں دھر
عرش کے میدان میں نے چال کا کیتا تھرن

(۱۶۷۳ ، نصرتی ، چرخیات ، ۳). [گیند (رک) کی تخفیف].

---بَلّا (---فت ب ، شد ل) امذ.
گیند اور بلّا. (... جیب سے کچھ پیسے نکالتے ہیں) یہ لو ، مگر دیکھو ، گند بلّا نہیں لینا اور خیر کی طرح ریوڑیاں مت کھانا. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۷). [گند + بلّا (رک)].

گَندا (۱) (فت گ ، سک ن) صف مذ (مث : گندی).
ناپاک ، نجس ، غلیظ ، میلا ، بدبودار.

ہے اس پیٹ ، خم حرس و وسواس کا
گندا نفس چرکین سنداس کا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۷۸).

فعل بد سے اپنے کو گندا ہوں میں
پر بہرصورت ترا بندا ہوں میں

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۳).

ارے اس میں کیا لایا بدبو ملا
کہ گندا دماغ اپنا جس سے ہوا

(۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر ، (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۳۹)). کیونکہ عام طور پر باورچی خانساماں گندے بہت ہوتے ہیں ... دیکھ بھال کرتے رہنے سے ایک حد تک باورچی خانہ بھی صاف رہے گا. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۳۵). یہ گندے بستر ہٹاؤ ؛ چائے کا نیا سیٹ نکالو . (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۲۱۰). [گندہ (رک) کا ایک املا].

---اَنْڈا (---فت ا ، سک ن) امذ.
۱. **وہ انڈا جو خراب ہوگیا ہو ، سڑا ہوا انڈا ، باسی انڈا جس کے اندر بو پڑ گئی ہو** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) **بد چلن یا خراب اولاد.** مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ گندے انڈے رہ گئے تھے انڈے لڑایا کرتے تھے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۵).
۳. **خراب اور نکمّی چیز.**

نیچوں کے مکانوں پہ ہے اونچا جھنڈا
ایمان بنا ہوا ہے گندا انڈا

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۷۷). ۴. **بُرا آدمی ؛ بد کردار آدمی.** انھوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ وہ اسمبلیوں میں سے بھی تمام گندے انڈے اٹھا کر پھینک دیں گے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری ، ۳). [گندا + انڈا (رک)].

---آدْمی (---سک د) امذ.
وہ شخص جو میلا رہے ؛ بد زبان آدمی ؛ وہ آدمی جو معاملے کا خراب ہو (جامع اللغات). [گندا + آدمی (رک)].

---پانی امذ.
۱. **میلا یا غلیظ پانی ، آبِ غلیظ** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. (کنایۃً) **پیشاب.**

کیا کہوں میں کہ کیسا کام کیا
گندے پانی سے آ کے دھار دیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۵).

اک ذرا سے گندے پانی کے لیے
توبہ ، توبہ توڑ ڈالی جائے گی

(۱۹۳۰ ، تذکرۂ ریختی ، ۲۰). ۳. (کنایۃً) **منی ، نطفہ.** پاک ہے وہ ذات جس نے اس جوان کو گندے پانی سے پیدا کیا ، کیسا عالی شان ہے وہ اللہ جو خوبصورت چیزیں پیدا کرتا ہے (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۲۷). ۴. (ہندو ، عو) **آنسو** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گندا + پانی (رک)].

---سُنْدا (---ضم س ، سک ن) صف مذ
میلا کچیلا ، ناپاک ، غلیظ ، نجس. یہ پیر پیغمبروں کی نیاز کی چیز ہے اس میں گندے سُندے ہاتھ نہیں ڈالا کرتے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۳۱). وہ ولایت کی مشہور پرفیومز فیکٹری سے نہایت خوبصورت شیشی میں آتی ہے اور دہی کسی گندے سندے حلوائی کی دکان سے .(۱۹۸۷ ، نگار ،کراچی ، جولائی ، ۶۸). [گندا + سندا (تابع)].

---مُوَیہ (---و مع ، فت ی) امذ.
وہ زرد چھوٹے چھوٹے پَر جو طائروں کے بچوں کے نکلتے ہیں ؛ وہ بال جو اطفال کے جسم پر سب سے پہلے نکلتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گندا + ف : مُوے - بال + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

گَندا (۲) (فت گ ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) **گانو کے قریب کی زمین یا علاقہ** (فرہنگ آصفیہ) [مقامی].

گُندا (ضم گ ، سک ن) صف.
موٹا ، دبیز. بمقتضائے احتیاط ایک شیشہ گندا اوس کے اوپر کھڑا کیا ، بجائے خود سدِّ اہنی تھا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۸). [گُندہ (رک) کا ایک املا].

گَنداب (فت گ ، سک ن) امذ.
رک : گند آب. گنداب ... اور گند موری کی گیس ... کے متعلق یہ معلوم نہیں ہے کہ سرایت کے بدرقات کا کام کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ٹیلر ، ۱۶۱). عموماً بڑے پیمانے پر وبائیں پانی کی تقسیم کے مراکز کے گنداب سے آلودہ ہونے کی وجہ سے شروع ہوتی. (۱۹۶۹ ، امراضِ خرد حیاتیات ، ۲۵۹). [گند + اب (آب (رک) کی تخفیف)].

گُندالی (ضم گ ، مغ) امث.
(کاشت کاری) **ایک قسم کی نرم گھاس ، دوب** (ا ب و ، ۶ : ۵۶). [کُندالی (رک) کا محرف].

گَنْدانا (فت گ ، سک ن) ف ل (قدیم).
گلنا سڑنا ، بدبو پیدا کرنا. آفتاب کی دھوپ ہور مینھوں کا پانی کوڑ پر پڑے تو گندا ہوتا ہے. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۳۱۵) [گند (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُنْدانا (ضم گ ، مغ) ف م (قدیم).
پرونا ، گوندھنا ، گندھوانا.

گُندایا بچن پھول ہنس کھیل کر
سو جا بیس نقار خانے بھتر

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۱۹۶).

عنبر اور مشک کوں سر پر اڑائے
کہ بالوں بال میں موتی گندائے

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (ق) ، میاں احمد سورتی ، ۴۳). [گوندھنا نیز گندھوانا (رک) کا ایک قدیم اِملا].

گِنْدَر (کس گ ، سک ن ، فت د) امذ ؛ گِنْدَھر.
ایک قسم کا کیڑا جو گیہوں کی بالوں اور چنے کے پودے کو نقصان پہنچاتا ہے ، کھونگی ، کھنگی (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۱۰۴).
[س : کندھ गन्धक + ر].

گَنْدْراج (فت گ ، سک ن ، د) امذ.
ایک قسم کی چنبیلی. گندراج ، گل فانوس ، رکھ بجنی ... وغیرہ. (؟ ، باغبان ، ۱۴). [گندھراج (رک) کا بگاڑ].

گَنْدَرْبھ (فت گ ، سک ن ، فت د ، سک ر) امذ.
شادی کی رُسوم ادائیگی کے بغیر آپس کی رضامندی سے کسی جوڑے کا بیاہ کر لینا ، (ہندو) عورت اور مرد کے اپنی مرضی سے بغیر کسی رسم کے بیاہ کرنے کا طریقہ. اور گندربھ کی ریت سے اُس کے ساتھ شادی کی. (۱۹۱۰، سپاہی سے صوبیدار تک، ۹۴). [گندھرب (رک) کا بگاڑ].

گَنْدَک (فت گ ، سک ن ، فت د) امث ؛ گَنْدَھک.
ایک غیردھاتی عنصر جو سفید ، زرد یا سرخ رنگ کا ہوتا ہے ، اسے دیا سلائیوں کی نوکوں پر لگاتے اور بارود وغیرہ بنانے میں استعمال کرتے ہیں ، کبریت ، گوگرد . گندک کا ارگجا لگاتی ہے اور گوگل کا عطر ملتی ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۱). دل میں آتا ہے کہ پارس کی گندک چین میں لے جاؤں سنا ہے کہ وہاں گراں قیمت ہے.(۱۸۵۵، ترجمۂ گلستان ، نظام الدین ، ۳۵۰). چیر کی لکڑی کو چیر کر پتلی پتلی تیلیاں بناتے اور ان کے سروں پر گندک لگاتے(۱۹۰۴ ، آئین قیصری ، ۱). اس دوران میں گندک (سلفرڈائی آکسائڈ) خارج ہوتا ہے. (۱۹۵۶ ، سائنس سب کے لیے ، ۶۶۰). [ف : نیز س : گندَھک (رک) کا ایک املا].

--- آنْوْلَہ سار (---غنہ ، سک و ، فت ل) امث.
برصغیر میں اکثر پائی جانے والی گندک کی دو قسموں میں سے ایک قسم جو پیلے رنگ کی چمکدار ہوتی ہے (دوسری قسم مٹھیا کہلاتی ہے جس کی ڈھلی ہوئی گول بتیاں ہوتی ہیں) ، آنولہ سار گندھک. جسم اسپ کو ... گندک آنولہ سار ... سالوتری ملا کر ... مالش کرنا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۷).[گندک + آنولہ (رک) + ف : سار ـ مانند ؛ رنگ کی مشابہت کی بنا پر].

گَنْدَگی (فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
بساند ، بدبو ، عفونت ؛ ناپاکی ، میل کچیل ، نجاست ، غلاظت.

دنیا کیرے گندگی تے دل پاک کر
اپس دل کے موتی کوں توں پاک دھر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸).

شفیع الامم کی نہ، کر بندگی
لیا سچ اپس کے اوپر گندگی

(۱۷۴۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۵۷). شیطانی گندگی کو تم سے دور کر دے. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیراحمد ، ۲۳۲). بدن کا گندگی اور میل کچیل سے پاک رکھنا جسمانی طہارت ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۰۵). محلے کے بچوں کی پھیلائی ہوئی گندگی میں اس کے پاؤں پھسل رہے تھے. (۱۹۸۷، روز کا قصہ، ۱۶۸). [گندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اُچھالْنا محاورہ.
اتہام لگانا ، بدنام کرنا ، ناشائستہ الزام لگانا ، بدگوئی کرنا. اس مقدّس اور معصوم خاتون کی عزت پر بھی گندگی اچھالنا چاہتے ہو. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۳۶).

--- پَھیلانا ف م ؛ محاورہ.
۱. بدبو پھیلانا، سڑاند پھیلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) ۲. کسی جگہ کو میلا اور غلیظ کرنا ، نجاست پھیلانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ) . ۳. نامہذب گفتگو کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. بُرے خیالات پھیلانا (نوراللغات).

--- پَھیلْنا ف م ؛ محاورہ.
گندگی پھیلانا (رک) کا لازم (نوراللغات).

گُنْدَگی (ضم گ ، سک ن ، فت د) امث.
موٹائی ، دبازت. ہکلی کا بھی گنّا نپٹ نرم اور میٹھا ہوتا ہے لیکن وہ ساتھ ان خوبیوں کے کلائی اور گندگی رکھتا ہے. (۱۸۰۵، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۴). ہر ایک درخت کی گندگی ایسی تھی کہ مردم بلند بالا کے کولے میں اس کا تنا نہ آتا تھا. (۱۸۹۰، بوستان خیال ، ۴ : ۲۱). [گندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنْدَل (فت گ ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. سرسوں کے ساگ کا ڈنٹھل جسے صاف کر کے اس کی بھجیا پکاتے ہیں ساگ کی بھجیا خصوصاً گندلوں کی ... گوشت کا تو بس نام ہی نام ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۰۹). سرسوں کو عام طور پر ... اس کے پتوں اور گندلوں کو ساگ کے طور پر بھی پکایا جاتا ہے. (۱۹۷۴ ، پنجاب کی سبزیاں ، ۱۱۴). ۲. مولی اور شلجم وغیرہ جڑ والی ترکاریوں کا ڈنٹھل جس میں بیج لگتا ہے. جب شلغم کی پختگی کا سماں آتا ہے تو اس میں ایک موٹا تازہ سا تنا نکل آتاہے جسے عرف عام میں گندل کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۲۰۱). [مقامی].

گندلا (فت گ ، غنہ سک د) صف مذ (مث : گندلی).
۱. **مکدر** ، **میلا** ، **گدلا**. طائر آشیاں گم کردہ پھرنے لگے ، روئے آفتاب گندلا ہو گیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا ، ۴ : ۶۹۰).

اس ذہن میں کہ دنیا کو نظر آئے عمیق
گندلا کر لیتے ہیں یہ اپنا پانی

(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۷۳). اس کی گردن دھوپ کی چمک اور تپش سے گندلی ہو گئی تھی. (۱۹۶۰، سیب کا درخت، ۱۵).
۲. (مجازاً) **گلمند** ، **الجھا ہوا** ، **جو صاف نہ ہو**. عرصے سے خواجہ باقر دمشق کو نہ گیا تھا ، اس لیے مدتوں کا حساب گندلا تھا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۲۸) . [گدلا (رک) کا انفی تلفظ و املا].

گندُم (فت گ ، سک ن ، ضم د) امذ.
گیہوں ، **کنک**. پانی پر ایک چکی بنائی تھی کہ دم بھر میں ایک بورا گندم کا پس جاتا تھا. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۴۸). میرا نام دانۂ گندم ہے ... میں گھر سے باہر نکلا تھا کہ بھوکے ہندوستان کے کام آؤں. (۱۹۱۳، انتخاب توحید ، ۸۵). وہ بارآور ریگھاریوں میں گندم بھری راہوں کی نگران تھی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۸۵). [ف].

--- اَز گندُم بروید جو زِجو کہاوت.
(فارسی کے مشہور شاعر مولانا روم کا مصرعہ بطور ضرب المثل مستعمل) **جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے** ، **جیسے اچھے بُرے افعال ہوتے ہیں ویسا ہی نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- اَگر بَہَم نَرسَد جَو/بُھس ، غَنیمَت اَست کہاوت.
بڑا فائدہ حاصل نہ ہو تو تھوڑا فائدہ ہی سہی ، **اچھی چیز میسر نہ ہو تو معمولی چیز ہی غنیمت ہے** ، **اصل چیز حاصل نہ کرسکے تو کھسیانا ہو کر کسی اور چیز پر اکتفا کر لینے کے موقع پر بولتے ہیں**. اگر وہ طب یونانی اور انگریزی ڈاکٹری کا جامع ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور ، ورنہ نرا ڈاکٹر ورنہ نرا طبیب ، گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است. (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۴).

--- رَنگ (--- فت ر ، غنہ) صف.
گیہوں کے رنگ کا ، **گندمی** ، **سانولا** ، **سلونا**. ناگاہ ایک مرد سفید لباس نورانی ، بلند قد ، گندم رنگ ، آسمان سے اُترا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۶).

دل کا لگانا نادانی ہے کام نہ ڈالے ان سے خدا
گندم رنگ بتاں ہیں جتنے ناک چنے چبواتے ہیں

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۵۲). توریت میں لکھا تھا کہ پیغمبر آخرالزماں خوبصورت ، پیچواں بال ، سیاہ آنکھیں ، میانہ قد ، گندم رنگ پیدا ہوں گے. (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن ، تفسیر ، شبیر احمد عثمانی ، ۱۹). [گندم + رنگ (رک)].

--- گُوں (--- و مع) صف.
رک : **گندم رنگ**.

کوئی گندم گوں تھی نک سک میں درست
دلربائی میں بہت چالاک و چست

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۱۲). باشندے یہاں کے گندم گوں مائل بسیاہی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳۲). اسی اثنا میں مَیں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا رنگ گندم گوں تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۴). آہواز کی اس گندم گوں شہزادی کے ہوتے ہوئے آئس کریم کا بِل کوئی دوسرا ادا کرتا. (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۳۳۸). [گندم + گُوں (رک)].

--- گُونی (--- و مع) امث.
گندمی رنگت ، **سانولا پن**. آبائی رنگ میں زمانے کی سرمئی رمق نے گندم گونی ابھار دی تھی. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، جون ، ۸۴). [گندم گوں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نُما (--- ضم ن) صف.
دھوکے باز ، **مکّار** (نوراللغات). [گندم + ف : نُما ، نمودن - دکھانا (گندم نما جو فروش کا مخفف)].

--- نُما جَوفَروش (--- ضم ن ، و لین ، فت ف ، و مع) صف.
(لفظاً) **گندم دکھا کر جَو بیچنے والا** ؛ (اصطلاحاً) **جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو** ، **مکّار** ، **دغاباز** ، **دھوکے باز** ، **فریبی**.

اہلِ بازار جہاں گندم نما ہیں جو فروش
غافلوں سے کب ہوا سودا خدا کی راہ کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴). بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ دنیا ایک نگارہ ... گندم نما جو فروش ہے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۵۶). عشاق اور گندم نما جو فروش دکان دار جو کھوٹے پیسے کا دل دے کر جواہرات کا سودا کرنے پر تُلے رہتے ہیں. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۹۳). اس شخص کو تو چوری کے فن پر «پرائیڈ آف پرفارمنس» ملنا چاہیے ، کون سا میدان ہے جہاں گندم نما جو فروش اپنے جوہر نہیں دکھا رہا ہے . (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۲۹۱). [گندم نما + جَو (رک) + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

--- نُمائی (--- ضم ن) امث.
دغابازی ، **مکّاری** ، **فریب** (عموماً «جَو فروش / فروشی» کے ساتھ مستعمل).

سب پر شعار حیدر کرّار تھا عیاں
کیوں جَو فروش کرتے تھے گندم نمائیاں

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۵۶۵). عابدوں کی جَو فروشی اور گندم نمائی دیکھتے ہیں تو ان کو ساری دنیا مکر و زور سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے . (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۵). تم ہمیشہ «جو فروش» ہے اور کبھی گندم نمائی پسند نہیں کی. (۱۹۱۶ ، مکاتیب مہدی ، ۲۰۸). [گندم نما (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گندُمی (فت گ ، سک ن ، ضم د) صف.
گندم سے منسوب ، **گندم جیسا** ، **گندم کے رنگ کا** ، **سانولا**.

گندمی رنگ اگر نہ ہوتے پیدا — حسن کا ان دنوں میں کال پڑے

(۱۷۸۰ ، مرزا مظہر جانِ جاناں ، د ، ۳۱۰).

ان کے رنگِ گندمی پر مفت اے دل جان دی
پھر عبث کہتا ہے تو دانا تھا ناداں میں نہ تھا

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش (محمد حسن) ، ۲۳). کچھ عرصے میں وہ گوری نہیں رہیں گی بلکہ گندمی ، بھوری ، زرد یا کالی ہوجائیں گی. (۱۹۸۷ ، دعا کر چلے ، ۹۱). [گندم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ رَنگ (ـــ فت ر ، غنہ).(الف) امذ.
سانولا رنگ. مولٰینا ابوالعزیز کا قد لمبا ، چھریرا بدن ،گندمی رنگ ... اور ہاتھ دراز تھے. (۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اردو ، ۱۲۲). حلیہ کچھ عجیب سا تھا لمبا قد ، چھریرا بدن ، کھلتا ہوا گندمی رنگ. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۱۰). (ب) صف. **جس کا رنگ سانولا ہو ، گندم گوں**.

عجب ساقیٔ گندمی رنگ ہے
کہ پرتو سے بنتی ہے دھانی شراب

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۳). [گندمی + رنگ (رک)].

ـــ رَنگَت (ـــ فت ر ، غنہ ، فت گ).(الف) امث.
(عو) رک : **گندمی رنگ**. اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں اور بھنورا سے کالے بالوں والی گندمی رنگت کی ماں کے خوابوں کا دیس. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۲). (ب) صف. **گندم گوں ، سانولا**.

اگر اوّل نہ آدم دانۂ گندم کے تئیں کھاتا
تو دل ان گندمی رنگت کی الفت میں نہ لے جاتا

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (نثار) ، ۳۱۶). [گندمی+رنگت(رک)].

گَندُمِیں (فت گ ، سک ن ، ضم د ، ی مع) صف.
رک : **گندمی**.

ترا حسنِ کرشمہ ساز و سادہ
گلو سوز و ملیح و گندمیں ہے

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۸۴). [گندم (رک) + ف : یں ، لاحقۂ صفت].

گَندَن (فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
عطر یا خوشبودار تیل بیچنے والی عورت ، خوشبو ساز عورت. کوئی عورت اس کام کے واسطے گندن بن کر طرح طرح کے خوشبودار عطر یا تیل بیچنے کے بہانے سے جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۴۴). [گندی / گندھی (رک) کی تانیث].

گَندَنا (فت گ ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک قسم کی ترکاری جو بُو میں لہسن کی طرح ہوتی ہے ، اور اس کے پتے ، تخم اور پھول شکل میں پیاز کے پتے پھول اور تخم سے مشابہ لیکن ان سے چھوٹے ہوتے ہیں ، یہ دوا میں بھی مستعمل ہے ،کرّاث ، (لاط: **Allium Porrum**). وہ خربوزے اور وہ گندنا اور وہ پیاز اور وہ لہسن. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۶۲). کُرّاث گندنے کو کہتے ہیں جس کے پتے پیاز کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۵۲). آبِ گندنا میں سرکہ ملا کر جوش دیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۴). [ف].

گُنْدْنا (ضم گ ، غنہ ، سک د) (قدیم) ؛ ــــ گوندھنا.(الف) ف م.
۱. **پھول یا موتی وغیرہ دھاگے میں پرونا ، گوندھنا**.

کھلیا ہے سب پُھلاں میں آج سر تھے ایک پُھل تازا
طرہ اس پھول کا گُند کر رکھیں اب زیب افسر کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).

نبیؐ صدقے عبداللہ بولیا یو بولاں
کہ جیوں پھول چُن چُن کے گندتا پُھلارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۵). ۲. **سر کے بالوں کا گوندھنا ، چوٹی کرنا ، جوڑا بنانا**.

رسن کر کر گیسو کوں مہ پر بندی
اُنے جعد اس دھات اپنے گندی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹).

سنو عورتاں جو گندے سر کے بال
نکھولے اوسے او رکھے او بحال

(۱۸۳۹ ، رسائل سید محمد حیات ، ۱۱۱). ۳. **بُننا**. یہ جب جال اچھی طرح گُندا گیا تو دونوں اوَبن کو پھانسنے کے لئے سبھا میں گئے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۴۷). ۴. **بسانا**.

ترا روپ میں خوب دل میں گندیا
تو آخر ملیں گی کِکر دل بندیا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۴۵). ۵. **(مجازاً) بنانا ، تیار کرنا**.

دغا دینے کا مکر جوں یک گُندیا
سو چادر منے خاک اسکی بندیا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۵). (ب) ف ل. **پرویا جانا ، گُندھنا**.

سبب ہے باغ ق قصہ کے پھولاں لڑ میں گندنے کا
جولیانے شوق دے مجھ اس ہنر پر اہلِ عرفاں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۸).

ہر مل منے دئے ہیں عشاق سب غواصی
کس پھول سوں گندیا کی یو ہار کون جانے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۶). [گُوندھنا / گُندھنا (رک) کا ایک قدیم املا].

گَندَوڑا (کس گ ، مغ ، و لین) امذ ؛ ــــ کھندورا.
(ہندو) **سفید کھانڈ کی کلھے نما ٹکیا جو بتاشے کی جگہ شادی بیاہ کے موقع پر تقسیم کرتے ہیں**. صبر شکر کر کے کھانے بیٹھا ، روٹیاں بالکل گندوڑے ، نہ کاٹے کٹیں نہ مارے مریں. (۱۹۳۸ ، دلّی کا سنبھالا ، ۶۷). [کھندورا (رک) کا بگاڑ].

گُندولَہ (ضم مج گ ، سک ن ، و مج ، فت ل) امذ.
بجرا ، کشتی (جو وینس کی نہروں میں چلتی ہے). ایک اطالوی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود اطالوی میں یونانی سے آیا ہے یہ گُندولہ (Gondola) ہے جو ایک خاص قسم کی کشتی کے لیے مستعمل ہے جو عام طور پر شہر وینس (اِیطالیہ) کی نہروں پر چلتی ہے ، اس کی حیثیت ایک مخصوص چیز کے نام کی سی ہوگئی ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹۱). [انگ : Gondola اطالوی].

گَنْدَہ (فت گ ، سک ن ، فت د) صف.
۱. ناپاک ، نجس ، پلید.
یک لمحہ میں او ہادی تیغ کو ملاوئے حق تے
گندہ وجود ہوئے گا تیرا لباس مطلق
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۹).
پاک و ناپاک ہے شمشیر اجل کو کیا کام
روز اس نے یوں ہی ستھرے یوں ہی گندے مارے
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲۷). نارائن کی گالی تھی جو ماجد کے سارے وجود کو گندہ کر گئی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۶۷).
۲. بدبودار ، سڑا ہوا ، غلیظ ، گدلا ، ناصاف.
ہے ہر یک چاہ میں پانی جو بیکار
سدا رہتا تھا گندہ اور بودار
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۷۹). افسوس یہ ہے کہ ایک مچھلی نے سارا جل گندہ کیا. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۲). ہے کتنا گندہ کمرہ ہو رہا ہے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۸۵). **۳. بد ، برا ، بیہودہ.** میرے ہی پیار نے ان کے مزاجوں کو گندہ کر دیا. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۸۳).
اب زیادہ حرص کا بندہ نہ بن
صاف رکھ اپنا چلن گندہ نہ بن
(۱۹۵۰ ، دمِ بد (ترجمہ) ، ۱۰۱). [ف].

--- بروزہ (--- کس ب ، و مج ، فت ز) امذ ؛ = گندہ فیروزہ = گندہ بہروزہ.
ایک سفید بدبودار مادہ جو چیڑ کے درخت سے نکلتا ہے اور تارپین کا تیل بھی اسی سے بنتا ہے ، چیڑ کا گوند ، رال. گندہ بروزہ کو پیس کر ایک برتن میں کپڑے دھونے والے سوڈے میں ملائیں. (۱۹۶۷ ، راہِ عمل ، ۱۲۳). [گندہ فیروزہ (رک) کا بگاڑ]

--- بروزہ باخشکہ اگرچہ گندہ ولے ایجادِ بندہ کہاوت.
یہ اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کو اپنی ناقص اور بیہودہ ایجاد پر ناز ہو. یہ نادان بے زبان کیا طاقت رکھتا ہے ، مثل مشہور ہے ، گندہ بروزہ باخشکہ اگرچہ گندہ و لیکن ایجاد بندہ. (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۸).

--- بغل (---فت ب ، غ).(الف) صف.
جس کی بغل سے بدبو آتی ہو ؛ بدبودار(ایک قسم کا مرض ہے).
اس خوبصورتی پر یہ شکل جیسے دیکھو بد ہیئت کالی رنگت گندہ بغل (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۳). اسے اپنے ایک ایسے حبشی غلام کے سپرد کر دیا جو نہایت ہی سیاہ فام ، بد شکل ،گندہ بغل اور خود کام تھا. (۱۹۳۰، اردو گلستان ، ۷). (ب) امث. **وہ بھونری جو گھوڑے کی بغل میں ہوتی ہے ، مسلمان اس بھونری کو معیوب کہتے ہیں.**
بغل میں جس کے بھونری کا خلل ہے
مغل کہتا اسے گندہ بغل ہے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۵). گندہ بغل ... یہ بھونری بغل میں خواہ آگے خواہ پیچھے سوائے بھونری اصلی کوکھ کے ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸). [گندہ + بغل (رک)].

--- بو (---و مع) صف.
بدبودار. یہ حیوان ... گندہ بو ہوتا ہے ، اگر اس کو سرکہ میں پیس کر نوش کریں جونک جو حلق میں چمٹ گئی ہو اسکو باہر نکالتا ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۸). [گندہ + بُو (رک)].

--- بہار (---فت ب) امث.
موسم سرما میں ہونے والی بارش.
ہجرت میں برشکال تو گندہ بہار ہے
پھرجا خدا کے واسطے بادل اسی طرف
(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۱۰). ابھی مصیبت کا خاتمہ نہیں ہوا ، گندہ بہار کے دن تھے ، یکایک رات کو ابر آیا اولے گرے اور اس زور کا مینہ برسا کہ باغ میں گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہوگیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۳). [گندہ + بہار (رک)].

--- بہاری (---فت ب) امث.
موسم سرما میں بارش ہونے کی حالت یا عمل.
چاہوں، گر ابر بہاری تو سناتا ہے یہ رعد
تیرے گلشن پہ کبھی گندہ بہاری ہو گی
(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ۱۵۱) . [گندہ بہار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بیروزا / بیروزہ (---ی مج ، و مج / فت ز) امذ.
رک : گندہ بروزہ. گندہ بیروزا ... ایک ایسے درخت کا دودھ ہے جو سرو کے قدوں میں ہوتا ہے ... وید کہتے ہیں کہ چیڑ کے درخت میں سے گندہ بیروزہ نکالا جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۶۳ ، ۶۵). [گندہ بروزہ (رک) کا متبادل املا].

--- پانی امذ.
رک : گندا پانی ، آبِ غلیظ (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).
[گندہ + پانی (رک)].

--- خور (---و مج نیز معد) صف.
نجس چیزیں کھانے والا ، گندگی کھانے والا.
مطبع اوس کے مگر کتنے ہی خر ہیں
کہ ہے وہ گندہ پر وہ گندہ خور ہیں
(۱۸۱۳ ، برق لامع ، ۲). ایک دن اس گندہ خور کو انڈے پکا کر کھلانے بہت پسند آئے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۱۲).
[گندہ + ف : خور ، خوردن _ کھانا].

--- دماغ (--- کس نیز فت د) صف.
مغرور ، سرکش (نوراللغات). [گندہ + دماغ (رک)].

--- دہاں (---فت د) صف.
رک : گندہ دہن ، غلیظ گالیاں بکنے والا.
اب جو حجام اپنے ساتھ ہے یاں
سو وہ بھڑوا پلشت گندہ دہاں
(۱۷۹۵ ، قائم (طبقات الشعرا ، ۲۰۱)) . ادنیٰ درجے کے ارذل و انفار کی خاص خصوصیت ہے کہ سختی کے وقت گندہ دہاں ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۸۳).
[گندہ + دہاں (رک)].

---دَہَن (---فت د ، ہ) صف.
۱. **وہ جس کے مُنھ سے بدبو آئے ، بدبودار مُنھ کا ، متعفن منہ.** حیوانات میں شیر کی برابر اور کوئی گندہ دہن نہیں ہوتا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۹).
جھوٹا گندہ دہن کا پانی   پیتا نہیں کوئی بھی پیاسا
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۷). کریہہ ، جیسے کوئی پیرزال گندہ دہن ، نجس ، پلید ، گھروں سے پرے ہنکائی ہوئی. (۱۹۶۷ ، چراغ اور کنول ، ۸۸). ۲. **بدزبان ، گالی گلوچ کرنے والا ، بیہودہ گو.** شاعروں میں کوئی ہاجی ، ہزل گو ، ریختی گو اور گندہ دہن ایسا نہ ہو گا جو قوم کا مسلمان نہ ہو. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۷). ہزار شکر کہ ہم نہ گندہ دہن مولوی ہیں نہ سیہ مست بادۂ ریاکاری ورنہ شرعی شبہے ہوتے. (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۲۷۳). [گندہ + دہن (رک)].

---دَہَنی (---فت د ، ہ) امث.
۱. **مُنھ سے بدبو آنے کا مرض ، بخر ، مُنھ کی بدبو.** مامون رشید نے کسی عورت سے نکاح کر کے جب قربت کرنا چاہا اس نے انکار کیا ، اور اس کا سبب گندہ دہنی بیان کیا. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۱۸). چند ہی روز میں بخر یعنی گندہ دہنی کا مرض پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۲۶). کھانا کھانے کے بعد گندہ دہنی میں کمی پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۹). ۲. **بدزبانی ، بیہودہ گوئی ، کلم گلوچ کرنا.** دیانند جی کو اپنی کتاب سے کوئی فائدہ نہ ہوا ہر فرقے کے اہلِ علم نے ان کی بدزبانی اور گندہ دہنی کی مذمت کی ہے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۱۵). [گندہ دہن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِیروزَہ (---ی مع ، و مع ، فت ز) امذ.
رک : گندہ بروزہ. گندہ فیروزہ باریک پسا ہوا ایسا ڈالتا ہوں کہ تمام روئی بھر جاوے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۷۰). [گندہ + فیروزہ (رک)].

---کام امذ.
ناپاک اور نجس کام ؛ میلا یا غلیظ عمل یا پیشہ ؛ خراب یا بُرا فعل ، حرام ، زنا ، بدکاری(ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ). [گندہ + کام (رک)].

--- کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
میلا کرنا ؛ ناپاک کرنا ؛ خراب کرنا ؛ عِفّت میں داغ لگانا ، عصمت میں بٹا لگانا ؛ آلودۂ جرم کرنا ؛ کسی جرم کی سزا میں قید یا جرمانہ کرانا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کُس (---ضم ک) امث.
(طب) **وہ عورت جس کے اندام نہانی سے پانی جاری ہونے کی وجہ سے بُو آتی ہو** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [گندہ + کس (رک)].

---مَغْز (---فت م ، سک غ) صف.
سرکش ؛ شیخی باز ؛ بےوقوف ، کوڑھ مغز ؛ جس کا دماغ باطل خیالات کی آماجگاہ ہو. اے گندہ مغز ، بےوقوف ! بندے کو یہ تاب کہاں ہے کہ بیہودہ طور سے حق تعالیٰ کا امتحان کرے. (۱۹۲۶ ، حریت ، کراچی ، ۱۳ اگست ، ۲). [گندہ + مغز (رک)].

---مَغْزی (---فت م ، سک غ) امث.
غرور ، شیخی بازی ، بددماغی.
بوئے صہبا سے تجھے کیوں نہ ہو نفرت زاہد
گندہ مغزی سے تری ناک سڑی رہتی ہے
(۱۸۰۵ ، دیوان باقر آگہ ، ۱۰۳). [گندہ مغز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَبات (---فت ن) امذ.
رک : گند نبات (گَند کا تحتی) . طبعی حالت میں منھ کثیرالتعداد جراثیم کا مسکن ہوتا ہے اور اگرچہ ان میں سے اکثر بےضرر گندہ نبات (Saprophytes) ہوتے ہیں . (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۸). [گندہ + نبات (رک)].

---نَمَک (---فت ن ، م) صف.
نمک حرام ، احسان فراموش ، غدّار. یہ کم اصل حرام خوار ، گندہ نمک ، شریر ... اور بدخو ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی ، (سید معین الحق) ، ۲۱۶). [گندہ + نمک (رک)].

گُنْدَہ (ضم گ ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **موٹا ، بھدا ، دبیز (پتلا یا باریک کی ضد).**
بتّی کاغذ کی اک بنا گندہ   یعنی موٹی ہو وہ نہ پژمردہ
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۴۳) . تمھاری چادر ... بہت گندہ ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۷۰). شاہی عہد میں بڑے بڑے موٹے گندے کاغذوں پر شفعے لکھے جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۳ : ۵). ۲. **تنومند ، فربہ (لاغر کی ضد).** موٹے اور گندہ اور جوان لوگوں کی صورت مانند پیر اور ضعیفوں کے ہو جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۳). [ف].

---اَندام (---فت ا ، سک ن) امذ.
فربہ جسم ، موٹا ، گُندہ بدن. اوستاد تشریف لائے تو اُستاد کا چھوٹا قد کالا رنگ گندہ اندام توند اچھی اوبھری ، اب اوستاد اوسی چارپائی پر لیٹے . (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۶۱) . [گندہ + اندام (رک)].

---باف امذ.
موٹا کپڑا بُننے والا جولاہا. میں کپڑا ... قابل بادشاہوں کے بنتا ہوں کیا سبب ہے کہ مجھے روٹی بھی میسر نہیں اور اس گندہ باف نے اتنی دولت کہاں سے پیدا کی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۶). [گندہ + ف : باف ، بافتن ـ بُننا].

---بَدَن (---فت ب ، د) صف.
گندہ اندام ، فربہ ، موٹا (جامع اللغات). [گندہ + بدن (رک)].

گَنْدی (۱) (فت گ ، سک ن) صف مث.
گندا (رک) کی تانیث ، مرکبات میں مستعمل.
باپ اس کا سخت ناداں نادرست
کوڑی کی سی گندی بلی قاق و سست
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳).

سوگندوں کی زبان سے گندی زبان ہے اُس کی
حس کو کہ کھاتے جھوٹی سوگند روز گذرے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۲). **پھر** تم دات ہے ... میل کچیل میں پیدا ہوتا اور گندی موریوں میں زندگی بسر کرتا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۵). گندی پیالیوں میں لکڑی کے دھوئیں بدبو والی چائے سے اسے بڑی کراہیت ہوتی تھی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۰).

---بات امث.
شرم کی بات ، غیر مہذب بات ؛ گالی ؛ فحش بات. کوئی گندی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے. (۱۸۱۹ ، انجیل ، ۳۹۰).

---بوٹی کا گندا / بساہندا شوربا / شوروا / شروا کہاوت.
بدوں کی بد اولاد ، برے کا بُرا نتیجہ. نگوڑا بدوں کا بد ، گندی بوٹی کا بساہندا شوربا آخر اپنی اصالت پر گیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۲۳). ہندوستانی فاقوں سے مرتے ہیں اس وجہ سے ہمیشہ کمزور رہیں گے ان نگوڑوں کی اولاد بھی گندی بوٹی کا گندا شروا ہو گی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۶ : ۹).

---بَہار (---فت ب) امث.
رک : گندہ بہار.

سرد مہری نے کیا بے لطف اشک و آہ میں
باد و بارش موسمِ سرما کی ہے گندی بہار

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۸). [گندی + بہار (رک)].

---رُوح (---و مع) امث.
وہ شخص جس کی فطرت گندگی کی طرف مائل ہو ، ناپاک روح ، نجس روح ؛ وہ روح جو بدبو کی طرف مائل ہو.

وہ زلف سونگھ کے میں نے جو مشک بھر سونگھا
تو بولے سن کے تمہاری ہے کتنی گندی روح

(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگ آصفیہ). [گندی + روح (رک)].

---گالی امث.
فحش گالی ؛ بہت ہی خراب اور بُری گالی. وہ مجھے دیکھ کر طیش میں آگیا اس نے بیل کو دو تین گندی گالیاں دیں. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۶۸). [گندی + گالی (رک)].

---گندی باتیں کَرْنا محاورہ.
گالیاں بکنا ، شرم کی باتیں زبان پر لانا ، فحش کلمات زبان سے نکالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---مَچْھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
(مجازاً) ایسا شخص جو اپنی بُری حرکتوں سے ماحول کو خراب کرے. اکثر بنکوں میں ہمیشہ سے ادائے قرض کی صلاحیت ہے ... لیکن عام طور سے کچھ «گندی مچھلیاں» بھی ہوتی ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۸). [گندی + مچھلی (رک)].

گَنْدی (۲) (فت گ ، سک ن) امذ.
عطر فروش ؛ خوشبو ساز. موتیا کی لپٹیں آرہی تھیں دُلہا دلہن کا کمرہ گلاب گندی کی دوکان تھی. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۳۸). [گندھی (رک) کا ایک املا].

گِنْدی (کس گ ، سک ن) امث.
ایک وضع کی چادر جو پرانے کپڑوں کو رنگ کر اور ان کے چھوٹے چھوٹے مساوی ٹکڑوں کو باہم جوڑ کر بنائی جاتی ہے ، سندھ کی رلی. چولستانی مصنوعات میں گندی اپنی دلکشی کے اعتبار سے اولیت رکھتی ہے ، اس کا سائز بڑے بستر پوش جتنا ہوتا ہے ، فضا میں خنکی ہو تو رات کے وقت بطور اوڑھنی کے بھی استعمال ہو سکتی ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۶۳). [مقامی].

گُنْدی (۱) (ضم گ ، سک ن) امث.
ایک پھول کا نام (حاشیہ مثنوی بہاریہ ، ۶). [مقامی].

گُنْدی (۲) (ضم گ ، سک ن) امث.
گروہ ، ٹولی. چار بیتہ گو شعراء میں گروہ بندی عام تھی ... اس گروہ بندی کو اصطلاحاً گُندی یا لڑی کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۱۹). [پشتو].

گَنْدِیدگی (ضم گ ، سک ن ، ی مع ، فت د) امث.
سڑاند ، سڑنے کی حالت. گندیدگی (سڑاند) ایک تخمیری عمل ہے جو جراثیم کی بعض انواع سے پروٹیڈ مادوں میں پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۲۲). [گندیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنْدِیدَہ (فت گ ، سک ن ، ی مع ، فت د) صف.
سڑا ہوا ، بدبو دار. ہر طرح کے ماکولات ... بے سڑے اور گندیدہ ہونے رہ سکتے ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰). سوسی کا لہنگا اس میں گاڑھے کا پیوند ناک سے قطراتِ گندیدہ گرتے ہوئے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۷۷). [ف : گندیدن - سڑنا ، بدبو دینا سے حالیۂ تمام].

گَنْدَیلا (فت گ ، سک ن ، ی لین) امذ.
رک : گِنْدَر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گند - گندھ + یلا ، لاحقۂ صفت].

گَنْدِیلا / گَنْدِیلَہ (فت گ ، مغ ، ی مع / فت ل) امذ ؛ ---گندیلا.
ایک خانہ بدوش قبیلہ جو چڑیوں کے شکار پر گذراوقات کرتا ہے. خانہ بدوشوں کا ذکر ... گیدھیہ ، سانسیہ ، نٹ ، کنجڑ ، پنکھیہ ... گندیلہ. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۷۱). [مقامی].

گَنْدِیلا (فت گ ، مغ ، ی مج) صف.
وہ گھوڑا جو اپنے سائیس کو بُو سے پہچانتا ہے اور اس سے کچھ نہیں کہتا اور دوسرے کی بو سونگھ کر غصہ کرتا ہے. اکثر کاٹھیاواڑ کے گھوڑے منہ ڈال بیٹھتے ہیں اور گندیلے بھی ہوتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۴). [گند - گندھ + یلا ، لاحقۂ صفت].

گُندیلا (ضم گ ، مغ ، ی مج) صف.
گوند پیدا کرنے والا (درخت) ، **وہ درخت جس میں سے گوند نکلتا ہے ، جیسے کیکر ، ڈھاک وغیرہ** (فرہنگِ آصفیہ). [گُند (گوند (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گُندِینی (ضم گ ، سک ن ، ی مع) صف.
گُندی کے پھول کا سا پھول جیسا.

ارغوانی پھر یہ گندینی قبا
کی حنا رنگیں تب اپنے دست و پا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۶). [گُندی (رک) + نی ، لاحقۂ صفت].

گَندھ (فت گ ، سک ن) امث.
۱. **بُو ، مہک ، کوئی مہکنے والی چیز.** کپور کی گندھ نہیں چُھپتی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰). تیسری کیفیت گندھ ہے جو صرف ناک سے ادراک ہو سکتی ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخِ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۳۶۶). ۲. **گھسا ہوا صندل ؛ صندل کا ٹیکا ؛ تعلق ، رشتہ ؛ مہندی ؛ تھوڑی سی چیز ؛ ہمسایہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : गन्ध : गन्ध].

ـــ راج امذ ؛ = گندھراج.
خوشبودار پھول ، صندل. چند پھول ایسے بھی ہوتے ہیں مثلاً گارڈینیا ، لٹی فولیا یعنی گندھراج جن کا رنگ سفید سے زرد ہو جاتا ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، ۱ اکتوبر ، ۲۲). کانوں میں گندھ راج پھولوں کی بالیاں تھیں. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۵). [گندھ + رک : راج (۱)].

ـــ وِیواہ (ـــ ی مع) امذ.
(ہندو) آٹھ طرح کے بیاہوں میں سے **ایک جس میں عورت اور مرد اپنی خوشی اور رضامندی سے تعلقاتِ زنا شوئی پیدا کر لیتے ہیں.** فصلِ خریف کی آڑ میں گندھ ویواہ ہو گیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۸۲). [گندھ + ویواہ = بیاہ ، شادی ، نکاح].

گَندھار(۱) (فت گ ، سک ن ، دھ) امذ.
(موسیقی) سات سُروں میں سے تیسرے سُر کے راگ کا نام (رکھب کا مقابل). دوم رکھب ، سوم گندھار ، چہارم مدّم. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۶۸). رکھب کی جگہ گندھار اور گندھار کی جگہ پنچم بھلا یہ بھی کوئی طریقہ گانے کا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۴ : ۲۰۶). درباری کی گندھار اور دھیوت اپنے مقررہ مقام سے ہٹ کر لگتی ہے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲). ۲. **شہر قندھار** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : गन्धार].

گَندھار(۲) (فت گ ، سک ن ، دھ) امذ.
(کاشت کاری) **کھیت کی جڑیں صاف کرنے اور زمین ہموار کرنے کا ایک قسم کا بھاری ہل جس میں دانتے نہیں ہوتے ، کاہن ، کاہنا** (اپ و ، ۶ : ۱۰۱). [گندھ + ار ، لاحقۂ کیفیت بطور آلہ].

گَندھارا (فت گ ، سک ن) صف.
دریائے کابل اور دریائے سندھ کا درمیانی علاقہ ، گندھار سے منسوب ، تہذیب و تمدن کے لیے مشہور. مقدم الذکر نے جن کو کھروشٹی (خروشتی) یا گندھارا (لپی) حروف بھی کہا جاتا ہے اور جو بظاہر کسی سامی (اور شاید آرامی) زبان سے ماخوذ ہیں ہندوستان کی بعد کی تحریروں میں کوئی اثر نہیں چھوڑا ہے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۹). قدیم زمانے میں گندھارا دریائے کابل اور دریائے سندھ کے درمیانی علاقے کو کہتے تھے. (۱۹۶۵ ، تاریخِ پاک و ہند ، ۱۵۱). [گندھار (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ آرٹ (ـــ مد ا ، سک ر) امذ.
صنعت دستکاری وغیرہ جو گندھارا سے منسوب ہے. ان زمینوں کو گندھارا آرٹ سے روشناس کرایا. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۳۷). [گندھارا + آرٹ (Art)].

گَندھاری (فت گ ، سک ن) امث.
۱. **قندھارا کے راجہ کی بیٹی،(کنایۃً) نیک طینت عورت.**

عصمت کی دیویاں تھیں اور فخرِ خاندان تھیں
گندھاری نیک طینت ، عفت مآب تارا

(۱۹۱۹ ، کلامِ محروم ، ۲ : ۶۰).

دیکھیے کی کیسے ، پوچھ لی ہے مجھ سے
خود مجھ میں چُھپی ہوئی کوئی گندھاری

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۹۳). ۲. **(موسیقی) مالکوس کی ایک راگنی کا نام نیز رک : گندھار.**

اوسی کے دہن سے گندھاری نکلی
وہ کُھل کر کا بہت سا رونی آلی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا (ق) ، ۱۹۰). مالکوس راگ ... گندھاری ، بھیم ، پلاس ... جملہ آٹھ بھارجائیں ... ہیں. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۵). [گندھار (رک) - ی ، لاحقۂ نسبت].

گَندھانا (فت گ ، سک ن) ف ل (قدیم).
رک : گندانا ، گلنا ، سڑنا ، بدبو پیدا کرنا.

بغل گند مد کی یوں اس تن سوں آئے
کوتا گھور ہریڑ کیوں سب گندھائے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۹۳). [گندانا (ک) کا ایک املا].

گُندھانا (ضم گ ، مغ) ف م.
رک : گندھوانا.

چلنا ہے رہنا نہیں اور چلنا بسوے بیس
ایسے سہج سہاگ پر کون گندھائے سیس

(۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۶). اب میں ہاتھوں میں کنگن ڈالوں گی اور سر کے بال گندھاؤں گی اور سولہ زیور سجا کر محبوب کو ملنے کے لیے جاؤں گی. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب ، ۱ : ۱۶۹). [گُندھنا (رک) کا تعدیہ].

گُندھاؤ (ضم گ ، مغ) امذ.
رک : گُندھاوٹ.

سانپ کالے کو بناتا ہے وہ کیا گُلے دار
سرخ موباف سے کرتا ہے جو چوٹی کا گندھاؤ

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۷۱). [گندھانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُندھاوٹ (ضم گ ، مغ ، فت و) امث.
کوندھنے کا عمل ، گندھاو ، بالوں کے کوندھنے کا انداز.

چوٹی کی گندھاوٹ کہیں دکھلاتی ہے لہریں
رکھتی ہے کہیں زلفِ پریشان تماشا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲). گندھانا ، گندھوانا ، گندھاوٹ ، گندھائی ...کے ساتھ یہ بھی لکھا ہوا ہے. (۱۹۷۴ ، اردواملا ، ۲۲۲). [گندھانا (رک) کا حاصل مصدر].

گِندھر (کس گ ، مغ ، فت دھ) امث.
(کاشت کاری) گندھر (گندر) گھونگی ، گُھنگی ، ایک کیڑا جو گیہوں کے بالوں اور چنے کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۱۰۴). [گندر (رک) کا ایک املا].

گَندَھرب (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) (الف) امذ.
۱. اندرسبھا میں گانے ناچنے والا، آسمانی گویوں کاگروہ یا ان میں سے کوئی ایک ؛ (مجازاً) گویا ، گانے والا. دیوتا اربنسی ، گندھرب ، کنسر اپنے اپنے تخت پر سوار ہو کر دیکھنے کو آئے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۷). اپسرا اور گندھرب اپنے ناز و انداز سے راجہ اندر کو رجھا رہے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند، ۲۰). یہ تماشے دیوتاؤں کے سامنے گندھرب اور اپسرس کیا کرتے تھے (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۶). (ب) صف. حسین و جمیل ، خوبصورت ، اچھا ، دلکش ، عمدہ : اچھا راگ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : گندھ].

--- بیاہ/ و بواہ (---ی معد) امذ.
ایسا بیاہ جو رسومات کے بغیر عورت اور مرد اپنی اپنی رضا و رغبت سے کرلیں ، محبت کی شادی. اس کے تھوڑے دن بعد گندھرب بیاہ کا جشن ہوا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۴۲).

میں نمانی تری بندی ، تمرو رُوت وِلیاہ
میں ابھاگی تری راسی ، کروں گندھرب بیاہ

(۱۹۷۴ ، حدیث خواب ، ۴۲). [گندھرب + بیاہ/(رک) و بواہ].

--- نگر (---فت ن ، گ) امذ.
گندھرب کے رہنے کی جگہ ؛ (مجازاً) ہیچ ، سراب ، خواب و خیال. رام جی یہ جگت بھرم سنیہا ادے ہوا ہے جیسے گندھرب نگر اور سپنے کا نگر ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۸). [گندھرب + نگر (رک)].

گَندَھربی (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) امث.
گندھرب معنی نمبر ۱ (رک) کی تانیث ، ناچنے گانے والی. کوئی ناچتی ہے کوئی بجاوتی ہے ان کے گندھربی لڑتی ہیں. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۰). [گندھرب (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گَندَھرپ(۱) (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) امذ.
رک : گندھرب. گندھرپ وہ ہوتا ہے جو زمانۂ ماضی کے راگ اور مروجہ راگوں کو باخوبی گا بجا سکتا ہو. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۸). [گندھرب (رک) کا ایک املا].

--- مزاج (--- کس م) صف.
ہاتھی کا وصفی نام جو منہ ، سر ، کان ، سونڈ ، ہاتھ ، پانو اور دم کو ہر وقت جنبش دیتا رہتا ہے. بلا اشارے کے کسی شے کو نہ ستائے تو اس جانور کو گندھرب مزاج کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۲۵). [گندھرپ + مزاج (رک)].

گَندَھرپ(۲) (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) امذ.
ایک قیمتی پتھر کا نام جو چمکدار خوشنما اور بلوری ہوتا ہے اور انگریزی میں ترملین اور عربی میں ترمہے کہتے ہیں. اس پتھر کو انگریزی میں ترملین ، سنسکرت میں گندھرپ ، عربی میں ترمہے کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۶۱). [مقامی].

گَندَھرو (فت گ ، سک ن ، دھ ، و مج) امذ.
(ہندو) رک: گندھرب. کسی لڑکے اور لڑکی کا باہمی خواہش سے باہم دگر تعلق پیدا کرنا وہ شادی ہے جس کو گندھرو کہتے ہیں. (۱۸۹۹ ، مجموعۂ دھرم شاستر ، ۱۰۸). [گندھرب (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

گَندَھروواہ (فت گ ، سک ن ، دھ ، و مج) امذ.
رک : گندھرب بیاہ.

کبھی آشنائی کو گندھرو واہ
وَہُمْ فاسِدُ الْفِطْرَۃِ فاسِدُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۹۳). [گندھرو (رک) + واہ = ویاہ ، بیاہ ، شادی].

گَندَھک (فت گ ، سک ن ، فت د) امث ؛ =گندک.
ایک ہلکا پیلا ٹھوس عنصر جو دھات نہیں ہے اور آسانی سے جلنے لگتا ہے جلتے وقت نیلگوں شعلے تیز بو جس سے کھنکھ پیدا ہو خارج کرتا ہے یہ تیزاب اور بارود بنانے کے کام آتا ہے دوا کے طور پر خصوصاً جلدی امراض میں بہت کام آتا ہے. اسکا حسن جو ہے سو گندھک ہے. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۴). اوس پہاڑ کی مٹی کھود کے رکھ دیتے ہیں اور جب باد سموم چلتی ہے وہ سب مٹی گندھک ہو جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۲۲۴). گندھک سرخ ، زرد ، کبودی اور سفید چار طرح کی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ ، ۱ : ۶۴). گندھک ، بیرونی طور پر خارش میں بطور مرہم استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳۶). [س : गन्धक].

--- آمْلَہ سار (---مد ا ، سک م ، فت ل) امذ.
صاف کی ہوئی گندھک جو ذائقہ میں بہت کھٹی ہوتی ہے. سیماب، گندک آملہ سار ہر ایک ، ایک تولہ دونوں کو یکجا کھرل کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۵۱). [گندھک + آملہ (رک) + سار = خالص ، مغز].

--- کا تیزاب (---ی مج) امذ.
ایک قسم کا تیزاب جو بہت تیز ہوتا ہے. گندھک کا تیزاب ... ماخذ : سلفر ڈائی آکسائیڈ ... اس میں وزن کم از کم ۹۵ فیصدی ... موجود ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۸).

---کا چَشمَہ (---فت چ ، سک ش ، فت م) امذ.
ایسا چشمہ جس کے پانی میں گندھک کے اجزا کثیر مقدار میں ہوتے ہیں. پہاڑوں کے سینے سے ابلنے والے گندھک کے چشمے جلدی امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۳۲).

گَندَھکی (فت گ ، سک ن ، فت دھ) صف.
گندھک (رک) **سے متعلق یا تعلق رکھنے والا.** چار اجناس کے جراثیم گندھک کے پانی یا گندھکی زمین میں ملتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۳۰). [گندھک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَنْدھلا (فت گ ، غنہ ، سک دھ) صف.
میلا ، گدلا ، گندا. بڑا دریا ایک پتھر ڈالنے سے گندھلا نہیں ہوتا. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، منشی نظام الدین ، ۳۰۱). [گدلا (رک) کا ایک املا].

گُنْدھنا (ضم گ ، غنہ ، سک دھ) ف ل.
گوندھنا کا لازم ، گُتھا ہونا. ایک چھڑی موتیوں کی گندھی ہوئی ، ہاتھ میں لیے ہوئے کمال ادا اور ناز اور نزاکت سے جلوہ گر ہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۶۲). دونوں گندھی ہوئی زنجیروں کو ان کے خانوں سے لٹکا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۲۰). اس کو چھوٹی سے کہانی ... معاشرتی اقتصادی تاریخی اور سیاسی کڑیوں کی ایک زنجیر میں گندھا ہوا پاتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۳). [گوندھنا (رک) کا لازم].

گُنْدھوانا (ضم گ ، غنہ ، سک دھ) ف م.
رک : گوندھنا جس کا یہ متعدی ہے.

چنے بھنوا کے پسوائے باریک
اور اس کو خوب گندھوا کر کرے ٹھیک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۱).

اس وہم سے گندھوانے میں چوٹی کے وہ جھجکے
مشاطہ کا بہروپ نہ عاشق نے بھرا ہو

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۶). [گوندھنا (رک) کا تعدیہ].

گَنْدھی (فت گ ، غنہ) امذ ؛ رک : گندی.
عطر بیچنے والا اور بنانے والا ، عطّار ، عطر فروش. نیک ذات مانند گندھی کے ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰۳). اتنے میں ایک گندھی آیا اور آداب بجا لایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۶۸). سو روپے کے عوض عزت حسین نام بادشاہی گندھی کے حوالے کی. (۱۹۳۳ ، فراق ، مضامین ، ۱۳۰). گندھیوں نے اپنی بڑی بڑی پٹاریاں کھول رکھی تھیں ، اُن کی چھوٹی چھوٹی عطر کی رنگ برنگی شیشیاں دور سے چمکتی نظر آ رہی تھیں. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۳۸۰). [گندھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَنْدھیل (فت گ ، مغ ، ی مج) امذ ؛ صف.
سرکنڈے کے مشابہ ایک پودا جس کا شگوفہ اور جڑ بطور دوا مستعمل ہے ، اس میں لطیف اور تیز خوشبو ہوتی ہے ، اذخر ، گندھ بیل ، لاط : **Andropogon Schoenanthus** ہندوستان میں جو اذخر پیدا ہوتا ہے ، اس کو گندھیل کہتے ہیں لیکن بہترین اذخر حجازی ہے جو کہ اذخر مکی کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳). [س : गन्ध+वल्लि].

گُنْدھیل (ضم گ ، مغ ، ی مج) امذ.
(کاشتکاری) **برس اور ناگر کے جوڑ پر پھنسا ہوا چوبی پھنا جو ڈانٹ ہوتا ہے ،** پل (اپ و ، ۶ : ۱۰۱). [مقامی].

گَنْڈ (۱) (فت گ ، غنہ) امث.
کانڈ (رک) **کا مخفف** (جامع اللغات).

گَنْڈ (۲) (فت گ ، غنہ) امذ.
گال ، چہرے کی ایک طرف ؛ پھوڑا ؛ مہاسہ ؛ گِلٹ ؛ کھینگا نشان ، داغ ؛ گینڈا ؛ دسواں یوگ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गण्ड].

---مال / مالا امذ.
گلے کے غدودوں کا پھول جانا. نواب مظفر جنگ کے وقت سے یہ بیماریاں سوزاک اور خون فساد اور گنڈمال اور بواسیر اور آنکھوں پر آشوب آجانا بہت ہیں. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۲۵). گنڈمالہ یا کسی عضو کی سڑاوٹ جب باعث کمزوری کے ہو تو ان کو بھی کونین سے فایدہ ہوتا ہے. (۱۸۶۹ ، مطالبات بخار ، ۲۵). [گنڈ + مالا (رک)].

گُنْڈ (ضم گ ، غنہ) امذ.
ناہموار بڑا پتھر نیز چٹان.

بولے یہودے اے بڑے منڈ
پڑ جائے تجھے عقل پر بڑا گنڈ

(۱۸۳۱ ، من موہن آزاد ، ۸). تینوں گروہوں میں ایسے شخص تھے جو تذکرہ بالا دھاتوں اور گنڈوں (یعنی پتھر) سے تشبیہ تمام رکھتے ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ستمبر ، ۲ : ۳۷). گنڈ کا کام اینٹ کے کام سے بالعموم ارزاں ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۲۷). [مقامی].

---جوگ (---و مع) امذ.
(جوتش) **جوگ کی ایک قسم جس میں پیدا ہونے والا کم زرق ، فکرمند ، بد سلیقہ اور کم حیثیت ہوتا ہے.** گنڈ جوگ: جو شخص اس جوگ میں پیدا ہو گا وہ مولود مفلس اور کم زرق ... نطفۂ حرام سے ہو گا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۳). [گنڈ + جوگ (رک)].

---چُنائی (---ضم چ) امذ.
(معماری) **پتھر کی چُنائی.** ہم یہ سمجھ لیں کہ مسالا بھری ہوئی گنڈ چنائی جس سے اصلی ڈھانچے کی صدر پیش چادر بنی ہوئی تھی اور جو ناقص ثابت ہوئی. (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۳۱۶). [گنڈ + چنائی (رک)].

---طَور (---و لین) صف.
بدچلن ، بداطوار ، بدکار ، بد چلن (عیاں) بیکار گنڈ طوروں کے ساتھ مت بیٹھ کہ ... صحبت کا اثر خواہ مخواہ ہوتا ہے. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۵). [گنڈ + طور (رک)].

گنڈا (فت گ ، سک ن) امذ ؛ نیز گنڈہ.
۱. **رنگین کچا دھاگا جس پر دعا یا منتر پڑھ کر دم کرتے ہیں اور گرہ دیتے جاتے ہیں ، نظر بد اور مختلف بیماریوں اور دوسری ضرورتوں کے لیے گلے ، بازو اور کمر میں باندھتے ہیں ، بعض اوقات سر سے پانو تک کی لمبائی کے بقدر کچا دھاگا اس کام کے لیے استعمال کرتے ہیں ، بعض لوگ نیلا یا سیاہ رنگ کا ڈورا نظرگزر کے لیے بغیر دم کیے ہوئے بھی ہاتھ یا گلے میں ڈال دیتے ہیں ، کلاوہ.**

نہیں وہ چشم کو سرمہ لگا ہے
گلے بیمار کے گنڈا بندھا ہے
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۲۵).

تپ غم سے ہوا یہ حال میرا تیری فرقت میں
کہ گنڈہ ضعف سے طوقِ گراں ہے میری گردن پر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۸) . اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ مجھ کو ناپ دو میں تم کو ایک گنڈا بنوا دوں گی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۹۱). خالو شبّن کا گنڈا یہ دیکھو کمر پر بندھا ہے پیر جی محمود کے فلیتے روز جلاتی ہوں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۵۴). پانچ پیسے کا گنڈا اس نے اپنے دل کے پاس لٹکا لیا تھا مگر اپنی قسمت پر پہروں روتی جاتی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۳۰). ۲. (ریاضی) **چار اکائیوں کا ایک عدد ، عموماً چار کوڑیوں یا چار پیسے (آنہ) بطور ایک عدد (اس کا اطلاق چار روپے یا چار اشرفیوں پر بھی ہوتا ہے).** ایسے بڑے ساہوکار کھری اسامی ہو تو ایک گنڈا چپکے سے نکال دو نہ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۷). بس دیدنے چار گنڈے ، چلاتا ہی رہ گیا میاں یہ کیا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملّا رموزی ، ۱۰۲). منڈاری گنڈا چار کی اکائی انہی معنوں میں پنجابی میں بھی مستعمل ہے اس قسم کی اور مثالیں بھی ملتی ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۱۰۸). ۳. **وہ طوق جو بعض پرندوں (مثلاً طوطا ، فاختہ) کے گلے میں ہوتا ہے ، کنٹھ ، کنٹھا.**

تپ سوزِ محبت کے لیے چارہ نہیں قمری
یہ گنڈہ نیلگوں گردن پہ کیوں اے تفتہ جاں باندھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۸). ۴. **سفید پر جو کبوتر کے بازو میں نکلتے ہیں.** دو تین اکھاڑ میں سفید پر نکل آتے ہیں اسی طرح گنڈے اور پانی اور پرے بنائے جاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالۂ کبوتر بازی ، ۶). ۵. **کونی دھبّا ، گول نشان.** دہلی میں ملتا ہے ، اس کے دانت سیدھے اور کمر پر گنڈے بنکیوں کے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۲۵). ۶. **رنگائی کا دھبّا جو کپڑے پر یکساں رنگ نہ چڑھنے سے پڑ جائے ؛ تاگے کی بندش جو چندری رنگنے کے لیے کپڑے پر لگائی جائے** (ا پ و ، ۲ : ۲۶). ۷. **پٹا جو گھوڑے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے ، نیز گھوڑے کا ایک ساز جو گلے میں پہناتے ہیں ، یا کوڑیوں اور گھنگریوں وغیرہ کا حلقہ جو جانوروں کے گلے میں ڈالتے ہیں.** ہمہ تن اوصاف کسی پر جڑاؤ زین بندھا ... گنڈہ پٹہ ساز براق جواہر نگار ، پوزی دمچی طرح دار . (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۴). سونے چاندی کے ساز ، ہیکل ، گنڈے ، پوزی ، دمچی ، کلغیاں لگی ... کلّانیاں مارتے چلے آتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۳). ۸. **انحصار ، تکیہ** (فرہنگِ آصفیہ).
[پ : गंडओ ؛ س : गणडक].

--- باندھنا ف م ؛ محاورہ.
گنڈا گلے میں لٹکانا.

گردنِ مینا میں گنڈا باندھ دوں
تار ہیں کچھ جامۂ احرام کے
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ حیرت ، ۶۵).

--- بڑھانا محاورہ.
نظر گزر یا منّت کا گنڈا بچے کے گلے سے اُتار کنویں یا دریا میں ڈال دیتے ہیں ، اس موقع پر نذرنیاز کرتے اور غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں. مجھے اب بھی تم سے زیادہ بیٹی نہیں ہے کچھ وہم کے مارے نہیں بلایا تھا ، اس کا گنڈا بڑھانا تھا ، مستحق کھلانے تھے. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۲۰۶).

--- بڑھنا محاورہ.
گنڈا بڑھانا (رک) کا لازم.

اون کا بچپن کم ہوا تو اپنا سودا بڑھ گیا
طوق اِدھر پہنا اودھر منّت کا گنڈا بڑھ گیا
(۱۸۷۲ ، عاشق (میرزا والا جاہ)، فیض نشان ، ۴۴).

--- بندھوانا محاورہ.
اپنے تحفظ کے لیے تعویذ یا گنڈا بنوانا یا کرنا. اب تم گنڈا بندھوانے کی فکر کرو ، تم نے تو کمال ہی کر دیا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۳۶۱).

--- پٹہ (--فت پ ، شد ٹ بفت) امذ.
گھوڑے کا پٹہ ، ساز جو گھوڑے کے گلے میں ڈالتے ہیں . گنڈہ پٹہ ، ساز براق جواہر نگار ، پوزی دمچی طرح دار. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۴). گھوڑے عربی ، ترکی تازی یعنی سجے سجائے گنڈہ پٹہ ، ہیکل ، کلغی ، دمچی. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۹۱).
[گنڈا + پٹہ (رک)].

--- تعویذ (--فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ ؛ نیز تعویذ گنڈا؛
عمل و عملیات مثلاً جھاڑ پھونک فلیتہ گنڈا تعویذ وغیرہ ، وہ مجموعی سامان جو عملیات سے متعلق ہیں.

جس پری کا مجھے سایہ تھا نہ اُترا لیکن
کام آیا نہ کسی شخص کا گنڈا تعویذ
(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۳۰).

وہ ملیں آ کے ملا کوئی نہ ایسا تعویذ
یوں تو ہم سے نہ بچا ایک بھی گنڈا تعویذ
(۱۹۵۱ ، حسرت ، ک ، ۱۰۱). [گنڈا + تعویذ (رک)].

--- دار م ف.
ناغہ کے ساتھ ، بغیر تسلسل ، بے سلسلہ ، کبھی کبھی. بے دلی سے معمولات میں آیا فرق لگے وعظ ناغہ اور سبق گنڈہ دار. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۱). تمھاری ساری عمر کارِ خیر اور دوسروں کے لیے ہی سب کچھ کرتے گزری ہے اپنے لیے

ہی سب کچھ کرتے گزری ہے اپنے لیے کچھ بھی نہیں حتیٰ کہ نماز بھی گنڈا دار پڑھتے ہو. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۸۷). [گنڈہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ کرنا محاورہ.
رنگین عموماً نیلا کچا ڈورا کچھ پڑھ کر دم کرنا اور اس پر گرہ لگانا.

چڑھی حرارت جو کہا کے انڈے ، بلایا کسبی کو کر کے گنڈے
لگا کے تن من ہونے جو ٹھنڈے تو مرزا جی کی سدھاری آتش
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، محسن ، ۵۱).

گُنڈا (ضم گ ، سک ن) صف مذ.
غنڈا ، لچا ، شہدا ، بدمعاش.

جب گھور کر قضا کے بانکے نے آ کے جھانکا
ٹیڑھا رہا نہ ترچھا گنڈا رہا نہ بانکا!
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۸۷).

کبھی گنڈا کبھی بانکا کبھی سادہ وضع بھولا
وہ ظالم ایک دن میں سینکڑوں طرحیں بدلتا ہے
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۰). سماج میں ہر مزاج اور طبیعت کے لوگ پائے جاتے ہیں ... بازاری اور بے دھڑک ہیں ، لچے اور گنڈے ہیں. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۵۱). [س : गड्ड+क].

ـــ گَرْدی (ـــ فت گ ، سک ر) امذ.
بدمعاشوں کا دور دورہ ، غنڈوں کا راج (علمی اردو لغت). [گنڈا + ف : گرد ، گردیدن - گھومنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِنڈار (کس گ ، سک ن) امذ.
ریشم کے کیڑے کی ابتدائی شکل جس کے پر نہیں نکلے ہوتے. خدا کی شان تو دیکھو جو کیڑا ایک گنڈار کی صورت میں کویہ کے اندر سمایا تھا وہ ایک پر دار تتلی کی صورت میں کویہ سے باہر آتا ہے. (۱۹۲۵ ، کارخانۂ عالم ، ۱۳۹). [مقامی].

گَنْڈاس (فت گ ، مغ) امذ.
رک : **گنڈاسا.** جب موقع پر پہنچے تو ایک شخص نے گردن پر گنڈاس مارا. (۱۹۵۰ ، سوانحیات المتاخرین آنولہ (ق) ، ۲۷). [گنڈاسا (رک) کی **تخفیف**].

گَنْڈاسا (فت گ ، مغ) امذ ؛ ج گنڈاس ، گنڈاسہ.
کڑبی کاٹنے کا آلہ جانوروں کا چارا گنڈیریوں کی شکل میں کاٹنے کا اوزار نیز تبر جس کی موٹھ بڑی ہوتی ہے. صدہا آدمی تلوار اور گنڈاسہ اور طمنچہ اور بندوق لے کر ہم پر چڑھ آئے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۲۴۳). ہزاروں آدمی ... تلوار گنڈاسا وغیرہ لیے شہر میں پھرتے تھے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۵۱). آہستہ آہستہ چھپریا کے پاس گئی چھپریا سے گنڈاسا نکالا. (۱۹۹۰ ، افکار ، فروری ، ۶۴). [س : गण्ड+श्रालि+क].

گَنْڈاسی (فت گ ، مغ) امث.
گنڈاسا ، کی تصغیر و تانیث. گنڈاسی واسطے کاٹنے ا کھاڑی و کھیت جوار یا کسی چارے کے ہے. (۱۸۴۶ ، کھیت کرم ، ۷). [گنڈاسا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گَنْڈاوَن (فت گ ، مغ ، فت و) امث.
(کاشت کاری) **دائیں کے بیلوں کے باندھنے کی رسی** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۱). [مقامی].

گَنْڈَڑیا (فت گ ، مغ ، فت ڈ ، سک ر) امذ.
رک : گڈریا. فاسطوس جو گنڈریا تھا اون دو بچوں کو اٹھا کر اپنے پاس لے گیا. (۱۸۴۹ ، تذکرۃ الکاملین ، ۲). [گڈریا (رک) کا انفی تلفظ و املا].

گُنْڈَل (ضم گ ، سک ن ، فت ڈ) امذ (قدیم).
حلقہ ، کنڈل.

سبھیں خلق کوں موت ماریا گنڈل
ولے شاہزادے کی نیں تھی اجل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰) [کنڈل (رک) کا ایک املا].

گُنْڈْلا (ضم گ ، مغ ، سک ڈ) امذ ؛ ج گنڈل (قدیم).
حلقہ ، دائرہ ، کنڈل (نوراللغات). [گنڈل + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُنْڈْلی (ضم گ ، غنہ ، سک ڈ) امث (قدیم).
۱. **سانپ کی بیٹھک جس میں وہ حلقہ بناتا ہے** (جامع اللغات).
۲. **دائرہ ، حلقہ ، کنڈلی.** الماس کی تختی پر ہائے ہوز کاتب قدرت نے لکھی تھی یا پیٹ کے نیچے ناف کی کنڈلی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۷۶). ۳. **کپڑے وغیرہ کا گول بنایا ہوا حلقہ.** تہمد کھول کنڈلی بنا کر کندھے پر رکھ دیا کہ اس پر پتھر رکھو نہیں کندھا چھل جائے گا. (۱۹۰۷ ، اُمہات الامّہ ، ۲۹). [کنڈلی (رک) کا ایک املا].

ـــ کھانا محاورہ.
چکر کھانا ، دائرہ بنانا ، گھومنا ، مڑنا ، بل کھانا. سڑک بل پر بل اور کنڈلیوں پر کنڈلیاں کھاتی ... ہر ہر قدم پر رخ بدلتی. (۱۹۴۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۵).

ـــ مارْنا محاورہ.
سانپ کا اکٹھا ہوکر بیٹھنا ، چھوٹا حلقہ بنانا. سانپ چوہے کو کھا کر ایک درخت تلے کنڈلی مارے بیٹھا تھا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۶۸). جس زمانے میں سہیل یمانی (تارہ) طلوع ہوتا ہے سانپ کنڈلی مار کے بیٹھنا بھول جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۲ : ۵).

ـــ مُنْڈلی مارْنا محاورہ.
کنڈلی مارنا ، سمٹ سمٹا کے لیٹنا. دلہن کو جس طرح چھپر کھٹ پر ڈال دیا تھا بیچاری اسی طرح کنڈلی منڈلی مارے پڑی تھی (۱۹۴۳ ، شعلے ، ۱۹۰). جوں توں کر کے پنج کے نیچے برغ بچھا کر کنڈلی منڈلی مار پڑ گئیں. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۸۰).

گِنْڈورا (کس گ ، مغ ، و لین) امذ ؛ ـ کھنڈوڑا.
کھانڈ کی ٹکیاں جو خمیری نان کے برابر ہوتی ہیں نیز شکر کے لڈو ، گندوڑا. شکر کے لڈو وزن میں سیر سیر سے زیادہ باندھ لیتے ہیں ان کو گنڈورے کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۱۱). [گندوڑا (رک) کا ایک املا].

گَنْڈُولْنا (فت گ ، مغ ، و مع ، سک ل) امذ.
بچوں کو پیروں چلنا سکھانے کی گاڑی . رکابیاں چمچے پیالیاں شیشے کا سامان لکڑی کے گنڈولنے کھرکھرے لٹو جھولے .. غرض کیا کیا بیان کروں. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۵۲). [گڈولنا (رک) کا ایک اِملا].

گَنْڈوِیا (فت گ ، غنہ ، سک ڈ ، کس و) امذ.
ایک برساتی کیڑا ، کینچوا ، خراطین. لوگ اس کو ولی اللہ کہتے تھے اس نے خراطین (گنڈوئے) طلب کئے ، ان کو گھس کر دو تین دن پلاتا رہا جس سے زہر دور ہو گیا. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۷۲). سینکڑوں گنڈوئے ایک دوسرے میں گتھے کاہلی سے سرک رہے ہوتے ہیں ، ان میں ایک گنڈویا میں بھی تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۶۹). [مقامی].

گَنْڈی (۱) (فت گ ، سک ن) امذ.
۱. **جادو کا حلقہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **وہ مٹی کا بند جو تالاب کے گرد بناتے ہیں**. گنڈی اس موقع کو کہتے ہیں جو تالاب کے کٹنے کے شکستہ ہونے کے بعد دوبارہ بنائی جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۴۸). گنڈی: تالاب یا کنٹھ کے بند کی دراڑ. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۱۷۹). [س : [illegible]].

گَنْڈی (۲) (فت گ ، سک ن) امث.
کانڈو ، بزدل شخص ، کمزور آدمی ، نامرد (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کنڈ (کانڈ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُنْڈی (ضم گ ، سک ن) امث.
۱. **وہ کپڑے یا دھاگے کا مدوّر بٹن جس سے کرتے کے گریبان کو بند کرتے ہیں**.

اتھے گنڈیاں شہ کے جبّے اُپر
لگاتا اتھا اس کو وہ نامور

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۹). بچے اکثر گنڈیاں سکّے اور گولیاں منہ میں رکھتے ہیں اور بعض وقت ان کو اتفاق سے نگل جاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۲۲). اس سے کنگھیاں ، گنڈیاں ، پانی پینے کے پیالے اور دوسری چھوٹی اشیاء تیار ہوتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۴۹). ۲. رخنہ ، **پھٹار**. پشتوں میں رخنے یا گنڈیاں محض بٹھاؤ کی ناکافی رعایت رکھنے سے پڑ جاتی ہیں. (۱۹۳۲ ، مٹی کا کام ، ۸۲). [گھنڈی (رک) کا ایک اِملا].

گَنْڈے (فت گ ، سک ن) امذ.
گنڈا (رک) **کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل**. سکینہ کے ہاں خوب آؤبھگت ہوئی ، گنڈے بنے ، تعویذ بندھے ، فلیتے جلے ، وہ خاطر مدارات کہ گویا اللہ میاں ہی آن اترے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۴۱). محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ چھومنتر ہے ، نہ گنڈے نہ ٹونے ٹوٹکے. (۱۹۵۸ ، رسول عربیؐ ، ۴۳).

ــــ دار صف.
۱. **حلقہ دار ، جس کی گردن میں طوق ہو**. کسی جا کبوتر گرہ باز ... نیلے بھورے سبمانے ہرے بھورے گنڈے دار. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۲). ۲. **دو رنگا ، گنگا جمنی**. یعقوب نے ہرے جوز اور بادام اور بارتنگ کی چھڑیاں لے کے ان کو گنڈے دار کیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۱۴).

کسی پر لگی گوٹ ہے گنڈے دار
کسی پر سنکاڑے کٹے طرح دار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۲). آپ کی داڑھی آسمان کے خط قوس قزح پر گنڈہ دار ہونے کی وجہ سے تف کر رہی ہے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲). ۳. **کوئی ایسا کام جس میں ناغہ ہو اور مسلسل نہ ہو ، غیرمسلسل ، بے ترتیب**. بھائی کوئی چھ سات برس پڑھے مگر گنڈے دار پڑھائی ایک دن حاضر تو دس دن غرّہ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۸). گاؤں تک مرزا نماز کا پورا پابند تھا ، تحصیل نے پابندی کو گنڈے دار کیا اور فنا فی القوم ہوتے ہی وہ رخصت ہوئی. (۱۹۱۸ ، منازل ترقی ، ۲). پگڑی کے جو گنڈے دار ربٹ یہاں اٹھتے ہیں بےچارے بمبئی والوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰۷). [گنڈے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ــــ دار آواز امث.
(موسیقی) **وہ آواز جو تان لگاتے وقت کسی جگہ سے ٹوٹ جائے اور گویا چالاکی اور خوبصورتی سے اسی جگہ کوئی دوسرا پہلو پیدا کرکے اس کو آخر تک پہونچائے** (نوراللغات).

گَنْڈْیا (فت گ ، غنہ ، سک ڈ) صف.
(فحش ؛ بازاری) **گانڈو ، نامرد**.

رحیم ہو گیا ثابت کہ ہے ترا گنڈیا
تو اس کی جورو کی پھاڑیں گے یار اب انگیا

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۴۸). [گنڈ + یا ، لاحقۂ نسبت].

گَنْڈْیال (فت گ ، مغ ، سک ڈ) امث.
وہ مکان یا جگہ جہاں گڑ بنانے کی بھٹی ہو. میں گنڈیال میں بیٹھا ہوا تھا کہ بلّی مرغیوں کے ڈربے میں گھس گئی اور جلال کی ماں نے شور مچا دیا. (۱۹۴۹ ، خاک و خون ، ۱۰۴). [گنڈا ـ گنّا پونڈا + یال ، لاحقۂ ظرفیت].

گَنْڈیری (فت گ ، مغ ، ی مع) امث.
۱. **گنّے کی چھوٹی پوری ، چھلے ہوئے گنّے کا چھوٹا ٹکڑا**. اس مکان دل ستاں میں گنڈیری اور نارنگیوں کے بہت سے چھلکے پڑے تھے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۷). کوئی پکارتا ہے کڑاکے کی ریوڑیاں ، کسی کی صدا ہے گلابی گنڈیریاں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۷۸). خوانچے والے ... گنڈیریاں ... اور دوسری عام کھانے کی چیزیں فروخت کرتے ہیں. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۰۵). ۲. **کسی چیز کا چھوٹا گول ٹکڑا ، گانٹھ ، گرہ**. سرکنڈے کی ایک ننھی سی گنڈیری سے اس ... کو جوڑ دیا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۹۵). ۳. **وہ گرہیں جو حقّے میں نیچے کی بناوٹ میں لگائی جاتی ہیں** (نوراللغات). [گنڈ / گانڈ (گانٹا ـ کاٹنا (رک) کا حاصل مصدر) یری ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

---دار صف.
۱. کوئی ایسی چیز جو رنگ برنگ کی ہو ، مختلف رنگوں کا ؛ حُقے کا نیچا جس کی بناوٹ میں گرہیں ہوں (نوراللغات). ۲. گنڈے دار ، حلقہ دار ، مروڑی والا. ہاتھوں میں چاندی کے کڑے ، انگلیوں کی پوروں میں گنڈیری دار چھلّے ، سینہ اُبھرا ہوا. (۱۹۰۲ ، طلسم توخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۲۰).[گنڈیری + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

گنڈیرِیَل (فت گ ، مغ ، ی مج ، کس ر ، فت ی) امث.
ایک طرح کی بڑی پتنگ جس کی شکل گنڈے کی شکل کی طرح بنائی جاتی ہے. آسمان پر پتنگوں کا اژدہام تھا ... پیلی ، چپ ، چڑے ، گنڈیریل ... چور پریاں ، مانگ دار سب ہی طرح کی پتنگیں تھیں. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۳۹).[گینڈ + یل ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گُنڈَھل (ضم گ ، سک ن ، فت ڈھ) صف.
گانٹھ دار ، گُنٹھل. اگر پنیری بڑی عمر کی ہو تو وہ گنڈھل ہو جاتی ہے اور شاخیں کم بناتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، جون ، ۶۹). [گُنٹھل (رک) کا ایک اِملا].

گُنڈھی (ضم گ ، سک ن) امث.
پہونچی یا کڑے کا وہ حصّہ جو گھنڈی کے مثل ہوتا ہے. ہاتھوں میں کالی کریلیا نخیں اور گنڈھی کے منہ کے کڑے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۷۵). [گھنڈی (رک) کا ایک اِملا].

گَنڑ (فت گ ، غنہ) امث.
(فحش) گانڑ (رک) کا مخفف ، تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---پُتّر (---ضم پ ، سک ت) امذ.
فحش بازاری) گانڑ سے جنا ہوا لڑکا جو خلاف قیاس اور ناممکن امر ہے (فرہنگ آصفیہ). [گنڑ + پُتّر (رک)].

---جَھپ (---فت جھ) امث.
(بازاری) گانڑ کے بَل جھکنے کا فعل ، گانڑ کے رخ کی کنّی؛ (مجازاً) کنیانا ، شرمانا (فرہنگ آصفیہ).[گنڑ + جھپ (رک)].

---چُتڑیاں لڑانا محاورہ.
(فحش) چوتڑ سے چوتڑ لڑانا ، باہم چوتڑوں کو ٹکرانا ، چپٹی لڑانا.

سامنے اپنی راحتِ جاں کے خوب گنڑ چتڑیاں لڑاونگا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۱۰).

---غَمزَہ (---فت غ ، سک م ، فت ز) امذ.
(فحش) بھونڈا نخرا.

مقعد کی طرح منہ بھی مرے سامنے ڈھانکا
یہ آپ نے گنڑ غمزہ نکالا ہے کہاں کا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۵). [گنڑ + غمزہ (رک)].

--- کُھلا (---ضم کھ) صف.
(بازاری) بالکل ننگا ، جس کے پاس ایک لنگوٹ بھی نہ ہو.

اوسی ڈیوڑھی پہ اونکی بیٹھا تھا
اتنے میں گنڑ کھلوں کا غول آیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۵). [گنڑ + کھلا ، کھلنا (رک) کا حالیہ تمام].

---گِھسنی (--- کس گھ ، سک س) امث.
(بازاری) گنواروں کا پیخانہ پھر کر زمین سے چوتڑوں کو رگڑنا تا کہ صاف ہو جائیں ، گھسی کرنا ؛ (مجازاً) خوشامد درآمد ، للوپتو ، چاپلوسی (فرہنگِ آصفیہ). [گنڑ + گھسنی (گھسنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---گِھسنی کَرْنا محاورہ.
گانڑ گھسنا ، چوتڑوں کو زمین سے صاف کرنا ، خوشامد کرنا ، ناک رگڑنا ، عاجزی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

گَنڑْنا (فت گ ، غنہ ، سک ڑ) ف م (قدیم).
رک : گننا. معلوم ہوتا ہے لیکھا (لکھنا) گنڑنا (حساب) اور روپا (مصوّری) ابتدائی مدرسوں ہی میں سکھا دی جاتی ہے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۳۳). [گننا (رک) کا قدیم اِملا].

گَنڑیل (فت گ ، مغ ، ی مج) صف.
(فحش) کانڈو ، بودا ، بزدلا (فرہنگِ آصفیہ). [گنڑ + یل ، لاحقۂ صفت].

گُنکَلی (ضم گ ، سک ن ، فت ک) امث ؛ گن کَلی.
ایک راگ کا نام. رام کلی و کھٹ و گنکلی ... و دیگر راگ. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۴۷).

کسی کو گن کلی کی گن خوش آئی
کوئی لگنی سے جان اپنی لگائی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۱۷۵). جسے تم فرغنہ کہتے ہو اسے ہم گورا اور گنکلی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق ، مضامین ۱۱۶). [مقامی].

گَنگ (فت گ ، غنہ) امث ؛ امذ.
رک : دریائے گنگا.

میں تجھ فراق سیتی رو رو سمند بھریا ہوں
کوئی گنگ کوئی جمنا کوئی ساوری کتے ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳).

تیرے ہت میں دریا کانسدن ترنگ
تجھ انگلیاں تی نکلی پنج امرت کی گنگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲).

اس بوج کے باپ دنگ ہوں دنگ
ات خشک ہوا ہے گیان کا گنگ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۸). دریائے گنگ کوہ ہمالہ کے جنوبی نشیب سے نکل کر پندرہ سو میل بہہ کر خلیج بنگال میں داخل ہوتا ہے (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳۰). سکندر نے اپنی فتوحات کو آبِ گنگ تک وسعت دی ... جو خزانہ اس کے ہاتھ آیا وہ حساب و شمار سے باہر ہے. (۱۹۰۳ ، مخزن ، جنوری ، ۷).

نعرہ سنا جو راوی شعلہ ترنگ کا
پارے کی طرح اڑ گیا سیلاب گنگ کا
(۱۹۸۰ ، شہرِ سدا رنگ ، ۳۶). [س : گنگا (عَلَم) کی تخفیف].

---بَرار (---فت ب) امث.
(کاشت کاری) **وہ زمین جو گنگا کی دھار سے کٹ کر پانی سے علیحدہ نکل آئی ہو.** قاعدہ گنگ شکست اور گنگ برار زمین کے ... زمین مالگذاری سے دسواں حصّہ دریا سے کٹ جائے یا نکلے تو نیا بندوبست ہو جاوے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۶). [گنگ + ف : بَرار ـ برآر ، برآوردَن ـ باہر لانا ، برآمد ہونا ، نکل آنا].

---جہاں رَنگ کہاوت.
جہاں گنگا کا پانی پہنچتا ہے وہاں زمین بہت زرخیز ہو جاتی ہے اور لوگ مرفہ الحال ہو جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---شِکَسْت (---کس ش ، فت ک ، سک س) امث.
(کاشت کاری) **وہ زمین جو گنگا کی دھار سے کٹ کر بہہ گئی ہو اور اس جگہ نشیب ہوگیا ہو.** قاعدہ گنگ شکست اور گنگ برار زمین کے ... زمین مالگذاری سے دسواں حصّہ دریا سے کٹ جائے یا نکلے تو نیا بندوبست ہو جاوے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۶). [گنگ + ف : شکست ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

---و جَمَن (---و مع ، فت ج ، م) امذ.
بھارت میں دو مشہور دریا گنگا اور جمنا.
اشنان کے بہانے سے اوٹھی ، ایسی زن میں آگ
اللہ کرے لگے بوا گنگ و جمن میں آگ
(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۶۲).
ہیں موجِ نورِ گنگ و جمن جام ساقیا
یہ رات یہ مقام یہ ماہِ تمام دیکھ
(۱۹۶۵ ، شبنمستان ، ۱۳۵). [گنگ + و (حرفِ عطف) + جمن (جمنا (عَلَم) کی تخفیف)].

گُنگ (ضم گ ، غنہ). (الف) صف.
۱. **جو بول نہ سکے ، بولنے سے معذور ، گونگا.**
تیرے کہنے بن جے کوئی ہنگامہ میں کہے بڑنے
بھو عجب ہے اے کہ نیں ہوتا ہے گنگ اس کا زباں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۲).
تج جیب کاٹ سٹ دے ہو بے صدا ندا سوں
یوں گنگ ہو تو ہووے تس کے اچھرتے محرم
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۰).
وہ نہیں کہتے تو کب سنتے ہیں ہم غیروں کی
وہاں زباں گنگ ہے یہاں گوش بھی کر رکھتے ہیں
(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۱۰۸). اور میں نے دیکھا کہ جرنیل ان کی تقریر کے بعد گنگ سے تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۶۳). ۲. (مجازاً) **کان میں بھنبھناہٹ کی آواز، سماعت سے عارضی طور پر محروم ، بہرا ، بات سننے سے قاصر** (کان میں پانی بھر جانے یا توپ وغیرہ کی آواز کی وجہ سے). کان دیر تک گنگ رہے سائیں سائیں کے سوا اور سنائی نہ دیتا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱۱). نوجوانوں کے نعرہ ہائے خوشی سے کان گنگ ہوئے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۷۹). ۳. (مجازاً) **عارضی طور پر کند.** کچھ دیر سیٹی بجانے کے بعد اس کا دماغ گنگ تو نہیں ہو جاتا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۲۶). (ب) امذ. (کان کاری) **بہراپن ، کان میں لینٹ ہونے کی وجہ سے پردے میں حبس ہونا** (ا پ و ، ۷ : ۱۱۳). اف : رہنا ، ہونا. [ف].

---چھت (---فت چھ) امث.
(معماری) **وہ چھت جس میں آواز نہ گونجے** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۰). [گنگ + چھت (رک)].

---زُبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
زبان کا بولنے سے قاصر ہونا ، گونگا پن. "زبانہائے لال" سے خود غالب کی گنگ زبانی مراد ہوگی. (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۱۶۲). [گنگ + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---صُم (---ضم ص) صف.
گونگا بہرا ، گُم صُم (فرہنگ آصفیہ). [گنگ + صُم (رک)].

---محَل (---فت مج م ، ح) امذ.
اکبر بادشاہ کا بنوایا ہوا وہ محل جس میں نومولود بچوں کی پرورش اس لئے کی جاتی تھی کہ انسان کی طبعی زبان کی دریافت کی جا سکے ، گونگوں کا مسکن. ایک مکان عالیشان سب ضروریات سے آراستہ کیا اور گنگ محل اس کا نام رکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۰۳). [گنگ + محل (رک)].

گنگا (فت گ ، غنہ) امث.
بھارت میں ایک مشہور دریا جو سلسلۂ کوہِ ہمالیہ کے گنگوتری نامی ایک پہاڑ سے نکل کر مختلف علاقوں سے گزرتا ہوا خلیج بنگال میں گرتا ہے ، ہندو اس دریا کو نہایت مقدس مانتے ہیں اور اس میں نہانا باعث ثواب اور مُردوں کی راکھ یا ہڈیاں اس میں ڈالنا ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں ؛ (مجازاً) دریا.
گنگا رنگ چاندی منے کے رلے   ندی تند ہوکر دریا پر چلے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).
اِدھر تو گنگا اُدھر جمنا بیچ ترینی
عجب طرح کا ہے تیرتھ پراگ پانی پر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۱).
اے آبِ رودِ گنگا وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۸۲). ماں کو بیٹی کے "بھول" گنگا میں بہانے کے لئے بنارس جانے والی گاڑی میں سوار کرا دیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۷). [س : गङ्गा].

---اُتَر جانا ف م، محاورہ.
دریا کا پانی کم ہو جانا ، چڑھاؤ ختم ہو جانا ، دریا کا پُرسکون ہو جانا ؛ جوش کا ٹھنڈا پڑ جانا ؛ تنزّل کی طرف مائل ہونا ، بر کمالے لازوال.

رہیں گے نہ ملّاح یہ دن سدا
کوئی دن میں گنگا اُتر جائے گی
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۱۱).

---اُتَرْنا محاورہ.
دریا عبور کرنا ؛ مشکل کام انجام دینا.
جلد گنگا اوتر کہ زیست مری ہے بسان حباب اے قاصد
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۳).

---اُٹھانا محاورہ.
(ہندو) **گنگا جل ہاتھ میں لے کر قسم کھانا ، دریائے گنگا کی قسم کھانا.**
چاہ اپنی مانتا نہیں وہ بے یقیں اگر
قرآں کا جامہ پہنیے گنگا اوٹھائیے
(۱۸۳۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۲۸). تم نے اس غریب کو بیکار پھنسایا ہے دیکھنا کیا بھگتان بھگتے ہو اور پھر جھوٹی گنگا عدالت میں اٹھائی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۳). کئی ایسے واقعے یاد آگئے جبکہ جھوٹی گنگا اٹھانے والوں پر آسمانی بلائیں نازل ہو گئی تھیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۳۳۵).

---اُٹھوانا محاورہ.
(ہندو) **گنگا کی قسم کھلوانا ، گنگا جلی دینا.** ان سے گنگا اٹھوائی ... تب علاج شروع کرایا. (۱۹۳۱ ، نہتا رانا ، ۲۷).

---اَشْنان (---فت ا ، سک ش) امذ ؛=گنگا نہان.
۱. **دریائے گنگا میں نہانا خصوصاً ہر دوار یا دوسرے تیرتھ استانوں کے سالانہ میلے وغیرہ کے موقع پر.** ایک موقع پر اور منشیوں نے گنگا اشنان کی رخصت لی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۳۵). جیتی بھی رہی تو ہر دوار میں بیٹھی گنگا اشنان کرتی رہے گی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۷). اپنی ماتا کو ساتھ لے کر گنگا اشنان کے لئے بنارس چلی جائے گی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۳). ۲. **ہر دوار کا سالانہ میلہ جو کاتک کے اخیر دن ہوتا ہے ، ہندو اس غسل کا بہت بڑا ثواب خیال کرتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گنگا + اشنان (رک)].

---اُلٹی بَہْنا محاورہ.
اُلٹی بات یا کام ہونا ، اصل واقع کے متضاد یا برخلاف ہونا ، اصل سے ہٹ کر ہونا. اب تو دنیا ہی نرالی ہے گنگا الٹی بہتی ہے. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۵۵).

---اَور مَدار کا ساتھ (---و لین ، فت م) امذ.
دو متضاد چیزوں کا ساتھ ؛ (کنایۃً) ہندو اور مسلمانوں کا اتحاد.
عقل اور عشق میں بھلا کیونکر بنے گنگا اور مدار کا ساتھ کیسا.
(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۳).

---باسی امذ.
(ہندو) **دریائے گنگا کے متصل رہنے والا شخص جو متبرک خیال کیا جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنگا + باسی - باشندہ].

---بَہانا محاورہ.
فیض جاری کرنا.
تھا بڑا سید کا سچ پوچھو تو خشکی میں جہاز
دولتِ عالی نے اس خشکی میں گنگا دی بہا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۷۲). علوم مغرب کی گنگا بہائی. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۵۸).

---بَہْنا محاورہ.
فیض جاری ہونا.
کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اُٹھتی جوانیاں ہیں
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۹۳). آج کل اس ریاست میں گنگا بہہ رہی ہے تم بھی ہاتھ دھولو. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۳).
گو پیار کی گنگا بہتی تھی
وہ نار یہ ہم سے کہتی تھی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۲۵).

---بہی جائے کلواول / کُلْوارِن چھاتی پیٹے کہاوت.
کلواروں پر طنز ہے کہ اتنا پانی ضائع ہو رہا ہے کاش وہ شراب میں ملا کر بیچتی ؛ کسی کو فائدہ ہو تو بخیل کو دکھ ہوتا ہے ؛ لالچی ہر چیز خود لینا چاہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پاٹ امث :
گھوڑے کے پیٹ پر ایک بھونری کا نام جو تنگ کسنے کے مقام سے باہر ہوتی ہے.
اور آوے تنگ کے باہر نظر جب
تو گنگا پاٹ اسے کہتے ہیں وہ سب
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۵).
نیک ہوتا ہے بیچ گنگا پاٹ
کر نہ تو دل کو اپنے اس سے اچاٹ
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۶۲). گنگا پاٹ ، یہ بھونری تنگ سے باہر ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۱۹). [گنگا + پاٹ].

---پار امذ ؛ م ف.
گنگا کی دوسری طرف ، گنگا کے دونوں اطراف ، وہ حصۂ زمین یا مقام جو دریائے گنگا کے دوسری جانب ہو ؛ (مجازاً) مشکل مرحلہ ، دشوار کام.
ہم چلے اپنے وطن کو ہو کے غربت میں فقیر
کشتیِ دریوزہ پر ہے عزم گنگا پار کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۶).
ایک پیسہ میں یہ گنگا پار ہے
ورنہ دس کا زور بھی بیکار ہے
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۲۶).

---پار اُتار دینا محاورہ.
ملک بدر کر دینا ، شہر بدر کرنا ، کسی موردِ تقصیر کو جلا وطن کر دینا ؛ تقصیروار کو دیس نکالا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پار اُتَرْنا محاورہ.
جلاوطن ہونا.

ہے نظر میں جو صبح رخ کی بہار
اوتری شام فراق گنگا پار
(۱۹۲۰ ، عروج (باقر علی) ، شاہد نامہ (ق) ، ۲ : ۳۲).

---پار دِکْھلا دینا محاورہ.
رک : گنگا پار اُتار دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پار کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.
جلاوطن کر دینا ، دیس نکالا دینا ، شہر بدر کرنا.

کر دیا تھا جس کو گنگا پار کل کی بات پر
آج وہ ڈوبا سنا اے یار کل کی بات پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۴۷).

تراب اپنے رقیبوں کو میں گنگا پار کردوں جھٹ
مجھے گر شہر میں خوبوں کے دو دن کی نظامت ہو
(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۷۲).

---پُتْر (---ضم پ ، سک ت) امذ.
۱. (ہندو) **وہ برہمن جو گنگا کے چند متبرک مقامات اور خاص کر بنارس پر جاتریوں کو پنڈدان وغیرہ کرانے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **ادنیٰ ذات کے ہندو جن کا پیشہ لاشوں کو اٹھا کرلے جانے اور جلانے کا ہے.** اقوامِ موجودہ قصبہ کڑہ (ہنود) ... برہمن ، مالوی برہمن ... ،گنگا پتر، ... وغیرہ. (۱۹۱۶ ، تاریخ کڑہ مانک پور ، ۱۹). [گنگا + پُتر (رک)].

---پَر ہاتھ رَکْھنا محاورہ.
گنگا کی قسم کھانا ، گنگا کی قسم کھا کر کہنا (مہذب اللغات).

---پَھل (---فت پھ) امذ.
کدو کی ایک قسم جس میں بعض کا رنگ اوپر سے زرد اور بعض کا سرخی مائل ہوتا ہے . قاش دار ہوتا ہے اور اندر سے گودا زرد یا سرخی مائل نکلتا ہے. گول کدو یا میٹھا کدو. گول کدو یا میٹھا کدو ... کاسی پھل اور گنگا پھل ... اسی کے نام ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۰۰). [گنگا + پھل (رک)].

---تیر (---ی مع) امذ.
ساحلِ گنگ ، دریائے گنگا کا کنارہ ، وہ علاقے جو سواحل گنگ پر آباد ہیں (فرہنگ آصفیہ). [گنگا + تیر (رک)].

---تیلی (---ی مع) امذ ؛ ــــ گنگو تیلی.
وہ تیلی جو راجہ بھوج کو ہاتھ پانو کٹنے کے بعد اٹھا کر لے گیا تھا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنگا + تیلی (رک)].

---جاتْری (---سک ت) امذ ؛ ــــ گنگا پاتْرہ.
دریائے گنگا کی یاترا کرنے والا ، ہندوؤں کے ایک فرقے کا نام جس کا عقیدہ ہے کہ جو گناہ بھی انسان کرے گنگا میں اشنان کرنے سے وہ سب دھل جاتا ہے. ہندوستان کے چند فرقوں اور ان کے بتوں کا حال بیان کیا ہے ... فرقہ گنگا پاترہ (گنگا جاتری) اس عقیدے کے لوگ تمام ہندوستان میں پھیلے ہیں. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۲۰۶). [گنگا + جاتری (رک)].

---جان پار ، بھاگیرتھ کے سَر پَڑی کہاوت.
جو کام ہونا ہوتا ہے ہو کر رہتا ہے مگر نام کسی اور کا ہو جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---جَل (---فت ج) امذ.
۱. **دریائے گنگا کا پانی جسے ہندو پوتر (مقدس) مانتے ہیں.**

گر بھرم تیرا ہے ہم پر تو نہ کر گلشن میں دیر
شیشۂ غنچہ میں کہدو جلد گنگا جل بھریں
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۳۲).

سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل
(۱۸۷۶ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۹۵).

ہے کدے میں ہے برہمن کا عمل
ساقیا لا پوتر گنگا جَل
(۱۹۵۳ ، ضمیر خامہ ، ۲۰۰). مسہری کو گنگا جل سے پوتر کرلینا. (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۸۰). ۲. (مجازاً) **راجہ کے پینے کا پانی ، جس طرح آب حیات بادشاہ کے پینے کا پانی** (فرہنگ آصفیہ). [گنگا + جل (رک)].

---جَل اُٹھانا / اُٹھوانا محاورہ.
گنگا کے پانی کی قسم کھانا / لینا.

تجھ سے ہم اٹھوا کے گنگا جل یہ دیتے ہیں حلف
تو نے دیکھی تھی ہماری ماہِ عزت میں کلف
(۱۸۸۹ ، افکار سلیم ، ۲۳).

---جَلی (---فت ج) امث.
۱. **وہ برتن (عموماً شیشی یا بوتل) جس میں گنگا کا پانی تبرک کے طور پر رکھا جائے ؛ (مجازاً) گنگا کا پانی.**

سو وہ پین کاندھے پہ رکھ یوں چلی
کہ لاوے کوئی جیسے گنگا جلی
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۹). ایاز کے سر پر قرآن رکھ ، کلیان کے ہاتھ گنگا جلی دو. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۲۹۷). ہندو ہے تو گنگا جلی لے کر گواہی دے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۳). میاں بنیے سے کہا کہ گنگا جلی اس صندوق میں ہے اسے اپنے سر پر لادو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲ : ۱۰). ۲. (مجازاً) **وہ مکلف برتن جس میں راجاؤں کے پینے کا پانی رکھا جاتا ہے ؛ (مجازاً) راجہ لوگوں کے پینے کا پانی ، جس طرح بادشاہوں کے پینے کا آبِ حیات** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. (مجازاً) **ہر قسم کا ملا جُلا گیہوں کا انبار جس میں ادنیٰ ، اعلیٰ ، سرخ ، سفید سب طرح کے دانے ملے ہوں** ، کھیڑا (اب و ، ۶ : ۱۰۱). [گنگا جل (رک) + ی ، لاحقۂ ظرفیت].

---جَلی اُٹھانا محاورہ.
(ہندو) گنگا جلی (رک) کو ہاتھ پر رکھ کر قسم کھانا.

اشکِ رواں سے کیجیے ثابت بتوں کا عشق
گنگا جلی حضورِ برہمن اوٹھائیے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۸۹).

ـــ جلی اُٹھوانا محاورہ.
حلف لینا ؛ گنگا جلی اٹھانا (رک) کا تعدیہ. سکھو دوڑیں گے تو کون کہیں منوہر نہ دوڑیں گے ، مجھ سے چاہے گنگا جلی اٹھوا لو ، میں کسی کے کھیت پر نہ جاؤں گا. (۱۹۲۲ ، گوشہ عافیت ، ۱ : ۹).

ـــ جَمْنا (ـــ فت ج ، سک م) امث. (الف) امث.
بھارت میں دو دریاؤں کے نام جن کو ہندو مقدس سمجھتے ہیں ، ان میں سے اول گنگوتری پہاڑ سے اور دوسرا جمنوتری سے نکلتا ہے ، گنگا سے دوسرے درجہ پر جمنا کو مانا گیا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ب صف. ۱. **دو رنگا ، سنہرا روپہلا ، گنگا جمنی ، رنگ برنگا.** ہزارہا مشعلچی گنگا جمنا دستیاں گلنار جوڑے لباس زرق برق مشروع کے پائجامے ، نینو کے انگرکھے سُرخ پگڑیاں اُن پر سنہرے کام. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۹). ۲. **ملا جُلا ، امیختہ ؛ مخلوط** (فرہنگ آصفیہ). [گنگا + جمنا (عَلَم)].

ـــ جَمْنا بہنا محاورہ.
دریا بہنا ؛ مسلسل آنسو نکلنا ، بہت زیادہ رونا. جو آنکھیں سخت سے سخت مصیبت میں نم نہ ہوئیں اب اُن سے گنگا جمنا بہہ رہی تھی. (۱۹۲۳ ، شب زندگی ، ۲ : ۶۹).

ـــ جَمْنی (ـــ فت ج ، سک م) (الف) صف.
۱. **سونے اور چاندی کا بنا ہوا . (وہ چیز) جس پر طلائی اور نقرئی دونوں کام ہوں** قسم قسم کے کھانے نکال کر چُنے اور گنگا جمنی چلمچی آفتابہ سے ہاتھ دھلوا کر عرض کی کہ پیر و مرشد کچھ نوش کریں. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۳). عصا سونے اور چاندی کا گنگا جمنی ہاتھ میں لیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳). پردے کے اندر سے بیگم کا دستِ سیمیں گنگا جمنی خاصدان لیے برآمد ہوا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۶ : ۳۰). چمک دار گنگا جمنی زیوروں سے مزین خوبصورت چہروں اور اٹھتی ہوئی جوانیوں سے مالا مال متحرک مورتوں کا قرب اور کبھی کبھی ان کا اتصال مجھے ایک خاص احساس بخشتا تھا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۵۸). ۲. **سنہرا روپہلا ، دو رنگا.**

چچا نے پیار سے انگیا بنائی تھی سو ٹکڑے ہوئی
کٹوریاں وو گنگا جمنی زری آنار دانے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ۳۵) واسطے زیب گوش احباء کے تھوڑا سا نظم و نثر کا گہنا گنگا جمنی تیار کرے ، اب پہلے اس کے نثر کہ بمنزلہ کھوٹی چاندی کی ہے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱۰).

گوندہ (گوندھ) کر تارِ شعاعِ مَہ و خورشید بہم
گنگا جمنی یدِ قدرت نے بنایا سہرا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۲۱۶). شعاعیں دریا کی ترنم خیز لہروں میں مِل جُل کے گنگا جمنی سماں پیدا کررہی تھی. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۶۳). ۳. **ملا جُلا ، مخلوط.**

دل کے کانوں کو کھول کے سن لیں صوبہ سرحد کے افغان
«خان» کی گنگا جمنی وزارت چند ہی دن کی ہے مہمان

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۲۰۳). مرثیہ گویوں کی طرح سامعین کی صفیں بھی گنگا جمنی تھیں. (۱۹۸۸ ، دہلوی مرثیہ گوئی ، ۳۷). ۳. **پیتل اور تانبے کا بنا ہوا ، دھات کا بنا ہوا** (فرہنگ آصفیہ). ۴. **(مختلف زبانوں کے الفاظ سے) مخلوط.** بعض حصے بہ لحاظ ترکیب و تحلیل اجزائے السنہ غیر گنگا جمنی ہوتے ہیں. (۱۹۰۱ ، افادات مہدی ، ۴۲). فراق نے اپنے گنگا جمنی یعنی ہندی اردو کی مشترکہ زبان میں لکھے ہوئے قطعات ... سنا کر مشاعرہ لوٹ لیا تھا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۰). ۵. (i) **دو وضع کا ؛ مراد : انگریزی اور اُردو ذریعہ تعلیم.** میں مسلمانوں کو گنگا جمنی آدھا تیتر آدھی بٹیر تعلیم کی طرف بہت راغب دیکھتا ہوں. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۲۳). (ii) **بے جوڑ ، انمل ، مختلف.** میں یقین نہیں کرتا کہ یہ گنگا جمنی رشتہ تم دونوں میں سے کسی کو بھی سازگار ہو. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۶). (iii) **دوغلا ، یوریشین.** یوریین یا گنگا جمنی گورنس تو آج کل امارت کا ایک نشان ہے. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۴۴). (ب) امث. ۱. **مختلف اشیا یا کیفیات کا میل ، آمیزش.** نغمہ اور تغزل کا امتزاج غزل اور گیت کے روح اور جسم کا امتزاج ... مذاق اور مزاج اور قبول عام کی یہ گنگا جمنی غور طلب مسئلہ ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۲۹). ۲. **ایک قسم کا کان کا زیور** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. **بیلوں کی دو رنگی یعنی سیاہ و سفید بنی ہوئی جھول یا گھوڑے کی دو رنگی گردنی ؛ سیاہ اور سفید رنگ ابلق ؛ کیوڑی دال ، ملی جلی دال** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گنگا + جمن (جمنا کا مخفف) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ جَمْنی تَمَدُّن (ـــ فت ج ، سک م ، ی مع ، فت ت ، م شد د بضم) امذ.
ہندو اور مسلمانوں کی ملی جلی معاشرت. جب کبھی نقاد اور محقق ہندو مسلم تہذیب و ثقافت اور گنگا جمنی تمدن کے احوال سے آگاہی کے آرزو مند ہوں گے . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۹). [گنگا جمنی + تمدن (رک)].

ـــ جَمْنی تہذیب (ـــ فت ج ، سک م ، فت مع ت ، سک ہ ، ی مع) امث.
ہندو اور مسلمانوں کی ملی جُلی تہذیب. پنڈت موتی لال نہرو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا بہترین نمونہ تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۹). [گنگا جمنی + تہذیب (رک)].

ـــ جَمْنی چُنائی (فت ج ، سک م ، ضم چ) امث.
(معماری) پتھر کی ایسی چُنائی جس میں تین چار ردوں کے بعد ایک دو ردے اینٹ کے لگائے جائیں (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۱۵۰). [گنگا جمنی + چُنائی (رک)].

ـــ جَمْنی ڈورا (ـــ فت ج ، سک م ، و مع) امذ.
(علاقہ بندی) سنہری روپہلی کلابتو اور ریشم کا تار بٹ کر تیار کیا ہوا زیورات کا ڈورا ، رنگین ڈورا (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۸۰). [گنگا جمنی + ڈورا (رک)].

--- جمنی کَلابَتُو/ کَلابَتُون (ـــفت ج ، سک م ، فت ک ، ب ، شد ت ، و مع) امذ.
(زرباف) سفید بادلے اور سرخ تار یا رنگین بادلے اور سفید تار سے بلا ہوا کلابتو جو دیکھنے میں دو رنگا معلوم ہو (ا پ و ، ۲ : ۱۹۷). [گنگا جمنی + کلابتو / کلابتون (رک)].

--- جمنی کوفت (ـــفت ج، سک م، و مج، سک ف) امث.
(کوفت کاری) سونے چاندی کی قلم کاری جو برتنوں وغیرہ پر کی جائے (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۳۶). [گنگا جمنی + کوفت (رک)].

--- جمنی گوٹا (ـــفت ج ، سک م ، و مج) امذ.
(زرباف) سنہری روپہلی گوٹا ، رنگ برنگا یا رنگین گوٹا (ا پ و ، ۲ : ۲۰۴). [گنگا جمنی + گوٹا (رک)].

--- جی امث.
(ہندو) احتراماً دریائے گنگا کو کہتے ہیں. وے گنگا جی کی جے اور بم مہادیو بولتے ہیں. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۳). اب اس گھر سے گوداوری کا تعلق صرف اس پرانی رسی کی طرح تھا جو بار بار گرہ دینے پر بھی کہیں نہ کہیں سے ٹوٹ ہی جاتی ہے اسے گنگا جی کے دامن میں پناہ لینے کے سوا اور کوئی تدبیر نہ نظر آتی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۶۲). پہلے وہ پاپ کی گٹھڑی کمائے ، پھر کہیں جا کر گنگا جی میں نہائے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۰). [گنگا + جی ، لاحقۂ تعظیم].

--- دُہائی (ـــضم د) امث.
(ہندو) گنگا جی کی قسم یا فریاد (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنگا + دہائی (رک)].

--- دیکھے سو جمنا دیکھے کہاوت (قدیم)
بڑی چیز کو دیکھا تو چھوٹی کو دیکھ لیا. گنگا دیکھے سو جمنا دیکھے. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)).

--- دَھر (ـــفت دھ) امذ.
(ہندو) شیو ، مہادیو ، شمبھو جنہوں نے پہلے گنگا کو اپنی جٹا میں رکھ لیا تھا (فرہنگ آصفیہ). [س : गङ्गाधर].

--- رام امذ.
ایک بہت بڑا ہاتھ بھر کا لمبا جوتا جو اکثر تحصیلداروں اور کوتوالوں کے پاس خراج نہ دینے والوں اور بدمعاشوں کو سزا دینے کے واسطے تحصیل یا کوتوالی میں رکھا رہتا تھا ، جس جوتے سے ہندو خطاوار کو سزا دی جاتی اسے گنگا رام اور جس سے مسلمانوں کو سزا دی جاتی اسے مولابخش کہا کرتے تھے. اکبر کے زمانے سے اس کا رواج ہوا تھا اور اب تک چلا آتا ہے (فرہنگ آصفیہ). [گنگا + رام (رک) بطور پھبتی].

--- رینی (ـــی مج) امث.
ایک سخت اور گہرے سرخ رنگ کی لکڑی. گنگا رینی ... جنوبی ہندوستان میں پینچ ، پلنگ کے پائے اور باریک کاموں کے لئے استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۳۸). [تلنگی].

--- ساگر (ـــفت گ) امذ.
۱. وہ جگہ جہاں دریائے گنگا سمندر میں جا کر گرتا ہے ، دریائے گنگا کا دہانہ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. ہندوؤں کے استعمال کا سرپوش اور ٹونٹی دار ایک لوٹا ، آفتابہ (ماخوذ: جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گنگا + ساگر (رک)].

--- کا میلہ امذ.
(ہندو) ایک بڑا بھاری مذہبی میلہ جو دریائے گنگا کے کنارے پر ہوتا ہے ؛ ہردوار کا میلہ (فرہنگ آصفیہ).

--- کِس کی کُھدائی ہے کہاوت.
۱. بڑے بڑے کام قدرتی طور پر ہو جاتے ہیں عظیم کام تدبیر کے محتاج نہیں ہوتے ؛ یہ کام آپ ہی آپ ہوا ہے یا بے تدبیر ہوا ہے (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال). ۲. بیوقوفی کا سوال ، سوال بیجا (فرہنگ آصفیہ).

--- کو آنا تھا بھاگیرت کے سر جَس ہوا کہاوت.
ایک بات ہونے والی تھی مگر ناموری قسمت نے مفت میں اور کو دے دی ، مفت کی ناموری کے موقع پر بولتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کی مائیں پینڈ بَھرنا محاورہ.
(ہندو) گنگا کی جانب قدم رکھ کر قسم کھانا ، گنگا جی کی قسم کھانا ، حلف اٹھانا (فرہنگ آصفیہ).

--- کے میلے میں چکّی رَہے کا کیا کام / کو کون پوچھے کہاوت.
بڑے لوگوں کے مجمع میں ادنی کی کون سنتا ہے ؛ بے محل اور بے موقع کام کی قدر نہیں ہوتی (ماخوذ: نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- گئے تو گنگا رام جمنا گئے تو جمنا داس کہاوت.
موقع پرست اور موقع محل کے مطابق اپنا طور طریقہ بدلنے والے شخص کی نسبت بولتے ہیں. خوشی کا موقع ہو تو شنتو مذہب کی رسوم بجا لاتے ہیں ، کوئی موقع غمی اور ناشادی کا ہو تو بدھ مت کو اپناتے ہیں ، گنگا گئے تو گنگارام جمنا گئے تو جمناداس. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۷ جون ، ۵).

--- گئے مُنڈائے سِدھ کہاوت.
ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں آدمی بے نقصان اٹھائے نہ آئے یعنی کچھ نہ کچھ کھو کر آئے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال؛ فرہنگ آصفیہ).

--- لاب/ لابھ ہونا محاورہ.
(ہندو) دریائے گنگا کے کنارے جا کر مرنا ، گنگا پر جا کر دم دینا ؛ مکت ہونا ، نجات پانا ، بیکنٹھ کو سدھارنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- ماتا/مائی امذ.
عقیدت اور احترام سے گنگا کو کہتے ہیں جو ہندوؤں کے نزدیک

مقدس ہے. والگا ... نہ صرف ہندوستان کی گنگا ماتا سے لمبا بلکہ یورپ کے تمام دریاؤں سے لمبا اور بڑا دریا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۵). خاص ہندوستان میں سورج دیوتا ، گنگا مائی اور اوتاروں کی پوجا ہو رہی تھی. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۳). [گنگا + ماتا / مائی (رک)].

---مائی کی جے فقرہ.
(ہندو) جاتری دریائے گنگا کے میلوں کو جاتے ہوئے یہ نعرے لگاتے ہیں (جامع اللغات).

---مَدار کا ساتھ امذ.
(کنایۃً) ہندو مسلمانوں کا اتحاد (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---مَدار کا ساتھ کیا کہاوت.
دو متضاد چیزیں یکجا نہیں ہوتیں.

ہوئے لیل و نہار کب یک‌جا ساتھ گنگا مدار کا ہے کیا

(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۳۷).

---مَدار کا کَون ساتھ کہاوت.
اجتماعِ ضدّین مناسب نہیں ہوتا ، دو متضاد چیزیں یکجا نہیں ہوتیں (گنجینۂ اقوال و امثال).

---میں چراغ بَہانا محاورہ.
(ہندو) منّت ماننے یا منّت پوری ہونے کے موقع پر چراغ جلا کر دریائے گنگا میں بہانا ، چراغ گنگا کی نذر کرنا.

ہوتے ہیں عکس فگن میرے داغ گنگا میں
کہاں بہاتے ہیں ہندو چراغ گنگا میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۰).

---نصِیب ہونا محاورہ.
(ہندو) گنگا جی پر مرنا ، بیکنٹھ ہو جانا (جامع اللغات).

---نَہان (---فت ن) امذ.
گنگا میں نہانا ، رک : گنگا اشنان (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنگا + نہان (رک)].

---نَہانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گنگا پر جا کر اشنان کرنا ، گنگا میں نہانا ؛ گناہ سے پاک ہونا ، مشکل حل ہونا ، مصیبتوں سے نجات پانا.**

نہا لیتے گنگا بکھیڑا تھا پاک
گناہوں کو زم زم سے دھویا کیا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۹).ماتا پتا دونوں سورگ سدھار گئے گنگا نہانے گئے تھے ہردوار جی. (۱۹۸۶ ، پرانا قالین ، ۳۷).
۲. **مشکل کام سرانجام دینا ، محنت و مشقت سے فراغت پانا.**

یقیں ہے اس سے بھی ہو جائے چنگا
وہیں گویا نہا لیوے تو گنگا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۴).

قاتل کی آبِ تیغ کے ممنوں نہ ہوئیں کیوں
ہم گھر میں بیٹھے مصحفی گنگا نہا چکے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، آیاتِ مصحفی ، ۱۳۷).

غم سے کہیں نجات ملے چین پائیں ہم
دل خون میں نہائے تو گنگا نہائیں ہم

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۳۳). خدا خدا کر کے یہ دوسری مشکل بھی آسان ہوئی اور ہم سمجھے کہ چلو گنگا نہا لیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۷). ۳. **پوتر ہو جانا ، گناہ سے پاک ہو جانا ، ثواب کمانا.**

پھر اوس کو لے کے گنگا میں بہایا
وہ اون کے پاپ سے گنگا نہایا

(۱۸۶۶ ، تیغِ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۰۶). غدر میں کیا ہوا ہندوؤں نے شروع کیا ، مسلمان دل جلے تھے وہ بیچ میں کود پڑے ، ہندو تو گنگا نہا کر جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے مگر مسلمانوں کے تمام خاندان تباہ و برباد ہو گئے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۳۷۳). ۴. **قرض سے سبکدوش ہونا، ذمہ‌داری سے فراغت پانا.** منجھلی سیانی ہوتی ہے ، رات دن اسی کا سہم چڑھا ہوا ہے. کہ خدا اس کا گھر آباد کر دے تو گنگا نہاؤں. (۱۹۱۳ ، بے فکری کا آخری دن ، ۳۱). ۵. **قرضے سے سبکدوشی حاصل کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

---نَہائے فقرہ.
بڑا پاپ کٹا ، بڑی مہم طے ہوئی ؛ بڑا پُن یا ثواب کمایا.

بتوں پر رو مرے آنسو بہائے
عذابِ جاں گیا گنگا نہائے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۱۰۹).

دل مٹ گیا تو جانا کہ گنگا نہائے ہم
سر کٹ گیا تو سمجھے بڑا پاپ کٹ گیا

(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۲۴). اس جہاں گردی میں نہ شادی کی نہ کچھ جمع جوڑا ، پاکستان بنا تو جیسے گنگا نہائے ، وطن کی محبت نے جوش مارا اور واپس چلے آئے . (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۲۳).

---نَہائے پَھل ہوئے تو مینڈَک مَچْھلیاں تِرجائیں کہاوت.
اگر گنگا میں نہانے سے نجات ہو تو مینڈک اور مچھلیوں کی ہونی چاہیے جو اسی میں رہتے ہیں، محض رسموں سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اعمال درست نہ ہوں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---نَہائے کیا پَھل پائے ، مُونْچھ مُنڈائے گَھر کو آئے کہاوت.
طنز ہے کہ گنگا میں نہانے سے کیا ہوتا ہے صرف مونچھیں منڈ جاتی ہیں (جامع اللغات).

---نَہائے مُکت ہوئے تو مینڈَک مَچْھلیاں مُونڈوں مُنڈائے سِدھ ہوئے تو بھیڑ کُٹیاں کہاوت.
اگر گنگا میں نہانے سے نجات ہوتی ہے تو مینڈک اور مچھلیوں کی ہونی چاہیے جو اسی میں رہتے ہیں ، اگر سر منڈانے سے مکتی ہوتی ہے تو بھیڑ کی ہونی چاہیے جو ہر سال منڈتی ہے یعنی محض ظاہری رسوم سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- ہاتھ پر رکھنا محاورہ.
(ہندو) گنگا کا پانی ہاتھ میں لے کر قسم کھانا ؛ قسم کھانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- یاترا (---سک ت) امث.
(ہندو) گنگا کو نہانے کے لیے جانا ؛ قریب المرگ (کذا) آدمی کو دریائے گنگا کے کنارے پر پہنچانا (جامع اللغات). [گنگا + یاترا (رک)].

گُنگا (ضم گ ، مغ) صف.
وہ شخص جو زبان سے بول نہ سکے ، گونگا ؛ (مجازاً) چپ ، خاموش.

کیا میں نہ بات اس سبب سات دن
گنگا ہونے کر جب رہا رات دن
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۹).
نہ آیا کچھ سخن اوسکی زباں سے
کہ گنگا ہو کے بیٹھا اس مکاں سے
(۱۷۶۳ ، عاجز ، گل و صنوبر (ق) ، ۱۸).
تھا گنگا ایک مادر زاد اون میں
سخن گوئی سے تھا آزاد اون میں
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۱۱). تیرا باپ بشیر بوڑھا ہو گیا ہے اول تو اس کو موقوف کر میں پھر اور بڈھوں کو برطرف کروں گا ، اسحاق یہ سن کر گنگا ہو گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۱۳). [گونگا (رک) کی تخفیف].

گنگال (۱) (فت گ ، غنہ) امذ.
دھات کا بنا ہوا پانی رکھنے کا بڑا برتن ، کاگر. سب سے بڑے برتن کا نام گنگال تھا جو اونچائی میں کم ہوتا مگر اس کی چوڑائی اور پانی کی سمائی زیادہ ہوتی. (۱۹۷۰ ، ذکر یار چلے ، ۷). [گنگ ـ گنگا (عَلَم) + ال ، لاحقۂ ظرفیت].

گنگال (۲) (فت گ ، غنہ) صف.
غریب ، مفلس ، کنگال. جب وہ مفلس گنگال ہو جاتا ہے تو اس سے کج ادائیاں کرتی ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۷).
کیہوں دی دھن واں کو اوس نے اور گنگال کو کنگنی دی
اور منگتے کی جھولی میں بھی اس نے ڈال دیا ٹکڑا
(۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳۰). [کنگال (رک) کا بگاڑ].

گنگالا / گنگالہ (فت گ ، غنہ/فت ل) امذ.
(کاشت کاری) وہ زمین جس تک دریائے گنگا کا چڑھاؤ پہنچتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [گنگ ـ گنگا (عَلَم) + الا/ الہ ، لاحقۂ ظرفیت].

گنگام (فت گ ، غنہ) امذ.
ایک قسم کا کپڑا.

پھر اک گنگام کی انگیا سلائی
اور اوس پر تونی سوسی کی لگائی
(۱۸۱۳ ، مثنوی پنجۂ رنگین ، ۲۷۷). گنگام کے لہنگے کاڑھے کی چدریاں ... چلی جاتی ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۷۹).
جانگھیا فیشن میں داخل ہو گئی
کس لیے لہنگے بنیں گنگام کے
(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۹ : ۴). [مقامی].

گُنگچی (ضم گ ، غنہ نیز مغ ، سک گ) امث.
ایک وضع کا سرخ دانہ جس کا منھ سیاہ ہوتا ہے ، سرخ رتی.

تو اس دیس جڑ اُجلی گنگچی کی لیا
ملا پان سوں نار کوں توں کھلا
(۱۶۱۴ ، بھوگ بل (ق) ، ۸۲).
او گنگچی ، ماسا ، تولہ
کر دکھلاوے یک کولا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۱).
غنچہ دہنوں کی جو مسی دیکھ جلی ہے
گنگچی انہیں باتوں سے سیہ رو ازلی ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۱). [گونگچی (رک) کی تخفیف].

گُنگریالے (ضم گ ، مغ ، فت گ) صف (قدیم).
گھونگھر والے (بال) ، بل کھائے ہوئے (بال).

سین سلونے نین ہمارے گنگریالے بال تمہارے
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۴۴). [گھنگرالے ، گونگریا (رک) کا ایک قدیم املا].

گَنگرین (فت مج گ ، غنہ ، سک گ ، ی مع) امذ.
جسمانی نسیج کے سڑ جانے کا مرض ، عضو کا مردار پڑ جانا ، ورم فاسد. اگر ناک سے جست کے رنگ کا بدبودار مواد خارج ہو تو یہ پھیپھڑوں کے مرض گنگرین کی علامت ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳). [انگ : Gangrene].

گُنگلا شلجم (ضم گ ، غنہ ، سک گ ، فت ش ، سک ل ، فت ج) امذ.
وہ بڑا شلغم جو دریائے گنگا پر پیدا ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ). [گنگ ـ گنگا + لا ، لاحقۂ صفت + شلجم (رک)].

گَنگَن (فت گ ، مغ ، فت گ) امذ.
آسمان ، فلک.

ویلایت کے گنگن کے چاند ہیں او
صحیح در فاطمہ کے کان کے دو
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۸). [گگن (رک) کا انفی تلفظ].

گُن گُن (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) امث ؛ ~ گنگن.
آہستہ آہستہ گانا یا پڑھنا ؛ بھنبھناہٹ ؛ اپنے آپ باتیں کرنا ؛ ناک میں بولنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکایت الصوت].

--- کرنا ف مر ؛ محاورہ.
گنگنانا ؛ بھنبھنانا.

کچھ گن گن کرتے پروانے
دو ننھے ننھے دستانے
(۱۹۷۶ ، اختر (جان نثار) ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۹۲ ، ۲۳).

گُنگُنا (۱) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مذ (مث: گنگنی).
آواز جو ناک سے نکلے ، ایسا شخص جو ناک میں بولے ، غنغنا. آواز گنگنا نشان بےوقوف کا ہے اور بات بوجھ سے کہنی نشان خوبی کا ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۲). اس عورت کو اسی کوٹھری میں سے ایک گنگنے شخص کی آواز آئی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۸۷). وہ کاہن نہیں ہے ، ہم کاہنوں کو دیکھ چکے ہیں ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کاہنوں کا نہ گنگنا ہے نہ قافیہ بندی. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام)، رسول عربی ، ۴۳). [گن گن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

گُنگُنا (۲) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مذ (مث: گنگنی).
نیم گرم ، کنکنا. گنگنا پانی بھر کر ... مریض کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں یا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اوس برتن میں رکھیں. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۱۸۸). ہندوستانی شراب ایک چھٹانک دو سیر گرم پانی میں ملا کر گنگنا پلا دیں. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۳۵). سلونے سلونے گنگنے غسل خانے سے خوشبوؤں اور مخصوص لباس میں نکلی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۶۲). [گن گن (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پَن (---فت پ) امذ.
نیم گرم ہونے کی کیفیت یا حالت. گنگنا پن اس کا جاڑے میں آبِ حمام کی کیفیت دکھائے. (۱۸۲۳ ، حیدری مختصر کہانیاں ، ۴۸). [گنگنا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گُنگُناٹ (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) امث (قدیم).
رک : **گنگناہٹ** (پلیٹس). [گنگناہٹ (رک) کی تخفیف].

گُنگُنا جانا ف مر.
کان گنگ ہو جانا. گفتگو ... نہ اس قدر زور سے کہ کان گنگنا جائیں اور نہ اس قدر آہستہ کہ کوئی سن نہ سکے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۸۱).

گُنگُنانا (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) ف م ؛ ف ل.
۱. **ترنم کے ساتھ دھیمی آواز سے گانا ، منھ ہی منھ میں گانا.**

گنگناتا ہے جو ساقی مرا نشے میں کبھی
مست کر دیتی ہے آوازِ ترنم مجکو

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳۶).

مرا ہر شعر تنہائی میں اس نے گنگنایا ہے
سنی ہیں میں نے اکثر چھپ کے نغمہ خوانیاں اس کی

(۱۹۳۷ ، آہنگ ، ۲۷). اس کی عادت تھی وہ چلتے میں کچھ نہ کچھ ضرور گنگناتا رہتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۶۲). ۲. **ناک میں بولنا ، غنغنانا.** نیت کے بولنے میں گنگناتا تھا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۹). [گنگن (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُنگُناہٹ (ضم گ ، سک ن ، ضم گ ، فت ہ) امث.
گنگنانے کا عمل یا کیفیت ، غنغناہٹ. بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ایک نوجوان بہتر سوسائٹی میں گنگناہٹ اور گفتگو کے دوسرے عیوب چھوڑ سکے. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۸). یہ کسر نفسی تھی ورنہ شبلی کا ایک خاص ترنم تھا جس میں ایک گنگناہٹ سی ہوتی تھی. (۱۹۸۶ ، مولانا شبلی نعمانی ایک مطالعہ ، ۲۴). [گنگنانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُنگُنی (۱) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مث.
ناک میں بولنے والی ، ناک میں سے نکلنے والی (آواز). جھوٹی چینی گنگنی جس کا بول نہ مول. (۱۹۵۰ ، پیت کی ریت ، ۱۹۰). وہ بھاری گنگنی آواز سے بھونکتا ہوا بھرنے لگا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۲). [گنگنا (۱) کی تانیث].

گُنگُنی (۲) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مث.
نیم گرم ، کُنکُنی. دن کا ٹرین سورج کی لالٹین لگائے پچھم کے اسٹیشن سے نکلا ہو اس کی گنگنی کرنیں کندن کی پچکاری کی طرح دنیا کے چہرے پر پڑنے لگی ہوں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۷). یکایک اس کی آنکھوں کی تمام اداسی کافور ہو گئی تھی اس کی نگاہ سفید گنگنی دھوپ کی طرح لہرا اٹھی تھی. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۶۸). [گنگنا (۲) کی تانیث].

گَنگو (فت گ ، غنہ ، و مع) امذ.
میل جو کچی دھات میں شامل ہو ، لوث. گنگو زیادہ تر ریت یا گار کے اجزاء ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۱). [مقامی].

گَنگوا (فت گ ، غنہ ، سک گ) امذ.
ایک وضع کی جھاڑی. جنگل یورش کرتا ہوا سمندر تک آ گیا ہے گنگوا ، کیوڑا بائن اور سندری کے ذخیرے عام ہیں لب ساحل گول پتہ نے چوڑی چھتری تان دی ہے (۱۹۶۲ ، در دلکشا ، ۱۲۵). [مقامی].

گَنگوتری (فت گ ، غنہ ، و مج ، سک ت) امث.
دریائے گنگا کا منبع جو ہمالیہ میں واقع ہے ، (اس کو گنگوتری پہاڑ بھی کہتے ہیں).

گنگوتری سے نکلی مستو خرام ہو کر
گن گن کے پائے نازک دھرتی ہوئی زمیں پر

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۲۹). ہاں تمہاری آواز میں گنگوتری کا راگ ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶). [س : گنگوتار गङ्गावतार].

گَنگوٹی (فت گ ، غنہ ، و مج) امث.
دریا گنگ کا ریتا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [گنگا وٹی ، لاحقۂ تانیث].

گُنگ (ضم گ ، غنہ). (الف) صف مث.
۱. **گونگا.**

تری عظمت کا دریا جب ہو زخار
زباں گنگی ہو ساحل پر صدف وار

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۹۹). (ب) امث. **گونگا پن ، زبان سے بول نہ سکنا.** وہ پاک ہے تمام صفات نقص و زوال سوں یعنی مرگ ہور نادانی ... ہور کری ، ہور کوری ، ہور گنگی ، ہور بیکاری سوں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد) انتباہ الطالبین ، ۷).

میری طلاقتِ لسان میری فصاحتِ کلام
چارۂ صد رہ آزما ازپئے کنگی و کری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۱).
سُن کے نوائے جانفزا نکلے زباں سے واہ واہ
آئیں جو زاہد ان خشک دفع ہو کنگی و کری
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۳۶). [گونگی (رک) کی تخفیف].

کَنْکھیانا (ضم ک ، غنہ ، سک کھ) ف ل.
کان کنگ ہو جانا ، کچھ سنائی نہ دینا ، تھوڑی دیر کے لیے سماعت کھو دینا. برنیر کہتا ہے کہ اول اول میرے کان نوبت سے کنگیا جاتے تھے اور اُس کی آواز ناقابلِ برداشت معلوم ہوتی تھی. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۶۴). [کُنگ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

کَنْگیر (فت ک ، غنہ ، ی مج) امذ (قدیم).
ایک وضع کا پان.
دیوا ہور سوَر دہن و چاندی کے پان
مکھی ہور کنگیر پہ سر سے کو مان
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۷). [مقامی].

کَنْگیرَن (فت ک ، مغ ، ی مج ، فت ر) امذ.
ایک درخت کا نام جو ایک گز تک اونچا ہوتا ہے ، شاخیں پتلی اور لمبی ہوتی ہیں ، پتے نل کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ، پھول سفید ہوتا ہے ، پھل چھوٹا ہوتا ہے اور پھل کا خوشہ یعنی گچھا ہوتا ہے ، مزے میں ترشی اور شیرینی اور بکساہٹ اور چرپرا پن ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۷۵). [پ نیز مارواڑی].

کَنْگیری (فت ک ، غنہ ، ی مج) امث.
ایک قسم کا پان. کنگیری ، یہ قسم دہلی اور آگرہ اور دکن کی طرف پیدا ہوتی ہے مکئی کے پتے سے اس کا پتا بڑا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۹). [کنگیر + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُنْمَتی / گُنْ مَتی (ضم گ ، سک ن ، فت م) امذ.
عہد اکبری میں جہاز کا وہ ملازم جس کے ذمے جہاز کے اندر آئے ہوئے پانی کو باہر نکالنے کا کام ہوتا تھا. گن متی خلاصیوں میں سے ہوتے ہیں ، وہ کشتی کا پانی باہر نکالتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۱۹). گُنمتی ... وہ شخص جو جہاز سے اس پانی کو نکالے جو جہاز کے سوراخ کے ذریعے اندر آ جائے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲۱). [گُن (رک) + مَت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گِنَن (کس گ ، فت ن) امذ (قدیم).
شمار کرنا ، گننا ، حساب لگانا ؛ جمع کرنا ، جوڑنا (پلیٹس). [س : گَنَن गणन].

ـــ ہارا امذ ؛ ـــ گنہارا (قدیم).
گننے والا ، شمار کرنے والا ، گنتی کرنے والا ، حساب کرنے والا
گنہارے سب آئے گن کر سپاہ
لگے رونے او غم تھے فریاد خواہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۸). [گنن + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

گِنْنا (کس گ ، سک ن) ف م ؛ سہ گنّا.
۱. **شمار کرنا ، گنتی کرنا ، کسی چیز کی تعداد معلوم کرنا.**
مِرا باپ اتنیاں میں ہے بادشاہ
نہ گنے سکے کوئی اس کا سپاہ
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۲).
ہوا منتظر یہ کہ مِرتا ہوں میں
دمِ واپسیں ہے کہ گنتا ہوں میں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۵).
گنیں جس طرح سے وہ چھ رُت کو ہیں
بتاؤں میں تفصیل اون کی تمھیں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۸).
شاہانہ سواری بھی ہر اک قسم کی طیّار
سڑکوں کی وہ کثرت ہے کہ گننا بھی ہے دشوار
(۱۹۱۰ ، فروغ ہستی ، ۵۷). جب سب سو جاتے تھے تو آدھی رات کو اٹھ کر ابّا میاں صندوق کھولتے روپے گن کر اطمینان کرتے تھے کہ کوئی نوٹ کم تو نہیں ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۹).
۲. **جاننا ، خیال کرنا ، سمجھنا ، ماننا.**
ان سنکایتے بجہ بھی گن تیرے عاشق چاروں جن
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۶).
سور کوں تج نور سوں میں کیوں برابر کر گنوں
نور تیرا سور تھے منج آنکھ تل نرمل لگیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۳۸). حُر کوں عرب میں ہزار سوار برابر گنتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۴).
ہیں جو صاحب درد اون کو زہر ہے سامانِ عیش
موت کا سامان زخمی گنتے ہیں مہتاب کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۳).
جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنِ مبتلا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲۴).
دشمن کو تو اپنے سے جدا تم نہیں گنتے
میں وعدے پہ سوگند برائی نہیں دیتا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۱). ہم غریب گھریلو نوکروں کو کوئی آدمی گننے کو تیار نہیں. (۱۹۷۱ ، ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۸).
۳. **قابلِ توجہ سمجھنا ، خاطر میں لانا ، اہمیت دینا.**
ہم کو اے دلبر تری محفل میں گنتا کون ہے
سچ ہے ایسے بے دلوں کو دل میں گنتا کون ہے
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷۷).
طبیبوں کو گنیں کیا تیرے بیمار
اثر معلوم مرتے ہیں دوا پر
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۸۳).
دے رہی ہے شہ جوانی خودسری کو آج کل
اپنے آگے وہ نہیں گنتے کسی کو آج کل
(۱۹۲۳ ، شوق قدوائی ، د ، ۸۳). ۴. **شامل کرنا ، قرار دینا ، شمار کرنا.** جو بات کہ کسی نے اختیار نہیں کی ... گنی تسے چاہیے کہ نہ کر. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۶).

عشق کے باعث گنے جاتے ہیں نادانوں میں ہم
ورنہ گنتے اپنے آگے کس کو دانائی میں تھے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷).
ہم کو انسانوں میں گنتی نہیں کیوں یہ دنیا
ہم تو ہندو بھی نہیں ہم تو مسلماں بھی نہیں
(۱۹۲۹ ، فکرِ جمیل ، ۳۹). **۵. جانچنا ، اندازہ کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : گَن गणय + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُننا (ضم گ ، سک ن).(الف) ف ل ؛ ف م.
۱. غور کرنا ، سوچنا ، سمجھنا ؛ عمل کرنا ، مشق کرنا.
سعی و تلاش بہت سی رہیگی اس انداز کے کہنے کی
صحبت میں علما فضلا کی جا کر پڑھیے گُنیے کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۷). علم پڑھا ہے پر ابھی گنا نہیں . (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۰۴). صحابہ پڑھتے کم تھے اور گُنتے زیادہ تھے. (۱۹۲۵ ، مجالسِ حسنہ ، ۱ : ۱۷). **۲. تعریف کرنا ، ستائش کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) ف م. (ریاضی) **ضرب دینا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گُن गणय + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گَنوا (فت گ ، مغ) امذ.
(ٹھگی) مکر و فریب (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۲). [مقامی].

گَنوار (فت گ ، مغ) امذ.
۱. گانو کا باشندہ ، دیہاتی ، دہقان ، قصباتی.
آہو کو اس کی چشمِ سخن گو سے مت ملا
شہری سے کر سکے ہے کہیں بھی گنوار بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۰). ممکن ہے کہ ہزاروں گنوار اور دیہاتی ایسے گزرے ہوں کہ ان کو خدا نے اسی قدر عقل بخشی ہو جیسی حکیم ارسطو کو حاصل تھی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۴). ہندی دو قسم کی ہے ایک جو دیہات میں بولی جاتی ہے اور گنوار بولتے ہیں ، دوسری جو شہر میں تعلیم یافتہ ہندو روزمرّہ استعمال کرتے ہیں. (۱۹۱۲ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۷۳). شہری اور دیہات کے ایک گنوار کے مکالموں میں فرق ہونا چاہیے . (۱۹۸۸ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۷۶). **۲. جاہل ، ان پڑھ ، اجڈ.**
جگ منجے بولتا کہ تو گیانی
کی ہوا اس گنوار پر قربان
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۵). وحشی قومیں ... جاہل اور گنوار اس سے ناآشنا ہیں. (۱۸۹۴ ، تعلیم الاخلاق ، ۹۰). ہندوستان کے گنوار مالی ، باغ میں یوں ہی بے ترتیب درخت لگاتے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۹۸). آپ اپنے اسی گنوار سنار بابو کو بلا کر حکم دیں سلاخیں بنادے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۵۸). **۳. احمق ، نادان ، بے وقوف ، باہر ہندو.** وہ عورت عجب ہے گنوار جو مرد کنے لڑ کر منگتی پیار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۹). قصباتی و گنوار و باہر ہندو بمعنی احمق . (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۹۴). **۴. (مجازاً) غیر مہذب ، غیر متمدن ، ناشائستہ ، بد سلیقہ.** اپنے تو ہم مورکھ ، گنوار ان پڑھ ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷).

اور ایک عالم فاضل جس کے جذبات بھی تعلیم یافتہ ہوں ، عنقا کی طرح نایاب ہے ، بالعموم کوئی شخص جس قدر درسی علوم کا فاضل ہوتا ہے اسی قدر جذبات کے معاملے میں گنوار ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۲۵). [گنو (گانو (رک) کا مخفف) + ار ، لاحقہ نسبت و صفت].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
(کُشتی) ایک دانو جو اس طور پر ہے کہ جب حریف سامنے کھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں سے گردن پکڑ لے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ حریف کے دونوں ہاتھوں کے اوپر سے لا کر ایک دم جُھک کر حریف کی داہنی ٹانگ میں ڈال کر اپنی داہنی طرف مڑے حریف کے دونوں ہاتھ بے قابو ہو کر حریف چت ہو جانے کا (رموز فن کشتی ، ۱ : ۶۳). [گنوار + بند (رک)].

ـــ بھیلی دے (اَور) گَنّا نہ دے کہاوت ؛ ~ گنوار گنّا نہ دے بھیلی دے.
نادان معمولی خرچ میں خِسّت کر کے نُقصان اُٹھاتا ہے ، ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی معمولی خرچ میں کنجوسی کرے اور بڑے خرچ کے لیے آمادہ رہے. اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مہر ، کتاب کے ڈاک میں بھیجنے میں پانچ آنے لگتے ہیں ، مثل مشہور ہے گنوار بھیلی دے اور گنّا نہ دے سو کتاب تو حاضر ہے مگر پانچ آنے محصول کے آپ کو دینے ہوں گے. (۱۹۰۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۵۰).

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
۱. جہالت ، اُجڈ پن. بس یہی تو گنوار پن ہے کہ بھلے بُرے میں امتیاز نہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۶۸). **۲. نادانی ، بیوقوفی.** ملّا جیون تفسیرِ احمدی اور اصولِ فقہ میں نورالانوار کے مصنف تھے ، مگر علمی فضیلت اور اُستادی سے بڑھ کر ان کی سادہ لوحی اور گنوار پن کے قصّے گھر گھر مشہور ہیں. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۸۹). **۳. بد تہذیبی ، ناشائستگی ، اکھڑ پن.** ایک خالص مہذب ہندوستانی لہجہ بھی دیا ہے جس میں گنوار پن کے بجائے شائستگی گھلاوٹ نرمی اور مٹھاس ہے. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۹۸). [گنوار + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سَنْوار (ـــ فت س ، مغ) امذ.
دیہاتی ، گنوار ، اُجڈ. وہ نبیرۂ صاحب قران نہ ہونگے کوئی گنوار سنوار ہوگا کسی ٹٹوے پر سوار ہوگا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۰). [گنوار + سنْوار (تابع)].

ـــ کا لَٹھ امذ.
(کنایۃً) **جاہل ، بیوقوف ؛ اُجڈ ، بد تمیز ، غیر مہذب شخص.** گنوار کا لٹھ ، عقل سے تو سروکار ہی نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۹۱) . ان پڑھ گنوار کا لٹھ ہے دستخط نہیں کر سکتا انگوٹھا بناتا ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳ : ۵). میں تو کتے کو بھی تمیز تہذیب سکھا دیتا ، یہ تو وہی گنوار کا لٹھ رہی. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۱۱۱).

---کا بانسا توڑ دے بانسا کہاوت.
بیوقوف کا مذاق بھی نقصان دہ ہوتا ہے ؛ ایسے شخص سے بہت خلط ملط نہ رکھنا چاہیے جس سے ضرر پہنچے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کو گانٹھ کا دیجیے / دیجیے عقل نہ دیجیے / دیجیے کہاوت.
گنوار کو نقد دے دینا چاہیے نصیحت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ؛ گنوار کو کچھ دانائی کی قدر نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی عقل گُدّی میں ہوتی ہے کہاوت.
جاہل بغیر سزا کے سیدھا نہیں ہوتا (محاوراتِ ہند).

---گنّا نہ دے بھیلی دے کہاوت ؛ ~ گنوار بھیلی دے گنا نہ دے.
بیوقوف خِسّت کرکے نقصان اٹھاتا ہے. یہ کہاوت سنی ہوگی کہ گنوار گنا نہ دے بھیلی دے اس میں ذرا جھوٹ نہیں. (۱۹۴۰ ، ہربوں کی ہنڈیا ، ۲۷).

---گنوں کا یار کہاوت.
رک : **گنوار گوں کا یار** (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گوں کا یار کہاوت.
خود غرض آدمی اپنے مطلب کا یار ہوتا ہے. خدا ان باہر والوں سے بچائے ، سوئے نقاخنے ، گنوار گوں کے یار. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۳۲).

سنتی ہوں ہے موا بڑا مکّار سچ کہا ہے گنوار گوں کا یار

(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہدنامہ (ق) ، ۲۵).

---گھڑا (---فت گھ) امذ.
جاہل ، اُجڈ ، کندہ ناتراش شخص. سادہ لوح جاہل گنوار گھڑے ان کی تعریف کرتے ہیں اور ان دانش مند حکیموں کے مسہلات کا نام حکمت رکھتے ہیں. (۱۸۹۹ ، معارف ، اعظم گڑھ ، اپریل ، ۲۹۵). [گنوار + گھڑا (رک)].

گنوارا (فت گ ، مغ) امذ (قدیم).
گہوارہ ، ہنڈولا ، پالنا.

کچ اجلا اتم چاند کا بے بدل
گنوارے تے مشرق کے آیا نکل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۳).

جو حق کے کرم سوں وو پائے خلاص
رکھے چند سورج گنوارے میں خاص

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۸).

بات کرتا اتھا گنوارے میں اکثر اوقات چاند سرور سیں

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۱۳). [گہوارہ (رک) کا ایک قدیم املا].

گُنوار پاٹا / گُنوار پاٹھا (ضم گ ، مغ) امذ ؛ ~گنوار پاٹھ.
ایک پودا جو نصف گز تک بلند ہوتا ہے اس کے پتے گاؤ دم دبیز اور ان کے دونوں کناروں پر خار ہوتے ہیں ، پتوں کو کاٹنے سے زردی مائل لیس دار تلخ رطوبت نکل آتی ہے ، گھیکوار (رک). سب ادویہ کو خوب باریک کوٹ کے عرق گنوار پاٹھ میں ملا کر ایک جز کرے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۹۶). یونانی طبیبوں نے لکھا ہے کہ ایلوا گھیکوار کا عصارہ ہے جسے گنوار اور گنوار پاٹھا بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۴۳). [س : کماری + پاٹھا **कुमारी** + **पाठा**].

گنوارَن (فت گ ، مغ ، فت ر) امث.
گانو کی رہنے والی عورت ؛ (مجازاً) جاہل ، اُجڈ ، بدسلیقہ عورت. شہر والیوں کی سی نستعلیق زبان گنوارنوں کو کہاں نصیب. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۷). کم بخت ، گدھی کہیں کی ، گنوارن ، تو وہاں گھسی کیوں تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱). [گنوار (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گنوارُو (فت گ ، مغ ، و مع) صف.
۱. **گانو کا ، دیہاتی ، گنواروں کا**. علماء اس زبان کو دیہاتی گنوارو یا بازاری زبان کا نام دیتے ہیں. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۵۹). ہندی زبان اور ہندی شاعری فارسی کے لہجہ کے بغیر گنوارو اور دیہاتی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۱۴). ۲. **گنواروں کا سا ، بھدّا ، بھونڈا ، بدنما**. بعض کے لباس نہایت سجیلے تھے اور بعض کی پوشاکیں گنوارو تھیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۴۳). چھت کی سطح تک نقش و نگار ہیں ، مگر اوپر کا حصّہ سادہ بلکہ کسی قدر گنوارو معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۷۴). ۳. **بدتہذیب ، بدسلیقہ ، پھوہڑ**. بورڈنگ میں رہنے والی لڑکیاں کیا ایسی گنوارو ہوتی ہیں کہ چائے بنانے کا بھی سلیقہ نہ ہو. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۳۷). ۴. **جاہلانہ ، غیر مہذبانہ** . تمہاری گنوارو لٹھ مار بندگی یہاں نہیں چلے گی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۳). [گنوار (رک) + و ، لاحقۂ نسبت].

گنواری (فت گ ، مغ. (الف) امث.
گانو کی رہنے والی عورت ، گنوارن ، گنوار کی تانیث.

وو چھند بند بھری ہے پیار بجھاتی
کی سُوچتی اُس سوں توں گنواری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۴۲). سکھی تم تو ہو اہیری گنواری اور متھرا کی ہیں سندر ناری. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸۹). برقان سمجھ گئی کہ یہ گنواری ہے عجب طرح کی باتیں کرتی ہے. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۴۵). ایک گنواری نے دوسری گنواری سے کہا. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱۱۳). (ب) صف مث. ۱. **گنواروں جیسی ، بھدّی ، بھونڈی ، بدنما ، گنوارو**.

گوکھرو ، لہر ، بنت ، ڈاک ، ستارے کیا چیز
اس سے ہو جاتی ہے کمبخت گنواری انگیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹). وہ اپنی گنواری انگھڑ سواریوں کا کرایہ مجبوراً دیتے تو اس رقم سے ان کو بہت زیادہ دینا پڑتا. (۱۹۰۴ ، آئینِ قیصری ، ۱۴۳). تاہم میری گنواری عادتوں کو کیا کرتے. (۱۹۴۴ ، جھروکے ، ۱۰۳). ۲. **گنوار سے متعلق ، دیہاتی ، دیہاتی**.

جب گنواری بگل گاؤں میں پٹتا تھا سب گنوار جمع ہو جاتے تھے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۹۳). سارنگ خان اپنی گنواری سپاہ کو لے کر آگے بڑھا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۰۲). [گنوار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

ـــ باتیں (ـــی مج) امث ؛ ج.
دہقانوں کی سی باتیں ، گانو والوں کی سی باتیں ؛ غیر معیاری زبان میں باتیں ، غیر مہذب گفتگو.

یاد آتا ہے ترا کیا کے عوض کا کہنا
ہائے پھر کب میں سنوں گا وہ گنواری باتیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۹). [گنواری + باتیں (بات (رک) کی جمع)].

ـــ بولی / زُبان (ـــو مج / فت نیز ضم ز) امث.
گانو والوں کی بولی ، غیر معیاری زبان ، دیہاتی زبان ، شہری بولی کا نقیض. باہر کی بولی اور گنواری کچھ اوس کے بیچ میں نہ ہو. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳). کچھ نظمیں گنواری زبان میں جو درمیان دو آب و ہریانہ کے دیہات میں عموماً بولی جاتی ہے. (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۲۱۳). ان کی باتیں ہماری سمجھ میں آ جاتی ہیں ان کی زبان «گنواری» زبان ہے. (۱۹۸۸ ، یاد عہد رفتہ ، ۵۴). [گنواری + بولی/زبان (رک)].

گِنْوا لینا ف م.
گنوانا ، شمار کرا لینا ؛ کوئی چیز گنوا کر لینا ، پوری پوری رقم وصول کرنا ، پورا پورا حساب لے لینا. اوس پر یہ طرّہ کہ ہر شخص سے تین تین شلنگ گنوالیے. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۳۲).

گُنْوان (ضم گ ، سک ن) صف ؛ امذ.
گُن والا ، ہنر مند ، صاحبِ کمال ، عاقل ، دانا ، عالم ، فاضل. فیضی عالم نوجوانی میں بنارس پہنچا اور کسی بڑے گنوان پنڈت کی خدمت میں ہندو بن کر رہا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۶۴). ۹۰۹ھ میں اکبر نے حکم دیا کہ مہابھارت کا ترجمہ کیا جائے ، بڑے بڑے گنوان پنڈت جمع ہوئے. (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۶۹). انقلاب کے راج سنگھاسن پر براجتے گنوانو تم کیا دوگے گیان بھیے. (۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۲۸۳). [گن (رک) + وان ، لاحقۂ صفت].

گَنْوانا (فت گ ، مغ) ف م.
۱. **ضائع کرنا ، برباد کرنا ، کھونا.** بہت جنے گنوایا ، انے دنیا میں کیا پایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

لگیں ہیں جی پر برہ کی گھاتیں تلپھ تلپھ کر بتائیں راتیں
تمہاری جن نے بتائیں باتیں اکارت اپنا جنم گنوایا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲). نہایت ہشیار اور عیار تھا تمام دن پھرنے میں گنوایا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۰۷).

کوچ سب کر گئے دلّی سے ترے قدرشناس
قدر یاں رہ کے اب اپنی نہ گنوانا ہرگز

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۸۲). مورکھ رہنے سے تو اپنا دھن گنوانا پڑتا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸). مگر اس نے محض رونے دھونے میں وقت نہیں گنوایا بلکہ بہت سارا دھاگہ لیا اور اس سے رسی بٹ لی. (۱۹۹۰ ؛ بھولی بسری کہانیاں ، ۲۵۸). ۲. **نقصان اُٹھانا ، خسارہ اُٹھانا.** سمجیا سو پایا ، نیں سمجیا سو گنوایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳). ۳. **دور کرنا ، ہٹانا ، الگ کرنا.**

محمدؐ محمدؐ جگ کہے چینھے نا کوی
احمدؐ میم گنوائیا کہو کیوں بھوجا ہوئی

(۱۳۶۱ ، شیخ پیارے صاحب (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۳۹)).

برہ کا گرہ سب گنوا وصل پاے
دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).

مہر مرشد کی سکھ بساوے
جنم جنم کے دکھ گنواوے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۴). ۴. **خود کو مشغول کرنا ، خود کو کھو دینا.** نبی کہے جیکوئی خدا کوں پایا ... اپس کوں اس میں گنوایا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۷). [س : گم + آپ गम+ठापि].

گِنْوانا (کس گ ، سک ن) ف م.
۱. **گنتی کرانا ، شمار کرانا.**

تختۂ سینہ سیہ زردیِ رُخ اور اشکِ سُرخ
گُل کِھلے ہر رنگ کے گِنوائیں اب کِن کِن کو ہم

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۴۷۷). ناکامی سے جو غلطیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو گنوانا طولِ امل (عمل) ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۱۶۶). مسعود حسین خان نے تین بڑے مقصد پسندوں کے اسماء گنوائے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۱۶۷). ۲. **شامل کرانا ، زمرے میں رکھنا.**

نے سواری نہ سہی چال سمجھ کر چلیے
آپ گنواتے ہیں کیوں آپ کو نادانوں میں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۶۲). [گنا (رک) کا تعدیہ].

گَنْواؤ (فت گ ، مغ ، و مع) صف.
ضائع کرنے والا ، گنوانے والا ؛ فضول خرچ (جامع اللغات). [گنوا (گنوانا (رک) سے) + ؤ ، لاحقۂ فاعلی].

گَنْوَر (فت گ ، مغ ، فت و) امذ ؛ صف.
گنوار (رک) کا مخفف ، تراکیب میں جزو اول کے طور پر مستعمل (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ بُدھ بھیڑ چال کہاوت.
بغیر سوچے سمجھے دوسروں کی دیکھا دیکھی کوئی کام کرنے یا اندھا دھند تقلید کرنے کے موقع پر کہتے ہیں. ہر جگہ دیہات میں اور ایسے علاقوں میں خاص طور پر گنور بدھ بھیڑ چال ہوا کرتی ہے ، آپ کے واپس لے لینے کی خبر سنتے ہی ہر کوئی واپس لینے چلا آئے گا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۶۸).

ـــ دَل (ـــفت د) امذ.
گنواروں کا ازدحام ، دیہاتیوں کا مجمع ؛ جاہلوں کا جمگھٹا.

اور گنور دَل پکار کر "ہو ہو!" اب تو لٹھ وار ہے لگانے کو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۳۰). ایک جانب گنور دل ، بڑے بڑے لٹھ کاندھوں پر. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ۳۷۵).

تیری پالی دیکھنے کو جمع ہوتے ہیں عوام
گرد تیرے طائفے کے اک گنور دَل اژدھام

(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱ : ۳). اس گنور دل میں کیا پتہ چلتا کہ کون آیا ہے اور پھر ہر وقت کام میں مصروف ، چک پھیری بنی ہوئی. (۱۹۸٦ ، خیمے سے دور ، ۲۰۸). [گنور + دل (رک)].

گُنَّوری (ضم گ ، شد ن ، و مج) صف.
گنور سے منسوب جو ضلع بدایوں (یوپی) میں ایک قصبہ اور تحصیل کا صدر مقام ہے ، ترکیب میں مستعمل. [گنور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گھسّا (---کس گھ ، شد س) امذ.
کشتی کا ایک داؤ جو اس طور پر ہوتا ہے کہ جب حریف نیچے ہو تو چاہیے کہ حریف کے پیچھے کھڑا ہو کر اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کا جانگھیا پکڑ لے اور بایاں پیر حریف کے بائیں گھٹنے اور ران کے درمیان لگا کر ایک دم زور کر کے اپنی بائیں طرف چت کر دے اور گھٹنا حریف کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے سینے پر رکھ دے (ماخوذ : رموز فن کشتی ، ۱ : ۸۱). [گنوری + گھسّا (رک)].

گَنْوَرِیا (فت گ ، مغ ، فت و ، سک ر) امث.
(تحقیراً) **گنواری ، گانو کی رہنے والی عورت.** آخر ہے نا ایک زمیندار کی بیٹی اور ہندوستانی گنوریا. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۳۰). [گنوری (گنواری (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

گُنورِیا (ضم مج گ ، و مج ، کس ر) امذ.
ایک مردانہ جنسی بیماری جس میں پیشاب کی نالی میں زخم ہو جاتے ہیں اور پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے ، سوزا ک. انسان میں . . نائیسیریا گنوہری . . سوزا ک یا گنوریا پیدا کرتی ہے (۱۹٦۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۷٦). [انگ : Gonorrhoea].

گُنْوَنْت (ضم گ ، سک ن ، فت و ، سک ن) صف.
رک : گُنوان.

سو گُنونت چتارا بہوت دھات دھات
کہیا شہ کوں سمجھا کے بہو دھات بات

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).
عجب جسونت شاہنشاہ ہے یو عجب گنونت ظِلُ اللہ ہے یو
(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۵). جو کوئی اس نقل کو اپنے من کے کانوں اور ہیئے کی آنکھوں سے سنے اور دیکھے تو وہ بڑا سیانا گنونت ہووے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱٦۲).

تم رانی گنونت ہو کومل تُمہارے گت
اس لائق بانی نہیں کیا کہتی ہو بات

(۱۸۸۳ ، سانگ نوٹنکی ، ۲۳). [گُن رک + ونت ، لاحقۂ صفت].

گُنْوَنْتا (ضم گ ، سک ن ، فت و ، سک ن) صف مذ (مث گنونتی).
گُنوان ، گُنونت.

چتارا چتر گنونتا خوش لکھن کہیا کھول سب مشتری نار کن
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲).

ہنگام اوچھا ہو کہ چوکس سنجیدے گنونتے
میں فکر کر دیکھا تو ہیں مستعد ہر فن میں تمہیں

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۵). بادشاہ کو ضرور ہے کہ ... گیانی ہور گنونتے کو دیکھنا. (۱۷٦۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۷۱). [گُن (رک) + وَنتا ، لاحقۂ صفت مذ کر].

گُنْوَنْتی (ضم گ ، سک ن ، فت و ، سک ن) صف مث.
گنونتا (رک) کی تانیث.

کہے شہ کہ اے گنونتی گُن سنگھار
توں دِستا ہے میرا بہوت دوستدار

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۵٦).
او عورت سندر گنونتی بے نظیر کہی عقل سوں ایک دن مرد دھیر
(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۵). [گُن (رک) + ونتی ، لاحقۂ صفت مونث].

گَنْوِیں گاؤں (فت گ ، مغ ، سک و ، ی مع ، و مج) امذ ؛ = گانو گنویں
(عو) **قصبہ ، گانو** (نوراللغات). [گنویں = گنویں + گاؤں رک].

گَنْوی (فت گ ، مغ) صف ؛ امذ ؛ = گنویں.
گانو سے منسوب یا متعلق ، دیہاتی ؛ گنوار (ماخوذ : پلیٹس).
[گنو (گانو (رک) کا مخفف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گانو (---مغ) امذ.
چھوٹے چھوٹے گانو ، دیہات (پلیٹس). [گنوی + گانو (رک)].

گَنْویلا (فت گ ، مغ ، ی مج) صف ؛ امذ ؛ = گنویرا.
گنوار ، دیہاتی.

شہری قصباتی اور گنویلا ہے
زر ، اشرف ہے ، پیسا ، دھیلا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۷۵). گاؤں کے گنویلے منہ پہ خاک پیٹ میں ڈھیلے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۱۲۷). [گنو (گانو (رک) کا مخفف) + یلا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَنْوِیں (فت گ ، مغ ، ی مع) صف ؛ امذ.
رک : گنوی (پلیٹس). [گنو (گانو (رک) کا مخفف) + یں ، لاحقۂ نسبت].

گُنَہ (ضم گ ، فت ن) امذ ؛ = گناہ.
معصیت ، خدا و رسول کی نافرمانی ، قصور ، خطا ، جرم ، عصیان.

گنہ گر اچھیگا تو منج بخش توں
نہ کر چُن جُھٹی یوں میرے نخش توں

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۱).

کھڑے چپ ہو دیکھتے کیا مرے دل اُجڑ گئے کو
وہ گنہ تو کہہ دو جس سے یہ دو خراب اولٹا

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۲۷).

آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار ، یار
مجھ سے مرے گنہ کا حساب ، اے خدا ، نہ مانگ

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۷٦).

بارِ گراں گنہ کا نہ لے جسمِ زار پر
چلنا رہِ عدم میں ہے خنجر کی دھار پر
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۵۹).

تم مجھے ایک گنہ کے لیے اُکساتے ہو
تم تو مفروضوں کی دنیا میں جینے جاتے ہو
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۳۹). [گناہ (رک) کی تخفیف].

---آمُرز (---ضم م ، سک ر) صف.
گناہ معاف کرنے والا ، گناہ بخشنے والا.

غرض جلیس سے شب کو کہ غم شریک جو تھا
یہ سن کے اے گنہ آمرز اور عذر پزیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۲). [گنہ + ف : آمرز ، آمرزیدن - معاف کرنا].

---دھونا محاورہ.
گناہ محو کرنا ، گناہ سے پاک کرنا.

جو جوش آئے دریا تیرے پیار کا
گنہ دھو سٹے تل میں سنسار کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

اگر سو دریاں تے جو پاک ہویگا
خدا کے کرم تے گنہ دھویگا
(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۵۱).

---کاری امث.
گناہ گاری ، گناہ کا کام ، جرم ، قصور ، خطا.

بندا کدھیں تجے بھلوے سو کام اس حد لک
جنم میں اپنے کیا نیں بغیر گنہ کاری
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۳). [گنہ + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَبِیر (---فت ک ، ی مع) امذ.
بڑا گناہ ، بھاری جرم.

ہمن سے روس تجہ بے سبب سو کیا معنی
کبھو ہمن نے ترا کیا گناہ کبیر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰). [گنہ + کبیر (رک)].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **خدا کی نافرمانی کرنا ، کوئی ایسا کام کرنا جس کے کرنے سے شریعت نے منع کیا ہو ، ناجائز کام کرنا.**

کیا ہوں گنہ میں نہایت کبیر
گنہ بخش ہو توں منجے دستگیر
(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۲۲). ۲. **جرم کرنا ، قصور کرنا.**

کیا ہے کیا گنہ ہم نے خدا کے واسطے کہہ دو
جدا کیوں ہم سے تُو نت اے بتِ مغرور رہتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۶).

مار اتارا مجھے تڑپا کے جو بے موت اس نے
کیا گنہ میں نے کیا تھا شبِ تنہائی کا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۳۸).

خفا ہے تو جو ترا کیا گنہ کیا واعظ
شراب پی تو خدا کا گناہگار ہوں میں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۸۵).

---گار صف ؛ ~گنہگار.
۱. **عاصی ، بدکار ، خدا کی نافرمانی کرنے والا.**

بندہ ہوں گنہ گار ، خدا میرا گنہ بخش
تج لطف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳). گنہ گاروں کو جہنم کا داروغہ مطبخ تھوہڑ کی بھجیا پکا پکا کر کھلایا کرے گا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۰۲). ۲. **قصوروار ، خطاوار.** جو کوئی اپنے گنہ گار کوں گناہ بخشے تو آپ جس کے گناہ کیئے ہوں تس سے بھی بخشش چاہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۹).

دھوپ میں آگے کھڑا اسکے جلا کرتا ہوں
چاہ کر اسکے تپش میں تو گنہگار ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۳).

وہ ہے مختار سزا دے کہ جزا دے فانی
دو گھڑی ہوش میں آنے کے گنہ گار ہیں ہم
(۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۱۱۸). [گنہ + گار ، لاحقۂ فاعلی].

---لازِم و نیکی بَرْباد کہاوت ؛ ~نیکی برباد گناہ لازم.
ایسے موقع پر بولتے ہیں جب بھلائی کرنے کے بدلے اُلٹی برائی حاصل ہو (عموماً) یوں بولتے ہیں: نیکی برباد گنہ لازم.

دے کے دل عشق میں مٹی ہوئی اپنی برباد
یہ مثل وہ ہے «گنہ لازم و نیکی برباد»
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۳۱).

گُنَہْگار (ضم گ ، فت ن ، سک ہ) صف ؛ ~گنہ گار.
۱. **گناہ کرنے والا ، عاصی ، بدکار ، خدا کی نافرمانی کرنے والا.**

گنہگار پیادے چلیں گے شتاب
پکڑ ٹانگ کافر کوں کھیچیں خراب
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۳).

غلط نہیں کہ گنہگار بال بال ہوں میں
بدن پہ رونگٹے مجکو بنے حساب ملے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۰). خدا نے کہا میرا وعدہ گنہگار نہ پائیں گے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۱۳).

گنہگار محشر میں یوں مطمئن ہیں
شفاعت کا وہ اذنِ عام آ گیا
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۹۸). ۲. **خطاوار ، قصوروار ، مجرم.** اگر تمہاری دانست میں میں ہوں گنہگار ، لیکن یہ طفل بے گناہ ہے ، خدا کیواسطے ایک قطرہ پانی کا اس بالک کے مونہہ میں چواؤ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷).

کیا گرفتارِ محبت کی یہی ہے تعزیر
بات بھی کرتے نہیں اپنے گنہگار سے آپ
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۰).

صرف ایک نظر کا تھا گنہگار
برچھی سی کلیجے کے ہوئی پار
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸). ہم تو مشہور نام طالب کے

نام نامی سن لینے کے گنہگار ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، بیاری دنیا ، ۳). میرا خارجی وجود ، جو میری نمود ہے ، مجھ سے فقط منسوب ہونے کا گنہگار ہے. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری ، ۱۴۳). ۳. **(بطور انکسار) ضمیر متکلم «میں» کی جگہ مستعمل.**

یاں رہیے تو آپ کا ہے گھربار
اور چلیے تو ساتھ ہے گنہگار

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۶۴). [گُنہ (رک) + گار ، لاحقۂ فاعلی].

---بَنانا محاورہ.
شرمندہ کرنا ؛ ملزم ٹھہرانا. کیا خوب یہ آپ مجھ کو ناحق میں کیوں گنہگار بناتے ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش (نوراللغات)).

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گناہ میں مبتلا کرنا.**

طبعاً برا نہیں ہوں مگر اتفاق سے
آوارہ خواہشوں نے گنہگار کر دیا

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۶۹). ۲. **شرمندہ کرنا ، ملزم ٹھہرانا ، الزام دھرنا.** سب کی رائے ہے کہ اب بڑے ٹھاکر کا اخیری وقت ہے ... اب مرتے دم انکو گنہگار نہ کرو سب پلٹ چلو. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۴).

---ہو جانا / ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **عاصی ہو جانا ، گناہ کا مرتکب ہونا ، معصیت کا مرتکب ہونا.**

کی ترک مے تو مائلِ پندار ہو گیا
میں توبہ کر کے اور گنہگار ہو گیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱). ۲. **قصور وار ہو جانا ، ملزم ٹھہر جانا ، خطا وار ہو جانا.**

حاتم عجب ہے رسم یہ اقلیمِ عشق کی
پاؤں کو ہاتھ لگتے گنہگار ہو گیا

(۱۷۵۴ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۵).

آزردہ ہو گیا وہ خریدار بے سبب
دل بیچ کر ہوا میں گنہگار بے سبب

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۹). ماں غریب تو ایک بات کہہ کر گنہگار ہو گئی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۴).

گُنہگاری (ضم گ ، فت ن ، سک ہ) امث ؛ = گناہ گاری.
۱. **گناہ کی بات ، گناہ کی حالت.** اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۸۵۳). ۲. **قصور ، خطا ، جرم.**

دم بہ دم اس رنجشِ بے جا کو کیا کہتے ہیں شوخ
دل دیا تجکو تو ہم نے کچھ گنہگاری نہ کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹). ۳. **جرمانہ ، تاوان.** اور وہ قاضیوں کی تجویز کے موافق گنہگاری دیوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۹۳). اف : دینا. ۴. **نقصان ، خسارہ** (ماخوذ : نوراللغات). [گنہگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنی (فت نیز ضم گ) امث ؛ = گونی.
رک : **بوری** (جامع اللغات). [انگ : Gunny].

گِنی (کس گ).
گننا کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام مونث ؛ مرکبات میں مستعمل.

---بوٹی مَپا / نَپا شورْبا کہاوت.
ایسے موقع پر بولتے ہیں جب قلیل آمدنی کی وجہ سے بہت کھینچ تان کے خرچ پورا کیا جائے یا کنجوسی کے ساتھ خرچ کیا جائے ؛ صرف گزارے کے قابل آمدنی. پنشن کی گنی بوٹی نپے شوربے پر گزران کرتا تھا. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۶۳). بیچاری آج کل افسردہ رہتی ہیں ، میری تنخواہ گنی بوٹی نپا شوربا. (۱۹۱۵ ، مکاتیب مہدی ، ۲۰۰).

---چُنی (---ضم چ) صف مث.
کم ، چند ، معدودے چند ، تعداد میں تھوڑی ؛ خاص خاص ، چنندہ. کسی زبان کے ادب میں شہرت عام اور بقائے دوام حاصل کرنے والی شخصیات گِنی چُنی ہوتی ہیں. (۱۹۸۶ ، غالب ایک شاعر ، ایک اداکار ، ۵). [گِنی + چُنی (چُننا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام مونث)].

---ڈَلْیاں ہیں فقرہ.
سخت کنجوس ہے ، آمدنی خرچ کے برابر نہیں ؛ تنخواہ کے علاوہ اور کچھ آمدنی نہیں (جامع اللغات).

---ڈَلی نَپا شورْبا کہاوت.
رک : **گِنی بوٹی الخ** (جامع اللغات).

---گانٹے میں چوری نَہیں ہو سکتی کہاوت.
احتیاط کرنے سے نقصان نہیں ہوتا ، احتیاط سے کام کیا جائے تو نقصان نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گِنائی (---کس گ) صف مث.
گنی ہوئی ، مقررہ تعداد میں ، محدود تعداد ، تھوڑی تعداد میں. چانے پر گِنی گِنائی چیزیں ملتیں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۵۰). ہر سانچے میں گِنی گِنائی تعداد اور ترتیب سے جمع کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۷۳). [گِنی + گِنائی (گنانا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام مونث)].

گُنی (۱) (ضم گ) صف مث.
چند ، مرتبہ ، بار ، وار ، باری (تعداد یا مقدار کے ساتھ مستعمل ، مثلاً : دُگنی ، تین گنی).

جی چرائیں گے نہ ہرگز جان دینے سے کہیں
فی المثل گر دس گنی طاقت سے بھی ہوں گے دو چار

(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۲۴). آکسیجن گیس کی کثافت ہائیڈروجن کے بمقابلہ ۱۶ گنی ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۹۱). [گُنا (رک) کی تانیث].

گُنی (۲) (ضم گ) صف.
۱. **گن والا ، کسی علم یا فن میں ماہر ، ہنرمند ؛ کامل ، فاضل ، سیانا.** جہاں لگن گوالیر کے ہیں گنی ، انوقی ہی یو بات گنی ہے سنی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۳).

سراسر جال گیا یکساں بُنی ہے
ہنر میں صید کے کامل گنی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۰). ناچنا تو ایسے گنی کے آگے بات ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۵). بڑے بڑے گنی پنڈت ... خدمت میں حاضر رہتے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۸۷). اچھے اچھے گنی استاد س کے سامنے زبان کھولتے ڈرتے تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۳۷). مجھے علم تھا کہ وہ بہت بڑے فنکار ہیں گنی ہیں ادیب ہیں شاعر ہیں. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۱۳۸). **۲. سانپ کا کھلاڑی ، سانپ کا منتر جاننے والا ، سپیرا ؛ جادوگر ، جادو ٹونا کرنے والا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گِنّی (کس گ ، شد ن) امذ.
سونے کا انگریزی سکہ جو ۲۱ شلنگ کے برابر ہوتا تھا، اشرفی (اب یہ سکہ رائج نہیں رہا). گنی یعنی ولایتی اشرفی کہ اس کا وزن ہوا میں ۱۲۹ گرین کا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۸۲). گنی جو پہلے پہل چارلس ثانی کے عہد میں مسکوک ہو کر ۲۰ شلنگ کے برابر جاری ہوئی اس وقت میں ۲۱ شلنگ پر چلنے لگی. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۱ : ۵۰). ڈاکٹر صاحب نے لپک کر اپنا سیف کھولا اور گنیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی نکال لائے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۱). رائج الوقت سکے جو گنی کہلاتے تھے انڈیلے گئے تھے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۴). [انگ : Guinea].

---پِگ (---کس پ) امذ.
جنوبی امریکہ کا چوہا جو حیوانی تجربات میں استعمال کیا جاتا ہے. ایک اہم تحقیقات اس مضمون پر ایک سلسلۂ تجربات کا ہے جو گنی پگس پر کیا گیا تھا. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲ : ۹۵). [انگ : Guinea-Pig Pigs].

---فَول (---و لین) امث.
ایک مرغی جس کے پروں کا رنگ سرمئی اور ان پر سفید چتیاں ہوتی ہیں. مرغ خاندان ... تیتر ، گراؤس ، گنی فول اور مور اسی خاندان کے ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۷). [Guinea-Fowl].

---گھاس امث.
ایک کاشت کی جانے والی گھاس جو ایک دفعہ بونے سے کئی سال تک پیداوار دیتی رہتی ہے. گنی گھاس سدا بہار ہے اور غذائیت کے لحاظ سے ہاتھی گھاس سے بہتر ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۲۱۸). [گنی + گھاس (رک)].

گُنّی (ضم گ ، شد ن) امث.
(گنوار ، عو) وہ کپڑے کا بنا ہوا کوڑا جسے گنواریاں ہولی کے تہوار میں ایک دوسرے کو مارتی ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : گن + کا गण+इक].

گِنے (کس گ) امذ ؛ ج.
گِنا کا فعل ماضی نیز حالیہ تمام مذکر جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---چُنے (---ضم چ) صف مذ.
چند ، معدودے چند ، تعداد میں تھوڑے ، خاص خاص مکے میں جو اصحاب اسلام لائے تھے ، وہ گنے چُنے لوگ تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۸). ڈھلوان پر کھڑے ہوئے گنے چنے مجاہد چھاتیوں سے جہاد کر رہے تھے (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۷۳). [گنے + چنے (چننا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام مذکر جمع)].

---گِناوے ٹوٹا / ٹُوٹے پاوے کہاوت.
باوجود بہت احتیاط کے بھی نقصان ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گُنیا (۱) (ضم گ ، کس نیز سک ن) امذ
معمار ، بڑھئی اور سنگ تراش وغیرہ کا وہ اوزار جس سے سطح کی ہمواری اور زاویۂ قائمہ جانچتے ہیں ، بڑھئی کا آلہ جس سے لکڑی کو سیدھا اور چورس کرتے ہیں ، لکڑی کو سدھانے اور چورس کرنے کا آلہ. گنیا ، وہ ہے جس سے سدھائی اور چورسائی جانچتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۵). گنیا لگا لگا کر فرمے کی پوری لمبائی کو جانچنا چاہئے. (۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۱۵۴). [س : گن + اک गण+इक].

گُنیا (۲) (ضم گ ، سک نیز سک ن) امذ.
(ریاضی) مضروب فیہ ، جس میں ضرب دیں (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [س : گنیہ गण्य].

گُنیا (۳) (ضم گ ، کس نیز سک ن) صف ؛ امذ.
رک : گنی ، گُنوان.

جو ہونا سو سات اس کے گنیا اہے
لکے تو بڑا سب تے گنیا اہے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۹). [گن (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

---تو گُن کَہے نِرگُنیا دیکھ کِھنائے کہاوت.
بے وقوف کو عقل مند کی بات بری لگتی ہے ، عقل مند آدمی عقل کی باتیں کرتا ہے ، نالائق آدمی ان سے نفرت کرتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گُنیاں (ضم گ ، سک ن) امث.
مرغابی کی ایک نوع جو پانی کے کیڑوں کے سوا اور کچھ نہیں کھاتی ، اسوج کے مہینے میں یہاں آتی ہے اور سب مرغابیوں کے پیچھے بیساکھ کے مہینے میں واپس چلی جاتی ہے ، نر کا سینہ سفید اور مادہ کا سُرخی مائل ، گوشت بدبودار ہوتا ہے ، ڈبی مرغابی (ماخوذ : سیر پرند ، ۲۷۱). [مقامی].

گُنیّاں (ضم گ ، مغ ، شد ی) امث ؛ ج : --گوئیاں.
سہیلی ، عورتیں اپنی ہمنشین عورت کو یہ کلمہ کہہ کر پکارتی ہیں.

کھیلے تھے رات چوپڑ گنیاں ہو تھا پیارا
ہارے رقیب سارے اور ہم ہیں رنگ مارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰). [گوئیاں (رک) کا بگاڑ].

گنیس (فت گ ، ی مج) امذ.
(عو) گنیش (رک) کا ایک املا (پلیٹس). [پ : गणेश].

گنیش (فت گ ، ی مج) امذ.
(ہندو) **شیوجی اور پاربتی کے بیٹے کا نام جو دانائی کا دیوتا اور مشکل کشا مانا جاتا ہے ، اس کا سر ہاتھی کی شکل کا ہوتا ہے**. سر چوکھٹ پر ایک پتھر جس پر مورت گنیش ہے' جڑی ہوئی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۵۰). پہلے گنیش کی پوجا ہوتی ہے پھر جگ شروع ہوتا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دہلی ، ستمبر ، ۳۳). وہ کونسی دکان تھی جہاں میں نے گنیش جی اور لکشمی دیوی کی مورتیاں اور تصویریں نہیں دیکھیں. (۱۹۸۴ ، زمین اور فلک اور ، ۳۰). [س : गणेश].

---چَوتھ (---و لین) امذ.
ہندوؤں کا ایک تہوار جو گنیش جی کے نام سے چوتھی اگھن (آٹھواں مہینہ) کو منایا جاتا ہے ، اس روز برت رکھنا بڑا پُن سمجھا جاتا ہے. گنیش چوتھ کے بیان سے پیشتر یہ معلوم کر لینا ضرور ہے کہ گنیش جی کون ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دہلی ، اپریل ، ۴۲). [گنیش + چوتھ (رک)].

گنیل (فت گ ، ی مج) امث ؛ امذ.
شہتیر جو ستون وغیرہ کے اوپر رکھا جائے. قطعۂ زمین ستون کے نیچے کا جس پر شہتیر یعنی گنیل دھری جاتی ہے ، بسبب زیادتی وزن کے دب جاتا ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۰). برآمدہ کی کڑی ... دوسری جانب برآمدہ کے کھمبوں کے اوپر کے گنیل پر ... کس دی جاتی. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۸۸). جو گرڈر دیواروں میں چنے ہوئے ہوتے ہیں اور گنیلوں کا عمل کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۸۸). [مقامی].

گَنّیل (فت گ ، ی مج نیز شد ن) امث.
ایک قسم کی لمبی گھاس جو چھپر چھانے کے کام آتی ہے
(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنّا (بحذف ا) + یل ، لاحقۂ نسبت].

گو(۱) (و لین) امذ.
چار کوس کا مساوی فاصلہ. موسیٰ علیہ السلام کا لشکر اُترا سو میدان ایک گو طول میں ایک گو عرض میں تھا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۴). [مقامی].

گو(۲) (و لین) امذ.
کھائی ، غار ، سوراخ ، گڑھا ، جنگلی جانور کا بھٹ ؛ شجاع ، پہلوان ؛ سردار ، حاکم (جامع اللغات). [ف].

گو (و لین نیز و مع) امث.
گئو ، گائے (مرکبات کے لیے دیکھیے گئو کے تحتی الفاظ). گئو شالا اور گئو ہتیا میں لفظ گئو کا تلفظ کبھی "گو" بھی کیا جاتا ہے اُردو میں یہ لفظ دونوں طرح سننے میں آیا ہے یعنی گو اور گئو مگر آخری صورت میں زیادہ مستعمل ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۸۶). [ف : نیز س : گئو (رک) کا ایک املا].

---سالَہ (---فت ل) امذ.
گائے کا بچہ ، بچۂ گاؤ. فارسی کا لفظ گو سالہ ہمزہ کے بغیر ہے اور اس کو اسی طرح لکھا جائے گا. (۱۹۷۴ ، اُردو املا ، ۳۸۶). [ف].

گُو (و مع) امذ ؛ ← گُوہ.
غلاظت ، پیخانہ ، چرک ، گُوہ ، فُضلہ.

غلیظ آدمی کا اوقات روکو
بھی مرغیاں کا گو بھی مغلظ کی سو
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۷۷).

اور پرندے جو حرام ہیں ان سب کا گُو
ہے خفیفہ اس میں نہیں کچھ گفتگو
(۱۷۴۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۸).

کپڑے اجلے ہیں یا کہ میلے ہیں
سب یہ گو مکھیوں کے پھیلے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۹). دینے کے نام تو مُوت نہ دیں ، دینگے اپنا کلیجہ ہمارے گو تک کے تو کوڑے کھڑے کر لیتے ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۳). دونوں چھوٹے بچے اندر کوٹھری میں گو میں سنے چلا رہے تھے. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۳۱). [س : गूथ].

---اُٹھانا محاورہ.
پیخانہ کمانا ، نجاست ہٹانا ؛ بہت خدمت کرنا ؛ نہایت اعتقاد کی وجہ سے گندا اور ذلیل کام کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---اُچھالنا محاورہ.
بُری بات کو شہرت دینا ، کیچڑ اُچھالنا ، بدنام کرنا ، ذلیل کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---اُچھلنا محاورہ.
گُو اچھالنا (رک) کا لازم.

جان دے بیت الخلا میں غیر سگ سیرت کو جا
خوب گو اُچھلے کا رسوا جابجا ہو جائے گا
(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۱۰).

---اُچھلوانا محاورہ.
گُو اچھالنا (رک) کا متعدی المتعدی ، بدنام کرانا ، رسوائی کرانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پَر مٹّی ڈالو فقرہ.
فتنہ فساد دبا دو ، جانے دو (جامع اللغات).

---تھاپتے پھرنا محاورہ.
ذلیل و خوار پھرنا ، پاگل پن گندگی کو ہاتھ لگانا ، شدتِ دیوانگی میں غلاظت کی تمیز باقی نہ رہنا

کل جو بری قیدِ گیسو سے چھٹا تھا اے پری
گُو بکو گُو تھاپتا پھرتا ہے وہ دیوانہ آج
(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۱۱).

---تھاپْنا محاورہ.
دیوانہ ہونا ، پاگل ہونا ، ہوش میں نہ رہنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---خوری (---و مج) امث.
گُو کھانے کا عمل ، گندگی کھانا. دہقان نے کہا کہ اس گُو خوری سے آپ کو نفرت نہیں معلوم ہوتی .(١٩٢٢، غریبوں کا آسرا ، ٢١٣).
[گو + ف : خور ، خوردن ـ کھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَر گُو/مُرْغی کا گُو فقرہ ؛ کہاوت.
حد درجہ گندہ ، خراب بد سب سے خراب چیز کے لیے استعمال کرتے ہیں.

جانتا ہے آپ کو گھورے سے بھی ناچیز تر
سچ تو ہے چرکیں سا کوئی بھی گو در گو نہیں

(١٨٣٢ ، چرکیں ، د ، ٢٠). وہ پاجی خداوند ہزار شکل چرخ گرداں گُو در گُو مرغی کا گُو کیا بلا ہے.(١٨٧٧، طلسم گوہربار ، منیر ، ٣٣٣).

---سے گِھناؤنا کَرْنا محاورہ.
کسی کو نہایت ہی ذلیل و حقیر کرنا ، قابلِ نفرین بنانا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات).

---سے نِکال کَر مُوت میں ڈالْنا محاورہ.
نہایت ذلیل اور رسوا کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے نِکل کَر مُوت میں گِرے کہاوت.
ویں کے ویں رہے ، کوئی فرق نہ آیا ، ایک بلا سے نکل کر دوسری بلا میں گرفتار ہو گئے ، جب کوئی شخص کسی خراب حالت سے نکل کر کسی اس جیسی بُری حالت میں گرفتار ہو جائے تو بولتے ہیں. وہ مثل ہوئی کہ گُو سے نکل کر مُوت میں گِرے ہر کافر کے کافر رہے اور زیادہ گنہگار ہوئے . (١٩٠٣ ، آفتابِ شجاعت ، ٢ : ٧٧).

---کا پُتْلا ہے فقرہ.
ابھی چھوٹا بچّہ ہے (جامع اللغات).

---کا پُوت نوسادَر کہاوت.
سگِ زرد برادرِ شغال دونوں ایک ہی ہیں ، دو بُری باتوں یا بُرے شخصوں کی مساوات ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کا ٹوکْرا سَر پَر اُٹھانا محاورہ.
اپنے سر بُرائی لینا ، دوسرے کی بُرائی اپنے سر لینا ؛ کسی بدنامی اور رسوائی کا کام اپنے ذمے لینا ، کمینہ کام اختیار کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا ٹوکْرا سَر سے اُتارْنا/ پھینکْنا محاورہ.
بدنامی کی بات دور کرنا ، بدنامی ، رسوائی یا ذِلّت سے بچنا ، رسوائی کا عمامہ اتارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا چوتھ امذ.
میلے کا ڈھیر ، بدنُما ڈھیر ، گوبرگنیش (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا کیڑا امذ.
وہ کیڑا جو گُو میں پیدا ہوتا ہے ، گندگی میں رہنے والا گندہ ہی ہوتا ہے ؛ (مجازاً) (عور) چھوٹا نوزائیدہ بچّہ (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کا کیڑا گُو ہی میں خُوش رَہْتا ہے کہاوت.
جو شخص جیسی صحبت میں پلا ہوتا ہے ویسی ہی صحبت اسے بھلی معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کَرْنا محاورہ.
گندہ کرنا ، ناپاک کرنا (عموماً کپڑے کے ساتھ).

اوجلی پگڑی ہے عبث اس کی تو بن آئی ہے
کپڑے لڑکے مرے دو روز میں گُو کرتے ہیں

(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ١٥٥).

---کی دارُو مُوت اَور مُوت کی دارُو گُو کہاوت.
ادلے کا بدلہ ہے ، بُرے کام کا بُرا نتیجہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کھانا محاورہ.
١. حماقت کا کام کرنا ؛ نقصان اور ندامت اُٹھانا ، غلط کام کرنا ، ذلیل کام کرنا ، بکواس کرنا ، واہی تباہی بکنا. یہ بات واہیات وہ گیدی خر سُن کر جا ضرور کی طرف گو کھانے کو گیا. (١٨١٣ ، نورتن ، مہجور ، ٧٨). میں نے جَھک مارا ، گُو کھایا جو تجھ کو گھر میں ڈالا. (١٩٢٣ ، اہلِ محلّہ اور نااہل پڑوسی ، ٢٦). ٢. بیہودہ بکنا ، بکواس کرنا ، جھک مارنا.

گُو نہ کھا دعویٰ بیجا ہے یہ او کبکِ دری
تیری رفتار الگ یار کی رفتار جدا

(١٨٣٢ ، چرکین ، د ، ٣). ٣. ذلیل و رسوا ہونا ، خوار ہونا. ایے چل ایسا ریپٹا دوں گا کہ کھوپڑی گُو کھاتی پھرے گی. (١٩٢٣ ، اہلِ محلّہ و نااہلِ پڑوسی ، ٣٧). ٤. حرام کھانا ، رشوت کا پیسا کھانا ؛ ذلیل یا بُرا کام کرنا.

یہ گُو کھانا ہے جو دولت کما کر جمع کرتے ہو
سُنا تم نے نہیں اے غافلو افسانہ قارون کا

(١٨٣٢ ، چرکین ، د ، ٩). اگر اسی طرح گو کھانے سے کوئی سد گرو بنتا ہے تو میں اپنی سات پشت کے دشمن کو بھی سد گرو بننے ... کی رائے نہ دوں گا. (١٩٢٢، غریبوں کا آسرا ، ٢٠٦). ٥. اغلام کرنا ، زنا کرنا ، بُرا کام کرنا ؛ چوسر کی گوٹ کا اُس خانے میں آ جانا جہاں سے چال شروع ہوتی ہے اور پھر بغیر ہوائے نہ اُٹھنا یا دوسرے کے ہوآنے پر مر جانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کھائے کال نَہیں کَٹْتا کہاوت.
ایمان بگاڑنے سے مصیبت دور نہیں ہوتی (جامع اللغات).

---گڑھیا (---فت ک ، ڑھ ، شد ی) امث.
فضلہ پڑنے اور جمع ہونے کی محدود بنی ہوئی جگہ (اپ و ، ١ : ٢٠٨). [گو + گڑھیا (رک)].

---منھ میں دینا محاورہ.
جھوٹا ثابت کر کے ذلت دینا ، ذلیل کرنا ، شرم دلانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---موت کرنا محاورہ.
۱. چھوٹے بچے کا گو، موت دھونا ، چھوٹے بچے کی پرورش اور خدمت کرنا، ننھے بچے کی ٹہل کرنا (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).
۲. بوڑھے یا بیمار یا اپاہج انسان کی خدمت کرنا. کوئی بیمار پڑا اور یہ آ موجود ہوئے ... اور بقول ہم پورب والوں کے اس کا گو موت کر رہے ہیں. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۱۵۶).

---میں ڈھیلا پھینکے گا سو چھینٹے کھائے گا کہاوت.
گو میں ڈھیلا ڈالیں الخ ، برے کو چھیڑنے سے برا جواب ملے گا ، رذیل سے مقابلہ کرنا ذلت اٹھانا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں ڈھیلا ڈالیں نہ چھینٹیں پڑیں کہاوت.
گو میں ڈھیلا پھینکے گا ، کمینے آدمی کے نہ منھ آئے نہ ذلت اٹھائے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---میں کوڑی گری تو دانتوں سے اٹھالوں گا کہاوت.
اپنا حق نہ چھوڑوں گا ، کوڑی کوڑی وصول کروں گا (جامع اللغات).

---میں کوڑی گرے تو دانتوں سے اٹھاتا ہے/اٹھائے کہاوت.
بہت حریص اور بخیل آدمی کی نسبت کہتے ہیں ، بہت کنجوس ہے ، فائدے کے لیے ذلیل کام کرنے پر بھی تیار ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---میں نہلانا محاورہ.
ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا ، آڑے ہاتھوں لینا.

چھوڑ اے پردہ نشیں مردم بازار سے ربط
گو میں نہلائے گا اک روز یہ اغیار سے ربط

(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۱۴).

---نہ کھا فقرہ ؛ کہاوت.
جھوٹ نہ بول ، غیبت نہ کر ؛ بیہودہ مت بک ، جھک نہ مار ، بکواس نہ کر (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---نہیں چھی چھی کہاوت.
(عو) الفاظ سے کیا ہوتا ہے بات تو ایک ہی ہے ، تھوڑی ذلت ہو یا کھل کر، ذلت کے موقع پر بولتے ہیں ، دونوں طرح ہر برائی یا رسوائی میں کوئی فرق نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہونا محاورہ.
بے کار ہونا ، فضول ہونا ، بے قیمت ہونا ؛ ضائع ہونا ؛ میلا ہونا.
بی جہاں آرا نے ایک کرتہ لگایا اور کل اس میں چار ٹانکے نکال کے چھوڑ دیا ... آخر وہ بقچی میں پڑا پڑا گو ہو گیا. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۷۴).

گو (و مع نیز و مج) امذ.
گیند جو چوگان سے کھیلتے ہیں.

اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے
بدی پانچ گو پانچہ میدان ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۶).

پیا کے ابروے کج نے کیا ہے دل کوں سرگرداں
کرو معلوم اس چوگان و گو سوں حال عاشق کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).

اپنا سر شوریدہ تو وقف خم چوگان ہے
بوالہوس گر ذوق ہے یہ گو ہے یہ میدان ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴).

بھی گو ہے یہی میدان بھی معنی یہی لفظ
اپنی اپنی ہی دم معرکہ پر ڈانٹ ڈپٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸). [ف].

گو (۱) (و مج) صف.
۱. فارسی گفتن سے صیغۂ امر ؛ مرکبات میں کہنے والا کے معنوں میں مستعمل.

سخن گو چشم ہے گر بے دہن ہو
کچھ آنکھوں ہی سے فرمایا تو ہوتا

(۱۸۳۶ ، دیوان گویا ، ۲۸).

واجد علی اولاد نبیؐ کا ہے عزادار
مداح بھی ہے مرثیہ گو بھی یہ خوش اطوار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۲۵۵). حق گو ، حق گوئی ، کم گو ، کم گوئی ، خوش گو ، خوش گوئی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷). [ف : گفتن کا صیغۂ امر بطور لاحقۂ فاعلی].

---مگو (---فت م ، و مج) (الف) امذ.
ایسی حالت کہ کسی بات کا کہنا یا کام کرنا بھی مشکل اور نہ کہنا اور نہ کرنا بھی دشوار ہو ، کشمکش ، کہے بنے نہ بغیر کہے بنے ، تذبذب کا عالم ، تذبذب ، تردد.

فی الحقیقت گو مگو کی ہے یہ جا
وہ کرے جو کچھ کہ چاہے ہم کو کیا

(۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۸).

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے
حیا ہے اور یہی گومگو تو کیونکر ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷). اسی گومگو میں مہینے گزر گئے قلم اٹھاتا ہوں اور رکھ دیتا ہوں. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۴۳۶). یاسمین گومگو کے عالم میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۷۰). (ب) صف. **مبہم ، ناقابل بیان ، پیچیدہ ، ناگفتہ ، پوشیدہ.**

کھلتا نہیں یہ عقدہ نہایت گو تنگ ہو
تیرے دہن کو کہتے ہیں سب سر گومگو

(۱۸۳۱ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۹).

بہتوں نے چاہا کہے یہ کوئی نہ کہہ سکا
احوال عاشقی کا مری گومگو رہا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۸).

ہے کون جو رنجِ مرگ سہنے کا نہیں
احوال یہ گومگو ہے کہنے کا نہیں
(۱۸۷۳ ، انیس ، رباعیات ، ۱۷۶).
مری مے خواریاں ہیں گومگو میں
مرا پینا بھی اک راز نہاں ہے
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۳۳۶). یہ گومگو کے قسم کا خط نہایت واہیات ہوتا ہے. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۶۰).
[گو + م (حرفِ نفی) + گو (رک)].

---مگو رکھنا محاورہ.
تذبذب میں رکھنا ، الجھن میں رکھنا، اشکال و ابہام میں الجھانا؛ خفیہ رکھنا ، راز میں رکھنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---مگو میں پڑنا محاورہ.
تردد یا تذبذب ہونا ، شک و شبہ میں پڑنا. سب لوگ گومگو میں پڑے ہوئے تھے کہ منشی ہادی علی نے اس وصلی کا ایک کونہ پھاڑ کے کاغذ کی تہہ کے اندر سے نکال کے اپنا کام دکھا دیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۱۹). نوجوان آقا کے متعلق عظیم عقیدہ رکھنے کے باوجود گومگو میں پڑ گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۷۵).

گو (۲) (و مج) حرفِ ربط.
اگرچہ ، ہرچند ، گرچہ.
بو کہ کر گیا واں تھے پرواز تو
سو شہراں دھنڈیا پھر کے کئی لاکھ گو
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۳۰).
بات جو ہم چاہتے ہیں سو تو ہے تم میں سجن
بے دہن کہتے ہیں تو کیا ڈر ہے تم کوں گو نہیں
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).
کیا قدر ہے ریختے کی گو میں
اس فن میں نظیری کا بدل تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۸).
وعدے کو ہم نہ بھولیں گے گو خُرد سال ہیں
جھوٹے نہیں ہیں مُخبرِ صادق کے لال ہیں
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰).
محبت گو ہے بیگانہ تصنع سے تکلف سے
مگر جب غیر بھی رہنے لگے کچھ بے تکلف سے
(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۰). آدمی گو خاصا ذہین ہے مگر اس واقعے نے اس کے ذہن پہ اثر ڈالا ہے ، چنانچہ ڈیفنس کو اپنے ہاتھ میں ہی رکھنا پڑے گا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۳۷). [ف].

--- کہ حرفِ ربط.
رک : گو. گو کہ ہمیں اس کے عام کارناموں کے متعلق کافی واقفیت ہے تاہم ... نجی زندگی کے بارے میں بہت کم علم ہو سکا ہے. (۱۹۶۶ ، آتھیلو (ترجمہ) ، ۱). [گو + کہ (رک)].

گوا (۱) (فت گ) امذ (قدیم).
رک : گواہ.

بند بند سب دینگی بچن بولے گوا ہے ہات پانوں
(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۹).
ماں مری خیرالنّساء فرزند ختم المرسلین
جس اوپر ہے کا کلام بضعۃ منّی گوا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۹). [گواہ (رک) کی تخفیف].

گوا (۲) (فت گ) امذ (قدیم).
گائے ، بیل ، بھینس ، گو.
کیسے بھاگ تیرے ہوئے واہ واہ
پڑیا بخت تیرے او سانڈی گوا
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۵)). [س : **गो+मय**].

گُوا / گُوآ (ضم گ) امذ.
گوبر نیز اُپلا ، کنڈا. اندر دکان کے نوکروں نے گوے پر کڑھاؤ چڑھائے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۱۱).
[س : **गवाक्ष**].

--- بکھیری (---فت ب ، ی مج) امث.
(مجازاً) **رسوائی ، ذلت ، بُری گت.** جب مہتر سمجھیں گے کہ مٹھی گرم کرنے کے لیے کچھ فریب ہے تو اچھی طرح ان کی گوا بکھیری ہوگی. (۱۸۸۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۳۸). [گوا + بکھیری (بکھیرنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

گوار (فت نیز ضم گ ، و معد) امث.
ایک پودا جس کی کچی پھلیوں کی بُھجیا بھی پکا کر کھاتے ہیں ، مویشیوں کا دودھ بڑھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے ، بھٹ نیز دواءً مستعمل ، لاط : Dolichos Feboe Formis . گوار بھی عمدہ چارہ ہے جس کو ہر فصل میں بو سکتے ہیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمعیل میرٹھی ، ۱۹۰). گوار ایک قسم کا غلہ ہے اس سے جانور خوب تیار ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۵۲). [س : **गो + पाला**].

--- کی پھلی امث.
اس پودے کا پھل ، وہ چھیمی جس میں سے گوار نکلتی ہے اور کچی کو پکا کر کھاتے ہیں. تل اور گوار کی پھلی کو کوٹ کر پکا کر چوٹ یا موچ کی سوجن پر باندھنا چاہئے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۷۷).

--- کھائے گنوار کہاوت.
آدمی کی خوراک اس کی حیثیت کے مطابق ہوتی ہے (جامع اللغات).

---میل (---ی لین) امذ.
وہ بھوک جو گوار سے عرق نکلنے کے بعد بچ رہتا ہے. اگرچہ گوار میل کا ذائقہ قدرے کڑوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے شروع میں ان کا کھلانا قدرے دقت طلب مسئلہ ہوتا ہے. (۱۹۷۲ ، جانوروں کی خوراک ، ۳۷). [گوار + میل (رک)].

. . . گوار (فت گ) لاحقہ.
گواریدن کا امر ، جلد ہضم ہونے کے قابل ، مرکبات میں جزو آخر کے طور پر مستعمل جیسے خوشگوار (ماخوذ : نوراللغات). [ف].

گُوارا (۱) (فت نیز ضم گ) صف.
۱. **موافق طبع ، پسندیدہ ؛ لذیذ ، خوش مزہ.** اب مجھے زمانہ اور اہل زمانہ سے معاملہ کرنا پڑا اور یقین مانو وہ سارے گوارا اور ناگوارا طریقے مجھے اختیار کرنا پڑے جو اس سانگ کے لیے ضروری تھے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۵۰). ۲. **لطیف، خوش ذائقہ ، زود ہضم** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ف].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
(کسی شخص سے) راضی ہونا ، (کسی چیز کو) پسند کرنا ، قبول کرنا ، برداشت کرنا ، ماننا ، منظور کرنا. جس صبر و قناعت کے ساتھ ان عورتوں نے اس تکلیف کو گوارا کیا نہایت قابل تعریف کے ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۷۲). وہ سچائی کی خاطر سب کچھ گوارا کر لیتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۱۳). وہ اقبال جیسے شاعر کے چند اشعار کو بھی گوارا نہیں کر سکتے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۴).

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
برداشت ہونا ، پسند ہونا ، سہا جانا.

شربتِ مرگ آبِ حسرت شور بختی زہر غم
تلخ کامی سے مجھے کیا کیا گوارا ہو گیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶).

ابتدا وہ تھی کہ ہر شے عشق میں تھی ناگوار
انتہا یہ ہے کہ اب سب کچھ گوارا ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۳).

لب پہ ہو صلّی علیٰ دل میں بسے غیر از خدا
آسرا یہ غیر کا تکنا گوارا ہے تمہیں
(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۱۱۰).

گَوارا (۲) (فت نیز ضم گ) امذ.
رک : **گوار.** سبز کھاد تریھلہ ، بھنگ ، سن ، گوارا ... کی جڑوں اور پتوں کو زمین میں دبانے سے پیدا کی جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۳۰۴). گوارا کی بجائی اپریل مئی میں ہوتی ہے اس کے لیے فی ایکڑ ۳۰ سیر بیج استعمال کرنا چاہیے. (۱۹۷۶ ، گنے کی کاشت ، ۶). [گوار (رک) کا ایک املا].

گُوارِش (ضم گ ، کس ر) امث.
(طب) وہ خوش مزہ دوا جو غذا کے ہضم میں مددگار ہو ، جوارش. جوارش: حکیم مومن کا مقولہ ہے کہ یہ لفظ معرب ہے گوارش کا جس کے معنی ہضم کرنے والا ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۶۶). [گواریدن (رک) کا حاصل مصدر].

گَواری (فت گ) امث.
گائیں باندھنے کی جگہ (پلیٹس). [س : **गो+वाटिक**].

گُواگا (ضم گ) امذ.
گھوڑے کی نوع کا ایک بڑا جانور. گھوڑے کے قسم میں یہ بڑے بڑے جانور داخل ہیں گھوڑا ، گدھا ، ہمیونس ، گواگا اور گورخر. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۴۶). [مقامی].

گُوال (ضم مع گ) امذ.
گائے پالنے والا ، گائے کا دودھ نکالنے اور بیچنے والا ، گھوسی ، گوالا.

تھا اس بادشاہی میں گوال ایک
اسم اس کا لورک اتھا ناوْں نیک
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۴)).

گوال ہمیں توں برم گیانی
سیوال ہمیں توں پاک پانی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳). درمیان اس ولایتِ انگلینڈ کے ایک قوم گوالوں کی ہے جو گایوں کا دودھ دوہتے ہیں. (۱۸۵۳ ، رسالہ تطعیم ، ۲). چرواہے یعنی گوال سے دریافت کر لینا چاہیے کہ سب مویشیوں نے پانی پیا ہے اور چارہ چرا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۶). ۲. **جانوروں کو پالنے کا کام یا پیشہ.** اس علاقے میں عام پیشہ گوال یعنی مویشی کی پرورش ہے. (۱۹۳۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۶). [س : **गो+पाल** ؛ گو - گئو + ال ، لاحقۂ نسبت].

---بال امذ.
گوالے کا بچہ.

کرنے لگے یہ دھوم جو گردھاری نندلال
اک آپ اور دوسرے ساتھ ان کے گوال بال
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱ : ۲۰۶).

گوال بن کے بسر کی گوال بالوں میں
رہا بہار جناں بن کے نونہالوں میں
(۱۹۳۶ ، حرف نا تمام ، ۱۰). [گوال + بال (رک)].

گَوالا (فت گ) امذ.
مویشیوں کو پالنے اور دودھ دہی کا کاروبار کرنے والا ؛ گھوسی ، گوال. ساسان پاپک کا گوالا تھا اور ہمیشہ اپنے گلوں میں رہتا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳۶). بمشکل ایک گوالا گائے کا دودھ دینے پر راضی ہوا تھا. (۱۹۴۵ ، حرف آشنا ، ۱۲۵). ایک گوالا دودھ کے بڑے بڑے کمنڈل دونوں ہاتھوں میں لٹکائے ... چلا جا رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۵۱). [گو - گئو + الا ، لاحقۂ نسبت].

گَوالَن (فت گ ، ل) امث ؛ -گولن.
گوال یا گوالے کی تانیث ؛ دودھ بیچنے والی ، گھوسن.

کانوں گوکل کا ہے ، پنڈا ہی نرالا ہے کہیں
گوالنیں بن کے کہیں ہنس کے دوی ہنسی نپٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۴۹). گوالن کے پیسے چڑھ گئے تھے دینے پڑے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۵۹). میں نے بگی کی تصویر بنانی شروع کر دی ، بگی ایک گوالن ہے نہایت خوبصورت اور نہایت بے وقوف. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۱۷۱). [گوالا (رک) کی تانیث].

---اَپْنے دَہی کو کَھٹّا نَہیں کَہْتی کہاوت.
اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا (فیروزاللغات).

گوالہ (۱) (فت گ، ل) امذ.
رک : گوالا. بمشکل ایک گوالا گائے کا دودھ دینے پر راضی ہوا تھا. (۱۹۸۷، حرف آشنا، ۱۲۵). [گوالا (رک) کا ایک املا].

گَوالہ (۲) (فت گ، ل) امذ.
اناج رکھنے کی بوری یا تھیلا. وہ تینوں وہاں گھس آئے اس کو ایک گوالہ میں ڈال کر گوالے کا مُنّہ اچھی طرح بند کر دیا. (۱۹۷۸، براہوی لوک کہانیاں، ۳۳). [براہوی].

گوالی (فت گ) (الف) صف.
گوالے کا کام یا گوالے کا پیشہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
(ب) امث. گوالا (رک) کی تانیث، **گوالن** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گوال (رک) + ی، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---گوالے کا دہی مہتوں کی بھینٹ کہاوت.
کام کسی کا تعریف کسی سی (جامع اللغات).

گوالیا / گوالِیَہ (فت گ، کس ل / فت ی) امذ.
رک : گوالا. نند نامی گوالیہ کی بیوی تھی. (۱۹۱۷، کرشن بیتی، ۳۱). یونانی سپاہیوں سے گوالئے بن گئے اور اپنی وردیاں وغیرہ سب اُتار کے پھینکدیں. (۱۹۲۸، حیرت، مضامین، ۱۶۱).
[گوال + یہ، لاحقۂ نسبت].

گَوانا (۱) (فت گ) ف م.
گانے پر آمادہ کرنا، گانے کی ترغیب دینا، نغمہ سرائی پر تیار کرنا. ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آج تو خواجہ کو گوایے. (۱۸۹۷، طلسم ہفت پیکر، ۲ : ۳۲). ریڈیو میں دوسروں کو گوانا جانتے تھے. (۱۹۵۸، عمر رفتہ، ۵۳۴). [گانا (رک) کا تعدیہ].

گوانا (۲) (فت گ) ف م (قدیم).
گنوانا، ضائع کرنا، برباد کرنا.

مانس کی امید پر مورکھ عمر گوائے
آکھے نوشہ قادری داتا آپ خدائے

(۱۶۵۴، گنج شریف، ۶۶).

پئے ہے ساقیِ کوثرؐ کے ہت تھے جام کوثر کا
سدا حضرت کیرا برمال ۔شاہاں میں گواوو تم

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۳۲).

گوائی جان شیریں مثل فرہاد
اُٹھا جس نے لیا بارِ محبّت

(۱۷۸۸، جہان دار، د، ۸۸). [گنوانا (رک) غیر انفی املا].

گوانو (ضم گ، و مج) امذ.
سمندری پرندوں کی بیٹ پر مشتمل قدرتی کھاد. مرغ اور کبوتر کی بیٹ بھی اعلیٰ قسم کا کھاد ہے بعض تجربہ کار تو کہتے ہیں کہ اس کی قوت گوانو کھاد سے کسی طرح کم نہیں. (۱۸۹۱، کسان کی پہلی کتاب، ۳ : ۱۲). [انگ : Guano].

گوانیڑ (ضم گ، ی مج) امث.
(کاشت کاری) گانو کے اطراف کی کھاد والے قطعات اراضی جو ترکاری کی کاشت کے لیے نہایت عمدہ ہوتے ہیں لیکن ان میں نگرانی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے (ماخوذ : ا پ و، ۹ : ۲۰۲).
[گواں (گانو (رک) کا محرف) + یڑ، لاحقۂ نسبت].

گوانیسی (ضم گ، ی مج) امذ.
کالے سانپ کی ایک قسم جس کے سر گردن تک گائے کے سم کی طرح نقش ہوتے ہیں (مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۶۳).
[گو ۔ گئو + ان، لاحقۂ نسبت + یسی / یسا، لاحقۂ کیفیت].

گواہ (فت گ) امذ ؛ ۔ گوا.
کسی امر کی شہادت دینے یا ثبوت بہم پہنچانے والا، شاہد، گواہی دینے والا، شہادت دینے والا. ایاز کہا ... توں صاحب ہے میں بندہ ہوں اوس کوں گواہ خدا تعالیٰ کا خَلَق آدَمَ عَلیٰ صورتہ ہے. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ق)، ۵۷).

نالا ہمارے دل کے غم کا گواہ بس ہے
دینے کے تئیں شہادت انگشت آہ بس ہے

(۱۷۱۸، دیوان آبرو (ق)، ۵۵).

کبریا کوں کفیل کر کے میں
مصطفیٰ کوں گواہ اب گروں گا

(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۵۳).

زردیِ رنگ و رونا دونوں دلیل کشتن
خوش طالعی سے میرے کیا کیا گواہ نکلے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۱۳). بیٹی اب تم سامنے والے کمرے میں چلی جاؤ وکیل گواہ آتے ہوں گے. (۱۹۲۹، تمغۂ شیطانی، ۷۰). قتل اور لوٹ کے مقدمہ کے گواہ ثبوت میں ایک چڑیا کو بھی پیش نہ کرسکیں گے. (۱۹۸۶، انصاف، ۹۲). [ف].

---اُکھڑنا محاورہ.
(قانون) گواہ کا اپنے بیان پر قائم نہ رہنا، بیان بگڑ جانا گواہ کا بیان بدل دینا. اچھی جرح ہوتی تو پولیس کے سارے گواہ اُکھڑ جاتے. (۱۹۳۲، میدان عمل، ۷۲).

---بَنانا محاورہ.
۱. شاہد ٹھہرانا.

ہم خونِ آرزو کا جو محضر بنائیں گے
تجکو گواہ اے دلِ مضطر بنائیں گے

(۱۸۹۱، تعشق، د، ۳۹). ۲. (قانون) جھوٹا گواہ تیار کرنا (نوراللغات).

---بے لَوث کس صف (---و لین) صف.
(قانون) وہ گواہ جسے کسی فریق کی طرفداری منظور نہ ہو (جامع اللغات).

---تَعْلِیمی کس صف (---فت ت، سک ع، ی مع) امذ.
(قانون) ایسا گواہ جسے سکھا پڑھا کر تیار کیا گیا ہو سکھایا ہوا گواہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری).
[گواہ + تعلیم (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---ٹُوٹنا محاورہ.
۱. گواہ کا فریق مخالف سے مل جانا، گواہ کا منحرف ہو جانا.

اب منصفی ہے داورِ محشر کے علم پر
میرے گواہ ٹوٹ کے دُشمن سے جا ملے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۵). ۲. **کسی کے گواہ کا اس کے خلاف گواہی دینا ، گواہ کا بیان بگڑ جانا** (نوراللغات).

---چُسْت مُدَّعی سُسْت کہاوت ؛ ← مدعی سست ،
جس کا کام ہے وہ پروا نہیں کرتا ، دوسرے کو فکر ہے (جامع اللغات).

---حاشِیَہ کس اضا(--- کس ش ، فت ی) امذ.
وہ گواہ جو کسی دستاویز کے حاشیے پر اپنے دستخط یا نشانی انگوٹھا بنائے.
بہرکیف اس کو حاکم تک وہ لائے
گواہِ حاشیہ بھی ساتھ آئے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۱۱). [گواہ + حاشیہ (رک)].

---دار صف (قدیم).
شاہد ،گواہ ،گواہی دینے والا. تو ایسی عقل پر میں گواہ دار سو وہ گواہ جز عرفان تو نہیں ، و گواہ داری یہی عارف الوجود ہے ، اس وجود کا عرفان سیج کیا تفاوت ہوے گا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۳۹). سو عشق ای دوست جانیا کہ ہمنا بر گواہ دار. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۱۷۹).
اپنا آپیں دیک دیدار اپنا آپیں ہے گواہ دار
(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (بحوالہ قدیم اُردو ، ۱ : ۳۲۰)). [گواہ + دار + داشتَن ـ رکھنا].

---داری امث (قدیم).
گواہ کا بیان ، شہادت ،گواہی. تو ایسی عقل پر میں گواہ دار سو وہ گواہ جز عرفان تو نہیں ، و گواہ داری یہی عارف الوجود. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۳۹). [گواہ دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
گواہ پیش کرنا ، گواہ لانا (نوراللغات).

---رُوِیَت کس صف(--- و مع ، فت ی) امذ.
(قانون) **وہ گواہ جس نے اپنی آنکھ سے کوئی معاملہ دیکھا ہو ، چشم دید گواہ** ، عینی شاہد (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری).
[گواہ + رک : رویت (۱)].

---سَرکاری کس صف(--- فت س ، سک ر) امذ.
(قانون) **سرکار کی طرف سے مقرر فرد جو مقدمات میں سرکار کی طرف سے پیش ہوتا ہے.** کہنے لگے ان کی نہ پوچھئے ، تمام عمر میخانہ میں رہے نکلے تو محتسب بن گئے میں نے کہا محتسب ہی نہیں گواہِ سرکاری بھی. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۱۲۵).
[گواہ + سرکار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَماعی کس صف(--- فت س) امذ.
(قانون) **وہ گواہ جو سنی ہوئی بات کی شہادت دے ، سنی ہوئی بات کی گواہی دینے والا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)
[گواہ + سماع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طَلَب کَرْنا محاورہ.
گواہ کا عدالت میں بلایا جانا ، شہادت دینے کے لیے طلب کیا جانا (جامع اللغات).

---طَلَب ہونا محاورہ.
گواہ طلب کرنا (رک) کا لازم ، **گواہی کے لیے بلایا جانا.**
پھر ہوئے ہیں گواہِ عشق طلب
اشکباری کا حکم جاری ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳).

---عادِل کس صف(--- کس د) امذ.
سچا گواہ ، شاہدِ عادل . اس قوم کی شخصی محنت اس پر گواہِ عادل ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳۹).
[گواہ + عادل (رک)].

---عَینی کس صف(--- ی لین) امذ.
(قانون) **گواہِ رویت ، چشم دید گواہ ، وہ گواہ جس نے کسی بات (واقعہ) کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو** (فرہنگ آصفیہ).

---فَرْعی کس صف(--- فت ف ، سک ر) امذ.
عارضی گواہ ، غیر حقیقی گواہ ، وہ گواہ جو اصل نہ ہو. گواہ فرعی بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ اصل گواہ ، فرعی گواہوں کے سامنے یہ کہے کہ تم گواہ رہو میری گواہی پر اس بات کی کہ فلاں نے اس امر کا اقرار کیا تھا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۹۶).
[گواہ + فرعی (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **کسی کو کسی امر میں شاہد بنانا.** ابوجہل نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی اور کعبے میں جا کر ہُبل کو گواہ کیا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۹).
محشر میں جا کے آخر کیا دادخواہ کرتے
کہتا اسی کی ایسی جس کو گواہ کرتے
(۱۹۰۰ ، دیوان صفی ، ۱۲۲). ۲. **جَتانا ، بَتانا ، آگاہ کرنا.** ہم نے رات کو نقیب خاں کو گواہ کر دیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۶۵).

---گُزَرْنا محاورہ.
گواہ کا بیان گزرنا ، گواہی دینا.
دل کو چُھپا رہے تھے وہ آنکھوں نے کہہ دیا
گزرے جو دو گواہ تو دعویٰ ٹھہر گیا
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۵۶).

---لانا محاورہ.
صفائی یا ثبوت میں گواہ پیش کرنا ، شہادت پیش کرنا.
دعویٰ کروں جو ان پر لاوں گواہ کس کو
دل تو وہ لے گئے ہیں سب خلق سے چُھپا کر
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۶۵). حضرت عمر نے کہا اس روایت پر گواہ لاؤ. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۷۸).

گَواہی (فت گ) امث.
گواہ کا بیان ، شہادت ، توثیق ، تائید ، شاہدی.

اے شوخ تری شوخ نگاہی نظر آئی
سنتے تھے سبھوں میں سو گواہی نظر آئی
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۵). اے طوطے تو اس کے خاوند کے پاس جا اور ان دونوں کو آپس میں ملا دے بلکہ اس کی عصمت پر گواہی دے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۸).

نہ ہے غم پرسشِ اعمال سے ہو فرشِ راحت پر
تفسیر خواب دیتی ہے گواہی جرمِ غفلت پر
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵۸). ہم نے اپنے دل کی گواہی کو جب جب آزمایا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۴۸).

تو شعاعوں کا تبسّم ، تو اُجالوں کا سُرور
ہر کرن تیری گواہی ، ہر سحر تیرا ظہور
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۲۰). [گواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اُلٹی ہو جانا محاورہ.
شہادت مخالف ہو جانا ، شہادت کا برخلاف ہونا.

دمِ اظہارِ محبّت ٹھہرائے نالۂ دل
اولٹی ہو جائے نہ کمبخت گواہی تیری
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۷).

---ادا کَرْنا محاورہ.
رک : گواہی دینا. اُس درخت میں ایک بڑا جوف ہے شب کو چلکر بیٹھ وہ دن کو جب قاضی آکر پوچھے تو گواہی ادا کرنا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳۶).

---حاشِیَہ (---کس ش ، فت ی) امث.
تصدیق یا شہادت جو کسی تحریر کے حاشیے پر دستخط یا نشان کی شکل میں ہو. محررہ ۱۵ مارچ ۱۸۷۰ ، مصدّقہ رجسٹری معہ گواہی حاشیہ مجھ گواہ مدّعا علیہم کے خاص زر خرید ہمراہ مکان محمود خاں مدّعی کے ہے . (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائی عدالت ، ۱۲۵). [گواہی + حاشیہ (رک)].

---دینا محاورہ.
۱. **اقرار کرنا ، تصدیق کرنا.**

گواہی دے اے مردِ دانش نمائے
محمدؐ ہے جگ میں رسولِ خدائے
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۷). علی گڑھ سوسائٹی ... اپنے بانی کے حُسنِ سلیقہ اور نیک نیتی پر گواہی دیتی ہے . (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۷). جب لوگوں نے ان کے خلاف گواہی دی. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصّے ، ۲۳).

تاریخ ہر اک موڑ پہ دیتی ہے گواہی
قدرت کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے
(۱۹۷۷ ، ماجرا ، ۴۴). ۲. **(دل کا) کسی خیال کی تائید کرنا.** میرا دل بھی یہی گواہی دیتا ہے. (۱۸۹۱، بوستانِ خیال ، ۸ : ۲۶۳).

---شاہِدی (---کس ہ) امث.
شہادت ، گواہی. ہم ایک خدا کے واسطے گواہی شاہدی میں کبھی کبھی نہ پھریں گے . (۱۹۰۰؟ ، خورشید بہو ، ۱۵۶) . [گواہی + شاہدی (رک) بطور تابع].

---کَرانا محاورہ.
شہادت مہیا کرنا ، گواہی پیش کرانا ، کسی تحریر پر شہادت یا تصدیق کے لیے دستخط کرانا یا نشانِ انگوٹھا لگوانا. اس خیال سے کہ آئندہ کوئی اس کے قبضہ سے نکالنے نہ پائے شرعی گواہی کرا دی. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۱).

---مانْگنا محاورہ.
ثبوت مانگنا.

مانگو نہ گواہی اگر آنکھوں میں ضیا ہے
وہ کلمۂ حق دیکھ لو شانے پہ لکھا ہے
(۱۹۵۱ ، آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۶۲).

کِس کڑے وقت میں موسم نے گواہی مانگی
جب گریباں ہی اپنا ہے نہ دامن اپنا
(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۲۵).

گَوائی (۱) (فت گ) امث.
گانے کی اجرت (نوراللغات) [گوانا (رک) سے حاصل مصدر].

گَوائی (۲) (فت گ) امث.
رک : گواہی (نوراللغات). [گواہی (رک) کا بگاڑ].

گوبَر (و مج ، فت ب) امذ.
گائے بیل یا بھینس کا فُضلہ ، سرگین گاؤ جو سوکھنے کے بعد جلانے کے کام آتا ہے.

سرگیں گوبر قلہ (ہے) پیوسی
جان کُلند جو کہیے کسی
(۱۶۲۱ ، خالقِ باری ، ۷۶).

سن مری بات نام لے ہر کا
چوکا ہوتا ہے اس کے گوبر کا
(۱۸۰۵ ، نظمِ رنگین ، ۲۵). سر کے بال صاف کروا کے صرف گائے کے گوبر کا گاڑھا گاڑھا لیپ کروا دیا. (۱۹۳۷ ، سلک الدّرر ، ۳۴). جگہ جگہ گوبر اور لید کے تودے لگائے ، پہلے لید کا ٹوکرا بھرا اور اُٹھا کر ... لے گئی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۴۹). [س : गो+बर]

---پاتھنا محاورہ.
گوبر کو ہاتھ سے تھپک دے دے کر اُپلے بنانا ، اُپلے پاتھنا. دن بھر گھر میں کام ہوتا ہے ، کھانا پکانا ، بیل کو سانی دینا ، گوبر پاتھنا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۹).

---پَتْھوانا محاورہ.
گوبر پاتھنا (رک) کا تعدیہ. وہ چیز جو مجھکو باہر لائی جیلخانہ پہونچایا ، رسیاں بٹوائیں ، ٹاٹ سلوائے گوبر پتھوائے اور مغیرہ جیسی کڑیا چھٹوا دی مگر میں غیروں کی شکایت کس منہ سے کروں . (۱۹۲۴ ، طوفانِ اشک ، ۱۰۸).

---چک (---فت چ) امذ.
(ایندھن براری) **وہ جگہ جہاں اُپلے تھاپنے کو گوبر جمع کیا جائے ، گوہاری** (اب و ، ۳ : ۱۰۵). [گوبر + (رک) چک (۱)].

---دَھن (---فت دھ) امذ.
(ایندھن براری) رک : **گوبر چک** (ا پ و ، ۳ : ۱۰۵). [گوبر + دھن ، لاحقۂ ظرفیت].

---سَونْتنا محاورہ.
گوبر اکھٹا کرنا ، گوبر سمیٹنا. لکڑی کا پھاوڑا ہاتھ میں لے کر ایک ایک بیل بھینس گائے کے تلے سے گوبر سونتتا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۴۹).

---کا چوتھ امذ.
۱. گوبر کا پنڈ ، **گائے یا بھینس وغیرہ کا ایک مرتبہ کا کیا ہوا گوبر کا ڈھیر** (ا پ و ، ۳۷ : ۱۰۳). ۲. (**کنایۃً**) **بدہیت ، بدشکل ، ناموزوں ، بھدا.** ان گوبر کے چوتھوں کو دیکھتے دیکھتے تو گھن آنے لگی. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی ، ۴۹).

---کا کیڑا امذ.
رک : **گُو کا کیڑا.** آدمی عالم یا متعلم ہے اور باقی گوبر کے کیڑے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۶).

--- کَرْنا محاورہ.
گائے بیل بھینس یا بھینسے کا ہگنا (نوراللغات).

---کی بھائی امث.
ہندوؤں کے عقیدے میں زچہ خانے کی ایک دیوی کا نام جس کی شکل کھلی ہوئی قینچی کے مشابہ بنائی جاتی ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۹۷).

---کی سانجھی امث.
گوبر کی چھوٹی سی مورتی جو ہندو لڑکیاں بھادوں کے مہینے میں بناتی ہیں (جامع اللغات).

---کی سانجھی بھی بِھڑیا اوڑھے اَچّھی لَگْتی ہے کہاوت.
بدشکل بھی بناؤسنگار کی وجہ سے خوبصورت معلوم دیتی ہے (جامع اللغات).

---گَنیش (---فت گ ، ی مج) امذ.
۱. **گنیش جی کا گوبر کا بُت جو ہندو کوئی کام شروع کرنے سے پہلے بنا کر پوجتے ہیں.** ٹھاکروں کی پوجا میں سب سے پہلے گنیش جی کی پوجا کی جاتی ہے ... گوبر گنیش کا مرکب آپ کے روز مرہ اور لغات میں موجود ہے. (۱۹۳۱ ، منشورات ، ۱۳). ۲. (**کنایۃً**) **نہایت بدشکل ، بدنما ، بے ڈول چیز.**

گوبر گنیش توند ہی ایسی ہے شیخ کی
نسبت نہ ہووے بھینس کو جس کی شکم کے ساتھ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۰). ۳. (**مجازاً**) **سست اور کاہل آدمی ، گوبر کا چوتھ.** حاکم وہاں کے تھپنی کے تھپنا ، گوبر گنیش ... بسر کرتے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۸۵).

بنو کاہلی سے نہ گوبر گنیش
وہی دے گا مرہم دیا جس نے نیش

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۱). ۴. (**مجازاً**) **بے وقوف ، احمق شخص.** اس بات پر وہ گوبر گنیش راضی ہوا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۶).

انہیں ہم نے جانا تھا گوبر گنیش
مگر یہ تو نکلے بڑے ہی قریس

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۶۷). [گوبر + گنیش (عَلَم)].

---گَھنیس (---فت گھ ، ی مج) امذ.
رک : **گوبر گنیش.**

باد کرتا تھا کوئی گوبر گھنیس
دل کو سمجھاتا تھا ہر پر ایک بھیس

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۷). [گوبر + گھنیس (گنیش (رک) کا ایک املا)].

---نِکال دیا فقرہ.
بھرکس نکال دیا ، بہت مارا پیٹا ، بہت سزا دی (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

گوبْرَوَرا (و مج ، سک ب ، و لین) امذ.
رک : **گوبریلا.** خنفسا ... ہندی میں اس کو گوبرورہ کہتے ہیں ، (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۳). [گوبر + ورا ، لاحقۂ صفت].

گوبْرَونْدا (و مج ، سک ب ، و لین ، مغ) امذ.
رک : **گوبریلا** (پلیٹس). [گوبر + وندا ، لاحقۂ نسبت].

گوبْرَونی (و مج ، سک ب ، و مج) امث.
اُپلوں کا ڈھیر ، پتھوری (جامع اللغات) [گوبر + ونی ، لاحقۂ نسبت].

گوبَری (۱) (و مج ، فت ب) امذ.
گوبر میں پانی ملا کر تیار کیا ہوا گارا. ابھی چوکے کی گوبری تک بھی نہیں دی گئی. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۶۱). اس پر پھر گوبری کی تہہ یا گیلی مٹی کی تہہ بچھا دیں. (۱۹۶۷ ، زمین و زراعت ، ۱۵۶). [گوبر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- کَرْنا ف م.
گوبری سے لپائی کرنا ، گوبری لگانا ، گوبری سے لیپنا پوتنا. افریقہ کی بعض قوموں میں اب بھی جب مکان تیار ہو جاتا ہے تو اس کی چھتوں اور دیواروں پر گوبری کرنا عورت کے سپرد ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۱۷). جب برہمن خود ایک ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں تو ہر ایک کے لیے پانی چھڑک کر گوبری کی جاتی ہے اور ... دسترخوان چنا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۵۹).

گوبَری (۲) (و مج ، فت ب) امث.
خسرہ ایک مرض جس میں بخار کے ساتھ جسم پر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے ہلالی شکل کے نکلتے ہیں اکثر یہ مرض سات روز میں ٹھیک ہو جاتا ہے. انگریزی میں اسکو میزلس اور ہندی میں گوبری کہتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۷۶). لڑکی دس مہینے تک رہی اس کو گوبری نکل آئی نمونیہ ہو گیا. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۲۶). [مقامی].

گوبَرْیا (و مج ، فت ب ، سک ر) امذ.
سلسلہ کوہ کے دامن میں پایا جانے والا بلند قامت درخت. (پائین کوہ ہمالیہ) ... میں بےشمار اقسام کے درخت پائے جاتے ہیں ... سب میں اہم ترسال ، جنس سکو سال ... جنس جامن ، جنس گوبریا. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۱۳). [مقامی].

گوبْرِیلا (و مج ، سک ب ، ی مع) امذ ؛ ــــگبریلا.
گوبر سے متعلق ، گوبر میں پیدا ہونے والا ایک کیڑا. اس گوبریلے کیڑے کا ذکر نہ کرو کہ اس کی سراسر ہِمّت اس طرف ہے کہ دنیا جمع کرے. (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات اُردو ، ۲۶۱). پہاڑی ریل اس طور پر کھڑکھڑاتی ... گنگناتی گزرتی تھی جیسے بڑے بڑے گوبریلے یا بھونرے ایک کے پیچھے ایک چلے جا رہے ہوں. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۳۲). [گوبر (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گوبْڑَورا (و مج ، سک ب ، و مج) امذ.
گوبر کا کیڑا ، گبروا ، گوبریلا. کوئی قوم اس خونخوار اور وحشت ناک قوم کی برابری نہیں کرسکتی ہے جو اپنی اعلیٰ درجہ کی لذیذ غذا ، کیڑے ، گوبڑورے ، چیونٹی کو سمجھتے ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن فروری ، ۱۶). [گبرورا (رک) کا ایک تلفظ].

گوبْلِٹ (و مج ، سک ب ، کس ل) امذ.
گلاس ، جام ، قدح ، پیالہ. وہ شیشے کے ایک نازک گوبلٹ سے .. شراب پی رہی تھی. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱ : ۳۱۷). [انگ : Goblet].

گوبِنْد (و مج ، کس ب ، سک ن) صف ؛ امذ ؛ ــــگوند.
گوالا ، کرشن جی کا لقب ، **ہندوؤں میں اسمائے خاص کا جزو.**

سب مل کے یارو کشن مُراری کی بولو جے
گوبند چھیل کنج بہاری کی بولو جے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۰۹). [گووند (رک) کا محرّف].

گوبی (و مج) امث.
رک : گوبھی.

بھیانک راستے جنگل ہیں اور پگڈنڈیاں کوچے
پڑا ہے اپنا منھ ڈھانکے اگر گوبی کا تختہ ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۱۸۵). اردو میں گوبھی کے علاوہ «گوبی» بھی مروج ہے، اس کا مرکّب پھول گوبی بھی استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳۱). [گوبھی (رک) کا ایک اِملا].

گوبھ (و مج) امذ.
(کاشت کاری) **پودے کی جڑیں ؛ شاخ در شاخ گھنا پھیلاؤ جو پودے کمزور کرے اور اس کے بڑھنے کو روک دے** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۳). [مقامی].

گوبھی (و مج) امث.
ایک چھوٹا پودا یا اس کا پھول جو ترکاری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. اس کے پتے بڑے بڑے اور تعداد میں کم اور پھول رنگ میں سفید گھٹا ہوا اور چھتری کی مانند کافی بڑا ہوتا ہے ، اس کی ایک قسم بندگوبھی بھی ہے جس میں پھول کی جگہ صرف پتوں کا ایک بڑا بند گچھا ہوتا ہے لاط : Elephantophus Scaber].

وہ گوبھی کے پتے اکڑنے لگے
بتاشے بھی دو چار پڑنے لگے

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۷۳). وہ غذائیں جن میں فاسفورس بکثرت موجود ہوتا ہے یہ ہیں ... گوبھی ، گانٹھ گوبھی ، گوشت اور مچھلی (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۳۴). [س : गो + जिह्वा].

ـــــ تِتْلی (ـــــ کس ت ، سک ت) امث.
سفید یا سفیدی مائل تتلی جس کا لاروا گوبھی کے پتے کھا کر نشوونما پاتا ہے ، کلم تیتری. شاہ تتلی (Danais) موتلی سا (Vanessa) گوبھی تتلی (Pieris) اور ریشم پروانہ ، چاند پروانہ ... جن کے حشرے سیب کے پھل میں ملتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۳). [گوبھی + تتلی (رک)].

ـــــ کا پُھول امذ.
(مجازاً) **بہت بڑا ، پُھولا ہوا.** دس ہوئے اس بدصورت لڑکے کی گوبھی کے پھول کی سی بڑی ناک پر دینے پڑے. (۱۹۶۱ ، ستاروں کی سیر ، ۱۳۰).

گوپ (و مج) امذ.
۱. **گوالا ، گوجر ، گائے چَرانے والا.** یہ لڑکیاں ان ہی گوپوں یعنی گوالیوں کی تھیں. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۳۰).

کبھی کھیلیں آپس میں ہم گوپ لیلا
یہی کلپنا ہے یہی کامنا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۱). ۲. **سونے کا ہار ، گندھے ہوئے ریشم کا کمربند ، سونے چاندی کے تاروں کی گندھی ہوئی زنجیر** (ماخوذ : جامع اللغات). [س : गोप].

گوپا (و مج) امذ.
چولستانی جھاڑی سے بنی ہوئی مخروطی جھونپڑی جس کو اندر سے لکڑیوں سے سہارا دیا جاتا ہے. موٹی لکڑی زمین میں گاڑی ہوتی ہے جو بلندی پر چھت کا وزن اُٹھائے رکھتی ہے چولستانی اس کو «گوپا» کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۶۸). [مقامی].

گوپارَم (و مج ، فت ر) امذ ؛ ــــگوپرم.
مندر کا گنبد ، گوپرم. اس معبد کا گوپارم یا گنبد سو فٹ بلند ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۱۳۹). [گوپرم (رک) کا اشباعی املا].

گوپال (و لین) امذ.
۱. **گوالا ، چرواہا ، گایوں کو پالنے والا** (ماخوذ : جامع اللغات).
۲. **کرشن جی کا لقب ، بھگوان.**

سوگوبند جگ دیو گوپال ہے　　سور کھپال کرپال دیپال ہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۲). جگت روپی بش کا پالنے والا گوپال ہے. (۱۸۹۰ ، ترجمہ جوگ بششٹھ ، ۲ : ۹۸). [گو (گائے) (رک) + پال ، پالنا (رک) سے].

ـــــ بھوگ (ـــــ و مج) امذ.
فرخ آباد میں پیدا ہونے والا ایک آم جو بہت میٹھا ہوتا ہے.

اس ضلع میں دو سو چھیالیس قسم کے آم ہوتے ہیں ... بہت زیادہ میٹھے عام پسند چھ سات قسم کے ہیں بمبئی ٹکاری ، نودھا ، گوپال بھوگ ، چون ، دسہری. (۱۹۳۶ ، خطباتِ مُشران ، ۱ : ۳۵۸). [گوپال + بھوگ (رک)].

گوپال (و مع) امذ.
لوہے کا جنگی ہتھیار ، گُرز.
اگر مرتضٰی شاہ ذوالحال ہے خداوند شمشیر گوپال ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰).
لے گوپال اس مغز بیروں کرو زمیں کوں تمام غرقۂ خوں کرو
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۵).
گدخدا ہونے کو چلا دولھہ بال و گوپال عظم سے جوں شہہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۷).

دو سمت ہٹے قتل شہہ بیکس و دلگیر
گوپال و سنان و تبر و خنجر و شمشیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۲). الات اور سامان جنگ یہ تھے گوپال ، گرز ... اختر ، سراپردہ. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۷۰).

جب کہ ان کے اسلحہ تھے تیر و گوپال و کمند
جب کہ ان کے مرکبوں میں تھے ابل ، خچر ، حمار

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۳۰). [ف].

گوپالی (و لین) صف.
گوپال (رک) سے متعلق یا منسوب ،گوپال کا. یہ انگریزوں سے پہلے زرعی سے زیادہ ایک گوپالی (Pastoral) معاشرہ تھا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۴). [گوپال رک + ی ، لاحقہ نسبت].

گوپَتی (و مع ، سک پ) صف.
پوشیدہ ، چُھپی ہوئی ، گُپتی.

تو عالی خاندان و اہلِ عزت نام والا ہے
زباں کو روک کے اپنی نہ کر باتیں گوپتی سے

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۷۹). [گپتی (رک) کا اشباعی املا].

گوپَد (و مع ، فت پ) امذ.
وہ مکان یا مقام جہاں گائے اور بیل وغیرہ باندھتے ہیں ، گوتھان ، گئو شالہ. وہ اس جگت کو گوپد کی طرح اپنے پرشارتھ سے نانگھ جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۲). [گو (گائے) + پد (رک)].

گوپُر (و مع ، ضم پ) امذ.
مندر جس پر نقش و نگار ہوں یہ دروازہ بہت بلند ہوتا ہے اور اس پر دیوتاؤں کی مورتیں بنی ہوتی ہیں ، گوپُرم. انہیں اہرامی گوپروں کی وجہ سے دکن کے مندروں نے ایک خاص شکل پیدا کی ہے وسعت کے لحاظ سے ہر ایک گوپر بجائے خود ایک مندر ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۸۱). [مقامی].

گوپُرَم (و مع ، ضم پ ، فت ر) امذ.
رک : گوپُر. زمانۂ مابعد کے مندروں کو ، دروازوں پر گوپرم کے ساتھ ساتھ بہت سی حلقہ بندیوں اور دوہری مڑی ہوئی کنگنیوں کی وجہ سے ممتاز کیا جاسکتا ہے. (۱۹۶۴ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۷۱). [گوپر (رک) + م ، لاحقۂ صفت].

گوپَن (و مع ، فت پ) امذ.
رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اڑاتے ہیں یا حریف کو مارتے ہیں ، گوپھن ، گوپیا ، فلاخن ، ڈھیلوا ؛ منجنیق.

سپہ ہر طرف اس کے کھینچے ہی صف
لیئے تیر و شمشیر و گوپن بکف

(۱۶۳۹ خاورنامہ ۳۵۴). اس لشکر نے حمس پر جا کر محاصرہ کیا اور ایک گوپن مغربی جس کا وزن ایک سو چالیس شامی تھا مع اور گوپنوں کے لشکریوں نے کھڑی کی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۰). حصین بن نمیر کوہ ابو قبیس پر کھڑا ہوا گوپن کے ذریعے سے پتھر چلا رہا تھا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۱). پٹیل پٹواری تو آپ جیسے ولائتی اور انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کو گوپن کے پتھر کی طرح ایسے گُھما گھما کر پھینکیں گے کہ پتہ بھی نہیں چل سکے گا. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۷۰). [گوپھن (رک) کا ایک املا].

گوپِن (و مع ، کس پ) امث.
رک : گوپی ، دودھ بیچنے والی ، گوپے کی بیوی.

دھن دھن ہماری قست درشن تمھارے پائے
جو کچھ لکھے بچن تھے گوپن کو پڑھ سنائے

(۱۸۷۹ ، دیوان بیگن ، ۴۴). [گوپ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گوپِنی (و مع ، کس پ) امث.
رک : گوپی.

ہر یک گوپنی شبہ کی جیوں ماہ ہے
کہ اس دور میں کشن او شاہ ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳). [گوپن (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گوپی (و مع) امث.
دودھ بیچنے والی ؛ گوپے کی بیوی ، گوالوں کی لڑکیاں جن کے ساتھ کرشن جی بچپن میں کھیلا کرتے تھے.

خوباں منے بیٹ توں بسر کوڑیاں کوں
سن دیک اپس بانٹ لینا گوپیاں کوں

(۱۶۷۴ ، نصرتی (بحوالہ قدیم اُردو ، ۱ : ۵۲۸)).

سَسّی اور پنو گوپی اور کنیّا
زلیخا اور یوسف ، ہیر اور رانجھا

(۱۷۷۵ ، عزلت (از چمنستانِ شعرا ، ۴۴۷)). کہیں راون اور لنکا کا بکھیڑا ... مرلی بجانی اور گوپیوں سے دھومیں مچانی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۲).

ہنستی ہوئی جو پھرتی ہیں ساتھ ان کے گوپیاں
ہیں ان میں رادھا ایسی کہ تاروں میں چندریاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۷۱). آج سینکڑوں آدمی اسے گھیرے ہوئے تھے ... گوپیوں میں کنھیّا بنا ہوا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۲۲۹). سنگیت رس کے دیوانے اس کے اردگرد اس طرح منڈلاتے ہے جیسے کرشن مہاراج کے اردگرد گوپیاں. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۳۰۲). [س : गोपी].

---جنتر (---فت ج ، سک ن ، فت ت) امذ.
تنبورے کی قسم کا ایک تارا ساز جسے بھکاری بھجن گاتے وقت تنتناتے رہتے ہیں (ا پ و ، ۴ : ۱۳۵)۔[گوپی + جنتر (رک)]۔

گوپیا (و مج ، کس پ) امذ ؛ امث.
رک : **گوپن ؛ گوپھیا**. کسی رسّی کا گوپیا بنا کر اسے پھرائیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۳۰)۔ [مقامی].

---پھرانا / چلانا محاورہ.
فلاخن سے پرندوں کا اُڑانا (علمی اُردو لغت).

گوپین (و مج ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : **گوپَن**.

بتے مارے واں خشت و گوپین و تیغ
کہ جوں ہولے برسیا اسی ٹھار میغ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۵۰)۔ [گوپَن (رک) کا ایک قدیم اِملا]۔

گوپھا (۱) (و مج) امذ.
غار ، کھوہ ، چُھپنے کی جگہ . تس سے وہ اسر ایک ایک کو اُٹھانے لے جاتے اور پربت کی گوپھا میں رکھ اس کے اوپر سِلا دھر موند کے چلا آوے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۶۳).

کہا ماں نے شہ سے نہ کر کچھ فکر
وہ بیٹھے ہیں گوپھا میں جا دھوپ کر

(۱۸۵۶ ، قصہ گوپی چند ، ۹). ایک پہاڑ کا گوپھا ہے جو دور تک چلا گیا ہے. (۱۹۰۵ ، حورِ عین ، ۲ : ۸)۔[گُپھا (رک) کا ایک املا]۔

گوپھا (۲) (و مج) امذ.
۱. **حلقہ ؛ دائرہ ، کولا ، کولیا**. بعضے کی جڑیں اس قدر موٹی ہوتی ہیں کہ بیس آدمی کے گوپھے میں نہیں آ سکتی ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین ، ۸۳). سپاہی کو باہر نکال لیا اور گوپھے میں لے کر سہیلی کے گھر پہونچا دیا۔(۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۳). ۲. **اینڈوا ، پگیا ، پگڑی**. سر پر ایک موٹے سفید کپڑے کا گوپھا مار لیا ہے بدن میں ایک بہت لمبی اور ڈھیلی عبا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۵۲)۔ [مقامی].

گوپَھن (و مج ، فت پھ) امذ.
گوپن ، رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس کے بیچ میں پتھر رکھتے ہیں اور ہاتھ سے گردش دے کر اس پتھر کو حریف پر مارتے ہیں ، فلاخن. آدمیوں کو یہی گمان ہوا کہ جنوں نے نمرود کو گوپھن بنانا سکھایا۔(۱۸۱۰ ، اخوان الصّفا ، ۳۱). حصین بن نمیر ابو قبیس پہاڑ پر سے گوپھن میں پتھر مارتا تھا اور غلاف کعبہ اس کے صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔(۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۱۷). ان شرمیلے پرندوں کا شکار چمڑے کے گوپھن میں پتھر رکھ کر کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۴) ، [س : गोफिणा]۔

گوپَھنی (و مج ، فت نیز سک پھ) امث.
گوپھن (رک) کی تصغیر ، **فلاخن ، ڈھیلوا**. گوپھنی ، گوپھیا ، رسّی سے بنا ہوا ہوتا ہے کہ اس میں ڈھیلا رکھ کر پھینکتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۸)۔ [گوپھن (رک) کی تصغیر].

گوپُھنا (و مج ، فت نیز سک پھ) امذ.
(کاشت کاری) رک : **گوپھن** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۲)۔ [گوپھن (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گوپِھیا (و مج ، کس نیز سک پھ) امذ.
رکَ : **گوپھن**. گوپھنی ، گوپھیا ، رسّی سے بنا ہوا ہوتا ہے کہ اس میں ڈھیلا رکھ کر پھینکتے ہیں. (۱۸۳۶ ، **کھیت کرم** ، ۸) . رکھوالوں کے شور ، گوپھیوں کے تڑاقے ، **گھنگوں** کی آواز ، جھٹ پٹے کا وقت. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۳). اسے گوپھیے کی طرح گھما کر ذخیرے کی طرف پھینک دیا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۲۸)۔ [گوپھن (رک) کی تصغیر].

گوت (و مج) امذ ؛ امث.
۱ (اُ) (ہنود) **کسی ذات کی ذیلی تقسیم ، خاندان ، نسب ، نسل**. اتنا معلوم ہوا کہ ذات کا کھتری اور گوت کا ٹنَ تھا . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۳۸). اگلے بھی ایسی ہی کچھ بچارے ہوئے ہیں ... ہم میں اور میں کچھ گوت کی تو میل نہیں ہے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۸). جاٹوں کی بہت سے گوتوں ... میں یہ رسم ہے. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۳ دسمبر ، ۶). پھر اس نے سوال کیا «لالہ تیری گوت کیا ہے؟» (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۳۷) (اُا) **خاندانی نام ؛ (مجموعی طور پر) ذات ؛ قسم ، نوع (کسی قوم کی)** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **قبیلہ ، قوم**. کشمیر کے اصل باشندے اپنے گوت کا ایک لقب رکھتے ہیں. (۱۸۹۶ ، سیرۃ فریدیہ ، ۴). ایسی قوم کے لیے جو خاندانوں یا چھوٹے چھوٹے گوتوں میں منقسم ہو ... گائے کے ایسا ہمدرد رفیق ایک نعمت غیر مترقبہ تھا. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۱۲۸). جاٹوں کی روایت کے مطابق یہاں سہارائھ گوت آباد تھی اور یہی سہارائھ بگڑ کر میرٹھ ہو گیا. (۱۹۸۳ ، اکائی (دیباچہ) ، ۱۱). [س गो+त्र].

---بھائی امذ.
ایک ہی گروہ یا جماعت سے تعلق رکھنے والا مرد ، یک جدی. آپ تو آپ ہمارے گوت بھائی ہیں میں بھی پنواڑ راجپوت ہوں۔(۱۹۳۰ ، چار چاند ، فراق دہلوی ، ۷۶)۔ [گوت (رک) + بھائی (رک)].

گوتا (۱) (و مج) امذ.
رک : **گوت جو فصیح ہے** (پلیٹس). [گوت (رک) + ا (زائد)].

گوتا (۲) (و مج) امذ.
رائی کا دانہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گوتا (۳) (و مج) امذ.
غوطہ (رک) **کی بگڑی ہوئی شکل** (پلیٹس)۔[غوطہ (رک) کا بگاڑ]۔

گوتر (و مج ، فت ت) امذ
خاندان ، نسل ، گھرانا ، گوت. دونوں طرف کے پنڈتوں نے پردادا کا نام بیان کیا اور ان کا گوتر بتایا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۵۲)۔

ہر ایک ہندو ایک ہی وقت میں کسی خاص ذات اور کسی خاص گوتر کا رکن ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۳۰۴).

نہ گوتر سے نہ برہمن ہے جنم سے کوئی
فضول کیوں پھر اسے برہمن کہے کوئی

(۱۹۵۰ ، دم پد (ترجمہ) ، ۱۵۲). [س : गोत्र].

گوٹرا (و مج ، سک ت) امذ.
رک : **گوتر** (پلیٹس). [گوتر (رک) + ا (زائد)].

گوتراجا (و مج ، سک ت) صف ؛ امذ.
ایک ہی نسل کا فرد ، یک جدی ، رشتہ دار . بمبئی میں جب بیوہ گوتراجا سپنڈ کی حیثیت سے وارث ہو تو وہ اپنے شوہر کے لیے متبنیٰ نہیں لے سکتی. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۳۶۳). [گوترج (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گوترَج (و مج ، سک ت ، فت ر) امذ.
رک : **گوتر**. سکولیا اور سمانودک سلسلۂ بالا سے واضح ہوگا کہ نزدیک کے تمام گوترج سپنڈوں کا خاتمہ کرا دیتا . (۱۸۹۹ ، مجموعۂ دھرم شاستر ، ۹۶۸). [س : गोत्रज].

گوترَہ (و مج ، سک ت ، فت ر) امذ.
رک : **گوتر** (پلیٹس). [س : गोत्र].

گوتَم (و لین نیز مج ، فت ت). (الف) امذ.
۱. **بدھ یا ساکیا منی کا نام جو بدھ مذہب کا بانی تھا**.

قوم نے پیغامِ گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہرِ یک دانہ کی

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۲۷۰).

اگر میں بھاگ جاتا زندگی سے   تو گوتم کی طرح نروان ہوتا

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۹۹). ۲. **چھتریوں کے ایک خاندان کا نام جو گوتم اوّل کی نسل سے ہے**. چھتریوں میں گوتیں بےشمار ہیں... گوتم. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۳۷). ۳. **جین مت کے اخیر اوتار یعنی مہابیر سوامی کا پہلا چیلا** (فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. **گوتم سے منسوب ، گوتم کی نسل سے متعلق یا وابستہ** (پلیٹس). [س : गौतम (علم)].

---دھارِی (---فت د ، کس ر) صف ؛ امذ.
بدھ مت کا پیروکار ، گوتم بدھ کا ماننے والا.

بھوکا ہو انسان ، تو پھر مسلم ہو یا زُنّاری ہو
پارسی ہو ، سکھ ہو ، عیسائی ہو یا گوتم دھاری ہو

(۱۹۳۳ ، شعرِ انقلاب ، ۱۰۴). [گوتم (رک) + دھار ۔ دھارنا (رک) سے اسم فاعل].

---راجپُوت (--- سک ج ، و مع) امذ.
راجپوتوں کے متعدد وحدتوں پر مشتمل قبیلے کا ایک لقب (پلیٹس). [گوتم (رک) + راجپوت (رک)].

گوتمی (و لین نیز مج ، فت نیز سک ت) صف.
گوتم (رک) سے منسوب یا متعلق ، گوتم کا ، بدھ مت کا. وہ گیروا تک کا ایک گوتمی بانا پہنے ہوئے ہے. (۱۹۴۴ ، چنبو ، ۵۲۱). وہ گیان سے پہلے گوتمی شریر تھا (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۳۳). [گوتم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوتَمیان (و لین ، فت ت ، کس م) امذ.
رک : **گوتم راجپوت** (پلیٹس). [عَلم].

گوتی (و مج) صف.
ہم نسل ، ایک ہی ذات یا قوم کا ، رشتہ دار.

دنیا اُس گھڑی جاں ہوی سیر تے
کھلے بخت گوتیاں کے یک دپر تے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷۰). [گوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بھائی امذ.
گوت بھائی ، برادری کا بھائی ، دینی بھائی (فرہنگِ آصفیہ). [گوتی (رک) + بھائی (رک)].

---ناتی ، قُلیا چپاتی کہاوت.
قرابتی مہمان کی تواضع کو قلیا چپاتی کافی ہے تکلّف کی حاجت نہیں (جامع اللغات).

گُوتھ (و مع) امذ.
گولا یا گیند (روئی دھاگے وغیرہ کی) نیز (کسی چیز کا) دھاگا یا ڈوری (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوتھنا (رک) کا امر].

گوتھ (و مج) امذ.
جُوا (جو بیلوں کی گردن پر رکھا جاتا ہے) ، پُنجالی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ، س : गो+स्थ].

گُوتھان (و مج نیز لین) امذ.
(**گلہ بانی**) **چراگاہ کو جانے کے لیے قصبے کے گائے بیل کے جمع ہونے کی جگہ جہاں اگر وہ ازخود ٹھیر جائے اور چرواہے کا انتظار کرتے ہیں ، گائے بیل یا دوسرے مویشیوں کا طویلہ** . گئو تھان (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [س گو ۔ گائے + تھان (رک)].

گَوتھک (و لین ، کس تھ) صف.
رک : **گوتھ** (گاتھ) ، **ایک المانوی قبیلے سے منسوب ، گوتھی**. گوتھک وضع کے اس پُرانے عالی شان دو منزلے مکان میں جو حکام و والیانِ ملک کے ٹھہرنے کے لیے مخصوص تھا جا کے قیام کیا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۷). انگلینڈ اور مغربی یورپ کی تمام نورمن اور اکثر گوتھک کلیسا بہت پہلے اس زمانے سے موجود ہیں کہ انڈیا میں مسلمانوں کی عمارات کا آغاز ہوا . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷۰). گرجے ... کی چھت میں گوتھک طرز کی جالی دار اونچی محرابیں تعمیر کی گئیں. (۱۹۸۷ ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ۱۸۱). [انگ : Goth].

گَوتھکی (و لین ، کس تھ) صف
رک : **گوتھک**. میں اس عالیشان عمارت کے متعلق ... کہوں جو وزیر ہند کے دفتر کے لیے بنائی گئی ہے اسکا طرز تعمیر غیرگوتھکی اور خالص اطالوی ہے. (۱۸۶۱ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۳۰۲). [انگ : Gothic].

گُوتھنا (۱) (و مع ، سک تھ) ف م ـ ; گونتھنا.
۱.(اَ) **پرونا ، لڑی بنانا ، گوندھنا.** آصفیہ میں بھی گوتھنا ، گتھنا ... نون کے بغیر ہیں. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۲۲۲). (اا) (علاقہ بندی) **زیور کے علیحدہ علیحدہ حصوں کو ایک ڈورے میں منسلک کرنا** (ا پ و ، ۳ : ۸۰ ; نوراللغات). ۲. **بُرے طریقے سے موٹا موٹا سینا یا باہم ملا کر جوڑنا.** بھدی صورت ٹٹیاں اور جھابے ہیں یا پھر وہ جال ہیں جو شاخوں کو باہم گوتھ کر مچھلی پکڑنے کے لیے بنائے جاتے تھے.. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ۵۶). ۳. (مجازاً) **سوچنا ، دل میں کسی بات کی تشویش کرنا** (جامع اللغات ; نوراللغات). [پ : गवथो ; س : ग्रायन].

گُوتھنا (۲) (ضم گ ، سک تھ) ف ل.
گُتھنا ، چمٹنا ، چپکنا. کمل کے پھول میں بھونرا موند جاتا ہے اور رات بھر اس کے اوپر گوتھا رہتا ہے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸۵). [گتھنا (رک) کا اشباعی املا].

گُوتھن سِیتْلا (و مع ، فت تھ ، ی مع ، فت نیز سک ت) امذ.
چیچک کا ٹیکا. اس زمانے میں اہل یورپ نے گوتھن سیتلا کا عمل خوب پیدا کیا ہے. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۲۲). [س : گو - گائے + تھن (رک) + سیتلا (رک)].

گَوتھی (و لین) صف.
رک : **گوتھک** (وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۲۷۹). [گوتھ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گوٹ (۱) (و مج) امث.
۱. **چادر وغیرہ کے گردا گرد یا کپڑے وغیرہ کے دامن پر لگی ہوئی پٹی جو لباس کے کنارے پر یا گردا گرد لگاتے ہیں ، گوٹ آڑی اور سیدھی دونوں طرح کی لگتی ہے ، کناری.**

فلک سرمائی مخمل کے ملک درزیاں سوتاواں لے
شفق کی گوٹ لالہ سے منڈپ نوری ... ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶).

سیج پھولوں کی یاد ہے انشا
اور ظالم وہ گوٹ تکیہ کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۷).

لباس شاہ تھا اوس روز دھانی
لگی تھی گوٹ جس میں آسمانی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۹). ٹوپی کو ... سر کی ناپ کے برابر سی لیا نیچے پتلی سی گوٹ دے دی.(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۹). اماں سے کہا جو ... غرارے کی گوٹ پہ چٹکی کا جال بنا رہی تھیں. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۰۷). ۲. **کلائی بند، کنگن ، چوڑی** (پلیٹس). ۳. **وہ لکڑی جو تخت یا صندوقچے وغیرہ کے گردا گرد وصل کرتے ہیں** (نوراللغات). اف : لگانا ، لگنا. [س : गात्रव].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
دیوار کے زیریں حصے پر لکڑی یا رنگ وغیرہ کا حاشیہ. بعض اوقات گوٹ بندی تختہ بندی سے کی جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۱۰۳) [رک: گوٹ (۱) + بند (رک)+ ی ، لاحقۂ نسبت].

گوٹ (۲) (و مج) امث.
چوسر یا پچیسی نیز کیرم ، لوڈو وغیرہ کھیلنے کا مہرہ ، نرد.

سب طرف سے ہے بتوں کی مار مار
گوٹ ہے چوپڑ کی ان ساروں میں دل

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (عبدالوہاب یک رو) ، ۳۲۷). چوپڑ کا کھیل بڑا پرانا ہے اس میں سولہ گوٹیں اور تین پاسے شش پہلو ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۳۳). لکڑی کے پیسے اس طرح اِدھر اُدھر پڑے تھے جیسے بہت سے دیو لوڈو کھیلنے کے بعد گوٹیں وہیں چھوڑ گئے ہوں. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۳۰). [س : गटिक].

---اُڑْنا محاورہ.
کسی دباؤ میں آنا ، مجبور ہونا ، کنی دینا ، گوٹ پھنسنا ، مار لینا ، باہر کرنا. آج کل میری گوٹ اُڑی ہے ، وہ جو چاہیں سو کریں. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، ۵۰ : ۲۳۷).

---پِیٹْنا محاورہ.
چوسر ، لوڈو وغیرہ کے کھیل میں کسی گوٹ (مہرہ) کو خارج یا ساقط قرار دے دینا. حضور اب کی ہاتھ میں یہ گوٹ نہ پیٹوں تو عباسی نام نہ رکھوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۸۶).

---پَھنْسْنا محاورہ.
کسی گوٹ (مہرہ) کا حریف کی زد میں آ جانا ، زد سے نکل نہ سکنا. مقابل کے بارہ تھے اسکی گوٹ پھنسی ہوئی تھی (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۳۹).

---پَھنْسی ہونا محاورہ.
کسی سے کسی کی کوئی غرض اٹکی ہونا ، کسی سے کسی کا کوئی کام پھنسا ہونا (مہذب اللغات).

---لال ہونا محاورہ.
۱. **پچیسی یا لوڈو وغیرہ کی گوٹ کا سب خانوں میں پھر کر اُٹھ جانا** (نوراللغات). ۲. **کامیاب ہونا.** تم کو فکر کیوں ہو آج کل تمہاری گوٹ لال ہے ، صاحب بہادر کی ناک کے بال بنے ہوئے ہو. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، ۵۰ : ۲۳۷).

---مار کَر/کے بَیٹْھنا محاورہ.
پالتی مار کر بیٹھنا. پانو پر پانو دھر کر نہ بیٹھے اور گوٹ مار کے نہ بیٹھے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۵). نماز... سے فارغ ہوتے تو گوٹ مار کر بیٹھتے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین، ۳: ۵۳۳).

---مارْنا محاورہ.
گوٹ پیٹنا ، مخالف کی گوٹ کو اس کے خانے سے ہٹا کر اپنی گوٹ بٹھانا.

یوں جدا ہو تجھ سیں میرے دل نیں آخر جی دیا
جوں جدا ہو جگ ستی مرتی ہے چوپڑ بیچ گوٹ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۳).

ہیں گیں باز ایک کھلاڑی بڑے ہی قبہ
آساں نہیں ہے مارنا کچھ ان کی گوٹ کا
(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۳۶). گوٹیاں کھڑک رہی ہیں گوٹیں ماری جا رہی ہیں شطرنج کی بازی بچھی ہوئی ہے نہ کھانے کا خیال نہ مدرسے جانے کی فکر. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۵۲).

--- مَر جانا محاورہ.
(چوسر) **گوٹ کا پٹ جانا** (مہذب اللغات).

--- ہونا محاورہ.
(ٹھگی) **کسی مسافر کا ٹھگوں کے دام فریب میں آنا** (ماخوذ: مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۲).

گوٹ (۳) (و مج) امذ ؛ امث ؛ س گوشٹھ.
۱. (ا) **مجمع ، جمگھٹا ، گروہ ، منڈلی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (آ) **ضیافت ، جشن جس میں خورد و نوش بھی ہو.**
کوئی کوہ پر کوئی گلشن میں جا
کریں مل کے گوٹیں ہیں سب جابجا
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۵). نوجوان بہ اجازت منیجر صاحب یہاں گوٹیں کرتے ہیں کئی کئی دن و رات ناچ رنگ رہتے ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۹). ۲. **بستی ، گانو ، موضع ، دیہہ ، قریہ.**
اس طرح سارے گاؤں گوٹ تباہ
جیسے گذری ہو ڈاکوؤں کی سپاہ
(۱۹۵۲ ، ضمیر خامہ ، ۱۳۱). اف : کرنا ، ہونا. [س : गोष्ठी].

--- گنْوار (--- فت گ ، مغ) امذ.
دیہاتی ، اجڈ ، جاہل. میں گوٹ گنوار کاشت کار ووٹروں کی خوشامد کرتا پھروں کہ بھیّا رمو ہمارا ووٹ دینا. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۲ ، ۴ : ۳). [گوٹ + گنوار (رک)].

گوٹ (۴) (و مج) امذ.
چھوٹے قد کا طاقتور گھوڑا ، ٹٹو. ہندوستان کے اصلی گھوڑے پست قد ہوتے ہیں جن کو اس زمانے میں گوٹ یا ٹانگن کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۳). [مقامی].

گوٹا (و مج) امذ ؛ س گوٹھ.
سونے چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ یا کناری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت اور خوش نمائی کے لیے ٹانکی جاتی ہے اس کا عرض آدھ انچ سے لے کر بالشت بھر بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے.
حلقہ دوز چراغاں تھا بھنور
لہر گوٹے کی سی اس میں سر بہ سر
(۱۷۶۹ ، مثنوی شادی آصف الدولہ ، مثنویات میر حسن ، ۱ : ۳۵).
گوٹا ٹانک کے پاجامے پر تازہ قیامت برپا کی
طرہ کیا دستار پہ رکھا یار نے قتلِ عام کیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵). عورتیں گنواریاں لہنگے گلبدن کے چھوٹا گوٹا چوڑا چوڑا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۷۹). اس زمانے میں گوٹے کی ٹوپیوں کا یہاں بہت رواج تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۵۱۸). اس نے اپنے طور پر بھی جھوٹا گوٹا خرید کر خوب لیپا پوتا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۳). [گوٹ (۱) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

--- باف امذ.
(گوٹا سازی) **زری گوٹا بُننے والا کاری گر** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۴). [گوٹا (رک) + ف : باف ، بافیدن ـ بُننا].

--- بافی امث.
(گوٹا سازی) **گوٹا باف کا کام ، گوٹا سازی کی صنعت یا پیشہ** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۴). [گوٹا باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- (و) ٹھپّا (--- و مج) فت ٹھ ، شد پ) امذ ؛ س گوٹہ و ٹھپہ.
۱. **گوٹا اور ٹھپّا ، نقرئی اور زریں گوٹا جو منقش ہو.** جالی ، کشیدہ اور گوٹے ٹھپّے کے کام بھی مجھ سے بار بار لے چکیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۷۶). گوٹے ٹھپّے میں زیادہ رقم لگانا روپے کے چار آنے کرنے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۴). ۲. **وہ لباس جس میں زری گوٹے کا کام ہو.** مکھ چندرما پر زلفیں مسلسل و پیچدار ... گوٹہ و ٹھپہ پہنے ہوئے. (۱۸۵۵ ، بھکت مال ، ۲۱۴). [گوٹا + (و ، حرف عطف) + ٹھپّا (رک)].

--- سازنا محاورہ.
(گوٹا سازی) **گوٹے کا تانا دُرست کرنا ، بُنائی کے عمل کے لیے تیار کرنا** (ا پ و ، ۲ : ۲۰۴).

--- کناری (--- کس ک) امذ.
۱. **گوٹا اور کناری جو چاندی سونے کے تاروں کی لیس جو ریشم کے بانے سے بنی جاتی ہے ، لباس کی تزئین کا سامان.**
گو گوٹے کناری میں تو بجلی کی چمک ہے
لیکن وہ تمامی کی کٹوری ہے عجب کچھ
(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۴۸). اچھے اچھے تھان پوشاکی اور گوٹا کناری اور میوہ خشک و تر خرید کرکے اس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۳). ہر شخص کا بناؤ کا خیال تھا گوٹا کناری برسوں کا رکھا ہوا بک گیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۶۷). گلوم: جس میں ٹانکا ہو گوٹا کناری (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۹). گوٹا کناری لگے لہنگے اور چولیاں پہنے ... ساز و آواز کا جادو جگاتے تو ان کے سامنے کبھی کبھی مشہور طوائفوں کا رنگ بھی پھیکا پڑ جاتا. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۱۰). ۲. **وہ لباس جس میں گوٹا کناری لگا ہوا ہو ، مزیّن لباس.**
تم سلامت رہو صدقے میں تمہارے صاحب
کتنا پہنوں گی ابھی گوٹا کناری مرزا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۳).[گوٹا (رک) + کناری (رک)].

--- والا امذ.
گوٹا بنانے یا بیچنے والا (پلیٹس). [گوٹا (رک) + والا ، لاحقۂ صفت].

گوٹا (۲) (و مج) امذ.
۱. روڑے ، کنک ، سنگ ریزہ ، ذرہ (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۲) . ۲. **چبینا یا مسالا جو خصوصاً عشرہ محرم میں ڈلی ، الائچی ، کھوپرے ، دھنیا وغیرہ سے ترکیب دے کر بناتے اور پان کی جگہ کھاتے ہیں ، بعض لوگ شوقیہ بھی استعمال کرتے ہیں.** کترا ہوا کھوپرا اس میں ملا کے گوٹا بنایا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۴۹) . پان کی بجائے ان لوگوں نے گوٹا ایجاد کیا ہے . (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۱۲۵). گوٹے کے پھنکے لگاتی ہوا مدن طمانیت سے جا کر ایک کونے میں بیٹھ گئیں. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۳۳). [س : गुतिका سے مشتق].

گوٹار (و مج) امث.
مینا کی ایک قسم جو سب سے بڑی ہوتی ہے. اس کے کئی نام ہیں ، شارک ، ڈہاپڑو ، گرس ، گوٹار ، دیسی مینا ، بنگالے کی مینا بھی اسی قسم سے ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۸۰). [مقامی].

گوٹارا (و مج) امذ.
(کاشت کاری) **گانو کے اردگرد کی زرخیز زمین** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : گوٹ (۱) + ارا ، لاحقۂ اسمیت].

گوٹی (۱) (و مج) امث.
۱. **پتھر یا پلاسٹک وغیرہ کا چھوٹا گول ٹکڑا جس سے مختلف کھیل (کیرم ، لوڈو وغیرہ) کھیلتے ہیں.** چھوٹے چھوٹے گول ٹکڑے ہوتے ہیں جن کو کھیل کی زبان میں ٹھپی یا گوٹی کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۱۵). ۲. **(چوسر وغیرہ میں) مُہرہ ، نرد ؛ پھنسی نیز چھالا ، دانہ (خصوصاً چیچک کا) نیز چیچک** (پلیٹس). [س : गटिका].

گوٹی (۲) (و مج) امث.
رہنے بسنے کی جگہ ، قیام گاہ ، پناہ گاہ. شیر تک کو اُس کی کوٹی میں جا کر مارتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۲۱). [رک : کوٹ (۳) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گوٹے (و مج) امذ ؛ ج.
گوٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. تب دُلہن بیگم نے اس کو گوٹے اور موتیوں سے بُنے ہوئے نقلی کرن پھول بھی تحفے میں دے دیئے تھے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۳).

--- کا ہار امذ.
ہار جو پھولوں کی بجائے لچکے گوٹے سے تیار ہوتا ہے اور شادی بیاہ کی تقریبات میں استعمال کیا جاتا ہے.

ہم بیکسوں کا بخت جو چمکے وہ جشن ہو
ہر شیشی کے گلے میں ہو گوٹے کا ہار روز

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۷).

سلسلہ باتوں کا گر اس سیم تن سے بن پڑا
ہار گوٹے کا میاں انجمن مل جائے گا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

--- کی تھالی امث.
وہ کپڑا جس پر گوٹا ٹانک کر خاصدان کی تھالی میں بچھا دیتے ہیں

مسالا تم نے محرم پر جو تکوایا محرم میں
تو عالم ہر کٹوری پر ہوا گوٹے کی تھالی کا

(۱۸۴۷ ، کلیات منیر شکوہ آبادی ، ۱ : ۵۸).

--- والا امذ.
گوٹا ، لچکا اور زری وغیرہ بنانے اور فروخت کرنے والا. بنیا اور قسائی اور گوٹے والا ، ٹھٹیرا اور بزاز اور سنار غرض جس سے معاملہ پڑا اُسی نے دھوکا دیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۲۵). تم کو ایک سوڈرن باشعور انسان سمجھا تھا نکلے تم بھی شیخ عبدالباسط گوٹے والے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۶۹).

گوٹیٹھا (و مج ، ی مع) امذ.
اپلا ؛ گوئٹھا. اُپلے (جس کو گوٹیٹھا بھی کہتے ہیں) سلگا دیں. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۳۲). [مقامی].

گوٹیکا (و مج ، ی مع) امذ.
کسی گانو کا منتظم اعلیٰ ، بڑا لمبردار (پلیٹس). [س : गोष्ठिक].

گوٹھ (۱) (و مج) امث.
۲. **ضیافت.** میں نے میواڑ کے ایک بڑے سردار کی گوٹھ کی. (۱۸۹۸ ، یادگار مراد علی ، ۳۷۲). [مقامی].

گوٹھ (۲) (و مج) امذ.
گانو ، بستی ، موضع. ۱۹۹۰ء تک ہر گوٹھ میں صحت کے مراکز قائم کردیے جائینگے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳ مارچ (اداریہ) ، ۳). [رک : گوٹ (۳) کا ایک املا].

گوٹھ (۳) (و مج) امث (قدیم)
سونی جُوڑی ، کنگن نیز زیور.

پلے سو کڑے چوڑ گوٹھان کگن
ہلالاں بھرباں سیج کا سب گگن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۳). [رک : گوٹ (۱) کا ایک املا].

گوٹھَل (و مع ، فت ٹھ) صف.
جس کی دھار خراب ہوگئی ہو ، کند ، موتھرا ، کُٹھل. تلوار کی دھا پتھر مارنے سے کوٹھل ہو جاتی ہے ... میری برچھی اس براہن پر نہیں چلتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). چکنائی کے داغ پر فرنچ چاک پیس کر لگا دیا جائے اِس کے بعد گوٹھل چُھری سے اِس کو کھرچ دیا جائے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۱۳۸). [کٹھل (رک) کا بگاڑ].

گوٹھلی (و مع ، سک ٹھ) امث (قدیم).
رک : گٹھلی.

کہ جامون ہور انبہ کی گوٹھلی
بھی کرکیتہ لیا پیس بھا اوکھلی

(۱۶۱۴ ، بھوک بل (ق) ، قریشی ، ۲۸). [گٹھلی (رک) کا اشباعی املا].

گوتُھن (و مج ، فت تھ) امذ (قدیم).
گھٹنا ، زانو (قدیم اُردو کی لغت). [گھٹنا (رک) کا قدیم اِملا].

گَوج (و لین) امث.
ایک بیل جو سال کے جنگلوں میں پائی جاتی ہے اور فصلوں کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے . ہندوستان کے سال کے جنگلوں میں مالجھن ، گوج اور مولا بہت مشہور اور نقصان رساں بیل ہیں . (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۱۸۰). [مقامی].

گُوجَر (و مع ، فت ج). (الف) صف.
گجرات سے منسوب یا متعلق (پلیٹس) . (ب) امذ. **راجپوتوں کی ایک ادنیٰ ذات یا اس کا کوئی فرد** ، بیان کیا جاتا ہے کہ دراصل یہ لوگ قوم کے اہیر یا گوالے ہیں ، متھرا ان کا منبع ہے ، کنھیاجی کے زمانے میں گائیں چرایا کرتے تھے **اس وجہ سے ان کا نام** یا لقب گوجر پڑ گیا ، **گوالا ، چرواہا** . وہ چند گوجروں کا سر کاٹ کر لایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۹). پہاڑوں پر گوجروں کی جھونپڑیوں سے خوشنما دھواں نکل رہا تھا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۸۱). اکبر شہنشاہ نے ... ایک رات کا قیام کیا تو وہاں کی گوجر ... نے بادشاہ کی سہوا خدمت کی. (۱۹۹۰، تاریخ بھٹی ، ۷۳). [پ : गुज्जर].

--- رانگھڑ دو ، کُتّا بلّی دو ، یہ چاروں نہ ہوں تو کھلے کواڑوں سو کہاوت.
گوجر اور رانگھڑ یا کتے اور بلی وہ دونوں اور یہ دونوں نہ ہوں تو پھر کوئی خطرہ نہیں (ماخوذ : محاوراتِ ہند).

--- سے اوجڑ بَھلی اوجَڑ سے بَھلی اُجاڑ، جہاں گوجَر کو دیکھیے وہیں دیجے مار کہاوت.
گوجر سے ویرانی بہتر ہے ، جہاں گوجر ملے اسے مار دینا چاہیے ، گوجروں کی مذمت میں کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گوجَر (و مج ، فت ج) امذ.
کن کھجورا ، ہزارپا (لاط : **Scolopendra**) (پلیٹس). [مقامی].

گوجْرا (و مج ، فت نیز سک ج) امذ.
(کاشت کاری) **اناج جس میں گیہوں اور جو ملے ہوئے ہوں ، گجنی** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۲ ؛ پلیٹس). [گو ۔ گوج (رک) + جو (رک) + ر ۔ س : श्याल+क].

گُوجَرْنی (و مع ، فت ج ، سک ر) امث ؛ ۔ گوجری.
گوجر ذات کی عورت ؛ گوجر کی بیوی ، گوالن (پلیٹس). [گوجر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

گُوجْری (۱) (و مع ، فت نیز سک ج) امث ؛ ۔ گوجرنی.
۱. (اِ) **گوجر (رک) کی تانیث ، گوالن.**

زانجھا بغور سن اگر تجھ کو سنائیں ہم خبر
گوجری ہیر نامی ہے ، ایک حسیں مہ لقا

(۱۸۸۰ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ ، ۱ : ۱۲). **(اا) گجراتی زبان کا ایک نام** . یہی وجہ ہے کہ ... گجرات کی زبان کو گجراتی اور گوجری ... بھی کہا گیا. (۱۹۵۲ ، ادب و لسانیات ، ۱۹). ۲. **پانو اور ہاتھ کا ایک بھاری اور دندانے دار زیور (عموماً گوجر ذات کی عورتیں پہنتی ہیں)**. گوشوارے لڑکیوں کے کان سے اور گوجریاں بیبیوں کے پاؤں سے اینچ لیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۷). وہاں یہ بھی بتاتے ہیں کہ گوجری بھی اسی طرح کا زیور ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵۷). ۳. **میگھ راگ کی ایک راگنی جو دوپہر کو گائی جاتی ہے ، گرجری.**

سمایا دیکھ زن نے دل کو خوں کر
بنا کے گوجری گائی جنوں کر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۶۳).

دخل تک صوت پدر کو بھی تو دے
تا یہ سمجھے ہے للت یا گوجری

(۱۷۸۰، سودا ، ک ، ۳۳۷). راگنیوں میں ... تیسری گوجری اس کا وقت دوپہر دن کا ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۷) . سیوم گوجری ، سنپورن ہے ، سرگم پا ، دھانی ، ساما ، گارے ... اور گانے کا وقت دوپہر دن ہے. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۶۰). یہ راگ دیس کار ، دیو ساگھ ، گوجری ... وغیرہ اقسام کے راگوں سے زیادہ مشابہ ہے . (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۲۲۲) . [گوجر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُوجْری (و مع نیز غم ، سک ج) امث.
گجیا ، ایک وضع کی مٹھائی. شیرہ کو پکا کر ایک تار کی چاشنی لے کر گوجریوں کے اوپر ڈال دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دستر خوان ، ۲۳۶). [گجیا (رک)].

گوجْری (و مج ، فت نیز سک ج) امث.
رک : **گوجرا ، گجنی** (پلیٹس). [گوجرا (رک) کی تانیث].

گوجْڑی (و مج ، سک ج) امث.
ایک طفیلی کیڑا جو جانوروں کے جسم پر پرورش پاتا ہے ، مویشیوں کی جُوں. کئی بیماریاں ایسی بھی ہیں جو پھِھڑ ، پسو اور گوجڑی کے کاٹنے سے واقع ہوتی ہیں. (۱۹۶۹ ، امراض خرد حیاتیات ، ۱۲). [رک : گوچڑی (۲) کا محرف].

گوجَنی (و مج ، فت ج) امث.
(کاشت کاری) **اناج جس میں گیہوں اور جَو کی آمیزش ہو** (پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت). [گو (گیہوں (رک) کی تخفیف) + جنی (رک)].

گُوجی (و مع نیز مع) امث.
چھڑی ، عصا ، لاٹھی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गो+जति].

گُوجھا (و مع) امذ.
ایک وضع کا میٹھا پکوان ، گجھیا ، گُجیا. گھیور ، پاپڑ ، جلیبی ، لڈو ، گھریے ، اِمرتی ... کھاجے ، گوجھے ... بھانت بھانت کے بھوجن سجن چُن رکھدیے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۴۳). سات خواصیں میناکار تشتریوں میں پکوان طرح دار گوجھے سنبوسے کباب فزوں ازحد حساب لیے کھڑی تھیں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۴۵). گلگلے ، گوجھے ، پُوریاں ، لڈو کی پوٹلی کھولی

پیٹ بھرنے بیٹھ گئے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳ : ۳). ساگ ، تہری ، قبولی ، خشکہ ، گوجھے ، منگچیاں اور رگھوٹے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۰۰). [مقامی].

گوجھا (و مج).(الف) امذ.
۱. (عو) **جیب ، پا کٹ ، کیسہ ، خریطہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **ایک خار دار گھاس ، گجھا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۳. **ایک وضع کا پکوان ، سموسہ ، گنجی** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **چھپا ہوا ، خفیہ** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گجھا (رک) کا اشباعی املا].

ــــ بَھرْنا ف س ؛ محاورہ.
جیب بھرنا ، رقم بٹورنا. (ماخوذ : پلیٹس).

گُوجھے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ کہاوت.
گھر کی تکلیفوں کو گھر والے ہی جانتے ہیں (جامع اللغات).

گوچَر (و مج نیز لین ، فت چ).(الف) امذ.
(لفظاً) **چراگاہ** ؛ (مجازاً) **سیاروں کی نحوست یا ان کا اثر.** مولیا اسی وقت بغل میں پترا مار دروازے پر آ پکارا ، مولیا ، جوتشی پنڈت پات دیکھیں ، گرہ گوچر دیکھیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۹). (ب) صف. **نظر آنے والا ، ظاہر ، معلوم ، محسوس کرنے کے قابل.** مول سنسکرت شلوک اور اردو خط میں اس کا بھاشیہ مثل دھوپ سایہ کے ہمارے درشٹ گوچر رہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو (تمہید) ، ۱). [س : گو ــ گائے + چر (چرنا (رک) کا حاصل مصدر)].

گوچَر (و مج ، فت چ) امذ.
(باغ بانی) **بڑی قسم کے درخت لگانے کو تیار کیا ہوا گڑھا ؛ کھاد بنانے کا گڑھا** (ا پ و ، ۶ : ۱۴۴). [گوچہ (رک) کا بگاڑ].

گوچْری (و مج ، سک چ) امث.
گائے چرانے کی اجرت ، مویشی چرانے کا ٹیکس ؛ وہ بھیک جو گھر گھر پھر کر مانگی جائے ، پھیری ، بھکشا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گو ــ گائے + چری ، چرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گوچْڑی (و مج ، سک چ) امث.
ایک طفیلی کیڑا جو مویشیوں کے جسم پر پرورش پاتا ہے. یہ روایت کہ چکارے کے جسم پر مکھیاں اور گوچڑیاں بہت ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے وہ ہر وقت دم ہلاتا رہتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۶۷). [گو ــ گائے + چڑی (چچڑی (رک) کی تخفیف)].

گوچَنا (۱) (و مج ، فت نیز سک چ) امذ.
(کاشت کاری) **غلہ جس میں گیہوں اور چنا ملے ہوئے ہوں ، جوچنی ، گچنی ، گوچنی ، گینچنی** (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۱۰۲ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گو (گوہوں/گیہوں (رک) کی تخفیف) + چنا (رک)].

گوچَنا (گوچ لینا) (۲) (و مج ، فت نیز سک چ) ف م ؛ گونچنا.
کسی چیز کو زمین پر گرنے سے پہلے ہاتھ یا ہاتھوں پر لے لینا ، فضا ہی میں پکڑ لینا ، لپک لینا. اس نے پیکٹ اس طرح گوچ لیا جس طرح کوئی مشاق کھلاڑی کرکٹ کی گیند. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۷۰). [مقامی].

گوچْنی (و مج ، فت نیز سک چ) امث.
(کاشت کاری) **چنا ملا ہوا گیہوں.** میرے برابر والا مسافر گوچنی کی خشک روٹیاں لئے بیٹھا تھا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۴۷). [رک : گوچنا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گوچَہ (و مج ، فت چ) امذ.
(باغبانی) **بڑی قسم کے درخت لگانے کو تیار کیا ہوا گڑھا ، گوچر ، گاؤچہ** (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۱۴۳). [گو ــ گائے + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گَوچی (و لین) امث ؛ سہ گچی.
۱. **سوراخ نیز چھوٹا سا گڑھا.** وہ گھوڑا بھی دور نہ گیا تھا کہ پانو اس کا گوچی میں آ گیا اور ٹوٹ گیا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۷۱). ۲. **گائے کے کُھر کا نشان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گوچہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

گوچی (و مج) امث.
(کتائی سوت) **تاگے کے دو سروں کو عارضی طور پر جوڑنے کا عمل ، آنٹ** (ا پ و ، ۲ : ۱۷). اف : پڑنا ، دینا ، لگانا. [بنگ].

گوچْھڑی (و مج ، سک چھ) امث.
رک : **گوچڑی.** مثلاً بچھو ، مکڑیاں ، مائیٹس اور ٹِکس ، کِلّی یا گوچھڑی. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعید الدین) ، ۳۳۶). [گوچڑی (رک) کا ایک املا].

گُوچَھنی (و لین ، فت چھ) امث.
رک : **گوچھی (۱) ، شگوفہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گوچھی (۱) کا ایک املا].

گَوچھی (۱) (و لین) امث.
کونپل ، شگوفہ ، کلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : गांछिश्रा]

گَوچھی (۲) (و لین) امث.
رک : **گوچی ، چھوٹا گڑھا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوچی (رک) کا ایک املا].

گَود (و لین) امث ؛ سہ گھود.
گُچھا (انگور ، کھجور اور کیلے وغیرہ کا). کیلا یہاں ایک ایک گود میں ہزار ہزار پھلتا ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۷۳). بوٹن نے ایک گود کیلے کی مول لی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۷۲). [گھود (رک) کا ایک املا].

گُود (و مع) امذ.
مغز ، گودا. ایک سخت ناریل کا گود کھرچ کر نکالو. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی ، ۱۹۵). [س : गोद].

---کی ہڈی اث.
وہ ہڈی جس میں گودا ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گود (۱) (و مج) اث.
(باغ بانی) **پودوں کی جڑوں کے پاس کی مٹی کریدنے اور پولا کرنے کا عمل** (ا پ و ، ۶ : ۱۴۳). اف : کرنا ، لگانا. [گودنا (رک) کا حاصل مصدر].

---گود کر/کے م ف.
کرید کرید کر ، پیچھے پڑ کر. اس کے بعد بہتیرا گود گود کے پوچھا مگر پھر انہوں نے اور کچھ نہ بتایا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۴).

گود (۲) (و مج) اث.
۱. **آغوش ، کنار ، پیٹ کا زانو.**
تو ما باپ فرزند کوں بچ گود دھر
بھروسا بہوت کرتی ہے دائی پر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰).
عجب کل رات میں یک خواب دیکھیا
سنے بتوں گود میں مہتاب دیکھیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۹).
پلنگ کوں چھوڑ خالی گود سیں جب اُٹھ گیا میتا
چترکاری لگے کھانے ہمن کوں گھر ہوا چیتا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).
بیٹھو کوئی آن گود میں اس کی
کبھی تو دن پھریں گے میرے بھی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۲۷).
بہنیں ہیں بےقرار پھوپھی بےحواس ہے
مادر کی گود خالی ہے جھولا اداس ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۲). پھر وہ اوندھے منہ میری گود میں گر پڑی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۹۰). ۲. (کنایۃً) **آگے کا دامن.**
کہ سرحد پکڑ شاہ کے گھر تلک
سُنا گود بھر بھر لیا دان جگ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).
گلوں سے کوئی گود بھرنے لگی
کوئی پھول کانوں پہ دھرنے لگی
(۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۶). [س : क्रोड].

---آباد ہونا محاورہ.
صاحب اولاد ہونا ، ماں بننا. گود آباد ہو گئی اور یہ ان کی ازلی تشنگی اور ابدی بھوک تھی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۷۳).

---آنا محاورہ.
(قبالت) **عورت کے جوان ہونے کی علامت کا ظاہر ہونا ، چھاتیاں ابھرنا** (ا پ و ، ۷ : ۶۸).

---بٹھانا محاورہ.
زانووں پر بٹھانا، لےپالک بنانا. ماں سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم اس کو گود بٹھا لیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۵۲).

---بیٹھنا محاورہ.
گود بٹھانا (رک) کا لازم ، لےپالک ہونا ، متبنیٰ ہونا. آپ کسی امیر کی گود کیوں نہیں بیٹھ جاتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۵).

---بَھرا (---فت بھ) امذ.
صاحب اولاد (جامع اللغات) [گود + بھرا (بھرنا کا ماضی)].

---بَھرانا / بَھرْوانا محاورہ.
گود بھرنا (رک) کا متعدی.
جواہر ستی گود اس کا بھرائے
بچے کو لے جا گود میں اس کے بھائے
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ روح افزا ، ۱۲).

---بَھرائی (---فت بھ) اث.
گود بھرانے یا بھرنے کا عمل یا اس کی رسم.
عجب نہیں ہے اگر دل ہی دل میں پچھتائیں
اٹھا کے گود بھرائی کے ناریل بیکار
(۱۹۱۷ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۸۵). [گود بھرنا(رک) کا حاصل مصدر].

---بھربَھر م ف (قدیم).
خوب دامن بھر کے ، گودیوں میں بھر کر ، بار بار گودی بھر کر ، افراط سے. امید کے چمن میں تی گود بھر بھر پھول پھول چنیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱).

---بَھرْنا / بَھری جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **حمل کے ساتویں مہینے میں رسم کے مطابق قرابت‌دار عورتوں کا جمع ہو کر حاملہ کو دلہن بنانا اور اس کی اوڑھنی کی جھولی میں سات قسم کے میوے ، سات قسم کی ترکاریاں ، پان کا بیڑا اور نقدی وغیرہ ایک رومال میں باندھ کر رکھنا ، عورتیں اس سے شگون لیتی ہیں کہ اس حاملہ کی گود ہمیشہ اولاد سے بھری ہری رہے.** تیاری گود بھرنے کی ہونے لگی. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۵).
آج دروازے پہ نوبت جو دھری جاتی ہے
میری کوکا کی اچھی گود بھری جاتی ہے
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۵۴)). دلہن کی گود بھری ... گود کا میوہ ، روپے اوڑھنی ، ترکاری بہنوں نے لے لی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۶۳). حاملہ عورت کی گود بھرنے کے لیے ... عورتیں جمع ہوتی ہیں. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۱۷).
۲. **سرسبز و شاداب کرنا نیز صاحب اولاد کرنا ، حاملہ کرنا.**
اک پھول تھا جو جنگل میں کھلا اور کھل کے وہیں مرجھا بھی گیا
فطرت نے زمیں کی گود بھری ، عذرا کی جوانی کیا کہیے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۸۶). ۳. **کسی چیز سے دامن بھرنا.**
سو چمنے چمن گشت کرنے لگیاں
کلیاں چوں چوں گود بھرنے لگیاں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۷).

---بَھری (---فت بھ).(الف) صف مث.
جس کی گود یا آغوش میں بچہ ہو ؛ (کنایۃً) بچے والی ، صاحب اولاد (پلیٹس).(ب) اث. رک : **گود بھرائی ، گود بھرنے کا عمل.**

اوس کی پشواز کی سی لانی باس
اوس کی میں گود بھری پر غش ہوں
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٠١). [گود بھرا (رک) کی تانیث].

---بَھری جانا محاورہ.
گود بھرنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---بَھری رَہے فقرہ.
عورتوں کے لیے ایک دعائیہ کلمہ ، اولاد کی جانب سے شاد و آباد رہے گود میں ہر وقت بچّہ رہے ، اولاد زندہ سلامت رہے. گڑگڑا ،گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہی ہے ، آلٰہی میری گود بھری رہے. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ٥).

---پَسار کے کوسْنا محاورہ.
دامن پھیلا کے بددعا کرنا ، بُری طرح سے کوسنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---پَسارْنا محاورہ.
کسی چیز کے لینے کو دامن پھیلانا ؛ مانگنا ، سوال کرنا ؛ بچّے کے لینے کو دونوں ہاتھ آگے کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پیٹ (---ی مج) امذ.
قرابت دار جن سے خونی رشتہ ہو یا ایک ہی باپ کی اولاد ہوں ، قریبی رشتہ دار ، ماں پیٹ. ایسا ہی ہے تو گود پیٹ میں حصّے بھیج دینا. (١٩١٧ ، طوفان حیات ، ٣٥). [گود + پیٹ (رک)].

---پیٹ کا صف مذ.
قرابتِ قریبہ کا ، خونی ، جگری ، بہت قریبی رشتہ. پروین بیگم کی نسبت دارا بخت میاں سے ٹھیر چکی تھی یہ گود پیٹ کے رشتے تھے. (١٩٥٨ ، شمعِ خرابات ، ٢٥٢).

---پَھیلا کَر/کے ، دُعا مانْگْنا محاورہ.
نہایت عجز سے دعا مانگنا ، گڑگڑا کر دُعا مانگنا ، دل سے دُعا مانگنا. انھوں نے حضور کی صحت کے واسطے گود پھیلا کر دعا مانگی. (١٨٨٥ ، انشائے داغ ، ٣١).

---پَھیلا کَر کوسْنا محاورہ.
دامن کی جھولی بنا کر کوسنا ، جوش میں آ کر بد دعائیں دینا. غرض جب ملکہ نے ڈوپٹا اُٹھا کر گود پھیلا کر کوسنا شروع کیا حنظل نے اسکو گھرکا کہ چل چُپ رہ تُر تُر چلی جاتی ہے. (١٨٢٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٦٣٣).

---پھیلانا ف م ؛ محاورہ.
١. کوسنے ، دُعا کے لیے یا کسی سے کچھ طلب کرنے کے لیے دامن کے سرے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر پھیلانا. میں تو رات دن گود پھیلائے یہی دعا کرتی رہتی ہوں کہ آپ شاداں و فرحاں رہیں. (١٩٠٧ ، نپولین اعظم ، ٣ : ٦٣٥). ٢. بچّے کو گود میں لینے کے لیے دونوں ہاتھوں کو آگے بڑھانا ، آغوش وا کرنا. صورت دیکھتے ہی نہال نہال ہوگئے ، لپٹ گئے ،گود پھیلا دی (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، تربیت نسواں ، ٣٣). ٣. سوال کرنا ، کسی چیز کے لینے کے لیے پلّہ پھیلانا ، کوئی چیز مانگنا (مخزن المحاورات).

---پَھیلْنا محاورہ.
گود پھیلانا (رک) کا لازم ، آغوش وا ہونا.

جزو تن بھی با تعلق سے کنارہ کرتے ہیں
گود پھیلی گور کی جب میں اکیلا ہو گیا
(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

---خالی کَرْنا محاورہ.
بچّے کا ماں کی گود سے اُٹھ جانا ، بچّے کا فوت ہو جانا. تمہارا ایک بھائی مُنیر تھا جو سوا برس کا ہو کر گود خالی کرگیا (١٩٢٠ ، لختِ جگر ، ١ : ١٠٨).

---خالی ہونا محاورہ.
١. کسی عورت کا بے اولاد ہونا یا ہو جانا ، (عموماً) شیرخوار بچّہ مر جانا ، اولاد کا فوت ہو جانا. زاثرہ کی گود خالی ہوئی. (١٩١٧ ، سنجوگ ، ٥٨).

اِس کی آمد سے ہوا کرتی ہیں گودیں خالی
اِس کے سائے سے ہوا کرتی ہیں مانگیں سُونی
(١٩٧١ ، لطیف آبگینہ ، ٧١). ٢. لاوارث ہونا ، مٹنا ، ختم ہونا ، نام لیوا باقی نہ رہنا.

لوٹ سے قحطوں کی کچھ دن اور اگر غفلت رہی
گود خالی ایک دن ہو جائے گی اسلام کی
(١٩٠٣ ، کلیاتِ نظم حالی ، ٢ : ١٣٢).

---دینا محاورہ.
اپنی اولاد کسی اور کو دے دینا (پلیٹس ؛ نوراللغات).

---دَھرْنا محاورہ (قدیم).
گود دینا ، اپنے بچّے کو پرورش اور دیکھ بھال کے لیے دوسرے کے سپرد کر دینا.

تو ما باپ فرزند کوں بچ گود دھر
بھروسا بہوت کرتی ہے دائی پر
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٠).

---کا صف مذ.
وہ (بچّہ) جو گود میں ہو ، دودھ پیتا (بچّہ) ، ننھا سا ، شیرخوار (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---کا بَچّہ امذ.
شیرخوار بچّہ ، ننھا بچّہ ، وہ بچّہ جو گود میں ہو ، گود کا کھلایا بچّہ. گود کے بچّوں کا علاج معالجہ ہو یا گھرداری کے انتظامات ، خاندان میں کوئی بھی بیمار ہو ، انی تیمارداری کرتی نظر آتیں. (١٩٨٩ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ٣١).

---کا پالا صف مذ.
گودوں کھلایا ، پیارا.

کیا ہوا گود کا پالا میرا کیا ہوا گیسوؤں والا میرا
(١٨٧٣ ، گلزار خلیل ، ٣٩).

غم گود کے پالوں کا بُرا ہوتا ہے
اکثر یہ درد جان گزا ہوتا ہے
(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۲۴۳).

---کا چھوڑ (ڈال / کھو) کر پیٹ کے کی اس کہاوت.
موجودہ چیز کھو کر آئندہ نفع کی امید کرنا ، اُدھار کے بھروسے نقد کو کھو دینا (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کا کھلایا صف مذ.
رک : **گود کا پالا**. حضرت حسن بصری ! وہ اُم المومنین حضرت ام سلمہ کی گود کے کھلائے تھے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۵۲).

---کا کھلایا گود میں نہیں رہتا کہاوت.
آدمی ہمیشہ یکساں نہیں رہتا ، حالات بدلتے رہتے ہیں ، زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کا میوہ امذ.
وہ میوہ جو گود بھرنے کے وقت دلہن یا حاملہ کی گود میں عورتیں رکھتی ہیں یہ میوہ عموماً سات قسم کا ہوتا ہے. گود کا میوہ ، نیک کے روپے اور اوڑھنی دولہا کی بہنیں لے لیتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۷).

---کی صف مث.
گود کا (رک) کی تانیث ، ننھی سی ، دودھ پیتی ، شیرخوار بچی.
گود کی لڑکی جاگ اُٹھی ، تھپکا دودھ دیا مگر وہ کسی طرح نہ سوئی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۳).

--- کھلانا محاورہ.
(بچہ) گود میں لینا ، بچے کی پرورش کرنا ، گود میں لے کر بہلانا ، بچے کی ماں بننا ؛ گود میں پالنا ؛ بچے کو دودھ پلانا ، دایہ گری کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

--- کِھلائی (---کس کھ) صف مث.
گود کی کھلائی ہوئی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کھولنا محاورہ.
گود یا دامن پھیلانا ، آغوش وا کرنا. جب وہ پھسل کر غاروں میں لڑھک جاتی تھی غار گود کھولے بنتُ القمر کی یاد میں بے تاب نظر آتے تھے. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۱۳).

---لیتے گرا پڑتا ہے فقرہ.
خاطرداری کے باوجود سیدھا نہیں ہوتا (محاورات ہند ، ۱۶۳).

---لینا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **آغوش میں لینا ، گود میں بٹھانا ؛ خاطرداری کرنا**.
جو رومی کرے تخت پر شاہ زنگ
اُنے چاند کوں گود لیتا ہی تنگ
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۹۶). امام مظلوم اوسے گود لے زین کے ہرنے آگے رکھ میدان میں سدھارے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷). ہم ایسے نہیں بیٹھے کہ انگلی پکڑا دینے کے سہارے سے کھڑے ہوجائیں ، ہم کو تو گود لیجے. (۱۸۹۷ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۴۸). ۲. **متبنیٰ بنانا ، لے پالک بنانا ؛ (عموماً) بے اولاد عورت کا کسی دوسرے کے بچے کو اپنا بچہ اختیار کرنا**.
بچا زاغ کا گود کرگس لیا
تڑس گرگ سوں دوستی جا کیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۹۶). اکثر کی یہ رائے ہے کہ میں کسی کا بچہ گود لوں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۶).
اس کو تم گود لے نہیں سکتے
ایسے ہی حکم ہیں منّو جی کے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۳). میں نے ایک اپنی بہن کی بچی کو گود لے لیا تھا لیکن وہ بچی بھی اللہ کو پیاری ہو گئی. (۱۹۸۹ ، بلا کشانِ محبت ، ۳۵).

---میں بچّہ / لڑکا شہر میں ڈھنڈورا کہاوت.
رک : **بغل میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا (اس چیز کی تلاش کے موقع پر کہتے ہیں جو پاس ہی پڑی ہو)**. یہ تو ایسا ہی ہے کہ گود میں بچّہ اور شہر میں ڈھنڈورا. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۱ : ۲۸).

---میں پالنا محاورہ.
لاڈ پیار سے پرورش کرنا.
ناز کا اے طرز ہے ، کھینچے وفا پر قلم
غمزے کا اے طور ہے ، گود میں پالے ستم
(۱۵۲۸ ، مشتاق بھمنی (اُردو ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۰ ، ۳۸)).

---میں پلنا محاورہ.
پرورش پانا ، تربیت حاصل کرنا ، پروان چڑھنا. میں یہ دعویٰ کروں کہ شعر و سخن کی گود میں پلا ہوں تو بے جا نہ ہو گا. (۱۹۱۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۲۵).

---میں پہنچ جانا محاورہ.
نہایت قریب ہوجانا ، کسی کا پروردہ بن جانا ، حاشیہ بردار بن جانا. وہ ایشیا کی ایک اور عظیم طاقت چین کی گود میں پہنچ جائیں گے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۱۷).

---میں ڈالنا محاورہ.
بچے کو کسی کو پرورش کے لیے دے دینا ، بچے کو اچھی تربیت کے لیے کسی کے سپرد کرنا. یہ ثابت ہے کہ ایام طفولیت میں ان کو حضرت مولانا صاحب کی گود میں ڈالا گیا تھا. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۳).

---میں کِھلانا محاورہ.
لاڈو پیار سے پرورش کرنا ، محبّت سے پالنا ، دودھ پلانا. نامدار کے ساتھ شادی کریں گے بچّے تمہارے گود میں کھلائیں گے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۹).

---میں کھیلنا محاورہ.
گود میں کھلانا (رک) کا لازم ، پرورش پانا. شاہ صاحب حکیم صاحب کے سامنے پیدا ہوئے ، ان کی گود میں کھیلے اور بڑے ہوئے. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۳۰۲).

---میں لینا محاورہ.
آغوش میں بٹھانا.

بڑھتے بڑھتے اشک دامن تک گذر کرنے لگے
رفتہ رفتہ گود میں لینا پڑا اطفال کو

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۹). بے زبان منّے کو گود میں لئے اس سے باتیں کرتا رہتا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۱۱).

---والی امث.
پرورش کرنے والی صاحبِ اولاد ؛ مراد : ماں.

ہوں جس کی پژمردہ کلی ، اُس خشک ڈالی کو سلام
کھیلی ہوں جس کی گود میں ، اُس گود والی کو سلام

(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۳۵).

---وا ہونا ف م ؛ محاورہ.
آغوش کُھلی ہونا ، **گود کُھلی ہونا** (مہذب اللغات).

---ہَری بَھری رَہْنا محاورہ.
اولاد زندہ سلامت رہنا. اِس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اِس کی گود بال بچوں سے ہری بھری رہے اور اِس کو اچھا پھل ملے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ٦).

---ہَری بَھری ہونا محاورہ.
ماں بننا ، **صاحبِ اولاد ہونا.** اُن کی دعائیں تمھارے ساتھ ہیں اور تمھاری گود پڑوسنوں تک کے شکرنے سے ہری بھری ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷۸).

---ہَری کَرْنا محاورہ.
بے اولاد عورت کو صاحبِ اولاد بنا دینا. پھر دیکھو مخلوقِ خدا کیسی کیسی مرادیں لے کر آتی ہے اور لوگ کیسے کیسے نذرانے پیش کرتے ہیں کہ یہ لوٹ کا مال ہے ، بلکہ بیویاں اور بیٹیاں بھی لائیں گے کہ اُن کی گودیں ہری کردی جائیں. (۱۹۴۹ ، عبدالرحمان آزاد فتحپوری ، رام راج ، ۱۶۹).

---ہَری ہونا محاورہ.
بچّہ پیدا ہونا ، **صاحبِ اولاد ہونا** ، **ماں بننا.** سوچ میں پڑ گئی کہ کیا ترکیب ہو جو اس کی گود بھی ہری ہو جائے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں (مصر) ، ۱ : ۱۲۲).

گود (۳) (و مج) امذ.
مغز ، **گودا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गोद].

گود (۴) (و مج) امذ.
سوجن ؛ **فیلپا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُودا (۱) (و مع) امذ.
۱. (ا) **نلیوں اور ہڈیوں کا اندرونی ملائم مادہ.** لوہ ہڈّی کا گُودا بگلاتی تھی. (۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۹۹). وہ قیروطی بھی فائدہ کرتی ہے جو ... گائے کی پنڈلی کے گُودے اور لعابِ بہدانہ سے بنائی گئی ہو. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۱). ہڈیوں کا گُودا جما دینے والی برف بار ہوا کا زور کچھ کم ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، دشتِ سُوس ، ۱۰۱). (اا) **سر کا مغز ، بھیجا.**

کس سے رُکتی ہوں جب اپنی بات پر آتی ہوں میں
سلطنت کے سر کا گُودا تک چبا جاتی ہوں میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۷). بچپن کی بعض باتیں ذہن کے گُودے میں یوں دھنس جاتی ہیں کہ نکالے نہیں نکلتیں. (۱۹۶۴ ، آبلہ پا ، ۱۰۴). ۲. (ا) **کسی پھل ، ترکاری یا بیج وغیرہ کا وہ نرم حصّہ جو چھلکے کے اندر ہوتا ہے.** جو لنبے چقندر معمولی حالتوں میں بوئے جاتے ہیں اُن میں ٹھوس گُودا فیصدی چودہ یا پندرہ جز کے حساب سے ہوتا ہے. (۱۸۶۵، رسالہ علم فلاحت ، ۱۵۲). پوست کے اندر گُودا یا مغز جو ہوتا ہے وہ بھی سفید. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۵). پھلوں کا گُودا آسانی سے گٹھلی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۴۵). (اا) **ٹکڑا (ڈبل روٹی وغیرہ کا)، موٹی روٹی کا اندرونی نرم حصّہ ، ڈبل روٹی کا نرم حصّہ جو سخت چھلکا کاٹ دینے کے بعد باقی رہ جاتا ہے.** نان پاؤ کا گُودا نکال کر اس کے روے کو الگ الگ کر کے ان ٹکیوں پر چھڑکاؤ. (۱۹۰٦ ، نعمت خانہ ، ۱۰۴). (ااا) **کسی چیز کا اندرونی حصّہ ، پودوں کے بیج کی نس** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. (ا) **(مجازاً) اصل جوہر ، اصل چیز ، اہم چیز.** گُودا گُودا تو سرکار نکال لیتی ہے باقی بچی ہڈّیاں ان کو زمیندار اور کاشتکار پڑے چچوڑا کریں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۰). (اا) **لُبِّ لباب ، خلاصہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गोद + क].

---نِکالْنا ف م.
ہڈّی سے مغز باہر نکالنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

گُودا (۲) (و مع) امذ.
(کاغذ سازی) **دہی کے مانند کاغذ بنانے کا تیّار مسالا جس کو حسبِ ضرورت پانی میں گھول کر پتلا کر لیا جائے ، گھولوا** (ا پ و ، ۴ : ۱۹۰). [مقامی].

گودا (۱) (و مج) امذ.
(باغ بانی) **رک : گود (۱)** (ا پ و ، ٦ : ۱۴۴). [رک : گود (۱) + ا (زائد)].

گودا (۲) (و مج) امذ.
۱. (بیل بانی) رک : دغوٹا ، **ڈھوروں پر نشانی کا داغ لگانے کا آہنی ٹھپا** (ا پ و ، ۵ : ٦۱). ۲. (اچار سازی) رک : کچوکا ، **اچار یا مُربّے کے پھل وغیرہ پر سوئے جیسی نوک دار چیز کا گودا ہوا نشان** (ا پ و ، ۳ : ۱۸٦). [گودنا (رک) کا ماضی ، بطور صفت].

گودا (۳) (و مج) امذ.
رک : **گود (۲)** ، آغوش (ماخوذ : پلیٹس). [گود (۲) + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

گُودام (و مج نیز ضم گ ، و غم) امذ.
۱. **سامان رکھنے کی جگہ ، کوٹھی اسٹور نیز جہاز کا پچھلا یا**

نچلا حصہ جہاں سامان رکھا جاتا ہے. اسٹور (گودام) نیچا کھچ بھرا پڑا ہے . (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۳) . نرسوں کے کمروں میں ایک کمرہ گودام کے طور پر استعمال ہو رہا تھا. (۱۹۲۹ ، خطوطِ محمد علی ، ۲۱۰). کسانوں کو کچھ دانے اور کچھ «وعدے» دے کر انہیں اپنے اپنے حالات کی کوٹھریوں میں بالکل اس طرح مقفل کر دیتا ہے جیسے گوداموں میں اناج کی بوریوں کو چھپا کر تالے لگا دیتا ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۹). ۲. **(مجازاً) ذخیرہ ، ڈھیر**. یہ نہ ہونا چاہیے کہ تجویزوں کے انبار لگائے جائیں اور کاغذات کانفرنس کو گودام بنایا جائے. (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۲۰). [ملائی : Godong کا موزّد ؛ قب ، انگ : Godown].

ـــ گھر (ـــ فت گھ) امذ.
تجارتی یا دوسرے قسم کا سامان رکھنے کی جگہ ، کوٹھا ، گودام خانہ. کمسٹریٹ والا صاحب اس کے کام سے اس قدر خوش ہوا کہ اُسے گودام گھر کا گماشتہ مقرّر کر دیا. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، آشوب دہلوی ، ۹۲). جس کوٹھری میں مجھے بٹھایا گیا وہ میرے ساتھیوں کا گودام گھر تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۳). [گودام + گھر (رک)].

گودانی (و مج) امث.
(کاشت کاری) **فصل کی بوائی سے پہلے زمین سے گھاس پُھوس صاف کرنا ، نلانی کرنا**. زمین سے گھاس پُھوس اور جڑی بوٹی صاف کرنے کو گودائی کہتے ہیں. (۱۹۶۴ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۶). [رک : گود (۱) + انی ، لاحقۂ کیفیت].

گودَبِیل (و مج ، سک د ، ی لین) امث.
ورزش کرنے کا ایک آلہ. بکّہ ، کربلے ، نالی ، گودبیل ، نالیاں ، نال ، مگدروں کی جوڑیاں کہنیاں وغیرہ قاعدے سے رکھی تھیں. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷). [مقامی].

گُوڈَرَہ (و مع ، فت نیز سک د ، فت ر) امذ.
پھٹے پُرانے کپڑوں سے بنایا ہوا لحاف یا لباس ؛ (مجازاً) گُودڑ ، گُدڑی. اس نے سواری پیش کی انہوں نے قبول نہ فرمائی وہ بجد ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا پہلے گودرہ ہمارا اُٹھا کر ہاتھی پر رکھ پھر ہم بھی سوار ہو جاویں گے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۱۱). [گودڑا (رک) کا ایک املا].

گُودَڑ (و مع ، فت د) امذ.
۱. **کپڑے کے ٹکڑے جو بُننے میں ناکارہ ہو جائیں یا کسی اور طرح کٹ پھٹ جائیں**. ردی کاغذ اور گودڑ جو دوسری طور پر کارآمد ہو سکتا ہے جل جاتا ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۶۹). اتنا بہرکیف متحقق ہے کہ چین میں خالی گودڑ سے کاغذ کی طیاری قرن دوم کے وسط سے پہلے شروع ہو گئی تھی. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۵۵). ۲. **پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑے ، چیتھڑے**. ٹانگوں میں پھٹا پرانا پائجامہ آستینوں دار آصف خانی پھٹے پرانے گودڑ میں معلوم ہوتا تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵۳). بعض کپڑے خراب ہو گئے اور پھر گودڑ کی طرح بکسوں میں بھر دیئے گئے . (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۱۵). اماں نے اپنا گودڑ سمیٹا ، بڑی بہو نے پھٹی ساڑی کا پہلو سر پر سنبھالا . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۰). ۳. **پُرانی روئی جو لحاف،گدّے یا تکیے وغیرہ سے نکالی جائے**. کانوں کانوں سے کاٹھ کیواڑ لاے لاے اس کے چار اور لگا دیئے گودڑ ڈال کر گھی تیل سے بھگوائے اگن لگا دی.(۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۱). گودڑ کی گڑیاں خاص لکھنؤ کی عورتیں ایسی نفیس بناتی تھیں کہ منہ سے بولنے کی کسر رہتی تھی. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنرمندانِ اودھ ، ۱۸۶)،گودڑ میں لپٹے ہوئے ہاتھ میں لکڑی تھامے پٹیوں پر پٹیاں چڑھے ، پاؤں سے لنگڑاتا ہوا چل کر تانگے میں آ بیٹھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۲). ۴. (کنایۃً) **وہ میل جو نیند کے خمار کی حالت میں آنکھوں سے برآمد ہوتا ہے** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۵. (کنایۃً) **نکمی اور ناکارہ یا ردی چیز ، فضول چیز**.

کس کا ہے قماش ایسا گودڑ بھرے ہیں سارے
دیکھو نہ جو لوگوں کے دیوان نکلتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۸) . انگریزی معلومات کو دیکھ لیا ، سب گودڑ ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۸۳). یہاں بول چال کی زبان کی شعری زبان میں تقلیب نہیں ہوتی ، ان کے دواوین کو گودڑ کہا ہے. (۱۹۸۴ ، اسلوبیات میر ، ۳۹). ۶. **ایک قسم کا نہایت نرم ریشمی کپڑا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً گودا بمعنی نرم (رک) سے].

ـــ خَیل (ـــ ی لین) صف مث.
۱. **گھٹیا ، نکمّی** (چیز) (دریائے لطافت ، ۹۱). ۲. **گدڑ خیل نیچ قوم کی اور بدشکل (عورت)** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **بے وقوف ، اُجڈ ، غیرمہذّب (عورت) ؛ پھوہڑ ، بدسلیقہ** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گودڑ + خیل (رک)].

ـــ سے پیٹ بَھرْ دیا محاورہ.
حیلے حوالے سے باتیں بنا کر راضی کر دیا (محاوراتِ ہند).

ـــ سے لَعْل بَنانا محاورہ.
ادنیٰ سے اعلیٰ بنا دینا ، بےکار چیز کو کارآمد کرنا ، غیر اہم کو اہم بنا دینا. خدا بھلا کرے بڑے میاں کا کہ مشرکہ کو گودڑ سے لعل ، پتھر سے نیلم اور ناصرہ سے بیگم بنا دیا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۴۷).

ـــ کا لال/لَعْل امذ؛ ـــ گدڑی کا لعل.
۱. **مراد : ایسا شخص جو شریف اور نجیب ہو کر مفلسی میں گرفتار ہو یا وہ حسین یا صاحبِ کمال جو پھٹے پُرانے لباس میں ہو ، چُھپا رستم**.

روا رکھ کلفتِ ایّام میں بھی قدر نیکوں کی
پھٹے کپڑوں میں بھی ان کو سمجھ لے لعل گودڑ کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۲). تم چاہے جس حیثیت سے رہو حسن گلوسوز نہیں چھپ سکتا ، گودڑوں کی لعل ہو. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۶). ۲. **کوئی عمدہ یا قیمتی چیز جو خراب حالت یا مقام میں ہو**.

گُودڑ کا لال کیوں نہ کہوں اس کے حسن کو
میلا ہے کس قدر ہے مگر خوش نما لباس
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، (انتخاب رامپور) ، ۱۰۲).
گُودڑ کا لعل شاعرِ مفلس کے شعر میں
ٹوٹا ہوا قلم ہے تو پھیکی دوات ہے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کی پوٹلی امث.
پھٹے پرانے کپڑوں کی پوٹلی ؛ مراد : فضول ، گندی چیزوں کا ڈھیر. جی ہاں یہ قلم لائن ہے ... یہاں عشق ، شادی اور بیوپار سب گودڑ کی پوٹلی کی طرح ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۶۷).

---گادَڑ (---فت د) امذ.
پھٹے پرانے کپڑے ، چیتھڑے گودڑے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گودڑ + گادڑ (تابع)].

---گانٹھنا محاورہ.
پھٹے پرانے کپڑے جوڑ جاڑ کے سینا ، پیوند لگانا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---میں / سے گِندوڑا نِکلا فقرہ.
جاہلوں کے ہاں عالم پیدا ہوا، حقیر جگہ بڑی چیز ملی (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---میں گِندوڑا امذ.
رک : گُودڑ کا لعل ، وہ شخص جس کی ظاہری حالت سے اس کا عالی خاندان ، عالم یا صاحبِ کمال ہونا نہ معلوم ہو ، ادنیٰ لوگوں میں لائق آدمی ، بُروں میں اچھا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---میں لال نَہیں چھُپتا کہاوت.
قابل آدمی چاہے غریب ہی ہو شہرت پاجاتا ہے ، سچائی چھپ نہیں سکتی (جامع اللغات).

گُودْڑا (و مع ، سک د) امذ.
رک : گودڑ ، پھٹا پرانا لحاف یا لباس.
لنگوٹی کھٹی ہور سڑیا گودڑا
بچھانے کوں کی ، یک پھٹیا بوریا
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۷)). [گودڑ + ا ، لاحقۂ تصغیر].

---پوش (---و مع) امذ.
پھٹے پُرانے کپڑے جوڑ کر پہننے والا ؛ مراد : فقیر ، درویش.
فقر کی چادر میں ہرگز نئیں ہے میرا دل جدا
یہ بھی لال ان گودڑے پوشوں کے پیوندوں میں ہے
(۱۸۴۷ ، دیوان قاسم ، ۱۵۸). [گودڑا + ف : پوش ، پوشیدن - پہنانا ، پہننا].

گُودْڑی (و مع ، سک د) امث ؛ گدڑی.
پھٹا پرانا لباس یا لحاف نیز بستر.
یوں پھوڑ گیا گگن او سو دھن
جوں گودڑی سات تہ کی سوزن
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰).
تا کہ دس دن بعد بخشا یک خدا
گودڑی جوانی نوی ٹھیکل لگا
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۳۹). جس گودڑی پر آپ بیٹھے رہتے تھے اسی کو بوقت شب اوپر لے کر استراحت فرماتے تھے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۲۱۸). گودڑی کو کوئی سا نام بھی دے دیجیے ، رنگ آمیزی کی کوشش کے باوجود پیوند زدہ چادر ہی بہے گی. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۶۱). [گودڑ + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُودَ کَڑا (ضم گ ، و غم ، فت د ، شد ک بفت نیز بلا شد) امذ.
آغوش ، گود ، گودی (بطور تمسخر یا تحقیر). تمھارے ماں باپ تو کبھی تمھیں گودکڑے میں چڑھا کے لوگوں کو دکھانے نہیں لے گئے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۷ : ۵). [گود (رک) + کڑا ، لاحقۂ تصغیر].

گود کَڑے میں چَڑھائے رَکھنا محاورہ.
(بچے کو) ہر وقت گود میں لیے رہنا (جامع اللغات).

گودَن (و مج ، فت د) امث.
(کاشت کاری) زمین کو کھود کر نرم یا پولا کرنے کا عمل. کبھی کبھی نلائی کی مشین سے گودن کرو. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۲۸). [گودنا (رک) کا حاصل مصدر].

گودْنا (۱) (و مج ، سک د) ف م ؛ گودھنا.
۱. (i) **گڑونا ، چھیدنا ، چبھونا.**
آغوش میں ہمن کے سجن کوں کیا کنار
ماروں گا اس رقیب کو چھریوں سے گود کر
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۸). ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ایک سینک گوشت میں گود کر دیکھو. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۹۶). جن کی کاوشوں نے گویا دل کو گود گود کر آنسوؤں کو مرجان کے دانے بنا دیا ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۲۶).
(ii) **زمین کو کھود کر نرم یا پولا کرنا.**
کہیں تخم پاشی کریں گود کر
پنیری جماویں کہیں کھود کر
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۹). چند لڑکوں نے اکھاڑے کو گودنا اور ہرا کرنا شروع کیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱۰). اس ہجوم کے درمیان میدان میں ایک شخص اکھاڑا گود رہا تھا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۲۲). (iii) **کھودنا ، جسم کے کسی حصے پر سوئی سے کچوکنے کے بعد نقش و نگار میں سرمہ یا تیل بھرنا.** اپنے باپ دادا کے نام پر گودتے ہیں اور ان میں اپنی بڑائی جتاتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۰۰). یکایک کچھ خیال آیا ، سوئی سے پنڈلی کو گودا اور اس میں سرمہ بھرنے لگی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵). ناک چھیدنا ، کانوں میں سوراخ کرنا ، زیور پہننا ، مہندی لگانا ، پان کھانا ، گودنے گدانا وغیرہ یہ سب قدیم مراسم ہیں. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۷۶).

۲. (مجازاً) کچوکے لگانا ، طنز کرنا ، لعن طعن سے دل کو صدمہ پہنچانا. اُدھر ہمارے صوبہ دار صاحب گودتے ہیں اِدھر ہمارے حضور طعنے دیتے ہیں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۵۸). بی جعفری اس کو اپنے باپ کے ٹکڑوں پر پڑا ہوا سمجھ کے ہر وقت گودتی رہتی ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۶۱). ۳. کانٹے ، سُوئے یا اور کسی نوک دار آلے سے پھل ، ترکاری یا گوشت وغیرہ میں آہستہ آہستہ ہر طرف سوراخ کرنا تاکہ مسالا یا مربّے کا شیرہ اندر تک سرایت کر سکے. متعدّد کانٹے جو مٹھائی بنانے کی بعض ترکاریوں کے گودنے کے لیے ضروری ہیں. (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۲۲). سیب کو چھیل کر کانٹے سے گود لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۳۶). [گوڑنا (رک) کی ایک شکل].

گودْنا (۲) (و مج ، سک د) امذ.

۱. (ا) جسم گودنے ، اچار یا مربّا ڈالنے کے پھل اور ترکاریوں کو گودنے کا آلہ ، کچوکنا. اور اپنے اوپر گودنے سے نشان نہ دو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۶۳). **(ا) ایک اوزار جس سے نیشکر کھودتے ہیں** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۲. نقش و نگار یا نشان جو سوئی وغیرہ سے گودنے کے بعد جسم پر بنائے گئے ہوں.** مستورات بھی اسی طرح کی پوشاک پہنتی ہیں اور نیل کے گودنے آنکھ سے ٹھڈی تک گواتی ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹). کان کی لوؤں میں مُرکیوں کے پہننے کے چاک موجود تھے اور بائیں ہاتھ میں گودنا گُدا ہوا تھا. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۸۹). **۳. طعنے مہنے** (جامع اللغات). [گود (گودنا (رک) سے) + نا ، لاحقۂ اسم آلہ].

---گودْنا محاورہ.

بدن پر سوئی سے نشان ڈالنا ، طعنے مہنے دینا (جامع اللغات).

گودْنی (و مج ، سک د) امث.

(اچار سازی) رک : گودنا ، معنی نمبر ۱ (ا پ و ، ۳ : ۱۸۶). [گودنا (رک) کی تانیث].

گودوں (و مج) امث ؛ ج.

گود (رک) **کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.**

--- کھلانا محاورہ.

لاڈ پیار سے پرورش کرنا. اُمہات المومنین نے انہیں گودوں کھلایا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۵۲).

--- کھلائی (--- کس کھ) صف مث.

لاڈ پیار سے پالی ہوئی ، ہاتھوں میں کھلائی ہوئی ، ہاتھوں میں پرورش پائی ہوئی.

جنوں ، بیکسی جس پہ چھائی ہوی
اجل جس کی گودوں کھلائی ہوی

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۹). [گودوں + کھلائی (رک)].

گُودَہ (و مع ، فت د) امذ.

رک : گودا ، مغز. نصف چھٹانک املی کا گودہ ... لے کر اوس کو ڈھائی پاؤ دودھ میں ڈال کر جوش دیں. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۱۲۵).
اگر ناسور کو بہانا منظور ہو تو روئی کا گُودہ ... کا مرکب بنا کر ناسور پر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۳). [گُودا (رک) کا ایک املا].

گودی (۱) (و مج) امث.

رک : گود.

بعد یک لحظے کے پھر کر وہ نزول
دائی کی گودی میں آ کے جیوں کہ پھول

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۳۴).

آپ ہی ماتا آپ ہی پتا آپ ہی اپنا پالا رہے
اپنی ہی گودی آپ ہی کھیلے ہو کر موہن لالہ رہے

(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۷۸). لے لو ایک جو آئیں انہیں کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ میں سے اُچک لے گئیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۹).

اگر گودی میں بچّہ غیر کا نامِ خدا ہو گا
جو پوچھے گا کوئی وہ نام میرا ہی بتا دیں گے

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱ : ۳).

گودیوں سے جو جُدا ہیں بچّے
اُن کو سینے سے لگالیں مائیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۹۲). [گود (رک) کی تصغیر].

---اُٹھانا محاورہ.

گود میں لینا ، آغوش میں لینا.

وہ دولھا کا دُلہن کو گودی اُٹھا
بٹھانا محافے میں آخر کو لا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۲).

---بَھرْنا . (الف) ف م.

کوئی چیز بہت سی پلے میں ڈالنا (جامع اللغات). (ب) محاورہ **دامن بھر جانا ، مالا مال ہونا (عموماً اولاد سے).**

گلشن یہ پھلے پھولے ہر طرح مبارک ہو
آتے ہی بھرے گودی اولاد کی نعمت سے

(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۳۹).

---بَھری رَہْنا محاورہ.

رک : گود بھری رہنا.

بانوے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۱).

پھولو پھلو دنیا کے چمن میں سدا رہو آباد
بھری رہے تیری اماں کی گودی ، رہے تیرے بابا کا نام

(۱۹۰۴ ، خوابِ راحت ، ۲۱).

---پَھیلا پَھیلا کَر دُعا دینا محاورہ.

دل سے دُعا دینا ، جی سے اُسیس دینا ، دامن پھیلا پھیلا کر خدا تعالیٰ سے کسی کے واسطے کچھ مانگنا یا طلب کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---پَھیلا کَر دُعا مانْگْنا محاورہ.
دل سے دعا مانگنا.
گودیاں پھیلا کے جب مانگیں گی باصدق و صفا
عورتیں اولاد کے پیدا نہ ہونے کی دعا
(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۴).

---خالی ہونا محاورہ.
رک : گود خالی ہونا ، بچوں کا مرجانا.
معصوموں کے سونے کی جگہ پائیں گی خالی
بچوں سے بھری گودیاں ہو جائیں گی خالی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹).

---دینا محاورہ.
پیار کرنا ، گود میں لینا.
مزا جاتا رہا لونڈے کا حسن اب ہو گیا سیٹھا
کوئی گودی نہیں دیتا اوسے ہر چند دے میٹھا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱).

---کا پالا صف مذ.
گود کا پالا ہوا (جامع اللغات).

---کا پَلا صف مذ.
رک : گود کا پلا ، لاڈ پیار سے پلا ہوا.
سیل کے کونڈے اوسی کے آج ہیں گیا اے ذدا
ہے چھوٹا سا جو لڑکا تیری گودی کا پلا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹).
کیا غیظ میں وہ آپ کی گودی کے پلے تھے
میں نے انہیں روکا نہیں لشکر پہ چلے تھے
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات))

---کا لَڑکا مَرْ جائے پیٹ آگ بُجھائے کہاوت.
بڑے سے بڑے رنج و غم کے بعد بھی کھانا پینا ترک نہیں ہو سکتا (ماخوذ : جامع اللغات).

---لینا ف م ؛ محاورہ.
۱. گود میں لینا.
جواں ازبسکہ تھا سرمستِ ساغر
لیا معشوقہ کو گودی اُٹھا کر
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۰). جب گودی میں آنے کو کہے ، گودی لے لو جب اترنے کو کہے فوراً اتاردو. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۷۸). **۲. گود لینا ، متبنّٰی بنانا ، کسی لڑکی یا لڑکے کو اولاد بنا لینا.** بسنتی کے چلانے پر اسی نے کہا تھا کہ وہ رمکلیا کو گودی لے لے گا. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ٦۹).

---لیے پھِرْنا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
گود میں اٹھائے پھرنا ، لاڈ پیار کرنا.
کیوں جدا مجھ سیتی کیے تجھ کوں
پھر میں گودی لئے پھروں کس کوں
(؟ ، دیوان ہاشم علی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۹۵).

---میں بَیٹھ کے آنکھ میں اُنگلی ڈاڑھی نوچے کہاوت.
بہت گستاخ یا ناشکرا ہے ، جس سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی کی بےعزتی کرتا ہے یا اسی کا نقصان کرتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---میں کھیلْنا محاورہ.
گودی میں پرورش پانا ، عمر میں بہت زیادہ تفاوت ہونا.
مجھے کسبی سمجھ کر گھورتا ہے دیکھو میلے میں
سہنوں پانی جی لڑکا مری گودی میں جو کھیلا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۵).

---میں لینا ف م ؛ محاورہ.
آغوش میں لینا ، گود میں اُٹھانا. ابراہیم کو گودی میں لے کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۳۷۱).

گودی (۲) اسث.
۱. بندرگاہ کا وہ حصہ جہاں جہاز پر ساز و سامان لادا یا اتارا جاتا ہے ، دھکا ، جیٹی.
گرداب و چاہ قمری گٹی لک آ چھنگیں لیکن
ڈونگی گودیاں میں تج بو غب غب ستی ہوا حد
(۱٦۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۱). پانچ میل تک اس کی گودیاں اور پختہ کنارے اور لنگر گاہیں جہاں جہازوں کا اسباب اتارا جاتا ہے بنی ہوئی ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۴). یہ گودی کے مزدوروں اور فیکٹریوں کی ہڑتال نہیں جن سے تجارتی نقصانات ہوتے ہیں. (۱۹۷۴ ، صدا کر چلے، ۱۳۲). **۲. وہ جگہ جہاں جہازوں کی مرمت کی جاتی ہے نیز جہاں جہاز بنائے یا توڑے جاتے ہیں ، ڈاک.** گودی کا پانی اپنے مقابل کے پانی سے موازی افق ہوتا ہے. اس وقت دروازہ بآسانی کھلتا بند ہوتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۵۸). **۳. ریلوے انجن دھونے کا حوض جو پٹریوں کے بیچ میں بنا ہوتا ہے.** وہ بےچارہ چلّا رہا تھا کہ ہم گودی میں نہ گر جائیں. (۱۹۷۴ ، اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۸۸). [مقامی].

گُودے (و مع) امذ ج.
گودا (رک) **کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.**

---دار صف.
گودے والا ، وہ چیز جس میں گودا ہو. بعض گودے دار پھل جب پک جاتے ہیں تو ان کا گودا گاڑھا لیس دار مادہ بنا لیتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۷۷). [گودے + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، پاس رکھنا].

---کی ہَڈّی اسث.
وہ ہڈی جس میں گودا ہو ، گودے والی ہڈی. اس نے فوراً گودے کی ہڈی پلیٹ میں رکھ دی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۸۱).

گُودِیا (و مع ، کس د) صف.
خواہش مند ، آرزو مند ، شائق (پلیٹس). [غالباً ، گودا (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

گوڈیوں (و مج ، سک نیز کس ڈ ، و مع) امث ؛ ج.
گودی (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---پلنا محاورہ.
لاڈ پیار سے پلنا ، ناز و نعم میں پرورش پانا.

جہاں ابنِ آدم پلا گودیوں
جہاں نسلِ انسان چلی گھٹنیوں

(١٩٣٩ ، جونے شیر ، ١٥٩).

---کا کِھلایا ہوا صف مذ.
سامنے کا پروردہ ، وہ جس کا بچپن سامنے گزرا ہو یا جسے بچپنے میں گود میں کھلایا ہو (ماخوذ : مہذب اللغات).

---میں پالا ہے فقرہ.
بچپن سے خدمت کی ہے ، **لاڈ پیار سے پالا ہے.** میں نے شاہزادہ ایرج اور ان کے والد قاسم شیر دل کو گودیوں میں پالا ہے. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٥٣).

---میں کِھلانا محاورہ.
لاڈ پیار سے پرورش کرنا ، گود میں کھلانا ، گود میں پرورش کرنا.

نبیؐ نے تجھے گودیوں میں کِھلایا
سرافیل جبریل تیرے مصاحب

(١٨٧٣ ، کلیات منیر شکوہ آبادی ، ٣ : ٥٣) . نانی اماں کے زمانے کی بڑھیا ہے ، گودیوں میں کھلایا آج ہم کیا اس کے سامنے تیز ہو کر بولیں. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ١٦).

گَودھ (و لین) امث.
١. رک : گود بمعنی گچھا.

ہری گودھ کیلے کی تھی جو اُدھر
بنی جھاڑ پکھراج کا سربسر

(١٨٩٠ ، کتاب مبین ، ٩١). کیلے پر گودھ عمر میں صرف ایک دفعہ آتی ہے. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢٣٠). ٢. آم ، انگور ، کھجور وغیرہ کی شاخ جس پر پھل ہوں (جامع اللغات). [گود (رک) کا ایک املا].

گودھا (و مج) امث.
چمڑے کا ٹکڑا جو تیر انداز بائیں بازو پر باندھتے ہیں تا کہ کمان کی تانت سے زخم نہ لگے (جامع اللغات). [س : गोधा].

گودَھڑ (و مج ، فت دھ) امذ.
جنگلی بوٹیاں اورگھاس جو کھیتوں میں سے نکالی جائیں (ماخوذ جامع اللغات). [گودھ + ڑ ، لاحقۂ نسبت].

گودْھڑا (و مج ، سک دھ) امذ.
شاخ ، ٹہنی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گودھڑ + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

گودْھڑی (و مج ، سک دھ) امث.
گودھڑا (رک) کی تصغیر ، شاخ (پلیٹس). [گودھڑ + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

گودَھل (و مج ، فت دھ) امث.
(باغ بانی) گھاس کی لمبی جڑیں جو زمین کے اندر دور تک پھیل کر چھوٹے پودوں کو نقصان پہنچائیں (ا پ و ، ٦ : ١٣٣). [رک : گودھڑ (ڑ مبدل بہ ل)].

گودُھم (و مج ، ضم دھ) امذ.
گیہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گودھوم (رک) کا مخفف].

گُوْدْھنا (و مع ، سک دھ) ف م.
رک : گوندھنا (پلیٹس). [گوندھنا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گودْھنا (و مج نیز مع ، سک دھ) ف م (شاذ).
رک : گودنا ، چھیدنا ، کھودنا. قرآن میں گودھنے کی ممانعت نہیں ہے. (؟ ، مقدمۂ قرآن مجید ، مترجم ، ٦). جسم کو چاقو کے پے در پے واروں سے گودھ دیا. (١٩٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ٣٠ ، ٢٠٣ : ٢). [گودھنا (رک) کا ایک املا].

گودَھورا (و مج ، ولین) امذ.
شام ، **غروبِ آفتاب کا وقت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گودھلی (رک) کا محرف].

گودُھول (و مج ، و مع) امث.
١. گایوں کا اپنے مقامات پر واپس آنے کا وقت یعنی شام کا وقت ، غروب آفتاب.

تو آشاؤں کا ناوک ، پاس کی گودھول بیلا میں
دلوں کے گھاٹ پر سنگیت کی نیا کو کھے کر لا

(١٩٦٣ ، کلک موج ، ٣٣٣). ٢. وہ دھولِ جو شام کے وقت چراگاہوں سے پلٹتے ہوئے مویشیوں کے کُھروں سے اڑے.

پرانے وقت کے برگد کی یہ اُداس جٹائیں
قریب و دور یہ گودھول کی اُبھرتی گھٹائیں

(١٩٥٩ ، گل نغمہ ، فراق ، ٢٣٨). [گو ـ گئو + دھول (رک)].

گودُھولی (و مج ، و مع) امث.
رک : گودھول (پلیٹس). [گودھول + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گودُھوم (و مج ، و مع) امذ.
گیہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गोधूम].

گوڈ (و مج) امذ.
گھٹنا ؛ پانو ، ٹانگ (قدیم اردو کی لغت). [رک : گوڈا (بحذف ا)].

گوڈا (و مج) امذ.
١. گھٹنا ، زانو ، رکبہ ، بندساق ، ٹانگ کا درمیانی جوڑ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٢. (مجازاً) پایہ (کرسی وغیرہ کا). ہماری کرسی کے گوڈے سے لگ کر بیٹھ گئے. (١٩٨٨ ، تبسم زیر لب ، ١٣٢). [مقامی ؛ ہن].

گُوڈَر (و مع ، فت ڈ) امذ.
(کاشت کاری) کھیت کی گھاس ، جڑیں اور جھاڑی کا سمٹا ہوا انبار ، اَکن ، کھور (ا پ و ، ٦ : ١٠٢). [گودھڑ (رک) کا محرف].

گوڈری (و مج ، فت نیز سک ڈ) امث.
اینڈوا ، اینڈوی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [غالباً س : गाडर+इक्का].

گوڈنا (و مج ، سک ڈ) ف م.
۱. رک : گوڑنا ، کھودنا ، زمین کو بوائی کے لیے نرم یا پولا کرنا. شکرقندی اور اروی وغیرہ کے کھیت کو داری سے گوڈے جاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعت ، ۳۲). کریمن بوا نے کیاری کا کوڑا صاف کر کے اسے کھٹنے تک گوڈا تھا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۹۱). ۲. خلال کرنا (جامع اللغات). [گوڈنا (رک) کا (قدیم) املا].

گوڈوں میں سر دینا ف مر ؛ محاورہ.
گھٹنوں میں سر دینا ؛ غمگینی کی صورت بنانا ، رنج و غم ظاہر کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گُوڈی (و مع) امث.
(قصائی) ہاتھ یا پیر کی پوری سربند نلی یا نلیاں جن میں گودا بھرا ہوتا ہے ، گودے دار نلی یا ہڈی ، پیر اور ٹخنے کے درمیان کی نلی (ا پ و ، ۳ : ۸۷). [گوڈا (رک) کا محرّف].

گوڈی (و مج) امث.
(کاشتکاری) زمین کھودنے یا مٹی کو کسی چیز سے اوپر نیچے کرنے کا عمل (خصوصاً بوائی کے لیے) . نہ زمین کو مضبوط کرنے کے لیے کھاد اور نہ گوڈی کرنے کے لئے مزدور. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۹۲). کھیت میں گھاس وغیرہ اُگ آنے یا زمین سخت ہو جانے تو لائنوں کے درمیان گوڈی کر دی جائے ، یہ گوڈی ہاتھ یا تربھال سے کی جا سکتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۰). [گوڈنا (رک) کا حاصل مصدر].

گوڈے (و مج) امذ ، ج.
گوڈا (رک) کی جمع تراکیب میں مستعمل.

---رَگَڑ رَگَڑ کَر مرنا محاورہ.
بہت کسمپرسی کی حالت میں مرنا.

کیا کیا نیاز طینت اے ناز پیشہ تجھ بن
مرتے ہیں خاک رہ سے گوڈے رگڑ رگڑ کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۳).

---گِٹّے (---کس ک ، شد ٹ) امذ ، ج.
گھٹنے اور ٹخنے ؛ مراد : ہاتھ پاؤں. اُن کے گوڈے گٹے چھوٹنے کے بعد دوبارہ اپنی پہلی پوزیشن پر آ جاتے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۳۰).

---گوڈے م ف.
گھٹنے گھٹنے ، گھٹنوں تک . گلی میں گوڈے گوڈے پانی بھر چکا تھا. (۱۹۸۸ ، افکار ، مئی ، ۶۸).

گوڈیشیا (و مج ، ی مج ، سک ش) امذ.
ایک پھول اور اس کا پودا (جامع اللغات). [انگ : Godet].

گَور(۱) (و لین) امث.
(موسیقی) ایک راگنی کا نام (نوراللغات). [مقامی].

گَور(۲) (و لین). (الف) صف.
سفید ؛ پیلا ؛ گورے رنگ کا ، گورا ؛ زرد ؛ سرخ ؛ زردی مائل سرخ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . (ب) امذ . ۱. ایک نوع کی بھینس . اس کا نام ہمارے ملک کے قواعد شکار میں گور یا گوری گائے لکھا ہوا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۳۹) . ۲. چاند ؛ سفید رائی ؛ کنول کا ریشہ ؛ زعفران ؛ چاولوں کی ایک قسم (جامع اللغات). ۳. آٹھ ماتراؤں کا وقفہ (قدیم اردو کی لغت). [س : गौर].

---وَرَن (---فت و ، سک نیز فت ر) امذ.
گوری رنگت (قدیم اُردو کی لغت). [گور + س : वर्ण].

گَور(۳) (و لین) امث.
پاربتی دیوی کا نام ؛ ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بیاہی جانے والی لڑکی کی اس کے قریبی رشتہ دار پوجا کرتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गौरी].

گَور(۴) (و لین) امث.
(عو) رک : غور.

میں گور کروں گا کبھی ہرگز بھی نہ اس پر
اردو میں تو کیوں لایا ہے لکھوا کے یہ ارجی
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۸). [غور (رک) کا بگاڑ].

گور (و مج). (الف) امث.
۱. قبر. پیغمبراں نماز کیے ہیں ، اپنی گور میں. (۱۴۲۱ ، بندہ‌نواز ، معراج العاشقین ، ۳۷). اگر اس وقت تجھے دنیا کوں بسرے کیں نہ ملی ٹھار تو یاد کر گور کا عذاب قیامت کا بوجھ بچار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۱).

اس خاک پر قدم رکھ تجہ کوں ثواب ہو گا
کہتے ہیں آبرو کی یاں گور ہے مولا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو (ق) ، ۹۳).

گور اندھیری کیا بھائی ، جہاں نہ اماں نہ دائی
دل میں تیرے کیا آئی ، خالی تیرا پالنا
(۱۷۷۵ ، گلشن اعجاز (کرم علی) (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۱۹۶۷ ، ۱۳۰)).

گور کس دل جلے کی ہے یہ فلک
شعلہ اک صبح یاں سے اُٹھتا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۶).

اف ترے کشتہ کا سوز دل کہ ظالم سنگ بھی
گور پر اُس کی رہا محشر تلک جلتا ہوا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹). زر کے عوض موت نصیب ہوئی ، گور کی منزل قریب ہوئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸). اُس نے آپ اپنی گور انگاروں سے بھری ، دوسرے اللہ میاں جواری کو بھی نوازتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳ : ۲۳ ، ۳). یہ پولیس کے تعاقب میں اور کبھی پولیس ان کے پیچھے ، یوں تو ہونٹوں کے بگڑے گور تک نہ سنبھلے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۸۰). ۲. دشت ، صحرا ، جنگل. گور جنگل اور صحرا کے معنی میں ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۰). ۳. رک : گور خر ، جنگلی گدھا.

چلے بونج دو جاں کا دنبال کر
جوں بہرام نکلیا ہے گوراں اُپر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ (ق) ، ۲۰).

بسکہ تھا گور کے شکار کا شوق
بعد موت وہ پھیر آیا ذوق
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۰۱).

قصر کو جانے دو باشندوں کو واں کے دیکھو
تکیۂ گور و گوَرُون آج ہے ہر اک کا مزار
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۱۵).

بہرام جو گور کو پکڑ لیتا تھا
خود گور کی ہے گرفت میں اب بہرام
(۱۹۸۲ ، دشتِ زرفشاں ، ۳۰). ۴. شراب ؛ خوشی ، عیش و عشرت ؛ دسترخوان کے مزے ؛ کنجوس (جامع اللغات). (ب) امذ. (کنایۃً) **گورستان** (نوراللغات). [ف]

---بَغلی کس صف(---فت ب ، سک غ) امث.
ایک قسم کی قبر جس میں مردہ رکھنے کی جگہ یعنی لحد قبر کے ایک طرف بنائی جاتی ہے ، بغلی قبر.

تم بیٹھے بغل میں جو رقیب دغلی کی
کی گرم بغل ہم نے بھی گور بغلی کی
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۲).[گور + بغل (رک) + ی، لاحقۂ صفت].

---بَنانا ف مر ؛ محاورہ.
قبر کھودنا ، **کسی کی تباہی کا سامان کرنا** (نوراللغات).

---پَر چُونا پھرنا محاورہ.
مرے ہوئے کی یاد تازہ ہونا.

معلوم ہو کہ کشتۂ دندانِ یار ہوں
چونا پھرے جو موتیوں کا میری گور پر
(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۲۷).

---پَر چُونا پھیرنا محاورہ.
قبر پر قلعی ہونا ، سفیدی ہونا ، مرے ہوئے کا نام روشن ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---پَر رونا محاورہ.
قبر پر جا کر گریہ و زاری کرنا.

لکھنؤ میں شاد سوموں کی ہے خِسّت آجکل
گور پر حاتم کے روتی ہے سخاوت آجکل
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۷).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
قبر کو پوجنے والا ؛ مراد : قبروں کی تعظیم کرنے والا اور قبروں پر جا کر مرادیں مانگنے والا. قبر کے مجاوروں اور گور پرستوں کو اس قسم کی حکایتیں بہت یاد ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۳۷). [گور + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
قبر کی پرستش کرنا (جامع اللغات). [گور پرست + ی، لاحقۂ کیفیت].

---پَر گور بَنانا محاورہ.
قبر پر قبر بنانا ، مُردے پر مُردہ رکھنا ؛ ایک کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کا دخل چاہنا جو خلافِ سررشتہ اور ناممکن ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس).

---پَر گور کَرنا محاورہ.
رک : گور پر گور بنانا.

نہ جانا میں کہ ایک اور مر رہا ہے
عبث کرتی ہے کیا پھر گور پر گور (کذا)
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۳۴).

---پَر گور نَہِیں ہوتی کہاوت.
ایک شخص کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کا دخل نہیں ہوتا (نوراللغات).

---تک پہنْچْنا / پہونْچْنا محاورہ.
مرنا ، فوت ہو جانا.

ازل سے چلتے چلتے گور تک پہونچے ہیں مشکل سے
کنارہ اب تلک پایا نہیں مقصد کی منزل کا
(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۱۸). بوڑھے کو اُنگلی سے پکڑ کر گور تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۸).

---جھانْک آنا / جھانْکْنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، مرتے مرتے بچنا ، سخت مصیبت میں پڑنا.

تپِ فراق میں سو بار گور جھانک آئے
کبھی سفر نہ ہوا روز پا تراب رہا
(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی)، ریاضِ سحر ، ۵).

اب کی تو ہجر یار میں ہم گور جھانک آئے
جیتے ہیں تو کسی سے نہ پھر دل لگائیں گے
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۱).

---جھَکانا / جُھنکانا محاورہ.
مرنے کے قریب پہنچانا ، قریب بہ ہلاکت کرنا.

گور ہی اس کو جھنکائی عشق جس کے ہاں گیا
اس طبیب بد شگوں نے کس کے تئیں اچھا کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۶).

وائے ناکامی دیدار نہ جھانکا اوس نے
موت سو بار مجھے گور جھکا بھی آئی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۶).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
۱. مدفن ، مقبرہ. یہ ... گورخانہ ہے ، پہلے گنواروں نے اس مسجد اور مقبرے میں گھر بنا لیے تھے . (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۲۵). ۲. **غار ، گڑھا ؛ کوٹھری جس میں کھڑکی نہ ہو** (جامع اللغات). [گور + خانہ (رک)].

---خَر (---فت خ) امذ.
۱. **جنگلی گدھا جو گدھے سے بڑا اور گھوڑے سے چھوٹا ہوتا ہے ، رنگ خاکی اور گردن سے دُم تک ایک کالی دھاری ہوتی ہے.**

کہا کانے جنگلی ہور سسَا یا ہے ہرن یا گورخر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۱۰۳). گورخر و خرگوش کوتاہ پاچہ و خوک صحرائی و ماہی کا شکار بکثرت. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۲). موسمِ گرما میں ... گورخر کا شکار کھیلنے کو ... جاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۱۵). گورخر کا گوشت پارسی لوگ بہت لذیذ جانتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۰). **۲. جنگلی گھوڑے کی ایک قسم ، زیبرا.** زیبرا یا گورخر : یہ اصل میں گھوڑے کی جنگلی قسم ہے جس کے بدن پر دھاریاں بنی ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۴).

گورخر کی دھاریوں کو دیکھ لو
سرٹ چوپائے بھی لیتے ہیں سیلا

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد (نیا اور پرانا ادب ، ۲۱۸)). [گور+خر(رک)].

---سے پیٹھ لگنا محاورہ.
(مرنے کے بعد) تسکین ہونا ، آرام ملنا.

گور سے پیٹھ نہیں لگنے کی سب سُن رکھیں
بعد مردن جو عزیزوں نے کفن مجکو دیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱).

---غَرِیباں کس اضا(---فت غ ، ی مع) امذ.
وہ قطعۂ زمین جہاں مسافروں یا غریبوں کی قبریں ہوں ، وہ قبرستان جہاں پردیسی اور غیر معروف اشخاص دفن کیے جائیں ، عرف عام میں کوئی قبرستان.

کہو کہ گور غریباں میں رکھیں قائم کو
کہ اوس کا جیتے بھی اکثر وہی ٹھکانا تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷).

ابر مت گورِ غریباں پہ برس غافل آہ
اُن دل آزردوں کے جی میں بھی لہر آوے گی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۰).

وہ گئے گور غریباں پہ تو آئی یہ صدا
تھم ذرا او روشِ ناز سے چلنے والے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۷). انگریز اس کو ٹھوکریں ماریں ، ہندو مرگھٹ میں لے جائیں اور مسلمان گور غریباں میں دفن کر آئیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید (دیباچہ) ، (الف) ، ۷).

غم کی تاریک فضاؤں سے گزرنے والے
شمع روشن ہے سر گور غریباں کوئی

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۲۷). [گور(۱) + غریب (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---کا عذاب مُردَہ ہی خُوب جانْتا ہے کہاوت.
رک : قبر کا حال مُردہ ہی خوب جانتا ہے ، جو زیادہ مستعمل ہے. مولانا کو اس ... حال میں دیکھ کر سخت افسوس ہو رہا ہے آغا محمد یوسف نے فرمایا حضرت گور کا عذاب مُردہ ہی خوب جانتا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، مکتوبات ، ۲۹).

---کا گڑھا امذ.
قبر کی اندرونی شکل.

بھر گیا آنکھوں میں آتش گورِ تیرہ کا گڑھا
خاک اوڑائی میں نے جب سوچا مآلِ کار کو

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۳).

---کا لُقمَہ ہونا محاورہ.
موت کے مُنھ میں جانا ، مر جانا.

خوانِ الوانِ فلک پر گیا مسرت ہو مجھے
گور کا لقمہ ہوا جو اس کا مہمان ہو گیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۱۵).

---کا مُنھ جھانْک آنا / جھانْک کَر پھرنا محاورہ.
کسی مُہلک بیماری سے نجات پانا ، ازسرِنو زندگی حاصل کرنا ، سخت بیمار ہو کر اچھا ہونا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---کا مُنھ جھانْکْنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، حالتِ نزع میں ہونا.

حلقۂ زانو میں سر ہے گیا تیرے رنجور کا
زندگی سے تنگ ہے منہ جھانکتا ہے گور کا

(۱۸۸۱ ، منیر (نوراللغات)).

---(و) کَفَن (---و مع ، فت ک ، ف) امذ.
تجہیز و تکفین.

مت پوچھ حال اپنے تُو بیمارِ عشق کا
ہونے لگی اب اُس کے تو گور و کفن کی بات

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۲۶۳).

شاید کہ آج حسرتِ جوہر نکل گئی
اک لاش تھی پڑی ہوئی گور و کفن سے دور

(۱۹۳۱ ، جوہر ، محمد علی (قومی زبان ، جنوری ، ۱۹۸۶ ، ۹)).
[گور + و (حرفِ عطف) + کفن (رک)].

---(و) کفن کرنا محاورہ.
۱. تجہیز و تکفین کرنا. اگر مر گئی تو گور و کفن کیونکر کروں گی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱). ایک امیر آن کر ٹھہرا اور اس کسبی کا گور و کفن کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۹). **۲. نیست و نابود کرنا** (نوراللغات).

---کَن (---فت ک) امذ.
۱. قبر کھودنے والا ، وہ شخص جس کا پیشہ قبر کھودنا اور مُردہ دفن کرنا ہو.

نہ یاں کپڑے کا ٹکڑا نے کفن ہے
نہ کوئی ساتھ اپنے گورکن ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۶). گورکن قبرستان کے مجاور ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ترجمہ ، ۲۶۹). اب باقی کون رہا گورکن وہ بھی بات کی بات میں آن موجود ہوگا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸). لاہور میں تو چند روز یہ حالت رہی کہ گورکن بھی نہ مل سکتے تھے. (۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۹۹). عام طور پر نقاد ، محقق کو گورکن کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۳۶). **۲. بجو** (نوراللغات).
[گور + ف : کن ، کندن ـ کھودنا ، کھدائی کرنا].

--- کِنارے (---فت نیز کس ک) صف.
قریب المرگ ، جاں بلب ، کوئی دم کا مہمان.

بحر مشکل ہے بہت بحرِ محبّت سے عبور
ہم نے ہیرا ک بڑے گور کنارے دیکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰).

حصّہ بہ تمھارا تھا سو پہونچا تمھیں بارے
مالک ہو تمھیں ہم تو ہیں اب گور کنارے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۵).

جلد آجاؤ کہ ہیں گور کنارے مشتاق
دم میں آجائیں نہ حوروں کے تمھارے مشتاق

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۶۲). [گور + کنارے (رک)].

--- کِنارے آجانا محاورہ.
جاں بلب ہونا ، قریب المرگ ہونا ، نہایت کمزور ہونا ، بہت بوڑھا ہونا (جامع اللغات).

کِنارے لَگانا / لَگْوانا محاورہ.
مرنے کے قریب کر دینا ، قبر کے قریب پہنچانا.

ہو بوس و کنار آج کنارا نہ کرو تم
لگواتے ہو کیوں گور کنارے مرے دل کو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۰۵).

جو تم کو ہم سے کنارہ ہی کرنا ہو منظور
تو پہلے گور کنارے ہمیں لگا دینا

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۱).

---(کے) کِنارے لَگنا / آ لگنا / جا لگنا محاورہ.
جاں بلب ہونا ، بوڑھا ہو جانا.

کنارے گور کے عجب جا لگے عاشق تو یہ جانے
کہ آیا پاس دریائے محبّت کا کنارہ ہے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۲).

جا لگے گور کے کنارے ہم
کوچ کی ٹھہری یاتر اب کیا

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۶۰).

چین مشتاقِ ہم آغوش کو کیوں کر ہو صنم
ہمکناری سے لگے گور کنارے احباب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۰۵).

--- کِنارے ہونا محاورہ.
نہایت ضعیف ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.

اب کس کا بھروسا علی اکبر تو سدھارے
ظاہر میں تو زندہ ہیں یہ ہیں گور کنارے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۰).

جب وہ دریا کے کنارے گئے مارے افسوس
آپ صدمے سے ہوئے گور کنارے افسوس

(۱۹۱۲ ، اوج لکھنوی (نوراللغات)).

--- کَنی (---فت ک) امذ.
گورکن (رک) کا کام یا پیشہ ، قبر کھودنے کا پیشہ. تجہیز کے معنی سامان کرنا میّت کے سامان کرنے میں غسل اور گورکنی اور دفن بھی داخل ہے. (۱۸۴۵ ، علم الفرائض ، ۸). یہ گورکنی یا تاجرانہ انداز ... انسانی ہمدردی اور صحّتِ عامہ کے اعتبار سے بڑی خدمت ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۶۰۸). [گورکن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کی گود میں پَلْنا محاورہ.
مصیبت اور تکلیف میں پرورش پانا ، نہایت خستہ و خراب حالات میں بسر کرنا.

ایک آفت ہو تو انسان کہے حال اوس کا
گور کی گود میں پلتا ہوں میں پیدا ہو کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۱).

--- کی مَنْزِل امث.
قبر کی منزل ، مراد : قبر (مہذب اللغات).

--- کے سوتے صف مذ ، ج.
اہلِ قبور ، قبر کے مُردے.

صورِ سرافیل ہے نالہ میرا
گور کے سوتوں کو خبر کر گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۴۳).

--- کے کِنارے پہنْچا دینا محاورہ.
قریب المرگ کرنا ، جاں بلب کر دینا. تُو نے مجھے گور کے کنارے پہنچا دیا ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۳۴).

--- کے مُردے اُکھاڑنا / اُکھیڑنا محاورہ.
رک : گڑے مُردے اُکھیڑنا.

کہتے ہیں ذکرِ لیلیٰ و مجنوں جو چھیڑیے
چُپ رہیے بس نہ گور کے مُردے اوکھیڑیے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۴۹).

جھگڑے دبے دبائے عدو نے نکال کر
مُردے اُکھاڑے گور کے پتھر تلے کے ہیں

(۱۸۶۲ ، ظفر (نوراللغات)).

چشم دیدہ سنو مجھ سے نہ شنیدہ مانو
گور کے مردے اوکھیڑا نہ کرو آٹھ پہر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۴).

--- کے مُردوں کو جَگانا محاورہ.
صوراسرافیل کا کام کرنا یعنی مُردوں کو بیدار کرنا' (مراد) زور کی آواز نکالنا ، چونکانے والی آواز نکالنا.

اس صاف ہتھیلی کا قیامت ہے تڑاقا
چٹی کی صدا گور کے مُردوں کو جگاتی

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۷۶).

--- کے مُرْدے سے بَدتَر ہو جانا محاورہ.
کمال لاغر اور ضعیف ہو جانا ، نہایت بُرا حال ہو جانا.

ہو گئی گور کے مُردے سے ہوں بدتر بنّو
جان صاحب کی جدائی سے عجب حال ہوا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۸).

---کے مُنہ کا نِوالا ہو جانا محاورہ.
مر جانا ، جان دینا. اس کے واسطے بیکار کو کڑھ کڑھ کر گور کے منہ کا نوالا ہو جانا. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۹).

--- کھائے فقرہ.
(عور) مر جائے ، دفع ہو جائے.

وہ کم بخت غارت ہو ، چولھے میں جائے
وہ دنیا سے اُجڑے ، اُسے گور کھائے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵).

---گاں صف.
عیش و عشرت کرنے والا ؛ مراد : بادشاہ نیز تیمور بادشاہ کا لقب (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گور + گاں ، لاحقۂ لیاقت].

---گڑھا (---فت گ) امذ.
۱. قبر ، لحد.

کیا سخت مکاں بنواتا ہے کھم تیرے تن کا ہے پولا
تو اُونچے کوٹ اُٹھاتا ہے ، واں گور گڑھے نے منُہ کھولا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۰۰). تو خدائی فوجدار بن کے آیا ہے ، انہوں نے بُرا کیا تو اُن کے گور گڑھے میں . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۰). ۲. کفن دفن ، تجہیز و تکفین. صندوقچہ میں چار اشرفیاں اور کچھ روپے ہیں میرا گور گڑھا اِسی سے کروا دینا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۳۳). خدا قدر دان آقا خورشید مرزا کو سلامت رکھے اُن کی بدولت گور گڑھا ہو جائے گا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۸۶). [گور + گڑھا (رک) بطور تابع].

---گڑھا دینا محاورہ.
کفن دفن کا سامان بہم پہنچانا. جو ... تڑپ رہے تھے ان کو پانی پلا کر لشکر میں لے آئے اور جو مر گئے تھے اون کو گور گڑھا دے آئے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۹).

---گڑھا کرنا محاورہ.
۱. مُردے کی تجہیز و تکفین کرنا ، نیست و نابود کرنا (نوراللغات). ۲. کوسنا ، بُری بھلی باتیں کہنا. نہ خیر خیریت ، آٹھ برس بعد لوٹیں تو چھوٹتے ہی گور گڑھا کرنے لگیں . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۰).

---گڑھا نصیب نہ ہونا محاورہ.
ایسی موت ہونا کہ تجہیز و تکفین کا سامان بھی نہ ہو (فرہنگِ اثر).

---منزل کرنا محاورہ.
گور گڑھا کرنا ، تجہیز و تکفین کرنا. ہم اپنے طریقہ کے مطابق ان کی گور منزل کریں. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۶۵).

---میں انگارے بھرنا محاورہ.
۱. عذاب مول لینا ، گنہگار ہونا. اِدھر مڑو سوال کرو ، جواب پر خیال کرو ، کسی پر الزام نہ دھرو ، گور میں انگارے نہ بھرو. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۳۲). ۲. جلن پیدا کرنا ، حسد میں مبتلا کرنا ، جان جلانا ، انتہائی تکلیف دینا.

غیروں کے ساتھ کیا تمہیں آنا ضرور تھا
وہ کل چڑھا کے گور میں انگارے بھر گئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۴).

---میں پانْو لٹکا کے / لٹکائے بیٹھنا محاورہ
نہایت بوڑھا ہونا ، قریب المرگ ہونا ، مرنے کے قریب ہونا ، چند روز کا مہمان ہونا.

میں جاں بلب ہوں یار خفا موت بے خبر
لٹکا کے بیٹھوں گور میں تا نفخِ صور پاؤں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳۳۳).

---میں پانْو لٹکانا محاورہ.
موت کے انتظار میں ہونا ، مرنے کے قریب ہونا نیز نہایت بوڑھا ہونا. پاؤں تو گور میں لٹکا چکا ہوں ، ایک روز مرنا ہے . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۳).

تجربہ ترکِ تعاون کا کریں یہ نونہال
گور میں جو پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں اُنکو کیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۷).

---میں پانْو لٹکائے بیٹھے ہیں فقرہ.
چند روزہ مہمان ہیں ، نہایت بوڑھے ہیں ؛ مرنے پر تیار اور آمادہ ہیں.

بزمِ خوباں میں نہ کیوں رہوں سر کو نہواڑے ہوئے
گور میں بیٹھے ہیں ہم تو پاؤں لٹکائے ہوئے

(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)).

---میں پانْو لٹکتے ہیں فقرہ.
پیر فرتوت مرنے کے نزدیک ہے (جامع اللغات).

---میں چھوٹے بڑے سَب بَرابَر ہیں کہاوت.
مرنے کے بعد امیر اور غریب سب یکساں ہوتے ہیں (جامع الامثال).

---میں دُھواں اُٹھنا محاورہ.
(بطور بد دعا) عذابِ قبر سے دوچار ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---میں کیڑے پڑیں (گے) فقرہ.
(بد دُعا) عذابِ قبر میں مبتلا ہو ، جہنّم رسید ہو.

خراب اُس نے کیا تجھ کو وہ جانے کا جہنّم کو
پڑیں گے گور میں کیڑے اے مردک اے گرگے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۴۷).

---میں گاڑْنا ف م ؛ محاورہ.
دفنانا ، مار دینا ، موت کے منھ میں دینا.

لو ہمیں گور میں گاڑے جو نہ بولے ہم سے
ہم کو ہے ہے کرے جو اب نہ گلے لپٹا لے

(۱۸۸۰ ، قلق ، لکھنوی (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۰۳)).

---میں گاڑوں فقرہ.
(عور) دفن کروں ، موت کے منھ میں دے دوں . دُنیا بھر کا اُٹھائی گیرا تجھے گور میں گاڑوں الٰہی اے تو کفن بھی نصیب نہ ہو. (۱۹۱۰ ، خوابِ ہستی ، ۴۶).

---میں لات مار کر کھڑا ہونا محاورہ.
(عو) مرتے مرتے بچنا ، سخت بیماری کے بعد شفا پانا ؛ موت کے چنگل سے چھوٹنا (نوراللغات).

---و کَفَن (---و مج ، فت ک ، ف) امذ.
رک : گورکفن.

مر کے بھی چاہیے ہے گور و کفن
کون ہے جس کو احتیاج نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۵). [گور + و (حرف عطف) + کفن (رک)].

---و کَفَن نَصِیب نہ ہونا محاورہ.
بُرے حالوں مرنا ، نہایت کسمپرسی میں جان دینا.

آخر ہوا نصیب نہ گور و کفن مجھے
مارا قضا نے کر کے غریب الوطن مجھے

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۷۵).

گَورا (۱) (و لین) امذ.
چڑا (انگ : Cock-Sparrow). (ماخوذ : پلیٹس). [گوریا (رک) کی تذکیر].

گَورا (۲) (و لین) امذ.
گوالوں کے ایک قبیلے کا نام نیز ژالہ ، اولا (پلیٹس). [گورا کہا (رک) کی تخفیف].

گَورا (۳) (و لین) امث.
(ہندو) پاربتی دیوی (پلیٹس). [رک : گور کی تانیث].

گورا (۱) (و مج). (الف) صف مذ.
۱. (i) **اجلے ، صبیح رنگ والا ، سفید اُجلے رنگ کا ، صاف رنگت والا.**

بَھیرُو کر بُور گُورا بھال تِلَک چندرا
تری نیتّرا جٹا مکٹ گنگا دھرا

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۶۷).

گوری کا رنگ گورا اور لال رنگ کی چادر
اے ہاشمی تپا ہے سورج شفق کرن پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۷).

تکیں حسن کا شکار کروں
کیوں مروں ہلکے پھلکے گوروں سیں

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۴۷).

افشاں جبیں پر سربسر مہتاب و انجم جلوہ گر
اور گورے ہاتھوں میں حنا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۳).

گورا وہ ہاتھ اور وہ تلوار کی چمک
تھی صاف تیغ حیدرِ کرّار کی چمک

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۲).

جو آئے وہ گورا بدن میرے ہاتھ
تو بن کر لہو میں رہوں اسکے ساتھ

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۶).

یہ محبت کی سلطنت ہے یہاں
سانولوں کے غلام ہیں گورے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۷). (ii) (کنایۃً) **حسین ، خوبصورت.**

گوروں سے دور کاڑیو مجھ ناصبور کو
ورنہ ہے گا زلزلہ اہلِ قبور کو

(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۸۵). (iii) **سُرخ (جب مویشی کے لیے استعمال ہو)** (پلیٹس). (ب) امذ. ۱. **یورپین یا انگریز سپاہی یا سنتری ، یورپین ، انگریز ؛ فرنگی ؛ ادنیٰ درجے کا انگریز.**

جو گورے کا سر لاوے میرے حضور
تو سو دون اوسے روپیہ بالضرور

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دوجوڑا ، ۵۳). قریب اوسکے چھاونی گوروں کی قابل دیکھنے کے تھی. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۱). اپنا ہوش نہیں لڑکوں کو کون سنبھالے اس پر یہ خوف کہ کوئی ظالم گورا بے عزت نہ کرے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۵). اب فضل نیچر سے رتبہ مغربیت حاصل ہوا ہے ، کالے ہیں مگر چال ڈھال گوروں کی رکھتے ہیں. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۳). فرنگی برق پر نگاہ پڑی ، سُن سی رہ گئی ، چند گھنٹے قبل بالکل ایسا جھنڈا سنبھالے گوروں نے دھاوا بولا تھا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۰۷). ۲. (بیل بانی) **ہلکا بھورا یا ملگجی رنگت کا سفید بیل** (ا پ و ، ۵ : ۶۱). [پ: गोरे س: गोरक्षौ].

---بُھبُوکا (---فت بھ ، و مع) صف.
سرخی مائل سفید رنگ کا ، سرخ دہکتے ہوئے رنگ کا ، شعلہ بھبوکا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گورا + بھبوکا (رک)].

---بُھچ ہونا محاورہ.
بہت زیادہ گورا ہونا. پچیس چھبیس برس کا ایک نوجوان ہے بہت گورا بھچ نہیں ہے مگر بڑا خوبصورت آدمی ہے. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۲۷).

---پَن (---فت پ) امذ.
گوری رنگت ، گورا ہونا ، صباحت ، سفیدی (جسم کی). گورے صاحب جنہوں نے اپنے گورے پن کے گھمنڈ میں حکیم آبنوس کا بے جا مذاق اڑایا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۵۱). [گورا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---پِنڈا (---کس پ ، سک ن) امث.
گورا جسم ؛ (کنایۃً) حسین بدن.

موے گھل گھل کے گورے پنڈوں پر
ہو کفن برگِ یاسمن اپنا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲). میں نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ تم نہ پہنو ، گورا پنڈا ہے ، تم نے نہ مانا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۳۰).

گورے پنڈے پر نہ کر ان کے نظر
کھینچ لیتے ہیں یہ ، ڈورے ڈال کر

(۱۹۷۴ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۷). [گورا + پنڈا (رک)].

ـــ چٹّا (ـــ کس چ ، شد ٹ) صف مذ.
بہت گورا ، سرخ و سفید ؛ (کنایۃً) ، خوبصورت.

گو حُسن پر ہیں نازاں مہرو یہ گورے چٹے
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۱). کالا آدمی تو ہم حبشی کو کہتے ہیں ، یہ تو گورا چٹا خوبصورت آدمی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸). ایک ۶ برس کی عمر کا گورا چٹا لڑکا باہر گیا اس کا بھی کام تمام کر دیا گیا. (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۸۹). خواجہ صاحب پکی عمر کے گورے چٹے عیش پسند آدمی تھے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۰۳). [گورا + چٹا (بطور تابع)].

ـــ چمڑا (ـــ فت چ ، سک م) امذ؛امث : چمڑی.
سفید جلد ، پھیکا رنگ ، گورا جسم ؛ (کنایۃً) حُسن بے نمک یعنی جس میں کشش نہ ہو.

گورے چمڑے پر نہیں موقوف خوبی حسن کی
چاہتے اوس کو نہیں ہم جس میں رعنائی نہ ہو

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۰۳). جنٹلمین گورے چمڑے سے انسان نہیں ہوتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸). [گورا + چمڑا (رک)].

ـــ شاہی (الف) صف.
فرنگیوں کے دور کا ، برطانوی عہد حکومت کا ، برصغیر میں حکومت کرنے والے انگریزوں جیسا ، مضبوط ، مستحکم. لارڈ ریڈنگ کے گورا شاہی دبدبہ اور جبروت کے عین شباب میں ... یہ کہلا دیا تھا. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۲۰۱). (ب) امث. **ایسی زبان جو لہجے اور قواعد کے لحاظ سے دُرست نہ ہو ، ٹوٹی پھوٹی زبان جس میں انگریزی کے ساتھ ہندوستانی لفظ بھی ملے ہوئے ہوں ، برصغیر میں آ کر ہندوستانی بولنے کی کوشش کرنے والے انگریزوں کا (لب و لہجہ).** اردو تو گئی مگر ہندی نہ آئی بلکہ اس کی جگہ گورا شاہی آ گئی. (۱۹۴۳ ، میر محفوظ علی ، مضامین ، ۲۸). (ج) امذ. **بہت مضبوط بوٹ جیسے فرنگی سپاہی پہنتے تھے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گورا + شاہی (رک)].

ـــ فَوج (ـــ و لین) امذ.
انگریز فوج ، سپاہ انگلستان. لال حویلی کی کوکھ جل گئی ، قلعہ میں گورا فوج رہنے لگی. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۵۴). [گورا + فوج (رک)].

ـــ گُمٹّا (ـــ ضم گ ، سک م) صف.
گورا اور موٹا تازہ ، سرخ و سفید ، گورا اور صحت مند. سونے روپے کے کھاناں کے سریکا رنگ روپ نکلیا ... گورا گمٹا ہوا. (۱۶۳۵ ، شاہ ابوالحسن ، سکھ انجن (دکھنی اردو کی لغت)). لڑکے کا رنگ و روغن پہلے ہی سے اچھا تھا گورا گمٹا. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۱۷). [گورا + گمٹا ـ گنبد ؛ مراد : سفید مرمریں گنبد].

ـــ میشا (ـــ ی مج) امذ.
(پاپوش دوزی) **بھیڑ کا پکایا ہوا چمڑا جو اپنے اصلی رنگ پر ہو** (ا پ و ، ۲ : ۲۱۵). [گورا + میش (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

گورا (۲) (و مج) امذ.
(رنگائی) **نیل کی ٹکیہ بنانے کا سانچہ** (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۴۶). [مقامی].

گوران (و مج) امذ.
ایک درخت جس کی لکڑی عموماً جلانے اور چھال چمڑا رنگنے کے کام آتی ہے (پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۴۴). [مقامی].

گُورانی (و مع) امث.
علاقہ گوران کی زبان. چوتھے حصے میں رسوم و قوانین (امرونہی) کی مفصل کیفیت لکھی گئی ہے ... گورانی متن بھی دیا گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۵). [گوران (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گورانی (و مج) امث.
بھٹ کی پھلی. سنسکرت کا نام گورانی بواو مجہول ہے ہندوستان میں بھٹ کی پھلی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۷۷). [مقامی].

گَورائی (و لین ، و غم) امث (شاذ).
گرو ہونے کا مرتبہ یا حالت ، گرو ہونا ، پیری. میں چاہتی ہوں کہ کدی آپ کی میرے خاوند کو ملے تا کہ ہماری اولاد میں یہ شرف گورائی رہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳۲). [گورو ـ گرو (بحذف و) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گورائی (۱) (و مج) امث.
ریتلی زمین (اردو قانونی ڈکشنری). [گور ـ گورستان + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گورائی (۲) (و مج) امذ.
ضلع آگرہ میں راجپوتوں کے ایک گروہ یا فرقے کا نام (پلیٹس). [(عَلَم)].

گورایَت (و مج ، فت ی) امذ.
فصل کی حفاظت کرنے والا. پاسبان یا گورایت (جس کا فرض تھا کہ فصل کی حفاظت کریے). (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۱۱۶). [غالباً ، گوڑیت (رک) کا بگاڑ].

گَوْرَب (و لین ، سک ر) امذ.
غرور ، تکبر ، نخوت. کام ایسا کرو پش تمہارا بڑے گورب اپنا گھٹانا مناسب نہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۱۰۳). [کرب (رک) کا اشباعی املا].

گَوربھائی (و لین ، سک ر) امذ.
گرو بھائی ، گرو کے چیلے ، ایک استاد کے شاگرد ، پیر بھائی. اس مہنت کے پاس دو نوکر ، ایک برہمن نان پز اور دوسرا خراس والا اور دو گوربھائی. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۷۳۸). [گور ـ گرو + بھائی (رک)].

گوڑہا (و مج ، سک ڑ) امذ.
گھوڑا. گھوڑے کو گوڑہا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

گوڑہی (و مج ، سک ڑ) امث.
گھوڑی ، گھوڑے کی مادہ. دلّال گھوڑوں کی بولی سیاہ کو سُرہا کہتے ہیں ... گھوڑے کو گوڑہا ... اور مادہ کو گوڑہی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [گوڑہا (رک) کی تانیث].

گُوڑُتو (ضم گ ، و غم ، ضم ر ، سک ت) امذ.
نیلم کی ایک قسم جو حجم کے لحاظ سے وزن میں زیادہ ہو ، کہتے ہیں کہ اس کے پہننے سے دلی مرادیں بر آتی ہیں (قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۱). [س : गुरुत्व].

گورَٹ (و مج ، فت ر) امث.
(کاشت کاری) **ریتلی زمین ، گورائی** (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۱۰۲).
[گور ـ گورستان + ٹ ، لاحقۂ تانیث].

گوڑی (و مج ، سک ڑ) امث.
(موسیقی) **دیپک راگ کا پانچواں پتر.**

وہ جوگی نے نظر میں لے سمایا
بنا کر گوڑی پتر کو گایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۶۸). [مقامی].

گورَج (و مج ، فت ر) امذ.
مروارید ، موتی کی ایک عیب دار قسم جس کے اُوپر سوراخ ہوتا ہے. گورج ، جس کے اوپر سوراخ ہو. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۹).
[س : गोरज].

گورخُشی (و مج ، سک ر ، ضم خ) صف.
برطانوی ، گوراشاہی. حکومت کے کانسٹبل سے اِس کی رُوح تک لرزتی ہے اور گورخشی احکام کو خا کم بدہن مکہ شریف سمجھتا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی (ملا رموزی) ، ۶۱). [مقامی].

گورخی (و مج ، سک ر) امث.
نیپال کا رہنے والا ، گورکھا. اے عربستانی و کردستانی ... آرمنی و گورخی (گورکھی) و ترکی ... آو بہادرو پکڑو ، باندھو. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنگی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۴۹ : ۱۳)).
[گورکھی (گورکھا کا ایک املا)].

گُوردْوارَہ (ضم گ ، سک ر ، فت نیز ضم د ، ر) امذ.
گرودوارہ ، سکھوں کی عبادت گاہ. انصاف کا خون کرے مگر مقصود تو قیامت برپا رکھنا ہے ، گوردوارے کسی کے ہیں مگر قیامت آپ کی اور آپ کے قانون کی ہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۱۰). اسے ایک گوردوارے میں پناہ ملی تھی. (۱۹۴۹ ، اور انسان مر گیا ، ۸۳). [گرودوارہ (رک) کا اشباعی املا].

گورڑُو (و مج ، سک ر ، و مع) امذ.
گرڑ ، ایک بہت بڑا پرندہ.

بازجرہ گورڑو کا کب تلک رہینگا مطیع
ہو سکینگا کیوں ہرن کا شیر ہوتا ہے شکار

(۱۷۶۵ ، دکھنی انورا سہیلی ، ۲۴۴). [گرڑ رک کا اشباعی املا].

گورِستان (و مج ، کس ر ، سک س) امذ.
رک : قبرستان.

کریں قصد جتنا گورستان پر
چلیا نیں جنازہ سو میدان پر

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۰). مجھ کو مصر میں مت گاڑیو کہ میں اپنے باپ دادوں کے پاس سوُوں گا اور تو مجھے مصر سے باہر لے جائیو اور اُن کے گورستان میں گاڑیو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹۶) . ایران خراسان تک ان ہی کی تواریخ کا گورستان ہے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۸). ہمارے کالج میں سوسائٹیوں کا گورستان انسانی گورستان سے کم آباد نہیں. (۱۹۲۳ ، مقالات شیرانی ، ۲۵۲).

جگہ تھوڑی سی گورستانِ تاریخ
میں اپنی لاش اٹھائے آ رہا ہوں

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۲۸). [ف].

گورَکْ دَھندا/دَھندھا (و مج ، فت ر ، سک ک ، فت دھ ، غنہ) امذ.
۱. **گورکھ دھندا ، ایسا الجھاؤ جس کا سُلجھنا مشکل ہو ، پیچیدہ معاملہ.**

عشق ظفر ہے گورک دھندھا اس کے کُھولے پیچ کوئی کیا
ایک کھلا تو دوسرا محکم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶).

پیچ سے زلف کے دوہر ہے مرا چھٹکارا
جان کے ساتھ ہے اے فیض یہ گورک دھندا

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۷۶). ۲. **ایک قسم کا قفل جس کا کھولنا بمشکل ہوتا ہے ؛ ایک آلہ یا کھلونا ؛** (کنایۃً) **وہ چیز جو انسان کو مشکل میں ڈالے ، بکھیڑے کا کام** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گورکھ دھندھا (رک) کا ایک املا].

گورَکھ (و مج ، فت ر) امذ.
۱. **گائے کی حفاظت کرنے والا ، گوالا.**

منتر جنتر اُن کے کافر جادو میں سب پڑھتے ہیں
گورکھ گوپی چھند پھندر ہیں آپس میں تینوں ایک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۱). ۲. (ہندو) **مراد : گورکھ ناتھ ، ایک بہت بڑے سادھو.** جوگی گورکھ کے گیان میں دھیان لگائے رہتا ہے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۴۹).

دماغ ان کے تھے یادِ حق سے مزیّن
تھے گورکھ سے جوگی بھگت مثل پورن

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۰). [س : गो+रक्ष].

ـــــ اِمْلی (ـــــ کس نیز فت ا ، سک م) امذ.
افریقہ کا ایک بڑا درخت جس کا تنا موٹا اور پتا بہت بڑا ہوتا ہے ، اس کی لکڑی کمزور ہوتی ہے جس میں بہت جلد دیمک لگ جاتی ہے (لاط : Adansonia Digitata). جنگلی میتھی (جنس) بچیٹا

اور گورکھ املی (چلبس) قابلِ تذکرہ ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگات ، ۲۶۱). گورکھ املی ... یہ درخت ہندوستان میں کہیں کہیں ہوتے ہیں ، بعض کہتے ہیں کہ سینبھل کا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۱). [گورکھ + املی (رک)].

---منڈی (---ضم م ، سک ن) امث.
منڈی ، **ایک ہندوستانی چھتہ دار گھاس (لا: Sphaeranthus Indicus).** (خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۲۳). [گورکھ + منڈی (رک)].

گورکھا (و مج ، سک ر) امذ.
۱. **علاقہ نیپال کا باشندہ یہ لوگ عموماً جفاکش ، محنتی اور اچھے فوجی سپاہی مانے جاتے ہیں.**

ہماری سپہ پاک ہو بھیر ہیں
کھرت ، دھنگراں ، گورکھے ، ڈھیر ہیں

(۱۸۰۷ ، داستان فتح جنگ ق ، ۱۵۵). اپنے گوروں اور گورکھوں اور پنجابیوں کے سپاہیوں سے جابجا میدان ہائے جنگ میں باغیوں کو شکست دے کر ان کو پامال کیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹). کنوئیں پر ایک گورکھا قسم کا پستہ قد رہٹ لگا ہوا ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۳۷). ۲. **چھوٹی کھونٹی کا آدمی ، پستہ قد آدمی ، بونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، علمی اردو لغت). [گورکھ + ا ، لاحقۂ نسبت].

گورَکھ دَھنْدا/دَھنْدھا (و مج فت ر سک کھ فت دھ غنہ) امذ.
۱. **ایک قسم کا تالا جس کے کھولنے میں وقت اور عقل درکار ہوتی ہے ، قفلِ ابجد ، قفلِ وسواس** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. **بچوں کا کھلونا جس میں ایک دھاگا ہوتا ہے اگر وہ کھینچا جائے تو ایک طرف سے ایک رنگ کا اور دوسری طرف سے دوسرے رنگ کا نکلتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۳. **ایک قسم کا پھندا جس میں گرہیں ہوتی ہیں اگر ایک خاص جگہ سے کھولا جائے تو تمام پھندے ازخود کھل جاتے ہیں ؛ اسی طرح بچوں کے دوسری قسم کے کھیل جن کا سمجھنا مشکل اور اس کے لیے عقل درکار ہو ؛** (کنایۃً) **بکھیڑے کا کام ، پیچیدہ معاملہ یا عقدہ.** گویا حقیقت میں یہ بیان ریسمان گرہ در گرہ ہے جس کو ہندی میں گورکھ دھندا کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، تیغ تیز (افاداتِ غالب) ، ۹۳). کوئی اپاؤ بتاؤ کہ یہ گورکھ دھندا کیسے کُھلے اور بات بنی رہے. (۱۹۲۹ ، نانک کتھا ، ۹۲). یہ عورت ذات بھی عجیب گورکھ دھندا ہے. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۹۲). ۴. (کنایۃً) **بکھیڑا ، جھگڑا ، جنجال.** دن رات یہاں کے گورکھ دھندوں میں اُلجھے رہیں. (۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۵). یہ سارا گورکھ دھندا اس لیے کیا تھا کہ مجھے تحقیق کے ساتھ معلوم ہوجائے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۵۰). زندگی اور اس کا سارا گورکھ دھندا ہیچ لگنے لگتا ہے .... آپ اڈے تک سواری کی تلاش میں آئے . (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۵۷). ۵. **شعبدہ ، تماشا ، کھیل.**

تار و پودِ ہستی موہوم تھا بے اعتبار
ایسے گورکھ دھندے سے کب تک تونگر کھیلتے

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۶۲). انسان کی حقیقت اور ہستی کیا کہ اُسے اختیار کا درجہ عطا ہو ، تدبیر گورکھ دھندا ہے محض سراب. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۲). یحییٰ خاں ... اعداد و شمار کے گورکھ دھندوں میں پھنس کے یقین کیے بیٹھے تھے. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۲۳۷). ۶. **(وہ شعر یا نظم) جس کے معنی میں الجھن پیدا ہو اور پیچیدگی اس قدر بڑھ جائے کہ وہ معمہ یا چیستاں بن جائے.** بجائے اس کے کہ کلام ان کا خاص و عام کے دلوں پر تاثیر کرے وہ مستعد لوگوں کی طبع آزمائی کے لیے ایک دقیق معمّے اور عوام کے لیے ایک عجیب گورکھ دھندا تیار ہوگیا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۷). محض ایک لفظوں کا گورکھ دھندا بنایا جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۷۳). ان کے اس طرح سمجھانے سے الفاظ کا 'یہ گورکھ دھندا بآسانی سلجھ گیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۵۳). خواجہ صاحب مفہوم اور مقصود کو ان لفظی بازی گریوں یا گورکھ دھندے سے محفوظ رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، انشائیہ اُردو ادب میں ، ۱۹۱). ۷. **رہنے کا طریقہ ، رہائش ؛ کئی قسم کے پیچیدہ کھلونے ؛ بھول بھلّیاں** (جامع اللغات). [گورکھ (عَلَم) + دھندا (رک)].

---لگ رَہا ہے فقرہ.
پیچدار معاملہ درپیش ہے (محاوراتِ ہند).

گورکھی (و مج ، سک ر) صف ؛ امذ.
۱. **گورکھا ، علاقہ نیپال کا رہنے والا ، گورکھا سپاہی.** اے عربستانی و کردستانی ... آرمینی و گورخی (گورکھی) ... آو بہادرو پکڑو. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنگی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۴۹ : ۱۴)). ۲. **ایک ہتھیار کا نام** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۲). [گورکھ گورکھا + ی ، لاحقۂ نسبت].

گورَک (و لین ، فت ر) امذ.
۱. (کشتی بانی) رک : **لہاس ، جہاز یا کشتی کو کنارے کی طرف کھینچنے کا موٹا رسّا ؛ کشتی کے بیچ میں بنا ہوا بڑا کمرہ** (ا پ و ، ۵ : ۱۷۹). ۲. (تیلی) **کولھو کی ڈانڈ کی وہ لکڑی یا رسی جو ڈانڈ کے سرے پر بندھی رہتی اور اس کو ایک طرف کو کھینچے رکھتی ہے تا کہ وہ ہچکولا نہ کھائے** (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۱۷۹). [مقامی].

گُورگا (ضم گ ، و غم ، سک ر) امذ.
رک : **گرگا ، ادنیٰ ، ملازم ، شاگرد.** اوّل پلٹن میں گورگا ، بعدازاں سپاہی پھر خدمت گار سرکار ... مقرر ہوا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۶۵). [گرگا (رک) اشباعی املا].

گُورگابی (ضم گ ، و غم ، سک ر) امث.
گرگابی ، **ایک قسم کی جوتی.** گورگابی مجھے پسند نہیں ، ایسی ویسی عورتیں سب پہنے پھرتی ہیں. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۴). [گرگابی (رک) کا اشباعی املا].

گورگان (و مج ، سک ر) امذ.
امیر تیمور اور اس کے خاندان کا لقب ، امیر تیمور نے چونکہ ترکوں کے خاندان میں شادیاں کرلی تھیں (اور گورگان ترکی میں داماد کو کہتے ہیں) اس لیے اس کے اہلِ خاندان کا لقب گورگان پڑ گیا. لقب گورگان کا اس واسطے ہوا کہ اُس کے معنی داماد کے ہیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۱۲). [گور (رک) + گان ، لاحقۂ لیاقت].

گوزَل (و مع ، فت ز) امذ.
ایک جانور جس کا رنگ گہرا بادامی لیکن پچھلے حصے پر کسی قدر ہلکا ہوتا ہے اور گردن پر ایک بڑا سفید دھبا ہوتا ہے ، قد ڈھائی فٹ یا کچھ کم اور سینگ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ، اس کی جسمانی ساخت بکرے سے ملتی جلتی ہوتی ہے. گوزل چھوٹے چھوٹے گروہ میں جس میں صرف پانچ چھ جانور ہوتے ہیں رہا کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۷۷) [مقامی].

گورِلّا (و مع نیز ضم گ ، و غم ، کس ر ، شد ل) امذ.
بن مانس کی ایک قسم جو ۹ فٹ تک لمبا پایا جاتا ہے اور نہایت طاقتور ہوتا ہے انسان سے بہت ملتا جلتا ہوتا ہے ، گوریلا. ڈارون تیرے صحرائے وحشت کا ایک بے تمیز گورلا ہے. (۱۸۸۶ ، خیالات آزاد ، ۲۳۳).

گورِلّا اور بن مانس کی صورت ہم سے ملتی ہے
مگر ہم عقل کے باعث سے انسان اور وہ بندر ہیں

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۱). بن مانسوں میں گورلا سب سے طاقتور اور بڑا ہوتا ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۱). [گوریلا (رک) کی ایک اردو شکل].

گورمَتا (و مج ، سک ر ، فت م) امذ.
(کنایۃً) **گٹھ جوڑ ، سازش.** گورمتا کی اصل دیکھو گورو اور مت سے مرکب ہے لیکن اب مل کر سازش کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۸۸). [گور - گورو + مت (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گورمُکھ (و مج ، سک ر ، ضم م) امذ.
گرو کا دیا ہوا منتر یا نصیحت.

منتر میڈم کا بھی لیا تھا
کوتھومی نے گورمکھ دیا تھا

(۱۹۰۳ ، سرشار (سرشار ایک مطالعہ ، ۲۵۵)). [گور - گورو + مکھ (رک)].

گُورمُکھی (و مج ، سک ر ، ضم م) امث.
۱. **گرمکھی، پنجابی زبان کا رسم الخط.** سکھوں کا گرنتھ گورمکھی میں تحریر ہوتا ہے اور ان کا گرنتھ شاستری میں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۷۲۸). تمام رسم الخطوں مثلاً ناگری ، بنگالی اور گورمکھی وغیرہ میں ان آوازوں کے لیے صرف ایک ایک حرف مستعمل ہے. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۱۵).
۲. **سکھوں کے گرنتھ کی زبان.** مشترک حروف گورمکھی و زبان گورمکھی حرف اردو. (۱۸۸۸ ، اختر شاہنشاہی ، ۱۳۹). آئندہ وہ بجائے اردو کے گورمکھی پڑھیں گے. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۵۱). پرائمری اسکولوں میں اردو اور گورمکھی کی جگہ ہندی کو رائج کیا جائے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۷۸). [گورمکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَوَرْنَمَنْٹ (فت گ ، و ، سک ر ، کس مج م ، غنہ) امث.
رک : **گورنمنٹ ، حکومت.** بلاشبہ ہماری گورمنٹ کو نہیں معلوم تھا کہ ہماری رعیت پر دن کیسا گزرتا ہے اور رات کس مصیبت کی آتی ہے. (۱۸۵۸ ، اسباب بغاوت ہند ، ۱۱۴). نجاشی حبشہ کا بادشاہ تھا تو عیسائی مگر وہ رعایا کے دین و مذہب سے متعرض نہیں ہوتا تھا جیسے ہماری برٹش گورمنٹ. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (حاشیہ) ، ۶۰). اس لفظ میں "ن" کے اسقاط سے "گورمنٹ" بھی رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۵). [انگ : Government].

گَوَرْمِنْٹی (فت گ ، و ، سک ر ، کس مج م ، غنہ) صف.
گورمنٹ (رک) سے منسوب ، سرکاری. گورمنٹی نواب جو باوجود رئیس و جاگیردار ہونے کے کمل پوش ہیں. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۰۳). مجھے اطلاع دی کہ وہ خالص "گورمنٹی بالبر" ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹۶). [گورمنٹ + ی ، لاحقۂ صفت].

گَوَرْمِنْٹِیا (فت گ ، و ، سک ر ، سک مج م ، غنہ ، کس ٹ) امذ.
(طنزاً) **سرکاری ملازم.** اب ملّا رموزی کی بات کو وہ گورمنٹیے بھی سمجھنے لگے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۱). [گورمنٹی (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

گورمَنَک (و مج ، سک ر ، فت م ، غنہ) امذ.
وہ قوم جو بھیک مانگنے کے بہانے سے دیہات میں جا کر چوری اور نقب زنی کرتی ہے. راول جوگی ، اوان ، گورمنگ مسلمان ، پٹھان ولایتی ... جرایم پیشہ قومیں مشہور ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۷۹). [مقامی].

گَوَرْن (فت گ ، و ، سک ر) امث.
حکومت کرنا. سوسائٹی پر گورن کرتی ہیں تین چیزیں ، مذہب ، گورمنٹ ، رسم و رواج. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۸۸). [انگ : Govern].

گورْنا (و مج ، سک ر) ف م.
رک : **گوڑنا جو فصیح ہے.** جبکہ جوار ہاتھ ہاتھ بھر کی زمین سے نکل آتی ہے تب نراتے ہیں بعد اوس کے جوت دیتے ہیں کہ اوس جوتنے کو گورنا کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، آگرہ ، یکم ستمبر ، ۴). [گوڑنا (رک) کا ایک املا].

گُورَنْٹ (و لین ، فت ر ، غنہ) امث.
ریشم اور سوت ملا کر بُنا ہوا چکنی سطح کا کپڑا. تین گز سرخ گورنٹ بٹھے کے لیے بلکہ چار گز ، اس کا عرض کم ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۸). کافوری زمین کی بوٹے دار اونی چھینٹ کی دلائی جس پر گورنٹ کی گوٹ. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۵۷). [مقامی].

گورَنْڈ (و مج ، فت ر ، سک ن) امذ.
وہ شخص جو دھرم کا ناس کرے ، وہ جو اعتقاد کو خراب کرے (جامع اللغات). [مقامی].

گَوَرْنَر (فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امذ.
۱. **کسی ملک کے صوبے یا ریاست کا حاکمِ اعلیٰ ، صوبائی انتظامی کا افسرِ اعلیٰ ، والی ، نواب ، عامل.**

نشاط بخش ہے ایسی ہوائے پٹیالہ
که ہم‌عنان گورنر ہے ہر سپاہی آج

(۱۸۲۲ ، راسخ (عظیم‌آبادی) ، د ، ۳۲۰). جب مرو سے بغداد روانہ ہوا تو وہاں کے گورنر کو تاکید کرتا آیا کہ اسد کی اولاد کو معزز عہدے دیے جائیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۲).

دل کشی چال میں ایسی کہ ستارے رُک جائیں
سرکشی ناز میں ایسی کہ گورنر جُھک جائیں

(۱۹۰۷ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۲۸۸). وہ اس میں گورنر کے دباؤ سے مجبور ہوکر شامل ہوئے تھے . (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۶۷۶) . **۲. مشین کا لٹو ، وہ پُرزہ جس کے ذریعے مشین کو گیس پہنچتی ہے،** کاربوریٹروں میں گورنر لگائے جاتے ہیں . (۱۹۳۹ ، موٹر انجینئر ، ۱۷۸) . بھاپ انجن کے گورنر اور اسی قسم کا ایک اور پُرزہ جو ہوا پنکھیوں کو استعمال کرتا ہے اور گراموفون کی رفتار کو کم و بیش ہونے سے روکتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۲۳). [انگ : Governor].

ـــ جنَرل (ـــ فت ج ، سک ن ، فت ر) امذ.
کسی مملکت کا حاکم اعلیٰ جس کے ماتحت اس کے نائب (گورنر) ہوں ، صوبہ‌دار ، زیر انتظام اعلیٰ ، ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک اعلیٰ عہدے‌دار کا نام جو ہندوستان یا کسی اور علاقے کا انتظامی سربراہ ہوتا تھا. نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً اس کام کے لیے مقرر فرمائیں. (۱۸۸۲ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۴). یہ محکمہ تحصیل دار سے شروع ہوکر گورنر جنرل پر جا کر مُنتہی ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۲). قیام پاکستان کے بعد قائداعظم پاکستان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳). Governor General.

ـــ جنَرلی (ـــ فت ج ، سک ن ، فت ر) امث.
گورنر جنرل کا عہدہ یا منصب نیز اس عہدے کا کام ، گورنر جنرل ہونا. گورنر جنرلی کے سنہری اور آئینی پنجرے میں بند ہوکر صبر و شکر سے بیٹھا ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۶۳۴). [گورنر جنرل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَونسِل (ـــ و لین ، سک ن ، کس س) امث.
گورنر کی مجلسِ انتظامیہ. علاقہ مدراس : یہ علاقہ گورنر کونسل کے تابع میں ہے ، اُتر کی طرف مبنی علاقہ و ملک نظام سرکار. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۱۴). [انگ : Governor Counsil].

گوَرنَری (فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امث.
گورنر (رک) کی عمل‌داری یا اس کا عہدہ یا منصب.

رکابِ فیض میں دوڑے اگر کوئی گورا
تو آئے ریل میں اوس کی گورنری کا رول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۲). اس بدنصیب ملک کا ایشور ہی مالک ہے گورنری تو لالہ کو کہیں مل نہیں جاتی ، زیادہ سے زیادہ کلرکی مل جائے گی. (۱۹۳۰ ، غبن ، ۳۰۲). صاحب‌زادہ نواب محبت خان گورنری پر فائز ہوئے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۹۰) . [گورنر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گوَرنَس (فت گ ، و ، سک ر ، فت مج ن) امث.
بچوں کو (گھر پر) تعلیم و تربیت دینے والی عورت، معلمہ ، استانی ، خاتون اتالیق. ان کی فطری ذہانت نے قابل اتالیقوں اور گورنسوں کی زیرِ نگرانی جلا پائی. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۳۵) . ابتداء میں ایک گورنس اس کی ٹیوٹر مقرر ہوئی. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۴۷). [انگ : Governess].

گوَرنمنٹ (فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس مج م ، سک ن) امث.
۱. کسی ریاست یا مملکت یا اس کے کسی حصے کے نظم و نسق کا ادارہ ، حکومت ، سرکار. خاص علامات حکومت گورنمنٹ کو مٹایا جاوے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۷۴). کابل کی گورنمنٹ کے حکم سے محمود زئی کے ملک میں حکیم محسن خان غازی آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۱). سرسید کو گورنمنٹ کی ملازمت کا خیال پیدا ہوا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۷). گورنمنٹ ... رفاہ عام میں بڑی فیاضی کر رہی ہے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۴). **۲. وہ علاقہ جس پر حکومت کی جائے ، ملک ، مملکت.** اوس نے تمام قوموں اور گورنمنٹوں کی توجہ کو ہمہ‌تن اپنی طرف مصروف کر لیا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳). یہ امر زیادہ قابل لحاظ ہے کہ ذمیوں کو رتبہ اور اعزاز کے لحاظ سے اسلامی گورنمنٹ اور اسلامی پبلک میں کیا درجہ حاصل تھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۰۹) . **۳. انتظامِ مملکت ، راج ، طرز حکومت.** تقریر کرتے ہوئے ، ایسے الفاظ استعمال کیے ، جن کے ذریعہ گورنمنٹ ... کے خلاف لوگوں میں نفرت و حقارت پھیلانے کی کوشش کی. (۱۹۲۲ ، قول فیصل ، ۱۵۵). [انگ : Government].

ـــ اِسکُول (ـــ کس ا ، سک س ، و مع) امذ (شاذ).
وہ اسکول جو حکومت کے زیرِ انتظام ہو ، سرکاری مدرسہ. مناظرے اکثر گورنمنٹ اسکولوں کی گراونڈ میں منعقد ہوتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۱۶۱). [انگ : Government School].

ـــ رَس (ـــ فت ر) صف.
سرکار یا حکومت تک رسائی رکھنے والا، جس کی رسائی ارباب اقتدار تک ہو. آپ کو خدا نے گورنمنٹ رس کیا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت‌اللہ بیگ ، مضامین ، ۵ : ۳۲). [گورنمنٹ + ف : رَس ، رسیدن - پہنچنا].

ـــ سَروِس (ـــ فت س ، سک ر ، کس و) امث.
سرکاری ملازمت ، حکومت کی ملازمت ، نجی ملازمت یا پرائیویٹ سروس کے مقابل . طلبہ اس تعلیم کو گورنمنٹ سروس ... کی نردبان کی سیڑھیاں بناتے ہیں . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱۵) . [انگ : Government Service].

ـــ سَروَنٹ (ـــ فت س ، سک ر ، فت مج و ، سک ن) امذ.
حکومت یا سرکار کی ملازمت کرنے والا ، سرکاری ملازم ، حکومت کا اہلکار یا نمائندہ . گورنمنٹ سرونٹس کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے اور خاص کر مسلمانوں کو. (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۴). [انگ : Government Servant].

--- ہاؤس (---و مج) امذ.
وہ سرکاری مکان جس میں گورنر رہتا ہے یا جس میں اس کا دفتر واقع ہو. کل گورنمنٹ ہاؤس میں رونق افروز ہیں. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۸۰). پارٹی کی تشکیل گورنمنٹ ہاؤس میں براہ راست ان کی سربراہی میں ہوئی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۷۵). [انگ : Government House].

--- ہَوز (---و لین) امذ.
رک : گورنمنٹ ہاؤس. جلسۂ سالگرہ حضور پُرنور جو گورنمنٹ ہوز واقع گلبرگہ میں منعقد ہوا تھا. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۴). [گورنمنٹ ہاؤس (رک) کا بگاڑ]

گَوَرْنمنْٹی (فت گ ، سک ر ، ن ، کس مج م ، سک ن) صف.
گورنمنٹ (رک) سے منسوب یا متعلق ، سرکاری ، حکومت کا ، حکومتی. اب تو مسلمان گورنمنٹی خوشنودی کے لیے ترکوں اور عربوں کے خلاف ، رنگروٹ بھرتی کراتے ہیں. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۸۴). گورنمنٹی نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے تو ... کوئی معمولی بات نہیں . (۱۹۷۷ ، دعا کر چلے ، ۴۰۷) .
[گورنمنٹ + ی ، لاحقۂ صفت].

گَوَرْنِنگ باڈی (فت گ ، و ، سک ر ، کس ن ، غنہ) امث (شاذ).
مجلس منتظمہ ، ہیئتِ حاکمہ. وہ بھی ایک نئی پوسٹ کا اضافہ نہ کرواسکے ، گورننگ باڈی نے ان سے اتفاق نہیں کیا (۱۹۷۹ ، آوارگان عشق ، ۸۷). [انگ : Governinig Body].

گوُرو (و مج ، و مع) امذ.
۱. **جانور ، مویشی جن کے سینگ ہوں ، گائے ، بیل ، بھینس وغیرہ ، ریوڑ.** خدا کہا ای لوگاں گوروان ایسے بلکہ اونوتے ہی کم ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۲۷).

گورو پنکھی حیوان پریاں
شیطان وحشی ہور بشر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲). گورو ہانک یک دن او آتا اتھا. (۱۷۰۹ ، من سمجھاون (دکھنی اردو کی لغت)). ای لوگاں گوروان ایسے بلکہ گوروان تھے بھی کم. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۱۴). اس ملک میں اصل کھاد گورووں کے گوبر کی ہے. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۱۷). تم سب کے سب وہاں کیا کرتے ہو ، گھر میں آؤ سانجھ کی بیرا ہے ، گورو آتے ہوں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۳). ۲. **گائے.** بکری کے دود سے اور گورو کے دودھ سے لڑکے کو پالتی تھی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۱۰). [گو ـ گائے + رو (روپ کا مخفف)].

--- باڑا امذ.
مویشیوں کے باندھنے کی جگہ ، باڑا ، گؤ خانہ. ان جانوروں کے گورو باڑے کو گؤ خانہ خاصہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۸۱). [گورو + باڑا (رک)].

--- ہانکنا ف مر ؛ محاورہ (قدیم).
ریوڑ ہانکنا ، مویشی چرانا.

کبھی من میں کیا خوب سید اہے جان
گورو را کتا کر ہوئی پشیمان

(۱۷۰۹ ، من سمجھاون (دکھنی اردو کی لغت)).

گُورُو (ضم گ ، و غم ، و مع) امذ.
رک : گُرو. گورو صاحبان خوش الحانی سے سنسکرت کے پستک پڑھتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۳). دیوی یا دیوتا کی پرستش کا مفہوم اور گورو یا استاد کا احترام اس لفظ کے مفاہیم میں شامل ہیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۳۷).
[گرو (رک) کا اشباعی املا].

--- پُرنالی (---سک پ ، فت ر) امث.
سکھ مذہب کی کتاب. گورو پرنالی سے استنباط کر کے مفصل حال اس کا بطور نقشہ درج ذیل ہوتا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۵۳). [گورو + س : प्रणाली ـ سرچشمہ].

--- دَوارا / دَوارَہ (---فت نیز ضم د) امذ.
گردوارا ، سکھوں کی عبادت گاہ. کوتوالی سے ورے گورو دوارہ کے سامنے کی لین میں بسکٹ فروش کی دوکان کے قریب ہے. (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۰). [گورو + دوارا (رک)].

--- دیو (---ی مج نیز مع) امذ.
رک : گرو دیو. مجھے بھی ... درشن کرادے ... میں تیرا گورو دیو ہوں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۹۴). [گورو + دیو (رک)].

--- گرنتھ (---سک گ ، فت ر ، سک ن) امذ.
گروگرنتھ ، سکھوں کی مقدس کتاب. مسٹر ٹرنپ نے گورو گرنتھ صاحب کے کچھ حصہ کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۹۴). [گورو + س : ग्रन्थ].

--- گھنٹال (---فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : گرو گھنٹال. گورو گھنٹال ، بڑا گورو ، عیب سے مبرا نہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۸۸). وہ سمجھتے تھے ، میں بھی بڑا سیانا ہوں یہ نہ جانتے تھے کہ یہاں ان کے بھی گوروگھنٹال ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۲۷). [گورو + گھن ، سابقۂ تکبیر + ٹال ، لاحقۂ صفت].

گَوروا (و لین ، ضم ر) امذ.
راجپوتوں کی ایک ادنیٰ ذات کا نام (پلیٹس). [عَلَم].

گوُروا (و مج ، ضم ر) امذ.
رک : گورو ، مویشی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گو ـ گائے + روا (روپا (رک) کا مخفف)].

--- ڈھکان (---ضم ڈھ) امذ.
گودھولی ، چراگاہ سے مویشیوں کی واپسی کا وقت ، شام (پلیٹس). [گوروا + ڈھکان (مقامی)].

گوُرواری (و مج ، ضم ر) صف مث.
گوروا (رک) سے منسوب یا متعلق ، مویشیوں کی (پلیٹس).
[رک : گورو + ا ، لاحقۂ نسبت + ری/لی ، لاحقۂ صفت تانیث]

۔۔۔بیرا / بیلا (۔۔۔ی مج) امث.
چراگاہ سے مویشیوں کی واپسی کا وقت ؛ شام ، مغرب کا وقت (پلیٹس). [گوروَاری + بیرا / بیلا ـ ویلا].

گورُوت (و مج ، و مع) امذ.
دو کوس کا فاصلہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गौ+रूत].

گورُولا (و مج ، و مع) امذ.
رک : **گورلا ، گوریلا**. بعض قسمیں مثلاً گورولا وغیرہ لاٹھی لے کر بالکل آدمیوں کی طرح چلتے ہیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۵۵). [گوریلا (رک) کا محرف].

گورَہ (۱) (و مج ، فت ر) امث.
ایک خوشبودار شے جو سفید سیاہی مائل ہوتی ہے ، یہ ایک جانور کی تراوش ہے جو عالم مستی میں ٹپکتی ہے. آئین اکبری میں لکھا ہے کہ خوشبودار تین چیزیں ہیں ... ایک کا نام زباد ہے دوسری کا گورہ تیسری کا مید. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۴۶). [مقامی].

گورَہ (۲) (و مج ، فت ر) امذ.
رک : **گورا نمبر ۲ ، انگریز.** کل صاحب بہادر ... تلنگہ اور گورہ مین پوری سے کونچ کر کے ... علاقہ حضور تحصیل مقام کریں. (۱۸۴۹ ، دستورالعمل انگریزی ، ۳۲۹). [گورا + (رک) کا ایک املا].

گورَہ دیہَہ (و مج ، فت ر ، ی مج ، فت ہ) امذ.
اراضی متعلقہ آبادی موضع ، آبادی کے گرد و نواح کی زمین. شاملات میں ، گتواڑ میں ، گورہ دیہہ میں ، سڑکوں پر ، راستوں پر ، ڈولوں پر غرض ہر خالی جگہ پر درخت لگاؤ. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۲۶). [گورہ ـ گوڑھا + دیہہ (رک)].

گَوری (۱) (و لین) امث.
۱. **(ہندو) شیوا جی کی زوجہ پاروتی دیوی کا نام.**

مگر وہ تیرھویں کیلاس میں جا
کرے ہے گوری اور شنکر کی پوجا

(۱۸۶۰ ، لوائے غیب (ق) ، ۲۸).

کس قدر اور یہ تکلیف سہیں کی گوری
کیا ہمیشہ اسی الجھن میں رہیں کی گوری

(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۱۰۲). ۲. **نوجوان لڑکی (تقریباً آٹھ ، دس سال کی) ، باکرہ ، دوشیزہ ، کنواری** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. **(موسیقی) مالکوس کی دوسری راگنی کا نام ، گورا.**

کہ گوری راگ جو گاوے تو گوریاں کا ملک جیتنا
سو سارنگ نینی سب رنگ میں سو رنگاں سوں سہاتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۷).

وہ رقص بُتاں اور وہ ستھری الاپ
وہ گوری کی تانیں وہ طبلوں کی تھاپ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۰). حضور سے حکم ہوا گوری کا وقت ہے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹۱). آنکھوں میں نشہ آیا ... تار میں سُر ملایا راست الاپا جو گوری کے بندھان سے ملتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۶). گوری روپ سروپ اس کا ایک نوجوان عورت پری چہرہ خُوب رُو خوش گلو. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۲۳). مرثیہ کس راگ راگنی میں پڑھا جانا چاہئے ، مثلاً کاھڑا ، گوری ، ملہار. (۱۹۸۸ ، دہلوی مرثیہ گو ، ۱۶۲). [س : गौरी].

۔۔۔شَنکَر (۔۔۔فت ش ، غنہ ، فت ک) امذ.
۱. **(ہندو) مہادیو کا لقب** (پلیٹس). ۲. **تمام دنیا میں سب سے بُلند پہاڑ کی چوٹی جو نیپال ہمالیہ میں واقع ہے ۲۹۱۴۰ فٹ بلند ہے ، کوہ ایورسٹ** (جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۴). [گوری + س : शङ्कर].

۔۔۔گائے امث.
رک : **گور (۲) ؛ گائے کی قسم کا ایک قدآور جانور ، جسم کا رنگ گہرا بادامی اور ٹانگیں سفید اور اگلی ٹانگیں پچھلی ٹانگوں سے بہت چھوٹی ہوتی ہیں ،** (لاط : Gavaeus Gaurus). سرکار عالی کے قانون شکار میں اس کو گوری گائے لکھا گیا ہے. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۴۹). اِس کو علاوہ گور کے گوری گائے ، جنگلی کھلگا ، بن گئو ، بن پڑا وغیرہ ناموں سے بھی موسوم کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۰۲). [گوری + گائے (رک)].

گَوری (۲) (و لین) امث.
ایک قسم کا درخت جس کا تنا سیدھا اور گولائی پانچ چھ فٹ ہوتی ہے نیز اس کی لکڑی ، جنگنی. ہندوستان میں اس کام کے لیے حسب ذیل مخصوص لکڑیاں استعمال کی جاتی ہیں . . گوری (ساحل مغربی) گون سی (انڈمان) ، لال چونی (انڈمان) ، میا ک چا (برما). (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۲۷). جنگنی ... گجراتی میں گوری کاف فارسی کے فتح اور یائے معروف سے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹۰). [گجراتی].

گوری (و مج). (الف) صف مث.
۱. **اجلے رنگ والی ، گورے رنگ کی ، سُرخ و سفید.**

چندر موکھ کی گوریاں پریاں نور کیاں
مجالس میں جیوں شمع کافور کیاں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۵۱).

رنگ مہندی کا تری گوری ہتیلی میں ہے یوں
بادۂ گل رنگ جیسے ساغر بلور میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۹). (اا) (مجازاً) **بُھوری ، بُھورے رنگ کی.** اُس کی کھال کی سیاہی کی نسبت ہاتھی گینڈے کی کھال گوری ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۲). (ب) امث. ۱. **گورے رنگ کی عورت ؛ (کنایۃً) حسین عورت ، محبوبہ.**

گوری سروپ ناری بہو چھند سوں اپ سواری
تو سائیں کے سوہن میں ہوی ہے وو ناری پیاری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۹).

لگے کی ہاتھ کب وہ گوری اُبھری گت ، ہے ظالم
کفِ افسوس جس کے واسطے مل مل کے نالاں ہوں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۵۴۴).

ساجن کا اصرار کہ ہم تو گیت سُنیں گے
گوری چُپ ہے لیکن مکھ کی لالی گائے
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۴۴). ۲. **انگریز یا یورپی عورت**. حسین شاہ ایک گوری عورت کو اپنے ساتھ لے آیا ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴۰). [گورا (۱) کی تانیث].

---تیرے سَنگ میں گئی عُمَرِیا ، بیت اب چالی سَنگ چھوڑ کے یہ نہ رِیت پریت کہاوت.
قریب المرگ آدمی روح کو خطاب کرتا ہے کہ اے محبوبہ ترے ساتھ عمر بیت گئی ، اب تُو ساتھ چھوڑ رہی ہے تو یہ محبت کے خلاف ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چِٹّی (---کس چ ، شد ٹ) صف مث.
سُرخ و سفید ؛ (کنایۃً) **خُوبصورت**. عورتیں عموماً باریک کپڑے پہنتی ہیں کہنے کو تو گرمی کی وجہ سے مگر نہیں اصل میں منظور ہوتی ہے زینت اور گوری چٹی ہے تو رنگت کی جھلک. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۲۲). میں نے اپنی دادی کو دیکھا ہے ، بڑی گوری چٹی پٹھانی تھیں. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۹). [گورا چٹا (رک) کی تانیث].

---چَمْڑی (---فت چ ، سک م) امث.
۱. (اً) **گوری رنگت ، اُجلا بدن ، گوری جلد**. مغربیوں سے دوستی یہاں اسٹیٹس سمبل ہے ، محض گوری چمڑی کی وجہ سے میری اس قدر آؤ بھگت. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۸۳). (اًا) (کنایۃً) **یورپی**. سفیدفام رُوسیوں کو ہرا کر گوری چمڑی کی برتری ختم کر دی. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۳۰). ۲.**حسنِ بے نمک ، پھیکا شلجم** (فرہنگِ آصفیہ). [گوری + چمڑی (رک)].

---قَوم (---و لین) امث.
(کنایۃً) **یورپی ، فرنگی ، انگریز قوم**. منطقہ حارہ کے بارانی علاقوں میں گوری قوموں کی آبادی نسبتاً بہت کم ہے. (۱۹۵۴ ، خطّے اور ان کے وسائل ، ۲۹). [گوری + قوم (رک)].

---کا جوبَن چُٹکیوں میں اُڑ جانا محاورہ.
کسی چیز کا مفت اور عبث رائیگاں ہونا ، کسی چیز کی خوبی کا ضائع ہونا ، جلد اور تیزی سے مٹ جانا.
گل لیے گل‌گیر میں یوں شمع کے فراش نے
چُٹکیوں میں اڑ گیا گوری کا جوبن رات کو
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا (نثار) ، شوق ، ۳۸۹). گوری کا جوبن چٹکیوں میں اڑ گیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۶۳).

---کا جوبَن چُٹکیوں میں جائے کہاوت.
مال کے ستیاناس ہو جانے کے موقع پر بھی کہتے ہیں ، نمونے میں کوئی چیز ختم ہو جائے تو کہتے ہیں ؛ حسن یا جوانی یوں ہی رائیگاں جاتی ہے ناپائیدار ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).
گلبدن پہنے ہے وہ یہ رشک مجھ کو آئے ہے
مفت میں گوری کا جوبن چُٹکیوں میں جائے ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (نوراللغات)).

---کا حُسْن چُٹکیوں میں جاناَ محاورہ.
رک : گوری کا جوبن الخ (نوراللغات).

---گوری (---و مج) صف مث.
نہایت گوری ، سُرخ و سفید ، حسین ، خُوبصورت. تندہ کی گوری گوری کلائیوں اور جسم سے جس کا چھریرا پن سات پردوں میں ملبوس ہونے پر بھی دکھائی دے رہا تھا. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۹۶). ایسی ہوتی ہیں دلہنیں ، گوری گوری. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۶۵). [گوری + گوری (رک)].

---مَت کَر گورے رَنگ پہ گُمان ، یہ ہے کوئی دم کا مہمان کہاوت.
حُسن پر غرور نہ کر یہ عارضی ہے ، رنگ رُوپ پر اِترانا نہیں چاہیے یہ پائیدار نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---نَسْل (---فت ن ، سک س) امث.
سفید فام قوم ، یورپی نسل. نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ گوری نسل کی تجارت دنیا بھر میں پھیل گئی. (۱۹۶۴ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۲). [گوری + نسل (رک)].

گورے (و مج) امذ ؛ ج.
گورا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ، گورے رنگ کے ؛ مراد: انگریز ، یورپی. باقی اور تو کوئی نہیں آتا سو اب کے شکاری بھی نہیں آئے ہیں دو گورے البتہ شکار کھیلتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۷). « تو کیا واقعی » کچھ دیر کے بعد میں نے پوچھا ، « دوسرے لڑکے گورے لڑکے ؟ » (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۱).

---چَمْڑے پَہ نَہ جا یہ چھچھوندَر سے بَدْتر ہے کہاوت.
گورے رنگ پر ریجھنا نہیں چاہیے کیونکہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے ، نوجوان آدمی جو رنڈی پر عاشق ہو جائے اسے بطور نصیحت کہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

گوڑْنِیا (و مج ، سک ڑ ، کس ن) امث.
رک : **گوریا جو فصیح ہے گوڑنیا: یہ بھی نقصان رساں ہے لیکن کم ، یہ بالیوں سے دانہ نکال لیتی ہے**(۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۷۴). [گوریا (رک) کا ایک املا].

گَورَیّا (و لین ، فت ر ، شد ی). (الف) امذ.
چڑیا ، کنجشک خانگی. یہ ایک پرند ہے جو گوریا سے مشابہ زرد رنگ کا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۴۴۴). (ب) امذ. **مٹی کا چھوٹا حقہ** . جن جن چیزوں میں تمبا کو رکھ کر پیتے ہیں ان کے نام یہ ہیں ... گوریا. (۱۸۴۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۳۴). دُھریا اور گوریا دونوں کے بڑے شائق ہیں ، دینا کے ہاتھ کا پانی نہیں پیتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۴۱). [گورا (رک) کی تانیث/تصغیر].

گَوڑیائی (و لین ، سک ڑ) امث.
گرو کا منصب یا کام ، پیری ، اُستادی.

سکھے تاسں رُوپ ناں گوریائی بھی نانھہ
سکھے آپا کھاوناں سانت بسیرے مانھہ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۱). کرم چند نے شاہجہاں کے دربار میں گوریائی اور باپ کے قصاص کا علی الترتیب دعویٰ کیا. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۱۱). [گروائی (رک) کا بگاڑ].

گوریت (و مج ، ی لین) امذ.
(کاشت کاری) گوئیت ، کانو کی حفاظت کرنے والا (پلیٹس).
[گوئیت (رک) کا ایک املا].

گوریٹھا (و مج ، ی مع) امث.
ایک رونیدگی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب اس کو گائے یا بیل دیکھتا ہے تو چلّانے لگتا ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۲). [گو ـ گائے + ریٹھا (مقامی)].

گوریسر (و مج ، ی مع ، فت س) امث.
ایک سیاہ رنگ کی بیل جس کی جڑ دوا میں کام آتی ہے ، اننت مول. اننت مول ... مارواڑی میں گوریسر اور مرہٹی میں سفید ایل سری. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۰۷). [مارواڑی].

گوریلا (۱) (و مج ، ی مع) امذ.
رک : گوریلا. قد میں گوریلا انسان سے کچھ ہی کم ہوتا ہے سیدھا چل سکتا ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۹۶). اُسے گرفتار کر کے لوہے کے ایک پنجرے میں ، جس میں گوریلا کو رکھا جاتا ہے ... قید کر دیا. (۱۹۷۳ ، نئی تنقید ، ۳۶۲).
[انگ : Gorilla].

گوریلا (۲) (و مج ، ی مع) امذ.
چھاپا مار ، وہ شخص یا سپاہی جو بے قاعدہ لڑائی میں حصّہ لے. اب تک حریت پسندوں کی سرگرمیوں کا دائرۂ کار فلسطینی گوریلوں تک محدود تھا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ جنوری ، ۵).
[انگ : Guer(r)illa].

ــــ جنگ (ـــ فت ج ، غنہ) امث.
بے قاعدہ جنگ ، چھاپا مار لڑائی ، میدان میں مخالف فوج کا سامنا کرنے کے بجائے چھپ کر کمیں گاہوں سے وار کرنا اور پھرتی سے فرار ہو جانا. گوریلا جنگوں اور چھاپہ ماروں نے بڑے بڑوں کی نیند حرام کر دی. (۱۹۸۷ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۱۳۳).
[گوریلا + جنگ (رک)].

ــــ لڑائی (ـــ فت ل) امث.
رک: گوریلا جنگ ، مخالف فوج کا مقابلہ کرنے کے بجائے چھپ کر حملہ کرنا. گوریلا لڑائی یا گوریلا جنگ بھی اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹۶). [گوریلا + لڑائی (رک)].

گوڑ (و لین) امذ.
۱. بنگال کا وسطی حصّہ ؛ قدیم دارالسلطنت کا نام نیز اس مقام کا باشندہ (عموماً سحر بنگال کے حوالے سے مستعمل).

تجہ نین کے انجن کوں ہو زاہداں دوانے
کوئی گوڑ ، کوئی بنگالا کوئی سامری کتے ہیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳).

مکر گوڑ کا سحر تجھ ہت لیے
چنگ چھند دیکھانے کی سب گت لیے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۵).

سو ہے سورنگ ڈوری سکل لوچن میں تج تکسیر ہے
اس نین کی تاثیر تے سب گوڑ بنگالا ہوا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۵). ۲. برہمنوں کی ایک ذات.

تان جس دم کوڑ گاتے گوڑ تھے
ریسماں لے دوڑ آتے گوڑ تھے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). یہاں کوئی ہندو ہے نہ مسلمان ، سکھ ہے نہ عیسائی گوڑ برہمن نہ اچھوت. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۳۱). ۳. (موسیقی) سمپورن جاتی کا ایک راگ جس میں سب شدھ سُر لگتے ہیں.

تان جس دم کوڑ گاتے گوڑ تھے
ریسماں لے دوڑ آتے گوڑ تھے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). [س : گوڑ गौड].

ــــ سارنگ (ـــ فت ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) گوڑ اور سارنگ کو ملا کر بنایا ہوا ایک راگ ، یہ گریشم رت (موسم گرما) میں دوپہر سے پہلے گایا جاتا ہے ، اس میں رکھب وادی اور مدھم سموادی ہوتا ہے. عام طور پہ سُر گوڑ سارنگ یا ملہار میں گایا جاتا ہے. (۱۹۷۴ ، عکس لطیف ، ۹۳).
[گوڑ + سارنگ (رک)].

ــــ ملہار (ـــ فت م) امذ.
گوڑ اور ملہار کو ملا کر بنایا ہوا ایک راگ ، یہ عموماً برسات کے موسم میں رات کے دوسرے پہر گایا جاتا ہے ، کچھ لوگ اسے ملہار راگ کی راگنی بھی مانتے ہیں. چمپا اپنی صحنچی میں بیٹھ کر گوڑ ملہار گاتی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۵۱).
[گوڑ + ملہار ـ ملار].

گُوڑ (ضم گ ، غم و) امذ.
رک : گڑ ، گنے کا جما ہوا رس ، قند سیاہ. گوڑ کا ہاتی ہور گھوڑا ہور بیل ہوتا ہے ہور سب توڑکر بک جاکا کہے تو گوڑبچہ ہوتا ہے (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۷۵).

مردانہ زبان بولتی ہو
کیوں قند میں گوڑ کو گھولتی ہو

(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۳). ایک سیر گوڑ یا قند کا قوام کریں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۰). [گڑ (رک) کا اشباعی املا].

ــــ بھرا ہنسیا نہ نِگلتے کا نہ تُھوکتے کا کہاوت.
رک : گڑ بھرا ہنسیا ہے الخ (خزینۃ الامثال).

ــــ بھرا ہنسیا ہے نہ نِگلتے بنے نہ اُگلتے بنے کہاوت ؛ ← گڑ بھرا الخ.
جہاں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں پس و پیش یا تذبذب ہو

وہاں یہ مثل بولتے ہیں یعنی نہ کیے ہی بنتی ہے نہ چھوڑے ، ہر طرح نقصان ہے. ایک مصیبت آن پڑی ہے ، گوڑ بھرا ہنسیا ہے نہ نگلنے بنے نہ اگلنے بنے کہوں تو ماں ماری جائے نہیں تو باپ کتا کھائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۳).

---چراؤ تو پاپ ، تِل چراؤ تو پاپ کہاوت.
چوری معمولی چیز کی بھی گناہ ہے (خزینۃ الامثال).

---دھانی امث ؛ ~ گڑدھانی.
گرم گرم بُھنے ہوئے چاولوں میں گڑ کا شیرہ ملا کر بنائے ہوئے لڈو ، بُھنے ہوئے گیہوں میں گڑ ملا کر بنائے ہوئے لڈو. اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ ہندو چیونٹیوں کے بل ڈھونڈتے پھریں ، بندروں کو گوڑدھانی کھلائیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۹۱). [گوڑ + دھان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سے جو مَرے تو زَہر کیوں دِیجیے کہاوت.
جب نرمی سے کام نکلے تو سختی کی کیا ضرورت ہے.

بیفائدہ ہے یہ غصہ و قہر
گوڑ سے جو مرے تو دیجے کیوں زہر

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۱).

---کھائیں پُوئے میں چھید کَریں کہاوت.
رک : گوڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز (خزینۃ الامثال).

---کھائیں گُلگُلوں سے پَرہیز کہاوت.
جس بات یا جس چیز کو ایک صورت میں ناپسند کریں اسی کو دوسری صورت میں قبول کرلیں ، شوربا حلال بوٹی حرام ، بڑی بات کو کرنا اور چھوٹی سے پرہیز کرنا ، بڑی بدنامی کا خیال نہ کرنا چھوٹی سے پرہیز کرنا ، ادنیٰ برائی سے بچنا اور بڑی برائی کرنا ؛ بڑوں سے ملنا اور چھوٹوں سے دور رہنا (خزینۃ الامثال).

گوڑ (و مج) امذ.
پیر ، پانو ؛ پنڈلی ؛ گھٹنا. جب پاؤں کچل گیا ... گوڑ کاٹ ڈارس. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷۷). [س : گم + ر गम+र].

---پڑنا محاورہ.
قدم لینا ، پانو پڑنا ، پانو پر گر کر معافی مانگنا. پرنام کے تایا نے ترلوک کے باپ کو بیٹھنے کی اجازت نہ دی حالانکہ وہ اس کے گوڑ تک پڑا. (۱۹۶۵ ، ادھ کھایا امرود ، ۱۵۳).

---لگنا محاورہ.
رک : پانو پڑنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گوڑا (۱) (و مج) امذ.
(کاشت کاری) گانو کے اطراف کی کھاد والی زمین جو خصوصاً ترکاری کی کاشت کے لیے بہت عمدہ ہوتی ہے ، گوہانی (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۱۰۲). [مقامی].

گوڑا (۲) (و مج) امذ ؛ ~ گوڑ.
۱. پیر ، پانو (پلیٹس). ۲. گھٹنا ، زانو ؛ گھٹنے کی چپنی (فرہنگ آصفیہ). ۳. وہ رسی جو چوپایوں کے پانو میں باندھتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [رک : گوڑ].

گُوڑاڑ (ضم گ ، غم و) امذ.
ایک پودا اور اس کی پھلی جو مویشیوں کو کھلاتے ہیں تا کہ دودھ زیادہ دیں ، کہا جاتا ہے کہ اس کے پتوں کے رس کو آنکھوں میں لگانے سے رتوند دفع ہوتی ہے. یہ دوا لگائی جائے ، چوڑی کانچ سیاہ ایک تولہ خوب پسی ہوئی اور کپڑے سے چھنی ہوئی درخت گوڑاڑ کی جڑ ۶ ماشہ خوب باریک پیس کر ملا دیں. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۳۰). [گوآر (رک) کا بگاڑ].

گُوڑا کھو (ضم گ ، غم و ، و مع) امذ (قدیم).
گڑ ملا ہوا تمبا کو جو حقے میں استعمال ہوتا ہے ، گڑا کو.

گوڑا کھو ہو گئے سارے حسوداں
اڑائے ہیں انوں کو ہم نے سوکے

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعراء (کلام سامان) ، ۳۹۷). [گڑا کو (گڑ + تمبا کو) کا محرف].

گوڑائی (و مج) امث.
۱. گوڑنے کا عمل ، مٹی کو کھود کر نرم اور پولا کرنے کا کام. ترائی کے ساتھ گوڑائی بھی کرتے جانا چاہیے اور ہر پودے پر مٹی بھی چڑھاتے جانا چاہیے. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۱۳۲). تھوڑی بہت پیداوار بہت معمولی محنت صرف کھدائی گوڑائی سے ہوتی رہتی تھی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۶۱). ۲. (کاشت کاری) گوڑنے کی اُجرت (اپ و ، ۶ : ۱۰۳). [گوڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

گوڑ کے رَکھ دینا محاورہ.
بگاڑ دینا ، خراب کر دینا ؛ (پڑھا لکھا) بُھلا دینا.

خطِ پیشانی کو اپنے پڑھ سکیں کیا شاد ہم
رکھ دیا لکھا پڑھا جو تھا وہ سارا گوڑ کے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۲۹).

گوڑَل (و مج ، فت ڑ) امث.
ایک پہاڑی بکری ، راعیں. گوڑل یا راعیں ، یہ بکری آزاد کشمیر وادئ کاغان قبائلی کوہستان سوات اور دیر میں تین ہزار فٹ سے لے کر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر ملتی ہے. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۵۲). [مقامی].

گوڑلا (و مج ، سک ڑ) امث.
جھینگا. آٹھ دس بڑی چنگڑی یعنی گوڑلا مچھلی ... اس کے انڈوں سمیت لے لو. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۱۴). [مقامی].

گوڑمَنڈان (و مج ، سک ڑ ، فت م ، سک ن) امث (قدیم).
قوس قزح ، دھنک (قدیم اردو کی لغت). [گوڑ = گوٹ + منڈان (منڈل = آسمان)].

گوڑنا (و مع ، سک ڑ) ف م.
(کاشت کاری) اناج بُھس سے نکالنا ، صاف کرنا ، گاہنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گوڑنا (و مج ، سک ڑ) ف م.
۱. (اَ) **تخم ریزی کرنے یا قلم وغیرہ لگانے کے لیے زمین گود کر تیار کرنا ، کھرپی یا کدال سے زمین کھودنا**. زمین میں پانی پہنچانے اور سینچنے گوڑنے کا طور اور نادھے بنانے کا انداز دریافت کرنا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۱). پودے کا ایک تھالا بنا کر اس کے گرد ایک مینڈھ قائم کر دی پھر کھرپی لے کر اندر کی مٹی کو گوڑ دیا. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، خواب و خیال ، ۸). حضرتِ عیسیٰ ... نے دیکھا ایک بوڑھا شخص کدال لئے زمین گوڑ رہا ہے. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ٦۹٦). (آ) **اکھاڑے کی زمین کی سطح کو کھود کر پولا یا ملائم کرنا**. اکھاڑا گوڑا جاتا ، چٹ لنگوٹ تیار ہوتے ، خم ٹھونکے جاتے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱٦ ، ۳۹ : ۹). خاص طور پر اکھاڑا گوڑنا ان سب ورزشوں میں بہت زیادہ سخت ورزش ہے. (۱۹٦۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۹۴). ۲. **نرانا ، نلانا** (فرہنگِ آصفیہ) . ۳. **خراب کرنا ، بگاڑنا ، تباہ و برباد کرنا**.

ہو کے مفلس بیٹھے ہم دولت کی کھیتی گوڑ کر
منہ کی کھائیں جس سے کچھ مانگیں کبھی منہ پھوڑ کر
(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۲۵).

یارو بس اُلٹی گنگا بہانے کو چھوڑ دو
ایسا نہ ہو کہیں کہ بنی بات گوڑ دو
(۱۹۱۳ ، افق (لختِ جگر ، ۲ : ۳۵٦)).

جو توبہ کہ ہم نے کی اسی کو توڑا
ہم نے سب ننگ و نام اپنا گوڑا
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۸). [گوڈنا (رک) کی تصحیف].

گَوڑی (ی لین) امث.
۱. **گَوڑ کی شراب ؛ ایک راگنی کا نام** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[س : گوڈی गोढी].

گُوڑی (ضم گ ، غم و نیز و مع) امث (قدیم).
چھوٹا مندر ، فقیر کا تکیہ ، کٹیا.

گئے دوڑتے اس گوڑی میں اطفال
لائے کتیں اپنی اینٹی فی الحال
(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱٦۹). [مقامی].

گوڑی (۱) (و مج) امث.
۱. **فائدہ ، نفع ، وہ مال جو بے محنت و مشقت حاصل ہو ، گوڑائی**. واللہ آج بڑی گوڑی کٹی ، افسوس صد افسوس. (۱۸۸۰ ، آزاد ، ۳ : ۴۴). ۷۷ء تک تو فریقوں کا حساب برابر ہے پر کچھ لینا دینا نہیں رہا اور اس کے بعد ۱.۵ روپے باقی رہے ہیں تو بھی گوڑی شرا کتی قیمت سے برابر ہو گئے. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۸۳) . ۲. (کاشت کاری) **باغ یا کھیت سے خودرو گھاس پھوس نکالنے کا عمل ، نرائی ، گوڑائی**. بے کار گھاس پھوس کو جڑ سے ایسا اکھیڑا جائے کہ پھر سر نہ اٹھا سکیں ، اس بناؤ کو کہیں گوڑی تو کہیں نردھنی کہتے ہیں . (۱۹٦٦ ، جدید کاشتکاری ، ۸۸). [گوڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ جَمانا محاورہ.
فائدے یا مطلب نکالنے کا ڈول ڈالنا (ماخوذ : نوراللغات).

ـــ کَرانا محاورہ.
فائدہ کرانا ، نفع دلانا. بھئی واہ صبح ہی صبح اچھی گوڑی اللہ نے کرائی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۸).

ـــ کَرْنا محاورہ.
کمانا ، فائدہ اٹھانا.

وہی اہلِ دول کا ہووے ندیم
گوڑی ان سے کیا کرے زر و سیم
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۳۲ الف).

ـــ ہاتھ سے جانا محاورہ.
شکار نکل جانا ، موقع جاتا رہنا ؛ کمائی نہ ہونا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

ـــ ہونا محاورہ.
کمائی ہونا ، فائدہ ہونا. پانچ آنے روز کی گوڑی ہوئی. (۱۸۹۴ ، پشنو ، سرشار ، ۹). وکلاء اور محرروں کی گوڑی ہوئی ، بات بات پر انعام اور کام کام پر دونا معاوضہ. (۱۹۴۳ ، جنتر نگاہ ، ۵۴).

گوڑی (۲) (و مج) امث.
پیر کا گٹا. گھٹنے کا اور گوڑی کا یعنی گٹہ کا جوڑ بہت مضبوط ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۸). [گوڑ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوڑے (و مج) امذ ؛ ج.
گوڑا (۲) **کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل**.

ـــ پَڑْنا محاورہ ؛ — گوڑے لگنا.
نہایت تعظیم سے پیش آنا ، قدم لینا ، پانو پڑنا ؛ سجدہ کرنا ؛ معافی چاہنا ، عفو کا خواستگار ہونا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

ـــ پَسارْنا / پَسارْ دینا ف م ؛ محاورہ.
پانو پھیلانا ؛ مر جانا ؛ ہمت ہارنا ، جی چھوڑ دینا ؛ کاہل یا سست ہو جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ توڑْنا محاورہ.
تھکانا ، پھرانا ، حیران کرنا ؛ پیر دوڑی کرنا ، کوشش کرنا ؛ مایوس کرنا ؛ تھکنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ ٹُوٹْنا محاورہ.
ٹانگوں کا تھک جانا ، چلنے کی طاقت نہ رہنا ، ہمت ہار جانا ، مایوس یا نااُمید ہو جانا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

ـــ رَگَڑْنا محاورہ.
۱. **گھٹنے رگڑنا ، تعظیم کے لیے دو زانو ہونا**.

پرتو نہیں کہ پہونچیے دو پانوں ہیں مگر
گوڑے رگڑنے کی ہے سدا جنکو آرزو
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۸). ۲. **پانو رگڑنا**.

کیا کیا نیاز طینت اے ناز پیشہ تجھ بن
مرتے ہیں خاک رہ سے گوڑے رگڑ رگڑ کر
(۱۸۱۹ ، میر ، ک ، ۱۸۳).

---لگنا محاورہ.
رک : **گوڑے پڑنا** (مخزن المحاورات).

گوڑیا (و لین ، کس ڑ) امذ.
گوڑ (رک) کا باشندہ ؛ برہمن فلسفی چیتنیہ ساکن ندیا (۱۵ ویں صدی عیسوی) کے پیرو ، یہ وشنومت کا اخیر رفارمر تھا ، اس کا پنتھ وشنومت کی ایک شاخ قرار دیا گیا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [گوڑ (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

گوڑیا (و مع ، کس ڑ) امث.
رک : **گڑیا** (پلیٹس). [گڑیا (رک) کا اشباعی املا].

گوڑیت (ضم گ ، غم و ، ی لین) امذ.
۱. **گانو کا چوکیدار.** مجھ کو رندھیر سنگھ نے جو میرا پٹیت ہے اور جنم کا دشمن ہے اور اس کے گوڑیت کلوپاسی نے آکر پکڑ لیا. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۳۵). ۲. **اطلاع پہنچانے والا ، ایک گانو سے دوسرے گانو میں خط پہنچانے والا ہرکارہ.** ایک گوڑیت لاٹھی کاندھے پر رکھا آیا ... ایک لفافہ نکال کر دیا. (۱۹۱۳ ، جذب دل ، ۱). [غالباً س : گھور घोर + یت ، لاحقۂ صفت].

گوڑین (ضم گ ، غم و ، ی لین) امث.
تلور ، **ایک پرند جو بڑے مرغ کے برابر ہوتا ہے** ، اس کی پیٹھ کا رنگ خاکی ، منھ پر کالے کالے خال ، دونوں طرف گردن پر سفید سیاہ پر لٹکتے ہوتے اور پر بہت ملائم ہوتے ہیں. قسم دوم تکدری - اس کو گوڑین اور تلور بھی کہتے ہیں یہ بڑے مرغ کے برابر ہوتی ہے گوشت اس سے بھی زیادہ نکلتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۱۸). [مقامی].

گوڑھ (و لین) امذ.
ایک راگ ، رک : **گوڑ**. کلیان ٹھاٹھ سے کئی راگ نکلتے ہیں مثلاً شدھ کلیان ... جیت کلیان ، کدارا ، چھایا نٹ ، کامود ، ہنڈول ، گوڑھ ... اور چندر کانت وغیرہ. (۱۹۷۳ ، عکس لطیف ، ۳۶). [گوڑ (رک) کا بگاڑ].

گوڑھ (و مع) صف.
۱. **چھپا ہوا ، پوشیدہ ، خفیہ ، مخفی.** سری بھگوت گیتا کے پڑھنے اور اس کو سمجھنے سے ... سب شاستروں کے تتو یعنی گوڑھ باتیں معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو (تمہید) ، ۳). ۲. **مشکل ، دقیق.** جہاں دقیق اردو کو نظرانداز کیا ہے وہاں گوڑھ بھاشا سے بھی احتراز کیا ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۲۲). [س : گوڈھ गढ].

---چار/چال امذ.
جاسوس ، مخبر ، بھیدی ، خفیہ پولیس (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : گوڈھ چر गढचर].

گوڑھا (۱) (و مع) صف.
خفیہ ، پوشیدہ ، پراسرار. نیم غنودگی کے عالم میں لیٹا میں سوچتا رہا کہ جانے جنت میں اور سانپ میں کیا ایسا گوڑھا سمبندھ ہے کہ جنت کا نام لو تو سانپ حاضر. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۶۴). [گوڑھ (رک) + ا (زائد)].

گوڑھا (۲) (و مع) امذ.
رک : **گڑھا** (شہتیر ، جہاز یا کشتی کے بیچ کا شہتیر) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گن + رکشک गण + रक्षक].

گوڑھا (و مج) امذ.
(کاشت کاری) **وہ کھیت جو گانو کے قریب ہوں ؛ مکان (مع شاگرد پیشہ کی کوٹھریوں وغیرہ کے) ؛ مزرع** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گوشٹھک गोष्ठक].

گوڑھ کرنا ف م ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) **پودوں کی جڑوں کے پاس کی مٹی کو کریدنا اور پولا کرنا ، گود کرنا ، گوڈنا** (اپ و ، ۶ : ۱۴۴).

گوڑھل (و مع ، فت ڑھ) صف.
اچھی طرح کوٹا ہوا ، اچھی طرح گاہا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوڑھ (گوڑنا (رک) سے) + ل ، لاحقۂ صفت].

گوڑھل (ضم گ ، غم و ، فت ڑھ) امذ ؛ ←گڑھل.
ایک پودا اور اس کے پھول جو بہت خوبصورت عموماً سرخ نیز اور کئی رنگ کے اکہرے اور دوہرے ہوتے ہیں. دلی سے گلقند گوڑھل کے پھولوں کا بھیجا گیا تھا. (۱۸۹۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۳۴). [گڈہل (رک) کا ایک املا].

گوڑھنا (و مج ، سک ڑھ) ف م.
گدرنا ، کھرچنا ، کریدنا ؛ کھودنا ، کھرچ کر کھو کھلا کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : کٹ कट سے مصدر].

گوڑھیا (و مج ، کس ڑھ) امث.
رک : **گوڑھا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گوشٹھکا गोष्ठिका].

گوز (و لین نیز مج / مع) امذ.
اخروٹ ؛ کسی گٹھلی کی گری جیسے چلغوز جو بگڑ کر چلغوزہ ہو گیا ہے (اسٹین گاس ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

گوز (و مج نیز مع) امذ.
وہ گندی ہوا جو مقعد سے آواز کے ساتھ خارج ہو ، پاد ؛ ریاح ، باآواز ریاح.

غیر نے پادا جو کوکا اس کبوتر باز نے
گوز کا نالہ کبوتر کا سا بس غٹغوں ہوا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۵). لید عمدہ وہ ہے کہ ... آواز گوز کی نہ نکلے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۳). لوگوں کو گوز پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت کی کہ ...اس چیز پر کیوں ہنسے جسے خود کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۵۸). [ف].

---اُڑانا ف مر ؛ محاورہ.
پادنا ؛ بیکار وقت ضائع کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَند ہونا ف مر ؛ محاورہ.
پیٹ میں ریاح کا رک جانا ؛ سٹ پٹا جانا ، ہوش جاتے رہنا.

سن کے نالوں کو میرے چوں نہ کرے گلشن میں
گوز یہ بند ہو اے مرغِ خوش الحان تیرا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲).

---پر گوز ، وُضو پر وُضو کہاوت.
بڑے مکّار کی نسبت بولتے ہیں ، گناہ کرتے رہنا اور معافی طلب کرتے رہنا ، مکّاری اور عیّاری سے کام لینا (ماخوذ: نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---چُھوٹنا محاورہ.
باد نکلنا ، ریح خارج ہونا.

جو گڑھی میں نہ چھوٹتے یوں گوز
بجتی رہتی تپک کہاں سے روز
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳).

---چھوڑنا ف مر ؛ محاورہ.
پادنا ، ریاح خارج کرنا ؛ افترا پردازی کرنا.

عطر کی بُو سے معطر ہوا بلبل کا دماغ
گوز اک تُو نے جو اے غنچہ دہن چھوڑ دیا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۹).

---سرزد ہونا محاورہ.
باد نکلنا ، ریح خارج ہونا. اثنائے گفتگو میں اس عورت کے گوز سرزد ہو گیا. (۱۹۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۵).

---شُتُر کسرِ اضا(---ضم ش ، ت) امذ.
اونٹ کا گوز ؛ (کنایۃً) بےنتیجہ یا لاحاصل بات ، ایسی بات جو بےبنیاد اور بےوقعت ہو ، لغو بات ، واہیات.

اس شخص کا جو حدث ہے سو بہ ہے میرے یار
ہرچند اس کو گوز شتر جانے سب دیار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۹) . ہاں جب مانوں گا کہ کوئی رئیس عظیم الشان تیری ضمانت کرے ورنہ بات گوز شتر ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۱۱). کانگریس کی آواز کو گوز شتر کے رتبے سے اٹھا کر آنے والی ہندوستانی قوم کی آواز بنا دیا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۶۹). چودھری صاحب نے کھر صاحب کی دھمکیوں کو گوز شتر سے بھی زیادہ حیثیت نہ دی. (۱۹۸۹ ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۱۵۳). [گوز + شتر (رک)].

---شُتُر زمین کا نہ آسمان کا کہاوت.
بےتکی بات ، بےتکی بات ہے نہ یہاں کا نہ وہاں کا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---شُتُر سَمَجْھنا محاورہ.
بیہودہ اور لغو خیال کرنا ، بےوقعت سمجھنا ، خاطر میں نہ لانا. بھلا میرے قول کو گوز شتر سمجھتے ہیں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۲۰۴). ہمارے کہنے کو تو گوز شتر سمجھ کر بالکل اس پر عمل نہیں کرتا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۷۳).

---شُتُر کَر دینا محاورہ.
کسی بات کو یونہی اُڑا دینا ، خیال میں نہ لانا ، توجہ نہ دینا.

سرکا نہ سن کے ناقۂ لیلیٰ کے پہلو سے
مجنوں نے کر دی گوز شتر ساربان کی بات
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۳۵).

---کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
پادنا. یعنی جانور جس وقت آواز سے گوز کرتا ہے اس وقت یہ بولتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۷۸).

---لگانا ف مر ؛ محاورہ.
پادنا ؛ بیکاری میں وقت ضائع کرنا. کنھر دانس شہر میں پڑا ہوا گوز لگایا کرتا ہوگا. (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۱۱۹).

---مارا کَرْنا محاورہ.
نِکَمّا پڑا رہنا ، بیکار بیٹھا رہنا ، خالی پڑا رہنا.

گھر میں اے چرکین کبتک گوز مارا کیجئے
دیکھیئے اب جا کے گوکا پیر کی درگہ کو
(۱۸۳۲ ، چرکین (فرہنگِ آصفیہ)).

---مارْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. پادنا ، ریاح خارج کرنا.

کہ تُو نے تین پیہم گوز مارے
چلے خجلت کے تیرے سر پر آرے
(۱۸۶۲ ، طلسمِ شایان ، ۱۰۳). ایک جانور ہے کتے کے بچے سے بڑا اور اُس میں سے بدبو آتی ہے اور وہ بہت گوز مارتا ہے. (۱۹۰۶ ، حیات الحیوان ، ۲ : ۱۲۱). شیطان ... گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳). ۲. **بیکاری میں وقت ضائع کرنا.**

رفوگر چکن دوز خوگیر دوز
دوکانوں پہ مارے تھے بیٹھے وہ گوز
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵).

---نکالنا ف مر ؛ محاورہ.
پادنا ، گوز مارنا. بڑی بڑائی دُم ہلائی کان بُجھائے ایک عدد راحت افزا گوز ٹھنڈی سانس کی طرح نکال دیا. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۷ : ۵).

گُوزا ک (و مع) امذ.
وہ سخت سوزا ک جو اغلامیوں کو مفعول کے اثر گوز یا سفرے کی گرمی سے اُن کے بقول ہو جاتا ہے.

بیشتر گُو کھائے ہے کوّا سیانا ہے مثل
غیراغلامی پڑا سڑتا ہے اب گوزا ک میں
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۳). [گوز (رک) + ا ک ، لاحقۂ نسبت].

گُوزْبَری (و مع ، سک ز ، فت مج ب) امث.
ایک قسم کا انگور کی شکل کا پھل. گوزبری کی جھاڑیوں کے ساتھ ہی ساتھ سیب و ناشپاتی و آلوچہ اور انگور موجود ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۰). [انگ : Goaseberry].

گَوزَن (و لین ، فت ز) امث.
ایک نوع کا ہرن جس کے سینگ شاخ در شاخ اور لمبے ہوتے ہیں ، بارہ سنگھا.

اتال تج کوں دکھلاتا ہوں زورِ جنگ
دیکھینگے ہی مردان گوزن اور پلنگ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۶).

شکاریں پھریں وہاں سبھی بے شمار
گوزن و ہرن مثل خرگوش وار

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۶). چیتا گوزن پر لپکا ، سیاہ گوش ہرن پر دوڑا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۷۹). چشمے پر طرف سوجزن ... گور و گوزن و ہرن چاندنی میں پھرتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۵۷). شاخ گوزن سوختہ، کچلہ سوختہ ، کرنجوہ ہر ایک ایک تولہ . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [ف].

گوزَہ (و مع ، فت ز) امذ.
حشخاش کا پوست ، ڈوڈا جو نشہ آور ہوتا ہے. بھائیو سمجھ لو وہ کون ہیں نماز روزہ بھنگ گوزہ سر جھکانا غل مچانا ان کو مبارک. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۰۴). [ف].

گُوسا (و مع) امذ.
(عو) **اُپلا ، گوبر ، گائے بھینس کا فضلہ ، کنڈا ، گوئٹھا ، گوہا** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

گَوسالا (و لین نیز مج) امذ ؛ = گوشالا.
گایوں کو رکھنے کی جگہ یا باڑا (ماخوذ : پلیٹس). [گو (رک) + سالا = شالا].

گوسالَہ (و مج ، فت ل) امذ.
۱. گائے کا یک سالہ بچہ ، گائے کا بچہ ، بچھڑا.

شتاب ایک آگے گوسالہ مقابل
کرے تھا رقص ہو کر محو پائل

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۱). اس گوسالے کو لے جا اور محافظت سے رکھ. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۲۰).

جُھکے اسلام کی چوکھٹ پر استعمار کی گردن
بندھا ایماں کے کھونٹے پر یہ گوسالۂ گوکل

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۱۵). **۲. اس سونے کے بچھڑے کا نام جسے سامری جادوگر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیرموجودگی میں جادو کے زور سے منھ سے بولتا ہوا بنایا تھا اور بنی اسرائیل سے اسے پُوجنے کو کہا تھا (بعض لوگ کہتے ہیں کہ سامری نے حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے سُموں کی مٹی اس بچھڑے میں بھر دی تھی جس کے سبب سے وہ بولنے لگا تھا).**

طلسم ایک تھا اس میں از ساحری
بمانند گوسالۂ سامری

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۷۱).

بول اٹھے صورتِ گوسالۂ غزالِ تصویر
آپ اگر چشمِ فسوں کر سے اشارا کیجے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۲). حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ... سامری سے گوسالہ کے بنانے پر مواخذہ کیا. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۷۸). **۳. بچۂ شتر و فیل** (فرہنگ آصفیہ). [ف : گو - چھوٹا ، بچہ نیز گائے + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
بچھڑے یا گائے کو پُوجنے والا. اس قوم کے لوگ سبطی اور گوسالہ پرست ہیں. (۱۹۳۰ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۲ : ۶۵). [گوسالہ + ف : پرست ، پرستن نیز پرسیدن - پوجنا].

---پَرَستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
بچھڑے یا گائے کو پُوجنا. کہ وہ حضرت موسیٰ ... کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ترجمۂ قرآن (تفسیر) ، ۲۷۳). گوسالہ پرستی کا ذکر بھی قرآن اور توریت دونوں میں موجود ہے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۲۵). [گوسالہ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَن/ما پیر شُد و گاؤ نہ شُد کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ؛ بڈھے ہو گئے مگر بچپنا نہ گیا. یہاں مفت خوروں نے میری بیخ کنی کے لیے یہ بنی مگر آپ تو سادہ لوح ہیں سنتے ہی نادری حکم دیدیا کہ نکال دو ، افسوس، ع : گوسالۂ ما پیر شد و گاؤ نہ شد ، نامِ خدا سیانے ہو کھامڑ ہو نہ دیوانے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۴۳).

---فَلَک کس اضا (---فت ف ، ل) امذ.
(کنایۃً) **برج ثور** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوسالہ + فلک (رک)].

گوسائیں (و مج ، ی مع) امذ ؛ = گسائیں.
۱. سنیاسی ، سنت ، جوگی ، ہندو فقیروں کا ایک فرقہ نیز اس کا فرد. دور سے ایک دھرم سالہ نظر آئی اس میں ایک گوسائیں رہا کرتا تھا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۳۷). فقیر ، گوسائیں ، جنگم ، بھاٹ ، مُلّا ... ان کے انعامات کی دریافت محکمہ انعام میں ہو گی. (۱۹۳۶ ، بیج ناتھ ، احکام متعلق عطیات ، ۳۸). طلسم بس اتنا ہی ہے جتنا ایک گوسائیں کے اسم اعظم میں ہے. (۱۹۵۷ ، نقد حرف ، ۲۸۷). **۲. مہنت ، بزرگ ، سوامی ، مالک.**

بھرم ما نہہ سُدھ بُدھ سرائیں
۰ تو باندا کہلائے گوسائیں

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۵۶). **۳. گایوں کا مالک ، گھوسی ؛ (مجازاً) کرشن** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گو - گائے + سائیں (رک)].

گوسِپ (و لین، کس س) امث (شاذ).
گپ شپ ، ادھر اُدھر کی باتیں ، **افواہ**. یہ لوگ نکار شہوار حماقت کی وجہ سے ایکسپوز ہو گئے محض سوشل سطح پر گوسپ کی حد تک. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۳۵۲). [انگ : Gossip].

گوسْپَنْد (و مج ، سک س ، فت پ ، سک ن) امث ؛ امذ.
بھیڑ ، بکری ، دنبہ ، بکرا (نر و مادہ دونوں کے لیے مستعمل ہے). اور کہا کہ میں سوا اسرائیل کے گھرانے کی گوسپندوں کے جو گم شدہ ہیں کسی پاس بھیجا نہیں گیا. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۳۳). گوسپندوں نے اپنے قسائیوں کو سامنے آتے ہی پہچان لیا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۲۵).

نہ پھیر گردن مجبور پر چھری ظالم
زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۲۱). [ف].

گوسْفَنْد (و مج ، سک س ، فت ف ، سک ن) امث.
رک : گوسپند.

لعنت کی اٹھے سو سچ ہے اے پاک
اس کانے تے گوسفند لگ ہاک

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۶).

وہ دیے لا کر اسے یک گوسفند
وہ پڑھا افسوں کچھ اے ارجمند

(۱۷۹۲ ، تحفۃالاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۲). اگر سینگیاں ہرن کی گوسفند کے گھی میں جوش کرے اور ملے تو خشکی ہاتھ پاؤں کی جاتی رہیگی. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۸۳). گوسفند ... سال میں دو ایک بچے سے زیادہ نہیں دیتی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۱). ایک ذہین اور تجربہ کار گوسفند نے پیغمبری کا دعویٰ کیا. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لئے ، ۳۰۶). [گوسپند (رک) کا متبادل املا].

گوسْفَنْدانَہ (و مج ، سک س ، فت ف ، سک ن ، فت ن) صف.
گوسفند جیسا ، بھیڑ کا ، بکری کا. آٹھ بجے پہنچوگے تو کیا وہ گوسفندانہ نغمہ تمہارا خیر مقدم نہ کرے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۵). [گوسفند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

گوسْفَنْدی (و مج ، سک س ، فت ف ، سک ن). (الف) صف.
گوسفند (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ (مجازاً) بزدلانہ ؛ عاجزانہ ، ہمت سے عاری. یہ ایک نہایت Subtle طریق تسخیخ کا ہے اور یہ طریق وہی قومیں اختیار یا ایجاد کرسکتی ہیں جن کی فطرت گوسفندی ہو. (۱۹۱۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۵). افلاطون کا فلسفہ ... یاسیت کا مرکز ہے اور اقوام اسلامیہ کو گوسفندی مسلک کی طرف لے گیا ہے. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۳۰).
(ب) امث. گوسفند کی فطرت ، بزدلی ، کم ہمتی ، عاجزی.

نکو گرم کہ شیروں کے حس سے ہوش اڑ جائیں
نہ آہ سرد کہ ہے گوسفندی و میشی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۷). [گوسفند (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

گوسیّاں (و مج ، فت س ، شد ی) امذ.
(پیار سے) **گوسائیں**. گوسیاں جب کلّے پر گاڑی آئے کی تب پکارس کہ چل ہٹ حرام جادے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷۷). [گوسائیں (رک) کی تصغیر].

گوش (۱) (و مج) امذ.
سننے کا عضو بدن ، **کان** ، **اُذن**. جھوٹا سجیاں کے گوشاں کا اسپند. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۵).

بادۂ وحدت پلا دے کب تلک کھینچوں خمار
منتظر بانگِ مؤذن کا ہے گوشِ روزہ دار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۸). مسموع گوش شریف ہوا تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۳).

الٰہی داغِ دل بھی دیدۂ مشتاق بن جائے
جگر میں زخمِ پیکاں سے جو پیدا گوش ہوتا ہے

(۱۹۱۹ ، درشہوار ، ۱۰۹). جس کا مثل نہ چشمِ فلک نے دیکھا ہو نہ گوشِ ملک نے سنا ہو. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۱۰۵). ۲. (تصوف) اسم سمیع میں فنا حاصل کرنا اور بےحرف و صوت کلام کی طرف متوجہ ہونا (مصباح التعرف). [ف].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
۱. جس کے کانوں میں کوئی بات پڑ چکی ہو ، جس نے کوئی بات پہلے سے سن لی ہو ، جو کسی بات کو سن کر واقف ہو چکا ہو. اردو شاعری سے صوبۂ دکن اچھی طرح گوش آشنا ہو چکا تھا. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۹). ۲. **گوش زد** ، **مسموع**. ہم ایسی زبان بولنے اور لکھنے پر مجبور ہوں گے جس کے الفاظ کا کوئی جز گوش آشنا اور مانوس نہ ہو گا. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۸).

موتی تمہارے کان کے تھرا رہے ہیں کیوں
فریاد کس غریب کی گوش آشنا ہوئی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۹). [گوش + آشنا (رک)].

ـــ بَدَر (ـــ فت ب ، د) صف ؛ م ف.
دروازے کی طرف کان لگائے ہوئے ، آہٹ کا منتظر ، کسی بات کے سننے کا منتظر ، کسی خبر کا امیدوار ، **گوش بردر** ؛ **گوش برآواز** (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوش + ب (حرف جار) + در (رک)].

ـــ بَراہ (ـــ فت ب) صف ؛ م ف.
وہ جو کسی کے آنے کا منتظر ہو ، **گوش برآواز** ، کسی بات کے سننے کا منتظر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گوش + ب (حرف جار) + راہ (رک)].

ـــ بَرآواز صف ؛ م ف.
آواز پر کان لگائے ہوئے ، سننے کے لیے بیتاب رہنے والا ؛ کسی بات کے سننے کا منتظر ، کسی خبر کا امیدوار.

یہاں تک گوش برآواز قاصد ہے فغاں کل سے
اگر کچھ بولتا ہے تو نہیں سنتا سخن اپنا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۷).

اٹھتا ہے ترے کوچے سے کب شورِ قیامت
لاکھوں ہیں یہاں گوش بر آواز ہمیں سے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۹).
دل سے بھی اب آتی نہیں فانی خبر اپنی
مدت ہوئی ہم گوش بر آواز نہیں ہیں
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۵۱).
یہاں دستک ہے وہاں گوش بر آواز کوئی
در و دیوار نے مشکل کیا گھر میں رہنا
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۳۴). اف : بیٹھنا ، رہنا ، ہونا . [گوش + بر (حرفِ جار) + آواز (رک)].

---بَرْدَر (---فت ب ، سک ر ، فت د) صف ؛ م ف.
دروازے پر کان لگائے ہوئے ، گوش بر آواز ، دروازے پر دستک سننے کے لیے تیار رہنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گوش + بر (حرفِ جار) + در (رک)].

---بَرْ صَدا (---فت ب ، سک ر ، فت ص) صف ؛ م ف.
رک : گوش بر آواز.
روحِ نوائے سرمدی آج ہے گوش بر صدا
بزمِ سکوتِ شام میں روح کی نغمگی تو دیکھ
(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۲۰۳). [گوش + بر حرف جار + صدا].

---بُرِیدَہ (---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف.
کان کٹا ہوا ، کن کٹا ، بُوچا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . [گوش + ف : بریدہ ، بریدن - کاٹنا].

---بَفَرْیاد (---فت ب ، ف ، سک ر) صف ؛ م ف.
کسی کی فریاد سننے پر متوجہ.
کوئی سنتا نہیں فریاد کسی کی بلبل
کہنے کو جتنے ہیں گل گوش بفریاد ہیں سب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۰). [گوش + ب(حرف جار)+ فریاد(رک)].

---بَگوش (---فت ب ، و مج) م ف ؛ = گوش بہ گوش.
۱. (لفظاً) **ایک کان سے دوسرے کان تک یعنی پوری طرح ، اچھی طرح کان دے کر ، پوری توجہ سے.**
مجھ سے سنتا جو مری بات کو وہ گوش بگوش
اس سے میں برہمیِ زلف کا شکوا کرتا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۶۵). ۲. **روایت کے طور پر ، روایتاً ، سن کر.** گوش بگوش اپنے بڑوں سے سنا ہے. (۱۸۹۵ ، نجیب التواریخ (ق) ، ۱۳۲). افواہیں دو کی نو اور نو کی ننانوے ہو کر گوش بہ گوش تیرا کرتیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۴). [گوش + ب / بہ (حرف جار) + گوش (رک)].

---بَہ دِل (---فت ب ، کس د) صف ؛ م ف.
دل کی آواز سننے کی طرف متوجہ ؛ مراد : ضمیر کی آواز.
مدام گوش بہ دل رہ یہ ساز ہے ایسا
جو ہو شکستہ تو پیدا نوائے راز کرے
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۱۰). [گوش + بہ (حرف جار) + دل (رک)].

---بَہْرا ہونا ف مر ؛ محاورہ.
کان سے سنائی نہ دینا ، قوتِ سامعہ کا ختم ہو جانا.
کیا سنایا کیا پڑھایا اے چمن آرا انھیں
گوشِ گل بہرا دہانِ غنچہ گونگا ہو گیا
(۱۸۴۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۹).

---بِین (---ی مع) امذ.
(طب) **کان کے اندر دیکھنے کا ڈاکٹری آلہ.** اسی طرح ... حنجرہ بین و گوش بین کے مانند کئی دوسرے آلات ... کے میل و ترتیب کا انحصار کلیات انعطاف پر ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۲۲۱). [گوش + ف : بین ، دیدن - دیکھنا].

---بَھرْنا محاورہ.
کان بھرنا ، چغلی کھانا ، بدظن کرنا.
اُڑے یارب وہ مثلِ نکہتِ برباد رہ رہ کر
بھرے ہیں گوشِ گل جس نے بُرا بلبل کو کہہ کہہ کر
(۱۸۶۸ ، سخن بے مثال ، ۳۹).

---پارَہ (---فت ر) امذ (قدیم).
کان کا بالا ، آویزہ.
گوش پارے جو کاناں منے پینی ہے توں
قطبا کی نجھل موتی رتن بنیاں ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۹). [گوشوارہ (رک) کا ایک قدیم املا].

---پَڑْنا محاورہ.
کان میں پڑنا ، سنائی دینا.
وہ اڑتی سی نوبت کی دھیمی صدا
کہیں دور سے گوش پڑتی تھی آ
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۰).

---پیچ (---ی مج) امذ.
گلوبند یا مفلر جیسا کپڑا جو سردی سے بچنے کے لیے پگڑی کی طرح کانوں پر لپیٹ لیا جائے ؛ ایک طرح کا آرائشی زیور جو پگڑی میں لگایا جاتا تھا. ایک خواجہ سرا معتبر سر پر سر پیچ اور گوش پیچ اور کمر میں بندی باندھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷). بی کافور یہ کنگا جل پر گوش پیچ کی گوٹ تو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ ہو گئی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۱۳). [گوش + ف : پیچ ، پیچیدن - لپیٹنا].

---پھاڑْنا محاورہ.
شور و غل سے پریشان کرنا.
ہوا ڈونگر او سب پلا سینہ پوش
انے پیل کے پھاڑنا تھا بھی گوش
(۱۶۶۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۹).

---بُھوٹ جانا محاورہ.
کانوں کی سماعت جاتی رہنا ، کان بہرا ہو جانا.

شور اوس خرام ناز کا محشر سے بڑھ گیا
کیا گوش خلق پھوٹ گئے گوش نقش پا
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۵).

--- توَجّہ سے م ف.
کمالِ توجّہ یا پوری توجّہ کے ساتھ.
لو سنو گوش توجہ سے ذرا نظم فصیح
وہ مٹے صاف نہیں نام کو جس میں تلچھٹ
(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)).

--- جاں رَکھنا محاورہ.
سننے کے لیے پوری طرح متوجہ ہونا ، ذوق و شوق سے سننے کے لیے تیار رہنا.
رکھیو اب آگے مطلع تازہ پہ گوش جاں
خورشید کی ثنا کوئی سنتا ہے ذرہ وار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷).

--- جاں سے سُنْنا محاورہ.
پورے ذوق و شوق اور توجہ سے سننا.
اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن
دل کوں میرے مکان غم مت کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵).
گوش جاں سے تم سنو اے بی بیاں
یوں کہے ہیں خاتم پیغمبراں
(۱۸۳۹ ، رسائل سید محمد حیات ، تعلیم النساء ، ۸۱).

--- حَقْ شِنُو کس صف (--- فت ح ، سک ق ، کس نیز ضم ش ، و لین) امذ.
حق بات سننے والا کان ؛ مراد : آدمی.
دیکھئے جس کو یہاں وہ دین سے بیگانہ ہے
چشم حق میں خواب گوش حق شنو افسانہ ہے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳۵). [گوش + حق (رک) + ف : شنو ، شنودن ـ سننا].

--- حَقْ نِیُوش کس صف (--- فت ح ، سک ق ، کس ن ، و مع نیز مع) امذ.
وہ کان جو ہمیشہ حق بات سُنتا ہو (مہذب اللغات). [گوش + حق (رک) + ف : نیوش ، نیوشیدن ـ سننا].

--- دار صف.
۱. **محافظ ، نگہبان.**
بھی سلصال سوں بولیا یوں گوش دار
تیرا مغز ہے عقل سیتی بے بار
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۱). ۲. **ایسا گھوڑا جس کے تیسرا کان ہو ، تین کانوں والا (یہ عیب میں داخل ہے)** (زینت الخیل ، ۳۱ ؛ رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۴). [گوش + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

--- داری امث.
نگہداری ، نگہبانی.
ترے ہیں دعاگو سُنا خوب ہی
فقیروں کی کر گوش داری رہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۵). [گوش دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دِل دَھرْنا محاورہ (شاذ).
سننے کے لیے پوری طرح متوجہ ہونا ، شوق سے کان دھرنا.
ہر ایک کی راگنی پانچ آٹھ پتر
سنایا سن ہر ایک گوش دل دھر
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲).

--- دِل سے سُنْنا محاورہ.
ذوق و شوق سے سننا ، توجہ یا انہماک سے سننا. نصیحتیں مشائخوں کی گوش دل سے سنے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷).
گوش دل سے سن شہیدان محبّت کی صدا
مبدٔ عمر ابد ہوتا ہے پایان فراق
(۱۹۱۴ ، نقوش مانی ، ۱۵).
سُن گوش دل سے اہل نظر کا یہ مشورہ
دو سال رہ گئے ہیں رئیس انتظار کر
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ جنوری (رئیس امروہوی) ، ۳).

--- رَکھْنا محاورہ.
پوری توجہ سے سننا ، کان دھرنا ، سننے کے لیے متوجہ رہنا.
زمزمہ پر رکھیے ہے تو مرغ چمن کے گوش دل
نالہ کبھی سنا تو کر اپنے بھی دادخواہ کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).
اے سخن سنجان عالم گوش رکھیو ٹک ادھر
نالہ اک موزوں میں رکھتا ہوں بسان عندلیب
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۳۶).

--- رَہْنے لَگْنا محاورہ.
سننے کے انتظار میں رہنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- زَد (--- فت ز) صف.
وہ بات جو سُنی جائے ، مسموع (نوراللغات). [گوش + زد زدن ـ مارنا].

--- زَدْ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
سُنانا ، (کسی سے) بیان کرنا.
گوش زد کی اس صنم کے داستان شرح شوق
دل مرا نالوں سے ناقوس کلیسا ہو گیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۱۳).
بے تابیوں کے دکھ جو دل زار نے سہے
ہے کس کی تاب یہ کہ اسے گوش زد کرے
(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۲۱۲).

--- زَد ہونا ف م ؛ محاورہ.
سننے میں آنا ، سنا جانا.
جب ہوئی گوش زد خلق حکایت میری
چشم پُر آب ہوا سن کے حقیقت میری
(۱۷۹۲ ، بیدار ، د ، ۱۲۹).

کیا پھر شہ نے چوتھے روز دربار
ہوئے یہ گوش زد ناگہ اخبار
(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۱۶۹). یہ مطلع بارہا پڑھنے اور سننے میں آ چکا تھا مگر اس وقت ایسا معلوم ہوا گویا زندگی میں پہلی مرتبہ گوش زد ہوا. (۱۹۴۰ ، کاروانِ خیال ، ۸۹).

---زَدَہ اَثَرے دارَد کہاوت.
کان بڑی بات اثر رکھتی ہے ، سُنی ہوئی بات کبھی کبھی کام آتی ہے. ایسے کاموں کے برے نتائج جتلا دئے جائیں تو ضرور ہے کہ گوش زدہ اثرے دارد. (۱۹۰۹ ، حرز طفلاں ، ۱۱۰).

---سَماعَت کس اضا(---فت س ، ع) امذ.
کانَ جو سُننے کا عضو ہے ، سُننے والا کان ؛ مراد : سماعت ، قوتِ سماعت.
میری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی
میں حرفِ زیرِ لب شرمندۂ گوشِ سماعت ہوں
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۶۳). ہم اپنے ہی زخم خوردہ وجود اپنے بچھڑے ہوئے سائے اور اپنے ہی ضمیر کی گلوگیر آواز کو سننے ، اپنے روحانی وجود سے ہم کلام ہونے اور گوش سماعت سے سرگوشیوں کے نغمے سننے کے اہل ہو جاتے ہیں . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۱). [گوش + سماعت (رک)].

---شِنَوا کس صف(---فت نیز کس ش ، فت ن) امذ.
سننے والا کان ؛ مراد : طاقتور سماعت ، توجہ دینے والی سماعت.
گوشِ شنوا ہو تو مرے رمز کو سمجھے
حق یہ ہے کہ میں سازِ حقیقت کی ندا ہوں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۱۳۳).
نہیں سنتے بلبل کی فریاد و زاری
گلوں کے مگر گوشِ شنوا نہیں ہے
(۱۸۷۸ ، آغا ، د ، ۱۴۷). کہا کہ اگر یہ بھی نہوے فرمایا کہ گوش شنوا بہتر ہے. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیاء ، ۱۶۴). بڑے آدمی ہم سے تبھی بولتے ہیں کہ ہمارے گوش شنوا ہوں اور روحیں بات سننے پر آمادہ. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۹۶). [گوش + شنوا (رک)].

---عِبْرَت کس اضا(---کس ع ، سک ب ، فت ر) امذ.
(**کنایۃً**) **وہ کان جو بات سن کر عبرت حاصل کرے ، عبرت گیر سماعت**.
فیضِ باری سے گل و نرگس ہیں دونوں بہرہ یاب
اس نے پایا گوشِ عبرت اس نے چشمِ اعتبار
(۱۹۰۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۴). [گوش + عبرت (رک)].

---کَتَرْنا محاورہ (شاذ).
کان کترنا ، کسی امر میں کسی سے سبقت لے جانا.
اے ظفر اک بات میں مقراض فکر تیز ہے
کترے ہے وقتِ سخن تو طالبِ آمل کے گوش
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۱۷).

---کَرْنا محاورہ.
سُننا ، توجہ کرنا.
یکبار مری بات اگر گوش کرے توں
ملنے کوں رقیباں کے فراموش کرے توں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).
واماندگانِ راہِ عدم گوش کیجیو
بانگِ جرس نہیں یہ ہے فریادِ رفتگاں
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۶). اب تم میری طرف گوش کرو چند خاص خاص باتیں ظاہر کرنے کی ہیں . (۱۸۹۱ ، قصّہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۷۲).

---کَر ہونا ف ل.
کان بہرے ہونا.
ہوئے ہیں گوش کر نالوں سے اپنے سننے والوں کے
نکل جائے کسی دن کاش یہ جی ساتھ نالے کے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۵۱).

---کَھڑے ہونا محاورہ.
چونکنا ، چوکنا ہونا ، خوابِ غفلت سے بیدار ہونا ، ہوشیار ہو جانا.
کیوں نہ یہ سُن کر کھڑے ہوں باغ میں بُلبل کے گوش
صبحِ دم شبنم نے یکسر بھر دیے ہیں گل کے گوش
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۱۷).

---کُھل جانا محاورہ.
چوکنا ہو جانا ، سبق ملنا ، اپنی غلطی سے آگاہ ہو جانا ، حقیقت واضح ہو جانا.
غزل اور اس زمیں میں چاہیئے کہہ ایسی ہی جرأت
ہر اک اہلِ سخن کا جس کو سن کر گوش کھل جائے
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۰۳).

---کھولْنا محاورہ.
۱. **سُننے کے لیے متوجہ ہونا**.
باتاں بول تو اپنا رکھ کر بھی ہوش
زبان کوں سنبال ہور توں کھول گوش
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۴). ۲. **آگاہ کرنا ، خبردار کرنا ، مطلع کرنا**.
آوارگی تھی گرچہ مری اس پہ سب عیاں
تو بھی یہ کھول دیجو صبا گوشِ نقش پا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۸).

---گِراں کس صف(---کس نیز فت گ) امذ.
اونچا سننے والا کان ، ثقلِ سماعت.
کوئی جدید بشارت نہ کوئی تازہ خبر
نوائے درد کی گوشِ گراں سے ہے ٹکر
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۷۶). [گوش + گراں (رک)].

---گُزار فَرْمانا محاورہ.
(**احتراماً**) **گوش گزار کرنا**. آپ مہربانی کر کے یہ تمام حالات صاحب کے گوش گزار فرما دیں. (۱۹۰۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۷۹).

---گُزار کَرْنا محاورہ.
سُنانا ، بتانا ، مطلع کرنا ، شناسا کرنا ، آگاہ کرنا ، کان میں ڈالنا.

ماجرا من و عن اپنے باپ کے گوش گذار کیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی، ۸۶). جمع الجمع کی کیفیت بخوبی گوش گزار کر کے فرمایا کہ اب حرف کا بیان سنو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۱). نئی طرزِ زندگی کے متعلق جس میں تم نے ابھی قدم دھرا ہے اور جس کا تم کو مطلق تجربہ نہیں کچھ ضروری امور تمہارے گوش گزار کردوں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۷۳). انہوں نے تارک کی تمام چیرہ دستیوں اور اپنی بے بسی کی روداد برہما کے گوش گزار کر دی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۳۳۵).

---گُزار ہونا محاورہ.
کان میں پڑنا ، سننے میں آنا ، اطلاع ہونا ، خبر ہونا. آخر اس کی بھی شکایت شدہ شدہ انجینیر صاحب کے گوش گزار ہوئی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۴). جب اس کے گوش گزار ہوا کہ لیلیٰ مر گئی تو بنی عامر کے قبرستان میں پہنچا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۱). مطلب کے سارے سوال جواب گوش گزار ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۵۲).

---گُزاری (---ضم گ) امث.
اِطلاع ، خبر ، رپورٹ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گوش + ف : گزار ، گزاردن - گزارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لگے رَہنا/ہونا محاورہ.
متوجہ رہنا ، سننے کا منتظر ہونا.

کیا جانے آئی شہرِ خموشاں سے کیا خبر
اب تک اسی طرف ہیں لگے گوشِ نقش پا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰).

---مال/مالی امث ؛گوشمال/گوشمالی.
(سزا کے طور پر) **کان مروڑنا ، تادیب ، تنبیہ ، سرزنش** (پلیٹس). [ف : گوش + ف : مال ، مالیدن - ملنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ماہی کس اضا نیز بلا اضا امذ.
صدف ، سیپ ، سیپی. جب خشک ہو جائے تھوڑا سا گوش ماہی یعنی صدف میں لے کر آپ صمغ ملا کر کام میں لاویں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۲۲). گوشِ ماہی ... سیپ یا سیپی. (۱۹۲۶ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۶۳). [گوش + ماہی (رک)].

---مُوش کس اضا(---و مع) امث.
ایک بوٹی کا نام جس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ، ایک قسم کھڑی رہتی ہے اور اس کے دونوں طرف دو پتے چوہے کے کان کی مانند ہوتے ہیں ، دوسری قسم بیلدار اور زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے ، چوہا کنی ، آذان الفار. گوش موش ... چوہا کنی. (۱۹۵۱ ، کلید عطاری ، ۹۰). [گوش + موش (رک)].

---میں پُھونکنا محاورہ.
کان میں کچھ کہنا ، سنانا.

پھونکا ہے کس نے گوش محبت میں اے خدا
افسون انتظار ، تمنّا کہیں جسے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۸).

---ناآشْنا (---سک ش) صف.
جو کانوں نے کبھی نہ سنا ہو ، ناشنیدہ ، نامانوس (بات یا لفظ). سنسکرت کے الفاظ ... ان کے لئے بالکل گوش ناآشنا ہیں. (۱۹۱۶ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۷۵). [گوش + نا (حرف نفی) + آشنا (رک)].

---ناشِنَوا کس صف(---کس ش ، فت ن) امذ.
نہ سننے والا کان ؛ مراد : وہ کان جو دوسْروں کی بات پر توجہ نہ دے. آواز نوحہ و بکائے اہل ماتم گوش ناشنوا تک پہنچی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۳). [گوش + نا (حرف نفی) + شنوا (رک)].

---نَصِیحَت نِیُوش کس صف(---فت ن ، ی مع ، فت ح ، کس ن ، و مع نیز مع) امذ.
نصیحت سُننے والا کان.

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). [گوش + نصیحت (رک) + ف : نیوش ، نیوشیدن - سننا].

---نُما (---ضم ن) صف.
کان جیسا ، کان کی شکل کا ؛ (نباتیات) کان کی طرح زائدے رکھنے والا. گوش نما (Auriculate) اگر پتا بے ڈنڈی ہو اور اس کا پردار برگ اساہی تنے کو جزوی طور پر گھیرے ہوئے ہو تو ایسی صورت میں برگ اساس ... علیحدہ رہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱ : ۷۶). [گوش + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

---ہوش کس اضا(---و مج) امذ.
ہوشیاری ، توجہ ، (سننا کے ساتھ مستعمل).

سن اس بات کوں خوب با گوشِ ہوش
دیا جواب یوں اوس کہ اے سبز پوش

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۸). [گوش + ہوش (رک)].

---ہوش پَر مکِھی بھی نَہ بِھنْبِھنانا محاورہ.
بالکل خبر نہ ہونا ، کسی بات کا اثر نہ ہونا ، کسی بات کی مطلق پروا نہ ہونا ، غافل ہونا. پہاڑوں کا دل چیرنے والے چابک کی تری راجہ بھم کنور کی کھوپڑی پر سے پھسل گئی ، اس کے گوش ہوش پر مکھی بھی نہ بھنبھنائی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۸).

---ہوش سے سُنْنا محاورہ.
غور سے سُننا ، دھیان دے کر سُنْنا. سنو اور گوشِ ہوش سے سنو. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۹۳).

لِلّٰہ گوشِ ہوش سے سن وقت کی پکار
پُھلکے کے پاس بیٹھ ، چپاتی کا ساتھ چھوڑ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۱).

---ہونا محاورہ.
کان لگے ہونا ، دھیان لگا ہونا.

اس کے دل میں تو شہید کربلا کا جوش تھا
تعذیے پر دھیان تھا اور مرثیے پر گوش تھا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹).

گوش (۲) (و مج) امذ (قدیم).
رک : گوشت.

رہا باقی کہ جب وہ گوش تھوڑا
دگر شیرانگیں ان نے دبا تھا
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ۳۷).

بالک کی بھاجی باجری میریچ خاطر لاؤ ڈھونڈ
دیو سب کو چاول گوش گھیوں گھیو ساگ میتھی سوئے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۴). [گوشت (رک) کی تخفیف].

گوش (۳) (و مج) امذ.
گوشہ (رک) کی تخفیف ؛ مرکبات میں مستعمل.

۔۔۔مَحَل (۔۔فت مج م ، فت ح) امذ.
زنانہ خانہ جو مکان کی ایک طرف گوشے میں بنا ہوا ہو. ابھی اس سرا کے اس کونے میں وہ سامنے والے گوش محل میں جلوہ دکھا دیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۹). بار درہے زنانے استعمال کے لیے گوش محل موجود ہیں جن میں پردہ وغیرہ کا حسب ضرورت پورا لحاظ رکھا گیا ہے. (۱۹۱۷ ، رہنمائے سیر دہلی ، ۲۷). گوش محل ، شیش محل ، سہ نشین اور بالاخانے اور دو مسجدیں تھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۷). [گوش + محل (رک)].

گوشا (و مج) امذ.
رک : گوشہ.

مجھے گوشا بس یاد پریس کا
توں اچھ راجداری میرے دیس کا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۹).

بیٹھ رہنے کے لیے کر اختیار
مختصر سے ہو جو گوشا مختصر
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۴). [گوشہ (رک) کا ایک املا].

گوشالا (و لین نیز مج) امذ.
رک : گوسالا (پلیٹس). [گوسالا (رک) کا متبادل املا].

گوشائیں (و مج ، ی مع) امذ.
(عو) رک : گوسائیں. پھر پکارا « او گوشائیں جی » اب بھی کچھ جواب نہ ملا. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۵۲). یہ سنیاسی یا گوشائیں گروہ در گروہ بھیک مانگتے ہوئے سارے ملک میں پھرتے ہیں اور دولت جمع کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، عبدالرحمان آزاد ، رام راج ، ۳۳). [رک : گوسائیں (س مبدل بہ ش)].

گَوشت (فت گ ، و ، سک ش) امذ.
(عربی و عجمی موسیقی) دو راگوں سے مرکب ایک راگ یا نغمے کا نام ، اس طرح کے چھ مرکب راگ ہیں جنھیں اصطلاحاً آہنگ کہتے ہیں. بہ ظاہر ان راگوں کی تعداد زیادہ ہونی چاہیے مگر انھوں نے چھ ہی بتائے ہیں جن کو اپنی اصطلاح میں وہ آہنگ کہتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں (۱) سلمک (۲) گردانیہ (۳) نوروز (۴) گوشت (۵) مارہ (۶) شہناز. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی، شرر ، ۱۶). [ف].

گوشت (و مج ، سک ش) امذ.
۱. کسی جاندار کے جسم کا وہ نرم حصہ جو کھال اور ہڈیوں کے درمیان ہوتا ہے ، لحم ، ماس ، ہڈیوں کے اردگرد کا حصہ. او بازار چوبیس جنساں کاں تھا، یعنی بازار اول گوشت. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۶۲)).

چرندے ہی صحرا میں کرتے گون
سو یک گوشت ہوتے تھے یخنی نمن
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱). بانچہ گن ماٹی کے ، ہاڑ ، گوشت ، رگاں ، چمڑا ، بال. (۱۷۳۰ ، ارشادالسالکین ، ۲). اس طرح مسلمانوں کا خون اور گوشت اور پوست ہندوستان ہی کی پیداوار ہے. (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، سرسید ، ۳۰). بجائے غذا کے ہمارے سانس کے ساتھ ہمارا گوشت اور خون جلے گا. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۶۰). کوئی اپنے گوشت میں کھپرے کھپرے زخم ڈال لیتا ہے . (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۱۳۲). ۲.(أ) حیوان کا گوشت ، گائے بکری اور دیگر حلال جانور کا گوشت.

اسی سے جو وہ گوشت لیتے تھے آ
قصائی ہوا تھا بہت آشنا
(۱۷۸۶ ، میر حسن (مثنویات حسن ، ۱ : ۲۵)). چیچک نکلے تو گوشت نہ بگھارو. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۵۷). گوشت ترکاری کے ساتھ ارنڈ کے پتے سنگوانے فرض تھے. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۵۴). ہفتہ میں تین چار روز گوشت بھنا کرتا تھا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۶۲). (اا) پکا ہوا گوشت ، سالن.

ماش کی دال کا نہ کریے گلا
گوشت یاں ہے کبھو کسو کو ملا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). پھر لنچ کے روح رواں یعنی گوشت کی باری آتی ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۷۸). [ف].

۔۔۔اُتَر جانا محاورہ.
دبلا ہو جانا ، لاغر ہو جانا. اس کے سبب سے مجھے اس قدر پسینہ آیا کہ تمامی گوشت میرے چھپرے کا اتر گیا. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۳۶).

۔۔۔بَنانا محاورہ.
گوشت کو چھیچھڑوں وغیرہ سے صاف کر کے حسب ضرورت ٹکڑے کرنا. کچھ اس میں ذبح کریں شتر کو اور کچھ لوگ گوشت اس کا بنائیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۱).

۔۔۔پارا / پارَہ (۔۔/فت ر) امذ.
گوشت کا ٹکڑا ، بوٹی.

ہوئے مرغِ شکاری آشکارا
وہ سمجھا لعل کو ہے گوشت پارا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۲۳). [گوشت + پارا / پارَہ (رک)].

---پوشت (---و مج ، سک س) امذ.
گوشت اور کھال ؛ (کنایۃً) تمام اعضا ، پورا جسم. میرا گوشت پوست میرا خون میری ہڈیاں پروردگار عالم کے آگے جھکے ہوئے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸۸). وہ ہماری جیتی جاگتی زندگی کا گوشت پوست سے پُر ایک مکمل آدمی نظر آنے ،کس قدر دشوار اور مشکل کام ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۳). [گوشت + پوست (رک)].

---چڑھنا محاورہ.
موٹا ہونا ، فربہ ہونا. اس کے بدن پر گوشت نہ چڑھا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۰۸).

---خَر کس اضا(---فت خ) امذ.
گدھے کا گوشت ؛ (مجازاً) بیکار چیز (ماخوذ : نوراللغات). [گوشت + خر (رک)].

---خَر دَندانِ سَگ کہاوت.
جیسے کو تیسا ؛ بُرے کو بُری چیز ہی ملتی ہے. اس نے کہا مجھے کیا تم لڑا کرو گوشتِ خر دندان سگ.(۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۵). تم نے اس کا بھلا خیال کیا ، جانے دو ، دور کرو گوشتِ خر دندان سگ. (۱۸۹۱ ، ایّامیٰ ، ۱۲۳).

---خوار (---و معد) صف ؛ ـــ گوشت خور.
گوشت کھانے والا ، وہ جس کی خوراک گوشت ہو ، گوشت خور (سبزی یا گھاس کھانے والوں کے مقابل). مختلف جانور مختلف قسم کی غذا پر زندگی بسر کرتے ہیں ، بعضے بالکل نباتات پر زندگی کرتے ہیں اور وہ علف خوار حیوان کہلاتے ہیں دوسرے بالکل گوشت پر اور وہ گوشت خوار کہلاتے ہیں ... اور گوشت خوار جانوروں کی خاصیتیں رکھتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۳۶). جس طرح گوشت خوار نے لاش کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھائیں اسی طرح غیبت کرنے والے نے اپنے بھائی کی عزت کا خون کر دیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۶۸). ممانعتِ گاؤ کشی ... سے عراق کی گوشت خوار آبادی بہت ناراض ہوئی. (۱۹۶۵ ، ذرایع محاصل سلطنت مغلیہ ہند ، ۱۲). آدمی کی انگلیوں کے بجائے کسی وحشی نیم گوشت خوار مخلوق بجو ، ریچھ ، گوریلا وغیرہ جیسے جانور کے پنجے کی یاد دلاتے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۶۹). [گوشت + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا].

---خوارْ جانْوَر (---و معد ، سک ر ، ن ، فت و) امذ.
درندہ جانور ، شیر بھیڑیا وغیرہ جو گوشت کھاتے ہیں (چرنے یا گھاس کھانے والے جانوروں کے مقابل) (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گوشت خوار + جانور (رک)].

---خور (---و معد نیز مج) صف.
رک : گوشت خوار. گھوڑے ہم سب جانتے ہیں کہ نبات خور یا چرنے والے جانور ہیں ان کی ڈاڑیں دیکھ کر معلوم ہوسکتا ہے کہ کس قسم کی غذا یہ کھاتے ہوں گے ، بخلاف ''کرم خور'' جانوروں کے جن کے دانت تیز اور نوک دار ہوتے ہیں یا ''گوشت خور'' جانوروں کے جن کے دانت قینچی کے پھلوں کی طرح چلتے ہیں (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۵). کچھ حیوانات صرف دوسرے حیوانات کے اجسام یا گوشت ہی کھاتے ہیں ان کو ''گوشت خور'' کہا جاتا ہے. (۱۹۸۱ اساسی حیوانیات ۹۹). [گوشت + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

---خورَہ (---و مع ، فت ر) امذ.
(طب) وہ زخم جو کسی عضو کی ساخت کو کھاتا اور گلاتا چلا جائے ، آکلہ (مخزن الجواہر). [گوشت + ف : خور ، خوردن ـ کھانا + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---خوری (---و معد نیز مج) امث.
گوشت کھانا ، گوشت کو خوراک بنانا. عرب گوشت خوری پر فخر و ناز کیا کرتے تھے. (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۱۱۲). ماہرین کے نزدیک یہ تیز دھار دانت گوشت خوری پر دلالت کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، میبلیا ، ۵۵). [گوشت خوری + ی ، لاحقہ کیفیت].

---دار صف.
جس میں گوشت بھرا ہو ، گوشت والا. ہم اپنے اعضا کو اپنے جسم کے گوشت دار حصوں سے حرکت دیتے ہیں یہ گوشت دار حصے عضلات کہلاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۵۰). [گوشت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---سے ناخُن جُدا کَرْنا محاورہ.
۱. **کوئی ایسا کام کرنے کی کوشش کرنا جو ناممکن ہو ، کسی انتہائی تکلیف دہ کام کرنے کی کوشش کرنا ، ایسی دو چیزوں کو جو لازم و ملزوم ہوں جدا رکھنا ، قریبی اور فطری تعلق نظرانداز کرنا.** ان کی خدمات اردو کو نظرانداز کرنا گوشت کو ناخن سے جدا کرنا ہے. (۱۹۳۳ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۶۵). ۲. **آپس میں پھوٹ ڈالنا ، قریبی رشتہ داروں یا گہرے دوستوں میں تفرقہ ڈالنا.**
منع کرتے ہو مجھے ملنے سے ناصح کیا خوب
آپ تو گوشت سے ناخن کو جدا کرتے ہیں
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۳۸).

---سے ناخُن جُدا نَہِیں ہوتا کہاوت.
عزیز یا قریبی رشتہ داروں میں قطعِ تعلق نہیں ہو سکتا ، جدا نہیں ہوتے (جامع الامثال).

---سے ناخُن جُدا ہو جانا/ہونا محاورہ.
کسی امر محال یا ناقابل تصور بات کا واقع ہونا (جو ممکن نہ ہو).
دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال
ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶).

---سے ناخن چھٹانا محاورہ.
رک : **گوشت سے ناخن جدا کرنا.**
کو نجات انسان کو مکروہاتِ دنیا سے نہیں
جن سے بچنا گوشت سے ناخن چھٹانا ہے مگر
(۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۱۸۰).

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
گوشت بیچنے والا ، قصائی. قصائی عربی میں گوشت فروش کے معنوں میں نہیں بولا جاتا ہے.(۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۱۳). [**گوشت + ف : فروش ، فروختن - بیچنا**].

---کا پانی امذ.
یخنی ، پتلا شوربا. غذا کی حقیقت یہ ہے کہ صبح کو آٹھ دس بادام کا شیرہ ، دوپہر کو سیر بھر گوشت کا پانی ، دو گھڑی دن رہے دو یا تین تلے ہوئے کباب اور بس. (۱۸۶۰ ، نادر خطوط غالب ، ۳۵).

---کا لوتھڑا (الف) امذ.
مُضغۂ گوشت ، **گوشت پارہ ، گوشت کا بڑا ٹکڑا.** حلق میں موجود گوشت کے لوتھڑے یعنی زبان سے آواز کے زیر و بم کو قابو میں کرنے سے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، اسلوب دفتری زبان ، ۱۱).
(ب) صف. ۱. **بالکل نکما ؛ سست ؛ بیوقوف** (فرہنگ آصفیہ).
۲. **موٹا اور بے وقوف آدمی** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کھا لیتے ہیں ہڈیاں پھینک دیتے ہیں کہاوت.
اچھی چیز استعمال کی جاتی ہے اور بری چیز ضائع کر دی جاتی ہے ؛ **اچھی چیز استعمال کرنی چاہیے ، بری چیز سے پرہیز کرنا** (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کھائے گوشت بڑھے ساگ کھائے اوجھڑی تو بل کہاں سے ہو کہاوت.
گوشت کھانے سے آدمی عموماً موٹا تازہ ہوتا ہے ، ساگ پات یا سبزی کھانے سے پیٹ بڑھتا ہے طاقت نہیں آتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کھائے گوشت بڑھے ، گھی کھائے بل ہوئے ، ساگ کھائے اوجھ بڑھے تو بل کہاں سے ہوئے کہاوت.
گوشت کھانے سے آدمی موٹا ہوتا ہے ، گھی کھانے سے طاقت آتی ہے ، سبزیاں کھانے سے پیٹ بڑھتا ہے مگر طاقت نہیں آتی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کھائے گوشت لڑائے گوشت ہی پر سوئے کہاوت.
(**بازاری**) **عیاش آدمی گوشت کھاتا ہے اور عیاشی کرتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---لڑانا محاورہ.
(**بازاری**) **مجامعت کرنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---نُچوانا محاورہ.
(**کسی کے ہاتھوں**) **سخت تکلیف یا ایذا اٹھانا.** تم چاہتے ہو کہ میں دبر سے گھر جاؤں کہ اس بوڑھے سے گوشت نُچواؤں. (۱۹۷۱ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۹).

---و پوشت (---و مج ، ومج ، سک س) امذ ؛ =گوشت پوست.
گوشت اور کھال ؛ (مجازاً) وجود مادی. گوشت و پوست اور مادیت سے بھرے ہوئے لفظ کا خدا پر مجازاً اطلاق بھی کہاں تک جائز ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۴۹۳). [**گوشت + و** (حرفِ عطف) + **پوست** (رک)].

---و پوست ہونا محاورہ.
جزوِ بدن ہونا ، خون میں شامل ہونا. حرام خوری ہر آدمی کے واسطے گوشت و پوست ہو رہی ہے. (۱۸۹۶ ، جوہر عقل ، ۵۱).

گوشتابَہ (و مج ، سک ش ، فت ب) امذ.
شوربا ، یخنی. طرح طرح کا گوشت ، کباب ، گوشتابہ چانولی اور ترکاری کھاتا ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۹۵). کشمیری کھانے کو کھانوں کا بادشاہ مانتے ، شب دیگ ، گوشتابہ ... ایک طویل فہرست تھی. (۱۹۵۵ ، کتابی چہرے ، ۳۳). [**گوشت + آب** (رک) + ہ ، **لاحقۂ نسبت و تذکیر**].

گوشتاوَہ (و مج ، سک ش ، فت و) امذ.
(**عو**) رک : **گوشتابہ** (پلیٹس). [رک : **گوشتابہ** (ب مبدل بہ و)].

گوشتی (و مج ، سک ش) صف.
گوشت سے متعلق ، گوشت کا ، گوشت والا. اور بعض اوقات سارکس مادہ یعنی گوشتی مادہ کے جایوں میں تیل کے روغن کے ویسا اور دانے دار ہو جاتا ہے (۱۸۶۰، نسخۂ عمل طب ، ۳۴۰). [**گوشت + ی ، لاحقۂ صفت**].

گوشتِیں (و مج ، سک ش ، ی مع) صف.
۱. **گوشت کا ، گوشت کا بنا ہوا.** تمہارے جسم میں سے سنگین دل کو نکال ڈالوں گا اور گوشتین دل میں تم کو عنایت کروں گا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۸۱). ۲. **پُرگوشت ، موٹا ، فربہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [**گوشت** (رک) + **ین ، لاحقۂ صفت**].

گوشٹھی (و مج ، سک ش) امث (شاذ).
جلسہ ، بزم ، محفل ، انجمن. دوسری ایک تفریحی صحبت ہوتی تھی ، جس کا نام «گوشٹھی» تھا. (۱۹۴۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۹۱). [س : गोष्ठी].

گوشجات (و مج ، فت ش) امذ.
گوشہ (رک) **کی جمع** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [**گوشہ** (بحذف ہ) + **جات ، لاحقۂ جمع**].

گوشک (و مج ، فت ش) امذ.
۱. (**حیوانات**) **بیرونی کان کا چوڑا بالائی حصہ.** اس کے لیے بیرونی کان یا گوشک کی موجودگی ایک اور نئی خاصیت ہے. (۱۹۷۹ ، ابتدائی حیوانات ، ۲۳۹). آنکھوں کے پیچھے متحرک کانوں کا ایک جوڑا ہوتا ہے انہیں گوشک (Pinna) بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۷۲). ۲. (**نباتیات**) **چھوٹی پتی**

جیسا زائدہ جو کسی پتی کے ڈنٹھل کے نچلے سرے پر ہو. یہ دھنے پتیوں اور گوشکوں (Stipules) کی ظاہری سطح پر نظر آتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۱۶۷) . گوشک ، یہ ایک یا دو عدد ہوتے ہیں اور پوزیشن کے اعتبار سے جانبی ہوتے ہیں جو کہ دو چھوٹی چھوٹی (Out-Gowth) کہلاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱ : ۳۰). [گوش (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گوشمال (و مج ، سک ش) امذ ؛ امث.
سزا کے طور پر کان اینٹھنا ؛ تنبیہ ، تادیب ، سرزنش.

اگر سیف عنیل اٹھا بد سگال
بھلاتیس کیا جو دیا گوشمال

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

ترے شملے تھے باس پا کر شمال
نسیم صبا کوں دیوے گوشمال

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۲).

جو عشرت کا آتا کسی کو خیال
تو کرتا تھا اک ایک کو گوشمال

(۱۷۸۶ ، میر حسن (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۱)).

چمن کی سیر کو وہ شوخ طبع آ نکلے
گلوں کے کان بھی ہوں گوشمال سے واقف

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۰).

ابے دون کا تجھ کو بہت گوشمال
طمانچوں سے منھ تیرا کر دوں کا لال

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۳۷). اف : دینا ، کرنا. [گوش (رک) + ف : مال ، مالیدن ــ ملنا].

گوشمالی (و مج ، سک ش) امث.
۱. رک : گوشمال.

دے اپنے نفس کے تئیں گوش مالیاں
سو وہیں دیتے لگیا اپس کو گالیاں

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور (ق) ، ۳).

کرے ہربط کے تئیں کوئی گوشمالی
بھرے ہر دل منے شوقوں الالی

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۳)). سخن چیں صاحب غرض کو اس طرح ہر گوش مالی ملے کہ اوروں کی عبرت کا سبب ہوتا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۴۶). چاہتا ہوں کہ ایسی گوشمالی دوں کہ سرکشی چھوڑ دیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۵۲). میں خودسر کی گوشمالی کرنا جانتا ہوں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۵). رہزنوں اور چوروں کی گوشمالی کے لیے پوری مساعی جمیلہ کیں. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۲۲۶). **۲. اہل ہنر کا کسی اہم کام کے انجام دیتے وقت استاد کو یاد کر کے اپنے کان پکڑنا** (ماخوذ : نوراللغات). اف : کرنا ، ہونا. [گوشمال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گوشوار (و مج ، سک ش) امذ.
کان کا زیور ، آویزہ ، بالا ، بُندا ، بالی.

اٹھے اس کے میدان میں سو سوار
اتھا طوق زر ان کو ہور گوشوار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۲۸۱).

کہاں ہے لعل کا یہ گوشوار اب
کیا ہے عشقِ پیچاں نے بہار اب

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۷). کبھو الفاظِ رنگین اوس کے ہوائے تموج سے موج زن ہو کر کانوں کے گوشوار ہوویں. (۱۸۰۵ ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ جنوری ، ۱۹۷۳ء ، ۱۱۱)).

کان میں گوشوار پھولوں کے
اور گلے میں ہیں ہار پھولوں کے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۵۲). [گوش + وار ، لاحقۂ صفت و قابلیت]

گوشوارا (و مج ، سک ش) امذ.
رک : گوشوارہ.

دسے یوں اس میں پرنور ایک تارا
کہ جیوں روشن حسن کا گوشوارا

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۸).

گل کو شرمایا کہ آویزہ نہ شبنم کا گرے
زیب گوش اے شوخ تُو نے گوشوارا کیا کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۹).

نمایاں چین گیسو سے جو تیرا گوشوارا ہے
منجم کہتے ہیں یہ برج عقرب میں ستارا ہے

(۱۸۳۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۱۹۷). [گوشوارہ (رک) کا ایک املا].

گوشوارَہ (و مج ، سک ش ، فت ر) امذ.
۱. کان کا بالا ، بالی ، آویزہ ، بُندا.

گوشوارہ عقل کے توں گوش کا
ہے تجلا تجھ میں روشن ہوش کا

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۲۳). موتیوں کا مالا ، بازو بند ، گوشوارے انگوٹھیاں چمکتے ہیرے اور جواہرات قیمتی کی پہنیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۹۰). ان زیورات میں بیشتر گوشوارے اور ہار ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۹۸). لکھنؤ کے مشہور اور مقبول زیور یہ ہیں ... چھپکا ، بُندہ ، آویزہ ، کرن پھول ، گوشوارہ ... پائل. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۳۱). **۲. وہ موتی جو سیپ کے اندر سے ایک ہی نکلتا ہے دُرِ یتیم ، بڑا موتی ؛ تاج کا موتی.** دو گوشوارہ عرش عظیم ، شہادتیں مجسّم. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰).

نہیں زلفوں میں اس کی گوشوارہ
پروئے تار میں دل ہائے پارہ

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۷). وہ گوشوارہ عرش بریں داہنی کروٹ صدر زین سے زمین پر تشریف لائے. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳ : ۶۹). گیارہ فرزند دلبند و ارجمند اس کے درۃ التاج فرقدین گوشوارۂ عرش بریں ہیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳). **۳. (ا) زردوزی کی پٹی جو زیبائش کے لیے دستار میں باندھتے ہیں نیز وہ زیور مرصع جو پگڑی پر باندھتے یا لٹکاتے ہیں ، طرہ**

شملہ سر پر رکھ کر پیچھے گوشوارہ آگے موتیوں کا گچھا سہرہ ... باندھا. (۱۸۰۳ ، **گل بکاؤلی** ، ۶۱). فوج دار خان کے سر پر دستار ، دستار پر گوشوارہ کلغی ، ایک ہاتھ میں کج باک. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۵). بادشاہ سلامت نے ایک دستار سربستہ مع گوشوارہ کے اور ایک کمخواب کی قبا ، سہ رقم جواہر ایک دو شالہ مرحمت فرمایا. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۲۵). سر پر دستار اور دستار پر گوشوارہ. (۱۹۷۴ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۶). **(اا) وہ کامدار پٹی جو عموماً پہلے پہل کی چھٹی میں زچہ کے سر سے باندھ کر اور اسے رانی بنا کر بٹھاتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۴.(ا) **خلاصۂ حساب ، چٹھا بہی ، میزان ، جوڑ.** تحصیل دار فہرست گوشوارہ .. کواغذات کا واسطے یادگاری اور وقت باز پرس اوس کی کا سرکار سے ، نزدیک اپنے رکھتا ہوے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغار ، ۱۵۱). ضمیمے کے طور پر اعداد اور گوشوارے ہوتے ہیں جن سے گاؤں کی موجودہ حالت اور پچھلی سرگذشت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۶۶). «ڈویژن کی تمام گاڑیوں کی نگہداشت اور ان کے اخراجات کے ماہانہ گوشوارے». (۱۹۸۴ ، دفتری مراسلات ، ۱۲۸). (اا) **کسی کاغذ کا خلاصہ یا اختصار ، معلومات نیز اعداد و شمار کی فہرست یا جدول بٹی.** ان کا فارسی ترجمہ گوشواروں وغیرہ میں داخل کرنا کچھ ضرور نہیں ہے. (۱۸۸۴ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۲۰). **تجویز** بالا کے مطابق ایک گوشوارہ جماعت کی تعلیم کا تیار کر کے پیش کیا جائے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۳۰). جب کبھی گوشوارہ مرتب ہوتا ہے تو عورت کو بوچھے بنا اس کے خانے میں «خانہ داری» کا لفظ لکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۷). ۵. **کسی نقشے یا رجسٹر کی پیشانی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۶. **کن چھیدن** (فرہنگ آصفیہ). [گوش (رک) + وارہ ، لاحقۂ صفت و قابلیت].

گوشَہ (و مج ، فت ش) امذ.

۱. **کونا ، کنج.**

چمن میں گر ہے تو بلبل تو من بعد
ہیں ہم اور گوشۂ گلخن ہمارا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۵).

جل کے خرمن ہوا یوں خاک کہ خوشہ نہ ملا
کشمکش میں کہیں چھپنے کو بھی گوشہ نہ ملا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۰).

پیشِ نظر جس وقت ہمارے ، حسن رخ جانا نہ تھا
دل کا ہر ہر گوشہ گویا ، ایک تجلی خانہ تھا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۹). زاویے کے گوشوں میں ، خانقاہ کے دالانوں میں ... ہر جگہ تلاش کیا جائے. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۱۰۴). ۲. **جانب ، سمت ، پہلو ، طرف.** ایک گوشۂ صحرا سے دو خوبصورت ہرن ... چوکڑیاں بھرتے نمودار ہوئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹). ہر گوشہ سے لبیک کی صدائیں خود بخود آنے لگیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵). چوپال کے ایک گوشہ کے کمرے میں بات چیت ہوئی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۴۲). ۳. **پلو ، سرا ، کنارا (چادر یا کپڑے وغیرہ کا).**

اشک میرے کا نہ ہووے کبھی طوفاں مانع
ہے مگر یار ترا گوشۂ داماں مانع
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۳).

خدایا ہاتھ اٹھاؤں عرضِ مطلب سے بھلا کیوں کر
کہ ہے دستِ دعا میں گوشۂ داماں اجابت کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲). رضاعی والد آئے ، آپ نے ان کے لیے چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۸).

برہم نہ بازیِ شب میخانہ ہو سکی
الٹا ہزار صبح نے گوشہ بساط کا
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۸). ۴. **آنکھ کا کونا ، کویا.**

چشم کے گوشہ سے آنے کا اشارہ کر گیا
بات وہ سچ ہے نہیں جس کا کرے اقرار مست
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹۶). بھنویں تن گئیں اور دونوں آنکھوں کے گوشے سرخ ہو گئے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۳۷۷). ۵. (**مجازاً**) **خلوت ، تنہائی کی جگہ ، تخلیہ.**

رکھے ہے منج گوشہ میں اپنے دل خواہ
ہزاراں شکر کرتا ہوں تا سحر گہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۱).

گوشے کے بیچ کہا تھا شوق جو کہ دل کا
چالیس دن میں چھپرا زاہد کا خوب چلکا
(۱۷۱۸ ، **دیوان آبرو** ، ۱۰).

نے تیر کماں میں ہے نہ صیاد کمیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۵). کبھی ... گوشہ نہیں ملتا تو وہ اس کو میدان ہی میں لے جاتا ہے گفتگو ہوتی ہے گلے شکوے ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، **شاعری اور شاعری کی تنقید** ، ۱۳۵).

گوشے میں اس قفس کے میں خوش ہوں کہ ہمنشیں
اب بجلیوں کی زد میں مرا آشیاں نہیں
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۷۹). ۶. **حاشیہ ، کنارا (دستاویز یا کاغذ کا).** اور اس سطر کے نیچے گوشے میں وہ کلمات جو خط کے پہنچنے کے واسطے دعا کے طور پر ہوتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳۷). تمہارے خط کے گوشے پر بنارس کے جلے ہوئے مردے کی تصویر تھی. (۱۸۸۶ ، زبان داغ ، ۲۶۹). ۷. **کسی چیز کا باہر کو نکلا ہوا حصہ یا سرا ، کھونٹ.** راس ایک گوشہ زمین کا ہے جو دریا میں نکلا ہوا رہتا ہے اس کا سرا راس کہلاتا ہے. (۱۸۵۶ ، **فوائد الصبیان** ، ۱۳۵). لمبی پتلی گردن میں سفید چمکتا ہوا خوب کلفدار اکہرا سخت پٹھا ، ٹھوڑی کے نیچے سے گوشے مڑے ہوئے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۷). اس کے بعد سوؤں کو باہر نکال کر اور گوشوں کو گھما کر پمپ کے اوپر کے حصہ کو اوپر اٹھا لیتے ہیں. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۲۴). ۸. **کمان کا سرا ، کمان کے سروں کا کھانچا جس میں تانت باندھی یا اٹکائی جاتی ہے ، گھہ.** بکس کو چلہ ہور گوشہ نہیں. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ ، (شہباز ، فروری ، ۶۳)). قاب قوسین او ادنا یعنی خدا کوں دو کماناں کے گوشاں کے میانے اس تھے بھی نزدیک کر دیکھیا. (۱۷۶۵ ، چھ سر ہار (ق) ، ۷۳).

خود سر نے ڈانڈ پھینک کے قبضے میں لی کماں
گوشوں کو بڑھ کے کاٹ گئی تیغِ بے اماں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸). **۹. رہنے کی جگہ ، مکان ، رہائش (توشہ کے ساتھ مستعمل)**. توشے کا وہ حال گوشے کی یہ صورت. (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۵۷). جو گوشے اور توشے پر قناعت نہ کرے اس کی حالت وہ ہو جو اس حریص بلی کی ہوئی. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۶۰). **۱۰. رُخ ، پہلو ، زاویہ.** اصلاح تعلیم ... کا کوئی گوشہ ایسا نہیں تھا کہ جس میں ہم نے محنت نہ کی ہو اور اب محنت نہ کریں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۳۵). بعض ایسے گوشوں کا احساس دلایا جو آج بھی تشنہ تشریح و توجیہ ہیں. (۱۹۸۳ ، دید و باز دید ، فرمان فتح پوری ، ۲۴). **۱۱. صحافت کسی مجلہ کے وہ صفحات جو مخصوص نگارشات کے لیے مختص کیے جائیں یا کسی شاعر یا ادیب کے لیے مخصوص کیے جائیں.** بزرگ ادیبوں کے بارے میں جو مضامین و مقالات پڑھے گئے ... «قومی زبان» کے الگ الگ شمارے میں گوشے کی صورت میں شائع ہوئے. (۱۹۹۲ قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳). **۱۲. (موسیقی) راگ یا راگنی.** بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پانچ گوشے یعنی موافق صنم ، آوان ، فرغنہ بھی امیر ہی کی ایجاد ہیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۵). [ف].

---اِخْتیار کَرْنا محاورہ.
تارک الدنیا ہونا ، خلوت نشیں ہونا. لازم ہے کہ اب گوشہ اختیار کر اور یہ سودا دینے دلانے کا چھوڑ دے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۵).

---ءِ اَزَل کس اضا (---فت ا ، ز) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام. ایرانی ، عربی ، موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی ، مثلاً ...گوشۂ ازل اور شدھ ٹوڑی میں بڑی مماثلت تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۵۶). [گوشہ + ازل (رک)].

---ءِ اَمْن کس اضا (---فت ا ، سک م) امذ.
کُنج عافیت ، امن و سکون کی جگہ. جائے امان اور گوشۂ امن کا ملنا انہیں مزید مضطرب اور متلاشی کیے ہوئے تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۵۹). [گوشہ + امن (رک)].

---پَکَڑْنا محاورہ.
۱. خلوت یا علیحدگی اختیار کرنا ، گوشہ نشین ہونا ، تارک الدنیا ہونا.

مگر جگ تی گوشہ پکڑ عزم سوں
سنواریا اتھا باغ کی بزم کوں

(۱۶۵۶ ، گلشن عشق ، ۵۴).

جن نے پکڑا گوشۂ آزادگی اس کوں موج بوریا شمشیر ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۷). بادشاہ نے گوشہ پکڑا اور حاتم کو قائم مقام کیا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۱). گوشہ پکڑنے اور نئی بستیاں دریافت کرنے کی خواہش ایک ہی آرزو کی دو صورتیں ہیں. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۱). **۲. کونے میں چھپنا.** کبھی تیراندازوں کو لاتا ہے گوشہ پکڑ کر اُن کو لڑواتا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹۵۵).

---ءِ تَنْہائی کس اضا (---فت ت ، سک ن) امذ.
تنہائی کی جگہ ، خلوت گہ.

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقامِ عاشق
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۲). وہ حریص نہ تھے اور اپنے اس بامن گوشۂ تنہائی کو سلطنت کے خاردار تاج سے بدلنا نہ چاہتے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۲۸). وہ نہایت عزلت پسند تھا اور ہمیشہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ... کسی اہم مسئلے پر غور کرتا رہتا تھا. (۱۹۸۹ ، ریگ رواں ، ۱۳۳). [گوشہ + تنہائی (رک)].

---ءِ جِگَر کس اضا (---کس ج ، فت گ) امذ.
لختِ جگر ؛ (کنایۃً) بہت عزیز ، بہت پیارا ، جگر گوشہ ، اولاد (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوشہ + جگر (رک)].

---ءِ جَنُوب و مَشْرِق کس اضا (---فت ج ، و مع ، و مج ، فت م ، سک ش ، کس ر) امذ.
وہ سمت جو عین پورب اور دکھن کے درمیان ہے ، اگنی کون ، دکھن پورب کا کونہ ، جنوب مشرق حصّہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گوشہ + جنوب + و (حرفِ عطف) + مشرق (رک)].

---ءِ جَنُوب و مَغْرِب کس اضا (---فت ج ، و مع ، و مج ، فت م ، سک غ ، کس ر) امذ.
وہ سمت جو عین دکھن اور پچھم کے درمیان ہے ، نیرت کون ، دکھن اور پچھم کا کونہ ، جنوب مغربی سمت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گوشہ + جنوب + و (حرفِ عطف) + مغرب رک].

---ءِ چَشْم کس اضا (---فت چ ، سک ش) امذ.
۱. آنکھ کا کویا ، آنکھ کا سرا یا پہلو.

گوشۂ چشم سے ایما جو کیے جاتے تھے
جام پر جام ہمیں لوگ دیے جاتے تھے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)). لیکن گوشۂ چشم سے مجھے اردگرد کے نظارے بھی دکھائی دے رہے تھے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۲). **۲. (کنایۃً) نظر ، نگاہ ، التفات.**

گوشۂ چشمِ غم یار ہے جب تک کہ ادھر
کونْ کافر ہے جو طالب ہو کسی شادی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴). کیمرے کا گوشۂ چشم ہماری طرف منعطف ہوا. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۸۴). [گوشہ + چشم (رک)].

---ءِ خاکی کس صف ؛ امذ.
زمین کا کونا ، سرزمین.

تیری جنت ، ترے فردوس سے نفرت ہے مجھے
ہاں اِسی گوشۂ خاکی سے محبت ہے مجھے

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷۸). [گوشہ + خاک رک + ی ، لاحقہ نسبت]

---ءِ خَلْوَت کس اضا (---فت نیز کس خ ، سک ل ، فت و) امذ.
تنہائی کی جگہ. یکّہ پر سوار قلعے کی طرف چل پڑے ، جہاں گوشۂ خلوت ملا وہیں آسن جما دیا. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۷۵). [گوشہ + خلوت (رک)].

---دار صف.
کونے رکھنے والا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گوشہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دل میں جگہ دینا محاورہ.
یاد رکھنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---زنجیر کس اضا(---فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.
زنجیر کا حلقہ یا سرا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گوشہ + زنجیر (رک)].

---شمال و مشرق کس اضا(---کس ش ، و مج ، فت م ، سک ش ، کس ر) امذ.
وہ سمت جو اُتر اور پورب کے درمیان ہے ، ایشان کون ، اُتر پورب کا کونا ، اُتر اور پورب کا زاویہ شمال مشرق سمت (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [گوشہ + شمال + و (حرفِ عطف) + مشرق(رک)].

---شمال و مغرب کس اضا(---کس ش ، و مج ، فت م ، سک غ ، کس ر) امذ.
وہ سمت جو اُتر اور پچھم کے درمیان ہے ، وایو کون ، اُتر پچھم کا کونا ، اُتر اور پچھم کا زاویہ شمال مغربی سمت (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [گوشہ + شمال + و (حرفِ عطف) + مغرب (رک)].

---عافیت کس اضا(---کس ف ، فت ی) امذ.
امن کی جگہ ، پُرسکون جگہ. گوشۂ عافیت میں یادِ الٰہی کرتے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱). اس درخت کی پھننگ میرے لیے گوشۂ عافیت ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۵). معتبر ترقی پسند ادیب و شاعر ... گوشۂ عافیت میں بیٹھ گئے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۱۳). [گوشہ + عافیت (رک)].

---عزلت کس اضا(---ضم ع ، سک ز ، فت ل) امذ.
کنجِ تنہائی ، وہ جگہ جہاں تنہائی ہو.

مصحفی گوشۂ عزلت کو سمجھ تختِ شہی
کیا کرے گا تُو عبث ملکِ سلیماں لیکر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۹). ہمارے اس گوشۂ عزلت میں ہمارے دہلی کے مکانوں سے زیادہ بھیڑ رہنے لگی. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۹۹). [گوشہ + عزلت (رک)].

---کرنا محاورہ (قدیم).
خلوت میں رکھنا ، پردہ کرانا.

گوشہ کروں موجیوں کوں گوشہ تھے سر بروں کرے
خاصہ و عام میں منجے اب تو اپس حضور کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۶).

---کشادہ (---ضم ک ، فت د) صف.
وہ لفافہ یا کوئی اور چیز جس کے کنارے کھلے ہوئے ہوں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوشہ + کشادہ (رک)].

---کمان کس اضا(---فت ک) امذ.
کمان کی نوک جس میں تانت لٹکی رہتی ہے ، گھہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گوشہ + کمان (رک)].

---گزیں (---ضم گ ، ی مع) صف.
تنہائی میں رہنے والا ، خلوت نشیں ، سب سے الگ رہنے والا ، تارک الدنیا . خلافت کے لیے ایسا شخص چاہیے جو جانشین و گوشہ گزیں ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۳۶).

یاد ہے کہ مر کے بھی شاد نہ پاؤ گے نجات
اہلِ جہاں سے ڈر کے تم گوشہ گزیں ہوئے تو کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۲). اف : ہونا. [گوشہ + ف : گزیں ، گزیدن ـ چننا].

---گزینی (---ضم گ ، ی مع) امث.
گوشہ گزیں ہونا سب سے الگ رہنا ، تنہائی میں رہنا ، خلوت نشینی.

ہو گوشہ گزینی کا معلوم تبھی پھیرا
جب ہم سیں کماں ابرو تک حلقہ بگوش آوے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۹۰). گوشہ گزینی کے باعث سے ویرانے میں خوار اور ذلیل رہتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۹). [گوشہ گزین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گمنامی کس اضا(---ضم گ ، سک م) امذ.
دنیا والوں سے بے تعلق ، الگ تھلگ جگہ جہاں کوئی جاننے والا نہ ہو ، گمنامی . ہمارا رسالہ ایک مدت تک گوشۂ گمنامی پڑے رہنے کے بعد اب چند احباب کی مدد سے باقاعدہ نکلنا شروع ہوا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱). سب سے اہم کارنامہ گوشۂ گمنامی میں سسکتے ہوئے میر امان علی دہلوی (المعروف میر امن دہلوی) ... کو منظر عام پر لانا ہے. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۲۵۷). [گوشہ + گمنامی (رک)].

---گیر (---ی مع) صف.
رک : گوشہ گزیں.

کماں ہوا ہے قدِ ابرو کے گوشہ گیروں کا
لٹا ہے حال تری زلف کے اسیروں کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷).

گوشہ گیرو پوچھتے ہو حال مجھ رہرو کا کیا
دور سے آیا ہوں رکھتا ہوں ارادہ دور کا

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۹). علامہ رفتہ رفتہ گوشہ گیر ہو گئے. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لئے ، ۲۲). اف : ہونا. [گوشہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---گیری (---ی مع) امث.
رک : گوشہ گزینی.

عشق جب آیا تو ترکِ آبرو کرناں لگا
گوشہ گیری چھوڑ سیر کوبکو کرناں لگا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۲).

نام چاہے تو نہاں ہو نظرِ عالم سے
گوشہ گیری سے ہوا شہرۂ عنقا کیسا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۸). اب خواتین کی وہ گوشہ گیری باقی نہیں ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۲). [گوشہ گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لینا محاورہ.
گوشہ گیر ہونا ، ٹھکانا پکڑنا ، خلوت نشیں ہونا.

کہ گو رکھتے نہیں کچھ پاس توشہ
پر اب لازم ہی ہے لیجے گوشہ

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۳).

---مَحَل (---فت مج م ، فت ح) امذ ؛سرگوش محل.
عمارت کا وہ حصہ جو خواتین کے لیے مخصوص ہو ، زنان خانہ.

عجب میں ہوں مرے آنسو کی آب پاشی سیں
نین کا گوشہ محل خواب گہ کس کا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸۳). [گوشہ + محل (رک)].

---نَشِیں (--- کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
تنہائی میں رہنے والا ، سب سے الگ رہنے والا ، خلوت نشیں؛ تارک الدنیا.

تسخیر کی خواہش ہے تو مت گوشہ نشیں ہو
مانندِ کماں قد کوں تواضع سیتی خم رکھ

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۰۹) درویش بے طمع اور گوشہ نشیں بے ریا کو جہاں سنے جا کر دیکھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷). بچپن ہی سے وہ مرتاض اور گوشہ نشیں تھا. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی، ۵: ۱۰۰) لڑکپن اور جوانی کے زمانے میں چغتائی صاحب اتنے کم آمیز اور گوشہ نشیں نہیں تھے. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۳۲) اف: ہونا.[گوشہ + ف: نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

---نَشِینی (--- کس نیز فت ن ، ی مع) امث.
تنہائی میں رہنا ، سب سے الگ رہنا ، خلوت نشینی ، عزلت ، تنہائی. راج پاٹ چھوڑ کر فقیری اختیار کیا اور باقی عمر گوشہ نشینی میں گذاری. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲۹). قناعت کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۱۳۸). [گوشہ نشین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِکالنا محاورہ.
بات میں بات نکالنا ، نیا پہلو نکالنا (فرہنگ اثر).

گوشی (و مج) صف.
گوش سے منسوب یا متعلق ، جو رازداری سے کان میں کہا جائے ، کان میں کہنے یا سننے کے لائق ، خفیہ ، آہستہ کہی ہوئی بات ، کانا پھوسی ، آہستہ سے کان میں کچھ کہنا (بطور لاحقۂ مستعمل:جیسے : سرگوشی وغیرہ).

کیا نہیں ہوں رقم خط میں اس سبب داؤد
میں نامہ بر سوں کہا ہوں کہ راز ہے گوشی

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۹۳).

کھولتے ترکش اگر اپنی زبان
گوش سے آ سنتے گوشی داستان

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۳).[گوش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوشے (و مج) امذ.
گوشہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---گوشے سے م ف.
کونے کونے سے ، ہر طرف سے ، ہر جگہ سے. دنیا کے گوشے گوشے سے اس کی وسعت و ہمہ گیری اور ہر آن بدلتی ہوئی کیفیت پر اظہار خیال کیا جاتا رہتا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۵).

---گوشے میں م ف.
کونے کونے میں ، ہر طرف ، ہر جگہ. تحریک کے دوران گوشے گوشے میں پیغام پہنچایا گیا تو اسی زبان (اردو) کے ذریعے. (۱۹۹۰، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۲۶).

---میں بِٹھانا محاورہ.
۱. الگ تھلگ یا علیحدہ کرنا ، بے تعلق کرنا ، خلوت نشیں کرنا. ملکی مالک کو بے دخل کر کے گوشے میں بٹھا دیا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۷۸). **۲. پردے میں بٹھانا ، خانہ نشین کرنا.**

گوشے میں بٹھایا یاسمن کو
پنہاں کیا شمعِ انجمن کو

(۱۸۸۷ ، ترانہ شوق ، ۱۰۴).

---میں بَیٹھنا محاورہ.
۱. معتکف ہونا ، خلوت نشیں ہونا.

تجھ بھوں کو جب ہوں دیکھا تجھ پاس اے سری جن
گوشے میں بیٹھ چلہ مثلِ کماں ہوا خم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۵). **۲. پردے میں بیٹھنا ، خانہ نشیں ہونا** عورتوں کے لیے گوشے میں بیٹھنا اور گھر بار کا سنبھالنا زیبا ہے. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۶).

---ہونا محاورہ.
کونے میں ہو جانا ، کنارہ کش ہونا ، الگ ہٹ جانا ، روپوش ہونا

شیخ اس کی چشم کے گوشے سے گوشے ہو کہیں
کس طرف جاتا ہے بہکا راہ میخانے کی ہے

(۱۷۵۴ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۳۰).

جب بردرِ دل حضرتِ عشق آن پکارے
گوشے ہوئی عقل اور ہوئے اوسان کنارے

(۱۸۳۳ ، نیاز بریلوی ، د ، ۲۲۳).

گوشیارا (و مج ، سک ش) امذ (قدیم).
کان کا بالا ، آویزہ. کرن میں گوشیارے نورتن کے. (۱۶۳۵ ، جنت سنگار ، ۵۱).

تج کان کا جھمکتا موتی وو گوشیارا
دستا ہے منج ثریا کا عین جیوں ستارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۴). [گوشوارہ (رک) کا ایک قدیم املا].

گوفَن (و مج ، فت ف) امذ (شاذ).
رسی کا بنا ہوا ایک آلہ جس میں پتھر یا مٹی کی گولی رکھ کر اور ہاتھ سے گردش دے کر پھینکتے ہیں ، گوپھن. کاشتکاروں کے لڑکے گوفن سے جانوروں کو اڑایا کرتے ہیں. (۱۸۹۰ ، حسن ، حیدرآباد ، ۲ ، ۱۲ : ۳). [گوپھن (رک) کا بگاڑ].

گوک (و لین) امث.
رک : **گوکھ**. گوک یعنی برآمدہ بالائے صدر دروازہ. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۶۴). [گوکھ (رک) کا ایک املا].

گوکُرو (و مج ، سک نیز ضم ک ، و مع) امذ.
۱. رک : **گوکھرو**. دھنک کو موڑ کر چنے کے برابر پھل دار مخروطی شکل کی بنائی ہوئی گوٹے کی ایک قسم جس کی بناوٹ گوکرو نامی ایک جنگلی بوٹی کے تخم سے ملتی ہے. (۱۹۴۰ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۲ : ۲۰۵). ۲. (کشتی) **تہ موئے آہنی کانٹے جو حریف کی روک کے لیے میدان میں بچھا دیے جائیں** (ا پ و ، ۸ : ۶۲). [گوکھرو (رک) کا ایک املا].

گوکَل (و لین نیز مج ، فت نیز ضم ک) امذ.
۱. **(ہندو) متھرا کا نواحی علاقہ جہاں کہا جاتا ہے کہ کرشن جی پیدا ہوئے اور گائیں چرایا کرتے تھے ، کرشن جی کا مولد شہر ، گو شالہ.**

دیے صد ارم باغ گلزار کا
گوکل ہے مگر کشن اوتار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳).

گھر میں اشنان کریں سرو قدانِ گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طولِ امل

(۱۹۰۵ ، محسن ، ک ، ۹۵). نمبردار نے عالمانہ انداز سے فرمایا کرشن مہاراج نے سارے گوکل کو بچا لیا تھا ، چھوٹا بھائی تو پھر بھائی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۲۸). قصیدہ نعتیہ ہے لیکن اس کی تشبیب خالص ہندوانہ ہے اور اس میں کاشی ، متھرا ، گنگا جل ، گوکل ، کنھیا اور گوپیوں کا ذکر کیا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۶). ۲. **گایوں کا غول** ، **مجموعہ** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گو - گائے + کُل (رک)].

گوکھ (و لین) امث.
کسی عمارت کے سامنے کا وہ کھلا ہوا حصہ جو ستونوں پر کھڑا ہو ، برساتی ، غلام گردش ، چھجا ، گھر ، گرجا.

بیٹھے تھے لیے غیر کو کل گوکھ میں اپنی
شر ہے کہ نہیں تم جو ہمیں دیکھ کے کھانسے

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۸۰). دونوں طرف طوائفوں کے کوٹھے تھے ، محرابی برآمدوں ، چھجوں اور گوکھوں میں مہ لقائیں عارت گر ایمان و ہوش بنی بیٹھی تھیں. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۵۷). [س : **गो+मख**].

گوکھا (و لین) (الف) امذ.
گائے کا چمڑا ، **گائے کی کھال**. اقسامِ چرم میں سے گوکھا ، بھینس ، بھیڑ ، بکری کی کھالیں زیادہ تر ہندوستان میں استعمال ہوتی ہیں. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۱۰). (ب) صف. **(مجازاً) گاؤدی** ، **نادان** ، **بے وقوف**. اُلٹے ٹانگے جاؤ گے عدالت کے دروازے پر ، گوکھا کہیں کا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶۹). ارے لالا جی تم بالکل گوکھے ہی رہے ، ہمارے بابو صاحب امریکہ سے آتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳). [گو - گائے + کھا (کھال (رک) کی تخفیف)].

گوکھُرُو (و مج ، سک نیز ضم کھ ، و مع) امذ ؛ ← گوکرو.
۱. **ایک بوٹی اور اس کا خاردار پھل جو چنے کے برابر اور سہ گوشہ ہوتا ہے اور تینوں گوشوں پر خار ہوتے ہیں اس کے پتے چنے کے پتوں سے مشابہ لیکن ان سے چھوٹے اور پھول چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے ہوتے ہیں ، خسک ، خار خسک** (لاط : **Ruellia Longifolia**) خسک : خار گوکھرو. (۱۸۳۳ ، بحرالفضائل، بلخی (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۴)).

چُبھا بصورتِ پیکاں جو گوکھرو کوئی
تو اور پانوں کو پر لگ گئے بسانِ خدنگ

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) (مجمع البحرین ، ۲ : ۷۱)). اِدھر اُدھر سے گھاس پات اُکھیڑ کر اپنی کیاری میں لگائے اور ان کو اپنی پسند کے پھل پھول اور ترکاریوں کے نام دینے شروع کر دیے مثلاً گوکھرو کو رس بھری کہنے لگے. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۷۳). بڑبڑا کر بالٹی اس کے ہاتھ سے لی ، پھر دھوبی اس کے ساتھ مل کر جھاڑ جھنکار صاف کئے ، سوٹ پر گوکھرو چپک گئے تھے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۳۶). ۲. **گوکھرو سے مشابہ لوہے کے کانٹے جو دشمن کی راہ میں ڈال دیئے جاتے ہیں تا کہ دشمن آگے نہ بڑھ سکے**. لوہے کے گوکھرو اپنی آنکھ کے ڈھیلوں سے کچلتے ہیں. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین، ۴ : ۶۸۵). انہوں نے توپ کا رخ دروازوں کی جانب کر دیا تھا اور دروازوں کے گردا گرد لوہے کے گوکھرو ڈال دیئے تھے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۰ : ۶۶). ۳. **کان کا ایک زیور جو گوکھرو سے مشابہ ہوتا ہے** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. **کلائی میں پہننے کا زیور ، چوہے دتیاں ، کنگن جن پر سونے کے گوکھرو لگے ہوں.**

وہ چوڑیوں کا پھیرنا کہا تھا دیکھ کر جنہیں
چُبھے گا ان کا گوکھرو نہ پہنوں گی کبھی اِنہیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۶). ۵. **پیروں میں پہننے کا زیور ، بچھوا.**

کروں گوکھرو کی میں تعریف کیا
کفِ پائے نظارہ میں گڑ گیا

(۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۹۴). ۶. **دھنک یا مقیش وغیرہ کا تکھونٹا موڑا ہوا گوٹا ، یہ کئی قسم کا ہوتا ہے ، عورتیں لباس میں اسے زیبائش کے لیے ٹانکتی ہیں.**

دکھاوے کوئی گوکھرو موڑ موڑ
کہیں سوت بوٹے کہیں تار توڑ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۱). لباسِ پُر زر یعنی جوڑے رنگین بنت گوکھرو لچکہ ٹکا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۹). پھول دار اطلس کا پاجامہ ہو ، اتنا یہ ضرور خیال ہو گوکھرو کا پشت ماہی جال ہو. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۸۹). ریخت گوکھرو کی کرتی انگیا ، کاشانی مخمل کی کُرتیاں کندھوں پر کچھ سکھپال اٹھائے. (۱۹۹۲ ، قومی زبانِ ، کراچی ، جون ، ۴۳). ۷. **ایک قسم کا مرض جو چوپایوں کے کُھروں اور انسان کے کفِ پا میں ہوتا ہے ،**

اس مرض میں انگوٹھے ، انگلی یا پانو کے کسی حصے میں کھال سخت ہو کر مردہ ہو جاتی ہے اور گٹا پڑ جاتا ہے.

اے جنوں کچھ نہ ملا آبلہ پائی کا مزا
گوکھرو پاؤں میں کیوں خارِ مغیلاں نہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۶).

خار دینے کو جنوں نے جو نکالا ہوتا
گوکھرو پاؤں میں پڑتے جو نہ چھالا ہوتا

(۱۸۷۲ ، سخنِ بے مثال ، ۷). اسے گوکھروؤں (Corns) اور مسّوں (Warts) کے تلف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۹). ۸. **مسّے کی طرح جسم پر اُبھر آنے والا گوشت ، بدگوشت.** آپ سپرٹ میں بھگونے ہوئے صاف بلیڈ یا نشتر سے گوکھرو نکال سکتے ہیں ، لیکن ان کو جڑ سے نکالنا شرط ہے ورنہ یہ پھر پھوٹ پڑیں گے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۱۳). ۹. **ایک پُھلی دار کیل جو جوتوں میں ٹھوکتے ہیں ، پھلی.** گوکھرو اس خیال سے ٹھکوا دیے تھے کہ ایڑیاں اور سول گھس نہ جائیں. (۱۹۸۸ ، یادِ عہدِ رفتہ ، ۷۶). [س : **गो+खुर+क**].

--- سانپ (--- غنہ) امذ.
سانپ کی ایک قسم ، اس سانپ کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں. ایک دو بات کہتے ہیں گوکھرو سانپ کی طرح پھن جوڑ کر پھنکارنے لگتے ہیں. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۷۶). [گوکھرو + سانپ (رک)].

گوگا (۱) (و مج) امذ ؛ ← گاگا.
خاکروبوں کے ایک پیر کا نام جو محمود غزنوی کے عہد سے پہلے علاقہ بیکانیر میں پیدا ہوا تھا ، خاکروب اسے بڑا مقدس مانتے ہیں ؛ تراکیب میں مستعمل.

جو گھورا ان کا پیارا کوئی آنے جانے پر
گوگا کی قسمیں کھانے لگیں وہ کمانے پر

(۱۸۶۷ ، مسدّس بے نظیر ، جان صاحب ، ۱۷). [عَلَم].

--- بڑا کہ بھگوان کہاوت.
ادنیٰ اعلیٰ کی برابری نہیں کرسکتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- پیر (--- ی مع) امذ ؛ ← گاگا پیر.
عزت سے گوگا کو کہتے ہیں ، ظاہر پیر. ایسا معلوم ہوتا جیسے اس کے سر گوگا پیر آ گیا ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۹). [گوگا + پیر (رک)].

--- پیر کا میلہ امذ.
رک : **گوگا پیر کی چھڑیاں.**

چلیں گے دیکھنے جس روز گوگا پیر کا میلا
بنے گا مہتروں کا ٹوکرا تختِ رواں اپنا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳).

--- پیر کی چھڑیاں امث ؛ ج.
ظاہر پیر کے سمادھ لینے کا دن یا تاریخ جس میں اس کی زیارت کے واسطے تمام مُلک کے خاکروب اپنے اپنے شہروں میں جمع ہو کر چھڑیاں نکالتے اور گوگا کے مزار تک مرادیں لے کر جاتے ہیں جہاں میلہ لگتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گوگا (۲) (و مج) امذ.
جوار کی ایک قسم ، جس کے تنے کی ڈنڈی کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اس کا بُھٹا سب سے وزنی ہوتا ہے اور پودا بہت سی شاخیں پیدا کرتا ہے ، اس وجہ سے اس کے دانے کی پیداوار دوسری اقسام کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے. ضلع ڈیرہ غازی خان کی مشہور اقسام جوار ، بودھ ، باگر ، اتور ، گوگا ، چتیالہ سکھ اور ٹنڈی ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۱۱). [مقامی].

گُوگِرد (و مع ، کس گ ، سک ر) امث.
گندھک.

چشمۂ چشم میں یوں رکھتے ہیں ہم آتش و آب
کانِ گوگرد میں ہے جیسے بہم آتش و آب

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۲۷). حکما نے اس کے نزدیک کانِ گوگرد کو قیاس کیا ہے. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جُو ، ۳۵). بُت خانے کے نزدیک دامنِ کوہ میں ظاہراً گوگرد کی کان معلوم ہوتی ہے اور اثر آتش و تابش سے ہمیشہ آتشی شعلے نکلتے رہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۶۵). [ف].

--- اَحْمَر کس صف (--- فت مج ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سُرخ گندھک جو کمیاب ہے (**کنایۃً**) **نایاب شے.** حصیر گدائی چھوٹا اور تخت بادشاہی ہاتھ لگا ، لیکن فی الحقیقت گوگردِ احمر کو گنوایا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۳۸).

ہو جب تک کیمیا نایاب تر گوگردِ احمر سے
رُخِ اہلِ ہوس ہو زرد تر زرِ نیخِ اخضر سے

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۷۳).

دُرِ یتیم و لعلِ سپید و گوگردِ احمر خیر و نجابت

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۸). [گوگرد + احمر (رک)].

--- سُرْخ کس صف (--- ضم س ، سک ر) امث.
رک : **گوگردِ احمر.** واصل و طالب کا جمع ہونا گوگرد سرخ اور ابلقِ عقیق کے ملنے سے بھی زیادہ دشوار ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۶). [گوگرد + سرخ (رک)].

گُوگَل (و مع ، فت گ) امذ.
ایک بڑا درخت اور اس کا گوند جو سرخ زردی مائل اور مزے میں تلخ ہوتا ہے ، عموماً ہندو اسے لوبان کی طرح دھونی کے لیے استعمال کرتے ہیں ، فارسی میں اس گوند کو بوئے جہوداں کہتے ہیں اس لیے کہ یہودی لوگ اس کو زیادہ سلگاتے ہیں ، گوگل کئی قسم کا ہوتا ہے جو مائل بہ سرخی ہے اسے مقلِ ازرق کہتے ہیں اور جو مائل بہ زردی ہے اسے مقل الیہود کہتے ہیں ؛ دواءً مستعمل ، (لاط : **Amyrisa gallochum**). گندھک کا ارگجا لگاتی ہے اور گوگل کا عطر ملتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۰۱).

برابر اس کے منگوائے تو گوگل
کُچل کر پاؤ بھر گُڑ میں انہیں مَل

(۱۷۹۵ فرسنامۂ رنگین ۱۳). ہماری پوجا کا تھیلا لاؤ اگیاری کرو

گوکل سلکاؤ. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۲۳). چنانچہ مصطگی اور رب السوس کہ اصلاح کے واسطے ایسے مرکب میں ڈالتے ہیں یا مقعد کو نقصان نہ پہنچنے کی وجہ سے گوکل وغیرہ کو شریک کر دیتے ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۳۱). [س: गोकल].

گوکلز (و مج ، فت گ ، سک ل) امذ ؛ ج.
رک : **کاگلز**. «ہاں واقعی یہ اتنی خوبصورت جگہ ہے نا» گنّی نے چاروں طرف دیکھ کر گوکلز اتارتے ہوئے کہا. (۱۹۳۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۳۸). اعلیٰ افسر کی بیگم اور سالی گوکلز لگائے آرام کرسیوں پر دھوپ کے رُخ بیٹھی تھیں. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۷۳۵). [کاگلز (رک) کا ایک اِملا].

گُول (و مع) امث.
(کاشت کاری) **نالی جس کے ذریعے سے نہر وغیرہ کے پانی کو کھیتوں تک لے جاتے ہیں**. نہری پانی اگر باغ میں پیشتر سے آتا ہو تو گول کی ریت صاف کرا دی جاوے. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۵). [پ : कलला].

گول (۱) (و مج). (الف) صف.
۱. **کوئی چیز جو مدوّر ہو ، مدوّر کُروی نیز دائرہ دار ، چکّردار**. انار کے بیج اس کی نازکی و پتلانی کو کہاں پہنچتے ہیں ، وے تو گول ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۸).

بند شلوار سے چسپیدہ سو اس روپ کے ساتھ
موم پر مہر کوئی گول سی جوں آوے اوچٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸).

ایک تو آفت تیری گوری کلائی گول ہے
اور پھر اس میں غضب چوڑی طلائی گول ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۵۲). کائنات عالم گول بوند بن کر شبنم کے قطرے تک میں پیدا ہے. (۱۸۹۴ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۸۹). خلیات سائز کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اس کے علاوہ شکل کے اعتبار سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں ، مثلاً Oval ، گول. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱۹۰). ۲. **مبہم ، مشکوک ، پیچیدہ**.

اقرارِ وصل میں بخدا دیکھیو دلا
باتیں کرے ہے کیا ہی وہ خانہ خراب گول

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۴۴).

بیان صاف پر ان کے پھسل پڑیں گوہر
فلک کا دل بھی ہو لٹو کریں جو باتیں گول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۰). ماہر معالجوں ہی کو تشخیص نہ کر ملا کہ تخم عمل روئیدگی سے عاری ہے یا زمین شور ہے اور بات گول ہی گول رہی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۸۳). ۳. **خاموش ، بےحس و حرکت**. بےساختہ فرمایا «جی ہاں ، مگر میرے ساتھ گول ہی بیٹھے رہیے». (۱۹۴۰ ، مضامین رموزی ، ۸۴). ۴. **معدوم ، غائب**. لفظ گول اُردو میں غائب کے معنی بھی دیتا ہے جیسے شام کا کھانا گول کر دو. (۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۱۰۷). ۵. (اَ) **بےکار ، فضول ؛ (مجازاً) موٹی عقل**.

ناحق خم فلک سے امیدِ شرابِ عیش
سمجھاؤں کیا سمجھ بھی تو رندوں کی گول ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷۸). (اا) **نادان ، بےوقوف ، مجہول الحال**. مہراج بلی اوّل تو گول آدمی اس پر خبط یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۱۳۵). نہ عشق بازی کا ڈھب نہ محبت سازی کا سلیقہ بالکل کورے ، سپاٹ ، گول دونپو. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۵۰). (ااا) **موٹا ، بھدا ، بےڈھنگا ، بےڈول**.

تمہارا گول عاشق ہے نہیں فٹ بال سے کچھ کم
ذرا چلنے میں جڑ کر اس کو ٹھوکر دیکھتے جاؤ

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۶۹). (ب) امث. ۱. **مٹی کا بڑا مٹکا ، گھڑا ، مٹکا**.

جام و مینا و سبو سے تو بُجھی اپنی نہ پیاس
ہم نے ساقی منھ سے اب بھر کر لگائی گول ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۵۲). یکایک حضور والا نے ایک گول دریا میں دیکھی جو ڈوبتی اچھلتی پانی میں چلی جاتی تھی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۶).

یہ صراحی ہے یہ جھجّھر ہے یہ مٹکا یہ گول
یہ ہے صحنک یہ سبو بھر شراب و روغن

(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۱۸۳). ۲. **پتنگ کی ایک قسم**. طرح طرح کے پتنگ بنے ، گول ، دوپنا ، ماہی جال ، مانگدار ، بھیڑیا ، طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ ، چپ ، تکّل ، کنکیّا ، سفید ، للپتّا ، کلپتّا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۱). [س : गोल].

ـــ اَشْرَفی (ـــ فت ا ، سک ش ، فت ر) امذ.
عہدِ اکبری کا ایک گول سکّہ جس کا وزن ۱۱ ماشے کا ہوتا تھا اور اس کی قیمت نو روپے ہوتی تھی. گول اشرفی: یہ سکہ وزن اور قیمت میں عدل گتکہ کے برابر ہے لیکن اس کا نقش مختلف ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹). [گول + اشرفی (رک)].

ـــ باگ امث.
(زین سازی) **چھوٹی لگام جو منھ زور گھوڑے کے دہانے میں باندھ کر کمر کے ساز یعنی ہنگلے کی کڑی میں ڈال دی جاتی ہے ، اس کی وجہ سے گھوڑا ٹھوکر کھانے اور زمین کی طرف منھ مارنے سے بچا رہتا ہے** (اپ و ، ۵ : ۳۸). [گول + باگ (رک)].

ـــ بَدَن (ـــ فت ب ، د) امذ.
پُرگوشت ، بھرا ہوا جسم.

ہم تو کسی کے گول بدن پر ہیں شیفتہ
اپنا دکھا رہی ہے کسے جسمِ زار شمع

(۱۸۷۵ ، دیوانِ یاس ، ۱ : ۹۱). بی رام کنور آئیں ، جتنی تعریف کی گئی تھی کچھ اس سے بھی سوا نکلیں ، بُوٹا سا قد ، گول بدن ، پتلی کمر ... غرض ہر عضو دل میں کھبا جاتا تھا. (۱۹۲۹ ، باسی پھول ، ۱۳۵). [گول + بدن (رک)].

ـــ بَسْتَہ (ـــ فت ب ، سک س ، فت ت) امذ.
(معماری) **محراب کے دہن میں لگانے کو چوبی ، سنگین یا دھات کا جالی دار بنایا ہوا پٹ جس کی شکل محراب کی شکل جیسی ہوتی ہے اور محراب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ، ادھے کا بستہ** (اپ و ، ۱ : ۳۵). [گول + بستہ (رک)].

---پھل (---فت پھ) امذ.
گول پھل موٹے سوراخ ڈالنے اور کھر بنانے کے کام آتا ہے. (انجینیری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۴۵). [گول + پھل (رک)].

---ٹوپی (---و مج) امذ.
پٹاری نما ٹوپی جس کی باڑ کھڑی اور چندوا گول ہوتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۵۵). [گول + ٹوپی (رک)].

---ٹھپّہ (---فت ٹ ، شد پ بفت) امذ.
(آہن گری) **آہن گر کا ایک اوزار جو گول شکلوں کو درست کرنے اور گول باریوں کو سیدھا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے.** گول ٹھپہ گول شکلوں کو درست کرنے اور گول باریوں کو سیدھا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے.(۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۳۶). [گول + ٹھپہ (رک)].

---خانہ میں چوکُھنٹی چیز کہاوت.
بے جوڑ چیز اور بے موقع بات کے لیے بولتے ہیں. دیباچہ کو نسبتاً اتنا ہی ہونا چاہیے جیسے کھانے میں نمک ، سیکڑوں صفحے الٹنے کے بعد بھی اصل کتاب کا پتہ نہیں چلتا ... پردہ کی بحث ڈائری آف اے ٹرک کے ساتھ کہاں تک خارج از موضوع یعنی گول خانہ میں چوکھنٹی چیز ہے. (۱۹۰۵ ، افادات مہدی ، ۸۰).

---درِیچی (---فت د ، ی مع) اسث.
جانوروں میں بیرونی کان کی چھوٹی گول درز. دوسری درز یعنی گول دریچی اس دباؤ کی شدت کو کم کرتی ہے جو اندرونی کان میں رکیب کے اندر باہر حرکت کرنے سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۷۱). [گول + دریچہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---دُودا (---و مع) امذ.
کیچوا یا خاص طور پر کیچوے نما کوئی جان دار جو لقاریہ جان داروں کی انتڑیوں سے چپٹا رہتا ہے ، پیٹ کا کیڑا ، جسم کے اندر رہنے والا باریک کیڑا. سؤر اور گھوڑے کی چھوٹی آنت میں بحیثیت طفیلی کے پائے جاتے ہیں اور گول دودے کہلاتے ہیں.(۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۴۳). [گول + رک : دودھ (۳) کا ایک املا].

---ڈاٹ اسث.
(معماری) **نصف دائرے کی شکل کی ڈاٹ جس کو اصطلاحاً گول ڈاٹ کہتے ہیں ، ادھے کی ڈاٹ** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۱). [گول + ڈاٹ (رک)].

---رُوپ (---و مع) امذ.
گول ، گول شکل کا ، مدور (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گول + روپ (رک)].

---رَوزَن (---و لین ، فت ز) امذ.
گول سُوراخ یا چھید. مادہ کے دوسرے چلنے کے پر کے ورکی یا پر ایک گول روزن ہے جس میں سے انڈے دیئے جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۵۷). [گول + روزن (رک)].

---رَہنا محاورہ.
خاموش رہنا ، چُپ رہنا. جنگ فرنگ کی بلا بھی یہ کہہ کر ٹل گئی کہ ہر گیارہ نومبر کو دو منٹ تک گول رہا کرنا ورنہ پھر لوٹ آؤں گی (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۹).

---سا صف.
مخروطی ، مستدیر ، گول ، مدور (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اردو لغت جامع اللغات).

---شاخ اسث.
بھری ہوئی ٹہنی جو کسی جانب دبی ہوئی نہ ، سڈول گدا (ماخوذ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گول + شاخ (رک)].

---کَٹا (---فت ک) صف.
دندانے دار ، جس کے دندانے گول ہوں (ماخوذ : علمی اردو لغت جامع اللغات).

---کَدُو (---فت ک ، و مع) امذ.
میٹھا کھیا ، ایک ترکاری. گول کدو یا میٹھا کدو ... ایک قسم کا کدو ہے بعض کا رنگ اوپر سے زرد اور بعض کا سرخی مائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۲۰). [گول + کدو (رک)].

---کَرْ جانا / کَرْنا محاورہ.
(کسی بات یا چیز کو) **موقوف یا ملتوی کرنا ، ٹال دینا ، کسی بات کو ٹالنے کے لیے خاموشی اختیار کرلینا.** اتنی اچھی بیوی سے شطرنج کے پیچھے لڑنا حماقت ہے کون لڑے ، گول کرو. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۱۱۹). اس منزل کو ہمارے یہ حق گو اور جمہوریت پسند ادیب بالکل گول کر گئے ہیں. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۱۱).

---کَمْرَہ (---فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
ملاقات کا کمرہ ، ڈرائنگ روم. شہزادی صاحبہ نے بھی گھر کا لباس پہنا اور ہم دونوں اندر کے گول کمرے میں باتیں کرنے آئے. (۱۹۳۳ ، ساقی ، دہلی ، ۷ ، ۴ : ۳۱). ان کے بیرے نے گول کمرے میں بٹھایا لیمونیڈ کا گلاس لا کر دیا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۸۴). [گول + کمرہ (رک)].

---کھیت (---ی مج) امذ.
مدور سطح ، کُروی سطح (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گول + کھیت (رک)].

---گَپّا (---فت ک ، شد پ).(الف) امذ.
چھوٹی پھولی ہوئی خستہ پوری جو سونٹھ زیرے کے پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہے ، پانی پوری ، سونٹھ کے بتاشے. بازار میں پہونچے تو دکانیں جمی ہوئیں ، کرارے تیل کے للو گول گپے مصالح کے.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸۵). وہ گول گپے بیچتا تھا سر پر بڑا سا تھال رکھے جس پر کچے گھڑے میں کھٹا پانی اور ٹین کے ڈبے میں گول گپے ہوتے. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، مئی جون ، ۴۰۰). (ب) صف. **پُھولا ہوا ، پُر گوشت ، موٹا تازہ ، فربہ ، تندرست ، توانا.**

جب وہ ادھیڑ تھی تو کیسی گول گپا تھی۔ (۱۹۴۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۳۵۸)۔ رسٹی ٹرالر کے گول گپے چہرے کو تکے جانا وہ کس طرح برداشت کرتا۔ (۱۹۸۲ ، تلاش (ترجمہ) ، ۷۹)۔ [گول + گپا (رک)]۔

---گپے والا (---فت گ ، شد پ) امذ۔
گول گپے اور چاٹ بیچنے والا، پانی پوری اور سونٹ کے بتاشے والا۔ جاتے ہی گول گپے والے سے پیسے کے کچالو دھیلے کے دہی بڑے دھیلے کی سونٹھ کی ٹکیاں لیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۸)۔ دکانوں کے باہر برآمدوں میں جوس والوں ... گول گپے والوں کے اسٹال کھل گئے۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۴)۔

---گول (---و مج) صف ؛ م ف۔
۱۔ مدور ، **گول** (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ ۲۔ **(مجازاً) مبہم ، مشتبہ ، مشکوک۔** ایسی گول گول عبارت لکھنے سے سوائے اس کے کم فہم جاہلوں کو مغالطے میں ڈالنے کے دوسرا فائدہ نہیں۔ (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۸۵)۔ صحن میں دونوں لڑ رہی تھیں ، شروع شروع میں تو مکالمے گول گول ہے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۹)۔ [گول + گول (رک)]۔

---گول بات (---و مج) امث۔
ایسی بات جس کے کئی پہلو ہوں ، مبہم بات ، پہلودار بات۔ گول گول بات ... مبہم جو واضح نہ ہو۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۷)۔ تم اب گول گول باتیں کرتے ہو صاف صاف نہیں بیان کرتے کہ اصل بات کیا ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۲۷)۔ [گول + گول (رک) + بات (رک)]۔

---گول رَکھنا محاورہ۔
کسی بات کا مبہم رکھنا ، خفیہ رکھنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---گول کَہْنا محاورہ۔
گُھما پھرا کر بات کرنا ، صاف صاف نہ کہنا۔

گول گول آپ سے کہتا ہوں میں یعنی ہے یہ بات
مانگتا ہے جو کوئی اہلِ کرم دیتے ہیں

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۶۱)۔

---گھر (---فت گھ) امذ۔
گول خانہ، (مجازاً) قید خانہ۔

گول گول ایسے ہیں مونڈھے کہ کریں دل میں اثر
گول گھر میں ہو فلک قید پڑے آنکھ اگر

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات))۔ [گول + گھر (رک)]۔

---مال۔ (الف) امذ۔
۱۔ **اُلٹ پُلٹ ، خلط ملط۔** ان حضرات مشائخ نے ایسا گول مال لگایا ہے کہ اسلام کے سارے فخر کو ملیا میٹ کر دیا۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۸)۔ یہ تو بڑا گول مال ہوا جاتا ہے سب چیزیں تم نے بے ترتیب رکھدی ہیں۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۲۶)۔ ۲۔ **سازش ، سانٹ گانٹھ ، چکر۔** یہ سب کیا گول مال ہے جو تم کرنے والے ہو۔ (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۲۴۲)۔ ۳۔ **غبن ، خیانت۔** گیان شنکر نے کاغذات دیکھے تو انہیں بڑا گول مال دکھائی دیا۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۰۱)۔ ہم نے کہا ظلم چل رہا ہے ، اسلحہ چل رہا ہے ڈکیتی اور اغوا چل رہا ہے ، جھوٹ اور فراڈ چل رہا ہے گول مال چل رہا ہے۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۸)۔ (ب) صف۔ ۱۔ **پیچیدہ ، مبہم۔** تعلیم کے مسئلے کو اور بھی گول مال کرنا چاہتے ہو۔ (۱۹۰۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۱۲)۔ ۲۔ **گول مٹول ، موٹا تازہ ، بھدا ، بدہیئت ، بے ڈھنگا ؛ سُست اور کاہل۔**

کولے ہلا ہلا کے وہ چلنا مٹک کے چال
تھے بیوقوف یہ کہ سراپا تھے گولِ مال

(۱۹۰۵ ، کلیات ظریف ، ۳ : ۲۱۸)۔ ۳۔ **(سناری) جھانجن کی قسم کا ایک زیور** (ا پ و ، ۴ : ۱۴)۔ اف : چلانا ، چلنا ، لگانا۔ [گول + مال (تابع)]۔

---مال کَر دینا / کَرْنا محاورہ۔
۱۔ **غائب کر دینا ، بیچ دینا۔**

لڑکے : کباب و قہوہ کے شوق میں گول مال کر دیں
مرشدِ روم : بتاؤ تم کس دکان پہ بیچ آئے ہو کتابیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۴۲)۔ ۲۔ **گھپلا کرنا ، پیچیدگی پیدا کرنا ، رکاوٹ ڈالنا۔** تب اردو ادب کے معاملات میں گول مال کرتے (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۴۰)۔

---مَٹول (---فت م ، و مج) صف۔
۱۔ **چھوٹے قد کا ، مدور ، پُر گوشت جسم والا ، موٹا۔** گول مٹول کندھے ، پھدکتا سا قد ، دھاڑتا ہوا سینہ ، بازوؤں کی مچھلیاں وہ تنی جکڑی کہ ہونٹوں سے رال پھسلی پڑے۔ (۱۹۴۷ ، قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے ، ۴۷)۔ میں پہلے بھی کئی بار بابا کو بڑ کے درخت کے نیچے آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور گول مٹول باوا قسم کے لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔ (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۸۰)۔ ۲۔ **اُلجھا ہوا ، پیچیدہ۔** ان میں سب شاعروں کے رویے ایک دوسرے سے مماثل اور گول مٹول قسم کے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، مذاکرات ، ۱۰۱)۔ [گول + مٹول (تابع)]۔

---مِرْچ (---کس م ، سک ر) امث۔
سیاہ مرچ ، سفید مرچ ، دکنی مرچ۔ یہاں سے گول مرچ اور الائچی بہت باہر جاتی ہے۔ (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۱ : ۲۹)۔ ملتانی گول مرچ ۴ تولہ ... ادرک اور لہسن سے دھنیہ قدرے زیادہ ہونا چاہیے۔ (۱۹۴۷ ، شاہی دستر خوان ، ۳۴)۔ [گول + مرچ]۔

---مُنْھ (---ضم م ، غنہ) امذ۔
آفتابی چہرہ ، ماہتابی چہرہ جو خوبصورتی میں شمار کیا جاتا ہے لمبے یا کتابی چہرے کے مقابل (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ فیروزاللغات)۔ [گول + منھ (رک)]۔

---مول (---و مج) صف۔
۱۔ **گولائی لیے ہوئے ، مدور ، گول مٹول۔**

مونھ دیکھو ماہ کا کہ وو نقشا تیرا سا لائے
صورت خدا نے اوس کو بھی ایک گول مول دی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۲۳). خود اس کے چرخ پر چڑھ کر گول مول ہو جاتے ہیں . (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۷۱). اُس گول مول لوتھڑے پر جس کی نہ کچھ شکل تھی نہ صورت ، مادہ لکھا ہوا تھا. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ ناصری ، ۳۴۵). میں جو گول مول کرکے کاغذات کا بنڈل لے گیا تھا اس کو انھوں نے دیکھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۹). ۲. (أ) **موٹا تازہ ، گول مٹول ، فربہ.** ایک جوان سی گول مول لڑکی بند پرنل سے پانی کا گھڑا بھر کے ایک دو منزلہ مکان کے نچلے دروازے سے اندر جا رہی تھی . (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۸۵). (أأ) (کنایۃً) **بے وقوف** (علمی اُردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۳. (محاورۃً) **مبہم ، جس میں گھماؤ پھراؤ ہو ، غیر واضح .** بات پھر بھی گول مول ہی رہی. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۴۷). ایسی گول مول بات کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رہا سہا اطمینان بھی جاتا رہے گا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳). لالی نے گول مول جواب دیا سوچا اسی رستے سے چلا جاؤں . (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۲۷). ۴. **خاموش ، دم بخود.**

تاشے نہ شادیانے کے بجتے کہیں نہ ڈھول
مخبوط بدحواس پریشان گول مول

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳۹۷). [گول + مول (تابع)].

---مول رَہنا/ہو رَہنا محاورہ.
خاموش ہو رہنا ، جواب نہ دینا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ فیروز اللغات).

---میز (---ی مج) امث.
مدور میز ، مستدیر میز ، **وہ میز جس کے اوپر کا تختہ گول ہو خصوصاً وہ داستانی میز جو گول شکل کی بنائی گئی تھی تا کہ فرقِ مراتب باقی نہ رہے.**

ٹوڈیوں کی ہر اک دلیل جب کہ ہے خس سے بھی ذلیل
بیٹھ کے گول میز پر دینے لگے وہ رائے کیوں

(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۴۱۱). [گول + میز (رک)].

---میز کانفرنس (---ی مج ، سک ز ، ن ، فت ف ، ر ، ک ن) امث.
سیاسیات) ایسی کانفرنس جس میں مندوبین گول میز کے گرد بیٹھ کر مسائل کو زیر غور لائیں تا کہ مراتب کا امتیاز باقی نہ رہے ، مثال کے طور پر ۱۹۳۰ء میں جب متحدہ ہندوستان میں سول نافرمانی تحریک شروع ہوئی تو حکومتِ برطانیہ نے اہلِ ہند کے مطالبات پر غور کرنے کے لیے پہلی بار لندن میں ایک کانفرنس بلائی. خود دیسی حکمران بھی پہلی گول میز کانفرنس منعقدہ لندن (۱۹۳۰ء - ۳۱) میں شریک ہوئے تھے . (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۳۵۹) . وفدِ خلافت کو گول میز کانفرنس سے ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ اور نہ ملا. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۲۱). [گول میز + کانفرنس (رک)].

---ناکا امذ.
(سوئی سازی) سوئی میں تاگا ڈالنے کا گول نقطے کی مانند سُوراخ ، کٹواں ناکا یا چرواں ناکا کے مقابل جو لمبا سوراخ ہوتا ہے (ماخوذ : اپ و ، ۲ : ۱۱۳). [گول + ناکا (رک)].

---نُقْطَہ (---ضم ن ، سکِ ق ، فت ط) امذ.
گول نشان جو بطور علامت فل اسٹاپ کے لیے استعمال ہوتا ہے صفر کا نشان (چوکور نقطے کے مقابل). گول نقطہ لگانا یا ڈاٹ کا طریقہ اعداد و شمار کے نقشہ جات میں موزوں ترین طریقہ ہے . (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۴۵). [گول + نقطہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
چُپ سادھ لینا ، ٹال جانا ، خاموش ہو جانا. میں تو پھر بھی اپنے ارادے پر قائم رہا مگر عتیق صدیقی ہی گول ہو گئے. (۱۹۸۴ ، زمین اور فلک اور ، ۳۲).

گول (۲) (و مج) امذ.
مویشیوں کا غول جو دوسرے گانو ، علاقے ، کسی دریا کے کنارے یا پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس زیادہ ہو چرنے کے لیے جائے (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [غول (رک) کا بگاڑ].

---آنا محاورہ.
مویشی کے ریوڑ کا دریا یا پہاڑ کی طرف چرائی کے بعد واپس آنا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---جانا محاورہ.
مویشی کے غول کا چرائی کے لیے دوسری جگہ جانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

گول (۳) (و مج) امذ.
نشان ، ہدف ، (فٹ بال ، ہاکی وغیرہ) دو کھمبوں کے درمیان کا خطِ مستقیم جس سے گیند گزر جانے پر ہار جیت ہوتی ہے ، ایک بار کی جیت . دونوں ٹیموں کی چڑھی ہوئی مشق اور بڑھے ہوئے جوش کا یہ عالم تھا کہ گول نہ اِدھر ہوتا تھا نہ اُدھر . (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ : ۵). کل میں نے اس کی ٹیم کے خلاف سات گول بنائے تھے ، آج نو. (۱۹۸۶ ، پرانا قالین، ۱۰۳). [انگ : Goal].

---بَرابَر کَرْ دینا محاورہ.
حساب برابر کرنا ، حساب چکانا. میں نے بڑی معصومیت سے وہی ہتھیار ان کے خلاف استعمال کر کے گول برابر کر دیا . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۸).

---کیپَر (---ی مع ، فت پ) امذ.
(ہاکی ، فٹ بال) **گول (رک) کا محافظ ، گول کو بچانے والا ، گول ہونے سے بچانے والا کھلاڑی.** تماشائیوں کی نظریں بس علیگڑھ کے گول کیپر پر جمی ہوئیں . (۱۹۳۵ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۳۰۱). خود ہی گول کیپر ، خود ہی ٹیم ، خود ہی کھلاڑی . (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۲). [انگ : Goal Keeper].

گول (۳) امذ.
گولا (رک) کی تخفیف ، تراکیب میں مستعمل.

---اَنداز (---فت ا ، سک ن) امذ ؛ ~ گولنداز.
رک : **گولہ انداز**. توپیں چڑھی ہوئی ہیں ، گولنداز بیٹھے ہیں . (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۸۷۰). خمیر جیلر یعنی گولندازی جن کا تعلق دستی گولوں ، بموں ، نقل پذیر سرنگوں اور مصنوعی آگ وغیرہ کے تیار اور استعمال کرنے سے تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۲). [گولا انداز (رک) کی تخفیف].

---اَندازی (---فت ا ، سک ن) امث ؛ ~ گولندازی.
رک : **گولا اندازی ، توپ چلانا ؛ (مجازاً) گپ اڑانا**. گولندازی کا سلسلہ جاری رہا چھ ترکی توپ خانے کام کر رہے تھے . (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰۵). [گولا اندازی(رک)کی تخفیف].

---چَلا (---فت چ) امذ ؛ ~ گولچلا.
گولا انداز ،گولا چلانے والا ، توپ چلانے والا. لڑکا بڑھ کے بڑا تلواریا ، بڑا گولچلا ، بڑا قادر انداز ہو گا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۶۰). [گول + چلا (چلانا (رک) سے)].

---چَلی (---فت چ) امث.
نجاری کور کا رندہ ، لکڑی کا کنارا گول کرنے اور سطح پر دھاریاں ڈالنے کا رندہ (ا پ و ، ۱ : ۳۵). [گول + چلی ، لاحقۂ تصغیر].

گولا (۱) (و مج) امذ ؛ ~ گولہ.
۱. **لوہے ، مٹی وغیرہ کی بنی ہوئی کوئی گول مدوّر چیز ، گیند کی مانند گول چیز.** اس میں ایک گولا پھنسایا جاتا ہے ، یہ گولا سٹ ایکسل کے ساتھ جڑا ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینئر ، ۳۵۵). انڈونیشیا کے بعض جزائر میں اب بھی رواج ہے کہ لڑکی کی پیدائش کے بعد ہر سالگرہ پر مٹی کا ایک چھوٹا سا گولا بنا کر رکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱). ۲. **چمڑے ، کپڑے یا ربڑ کی وہ گیند جو زمین پر پھینکنے سے اچھلتی ہے ، بڑی گول گیند.** ایک پھکنا لو اور اس میں ہوا بھر کر ... اگر اس کو زمین پر ماریں تو مانند گیند کے یا گولے کے اچھلے گا. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۰۳). ۳. **مٹکا**. لوہے کا خالی گولا لے کر اس کو لبالب پانی سے بھر لو اور اس کا منھ خوب کس کر بند کردو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۶۸). ۴. (i) **اون یا تاگے کی گولی ، پھچک**. گویا تاگوں کا گولا ہوتا ہے کہ دوسروں کی طرف پھینکا ہے لیکن ایک دوسرا اپنے کپڑوں میں الجھا ہوا ہے. (۱۸۹۵ ، تہذیب الاخلاق ، ۹۳). صوفے پر پلاسٹک کی باسکٹ میں سرخ اون کے گولے پڑے تھے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳۷). (ii) (پتنگ بازی) **لپٹی ہوئی ڈور ، ڈور کا پنڈا ، دھاگے کا گولا.**

ڈور کے گولے چرخیاں لے کر
رہیں میدان قلعہ میں دن بھر

(۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۲۱ : ۳). (iii) **مصنوعی کرۂ زمین جس میں تمام دنیا کا نقشہ بنا ہوتا ہے ، گلوب ، کرہ.**

بنے چرخ سب مثل گولے کے ہیں
سدا رہتے ہیں سب کے سب گشت میں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶). اب ہم جان گئے ہیں کہ زمین ایک گھومنے والا گولا یا کرہ ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱). (iv) **افیون کی یا افیون سے مرکب بڑی گولی.**

غرض وہ خوب جل کر جبکہ ہو ٹھیک
تب اس گولے کو کٹوا خوب باریک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۴). صندوقچہ کھول افیون کا گولا نگل اوپر سے بھرا کٹورا پانی کا پی لیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۸). ۵. (معماری) **ستون کے اردگرد ابھرا ہوا حلقہ ، مرغول ، مرغولہ ، گول کنگنی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. **قالب جس پر دستار بند پگڑی لپیٹتے یا گول ٹوپی ہموار کرتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۷. **ناریل کی پوری گری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۸. **کنویں کے اندرونی دور کی پختہ چنائی ، کوٹھی نیز پختہ کنواں.** جب تک گولے کی چنائی خشک نہ ہو جائے کھدائی نہ کرنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۴۴). گولا کنویں کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۳۵). ۹. **گول شہتیر ، لٹھا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الغلات ؛ علمی اردو لغت). ۱۰. **ایک وضع کی آتش بازی.** روشنی کا بند ہونا تھا کہ گولے پھٹنے لگے. (۱۹۴۵ ، موت سے پہلے ، احمد علی ، ۱۶). وہ گولے اڑا رہے تھے جو بمبار طیاروں کی طرح چھتوں چھتوں گزرتے. (۱۹۶۹ ، ساقی ،کراچی ، ۴ ، ۳ : ۲۷). ۱۱. **جلانے کی لکڑی کا بڑا اور موٹا لکڑا** (چری ہوئی لکڑی کے مقابل). اندر دکان کے نوکروں نے گولے پر کڑھاؤ چڑھائے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۴۶). ۱۲. **ریاح جو پیٹ میں گولے کی شکل میں اٹھ کر درد پیدا کرتے ہیں ، باؤ گولہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۱۳. (کبوتر بازی) **کبوتر کی ایک نوع جو دو طرح کا ہوتا ہے ٹینی اور اصیل ، ٹینی سے مراد بد رنگ ہے اور اصیل سے مراد خوش رنگ ہے جو لڑانے اور اڑانے کے واسطے نہیں ہوتا ، ٹینی اڑانے اور لڑانے کے لیے مخصوص ہے جو قد میں بڑا اور دونوں بازوؤں کے پر سخت اور دراز اور دم کے پر چھوٹے اور آنکھیں سرخ اور ٹانگیں مضبوط اور چھوٹی ہوتی ہیں.** اڑنے والے گولے ، لمبی اڑان کے گرہ باز اور صرف پالنے کے شیرازی اور انواع اقسام کے کبوتر تھے. (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۵۰). کوئی کبوتر اڑتا دیکھ کر اس پر چھوڑیں وہ اڑیگا ... اور ایسا آئیے گا جیسا گولہ اوپر ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۹). وہاں سکو ہے ، گولے ... کبوتر آ آ کر بیٹھ رہے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۴). ۱۴. **اناج کا کوٹھا ، کھتا ، اناج کی منڈی ، گنج** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۵. **پختہ سیدھی سڑک جو چوڑائی میں سطح زمین سے کسی قدر اٹھی ہوئی ہو** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۱۶. **قمقمہ ، گولا بلب ، چھوٹی قندیل.** ہر ایک عمارت کو... بجلی کے گولوں سے سجایا گیا تھا. (۱۹۴۷ ، ساقی ، کراچی ، جنوری ، ۴۲). ۱۷. (کھرادی (خراطی)) **خراد کیے ہوئے پائے میں لٹو کی وضع کی بنی ہوئی شکل ، مٹک** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۵). ۱۸. **حقے کے پیالے کے نیچے کا حصہ جو گول شکل کا خراد کیا یا بنا ہوا ہوتا ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۹۹). ۱۹. **سوجن ، ورم ، آماس** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : गोलक].

---اُٹھانا محاورہ.
آگ میں ہاتھ ڈالنا ، (پرانی رسم کے موافق قسم کے طور پر) **اپنی صداقت اور بے گناہی کے ثبوت میں تپتے یا جلتے ہوئے لوہے کو ہاتھ میں پکڑنا.**

درزی ہے اس نے گرم یہ گولا اٹھایا ہے
دستِ فلک میں صبح نہیں آفتاب گول
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۴۴).

---باڑی امث.
اناج کی کوٹھی (جامع اللغات). [گول + باڑی (رک)].

---بَید (---ی لین) امث.
گول بید جو ٹوکرے وغیرہ بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے. اور بھی بہت سی بید یا جنس تاڑ کی بیل مثل گولا بید ... وغیرہ ٹوکرے بنانے کے لیے استعمال ... ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۲۹). [گولا + بید (رک)].

---پشاوَری (---کس پ ، فت و) امث.
گول مرچ جو پشاور میں پیدا ہوتی ہے. مرچ کی قسم گولا پشاوری پر اس بیماری کا حملہ کم ہوتا ہے. (۱۹۷۴ ، پنجاب کی سبزیاں ، ۱۷۷). [گولا + پشاور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دَنگ (---فت د ، غنہ) صف ؛ ← گولا دھن.
نہایت موٹا تازہ ، گول مٹول. قد ٹھونی کے برابر ہے ، گولا دنگ بنی ہوئی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۷). [گولا + دنگ ـ دھن / دن (رک) کا محرف].

---دَن (---فت د) امذ ؛ صف.
موٹا تازہ ، تندرست ، توانا ، فربہ ، توپ کے گولے کی مانند (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گولا + دن (حکایت الصوت) توپ کے گولے کی آواز].

---دَن بنا ہوا ہے فقرہ.
نہایت موٹا تازہ ہے ، فربہ ہے ، تندرست ہے (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---دھار بَرسنا محاورہ.
موسلا دھار بارش ہونا ، اتنی بارش ہونا کہ پرنالے سے دھار بہنے لگے. جب گولا دھار برسنے لگا تو سمرا کھڑکی کھول کر اندر آ گئی. (۱۹۶۵ ، ادھ کھایا امرود ، ۸۷).

---دھن ہو جانا محاورہ.
(خصوصاً بچوں کا) **چاروں شانے چت ہو جانا ، بے سدھ ہو کر گر پڑنا ، قلا بازی کھانا.** بے بنا پلنگ دولہا کی خاطر کے واسطے بچھا ہے کہ وہ اس پر بیٹھتے ہی گولا دھن ہو جائے. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ ، ۱۰۳).

---ڈنڈا (---فت ڈ ، سک ن) امذ.
رک : **گِلّی ڈنڈا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گولا + ڈنڈا (رک)].

---ڈَنگ (---فت ڈ ، غنہ) امذ ؛ صف.
رک : **گولا دنگ.** دبو کی بچی سامنے ڈٹی ہے گولا ڈنگ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۵۱۵). [گولا + ڈنگ (دنگ (رک) کا ایک املا)].

---کَرنا محاورہ (قدیم).
الٹ پلٹ کر یا بے ترتیبی سے سمیٹنا ، اکھٹا کرنا ، لپیٹنا.

رکھ اپنا ہاتھ وہاں یوں اس کو بولا
کہ چادر کو کرے وہ جلد گولا
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۵۷).

---لاٹھی امث.
۱. ہاتھ پانو سمیٹ کر لیٹنے کی حالت ، سکڑے یا گٹھری بنے ہوئے ہونے کی حالت. مرنڈا ہو کر گولا لاٹھی بن کر تینوں سامنے آ پڑے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، منیر ، ۱۱۶). گٹھیا کے سبب اس کے ہاتھ پاؤں ایسے اکڑ گئے تھے کہ گولا لاٹھی اور گول مٹول ہو گیا تھا. (۱۹۲۲ ، دلی کی جاں کنی ، ۶۹). **۲. بانک کا ایک داؤ.** طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دو دستی ... گولا لاٹھی ... قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). بہت سے داؤں بھی ہوتے ہیں ، مثلاً : ہتکوڑا ، بغل گیر ، حلقوم ، گولا لاٹھی ، بازو بند وغیرہ. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۲۶). [گولا + لاٹھی (رک)].

---لاٹھی بَنانا محاورہ.
رک : **گولا لاٹھی کرنا.** تُو نہیں جانتا کہ اسے کیا ہوتا ہے کہ ایک شخص تجھ کو گولا لاٹھی بنا کے دروازے سے باہر نکال دیتا ہے. (۱۸۹۰ ، حسن ، جون ، ۴۷).

---لاٹھی دَم ہونا محاورہ.
قلا بازی کھانا ، بے سُدھ ہو کر گر پڑنا. بغیر بُنا ہوا پلنگ ہو اس پر چادر تان دو کہ بیٹھتے ہی گولا لاٹھی دم ہو جائیں. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۳).

---لاٹھی کَرنا محاورہ.
ہاتھ پیر باندھ کر اور ایک لاٹھی یا ڈنڈا ڈال کر اُٹھانا ، گٹھری بنانا ، ڈنڈا ڈولی کرنا. سب کا سب لُوٹ کر لے گئے اور اس کو گولا لاٹھی کر کے ایک غار کے اندر ... ڈال دیا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۳۰۶). چیتھڑے گدڑے لپیٹے گولا لاٹھی کیا اور ایک گوشہ میں کھڑا کر دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۲ : ۹).

گولا (۲) (و مج) امذ.
کیڈر (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فروز اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [کولا (رک) کا ایک املا].

گولا (۳) (و مج) امذ.
غلام ، نوکر ، ادنیٰ ملازم

تب میں سمجھ پیارا تولا   آپ ہی صاحب، آپ ہی گولا
(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، چرخی نامہ ، ۵۳). عجب والہانہ انداز میں فرمایا میں تو اس در کا گولا (غلام ہوں مگر وہاں جانہیں سکتا (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۵۶). [غلام (رک) کا بگاڑ].

گولا (۴) (و مج) امذ ؛ ~ گولہ.
سدوّر بڑی گولی جو توپ میں رکھ کر مارتے ہیں.

فرنگیاں زنبوریاں کے گولے چھوٹے
سو چوندھرتے باناں شراشر اوٹھے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

گولے کی سدا سے توپ حیران
بھرے ہوں سنیں جو رعد کے کان

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۶). گولا اپنے نشانے تک پہنچتے پہنچتے خاصا وقت لے لیتا تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۱). [گولہ (رک) کا ایک املا].

--- بارُود (-- و مع) امذ.
رک : **گولہ بارود**. میں چُپ سادھے خفیہ طریقے سے گولا بارود فراہم کراتا رہا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۰ : ۹). [گولا + بارود (رک)].

--- بارُود کہیں جائے ، طَلَبْ سے کام کہاوت.
کسی کا کام بگڑے یا بنے انہیں اپنے فائدے سے غرض ؛ خود غرض کو کسی کے نفع یا نقصان کی پروا نہیں ہوتی وہ اپنا فائدہ مدِّ نظر رکھتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گولاڑا (و مج) امذ.
(**پیار سے**) **مٹکا**. وہ میری پیاری سہیلیاں جن کی نرم و نازک کلائیوں میں شیشے کی سیاہ چوڑیاں چھلملاتی ہیں گگریاں اور گولاڑے ان کو زیب دیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، عکسِ لطیف ، ۱۹۵). [گولا + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

گولاوَٹ (و مج ، فت و) امث.
گولائی ، گول ہونے کی حالت. تعداد وتروں کی مقدار گولاوٹ پر منحصر ہے. (۱۸۶۹ ، رسالہ ہفتم درباب پیمائش ، ۱۶۰). [گولا + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گولائی (و مج) امث.
گول ہونے کی حالت ، کسی چیز کا گول ہونا. سارے حرم میں ایک سو باون قبے ہیں جن کی صورت گولائی میں اُلٹی کڑاہی کی سی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۰۱). رَو (Current) کی جانب جو جوڑ ہوں اُن کو «گولائی» یا «سیون» دے کر بنایا جاتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۶۶). نصف دائرہ ... اور اگر اچھی طرح گولائی ہو جائے تو کارآمد ہانڈی ہے. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۳۳). [گول + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گولڈ (و مج ، سک ل) امذ (شاذ).
سونا ، زر ، طلا ؛ تراکیب میں مستعمل. گولڈ یعنی سونا ، پلاٹینا یعنی طلائے سفید ... نِکل تِن یعنی قلعی. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۰). گولڈ (Gold) سونا یا طلاء کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے ، اس کا ایک مرکب «گولڈ فش» چین کی سرخ مچھلی کے لیے بول چال میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۸). [انگ : Gold].

--- فِش (-- کس ف) امذ (شاذ).
چین کی سرخ مچھلی جس کا رنگ عموماً سنہرا اور نارنجی ہوتا ہے. سانپ کی جلد پر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سنہری مچھلی (گولڈ فش) کی طرح چھوٹی چھوٹی کھپریاں جنہیں سہر کہتے ہیں لگی ہوئی ہیں (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ، ۱۹). [انگ : Gold Fish].

--- فِنْچ (-- کس ف ، غنہ) امذ (شاذ).
ایک یورپی مغنی پرندہ جس کے پروں پر سنہری نشان ہوتے ہیں ، طلائی برقش ، سنہری سہر. گولڈ فنچ اور جے کی بعض انواع ... دوسرے پرندوں کو پاس نہیں آنے دیتیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۳۳). [انگ : Gold Finch].

--- مائن (-- کس ء) امث (شاذ).
گنجینۂ زر ، خزینۂ زر ، سونے کی کان ، زمین کے اندر کا وہ مقام جہاں کھدائی کر کے معدنیات اور سونا نکالا جاتا ہے. میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں جنوبی افریقہ میں ایک سونے کی کان (گولڈ مائن) ضرور دیکھوں گا کہ سونا کس طرح نکالتے ہیں. (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۲۳۸). [انگ : Gold Mine].

--- میڈَل (-- ی مج ، فت ڈ) امذ.
سونے کا تمغہ جو چاندی کے تمغے سے بڑا اور پلاٹینم کے تمغے سے چھوٹا سمجھا جاتا ہے اور انعام کے طور پر دیا جاتا ہے ، طلائی تمغہ ، تمغۂ زر. اسے آرنلڈ گولڈ میڈل ملا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۸). ایک کوئی پچیس سالہ نوجوان کوٹ کے کالر پر گولڈ میڈل لگائے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۸۲). [انگ : Gold Meda].

--- میڈَلِسْٹ (-- ی مج ، فت د ، کس ل ، سک س) صف (شاذ).
طلائی تمغہ یافتہ ، جس نے سونے کا تمغہ حاصل کیا ہو. میں بھی نوکری کروں گی ... گولڈ میڈلسٹ ہوں. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۰۶). [انگ : Gold Medallist].

گولڈَن (و مج ، سک ل ، فت ڈ) صف (شاذ).
سنہرا ، سونے کا ، سنہری ، طلائی ؛ (کنایۃً) قیمتی ، عمدہ. انگریزی میں مثل ہے کہ بیچ کا راستہ گولڈن یعنی سنہرا ہے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۹۶). [انگ : Golden].

--- جُوبلی (-- و مع ، سک ب) امث.
جشنِ زرّیں ، پچاس سالہ جشن ، طلائی جوبلی ، جشنِ پنجاہ سالہ. اپنی زندگی کے پچاس برس بھی مکمل کیے ہیں گویا مظفر حنفی اپنی نجی اور اشاعتی زندگی کی گولڈن جوبلی بہ یک وقت منا رہے ہیں. (۱۹۸۵ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۸). ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی منائی جا رہی ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳). [انگ : Golden Jubilee].

---چانس (---غنہ) امذ (شاذ).
سنہرا موقع ، مناسب ترین وقت ، بہت اچھا موقع. اتنا گولڈن چانس ہے کیریر بنانے کا. (۱۹۶۵ ، معذرتیں ، ۶۹). [Golden Chance].

---فُرُوٹ (---ضم ف ، و مع) امذ.
سنہرے رنگ کا پھل ؛ (کنایۃً) نارنگی ، سنگترہ. مگر نارنگی (سنگترہ) کھاتے جاتے اور ان کے اوصاف بیان کرتے جاتے اور انگریزی لفظ ان کے لیے گولڈن فروٹ کہہ کر کھاتے تھے. (۱۹۷۷ ، خطوط عبدالحق ، ۱۰). [انگ : Golden Fruit].

---نائِٹ (--- کس ء) امث.
(لفظاً) **سنہری رات ؛ شبِ زرّیں.** (اصطلاحاً) **شادی کی پہلی رات ، شبِ زفاف.** گولڈن نائٹ کی تقریب بہت شاندار تھی ، نجمہ نے مہمان خصوصی کے فرائض بھی بہت باوقار طریقے پر انجام دیے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۶۲). [انگ : Golden Night].

گُولَر (و مع ، فت ل) امذ.
۱. **ایک تناور درخت اور اس کا پھل جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے اس درخت میں پھول نہیں ہوتا کچّے گولر کو توڑنے سے اندر سے دودھ نکلتا ہے اور پکّا توڑنے سے اندر سے ننھے منّے زندہ بھنگے نکلتے ہیں نیز بڑ وغیرہ کا پھل** (لاط: **Ficus Glomerata**). املی کی جڑ سے بادام نکلنا اور گولر کے درخت سے آم نکلنا آسان ہے مگر نوخیز عورت کو علحدہ مکان میں یکہ و تنہا چھوڑنا... ایں خیال است و محال ست و جنوں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۲). پھلوں کے مضر اثرات کا انہیں بہت وسیع علم تھا ، گولر اور جنگلی بیر کے سوا اور ایسا کوئی پھل نہ تھا جسے وہ بیماریوں کا گھر نہ سمجھتے ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۳). کمروں کے آگے برآمدے ، بالکنیاں ، محرابیں اور محراب نما کھڑکیاں جن پر بڑ کی گولر بھری شاخیں جھکی رہتیں. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۹۲). ۲. **روئی کا کچا اور بند ڈوڈا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **گولر کباب جو اُبلے اور پسے ہوئے گوشت کے اندر پودینہ ، ادرک اور پنیر بھر کر پکائے جاتے ہیں جن کی شکل گولر کی طرح ہوتی ہے.** فالودے ، تنکی و باقرخانی و روغنی و شیرمال ، گولر اور چھوٹی نان کلیچہ اور کماچ. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷). [س : गदु+र].

---کا بُھنگا امذ.
(کنایۃً) **ایسا شخص جو گھر سے باہر نہ نکلتا ہو ، کنویں کا مینڈک.** مغرور آدمی کی مثال گولر کے بھنگے کی سی ہے کہ اپنی محدود جولا نگاہ کو عرصۂ زمین و آسمان سمجھتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۰۹). مدت سے گولر کا بھنگا ہو رہا ہوں موسم کے چڑھاؤ اتار نے اس دفعہ کچھ زیادہ ستایا. (۱۹۲۱ ، مکاتیب مہدی ، ۱۳۳).

---کا پیٹ پھاڑنا / پَھڑوانا محاورہ.
بھید کُھلنا ، راز ظاہر ہونا ، قلعی کھلوانا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا پیٹ پَھٹنا / پُھوٹنا محاورہ.
گولر کا پیٹ پھاڑنا (رک) کا لازم. وہ تو گولر کا پیٹ پھوٹنا تھا ، جب اماں جان بہت سر ہوئیں تو ممانی جان نے صاف صاف کہہ ڈالا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۴۹). جب عزیز کے کامیاب ہو کر ہندوستان آنے میں کوئی چھ مہینہ باقی رہ گئے تو گولر کا پیٹ پھٹنا ہی تھا. (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۵۰).

---کا پُھول امذ.
(ہندو) **کہتے ہیں کہ گولر کا پھول دیوالی کی رات نکلتا ہے جسے راتوں رات پریاں لے جاتی ہیں ، جس مرد کو دکھائی دے جاتا ہے راجہ یا بادشاہ ہو جاتا ہے ؛ (مجازاً) نہایت کمیاب بلکہ نایاب یا ناپید چیز نیز عجیب و غریب چیز.**

گولر کا پھول ہے اس کا رخِ رنگیں
پایا نہ پتا ہم نے کبھی اسکے نشاں کا
(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۵).

تیرے مریضِ لب کی دوا جب تلاش کی
گولر کا پھول باغ میں عناب ہو گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵).

میری تنخواہ میں ایسا کہاں کا گولر کا پھول پڑا تھا جو گلوریوں پر گلوریاں کھاتی اور کھلاتی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۷ : ۴). سارا خرچہ اسی کے بوتے پر چلتا تھا ، نہیں تو میری تنخواہ میں ایسا کہاں کا گولر کا پھول پڑا تھا. (۱۹۵۹ ، گناہ کا خوف ، ۱۰۱).

---کا پُھول ، پِیپَل کا مدھ ، دودھ گھوڑی گھوڑے کی جگالی کبھی نہ پاوے اور پاوے تو رین دیوالی کہاوت.
یہ باتیں ناممکن ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا پُھول پُھولنا / کِھلنا محاورہ.
ناممکن یا عجیب و غریب امر واقع ہونا.

بلبل اگر نصیب میں ہے تو دکھائیں گے
گولر کا پھول دل ہے ، ہمارا جو کھل گیا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۴).

سودائے زلفِ یار میں گل کھائے شیخ نے
گولر کے پھول پھولے دوالی کی رات ہے
(۱۸۸۱ ، منیر (نوراللغات)).

---کا کیڑا امذ.
ایک کیڑا جو گولر میں سوراخ کر کے انڈے دیتا ہے جب بچے نکلتے ہیں تو وہ گولر کا گودہ کھاتے ہیں ، گولر کے پھٹنے پر نکل کر اڑ جاتے ہیں ، گولر کے اندر کا بھنگا ؛ (کنایۃً) وہ شخص جو گھر سے باہر نہ نکلتا ہو ، قدامت پسند ، گوشہ نشین. ہم تو گولر کے کیڑے ہیں ، گھر کی چار دیواری میں قید مردوں کے ہاتھ میں ہماری نکیل. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۴۷).

---کَباب (---فت ک) امذ.
گولر کے کباب ، رک : گولر معنی نمبر ۳. وہ بولا صاحب یہ گولر کباب ہے شیرمال خستہ بھربھری کی کیا آب و تاب ہے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۵۶). [گولر + کباب (رک)].

---گپکنا محاورہ.
مُنھ میں گھنگھیاں بھر لینا ؛ چبا چبا کر باتیں کرنا ؛ مری ہوئی آواز سے بولنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---میں پھول آنا/نِکَل آنا محاورہ.
رک : **گولر کا پھول پھولنا.**

کیا تعجب ہے جو گولر میں نکل آئے پھول
کیا تعجب ہے اگر سرو میں آ جائے پھل

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۶). بارہ برس پیچھے گولر میں پھول آیا وہ بھی پرائے گھر کا. (۱۹۳۲ ، ہرن کا دل ، ۳).

گُولرا (و مع ، سک ل) امذ.
(شیرینی سازی) **عموماً چاول کے آٹے کی تیار کی ہوئی ہنجیری** (ا پ و ، ۳ : ۲۱۳). [ہن].

گُولَڑ (و مع ، فت ل) امذ.
رک : **گولر نمبر ۲** . « روئی » نشو و نما کے بعد اندر سے اپنے گولڑ کو پھاڑ کر باہر آتی ہے. (۱۹۳۰ ، مقالات شروانی ، ۲۶۸). [گولر (رک) کا ایک املا].

گُولڑا (و مع ، سک ل) امذ.
(قصاب) **ران کے اندر کا گوشت**. گولڑا : ران کے اندر کا گوشت (۱۹۲۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۶۰). [مقامی].

گُولڑَہ (و مع ، سک ل ، فت ڑ) امذ.
رک : **گولر**. باقی قیمہ شامی کبابوں کی طرح تیار کر کے مصالحہ ، ایک انڈا یموں کا عرق وغیرہ دے کر اندر انڈے کا کچومر بھر کر گولڑہ کی طرح گول کباب بنالیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۰۱). [گولر ـ گولڑ + ہ (زاید)].

گولف (و مج ، سک ل) امذ.
ایک کھیل جس میں ایک چھوٹی سی گیند کو لکڑی سے مار کر گڑھے میں ڈالتے ہیں ، گف. افسوس کہ آپ کو پولو اور گولف کی مہارت نہیں ورنہ آپ کی منزل بڑی حد تک آسان ہو جاتی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۶۰). نیشنل پارک کے گولف کورس میں دو گھنٹے تک گولف کھیلا. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اگست ، ۱۶). [انگ : Golf].

گولَک (۱) (و مج ، فت ل) امث.
وہ ظرف جس میں سوراخ ہوتا ہے جس میں بکری کی رقم یا چندہ کی ہوئی رقم یا کسی بھی طرح کے پیسے جمع کیے جاتے ہیں ، گلک ، غولک. اس کی طرف سے شہر کے قبرستان میں ایک گولک رکھ دی جائے گی جس میں فاتحہ خواں حسب مقدور چندہ ڈال دیا کریں گے. (۱۹۴۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۲ : ۱۰۹). دھارا نے مسکرا کر گولک بڑھائی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۲). [غولک (رک) کا ایک املا].

گولَک (۲) (و مج ، فت ل) امذ.
۱. (نجاری) **تختے پر لکیریں ڈالنے کی گول منھ کی نہانی لگا ہوا رندہ ، گردا** (ا پ و ، ۱ : ۴۵). ۲. (سوہن سازی) **سوراخ یا قوس نما بناوٹ کی چیزوں کی سطح صاف کرنے کی گول شکل کی سوہن** (ا پ و ، ۸ : ۱۵). ۳. (ورزشی کھیل) **گولیوں کے کھیل کی کچھی جو گول شکل کی بنائی جاتی ہے اور ایک مقررہ فاصلے پر کھڑے ہو کر گولیاں اس میں پھینکی جاتی ہیں ، گل کچھیا** (ا پ و ، ۸ : ۱۰۲). [گولا (رک) کی تصغیر].

گولَک (۳) (و مج ، فت ل) امذ.
کھیلنے کی گیند ؛ کسی بیوہ کا حرامی بچہ ؛ آنکھ کا گڑھا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गोलक].

گولْگا (و مج ، سک ل) امذ.
تاڑ کی جنس کا ایک درخت جس کے پتے چھانے کے کام آتے ہیں. چھانے کے کام کے لیے جو پتے کثرت کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں زیادہ تر جنس تاڑ سے حاصل ہوتے ہیں ، جیسے : گولگا ، رانگا ... وغیرہ. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ۳۳۳). [مقامی].

گَولَن (و لین ، فت ل) امث.
رک : **گوالن ، دودھ بیچنے والی**. رضیہ : اچھا ، اہیرن ... گولن ... چمارن وغیرہ عورتیں جو گھروں میں آتی جاتی ہیں اُن سے پردے کا کیا حکم ہے. (۱۹۱۶ ، معلّمہ ، ۹۱). آپ جانتے ہیں گولنوں کا حسن اور گولیوں کی قوت مشہور ہے. (۱۹۳۲ ، نواب قطب یار جنگ ، ۲ : ۷). [گوالن (رک) کی تخفیف].

گولَن (و مج ، فت ل) امث.
گولا (کبوتر کی ایک قسم) **کی تانیث**. رفتہ رفتہ ان کا میلانِ خاطر ایک صاف ستھری گولن کبوتری کی طرف ہوا. (۱۹۴۸ ، سیرِ پرواز ، ۳۸). [گولا (رک) کی تانیث].

گولَنْداز (و مج ، فت ل ، سک ن) امذ.
رک : **گولہ انداز ، توپ چلانے والا ، توپچی**. توپیں چڑھی ہوئی ہیں گولنداز بیٹھے ہیں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۸۷۰). خمیر جیلر ، یعنی گولنداز ، جن کا تعلق دستی گولوں ، بموں ، نقل پذیر سرنگوں اور مصنوعی آگ وغیرہ کے تیار اور استعمال کرنے سے تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۲). [گولا انداز (رک) کا مخفف].

گولَنْدازی (و مج ، فت ل ، سک ن) امث.
گولہ اندازی ، توپ چلانا ؛ (مجازاً) گپ اُڑانا. گولندازی کا سلسلہ جاری رہا چھ ترک توپخانے کام کر رہے تھے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰۵). [گولنداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گولَہ (۱) (و مج ، فت ل) امذ.
کبوتر کی ایک قسم ، رک : گولا . ان میں دو بڑی قسمیں ہیں ایک گولہ دوسری نسادرہ. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۴۱). واضح ہو کہ کبوتروں کی قسموں میں ایک قسم گولہ کی ہے. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳). [گولا (رک) کا ایک املا].

گولہ (۲) (و مج ، فت ل) امذ.
لوہے کی بڑی گولی جو توپ میں ڈالتے ہیں ، توپ کا گولہ.

توپ کا گولہ جبکہ چلتا ہے
سہم کے مارے جی نکلتا ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۴۶). [ف].

ـــ اُتارْنا محاورہ.
گولہ باری کرنا ، بکثرت گولے پھینکنا ، توپ سے گولہ پھینکنا. لکھنؤ میں ہزاروں بم کے گولے اتارے ، آگ برسا دی معاذاللہ شہر میں چل پون مچ گئی ، یہ حال ہوا صدہا مکان ٹوٹے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵).

ـــ اَنْداز (ـــفت ا ، سک ن) امذ.
توپ چلانے یا توپ کا گولہ مارنے والا ، توپچی. ہاں صاحب گولہ نداز کا بھنوئی مددگار ہے اور شاعر کا سالہ بھی جانبدار نہیں. ۱۸۵۸ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۲۱). گولہ اندازوں نے آواز دی جو جہ سے ہو سکے وہ کر ہم پھاٹک نہیں کھولیں گے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۲). فصیلوں پر توپیں چڑھی ہوئی تھیں ، گولہ انداز تیّار کھڑے تھے. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۱۲۳). [گولہ + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــ اَنْدازی (ـــفت ا ، سک ن) امث.
گولہ انداز کا کام یا منصب ، توپ چلانا. معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کی جماعت ہماری جماعت سے کم ہے خوف دلانے کے لیے گولہ اندازی شروع کر دی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۸). [گولہ انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بار امذ.
(سپاہیوں یا مسافروں کا) کرمچ کا تھیلا جو پیٹی پر باندھ لیا جاتا ہے ، بغچہ ، بوغبند. ایک عیّار الماس پوش کو دیکھا کہ ایک گولہ بار زمین پر رکھا ہے اس کے پاس بیٹھا ہوا اس کے بندوں کو کھول رہا ہے. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۶۸۳). [گولہ +(رک) بار (۱)].

ـــ باروت (ـــو مع) امذ.
رک : گولہ بارود. جنگی جہازوں میں فوج اور توپیں اور گولہ باروت ہوتا ہے. (۱۸۶۹ ، رسالہ چند پند ، ۳۲). مولوی صاحب اگر ایک شعر بڑھتے تو میں دو پڑھنے کو تیّار ہو جاتا ، غرض جب فریقین اپنا ہندوستانی گولہ باروت ختم کر چکے تو یورپ ... کے شعراء اور فلسفیوں کے مقولوں کا نمبر آیا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۵). [گولہ + باروت (بارود (رک) کا **معرف**)].

ـــ بارُود (ـــو مع) امذ.
گولیاں اور بارود وغیرہ جو توپ ، رائفل اور دوسرے آلاتِ حرب میں استعمال کی جاتی ہیں. جدید آلات جنگ ... گولہ بارود سے ان کی پہاڑیاں پھر سرمہ ہوتے ہوتے کچھ دن کے لیے بچ جائیں گی. (۱۸۹۸ ، انتخاب فتنہ ، ۵۵). اسے معلوم تھا کہ محبو وطن افراد کے پاس کتنا گولہ بارود ہے. (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۲۳). [گولہ + بارود (رک)].

ـــ باری امث.
کثرت سے گولے پھینکنے یا توپ چلانے کا عمل. دشمن کی گولہ باری دم نہ لیتی تھی. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۳۲). دشمنوں کے مورچوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیتا اور پھر نشانوں پر گولہ باری کرواتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۰۵). اف : کرنا ، ہونا [گولہ + ف : بار ، باریدن ـ برسنا ، برسانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنْدی (ـــفت ب ، سک ن) امث.
ڈول یا ڈھار بنانے کا عمل. ایک ایک جگہ تھوڑے گھاسوں کا تودہ بنا کر رکھیں پھر وہاں سے اُٹھا کر ایک جگہ گولہ بندی کریں. (۱۸۴۵ ، دولتِ ہند ، ۵۰).

جو تھی گولہ بندی بھی مدِّنظر
لیے بھرتی تھیں بیلچے عمدہ تر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۹). [گولہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زَنی (ـــفت ز) امث.
توپ چلانے یا گولہ مارنے کا عمل ، گولہ باری. ۱۱ جولائی کو انگریزوں نے اسکندریہ پر گولہ زنی شروع کی (۱۹۰۳ ، محاربات عظیم ، ۸۰). [گولہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گوَلی (و لین) امذ.
چرواہا ، گلہ‌بان ، مویشی چرانے والا ، گلّے کا نگران. ایک لشکری نے گائے وہاں چرتے دیکھی تو پکڑ کر ذبح کر کے چٹ کر گیا ، گولی نے بادشاہ سے فریاد کی. (۱۹۲۴ ، سیر عشرت ، ۵۳). ایک نہایت زبردست گولی اور اس کی ساتھ اس کی جوان اور حسین بیوی ... اس مقام پر پہنچے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۷). [گوالا / گوالی (رک) کی تخفیف].

گولی (و مج) امث.
۱. (اَ) **(مٹی ، پتھر ، کاغذ وغیرہ کی) کوئی چھوٹی گول چیز.** گود میں کاغذ کی گولی آ کر گری کھولا تو انشاللہ خاں کا شعر تھا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۴۳). ان میں سے ایک تھرمامیٹر کی گولی یعنی بلب کے گرد کپڑے کا ایک گیلا ٹکڑا لپیٹ دیا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۹۶). (اا) (کنایۃً) **چھوٹی گیند.** اس نے بیس بال کے کھیل میں ۳۱۶ فٹ تک گولی (گیند) پھینک کر تمام حریفوں کو شکست دی. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ۱۰). ۲. **سیسے کی مدوّر یا مستطیل بنی ہوئی چیز جو بندوق پستول وغیرہ میں رکھ کر مارتے ہیں.**

اس کی نگہ آنے کا میں کیا کروں بیاں
بجلی تھی یا کہ تیر تھی گولی تھی یا سناں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۲). اس طپنچہ کو جس میں گولی نہیں تھی سر کیا. (۱۸۸۰ ، رام چندر ، ماسٹر رام چند اور اردو نثر کے ارتقا میں انکا حصّہ ، ۱۹۲). ہنگامۂ غدر میں ان کے والد گولی سے شہید ہوئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۵۵). ایک ہی گولی کی آواز پر ادھر سے ڈھیروں گولیاں سر ہو جاتیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۱). ۳. **دوا کی چھوٹی گول یا**

جَھنی ٹکیا ، **قُرص باحب**. مراقبہ کی گولی مشاہدہ کے کانسے میں میکائیل کے مدد کے پانی سوں جلی کا کاڑا کر کو پیلانا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۹). شیر مادہ شُتر یا مسکہ گاؤ میں بقدر تخمِ خرما گولی بناویں. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۳۹). یہ نہایت بزدل اور بے غیرت بنا دینے والا نشہ ہے جسے گولی بنا کے کھاتے اور پانی میں گھول کے یا حقے میں رکھ کر پیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۸). **۴. لاکھ یا شیشے وغیرہ کی گولی جس سے بچے کھیلتے ہیں ، کنچا.** تم اس وقت بچوں کے کھیلنے کی ایک چھوٹی سی گولی اس کی دھار کے مقابل میں رکھو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۸). ہندوستانی کھیل یعنی گلی ڈنڈا ، پتنگ ، آنی پاتی ، چھلچلی ، کبڈی ، آنکھ مچولی ، ست کھڑا ، گیّل ، گولیاں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی بارات ، ۱۹۸). **۵. افیون کی گولی جسے افیونی کھاتے ہیں** (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). **۶. آٹے کی گولی جس میں وہ کاغذ بند ہوتا ہے جس پر کوئی اسم یا دعا لکھی ہوتی ہے اور دریا میں ڈالتے ہیں.**

عشقِ خالِ لبِ عارض نے کیا دل کو شکار
گولیاں ڈال گیا دعوتِ ماہی کر دی

(؟ ، راسخ (نوراللغات)). **۷. مٹی کا پختہ ظرف جس میں پانی یا غلہ رکھتے ہیں.** ہر ایک گولی کے منہ پر ایک سونے کی اینٹ اور ایک بندر جڑاؤ کا بنا ہوا بیٹھا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۲).

وہ جو پانی کی گوری گولی ہے
وہی آٹے کے مول گولی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۲). مٹی کے ایک لمبوترے برتن میں پانی کا ذخیرہ کیا جاتا اس کا نام گولی تھا. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۸). [گولا (رک) کی تصغیر].

---اُڑا جانا محاورہ.
افیون کی گولی کھا جانا (جامع اللغات).

---اُڑانا محاورہ.
مداری کا پیالے میں سے گولی غائب کر دینا (جامع اللغات).

---اَندَر ، دَم باہَر کہاوت.
نیم حکیموں کی دواؤں کے متعلق کہتے ہیں ، نیم حکیم یا اناڑی کی دوا انسان کو مار سکتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---باروت/ بارُود کَھیں جائے طلب لینے سے کام کہاوت.
کسی کا کام بنے یا نہ بنے اپنے فائدے سے غرض ، کام ہو یا نہ ہو اُجرت سے غرض (فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---بَچانا محاورہ.
کسی آفت یا مشکل کام سے الگ رہنا.

کیا کیا فریب کر کے مزے لوٹتے ہیں ہم
گولی بچا گئے کبھی گولا اٹھا لیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷).

روز مجھ کو ملانے رکھتا تھا
اپنی گولی بچائے رکھتا تھا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۷۳).

---بَنانا محاورہ.
کسی چیز کو مدوّر شکل میں بنانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---بیٹھ جانا محاورہ.
بندوق کی گولی کا کسی جگہ لگ جانا (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---بِیس قَدَم اَور بَنْدَہ چالِیس قَدَم کہاوت.
کمالِ ہوشیاری یا چالاکی ظاہر کرنے کے موقع پر ذرا سے اشارے سے مطلب تاڑ جانا. لوگوں *کے بے جا غرور کی وجہ سے میرا تو ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ گولی بیس قدم اور بندہ چالیس قدم. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۹۱).

---پَتّیانا محاورہ.
بندوق کی نال چھٹ کر گولی کا ہوا میں چھٹا ہو جانا اور نشانہ نہ لگنا ، گولی میں بہ نقص سیسے کے میل کی وجہ سے ہوتا ہے (ا پ و ، ۸ : ۹۰).

---پَر گولی اُڑانا/ لَگانا محاورہ.
لگاتار گولیاں چلانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پِلانا محاورہ.
بندوق وغیرہ میں گولی بھرنا ، گولی چلانا یا مارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پینا محاورہ.
گولی کا بندوق کی نال سے نکل کر حسبِ طاقت اوپر چڑھ کر قوس کی شکل بناتے ہوئے نشانے پر پہنچنا (ا پ و ، ۸ : ۹۰).

---ٹَک (---فت ٹ) امذ.
بچوں کا ایک کھیل ، گولیوں کا کھیل. کیل کیل کانٹیاں ، گولی ٹک ، کنچے ، گلی ڈنڈا ، آنکھ مچولی ... شکار کھیلنا. (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۱۶). [گولی + ٹک (حکایت الصوت)].

---چِنْخانا/ چِنْکانا محاورہ.
گولی مارنا ، گولی چلانا. ایک ظالم نے گھوڑے ہی پر سے گولی چنخائی وہ ایک بچے کی کنپٹی میں لگی. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۹۴).

---چَلانا محاورہ.
گولی مارنا ، بندوق اور پستول وغیرہ داغنا. زید پر یہ نالش ہوئی کہ اس نے عمرو پر ہلاک کرنے کے ارادے سے گولی چلائی. (۱۸۷۶ ، شرح قانونِ شہادت ، ۷۸). گولی چلانا تو اس لڑکے کو میں خود سکھاؤں گا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۹). اگر تم نے گولی چلائی تو تم بھی زندہ نہیں جاؤ گے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۶۳).

---چَلْنا محاورہ.
گولی چلانا (رک) کا لازم. میری تقریر شروع ہوئے چند ہی منٹ ہوئے تھے کہ گولی چل گئی. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۶۵).

---چوُکنا محاورہ.
گولی کا نشانے پر نہ لگنا ، نشانہ خطا ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ فیروزاللغات).

---چھوڑنا محاورہ.
گولی چلانا ، گولی سے نشانہ لگانا. چترال کی سپاہ کی تبدیلی جو موسمِ خزاں میں ہوا کرتی ہے وہ بغیر ایک گولی **چھوڑے** ہو جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۴۴).

---خطا جانا محاورہ.
رک : **گولی چوکنا.** ہماری گولی خطا نہ جائے . (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۵۷).

---داغنا محاورہ.
گولی چلانا. انہوں نے آناً فاناً اس کے ماتھے پر گولی داغ دی. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۱۳۰).

---دَغنا محاورہ.
گولی چلنا. چڑیا بولی اور یہ سمجھے کہ گولی دغی ، کسی نے گایا اور ان کے نزدیک بم کا گولا پھٹا. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱ : ۳).

---دِکھاؤ فقرہ.
(بطور طنز) **ختم کرو ، جان سے مارو ، لعنت بھیجو ، دور کرو.** اے گدھا جوت رکھا ہے ایے ایسے تو گولی دکھاؤ ... وہ اپنی ریڑی آگے نکال لے گئے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۱۷).

---دینا ف مر ؛ محاورہ.
دوا کی ٹکیہ کھلانا ، دوا کی گولی دینا ؛ پٹی پڑھانا ، بہکانا ؛ فریب دینا ، دھوکہ دینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---ڈھالنا محاورہ.
سانچے میں گولی کا بنانا (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سَر کَرنا محاورہ.
گولی چلانا ، بندوق ، رائفل یا پستول وغیرہ چلانا. متواتر تین آوازوں کے بعد گولی سر کر دی. (۱۹۱۸ ، آفتابِ دمشق ، ۳۹).

---سے اُڑانا محاورہ.
گولی سے مار ڈالنا. بےقصور بغیر تحقیقات گولی سے اُڑا دیا. (۱۹۵۹ ، نقش آخر (ڈرامہ)، ۸۳). تمام نوجوانوں، بچوں اور بوڑھوں کو آن کی آن میں گولی سے اُڑا دیا. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۳۳۸).

---سے بُھون ڈالنا محاورہ.
رک : **گولی سے اڑانا.** سارے قصبے کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ، کئی مسلمان گولیوں سے بھون ڈالے گئے . (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۱۴).

---(بھر) کا ٹپا امذ.
گولی کی مار یا پہنچ کی حد جہاں وہ گرے ، وہ فاصلہ جہاں تک گولی یا گیند وغیرہ جا کر گرے. کانوں یہاں سے کوئی دس بارہ گولی کے ٹپے پر ہے کانوں کہیں اور ہوگا کانوں کی ایک ہی کہی یہ شہر ہے یا کانوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۴). بادشاہ نے اس کوہستان ... کا فاصلہ پوچھا ملاح نے عرض کیا کہ ... گولی بھر کے ٹپے پر ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۷).

---کان پر سے نِکل جانا محاورہ.
کسی آفت یا صدمہ سے بال بال بچ جانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ فیروزاللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کی چوٹ امث.
ڈنکے کی چوٹ ، کھلے عام. وہ نیک شگون نیک فال کے ساتھ گولی کی چوٹ شہر میں داخل ہوا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۱۲).

---کھانا محاورہ.
گولی کی چوٹ کھانا ، گولی سے زخمی ہونا.

کھائی ہے دل پہ خال کی گولی جو اے شعور
تو بھی نگو شوق کا کوئی خدنگ پھینک
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

دل دھڑکنے سے یہ ہوتی ہے مری کیفیت
کھا کے گولی کبھی جس طرح تڑپ جائے ہرن
(۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۲۸۵).

---کِھلانا محاورہ.
گولی کھانا (رک) کا تعدیہ.

نہ بندے کوا ک گولی اس کی کھلائی
تمہیں ہو گیا اتنا پیارا طمنچہ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۵۲).

---لگانا ف مر ؛ محاورہ (شاذ).
گولی مارنا ؛ لاتعلقی اختیار کرنا.

کشتہ کا مرغ روح ہے مشتاق خال رخ
اوڑتے ہوئے شکار کو گولی لگائیے
(۱۸۸۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۱۷).

---لگاؤ فقرہ.
رک : **گولی مارو جو زیادہ مستعمل ہے.** ابی اس جھگڑے کو گولی لگاؤ ، لو ذرا اپنے پوتے کو تو کھلاؤ. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۴).

---لگنا ف مر ؛ محاورہ.
گولی جسم میں پیوست ہونا ، گولی سے زخمی ہونا ، گولی کا نشانہ بننا.

ملاتا شہریوں سے آنکھ ہے یہ صحرائی
میں کیسا شاد ہوں گولی اگر ہرن کو لگے

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۵). سورت کے محاصرہ میں اس کے گولی لگی ، ایک مہینے میں اچھا ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۹۰۲). خان دوران کو عین معرکۂ جنگ میں نماز پڑھتے ہوئے گولی لگتی ہے ، وہ شہید ہو جاتا ہے . (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۳۸).

---مارنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **بندوق یا پستول وغیرہ کی گولی سے زخمی یا ہلاک کرنا ، جان سے مار دینا.** ارے یہ کس مردود کی شرارت ہے گولی مارنے کا کام کیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۹). تلخی اتنی بڑھے گی کہ میں اسے گولی مارو دوں گا. (۱۹۶۵ ، چوراہا، ۳۴). ۲. **(کسی چیز سے) بے تعلق یا بے پروا ہو جانا ، دست کش ہو جانا.**

بندوق کا نہیں ہے جو لیسنس غم نہیں
میں نے تو اس خیال ہی کو گولی مار دی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۹).

---مارو فقرہ.
چھوڑو ، جانے دو ، لعنت بھیجو ، نام نہ لو ، دفع کرو.
بات کاٹ کر ، مارو گولی اونہیں :

« تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو »

(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۸۷). اجی گولی مارو اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیوں کو ، سوائے استانیاں بننے کے کسی مصرف کی نہیں ہوتیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۸۴).

---نِکالْنا محاورہ.
سزا دے کر راز معلوم کرنا ، سرزنش یا تنبیہ کر کے کوئی بات اُگلوانا. دیکھیے ہمارے مرزا صاحب چین کی لڑائی پر گئے تھے ظالم نے سوچا کہ انگریز عقل کے پتلے ہیں انتڑیوں تک کی گولی نکال لائیں گے. (۱۹۱۸ ، منازل ترق ، ۳).

گولے (و مج) امذ ؛ ج.
۱. **گولا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.** وہ آنسوؤں کے بڑے بڑے گولے بےحد ضبط سے حلق کے پار اتارتے ہوئے سوچ رہی تھی. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۱۵). ۲. **(کنایۃً) غلام ، خادم ، خدمت گار ، نوکر چاکر ، خدم و حشم.** نہ سائیں تیرے چاکر موجود ہیں ، تیرے گولے حاضر ہیں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۰۳).

---اُتارْنا محاورہ.
توپ کے گولے پھینکنا یا چلانا. اگر اُدھر سے نہ چلے تو کیا کچھ فرض ہے کہ ہم بھی خاموش ہی رہیں ہم تو گولے اتار دیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۸۰).

---اُتَرْنا محاورہ.
گولے اُتارنا (رک) کا لازم ، گولے پھینکے جانا.

دو طرفہ سے گولے اوترنے لگے
دو جانب ہزاروں ہی مرنے لگے

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹیل کالج میگزین ، ۱۹۷۳ ، ۱۰۹)).

---چھوڑْنا ف م ؛ محاورہ.
آتش بازی کے گولے (جن سے زوردار آواز پیدا ہوتی ہے) چلانا. سب سے پہلے باندار ہوائیاں اور گولے چھوڑتے ہوئے نکلتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مضامین محفوظ علی ، ۴).

---دار پَگْڑی (---فت پ ، سک گ) امث.
ایک وضع کی گول بندھی ہوئی یا قالب پر چڑھی ہوئی پگڑی جس کا اگلے بادشاہوں کے وقت میں دربار میں باندھ کر جانے کا دستور تھا. اندر سے ایک مرد ضعیف باریش سفید قبائے زربفتی پہنے سر پر گولے دار پگڑی باندھے ہوئے ایک عصا ہاتھ میں باہر نکلے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۶۴). مندیلیں ، بنارسی دوپٹے ، گولے دار پگڑیاں مسلمانوں کا حصہ تھا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۷). [گولے + ف : دار ، داشتن - رکھنا + پگڑی (رک)].

---داغْنا ف م ؛ محاورہ.
گولے چلانا ، توپ سے گولے نشانے پر پھینکنا. ہماری طرف مشین گنیں دندنانے لگیں ، توپیں گولے داغنے لگیں. (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۵۴).

---کا تَعْوِیذ امذ.
(گورکنی) قبر کا وہ تعویذ جس کے اوپر کا حصہ محراب دار ہو ، اسے محرابی بھی کہتے ہیں (ا پ و ، ۷ ، ۱۴۹).

---کا داسَہ امذ.
(سنگ تراشی) سادی روکار کا صرف گولا یا چپٹی دھار بنا ہوا داسہ جو لکڑی کا ہوتا ہے ، کھاتے کا داسہ (ا پ و ، ۱ : ۷۳).

---کا رَنْدَہ امذ.
(نجاری) لکڑی کی سطح پر گول ابھرواں نشان بنانے کا رندہ (ا پ و ، ۱ : ۴۵).

---کُمْہار (---ضم ک) امذ.
(کمھاری) چاک پر اعلیٰ قسم کے برتن بنانے والا کمھار جو درجۂ اول کا کاری گر سمجھا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۶). [گولے + کمہار (رک)].

---کی پَرکار امث.
(نجاری) لکڑی کی گولائی ناپنے کی پرکار (ا پ و ، ۱ : ۴۵).

---کے کَباب امذ ؛ ج.
قیمے کے گول کباب. دلی کے سیخ کے کباب اور گولے کے کباب مشہور ہیں. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۱۷۳).

---لُڑْکانا محاورہ.
قیاسی گدے لگانا ، فضول باتیں کرنا ، گپ مارنا. شیخ کو یہاں کی معلومات تاریخی حیثیت سے بہت اچھی ہے ، خدام حرم تو یوں ہی گولے لڑکایا کرتے ہیں. (۱۹۱۱ ، روزنامچہ سفر ، مصر و شام و حجاز ، حسن نظامی ، ۹۷).

گولیاں (و مج ، کس ل) امث ؛ ج.
۱. **گولی (رک) کی جمع ، دوا وغیرہ کی چھوٹی گولی ، تراکیب میں مستعمل.** گولیاں سہل الاستعمال ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مقبول عام ہوتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۱).

۲. کانچ کی بنی ہوئی گولیاں جس سے بچے کھیلتے ہیں ، کنچے۔ چھوٹے چھوٹے بچے آنکھ مچولی ، پہاڑوا ... اوڑان چھلا ، چوہ ڈھیری ، گولیاں ..... کھیل کھیلتے تھے۔ (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اورنا اہل پڑوس ، ۶).

---بَرسانا محاورہ.
پستول یا مشین گن یا دوسرے آتشیں اسلحہ سے لگاتار گولیاں چلانا. ڈاکو اور راہزن سفر نامہ نگار پر حملہ آور ہوتے ہیں ، گولیاں برساتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۳۶۳).

---چھانٹنا محاورہ (قدیم).
رک : **گولیاں برسانا**.

اُپٹیا ہوا کا فوج یوں شبنم کی گولیاں چھانٹنا
ڈر سوں اگن موں چھانپ لے ڈر رہی ہے ٹھارے ٹھار آج
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۶).

---کھیلتے ہیں فقرہ.
ابھی تک بچے ہیں ، ناسمجھ ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کھیلنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گولیوں کا کھیل کھیلنا ، کنچے کھیلنا ، گولیوں کا مینہ برسنا.**

برستے دیکھ کے اولے نشے میں یہ سوجھا
فرشتے گولیاں کیا آسمان پر کھیلے
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶۸).

جو طفل اوس کی رعایا کی گولیاں کھیلیں
ہر اک صدف میں بنیں موتیوں کے دانے گول
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۱۷). باشو آنگن میں گولیاں کھیل رہا تھا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۳۱). ۲. **بچپن کا زمانہ ہونا ، ہنوز طفل ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گولیوں (و مع ، کس ل ، ی مخت ، و مج) امث ؛ ج.
گولی (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---کا مینھ بَرسْنا محاورہ.
بارش کی طرح گولیاں چلنا ، بکثرت گولیاں چلنا. مال روڈ پر گولیوں کا مینہ برس رہا ہے. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۲۱۴).

گوم (و مج) امذ.
۱. **کنکھجورا ، کوجر ، ہزارپا** (لاط : Scolopendra). بچھو ، مکڑیاں ، بگیاں وغیرہ اور صدپا (گوم ، کھنکھجورا) اس گروہ سے متعلق ہیں. (۱۹۴۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۸۴). ۲. **گھوڑے کی ایک بھونری جو عموماً ناف کے قریب ہوتی ہے مسلمان جسے نیک اور مرہٹے ، جاٹ وغیرہ منحوس سمجھتے ہیں.**

لے آیا پھر یہ خدا کے حکوم
دو گھوڑے ایس اے بعضے ہو گوم
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰).

کھڑے اک دم نہیں اس پاس رہتے
زباں اپنی میں ہیں گوم اس کو کہتے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۵).

گوم کے نام سے وہ ہے موسوم
کوئی کہتا ہے نیک کوئی شوم
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۶۲). گوم ... ناف کے پاس عنقریب اصلی بھونری کے ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸). [مقامی].

گُوما (و مع نیز مج) امذ ؛ ــــگوماں.
ایک پودا نیز اس کا پھل جو برسات میں خریف کی پیداوار کے ساتھ ویران مقاموں پر پیدا ہوتا ہے ، یہ بطور دوا خصوصاً کان کے درد اور کچھی وغیرہ کو نافع ہوتا ہے ، کمبھا. گوما ... مرہٹی میں کمبھا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۰). [ف].

گوما (۱) (و مج) امذ.
دم دار ستارے کا وہ حصہ جو سر کے گرد ژولیدہ ابر کے مانند پایا جاتا ہے ، سر اور دم کا درمیانی حصہ. دم دار تارے کے سر اور گوما اور دم کا حال بیان کرو. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۶۹). [مقامی].

گوما (۲) (و مج) امذ.
گانٹھ کی شکل کا پھل جو جڑ کے اوپر پیدا ہو ، جیسے : اناس (ا پ و ، ۶ : ۱۴۴). [مقامی].

گوماچھی (و مج) امث.
بڑمکھی نیز گھڑمکھی ، گھوڑوں کو کاٹنے والی مکھی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गो+मक्षिका].

گُوماں (و مع نیز مج) امذ.
رک : **گوما.** گوماں (گومہ) ایک ملکی بوٹی ہے جو موسمِ برسات میں خریف کی پیداوار کے ساتھ بکثرت پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۴). [گوما (رک) کا انفی املا].

گومُنا (و مج ، ضم م) امذ.
ایک دوا کا نام (نوراللغات). [مقامی].

گومتی (و مج ، سک م) امث.
ہندوستان کے علاقے اودھ کی ایک مشہور ندی جو شاہ جہاں پور کی ایک جھیل سے نکل کر لکھنو سے گذرتی ہوئی سیدپور کے پاس گنگا میں جا ملتی ہے.

گومتی میں ہوئے شامل جو مرے چار آنسو
لکھنؤ فیض قدم سے مرے پنجاب ہوا
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۳۶). [س : गोमती].

گومَڑ (و مع ، فت م) امذ.
رک : **گومڑا جو زیادہ مستعمل ہے.** ماتھے پر ایک گومڑ دکھائی دیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۹۴). اب وہ تھا اور اس کے اردگرد پھر ... کھکرے ، گومڑ اور گلھڑ کی بیماریاں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [گومڑا (رک) کا مخفف].

گُومڑا (و مع ، سک م) امذ.
۱. **(جسم خصوصاً سر پر کسی چوٹ کا) ورم ، سوجن ، اُبھار.**

ہاتھ ایسے غضب کڑے پڑے تھے
سر میں کئی جا پہ گومڑے تھے

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۱). میرا سر پھٹ گیا دیکھو میرے ماتھے پر کتنا بڑا گومڑا ہے. (۱۸۹۶ ، توزج نامہ ، ۷ : ۶۹۸). مارے ہنسی کے لوٹ گئیں پتھر کا ستون قریب تھا ایسی ٹکر لگی کہ کنپٹی میں گومڑا پڑ کر کسی قدر خون نکل آیا. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۳). اس کے استوانہ نما جسم پر متعدد گومڑے ہوتے ہیں. (۱۹۷۹ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریئے) ۱۹۱). ۲. **وہ گڑھا یا اُبھار جو چوٹ لگنے سے برتن وغیرہ میں پڑ جائے.** تانبے کے برتن دھڑا دھڑ کرتے اور گومڑے پڑتے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۲۸۱). یہ اے روڈ ہے ، یہاں دو چار گومڑے تو آئے دن پڑتے ہی رہتے ہیں. (۱۹۶۲، معصومہ، ۱۳). ۳. **(لکڑی یا درخت وغیرہ کی) گانٹھ ، گرہ ، اُبھار.** گومڑے ، گرہ ، چکر دار لکڑی ... معمولی لکڑی سے عموماً وزن دار ہوتی ہے. (۱۹۰۷، مصرفِ جنگلات ، ۲۶). اس درخت میں سیکڑوں چھوٹے بڑے گومڑے پڑے ہوئے تھے. (۱۹۸۸، صدیوں کی زنجیر، ۲۶۷). ۴. **پھوڑا ، دنبل ، دانہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گمڑا (رک) کا اشباعی املا].

گُومڑی (و مع ، سک م) امث.
۱. **چھوٹا گومڑا ، دانہ ، پھنسی.** یہ گومڑی جگر کی بالائی سطح پر خانہ دار جِھلی میں پیدا ہوتی ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علمِ طب ، ۲ : ۸۹۹). یہ حلیے الحاق نسیج کی مخروط گومڑیاں ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰۵). ۲. **چھوٹی گرہ یا اُبھار (کسی چیز کا).** اُن میں جابجا گومڑیاں بھی بنی ہوئی ہوں گی. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۳). [گومڑا (رک) کی تصغیر].

گُومڑے (و مع ، سک م) امذ ؛ ج.
گومڑا (رک) کی جمع یا حالت مغیّرہ ، تراکیب میں مستعمل. گومڑے ہوں تو کند آلہ کو ہتھ ٹیکن پر مضبوط پکڑو. (۱۹۴۸ ، انجینیری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۱۴).

ـــ دار صف.
جس میں گانٹھ یا گرہ ہو ، اُبھار دار ، اُبھرواں. اخروٹ کی گومڑے دار لکڑی سادھی لکڑی کے مقابلے میں بڑی قیمت دار ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۳). [گومڑے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

گومُکھ (و مع ، ضم م) امذ.
۱. **ایک قسم کا ساز (بگل کی طرح کا) ؛ ایک قسم کی سیند یا نقب جو چور لگاتے ہیں ؛ تھیلی جس میں مالا رکھتے ہیں** (پلیٹس). ۲. **(کُشتی) ایک داؤ جس میں داہنے ہانو کا ٹخنہ بائیں چوتڑ کے نیچے اور بائیں ہانو کا ٹخنہ داہنے چوتڑ کے نیچے رکھ کر تن کر بیٹھ جاتے ہیں پھر بایاں ہاتھ بغل سے پیچھے پھیر کر اُوپر کو اور داہنے ہاتھ کی کہنی اُوپر کو کر کے ہاتھ کو پیچھے کی طرف موڑ کر اس سے بائیں ہاتھ کی انگلی پکڑتے ہیں.** طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے ... گومکھ ، بغلی ، گلند ، پری بند . (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [گو ـ گائے + مکھ (رک)].

گومُکھی (و مج ، ضم م). (الف) صف مث
گاؤ چہرہ ، گائے کے چہرے سے مشابہ ، لمبوتری (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ) . (ب) امث. **بانات کی وہ تھیلی جس میں ہندو مالا ڈال کر جپا کرتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گومکھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

گومگو (و مع ، فت م ، و مج). (الف) امذ.
۱. **(کہنے اور نہ کہنے کے سلسلے میں) تذبذب اور دھکڑ پکڑ. کسی بات کے کہنے نہ کہنے کی حالت ، کہنے میں پس و پیش یا وسوسہ ، شک شبہ ، تذبذب ، پس و پیش ، کشمکش.**

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے
حیا ہے اور یہی گومگو تو کیوں کر ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷).

اُس کو میں ظالم کہوں یا بدمعاش اس کو کہوں
گومگو کی بات ہے اکبر بُرا کس کو کہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۳۳). دو طرفہ محبّت میں گومگو کی حالت نہیں ہوتی. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۲۳). ۲. (شاذ) **چُپ رہنا ، خاموشی اختیار کرنا ، کچھ نہ کہنا.**

فی الحقیقت گومگو کی ہے یہ جا
وہ کرے جو کچھ کہ چاہے ہم کو کیا

(۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۸) . (ب) صف . ۱. **وہ راز جس کے انکشاف میں تذبذب ہو ، تذبذب آمیز ، مخفی ، خفیہ.**

کُھلتا نہیں یہ عقدہ نہایت گو تنگ ہو
تیرے دہن کو کہتے ہیں سب سرِ گومگو

(۱۷۳۱ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۹).

سُنے نہ کسو کی نہ اپنی کہے
بیاں اس کا کچھ گومگو ہی رہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۵). نوّے ہزار باتیں گومگو خدا سے کرے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰۶). ۲. **ناگفتہ بہ ، قابلِ خاموشی ، ناگفتنی.**

حقیقت گومگو ہے سوز پیارے بوجھ کر چپ رہ
جدھر دیکھا خدا ہے اور جہاں دیکھا خدا ہی ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۷۸).

سنتے نہیں کہے جو نہ کہیے تو دم رُکے
کچھ پوچھیے نہ قصہ ہمارا ہے گومگو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۲).

کچھ گومگو ہی رہنے دو جانے دو چُپ رہو
مضمون آج تک تو دہن کا کُھلا نہیں

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۲۳).

وبالِ بیاں بے نیازی کو دوبھر
عجب گومگو ہے مری خستہ حالی

(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۳۵). ۳. **مُبہم ، مشکوک ، مشتبہ.**

کچھ گومگو ہے یارو یہ اس بندگی کا
انکار ہے اچنبھا اقرار ہے تعجب

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۹۵). کسی گومگو معاملے پر کھٹک کر الگ ہوئے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۴۷). بعض والیانِ ملک نے ... پیچیدہ اور گومگو مصلحت آمیز جواب دیئے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۶۰). خط پہنچا اور جلد پہنچا ... بہت غنیمت ہے ، ورنہ آج کل خطوں کا معاملہ بہت گومگو ہے. (۱۹۴۸ ، خطوطِ عبدالحق ، ۸۵). (ج) م ف. **چُھپ کر ، در پردہ (واشگاف کا نقیض)** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ف : گو ، گفتن - کہنا + م (حرفِ نفی) + گو (رک)].

--- رَکْھنا محاورہ.
پوشیدہ رکھنا ، خفیہ رکھنا ، چھپانا ، تذبذب میں رکھنا ، صاف صاف بیان نہ کرنا.

نامہ بر اچھا نہ تھا دیتا کُھلا گر وہ جواب
حرفِ مطلب اوس نے رکھا گومگو اچھا ہوا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۰).

--- میں پَڑْنا محاورہ.
تذبذب میں مبتلا ہونا ، شک شبہ میں پڑنا. سب لوگ گومگو میں پڑے ہوئے تھے کہ منشی ہادی علی نے ... اپنا کام دکھایا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۱۹). جہاندیدہ مقدم اپنے نوجوان آقا کے تعلق عظیم عقیدہ رکھنے کے باوجود گومگو میں پڑ گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۷۵).

--- میں ہونا محاورہ.
۱. **تذبذب میں ہونا ، وسوسے میں مبتلا ہونا ، مشکل میں ہونا.** وہ ابھی تک گومگو میں تھے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۵۸). گومگو ہی میں تھے کہ خیال آیا کہ بہترین جگہ پولیس اسٹیشن ہو سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۸۴). ۲. **پوشیدہ ہونا ، مخفی ہونا ، راز میں ہونا.**

مری بے خواریاں ہیں گومگو میں
مرا پینا بھی اک رازِ نہاں ہے

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۳۳۶).

گُومَہ (و مع نیز مج ، فت م) امذ.
رک : **گوما ، ایک پودا** (کلیدِ عطاری ، ۹۰). [گوما (رک) کا ایک املا].

گومید (و مج ، ی مج) امذ.
۱. **ایک قیمتی پتھر جو سُرخی مائل زرد رنگ کا اور نورتنوں میں شمار ہوتا ہے ، لعل.** اس پتھر کو انگریزی میں زرکون ، عربی میں لعل اور پنجابی میں گومید ... کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۸). ۲. **ایک قسم کا جوہر ہے ، ترش ، گرم اور ہلکا ہاضم ہے اور بھوک بڑھاتا ہے** (خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۱). [س : गोमेद].

گومیدَک (و مج ، ی مج ، فت د) امذ.
رک : **گومید.** اس پتھر کو انگریزی میں زرکون ... سنسکرت میں گومیدک کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۸). [گومید + ک ، لاحقۂ نسبت].

گومیدھ (و مج ، ی مج) امذ.
۱. رک : **گومید.** اس پتھر کو ... ہندی میں گومیدھ اور سنسکرت میں گومیدک کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۸). ۲. (ہنود) **گائے کی قربانی کی ایک مذہبی رسم.** گومیدھ یگ تو ان کی ایک مقدّس مذہبی رسم تھی جس میں گائے کی قربانی دی جاتی تھی. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۱۵ ستمبر ، ۳). [س : गोमेध].

گَوَن (فت گ ، و) امذ.
۱. **جانے کا عمل ، جانا ، کوچ ، چلنا (خصوصاً آواگون کی ترکیب میں مستعمل).**

بکٹ بن میں واں تی کیا سو گون
سرب بول آخر کیا یو بچن

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۷).

شہادت کے سما اوپر شہنشہ جب گون کیتے
ملک لہو سوں شفق کے پُر گگن کے سب لگن کیتے

(؟ ، رمزی (بیاض مراثی ، ۳۹)). ۲. **(مجازاً) مرنا** (قدیم اردو کی لغت). [پ : गमन].

گَون (۱) (و لین) امذ.
۱. (اَ) **خصوصاً انگریز یا یورپین عورتوں کا لمبا اور ڈھیلا ڈھالا ایک لباس جو اوپر سے پہنا جاتا ہے.**

پنڈلی سے گون اونچی ہو اے ماہ لندنی
سایہ ترا بلند رہے شمعِ نور سے

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۶۷). اس حالت سے یہ ثابت ہوتا تھا گویا کوئی حسین عورت گون پہنے ہوئے ہے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۱۹).

وہ فقط وضع کے کشتہ ہیں نہیں قید کچھ اور
بھینس کو گون پہنا دیجئے عاشق ہو جائیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۸۱). سلیپنگ سوٹ اور ایک گون کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۴۷). (آ) **لباس.** گون لباس کے مفہوم میں عام ہے جیسے (۱) نائیٹ گون جو زیادہ تر بول چال میں ہے (۲) عورتوں کا گون. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۱۱). ۲. **خاص وضع کا جبّہ جو جج ، وکیل اور سند یافتہ طلبا وغیرہ خاص مواقع یا تقریبات میں زیب تن کرتے ہیں.** ہر طالبِ علم کیپ اور گون پہنے ہونا چاہیے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جولائی ، ۳). آپ خود بھی پہلی بار بیرسٹر کا گون زیب تن کر کے میرے دفاع میں عدالت کے سامنے پیش ہوئے تھے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۱۳). ۳. **ایک قسم کا کپڑا.**

گون اور جالی چکن اور بک
ہے سٹی اور کُنٹی فل نین سک

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۹). [انگ : Gown].

گَون (۲) (و لین) امذ ؛ امث.
۱. **جائے پناہ ، خلوت گاہ ، گوشہ ، آشرم.**

کعبہ رہنے کی کہاں گون ہے بناویں گے ہم
کسو میخانے کی دیوار تلے گھر اپنا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۴۳). ۲. **کوچہ ، سایہ دار جگہ جہاں بیل باندھے جاتے ہیں.** انہوں نے دیکھا کہ یعزیر اور جلعاذ کی سرزمین مواشی کی گون ہے . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۵۸). بیڑے کی اخیر حد یعنی گون پر پہنچے اور انہوں نے اچھل کر ایک پچکولا دیا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اکتوبر ، ۱۸).
[س : **गमन**].

گَون (۳) (و لین) صف.
غیر ضروری ؛ **ذیلی** ، **ضمنی** ؛ **ادنیٰ** ، **گھٹیا** ؛ **مجازی** (پلیٹس).
[س : **गौण**].

---خَرْچَہ (---فت خ ، سک ر ، فت چ) امذ.
متفرق مصارف ، **متفرقات** (پٹواری کی کتاب ، ۱۱). [گون + خرچہ (رک)].

گَون (۴) (و لین). (الف) امث.
۱. **غرض** ، **مطلب** ، **مقصد**.

بھول ، بھولا تمہیں کہا ہے آپ
اپنے گون کو بڑے سیانے ہیں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۱).

شکوۂ جور جو کرتا ہوں تو فرماتے ہیں
لاکھ بار آپ کو گون ہو تو گوارا کیجیے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۲). ان کو سوائے اپنی گون کے کسی سے واسطہ ہی نہیں رہتا. (۱۹۴۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۴). ان دونوں میں سے کسی ایک کے بھی گون کے آدمی نہیں تھے. (۱۹۸۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۲۷). ۲. **موقع** ، **گھات**.

تجویز رہا تھا گھات گون کی
ناگہ وہ مستِ خواب چونکی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴۵).

زخمی ہوا ہے ، پاشنہ ہائے ثبات کا
نے بھاگنے کی گون ، نہ اقامت کی تاب ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۶). انجان ہستی میں چوٹے و دغابازوں کو البتہ گون ہوتی ہے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۳۳). آج گھوڑے نظر آتے تو جی چاہتا ہے کہ اگر گون سے ملے تو لے لوں. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۲). ۳. **واسطہ** ، **لگاؤ**.

کیوں جلائیں تربتِ راسخ پہ کیا گون کیا غرض
بے سبب بے فائدہ بے کار بے مطلب چراغ

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳۴). اب بھی خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے میرے ماں باپ گون کے رکھنے والے مٹ نہیں گئے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۶۴). ۴. **خواہش** ، **ضرورت** ، **مقصد** ، **مطلب**.
اس وقت نشے کی لذت میں آ لیٹ ہوئی تھی اس گون سے کچھ تیر نگہہ کے چلتے تھے ، کچھ تیغ اگلتے تھے بھوں سے (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۴۷). لکھنؤ کو چھوڑ کر تو بہشت جانے کی بھی گون نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۹۱). اب میرے گھر میں نگوڑی حرام کی کمائی آئے ، ناصاحب ہم اس گون کے نہیں. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۰۸). (ب) صف.
۱. **سزاوار** ، **لائق** ، **قابل**.

یہی دوچار تک یاں گون ہیں پیارے نام کے تیرے
نہ بہانے دل کا کر ٹکڑا کوئی لختِ جگر لے جا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵). مجبور ہوں کوئی تیرے دل بہلانے کی گون نہیں جسے چھوڑ جاؤں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۴۱).

سیر قابل ہیں اس کے دیوانے
سننے کے گون ہیں ان کے افسانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹).

قتل کے لطف تڑپنے کے مزے کچھ اوٹھے
حیف اس گون بھی ہمارا تنِ رنجور نہیں

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۵۸). ۲. **گوارا** ، **پسند**. ان لوگوں کو دو کی جگہ تین دینے گون (گوارا) ہیں لیکن عظمت ایسی کو آٹھ آنے دے کر گھر لٹوانا منظور نہیں. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۷۶). ۳. (کسی کے) **ڈھب کا** ، **مطلب کا**.

قصد اپنا جو تھا سو ہو نہ سکا
کہ تجھے اپنے گون بنائیے گا

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، سید محمد میر اثر ، ۱۰۹).
[غالباً : س : **गमन**].

---پَڑْنا محاورہ.
کام پڑنا ، **مطلب پڑنا** (جامع اللغات).

---کا صف.
۱. **مطلب کا** ، **غرض کا** ، **لالچی** ، **موقع پرست** (عموماً اپنی کے ساتھ مستعمل).

یار تم کو دل نہیں دینے کا بے بوسہ لیے
تم جو اپنی گون کے ہو میں بھی ہوں اپنی گھات کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

تم اگر اپنی گون کے ہو معشوق
اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۸). ۲. **پسند کا** ، **مرضی کا**. یہ مکان ہماری گون کا نہیں. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱ : ۹۸).

---کا یار امذ.
مطلب کا یار ، **خود غرض آدمی** ، **مطلب پرست**.

بول اور چال میں اگرچہ گنوار
پر سنا تم نے ہو کا گون کے یار

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۶).

کوئی مونس ہے نہ اب غمخوار ہے
اور کوئی ہے تو وہ گون کا یار ہے

(۱۸۳۳ ، داستان رنگیں ، ۵). یہودی ... بڑا خرانٹ ، بڑا کائیاں آدمی ، بڑا گون کا یار. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ۳۹).

سب یہ الفت ہے جتانے کے لیے
یار اپنا اپنے گون کا یار ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۷۹).

--- کی صف مث.
کام کی ، مقصد کی ، ڈھب کی ، کارآمد.

جو لکڑی اوس میں ہو گون کی
تو اوس کے تو بناوے چونکی

(۱۸۳۰ ، نورتن رنگین ، ۳۹).

اُنھیں گوں کی چیز اک نئی مل گئی ہے
اُسی سے وہ سمجھے ہیں شانِ شہی ہے

(۱۹۰۵ ، بہارت درپن ، ۵۰).

--- گانٹھنا محاورہ.
(چاپلوسی یا تدبیر سے) **مطلب نکالنا ، غرض پوری کرنا ، کام نکالنا.** جس طرح بنے گوں گانٹھیے اور مطلب نکالیے. (۱۸۷۶ ، سراب حیات ، ۵۲).

ارے گوں گانٹھتا ہے یہ بدذات
تو نہیں جانتی ہے اس کی گھات

(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (نوراللغات)).

--- گانٹھیا (---غنہ ، سک ٹھ) صف.
گوں گانٹھنے والا ، مطلب نکالنے والا ، خوشامدی.

وہ محمود ، اجی ایک گوں گانٹھیا
مجھے اس نے پرسوں ہی چکما دیا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۱). [گوں + گانٹھ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

--- گیر/ گیرا (---ی مع) صف.
موقع سے فائدہ اٹھانے والا ، غرض کا بندہ ، ابن الوقت ، خوشامدی. وہ اس کو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی اور گوں گیرا اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۲). یا اللہ! مسلمانوں کو منطق سکھا دے کہ یہ صحیح نتیجہ نکالنے پر قادر ہو جائیں ورنہ ہر ایک گوں گیرا ان کی چندیا ایسے ہی بکھیڑے بھیلا کے روز مونڈے گا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۵ : ۵). وہ لوگ (بدگمانی کرنے والے) ان سے اس حیثیت سے نہیں ملتے تو وہ اس کو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی گوں گیر اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹). [گوں + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا/۱ ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

--- گھات امث.
داؤ گھات ، موقع ، مطلب (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گوں + گھات (رک)].

--- نِکالنا محاورہ.
کام نکالنا ، مطلب برآری کرنا ، غرض نکالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- نِکل گئی آنکھ بَدَل گئی فقرہ ؛ کہاوت.
خود غرض کی نسبت کہتے ہیں ، ایسے شخص کے بارے میں بولتے ہیں جو مطلب حاصل ہو جانے کے بعد بے مروتی برتے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- نِکَلنا محاورہ.
مطلب نکلنا ، کام پورا ہونا ، مراد حاصل ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گُوں (و مع) امذ.
رنگ ، قسم ، طرز ، طرح ، طرز کے معنوں میں ، عموماً مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل جیسے گلگوں ، نیل گوں ، گندم گوں وغیرہ.

پلا ساقیا بادۂ لعل گوں
کہ ہو جائیں سرخ آنکھیں مانندِ خوں

(۱۸۰۱ ، میر ، ک ، ۹۶۱). حلیہ شریف گندم گوں میانہ قد فراخ چشم. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۶۰۱). گوں ... آب گوں ، آتش گوں ، شعلہ گوں ، نیلگوں ، سیہ گوں ، گندم گوں ، لالہ گوں ، زمرد گوں وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۸).

فلکِ نیلگوں کی پہنائی
آج آدم کی زد سے دور نہیں

(۱۹۶۶ ، بوئے رسیدہ ، ۴۵). [ف].

گُون (۱) (و مج) امث.
ایک قسم کا لمبا اور بیچ میں سے کھلا ہوا سامان لادنے کا موٹے کپڑے کا تھیلا جو عموماً چھنی یا پالان کے اوپر بیل یا لدو جانور کی کمر پر دونوں طرف لٹکتا ہوا ڈال دیا جاتا ہے ، دو رخی بوری. شہری بھینسا تو فقط لکڑہارے ہی کے کام کا ہے کہ وے لکڑیاں یا گونیں اس پر لادیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۱). حضرت ابنِ زبیر نے ایک لاکھ اسی ہزار درم دو گونوں میں حضرت عائشہ کے پاس بھیجے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۷۸). رہٹ میں نہ تو کوئی گونیں ہوتی ہیں کہ بارش کی چار بوندیں پڑنے پر بھر جائیں اور نہ ہی کوئی رسہ ہوتا کہ ٹوٹے اور کسی کی جان لے. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۲۰). [س : गोणी].

گُون (۲) (و مج) صف (قدیم).
معاون ، مددگار نیز بزرگ.

جا میں کون گیان کی ہوئے برہم گیانی کہے سونے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۲). [مقامی].

گَونا (و لین نیز فت گ ، و) امذ.
۱. (ہنود) بالغ ہونے کے بعد دلہن کو لینے کے واسطے دولھا کا اپنے سسرال جانا اور دلہن کو وداع کر کے گھر لانا ، مکلاوا.

ڈولی آتی ہے اون کے گونے کی
پھول تکتا ہے راہ دونے کی

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۵۹). لڑکی اس سن تک گونے کے قابل بن گئی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱۸). **۲. خلوت ، سہاگ رات ، شب زفاف ، شب عروسی** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : गमन+क].

--- کَرنا محاورہ.
رخصت کرنا ، وداع کرنا ، دلہن کو وداع کرنا ، دلہن کو رخصت کرنا ، وداع کر کے لانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کرنے جانا محاورہ.
بیاہ کے بعد دولھا کا دلہن کو گھر لانے کے واسطے بعد از بلوغ جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- ہونا محاورہ.
گونا کرنا (رک) **کا لازم ، وداع کی رسم کا ادا ہونا ، دلہن کا سسرال جانا (رخصتی کے لیے).** تیرے بیاہ کو تو پانچ برس ہو گئے ہوں گے اور تو بھی پندرہ برس کی ہوئی ، اب گونا کب ہوگا (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۲۶).

گونا (و لین) امذ.
(ٹھگی) چوری کا مال جو چور کے پاس ہو یا جس کو وہ اٹھا کر لے جا رہا ہو (ا پ و ، ۸ : ۲۰۱). [مقامی].

گُونا (ضم گ ، و غم) صف.
رک : گُنا. ظاہر ہے کہ ... م ہزار میل بہ نسبت ... ۲۳۰۰ میل کے ساتھ گونا کم ہے. (۱۹۲۱ ، القمر ، ۲۱). [گُنا (رک) کا بگاڑ].

گونا (و مع). (الف) صف.
گونہ ، یک گونہ ، ایک طرح کا ، ذرا سا.

مریضِ ہجر ہو اچھا جو نکلے دل کی بھڑاس
ابھی نہ جانیے گونا بخار باقی ہے

(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۱۷۳).

بچوں کی ابھی تربیت ہو سکتی ہے گونا
گھوڑے کو لگی اپڑ تو ممکن نہیں چھونا

(۱۹۴۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۱). (ب) امذ. **ایک سنہرا رنگ (روغن یا سفوف) جو سونے یا پیتل سے بنایا جاتا اور صندوقچوں یا شیشوں اور تلوار کی میانوں وغیرہ میں لگایا جاتا ہے.**

کیا سنہرا رنگ ہے جو عکس سے
آئینہ پر صاف گونا ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۶).

اے بت اللہ رے ترا کندن سا رنگ
شرم سے سونا بھی گونا ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۲). [گونہ (رک) کا ایک املا].

گونا (و مج) امذ (شاذ).
رک : گون ، دورخا بورا. گیہوں میرے گونے میں جمع کرو (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۸). [رک : گون (۱) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گُونا گُوں (و مع ، و مع) صف.
طرح طرح کا ، مختلف قسم کا ، وضع وضع کا نیز رنگ برنگ ، بوقلموں. سو نورو قدرت سو زیور ہائے گوناگوں ... دیکھلایا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۹).

سو خوشی حاصل ہوتی ہے آج گوناں گوں مجھے
سبزۂ خط نے دیا ہے نشۂ افیوں مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۹). کئی ہزار سواروں کا ہرا لباس گونا گوں اور اشیاء بوقلموں سے آراستہ ہو کر داہنی طرف ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۱). چمن سرسبز روئیں خوش وضع گلہائے بوقلموں میوہ ہائے گونا گوں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۱).

غضب تھی عشق کے جذباتِ گونا گوں کی رنگینی
دلِ حسرت بھی اک نیرنگ ہے رازِ محبت کا

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۹۰). انسان ایک ایسی مخلوق ہے جسے گونا گوں ذہنی صلاحیتوں سے سرفراز کیا گیا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۷۰). [گُون + ا (حرفِ اتصال) + گوں (رک)].

گُونا گُونی (و مع ، و مع) امث.
طرح طرح کا ہونا. زندگی کی اصل حقیقت تنوّع اور گونا گونی ہے. (۱۹۳۰ ، مکاتیبِ اقبال ، ۲ : ۳۷۲). وہ معلومات جس کی گونا گونی پہلے کے طالبِ علموں کو وحشت زدہ کر دیا کرتی تھی. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۳۰). [گوناگوں + ی ، لاحقہ کیفیت].

گوں پال (و مج ، مغ) امذ.
رک : گوپال ، کرشن جی کا لقب (قدیم اُردو کی لغت). [گوپال (رک) کا انفی املا].

گونت (و مج ، غنہ) امذ.
رک : گوت ، برادری ، ذات ، خاندان.

دولہ مولیٰ اپنی گونت کے اپنی موج کے موجی بندے

(۱۹۴۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۲۸۰). [گوت (رک) کا انفی املا].

گونتَریا (و مج ، سک ن ، فت ت ، سک ر) امذ.
مہمان. تم تو ہمارے گونتریا (مہمان) ہو ، کنور نے سلونے انداز میں کہا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۸۲). [مقامی].

گُونْتنا (و مع ، غنہ ، سک ت) ف م (قدیم).
رک : گوتھنا ، ٹانکنا ، نتھی کرنا ، باندھنا. بجازی میں گونتے تو چُپ سر گنوائے. (۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق (دکھنی اُردو کی لغت). [گوتھنا (رک) کا انفی املا].

گونْتھ گانْتھ م ف.
بُری بھلی سلائی کر کے ، کسی طرح سی کر ، ٹانک کر ، پرو کر. یہ کام ہم جیسے غریب آدمیوں کی بھو بیٹیوں کے ہیں ، بھلا یا بُرا جیسا آیا گونتھ گانتھ اپنا تن بدن ڈھانک لیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۷). [گونتھنا گانتھنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- کے م ف.
تیار کر کے ، راضی کر کے ، منّت سماجت کر کے. ایک دفعہ ... حاضرین نے انہیں زبردستی گونتھ گانتھ کے نماز پڑھانے کھڑا کر ہی دیا. (۱۹۶۷ ، بزمِ خوش نفساں ، ۵۶).

گُونْتھنا (و مع ، غنہ ، سک تھ) ف م.
۱. (ا) **گوتھنا ، پرونا ، شامل کرنا ، نتھی کرنا.** بادشاہ کی تعریف کے جواہر نظم کی لڑی میں گونتھ کر شہرت کے بازار میں رواج دیوے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۲۰۷). کسی نے بالیاں بھریں ، کسی نے کنٹھے گونتھے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۴۴).

کتنی محبت سے میرے بالوں میں پھول گونتھے تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۱۸). (اا) **سینا ، سلائی کرنا ، ٹانکے لگانا.** دو جوڑے ابھی دھو کے سوکھنے کے لیے ڈال کے آیا ہوں ، وہ بھی کئی جگہ سے گونتھ رکھے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۰۱). ۲. **ریشم کے تاروں کو آپس میں لپیٹنا ، گوندھنا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گوتھنا (رک) کا انفی تلفظ].

--- گانْتھنا / گانْتھنا ف م.
سینا پرونا ، جیسے تیسے ٹانکنا یا نتھی کرنا. غرض اِس وقت تو ہریالی نے کسی طرح گونتھ گانتھ کر فرش کو پورا کیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۶). الفاظ کے پھولوں کو انھوں نے گونتھا گانٹھا کبھی اُس کا سہرہ بنا لیا. (۱۹۱۰ ، ذکاءاللہ دہلوی ، مضامینِ تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۲۰). [گوتھنا گاتھنا (رک) کا انفی املا].

گونْٹ (و مج ، غنہ) امث.
رک : **گوٹ ، حاشیہ ، سنجاف.** سرکار میں جاتے تو عبا اور گونٹ وغیرہ کی سادی مندیل پہن لیتے تھے. (۱۹۸۳ ، امیرمینائی اور ان کے تلامذہ ، ۱۷). [گوٹ (رک) کا انفی املا].

گَونْٹا (و لین ، مغ) امذ.
گانو کے اخراجات (جامع اللغات). [گوں ۔ گانو + ٹا ، لاحقۂ نسبت].

گونْٹا (و مج ، مغ) امذ.
رک : **گوٹا.** سر پر چھوٹے گونٹے کی ٹوپی ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۷). [گوٹا (رک) کا انفی تلفظ].

گَونْٹی (و لین ، مغ) امث.
(نیاری) رک : **چھیڑا ، وہ دھات یا مسالا جس کے اثر سے دوسری دھات تیزابی محلول سے جُدا ہو جائے ، راقی ، کامی** (ا پ و ، ۳ : ۱۰). [مقامی].

گَونْٹیا (۱) (و لین ، مغ ، کس ٹ) امذ.
لمبردار ، گانو کا سکھیا ، پٹیل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : **गोष्ठ**].

گَونْٹیا (۲) (و لین ، مغ ، کس ٹ) امث.
چھوٹا گانو (پلیٹس). [س : **ग्राम + इय + इका**].

گونْٹھ (۱) (و مج ، غنہ) امذ.
رک : **گونٹ وہ زمین جو مذہبی کاموں کے لیے جاگیر دی جائے** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : **आयत**].

گونْٹھ (۲) (و مج ، غنہ) امذ.
ایک وضع کی چوڑی سلائی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً س : **ग्रन्थ**].

گونْٹھا (و مج ، مغ) امذ.
(ایندھن براری) **گائے بھینس کا سوکھا ہوا گوبر جو جلانے کے کام آئے ، اُپلا نیز گائے بھینس وغیرہ کے گیلے گوبر کو حسبِ ضرورت ٹکیا کی شکل میں بنا کر سکھایا ہوا اُپلا جو عام طور سے گھر پر بنا لیا جاتا ہے ، تھپواں اُپلا** (ا پ و ، ۳ : ۱۰۵). [س : **गो + विष्ठा**].

گُونْٹھنا (و مع ، غنہ ، سک ٹھ) ف م.
رک : **گونتھنا** (پلیٹس). [گونتھنا (رک) کا ایک املا].

گُونْٹھوانا (و مع ، غنہ ، سک ٹھ) ف م.
رک : **گنتھوانا ، گونٹھنا (رک) کا متعدی المتعدی** (پلیٹس). [گنتھوانا (رک) کا بگاڑ].

گُونْج (۱) (و مع ، غنہ) امث.
۱. (ا) **وہ آواز جو گنبد یا بند مکان میں دیر تک سنائی دیتی ہے ، آوازِ بازگشت.** جب گونج ٹھہر گئی تو سید صاحب نے لکچر دینا شروع کیا. (۱۸۸۳ ، سید احمد خاں کا سفرنامۂ پنجاب ، ۱۰۹). چونکہ اُس کی آواز زمانہ کی گونج کے موافق تھی اُس نے توقع سے بہت زیادہ کامیابی حاصل کی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۱۷۰). کسی بڑے تار گھر میں چلے جائیے ... اِنسانی اُنگلیاں حرکت کر رہی ہوں گی اور کھٹکے کی گونج اُن سے نکل رہی ہو گی. (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۲).

جب آنکھ کھلی اور ہوش آیا تب سوچ لگی ، اُلجھن سی ہوئی
پھر گونج سی کانوں میں آئی وہ سُندر تھی سپنوں کی پری

(۱۹۳۷ ، میراجی کی نظمیں (کلیاتِ میراجی ، ۲۷)). ان اساسی رجحانات کے ساتھ کبھی کبھی اس کے یہاں اخلاق آہنگ کی گونج بھی سنائی دینے لگتی ہے. (۱۹۸۳، فنون ، لاہور ، ستمبر، اکتوبر ، ۸۹). (اا) (طبیعیات) **ایسی مرتعش حرکت جو کسی جسم میں کسی دوسرے جسم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے**(آواز علی ناصر زیدی ، ۳۲۱). ۲. **بھنبھناہٹ (خصوصاً بھونروں کی)**

گونج بھونروں کی یہ ڈھاتی ہوئی جادو دل پر
یہ وہ رُت ، جس میں نہیں رہتا ہے قابو دل پر

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۶۸).

ماگھ لایا ہے نویدِ آمدِ فصلِ بہار
گونج بھونرے کی ہے اک ٹھمری مبارکباد کی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۶۸).

اور بھونروں کی وہ گونج
سچ بتا ! کانوں کو کیا اب بھی بھلی لگتی ہے

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۳). ۳. **(مجازاً) آواز ؛ (کنایۃً) خواہش ، ارمان.** بھائیو اور بہنو! میں نے راجن بابو کے یہاں ہونے سے فائدہ اُٹھا کر یہ جو باتیں کہیں وہ میں جانتا ہوں کہ آپ سب کے دل کی گونج ہیں. (۱۹۳۰ ، تعلیمی خطبات ، ۹۷). (اا) **گرج ، بھاری یا رُعب دار آواز.**

ڈر کے ساقی ہو گیا بےہوش مستوں کی طرح
شب کو میخانے میں سُن کر ایک متوالے کی گونج

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۸). مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اعتماد و اعتقاد کو لہجہ میں گونج اور گرج کے خطیب تھے. (۱۹۷۵، شورش کاشمیری ، فنِ خطابت ، ۲۸). (اا) (کنایۃً) **پختگی ، استحکام.** ہماری آواز میں ایسی گونج پیدا ہو گئی ہے کہ ... بزرگ بھی تسلیم کرنے لگے ہیں .(۱۹۸۵، تماشا کہیں جسے، ۲۳).

۴. **شیر کی آواز یا ڈکار.** کسی گوشہ سے ایک مہیب شیر ڈکارتا ہوا نکلا ، اس کی پُررعب گونج ... نے اس شخص کے دل کو لرزا دیا. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۵). ۵. **ڈھول نقارے وغیرہ کی آواز** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. **سانپ کی پھنکار.**

وقتِ گریہ آہ عاشق کا ہے جیسا زور و شور
اے شہیدی یوں نہ ہو برسات میں کالے کی گونج .

(۱۸۳۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۳۳).

ہش جانے کی نہ ترکی آپ کی افسوں گری
ہوش اڑ جائے گا سُن کر زلف کے کالے کی گونج

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ترکی ، ۸). ۷. **(کسی تحریر یا اسلوب کی) نقالی ، اثر ؛ تکرار.** یہ جملہ کثرت کے ساتھ دہرایا جا رہا ہے اور ہر طرف اسی کی گونج سُنائی دیتی ہے. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۷). ہر بڑے شاعر کے یہاں اس کی سماجی اور تمدنی روایات کی گونج سنائی دیتی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ،کراچی ، نومبر ، ۵۲). ۸. **شہرت ، دھوم نیز غُل.** آج یورپ کے الحاد کی گونج نے دنیا کے گوشہ گوشہ کو پُرشور بنا دیا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۰۵). ہندوستان میں ... چار دانگ اس سیمینار کی گونج گئی تھی. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۴۶).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
۱. **(کسی جگہ کا) آواز یا شور و غُل سے بھر جانا ، گونجنا ، پھیل جانا.** شہر منافقوں سے بھرا پڑا تھا جنھوں نے دم بھر میں اس خبر کو اس طرح پھیلا دیا کہ سارا مدینہ گونج اٹھا . (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۴).

گونج اُٹھی فضا میں کوئی چیخ
اور نظروں میں موت ابھر آئی

(۱۹۵۴ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱۵). ۲. **دوہرایا جانا نیز مقبول ہونا ، شہرت پانا.** یہ لفظ ایسے بارعب اور جذبے کے لہجے میں کہے گئے تھے کہ سارے کوہستان میں گونج اُٹھے. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۰۵).

ـــ پَیما (ـــ ی لین) امذ.
ایک آلہ جس سے گونج نیز اس کے قائم رہنے کی مدت ناپی جاتی ہے (انگ : Echo Meter). راڈار کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ ایک قسم کا ایکومیٹر یعنی گونج پیما ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۳۰۸). [گونج + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

ـــ دار صف.
جس میں گونج ہو ،گونجیلا ،گونجنے والا ، پرشور، آزاد ، جبری ، اور گونج دار ارتعاشات کا مطلب بیان کیجیے.(۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۷۵). [گونج + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دار آواز امث.
گونج پیدا کرنے والی آواز ، دیر تک سنائی دینے والی آواز ، بلند یا تیز آواز. اپنی بھرائی ہوئی گونج دار آواز میں نعرہ لگایا «اس گھر میں کوئی رنڈی گھس آئی ہے». (۱۹۴۱ ، پیاری زمین ، ۲۵۴). «اے شیطانو»! اس نے ڈھوان کی سمت گونج دار آواز میں دہرایا. (۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۱۱). [گونج دار + آواز (رک)].

ـــ عَمَل پَیما (ـــ فت ع ، م ، ی لین) امذ.
(سمکیات) رک : **گونج مصوات جو زیادہ صحیح ہے.** جدید جال کش کشتی میں راڈار ، خودکار پائلٹ ، گونج عمل پیما اور گونج پیما لگے ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ جدید سائنس دسمبر ۲۱). [گونج + عمل (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

ـــ عَمَل پَیمائی (ـــ فت ع ، م ، ی لین) امث.
(سمکیات) **گونج عمل پیما کے ذریعہ زیر آب چیزوں کی موجودگی کا اندازہ کرنا.** اب گونج پیمائی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۲۰). [گونج عمل پیما + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مِصْوات (ـــ کس م ، سک ص) امذ.
(سمکیات) **صوتی آلہ جس کے ذریعے پانی یا پانی کے اندر کسی شے (خصوصاً مچھلی) کی گہرائی کا تعین کیا جاتا ہے (انگ : Echo Sounder).** ایک آلہ جس کو آلۂ بازگشت یا گونج مصوات کہتے ہیں ، کشتی پر لگا دیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۲۴). [گونج + ع : مصوات].

گُونْج (۲) (و مع ، غنہ) امث ؛ ــــ گونجھ.
۱. **نتھ یا کان کی بالی یا بالے کا ذرا مڑا ہوا نوک دار سرا جو دوسرے سرے کے منھ میں اٹکا دیا جائے.**

نیش زن گونج ہے بالے کی تری جوں عقرب
ہو کے زہر آب جو پلکوں سے میرا دل ٹپکا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۳۵). اوڑھنی سر سے گر کر کان پر آ پڑی ،کان میں تھیں بالیاں ، گُونج الجھ گئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۴).

گُونج سے بالے کی زلف اُلجھی میں عاشق ہوگیا
یہ نہ خوف آیا کہ وہ افعی ہے یہ زنبور ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ،ک ، ۱ : ۸۶). خود غرضی کے تربیت یافتہ قزاقوں نے پتوں اور بالیوں کے لیے کان ، بُلاقوں اور نتھوں کے لیے ناکیں کاٹ لی تھی مگر گونجیں کھولنے کی تکلیف گوارا نہیں کی تھی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۶۰۷). ۲. **(أ) نوک دار سرا ، کیل.**

تم جو نکلے کھینچ کر سرمہ سے دنبالے کی گونج
گڑ گئی سینہ میں میرے بن کے وہ بھالے کی گونج

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ترکی ، ۸). **(اا) (نعل بندی) نعل میں ٹھونکنے کی کیل کی پھلی جو گھنڈی نما ہوتی ہے** (ا پ و ، ۵ ، ۶۶). **(ااا) (نجاری) دلے دار کواڑ کے چوکٹے کے جوڑوں پر جڑی ہوئی چوبی میخ جو عموماً بانس کی ہوتی ہے** (ا پ و ، ۱ : ۳۵). [گونجھ (رک) کا ایک املا].

گُونجا (۱) (و مع ، مغ) امذ.
(گاڑی بانی) دھرے کے سِروں کی ٹیک یعنی پہیے کی نا (نال) کی حد کا حصہ چھوڑ کر دھرے کا اُبھرا ہوا چکر جس پر نا (نال)

کا اندر کا منہ لِکتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۳۲). [گونج + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُونجا (۲) (و مع ، مغ) امذ.
کٹے ہوئے یا گرے ہوئے بالوں کا گُچھا ، بالوں کا مجموعہ . مرغی کے پاؤں میں بالوں کا گونجا اُلجھ جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳ : ۴). [گُچھا (رک) کا بگاڑ].

---مُونجا کَرنا محاورہ.
گوندھنا ، گُچھا بنانا ، آپس میں اُلجھانا ، مَلنا. بھٹیاری نے پانی پینے کے کٹورے میں ایک بال گونجا مونجا کر کے ڈال دیا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۵).

---ہُوا (---ضم ہ) صف.
گندھا ہوا ، گُچھا بنایا ہوا ، موڑا ہوا (بال دھاگا وغیرہ). نائی نے پانی اُنڈیلا ، گونجا ہوا بال پانی پر ترا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۵).

گونجا (و مج ، مغ) امذ.
(حلوائی) **کھونے کا بنا ہوا سموسا** (ا پ و ، ۳ : ۲۱۴). [س : गह्यक].

---غِلافی (--- کس غ) امذ.
(حلوائی) **میوہ بھر کر بنایا ہوا سموسا جس میں کھویا وغیرہ بھی ہوتا ہے** (ا پ و ، ۳ : ۲۱۴). [گونجا + غلاف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُونجار (و مع ، مغ) امث.
رک : گونج نیز گونجنے والی آواز.

اور گونجے میرے سہنے مدھ بھری گونجار سے
کیوں اکارت جا رہی ہیں آہ یوں راتیں مری

(۱۹۶۲ ، گلِ نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۹۰). [رک : گونج (۱) + ار ، لاحقۂ نسبت].

گُونجانا (و مع ، مغ) ف م.
پھیلانا ، عام کرنا ، شہرت دینا. مامون تجارت کے فلسفے کا راگ چاروں طرف گونجایا کرتا تھا. (۱۹۷۵ ، متحدۂ قومیت اور اسلام ، ۵۶). [رک : گونج (۱) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُونجلا (و مع ، غنہ ، سک ج) امث.
۱. (آہن گری) **رک : زنبور ، گول حلقے دار مُنھ کی سنسی ، بعض کاری گر کلّے دار سنسی کہتے ہیں** (ا پ و ، ۸ : ۱۰). ۲. (کندلا کشی) **لچھا بننے کے لائق جندر میں کھینچا ہوا تار ، دوری ، کارچوبی ، زردوزی** (ا پ و ، ۲ : ۱۸۰). [رک : گُونج (۲) + لا ، لاحقۂ نسبت].

گُونجنا (و مع ، غنہ ، سک ج) ف ل.
۱. **کسی جگہ ، گنبد یا مکان میں کسی آواز کا ٹکرا کر دیر تک قائم رہنا ، آواز ٹکرا کر واپس آنا.**

آنے والوں کو بھی میرے بعد دینا تھی خبر
دل کا ہر نالہ فضا میں حشر تک گونجا کیا

(۱۹۱۶ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۴۳). قرۃالعین حیدر کے فقرے میرے ذہن میں گونج گئے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۷۹). ۲. **کوئی جگہ یا مکان آواز سے بھر جانا ، آواز یا بات کا خوب پھیلنا ، شہرہ ہونا.** ہوش میں آ کر ایک آہ جگر سوز بھری ، سارا مکان گونج گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰).

کہ ڈیرہ گیا گونج رنگ اُڑ گئے
حواس ان کے جیسے پتنگ اُڑ گئے

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۱). سیرۃ نبویؐ ، جس کے غلغلے سے ہندوستان کا گوشہ گوشہ گونج رہا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ (دیباچۂ طبعِ اوّل) ، ۱ : ۱). اقبال کی آوازیں بھی جدید اُردو شاعری کی فضاؤں میں گونجنے لگیں. (۱۹۸۹ ، شاعری کیا ہے ، ۶۷). ۳. (اُ) **بولنا ، گونجتی ہوئی آواز نکالنا ، شور مچانا.** وہ دونوں جن و پری کبوتر کی آواز میں گونجتے چلے آتے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، منیر ، ۹۰). آپ کو اِن شعرا کی عظیم و ضخیم شاعری ، سمندر کی طرح لہراتی ، جھومتی اور گونجتی ہوئی محسوس ہو گی. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۹). (اَا) **بلند ہونا ، اٹھنا (آواز وغیرہ کا).** کم بخت کافر کانگرسیوں کے خلاف کوئی نعرہ نہ گونجتا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۴۱). ۴. **شیر یا چیتے کا دھاڑنا.** شیر کی مانند گونج کر مرکب کو ڈپٹ کر فوج کے درمیان گھسا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۴).

شغال و گرگ ہیں بےحد و بےشمار یہاں
پلنگ گونجتے ہیں جابجا ہیں شیر شریر

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن دہلوی ، ۳۲). الفاظ کے شکوہ کا یہ انداز ہے کہ گویا شیر گونج رہا ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۴۹). ۵. **کبوتر یا قمری کا مستی میں بولنا ، ہنکارنا.**

نامہ کیا یار کو پونہچایا کہ معراج ہوئی
عرش پر بیٹھ کے گونجے گا کبوتر اپنا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۷). کبوتری پر نر گونجے اور کبوتری نر کے آگے تیرے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۱۵). قمریاں خدا کی پیدا کی ہوئی جگہوں میں گونج رہی ہیں. (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۴). ۶. **بھونرے یا مکھی کا بھنبھنانا.**

مست بھونرا گونجتا پھرتا ہے کوہ و دشت میں
روح پھرتی ہے کسی وحشی کی گھبرائی ہوئی

(۱۹۲۵ ، نقش و نگار ، ۳۹). بھونرے گونجتے تھے. (۱۹۴۵ ، پر پرواز ، ۵۱). (اُ) **بجنا (گیت وغیرہ).** میں نے کوئی توجہ نہ دی کہ وہ کیا گنگنا رہا ہے اور اس نے بھی مجھ سے نہ پوچھا کہ میرے ذہن میں پنکج ملک کا گیت کیوں گونج رہا ہے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۶۲). (اَا) **نقارے یا بنسری وغیرہ کا بجنا** (نوادرالالفاظ ، ۳۸۴). ۸. **سانپ یا اژدہے کا پھنکارنا.**

پراگندگی تھی اس انبوہ میں
کہ گونجی بلائے سیہ کوہ میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹). ۹. **(بادل ، توپ وغیرہ کا) گرجنا ، گڑگڑانا.**

بڑھے سینۂ دشت پر گونجتے
کجکجاتے گرجتے ہوئے توپ خانے

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۶). **۱۰. کسی کھانے کی چیز کو بری طرح ملنا کہ دیکھ کر کراہت پیدا ہو ؛ کسی کپڑے کو بری طرح مل ڈالنا کہ شکنیں پڑ جائیں** (نوراللغات). [رک : گونج (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُونجیلی (ضم گ ، وغم ، مغ ، ی مع) صف مث.
گونج دار ، گونجنے والی (عموماً آواز کے لیے مستعمل). بھر تھوڑی تھوڑی گونجیلی آواز ان کے نتھنوں سے نکلنے لگتی ہے (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۰۸). بھولے عوام سبز باغ کے جلسۂ عام میں راہبروں کی کھوکھلی اور گونجیلی تقریریں سننے میں ... محو ہیں. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۶ فروری ، ۳). [رک : گونج (۱) + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

گُونجھ (۱) (و مع ، غنہ) امث.
رک : **گونج (۱) ، آوازِ بازگشت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گونج (۱) + ھ (زائد)].

گُونجھ (۲) (و مع ، غنہ) امث.
رک : **گونج (۲) ، کان کی بالی کا مڑا ہوا سرا** (پلیٹس). [رک : گونج (۲) + ھ (زائد)].

گُونجھا (و مع ، مغ) امذ.
رک : **گوجھا ، سموسہ** (پلیٹس). [گوجھا (رک) کا انفی املا].

گُونجھنا (و مع ، غنہ ، سک جھ) ف ل.
رک : **گونجنا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گونجنا (رک) کا ایک املا].

گُونچ (۱) (و مع ، غنہ) امث.
بڑی ذات کی بغیر فلس کی مچھلی جس کا منہ چوڑا اور چپٹا ہوتا ہے ، وزن میں کئی کئی من اور گوشت اس کا زرد رنگ کا اور ادنیٰ قسم کا ہوتا ہے. ہندوستان کے دریاؤں میں جو مچھلیاں پائی جاتی ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں ، ماہی شیر ، گونچ. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۷). [مقامی].

گُونچ (۲) (و مع ، غنہ) امث.
رک : **کھنگچی ، ایک (سرخ) رتی** (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [س : गुञ्जा].

گُونچڑی (و مع ، غنہ ، سک چ) امث.
ایک چھچڑی یا طفیلی کیڑا جو مویشیوں وغیرہ کے جسم پر بیٹھتا ہے ، کوچری. جب شیر سو جاتا ہے اوس کے جسم کی گونچڑیاں چن چن کر کھاتا ہے. (۱۸۹۸ ، شکار نامۂ نظام ، ۸۳). [کوچڑی (رک) کا انفی املا].

گُونچنا (و مع ، غنہ ، سک چ) ف م.
رک : **کھکنا ، پکڑنا ، کیچ کرنا.** اس نے اپنے ہاتھ کا یوں اندازہ بنایا جیسے کہ میری کھڑکی میں پھینکنا چاہتی تھی اور میں اس کو گونچ لینے کے لیے تیار ہو گیا. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۳). [گوچنا (رک) کا انفی تلفظ].

گُونچی (و مع ، مغ) امث (قدیم).
رک : **گونچ (۲) کھونگچی.**

گونچی سب تن لوہو بھر
لالا ٹپکا مونہ پر دھر

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، علیگڑھ ، ۲ ، ۶۰۲ : ۷۸)). [رک : گونچ (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

گُونچھیا (و مع ، غنہ ، سک چھ) امذ.
(موسیقی) جتی کی پانچویں قسم جس کے اول میں لے درت ہو درمیان میں مدھ ہو آخر میں بلمپت ہو (نغمات الہند ، ۱ : ۹۰). [گوچھیا (رک) کا انفی املا].

گَونخَرچَہ (و لین ، مغ ، فت خ ، سک ر ، فت چ) امذ.
رک : **گونٹا ، گانو کے اخراجات.** فصل چوتھی دستورات دیہی تقرر نمبردار اور انتقال حقیقت و مبہتیہ و مقدم و تحصیل ، گونخرچہ. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۹). [گون (گانو (رک) کی تخفیف) + خرچہ (رک)].

گُوند (۱) (و مع ، غنہ) امذ.
۱. ایک چیپ دار مادہ جو درختوں کے تنوں سے نکلتا ہے اور خشک ہو کر ڈلیاں بن جاتا ہے (یہ مصنوعی طور پر بھی تیار کیا جاتا ہے) اس کی ڈلیوں کو پانی میں بھگونے سے لیس دار مادہ حاصل ہوتا ہے جو کاغذ وغیرہ چپکانے کے کام آتا ہے ، ضمغ.

چولی تہبند پختوبی کوں کیا ڈھونڈے تیو گوند سوں
تھا کر ضرور پینا کروں پانی میں چپ کھنگال کر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۹).

رکھے تو شربت کسی جا شیرا
دیوے گوند کے بدلے کتیرا

(۱۸۳۵ ، رنگین (شہر آشوب رنگین ، ۱۶۹)).

گوند بھی پیڑوں کا سلگے مثلِ عود
پھول کی رگ جل کے بن جائے اگر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۳). گوند ، کتیرا ، افیون ہر ایک تین تین ماشہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹). پچھلے جنم کی باتیں یاد کرنے لگا ، جب درختوں سے گوند نکالنے کا کام کیا کرتا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۱). **۲. اصلی گھی میں بھون کر کھانڈ کے قوام میں پکایا ہوا گوند جو اکثر زچہ کو طاقت کے واسطے کھلاتے ہیں (اس میں عموماً ناریل ، بادام ، چھوہارے ، کشمش ، سونٹھ ، سوجی ، مکھانے ، کیکر کا گوند پانچوں مغز وغیرہ کوٹ کر ملاتے ہیں) ، گوند مکھانے.** زچہ کو تین وقت اچھوانی دو وقت گوند ، تیسرے روز مکھانے ناتوانی دور ہونے کی غرض سے کھلاتے ہیں (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۲). دوسری طرف کچھ عورتیں مکھانے اور گوند بنا رہی تھیں. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۳۱). [غالباً ، س : कुन्दु].

---پَنْجِیری (---فت پ ، مغ نیز سک ن ، ی مع) امث.
گوند ملی ہوئی پنجیری جو زچہ کو کھلاتے ہیں (لغات النساء ؛ فرہنگ آصفیہ). [گوند + پنجیری (رک)].

---پَنجیرِی اَور (اُڑائیں) ہی کھائیں جچّا(زچہ) رانی پڑی کراہیں کہاوت.
تکلیف کوئی سہے مزہ کوئی اٹھائے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---دار امذ.
(طبیعیات) **ناقص اور منفی جھٹکا.** جھٹکے کی دو قسم ہیں کہ جس کو چند عقلا کانچ دار یعنی کامل جھٹکا اور مثبت اور گوند دار یعنی ناقص جھٹکا اور منفی کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۳۶). [گوند + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دانی امث.
ظرف جس میں بھیگا ہوا گوند رکھتے ہیں ، یہ گوند کاغذ چپکانے اور جوڑنے کے کام آتا ہے. کائیڈ نے جلدی سے انگلی فٹ ہاتھ سے اٹھالی ، اور .... گوند دانی نکال کر گوند سے پھر اپنی انگلی کو ہاتھ میں چپکا دیا. (۱۹۶۱ ، ستاروں کی سیر ، ۱۱۱). [گوند + دان ، لاحقۂ ظرف + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---سے پَٹّیاں جَمانا ف مر ؛ محاورہ.
عورتوں کا بالوں میں محرابیں بناتے وقت گوند سے چپکانا تا کہ محرابیں بگڑنے نہ پائیں (مہذب اللغات).

---کُش (---فت ک) امذ.
وہ آلہ جس سے گوند پھیلاتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوند + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---مَکھانے (---فت م) امذ ؛ ج.
رک : **گوند پنجیری** (جامع اللغات). [گوند + مکھانے (مکھانا (رک) کی جمع)].

---ہو جانا محاورہ.
گوند کی طرح لیسدار ہو جانا ، چکنا ہو جانا ، چپچپا ہو جانا ، چیکٹ ہو جانا. آج رات کو ذرا سی بوندوں سے سڑکیں گوند ہو گئیں. (۱۹۱۲ ، روز نامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۷۴).

گونْد (۲) (و مج ، غنہ) امث.
ایک گھاس جو پانی میں پیدا ہوتی ہے پتی پتلی اور نرم ہوتی ہے جس سے چٹائیں بُنی جاتی ہیں. مضبوط چٹائی گوند کی ہوتی ہے اس کے دام بھی زیادہ لگتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۱). [س : गन्द्र].

گونْد (۳) (و مج ، غنہ) امث.
روئی کا ڈھیر. ہاں یہ سچ ہے یہ ہمارے دھونکل پہلوان کی توند ہے یا روئی کی گوند ہے. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۸). [رک : گیند (ی مبدل بہ و)].

گونْد (۴) (و مج ، غنہ) امث (قدیم).
سوچ ، فکر.

دئے گوند اس وضع سوں دل منے
دئے سمٹ او اسباب یک پل منے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷). [مقامی].

گُونْدا (و مع ، مغ) امذ.
ایک رنگ جو جسم کے کسی حصے خصوصاً ہاتھ یا بازو کو گود کر اس میں بھرتے ہیں. اہلِ قزوین میں رسم ہے کہ جسم کے مختلف حصوں جیسے ہاتھ ، بازو پر شیر ، چیتے وغیرہ کی تصویریں اتروا کر گوندا لگواتے ہیں. (۱۹۳۹ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). اف : لگانا ، لگوانا. [گودا (گودنا (رک) کا حاصل مصدر) کا انفی املا].

گونْدا (۱) (و مج ، مغ) امذ.
۱.(i) **بھنے ہوئے چنوں کا گندھا ہوا آٹا جو بلبل کو کھلایا جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ii) (چڑی ماری) **پرند کو کھلانے کی آٹے، گھی اور شکر کی بنائی ہوئی چکھی** (ا پ و، ۳ : ۷۳). (iii) **گوندھے ہوئے آٹے کا لوندا جو مچھلی پکڑنے کے لیے کانٹے میں لگاتے ہیں.** کل کے ڈالتے ہی بہت سی مچھلیاں پانی کے اندر گوندے کے گرد جمع ہو جاتی ہیں. (۱۹۲۱، شمع ہدایت ، ۱۱۰). ۲. **گلتھی ، گھوٹ کر پکائے ہوئے چاول.** یہ غذا جو لعاب سے گوندا بن جاتی ہے معدے میں اس کو کون پہونچاوے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین (ترجمہ) ، ۴ : ۱۵۱). دُکان سے ... قلاقند خریدا اس میں سنکھیا ملا ایک جان کر لیا جب وہ گوندا سا ہو گیا تو اس کے لڈو باندھ لیے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۹). ۳.(i) **گندھی ہوئی مٹی کا لوندا.** دوسرا کمرہ بھی اسی کمرہ کی طرح نفیس تھا ، یعنی کچے گوندے کا بنا ہوا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۷۴). (ii) (کمھاری) **برتن تیار کرنے کو پانی سے گوندھ کر لوچدار بنائی ہوئی مٹی** (ا پ و ، ۳ : ۱۶). [گوند (گوندھنا) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پَر لَگانا محاورہ.
(چڑی مار) **پرند کو چکھی کی چاٹ لگانا** (ا پ و ، ۳ : ۷۳).

---دِکھانا محاورہ.
پرندوں کو لڑانے کے لیے ایک کو گوندا دکھا کر دوسرے کو دے دینا ؛ چڑانا ، چھیڑنا ، شہ دینا ؛ بھڑکانا ، اُکسانا ، لڑوانا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---دے کَر بُلْبُل پَکَڑتے ہیں کہاوت.
لالچ کی وجہ سے آدمی پھنستا ہے (جامع الامثال).

---کَرْ دینا محاورہ.
پکا کر لڈو کی طرح کر دینا ، گلتھی کر دینا (فرہنگ آصفیہ).

گونْدا (۲) (و مج ، مغ) امذ.
ایک قسم کا درخت. ان کے علاوہ نواڑی ، گوندا ، برنا ... کا بیان بھی موجود ہے. (۱۹۷۵ ، اردو ، ۱ ، ۵۱ : ۱۸۵). [مقامی].

گونڈان (و مج ، سک ن) امذ.
وہ ظرف جس میں بھیگا ہوا گوند رکھا جائے ، گوند رکھنے کا ظرف ، گوند دانی. پن کُشن ایک ، گوندان ایک ، پیپرویٹ دو یا تین. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، معیشت ، ۵۹). [رک : گوند (۱) + دان ، **لاحقۂ ظرف**].

گونڈانی (و مج ، سک ن) امث.
رک : **گونددان ، وہ ظرف جس میں گوند بھگو کر لفافے وغیرہ جوڑنے کے لیے رکھتے ہیں** (جامع اللغات). [گونددانی (رک) کا بگاڑ].

گونڈرا (و مج ، غنہ ، سک د) امذ.
رک : **گونڈرا** (پلیٹس). [گونڈرا (رک) کا ایک املا].

گُونْد کَرْنا ف م (قدیم).
رک : **گوندھنا (۱)**.

سر میرے جوڑا گوند کرے — شہ آپس گال بھرے

(۱۵۶۵ ، **جواہر اسرار اللہ** ، ۶۸).

گونْڈَل (۱) (و مج ، مغ ، فت د) امث.
رک : **گونڈلا جو زیادہ مستعمل ہے** (ماخوذ : کلید عطاری ، ۹۰).
[گونڈلا (رک) کا مخفف].

گونْڈَل (۲) (و مج ، مغ ، فت د) امث.
پنجاب کی ایک قوم یا ذات کا نام. گوندل ، وڑائچ ، بھٹی ، چوہان ، جنجوعہ وغیرہ ... مشہور ہیں. (۱۹۵۲ ، تاریخِ آزاد ، ۱ : ۵۹).
[مقامی].

گُونْڈَلا (و مع ، مغ ، فت نیز سک د) صف ؛ امذ.
گول ، مدوّر ؛ حلقہ ؛ دائرہ ؛ گولا (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).
[غالباً کنڈلا (رک) کا بگاڑ].

گونْڈْلا (و مج ، غنہ ، سک د) امذ.
۱. رک : **گوند (۲) ، ایک درخت کا نام.**

جہاں جس جگہ گوندلا ہے لگا
وہاں کھاتے ہیں جاکے ٹھنڈی ہوا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۶). ۲. **ایک قسم کی گھاس جس سے چٹائی بنائی جاتی ہے** . تیسری چٹائی گوندلے سے بنائی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۳). [س : **[illegible]**].

گونْڈَل کَرْنا محاورہ.
(**ٹھگ**) **مُردے کی لاش کو ہلکا گاڑنا** (مصطلحاتِ ٹھگ ، ۱۳۳).

گونْڈْلی (و مج ، غنہ ، سک د) امذ.
سنبھل یا طبلہ بجانے والا (فرہنگِ عثمانیہ ، ۱۴۳). [مقامی].

گُونْڈْنا (۱) (و مع ، غنہ ، سک د) ف م.
رک : **گوندھنا (۱)**. آپ نے آٹا تو گوند لیا اب پکنے کی فکر کیجئے. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۴۲). [رک : گوندھنا (۱) کا ایک املا].

گُونْڈْنا (۲) (و مع ، غنہ ، سک د) ف م.
رک : **گوندھنا (۲) جو فصیح ہے ، پرونا.**

کرتار تئیں کیس میں توں پھول نہ گوندا
قدرت کی کلیاں کلیے لٹاں میں سہکارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵). [رک : گوندھنا (۲) کا ایک املا].

گُونْڈْنا (۳) (و مع ، غنہ ، سک د) ف م (قدیم).
سوچنا ، خیال کرنا.

اپس میں اپے فکر کچھ گوند کر
رہیا غنچے کے نمنے مکھ موند کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۹).

گوند اپنے دل منے اس بات کا ہار
مدن کے ناد راویں پر ہوا اسوار

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۰). [مقامی].

گُونْڈَن ہار (و مع ، مغ ، فت د) صف.
گوندھنے والا ، پھول پرونے والا.

گُوندن ہار اس پھول کے ہار کا
طبیعت دھرن ہار اک بار کا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۵۰). [گونڈن ـ گوندنا (۲) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گُونْڈْنی (۱) (و مج ، غنہ ، سک د) امث.
مولسری کی طرح کا ایک پیڑ اور اس کے زرد رنگ کے پھل کا نام جو بہت لیس دار اور میٹھا ہوتا ہے ، اس میں پھل بکثرت لگتے ہیں ، گوندی (لاط : **Cordia Rothii**).

گوندنی میں سب منے کا گوند ہے
عقل دل کوں اس سہوندا ہونڈ ہے

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۸۸) . مشرق حصہ ملک میں ... جنس گوندنی پائی جاتی اور مغربی حصہ بالکل ریگستانی طرز کا ہے. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۷). ایک بہت بڑی بارہ دری تھی جس میں گوندنی ، لہسوڑے ... آم کے بہت پیڑ تھے . (۱۹۸۳ ، سرو ساماں ، ۱۴). [رک : گوند (۱) + نی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سا پَھلْنا محاورہ.
(**آبلوں سے) بھر جانا ، بہت آبلے نکلنا ، کثرت سے سیتلا نکلنا**

جلائیں جلن والیاں ، جی جلے
پھپھولوں سے دل گوندنی سا پھلے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶).

ـــ سا لَدْنا محاورہ.
بکثرت پھل لگنا ؛ بدن کا چیچک کے دانوں سے بھرا ہوا ہونا ، بہت زیادہ آبلے پڑنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ کی طَرْح جُھکو ، نیم کی طرح کَڑْوی و سَرکَش نہ بَنو فقرہ.
عاجزی سے میٹھی باتیں کرو ، کڑوی کسیلی نہ بنو (لغات النساء).

ـــ کی طَرْح لَدا ہونا محاورہ.
بہت سے طلائی زیورات پہننا ، بکثرت طلائی زیورات سے سنورنا

تم جواہرات سے گوندنی کی طرح لدی ہوگی ... گھبراؤ نہیں۔(۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۲۵)۔ ایک مہری سر سے پاؤں تک سونے چاندی کے زیور میں گوندنی کی طرح لدی ہوئی ہاتھ میں گنگا جمنی خاصدان۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳ : ۱۰)۔

گونڈنی (۲) (و مج ، غنہ ، سک د) امث.
رک : گوند (۲) ، **ایک قسم کی گھاس جس سے چٹائیاں بناتے ہیں** (لاط : **Typha Angostifolia**)۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [رک : گوند (۲) + نی ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

گونڈی (۱) (و مج ، مغ)۔ (الف) امث.
۱. رک : **گوندنی (۱)**۔ ایک چبوترہ بلند جس پر بہت سے درخت ون و گوندی موجود ہیں۔ (۱۹۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۹۱)۔

چمکتے ہیں گوندی کے پھل دور سے
کہ یہ قدرتی زرد موتی بھلے

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۹۰)۔ ۲. **درختوں سے نکلنے والا لیسدار مادہ ، گوند جیسا مادہ.** تناجر گوریا کے رنگین رشتہ دار ہیں ... یہ پھل اور گوندی کھاتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۱۲)۔ (ب) صف. **گوند کا ، گوند جیسا ، جس میں گوند ہو.** اندک کی چھال کے شگاف یا زخموں میں سے ایک شفاف گوندی رال نکلتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۸۵)۔ [رک : گوند (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

گونڈی (۲) (و مج ، مغ) امث.
رک : **گوندنی (۲) ، ایک قسم کی گھاس.** چند قسم کھاس کی ایسی ہیں کہ ان کے پیدا ہونے سے زمین بگڑ جاتی ہے ... گوندی۔ (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۵)۔ [رک : گوند (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

گونڈی (۳) (و مج ، مغ) امث.
۱. **گارا ، گندھی ہوئی مٹی.** گرمی کے موسم میں چھت کی تیاری کے بعد مٹی کی گوندی بنا کر بچھا دینا چاہیے ۔ (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بُک ، ۱۷)۔ ۲. **گوندھی یا پھینٹی ہوئی کوئی چیز ، لئی کی طرح بنائی ہوئی چیز ، نرم کی ہوئی چیز آٹا چاول وغیرہ.** مرغ کے انڈے کی گوندی کا لعاب سریش ان چیزوں ... میں ملائیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹)۔ [گوندا (رک) کی تصغیر]۔

گونڈی (۴) (و مج ، مغ) امث.
بدن پر سجاوٹ کے لیے نشان بنانا ، گودنا نیز گودنے کا نشان (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گودی (رک) کا انفی املا]۔

گونڈے (و مج ، مغ) امث.
گوندا (رک) **کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ ترا کیب میں مستعمل.**

--- کا حلوا سوہن امذ.
ایک ملائم حلوا سوہن جو گوندے کی طرح چمکنے والا ، یہ دودھ کو پھاڑ کر بناتے ہیں اور قدرے سوجی اور نشاستہ اور گھی شکر شامل کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ حلوائی کی تعلیم)۔

--- کی دیوار امث.
وہ کچی دیوار جو خمیر کی ہوئی مٹی کے ردے رکھ کر بناتے ہیں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

گونڈیلا (و مج ، مغ ، ی مع) صف.
جس سے گوند نکلتا ہو یا جس میں گوند ملا ہوا ہو ، لیس دار. بھٹیوں کے راس سے خارج ہونے والے گوندیلے مادے میں دو ہدبہ دار متحرک خلیوں کی کثیر تعداد میں موجودگی کی وجہ سے ڈوسٹل نے ان ساختوں کو زواجہ دان تصور کیا۔ (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۰۶)۔ [گوند (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

گُونڈھ (و مع ، غنہ) امث.
گوندھنا (رک) **کا امر نیز گوندھنے کا عمل** (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [گوندھنا (رک) کا امر بطور حاصلِ مصدر]۔

گونڈھا (و مج ، مغ) امذ.
۱. **بھونے ہوئے چنوں کا گوندھا ہوا آٹا جو پرندوں کو کھلایا جاتا ہے ، گوندا.** بجائے دانہ کے اسے بھونے چنے کا گوندھا کھلائیں۔ (۱۸۹۱ ، رسالہ بٹیر بازی ، ۱۳)۔ ۲. (بیلداری) **ملیے کی مٹی کا بنا ہوا گارا ، بھکسا** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۸۵)۔ [گوندا (رک) کا ایک املا]۔

گُونڈھان (و مع ، مغ) امذ.
گوندھنا ؛ **گندھی ہوئی چیز (خصوصاً آٹا) ؛ بُننا ، مینڈھی کرنا ، چوٹی کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گوندھنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

گُونڈھاوٹ (ضم گ ، و غم ، مغ ، فت و) امث.
بالوں کو گوندھنے کا انداز ؛ سر کے بالوں کو باہم بننا ،گُندھائی. ان لوگوں نے بال کی گوندھاوٹ ہی پر قومیت اور نسل کا امتیاز منحصر کر دیا ہے۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، فروری ، ۲ : ۱۳)۔ [گندھاوٹ (رک) کا اشباعی املا]۔

گُونڈَھن (و مع ، مغ ، فت دھ) امذ.
گوندھنا ، **گندھی ہوئی چیز ؛ بُننا ، مینڈھی کرنا ، چوٹی کرنا** (رک) **گوندھان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [رک : گوندھنا (۱) کا مخفف]۔

گُونڈھنا (۱) (و مع ، غنہ ، سک دھ) ف م.
۱. **کسی خشک چیز (مٹی یا آٹا وغیرہ) کو پانی میں سان کر ہاتھوں سے دبانا یا ملنا ، ماندنا ، آٹے میں پانی ملا کر روٹی بنانے کے قابل کرنا ، مٹی ، میدے یا کسی چیز کے برادے میں پانی یا کوئی رقیق شے وغیرہ ملا کر ملنا**

وہیں ان سب کو کوٹ اور چھان باریک
پھر ان کو گوندھ کر پانی میں کر ٹھیک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰)۔ اگر کسی خادم کے ساتھ سفر میں جاتے آٹا خود گوندھتے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷)۔ پکانے والی نے آٹا گوندھا تھا ، اب روٹی پکا رہی ہے۔ (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳)۔ میدہ میں آٹا ، نمک اور دو چمچہ گھی ڈال کر گوندھ لیں۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۵۱)۔
۲. **سہندی گھولنا.**

گوندھا تھا مگر بے مَیں صنم تو نے شب ، اوس کو
جو کرتی ہے عاشق کو تری بوئے حنا مست

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۵). **۳. شامل کرنا ، ملانا.** یہ رسم پشتون معاشرے کے خمیر میں گوندھی گئی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۴۵). **۴. تیار کرنا ، تربیت کرنا.** یہ وہ جگہ تھی جہاں ایک نوجوان کے ضمیر کو نئے سرے سے گوندھا اور بنایا جاتا تھا . (۱۹۸۳ ، دشت سُوس ، ۹۰). [س : गुथ].

گُونْدھنا (۲) (و مع ، غنہ ، سک دھ) ف م.

۱. بالوں کی لڑیاں بنانا ، سر کے بالوں کی لڑیاں بنا کر باہم بننا ، چوٹی کرنا. ایک مکّار نے زلفیں اپنی گوندھیں کہ میں علوی ہوں. (۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۶۵).

اَنْدہ ستم نرغہ میں بیچاری کو لے گا
گوندھا ہوا سر لاشۂ قاسم پہ کُھلے گا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۳۵). ایک سیّاح جو اپنے دونوں گیسو اس لیے گوندھے ہوئے تھا کہ عَلوی ... سمجھا جائے. (۱۹۳۰ ، اردو گلستاں ، ۶۴).

یہ تھل کی نُور بھری ہرنیاں کہ جن کے لئے
جٹائیں گوندھ کے جوگی بنے بلوچ تمن

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۵۱). **۲. کئی تاگوں یا تاروں کو گُھما کر اس طرح ایک دوسرے پر چڑھاتے ہوئے پھنسانا کہ ایک لڑی سی بن جائے ، پرونا ، موتیوں یا پھولوں کی لڑیاں بنانا ، سہرا ، گجرا وغیرہ بنانا.**

گوندھے گئے سو تازہ رہے جو سبد میں تھے سو ملامت سے
سوکھ کے کانٹا پھول ہوئے وے اس کے گلے کے ہار بغیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۳). بہارِ نوخیز ... اپنے ہاتھوں سے پھولوں کو گوندھتی ہے. (۱۸۹۴ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۷۲). اب وہ کس کے ... گلے میں کالے ڈورے میں کوڑیاں گوندھ کر پہنائے گی. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۲۵۷). مگر زیادہ تر کلیوں کو پھول بننے سے پہلے گجرے میں گوندھ دیا جاتا تھا . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰۰). **۳. نتھی کرنا ، باہم جوڑنا ، منسلک کرنا ، ملانا.** سرشار نے مختلف مضامین کی کڑیوں کو گوندھ کر فسانہ کا سلسلہ نکالا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۳۰). [گونتھنا (رک) کا محرف].

گُونْدھوانا (ضم گ ، و غم ، غنہ ، سک دھ) ف م.

گوندھنا (رک) کا متعدی المتعدی ؛ گندھوانا.

خوش میں بھی ترے زیورِ گُل سے ہوں کسی دن
گوندھوا کے سہرے تارِ رگِ جاں میں پہن پھول

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۱). [گندھوانا (رک) کا ایک املا].

گُونْدھے (و مج ، مغ) امذ ؛ ج ؛ ← گوندے.

گوندھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت، تراکیب میں مستعمل.

---کی چُنائی امث.

(معماری) مٹی کے لوندوں کی چُنائی جس میں اینٹ پتھر نہ ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۵۱).

---کی دِیوار امث.

(معماری) مٹی کے لوندوں کی بنی ہوئی دیوار (ا پ و ، ۱ : ۱۵۱).

گُونْدھی (ضم گ ، و غم) صف مث.

گندھی ہوئی ، خمیر کی ہوئی ، پانی ملائی ہوئی (مٹی وغیرہ). موم ہو خواہ گارا فطرت مذہب کے لئے بمنزل مادہ کے ہے مثل موم اور گوندھی مٹی کے پس تعجب نہ کرنا چاہئے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۹۳). [گندھی (رک) کا اشباعی املا].

گَونْڈ (و لین ، غنہ) امذ.

کانو سے ملحق کسی معین عرض کا حلقہ (وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۵۷۲). [کون ← کانو + ڈ ، لاحقۂ نسبت].

گونْڈ (و مج ، غنہ) امذ.

۱. وہ شخص جس کی ناف اُبھری ہوئی ہو ، اونچی سونڈی والا (فرہنگ آصفیہ). **۲. ایک ادنیٰ ذات کے ہندو فرقے یا وحشی قوم کا نام ، وہ لوگ جو دریائے نربدا اور کرشنا کے درمیان علاقہ گونڈوانا میں آباد ہیں.**

کیا روہ کے دھیلے کیا ملک کے گونڈ
لوٹے میں شاہ پاس کیا ان کر گھمنڈ

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۹). گنور کہ ایک نامی قلعہ قوم گونڈ کا تھا. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۱ : ۷). اگر آئندہ اس ملک میں کول ، گونڈ اور بھیلوں کی قسمت کا دروازہ اپنے لئے نہیں کھولنا منظور ہے تو اربابِ حل و عقد اس نازک مسئلہ پر غور فرمائیں . (۱۹۲۵ ، فغان قاری ، ۴۶). ایسا نہ ہو کہ اُن کی زندگی گونڈ اور بھیل اقوام کی طرح ہو جائے. (۱۹۳۱ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۸۷). گونڈ ، بھیل ، سنتھال ، کھاسی ، مونگ ، پوندے غرض کہ بےشمار ایسی ذاتیں مل جائیں گی جو ... آگے نہیں بڑھی ہیں. (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۲۴). **۳. (موسیقی) بھیروں ٹھاٹھ کا ایک راگ جو برسات کے موسم میں گایا جاتا ہے.**

نظر میں جواں نے سب سمایا
بنا کر گونڈ دل سے خوش ہو گایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۵). برسات کے گیت گونڈ اور ملار راگنی کی دھن میں گائے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۷۲). کلیان ، وابسکا ، ویسا کھ ، گوجری ، گونڈ ، ... بھیرویں ، مارو اور بنگال راگوں میں فارسی راگ فرغانہ کی مناسبت پائی جاتی ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۷۸). [س : गौंड].

---سارَنْگ (---فت ر ، غنہ) امذ.

(موسیقی) کلیان ٹھاٹھ کی ایک راگنی کا نام. اس میں جو راگ راگنیاں شامل ہیں ، یہ ہیں ... شام کلیان ، ہنڈول ، گونڈ سارنگ. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [گونڈ + سارنگ (رک)].

---کَلی (---فت ک) امذ.

(موسیقی) ایک راگنی کا نام. گونڈ کلی یہ گرو گورکھناتھ کا اختراع کیا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷۲). [گونڈ + کلا (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ ملار (ـــ فت م) امذ.
(موسیقی) کھماچ ٹھاٹھ کا ایک راگ. وہ اپنے پلنگ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی اور اس نے گونڈ ملار کا ترانہ شروع کیا. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۲۰). کھماچ ٹھاٹھ ... اس میں یہ راگ شامل ہیں کھماچ ، جھنجوٹی ... گونڈ ملار. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [گونڈ + ملار (رک)].

گَونڈا (و لین نیز مج ، مغ) امذ.
۱. گانو ، موضع ، **کھیڑا ؛ گاڑی کی سڑک ، شاہراہ ؛ آنگن ، انگنائی ، صحن ، چوک ؛ وہ جگہ جو پہاڑوں ، جنگلوں یا آبادیوں میں چارپایوں کے بسیرا لینے کے لیے بنادی جاتی ہے** (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. **وہ خیرات جو دلہن کے گانو یا گھر پر برات پہنچنے کے وقت نچھاور کی جاتی ہے** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۳. (کاشت کاری) **گانو کے اطراف کے کھاد والے قطعۂ اراضیات جو ترکاری کی کاشت کے لیے بہت عمدہ ہوتے ہیں** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۲). [گونڈ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــ سینچنا ف م.
شادی کے موقع پر خیرات کرنا ، نچھاور کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گونڈا (و مج ، مغ) امذ.
گوالوں کی ایک ذات کا نام ؛ گوالوں کے رہنے کی جگہ ؛ گائیوں کے رہنے کی جگہ ؛ بھیڑوں کے رہنے کی جگہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[غالباً ، س : गो+ष्ठ+क].

گونڈرا (و مج ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
اونچا تالاب جس میں نچلے تالاب سے پانی چڑھاتے ہیں (جامع اللغات). [رک : گونڑا (۱) کا بگاڑ].

گونڈنی (و مج ، غنہ ، سک ڈ) امث.
گونڈ نسل کی عورت. گونڈ اور گونڈنیاں دن بھر چُن چُن کر اور کھود کھود کر جمع کی ہوئی جنگلی جڑی بوٹیاں ... بیچنے کے لیے بازار کو لیے آ رہے ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، لاہور ، ۴ جون ، ۱۷). [گونڈ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

گونڈوانا / گونڈوانہ (و مج ، غنہ ، سک ڈ ، فت ن) امذ.
(سی پی کے قریب) **ہندوستان کا وہ علاقہ جہاں گونڈ قوم رہتی ہے**. وہ بھاگ کر گونڈوانہ کی پہاڑیوں میں جا چھپا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۱). [س : गोण्ड+वन+क].

گَونڈی (و لین نیز مج ، مغ) صف.
باشندہ ، **گانو کا رہنے والا**.

سکھا سانپ تیسی تیل ، مکٹی تریا ملے اکیل
کاؤں کے گونڈی ملے کانا ، کوٹن جتن نہ کاج سدھانا

(۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۲۸). [گونڈ + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُونڈی (و مع ، مغ) امث.
(مرچ ، **بھنگ وغیرہ کو پیسنے کا) مٹی کا چھوٹا کونڈا جو تنور نما ہوتا ہے**.

میں ہوں وہ رند کہ سبزے کا گر آ جائے خیال
کیکشاں کنکہ ہو گونڈی فلک دون ہو جائے

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ۱۵۷). اگر سرمایہ کم ہو تو مٹی کی گونڈی سے بھی کام چل سکتا ہے. (۱۹۲۴ ، پنواڑی کی دوکان ، ۲۹). [کونڈی (رک) کا غلط اِملا].

گونڈی (و مج ، مغ) امث.
علاقہ گونڈ کی زبان یا بولی ، گونڈ قوم کی ایک زبان. تامل ، تلگو ، ملیالم ، کناری اور گونڈی وغیرہ اس کی اہم شاخیں ہیں. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۱۳۸). [گونڈ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُونڈھاوَٹ (ضم گ ، و غم ، مغ ، فت و) امث.
رک : **گوندھاوٹ ؛ بال گوندھنے کا انداز**.

گوندھ کھنائی گونڈھاوٹ کا   اور بنا کر عجب سجاوٹ کا

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۳). [گوندھاوٹ (رک) کا ایک املا].

گُونڑا (و مع ، مغ) امذ.
جہاز یا کشتی کا درمیانی شہتیر (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).
[غالباً ، س : गाग+रक्षक].

گونڑا (۱) (و مج ، مغ) امذ.
رک : **گونڈرا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ، س : करवाह+क].

گونڑا (۲) (و مج ، مغ) امذ.
رک : **گونڈا ، گانو ؛ گانو کے قریب کا کھیت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گونڈا (رک) کا محرّف].

گونْ سی (و مج ، سک ن) امث.
ایک وضع کی لکڑی کا نام جو جلد خشک ہو جاتی ہے اور نسبتاً کم مڑتی اور پھٹتی ہے (مصرفِ جنگلات ، ۵۹). [مقامی].

گونگ (و مج ، غنہ) امث ؛ امذ.
(طشتری کی شکل کی) **گھنٹی ؛ گھنٹا**. خدایا ان کو ہوش نہیں ، ڈنر کی گونگ دو دفعہ بجائی جا چکی ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۷۳). [انگ : Gong].

گونگ گورا (و مج ، غنہ ، و مج) امذ.
ایک وضع کا پودا جس کے پتے کھانے میں استعمال کیے جاتے ہیں. بچے نے ... دودھ کی جگہ انم اور گونگ گورا کے پتوں کی چٹنی کھانا سیکھ لیا. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، جب کھیت جاگے ، ۱۰). [مقامی].

گُونگا (و مع ، مغ) صف ؛ مذ.
۱. **وہ شخص جو بولنے سے معذور ہو ، وہ جو زبان سے بول نہ سکے ، وہ شخص جو قوتِ گویائی سے محروم ہو**.

حقیقت یار کی منصور سا کوئی ہو تو بک بیٹھے
زبان دلدار کی ہوتا ہے جو پہلے بنے گونگا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۸). یہ وقت تو خوشی کا ہے گونگا سا بیٹھ رہنا کیا فائدہ ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۶).

آزادی نے گونگوں تک کو گویا کر دیا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید (دیباچہ) ، ۱ : ۳). ایک دفعہ حضرت عیسیٰ نے ایک گونگے کو اچھا کیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۲۹). جو ازلی طور پر اکیلا ہو گونگا ہو اسے رشتوں سے کیا تعلق. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۴۳). ۲. **خاموش ، چپ چاپ** اس قسم کے جذبات کے واسطے دنیا کے تمام لغات گونگے ہیں. (۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۱۳۶). میں دیر تک گونگے رسیور کو کان کے ساتھ لگائے کھڑا رہا. (۱۹۵۵ ، سعادت حسن منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۲). ۳. **جس کا اظہار نہ کیا جا سکے ، دبایا ہوا ، ضبط کیا ہوا (غصہ ، جذبہ وغیرہ کے لیے مستعمل)**. سات برس اس نے گونگے اور بانجھ غصّے کے عالم میں گزارے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۰۴). [گنگ (رک) سے مشتق].

--- بنانا محاورہ.
خاموش کر دینا ، چُپ کرا دینا. خدا جانے آپا اتنا کم کیوں بولتی تھیں کیا محبت لوگوں کو گونگا بنا دیتی ہے؟ کیا محبت کا نام الفاظ کی موت ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۳۸).

--- بَن جانا / بَنْنا محاورہ.
گونگا بنانا (رک) کا لازم ، خاموش ہو جانا ، چپکا رہنا. اس سے بہتر ہے کہ چپکا رہوں یہ سمجھ کر گونگا بن گیا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۵۶).

شوق اوس کی گالیوں سے ہو گئے سُن اہلِ بزم
کوئی گونگا بن گیا اور کوئی بہرا ہو گیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۷).

میں گونگا ، بہرہ بنا کچھ نہ بول پایا

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۴۸).

--- پَن (---فت پ) امذ.
گونگا ہونے کی حالت. ایک رباعی میں اپنے گونگے پن اور زبان کھل جانے کے بعد بھی لکنت کے باقی رہنے کا حال یوں بیان کیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۱). [گونگا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا محاورہ.
خاموش کرنا ، چُپ کرنا. یہ گھوڑا شوخ ہے اس کے پاس اپنے گھوڑے کو نہ باندھ اب اُس نے اپنے تئیں گونگا کیا ہے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۳).

رائٹر صاحب کی خاموشی یقیناً راز ہے
کچھ تو ہوگا جس نے ان حضرت کو گونگا کر دیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶).

--- ہو جانا / ہونا محاورہ.
بولنے سے معذور ہونا ، گویائی سے محروم ہو جانا ، بول نہ سکنا ، خاموش ہو جانا. تمام بادشاہوں کے تخت اوندھے ہو گئے اور سلاطین اس دن گونگے ہو گئے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ۳ : ۶۸۴). مولانا قیامت کب آئے گی ... جب مرغی بانگ دے گی اور مرغا گونگا ہو جائے گا. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۳).

گونْگا (و مج ، مغ) امذ.
تاڑ کی قسم کا ایک پیڑ جس سے شیریں عرق نکلتا ہے. اکثر جنس تاڑ سے شیریں عرق نکلتا ہے جن میں سے مخصوص ناریل ، تاڑ ، ماڑی ، ٹانگ آن ، گونگا اور سیندھی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۲۲). [مقامی].

گُونْگچی (ضم گ ، غم و ، غنہ ، سک گ) امث ؛ ~ گھونگچی ، گُنگچی.
سُرخ رنگ کا ایک چھوٹا بیج جس کا منھ سیاہ ہوتا ہے دیکھنے میں بہت خوبصورت لگتا ہے وزن ۱/۸ ماشے ہوتا ہے عموماً سنار سونا تولنے کے لیے استعمال کرتے ہیں (رک : رتی). بادشاہ زادی کے رجھاونے کے واسطے لال کپڑے پہن آوتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے گونگچی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۸۷). گونگچی جس کو زرگر تولنے کے لئے استعمال کرتے ہیں سخت زہر ہے جو مجرمانہ زہر خوراکی میں استعمال ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۱۶). [مقامی].

گُونْگْلو (و لین ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ.
شلجم ، شلغم.

کھیا کدو گونگلو شلغم — لیس لعاب کف و جھک بلغم

(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۲ : ۱۲۶)). گونگلو آج کل پنجابی مانا جاتا ہے اور اردو میں غیر مستعمل ہے لیکن مغلیہ عہد سے قبل کے اہلِ لغات اس لفظ سے واقف ہیں. (۱۹۶۶ ، مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۲۷). [گوگلو (رک) کا انفی تلفظ].

گُونْگی (و مع ، مغ) امث.
۱. **عورت جو بول نہ سکتی ہو ، بولنے سے معذور عورت ، گویائی سے محروم عورت**. ایک گونگی لڑکی رانی کی تصویر بنانے کی کوشش کر رہی ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۶۶). ۲. (کنایۃً) **خاموش ، چُپ رہنے والی ، تعریف کا حق نہ ادا کر سکنے والی**. احمد آباد کی عمارات کی تعریف میں زبان گونگی ہے. (۱۸۶۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۴ : ۲۰۷). زبان ایسی گونگی کہ نفسِ مطلب کو شاعرانہ زبان میں ادا نہیں کر سکتا ٹھونس ٹھانس کے تک بندی کر لیتا ہے. (۱۹۳۴ ، غالب شکن ، ۲). [گونگا (رک) کی تانیث].

--- بَہْری (---فت مج ب ، سک ہ) امث.
عورت جو نہ سُن سکے اور نہ بول سکے ، بولنے اور سننے کی طاقت سے محروم عورت ؛ (کنایۃً) کم گو ، چُپ رہنے والی. یہ وہی کاٹھ کی پُتلی گونگی بہری اور بچوں کا کھلونا تھی میری دعا سے خدا نے اسے جان عطا کی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۲۰).

دنیا کی اوقات کہی کچھ اپنی بھی اوقات کہو
کب تک چاک دہن کو سی کر گونگی بہری بات کہو

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۱۰۸). [گونگی + بہری (رک)].

--- پَہیلی (---فت پ ، ی مج) امث.
وہ پہیلی جو منھ سے نہ کہی جائے بلکہ اشاروں سے بوجھی جائے (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گونگی + پہیلی (رک)].

---جورو بَھلی ، گُونگا نارْیَل نَہ بَھلا کہاوت.
گونگی بیوی اچھی ہے مگر بے آواز حقہ اچھا نہیں ، حقّہ وہ مزے دار ہوتا ہے جس میں سے گُڑ گُڑ کی آواز نکلے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا گُڑ کھانا محاورہ.
چُپ سادھ لینا ، خاموش ہو جانا. کیا منْھ تکنے کو آئی ہو جو گونگی کا گڑ کھا کر بیٹھی ہو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۶۳).

---گُڑیا (---ضم گ ، سک ڑ) امث.
(کنایۃً) خاموشی سے اشاروں پر ناچنے والی ، چُپ رہنے والی ان کا خیال تھا کہ وہ اس گونگی گڑیا کو سنگھاسن پر بٹھا کر اپنی من مانیاں کر سکیں گے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۱۴) .
[گونگی + گڑیا (رک)].

---مِٹھائی (--- کس م) امث.
(کنایۃً) ایسی مٹھائی جس کا مزہ بیان کرنے سے انسان قاصر ہو.

فیض گونگی مٹھائی ہیں وہ لب
ہر مرا منہ کبھی نہ میٹھا کیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۶۷). [گونگی + مٹھائی (رک)].

---مَحْفِل (---فت مج م ، سک ح ، کس ف) امث.
ایسی محفل جس میں سب خاموش ہوں (ماخوذ : مہذب اللغات).
[گونگی + محفل (رک)].

---ہَڑْپ (---فت ہ ، ڑ) امث ؛ فقرہ.
چُپ سادھنے کا عمل ، کبڈی کے کھیل میں جب بولنا بند ہو تو کھلاڑی گونگی ہڑپ کہہ کر پالے میں آتا ہے اور کبڈی کبڈی بولنے کے بجائے خاموش رہتا ہے. مگر اس کے بعد پھر گونگی ہڑپ کا سا معاملہ ہوا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۷۳) . آخرکار جب ہفتہ کا دن آگیا اور شیخ جی اس مسئلہ پر گونگی ہڑپ کیے بیٹھے تو میر صاحب سے نہ رہا گیا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۳۱).
[گونگی + ہڑپ (رک)].

گُونْگے (و مع ، مغ) امذ ؛ ج.
گونگا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. ایسی آوازیں نکالا کرتے تھے جیسے گونگے نکالا کرتے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۸۰۴). اس قسم کے جذبات کے واسطے دنیا کے تمام لغات گونگے ہیں. (۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۱۳۶). سات برس اس نے گونگے اور بانجھ غصے کے عالم میں گزارے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۰۴).

---بَہْرے (---فت مج ب ، سک ہ) امذ ؛ ج.
بولنے اور سُننے سے معذور؛ (کنایۃً) خاموش ، چُپ رہنے والے.

آتے جاتے لوگ تو گونگے بہرے نکلے
گرم ابلتی آنکھوں سے
کب تک ایک سا منظر دیکھوں

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۵۶). [گونگے + بہرے (رک)].

---پِیر کا روزَہ رَکْھنا ف م ؛ محاورہ.
چُپ سادھنا ، زبان بند رکھنا. اگر کچھ بھی شرم اور غیرت ... ہوتی تو اس کے کفارے میں بھلا کچھ نہیں تو پچاس برس کا گونگے پیر کا روزہ تو رکھتے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹).

---چَوپائے (---و لین) امذ ؛ ج.
بے زبان جانور. یہ کشمیری عوام کے سیاسی روحانی اور اخلاق انتشار کا عمل مکمل کروں گا ان کو بعد میں گونگے چوپائیوں کی طرح ہانکنا آسان بن جائے گا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۳۸).
[گونگے + چوپائے (رک)].

---کا اِشارَہ گونگا ہی سَمْجھے کہاوت.
ہر جنس اپنی ہی جنس سے خوب میل کھاتی ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---کا خواب امذ.
۱. وہ بات جسے آدمی دیکھے مگر کہہ نہ سکے ، ناگفتہ بہ بات یا معاملہ.

کچھ راز نہاں دل کا عیاں ہو نہیں سکتا
گونگے کا سا ہے خواب بیاں ہو نہیں سکتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۲).

چرچا کہاں سے ہو کا ناحق ہے بدگمانی
مجھکو تو وصل تیرا گونگے کا خواب ہوگا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۳۱). ۲. مبہم بات جس کا سمجھنا مشکل ہو.

پوشیدہ دل کا حال ہے کیا پوچھیے مآل
تعبیر کیا کہے کوئی گونگے کے خواب کی

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۳۱۴). اکبر اس گونگے کے خواب کی مصوری اپنے مرقع میں کرتے ہیں. (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۸۷).

---کا سَپْنا امذ.
رک : **گُونگے کا خواب**. یہ سمجھنا کہ جو کچھ دیکھا یا سنا ہے گونگے کا سپنا ہے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۴۳) . مجھ سے یہ ممکن نہیں کہ پانچ چھ سو روپے بھیک مانگوں اور چھپواؤں "گونگے کا سپنا ہے". (۱۹۰۷ ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۷۴).

---کا گُڑ امذ.
وہ چیز جس کی لذّت بیان نہ کی جا سکے. گونگے کا گڑ ہے کہ دل ہی دل میں مزا اٹھاتے ہیں (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، تلسی رام ، ۴ : ۳۰۴). علم حقیقت کچھ گونگے کا گڑ نہیں ہے جیسے فلسفی اکیلے اکیلے چکھے اور دوسروں کو اس کے مزہ سے آگاہ نہ کرے. (۱۹۳۲ ، ریاست (مقدمہ) ، ۲۴).

---کا گُڑ کھانا محاورہ.
کچھ بیان نہ کر سکنا ، چُپ سادھنا. کیا فقط منہ تکنے کو آئی ہو جو گونگے کا گڑ کھا کر بیٹھی ہو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۶۳). کیا گونگے کا گڑ کھایا ہے کمبخت. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۶۶).

---کا گُڑ کَھٹّا نَہ مِیٹھا کہاوت.
کسی بات کا اظہار نہ کر سکنا ، کسی بات کا مفہوم نہ ہونا ، کچھ کہنے کی بات نہیں (نجم الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کا گُڑ کِھلانا محاورہ.
بولنے سے عاجز کر دینا ، خاموش کر دینا ، گُپ چُپ کی مٹھائی کھلا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کی بات امث.
وہ بات جس کا اظہار نہ کیا جا سکے.

فریاد کے سوا نہیں آتا سمجھ میں کچھ
سب مدعائے دل مرے گونگے کی بات ہے

(۱۸۸۸ ، دیوان جلال ، ۴ : ۱۰۲).

---کی داسْتان امث.
ان کہی داستان ، ناقابلِ فہم بات یا امر.

یہ مرغِ تصویر کی فغاں ہے یہ دل کے گونگے کی داستاں ہے
جو حال سننا تمھیں گراں ہے وہ خود ہمیں سے بیاں نہ ہو گا

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۴۲).

---کی مِٹھائی امث.
ایسی لذت یا ایسا لطف جو بیان سے باہر ہو، گونگ کی مٹھائی.

گونگے کی ہے مٹھائی جانے ہے وہ یہ لذت
جس نے کسی صنم کی منہ میں زبان لی ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۱).

---نے سَپْنا دیکھا مَن ہی مَن پچھتائے کہاوت.
جب کسی بات کے بیان کرنے کو جی چاہے اور بیان نہ ہو سکے تو کہتے ہیں (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

گَنگِیر (و لین ، مغ ، ی مع) صف.
غرض رکھنے والا ، خود غرض ، مطلبی.

وہ منتظم ہے ہیچ جس کی جز و کل پہ نظر
نہ کر سکے کوئی گونگیر کاروبار میں لوٹ

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۷۱). [ف : گوں + گیر ، گرفتن - پکڑنا سے اسم فاعل].

گَونگِیرا (و لین ، مغ ، ی مع) امذ ؛ صف.
رک : گونگیر. وہ اس کو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی اور گوں گیرا اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۲). [گونگیر + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گُوںْ مَتھوں (و مج ، سک ن ، فت م ، و مج) امذ.
(عو) منھ پھلا کر چُپ ہو جانے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گول مٹول (رک) کا بگاڑ].

گونْنی (و مج ، سک ن) امث.
رک : کوندنی. عورت کا حسن ہی کیا جو اوپر کے سب کان نہ چھدے ہوں ... صورت ہی نہیں نکلتی جب تک کہ نرم نرم کان گونّی کی طرح نہ جھکے پڑتے ہوں. (۱۹۶۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۶). [گوندنی (رک) کا تلفظی املا].

گُونُو (و مج ، مع) امذ.
ایک گھاس خور جانور ، گھاس کھانے والا ایک چوپایہ. ان کے پسندیدہ شکار کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے کیونکہ یہ کوڈو ، گونو ، ہرن سب کا شکار کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، افریقہ کے جانور ، ۵). [مقامی].

گَونَہ (و لین ، فت ن) امذ.
(ہندو) رک : گونا ؛ شادی کے کئی سال بعد رخصتی کی ایک رسم. لوگ حیران تھے کہ یہ کیسا گونہ ہے شادی تو ہوئی نہیں گونہ کیسا. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۵۶). [گونا رک کا ایک املا].

گُونَہ (۱) (و مع ، فت ن).(الف) امذ.
۱. رنگ ، گُوں.

کیوں نہ ہو رنگ زعفرانی خوب
گونۂ زرد سب کا ہے مرغوب

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۳۸). ۲. ایک سرخ پوڈر ، غازہ ، گلگونہ

اور ہی رنگ آج ہے عارضِ گل عذار کا
خونِ دل اپنا تھا مگر گونۂ رخ طراز میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۴۰). ۳. قسم ، نوع ، صنف ، جنس ، طرح (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. طور ، طرز ، ڈھنگ ، وضع ، طرح (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) م ف ؛ صف. کسی قدر ، کچھ ، ذرا سی. سنگ پشت نے جواب دیا کہ ... اگر گونہ بھی صورت راحت پیش آتی تھی تو فوراً یاد تیری مبدل برنج کر ڈالتی تھی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۹۷).

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹). یہ خط پڑھ کر عثمان کے دل کو گونہ مسرت ہوئی. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۵۲). ہمارے لیے یہ امر گونہ خوشگوار تھا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۵۴). مجھے بابائے اردو اور میر تقی میر میں ایک گونہ مماثلت محسوس ہوتی ہے.(۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۹). [ف : گونہ - طرز ، اسلوب].

---گُونَہ (---و مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
انواع و اقسام کا ، طرح طرح کا ، وضع وضع کا.

وہ گونہ گونہ مدارا وہ بات بات میں مہر
کشائشِ گرہ کینۂ دشمناں کے لئے

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۳۸).

الٰہیٰ آج مرے گھر میں کون آتا ہے
کہ گونہ گونہ ہیں آرائشِ مکاں کے لیے

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۴). [گونہ + گونہ (رک)].

گُونَہ (۲) (و مع ، فت ن) امذ.
رک : گنا ؛ بطور لاحقہ مستعمل

حقیقت میں جو ہوویں سو گونہ نظر
زباں پر رکھیں عیب سٹ سب ہنر

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۷۷). ثواب اس طرح ہوتا ہے کہ دس گونہ سے سات گونہ تک. (۱۸۵۵ ، الدرالفرید ، ۳). ہمیشہ سونے کی قیمت چاندی کے ساتھ پندرہ گونہ کے اوپر اور سولہ گونہ کے اندر تھی. (۱۸۹۸ ، معارف ، اگست ، ۵۱). مخفی طور سے گرفتار کر کے کسی تنگ و تاریک قید خانے میں اسیر کر دیا جائے جو موت سے ہزار گونہ بدتر تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۲۵). جدید فکر و خیال کے تقاضے ہزار گونہ ہیں ... غزل ان سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۱ ، میزان ، فروری ، ۱۳۰). [گُنا (رک) کا ایک املا].

گَونہار (و لین ، سک ن) امذ ؛ ج.
وہ لوگ جو دولھا کے ساتھ گونا لینے جاتے ہیں ، دلہن کی رشتہ دار عورتیں جو دلہن کے ساتھ میکے سے سسرال آئیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گونا (بحذف ا) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گَونہاری (و لین ، سک ن) امث.
(مشاط گری) نئی نویلی دلہن (ا پ و ، ۷ : ۸۶). [گونہار + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گَونْہجا (و لین ، غنہ ، سک ہ) امذ.
گنوار ، دیہاتی یا بیوقوف ، احمق (جامع اللغات). [مقامی].

گَونی (۱) (و لین) امث.
(چوروں کی اصطلاح) جُوتی (ا پ و ، ۸ : ۲۰۱). [مقامی].

گَونی (۲) (و لین) امث.
قدیم وضع کے کولھو کا ناند کی شکل کا حصہ جس میں گنے کے ٹکڑے رس نکالنے کو بھرے جاتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱). [مقامی].

گُونی (و مع) صف (شاذ).
گُون (رک) کی طرف منسوب ، طرح کی ، رنگ کی ، وضع کی.

دنیاں تے جو دھن پائے توں اے یار عزیز
ہے مرد تو کھائے گا کر رس گونی چیز

(۱۶۷۳ ، نصرتی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۶)). [گُون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گونی (و مج) امث.
بوری ، ٹاٹ وغیرہ کا چھوٹا تھیلا ، چھوٹا گون.

یک یک جنس گونیاں بھریاں کتی ہزار
کتل کا وڑاں ہور کتک سر کے بھار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۹).

گونیاں میں بھرا اس لے کو
پس مکّے میں آیا دھان سو

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۲).

کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونی پلا سر بھارا
کیا گیہوں چانول موٹھ مٹر کیا آگ دھواں کیا انگارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۹). ایک اعرابی نے اونٹ پر ایک گونی اناج کی بھری. (۱۹۳۹ ، حکایاتِ رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). دوپہر اس نے فیل پا پر سرسوں کی کھلی گونی کی طرح سو سو کر گزار دی تھی. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۶۲). [رک : گون + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث نیز قب : گجراتی گونی].

گَونے (۱) (و لین) امذ ؛ ج.
گونا (شادی کی رسم) (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---آئے بَرات بہُو کو لگی ہَگاس کہاوت.
عین موقع پر تیاری نہ ہو تو کہتے ہیں یعنی شکار کے وقت کتیا ہگاسی (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی ڈولی امث.
دلہن کی رخصتی کی سواری.

ڈولی آتی ہے اون کے گونے کی
بھول تکتا ہے راہ دونے کی

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۵۹).

گَونے (۲) (و لین) امذ ؛ ج.
گونا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---سے لیا جانا محاورہ.
(چوروں کی اصطلاح) چور کا چوری کے مال کو لے جاتے ہوئے پکڑا جانا (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۲۰۱).

---سے ہونا محاورہ.
(چوروں کی اصطلاح) چور کا چوری کے مال کو لیے ہوئے ہونا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۱).

گُونیا (و مع ، کس ن) امذ.
کشتی کو رسّی کے ذریعے کنارے کی طرف کھینچ کر لے جانے والا ، ملّاح کا مددگار (ا پ و ، ۵ : ۱۶۹). [مقامی].

گُونیا (ضم گ ، غم و ، کس ن) امذ.
(معماری) دیوار کی کجی جانچنے والا ، مثلث کی شکل کا آلہ ، معماروں کی ڈوری (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گُنیا (رک) کا اشباعی املا].

گُونْیات (و مع ، سک ن) امذ.
(ٹھگ) وہ آدمی جس کا ایک یا دونوں ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہوں (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲). [مقامی].

گُونیَہ (و مع ، کس ن ، فت ی) امذ.
(معماری) رک : **گونیا ، گُنیا.** زاویہ ط کی پیمائش ایک ایسے گونیہ (زاویہ پیما) سے ہوسکتی ہے جس کا کنارا افقی قاعدے میں ہو. (۱۹۳۱ ، طبیعیات علمی ، ۱۱۳). [گونیا (رک) کا ایک املا].

گونیہانی (و لین ، ی مج) امث.
دلہن جو گونے کے موقع پر سسرال آئے (جامع اللغات) .
[گونے (۱) + ہانی ، لاحقۂ فاعلی تانیث] .

گُوڈْنا (و مع ، سک و) ف م.
چُھپانا ، خُفیہ رکھنا ، پوشیدہ کرنا (جامع اللغات) .

گُوہ (و مع) امذ ؛ ~ گُو.
پاخانہ ، فضلہ ، چرک ؛ (کنایۃً) بہت میلا ، گندا ، گوبر.

یزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھیں ڈبایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶). مثل مشہور ہے جھوٹھ بولنا گوہ کھانا برابر ہے . (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۲۶) . قلندروں ... نے شہر کا گوہ موت اٹھوایا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۹). خیمے کے دروازے پر اوپر اُوپر سے ڈھونڈ کر لکڑیاں جمع کیں گوہ کے ٹکڑے اور قدید کی لمبی لمبی جٹیں آگ پر ڈالیں . (۱۹۰۰ ، ایامِ عرب ، ۲ : ۶۶) . [ب : गू गूथ] .

---اُٹھانا محاورہ.
بہت خدمت کرنا ، گُو مُوت کرنا ؛ گندا کام کرنا.

اٹھائے گوہ مرا کیونکر نہ مجنوں دشتِ وحشت میں
سعادت مند لڑکے خدمتِ استاد کرتے ہیں

(؟ ، شیخ باقر علی (فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۰۵)) .

---اُچھالْنا محاورہ.
تھپڑی پیٹنا ، بُری بات کی تشہیر کرنا ، بدنام کرنا ، ذلیل کرنا . میری حق تلفی نے یہ گوہ اچھالا ہے . (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۷۰) .

---اُچَھلْنا محاورہ.
رُسوائی ہونا ، نُکّا فضیحتی ہونا ، شرمناک لڑائی ہونا ، گلی کوچ ہونا ، جُوتی پیزار ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) .

---اُچَھلْوانا محاورہ.
رُسوائی کرانا ، فضیحت کرانا ، رُسوائی یا بدنامی مول لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .

---تھاپْتے پِھرْنا ف مر ؛ محاورہ.
دیوانوں کی سی حرکتیں کرتے پھرنا ، تنکے چُنتے پھرنا ، دیوانہ ہو جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت) .

---تھاپْنا محاورہ.
نہایت پاگل اور دیوانہ ہونا ، ہوش میں نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ) .

---دَرْگُوہ (---فت د ، سک ر ، و مع) صف ؛ م ف.
بُرے سے بُرا ، نہایت نجس ، بہت گندا ، بیحد غلیظ (فرہنگِ آصفیہ) .
[گوہ + ف : در (حرفِ جار) + گوہ (رک)] .

---سے گِھناوْنا کَرْنا محاورہ.
بہت زیادہ ذلیل اور رُسوا کرنا ، حد درجہ قابلِ نفرت سمجھنا ، کراہت کی نظر سے دیکھنا (فرہنگِ آصفیہ ، جامع اللغات) .

---سے نِکال کر مُوت میں ڈالْنا محاورہ.
بہت ذلیل کرنا ، رُسوا کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات) .

---کا پُوت نوسادر/نوشادر کہاوت ؛ ~ گو کا پُوت نوشادر.
گُو کا/موری کا کیڑا گُو ہی میں خوش رہتا ہے ، بُرے کو بُری صحبت ہی راس آتی ہے (خزینۃ الامثال) .

---کا ٹوکْرا امذ.
(کنایۃً) بدنامی کی ڈلیا ، بدنامی کا ٹوکرا ، گندگی کا ڈھیر ، غلاظت ہی غلاظت ، بدنامی و بدکرداری کا پیکر ، بہت زیادہ بدنامی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .

---کا ٹوکْرا سَر پَر اُٹھانا محاورہ.
کمینگی کا کام اختیار کرنا ، بدنامی یا رُسوائی کا کام اپنے ذمّے لینا ، بدنامی اور بُرائی سر لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروزاللغات) .

---کا ٹوکْرا سَر سے اُتارْنا محاورہ.
بُرائی اور بدنامی سے نجات دلانا ، رُسوائی کا داغ دھونا .

عمامہ چل کے سر سے زاہد اتارتے ہیں
اس گُوہ کے ٹوکرے کو سر سے اُتارتے ہیں

(۱۹۲۸ ، شیخ افسرعلی (فرہنگِ آصفیہ)) .

---کا ٹوکْرا سَر سے پھینکْنا محاورہ.
بدنامی یا رُسوائی سے بچنا ، ذلّت کے کاموں سے دور بھاگنا .

نادان اُٹھا نہ بارِ عصیاں
یہ ٹوکرا گوہ کا پھینک سر سے

(۱۹۲۸ ، شیخ افسرعلی (فرہنگِ آصفیہ)) .

---کا چوتْھ امذ.
گوبر گنیش ؛ لونْدا سا ، بدنُما ڈھیر ، خراب (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .

---کا کِیڑا امذ.
(لفظاً) وہ کیڑا جو گوہ میں پیدا ہوتا ہے ، چُنچنا ، کرم ؛ (کنایۃً) چند روز کا زائیدہ بچّہ جس کے مر جانے کا کم افسوس ہو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .

---کا کِیڑا گُوہ میں رَہے کہاوت.
رک : گُو کا کیڑا الخ (خزینۃ الامثال) .

---کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.
غلاظت سے بھر دینا ، غلیظ اور گندا کر دینا ، ناپاک کر دینا ؛ میلا کر دینا ، چکٹ کر دینا . بچّے نے چار دن میں انگرکھا گوہ کر دیا ہے ، کیسے جلدی کپڑے گوہ کر دیتا ہے . (۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۰۶) .

---کی طَرْح چُھپانا کہاوت.
مراد : بلی کے گو کی طرح چھپانا ، پوری طرح چھپانا ، ڈھانکتے پھرنا ؛ کمالِ احتیاط سے رکھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .

---کھانا (الف) ف م ؛ محاورہ.
۱. حرام کی کھانا ، رشوت خور ہونا ، اغلام کرنا ، حرام کاری کرنا ، منھ کالا کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۲. جھک مارنا ، بیہودہ بکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. جھوٹ بولنا ، دروغ گوئی کرنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. غیبت کرنا، بدی کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. چوسر کی گوٹ کا اس خانے میں آ جانا جہاں سے چال شروع ہوتی ہے اور پھر بغیر ہو آئے نہ اٹھنا یا دوسرے شخص کی ہو آ جانے سے مر جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. اغلامی ، لوطی ، مُغلِم ؛ جھک مارنے والا ؛ نہایت جھوٹا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گوہ + کھانا ـ کھانے والا].

---کھائے کال نَہیں کٹتا کہاوت.
بُرا یا ذلیل کام کرنے سے مصیبت نہیں ٹلتی (فرہنگ آصفیہ).

---مُوت کَرْنا محاورہ.
پاخانہ پیشاب کرنا ، گندگی کرنا ؛ چھوٹے بچے کا گُو مُوت دھونا بڑی خدمت انجام دینا ؛ ٹہل کرنا. اپنی والدہ کی خدمت اور ان کے پالنے اور کوکھ میں رکھنے کا اور گوہ موت کرنے کا حق سمجھے گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۸).

---میں ڈھیلا پھینکو نَہ چھینٹیں اُڑیں کہاوت.
رذالے کو چھیڑے گا سو گالیاں سنے گا ؛ بُروں کے منھ لگو نہ گندی باتیں سنو.

گوہ میں جو ڈالے گا ڈھیلا چھینٹیں کھائے گا ضرور
شیخ صاحب بحثنا رندوں سے کچھ بہتر نہیں

(۱۹۲۸ ، شیخ باقر علی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۷)).

میں ڈھیلا پھینکے گا سو چھینٹے کھائے گا کہاوت.
رذالے کو چھیڑے گا سو گالیاں سنے گا (فرہنگ آصفیہ).

---میں ڈھیلا ڈالیں نَہ چھِینٹیں پڑیں کہاوت.
رک : گوہ میں ڈھیلا پھینکو نہ چھینٹیں اُڑیں (جامع اللغات).

---میں کوڑی گِرے تو دانتوں سے اُٹھالے / اٹھالیں کہاوت.
خسیس اور بخیل آدمی کے بارے میں بولتے ہیں (نور اللغات).

---میں نَہانا محاورہ.
بہت بدنام و ذلیل ہونا ، رُسوا ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---میں نَہلانا محاورہ.
بہت ذلیل کرنا ؛ بہت شرمندہ کرنا ، آڑے ہاتھوں لینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---نَہ کھا فقرہ.
۱. جھک نہ مار ، بیہودہ مت بک ، بکواس نہ کر.

کہتا ہوں عرضِ حال تو کہتا ہے گوہ نہ کھا
ہوتا ہے دردِ سر تری گفتار سے ہمیں

(۱۹۲۸ ، شیخ باقر علی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۷)). ۲. جھوٹ مت بول ، جھوٹا دعویٰ نہ کر ، شیخی مت مار (فرہنگ آصفیہ). ۳. غیبت نہ کر ، بہتان مت لگا ، تہمت نہ دھر (فرہنگ آصفیہ).

---نَہیں چھی چھی کہاوت.
بُرائی یا رُسوائی میں کوئی فرق نہیں ، کسی کی تھوڑی ذلت اور خفیف رسوائی پر بولتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
گوہ کرنا (رک) کا لازم ، غلیظ اور گندا ہو جانا ، بہت میلا ہو جانا. سارے کپڑے گوہ ہو گئے. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ۴ : ۱۰۶).

گوہ (و مج) امث.
چھپکلی سے مشابہ مگر بڑا صحرائی جانور جس کی دو زبانیں ہوتی ہیں ، زمین میں بھٹ بنا کر رہتا ہے مُردار کھاتا ہے ، اس کی کئی قسمیں ہیں مثلاً پڑا گوں ، چندن گو ، رک : سوسمار. عالم میں مشہور ہے کہ گوہ اور ہرن آپ سے باتیں کرتے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰). گوہ ، گرگٹ اور بکری کا خون بھی فائدہ دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳). یہاں پر جو گوہ پائی جاتی ہے وہ کرۂ ارض کے دیگر علاقوں میں بھی پائی جاتی ہے. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۳۸).
[پ : गोह ؛ س : गोधा].

گُوہا (و مع) امذ.
گوبر (خواہ خشک ہو یا گیلا). گوہا یعنی گوبر جس کا برہمن رسوئی باورچی خانہ میں لیپن دیتا ہے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۵۱). ایک دیہاتی عورت روز جنگلی گوہے چننے جایا کرتی تھی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۸۳). [گوہ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چھی چھی امث.
۱. غلاظت ، نجاست ، پلیدی ، گندگی.

گوہا چھی چھی پر مزاج یار پھر مائل ہوا
غیر سگ سیرت کی پھر صحبت میں وہ داخل ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۴). ۲. بک بک ، جھک جھک ، گالی گفتار ، بدتہذیبی ، لڑائی جھگڑا ، بحث تکرار.

گوہا چھی چھی سے نہ مطلب نہ الجھنے سے غرض
خیر کے ان سے چلن چلتے ہیں ہم شر کے عوض

(۱۹۲۸ ، شیخ باقر علی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۷)). ۳. بدنامی، رُسوائی ، ذلت و خواری. اس نے اس گوہا چھی چھی سے بندے کو اپنے گھر سے نکالا کہ گویا لاکھ ٹوکرے گو کے سر پر پڑ گئے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۶۸).

---چھی چھی ہونا محاورہ.
جُوتم پزار ہونا، لڑائی جھگڑا ہونا، گالی گفتار ہونا (فرہنگ آصفیہ).

گُوہار (ضم گ ، غم و) امث ؛ امذ؛ = گہار.
۱. واویلا ، ہانک پکار ، فریاد ، توبہ دھاڑ ، استغاثہ.

لگا کے کان کلوں کی گوہار تو سن لو
زبانِ گل سے صدائے بہار تو سن لو

(۱۹۰۸ ، مخزن ، مئی ، ۶۸). ۲. (أ) غل غپاڑا ، شور، شور و غل.

ان کے میلے اور ان کی جماعتیں دوسری قوموں کی نظر میں ایک گوہار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۹۴). میں اپنے سور چرا رہا تھا کہ کانوں میں گوہار ہوئی۔ (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۱ : ۵۵)۔ (اا) **لڑائی کا غل ، شور ، کائیں کائیں کرکے بیچ میں پڑ جانے کا عمل** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے ڈٹ کر لڑنا ، ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ.** مجھ پر جدا منہ آتے ہو ، مولوی نجف علی اور میاں داد خان سے جدا بگڑتے ہو بھائی صاحب ، مغلچہ بن پر آ گئے ، گوہار لڑتے ہو. (۱۸۶۹ ، خطوطِ غالب ، ۶۱۷). ۴. **ایک آدمی کا کئی آدمیوں کو گالی گلوج کا جواب دینا ، ضلع جگت میں کئی آدمیوں کا مقابلہ کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **ٹھٹھا ، مذاق ، ہنسی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. **گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۷. (پٹا بازی) **ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ کرنا.** آپ نہیں سمجھے لکڑی گوہار میں لڑنا استاد گتکہ لے کر اکھاڑے میں آیا دس دس بارہ بارہ آدمی چوٹیں لگاتے اور وہ بچاتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۹). ۸. **آدمیوں کا گروہ جو لڑائی کے موقع پر اِدھر اُدھر سے جمع کیا جائے ، امدادی فوج.** گورنمنٹ کی مخالفت میں ایک گوہار جمع ہو. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۸). بہت ہی قلیل عرصے میں لوگوں کی گوہار کی گوہار فلسطین کی جانب حرکت کرتی نظر آئی. (۱۹۱۲ ، محاربات صلیبی ، ۱۵). [س **घोष+का :**].

۔۔۔آنا محاورہ.
لڑائی میں **مدد کے واسطے آنا**. دوسرے دن راجہ نواب علی خاں کی گوہار آئی جابجا مکانوں میں اترے فی الجملہ عافیت ہوئی. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۲۲۰).

۔۔۔لڑنا محاورہ.
۱. **ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے بیک وقت لڑنا ، چومکھی لڑنا ، پٹے بازی میں ایک شخص کا کئی آدمیوں سے مقابلہ کرنا.**

چلا ہے ایک بنیٹی کا باندھ کر چکر
کھڑا ہے ایک لیے سیف لڑ رہا ہے گوہار

(۱۸۸۵ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۶۴). ۲. **گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **ضلع جگت یا پھکڑ بازی کرنا ، ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے پھکڑ بازی میں مقابلہ کرنا ، گالی گلوج کرنا.** بھائی صاحب مغلچہ پن پر آ گئے ہو گوہار لڑتے ہو. (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۶۱۷).

گُوہارْنا ف م ؛ محاورہ.
آواز دینا ، شور مچانا ، فریاد کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

گوہاری (و مج)۔(الف) صف.
ساتھی ، مددگار ، معاون (مہذب اللغات ؛ نوراللغات). (ب) امث.
(ا) (ایندھن براری) **وہ جگہ جہاں اُپلے تھاپنے کو گوبر جمع کیا جائے ، گوبر دھن ، گوبر چک** (اپ و ، ۳ : ۱۰۵). (اا) **بہت زرخیز زمین** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوہار + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُوہال (و مع) امذ.
مویشیوں کا مکان ، گئو شالہ ، مویشیوں بالخصوص گائیوں کے رہنے کی جگہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گو ۔ گائے + ہال (رک)].

گَوہان (و لین) امذ.
۱. **وہ گانو جو کسی شخص کو دوامی بندوبست پر بحیثیت زمیندار دیا جائے** (جامع اللغات). ۲. **زرخیز زمین ، گانو کے نزدیک کی زرخیز زمین.** کھیت قریب گاؤں کی آبادی کے ہو ... گوہان کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۴) ہاں کے معنی ہندی میں جگہ کے ہیں جیسے گوہان اور گھرہان. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۱). باغ لگانے کے واسطے گوہان کی زمین بہت بہتر ہے. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون ، ۱۲۳). ۳. (کاشت کاری) **وہ زمین جو گانو کے نزدیک ہوتی ہے اور گانو کے نزدیک ہونے کی وجہ سے باشندگان دیہہ اکثر صبح و شام اس زمین پر ضروریات رفع کرنے جاتے ہیں** (علم زراعت ، ۲۷). [گو (گانو کی تخفیف) + ہان ، لاحقۂ ظرفیت].

گُوہانْجنی (و مع ، غنہ ، سک ج) امث.
آنکھ کی وہ پھنسی جو پلک کے نیچے ازروئے روایت گوہ کو ٹوکنے سے نکل آتی ہے ، انجن ہاری ، کنجیا ، گوہانی. اگر گوہانجنی نکل رہی ہو تو انگلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر گھس کر بار بار آنکھوں پر پھیریں. (۱۹۳۲ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۳). گوہانجنی پپوٹوں کی سب سے عام بیماری ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۶). [گُوہ ۔ پاخانہ + انجن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گَوہانَہ (و لین ، فت ن) امذ.
وہ گانو جس میں زمینداری کی پوری سہولت حاصل ہو ، گانو ، دیہات. ایک بھیڑ روزگوہانے سے لا کر میاں اِدھر اُدھر بیچتا ہوں. ۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۳۴). [رک : گوہان + ہ ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

گَوہانی (و لین) امث.
کھاد ملی ہوئی زمین جس پر ڈھور چرائے اور چھوڑے گئے ہوں اور وہ ان کے پیشاب اور گوبر سے زیادہ کھدیلی ہو گئی ہو ؛ گانو کی آبادی سے قریب کی وہ زمین جس میں کھاد پڑی ہو. یہ زمین پیداواری میں اچھی اور بھاری ریت پر جوتی جاتی ہے اس کا نام گوہانی ، گوہرا ، باڑا ، گومینڈے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۸). اور جو زمین کہ گاؤں کی آبادی کے قریب ہے اور کھاد اس میں پڑتا ہے اس کو گوہانی کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۱). [رک : گوہان + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گُوہانی (و مع) امث.
رک : گوہانجنی ، جو زیادہ مستعمل ہے. گوہانی بھی زیادہ تر کم عمر بچوں کو ہوتی ہے ، یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جوان اس سے محفوظ ہیں. (۱۹۱۰ ، ادیب ، اگست ، ۷۳). [گوہانجنی (رک) کی تخفیف].

گوہانی (و مج) امث.
۱. (کاشت کاری) **بیلوں سے روندوا کر اناج کے دانے نکلوانے کا عمل ، گاہنا** (ماخوذ : پلیٹس). ۲. (کاشت کاری) **گانو کی زمین** (اردو قانونی ڈکشنری). [گو ۔ گائے + ہانی ، لاحقۂ کیفیت].

گوہائی (و مع) امث.
رک : **گوہانجنی ، انجن ہاری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[گو (گوہ کی تخفیف) + ہائی ، لاحقۂ صفت تانیث].

گوہتیا (و مع ، فت ہ ، شد بکس ت) امث.
گئو کشی ، گائے مارنا یا ذبح کرنا. مسٹر اسٹیڈ ... نے یہ تحریک بھی پیش کی تھی کہ بادشاہ سلامت کے قیام ہندوستان میں گوہتیا نہ کی جائے . (۱۹۶۱ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۶۸).
[گئوہتیا (رک) کی تخفیف].

گوہر (و لین ، فت ہ) امذ.
۱. **موتی.**

سکل جھاڑاں کوں لاگے ہیں جواہر کے نمن پھولاں
سو پھولاں سوں کرے تل تل پیا پر گوہر افشانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۴۰).

کیا ہے آبرو کے شعر نہیں نایاب گوہر کوں
چھپے دریاؤں میں شرمندگی سیں جا دُر یکتا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۰).

کون کر سکتا ہے سینہ کو صدف کے چاک اب
واسطے گوہر کے تیرے عہد میں اے درفشاں

(۱۸۰۲ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۳۴).

بزم کا التزام گر کیجے ہے قلم میرا ابر گوہربار

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۶). اس گوہر درخشندہ کی چمک ایک دنیا کی آنکھیں خیرہ کر رہی ہے . (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۶۵). اثر آبلہ سے جادۂ صحرائے جنوں چراغاں نظر آتا ہے ، مصور شاعر نے ہر آبلے کو گوہر اور اس کے نقش کو روشنی کی لکیر بنا دیا ہے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب اور مغل جمالیات ، ۵۰).
۲. **قیمتی پتھر جیسے یاقوت یا ہیرا وغیرہ.**

کہتا ہے شعر شکر کے گوہر سیں خوب تر
پانی ہے آبرو نین جو نعمت کی کھان آج

(۱۷۱۸ ، دیوان ابرو ، ۱۱۵).

خسروِ انجم آیا صرف میں شب کو تھا گنجینۂ گوہر کُھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹).

ہوا جو حاکم عادل یہاں کا بیت جنگ
تو اس کے فیض سے گویا تھے رشک گوہر سنگ

(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۳۴).

حکایت عجب ایک بھی بولتا
گویا کان گوہر کی ہے کھولتا

(۱۹۶۷ ، اردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۲۵۶). ۳. **کسی شخص یا شے کی اصل ، اصل نسل ، مادہ ، ماہیت ، جوہر.** مرزا کے خاندان اور اصل و گوہر کا حال جیسا کہ انہوں نے اپنی تحریروں میں جابجا ظاہر کیا ہے یہ ہے. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۹۰).
۴. **آدمی کی چھپی ہوئی خوبیاں ، عقل و دانش ، پوشیدہ صلاحیت ، جوہر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۵. **تلوار کی آب یا جوہر ، جوہر شمشیر** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۶. **بُندا ، گوشوارہ.**

احمد نے دیا دختر کافر کو بھی زیور
اور گوشِ سکینہ ہوئے زخمی بنے گوہر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱۷). ۷. (کنایۃً) **بیٹا ، فرزند** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۸. (کنایۃً) **شبنم.** گوہر ایک جسم بخاری ہے کہ ہوا کے سرد ہونے سے پیدا ہوتی ہے یہ ... زمین کے قریب معلق رہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۸۵). [ف].

--- اَفشان (--- فت ا ، سک ف) صف.
(لفظاً) **موتی برسانے والا** ؛ (کنایۃً) **فیض پہنچانے والا ؛ خوش بیان** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات) . [گوہر + ف : افشاں ، افشاندن - چھڑکنا ، برسانا سے لاحقۂ صفت].

--- اَفشانی (--- فت ا ، سک ف) امث.
موتی بکھیرنا ، موتی برسانا ؛ (کنایۃً) **خُوش بیانی ، خوش الحانی تعریف و توصیف.**

سکل جھاڑاں کوں لاگے ہیں جواہر کے نمن پھولاں
سو پھولاں سوں کرے تل تل پیا پر گوہر افشانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۴).

عارفاں بولیں گے جان و دل سوں لا کھوں آفریں
جب ولی تیری مدح میں گوہر افشانی کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۱). مرزا داغ کی ایک غزل کو پسند فرمایا اور خود بھی اس زمین میں گوہر افشانی کی. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی مکاتیب ، ۱۶). نہایت نفاست کے ساتھ خوشبودار پیک تھوک کر گوہر افشانی کے لئے تیار ہوئے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۴).
[گوہر افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- آبدار کس صف (--- مد ا ، سک ب) صف ؛ ج : گوہرِ آبداراں.
چمک دار موتی ، تابدار موتی. اس صدف کے بطن میں جس مقدس شے کا گوہر آبدار چمکتا تھا وہ غائب کر لی گئی ہے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۴۰). گل دستۂ حضرت کے نسب کا تار سنبل گزار ابراہیم سے سربستہ ہے اور گوہر آبداران سے حسب کا آبِ بحرین دیدۂ یعقوب سے دریائے یکتائی میں پیوستہ ہے . (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۷).
[گوہر + آبدار (رک)].

--- آگیں (--- ی مع) صف.
وہ چیز جس میں جواہر جڑے ہوں ، جواہر سے پُر (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گوہر + ف : آگیں ، آگندن - پاٹنا ، ڈھیر کرنا سے صفت].

--- آمائی (--- مد ا) امث.
موتی پرونا ، زینت کاری.

پسینے میں جو یہ تر ہے تو اس پر دام جوہر ہے
گہر ریزی جو اس میں ہے تو اس میں گوہر آمائی

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۳). [گوہر + ف : آمائی ، آمودن ، آماید - بھرنا ، سنوارنا سے اسم کیفیت].

---آمُود (---مدا ، و مع) صف.
موتیوں سے مزین ، جواہرنگار. کسی کے ہاتھ میں کشتی جس پر گوہر آمود کشتی پوش پڑا ہوا (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۰). [گوہر + ف : آمود ، آمودن ـ بھرنا ، سنوارنا سے صفت].

---بار صف.
رک : گوہر افشاں.

تجھ نور کی نسبت پیاسا تو سمندر سات بند
خورشید یک گوہر اہے حسن گوہر بار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۹).

بحر بے پایاں نے مجھ انجھواں ستی پایا ہے فیض
ابر نیساں عبد ہے مجھ چشم گوہر بار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷).

کر دیا آویزۂ گوش جہاں حق کا کلام
حوصلہ ہے یہ اسی کے لعل گوہر بار کا

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۲).

کیف میں اک لغزش پا کلکِ گوہربار کی
اضطراری ایک جنبش سی لبِ گفتار کی

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۴). سرسید کے فیضانِ کرم کا یہ گوہربار سلسلہ اب تک جاری ہے. (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۷). [گوہر + ف : بار ، باریدن ـ برسانا سے صفت].

---باری امث.
رک : گوہر افشانی.

ہار موتی کا مجھے آج پہننے کو ملا
دیکھ لیجے مرے اشعار کی گوہرباری

(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۲۵). [گوہر بار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَدَسْت (---فت ب ، د ، سک س) م ف ؛ صف.
ہاتھ میں موتی لیے ہوئے، موتیوں سے پُر ہاتھ. (کنایۃً) مالامال.

علم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست
وائے محرومی خزف چین لبِ ساحل ہوں میں

(۱۹۰۵ ، بانگ درا (کلیات اقبال ، ۱۰۷)). [گوہر + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
کمربند جس پر موتی ٹکے ہوں (جامع اللغات). [گوہر + ف : بند ، بستن ـ باندھنا سے لاحقۂ صفت].

---بے آب کس صف ؛ امذ.
وہ موتی جس میں چمک نہ ہو ، ناقص موتی ؛ (کنایۃً) بے وقعت چیز.

آبرو بے تاب کب پاتیں وہ جو بے علم ہیں
مرتبہ ہوتا نہیں کچھ گوہر بے آب کا

(۱۹۳۵ ، لالہ کشن نرائن بیتاب (مہذب اللغات)). [گوہر + بے (حرف نفی) + آب (رک)].

---بے بہا کس صف (---فت ب) امذ.
قیمتی موتی ، گوہر نادر ، انمول موتی ؛ (کنایۃً) باوقعت، نایاب شے. انہوں نے غوطہ لگایا اور یہ گوہر بے بہا ڈھونڈ لائے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۴). [گوہر + بے بہا (رک)].

---بیز (---ی مع) صف.
گوہربار ، موتی برسانے والا ، موتی دینے والا (مہذب اللغات). [گوہر + ف : بیز ، بیختن ـ چھاننا سے لاحقۂ صفت].

---بِینْدْھنا ف م ؛ محاورہ.
موتی میں سوراخ کرنا ، چھیدنا.

دلِ عاشق میں کرے کیوں کہ نہ آنسو سوراخ
اسی الماس سے جاتا ہے یہ بیندھا گوہر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۵).

---پارَہ (---فت ر) امذ.
قیمتی موتی کا ٹکڑا ؛ مراد : چھوٹا موتی.

باقی سارے گوہر پارے
خاک کے ذرے ریت کے دانے

(۱۹۷۴ ، لوح دل ، ۶۱). [ف : گوہر + پارہ (رک)].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
وہ عورت جو خوبصورت بیٹی کی ماں ہو (جامع اللغات). [ف : گوہر + پرور ، پروردن ـ پالنا سے لاحقۂ صفت].

---تاب امذ.
ایک پیرہن جسے عورتیں گرمیوں کے موسم میں پہنتی ہیں ، وہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ اندر سے بدن صاف جھلکتا ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گوہر + تاب (۱)].

---تَر (---فت ت) امذ.
سخنِ آب دار ؛ (مجازاً) آنسو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوہر + تر ـ گیلا].

---توڑْنا ف م ؛ محاورہ.
موتی کے دو ٹکڑے کرنا ؛ کوئی مشکل کام انجام دینا ، ناممکن کو ممکن کرنا.

اے صبا وہ دُر مقصد ترا بر لائیں گے
پر جبریل نے جن کے لئے گوہر توڑا

(۱۸۴۷ ، کلیات صبا ، ۹).

---ٹانْکْنا ف م ؛ محاورہ.
موتی ٹانکنا یا لگانا ، سجانا ، سنوارنا ، تزئین کرنا.

جب تلک جوشِ بہاراں سے ہوا اے دمِ صبح
ٹانکے شبنم سے سرِ دامنِ صحرا گوہر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۷).

---ٹَکْنا ف م ؛ محاورہ.
جواہرات سے مزین ہونا.

تاج میں جن کے ٹکتے تھے گوہر
ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کاسۂ سر

(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۱۶).

۔۔۔خانہ (۔۔۔فت ن) امذ.
ذخیرہ جس میں موتی وغیرہ رکھے جائیں (ماخوذ : جامع اللغات).
[گوہر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

۔۔۔خوش آب کس صف(۔۔۔و معد) امذ.
دُرِ خوش آب ، اچھی آب کا موتی ، آب دار موتی.

جب تک نہ روئیں ہم درِ دنداں کی یاد میں
آنسو شمار گوہرِ خوش آب میں نہیں

(؟ ، مہذب اللغات ، ۱۰ ، ۳۶۳)). [گوہر خوش + آب (رک)].

۔۔۔خیز (۔۔۔ی مج) صف.
موتی اُگلنے والا ، زرخیز.

ہو ترے فیضِ قدم سے جو زمیں گوہر خیز
ہو نصیبِ صدفِ نقشِ کفِ پا گوہر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۶). [گوہر + ف : خیز ، خاستن ـ اُٹھنا سے لاحقۂ صفت].

۔۔۔دار صف.
آب دار ، چمک دار ، موتی والا ، موتیوں سے مزین.

کلک کوں مج سلکِ گوہر دار کر
بیت میں ہر اک درِ شہوار کر
بیت میں ہر اک درِ شہوار کر

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۶). جزیرہ سراندیب کہ اس کو سیلان کہتے ہیں ... وہاں سے گوہر دار سیپ نکلتا ہے .(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۲۲۱). [گوہر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا سے لاحقۂ صفت].

۔۔۔دِل (۔۔۔کس د) امذ ؛ صف.
بہادر ، شجیع ، جی دار ، بے باک (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[ف : گوہر + دِل (رک)].

۔۔۔رولنا ف م ؛ محاورہ.
موتی سمیٹنا ، بینا.

عقدے دلوں کے پاؤں پہ منہ مل کے کھول لوں
نقشِ قدم سے گوہرِ شہوار رول لوں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۵۶).

۔۔۔ریز (۔۔۔ی مج) صف.
رک : گوہر بار (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [گوہر + ف : ریز ، ریختن ـ گرانا ، بہانا سے لاحقۂ صفت].

۔۔۔سِتاں (۔۔۔کس س) امذ.
وہ جگہ جہاں بہت سے موتی ہوں (جامع اللغات)۔[گوہر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

۔۔۔سُخَن (۔۔۔ضم نیز فت س ، فت خ) امذ.
۱. خوش گوئی ، خوش بیانی ، جس کا سخن موتی کی طرح آبدار ہو.
دریا دل گوہر سخن کوں حضور بلائے پان دیئے بہوت مان دیئے.
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). ۲. (تصوف) اشارہ واضح کو کہتے ہیں جو مادہ اور مادہ میں محسوس اور معقول ہو (مصباح التعرف).
[گوہر + سخن (رک)].

۔۔۔سَنج (۔۔۔فت س ، غنہ) صف.
موتی کا پارکھ ، موتی کو پرکھنے والا ، تولنے والا ؛ (کنایۃً) خوش بیان.

میرے آنسو ہیں موتیوں کے گنج
ہے ترازوئے دیدہ گوہر سنج

(۱۷۳۹ ،کلیات سراج ، ۲۲۹). [گوہر + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا سے لاحقۂ صفت].

۔۔۔سُفْتَہ کس صف(۔۔۔ضم س ، سک ف ، فت ت) صف.
چھدا ہوا موتی ؛ (مجازاً) جو بات مشہور و معروف ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گوہر + ف : سفتہ ، سفتن ـ چھیدنا ، بیندھنا سے اسم مفعول بطور لاحقۂ صفت].

۔۔۔شاہوار کس صف(۔۔۔سک ہ) امذ.
درِ شہوار ، گوہرِ شہوار.

میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو
میں ہوں خزف تو تُو مجھے گوہرِ شاہوار کر

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل (کلیاتِ اقبال ، ۷)). [ف : گوہر + شاہ (رک) + وار ـ لائق ، قابل ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔شَبْ تاب کس صف(۔۔۔فت ش ، سک ب) امذ.
ایک قسم کا لعل جو رات کو روشنی دیتا ہے ، گوہرِ شبِ چراغ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوہر + شب + ف : تاب ، تافتن ـ چمکنا سے لاحقۂ صفت].

۔۔۔شَبْ چَراغ (۔۔۔فت ش ، سک ب ، فت نیز کس چ)امذ.
لعل یا موتی جو رات کو روشنی دیتا ہے ، گوہرِ شب تاب.

دسیں روپ میں گوہرِ شب چراغ
کہ تھا اس تی انور عمارت و باغ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۴). دوسری سطر میں گوہر شب چراغ اور نیلم اور الماس. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۳۲۱). شمع کو دیکھ کر سر میں درد ہوتا ہے اس واسطے گوہرِ شب چراغ مہیا کیے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۵۲).

روشنی بخش شش جہت گوہرِ شب چراغ ہے
یا تو شرابِ نور کا زریں کوئی ایاغ ہے

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۴۵). اب بھی ان ہی لوگوں کی زبان سند ہو سکتی ہے جو ... دبستانِ ادب کے گوہرِ شب چراغ تھے. (۱۹۸۸ ، فن خطابت ، ۹۳). [گوہر + شب + چراغ (رک)].

۔۔۔شَناس (۔۔۔فت ش) صف.
جوہری ، موتی کی پہچان رکھنے والا ، پرکھنے والا ؛ (کنایۃً) صلاحیتوں کو جانچنے والا. آپ کا وہ ساتھی بڑا گوہر شناس ہے. (۱۹۸۸ ، قاران ، کراچی ، نومبر ، ۹). [گوہر + ف : شناس ، شناختن ـ پہچاننا سے امر بطور لاحقۂ صفت].

۔۔۔شَناسی (۔۔۔فت ش) امث.
گوہر شناس ہونا.

گوہر شناسی کے ککر گوہر سیاں بتیاں کئے جمع
گوہر شناساں نے کہے سچ ہے یو گوہر کا بیاض

(۱۸۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۹). [گوہر شناس + ی ، لاحقہ کیفیت].

---شَہوار کس صف(---فت مج شِ ، سک ہ) امذ.
قیمتی موتی جو بادشاہوں کے لائق ہو ، درشہوار.

صفا و صدق سیں ناجی تمہارا ہے مخلص
یہ تیری مدح میں پیسے ہیں گوہر شہوار

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۷).

ہوئے غرقِ عرق جو شرمِ عصیاں سے وہ پاک اوٹھے
ہوا کرتے ہیں پیدا گوہر شہوار پانی میں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۶). [گوہر + شہ (شاہ کی تخفیف) + وار ـ لائق ، قابل].

---عِشرَت کس اضا(---کس ع ، سک ش ، فت ر) امذ.
مراد : **عیش و عشرت.**

الغرض وہ فسوں اثر لذت
جس میں غلطاں ہے گوہر عشرت

(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۲۹). [گوہر + عشرت (رک)].

---غَلطاں کس صف(---فت غ ، سک ل) امذ ؛ صف.
سڈول اور چکنا موتی ؛ مراد : **اعلیٰ قسم کا موتی ، چمک دار موتی ، آب دار یا قیمتی موتی.**

بنی اور نتھ کا وہ عالم کہ چھدے دل جس سے
حور چمنی کی جھلک گوہر غلطاں پری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۷).

رخِ روشن کی دمک گوہر غلطاں کی چمک
کیوں نہ دکھلائے فروغِ مہہ و اختر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷). [گوہر + ف : غلطاں ، غلطیدن ـ لڑھکنا ، لوٹنا سے صفت].

---فَروز (---فت نیز ضم فت ، و مج) صف.
چمک بڑھانے والا ، چمک دار.

جھمکنے لگی تیغِ گوہر فروز
ہوا کالا چشمِ فلک سات روز

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۸۷). [گوہر + ف : فروز (افروز ، افروختن ـ روشن کرنا ، امر کی تخفیف) بطور صفت].

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف.
گوہر بیچنے والا ، موتی فروخت کرنے والا ، جواہر کا کاروبار کرنے والا ، جوہری (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [گوہر + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا سے صفت].

---فِشاں (---کس ف) صف.
گوہر افشاں (رک) کی تخفیف.

مجھ چشمِ اشکباری کی جس نے لکھا ہے شرح
ہر نقطہ اس کے کلک سیں گوہر فشاں ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۲). [گوہر + ف : فشاں ، فشاندن ـ جھاڑنا ، چھڑکنا سے صفت].

---فِشانی (---کس ف) امث.
موتی بکھیرنا ؛ (مجازاً) خوش گفتاری ، گوہر افشانی.

جو توں مجھ پہ گوہر فشانی پہ آئے
فلک میرے دامن کا حسرت لے جائے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۹).

گوہر فشانی لبِ دریا نیاز سن
موتی ہوا ہے شرم سیں خلوت گزینِ آب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۳).

سن کے یہ گوہر فشانی جب رہی دل کو نہ تاب
پھر تو شاعر نے دیا ہنس کر یہ عالم کو جواب

(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۵۸). [گوہر فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَش (---فت ک) امذ.
سونے چاندی کا ہاتھ میں پہننے کا ایک زیور جس میں زر و جواہر لگے ہوئے ہیں. کلائیوں پر گوہر کش ، گلے میں ست لڑا. (۱۹۷۸ ، کار جہاں دراز ہے ، ۵۷). [گوہر + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا سے صفت].

---گَرَجْنا ف مر ؛ محاورہ.
موتی میں بال پڑ جانا.

آپ کے فیض نے جب ابر کرم برسایا
رعد کے بدلے گرجنے لگے کیا کیا گوہر

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۷).

---گوش ہونا ف مر ؛ محاورہ.
زینتِ سماعت ہونا ، گوش گزار ہونا.

ہم تو پھرتے ہیں نظیر عشق میں اب خانہ بدوش
کل عجب طرح کا اک نکتہ ہوا گوہر گوش

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۸۹).

---مُراد کس اضا(---ضم م) امذ.
(کنایۃً) **دل کی مراد ، اہم خواہش ، دُرِ مقصود.** شب کو ساتھ ملکہ کے عقد کیا گوہر مراد حاصل ہوا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۵۸). گوہر مراد حاصل کر کے کامیاب و کامران واپس آتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۷۳). [گوہر + مراد].

---مَطْلَب کس اضا(---فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.
گوہرِ مراد ، گوہر مقصود. اس عرصہ میں . کچھ عذر نہ کروں گی تیرا دامنِ امید گوہر مطلب سے بھروں گی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷). [گوہر + مطلب (رک)].

---مَعانی کس اضا(---فت م) امذ.
(تصوف) **صفات اور اسماء الٰہی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف). [گوہر + معانی (رک)].

---مَقْصَد کس اضا(---فت م ، سک ق ، فت ص) امذ.
مراد : **مقصدِ خاص ، گوہر مقصود ، گوہر مراد** (جامع اللغات). [گوہر + مقصد (رک)].

---مَقْصُود کس اضا(---فت م ، سک ق ، و مع) امذ.
مراد : **مقصد ، دُرِ مقصود ، اُمید ، حاصل مقصد.** مرنے کے بعد

بیڑا پار ہو جائے گوہر مقصود ہاتھ آئے ایک عالم زیر ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۷۰). راجہ کے سفیر مہینوں اور مدتوں دور دور پھرتے رہے مگر کہیں کوئی گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۹۱). یہ سب اپنی جگہ درست ہے لیکن گوہر مقصود وہ گفتگو ہے جو تحریر میں آتی ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۱۱). [گوہر + مقصود (رک)].

---نایاب کس صف ؛ امذ.
انمول موتی ، بہت قیمتی موتی ؛ (مجازاً) خاص شے. ایک ایک لائبریری کو چھانا اور گوہر نایاب تلاش کر کے لائے. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۱۷). [گوہر + نایاب (رک)].

---نِگار (---کس ن) صف.
جواہر و موتیوں سے مزیّن ، جڑاؤ.

جواناں انتھے ناموردہ ہزار مُرصّع کمر ہور گوہر نگار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۶۹). مجھ کو کلید اس صندوق کی کہ جس میں تیغہ گوہر نگار ہے دے تو میں تیرے پاس آؤں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۷۸). [گوہر + نگار (رک)].

---یتیم کس صف (---فت ی ، ی مع) امذ.
سیپ کا اکیلا موتی ، دُرِ یتیم ، بےنظیر ، نایاب موتی ، دُرِ یکتا.

ملی ازل سے مجھے آبروے یکتائی
نہ آسماں ہیں صدف گوہر یتیم ہوں میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۷). [گوہر + یتیم (رک)].

---یکتا کس صف (---فت ی ، سک ک) امذ.
۱. **دُرِ یکتا ، گوہر نایاب ، قیمتی موتی.** اگر ایک بڑا قطرہ ایک دفعہ ہی جا پڑا ہے تو گوہر یکتا ہوگا. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۷۷). ابر نیساں کی طرح یہ موتی برساتی ہے لیکن ہر موتی گوہر یکتا ہے ، اگر موتی گم ہو گیا تو پھر کوئی کیمیائی نسخہ اسے بنا نہیں سکتا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۶).
۲. (کنایۃً) **نایاب شخصیت ، بڑا آدمی.**

چھپے چھپے یہ ہیں یاں گوہر یکتا تہہ خاک
دفن ہو گا نہ کہیں اتنا خزانہ ہرگز

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۸۲). [گوہر + یکتا (رک)].

---یک دانہ کس صف (---فت ی ، سک ک ، فت ن) امذ.
۱. **دُرِ یکتا ، بیش قیمت موتی ، نایاب گوہر.**

مشکل دوئی پسند نہیں میری آنکھ کو
ٹپکا جو اشک گوہر یک دانہ ہو گیا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۱). ۲. (کنایۃً) **نایاب شخص ، بڑا آدمی.** عبدالرحمٰن صدیقی کی وفات نے ایک اور گوہر یک دانہ ہم سے چھین لیا ... یہ جگہ اب کبھی پُر نہ ہو گی. (۱۹۵۳ ، کلکدۂ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۳۶). [گوہر + یک (رک) + دانہ (رک)].

گوہَر (و مع ، فت ہ) امذ ؛ ~ گوہرا.
بھینس ، گائے کا فضلہ ، گوبر ؛ اُپلا ، کنڈا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[رک : گوہ + ر ، لاحقۂ نسبت].

گُوہَر (و مع نیز مج ، فت ہ) امذ ؛ ~ گُوہار.
جنگ کی تیاری کا حکم ، الارم (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گُوہار (رک) کی تخفیف].

گوہَر (۱) (و مج ، فت ہ) امذ.
مویشیوں کا راستہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گودھر गो+धर].

گوہَر (۲) (و مج ، فت ہ) امث.
کنویں میں لگائی جانے والی ایک لکڑی. ایک لکڑی ببول کی لمبی نو ہاتھ کی کہ اس کو آرے سے چیر کر مثال گوبر کے جو چاہ میں لگتی ہے بناتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۹۰). [مقامی].

گُوہْرا (و مع ، سک ہ) امذ.
اُپلا ؛ کنڈا. گوبر کے اُپلے تھاپتے ہیں اور ان کو کنڈا اور گوہرا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۲۲). [گُوہ + را ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

گوہِرا (و مج ، کس مج ہ) امذ ؛ ~ گُہیرا.
رک : گُہیرا. چوتھی قسم کا زہر سانپ و گوہرا و دینڑا و دہامن کا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۱۸). [گوہ (و مج) + را (ہرا (رک) کی تخفیف) ، لاحقۂ تذکیر و صفت].

گَوہَری (۱) (و لین ، فت ہ) امذ ؛ ~ جوہری (قدیم).
ہیرے جواہرات یا موتی بیچنے والا ، جوہر فروش.

نہ گوہر کوں بوجھے بجز گوہری
نہ جوہر کوں سمجھے بجز جوہری

(۱۶۳۵ ، قصۂ بےنظیر ، ۱۷). [گوہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَوہَری (۲) (و لین ، فت ہ) امث.
اُبلی ہوئی جوار جسے تل کر کھاتے ہیں. جوار کو جوش کر کے تل ملا کر کھاتے ہیں اوس کو گوہری کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، ۱۰ ، ستمبر ، ۴). [گوہر (جوار (رک) کا محرف) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گَوہَرِیں (و لین ، فتِ ہ ، ی مع) صف.
ہیرے جواہرات سے مزیّن ، زرنگار ، موتی کی طرح صاف.

ہجومِ اشک سے آنکھ اس کی ابر نیساں ہے
یہ محو رونے بتو گوہریں پرند ہوا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۴۲).

اک موجِ گوہریں سی ہر پھول پر ہے رقصاں
نغمے کی روحِ رنگیں جس میں سما رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۵). [گوہر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

گُوہْڑا (و مع ، سک ہ) صف مذ.
گہرا ، بہت زیادہ (جامع اللغات). [گہرا (رک) کا محرف].

---یار ہے فقرہ.
بہت دوست ہے ، جگری یار ہے (جامع اللغات).

گُوہَڑْیا (و مع ، فت ہ ، سک ڑ) امث.
وہ جگہ جہاں گندگی پھینک جائے ، گوہ گڑا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)
[گوہ (رک) + ڑیا (گڑیا (رک) کی تخفیف)].

گوہَن (و مج ، فت ہ) امذ.
(کاشت کاری) وہ ڈھلواں راستہ جس پر بیل چرسے کو کھینچتے وقت چلتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گو - گائے + س : ہن (رک)].

گوہُوں (و مج ، و مع) امذ.
رک : گیہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ ہندی اُردو لغت). [پ : गाहुम्रो ؛ س : गोधूम].

گوہُونا (و مج ، و مع) امذ.
بڑا سانپ یا اژدہا جو مویشی کو نگل جاتا ہے(علمی اُردو لغت ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गा+सूदन+क].

گوہی (و مع) صف.
جو گو سے پلید ہو (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گُوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُوہیَل (و مع ، کس ہ ، فت ی) صف.
گندہ ، غلیظ.

طفل مہتر کو دل دیا چرکیں
کیسے گوہیل پہ تجھ کو پیار آیا

(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۸). صرف گوہیل طبیعت کے اصحاب ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے خاندانوں میں ان کے طائفے گاتے بجاتے ہیں. (۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۱۰۸). [گُوہ (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

گُوئٹھا (و مع ، کس ء) امذ.
وہ اُپلا جو جنگل میں سُوکھا ملے ، ارنا اپلا ، کنڈا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گوئیٹھا (رک) کا ایک املا].

--- جلے اُپلا ہانسے کہاوت.
بیوقوف کے متعلق کہتے ہیں جو دوسروں کے نقصان پر ہنستا ہے حالانکہ اس کا اپنا نقصان بھی اسی طرح ہونے والا ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گوئجا (و مج ، کس ء) امذ.
کھارے پانی کی ایک مچھلی. کھارے پانی کی مچھلیاں جو زیادہ اہم ہیں وہ ہیں ڈانگری ، ریشی ، یا گوئجا. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۵۰). [مقامی].

گوئندہ (و مج ، کس ء ، سک ن ، فت د) امذ ؛ ← گوئیندہ.
راوی ، کہنے والا ، بیان کرنے والا ؛ (کنایۃً) جاسوس ، بھیدی. گوئندوں نے جھوٹ سچ لگا دیا کہ وہ بھی مفسدوں کے زمرے میں تھا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹). مرزا کے گوئندے طرح طرح کے بھیس بدل کر گھومتے پھرتے تھے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۱۲). [گوئیندہ (رک) کا ایک املا].

گوئنڈ (و مج ، کس ء ، سک ن) امث.
(کاشت کاری) گانو کے قریب کی اعلیٰ درجے کی زمین (ماخوذ : مہذب اللغات). [گوئینڈ (رک) کا ایک املا].

گوئنڈا (و مج ، کس ء ، مغ) امذ.
(کاشت کاری) گانو کے قریب کی زمین (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گوئینڈا (رک) کا ایک املا].

--- کھیتی ، سِیکھا سانپ ، مائی بھٹے کارن ، بادی باپ کہاوت.
گانو کے قریب کی زمین ، آدم خور سانپ ، لڑاکا ماں اور بدمزاج باپ بُرے ہوتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گَونی (و لین) امث.
درّہ ، گپھا ، غار ، کھوہ. ہو عشق کا کھورا نیں باگاں کی گوی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۰).

بل بوچ مجاز معنوی ہے   یوں باگ نہ باگ کی گوی ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۵). آتش بازی کی بھی بعض وقت ضرورت پڑتی ہے جب کہ شیر گونی میں جا کر بیٹھ جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری ، اسپورٹس ، ۱۵۹). [گائی / گھائی (رک) کا محرف].

گوئی (۱) (و مج) امث.
بولنے یا کہنے کا عمل جیسے حق گوئی ، بدگوئی ، راست گوئی ؛ بطور لاحقہ مستعمل. مشّاق اور پُر گوئی سے واقعی شاعری کی قیمت گھٹتی ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵ : ۳). مولانا تاریخ گوئی کے بےمثل استاد تھے. (۱۹۷۱ ، ہمارے عہد کا ادب اور ادیب ، ۱۱۰). [ف : گو (گفتن - کہنا سے امر) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- مُشکِل وَگرنہ گوئی مُشکِل کہاوت (شاذ).
رک : گویم مُشکل وگرنہ گویم مُشکل جو زیادہ مستعمل ہے.

نے کہتے بنے ہے کچھ نہ چپ ہی رہتے
گوئی مشکل وگرنہ گوئی مشکل

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۶۳).

گوئی (۲) (و مج) امث.
۱. دو بیل جو ہل میں جتیں ، بیل کی جوڑی. محنتی ہیں ایک گوئی بیل کی خرید لیں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۹۰). ایک ہزار میں دو بیلوں کی دو گوئیاں اور دوسرے اوزار آجائیں گے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۲۸). ۲. روئی کی وہ مقدار جو ایک بار انگلیوں سے توسی جائے (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گو - گائے + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُوئے (و مع) امذ ؛ ← گوئی.
گیند.

حلقۂ زلفِ شب آسا میں ترا روئے سفید
طُرفہ چوگاں ہے سیہ تاب و عجب گوئے سفید

(۱۷۹۵ ، دیوانِ قائم ، ۵۱).

ہوتی ہیں بسکہ آنکھیں لوٹ اس کی جامہ ریزی پر
نگاہیں کھیلتی ہیں گیند اس گوئے گریباں کا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۴۵).

کون ہو گا مردِ میدان اب مصافِ دہر کا
ہاتھ میں کس کے چلا ہے گونے و چوگاں چھوڑ کر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۷۷). [ف].

---باز امذ.
گیند کھیلنے والا ، وہ بازی گر جو کئی گیندیں اچھالتا ہے اور پکڑتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گونے + ف : باز ، باختن - کھیلنا ، ہارنا سے صفت].

---بازی امث.
گیند کھیلنا ، بازی گر کا کئی گیندیں اچھالنا اور پکڑنا ؛ (کنایۃً) پائمال.
مان کہنے کو مرے ترک رعونت کر کہ یہاں
گونے بازی بیشتر دیکھا ہے سر مغرور کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۱). [گونے باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خُوبی (---و مع) امث (قدیم).
اچھائی یا برتری کی گیند ؛ مراد : سبقت ، خوبی ، اچھائی ، فوقیت.
بزرگاں تمام داد گر بودہ اند
اِنو گونے خوبی کی بربوندہ اند
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۰۴). [گونے + خوبی (رک)].

---زَمِین (---فت ز ، ی مع) امث.
(کنایۃً) گلوب ، دنیا.
ایک لمحہ کے لئے اذنِ وغا مل جائے
چینِ ابرو کی قسم گونے زمیں ہل جائے
(۱۹۶۵ ، آئینِ وفا ، ۷۱). [گونے + زمین (رک)].

---سَبقَت لے جانا محاورہ.
سبقت لے جانا ، بازی لے جانا ، کسی سے آگے بڑھ جانا ، مخالفین (مقابلہ کرنے والوں) کو پیچھے چھوڑ دینا. جمیع فنونِ کمالات میں گونے سبقت اپنے امثال سے لے گیا تھا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵). دوسری بار یہ اخبار جاری ہوا تو سرسید کی مخالفت میں تمام اگلے پچھلے مخالفوں سے گونے سبقت لے گیا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۰۳). ایک حلقے کو مقبولیت عطا کی تو دوسرے حلقے نے گونے سبقت لینے کے لیے اپنے جلسے میں سیاسی موضوع ... پر گفتگو کا اہتمام کیا. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۵۸۴).

---طِفْلاں (---کس ط ، سک ف) امث.
بچوں کے کھیلنے کی گیند ؛ (مجازاً) دل بہلانے کی چیز ، کھلونے. انسان واقعتاً ایک چوبِ صحرا یا گونے طفلاں ہو کر رہ گیا ہے. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۲۳۹). [ف : گونے + طفلاں (طفل (رک) کی جمع)].

---گِریباں (---کس گ ، ی مج) امذ.
گریباں کا تکمہ.
اب تلک غنچے کی گردن ہے جُھکی خجلت سے
اس نے دیکھے تھے ترے گونے گریبان کہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳۳۵).
گلا ہے اک بیاضِ نور اوس خورشیدِ ناطق کا
کیا گونے گریباں کو ستارہ صبحِ صادق کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۴۴).
گر یہی مہر کو تھی جلوہ نمائی منظور
کیا سمجھ کر یہ ترا گونے گریباں نہ ہوا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ تسلیم ، ۱۰۱). [گونے + گریباں (رک)].

---لے جانا محاورہ.
بازی لے جانا ، سبقت لے جانا.
او مردی کے میداں کوں آئے جب
بھی او گونی مرداں تھے لیجائے تب
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۰).
نکل کر کہکشاں اوس مانگ کی تحریر سے ہارے
وہ افشاں لے گئی گونے ضیا میدانِ انجم سے
(۱۷۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۸).

---و چَوگاں کھیلْنا ف مر ؛ محاورہ.
پولو کھیلنا ، چوگاں کھیلنا ؛ (مجازاً) روندھنا ، ٹھکرانا ، پائمال کرنا.
قلم و حرف نہیں پیشِ نظر ہیں اس دم
سرحاسد سے دل کھیلتا گونے و چوگاں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶).

گونِیاں (و مج ، کس ن) حرف ؛ م ف.
رک : گویا.
گونیاں ناسور زخمِ دل تھی یہ اے ہمنشیں
پیش ازیں کیا کیا ہمیں دکھلاتی تھی خونبار چشم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۵).
منعموں کی ہم غریبوں پر نظر پڑتی ہے یوں
گونیا سر رشتۂ تقدیر دستر زد میں ہے
(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۴۲). [ف : گویا].

گونِیّا (و مج ، کس ن ، شد ی) امذ.
گانے والا ، گویّا ، گلوکار. آپ نے مجھے گونیا مقرر کیا ہے ، ہر جلسہ میں مجھ سے فرمایش ہوتی ہے . (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۲۹۴). [گویّا (رک) کا ایک املا].

گُونِیّاں (ضم گ ، غم و ، کس ن ، شد ی) امث.
گُیاں ، سہیلی ، بہنیلی (عورتیں اپنی ہم دم اور ہم نشیں عورت کو گونیاں کہہ کر پکارتی ہیں). میں جو انکی لڑکپن کی گونیاں ہوں مجھے ساتھ اپنے لے کے آئیں . (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۱). آہو چشم کو لکھ بھیجا ہے کہ اپنی گونیاں کو آکر سمجھاؤ ہماری بی بی جانے کی طیاری (تیاری) کر رہی ہیں . (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۵ : ۵۱۴).

پہلے سنتے تھے صدائیں مردِ میداں کون ہے
اب تو یہ سرگوشیاں ہیں میری گوئیاں کون ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۴۴۹). او اپنے بالم سے او اپنے ساجن سے ملنے جاتی ہو اری اور گوئیاں. (۱۹۸۴ ، سفر مینا، ۳۹۵). [مقامی].

گُونیں (و مع ، ی مع) امذ.
۱. **(کاشت کاری) بیلوں کی جوڑی ، ہل میں جوتے جانے والی بیلوں کی جوٹ.** پچھلے سال الگوبیتر کے میلے سے بیلوں کی ایک اچھی گونیں مول لائے تھے، پچھائیں نسل کے خوبصورت بیل تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۱). ۲. **(کاشت کاری) کھیتی باڑی کا شریک کار ، ہم راہی ، ہم عمر دوست** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [مقامی].

گویا (و مج). (الف) صف.
۱.(i) **بولنے والا (گونگا کی ضد).**
اوس نے کی ہے اپنی وحدت پر مری گویا زباں
دل میں باصدق و یقین مجھ کو عطا ایماں کیا
(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۱۱) آزادی نے گونگوں تک کو گویا کر دیا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۳). (ii) **خوب بولنے والا ، چرب زبان ، بہت بولنے والا.** یہ شخص نہایت گویا اور وجیہہ اور شعبدہ باز تھا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۳۰). (iii) **بولتا ہوا، بولنے کی حالت میں.**
تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۴). میرے سوال کے جواب میں یوں گویا ہوئے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۲۱). (ب) م ف. ۱. **غالباً، ظاہرا ، واضح طور پر.** اور دنیا کی نظروں میں گویا روپوش ہو گے. (۱۹۳۳ ، بدر قدرت ، ۱۱). ۲. **مانا کہ ، تسلیم کیا ، مان لو ، فرض کر لو.**
فوارہ حوض نادر سہاوے روپ میں یوں
گویا جوں تال کے اوپر کھلیا ہے جل میں کنول
(۱۶۷۶ ، کلیات عادل شاہ ثانی ، ۷۰). نینا کی صورت بھائی سے اتنی مشابہ تھی گویا جیسے وہ اس کی سگی بہن ہو. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۱). (ج) حرفِ تشبیہہ. **جیسے: مانند ، ہو بہو ، طرح ، جیسا ، مثل.**
او جس جس جاگے تھے تیر چھوڑیا زشت
او اس جاگے لگ گویا یک میل بست
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۷). سکھیاں جو اوس کی سب آوتی ہیں تو ان کی آمد ایسی ہوتی ہے کہ گویا ہزاروں چاند چلے آوتے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۷).
دل تو تیرا مکاں ہے گویا
بلکہ تو دل کی جاں ہے گویا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۷۵).
قیامت کا تعلق ہے قیامت کی محبت ہے
مرے زخموں کی گویا جان ہے تیرے نمکداں میں
(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۶). کبھی کبھی وہ شعر اس طور پر بھی کہتے ہیں گویا ایک ہی جیسے لفظوں سے کوئی دیوار چن رہے ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۲۱).

---اِن تِلوں میں تیل نہیں فقرہ ؛ کہاوت.
بے مروت اور طوطا چشم آدمی کے بارے میں بولتے ہیں ، بالکل روکھا اور بے مروت (فرہنگ آصفیہ).

---ہونا ف ل ؛ محاورہ.
بولنا ، گفتگو کرنا ، بولنا شروع کرنا ، لب کُشائی کرنا ، کہنا ، بات کہنا.
خلوت میں ہوا پری سے گویا
دنیا میں ہیں سب وطن کے جویا
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۳).
ناگہ نظر آنے نشاں فوجِ ستم کے
اعدا کا سنا شور تو گویا ہوا تھم کے
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہین غم، ۲). سنسان پہاڑی سے ایک شہزادہ نمودار ہوا... بالکل خلاف سروش غیب کے نغمۂ قدس میں گویا ہوا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۶). وہ ملک کے سامنے یوں گویا ہو گئے تھے تو اس کے صاف معنی بھی تھے. (۱۹۹۲ ، آتش چنار ، ۵۱۷).

گَوَیّا (فت گ ، و ، شد ی) صف مذ.
گایک ، گانے والا ، کلاونت.
گویّا دوپہرو بیٹھیاں تھیں
رباب و چنگ لے کر گاتیاں تھیں
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳).
میں جیسے نالے کرتا اِن کے خیال میں
گائے تو اس طرح سے گویا خیالیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱). جو گویّا ... رات اور دن بھیرویں ہی الاپے جائے اس کا گانا اجیرن ہو جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۳۳). یہ لذت ... اسی طرح کی لذت ہے جو کسی گویے کو پراگندہ آوازوں کے ایک نغمے یا راگ میں منتظم کر دینے سے حاصل ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۵۸). [ف].

گویاں (۱) (و مج) صف ؛ م ف.
رک : گویا. سائل مرگ کا لبیک گویاں ہوا. (۱۸۴۵ ، تذکرہ خوش معرکہ زیبا ، ۳۵).
در آئی میں لبیک گویاں
مگر میلا ہوا اس کا نہ رویاں
(۱۸۷۷ ، ابر کرم ، ۲۳). [گویا (رک) + ں (زائد)].

گویاں (۲) (و مج) امذ (قدیم).
غار ، کھو.
گویاں ہور غباراں گزرتا چلیا
درندیاں سٹے کچ نہ ڈرتا چلیا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ روح افزا ، ۹۱). [رک : گویا (رک) کا انفی تلفظ].

گویاں (۳) (و مج) امث (قدیم).
رک : **گوئیاں.**
گلشن جوبن بر ہے ناچو گویاں جھوم چھناناً
(۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۱۳). [گوئیاں (رک) کا محرف].

گویائی (و مج) امث.
۱. نطق ، گفتار ، بول چال ، بات چیت ، گفتگو.
اب ہوا ہے سخن ہمارا سبز   طوطیوں کی عبث ہے گویائی
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۹). ہر ایک کی گویائی اور بولی جُدی جُدی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۵).
ہم میں کچھ جرأت گویائی بھی ہو گی کہ نہیں
بستر ناصیہ فرسائی بھی ہو گی کہ نہیں
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۳۰) اسے پڑھتے ہوئے ایک بیساختہ گویائی کے شدید خلوص کا احساس ہوتا ہے . (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۵۳) . ۲. **بولنے کی طاقت ، ناطقہ** . اس نے کہا کہ امید غالب ہے کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ قدرتِ کاملہ سے ... درخت کو گویائی بخشے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳۶). اُس کو مارتے مارتے بیدم کر دیا یہاں تک کہ اُسمیں نہ قوتِ گویائی رہی اور نہ ہوش و حواس بجا ہے. (۱۸۷۴ ، تاریخِ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۴۸). بخلاف اس کے اگر حیوانیت اور گویائی سے قطعِ نظر کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۲۲). اس لئے نہیں کہ نحیف و نزار ہو اور گویائی سے محروم ہو. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۰۰) . ۳. **خوش گفتاری ، خوش کلامی ، شگفتہ گفتگو.**
شیریں لباں کوں اوسکے فقط توت مت کہو
گویائی اونکی دیکھ کے طوطی کہو بہ یا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰). اس گویائی سے بولتا تھا کہ گویا بلبلِ ہزار داستان ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳). عمرو نے کہا اے لسان جادو مجھ کو نہ ستاؤ اپنی گویائی نہ جتاؤ . (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰۳). ان کی شاعری کا معیار ... تازہ نفس ، بے بدل گویائی کے لحاظ سے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کے ہم عصر شعرا میں اپنا جادو رکھتا ہے. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۹). [ف].

--- کَرنا محاورہ.
بولنا ، بات کرنا. ان کے خلاف گویائی کرنا محض سبک سری ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۷۴).

گوَیرا (فت گ ، ی مج) امث.
گانو کے آس پاس کی زمین جو کھیتی کے لیے بہت عمدہ ہوتی ہے. یہ زمین پیداواری میں اچھی اور بھاری ریت پر جوتی جاتی ہے اس کا نام گوہانی ، گویرا ، باڑا گوینڈ ... کہتے ہیں . (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۸). [گو (گانو (رک) کی تخفیف) + یرا، لاحقۂ صفت].

گویک (و مج ، فت ی) امذ.
(حیوانیات) **چھوٹے عضویوں نسیجوں یا شریانوں وغیرہ کا گُچھا خصوصاً گُردے کے اندر عروقِ شعریہ کا گُچھا** (انگ : Glomerulus) قیفوں کے مقابل امشائی پرت کا ایک تاچک دار برنمو ظاہر ہوتا ہے وہ گویک کہلاتا ہے اور خون سے پُر ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۲۵). [گوے (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گویَم مُشکِل وگرنہ گویَم / نَگویَم مُشکِل کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **اس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کا کہنا بھی مشکل ہو اور نہ کہنا بھی مشکل ہو.** کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا ، چپ رہوں تو رہا نہیں جاتا ، گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۸۳). یا اللہ میں کیا کہوں ، گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل. (۱۹۲۳ ، شمیم ، ۳۱۳). عجیب چہ کنم میں گرفتار تھی گویم مشکل وگر نگویم مشکل (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۹۳).

گوِیَندَگی (و مج ، فت ی ، سک ن ، فت د) امث.
بول چال ، گفتگو ، گفتار.
کسی کو طاقتِ گویندگی نہ تھی ان میں
تھا سر جُھکائے ہوئے فرقۂ ظلام تمام
(۱۸۷۱ ، ایمان ، ۱۰۳). [گوِیندَہ (مبدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

گوِیَندَہ (و مج ، فت ی ، سک ن ، فت د) امذ ؛ ~ گوئندہ.
۱. **کہنے والا ، گویا.** خواب میں دیکھا کہ گویندہ کہتا ہے نذر وفا کر. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۷). زبان ایک اعلی نعمت ہے مگر جب اس سے بھی کلمات شنیع اور الفاظ سفیہ اطلاق پاتے اور نکلتے ہیں تو گویندہ کے واسطے شامتِ اعمال ہو جاتی ہے . (۱۹۰۷ ، مخزن ، اگست ، ۲۴).
حال دل کا دہانِ زخم سے گویندہ ہوں
مژدہ باد اے مرے قاتل میں ابھی زندہ ہوں
(۱۹۸۳ ، دامنِ یوسف ، ۱۳۵) . ۲. (مجازاً) **مخبر ، جاسوس ، بھیدی ، خفیہ نویس.** ایسے آدمیوں سے کہ اس سے دشمنی نہ رکھتے ہوئیں اور گویندے سے دوستی نہ رکھتے ہوئیں ... تن سے کئی کئی طرح تحقیق کرے . (۱۸۴۶ ، قصۂ سہرافروز و دلبر ، ۲۴۸). جب وہی بلوا ہوا گویندوں نے جھوٹ سچ لگا دیا کہ وہ بھی مفسدوں کے زمرے میں تھا. (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹) . ان کا کوئی عزیز گویندوں کی طرح تمہارے پیچھے لگا ہو گا. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلھن ، ۱۶). مگر مختارالدولہ کے گویندوں نے ان کو ان منصوبوں کی خبر کر دی. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۳۱). ۳. **گانے والا ، گویّا ، مغنی.**
جمع یوں ہوتے ہیں اہلِ وجد گویندوں کے پاس
جس طرح رقاص مل بیٹھے ہیں سازندوں کے پاس
(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۰۲) . مطرب اور قوال اور گویندے اور کلانوت اور نائک اور ... موسیقار. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۹۴). [ف : گُفتَن - کہنا ، بولنا کا اسمِ فاعل].

--- گَری (--- فت گ) امث.
مخبری ، جاسوسی. میر سعید کا آکر گویندہ گری کرنا خان صاحب کا بھانڈا پھوٹنا گورداس کا کان پکڑ کر نکالا جانا. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۷). [گویندہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گوینڈ/گوینڈا (فت مج گ ، ی مج ، سک ن) امذ.
۱. **گانو کے آس پاس کی کھاد ملی ہوئی زمین جو زرخیز ہوتی ہے** یہ زمین پیداواری میں اچھی اور بھاری ربت پر جوتی جاتی ہے اس کا نام گوہانی ، گویرا ، باڑا ، گوینڈ ... کہتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۷). ۲. **گانو کا قرب و جوار ، مضافات ؛ گانو کے قریب کے کھیت ؛ مزرع ؛ باڑا ؛ قرب و جوار** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : گرامانت ग्रामान्त].

گہ/گہہ (۱) (فت مج گ) امذ.
۱. **کمرے یا مکان کی بلندی یا اونچائی.** دیوانِ عام کا دالان جو سنگِ سرخ سے بنایا گیا ہے شمالاً جنوباً ۱۶۸ فٹ لمبا ہے اور اسکی گہہ ۵۶ فٹ کی ہے. (۱۹۰۳ ، تاریخ دربار تاج پوشی، ۲۳۸). اندر ایک چھوٹا سا درہ شمال رویہ جس کی گہ دو یا سوا دو گز سے زیادہ نہیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ و نا اہل پڑوس ، ۱۵). ۲. **عمارت کی منزل ، درجہ ، طبقہ.** پہلی خانے کی اندر کی گہ چھپ بھی گئی ہے. (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۵). اس کے صحن کے گرد کے دالان پانچ گہ کے ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۵۵). ۳. **ہتھیار کو پکڑنے کی جگہ ، دستہ ، قبضہ ، موٹھ** ، ضرب.

بڑھ کے گہ ایسی ہی لگا پیارے
نہ پہے جو لگا کمر کا تار

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۱۸). ۴. **گرفت ، پکڑ ، قابو.**

دل کیوں خیال ابرو کر کر نہوے سپاہی
شمشیر مغربی کی آتی ہے موٹھ گہہ میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۶).

وہ سورج کی اُلٹی کٹوری دکھاؤں
کہ اس چاند کو اپنی گہ میں میں لاؤں

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۲۷). ۵. **گہنا (رک) کا فعلِ امر ، تراکیب میں مستعمل.** [س : گرہا ग्रह یا گہنا (رک) کا مادہ].

---باندھنا محاورہ.
قبضۂ شمشیر میں لتا باندھنا ، **گرفت مضبوط کرنے کے جتن کرنا ، گرفت مضبوط کرنے کی مشق کرنا.**

دل کسی کا ہاتھ میں لینا کب اس کو یاد ہے
تیغ کے قبضہ کے باندھے ہے گہ و بیگاہ گہ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۶۸).

---بانگ (---غنہ) امث.
پیش قبض یا چھری سے لڑنے اور حملہ کرنے کا ایک دانو یا بانگ جو چار طرح سے کرتے ہیں، اول بیٹھ کر، دوسرے داہنا پانو آگے بڑھا کر اور بایاں گھٹنا ٹیک کے کھڑا ہو کر، تیسرے کھڑے ہو کر اور چوتھے کرسی پر بیٹھ کر کرتے ہیں (ماخوذ : آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۶۳). سب سے بہتر اور اول گہہ بانگ ہے ... اس بانگ کو چار طرح کرتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۳۰).
[گہ/گہہ + بانگ (رک)].

---بیٹھنا محاورہ.
تلوار کے قبضے کا ہاتھ میں پوری طرح آ جانا ، گرفت مضبوط ہونا.

جو ہاتھ چڑھا اس کے دل خون ہی کیا اس نے
اس پنجۂ رنگیں کی اب میر نہ گہ بیٹھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۲). قبضہ تلوار کا ہاتھ میں گہہ بیٹھا ہے ... خون ٹپک رہا ہے. (۱۹۰۴ ، آفتاب شجاعت ، ۴ : ۳۷۷).

جسم تر خون میں ہوئے شاہ کے غمخواروں کے
قبضے گہ بیٹھے تھے ہاتھوں میں جگرداروں کے

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروجِ سخن ، ۷۲).

---جانا محاورہ.
۱. **کسی سخت یا کڑی چیز کا گھس جانا.**

بتا بیگنہ قتل کتنے کیے
جو قبضہ ترے ہاتھ میں گہ گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲). ۲. **گہن لگ جانا ، گہن میں آ جانا.**

تم کو حسنِ عارضی پر اس قدر غرّا ہے کیوں
دیر بھی کچھ چاند کو لگتی ہے گہہ جاتے ہوئے

(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۳۱).

گزرے ہیں اس دیار میں یوں اپنے روز و شب
خورشید بجھ گیا کبھی مہتاب گہ گیا

(۱۹۸۷ ، حرفِ سردار ، ۲۲۶).

گہ/گہہ (۲) (فت مج گ)۰(الف) م ف.
۱. **گہے ، کبھی ، کسی وقت.**

گرم آہ آبرو کی رہتی ہے **آنجھواں** سے
بجلی کوں کیا ضرر ہے گہ مینھ کا برسنا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

گہ کہتی تھی تھام کر کلیجا
کون اس جلاد سے رکھے جا

(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۲۶).

گہ کالے بادلوں سے چمکنا بہ آب و تاب
گہ ابر تر میں ڈوب کے ہونا غریقِ آب

(۱۹۱۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۲). (ب) امث. **جگہ ، مقام (تراکیب میں بطور جزو دوم مستعمل).**

جلوہ گہ ہے اوسی کی جلوہ گری
عشوہ پرداز ہے وہی تو پری

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۶۲۷).

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
وہ ادب گہ محبت وہ نگہ کا تازیانہ

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۳).

اے کہ ترا سنگِ در سجدہ گہہ زور و زر
اے کہ فرو فال کا قبلہ ترا نقشِ پا

(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۴۱). [گاہ (رک) کی تخفیف].

---گہ م ف (قدیم) ؛ ~ گہ گہ.
کبھی کبھی ، گہے گہے.

میں طفل ہو تمہارے مکتب تھے علم بوجھیا
تو دیویں عالماں سب شب باشی بھکوں گہ گہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۱). [گہ + گہ (رک)].

ــــ گہے (ــــ فت گ) م ف.
گہی گہی ، گاہے گاہے

سخت مستسقی ہے جانِ عاشقاں
گہ گہے نوشابِ لب پینے کو دو

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۵۱) [گہ + گہے (گاہے (رک) کی تخفیف].

ــــ و بیگاہ (ــــ و مج ، ی مج) م ف.
وقت بے وقت ، وقتاً فوقتاً.

دل کسی کا ہاتھ میں لینا کب اس کو یاد ہے
تیغ کے قبضہ کے باندھے ہے گہ و بیگہ کہ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۶۸).

اتنا فرماؤ گہہ و بے گہ تو آیا کروں
بات مانی میں نے جو کچھ تم نے فرمائی مجھے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۹). [گہ + و (حرف عطف) + بے (حرف نفی) + گہ (رک)].

گُہ / گُہہ (ضم مج گ) امذ ، سکوہ.
گُو ، پاخانہ ، غلاظت.

بھی بس ہے جواب اس گہ کی بُو کا
کہ یہ اس بو کے منہ پر ہم نے تھوکا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۱۹). [ف].

ــــ پر مٹی ڈالنا محاورہ.
فتنہ و فساد کو دبا دینا ، درگزر کرنا (محاورات ہند).

ــــ کی دارُو مُوت کہاوت.
جیسا گناہ ہوتا ہے قابو پانے پر ویسی ہی اس کی سزا دی جاتی ہے (محاورات ہند).

ــــ کھانا محاورہ.
جھک مارنا ، جھوٹ بولنا ، بیہودہ بکنا. بشیب جنّی نے کہا او ملعون و مرتد کیا گہہ کھاتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۷). اس سب نے گہ کھایا جو ہمارے خلاف مدعا لکھ مارا. (۱۹۰۲ ، شطرنج ، ۱۲۳).

ــــ میں کَوڑی گِرے تو دانت سے اُٹھا لینا محاورہ.
کوڑی کوڑی وصول کرنا ، اپنا حق نہ چھوڑنا (محاورات ہند).

ــــ میں گھسیٹنا محاورہ.
نہایت ذلیل و خوار کرنا ، طعنہ دینا (محاورات ہند).

ــــ نکال دینا محاورہ.
بہت مارنا پیٹنا ، بے طاقت کر دینا (محاورات ہند).

گُہاجنی (ضم گ ، سک ج) امث ، سکہاجنی.
آنکھ کی پھنسی جو پلک کے نیچے نکلتی ہے ، گوہانجنی. آنکھ کی گہاجنی جب پک کر پھوٹ گئی تھی اور پیپ نکل گئی تھی تو نشتر کیوں کھایا. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۵۳). [گوہانجنی (رک) کی تخفیف].

گُہار (ضم مج گ) امث.
۱. شور و غل ، چیخ پکار.

بہ پھول سا وقتِ صبح اور یہ ڈہکار
یہ کونج یہ گھن گرج یہ گھڑگھڑ یہ گہار

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۱۹۶). **۲. آدمیوں کا گروہ جو لڑائی کے وقت مدد کے لیے اکٹھا کیا جائے ، کمک.**

تلنگوں نے لی جبکہ راہِ فرار
تو پھر بابو نے بھی بلائی گہار

(۱۸۵۰ ، مثنوی تفضیح الشقی فی احوال التقی ، ۱۰). صراطِ ہفت رنگ کو اپنا خداوند جانتے ہیں ، اٹھارہ سے قریہ کی گہار آنے کی زمین تھرانے کی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۳۱). زمیندار کو جوش جرات آیا باہر آ کر گہار جمع کی آپ ٹٹو پر سوار ہوا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۷۱). **۳. ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ ، چومکھی (لڑائی).** برق گہار کی لڑائی لڑنے لگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۶۹) **۴. واویلا ، فریاد ، کالی گلوچ** (نوراللغات). [گوہار (رک) کی تخفیف].

ــــ لڑنا محاورہ.
ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے زبان یا ہتھیار سے مقابلہ کرنا ، چومکھی لڑنا. ہمارے استاد تیس تیس آدمیوں سے گہار لڑتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۳). میری مبادرت بھی عجیب و غریب ہے کہ لکھنؤ کی سرزمین پر کھڑے ہو کر لکھنؤ سے گہار لڑنے کو آمادہ ہوں. (۱۹۲۷ ، منشورات کیفی ، ۲۲۳).

ــــ مچانا محاورہ.
شور کرنا ، واویلا کرنا ، فریاد کرنا. کسی جولاہے نے جو یہ کلمہ سنا تو گہار مچائی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۱۰).

گُہانجنی (ضم مج گ ، غنہ ، سک ج) امث.
رک : گہاجنی. آرذجو کا لیپ بھی گہانجنی کو حل کر دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۳). [گوہانجنی (رک) کی تخفیف].

گہائی (فت گ) امث.
گندم کی بالوں سے اناج جھاڑنا ، یہ عمل مشینوں سے اور بیلوں کے پیروں سے روند کر بھی کیا جاتا ہے یورپی ممالک سے کافی تعداد میں گہائی کرنے والی مشینیں درآمد کی گئی تھی. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۴۷). اپریل اور مئی میں یہ تغیرات عام طور پر مشاہدہ میں آتے ہیں یہ نہ صرف اس کی کٹائی میں دشواریاں پیدا کر دیتے ہیں بلکہ اس کی گہائی اور باربرداری میں بھی بہت سی رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۴۳). [گاہنا (رک) کا حاصل مصدر].

گَہَر (فت گ ، ہ) امث.
کیلے کی پھلی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُہَر (ضم گ ، فت ہ) امذ ، سکوہر.
۱. قیمتی پتھر ، جوہر ؛ موتی ، مروارید.

گہردان دونے میں دریا لے   بوقتِ تبسم ثریا لے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱).
گہر پاکاں میں تھے پنجیا گہر
عشق کا جنیتا سو امید ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۰۲).
بہتر کوں دیا گہر کے سمان
خنجر سوں لیا سپر کے کاماں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴).
عرق آلود اس خورشید کی جب زلف ہوتی ہے
ستاروں کے گہر تارِ شعاعی میں پروتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۳).
اختر سے وہ چمکتے ہوئے کان کے گہر
رشکِ ہلال طوق گلے غیرتِ قمر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳).
نیا جو رنگ بھرا پھول میں تو بُو نہ رہی
ہوا گہر پہ ملمّع تو آبرو نہ رہی
(۱۹۲۳ ، فروغِ ہستی ، ۳۶).
حنیف اذنِ حضوری ملے تو عرض کروں
ابھی تو میرے ہی دامن میں ہیں گہر میرے
(۱۹۸۴ ، ذکرِ خیرالانام ، ۶۴). ۲. **اصل ، نسل ، ذات.**
گردن پر پھیرنے لگا خنجر جو بد گہر
آئی صدا علی کی کہ ہے ہے مرے پسر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲).
اک دوسرے کے عضو ہیں انسان ہیں جس قدر
اک خاندان سبھی کا ہے ، اک اصل اک گہر
(۱۹۱۵ ، کلامِ محروم ، ۱ : ۱۳۴). ۳. **تلوار کی آب و تاب ، جوہر.**
سراسر گہر یوں ہے تجھ کھرگ کا
مگر خوں ازل تی دیے مرگ کا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۴). ۴. **بیٹا ، فرزند** (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [گوہر (رک) کی تخفیف].

--- افشاں (--- فت ا ، سک ف) صف ؛ سہ گہر فشاں.
۱. **موتی برسانے والا (چشم ، ابر وغیرہ کی تعریف میں مستعمل).**
چشمِ گہر فشاں مری جبکہ ہوئی نہ کامیاب
مان لیا کہ سب سے آپ بڑھ کے حسیں ہوئے تو کیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۲۷).
کبھی ابر گہر افشاں کی صورت
کبھی مثلِ سحابِ شادمانی
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۲۹). ۲. **کنایۃً فیض پہنچانے والا ؛ خوش بیاں.** (نوراللغات). [گہر + ف : افشان ، افشاندن - چھڑکنا].

--- افشانی (--- فت ا ، سک ف) امث ؛ سہ گہر فشانی.
۱. **موتی برسانا ؛ (کنایۃً) فیض رسانی.**
نے مژگاں نیں ہماری چشمِ گریاں نیں سخی ہو کر
گہر افشانیوں کا آستیں سے ہاتھ کاڑھا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۷). ۲. **(کنایۃً) خوش بیانی ، شیریں کلامی.**
مشاعرے میں آپ کی گہر افشانی و شرکت کا حال معلوم ہو کر خوش ہوا. (۱۸۹۱ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۳۶۶).
سراپا رنگ و بو ہے پیکر حسن و لطافت ہے
بہشتِ گوش ہوتی ہیں گہر افشانیاں اس کی
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۶). [گہر افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- آبدار کس صف (--- سک ب) امذ.
چمک دار موتی.
جو اس میں روشنی ہے وہ اس میں چمک کہاں
چشمک ہے اشک کی گہرِ آبدار پر
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۴۵). شبنم اس پر گہر آبدار نچھاور کرتی ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۱۹). [گہر + آبدار (رک)].

--- بار صف.
موتی برسانے والا (ابر ، قلم اور زبان وغیرہ مستعمل) ، فیّاض.
اوّل مان ہو پان تس راج ٹھانوں
گہربار لکھنے کتک کیر نانوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).
سخاوت کی ہے موج میں بحر دل
گہربار تس کف تی بادل خجل
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷).
آج دربارِ گہربار شہ والا ہے
چھائی ہے کیا در و دیوار پہ درباری عید
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۳). حمد و نعت و مناجات خود اپنی زبان سے کہہ رہی ہے کہ ہمارے اشعارِ گہربار کو مولانا کی تمام نظموں پر اولیت کا فخر حاصل ہے ، ناظرین صدق دل سے پڑھیں گے. (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظمِ بے نظیر ، ۲۱).
ہر شب تھا گہر ساز و گہر ریز و گہربار
ساغر مرا ساغر تھا کہ آغوش صدف تھا
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸). [گُہر + ف : بار ، باریدن - برسنا ، برسانا ، چھڑکنا].

--- باری امث.
موتی برسانا ، گہر افشانی.
لکھوں بطرزِ مخاطب یہاں کوئیِ مطلع
سُنے جو اُس کو تو نیساں کرے گہرباری
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰). [گُہربار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بندی (--- فت ب ، سک ن) امث.
موتی پرونا ، موتیوں کی گندھائی.
یہاں عاشق نے چشمِ تر سے باندھا تار اشکوں کا
وہاں کانوں کے بالوں پر گہر بندی لگی ہوئی
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۴۵). [گُہر + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بیز (--- ی مج) صف.
موتی چھاننے والا.

عارض کے دمکنے میں پھلتی ہوئی سرخی
گل ریز و گہر بیز و گل اندام و گل آرا
(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۵). [گُہر + ف : بیز ، بیختن ـ چھاننا].

---بیزی (---ی مج) امث.
موتی چھاننا ؛ (مجازاً) گہر باری ، موتی بکھیرنا ، برسانا.
غم امت میں ہے چشمِ پیمبر اشک بار اب بھی
گہربیزی میں ہے مصروف ابر نوبہار اب بھی
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۱۵). [گہر بیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پاش صف.
موتی برسانے والا ؛ بافیض (نوراللغات). [گُہر + ف : پاش ، پاشیدن ـ چھڑکنا ، بکھیرنا].

---پاشی امث.
موتی برسانا ، گہر افشانی.
آسان نہیں نام گہر پاشیِ احساں
کیوں خشک ہے پانی لبِ دریا کی خبر لو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۷).
اُٹھی وہ گھٹا رنگ سامانیاں کر
گُہر پاشیاں کر زر افشانیاں کر
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۳۶). [گہر پاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوش (---و مج) صف.
موتیوں سے ڈھکا ہوا ، موتیوں سے آراستہ.
لب اس بات میں چشمۂ نوش تھا
وو یاقوت جانو گہرپوش تھا
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۱). [گہر + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ؛ چھپانا].

---جوش (---و مج) صف.
موتی اُگلنے والا ، موتی لٹانے والا (دریا وغیرہ).
گل چینِ ستائش ہوں چمن سازِ جہاں کا
دریا ہے گہرجوش مری طبعِ رواں کا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۲). [گہر + ف : جوش ، جوشیدن ـ اُبلنا ، جوش مارنا].

---خیزی (---ی مج) امث.
موتی پیدا کرنا ، گہر برآری ، گُہرزائی.
سنا ہے چار دن میں سیکھ لی نیساں نے بھی آ کر
گہر ریزی گہر بیزی گہر خیزی گہر زائی
(۱۹۱۶ ، نظم طبا طبائی ، ۱۰). [گہر + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، اٹھانا ، پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ریز (---ی مج) صف.
موتی برسانے والا ، گہربار ، گہر پاش (ابر ، چشم ، قلم ، زبان وغیرہ کی تعریف میں مستعمل).
دیکھ کر چشمِ گہرریز مری کی بارش
ابر نیساں عرقِ شرم میں گل ، آب ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۰).
جس گھڑی ہووے گہرریز ترا ابرِ کرم
ہاتھ پھیلا کے کہے حاتمِ طائی مجھ کو
(۱۸۵۹ ، احسان (مضامین فرحت ، ۶ : ۱۶۵)).
جہاں ابر کرم تھا گل گہرریز
وہاں اولے فلک برسا رہا ہے
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۹).
تجھ سے ممکن ہو تو ان کو بھی بنا قطرۂ سے
مظہری خامۂ معنی کو گہرریز نہ کر
(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۱۷). [گہر + ف : ریز ، ریختن ـ گرانا ، بکھیرنا ، بہانا].

---ریزی (---ی مج) امث.
گہر پاشی ، موتی برسانا ؛ (کنایۃً) فیض رسانی ؛ خوش بیانی.
لازم ہے کہ قلم گوہربار سے اس عالی ہمم کی مدح میں گہرریزی کر کے صفحۂ قرطاس کو آبرو دے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۲). [گہرریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زائی امث.
گہر خیزی ، موتی پیدا کرنا.
سنا ہے چار دن میں سیکھ لی نیساں نے بھی آ کر
گہر ریزی ، گہر بیزی ، گہر خیزی ، گہر زائی
(۱۹۱۶ ، نظم طبا طبائی ، ۱۰). [گہر + ف : زا ، زائیدن ـ جننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف.
موتی بنانے والا.
ہر شب تھا گہر ساز و گہر ریز و گہر بار
ساغر مرا ساغر تھا کہ آغوش صدف تھا
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۰). [گہر + ف ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سنج (---فت س ، سک ن) صف.
موتی تولنے والا ؛ (کنایۃً) خوش بیان ، سخن سنج.
اتا اے خرد گنج در گنج ہو
اتا اے طبیعت گہر سنج ہو
(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱۲).
نبی لیائے سو راز کا گنج تونج
حقایق کے در کا گہر سنج تونج
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱). [گہر + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا].

---شبْ چراغ کس صف(---فت ش ، سک ب ، فت ج) امذ ، سے گوہر شب چراغ.
ایک قسم کا لعل جو رات کو روشنی دیتا ہے.
ہوا گلتے چنگیاں کی ہوئی باغ باغ
دھواں نس میں ہر گل گہر شب چراغ
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۶۷). [گہر + شب (رک) + چراغ (رک)].

ـــ فِشاں (ـــ کس ف) صف.
گہر افشاں ، گہر ریز.

گہر فشاں ہے خلائق پہ بسکہ دستِ کرم
برس رہا ہے عجب ابرِ رحمتِ باری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲).

چشمِ گہر فشاں مری جبکہ ہوئی نہ کامیاب
مان لیا کہ سب سے آپ بڑھ کے حسیں ہوئے تو کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۲). [گہر + ف : فشاں ، فشاندن ـ چھڑکنا ، بکھیرنا].

ـــ فِشانی (ـــ کس ف) امث.
نہر افشانی ، دُر باری ، دُرفشانی ، گہر ریزی.

صحرا میں ہوئی گہر فشانی   کام آئی مری برہنہ پائی

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۵). [گُہر فِشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گہْرا (فت مع گ ، سک ہ) صف مذ (مث : گہری).
۱. **جو سطح سے نیچے کی طرف عمق رکھتا ہو ، عمیق.** اور بیچ میں گہرا اینا ہے کہ کنی بلی پانی ہے لیکن شفاف پانی کی سی زمین نظر آوتی ہے . (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۳). بہت سے امور اس کاشت کاری کے ساتھ ہیں مثلاً زیادہ یا کم گہرا جوتنا پاس یا دور بونا. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۷۵). بلا ضرورت گہرا شگاف دے کر بے احتیاطی سے ... خطرناک خلوی التہاب کے پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے . (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳). سمندر کا پانی بہت گہرا اور نمکین ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، سمندری پودے ، ۴). ۲. **جو درمیان سے نیچا ہو . مقعر** (**کمنی دار کی ضد**) . چولھے پر گہرا توا چڑھائیں اور بہت دھیمی آنچ رکھیں . (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۴۳). ۳. **شدید . سخت** (صدمہ یا رنج وغیرہ) . شوہر کی بیکاری کا زاہدہ کے دل پر ... گہرا صدمہ تھا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۴۶). اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا اس پر گہرے غم کا نشان تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹). ۴. **مضبوط ، پکا ؛ گہری صلح ، گہرا تعلق.** یمن میں اور عثمانیہ میں بہت گہری صلح ہو گئی ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۴ : ۴۶۵). غزل میں اشعار کی تعداد کا غزل کی معنویت سے گہرا تعلق ہے. (۱۹۷۶ ، سخن ور (نئے اور پرانے) ، ۱ : ۴۳). ۵. **گاڑھا رنگ جس میں سیاہی جھلکتی ہو.**

روسیاہی سے شیخ کو کیا کام
چھینٹ گہرے خضاب کی سی ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۳۳). گہرا سانولا رنگ اور یہ رنگ کوئی عیب بھی نہیں تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۱۳۵). ۶. **گھنا ، سیاہ ، گھنگھور.**

یہ سبزہ اور یہ آبِ رواں ، ابر یہ گہرا
دیوانا نہیں گھر میں رہوں چھوڑ کے صحرا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹). عروس چمن نے گہرا گہرا سرمہ چشم فشاں میں لگایا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۰۶).

گہرا گہرا ہلکا ہلکا   یہ مرگ و حیات کا دھندلکا

(۱۹۵۲ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۷). ۷. **دیرپا ، پائیدار.** روحانی اثر خواہ کیسا ہی گہرا ہو مگر اس نے اب تک بیرونی عمل نہیں کیا تھا. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۷۳). کچھ عارفانہ ترنگ اور کچھ بے ثباتی کا گہرا نقش. (۱۹۷۶ ، سخن ور (نئے اور پرانے) ، ۱ : ۴۷) اساتذۂ سخن کے باعث یہاں شعر و سخن میں درستگی پیدا ہوئی وہاں معاشرے پر بھی استادوں کا گہرا اثر پڑا . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۳) . ۸. **بہت زیادہ ، ازحد ، بے حد.**

سن کر ہووا گہرا شاد   پانی جیو کی خواست مراد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۱)).

تھا چراغ اس کا وہ روئے دلفروز
ہو گیا گہرا اجالا زلف کا

(۱۸۵۱ ، پروانہ ، ک ، ۱۲۷).

اک مکمل خامشی اک بیکراں گہرا سکوت
آج صحرا کا بھی دیوانے سے جی گھبرا گیا

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۵۸). ۹. **دور رس ، غائر.**

مدتوں گہرے خیالوں میں جہاں کھویا رہا
آج اس سایۂ دیوار سے جی ڈرتا ہے

(۱۹۵۵ ، دو نیم ، ۶۷). شخصی تصاویر اس کے گہرے مشاہدۂ زندگی پر دلالت کرتی ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۸۵). ۱۰. **دقیق ، مشکل ، عسیرالفہم ، جو تہہ بہ تہہ دبیز پردوں میں پوشیدہ ہو.** اس آیت نے بڑے گہرے راز معرفت کے کھولے ہیں. (۱۹۳۷ ، دنیا کا آخری پیغمبر ، ۳۲). بھیس بدل کر کسی گہرے راز کی تلاش میں ... ملازمت کر رہا ہو. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۶۸). ۱۱. **تیز ، ہوشیار.** عبدالعزیز شاویش سے ملاقات ہوئی ، بڑا تیز طرار ، ہوشیار اور گہرا شخص ہے . (۱۹۱۱ ، روزنامہ سفر ، حسن نظامی ، ۴۷). [س : گمبھیر गम्भीर].

ـــ اِخْلاص (ـــ کس ا ، سک خ) امذ.
نہایت ارتباط ، ازحد تپاک ، بے حد محبت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گہرا + اخلاص (رک)].

ـــ پا امذ.
گہرا ہونا ، گہرا پن. گہراپوں نے انہیں اندر لے لیا ، پتھر کی مانند تہہ کو چلے گئے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۶۸). [گہرا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَرْدا / پَرْدَہ (ـــ فت پ ، سک ر / فت د) امذ.
بہت زیادہ حجاب ایسا پردہ جس سے جھلک بھی دکھائی نہ دے

اب تو اگلی سی طرح کا نہیں گہرا پردا
رہ گیا آپ میں اور ہم میں اک گہرا پردا

(۱۸۱۸ ، انشا اللہ خان ، ک ، ۲۱). مجھ سے گہرا پردا کرنے کی بھی کوئی وجہ ضرور ہے . (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۶۹). [گہرا + پردا / پردہ (رک)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
گہرا ہونا ، گہرائی ، عمق (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گہرا + پن ، لاحقۂ کیفیت]

--- دوست (---و مج ، سک س) امذ.
پکا دوست ، قریبی دوست. اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۱۵۷). وہ اختر حسن کے بہت گہرے دوست ہیں. (۱۹۳۹، شمع ، ۵۲۲). [گہرا + دوست (رک)].

--- رِشْتہ (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
قریبی تعلق ، مضبوط ربط.

وقت کے پیکاں بے شک تن پر آن لگے
دیکھو اس لمحے سے کتنا گہرا رشتہ ہے

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۳۲). [گہرا + رشتہ (رک)].

--- رَنْگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
شوخ ، تیز یا گاڑھا رنگ ، گاڑھا رنگ جس میں سیاہی نمودار ہو. گہرے رنگ کے کپڑے کو ہلکا رنگ دینا ہو تو ... پہلا رنگ کاٹنا ضروری ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلو پیڈیا ، ۳۹۸).

حنا تو دے نہیں سکتی ہے اتنا گہرا رنگ
کسی کو راہ میں تلووں سے تو کچل آیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۱). [گہرا + رنگ (رک)].

--- زَخْم (---فت ز ، سک خ) امذ.
کاری زخم ، بھاری گھاؤ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) . [گہرا + زخم (رک)].

--- سُہاگ (---ضم س) امذ.
بہت زیادہ محبت و موافقت (خصوصاً زن و شوہر میں) ، ربط ضبط ، کمال میل جول ، پیار ، اخلاص.

غش دوالی پہ کیوں دسہرا ہے
اُن میں کیسا سہاگ گہرا ہے

(۱۸۳۹ ، نکہت (نوراللغات)). [گہرا + سہاگ (رک)].

--- کَٹا (---فت ک) صف.
(نباتیات) وہ پتا جس کا کنارہ بہت کٹا ہوا ہو (جامع اللغات) . [گہرا + کٹا (کٹنا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام)].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. بہت نیچے تک کھودنا ، نیچا کرنا ؛ شوخ رنگنا (جامع اللغات). ۲. شدت پیدا کرنا. اس ہجو میں شاعرانہ مبالغے نے طنز و مزاح کی کیفیت کو گہرا کر دیا ہے. (۱۹۷۵، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۷۸۷).

--- گھُونگَٹ (---و مع ، مغ ، فت گ) امذ ؛ ~ گہرا گھونگھٹ.
لمبا گھونگٹ ، بڑا گھونگھٹ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [گہرا + گھونگٹ (رک)].

--- نَشَہ (---فت ن ، ش) امذ.
بہت تیز نشہ ، مدھوشی.

مئے محبت کا اُس کی دل کو
ہو گیا ہی گہرا نشہ دوبالا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰). [گہرا + نشہ (رک)].

--- ہاتھ رَہْنا محاورہ.
بہت دخل رہنا ، اہم کردار رہنا. ان اوصاف کی شیرازہ بندی میں ان کی طبع بے نیازی کا گہرا ہاتھ رہا ہے. (۱۹۶۹ ، آثار و افکار ، ۱۹۱).

--- ہاتھ لَگانا محاورہ.
زور کا ہاتھ مارنا ، کاری زخم لگانا.

ہاتھ گہرا لگا کوئی قاتل　　زورلذت ہے زخم کاری میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۲).

--- ہاتھ مارْنا محاورہ.
۱. گہرا ہاتھ لگانا ، بڑا بھاری غبن کرنا ، بہت بڑی چوری کرنا ؛ خوب ہاتھ رنگنا ، بہت سا مال مارنا. اب کے ایسا گہرا ہاتھ مارو کہ صفایا ہی ہو جائے. (۱۹۱۵، سجاد حسین ، احمق الزین ، ۳۲). ۲. بہت نفع حاصل کرنا ، بہت سا منافع کمانا ؛ کسی عمدہ خاندان کی یا نہایت حسین عورت کو بھگا کر لے جانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

--- یارانہ (---فت ن) امذ.
پکی دوستی. انھیں وجوہ سے باہم بڑا گہرا یارانہ تھا. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۲۵). [گہرا + یارانہ (رک)].

گَہرا (۲) (فت مع گ ، سک ہ) امذ.
اناج کی بالوں کا بڑا گٹھا جس میں دس سیر اناج ہوتا ہے ؛ فصل کاٹنے والوں کی روزانہ مزدوری ؛ پولا ، پولی ، بنڈل ، مٹھا (جامع اللغات). [س : گرہ + رَ + ک गृह + र + क].

گَہرانا (فت مع گ ، سک ہ). (الف) ف ل.
عمیق ہونا ، گہرا ہونا. ندی تو گہراتی کیوں ہے ، میں پہلے ہی پاؤں نہیں رکھتا. (۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۸). (ب) ف م گہرا کرنا. پیتل کے بیرنگ یعنی سہاروں کو خرادنے یا گہرانے کی غرض سے پسیجا جاتا ہے یعنی یہ کہ کچا ٹانکا دیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، انجینرنگ کالج کے چالیس عملی سبق ، ۵۷). [گہرا (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُہرانا (ضم مع گ ، سک ہ) ف م.
بلند آواز سے بلانا ، زور سے پکارنا ، آواز دینا. تیرے ہی گن گاؤں گی اور گورکھ گورکھ گہراوں گی. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۵). [س : گو + ہار गो + हार].

گَہراند (فت مع گ ، سک ہ ، ن) امث.
درخت کو چاروں طرف سے حلقے کی شکل میں گہرائی تک کاٹنا تاکہ اس کی جڑیں بیکار ہو جائیں اور آخرکار اس کے عرق کا نیچے کی جانب اترنا مسدود ہو جائے اور آخرکار درخت سوکھ جائے. اس درخت کی لکڑی جو گہراند کے ذریعے خشک کیا گیا ہو ، اس درخت کی لکڑی سے کمزور ہوتی ہے جو شاخ قطع کیے جانے کے بعد بتدریج خشک کیا گیا ہو. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۴۴). [گہرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گہراؤ (فت مع گ ، سک ہ ، و مع) امذ.
۱. **گہراپن ، عمق ، گہرائی.** اوس کا گہراؤ اتنا ہے کہ اگر اوس میں ایک پتھر ڈالا جاوے تو ہزار برس تک نیچے کو چلا جاوے.(۱۸۲۴ ، سعادت دارین ، ۲۶). وہ ایسا گہرا ہے کہ اسکے گہراؤ کی حد نہیں معلوم ہوتی ہے. (۱۸۹۹ ، سفر نامۂ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، ۳۲). ہر شعر ایسا ہے جس کی شرح سے حسن مطالب اور معنی کا گہراؤ ہر طرح نمایاں ہو جائے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۱۴). ۲. **تہہ ، تھاہ.** سمندر کی چمکتی سطح بتا رہی ہے کہ گہراؤ میں ایک موتی چھپا ہوا ہے. (۱۸۹۱ ، حرم سرا ، ۲ : ۱۹). ۳. **کھڈ ، نشیب.** گہراؤ کے چشمے اور آسمان کے دریچے بند ہو گئے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۴). تو نے ان کا پیچھا کرنے والوں کو گہراؤ میں ڈالا جیسا پتھر سمندر میں پھینکا جاتا ہے. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۳۸۰) فاصلہ کو اس طور ملیامیٹ کردے کہ گہراؤ کے دونوں کنارے ایک ہو جائیں. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۶۹). ۴. **جوف ، خلا.** جب کسی نعل میں گہراؤ یا جوف ڈالا جاوے تو نالی بنائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعلبندی اسپاں ، ۹۸). [گہرا (۱) + ؤ ، لاحقۂ کیفیت].

گہرائی (فت مع گ ، سک ہ) امث.
رک : گہراؤ. اکثر کتب فارسی کو گہرائی نظایر اوس کی حد سے باہر اور خاص و عام پر ظاہر ہیں. (۱۸۰۵ ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ ، لاہور ، ۶۲ : ۱۱۲)). یہ ناول نہ صرف موضوع ، اسلوب اور اچھوتے انداز نگارش کا آئینہ دار ہے ، بلکہ اس میں فن و شعور کی گہرائی بھی ہے گیرائی بھی ہے. (۱۹۶۲ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ۶). وہ اپنی قوت ارادی کے بل پر پانی کی انتہائی گہرائی سے اٹھا اور خیرہ کن ضوفشانیوں سمیت نمودار ہوا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۱۹). [گہرا (۱) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مارگولہ (---و مع ، فت ل) امذ.
وہ بم جو آبدوز کشتی کو تباہ کرنے کے لیے جہاز سے سمندر کے نیچے پھینکتے ہیں. خطرناک کشتی کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ... ان میں سب سے زیادہ کامیاب حربہ گہرائی مارگولہ ہے اس گولے کی صفت یہ ہے کہ نیچے گہرائی میں جا کر پھٹتا ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۷۷). [گہرائی + مار (مارنا (رک) سے) + گولہ (رک)].

گہری (۱) (فت مع گ ، سک ہ) صف مث.
گہرا (۱) کی تانیث ، مرکبات میں مستعمل.

نظر آئے نہ مجھے بعد فنا شکل عذاب
اتنی گہری تو ہو اے قبر سیاہی تیری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۸). یمن میں اور عثمانیہ میں بہت گہری صلح ہو گئی تھی. (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۶۵). انہوں نے ہمارے کام کی پیش رفت میں مسلسل اور گہری ذاتی دلچسپی لی. (۱۹۸۶ ، وفاق محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۲۲). [گہرا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بات امث.
فکر انگیز بات ، دور کی بات ، دقیق اور مشکل بات ، باریک خیال.

بس بس نہ بناؤ گہری باتیں
ان ہاتھوں کو یاد ہیں وہ لاتیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۴۸). [گہری + بات (رک)].

---چھاپ امث.
پائدار نقش ، گہرا اثر. ہر شخص کے دماغ پر خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور مذہب کی گہری چھاپ تھی. (۱۹۶۷ ، افکار محروم ، ۱۷). اس لیے کہ اردو شعر و ادب پر اس کی گہری چھاپ ہے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۱۹). [گہری + چھاپ].

---چھاننا محاورہ.
پکی دوستی کرنا ، نہایت ربط و ضبط بڑھانا ، میل جول جتانا.

ہر شوخ گلبدن سے گہری ہی چھانتا ہے
اس بات کو ہماری اللہ ہی جانتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۰).

---چھاؤں (---و مع) امث.
گھنا سایہ. مومن ہمیشہ جنت میں رہیں گے ... گہری گنجان چھاؤں میں داخل کریں گے. (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۵۱). [گہری + چھاؤں (رک)].

---چھننا محاورہ.
۱. **خوب گاڑھی بھنگ چھننا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **پکی دوستی ہونا ، نہایت بے تکلفی ہونا ، پکا یارانہ ہونا ، کمال میل جول ہونا.** تمہاری اور ان کی کبھی نہ بنے گی اور گہری نہ چھنے گی. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۳۱۴).

جوانی میں بہت صحبت رہی ہے سبزہ رنگوں سے
ہماری ان کی برسوں ایک جا گہری چھنا کی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۸۵). یہ کون بزرگ ہیں؟ کس طرح کے آدمی ہیں؟ تم سے اتنی گہری کیوں چھننے لگی ہے ، کیا تمہیں پسند ہیں؟. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۶۹). میر صاحب کے کنبے کی ان کے گھرانے سے بہت گہری چھنی اور اب تک چھن رہی ہے. (۱۹۷۶ ، نقوش (سالنامہ) ، لاہور ، ۶۵).
۳. **سخت لڑائی ہونا ، بہت جھگڑا ہونا ، خوب تکا فضیحتی ہونا.**

گہری چھنے گی آپ سے اور مجھ سے کس طرح
ظاہر ہے خستگی مرے داماں حال سے

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۰۹).

وہ بگڑ بیٹھے سوال وصل پر
میری ان کی آج گہری چھن گئی

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۰).

---دوستی (---و مع ، سک س) امث.
مضبوط دوستی ، پکی دوستی ، بیحد یارانہ. اس سے میرزا حیرت کی گہری دوستی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۹). ڈپٹی صاحب نے کہا ان سے میری گہری دوستی ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۲). [گہری + دوستی (رک)].

---رات امث.
اندھیری رات ، تاریک شب. وہ سامان جن سے خواب بُنتے ہیں ، ہم ایسے ہی ہیں اور خواب گھری راتوں میں تمام شب اپنی آنکھیں کھولتے ہیں. (۱۹۷۷ ، اثبات و نفی ، ۶۳). [گھری + رات (رک)].

---رَقم مارْنا محاورہ.
لمبا ہاتھ مارنا ، بڑی رقم غبن کرنا ، ناجائز طریقے سے بڑی رقم حاصل کرنا. اسے بھی اچھی طرح سے مونڈتا ہے .... وہ کوئی گھری رقم مار کے کل رات سے کہیں اپنا بوریا بدھنا دبا کر چل دیا ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۱).

---سانْس (---غنہ) امث.
لمبی سانس ، آہِ سرد.

تک صبا کی پھریریاں دیکھو
سانسیں یہ گھری گھریاں دیکھو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۵). [گھری + سانْس (رک)].

---سانْس بھَرْنا / لینا محاورہ.
دیر تک سانس لیے جانا (حسرت و افسوس سے) ، **آہِ سرد بھرنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---گِنْتی (--- کس گ ، سک ن) امث.
الجبرا ، جبر و مقابلہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھری + گنتی (رک)].

---گوْر جھانکے فقرہ.
(کوسنا) **مر جائے ، گھری قبر میں گڑے.** یااللہ میاں ، یہ گھری گور جھانکے ، جیسی موئی کٹنی نے بھانجی ماری ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲).

---گوْر میں توپوں فقرہ.
(کوسنا) **دفن کروں ، مار ڈالوں.** تیرے استاد کو گھری گور میں توپوں اور تیرا حلوا اور بھتی کھاوں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹۱).

جانتی ہے کہ میں کھِلائی ہوں
اے تجھے گھری گور میں توپوں

(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہد نامہ (ق) ، ۵۷).

---گُھٹْنا محاورہ.
رک : **گھری چھَنْنا.**

بھنگ پینے میں کہیں ہم سے نہ ہونگے لہری
سبزہ رنگوں سے گھٹا کرتی ہے اکثر گھری

(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)).

---لالی دیکھ کَر بُھول گُمان / بھئے ، کتنے / کتنے باگ جہان میں لگ لگ / لا سوکھ گئے کہاوت.
خوبصورتی یا حسن کا غرور نہیں ہونا چاہیے ، سیکڑوں باغ دنیا میں لگ لگ کر سُوکھ گئے یا سوکھ جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---نَظَر (---فت ن ، ظ) امث.
۱. **باریک بینی ، غائر نگاہ.**

دیکھئے گھری نظر سے وقت کی رفتار کو
انقلاب گردش شام و سحر پہچانئے

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۸۱). ۲. **عمیق مطالعہ ، گہرا مشاہدہ.** شیخ محی الدین کی تصانیف پر مرزا کی گھری نظر ہے. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [گھری + نظر (رک)].

---نظَر ڈالْنا محاورہ.
غور سے دیکھنا ، بغور مطالعہ کرنا. اور جو لوگ ان کے کلام پر ذرا گھری نظر ڈالیں گے وہ اس کی تائید کریں گے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۰).

---نظَر رکھنا محاورہ.
بھرپور توجہ دینا ؛ اچھی طرح باخبر ہونا ، بھرپور آشنائی ہونا. فلاں میم صاحب شہر کے معاملات میں گھری نظر رکھتی ہیں (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۳). مدنی دانش حاضر کے سواد کے شاعر ہیں وہ دانش وری کی روایت پر گھری نظر رکھتے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۷).

---نِگاہ (--- کس ن) امث.
رک : **گھری نظر.** اس پر ان کی گھری نگاہ تھی. (۱۹۹۲ ، اردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۵). [گھری + نگاہ (رک)].

---نِینْد (---ی مع ، غنہ) امث.
پُرسکون نیند ، اطمینان کی نیند ، آسودگی و سکون کی نیند. وشنو اپنی گھری نیند سے اس وقت جاگتا ہے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۱۰۹). [گھری + نیند (رک)].

---نِینْد سونا ف س ؛ محاورہ.
خواب غفلت میں ہونا ، پُرسکون نیند سونا ، نہایت بےخبر اور غافل ہو کر سونا.

ہمارا ملک جو مدت سے گھری نیند سوتا ہے
یکایک جاگ جائے گا جو اعلان سحر ہوگا

(۱۹۷۶ ، جان نثار اختر ، تارِ گریباں ، ۵۲).

گَھری (۲) (فت مع گ ، سک ہ) امث.
(کاشت کاری) **نیچی دلدلی زمین ؛ چاول کی کاشت کے لیے موزوں** (پلیٹس). [گھرا (رک) سے].

گَھری (۳) (فت مع گ ، سک ہ) امث.
رُک رہنا ، وقفہ ، توقف ، دیر ، تاخیر (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : گرہ ग्रह].

گَھرے (فت مع گ ، سک ہ) صف.
گھرا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---چلو فقرہ.
(ٹھگی) **جاتے ہوئے مسافر کو مار دو ، راہ گیر کا کام تمام کردو** (فرہنگ آصفیہ).

---سانس بَھرْنا محاورہ.
ٹھنڈے سانس لینا ، آہ سرد نکالنا ، دم سرد کھینچنا ، دیر دیر میں سانس لینا ، لمبے سانس کھینچنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

---کَرانا محاورہ.
خوب نفع پہنچانا ، بہت سا مال دلانا. ایک ملازم خاص کو اس بدمعاش نے گانٹھا ، اسے یہ دِلاسا دیا کہ گھرے کرادوں گا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۲۳۹).

---کَرْنا محاورہ.
خوب نفع اُٹھانا ، بڑا فائدہ حاصل کرنا ، مال مارنا.

کیے اے خضر تم نے خوب نقدِ عمر کے گھرے
خیال آیا نہ اے حضرت مگر آخر خسارے کا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰).

---گَھرے سانس لینا محاورہ.
لمبے لمبے سانس لینا ، ٹھنڈی آہیں بھرنا. گھرے گھرے سانس لیتا ہوا میں سونے کی کان تک آیا. (۱۹۸۹ ، ریگ رواں ، ۲۳۰).

---میں ہونا ف م ؛ محاورہ.
گہرائی میں ہونا ، تہ کے قریب ہونا. اونی یہ تو بہت گھرے میں ہے ... اس نے کھلکھلا کر کہا اور دریائی جھاڑی میں پھنسا ہوا پاؤں نکالنے لگی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰)

---ہونا محاورہ.
خاطرخواہ فائدہ ہونا ، بہت نفع حاصل ہونا ، عیش ہونا ، وارے نیارے ہونا. صاحب کے گھرے ہو گئے اور وہ اس قدر خوش ہوئے جس کی انتہا نہیں. (۱۸۹۶ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۳۳). جب تک مسلمانوں میں نااتفاق نہ ڈلوائی جائے گی انہے گھرے ہونے ممکن نہیں. (۱۹۲۸ ، مضامین حیرت ، ۲۴۴).

مثالِ خس جو دڑبڑوں میں بہ گئے تو کیا
اوسی کے گھرے ہیں یاں ڈوب کر جو تہ بیٹھے

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۶۳).

گُھرِیں (ضم مع گ ، فت ہ ، ی مع) صف.
گُھر (رک) سے منسوب ، موتی کا ، موتیوں سے بھرا ہوا.

نظر اس کی ہے بری سمت ابھی مرا دامن گھریں نہ دیکھ
ابھی خونِ دل ہے رُکا ہوا ابھی آنسوؤں سے یہ تر نہیں

(۱۹۲۳ ، انجم کدہ ، ۷۱). [گھر (رک) + یں ، لاحقۂ نسبت].

گَہک (۱) (فت گ ، ہ) امث.
خوشی ، جوش ، ولولہ ، ترنگ ، سرشاری ؛ (موسیقی) گانے میں تان لیتے وقت گلے کی خاص حرکت.

تھی گہک تان کی وہ ہوش ربا
کھینچے لیتی تھی دل جو ہر اک کا

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۸). [گہکنا رک کا حاصل مصدر].

---کَر بولْنا محاورہ.
نہایت گرم جوشی اور تپاک سے بولنا ؛ للکار کر بولنا ، تڑخ کر جواب دینا ، سخت کلامی سے جواب دینا ، تیز ہو کر بولنا ، ترش ہو کر بولنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کَر مِلْنا محاورہ.
خوشی سے ملنا ، گرم جوشی سے ملنا ، بڑھ کر ملنا. دونوں بھائی جس سے ملتے تھے گہک کر ملتے تھے اور ملنے والوں کو اپنا سا انسان تصور کر کے ملتے تھے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۷۷).

---گَہک کَر / کے م ف.
خوش ہو ہو کر ، ترنگ میں آ آ کر ، لہک لہک کر. کبھی گہک گہک بدھاوے گاتی تھیں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۴۳). خوش آئند لہجے میں سُریلی آواز سے گہک گہک کر الاپ رہا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ۱ کتوبر ، ۱۹).

گَہک (۲) (فت گ ، ہ) امذ.
گاہک ، خریدار. مہاجن صر صر سے لڑنے لگا کہ ہمارے گہک کو کیوں پکڑا یہ بڑا بھولا آدمی ہے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۶۸). [گاہک (رک) کی تخفیف].

گَہہ کَر چھُوٹْنا محاورہ.
گہنائے چاند کا گہن سے نکلنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

گَہکْنا (فت گ ، ہ ، سک ک) ف ل.
تیز آواز سے بولنا ، چہکنا ، چمکنا ؛ نہایت تپاک اور گرمجوشی سے کلام کرنا ؛ خوشی میں آ کر بہ آواز گفتگو کرنا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : گرہم + کر ग्रह - कृ].

گَہکی (۱) (فت گ ، فت نیز سک ہ) صف ؛ امذ.
گاہک ، خریدار.

آگے جو بتایا تو بکا تیس روپے سیر
اور گہکی گئے لے اسے پچیس روپے سیر

(۱۸۳۰ ، نظیر اکبرآبادی ، ک ، ۲ : ۱۷۴). [رک : گہک (۲) + ی (زائد)].

گَہکی (۲) (فت گ ، فت نیز سک ہ) امث.
خریدنا ، لینا (پلیٹس). [س : گراہک + اِکا ग्राहक + इका].

گَہگَڈ (فت مع گ ، سک ہ ، فت گ) صف.
گہرا ، بھاری (صرف نشے کے لیے مستعمل) ، جیسے : گہگڈ نشہ ہو رہا ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [س : گہ + گدھ गाह + गाढ].

گَہگَہانا (فت مع گ ، سک ہ ، فت گ) ف ل.
جنبش ہونا ، ہلنا ، لہرانا ، موجیں مارنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گرہ गाह سے مصدر].

گَہگیر / گَہ گیر (فت مع گ ، سک ہ ، ی مع) صف.
بے سدھا ، سرکش ، اڑیل (گھوڑا). گہگیر: اڑیل جانور ، گدھا ، گھوڑا ، بیل وغیرہ. (۱۹۷۸ ، سندھی نامہ ، ۱۱۴). [ف : گہ ۔ زیرجامہ + گیر ، گرفتن ۔ پکڑنا].

گَہَل (فت مج گ ، فت ہ) امث ؛ مـ گیل.
انگوروں ، کھجوروں یا کیلوں کا گچھا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[س : گرَہ + لَ ग्रह + ल].

گَہْلا (فت مج گ ، سک ہ) صف.
اُترایا ہوا ، نازاں ؛ آزاد.
کشش سے دل کی اُس ابرو کماں کو ہم رکھا بہلا
جو کر قبضے میں دل سب کا بھرے تھا سب سے وہ گہلا
(۱۷۴۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۱). [اہلا گہلا (رک) کا مخفف].

گَہْما گَہْم / گَہْما گَہْمی (فت مج گ ، سک ہ ، فت گ ، ہ / سک ہ) امث.
چہل پہل ، گرم بازاری ، رونق ، دھوم دھام.
کیا کہوں اس وقت کی میں گہما گہم
ایک عجب ہنگامہ پہنچا تھا بہم
(۱۸۲۸ ، مہر و مشتری ، ۱۰۵). شہر میں چاروں طرف طرفہ چہل پہل عجب گہما گہمی تھی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۰). لشکرِ اسلام اُسی طور سے فروکش ہے اور وہی گہما گہمی ہے . (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۰۲۷). ناز جب اپنے گھر میں اُتری تو حیران رہ گئی تھی کس قدر گہما گہمی تھی . (۱۹۸۷ ، پلک پلک سمٹی رات ، ۲۲۰). [س : گھنا گھنم घनाघन].

گَہْمَن (فت مج گ ، سک ہ ، فت م) امذ.
سانپ کی ایک قسم کا نام. ہمارے یہاں سانپ کے بھی چند معمولی نام ہیں ، کالا ، گہمن ، کریتا ، ناگ وغیرہ. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۲۹). [مقامی].

گَہَن (فت مج گ ، فت ہ) امذ.
۱. چاند یا سورج کا جزوی یا کلی طور پر تاریک ہو جانا ، بدر کے وقت اگر زمین سورج اور چاند کے درمیان آ جائے تو زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے اور سارا چاند یا اس کا کچھ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے یہ چاند گرہن یا خسوف کہلاتا ہے ، اگر ہلال کے وقت چاند زمین اور سورج کے درمیان آ جائے تو سورج یا اس کا کچھ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے یہ سورج گرہن یا کسوف کہلاتا ہے (پرانے زمانے کے ہندوؤں کا خیال تھا کہ راہو چاند یا سورج کو پکڑ لیتا ہے تو گہن ہوتا ہے). آفتاب عالمتاب گہنا کر گہن میں پوشیدہ ہوا . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۰). گفتگو چاند کی حرکت اور چاند اور سورج کے گہن کے بیان میں. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۲۰).
ظلمِ اعدا نے کیا جب سے تمہیں گوشہ نشیں
چاند سورج کو ہے گردوں پہ اُسی دن سے گہن
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۰).
جہاں ہر سہارا ہو جھوٹا ہی جھوٹا
وہاں چاند کیسا گہن ہی گہن ہے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۴۲). وہ پہلا شخص ہے جس نے ایک گہن کا معائنہ کیا. (۱۹۸۹ ، ریگِ رواں ، ۱۰۷). **۲. (مجازاً) داغ ، عیب ، کلنک ، دھبا.**
لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے
ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے
(۱۸۷۹ ، مُسدّسِ حالی ، ۳۹). **۳. تاریکی ؛ پستی .** اچھے ذہنوں نے بھی گہن سے نکلنے میں دیر لگائی . (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۱۲). [س : گرہن ग्रहण].

ـــ اُتَرْنا محاورہ.
گہن دور ہونا ، کسوف یا خسوف ختم ہو جانا.
پھر اُجالا ہو گیا اُترا گہن
کفر ٹوٹا طے ہوئی منزل کٹھن
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۷۰).

ـــ بھاری ہونا محاورہ.
گہن کا منحوس ہونا ، گہن کا گراں گزرنا.
عشاق پر کمال ہی بھاری ہے یہ گہن
اے ماہ رُو عذار پہ آنے نہ پائے زُلف
(۱۸۷۸ ، بحر (مہذب اللغات)).

ـــ پَڑْنا محاورہ.
سورج یا چاند گرہن ہونا ، کسوف یا خسوف ہونا.
وہ مکھڑا چاند سا خط کی جوہیں نکلی کرن بگڑا
فروغِ چہرۂ مہتاب پڑتے ہی گہن بگڑا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۴). ایّامِ حمل میں گہن پڑا تھا اور آپ کی والدہ نے پوری احتیاط نہ کی تھی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴).

ـــ چُھٹْنا / چُھوٹْنا محاورہ.
گہن دور ہونا ، گہن کا اثر ختم ہونا ، چاند یا سورج میں گہن کے بعد روشنی آنے لگنا.
بتاؤں ٹوٹکا وہ چھوڑ دیں رنڈی کو خود بھیّا
تو اپنی بائیں لٹ چھٹنے لگے جس دم گہن دھونا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۱).
ہے دن بھی رات کہ ہے ماند آس کا سورج
یہ دیکھتا ہوں کہ چھوٹا نہیں گہن اب تک
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۵۹).
تجھے چاند کی ہے اگر لگن تو سُکھی کے بدلے دُکھی نہ بن
وہ چھٹا گہن وہ چھٹا گہن وہ چھٹا گہن وہ چھٹا گہن
(۱۹۴۵ ، سرود و خروش ، ۶۹).

ـــ سے چُھٹْنا / چُھوٹْنا محاورہ.
خسوف یا کسوف کی حالت سے نکلنا ، گہن کا اثر دور ہونا.
اب نقید نہیں صنم پر شکر
چاند میرا گہن ستی چھوٹا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۷).
یوں نکلے یہ تعجیل اسیری کے محن سے
جس طرح گریزاں ہو قمر چھٹ کے گہن سے
(۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۸۷).

ـــ سے نِکَلْنا محاورہ.
رک : گہن سے چھٹنا.

رُخ جلوہ گر ہوا شبِ زلفِ سیاہ سے
موت کے بعد چاند گہن سے نکل گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۵). ندوہ پر بھی یہ روزِ بد گزرا ... لیکن خدا کا شکر ہے کہ آفتابِ عالم تاب اب گہن سے نکلتا ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۷۷).
آزاد ہوئیں جانکی جی قیدِ محن سے
نکلا مہِ انوار فشاں آج گہن سے
(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۱۱۰).

---کامِل کس صف (--- کس م) امذ.
چاند یا سورج کا مکمل گرہن ، مکمل تاریکی (گہن ناقص کی ضد). اگر چاند سایہ کے مخروط کے عین درمیان میں سے گزرے تو گہن کامل ہو گا. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۲۰۴). [گہن + کامل (رک)].

--- کَرْنا محاورہ (قدیم).
سورج یا چاند کو گہن لگنا.
کُھلے بال سر جھک رہے غم سے آہ
گہن ہیں کیے جیسے خورشید و ماہ
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵).

---کی نَماز امث.
چاند یا سورج گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز ، نمازِ کسوف یا خسوف.
طاعت میں ہے یادِ خطِ شب گوں
پڑھتا ہوں نماز میں گہن کی
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۴۷۰).

---لَگْنا محاورہ.
چاند یا سورج کا ماند پڑ جانا ، کسوف یا خسوف ہونا.
ہو کال پر گھنا ہے مرے دل یہ غم سراج
اس چاند کوں لگا ہے گہن سرسوں پاؤں لگ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۵). سچ مچ یہ تماشا ہوا جیسے چودھویں رات کے چاند کو گہن لگتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷). تمام عالم از مشرق تا مغرب تیرہ و تاریک ہو گیا اور آفتاب کو گہن لگ گیا. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۷۳). ایک دفعہ آفتاب میں گہن لگا ، اتفاق سے اُسی دن آپ کے کمسن فرزند حضرت ابراہیم نے وفات پائی تھی ... آپ نے اس موقع پر حسب ذیل خطبہ دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۴۴).
کہتے ہیں پورے چاند کو گہن لگ جاتا ہے
مگر آج تو بارہویں شب ہے
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۲۰۰).

---میں آنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **کسوف یا خسوف ہونا ، گہن لگنا.**
جامۂ مہر اگر تیرے بدن میں آ جائے
تو ہے وہ ماہِ درخشاں کہ گہن میں آ جائے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۸).
غل ہوا شہر میں خورشید گہن میں آیا
چھپ گیا جب تہِ گیسوئے معنبر عارض
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۹).
شب زاد گردشوں نے کیا کیا نہ جال پھینکے
لیکن وہ ماہِ تاباں آیا نہیں گہن میں
(۱۹۸۴ ، میرے آقا ، ۵۰). ۲. **زوال میں آنا.** مدراس میں ایک بہت بڑے آدمی سے ملاقات ہوئی جو گہن میں آگئے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۴). ۳. **انسان یا حیوان کے کسی عضو کا ٹیڑھا یا ناقص پیدا ہونا ، عوام کا خیال ہے کہ پیدائش کے وقت یا ایامِ حمل میں گہن پڑے اور اس کا اثر زچہ پر ہو تو بچّہ کے کسی نہ کسی عضو میں فرق آ جاتا ہے** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---میں ہونا ف ل ؛ محاورہ.
زوال میں ہونا ، پژمردہ ہونا.
روسیہ ہو گیا ترے آگے چاند اے ماہ رو گہن میں نہیں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۲).

---ناقِص کس صف (--- کس ق) امذ.
دھندلا گہن جو بالکل سیاہ نہ ہو (گہن کامل کی ضد). جب چاند ان حصوں میں ہوگا تو اس کی روشنی معمولی سی کم ہوگی اور ایسے گہن کو گہن ناقص کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۲۰۴). [گہن + ناقص (رک)].

گَہْنا (۱) (فت مج گ ، سک ہ) امذ ؛ ← گہنہ.
۱. **جواہرات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیز یا پھولوں کا گجرا وغیرہ جو زیبائش کے لیے پہنا جائے ، زیور.**
جو بخت میرے خوب ہیں آپی سجن چل آئیں گے
سکھلا سے گہنے باندھ کر گاؤں بسانا کو لگوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۷).
زری جوڑا ، جواہر کا تھا گہنا
کہ جس دیکھے لگے سورج کو گہنا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۳).
دستِ گُل خوردہ مرا کیوں نہ حمائل کیجے
کہ ہے پھولوں کی تو نسبت سے یہ گہنا بہتر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۶).
گرمی میں پہن کر کہیں گہنا نہ صنم جا
بے روپ کرے گا ترے زیور کو پسینا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۱۲). بانجھ کا پتر گہنا (زیور) پہنے ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۴۴). نہ آنکھوں میں کاجل ، نہ بدن پر کوئی گہنا. (۱۹۳۵ ، گئودان ، ۵۶). کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ گہنے کی قیمت لگا کر وہ لوگ تبادلہ کرلیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۶۳). ۲. **گروی ، رہن ، وہ بھاری لکڑی جو ہل چلانے کے بعد کھیت پر بیلوں کے ذریعے کھینچتے ہیں تا کہ ڈھیلے پھوٹ جائیں ، سہاگا** (جامع اللغات). [س : گرہَن + کَم ग्रहण + क].

---بڑھانا محاورہ.
گہنا اُتارنا.

سر قبر آتے ہو تم جو بڑھا کے اپنا گہنا
کوئی پھول چھین لیتا جو گلے میں ہار ہوتا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷).

---پاتا امذ.
زیورات ، گہنا وغیرہ. اس کی یہی سزا ہے کہ گہنا پاتا جو کچھ اس کے ہاتھ گلے میں ہے اتار لو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۹). خدا کا دیا کپڑا لتا گہنا پاتا سب کچھ ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۴۵). بیوی بڑے گھرانے کی لڑکی ہیں ، شادی کے وقت بہت کچھ ملا ، کپڑا لتا ملا ، گہنا پاتا ملا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۷). اپنی گلابو کا کپڑا گہنا پاتا شوق کے ساتھ بنا رہی ہیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۶۰). [گہنا + پاتا (رک)].

---پَہن کَر ڈھک چلے ، پُوت جَن کر نیو چلے کہاوت.
اللہ تعالیٰ دولت دے تو اسے چھپا کر رکھے اور اولاد دے تو انکسار سے کام لے ، اِترانا کسی حال میں اچھا نہیں (ماخوذ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گَہنْنا (۲) (فت مج گ ، سک ہ). (الف) ف ل.
سورج یا چاند وغیرہ کو گہن لگنا ، گہن میں ہونا.

جو آنکھوں سے اشک اس کے بہنے لگا
تو مہ کی طرح وہ بھی گہنے لگا

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۸۵).

خطِ شبرنگ تیرا خوش نما ہے تیرے عارض پر
وگرنہ چاند کا عالم میں گہنا کچھ نہیں اچھا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۵).

رکعتیں سنّت ہیں جب سورج گہے
دو خفی پیچھے امامِ جمعہ کے

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۴۶).

دنیا کو خیر باد کوئی آج کہہ گیا
ماہِ سپہر فضل و ادب آہ گہہ گیا

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸۶).

گزرے ہیں اس دیار میں یوں اپنے روز و شب
خورشید بجھ گیا کبھی مہتاب گہہ گیا

(۱۹۸۳ ، حرف حق ، ۱۳۷). (ب) ف م. ۱. **ہاتھ سے پکڑنا.**

آ خدا کے واسطے اس بانکپن سے درگزر
کل تو میں نے یوں کہا داماں گہ کر یار کا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د (ق) ، ۲۰).

جو اب برسوں نہیں جاتے تو کچھ پروا نہیں اس کو
گئے وہ دن جو بہلاتا تھا وہ دامن کو گہہ گہہ کر

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ ، ۳۰۸).

نسیم یار سے غنچے کا ہاتھ گہتی ہے
اور باغباں سے بلبل کھڑی یہ کہتی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۸). گھر جانا ، گھر ویران ہونا کی جگہ ، گہنا ، پکڑنا کے بدلے... اب کون لکھتا ہے. (۱۹۲۵ ، منشورات ، کیفی ، ۱۳۰). ۲. **زور لگانا ، زور شور سے کوئی کام کرنا.** اس نے اور بھی ایسا گہہ کر پکڑا کہ یہ بےقابو ہو گیا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۱). وہ خوب گہہ کے گرجے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۳۵). ۳. **رخنہ بندی کرنا ، روئی یا لتّے سے ناؤ کے رخنے کو بند کرنا** (نوراللغات). [س : گرہا (ت)(ग्रहि) ग्राह्‌ مادہ : گرہ ग्रह].

---بچّہ (---فت ب ، شد ج بفت) امذ.
(قبالت) **گہنایا ہوا بچہ ، جس کے کسی عضو میں نقص ہو** (اپ و ، ۷ : ۶۹). [گہنا + بچہ (رک)].

گَہنا (۳) (فت مج گ ، سک ہ) امذ (شاذ).
گہن ، کسوف یا خسوف.

زری جوڑا ، جواہر کا تھا گہنا
کہ جس دیکھے لگے سورج کو گہنا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۳). [گہن (رک) + ا (زاید)].

گُہنا (ضم مج گ ، سک ہ) ف م.
(چوٹی یا پھول وغیرہ) **گوندھنا.** چوٹی کے گہنے کے جو پیچ ہیں سو پیچ نہیں ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲). [س : گہہ घन+क سے مصدر].

گَہناں (فت مج گ ، سک ہ) امذ (قدیم).
گہنا ، زیور. یہ جڑاؤ گہناں ... انگارے ہو کے مجھے جلاوتا ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۵). [گہنا (۱) کا انفی تلفظ].

گَہنانا (فت مج گ ، سک ہ). (الف) ف ل.
۱. **چاند یا سورج کی روشنی کا گہن کی وجہ سے ماند پڑ جانا ، گہن میں آنا.** چالیس دن مہر و ماہ گہنائے ہوئے ہیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۷).

چاند نکلا تھا گہن سے جو وہ پھر گہنا گیا
چار دن کی چاندنی تھی پھر اندھیرا چھا گیا

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۸۵). جس طرح آفتاب ... کبھی کبھی گہنا جاتا ہے ندوہ پر بھی یہ روز بد گزرا ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۷۷). اک چاند تھا جو گہنا گیا اک پھول تھا جو مرجھا گیا. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۵). ۲.(اَ) **ماند پڑ جانا ، تاریک ہو جانا.**

نکھرتے ہیں جو یاں وہ گدلاتے بھی ہیں
چمکتے ہیں جو یاں وہ گہناتے بھی ہیں

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۹۴). فارسی زبان کا ستارہ گہنانے لگا. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۹۰). (اَاَ) (مجازاً) **زوال پذیر ہونا.** قسمت شامل حال نہ ہو تو ساری قابلیت اور صلاحیتیں بالعموم گہنا جاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۰۳). ۳. **انسان یا جانور کے کسی عضو کا پیدائشی طور پر ٹیڑھا یا ناقص ہونا (کہا جاتا ہے کہ ایامِ حمل یا بچے کی پیدائش کے وقت زچہ پر گہن کا اثر پڑنے سے ایسا ہو جاتا ہے).** تتھنے پھکنی کی طرح پھیلے ، ایک کان گہنایا ہوا. (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۴ : ۳). (ب) ف م. ۱. **روشنی ماند کر دینا ،**

تاریک کر دینا ؛ (مجازاً) بدنما بنانا ، بدصورت کر دینا. اس لڑکی کی عمر میری ہی عمر کے برابر تھی اور اس کے سرخ و سپید چہرے کو تین نیلے نیلے داغوں نے گہنا رکھا تھا. (۱۹۶۶ ، راجہ مہدی علی خان ، ستارۂ صبح ، ۳۲). جب زندگی کے حسن کو کوئی چیز گہناتی ہے تو وہ ان کو ایک آنکھ نہیں بھاتی. (۱۹۸۹ ، شاعری کیا ہے ، ۱۷۳). ۲. (مجازاً) شہرت یا ناموری کو ماند کر دینا. پروفیسر محمود مسعود مخدوم نے دوسری یونیورسٹیوں کے بڑے بڑے استادوں کو گہنا دیا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۳۲). [گہن (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گھنایا ہُوا (فت مع گ ، سک ھ ، ضم ہ) صف.
بھدا ، بھرا ہوا ، پیدائشی ٹیڑھا ، ناقص الخلقت. ایک کان گھنایا ہوا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۳ : ۳). [گھنایا (گھنانا (رک) کا حالیۂ تمام) + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی].

--- پانو (--- مغ ، و مع) امذ.
بھرا ہوا یا پیدائشی بھدّا اور مڑا ہوا پانو (فرہنگ آصفیہ). [گھنایا ہوا + پانو (رک)].

--- ہاتھ امذ.
پیدائشی مڑا ہوا ہاتھ ، خلقی خمیدہ ہاتھ (فرہنگ آصفیہ). [گھنایا ہوا + ہاتھ (رک)].

گہنوں میں گہنا پیتل کی نتھ کہاوت.
زیورات ہیں تو وہ بھی پیتل کے اور ایک نتھ ؛ مراد : ہر چیز یکسر بے وقعت اور بے قیمت ؛ کل لے دے کر یہی ہے سو ہے بیکار ، بہت غریب ہیں (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

گھنی (فت مع گ ، سک ھ) امث.
گھنائی ہوئی کانی ، وہ کانی جس کے اعضا میں خلقی نقص ہو ، ناقص الخلقت کانی ؛ چھوٹے قد کی کانی (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھنا (رک) سے حالیۂ تمام مونث].

گھنے (فت مع گ ، سک ھ) امذ.
۱. گھنائے ہوئے ، پیدائشی ٹیڑھے یا ناقص.

زبس تھے پاؤں اس لونڈی کے گھنے
لگا وہ دیکھ کر یوں اون کو کہنے

(۱۸۰۵ ، پنجۂ رنگین ، ۱۱). ۲. گہنا (۱) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ گرو ، گروی ، تراکیب میں مستعمل.

--- رکھنا محاورہ.
زیورات کو گرو رکھنا ، رہن کرنا ، بندھک رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

--- کا تار باقی نہیں فقرہ.
کسی قسم کا زیور باقی نہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گھوا (فت مع گ ، سک ھ) امذ.
بال اکھاڑنے کا چھوٹا چمٹا ، موچنا (نوراللغات؛ علمی اردو لغت). [گہنا - پکڑنا ، سے اسم آلہ].

گھوارہ (فت مع گ ، سک ھ ، فت ر) امذ.
۱. جھولے نما کھٹولا جس میں شیر خوار بچوں کو جھلاتے اور سلاتے ہیں ، پالنا ، جھولا ، ہنگورہ ، مہد. فاطمۃ الزہرا کا نکاح بہشت میں ہوا اور اس کا گہوارہ جبرئیل جھولایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۵).

الٹا ہے دو انگشت سے دروازۂ خیبر
چیرا ہے کس انداز سے گہوارے میں اژدر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۴).

دالان سے کیا ہو گیا گہوارۂ اصغر
اجڑا ہوا لوگو نظر آتا ہے بھرے گھر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸). دیکھ نادان بے بس بچہ گہوارے میں سوتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۶۱). کسی نے گہوارے سے لگ کر ننھی ننھی کلکاریوں کو سننے کے جتن کئے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۷). ۲. وہ چارپائی جس پر محراب نما لکڑیاں باندھ کر عورتوں کا جنازہ لے جاتے ہیں. اوپر جنازے کے چند چوب مضبوط کی گئیں بشکل گہوارہ. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۷۳). اگر عورت کا جنازہ ہوا تو گہوارہ باندھ کر چادر ڈالتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۹). خاموشی کے ساتھ گہوارہ میں میری میت کو لے جانا اور راتوں رات پیوند زمین کر دینا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۷۵). ۳. (مجازاً) پرورش گاہ ، نشو و نما کی جگہ. لاہور کے بعد دہلی مرحوم گہوارۂ علوم بنی. (۱۹۱۷ ، مقالات شروانی ، ۲۰۱). پاکستان کی سرزمین ہزاروں برس سے علوم و افکار کا گہوارہ رہی ہے. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۱۸). [ف].

گھوارے (فت مع گ ، سک ھ) امذ.
گہوارہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- کا تعویذ امذ.
(گورکنی) زنانی قبر کا تعویذ جس کے اوپر وسط میں تکیے نما شکل بنا دیتے ہیں جو زنانی قبر کی علامت سمجھا جاتا ہے ، اسے گہوارے کا تعویذ کہتے ہیں (ا پ و ، ۷ : ۱۳۲).

--- میں م ف.
شیر خوارگی کے دنوں میں ، بہت چھٹپن میں. بچوں کی منگنی گہوارے ہی میں ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۶۹).

گھواں رنگ (کس مع گ ، سک ھ ، فت ر ، غنہ) امذ.
گندمی رنگ (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [گھواں (گیہواں (رک) کی تخفیف) + رنگ (رک)].

گھوں (کس مع گ ، و مع) امذ (قدیم).
گیہوں ، گندم. ابن عباس کہے ہیں فوم کا معنی روٹی اور عطا کہے فوم سو گیہوں اور کلبی کہے فوم سو لہسن. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۲). [گیہوں (رک) کا بگاڑ].

گھے (فت گ) م ف.
گاہے ، کبھی.

دیے جو کہ سور کہے ڈوبے کیا ہے ڈر
سکھ سور حور نور سدا دیے میرے گھر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

نہیں روشن دلاں کو وسعت روزی زمانے میں
کہ مہ کوناں گھے پاوگہ آدھی کہے ساری
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۱).

کہ مطلع ابرو سے گہے مقطع لب سے
یہ مصرع شمشیر توارد ہوا سب سے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۱۳). [گہے (رک) کی تخفیف].

گُھیرا / گُھیرَہ (ضم گ ، ی مج / فت ر) امذ ؛ ← گوہیرا.
ایک چھوٹا سا مٹیالے رنگ کا زہریلا جانور جو اکثر جنگلوں یا کھنڈروں میں بل بنا کر رہتا ہے ؛ ایک قسم کا نہایت زہریلا گرگٹ. دو چار پرند اور حشرات الارض ایسے ہیں کہ بعض اوقات بہ لحاظ ضرورت اون کو مارنا پڑتا ہے مثلاً کوا ، چیل ... گھیرا ، نیولا یا سنگوش ، ناگن ، بجو وغیرہ. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۲۰). [گوہیرا (رک) کی تخفیف].

گُھیری (ضم گ ، ی مج) امث.
آنکھ کی پھنسی جو پلک کے نیچے نکلتی ہے ، گُوہانجنی. اگر آنکھ میں انجہاری (گھیری) نکل آئے تو جس طرف کی آنکھ میں نکلی ہو اُسی طرف کے ہاتھ کی ہتھیلی پر چھنگیا گھس کر لگانے سے دفع ہوجائے گی. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۹ ، مارچ ، ۷). [گھہ (گوہ کی تخفیف) + یری ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُھیَل (ضم گ ، سک ہ ، فت ی) صف.
۱. **گوہ میں لتھڑا ہوا گندہ ، غلیظ ، ناپاک.**

کیا حال مجھ بگوڑے کا ہمدم ہو پوچھتے
گھیل پری کی رہتی ہے تصویر ہاتھ میں

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۰). جن اس گھیل نصیب کو لت پت جو ہو رہا تھا لایا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۶۹). میں بھی ایسے گُھیل سے آشنائی کروں گی جس کا ثانی اگھور پن میں کوئی نہ ہو. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۸ : ۱۰). ۲. **خراب اور نکمی چیز ؛ لغو اور پوچ آدمی** (نوراللغات). [گُہ (گُوہ (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت].

گَھیلا (فت گ ، ی مج) صف مذ (موث : گَھیلی) (قدیم).
حسین ؛ نازنین ، نازاں.

بنے سولہ سنگاراں تیرے انگ تھے
کہ سب خوباں میں توں دستی گھیلی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۶). [گہلا رک کا ایک املا].

گَھینا (فت گ ، ی مج) امذ (قدیم).
گہنا ، زیور. جہاں کہ گھینا دیکھیں گا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [گہنا (رک) کا قدیم املا].

گَئو (فت گ ، و مع). (الف) امث.
گائے.

داب دہانے تیرن سے باشنگ جی دھرکاویں گے
حکم اللہ محمدؐ جی سوں گئوں سے سینگھ لڑاویں گے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۰۴).

جب تلک ہے حاکمانِ وقت سے ان کو گریز
گویا یہ ہندو ہیں انگریزی گئو کا ماس ہے

(۱۸۹۱ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۲). یہ ہندوستان کی بڑی بدنصیبی ہے کہ گئو ایسا مفید جانور ... اس بے رحمی سے تباہ ہو. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۲). اردو میں یہ لفظ دونوں طرح سُننے میں آیا ہے ، یعنی : گؤ اور گئو مگر آخری صورت میں زیادہ مستعمل ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۸۶). (ب) صف. (کنایۃً) **فرمانبردار ؛ بھولا بھالا ، سیدھا سادا.** اس ٹوٹکے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ گئو اور تابعدار بنا رہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۸۴). [گاؤ (رک) کی تخفیف].

---آدمی (---سک د) امذ.
سیدھا سادا انسان ، بھولا بھالا شخص ، گاوْدی ، بدُھو. ہمارے ابا گئو آدمی تھے ان کو موئے جعلیوں نے فریب دیا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۳۴).

گاندھی ہے گئو آدمی ، وہ بُل تو نہیں ہے
گجرات ہی کی بات ہے ، کابُل تو نہیں ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۲۰). [گئو + آدمی (رک)].

---بَھکشَک (---فت بھ ، سک ک ، فت ش) صف.
گائے کا گوشت کھانے والا شخص. گئو رکھشا گئو رکھشک (محافظان گاؤ) اور گئو بھکشک (گاؤ خواراں) کا سوال پیدا کر سکتی ہے. (۱۹۱۴ ، ملفوظات ناظر ، ۲۴). [گئو + س : بھکشک भक्षक - کھانے والا].

---بَھگتی (---فت بھ ، سک گ) صف.
گائے کی حمایت اور حفاظت کرنے والا ، گاؤ کُشی کا مخالف. سہاتماجی کو افسوس ہے کہ جس ملک میں اتنے گئو بھگتی ہوں ، وہاں گئوین ماری جائیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۱۶). [گئو + بھگتی (رک)].

---پُتّر (---ضم پ ، سک ت) صف.
گائے کا بچہ. (مجازاً) **سادہ لوح ، بےوقوف.** اُسی طرح «گئو» کو بھی لکھنا چاہیے ، اس طرح : گئو پتر ، گئو لوچن ، گئو گھاٹ. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۸۵). [گئو + پُتر (رک)].

---پُوجا (---و مع) امث.
گائے کو پوجنا ، گائے کی پرستش. صاف ظاہر ہے کہ سکھ مذہب میں گئو پوجا قطعاً نہیں. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۶۰). [گئو + پوجا (رک)].

---تھان امذ ؛ ← گوتھان.
(گلہ بانی) **چراگاہ کو جانے کے لیے قصبے کے گائے بیل کے جمع ہونے کی جگہ جہاں آکر وہ ازخود ٹھہر جاتے اور چرواہے کا انتظار کرتے ہیں** (اپ و ، ۵ : ۸۹). [گئو + تھان (رک)].

---چَرائی (---فت چ) امث.
(گلہ بانی) گائیں چرانے کی اُجرت (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [گئو + چَرائی (چرانا (رک) کا حاصل مصدر)].

---چیچک (---ی مج ، فت چ) امث.
چیچک کی ایک قسم جو گایوں کو ہو جاتی ہے اور پھر ان سے انسانوں کو لگ جاتی ہے. جب کوئی شخص گئو چیچک کے مرض میں مبتلا ہو جائے تو پھر کبھی اسے چیچک نہیں نکلے گی . (۱۹۷۰، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳).[گئو + چیچک (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
گایوں کے رہنے کی جگہ. گئو خانہ میں گایوں کے بچھڑے اور اصطبل میں گھوڑیوں کے بچھڑے پیدا ہوکر پروان چڑھتے تھے . (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۵۶). [گئو + خانہ (رک)].

---دان امذ.
(ہندو) خیرات یا صدقے میں گائے دینا ، گائے خیرات کرنا (جو مشکلات یا بیماری وغیرہ کے موقع پر ہوتا ہے) شیو کی پوجا دشنو کی پوجا اور گئودان .... سب کو منع کیا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۲). گئودان ، گئو شالا اور گئو ہتیا میں لفظ گئو کا تلفظ کبھی «گو» بھی کیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۸۵). [گئو + دان (رک)].

---دَنْتا (---فت د ، سک ن) امذ.
۱. (سنگ تراشی) سفید دھاریوں والا سیاہ رنگ کا پتھر جو بہت کمیاب ہے ، اس سے تسبیح کے دانے بنائے جاتے ہیں سنگِ سلیمانی (ماخوذ: ا پ و ، ۱ : ۷۳) ۲. ایک قسم کا سانپ جو سفید اور سترہ گرہ لمبا ہوتا ہے (تریاقِ مسموم ، ۳۰) . [س : گودنت गोदन्त ـ سفید + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---دَنْتی (---فت د ، سک ن) امث.
ایک سفید رنگ کی چمک دار ڈلی جس کا کشتہ دوا میں مستعمل ہے ، ایک قسم کی ہڑتال. کشتہ گئو دنتی کو ہر قسم کے بخار خصوصاً موسمی بخاروں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۳). کشتہ گئو دنتی ، معجون جو گراج گوکل میں ملا کر صبح کو کھلائیں . (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹). [س : گودنت गोदन्त + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---رَس (---فت ر) امذ.
دودھ دہی ، چھاچھ ، لسّی (ماخوذ: نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گئو + رس (رک)].

---رَکْشا (---فت ر ، سک ک) امث.
رک : گئو رکھشا. اس روایتی عمل کے ذریعہ صحیح معنی میں گئو رکشا کا ٹھیک ٹھیک حق ادا کیا تھا. (۱۹۸۶، جوالا مکھ ، ۲۳۲). [گئو + رکشا (رک)].

---رَکْھشا (---فت ر ، سک کھ) امث.
گائے کو نسل کشی یا ذبح ہونے سے بچانا، گائے کی نگہبانی. پھر گئو رکھشا یا گئو پوجا کے متعلق سکھ صاحبان کا طرزِ عمل بھی یہی ظاہر کرتا ہے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۶۰۱) . گئو رکھشا کے بہانے مسلمانوں کے گھروں کو لوٹا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۷۰). [گئو + رکھشا (رک)].

---رَکْھشک (---فت ر ، سک کھ ، فت ش) صف.
گائے کا محافظ ، گائے کے ذبح کا مخالف. اگر تمام ہندو کسی امر پر ... اتفاق کر سکتے ہیں تو وہ گئو رکھشا ہے ، جو بوقتِ ضرورت گئو رکھشک ... اور گئو بھکشک ... کا سوال پیدا کر سکتی ہے . (۱۹۱۳ ، ملفوضاتِ ناصر ، ۲۴) . [گئو + رکھشک (رک)]

---سالَہ / شالَہ (---فت ل) امذ.
گایوں کے رہنے کی جگہ (خصوصاً عمر سے اُتری ہوئی یا آوارہ گایوں کے لیے).

نرگسِ جادو کو اُس گل کی دکھایا چاہیے
سامری کافر کو گئو سالہ بنایا چاہیے

(۱۸۴۶، آتش ، ک ، ۱۷۳). شریف ہندوؤں کی رحم دلی و احساسِ مذہبی و حرارت دینی کی وجہ سے گئو شالے چل رہے ہیں . (۱۹۱۳ ، ملفوظاتِ ناظر ، ۲۳). بوڑھی گائے جب نہ دودھ دے سکتی ہو نہ بچے ، تو اس کے لیے گئو سالہ سے بہتر کوئی جگہ نہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۹۲). کسی ریاکاری یا مذہبی سنک کے تحت گایوں کے باڑے اور گئو شالے بنائے پڑے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۱). [گئو + سالہ / شالہ (رک)].

---سُوکْھیا (---و مع ، سک کھ) امذ.
گائے کو سکھا دینے والی بیماری ، گائے کی ایک بیماری جس میں وہ بہت دبلی ہو جاتی ہے. گئو سوکھیا کی وبا شدید ہو گئی ، جراثیم بڑے زور کے ساتھ ... اڑ اڑ کر لگنے لگے. (۱۹۸۶ ، جوالہ مکھ ، ۲۴). [گئو + سوکھیا ـ سوکھا].

---کُشی (---ضم ک) امث.
گائے کو ذبح کرنا یا جان سے مارنا. شہروں میں ... گئو کشی بند کرنے کا باقاعدہ قانون بنا دیا جائے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۴). [گئو + ف: کُش ، کشتن ـ مار ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوس (---و مج) امذ.
وہ بُعد یا فاصلہ جہاں تک گائے کی آدھی رات کے وقت کی آواز جائے ہندی کوس (فرہنگِ آصفیہ). [گئو + کوس (رک)].

---کھا امث.
(دباغت) گائے کا چمڑا جو پکایا اور کمایا ہوا ہو (ا پ و ، ۲ : ۲۱۵). [گئو + کھا (کھال (رک) کا مخفف)].

---کھی امث.
گائے کے چمڑے کی بنی ہوئی جوتی (فرہنگِ آصفیہ). [گئو کھا (رک) کی تانیث].

---گھاٹ امذ.
دریا یا تالاب وغیرہ کا وہ مقام جو گایوں اور دوسرے مویشیوں کے پانی پینے کے لیے مخصوص ہوتا ہے . اندر تہ خانے میں جانے کے واسطے راستہ بطور گئوگھاٹ بنا ہوا ہے. (۱۸۶۳، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۳۳) . ایک جانب پہاڑ پر ایک نہایت پختہ گئو گھاٹ تقریباً پاؤ میل اونچا بنا ہوا ہے. (۱۸۸۰، مقالاتِ حالی، ۱ : ۱۵۵). گئو گھاٹ کی پشت پر دور تک ... میدان چلا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۷). [گئو + گھاٹ (رک)].

---لوچن (---و مج ، فت چ) امذ.
ایک زرد رنگ کا مادہ جو گائے کے پتے میں نکلتا اور بعد میں جم جاتا ہے ، گائے روں اس کا تلک لگاتے اور دوائیوں میں استعمال کرتے ہیں (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [س : گوروچن गोरोचन].

---لوک (---و مج) امذ.
وشنو یا کرشن کی قیام گاہ ؛ سورگ ، جنت . وہ تو گئو لوک میں گئوویں چراتے ہوں گے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۱۳). [گئو + لوک (رک)].

---ماتا امث.
(ہندو) احتراماً گائے کو کہتے ہیں. ٭ یہ کالیاں نہیں ہیں ، گئو ماتا کی قسم ، یہ تو چمیلی کے پھول ... رانی٭. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۶۰). وہ گائے سچ مچ گئو ماتا تھی اور بیل بکے کماؤ پوت. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۱). [گئو + ماتا (رک)].

---ماس امذ.
گائے کا گوشت. وہ مسلمانوں سے صرف اس وجہ سے نفرت کرتے ہیں کہ مسلمان گئو ہتیا کرتے ہیں اور گئو ماس کھاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۲۷). [گئو + ماس (رک)].

---مُتر (---ضم م ، سک ت) امذ.
گائے کا پیشاب (جسے ہندو متبرک سمجھتے ہیں.بدھ سماجی آریہ سماجی اپنی اپنی پھول کی پیالیوں میں گئو مُتر لیے شدھ کرنے کو موجود ہوگئے. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۳۲ : ۳). [گئو + س : مُتر (مُوتر मूत्र - پیشاب کا مخفف)].

---مُکھ (---ضم م) امذ.
۱. گائے کے مُنھ جیسا ، گائے کے مُنھ کی شکل کا ظرف. کبری نے گئو مکھ سے چشمے کا پانی خود انجل بھر بھر کر روزے کو پلایا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۳). ۲. کوہِ ہمالیہ کی ایک کھوہ کا نام جہاں سے دریائے گنگا نکلتا ہے ، گنگوتری. سطح بحر سے ۱۳ ہزار فیٹ کی بلندی پر برف کی تین سو فیٹ موٹی اور منجمد تہ میں «گئو مکھ» دریائے گنگا کا منبع ہے اور اس مقام کا نام گنگوتری ہے. (۱۹۳۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۶). ۳. سنکھ یا ترئی کی قسم کا ایک ساز ؛ ایک قسم کی سیند یا نقب جو چور لگاتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [گئو + مُکھ (رک)].

---مُکھ آنگن/صَحَن (---ضم م ، مغ ، فت ک / فت ص ، سک ح) امذ.
(معماری) گائے کے مُنھ کی طرح کا آنگن، وہ آنگن جو دروازے کی جانب تنگ اور اصل عمارت کی طرف چوڑا ہو ، ہندوؤں میں مبارک سمجھا جاتا ہے (ا پ و ، ۱ ، ۱۵۱ : ۱۰۱). [گئو + مکھ آنگن / صحن (رک)].

---مُکھی (---ضم م). (الف) امث.
رک : گئو مکھ نمبر۲ ، باناتِ وغیرہ کی وہ تھیلی جس میں ہندو مالا ڈال کر جپ کرتے ہیں ؛ ہمالیہ پہاڑ کی ایک کھوہ کا نام جہاں سے گنگا نکلتی ہے ، گنگوتری (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) صف. گاؤ چہرہ ، گائے کے چہرے سے مشابہ ، لمبوتری (فرہنگِ آصفیہ). [گئو + مکھ رک + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---مُوتر (---و مع ، سک ت) امذ.
رک : گئو مُتر. سونکا کو گنگا جل ، گئو موتر اور ... کئی چیزیں ملا کر پلائیں. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۱۲). [گئو + س : مُوتر मूत्र - پیشاب].

---ہَتْیا (---فت ہ ، سک ت نیز شد بکس) امث.
گائے کو ذبح کرنا یا جان سے مارنا ، گائے کو ذبح کرنے یا مارنے کا پاپ ، گاؤ کشی. ہندوستان کی بہت بڑی بدقسمتی اور نحوست کا سبب گئوہتیا ہے. (۱۹۲۵، اسلامی گئو رکھشا، ۱). [گئو + ہتیا (رک)].

---ہَتّھیا (---فت ہ ، شد تھ بکس) امث.
رک : گئو ہتیا. گئو رکشا کے جے کارے مارنے والے گئو ہتھیا کر رہے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۷). [گئو + ہتھیا (ہتیا (رک) کا بگاڑ)].

---ہیرا (---ی مع) امذ.
(گلہ بانی) جنگل میں گائے بیل بند کرنے کو لکڑیوں کی بنائی ہوئی باڑ (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [مقامی].

گئی (فت گ) صف مث.
گیا (رک) کی تانیث ، گزری ہوئی ، رفتہ ، گزشتہ ، ترا کیب میں مستعمل . معتبر لوگوں سے اور ساز سرانجام سے کمی نہ کرے کہ دشمن قابو طلب ہوتا ہے کہ گئی بست بھر ہاتھ آوتی مشکل ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۵۳).

چمنستان کی گئی نشو و نما پھرتی ہے
رُت بدلتی ہے کوئی دن میں ہوا پھرتی ہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۷).

مِل جائے ، گئی عمر جوانی ، مجھے ساقی
دے ایسی صراحی کوئی صہبائے کہن کی
(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۶۶۷).

گئی رتوں کا تعلق بھی جان لیوا تھا
بہت سے پھول نئے موسموں میں مرنے لگے
(۱۹۷۸ ، جانان جانان ، ۱۳۸).

---اَور آئی فقرہ.
فوراً واپس آؤں گی.

بس بلالوں گئی میں اور آئی
ابھی لائی ابھی ، ابھی لائی

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۵۸۰).

---بُو بُودار کی اور رَہی کھال کی کھال کہاوت.
رتبہ کھو کر جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے ، اپنا علیحدہ وصف کھو کر جیسے تھے ویسے ہی نکمے رہ گئے ، بن بنا کر بگڑ گئے (فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات ہند ؛ نجم الامثال).

---بِیتی (---ی مع) صف.
گزری ہوئی ، فراموش شدہ ، ناقابلِ اعتبار ، نکمی (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [گئی + بیتی (بیتنا (رک) سے)].

---جَوانی پھر نَہ باہورے لا کھ مَلِیدا / مَلِیدَہ کھاؤ کہاوت.
جوانی ایک دفعہ جا کر پھر نہیں آتی چاہے کچھ کرو / خواہ کیسی ہی غذا کھاؤ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چَودھراہَٹ پھِری ہے کہاوت.
گئی ہوئی عزت دوبارہ ملی ہے (جامع اللغات).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **تغافل کرنا ، کوتاہی کرنا ، کمی کرنا ، چوکنا.**

ہم تو سمجھ چکے ہیں مصیبت میں جان گئی
تو بھی ستم میں کیجو نہ اے آسمان گئی

(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۲۰۸). جس سے ہوسکے وہ اسوقت میں گئی نہ کرے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۵۷).

گیا دورِ غم تو نہ کرنا گئی
بہار آئی ساقی بہار آ گئی

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۳۵۳). ۲. **چشم پوشی کرنا ، درگزر کرنا ، جانے دینا.** آج کا دن ایک مبارک دن سمجھ کر ہر قسم کی بات سنکر گئی کرنی پڑتی ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۵). تو اپنی اَیچ اور یاوہ‌سنجی دکھا چکی ، اب گئی کر. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۳).

---گُزْری / گُذْری (---ضم گ ، سک ز/ذ). (الف) صف مث.
۱. **بُری ، خراب ، ناقص.** سندھ کے مسلمانوں کی تمدنی اور تعلیمی حالت ہندوستان کے تمام صوبوں سے گئی گذری ہے. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۷۵). بدنصیب قوم کو بتایا ہے کہ اس کی اپنی تہذیب بھی کچھ ایسی گئی گذری اور اس کی تمام رسوم ایسی لغو ، بےمعنی اور فضول نہ تھیں. (۱۹۳۵ ، علامہ راشدالخیری ، ۱۳۳). ۲. **بےکار ، نکمی ، ناکارہ.** پھرپلی بھی ایسی گئی گزری جس کے ہنجے آگ میں سے وہ شاہ بلوط کے پھل بھی نہ نکال سکے جن پر شمال کی مقدس مہاتما مورت یعنی شہنشاہِ روس للچا رہے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۱). ۳. (اَ) **حقیر ، بےوقعت ، کم حیثیت.** اللہ اللہ! میں اُن سب سے گئی گذری ہوئی ، بُلانا تو کیسا مجھ کو خبر تک نہ کی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۶۳). اب میں ایسی گئی گزری ہوئی کہ ایسا ذلیل و بیہودہ غلام میری تعریف میں شعر پڑھتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۳۹). (اَا) **کم مایہ.** مبتدی سے منتہی کے درمیانی طبقے کے لیے ہر گئی گزری زبان ضروری علمی سرمایہ مہیا کر سکتی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۸).
۴. **پرانی ، فرسودہ.**

گل ہائے داغِ عشق میں وہ تازگی نہیں
اپنی بہار اب گئی گزری بہار ہے

(۱۹۳۱ ، اعجاز نوح ، ۳۰۰). ۵. **بےشرم ، بےغیرت ، بےحیا.** چکبست سے کچھ دن ہر بنائے نازِ معشوقانہ روٹھی رہی کہ لو صاحب منت خوشامد ایک طرف مجھ سے امید رکھتے ہیں کہ ان کی تلاش میں ماری ماری پھروں بندی ایسی کہاں کی گئی گزری ہے. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۱۵). (ب) **فعلِ ماضی.**

گئی گذری دُنیا سے عزّت ہماری
نہیں کُچھ اُبھرنے کی صُورت ہماری

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۴۰). [گئی + گزری (گُزرنا (رک) سے)].

---گُزْری (ہوئی) بات (---ضم گ ، سک ز) امث.
بیتی ہوئی بات ، بھولی بسری بات ، پرانی بات.

اے بڑی دائی گئی گذری ہوئی باتیں نہ چھیڑ
نوچتی کیوں ہے بھلا اس دل کے زخموں کے کھرنڈ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۴). گئی گُزری بات کا اب کیا کہنا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۲). دو گھڑی کی خوشی ہے بچوں کو خوش ہونے دو یہ کہہ کر وہ لوگ اُٹھ گئے اور گئی گزری بات ہوئی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۶۵). اب کیا کُرید ہے گئی گزری باتوں کی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۶۲). [گئی گزری + بات (رک)].

---گُزْری (ہوئی) حالَت ---ضم گ ، سک ز ، فت ل.
خراب حالت ، ابتر حالت ، خستہ حالی. گئی گزری ہوئی حالت میں بھی مسلمانوں کو اپنی قومی تاریخ سے خاص شیفتگی ہے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۲۹). تم کو اپنے وطن کو دشمن کے ناپاک قدم سے پاک کرنا ہے اور اُن کو دکھانا ہے کہ مسلمان اس گئی گذری حالت میں بھی اُخوّت کی دولت سے مالا مال ہیں. (۱۹۲۳ ، تیغِ کمال ، ۴۲). [گئی گزری + حالت (رک)].

---گُزْری ہونا محاورہ.
۱. **رفت گزشت ہونا ، آئی گئی ہونا ، بات بھول جانا.** کسی نے جادو سمجھا کسی نے معجزہ ، بات گئی گزری ہو گئی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۱). بات گئی گزری ہوئی ، معاملہ ختم ہوگیا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۱۷). ۲. **دور ہونا ، رفع ہونا ، کالعدم ہونا.** غصہ اور خفگی گئی گذری ہوئی بیوی کی بدمزگی کا ملال باقی رہ گیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۴۳). ۳. **بگڑ جانا ، خراب ہو جانا.** اب تو وعدہ کر کے آیا ہوں خالی ہاتھ جاوں گا تو بات بالکل ہی گئی گزری ہوگی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۱۲). ۴. **محروم ہو جانا ، بےبہرہ ہو جانا.** نماز نہ پڑھنے والی لڑکی سب سے پہلے تو آدمیت سے گئی گزری ہوئی. (۱۹۱۲ ، بےفکری کا آخری دن ، ۳۰).

۵. بیکار ہو جانا ، عضو معطل ہو جانا ، معذور ہو جانا. چند روز بعد ٹانگیں بھی گئی گذری ہوئیں ، بھیک بھی نصیب نہ ہوئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۶۸).

گئے (فت گ) مذ ؛ ج.
گیا (رک) کی جمع مذکر ؛ تراکیب میں مستعمل.

---بیچارے روزے رہے ایک کم تیس کہاوت.
پہلا روزہ رکھ لیا تو باقی روزے آسان ہو جاتے ہیں ، جب کوئی مشکل کام شروع کر دیا تو پھر اس کا پورا کرنا آسان ہو جاتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---پر / پہ م ف (قدیم).
جانے کے بعد ، جانے سے.

تمے گئے پہ تنہائی سوں میں مروں
اسی تھے ایک ارداش تم سوں کروں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۳).

---تھے روزے چھڑانے نماز گلے پڑی کہاوت.
رک : گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑ گئے ، ایک کام سے جان چھڑانے ایک اور کام مل جائے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تھے نماز بخشوانے / معاف کرانے / اُلٹے روزے گلے پڑے کہاوت.
ایک مشکل سے بچنا چاہا ، دوسری مشکل اس سے زیادہ آ پڑی ، ایک کام سے عذر کیا دوسرا کام اور سپرد ہوا ، اُلٹے لینے کے دینے پڑ گئے. گئے تھے نماز معاف کرانے اُلٹے روزے گلے پڑے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲). بیوی کی بدمزگی کا سلال باقی رہ گیا ، گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۴۳).

---جوبن بھٹار کہاوت.
جوانی جانے کے بعد ، خاوند اور وقت گزر جانے کے بعد ، ضرورت کی چیز کے ملنے کا کیا فائدہ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---حال پر م ف.
گئی گزری حالت کے باوجود ، بُرے حال میں بھی. اے بادشاہ اس گئے حال پر اتنا جانتی ہوں کہ تمہارے کنبے میں ... یہ ملتی نہیں ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۴۹۴).

---دَرجے (---فت د ، سک ر) م ف.
ہار کے ، آخرکار ؛ مجبوراً ؛ کم سے کم ، کم از کم (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---دکن / دکھن ، وہی کرم کے لکھن / لچھن کہاوت
: سرجاؤ پوت دکن الخ.
کہیں جاؤ قسمت ساتھ رہتی ہے (جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---دِن (--- کس د) امذ ؛ ج.
گزرے ہوئے ایام ، بیتا ہوا زمانہ ، ایامِ رفتہ. مدتوں سے بےچاریاں اچھی گھڑی اور گئے دن پلٹنے کے انتظار میں تھیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰). [گئے + دن (رک)].

---سے گیا صف مذ.
سب سے ادنیٰ ، سب سے نکما حقیر ترین ، بے وقعت ، جس کی کوئی قدر نہ ہو. جو گئے سے گیا ہوگا وہ بھی کچھ نہ کچھ ہنر رکھتا ہوگا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۰).

---کا غم ، نہ آئے کی خوشی / شادی کہاوت.
کسی کے آنے جانے کی کوئی پروا نہیں ، بےپروائی یا لاتعلقی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں.

یہ خانۂ جہاں ہے بستی سرائے کی
یاں کچھ نہ غم گئے کا نہ شادی ہے آئے کی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۴۳۷).

---کٹک رہے اٹک کہاوت.
ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کسی کے واپس آنے کی اُمید بہت کم ہو ، (کٹک ، جگن ناتھ کے مندر کے پاس ایک شہر کا نام جہاں سے خرابی آب و ہوا اور بُعد مسافت کے باعث تیرتھ کر کے صحیح سلامت اور تندرست آنا مشکل ہے) (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---کناگت ٹوٹی آس باسن / باہمن ، رووبں چولھے پاس کہاوت.
کام کا وقت نکل گیا اب بیٹھے رویا کرو (کناگت ، آسوج کے مہینے کے پندرہ دن جن میں ہندو ، برہمنوں کو خوب کھانا کھلاتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ محاوراتِ ہند).

---کو م ف (شاذ).
گئے ہوئے ، گزرے ہوئے ، بیتے ہوئے. وہاں گئے کو دو برس ہو گئے. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۶۵).

---گزرے / گذرے (---ضم گ ، سک ز / ذ). (الف) صف مذ.
بُرے ، بیکار ، نکمے ، حقیر ، بے وقعت.

ہر وقت جو اب ہم کو تم گالیاں دیتے ہو
نہیں ہم بھی میاں صاحب ایسے تو گئے گزرے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۵۴۳). مطلب میرا یہ ہے کہ کوئی بڑے عالی خاندان نہیں ہیں اور نہ ایسے گئے گذرے ہیں کہ اپنی حالت پر اُن کو خوامخواہ شرم آئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۷). جانور تو بہت سی باتوں میں قانونِ قدرت کے تحت چلتے ہیں ، ہم تو اُن سے بھی گئے گذرے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۸). قرآن انہیں کالانعام ، یعنی حیوانات کی مانند بلکہ ان سے بھی گئے گزرے قرار دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں (منٹو ، نوری نہ ناری ، ۱۵۱)). (ب) فعلِ ماضی.
کسی کام کے نہ رہے ، کسی قابل نہ رہے ، برباد ہوئے.

اگر راہ میں اس کی رکھا ہے گام
گئے گزرے خضر علیہ السلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۷).

نہ آئے پھر ہمارے ہوش جا کر
گئے گزرے تمھیں مہماں بلا کر

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱ : ۶۱). [گئے + گزرے (گزرنا (رک) سے].

---گُزرے زَمانے میں م ف.

بُرے وقت میں ، بدحالی کے زمانے میں. جس میں دو سو روپیہ کا تو ایک زردوزی جوڑا چوتھی کا تھا اور اس گئے گزرے زمانے میں تین سو روپیہ سے کم کی نتھ میں موتیوں کی جوڑی نہ تھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۸). اگر اس گئے گزرے زمانے میں بھی سدا چار اس درجہ تک بڑھ جاتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ جب صرف روپیہ کمانا ہی کام کرنے کا واحد مقصد نہ رہے گا. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۵۳).

---گُزرے وَقت میں م ف.

۱. **بُرے وقت میں ، ناداری میں ، تنگ دستی میں.** بھبھی اماں! اس گئے گزرے وقت میں بھی اتنا دان دہیز (جہیز) لائے گی کہ گھر بھر کر باہر بھرے گا. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۷۳). ۲. **تنزل کے زمانے میں ، بداقبالی کے زمانے میں.** لڑکیاں اپنے محسن کو یاد رکھیں اور ان کو معلوم ہو کہ اسلام کے کیسے عاشق زار اس گئے گذرے وقت میں بھی ہوچکے ہیں. (۱۹۳۵ ، بزم رفتگاں ، ۳۷).

---گُزرے وَقتوں میں م ف.

بُرے وقتوں میں ، بدحالی کے زمانے میں. ان گئے گزرے وقتوں میں بھی ... دلی میں ایسے ایسے شاعر موجود تھے کہ ہر شخص اپنی طرز کا استاد تھا. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ)، ۱۰).

---گُزرے ہونا محاورہ.

۱. **بگڑ جانا ، خراب یا مکدر ہو جانا.** میں نے ان بچوں کو کیسا غارت کیا میری دیکھا دیکھی یہ بھی گئے گزرے ہوئے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۶۰). ۲. **بیکار ہونا ، برباد ہونا ، کالعدم ہونا.** جو نیک عمل ان لوگوں نے دنیا میں کئے آخرت میں سب گئے گزرے ہوئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳۵۵).

---وَقت میں م ف.

اس بُرے وقت میں ، اس بداقبالی کے زمانے میں. اس گئے وقت میں ہمارے سرکار کے دردولت کی زیارت کیجیے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۳۵).

---وَقتوں میں م ف.

اگلے زمانے میں. گئے وقتوں میں چمڑے کے مشکیزوں کا استعمال نہایت دلفریب معلوم ہوا. (۱۹۷۴ ، فاختہ ، ۱۳).

---وہ دِن جو خَلیل خاں فاختہ مارتے تھے کہاوت؛

سے گئے وہ دن جبکہ خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے.

خوش اقبالی کا زمانہ جاتا رہا ، اب ادبار کا زمانہ ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---ہوش ٹھکانے آنا محاورہ.

پھر سے حواس درست ہو جانا. یہ چھوٹی سی جگہ بڑی پناہ گاہ کا گھر معلوم ہوا ، گئے ہوش ٹھکانے آئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲۷).

... گی (۱) مث.

گا (رک) کی تانیث ، **اسے فعل کے آگے لگا کر فعل مستقبل اور صیغہ واحد نیز جمع مونث بناتے ہیں.** کبھی بلالیوں گی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۳). میں خواہ مخواہ جی دوں گی. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۹). میری انا آ کے مجھے چھاتی سے لگائیں گی. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۹۴). جو کچھ کروں گی اپنی مرضی سے کروں گی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۰).

... گی (۲) مث.

کلمے کے آخر میں آ کر حاصلِ مصدر یا اسمِ کیفیت کے معنی دیتا ہے. عبادت بندگی ہور خدمت گاری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳). جو کام سرانجام نہ ہوئے تو دوہری آزردگی ہوئے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۸). اتنے میں اور لڑکیاں بھی اپنی خواندگی دوہرا لیتی ہیں. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۷۱). دیوانگی ، خستگی ، آوارگی ، زندگی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۸). بڑی درندگی کے ساتھ اسے جانوروں کی طرح چبا ڈالنا چاہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۲). [ف].

گے حرف.

اے ، ارے ، ری.

تھوڑا بھوت جاتی ہے بھی جان گے
مری بات تو ساچ کر مان گے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰). دُراسانی فوراً ماما کو ڈانٹتی ، کیوں گے (ری) ، کیوں چپ کی چپ ستارنی (رہی ہے) اسکوہ (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۶۷).

... گے مذ ؛ ج.

گا (رک) کی جمع ، **اسے فعل کے آگے لگا کر فعل مستقبل اور صیغہ جمع مذکر بناتے ہیں.**

جتے شاعراں شاعر ہو آئیں گے
سو منج نے طرز شعر کا پائیں گے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳). تم پیر ہو ہم کوں بخشو ، پھر نہ آویں گے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۸۰). ابھی سے کان میں ڈال رکھو گی تو اس وقت سمجھ میں خوب آئیں گے. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۵۵). پھر وہ دونوں رجسٹرار آفس جائیں گے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۱۸).

گیا (۱) (فت گ). (الف) صف.

۱. **گزشتہ ، گزرا ہوا ، ماضی.**

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۶). ۲. **جانے والا ، رونده (آیا کے ساتھ).** اپنا ، بیگانہ ، آیا گیا جو سنتا ہے ٹھنڈی سانس

بھر کر رہ جاتا ہے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹)۔ (ب) ف ل

۱. **جانا (رک) کا ماضی ، چلا گیا ، جاتا رہا.** جن بادشاہوں نے دشمن کے سلوک پر بھروسہ کیا تن کی بادشاہیں بھی گئیں اور ہی بھی گیا ہے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۳)۔

چشمِ خوں بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا
ہم نے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸)۔

نہ سنی میری سنائی تو کہا غیروں سے
نہیں معلوم وہ ناکام گیا یا نہ گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۲۳)۔ ۲. **گریزاں ہوا ، دور ہٹا ، بچا ، رہا.** وہ اس کا حال سننے سے گیا اور یہ باہر جا کر سنانے سے رہی ۔ (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۵۹) ۔ ۳. **(کسی کام یا عمل کے سلسلے میں) مجبور ہو جانا ، گوارا نہ ہونا.**

کرشن کا ہوں پجاری علی کا بندہ ہوں
کہ یاس شانِ خدا دیکھ کر رہا نہ گیا

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰)۔ ۴. **کوئی واسطہ اور تعلق نہ رہا.**

اس بن کسی سے ملنے کو جی چاہتا نہیں
گویا کہ جگ سے ہم گئے اور ہم سے جگ گیا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۶۱)۔ ۵. **کام کا نہ رہا ، ناکارہ ہوا ، بیکار ہوا.**

دیں دیکھے گیا کفر کے بھی کام سے عاشق
تسبیح کے ساتھ اس نے تو زنار بھی چھوڑا

(۱۸۴۹ ، ظفر ، ک ، ۲ : ۶)۔

آج کل نالۂ بلبل میں بھی تاثیر نہیں
کیا عجب گل یہ پکارے کہ مرے کان گئے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۰)۔ [جانا (رک) کا ماضی یا حالیۂ تمام]۔

---اور آیا فقرہ.
فوراً واپسی کی جگہ کہتے ہیں ، یعنی میری واپسی میں قطعاً دیر نہ ہو گی (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---بیتا (---ی مع) صف مذ.
گذرا ہوا ، نکما ، بے کار ، ناقص ، خراب ، ناقابل استعمال (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گیا + بیتا (بیتنا (رک) کا ماضی]۔

---پَر گیا فقرہ.
جا کر رہا ، ہر حال میں گیا ، ضرور گیا. تیرے ہمجھولی آلیں پھر جانیو مگر بچہ کی ضد ، نہ مانا ، گیا پر گیا۔ (۱۹۳۹ ، نانک کتھا ، ۴)۔

---تو گیا فقرہ.
گذرا سو گذرا ، گیا سو گیا ، جو ہو چکا ، گزر چکا یا نقصان پہنچ گیا اس کا ذکر یا غم کرنا بے سود ہے. گیا تو گیا اور آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۶)۔

---سو گُذرا فقرہ.
رک : گیا سو گیا.

جو اٹھ کے گیا عدم کی جانب کو عزیز
آیا نہ وہ پھر ادھر گیا سو گذرا

(۱۸۴۴ ، نذر خیام ، ۵۹)۔

---سو گیا فقرہ.
گیا تو گیا ، جانے کے بعد پھر نہیں آتا.

نہ جا کہیں کہ نظر سے جو یاں گیا سو گیا
ہے مفت وقت کوئی آن یہ بہم جینا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۳)۔

---سو گیا ، رَہا سو رَہا کہاوت.
جو نقصان ہو گیا وہ ہو چکا ، جو باقی ہے اسے غنیمت سمجھو (جامع الامثال)۔

---کانْو جہاں ٹھا کر ہنْسا ، گیا رُکھ جہاں بَگْلا بسا ، گیا تال جہاں اپجی پکّی کائی، گیا کوپ جہاں بھٹی اتھائی کہاوت.
جس کانو کے مالک نے عیش و عشرت میں زندگی گزاری وہ اجڑ جاتا ہے . جس درخت پر بگلے کا بسیرا ہو ، وہ درخت سوکھ جاتا ہے . جس تالاب یا حوض میں کائی لگ جائے اور جس کنویں کی تہ بیٹھ جائے وہ بیکار ہو جاتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---گُزْرا (---ضم گ ، سک ز)۔ (الف) صف مذ.
۱. (i) **گزرا ہوا ، بیتا ہوا ، رفتہ و گزشتہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ (ii) **پرانا دھرانا ، بہت پرانا.**

شراب عشق لے ہے لذت پیمانہ ہی کیفی
گیا گزرا ، پرانا کیا دھرا ہے ساغر جم میں

(۱۹۱۹ ، کیف سخن ، ۶۳)۔ (iii) **تباہ و برباد ، نیست و نابود.**

پھر گیا گزرا ہی دنیا سے سمجھ لو تم اسے
جس کسی کا اس کے کوچے میں گزر ہونے لگا

(۱۸۵۱ ، پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۱۰۹)۔ ۲. (i) **جو اپنی صفات یا خصوصیات کھو چکا ہو ، جس میں خوبی نہ ہو؛ جو پستی یا تنزل میں ہو ، خستہ حال ؛ بزدل ؛ فقیر و حقیر ، ناتواں ، بے قدر ، خراب ، بُرا ، بدتر ، تباہی کی حالت میں.**

سوز کے قتل پر کمر مت باندھ
ایسا جاتا ہے کیا گیا گزرا

(۱۷۹۸ ، میر سوز (فرہنگ آصفیہ))۔ ایسا کون گیا گزرا مسلمان ہو گا جو مسلمانوں کی سلطنت سن کر خوش نہ ہوتا ہو گا۔ (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۱۰)۔ اگرچہ میں غریب ہوں مگر ایسا گیا گزرا نہیں کہ یہ تقریب ذرا دھوم دھام سے نہ کرتا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۶۵)۔ مسلمان کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو جب اس کے پیغبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کسی جانب سے حملہ ہو تو اس کی شریانوں میں خون کھولتے ہوئے پانی کی طرح ابلنے لگتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۲۵)۔ (ii) **بدچلن ، بداطوار ، بے حیا ، بے غیرت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۳. **بے تعلق ، بے واسطہ ، کوئی واسطہ نہ رکھنے والا.**

تمہارے گھر میں ہے اس کا ٹھکانا
گیا گزرا ہو جو دنیا و دیں سے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۶۰)۔ (ب) م ف. **افلاس میں ، تنگ دستی میں ، مفلسی میں، کم سے کم، گئے درجے میں** (فرہنگ آصفیہ

(ج) ف مر. ۱. باز آیا (فرہنگ آصفیہ). ۲. کسی کام کا نہ رہا، کسی قابل نہ رہا.

اگر راہ میں اُس کی رکھا ہے گام
گئے گزرے خضر علیہ السلام

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۰۷).

پھنسا عشق کے دام میں جو غریب
گیا گزرا وہ آپ سے ہو غریب

(۱۸۴۴، مثنوی اہوربب کشن کنور، ۶۳). [گیا + گزرا (گزرنا (رک) کا ماضی)].

--- گُزرا ہونا ف مر ؛ محاورہ.
بیکار ہونا، ناکارہ ہونا. یہ پھل ضرور ملا کہ دو سروتوں کی ڈنڈیاں ٹوٹیں ایک قینچی کا پھلرا ٹوٹا اور ایک دست پناہ گیا گزرا ہوا. (۱۹۲۹، تمغۂ شیطانی، ۵۲).

--- گوایا (--- فت گ) صف مذ.
جو گزر چکا یا جا چکا ہو، بیتا ہوا، رفتہ و گزشتہ. گیا گوایا پھر آ گیا. (۱۹۰۱، فرہنگ آصفیہ، ۳ : ۱۳۸). [گیا + گوایا (تابع)].

--- مَرد جن کھائی / کھائت کھٹائی، گئی رانڈ جن کھائی مٹھائی کہاوت.
کھٹائی کھانے سے مرد نامرد ہوجاتا ہے اور مٹھائی کھانے والی عورت بد چلن ہو جاتی یا بہکانے میں آسکتی ہے (ماخوذ: نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہاوت.
(مشہور شاعر میر حسن کا مصرع بطور ضرب المثل مستعمل) جو موقع ہاتھ سے نکل جانے وہ پھر میسر نہیں آتا، پچھتاوا اور افسوس رہ جاتا ہے.

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

(۱۷۸۴، سحرالبیان، ۹). دیکھیے بھیرویں کا لطف جاتا ہے گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا ہے. (۱۸۱۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۳). دوسرے بچوں کی طرح تم کو بھی مستقل مزاج اور جفا کش ہونا چاہیے ... اس وقت کو غنیمت سمجھو جو کچھ کرنا دھرنا ہے کرلو، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں. (۱۹۰۹، حرز طفلاں، ۴۴).

--- ہے سانپ نِکل اَب لکیر پیٹا کر کہاوت.
موقع نکل گیا اب پچھتانے کے سوا کچھ نہیں (جامع الامثال).

گیا (۲) (فت گ) امذ ؛ ← گوا.
بھارت کے صوبۂ بہار کے ایک شہر کا نام جو بڑا تیرتھ کا مقام ہے

میں عالم حدیث وہ پنڈت کتھا کے ہیں
میں رہنے والا کعبہ کا اور وہ گیا کے ہیں

(۱۸۸۹، دیوان عنایت و سفلی، ۵۶).

میں بدھ مندر گیا کی سقفِ کہنہ پر ہوں استادہ
طبیعت جوش پر ہے ذہن ہے طوفان آمادہ

(۱۹۴۷، شعر انقلاب، ۳۰). [س : गया].

--- جی کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
بدھوں کے مرکز "گیا" کی زیارت کرنا، "گیا" کی زیارت کی رسوم ادا کرنا. سٹھیوں بھر بھر دونوں کے بال نچ گئے، گویا گیا جی کر آئیں. (۱۹۱۵، سجّاد حسین، احمق الذین، ۲۲).

گیا (کس مج گ)) امث.
کھانس:

ہر کسی کا حکم لاتا ہے بجا
قطع وہ کرتا ہے بے آب و گیا

(۱۷۸۰، تفسیر مرتضوی، ۱۳۲).

آگے پھر اُس کے لق و دق صحرا
کہ نہ جس میں تھا آب اور نہ گیا

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۳۳). [گیاہ (رک) کا مخفف].

گَیّا (فت ک، شد ی) امث.
چھوٹی گائے، گائے.

ہم دھوئیں گیّا کے سینگ   تم بیچو سرحد پر پینگ

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳ : ۲۷).

گیّا مری ہمار
رے دیّا
گیّا مری ہمار

(۱۹۸۸، میں مٹی کی مورت ہوں، ۲۸۵). [گائے (رک) کی تصغیر].

گیاب (کس گ، ی مخت) امذ.
(کھوسی) رک : گیابھ (اپ و، ۳ : ۹۵). [گیابھ (رک) کا ایک املا].

گیابَن (کس گ، ی مخت، فت ب) امث.
(کھوسی) رک : گیابھن (اپ و، ۳ : ۹۵). [گیابھن (رک) کا ایک املا].

گیابَنی (ی مخت، فت ب) امث.
رک : گابھنی. مگر باوجود اس حلم کے رعب و جلال اُن کا ایسا تھا کہ گیابنی گیاب ڈالتی تھی. (۱۹۱۱، ظہیرالدین، داستان غدر، ۱ : ۲۲۵). [گابھنی (رک) کا ایک املا].

گیابھ (کس گ، ی مخت) امذ.
جانور کا حمل، گائے بھینس بکری وغیرہ کے پیٹ میں بچہ ہونے کی حالت، گابھ. بھینس ... جب بچہ دینے کے قریب ہو تو اس کو ... جانوروں سے علیحدہ رکھو کہ اس کے پیٹ میں کوئی جانور سینگ یا سر مار دیوے اور وہ گیابھ پھینک دیوے. (۱۹۲۵، محب المواشی، ۸). [گابھ (رک) کا ایک املا].

--- ڈالنا محاورہ.
وقت سے پہلے بچہ جننا، حمل گرانا ؛ بہت دہشت ہونا. دبنگ ایسے کہ گیابھن گیابھ ڈال دے. (۱۹۲۰، لخت جگر، ۱ : ۵۳).

گیابَھن (ی مخت ، فت بھ) امث ؛ ← گابَھن.
حاملہ جانور ،گابھن. خواجہ صفدر علی کی گھوڑی کی ماں جو گیابھن تھی اور عنقریب بچّہ دینے والی تھی. (۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۲۴). پیٹ چاک کیا گیا ... اس وقت سفّاک جلاد نے اتنا کہا اوہو یہ گیابھن تھی. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۸۳). وہ دراصل ایک بچان تھا ... جن کے نیچے سے گیابھن بھینس باآسانی نکل جاتی ہے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۵۹). [گابھن (رک) کا ایک املا].

--- کَرْنا محاورہ.
حاملہ کرنا. گھوڑیوں کو گیابھن کرنے کے بعد وہ چاہتے ہیں کہ انھیں اپنے ساتھ لے جائیں. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۴ : ۲۰۸).

گیاتا (کس گ ، ی مخت) صف.
واقفِ حال ، خبردار ، عالم. ارتھات ... گیاتا گیان (جاننا) گیتی (جانا گیا) ، داشتا (دیکھنے والا) ، درشن (دیکھنا) ، درشیہ (دیکھا گیا) (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳). گیان اور گیاتا یہاں دونوں مل کر ایک ہو رہے ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۴۹). [مقامی].

گیاراں (کس گ ، ی مخت) صف.
رک : گیارہ.

پھر اس دایہ کے گیاراں نور دیدے
ہوئے اندھے سے پیدا برگزیدے

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۰۸). [گیارہ (رک) کا ایک املا].

گیارَم (کس گ ، ی مخت ، فت ر) صف.
رک گیارہ جس کا یہ عدد ترتیبی بقاعدہ فارسی ہے. دو گیارم بائیس دو بارم چوبیس. (۱۸۵۶ ، علمِ حساب ، ۱۵). [گیارہ (بحذف ہ) + م ، لاحقۂ صفت بمعنی گُنا].

گیارْواں (کس گ ، ی مخ ، سک ر) امذ.
گیارہ حصّوں میں سے آخری ، گیارواں نمبر. تاریخ ہجرت باجاہ و جلال کے یک ہزار و دو سو (ہجری) پر گیارواں سال ہے. (۱۸۰۵ ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۱۹۷۳ء ، ۱۱۵)). [گیارھواں (رک) کی تصحیف].

گیارَہ (کس گ ، ی مخت ، فت ر) صف.
دس اور ایک کا مجموعہ . دس سے ایک زیادہ ، بارہ سے ایک کم، (ہندسوں میں) ۱۱. کہے یوسف اپنے باپ کوں کہ اے باپ تحقیق میں دیکھا خواب میں گیارہ تارے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۵). گیارہ بڑے بڑے پادری مل کر بادشاہ کے ہاں گئے. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۲۸۳). قرآن مجید نے ابلیس کا ذکر نام لے کر گیارہ جگہ کیا ہے. (۱۹۹۱ ، اُردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳۴). [پ : एकादश].

--- دو تیرَہ ہونا محاورہ.
بھاگ جانا ، رفو چکر ہو جانا ، نو دو گیارہ ہونا. خورشید ... فلک پر نمودار ہوا رنگِ نورِ قمر بد رنگ ہوا کوا کب سب گیارہ دو تیرہ ہوئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۴).

گیاری (کس گ ، ی مخت) امث.
بسوہ دار متوفی کی زمین جو لاوارث پڑی ہو نیز وہ زمین جو اسامی کے گانو چھوڑ کر چلے جانے کے بعد مال گزار کے انتظام میں آ جائے (اُردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

گیارْھواں (کس گ ، ی مخت ، سک رھ) صف مذ.
ترتیبی یازدہم ، گیارہ سے منسوب. گیارھواں سردار بنی افرائیم میں سے فرعاتونی بنایاہ تھا. (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدس ، ۳۲۰). [گیارہ + واں ، لاحقۂ صفت ترتیبی].

گیارْھوِیں (کس گ ، ی مخت ، سک رھ ، ی مع) (الف) صف مث.
گیارہ سے منسوب ؛ گیارھواں کی تانیث. گیارہ سو ستائیس ہجری میں گیارھویں تاریخ رمضان کی ، لڑائی کا آراستہ میدان ہوا. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۲۰). (ب) امث. حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم بڑے پیر کی نیاز جو ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو ہوتی ہے (جو آپ کا یوم وفات ہے) نیز اس تاریخ کی تقریب. بہت دھوم دھام سے گیارھویں ہوا کرتی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۸۰).
کہاں کے مسلم کہاں کے ہندو بُھلائی ہیں سب نے اگلی رسمیں
عقیدے سب کے ہیں تین تیرہ نہ گیارھویں ہے نہ اشٹمی ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶۸). [گیارہ + ویں ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---شریف (---فت ش ، ی مع) امث.
احتراماً گیارھویں معنی نمبر ۲. بیچارے بڑی دھوم سے گیارھویں شریف کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۹ : ۶). [گیارھویں + شریف (رک)].

گیارْھویں (کس گ ، ی مخت ، سک رھ ، ی مع) صف مذ.
دس کے بعد کا ، گیارہ سے نسبت رکھنے والا ، گیارھواں (رک) کی مغیرہ صورت. میں نہایت شرمندہ ہوں کہ گیارھویں گھنٹے میں معذوری پیش کرتا ہوں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۱). [گیارہ + ویں ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گیاز (کس مع گ) امث.
رک : گیس. شاید چند جسم گیاز کے ... ایک جانے معین میں کم و بیش مقدار سے مل کر کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۱۵۷). [گیاس ـ Gas کا ایک املا].

گیاس (کس مع گ) امث.
رک : گیس. اگر جسم گیاس ہے تو یہ بھی گیاس ہونگے. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۷ : ۳۶). یہ گیاس ہانپ کا ایک مستطیل فریم ہے جو کینو اس سے ڈھانک دیا جاتا ہے. (۱۹۲۱ ، جبیریات ، ۱ : ۱۶). [گیس ـ Gas کا ایک املا].

گیال (فت مع گ) امذ.
ایک جنگلی بیل جس کا رنگ سیاہی مائل اور ٹانگیں بھوری یا سفید ہوتی ہیں ، سر چوڑا اور پیشانی چپٹی ہوتی ہے ، سینگ موٹے وزنی اور سیاہ ہوتے ہیں. گیال کے نر اور مادہ دونوں کا رنگ

کسی قدر سیاہی مائل لیکن ٹانگیں بھوری یا سفید ہوتی ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۰۳). [مقامی].

گیالری (ی مخت ، سک ل) امث.
رک : **گیلری**. گیالری عام ہے اس کا مرکب آرٹ گیالری بھی زبان و ادب میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۱۱).
[انگ : گیالری Gallery].

گیالَن (کس گ ، فت ل) امذ.
رک : **گیلن**. ظرف میں ایک گیالن ہوا اپنی حالتِ قدرتی میں سما سکتی ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۴ : ۵۳). اُردو میں عام ہے اور پٹرول کے ساتھ عام طور پر مستعمل ہے جیسے ایک گیالن پٹرول وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۸).
[گیلن (رک) کا ایک املا].

گیان (ی مع) امذ.
۱. **عقل ، فہم ، فراست ، سمجھ ، دانائی ، زیرکی**. انسان یعنی گیان ، جس میں کچھ گیان نہیں وہ حیوان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۴).

سو یاقوت ہور لعل مرجان سوں
جڑے تھے محلاں ادک گیان سوں

(۱۶۸۵ ، قصہ بے نظیر ، ۹۶).

اس گیان گھر کوں آپ تجہ تے
تاگے کوں نظر کے تاب تجہ تے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴).

قوتِ ادراک ایسی ہے زائل ورنہ یہ نسیان نہیں
عالم علم میں ایک ہیں ہم وے حیف ہے ان کو گیان نہیں

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، رباعیات ، ۱۲). محض صداقت سے واقف ہونا چاہتے ہیں وہ گیان مارگ (راہِ عقل) میں داخل ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۲).
۲. **علم ، واقفیت ، دانش**.

جس آن سنے نہ اِن نہ اُن تھا
نا گیان نہ گرب تھا نہ گن تھا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱). جان گلکرسٹ صاحب ... نے اپنے گیان اور اکت سے تلاش و محنت سے قاعدوں کی کتابیں تصنیف کیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۶). روح اور اس کا فلسفہ کیا تھا ان میں گیان اور علم اور جان کاری پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۳). ۳. **تیقُن ، خیال پاکیزہ ، یقین**.

کہا اے فقیر اس بیابان میں
خوشی آتی ہے کیا تیرے گیان میں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۳).

گئی ہو کیسا ہی دھیان جسکا ترے گنوں سے لگا ہے پیارے
گیان پربت بھی ہے جو اسکا تو چھوڑ اس کو سٹک رہا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۲). تلا پر چھک دھن پر گیان دوڑایا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹). تیری استری کے بیچ کچھ گڑبڑ کا گیان معلوم ہوتا ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۳). اس وقت پتہ نہیں کیوں میرے اندر ایک گہرا گیان پیدا ہوا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۵۳). ۴. **معرفتِ الہیٰ ، کشف یا معرفت ، علم و عرفان**.

الہیٰ مرے دل میں یوں گیان دے
ہمیشہ توں منجہ میں ترا دھیان دے

(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۱).

نہیں جُز جدا کے لگاتی دھیان
خدا سے اسی کا لگا ہے گیان

(۱۷۶۸ ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۲۹۰).

فی الحقیقت وہ ہے اہلِ امتحان
آزمائش سب کی اوس کے گیان میں

(۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳). نئی پود کی قوموں میں نہ تو کوئی مذہب ہے نہ دین نہ سچائی نہ ایمان نہ دھیان. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۴ : ۳). ارے یہ درخت تو وہ آکاش ہے جس کے نیچے بڑے بڑے مہاتماؤں کو گیان حاصل ہوا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۱). ۵. **قوتِ باطنی جیسے: اندری گیان ، سرت گیان وغیرہ**.

پانچ تو ہیں کرم اندر پانچ گیان
ان دسوں اندری کا سُن مجھ سے بیان

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۳۰).

جلوت کدہ مایا کا ہے یہ ہستیِ موہوم
اگیان میں موجود ہے اور گیان میں معدوم

(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۱۶۰). [س : ज्ञान].

---بڑھے سوچ سے روگ بڑھے بھوگ سے کہاوت.
عقل سوچنے سے بڑھتی ہے اور بیماری جماع کرنے سے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---چالیسی (---ی مع) امث.
عقل کی چالیس باتیں ، **عقل کے چالیس اقوال**. ایک تو گیان چالیسی (چالیس اقوال) جو ہندی دوہوں کی شکل میں ہے. (۱۸۵۶ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۲۰۵). [گیان + چالیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چرچا (---فت چ ، سک ر) امذ.
علمی ذکر و اذکار ؛ (ہندو) دھرم شاستر کا بکھان ، علمی یا مذہبی مباحثہ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گیان + چرچا (رک)].

---چوسَر (---و لین ، فت س) امث.
ایک قسم کی کاغذ پر چھپی ہوئی چوسر جس میں دو بڑے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے سانپ بنے ہوتے ہیں اور سیڑھیاں بھی ہوتی ہیں ، چوسر دو گوٹوں اور چار ، پانچ یا سات کوڑیوں سے کھیلی جاتی ہے ، کسی خانے میں نرد کے جانے سے دوزخ میں جانا اور کسی میں گوٹ کے جانے سے جنت میں جانا خیال کیا جاتا ہے.

آتی پاتی دَھول دَھپا کانا کوا نکی سونھ
چڑیا کانٹا تیر گھنڈی گیان چوسر کھیلتے

(۱۹۲۴ ، تحفۂ ظریف (بیڈھب بدایونی) ، ۲۰). [گیان + چوسر].

---دِھیان (---کس دھ) امذ.
الہیات کے بارے میں غور و فکر ، معرفتِ الہی کی محویت ، مراقبہ ،

اُلوہیت کے مسائل میں انہماک. گیان دھیان کے کام محمدؐ نے لایا ، جو کچھ پانا تھا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). آج تک مہاراج ہر گیان دھیان جمائے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۰۲). اس کو گیان دھیان کی سوجھتی ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۷). یوں بیٹھے تھے جیسے گیان دھیان میں مگن ہوں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۸۲). [گیان + دھیان (رک)].

---سکھی (---فت س) امث.
رہس کے دوسرے طرز کی گیارھویں صورت جس میں سکھیاں ایک صف میں کھڑی ہو کر کوئی چیز گائیں (ماخوذ : لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۸۸). [گیان + سکھی (رک)].

---کانڈ (---غنہ) امذ.
بید کے تین کانڈوں (بابوں) میں سے ایک جس میں وحدانیت کا ذکر ہے. اپنشد کی تعلیم میں گیان کانڈ ... آخری صداقت اور حقیقت کی نوعیت کا اظہار کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۱). [گیان + کانڈ (رک)].

---کی گٹھڑی امث.
علم کا گٹھر ، ڈھیر سا علم.

ہے جو بہ سر پہ گیان کی گٹھڑی
کھول کر بھی اسے کبھی دیکھا
(۱۹۶۲ ، لوح دل ، ۲۶۳).

---گُدڑی (---ضم گ ، سک د) امث.
فقیروں کا خرقہ ، سادھوؤں کا پہناوا (فرہنگ آصفیہ). [گیان + گدڑی (رک)].

---گُن (---ضم گ) صف.
علم و فضل ، علم و ہنر.

اِدھر ہند میں ہر طرف تھا اندھیرا
کہ تھا گیان گُن کا لدا یاں سے ڈیرا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۵).

---گُنی وہ مُورَکھ مارے وہ جیتے جو پہلے مارے کہاوت.
جو پہلے کام نکال لے یا کر گزرے وہی ہوشیار ہے ، عقل مند آدمی بے وقوف کو مار لیتا ہے ، جو پہلے حملہ کرے وہ جیت جاتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---مارگ (---سک ر) امذ.
راہِ معرفت یا طریقت. وہ گیان مارگ (راہ عقل) میں داخل ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۲). گیان مارگ ... بلند مرتبہ افراد کے لئے ہے جو صرف حصول طمانیت اور نجات کامل کے لیے واصل بالحق ہونا چاہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، عروج اقبال ، ۱۵۱). [گیان + مارگ (رک)].

---وان صف ؛ =گیانوان.
گیانی ، بدھی مان ، عقل مند ، پنڈت ، عالم ، فاضل ، گنی ، ہنرمند. کرم اگیانیوں کے لیے ہیں اسی طرح گیانوان کے لیے گیان بھی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۵۲). [گیان + وان ، لاحقۂ صفت].

---وَنْتا (---فت و ، سک ن) صف مذ ؛ =گیان ونتھ.
عقل والا ، عقلمند ، دانا.

بڑا گیان ونتا رتن پارکھی
رتن پارکھی ہور بچن پارکھی
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱).

سو تھا تیسرا پنڈت گیان ونتھ
اچارج کہیں نام ، اس کا مہنتھ
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۳). [گیان + ونت ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---وَنْتی (---فت و ، سک ن) صف مث.
عقل والی ، عقلمند.

ہے گیان ونتی گن بھری ہر بات میں بھی ہوتی ہے
بھی ہے قبول صورت تک یک پگی جوانی میں بھی چاق
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۲). [گیان + ونت ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

---یوگ (---و مج) امذ.
حصول نجات کا فلسفہ ، عقل کے ذریعے نجاتِ عقبیٰ کی کوشش ، حق کی ایسی معرفت جو واصل بہ حق کر دے. مذہب ہنود میں کرم یوگ ، پریم یوگ ، راج یوگ اور گیان یوگ اصولاً علیحدہ علیحدہ ہیں. (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۲۳). [گیان + یوگ (رک)].

گَیّاں (فت گ ، شد ی) امث ؛ ج.
گائیں.

چراگھ کونسل کی رونق ہیں دونوں
مسیحا کی بھیڑیں کنھیا کی گیّاں
(۱۹۳۰ ، دیوان جی ، ۳ : ۳۰۳).

نکے کا چارہ نہ گیّاں کو زندگی میں دیا
جو مرگئی ہے تو سونے کے سول ناند ہوئی
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۸۵). [گیا (رک) کی جمع].

گُیّاں (ضم گ ، شد ی) امث ؛ =گوئیاں.
۱. سکھی سہیلی ، کھیل کا ساتھی. ہم اپنی گیّاں سے کچھ باتیں کر رہے ہیں تم کو کیوں بتائیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۳۰).

گر بنے برہنہ پا قیس مرا ہمجولی
لیلیٰ پردہ نشیں آپ کی گیّاں ہو جائے
(۱۹۳۷ ، ظریف ، دیوان جی ، ۱ : ۱۱۴). **۲. ساتھی ، شراکت دار** حکومت بھی اس کی گیّاں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۹ : ۶). [گوئیاں (رک) کا مخفف].

گِیانی (کسر گ) صف.
گیان ونتا ، عقلمند ، سوجھ بوجھ والا ؛ درویش ، مراقبہ کرنے والا.

زمانے میں تج جوڑ ثانی نہیں
زمیں پر تو تج سار گیانی نہیں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۹).

سو اُنت سے وہ اب کفن بھی نہ پاوے
یہ جانز رکھے بیکا کوئی بھی گیانی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۳).
لیے راحل کو اپنے ساتھ گیانی
سعد کے سر کو اور یک ڈول پانی
(۱۷۹۹ ، مثنوی قصہ لڑائی بٹرالام کا (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۳۲۶)). گیانی لوگ اس راہ میں پانوں نہیں رکھتے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۸). فتح کا منتر جو کسی گیانی گنوان یا پنڈت بدھاوان نے بتایا تھا جپے جاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۲۶).
توحید کی سُنا کر دل کش کہانیوں کو
دیتا کہاں ہے سکشا تُو اپنے گیانیوں کو
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸). علم انہوں نے ... موسیقی کے بڑے بڑے گیانیوں کی صحبت میں بیٹھ کر اُن سے سیکھا تھا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۱۲). [گیان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

--- دھیانی (--- کس دھ) صف.
رک : گیانی مانی.
ابدال قطب اور غوث ولی ہے دھیان میں تیرے دل سب کا
کیا گیانی دھیانی نار و مُن کیا جوگی جنگم گُر چیلا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹). ہمارا باورچی ایک ہندو تھا ... بڑے گیانی دھیانی کا روپ دھارن کر کے بولا کہ پرماتما جو کرتا ہے وہی ہو گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۸). [گیانی + دھیان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

--- مانی صف.
قابل احترام عالم ، محترم پنڈت ، گیان وان. شکنتلا نے بے خیالی میں کسی ایسے کی توہین کر دی جو بڑا گیانی مانی تھا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۹۵). [گیانی + مانی (رک)].

گیاہ (کس گ) امث.
گھاس ، ہری گھاس ، سبزہ ، دوب.
تربت پہ شامیانۂ ابر سیاہ ہے
صحرا میں قبر پوش غریباں گیاہ ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۱). ایک ناچیز ریشۂ گیاہ جو تنہا نہایت کمزور ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۹۸). چٹانوں پر گیاہ و شجر نمودار ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۹). [ف].

--- بُن (--- ضم ب) امذ.
گھاس کے جڑواں ڈنٹھل یا تنے جو زیادہ تر سبزے یا بُوٹی کی طرح پھیلتے ہیں لیکن بانس میں درخت کی طرح اوپر جاتے ہیں ، نرکل ، نرسل ، ساق گیاہ. گیاہ بُن (Culm) یہ اصطلاح بانس اور گھاس جیسے پودوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے ، ان پودوں کے تنے میں کریب بھولے ہوئے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے تنہ (تنا) جوڑ دار دکھائی دیتا ہے ، ان جوڑدار تنوں کے کرائب ٹھوس اور ... کھوکھلے ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۵۰). [گیاہ + بُن (بنیاد (رک) کا مخفف)].

گیاہستان (کس گ ، ہ ، سک س) امذ.
ایسا میدان جس میں لمبی لمبی گھاس اُگی ہوئی ہو ، سبزہ زار ، سرسبز گھاس کا میدان. ہمارے آباؤ اجداد ایک ہی جگہ کے رہنے والے تھے اور وہ بھی وسطی ایشیا کے گیاہستان کے. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۰۰). [گیاہ (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

گیاہی (کس گ) صف.
گیاہ سے منسوب ، گیاہ سے تعلق رکھنے والا ، پُر گیاہ ، گھاس دار. گنے کا تعلق پودوں کے گیاہی خاندان سے ہے. (۱۹۷۶ ، گنے کی کاشت ، ۳). [گیاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ماس امث.
ایک خودرو گھاس کی قسم جو زمین سے اپنی جڑوں کے ذریعے لپٹی ہوتی ہو ، دوب کی طرح کی ایک گھاس ، نم گیاہ ، سوار. سفیگنم کو عام زبان میں ... کتا ماس (Dog Moss) گیاہی ماس (Truf Moss) اور سیاہ ماس (Beat Moss) کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۳۱). [گیاہی + انگ : Moss].

گیبرڈین (ی مج ، فت ب ، سک ر ، ی مع) امذ.
سوت ، ریان یا اُون کا گھنا بُنا ہوا کپڑا جس پر آڑی باریک دھاریاں ہوں. نوجوان بہت حسین تھا ... بڑے تکلف سے گیبرڈین کا سوٹ پہنے. (۱۹۸۶ ، آگ ، ۳۲۶). [انگ : Gabardine].

گیپ (ی لین) امذ.
وقفہ ، فاصلہ ، خلا. خواتین و حضرات توجّہ فرمائیے گیپ یعنی بہت بڑا وقفہ اندھیرے غاروں سے زیادہ بھیانک خلا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹۰). [انگ : Gape].

گیپا (ی مع) امذ.
ایک قسم کا پلاؤ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف].

گیپائی (ی مع) امذ.
پلاؤ بیچنے والا شخص
اس سخن کو اپنے جی میں ٹھان کر
پہنچا گیپائی کی وہ دوکان پر
(۱۸۱۳ ، حکایات رنگین ، ۳۶).
دیکھو نیرنگ چرخِ مینائی سنگ نشیند بجائے گیپائی
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم خیال ، ۶۸). [گیپا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

گیت (ی مع) امذ.
گانا ، راگ ، نغمہ ، سرود.
مندل کاڑ مندل بجانے لگے
گیتاں کاڑ پکریاں سو لیانے لگے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۶).

سعدی غزل انگیختہ شیر و شکر آمیختہ
در ریختہ در ریختہ ہم شعر ہے ہم گیت ہے

(١٧٥١ ، نکات الشعرا سعدی دکھنی ، ١٠٣) فن موسیقی کے ہنرمند ... گیت اور سنگیت کی تالوں سے ماہر تھے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٩٣). وہ تمام قصص اور گیت جو اسلام کے متعلق ... رائج تھے ہم نہیں سمجھتے کہ مسلمان ان کو سن کر کیا کہیں گے. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٨٣).

اُڑتی چڑیا گاتی جائے
میٹھا گیت مٹھاس بہائے

(١٩٣٦ ، طیور آوارہ ، ١٧٢). مسعود صاحب نے اپنی شاعری کی ابتدا گیت سے کی. (١٩٨٩ ، نذرِ مسعود ، ٢٠١). [س : गीत].

---اُٹھانا محاورہ.
رک : گیت گانا. جھیل کے کنارے ... سب اکٹھے مل کر ایک پرانا گیت اٹھا رہے تھے. (١٩٣٧ ، میرے بھی صنم خانے ، ٣٧).

---اَلاپنا محاورہ.
بلند آواز سے گانا ، اونچی لے میں گانا.

جنگلے پر پل بھر کو جھکا اور انگلیوں سے اسے تھپکایا
کوئی مسافر مزے مزے میں پیت کا گیت الاپ چلا

(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ٥٥).

---بَدھائی (---فت ب) امذ.
پیدائش کا گانا (جامع اللغات). [گیت + بدھائی (رک)].

---بَنانا محاورہ.
گانا لکھنا ، گیت نظم کرنا. بیگم خاص محل نے بہت گیت بنائے. (١٩٨٨ ، لکھنویاتِ ادیب ، ١١١).

---چھیڑنا محاورہ.
گانا شروع کرنا ، گیت گانا. نشہ اُتار پر جب آیا تو اُس نے رو کر دوبارہ گیت چھیڑا. (١٩٧٥ ، نظمانے ، ١٠٠).

---سو ہے بھاٹ نے اور کھیتی سو ہے جاٹ نے کہاوت.
جو جس کا کام ہے ، وہ اس سے خوب ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---کار امذ.
گیت کہنے والا ، گیت لکھنے والا ، گیت نویس. چرنجیت ، تم گیت کار تھے ، غزل کار کیوں بن بیٹھے. (١٩٨٣ ، اُردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ٢٨٢). [گیت + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

---گانا ف م ؛ محاورہ.
١. راگ الاپنا ، نغمہ سرائی کرنا ؛ تعریف کرنا. اوسکے عشق میں ہر شب ہانی سے نکلتی اور عاشقانہ گیت گاتی. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٣٢). ابتدائی حکومتوں نے انہیں انقلابی خطرناک اور روگی قرار دیا لیکن چونکہ لوگ انہیں پڑھتے تھے ان کی کہانیاں کہتے ان کے گیت گاتے. (١٩٣١ ، ہماری زمین ، ١٨). ملک کی تاریخ پر فخر کریں اور اپنے ملک کی عظمت و شان کے گیت گائیں. (١٩٠٦ ، حکمتِ عملی ، ٢٣).

مدتوں اُن کو فقط اُن کو سنانے کے لیے
گیت گائے دلِ آشفتہ نوا نے اے دوست

(١٩٧٨ ، ابنِ انشاء ، دلِ وحشی ، ٨١).

گاؤں گیت گاتے ہیں شہر کی ہواؤں کے
زیبِ تن ہیں شہروں میں اب لباس گاؤں کے

(١٩٨٥ ، خواب در خواب ، ٣١). ٢. طول و طویل بیان کرنا ، کہانی کہنا (فرہنگ آصفیہ).

---مالا امذ.
ایک سے زیادہ گیتوں کا مجموعہ ، گیتوں کا کوئی انتخاب. جس طرح گیت مالا میں گیت پروئے ہوتے ہیں بالکل اسی طرح سفرنامہ نگار اپنے سفر کی ڈور میں جھوٹی سچی کہانیاں پروتا چلا جاتا ہے (١٩٨٧ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ٩٣٣). [گیت + مالا (رک)].

---نَویس (---فت ن ، ی مع) امذ.
گیت لکھنے والا ، گیت کار. یہ تصنیف گیتوں پر تنقید بھی ہے اور گیت نویسوں کا ایک قسم کا تذکرہ بھی. (١٩٨٦ ، اُردو گیت ، ٢٣). [گیت + ف : نوشتن - لکھنا سے لاحقۂ فاعلی].

گیتا (ی مع) امث.
١. راگ ، گیت ، بھجن.

سرت کے تار ابجد ایک سُر ہو مل کے سب بولے
کہ جیوں کر گیا ہوا اس جان کو ہر تان سے گیتا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٩). ٢. ایک نام جو اکثر مباحثے یا تذکرے یا ملفوظات وغیرہ کی قسم کی ہندی کتابوں کا رکھا جاتا ہے نیز بھگوت گیتا جس میں معرفتِ الٰہی کا ذکر ہے ، اس میں کرشن جی اور ارجن کے وہ سوال و جواب ہیں جو مشکل مسائلِ الٰہیات پر باہم طے ہوئے ہیں اور ارجن نے کرشن جی سے مہابھارت کے بعد سوال کیے ہیں اور انہوں نے اس کے جواب دیے ہیں.

اُپدیش سے گیتا کے ملی ہستیِ جاوید
ذرّے کو میسر ہوئی ہم بزمیٔ خورشید

(١٩٢٥ ، مطلعِ انوار ، ١٦١).

کہیں توریت اور انجیل تجھ میں
کہیں گیتا کہیں قرآں تو ہے

(١٩٨٦ ، سمندر ، ٣٦). ٣. چرچا ، بحث مباحثہ ، ذکر ، بکھان تذکرہ ؛ مقولہ ، قول (فرہنگ آصفیہ). [س : गीता].

---گُریاں (---ضم گ ، سک ر) امث ؛ ج.
گیت جوڑنے والی گنوار عورتیں ، گیت بنانے والیاں (پلیٹس فرہنگ آصفیہ). [گیتا + گُریاں (مقامی)].

گیتار (ی مع) امذ.
(موسیقی) رک : گِٹار.

یہ کھرچنا ، چھیلنا (ناخُون سے)
یوں لگے گیتار ہے جس کو بجائیں جامۂ زربفت میں
ملبوس ہم

(١٩٧٣ ، پرواز عقاب ، ٧٥). [گِٹار (رک) کا غلط تلفظ].

گیتی (۱) (ی مج) امث.
عالم ، جگت ، سنسار ، دنیا ، جہان ؛ (مجازاً) زمین.

ہم بھلا خانۂ گیتی کی کریں گے کیا یاد
ایک دن بھی نہ کٹا ہم کو بہ آرام تمام

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۹۸).

لاکھوں ہیں کوئی قبل کوئی بعد آئے گا
گیتی ہلے گی جب پسر سعد آئے گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵).

صحنِ گیتی سے اوجِ گردوں سے
تابِ انجم سے آبِ جیحوں سے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۰۹).

اس کی لوحِ قبر پر تاریخِ رحلت اے شمیم
حیف گیتی سے اٹھا جابر علی سید لکھو

(۱۹۸٦ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵۱). [ف].

---افروز (---فت ا ، سک ف ، و مج) امذ.
عالم تاب ، جہان کا روشن کرنے والا ؛ (کنایۃً) آفتاب ، سورج (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گیتی + ف : افروز ، افروختن ـ روشن کرنا].

---آرا (---مد ا).(الف) صف.
دنیا کو آراستہ کرنے والا ، نہایت خوبصورت (اسی رعایت سے بہ عورتوں کا نام رکھا جاتا ہے) (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
(ب) امذ. **بادشاہ ؛ ایک قسم کا گلاب جو بصرے میں پیدا ہوتا ہے اس کی خوشبو مشک و عنبر کی طرح ہوتی ہے اور اس کی پتیاں دیر تک تر و تازہ رہتی ہیں سوکھنے پر کپڑوں کے درمیان رکھ دی جاتی ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ف : گیتی + آرا ، آراستن ـ سجانا].

---آفرین (---مد ا ، سک ف ، ی مع) صف.
جہان کو پیدا کرنے والا ، خدا تعالیٰ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گیتی + آفرین ؛ آفریدن ـ پیدا کرنا ، سے صفت فاعلی].

---بان صف
دُنیا کا محافظ ، ہفت اقلیم کا بادشاہ ، بادشاہ (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [گیتی + بان ، لاحقۂ فاعلی].

---پناہ (---فت پ) صف مذ.
ساری دنیا جس کی پناہ میں ہو ، بادشاہ یا مذہبی پیشوا وغیرہ.

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ
کہ تھا وہ شہنشاہِ گیتی پناہ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان (۲۹). حضرت شاہزادہ ان القاب سے ملقب ہیں ... جہاں پناہ ، عالم پناہ ، گیتی پناہ ، جہاں و جہانیاں پیر مرشد. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۴). شاہ گیتی پناہ نے رتق و فتق مملکت سے نجات پائی تو شہزاد روکش گلرخان ... نے کہانی یوں سنائی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۳).
[گیتی + پناہ (رک)].

---ستان (---فت س) صف.
تمام دنیا پر قبضہ کرنے والا ، مراد بہت بڑا بادشاہ. اے سلطان گیتی ستان! تیسری بات یہ ہے کہ اُٹھ بیٹھنے سے چلنا پھرنا خوب ہے. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ٦۷).

تاج دین بخشِ شہانِ گیتی ستان عالم پناہ
اے سپہر سروری آوردہ از جاہ تو جاہ

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۴۷).

سلطان شرع و خسروِ گیتی ستانِ دیں
شاہِ زماں ، خدیو جہاں ، قہرمانِ دیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۷). [ف : گیتی ، ستان ، ستاندن ـ لینا کا اسمِ فاعل].

---نَوَرْد (---فت ن ، و ، سک ر) صف.
دُنیا میں پھرنے والا ، سیر کرنے والا ، تمام جہان دیکھنے والا ، جہاں گرد.

لکھتا ہوں جو سخن وہ پہونچتا ہے دور دور
کیا توسنِ قلم مرا گیتی نورد ہے

(۱۸۵٦ ، فدا ، د ، ۳۵۷). ہال میں گیتی نورد ہسپانوی لڑکیاں ... گا گا کر ناچ رہی تھیں. (۱۹٦۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [ف : گیتی + نورد ، نوردیدن ـ لپیٹنا].

گیتی (۲) (ی مج) امث ؛ ← گینتی.
(معماری) **ملبہ کریدنے کا (دو طرفہ یا یک طرفہ) نکیلی چونچ کی شکل کا اوزار جس میں پھاوڑے کی طرح کھڑا چوبی ڈنڈا لگا ہوتا ہے.** کیاریوں کو گیتی یا پھاوڑے سے کھود کر نئی کھاد بقدرِ ضرورت ڈالی جائے. (۱۹۱٦ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳ ، ۱ : ۳۱۴). بھنبھور شہر کی کھدائی کا افتتاح بھی اپنے ہاتھ سے گیتی مار کر کیا تھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اکتوبر ،). [مقامی].

گیٹ (ی مج) امذ.
دروازہ ، پھاٹک ، بڑا دروازہ. سینما میں ہڑبونگ سی مچ گئی ، گیٹ پر ایک خوانچے والا کھڑا تھا. (۱۹۴۲ ، کرنیں ، ۸۱). ہم دونوں آفس روم سے باہر آئے پھر گیٹ سے نکل سڑک پر آ گئے. (۱۹۸۴ ، زمین اور فلک اور ، ٦). [انگ : Gate].

--- کیپر (---ی مع ، فت پ) امذ.
گھر کا محافظ جو دروازے پر بیٹھتا یا ٹہلتا ہے ، دربان ، چوکیدار ، کسی عمارت کے پھاٹک پر حفاظت کے لیے مقرر کیا ہوا شخص ؛ سنیما کا وہ ملازم جو ہال کے دروازے پر ٹکٹ دیکھ کر اندر جانے دیتا ہے. میں نے اسے تو گیٹ کیپر کی طرف دھکیلا اور خود دروازہ کھول کر باہر دوڑا. (۱۹۴۲ ، کرنیں ، ۸۱). ایک شام کچھ لوگ بیٹھے شراب پی رہے تھے ان میں بالا گیٹ کیپر بھی تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۱۹). [انگ : Gate Keeper].

--- کیپری (---ی مع ، فت پ) امث.
چوکیداری ، چوکیدار کا کام ؛ سنیما کے ملازم (جو گیٹ پر ٹکٹ دیکھ کر اندر جانے دیتا ہے) کا کام. میں نے ... گیٹ کیپری کا ارادہ ترک کرکے ریلوے گارڈ بننا اپنا زندگی کا نصب العین بنالیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۳). [گیٹ کیپر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گیٹ اَپ (ی مج ، سک ٹ ، فت ا) امذ.
(تیاری کے بعد) ظاہری خوبصورتی ، حُسن اور جاذبیت ، انداز ، وضع ، طرز ، اُسلوب (خصوصاً کتاب وغیرہ کا). کتاب اچھے گیٹ اپ سے چھپی ہے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۷۵). [انگ : Get Up].

گیٹ آؤٹ (ی مج ، سک ٹ ، مد ا ، و مع) اس ؛ فقرہ.
دور ہو ، دفع ہو. انہوں نے ڈانٹتے ہوئے دو مرتبہ کہا گیٹ آؤٹ. (۱۹۸۵ ، ایمرجنسی ، ۱۲). [انگ : Get Out].

گیٹس (ی مج ، کس ٹ) امذ.
۱. چمڑے یا موٹے کپڑے کی بنی ہوئی پٹی جسے اکثر سوار لوگ بوٹ پہن کر پنڈلیوں پر بٹنوں یا بندوں سے کس لیتے ہیں ، ساق پوش. گھوڑے کی سواری کی وجہ سے چمڑے کے گیٹس بھی لگا لیتے تھے. (۱۹۱۰ ، عمر رفتہ ، ۲۱۹). ۲. ربڑ یا سوت کا فیتہ جو موزوں پر چڑھا دیا جاتا ہے تاکہ وہ نیچے کو نہ اُتر سکیں (ماخوذ: نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [انگ : Gaiters].

گیج (ی مج) امذ.
موٹائی کی ناپ ، لوہے وغیرہ کی چادر کی موٹائی ناپنے کا پیمانہ. فولادی سلیپروں سے پٹریوں کا گیج صحیح رہتا ہے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۵۰). ۱۶ گیج کی نرم لوہے کی چادر درکار ہو گی. (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۹۶). [انگ : Gauge].

گیجَن (ی مج ، فت ج) امث.
(صنعت سازی) چمڑا چھیلنے کا رانپی کی قسم کا ایک اوزار (اپ و ، ۲ : ۲۱۵). [مقامی].

گید (۱) (ی مع) امذ (قدیم).
رک : گیت.

منتاں کیاں اُس دن کتاں یک پینگ پر گد کانی نیں
عاشق کیاں اپنے یے دھڑک جا گید گاتی ہے ہر روز

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۵). [گیت (رک) کا قدیم املا و تلفظ].

گید (۲) (ی مع) امث.
آنکھ کے کونے میں جمع ہو جانے والی گندگی ، آنکھ کا میل ، چیپڑ ، کیچ. مہاراجہ کی آنکھیں کچھ کُھلی اور کچھ بند تھیں اور ان کے کونوں میں گید گندے بیروزے کی طرح تہہ در تہہ جم رہی تھی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۱۷). [مقامی].

گیدا (ی مع) امذ.
(چوری ، ٹھگی) مسافروں کی تلاش یا قتل کے وقت روشنی کرنے والا ٹھگ ، دھوکا دے کر لوٹ مار کرنے والا ٹھگ ، لیپ والا ٹھگ (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۳۰۲). [مقامی].

گیدَڑ (ی مع ، فت د) امذ.
۱. کُتّے سے مشابہ اور قدرے چھوٹا ایک درندہ جو خصوصاً جاڑے میں رات کے وقت تنہا یا گروہ کے ساتھ بولتا ہے ، شغال ، سیار ، لاط : Canis Aureus

روبہ تے کم بن شیر نر کھاویں دغا تس مکر میں
دل کا تو گیدڑ تے کچا بن نسل ہے کفار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۹).

سوا اسکے کلہری اور گیدڑ
دیا کرتے ہیں یوں ہی لوگ اکثر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳).

قدم غوک سے گرد کاجل گیا
بھروسا تھا گیدڑ پہ سو ٹل گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹) . سلطان سکندر لودھی کا مقبرہ استقبال کو کھڑا تھا ، ہاتھ ملایا ، ملاقات ختم نہیں ہوئی تھی کہ ایک گیدڑ برابر سے نکل کر بھاگا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۲۰). اسے ایک پاگل گیدڑ نے کاٹ لیا تھا. (۱۹۸۳ ، سرو سامان ، ۱۳). ۲. (مجازاً) بزدل ، کم ہمت ، پست. شاعروں نے ... اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا ... انہوں نے شیروں کو گیدڑوں میں تبدیل ہوتے دیکھا انہوں نے مردِ حق کو زنار بندی کے خیال میں غلطاں پایا. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، آزادی نمبر ، جولائی ، ۶۲). جیل کے اندر جب قیدی داخل ہوتے ہیں تو دیواروں پر لکھا نظر آتا ہے کہ شیر کی طرح آئے ہو گیدڑ بن کر جاؤ گے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ اکتوبر ، ۶). [س : गाद+ड].

---اُچھلا اُچھلا جب اِنگور کے خوشے تک نہ پہنچا تو کہا اخ تُھو/انگور کھٹے ہوتے ہیں کہاوت.
بھیری تدبیر کی جب ایک نہ چلی تو دوسروں ہی کا قصور بتایا جب کوئی تدبیر بن نہیں پڑتی تو اپنی شرمندگی مٹانے کو دوسروں کا قصور بتاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---اوروں کو شگون بتائے / بتائیں / آپ اپنی گردن کتّوں سے تُڑوائے / کٹوائیں کہاوت.
اپنی مصیبت کی فکر نہیں اوروں کو تدبیر بتاتے پھرتے ہیں ، اوروں کو نصیحت اپنے کو فضیحت (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

---بولنا محاورہ.
بدشگونی ہونا نیز ویران ہونا ، تباہ و برباد ہونا ، اُلّو بولنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَھبکی/بَھبکی (---فت بھ ، سک ب/پ) امث.
گیدڑ کی طرح غرا کر حملہ کرنے کی دھمکی جو محض دکھاوے کی ہوتی ہے ، خالی خولی دھمکی.

بھول جائیں گی یہ گیدڑ بھبکیاں حاسد تری
دیکھ لینا ایک دم میں کیا سے کیا ہو جائے گا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں)؛ بیاض سحر ، ۲۵). تیری گیدڑ بھبکیوں سے ہم جیسے دلیر نہیں مرتے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۹). بدقسمتی سے خون ریزی کی دھمکی ہے جو محض گیدڑ بھبکی ہے اور جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے برطانیہ نرغے میں آ جاتا ہے تو اس مرتبہ اسلامی ہند غیر جانبدار اور تماشائی نہیں رہے گا. (۱۹۳۶ ، خطبات قائداعظم ، ۳۵۲). محض تفنن طبع کے طور پر گیدڑ بھبکیوں سے کام لینا شروع کرتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۳). [گیدڑ + بھبکی/بھبکی (رک)].

---بھبکی میں آنا محاورہ۔
دھمکی یا ڈرانے میں آنا ، کسی بات سے خوف زدہ ہونا ، گھبراہٹ یا تذبذب کا شکار ہونا۔ کیا میں تیری ان گیدڑ بھبھکیوں میں آ جاؤں گی۔ (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۷)۔

---جب جھیرے میں گِرا تو کہا آج یہیں مقام ہے کہاوت۔
مجبوراً بھی شیخی سے باز نہ آیا ، شرمندہ ہونے مگر بات وہی رکھی ، مجبوری میں بھی شیخی نہ گئی(فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

--- کو ہَکاس لگنا محاورہ۔
گیدڑ کو بھونکنے کا شوق چرانا ،گیدڑ کا اپنی بولی بولنا ؛ دوست کے ساتھ دغا کرنا (فرہنگ اثر)۔

---کی جمعداری اَٹکی ہوئی ہے کہاوت۔
زبردستی کی حکومت ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کی سَو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی سے بہتر ہے کہاوت۔
کوئی بڑا کارنامہ آدمی کو ہمیشہ زندہ رکھتا ہے خواہ اس کی طبعی عمر کم ہی کیوں نہ ہو۔ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے ، ڈرتا نہیں دنیا میں مسلمان کسی سے۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۵۲)۔

---کی کَمبختی (شامَت / موت) آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے کہاوت۔
جب بُرے دن آتے ہیں تو اُلٹی ہی تدبیر سوجھتی ہے۔ تقریر سنتے ہی بدن میں آگ لگ گئی ، بھری بیٹھی تھی کہ گیدڑ کی شامت آئی اور شہر کی طرف رخ کیا۔(۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۵۷)۔ ایسی گستاخی تو کبھی دیکھی نہ سنی ، کہتے ہیں کہ جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، جھانسی کی رانی ، ۱۹)۔

---کی مُٹھائی امث۔
عبث ، بے فائدہ (محاوراتِ ہند)۔

---کے کَہنے سے بیر نہیں ہَکتے کہاوت۔
اُمیدیں حسبِ خواہش پوری نہیں ہوا کرتیں (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات)۔

گیدڑی (ی مع ، سک د) امث۔
گیدڑ (رک) کی مادہ ، گیدڑ ہونے کی کیفیت ، بزدلی ، سفلہ پن۔

زخم سے ہر ایک کے تھا خوں رواں
آ گئی ایک گیدڑی واں ناگہاں

(۱۸۱۳ ، ایجادِ رنگین ، ۸۶)۔ [گیدڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

---دَوڑنا محاورہ۔
خوف پیدا ہونا نیز پوشیدہ بات کا پھیل جانا (محاوراتِ ہند)۔

---کا بَچّہ امذ۔
بُزدل ، ڈرپوک ،کم ہمت۔ ایک چانٹا مارا کہ اے جا گیدڑی کے بچے ، شیر نے ... جست کی اور جنگل کی طرف نکل گیا۔ (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲۲)۔

گیدی (ی مع) صف۔
۱۔ مردی غیرت اور حمیت سے محروم ، بے غیرت ، بے حمیت ؛ (مجازاً) دیوث ، احمق ، بے وقوف ، بھڑوا ، ہیجڑا۔

ساتھ حرم کے جائیں یزیدی
کافر سے بدتر وہ گیدی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۳۱)۔ مرزا صاحب : ... خبردار او گیدی ، منہ سنبھال کر ، نہیں سارے دانت توڑ کر حلق میں ڈال دوں گا۔ (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۶۱)۔ تم بھی نرے گیدی ہی نکلے۔ (۱۹۱۵ ، فسانہ لندن ، ۱ : ۲۰۷)۔ خواجہ صاحب کو اپنے اخبار میں گڑگڑا کر معافی مانگنی پڑی ، ہت تیرے گیدی کی دم میں نمدا۔ (۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۳۶)۔ ۲۔ بے وقوف ، احمق ، نادان۔

راکب اس کا کرے ہے سُن کر تبسم یہ بات
یعنی ان گیدیوں کا کچھ ہے دماغوں میں خلل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۲)۔ [گید - چیل + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---خَر (---فت خ) امذ۔
بہت بڑا بے وقوف ، نہایت بے غیرت۔

جورو اپنی پہ جب کرے ہے نظر
اس کے کہتا ہے تب یہ گیدی خر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۳)۔

کس قدر بے عقل ہیں یہ گیدی خر
ایک دن ہاتھی انہیں آیا نظر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳)۔ گدھا تو گدھا ہی ہے اب اصل میں تو ہم ہی گیدی خر ہیں۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۵۹)۔ [گیدی + خر (رک)]۔

---نَفَر (---فت ن ، ف) امذ۔
رک : گیدی۔

رقیبِ رُوسیہ کی کل جو تم تعریف کرتے تھے
میں اس کو آج جو دیکھا تو اک گیدی نفر سا ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۵)۔

گیڈیا (ی مع ، سک د) امذ۔
(ٹھگی) چوکیدار (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۳ ؛ ا پ و ، ۸ : ۲۰۲)۔ [مقامی]۔

گیڈَر (ی مع ، فت ڈ) امذ۔
رک : گیدڑ۔ نواب رشید خان نے اپنے لوگوں سے کہا اس پر اس قدر شکاری کتے چھوڑو کہ ایک گیڈر اس میں سے زندہ جانے نہ پاوے۔ (۱۹۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۳)۔ [گیدڑ رک کا بگاڑ]۔

---بَھبکی / بَھپکی (---فت بھ ، سک ب / پ) امث۔
رک : گیدڑ بھبکی / بھپکی۔

تا کجا اعدا کی گیڈر بھپکیاں
الغیاث اے شیر یزدان الغیاث

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷)۔

اسد چرخ کو کنام نیل میں ہل چل پڑی گاؤ سرا گیڈر بھپکی میں تحت الثریٰ سے نکل پڑی۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۸۰). میں ایسی گیڈر بھپکیوں میں آنے والا نہیں ہوں جا سارے شہر میں ڈھنڈورا پیٹ دے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۷۵) . [گیڈر + بھبکی / بھپکی (رک)].

گیر (کس مج گ) امذ ؛ سے گیئر.
دندانے دار چکر یا پہیوں کا جوڑ ، جوڑ کا دندانہ نیز وہ پرزہ جو پہیے کو موڑ سے ملاتا ہو. سیدھا موٹر کی طرف بڑھا ... اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا ، گیر درست کرکے سلف دبایا تو انجن چل پڑا. (۱۹۵۵ ، سعادت حسن منٹو ، نمرود کی خدائی ، ۵۹). [انگ : Gear].

---آئیل (---مد ا ، ی مج) امذ.
ایک خاص قسم کا تیل جس سے گیر رواں رہتا ہے. گیر بکس کے لئے خاص قسم کا تیل استعمال ہوتا ہے جو کہ پتلا ہوتا ہے اور گیر آئیل کہلاتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۰۶) . [انگ : Gear Oil].

---بدَلنا محاورہ.
گاڑی کی رفتار بڑھانے یا کم کرنے کے لیے کلچ دبا کر گیر بدلتے ہیں جس سے رفتار میں اضافہ یا کمی ہوتی ہے. ڈرائیور موٹر کا گیئر بدلتا ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۷۰). انجن ایسا جام ہوا تھا کہ اُس طرف گیئر ہی نہیں بدلتا تھا. (۱۹۸۱ ، سفردرسفر ، ۱۰۶).

---بکس (---فت ب ، سک ک) امذ.
گراری دان ، دندانے دار پہیے کا حفاظتی خول. گیر بکس میں کئی دانتوں دار پہیے ہوتے ہیں جو کہ ایک دوسرے سے مل کر چلتے ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۰۳). [انگ : Gear Box].

---ڈالنا محاورہ.
رک : گیر بدلنا. گیر ڈالتے ہی فوراً کنکشن ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۹۸).

---کھینچنا محاورہ.
رک : گیر بدلنا. گیئر کھینچ کر بس کو حرکت میں لے آیا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳).

---لیوَر (---ی مع ، فت و) امذ.
گیر تبدیل کرنے والے ڈنڈے کا وہ حصّہ جس کی مدد سے گیر تبدیل ہوتا ہے. انجن صرف دو حالتوں میں فری ... چل سکتا ہے (۱) کلچ اون on ہو ، لیکن گیر لیور Gear Lever نیوٹرل ... میں ہو. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۹۸). [انگ : Gear Lever].

---وِیل (---ی مع) امذ.
دندانے دار پہیہ. اس میں ایک کیس میں دو گیر وِیل ... ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۷۰). [انگ : Gear Wheel].

گِیر (ی مع) امذ.
پکڑو. زمرّد نے جو یہ ہنگامہ دیکھا دور سے سحر کیا اور آواز "گیر" دی. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۸۶). [ف : گرفتن (- پکڑنا ، لینا) سے فعل امر].

• • • گیر (. . . ی مع) لاحقہ.
۱. لینے والا ، پکڑنے والا نیز قبضہ کرنے یا فتح کرنے والا ، تراکیب میں مستعمل.

ان پری زاد جوانوں نے کیا پیر مجھے
کر دیا ضعف سے جوں سایہ زمین گیر مجھے
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۶۱).

وہ ہوتا زمیں گیر کیا فرش پر قدم اس کے سایے کا تھا عرش پر (۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۰). مسکن وہ تھا جو شہر گیر و مشہور ہے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۲۹). جس کے سائے میں تمام نسلیں عافیت کے ساتھ گوشہ گیر تھیں . (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۱۰) . کوئی سمیلنوں میں اردو کے شعرا اور ادبا کو بھی حصّہ گیر ہونا چاہیے . (۱۹۳۰ ، دستورالاصلاح ، ۳۰). **۲. گھیرنے والا ، پھیلا ہوا.** لوگوں کو مُلک گیر پیمانے پر ووٹ دینے کی رسم میں شامل ہونے کی ترغیب دینا. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۳۲). [ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---و دار (---و مج) اسث ؛ سے دار و گیر.
۱. پکڑ دھکڑ ، گرفتاری.

روز محشر میں نہیں غم مجکو گیر و دار کا
نامۂ اعمال کے بدلے ہے نامہ یار کا
(۱۸۳۶ ، سہر ، د ، ۳۹). میرا آنا تھا کہ مجلس میں فساد ہوا ، پولیس نے گیر و دار کی. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۳۳).
۲. جنگ و جدال.
سواراں پیلاں کئے گیر و دار دونوں کوں کئے گرد ہئی سوار (۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۹). بادشاہ کی فوج سنگین گیر و دار میں گرم تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۶۲).

صفیں درست رہیں وقت گیر و دار کا ہے
یہ جنگ اس سے ہے مالک جو ذوالفقار کا ہے
(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۱۷۲).

امن و امان کا ذکر ہے عرصۂ گیر و دار میں
مائل صلح و آشتی ، ہولی سے شب برات ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۶۸). **۳. (مجازاً) تسلّط ، سلطنت کا رعب ، تزک و احتشام.**

علی کا دیکھیا یونچ او گیر و دار
گنوایا سو جوں باگ ڈھونڈیا شکار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۸).

تج کو سجے سپہر ہور تپہر جم اے جگ ہتی
تج کوں سہاوے ، سدا داد و ستد گیر و دار
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۶).

مامور اس آس مامور ہوئے یہاں
طرفہ یہ کاروبارِ عجب ہے یہ گیر و دار
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۶). وہ گیر و دار سلطنت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷).

وہ سنتے رہتے ہیں بس حکم ِ حاکمان ِ جہاں
طواف کرتے ہیں ارباب ِ گیر و دار کے گرد

(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۸۰). [گیر + و (حرف عطف) + دار ، داشتن ـ رکھنا ، سے امر].

گیرا (ی مع)، (الف) صف.

۱. گرفت میں لانے یا لینے والا ، پکڑنے والا.

ہم پر ہے التفات ہمارے حبیب کا
گیرا مگر نہیں ہے نفس عندلیب کا

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، د ، ۹). اسی طرح فاصلۂ دراز سے پکڑوا کے اسے سیر کراویں کہ مرغابی پر دلیر اور گیرا ہو. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۸۲) . **۲. پیچوں پر کسا ہوا پہیہ وغیرہ** . یہ پھاٹک ایک گیرے کی مدد سے اونچے نیچے کیے جاتے ہیں جو پایوں پر نصب ہوتے ہیں . (۱۹۴۹ ، آب پاشی ، ۱۶۲) . **۳. پکڑنے والا، بطور لاحقہ تراکیب میں مستعمل.** اس کی مثالیں آپ نے دی ہیں ... نم گیرا ، اٹھائی گیرا ، گوں گیرا بہتر ہو اگر گیرا ، گیری الگ الگ قائم کیے جائیں. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۲۰). (ب) امذ. **۱. (آہنگری) ایک آہنی اوزار جس میں کوئی چیز پکڑ کر کس دی جائے حسب ضرورت چھوٹا بڑا مختلف قسم کا ہوتا ہے ، بانک ، شکنجہ ، ہتھکل** (اپ و ، ۸ : ۱۰).

ہائے رہ گئی دل میں دامن گیریوں کی آرزو
سبزۂ تربت مرا ہے پنجۂ گیرا ہنوز

(۱۸۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۰).

ناخن ِ نیزہ وہ گیرا ہے اگر چاہے وہ
خار ماہی کی طرح تیغ سے کھینچے جوہر

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۵۲). **۲. کتاب کے پشتے کو کس کر دبانے کی کل ، شکنجہ** (اپ و ، ۴ : ۲۳۰). **۳. (نباتیات) موٹے حساس ریشہ حاسد ہونے کا حسی عمل یا اس کا حساس غدودی رواں جس میں حس کی قوت موجود ہوتی ہے.** ورقے کی بالائی سطح پر متعدد سرخی مائل لمبے بال پائے جاتے ہیں جن کو گیرے کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۲۸۰). **۴. لامس جانوروں کا آگے کو نکلا ہوا عضو جس سے وہ ٹٹولنے یا کسی شے کو پکڑنے میں مدد لیتے ہیں.** شکار کو پکڑنے کے لیے منہ کے اطراف میں انگلی نما حصے پائے جاتے ہیں ، ان کو گیرے (پکڑنے والے اعضا) کہا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۲). حیوانچے کے دائری حاشیے پر متعدد گیرے ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۶۴). [گیر (گرفتن سے فعل امر) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

گیراج (ی لین) امث ؛ ←گیرج.

رک : گیرج جو زیادہ مستعمل ہے. اسی گیراج میں وہ ان کی خاطر مدارات کرتے تھے. (۱۹۵۰ ، سعادت حسن منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۶۰). [انگ : Garage].

گیرانا (ی مع) ف م.

(کسی پہیے وغیرہ پر) پیچوں پر کسنا. ایک درمیانی پہیے کے ذریعے ... جو ایک کل میخ پر لگا ہوا ہے گرایا جائے گا. (۱۹۴۸ ،

گیرائی (ی مع) امث.

۱. گرفت ، پکڑ ؛ جکڑ بندی (مجازاً) تسلط.

انجینیری کالج کے عملی چالیس سبق ، ۹۴). [گیرا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

شوق کہتا ہے پکڑیوں دوڑ کر دامان ِ یار
کیا کروں مستی سے کچھ ہاتھوں میں گیرائی نہیں

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۴).

اس طرح لے ہے جھپٹ گیرائی اس مژگاں کی دل
کانٹھ لے ہے صید کو جس طرح چنگل باز کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۳).

نہیں کچھ سبحہ و زنار کے پھندے میں گیرائی
وفاداری میں شیخ و برہمن کی آزمایش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).

نبرد اہل دل میں یہ کماں بردوش رہتا ہے
اُسی کے ناوک ِ دلدوز میں ہے زور گیرائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸۵). جوش نے ... لفظوں کی مرصع کاری سے بڑا کام لیا لیکن اس میں اقبال جیسے فکر و شعور کی وسعت، اور گیرائی کی کمی ہے. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۵۷). **۲. پکڑ دھکڑ کا دفتر ؛ خفیہ پولیس یا اس کا محکمہ.** یہ امور بھی محکمۂ گیرائی کے سپرد ہوں اور عملے کی حیثیت کی نگرانی رہے. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۴). اس نے یہ تجویز کی کہ محکمۂ گیرائی ، آبکاری اور تحصیل مالگزاری میں جتنی آسامیاں خالی ہوں مجروح سپاہیوں کو ... دی جایا کریں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۹۶). **۳. محکمۂ ٹھگی ، وہ محکمہ جس میں ٹھگوں کے پکڑنے کا کام ہوتا ہے** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گیرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

گیرائے (ی مع) امذ.

رک : گیرائی معنی نمبر ۲. کپتان رینالڈ نے جو گیرائے کے محکمے کے سپرنٹنڈنٹ تھے مجھ کو یہ تختہ براہ عنایت دیا تھا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۱۱). نواب محمد علی خان والی ٹونک کے زمانے میں محکمۂ گیرائے کے ناظم مقرر ہوئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۳۵). [گیرائی (رک) کا ایک املا].

گیرج (ی لین ، کس ر) امذ ؛ ←گیراج.

۱. وہ جگہ جہاں موٹر کار یا دوسری گاڑیوں وغیرہ کی مرمت کی جاتی ہو ، موٹر کاروں کا گودام. گیرج میں یا کہ موٹر بند جگہ پر کھڑی ہو وہاں انجن زیادہ دیر تک چلانا ٹھیک نہیں ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۳۱). **۲. موٹر گاڑی وغیرہ کھڑی کرنے کی جگہ ، موٹر خانہ.** وہ لوگ اپنی کار ہمیشہ گیرج میں رکھنے کے عادی ہیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۸۸). [گیراج (Garage) کی تصحیف].

گیڑا (ی مع ، سک ر) امذ.

پہاڑی تیتر سے مشابہ ایک پرندہ . چکور کی نسل کا ایک پرندہ. انوں کا اویچ قصہ ہے کہ تیتر ہور گیڑا ایک روزہ دار بلی سوں واقعہ پڑے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۶۱). [س : गिार + जा].

ـــ گیرنا (ی مج) ف م.
۱. (عو) گرانا ، لگانا ، داخل کرنا ، ڈالنا جیسے کسی چیز میں ہاتھ گیرنا. گیرنا قاعدہ تعدیہ کے عین مطابق گرنا سے بنا. (۱۹۲۵ ، منشورات کیفی ، ۱۶۳). ۲. سارنا ، لگانا ؛ آنکھ میں کاجل یا سرمہ گیرنا (فرہنگ آصفیہ). ۳. مقرر مسالے قوام وغیرہ میں بنانا ، تیار کرنا ، جیسے اچار گیرنا (فرہنگِ آصفیہ).
[گرنا (رک) کا تعدیہ].

گِیرِنْدَہ (ی مج ، کس ر ، سک ن ، فت د).(الف) صف.
وصول کرنے والا ، پکڑنے والا ، ماننے والا ، لینے والا. قوطہ دار رقم کی ادائی کریگا ... لکھیگا اور اپنی کردی میں اور نیز برات یا برآورد پر گیرندہ کے دستخط لے لیگا ... نقدی نویس کے حوالے کریگا. (۱۸۹۶ ، ہدایاتِ متعلقہ حسابات ، ۹).اس اجازت نامے کا نمبر ، گیرندہ کا پتہ ، تاریخ داخلہ درج کر لیا جائے. (۱۹۶۱ ، انتظام کتب خانہ ، ۴۷). (ب) امذ. (برقیات) آواز کو پکڑ کر جمع کر کے محفوظ کرنے کا آلہ. گیرندوں کے لیے بھی بہت بہت اونچے ہوائیے جن میں چار چار سو تار لگے ہوئے تھے استعمال کرنے پڑتے تھے.(۱۹۴۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۲۷). آپ کے ریکارڈ پلیئر کے قلمی گیرندے میں داب برق ہی کارفرما ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۳۳۸).
[ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

گیرُو (ی مج نیز ی لین ، و مع) امذ.
ایک قسم کی لال مٹی جس سے اکثر جوگی وغیرہ اپنے کپڑے رنگتے ہیں. ہمیشہ فقیر کہلاتے اور دستار برنگ گیرو رکھتے تھے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۶۹).دھیلے کا گیرو پھیر لینے سے شکوں کی صورت کچھ اور نکل آتی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۳). نسخہ ... لوبان ، میدہ ، لکڑی ، گلِ رومی گیرو ... سب کے برابر برابر اجزاء لیکر پھر ان سب کے برابر خطمی اور بیری لیکر لطوخ بنایا جائے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۹۳). [پ गेरिया].

گیرْوا (ی مج ، سک ر) صف.
گیرو (رک) کے رنگ کا ، جیسے گیرو میں رنگا گیا ہو ، جوگیا رنگ کا.

گلِ صد برگ پھول کر دکھایا
لباس اپنے کو گیروا رنگایا

(۱۷۳۴ ، طالب و موہنی ، ۶۲).

چادرِ ماہ تھی جو کوٹھے پر
لے لیا ان نے گیروا بستر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۸). قبر کے سرہانے ... ایک جھنڈی برنگ گیروا کھڑی ہوتی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۵۷). ارادہ کرلیا تھا کہ گیروا کپڑے پہن کر ... مزار پر جاؤں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۶۷). ڈبے میں ایک گیروے کپڑوں والا سرمنڈا مدراسی سادھو ... بیٹھا تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۰۱).
[گیرو (رک) + ا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف مذ.
گیرو کے رنگ کے کپڑے پہننے والا ، جوگی.

یہ گیروا پوش کیوں پھرے ہیں کوئی تو ان پاس جا کے پوچھو
مگر کوئی دل پڑا ہے مارا کہ پھرتے ہیں داد خواہ لا کھوں

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۸۰). [گیروا + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

گیرُونی (ی مج ، و مع) امث ؛ ــ گیروی.
اناج میں لگنے والا ایک سرخ کیڑا ، رک : گیروی (ب). خداوند تجھ کو تپ دق اور بخار اور سوزش اور شدید حرارت اور تلوار اور بادِ سموم اور گیرونی سے ماریگا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۱۹۳).
[گیروی (رک) کا ایک املا].

گیرْوی (ی مج ، سک ر).(الف) صف مث.
گیرو کے رنگ کی ، گیروا.

گلے میں گیروی کفنی ہے اب میر
تمہاری میرزائی ہو چکی بس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۴). ایک ساحر باریش سفید گیروں تہمت باندھے ہوئے اسی رنگ کا کرتا پہنے ... یہ برق اسی کے آمد کی ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸۵۹). (ب) امث. ایک قسم کا سرخ کیڑا جو اناج کو لگ جاتا ہے (جامع اللغات).
[گیرو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گیری (۱) (ی مج) امث.
گیرو (رک) کی مٹی. اگر سیدھا سینگ ہے تو اُلٹے پٹھے پر اور اگر الٹا سینگ ہے تو سیدھے پٹھے پر ... گیری کا داغ گول لگا کر اندر اس کے آڑھے ٹیڑھے داغ لگا دیویں.(۱۹۲۵ ، عجب المواشی ، ۲۶). [گیرو + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گیری (۲) (ی مج) صف مث.
دہلی آگرہ وغیرہ کی منڈی میں گھوڑے کی قیمت ٹھہرانے کے موقع پر خریدار کے روبرو دلالوں اور دکانداروں کی اصطلاح کا ایک لفظ اور مختلف لفظوں کی ترکیب کے ساتھ مختلف رقوم کے معنی میں ایمائی لفظ (کوڈ ورڈ) کے طور پر مستعمل (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

٠٠٠ گیری (ی مع) امث.
لینا ، پکڑنا ، گرفت کرنا ، قبضے میں لانا ، فتح کرنا ، اختیار کرنا ، بطور لاحقۂ مستعمل. گوشہ گیری اور قناعت کے سبب حاسد ادیبوں کی عداوت سے بچ رہیں. (۱۸۳۴ ، ترجمہ گلستان ، ۱۳۸). جس کو میں نے جورو گیری ہی سے خارج بتایا وہ بال بچوں والی بیوہ ہے. (۱۹۳۹ ، حکایاتِ رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). گیر (ف) کے ذیل میں ٭نم گیرا ، اٹھائی گیرا ، کون گیرا٭ بھتر ہو گیرا ، گیری ، الگ الگ قائم کیے جائیں.(۱۹۷۲ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۳۰).
[گیرا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گیڑا (ی مج) امذ.
۱. گول لکڑی یا ڈنڈا ، بلی.

کہ اِک چوب کا گیڑا موٹا سا لیں
اُسے جا کے چورلہے میں گاڑ دیں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۰). ۲. (معماری) چھپر یا کھپریل کے ٹھاٹ کے عرض میں لگائی جانے والی پتلی قسم کی بلی یا بانس (اب و ، ۱ : ۱۷). [س : गाराछ].

گیڑی (ی مج) اسث (ج : گیڑیاں).
۱. **لڑکوں کا ایک کھیل جس میں دو پالے بنا کر بیچ میں لکیر کھینچتے ہیں اس پر ایک گول لکڑی رکھ دی جاتی ہے ، ایک کھلاڑی اس پر اپنے ہاتھ کی لکڑی تان کر زور سے مارتا ہے جس کی رکھی ہوئی لکڑی مقرّرہ حد سے دور جا پڑے وہ جیت جاتا ہے اس طرح دوسری لکڑی نشانہ لگانے کو رکھی جاتی ہے ، ناکام کھلاڑی کو بٹھا دیا جاتا ہے نیز وہ کھنی دار منھ کی ڈیڑھ دو فٹ لمبی اور اوسط درجے کی موٹی لکڑی جو اس کھیل میں استعمال ہوتی ہے (بطور کھیل عموماً جمع میں مستعمل)** . گیڑیاں کھیلو پتنگ لڑاؤ. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۶).

کھلانی گیڑیوں کے بدلے ہاکی
تلاف کی بھی صاحب نے تو کیا کی

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۱۸). گیڑیوں کا کھیل بھی عجیب تھا لکڑی کو لکڑی سے مارنا اور اس کو کسی خاص مقام سے پار کرنا یہ بھی گویا مار پیٹ کرنے ... کی علامت تھی . (۱۹۸۸ ، یادِ عہدِ رفتہ ، ۱۵). ۲. **ایک خاص قسم کے درخت کا لمبا اور اوسط درجے کا موٹا تنا جو چھپّر اور کھپریل چھانے کے کام آتا ہے ، بلی** (ا پ و ، ۸ : ۱۰۳). [گیڑا (رک) کی تصغیر].

--- پار اسث.
رک : گیڑی معنی نمبر ۱ ؛ لڑکوں کا ایک کھیل (ماخوذ : پلیٹس).
[گیڑی + پار (رک)].

گیڑیاں (ی مج ، سک ڑ) اسث ؛ ج.
رک : گیڑی جس کی یہ جمع ہے ، **کھیلنے کی بہت سی لکڑیاں** . تمہارے لڑکے نے بڑا سراٹھا رکھا ہے... دن بھر گیڑیاں ہیں یا گلّی ڈنڈا ہے اور یہ ہے. (۱۸۷۴، انشائے ہادی النساء، ۹۰).
[گیڑی (رک) کی جمع].

--- کھیلنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **لکڑیوں سے کھیلنا**. اگرچہ گیڑیاں کھیلنے کو اشراف معیوب جانتے تھے مگر اُن کے بزرگوں نے اجازت دے رکھی تھی . (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۳۶) . گیڑیاں کھیلنا سستا اور ورزشی کھیل تھا. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۶۴) . ۲. (**مجازاً**) **نادان اور بے وقوف ہونا ؛ بے ہنر ہونا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گیزیٹیر (ی مج ، ی مع ، کس ٹ ، فت ی) اسث.
کسی خاص ضلعے یا علاقے کے **تاریخی ، جغرافیائی اور معاشی و سماجی مصدقہ حالات پر مبنی سرکاری دستاویز ، گزیٹیر ، فرہنگِ جغرافیہ**. اوس کی کتاب سے ہندوستان کی گیزیٹیر نہایت صحیح تصنیف ہو سکتی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان، ۶ : ۲۷۵). [انگ : Gazetteer].

گیس (ی لین) امذ ؛ اسث.
۱. (ا) **مادہ جو بھاپ یا بخارات کی شکل میں پایا جاتا ہے اور کئی طرح کا ہوتا ہے**. خود غرضی اور حسد بھی ایک جسمانی مادہ ہے جو مساماتِ جسم سے گیس کی شکل میں باہر نکلا کرتا ہے . (۱۹۲۱ ، توپ خانہ ، ۵۳). غسل خانے میں نہاتے نہاتے کوئلوں کے گیس سے گھٹ کر مر گئی تھیں . (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۳۰). (اا) **کوئلوں کی کانوں میں پایا جانے والا زود احتراق ہوا اور گیس کا آمیزہ جو ایندھن کے طور پر اور چولھوں میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے ، قدرتی گیس جو سوئی گیس کے نام سے بھی پاکستان میں جانی جاتی ہے** . سب سے پہلے پانی ، بجلی ، گیس ... جیسی ضروریات کی فراہمی کی طرف توجہ دی جانی چاہیئے . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ اگست ، ۳) . ۲. **ایک وضع کی لالٹین جو باریک تاروں کی بیضوی بتی چڑھا کے سپرٹ سے گرم کرنے اور پھر لیمپ کی ٹنکی میں لگے ہوئے پمپ میں ہوا بھرنے سے مٹی کا تیل گیس بننے سے جلتی ہے ، گیس کی لالٹین ، پٹرو میکس (رک : گیس کا ہنڈا)**. دو طرفہ شاخوں آہنی پر فانوس اور گیس جلتے. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۷). ضیائے گیس میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہزاروں ماہتاب نکلے ہیں. (۱۸۷۳ ، تاریخِ نثر اُردو ، ۱ : ۳۱۰). تمام شہر اور چھاؤنی میں گیس کی روشنی ہوتی ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، جنوری ، ۲۷) . ایک بڑا جلوس جھنڈوں ، جھنڈیوں اور گیسوں سے سجا ہوا ہمارے مکان کے سامنے سے گزر رہا ہے. (۱۹۳۶، سودیشی ریل ، ۱۸). ۳. **ہائیڈروجن وغیرہ جو غبارے میں بھری جاتی ہے**.

کیوں گیس کے ساتھ اڑیے ، گوبر کی طرح لیے
دونوں ہی میں زحمت ہے ، للہ کہیں چھپیے

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۳۶). ۴. **زہریلی گیس جس سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور کچھ دیر کے لیے بصارت زائل ہو جاتی ہے ، اشک آور گیس ، آنسو گیس نیز وہ گیس جو دشمن کو ہلاک یا بےہوش کرنے یا غلبہ حاصل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے**.

امن و اطمینان اچھی چیز ہے یا توپ و گیس
حضرتِ چرچل ہیں کچھ واقف انہیں سے پوچھیے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۸۳).

گیس آنسو رُلا رہی ہے غضب
چار جانب پولس کا ڈیرا ہے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۰۲) . ۵. **ریاح ، ریح نیز ریح کی بیماری**. سنا ہے ان کے پاس گیس کا بہت اچھا علاج ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۴۳). [انگ : Gas].

--- پیما (---ی لین) امذ.
ایک آلہ جس سے گیس کی مقدار معلوم کی جاتی ہے . یہ ہوا شمری نلی کے سرے پر درجوندار گیس پیما رکھ کر جمع کر لی جاتی ہے ... اس کا بہت اثر پڑتا ہے. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا (ترجمہ) ، ۱۷۷). [گیس + پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

--- ٹیوب (---کس ٹ ، ی مخت ، و مع) امذ.
نلکی جس میں گیس بھری ہو ؛ سائنسی آلات میں مستعمل . ایکس ریز کو حاصل کرنے کے لیے تین طرح کے آلات ایجاد کیے گئے ہیں جو گیس ٹیوب ، کولج ٹیوب اور بیٹاٹران کہلاتے ہیں . (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۲۳). [انگ : Gas Tube].

---چیمبر (---ی مج ، سک م ، فت ب) امذ.
وہ کمرہ جس میں موت کے سزا یافتہ کو زہریلی گیس کے ذریعے ہلاک کیا جاتا ہے. گیس چیمبروں میں مرنے والے یہودیوں کی اولاد کس طرح نازیوں کے ہی نقشِ قدم پر چل رہی ہے . (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۳۰۵). [انگ : Gas Chamber].

---روزن (---و مج ، فت ز) امذ.
گیس کے اخراج کے سوراخ ، ہوا دان جو عموماً فولادی بھٹیوں میں ہوتے ہیں. گیس روزن فرنیس کے آخری حصّہ میں دونوں طرف ... ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۰۲). [گیس + روزن (رک)].

---کا ہنڈا امذ.
ایک وضع کی لالٹین جو مٹّی کے تیل سے پیدا ہونے والی گیس سے جلتی ہے ، گیس کی لالٹین.

ان گیس کے ہنڈوں سے کہدو کونی محلوں میں
باہر تو ذرا دیکھیں ، کیسا گھپ اندھیرا ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳۹). گیس کے چھوٹے ہنڈے لگا کر ان کو ... منور کیا گیا تھا. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۷ / دسمبر ، ۲۵).

---کٹر (---فت ک ، ٹ) امذ.
گیس کے شعلے کے ذریعے لوہا یا فولاد کاٹنے والا آلہ . الجھی اور پھنسی ہوئی چھوٹی باریاں گیس کٹر سے کاٹ کر کام میں لائی جا سکتی ہیں . (۱۹۷۶ ، فنِ آہن گری ، ۵۶) . [انگ : Gas Cutter].

---لیمپ (---ی لین ، سک م) امذ.
رک : گیس کا ہنڈا. کیمپ پر نگرانی رکھنے کے لیے چاروں طرف گیس لیمپ نصب کرنے کے لیے بیسیوں کھمبے کھڑے کیے گئے . (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۶). [انگ : Gas Lamp].

گیس (کس مج گ ، غم ی) امذ.
قیاس ، اندازہ نیز اندازہ کرنا ، اٹکل سے بتانا ، قیاساً بتانا ؛ تراکیب میں مستعمل (انگریزی اردو ڈکشنری، عبدالحق) [Guess].

---پیپر (---ی مج ، فت پ) امذ.
(تدریس) قیاس اور اندازے پر مبنی امتحانی پرچہ ، کسی امتحان کے متوقع سوالات کا پرچہ . میری بڑی بہن ... کانیڈیں اور گیس پیپر تیار کرتی تھی . (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۲۳) . [انگ : Guess Paper].

گیسٹ (ی مج ، سک س) امذ (شاذ).
مہمان. جس گیسٹ کو لینے جانا تھا اس کا جہاز اسی وقت آیا تو میں کیا کروں. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۴۴). [انگ Guest].

---روم (---و مع) امذ.
مہمانوں کے ٹھہرانے کا کمرہ . اُوپر گیسٹ روم میں کیوں نہیں ٹھہرایا اُسے . (۱۹۸۸ ، ایک محبّت سو ڈرامے ، ۲۸۷) . [انگ : Guest Room].

---ہاؤز / ہاؤس (---و مج / و مع) امذ.
مہمان خانہ . اس قدر شاندار ہیں گویا کسی بڑی ہندوستانی ریاست کے گیسٹ ہاؤس ہوں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۵۴). میں کل صبح گیسٹ ہاؤز کے لیے دریافت کروں گا. (۱۹۶۵ ، نذر مسعود ، ۳۹۹). [انگ : Guest House].

گیسٹرک (ی لین ، سک س ، کس مج ٹ ، کس ر) صف (شاذ)، معدے یا پیٹ سے متعلق ، شکمی ؛ بطور سابقہ تراکیب میں مستعمل. [انگ : Gastric].

---جوس (---و مع) امذ.
(حیاتیات) معدے میں بننے والا ایک سیّال اور تقریباً بے رنگ ترشہ جو ہاضم ہوتا ہے. معدہ کے عرق کو انگریزی میں گیسٹرک جوس کہتے ہیں یہ عرق بھی سفید شفاف ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۳۰). گیسٹرک جوس میں موجود ایک خامرہ پیپسن پروٹین کو پیپٹائڈ میں تبدیل کر دیتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۶۲). [انگ : Gastric Juice].

---غدود (---ضم غ ، و مع) امذ ؛ ج.
(حیاتیات) وہ غدود جو معدی رطوبت (گیسٹرک جوس) کو رگوں یا ریشوں میں پہنچانے کا فعل انجام دیتے ہیں. پروٹین جب معدے میں پہنچتی ہیں تو یہاں پر ان کا انہضام شروع ہوتا ہے معدے میں گیسٹرک غدود ہوتے ہیں جو ایک رطوبت گیسٹرک جوس افراز کرتے ہیں . (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۶۲). [گیسٹرک + غدود (رک)].

گیسٹرو پوڈ (ی لین ، سک س ، کس مج ٹ ، و مج ، و مج) امذ.
(حیوانیات) صدفیات میں سے کوئی ایک صدفیہ بشمول گھونگا نیز ناتمہ ؛ معدہ پا. گیسٹرو پوڈ خطرے کے وقت خول کے اندر کھسک کر ڈھکنا بند کر لیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۷). [انگ : Gastropod].

گیسُو (ی مج ، و مع) امذ ؛ ج.
۱. سر کے لمبے بال (خصوصاً عورتوں کے).

عشق کی سرفرازی اُس کے گیسو میں تھے بندھا ہے
تو اس کے ہاتھ تھے اُبھے محبّت کے نگاراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰).

خم گیسو میں اپنے تو گرہ کھول
کھلے تا عقدۂ مشکل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۱).

جوشِ وحشت میں کیا دامانِ شب کو چاک چاک
خواب میں جب یار کا گیسو نظر آیا مجھے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۰۶). سر کے بال اکثر شانے تک لٹکے رہتے تھے ، فتح مکّہ میں لوگوں نے دیکھا تو شانوں پر چار گیسو پڑے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹۸).

عارض پہ گیسوؤں کو سجایا نہ کیجیے
چُھپنا ہے گر تو بام پہ آیا نہ کیجیے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۲۰). ۲. (تصوف) طریق طلب جو عالمِ ہویت میں ہو ، حبل المتین (مصباح التعرف). [ف].

---بُریدہ (---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف.
جس کے بال کٹے ہوئے ہوں ؛ (مجازاً) بے حیا ، بے شرم (خصوصاً عورت) ، فاحشہ. او گیسو بریدہ ننگ خاندان یہ کیا غضب کیا تو نے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۳۸). [ف : گیسو + بریدہ ، بریدن - کاٹنا].

---ئے پُر پیچ کس صف(---ضم پ ، سک ر، ی مج)امذ ؛ ج.
خم در خم زلفیں ، گھونگھر والے بال ، باندھے ہوئے بال.

ابروئے خم گشتہ کشتی چہرہ ہے دریائے حسن
کھل گیا جب گیسوئے پُرپیچ لنگر ہو گیا

(۱۸۳۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۲۶). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + پر (رک) + پیچ ، (رک)].

---ئے پُرتاب کس صف(---ضم پ ، سک ر) امذ ؛ ج.
چمکتے ہوئے گیسو نیز خمدار زلفیں ، سنوارے ہوئے بال.

دیکھا تھا یہ خواب اوس کی نگہ نے کیا زخمی
اور حلقہ ہوا گیسوئے پُرتاب کا پایا

(۱۸۳۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۵۵). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + پر (رک) + تاب ، تافتن - چمکنا].

---ئے پُر شِکَن (---ضم پ ، سک ر ، کس ش ، فت ک) امذ ؛ ج.
پُر پیچ زلفیں ، خم در خم گیسو ، گھنگھر والے بال.

بل کھا رہے ہیں چہرے پہ گیسوئے پُرشکن
مار سیاہ کھیل رہے ہیں چراغ سے

(؟ ، (مہذب اللغات)). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + پر (رک) + شکن (رک)].

---پَریشان ہونا محاورہ.
گیسو بکھرنا (مہذب اللغات).

---ئے تاب دار کس صف ؛ امذ ؛ ج.
بہت سیاہ اور پُرشکن بال ؛ گھونگھر والے بال ، خم در خم گیسو.

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر
ہوش و خرد شکار کر قلب و نظر شکار کر

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۸). گیسوئے تابدار کا فقرہ گیسوئے داب‌دار دجلہ و فرات کی یاد دلاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اثبات و نفی ، ۳۱). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + تاب ، تافتن - چمکنا + دار ، داشتن ، رکھنا].

---تَراشی (---فت ت) امث.
بال کاٹنا ، بال کاٹنے کا پیشہ. مثلاً حجام ، جس کا پیشہ گیسو تراشی کا تھا .... شاعری کے باب میں ان سے گفتگو کرتا. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۲۸). [ف : گیسو + تراش ، تراشیدن - کترنا ، کاٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چُھٹنا محاورہ.
زُلفوں کا بکھر کر شانے پر لہرانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ئے خَم دار (---فت خ ، سک م) امذ ؛ ج.
پُر پیچ زلفیں ، گھنگھر والے بال.

عادت کی ہے یہ بات ارادہ ہو یا نہ ہو
خود ہاتھ سوئے گیسوئے خمدار جائے گا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۲). [ف: گیسو + ے (حرف اضافت) + خم (رک) + دار ، داشتن - رکھنا].

---دار صف ؛ امذ.
گیسو والا ؛ (مجازاً) پیرزادہ ، سید زادہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گیسو + دار ، داشتن - رکھنا].

---دانی امث.
وہ ڈبیا وغیرہ جس میں عورتیں اپنے گرے ہوئے بال احتیاط سے اٹھا کر رکھ دیتی ہیں. کنگھی میں سے بال نکال ان کی کچھی بنا گیسو دانی میں رکھ ، کنگھی کو شانہ پیچ میں رکھ رہی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۱). [گیسو + دانی (دان (رک) کی تصغیر)].

---دَراز (---فت د) صف ؛ امذ.
۱. **لمبے لمبے بالوں والا ، لٹوریہ ، (مجازاً) فقیر ؛ سادھو ، بزرگ.** حال والے بھی دیکھنے میں آ گئے اور قال والے بھی ، اچھے اچھے عابد ، زاہد ، مرتاض بھی اور بعض نرے دکاندار قسم کے گیسو دراز بھی. (۱۹۷۵ ، حکیم الامت ، ۳). ۲. **سلسلۂ چشتیہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ سید محمد بن یوسف (بندہ نواز) کا ایک لقب.** حضرت چراغ دہلی ... نے رحلت کے وقت حضرت سید گیسو دراز کو اپنی جانشینی کے لیے منتخب فرمایا. (۱۹۲۱ ، حضرت بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ۷). [ف : گیسو + دراز (رک)].

---ئے رَسا کس صف(---فت ر) امذ ؛ ج.
لمبے بال ، گیسوئے دراز.

اے صنم ان کو کمر تک بھی خدا پہونچا دے
دوش تک تو ترے گیسوئے رسا جاتے ہیں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۳). [ف: گیسو + ے (حرف اضافت) + رسا ، رسیدن - پہنچنا].

---رَکھنا محاورہ.
بال بڑھانا ، سر کے بال اتنے بڑھانا کہ وہ کان پر لٹکنے لگیں.

پہلو میں رہا دل کی طرح کس کے یہ دلدار
کس بی بی نے گیسو ہیں یہ منت کے رکھے چار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۱).

---ئے سُنبُل کس صف(---ضم س، سک م بشکل ن ، ضم ب) امذ ؛ ج.
سنبل جیسے خوشبو والے بال.

اس لہو میں آج بوئے گل بھی ہے
پیچ و تاب گیسوئے سنبل بھی ہے

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی (مہذب اللغات)). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + سنبل (رک)].

---سنوارنا ف م ؛ محاورہ.
کنگھی کرنا ، بال درست کرنا ، زُلفیں بنانا.

کبھی جو اُٹھی ہو گیسو سنوارنے کے لئے
تو آئینے نے تمھیں ہم کنار دیکھا ہے

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۷۷).

---ئے شَبگُوں (---فت ش ، سک ب ، و مع) امذ ؛ ج.
بہت کالے بال ، سیاہ زُلفیں.

جی اولجھنے لگا آنکھوں میں اندھیرا چھایا
جب تصوّر ترا اے گیسوئے شبگوں باندھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۳). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + شب (رک) + گُوں (رک)].

---ئے شمْع کس صف(---فت ش ، سک م) امذ ؛ ج.
موم بتی یا شمع کا دھواں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + شمع (رک)].

---ئے عَنْبَر شَمیم کس صف---فت ع سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر ، فت ش ، ی مع) امذ ؛ ج.
ایسے گیسو جن سے عنبر کی خوشبو آئے ، خوشبودار بال.

نکہت جو سربسر تھی رسولِؐ کریم کی
بُو سونگھتے تھے گیسوئے عنبر شمیم کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۸). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + عنبر (رک) + شمیم (رک)].

---ئے عَنْبَر فام کس صف(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر) امذ ؛ ج.
عنبر کے رنگ کی زُلفیں ، بھورے رنگ کے بال.

ہے بگڑنا ان حسینانِ جہاں کا اک بناؤ
پیچ و تابِ روح ہے گیسوئے عنبر فام روح

(۱۸۴۳ ، وزیر لکھنوی ، دفترِ فصاحت ، ٦۹). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + عنبر (رک) + فام (رک)].

---ئے عَنْبَر فِشاں کس صف(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر ، کس ف) امذ ؛ ج.
رک : گیسوئے عنبر شمیم.

قسم اس گیسوئے عنبرفشاں کی
قسم اس ابروئے جادو کماں کی

(؟ ، ؟ (مہذب اللغات)). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + عنبر (رک) فشاں (رک)].

---ئے عَنْبَریں کس صف(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، ی مع) امذ.
خوشبودار زُلفیں ، مہکتے ہوئے بال.

عبث چُھوا ترے گیسوئے عنبریں کا سانپ
ہوا ہے ہاتھ مرا میری آستین کا سانپ

(۱۸۵۳ ، وزیر لکھنوی ، دفترِ فصاحت ، ٦۳). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + عنبر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

---کَمَنْد (---فت ک ، م ، سک ن) صف.
وہ معشوق جس کے بال دلِ عاشق کے لیے کمند کا کام کریں (جامع اللغات). [گیسو + کمند (رک)].

---کی لَہْر امث.
بالوں کی لٹ ، خمدار لٹ.

رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی
جو ادا اوس کی تھی قیامت تھی

(۱۸٦۸ ، زہر عشق ، ۴).

---کُھل جانا / کُھلْنا ف م.
بال بکھر جانا ، زُلفیں منتشر ہونا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ئے مُشْکبُو کس صف(---ضم م سک ش ، ک ، و مع) امذ ؛ ج
وہ زُلفیں جن سے مشک کی بُو آئے ، خوشبودار بال.

رخِ صبیح پہ گیسوئے مشک بو کا ہجوم
فرشتے جانبِ افلاک ، پر اٹھائے ہوئے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۹). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + مُشک (رک) + بُو (رک)].

---ئے مُشْکِیں کس صف(---ضم م ، سک ش ، ی مع) امذ ؛ ج
گیسوئے مشکبو ، گیسوئے مشک فام.

جب ہوا سے یار کے گیسوئے مشکیں ہل گئے
مشکنافہ صاف ہر اک گھر کا روزن ہو گیا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۸).

دیکھو گردن کہیں ہے سر ہے کہیں
بکھرے جاتے ہیں گیسوئے مشکیں

(۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی ، ۱۵۱).

سنہری دھوپ کی کرنوں نے بام پر تم کو
بکھیرے گیسوئے مشکیں بہار دیکھا ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۷٦). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + مُشک (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

---ئے مُعَنْبَر کس صف(---ضم م ، فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ ؛ ج.
خوشبودار زلف ، عنبریں زُلفیں.

خلوتِ آئینہ و پرتوِ رخسارِ حسیں
صحبتِ شانہ و گیسوئے معنبر ہمہ پیچ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۱). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + معنبر (رک)].

گیسُواں (ی مج ، سک س) امذ ؛ ج (قدیم).
گیسو (رک) کی جمع ، زُلفیں.

تھا بال بال اس کا رگ و جانِ مصطفیٰ
تر کرتے خوں میں کاش کے حوروں کے گیسواں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۸). خالِ سبز اور رکو ہاشمی چہرۂ انور پر نمایاں تھے گیسواں خلیل اور کلالۂ سلسلۂ اسمعیل دوش پر چھوٹے ہوئے تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۱۷). [گیسو + اں ، لاحقۂ جمع].

گَیسولِین (ی لین ، و مج ، ی مع) امذ.
پٹرول سے حاصل کی ہوئی گیس جو حرارت اور روشنی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے. پٹرول خودبخود ہوا سے مل کر گیس میں جاتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام گیسولین ہے. (۱۹۲۳ ، آئینہ موٹر ، ۳۲). کاربن ڈائی اوکسائڈ اور پانی کے بخارات کو اس نظام کے اخراجی نالی میں داخل کرنے اور ... واپس لے آنے سے گیسولین پیدا نہیں ہوسکے گا. (۱۹۶۹، حرحرکیات ، ۱۱۱). [انگ : Gasolene].

گیسُوؤں والا (ی مج ، و مع ، و مج) صف ؛ امذ.
۱. لمبے لمبے بالوں والا ، خاص انداز کی زلفیں رکھنے والا.
کس نے وصل کا سورج دیکھا ، کس پر ہجر کی رات ڈھلی
گیسوؤں والے کون تھے کیا تھے ، ان کو کیا جتلاؤ گے
(۱۹۶۸ ، سر وادیٔ سینا ، ۹۴). ۲. (کنایۃً) محبوب ، پیارا ، دلبر، دل رُبا ، معشوق .
کیا مزہ ہے اِدھر اُٹھی ہے دھواں دھار گھٹا
اُدھر آیا ہے مرا گیسوؤں والا بن کر
(۱۹۱۰، تاج سخن، ۶۸). ۳. مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
خواب میں زلف کو مکھڑے سے لگائے آجا
بےنقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی (ارمغان نعت ، ۳۵۲)). [گیسوؤں (گیسو (رک) کی جمع) + والا ، لاحقۂ صفت].

گَیسی (ی لین) صف.
گیس (رک) سے منسوب ، گیس کا ، گیس سے بھرا ہوا.
کرۂ ہوائی ایک گیسی سیال ہے جو جاذبۂ ارض کے زیر عمل ہے. (۱۸۹۴ ، علم ہیئت ، ۵۶). ہوا کا تقریباً ۷۹ فیصد حصہ (بہ لحاظ حجم) نائٹروجن پر مشتمل ہوتا ہے لیکن پودے اس کو گیسی حالت میں استعمال نہیں کر سکتے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سید حسین الدین)، ۲: ۶۶۸). [گیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ تَنُّور (ـــ فت ت ، و مع نیز شد ن) امذ.
گیس سے جلنے والا تنور یا بھٹی جس کا اب عام رواج ہے.
جس شخص کو ... زہر دیا گیا ہو اگر اس کے سر کو گیسی تنور میں رکھا جائے تو اس کے خون کے صرف ایک قطرے کے امتحان سے فیصلہ ہو جائے گا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۸). [گیسی + تنور (رک)].

ــــ حاصِل (ـــ کس ص) امذ.
کوئلے وغیرہ کے جلنے کے نتیجے میں حاصل ہونے والی گیس یا مائع.
دودراہ ... احتراق کے گیسی حاصل اس راستے سے باہر نکل جائیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۲). [گیسی + حاصل (رک)].

ــــ نِقاب (ـــ فت نیز کس ن) اث.
گیس سے بچاو کا ماسک ، ایک نقاب نما شے جس میں سانس لینے کا آلہ لگا ہوتا ہے اور جو زہریلی گیسوں سے بچاؤ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے (انگ : Gas Mask).
کیمیائی جنگ میں گیسی نقاب بچاؤ کا ایک نہایت موثر آلہ ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۶۰). [گیسی + نقاب (رک)].

گَیسِیَہ (ی لین ، سک نیز کس مج س ، فت ی) صف.
گیس (رک) سے منسوب ، گیس کا. یہ شے ... بہت زیادہ حرارت پیدا کر کے حالت سائیلہ اور گیسیہ میں منتقل کی جا سکتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۵). [گیس + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گیشا (ی مج) اث (شاذ).
ایک خاص جاپانی طوائف جو نہایت تربیت یافتہ ، مہذب ، خوش گفتار اور ہنرمند ہوتی ہے اور عموماً ناچ گا کر اور بامذاق گفتگو سے گاہکوں کا دل بہلاتی ہے . جاپانی رقاصہ. گیشا کو مرد کی رگ رگ سے واقف کیا جاتا ہے کہ کس طرح اسے بہلاتے ہیں. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۲۱). [جاپانی].

ــــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
(جاپان) طوائفوں کا کوٹھا، ایک طرح کا نائٹ کلب. عموماً کاروباری دعوتیں گیشا خانوں میں دی جاتی ہیں. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار، ۲۱). [گیشا + خانہ (رک)].

ــــ گھر (ـــ فت گھ) امذ.
رک : گیشا خانہ. تفریح کے لیے وہ کپڑے بدل کر سیدھا گیشا گھر پہنچتا ہے اور وہیں دن بھر کی تھکن اتارتا ہے (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۰). [گیشا + گھر (رک)].

گیگْڑا (ی مج ، سک گ) امذ.
کیکڑا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कर्कटक].

گیگْلا (ی مج ، سک گ) صف مذ.
۱. بھولا ، سادہ لوح ، کم عقل ؛ بھوبڑ. بنیوں اور بنگالیوں کی طرح گیگا اور پھسپھسا اور بودا نہیں سمجھا جاتا. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۰). رحیمن کے بھائی میاں چھوٹو تھے تو گیگلے سے آدمی مگر ان کے کاٹے کا بھی منتر نہ تھا. (۱۹۳۴ ، عزیمی ، انجام عیش، ۱). گنیش کے بڑے بھائی گیگلے سے آدمی تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۲). [گلگا (رک) کا محرف].

ــــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
سادہ لوحی ، سادہ مزاجی ؛ بےسلیقگی، بھوبڑپن ، بےڈھنگاپن.
جمال کی نیک بختی اور گیگلے پن میں کوئی شبہ نہیں ہے. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۸۴). قدسیہ اپنے مخصوص گیگلے پن پر اتر آئی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۵). [گیگلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گیگْلی (ی مج ، سک گ) صف مث.
رک : گیگلا جس کی یہ تانیث ہے ، بھولی ، کم عقل ، بےوقوف ، غبی ، احمق عورت. میں سب سے انیلی اور گیگلی سی تھی مولوی صاحب کے دباؤ میں رہتی تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۱).

وہ بے چاری اللہ میاں کی گائے ، نوبی ، گیگی خدا کے کرم و فضل سے تین بچوں کی ماں ہوچکی ہے۔(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۵)۔ [گیگا (رک) کی تانیث]۔

گیگَم (ی مج ، فت گ) امث.
گاڑھے کی وضع کا ایک دھاری دار اور کھردرا کپڑا (عموماً بوڑھی یا ادھیڑ عمر عورتوں کے پاجاموں میں استعمال ہوتا تھا)۔ بیگم! پہلے تو میں نے سمجھا ، ہو نہ ہو گیگم کا پیجامہ ہو ، مگر جب دیکھا تو بھاری کمخاب (کمخواب) کا نکلا۔ (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۲۰۹)۔ پہلے تافتہ و بافتہ و نینو و سینو و گیگم و ملتانی اور فرخ آبادی و مدراسی چھینٹیں عمدہ کپڑے گنے جاتے تھے۔ (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۵)۔ [مقامی]۔

گَیل (۱) (ی لین) امث.
پھولوں یا پھلوں کا گچھا ، مثلاً کیلے کی گیل ، کھجوروں کی گیل ، کھود. کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۷)۔ باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کی گیلیں مارے بوجھ کے ٹوٹی پڑتی ہیں ۔ (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۵۴۰)۔ [مقامی]۔

گَیل (۲) (ی لین)۔ (الف) امث.
راستہ ، راہ ، باٹ ، پگڈنڈی. کنو : اپنی بہن کو گیل بتاؤ ، شارنگرو : بہن جی ، ادھر سے چلنا ہے۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۰۶)۔ (ب) م ف. ۱. **(کسی کے) ساتھ ، ہمراہ** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. **(نهگ) قریب قریب ، برابر برابر** (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲)۔ [پ : गमिदा]۔

---بھیجنا محاورہ.
ہمراہ کرنا ، کسی کے ساتھ بھیجنا ، سنگ کر دینا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---جانا محاورہ.
ساتھ جانا ، ہمراہ جانا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---کَرنا محاورہ.
ہمراہ کرنا ، کسی کے ساتھ کرنا ، سنگ کر دینا ، ساتھ بھیجنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---گَیل (---ی لین) م ف ؛ صف.
ساتھ ساتھ ، سنگ سنگ (جامع اللغات)۔ [گیل + گیل رک]۔

---لگے پھرنا محاورہ.
پیچھا نہ چھوڑنا ، کسی کے ساتھ نتھی ہو جانا ، درپے ہونا ، پیچھا لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---لینا محاورہ.
ہمراہ لینا ، ساتھ لینا (فرہنگ آصفیہ)۔

گیل (ی مع) امث.
گیلا پن ، نمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : क्लिद]۔

---سیل (---ی مع) امث.
رک : **گیل** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گیل + سیل (رک)]۔

گیلا (۱) (ی مع) صف مذ.
۱. **جس میں نمی یا تری ہو ، بھیگنے کے بعد جو ابھی خشک نہ ہوا ہو ، نم ، تر ، بھیگا ہوا.** جو آگ پر بارا چلتا ، تو سوکا ہور گیلا مل چلتا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰)۔

کل کے بندھن ہوئے ہیں ڈھیلے سب
پا کھے رہنے لگے ہیں گیلے سب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۱)۔ خشخاش دھو کر مع پیاز ، مرچ ، ادرک کے خوب مہین پیس لیجیے ، مگر گیلا بالکل نہ ہو۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۴۰)۔ اس میں گیلا چمچہ نہ ڈالیں۔(۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۴۵)۔ ۲. **(فحش بازاری) وہ (لڑکا) جو جلدی بدفعلی پر راضی ہو جائے ، جسے بدفعلی کرانے کا شوق ہو ، گانڈو** (مہذب اللغات)۔ [س : क्लेदक]۔

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
گیلا ہونے کی حالت ، گیلا ہونا ، نمی (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [گیلا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ریشَم (---ی مج ، فت ش) امذ.
مصنوعی ریشم. آج کل گیلے ریشم کا رواج اتنا عام ہے کہ اصلی ریشم کی قدر ہی جاتی رہی۔ (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۳۲)۔ [گیلا + ریشم (رک)]۔

---سِیلا (---ی مع) صف.
جس میں سیل کی وجہ سے نمی ہو ، نم (جامع اللغات نوراللغات) [گیلا + سیلا (رک)]۔

گیلا (۲) (ی مع) امذ.
ایک جنگلی بیل (لاط : **Mimosa Scandens**)۔ (پلیٹس) [مقامی]۔

گیلاس (ی مع) امذ.
رک : **گلاس** ؛ **وہ ظرف جس میں شمع روشن کرتے ہیں.**

چنے ہر طاق میں شیشے کے گیلاس
گلابی بیل کی تھی اون کے اون پاس

(۱۸۳۳ ، پنجۂ رنگین ، ۲۵۳)۔

خانے ٹٹر میں جس قدر تھے بندھے
سب میں گیلاس تحفہ جلتے تھے

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۲۹)۔ [انگ : Glass]۔

گیلان (ی مع) امذ.
بغداد کے قریب واقع ایک گانو اور دریا ، حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی امامِ طریقت قادریہ اسی علاقے سے منسوب ہیں. تمام رُبع مسکون میں پندرہ دریا بڑے ہیں ، دریائے رُوم دریائے جُرجان دریائے گیلان ... وغیرہ۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۶۹)۔

گرمیِ رفتار سے طے دم میں کی راہِ فنا
توسنِ عمرِ رواں رہوار ہے گیلان کا

(۱۸۷۵ ، شہید ، د ، ۲۲)۔ [عَلَم]۔

گیلانی (ی مع) صف ؛ امذ.
مقام گیلان (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ گیلان کا باشندہ ؛ مثلاً شیخ عبدالقادر گیلانی (پلیٹس)۔ [گیلان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

گیلاؤ (ی لین ، و مج) امذ.
(جرائم پیشہ) ساتھ ساتھ چلنے والا ، ہمراہی ، ساتھی (اب و ، ۸ : ۲۰۲)۔[رک : گیل (۲) + او ، لاحقۂ صفت].

گیلانی (ی مع) است.
گیلاپن ، نمی (پلیٹس)۔ [رک : گیلا (۱) + انی ، لاحقۂ کیفیت].

گَیل بُولَس (ی لین ، سک ل ، ضم ب ، و غم ، فت ل) امذ.
صنوبر کے درخت کا پھل ، جوز عرعر . جوز صنوبر. صنوبر ... اس کے پھل کو جوز صنوبر یا جوز عرعر (گیل بولس) کہتے ہیں ، (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۹)۔[انگ : Galbulas]۔

گَیلری (ی لین ، سک ل) است.
۱. مکان یا کمرے وغیرہ کے آگے بنی ہوئی گزرنے یا بیٹھنے کی جگہ ، راہداری ، برآمدہ ، غلام گردش. صفیہ تیسری منزل کی گیلری سے گزرتی ہوئی بارہ دری میں پہنچی۔ (۱۹۳۷، آخری چٹان، ۱۰۸)۔ ان مقبروں یا مدفن گاہوں کی نوعیت دراصل زیر زمیں بڑی بڑی گیلریوں کی سی ہے۔ (۱۹۹۰ ، بُھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۷۰)۔ **۲. تنگ راستہ یا کمرہ جہاں عموماً تصاویر یا نوادرات کی نمائش یا فروخت ہوتی ہو ، تصویر خانہ . نگار خانہ .** سب کی تصویریں ہمارے حافظے کی گیلری میں آویزاں ہیں . (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۶۹) . نہ کوئی ایسی گیلری قائم کی گئی جہاں جا کر لوگ اپنے آپ کو اُس مسرّت و شادمانی سے ہم کنار کر سکیں جو مصوّری کے فن سے حاصل ہوتی ہے . (۱۹۸۹ ، بلا کشانِ محبّت ، ۳۹)۔[انگ : Gallery]۔

گَیلَڑ (ی لین ، فت ل) صف.
۱. سابق خاوند کی وہ اولاد جسے عورت اپنے دوسرے خاوند کے ہاں لائی ہو ، کٹھیرا ، سوتیلا . جن بی بیوں کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو ان کی گیلڑ لڑکیاں ... تم پر حرام ہیں . (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن حکیم ، نذیراحمد ، ۱ : ۱۱۰)۔ایک صاحبزادی حضرت فاطمہ تھیں اور باقی صاحبزادیاں حضور کی اپنی صُلب سے نہ تھیں بلکہ گیلڑ تھیں ۔ (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۱۱۵)۔ **۲. (مجازاً) کوئی چیز جو ساتھ لگ کے آئے.** اردو یہیں پیدا ہوئی ، مسلمان اسے ساتھ نہیں لائے جسے گیلڑ کہا جائے. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، مئی ، ۹) [س : गमिददो]۔

گَیلَس (ی لین ، فت ل) امذ.
پتلون کو سہارا دینے والا اِلاسٹک جس کے سرے کھونٹوں پر لگا لیتے ہیں. پتلون پہنے کندھے پر ایک گیلس ، دوسرا لٹک رہا ہے۔ (۱۹۸۸، ایک محبّت سو ڈرامے، ۷۸) [انگ : Gallus]۔

گیلِک (ی مع ، کس ل) صف.
قدیم فرانس کے باشندوں کا ؛ فرانسیسی. بلٹ ... یہ لفظ اُردو کے علاوہ آئرش ، گیلک ... اور ڈنمارک کی زبانوں میں بھی مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۵) [انگ : Gallic]۔

گَیلَن (ی لین ، فت ل) است.
سیّال یا رقیق شے ناپنے کا پیمانہ جو عموماً دوسیر دس چھٹانک یا چار کوارٹ کے مساوی ہوتا ہے ، مائعات کا پیمانہ. میں مانتا ہوں کہ اس دربار کی شان و شوکت و عظمت کے بیان کرنے میں کاغذ کے رم کے رم اور سیاہی کے گیلن خرچ ہوئے ہیں۔ (۱۹۰۷، کرزن نامہ ، ۳۷۴)۔ درخت فضا میں سو گیلن پانی کی ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ (۱۹۸۳، سندھ اور نگاہِ قدرشناس ، ۱۴۰)۔[انگ: Gallon]۔

گیلْنا (ی مع ، سک ل) ف ل.
گیلا ہونا ، تر ہونا. پانی میں بھیگنا ، گلنا ، اُردو کا بول گیلنا یہی معنی دیتا ہے جس کا بھروپ سیلنا بھی ہمارے یہاں چالو ہے. (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۳۳۵)۔ [رک : گیل + نا ، لاحقۂ مصدر] .

گیلْوانو میٹَر (ی مج ، سک ل ، و مج ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
(طبیعیات) برق رو کی موجودگی معلوم کرنے اور اس کی مقدار ناپنے والا آلہ. گیلوانو میٹر کی جگہ ایک کواڈرینٹ الیکٹرو میٹر کا استعمال کیا گیا ہے۔ (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۱۰۷) . [انگ : Galvano Meter]۔

گَیلَہُو (ی لین ، فت ل ، و مع) امذ.
مسافر ، راہرو (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔[رک: گیل (۲) + س क+क]۔

گِیلی (ی مع) صف مث.
نم ، تر ، بھیگی ہوئی.
کب تلک ابر کے پرتو سے رہے گیلی دھوپ
بار آلہا نکل آوے کہیں چٹکیلی دھوپ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۶)۔
گویا وہ زمین ہے ریتلی مینھ سے ہوجاتی ہے جو گیلی
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۸۷)۔ اس طرح گیلی ریت گھاس میں لپٹ کر آ جاتی ہے۔ (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۸)۔ [رک : گیلا (۱) کی تانیث].

ـــ سُوکھی دونوں جَلْتی ہیں کہاوت.
سخت اندھیر ہے ، نیک و بد میں تمیز نہیں.
گیلی سوکھی دونوں جلتی ہیں ہوا سرکار میں
چاندنی خانم عجب اندھیر ہے دربار میں
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۳۸۹)۔

ـــ گیلی (ـــ ی مع) صف مث.
بھیگی ہوئی ، بہت نم ، بھیگی بھیگی. لین کراڈ کی صبح کچھ عجیب ہی تھی ، گیلی گیلی ملگجی. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۲۹)۔ [گیلی + گیلی (رک)]۔

ـــ لَکْڑی (ـــ فت ل ، سک ک) است.
نم لکڑی جس میں لچک ہوتی ہے ؛ (مجازاً) قابل اصلاح (بچہ) جس کی عادات پختہ نہ ہوئی ہوں اور اسے حسبِ منشا راستے پر لگایا جا سکتا ہے اب بھی گیلی لکڑی ہے کچھ نہیں گیا ہے جدھر چاہو موڑ سکتی ہو۔ (۱۸۷۴، انشائے ہادی النسا ، ۹۱)۔ [گیلی + لکڑی (رک)]۔

ـــ لکڑی سیدھی ہو سکتی ہے کہاوت.
بچے کی تربیت ممکن ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ مٹی (ـــ کس نیز فت م ، شد ٹ) امث.
گندھی ہوئی مٹی ، پانی سے گارا کی ہوئی مٹی. گیلی مٹی سے اس کی مورتیاں بنا کر ان پر خوبصورت نقش و نگار بنائے جاتے ہیں. (۱۹۹۰ ، بھول بسری کہانیاں (بھارت) ، ۲ : ۳۷). [گیلی + مٹی (رک)].

گیلی (ی مج) امذ.
(پٹری ، **لائن ، اصطلاحاً) طباعت کے لیے سیسے کے کمپوزشدہ حروف کا مجموعہ.** مال کی گیلی پر ناریل ناری کے ساگ میں لپیٹ کر دیا جلایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۰۲). ایمسٹرڈم کی بنیادیں لکڑی کے بڑے بڑے شہتیروں اور گیلیوں پر جمی ہوئی ہیں. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۱۰۱). [انگ : Galley].

گیلے (ی مج) امذ ؛ ج.
گیلا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. اناں گیلے بال جھٹکتی ہوئی غسل خانے سے نکل آئیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۱۰).

ـــ میں سونا ، سوکھے میں سلانا محاورہ.
خود تکلیف اٹھا کر دوسرے کو آرام پہنچانا. وہی ... مہربان ہستی میری ہروقت کی نگراں جو آپ گیلے میں سوتی اور مجھے سوکھے میں سلاتی تھی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۶۳).

گیلیری (ی مج ، ی مج) امث.
رک : **گیلری جو زیادہ مستعمل ہے.** بادشاہ گیلیری کے اوپر بیٹھا ہے اور بڑے آدمی اسٹیج کے اوپر ایکٹر ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۵). [انگ : Gallery].

گیلیکٹوز (ی مج ، ی مج ، سک ک ، و مج) امذ ؛ ج.
(حیاتیات) **دودھ.** یہ خامرہ لیکٹوز کو گلوکوز اور گیلیکٹوز میں تبدیل کرتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۷۵۳). [انگ : Galactose].

گیلیَم / گیلیئَم (ی مج ، سک نیز کس مج ل ، فت ی/ ی مج ، ی مج ، فت ء) امث.
ایک قسم کا نرم نیلگوں سفید دھاتی عنصر جس کا نقطۂ پگھلاؤ بہت کم اور نقطۂ کھولاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے. یہ عناصر سلیکان ، گیلیئم ... تھے جو بعد میں دریافت ہوئے. (۱۹۷۰ ، زعمانے سائنس ، ۲۸۳). گیلیم اور انڈیم کے ایٹم میں تین تین ویلنس الیکٹرون ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۲۰). [انگ : Gallium].

گیلی نیشیا (ی لین ، ی مج ، کس ش) امذ.
دجاجی پرندوں کی عام جنس (اس میں مرغیاں ، کبوتر ، تیتر وغیرہ شامل ہیں). دجاجیہ (گیلی نیشیا) میں مرغی داخل ہے جس کی نسل کہا جاتا ہے کہ ہندوستان سے آئی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۴۷). [انگ : Gallinacea].

گیم (ی مج) امذ.
۱. **کھیل ، بازی.** گیم - کھیل کے معنی میں اُردو میں عام ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۰).

مشاعرہ کا بھی تفریح اہم ہوتا ہے
مشاعرہ بھی کرکٹ کا گیم ہوتا ہے

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۱۰۷). ۲. **شکار.** صبح پانچ بجے بیڈ ٹی اور ناشتہ جب آپ گیم سے ۹ یا دس بجے واپس آئیں. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۰۶). [انگ : Game].

گیما (۱) (ی مج) امذ ؛ ـــ گاما.
(طبیعیات) **یونانی حروفِ تہجی کا تیسرا حرف جو شمار کرنے میں ۳ اور C کے بجائے استعمال ہوتا ہے.** کاربن کے بعد والے کاربن ایٹم بالترتیب B (بیٹا) لا (گیما) اور S (ڈیلٹا) کاربن کہلاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۲۶). [انگ : Gamma]

ـــ شُعاع (ـــ ضم ش) امث.
(طبیعیات) **تابکار ایٹموں کے توڑ پھوڑ کے نتیجے میں خارج ہونے والی شعاع یا برق مقناطیسی موج جس کا طول بہت چھوٹا ہوتا ہے** (ماخوذ : کوانٹم نظریہ ، ۱۶). [گیما + شعاع (رک)].

ـــ لوہا (ـــ و مج) امذ.
قلزیات) **معمولی لوہے کی ایک بہروپی شکل جس میں وہ گرم کرنے پر یا بعض عملیات سے مستقل طور پر تبدیل کیا جا سکتا ہے.** آہنی کاربائڈ گیما لوہے میں بہ آسانی گھل جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، فلزیات ، ۲۵۶). [گیما + لوہا (رک)].

گیما (۲) (ی مج) امذ.
(نباتیات) **کونپل ، شگوفہ وغیرہ ؛ تراکیب میں مستعمل.** [انگ : Gemma]

ـــ پیالَہ / کَپ (ـــ کس پ ، فت ل / فت ک) امذ.
(نباتیات) **پیالہ نما جسم جو نمو پانے والی راسوں سے ذرا پیچھے درمیانی رگ کے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں.** کیپول یا گیما پیالے یا کپ ... ان کی تعداد مارکینشیا پالیمارفا میں زیادہ ... ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۶۹). [گیما + پیالہ / کپ (رک)].

گیمبوج / گیمبوجیا (ی مج ، سک م ، و مج / کس ج) امذ.
جنس گارسینیا کے درختوں کی کئی اقسام سے حاصل ہونے والا لاکھ جو طب میں بطور مسہل اور زرد رنگ رنگنے میں استعمال ہوتا ہے. گیمبوجیا (ل) گیموبوج (س) ... رال ملا ہوا گوند ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۲۵). [انگ : Gamboge].

گیمز (ی مج ، سک م) امذ ؛ ج.
گیم (رک) کی جمع. عرصہ ہوا کہ ایشین گیمز کی ایک ٹیم آئی. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۵۳). [انگ : Games].

گیمس (ی مج ، سک م) امذ ؛ ج.
گیم (رک) کی جمع ، بہت سے کھیل. اسپورٹ ... کی اصطلاحیں اور

مرکبات مثلاً اسپورٹسمین ، اسپورٹنگ کلب ، گیمس اینڈ اسپورٹس وغیرہ بھی رائج ہیں۔ (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ١٣١)۔ [انگ : Games]۔

---کَلَب (---فت ک ، ل) امذ (شاذ)۔
کھیلوں کی انجمن۔ میور سینٹرل کالج میں گیمس کلب بالکل طالبعلموں کے ہاتھ میں تھا۔ (١٩٤٤ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ٢١)۔ [انگ : Games Club]۔

گیموپیٹَلَس (ی مج ، و مج ، ی مج ، فت ٹ ، ل) امذ ؛ ج۔
(نباتات) ایسے پھول جن کی پنکھڑیاں ایک دوسرے سے جُڑی ہوئی ہوں (آسان نباتیات ، ٨٩)۔ [لاط : Gamopetalous]۔

گیموپیٹلی (ی مج ، و مج ، ی مج ، سک ٹ) امذ ؛ ج۔
(نباتات) پودوں کی ایک جماعت جس میں اکمامہ اور کیجہ موجود اور متحد ہوتے ہیں اور نرکوٹ چند ہوتے ہیں جو اکلیجہ سے جڑے ہوتے ہیں (آسان نباتیات ، ١٣٦)۔ [لاط : Gamopetalae]۔

گیموسیپَلَس (ی مج ، و مج ، ی مج ، فت پ ، ل) امذ ؛ ج۔
(نباتات) ایسے پھول جن کی کٹوریوں کے جز ایک دوسرے سے جُڑے ہوتے ہیں (آسان نباتیات ، ٨٨)۔[لاط:Gamosepalous]۔

گیمی (ی مج) امذ۔
نباتات) ایک خاص قسم کے نباتاتی شگوفے جو اکثر نباتاتی افزائشِ نسل کرتے ہیں (برائیوفائیٹا ، ١٥)۔[انگ : Gemmae]۔

گیمیٹ (ی مج نیز لین ، ی مج) امذ۔
(نباتات) دونوں تناسلی جرثومی خلیوں میں سے ایک جو مل کر نیا عضویہ بناتے ہیں، صنفی تخم، زواجہ۔ نرگیمیٹ جسامت میں بہت چھوٹا ... ہوتا ہے۔ (١٩٧٠ ، برائیوفائیٹا، ٢)۔[انگ: Gamete]۔

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) امذ۔
(نباتات) معدّل شاخ گمٹے پیدا کرنے والی شاخ، زواجہ بردار۔ یہ اعضا ... خاص قسم کی شاخوں پر پیدا ہوتے ہیں ان شاخوں کو گیمیٹوفور یا گیمیٹ بردار کہتے ہیں۔(١٩٧٠، برائیوفائیٹا ، ١٣)۔ [گیمیٹ + ف : بردار ، برداشتن ۔ اٹھانا]۔

گیمیٹوفائیٹ (ی مج ، ی مع ، و مج ، ی مع) امذ۔
(نباتات) تدریجی نسلوں کے پودے کی جنسی شکل نیز گمٹی پودا۔ وہ مادہ جنسی اعضا یا گیمیٹوفائیٹ کے کسی دوسرے حصے کے اندر ہی رہ جاتا ہے۔ (١٩٧٠ ، برائیوفائیٹا ، ١)۔ [انگ : Gameto Phyte]۔

گیمیٹوفور (ی مج ، ی مع ، و مج ، و مج) امذ۔
(نباتات) رک : گیمیٹ بردار۔ پروٹونیما ... کے اوپر ایک یا زیادہ جنسی شاخیں یعنی گیمیٹوفور پیدا ہوتی ہیں (١٩٧٠، برائیوفائیٹا، ١٢)۔ [انگ : Gameto Phore]

گَیمیٹَنجِیا (ی لین ، ی مع ، ی لین ، سک ن ، کس ج) امذ۔
(نباتات) وہ عضو یا جسم جو گمٹہ پیدا کرے ، زواجہ کیسہ ، زواجہ دان۔ بہت کم ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک گیمیٹنجیا میں سپور پیدا کرنے کی بافت اور بیضے دونوں بنتے ہیں۔(١٩٧٠، برائیوفائیٹا ، ٢٣٧)۔ [انگ : Gametangia]۔

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) امذ۔
(نباتات) رک : گیمیٹ بردار۔ تھیلس سے کئی ایستادہ شاخیں بن جاتی ہیں جو معمر ہو کر کئی گیمیٹنجیا بردار بنا دیتی ہیں ۔ (١٩٧٠ ، برائیوفائیٹا ، ٢٣٢) ۔ [گیمیٹنجیا + ف : بردار ، برداشتن ۔ اُٹھانا]۔

• • • گِیں / گِین (... ی مج) لاحقہ۔
تراکیب میں بطور جزو دوم (کسی کیفیت سے) بھرا ہو یا آلودہ کے معنی دیتا ہے ، جیسے : خشمگیں ، سرمگیں ، نرمگیں ، غمگین وغیرہ میں۔

کبھی کبھی جو تری شرم گیں نگاہ ملے
تو میں بتاؤں اسے چھیڑ چھیڑ کر گستاخ

(١٩٣١ ، اعجاز نوح ، ٦٩)۔ [ف : آگیں (رک) کی تخفیف]۔

گین (ی مج) امذ (شاذ)۔
نفع ، فائدہ ، منافع ، حاصل۔

لگ گئے ہیں فون کے لگنے میں پورے سولہ سال
لاس ہے صارف کو اس سے اور نہ کوئی خاص گین

(١٩٨٧ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ٣٨٧)۔ [انگ : Gain]۔

گَینا (١) (ی لین) امذ۔
گہنا ، زیور (سامانِ آرائش خصوصاً عورتوں کا)۔ کہنے لگی کہ گینا کر اب معلوم ہوتا ہے۔ (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ٨٧)۔ [گہنا (رک) کا بگاڑ]۔

گَینا (٢) (ی لین) امذ۔
١۔ چھوٹے قد کا بیل ، ٹھنگنا بیل۔ اس کے بیل بھی بہت چھوٹے ہوتے ہیں ، انھیں گینے کہتے ہیں۔ (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٣٣)۔ ٢۔ بچھڑا (خصوصاً خصی جو کھانے کے لیے پالا جاتا ہے) نیز جھاڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔[مقامی]۔

گَینْت (ی لین ، سک ن) امذ۔
زمین وغیرہ کھودنے کا ایک نوکدار آہنی اوزار، کدال ، گینتی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گینتی (رک) کی تخفیف]۔

گَینْتی (ی لین ، مغ) امث۔
ایک روئیدگی جس کی بیل زمین پر بچھی ہوتی ہے یا دوسرے پاس کی چیزوں پر چڑھ جاتی ہے ، پتے انار کے پتوں کی طرح اور ان سے چھوٹے ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ٦ : ١٢١)۔ [ہنگ]۔

گَینْتی (ی لین نیز مج ، مغ) امث۔
رک : گینت۔

جب مسجد لاہور کو سکھوں نے گرایا
انگریزوں کے قانون کی گینتی کی مدد سے

(١٩٣١ ، چمنستان ، ٢٨٣)۔ [گیتی (رک) کا انفی تلفظ]۔

گینٹھی (ی مج ، سک ن) امث.
کٹھڑی (جامع اللغات). [مقامی].

ـــ سَنبھار مَدھری چال آج نہ بھنجو بھنجو کال کہاوت.
آہستہ آہستہ کام ہو جائے گا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گینج (ی مع ، غنہ) امث.
ایک قسم کا کھانا جو عموماً محرم میں پکتا ہے ، ملیدہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گینجنا (رک) کا حاصل مصدر].

گِینجائی (کس گ ، ی غم ، مغ) امث.
ایک برساتی کیڑا جس کی پیٹھ پر دھاریاں ہوتی ہیں ، کن سلائی ، گُجا. برسات کے موسم میں جو گینجائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اُن میں سے ایک گینجائی سُرخ اور بڑی لے کر آگ پر جلائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۳). [گجائی (رک) کا انفی تلفظ و املا].

گینجَن (ی مج ، مغ ، فت ج) امذ.
کلدمذ ، گیج بیج (جامع اللغات). [مقامی].

گِینجْنا (ی مع ، غنہ ، سک ج) ف م.
ہاتھ سے مل ڈالنا ، خراب کر دینا (جامع اللغات). [پ : गञ्जय].

گَینڈ (فت گ ، ی ، سک ن) امذ.
بڑا ہاتھی ، گج (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [پ : गयंद].

گیند (ی مج ، غنہ) امث ؛ امذ.
۱. چمڑے ، کپڑے یا ربڑ وغیرہ کا وہ گولہ جس سے بچے کھیلتے ہیں اور ہاکی ، کرکٹ یا ٹینس وغیرہ کے کھیل میں مختلف جسامت کا استعمال ہوتا ہے ، گونے.

تری بچا کر تاناں باناں
کہیں سو کھیلے گیند چوگاناں

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۲).

بھلا آن دے خوش یو میدان ہے
سر اس گیند بجھ تیغ چوگان ہے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲۰). کوئی پھولوں کی گیندوں سے کھیلتی ہیں ، کوئی دوڑتی پھرتی ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۹۵). اگرچہ گیند کی حرکت کشتی نشینوں کی نظر میں ایک خطِ مستقیم پر معلوم ہوتی ہے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۲۸). لڑکے یہ کھیل کھیلا کرتے ہیں کہ برف کی گیندیں بنایا کرتے ہیں ، اس کو جتنا ہاتھ سے بھینچتے ہیں اتنی ہی ہوا اس میں سے باہر نکلتی جاتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۷۹). پہلی گیند ٹھیک کورٹ میں نہ گرے تو دوسری گیند پھینکنے کی اجازت دی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۶۱). اس کے پاس گالف کھیلنے کی کچھ گیندیں تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۸). ۲. گیندے کا پھول ، زرد رنگ کا پھول.

باس باساں سوں محبّت گیند میلی
بہار پھل نا لیوے میری نئی ہالی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۱).

گیند نے اپنا بنایا رنگ زرد
سن رہی تھی زعفران آ اوس کا درد

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۵). ۳. (اَ) روشنی کا گولا (جو اکثر میدانِ جنگ میں پھینکا جاتا تھا).

غیروں سے تم نے پیچ لڑائے پتنگ کے
شعلے ہماری آہوں کے ہیں گیند جنگ کے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). (اَا) دیوالی میں چراغ کی طرح جلانے کا گولہ جس کے اندر کا ایک تار نکال کر تیل کی کُپی سے متصل کر دیتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. لکڑی وغیرہ کا گول قالب جس پر پگڑی وغیرہ لپیٹ کر درست کی جاتی ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۵. (کنایۃً) جوان عورت کی سخت ، گول اور چھوٹی چھاتیاں.

دو گیند میرے سینے پر لگتی تھیں شب وصل
کھیلا کیے وہ مجھ سے عجب گیند تڑی رات

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۰). [س : गन्दुक].

ـــ بَلّا (ـــ فت ب ، شد ل) امذ.
کرکٹ (رک) کا کھیل. اس وحشی نے جواب دیا ، آپ گیند بلے کو پوچھتے ہیں مجھے اس کی بابت کچھ معلوم نہیں. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گُدگدیاں ، ۱۱). کرکٹ کو تو گیند بلا بھی کہا گیا. (۱۹۹۰ ، اُردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۹). [گیند + بَلا (رک)].

ـــ تَڑی (ـــ فت ت) امث.
بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک بچہ دوسرے بچے یا بچوں کے گیند مارتا ہے اور جس کے وہ گیند لگ جاتی ہے وہ کھیل میں چور بن جاتا ہے اور مارنے والے کو مقررہ طور پر کندھے یا پیٹھ پر چڑھاتا (چڈی دیتا) ہے.

چوگاں سے کمر کے بنا سر کی گیند مار
کھیلا جب آ کے گیند تڑی ، تب خبر پڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۷).

دو گیند میرے سینے پہ لگتی تھیں شب وصل
کھیلا کیے وہ مجھ سے عجب گیند تڑی رات

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۰). گیند تڑی ... یہ کھیل بہت اچھا ہے ، ورزش کی ورزش اور تفریح کی تفریح. (۱۹۲۸ ، کھیل بتیسی ، ۱۳). [گیند + تڑی (رک)].

ـــ چَڈّی / چَڈّھی (ـــ فت چ ، شد ڈ / ڈھ) امث.
رک : گیند تڑی. جو چھوٹے چھوٹے بچے ... گیند چڈھی ، گیند کچی ، اوڑان چھلّا ... کھیلتے تھے ، اس کھنکار سے اپنے اپنے گھروں میں جا چھپے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۶). گیند چڈی ... اور فہم و وقوف گلی ڈنڈا کھیلتا پھرے یا نہیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۶۷). [گیند + چڈّی / چڈھی (رک)].

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ.
بلیرڈ یا ٹینس کھیلنے کا اُونچا قوسی مکان ، ٹینس کورٹ ، اسپورٹس کمپلکس. گیند خانہ اس طرح کا بنا گوے سبقت فلک سے لے گیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۵). [گیند + خانہ (رک)].

ـــ دَھڑَکّا (ـــ فت دھ ، ڑ ، شد ک) امذ.
رک : گیند تڑی ، گیند کا کھیل ، کھیل کُود. ہمارے تمہارے گیند دھڑکا نہیں ہوا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۱۶). مثلِ گُل بازی نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے بیچ ادھڑ میں گیند دھڑکا ہو رہے ہیں (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳ : ۹). [گیند + دھڑکا (رک)].

ـــ دھڑکا کَرْ دینا محاورہ.
ہاتھ میں اُٹھا کرِ دے مارنا. ایسے ہر زمین گیر کی کیا حقیقت ہے ان کو فقروں میں اُڑا دونگا ، جس گیند میں سب کمال ہے اس کو گیند دھڑکا کر دوں گا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۷۳).

ـــ قَلْعَه (ـــ فت ق ، سک ل ، فت ع) امذ.
ایک کھیل جس میں کم سے کم چار لڑکے دن میں کسی دیوار کے نیچے یا چبوترے کے سہارے کھیلتے ہیں ، کھیل کے سامان میں ایک گیند اور چھ ٹھیکرے ہوتے ہیں ، ٹھیکرے تلے اوپر گڈی بنا کر رکھے جاتے ہیں پھر اس کو گیند کے نشانے سے گرایا جاتا ہے ، ایک لڑکا گڈی کو سنبھالتا ہے اور دوسرا گیند پکڑ کر مارنے کی کوشش کرتا ہے اگر سنبھالنے والے کو گیند لگ گئی تو وہ چور بنتا ہے (کھیل بتیسی ، ۲۰). [گیند + قلعہ (رک)].

ـــ کَپڑا (ـــ فت ک ، سک پ) امذ.
زرد رنگ کا کپڑا (جو کرشن جی کے پیرو پہنتے تھے) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گیند + کپڑا (رک)].

ـــ گَدَوَل (ـــ فت گ ، د ، شد و بفت) صف.
گیند کا کھیل ، گونے بازی (دریائے لطافت ، ۸۳). [گیند + گد (حکایت الصوت) + وَل ، لاحقۂ صفت].

ـــ گَہْوَارَہ (ـــ فت مج گ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
ایک قسم کا پھول جو ترازو کے پلڑے کی شکل کا ہوتا ہے اور بُت پر چڑھاتے ہیں (جامع اللغات). [گیند + گہوارہ (رک)].

ـــ گَھر (ـــ فت گھ) امذ.
رک : گیند خانہ ، ٹینس کورٹ. آپ موافق اپنے معمول کے گھوڑے پر سوار ہو گیند کھیلنے کو گیند گھر میں تشریف لے چلیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۲۸). وہاں گیند گھر بھی موجود ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۵۱). اس نے بادشاہ ہوتے ہی قصرالمنصور کے سامنے ایک گیند گھر بنانے کا حکم دیا. (۱۹۰۵ ، لمعۃالضیا ، ۹۸). [گیند + گھر (رک)].

ـــ گھوڑا (ـــ و مج) امذ.
ایک کھیل جس میں دو لڑکے دو گیندیں زمین پر پھینک دیتے ہیں پھر ایک لڑکا دوسرے لڑکے کی گیند کو نشانہ لگاتا ہے ، اگر نشانہ لگ کر گیند دور چلی جائے تو جس کی گیند کو نشانہ لگا ہو وہ پہلے لڑکے کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر گیند کے فاصلے تک لے کر جاتا ہے ، اسی طرح باری باری دونوں ایک دوسرے کو نشانہ لگا کر چلدی دیتے ہیں (کھیل بتیسی ، ۱۳). [گیند + گھوڑا (رک)].

گینْدا (ی مج ، مغ) امذ ؛ ــ گیندہ.
۱. دو ڈھائی ہاتھ اونچا ایک پودا نیز اس کا خوشبو والا گچھے دار زرد پھول ، گلِ صد برگ. کرک ، گیندہ. (۱۵۳۹ ، ریاض الادویہ (پنجاب میں اردو ، ۲۲۲)).

جوبن گیندا ہے ، لب لالہ ، زبان سوسن ، انکھیاں نرگس
ہوے ہیں پھول ہو اتنے تمہارے قد کی ڈالی سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۹۲). رنگت تمام جسم کی گیندے کے پھول کی طرح زرد. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۰).

ڈالی جو نظر حُسن شہِ جن و ملک پر
گیندے کی ہے زردی گلِ خورشید فلک پر

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۷).

یہ رنگت اُڑے جیسے آندھی سے دھول
یہ رُخ زرد ہو جیسے گیندے کا پھول

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۷۳). اس کے چہرے کی چاندنی گیندے کے پھول کی طرح زرد ہو گئی تھی. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷۳). ۲. **آتش بازی کا زرد رنگ کا پھول.** لال ٹینوں میں سے ہتھ پھول ، پھلجھڑیاں ... گیندا ، چنبیلی اس ڈھب سے چھٹنے جو دیکھتوں کی چھاتیوں کے کواڑ کُھل جائیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹). [گیند (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کھیلْنا محاورہ.
لڑکیوں کا ایک کھیل جس میں ایک دوسرے پر گیندے کے پھول پھینکتی ہیں.

ناتوانی میں بھی یہ بل ہے جو گیندا کھیلو
پھول کیا تم کو ہم آنکھوں سے اوٹھا لیتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱).

وہ گیندا کھیلتے جس دم ہیں بےتابی سے سینے میں
دلِ عشاق مانندِ گل بازی اوچھلتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۱). کئی ہزار کنیزیں ... کھڑی گیندا کھیل رہی تھیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۷).

گینْدَئی (ی مج ، مغ ، فت د). (الف) صف.
گیندے کے رنگ کا ، سرخی لیے ہوئے زرد رنگ کا.

لگیں شامیانے جو ہر ایک جا
وہ ہوں گیندئی اور بہت خوشنما

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۶). (ب) امث. **گیندے کا رنگ ، پیلا رنگ** (پلیٹس). [گیندا (ا مبدل بہ ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گینْدی (ی مج ، مغ) امث.
چھوٹی گیند ، چھوٹا گیندا (پلیٹس). [گیند + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گَینْڈ (ی مج نیز لین ، غنہ) امذ.
رک : **گینڈا.** اگر اس کی چال کو مناسبت گینڈ یا ہنس یا چکور کی دیجیے تو ان کی چال تو موٹی بھاری ہے اور اس کی چال نازک ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵). [گینڈا (رک) کا مخفف].

گینْڈ (ی مج ، غنہ) امذ.
بام مچھلی سے مشابہ ایک مچھلی جس کا منہ چونچ دار ہوتا ہے. بام کا منہ سانپ کا سا ... اور گینڈ کا منہ چونچ دار ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۹۳). [مقامی].

گینڈا (ی لین ، مغ) امذ.
(لفظاً) **گول تکیہ** ؛ (زراعت) **کھیت کی زمین ہموار کرنے کا لکڑی کا بھاری بیلن** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [غالباً ، س : गयडक].

گینڈا (ی مج نیز لین ، مغ) امذ.
۱. **ہاتھی کے برابر اور بھینسے سے مشابہ موٹی کھال کا ایک نہایت طاقت ور جانور ، جس کی ناک پر ایک سینگ ہوتا اور اس کی کھال سے ڈھال بناتے ہیں.**

خبر اس کی سُن کر نہ گینڈا چلے
کہ ہاتھی بھی ہو مست اینڈا چلے

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۷).

تھے جتنے کہ ارنے اور گینڈے
اکھر ہر اپنے اپنے اینڈے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۸).

ہے دیکھنے کا یو تن و توش او زبوں شعار
گینڈے کی ڈھال کاٹتی ہے تیغ آبدار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۱). چیتا ، گیدڑ ، کفتار ، گینڈا اور مگرمچھ بھی منجملہ درندے جانوروں کے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۳). اگر یہ دانت ہیں تو پھر گینڈے کی ناک پر ابھری ہوئی نوکیلی چیز کو سینگ کیوں کہتے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ فروری ، ۳). ۲. (کنایۃً) **بھاری جسم کا ، تن و توش والا ، بہت موٹا.** ایک مینڈھا مر گیا ، کیسا تیار تھا کہ میں کیا کہوں گینڈا بنا ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۴). [س : गयडक].

گینڈری (ی مج ، مغ ، فت نیز سک ڈ) امث.
گھڑوں اور مٹکوں وغیرہ کے نیچے رکھا جانے والا حلقہ (تا کہ وہ لڑھکنے نہ پائیں) ، اینڈوا ، اینڈوی. واشنگٹن کے نیشنل میوزیم میں درختوں کے ریشہ کی اینڈویاں یا گینڈریاں زمانۂ قدیم کی رکھی ہوئی ہیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۹۶). [گینڈلی (رک) کا محرف].

گینڈک (ی مج ، مغ ، فت ڈ) امذ.
رک : گینڈا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गयडक].

گینڈلی (ی مج ، مغ ، فت نیز سک ڈ) امذ.
کنڈلی ؛ **سوت کا لچھا ، لچھی** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گینڈ - گیند + لی ، لاحقۂ تصغیر].

---مار کر بیٹھنا محاورہ.
رک : **کنڈلی مار کر بیٹھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گینڈو (ی مج ، و مع) امذ.
رک : گیند (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گیند (رک) کا بگاڑ].

گینڈوا (ی مج ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
۱. **ایک قسم کا لمبے قد کا کینچوا.** غذا کی کمی اور خراب ہوا اور سردی کا پھرنا اور ثبورات کا دب جانا اور دانتوں کا نکلنا اور گینڈوے وغیرہ ، بعض اوقات اس مرض کے سبب باعث ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۱۴). ۲. (خیاطی) **گاؤ تکیہ** (ا پ و ، ۲ : ۱۵۵). [گیندوا (رک) کا ایک املا].

گینڈولی (ی مج ، مغ ، و مج) امث.
(کاشت کاری) رک: **گینڈوری** ، **گینڈولی بہ معنی اینڈوی بھی آتا ہے** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [گینڈلی (رک) کا بگاڑ].

گینڈی (ی مج ، مغ) امث.
رک : **گیڑی ، ڈنڈے کا کھیل ، میدانی کھیل** (کھیل بتیسی ، ۳۲). [گیڑی (رک) کا انفی املا].

گینڈے کی ڈھال اور بجلی کی تلوار کہاوت.
دونوں بہت اچھی ہوتی ہیں (بنانے والے کہتے ہیں کہ وہ تلواریں بجلی سے گرم کرکے بناتے ہیں) (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گینڑا (ی مج نیز لین ، مغ) امذ.
رک : **گینڈا** (پلیٹس). [گینڈا (رک) کا متبادل].

گینڑی (ی مج ، مغ) امث.
رک : **گیڑی ، پتلی قسم کی نلی یا بانس** (ا پ و ، ۱ : ۱۷). [گیڑی (رک) کا انفی تلفظ].

گینگ (۱) (ی لین ، غنہ) امذ.
گروہ ، جماعت ، ٹولی ؛ (عموماً) سماج دشمن سرگرمیوں میں ملوث لوگوں کا گروہ. ملزم ذاکر علی اپنے پورے گینگ کے ساتھ وہاں پہنچا اور ... اس نے معصومہ کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۸). [انگ : Gang].

---مین (---ی لین) امذ.
(**مختلف محکموں میں**) **کارکنوں یا مزدوروں کی ٹولی کا فرد.** انہوں نے ... ریلوے پٹری کی درستگی کے لیے دو سو گینگ مینوں کو متعین کر دیا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ جنوری ، ۱۱). [انگ : Gang Man].

---وے امذ.
جہاز کے اندر کا راستہ یا جہاز تک آنے جانے کا جڑ تختہ ، عموماً وہ سیڑھی جس کے ذریعے ساحل سے جہاز پر چڑھتے یا اترتے ہیں. گینگ وے اٹھنے سے ذرا پہلے بارش شروع ہو گئی. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۷۵). [انگ : Gang Way].

گینگ (۲) (ی لین ، غنہ) امذ.
(معدنیات) **کچ دھات کے ساتھ ملا ہوا پتھر یا مٹی ، سنگ معدن.** لوہے کی معدنیات عموماً کچھ ناکارہ اضافی معدنیات کی آمیزش کے ساتھ پائی جاتی ہیں ، ان آمیزشی معدنیات کو گینگ کہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۹). [انگ : Gangue].

گینگٹا (ی مج ، غنہ ، سک گ) امذ.
کیکڑا ، سرطان. سرطان : یہ چوتھا برج گینگٹے کی شکل ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۰۰). [گیگٹا (رک) کا انفی تلفظ].

گینگلا (ی مج ، غنہ ، سک گ) صف ؛ امذ.
رک **گیگلا ، احمق ، بے وقوف.** کبوتر بولنے لگیا ارے گینگلے مجھے جھنکارے کی طرح معلوم ہوتی ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳). [گیگلا (رک) کا انفی تلفظ].

---- پن / پنا (---فت پ) امذ.
رک : کنگلا پن ، حمالت (پلیٹس). [کینگلا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

کِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ.
آبگینہ (رک) کا مخفف بمعنی شیشہ نیز بطور لاحقہ مستعمل . کینہ (ف) آبگینہ ، خاکینہ وغیرہ . (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۲۰). [آبگینہ (رک) کا مخفف].

کِینْہُن (ی مج ، مغ ، ضم ہ) امذ.
رک : گیہوں (پلیٹس). [گیہوں (رک) کا بگاڑ].

کِینْہُوں (ی مج ، مغ ، و مع) امذ.
رک : گیہوں (پلیٹس). [گیہوں (رک) کا انفی تلفظ].

گِینی (ی لین) صف مث.
۱. (i) چھوٹے قد کی گائے . ایک قسم اس جانور کی گوٹ سے مشابہ ہوتی اور بےحد خوش شکل ہوتی ہے اس کو گینی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۸۱) . (ii) نوجوان گائے جس نے ابھی تک کوئی بچھڑا نہ جنا ہو (پلیٹس). ۲. دو پہیوں والی گاڑی یا بگھی وغیرہ جسے بچھڑا کھینچتا ہے جو گینا کہلاتا ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : گینا (۲) کی تانیث].

گِیو (ی مع ، سک و) امذ.
شاہ نامے کے ایک مشہور اور طاقتور پہلوان کا نام (جو گودرز کا بیٹا اور بیژن کا باپ تھا) ؛ مراد : بہت طاقتور پہلوان.

کیا تنگ اپس سر افراز نیو
ماریا تیغ یک برسر دست گیو

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۳).

صلابت میں را کس سہابت میں دیو
دلیری میں رستم ہیں قوت میں گیو

(۱۸۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۵۷).

کہاں رستم و گیو و افراسیاب
سخن سے رہی یاد یہ نقل خواب

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۳).

خلش کرتا نہ کر تو دمبدم پر نشتر مژگاں
کہ اس جا گیو و رستم کو بھی اب ڈر آوے ہی آوے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۴۹). رستم سہراب گیو ، سب نے اس کے آگے کان پکڑے سر سر گئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۲).

طاقت میں ہے پشن کی حقیقت نہ گیو کی
انگلی سے پھیرتا ہوں کلائی میں دیو کی

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [ف].

گِیوا (ی مع) امذ.
(مشرقی بنگال کا) ایک درخت جس کی لکڑی نرم اور کاغذ بنانے کے کام آتی ہے. ان جنگلات میں کوران اور گیوا کے درخت بھی ملتے ہیں گیوا درخت کی لکڑی نرم ہوتی ہے. (۱۹۶۶، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۴۴). [انگ : Geiva].

گَیُومَرْتان (فت گ ، و لین ، فت م ، سک ر) امذ.
(لفظاً) ذاتِ فانی ؛ (زردشتی مذہب کے مطابق) پہلا انسان ؛ مراد : حضرت آدم علیہ السلام. سب سے پہلا آدمی گیومرد یا گیومرتان تھا جسکے معنی ذاتِ فانی کے ہیں. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۶۲). [ف].

گَیُومَرْد (فت گ ، و مع ، فت م ، سک ر) امذ.
رک : گیومرتان. پہلا انسان گیومرد یا گیومرتان اس بادشاہ سے مختلف ہے جس کے دو پوترے تاز اور سیوشنگ تھے. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۶۲). [ف].

گِیوَہ (ی مع ، فت و) امذ.
رک : گیوا ، ایک درخت کا نام. سمندری ، گیوہ ، گوارن ، گوالپاٹا اور تیمر یہاں کے خاص درخت ہیں . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۳۹). [انگ : Geiva].

گِیَہ (کس گ ، فت ی) امث.
رک : گیاہ (پلیٹس). [گیاہ (رک) کا مخفف].

گیہْ (ی مع ، سک ہ) امذ.
گھر ، مکان (جامع الغات). [س : गेह].

گِیَہا (کس گ ، فت ی) امث.
رک : گیاہ جو فصیح ہے (پلیٹس). [گیاہ (رک) کا بگاڑ].

گَیہاں (ی لین) امذ.
دنیائے عناصر ، جہان ، دنیا ، عالم.

ہستی سوں اپچ ہو گیان ہے ہاں
اس گیان سوں یو تمام گیہاں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۲). جس وقت نامہ حضرت خدیو گیہاں ... نام زد شجاع الشمس سے کیجیے ، بھیجیے گا. (۱۷۹۲ ، شاہ عالم ثانی ، عجائب القصص ، ۶۶).

زیبا ہے اگر تجھے کہوں میں گیہان و خدا یگانِ اقبال

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۱۵).

بیخود و مست و پراگندہ بیاں میں ہوں مدّاحِ رسولِ گیہاں

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۷۶). [ف].

---- پَناہ (---فت پ) صف ؛ امذ.
جہاں پناہ ، شہنشاہ. گیہاں پناہ نوشیرواں عادل کا بیٹا نوش زاد باپ کے کیش و آئین کے خلاف عیسائی ہو گیا تھا. (۱۹۰۰ ، ایامِ عرب ، ۲ : ۱۶۲). [گیہاں + پناہ (رک)].

---- خُدیْوْ (---ضم نیز فت خ ، ی مع ، سک و) امذ.
خداوند عالم ، بادشاہِ جہاں ، دنیا کا مالک.

ظالم شکار بن گیا گیہاں خدیو کا
کافر وہ تھا تو ہاتھ بھی مارا جنیو کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۶). [گیہاں + خدیو (رک)].

گَیہر (ی لین ، کس ہ) صف.
رک : گہرا (پلیٹس). [گہرا (رک) کا مخفف].

گَیہْرا (ی لین ، سک ہ) صف.
رک : **گہرا** (پلیٹس). [گہرا (رک) کا بگاڑ].

گَیہْرائی (ی لین ، سک ہ) امث.
رک : **گہرائی** (پلیٹس). [گیہرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

گَیہْنا (ی لین ، سک ہ) امذ.
گہنا ، زیورات.
جو گیہنا لیے ہندوی ریت کا جواہر جو ہے بکرم آجیت کا
(۱۵۶۸ ، حسن شوق ، د ، ۸۵). [گہنا (رک) کا ایک املا].

گیہْواں (ی مج ، ضم ہ). (الف) صف.
گیہوں کے رنگ کا ، سانولا ، گندمی ، چمپئی ، ملیح (عموماً رنگ کے ساتھ مستعمل). حبش میں کوئی ہمارے ملک کا گیہواں رنگ آدمی جا نکلے تو اس کو مبروص سمجھ کر اُس کی چھانوں سے دور بھاگیں . (۱۹۰۷ ، اُمہاتُ الامہ ، ۲۳). گیہواں رنگ کے علاوہ اس کا مشرق ناک نقشہ بھی بہت دل کش تھا. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۵۲). (ب) امذ. **گندم کا رنگ نیز ایک قسم کی گھاس** (پلیٹس). [گیہُ (گیہوں (رک) کی تخفیف) + واں ، لاحقۂ تذکیر].

گیہُوں (ی مج ، و مع) امذ.
سفید رنگ کا ایک مشہور غلّہ جو ایک طرف سے مخروطی اور جس کے دوسری طرف بیچ میں جڑی ہوئی کھال کی طرح خط ہوتا ہے اس کے آٹے سے روٹی پکائی جاتی ہے جو عموماً کھانے میں استعمال ہوتی ہے ، گندم ، کنک.

قطرا پانچ سیر گیہوں اور داکھ
دس سیر جوار اور خرما آکھ

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی ، ۵). گیہوں ... ہور تور ہری بھری وغیرہ سب اناج ہور ترکاری جو کھانے کو آتے ہیں سو پیدا کیا. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، محمد مخدوم ، ۲۹). جب مینگنی چوہے کی گیہوں میں پڑکر پس جاوے ... تو اس کا کھانا جائز ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۷۷).

کچھ مزا گیہوں کا کچھ حوا کے کہنے کا خیال
آپ ہی کہیے کہ اس موقع پر آدم کیا کریں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۲). جو کام عورت ہاتھ سے کرتی تھی اس کی جگہ مشینوں نے لے لی یعنی گیہوں کا چھڑنا ، فصل کاٹنا ... وغیرہ. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۸۹). [س : गोधूम].

---بھی گیلے جانگر بھی ڈھیلے کہاوت.
کام بھی مشکل اور کوشش بھی پوری طرح نہیں تو پھر مقصد کیسے حاصل ہو. گیہوں بھی گیلے جانگر بھی ڈھیلے ، پسائی ہو تو کیونکر. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۱۰).

---جَنْگْلی (---فت ج ، غنہ ، سک گ) امذ.
گیہوں سے مشابہ ایک لمبی کرخت گھاس (کلیدِ عطاری ، ۹۱). [گیہوں + جنگلی (رک)].

---دے کَر گاجْریں کھائیں کہاوت.
(کسی ضرورت سے) عمدہ چیز دے کر ادنٰی چیز (بدلے میں) لینا بے وقوفی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی بال / بالی ، نَہیں دیکھی کہاوت.
نہایت ناتجربہ کار اور نادان ہے ، گھر کی چار دیواری سے بھی نہیں نکلے ، یہ بھی معلوم نہیں کہ گیہوں کا پیڑ اور اس کی بالی کیسی ہوتی ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی بالی امث.
خوشۂ گندم (مہذب اللغات).

---کی روٹی کو فَولاد کا / فَولادی ، پیٹ چاہیے کہاوت.
نعمت کھا کر پچانے کو بڑا حوصلہ چاہیے ، دولت یا مرتبہ پانے کے بعد اپنی حد سے نہ بڑھنا بڑے حوصلہ مند آدمی کا کام ہے (محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ہَضْم نَہیں ہوتی کہاوت.
دولت یا کسی قسم کی ترقی ہو جانے پر مزاج کا بدل جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کے ساتھ گُھن بھی پِسْنا / پس جاتا ہے کہاوت.
بُرے کے ساتھ اچھا بھی نقصان اٹھاتا ہے ، زبردست کے ساتھ کمزور بھی مارا جاتا ہے. بس ایسا معلوم ہوا کہ نابکار تلنگوں کے گیہوں کے ساتھ بہتیروں کا گھن پستا ہے ، چلیے تشریف لے چلیے . (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳). مجھے بڑی فکران غریب عورتوں اور بچوں کی ہے گیہوں کے ساتھ یہ بے گناہ گھن کی طرح پسے جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۹۳). میر عاشق- ہاں یہ تو سچ ہے کہ بادشاہ کا کوئی قصور نہیں لیکن گیہوں کے ساتھ گھن بھی پستا ہے. (۱۹۵۹ ، نقش آخر ، ۴۳). آپ روس کے معاملے میں ٹانگ اڑانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۷ مارچ ، ۳).

---کے ساتھ گُھن پِس گیا فقرہ.
زبردست کے ساتھ کمزور بھی مارا گیا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---کے کھیت میں کرنجوا اُگا کہاوت.
اچھے کی اولاد بُری ہوتی ہے ، بھلائی کے بجائے بُرائی پلے پڑی (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

گیہُونوا (ی مج ، و مع ، مغ) صف.
رک : **گیہواں ، گیہوں کے رنگ کا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گیہوں (رک) + وا (واں (رک) کی تخفیف) ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گیَیہ (ی مج ، فت ی) صف.
جس کا جاننا ضروری ہو ، جو جانا جا سکے ، جاننے کے قابل. راجن یہ گییہ جاننے جوگ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۳). [س : ज्ञेय].

گَیہ / گیہ (ی لین) امث.
(معماری) عمارت کا آگے پیچھے بنا ہوا ہر ایک درجہ (ا پ و ، ۱ : ۱۵۱). [گہ (رک) کا بگاڑ].

گھ

گھ (فت گھ) حرف مذ.

۱. **صوتی اعتبار سے اُردو حروفِ تہجّی کا (بشمول ہائیہ حروف) بیالیسواں حرف جو تحریر میں "ھ" کی شمولیت کی وجہ سے "گ" کی ہائیہ شکل کہلاتا ہے ، دیوناگری میں چوتھا مصمتہ (घ) ہے ، یہ کلمے کے شروع ، وسط اور آخر میں بھی آتا ہے.** گھ ، ہندی الف بے تے کا چوتھا حرف صحیح ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۳). قدیم ہند آریائی کے دم کشیدہ حروف صحیح (بھ ، گھ ، دھ ، جھ) اس زبان میں اب تک محفوظ ہیں. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۱۳). گھر کا صحیح اور حکمیاتی تجزیہ گھ + ر اور بھر کا بھ + ر ہے. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۵۷). ۲. **گھرگھر کی آواز.** گھ ... کے لغوی معنی سنسکرت لغت میں گھرگھر سے مشابہ آواز کے ہیں. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۳).

گھاب امذ.

(کاشت کاری) نشیبی زمین جہاں پانی جمع ہو جائے ، دلدلی زمین. بعض جگہ ایسے لعاب دار مٹی و پانی ملکر ہو جاتا ہے کہ اس میں سے نکلنا مشکل ہوتا ہے ، اس کے نام یہ ہیں بجّھا ، گھاب ... ، لبڈر ، دلدل ، کھانچا. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۴). [مقامی].

گھابَر (فت ب) صف.

رک : گھابرا (الف) جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھبرانا (رک) سے صفت].

گھابْرا (سک ب). (الف) صف مذ.

گھبرایا ہوا ، پریشان ، سراسیمہ.

اتھا شور ہر طرف سوں مارمار
ہوئے گھابرے ملک پیادے سوار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۸). نظر یو خبر سن بہوت گھابرا ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۵). تم گھابرے نہ ہونا میں اپنے لڑکے کو یہ بات کہتی ہوں وہ دعا کرے گا تو تمہاری مراد برآویگی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۸۳). (ب) امث. **گھبراہٹ ، پریشانی.**

تنبولی اسے دیکھ دل میں کڑا
ادک دل میں اسکے لگا گھابرا

(۱۸۵۲ ، قصہ قاضی و چور کا ، ۸۷). [گھبرانا (رک) سے صفت].

گھابْرات (سک ب) امث.

رک : گھبراہٹ. اگے ساؤل تیرے موں ہو کی گھابرات دستی ہے. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی ، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت)). [گھابرا + ت ، لاحقۂ کیفیت].

گھابْری (سک ب) صف مث.

گھبرائی ہوئی ، پریشان.

یکایک صبا ہوی سو ہو گھابری
وہیں کاڑ نسوت سٹی زرزری

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۵).

پوچھی ہو گھابری او لوگاں سو
چھوڑی تھی یہاں میں ایک بچے کو

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۴۳). عورتیں ان داغوں اور پوست کے تڑکنے کو دیکھ کر بے سبب گھابری ہوتی ہیں ، (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۵۳). [گھابرا (رک) کی تانیث].

گھات (۱) امث.

۱. **تاک ، دانو ، شکار کی چھپواں تلاش ، (کام یا عمل کا) مناسب وقت یا موقع ، کمیں ، کمیں گہ.** اور ان کا محاصرہ کرو ، اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھو. (۱۸۸۴ ، تحقیق الجہاد ، ۳۰).

چوروں کو اپنی گھات کا سودا نہیں رہا
اور شاطروں کو مات کا سودا نہیں رہا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۹۶). دور دور تک گھات میں کھڑی جیپیں حرکت میں آنے لگیں. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۱۰). ۲. **دھوکا ، فریب ، چال بازی.**

آپ کی ہر بات میں یہ بات ہے
چال ہے فقرہ ہے دم ہے گھات ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸۷).

ہم کو دیکھی ہوئی چالوں سے بچے رہنے کا سوچ
ان کا اس کھیل میں ہر داؤں نیا گھات نئی

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۶).

میرے لیڈر کو لگی ہے جو مساوات کی رٹ
یہ بھی بیکار الیکشن کی کوئی گھات نہ ہو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۶). ۳. **وہ جگہ جہاں دشمن یا شکار کے انتظار میں بیٹھیں ، کمیں گہ.** اوس کی صورت انسان کی ہے راہوں میں گھات سے تاک میں بیٹھتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۳۶). ۴. (أ) **انداز ، ادا ، آن ، سج دھج ، چھیڑ چھاڑ.**

گھاتیں ہوئیں دلربائیوں کی باتیں ہوئیں آشنائیوں کی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴).

بھولے بھالے ہیں گھات کیا جانیں
ابھی وہ اور بات کیا جانیں

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۲).

برہمن نے کہا بس آپ کی باتیں ہی باتیں ہیں
ابھی یہ وصل کی راتیں نہیں ہیں اُن کی گھاتیں ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۶). بانکی چتونوں کی ایک ایک گھات بدن کا ہر پیچ و خم روپ کی ہر چھب داؤ پر لگا دی. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۹۱). (ii) **ڈھب ، ڈھنگ ، طور طریقہ**.

ہم سے آنکھوں میں جو رہتے تھے اشارات نہ بھول
تیرے دل لینے کی جو گھات ہے سو گھات نہ بھول

(۱۷۸۲ ، دیوان محبّت (ق) ، ۱۱۷).

دیکھو جب بنتی سنورتی ہے وہ زلف
مار رکھنے کی یہ اچھی گھات ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۰).

خود ہم نہ ملیں گے نہ کہیں جائیں گے مہماں
کی آپ نے واللہ نئی گھات سے توبہ

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۵۱).

رکھا آسمان ان کے قدموں پہ سر
لیا بوسۂ پا اسی گھات سے

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۶۸).

لیکن میں شادماں ہوں کہ شہباز مفت میں
معلوم مجھ کو چوری کی ہر گھات ہو گئی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۰). ۵. **ایسا موقع یا تدبیر جس سے کسی کو شک نہ ہو . خفیہ تدبیر**.

رکھ تو سرگوشی کے حیلے کو تو منہ پر قائم
بوسہ لینے کی اس انبوہ میں گو گھات نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵). ایک روز آدھی رات کے وقت گھات پا کے اوس طوطے کو پر نوچ کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۴۳). اب بھی اگر گھات تجھ کو ملے تو یہاں سے نکل جا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۶۷). رات دن تاک جھانک میں رہتا ، لیکن گھات نہ ملتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۶۲). ۶. (i) **دانو پیچ**. ایک دوسرے سے کس کس گھات سے لڑتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۸).

ہمارے سامنے شکوہ عدو کا
ہماری گھات اے ظالم ہمیں سے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۱). میرے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے سارے داؤں گھات بھول بیٹھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۱). (ii) **(بنوٹ) لڑائی کا ایک طریقہ جس میں چھپ کر کسی پر وار کرتے ہیں**. گھاتی ... اور الفاظ گھات اور گھتیل اسی سے مشتق ہیں. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۶). (iii) **(کشتی) حریف پر وار کرنے کے لیے اپنے بچاؤ کے ساتھ موقع کی تلاش** (ا پ و ، ۸ : ۶۲). ۷. **چال ، تدبیر ، تاک**.

ہر سحر دریے آرام سے آشاماں ہے
مکر و طامات کی اک گھات چلی جاتی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۸).

کچھ اشارے جو کیے میں نے تو جنجھلا کے کہا
تم رہا کرتے ہو دن رات انہیں گھاتوں میں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲۳).

وہ صدمے جو لگے رہتے ہیں اس آسائش کی گھاتوں میں
وہ دنیا سسکیاں بھرتی ہے جو تاریک راتوں میں

(۱۹۳۰ ، فکر و نشاط ، ۷۷).

میں کمزور ہوں پر مری گھات مضبوط ہے

(۱۹۷۴ ، زرد آسمان ، ۱۲۰). ۸. (i) **گُر ، نکتہ ، رمز**. وہ اپنے بچوں کو اکثر کہانیاں نقلیں سنایا کرتی تھی اور ہر ایک فن کی گھاتیں بتایا کرتی تھی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۰). وہ ... حُسن بیان اور لطف تحریر کی گھاتوں سے واقف نہیں ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۳). رمزوں اور گھاتوں کو وہ کیا سمجھیں جو صرف اہلِ زبان ہی کا حصّہ ہیں. (۱۹۲۱ ، دیباچہ دیوان ریختی ، ۲). (ii) **پوشیدہ بات ، راز ، چال**. سبب ازالۂ مرض صاف کیوں نہیں بتاتا ہے اس میں ضرور کوئی گھات ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹). ۹. **قابو ، اختیار**.

وہ رشکِ مہر و قمر گھات پر نہیں آتا
کبھی اندھیرے اُجالے نظر نہیں آتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۱). ۱۰. **غرض ، مقصد ، مطلب**.

یار تم کو دل نہیں دینے کا بے بوسہ لیے
تم جو اپنی کون کے ہو میں بھی ہوں اپنی گھات کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). ۱۱. **(مجازاً) جادو ، ٹونا ، چھومنتر ، موٹھ ؛ دشمنی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : घात].

---آنا محاورہ.

طور طریقہ معلوم ہونا ، ڈھنگ آنا.

رکھ کے اوروں پہ بُرا مجکو کہا کرتے ہو
گالیاں دینے کی اچھی تمہیں گھاتیں آئیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۰).

---پانا محاورہ.

۱. **موقع پانا**. طوطے کے درپۓ ہلاکت ہوئی ، ایک روز آدھی رات کے وقت گھات پا کے اوس طوطے کو پر نوچ کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۴۳).

باتوں باتوں میں جو بات پائی
شب کے پردے میں گھات پائی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۲۱). اُن حضرات نے موقع اور گھات پا کر ایسے ایسے رخنے اور جھگڑے بکھیڑے شروع کر دیے کہ تم کو ریاست ملنے پر دھن نہ بندھنے پائے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۳۵). ۲. **مقصد حاصل کرنا ، قابو حاصل کرنا**.

بیداریِ شب کی گھات پائی — حکمت سرِ دست ہاتھ آئی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۶). جب گھات اپنی پاؤں گی ، تمہیں درخت میں بٹھاؤں گی. (۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۹۴).

---پر آنا محاورہ.

قابو میں آنا ، چال میں آنا ، دانو پر چڑھنا ، ہتھے چڑھنا.

وہ رشکِ مہر و قمر گھات پر نہیں آتا
کبھی اندھیرے اُجالے نظر نہیں آتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۱).

ـــ پر/پہ چڑھنا محاورہ.
گھات پر آنا ، داؤں پر چڑھنا.

کیا چڑھو گے نہ کسی روز مری گھات پہ تم
آخر اس راستے سے روز ہو آتے جاتے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۵).

پوچھوں گا پھر مزاج ترا اضطراب دل
بھولے سے بھی وہ چڑھ گئے گر میری گھات پر

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۹۹).

ـــ پر لانا محاورہ.
قابو میں لانا ، داؤں پر چڑھانا.

ہم بھی خواب ناز میں سنتے ہے بدذات کی
رات بھر کرتا رہا وہ گھات پر لانے کی بات

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۲۶).

ـــ تاکنا محاورہ.
گھات لگانا ، موقع ڈھونڈنا (ماخوذ : نوراللغات).

ـــ چڑھنا محاورہ (قدیم).
رک : **گھات پر چڑھنا ، ہتھے چڑھنا.**

گھات چڑھ من ہرن لگا رہنے
دوڑیو پہ شکار جاتا ہے

(۱۷۲۳ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۱).

ـــ چلانا محاورہ.
وار کرنا ، داؤں چلانا ، منھ چلانا ؛ جادو کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ چل جانا/چلنا محاورہ.
چال یا چال بازی کا کارگر ہونا ، بس چلنا ، داؤں چلنا.

یا خدا آج تو غیروں کی نہ کچھ گھات چلے
بے کہے ساتھ مرے وہ بت بدذات چلے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳۹).

کہیے ہم سے چیلر تو بن جائے بات
ملے اُس سے منھی تو چل جائے گھات

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۰).

ـــ سوجھنا محاورہ.
تدبیر سوجھنا ، چال سمجھ میں آنا.

نہ راہ ہی مجھے سوجھی نہ پھاندنے کی گھات
پھرا کیا پس دیوار و پیش در خاموش

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸۳).

ـــ کرنا محاورہ.
۱. موقع تاکنا ، داؤں لگانا ، دھوکے سے وار کرنا.

مبادا اپس پر کرے گھات کچ
کہ سنتا نہیں کس کی یو بات کچ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷).

بداندیش نے جوں کیا اس پو گھات
شراب کا جو پیالا دیا اس کے ہات

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۱۷).

کوئی دشمن کیا نہیں واللہ
میں ہی منجھ حق میں ہے کیا ہوں گھات

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۵۰). نظر اس کی ایک مرغ خانگی پر جا پڑی ... گھات کرکے چاہا کہ اس کو شکار کرے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۶۱).

گھاتیں ہزار کرتا تھا وہ لاکھ مکر و زور
لیکن کہاں چراغ کہاں مہر دیں کا نور

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۱). **۲. دغا کرنا ، چال بازی کرنا ، دھوکا دینا ، فریب دینا.**

کہا ہے بہی راز سب کھول اُسے
کیا گھات مج پر بھی بول اُسے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰).

کاٹی عیار نے شکوؤں میں ملاقات کی رات
یار پرفن نے مرے ساتھ عجب گھات کی رات

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۱۳۸). آپ سچے میں جھوٹا ، لیکن یہ تو کہیے کہ اس سے گھات کرکے مجھے ملے گا کیا؟ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (ڈاکٹر اخترحسین رائے پوری) ۱۳۱). **۳. تدبیر کرنا ، چال چلنا ، راہ نکالنا** قضا حیران تھی کہ کم جراتوں کا خاک میں پردہ چھپانے کو کون سی گھات کرے . (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۵۹).

ہم کو بھی پرکھا ہم سے بھی کھیلی نئے پُرانے کھیل
گھات کرے الجھنوں والی بات کرے بے میل

(۱۹۶۷ ، لاحاصل ، ۷۳). ۴. (قدیم) **آفت ڈھانا ، ایذا دینا ، ظلم کرنا.**

فلک نے کیا گھات ایسے منیں
ہوی دلگیری سب دین و دنیا منیں

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۱۱).

لگے خوب کب اہل مجلس کی بات
کہ غم نے کیا ہے مرے جی پہ گھات

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵).

ـــ کی بات امث.
بھید کی بات ، راز کی بات.

ہم تم کو بتائیں آج اک گھات کی بات
جو گھات کی گھات ہو اور بات کی بات

(۱۸۷۷ ، دستنبوئے خاقانی ، ۲۲۲).

ـــ کھیلنا محاورہ.
دوسرے کو غافل پا کر اپنا مطلب نکالنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ لگانا/لگائے بیٹھنا محاورہ.
کسی کی تاک میں چھپ کر بیٹھنا ، موقع تاکنا.

او سوز آگے سنبھل کے جانا
بیٹھا ہے لائے گھات بانکا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷۸).
شہد ان پہ آٹھ پہر لگائے رہے ہے گھات
قند و شکر بھی دل سے فدا ہوں دن اور رات
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۷). وہ ہمیشہ ان کی سرحد پر گھات لگائے بیٹھی رہتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱ : ۳۳). تیندوا اور چیتا ... درختوں پر بھی چڑھ کر گھات لگاتے ... ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۶) . یوں لگتا ہے جیسے بھری دوپہر میں رات نے گھات لگا کر حملہ کیا ہے. (۱۹۸۳ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۶۹).

--- لگنا محاورہ.
۱. گھات لگانا (رک) کا لازم ، **شکار یا دشمن کی تلاش میں چھپ کر بیٹھنا.**
بلبل کر اس چمن میں سمجھ کر تک آشیاں
صیاد لگ رہا ہے تری گھات سے طرح
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۲). نئی دہلی کے ایوانوں میں میرے یہ مخالف خاموش رہے لیکن ... اسی دن سے گھات لگی رہی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۶). ۲. **ہتھے چڑھنا.**
وہ بدبخت سنتے ہی بولا یہ بات
کہ اچھا لگی آج تو میری گھات
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۲۷).

--- مارنا محاورہ.
تاک کر یا چھپ کر حملہ کرنا. جب وہ واپس لوٹ رہے تھے تو نگروٹہ کے قریب ایک سنگھی ٹولی نے ان پر گھات ماری . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۷).

--- ملنا محاورہ.
موقع ہاتھ آنا. رات دن تاک جھانک میں رہتا ، لیکن گھات نہ ملتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۶۲).

--- میں آنا محاورہ.
دھوکے میں آنا ، دام میں آنا ، جال میں پھنسنا (فرہنگِ آصفیہ).

--- میں بیٹھنا محاورہ.
دشمن یا شکار کی تاک میں چھپ کر بیٹھنا ، موقع کی تاک میں رہنا. لشکر شاہی اترا اور دست برد کی گھات میں بیٹھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۶).
فتنہ اٹھے کوئی یا گھات میں دشمن بیٹھے
کار الفت یہ تو اب حضرتِ دل ٹھن بیٹھے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۱۳). ہر قدم پہ ، ہر موڑ پہ کسی وجود کسی سانحے کا انتظار ، حادثہ کوئی دم سادھے گھات میں بیٹھا ہو. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۰۹).

--- میں پھرنا محاورہ.
تلاش میں پھرنا ، جستجو میں رہنا ، تاک میں رہنا.
کوئی بت خانہ کو جاتا ہے کوئی کعبے کو
پھر رہے گبرو مسلماں ہیں تری گھات میں کیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸). یہود اسی گھات میں پھرتے تھے کہ کہیں قیافے سے آپ کو پہچان لیں تو ہلاک کریں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۸).

--- میں رہنا محاورہ.
موقع ڈھونڈنا ، موقع تاکنا ، مناسب وقت کی تلاش میں رہنا (عموماً لوٹنے یا مارنے کے لیے).
کنگھی تری ہاتھ میں رہی ہے — چتون تری گھات میں رہی ہے
(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۳۸).
گھات میں رہتا ہے چور اسکی کف رنگیں کا
تابمقدور تو کرتا ہوں خبرداری دل
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۰۳).
کم ہے ، اعلیٰ صفات میں یوں
درپردہ رہے نہ گھات میں کیوں؟
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۶۱). سیاست و معاشیات کے علاوہ بھی تو اور بہت سی ترغیبیں اور تحریکیں ہیں جو آزاد منشوں کی گھات میں رہتی ہیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۹۷).

--- میں لگنا محاورہ.
تاک میں ہونا ، کسی کی فکر اور تجسس میں ہونا.
پھاندے کے بیچ غیب سیں آ جا تو کیا عجب
دل آج اپنے گھات میں جا کر لگا تو ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۷).
لگی ہوئی ہے صبا گھات میں مجھے ڈر ہے
نہ کھول دے کہیں وہ زلفِ عنبریں اپنی
(۱۸۷۹ ، عیش ، د ، ۱۹۴). قوم ہوازن کے لوگ گھاٹی کے قریب مسلمانوں کی گھات میں لگے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۶). کوئی چوہا رات کو کھانے کی تلاش میں تھا ، الو نے دیکھ لیا ، اور گھات میں لگا. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۷).

--- میں لگے رہنا محاورہ.
ہر وقت موقع کی تلاش میں رہنا ، گھات میں لگنا. یعقوب و ربنا دونوں بھائی بھاگنے کی گھات میں لگے رہتے تھے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۶).

--- میں ہونا محاورہ.
تاک میں ہونا ، موقع کی تلاش میں ہونا.
نمود خط ہوا حسن و جمال لینے کو
یہ چور گھات میں تھا کب سے مال لینے کو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۳). جاذبۂ لطفِ الٰہی ہر وقت انسان کی گھات میں ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۷۷). ایک دفعہ ایک شخص کو لوگ گرفتار کر لائے اور عرض کی کہ یہ حضور کے قتل کی گھات میں تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۹۳). کہانیوں اور ڈراموں کی انارکلی اپنے محبوب کو منع کر رہی تھی کہ دل آرام گھات میں ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۰).

---- ہونا محاورہ۔
گھات کرنا (رک) کا لازم ، تدبیر ہونا۔

سوجھی فرقت ہی کی ظالم کو جو سوجھی تدبیر
اوس کی وصلت کی فلک سے نہ کوئی گھات ہوئی

(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۸۳)۔

گھات (۲) امذ۔
۱.(أ) **قتل ، ہلاکت ، بربادی ، تباہی۔**

سنیا بلبل ہو بےرحمی ستی بات
اوسے لیا بات پنجرے میں کیا گھات

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۹)۔

اس جسم مثال کو نہیں گھات
ہے قائمی اس کو روح کے ساتھ

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر فی منتخب الجواہر ، ۵۰) . میں نے بڑا اتپات کیا ، جو چند روزہ زندگی کے لیے بڑے بھائی کا گھات کیا۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۴۲)۔ (اا) **غارت ، زخمی کرنا ، ضرب لگانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۲. **صدمہ ، ضرب ، آزار ، ایذا۔**

خدایا توں حاضر ہے ہر بات کا
کہ منج پر پڑیا کام کیا گھات کا

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۲)۔

لگیں ہیں جی ہر برہ کی گھاتیں تلپھ تلپھ کر بتائیں راتیں
تمہاری جن نے بتائیں باتیں اکارت اپنا جنم گنوایا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲)۔۳. (حساب) **حاصل ضرب ، گن پھل** (پلیٹس)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [س : घात]۔

---- **میں پڑنا** محاورہ (قدیم)۔
آفت میں پھنسنا ، مشکل میں پڑنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا۔

پڑیا تھا پرت پنت کے گھات میں
رہیا تھا سنہڑ دیو کے ہات میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹)۔

جو زن درد زہ سے پڑے گھات میں
ہور اس شکل کو لیوے وہ ہاتھ میں

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۸۱)۔

گھات (۳) امث۔
۱. رک : **گھاٹ ، راہ ، راستہ۔** شراب مرکب ہے محبت کے بات کا ، شراب ہادی ہے اس گھات کا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹)۔
۲. **نقصان ، گھاٹا۔**

ادک بیروی میں انوں کی ہے گھات
کتا ہوں سن اے بادشاہ نیک بات

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۲)۔ [گھاٹ (رک) کا قدیم املا]۔

گھاتا (الف) امذ۔
۱. **کوئی چیز جو سودے کے بعد مفت دی جائے ، چُنگا ، روکھن ، لُبھاؤ ، گھلوا۔** وہاں سے جو کچھ لایا وہ گھاتے میں پایا ۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۸۸)۔ دو پیسہ کا سودا لو اس پر دو ہری مرچیں بھی گھاتے میں نہیں دیتے۔ (۱۹۵۸ ، سیلہ گھومنی ، ۲۰۸)۔
۲. **ایک قسم کا کھلونا** (پلیٹس) . (ب) صف . **مفت ، زاید .** نوکری بیش قرار اور گھاتے میں جورو نیک کردار پائی کمال خوش ہوے۔ (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۲۱)۔ مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں سب مال و متاع بادشاہ ضبط نہ فرمائے اور گھاتے میں سولی پر نہ چڑھائے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۴۹)۔ اگر میں تم سے چوبیس دنوں تک تمہاری دو آنے والی آئس کریم روز لوں تو جوتا بھی آ جائے گا اور اکنی بھی گھاتے میں بچے گی . (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۴۲)۔ [پ : घातता]۔

گھاتک (فت ت)۔(الف) امذ۔
۱. **قاتل ، خونی ، سفاک ، جلاد ؛ قصاب۔** کسی کو پتا نہ چلتا تھا کہ کسی گھاتک کو پھانسی کی سزا سے عمر قید میں بدل جانے یا بالکل ہی چھوٹ جانے میں شیلو کا کتنا ہاتھ تھا۔ (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۸۳)۔ ۲. **جانی دشمن ، جان کا لاگو ، لہو کا پیاسا ؛ مارنے کا ہتھیار** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ (ب) صف. ۱. **تکلیف دہ ، اذیت دینے والا ، موذی ، بےرحم ، ظالم تیز تند مزاج .** کہنے لگی ، بیٹا کیا خاک اچھی ہوں بڑھاپے کی لاٹھی ایک جوان بیٹا ہے اوسے بھی بواسیر کے گھاتک مرض نے دبا رکھا ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۱۴)۔ ۲.(أ) **منحوس ، اشبھ ، طالع بد ، برا ستارہ۔** جب راس پیدایشی کے مخالف درجہ واقع ہو اس کو گھاتک کہتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم (ترجمہ)، ۸۵)۔ (اا) **بُرا (وقت) ، بدشگون** (جامع اللغات)۔ [رک : گھات (۲) + ک ، لاحقۂ صفت]۔

گھاتکی (فت ت) صف مذ۔
گھات میں لگا رہنے والا ، قاتل ، جلاد ، دشمن۔ میرا گھاتکی بن کر میری آتم گھات کرتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، پنجاب میل ، ۶۵)۔ [س : گھاتک घातक + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گھاتُو (و مع)۔(الف) صف۔
۱. رک : **گھاتک ؛** مراد : **مہلک ، جان لیوا۔** لے گنٹا نہیں بلکہ ہے بڑا ڈباؤ ہور گھاتو کڑا ہے۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۶۵)۔
۲. **گھات لگائے رہنے والا ؛ دغا باز ، مکّار** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ (ب) امذ. **ماہر بھیروں کا گیت** (ہماری موسیقی، ۳۳)۔ [گھات (رک) + و ، لاحقۂ صفت]۔

گھاتوں میں آنا محاورہ۔
چالوں میں آنا ، فریب میں آنا۔

دل کچھ آگہ تو ہو شیوۂ عیاری سے
اس لئے آپ ہم آتے ہیں تری گھاتوں میں

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۶۰)۔

گھاتہ (فت ت) امذ۔
وہ تھوڑی سی چیز جو سودا خریدنے کے بعد اوپر سے لی یا دی جائے ، روکھن ؛ (مجازاً) مالگزاری یا نذرانہ وغیرہ کے اوپر لی جانے والی زائد رقم۔ پہلی مد مالگزاری سرکار اور اس کا گھاتہ یعنی ابواب ہیں۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۱ : ۴)۔ [گھاتا (رک) کا ایک املا]۔

گھاتی (۱) صف.

۱. **موقع تاکنے والا ، گھات لگانے والا ، گھات میں رہنے والا ، گھاتک.**

بن کئے صید نہ چھوڑے گا کسی کے دل کو
واقعی سچ ہے تو اے شوخ بڑا گھاتی ہے

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۸۷). ۲. **چالیا ، چالباز ؛ خود غرض ، مطلبی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھات (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گھاتی (۲) صف ؛ امذ.

قتل کرنے والا ، قاتل.

بو دوکھ آج مج جیو کا ساتھی ہوا
بو ساتھی سو مجہ جیو کا گھاتی ہوا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۳). جس نے سری کرشن چندر کو لے جانے متھرا میں لبھایا اور کنس کو مروایا ... ایک ان میں سے بولی کہ یہ بسواس گھاتی پھر کلپے کو آیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸۶). [گھات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت ، قب ، س : گھاتن घातिन].

گھاتے امذ.

گھاتا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---میں م ف.

۱. **خریدی ہوئی چیز کے علاوہ ، گھلوے یا گھلون کے طور پر ، مفت میں.** گندھی کی دوکان پر تیل لینے گئیں تو عطر کا بھویا بھی گھاتے میں لے لیا اور چوڑی چوڑی گوٹ کا پیجامہ پھڑکاتی ہوئی چلیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۲۷). ۲. **(مجازاً) (ہاتھ آنے والی چیز کے) علاوہ ، مزید برآں.** بیٹے کو دیکھ کر سجدہ بدرگاہ باری کیا ، پوتا گھاتے میں ملا اور کلماتِ شکریہ اس سے کرنے لگا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۰۴). ٹٹو پر سے زمین پر لڑھکنی کھانی اور جگت ہنسانی جو ہوئی وہ گھاتے میں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۶۱). اجنبی کا انداز اس قدر بشاش ، ہمدردانہ اور بے تکلفانہ تھا اور گھاتے میں یقیناً کچھ شرارت آمیز بھی کہ پرسینس جب تک اسے تکتا رہا روح بالیدہ ہوتی رہی. (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں ، ۲۲).

گھاتیا (کس ت) صف.

۱. **تاک میں رہنے والا ، گھات لگانے والا ، دشمنِ جاں.**

مہربانی بے سبب اسکی نہیں
گھاتیا ہے اسمیں بھی کچھ گھات ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۰). ۲. **گون کا یار ، مطلبی.** وہ اسکو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی اور گون کیرا اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۲). ۳. **فریبی ، دھوکے باز ، مکار ، چال باز.**

چھلے کے کل کھلا کے انگوٹھا دکھاتے ہیں
اللہ اللہ آپ بڑے گھاتیے ہوئے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۲۰). [گھات (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

گھاتیں امث.

گھات (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. یہ سب شعراً کی باتیں ہیں ، فریب کی گھاتیں ہیں. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۱۶). بادشاہ نے جو اس ساحرہ کی زبانی معشوق کی گھاتیں اور عشق کی باتیں سنیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷). آرائش و زیبائش کے سامانوں میں نفاست اور عیش و آرام کے حصول کی نت نئی ترکیبیں اور گھاتیں... اور وہی جذبے جو دہلی میں تھے ان کی پذیرائی کا ساماں ... بہم پنہچایا گیا. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۰).

---بَتانا ف م ؛ محاورہ.

چالیں سکھانا ، ترکیبیں بتانا.

ایسی گھاتیں تو بتا دیتے ہیں ہم اوروں کو
جانیے جانیے بس دیجیے دم اوروں کو

(۱۸۶۵ ، ناظم (فرہنگ آصفیہ)).

---چَلْنا محاورہ.

چالیں چلنا ، چال بازیاں کرنا.

چلنے لگے مجھ سے آ کے گھاتیں
اون سے چکناؤ جا کے باتیں

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۷).

---لَگانا محاورہ.

تاک میں بیٹھنا ، شکار یا دشمن پر وار کرنے کے لیے کسی جگہ چھپ کر بیٹھنا.

لٹ گیا سارا کارواں اپنا
رہزنوں نے لگائی تھیں گھاتیں

(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۷).

---لَگْنا محاورہ.

زخم لگنا ، چوٹیں لگنا.

لگیں ہیں جی پر برہ کی گھاتیں تلپھ تلپھ کر بتائیں راتیں
تمہاری جن نے بتائیں باتیں اکارت اپنا جنم گنوایا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲).

---ہونا محاورہ.

چالیں چلنا ، ترکیبیں ہونا ، تدبیریں ہونا ، اشارے کنایے ہونا. اشاروں سے باتیں ہوئیں عیاری کی گھاتیں ہوئیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۱).

---یاد ہونا محاورہ.

ڈھب یاد ہونا ، طریقے معلوم ہونا ؛ دانو یا چال جاننا ؛ ڈھنگ جاننا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گھاٹ (الف) امذ.

۱. (أ) **دریا یا تالاب وغیرہ کے کنارے پر بنی ہوئی سیڑھیاں ، جہاں پانی بھرتے اور نہاتے دھوتے ہیں. پانی بھرنے یا نہانے دھونے کی جگہ ، وہ سیڑھیوں دار مقام جہاں لوگ نہاتے ہیں.**

کھڑے گھاٹ پر ہیں سبی سیم بر
خجل ان کے مکھ سے سورج اور چندر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۳۱). گھاٹ ندی کا پانی بھرنے کا اور مردوں کے نہانے کا جدا ہونے اور عورتوں کے نہانے کا جدا ہونے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۴).

پانی پہ چوکیاں ستم آرا بٹھاتے ہیں
دریا کے گھاٹ برچھیوں سے روکے جاتے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱). کنوؤں کے گھاٹوں کو عورتوں اور مردوں کے لیے جدا جدا کرے اور دولاب کھینچنے کے لیے کسی پاکیزہ آدمی کو مقرر کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۴۳۳).

جمنا جی کے پاٹ کو دیکھا
اچھے ستھرے گھاٹ کو دیکھا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۶).

اشنان کرنے گھاٹ پر آئی ہیں دیویاں
آنچل کی اوٹ میں رُخِ زیبا لیے ہوئے

(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۵۶). **(اا) ساحل پر وہ مقام جہاں سے دریا کو پار کریں ، وہ مقام جہاں سے کشتی پر سوار ہوں یا اُتریں.** عبداللہ خاں بہادر کو معلوم ہوا کہ دھرم پوری کے گھاٹ سے دریا خاں نے عبور کیا ہے تو اُس نے بھی اسی گھاٹ کے عبور کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۰۶). دریا اترنے کے لیے اب تک یہاں ایک گھاٹ موجود ہے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۳۲۱). تجارتی جہازوں کے لیے باقاعدہ گھاٹ اور بندرگاہیں بنی ہوئی تھیں. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۸۲) **(ااا) دریا یا تالاب وغیرہ کے کنارے پانی پینے کی جگہ ، مشرب ، آبخور.** آبخور... مقام آب خوردن کہ اہل ہند گھاٹ گویند. (۱۵۱۹ ، مؤیدالفضلا ، ۱ : ۳۱).

وائے محرومی نہ پونہچے چشمۂ مقصود کو
سوکھے گھاٹوں تشنہ کاموں کا اوتارا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵). (لاٹھی کا مارنا تھا) کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کرلیا. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۴). ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خاں ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۱۶). ایسا امن ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۵). **(۱۷) دریا یا تالاب وغیرہ کے کنارے وہ مقام جہاں دھوبی کپڑے دھوتے ہیں ، دھوبیوں کے کپڑے دھونے کی جگہ.** دو چار دھوبی ... لادیاں میلے کپڑوں کی لادے گھاٹ پر کپڑے دھونے کو لئے جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۹۴). اس کاغذی گھاٹ پر آئی ہے ، چُنری چولا دُھلوانے لائی ہے ، تو میری بات مان ، یہ چولا من کے صابن سے دُھلے گا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۹). **۲. تلوار کا خم ، خمِ شمشیر ، باڑھ سے اوپر کا حصہ.** فوجِ عدو کا زندگی سے دل سیراب اور اُچاٹ تھا ، لہولہان ہر تلوار کا گھاٹ تھا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۷). ہر ایک موج شمشیر برّاں ہے گرداب ، حلقۂ ماتم ، گھاٹ اس کا تلوار کا گھاٹ ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۵۲).

ہو کے میں تشنہ جگر تا درِ قاتل آیا
تیغ کے گھاٹ مجھے لیکے میرا دل آیا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۰). **۳. مقام ، منزل ، راستہ ، سمت ، رخ.**

کہ ہے گھات بھو دھات ہر گھاٹ میں
کہ ٹھنڈ دھوپ ہور باد ہے باٹ میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

ہو نشو نمائی اس کو ہر گھاٹ
ہر منزل و ہر مقام میں ٹھاٹ

(۱۸۷۴ ، جامع المظاہر ، ۷۳).

کیا جانئے کس گھاٹ لیے جاتا ہے
آنکھیں جو دکھائیں دیکھ لے دل کی نہ پوچھ

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یاس ، ۸۳). شیخ جی نے کہا بابا ہم اس گھاٹ نہیں ہیں. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۴۴). **۴. انگیا کے سامنے کا مثلث نما کُھلا ہوا حصہ ، انگیا کا گریبان.**

یکایک گھاٹ جو انگیا کا توڑا
تو آیا ہاتھ مرغابی کا جوڑا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۵۲).

انگیا کے گھاٹ تک نہ رسائی ہوئی مگر
شب بھر کھڑا رہا سوا دیوار کی طرح

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۴۴). **۵. (ا) تراش خراش ، وضع قطع ، روپ ، صورت ، ڈول** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **(اا) ڈھنگ ، انداز ، طرز.**

دم اپنا بڑھانے کو لہو چاٹ رہی تھی
کس گھاٹ سے اعدا کے گلے کاٹ رہی تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ ، ۳ : ۳۲). اس گھاٹ سے تلوار نہ پڑی کہ جو زورق حیات انکی طوفانی ہوتی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). **۶. (ا) راہ ، راستہ.**

کٹھن دھوپ گھٹنا چلیا تھا سو باٹ
یکایک انگے یک لگیا سخت گھاٹ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۲).

جو دیکھے تو ہے شیر وس گھاٹ پر
کلانونت پکڑے وسی گھاٹ پر

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۵۵).

نہیں گھاٹ پر گو ترقی کے آتے
نئی بات سے ناک بھوں ہیں چڑھاتے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۹۰). **(اا) دشوارگزار پہاڑی راستہ ، گھاٹی ، درۂ کوہ ، پہاڑ.**

پھرا جب جنگِ عسرت سے شہنشاہ
یک آیا گھاٹ شب کے وقت درِ راہ

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۰). ایک گھاٹ کارا کورم کا نسبت سطحِ سمندر کے (۱۸۶۰۰) فٹ بلند ہے. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۴ : ۴۹). **(ااا) پہاڑ ، پربت.** ضلع بیڑ کی خوش قسمتی ہے کہ گھاٹ کا شمالی حصّہ آدھے ضلع کو گھیرے ہوئے ہے. (۱۹۰۴ ، مخزن ، جنوری ، ۲). اس قسم کی چٹانوں کو بعض اوقات زینہ نما کہتے ہیں خود گھاٹ کے لفظ کا یہی مفہوم اور

اسی وجہ سے مغربی گھاٹ کے پہاڑوں کو یہ نام دیا گیا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲). ۷. (ہندو) **دُلہن کا لہنگا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۸. (شکاری) **شیر یا کسی اور جنگلی جانور کا رات کے وقت شکار کرنے کے لیے درخت کے اوپر گھات میں بیٹھنے کی بنائی ہوئی جگہ ، مالا** (ا پ و ، ۳ : ۷۸). ۹. (ہندو) **جُو کی ثابت نکلی ہوئی گری جو نرسی / نمی دے کر نکالی جاتی ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۰. **ناؤ کا کرایہ ، گھاٹ اُترائی ، پُل کا محصول** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۱. (باجا سازی) **طبلے کی آٹھ طنابوں میں سے ہر ایک طناب جو اس کے گردے کو چاروں طرف سے گھیرے رہتی ہے** (ا پ و ، ۴ : ۱۴۲). ۱۲. **کمی ، نقصان ، گھاٹا.** تم نے ایک دوست کے ساتھ گھاٹ کے وقت پر کتائی کاٹی. (۱۹۱۵ ، گلدستہ پنچ ، ۱۴). ۱۳. **کوتاہی ، قصور.** تلوار نے گھاٹ نہ کی سر شاہزادے کا کٹ گیا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۸۷). ۱۴. (مرصّع کاری) **نگینے کی سطح کے بنائے ہوئے درمیانی پہل جو کور سے اوپر ہوتے ہیں** (ا پ و ، ۴ : ۶۳). ۱۵. (جلد سازی) **کتاب کے ورقوں کی سلائی کا چھوٹا سا کھانچہ جس میں ٹانکے کا ڈورا بیٹھ جائے** (بنانا ، کاٹنا) (ا پ و ، ۴ : ۲۳۰). (ب) صف. ۱. **کم ، کمتر.**

خوب محمدؐ کئے بچار چودہ گھاٹ اوس برس ہزار

(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (پنجاب میں اردو ، ۱۷۰)).

یارو میں زیادہ نہیں کہتا ہوں چل کے دیکھ لو
حسن میں کچھ ماہ اوس زہرہ جبیں سے گھاٹ ہے

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۹۶). ۲. **گھٹیا ، پست.** اے بھڑوے گنگا رامی کوئی بھی ایسا گھاٹ کام کرتا ہے کہ جیسا تُو نے طوفان اس آن برپا کیا ہے. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۱۶۲). [س : گھٹ घाट].

---اُتارْنا ف م ؛ محاورہ.

۱. **ساحل تک پہنچانا ، دریا کو عبور کرانا ، پار کرانا.**

دریائے سے کے گھاٹ اتارینگے ہم اونہیں
شیریں کا جوئے شیر کا اگلا زمانہ تھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۸). ۲. (تلوار یا موت وغیرہ الفاظ کے ساتھ) **ہلاک کرنا ، قتل کرنا.**

میں اب انہیں بے جان سے مارے نہ پھروں گا
بے تیغ کے گھاٹ ان کو اُتارے نہ پھروں گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۶۴). باسدیو کے باپ دادا کے تخت پر قبضہ کیا تھا اُس کے باپ کو تلوار کے گھاٹ اتارا تھا. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۲۵). جلّاد کے پاس جن لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے بھیجا گیا تھا ان میں شیخ ابوالحسن نوری بھی شامل تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۳۰). ۳. (مجازاً) **کسی جگہ یا حالت تک پہنچا دینا.**

کے بیوفا کوں کیا آشنا کیا ہے
تو آبرو نیں کس گھاٹ لا اتارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱). کیا بڑی بات ہے آپ دیکھتے رہیں میں اسکو کس گھاٹ اتارتا ہوں. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۷۳).

اس وقت سے جو شراب کی آن ٹوٹی ... آخر ایران کو زوال کے گھاٹ اتار کر ہی چھوڑا. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۹۵).

---اُتَرْنا ف ل ؛ محاورہ.

گھاٹ اتارنا (رک) کا لازم ، گھاٹ کو عبور کرنا (تلوار یا موت وغیرہ الفاظ کے ساتھ) قتل ہونا ، مارا جانا.

چرکی کے لوگ اوٹھ گئے گھبرا کے گھاٹ سے
تیغوں کے گھاٹ اوتر گئے دریا کے گھاٹ سے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۶۳).

دیندار و بُت پرست اُترتے ہیں ایک گھاٹ
کیا معجزہ ہے جنبشِ ابروئے یار میں

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۰۱). عبدالرحمن بن محمد بن اشعث بغاوت کی پاداش میں قتل کیا گیا اور تمام ساتھی بھی اسی گھاٹ اتر گئے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۶).

---آنی امث ؛ ~ گھاٹانی.

(کشتی بانی) **محصول ، گھاٹ اُتروائی** (ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). [گھاٹ + آنی (آنا (رک) سے)].

---باٹ امذ.

۱. **گھاٹ کی طرف جانے والا راستہ** (پلیٹس). ۲. **ایسی جگہ جہاں سے دریا کو پار کیا جا سکے.** اے ملکہ! اگر حکم ہو تو گھاٹ باٹ اس دریا کا دیکھوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۳). [گھاٹ + باٹ (رک)].

---باری امث.

محصول جو گھاٹ پر لیا جاتا ہے ، گھاٹ پر آنے اور ٹھہرنے کا محصول جو کشتی بان سے گھاٹ سے روانگی کے وقت لیا جاتا ہے (نوراللغات ؛ ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). [گھاٹ + باری (غالباً باڑی (رک) کا بگاڑ)].

---باڑھ امذ.

تلوار کا خم اور دھار ، دمِ شمشیر.

لوہے کے بیش و کم کا اور ہی حساب ہوے
شمشیر زن ہو سو ہے بے گھاٹ باڑھ جانے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۹).

سیل فنا تھا جنگ میں کاٹ اس کی دھار کا
دم خم تھا گھاٹ باڑھ میں سب ذوالفقار کا

(۱۹۴۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۲). [گھاٹ + باڑھ (رک)].

---باندْھنا محاورہ.

شکار کرنے کے لیے درخت پر مچان بنانا (ا پ و ، ۳ : ۷۸).

---تولْنا ف م.

کم تولنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا پَتّھر امذ.

اپنی جگہ سے نہ ہلنے والی چیز ، مضبوطی سے جمی ہوئی چیز. ہاتھی تو گھاٹ کا پتھر بنا ہوا تھا ذرا اپنی جگہ سے جنبش نہ کرتا تھا. (۱۹۲۸ ، روشنی ، ۹۳).

--- کپتان (--فت ک ، سک پ) امذ.
بندرگاہ کا منتظم یا نگران کار (پلیٹس). [گھاٹ + کپتان (رک)].

--- کرنا محاورہ.
۱. **خسارے اور گھاٹے سے دوچار کرنا ، دھوکا کرنا ، دغا کرنا ، بہانہ سازی سے کام لینا.** ایک تو کدراکی جورو نے اس کے ساتھ گھاٹ کی دوسرے یہ اور چڑکے دیتی ہیں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۴۹). تم نے مجھے دھوکا دیا میرے ساتھ گھاٹ کی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۳۶۳). ۲. **کوتاہی کرنا ، کمی کرنا.** تلوار نے گھاٹ نہ کی سر شاہزادہ کا کٹ گیا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۸۷).

--- گھاٹ کا پانی پینا محاورہ.
جگہ جگہ پھر کر تجربہ حاصل کرنا ، مختلف ملکوں کا سفر کرنا ، جہاں دیدہ اور تجربہ کار ہونا. نواب صاحب قبل ازیں ایک شخص کی بے اعتنائی سے مکے ہو آئے گرم و سرد زمانہ دیکھا گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۲). بتیس برس کے سن میں ہم گھاٹ گھاٹ کا پانی پی چکے تھے. (۱۹۵۶ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۲۰). سیاح تھیلہ کندھے پر لٹکائے زمین کو قدم قدم ناپتے ہیں گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۷).

--- لگنا محاورہ.
۱. **بہت سے آدمیوں کا دریا سے پار اترنے کے لیے کنارے پر اکٹھا ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **پانی پینے کے لیے جمگھٹا لگنا ، گھاٹ پر جمع ہونا.** ہر لحظہ ایک نئی ہوا کپڑوں کی نمی سے پیاس بُجھا کر چلی جاتی ہے اور دوسری جلدی سے اس کی جگہ آتی ہے کپڑوں پر ہواؤں کا گھاٹ لگ جاتا ہے. (۱۸۷۵ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۳۴). ۳. **کنارے لگنا ، پار لگنا.**

وہ سمندر ہے کہ جس کا نہ کہیں پاٹ لگے
کشتی عمر مری دیکھیے کس گھاٹ لگے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۷).

کس گھاٹ لگوں رے پرویّا سارا جگ جل اور میں نیا

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۸۹).

--- مار صف.
جو گھاٹ سے اترنے کا محصول اور چنگی اور راہداری کا محصول نہ دے ، جو ٹیکس اور ڈیوٹی ادا کیے بغیر چوری چھپے مال درآمد یا برآمد کرے ، اسمگلر. محاصل تجارت کی بہت کچھ آمدنی گھاٹ ماروں سے بچ کر ریاست کو حاصل ہوگی. (۱۹۴۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۵۲۴). [گھاٹ + مار مارنا (رک) سے].

--- مارنا محاورہ.
پُل کا محصول نہ دینا ، اترائی کا محصول مار کر چلا جانا ، اسمگل کرنا ، محصولی مال چھپا لینا (پلیٹس ؛ نوراللغات).

--- مانجھی (--مغ) امذ.
وہ ملاح جو کشتیوں کے کرایہ کا انتظام اور سواریوں کی فراہمی کا کام کرتا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھاٹ + مانجھی (رک)].

--- ملانا محاورہ.
(باجا سازی) **طبلے کی طنابوں کے گٹے ٹھونک کر گردے کے تناؤ کو درست اور صحیح کرنا** (ا پ و ، ۴ : ۱۴۲).

--- وال امذ.
۱. **گھاٹ کا نگہبان جو گھاٹ پر کشتیوں کے آنے جانے کی نگرانی کرتا ہے اور گھاٹ اترائی کا محصول وصول کرتا ہے.** کسی برندۂ مال گھاٹ وال وغیرہ کی طرف سے خیانت و جرمانہ. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری جدید (ضمیمہ) ، ۴۵). جو مال کہ مشتری کو نہ پہونچے اوسکے ثمن کا ادا کرنا اس پر واجب نہیں ہے ، بجز اس کے کہ حوالگی اس طرح پر عمل میں آئے کہ مشتری اوس شے کے صحیح و سالم رکھنے یا حوالہ کرنیکی ذمہ داری گھاٹ وال یا برندہ مال پر عاید کرسکے. (۱۹۳۸ ، قانون معاہدہ سرکار عالی ، ۴۷). ۲. **وہ برہمن جو گھاٹوں پر اشنان کراتا اور ٹیکا لگاتا ہے ، گھاٹیا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھاٹ + وال (والا (رک) کی تخفیف)].

گھاٹ (۲) امث.
گردن کا پچھلا حصّہ ؛ گلا ، حلق ، حلقوم ، حنجرہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گھاٹا घाटा].

گھاٹ (۳) امذ.
گھڑا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : घाट].

گھاٹا امذ.
۱. **نقصان ، خسارہ ، زیان ، ٹوٹا.** ہم تمہارا امتحان کلے میں لیں گے تھوڑا ڈر ، تھوڑی بھوک ، تھوڑا گھاٹا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۶). گھاٹے میں نہیں نفع ہی میں ہے گا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۳۲).

تم کو کیا گھاٹا دل والو!
تم جو سچے ہو ، گُن والے ہو!

(۱۹۶۶ ، شہر درد ، ۶۲). ۲. **کمی.**

علم کی دولت نے تھا ہم کو کیا بالا نشیں
جاہلوں کا تھا ہماری قوم میں گھاٹا یونہیں

(۱۸۸۹ ، افکار سلیم ، ۵۰). جس قدر قوم میں بھیک مانگنے والوں کی کثرت زیادہ ہوتی جاتی ہے اسی قدر قوم کی دولت میں ... ہمت و اُولوالعزمی میں گھاٹا ہوتا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۹۱). ۳. (گنوار) **کٹے اور چھڑے ہوئے جَو کا شوربہ ، آش جَو** (فرہنگ آصفیہ). [گھٹنا (رک) سے مشتق].

--- اُٹھانا محاورہ.
نقصان یا خسارہ برداشت کرنا. یہ عشق و محبت کیا ہے جس کے لیے انسان بڑے سے بڑا گھاٹا اُٹھا لیتا ہے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۶).

--- آنا محاورہ.
نقصان ہونا ، خسارہ ہونا. میں نوکروں پر چھوڑتی تو ضرور گھاٹا

آجاتا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۲۳). کیوں کہ مال کھرا ، خریدار اتنا بڑا اور سودا خاطر خواہ نہ ہوا بلکہ گھاٹا آیا. (۱۹۸۸ ، مقالات تحقیق ، ۱۱۰).

---بھرنا محاورہ.
پلے سے دینا ، گرہ سے دینا ، نقصان پورا کرنا ، نقصان کی تلافی کرنا ، کمی پوری کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پڑنا محاورہ.
نقصان ہونا ، گھاٹا آنا ، کمی پڑنا. ایک ایسے کام میں اپنی پونجی لگا بیٹھا جس میں تباہ کن گھاٹا پڑا. (۱۹۲۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۱۱۱).

---پہنچانا محاورہ.
نقصان پہنچانا. افسوس ہے ڈنڈی ماروں پر کہ ... جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دینا پڑے تو ان کو گھاٹا پہنچائیں. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۶۹).

---ٹوٹا (---و مج) امذ.
نقصان اور خسارہ. جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لے آتا ہے تو پھر گھاٹے ٹوٹے کا اس کو ڈر نہیں رہتا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰۲). [گھاٹا + ٹوٹا (رک)].

---دیکھنا محاورہ.
خسارے کا اندیشہ کرنا.

متاعِ حسن کی کب تک رہے گی گرم بازاری
کسی پر بیچ ڈالا جس نے گھاٹا مال میں دیکھا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۳).

---کھانا محاورہ.
نقصان اُٹھانا ، خسارہ برداشت کرنا.

گھاٹا کھا کر ذرا سے جی کا
ٹھیکا لے لے وہ زندگی کا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۲۳).

---لادنا محاورہ.
خسارے کا بوجھ ڈالنا ، خسارہ برداشت کرانا. خزانۂ عامرہ پر کروڑوں روپے کا گھاٹا لادا جا رہا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۹).

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
نقصان یا خسارہ ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گھاٹا (۲) امذ.
۱. **دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین یا راستہ ، گھاٹی.** یہ گھاٹا جس قدر دشوار تھا اسی قدر شاداب اور فرحت انگیز بھی تھا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۶۵). ۲. **اترائی ، نشیب.** نواب ... جب ندی کے گھاٹے میں آئے ، یہاں احمد خاں رسالدار اور ماما ابراہیم خاں باجمعیت شایستہ ندی کا گھاٹا باندھے ہوئے ، مورچہ سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۱۳۷). [س : گھٹ + ک घट्ट+क].

---باندھنا محاورہ.
مورچہ بندی کرنا. نواب ... جب ندی کے گھاٹے میں آئے ، یہاں احمدخاں رسالدار اور ماما ابراہیم خاں باجمعیت شایستہ ندی کا گھاٹا باندھے ہوئے ، مورچہ سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۱۳۷).

گھاٹانی امث.
(کشتی بانی) رک : **گھاٹ آنی** (ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). [گھاٹ + آنی (آنا (رک) سے)].

گھاٹلا (سک ٹ) امذ.
(گلہ بانی) بھگوڑے بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کا دوسرا سرا زمین پر پڑا رہتا ہے اور ڈھور کے چلنے کے ساتھ گھسٹتا ہوا چلتا ہے ، اگر ڈھور تیز قدم چلے یا بھاگنے لگے تو یہ ڈنڈا اس کی دونوں اگلی ٹانگوں کے بیچ میں اٹک جاتا ہے اور اسے بھاگنے نہیں دیتا ، لنگر ، آڑ کوڑا (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [گھاٹ (۲) + لا ، لاحقۂ صفت].

گھاٹَن (فت ٹ) امث.
پہاڑی علاقے میں رہنے والی عورت.

درکار زنِ تازہ بہر فصلِ بہار
پنجاب کی مٹیار ، دکن کی گھاٹن

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۲۲). [گھاٹ (۱) + ن ، لاحقۂ صفت].

گھاٹوال (سک ٹ) امذ.
رک : **گھاٹ وال (گھاٹ کے تحت).** زید نے بکر گھاٹوال کو جس کے گھاٹ پر اس کا بیس ٹن روغن موجود ہے حکم دیا. (۱۹۰۲ ، ایک معاہدہ پند (ایکٹ و مصدرہ ۱۸۷۲ء) ، ۷۴). [گھاٹ (۱) + وال (والا (رک) کی تخفیف)].

گھاٹوں (و مج) امذ.
ایک راگنی کا نام ؛ ایک قسم کا گیت جو چیت بیسا کھ میں گایا جاتا ہے. ٹھمری گانا شہزادی کا راگنی گھاٹوں میں. (۱۸۶۱ ، اندر سبھا ، مداری لال ، ۱۷). [غالباً ، س : کھٹ खट्ट سے].

گھاٹَہ (فت ٹ) امذ.
رک : **گھاٹا (۲) ، گھاٹی.** دو پہاڑ نہایت بلند تھے ... ان پر چڑھائی نہ تھی مگر بیچ میں ایک گھاٹہ کھلا تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۸۶). [گھاٹا (۲) کا ایک املا].

گھاٹی (۱) امث.
۱. **دو پہاڑوں کے بیچ کا راستہ ، درّہ ؛ وہ میدان یا نشیبی زمین جو پہاڑوں یا پہاڑوں کے درمیان واقع ہو ، پہاڑوں کا نشیب.**

قیامت کی گھاٹی کی اب بات سن
جو وہ بات سن کر رہے سیس دھن

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۲). لوگوں کا یہ قول ہے کہ اوٹ دار گھاٹیوں اور پہاڑوں کے ڈھلاؤ میں ... چاہ خوب پیدا ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۱۲۹). ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا ، میدانوں اور گھاٹیوں میں ہر جگہ ڈھونڈا مگر آپؐ نہیں

ملے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰۳). گھاٹیوں پر چھائے ہوئے صنوبر ہواؤں میں جھومتے اور موروں کے رنگ برنگے پر اِدھر اُدھر اڑتے رہتے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت، ۲ : ۳۱۸). ۲. **پروانۂ راہداری جو محصول ادا کرنے کے بعد دیا جاتا ہے ، روؤنہ ، چالان** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) . [س : گھٹ + اکا घट्ट+इका].

گھاٹی (۲) امث.

گلا ، حلق ، حلقوم ، نرخرہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھانٹی (رک) کا غیر انفی تلفظ].

--- کرنا ف م.

(گنوار) **گلا کرنا ، گلا اٹھانا ، حلق کے کوّے کو اس کی جگہ پر لے جانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

گھاٹے امذ ؛ ج.

گھاٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- کا سَودا امذ.

ایسا تجارتی معاملہ جس میں خسارہ ہو؛ (مجازاً) وہ کام جس میں نقصان اٹھانا پڑے ، نقصان کی بات. حکومتیں مقروض ہو جاتی ہیں اس لیے جنگ گھاٹے کا سودا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۳ : ۴). پیسے اور وقت دونوں ہی کا زیاں کرنا حماقت ہی تو ہے ، گھاٹے کا سودا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۳۷).

--- میں آنا محاورہ.

خسارے میں مبتلا ہونا ، نقصان اُٹھانا. پھر اس کے بعد تم بڑے گھاٹے میں آ گئے ہوتے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۵). چند سال کے بعد یکایک وہ میلاد کرانے والا گھاٹے میں آیا. (۱۹۱۶ ، میلاد نامہ ، ۵).

--- میں رَہنا محاورہ.

خسارہ برداشت کرنا ، نقصان اُٹھانا. آپ بالکل گھاٹے میں نہ رہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۲۱). مجید نے کہا ملانے جاؤ گے تو گھاٹے میں رہوگے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۹۳).

--- میں ہونا محاورہ.

خسارے میں ہونا ، نقصان اُٹھانا. اور جو اس سے انکار رکھتے ہیں تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد ، ۱ : ۲۸).

بہت کچھ کام نکلے تھے تری مشکل کشائی سے
بڑے گھاٹے میں ہوں اے آرزو تیری جدائی سے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۹).

گھاٹیا (کس ٹ) امذ.

(ہندو) **گھاٹ پر بیٹھنے اور اشنان کرانے والا برہمن ، گھاٹ پر رہنے والا برہمن.** منگل ایک گھاٹیا برہمن ہے جو دریا کے کنارے بیٹھا رہتا ہے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۰۳). [گھاٹ (۱) + یا ، لاحقۂ نسبت].

گھار (۱) امذ.

پانی کے بہاؤ سے کٹ کر بنا ہوا گڑھا ، کھائی ؛ چکنی مٹی کی نشیبی زمین ، جہاں بارش کا پانی کچھ عرصے کھڑا رہے (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : گھرشٹ घृष्ट].

گھار (۲) امذ (قدیم).

تھال ، برتن (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

گھارا (۱) صف.

ٹوٹا پھوٹا ، چُور چُور. اس کے بدن کو اس سب سے چھوٹے نے گھارا کر دیا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۵۰). [غالباً ، گھار (۱) + ا ، لاحقۂ صفت].

گھارا (۲) امذ.

(چھتری سازی) **چھتری کے کھٹکے کا گھر یا سوراخ ؛ تان کے مٹھے کا کھانچا یا کھانچے** (ا پ و ، ۱ : ۸). [گھار (گھر کا اشباعی املا) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گھاری امث.

۱. **وادی ، گھاٹی.** تمامی گھاریاں اور بلندیاں ان کے قبضہ میں تھیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۱۰۳). ۲. **گوشالہ ، مصیبت ، آفت** (جامع اللغات). [گھار (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گھاڑ امث.

گلا ، حلق ، حلقوم ، نرخرہ (پلیٹس). [گھاٹ (۲) کا محرف].

گھاڑا امذ.

گھاس کے گٹھوں کا انبار. صاحب ہم گھاڑا بھی بنائیں گے ، اور دو ایک درختوں پر گھاس بھی اکٹھی کریں گے. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۷۱). [گٹھا (رک) کا محرف].

گھاڑ لینا ف م ؛ محاورہ ؛ ⟵ گھاڑنا.

چھین لینا ، ہتھیا لینا ، قبضے میں کر لینا. سوچا نسخہ بڑے کام کا ہے سادھو سے گھاڑ لینا چاہیے. (۱۹۷۴ ، جنگ ، کراچی ، ۴ نومبر ، ۵).

گھاڑنا (سک ڑ) ف م.

(ٹھگی) **پھانسی دینا** (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲). [گھاڑ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھاس امث ؛ ⟵ گھانس.

۱. **خود رو نرم روئیدگی جو عموماً جانوروں کے چارے کے کام آتی ہے ، کاہ ، گیاہ.** سیۂ : گیاہ یعنی گھاس. (۱۴۳۳ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۷)).

کاہ پیزم گھاس کاٹھی جانیہ
اینٹ ساٹی خشت گل پچھانیہ

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۱۷). ایک پہاڑ دیکھا کہ وہاں پانی اور گھاس بہت ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۴). نام ان گھاسوں کے کہ جن کے اُگنے سے زمین خراب ہو جاتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۵).

سب گھاس جلی شوق تری گرم روی سے
اب کیا ہو جو پوچھے کوئی آہو، کہ چروں کیا

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۲۷). عورت کو زمین کے کنارے اُگی خود رو گھاس کی طرح سمجھتے تھے. (۱۹۸۷، آ جاؤ افریقہ، ۶۹). ۲. پھونس، تنکا. گھانس آگ کھانے جائے تو جلنا، مچھلی خشکی پر پڑے تو تلنا. (۱۶۳۵، سب رس، ۳۳).

شیخ ان لبوں کے بوسے کو اس ریش سے نہ جُھک
رکھتا ہے کون آتشِ سوزندہ گھاس پاس

(۱۸۱۰، میر، ک، ۴۳۱). جلتی ہوئی گھاس کو مٹی کی ایک ہانڈی میں ڈال دیا جاتا ہے. (۱۹۸۲، پٹھانوں کے رسم و رواج، ۱۴۶). ۳. (مجازاً) **بے وقعت شے، بے حقیقت چیز، ناکارہ شے.** یہ کس کھیت کی مولی اور کس کیاری کی گھاس ہے. (۱۹۲۲، اودھ پنچ (ضمیمہ)، لکھنؤ، ۷، ۵ : ۱۰). ۴. **ایک وضع کا ریشمی کپڑا، گھاس کی بیل جیسی ریشمی گوٹ، دوپٹے پر ٹانکی جانے والی گھاس کی بیل جیسی ریشمی پٹی.** دلبر سفید گھاس کی پیشواز اور اوڑھنی جس میں روپہری تارکشی کی ہے سو پہنتی ہے. (۱۷۳۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۱۸۷).

جو حُسنِ سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے
ترے دوپٹہ کی گھانس اے صنم ہری ہو جائے

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۲۰). ۵. **کاغذ یا پنّی وغیرہ جو قینچی سے باریک باریک کتر کر تعزیہ وغیرہ پر کھڑی ہوئی جماتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [گھانس (رک) کا غیر انفی املا].

---اُکھاڑنا ف م.
گھاس کو ہاتھوں سے کھینچ کر باہر نکالنا، گھاس کھودنا (جامع اللغات).

---اُکَھڑنا ف ل.
گھاس کھودی جانا، گھاس کا ہاتھوں سے کھینچ کر نکالا جانا (جامع اللغات).

---پات امذ.
۱. **گھاس اور پتے، سبزی.** جب گرسنگی ہوتی ہے گھاس پات کھاتا ہوں. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۹۱). حضرت انسان جنھوں نے یہ شوکت و شان بنائی ہے حیوانوں سے بدتر رہ جائیں گے بھل پھلاری اگھاس پات چرتے پھریں گے. (۱۸۸۱، نیرنگ خیال، ۱ : ۷۴). وہ گھاس پات اور درختوں کے پھل کھاتا. (۱۹۳۲، الف لیلہ و لیلہ، ۳ : ۳۱). ۲. **خس و خاشاک، گھاس پھونس.** گلدستے سجانے والے باغبان ہیں نہ کہ گھاس پات اکھاڑنے والے مالی. (۱۹۰۷، مضامین پریم چند، ۳۹). جملہ رقبے کو... گھاس پات سے صاف کر لیا جائے. (۱۹۴۷، انگور، ۲۲). [گھاس + پات (رک)].

---پُھوس / پُھونس (---و مع، غنہ) امذ.
۱. **سُوکھی ہوئی گھاس یا تنکے.** یہ آدمی ہوشیار اہلِ دانش میں تھا، اوّل اس نے گھاس پھوس کے مکان بنائے پھر خیمہ و خرگاہ ایجاد کیے. (۱۸۳۵، احوال الانبیاء، ۱ : ۱۶۷). دیہات میں ... مٹی کی چار دیواری پر گھاس پھوس کا چھپر ہوتا ہے. (۱۹۴۰، معاشیاتِ ہند (ترجمہ)، ۱ : ۳۸). وہ گھاس پھوس پر بچھی دری کے اوپر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا. (۱۹۶۵، چوراہا، ۱۲۹). ۲. **خس و خاشاک، کوڑا کرکٹ، بے حقیقت شے.** دریائے مواج کے آگے گھاس پھوس کی کیا حقیقت ہے. (۱۸۸۰، آب حیات، ۲۶۳).

عاشقِ زلف روند ڈالے گا
جان کر گھانس پھوس سنبل کو

(۱۹۱۵، طوفان نوح، ۷۷). ۳. (طنزاً یا تحقیراً) **داڑھی کے بال، مطلق بال؛ موئے زہار** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). [گھاس + پُھوس / پھونس (رک)].

---جَڑ (---فت ج) امث.
بنیادی شے یا ماخذ، اصل جڑ؛ (سیاست) عوام الناس (انگ : Grass Roots کا ترجمہ). ایک مفلوج قسم کی جمہوریت جسے "گھاس جڑ" والی جمہوریت کا نام دیا گیا. (۱۹۸۵، نقدِ حرف، ۹۵). [گھاس + جڑ (رک)].

---چارَہ (---فت ر) امذ.
گھاس کی صورت میں جانوروں کی خوراک، گھاس اور دانہ. جاپانیوں کی کچھ مسلح جمعیت ہمارے گاؤں میں آئی اور... جتنا گھاس چارہ ہمارے گاؤں میں موجود تھا سب لوٹ کر لے گئی. (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۷۴). [گھاس + چارہ (رک)].

---چَرْنا محاورہ.
گھاس کھانا؛ بے عقل ہو جانا، احمق بن جانا. ہم نے اس خط کو پڑھا اور دل ہی دل میں کہا کہ "کچھ گھاس چر گیا ہے معلوم ہوتا ہے". (۱۹۳۷، دنیائے تبسم، ۶۴). اُن کی عقل و خرد عین موقع پر جبکہ تصفیہ تقریباً ان کی گرفت میں ہو جاتا تھا گھاس چرنے کے لئے چلی جاتی تھی. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۴۸۵).

---چِھیلْنا ف م.
رک : **گھاس کاٹنا، کھرپے سے گھاس کو جڑ کے پاس سے کاٹنا.** اخیر عمر میں گھانس چھیلنا ترک کر دی تھی. (۱۹۲۹، تذکرۂ کاملانِ رامپور، ۳۹۶). تب سے بابو جی گھاس چھیل کر پیٹ پالتی ہوں. (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۶۸).

---خور (---و مع) صف.
گھاس کھانے والا جو گوشت نہ کھاتا ہو؛ (کنایۃً) سبزی خور. گوشت کھانے والے حضرات نباتات کھانے والوں کو گھاس خور وغیرہ تحقیر کے کلمات سے پکارتے ہیں. (۱۹۰۶، مخزن، اگست، ۳۷). [گھاس : ف : خور، خوردن - کھانا].

---دانَہ (---فت ن) امذ؛ ~ دانہ گھاس.
گھاس اور اناج ملا ہوا، جانوروں کا چارہ. حاکم نے کہا ... گھاس دانہ اون کوں اور سپاہاں باہر ہی بھیج. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۴۳). مدتِ معیّن تک دودھ کے لئے گھاس دانہ کے عوض یا معیّن داموں کے عوض کہ گھاس اوس کے ذمہ ہے درست ہے. (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۴۵۳). [گھاس + دانہ (رک)].

--- ڈالنا محاورہ.
کسی کو کوئی اہمیت دینا ، کسی کو توجہ کے قابل سمجھنا. لگی لگائی ملازمت بھی ہاتھ سے جائے گی پھر تو کوئی گھاس ڈالنے والا بھی نہ ملے گا .(۱۹۵۵، اندھیرا اور اندھیرا ، ۲۰۲). جب وہ مردوں کو ہی نہیں گانٹھتے تھے تو بھلا عورتوں کو کیا گھاس ڈالتے . (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۱). اس کے بعد یوروپ اور کسی حد تک امریکہ نے انہیں گھاس ڈالنی شروع کی.(۱۹۷۷، دعا کر چلے ، ۱۷۷).

--- کا ٹِڈّا اسم.
ایک قسم کا پردار کیڑا (ٹِڈّا) جو گھاس میں پایا جاتا ہے. سیدھے پروں والے کیڑے ... اس گروہ میں ٹڈی گھاس کے ٹڈے اور آک کا ٹڈا شامل ہیں .(۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل، ۱۳).

--- کاٹنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گیاہ کاٹنا ، گھاس تراشنا.

سنیو معشوق اس زمانے کے
کاٹے ہیں عاشقوں کو جیسے گھاس

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۳۶).

بناتا ہے خط گل چہرہ یار یوں حجام
چمن کی گھاس کو جس طرح باغباں کاٹے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۷) . وہ سب کے سب صدیوں پہلے گھاس کاٹا کرتے تھے . (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۱۳). **۲. بیکار ٹالنا ، بےدلی سے کرنا ، خانہ پری سے کام لینا ، ٹال و مٹول کے ساتھ کرنا.** نماز تو کیا پڑھتا تھا گھاس کاٹتا تھا. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح ، ۳۴). برخلاف دیگر تمام قوموں کے بہت صحت کے ساتھ اعمال بجا لاتے ہیں محض گھاس نہیں کاٹتے . (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۳۱۰) . آدھا صفحہ مزے لے کر لکھا ہے تو آدھے صفحے میں گھاس کاٹی ہے . (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۳۳).

--- کے گٹھے میں سے سُوئی کا ڈھونڈنا کہاوت.
عبث محنت کرنا ، بیکار کوشش کرنا ، ناممکن کام ہے ، مشکل ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کھا جانا محاورہ.
حیوان بن جانا ، احمق ہو جانا ، گدھے پن کا کام کرنا ، بیوقوف ہو جانا. معلوم ہوا کہ تو گھاس کھا گیا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۲۷). شرنگار رس یہاں ملے گا؟ گھاس تو نہیں کھا گئے؟ (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۷۹).

--- کھا گھاس فقرہ.
جب کوئی گاہک کسی چیز کے بہت کم دام لگاتا ہے یا بہت سستی چیز مانگتا ہے تو دکاندار اس کے جواب میں یہ فقرہ بولتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی جانوروں کے کھانے کی چیز نہیں جو تو اتنی سستی مانگتا ہے ، تو اس کی بجائے گھاس خرید کر کھا لے ، تو اس چیز کی قدر کیا جانے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

--- کھانا ف م ؛ محاورہ.
۱. جانوروں کا چارہ کھانا ، گھاس چرنا ، گھاس کو بطور خوراک لینا.

نوشہ ٹہل درویش کی ایک سوں ہوئے پچاس
دیویں انبرت دودھ کر جو گئو واں کھاویں گھاس

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۶۵). دونوں قسم کے ہرن ایک ہی گھاس کھاتے ہیں . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۸۹). **۲. حیوان بننا ؛ بے عقل یا بیوقوف بننا.** کچھ آج گھاس تو نہیں کھا لی ہے . (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۱۶).

--- کھائے دِن کٹے تو سب کوئی کھائے کہاوت.
اگر روکھی سوکھی کھا لینا کافی ہو تو کوئی محنت مشقت کرنے کا روادار نہ ہو ، اگر زندگی معمولی ناکارہ باتوں / چیزوں سے آرام سے کٹے تو تمام لوگ آرام سے عمر کاٹیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کھودنا ف م ؛ محاورہ.
۱. زمین سے گھاس نکالنا یا اکھاڑنا. طوطا کہتا ہے کہ ایک گھسیارا تھا کہ ندی کے کنارے گھاس کھودتا تھا. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۲۱).

اُگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ ویرانی تماشا کر
مدار ، اب کھودنے پر گھاس کے ہے ، میرے درباں کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۷). **۲. عقل و دانش کے خلاف کام کرنا ؛ ذلیل کام کرنا ، حقیر کام کرنا ، بےفائدہ کام کرنا ، لاحاصل محنت کرنا.** یہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے کچھ پڑھایا گھانس کھودی. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). آخر اتنی عمر تک تم کیا گھاس کھودتے رہے یا بھاڑ جھونکتے رہے کہ پھلکے تک نہیں بنا سکتے. (۱۹۳۶، پریم چند، واردات، ۹۹). ہم نے فلسفہ پڑھا ہے گھاس نہیں کھودی ہے . (۱۹۶۹ ، کپاس کا پھول ، ۲۷۶) . **۳. بے سوچے سمجھے جلدی جلدی پڑھنا ، پھوہڑ پنے سے کوئی کام کرنا** (دریائے لطافت ، ۶۴).

--- مَلْمَل (---فت م ، سک ل ، فت م) امث.
ایک وضع کا نفیس باریک کپڑا ، ململ کی ایک قسم. کامدانی گھاس ململ کا چنا ہوا دوپٹہ. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۱۶). [گھاس + ململ (رک)].

--- میں کیا سانپ نہیں پھرتا کہاوت.
ہر جگہ تکلیف ہوتی ہے ، ہر جگہ خطرہ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- نَطّاط (---فت ن ، شد ط) امذ.
گھاس کا ٹڈا (انگ : **Grass Hopper**). پچھلے پیر ... کی مدد سے ٹڈی کو اچھلنے میں مدد ملتی ہے اسی بنا پر اس کو ٹڈا یا گھاس نطاط ... کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۱۸).[گھاس + ع : نطاط - اچھلنے یا کودنے والا].

--- والا امذ (امث : والی).
گھاس بیچنے والا ، گھاس کاٹنے والا (نوراللغات ؛ پلیٹس).

ـــــ ہو جانا محاورہ.
بے وقعت ہو جانا ، حقیر ہو جانا ان کی نظر میں راجہ گھاس ہوگئے. (١٩٦٩ ، افسانہ کر دیا ، ٦٣).

گھاسَڑ پُھوسَڑ ہے فقرہ.
سیدھا سادھا ہے ، بے زیب و زینت ہے (محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات).

گھاس لیٹ (ـــ سک س ، ی مج) امذ ؛ ~ گھاسلیٹ.
١. **مٹی کا تیل**. اول قسم کے کپڑے ... گھاس لیٹ کے لگانے سے مر جاتے ہیں. (١٩٢٥ ، محب المواشی ، ١٣). یہ مُوا گھاسلیٹ کا تیل کڑھائی کرنے کو رکھا ہے. (١٩٥٤ ، پیر نابالغ ، ٣٩). ٢. (مجازاً) **ناکارہ چیز ، واہیات چیز** . «نوراللغات» بھی نری گھاس لیٹ ہے. (١٩٣٥، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٣٧ : ٣). [انگ : گیس لائٹ Gas Light کی تارید].

گھاسی امذ.
گھاس کاٹنے والا ، گھاس بیچنے والا ، گھسیارا.

سمے کے ساتھ زمانہ بدلے ، گرمی ، بارش ، پالے
«گھاسی» کوٹ سیلا کر پہنے ، «ڈاچی» سرمہ ڈالے

(١٩٧٧، من کے تار، ١٣٢). [گھاس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گھاگ صف ؛ ~ گھاگھ.
١. **بوڑھا تجربہ کار ، پرانا اور تجربہ کار ، خرانٹ ، کارآزمودہ ، جہاندیدہ** . کوئی بڑے پڑھے لکھے ، پرانے دھرانے ڈاگ بوڑھے گھاگ یہ کھٹراگ لائے. (١٨٠٣ ، رانی کیتکی ، ٣) . میں ایک گھاگ عورت ہوں . (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٣٢٨) . کچی گولیاں نہیں کھیلے ہوئے ہیں ، گھاگ معلوم ہوتا ہے . (١٩٣٧ ، خان صاحب ، ١٣٥). اور تو اور ، جوش ایسے گھاگ شاعر کے وہاں بھی یہ کمزوری ... محسوس ہوتی ہے. (١٩٨٣ ، ارمغانِ مجنوں ، ٢ : ٢٣٦). ٢. **سیانا ، ہوشیار ، چالاک** . تراب علی ایک ہی گھاگ ہے. (١٨٨٧ ، جامِ سرشار ، ٣٣١). گیان شنکر نے پُرزے کو جیب میں رکھ لیا اور مُسکرائے بڈھا کیسا گھاگ ہے . (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٦١) . گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہوا ، ہزار پیشہ ، جتنا گھاگ چالاک اور ہوشمند ہوتا اتنا ہی کم تھا ، مگر یہ اتنا سیدھا سادا. (١٩٧٩، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٣٥٠). [س : گرگ गर्ग].

گھاگَر (١) (فت گ) امث ؛ ~ گھاگھر.
بڑے قد کا پہاڑی بیل. واحد علی طولعمرہ کا ختنہ کر دیا اللہ مبارک کرے ، دوچار بیل گھاگر بہت عمدہ صورت دار ضرور ہمراہ لانا . (١٨٦٨ ، سرور (رجب علی بیگ)، انشائے سرور ، ٤٣) . جب کوئی ثوری کسی گھاگر پر بڑھ کر لات مارتا ہے تو منہ کی کھاتا ہے. (١٩٠٥ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ٣٢٥). رحیم بھائی بھوک کی شدت میں ایک مرتبہ ایک مسلم جیتا جاگتا ، گھاگھر بیل کچا نگل گئے تھے . (١٩٣٢ ، انور ، ٢٣) . [رک : گھاگ + ر ، لاحقۂ نسبت].

گھاگَر (٢) (فت گ) امذ ؛ ~ گھاگھر.
وہ رسّی جس سے ہاتھی کے پانو باندھتے ہیں ، ہاتھی کے پاؤں میں بندھی ہوئی رسّی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

گھاگْرا / گھاگْرَہ (سک گ/فت ر) امذ ؛ ~ گھاگھرا.
١. **لہنگا**. پانجامے کے اوپر ایک گھاگھرہ پہنتی ہیں. (١٩٣٣ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر، ١٨٣). چولستانی خواتین گھاگرے پر کسی ہوئی مختصر چولی پہنتی ہیں. (١٩٨٣ ، چولستان ، ٣١). ٢. **ایک پودے کا نام** (فرہنگِ آصفیہ). ٣. **ہلکی نیلی رنگت اور سرخ آنکھ والا کبوتر جو کابلی کبوتر کی قسم سے ہوتا ہے**.

سیمابیے ، اور گھاگھرے ، تنبولیے پان لال
کچھ اگرئی ، اور سرمئی اور عنبری ، اور خال

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ٢ : ٨٦). ٤. **ایک دریا کا نام جسے سرجو بھی کہتے ہیں**.

گھاگھرا پر نہ ہوا ہوگا نہ جمنا پر بھی
آج گنگا کے برابر لہر دریا میلا

(١٨٣٦ ، دیوانِ مہر ، ٥٢).

گھاگرا کے پاس باڑا ہو اگر کوئی وسیع
بیل رکشا کی نمائش کا وہاں ہو انصرام

(١٩٢٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٩ ، ٢٧ : ٣).. ٥. **ایک کھلونا ، جھنجھنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : گھر گھر घघर].

ـــــ پَلْٹَن (ـــ فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امث.
اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی گوروں کی پلٹن جو ایک قسم کا گھاگرا پہنتی ہے. جمنا کی اماں ، ہمارے آنے سے گھاگرا پلٹن میں ایک سپاہی بڑھ گیا. (١٩٢١؟ ، پتنی پرتاپ ، ١٢٠). پلٹن سے ایک مرکب گھاگرا پلٹن یا گھگرا پلٹن نکلا ہے. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ١٥٣). [گھاگرا + پلٹن (رک)].

گھاگْری (سک گ) امث ؛ ~ گھاگھری.
چھوٹا لہنگا. ایک گھاگری و ایک لوگڑی ، ایک ٹکڑہ ڈور دری کے کنارہ کا تخمیناً سوا ہاتھ لمبا ... پولیس اسٹیشن میں لایا . (١٩٠٨ ، عیاروں کا عیار ، ٨١). یہ سنتے ہی اماں بی نے اپنے تین پیجامے پھاڑ کر میری اور رجن کی درجن بھر گھاگریاں سی ڈالیں. (١٩٣٧ ، ہم اور تم ، ٩). [گھاگرا (رک) کی تصغیر].

گھاگْرے دار (سک گ) صف.
بڑے گھیر والا ، پھیلا ہوا. اس نے پیازی رنگ کا ایک باریک اور گھاگرے دار منی فراک پہن رکھا تھا. (١٩٨٧ ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ١٠٩). [گھاگرے (گھاگرا (رک) کی مغیّرہ حالت) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

گھاگَس (فت گ) امذ ؛ ~ گھاگھس.
١. **اونچے ہاڑ اور جسیم نسل کا مرغ جس کے پر نرم گھنے اور خوش رنگ ہوتے ہیں ، اس کی مادہ بہت انڈے دیتی ہے، ایک دوغلا مرغ**. فدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے ... اناز ... لکھوریئے ، گھاگھس. (١٩٥٤ ، اپنی موج میں ، ٢٧). ٢. **وہ بیل جس کے حلقوم پر دو سیاہ کنٹھ ہوتے ہیں اور اس کی مادہ کے ایک کنٹھ ہوتا ہے**

اس بٹیر کو جاڑے میں لڑایا جاتا ہے. بٹیر کی چار قسمیں ہیں ایک چنک دوسرا کھاگس. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۱۴).
۲. (مجازاً) جاہل آدمی، اَن پڑھ آدمی ، بیوقوف شخص ، نادان.
وہ کھاگس عبدالواسع ہانسوی لفظ «نامراد» کو غلط کہتا ہے. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۱۹۱). اگر کوئی شخص کھاگھ ہونے کا مدعی ہو تو پھر سمجھ لینا چاہیے وہ کھاگھ نہیں کھاگھس ہے. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۲۰۴). [کھاگوس (رک) کی تخفیف].

---کَلْغا (---فت ک ، سک ل) امذ.
وہ بٹیر جس کے پروں پر ایک خط زیادہ ہوتا ہے یہ کھانے کے کام آتا ہے ، لڑائی کے قابل نہیں ہوتا. بٹیر کی چوتھی قسم کھاگس کلغا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲:۳۱۴). [کھاگس + کلغا].

کھاگھ صف.
رک : کھاگ. کوئی تجربہ کار/کھاگھ ایسی بات منہ سے نکالتا تو اس کو لوگ احمق بناتے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۸ : ۵) کھاگھ اہل کار نے مصلحتاً راز کو پوشیدہ اور چند اپنوں ہی تک محدود رکھنے کے لیے پگڑی کی آڑ کر لی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۵۵). [کھاگ (رک) کا ایک املا].

کھاگَھر (فت گھ) امث.
رک : کھاگر. چاروں طرف جو غور سے دیکھا تو ہزاروں کھاگھر بٹیر وہاں پھر رہے ہیں. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۴). بٹیر دو قسم کے ہوتے ہیں ۱. چنک ، ۲. کھاگھر. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۲۶۰). [کھاگر (رک) کا ایک املا].

---لَڑانا محاورہ.
بٹیر لڑانا، بٹیر بازی کرنا. ادھر روہیلکھنڈ کے شوقین تو خیر کھاگھر لڑاتے ہیں. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۲۲).

کھاگھرا (سک گھ) امذ ؛ ج کھاگرا.
۱. لہنگا ، سایہ. راجپوتانے کی عورتوں کے کھاگھروں کا گھیر بہت بڑا رہتا ہے. (۱۸۵۹ ، جامِ جہاں نما ، ۱ : ۸۷). کم از کم عورتوں کو تو انگریزی کھاگھرے اور سایہ سے بچنا چاہیے. (۱۹۴۳ ، مقالات گارسان دتاسی (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۷).
۲. ایک قسم کا کبوتر.

سیمابیے اور کھاگھرے ، تنبولیے ، پان لال
کچھ اگرئی ، اور سرمئی اور عنبری اور خال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۶). کبوتروں کی آنکھ کالی مکو کی طرح ہوتی ہے اور رنگ کے لحاظ سے سفید بے داغ ... کبرے ، کاسنی کھاگھرے ، آتشی. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۱۳۸).
۳. ایک دریا کا نام.

آنکھوں نے رو کے نام ہی بالکل ڈبو دیا
گنگا کا ، کھاگھرا کا ، اٹک کا ، چناب کا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۴). [کھاگرا (رک) کا ایک املا].

---گول / گھول (---و مج). (الف) صف.
گڈمڈ ، الٹ پلٹ ، پریشان ، حواس باختہ. بچھو تو پانی میں نہیں جا سکتا تھا اس کدھن سوں سے کھاگھرا گھول ہو گیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۰۴). (ب) امذ. گھبراہٹ ، پریشانی ، بےچینی ؛ بدانتظامی (جامع اللغات). [کھاگھرا + گول / گھول (رک)].

کھاگَھس (فت گھ) امذ.
رک : کھاگس.

ہے تیری ماں اصیل اور باپ کھاگھس
ہوا ہے جب تو توں لم ڈنک سارس

(۱۸۱۴ ، برق لامع ، ۴۸). کھاگھس مرغی ٹینی سے ذرا بڑی اور خوب پردار پاموز ہوتی ہے. (۱۹۲۴ ، پرندوں کی تجارت ، ۳۵). اگر کوئی شخص کھاگھ ہونے کا مدعی ہو تو پھر سمجھ لینا چاہیے وہ کھاگھ نہیں کھاگھس ہے. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۲۰۴). [کھاگس (رک) کا ایک املا].

کھاگھی امذ.
(ماہی گیری) بہت بڑی قسم کا اور نہایت مضبوط جال جو بڑی مچھلیاں پکڑنے کے کام آتا ہے ، مہا جال (ا پ و ، ۳ : ۶۱). [کھاگھ + ی ، لاحقۂ صفت].

کھال (۱) امث.
آفت ، مصیبت ، بربادی ، تباہی.

دیسے کھال اس موج کیرا اُبھال
کدھیں سو تلیں ہور کدھیں اوپرال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲). [کھالنا کا حاصل مصدر].

---میل (---ی مج). (الف) امذ.
میل ملاپ ، ربط ضبط ، تال میل. عورتوں اور مردوں کا کھال میل ہونا اور ایمان کھونا عجب تماشا ؛ کہیں اس قدر جہالت ہے کہ قبروں پر ناچ راگ ہوتا ہے. (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۳). جب مسلمان بزرگوں نے اپنے کشف و کرامات دکھائے تو بہت سے ہندو عقیدت مندی کی لڑی میں منسلک ہوگئے موجودہ ماحول اس آپس کے کھال میل اور اتحاد و محبت کا نتیجہ ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۷). صدیوں کے اس کھال میل اور میل ملاپ میں ہل چل اور گڑ بڑ پیدا ہو گئی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۴۱). (ب) امث. گڑ بڑ ، جھمیلا.

اُس چرخ کج روش کی عجب کھال میل ہے
وہ کیا کرے اُدھر سیں ڈھکیلم ڈھکیل ہے

(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۱۹۴). (ج) صف. گڈمڈ ، ملا جلا ، خلط ملط (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [کھال + میل (رک)].

---میل رَکْھنا ف مر ؛ محاورہ.
میل ملاپ رکھنا ، ربط ضبط رکھنا ، اتحاد رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---میل کَرْ دینا ف مر ؛ محاورہ.
گڈمڈ کر دینا ، ملا جلا دینا ، خلط ملط کر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ میل کرنا ف م ؛ محاورہ.
خلط ملط کرنا ، گڈمڈ کرنا ، **ایک دوسرے میں ملانا**. اپنی ... کالی کالی پنڈلیاں اور رانیں اپنی بہنوں کی مرمریں پنڈلیوں رانوں میں گھال میل کئے راستہ طے کر رہی ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۲).

ـــــ میل ہونا ف م ؛ محاورہ.
میل ملاپ ہونا. یہ تو بھیا اور بتی کا گھال میل ہو گیا. (۱۹۸۰ ، خیمے سے دور ، ۵۱).

گھال (۲) امذ ؛ سـ غل.
بھیڑوں پر لگایا جانے والا ایک قسم کا ٹیکس. ہاں تو نئے رواج بنے « گھال » کو رائج کیا گیا ، یعنی ہر بیس بھیڑوں پر سال میں ایک بھیڑ سردار کی. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۷۲). [مقامی].

گھالا امذ.
نقصان ، مصیبت ، آفت ، صدمہ ، تباہی ، بربادی. اتناچ اسمیں سوں اٹھا لیکر بچیا سو پہلے کے سربکا ڈھانپ ڈھونپ کو دبا رکھنا تو کچھ گھالا نیں پڑیگا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۳۰). [گھال (۱) + ا (زاید)].

گھالَن (فت ل) صف مث.
برباد کرنے والی ، اجاڑنے والی.
اے ری ، آج کون تباکے برم رہے ہیں میرے لالن؟
کہا کہوں کچھ بن نہیں آوے ، نہ جانوں ایسی کون ہے گھرگھالن
(۱۶۹۷ ، نادرات شاہی ، ۲۶۹). [گھال (گھالنا (رک) سے + ن ، لاحقۂ صفت مونث].

گھالْنا (سک ل) ف م.
۱. ڈالنا.

بھرے سمند میں جیو بھریا ایک مات
نہ گھالیں ادھک ہونے گھریں نہ گھاٹ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۷).

سُرا پیو قرآن لے جالیا
جرا خو کہ دوزخ اپس گھالیا

(۱۵۶۳ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۶ء ، ۹۹)). اپنے گھر لے جا کر بندی خانے میں گھالیا کیتک دیس پونچھ ٹالیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۲). جس قدر لغت اور محاورے گ یا گھ سے مرکب ہوں گے ان سب میں معانی ذیل جو اس حرکت کے خاصہ میں داخل ہیں کچھ نہ کچھ ضرور پائے جائیں گے ، مثلاً گھاٹ ، گھاٹی ... گھالنا بمعنی اندر ڈالنا وغیرہ. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). ۲. (عام طور پر گھر کے ساتھ مستعمل) **تباہ کرنا ، برباد کرنا ، خراب کرنا.**

کہو یاں جواب میں کروں کیا ایتال
گلے بھالیے دام کر کام گھال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۶).

آہ پر آہ نالے پر نالہ
عشق صاحب نے میرا گھر گھالا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲).

بال کی کھال کھینچنے والا
جس نے تھا سینکڑوں کا گھر گھالا

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۹).

پیٹ سے پاؤں اگر ایسے نکالوں میں بھی
ایک کیا دیکھنا گھر سینکڑوں گھالوں میں بھی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۷۹). سینکڑوں گھر اس نے گھالے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۵). جن ماتاؤں نے سارا جوبن گھالا جب ایک لالہ پالا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۳۷). ۳. **گھولنا ، حل کرنا ، ملانا.**

پسا مشک پھل نیر میں گھال کر
دکھائے نوا یک برش گال کر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۷). ۴. **گھسیڑنا ، ڈالنا ، دخول کرنا.**

بچھے نار رانا کے درمیانی بھے
فرج میں ذکر گھال ناری کے بھے

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۳۷). ۵. **بندوق چلانا ؛ بنیاد رکھنا ؛ پھیلانا ؛ مقرر کرنا ، گڈمڈ کرنا ؛ کپڑے پہننا ؛ درخواست کرنا ؛ کسی کام پر لگانا ؛ پھینکنا ؛ قائم کرنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھولنا (رک) کا تابع ، قب : س : گھٹن گھٹ . घटन+घट्ट].

گھام امث ؛ امذ.
۱. **دھوپ.** اہیر نے کہا گسیاں تم گھام سے چلے آئے ہو کہو تو دودھ دوہ کر لاؤں وہ پیو جل نہ پیو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲). گھام بہت کری پڑے ہے. (۱۹۳۳ ، ریزۂ مینا ، ۵۰۱). ہم سب اتنی گھام میں مارے مارے پھرنے کے بعد یہاں آ کر بیٹھے ہیں اس لئے خواہ مخواہ سکون محسوس ہو رہا ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۴۶). ۲. **تپش ، حدّت ، گرمی ، سختی ، کرختگی ، کُھردری ، عذاب.**

سپہر از روئے معلّی جو لب بام آیا
دیکھیے دیکھیے اب دھوپ گئی گھام آیا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۳۰). دوپہریا بھر مزے سے پنکھا لگا کر ٹانگ پھیلا کر سووت ہو اور دن بھر کی گھام اس پر گزرت ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۴۹). ۳. **گرمی دانے.** ان دنوں میری کمر چٹکیاں لینے والے گھام سے چھپی پڑی تھی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۸۵). ۴. **پسینہ** (فرہنگ آصفیہ). [س : گھرم घर्म].

ـــــ کرنا محاورہ.
سورج نکلنا ، دھوپ پھیلانا ، اُجالا کرنا ، روشنی بکھیرنا ، منور کرنا. دیو دیو گھام کرو ، تمہرے بالک کو لگتا جاڑ. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۲۰).

ـــــ لینا محاورہ.
دھوپ کھانا ، دھوپ تاپنا.

ڈاڑھی سورج کی تھام لیتا ہوں
مدعا یہ کہ گھام لیتا ہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۸).

کھامَڑ (فت م) صف.
١. **گرمی کی ماری ہوئی (گائے) ، وہ بدحواس اور بروقت ہانپنے والی گائے جسے گرمی مار گئی ہو** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ٢. **جس کے ہوش ٹھکانے نہ ہوں ، بیوقوف ، احمق ، گاؤدی ، بُدھو**. یہاں ہر فن کا استاد ہے ، سیکڑوں کھامڑ بد عقل. (١٨٢٤ ، فسانہ عجائب ، ٦). ادھر اُدھر دیکھ کر وہ تو چل دیا ، پاگل ہی تو ہے ، کھامڑ زمانے بھر کا. (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ٣٠٩). خدا جانے کون کھامڑ ہے جو انبساط اور انقباض میں فرق نہیں کرتا. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٦ : ٥). اب مجھے اس قدر کھامڑ نہ سمجھیں ، میں جانتا ہوں عورت کو شیطان بھی نہیں کہا سکتا. (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ٣٠). ٣. **پھوہڑ ، بدسلیقہ ، اُجڈ**. بھلا ہمارے مصاحب کا اور اس کا کیا مقابلہ کجا یہ طرار ظریف بذلہ سنج ، کجا وہ کھامڑ ، بدتمیز بے سلیقہ. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٢٤٧).

کھامڑ ان پڑھ ڈگّا رکھو ‏ ‏ ‏ میلا اور کچیلا رکھو

(١٩٥٩ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ٣٠٢). میں تو اپنی بیٹی کی کسی لکھے پتی سے شادی کروں گی ، چاہے وہ بالکل ان پڑھ کھامڑ گدھا ہی کیوں نہ ہو. (١٩٧٧ ، کرشن چندر (نگار ، کراچی ، مارچ ، ١٩٨٨ء ، ٣٠)). ٤. **سست ، کاہل ، الکسیا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ٥. **بھونڈا ، بھدّا ، بے ڈھنگا**.

شکل بھونڈی سی ہے کھامڑ ہے سراسر نقشا
تارا دمدار ہے یا چغد کے سر میں سودا

(١٨٦٤ ، واسوختِ رعنا (شعلۂ جوالہ ، ٢ : ٤٣٨)). چوڑا چہرہ ، کھامڑ نقشہ. (١٨٨٧ ، خیالات آزاد ، ١٤٣). طبّی معلومات رکھنے کے علاوہ ... ان کے کھامڑ طریقوں کے ضرب و کرب جھیل کر اپنے اترے ہوئے کولھے یا بازو ٹھیک کرائے ہیں. (١٩٨٩ ، نذرِ مسعود ، ١٨٤). [رک : کھام + ڑ ، لاحقۂ نسبت].

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
بیوقوفی ، بدسلیقگی ، اجڈ پن. اتنے دن انہیں شہر میں رہتے ہوئے گزرے مگر کھامڑ پن نہ گیا. (١٩١٠ ، انقلابِ لکھنؤ ، ١ : ١٠١). [کھامڑ (رک) + پَن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

کھامڑا (سک م) صف.
رک : کھامڑ.

بدظنی دل میں ، حسد دل میں ، تمنّا دل میں
کھامڑے ، شوق سے بھر لیتے ہیں کیا کیا دل میں

(١٩٥٣ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ٨٨). [کھامڑ (رک) + ا (زاید)].

کھامنا (سک م) ف ل.
رک : گھومنا جس کا یہ تابع ہے ، سیر و تفریح کرنا. ایک روز شرما جی بیٹھے بیٹھے اُکتا کر سیر کرنے نکلے گھومتے کھامتے کھلیان کی طرف نکل گئے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١٥٤). وہ خود گھوم کھام لے گا. (١٩٧٣ ، پیمان ، کراچی ، اپریل ، ١٠). [گھومنا (رک) کا تابع].

کھامی امث.
(کاشت کاری) بارش نہ ہونا ، امساکِ باراں (ا پ و ، ٦ : ١٠٣). [کھام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کھان امذ.
١. (i) **اناج کی وہ مقدار جو ایک دفعہ چکی یا اوکھلی میں ڈالی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ii) **کٹے ہوئے گنّے یا تِلوں اور سرسوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کولھو میں ڈالی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (iii) **چنوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک دفعہ بھاڑ میں بھوننے کے لیے ڈالی جائے**. ابن الوقت کو دور سے بس ایسا سن پڑتا تھا کہ بھاڑ میں گویا چنوں کے کھان بھن رہے ہیں. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٣١). ٢. **پکوان کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کڑھائی میں تلنے کے واسطے ڈالی جائے**. تمھاری پُھلکیاں واللہ ایسی اچھی معلوم ہوئیں ، ذرا ایک کھان خوب کھرا کرکے نکالو تو ایک آنہ کی حکیم صاحب کے لیے لیتا جاؤں گا. (١٩٠٠ ، ذاتِ شریف ، ١١). باقی کھان میں نکال دوں گی اور واقعی وہ باورچی خانے میں پہنچ بھی گئیں. (١٩٨٧ ، پھول پتھر ، ١٣٧). ٣. **گنّے کے رس کی وہ مقدار جو ایک بار گُڑ بنانے کے واسطے کڑھائی میں ڈالی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٤. **دفعہ ، موقع ، باری ، وار** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٥. (کھنساری) **گنّے کا رس نکالنے کے قدیم وضع کے کولھو کے ناند کی شکل کا حصہ جس میں گنّے کے ٹکڑے رس نکالنے کو بھرے جاتے ہیں ، کوٹھی ، کونی** (ا پ و ، ٣ : ٢٠١). ٦. **کھیپ ، مجموعہ**. جب دیکھو ایک نہ ایک متقاضی ہے کہ میرا سبق کم رہ گیا ہے ، میں اسی وقت قلم برداشتہ لکھ دیا کرتا تھا یوں کتابوں کا پہلا کھان پورا ہوا. (١٩٠٣ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٤٣٧). ٧. **صنعتی کام کے مال کی ایک مقررہ مقدار جو بوقت واحد کام میں لائی جائے**. خوشبو ملا کر سانچوں میں بھر دیں ... اسی کو دوسرے دن کھان میں شامل کرلیں. (١٩٣٤ ، صنعت و حرفت ، ١٤). ٨. **نیارا گری سنہری ، رُپہلی پرانا گوٹا ، زری اور ظروف وغیرہ جو بوقت واحد گلانے کے لیے جمع کیے جائیں** (ا پ و ، ٤ : ١٠). ٩. **گروہ ، لوگ**. انگریزی میں دیکھیے کہ سیکڑوں لٹر رائٹر موجود ہیں مگر پھر بھی تابڑ توڑ تازہ کھان چلے ہی آتے ہیں. (١٩٢٤ ، انشائے بشیر ، ٧). یکایک کبڈی کھیلنے والوں کے درمیان شور ہونے لگا اور لوگ کھان توڑ کر دوسرے راستوں پر بھاگنے لگے. (١٩٨٧ ، حصار ، ٦١). ١٠. **دولت جو ایک دم سے ہاتھ آجائے ، اس معنی میں بڑا کھان مستعمل ہے** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : کھن घन].

---اُتارْنا محاورہ.
١. **تل کر نکالنا ، تلنا ، بگھارنا** (فرہنگ آصفیہ). ٢. **کھان تیار کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---اُتَرْنا محاورہ.
تل کر نکلنا ، پکوان کا کڑھائی سے نکلنا ، پکوان کا تیار ہونا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ پڑ جانا محاورہ.
کوئی کام شروع ہو جانا ، خمیر پڑ جانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
بہت سی چیزوں کے ایک ساتھ تیار ہونے کا ڈھنگ پڑنا ؛ ایک دفعہ تلے جانے کے قابل پکوان کی مقدار کا کڑھائی میں ڈالا جانا ، کڑھائی میں پڑنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ ڈالنا محاورہ.
۱. کسی معیّن مقدار کا ایک دفعہ کڑاہی ، چکّی ، اوکھلی یا بھاڑ میں ڈالنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). **۲. کسی کام کو ہاتھ لگانا ، کوئی کام شروع کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

کھانا (۱) امذ.
تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ ، کولھو.

تپا ک اس دل کا نیں کرتے مگر ملتے ہیں پاواں سوں
کہ جیوں تل پلنے میں گھانے میں نہیں ہے عار تیلی سوں

(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی بیدری (اردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۶)).

بدکار رگڑے جائے یوں گھانے میں جونکہ نیشکر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۱).

ہوس دل میں سدا تیرے ہے سونے ہور کھانے کا
پھرے اس فکر میں نس دن ہو اندھا بیل گھانے کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۴). چونکہ مٹھی بھر تیل گھانے میں بھالیے تو تیل نہیں نکلتا ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سر ہار ، ورق ، ۶). لکڑی کی یہ صفت بہت سے کاموں کے لحاظ سے پسندیدہ ہے مثلاً شکر اور تیل کے گھانے گاڑی کی چاک اور دہرے ڈیروں کی میخ ، کندہ کرنے کے کندے ... وغیرہ. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۸). [س : گھن + ک घान+क].

کھانا (۲) امذ (قدیم).
کہنا ، زیور.

منجے پان ہے زہر ، کاجل حرام
دسے خوب کھانے انگارے تمام

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی ، ۱۳۵). [کہنا (رک) کا ایک قدیم املا].

کھانانا (نانا) امث ؛ م ف.
بادل کی مسلسل گرج ؛ مسلسل گرج کے ساتھ.

کھانانا نانا برسے گھور گھور بادل رحمت کا ، چمکا ہے
ارض و سما کھانانا ، کھلا ہے کیا گلزار ، جگت میں

(۱۸۹۳ ، گرو زرینہ (متفرق مصنفین کے ڈرامے ، ۶۳)).
[حکایت الصوت].

کھانت (غنہ) امث (قدیم).
رک : کھات.

وے تو پا ک ان باتوں سیتیں ہے
تو ہے ناپا ک ان گھاتوں ستیں ہے

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین گجراتی ، ۱۳۸). [کھات (رک) کا انفی تلفظ].

کھانتی (مغ) امث (قدیم).
کھنٹی ، جرس ، درائے ، کھانتی. (۱۹۲۶ ، شرف نامہ ، احمد منیری (پنجاب میں اردو ، ۲۱۷)). [کھانٹی (رک) کا ایک قدیم املا].

کھانٹ (۱) (غنہ) امذ (قدیم) ؛ ~ گھنٹ.
رک : گھنٹہ.

انو کا وہاں لگ تو سرحد اَہے
جہاں باجتا گھانٹ آن حد اَہے

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۲۶۲)).

سو کیچ انگٹ زری کسوت چھلے رُن جُھن نویلا رت
سہاوت ہے نچھل پا کھر ، بجیں گھانٹاں منا منگل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۰). [گھانٹا (رک) کی تخفیف].

کھانٹ (۲) (غنہ) امذ (قدیم).
گرہ ، عقدہ.

اور ایک مثال تج کوں بولوں
معراج کے گھانٹ تجھکو کھولوں

(۱۶۵۹ ، میراں جیؒ خدا نما ، رسالہ نورنین ، ۱۶). [گانٹھ (رک) کا ایک قدیم املا].

کھانٹا (مغ) امذ (قدیم).
رک : گھنٹہ.

سنوں میں وو گھانٹے تی آواز جوں
بولا لیئوں کر ہت سوں درباز تئوں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).

سدا ہے چاہ باق بوجھ لے یوسف کہاں ناجی
کہ پہنچا مصر کے تئیں کارواں بجنے لگے گھانٹے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۳۸). [گھنٹا رک کا ایک قدیم املا].

کھانٹی (۱) (مغ) امث (قدیم).
کھنٹی ، جرس ، نوبت ، نقارہ. درای : جرس یعنی آنکہ در گردن شتر بندند ، ہندوی گھانٹی. (۱۸۳۳ ، زفان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷ ، ۱۰۳)).

پھر کبھی ہوتے اتھے اے من ہرن
وحی اسی آواز گھانٹی کے نمن

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۹۰). [گھنٹی (رک) کا ایک قدیم املا].

ـــــ تلے مانٹی کہاوت.
مالک بروقت کام کرواتا ہے ، حلق سے نیچے غذا کا کوئی مزہ نہیں ہوتا ، جیسی مٹی ویسی وہ (گھانٹی = حلق ، مانٹی = مٹی) (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کھانٹی (۲) (مغ) امث (قدیم).
گلا ، حلق ، حلقوم ؛ حلق کا کوّا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[گھنٹکا घण्टिका].

ـــــ کَڑنا محاورہ.
بچے کے حلق کے کوّے کو انگلی سے اُٹھانا. دنیا میں آتے ہی بغیر گلے میں گھانٹی کٹے ایسا دہاڑی کہ توبہ بھلی. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۹).

گھانٹی (۳) (مغ) امث.
کانٹھ ؛ مختلف رنگ کی دھجیاں جو محرّم کے فقیر ہانو میں باندھتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کانٹھنا (رک) سے حاصل مصدر].

گھانٹی (۴) (مغ) امث (قدیم).
(پہاڑ کی) گھاٹی (قدیم اُردو کی لغت) [گھاٹی (رک) کا انفی املا].

گھانس (غنہ) امث.
رک : گھاس.

روئی گھانس تھیں آگ جھانپی سے جانے
تب او گھوڑ کیا کُچھ سکے چُھپانے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۷). گھانس آگ کھانے جانے تو جلنا ، پھلی خشکی پر پڑے تو تلمنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

یہی سینک یا کانس پانی کی گھانس
زمین و ہوا آب و آتش اُداس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳).

وہ مجنوں ہوں شبکو جو صحرا میں بھٹکوں
چراغِ سرِ راہ ہو گھانس جل کر

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۲۵). خداوند تعالیٰ نے گھانس اور جھاڑی بوٹی کو پیدا کیا جس میں خود بخود بیج پیدا ہوتا ہے. (۱۹۰۹ ، حرز طفلاں ، ۳۲). گھانس کا صحیح املا گھاس ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۳۶). [گھاس رک کا ایک املا].

---پات امذ.
رک : گھاس پات.

اگر کش ملے گاؤں تو پالے آش
وگرنیں تو تھا گھانس پانچ معاش

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰). بیل ، گھانس پات اور ناموافق زمینات کے نقصانوں کی بحث اتنک ہو چکی ہے. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۲۰۱). [گھانس + پات (رک)].

---پھُوس / پھُونس (---و مع / غنہ) امذ.
رک : گھاس پھُوس / پھونس. جن کے شمار میں گھانس پھونس ، درخت پتھر ، دریا ، پہاڑ ، کوا کب ، روحوں ... اور فلسفیانہ بت پرست بھی شامل ہیں. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (دیباچہ) ، ۸). ظاہری زندگی جانور اور گھانس پھوس بھی رکھتے ہیں مگر حقیقی زندگی اُسی کو ملتی ہے جو حقیقت کی معرفت حاصل کرتا ہے. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱۷۳). اسی طرح دمہ (Asthma) اور تپ کاہی (Hay Fever) کی وجہ جسم میں گھانس پھونس (Weed) کے زردانے (Pollen) کی بیرونی پروٹین کا جسم میں داخل ہونا بتائی جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۱۸). [گھانس + پھُوس / پھُونس (رک)].

---چرنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : گھاس چرنا.

جو دیکھے دھنی گھانس جب توں چرے
گیا درد کر کانٹے تج ڈرے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲).

---چھیلنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : گھاس چھیلنا. کسی کے گھر چھپتری دھو رہے ہیں ، کسی جنگل میں گھانس چھیل رہے ہیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۱۰). یہ بھی اُنھیں گھسیاروں میں مل گئے اور گھانس چھیلنے لگے. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۳۹۳).

---دانا / دانہ (---/فت ن) امذ ؛=دانہ گھانس.
رک : گھاس دانہ. رکھے تھے اس طرف سب گھانس دانہ. (۱۶۴۵ ، جنت سنگار ، ۵۰). گھوڑوں اور بیلوں کے گھانس دانے کی نقدی ہو گئی. (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۱). [گھانس + دانا / دانہ (رک)].

---کاٹنا ف ل ؛ محاورہ.
گھاس کاٹنا ، بے سلیقگی اور بے دلی سے کوئی کام کرنا.

قصہ کہنے میں نظر جب آگیا مجکو وہ گُل
گھانس کاٹی عارضِ رنگیں کا سبزہ دیکھ کر

(۱۸۵۸ ، دیوانِ امانت ، د ، ۴۳).

---کا چکّا امذ.
(کاشت کاری) مٹی کا مربع نُما ٹکڑا جس پر گھاس لگی ہوئی ہو (ایسے ٹکڑے کھود کر جہاں گھاس کا میدان تیار کرنا ہو ساتھ ساتھ لگا دیتے ہیں پھر پانی دیتے ہیں تو بہت جلد میدان تیار ہو جاتا ہے) (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کے ڈھیر میں سُوئی ہونا محاورہ.
اس طرح گُم ہونا کہ ڈھونڈنا مُشکل ہو ، ایسا غائب ہونا کہ ملنا تقریباً ناممکن ہو. اور ایک قصّہ کو دوسرے قصہ میں ایسا پھنسا دیتی ہیں کہ مطلب کی بات گھانس کے ڈھیر میں سوئی ہو کر رہ جاتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۹۱).

---کھا جانا / کھانا محاورہ.
رک : گھاس کھا جانا. قربان آپ کے امن و امان کے آپ تو کچھ گھانس کھا گئے ہیں. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۸).

---کھودنا ف ل ؛ محاورہ.
گھانس کاٹنا ، گھانس چھیلنا. ایک مرد نظر آیا جو گھانس کھود رہا تھا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۵). ہم نے بھی بارہ برس تک چاہ بابل میں چلہ کھینچا ہے گھانس نہیں کھودی ہے. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۳۱).

---مُکھ میں پکڑنا محاورہ (قدیم).
عاجزی کرنا ، پناہ مانگنا ، مغلوب ہونا.

نین مرگوں کی گھانس پکڑے مکھ
دیکھ تیری انکھیاں کا دنبالا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۶).

گھاں سَپ (مغ ، فت س) امذ.
(کشتی بانی) کشتی کی درز کو جس سے پانی اندر آئے بند کرنا ، کشتی کے رساؤ کو روکنا ، کانسنا (اپ و ، ۵ : ۱۸۰). [مقامی (غالباً کانسنا (رک) سے)].

گھانسْ لیٹ (غنہ ، سک س ، ی مج) امذ.
مٹی کا تیل. اسی گھانس اور گیس کو ملا کر انہوں نے گھانس لیٹ بنایا یعنی مٹی کا تیل جسے حیدرآباد میں گیاس کا تیل بھی کہتے تھے (١٩٧٣ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ٣٣).[گاس لیٹ (رک) کا انفی املا].

گھانسی (مغ) امث.
ایک قسم کی بہت باریک ریشمی اوڑھنی جو لہنگے کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

گھانگْرا (غنہ ، سک گ) امذ.
رک : گھاگرا ، لہنگا.

دھڑی لب سوں ٹوٹ مانگ لٹ کھول کر
سٹی موں ادھر گھانگرا کھول کر

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ٥٥). جھلا پور کا گھانگرا ... تس پر سچے موتی ٹکے ہوئے . (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ١٣٦) . کنہیا ، کارچوبی ، مکٹ ، کار چوبی گلوبند ، گھٹنا ، جانگھیا ، گھانگھرا ، چاندی کی بانسری. (١٩٥٧، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج، ١٠٨). [گھاگرا (رک) کا انفی تلفظ].

---گھول (---وِ مج) صف.
١. گلمڈ ؛ تتر بتر ، الٹ پلٹ ، پریشان ، متذبذب.

پریکا جھنت شہ جھٹے اس سوں جب
بجھانا ہوا گھانگرا گھول سب

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠٨). ٢. پریشان. معشوق ڈاواں ڈول نیں ہوتے ، معشوق گھانگرا گھول نیں ہوتے.(١٦٣٥ ، سب رس، ٩٥). [گھانگرا + گھول (گھولنا (رک) سے)].

گھاں گھاں (مغ) امث.
ریل وغیرہ کے چلنے کی آواز ، گھڑگھڑ. ایک کوس کے فاصلے پر ریلیں گھاں گھاں کرتی گزر جاتی ہیں. (١٩٦٣ ، کپاس کا پھول ، ١٠٨). [حکایت الصوت].

گھانی (١) امث.
١. (ا) تِلوں یا سرسوں کی وہ مقدار جو ایک بار کولھو میں پیلنے کے لیے ڈالی جائے ، کسی چیز کی وہ مقدار جو ایک بار چکی میں پیسنے کے لیے ڈالی جائے . پہلی گھانی اچھی طرح پس چکنے تک ڈاٹ لگائے رکھتے ہیں . (١٩٣٨ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ٥٥). (اا) کسی چیز کی مقدار جو ایک دفعہ کڑاہی یا ہانڈی میں ڈالی جائے. جیسے ہی پہلی گھانی کا کڑا کھولا گیا پورے گھر میں لوبان کی خوشبو مہکنے لگی. (١٩٦٣ ، نورِ مشرق، ٣٧). ٢. تیل یا رس نکالنے کی مشین ، کولھو ؛ بیلن ؛ چکی. جواز: چرخ روغن گران ، ہندوی گھانی. (١٣٣٣ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ١ : ١٢٣)). یہ ہو تو کھیتوں کی جتائی بھی ہو سکے اور تیل گھانی بھی چل سکے.(١٩٣١ ، ہماری زمین (ترجمہ)، ١٧٠).

سرسوں کیں دھری ہے جو گھانی میں ریل دو

(١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٢٣٢). [گھان (رک) + س : کا घाण].

---کرْنا محاورہ.
کولھو چلانا ، تیل نکالنا ، سرسوں یا تل پیلنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---میں پیلْنا محاورہ.
نہایت سخت سزا دینا ، سخت تکلیف اور اذیّت سے مار ڈالنا.

اگر جائیں تم نہائنے کی سبیل
سٹوں سب کے نہنواد گھانی میں پیل

(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٩).

گھانی (٢) صف.
گھان ڈالنے والا ، کولھو چلانے والا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھان (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

گھانی (٣) امث.
مٹی کا تغار (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ہن].

گھاواں چڑْھنا محاورہ (قدیم).
زخم آنا ، گھاؤ لگنا. انگ پر گھاواں ہور واراں چڑھے تھے . (١٧٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

گھائِل (کس ء) صف ؛ سگھایَل.
١. زخمی ، مجروح ، زخم رسیدہ.

میلے کچیلے دیکھت کتی دل کٹے ہیں گھائل
ہوے قتل جگ کرے جو سنگارِ چاند صاحب

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٣٢). تیر نگاہ اُس کے سے گھائل اور جان و دل سے مائل ... ہوا ہے. (١٧٧٥ ، نوطرز مرصع،تحسین ، ٢٩١). اس بےرحم نمک حرام کٹر سنگدل نے تلوار سے مجھے گھایل کیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٥٧).

دیکھا کہ تڑپتا ہے پسر صورت بسمل
چھاتی بھی ہے زخمی جگر و دل بھی ہے گھائل

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٥ : ١٧١). چلو اور ذرا آہوان شوخ و شنگ کو اپنی تیغ آبدار سے گھائل کرو. (١٩٠١ ، الف لیلہ سرشار ، ١ : ٥). ثاقب دونوں گھائل آدمیوں کی طرف دیکھ رہا تھا. (١٩٨٨ ، نشیب ، ٣٩٣). ٢. (مجازاً) عشق کا مارا ، دل فگار.

ہوا ہوں ان دنوں مائل کسی کا
نہ تھا میں اس قدر گھائل کسی کا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٥١). ٣. (مجازاً) فریفتہ ، دل دادہ. میں ان کی باتوں اور ان کی تحریروں کا گھائل تھا. (١٩٨٣ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ٣١). اف : کرنا ، ہونا. ٤. ایک قسم کا کنکوا جو خون کی طرح سرخ ہوتا ہے.

دم بدم پڑتی ہے اے ناسخ جو شمشیر نگہ
جو پتنگا اس نے اڑایا بس وہ گھائل ہو گیا

(١٨٣٨ ، ناسخ (نوراللغات)). [س : گھات + ال घात+इल].

---کا سانگ امذ.
ایک قسم کا سوانگ جس میں سوانگ اپنے تمام جسم پر چھریاں

کثاریں اس طرح لگا لیتا ہے کہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ اس کے جسم کے اندر گھسی ہوئی ہیں (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۱۲).

--- کی گت گھائِل جانے اور نہ جانے کوئی کہاوت.
مصیبت زدہ کا حال مصیبت زدہ ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا. گھائل کی گت گھائل جانے اور نا جانے کوئے ... ہوا کی نگاہ ہمدردی سے چھلکتی ہوئی اٹھی. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۳۰).

گھاؤ (و مج) امذ.
۱. **گہرا زخم.**

ہر ہر حملے ہر ہر گھاؤ لہو کیری گھال بہاؤ
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۴۷).

سوشہ ہات کا ایک اسے گھاو لگ
دو ٹکڑے ہوا سیس تے ہانو لگ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱).

ہر ایک ہات پردے سے اپنا دکھاؤ
کہ کس ہات کا اوس جگر پر ہے گھاؤ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸).

ٹپکا کرے ہے آنکھ سے لوہو ہی روز و شب
چہرے پہ میرے چشم ہے یا کوئی گھاؤ ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۶).

وہ زخم ہے بدن پر یہ گھاؤ ہے جگر میں
جو بات ہے نظر میں کب ہے روالور میں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵۱). اس کی روح کے اندر ایک بہت بڑا گھاؤ پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۶۹). ۲. (مجازاً) **نقصان ، ٹوٹا ، خسارہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [س : گھات घात].

--- آنا محاورہ.
گھائل ہونا ، زخمی ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- بَھرْنا محاورہ.
۱. **زخم کا اچھا ہو کر برابر ہونا ، زخم کا مندمل ہونا ؛ انگور بندھ جانا.**

وہ بھر آتا ہے ، اس کا گھاؤ جیتے جی نہیں بھرتا
کٹاری ہے ، چھری ہے ، بڑھ کے سمجھو مار تیور کی
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۸۳).

برچھ کی چھاؤں میں میں نہ بیٹھا کبھی
گھاؤ جب بھر گئے میرے ہر انگ پر
(۱۹۷۸ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۱۲۳). ۲. **ٹوٹا پورا ہونا ، نقصان کی تلافی ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- پَر گھاؤ کھانا محاورہ.
زخم پر زخم سہنا ؛ دُکھ پر دُکھ اُٹھانا. مگر اس کا شعور باطن برچھی پر برچھی اور گھاؤ پر گھاؤ کھاتا رہتا ہے. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۸۱).

--- پَر لون چِھڑْکنا محاورہ.
زخم پر نمک چھڑکنا ، دکھ پر دکھ پہنچانا ، رنجیدہ کو اور رنجیدہ کرنا.

پھر کہا یہ اوس نے آ کر تاؤ پر
لون مت لوگوں کے چھڑکو گھاؤ پر
(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۶۳).

--- پَر نَمک چِھنکْنا محاورہ.
رک : گھاؤ پر لون چھڑکنا.

کیا گھات پر دل ہو زخم فلک
پرت گھاؤ پر پھر چھنکتا نمک
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۳). توں گھاؤ پر نمک چھنکتا ہے کیوں؟ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۶۹).

--- پَڑْنا ف مر ؛ محاورہ.
گھاؤ لگنا ، زخم ہونا. بہت دیر تک ان کو پیٹھ پر لاد کر چلنا پڑتا تھا ، ساری پیٹھ پر گھاؤ پڑ گئے تھے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۷۸). کتے نے تو اسے ایسا بھنبھوڑا کہ اس کے سارے بدن میں گھاؤ پڑ گئے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۱).

--- تازَہ ہونا محاورہ.
زخم یا صدمہ برقرار ہونا ، زخم ہرا ہونا ، گزشتہ صدمے یا حادثے کا اثر عود کر آنا. ایسے نازک وقت میں جب کہ غدر کا گھاؤ تازہ تھا ایسی کتاب لکھنا جان سے کھیلنے کے مساوی تھا. (۱۹۶۰ ، سرسید احمد خاں ، ۱۹۶).

--- ڈالْنا ف مر ؛ محاورہ.
گھاؤ پڑنا (رک) **کا تعدیہ ؛ گہرے اور بڑے زخم لگانا** (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- سِینا محاورہ.
زخم کو ٹانکے لگانا.

بخیہ گر کا جو لیا نام کسی زخمی نے
گھاؤ سینے کے لیے تیغ نے ڈورا کھینچا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵).

چند آنسو ، غم گیتی کے لئے چند نفس
ایک گھاؤ ہے جسے یوں ہی سیے جاتے ہیں
(۱۹۸۳ ، سر و سامان ، ۷۰).

کَرْنا محاورہ.
زخم ڈالنا ، زخم لگانا.

جو اوس کی چوٹیں ہیں اعدا کا دل ہی جانتا ہے
کہ جیسے گھاؤ کرے دل میں ابروِ دلدار
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۶).

--- کِشْت (--- کس ک ، سک ش) امث.
(حیاتیات) **خرد نامیوں کی وہ کشت جو سوئی کے ذریعے ٹھوس واسطے کے اندر گہرائی تک پہنچائی جائے** (انگ : Stab Culture). گھاؤ کشت ... ٹھوس واسطے مثلاً غذائی آگر میں ایک سیدھی سوئی کے ذریعے جو پہلے ہی خردنامیی کاشت سے ملوث کرلی گئی ہو گھاؤ لگایا جاتا ہے تا کہ کشت آگر کی گہرائی تک پہنچ سکے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۳۱۹). [گھاؤ + کشت].

---کو ٹھیس لگنا محاورہ.
کسی صدمے یا حادثے کی یاد تازہ ہونا ، دکھی کو اور دکھ پہنچنا. کڑیل کا کڑیل بیٹا گزر چکا تھا ، ذکر میں جو اس کا نام آیا ، گھاؤ کو ٹھیس لگی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۷).

---کھانا محاورہ.
زخم سہنا ، زخمی ہونا.

بھیج کر اکبر کو نیزوں میں کھڑے ہیں چپ حسین
غم کی اس برچھی کا گہرا گھاؤ کھانے کے لئے

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ۳۵) تم خاموشی سے وقت کے گھاؤ کھا رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سمٹی رات ، ۱۵۸).

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
زخم لگانا ؛ زخمی کرنا. اب یہ دیواریں گرا دی جائیں گی ، اس زمین کے سینے پر گھاؤ لگائیں گے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۵۶).

---لگنا محاورہ.
زخم پڑنا ، زخمی ہونا ؛ گزند پہنچنا.

ہنس ہنس کے جسم پر تبر و تیغ و تیر کھائیں
گہرے لگیں جو گھاؤ بدن پر تو مسکرائیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۵). کیونکہ انسپکٹر یہ جاننا چاہتا ہے کہ میرا قاتل کون ہے گھاؤ کہاں کہاں لگے ہیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۱۱).

---میں نُون مِرچ / مَرچیں لگانا محاورہ.
دکھ پر دکھ پہنچانا ، رنجیدہ کو اور رنجیدہ کرنا. تسلی کی جگہ مرنے والے کی خوبیاں یاد دلائیں یعنی مرہم کے عوض گھاؤ میں نون مرچیں لگائیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۱).

---ہَرا ہونا محاورہ.
زخم تازہ ہونا ، گزرا ہوا صدمہ یا رنج یاد آنا. کیوں؟ پرانے گھاؤ پھر ہرے ہو گئے ! (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۳۱).

گھاؤ گَھپ (و مج ، فت گھ). (الف) صف.
۱. **نہایت فضول خرچ شخص** ، **کھاؤ اُڑاؤ** ، **مسرف** ؛ **وہ گھر جس میں جو کچھ آئے وہ خرچ ہو جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **چٹورا** ، **بلاچٹ** ، **بلانوش** ، **ہر کچھ کھا جانے والا** ، **شکم بندہ** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **غبن کرنے والا** ، **تغلب کرنے والا** ، **لوگوں کا مال کھا جانے والا** ، **خائن** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. **فریبی** ، **دغا باز** ، **دھوکے باز** ، **مکّار** (ماخوذ : نوراللغات). (ب) امذ. **تغلب** ، **غبن** ، **خیانت** ، **تصرف بے جا** (نوراللغات). [گھاؤ (مقامی) + گھپ (حکایت الصوت) بطور صفت].

---ہو جانا محاورہ.
کھانے پینے میں صرف ہو جانا ، فضول خرچی میں ختم ہو جانا. شاستری جی کو اپنے نیچے سے گدی سرکتی دکھائی دی ... چین اور پاکستان کا ہوّا دکھا کر سارا سونا بھی لے لیا یہ بھی سارا گھاؤ گُھپ ہوگیا. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵۲).

گھاؤں گھاؤں (و مج ، مغ ، و مج) امث.
گاڑی کے چلنے کی آواز ، **گھڑ گھڑ**. ہزاروں بسیں اور موٹریں گھاؤں گھاؤں کر رہی تھیں. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۱۳۸). سری نگر روڈ پر لاریوں اور ٹرکوں کی گھاؤں گھاؤں درختوں کا حصار توڑ کر مزار سے ٹکرانے لگی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۱). [حکایت الصوت].

گھائی (۱) امث.
۱. **دو انگلیوں کے درمیان جڑ کی جگہ** ، **انگوٹھے اور انگلی کے درمیان کا زاویہ**.

ایک ہتیلی پہ ایک گھائی میں
سینکڑوں ایک چارپائی میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۲). برق نے فوراً جام شراب لبریز کیا گھائی سے پڑیہ داروے بیہوشی کی شراب میں ملائی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۱۷).

آتے ہیں مرے قتل کو وہ باندھ کے تلوار
لو اور سنو گھائی میں جن کی کمر آئے

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۷۳). خیانت کی کارگہ میں پاؤں لٹکا کر بیٹھے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کی گھائیوں میں سنفلگی کے بیلن کو دبا کر کج فہمی کا پیتا کھٹ کھٹا کر بولے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۷ : ۳). ۲. **وہ زاویہ جو درخت کے تنے اور شاخ سے پیدا ہوتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **کسی مشین یا پیچ کے سلسلہ وار نقطوں یا خطوط کا درمیانی فاصلہ (مثلاً دندانے دار پہیے کے دندانوں کے درمیان کا فصل)**. دو متصل نشانوں کا درمیانی فاصلہ دونوں پیچوں کی گھائی کے مساوی ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت ، ۵۱). کھردری گھائی کے نقش تراش کو پہلے تقریباً پیچ کی گھائی کے برابر ایک مثلث سوہن سے چھیل لیتے ہیں (۱۹۳۸ ، انجینیری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۱۲). ۴. **ڈھلان یا جھکاؤ کا درجہ** ، **ڈھال**. مرغولہ کی گھائی ستون کے قطر کی ۱/۴ سے ۱/۱۰ تک ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۸). ۵. (پورب) **پانچ کا مجموعہ** ، **پنجہ** ، **پانچ عدد** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. **چولہے کا وہ حصہ جہاں روٹی سینک جاتی ہے** ، **بغلی**. نیلے رنگ کی روٹیاں تھیں جو گھائی میں سینکنے کی وجہ سے راکھ میں بھری ہوئیں تھیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، مئی ، ۵۳). پھوپھی صبح صبح ایک موٹی سی ٹکیا گھی ملا گھائی میں سینک لیتی تھیں. (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ۳ ، ۳ : ۲۶). [گھہ (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

---پکنا محاورہ.
ہاتھ یا پیر کی دو انگلیوں کے جوڑ کی جگہ پر زخم آنا یا مواد پڑنا (اپ و ، ۷ : ۱۳۳).

---کی میری توے کی تیری کہاوت.
خود غرضی یا مفاد پرستی کے موقع پر کہتے ہیں ، **پہلے میں بعد میں تو** (خزینۃ الامثال).

گھائی (۲) امث.
۱. (پٹے بازی) **چھے مخصوص ضربوں کا نام جو تلوار یا لکڑی سے حریف کے جسم کے کسی حصے پر ترتیب وار لگائی جائیں.** گھائی یہ ہے کہ چھوٹوں چوٹوں مذکورہ کو ترتیب وار لگائیں (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۵).

روئیں تنوں کو تاب نہ تھی ایک وار کی
ٹکڑے تھے دو کے ہاتھ یہ گھائی تھی چار کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۶). پہلی گھائی اور دوسری گھائی میں صرف اتنا فرق ہے کہ پہلی گھائی میں ہاتھوں کو سر کے گرد یعنی باہر کا چکر دیتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۵). ہاں انہوں نے دو چار گھائیاں مجھ سے سیکھی ہیں.(۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۳۰). ۲. **وہ دھوکا جو پٹے باز اپنے حریف کو دیتا ہے جیسے سر کا وار دکھایا اور پاؤں پر ضرب لگائی ؛ مطلق فریب ، جُل ، دھوکا** ، مغالطہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[س : گھات + کا घात + का نیز گھات].

ـــــ بَتانا محاورہ.
فریب دینا ، دھوکا دینا ؛ جعل سازی کرنا ، ٹالنا ؛ حملہ بچانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ چَلْنا محاورہ.
گھائی کا دانو استعمال کرنا ، مخصوص ضرب لگانا. چار کی گھائی چل کہ ہاتھوں کو بائیں کندھے پر بلند کر کے ایک ساتھ دائیں ہاتھ سے الٹا. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۷).

ـــــ کھولْنا محاورہ.
دانو لگانا ، چال چلنا ، ضرب لگانا. چچا تم ڈال ڈال ہم پات پات! اپنا اپنا دانو ہے ، دیکھا ، ایک ہی گھائی کھولی تھی جو چت ہو گئے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۴۳).

گھائی (۳) امث (قدیم).
زخم ، گھاؤ.

پکڑ کھول ہور بولتے بھائی بھائی
منڈی نیزہ بازی میں تیریاں کی گھائی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۸۵). [گھاؤ (رک) کا ایک قدیم املا].

گھائی (۴) امث.
باغبانی زیادہ پھلے ہوئے درخت کی کمزور شاخوں کو سہارنے والی لکڑی جو بطور آڑ لگائی جائے ، جیلن ، چُلی ، سہار (ا پ و ، ٦ : ۱۳٦). [مقامی].

گھائی (۵) امث.
(کاشت کاری) **کاٹنے کا عمل ، اُگانے کا کام** (ا پ و ، ٦ : ۱۰۳). [کاٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھائی (٦) امث.
(دباغت) **سوٹھ ، آنت سوتنے اور صاف کرنے کا بانس کا چھوٹا نلوا** (ا پ و ، ۲ : ۲۱۵). [مقامی].

گھائِیا (کس ء) صف.
دھوکا دینے والا ، جُل دینے والا ، فریبی ، دغا باز.

یہ لوگ گھائیے ہیں مروت نہیں انہیں
مکار ہیں کسی کی محبت نہیں انہیں

(۱۸٦۸ ، واسوخت شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۹)). [گھائی (۲) + ا ، لاحقۂ صفت].

گھائِیاں (کس ء) امث ؛ ج.
۱. **گھائی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.**

ـــــ اُڑانا محاورہ.
(پٹے بازی) مخصوص ضربیں (گھائیاں) لگانا.

ہوئیں دست و بازو کی سرسائیاں
اڑائی گئیں ہاتھ میں گھائیاں

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۲).

اس قدر تیری پھکیتی کی ہوائیں بندھ گئیں
جو تری تعلیم پر آیا اوڑائیں گھائیاں

(۱۸٦۱ ، سراپا سخن ، ۲۳۰).

ـــــ بَتانا محاورہ.
۱. **دھوکا دینا ، جھانسا دینا ، فریب دینا.**

گھائیاں جس کو ہم بتاتے تھے
اب لگا کھیلنے وہ ہم سے چھوٹ

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۷۳).

ٹھاٹ پر تم آگئے یا ٹھاٹ باندھا ساز کا
بھاؤ محفل میں بتایا یا بتائیں گھائیاں

(۱۸٦۱ ، سراپا سخن ، ۲۳۰). ۲. **ٹالنا ، آلا بالا بتانا وار بچانا ؛ دانو بچانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گھائِیں (ی مع).(الف) امث ؛ صف.
(پورب) **طرف ، جانب ؛ ساتھی ، ہمراہی ، مددگار ، جانب دار ، طرفدار** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (ب) م ف. **طرف سے ، اور سے ؛ بار ، دفعہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ مائِیں کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.
۱. **اِدھر اُدھر کر دینا ، غائب کر دینا ، چرا لینا.** خوب تول جونکھ کے سرکار کے سامنے پھیلائیں ، آنکھ بچا دس بیس ان میں سے گھائیں مائیں کیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ٤). ۲. **آجکل کر دینا ، ٹال دینا** (فرہنگ آصفیہ).

گھایَل (فت نیز کس ی) صف.
رک : گھائِل ، زخمی.

منگے قول سو اُن کوں دیتی اماں
دیے گھایلانکوں اپس جیوداں

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۳۳۳).

تیرے کوچے میں نگہ سے تیرے
آیا جو کوئی سو گھایل ہی گیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۲).

ستم کیا کیا نہ ہوگا اس قمر طلعت کے کشتے پر
کرے کی چاندنی اب ناز معشوقانہ گھایل سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۶). معاشرے کی تگ و دو میں ایک زیادہ گھایل فرد کا سراغ بھی ہے. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۷). [گھائل (رک) کا ایک املا].

ــــ کی گَت گھایَل جانے کہاوت.
مصیبت زدہ کا حال مصیبت زدہ ہی جانتا ہے. مگر یہ باتیں صرف سوچنے ہی کی ہیں ، ان کو کوئی نہیں سمجھے گا • گھایل کی گت گھایل جانے •. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۳۰).

گَھبّا (فت گھ ، شد ب) امذ.
روئی دار سلائم گدا ، توشک. کھانے کے کمرے کے اندر چاندی کی ایک گول میز بچھی ہوئی تھی ... اس کے گرد گھبے بچھے ہوئے تھے ، ہم سب آلتی پالتی مار کر میز کے گرد گھبوں پر ہو بیٹھے .(۱۹۴۷ ، اصلاح حال ، ۹۴)۰[گبھا (رک) کا ایک املا].

گَھبْرا (فت گھ ، سک ب)
گھبرانا (رک) سے ماخوذ : تراکیب میں مستعمل.

ــــ اُٹھنا محاورہ.
دفعتاً پریشان ہو جانا ، یکایک گھبرا جانا. خواجہ قبلہ یہ دیکھیے واللہ ہے کہ میں بھی گھبرا اٹھا یہ بےحیائی دیکھی نہیں جاتی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). مجھے وہاں بیٹھنے کے لیے ان چیزوں کی جگہ بگاڑنا پڑی تو ونیتا گھبرا اٹھی . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳۷).

ــــ جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. بدحواس ہو جانا ، بوکھلا جانا ، مضطرب ہو جانا ، سراسیمہ ہو جانا ، پریشان ہو جانا.
ان آبلوں سے پانو کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے ، راہ کو پُر خار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹)۰ ہم بھی گھبرا گئے بلکہ کچھ زیادہ ہی گھبراگئے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۹۸). **خوف زدہ ہو جانا، ڈر جانا.** صحرا کی سنسان تاریکی میں ستاروں کو دیکھتی اور اس سے گھبرا جاتی. (۱۹۲۲ ، نگار ، ۱ ، ۱ : فروری ، ۴۴). • کیا واقعی نہیں مرا ...؟ اے ہے میں تو اتنا گھبرا گئی کہ میرا تو دم ہی نکل گیا تھا •. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۵۸).

ــــ دینا ف م ؛ محاورہ.
بدحواس کر دینا ، بوکھلا دینا ، پریشان کر دینا ، سراسیمہ کر دینا. خواجہ عمرو فرماتے ہیں اے بہار تم ایسا گھبرا دیتی ہو کہ پہلے ہی سے ہوش اُڑ جاتے ہیں (؟ ، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات).

ــــ کَر/کے م ف.
پریشان ہو کر ، مضطرب ہو کر. گھبرا کے جب ہوش میں (آوتے ہیں سب بےاختیار ہو کے پھر گلے لگتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۱).

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر گئے پر نہ لگا جی تو کدھر جائیں گے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱).
اُٹھا جو درد تو گھبرا کے میرے دل نے کہا
کہ تُو بھی داغ مجھے دے گا کیا جدائی کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۳). میں نے گھبرا کر اپنی ساری کو دیکھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۰۹).

ــــ لینا ف م ؛ محاورہ.
رک : گھبرا دینا.
گھبرا لیا دعاؤں کی کثرت نے پہلے ہی
سرکار حق میں چھپ کے نہ کیونکر اثر رہے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۴۲۴). اور گھبرالے ان میں جس کو تو گھبرا سکے اپنی آواز سے. (۱۹۱۷ ، محمود الحسن ، ترجمۂ قرآن ، ۴۹۸).

گَھبراٹ (فت گھ ، سک ب) امث (قدیم).
گھبراہٹ.
پری ہور نیل جوں بھگلاٹ سوں
اوڑیا مکھ ہوتے رنگ گھبراٹ سوں
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ۲۱). حجامتی گھبراٹ سوں اُس نیں کہی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [گھبراہٹ (رک) کا قدیم املا].

گَھبْرانا (فت گھ ، سک ب)۰(الف) ف ل.
۱. مضطرب ہونا ، بدحواس ہونا ، بوکھلانا ، پریشان ہونا ، ڈر جانا.
بھابھی کا بولائے جانا بچی کا وہ حال دیکھ
لوری دینا اور گھبرا کر تھپکنا دیکھیے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۶).
بہت بھڑکانے کا صیاد تم کو
اسیران قفس گھبراتے کیوں ہو
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۶). وکیلوں نے رائے دی ہے کہ گھبرانے کی بات نہیں ہے مقدمہ جاندار ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۴۷).
دور دور تک جا جا کے پھر آنے لگی واپس نگاہ
پاؤں کی آہٹ پہ گھبرانے کا موسم آ گیا
(۱۹۴۷ ، نبض دوراں ، ۴۵). رینا خواہ مخواہ ہی گھبرانے لگی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۷). **۲. خفقان ہونا** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۳. عاجز اور بیچارہ ہونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . **۴. اچاٹ ہونا ، دل برداشتہ ہونا.**
خانہ زاد زلف ہیں ، زنجیر سے بھاگیں گے کیوں؟
ہیں گرفتار وفا ، زنداں سے گھبراویں گے کیا!
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). شاہی دربار میں اپنی نوکروں جیسی حیثیت سے گھبرا کر پشکن نے احتیاط کا دامن چھوڑ دیا. (۱۹۹۲ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۶۷). (ب) ف م. **حواس باختہ کرنا ، بوکھلا دینا ، سراسیمہ کرنا ، پریشان کرنا ، ڈرا دینا.** بھواہ نے پچھلے پہرے اس آگ اور بدلی کے ستون میں سے

مصریوں کی سپاہ پر نظر کی اور مصریوں کی سپاہ کو گھبرایا. (۱۸۲۲ ، توریت مقدس ، ۲۶۶).

بجھ کو گھبرانے میں کچھ ان کو مزا آتا ہے
ریل کا وقت نہیں ہے کہ رہا جاتا ہے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۹۵). [س : گھور गह्वर ، یا گڑبڑانا (رک) کی ایک شکل].

گَھبْراہَٹ (فت گھ ، سک ب ، فت ہ) امث.
۱. **بے اوسان یا حواس باختہ ہونے کی کیفیت ، بدحواسی ، بوکھلاہٹ ، اضطراب ، بیقراری ، بے چینی.** کال تمتمانے ... اور گھوڑے کا ہانپنا اور گھبراہٹ اور تھرتھراہٹ اور سانسیں بھرنا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۹).

ذبح کے وقت اُس کی گھبراہٹ
دیکھ کر مجکو پیار آتا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۶). نیکوکاروں کو وہ بڑی گھبراہٹ (قیامت) غمگین نہ کرے گی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶۶). ان کی گھبراہٹ کو کس طریقے سے دور کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۲). ۲. **خفقان ، تپاک قلب** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **جلدی ، شتاب کاری** (فرہنگ آصفیہ). [گھبرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَھبْراو (فت گھ ، سک ب ، و مج) امذ.
رک : گھبراہٹ.

اُسوقت تو پڑتا ہے غضب جان میں گھبراو
دل سینے میں بیکل ہو یہی کہتا ہے کھا تاو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۵۶) [گھبرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَھبْرائی ڈومْنی پِھر پِھر سُہیلے گائے کہاوت.
گھبراہٹ میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی یعنی جب ڈومنی گاتے گاتے یا بیل لیتے لیتے گھبرا جاتی ہے تو پھر پھر کر ایک ہی گیت گانے لگتی ہے اور اسے یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ ابھی تو میں اس گیت کو گا چکی ہوں (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

گَھبْرائے ڈومْنی پِھر پِھر سِہْرے گائے کہاوت.
گھبراہٹ میں موقع بے موقع کچھ نہیں سوجھتا (محاورات ہند).

گَھبْرایا ہوا پِھرْنا محاورہ.
پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر پھرنا ، بولایا ہوا پھرنا.

جب یہ سنتے ہیں کہ ہمسایہ میں آپ آئے ہوئے
کیا در و بام پہ ہم پھرتے ہیں گھبرائے ہوئے

(۱۸۰۹ ، جرات (مہذب اللغات)).

کس سے وعدہ ہے جو گھبرائے ہوئے پھرتے ہو
یہ وہ گردش ہے جو میرے بھی مقدر میں نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۲).

گَھبْرو (فت گھ ، سک ب ، و مع) صف ؛ ← گبرو ، کبھرو.
نوجوان ، نوخیز جس کی ابھی ڈاڑھی نہ نکلی ہو. لونڈا ہے گھبرو اور گورا چٹا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۸۲). دیکھ تو کیسا گھبرو ہے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۵). [گبرو (رک) کا ایک املا].

---جَوان (---فت ج) امذ.
نوجوان آدمی ، مرد جوان.

گھبرو جوان جو ساتھ ہیں سسلی کو لوٹ جائیں
ہم چاہتے نہیں کہ یہاں ان کا خوں بہائیں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۵۹). [گھبرو + جوان (رک)].

گَھبْری (فت گھ ، سک ب) امث.
۱. **گھبراہٹ ، بے چینی.**

گھبری ہے مجھے گناہ میری
کب ہووینگی یک نگاہ تیری

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۸۰). ۲. **خفقان ؛ جلدی ، شتابی** (فرہنگ آصفیہ). [گھبرانا (رک) کا قدیم حاصل مصدر].

گَھبُونی (فت گھ ، و مع) امث.
وہ زمین جو گانو کے ارد گرد ہو ، گورہ دیہہ (اردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

گُھبیالی (ضم گھ ، سک ب) صف.
(نباتیات) **وہ پھولداری جس میں مادی محور کا اختتام ایک پھول پر ہوتا ہے ؛ وہ شاخ جس پر ایک ہی پھول کھلے ، گویا (Cymose)؛** گھبیالی پھولداری میں اُم المحور ایک پھول پر ختم ہو جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ، ۹۹). [گھبی (گھنبی (رک) کا محرف) + الی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گَھپ (فت گھ) امث.
گہرے پانی میں ڈوبنے کی آواز ، غپ. الغرض حرف گھ کی آواز صاف کہے دیتی ہے کہ گہرائی کا کُن مجھ میں ہے گھیرنے اور گھیر کر لانے کا وصف مجھ میں ، نہ تو میں اس آواز سے جدا ہوں جو گہرے پانی میں ڈوبنے سے مثل گھپ یعنی غپ پیدا ہو. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۶). [حکایت الصوت].

گُھپ (ضم گھ) صف.
۱. **نہایت تاریک.**

کبھی گھوما مری نظر میں مکاں
کبھی گھپ ہو گیا تمام جہاں

(۱۹۰۵ ، انجم (نوراللغات)). ۲. **بے حد اندھیرا ، سخت تاریکی.**

تجھ بن اندھیارا ہے گھپ جی کیا لگے
مرے گھر کا تو ہے اجیالا میاں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱).

گر نکل کر ایک ذرا محلوں سے باہر دیکھئے
ہے اندھیرا گھپ در و دیوار پر چھایا ہوا

(۱۸۸۰ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۳۵).

ظلمتِ حیرت سے یا رب دے نجات
اس اندھیرے گھپ میں دل گھبرا گیا

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۷۱). [س : گپت गुप्त].

---اَندھیرا (---فت ا ، مغ ، ی مج) امذ.
مکمل تاریکی ، سخت اندھیرا ، گہری ظلمت. مگر وہ اندھیرا گھپ تھا

کہ پاس کے درختوں کی بھی صرف جھومنے کی آواز آ رہی تھی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۷)۔ یورپ کے گھپ اندھیرے میں مشعل علم سے نور پھیلایا. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۳۵)۔ اندر لکل گھپ اندھیرا اور دھواں ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۱۹)۔ [گھپ + اندھیرا (رک)].

---گھاپ صف.
سخت تاریک ، سیاہ اندھیرا. بہت ہی گھپ گھاپ اندھیر ہو گیا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۹۵)۔ [گھپ + گھاپ (تابع)].

---ہونا محاورہ.
۱. بہت اندھیرا ہونا ، اندھیرا چھانا.

کرکے تسلیم گئے گھر سے جو دونوں باہر
سامنے آنکھوں کے گُھپ ہو گیا آئے تیور

(۱۹۱۷ ، گلزار رشید ، ۲۲)۔ ۲. اوجھل ، غائب ، اندھیر ہو جانا.

کبھی گھوما مری نظر میں مکاں
کبھی گھپ ہو گیا تمام جہاں

(۱۹۰۵ ، انجم (نوراللغات)).

گُھپا (ضم گھ) امث.
غار ، کھوہ.

بستی کے سوکھے جوہڑ سے پرے برگد کی چھاؤں میں
رات وہ مجھ سے آن ملی تھی رات کی گھور گپھاؤں میں

(۱۹۵۶ ، چاندنی کی پتیاں ، ۲۹)۔

اور پھر اندھی گُھپا کے اندر
روشنی پھوٹی تو ظاہر یہ ہوا

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۲۹)۔ [گُپھا رک کا ایک املا].

گُھپا گُھپ (ضم گھ ، گھ) صف.
بہت زیادہ تاریک. اور گھپا گھپ اندھیروں کو کجلائی ہوئی رات کے پہر پہر کی جولانگہ بنا دیا. (۱۹۷۰ ، دعائے صباح ، ۱۷)۔ [گُھپ (رک) + ا (حرفِ اتصال) + گُھپ (رک)].

گھپ گھوڑا ، رُوٹھا چاکَر ، اِن کا اعتبار نَہیں کہاوت.
گھوڑا جو سدھا ہوا نہ ہو اور نوکر جو ناراض ہو نقصان پہنچاتے ہیں اندھے گھوڑے اور ناراض نوکر کا کوئی اعتبار نہیں ہے ان سے نقصان ہو سکتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گَھپلا (فت گھ ، سک پ) امذ.
۱. گڑبڑ ، جھمیلا ، جھگڑا. مشین کسی دوسرے کی کہہ کر دوگنی قیمت پر خرید لی کچھ گھپلا ہوا تو شاندار دعوتیں کیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۷۸)۔ گھپلا اس وقت ہوا جب ہمیں یہ احساس ہوا کہ وہ لوگ بھی خود کو برتر اور ہمیں حقیر سمجھتے ہیں. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۶)۔ ۲.(حساب میں) غلطی ، ہیرپھیر ، دھاندلی. مالکان کسی حسابی گھپلے کے ذریعے پیسہ کھا جائیں. (۱۹۷۸ ، دعا کر چلے ، ۵۴)۔ ۳. گڈمڈ ، خلط ملط. نام اس کے ذہن میں بار بار گھپلا ہو جاتے تھے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۳۹)۔ [گھپ (رک) + لا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

---پڑنا محاورہ.
گڑبڑ ہو جانا ، جھمیلا پڑنا ؛ حساب میں غلطی ہو جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---چلانا محاورہ.
گڑبڑ کردینا ، جھمیلا کھڑا کرنا. مستشرقین نے ایک گھپلا یہ چلایا کہ اسے بھی انفرادی فکر کی طرح اکتسابی سمجھ بیٹھے. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۸۳)۔

---ڈالنا محاورہ.
جھگڑا ڈالنا ، گڑبڑ کر دینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
گڑبڑ کرنا ، بےایمانی کرنا ، غبن کرنا. فن کے معاملے میں وہ بہت سخت تھے ، ادب اور شرافت کا گھپلا نہیں کرتے تھے. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۰۸)۔ اس وقت روپے پیسے کا گھپلا کرتے ہیں. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۰۰)۔

گَھپلے (فت گھ ، سک پ) امذ.
گھپلا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---بازی امث.
دھوکا فریب ، بےایمانی ، حساب وغیرہ میں گڑبڑ یا غبن کرنا. سب سے پہلے عورت نے شروع کیا بعد میں مرد اپنی دھاندلی اور گھپلے بازی سے اس پر سبقت لے گئے. (۱۹۶۷ ، نقش ، کراچی ، اپریل ، ۱۵۷)۔ لیکن کم ازکم مجھے یہ بات پہلی بار معلوم ہوئی کہ وہ گھپلے بازی کے بھی ماہر ہیں. (۱۹۷۵ ، اردو تحقیق اور ملک رام (تحریک ، جنوری ، ۱۲۰))۔ [گھپلے + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقہ کیفیت].

---میں پڑ جانا محاورہ.
اِلتوا میں پڑ جانا (جامع اللغات).

گِھپنا (کس گھ ، سک پ) ف ل.
گھوٹا جانا ، گُھٹنا. انڈے کی زردی گھپی کہ نہیں. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۰۸)۔

گُھپنا (ضم گ ، سک پ) ف ل.
۱. مارا جانا ، تباہ ہونا.

کہ آدھا گھپ گیا ہے اپنا لشکر
رہا باقی سو او بھی ہوگا ابتر

(۱۸۵۲ ، قصہ لڑائی بیرالقلم ، ۱۳۶)۔ ۲. گُھلنا.

گھپوں میں گریہ و زاری میں مثل مردم دیدہ
بنا دے بارآلہا مجھکو تو پتلا ملالوں کا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۲)۔ [غالباً گھپنا (رک) کا بگاڑ].

گُھپونا (ضم گھ ، و مج) ف م.
کسی دھار دار چیز کا بھونک دینا ، چبھونا ، گھونپنا. اس ملعون نے نہایت بےرحمی کے ساتھ آپ کی کوک میں خنجر گھپو دیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ) ، ۱۲۶)۔ وہ ایک ہاتھ سے خنجر

کھوق تھی دوسرے ہاتھ سے اس پر مرہم رکھ دیتی تھی. (۱۹۳۰ ، حکایۂ لیلیٰ مجنوں ، سجاد حیدر ، ۱۹). گویا بیل ہیں کہ آرہی کھبوؤ اور ساتھ منہ سے بھی ٹٹکاری دو. (۱۸۸۵ ، عصمات ، ۱۲۰). [کھونپنا (رک) کا ایک املا].

گَھت (فت گھ) صف (قدیم).
مضبوط ، پکّا ، قوی.

بولا ہے گھت اُمید مجھے
حق دیوے گا یک پوت تجھے

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۷). [مقامی].

گَھتّا (فت گھ ، شد ت) امذ.
ایک کھیل جو کپڑے کی ایک گیند اور لکڑی کے ایک ایک فٹ لمبے ڈنڈوں سے کھیلتے ہیں. گھتّا : اس کھیل کو چار یا زیادہ لڑکے دن میں کسی کھلے میدان میں کھیلتے ہیں.(۱۹۲۸ کھیل بتیسی ، ۱۵). [مقامی].

گَھتَر (فت گھ ، ت) امث (قدیم).
صبح ، فجر.

وو جُومنس دونوں گھتر اوٹ کر
چلے روتے منج پر سینا کوٹ کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۱).

گھتر ہووے تلک دہر کے رن سور
ابلتے تھے غضب سوں جیونکہ سمدور

(۱۷۳۱ ، نیہ درپن (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۵)). [مقامی].

گَھت لَگانا محاورہ (قدیم).
گھات لگانا ، تاک میں رہنا ، چھیڑ چھاڑ کرنا.

میاں باندی پر گھت لگانے لگے
کہ چوری کا گڑ بہت میٹھا لگے

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۴).

گَھتِیا (فت گھ ، کس ت) امذ.
قاتل.

سنا جاتا ہے اے گھتیے ترے مجلس نشینوں سے
کہ تو دارو پیے ہے رات کو مل کر کمینوں سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۴۶). [گھاتیا (رک) کی تخفیف].

گَھتِیلا (فت گھ ، ی مع) صف.
گھات لگانے والا ، داؤ پیچ جاننے والا ، چالاک ، عیّار. بھر بہت بھیڑوں کا گھتیلے اور داؤں گیرے ایک شیر کے سامنے بھی جمع ہونا کیا حقیقت رکھتا ہے. (۱۸۵۸ ، مقالاتِ سرسید ، ۳۴۵). [گھت (گھات (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گَھٹ (۱) (فت گھ)·(الف) امذ.
۱. **دل ، من ، جی ، روح ، آتما ، ضمیر.**

مجھ گھٹ میں اے نگھرگھٹ شوق ہے تجھ گھونگھٹ کا
دیکھیں سوں لٹ گیا دل تری زُلف کا لٹکا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸). گھ کے سنسکرت لغت میں گھر گھر سے مشابہ آواز کے ہیں جس میں گھڑگھڑاہٹ اور گھنٹے کی آواز بھی شامل ہے دوسرے معنی گھٹ بمعنی بطون اندر ، بھیتر ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۳).

اے گھٹ گھٹ کے انتر جامی
سب کے داتا سب کے سوامی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۲). ۲. **گلا ، حلق.** وہ تصوف کی ابجد سے ناواقف تھا اور تصوف سے دلچسپی کے باوجود اسے اپنے گھٹ میں نہیں اُتار پایا تھا. (۱۹۸۶ ، نمک اور زخم ، ۱۱۷). ۳. **خیال.**

دانا کی گھٹ کچھ ہور ہے		ناداں کی ہٹ کچھ ہور ہے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۶). ۴. **بدن ، جسم ، کالبد.**

آگے طوطے کے گھٹ میں تھا وہ گیا
اُسی طوطے کو میں رکھا ہے لا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۳۲).

کہ قالب میں جس کے ارادہ کروں
نکل اپنے گھٹ میں سے اس میں رہوں

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۵). پر بھو نے سب کو دکھت جان اس کے کیس پکڑ سیج سے نیچے ٹپکا اور اوپر سے آپ بھی کودے کہ اس کا جی گھٹ سے نکل سکا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۷۶). ۵. **گھڑا ، سبو ، مٹکا.** مٹی سے کمہار گھٹ بناتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۰). ۶. **بادل ، گھٹا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) صف. **مضبوط ، پیوستہ ، جڑا ہوا ، سخت ، ٹھوس ، پکّا.**

دونوں مل کے یک دل ہو کر راجوٹ
کئے کام اُدھر جانے کا آج گھٹ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۳). خانہ دار مادے میں مرکب ہو کر ایک گھٹ منجمد بناوٹ ہوتی ہے. (۱۸۴۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۲۶). ریتیلا پتھر اور چونے کے پتھر جیسی رسوبی چٹانیں خواہ گھٹ ہوں یا دانہ دار. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۹). [س : घट].

ـــ باندْھنا / بَنْدْھنا محاورہ.
مضبوطی کے ساتھ باندھنا.

کمر گھٹ بند کے ہمت دل میں گھیرو
جو طالب ہو طلب سوں مکھ نہ پھیرو

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۵۴).

ـــ پکَڑْنا محاورہ.
سخت اور مضبوط گرفت کرنا. جو کام پکڑے بھی گھٹ پکڑنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۰).

ـــ کا امذ.
دل گُردے کا ، باحوصلہ. جو سب میں گھٹ کا ہو اُسے سو درہم سے کم نہ چاہیے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۶).

ـــ میں بَسْنا ف مر ؛ محاورہ.
دل میں جگہ پانا. بچّا جو اپنے بر سے بیت کرے اور گھٹ میں جس کے وہ بسے پردے میں سمائے تن من اسی کے نام پر سانپے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۹۲).

--- میں بَیٹھنا محاورہ.
ذہن نشین ہونا ، دل میں جگہ پانا. یہ ایک ایک کے گھٹ میں بیٹھی ہوئی ہے. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۷).

گھَٹ (۲) (فت گھ) امذ.
گھاٹ (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ جیسے : **بن گھٹ** وغیرہ. کوئی دم میں مُرلیا باجے گی اور نین کی بدلی برسے گی ندی نالے سوکھے تھے ، گنگا جمنا پیاسی تھیں ، گھٹ کے تیرتھ سونے تھے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۱۰). برخلاف اس کے وہ پانی جس کے گھٹ میں میل ہے. (۱۹۳۰ ، ادبستان ، ۲۳۰).

--- گھَٹ م ف.
جگہ جگہ ، جابجا. ہندوستان میں گھٹ گھٹ میں باسی بھگوان کے پیرووں نے معصوم مسلمانوں پر جو مظالم توڑے ہیں ان کا کفارہ تو وہ سات جنم میں ادا نہیں کرسکتے. (۱۹۵۶ ، کالے صاحب ، ۷۶).

--- وار/وال امذ.
گھاٹ والا ، ملّاح ، کشتیاں چلانے والا ، کشتی بان (ماخوذ : جامع اللغات). [گھٹ + وار/وال ، لاحقۂ صفت].

گھَٹ (۳) (فت گھ) صف.
کم (گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر ؛ تراکیب میں مستعمل).

--- بڑْھ (--- فت ب ، سک ڑھ) امث.
کمی بیشی ، گھٹنا بڑھنا ، کم و بیش ہونا.

شعر ہوں اون تینوں کے برابر
گھٹ بڑھ ان میں نہونے مقرر

(۱۸۳۵ ، رنگین ، شہر آشوب رنگین ، ۱۵۹).

تول لیتے ہیں یہ نظروں میں کھرے کھوٹے کو
خوب گھٹ بڑھ کے حسینوں کو حساب آتے ہیں

(۱۸۷۳ ، دیوانِ ہادی علی بیخود ، ۵۱).

خود روکتا نہ تھا وہ سیادت پناہ دھوپ
گھٹ بڑھ سے تھی بھر ہرے کے کہ چھاؤں کہ دھوپ

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۱۰). بناوٹ میں یہ خیال رکھیں کہ درمیان میں کہیں گھٹ بڑھ نہ جائیں. (۱۹۳۵ ، اونی کام سلائیوں سے ، ۵۲). مسلمان جب ہندوستان میں آئے تو اپنا کلچر ساتھ لائے تھے جس میں دیسی کلچر کے میل سے کچھ گھٹ بڑھ ہوئی. (۱۹۷۲ ، اوراق ، سرگودھا ، اکتوبر ، نومبر ، ۲۸۹). [گھٹ (۳) + بڑھ (بڑھنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

--- بڑْھ رَہْنا محاورہ.
کم یا زیادہ ہونا ؛ برابر ٹھہرنا. تگا دوی ہوئی سات قدم گینڈا اس کا اور پانچ قدم گھوڑا شہزادہ کا گھٹ بڑھ رہا دونوں نے رانوں میں مسل کر سامنا کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۹۸).

--- توسَر (--- و لین ، فت س) امذ.
سانپ کی ایک قسم جو دو فٹ لمبا ہوتا ہے. چوتھا گھٹ توسر یہ پھلسری اور کوڑیالے سے پیدا ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۱۸). [گھٹ + توسر (مقامی)].

--- جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **گھٹنا ، کم ہونا.**

کون سی شب نیند آئی چین کی
کون سے دن غم کی شدت گھٹ گئی

(۱۹۸۵ ، آکائی ، ۳۱). ادیب کا مقام شریکِ حیات کی نگاہوں میں بلند ہونے کی بجائے الٹا گھٹ جانے کا خطرہ ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۱۱). ۲. (مرغ باز) **بٹیر یا مرغ کا مقابلے میں ہار جانا.** گھٹ جانا ، بٹیر یا مرغ کا اپنے مقابل سے ہار جانا. (۱۹۲۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۳۵).

--- چَلْنا محاورہ.
کمی واقع ہونے لگنا ، کمی بیشی ہونے لگنا. طلاق کی تعداد اس کی اوسط سے بمقدار ۱۱۰۰۰ کے بڑھ گئی اور شادیوں کی تعداد اپنے اوسط سے بمقدار ۸۳۸۸۹ گھٹ چلی. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۹۹).

--- قِیمَت (--- ی مع ، فت م) صف.
کم قیمت ، ادنیٰ. تمہاری فرمائش کے بموجب پانچ انگوٹھیاں گھٹ قیمت کی سردست میرے پاس موجود تھیں بطریق نشانی بھیجی جاتی ہیں. (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۳۷). [گھٹ + قیمت (رک)].

--- کا مال امذ.
ادنیٰ درجے کا مال ، کم قیمت مال.

جو دل کو ڈھالیے ہوے یہ تو وہ کہتا ہے
کرو نہ مول بڑھا کر یہ مال ہے گھٹ کا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۷).

گھَٹ (۴) (فت گھ) امث ؛ =غٹ.
جلدی جلدی پینے کی آواز ، بڑے گھونٹ کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل. [حکایت الصوت].

--- گھَٹ م ف ؛ = غٹ غٹ.
گھٹ کی آواز کے ساتھ ، جلدی جلدی ، تیزی سے. ربج کے گھٹ نکو ہی گھٹ گھٹ ، اگر کچھ نہیں تو تک پکار تو ہی الٰہ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳). [گھٹ (حکایت الصوت) کی تکرار].

--- گھَٹ پینا محاورہ.
کسی رقیق چیز کا پینا (آواز کے ساتھ) ، غٹ غٹ پینا ، غٹا غٹ پینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

گھُٹ (۱) (ضم گھ)
گھٹنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- جانا ف ل ؛ محاورہ.
رک جانا ، ٹھہر جانا.

جب سے ارزاں ہوگئی یہ کار بے دام و درم
کوچہ و بازار میں چلنے سے گھٹ جاتا ہے دم

(۱۹۵۸ ، ضمیریات ، ۳۱). اس کی آواز گھٹ گئی وہ بے حد جذباتی ہو رہی تھی. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۲۶).

وہاں دُھواں گھٹ جانے کی وجہ سے آگ قائم نہ رہ سکتی تھی. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۱۷۵).

--- کَر م ف.
خاموشی اور ضبط کی کوفت اٹھا کر. غم و غصے کے جذبات نے گھٹ کر ہسٹریا کی صورت اختیار کرلی. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۱۰۰). ماں باپ کے منڈھے ہوئے نام میں گھٹ کر زندگی گزار دینا عین سعادت ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۶۸).

--- کَر بَیٹْھنا محاورہ.
تنہائی کی کوفت برداشت کرنا. چاہے میری جان جائے یا رہے مجھے تو سیر کا لپکا ہے گھر میں گھٹ کر تو نہ بیٹھوں گی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۳۲).

--- کَر رَہ جانا محاورہ.
بھچ جانا ، دب جانا ، گھٹنا.

گھر میں بھی نہ سر اٹھا سکیں گے تو سکھی
رہ جائیے گا ان کا دم نہ سچ مچ گھٹ کر

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۸۸).

--- کَر مَر جانا محاورہ.
بہت رنجیدہ ہو کر مرنا ، شدید صدمہ کی وجہ سے موت واقع ہو جانا. میں ان سے کہتی ہوں اس تاریکی سے باہر نکلو ورنہ گھٹ کر مر جاؤ گے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۳۸۲).

---کے مَر جانا محاورہ.
رک : گھٹ کر مر جانا.

تڑپنا ، ٹوٹنا ، خاموش رہنا ، گھٹ کے مر جانا
چمن والو بتاؤ آج کل شرطِ وفا کیا ہے

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۱۸۲).

---گُھٹ کَر/کے م ف.
بہت زیادہ دب کر ، بہت زیادہ ضبط کر کے ، بہت خاموشی سے.

غم سے ہو حال برا نوع دگر
دم فنا ہونے لگے گُھٹ گُھٹ کر

(۱۸۸۵ ، نغمہ راز ، ۵). میری بچی گُھٹ گُھٹ کے دُبلی ہو جائے گی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۵ : ۲۸۲).

وہ تمنائیں جو گُھٹ گُھٹ کے بھی ظاہر نہ ہوئیں
ان تمناؤں کی تفسیر بنا بیٹھا ہوں

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۹۲).

---گُھٹ کے دَم نِکَلنا محاورہ.
رک : گھٹ گھٹ کر مرنا.

اگر نہ روؤں گھٹ گھٹ کے دم نکلتا ہے
ہے اب رگوں کی عوض آنسوؤں کی تار میں روح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۳).

گُھٹ گُھٹ کے یہ دم نکلا ہے اے توسن جاناں
گھیرے جو غبار اپنا تو ہو جائے فرس بند

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۴۳).

---گُھٹ کَر رونا ف س ؛ محاورہ.
آنسو اور چیخ کو دباتے ہوئے رونا ، چپکے چپکے رونا. سب لوگ منہ بنا کر بیٹھے ہیں ، وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۳).

---گُھٹ کَر/کے رَہ جانا ف س ؛ محاورہ.
دل تنگ یا منقبض ہو ہو کر رہ جانا ، مجبوری سے چپ رہنا ، کچھ کہہ نہ سکنا. سخت صدمہ ہوا جواب دینے کا موقع نہ تھا دل میں گھٹ گھٹ کے رہ گئی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۵۵).

---گُھٹ کَر رَہْنا محاورہ.
غم اور دکھ کو خاموشی سے سہہ لینا.

کیا غرض یہ تھی کہ گھٹ گھٹ کے رہا کرتے ہم
بولنے سے بھی گئے اشک بہاتے بھی ہیں

(۱۹۱۱ ، بہارستان خیال ، ۶۴). اپنے شور و غل کے سناٹوں سے گھٹ گھٹ کر اس سے منھ کھولے بغیر رہا ہی نہ جائے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۳).

---گُھٹ کَر/کے مَرْنا محاورہ.
تنہائی کی کوفت سے مرنا ، قید و بند کی صعوبتیں اٹھا اٹھا کر مرنا ، بڑی اذیت اور تکلیف میں مرنا ، تنگی اور تکلیف سہہ کے جان دینا.

گھٹ گھٹ کے جہاں میں رہے جب میر سے مرتے
تب جا کے یہاں واقفِ اسرار ہوئے ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۷۱).

قفسِ تنگ گُھٹ گُھٹ کے نہ مرتے کیوں کر
نازِ پروردۂ آغوشِ گلستان ہم تھے

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزار تعشق ، ۲۴).

ارمان دل کے دل ہی میں گُھٹ گُھٹ کے مر گئے
غم بھر رہا ہے لاشۂ بیدل کے آس پاس

(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۵۳).

---گُھٹ کَر مَرْنا محاورہ.
تنگی اور تکلیف برداشت کرکے جان دینا ، بے کسی اور کسمپرسی کی حالت میں مرنا.

جس طرح سے تم نے جان کھوئی
گُھٹ گُھٹ کر یوں مرے نہ کوئی

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۲). اس سے کیا حاصل کہ انسان خود ہی سوچتا رہے اور گھٹ گھٹ کر مر جائے. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۴۸). ایک بے معنی ڈھانچے میں مقید رہتے رہتے گھٹ گھٹ کر مر جائے گی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶).

---گُھٹ کے مِٹْنا محاورہ.
بے کسی اور کسمپرسی کی حالت میں ختم ہو جانا ، لاچارگی کی موت ، تکلیف اور صعوبت سے مرنا.

ہوہیں گُھٹ گُھٹ کے مٹے گا آخر
عقدۂ دل کسی سے وا نہ ہوا

(۱۹۰۵ ، گل کدہ (عزیز لکھنوی) ، ۴).

---گُھٹی (---ضم گھ) امث.
گردن ، گلا ، ٹینٹوا. جی چاہا کہ اپنے ہاتھوں اپنی گُھٹ گُھٹی مسل دیجئے یا آنکھوں میں جلتی سلائی پھروا لیجیے .(۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۱۷). [گھٹ + گھٹ + ی ، لاحقۂ تانیث].

---مُٹ رَہنا محاورہ (قدیم).
گُھٹنا ، رنجیدہ ہونا ، غمگین ہونا. اگر کچھ دل پو رنجش پڑی ہور نِپس کہا جائے تو سگل ساندے گھٹ مٹ رہ کر کیا فائدہ. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۱۷).

گَھٹا (۱) (فت گھ) امث.
۱. **کالا اور گہرا بادل ، ابر سیاہ ، بدلی ، سحاب ، بادلوں کا ہجوم.**

دیکھو اس بن کی گھٹاتے ندیے دھوپ کہیں
دساویں ہاج کے تختے چاروں چمناں بونچھل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۷).

سوز دل کی گھٹا ہے آنکھوں میں
مینہ برسنے لگا انگاروں کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۷). ایک دن ہر چہار طرف گھٹا امڈی. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۱).

بھاپ اُٹھے گی سمندر سے تو امڈے گی گھٹا
آسماں برسے گا جب ، اُگلے گی تب دولت زمیں

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۹۸).

تجھ کو روق ہونی ساون کی گھٹائیں آئیں
ابرنیساں کی طرح سونے گلستان آجا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۹۸).

امید جدائی میں دکھ اس کا ہے ساتھ اپنے
ہمراہ گھٹاؤں کے اِک چاند بھی چلتا ہے

(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۹۶). ۲. **(مجازاً) غبار ، کدورت** جیسے **غم کی گھٹا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **اجتماع ، مجموعہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. **گروہ ، ہجوم** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۵. **ہاتھیوں کا ہجوم جو جنگ کے لیے ہو** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : घटा].

---اُٹْھنا محاورہ.
ابر چھانا ، بادلوں کا آنا ، بادلوں کا اُفق سے اُٹھ کر آسمان پر پھیلنا. دوپہر کے وقت دھواں دھار گھٹا پورب سے اٹھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۱).

یہ کہاں کسی کی مجال ہے جو مقدرات بدل سکے
جو تو اِذن دے تو اٹھے گھٹا ، جو تو حکم دے تو چلے ہوا

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۲۰).

---اُمَڈنا / اُمَنْڈنا محاورہ.
بادلوں کا گھر آنا ، ابر کا کثرت سے چھانا. ایک دن ہر چہار طرف گھٹا امڈی. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۱).

جوش گریہ یہ مجھے ہے کہ میں خود کہتا ہوں
صف مژگاں نہیں امڈی ہے گھٹا ساون کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹).

---بَرَسْنا ف ل ؛ محاورہ.
موسلادھار بارش ہونا ، زور کا مینھ برسنا.

دیدنی ہے یاس اپنے رنج و غم کی طغیانی
جھوم جھوم کر کیا کیا یہ گھٹا برستی ہے

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۳۶). گھٹا دیکھنے میں تو معمولی تھی مگر ایسی برسی کہ جنگل اور بستی صداقت کے قطروں سے جل تھل ہو گئے. (۱۹۳۶ ، نالہ زار ، ۷۹).

زرد تمام برگ تھے سارے نشان مرگ تھے
ایسی گھٹا برس پڑی باغ ہرا ہرا ہوا

(۱۹۸۵ ، اکائی ، ۱۳۵).

---ہائی ہائی ہونا محاورہ.
بہت بارش ہونا.

ابر مژگاں کو جو میں رخصت بارش دیتا
ہائی ہائی ابھی ساون کی گھٹائیں ہوتیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۱).

---ٹوپ (---و مج).(الف) امذ.
۱. **وہ غلاف جو پالکی ، رتھ اور سکھپال وغیرہ پر گرد و غبار اور بارش سے محفوظ رکھنے کے لیے ڈالتے ہیں.**

گرمی سے عرقناک یہ سب شمع کی تمثال
محمل تھی گھٹا ٹوپ میں فانوس کے دستور

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۸۵).

اوڑادے اپنی محمل کا گھٹا ٹوپ آج اے لیلیٰ
کہ آج اس قافلے میں قیس عالی دودماں بھی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲۸).

لازم اس مہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے
نہ بھگو دے ترے سکھپال کا سب نور گھٹا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۹). ۲. **غلاف ، ٹوپ ، ٹوپا ؛ (مجازاً) گرد و غبار.** یہ ایک ہنڈی پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہوتا ہے. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۷). سائنس دان شیشے کا ایک ایسا گھٹا ٹوپ ایجاد کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۲۹۵).(ب) صف. **(مجازاً) بہت سیاہ.** رات کی گھٹا ٹوپ چادر اب پورے طور سے تمام عالم پر چھا گئی. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۲). میدان میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا . (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۷۷). میں نے پہلا شعر برسات کی ایک گھٹا ٹوپ رات میں چمکنے والی بجلی سے متاثر ہو کر کہا تھا.(۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۷). [گھٹا + ٹوپ (رک)].

---ٹوپ اَنْدھیارا ---و مج ، سک پ ، فت ا ، غنہ ، سک دھ) امذ.
بہت زیادہ تاریک اندھیرا ، رات کی سیاہی. اس قوت کے گھٹا ٹوپ اندھیارے میں مہاتما گاندھی اپنے کردار اور گفتار سے علامہ اقبال کے اس شعر کی مجسم تصوری بن گئے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۶). وہ بھی گھٹا ٹوپ اندھیاروں کا شکوہ کرتے کرتے ہلکان ہو گئے ہیں.(۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷). [گھٹا ٹوپ + اندھیارا (رک)].

---ٹوپ اَنْدھیاری (---و مج ، سک پ ، فت ا ، غنہ ، سک دھ) امث.
رک : **گھٹا ٹوپ اندھیارا.** ایک دن شام کا وقت تھا آفتاب رخصت ہو چکا تھا گھٹا ٹوپ اندھیاری کی چادر عالم پر پھیل چکی تھی ... کہ ایک جُھکی ہوئی کمر کی بڑھیا گدڑی پہنے ہوئے میرے سامنے آئی. (۱۷۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۷۱).
[گھٹا ٹوپ + اندھیاری (رک)].

---ٹوپ اَنْدھیرا (---و مج ، سک پ ، فت ا ، غنہ ، سک دھ) امث.
تاریک اندھیرا ، رات کی سیاہی. فرش سے عرش تک ایک ہی قسم کی تاریکی چھائی ہوئی تھی گھٹا ٹوپ اندھیرا. (۱۸۹۳ ، ہی کہاں ، ۱). لیکن مکانوں کی تعمیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ بروقت گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا رہے (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۰۷). آج مشرق میں ، ہر صنعتی علاقہ ، ہر بڑا شہر کارخانوں ، مشینوں ... کے استعمال کی بنا پر گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۱۳). [گھٹا ٹوپ + اندھیرا (رک)].

---جُھوشی آنا محاورہ.
گھٹا کا چاروں طرف سے گِھرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات).

---جُھومنا محاورہ.
سیاہ بادلوں کا چھانا یا گِھرنا ، بادلوں کا ہوا کے زور سے ہچکولے کھاتے ہوئے اُمڈنا.
رہی ہے جھوم گھٹا زلف کی ترے رخ پر
عروسِ حسن کوں گویا کہ ہے محافۂ مشک
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۹).

---چھانا محاورہ.
سیاہ بادلوں کا چاروں طرف آسمان پر گھر آنا ، گھٹا گھرنا.
جلوہ ہر ایک داغ میں ہو برقِ طور کا
کر اپنے دودِ دل کی گھٹا چھائے مور پر
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۱).
آپ ہی آپ گھٹا چھاتی ہے
آسمان صاف نظر آتا نہیں
(۱۹۸۸ ، کلیاتِ میرا جی ، ۱۳۷).

---چھٹ جانا محاورہ.
مطلع صاف ہو جانا ، بادلوں کا آسمان پر نہ ہونا ، تکدّر نہ رہنا. کھنگھور گھٹائیں جب چھٹ جاتی ہیں تو خورشید تاباں ضیا گستری کرتا ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۴).

---گِھر کر آنا محاورہ.
گھٹا آنا ، زور کے بادل آنا ؛ گھٹا امڈنا.
جب بھی برسات کے دن آئے بھی جی چاہا
دھوپ کے شہر میں بھی گھر کے گھٹا آئی ہو
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۱۰۳).

گھٹا (۲) (فت گھ) امذ.
گھٹنا رک کا ماضی ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : گھٹا دینا ، گھٹا کر وغیرہ.

---بَڑھا (---فت ب) امذ.
کسی چیز کے ناپ تول میں کمی اور زیادتی ، کمی بیشی ، گھٹ بڑھ.
ہٹنے لگا جو صبر تو سودا سوا بڑھا
آتا ہے آسمان کو بھی کتنا گھٹا بڑھا
(۱۸۶۸ ، واسوختو شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ۲) ، ۵۹۷). [گھٹانا بڑھانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---بڑھا کے م ف.
تحریف کرکے ، اپنی طرف سے کمی بیشی کرکے. یہ صحیح ہے کہ طنز نگار بسا اوقات کسی معاملے کے ایک رخ کو نمایاں کرتا ہے یا ایک رخ کو نمایاں کرنے کے لیے بات کو گھٹا بڑھا کے یا توڑ مروڑ کے پیش کرتا ہے. (۱۹۶۰ ، شہرت کی خاطر ، ۱۶).

---دَبا کَر/کے م ف.
کم کرکے. ہم کوشش کرتے ہیں کہ گھٹا دبا کر اپنی ذہانت کو بھی اسی حد تک لے آئیں. (۱۹۶۳ ، تجزیہ نفس (ترجمہ) ، ۴۳).

---دینا محاورہ.
درجہ یا مرتبہ کم کردینا ، کم کردینا. اکبر نے ... صدر کے اختیارات کو بھی گھٹا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۰).

---کر/کے م ف.
کم کرکے ، کمی کرکے. اسے گھٹا کر موجودہ تعداد کی چوتھائی کر دینی چاہیے. (۱۹۷۸ ، اعلیٰ تعلیم ، ۱۶).

---کی عقل اَور داڑھی بڑھا کی کہاوت.
جوں جوں داڑھی بڑھتی گئی عقل کم ہوتی گئی یعنی عمر بڑھنے کے ساتھ عقل اور سمجھ میں اضافہ نہیں ہوا. یہ تو کہاوت ہے اس میں بُرا ماننے کی کوئی بات نہیں ، مردوں کے بارے میں بھی ایسی ہی کہاوتیں ہیں : گھٹا کی عقل اور داڑھی بڑھا کی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۹ : ۶).

گُھٹا (ضم گھ) صف مذ.
گُھٹنا (رک) کا ماضی ؛ تراکیب میں مستعمل.

---کَرنا محاورہ.
گھٹنا ، گھٹتے رہنا.
عین دریا میں صدف تشنہ رہا کرتی ہے
ابر کو دیکھ کے حسرت سے گھٹا کرتی ہے
(۱۹۸۳ ، رامائن (امتیازالدین) ، ۱۰۱).

---ہُوا (---ضم ہ) صف.
۱. **مضبوط ، گھمبیر ، جان دار.** اس میں پلاٹ نہایت گتھا ہوا اور مضبوط ہے. (۱۹۶۹ ، نذیر احمد اور اردو ناول نگاری ، ۸۰). افسانہ اتنا گھٹا ہوا اور موثر ہے کہ اس کا تاثر بڑا گہرا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۸)

۲. **پختہ کار ، تجربہ کار ، آزمودہ کار** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. (کنایۃً) **ہوشیار ، چالاک ، عیّار ، چلتا ہوا ، جیسے وہ کس کے دم میں آتا ہے بڑا گھٹا ہوا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ہُوا سَر (---ضم ہ ، فت س) امذ.
گنجا سر ، منڈھا ہوا سر. ان کا گھٹا ہوا سر ... ان کا بات بات پر چڑچڑانا ، ہم میں سے ہر ایک کو انہیں چھیڑنے پر اکساتا تھا (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۲۳). یہ ان کی نصیر میاں کی ہدایت کے مطابق مالش کیا کرتے ہوں گے سر گھٹا ہوا ، چار ابرو کا صفایا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۲۰). کسی ماں نے ایسا کوئی مائل بہ خیر یا صالح بچہ نہیں جنا جو گھٹے ہوئے سر پر چپت رسید کرنے کے عوض کسی مریض کے پاؤں دباتے دیکھا گیا ہو. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ اپریل ، ۱۳).

گھٹّا (فت گھ ، شد ٹ) امذ ؛ سم گٹّا.
۱. **موکھا ، سینڈھ ، نقب.** نقب زنی یعنی ایسی چوری جو مکان کی دیوار میں گھٹا پھوڑ کر کی جاتی ہے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری (ترجمہ) ، ۲۰). ۲. **رخنہ ، چھید ، بڑا سوراخ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **دراڑ ، دوٹیر ، شگاف.** پرنالے کے دونوں طرف جو اچھل کر برساتی پانی بہا ہے اس نے مٹی کھلا کر منڈیر سے زمین تک لمبا گھٹا کھول دیا ہے. (۱۹۳۲ ، ریزۂ مینا ، ۱۲). ۴. **وہ اُبھرا ہوا کالا نشان جو سجدوں کی کثرت سے ماتھے پر پڑ جاتا ہے.** ماتھے پر سجدے کا گھٹا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۶).

بتوں سے جاملے کٹ کر ہمارے مولوی ہم سے
نہ رکھی شرم انہوں نے اپنی پیشانی کے گھٹے کی

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۵۸). ۵. **وہ اُبھرا ہوا نشان جو اعضا پر رگڑ کی وجہ سے پڑ جاتا ہے.** اس بات میں جیبان کے پاؤں کو پڑے ہیں گھٹے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۷).

گھٹے شمشیر زنی سے کفِ نازک میں ہیں
یہ جگرداری تھی کس خوں کے سزاوار کے بیچ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۴). چکّی پیسنے سے اور پشتِ نازک میں اون ہاتھوں کے پانی بھرنے سے گھٹے پڑ گئے تھے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۷).

گھٹے مرے ہاتھوں میں نہ دیکھو گے تم اتنے
پتلون میں پیوند نظر آتے ہیں جتنے

(۱۹۱۶ ، نگارستان ، ۱۷). ان گھٹوں کو چھلنے سے بچاتا ہوں جو کمان کی ڈوری کی وجہ سے میری کلائی پر پڑ گئے ہیں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۸۴). ۶. (پنجاب) **دھول ، گرد و غبار** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۷. **مدوّر نالی جس میں چونا وغیرہ پیسا جاتا ہے.** چونے کی طرح گھٹے میں پیس کر حنا کی طرح سفوف بنا کر ایک کے بعد دوسری بوری میں ... بھر کر روانہ کیا جائے. (۱۹۴۶ ، نباتی دباغت ، ۱۴۴). [مقامی].

--- پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
ہاتھوں اور جوڑوں پر رگڑ کی وجہ سے یا سجدے کی زیادتی سے ماتھے پر سیاہ نشان پڑ جانا. ہر شب ہزار رکعت نماز پڑھنے یہاں تک کہ سجدے کئے کہ پیشانیٔ مبارک پر گھٹے پڑ گئے. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۲۶). زاہد شب بیدار مسجد کے حجرے میں تہجد ادا کر کے مصلے کے اوپر سجدے میں پڑا ہے ، ماتھے پر گھٹا پڑ گیا مگر سر رگڑے جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۳۴).

--- کُھلنا محاورہ.
۱. **کھلنا ، پھٹنا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **دراڑ پیدا ہونا ، شگاف ہونا** (پلیٹس فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۳. **سر پھوٹنا ، سر کا پھانک کی طرح کُھل جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ مخزن المحاورات). ۴. **بڑا بھاری ٹوٹا آنا ، گھاٹا ہونا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۵. **دیوالا نکل جانا ، دیوالیہ ہو جانا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).

گھٹاکا (فت گھ) امذ (ج : گھٹاکے).
گھٹ گھٹ کی آواز کی کیفیت ؛ ڈھولک یا طبلہ وغیرہ کی گمک. تالیوں اور ڈھول کے گھٹاکے ، قوالوں کی منجھی ہوئی بے روک آوازوں کے ساتھ مل کر اپنا کام کر چکے تھے (۱۹۸۰ ، جزیرے ، ۳۳). [گھٹ (حکایت الصوت) + اکا ، لاحقۂ اسمیت تذکیر].

گھٹانا (فت گھ) ف م.
۱. (i) **کم کرنا.**

وضع کا بھی تجھے کچھ پاس ہے اُلفت نہ سہی
اسقدر ربط بڑھا کر تو نہ اے یار گھٹا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۴۴).

اپنی عادت نہیں یہ اے غمِ عشق
ہم بڑھا کر تجھے گھٹائیں کیوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۱۳). جنگ بالغوں کی آبادی کے تناسب کو گھٹا سکتی ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۷۹). (ii) **لمبائی میں کمی کرنا.**

آج رہتی نہیں خامے کی زباں رکھیے معاف
حرف کا طول بھی جو مجھ سے گھٹایا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). ۲. **نرخ کم کرنا ، بھاؤ اُتارنا ، قیمت توڑنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **مرتبہ کم یا پست کرنا ، درجہ کم کرنا ، وقعت کم کرنا ، گھٹیا سمجھنا.**

بڑھ گئی یاس کی شب اور گھٹا روز اُمید
غیر کو جب سے بڑھا تو نے گھٹایا مجھکو

(۱۷۸۲ ، دیوان محب (ق) ، ۱۳۶).

الماس سے بہتر یہ سمجھتے ہیں خذف کو
دُر کو تو گھٹاتے ہیں بڑھاتے ہیں صدف کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳). ایک کو بڑھا کر دوسرے کو گھٹانا ٹھیک نہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۲۷۸). ۴. **زائل کرنا ، دُور کرنا ، کھونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۵. (ریاضی) **تفریق کرنا.** مراد نے جلدی ہی جوڑنا اور گھٹانا ضرب اور تقسیم سب سیکھ لیے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۱۹۶). ۶. **راستہ قطع کرنا.**

گھٹاوے سو گھٹ ہو کٹھن دن کوں باٹ
برہانی ہو سووے سٹے نس کوں کاٹ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۰). ۷. دبلا کرنا ، لاغر کرنا.
مہ دو ہفتہ کرے کا ظاہر تمھارے آگے کمال آدھا
رُخِ منوّر کرے گا آخر گھٹا گھٹا کر ہلال آدھا
(۱۸۳۸ ، ناسخ (فرہنگِ آصفیہ)). ۸. کم تولنا (نوراللغات).
[گھٹنا + (رک) کا تعدیہ].

گھُٹانا (ضم گھ) ف م ؛ ← گھُٹوانا.
۱. سر یا داڑھی مونچھوں وغیرہ کے بال ایسے منڈانا کہ کھونٹی تک نہ رہے ، استرا پھروانا ، بال صاف کروانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. چکنا کرانا ، سہرانا ، پتنگ کے کاغذ کو کسی چکنی چیز مثلاً کوڑی وغیرہ سے رگڑنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. حل کرانا ، کھرل کرانا (ماخوذ : جامع اللغات). [گھوٹنا (رک) کا تعدیہ].

گَھٹاؤ (فت گ ، و مج) امذ.
۱. کمی ، قِلّت ، تخفیف ، تنزّل.
ہر ایک ناخن نو بدر و ماہ کامل ہے
سوا ترقی کے کب ہے گھٹاؤ کا مذکور
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷). بشرطیکہ وہ گھٹاؤ خود شخص ذمہ دار نان و نفقہ کے کسی بالارادہ فعل سے نہ واقع ہوا ہو. (۱۸۹۹ ، دھرم شاستر ، ۶۵۷). زمین کی قیمت میں جو گھٹاؤ پیدا ہوگا اس کا ذمہ دار غاصب ہو گا. (۱۹۳۳ ، جنایات جائیداد ، ۱۴۷). ۲. طول میں چھوٹا ہونا. حرکت سالانۂ زمین اور اس کے محور کی مایلیت کے سبب دن رات کا گھٹاؤ اور بڑھاؤ اور انواع اقسام کا اختلاف موسم پیدا ہوتا ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۶). بہت سی نظموں میں غیر ضروری اضافے پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے نظم کا گھٹاؤ ختم ہو جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، ۸۹). ۳. (ریاضی) تفریق ، منہائی (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات) . ۴. دریا کا اُتار (چڑھاؤ کا نقیض) (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ بڑھاؤ (ـــ فت ب ، و مج) امذ.
۱. کمی و بیشی ، ترقی و تنزّل ، گھٹنا بڑھنا. عورت ہو کر یہ کمال موسیقی کہ ہر طرح کے گھٹاؤ بڑھاؤ پر کامل دسترس تھی (۱۹۵۰ ، نُھک ، ۱ : ۲۲۹). ۲. صُعُود و نزول (فرہنگ آصفیہ). [گھٹاؤ + بڑھاؤ (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ ہُوا (ـــ ضم ہ) صف مذ.
بھرا ہوا ، گٹھیلا ، گنٹھیلا ، گٹھا ہوا (جسم کی صفت). تو آپ ہیں قمرالاحسن ، اور یہ گھٹے ہوئے بدن والا پستہ قد نوجوان . (۱۹۸۴ ، زمین اور فلک اور ، ۵۰). ہاں بالکل وہی شخص ، وہی انداز بیان ، مشکوک حرکات و سکنات گھٹا ہوا مشقی جسم . (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۳۵). [گھٹا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

گھُٹاؤ (ضم گھ ، و مج) امذ.
۱. حبس ، انقباض (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. سانس کی تنگی ، ضیق ، تنگ نفس (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. اُمس ، گھمس (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) . [گھُٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

گَھٹائی (فت گھ) امث.
گھٹاؤ ، کمی ، گھٹنا ، چھوٹا پن ، نیچ پن . ایک پتی ، من کا کپٹی استری پر وو چت ہو گھٹائی کرے. (۱۸۴۳ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھُٹائی (ضم گھ) امث.
۱. کسی چیز کو گھوٹ کر یک جان کرنے کا عمل ، مکمل ردّوکد.
اب گھٹائی کر کے تُو نے بھر نہ دی ہم کو شراب
جی ترستا ہی رہا میرا اے ساقی واہ واہ
(۱۷۴۸ ، تاباں ، د ، ۳۵). پھر اس میں رنگنے سے کپڑے میں ایسے دھبّے پڑ جاتے ہیں کہ اون کا دور ہونا مشکل ہوتا ہے اس لیے نیل کی پسائی گُھٹائی میں بہت احتیاط کرنی چاہیے . (۱۹۱۶ ، معیشت ، ۳۸۱). ۲. گھوٹنے کی اُجرت (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. بالوں کا ایسا مونڈا جانا کہ چکنا پن پیدا ہو جائے. لوگوں کے بالوں کی گُھٹائی کے علاوہ نتھنوں کے بال کھینچتے اور تراشتے ہیں. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ، لاہور ، جون ، ۸۲). ۴. ریگ مال وغیرہ کے ذریعے صفائی کرنے کا عمل، رگڑائی گھسائی. یہ منکے تکمیل کے مختلف مدارج یعنی تراشنے پرت جمانے ، گُھٹائی اور سوراخ کرنے کی حالت میں پائے گئے تھے. (۱۹۵۹ ، وادی سندھ کی تہذیب ، ۱۰۸). ۵. چُونے کی استرکاری یا استرکاری پر سفیدی وغیرہ کی تہہ کو کرنی سے چکنانے کا عمل. کوٹائی کے بعد چونے کا پلاستر کر کے سمنٹ کی گُھٹائی کرنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ ، ۱۷). [گھوٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

گَھٹائیں (فت گ ، ی مج) امث ؛ ج.
گھٹا (رک) کی مغیرہ صورت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.
تپتی دوپہروں میں آسودہ ہوئے بازو ترے
تیری زلفیں اس طرح بکھریں گھٹائیں ہو گئیں
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۹۸).

ـــ جھوم اُٹھنا محاورہ.
رک : گھٹائیں جھومنا. پورب سے اُودی اُودی گھٹائیں جھوم کر اٹھی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۶).

ـــ جُھومنا محاورہ.
رک : گھٹا جُھومنا جس کی یہ جمع ہے . آسمان پر سہاگی گھٹائیں جھومنے لگیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۵۳). آسمان پر کالی گھٹائیں جھوم رہی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۷۸).

ـــ چھانا محاورہ.
رک : گھٹا چھانا جس کی یہ جمع ہے. گھٹائیں چھا رہی ہیں مطلع مکدر ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مضامین ، ۸۱).

گھَٹَت (فت گ ، ٹ) امث.
گھٹنے کا عمل ، کمی ، **گھٹاؤ**. گھٹت بڑھت کی پتلیاں جو بناوٹ کے کپڑے پہن کر ٹھیک ٹھاک بن بیٹھتی تھیں انھیں بھی جھٹ پکڑ لیتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۲ : ۱۳۱). [گھٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---بَڑھت (---فت ب ، ڑھ) امث.
گھٹنے بڑھنے کا عمل ، کمی بیشی ، **گھٹنا بڑھنا**. گھٹت بڑھت کی پتلیاں جو بناوٹ کے کپڑے پہن کر ٹھیک ٹھاک بن بیٹھتی تھیں انھیں بھی جھٹ پکڑ لیتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۲ : ۱۳۱). [گھٹت + بڑھت (رک)].

گھَٹِت (فت گھ ، کس ٹ) صف.
سازش ، بنایا ہوا ، **گھڑا ہوا** ؛ (مجازاً) **چال بازی**. نذر دینا بھی انوکھی بات تھی جس کی تہ میں چینک کو گھری گھٹت کی جھلک نظر آئی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۹۵). [س : **घटित**].

گھَٹْتی (فت گھ ، سک ٹ) امث.
۱. کمی ، نقص ، خرابی. خچر کی سواری سے عار نہ فرماتے اپنی شان و شکوہ کی گھٹتی نہ سمجھتے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷). ۲. **زوال** ، **انحطاط** ، **اتار**.

مقدور والے عہد کی گھٹتی سہا کیے
افسانے تیری جود کے ہر دم کہا کیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۶۴). [گھٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---کا پَھیرا / پَیرا امذ.
عمر کا آخری زمانہ ، **زوال کے دن** ، **تنزلی کا زمانہ** ، **نقصان کا زمانہ**. دن پھریں گے اب کیا خاک گھٹتی ہی کا پھیرا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۲). اس گھٹتی کے پھیرے میں وہ انھیں طرح طرح کی تدبیروں سے پھر رجوع کرانے کی کوشش کرتی ہے. (۱۹۳۳ ، انجام عیش ، عزمی ، ۸۵). موجودہ زمانے کو گھٹتی کا پھیرہ کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۱۷).

گَھٹتے گَھٹتے م ف.
کم ہوتے ہوتے ، **گھٹ کر** ، **تخفیف کے بعد**. گھٹتے گھٹتے اتنی چھوٹی ہو گئی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۵۳).

گھَٹْڑی (فت گھ ، سک ٹ) امث.
رک : **گٹھری** (مع تحتی الفاظ). کتابوں کو دیکھے بھالے بغیر ایک طرف سے پانچ گھٹڑیاں بندھوا کر ماموں کو بھیج دیں. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما ، ۶۱). [گٹھڑی (رک) کا محرف].

گُھٹَّس (ضم گھ ، شد ٹ بفت) امث.
۱. **حبس** ، **گھٹن (ماحول کی)**.

طپش یہ جو ہوتی ہے برسات کی
یہ گھٹس جو ہوتی ہے ہر رات کی

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۳۴). دروازے ... بند رہتے تو ایسی گھٹس ہو جاتی تھی کہ بیٹھنا دشوار ہوتا. (۱۸۹۱ ، یوسف ونجمہ ، ۲۳). ۲. **جذبات کی گھٹن**.

رُک جانے یہ گھٹس ہے رو دینے یہ جل تھل ہے
امڈا ہوا جی اپنا ، برسات کا بادل ہے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۳۹). اے بی نانی ، اس گھٹس میں بھلا کون اندر دم سادھے بیٹھا رہے گا. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۵۱). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گَھٹْکا (فت گھ ، سک ٹ) صف مذ.
گھٹیا ، **ادنیٰ درجے کا**. اپنی اسی رائے کی بنیاد پر بے غرضانہ ہر انگریز کو ، اگرچہ گھٹکا بے حیثیت یوریشین ہی کیوں نہ ہو ، بڑی وقعت کی نظر سے دیکھتا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۵). اور یہ جو گھٹکے مولوی گاؤں گاؤں دورے کرتے پھرتے ہیں ان کا بھی کیا حال ہے. (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۳۱). ایک مرد ... معترض ہوا کہ یا ابن رسول اللہ اگر اس سے گھٹکا لباس زیب تن فرماتے تو النسب تھا. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیاء ، ۱۷). [گھٹ (گھٹیا (رک کی تخفیف) + کا (رک)].

گَھٹَّل (فت گھ ، شد ٹ بفت) صف.
گھٹیا ، **کم درجے کا**. ہم پوچھتے ہیں کہ آیا گورنمنٹ اسکول سے آپ اپنے کالج کو عمدہ قائم کرنا چاہتے ہیں یا گھٹل. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۱۵۵). [گھٹ (گھٹیا (رک) کی تخفیف) + ل ، لاحقۂ نسبت].

گُھٹْلی (ضم گھ ، سک ٹ) امث ؛ =گٹھلی.
۱. **کسی پھل کے اندر کا سخت بیج**. برسات کے دنوں میں مکھیوں کی بھنک ہوتی جھوٹی گھٹلیاں چوس چوس کر پھنسے میں مر گئے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۹). ۲. **گرہ جو بُنائی میں پڑ جاتی ہے** ، **گانٹھ**. میرے موزوں میں پھر گھٹلیاں ڈال دی ہوں گی. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۴۹۴). ۳. **گرہ جو انسان کے عضو میں خودبخود پڑ جاتی ہے** (نوراللغات). ۴. **وہ گرہ جو گندھے ہوئے آٹے وغیرہ میں پڑ جاتی ہے** (نوراللغات). [گٹھلی (رک) کا محرف].

گُھٹَن (ضم گھ ، فت ٹ) امث.
۱. **دم گھٹنے اور دم رکنے کی کیفیت** ، **ماحول کی گھٹن**. ان کو علی گڑھ کی فضا میں اندر سے گھٹن ہونے لگی. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۸۷).

اف عزمِ سفر کے فسخ ہونے کی گھٹن
جذباتِ رواں کی سانس رک جاتی ہے

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۹۶). مجھے بھی یہاں کے محلات میں گھٹن محسوس ہوتی ہے. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۲۲۶). اس طرح کے ترجموں میں گھٹن پیدا ہوتی ہے اور مدتوں کے بند کمروں کی سی فضا ان میں رچ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۶۹). ۲. **حبس کی وہ کیفیت جو ہوا بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے** ، **گھمس**. گرمی ہو ، برسات کی گھٹن اور گھمس ہو مگر زچہ اور بچہ مکان کے اندر ہی کوٹھڑی میں بند رکھے جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، ۷۶).

گھٹن ہے ایسی کہ صرصر کو بھی ترستے ہیں
کسے پکاریں کہاں جائیں اے خدائے صبا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۹). ۳. **جذبات کی گھٹن جو خاموش**

لنے سے پیدا ہوتی ہے ، جی گھبرانا. رشید احمد صدیقی صاحب ایک آدھ دلچسپ جملہ بول کر گھٹن کو کم کرنے کی کوشش کرتے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۷). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھٹن ہار (فت گھ ، ٹ) صف (قدیم).
گھٹنے والا ، کم ہونے والا.

ہونہار ہے توں بھی خوش دن ہو دن
گھٹنہار تیرا ہے ہو غم کٹھن

(۱۶۲۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۳). [گھٹن (گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گھٹنا (فت گھ ، سک ٹ) ف ل.
۱. تھوڑا ہونا ، کم ہونا.

گھٹا نہ کچھ مری مردی و دیں سے
مجھے ان بےحیاؤں نے جو پھیرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۰) عورتوں کی تعداد کا تناسب ... گھٹتا ہوا معلوم ہو رہا ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۷۳).

راجہ کیوں کر اس کو روکے اور برجا کیا کرے
بڑھ گئی جس شے کی جو قیمت وہ گھٹتی ہی نہیں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۷۶). ۲. تنزل ہونا ، زوال ہونا ، رتبہ کم ہونا.

گھٹتا نہ تھا کچھ اس سے صنم حسن کا پایا
کوٹھے سے ہمیں دیکھ اتر آئے تو ہوتے

(؟ ، سرور کاکوروی ، انتخاب دیوان ، ۱۷).

جوش گریہ تا فلک پونہچا ہجوم رنج سے
اشک تر ایسے بڑھے رتبہ گھٹا برسات کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۹). اس طرح برہما دیوتا پر دورخی مار پڑتی رہی اور اس کا مرتبہ گھٹتا چلا گیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۸۷). ۳. بھاؤ کم ہونا ، مندا ہونا ، نرخ کم ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴.(i) چھوٹا ہونا ، کوتاہ ہونا ؛ کر جانا ، پست ہو جانا.

بڑھ گئی یاس کی شب اور گھٹا روز امید
غیر کو جب سے بڑھایا تو نے گھٹایا مجکو

(۱۷۸۳ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۳۶). رات دن کا گھٹنا بڑھنا ، چاند سورج ... غروب ہونا. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲).

وصل میں جلد نہ کٹ جاتا تھا
آج ہی رات کو گھٹ جاتا تھا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۸).

جہل خرد نے دن یہ دکھائے
گھٹ گئے انساں بڑھ گئے سائے

(۱۹۵۳ ، آتش گل ، ۱۷۳). (ii) طول میں کم ہونا ، لمبائی کوتاہ ہونا.

گھٹی نخل حیا کی جس گھڑی شاخ
بڑھا خود بےتامل دستر گستاخ

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۵). ۵. لاغر ہونا ، دبلا ہونا ، حجم میں کم ہونا.

اِسی نار کوں دیک میں سد سٹیا
اُسی نار کے عشق میں یوں گھٹیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). انھی افکار میں آپ ... روز بروز گھٹتے جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، مکاتیب مہدی ، ۹).

گھٹ کر کبھی ہوں قطرہ بڑھ کر کبھی ہوں دریا
آج ابتدا کا جلوہ کل شان انتہا ہوں

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۳۸). ۶. زیر ہونا ، دبنا ، ہارنا.

رخش ہر غول پہ مانند ہوا جاتا تھا
وہ گھٹے جاتے تھے یہ شیر بڑھا جاتا تھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۴۳). جس وقت لڑوائے تو اپنے مرغ کے دونوں کان میں اللہ الصمد باوضو ہو کر ایک ایک بار پڑھ کر پھونک دے انشاءاللہ تعالیٰ کبھی مرغ نہ گھٹے گا. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۹۹). [پ : घट्ट (ह) س घट्टय (ते)].

--- بڑھنا ف ل ؛ محاورہ.
کم و بیش ہونا ، کم زیادہ ہونا.

کیا پتا پہنچیں گے کب منزل تلک
گھٹتے بڑھتے فاصلوں کا ساتھ ہے

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۱۰۰).

گھُٹنا (۱) (ضم گھ ، سک ٹ) ف م (قدیم).
گھونٹ لینا ، پینا. ہڑبڑا اٹھیا ، اپنا لہو آپی گھٹیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۷). [گھٹ (گھوٹ/گھونٹ (رک) کی تخفیف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھُٹنا (۲) (ضم گھ ، سک ٹ) ف ل.
۱. کھرل ہونا ، پسنا ، حل ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. خوب گھل مل جانا ، گل کر پریسہ ہو جانا ، اچھی طرح مخلوط ہو جانا. چاول گل کر اور گھٹ کر یک جان ہو جاویں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۶). ۳. رگڑا یا گھسا جانا ؛ پالش ہونا. اس کے اوپر سفیدی گھٹ رہی تھی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۲۳). ۴. سر منڈانا ، استرہ پھرنا اس طرح کہ سر یا داڑھی کے بالوں کی کھونٹی بھی نہ رہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۵. دم رُکنا ، کسی تنگ و تاریک جگہ میں دم اُلٹنا.

روح گھٹتی ہے مری رات جہاں گھٹتی ہے
کہیں وہ یہ نہ کہیں جانے دو ہو ہٹتی ہے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۸). مکانوں دکانوں اور مندروں کی چھتیں ٹوٹ گئیں باشندے گھٹ کر مر گئے (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۲۷). پیپ کی زیادتی سے مریض گھٹ کر مر جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). ۶. خاموشی اور ضبط کی کوفت اُٹھانا ، ضیق میں ہونا ، جی گھبرانا.

چلاتی ہے سکینہ کہ اچھے مرے چچا
محمل میں گھٹ گئی مجھے گودی میں لو ذرا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲).

دوں گھٹ کے اپنی جان سوا اس کے کیا علاج
اپنی زبان تو لائق فریاد بھی نہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱۷). قرائن سے

یہ معلوم ہوا کہ دل ہی دل میں بہت گھٹے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۶۰). ۷. بھرنا ، سمانا ، اَٹنا.

اس زلف کا بےطرح جما دل میں تصوّر
اندھیر ہے اس گھر میں ہوا گھٹ کے دھواں بند

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۶). وہاں دھواں گھٹ جانے کی وجہ سے آگ قائم نہ رہ سکتی تھی. (۱۹۱۶ ، گہوارہ تمدن ، ۱۸۳). ۸. بہت موافقت ہونا ، خوب نبھنا ، گھل مل کر باتیں ہونا.

گھٹی وحشیوں سے تجھے ناصحا
یہ پھاڑیں گریباں تو سہی پڑا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۷). بس کوئی دوکان کرلوں چھوٹی موٹی سی اور پھر ہماری تیری گھٹے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۵۸). صبوحی صاحب سے اُن کی خوب گھٹتی تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۵). [پ : घट्ट ؛ س : स्थगु].

گُھٹنا (۳) (ضم گھ ، سک ٹ) امذ.
ران اور پنڈلی کے درمیانی جوڑ کے اوپر کا حصہ ، گوڈا ، گوڑا.

ترے در پہ بیٹھا ہے گھٹنوں کو پکڑے
یہی مصحفی کو بہانا ہوا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۱۲).

میری ہی تو آنکھوں میں غضب نیند بھری ہے
میری ہی جبیں ہے یہ جو گھٹنے پہ دھری ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۴۳). اس کی سوکھی سوکھی ٹانگوں کے گھٹنے ان کے کانوں سے اوپر نکل گئے تھے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۰۹). وہ ایک کپڑا پہنتے ہیں جو کمر سے گھٹنوں کے نیچے تک لٹکتا رہتا ہے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۵۸). [پ : घट्ठो ؛ س : तक्षो ؛ घुट].

گُھٹَنّا (ضم گھ ، فت ٹ ، شد ن) امذ.
۱. (زین سازی) گھوڑے کے گھٹنے پر باندھنے کی چمڑے کی بنی ہوئی گدی جو ایسے گھوڑے کے باندھی جاتی ہے جس کو گھٹنے کی بیماری ہوتی ہے (اپ و ، ۵ : ۳۸). ۲. ایک پاجامہ جو گھٹنوں تک کا اور جانگیے سے بڑا ہوتا ہے ، ڈھیلے پاجامے کی پوشش ، تنگ پاجامہ ، چوڑی دار پاجامہ ، اونچا پاجامہ کمخواب کی مرزائی انگرکھے گجراتی مشروع کے گُھٹَنّے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۶). ایک گلی میں برات چلی جارہی تھی ساتھ والوں کے گُھٹَنّوں سے معلوم ہوا کہ ... کسی مولوی کے مُقلّد ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۸).

اِدھر منہیار بیٹھے ہیں اُدھر منہیار بیٹھے ہیں
گُھٹَنّا بیچ میں پہنے وہ چوڑی دار بیٹھے ہیں

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۵۴). چوڑی دار گُھٹنّا اب تک زیبِ جسم کیے ہوئے تھے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۹۷). ناول کی ہیروئین اپنے شوقین مزاج ندوئی شہریار دولہا کا حلیہ اس طرح بیان کرتی ہے ... اودے گرنٹ کا چوڑی دار گُھٹَنّا (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۴۴). [رک : گھٹنا (بتشدید ن)].

گَھٹْنائی (فت گھ ، سک ٹ) امث.
غمہ حادثہ گھٹنائیوں کا ساگر اس طرح سوکھ جائے جس طرح اندر کی چوٹی پر مندرا کا ہار سوکھ گیا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۷). [س : گھٹنا + ائی ، لاحقۂ تانیث].

گَھٹَنْت (فت گھ ، ٹ ، غنہ) امث.
رک : گھٹت.

سپہر کے جوں حمل میں آنے سے
شب کو آفاق میں لگے ہے گھٹنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۶). [گھٹت (رک) کا انفی تلفظ]

گُھٹْنوں (ضم گھ ، سک ٹ ، و مج) امذ ؛ ج.
گھٹنا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل جیسے : گھٹنوں کے بل چلنا ، گھٹنوں گھٹنوں وغیرہ. انہوں نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہا یارسول اللہ قصور وار تو میں ہی ہوں (۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ ، ۲) ، ۱۱۲).

--- چَلْنا ف ل ؛ محاورہ.
گھٹنوں کے بل چلنا ؛ شیرخوار بچوں کا دونوں گھٹنے ٹیک کر چلنا ، آہستہ آہستہ چلنا ، رینگنا ، گھٹنوں چلنا. ایک بچہ جو ابھی دودھ پیتا یا گھٹنوں چلتا ہو اسے تو کس بات کا ہوش ہے (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۳۳).

--- کے بَل چَلْنا محاورہ.
رک : گھٹنوں چلنا.

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثل برق
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

(۱۸۸۰ ، آبِ حیات (مرزا عظیم بیگ عظیم) ، ۲۶۳).

وہ گود میں پل کر بڑھتا ہے یا اک سانچے میں ڈھلتا ہے
کس پیار سے ماں کو تکتا ہے جب گھٹنوں کے بل چلتا ہے

(۱۹۲۹ ، متاعِ درد ، ۱۶).

--- گُھٹْنوں (تک) م ف.
گھٹنوں تک ، بہت آگے تک ، آخری حد تک. مولوی صاحب سازش کی دلدل میں گھٹنوں گھٹنوں تک تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۷)

--- گُھٹْنوں پانی امذ.
کھڑے ہوئے آدمی کی نصف ٹانگوں تک پانی ہونا ، زمین سے گھٹنوں تک پانی ہونا. ایک چھوٹا سا چقر تھا جس میں اکثر گھٹنوں گھٹنوں پانی رہا کرتا تھا. (۱۸۹۱ ، یوسف و نجمہ ، ۲۳). ایسی موسلا دھار بارش ہوئی کہ پل پل میں گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہو گیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ اگست ، ۳).

--- گُھٹْنوں چَلْنا محاورہ.
گھٹنوں کے بل چلنا ، گھٹنوں چلنا.

انسان ابھی چل رہا ہے گُھٹنوں گُھٹنوں
اور آپ کو ہے قربِ قیامت کا یقین

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۱۵). گھٹنوں گھٹنوں چلتے ہوئے اور رام رام چلتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے آ گئے (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۸)

---میں سَر دے کے بَیٹھنا ف م ؛ محاورہ.
غمگین یا فکرمند ہو کے بیٹھنا ، سوچ میں بیٹھنا ؛ مایوس ہو کر بیٹھنا. اس کے گئے پیچھے سے جو غیرت بیگم گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھی تو دوپہر ڈھلتے ڈھل گئی مگر اللہ کی بندی نے گردن اونچی نہ کی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۵).

---میں سَر دے لینا محاورہ.
سرنگوں ہونا ، شرمانا ، لاج کرنا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---میں سَر دینا ف م ؛ محاورہ.
گردن پکڑ کر گھٹنوں میں دے دینا ، مایوس ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گُھٹنے (ضم گھ ، سک ٹ) امذ ؛ ج.
گھٹنا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : گھٹنے ٹیکنا وغیرہ. وہ تمام رات گھٹنے سینے سے لگائے پلنگ پر بیٹھی رہی ، صبح اسے تیز بخار تھا. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۲۸۶). نکولائی نے گھٹنے تک گہری خندق کھودلی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۶۳).

---بَنْدھنا محاورہ.
ٹانگوں کے جوڑ شل ہو جانا ، سردی کی وجہ سے گھٹنوں کا کام نہ کر سکنا. غضب کی سردی میں پاؤں سن اور حس و حرکت سے عاری ہو گئے دشت ارژن کی ٹھنڈی ہوا میں گھٹنے بندھ گئے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۵۴).

---پیٹ کو جاتے ہیں کہاوت.
ہر شخص اپنوں کی پاس داری کرتا ہے.

یہ مثل سچ ہے کہ گھٹنے پیٹ کو جاتے ہیں شاد
جو بھلی پھولی وہ سوئے اصل خم ڈالی ہوئی

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۶).

---پیٹ کو ہی نِہُڑتے ہیں کہاوت.
عزیز اپنے عزیز کی پاسداری ضرور کرتا ہے ؛ اپنوں کی رعایت سب کو منظور ہوتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---ٹیک دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. پورا زور لگا دینا ، پوری قوت صرف کر دینا.

تھرّایا برج زیں پہ اماست کا آفتاب
گھوڑے نے گھٹنے ٹیک دیئے خاک پر شتاب

(۱۹۲۱ ، اوج (نوراللغات ، ۳ : ۱۱)). ۲. کسی کے آگے جُھک جانا ، سر خم کر دینا ، شکست مان لینا. لندن کی پانی کی رسد کو منقطع کر دیا جاتا تو حکومت کو چند گھنٹوں میں گھٹنے ٹیک دینا پڑتے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۴۲۵).

فضا پہ ٹیک دے چنگھاڑ مار کر گُھٹنے
اِس آسمان پہ رکھ دوں جواں زمینوں کو

(۱۹۴۸ ، سموم و صبا ، ۱۸). تمھید انتہائی دلربا اور پُرکشش تھی پھر رشتہ داری کا مسئلہ بھی تھا لہذا گھٹنے ٹیک دیئے. (۱۹۸۸ ، تبسّم زیرِ لب ، ۲۶).

---ٹیکْنا محاورہ.
رک : گُھٹنے ٹیک دینا. پروفیسر سہیل کے علم کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے بعد میں نے تیسرا سجدہ سیمی شاہ کو کیا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۱). فرنگی طالع آزماؤں کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ وہ اپنی عسکری طاقت اور جنگی حکمت عملی کے بل بُوتے پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہیں کر سکتے. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۳۷).

---سے لَگا کَر بِٹھانا محاورہ.
بیٹی کو پاس سے جُدا نہ ہونے دینا ؛ آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دینا ؛ دم سے جُدا نہ کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سے لَگ کَر بَیٹھنا محاورہ.
(عور) گھٹنے سے لگا کر بٹھانا (رک) کا لازم. اگر اس طرح بیاہی بیٹیاں ماؤں کے گھٹنے سے لگی بیٹھی رہیں تو پھر بیاہنے سے فائدہ. (۱۹۱۷ ، انشائے بشیر ، ۱۲۵).

---سے لَگْنا محاورہ.
(عور) لڑکی کا ماں کے گھر میں رہنا ، بن بیاہی رہنا. یہی نہ کہ تینوں میرے گھٹنے سے لگی لگی بوڑھی ہو جائیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸).

---سے لَگے رَہْنا محاورہ.
(عور) ہروقت قریب رہنا ، جُدا نہ ہونا. یہ نگوڑا جو ہروقت میرے گھٹنے سے لگا رہتا ہے. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۵۴).

---نِیویں گے تو پیٹ ہی کو نِیویں گے کہاوت.
اپنوں کی طرف سب ڈھلتے ہیں ؛ ہرشخص اپنوں ہی کا فائدہ ڈھونڈتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

گُھٹْنِیوں (ضم گھ ، سک ٹ ، کس ن ، و مج)
گھٹنوں کے بل ؛ بچوں یا پانو رپے ہوؤں کا زمین پر دونوں ہاتھ ٹیک کر زانو کے بل آنا.

خیمے سے گھٹنیوں اگر اصغر بھی آئے گا
جُز آبِ تیر پانی کا قطرہ نہ پائے گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۲).

---چَلْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. بچوں یا پانو رپے ہوؤں کا زمین پر دونوں ہاتھ ٹیک کر گھٹنوں کے بل چلنا ؛ رینگنا. اس پر سے اتر کر گھٹنیوں چل کر بارے کسو نہ کسو طرح زمین پر پہنچا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۰).

آنکھیں بچھائیں ماں نے جو تم گھٹنیوں چلے
تلووں سے اس نے دیدۂ حق میں سدا ملے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۵).

گزر گئے جو کچھ ایام شیرخواری کے
تو گھٹنیوں لگے چلنے مگر گرے اکثر

(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۲ : ۲۲۶). سال بھر کا معصوم گھٹنیوں چلتا ... ماں کو ڈھونڈتا پھرتا تھا. (۱۹۲۹ ، وداع خاتون ، ۱۱). ۲. سُستی کے ساتھ ترقی کرنا ، آہستہ آہستہ کوئی کام کرنا ، آہستگی اور ڈھیل سے کچھ کام کرنا.

ابھی تو گھٹنیوں چلنا بھی انسان نے نہیں سیکھا
ابھی سے کس لیے فطرت تھکی معلوم ہوتی ہے
(۱۹۵۰ ، نو بہاراں ، ۱۳۲). ۳. ترقی نہ کر سکنا ، زور نہ دکھانا. ان کا علمی مذاق آسمان کے فراٹے بھر رہا ہے اور ہم ابھی گھٹنیوں ہی چل رہے ہیں. (۱۹۲۰ ، لغت جگر (دیباچہ) ، ۱ : ۲۰).

گھٹوار (فت گھ ، سک ٹ) امذ.
ملاح ، کشتی بان (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گھٹ (گھاٹ (رک) کی تخفیف) + وار/وال ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گھٹوال (فت گھ ، سک ٹ) امذ.
گھاٹ کا مالک. جملہ ججمان کو اپنے پروہت پسند کرنے کا اختیار ہے واسطے برقرار کیے جانے گھٹوال کے جس کو کہ پولیس نے موقوف کر دیا ہو. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۲۱۷). [گھٹ (گھاٹ (رک) کی تخفیف) + وال ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گھٹوانا (فت گھ ، سک ٹ) ف م.
کم کرانا ، تخفیف کرانا ، کمی بیشی کرانا ؛ منہا کرانا (ماخوذ : جامع اللغات). [گھٹانا (رک) کا تعدیہ].

گھٹوانا (ضم گھ ، سک ٹ) ف م.
۱. کھرل کرانا ، خوب رگڑوانا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).
۲. سر یا داڑھی موچھوں کو ایسا منڈوانا کہ کھونٹی باقی نہ رہے ، اُسترہ پھروانا. بااین ہمہ تقدس دونوں حضرات ڈاڑھی گھٹواتے تھے. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۷). پیر بخش کو خط گھٹوانے کا شوق جو چرایا تو حجام کو بلوایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۲). ۳. چکنا کرانا ، مہرہ کرانا. سر کو بڑی شدت اور اہتمام سے ایسا گھٹوایا کہ اس مُدور چیز پر اکثر بزرگواروں کو سنگدر کی بڑی کوڑی کا دھوکا ہوا. (؟ ، سوانح عمری مولانا آزاد ، ۹ : ۶۸). [گھوٹنا (رک) کا تعدیہ].

گھٹوتی (فت گھ ، و لین) امث.
(مشین یا املاک وغیرہ کی) قیمت میں کمی ، تخفیف ، کٹوتی ، کمی. وتی (ہ) حاصل مصدر ، گھٹوتی ، کٹوتی ، من سمجھوتی وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۳۶). [گھٹ (گھٹنا سے) + وتی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

گھٹور (فت گھ ، و مج) امث.
چُپ ، خاموش ؛ لونڈی جو کام کرنے میں سستی کرے ، کام چور کنیز (ماخوذ : سرمایہ زبان اردو ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گھٹوئی (ضم گھ ، و لین) امث.
(ٹھگی) پھانسی یا پھانسی کا پھندا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲). [گھٹ (گھٹنا/گھوٹنا (رک) کی تخفیف) + وئی ، لاحقۂ تانیث].

گھٹہ (فت گھ ، شد ٹ بفت) امذ.
رک : گٹھا. گھٹہ دم کا ہوا یعنی چھٹا ہوا ہو تو بہتر ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۹۲). [گٹھا (رک) کا ایک املا].

گھٹی (۱) (فت گھ) امث.
گھڑی ، ساعت. اس جگت میں یہ جو گھٹی جنتر کی طرح بھٹکتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲۳۱). [س : घटि].

گھٹی (۲) (فت گھ) امث.
۱. گھاٹا ، نقصان. تا کہ راگ والے جانیں کہ اون کو کیا ملا اور کس نفع کی سوداگری میں گھٹی اٹھائی. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۷۲). ۲. کمی ، کوتاہی ؛ قِلّت (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) [پ : घाटा ؛ س : घटा].

گھٹی (ضم گھ) صف مث.
گھٹنا (رک) کا ماضی مونث ؛ تراکیب میں مستعمل.

---گھٹی (---ضم گھ) صف ؛ م ف.
۱. گھٹی ہوئی ، گھٹ جانے والی.
نہ جانے کس گوشۂ زمین سے ، رُکی رُکی سی تھمی تھمی سی گھٹی گھٹی سی ہزار پردوں سے آج چھَن چھَن کے آ رہی ہے (۱۹۸۳ ، سروساماں ، ۱۵۱). ۲. چپ چُپ ، افسردہ ، کبیدہ خاطر بڑی چچی گھٹی گھٹی سی بیٹھی تھیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۳۶) [گھٹی + گھٹی (رک)].

---گھٹی آواز میں بولنا محاورہ.
روندھی ہوئی آواز میں بولنا ، بھرائی ہوئی آواز سے بولنا لیکن ... یہ سچ ہے انڈین غصہ کے مارے گھٹی گھٹی آواز میں بولا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۷۳).

---گھٹی چیخیں مارنا ف مر ؛ محاورہ.
دبی دبی چیخیں نکالنا ، خوف اور غم سے آلودہ چیخیں مارنا رو رو کر روندھی آوازیں نکالنا. کچھ جھوٹی کچھ ... گھٹی گھٹی چیخیں مارتی پھر غش کھا کر گر پڑتی. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۰۰).

---گھٹی رہنا محاورہ.
چُپ چُپ رہنا ، رنجیدہ رہنا ، کوفت میں بسر کرنا ، ضیق میں مبتلا رہنا اس قصے کے بعد اماں کیسی چپ چپ گھٹی گھٹی رہتیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۷۱).

---ہوئی صف مث.
تنگ ، تنگ جگہ ، گھٹنے والی ، ایسی جگہ جہاں سانس گھٹتا ہو مجھ کو یہ جگہ ہر طرف سے نہایت بند اور گھٹی ہوئی معلوم ہوئی (۱۸۸۷ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۰).

---ہوئی آواز امث.
رندھی ہوئی آواز. خدا حافظ میں نے گھٹی ہوئی آواز سے کہا (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۵۹).

گھٹّی (فت گھ ، شد ٹ) امث.
۱. دریا کا چھوٹا گھاٹ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروزاللغات)
۲. سیڑھیاں جو مکان سے دریا کی طرف بنائی جائیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घट्ट].

گُھٹّی (ضم گھ ، شد ٹ) امث ؛ ← گھوٹی.
وہ دست آور رقیق دوا جو نوزائیدہ بچے کا پیٹ صاف کرنے کے لیے پلائی جاتی ہے.

آزار نہیں معلوم کچھ جس کی دوا میں اب کروں
بہلانے کر گودی بھیتر گھوٹی پلاوٗں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱).

شربت ہے مجھے زہر غم ہجر کہ میری
گُھٹّی جو بنی روز تولد سو وہ سَم ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۵).

طفلی ہی سے ہے شوقِ شراب آب کے مانند
گُھٹّی مری پیری میں بھی زنہار نہ چُھوٹی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۲). ہمارے ملک میں شہد چٹاتے ہیں اور پھر گُھٹّی دیتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۲). ان کے ہاتھ سے گُھٹّی پینے والے بچوں کی گنتی ہی نہ تھی ... غرض کوئی ایسا کام نہ تھا جس ... بڑھاں نہ کرسکیں. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۹۵). [گھوٹی (رک) کی تخفیف].

ـــ پلانا / دینا ف س ؛ محاورہ.
نوزائیدہ بچے کو پیٹ صاف ہونے کی دوا پلانا. قبض ہو تو گُھٹّی پلاوے ، بڑا بچہ ہو تو جلاب دے. (۱۹۱۶ ، معلّمہ ، ۱۴۷).

ـــ چور (ـــ و مع) صف.
جس کی فطرت میں چوری کرنا ہو ، عادی چور ، طبعاً چوری کی طرف مائل یہ تو چور کا بھائی گُھٹّی چور ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۰).

ـــ میں پَڑنا محاورہ.
خمیر یا فطرت میں ہونا ، سرشت میں پایا جانا. بناوٹ سجاوٹ تو میری گُھٹّی میں پڑی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۸).

کریں کیا رند توبہ مے سے زاہد
کہ یہ تو ان کی گُھٹّی میں پڑی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۹). ایسے ایسے قانونی پینترے تو ہماری گُھٹّی میں پڑے ہیں. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۴۳). خود پسندی اور ظلم و جور اس کی گُھٹّی میں پڑا تھا. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۱۶).

ـــ میں پَڑے ہونا محاورہ.
رک : گُھٹّی میں پڑنا. یہ الفاظ ہماری گُھٹّی میں پڑے ہوئے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۸۰).

ـــ میں پِلانا محاورہ.
بطور گُھٹّی کے دینا ، بچپن یا کم عمری سے کسی بات کا عادی بنانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ میں داخِل ہونا محاورہ.
رک: گُھٹّی میں پڑنا. لوگ اس کے پینے کے ایسے خُوگر ہو رہے تھے کہ گویا ان کی گُھٹّی میں داخل تھی اگر ایک دم سے حرام کر دی جاتی تو لوگ تعمیلِ حکم نہ کرتے اور نہ کر سکتے. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰۲).

ـــ میں ڈالنا محاورہ.
عادت ڈالنا ، سرشت میں داخل کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ میں رَچْنا محاورہ.
رک : گُھٹّی میں پڑنا. عرب میں چونکہ شاعری کا عام رواج تھا اور فصاحت و بلاغت تو پہلے ہی عربی زبان کی گُھٹّی میں رچی ہوئی ہے. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۳۰).

ـــ میں مِلْنا محاورہ.
رک : گُھٹّی میں پڑنا ، سرشت میں داخل ہونا ، عادت پڑ جانا ، خمیر میں سرایت کرنا. حُسن پرستی ان کی گُھٹّی میں ملی ہوئی تھی. (۱۹۸۵ ، داغ دہلوی حیات اور کارنامے ، ۳۰).

ـــ میں ہونا محاورہ.
بچپن سے کسی بات کا عادی ہونا ، سرشت میں ہونا ، جبلّت میں ہونا ، مزاج میں ہونا.

جو ناسپاس نعمت پروردگار ہے
گُھٹّی میں اس کے میل ہے آب حمیم کا

(۱۸۴۷ ، کلیات منیر ، ۱۶۷). گویا ہر چڑھتے سورج کی پوجا ان کی گُھٹّی میں ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۱۱۶).

گَھٹّے بَڑھے کی سارْ نہ جانے پیٹ بَھرَن سے کام کہاوت.
بیوقوفوں کو پیٹ پالنے ہی سے کام ہوتا ہے (نجم الامثال).

گَھٹیا (فت گھ ، سک ٹ) صف.
۱. کم قیمت کا ، ادنیٰ قسم یا درجے کا ، ارزاں. پانچواں امتحان یہ ہے کہ کپڑے گھٹیا پہنے اگر تنہائی میں نفس ان پر راضی نہ ہو تو کبر ہوگا. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۴۳۴). اس مورت کے کپڑے بادشاہ اور بیگم کے کپڑوں سے ذرا گھٹیا ہوتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۲). عادت بگڑ چکی تھی گھٹیا طوائف سے ملنا خلافِ شان تھا. (۱۹۲۴ ، سراب عیش ، ۸). مبادا اس کی حیثیت گھٹیا تسلیم کرلی جائے. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۳). ۲. نیچ ، کمینہ ، ارزل.

میں قوم کی اونچی ہوں بڑا میرا گھرانا
وہ ذات کی گھٹیا ہے نہیں اسکا ٹھکانا

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۰۵). میں ... ایک دقیانوسی کمرے میں داخل ہوا ... اس کی ابتر حالت سے پتہ چلتا تھا کہ ایک گھٹیا قسم کا دفتر ہے جہاں گھٹیا آدمی بیٹھ کر گھٹیا ذرائع سے قیدیوں سے معلومات اخذ کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۷). صرف ایسی کم معیار اور گھٹیا کتابیں شائع کرتے ہیں جن کی نکاسی جلد سے جلد ہو جائے. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۶). [گھٹ (گھٹنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ.
ذلالت ، کمینگی ، اوچھا پن ، گری ہوئی حرکت کرنا. میں ذرا گھٹیا پن برتنا چاہتا تھا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۱۹). اس ترجمے کا گھٹیا پن اور اس کی بے نمکی سے ناظرین کو اس کا اندازہ بھی ہوسکے گا. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۴۲۹). [گھٹیا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---ذات صف.
ادنیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والا. جس مسلمان کو گھٹیا ذات قرار دے کر ہم اس سے رشتے استوار نہیں کر سکتے اس کو اپنا بھائی کس طرح کہہ سکتے ہیں. (۱۹۹۳ ، اردونامہ ، لاہور ، اپریل ، ۳۵). [گھٹیا + ذات (رک)].

---ذرائع (---فت ذ ، کس ء) امذ ؛ ج.
غیرمعیاری طریقے ، غیرمہذب ہتھکنڈے یا ذریعے. ایک گھٹیا قسم کا دفتر ہے جہاں گھٹیا آدمی بیٹھ کر گھٹیا ذرائع سے قیدیوں سے معلومات اخذ کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۷). [گھٹیا + ذرائع (رک)].

---سمجھنا محاورہ.
کم تر خیال کرنا ، ادنیٰ درجے کا سمجھنا ، ذلیل خیال کرنا. انگریزی لکھنا پڑھنا شائستگی کی علامت ہے اس کے مقابلے میں اردو کو گھٹیا سمجھا جاتا ہے (۱۹۹۱ ، اردونامہ ، لاہور، جنوری ، ۹).

---سیاست (---کس س ، فت س) امث.
غیرمعیاری حکمت عملی ، جوڑ توڑ کا رویّہ یا ہتھکنڈے. اگر تم اپنے چچا کے اثر و رسوخ اور گھٹیا سیاست کے باعث یہاں چڑا جم خانہ کے ممبر بن ہی گئے ہو تو کیا ہوا. (۱۹۸۶ ، چوراہا ، ۸).

یہ گستاخیاں اور یے باکیاں
یہ گھٹیا سیاست یہ چالاکیاں

(۱۹۸۸ ، ضمیر خامہ ، ۱۵۰). [گھٹیا + سیاست (رک)].

---قسم کا/کی امذ.
کم تر ، ارزل. میرے طنز و مزاح لکھنے کی دوسری وجہ بہت گھٹیا قسم کی ہے. (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۸).

---لذّت (---فت ل ، شد ذ بفت) امث.
ارزل لطف ، غیر معیاری حظ. شہوانی تعیشات کی بابت کہتا ہے کہ وہ گھٹیا لذتیں ہوتی ہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۳۲). [گھٹیا + لذّت (رک)].

---ہے فقرہ.
کم قیمت ہے (محاورات ہندوستان).

گھچا پچ (فت گھ ، کس پ). (الف) امث.
بھیڑ ، ٹھٹ ، جمگھٹا. سواروں اور پیدلوں کی گھچا پچ رہتی تھی. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۲۱). (ب) صف ؛ م ف. گھچا گھچ ، بھرا ہوا. گاڑی ... جس میں سید صاحب اور ہم سب تھے ریلوے کیرج کثرت احباب سے گھچا پچ بھر گئی اور نہایت خوشی سے رستہ کٹنا شروع ہوا. (۱۸۸۴ ، سفرنامہ سید احمد، سفرنامہ پنجاب ، ۳۵). [گھچا پچ (رک) کا محرّف].

گھچا گھچ (فت گھ ، گھ) امث ؛ = گھچا گھچ.
۱. گوشت کے اندر ہتھیار کے متواتر گھسنے اور نکلنے کی آواز (نوراللغات). ۲. جلدی جلدی ، جلدبازی.

وگر ہل ہو ذوق محبت سے تر
گھچا گھچ سے تو ٹل ہی جائیں گے ٹل

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲ : ۲۲). [گھچ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتصال + گھچ (رک)].

گھچ پچ (کس گھ ، پ). (الف) امث.
بھیڑ ، جمگھٹ ، بہت گنجان اور پاس پاس لکھا ہوا.

بھیروں کی بہ کچھ ہوئی گھچ پچ
لگا کاغذ بھی کرنے اب پچ پچ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۳). چالیس پچاس ہزار آدمیوں کی بھیڑ گھچ پچ لگی رہتی تھی. (۱۹۰۳، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ، ۳۵۷). بیویوں کی گھچ پچ ، شام کا وقت ، ہوا بند. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۵). ۲. گنجان پن ، ایک دوسرے میں یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہونے کی کیفیت. اس کی گھچ پچ پر ہزاروں خوش نویسیاں نثار. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۷۰). (ب) صف. باہم پیوسط ، قریب ، نزدیک ، باہم ملحق و منسلک. جس قدر نظر اس کے قریب آتی جاتی ہے ستارے اور بھی گھچ پچ معلوم ہوتے جاتے ہیں. (۱۸۷۶ ، سموات غیر مطبوعہ (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۷۳)). حاجی سلطان تھانیسری نے ... جو جو فروگزاشتیں پہلی دفعہ رہ گئی تھیں انہیں طابق النعل بالنعل درست کیا ، ... جز گھچ پچ لکھے ہوئے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۵۵). شہر کے بازار نہایت تنگ اور دکانیں بہت گھچ پچ ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹). ارے میاں کیا بتاؤں یہ جگہ جہاں میں مقیم ہوں اس قدر گھچ پچ علاقہ ہے کہ رستہ گزرنا مشکل ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ دسمبر ، ۳). [گھچ + پچ (رک)].

---پچ بکنا/بولنا محاورہ.
اس قدر جلدی جلدی بولنا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).

---پچ لکھنا ف مر ؛ محاورہ.
گنجان ، قریب قریب لکھنا ، خراب لکھائی لکھنا ، بد خط میں لکھنا. سو جز گھچ پچ لکھے ہوئے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۵۵). گھچ پچ اور گھسیٹ خط دیکھنے میں بُرا اور لکھنے والی کی بدسلیقگی ... کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶).

گھچکی (فت گھ ، سک چ) امث.
ملنا ، رگڑنا ؛ چربا ، چربا اتارنے کا کام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گھچولنا (فت گھ ، و مع ، سک ل) ف م.
کُچلنا ، بھینچنا ، مسلنا ، نچوڑنا ، گُودا نکالنا ؛ دونوں ہاتھوں سے ملنا ؛ پانی یا کسی رقیق چیز میں ہاتھ ڈال کر ہلانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گھر (فت کھ) امذ.
۱. **کسی فرد یا خاندان کے رہنے کی جگہ ، رہائش گاہ ، جائے سکونت ، مکان ، مسکن ، حویلی ، کوٹھی ، بنگلہ.**

تو سوں اپنا لپیٹ کر میں بڑی روق سو کونے میں
انگن ہور گھر جھڑایا بھی ہنسا ہو دھیان ٹھنڈ کالا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۳). اتنا کہہ کے صندوق کو دیر میں لا ایک گھر میں رکھ دروازہ مضبوط کر قفل بھاری دیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۸).

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲).

سب گھر تھا وہ بے چراغ روشن
اس قہر کا تھا وہ رنگ روغن

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۴۵). اسی طرح ہم اپنے گھروں کا کوڑا اپنے پڑوسی کے گھر کے سامنے ڈال دیتے ہیں (۱۹۹۳، جنگ ، کراچی ، ۲۳فروری ، ۳). ۲. **خانہ داری ، اثاث البیتہ ، سامان خانہ داری ، گرہست پن** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۳. (i) **ٹھور ، ٹھکانا ، جگہ ؛ اڈا ، مرکز.** وہ بتیسی جس کے گوہر آبدار مسّی اور لاکھے کا گھر تھے ، خزاں کے ظالم ہاتھوں سے پھولوں کی طرح جھڑنے شروع ہوئے. (۱۹۲۳ ، بچہ کا کرتہ ، ۶). شخصی سلطنتیں سازش کا گھر ہوتی ہیں. (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۲۴۲). (ii) **پڑاؤ ، صدر ، دفتر ، آفس جیسے تارگھر ، ڈاک گھر** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **گھونسلا ، آشیانہ ، پرندوں کے بسیرا کرنے کی جگہ.** اور درخت کی گھنی شاخوں میں بئے کے چونچ لٹک رہے ہیں ... بئے کے گھونسلے ان کے گھر. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۱۳). ۵. **بھٹ ، کھوہ ، بل** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۶. **امن کی جگہ ، جائے پناہ ، آرام و راحت سے بسر کرنے کا مقام** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ہر مہر میں ہے مہرۂ شطرنج کا سماں
اس گھر کے درمیاں کبھی اس گھر کے درمیاں

(۱۹۱۲ ، ریاض شمیم ، ۲۵۲). گھر: چوسر کے کالموں کا خانہ جس کا شمار فی کالم ۸ ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۰). ۷. **جائے پیدائش ، دیس ، وطن.**

جو گھر سے اقبال دور ہوں میں ، تو ہوں نہ محزوں عزیز میرے
مثال گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۴۷) . محسن کی غزل میں گھر کی علامت اکثر وطن کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے. (۱۹۸۴، فنون ، لاہور، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۰۰). ۸. (i) **گھر کے تمام افراد ، اہل خانہ ، گھر کا گھر ، پورا گھر ، خاندان ، کنبہ.**

دیکھے جو یہ رنگ اوس قمر کے
ہوش اوڑنے لگے تمام گھر کے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۵۰). تمام گھر ان کو استانی کہتا ہے ، جگت استانی ہیں. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۳۵). کہتے ہیں اس گلی میں انہیں صرف ہمارا گھر شریف نظر آیا ہے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۳۳۱). (ii) (کنایۃً) **اپنے لوگ، عزیز و اقارب.** غیر جگہ شادی کرنا ہمارے کنبے میں نہیں پھلتا ہم گھر ہی میں شادی کریں گے. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۳۱) . ۹. (ہیئت) **کسی سیارے کا دائرۂ گردش جیسے اس کا مقام ، گھر یا منزل کہتے ہیں ، برج.**

سنے لال ڈوریاں سوں پتلی کجل
کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).

کیا شب فرقت کی تاریکی ہے یارب الاماں
اپنے گھر کا راستہ بُھولا ہے ہر سیّارہ آج

(۱۸۴۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۱۱۰).

زیبِ آبرو ہے ترا دیدۂ روشن ایسا
مشتری جیسے کہ ہو قوس کے گھر کا تارا

(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۳۴). ۱۰. **نگینے کا گھاٹ ، وہ جگہ جہاں نگینہ جڑا ہوتا ہے.**

بھرا تیری بخشش نے اے نامور
جواہر سے انگشتری کا بھی گھر

(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۱۳). ۱۱. (i) **ایسا سوراخ جو آر پار نہ ہو ، کم گہرا سوراخ یا چھید.** شکل نمبر ۸۸ ، ۸۹ یہ برما پھل ہیں ، ان میں سے گول پھل موٹے سوراخ ڈالنے اور گھر بنانے کے کام آتا ہے. (۱۹۴۸ ، انجینری کالج کے عملی چالیس سبق ، ۴۵). (ii) **گنجائش ، سمائی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (iii) **غار ، گڑھا ، قعر ، گہرائی** (فرہنگِ آصفیہ، جامع اللغات). ۱۲. **چوسر ، پچیسی یا لوڈو میں بنے ہوئے چار خانوں کے درمیان کا بڑا خانہ جس میں گوٹ جانے سے گوٹ پک ہو جاتی ہے اس کو چاروں رنگوں کا گھر کہتے ہیں.** نقشے پر اس طرح کے خانے بن گئے ہیں کہ جیسے چوسر اور شطرنج میں گھر بنے رہتے ہیں. (۱۸۵۹، جام جہاں نما ، ۱ : ۱۳). درمیان میں ایک بڑا سا مشترک خانہ ہوتا ہے جس کو چاروں رنگوں کا گھر کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلو پیڈیا ، ۴۱۵). ۱۳. **اُون یا تاگے کی بُنائی میں وہ پھندے جو بُننے میں سلائی پر ڈالے جاتے ہیں ، سوئٹر.** پھر دو گھر سیدھا ایک ایک کر کے الگ الگ کے بعد ، پھر ۴ گھر خالی - ۲ گھر سیدھے ویسے ہی ، ۳-۳ ۶ گھر کا دو دو دفعہ بُنو. (۱۹۳۵، اون کام سلائیوں سے ، ۵۲). اس لڑکی نے سوئٹر کے گھر گن کر کہا ، آپ کو سردی لگتی ہو تو میری شال اوڑھ لیجیے. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۸۸). ۱۴. **وہ خانے جو تعویذ کے نقش میں بناتے ہیں.** خط طولی کھینچنا اور ان کے طرفین طولی کھینچنا اس صورت میں دو خانے ہوئے ہیں .. اس کے اوپر صفر دے کر ۳ کا عدد دوسرے گھر میں لکھے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۷).

نقشِ ہستی کو ذرا دیکھ کے بھرنا غافل
سب غلط ہوگا یہ تعویذ جو اک گھر بہکا

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۳). ۱۵. **مقام سُر ، راگ کا مقام ؛ خوش الحان پرند کی آواز ؛ بلبل کی نغمہ سنجی پر بھی گھر کا اطلاق کیا جاتا ہے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۱۶. (i) **کسی چیز کے رکھنے کا خانہ : جیسے میان ، نیام ، غلاف** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (ii) **عینک رکھنے کا خانہ ، خول ، کیس.**

مثل عینک مجھے غربت ہے وطن سے بہتر
پائی آنکھوں پہ جگہ میں نے اگر گھر نہ ہوا

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)) . ۱۷. **تیکنیک ، انداز ، طریقہ.** اکثر یہ کہتے سنا گیا ہے کہ «یہ چار بیتہ میں میں نے ایک نئے «گھر» میں کہا ہے» اس سے شاعر کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کی تکنیک یا فارم بالکل نئی ہے. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۸). ۱۸. (بازاری) **کون ، مقعد.** گھر ، کنایہ ہے مقعد سے. (۱۹۲۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۱۳). ۱۹. (مجازاً) **قبر ، گور ، ابدی آرام گاہ.**

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۶۶). ۲۰. (أ) **آقا ، مالک.**

گھر دھنی ووچہ جس کوں گھر ہے خوب
ووچہ صاحب جسے نفر ہے خوب

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹). (أأ) **خاوند ، بر ، دولھا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۱. **مخزن ، منبع ، سرچشمہ ، بنیاد ، وجہ ، علامت ؛ گودام.**

سینہ وہ آئینہ ہے کہ صدق و صفا کا گھر
مسکن ادب کا ، علم کا ماخذ ، حیا کا گھر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۵). بیر وغیرہ نہ کھایا کرو یہ کھانسی کا گھر ہے جس طرح مکھیاں بیماری کا گھر ہیں. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۳۸۱). ۲۲. **دراز ، الماری یا میز کا خانہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۳. **گرہ ، جیب ، ڈب** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲۴. **داؤں پیچ ، کشتی ، ضرب ، چوٹ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : घर]

--- اُٹھا دینا محاورہ.
گھر کرایہ پر دینا ، کرایہ دار کا گھر میں آنا. بھائی جان آپ نے بہت دیر کر دی ، ہم نے ابھی کل ہی یہ گھر تین سو روپے پر اٹھا دیا. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۳۸۲).

--- اُٹھانا محاورہ.
گھر کی خبر گیری کرنا ؛ گھر کا خرچ اٹھانا (فرہنگ آصفیہ).

--- اُٹھنا محاورہ.
۱. **گھر کرائے پر دیا جانا ، گھر میں کرائے دار کا آنا.** مہینوں سے گھر خالی تھا تو کوئی نہ آیا ، کل ہی گھر اٹھ گیا تو پچاسوں لوگ آ رہے ہیں. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۳۸۲). ۲. **مکان کا از سر نو تعمیر ہونا.**

بگڑ جائے یوں بن کے یہ غم ہے ورنہ
بہت گھر گریں گے بہت گھر اٹھیں گے

(۱۹۳۲ ، بینظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۳۶). ۳. (موسیقی) **سُر کے مطابق آواز نکلنا.**

بیٹھی ہوئی آواز سے کرتا ہوں جو نالے
وہ کہتے ہیں ہم سے تو ترا گھر نہ اوٹھے گا

(۱۸۷۵ ، نظم درد مند ، ۵۸).

--- اُجاڑَن (--- ضم ا ، فت ڑ) امث.
گھر کو اجاڑنے والی ، منحوس عورت. انہوں نے اسے «ڈائن ، گھر اُجاڑن اور بہن بھیری ٹھہرا دیا. (۱۹۳۹ ، باسی پھول ، ۱۵۶). [گھر + اجاڑن (اجاڑنا (رک) سے حاصل مصدر) بطور فاعل].

--- اُجاڑْنا محاورہ.
خانہ ویران کرنا ، میاں اور بیوی میں جھگڑا کرانا ، نااتفاق کرانا. اس کمبخت بھاوج کی زندگی کا خاتمہ کرتی ہوں جو میرا ہی گھر اجاڑنے کی فکر میں ہوئی. (۱۹۱۶ ، گرداب حیات ، ۷۷).

--- اُجالا کَرْنا محاورہ.
بول بالا کرنا ، آبرو قائم رکھنا.

گھر اجالا تم کوں کرنا ہو اگر احسان کا
تو دیا جو کچھ کہ ہو پھر نام اوس کا لو نہیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).

--- اُجڑْنا محاورہ.
۱. **میاں بیوی میں نااتفاقی یا جدائی ہونا.** عورت کو گھر کے اجڑنے کا بڑا صدمہ ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۲). ۲. **شوہر یا بیوی کا مر جانا.** ممدو دولھا کا بیوی کے مرنے سے گھر اجڑا. (۱۹۸۳ ، روح تغزل ، ۹). ۳. **گھر برباد ہونا ، خانہ ویران ہونا ، گھر کے لوگوں کا تتر بتر ہونا.**

صدقے گئی یوں رن کبھی پڑتے نہیں دیکھا
اک دن میں بھرے گھر کو اجڑتے نہیں دیکھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳). بسا بسایا گھر ایک روز اجڑنا تھا اجڑ گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۹۳).

--- اُف ہو جانا محاورہ.
خانہ خراب اور برباد ہو جانا ، گھر میں کچھ نہ رہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- آباد کَرْنا محاورہ.
۱. **شادی کرنا ، بیاہ کرنا ، نکاح کرنا.** اب تم جوان ہو گئے ہو. تنہا نہ رہنا چاہیے ، اپنا گھر آباد کر لینا چاہیے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۶). چھلم نہیں ہونے پاتا کہ مرد اپنا گھر آباد کر لیتے ہیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۰۰). ان ہاتھوں نے سینکڑوں گھر آباد کیے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۹۷). ۲. **دلھن کو ساتھ سلانا ، ہم بستر ہونا ؛ گونا کرنا ، مکلاوا کرنا ؛ بسنا ، رہنا ، ٹھہرنا** (فرہنگ آصفیہ).

--- آباد ہونا محاورہ.
۱. **بیاہ ہونا ، بیوی کا گھر میں آنا.** یا تو یہ چاؤ لگ رہا تھا کہ ... گھر آباد ہو ... یا غیر ہو گئی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱). میرے سامنے اس کا گھر آباد ہو گیا. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۱). جس کے کن کہے بغیر بہو کا گھر آباد نہیں ہوتا (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۲۲۱). ۲. **گھر بسنا ؛ دلھن کے ساتھ ہم بستری ہونا ، شوہر والی ہونا ، سہاگن ہونا ، شوہر کا زندہ ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---آ بَیٹھنا محاورہ.
گھر میں بیٹھ جانا ، بیکار ہو جانا ، معطل ہو جانا ، خالی بیٹھنا. جس سال اس نے ایم ، اے میں داخلہ لیا باپ ریٹائر ہو کر گھر آ بیٹھا. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۵۱).

---آ پَڑنا محاورہ.
کسی کے گھر میں جا کر ٹھہر جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---آنگَن (---مغ ، فت گ) امذ.
گھر اور آنگن سے متعلق فضا ، گھریلو فضا ، گھریلو زندگی. اردو میں گھر آنگن کی شاعری بہت کم رہی ہے. (۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۹). [گھر + آنگن (رک)].

---آنگَن کا رِشتَہ امذ.
ایک زمرے ، حلقے یا عملداری میں ہونا ، چولی دامن کا ساتھ ؛ مراد : بہت قریبی تعلقات. جب شمال اور جنوب میں گھر آنگن کا رشتہ قائم ہوا تو اس عہد کے دکنی شعراء ... برابر مائل بہ حرکت ہیں. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۹۶).

---آئی کُتِیا کو بھی نَہیں نِکالتے کہاوت.
رک : گھر آئے کُتّے کو بھی الخ (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---آئی لَچھمی کو لات مارْنا اَچھا نَہیں ہوتا کہاوت.
جو ملتا ہو اسے نہیں چھوڑنا چاہیے ، اچھے موقعے کو نادانی سے کھونا نہیں چاہیے ، جو ملے وہ لے لینا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---آئے بیری کو بھی نہ مارئیے کہاوت.
جو شخص گھر آئے اس سے برا برتاؤ نہیں کرتے خواہ دشمن ہی کیوں نہ ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---آئے پیر نہ پُوجے باہر پُوجَن جا کہاوت.
قابو کے وقت کام نہ کرے پھر تدبیر کرتا پھرے ، وقت پر کام نہ کرنا پھر تدبیریں کرتے پھرنا ، گھر آئی دولت کو چھوڑ کر دوسری جگہ تلاش کرنا (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

---آئے کُتّے کو بھی نَہیں نِکالتے کہاوت.
اگر اپنے گھر کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ اور ذلیل سے ذلیل آدمی بھی آئے تو اس کی بھی خاطر مدارات کی جاتی ہے (نوراللغات؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---آئے کی شَرْم / لاج امث.
گھر پر آئے کا پاس و لحاظ ، مہمان کا پاس خاطر.

ذرا گھر آئے کی کر شرم ، کیا ستم ہے کہ یار
نہ ہوئے صاحب خانہ کو مہمان کی خبر

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

---آئے ناگ نہ پُوجے بانبی پُوجَن جائے کہاوت.
گھر آئی دولت چھوڑ کر دوسری جگہ تلاش میں جانا ، موجودہ نفع چھوڑ کر غائب کی امید پر جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---آیا نہ پُوجیے بَمّی پُوجَن جا کہاوت.
جو موجود ہو اس کو کھو کر پھر اس کی تلاش (محاورات ہند).

---بار امذ.
گھر اور گھر کا ساز و سامان ، مال و متاع ، بال بچے ؛ کنبہ.

دشمن ارمنج پر کرے گا دشمن کی جب نظر
مرتضیٰ کے کھرگ تھے گھر بار اس ہو گا تباہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۴). ایک مرد غریب ، مسافر ، گھرانے عزت و پاکی کے سے ہوں اور اپنے گھر بار و شہر و دیار سے دور پڑا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۰). جہاں یخ بندی معلوم ہوئی سب گھر بار باندھا اور دامن کوہ میں اتر آئے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۳۵). گھر بار اور لکھنؤ چھوڑ کر جانا انہیں اچھا نہیں معلوم ہوا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۶). روگردانی کرنے والے کو کڑی سزا دی جاتی ہے جس میں اس کا گھر بار جلا دینا بھی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۴۴). [گھر + رک : بار (۱)].

---بار بَسانا محاورہ.
گھر آباد کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---بار بَسْنا محاورہ.
گھر آباد ہونا ، شادی ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---بار تِمہارا ہے کوٹھی کُٹھلے / کوٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا کہاوت.
جھوٹی باتوں سے کسی کا دل خوش کرنا. وہی مثل سمجھو کہ گھر بار آپ کا مگر کوٹھی کوٹھلہ کو ہاتھ نہ لگانا. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، ۱۴۳). گھر بار تمہارا مگر کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۷۳).

---بار چھوڑْنا محاورہ.
خانہ ویران ہونا ، گرہستی کے سب تعلقات چھوڑنا ، دیس چھوڑنا. جب لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں تو نئے ملک میں ان کے پاس صرف ایک چیز کی کمی رہ جاتی ہے ... وہ عزت ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۵).

---بار خالصے لَگ جانا محاورہ.
گھر بار کا ضبط ہونا ، برباد ہونا ، تباہ ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بار دیکھنا محاورہ.
خانہ داری کا انتظام کرنا.

کہتی ہے روح دل سے دمِ نزع ہوشیار
ہم تو عدم کو جاتے ہیں گھر بار دیکھنا

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۸۹). حضرت آپ اپنا گھر بار دیکھیے. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۲۱۸).

---بار کا دھَندا امذ.
خانہ داری کا کام (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ باڑ کا ہونا محاورہ.
شادی ہونا ، گھر کا مالک ہونا ، بال بچوں کا بوجھ سر پر آ پڑنا.
بی ہم کو سمجھتی ہو کوئی غیر　　گھربار کی ہوگئیں چلو خیر
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸۰).

ـــــ بار لُٹانا محاورہ.
مال و دولت لٹا دینا یا برباد کر دینا.
نہ چھیڑا کرو مجھ کو ہربار تم　　لُٹایا کرو بیٹھے گھربار تم
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵).

ـــــ لُٹنا محاورہ.
بے نشان ، بے ٹھکانا ہو جانا.
لی جو کاغذ کے سفینوں میں پناہ
عشق کا بھی لٹ گیا گھربار کیا
(۱۹۸۸ ، دل کی زبان ، ۳۵).

ـــــ بار ہونا محاورہ.
اہل و عیال کا موجود ہونا. یہ دیکھا گیا ہے کہ جن کا گھربار ہوتا ہے وہ گھر کے سنبھالنے کی ذمہ داری اپنے سر لے لیتے ہیں (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۴۸۵).

ـــــ بارُود (ـــــو مع) صف.
وہ شخص جو گھر اور بیوی بچے رکھتا ہو ؛ (مجازاً) قابلِ اعتماد ، قابلِ اعتبار (نوراللغات). [گھر + رک : بارُو (۲)].

ـــــ بار والی امث.
شوہر اور بچوں والی عورت ، گھر کی مالکہ. وہ بھی تو گھربار والی ہے ہر وقت تیری وحشت نا ک صورت کہاں تک تکے جائے گی. (۱۹۸۵ ، پرایا گھر ، ۸۵).

ـــــ باری امذ ؛ صف.
۱. گھر کا مالک ، گھر والا ، خانہ دار ، عیال دار ، ٹبر والا.
بن میں کھڑی بنجاری روئے　　گھر جو لٹا گھرباری روئے
(۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۳۹). **۲. دنیا داری ، مادہ پرستی کی طرف مائل ہونا ؛ گرہستی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھربار (رک) + ی ، لاحقہ صفت].

ـــــ باندْنا / باندْھنا محاورہ (قدیم).
۱. مکان بنانا. بادشاہ سواری میں سے نکلیا ہور پوچھیا کہ بہلول کوں کیا کرتے ہیں تو کہے بہشت میں گھراں باندتا ہوں. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۹۹ الف). **۲. قدم جمانا ، ایک جگہ رہنا.** جنے بھوک پیاس میں باندیا گھر ، وو نڈر اسے کیا ڈر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۳).

ـــــ باہَر (ـــــفت ہ) امذ.
۱. گھر کے اندر اور گھر کے باہر ، کُوچہ و بازار ، ہر جگہ.
گھٹا چھانے سے ہے طوفاں اندھیرا
کہ گھر باہر ہے اب یکساں اندھیرا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۰).
منوّر ہے جو گھر باہر رسول اللہ آتے ہیں
ہے مولود آجکل گھر گھر رسول اللہ آتے ہیں
(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۲۷). **۲. دیس ، پردیس.**
کیا وطن میں تھا جو میرے لئے غربت میں نہیں
مردِ درویش ہوں یکساں ہے مجھے گھر باہر
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۱). [گھر + باہر (رک)].

ـــــ بِٹھانا محاورہ.
شادی شدہ لڑکی کو سسرال نہ بھیجنا ، میکے میں بٹھا لینا. کیا کہو گی تم اپنے ابا سے یہی نا کہ بھاگی ہوئی بیٹی کو گھر بٹھالیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۵).

ـــــ بَدَری (ـــــفت ب ، د) امث.
گھر سے نکلنا ، گھر سے بے گھر ہونا. اسطور میں اوڈیپس کو گھر بدری کی سزا کا مستوجب قرار دیا گیا ہے. (۱۹۹۲ ، اُردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۲۸). [گھر + (رک) بدر (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَرْباد کَرْنا محاورہ.
میاں بیوی کو چھُڑا دینا ، گھر لُٹانا ؛ گھر کا پیسہ اور سامان ضائع کرنا. تم لوگوں کو چھوڑ دیں تا کہ تم دونوں اور لوگوں کے گھر برباد کرتے پھرو. (۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۵۴).

ـــــ بَرْباد ہونا محاورہ.
شوہر یا بیوی کا مر جانا. ہزاروں لڑکیوں کے گھر برباد ہو گئے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۸۸).

ـــــ بَسا (ـــــفت ب) صف مذ.
جس کا گھر آباد ہو.
کون چاہے گا گھر بسے تجھ کوں
مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۸).
بے طرح اس گھر بسے کی یاد میں
اب تڑپتا ہے دلِ خانہ خراب
(۱۷۸۰ ، عشق (مرزا جمال) ، د ، ۲۹).
دلا تڑپھ کے تو نکلا پڑے ہے سینہ سے
یہ گھر اُجاڑ نہ اے گھر بسے پکڑ ٹک دھیر
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۶). [گھر + بسا (بسنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

ـــــ بِسارْنا محاورہ.
گھر چھوڑنا. باپ نے کہا کتا کر اتنے دنوں سے تو کہاں تھا اور کس واسطے گھر کو بسارا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۵۰).

ـــــ بَسانا ف مر ؛ محاورہ.
گھر آباد کرنا ، شادی بیاہ کرنا. بڑی کو بیٹھا رہنے دوں اور چھوٹیوں کے گھر بسا دوں تو بڑی دل میں کیا کہے گی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸). دو برس تک راشد کو بھی اماں کے ہکائے ہوئے سالن اور ابا کی صورت بہت یاد آئی اور پھر ... اس نے وہیں گھر بسالیا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۸۱).

ـــ بَسْنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **گھر آباد ہونا.**
گھر بس گیا میرا جو سواری تری پہنچی
اب تو بہی ویرانہ ہے تصویر چمن کی
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۵۵). ۲. **بیاہ ہونا.** تمہارا گھر بس گیا تو اس رنج سے چھوٹ کر شاید کچھ دن اور جی لوں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرادب حیات ، ۱۱۰). ۳. **دولھا دلہن کا ہم بستر ہونا ؛ گھر کا کام کاج چلنا ، گھر کا خرچ چلنا ؛ پچیسی کی گوٹ کا خانے میں رکھا جانا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ بَسی (ـــ فت ب) امث.
۱. **بیوی ، شادی شدہ عورت.** اپنی گھر بسی ہم کو بھی دکھا دو کچھ مرد تو ہوں نہیں کہ ڈرو گے کہ لے بھاگوں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۵۷). بی گھر بسی یعنی بچوں کی والدہ: ناک بھوں چڑھائے توے کی ڈھال کفگیر کا تبر لیے آمادہ نعباد. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۶ : ۵). ۲. (**مجازاً**) **خانہ خراب ، گھر اُجاڑ ، رانڈ ، بیوہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھر بسنا (رک) کی تانیث].

ـــ بگاڑْنا محاورہ.
گھر تباہ کرنا ؛ میاں بیوی میں نااتفاق یا ناچاق کرانا. ابو عمر عثمان کی بیوی سے ناجائز تعلق پیدا کرکے اس کا گھر بگاڑ دیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۶۰۶).

ـــ بِگَڑْنا محاورہ.
۱. **گھر والوں میں ناخوشگواری یا ناچاق ہونا.** جب اس طرح بگڑے کی تو گھر ہی بگڑ جائے گا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۲۳).
ہم کو نئی روش کے حلقے جکڑ رہے ہیں
باتیں تو بن رہی ہیں اور گھر بگڑ رہے ہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۸۰). ۲. **بیوی یا شوہر کا مر جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ بَگَھر (ـــ فت ب ، گھ) م ف.
دربدر ، گھر گھر.
کنور کی خوشی سب ہوا گھر بہ گھر
کیا جشنِ نو روز سارا نگر
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۵).
کوئی قابل تھا نہیں عصمت کا تیرے کل تلک
گھر بگھر پھرتا تھا میں اور ہاتھ پر قرآن تھا
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۳۱). محض تیر تکہ پر گزران ہے بھوک لگتی ہے تو گھر بگھر چلاتے پھرتے ہیں. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۵۱). [گھر + ف : ب (حرفِ جار) + گھر (رک)].

ـــ بَنانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **مکان بنانا ، مکان کی تعمیر کرنا.**
گھر بناؤں خاک اس وحشت کدے میں ناصحا
آئے جب مزدور مجھ کو گورکن یاد آگیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰). ۲. **رہ پڑنا ، قیام پذیر ہونا ؛ ٹھکانا بنانا ، ٹھکانا کرنا.**
جو کوئے یار میں بیٹھوں تو یار کہتا ہے
یہاں پہ گھر تو نہ اے خانما خراب بنا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۴۳). الفاظ جو ... زبان میں گھر بناتے ہیں وہ اکثر تجارت کی وکالت یا قوموں کے ارتباط سے راہ پاتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۱ : ۲۲). ۳. **گھر میں دولت جمع کرنا ، گھر بھرنا ؛ (کنایۃً) دوسرے کا مال مار کر دولتمند ہونا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۴. **گھر سنْوارنا ، درست کرنا ، سجانا ، خانہ داری کا عمدہ انتظام کرنا.** ماماؤں کی جُوتیوں کو کیا غرض تھی کہ مصیبت بھگتیں اور گھر بنائیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۰۰). اشفاق اور قدسیہ نے مل کر گھر بنایا تھا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۹). ۵. **کسی جانور کا بھٹ یا بل وغیرہ بنانا ؛ بیاہ کرنا ، گھر میں بیوی لانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ بَنْدانا محاورہ (قدیم).
گھر پر چھپر ڈلوانا ، گھاس پھوس کا سائبان ڈلوانا.
آگ کا ڈر اسے ہے اوّل تے
گھر جکوئی گھاس کا بنداتا ہے
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۵).

ـــ بَنْد کَرْنا محاورہ.
شطرنج وغیرہ کی چال میں بادشاہ یا کسی اور مہرے کو کسی خانے میں جانے سے روکنا.
تعجب کیا کوئی ادنیٰ اگر غالب ہو اعلیٰ پر
پیادے بھی شہِ شطرنج کا گھر بند کرتے ہیں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۳).

ـــ بَنْدْنا / بَنْدْھنا محاورہ.
مکان بننا
بادشہ بندتا ہے اس جائے پہ گھر
توڑ لے جا گھر کو اپنے پر کدھر
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۲۲).

ـــ بَنْد ہونا محاورہ.
۱. **گھر کو تالا لگنا ؛ گھر کا کوئی والی وارث نہ رہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). ۲. رک : **گھر بند کرنا جس کا یہ لازم ہے.**
یہ چوسر عشق بازی کی ہے اے دل
نہ چلنا چال وہ جس سے ہو گھر بند
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۵). ۳. (**پنجاب**) **بیوی کا مر جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
وہ لونڈی جو خانہ زاد ہو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گھر + بندی (بندہ (رک) کی تانیث)].

ـــ بَنْنا محاورہ.
۱. **گھر آراستہ ہونا ، گھر تعمیر ہونا ، جگہ بننا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. **قدم جمنا ، گھر میں دولت آنا ، گھر میں بیوی آنا** (فرہنگ آصفیہ).

---بول اُٹھنا محاورہ.
گھر کے آثار سے ظاہر ہو جانا ، نمایاں ہو جانا ، عیاں ہونا ، ظاہر ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---بولنا محاورہ.
چہچہانا ؛ بارونق ہونا (نوراللغات).

---بیاہ اور بَہُو پہلیوں کہاوت.
سخت بدانتظامی ہے ؛ بےموقع کی خوشی کے وقت مستعمل یا جب ماں باپ چین کریں اور اولاد مصیبت بھگتے اس وقت بولتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---بَیٹھا کَرْنا محاورہ.
مطمئن کر دینا ، خوشحالی اور فارغ البالی کر دینا ، کام کاج سے بےنیاز کر دینا. امیر نے وہ مشک زر سے پُر کروا دی اور بدرقہ ہمراہ دے کر اسے گھر بیٹھا کر دیا (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۱).

---بَیٹْھنا محاورہ.
۱. خانہ نشین ہونا، بیکار بیٹھنا ؛ معطّل ہونا. اب چھ مہینے سے ماں کے گھر بیٹھی ہوئی تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۰۳) . ۲. بیکار ہونا ، بےروزگار ہونا. غسل صحت کے بعد معزول ہوئے نہا دھو کے گھر بیٹھے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۶۲). ۳. نوکری چھوڑنا ، پینشن لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. مکان کا بارش یا سیلاب کے سبب اچانک گرنا (اس معنی میں بیٹھ جانا بھی مستعمل ہے) ، گھر ڈھینا.

نہ پوچھو عشق کی شورش نے عالم میں کیا کیا کیا
عجب طوفاں اُٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۹).

بیٹھے جس گھر میں ترا شیفتہ باچشمِ پُرآب
کیا عجب گریہ کے سیلاب سے وہ گھر بیٹھے
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۴۴) . ۵. کسی طوائف کا کسی کے گھر میں رہ پڑنا ، مدخولہ ہونا ، طوائف کا کسی کے لئے بغیر نکاح کے مخصوص ہو جانا. آپ اکبر علی خاں کے گھر بیٹھ گئی تھیں. (۱۸۹۹، امراؤ جان ادا، ۲۶۶). ۶. عورت کا شوہر کی موت یا طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر لینا یا کسی مرد کی رفاقت حاصل کر لینا. وہ بھی گھر میں افراسیاب جادو کے بیٹھے کی میری سوت بنے گی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۹۰) . بےشرمی کی ملکہ بنے رہنے کے بعد وہ اقبولوس نام ایک معزز شخص کے گھر بیٹھ گئی. (۱۹۲۳ ، مخدّرات ، ۱۸).

---بیٹھی روٹی امث.
وہ روزی جو محنت مشقت کے بغیر ملے ؛ (مجازاً) وظیفہ ، پنشن یا کرایہ (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---بَیٹھے م ف.
کہیں آئے جائے بغیر ، فکر و تردّد کے بغیر ، سعی و کوشش کے بغیر ، مفت میں.

خامی جاتی ہے کوئی گھر بیٹھے
پختہ کاری کے تئیں سفر ہے شرط
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۳۳).

خدا کی ہے عجب بندوں پہ رحمت
کہ گھر بیٹھے عطا کرتا ہے دولت
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸۹). بارہ ہزار درہم سالانہ مقرر کئے ، یہ رقم ہر اُمّ المومنین کو سال کے سال گھر بیٹھے پونہچ جایا کرتی تھی. (۱۹۰۷، اُمہاتُ الامہ ، ۱۳۳) کھانے کے لئے سال کا اناج مل جاتا ہے گھر بیٹھے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۷۴).

---بَیٹھے آدھا بَھلا کہاوت.
رک : گھر کی آدھی بھلی ، گھر بیٹھ کر آرام سے ہونے والی تھوڑی آمدنی بھی اچھی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بَیٹھے بیر دَوڑانا محاورہ.
جادو کے زور سے کسی کو اپنے گھر بلوانا ، گھر میں بیٹھ کر تسخیر کا عمل کرنا ، موکل دوڑانا ؛ موٹھ چلانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---بَیٹھے خِضر مِلے کہاوت.
دل کی مراد پانی ، جس کی تلاش تھی مل گیا. گاڑی ... جب قریب پہونچی تو واہ وا گھر بیٹھے خضر ملے ، منہ مانگی مراد پائی وہی رانی صاحبہ ... گاڑی میں بیٹھی ہوئی ہیں. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، دھوکہ ، ۳۵۷).

---بَیٹھے کی نَوکْری امث.
وہ ملازمت جس میں کچھ کام نہ کرنا پڑے ، وہ تنخواہ جو بغیر خدمت کے ملے ، بےفکری کی نوکری ، پنشن ، علوفہ ، وظیفہ. گھر بیٹھے کی نوکری کو کیا سمجھتے ہو چلتی پھرتی یہ پنشن ہے. (۱۹۱۶ ، مکاتیب مہدی افادی ، ۲۱۴).

---بَیٹھے مول لینا محاورہ.
بازار نہ جانا اور گھر کے دروازے پر سودا خرید لینا ؛ مفت کی ذمّہ داری سر لینا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---بھائیں بھائیں کَرْنا محاورہ.
گھر سے خوف آنا ، گھر کا ہیبت ناک و وحشت ناک ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---بَھر (---فت بھ) م ف.
سارا گھر ، گھر کے سارے افراد. اچھی خاصی طرح گھر بھر رات کو سو کر اُٹھے ... باپ بیٹھے وضو کر رہے تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۱). لگاتار خدمت جس میں گھر بھر کا پکانا اور سینا پرونا اور جھاڑو بہارو شامل ہے. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۳). گھر بھر میں شور مچا ہوا تھا ہائے کمبخت یہ دھوبی کپڑے کب لائے گا. (۱۹۷۸ ، بےسمت مسافر ، ۸۴).

---بَھرائی (---فت بھ) امث.
نئے گھر میں آباد ہونے اور بسنے کی رسم جو عام طور سے

مکان میں آنے سے قبل غریبوں کو کھانا کھلوا کر ادا کی جاتی ہے ، گھر بھروئی. آدمی اپنے نئے مکان میں اُترے تو سب سے پہلے گھر بھرائی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ جون ، ۴). [گھر + بھر (بھرنا (رک) سے) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھر کَر باہَر بَھرے فقرہ.
(بطور دعا مستعمل) اس قدر دولت کہ گھر میں رکھنے کو جگہ نہ ملے اور وہ باہر رکھی جائے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---بھر کی جان صف.
سارے گھر کی توجہ کا مرکز ، گھر میں سب سے پیارا. البتہ یہ گھر بھر کی جان ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۳۵).

---بھَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. مہمانوں یا لوگوں کا مکان میں جمع ہونا ؛ سوراخ بند ہونا. (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. مکان کو مال اسباب یا غلے وغیرہ سے پُر کرنا.

کہ دیکھا منعموں نے مال و زر سے گھر بھرے
اور کبھی دیکھا کہ ہے تعمیر بھی خالی پڑے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۳). گھر کو روپیہ اشرفیوں سے بھر لوں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۴).

ہے سوز دروں بھی زمانے کی غم بھی
انہی دولتوں سے میں گھر بھر رہا ہوں

(۱۹۷۹ ، دامن یوسف ، ۸۰). ۳. دوسروں کی دولت چرا کر اپنے گھر میں بھرنا ، کسی کا مال مارنا ؛ اپنے گھر کو آسودہ کرنا. طرح طرح کی چالا کیوں کے ساتھ خزانۂ سلطنت سے انہوں نے اپنا گھر بھرنا شروع کیا. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ)، ۱ : ۱۸). وہ خلقِ خدا کو لوٹ لوٹ کر اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے گھر بھرتے ہیں. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۳). ۴. مالا مال کرنا.

تُو نے بھر بھر کے دیے جام دیا کیا میں نے
تیرا گھر بھردوں اگر مجھکو خدا دے ساقی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۶).

---بھَرُوئی (---فت بھ ، و مع) امث.
(معماری) نئے گھر میں آباد ہونے اور رہنے بسنے کی رسم جو عام طور سے مکان میں آنے سے قبل غریبوں کو مکان میں جمع کر کے اور کھانا وغیرہ کھلا کر ادا کی جاتی ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۵۲). [گھر + بھر (بھرنا (رک) سے) + وئی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُھول جانا ف م ؛ محاورہ.
گھر کا راستہ بھول جانا ، گھر جانے کا رستہ یاد نہ رہنا ، گھر یاد نہ رہنا ؛ نظر انداز کرنا (کسی کو) ؛ غافل ہو جانا (کسی کی طرف سے).

میں ڈھونڈتا پھرتا ہوں وہ قاتل نہیں ملتا
گھر بھول گئی ہے مری تقدیر اجل کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲).

---بُھولنا محاورہ.
جب کوئی کہیں بہت عرصے کے بعد جاتا ہے تو جس کے گھر جاتا ہے وہ طنزاً اور شکایۃً کہتا ہے.

چلے بڑھ کیوں غریب خانے سے
بھولے گھر کیا ابھی رہے آؤ

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۳).

---بُھولی (---و مع) امث.
دھتورے کے بیج یا ان بیجوں کا پھل جس کے لیپ سے برص اور جذام کو نفع ہوتا ہے ، اس کے کھانے سے عجیب حالت طاری ہوتی ہے ، کبھی آدمی ہنستا ہے کبھی روتا ہے اور بہکی باتیں کرتا ہے ، بدن کے کپڑے اُتار کر پھینک دیتا ہے وجہِ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اس کے کھانے کے بعد آدمی کو اپنے مکان کی سُدھ بُدھ نہیں رہتی (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۵). [گھر + بھول (بھولنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پَٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(کاشت کاری) زمین پر مکان بنانے کا محصول (ا پ و ، ۶ : ۱۰۴). [گھر + پٹی (رک)].

---پَر آیا آدمی امذ.
(کنایۃً) مہمان. اصول کا لحاظ ، اِدھر گھر پر آیا آدمی ، دروازے پر ڈولی ، مختصر یہ کہ دروازے کُھلے اور بی انجم اندر داخل ہوئیں. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۶۰).

---پَر جانا ف م ؛ محاورہ.
کسی کے گھر ملاقات کے لیے جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پَر گنگا آئی فقرہ.
مقصد بے مشقت حاصل ہو گیا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---پَر ہاتھی جُھولنا محاورہ.
بہت دولت مند ہونا ، صاحب ثروت ہونا ؛ در یا دروازے پر ہاتھی جھولنا. کہاں تو گھر پہ ہاتھی جھولتا تھا ، کہاں یہ عالم ہو گیا کہ جسم پر ایک لنگوٹی کے سوا کچھ باقی نہ رہا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۳).

---پَڑنا محاورہ.
۱. عورت کا کسی مرد کے گھر بیٹھنا ، نکاح میں آنا ، مدخولہ ہونا. جس دن سے میں نگوڑی نصیبوں جلی تمہارے گھر پڑی جلتی رہی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۱۷).

دختر رز گرچہ پہلے بھی غضب کی تھی شریر
پڑ کے بھولا رام کے گھر اور نٹ کھٹ ہو گئی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۹۷). ۲. گھر میں رہ جانا ، گھر میں داخل ہو جانا. میں تمہارے ساتھ دوستی کیے جاتی ہوں ، خان بہادر کے گھر پڑ جاؤ. (۱۹۴۰ ، مقالات ماجد ، ۳۰۰). ۳. لاگت بیٹھنا، خرچہ پڑنا (فرہنگ آصفیہ).

--- پکڑنا محاورہ.
جمنا ، قدم جمانا ، جڑ پکڑنا ، قدم جما کر بیٹھ جانا ، مقیم ہونا.

رتن تعریف کے تیرے بکھیریا دیکھ نادر میں
دراں سمدر کے جالا جوں سوں سیپیاں کے گھراں پکڑے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۹).

مرے ہر رونگھٹے نے جال کی جالی میں گھر پکڑا
اسے خود ہوگیا جنجال اس جا دام کیا کرتا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۰۸).

--- پنساری (--- فت پ ، سک ن) امذ.
پرانا لگا بندھا پنساری. مگر یہ ہیں پڑھیوں سے گھر پنساری علی بھر کے ان داتا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۷۱).
[گھر + پنساری (رک)].

--- پوچھنا محاورہ.
ٹھکانا معلوم کرنا جس سے حیثیت کا پتہ چلے.

مزاج مبارک اگر پوچھتے ہیں
تو وہ باتوں باتوں میں گھر پوچھتے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۷۴).

--- پورا کرنا محاورہ.
گھر کی ضرورتیں پوری کرنا. یہ ثابت ہوا کہ ماما اسی گھر کے سودے میں اپنی بیٹی خیراتن اور دو تین ہمسائیوں کے گھر پورے کرتی تھی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۶۴).

--- پیچھے م ف.
فی مکان ، گھر پڑتی ، ہر گھر سے. ہر ایک مردوں میں سے اپنے باپ کے گھرانے کے واسطے ایک برہ گھر پیچھے ، ایک برہ اپنے لیے لیوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۲۵۱). گھر پیچھے سیر بھر گھی ٹھکانے دار کے غازی مرد کے واسطے اور دس روپے سالانہ ٹھکانے دار کے چنور کا مقرر ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۹).

--- پھاڑے کھاتا ہے فقرہ.
گھر کی ویرانی اور وحشت ناکی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل.

بے یار پھاڑے کھایا کیا گھر تمام رات
ہر دم رہا نگہ میں اژدر تمام رات
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۶).

--- پھاندنا محاورہ.
کسی کے گھر میں بری نیت سے کودنا. ڈر کاہے کا ہم نے کسی کی چوری کی ہے ، کس کا گھر پھاندا ہے ، کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لے گئے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۵۸).

گھر پھاندنے کا قصد جسے ہجر کی شب ہو
تکیے کی طرح لے سر دیوار بغل میں
(۱۸۹۲ ، شمور (نوراللغات)).

--- پھٹنا محاورہ.
مکان میں درز آنا ، دراڑ پڑنا ؛ ناگوار ہونا ، برا لگنا ، دوبھر ہونا ، بھاری ہونا ؛ کانڈ پھٹنا ، سفرہ چرنا ؛ بچہ پیدا ہونا ؛ مصیبت پڑنا ، ان بن ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- پھڑکانا محاورہ.
(مرغ بازی) مرغ کے بچے کو اپنی جگہ پر لڑنے کی مشق کرانا ، کمزور مرغ کے ساتھ مٹ بھیڑ کرانا (ا پ و ، ۸ : ۱۲۴).

--- پھوٹنا محاورہ.
نقب زنی ہونا ، کونبھل کیا جانا ، چوری ہونا.

اندھیری رات میں گھر چوٹوں کے پھوٹے ہیں
سبھوں کو دن کے تئیں ساہوکار لوٹے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۵۰).

--- پھوٹے ، گنوار لوٹے کہاوت.
گھر میں نااتفاق ہو تو غیرلوگ فائدہ اٹھاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- پھوڑنا محاورہ.
۱. نقب زنی کرنا ، چوری کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. گھر تباہ کرنا ، گھر میں بدکاری کرنا.**

نہ رہ سک وو عورت اپس شرم چھوڑ
پڑی فسق کے کام میں گھر کوں پھوڑ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۲).

--- پھونک تماشا (--- و مع ، غنہ؍سک ک ، فت ت) امذ.
وہ تجربہ جو نقصان اٹھا کر حاصل کیا جائے ، بڑے نقصان کے عوض معمولی سا فائدہ. بھائی ایسے کھیل کو دور سے سلام جس سے ملک کی دولت برباد ہوتی ہے ،گھر پھونک تماشہ اچھا نہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۸۰). [گھر + پھونک (پھونکنا (رک) کا امر) + تماشا (رک)].

--- پھونک (کر/کے) تماشا/تماشہ دیکھنا محاورہ.
اپنا گھر خود تباہ کرنا ، اپنی تباہی پر خوش ہونا ، نقصان اٹھا کر بھی خوش ہونا.

دل جلا کر رخِ محبوب کا جلوہ دیکھا
ہم نے گھر پھونک کے کیا خوب تماشا دیکھا
(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۴). گھر پھونک کر تماشہ دیکھنا کون سا مشکل کام ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۵). ایسی بھی عورتیں ہوتی ہیں جو گھر پھونک تماشہ دیکھتی ہیں ، میاں کی آمدنی دس تو ان کا خرچ بیس. (۱۹۲۸ ، روشنی ، ۶۸).

--- پھونک دینا/پھونکنا محاورہ.
گھر کو آگ لگانا ، گھر جلانا.

تاثیر ہو مرغانِ قفس کی جو فغاں میں
صیاد کا گھر پھونک دے اوڑ کر شررِ گل
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۰).

گھر پھونک دیے آتش الفت نے ہزاروں
یہ آگ قیامت کی لگی دل کی لگی ہے
(۱۹۰۵ ، داغ (محاوراتِ داغ) ، ۳۱۸).

کوئی گھر پھونکتا ہے اور کوئی چولھے جلاتا ہے
جمیل اک آگ ہے ان کی جمیل اک آگ تھی اپنی
(۱۹۷۱ ، فکرِ جمیل ، ۱۴۳).

---پھونک کَر برا مارْنا محاورہ.
بے حد بے احتیاطی کرنا (علمی اردو لغت).

---تا کْنا محاورہ.
کہیں اور جانا ، نظر میں رکھنا ، گھر دیکھ لینا ؛ لُوٹنے یا چوری کرنے کے لیے کسی کی تلاش کرنا.
اور گھر تا کو کوئی حضرتِ ناصح جا کر
کس کو کرتے ہو نصیحت اجی بس جاؤ ہٹو
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شایق ، ۲۲۳).

---تَباہ کَرْنا محاورہ.
گھر اُجاڑنا ، گھر برباد کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---تَجْنا محاورہ.
گھر چھوڑنا ، تیاگنا ، گھر برباد کرنا ، ویران کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---تَعْمِیر کَرْنا محاورہ.
گھر بنانا ، ذاتی گھر بنانا ، مکان بنانا.
شارعِ سیلِ بلا ہم کو بتا دے اے چرخ
جی میں ہے ہم بھی کوئی گھر کہیں تعمیر کریں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۳).

---تَک پَہنْچانا محاورہ.
انجام تک پہنچانا ، اخیر تک پہنچانا ؛ پورا پورا قائل کرنا ، کوئی حجت باقی نہ رکھنا.
پہونچا ناسورِ سینہ تا بہ جگر
ہم نے پہونچایا چور کو گھر تک
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۸).

---تَک پَہَنْچْنا ف مر ؛ محاورہ.
کسی کے مکان تک جانا ؛ ماں بہن کی گالی دینا ، کُنبے والوں کو بکھانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---تِنْکا تِنْکا ہونا محاورہ.
تباہ ہونا ، برباد ہونا ، اُجڑ جانا. اس کا گھر تنکا تنکا ہو گیا ، بکھر گیا. (۱۹۸۸ ، اوکھے لوک ، ۱۱۸).

---تَنْگ بَہُو جبر جَنْگ کہاوت.
اپنی بساط سے بڑھ کر کام کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تَنْگ روزی فَراخ کہاوت.
سال میں فراخی ہونی چاہیے گھر کی تنگی میں بسر ہوسکتی ہے (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

---جاتا رَہْنا محاورہ.
گھر اُجڑنا ، گھر تباہ ہونا ، برباد ہو جانا.
فقر میں شاہد پرستی کب شہیدی سے نبھی
شاہِ ہندوستاں کا ان کاموں میں گھر جاتا رہا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۲۳).

---جانا محاورہ.
گھر اُجڑنا ؛ میاں بیوی کا قطعِ تعلق ہونا ، مطلقہ ہونا ؛ محبت ختم ہونا ، تعلق نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---جانی مَن مانی فقرہ.
اپنی خواہش کے مطابق ہر کام کرنا چاہیے.
دل میں گھر کرنا پھر اپنے گھر کے جانے کا خیال
واہ صاحب یہ بھی کیا گھر جانی من مانی ہوئی
(۱۹۱۰ ، جلیل (نوراللغات)).

---جانے کا راستَہ نَہ مِلْنا محاورہ.
گھبرا جانا ، سٹ پٹا جانا ، آوارہ ، سرگرداں ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---جگَت (---فت ج ، گ) امث.
گھر کے خرچ میں کفایت شعاری ، امورِ خانہ داری میں جز رسی ، گھرداری کا سلیقہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھر + جگت (رک)].

---جلا (---فت ج) صف.
خانہ خراب ، خانہ سوختہ ، بے گھر بار.
مت دکھا دیدار کے منگتا کوں ظالم شکل زر
گھر جلے کے دل کے حق میں ہو ہے یہ دینار نار
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۰). [گھر + جلا ، (جلنا (رک) سے حالیہ تمام)].

---جَل گیا تَب چُوڑِیاں پُوچھیں کہاوت.
سخت شیخی خورے کے متعلق کہتے ہیں ، ایک عورت نے نئی چوڑیاں پہنیں مگر کسی نے ان کے متعلق دریافت نہ کیا اس نے غصے میں گھر کو آگ لگا دی اور جب ایک ہمسائی کو ہاتھ آگے کرکے حالات بتانے لگی تو اس نے چوڑیاں دیکھیں اور اس نے پوچھا کہ چوڑیاں کب پہنیں تو نے اس پر اس عورت نے یہ فقرہ کہا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَلے تو جَلے پَر چال نَہ بگڑے کہاوت.
نقصان ہو تو ہو پر وضع میں فرق نہ آئے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَلے کسی کا تاپے کوئی کہاوت.
کسی کو نقصان پہنچے اور کوئی اس سے فائدہ اُٹھائے ، کوئی برباد ہو اور کوئی اس پر خوش ہو (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---جَلے گُنڈا تاپے کہاوت.
نقصان کسی کا ہو اور فائدہ کوئی اور اُٹھائے (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

---جَلے گھور/دُھواں بَتا دے کہاوت.
بے پروا آدمی نقصان کو روکنے کی تدبیر نہیں کرتا اور بات ٹالنے کی کوشش کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَم (---فت ج) صف.
ہمیشہ گھر میں رہنے والی ؛ (کنایۃً) پرانی ملازمہ ، کنیز کی بیٹی ، پشتینی ملازمہ. اس پر تین قبریں ایک آغا جان کی اور ایک دوسری اس کی بہن بخت بھری کی اور تیسری پیراں اس کی گھر جم یعنی کنیزک زادی کی. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۶۹۸). [گھر + جم جمنا (رک) سے].

---جَمائی (---فت ج) امذ.
گھر داماد ، گھر جنوائی. اور گوبر دھن سنگھ کے سسرال والوں نے بہتیرا چاہا کہ وہ گھر جمائی بن کر رہیں. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۹۷). [گھر جنوائی (رک) کا ایک اِملا].

---جَمنا محاورہ.
مکان کا ساز و سامان سے درست ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

---جَنوائی/جَوائی (---فت ج ، مغ). (الف) امذ
وہ داماد جو سسرال میں ہے ، **گھر داماد** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). (ب) امث. **بیٹی کو بیاہ کر داماد سمیت اپنے گھر رکھنا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گھر + رک : جنوائی / جوائی (۲)].

---جَوائی (---فت ج) صف.
گھر داماد. بڑے شوق سے گھر جوائی ہی رکھیے. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۴۷). اس کے خاندان میں روایت تھی کہ ... دولہا گھر جوائی کی حیثیت سے رہتا تھا. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۶۳). [گھر جنوائی (رک) کا مخفف].

---جوت (---و مع) امث.
(کاشت کاری) **اپنی کھیتی ، گھر کی کھیتی ، مالک اراضی کی اپنی کھیتی** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گھر + رک : جوت (۲)].

---جھانکْنا ف مر ؛ محاورہ.
گھر میں تھوڑی دیر کے لیے آنا ؛ سُن گُن لینا ، کسی کے گھر کی باتوں کی ٹوہ میں رہنا. میں نے تنہا کنیا دان کی رسم ادا کی آپ گھر جھانکے تک نہیں اور لطف یہ آپ مجھ سے روٹھ بھی گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۷).

---جَھکْنی (---فت جھ ، سک ک) صف مث.
وہ عورت جو پاس پڑوس کے گھروں میں سُن گُن لینے کے لیے آتی جاتی ہو ، دوسرے کی باتوں کی ٹوہ میں رہنے والی. اسم اور مصدر کے مرکبات جو صفت کا کام دیتے ہیں مثلاً تھر تھر کمپنی ، گھر جھکنی ، کوٹے اڑانی. (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی)، افاداتِ سلیم ، ۹). کنویں میں جھنکانا مع نون کے سنا گیا ہے اور ... گھر جھکنی ... کو بغیر نون لکھا گیا ہے. (۱۹۷۴ ، اردو اِملا ، ۲۱۱). [گھر + جھک (جھانکنا (رک) سے) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---جَھنْکانا محاورہ.
آوارہ پھرانا ، سرگرداں کرنا.

وہ در بدر پھرے جیسے در سے بھگائے تو
جس کو بلائے ، پھر نہ کوئی گھر جھنکائے تو

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان (ترجمہ) ، ۸۱).

---چارْدَہ کَرْنا محاورہ.
گھر تباہ کرنا.

جوڑے میں پانجامہ جو ہے چارخانے کا
گھر چاردہ کرے گی یہی کھلتا حال ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۷).

---چِرْنا محاورہ.
رک : گھر پھٹنا (فرہنگِ آصفیہ).

---چَڑھ کَر لَڑْنا محاورہ.
کسی کے گھر پر جا کر اس سے لڑنا ، خواہ‌مخواہ کسی کے سر ہونا ، زیادتی کرنا.

ظلم ہے مجھ سے وہ لڑتے ہیں مرے گھر چڑھ کر
سبزۂ تیغ کسی کے سر دیوار نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۵). کاظم موقع ضرور ڈھونڈ رہا تھا لیکن ایسا شریرالنفس نہ تھا کہ گھر چڑھ کر لڑنے جاتا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۱).

ابھی ڈولی کھڑی ہے پھر جاؤ
ہم سے گھر چڑھ کے لڑنے آئی ہو

(۱۹۲۰ ، شاہد نامہ ، عروج لکھنوی ، ۶۴).

---چَلانا محاورہ.
گھر کا بندوبست کرنا ، خانہ داری کا انتظام چلانا. تجھے کیا معلوم ہے کہ کس تنگا ترشی سے ہم گھر چلا رہے ہیں. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۵۷).

ہونٹوں سے ہونٹ مل گئے دل سے ملا نہ دل
یہ بات بھول جاؤ اگر گھر چلانا ہے

(۱۹۸۲ ، ستارۂ سفر ، ۴۴).

---چَلْنا محاورہ.
چلانا (رک) کا لازم ، گھر کے اخراجات پورے ہونا ، گھر کا کام چلانا. اس گھر کا بے عورت کے چلنا اور ان ... بچوں کا بے ماں کے پلنا بہت ہی مشکل ہے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۷۶).

جانِ قربت غمِ دوری تو گراں ہے لیکن
بیٹھ جاتا میں اگر گھر میں تو کیا گھر چلتا

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۰۷).

---چَین تو باہَر چَین کہاوت.
گھر میں آرام ملے اور دل خوش ہو تو ہر چیز بھلی معلوم ہوتی ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

---چُھٹنا محاورہ.
گھر کا چھوٹ جانا ، گھر سے بے تعلق رہنا ، گھر سے تعلق باقی نہ رہنا ، گھر میں آمد و رفت نہ رہنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---چھوٹا سَمدِھیانہ بَڑا کہاوت.
حیثیت کم شہرہ زیادہ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---چھوڑ خَطیرَہ قائم کہاوت.
مکان چھوڑ کر جھونپڑا اختیار کرنا ، نفع چھوڑ کر نقصان کی طرف دوڑنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---چھوڑ دینا/چھوڑنا محاورہ.
۱. **مکان کو چھوڑ دینا ، بود و باش چھوڑ دینا ، گھر میں آمد و رفت نہ رکھنا.**

اُس ستمگر کو یہاں تک تو مرے ساتھ ہے ضد
میں نے گھر ڈھونڈھ نکالا تو وہ گھر چھوڑ دیا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۲).

داغ وارفتہ طبیعت کا ٹھکانا کیا ہے
خانہ برباد نے مدّت ہوئی گھر چھوڑ دیا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۰). ۲. **کرایہ دار کا مکان خالی کر دینا.** میں بہت شدّت سے یہ گھر چھوڑنے کی سوچ رہا تھا. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۵۸).

---چھوڑ کَر نِکَل جانا محاورہ.
آوارہ ہو جانا ، بے ٹھکانا ہو جانا ، مارا مارا پھرنا (ماخوذ : علمی اُردو لغت).

---خا کِ سِیاہ کَر دینا/کَرنا محاورہ.
جلا کر خاک سیاہ کر دینا ، نیست و نابود کر دینا ، گھر کو تباہ و برباد کر دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---خا ک میں مِلانا محاورہ.
گھر تباہ و برباد کر دینا ، ازدواجی زندگی میں بگاڑ پیدا کرنا ، میاں بیوی میں ناچاقی پیدا کرنا.

گھر خاک میں ملایا مثل ہے ہوا کیا
اوّل خصم ہی کرنا نہ تھا گر کیا ، کیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)).

---خالی کَرنا محاورہ.
مکینوں کو موت کے گھاٹ اُتار دینا ، گھر ویران کر دینا ، گھر برباد کر دینا.

پیچ میں جس کو لیا ڈس کے اسے مار رکھا
گھر بہت کر چکی ہے زلف کی ناگن خالی

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵).

---خاوَند (---فت و ، سک ن) امذ.
گھر کا مالک. جس جگہ میں گھر خاوند نہ ہو یا جگہ اوپری ہوئے یا مجلس مدعیوں کی ہوئے تہاں مت بیٹھ کہ اس میں بدنامی ہے اور ضرر بھی ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۷۲). [گھر + خاوند (رک)].

---خَراب کَرنا محاورہ.
(کوسنے کے طور پر) تباہ کرنا ، مِٹا دینا ، برباد کرنا.

خدا اس برہ کا کرے گھر خراب
کہ ناحق منجے آج دیتا عذاب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷).

---خَراب ہونا محاورہ.
گھر برباد ہونا ، غیرآباد ہونا ، اُجاڑ ہونا.

نقصاں نہیں ، جنوں میں بلا سے ہو گھر خراب
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۸).

---دار امذ.
۱. **کنبے والا ، بال بچے والا ، گھر بار والا ، گھر والا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. **گھر بار ، گھر داری.** گھردار اپنا دیتا سب اس کے ہات ، اس کے سامنے بھی بھر کے نہیں کرتا بات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲).

اسی کو بکاؤں گا بازار میں
کبتک روز کھاؤں گا گھردار میں

(۱۷۶۸ ، قصّہ قاضی و چور (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۲۳۳).

چھوڑ کر گھردار میں جاؤں کہاں
بھی کہاں بیٹی کروں اپنی نہاں

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۲۲). شہر کے متموّل لوگ بغیر انجام بینی کے گھردار چھوڑ کر فرار ہو گئے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، اکتوبر ، ۲ : ۷۳). عبادت الٰہی میں ہمہ تن ایسے محو تھے کہ پھر پلٹ کر گھردار کی خبر نہ لی. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۱۳۵). بچارہ کھیت گھردار والا آدمی تھا. (۱۹۸۵، بارش سنگ ، ۱۳۱) [گھر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دار کَرنا محاورہ.
خانہ داری کا بندوبست کرنا ، گھر گرہستی کرنا. دل نے خاطر قرار کیا ، گھردار کیا روزگار کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵).

---داری امث.
خانہ داری ، گھر گرہستی ، گھر کے کاموں کی مصروفیت . اگر گھرداری دھندلا کچھ قام ہے ، تو مرد کا دل ہات لینا بہت بڑا کام ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱). اصول خانہ داری ... سو حُسن کا ایک حُسن بھی ہو ، جس میں گھرداری کا سلیقہ نہیں ہوگا اس سے پھوہڑ دنیا بھر میں نہ ہوگی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۱۳). وہ اپنی جوانی کے دنوں میں ... گھرداری کے بوجھ سے جھکی ہوئی نہیں ، بس ایسے ہی جیسے میری بڑی بہن کتنی تھی ، (۱۹۸۸، اپنا اپنا جہنم، ۵۸). [گھردار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

Library
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

---داماد امذ.
وہ داماد جو اپنی سسرال میں رہے،شوہر جو بیوی کے والدین کے گھر رہتا ہو ، سسرال میں رہنے والا مرد. اگر لڑکی کا باپ نہ ہو اور صرف ماں ہو تو گھر داماد بہت مفید ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۴۵). بلبھور کے ماں باپ مر چکے ہیں اس کا خیال ہوگا کہ اسے گھر داماد بنا کر رکھے گی. (۱۹۴۲ ، شکست ، ۱۰۰). [گھر + داماد (رک)].

---داماد رَکھنا محاورہ.
رک : **گھر داماد لینا**. انہوں نے صاف لفظوں میں اس کا اظہار بھی کیا تھا ، مجھے گھر داماد رکھنے پر اصرار بھی کیا تھا. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سمٹی رات ، ۱۳۴).

---داماد لینا محاورہ.
بیٹی کو اس شرط یا وعدے پر بیاہنا کہ اس کا شوہر بھی بیٹی کے گھر یعنی سسرال میں رہے گا ، داماد کو بیٹا بنا کر گھر رکھنا. میں گھر داماد لوں گی اپنے چاند کے ٹکڑے کو گھر سے رخصت نہ کروں گی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۳۷). آئندہ اگر تمہیں گڑیوں کی شادی کرنی ہو تو دولہا کو گھر داماد لو ، جب تک جی چاہا رکھا ، جب چاہا نکال باہر کیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۷۲).

---دَر (---فت د) امذ.
گھر بار ، اپنا گھر.

خانہ ویران ہو برباد ہو ، گھر در چھُوٹے
ہر کسی کا نہ کسی سے کبھی دلبر چھُوٹے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۴). ہرائی لڑکی کو گھردر سب چھوڑ کر جھانسی میں رکھ چھوڑا ہے. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۱۲۵). [گھر + در (رک)].

---دِکھانا ف م ؛ محاورہ.
کسی شخص کو اس غرض سے مکان پر لانا کہ پھر وہ کسی رہبر کے بغیر آ سکے ؛ کرایہ دار کو مکان کا ملاحظہ کرانا ، کسی کو مکان پر جانے کے لیے مجبور کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دَوار (---فت نیز ضم د) امذ ؛ سنگھردوارے.
رک : **گھردر**. آج باچھ جرمانۂ فوجداری کی گھر دوارے پر ہونی فی گھر ۵ پڑا. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۷). تیرے جی میں جو آئے کر ،اپنا گھردوار سنبھال. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۱). اگر تمہارا بیج نہ ہوتا تو پرمیشر جانے کبھی گھردوار نہ چھوڑتا. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۱۳۹). [گھر + دوار (رک)].

---دَواری (---فت نیز ضم د) امث.
ایک محصول جو فی گھر یا دکان یا چولہے کے پیچھے لیا جاتا تھا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھر دوار (رک) + ی ، لاحقۂ اُجرت و ادائیگی].

---دُور بھروٹا بھاری کہاوت.
گھر دور ہے اور بوجھ بہت ہے ، سخت مشکل یا سخت مصیبت کے وقت بولتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---دیکھ پانا / لینا محاورہ.
۱. **گھر دیکھ لینا ، (کسی ضرررساں شے کے بار بار آنے کے موقع پر بولتے ہیں).**

وہ آنکھیں جو بھولیں تو یاد آئیں زلفیں
بَلاؤں نے گھر دیکھ پایا ہمارا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۸). ایک مسئلہ طے ہو گیا کہ اب دفعہ ۱۴۴ کے عزرائیل نے گھر دیکھ پایا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۱۰). ۲. **راستہ جان لینا ، مکان جان لینا ، گھر سے مانوس ہو جانا،راستے سے واقف ہونا.** ہوتے ہوتے کوڑیوں سے اشرفیاں ہو جاتی ہیں لچھمی نے مادھو پرشاد کا گھر دیکھ لیا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۹).

خرمنِ صبر کو پھونکا کبھی کشتو دل کو
آپ کے شعلۂ عارض نے تو گھر دیکھ لیا

(۱۹۲۲ ، دیوانِ جگر (افتخار علی ، ۲۵)) . ایسا دھوکہ باز اطمینان قلب سے محروم کر دیا جاتا ، روگ بیماریاں اُس کا گھر دیکھ لیتی ہیں. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۹۸).

---دیکھنا محاورہ.
گھر پر توجہ دینا ، گھر کی دیکھ بھال کرنا. سید کاظم ... دنیا کے جھگڑوں سے بالکل علیحدہ تھا اس کو ناز روزے سے فرصت نہ تھی جو گھر کو دیکھتا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۳).

---ڈال لینا محاورہ.
بغیر نکاح کے حرم میں داخل کرنا ، گھر میں ڈال لینا ، داشتہ کے طور پر رکھنا. حضور تو دیکھ کر جامے میں پھولے نہ سمائیں گے کہ چاہیں تو بیاہ لیں چاہیں تو گھر ڈال لیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱). برسوں سے لکھنؤ والی کلّو کو گھر ڈال رکھا تھا. (۱۹۵۰ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۱۳۲).

---ڈُبانا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
رک : **گھر ڈبونا.**

ہوتا اگر نہ خانہ خرابی میں کچھ مزا
کلبے کو بحر بیچ ڈباتا حباب گھر

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۱).

---ڈُبونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گھر تباہ کرنا ، اُجاڑنا.**

فلک نے کیا کیا قہر ہائے رے
ڈبوبا پٹھانوں کا گھر ہائے رے

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۵). علی نقی خاں وزیر نمک حلال نے گھر ڈبویا ... اگر وہ حال پُرملال مفصل تحریر کروں ، ایک تاریخ جداگانہ تسطیر کروں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴). ۲. **خاندان کو داغ لگانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ڈُوبنا محاورہ.
۱. **خانہ ویران ہونا ، گھر اُجڑنا.**

اس طرح قصر بیٹھ گیا ہر حباب کا
گھر ڈوبے جس طرح کسی خانہ خراب کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۹). ۲. زیر اثر ہونا ، رنگ میں رنگا ہونا. ان رنگینیوں میں میرا گھر ڈوبا ہوا تھا. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سمٹی رات ، ۱۴۳).

---ڈھانا محاورہ.
گھر منہدم کرنا ، بیخ کنی کرنا.

باز آؤ بتو ، دل کا ستانا نہیں اچھا
یہ گھر ہے خدا کا اسے ڈھانا نہیں اچھا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۵).

فرمایا جانِ عم یہ بشر تھا کہ دیو زاد
ڈھایا ہے تمنے کفر کا گھر خانۂ عناد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵).

---ڈھونا محاورہ.
گھر کا مال و اسباب لوٹ لے جانا ، گھر لوٹ لینا.

نہیں سننے میں آئی کیا یہ خبر
لے گئی وہ فلانی گھر ڈھو کر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۱).

---رکھنا محاورہ.
گھر یا گھر کے معاملات کی نگہداشت کرنا ، امور خانہ داری کا انتظام کرنا. جس کو اپنی چیز کا درد نہ ہو وہ کیا گھر رکھے گا. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۴۷).

---رویا (---و مج) صف مذ.
جس کا گھر تباہ ہو گیا ہو ، گھر کھوج مٹا ، خانہ خراب (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گھر + رویا (رونا (رک) کا ماضی)].

---روئی (---و مج) صف مث.
وہ عورت جو گھر سے بے گھر ہوئی ہو ، گھر کھوج مٹی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---رہے نہ تیرتھ گئے، مُونڈ مُونڈا کے مُونڈ آئے جوگی بھئے / فضیحت بھئے کہاوت.
کسی کام کے نہ رہے ساری محنت رائگاں گئی ، مفت کی بدنامی ہوئی فائدہ کوئی نہ ہوا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---سبیل (---فت س ، ی مع) امث.
روپیہ جو سرکار کی طرف سے زمینداروں کو گھر بنانے کے لیے دیا جائے ، تقاوی مکانات (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھر + سبیل (رک)].

---سر پر اٹھانا محاورہ.
بہت شور غل مچانا ، شور برپا کرنا ، گھر میں اودھم مچانا ، ہنگامہ بپا کرنا. بچی نے وہ فیل مچائے کہ گھر سر پر اٹھا لیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵). چڑیاں کل سے کچھ بے چین ہیں ، صبح سے شور مچا مچا کر انہوں نے گھر سر پر اٹھا رکھا ہے (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۰).

---سکھ تو باہر چین کہاوت.
جب اچھے دن آتے ہیں تو ہر جگہ فائدہ ہوتا ہے ، خوش اقبالی میں گھر میں بھی آرام ملتا ہے اور باہر بھی (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---سنبھالنا محاورہ.
گھر کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینا. اب تم خدارا میری حالت پر رحم کرو اپنے غصے کو تھوک ڈالو ... گھر میں آؤ ، اپنا گھر سنبھالو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۴۸).

---سنوارنا محاورہ.
گھر بنانا.

رہتے تھے بہت جانور اس پیڑ کے اوپر
اس نے بھی کسی شاخ پہ گھر اپنا سنوارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷).

---سُونا ہو جانا محاورہ.
گھر کی رونق چلی جانا ، لوگوں کا گھر سے چلا جانا ، گھر میں افراد کی کمی ہو جانا ، جس کے دم سے رونق تھی اس کا گھر سے چلا جانا، بہت آدمیوں کا گھر سے چلا جانا، گھر بے رونق ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سے م ف.
۱. گرہ سے ، جیب سے ، پلے سے.

کیا حشر کے دن دولتو دیدار ملے گی
دینا نہ پڑے نفع کی امید میں گھر سے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۵). **۲. اندرون خانہ سے ، پشت پناہ لوگوں کی طرف سے ؛ (کنایۃً) بیوی کی طرف سے ، گھر والی سے** (نوراللغات).

---سے اُٹھنا محاورہ.
گھر سے نکلنا.

عازم دشت جنوں جو کے میں گھر سے اوٹھا
پھر بہار آئی ، قدم پھر نئے سر سے اوٹھا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، د ، ۱۵).

---سے آباد ہونا محاورہ.
اپنے گھر کا ہو جانا ، گھر بار کا ہو جانا ، گھر بس جانا ، شادی بیاہ ہونا. لڑکی ہمارے ہاں آ جائے ، بھانی بھی اپنے گھر سے آباد ہو جائے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۵).

---سے آئے کوئی، سَندسا دے کوئی کہاوت.
رک : گھر سے آئے ہیں الخ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے آئے ہیں سَندیسا لائے ہیں کہاوت.
جب کسی شخص پر کچھ بنی ہو اور اس سے زیادہ سر گذشتہ دوسرا آدمی اس کو سنانا چاہے تو اس وقت وہ یہ فقرہ کہتے ہیں تم مجھ سے زیادہ واقفِ حال نہیں ہو ، کوئی غیر متعلق شخص دخل دے تو کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ نوراللغات).

---سے باہَر بَھلا کہاوت.
عورتیں جھگڑالو خاوند کے متعلق کہتی ہیں کہ گھر سے باہر ہی خوب ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے باہَر پانْو/قَدَم نِکالْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھر سے باہر جانا.

باہر قدم نکالیں جو ہم گھر سے کیا مجال
یہ ضعف ہے کہ آپ سے باہر نہ ہو سکے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۵).

گھر سے نکالوں پاؤں تو سر کاٹ ڈالیں گے
لوگو بہانہ کیا کروں مرزا کے سامنے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۰۱). ۲. بساط سے بڑھ کر چلنا ، حد سے تجاوز کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سے باہَر کَرْنا محاورہ.
گھر سے نکالنا ، گھر میں نہ رکھنا.

وہ آتا ہے اے مردمِ دیدہ دیکھو
تمہیں چشم کے گھر سے باہر کرونگا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۰).

---سے باہَر نِکَلْنا ف م ؛ محاورہ.
گھر سے باہر آنا ، گھر سے نکلنا.

گھر سے باہر نہ نکلنا کبھی اپنے خورشید
ہوسِ گرمیٔ بازار لئے پھرتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۲).

---سے باہَر نہ جانا محاورہ.
چار دیواری سے باہر نہ جانا ، گھر میں بیٹھے رہنا ، گھر کے اندر بیٹھا رہنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سے باہَر نہ نِکَلْنا محاورہ.
دنیا نہ دیکھنا ، سیر نہ کرنا ، گوشہ نشینی ترک نہ کرنا ، وطن نہ چھوڑنا ، پردیس نہ جانا.

وادیٔ عشق کی سیریں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانے کبھی گھر سے نہ باہر نکلا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۶).

---سے بَن جانا محاورہ.
کسی امیر آدمی کی امداد سے مال دار ہو جانا.

کم نہیں سامان میں ہنگامۂ محشر سے آپ
دیجئے دل کو دعائیں بن گئے اس گھر سے آپ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۴۳).

---سے بے گھر ہونا ف م ؛ محاورہ.
بے ٹھکانہ ہونا ، دربدری زندگی بسر کرنا ، خانماں خراب ہونا ، در بدر ہونا. بچوں کے ... پیار کو چھوڑ کر اپنی من مرضی سے گھر سے بے گھر کیوں ہو جائے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳۸).

---سے جاتا رَہنا محاورہ.
آوارہ یا خراب ہو جانا.

ابتر ہوا ہے صحبتِ مردم میں طفلِ اشک
جاتا رہے نہ گھر سے یہ لڑکا شریر ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۴).

---سے خوش صف.
کھاتے پیتے گھرانے کا ، فارغ البال.

میکدے میں آ کے پیتے ہیں پلاتے ہیں ریاض
کہہ رہی ہے وضع ان کی ہیں یہ اپنے گھر سے خوش

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۱۳۹).

---سے دُور کَر دینا محاورہ.
گھر سے لاتعلق کر دینا ، گھر کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دینا. تمہاری ماں نے مجھے گھر سے دور کر دیا ہے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۷۲).

---سے فالتُو صف.
گھر میں زائد ، بیکار ، کسی کام کا نہ ہونا (جامع اللغات).

---سے کافُور ہو فقرہ.
گھر سے نکلو ، دور ہو ، چلو اپنی راہ لو.

گرمیاں یہ اوپی اوروں کو تمہاری بھائیں گی
ٹھنڈے ٹھنڈے ہوجئے گھر سے مرے کافور آپ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۳).

---سے کھونا محاورہ.
گرہ سے خرچ کرنا ، ضائع کرنا ، نقصان اٹھانا (نوراللغات).

---سے کھوئیں تو آنکھیں روئیں کہاوت.
نقصان اٹھا کر تجربہ ہوتا ہے ، کچھ کھو کے عقل آتی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---سے لَڑ کَر تو نَہیں چَلے فقرہ.
کوئی زبردستی بگڑتا اور جھگڑتا ہے اور خواہ مخواہ کسی کے سر ہوتا ہے تو یہ جملہ کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---سے مَرْتے دَم نِکَلْنا محاورہ.
مرنے سے پہلے گھر نہ چھوڑنا ، جیتے جی گھر کو ترک نہ کرنا.

اپنا تم نے کہا کیا اے جان
گھر سے رنڈی کے مرتے دم نکلے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۳۱۳).

---سے نِکالْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھر میں نہ رہنے دینا.

گھر سے تم کیوں نکالے دیتے ہو
کیا قصور اس غلام کا نکلا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۲). اس کے شوہر کا دشمن ہو جائے گا ، اور اس کو اس کے گھر سے نکالنا چاہے گا. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۶). ۲. رخصت کرنا. آج یہ وقت ہے کہ ما باپ جیسے شفیق اور بھائیوں جیسے رفیق مجھ کو گھر سے نکال رہے ہیں. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۶).

---سے نِکَلنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **گھر سے باہر جانا ، گھر چھوڑ دینا.**
شیخ مت گھر سوں نکل آج توں خوباں کے حضور
کول دستار تری باعثِ رسوائی ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۲).
تن سے جانیں نکل گئیں لا کھوں
گھر سے اپنے وہ جب کبھی نکلے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۷۴). پتہ نہیں چلا کہ رات کس وقت گھر سے نکل گئی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۸). ۲. **وطن چھوڑ کر جانا ، پردیس جانا.**
تنگ آیا ہوں وطن سے میں شرر کی صورت
پھر نہ آونگا نظر جس گھڑی گھر سے نکلا
(۱۹۰۷ ، دیوان تسلیم ، ۸۷).

---سے نِکَلوانا ف ل ؛ محاورہ.
گھر سے باہر کر دینا ، گھر میں نہ رہنے دینا.
آتش دی دلوں کو آہ تونے گھر لا کھوں کئے سیاہ تونے
(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۲۰).
تم نکلواتے ہو جب گھر سے تو ہم دیوانے
تھامے دروازے کی زنجیر کھڑے رہتے ہیں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۲).

---سینا محاورہ.
نکمّا بیٹھا رہنا ، بیکار پڑا رہنا. جو شخص نکھٹو ہو کر گھر سیتا ہے ہر ایک اپنا بیگانہ اس کو طعنہ اور سہنا دیتا ہے.
(۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۷۲).

---صاف کَرنا محاورہ.
گھر میں کچھ نہ چھوڑنا ، گھر تباہ و برباد کرنا ، گھر کا اسباب لوٹ لے جانا ، گھر کا ساز و سامان لے اُڑنا.
کو سیلِ خرابی نے کیا گھر کو مرے صاف
صد شکر کہ اب زحمتِ جاروب نہیں ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۳).

---صاف ہو جانا محاورہ.
گھر کے باشندوں میں سے کوئی زندہ نہ رہنا ؛ جھاڑو سے گھر کی صفائی ہو جانا ؛ بہت نقصان ہونا.
گھر کے گھر صاف ہوئے جاتے ہیں ہم لوگوں کے
دل میں کچھ اور دنوں کینہ وری رہنے دے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۵).
گھر ہوئے ہیں صاف عشقِ ابروئے سفّاک میں
مردمِ عالم کو سرمہ نے ملایا خاک میں
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۲۲۴).

---عِید تو باہر بھی عید کہاوت.
گھر سکھ تو باہر چین.
ہیں خوش مرے احباب بھی خوش ہیں اے داغ
سچ کہتے ہیں ، گھر عید تو باہر بھی عید
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۲۰۹).

---قَبر ہونا محاورہ.
گھر قبر کے مثل تاریک ہونا ، گھر میں دم گھٹنا.
گھر قبر ہو گیا جو مجھے ہجرِ یار میں
گھبرا کے سُونے گورِ غریباں نکل گیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹).

---کا م ف.
۱. **گھر بار والا ، گھر والا.** جس جامع المتفرقین نے تین لڑکیوں کو گھر کا کردیا ہے ، وہی پلک نواز ان بچیوں کا بیڑا بھی پار لگائے گا. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۳۸). ۲. **ذاتی ، اپنا.** گھر کی زمینداری ہے خوش حال باپ کا بیٹا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۴). ۳. **آپس کا ، رشتے کا ، رشتہ دار ؛ قدیمی جو ہمیشہ خدمت کرتا ہو** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا اُجالا صف مذ.
گھر کی رونق ، نہایت عزیز ہستی ؛ (کنایۃً) بیٹا ، لڑکا.
عاشق تھے جس کے سیّد والا وہ اب نہیں
جو تھا علی کے گھر کا اوجالا وہ اب نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۲). ماں آنکھ کا تارا ، باپ گھر کا اوجالا سمجھتا تھا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۱).
اے میرے چاند مرے گھر کے اجالے آجا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹا لے آجا
(۱۹۲۵ ، ریاضِ امجد ، ۱۴).

---کا اَسْباب امذ.
متاعِ خانہ ، اثاث البیت ، مال و اسباب (جامع اللغات).

---کا اَور دِل کا بھید ہر ایک کے سامنے نَہ کہیے کہاوت.
اپنے دل اور گھر کی بات ہر ایک سے نہیں کہنی چاہیے ، رازداری سے کام لینا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا آٹا کَون گِیلا کرے کہاوت.
اپنی گرہ سے کون خرچ کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا آدْمی امذ.
بھائی بند ، رشتہ دار ؛ ذاتی ملازم ، جان پہچان والا ؛ بندہ ، مملوک ؛ شوہر ؛ جورو (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا آنگن ہو جانا محاورہ.
۱. **گھر کا تباہ ہو جانا ، خانہ ویرانی ہونا ؛ کسی شخص کا بالکل برباد ہو جانا ، مفلس ہو جانا** (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).
۲. (بطور ظرافت) **کسی عورت کے ہاں بچّہ یا بچّے ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا بابا / باوا آدَم نِرالا ہے کہاوت.
ہر بات نئی ہے ، ہر بات نرالی ہے ، اس گھر کی ہر بات انوکھی ہے (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا بامَن امذ.
خاندان کا پروہت ، گرو ، پیشوائے دین ، برہمن (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا بوجھ امذ.
گھر کی ذمہ داری.

بھیا یہ نقاہت مری اور بوجھ یہ گھر کا
کیا زور ہے جو حکم شہ جن و بشر کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷۷).

---کا بوجھ اُٹھانا محاورہ.
گھر کا انتظام کرنا ، امورِ خانہ داری کا سرانجام دینا ،گھر کا خرچ اپنے ذمہ لینا ، اخراجات خانہ کی ذمہ داری قبول کرنا (جامع اللغات).

---کا بوجھ پڑنا محاورہ.
امورِ خانہ داری میں گرفتار ہونا ،گھر کے کام کاج میں مشغول ہونا. ابھی کم عمر ہے بال بچے ہوں گے گھر کا بوجھ پڑے گا مزاج خود بخود درست ہو جائے گا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۶۱).

---کا بوجھ سنبھالنا محاورہ.
رک : گھر کا بوجھ اٹھانا ، گھر کا خرچ اپنے ذمے لینا ، گھر کے اخراجات کا کفیل ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا بہادُر امذ.
وہ شخص جو گھر میں شیر ہو (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا بھاڑا امذ.
کرایہ مکان (جامع اللغات).

---کا بھولا صف مذ.
اپنے خاندان میں سب سے زیادہ بیوقوف ، سیدھا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا بھید جبھیں پایا ،چوک پورن کو ڈھکنا آیا کہاوت.
چھوٹی چھوٹی باتوں اور معمولی چیزوں سے گھر کی حیثیت ظاہر ہو جاتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا بھیدی امذ.
وہ شخص جو گھر کے سارے راز جانتا ہو ، اندرونی معاملات سے آگاہ ، رازداں.

گھر کا بھیدی ہوں کسی بات کا پردہ نہ کرو
کون سے روز نیا روزن دیوار نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۵).گلوریاں کھانا اور بے دھڑک ہم کو بے حجاب دیکھ جانا اور پتنگ ڈھانا اور خط بھجوانا ، سارا کچا چٹھا کسی گھر کے بھیدی نے دولھا بھائی سے کہہ دیا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۲ : ۳۳). نوکری میں آنے کے بعد گھر کا بھیدی بن کر دوسرے پاکستانی قبائل کی عسکری قوت بیدردی کے ساتھ کچل دینے میں سکندر کا پورا پورا ہاتھ بٹایا. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۲۴۴).

---کا بھیدی لنکا جائے (قدیم) کہاوت.
رک : گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. رام جو جان کر راون پر آئے ، گھر کے بھیدی تے لنکا جائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۰).

---کا بھیدی لنکا ڈھائے کہاوت.
رازدار کی دشمنی بڑا نقصان پہنچاتی ہے اس موقع پر مستعمل ہے جب کوئی رازدار فتنہ برپا کر دے ، رامائن کے قصے کی طرف تلمیح ہے جس میں راون نے رام کو لنکا کے قلعے کی تسخیر کا بھید بتا دیا تھا.

دھتی سمجھا جو فوج لائی ہے
گھر کے بھیدی نے لنکا ڈھائی ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۰).یہ نہ جانا کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے.(۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا ترجمہ ۲ : ۶۷۱). اب بہرام باہر اور انکا اماں اندر ، مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے .(۱۹۲۸ ، باقر علی (داستان گو) کانا باتی ، ۲۵). گھر کے اندر بیٹا چوہا بن کر کتر کر لے گیا ، گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۸۲).

---کا پرسیا اَندھیری رات کہاوت.
اپنوں کی مدارات اپنوں میں ، اپنا آدمی دینے والا ہو تو خوب رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا پیر امذ.
خاندانی مرشد ، پیشوا ؛ (کنایۃً) اپنا ، نسبتی ؛ جیسے : گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ (کہاوت). جوں ہی اردو سے متعلق لکھنؤ کا نام زبان پر آیا کہ دہلی گھر کے پیر یا پروہت کی طرح سامنے آ کھڑی ہوئی. (۱۹۲۷ ، منشورات کیفی ، ۲۰۷).

---کاٹ کھانے / کاٹنے ، کو دَوڑتا ہے / کاٹے کھاتا ہے فقرہ.
ایسے موقع پر مستعمل جب دل غمگین ہونے کی وجہ سے گھر بھیانک اور ویران معلوم ہو ، پریشانی میں کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی ، گھر میں رہنے سے وحشت ہوتی ہے.

تھے وہ جس گھر میں وہاں وہم اگر دوڑے ہے
کاٹنے کو وہ مجھے آگے سے گھر دوڑے ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۷۱).

فراقِ یار آہو چشم میں گھر کاٹے کھاتا ہے
گماں شیر نیستاں کا ہے مجھ کو شیر قالی پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۶۷).ابا جان کے گھر میں نہ ہونے سے گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۹). گھروں پر سامان پہنچایا آخر میں تو خالی گھر کاٹنے کو دوڑ رہا تھا. (۱۹۸۷ ، بھول پتھر ، ۲۷۲).

---کاٹنا محاورہ.
گھر لُوٹنا ، گھر کا روپیہ پیسہ تباہ برباد کر دینا. اے نمک حرام ... میرے بیٹے کو زہر کھلا کھلا کر کُھلا دیا ، میرا گھر کاٹ کاٹ کر محتاج کر دیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۸).

---کاٹے کھانا محاورہ.
مکان میں جی نہ لگنا ، گھر میں گھٹن یا الجھن محسوس ہونا.

کیا جدائی سے جان پر ہے گزند
کاٹے کھاتا ہے میرا گھر مجکو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۰).

---کا جوگی جوگڑا کہاوت.
رک : گھر کا جوگی جوگنا ، الخ. اگر گھر کے آدمی اُسے مٹی کا مادھو سمجھتے تھے تو سمجھا کرتے ، گھر کا جوگی جوگڑا . (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۳۶).

---کا جوگی جوگنا باہَر کا جوگی سدھ کہاوت.
انسان کی وطن میں قدر نہیں ہوتی اپنے گانو میں فقیر ہوتا ہے دوسرے گانو میں اولیا سمجھا جاتا ہے. ان کو ان کی تحریروں کے واسطے سے کتنے اُردو والے جانتے ہیں یا جاننے کی کوشش کرتے ہیں اسے کہتے ہیں گھر کا جوگی جوگنا باہر کا جوگی سدھ. (۱۹۷۳، جنگ ، کراچی (ابن انشا) ۲۰ جولائی، ۵).

---کا چَراغ امذ.
خاندان کا نام روشن کرنے والا ، نور چشم ، بیٹا ، گھر کا اُجالا.

اسی بات کا اس کے تھا دل پہ داغ
نہ رکھتا تھا وہ اپنے گھر کا چراغ

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۰). پانچ برس کے سِن تک وہ نورِ مجسمؐ حلیمہ کے گھر کا چراغ رہا جس کی روشنی سے آنکھوں کو نور ... ملتا تھا. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۹). بچاروں کے گھر کا چراغ بجھ گیا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۷۷).

---کا حِساب امذ.
ذاتی حساب کتاب ، خانگی لین دین ؛ اپنی ہی سمجھ کا حساب (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا خَرْچ امذ.
خانگی اخراجات ، وہ خرچ جو صرف گھر ہی سے تعلق رکھتا ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا دِیا جَلانا محاورہ.
گھر کا خیال کرنا ؛ گھر کی مفلسی دور کرنا. مسعود صاحب نے غیرت دلائی کہ گھر کا دیا پہلے جلاؤ مسجد کا چراغ جلانے والے بہت ہیں. (۱۹۵۶ ، لکھنویاتِ ادیب ، ۳۳۲).

---کا دَھنْدا امذ.
گھر کا کام کاج ، امورِ خانگی ، کاروبارِ خانہ داری. ماں غریب کو گھر کے دھندوں سے اتنی فرصت ہی کہاں ملے گی. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۳).

---کا راسْتَہ / رَسْتَہ امذ.
وہ راستہ جو کسی کے گھر کو جائے ، راہ خانہ ؛ وہ زمین جو اپنی طرف سے آنے جانے کے لیے چھوڑی گئی ہو ؛ ذاتی سڑک یا راستہ ، آسان کام (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---کا راسْتَہ بَتانا محاورہ.
ٹالنا ، بے نیل مرام رخصت کرنا ، چلتا کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کا راسْتَہ بُھول جانا محاورہ.
بدحواسی سے گھر کا راستہ یاد نہ رہنا ، کہیں ایسا جی لگنا کہ گھر جانے کا خیال بھی نہ آنا. ایسا تو کبھی نہ ہوا ہوگا کہ کوئی اپنے ہی گھر کا راستہ بھول جائے. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۰۲).

---کا راسْتَہ سَمَجْھنا محاورہ.
آسان کام سمجھنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کا راسْتَہ لو فقرہ.
چلتے پھرتے نظر آؤ ، دُور ہو.

بحر درباں بے مروّت ہے ہوچکی راہ گھر کا رستا لو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱).

---کا راسْتَہ / رَسْتَہ لینا محاورہ.
گھر کو سدھارنا ، گھر واپس جانا ، راہ لگنا.

کہدو توبہ سے کہ لے قاضی کے گھر کا رستہ
فصلِ گل آ گئی کچھ اور ہے نیت میری

(۱۸۹۲ ، تجلیات عشق ، ۲۶۳).

---کا صَفایا کَرْنا محاورہ.
پورے گھر کو موت کے گھاٹ اُتار دینا ، تباہ کر دینا ، برباد کر دینا. طاعون نے ان کے گھر کا صفایا کر دیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۸۲).

---کا کام امذ.
گھر کا دھندا ، گھریلو مصروفیت.

یہ اک دن کا ہے ذکر اے خوش مقام
لکھا میں نے کاغذ پہ کچھ گھر کا کام

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۶۶).

---کا کُوڑا امذ.
مراد : بالکل بیکار چیز ؛ ناکارہ چیز ، پھینکنے کے لائق چیز. ایک دفعہ پھیچ پلٹ کر خبر نہ لی کہ بہو تھی یا گھر کا کُوڑا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۱). وہ مجھے گھر کے کُوڑے سے بھی غیراہم سمجھتی تھیں. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۱۹).

---کا گَھر امذ.
۱. گھر کے تمام افراد ، پورا کنبہ ، گھر بھر.

نکہ دل سے لڑے مژگاں جگر سے
بندھا ہے مورچہ کیا گھر کے گھر سے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۰۹). گلدم عشق ، گلخیرو عشق ، توعشق سب کو عشق کا طاعون ہو گیا ، گھر کا گھر ہی مجنوں ہو گیا. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۳۶).

سلاخوں میں ادہر ہے طاہرہ اور اس طرف مظہر
بنا رکھا ہے اک بیدادگر نے گھر کا گھر قیدی

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۸۰). ۲. گھر کا تمام مال و اسباب ، سارا ساز و سامان.

یہ کیا ایسی وحشت ہوئی داغ کو
اُٹھا کر کہاں گھر کا گھر لے گیا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۷). ۳. پورا گھر ، نجی گھر ، ذاتی گھر.

کیوں نہ ہم پہلو ہو یاں درد سوا پہلو سے
گھر کا گھر بیٹھ گیا وہ جو اٹھا پہلو سے
(۱۸۹۲ ، مسرور (نوراللغات)). زردار خان کے پاس ایک اپنا گھر کا گھر ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۷ : ۵).

---کا گھر صاف ہو جانا محاورہ.
گھر کے بیشتر افراد کا مر جانا ، گھر بھر کا وفات پا جانا پورے خاندان کا تباہ ہو جانا.
سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید
گھر کا گھر صاف ہوا ، ٹوٹ پڑا کوہ الم
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۳۸).

---کا گھڑوا امذ.
(کنایۃً) گھر کی تباہی ، بربادی. جب جی میں آئی اٹھیں اور ریل میں بیٹھیں میاں پریشان نوکر حیران ، گھر کا گھروا. (۱۹۲۳ ، بچہ کا کرتا ، ۹).

---کا گھڑوا کرنا محاورہ.
گھر کو گھروندا بنا دینا ، تباہ کر دینا ، پورے گھر کو نقصان پہنچانا ، گھر کا ناس ملا دینا. میں تو جب جانوں جب اس لڑکی کو ٹھیک کرو کمبخت نے گھر کا گھروا کر رکھا ہے.(۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۷). سچ کہا ہے ہوا کہ زر ، زمین ، زن تین چیزیں گھر کا گھروا کر دیتی ہیں. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۳۷).

---کا گھڑوا ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. گرہستی برباد ہو جانا ، گھر کا تباہ ہو جانا ، گھر کا سامان منتشر ہو جانا. میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤں تو گھر کا گھروا ہو جائے گا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴). ایسی ہچھل پائی آئی ہے کہ گھر کا گھروا ہو گیا. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۸۸). ۲. غبن یا خیانت سے گھر تباہ ہو جانا (فرہنگ آصفیہ).

---کا گھڑوایا امذ.
رک : گھر کا گھروا. بچے سبھی کے ہوتے ہیں مگر گھر کا گھروایا کہیں نہیں ہوتا. (۱۹۶۸ ، خاکم بدہن ، ۱۷۸).

---کا گھروندہ بنانا محاورہ.
گھر میں ابتری یا بے رونقی پیدا کرنا. اچھا گھر کا گھروندہ بنایا. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۶۵).

---کا مال امذ.
گھر کی دولت ، گھر کا سرمایہ ، مال و متاع ، اسباب خانہ ، ملکیت ، ملک ، مقبوضہ ، ذاتی روپیہ ، ذاتی دولت (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا مالک امذ.
گھر والا ، شوہر ، پتی ، مالکِ مکان (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا مرد امذ.
شوہر ، خاندان یا کنبے قبیلے کا بڑا ؛ (تحقیراً) وہ شخص جو گھر میں شیر اور باہر بھیڑ ہو (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا نام اچھالنا/ڈبونا محاورہ.
خاندان کی عزت برباد کرنا ، خاندان کو بٹہ لگانا (نوراللغات).

---کا نہ گھاٹ کا امذ ؛ م ف.
بے ٹھکانہ ، بے مصرف ، کسی لائق نہیں ، وہ جس کا کہیں ٹھکانا نہ ہو (رک : دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا). راہ کا آشنا باٹ کا ، گھر کا نہ گھاٹ کا. (۱۸۶۳ ، شبستان سرور ، ۲۴).
بیٹھے بیٹھے آن اچانک لگا کلیجے تیر
نہ گھر کے نہ رہے گھاٹ کے یہیں مرے اخیر
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳۱۲). تمہارا پردادا ایک آوارہ گرد اوغان تھا گھر کا نہ گھاٹ کا. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۳۸).

---کا ہوا نہ در کا فقرہ.
رک : گھر کا نہ گھاٹ کا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کاج بہو گیلاونکو کہاوت.
جو عورت کام کاج سے جی چرائے اس کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کتی کا صف مذ (مث : گھر کتی کی).
۱. گھر کے کتے ہوئے سوت کا ، گھر کا کتا ہوا ، گھر کا بنا ہوا سوت (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (کنایۃً) مفت کا. اہل اسلام کی یہ گھر کتی کی بولی ہے اور صاحبان ہنود کی تسلیم و پسند کردہ. (۱۹۱۱ ، محاکمہ مرکز اردو ، ۳۸).

---کر گھر ستر بلا سر (پر) دھر کہاوت.
گھر بار کی وجہ سے بڑی بڑی آفتیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں ، گھر کا انتظام آسان نہیں ، گھر چلانا بڑا دردِ سر ہے. یہ تو سب ہی کو معلوم ہے کہ گھر کر گھر ستر بلا سر پر دھر. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۹۴).

---کرنا محاورہ.
۱. جگہ کرنا ، گنجائش پیدا کرنا. تمام عرب میں اسلام کی شوکت اور حقانیت نے اپنا گھر کر لیا. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۸۳). ساتھ ہی ساتھ رہ رہ کر بے معنی اور ناقابل یقین وسوسے بھی گھر کرتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۴). ۲. بیاہ کرنا ، شادی کر لینا. جب تیرا باپ مرا تو میں روپا سے دو ہی چار سال بڑی تھی اس وقت کوئی گھر کر لیتی تو تم لوگوں کا کہیں پتہ نہ لگتا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۴۳). ۳. گھر بنا لینا ، رہنا ، بسنا ، مستقل سکونت اختیار کرنا.
گلی میں تیری وہ آ گھر کرے اے خانہ آباداں
جو اپنے ہاتھ پہلے کر لے ویراں خانماں اپنا
(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۷۵). ۴. گھبنا ، چبھنا ، گھسنا.
تیر اس نگہ کا گر دلِ مضطر میں گھر کرے
ناسور عشق زخم کے پھر گھر میں گھر کرے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۹).
اور تیروں نے تو سینے میں کیا گھر اپنا
ناوکِ ناز کے حصے میں مرا دل آیا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۰).

قید کٹنے پر بھی عابد ہیں گرفتارِ محن
پاؤں میں گھر کر چکی ہے ہر کڑی زنجیر کی

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۲۹)۔ ۵. **سرایت کرنا ، اثر کرنا ؛ (دل میں) بیٹھ جانا۔**

دل ہی دل میں ہاں محبت اپنا گھر کرتی ہے
ہم ہے غافل وہ سو ٹکڑے جگر کرتی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵۰)۔

ہزار طرح کا پیدا کرے اثر تعویذ
تمھارے دل میں کرے گا نہ کبھی گھر تعویذ

(۱۸۷۳ ، دیوان جراز ، ۳۷)۔ گفتگو کا وہ موثر طرز و انداز اختیار کرنا چاہیے جو دل میں گھر کرے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۵۴)۔ جنم بھومی کے رہنے والے «سانول» شیر افضل جعفری کے دل و دماغ میں اس طرح گھر کیے ہوئے ہیں کہ ان کا دین و ایمان بن گئے ہیں۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل تا جون ، ۳۸)۔ ۶. **پرندوں کا گھونسلا ، بل یا سوکھا وغیرہ بنانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ ۷. **چھید کرنا ، سوراخ کرنا۔**

کیڑا ذرا سا وہ کہ جو پتھر میں گھر کرے
انساں وہ کیا نہ جو دلِ دلبر میں گھر کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۹)۔ ۸. **گھر گرہستی کرنا ، گھر داری کرنا ، امور خانہ داری انجام دینا۔** نوکروں کو یہ خوف تھا کہ بڑی صاحب زادی لاکھ ہوشیار ہیں پھر بھی سامنے کا بچہ ہیں ، کبھی گھر کیا نہیں۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۲)۔ ۹. **جمنا ، منجمد ہو جانا۔**

قاتل مرے لہو کو شتابی سے دھو کہیں
جوں مورچہ نہ یہ ترے خنجر میں گھر کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۱ : ۳۸۶)۔ ۱۰. **رواج پانا ، مروج ہو جانا۔** اہلِ مشرق کی مذہبی رسمیں رومہ میں گھر کرتی جاتی تھیں۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۲۸۸)۔ ۱۱. **آپس میں بیاہ کرنا ، جوڑا لگانا ، ملنا کعت کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

--- کو آگ لگانا محاورہ۔
گھر کو جلانا ؛ گھر تباہ کرنا ، ازدواجی زندگی برباد کرنا۔

تماشا ہو اگر وہ چھوٹ جاوے
کہ گھر کو آگ کس کس کے لگاوے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۶)۔ اس سرے سے اُس سرے تک سارے گھر کو آگ لگا دی ... موئے چماروں حلال خوروں کا گھر بھی تو اچھا ہو گا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۸)۔

جَلا کے مشعلِ جاں ہم جنوں صفات چلے
جو گھر کو آگ لگائے ، ہمارے سات چلے

(۱۹۶۲ ، غزل ، مجروح سلطان پوری ، ۷۷)۔

--- کو بے چراغ کرنا محاورہ۔
گھر کو ویران کر جانا ؛ اولاد نرینہ کو قتل کر دینا یا مار دینا۔ بادشاہ فرزند کو آغوش میں دبائے ... کہتے تھے کہ بابا گھر کو بے چراغ خاک سیاہ کر گئے تھے۔ (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۴۸)۔

--- کو پھر جائیے فقرہ۔
ملاقات کے وقت دوست سے اشتیاق یا شکایت کے اظہار کے لیے مستعمل (دریائے لطافت ، ۴۷)۔

--- کون دیوا تو مسجد کون دیوا کہاوت (قدیم)۔
آدمی کو اپنا حق ملے تو وہ خدا کا حق بھی ادا کرتا ہے۔ گھر کون دیوا تو مسجد کون دیوا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰)۔

--- کی م ف۔
خانہ ساز ، خانگی ، ذاتی ، اپنی۔ گھر کی زمینداری ہے ، خوش حال باپ کا بیٹا ہے (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۳)۔ دھان کوٹنے یا کنوئیں سے پانی لانے کا کام گھر کی عورتوں کو ہی کرنا پڑتا تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶)۔

--- کی آدھی نہ باہر کی ساری کہاوت۔
اپنے وطن میں رہ کر اگر کم آمدنی بھی ہو تو بیرون ملک کی زیادہ آمدنی سے بہتر ہے ، گھر کی کم آمدنی باہر کی زیادہ آمدنی سے بہتر ہے ، گھر میں آدھی روٹی کھانی پردیس میں جا کر ساری کھانے سے بہتر ہے۔ میرا تو دل جانے کو نہیں چاہتا وہ مثل ہے گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری۔ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۳۵)۔

--- کی بات امث۔
۱. **آپس کی بات ، نجی معاملہ۔** وہیب کو اس تجویز پر اطلاع ہوئی تو گھر کی بات تھی ، اس نے اس پیام کو خوش دلی کے ساتھ منظور کرلیا۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۳۸)۔ ۲. **اپنے ہاتھ کا کام ، اپنے اختیار کا کام ، بہت آسان کام ؛ گھر کا بھید ، پوشیدہ راز** (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

--- کی باندی امث۔
گھر کی نوکرانی ، گھر کے کام والی۔ بیوی کو دیکھو سر جھاڑ منہ پھاڑ ، جیسے بڑے گھر کی باندی۔ (۱۹۶۷ ، ادبیہ ، ۱۷۰)۔

--- کی بلا گھر ہی میں کہاوت۔
وہاں کہتے ہیں جہاں کسی بیوہ عورت سے اس کے متوفی خاوند کا بھائی یا قریبی عزیز شادی کر لے (ماخوذ : جامع اللغات)۔

--- کی بلی امث۔
پالتو بلی ؛ (کنایۃً) قریبی شخص ، گھر کا پروردہ۔ افسوس جب بڈھے شیر (منعم خاں) نے دور تک میدان صاف دیکھا تو پہلے حملے میں گھر کی بلی کو شکار کیا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۸۲)۔

--- کی بلی اور گھر ہی میں شکار کہاوت۔
گھر میں آپس کے جھگڑے فساد کے موقع پر کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

--- کی بہو امث۔
بیٹے کی بیوی ؛ بہو۔ مایا بھی بابا کی دیکھ بھال میں لگی رہتی لوگوں کی خاطر داری کرتی ... جیسے وہ گھر کی بہو ہو۔ (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۷۲)۔

--- کی بی بی امث۔
گھر کی مالکہ ، خاتون خانہ ، بیوی۔ مسافر کی آواز سن کر گھر کی بی بی باہر آئی ... مسافر نے پوچھا ، تمھارے میاں گھر پر ہیں؟ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۵۳)۔

---کی بیوی ساگ برابر کہاوت۔
رک : گھر کی مرغی دال برابر. ہاں صاحب وہ مثل نہیں سنی گھر کی بیوی ساگ برابر. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۲)۔

---کی بیوی/بی بی ، باندی/باندنی گھر کُتّو جوگا کہاوت۔
جب گھر کی مالکہ ادھر ادھر پھرے گی اور گھر میں نہ بیٹھے گی تو گھر میں کُتّے ہی لوٹیں گے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی پُتّی امث۔
کسی بات کی خرابی یا ناپسندیدگی پر کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ محاوراتِ ہند)۔

---کی پُتّی (اور) باسی ساگ کہاوت۔
بیجا شیخی بگھارنے والے کے بارے میں مستعمل ، گھر میں دیکھو تو مٹی کے برتن اور باسی ساگ کے سوا کچھ نہ نکلے گا باہر صرف شیخی ہی شیخی ہے. آزاد : ایک شہزادے دو لاکھ روپیہ اس تصویر کا دیتے تھے ، عباسی : گھر کی پُتّی اور باسی ساگ. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۶۶). چلو بیٹھو بھی ، گھر کی پتی باسی ساگ ، اس دن وہ بس آنی تھی نہ ڈاکٹرنی ، اُسے آپ سر کہنے لگے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۱)۔

---کی پُونجی امث۔
۱. ذاتی سرمایہ. کتنی ہی روشن خیالی ہو گھر کی پونجی کے بغیر کام نہیں چلتا. (۱۹۱۶ ، مکاتیب مہدی ، ۱۹۳). ۲. گھر کی کُل کائنات ، سب سے عزیز ملکیت ، عزیز شے یا شخص.

جلد اچھا ہو یہ تعالیٰ اللہ
یہی انشا کے گھر کی پونجی ہے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۲)۔

---کی ٹہل امث۔
خانہ داری کے کام (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔

---کی جلی بَن میں گئی بَن میں لاگی آگ بَن بیچارہ کیا کرے کرموں لاگی آگ (جو ہیں ہمارے بھاگ) کہاوت۔
بدنصیب کا کہیں ٹھکانا نہیں جہاں جائے گا بدقسمتی کی وجہ سے سختی اُٹھائے گا. شادی کے بعد ساس چھ مہینے بھی زندہ نہیں رہیں ، میری تو وہی مثل ہے گھر کی جلی بن میں گئی بن میں لگی آگ بن بیچارہ کیا کرے کرموں لگی آگ. (۱۹۶۷ ، ادبیہ ، ۱۶۹)۔

---کی جورُو (جور) کی چوکسی کہاں تک کہاوت۔
اپنے ہی گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی کرنا بہت مشکل ہے ، گھر کے چور کی نگرانی بہت مشکل ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی چار دیواری امث۔
گھر کے اندر کی دنیا. بڑے کاموں کا سلیقہ تم کو حاصل کیوں کر ہو گھر کی چار دیواری میں تو تم قید ہو ، کسی سے ملنے کی تم نہیں. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۵۰)۔

---کی چوکھٹ امث۔
(کنایۃً) گھر کی بیوی. اچھا میں تو جاتا ہوں ، جب تمہارے میاں آجائیں تو انہیں سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل دے ، میاں شام کو گھر پہنچا تو بیوی نے یہ بات اسے کہ سنائی. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۵۳)۔

---کی راہ پکڑنا محاورہ۔
رک : گھر کی راہ لینا.

ہے ہے ہزار افسوس ہے ، آخر کو پکڑوں گھر کی راہ
(۱۸۳۷ ، مجموعۂ پشت قصہ ، ۳۲)۔

---کی راہ لینا محاورہ۔
رخصت ہونا ، چلتا بنتا.

سُن کے عبداللہ از شرمِ گناہ
اوٹھ کے محفل سے چلا لی گھر کی راہ
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۵۵). اپنے گھر کی راہ لو نہیں میں آپ شہر چھوڑتی ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۷۲)۔

---کی راہ نہ مِلنا محاورہ۔
ایسا بدحواس ہو جانا کہ گھر کا راستہ بھی نہ ملنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---کی رَونَق امث۔
نہایت عزیز ہستی جس سے گھر میں رونق نظر آتی ہو. دروازے میں گھستے ہی ازسرنو کہرام مچ گیا دیکھا تو گھر کی رونق جا چکی تھی. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۶۳)۔

---کی طَرح بَیٹھنا محاورہ۔
کھل کر بیٹھنا ، ہاتھ پسار کے بیٹھنا ، اطمینان سے بیٹھنا ، آرام سے بیٹھنا ، بہت سی جگہ گھیر کر بیٹھنا ؛ ذرا سکڑ سمٹ کر بیٹھنا ، بہت سی جگہ گھیر کر نہ بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

---کی طَرح رَہنا محاورہ۔
بے تکلفی کے ساتھ رہنا ، بے تکلفانہ برتاؤ رکھنا ، اپنا سا گھر سمجھ کر رہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی سوبھا گھر (والی) والے سے کہاوت۔
مکان کی رونق مکین سے ہوتی ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

---کی سوبھا گھر والی/والے کے سَنگ کہاوت۔
مکان کی رونق اور زیب و زینت مکان والے سے ہوتی ہے ؛ زیب و زینت صاحبِ خانہ سے ہوتی ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ مہذب اللغات ؛ لغات النساء)۔

---کی کھانڈ کرکری ، چوری کا گُڑ میٹھا کہاوت۔
گھر کی قیمتی چیز کی بہ نسبت مفت کی چیز زیادہ اچھی لگتی ہے ؛ لوگ حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے حرام کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---کی کھیتی امث.
۱. ذاتی کھیتی باڑی ، مالک زمین کی اپنی بوئی ہوئی کھیتی ؛ موروثی مال (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (کنایۃً) سر ، داڑھی اور موچھوں کے بال جنھیں ہر وقت منڈوا دینے اور رکھنے کا اختیار ہے. مونچھیں تو گھر کی کھیتی ہیں جب چاہا پھر پھر اُگ آئیں گی. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۳).

---کی لونڈی امث.
۱. کنیز ، ملازمہ. ہر لمحہ ٹہوکے اور کچوکے دے دے کر یاد دلایا جاتا ہے کہ تُو اس گھر کی لونڈی ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۷). ۲. وہ چیز جو زیر نگیں یا اختیار میں ہو. زبان تو اُن کے گھر کی لونڈی ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۰). زبان ان کے گھر کی لونڈی تھی اور بیان کا زور انہیں ورثے میں ملا تھا. (۱۹۸۵ ، بزمِ خوش نفساں ، ۸).

---کی مٹّی لے ڈالنا محاورہ.
پیچھا پکڑنا عموماً رشتے لینے والے کے مسلسل اصرار پر کہا جاتا ہے. منجھلے چچا نے پیغام دیا تھا ... بڑی آپا جان کا بچہ ناصر موجود ہے ، جھوٹوں اشارہ پا جائیں تو گھر کی مٹّی لے ڈالیں. (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۴۷).

---کی مُرغی امث.
وہ قابل قدر چیز جس کی کوئی قدر نہ ہو. میں تو تمہارے لیے گھر کی مرغی باسی ساگ ہوں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۰).

---کی مُرغی دال بَرابَر کہاوت.
گھر کی عمدہ چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی ، صاحب کمال آدمی کی اپنے گھر میں قدر نہیں ہوتی. گھر کی مرغی دال برابر ، بیٹے عزیز دوست باوفا ، غلام کی ناقدری. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت (ترجمہ) ، ۱۰۹). بقول شخصے کہ گھر کی مرغی دال برابر. (۱۸۸۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۳۸).

جس نے کہا ہے سچ یہ کہا ہے
گھر کی مرغی دال برابر

(۱۹۳۰ ، منظوم کہاوتیں ، ۳۸). صدر ایوب اپنے سیکرٹری کو گھر کی مرغی دال برابر سمجھ کر کسی قدر بے توجہی سے ساکن و جامد بیٹھے رہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۳۷).

---کی مُرغی کا دال بَن جانا محاورہ.
رک : گھر کی مرغی دال برابر. جب گھر کی مرغی دال بن جائے تو پھر بارہ مصالحوں کی چاٹ کے لیے مرد باہر بھاگنے پر مجبور ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، نکتہ اور نقطے ، ۱۱۳).

---کی مری اور مرا ساگ کہاوت.
رک : گھر کی ہنک باسی ساگ (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی مَلِکَہ امث.
مراد : بیوی ، گھر والی. گھر کی ملکہ اور شوہر کی راج دلاری اور شرعِ اسلام کے موافق بیوی ہو. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۵).

---کی مُوچھیں ہی موچھیں ہیں کہاوت.
نری باتیں ہی باتیں ہیں باقی ہیچ ، قلّاش آدمی کے متعلق کہتے ہیں یعنی گھر میں کچھ نہیں ہے (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

---مُولی سَمَجھنا محاورہ.
کم حیثیت جس کی قدر نہ کی جائے ، بہت معمولی ، نہایت بے وقعت سمجھنا. نوجوان زبان عربی کو بحرِ زخّار کے بجائے گھر کی مولی سمجھنے لگے ہیں. (۱۹۷۳ ، متاعِ لوح و قلم ، ۱۰۳).

---کے بَرْتَن باہَر پُھوٹنا محاورہ.
گھر کی بات کا باہر والوں کو پتہ چلنا. گھر کے برتن باہر نہیں پھوٹے اور ہم میں سے کسی نے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اعلان بغاوت نہیں کیا. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۳۱).

---کے پیروں کو تیل کا مَلیدَہ کہاوت.
اپنوں کی بےقدری یا بےتوقیری اور غیروں کی قدردانی یا قدرافزائی حقداروں کے ساتھ کم سلوک کرنے اور غیروں کی خاطرداری کرنے کے موقع پر مستعمل. خداوند کریم کو ایسی تقدیر کرنا کیا ضرور تھی کہ جس میں سر تا سر ہمارا نقصان ہے ، یہ وہی مثل ہے کہ گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۶۸۳). مرزا خدا کی قسم تمہاری باتوں سے بہت جی جلتا ہے ، ایرے غیروں کے حالات گھسیٹے چلے جاتے ہو اور گھر کے پیروں کو تیل ہی کا ملیدہ کھلاتے ہو. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۹). باہر والوں کو پوچھتے ہو گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ ، اب تک وہ تمہارے دعاگو ہیں اگر خدا نہ کرے ... الٹی تسبیح پھیر دی تو روو گے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۹۳).

---کے تکے باسی ساگ کہاوت.
شیخی بگھارنے والے کے بارے میں مستعمل (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---کے جالے لیتے پھرنا/لینا محاورہ.
بےفائدہ کام کرنا ، گھر کا کونا کونا جھانکنے اور ہر ایک چیز ٹٹولنے پھرنا (نوراللغات).

---کے جَلے بَن گئے بَن میں لاگی آگ بَن بِچارا کیا کرے جو کرموں لاگی آگ کہاوت.
بدنصیب کا کہیں بھی ٹھکانا نہیں جہاں جائے گا وہیں سختی اُٹھائے گا (فرہنگ آصفیہ ؛ محاوراتِ ہند).

---کے رووِیں باہر کے کھائیں دُعا دینے قَلَندَر جائیں کہاوت.
گھر والوں سے بُرا سلوک اور باہر والوں سے اچھا سلوک (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے رہے نَہ دَر کے فقرہ.
گھر کا رہنا نہ در کا ، کہیں کا نہ رہنا.

ہے دم کی بات جو تھے مالک یہ اپنے گھر کے
جب مرگئے تو ہرگز گھر کے رہے نہ در کے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۰).

---کے رہے نہ بار کے فقرہ.
رک : گھر کے رہے نہ در کے. اتنے دن فاقہ کشی کر کے مصیبت سے دو چار ہونے تباہی میں گرفتار ہونے نہ گھر کے رہے نہ بار کے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۳۲).

---کے کھیر کھائیں اور دیوتا بھلا منائیں کہاوت.
نیکی وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے ، اوروں کے نام سے اپنا کام نکالنا یا اوروں پر احسان دھر کے اپنا مقصد حاصل کرنا (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---کے گودڑے امذ ؛ ج.
پھٹے پرانے کپڑے ، گھر میں سب سے زیادہ اور نکمے ؛ کسی چیز یا بات کی ناپسندیدگی کے اظہار کے لیے مستعمل (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---کے گھر م ف.
۱. (ان معنوں میں گھر کے گھر میں بھی مستعمل ہے) ، گھر ہی میں ، گھر کے اندر ؛ برابر سرابر ، نفع میں نہ نقصان میں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. بہت سے گھر ، بہت سے خاندان.

ابر مژہ یہ چشم تو کیا ہے کہ گھر کے گھر
تُو نے برس برس کے ہزاروں بٹھا دیئے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۷۱).

نوجوانوں کے دل کو داغ دیے
گھر کے گھر اس نے بےچراغ کیے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۵). دلی کی ویرانی اور بربادی کا یہ عالم تھا کہ گھر کے گھر بےچراغ ہو چکے تھے. (۱۹۸۸ ، کچھ نئے اور پرانے شاعر ، ۱۲).

---کے گھر بند ہو گئے فقرہ.
بیماری یا آفت وغیرہ کی وجہ سے بہت سے گھر تباہ اور ویران ہو گئے ، بہت سے گھر بے وارثے اور غیر آباد ہو گئے بہت سے گھر تباہ و برباد ہو گئے ، حاکم کے ظلم سے گانو کے گانو ویران ہو کر دوسرے علاقے میں جا بسے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کے گھر بیٹھ گئے فقرہ.
بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات گر پڑے.

نہ پوچھو عشق کی شورش نے عالم میں کیا کیا کیا
عجب طوفان اٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۹).

---کے گھر چوپٹ کرنا محاورہ.
رک : گھر کے گھر خالی کرنا.

اپنے دروازے آگے رکھ نٹ کھٹ
کیے ہیں ان کے گھر کے گھر چوپٹ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۸).

---کے گھر خالی کرنا محاورہ.
گھر کے گھر تباہ کرنا ، متعدد گھر برباد کرنا.

کیا ستھراؤ قاتل نے نظر بھر کر جدھر دیکھا
محلّے کے محلّے کر دیے ہیں گھر کے گھر خالی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۲۴).

---کے گھر رہنا محاورہ.
برابر سرابر ہونا ، نہ تو نفع ہی ہونا نہ نقصان ، نہ تو کچھ کمانا اور نہ گرہ سے کھونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کے گھر صاف ہو جانا محاورہ.
بہت سے گھروں کا تباہ و برباد ، ویران اور خراب ہو جانا.

بانکپن نے ترے عالم میں کیا کیا ستھراؤ
گھر کے گھر ہو گئے ظالم تری تلوار سے صاف
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۷).

---کے گھر میں م ف.
آپس میں ، باہمی طور پر ، گھر ہی میں. دنیا میں جہاں تک ہو سکے میل ملاپ کو بڑھانا چاہیے ، گھر کے گھر میں نسبت ناتہ کر لیا تو کیا شادی بیاہ؟. (۱۸۶۸ ، مرأۃ العروس ، ۲۶۱).

کیوں جائے کوئی جھگڑا محشر کے شور و شر میں
آؤ بہیں نہ کر لیں طے مل کے گھر کے گھر میں
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۷۱).

---کے ہی نہ گھیرتے کہاوت.
کسی لائق ہوتے تو اپنا ہی کام/نام نہ سنبھالتے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---کھانے جاتا ہے فقرہ.
گھر کاٹنے کو دوڑتا ہے ، گھر کا ماحول اُلجھن کا سبب ہے ، پریشانی کے سبب گھر میں دل نہیں لگتا ہے.

تمہارے رونے سے منہ کو کلیجا آتا تھا
یہ گھر خدا کی قسم ہم کو کھانے جاتا تھا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۱۱).

---کھڑا ہونا محاورہ.
گھر تعمیر ہونا ، گھر بنانا ، رہنے کے لیے ٹھکانا کرنا. بنجر زمین پر یہ گھر کھڑا تھا. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۵۲).

---کھُلوانا محاورہ.
پچیسی یا چوسر وغیرہ کی ایسی چال چلنا کہ مہرے کے ہٹانے کا راستہ نکل آئے.

بازیاں سب بند ہیں اختر نے گھر کھُلوا دیے
یہ جیبی چوسر میں بالکل ہم سے ہاری رات کو
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۱۶).

---کھوج (---و مج) امذ.
گھر کا پتہ ، رہنے کا پتہ ، نشان.

چند عیّال ایسے لے آیا
جن کا گھر کھوج جانتا ہی نہ تھا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۸۷). [گھر + کھوج (رک)].

--- کھوج مٹا صف.
بے ٹھکانا ، بے گھر در کا.

نوج ایسے کہیں اور ہوں گھر کھوج مٹے لوگ
سب تاڑ گئی ہے یہ بڑا شہر دو کانا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

--- کھوج مٹانا محاورہ.
نام و نشان مٹانا ، نیست و نابود کرنا.
کیسا یہ چلن ہے چال کیسی گھر کھوج مرا مٹا رہے ہو
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۵۳).

--- کھود کَر مَیدان کَرْدینا محاورہ.
گھر گرا دینا یا منہدم کردینا ، تباہ برباد کردینا (علمی اردو لغت).

--- کھودے ایندْھن بہت کہاوت.
امیر غریب بھی ہو جائے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کھو کَر تَماشا دیکْھنا محاورہ.
گھر پھونک تماشا دیکھنا ، گھر برباد کرکے عیش منانا ، عیش و عشرت میں مال دولت لٹا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- کھونا محاورہ.
گھر اُجاڑنا ؛ ازدواجی زندگی بگاڑ لینا.

چشم اس طرح اگر خون جگر روتی ہیں
میرا کیا جانے گا اپنا ہی وہ گھر کھوتی ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۳). یہ کیا خیال گھر کھونے کا دل میں سمایا. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۲ الف). اس بے وقوف نے تو اپنی عقلمندی سے گھر کھویا ہی تھا مگر یوں کہیے کہ خدا نے ہماری طرف دیکھ لیا ، نہیں تو عمر بھر سر پر ہاتھ رکھ کر روتی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۵).

--- کھیر تو باہَر بھی کھیر کہاوت.
آسودہ حال کی باہر بھی خاطرداری ہوتی ہے ، خوش حال باہر بھی سراہا جاتا ہے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

--- گانْو امذ.
وہ گانْو جو دیس مکھ یا دیس پانڈیوں کو شاہان سلف سے بطور معاف عطا ہوا جس میں وہ اپنا گھر بنا کر رہتے ہیں.

ہیں سب ناؤں اوسی کے جس ناؤں نیں
زمیں آسماں اوس کوں گھر گانْوں نیں

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۳۱). «گھر گانوں اور پالم پٹ» سے وہ مواضعات مقطعہ مراد ہیں جو زمینداروں کو عطا ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۱۳). [گھر + گانْو (رک)].

--- گِرَسْت / گِرَہَسْت (--- کس گ ، فت ر ، سک س / سک ہ ، س) صف.
گھر کا انتظام چلانے والا ، گھر کے کام کاج میں دلچسپی لینے والا ، قابل اعتماد. ماما نے کہا حضور ہمارے ساتھ چلے چلیں وہ گھر گرہست ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۶). گھر گرست محنتی عورتیں ... اپنی تھکن مٹانے اور دل بہلانے کی غرض سے ٹھہر ٹھہر کر گا رہی ہیں. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۷۱). اگر کوئی گھر گرہست لینا چاہے تو تو ہم بیچ دیں گے. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۲۸). [گھر + گرست / گرہست (رک)].

--- گِرَسْتی / گِرَہَسْتی (--- کس گ ، فت ر ، سک س / سک ہ ، س) امث.
۱. **انتظام خانہ داری ، گھریلو کام ، گھربار کے کام کاج.** جب میں کسی جوان جہان کو بال بچوں میں گھر گرہستی کے کاموں میں مشغول دیکھتا ہوں تو حضرت مریم کی پاکدامنی ... یاد آ جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، دھوکہ ، ۸۲). ۲. **گھر کا اسباب ، گھر کی چیزیں ، گھرداری.** گھر گرہستی سب کچھ رما جما لٹ گیا. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۶۱). [گھر گرست / گرہست (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت و نسبت].

--- گِڑْنا محاورہ.
گھر تباہ ہونا.

بگڑ جائے یوں بن کے یہ غم رہے ورنہ
بہت گھر گریں گے بہت گھر اٹھیں گے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۳۶).

--- گنگا آئی فقرہ.
محنت کے بغیر مطلب حاصل ہو گیا (جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر).

--- گَئی صف مث.
خانہ خراب ، نگوڑی ؛ رانڈ ، بیوہ.

ہیں پر خاکستری قمری کے اور سیلی ہے گردن میں
کہو چھوڑا ہے کیا ان گھر گئی نے فرق جوگن میں

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا (مجذوب) ، شوق ، ۳۸۳). [گھر گیا (رک) کی تانیث].

--- گَیا صف مذ.
خانہ خراب ، خانماں برباد ، نگوڑا.

مجھ خانماں خراب کو دیکھ اس نے یوں کہا
بیٹھا ہے کون در پہ ہمارے یہ گھر گیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۸۰).

دیکھ تیرے عشق میں کیا کیا ہوا اے گھر گئے
صبر اور تسکین یاں سے کوچ کب کے کر گئے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۷۶). [گھر + گیا (جانا (رک) سے حالیۂ تمام)].

--- گھاٹ امذ.
۱. **چال ڈھال ، رنگ ڈھنگ ، طور طریق ، طرز ، وضع ؛ دانْو گھات.**

بھلا حاصل جو دیدے دھوے دھائے سات پانی سے
کہ یاں گھر گھاٹ سب معلوم ہے اونکی صفائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶). غرض تماش بینوں کو پھنسانے کے جتنے گھر گھاٹ اور جتنے چونچلے ہیں سب بتلا دیئے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۳۰). ۲. **جائے سکونت ، ٹھور ٹھکانا ، پتا نشان.**

بیگما چاہ کے دریا کے بڑے پاٹ کو سوچ
بے دھڑک پاؤں نہ دھر پہلے تو گھر گھاٹ کو سوچ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۲). جن کا کوئی گھر گھاٹ نہیں ... اون کو جلا وطن کر دیا جائے.(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۵). نہ انہیں اپنی جنم بھومی کی چاہ رہتی ہے نہ گھر گھاٹ کی . (۱۹۴۹ ، نگارخانہ ، ۵۸). سیاح کو ... گھر گھاٹ کے بندھنوں سے نجات دلا کر نئی سرزمینوں کی سیر پر اکساتے رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۶۷). ۳. **دانو گھات** ؛ مراد: **کمینہ پن.**

مجھ کو فقروں میں کیا اڑاتے ہو
جانتا ہوں جناب کا گھر گھاٹ

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۱۸). [گھر + گھاٹ (رک)].

---گھاٹ پانا محاورہ.

رک : **گھر گھاٹ معلوم ہونا.** اکڑ تکڑ اوس میں بہت سما رہی تھی ، کسی کو کچھ نہ سمجھتا تھا ، پر کسی بات کی لوچ کا گھر گھاٹ پایا نہ تھا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۶).

---گھاٹ معلوم ہونا محاورہ.

اصلیت جاننا ؛ حسب نسب کا سراغ لگنا ؛ دانو گھات ؛ رنگ ڈھنگ یا طور طریق معلوم ہونا ، تمام باتوں سے آگاہ ہونا ، سب بھید جاننا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---گھالنا محاورہ.

۱. **گھر اجاڑنا ، لوٹنا ، تباہ کرنا ، دھوکے اور فریب سے مال مارنا.** ان چھنال نے میرا گھر گھالی ، ان چھنال نے مجھے دیس انتر دی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۶).

گردش چشم دکھا مجکوں دیے ہیں بالے
گوشۂ چشم ستی دیکھ بہت گھر گھالے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).

شکر اللہ کہ میرے پانوں پہ گرتے ہیں وہ شوخ
ویسے کوئی خانہ خرابوں کے جو گھر گھالے ہیں

(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۱۲۰).

ابھی تو تم نے پردے میں ہی ایک عالم کا گھر گھالا
مجھے تو فکر ہے صورت دکھاؤ گے تو کیا ہوگا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۶۷). جذبۂ عشق کی یہ کہہ کر تحقیر کی کہ اس نے سینکڑوں گھر گھالے ہیں. (۱۹۶۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۱). ۲. **فریفتہ کرنا ، عاشق و شیدا بنانا ، موہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---گھالو (---و مع) صف.

گھر برباد کرنے والا. عشق بادشاہ عالم پناہ کی بادشاہی میں تی یک گھر گھالو دغاباز خیال نام نقاش کوں سنگھات لیایا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۷). [گھر + گھال (گھالنا (رک) سے) + وُ ، لاحقۂ فاعلی].

---گھر (---فت گھ) م ف.

ہر ایک گھر میں ، جگہ جگہ ، سب کے ہاں ، سب جگہ.

حضرت علیؓ مولود تھے سب مومناں کا عید ہے
یاراں خوشیاں گھر گھر کروائے دوستاں کا عید ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۳).

چُھپا راز رکھنا تو ہوئی جیو یہ خوار
جو بولوں تو ہویگا گھر گھر پکار

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۱).

مکھ ترا آفتاب محشر ہے
شور اس کا جہاں میں گھر گھر ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۶).

سیم و زر ہی پہ فقط کچھ نہیں موقوف صلا
لینے کو لعل و گہر کہتے ہیں گھر گھر اشعار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۲۱).

مصر میں ایک ہی یوسف تھے یہاں کی نہ کہو
لکھنؤ شہر وہ ہے جس میں ہیں گھر گھر معشوق

(۱۸۴۲ ، مظہر عشق ، ۹۳). اس وقت زبان کی اشاعت کے تین ذریعے ہوسکتے ہیں، ایک اخبارات کا جن کا پیام گھر گھر پہنچتا ہے. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۵۹). ہل ہارون نے گھر گھر جا جا کر کاشت کار سے ادائیگی کی تیاری کا حکم دیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۱۳). [گھر + گھر (رک)].

---گھرانا (---فت گھ) امذ.

خاندان ، حسب نسب ، گھرانا ، شریف خاندان ، مہذب خاندان. اور تو اور گھر گھرانوں کی کنواریاں ، المومنات الغافلات نہیں ، شوخ و بیباک کھیلی کھائی ہوئی. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۱۲). [گھر + گھرانا (رک)].

---گھر پیت نہ کیجئے توگانو گانو تو کیجئے کہاوت.

اگر بہت لوگوں سے دوستی نہیں ہوسکتی تو چند آدمیوں سے ہی سہی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھر تا کتے پھرنا محاورہ.

بھیک مانگنا ، گدائی کرنا (جامع اللغات).

---گھر چراغ جلنا محاورہ.

ہر گھر میں خوشی ہونا ، ہر جگہ خوشی ہونا.

کون سے دل میں داغ زلف نہیں
شب کو گھر گھر چراغ جلتے ہیں

(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۶۳).

---گھر شادی گھر گھر چین کہاوت.

اچھی حکومت ہو تو لوگ بھی خوشحال ہوتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھر عید ہونا محاورہ.

ہر جگہ خوشی ہونا ، ہر جگہ کے لوگوں کا خوش ہونا(جامع اللغات).

---گھر کا ایک ہی لیکھا کہاوت.

سب کا ایک ہی حال ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---گَھر کا ، ساتھ نَر کا کہاوت.
گھر اپنا بہتر ہے اور دوست بہادر آدمی ہونا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھر کے جالے بُہارتی پھرتی ہیں کہاوت.
جو بہت دفعہ گھر بدلے یا جو عورت اِدھر اُدھر ماری ماری پھرے یا جو ہر ایک کی خوشامد کرے اس کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گَھر کے مَزے چکھنا محاورہ.
بہت جگہ ملازمت کرنا ؛ اُس ملازمہ کی نسبت کہتے ہیں جو مختلف مقامات پر رہے اور کہیں نہ لگے ؛ تجربہ کار ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---گھر مَٹیالے چُولھے ہیں کہاوت.
کوئی آسودہ حال نہیں سب ایک جیسی حالت میں ہیں. سچ کہا ہے گھر گھر چولہے مٹیالے. (۱۹۱۷ ، مُراری دادا ، کیفی ، ۱۱).

---گَھرَونْدَہ (---فت گھ ، و لین ، مغ ، فت د) امذ.
گھر وغیرہ ، مٹی کا چھوٹا گھر ؛ کمزور گھر ، ناپائیدار ٹھکانہ. اسکی حیثیت گھر گھروندے کی سی تھی. (۱۹۲۵ ، تاریخِ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۸۵). [گھر + گھروندہ (رک) بطور تابع].

گُھسنا (---ضم گھ ، سک س) صف مذ.
گھر میں گھسے رہنے والا ، زیادہ وقت گھر میں رہنے والا ، خلوت گزیں جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدّی ... گھر گھسنا زنانہ مزاج بنتا گیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۴). اس میں شک نہیں کہ گھربار کی محبّت کا پیدا ہونا ... آدمی کو گھر گھسنا بناتا ہے (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۰). [گھر + گھسنا (رک)].

---گُھسنا پَن (---ضم گھ ، سک س ، فت پ) امذ.
گھر میں زیادہ وقت گزارنے کی عادت ، گوشہ نشینی ، گھر میں پڑا رہنا. سیر سے انسان کے خیالات میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور گھر گھسنے پن کی جو تنگ خیالی ہوتی ہے رفع ہو جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، رسالہ مخزن ، دسمبر ، ۴). [گھر گھسنا + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

---گُھسیڑنا محاورہ.
گھر میں داخل کرنا ، گھر میں جگہ دینا ، پرورش کرنا ، گھر میں بُلانا. اس نمک حرام کو گھر گھسیڑا اور آنکھیں موندے بیٹھے رہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۶).

---گھوڑ ، گاڑی ، ان تینوں کے دام کھڑا کھڑی کہاوت.
ان تینوں چیزوں کی قیمت فوراً ادا ہونی چاہیے ،ادھار نہیں (ماخوذ: جامع اللغات).

---گھوڑا / گھوڑی ، نَخاس مول کہاوت.
(لکھنو) چیز تو گھر میں ، مول تول بازار میں ، جب کوئی شخص بے دکھائے کسی چیز کی تعریف اور توصیف کرے تو اس کی نسبت کہتے ہیں. وہ بولا کہ یہ وہی نقل ہے گھر گھوڑا نخاس مول. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۴). گھر گھوڑا نخاس مول ، پہلے اپنے بھائی کو لاؤ مالک کا سامنا کروا دو ، بات چیت جو کچھ ہونا ہوگی ہو جائے گی. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۵). آخر کچھ انصاف ہے گھر گھوڑی نخاس مول ، کیسے دوا تجویز کروں. (۱۹۵۶ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۲).

---گُھومْنا محاورہ.
گھروں کے چکر لگانا ، اس گھر سے اُس گھر جانا ، اِدھر اُدھر گھومتے پھرنا ، وقت ضائع کرنا ، بے مقصد گھر گھر جانا ، بلاوجہ دوسروں کے گھر جاتے رہنا. بےفائدہ دوسروں کے گھر گھوما کرے اور اپنے گھر کی چیزوں کی حفاظت نہ کرے ایسی بیبیاں چور کہلاتی ہیں. (۱۹۰۹ ، فلسفۂ ازدواج ، ۵۶).

---گھیرْنا ف م ؛ محاورہ.
گھر کا محاصرہ کرنا ؛ بار بار آنا ، پیچھا لینا ، قبضہ جمانا

وہاں سے جو آئے یہاں اپنے گھر
سپہ نے لیا گھیر پھر ان کا گھر
(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۱۶).

اس میں جو ہوئی ہو سو ہو ہم پر
بیٹھے اب تو اسکا گھر گھیر کر
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۶۰).

دل میں ہے تو سمایا آنکھوں میں تیرا جلوا
اللہ بت نے کیسا گھیرا ہے گھر خدا کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۵۲). یہاں تو مصیبت نے گھر گھیر رکھا تھا. (۱۹۳۸ ، دلّی کا سنبھالا ، ۱۳).

---لُٹانا محاورہ.
بہت زیادہ فضول خرچی کرنا ، ضرورت سے زیادہ داد و دہش کرنا ، بے دریغ خرچ کرنا.

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ «یہ بے ننگ و نام ہے»
یہ جانتا اگر تو لُٹاتا نہ گھر کو میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

نہ دل میں حسرتیں اب ہیں نہ دل ہے سینے میں
بُتوں کی راہ میں بیٹھے ہیں گھر لٹائے ہوئے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۴۶).

اب کیا ہے جو فکر و غم ہے گھیرے
دعوت کر اُن کی گھر لٹا کے
(۱۹۰۷ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۲۶).

---لُٹ جانا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھر کا مال و اسباب چھن جانا ، گھر میں چوری ہو جانا ؛ گھر تباہ ہو جانا ، برباد ہو جانا.

میرا گھر لٹ گیا تو اس سے کیا
زندگی اور بھی حسیں ہو گی
(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۸). ۲. کسی کی موت سے گھر کا تباہ ہو جانا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---لُٹنا ف ل ؛ محاورہ.
گھر کا مال و اسباب چھین لیا جانا ، گھر میں چوری ہونا ، گھر کا برباد ہونا. قتل عام ہوا گھر جلے گھر لٹے. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سمٹی رات ، ۱۶۷).

---لَگانا محاورہ.
کنکوے کا خوبصورت پیچ لڑانا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---لَگا ہونا ف ل.
گھر کا ملحق ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---لُوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
گھر کا مال و اسباب زبردستی چھین لینا ، چُرا کر لے جانا ، تباہ و برباد کرنا.
روز نئے دل لائیں کہاں سے ایسے تحفے پائیں کہاں سے چاٹ پڑی ہے تمکو دلوں کی لوٹنے جائیں کس کا گھر ہم (۱۸۹۷ ، دیوان سائل ، ۱۲۲). سپاہیوں نے ان کا گھر اور تمام اسباب لوٹ لیا ہے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۸).ٹھا کر جی نے خانہ بدوش کا گھر لوٹا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۸۷).

---لینا ف ل.
۱. مکان کرائے پر لینا ، مکان میں کرائے پر رہنا.

اس نے ہمسائے میں آ کر گھر لیا تو کیا ہوا
اب اُسے آواز میں اپنی سناؤں دور پار

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۳)). ۲. مکان خریدنا ، گھر مول لینا.

میں ناتواں تا نہ وہاں تک پہونچ سکوں
لیتا ہے گھر وہ اپنے لیے میرے گھر سے دور

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸).

گذر جو عالمِ ارواح سے ہو دنیا میں
خیالِ گور بھی رکھنا جو کوئی گھر لینا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۸).

---لیے بَیٹھنا محاورہ.
گھر کا خرچ چلانا. بیوی اس دو سو میں گھر لیے بیٹھی تھیں اور میاں کو الگ بھرتیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۲).

---مِٹانا ف ل ؛ محاورہ.
گھر برباد کرنا ، تباہ کرنا.

تجکو اے ناصحِ نا فہم خبر کیا اس کی
گھر مٹانے سے دلِ یار میں گھر ہوتا ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۳۲).

---مٹکا تو باہر مَچیا کہاوت.
غربت و افلاس ہے (مچیا چھوٹی سی چارپائی کو کہتے ہیں) (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مِٹنا ف ل ؛ محاورہ.
گھر برباد ہونا.

نہ آنچ آئے ہم پر نہ یہ گھر بٹے
وہی بےحیا جل بجھے مر مٹے

(۱۹۱۰ ، مثنوی قاسم و زہرہ ، ۷۷).

---مَعْمُور ہونا ف م ؛ محاورہ.
گھر آباد ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---مِلانا محاورہ.
پکھاوج کی آوازوں کو ٹھونک کر مطلوبہ حالت میں لانا. پکھاوج کے سب گھر ملا کر بجاویں. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۱۳۶).

---مِلْتا ہے تو بَر نہیں مِلتا بَر مِلْتا ہے تو گھر نہیں مِلتا کہاوت.
بیٹیوں کے لیے اچھا رشتہ نہ ملنے پر کہتی ہیں یعنی امیر ہے تو لڑکا اچھا نہیں ، لڑکا اچھا ہے تو ناداری ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مُوسْنا محاورہ.
گھر لُوٹنا ، گھر کا صفایا کرنا ، گھر میں چوری کرنا ، گھر پر جھاڑو پھیرنا.

گھر مرا موسا گھر آبادی کا آباد کیا
اجڑے ہی الو خصم نے کیا برباد مجھے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۱۰).

---میں م ف ؛ امث.
گھر کے اندر ؛ (مجازاً) بیوی ، اہلیہ. اول زکریا مطلع ہونے اور اپنے گھر میں کہا وہ بولی یہ وہ مریم نہ ہو جس سے عیسیٰ پیدا ہو گا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۹۸). میرے گھر میں اس کی بڑی تعریف کیا کرتی تھیں. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۰۳). اگر تمہارے گھر میں اور بچے آئیں تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں. (۱۹۵۲ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۸).

---میں اُتارْنا محاورہ.
گھر میں جگہ دینا ، گھر میں رکھنا ؛ کرایہ دار کو گھر میں لانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں اُجالا ہونا محاورہ.
گھر میں اولاد ہونا ، اولاد سے روشنی ہونا (مہذب اللغات).

---میں اللّٰہ کا دِیا سَب ہے فقرہ.
گھر خوشحال ہے ، کسی چیز کی کمی نہیں.

گھر میں اللہ کا دیا سب ہے
حکمِ خوردن نہیں ہے مکتب ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۷).

---میں اَناج نَہیں مُلْک کا کَریں راج کہاوت.
پاس کچھ نہیں شیخی بہت (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---میں آگ لَگانا ف ل ؛ محاورہ.
گھر کو جلانا ، گھر کو تباہ و برباد کرنا ، نیست و نابود کرنا.

اگر ہیں بھی کہیں کچھ دبی چنگاریاں باقی
لگائیں گی وہ گھر میں آگ جب سلگائیں گے اُن کو
(۱۸۸۹ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۶۲).

---میں آگ لگنا ف ل.
گھر جلنا.

نالۂ گرم سے شب آگ مرے گھر میں لگی
ہے محلے میں عبث مورد الزام چراغ
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---میں آنا ف ل ؛ محاورہ.
مکان میں داخل ہونا ؛ کسی ستارے کا برج میں داخل ہونا ؛ چوسر کی گوٹ کا کسی خانے میں آنا ؛ اپنی ذات کو فائدہ پہنچنا ؛ اپنے ہاتھ لگنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---میں آئی تو بانکی پگڑی سیدھی ہوئی کہاوت.
جب بیوی گھر میں آئی تو سب اینٹھ نکل گئی (محاورات ہند).

---میں آئی جو ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہو کہاوت.
بیاہ کرنے سے ساری شیخی جاتی رہتی ہے. اس پر عورتوں نے ایک قہقہہ لگا کر کہا ، گھر میں آئی جو ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہو.
(۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۳۶).

---میں آئی جوئے ٹیڑھی پگڑی سیدھی ہوئے کہاوت.
بیوی کے آنے سے سارا بانکپن نکل جاتا ہے ، بیاہ ہوتے ہی ساری شیخی جھڑ جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں بٹھا رکھنا محاورہ.
جوان ہونے کے باوجود یا رشتے آنے پر بھی لڑکی کی شادی نہ کرنا. میں نے انکار کر دیا تو پھر سکینہ کیا کرے گی یقیناً وہ یوں ہی گھر میں بٹھا نہ رکھی جائے گی اور تمہیں اندازہ کرو کہ اس پر کیا گزر جائے گی. (۱۹۱۵ ، شہاب کی سرگزشت ، ۲۳).

---میں بٹھا لینا ف ل ؛ محاورہ.
۱. گھر میں ٹھہرا لینا ، شادی کر لینا.

جو مل جائے گبرو کوئی راہ چلتا
اُسے اپنے گھر میں بٹھا لیجئے گا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۷۲). ۲. کسی بیوہ ، مطلقہ یا بازاری عورت کو نکاح میں لے آنا یا مدخولہ بنانا ، گھر میں ڈال لینا ، بغیر نکاح کے بیوی کی طرح رکھنا. سادھوؤں کی ذات کیا اپنے عیش و آرام کے لیے جس عورت کو چاہا گھر میں بٹھا لیا. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۵۳).

---میں بٹھانا محاورہ.
مدخولہ بنانا ، گھر میں ڈال لینا. اس نے کہار کی جورو گھر میں بٹھائی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۵۵).

---میں برکت ہے فقرہ.
گھر میں مہمان ہے ؛ (کنایۃً) مصروفیت ہے ، فرصت نہیں ہے. صاحب خانہ نے کہا اس وقت معاف کرو گھر میں برکت ہے.
(۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۷۳).

---میں بلوتی / بلّی یا گھ کہاوت.
معمولی آدمی بھی گھر میں بڑا بہادر ہوتا ہے ، اپنے گھر میں آدمی دلیر ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں بی بی لکھو اوتار باہر میاں تھانہ دار کہاوت.
گھر میں بیوی اوتار (ولی) بن کے موسیں باہر میاں حکومت جتا کر لوٹیں ؛ بیوی فقیرنی بنی بیٹھی ہے ، میاں شیخی میں تھانہ دار بنے پھرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---میں بیٹھ رہنا محاورہ.
گوشہ نشین ہو جانا ، سب سے بے تعلق ہو جانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---میں بیٹھنا محاورہ.
۱. زن بازاری کا پیشہ ترک کر کے کسی کے گھر پڑ جانا یا زوجیت میں آ جانا.

شیخ و زاہد کی ذرا تاک تو لینا ساقی
دختر رز گھر میں کسی کے تو نہیں بیٹھ گئی
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۰۷). میں تو خدا کی قسم ان کے گھر میں بیٹھ جاتی مگر خدا ان استاد جی کا ستیاناس کرے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۶۵). ۲. گھر میں قیام کیے رہنا ، گھر میں پڑے رہنا ، گھر میں زیادہ وقت رہنا.

اٹھ اے رشک اس شوخ کو ڈھونڈھنے چل
جسے گھر میں بیٹھا ہوا چاہتا ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ہے جو پابند توکل تو خدا دے گا رزق
بیٹھ گھر میں نہ اوٹھا جوش جفائے غربت
(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۳۳).

---میں بیٹھے شکار کرنا / کھیلنا محاورہ.
گھر میں چھپ کر عیاشی کرنا ، گھر کے اندر مزے اڑانا ؛ گھر بیٹھے لوگوں کا مال مارنا ؛ گھر ہی میں کام نکالنا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ).

---میں بھونی بھانگ نہیں کہاوت.
گھر میں کچھ بھی نہیں ، بالکل مفلس قلاش ہے. اب یہ حال ہے کہ گھر میں بھونی بھانگ نہیں ، جو کچھ دھرا ڈھکا تھا سب کا صفایا ہو گیا. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۵۶).

یہ افلاس اور سبزہ خطوں سے حسن پرستی سوجھی ہے
گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر مستی سوجھی ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۰۳).

---میں بھونی بھانگ نہیں اور الفت سبز رنگوں سے کہاوت.
کوئی افلاس کی حالت میں بڑی بڑی آرزوئیں یا ناداری میں امیروں کی ریس کرے تو اس کے متعلق کہتے ہیں. اسی کبرے کرستان کا بیٹا روبیکاں میں لنچ کھائے ، گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور الفت سبز رنگوں سے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۲).

--- میں بھونی بھانگ (بھنگ) نہیں اور باہر نیوتے سات کہاوت.
مُفلسی بہ کچھ اور حوصلہ یا شیخی وہ کچھ ، اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو باوجود افلاس اپنی حیثیت سے زیادہ عالی حوصلگی کرے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- میں بَھیرَوِیں ناچ رہا ہے کہاوت.
گھر سُونا پڑا ہے (فرہنگِ اثر).

--- میں پاؤں رَکھنا محاورہ.
مکان میں داخل ہونا.

مجال کیا کہ ترے گھر میں پاؤں رکھوں میں
یہ آرزو ہے میرا سر ہو تیری چوکھٹ پر

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

--- میں پَڑنا محاورہ.
کسی عورت کا کسی کی مدخولہ بن کر رہنا ، کسی کسبی کا پیشہ چھوڑ کے کسی کے گھر میں بیٹھ جانا.

ہوا اس عشق کا آخر یہ انجام
کہ گھر میں پڑ گئی اوس کے وہ گلفام

(۱۸۶۳ ، شامِ غریباں ، ۳۲۹). وہ اپنا پیشہ چھوڑ کر رای پران کشن کے گھر میں پڑ گئی تھی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۳۳).

کہتا ہے کون شیخ کے گھر میں تو پڑ نہیں
کر لے تو شوق سے ہُوا گوہر مگر نہ چھوڑ

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۷).

--- میں پکّیں چُوہے اور باہر کہیں ہائے کہاوت.
مُفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں ، گھر میں کچھ نہیں ہے مگر شیخی مارتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں جورو کا نام بَہُو بیگم رَکھ لینے سے کیا ہوتا ہے کہاوت.
اپنی عزت اپنے مُنْھ سے نہیں ہوا کرتی (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- میں جو شہد مِلے تو کاہے بَن کو جائیں کہاوت.
اگر بغیر محنت مشقت کے روزی ملے تو دوڑ دھوپ کی ضرورت کیوں پڑے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں جھاڑُو پِھرنا محاورہ.
گھر کا سب مال اسباب لُٹنا یا چوری ہو جانا ، گھر کا صفایا ہونا ، تباہی آ جانا. اِدھر ان کی آنکھیں بند ہوئیں اُدھر گھر میں جھاڑو پھر گئی. (۱۹۵۱ ، گناہ کا خوف ، ۳۱۴). گھر میں جھاڑو پھر چکی تھی. (۱۹۸۸ ، تبسم زیرِ لب ، ۱۵۵).

--- میں جھاڑُو پھیر دینا محاورہ.
سب مال اسباب تلف کر دینا یا چُرا لینا (ماخوذ : فرہنگِ اثر).

--- میں جھاڑُو دینا محاورہ.
گھر کا مال اسباب چُرانا ، گھر کا صفایا کر دینا. میرن آ کر دن دہاڑے تمام برتن چرا کر لے گیا ، مزاج دار اُٹھ کر جو دیکھیں تو گھر میں جھاڑو دی ہوئی ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۸۷). خالی ہاتھ نہیں گئے ہیں گھر میں جھاڑو دے کر گئے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۸۲).

--- میں چِراغ نَہیں باہر مَشْعَل کہاوت.
غریب آدمی دکھاوے کو خرچ کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں چَنے کا چون نَہیں گیہُوں کی دو پلائیو کہاوت.
غریب شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں چُوہے / ڈَنْڈ کرتے ہیں / لوٹتے ہیں / قلابازیاں کھاتے ہیں کہاوت.
اس قدر مُفلسی ہے کہ گھر کے چوہے تک بھوک سے بیتاب ہیں ، یعنی بہت ہی مفلس ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- میں خا ک اُڑانا محاورہ.
گھر میں کچھ نہ چھوڑنا ، بالکل مفلس کر دینا.

گھر میں جنوں نے خا ک اُڑا دی دشت میں دل بہلانے دو
اُجڑے گانو کا ناتا کیا ہے ، ذکر اس کا اب جانے دو

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۲۱).

--- میں خا ک اُڑنا محاورہ.
نہایت مُفلسی ہونا.

وہ محروم دولت ہوں برگشتہ قسمت
اُڑے خا ک گھر میں جوہن برسے باہر

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۲).

--- میں خَرچ نہ ڈیوڑھی پَر ناچ کہاوت.
مُفلسی میں شیخی مارنا (جامع اللغات).

--- میں خَرچ نَہیں اونٹھی بھرتی پَکھراج جڑل سَو کھ ڈاہائے کہاوت.
گھر میں کچھ نہیں اور پکھراج کی انگوٹھی دکھاتی پھرتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں دوا ہائے ہم مَرے کہاوت.
بیوقوف آدمی کے متعلق کہتے ہیں ، جس کے پاس چیز ہو اور اسے اس کا استعمال معلوم نہ ہو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں دِیا تو مَسْجِد میں دِیا کہاوت.
پہلے گھر والوں سے سلوک ہونا چاہیے پھر باہر (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں دِیا نہ باتی مُنْڈ پھرے اِتراتی کہاوت.
ناداری میں شیخی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں دیکھو چھلنی نہ چھاج باہر میاں تیر انداز کہاوت.
غریب شیخی خورے کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں دھان نہ پان بی بی/بیٹی کو بڑا گمان کہاوت۔
عورتیں مفلسی میں غرور کرنے اور شیخی بگھارنے والی کی نسبت بولتی ہیں (نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---میں دھول اُڑنا محاورہ۔
رک : **گھر میں خاک اُڑنا**۔ مجھے علم تھا کہ گھر میں دھول اڑ رہی ہے ، جب اس نے اسکیچ کے پینسٹھ روپے بتائے ... اور گاہک اٹھ کر چلا گیا۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۷)۔

---میں ڈالنا محاورہ۔
مدخولہ بنانا ، **کسی کسبی یا نہایت کم ذات عورت کو زوجہ کی حیثیت سے رکھنا**۔

دخترِ رز کچھ ایسی تھی تیری جو تجھ پر ہے حرام
ہم نے تیری ضد سے اب وہ گھر میں ڈالی محتسب

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹۰)۔ مبتلا نے اس کو گھر میں ڈال لینے کا پہلے پہل کچھ یوں ہی سا ارادہ کیا۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۶۳)۔ وہ ایک بازاری عورت ہے اس کو میں نے تنہائی کے خیال سے گھر میں ڈال لیا تھا۔(۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۳۱)۔ ایک دھوبن گھر میں ڈال رکھی تھی۔ (۱۹۸۵ ، بہادر شاہ ظفر ، ۳۲۰)۔

---میں رہے نہ تیرتھ گئے ، مُونڈ مُنڈا کر جوگی بھئے کہاوت۔
دھوکے باز سادھوؤں کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات؛ جامع الامثال)۔

---میں رہے نہ تیرتھ گئے مُونڈ/ مُنڈ مُنڈا فَضِیحَت بھئے کہاوت۔
مفت کی بدنامی اُٹھائی۔ ان نے عورت ہو کر مجھ مرد پیر کو خراب کیا ، میں رنڈی کے چرتر میں پڑا ، اب میری وہ کہاوت ہوئی گھر میں رہے نہ تیرتھ گئے ، مونڈ منڈا فضیحت بھئے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۲)۔ جس وقت وہ وزیرزادہ نکلتا ہے تو وہ شکست آرزو میں یہ کہاوت پڑھتا ہے "گھر میں رہے نہ تیرتھ گئے ، منڈ منڈا فضیحت بھئے"۔ (۱۹۵۷ ، نقدِ حرف ، ۲۹۰)۔

---میں سانپ پالنا محاورہ۔
دشمن کی پرورش کرنا ، بدخواہ یا موذی سے میل ملاپ رکھنا۔ مرد کی ذات ایسی ڈاکو ہوتی ہے کون ایسے سے دوستی کر اپنے گھر میں سانپ پالے۔ (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۱)۔

---میں سَفیدی پھرنا ف م۔
گھر میں رنگ **روغن ہونا**۔

آمد آمد ہے آج کس کی داغ
یہ سفیدی جو گھر میں پھرتی ہے

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۱۶)۔

---میں سُوت نہ کَپاس جُلاہے سے لٹھم لٹھا کہاوت۔
رک : سوت نہ کپاس الخ ، اس کے متعلق کہتے ہیں جو خواہ مخواہ **لوگوں سے جھگڑا کرے** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---میں سے امث۔
بیوی ، اہلیہ۔ خان بہادر صاحب ، آپ اطمینان رکھیں کل گھر میں سے یہاں آ جائیں گی اور سب چیز دیکھ لیں گی۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۶۳)۔

---میں شیر باہَر بھیڑ کہاوت۔
اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو گھر والوں پر بیجا رعب جمانے اور باہر والوں سے دب جانے ، گھر والوں پر بلاوجہ سختی کرنا اور باہر والوں سے نرم سلوک کرنے والا۔ ہمارے ہی سامنے سب ہیکڑی ہے ، گھر میں شیر باہر بھیڑ۔ (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۵۸)۔

---میں عید ہو جانا محاورہ۔
نہایت خوشی ہونا۔ عید ہو جانا محاورہ نہایت خوشی ہونا یہ محاورہ اکثر لفظ گھر کے ساتھ آتا ہے جیسے: ع "رندوں کے بھی گھر میں عید ہو جائے"۔(۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۸۳)۔

---میں قَدَم جانا محاورہ۔
مکان میں داخل ہونا۔

تیرے گھر میں جو نہیں جاتے قدم
کیا مرے تلوے جلا کرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۲)۔

---میں کانی چڑیا نَہیں فقرہ۔
گھر میں کوئی موجود نہیں ، خالی پڑا ہے (فرہنگِ اثر)۔

---میں کُتّے لوٹتے ہیں فقرہ۔
گھر بالکل ویران ہے (فرہنگِ اثر)۔

---میں کُودْنا محاورہ۔
چوری چھپے بدکاری کے لیے کسی کے گھر جانا۔ کسی کا خون کیا ہو ڈا کہ مارا ہو ، چوری کی ہو ، کسی کے گھر میں کودے ہوں تو کچھ دے دلا کر منتہ خوش آمد کرکے سعی سفارش بہم پہونچا کر بھی بچ سکتے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۶)۔

---میں کوسوں کی مَنْزِل ہونا محاورہ۔
بہت دیر تک گھر کے اندر ہی پھرتے رہنا (اگر چلا جائے تو اتنی دیر میں کوسوں کی مسافت طے ہو جائے)۔

مضطرب اس فکر میں پھرتا ہے جاؤں یا نہیں
روز قاصد کو مرے کوسوں کی منزل گھر میں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۶)۔

---میں کھانے کو نَہیں اَٹاری پَر دُھواں کہاوت۔
شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---میں گُڑ (تو) باہر شکر کہاوت۔
گھر والوں کی نسبت باہر والوں سے اچھا سلوک کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــمیں گھر اَچھا نَہیں ہوتا کہاوت.
گھر کے اندر دوسرا گھر بنانا نقصان دہ ہوتا ہے ، گھر میں گھر ہونے سے لڑائی جھگڑے کا زیادہ امکان ہوتا ہے.

سنو یہ پندِ مردم گھر میں گھر اچھا نہیں ہوتا
نہ رہنے پائے ہرگز غمزۂ غماز آنکھوں میں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

ـــــمیں گَھر لَڑائی کا ڈُر کہاوت.
اگر ایک گھر میں دوسرا گھر بنا دیا جائے تو ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــمیں لَگاؤ ہونا محاورہ.
چوری ہونے یا سیندھ لگنے کا اندیشہ ہونا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــمیں نَعْلَیں اُتارْنا محاورہ (قدیم).
ٹھہرنا ، قیام کرنا. زاہد اس کا بلاوا مان لے کو اس کے گھر میں نعلین اتاریا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــــمیں نَہ سَمانا ف س ؛ محاورہ.
گھر میں نہ آ سکنا ، مکان کا گنجائش سے کم ہونا ؛ گھر میں داخل نہ ہونا ، گھر میں لوٹ کر نہ آنا.

عدو کے گھر میں چلے ہو تو پھر رہو گے کہاں
خوشی سے آپ وہ گھر میں نہیں سمانے کا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۴).

ـــــمیں نَہیں اَناج ملک کا کَریں راج کہاوت.
رک : گھر میں ہل الخ (جامع اللغات).

ـــــمیں نَہیں بُور بیٹا مانگے موتی چُور کہاوت.
بچہ اپنے باپ کے مقدور سے زیادہ کچھ مانگے تو کہتے ہیں (نجم الامثال).

ـــــمیں نَہیں تاگا اَلْبیلا مانگے پاگا کہاوت.
گو باپ بے مقدور ہے مگر بیٹے کو چھیلا بننا ضرور ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــــمیں نَہیں (ہیں) دانے اَماں چَلیں بُھنانے کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں. گھر میں نہیں ہیں دانے اماں چلیں بھنانے نہ روٹی نہ کپڑا ایک کا لہاؤ اتنا بڑھا کہ دوسری کے مرنے جینے کا خیال ہی نہ رہا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۶ : ۵). آپ کی تو وہی بات ہو گئی گھر میں نہیں دانے اماں چلیں بھنانے. (۱۹۷۳ ، ماہم ، ۵۳۰).

ـــــمیں نَہیں دانے اَماں/بُڑھیا بی بی چلی بھنانے کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــــمیں نَہیں کَوڑی کَتے والے ہوت کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں. اور وہ بھی ان لوگوں کے واسطے جن کے پاس ہے ، ان کے لیے نہیں کہ گھر میں نہیں کوڑی کتے والے ہوت. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۵).

ـــــمیں ہَل نَہ بَلْدِیَہ مانگے اِیکھ ہَلْدِیَہ کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــــمیں ہَل نَہ بلایا ، یہ مانگے اِیکھ ہلایا کہاوت.
مفلسی میں بڑی بڑی خواہشیں کرنا (جامع الامثال).

ـــــنِکالا مِلْنا کہاوت.
گھر سے نکالا جانا.

ماں ! یہ کیسا جنم دیا ؟
کہ گھر میں ہی گھر نکالا ملا

(۱۹۸۳ ، طوق و دار کا موسم ، ۸۳).

ـــــنَہ بار/دوار میاں مَحَلّے دار کہاوت.
بیجا شیخی مارنے والے کے متعلق کہتے ہیں. وہ تو کنگال بانکا ہے گھر نہ بار میاں محلے دار. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۲).

ـــــنَہ بَر فقرہ.
اکیلی عورت کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

ـــــنہ دروا روئے ڈھاڑھی جرا کہاوت.
جس کا کوئی گھر بار نہیں ہوتا وہ بدقسمت ہے (جامع الامثال).

ـــــنَہ گھاٹ کہاوت.
کوئی ٹھکانا نہیں. گھر نہ گھاٹ ، آج یہاں ، کل وہاں شہر آیا تو حضرت بل کی وادی نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۹).

ـــــنَہ ہونا کہاوت.
آپس میں نباہ نہ ہونا ، خانہ داری کا انتظام نہ ہونا.

آ خانہ خرابی اپنی مت کر
قحبہ ہے یہ اس سے گھر نہ ہو گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۵).

سونا کبھی شوہر کو میسر نہیں ہوتا
عورت انہیں باتوں سے ترا گھر نہیں ہوتا

(؟ ، نازنین (فرہنگ آصفیہ)).

ـــــنَہیں دانے میاں چلے بُھنانے کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں. بھلا بتاؤ اس فقرے کے مجھ پر چاہیے ہوں گے گھر نہیں دانے میاں چلے بھنانے ، خود دنیا بھر کو موستا چارسوبیس کرتا پھرتا ہے ، مجھ پر اس کا چاہیے ہو گا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۰۷).

ـــــوار امذ.
خاندان ، کنبہ ، گھربار. ان کو گھروار چھوڑ کر ایسی جگہ چلا جانا پڑتا ہے جہاں اس قسم کی ترغیب و تحریک نہ ہو. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۹۷). میں اپنے گھروار کا مختار ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں. (۱۹۵۹ ، وہی ، ۶۶). [گھر بار (رک) کا ایک املا].

ـــــوارَہ (ـــــفت ر) امذ.
وہ ٹیکس جو ہر گھر پر لیا جاتا ہے. ٹیکس والا ... بیکار گیا ہے،

اب دیکھیں کہاں سے آتا ہے روپیہ وہی گھر وارہ بھی دے جائیں گے جن کو روپیہ قرض دیا گیا ہو گا. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۲). [گھر + وارہ ، غالباً ، وار (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــواس امذ.
رہنے کی جگہ . مکان (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھر + س : واس वास].

ـــوالا امذ.
۱. **مکان کا مالک ، صاحبِ خانہ.** ہر ایک طرف کا دیکھناں یہ وضع ہلکی ہے ... کہ جس کے دیکھنے سے گھر والا شرمندہ ہونے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۵). آریا کے پاک ذات فرقہ نے ہندوستان کے اصلی گھر والوں کو جنگل اور پہاڑوں میں دھکیل کر ملکش نام رکھ دیا. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۲۵). ہم نے اسی دن کو اپنا عیش حرام کیا تھا کہ جب یہ پل پلا گھر والے ہوں تو تم گھر کی مالک اور ہم گھر کے رکھوال. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۱۴). جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملنے جائے اور وہ گھر والا اس کی عزت کے لئے گدالا بچھائے یا اس کے اکرام کا خیال کرے تو اللہ تعالیٰ مہمان کی عزت کرنے والے کی مغفرت فرماتا ہے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۶۶). ۲. **شوہر ، میاں ، پتی.** میرا گھر والا بہت دکھی ہے بابا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۵۹). [گھر + والا (رک)].

ـــوالی امث.
۱. **وہ عورت جو گھر کی مالک ہو ، مکان کی مالکہ.**

کہ گھر کے مرد اپنے لڑکی کہاں ہیں
جو گھر میں اب فقط گھر والیاں ہیں

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۷۲). مغلانی سے گھر والی ہوئی ، گھر والی سے راج دلاری. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳).
۲. **بیوی ، اہلیہ ، بیگم ، خاتون خانہ.**

میں گھر والی ہوں بازاری نہیں ہوں
جو عزت کھوؤں اپنی آبرو دوں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۳۱۹). اے میری نادان گھر والی! تو اس اونٹ کے جاتے رہنے پر کیوں غم کرتی اور روتی ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۲۰۱). ڈولی سے اتری تو میری گھر والی نے بھی دیکھا. (۱۹۸۹ ، برانا قالین ، ۲۷). [گھر + والی (والا (رک) کی تانیث)].

ـــوالی سے گھر ہوتا ہے کہاوت.
عورت سے گھر بنتا ہے. میری والدہ بھی چل بسیں ہم تین دم تو تھے ہی گھر والی سے گھر ہوتا ہے وہی نہ رہیں تو ہمارا کہاں ٹھکانہ. (۱۹۴۳ ، آج کل ، دہلی ، ۲ ، ۱۱ : ۳۶).

ـــوالے امذ ؛ ج.
ایک گھر میں رہنے والے ، گھر کے لوگ ، اہلِ خانہ. جب اس نے دیکھی ایک آگ تو کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہرو میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۸۰). وہ تین بولیاں بولے گا ، کوئی نہ سمجھے گا ، گھر والے کہیں گے بھوکا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۹).

بھیج کر تنہا مسافت پہ مجھے گھر والے
اپنے مکتوب میں اب حدِ سفر کھینچتے ہیں

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۹۵). [گھر + والے (والا (رک) کی جمع)].

ـــوالے کا ایک گھر نِگھرے کے سَو گھر کہاوت.
بدمعاشوں کا ہر جگہ ٹھکانا ہو جاتا ہے ، آزاد اور درویش جہاں بھی ٹھہر جائے وہی اس کا گھر ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

ـــوَر (ـــفت و) امذ.
گھر وغیرہ. دیکھو تو سہی یہ ہیں تمیزداری کی باتیں کہو اب تو تمہیں گھر ور نہیں یاد آتا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۴). آپ فقط شادی کر لیجیے گھر ور کا انتظام ہمارے ذمہ رہا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۳۴). وہ سخت بیمار ہیں میں گھر ور کچھ نہیں بند کر رہی ہوں. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۲۰). [گھر + ور (تابع)].

ـــوِیران کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
گھر اجاڑنا ، گھر تباہ و برباد کرنا ؛ گھر کے تمام آدمی مار دینا (جامع اللغات).

ـــوِیران ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گھر اجڑنا ، گھر تباہ اور برباد ہونا.**

گیا ہے جب سے تو ویراں ہے گھر مرے دل کا
کہ زیب خانۂ خاتم کو ہے نگینہ سے

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۰۶).

گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ، ویران ہوتا
بحر گر بحر نہ ہوتا ، تو بیاباں ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). ۲. **بیوی کا مرنا ؛ میاں بیوی میں نااتفاق ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــہَنْسائی (ـــفت ہ ، مغ) امذ.
گھر والوں کا مذاق اڑانا ، گھر میں فضیحت ، گھر میں تضحیک.

غیبت و جگ ہنسائی کے ماحول میں
کیا یہ کم ہے یہاں گھر ہنسائی ہوئی

(۱۹۸۲ ، ضمیریات ، ۳۰). [گھر + ہنسائی (جگ ہنسائی (رک) کا بگاڑ)].

ـــہو آؤ فقرہ.
یہ کام یا معاملہ تمہاری خواہش کے موافق نہیں ہو گا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

ـــہونا محاورہ.
۱. **نباہ ہونا ، میاں بیوی میں موافقت ہونا ، خانہ داری ہونا.**

فاحشہ خانہ برانداز ہے ہرجائی ہے
گھر میں دنیا کو جو ڈالوں گا تو گھر کیا ہو گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰). ۲. **چھید ہونا ، سوراخ ہونا** (ماخوذ :

(فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. سمائی ہونا ، گنجائش ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. جمنا ، قیام ہونا.

جو نہ ہوتا عمر بھر دشمن سے بھر کر ہو گیا
اے نگاو یار اب دل میں ترا گھر ہو گیا

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود دہلوی ، ۲۵). ۵. جگہ ہونا ، جا ہونا.

لیا آج ناجانے ہو گڑ اگر
تو ہونے کا ان کے بیجہ فتنے کو گھر

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۳).

خاکساری سرمہ ساں شیوہ کرے گا تو اگر
دیدۂ اہل نظر میں تیرا گھر ہو جائے گا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۳).

گھر تھا مردم کی طرح چشمِ بنی آدم میں
یہی باعث ہے جو بےمثل تھا یہ عالم میں

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷).

---ہی میں بید مرے کیسے کہاوت.
جب انتظام ہو سکتا تھا تو نقصان کیسے ہوا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---یار کے ، پوت بھتار کے کہاوت.
عیاش آدمی کے متعلق کہتے ہیں جس کی اولاد رنڈیوں کے یہاں ہوتی ہے اور گھربار کوئی نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

گِھر (کس گھ)
گھرنا (رک) سے مشتق ، تراکیب میں مستعمل.

---آنا ف ل.
اُمنڈ آنا ، چھا جانا ، جھوم کر آنا ، ہجوم کر لینا. اسی وقت خوب بدلی گھر آتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۲۲۹). لیکن جب رات آئی تو بادل گھِر آئے اور اندھیرا چھا گیا. (۱۹۸۵ ، ہندی شاعری میں مسلمانوں کا حصّہ ، ۳۲).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **چاروں طرف سے گھیرے میں آ جانا ، نرغے میں آ جانا ، محصور ہو جانا.**

نکلتے زلف کے کوچے سے دل میں دیکھا تھا
غبارِ خط میں کہیں آ کے گھر گیا ہوگا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۶). صرصر جو بھاگی زفیل سن کر سمجھی کہ تو گھر جائے گی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۹۸).

ذہن میں جو گِھر گیا لا انتہا کیونکر ہوا
جو سمجھ میں آ گیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، ک ، ۲ : ۱). گھر جانے کا تصوّر ، اپنی کائنات کے وسیع روابط سے کٹ جانے کا احساس اس کا باعث ہے. (۱۹۸۷ ، ملت اسلامیہ تہذیب و تقدیر ، ۱۰۱). ۲. **رنج و الم میں مبتلا ہو جانا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کر اُٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
گھر آنا ، چاروں طرف چھا جانے کے بعد بلند ہونا. بدلی صبح سے گھر کر اٹھی تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵).

---کَر/کے آنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : گھر کر اُٹھنا. لاچین والا تمکین نے نکل کر حکم دیا یہ ابر گندہ بہار گھر کر آیا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۵۸۹).

گھر کے گھنگھور گھٹائیں جو ادھر آتی ہیں
گھوم کر طبقۂ وسطٰی ہی میں رہ جاتی ہیں

(۱۹۳۵ ، کُنار سمبھو ، ۲). صدر دین نے اس کا کوئی جواب نہ دیا چپ چاپ چولھے کے پاس پیڑھی کے اوپر بیٹھا گھر کر آتے ہوئے سیاہ بادلوں کو گھورتا رہا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۲۵).

---گِھر کَر آنا ف ل ؛ محاورہ.
اُمنڈ اُمنڈ کر آنا ، جُھوم جُھوم کر آنا ، زور شور سے آنا. ادھر ابر گھر گھر کر آتا تھا اُدھر اُن کا گھر میں دل گھبراتا تھا. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۲). کیسی کیسی سنجیدہ باتوں پر ہنسی آتی ہے اور کیسی گِھر گِھر کر آتی ہے. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۵۳).

---ہِر کَر بَیٹھنا محاورہ.
کسی کے چاروں طرف بیٹھنا ، مل جُل کر بیٹھنا ، گھس مل کر بیٹھنا. بچے گھر ہر کر بیٹھ گئے بیوی ان کے برابر اپنی جگہ تپک پر بیٹھ گئیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۶).

گَھرّا (فت گھ ، شد ر) امذ.
۱. **ایک قسم کی دوا یا ضماد جو آشوب چشم کے لیے مفید ہے**

کیوں نہ پہونچے نزع کی نوبت یہاں گھرّا لگے
آنکھیں آئیں یار کی تیار گھرّا ہو گیا

(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۷۶). دو دن گھرّا لگا لے ، تیسرے دن تارا سی آنکھیں ہو جائیں گی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۶۰). آنکھوں میں گھرّا یا چاکسو (آنکھ دکھنے کی دوا) ڈالنا. (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۶۱۴). ۲. **وہ آواز جو نزع کی حالت میں گلے میں سانس کے رُک رُک کر نکلنے سے پیدا ہوتی ہے ، غرہ ، گھراٹا.**

سانس آتی ہے نہ گھرّے کی صدا باقی ہے
او مسیحا ترے بیمار میں کیا باقی ہے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۵). آہ کی آواز آئی گھرّا لگ گیا اور چند لمحوں میں کچھ بھی نہ تھا. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، دھوکا ، ۱۹۹). پرانے زمانے کی موت کا گھرّا ہے ... پرانا زمانہ مرنے سے پہلے یہ یوں سانس لے رہا ہے. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۲۷۴). ۳. **گراری دار رہٹ.** ایک دفعہ ایک انصاری کے باغ میں گئے ایک اونٹ گھرّا چلا رہا تھا آپ کو دیکھ کر وہ بلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶۶). [گھرّا ، گھر گھر (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چلنا محاورہ.
مرتے وقت سانس کا رُک رُک کر نکلنا ؛ گھونگرو بولنا ، نزع کا عالم ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ لگنا محاورہ.
مرتے وقت سانس کا رُک رُک کر نکلنا ، حالتِ نزع ہونا ، جانکنی کا وقت ہونا.

وہاں آنکھیں ہیں اُس کی دُکھنے آئیں
ہیں یاں موت کا **گھرا لگا** ہے

(۱۸۵۸ ، امانت لکھنوی ، د ، ۹۸). جب ہونٹوں پر جان آئی گھرا لگا منکا ڈھلا تو شاگرد نے وعدہ یاد دلایا. (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنو ۱۹ ، ۱۳ : ۳).

گَھراتی (فت گھ) صف.
گھر والے ، گھر کے لوگ ؛ مراد : **لڑکی کی طرف سے شرکت کرنے والے ، لڑکی والے (براتی کا نقیض)** . براتی ڈرے کہ کہیں گھر میں بند کر کے مرمت کرنے کا ارادہ تو نہیں ، گھراتی پریشان کہ خان صاحب کو کیا بات ناگوار ہوئی کہ اندھیری رات میں یوں تنِ تنہا چل دیے (۱۹۵۴ ، ہمارا گاؤں ، ۷۰) [گھر + ات ، لاحقۂ اسمیت + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَھراٹ (فت گھ) امذ.
خاندان ، گھرانا. لالہ کانشی رام کا گھراٹ گانو میں سب سے نامی گھراٹ تھا. (۱۹٦٦ ، کرشن چندر کے بہترین افسانے ، ۵۳). [گھرات (گھر + ات ، لاحقۂ اسمیت کا محرف].

گَھرّاٹا (فت گھ ، شد ر) امذ.
وہ آواز جو سوتے میں ناک سے نکلتی ہے، خراٹا ؛ گھر گھر کی آواز (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گھر گھر (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ اسمیت].

گَھرامی (فت گھ) امذ.
(کاشت کاری) **وہ شخص یا مزارع جو گانو میں اپنا گھر رکھتا ہو** (ا پ و ، ٦ : ۱۰۴). [گھر + ام (گرام کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَھرّامی (فت گھ ، شد ر) امذ.
چھپّر بند ، چھپّر چھانے کا کام کرنے والا. ۹ انچ کے موٹے چھپر میں گھاس ۲۵۰ پولہ ... اور محنت ے گھرامی اور تین کلیوں کی کافی ہے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۲۲). [گھر + امی (کامی رک) کی تخفیف)].

گَھرانا (فت گھ) امذ ؛ گھرانہ.
۱. **خاندان ، کُنبہ ، خانوادہ.**

شہنشاہ نے تب چھوڑ اس کا دنبال
سنگے تس گھرانے پہ کرنے کوں چال

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۹۹). کہا ! اے ماں میں ایک مردِ غریب مسافر ، گھرانے عزت و پاکی سے ہوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۰). اپنا ایک بھائی مجھ پاس چھوڑو اور اپنے گھرانے کے لیے کال کی خورش لو اور جاؤ. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۷۲). کسی ایک گھرانے کی بھی اولاد کو بتاؤ جس نے عمدہ تعلیم و تربیت پائی ہو. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۸۳ قدیم سربرآوردوں اور زمینداروں کے گھرانوں اور ٹھکانوں کا یک قلم استیصال کر دیا گیا تھا . (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۵). ہمارے پاس بے شمار دولت تھی اور گھرانا بہت فارورڈ تھا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۷). ۲. **سلسلہ ، نسب ، پیڑھی ، پشت ، نسل ، اولاد** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھر (رک) + انا/انہ ، لاحقۂ نسبت].

گُھرّانا (ضم گھ ، شد ر) ف ل.
(گنوار) **غرّانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [غرانا (رک) کا ایک املا].

گِھراند (کس گھ ، غنہ) امث.
(پورب) **پیشاب کی بُو ، بدبو ، کھراند** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گِھر (س : گِھرن) + اند ، لاحقۂ اسمیت].

گَھرانہ (فت گھ ، ن) امذ.
رک: **گھرانا.** اللہ تعالیٰ نے ہمارے گھرانہ کو دنیا کے بدلے آخرت عنایت کی ہے. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۳). پٹواری کے مرنے کے بعد گاؤں کا یہ مال دار گھرانہ بہت تنگ ترشی سے گزارہ کر رہا تھا. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۹۳). [گھر + انہ ، لاحقۂ نسبت].

گِھراؤ (کس گھ ، و مج) امذ.
۱. **گھرا ہوا ہونے کی حالت یا کیفیت ، احاطہ.** کسی قسم کے جسمانی احاطہ کے یہ احاطہ مشابہ نہیں ہے ... ایسا گھراؤ اور احاطہ کسی محیط اور محاط میں نہیں ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ٦۰). ۲. **گھیراؤ ، محاصرہ.** اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ امید رکھنی چاہیے کہ پاکستان کے اقتصادی گھراؤ میں سے کوئی راستہ پیدا فرما دے گا. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲٦ فروری ، ۳). ۳. **چھانا ، محیط ہونا.** اولوں اور آندھی کے طوفان کہرے کا گھراؤ اور ٹڈی دل ان میں سے ہر ایک زراعت کو خاک میں ملانے کے لیے کافی ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ٦۹٦). ۴. **پھیلاؤ ، وسعت.** جس سے معلوم ہو کہ کیسے گھراؤ سے چشمے جاری ہوتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۵۱). [**گھرنا** (رک) کا حاصل مصدر].

گِھرائی (کس گھ) امث.
(کسان) **وہ اُجرت جو مویشیوں کے گھیر کر رکھنے اور چَرانے کی بابت دی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھر (گھرنا (رک) سے) + ائی ، لاحقۂ اسمیت بمعنی اجرت].

گُھرباہا (ضم گھ ، سک ر) امذ.
سائیس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھر ـ گھڑ + باہا ، س : واہک वाहक سے ماخوذ].

گُھڑبھاکا (ضم گھ ، سک ر) امث (قدیم).
(لفظاً) **گھوڑے پر کی زبان ؛** مراد : **بازاری زبان ، حقیر زبان.**

گُھڑبھاکا چھوڑ دیجے چن معنی مانک لیجے

(۱۴۹٦ ، شہادت التحقیق (اردو کی ابتدائی نشو و نما ، ۳۷)). [گھر (گھورا (رک) کی ایک قدیم شکل) + بھاکا (رک)].

گِھرت (کس مج گھ ، کس ر) امذ.
۱. **گھی ، روغنِ زرد.** قربانی کے لیے جلائی جانے والی آگ میں گھرت (Ghrta) یعنی گھی ڈالا جائے تو اس وقت یہ منتر یعنی گائیتری پڑھا جائے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۸۴). ۲. (**مجازاً**) **جوش ، شہوت ، شہوانی آگ.** دادا نے آدھی رات کو اپنے شریر میں گِھرت کا یقین کر کے اس ... بھنکن کو ... مُشرّف کر دیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳). [مقامی].

گُھرَت (ضم گھ ، فت ر) امذ.
مویشیوں کا باڑا (پلیٹس). [مقامی].

گَھرتکی (فت گھ ، سک ر ، فت ت) صف (ج : **گھرتکیاں**).
جڑاؤ ، گھڑی ہوئی ، گھڑا ہوا.

سنے ہور رپے ہور جڑت کیاں پتیاں
سو پھلیاں ہیں سجلیاں گھرتکیاں پتیاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۷) . [گھرت ـ گھڑت + ک ، لاحقۂ اسمیت + ی ، لاحقۂ صفت].

گَھرَٹ (فت گھ ، ر) امث.
خراش ، رگڑ. جب تم کہیں سڑک وغیرہ پر گر جاتے ہو تو گھٹنے یا پیر میں گھرٹ تو آ جاتی ہے مگر خون نہیں نکلتا. (۱۹۲۵ ، کارخانۂ عالم ، ۱۶۹). [مقامی].

گَھرَج (۱) (فت گھ ، ر) امث.
لکڑی یا ہاتھی دانت کا ٹکڑا جو ستار میں لگاتے ہیں اور جس پر تار رکھتے ہیں.

وہاں پر یہ گت ہو گئی آشکار
گھرج پر چڑھے سب ستاروں کے تار

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ اختر پری پیکر ، ۲۹) [گُھڑَج (رک) کا ایک املا].

گَھرَج (۲) (فت گھ ، ر) امذ.
ایک مردار خور پرندہ ، گدھ ، کرگس. ان کی نظر بھی چیل کی طرح ویسی ہی تیز ہوتی ہے کہ اُڑتے اُڑتے اس بلندی پر سے لاش کو زمین پر پڑا دیکھ لیتے ہیں ... ہمیشہ پنجاب میں رہتے ہیں ، یہاں عموماً ان کو گھرج کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۲۱). [مقامی].

گَھرْرَر (فت گھ ، سک ر ، فت ر) امث.
مشینوں یا پہیوں وغیرہ کی حرکت کا شور ، سخت چیزوں کے باہم رگڑنے کی آواز. گھررر کر کے جیپ مکان کے عقبی حصے میں آم کے جُھنڈ کے پیچھے کھڑی ہو گئی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۲۵). [حکایت الصوت].

گَھرْرگَھرْر (فت گھ ، ر ، سک ر ، فت گھ ، ر) امث.
رک : **گھررر**. ہچکولے کھاتے پھر یوں گھررگھرر کرنے لگا جیسے اس کے یکایک لوہے کے پہیے لگ گئے ہوں . (۱۹۸۷ ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ۱۲). [حکایت الصوت].

گَھرَڑ (فت گھ ، ر) امذ.
خشک چنے یا موٹھ جو مویشی کو بطور چارہ دیتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گَھرَڑگَھرَڑ (فت گھ ، ر ، سک ڑ ، فت گھ ، ر) امث.
چکی کے چلنے کی آواز ؛ نیز رک : گھررگھرر. ٹھک ٹھک کی آواز اب چکی کی گھرڑ گھرڑ میں تبدیل ہو گئی تھی. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۶۵). [گھرڑ (حکایت الصوت) + گھرڑ (رک)].

گِھرَسْت (کس گھ ، فت ر ، سک س) امذ.
خانہ داری ، گھر کے کام کاج ، امورِ خانہ داری.

من کا پنچھی جوش میں پر تولے پر آن
رسی بندھی گھرست کی کیوں کر کرے اُڑان

(۱۹۵۰ ، پیت کی ریت ، ۱۷۳). [گرہست (رک) کا بگاڑ].

گِھرَسْتَن (کس گھ ، فت ر ، سک س ، فت ت) امث.
سگھڑ بیوی ، کنبہ والی عورت ، گھر میں بیٹھنے والی عورت. وہ بھی بال بچوں میں گھری ہوئی بالکل میلی کچیلی گھرستن بن گئی تھی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۷۱). اجناس کو پھیری لگا کر ... فروخت کریں تا کہ بی بیوں اور گھرستنوں کو اشیائے ضرورت گھر بیٹھے اور اپنی پسند سے مل جائیں . (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۱۸). [گِرہستَن (رک) کا بگاڑ].

گُھرَسْنا (ضم گھ ، فت ر ، سک س) ف م.
کسی چیز میں اٹکا دینا ، ٹھونسنا ، اُڑسنا ، کھسیڑنا.

اک جمع کے سر اوپر روزِ سیاہ لایا
پگڑی میں بال اپنے نکلا جو وہ گُھرس کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۴). اس نے روپیہ دھوتی کے چھور میں باندھ کر اس کو اپنی کمر میں گھرس لیا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۱۸۳). ایک سفید لنگی کمر میں لپٹی ہے جس میں پیش قبض گھرسی ہوئی ہے. (۱۹۲۵ ، لعبت چین ، ۴). جلدی جلدی گہرے گہرے کش لگائے اور پورا پورا دھواں چھوڑ کر چلم جھاڑ دی اور دھوتی میں گھرس لی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۶۰). [غالباً ، س : گھرشٹ घृष्ट سے].

گُھرَسْواں (ضم گھ ، فت ر ، سک س) صف.
گُھرسا ہوا ، اُڑسا ہوا ، اُٹنگا. حسینی کی بی بی کی طرح گھرسواں پائجامہ پہن کر ٹھمک ٹھمک چلتا اسے آئے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۲۷). [گُھرس (گھرسنا (رک) سے) + واں ، لاحقۂ صفت].

گِھرکا (کس گھ ، سک ر) امذ.
لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لکڑی زمین میں گاڑتے ہیں اور دوسری اس کے اوپر رکھ کر دو لڑکے اس کے سِروں پر بیٹھ کر اس کو چلاتے ہیں ، ترازو جھولا (ماخوذ : جامع اللغات) [گھر ـ گھیر (گھیرنا (رک) سے) + کا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھرَک بیٹھنا ف م.
گھرکی دینا ، جھڑک دینا. اور میں کسی بات پر گھرک بیٹھتی تھی

تو کئی کئی دن تک مجھ سے بولنا چھوڑ دیتی تھیں۔ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (نوراللغات)).

گُھڑَکْنا (ضم گھ ، فت ڑ ، سک ک) ف م ؛ گھڑکنا.
سخت آواز سے تنبیہ کرنا ، ڈانٹنا ، ڈپٹنا ، جھڑکنا ، سرزنش کرنا. ایک بارگی باگ موڑ کر ایک نعرہ مارا اور گھرکا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۷). جس کو سبق یاد نہ ہوتا اس کو کچھ نہ دیتے اور گھرک دیتے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۳۷) مارنے میں ان کو تامّل نہ تھا ، گھرکنے میں ان کو لحاظ نہ تھا. (۱۹۲۰ ، گرداب حیات ، ۲۷) کسی کو کھینچتا ہے ، کسی کو گھرکتا ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۸۳). [س : گھر + کر कृ + घुर سے].

ـــ جھڑْکْنا ف م.
ڈانٹنا ڈپٹنا ، لعنت ملامت کرنا. لوگ ان کے سبق پڑھنے اور مولوی صاحب کے گھرکنے جھڑکنے کا تماشہ دیکھنے دور دور سے آتے تھے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۳ : ۱۰). کبھی ایک کو ڈانٹنا ڈپٹنا پڑتا ہے اور کبھی دوسرے کو گھرکنا جھڑکنا پڑتا ہے (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۲۹۳) [گھرکنا + جھڑکنا (رک)]

گُھرْکی (ضم گھ ، سک ر) امث ؛ گھڑکی.
جھڑکی ، ڈانٹ ، ڈپٹ ، دھمکی. کوئی غیرت والا ہوتا ہے جو ایک ذرا سی گھرکی کو ساری عمر نہیں بھولتا (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵). اچھا صاحب : اب سے ہم کسی نوکر کو گھرکی تک نہ دیں گے. (۱۹۱۷ ، مُراری دادا ، ۸) چادر اٹھانے کی کوشش کی تو تھپڑ ، پوچھنے کی کوشش کی تو گھرکی ، بھائیوں سے خود بات کرنے کی ہمت کی تو ڈانٹ. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۸۳).
[گھرکنا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــ بَتانا محاورہ.
ڈانٹنا ، جھڑکنا ، تنبیہ کرنا.

وہ تو کسی طرف کو نہ گھرکی بتاتی تھی
نہ مُنھ کو موڑتی تھی نہ پنجہ اُٹھاتی تھی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۵).

ـــ جِھڑْکی (ـــ کس جھ ، سک ڑ) امث.
ڈانٹ ڈپٹ ، لعنت ملامت. میں تمہارا ہاتھ جوڑنا دیکھ رہی تھی بڑے سپاہی ہو خوب گھرکیاں جھڑکیاں اٹھائیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۸۹). وہی ماں جو جان چھڑکتی تھی آج ان کے پاس پھٹکنے کی بھی روادار نہیں ، جب پاس جائیں گھرکی جھڑکی اور دھتکار پڑتی ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۳).
[گھرکی + جھڑکی (رک)].

ـــ دینا محاورہ.
جھڑکنا ، ڈانٹنا ، دھمکانا ، ڈرانا. کلی اس کے حال پر بسورتی تھی غنچے چٹکتے تھے یا گھرکیاں دیتے تھے گل فرط غصہ سے منھ لال کئے تھی. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۶۴۳). انہوں نے ایک گھرکی دی تو میرا تو دم ہی نکل جانے کا (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۶۴). بندر گھرکی دیتا ہے گرگٹ رنگ بدلتا ہے لومڑی چکمہ دیتی ہے. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۱۹۲).

ـــ سُنْنا ف م.
ڈانٹ سننا ، جھڑکی سہنا ، دھمکی سننا.

ہم اسیروں پہ ہے وہ ظلم کسی پر نہ ہوا
قید میں گھرکیاں سنتے ہیں نگہبانوں کی

(۱۸۹۷ ، راقم ، ک ، ۲۵۱). بکری کا بچّہ بھیڑیے کی ہیبت ناک صورت دیکھ کر اور اس کی گھرکی سن کر کانپنے لگا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۶۲).

ـــ کھانا محاورہ.
گھرکی برداشت کرنا ، جھڑکی سننا.

کس کو میں اپنا حال مصیبت سناؤں گی
فاقہ میں گھرکیاں میں لعینوں کی کھاؤں گی

(۱۸۷۵ ، دبیر (نوراللغات)).

گَھرُگ (فت گھ ، ضم ر) امذ.
ایک راگ کا نام.

وہ اربابِ عشرت کا آپس میں مل
جمانا گھرگ راگ کا دے کے دل

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۲۸). [مقامی].

گَھرْگَھٹ (فت گھ ، سک ر ، فت گھ) امذ.
ایک قسم کی مچھلی (لاط :
(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घर्घट].

گِھرْگِھٹ (کس گھ ، سک ر ، فت نیز کس گھ) امذ (قدیم).
چھپکلی سے مشابہ مگر قدرے بڑا جانور جو آفتاب نکلنے پر طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے ، گرگٹ. آفتاب پرست ... اہل ہند گھرگھٹ خوانند. (۱۳۱۹ ، اداتالفضلاء ، (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۶۷ ، ۱۲). [گرگٹ (رک) کا ایک قدیم اِملا].

ـــ کی دوڑ باڑی لَگَن کہاوت (قدیم).
ہر شخص کی کوشش وہیں تک ہوتی ہے جہاں تک اس کی رسائی ہو ، اپنے مقدور اور حوصلے کے مطابق کام کیا جا سکتا ہے. گھرگھٹ کی دوڑ باڑی لگن ، بگولا ہزار پر دھرے گا تو کیا بھری کام کرے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

گِھرْگِھر (کس گھ ، سک ر ، کس گھ) امث.
چکی یا کسی قسم کی مشین نیز گاڑی کے چلنے کی آواز. دیکھنا کیسی گھرگھر چکی چلاتی ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۷۵).

موٹروں کی ہوئی بہت گھرگھر
ایک سناٹا پھر ہوا باہر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۵). ہمارے دیہات کی گھرگھر کرنے والی چکیاں جن پر گھر کی بی بی تڑکے ہی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، چلتے ہو تو چین کو چلیے ، ۸۵). [حکایت الصوت].

گِھرْگِھرا (کس گھ ، سک ر ، کس گھ) امذ.
ایک قسم کا کھلونا لکڑی کے گنڈولنے ، گھرگھرے ، لٹو ، جھولے ،

سیٹیاں ، گیند ، گولیاں غرض کیا کیا بیان کروں. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۵۲). [گھرگھر (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھرگُھرا (ضم گھ ، سک ر ، ضم گھ) امذ.

۱. **(طب) وہ زخم جو گوشت اور ساخت اعضاء کو کھاتا اور گلاتا چلا جائے ، قرحۂ آکالا ، السر (Ulcer) کی ایک قسم .** ان کے ٹخنے میں گھرگھرا (زخم معروف) تھا وہ زخم کھولے بیٹھے تھے. (۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۱۳۱). ۲. **ایک قسم کا جھینگر ؛ ایک قسم کا کٹھ بھوڑا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گھرگھرک घुर्घुरक].

گَھرگَھرانا (فت گھ ، سک ر ، فت گھ) ف ل.

گھرگھر کی آواز نکلنا. ذرا ذرا دیر بعد اِدھر اُدھر دیکھ کر اپنی گھرگھراتی بلغمی آواز میں دھیرے دھیرے آواز لگاتا. (۱۹۶۹ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ۳۱) . [گھرگھر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُھرگُھرانا (ضم گھ ، سک ر ، ضم گھ) ف ل.

غرّانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) [گُھرگُھر (حکایت الصوت + انا ، لاحقۂ مصدر].

گَھرگَھراہٹ (فت گھ ، سک ر ، فت گھ ، ہ) امث.

۱. **چکی ، مشین یا گاڑی وغیرہ کی گھرگھر کی آواز.** گھڑی بھر ایک بڑی گھرگھراہٹ کے ساتھ بجی دس بجے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۳۱). چکیوں کی گھرگھراہٹ ، چھاج کی پھٹک ... اس ہنگامۂ ہستی کا پتہ دے رہی تھی جو طاعون کے مہلک حملوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتا تھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۷۱). باہر پتھریلی زمین پر گاڑیوں کی گھرگھراہٹ .... نے ایک بلاخیز طوفان اٹھا رکھا تھا. (۱۹۴۴ ، چبو ، ۱۱۰). ۲. **سانس کی گھرگھر کی آواز.** اب وفات کا وقت قریب آ رہا تھا .... سینہ میں سانس کی گھرگھراہٹ محسوس ہوتی تھی. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۱۸۱). سانس میں جھٹکا ہے اور ... گھرگھراہٹ بھی . (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۶۴). [گھرگھرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گِھڑنا (۱) (کس مع گھ ، سک ڑ) امث.

کراہت ، بیزاری ، گِھن ؛ نفرت ، ناگواری ، ناپسندیدگی ؛ حقارت. جو نہ کسی سے گھرنا (نفرت) کرتا ہے نہ کسی چیز کی اچھا کرتا ہے وہی پکا سنیاسی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۵۸). [س : घृणा].

گِھڑنا (۲) (کس گھ ، سک ڑ) ف ل.

۱. (ا) **گھیرے میں آنا ، نرغے میں آنا ، محصور ہونا ، بند ہونا (ہجوم وغیرہ میں) پھنسنا.**

ابروؤں سے قتل کرتا ہے تو کافر قتل کر
اِک مسلماں گِھر گیا ہے دوہری شمشیروں کے بیچ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۲۶).

وہ شرمائی ہوئی آنکھیں وہ گھبرائی ہوئی باتیں
نکل کر گھر سے وہ گھرنا ترا امیدواروں میں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵۴). کلکٹر کی کوٹھی میں اپنے بد باطن محافظوں میں گھرے ہوئے تھے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۷). اورنگ آباد شہر پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے باغوں کی کثرت ہے. (۱۹۹۲ ، نگار، کراچی ، اگست ، ۵۷). ۲. **چھانا ، امنڈنا ، جھومنا.**

لحد پر آکے جب احباب نے برپا کیا ماتم
گِھرا ایسا دُھنواں نالوں کا گویا شامیانہ تھا
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۶۱).

پھر سَر پر ابرِ دورِ جنوں ہے گِھرا ہوا
پھر دل میں ہوئے زلفِ پریشاں ہے کیا کروں
(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۲۴). ۳. **(مجازاً) رنج و الم میں مبتلا ہونا.**

جب یے کسی میں گِھر کر کوئی غریب رویا
رِقت ہوئی وہ طاری ہلنے لگا کلیجا
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۳۹). ۴. **طاری ہونا.** واصلاں پر بھی کوئی وقت یوں یک حال گھرتا ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ورق ، ۷). [گھیرنا (رک) کا فعل لازم].

گِھڑنائی / گِھڑنئی (کس گھ ، سک ڑ/فت ن) امث.

ایک قسم کی ناؤ جو گھڑوں سے بناتے ہیں.

نصیب میں ہے تو کوثر کے گھاٹ اُتریں گے
بنا کے چار عناصر کی ایک گھڑنائی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۸). عابد علی نے چار گھڑوں کی ایک گھڑنئی بنائی اور ایک گھڑے کے پیندے پر مولوی صاحب کو بٹھایا. (۱۹۳۶ ، ہنر مندان اودھ ، ۱۳۸). [گھڑا (بحذف ا) + نائی/ نئی (ناؤ (رک) کا محرف)].

گَھڑنی (فت گھ ، سک ڑ) امث.

بیوی ، گھر والی. گھرنی کے بغیر یہ گھر آپ کو بھوت کا ڈیرا سا معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۲۱). [س : گرہنی गृहिणी].

گِھڑنی (۱) (کس گھ ، سک ڑ) امث.

۱. **چرخی ، گھمانے کا آلہ ، پہیا ، کنویں سے پانی نکالنے کی چرخی.** گھر کی بیع میں کنواں جو اس گھر میں ہو اور اسکی گھرنی ... داخل ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۶). چار گھرنیاں (چرخیاں) لگی ہوئی ہیں ، چاروں طرف سے پانی کھینچا جا سکتا ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، عبدالماجد ، ۲۳۰). ۲. **رسی وغیرہ بٹنے یا کپڑا بننے کی کل.** مختلف قسم کے کارخانوں میں اسی کی موزونیت کے لحاظ سے مشینری ہوتی ہے مثلاً کپڑا بننے کی گھرنی کو لو. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۴۷). ۳. **جہاز پر بھاری سامان چڑھانے اور اتارنے کا آلہ ، جرثقیل** (ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). ۴. **(گنوار) سر کا چکر ، دوران سر.** اس کے بعد اسے کچھ پتا نہ رہا کہ کیا ہو رہا ہے ، وہ بے حد گھرنی کھا رہا تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۳۲). ۵. **ایک آبی پرند کا نام جو اکثر دریا کے کنارے پر رہتا اور مچھلیاں کھاتا ہے ، رام چڑیا** (فرہنگ آصفیہ). ۶. **لوٹن کبوتر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھری (رک) کا محرف].

--- دار صف.
گھومنے والا ، چکّر کھانے والا . جوڑ کُھنی کا نہایت پیچیدہ گھڑی دار ہے اس وجہ سے بیٹھا نہیں تو کہنیاں باہر نکلی ہوئی ہیں. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲). [گھڑی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

--- کھانا محاورہ.
چکّر کھانا ، گھومنا .

چھوٹ کر عشق کے پھندے سے کدھر جائے گا
گھڑیاں چاہِ زنخداں میں مرے کھائے گا

(؟ ، واسوخت ، میر ظہور علی (فرہنگ آصفیہ)).

گھِڑی (۲) (کسر گھ ، کسر ڑ) امث.
(لکھنؤ) **چھوٹی ناؤ** (ماخوذ : فرہنگ اثر). [گھڑنائی/گھڑنئی (رک) سے ماخوذ].

گھُڑی (ضم گھ ، سکر ڑ) امث.
لڑھکنا ، چکر کھانا ، گھومنا ؛ سر کا چکر (پلیٹس ؛ جامع اللغات)
[س : گھورن + کا घर्णि + का].

گھڑیوں کی جوٹ امث.
چرخیوں کا سلسلہ یا نظام (پلیٹس).

گَھرُو (فت گھ ، شد ر ، و مع) صف.
گھریلو ، خانگی. یہ بھجن بنانے والے عموماً سادہ اور گھرو چیزوں کی مثالیں دیتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۵). [گھر (رک)+ و ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَھڑوا (فت گھ ، سکر ڑ) امذ.
گھر کی تصغیر بالتحقیر ، چھوٹا گھر ، کٹیا ، جھونپڑا.

غافل ہو کے فقیرا سویا
اس بیری نے گھروا کھویا

(۱۸۵۱ ، مورک سمجھاوے ، ۹). جب جی میں آئی اٹھیں اور ریل میں بیٹھیں ، میاں پریشان نوکر حیران گھر کا گھروا ، یہ قرینہ ہے کہاں کا. (۱۹۲۳ ، بچے کا کرتا ، ۹). [گھر (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھرَوار (فت گھ ، ر ، شد و) امذ.
خاندان والا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گھر (رک) + وار/وال ، لاحقۂ صفت].

گِھڑوانا (کسر گھ ، سکر ڑ) ف م.
احاطہ کروانا ، محدود کروانا ، پابند کروانا ، گھیرا ڈلوانا ، حصار کھنچوانا ، مُقیّد کروانا. بموجب ان کی درخواست کے قنات باغ کی پشت پر دور تک گھروا دی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۸). [گھرنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَھڑواہا/گَھڑوایا (فت گھ ، سکر ڑ) امذ.
رک : گھروا.

لے کے سانچق ترے گھرواہے میں آئی ہوں میں
آج تیاری مری چوہوں کی کروا سمدھن

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۲)). اگر قرض کی جگہ تم گھرواہے کی خبر لیتے رہتے تو میں کلیجے کو روتی. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳). اس کے علم کو لے کر کیا ہم چاٹیں جب گھروایا ہی اوندھ جائے. (۱۹۲۰ ، لحت جگر ، ۱ : ۲۲۳). [گھر (رک) + واہا/وایا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھڑوپا (فت گھ ، و مع) امث (قدیم).
اُنس ، محبت ، چاہت ، پیار ، قُربت ، پسندیدگی ، تعلق ، واسطہ ، ربط ، وابستگی ، لگاؤ.

ہمن دوکیاں ساواں بھی اپ آپ میں
ہمن تی بی لئی کچھ گھروپا دھریں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۸). [مقامی].

گِھرول (کسر گھ ، و مج) امذ.
ہجوم (دریائے لطافت ، ۹۳). [گھر (گھرنا (رک) سے) + ول ، لاحقۂ اسمیت و صفت].

گَھرَونجی/گَھرَونچی (فت گھ ، و مج نیز لین ، مغ) امث.
لکڑی کا چوکھٹا جس پر پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں . اوپر اس چبوترے کے ایک گھرونچی چوبی اور اس پر سبوچۂ آب رکھا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۲۳۳). ان میں منبر ، فوارے ، ظروف ، حوض ، مرتبان اور گھرونجیاں شامل ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۵۱). [گھڑونچی (رک) کا بگاڑ].

گَھرَونْدا (فت گھ ، و لین ، مغ) امذ.
مٹی کا چھوٹا سا گھر جو بچیاں گڑیاں کھیلنے کے لیے بنا لیتی ہیں ؛ وہ گھر جو بچے گیلے ریتے کے اندر پانو رکھ کر سوکھا سا بنا لیتے ہیں اور پھر اسے کھیل کر توڑ ڈالتے ہیں ؛ (مجازاً) چھوٹا موٹا ناپائدار گھر.

وہ بدخو طفلِ اشک اے چشمِ تر ہیں دیکھنا اک دن
گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخِ کہن بگڑا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۱).

تھا جو کچھ کھیلنا ہم کھیل چکے جاتے ہیں
اب بگڑنے کو ہے دنیا یہ گھروندا تیرا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۴۰). مینا سر کے بال کھولے آنگن میں گھروندا بنا رہی تھی. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۳۸). ان کی امیدوں کے گھروندے مسمار ہو چکے ہیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۲۰). [گھر (رک) + وندا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھروں گَھر (فت گھ ، و مج ، فت گھ) م ف.
گھر گھر ، ہر ایک گھر میں ، تمام گھروں میں ، سارے گھروں میں ، کُل کے کُل گھروں میں.

گھروں گھر بٹیں ہیں مٹھائی کے تھال
ہو پوری کچوری کا کھانا محال

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۱). [گھر (رک) + وں ، لاحقۂ جمع برائے ربط + گھر (رک)].

گِھڑی (کس گھ ، شد ڑ) امث.
چرخی ، **گھُمانے کا آلہ**. گھری یا چرخی دوسرا آلہ جرثقیل' کا ہے (۱۸۷۱، علم طبیعیات ، ۱ : ۵۱) پنکھے اور جھاڑ وغیرہ لٹکانے کے قبل ان کڑوں کی اچھی طرح آزمائش کرلی جائے جن پر آویزاں کئے جاوینگے نیز پنکھا کھینچنے کی گھِڑی (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۳). آپ نے دیکھا ہوگا کہ کنویں پر ایک لوہے کی گھِڑی لگی ہوتی تھی. (۱۹۵۹ ، مقالاتِ ایوبی ، ۱ : ۹۰).
[گھر (حکایت الصوت) + نی ، لاحقۂ تانیث و اسمیت].

گھُڑی (ضم گھ ، شد ڑ) امث.
ایڑی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گَھڑیا (فت گھ ، سک ڑ) امث.
۱. **کھریا مٹی کی بنی ہوئی کلہیا جس میں دھات چاندی یا سونا گلاتے ہیں ، کٹھالی**. کندن سنار نے گھریا میں سوہاگا ڈالا سونا گلایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۸). گدازگر ... چاندی اور سونا گلا کر گھریوں میں ڈالتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ۱ : ۳۳). ذرا دیر میں سب کا سب سونے کا بھنڈا بنا کر گھریا میں سے نکال کے دروغہ جی کے ہاتھ پر رکھ دیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۷۵). ۲. **کمہاری کا مٹی کا گھر** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۳. **شہد کی مکھیوں کا چھتا**. (شہد کی مکھی) مٹی کی چھوٹی سی گھریا بنا کر اس میں رکھی ہے. (۱۹۵۰ ، سوانحات المتاخرین ، ۶۲). [س : گھٹکا **घटिका** ، نیز گھر (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھرَیّا (فت گھ ، ر ، شد ی) صف.
گھر سے تعلق رکھنے والا ، **گھر کا**. حوالدار صاحب بولے نبابصاحب تکسیر معابھ یو کونی گھریا چور ہے ، گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۶۰).
[گھر (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

گِھڑیا (کس گھ ، سک ڑ) امث.
نرغہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گِھرنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

ـــــ میں گِھڑنا ف ل ؛ محاورہ.
نرغے میں پھنسنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گھُڑیاں (۱) (ضم گھ ، شد ڑ بکس) امث ؛ ج.
گھُڑی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــ جوٹنا محاورہ.
ایڑیاں رگڑنا ؛ **سخت مصیبتیں برداشت کرنا** ، **سخت تکلیف میں بسر کرنا**. ہمیں تو اس ناقدری میں گھڑیاں جوتتے ایک عمر ہوگئی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۵).

ـــــ گِھسنا محاورہ.
گھڑیاں جوتنا ، **ایڑیاں رگڑنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گھُڑِیاں (۲) (ضم گھ ، شد ڑ بکس) امث ؛ ج.
گھورنا (رک) **حالت و کیفیت بطور جمع تراکیب میں مستعمل**.

ـــــ گھونٹنا محاورہ.
آنکھوں ہی آنکھوں میں ناگواری کا اظہار کرنا ، **گھور گھور کے دیکھنا**. میں بھی وہیں جا کر بیٹھ گئی اور استاد جی گھڑیاں گھونٹتے رہ گئے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۵۹). اس تبسم زیر لب نے شیخ جی پر بجلیاں گرا دیں کچھ بن نہ پڑا گھڑیاں گھونٹ کر رہ گئے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۶۶).

گَھریتَن (فت گھ ، ی مج ، فت ت) امث.
گھر بار والی ، **شادی شدہ**. صفیہ برس چھ مہینے کی بیاہی نہ تھی بیس بائیس برس کی گھریتن ، نہایت ہی استقلال سے شوہر کا مقابلہ کیا. (۱۹۲۱ ، نسوانی زندگی ، ۳۸). [گھر (رک) + یت ، لاحقۂ صفت + ن ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ بَریتَن (ـــــ فت ب ، ی مج ، فت ت) امث.
رک : گھریتن. جو آج معصوم ہیں انشاء اللہ گھر بار والے ہوں گے ، ان کی بیویاں تمہاری طرح گھریتن بریتن ہوں گی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۳). [گھریتن + بریتن (تابع)].

گَھرے گَھر (فت گھ ، ی مج ، فت گھ) م ف (قدیم).
ہر ایک گھر میں ، **گھر گھر میں**.

گھرے گھر سو گلزار سب باغ ہوا
پھولے پھول بن دیں ہنگام ہی موا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۳).

گھرے گھر انند سکھ سنپور تھا
خلق شاد سب مُلک معمور تھا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

کہ ہووے گا پیمبر عتبہ بےشک
گھرے گھر بُولتے یہ بات ہریک

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۶۲).

گَھرَیلا (فت گھ ، ی لین نیز مج) صف.
رک : گھریلو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھر (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گھریلُو (فت گھ ، ی مج ، و مع) صف.
۱. **گھر کی طرف منسوب** ، **گھر سے متعلق** ، **گھر کا** ، **خانگی**. گھریلو جھگڑے سے ہم تو واقف نہیں . (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰). دونوں دیر تک ایسے ہی گھریلو باتیں کرتے رہے. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۶). مثال کے طور پر ایک گاؤں کی عورت گھریلو کام کاج کے لیے اوسطاً ۲۵۰ کیلوریاں فی گھنٹہ خرچ کرتی ہے. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۳۹). ۲. **گھر میں رہنے والی** ، **گھربار والی** ؛ (مجازاً) **سیدھی سادی**.

ہے بجا تصویر اگر لے لیں تو رسوائی نہیں
پر گھریلو ہے وہ ، کچھ بے پردہ ہرجائی نہیں

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۱). معمولی شدبُد رکھنے والی گھریلو عورت کو ڈاکٹری کی کتابوں کا کیا پتہ؟ (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۵۸).

۳. خانہ ساز ، گھر کا بنا ہوا ، گھر میں تیار کیا ہوا. عام طور پر ہم نیم حکیم قسم کے اطبا یا گھریلو نسخوں ہی کو استعمال کرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۷۴). ۴. گھر میں پالا ہوا ، پالتو ، اہلی (چرند ، پرند وغیرہ جانور). تعداد مویشی صرف نو کروڑ چند لاکھ ہے جس میں بھیڑ بکری اور دیگر گھریلو چوپائے بھی شامل ہیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئورکھشا ، ۴۸). اسی طرح گھریلو چڑیاں ... شمالی اور جنوبی امریکہ میں دن بدن پھیلتی چلی جا رہی ہیں. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۶۲). [گھر (رک) + یلو ، لاحقۂ صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.
گھر کا سا ماحول یا فضا ، گھریلو زندگی کی عکاسی ، گھریلو ماحول کی ترجمانی ، گھر والی خصوصیات ، گھریلو انداز. حسرت نے اپنی شاعری میں محبوب کے اعضائے جسمانی کے علاوہ اس کے لباس اور دیگر لوازمات کا ذکر کیا ہے جس کی بنا پر ان کی شاعری میں گھریلو پن آگیا ہے. (۱۹۸۸ ، مزاج و ماحول ، ۲۳۶) [گھریلو + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---زِنْدَگی (---کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
خانگی زندگی ، ازدواجی زندگی. سیاسیات ، عمرانیات گھریلو زندگی اور زن و شو جیسے بنیادی معاملات سے تعلق رکھتے تھے. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۵۱). [گھریلو + زندگی (رک)].

---صَنْعَت (---فت ص ، سک ن ، فت ع) امث.
گھریلو دستکاری یا اشیا کی تیاری ، وہ صنعت جو گھر میں چلائی جائے. گھریلو صنعتوں میں سے ہر صنعت کے اپنے خاص مسائل ہوتے ہیں. (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۲۶). [گھریلو + صنعت (رک)].

---کارِیگَر (---ی مع ، فت گ) امذ.
اپنے گھر میں چیزیں بنانے والا ، دستکار. پسماندہ ممالک میں گھریلو کاریگر کی حیثیت ایک اُجرت حاصل کرنے والے مزدور سے زیادہ نہیں. (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۲۵). [گھریلو + کاریگر].

---کَبُوتَر (---فت ک ، و مع ، فت ت) امذ.
(کبوتر بازی) پالتو کبوتروں کی ایک قسم جس میں لقا ، مونڈھی ، لوٹن اور یاہو داخل ہیں ، دوسری قسم کو تیز پرواز کہتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۳۴). [گھریلو + کبوتر (رک)].

---کھیل (---ی مع) امذ.
گھر کے صحن میں کھیلنے کے کھیل ، مقامی کھیل. آنکھ مچولی ، آنی پاتی ، کبڈی ، پہل دوج ، ست گھرا یہ چند گھریلو کھیل تھے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶) [گھریلو + کھیل (رک)].

---مَصْنُوعات (---فت م ، سک ص ، و مع) امذ ؛ ج.
گھر میں بنائی ہوئی اشیا ، گھریلو صنعت کی چیزیں. گھریلو مصنوعات کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں استعمال ہونے والا خام مال بیشتر خود متعلقہ ممالک میں دستیاب ہو جاتا ہے. (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۲۱). [گھریلو + مصنوعات].

---مَکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
گھروں میں پائی جانے والی مکھی. گھریلو مکھیاں گندی جگہوں میں انڈے دیتی ہیں. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۶). گھریلو مکھی اپنے پنجوں سے بناؤ سنگھار وغیرہ کرتی ہے. (۱۹۶۴ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۶۶). [گھریلو + مکھی (رک)].

---نَظَرِیَّہ (---فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
وہ نظریہ جو گھر کی سطح تک اثر انداز ہو ، مقامی زاویۂ نظر. موجودہ نظامِ تعلیم کی زیر سرپرستی جو تعلیمی نصاب سے متعلق کتب پڑھائی جاتی ہیں ان میں گھریلو نظریہ ... ملکی نظریہ ... اور عالمی نظریہ ... پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۸۶). [گھریلو + نظریہ (رک)].

گُھڑ (۱) (ضم گھ) امذ.
گھوڑا (رک) کا مخفف ، تراکیب میں مستعمل.

---باہا امذ.
سائیس (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھڑ + باہا - س : واہک वाहक].

---بَہل (---فت مج ب ، فت ہ) امث.
گھوڑوں کی رتھ ، گھوڑا گاڑی.

گھڑ بہل ، فیل بہل ، شتر بہل ، راہ وار
ہرنوں کی بہل ، بکری بہل ، گھنٹے گھنگرو دار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۲۶). ایک عرضی بادشاہ کو ، دوسری مبارکباد ولیعہد کو لکھ ، گھر بہل میں دیول دیوی کو بٹھایا (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۴۴). ایک روز حضرت شاہ عالم گھڑ بہل میں سوار جا رہے تھے اور میاں مخدوم شاہ (احمد) بھی ہمرکاب تھے. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۲۸). [گھڑ + بہل (رک)].

---بَہلی (---فت مج ب ، سک ہ) امث.
رک : گھڑ بہل. تمام نامی سردار اور درباری منصب دار تھے سانڈنیوں پر بیٹھ کوتل گھوڑے اور گھڑ بہلیں لگا ... جنگل اور پہاڑ کاٹتا چلا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۴). [گھڑ + بہلی (رک)].

---چِڑیا (---کس چ ، سک ڑ) امث.
(یونانی اساطیر) ایک پردار گھوڑا جس نے کوہ (Helecon) پر اپنی ٹاپو سے چشمہ بہا دیا تھا جہاں سے شاعروں اور ادیبوں کو فیضان حاصل ہوتا ہے ، (انگ : Pegasus). میں نہیں مانتا کہ پگاسس بھی کوئی چیز ہے ایسی مضحکہ خیز گھڑ چڑیا آج تک نہیں بنی. (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں ، ۱۹۷). [گھڑ + چڑیا (رک)].

---چَڑھا (---فت چ) امذ.
۱. گھوڑے پر چڑھا ہوا ، سوار. اسم اور ماضی کے مرکبات جن سے فاعل کے معنی پیدا ہوتے ہیں مثلاً جیب کترا ، پتھر چٹا ، کن بندھا ، کم تولا ، گھس کھدا ، گھڑ چڑھا. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۹). اس زمانے میں کبھی کبھی

گھڑ چڑھے فقیر آیا کرتے تھے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۳۹) ۲. عمدہ سواری کرنے والا ، گھوڑے پر خوب بیٹھنے والا ، پکا سوار (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. ایک قسم کا سوانگ جس میں سوانگ کرنے والا اپنی کمر سے کاٹھ کے گھوڑے کا ڈھانچ اسی طرح باندھ لیتا ہے کہ جیسے گھوڑے پر چڑھا ہوا ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھڑ + چڑھا (چڑھنا (رک) کا ماضی نیز حالیہ تمام)].

ـــچڑھی (ـــفت چ) امث.
۱. ایک ہندی رسم جس میں دولہا گھوڑے پر سوار ہو کر دلہن کے گھر جاتا ہے. پنچمی کی گھڑ چڑھی ، چھنگی برات اور ستمی کا بڑہار ہے تنہا مل جی نے سایی بھیجی ہے (۱۹۲۹)، بہارِ عشق سرفراز حسین ، ۴۹). ۲. **شہسواری** . میدان میں زیر جھروکے نکل کر تیراندازی اور چوگان بازی کریں تو گھڑ چڑھی اور کسب ہر ایک کا ظاہر ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۰). ۳. **ایک قسم کی چھوٹی توپ جسے گھوڑے پر سوار ہو کر چلاتے ہیں ؛ وہ توپ جسے گھوڑے پر رکھ کر آسانی سے ہر جگہ لے جا سکتے ہیں ؛ رہکلہ.**

گھڑ چڑھی توپیں ہیں سرکار کی کیا توپی دار
توپوں پر گھوڑے ہیں پر گھوڑوں پہ توپوں کا محل

(۱۸۷۳، کلیات قدر، ۲۰) ۴ **رسالہ ، سواروں کی فوج** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گھڑ + چڑھی (چڑھا (رک) کی تانیث)].

ـــدَوڑ (ـــو لین) امث.
۱. **گھوڑوں کا شرط بد کر دوڑانا ، گھوڑوں کی دوڑ ، ریس.** مجکو انکی ایک ہی بات کھٹکتی ہے کہ بازی بد کر گھڑ دوڑ کی لت ہے . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۰). گھڑ دوڑ میں بھی مُنظّم اور باقاعدہ شرط بدھنے کے طریق کو روکنے کی قانون حتی الوسع کوشش کرتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷). حمّالی سے لے کر سٹّہ ، گھڑ دوڑ اور دلّالی تک کوئی جتن ایسا نہیں جو بمبئی میں نہ کیا جاتا ہو. (۱۹۶۷ ، انشائیے ، ۲۹). ۲. **وہ میدان جہاں گھوڑوں کی دوڑ ہو ، ریس کورس.** گھڑ دوڑوں میں گھوڑے دوڑاتے تھے اور اکثر شرطیں جیتتے تھے. (۱۹۳۵)، چند ہمعصر، ۱۲۶) گھڑ دوڑ میں گھوڑے دوڑانے پر جھگڑا، کھیتوں میں بکریاں چرانے اور چشموں پر پانی بھرنے پر فساد اور فساد بھی خون ریز . (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۱۳). ۳. **(مجازاً) مقابلہ ، مسابقت .** تعلیمِ نسواں کی گھڑ دوڑ میں بھی صوبۂ بہار کے مسلمانوں کی عورتیں نہایت پھسڈی ہیں. (۱۸۷۹ ، خیالاتِ آزاد ، ۱۸۳). [گھڑ + دوڑ (رک)].

ـــدَوڑ کا گھوڑا امذ.
وہ گھوڑا جو اسپ بازی کے واسطے سدھایا ہوا ہو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــدَوڑ کا مَیدان امذ.
وہ میدان جو گھڑ دوڑ کے لیے مخصوص ہو ؛ (مجازاً) تاخت و تاز کی جگہ ، حملوں کا نشانہ. اس کی سرسبزی اور زرخیزی اور اعتدال ہوا نے بلائے جان ہو کر ہمیشہ اسے غیر قوموں کی گھڑ دوڑ کا میدان بنائے رکھا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۶).

ـــڈَنڈی (ـــفت ڈ ، سک ن) امث.
ڈھال پر تختوں سے بنایا ہوا وہ راستہ جس پر ٹھیلے کو گھوڑا آسانی سے کھینچ سکے بعض اوقات ایک ایسا چارہ کار اختیار کرنا پڑتا ہے جس کو گھڑ ڈنڈی کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مٹی کا کام ، ۰۷). [گھڑ + ڈنڈی (رک)].

ـــسار / سال امذ.
اصطبل ، طویلہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھڑ + سار / سال ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــسَوار (ـــفت س) امذ.
وہ جو گھوڑے پر سوار ہو ، گھوڑے پر سوار سپاہی ، گھوڑے کی سواری کرنے والا . پیدل فوج اور گھڑ سوار دستے ساتھ بھیجنے کے لیے دیئے . (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۹۹) . عوامی ہال کے باہر صبح سے ڈیوٹی دینے والے گھڑ سوار بھاری ٹرک ، موبائل اور بکتر بند گاڑیاں رفتہ رفتہ اپنے اپنے ٹھکانوں کی جانب پیش رفت کر رہی ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی، مارچ ، ۵۲). [گھڑ + سوار (رک)].

ـــسَواری (ـــفت س) امث.
گھوڑے پر چڑھنا اور دوڑانا ، گھوڑا دوڑانا ، گھوڑے پر سوار ہونے کی مہارت ؛ گھوڑے پر سوار ہو کر گھومنا پھرنا. مجھے گھڑ سواری یا کوہ پیمائی کا شوق ہے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۳۸). ہاتھیوں اور گھڑ سواری میں انتہائی طاق تھا (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۲۱). [گھڑ سوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــسیم (ـــی مج) امث.
ایک قسم کی بڑی سیم (جامع اللغات) [گھڑ + سیم (رک)].

ـــمَکّھی (ـــفت م ، شد کھ) امث.
بڑی مکھی جو گھوڑے کو کاٹتی ہے. مکّھیاں صرف پانی جیسے مادے اور رس پر زندگی بسر کرتی ہیں ، اس کی مثال مچّھر اور گھڑ مکھی ہے. (۱۹۴۰ ، حیوانیات ، ۲۰). [گھڑ + مکھی (رک)].

ـــمَنڈی (ـــفت م ، سک ن) امث.
مویشیوں کا بازار جہاں وہ خریدنے اور بیچنے کے لیے لائے جاتے ہیں ، گھوڑوں کی خرید و فروخت کا بازار ، نخاس (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۳۱). [گھڑ + منڈی (رک)].

ـــمُنّھا (ـــضم م ، مغ) صف.
گھوڑے جیسے مُنّھ والا ، لمبے منھ یا تھوتنی والا ، گھوڑے جیسا. یہ لوگ ہیں ... طنزاً ... گھڑ منھا کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اردو ، اورنگ آباد، جنوری، ۱۵۵) [گھڑ + منھ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت

ـــنال امث.
وہ توپ جسے گھوڑے پر لے جائیں ، رہکلہ. ایسی سواری کے

ہاتھی اور گجنالیں شترنالیں کے اونٹ اور گھڑنالیں و جزایروں کے اونٹ. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۲). پانسو گھڑنال اور شترنال زنبورک ساتھ تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷). شترنال ، گھڑنال ہی کی بڑی قسم ہے (۱۹۳۵، دیباچہ سفر نامۂ مخلص ، ۱۱۵). [گھڑ + نال (رک)].

---نَعل ڈاٹ (---فت ن ، سک ع) امث.
(معماری) **گھوڑے کے نعل کی شکل کی وضع پر بنائی ہوئی ڈاٹ** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۲). [گھڑ نعل + ڈاٹ (رک)].

---نَعلی (---فت ن ، سک ع) صف.
گھوڑے کے نعل کی شکل کا، محرابی شکل کا. خردبین ... ستون جو گھڑنعلی (Horse Shoe) شکل کے وزنی قاعدے سے جڑا ہوتا ہے ... اور آئینہ وغیرہ کو تھامے رہتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۵). [گھڑ + نعل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گُھڑ (۲) (ضم گھ) امث.
(کاشت کاری) **وہ گوُ دم لکڑی جس پر ہل کی پھار جڑی ہوتی ہے** (ا پ و ، ۶ : ۱۲۲). [مقامی].

گھڑا (فت گھ) امذ.
مٹکے سے چھوٹا اور چھوٹے منھ کا پانی رکھنے کا برتن ، پانی رکھنے کا پیندے دار چھوٹے منہ کا مٹی کا برتن ، گگری.

دیگر کچھ نہ مائے بھرے میں بھریا
گھڑے میں سماوے گا کیونکر دریا

(۱۶۱۸ ، قصۂ خواجہ منصور حلاج ، ۹۳).

قدح دو سیں ہور چوبیں خوب تر
گھڑے دو مشک ایک پانی سیں بھر

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ ، ۹).

نور کے دریا سے بھر بھر کر گھڑے
سر اپر لے لے فرشتے ہیں کھڑے

(۱۷۶۹ ، مثنوی شادیٔ آصف الدولہ (مثنویات حسن) ، ۱ : ۳۹)) وہ گھڑا کہ چھینکے پر لٹکا تھا بھرگیا (۱۸۳۸ ، بستان حکمت، ۳۱۶). کبوتر باز کبوتروں کے جوڑے ملا کر کابک یا گھڑے میں بند رکھتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۲۷). کورے کورے جھجھر کے گھڑے جھجھریاں صراحیاں ابھی تک آبدار خانوں میں نہیں سجائی گئیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۵). اس نے چارپائی سے نیچے اترکر گھڑے میں سے ٹھنڈے پانی سے مٹی کا وہ پیالہ بھرا جس سے گھڑے کو ڈھانپا گیا تھا (۱۹۸۳، ساتواں چراغ ، ۵۳). [س : گھٹ + ک घटक].

---ہر بار سالِم نہیں نِکَلتا کہاوت.
کوشش ہر بار کامیاب نہیں ہوتی ، ناکام بھی ہو جاتی ہے. بوڑھے عطر فروش نے کہا مثل ہے کہ گھڑا ہر بار سالم نہیں نکلتا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۵۷).

گھڑا (فت گھ) مذ.
گھڑنا (رک) کا ماضی مطلق بطور صفت ؛ مرکبات میں مستعمل.

---گھڑایا (---فت گھ) صف.
ڈھلا ڈھلایا ، بنا بنایا ، تیار شدہ. حسبِ ضرورت انگریزی لہجہ اور بول چال کی مشق بہم پہنچائی اور یک گھڑے گھڑائے جنٹلمین بن گئے. (۱۹۲۷ ، عظمت مضامین ، ۲ : ۱۳۰). اپنا لکھنا ، اپنا سوچنا ، گھڑے گھڑائے استعاروں اور تشبیہوں پر قناعت نہ کرنا. (۱۹۸۷ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۲۲). [گھڑا (گھڑنا (رک) سے ماضی) + گھڑایا (گھڑانا (رک) سے ماضی].

گھڑّا (فت گھ ، شد ڑ) امذ.
ایک قسم کا ضماد جو آنکھوں پر کرتے یا لگاتے ہیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گھرا (رک) کا ایک املا].

گھڑانا (فت گھ) ف م.
تیار کروانا ، بنوانا ، گھڑوانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ اثر). [گھڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گھڑاوَن (فت گھ ، و) امث.
زیور وغیرہ گھڑنے کی اُجرت یا خلعت.

اوٹھا گنہ کی نہ بھاری بھینگی
سونے سے ہے گھڑاون مہنگی

(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۱۵). [گھڑنا (رک)کا حاصل مصدر].

گھڑائی (فت گھ) امث.
۱. گھڑنے کی اُجرت ، زیور وغیرہ بنانے کی مزدوری.

حسن جو ہوتا ہے بندش میں وہ مضموں ہیں کہاں
بڑھ کے سونے سے ہے قیمت میں گھڑائی ہوتی

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۵۷). **۲. گھڑنے کا عمل ، ڈھلائی.** یہ خراد ... نمونہ سازی ، گھڑائی ... کے تمام کاموں کے لیے مفید ہے. (۱۹۳۸ ، انجینری کارخانہ کے عملی چالیس سبق ، ۷۸). اعلیٰ اقسام کے فولاد جو گھڑائی فورجنگ (Forging) اور انجینئرنگ میں استعمال ہوتے ہیں وہ کلّی طور پر آکسیجن سے پاک (کلڈ Killed) ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۶) **۳. گھڑت ، بناوٹ ، ساخت** (فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات). [گھڑنا (رک) سے حاصل مصدر].

گھڑَت (فت گھ ، ڑ) امث.
۱.(۱) بناوٹ ، ساخت.

کئی عطر داں واں مرصّع دھرے
انوکھی گھڑت کے کئی چوگھڑے

(۱۷۸۴-، سحرالبیان ، ۷۶). سیدھے سیدھے واقعہ کو ایک عجیب گھڑت اور الف لیلہ کے قصوں سے عجیب تر قصہ کر کر بیان کیا ہے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۳۶).

ہیں شہرے باجی ہماری گت کے ، جگت شرارت چکت چہت کے
یہ راگ سن سُن نئی گھڑت کے ، نہ لینگے کروٹ نواب کب تک

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۶۱). **(۱۱) تصنّع ، تکلف.**

تاثیر ہو کیا خاک جو باتوں میں گھڑت ہو
کچھ بات نکلتی ہے تو بے ساختہ پن میں

(۱۸۷۳ ، کلیات اسمعیل ، ۲۹۲) **۲ من گھڑت یا گھڑی ہوئی بات،**

جھوٹی بات ، ایسی بات جس میں اصلیت نہ ہو. جو کچھ وہم سے ٹٹولئے یا عقل سے تولتے ہو سب گھڑت ہے ۔ (۱۸۸۴ ، تذ کرۂ غوثیہ ، ۱۳۹). یہ محض ایک گھڑت ہے اور بالکل قابل وقعت نہیں ہوسکتی. (۱۹۰۴ ، خالد ، ۱۰۲). معلوم نہیں کہ یہ شاعر کے تخیلات ہیں یا مدافعت کا جوش بڑھانے کے لئے کوئی گھڑت کی گئی تھی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۷) . ۳. **(جوہری)** وہ موتی جس میں چمک نہ ہو. عیوب ... ۵. گھڑت۔ جس میں چمک نہ ہو. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۹). [گھڑنا (رک کا حاصل مصدر].

گُھڑَچ (ضم گھ ، فت ڑ) امث.
موسیقی کے کسی ساز کی گھوڑی جس پر تار رکھتے ہیں . ہوائے جاری ہر ایک تانت پر عمل کرکر اس کو کئی وہمی گھڑچوں پر تقسیم کرتی ہے . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۸۷) . [گھوڑی (رک) کی تصغیر].

گُھڑَسْنا (ضم گھ ، فت ڑ ، سک س) ف م.
رک : **گُھرسنا** ، **اُڑَسْنا**. دوپٹہ اُتار کر اس ماہ دو ہفتہ نے طوق کے چاند میں گھڑس لیا ، چھاتیوں کو چھپایا تھا . (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۰۵). پریتیا نے زیور کی پوٹلی کو بغل میں دبا اور خط کو لہنگے کے نیفے میں گھڑس ستان شاہ کی طرف چلتی ہوئی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۱۹). نیفے میں کوئی نہ ہونگی نہ ہونگی تو چھٹانک بھر الاچیاں گھڑسی ہوئی تھیں . (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۹۸). [گُھرسنا (رک) کا ایک املا].

گُھڑْکنا (ضم گھ ، فت ڑ ، سک ک) ف م.
رک : **گھرکنا**. عمر نحس گھڑک کہا : اے ملعون ، یہ لڑکا کیوں کرہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۶). اندر سے گھڑک کر بولے اس وقت دروازہ کھولنے کا حکم نہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴).

رونے تھے کہ اماں میں خفا ہونے کی خُو ہے
گُھڑکا تھا کلیجہ میرا اس غم سے لہو ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۲). ماسٹر صاحب نے گُھڑک کر کہا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۵۶). [گُھرکنا (رک) کا بگاڑ].

گُھڑْکی (ضم گھ ، سک ڑ) امث.
رک : **گُھرکی**.

کتنا چاہا تھا کہ میں سبز کروں اپنا سخن
اک ہی گھڑکی میں ہوا یہ دل ناکام سفید

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۴۰۰).

کیا خوب نکالے ہیں میاں پیٹ سے پاؤں
مکتب میں ذرا گھڑکی سے اُستاد کی دب شوخ

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۴۲). جھلّا کر گھڑکی دی کہ یہ ... زمانہ سازی کی باتیں نہ کرو . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۷) . ہمیشہ کی طرح میں ان کی گھڑکی سے ڈر کر سکنے لگی. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۱۳۲). [گُھرکی (رک) کا بگاڑ].

ـــ جَمانا محاورہ.
گھڑکی دینا ، **گھڑکنا** ، **جھڑکنا** ، **ڈانٹنا**. ایک دن دودھ نہ پہنچے یا دیر ہو جائے تو لوگ گھڑکیاں جمانے لگتے ہیں. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۳۱۲).

ـــ دینا ف مر ؛ محاورہ.
ڈانٹ ڈپٹ کرنا ، **جھڑکنا** ، **دھمکانا**.

لیتی کبھی چٹکیاں ہزاروں   دیتی کبھی گھڑکیاں ہزاروں

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۹).

ٹھہرنے کا جو نام لیتا ہے آج
اسے گھڑکیاں رعد دیتا ہے آج

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۲۳).

ـــ سَہْنا ف مر ؛ محاورہ.
ڈانٹ ڈپٹ برداشت کرنا. لوگوں کی گھڑکیاں سہتا ہے گالیاں سنتا ہے ذلتیں اٹھاتا ہے اتنا سب کرنے کے بعد ... طعنے تشنے کس لئے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۶) .

گَھڑگَھڑ (فت گھ ، گھ). (الف) امث.
چکّی ، مشین ، گاڑی یا گرج کی آواز. اِتنے میں بگی کی گھڑگھڑ کی آواز آئی. (۱۸۹۶ ، مضامین سرسید ، ۳۷). سڑک پر ٹریم کی گھڑگھڑ اور وہی سودے والوں کی آوازیں ایک یاس اور ناامیدی کا سماں پیدا کر رہی تھیں. (۱۹۳۴ ، شعلے ، ۴۵). دیر تک موٹر کی گھڑگھڑ سنتے رہنے کے بعد انجن بند ہوا تو ہر طرف سے سکوت دل و دماغ پر مسلط ہو گیا. (۱۹۶۶ ، اُڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک ، ۱۲۲). (ب) م ف. **گھڑگھڑ کرتا یا کرتی**. گاڑی ... دھواں اڑاتی ، گھڑ گھڑ ، گھڑ گھڑ چلی آ رہی ہے . (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۷).

صدیاں ، سال ، مہینے ، جس کے گھوڑے
گھڑ گھڑ گھڑ بھاگتے جائیں

(۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۳۰). [حکایت الصوت].

گَھڑگَھڑانا ف م.
گھڑگھڑ کی آواز پیدا کرنا. پھڈی پھاٹک تک بھی نہیں پہنچنے پایا تھا کہ ایک گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی داخل ہوئی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۰). ایک اونچے چوبی پلیٹ فارم پر ایک موٹر سائیکل گھڑگھڑا رہی تھی. (۱۹۶۷ ، پت جھڑ کی آواز ، ۸۸). [گھڑگھڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گَھڑگَھڑاہَٹ (فت گھ ، سک ڑ ، فت گھ ، ہ) امث.
۱. **گھڑ گھڑ کی آواز جو چکّی ، مشین یا گاڑی وغیرہ کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے کی کیفیت کا نام**. کوئی گاڑی سڑک پر جا رہی تھی جس کی گھڑگھڑاہٹ سے چونک کر اسی طرف دیکھ کر آگئیں. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۱ : ۶۷). سال خوردہ تانگے کی گھڑگھڑاہٹ سنی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۰۹). جھونپڑی کے قریب پہیوں کی گھڑگھڑاہٹ ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۰). ۲. **بادل کے گرجنے کی آواز** ، **گھن گھرج**. بجلی بہت زور سے چمک

لمحہ بھر بعد ایک عجیب سی گھڑگھڑاہٹ سنائی دی. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۰۹). [گھڑگھڑ (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گُھڑگُھڑی (ضم گھ ، سک ڑ ، ضم گھ) امث.
وہ آواز جو نزع کی حالت میں گلے سے نکلتی ہے. اس کا شوہر اگرچہ ادھ موا پڑا اور گلے میں اوسکے گھڑگھڑی لگی تھی ہشیار ہوا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۱). [گھڑگھڑ (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَھڑَم (فت گھ ، ڑ) امث.
بھاری ، زوردار آواز. جب دیکھا کہ میدان بالکل صاف ہو گیا تو بندہ دھرم سے کُودا اور گھڑم سے میدان میں آڈٹا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۵۵). [حکایت الصوت].

گَھڑَم گَھڑَم (فت گھ ، ڑ ، سک م ، فت گھ ، ڑ) امث ؛ م ف.
گھڑگھڑ ، گھڑگھڑ کرتی. ہماری گاڑی سیکڑوں کھڑی ہوئی گاڑیوں کی قطاروں کے درمیان سے گھڑم گھڑم شائیں شائیں کرتی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۷) . [گھڑم (حکایت الصوت) کی تکرار].

گَھڑْنا (۱) (فت گھ ، سک ڑ) ف م؛ سرگڑھنا.
۱. **بنانا ، وضع کرنا ، ساخت کرنا.** اگر تقدیر باشد ہوں طریق بیرد تو تو ویسا سبب گھڑے گا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۸). ہاں تی موتی گھڑیا ، موتی ہی ہانچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیلہ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴).

جوں اور نہ خاک کا گھڑیا جان
اپروپ اپرستی پڑیا جان

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۳).

داغوں نے طرفہ پیرہنِ تن کو زیب دی
دو تین چار پھول نئے کب گھڑے نہیں

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۲۹۸). سات ساہ میں جو چار بادشاہ ... گھڑے گئے ان میں چوتھے بادشاہ محمد شاہ رنگیلے تھے. (۱۹۴۴ ، یہ دلی ہے ، ۳۱). ہر ایک نے سنسکرت کے بولوں سے پراکرت کے بول گھڑنے کے قاعدے لکھے ہیں. (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۶). ۲. **تراشنا ، کاٹ کر ہموار کرنا ، اینٹ پتھر وغیرہ کو تراش کر درست کرنا.**

پتھر تھے برج کے بجر سے گھڑے
اتھے وو سب نتھے تھنے ہور بڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۳). کوئی قوم ٹھا کر دیوتا ، دیبی وغیرہ کی مورتیں گھڑ کر ... ان کی پوجا ... کرتی ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۴۴). چشمے اور نہریں رواں ہیں جن کی بندش گھڑے ہوئے اور چکنے پتھروں کی ہے. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکوت دہلی ، ۱ : ۲۱۸). ۳. **زیور بنانا (سونے چاندی وغیرہ سے).**

زرگر پسر جو ماہ پارہ
کچھ گھڑتے سنوارتے پکارا

(۱۳۲۴ ، امیر خسرو (مخزن نکت ، ۲)).

سونے کی جیوں کھوٹی گھڑ
ہیرے مانک موتی جڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)). سناراں اس انگشتری کوں ایسے وقت گھڑے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۱). پھر اسکی نظم جو بقسم سوملڑیے سونے کے ہے اس کے گھڑلائی گھڑے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱).

مرد ، لوہے کے چھنکتے زیور
نوکِ شمشیر سے گھڑ جاتے ہیں

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۴۰۱). ۴. **ڈھالنا ، بنانا.** ایک فیٹ لوہا بچھایا جاوے یا ایک پہیہ گھڑا جاوے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۳). ہتھیار خانوں میں اسلحہ گھڑے جا رہے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۳۰). ۵. **گوندھ کر روٹی وغیرہ بنانا.**

ایک نے پوری گھڑ کے ڈالی ایک
ایک نے تل وو ہیں نکالی ایک

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۸۷). آٹا گوندھے کہار روٹی گھڑ کر لالہ صاحب کو دے کہار. (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۸۹). ۶. **جھوٹی بات یا جھوٹا قصہ گانٹھنا ، بات بنانا ، افسانہ تراشی کرنا.** جس وقت توں وہاں تی بھی قدم انگے رکھے گا اے یار ، تجھ لئی لئی قصے گھڑیں گے اس ٹھار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۹).

آصف نہ چھٹے عشقِ بتاں دل سے ہمارے
سو بار اگر پھر بھی بتاویں اسے گھڑ کر

(۱۸۰۱ ، گلشن ہند (نواب آصف الدولہ) ، ۱۵). مسائلِ دینی آدمیوں کے بنائے ہوئے معمے اور لوگوں کی گھڑی ہوئی پہیلیاں نہیں ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۱). میں نے ایک وارنٹ تلاشی جو کوتوالی میں ہی گھڑا گیا تھا اٹھا کے ان کے سامنے پھینک دیا. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۹). عاشق کو بھی اپنے مطلب کے لیے کیسے کیسے پلاٹ گھڑنے پڑتے ہیں. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۱۲۸). ۷. **مارنا ، پیٹنا ، زد و کوب کرنا ؛ لکڑی یا جوتی سے مارنا.**

وہیں سے اسے خُوب گھڑتا ہوا
وہ اپنے گھر اُلٹا روانہ ہوا

(۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد (محمد حسین) ، ۲ : ۸۵). [س : گھٹ + تے घट+ते].

گَھڑْنا (۲) (فت گھ ، سک ڑ) ف ل (قدیم).
واقع ہونا ، آ پڑنا.

وہی جانے یو دوکھ جس پر گھڑیا ہے
جکوئی برہے کے پھاندے میں پڑیا ہے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۱).

کہاں او ملک ہور پیڑیاں کا تخت
گھڑیا تج اپر ہائے یو کیسا وقت

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۱۲). [س : گھٹن घटन].

گَھڑْناو/گَھڑْنائے (فت گھ ، سک ڑ ، و مج) امث.
گھڑوں یا مٹکوں پر بنائی ہوئی ایک قسم کی کشتی ، گھرنائی.

بیسریاں سواری کیسی ہی آئے
معطل ہے بجز کشتی کی گھڑنائے

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱۹۰)). بعض اوقات اسے سوئی پڑی ہوئی دلدّر گھڑناؤ میں بیٹھے بیٹھے نیند آ جاتی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۹). [گھڑ (گھڑا (رک) کی تخفیف) + ناؤ/نائے (ناؤ (رک) کا بگاڑ)].

گَھڑَنْت (فت گھ ، ڑ ، سک ن) امث.
رک : گھڑت. اس قسم کے الزام کم و بیش لوگوں کی گھڑنت تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۶۶). یہ حق کون دے سکتا ہے کہ اظہار خیال کے لیے نئی گھڑنت کے محاورے ... بے تکلف بنائیں. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، جولائی ، ۸۳). [گھڑت (رک) کا ایک املا].

گَھڑَنْہارا (فت گھ ، ڑ سک ن) صف.
گھڑنے والا ، بنانے والا. جزروپ سونا و کرتوت کو ملا بار کیا سو گھڑنہارا تو ظاہر سب قدرت باطن نور و محیط ذات با قدرت. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۹). [گھڑن (گھڑنا (رک) سے) + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

گَھڑْوانا (فت گھ ، سک ڑ) ف م.
بنوانا کبھی کوئی زیور ہی گھڑوا دیا. (۱۸۷۴ ، انشا ، ہادی النسا ، ۸۹). [گھڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَھڑُولْنا (فت گھ ، و مع نیز مج ، سک ل) امذ؛ سرگڈولنا.
پہیوں والا لکڑی کا ایک چوکھٹا جس کے سہارے بچہ کھڑا ہونا اور چلنا سیکھتا ہے. لکڑی کے ایک چوکھٹے میں جس کو عرف عام میں گھڑولنا کہتے ہیں پہیے لگا کر اس کے سہارے سے بچے کو کھڑا کر دیتے ہیں. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۴۳۶). [مقامی].

گَھڑُولی (فت گھ ، و مج) امث.
چھوٹا گھڑا ؛ (مجازاً) ایک قسم کے گیت جو شادی کی ایک خاص رسم کے موقع پر گائے جاتے ہیں (اس رسم میں دولھا کی بہن اور بہنوئی وغیرہ کسی کنویں سے پانی بھرکے لاتے ہیں). سندھی زبان میں ان کے دوہوں اور کافیوں کے علاوہ مرغنامہ ، قتل نامہ ، مرثیے اور وحدت نامہ وغیرہ ... اردو میں غزل ، ریختہ اور گھڑولی وغیرہ موجود ہیں. (۱۹۷۴ ، سچل سرمست ، ۹۲). [گھڑ (گھڑا (رک) کی تخفیف) + ولی ، لاحقۂ تصغیر].

گَھڑُوں (فت گھ ، و مج) امذ ؛ ج.
گھڑا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---پانی پَڑ جانا محاورہ.
نہایت شرمندہ ہونا ، شرم کے مارے پسینوں میں ڈوب جانا ، شرم سے پسینے پسینے ہو جانا. بی بی نے جو نماز کو سن کر ایسا تعجب ظاہر کیا تو نصوح پر گھڑوں پانی پڑ گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۹). اس انکشافِ حقیقت سے مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا. (۱۹۳۴ ، سرگذشت عروس ، ۷۰). لطیف صاحب نے کہا کہ مولانا کی یہ بات سن کر مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۶).

---نَدامَت بَرَسْنا محاورہ.
نہایت شرمندہ و پشیمان ہونا. شکل پر گھڑوں ندامت برس رہی تھی. (۱۹۷۹ ، کوہ دماوند ، ۳۵).

گَھڑُونْچی (فت گھ ، و مج نیز لین ، مغ) امث.
پانی کے گھڑے یا مٹکے رکھنے کی تپائی یا چوکی وغیرہ جس کے بیچ میں گھڑا رکھنے کے لیے خلا ہوتا ہے. کوری کوری ٹھلیاں روپے کی گھڑونچیوں پر صافیوں سے بندھیں اور بجھروں سے ڈھکی رکھی ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). گھڑونچی کے پاس گیا اور سرپوش گھڑوں کے اٹھا کر سب کو دیکھا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۵۸). گھڑونچی پر رکھے سب گھڑے کھولے پھر ویسے ہی ڈھانک دیے. (۱۹۱۳ ، چھلاوا ، ۲۸). پاؤں کی بیڑیاں گھسیٹتے ، کھسکتے گھڑونچی تک پہنچے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۹۸). [گھڑا + چوکی (بحذف چ)].

گَھڑْوی (فت گھ ، سک ڑ) صف مث.
گھڑی ہوئی ، سانچے یا قالب میں ڈھالی ہوئی.

یہ گڑوی زنجیر ہنسلیاں کس کے گلے اور ہاتھ میں
ڈالوں بولاق اور گھونگرو بنوا پنھاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱). [گھڑنا (رک) سے حالیۂ تمام ، بطور صفت].

گَھڑی (فت گھ). (الف) امث.
۱. دن رات کا سائھواں حصہ ، ایک گھنٹے کا حصہ ، ۲۴ منٹ کا وقفہ ، ۶۰ پل.

شبِ مرگ یا جان کا کال تھی
درازی میں ہر ہر گھڑی سال تھی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۲).

کہہ کر آئے تھے کہ ہم پانچ گھڑی بیٹھیں گے
میں نے اس دھڑکے سے کل اونکی گھڑی ڈالی توڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۱). شاہ صاحب نے کہا بےشک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۹). شبانہ روز کو ۶۰ حصوں میں تقسیم کیا ہے ہر حصے کو گھڑی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۵۲).
۲. لمحہ ، لحظہ ، پل ، موقع. اتنی جفا دل پڑی ، تو میسر ہوئی ہو وصال کی گھڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).

یاری سوں ہاشمی تجھ تو ہر گھڑی کتا ہے
جھانکو نکو سو لچھن تجھ دل چٹور ہونے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱). ماں جس کا چہرہ ایک لمحے دمکتا تھا اور دوسری گھڑی زرد پڑ جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۳).
۳. وقت ، سماں ، زمانہ.

سب نس گھڑی چلونگی جاگہ سوں نا ہلونگی
نا جل کو کیا کرونگی اول سوں مرتی ہوں

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۸)).

عجب دن ہور گھڑی ہے اے نہیں ہے کوئی دن اس سم
کہ اس دن تھے گگن ہر سور مکھ ہے ہر زماں روشن
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).

چلا تھا جس گھڑی مجھ سے لگا وداع ہونے
سفارش اوس کی ہی کرتا ہوا لگا رونے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۵).

چلا اکبرآباد سے جس گھڑی
در و بام پر چشمِ حسرت پڑی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۳).

عباس یہ بولے وہ گھڑی حق نہ دکھائے
آقا پہ جو آتی ہو بلا ہم پہ وہ آئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۴).

کیا گھڑی ہے کیا سماں ہے کس غضب کا جوش ہے
عشق کی بےتابیاں ہیں حُسن کا آغوش ہے
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۹۰). وہ گھڑی بڑی برکت والی تھی جب ستی اُما (پاربتی) کے نام سے پیدا ہوئی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۹۱۴). **۴. وقت بتانے کا آلہ ، واچ ، کلاک ، ساعت.**

گھڑی جیسے فرنگی بولتی ہے دل بھی ہے یوں ہی
یہ خطرہ ہے کہ تو کوئی بگاڑ اسکی نہ کَل ڈالے
(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۲۰۶).

منٹ ہے پہر فرقت یار میں
گھڑی بھی شبِ غم میں چلتی نہیں
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۴۴). مدرسے کے دروازے پر ایک ایوان تھا جس میں ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گھڑی رکھی تھی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۴۷). جیسے ہی اس نے اپنی جیب سے گھڑی نکالی اسے فوراً گرفتار کرلیا گیا. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۲). صور کی حیثیت وزیراعظم کے ہاتھ کی چھڑی اور ان کے جیب کی گھڑی کی ہو گئی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۵ فروری ، ۳). **۵. موگری سے بجائی جانے والی برنجی تھالی یا پیالہ نما گھنٹہ جس کے بیچ میں لنگر ہوتا ہے جسے ہلا ہلا کر آواز پیدا کرتے ہیں.**

بھرے انکھیوں میں جب پانی اوٹھے تب دل ستی نالا
جبھی ڈوبے گھڑی باجے تبھی گھڑیال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳).

جرس کوب کو وصل کی شب یہ کد تھی
گھڑی ڈوبتے ہی بجاتا گجر تھا
(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۲۴). (ب) م ف. **کبھی ، کسی لمحے ، کسی وقت.**

مجھے دولت سرائے یار تک قسمت جو پہونچاوے
گھڑی چوموں گھڑی لپٹوں نہ چھوڑوں آستاں برسوں
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۷۰).

گھڑی چپ ، گھڑی کرنے لگتی تھی باتیں
سرہانے مرے کاٹ دیتی تھی راتیں
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۸). [پ : घटिका ا س : घटका].

---آدھْ گَھڑی (---مد ا ، سک دھ ، فت گھ) م ف.
گھنٹہ آدھ گھنٹہ ؛ خاصی دیر تک ، کچھ دیر. ادریس کے لوٹنے کا انتظار گھڑی آدھ گھڑی تک تو بدنصیب ماں کرتی رہی. (۱۹۲۱ ، گرداب حیات ، ۸).

---آنا محاورہ.
متوقع یا شدنی بات کا ہو کے رہنا ، لمحہ آنا ، وقت آ جانا. خاطر جمع رکھیے حواس نہ ہو ، جب وہ گھڑی آئے گی یہ منزل سخت طے ہو جائے گی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۲).

کیا گھڑی آ ہی گئی آپ کی رسوائی کی
دیکھیے کوئی بدل دے نہ جہاں کی تقدیر
(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۴۹).

---آنْ پُہُنْچنا محاورہ.
رک : **گھڑی آنا.** اسے قومی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی گھڑی بھی آن پہونچی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۲۹).

---بَجانا محاورہ.
مقررہ وقفوں سے وقت بتانے کے لیے گھنٹہ بجانا ، اِطّلاع دینا.

وصل کی ہے رات گھڑیوں کی بجاوے دیر میں
میں کسی ہمدم کو اپنے آج گھڑیالی کروں
(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ (رنگین) ، ۱۰۱).

---بَجْنا محاورہ.
گھڑی بجانا (رک) کا لازم ، گھڑیاں بجنا.

گھڑی بجی نہ شبِ وصل جب پہر کی طرح
تو کان خود مرے بجنے لگے گجر کی طرح
(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۳۴).

نصف شب پر بجی جو ایک گھڑی
ایک مہ پارہ میں نے دیکھی کھڑی
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۵۲).

---بَھر م ف.
ذرا دیر ، تھوڑی دیر. گھڑی بھر ایک جاگا دونوں مست ہو کر پڑیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۷).

گھڑی بھر اس تے پھانکے تو اصول پھر جا کے پلی ہونی
کسے کوں گنہ سب کاری ہوا آزار چوری سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۴۶). جب گھڑی بھر دن باقی رہ جاتا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۶۸).

کٹے چین سے زندگانی ہماری
جو سن لو گھڑی بھر کہانی ہماری
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱۳). آپ نے گھڑی بھر بھی آرام نہیں پایا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۳).

---بَھرْ آنا محاورہ.
گھڑی بھر دن چڑھنا ، تھوڑا سا دن چڑھنا.

میرے افسانے کو پورا نہ ہوا روز جزا
ڈھل گیا دن تو یہ جانا کہ گھڑی بھر آیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۲).

--- بھر کی بے شرمی ، سارے دن کا آرام / آدھار کہاوت.
بے شرم کچھ نہ کچھ حاصل کر ہی لیتا ہے (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

--- بھر کے لیے م ف.
چند لمحوں کے لیے ، تھوڑی دیر کے واسطے. اس وقت گھڑی بھر کے لیے مجھے تنہا چھوڑ دو. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۲۳). وہ کون سی ترکیب ہو سکتی ہے جس سے یہ کھیل گھڑی بھر کے لیے تھم جائے. (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۸).

--- بھر میں م ف.
دم بھر میں ، آناً فاناً ، فوراً ، جلدی ، ایک دم ، سُرعت سے. لاٹھی چارج کی مہیب صدا کانوں میں پڑی گھڑی بھر میں افراتفری مچ گئی. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۳۱).

--- بھر میں گھر جلے اور اڑھائی / ڈھائی ، گھڑی کی ، میں ، بھدرا کہاوت.
ایک آفت نے تو کام تمام کر دیا اب آئندہ کی آفتوں کو کون جھیل سکے گا. اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ گھڑی بھر میں گھر جلے اور ڈھائی گھڑی کی بھدرا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۱). یہاں گھڑی بھر میں گھر جلے اڑھائی گھڑی میں بھدرا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۶۷).

--- ہر گھڑی ف م.
ہر وقت ، ہر گھڑی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- پل کا مہمان امذ.
دم بھر کا یا تھوڑی دیر کا مہمان ، مرنے کے قریب.

کیا یقیں ان کی آج کا کل کا
دم تو مہمان ہے گھڑی پل کا

(۱۸۹۳ ، کلیاتِ حیرت ، ۲۸).

--- پل کی آس نہیں کرے / کہے کال کی بات کہاوت.
دم بھر کا بھروسا نہیں آیندہ کا بندوبست کرتا ہے/کل کی بات کرتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

--- پہاڑ ہونا محاورہ.
وقت بمشکل کٹنا ، گھڑی کا گزرنا ، نہایت شاق ہونا ، بے حد مشکل ہونا (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

--- تولا گھڑی (میں) ماشا کہاوت ؛ ~ پل میں تولہ الخ.
کبھی کچھ کبھی کچھ ، لمحے لمحے میں مزاج کو بدل لینے والا ، غیر مستقل مزاج ، دم بدم طبیعت بدلنے والے کی نسبت کہتے ہیں.

مزاج اپنا نہیں رہتا کسی دم ایک صورت پر
گھڑی تولہ گھڑی ماشہ تغیّر ہے تبدّل ہے

(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۹۵).

--- ٹلنا محاورہ.
کسی خاص ساعت کا گزرنا ، غفلت کی بنا پر وقت گزر جانا یا نکل جانا. جو گھڑی ٹلتی جاتی ہے اس پر حیرت ہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۷۲). لگن کا مہورت جس گھڑی نکلا ہو وہ گھڑی ٹلنا نہیں چاہیے. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۸).

--- چُوڑی (--- و مع) امث.
ہاتھ میں کڑے کی طرح پہنے والا ، زیور جس میں گھڑی لگی ہوتی ہے. جڑاؤ نکلیس ، گھڑی چُوڑی اور قسم قسم کے زیور تیار کروا لیے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۷۵). [گھڑی + چوڑی (رک)].

--- خِلاف (--- کس خ) م ف.
گھڑی کی سوئیوں کی حرکت کے خلاف یا گھڑی کے مخالف سمت میں حرکت یعنی دائیں سے بائیں ، خلاف ساعت (ساعت وار کی ضد). اگر خط کے گھومنے کی سمت گھڑی خلاف ہو تو اس کے زاویے کی علامت کو مثبت فرض کیا جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۲۱). [گھڑی + خلاف (رک)].

--- خِلاف مَعْیار (--- کس خ ، سک ف ، فت مع م ، سک ع) امذ.
گھڑی کی سوئیوں کے مخالف سمت میں چلنا ، جب کوئی قوت کسی جسم کو اس سمت میں گھمانے یا گھمانے کی کوشش کرے جو گھڑی کی سوئیوں کی گردش کی سمت کے مخالف ہو تو ایسی قوت کے معیار کو گھڑی خلاف معیار کہتے ہیں (ماخوذ : مادے کے خواص ، ۵۵).

--- دو گھڑی م ف.
تھوڑی دیر ، ذرا دیر.

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینہ میں ہو گی سانس اَڑی دو گھڑی کے بعد

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۲). اس قیدِ تنہائی میں آکر گھڑی دو گھڑی کے لیے اس سے ملے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۴۸).

کیا جھیلنی ہے دل کو گھڑی دو گھڑی کے بعد
کیا علم اور کیا ہو گھڑی دو گھڑی کے بعد

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۹). اس کے پاس اتنی فرصت نہ تھی کہ پشپا کے پاس گھڑی دو گھڑی کے لیے آ بیٹھے. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۳۰).

--- دو میں مُرلیا باجے کہاوت.
تھوڑی دیر میں رنگ دگرگوں ہو جائے گا ، اصلیت سامنے آ جائے گی (ماخوذ : فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

--- ساز صف مذ.
گھڑی بنانے یا تیار کرنے والا ؛ گھڑی کی مرمت اور صفائی کرنے والا. بنگال میں دو شخص ایک مسٹر اڈورڈ پیر صاحب جو کلکتہ میں گھڑی ساز تھے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۸۷). گھڑی بگڑ جائے تو گھڑی ساز کے ... نخروں کا ممنون ہونا پڑتا ہے. (۱۹۴۳ ، ہمدرد صحت ، جولائی ، ۹۵). [گھڑی + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا ، بننا].

--- سازی امث.
گھڑی صاف کرنے ، بنانے اور درست کرنے کا عمل. فرض کیجیے

کہ گھڑی سازی کا ایک چھوٹا کارخانہ بڑے کارخانے میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۱) ۔ [گھڑی سازی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساعَت (---فت ع) م ف.
تھوڑی سی دیر.

تک اے مرغِ چمن رکھ گوش کو ادھر گھڑی ساعت
میں کیا کیا طرز نو اس کام میں ایجاد کرتا ہوں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۹).

---ساعَت پَر ہونا محاورہ.
قریب مرگ ہونا ، جاں کنی کی حالت میں ہونا ، کوئی دم کا مہمان ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ساعَت کا مُہمان ہونا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، جاں کنی میں ہونا ، چند ساعت زندہ رہنا ، تھوڑی دیر کی زندگی باقی رہنا. دفعۃً کتاب خانے کے کوٹھے پر سے گر پڑا ، جاننے والے جان گئے کہ گھڑی ساعت کا مہمان ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۲).

انہیں بھی دیکھ آ جا کر خدائی دیکھنے والے
گھڑی ساعت کے ہیں شامِ جدائی دیکھنے والے

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۹۰).

---ساعَت کا نَقشَہ ہونا محاورہ.
رک : گھڑی ساعت کا مہمان ہونا.

ترے کوچے میں مدت سے ہے ہم پر نزع کا عالم
گھڑی ساعت کا نقشہ ہم نے دیکھا ہے یہیں برسوں

(۱۸۷۴ ، نواب کلب علی خاں (مہذب اللغات)).

---ساعَت ہونا محاورہ.
رک : گھڑی ساعت کا مہمان ہونا. بیمار کیسی ، گھڑی ساعت ہو رہی تھی ، مجھے تو تن بدن کا ہوش نہ تھا. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۳۹).

---صاف کَرنا محاورہ.
گھڑی کے پرزوں سے میل صاف کرنا اور ان میں تیل وغیرہ ڈالنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا لنگر امذ.
گھنٹے کا لٹکن یا رقاص ، پنڈولم.

پہلو میں نہیں قرار دم بھر   دل ہے گویا گھڑی کا لنگر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۲۵).

---کَل (---فت ک) امذ.
وہ کل جس کی ساخت گھڑی کی سی ہو. ایک گھڑی کل یا کسی دوسرے قسم کے حرا کہ سے گھمایا جاتا ہے۔ (۱۹۴۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۳۹). [گھڑی + کل (رک)].

---کُوکنا محاورہ.
گھڑی میں کوک بھرنا ، گھڑی کو چابی دینا ، گھڑی کو چالو کرنا.

کہوں کیا شبِ وصل گھڑیالیوں کی
گجر سے ملایا گھڑی کو جو کوکا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۰).

جھیلتے دنیا میں کڑی ہیں ہمی
کوکتے دنیا کی گھڑی ہیں ہمی

(۱۹۰۰ ، افکار سلیم ، ۷۷).

---کی چوتھائی میں م ف.
(مزاحاً یا بطور مبالغہ) لمحے بھر میں ، فوراً سے پیشتر ، ابھی کے ابھی ، فی الفور. میاں صاحب ... گھڑی کی چوتھائی میں اپنے گھر سدھارے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۶۲).

---گُزَرنا محاورہ.
ایک ساعت گزر جانا.

جدائی کے زمانے کی سجن کیا زیادتی کہیے
کہ اس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گزری سو جگ بیتا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹). وقت کی جو گھڑی گزرگئی وہ پھر کسی طرح قابو میں نہیں آسکتی. (۱۹۸۵ ، انشائیہ اردو ادب میں ، ۱۶۶).

---گھڑی (---فت گھ) م ف.
بار بار ، لمحہ بہ لمحہ ، لحظہ لحظہ ، رہ رہ کر. اپس میں وو نچہ گلے لگنے لگی گھڑی گھڑی ، بھی وہی محبت وہی پیار . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳). یہ گھڑی گھڑی ہوٹل کی عمارت کو نظر اٹھا کے دیکھنے جاتے تھے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۰۹). کھانے کی میز پر مسٹر راؤ اپنی بیوی سے گھڑی گھڑی اس کی عافیت پوچھ رہے تھے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۱۰).

---مِلانا محاورہ.
سست یا تیز چلتی ہوئی گھڑی کو صحیح گھڑی کے وقت کے مطابق کرنا ، گھڑی کا وقت درست کرنا.

تیری ہی روشنی اس دل میں ہے اے غیرتِ مہر
ہم نے یہ دھوپ گھڑی تجھ سے ملا رکھی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۸۲).

---میں م ف.
تھوڑی دیر میں ، لمحہ بھر میں. زورآور کا پیار ، گھڑی میں بھرنے نیں بار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰).

تلوّن اس قدر اے داغ بھر بہ صبر کے دعوے
گھڑی میں توبہ کرتے ہو گھڑی میں دم نکلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۱).

---میں اَولیا گَھڑی میں بُھوت کہاوت ؛ ~گھڑی تولہ الخ.
کبھی بہت مہربان کبھی بہت نامہربان. اپنے بھوپا جان کا مزاج تو تم خود ہی جانتی ہو گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۰).

---میں تولہ گھڑی میں ماشا کہاوت.
رک : گھڑی تولا گھڑی ماشا . حاکموں کے مزاج کا ٹھکانا

نہیں ہوتا گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۲۹). طوائفوں کا عالم ، جہان رنگ و بو ، یہ گرگٹ کے سے رنگ بدلتا ہے گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۲۳۲).

ـــــ میں کُچھ گھڑی میں کُچھ کہاوت.
گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشا ، پل میں تولہ پل میں ماشا ، کبھی کچھ اور کبھی کچھ.

کسے بھروسا کہ دم کا نقشا
گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۵۵).

ـــــ میں گانو/گھر ، جَلے نو گھڑی کا بھدرا کہاوت.
مصیبت ایک دم میں آتی ہے ، خوشی کی گھڑی دیر میں آتی ہے ، نجومیوں پر طنز ہے ایک آفت نے تو کام کردیا اب آیندہ کی آفتوں کو کون جھیل سکے گا یا کس طرح جھیلا جائے گا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ میں گھڑیال ایک دم میں بھونچال کہاوت.
دم بھر میں کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے ، زمانے کا حال دگرگوں ہوتے دیر نہیں لگتی ؛ مر جانے میں دیر نہیں لگتی. ارے بی بی ابھی کیا تھا کیا ہو گیا ، ہے ہے بزرگوں کا قول سچ ہے گھڑی میں گھڑیال ایک دم میں بھونچال. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۲۴).

ـــــ میں گھڑیال ہونا محاورہ.
ایک دم کچھ سے کچھ ہو جانا. بادشاہ کی جان کئی کسی طرح سے نہ مفر ہوا ... دنیا سے سفر ہوا بعلت سرطان گھڑی میں گھڑیال ہوا. (۱۸٦۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵٦). زبان کو لگام دیجئے اور ذرا منہ سنبھال کر کلام کیجئے ، ورنہ گھڑی میں گھڑیال ہو جائے گا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱۰۳).

ـــــ میں گھڑیال ہے کہاوت.
ایک دم یا اچانک کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے ، یک بیک زمانہ بدل جانا. شاید اس ماہی سے کچھ مراتب زیادہ ہو تو عجب نہیں کیونکہ بقول شخصے مثل گھڑی میں گھڑیال ہے . (۱۸۱۴ ، نو رتن ، ۱۳۰).

امید ترقی کی تنزل میں رہی
اے کشتۂ یاس ہے گھڑی میں گھڑیال

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۸۱).

ـــــ میں ماشا گھڑی میں تولہ کہاوت.
رک : گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ . بسم اللہ ... ہمارے مزاج کی نہ پوچھو گھڑی میں ماشا گھڑی میں تولہ . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۷).

ـــــ وار صف.
ساعت وار ، گھڑی کی سی چال ، گھڑی کی سوئیوں کی حرکت کے مطابق ، بائیں طرف سے گھوم کر دائیں طرف آنا ، (گھڑی خلاف کی ضد). اگر یہ خط ایک پورا چکر لگائے تو یہ اپنے پہلے مقام کے ساتھ ۳٦۰ درجے کا زاویہ بنائے گا، اگر خط کے گھومنے کی سمت گھڑی وار (Clock Wise) ہو تو اس کے زاویے کی علامت کو منفی ... فرض کیا جاتا ہے. (۱۹٦۵ ، طبیعیات ، ۲۱). اس کوانٹم نمبر سے پتہ چلتا ہے کہ الیکٹران کا گھماؤ یا اسپن گھڑی وار ہے یا مخالف گھڑی وار. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۸۱). [گھڑی + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــــ وار مِعْیار (ـــــ کس مج م ، سک ع) امذ.
جب کوئی قوت کسی جسم کو اس سمت میں گھمانے یا گھمانے کی کوشش کرے جس میں گھڑی کی سوئیاں گھومتی ہیں تو ایسی قوت کے معیار کو گھڑی وار معیار کہتے ہیں (مادے کے خواص ، ۵۵). [گھڑی وار + معیار (رک)].

گَھڑے (فت گھ) امذ ؛ ج.
گھڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

نئے رنگیں وہ نازک چوگھڑے تھے
انوکھی وضع کے بس وہ گھڑے تھے

(۱۷۹٦ ، پدماوت ، ۵۵) دوسرے کونے پر مٹی کے دو بڑے بڑے گھڑے رکھے ہوئے تھے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۱).

ـــــ سے گَھڑا نہیں بَھرا جاتا کہاوت.
قرض پر قرض نہیں ملتا ، قرض لے کر قرض ادا نہیں کیا جاتا (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

ـــــ لُنْڈھانا محاورہ.
گھڑوں کا پانی بہانا . خجالت ، شرم وغیرہ کے لیے کسی کو شرمندہ کرنا ؛ افراط کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گَھڑْیا (فت گھ ، سک ڑ) امث.
۱. پھولے پیٹے کا چھوٹا برتن ، چھوٹا گھڑا (عموماً پانی کے لیے مستعمل). کچھ نہ تو پانی کی گھڑیا ہی رکھ دو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۲۲). ہر وقت پانی کی گھڑیا وضو کے واسطے اولے پر رکھی رہتی تھی. (۱۹۲۲ ، سرابِ مغرب ، ۳۷). ۲. کٹھالی جس میں سونا چاندی پگھلاتے ہیں. گھڑیا میں جب چاندی سونا دھرتا ہے آگ میں پانی کا کرشمہ کرتا ہے. (۱۸۴۵ ، مرقعِ پیشہ وراں ، ۳۳). ۳. شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا چھتہ ، مہال ؛ رحم ، بچے دانی (ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھڑا (رک) کی تصغیر].

گُھڑْیا (ضم گھ ، سک ڑ) امث.
چھوٹے قد کی گھوڑی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) . [گھوڑی (رک) کی تصغیر].

گَھڑْیال (۱) (فت گھ ، سک ڑ) امذ.
۱. سات دھاتوں سے بنایا جانے والا یا برنجی گھنٹہ جو چپٹا تھالی کی شکل کا بھی ہوتا ہے اور جوف دار بھی جس کو موگری مار کر بجایا جاتا ہے اُلٹے پیالے کی شکل کا بھی ہوتا ہے جس میں لٹکن ہوتا ہے عموماً امیروں کے دروازوں پر یا مندروں میں بجاتے ہیں.

ٹلتی نہ اُجڑی رات یو ہیگی سوں نیں ، بجتا گھڑیال
اکثر گھڑیالی مر گیا دو ٹکڑے ہوئی گھڑیال کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۸).
جو جو گھڑیال وہ بجاتا تھا   دل مرا سنسناتا جاتا تھا
(۱۸۶۸ ، زہر عشق (مہذب اللغات)). چاند تو غروب ہو چکا ہے مگر میں نے گھڑیال نہیں سنا. (۱۹۰۳ ، تلاطم ایران ، ۲۳). پچھلا پہر ، نور قمر ، ہوا کی سنک ، گھڑیال کی کھنک. (۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۷۱). ۲. **رقاص (پنڈولم) یا بجلی سے چلنے والا گھنٹہ جو ستاروں وغیرہ پر آویزاں ہوتا ہے اور ہر گھنٹے پر بجتا ہے.** ہسپتال کے ماتھے پر لگے گھڑیال میں دس بجے ہیں. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۷۵). [ب : घटकालि].

--- خانہ (---فت ن) امذ.
گھنٹہ گھر ، نوبت خانہ. بندگان قرآن خواں کتاب خانہ و علم خانہ و گھڑیال خانہ میں متعین کیے گئے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (عفیف) ، ۱۹۲). [گھڑیال + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- دان امذ.
وہ فریم جس میں گھڑیال حفاظت کے لیے رکھا ہوتا ہے. دوسرے دلچسپ مشاغل یہ ہو سکتے ہیں ... گھڑیال دان اور دیواری جیب (۱۹۴۷ ، حرفتی کام ، ۱۳۵). [گھڑیال + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کا کٹورا امذ.
ایک کٹورا جس کے پیندے میں سوراخ کر کے پانی بھری ہوئی ناند میں چھوڑ دیتے ہیں اور وہ کٹورا اتنا بڑا اور اس کا سوراخ اسی انداز کا ہوتا ہے کہ ایک گھنٹے میں کٹورا پانی سے لبریز ہو کر ناند میں ڈوب جاتا ہے اس وقت گھڑیال بجایا جاتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کی گجر امث.
گھڑیال کے بجنے کی آواز. باجوں کا شور گھڑیالوں کی گجر ، دیوان خاص کے آگے نگیرہ کا ہوا سے جھومنا. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۳).

گھڑیال (۲) (فت گھ ، سک ڑ) امذ.
مگرمچھ ، نہنگ. ایک گھڑیال اس کو نگل گیا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۵۶).
نہنگ سونس گھڑیال رہ رہ گئے
مگرمچھ نہ جانے کدھر بہ گئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳).
کچھوے اور سانپ چھپکلی گھڑیال
ہیں یہی ان کے چار ہیں طبقات
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۱). دنیا کی تمام مخلوق اپنی نمائندگی کرے گی ... حتیٰ کہ پانی کے اندر سے مچھلیاں اور گھڑیال تک آئیں گے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۳۲). [س : घाटका + ग्राह].

گھڑیالچی (فت گھ ، سک ڑ ، ل) امذ.
گھڑیال بجانے والا. اس نے گھڑیالچیوں کو حکم دے رکھا تھا کہ ہر ہر گھنٹے پر آ کر جتلایا کریں کہ "موت سر پر کھڑی ہے" (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۳۲۳). [گھڑیال (۱) + چی ، لاحقۂ فاعلی].

گھڑیالی (فت گھ ، سک ڑ) امذ.
گھڑیال بجانے والا ، گھنٹا بجانے والا.
ٹلتی نہ اُجڑی رات یو ہیگی سوں نیں بجتا گھڑیال
اکثر گھڑیالی مر گیا دو ٹکڑے ہوئی گھڑیال کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۹).
بجائی جس کی گھڑیالی نے یہ دھوم
کہ لرزے ہے پڑا لے شام تا روم
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۶).
شب وصال جو آتی تو ہائے گھڑیالی
کوئی گھڑی میں لگا بس گجر بجانے کو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۴۹).
اوس کے کوچے میں جگاتے ہیں ہمیں گھڑیالی
بج گئے تین پہر خاک اب آرام کریں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۱۱). کسی حال پر قرار نہ آتا تھا ... گھڑیاں کاٹے نہ کٹتی تھیں. گھڑیالی گھڑیال بجاتے وقت ہمیشہ سو جاتا تھا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۸۷). [گھڑیال + ی ، لاحقۂ نسبت].

گھڑیاں (فت گھ ، سک ڑ) امث ؛ ج.
گھڑی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.
نت اس عارف جگا جوگی کے دربار
جو بجتے ہیں گھڑیاں دن رات ہوربار
(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۵). اس ریاست میں قدیم سے کنچنی گھڑیاں بجا کرتی ہیں. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم مئی ، ۱۳).
گھڑیاں جو برہ کی چین لوٹے جائیں
دکھ سکھ کے سبھی خیال چھوٹے جائیں
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۲۷).

--- بھَرنا محاورہ.
وقت گزارنا.
یہ گھڑیاں زندگانی کی ہے بھرتا
کوئی نسخہ نہیں ہے کام کرتا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۶۵).

--- دراز کرنا محاورہ.
وقت بڑھانا ، وقت کو طول دینا. اپنے وطن کو رہن رکھ کر اپنے اقتدار کی گھڑیاں دراز کر رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۱).

--- گِننا محاورہ.
بے چینی سے انتظار کرنا ، کسی کے لیے وقت کا حساب کرنا.
کٹے ہے روز مجھے گنتے دم بدم گھڑیاں
جو شب ہو کرتا ستاروں کے تئیں شمار ہوں میں
(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۱۹). گھڑیاں گننے لگا کہ کب اتنی رات تمام ہو. (۱۸۸۲ ، باغ و بہار ، ۳۶).

کبھی گنتا نہ گھڑیاں جوشِ وحشت میں شبِ فرقت
نہ گھٹتا گھر اگر ہوتا الف چاکِ گریباں کا
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۲). اس الف لیلائی ساعت کے انتظار میں بستی کی یہ دس بارہ عورتیں گھڑیاں گن رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۳۲).

گَھڑیوں (فت گھ ، سک ڑ ، و مج)۔(الف) امث ؛ ج.
گھڑی (رک) **کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ہے.**
(ب) م ف. **گھنٹوں ، دیر تک ، لگاتار.** مزہ لے لے کے اے نواب گھڑیوں وجد کرتا ہوں. (۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۶۹).

---کَھڑے رَہنا محاورہ.
گھنٹوں کھڑے رہنا ، پہروں انتظار کرنا. بادشاہ انکی طرف آنکھ اٹھا کے نہ دیکھتے ، گھڑیوں کھڑے رہتے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۶۶).

گَھس (فت گھ) امث.
گھاس (رک) **کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل.**

---کَٹا (---فت ک) امذ.
بڑھی ہوئی گھاس کاٹنے والا ؛ مزدور (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [گھس + کٹا (کٹنا(رک)سے ماضی) بطور صفت فاعلی)].

---کُھدا (---ضم کھ) ؛ =گھس کھودا۔(الف) امذ.
۱. **گھاس کھودنے والا ، گھسیارا ، چرکٹا.**
جولاہے ، دھوبی ، گھس کھدے اور کمہار
تمولی و تیلی بڑھئی اور لوہار
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴۴). مسلمان سائیسی خانسامانی خدمت گاری گھس کھودے ہونے کے سوا اور کسی درجے میں نہ رہیں گے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۱۷). ۲. **اناڑی ، جاہل ، مطلق ، ناشائستہ آدمی.** پانسہ پلٹا تو ایسا پلٹا کہ چند جاہل گھس کھدوں نے آناً فاناً میں زیر و زبر کر دیا . (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین دہلوی ، داستان غدر ، ۹۱) . چند شہریوں نے انگریزی لشکر کے قریب سے دو اونٹ گھس کھدوں کے آٹھ ٹٹو ایک گھس کھدا اور چالیس بکریاں گرفتار کیں. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۲۳۲). (ب) صف. **ادنیٰ ، کمینہ ، کم قدر ، رذیل ؛ کم رو ، بد رونق ؛ نادان ، بے وقوف ، احمق ، ناکارہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھس + کھدا (کھدنا (رک) کا ماضی) بطور صفت فاعلی].

گِھس (کس گھ) امث.
گھسنا (رک) **سے فعلِ امر ؛ تراکیب میں مستعمل.**

---پِٹی (---کس پ) امث.
۱. **رگڑ.** اور یوں گھس پٹی کھا کر گھستے جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، مولوی ذکاء اللہ ، ۱ : ۵۷) . ۲. **مارکٹائی ، زد و کوب.** آپ کے ساتھ کے آدمیوں کی خوب گھس پٹی کی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۹۰). اس کی موچھیں پکڑ کر سڑک پر خوب اس کی گھس پٹی کی ، اور مار مار کر اُتو کر دیا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۳۲۹). [گھس + پٹی (پٹنا (رک) سے ماضی صیغۂ واحد مونث اور حاصل مصدر)].

---پِٹے دینا / کَرْنا محاورہ.
خوب رگیدنا ، خوب مارنا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---پِس (---کس پ) امث.
ایک پر ایک ہونے کی کیفیت ، باہمی اختلاط ، باہم پیوستگی ، ملاپ. طخاریانی کی دو بولیاں تھیں ، ہٹائیٹ کے مقابلے میں اس میں صوتی گھس پس زیادہ دکھائی دیتی ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۱۹۳). [گھس + پس (پسنا (رک) سے)].

---پِس جانا محاورہ.
بالکل فرسودہ ہو جانا. پرانے ورقوں میں پڑے پڑے گھس پس گئے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۲).

---پِس (کَر) پُرانا ہونا محاورہ.
رک : گھس پس کر اترنا. ہوا تمہارے بچے کی ہزاری عمر ، کُرتا ٹوپی گھس پس پرانا ہو. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹).

---پِس کَر اُترنا محاورہ.
کپڑے کا بہت دن چلنا ، بہت عرصے تک کام دینا.
ہو مبارک صنم نئی پوشاک
اترے تم پر سے یہ بھی گھس پس کے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۸۷). پہلے جو کپڑا آتا تھا برسوں چلتا تھا گھس پس کر اترتا تھا۔(۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۳).

---گِھس (---کس گھ) امث.
۱. **سُست اور تاخیری کارروائی ، بے جا رکاوٹ.** نہ کوئی محکمہ نہ بندوبست تھا فقط زبانی جمع خرچ تھا ، رجواڑی گھس گھس تھی. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۲۵). ۲. **گھسنے کا عمل ، لکھائی.**
ہے لالہ صاحب کی آنکھوں پہ عینک
قلم کی ہے ان کو گھس گھس مبارک
(۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۶). آپ اس سے یہ نہ سمجھ لیں کہ انہیں قلم کی گھس گھس کا معاوضہ بھی ملتا ہو گا. (۱۹۷۱ ، سرکشیدہ ، ۱۸۹) . ۳. **پُرانا پن ، فرسودگی.**
دربار دہلی اک طرف لوکل مجالس اک طرف
مرزا کا چم خم اک طرف بدھو کی گھس گھس اک طرف
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۷۲). [گھس + گھس (رک)].

---گِھس کَر چَلْنا محاورہ.
(جوتے کا) **بہت عرصے تک کام دینا ، بڑا مضبوط ہونا ؛ آہستہ آہستہ چلنا ؛ کپڑے کا خوب اور مدت تک کام دینا ، کپڑے کا اخیر تک مضبوط اور دیرپا رہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---گِھس کَرْنا محاورہ.
۱. **کسی چیز کو دیر تک گھسنا ، رگڑنا۔** دیگر کریموں کی طرح برش سے

گھٹنوں گھس گھس کرنے ... کی مطلق ضرورت نہیں۔ (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۶۵)۔ یہ پنسل کالی لے کر گھس گھس کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۰۵)۔ ۲. دیر لگانا ، آہستہ آہستہ چلنا۔ گھس گھس کر کے ریل سکندرآباد پہنچ ہی گئی۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۲)۔

--- گھس کے چوڑی اُترے فقرہ۔
(عور) سہاگ قائم رہنے کی نشانی چوڑیاں ہاتھوں میں رہیں ، مطلب سہاگ قائم رہے (دعائیہ کلمہ)۔ لکھنے والی کیسی سہاگ بیوی ہیں ... الٰہی سہاگ قائم رہے اور گھس گھس کے چوڑی اترے۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۵۶)۔

--- گھساؤ (--- کس گھ) امذ۔
رگڑنے کا عمل ، سائیدہ کرنے کا عمل ، رگڑ ، شکست و ریخت۔ بلکہ وہ ساری زمین پر گھس گھساؤ کرتی ہے اور صورت کچھ سے کچھ بنا دیتی ہے۔ (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۵۵)۔

--- لگانے کو نہ دینا محاورہ۔
سخت بخیل ہونا ، بہت کنجوس ہونا۔ ایک کانی کوڑی بھی گھس لگانے کو نہ دے۔ (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۲)۔

--- لگانے کو نہ مِلنا یا نہ ہونا محاورہ۔
کسی چیز کا نایاب ہونا ، بمشکل دستیاب ہونا۔

امیر فصلِ بہاری سے گلستاں ہیں نہال
گھس لگانے کو بھی شاخِ بے ثمر ملتی نہیں

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۶۶)۔

--- (کَر) لگانے کو نہیں فقرہ۔
کسی چیز کی نایابی کے موقع پر بولتے ہیں ، ناپید ہے ، ذرا بھی نہیں ، مطلق نہیں۔ ایک کوڑی بھی گھس کر لگانے کو نہیں نظر آتی۔ (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۰۵)۔ انسان آج کل گھس لگانے کو بھی نہیں (۱۹۴۷ ، خان صاحب ، ۲۰)۔

--- گھسا کر م ف۔
میٹ مٹا کر ، فرسودہ ہو کر ، ٹکراؤ کے سبب ، فنا ہو کر۔ مغربی فکر مسلمانوں کی تحریک آزادی کے تھپیڑوں سے گھس گھسا کر بالکل تبدیل ہو گئی ہے۔ (۱۹۹۲ ، اردونامہ ، لاہور ، ۱۱)۔

--- مِس کَرْنا محاورہ۔
کانا پھوس کرنا (مخزن المحاورت)۔

گُھس (ضم گھ) امر۔
گھسنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل۔

--- آنا ف مر۔
زبردستی یا بغیر اجازت اندر چلا آنا ، داخل ہو جانا ، پوچھے بغیر گھر میں داخل ہونا۔

میں بھی گُھس آتا ہوں اس شیش محل میں دیکھو
سب ہنسی روک کے کہتے ہیں نکالو اس کو

(۱۹۸۳ ، سر و ساماں ، ۳۵۵)۔

--- بَیٹْھنا محاورہ۔
۱. اندر ہو بیٹھنا ، اندر چھپ جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ ۲. پاس پاس بیٹھنا ، ایک دوسرے سے لگ کر بیٹھنا۔ عیدگاہ پہنچے اور آگے پیچھے جہاں جگہ ملی گھس بیٹھ کر نماز میں شریک ہوئے۔ (۱۹۰۸ ، مقامات ناصری ، ۱ : ۲۹۳)۔ ۳. کسی جگہ پر قبضہ کرنا۔ پھر ایسا سن پڑا کہ انگریز جابجا مکانوں میں گھس بیٹھے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۱)۔

--- پٹ کَر/کے م ف۔
گُھس پل کے ، زور لگا کر ، زبردستی۔ اندر دو تین تین سواریاں گُھس پٹ کر بیٹھ جاتی تھیں۔ (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۴۳)۔

--- پڑنا محاورہ۔
بے کھٹکے کسی کے مکان میں داخل ہونا ؛ کسی کام میں بے دھڑک ہاتھ ڈال بیٹھنا ، کسی کام میں بےفکر و اندیشہ دخیل ہو جانا ، بےسمجھے بوجھے کسی کام کو شروع کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

--- پَل کَر/کے م ف۔
زور اور قوت کے ساتھ ایسی جگہ پہنچنا جہاں گنجائش نہ ہو۔

دم دیدار اے بت محشری میدان محشر میں
لگائیں لاکھ نہٹھ ہم تو تجھے دیکھیں گے گُھس پَل کے

(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۱۰۷)۔

جس کا کہ بھرتے بھرتے بس اب کام تھا تمام
گُھس پَل کے بیٹھ ہی گئے قصہ ہوا تمام

(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۲۰۸)۔ سیکڑوں ، بلکہ ہزاروں کو ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے مایوسی ہوئی اگرچہ انہوں نے گھس پل کے جگہ کرنا چاہی۔ (۱۹۴۳ ، جنت نگہ ، ۱۳۳)۔

--- پَیٹھ (--- ی لین) امث۔
دخل ، رسائی ، پہنچ ، بازیابی۔

تیر مژگاں ترے سیکھے ہیں کچھ ایسی گُھس پَیٹھ
چھوٹتے ہی دلِ عُشاق میں گھر کرتے ہیں

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۸۲)۔ [گھس + پیٹھ (پیٹھنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

--- پَیٹھ کَر/کے م ف۔
راہ و رسم پیدا کر کے ، واقفیت پیدا کر کے ، کوشش کر کے۔ خانساماں ... لوگوں میں گھس پیٹھ کر جلاد سے کہنے لگا کہ رک جا۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۵۹)۔

--- پَیٹھ کَرْنا محاورہ۔
رسائی پیدا کرنا۔ یونانی ... گُھس پَیٹھ کرنے میں بڑے استاد ہوتے۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۹۰۲)۔

--- پَیٹْھیا (--- ی لین ، سک ٹھ) صف ؛ گھس بیٹھیا۔
دوسرے کے علاقے میں چھپ کر تخریبی کارروائی کرنے والا ، باغی۔ ہدایت کی کہ .. سازشی گھس پیٹھیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جنوری ، ۱۲)۔ [گھس پیٹھ + یا ، لاحقۂ صفت]۔

---گُھسا کَر/کے م ف.
زبردستی داخل ہو کر. میرا چھوٹا بھائی ... ایک دن کانٹوں میں گھس گھسا کے تھوڑے پھول چُن لایا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۶۶).

---گُھس میرے کان میں گُھس کہاوت.
ایسے موقع پر بولا جاتا ہے جب بالکل جگہ نہ ہو اور پھر بھی مزید لوگوں کو بٹھایا جائے. خدیو یہ جہاز یورپین جہازوں کی طرح صاف ستھرا نہیں ہے اور نہ مسافروں کے بھرنے کی حد مقرر ہے ، جو آیا گُھس گُھس مرے کان میں گُھس. (۱۹۱۱ ، روزنامہ باتصویر ، سفر مصر و شام و حجاز ، ۸۸).

گِھسا (کس گھ) صف مذ.
کُہنہ ، فرسودہ ، پرانا ؛ تراکیب میں مستعمل. ایک سرخ رنگ کا گِھسا ہوا پرانا قالین بچھا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۳). [گِھسا (گھسنا (رک) کا ماضی) بطور صفت].

---پِٹا (---کس پ) صف مذ.
پُرانا ، فرسودہ ، استعمال شدہ. گلزارِ نسیم کا شعر بہت چلا ہوا اور گِھسا پِٹا سہی پھر بھی ہے حسبِ حال. (۱۹۶۸ ، صدق جدید ، ۱۸ ، ۳۳ : ۲). یہ سوال کوئی نیا نہیں ہے بلکہ گِھسا پِٹا ہے (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۱). [گھسا + پٹا (پِٹنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

---پِسا (---کس پ) صف مذ.
رگڑ کھایا ہوا ، کُہنہ ، فرسودہ ، رگڑا ہوا. کچھ کچھ گِھسے پسے نقش موجود ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۰). [گھسا + پسا (پِسنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

گِھسّا (کس گھ ، شد س) امذ.
۱. رگڑنے کا عمل چاہے زمین پر ہو یا فرش پر ، رگڑ ، رگڑا ، ہاتھ کی رگڑ.

داب کر نیچے دو دئے گِھسّے
رونیں تن مانگے الاماں جس سے

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۹۸). صدیوں سے سارنگی صرف گِھسے سے بجتی چلی آ رہی تھی ، بندو خاں نے اس میں انگلیوں اور گز کی ضرب سے بجانے کے اُصول داخل کیے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۱). ۲. مرد کے عضو تناسل کا عورت کی فرج میں آنا جانا ، رگڑا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۳. صدمہ ، ضرب ، دھکّا. ابوالفضل کو زمانے کے گِھسّوں نے خوب سبق پڑھائے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۰۱). مجھے اڑتالیس برس کے گھسے اور رگڑ کے بعد صوبیداری ملی. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۲۵). ۴. بھرا ، دھوکہ ، گرفت. میں ان لونڈیوں کے گِھسّے میں بھلا کب آنے والا تھا. (۱۹۳۱ ، روحِ لطافت ، ۱۳۵). ۵. رگڑ جو ایک پتنگ کی ڈور سے دوسرے پتنگ کی ڈور پر پڑتی ہے. لڑکا پتنگ کی ڈور سنبھالتا ہے تو اسے ... ڈور کا گھسا مانجھے کا کٹاؤ ، ہوا کا زور ... اپنی پور پر محسوس ہوتا ہے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۳۲۹). ۶. گھوڑے کو سدھانے کا تختہ جو تقریباً چار چھ انچ موٹا ہوتا ہے اور گاڑی کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے اس کے ذریعے گھوڑا گاڑی کھینچنے کی مشقت اُٹھانے کا عادی ہو جاتا ہے. بگّی کے واسطے گھوڑا سدھایا ... اب دھیما ہو گیا ہے ، گِھسّے میں لگایا ہے ، گِھسّا لکڑی کا ہے جس پر کوچوان کھڑا ہے. (۱۸۶۷ ، اُردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۱ : ۶۳). لیپ لینڈ میں اس کا دودھ بھی پیتے ہیں اور گِھسّے یا بے پہیے کی گاڑی میں جوت کر اس سے سواری بھی لی جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، جغرافیہ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۲). ۷. کُشتی کے فن میں ایک داؤں. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اِک دستی دو دستی ... گِھسّا ... قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی قوّت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). ۸. کلابتو بٹتے وقت سلائی یا ڈھوک کو ہاتھ کی رگڑ سے چکّر دینے کا عمل جو کاریگر پنڈلی کے اوپر لگا کر دیتا ہے (اپ و ، ۲ : ۱۹۷). [گھسنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

---بَتانا محاورہ.
زور سے رگڑ لگانا. میاں مظہر نے انٹی دے کے ان کو زمین پر دے مارا اور ایک دو تین گِھسّے بتا دیے کَس کے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۳۷).

---بَیٹھنا محاورہ.
گہرا رگڑا لگنا ، شدید ضرب لگنا ، رگڑ کا اندر تک پہنچنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پَڑنا محاورہ.
رگڑ لگنا ، رگڑ کا نشان ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---جَمْنا محاورہ.
رک : گِھسّا بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ).

---دینا محاورہ.
۱. رگڑ لگانا ، رگڑنا ، رگڑ دینا. کُتّے مارے اور غوطہ دے کر جو ایک گِھسّا دیتا ہوں تو وہ کاٹا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۷۷). انگوٹھی کو ایک خفیف سا گِھسّا دیا اور موکّل حاضر. (۱۹۰۴ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۰). ۲. بھرّے پر چڑھانا ، چکنی چُپڑی کر کے قابو میں لانا. واہ میاں بیرم خوب گِھسّا دیا واللہ ان سیانی ڈائنوں کو شیشے میں اُتارنا یاروں ہی کا کام ہے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۷۹). کیوں بے! مجھے گِھسا دیتا ہے ، سالے! یہ روپئے کہاں سے آئے؟ اس نے تین روپئے نکال کر سبتا کے سامنے کر دیئے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۹). ۳. نئے گھوڑے یا کسی جانور کو سدھانے کے لیے گِھسّے میں چلانا (اپ و ، ۵ : ۳۲).

---ڈالنا محاورہ.
رگڑا دینا ، نشان ڈالنا. ہم نے پھرتی سے تلوار ان کی گردن پر رکھ دی ، جی میں تو آیا کہ گِھسّا ڈالیں مگر اس کے انجام نے باز رکھا. (۱۹۶۸ ، معذرتیں ، ۱۱۰).

ـــ کرنا محاورہ.
رگڑائی کرنا ، بدن مَلنا ، سہلانا ، آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا. غواص نے کنگھی کی ، سہتا سہتا گرم پانی ڈالا ، آہستہ آہستہ گھسا کرنا شروع کیا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۴ : ۱۲۸).

ـــ کھانا محاورہ.
رگڑا جانا ، رگڑ کھانا. زمانۂ گزراں کی درانتی کے نیچے انہیں بھی گھسا کھانا پڑا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۲ : ۱۴۴).

ـــ لگنا محاورہ.
رگڑ آنا ، رگڑ لگنا ، خراش آنا ، رگڑ کا نشان پڑنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ مارنا محاورہ.
۱. **رگڑ لگانا ، رگڑنا.** علمشاہ کوہان قزاق کو پکڑ لائے ، زمین پر لا کر دو تین گھسے مارے کہ پوست ماتھے کا اڑ گیا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال ، ۲ : ۷۰). پان کھاتے وقت ہونٹوں پر کاغذ تھوک سے تر کر کے گھسا مار لیتیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۹۶). ۲. **مرد کا اپنے عضو تناسل کو فرج میں داخل کرکے بار بار اندر باہر کرنا** (جامع اللغات).

ـــ میری (ـــ ی مع) امث.
بچوں کا ایک کھیل جس میں ڈور کے ٹکڑوں کو لیکر اور ڈور میں ڈور ڈال کر گھسنے ہیں ، جس کی ڈور کٹ جاتی ہے وہ ہار جاتا ہے ، گھسم گھسا لانگر لگا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھسا + میر (رک) + ی ، لاحقہ نسبت].

ـــ ہتکٹی (ـــ فت ہ ، سک ت ، فت ک) امث.
(کشتی) **داہنے ہاتھ سے حریف کا جانگیا پکڑ کے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اپنے بائیں پیر سے حریف کا بایاں بازو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ سے اٹھا کر اسے چت کرنے کے لیے اپنا داہنا گھٹنا اس کی دونوں ٹانگوں میں سے سینے پر لے جانا** (رموز فن کشتی ، ۱ : ۸۲). [گھسا + ہتکٹی ـ ہتھ کٹی].

گُھساڑنا (ضم گھ ، سک ڑ) ف م (قدیم).
گھسانا ، گھسیڑنا.

اشب بہ کوے دوست عطا پھر بہار ہے
تو بھی گھسر پسر کئیں در پر گھسار چشم

(۱۷۵۴ ، مخزن نکات (عطا) ، ۳۰). [گھساڑنا (گھسڑنا (رک) کا تعدیہ) کا ایک املا].

گِھسانا (کس گھ) ف م.
گھسوانا ، رگڑ لگانا ، رگڑا دینا. اب سوچنا چاہیے کہ اس عمارت پر کس چیز نے عمل کیا ہے ... پتھروں کے گھسانے والی کیا چیز ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، مولوی ذکاء اللہ ، ۱ : ۵۵). [گھسنا (رک) کا تعدیہ].

گُھسانا (ضم گ) ف م.
اندر داخل کرنا ، گھسیڑنا ، اَلانا ، سمانا ، بھرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [گھسنا (رک) کا تعدیہ].

گِھساؤ (کس گھ ، و مج) امذ.
رگڑنے یا رگڑے جانے کا عمل ، فرسودگی. اب میں اس بات کو تمہیں خوب سمجھاتا ہوں کہ یہ گھٹاؤ اور کٹاؤ اور گھساؤ کیوں ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، مولوی ذکاء اللہ ، ۱ : ۵۶). تمام ریتلے ... مواد ... پانی کے عملِ تسرف و تخریب اور گھساؤ کا نتیجہ ہیں. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۹۴). لائنیز چونکہ سخت دھات سے بنے ہوتے ہیں اس لیے رگڑ اور گھساؤ کے خلاف ان میں مدافعت زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، پیٹرول انجن ، ۹۹). [گھسنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

گِھسائی (کس گھ) امث.
رگڑنے یا رگڑے جانے کا عمل ، رگڑائی.

اک شغل ہوا ہے کفِ افسوس کا مَلنا
ہر وقت کی یہ ہاتھ گھسائی نہیں جاتی

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۲۳۸). کوئی بڑھیا ٹھریا آ بھی جاتی تو پلے کچھ نہ پڑتا ، مفت کی قلم گھسائی تھی. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۳). [گھسنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ کٹائی (ـــ فت ک) امث.
عمل فرسودگی یا سائیدگی (ماخوذ : انگریزی اُردو فوجی فرہنگ). [گھسائی + کٹائی (رک)].

گِھسَٹ (کس گھ ، فت س) امذ.
گھسٹنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ آنا ف ل ؛ محاورہ.
کھنچ آنا ، بندھا ہوا یا گھستا ہوا چلا آنا.

زور سا زور ہے کچھ پانوں میں اُس کے جو پڑے
عرش آئے ابھی زنجیر کے ہمراہ گھسٹ

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۴).

ـــ کر/کے م ف.
۱. **زمین پر رگڑ کر.** بڑی مشکل سے گھسٹ کر اور لڑھک کر بچہ کمرہ کے قریب پہنچا. (۱۹۳۶ ، تربیت نسواں ، ۱۰۹). بستر پر بیٹھے بیٹھے گھسٹ کر اس نے ٹانگیں سیدھی پتلون میں ڈال دیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۲۰). ۲. **کھینچ تان کر ، بڑی مشکل سے.** میں کھنچ گھسٹ کر بی-اے تک پہنچ تو گیا مگر میرا نام مدرسے اور کالج کی تعریفی رپورٹوں میں کبھی نہ آ سکا. (۱۹۴۸ ، تعلیم و تہذیب ، ۵۱).

ـــ گھسَٹ کے م ف.
زمین پر پڑے بدقت گھستے ہوئے.

آخر نہ ہو سکا سفر دور راہِ عشق
لاکھوں گھسٹ گھسٹ کے بیاباں میں مر گئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، ۱ : ۴۴۹). جو شخص تم میں سے اس کو پاوے تو اُن کا ساتھ دے ، گو کہ برف پر گھسٹ گھسٹ کے ہو. (۱۸۷۷ ، مقالاتِ سرسید ، ۶ : ۱۳۹).

گِھسٹتے پھرنا محاورہ.
۱. **مارے مارے پھرنا ، دربدر پھرنا ، کھنچے کھنچے پھرنا.** بی بی اب میری عمر ایسی نہیں کہ رات برات گھسٹتا پھروں. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۶۱). ۲. **لیے لیے پھرنا ، ہمراہ رکھنا ، ساتھ لیکر پھرنا.** میاں ، بریف کیس کیوں ہر جگہ گھسیٹتے پھرتے ہو. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۲۰)

گِھسٹنا (کس گھ ، فت س ، سک ٹ) ف ل.
۱. **لیٹے ہوئے بدقت آگے بڑھنا (خصوصاً) چلنے سے معذوری کی حالت میں.** نہ دیکھے گا اللہ قیامت کو اسکی طرف جو شخص دراز کرے اپنا کپڑا یہانتک کہ گھسٹتا چلے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۳۶). چلنے کے بجائے باقاعدہ گھسٹنا شروع کر دیا تو بڑی کا خون کھولنے لگا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی، ۵۸). ۲. **کھنچنا ، کھنچ کر آنا یا جانا.** مجھے اس کا بھی ڈر نہ ہوا کہ میں عدالت میں گھسٹوں گا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۶۸). غرض خواہ عدالتِ انگریزی میں دعویٰ کرتے ہیں اور تمہیں کچہری میں گھسٹنا پڑتا ہے تو خاندانِ تیموریہ کی بڑی بدنامی ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۶۵). بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا ورنہ کوتوالی میں نجانے کس کس کو گھسٹنا پڑتا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۶). [س : [illegible]].

گِھسٹواں (فت نیز کس گھ ، کس س ، سک ٹ) م ف.
گھسیٹا ہوا ، کھنچا ہوا ، جلدی ، گھبراہٹ میں یا بے دلی سے لکھا ہوا. خط اتنا کج بج اور گھسٹواں تھا کہ پڑھا ہی نہ جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۷۷). [گھسیٹواں کی تخفیف].

گِھسٹوانا (کس گھ ، فت س ، سک ٹ) ف م.
رک : گھسٹنا جس کا یہ متعدی ہے ، زمین سے رگڑاتے ہوئے لے جانا. بعد مرنے کے اس کی ٹانگ سے بندھوا کر سارے شہر میں گھسٹوایا. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۶). زندگی کی گاڑی گھسٹوانے کے لئے کئی وضعدار بھٹے ساتھ دینے کو موجود تھے. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۲۲). بڑی مشکل سے بھنگیوں کی مدد سے گھسٹوایا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۴۴). [گھسٹنا (رک) کا تعدیہ].

گھسٹے گِھسٹے پھرنا محاورہ.
کھنچے کھنچے پھرنا ، بکڑے بکڑے پھرنا (فرہنگ آصفیہ).

گُھسر پُھسر (ضم گھ ، فت س ، ضم پھ ، فت س) امث.
کھسر پھسر ، کانا پھوسی ، سرگوشی. منشی شمس الدین ابھی کھسر پھسر کر رہے ہیں. (۱۸۹۲ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹۷). [کھسر پھسر (رک) کا ایک املا].

گِھسرا (فت نیز کس گھ ، سک س) امذ (قدیم).
رگڑا ، گھسنا ، خراش.

کرسرن بحری توں جس کے سر پر اس
عشق کا گھسرا گھنیرا ہے اسے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۲). [گھسنا (رک) کا قدیم املا].

گِھسرنا (فت نیز کس گھ ، فت س ، سک ر) ف ل.
زمین سے لگ کر چلنا ، گھسٹنا ، گھسڑنا. دزد نے سانپ کی چال زمین پر گھسرتے گھسرتے ... قلعے کے ہانے میں اپنے تئیں پہنچایا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۶). [گھسڑنا (رک) کا محرف].

گِھسڑ (کس گھ ، فت س) امذ.
گھسڑنا (رک) کا امر ؛ **تراکیب میں مستعمل.**

--- گھسڑ (--- کس گھ ، فت س) امث.
قدم پوری طرح اٹھائے بغیر جوتے کے زمین پر گھسنے کی آواز. جب وہ گھسڑ گھسڑ پاؤں مارتا چلا جا رہا تھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان، کراچی ، ستمبر، ۴۵). [گھسڑ (حکایت الصوت) + گھسڑ (رک)].

--- گھسڑ کر/کے م ف.
گھسٹ گھسٹ کر ، زمین پر رگڑ رگڑ کے. جب یہ سیلِ یخ گھسڑ گھسڑ کر کتلِ معدنیات پر چلنا شروع کرتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ذکاء اللہ ، ۱ : ۸۱).

گھسڑ پسڑ کرنا محاورہ.
معاملے میں **گنجلک رکھنا** (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۱۳).

گُھسڑ (ضم گھ ، فت س) مذ.
گھسڑنا (رک) کا امر ، **تراکیب میں مستعمل.**

--- پنچ (--- فت پ ، غنہ) صف.
ہر معاملے میں ٹانگ اڑانے والا. یہ تو اتفاق ہے کہ دھوکے دھڑی میں مجھ سا گھسڑ پنچ دخل در معقولات بھٹے میں پیر دینے والا منتخب ہو جائے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲، ۴ : ۳). [گھسڑ + پنچ - بجولیا].

گِھسڑنا (فت نیز کس گھ ، فت س ، سک ڑ) ف ل.
گھسٹنا ، گھسٹ کر چلنا. ایک شخص چوتڑوں کے بل زمین پر گھسڑتا ہوا ... محل کے دروازے سے یہاں آیا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۶۷). وہ گھسڑتی گھسڑتی آرام کرسی پر آبیٹھتی ہے. (۱۹۴۳ ، افسانچے ، ۱۵۱). [گھسٹنا (رک) کا ایک املا].

گُھسک (ضم گھ ، سک س) صف مث.
کم بولنے والی مگر بات دل میں رکھنے والی (عورت) ، گھنی.

موہنی بھی تو تھی بہن اس کی
نسبت اس کی تھی وہ بہت گھس کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۰). رضیہ بیگم کو کوئی کم نہ جانے وہ ایک چپکی اور گھسک ہیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۶). [مقامی].

گِھسلنا (کس گھ ، فت س ، سک ل) ف ل.
گھسٹنا ، زمین پر رگڑ کر چلنا. یہ اپنی ہسلیوں ... کے بل زمین پر بڑی تیزی سے ... گھسلتا ہوا چلتا ہے. (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۳۶). قلم سے انگلی پکڑ کر جب چلنا بلکہ چلنا کیوں کہیے گھسلنا سیکھا اور زبان کو کچھ شُدبُد آ گئی. (۱۹۷۴ ، معاصرین ، ۶۶). [رک : گھسڑنا/گھسرنا (ر مبدل بہ ل)].

گِھسَم گِھسا (کس گھ ، شد س بفت ، کس گھ ، شد س) امذ.
۱. **ایک کا دوسرے کو زمین پر رگڑے دینا.** گِھسَم گِھسا تھکَم تھکَا شدن حلاوت ندارد و دانستم. (۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۲).
۲. **ایک پتنگ کی ڈور کا دوسری پتنگ کی ڈور کو رگڑا دینا ، گھسا ، رگڑ ، خراش** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھس (رک) + م (لاحقۂ اتصال) + گِھسا (رک)].

گھسَن (فت گھ ، س) امث.
رگڑنے کا عمل ، رگڑ ، خراش (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھسنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---پَٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
مارکُٹائی ، زدوکوب ؛ دم دینا ، پھسلانا ، بہلانا ، بہکانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھسن + پٹی (رک)].

گِھسْنا (کس گھ ، سک س). (الف) ف ل.
۱. **رگڑ کھا کر مٹتا جانا ، فرسودہ ہونا ، بگڑنا.**

اسقدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی
گِھس کے الٹا ہو گیا قط خامۂ تقدیر کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۳).

کوئی یہ کہہ دے کہ کیا خنجر ترا گِھس جائے گا
وہ چلا جاتا ہے مجھ کو نیم جاں چھوڑے ہوئے

(۱۸۹۸ ، خانہ خمار ، ۸۲). کرسیوں کی نشستیں مخمل کی تھیں تا کہ بڑے آدمیوں کی پتلون کا کپڑا گِھسنے نہ پائے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۷۴). ۲. **رگڑ کھا کر جھڑ جانا.** قالین کے روئیں کاف گھس چکے تھے. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۷). ۳. **تھوڑا ہونا ، (وزن میں) کم ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۴. **لباس کا پرانا ہونا** (نوراللغات). (ب) ف م. ۱. **کسی چیز کو رگڑ رگڑ کر پیسنا ، کھرل کرنا.**

روز شنبہ ہوا جو غالیہ سا
شب کو بادِ سحر نے مشک گِھسا

(۱۸۱۰ ، بشت گلزار ، ۱۶). ۲. **رگڑنا ، مس کرنا تا کہ گرمائی پیدا ہو جائے.** دونوں کو گِھس کر گرم کرو. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲۸). ۳. **چھیلنا ، کھردرا کرنا ، ریتنا.** دانت ... ٹھیک ہوجائیں تو بہتر ہے ورنہ دوسرے تیسرے دن پھر گِھسو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۶۵). ۴. (مجازاً) **کِھجائی کرنا ، کسی کو باتیں سنانا.**

اوس کو گھستے تھے روز باتوں سے
صاف کرتے تھے ہاتھ لاتوں سے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۸) [پ : س : धर्षयति : घसयाम : घिसना].

گُھسْنا (ضم گھ ، سک س) ف ل ؛ ~ گھس جانا.
۱. **اندر جانا ، داخل ہونا.** غول کبوتروں کا اس کے اوپر سے اندر گھستا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳۷). ربیعہ نے دیکھا کہ ایک غیر شخص اس بے باکی سے اندر گُھسا چلا آتا ہے. (۱۹۱۷ ، حیاتِ مالک ، ۲۲). یہ پوچھو کہ یہ دائرے میں گُھسا کیسے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۳۸). ۲. **حریف کی فوج میں داخل ہونا ؛ مداخلت کرنا ، دخل دینا ، بیچ میں پڑنا ؛ مکان میں بے حکم داخل ہونا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [پ : घसयाम].

گُھسَنْہار (ضم گھ ، فت س ، سک ن) صف.
گھسنے والا.

نھنا تھا ولے سخت ہیرے کا چور
گھسنہار پولاد کے کھن میں دور

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۳). [گھسن (گُھسنا (رک) سے) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گِھسْنی (کس گھ ، سک س) صف.
۱. **گِھساؤ ، رگڑ** (پلیٹس). ۲. **کم آمدنی کا شخص جو اسباب زیادہ رکھتا ہو** (اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۴۴). [گھسن + ی ، لاحقۂ صفت].

گِھسّو (کس گھ ، شد س ، و مع) صف مذ.
رک : گُھننا. دفتر میں انھیں گِھسّو اور پسّو وغیرہ کے خطابات ملے ہوئے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۱). [گھسنی (رک) کی تذکیر].

گُھسْوا (فت گھ ، سک س) امذ.
(تحقیراً) **گھاس** (پلیٹس). [گھاس (رک) کی تصغیر].

گُھسْوانا (ضم گھ ، سک س) ف م.
رک : **گُھسانا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گُھسانا (رک) کا تعدیہ].

گُھسونا (ضم گھ ، و مج) ف م.
گُھسانا ، اندر کرنا ، داخل کرنا ، دخول. ہارا ہوا مرغ اپنا سر ایک کونے میں گھسو کر دبک رہا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۰۷).
[گُھسانا (رک) کا ایک املا].

گِھسّہ (کس گھ ، شد س بفت) امذ.
رک : **گِھسّا.** تین لاکھ سوار و پیدل نے جو دیکھا کہ ہمارا افسر نیچے مجبور پڑا ہے اور رستم گِھسہ دیا چاہتے ہیں لینا لینا کہہ کر دوڑ پڑے. (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۵۶۷). داؤں کی تعداد قریب قریب نو کے لگ بھگ ہے جن کے نام یہ ہیں ... گھسہ ، کنڈا ، کمر پٹیہ. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۹۵). [گھسا (رک) کا ایک املا].

گِھسی (---کس گھ) صف مث.
گھسا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل ، استعمال شدہ ، پرانی. چھمی لڑنے بھڑنے کے بعد اب گِھسی ہوئی سوئیوں سے گراموفون ریکارڈ بجا رہی تھی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۰۰).
[گھسنا (رک) کا ماضی مجہول بطور صفت].

---پِٹی (---کس پ) صف مث.
استعمال شدہ ، ناکارہ ، پرانی. گھسا ہوا مال ہے قطامہ کے پاس ، گھسی پٹی گوروں کی جھوٹن اینگلو انڈین چھوکریاں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۳۱). بہارستان عشق اور بے نظیر بدرمنیر گھسی پٹی کہانیوں کے حامل ڈرامے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۱۳۸).
[گِھسا پٹا (رک) کی تانیث].

---پسی (---کس پ) امث.
رک : گھسا پسا جس کی یہ تانیث ہے. بھوجن بناتی ہوں کھلاتی ہوں ، ملی جلی ہر طرح ہوشیار ، گھسی پسی تجربہ کار. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۲۶). [گھسی + پسی (رک)].

گھسیارا (فت گھ ، سک س) امذ ؛ صف.
۱. گھاس کھودنے والا ، چرکٹا ، گھاس بیچنے والا ، گھاس چھیلنے والا. تو نے گھسیارے کی نقل نہیں سنی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۲۱).

ایک گھسیارا تھا تو مردِ غریب
کھودتا تھا گھاس تو اے بدنصیب

(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۲۱). کنجڑے ، بھٹیارے ... دھوبی ، گھسیارے ... بلکہ بھنگی تک پڑھنے پر اتر پڑے . (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۳) . یہاں کی آبادی کو گھسیاروں ، خانساماؤں کی آبادی کہتے ہیں .(۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۲۲). ایک گھسیارے اور کمہار نے اونٹ پر ایک طرف گھاس اور دوسری طرف مٹی کے برتن لا دے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ا کتوبر تا دسمبر ، ۳۸). ۲. **ادنیٰ ، کمینہ ، رذیل ؛ کم رُو ، بدہیئت ؛ اناڑی ، جاہل مطلق ، ناشائستہ ، ان گھڑ ، نادان ، احمق ، مودھو ، بیوقوف** (فرہنگِ آصفیہ). [گھس (گھاس (رک) کا مخفف) + یارا پارا (رک) کا محرّف].

گھسیارن (فت گھ ، سک س ، فت ر) امث.
رک : گھسیارا جس کی یہ تانیث ہے ، **گھسیارے کی بیوی**. اسی کھرپے سے جو گھسیارن یہاں رکھ جاتی ہے میں سب کو موت کے گھاٹ اتار دیتی. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۱۰۳).[گھسیارا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گھسیاری (فت گھ ، سک س) امث.
رک : گھسیارن.

چرکٹی کتنی اور گھسیاری
چارا لانے کو نکلی بیچاری

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۳۵). بلبل خاں ایک گھسیاری کے گھاس کے گٹھے میں چھپ کر قید سے نکل آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۷۱). چل چخی دور ہو ... نگوڑی گھسیاری بازار کی رہنے والی ، ہم کو بُرا کہنے والی. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۲۰). [گھسیارا (رک) کی تانیث].

گھسیٹ (فت گھ ، ی مع). (الف) امث.
۱. **گھسیٹنے کا عمل**.

تہذیب دم بخود ہے طمع کی گھسیٹ سے
حضرت بھی کام لینے لگے مارپیٹ سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۹۹). ۲. **وہ نشان یا لکیر جو کسی شے کے زمین وغیرہ پر گھسیٹنے سے پڑ جائے** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **رواروی میں لکھی جانے والی تحریر ؛ جلدی جلدی یا تیزی سے لکھی ہوئی تحریر ؛ بدخط تحریر**. دیہات کے بنیے کی بدخط گھسیٹ پڑھنے میں البتہ بہت دقت ہوگی. (۱۸۵۶ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۲۰۱). جب ہاتھ نے ایک روش اختیار کرلی تو گھسیٹ میں بھی وہی شان باقی رہتی ہے. (۱۸۷۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۳۰). رفتہ رفتہ یہ خط ، دوسرے خطوں کے برخلاف ، باضابطگی سے زیادہ قریب نہیں رہ پایا . اسے گھسیٹ کہنے لگے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۶). ۴. **(برقیات) مقناطیسی امالہ**. یہ برق «گھسیٹ» برق رو کے ساتھ موجود مقناطیسی میدان کے ختم ہونے کی وجہ سے نمودار ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، فتوحاتِ سائنس ، ۶۲). (ب) صف. **تیزی سے لکھا ہوا ، جلدی جلدی لکھا ہوا ، گھسیٹا ہوا**. کتنا ہی تیز اور گھسیٹ خطِ شکستہ تحریر کیا جائے ، اسے نستعلیق کی طرح نہایت آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۲۳). (ج) م ف. **گھسیٹ کر ، پکڑ کر ، کھینچ کر ، زبردستی**.

بہت اسپ و اشتر موئے پانوں پیٹ
نکالا انہیں خیمہ گہ سے گھسیٹ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۶).[گھسیٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

---پینچ (---ی مج ، غنہ) امذ.
(پتنگ بازی) وہ پینچ، جس میں پتنگ اُڑانے والا دوسرے کی پتنگ کی اپنی طرف کھنچائی کرے ، ڈھیل کا پینچ کے مقابل (ا پ و ، ۸ : ۱۳۵). [گھسیٹ + پینچ (رک)].

---جانا محاورہ.
بُرے بھلے گزار لینا ، کسی طرح وقت کاٹنا ، بسر کرنا (مہینا سال وغیرہ). بظاہر ... معلوم ہوتا ہے کہ مہینا بھر تو کیا شاید اور پچاس ساٹھ برس تم گھسیٹ جاؤ.(۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۰۳).

---دینا محاورہ.
جلد جلد لکھ دینا ، تیزی سے لکھ دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---ڈالنا محاورہ.
جلدی جلدی لکھ ڈالنا ، جیسا تیسا لکھ دینا. وہاں سے انعام ملا یہاں شیر کے منہ کو خون لگ گیا ، اوپر تلے کئی کتابیں گھسیٹ ڈالیں ، جو کتاب لکھی اس پر انعام ملا . (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۷).

---کر/کے م ف.
۱. **کھینچ کر ، زبردستی پکڑ کے**.

لے ہی گئے گھسیٹ کے مجھ کو ہریڈ پر
تیار ہو رہا تھا میں جنّت کے واسطے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۹۸). بندہ علی کو تو ڈھائی سال پہلے پھانسی کے تختہ پر سے گھسیٹ کر جیل کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۰۷). ۲. **بُرا بھلا لکھ کر ، جلدی جلدی لکھ کر**. ایک قصیدہ ناتمام سا نکل آیا ، اسے جلدی جلدی گھسیٹ کر اور اس میں نام درج کر کے دو گھنٹے میں لے گیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۳۵).

---کرنا محاورہ.
بہت جلدی جلدی لکھنا ، رواروی میں لکھنا ، بہت تیز تیز لکھنا.

صاحب ہم نے تو کبھی ان کو گھسیٹ کرتے دیکھا نہیں۔ (١٩٦٣، قاضی جی ، ٣ : ٣٠٤)۔

---گھساٹ کَر/کے م ف۔
کھینچ تان کر ، زبردستی ، بزور۔ اور ان کی تشریف آئی تو گھسکر پلنگ یا تخت کے نیچے بیٹھ جاتے پھر گھسیٹ گھساٹ کر نکالتی۔ (١٩٦٩ ، وہ جسے چاہا گیا ، ٣٦)۔

---گھسیٹ کَرْ م ف۔
کھینچ کھینچ کر ، زبردستی ، زمین پر رگڑتے ہوئے۔ ایک دن ابوبکر اگر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان قصابوں کے پنجہ سے نہ چھوڑاتے تو اونھوں نے کھینچ کھینچ کر اور زمین پر گھسیٹ گھسیٹ کر جان ہی سے مار ڈالا ہوتا ۔ (١٩٢٤ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ٣٤)۔ اس کواندر سے گھسیٹ گھسیٹ کر لے گئے۔ (١٩٨٦ ، آئینہ ، ٣٠٣)۔

---لانا محاورہ۔
١. **گھسیٹتے ہوئے لانا ، پکڑ لانا ، زبردستی لانا۔** عبا کے دامن پکڑ کے اس طرح گھسیٹ لایا ، جس طرح گھوڑی کو اکثر چھلے سے نکالا کرتا تھا۔ (١٩١٥ ، سجاد حسین، حاجی بغلول، ٥٤)۔ فاقہ زدہ دادا کو اندر گھسیٹ لایا۔ (١٩٨٧ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ٤١٥)۔ ٢. **زبردستی شامل کر دینا ، ملوث کر دینا ، پھنسانا۔** وہ لکھنؤ کے اہلِ زبان شعرا سے لڑتے لڑتے غالب کو اس لڑائی میں گھسیٹ لائے تھے۔ (١٩٩٢ ، صحیفہ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ٢٩)۔

---لَڑانا محاورہ۔
گھسیٹ کا پنچ پڑنا ، پتنگ اڑانے والے کا دوسرے کی پتنگ کاٹنے کے لیے کھنچائی کرنا۔ کوئی ڈھیلم لڑانے کا استاد ہے کوئی گھسیٹ ایسی لڑاتا ہے کہ آج تک کسی نے نہ لڑائی ہو۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٤ : ١٤١)۔

گَھسِیٹا (فت گھ ، ی مع) امذ۔
١. **گھسیٹنا (رک) کا ماضی نیز کھینچنے کا عمل ، کھنچاؤ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ٢. **وہ گاڑی جس سے گھوڑے کو بگھی کھینچنے کی مشق کراتے ہیں** (نوراللغات) ٣. **(لفظاً) گھسیٹا ہوا،عموماً مُردوں کا ایک نام ، کسی کے بچے مر جانے پر اور بچہ پیدا ہو تو اسے ٹوکری میں ڈال کر گھسیٹتے ہیں ، یہ ایک قسم کا ٹونا ہوتا ہے ، ہندوؤں میں گھسیٹا رام اور مسلمانوں میں میاں گھسیٹا کہتے ہیں** (جامع اللغات)۔ [گھسیٹنا (رک) کا ماضی]۔

---گھسَاٹی (---فت گھ) امث۔
اینچا تانی ، کھینچا کھانچی ، کشمکش (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گھسیٹا (گھسیٹ + ا ، لاحقۂ اتصال) + گھساٹ + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

گَھسِیٹَم گَھساٹ (فت گھ ، ی مع ، فت ٹ ، فت گھ) امث۔
گھسیٹا گھساٹی ، کھینچا تانی۔ قبر سے کسی کے بلبلا بلبلا کر چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں خوب گھسیٹم گھساٹ اور اینچی طرح کھینچ تان کرنے کے بعد اسے واویلا اور منت سماجت کرنے والے پر رحم آیا۔ (١٩٣٣ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ٢٧)۔ [گھسیٹ + م (حرف اتصال) + گھساٹ (گھسیٹ (رک) کا محرف) بطور تابع]۔

گَھسِیٹَن (فت گھ ، ی مع ، فت ٹ) امث۔
١. **کسی چیز کو گھسیٹ کر لے جانے کا وہ نشان جو زمین وغیرہ پر پڑ جاتا ہے ، لکیر۔** رگڑ ، خراش ، سحق جیسے گھسنا ، گھسنا، گھسیٹن ... وغیرہ وغیرہ ۔ (١٨٩٥ ، علم اللسان ، ٣٥) ۔ یوں سمجھئے سانپ نکل گیا اور ہم ٹھیک سے گھسیٹن بھی نہ پیٹ سکے۔ (١٩٨٦، جوالا مکھ ، ٢٠٧) ٢. **(کنایۃً) کشا کشی** (فرہنگ آصفیہ)۔ [گھسیٹ + ن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---میں آنا محاورہ۔
کشمکش میں مبتلا ہونا ، بلاوجہ اُلجھن میں پڑ جانا ، زبردستی ملوث کر دیا جانا۔ مرزا بہ حیثیت مینجر گھسیٹن میں آئے ہونگے۔ (١٩٣٢ ، اخوان الشیاطین ، ٣٣٠)۔

گَھسِیٹنا (فت گھ ، ی مع ، سک ٹ) ف م۔
١. **زمین پر گرا کر کھینچنا ، زمین سے رگڑتے ہوئے لے جانا ، کشاں کشاں لے جانا ، رگیدنا۔**

تو میں یک سرتاج ہوں فکرنیٹ
چڑاتا ہوں سولی ہو سبکوں گھسیٹ

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ١٤٣)۔ ٹانگ پکڑ کے گھسیٹ کے چوٹے نے بادشاہزادے کوں ایک طرف ڈال دیا۔ (١٧٣٩ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٨٣)۔ میں نے اس کو روپیہ دیا ، یہ زیادہ مانگنے لگی اور مجھے یہاں تک گھسیٹ لائی۔ (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار، ٢ : ١٥٣)۔ جہاں کہیں کسی نے آپ کو اکیلا دوکیلا پایا ، پکڑا کھینچا اور خوب مارا گھسیٹا۔ (١٩٢٤ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ٣٤)۔ رسی لے کر جاؤ اور کمر میں باندھ کر ننگا گھسیٹتے ہوئے لاؤ۔ (١٩٨٦ ، آئینہ ، ٣٢٥)۔ ٢.(أ) **شریکِ حال کرنا ؛ (آفت میں) پھنسانا۔** عشرت نے کہا ، یہ ہاں جی ، گویا مجھے بھی اس بحث میں گھسیٹ رہی ہے۔ (١٩٥٤ ، شاید کہ بہار آئی ، ١٩)۔ (أأ) **پکڑوا کر بلوانا۔**

یا دفعۃً قضا نے گھسیٹا ہمیں وہاں
رکھا گیا ہے نامِ لحد جس مناک کا

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ١٠)۔ سچ کو سامنے لانے کی پاداش میں انہیں تھانوں میں گھسیٹا گیا۔ (١٩٨٤ ، طوق و دار کا موسم ، ١٦)۔ ٣. **(تلوار کے لیے) نیام سے کھینچنا ، نکالنا ، سونتنا۔** جلاد ... ننگی تلواریں ہاتھوں میں گھسیٹے کھڑے ہیں۔ (١٩٠٨ ، آفتاب شجاعت، ١ ، ٥ : ٧٨١)۔ ٤. **جلدی جلدی لکھ مارنا ، بُرا بھلا تیزی سے لکھ دینا ، زیادہ غور و فکر کیے بغیر تیزی سے لکھ ڈالنا۔** تعلقہ دار بڑے طنطنہ کے آدمی تھے گرم دیکھا نہ سرد جھٹ استعفا ہی دھر گھسیٹا۔ (١٩٢٥ ، وقار حیات ، ٣٧٦)۔ میں نے ان لمحوں کو غنیمت سمجھا اور کاغذ پنسل لے کر یہ چند سطور گھسیٹنے لگا۔ (١٩٨٤ ، ارمغان مجنوں ، ٢ : ٣٣٩)۔ ٥. **چُوسنا ، جذب کرنا** (فرہنگ آصفیہ)۔

۶. نتیجے سے بے پروا ہو کر چلانا یا استعمال کرنا (مشین وغیرہ). دن رات مشین گھسیٹ کر عید سے پہلے ہی پہلے ادا کروں گا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۰). ۷. سمیٹنا ، جائز ، ناجائز کا خیال کیے بغیر ہتھیا لینا ، سمیٹ کر لے جانا ، حاصل کرنا. لوگ کُھلم کُھلا روپیہ گھسیٹتے ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خادمِ دین ... ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۳۰۹). جو کچھ ہو سکے یہاں سے گھسیٹ لو نہیں تو ولایت جا کر ساری کسر نکل جائے گی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۲). ۸. مسلسل برداشت کرنا، اٹھانا. کالج کی مصیبت اور ساتھ ہی ٹیوشن کی پریشانی گھسیٹنی ہوتی ہے. (۱۹۵۰ ، زیر لب ، ۳۵). [گھسٹنا (رک) کا تعدیہ].

گَھسِیٹنی (فت گھ ، ی مع ، سک ٹ) امث.
شکار یا کسی اور چیز کے گھسیٹنے کا نشان. یہ ناامید ہو کر اس جستجو کو دوسرے دن کے واسطے ملتوی کرنے ہی کو تھا کہ شکار کی گھسیٹنی پر اس کی نگاہ پڑ گئی. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۲۳). [گھسیٹ + ی ، لاحقۂ اسمیت].

گَھسیرا (فت گھ ، ی مج) امذ.
گھسیارا.

گھسیرے و سائیس و ہیزم فروش
نہ کھوریی و کھوریہ کو ہاری کا ہوش

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵). ابراہیم ادہم نے تو ہمارے لیے تخت و تاج چھوڑا ، مگر تم نے کیا چھوڑا ، فقط ایک گھسیرے کی زندگی کو خیرباد کہا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۳۸). [گھسیارا (رک) کا مخفف].

گُھسیڑنا (ضم گ ، ی مج ، سک ڑ) ف م.
۱. اندر داخل کرنا ، ایک چیز کو دوسری چیز میں ٹھونس دینا.

خشک تنکا نہیں سماوے جس جگہ
واں گھسیڑے خلق چوب تر تلک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۷). قریب تھا کہ میں ایکبارگی اٹھ کھڑا ہو جاؤں اور تلوار اس کے بدن میں گھسیڑ دوں. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۲۷۳). آنکھوں میں مرچیں گھسیڑدیں لیجئے اچھے ہوگئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۹). اوپر سے پھر اتنے زور سے پٹخا کہ تحت الثریٰ میں گھسیڑ دیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹). ۲. (مجازاً) بلاوجہ بیچ میں لانا. کنایات و اشارات و استعارات و دلالات کی قسم کو اس میں گھسیڑ کر اس کو کھینچنا اور تاننا نہیں چاہیے. (۱۸۹۸ ، سرسید، مکتوبات ، ۱۹۸). یہ چھوٹے نواب کو ہو کیا گیا ہے ، ایسے آدمیوں کو گھسیڑتے ہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸).

لکھ ذرا اس کے مناقب میں کوئی مطلعِ نور
اس قصیدے میں غمِ دہر کا مضمون نہ گھسیڑ

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہی) ، ۱۱ ستمبر ، ۳). [غالباً ، س : घुसेड़ + نا ، لاحقۂ مصدر].

گَھسیلا (فت گھ ، ی مع) صف مذ.
گھاس سے منسوب یا متعلق ، پُرگیاہ ، گھاس سے بھرا ہوا ، گھاس دار یا گھاس والا ، دوبیا. کسی گھسیلے تنے مثلاً (رانی یا ہل ہل) کے صرف گودے کی پتلی قاشوں کا معائنہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۰). جب کوئی آسٹریلوی وحشی یہ چاہے کہ اسے راستے میں شام نہ ہو تو وہ ڈوبتے سورج کے بالکل سامنے کسی درخت کے دو شاخے پر ایک گھسیلا یا دوبیا ڈھیلا رکھ دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۶۳). [گھس (گھاس (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گِھکَڑنا (کس گھ ، فت ک ، سک ڑ) ف م.
چھوانا ، مسلنا ، رگڑنا ، گھسڑنا. نیلوفر چنا ہوا شفون کا دوپٹا ایڑیوں سے گھکڑتی ... دم بھر کو بہنوں کے جھمگٹے میں بیٹھتی پھر اٹھ کھڑی ہوتی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۱۴). [مقامی].

گِھکوار (کس گھ ، سک ک) امذ.
رک : گھیکوار ، ایک قسم کا پودا ، چکنے لمبے پتے ہوتے ہیں اور ان کے دونوں کناروں میں کانٹے ہوتے ہیں.

نت تو لذت پر اک نمک کی چکھے
عرقِ گھکوار میں بھی تو ہی بہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۶۰۳). [گھیکوار (رک) کا مخفف].

گَھگَر (فت گھ ، فت گھ) امذ.
ایک آبی پرندہ ہے اور مچھلیاں کھاتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں گھگر کلاں ، گھگر سلیر ، گھگر خورد ، گھگر دیسی قسم آبی (ماخوذ : سیر پرند ، ۳۵). [مقامی].

ـــ خُورْد (ـــ ضم خ ، و معد ، سک ر) امذ.
ایک آبی پرندہ جو بالکل سیاہ رنگ اور قد میں چھوٹے قد کے کبوتر کے برابر ہوتا ہے صرف مچھلیاں کھاتا ہے. گھگر خورد یہ بالکل سیاہ رنگ اور چھوٹے کبوتر کے برابر قد میں ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸۲). [گھگر + ف : خرد ـ چھوٹا کا ایک املا].

ـــ دیسی (ـــ ی مج) امذ.
ایک آبی پرندہ جو گھگر خورد سے بھی چھوٹا ہوتا ہے. گھگر دیسی قسم آبی ، یہ قسم سوم سے بھی چھوٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸۲). [گھگر + دیسی (رک)].

ـــ سِلَیر (ـــ کس س ، سک ل ، فت ی) امذ.
ایک آبی پرندہ جس کی گردن لمبی اور خوبصورت ہوتی ہے ، بازو سیاہ اور جالی دار مرغابی کی طرح ہوتے ہیں ، صرف مچھلیاں کھاتا ہے. گھگر سلیر مسافر فصل ربیعہ ، اس کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸۱). [گھگر + سلیر (مقامی)].

ـــ کَلاں (ـــ فت ک) امذ.
ایک آبی پرندہ جس کا رنگ بالکل سیاہ ، چونچ تیز اور سیدھی باریک اور خاردار ہوتی ہے صرف مچھلیاں کھاتا ہے ، قد میں ہونے کے برابر ہوتا ہے. گھگر کلاں مسافر ربیعہ ... ہمیشہ ایسے پانی میں رہتا ہے جس میں مچھلیاں کثرت سے ہوتی ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۷۹). [گھگر + کلاں (رک)].

ـــ کھانی امث.
خشکی کا ایک گوشت خور پرندہ جو سفید چیل کے برابر اور رنگ میں باز سے مشابہ ہوتا ہے ، بازرنگی. یہ گھکر کو بھی کھا جاتی ہے اس لیے اس کو گھکر کھانی بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۲۴). [گھکر + کھانا ـ کھانے والا + ی ، لاحقۂ تانیث].

گَھگْرا (۱) (فت گھ ، سک گ) امذ.
رک : گھاگرا. لو یہ ساڑی اور گھگرا پہن کر بیٹھ جاؤ اور چکی چلاؤ. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۳۵). چولستان میں سب خواتین گھگرا یا لہنگا پہنتی ہیں جو لٹھے یا چھینٹ کے ہوتے ہیں. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۳۴۵). [گھاگھرا (رک) کی تخفیف].

ـــ پَلْٹَن (ـــ فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امث.
رک : گھاگرا پلٹن ، اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی گوروں کی وہ پلٹن جس کی وردی کا ایک جز گھاگرا سا ہوتا ہے. پلٹن سے ایک مرکب گھاگرا پلٹن یا گھگرا پلٹن نکلا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو دخیل یورپی الفاظ ، ۱۵۳). [گھگرا + پلٹن (رک)].

گَھگْرا (۲) (فت گھ ، سک گ) امذ.
(شکر سازی) گنے کا رس نکالنے کے قدیم وضع کے کولھو کی ناند کی شکل کا حصہ جس میں گنے کے ٹکڑے رس نکالنے کو بھرے جاتے ہیں ، کونڈی (اپ و ، ۳ : ۲۰۱). [مقامی].

گَھگْری (فت گھ ، سک گ) امث.
چھوٹا گھگرا. پیتل کا وہ کھوکھلا چھلا جس میں گھونگرو ہوتے ہیں اور جو ہلانے سے بجتا ہے یہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنا جاتا ہے (پلیٹس). [گھگرا (رک) کی تصغیر].

گَھگَرِیا (فت گھ ، گ ، کس ر) امث.
گھگری ، چھوٹا گھاگرا. ہنیا کا ازاربند اتنا چھوٹا ہو گیا تھا کہ اس کی گھگریا میں آگے طاقچہ کھلا رہتا تھا. (۱۹۴۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۷). [گھگرا (رک) کی تصغیر].

ـــ پَلْٹَن (ـــ فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امث.
رک : گھاگرا پلٹن ، ہالینڈ والوں کی پلٹن جو نکر کے اوپر ایک کپڑا لپیٹ کر اس پر پیٹی باندھ لیتے ہیں (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). [گھگریا + پلٹن (رک)].

گَھگْرِیل (فت گھ ، سک گ ، ی مع) امث.
گھگریا ، گھگری ، چھوٹا گھاگرا. ایک شوخ اور عشوہ طراز خادمہ نے اپنی چھینٹ کی گھگریل ایک طرف سے پکڑ کر گھٹنے تک اوپر اٹھائی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۱۳۶). [گھگر + یل ، لاحقۂ تصغیر].

گُھگّو (ضم گھ ، شد گ نیز بلا شد ، و مع). ~ گھگھو. (الف) امذ.
۱. **الو ، بوم ، الو کی ایک قسم.**

ہما کا اچھے آشیانا جہاں
گھگو کا سنچر ہونے کیوں کہہ وہاں
(۱۶۳۰ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۲).

یہ بد ہیں گھگو کی جیوں نحس چھانوں
دے تس سر کے ویران گوشے میں ٹھانوں
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲۴).

چلّائے مور ، سارس اور بھڑبھڑائے گُھگّو
گدھ اور چغد دہاڑے اور بھڑبھڑائے الّو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۷). جنگل کا سناٹا ، گُھگّوں ، چندوں کا بولنا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، منیر ، ۱۲۴).

جو گُھگّو کی طرح آنکھیں تو باچھی منہ کو یوں سمجھو
کہ جیسے چیل کوے کی کھلی منقار رہتی ہے
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲۷). گھگو کی آواز سنیں. (۱۹۷۸ ، باگھ ، ۱۷۵). ۲. **مٹی کے ایک کھلونے کا نام جو پھونکنے سے بجتا ہے.** وہ اپنی سہیلی کی تمام مجبوریاں بھول کر صرف وہ عورت بن گئی جس کے دامن سے لپٹا بچہ گھگو گھوڑوں کے لیے رو رو کر ضد کر رہا ہو. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۲۶). ۳. **الو کی ہوک ؛ فاختہ کی کوکو ؛ دخانی کارخانوں کے انجن کی آواز ، بھونپو** (پلیٹس ؛ نوراللغات). (ب) صف ؛ امذ. (کنایۃً) **بیوقوف ، احمق ، سادہ لوح ، بھولا.** سیاح تو وہ اچھے تھے مگر آدمی گُھگّو ہی تھے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۰۴). [گھگھو رک کا ایک املا].

گِھگْوار (کس گھ ، ضم گ) امذ؛ ~ گھیکوار.
ایک پودا جس کے پتھوں میں لیس ہوتا ہے اور مختلف امراض کے لیے استعمال ہوتا ہے. ایک ... چشمہ ... گھگوار کے پتے پر سے دھار کی صورت میں ... گر رہا تھا. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۷). [گھیکوار (رک) کا بگاڑ].

گِھگّی (کس گھ ، شد گ نیز بلا شد) امث.
خوف یا دہشت کے باعث یا روتے روتے سانس کے رُک رُک کر نکلنے کی حالت ، آواز رندھنے کی حالت ، روتے وقت منہ سے نکلنے والی آواز (عموماً بندھنا کے ساتھ مستعمل) (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). [گھگھی (رک) کا ایک املا].

ـــ بَنْدھ جانا / بَنْدھنا محاورہ.
۱. **روتے روتے سانس بند ہونے لگنا ، روتے روتے گلے سے آواز کا رُک رُک کر نکلنا.**

مجکو بدخوابی ہوتی ہے رات کو
خواب وہ دیکھا کہ گِھگّی بندھ گئی
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۰). ایک دن دیکھتی کیا ہوں سرہانے کھڑی آپا جان ، آپا جان چیخ رہی ہے گِھگّی بندھی ہوئی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۸). اس وقت مولانا کے تاثر کی یہ کیفیت تھی کہ روتے روتے گھگی بندھ گئی تھی. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۵۴). ۲. **(ڈر کے مارے) بول نہ سکنا ، سکتے کا عالم ہو جانا ، گھگیانے لگنا.** نہ بولنے کی قدرت نہ چلنے کی طاقت مُنْھ میں گھگی بندھ گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۸). کچھ عجب نہیں کہ قیامت کے حالات سُن کر اُسکی گِھگّی بندھ جائے. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۳). میری گھگی بندھی ہوئی تھی. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۸). ایک بار تو وہ اس پر اس طرح جھپٹ کر سوار ہو گیا کہ خوف کے مارے شامی کی گھگی بندھ گئی. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۰).

--- بیٹھنا محاورہ.
اوسان خطا ہونا ، بے حواس ہو جانا ، گھگھی بندھ جانا ، حد درجہ خوف زدہ ہو جانا. اُن کی گھگی بیٹھ گئی اور چیخیں نکل گئیں. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۶۱).

گُھگّی (ضم گھ ، شد گ) امث.
۱. (اَ) تکونا لپٹا ہوا کمبل جسے کسان یا گڈریے دھوپ بارش یا سردی سے بچنے کے لیے سر پر ڈال لیتے ہیں.

کھگیاں اوڑھے آ رہے ہیں کچھ
سر سے سر جوڑے جا رہے ہیں کچھ

(؟ ، ادیب (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۵)). (اا) گوبھا ، گوبھا (منیرالبیان ، ۹). ۲. فاختہ ، ٹوٹرو (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [مقامی].

گِھگِیانا (کس گھ ، گ) ف ل.
۱. گھگی بندھ جانا ، خوف یا دہشت کے باعث سانس کا منھ سے رک رک کر نکلنا. ایک لحیم شحیم ہاتھ اس کے سینے پر رکھا ہے گھگیا کر اٹھ بیٹھی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۷). پروفیسر نے گھگیا گھگیا کر اپنے گلے سے کچھ آوازیں برآمد کر کے حسبِ توفیق داد دی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۰). ۲. گڑگڑانا ، عاجزی یا منت سماجت کرنا. امِ کلثوم نے گھگیا کر کہا اے شمر کہہ کہ ہم عورتوں کوں شہر میں سرِراہ نہ لے جاویں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۶). ہر چند میں نے خدا کے واسطے دئیے اور گھگیایا ہرگز رحم نہ کھایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۴). لڑکے نے امرود کی ٹہنی جھکائی ہی تھی کہ سامنے سے ماسٹر صاحب آ گئے ، بے چارہ وہیں سہم کر گھگیانے لگا. (۱۹۸۳ ، اُردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۵۶). [گھگی (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گُھگھارُو (فت گھ ، و مع) امذ.
ایک قسم کا پودا ، بھتہ (لاط : Cartilaria). مغربی پاکستان کی جنگل کاری کے متعلق کافی مشاہدات کیے ہیں ، ان علاقوں کے پودوں میں ... بھتہ (گھگھاروں) اندرائن ... اور کنڈی قابل ذکر ہیں. (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، ۵۹). [مقامی].

گِھگھانا (کس گھ) ف ل.
رک : گھگیانا معنی نمبر ۲ ، گڑگڑانا. اور جو ہیں سو دیو کی منت کرتے ہیں ، گھگھاتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۶). [گھگھیانا (رک) کا بگاڑ].

گَھگْھرا (فت گھ ، سک گھ) امذ.
رک : گھگرا. نوجوان عورت تھی ، خوب گھیردار گھگھرا پہنے ہوئے تھی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۵۵۳). [س : घघ्घर+क].

گَھگْھری (فت گھ ، سک گھ) امث.
گھگری ، چھوٹا گھاگرا. پھر وہ چھوٹی سی گھگھری اور پیٹ کھلے بلاؤز میں سینہ تان کر باہر آ گئی. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۳۰). [گھگھرا (رک) کی تصغیر].

گُھگّھو (ضم گ ، شد نیز بلا شد گھ ، و مع) امذ ؛ ~ گھگو.
۱. الو کی آواز ؛ فاختہ کی کوک ؛ اُلّو ؛ جنگلی فاختہ (پلیٹس). ۲. (مجازاً) احمق ، بیوقوف ، سادہ لوح شخص. نرا گھگھو ہی ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۵۸۶). کوئی گھگھو ملا اور جھٹ سے ہاتھ پکڑ کے لاٹ صاحب نے اسے کونسل کا ممبر بنا دیا. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳۳ : ۶). ۳. مٹی کا ایک کھلونا جو پھونکنے سے بجتا ہے. انسانی اعضا کے لوتھڑے ، مٹی کے ٹوٹے پھوٹے گھگھو گھوڑے .... ہر شے بے ترتیبی سے بکھری وحشت پھیلائے تھی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۷۶). [س : घुक].

گُھگُھوا (ضم گ ، ضم گھ) امذ.
گھگو ، اُلّو نیز جنگلی فاختہ ؛ (مجازاً) گاؤدی ، بیوقوف (پلیٹس). [گھگھو + ا ، لاحقۂ تحقیر].

گِھگّھی (کس گھ ، شد گھ نیز بلا شد) امث.
گھگی ، نیم سکتے کی حالت. اس کی دہشت سے چاروں درویشوں پر گھگھی طاری ہو گئی تھی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۶). [س : घक+हुक्का].

--- بَندْھ جانا محاورہ.
گھگی بندھ جانا ، ڈر ، خوف سے یا روتے روتے سانس کا رک رک جانا. اتنا رویا اتنا رویا کہ گھگی بندھ گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۶). ایک روز شاہدہ کو اپنے کمرہ میں ڈر لگا ، سوتے سوتے کچھ ایسی ہیبت بیٹھی کہ گھگھی بندھ گئی. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۳۱). دفتر کے چپراسی گووند کے زور سے بولنے پر بھی اس کی گھگھی بندھ جاتی تھی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۸).

--- بَیٹْھنا محاورہ.
خوف سے یا روتے روتے آواز کا رُک جانا نیز اوسان خطا ہونا. اُس نے میرا سہما ہوا چہرہ دیکھا اور ایک خوفناک قہقہہ لگایا میری گھگھی بیٹھ گئی. (۱۹۳۵ ، موت سے پہلے ، ۲۷).

گُھگھی (ضم گھ) امث.
نقب زنی ، سیندھ لگانا. ہوا صرف اتنا تھا کہ گُھگھی ڈالی تھی. (۱۹۸۸ ، تبسم زیرِ لب ، ۱۵۰). [مقامی].

گُھل (ضم گھ) مذ.
گھلنا (رک) کا صیغۂ امر ؛ تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات).

--- جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. پگھل جانا.

کچھ نہ بولو گے تو گُھل جاؤ گے شمعوں کی طرح
اپنی سوچوں کو زباں سے بھی بیاں ہونے دو

(۱۹۷۸ ، لوحِ خاک ، ۱۹). ۲. گداز ہو جانا ، ملائم یا نرم ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳ (اَ) پتلا ہو جانا ، پانی ہو جانا ، رقیق ہو جانا ، سیّال ہو جانا ، حل ہو جانا ، تحلیل ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (اا) پتلا پڑ جانا (برف وغیرہ کا).

لو تمہارے لیے میں ملائی کی برف لایا ہوں ، پیالہ لے کر بی بی نے شکریہ ادا کیا،دیکھا تو برف بالکل گھل گئی تھی۔(۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۶)۔ ۴. مضمحل ہو جانا ، تھک کر بیٹھ جانا ، تھک جانا۔

غم میں تیرے راحت و آرام سے جاتے ہے
گھل گئے ایسے کہ ہم سب کام سے جاتے ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۹۲)۔ ۵.(أ) دبلا ہو جانا ، لاغر ہو جانا ، جسم پر گوشت نہ رہنا۔

سرگرم سوز عشق ہے ہے بہ مثل شمع
تن گھل گیا ہے اور پگھلتی ہیں ہڈیاں

(۱۷۸۶ ، میر حسن (مہذب اللغات))۔

میں کہتا تھا عاشق نہ ہو مصحفی
تو ایسی ہی باتوں میں تو گھل گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۴)۔ یہ وہ علت ہے کہ دونوں موسم گرمی و سردی میں ہوتی ہے کہ جانور گھل جاتا ہے اور دبلا ہو کر مر جاتا ہے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۴۶)۔ اگرچہ رزق کو بےہودہ نہیں کہنا چاہیے لیکن یہ گھٹیا غذا کھا کھا کر میں تو گھل گئی ہوں۔ (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۱۰)۔ (أأ) گداز ہو جانا ، کمزور ہو جانا (ہڈیاں وغیرہ)۔

گھل گئیں غم کھاتے کھاتے ہڈیاں
میں نے کیا کھایا وہ مجکو کھا گیا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۹۲)۔ ۶. گھل مل جانا ، شامل ہو جانا ، اچھی طرح تحلیل ہو جانا۔

گردش ارض میں گھل جاؤں گا ، کھو جاؤں گا
جم کے رہ جائے گا امید کی پلکوں پہ لہو

(۱۹۸۳ ، سروساماں ، ۲۳)۔ ۷. گزر جانا ، بیت جانا (وقت اور زمانے کے ساتھ)۔ غرض ایک ہی مقدمے میں سارا دن گھل گیا۔ (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۳۲)۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹا کھانے میں گھل گیا۔ (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۹۳)۔ ۸. (داؤ) جاتا رہنا ، برابر ہو جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گھلنا (رک) کا امر]۔

---گھل کر/کے م ف.

تحلیل ہو ہو کر ، دبلا ہو ہو کر نیز تکلیف برداشت کر کے ، ایذا اٹھا اٹھا کر۔

موے گھل گھل کے گورے پنڈوں پر
ہو کفن برگو یاسمن اپنا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲)۔

ہوں مری طرح اگر شرم سے پانی پانی
جسم بہنے لگے گھل گھل کے گنہگاروں کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۹)۔

تقلیل غذا ، قید کا دکھ ، باپ کا ماتم
گھل گھل کے برس دن میں عجب ہوگیا عالم

(۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۸۳)۔

---گھل کر/کے آخر ہونا محاورہ.

رک : گھل گھل کے مرنا جو زیادہ مستعمل ہے ، تحلیل ہو ہو کر مرنا، غم ، بیماری یا عشق سے رینجھ رینجھ کر دم دینا (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---گھل کر باتیں کرنا محاورہ.

پیار اور محبت سے بات چیت کرنا ، بےتکلفی سے بات کرنا ، گھل مل کر باتیں کرنا۔ کل نو بجے ملیں گے اور گھل گھل کر باتیں کریں گے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۱)۔

---گھل کر/کے تمام ہونا محاورہ.

رک : گھل گھل کے مرنا جو زیادہ مستعمل ہے۔

بہ گیا ہو کے لہو ہوں یہ دل زار تمام
آہ گھل گھل کے ہو جیسے کوئی بیمار تمام

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۹۷)۔ جب اپنی لعل سی جان گھل گھل کے تمام ہوگئی تو سہاگ کو لے کے چاٹیں گے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۸۸)۔

---گھل کر/کے کانٹا ہو جانا محاورہ.

غم یا بیماری کے باعث بےحد دبلا ہو جانا ، سوکھ کر کانٹا ہو جانا۔

بہار افروز مارا میر گل کی بھجھ کو چاہت نے
بدن میرا اسی غم سے ہوا گھل گھل کے کانٹا ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۰)۔

---گھل کر/کے مرنا ف ل.

(غم ، بیماری یا عشق میں) نہایت تکلیف سے جان دینا ، دبلا ہو کر نحیف ہو کر مرنا۔

ہم زبان شمع سے سنتے ہیں ہجر یار میں
چاہیے گھل گھل کے مرنا عشق کے آزار میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۵)۔ خاوند کی مصیبت کے غم و رنج میں گھل گھل کر وہ مر ری تھی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۸۷)۔ اسی کے صدمے سے وہ گھل گھل کے مر گئیں۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۰۵)۔ وہ کھیتوں میں محنت کرتے کرتے گھل گھل کر مر گئے۔ (۱۹۸۷ ، گردش رنگو چمن ، ۴۷۷)۔

---مِل (--- کس م)۔ (الف) صف.

تحلیل شدہ ، ملا ہوا ، (مہربانی سے) گداز (ماخوذ : پلیٹس)۔ (ب) امث. **گھلنے ملنے کا عمل ، ارتباط ، پیار محبت ، بےتکلفی۔**

بیعت پیر مغاں کرتے بڑی مشکل سے ہم
ہو گئے تسخیر ساقی کی نگر گھل مل سے ہم

(۱۹۳۳ ، آجکل ، دہلی ، یکم جولائی ، ۲۸)۔[گھل + مل (ملنا (رک) کا امر)]۔

---ملائی (--- کس م) امث.

دو چیزوں کو ملا کر پکانے کے بعد ایک کر لینے کا عمل۔ گھل ملائی کے طریقے سے باآسانی پٹواں لوہا اس سے تیار ہو سکتا ہے۔ (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۷)۔ [گھل + مل (ملا = ملانا کا امر) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مِل جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **ایک جان ہو جانا ، باہم بیحد ربط ، وابستگی اور خلوص پیدا کر لینا ، دوستی گانٹھ لینا نیز بے تکلف یا مانوس ہو جانا.**
ہر کسی سے جھٹ پٹ کُھل مِل جانا عیب میں داخل ہے . (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹۰). مگر اس بات سے اس کا دل جلتا تھا کہ نوجوان عورتوں سے بہت کُھل مل جاتا ہے . (۱۹۰۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، مطلوب حسینان ، ۲۷). صاحبزادیوں میں اس طرح کُھل مل جاتی جیسے یہ انہیں میں سے ایک ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱ : ۲۰). ۲. **پوری طرح آمیز ہو جانا ، تحلیل ہو جانا ، اچھی طرح شامل ہو جانا.** محاسنِ لفظی ... عبارت میں اس قدر کُھل مل جاتے ہیں کہ جب تک بنظر غور نہ دیکھا جائے عام بیان ان سے سادہ نظر آتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۰۲). پندرہ بیس برس ہو گئے تو یقین ہے کہ خون خوب کُھل مل گیا ہوگا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۵۷).

---مِل کَر/کے م ف.
پوری طرح آمیز ہو کر نیز مِل جُل کے ، پیار محبت سے ، بے تکلفی کے ساتھ.

دل کے ٹکڑے آنسوؤں میں خوب کُھل مِل کر بہے
روشنی داغوں کی تھی دریا کنارے رات کو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۱۵).

کُھل مِل کے پلاتے ہو رقیبوں کو تو ساغر
کیا میرے لیے زہر بھی کھولا نہیں جاتا

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۷). دل کی بے چینی ... اس قیامت خیز کھن گرج میں کھل مل کر ، ایسی ایک بے آواز سی دھڑکن بن گئی ہے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۳۳۱).

---مِل کَر/کے باتیں کَرْنا ف م.
پیار ، خلوص اور محبت سے بولنا ، بے تکلفی سے بات چیت کرنا

چار باتیں بھی کبھی آپ نے کُھل مِل کے نہ کیں
اِنہیں باتوں کا ہے رونا مجھے رونا کیا ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۵). چوکیدار کی جورو منشی جی کی بیوی سے ملنے کو آئی ، اُس سے خوب کُھل مِل کے باتیں کیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۹). ہم اکٹھے بیٹھ کر چائے پیتے ، کھل مل کر باتیں کرتے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۲۱).

---مِل کَر/کے باتیں ہونا محاورہ.
کُھل مِل کر باتیں کرنا (رک) کا لازم ، پیار محبت سے باتیں ہونا

رقیبوں سے کُھل مِل کے باتیں نہ کیوں ہوں
کہ منظور ہے دل جلانا کسی کا

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۳).

---مِل کَر بَیٹْھنا محاورہ.
مِل جُل کر بیٹھنا ، پیار ، اخلاص سے بیٹھ کر بات چیت کرنا ، محبت سے پاس جا کر بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---مِل کَر/کے رَہْنا محاورہ.
مِل جُل کر رہنا ، آپس میں میل محبت رکھنا ، محبت سے بسر کرنا.

رہو کُھل مِل کے اور سیدھی طرح گر تم کو رہنا ہے
عزیزو تم سے آخر میں بس اتنا ہی کہنا ہے

(۱۸۹۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۱۹). بُواری ازم سے تو ہر حال میں بچو اور کُھل مل کر رہو. (۱۹۳۵ ، فغان قاری ، ۲۵).

کُھلا (ضم کھ) صف مذ.
۱. **کُھلا ہوا ، پگھلا ہوا.**

یہ نیم تیرہ فضا روز گرم کا تابوت
دھواں دھواں سی زمیں ہے کُھلا کُھلا سا فلک

(۱۹۴۳ ، مشعل ، ۱۶۸). ۲. **نرم ، ملائم ، گداز.** سودے والے پکار رہے ہیں ... کھلے فالسے ہیں شربت کو. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۶). ۳. **اچھی طرح لگا ہوا ، سجا ہوا (کاجل ، سرمہ).**

ہے قہر وہ سرمہ تلا تلا
کچھ زہر وہ کاجل کُھلا کُھلا

(۱۸۷۴ ، طبقات الشعراء (مشتاق) ، ۳۲۳). ۴. **پکا ہوا ، میٹھا اور رسیلا (پھل)** (پلیٹس). [کُھلنا (رک) کا ماضی].

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **کمزور ہونا ، دبلا ہوا جانا (فکر یا بیماری وغیرہ میں).**

کُھلا جاتا ہے زاہد آرزو میں حوضِ کوثر کی
کوئی تصویر اوس کی کھینچ دے میرے پیالے میں

(۱۸۸۷ ، گلزار داغ ، ۲۰۳).

تن رہے ہیں آپ فکر جاہ کے پتلون میں
میں کُھلا جاتا ہوں فکر رزق کی افیون میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۱۳). ۲. **تحلیل ہونا ، حل ہونا.**

اجنبی! آپ بھی آنکھ جھپک لیتے ہیں
رات کی سانس میں جذبات کُھلے جاتے ہیں

(۱۹۶۷ ، پتھر کی زبان ، ۱۹).

---دینا محاورہ.
۱. **پگھلا دینا ، گداز کر دینا.**

اوس شعلہ خو سے بزمِ جہاں میں لگا کے لَو
مانندِ شمع آپ کو ہنسنے کُھلا دیا

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۰). ۲. **لکھ کر ضائع کرنا ، لکھنا.** خیر خیریت میں دو سطریں کُھلا دینا فضول ، خط کا لکھنا ہی خود دلیل خیریت ہے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۲۸).

---کَر مارْنا محاورہ.
رک : کُھلا کُھلا کر مارنا جو زیادہ مستعمل ہے.

نہ کیا قتل یونہیں سب کو کُھلا کر مارا
مرنے والوں کے سر احسان رہا ہے نہ رہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۲).

---کُھلا کے مارْنا محاورہ.
کمزور یا دُبلا کر کے مارنا ، اذیت دے دے کر مارنا.

کُھلا کُھلا کے فراقِ صنم نے مارا ہے
تن نحیف سے میرے فشار دور رہے

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۱۹۶).

افسوس ایک دن بھی دیکھا نہ تم نے آ کے
ہم کو تہہِ دُروں نے مارا گُھلا گُھلا کے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۳).

---مِلا (---کس م) صف مذ.
۱. **بے تکلف ، یک جان.** خدیو بھی انگریزوں کے ساتھ بہت ہی گھلے ملے ہوئے ہیں۔(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۵۱).
وہ بھی نہ میرے سُوزِ دُروں کو سمجھ سکے
اِک عمر جن کے ساتھ رہا میں گُھلا مِلا
(۱۹۶۳ ، الف ، ۲۸). ۲. **گداز ، ذود فہم ، رواں (شعر).** تمہاری طبیعت زبردست مضمون آور ہے مگر گُھلے ملے شعر پُراثر کم کہتے ہو. (۱۹۰۳ ، انشاء داغ ، ۱۱۷). ۳. **خوب مِلا ہوا ، حل کیا ہوا ، تحلیل شدہ** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گھلا + ملا (ملنا (رک) کا ماضی)].

---مِلا دینا محاورہ.
دو یا کئی چیزوں کو آپس میں حل کر دینا ، آمیزہ کر دینا. عسکری صاحب نے بھی اردو کے اتنے اسالیب گُھلا ملا دیے ہیں کہ خوش گوار سی حیرت ہوتی ہے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ روایت اور فن ، ۷۰).

---ہُوا (---ضم ہ) صف.
۱. **پگھلا ہوا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **گداز ، نرم ، پلپلا.** دودھ کو بھی جوش دے کر ان گُھلے ہوئے چاولوں میں ملا دو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۳۴). ۳. **تحلیل شدہ ، جو کسی چیز میں حل ہو گیا ہو.** عشق کا سارا کلام عشقیہ ہے جس میں تصوف کا رنگ گھلا ہوا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۲ : ۹۳۸). ۴. **لگا ہوا (کاجل وغیرہ) ، جذب شدہ.**
غُلّہ سی آنکھیں اُن میں بھی کاجل گُھلا ہوا
کلّے میں تھی گلوری مگر مُنہ کُھلا ہوا
(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۱۲). [گھلا + ہوا ہونا رک کا ماضی].

گُھلا کَر/کے م ف (قدیم).
جُل دے کر ، پُھسلا کر (قدیم اردو کی لغت).

گُھلال (ضم کھ) امذ (قدیم).
رک : **گلال ، گلابی رنگ.**
کیا پھوڑ سر سب کے لہو میں گھلال
لہو کے بہے کا لوے بہیں ہولال
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۶۵). [گلال رک کا قدیم املا].

گُھلانا (۱) (ضم کھ) ف م.
۱. **گھسنا ، رگڑنا ، ضائع کرنا ، گھٹانا.**
گھلانے کا مری یوں ہڈیاں جو تو اے غم
ہس فنا سکو بار آ کے کھانے کا ہر کیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۲).
آتشِ عشق نے بےطور گُھلایا تم کو
چند روزوں میں سخن سوکھ کے تم قاق ہوئے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۳۸).

دل سے نکالنے اسے برسوں گھلا کے ہم
ہم سے تمہارے تیر کا پیکاں اُچٹ گیا
(۱۹۱۹ ، درِ شہوارِ بےخود ، ۲۵). (ا) **جلانا ، تکلیف میں مبتلا کرنا ، اذیت دینا.**
کہاں وہ پوچھنا ہنسنا گھلانا نظر بر مور کی مملوک رہنا
(۱۷۲۷ ، دیوان عطا ، ۳۰۶). بائی کو بھی بہت گھلانے لگی دل میں خوش ہور موں پر انجواں نکالی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۷۴). ۲. **دبلا کرنا ، لاغر کرنا.**
اے غم ہمیں اس درجہ گھلا دے ترے صدقے
ہو بارِ احبّا نہ خیالِ کفن اپنا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۶). میر زاہد کی موت نسیمہ کے لئے ایک کاری زخم تھا جس نے اندر ہی اندر گُھلانا شروع کردیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۱). اس کی ذہنی پرورش کے خیال سے خود کو مت گھلاؤ. (۱۹۶۴ ، آبلہ پا ، ۱۸۰). ۳. **مضمحل کرنا ، ناتواں کرنا ، تحلیل کرنا ، اذیت پہنچانا.**
فکرِ زلف و رُخ تجکو روز و شب گھلاتی ہے
شمعِ استخواں سے کر جستجوئے عالمتاب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۸۸).
یہ دلِ تاریک روشن ہو چکا
کیوں گُھلاتا ہے تو اپنی جان کو
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۷۶). ۴. **رقیق کرنا ، پتلا کرنا.** مریض کو فراغت سے یخ کے ٹکڑے منہ میں گھلانے کو دینا. (۱۸۶۰ ، نسخہ عملِ طب ، ۹۰). ۵. **لگانا ، سارنا ، پیوست کرنا (سرمہ یا کاجل)** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۶. **گزارنا ، بِتانا.** سارا دن آئیں بائیں شائیں میں گُھلا دیتے ہیں . (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۷۵). ۷. **میل جول پیدا کرنا ، فریفتہ کرنا.**
نینو گھلاتی سندری تب قطب شہ کوں بھاوتی
مل سیج میں ریجھاوتی چو سارتوں ہر باب میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰). [گھلنا (رک) کا متعدی].

گُھلانا (۲) (ضم کھ) ف م.
پُھسلانا ، بہلانا.
گاں کی نت سہیلی کر گھلا مجلس میں لیایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی (دکھنی اردو کی لغت)). [غالباً کھلانا (رک) کا قدیم املا].

گُھلاؤ (ضم کھ ، و مع) صف.
۱. **پگھلنے والا ، گُھلنے والا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **فریفتہ کرنے والا ، شیدا بنانے والا ، دلکش.** اون کے گھلاؤ باتاں ہو الٹ نا جاتا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۶). ۳. **دغا باز ، دھوکے باز ، فریبی ، جعل ساز** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھلا (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

گُھلاؤ (ضم کھ ، و مع) امذ.
۱. رک : **گھلاوٹ ، گداز ، نرمی.** لچاؤ ، گھلاؤ ... داب کانس کے بغیر سارنگی میں مزہ پیدا نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲).

۲. گھلی ہوئی چیز. ٹھوس چونا نمک کی طرح گُھل کر سیّال ہو جاتا ہے اور اس گھلاؤ کو چونے کا پانی کہتے ہیں. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم (ترجمہ) ، ۹۵). [گھلانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُھلاوَٹ (ضم گھ ، فت و) امث.
۱. گداز ، لطافت ، نرمی نیز دلکشی.

اور جس پہ سُرخ جوڑا ، یا اُودی اوڑھنی ہے
اُس پر تو سب گُھلاوٹ برسات کی چھنی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر، ک ، ۲ : ۱۴۹). ان تصنیفوں میں عربی نے ملاوٹ بہت کی ہے ، مگر گھلاوٹ نہیں پائی. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۶۲). زبان میں ... محاورہ کی گھلاوٹ اور فصیح و بلیغ الفاظ کی شوکت یا کسی پُرمعنی و مناسب محل ضرب المثل کی چاشنی لطف آمیز ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۰ : ۳). ان کے لہجے میں جو گھلاوٹ ہے وہ ویسی ہی ہے جیسی میر کی عشقیہ شاعری میں نظر آتی ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادب اُردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۲). **۲. آمیزش ، ملاوٹ ، شمولیت.**

اِس طرح تبسّم میں تحکّم کی گھلاوٹ
جس طرح مئے تند کی تلخی ہو گوارا

(۱۹۳۴، نقش و نگار ، ۳۲). معاشرے کی خارجی و داخلی زندگی میں نئے عناصر کی گھلاوٹ سے ترتیب اور ہو گئی تھی. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۴۳). **۳. سرمہ یا کاجل لگانے کا عمل یا حُسن ، وہ کیفیت یا زیبائش جو اچھی طرح کاجل لگانے سے ہوتی ہے.**

سر جائے لہو چاٹ نہ کونکا ہو وہ کیونکر جو شخص کہ دیکھے
سرخی تری آنکھوں کی اور ابرو کی کھینچاوٹ سرمہ کی گھلاوٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶). [گھلانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

--- کی آنکھ امث.
وہ نگہ جو اپنی طرف مائل کر لے ، محبت کی نگہ ، پُرکشش نگہ.

آنکھ اک ایک پر گھلاوٹ کی   بات اک ایک سے لگاوٹ کی

(؟ ، شوق (نوراللغات)).

گُھلاہَٹ (ضم گھ ، فت ہ) امث.
رک : گھلاوٹ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھلانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

گُھلائی کا جَنْدَر امذ.
(کندلا کشی) **سونے چاندی یا کندلے کا تار کھینچنے کا وہ چرخ یا دبلق جس میں سجّا اور دوسرے تیسرے درجے کا پتلا تار کھینچا جاتا ہے ، لوٹن کا جندر** (اپ و ، ۲ : ۱۸۰).

گُھلگُوت (ضم گھ ، سک ل ، و مع) امذ.
بخور جو دیویوں پر بھینٹ چڑھاتے وقت خوشبو کے لیے جلائی جاتی ہے. جنوں کو اور شیطانوں کو اپنا مسخر کرنا ... اور نرسو ، ہنومان بھوانی وغیرہ جو ان کے بڑے ہیں ان سے التجا کرنا ... اور ان کے مناسب عود گھلگوت جلانا ضرور ہے . (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۴). [مقامی].

گُھلَن (ضم گھ ، فت ل) امث.
پگھلنا ، گھلنا ، پانی ہونا ، گلاوٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [گھلنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

گُھلنا (ضم گھ ، سک ل) ف ل.
۱. رک : گُھل جانا ، گداز ہونا.

میں نہ کہتا تھا کہ لے لیجیے دل گُھلتا ہے
دیکھیے آپ کی غفلت ہے کہ غفلت میری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۵). تڑکنا ، گھلنا ، پگھلنا ، گھولنا ، ان سب کا مخزن کیا ہے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۱۶). **۲. (أ) حل ہونا ، تحلیل ہونا ، نہایت آمیز ہونا.**

ترے لباں کی حلاوٹ کو رکھ نظر بھیتر
شکر گھلی ہے جُدی ہور گھلا ہے قند جُدا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲).

ہمارے اس لبِ شیریں کے حرف سیں آخر
تمام مصری کی ڈلیاں زہر میں گھلیاں ہیں

(۱۷۴۷، دیوانِ قاسم، ۱۳۵). ایک سمت افیونی بیٹھے ہیں افیون گھلتی ہے کُپے چلتے ہیں. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۹۵۴).

شعلے وہ سُرخ سُرخ دلوں میں تُلے ہوئے
وہ سُرخیوں میں نرم تبسّم گھلے ہوئے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۷).

جہاں تک بھی فریادِ بُلبل گئی ہے
اثر کی رگوں میں غزل گھل گئی ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۲۷) . **(أأ) جذب و پیوست ہونا .** محبت آنکھیاں میں گھلنے لگی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳). **۳. (أ) پتلا پڑ جانا ، رقیق ہو جانا.** نوبت بہ اینجا رسید کہ برف گھل کے پانی ہو گئی. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۷).

پانی ہوئے ہیں غم سے گھل گھل کے آہ دونوں
نکلے ہیں اشک بن کر آنکھوں سے آہ دونوں

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۶۲). **(أأ) رقیق ہو کر بہہ نکلنا.**

وہ دھونی جب لگے گی اس کو جا کر
گھلے گا مغز نیٹ اس کا نکل کر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۷).

نہ اک شمع ساں جل بُجھا رہ گیا
گُھلا ، اشک ریزاں ہوا بَہ گیا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۲). **۴. فکر ، غم یا بیماری میں کمزور ہو جانا ، لاغر ہونا ، دُبلا ہونا.**

ایسا گھلا ہوں کاکل پیچاں کے عشق میں
ہر استخوان شانہ کا دندانہ ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۱).

کس قدر شہ زور تھیں میرے بدن میں ہڈیاں
کیا ہوا کیوں گھل گئیں آ کر دکن میں ہڈیاں

(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۷). ماں بے چاری دن رات اسی فکر میں گھلی جاتی تھی کہ کسی طرح اس کے دو بول ہو جائیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۱).

فکر روغن میں گُھلوں میں کس لئے
موت سے جلتا ہے جب میرا چراغ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۹). **۵. پلپلا ہونا ، نرم پڑنا ، ملائم ہونا** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ). **۶. گُھل مِل جانا ، مِلنا جُلنا ، محبت پیار رکھنا.** ان سے زیادہ ملتی ہوں مصیبت زدوں سے گھلتی ہوں. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۱۲۴). **۷. سرمہ یا کاجل اچھی طرح لگنا ، آرایش اور زیبایش کی غرض سے کاجل یا سرمہ لگانا.**

ترے نین میں جو گُھلتا ہے ناز سوں کاجل
سو ہے یقیں وہ سحر حلال کا تعویذ

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۷). **۸. گزرنا، بیت جانا نیز ضائع ہونا.**

کہتا جو کوئی بہ مہربانی
گُھلتی ہے اسی طرح جوانی

(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۲۴). **۹. جاتا رہنا ، برابر ہونا ، خضاب کا گھلنا.**

دھوکا تھا جس کو سمجھے ہوئے میں شباب تھا
دو چار دن میں گُھل گیا جتنا خضاب تھا

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۳۸). **۱۰. خستہ ہونا ، خراب ہونا ، کہنہ ہونا، پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا.** قرض خواہ الگ بوٹیاں نوچتے پھرتے ہیں، مکان الگ گھلتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۵۷). **۱۱. کُشتی لڑنا ، جھگڑا کرنا ، دنگا فساد کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : **घुलना**].

ـــ مِلنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. باہم خوب مل جانا ، ایک دوسرے میں حل ہو جانا ، شامل ہو جانا. ہر دوا دوسری سے گُھل مل نہیں جاتی. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۲۴). زمانوں کا شعور بھی گھل مل کر ایک ایسی اکائی بن جاتا ہے جو ہر دور میں ذہن انسانی میں اعتماد کا صور پھونک کر تخلیقی تسکین بہم پہنچاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نئی تنقید ، ۲۳۶). **۲. ارتباط پیدا کرنا ، یارانہ گانٹھنا ، بے تکلف ہونا.** میری اس قدر گھلی ملی کہ ... ہر روز آتی اور گھنٹوں بیٹھتی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۷). مگر اتنی گھلنا ملنا نہیں کہ گھر کے معاملوں میں صلاح ہی لینے لگو. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۶). ڈاکٹر صاحب گھلنے ملنے اور تقریبوں میں شرکت کرنے سے اب برېنائے ضعف بچتے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۲).

گَھلَنت
(فت گھ ، ل ، سک ن) امث.
(کھیل) **اُڑان جھلا کے کھیل میں زمین پر دو فٹ سیدھی کھینچی ہوئی لکیر.** پہلے سب لڑکے چلنت ، گھلنت ، پرنت اور کوڑے کے نشان بناتے ہیں. (۱۹۲۸ ، کھیل بتیسی ، ۲۹). [گھلن ـ گھالنا + ت ، لاحقۂ اسمیت].

گَھلْوا
(فت نیز ضم گھ ، سک ل) امذ.
کسی چیز کی وہ اضافی مقدار جو دوکاندار، سودا خریدنے والے کو خوش کرنے کے لیے مفت دیدیتا ہے ، وہ چیز جو سودا دینے کے بعد مفت دیں ، روکھن. انھوں نے کہا «نہ صاحب! یہ تو گھلوا ہے اور تیل تو یہ ہے». (۱۸۲۳ ، مختصر کہانیاں ، ۱۳۶). [مقامی].

گُھلْوانا
(ضم گھ ، سک ل) ف م.
ملوانا ، آمیز کرانا ، حل کرانا. تیلی نے کہا کہ «میاں! میں تو کھلوادوں گا پر تم لو گے تو رکھو گے کہاں». (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۳۵). ہریالی نے گھوسن سے مل کر اسی کے گھر دودھ میں سنکھیا گھلوائی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۵۹). [گھولنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گُھلَو مِٹھو کَرْنا
محاورہ.
بہت زیادہ گھلنا ملنا ، گہرا ارتباط پیدا کرنا ، اخلاص پیار بڑھانا. دشمنوں سے ایسی گھلو مٹھو کی آخر دشمن تو دشمن ہی ہوتا ہے بابو صاحب کے ایک دن موقع پا کر دو ٹکڑے کر ہی دیے. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۵).

گُھلَو مِٹھو ہو جانا
محاورہ.
گھلو مٹھو کرنا (رک) کا لازم ؛ گھل مل جانا ، بے تکلف ہو جانا ، ارتباط پیدا کر لینا. جو مرد اپنی عورتیں پردے میں رکھیں انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ دوسروں کی عورتوں سے گھلو مٹھو ہوں. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۵۸).

گَھم (۱)
(فت گھ) امذ.
آسمان.

زمیں بھر جو تجھ جس ہوا جوش میں
کیا ٹھار جا گھم کے سرپوش میں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۴).

انگارا سورج لال چھاتی ہولے
دکھوں سوں شہیداں کے جلتا ہے گھم

(۱۷۰۵ ، مبارک ، بیاض مراثی ، ۱۰۹). [گھن (رک) کا محرف].

گَھم (۲)
(فت گھ) امث.
گھونسا وغیرہ لگنے کی آواز. کسی سفید پوش شریف مرد آدمی کو پیچھے سے جا کر ایک گھونسہ گھم سے رسید کیا. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۲۰). [حکایت الصوت].

گُھما
(ضم گھ)
گھمانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ پھرا کَر/کے م ف.
۱. اُلٹ پلٹ کر کے ، ادھر ادھر کر کے. ہرپال سنگھ نے گھما پھرا کر ہر طرح سے کوڑے کو دیکھا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۶۹). **۲. سیاق و سباق تبدیل کر کے ، بدل کے ، توڑ مروڑ کے ، گول مول کر کے.** تعلقدار صاحب جن کا نام نامی غیرجانب دار ہے ہماری عبارت کو گھما پھرا کے راجہ سرراماپال سنگھ ... کی طرف لے گئے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۱۰).

ـــ دینا محاورہ.
۱.(i) غائب کر دینا ، اُڑا لینا (مال ، دل وغیرہ). مجھے بھی ٹال ٹال کے کوئی اور بتایا ہے کہ مال گھما دیا ... میں مارے مار کے بکھیاں توڑ دوں گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۷۴).
(ii) کسی اور طرف مائل ہونا (عموماً دل کا).

خدا کا کام ہے یہ دوست یا دشمن بنا دینا
اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے دل کا گھما دینا

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۵۸). (iii) **کھو دینا ، گم کر دینا.** والدہ نے میرے کچھ نوٹ گھما دیے تھے ان کا پتہ لگائیے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۵۳). ۲. **ٹھیک کرنا ، درست یا بجا کرنا ، راہ پر لگانا ، شکست دینا.** عیدو سینہ تان کے بولے اگر استاد کی دعا ہے تو دو ہی چار دن میں گھمائے دیتا ہوں بلو کو. (۱۹۵۴ ، محلسرا ، ۲۲۳).

---گُھما کَر ف.

۱. رک : **گُھما پھرا کے.** اس کے پاس گنتی کے چند اصولی دعوے ہیں جنہیں وہ گھما گھما کر مختلف اسالیبِ بیان کے ساتھ اپنی ہر تقریر میں دہراتا رہتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۸۰). ۲. **(گردن) موڑ موڑ کر ، پھیر پھیر کر.** نادر علی گردن گھما گھما کر اور نظریں پھیر پھیر کر دائیں بائیں ... جائزہ لے کر ... اندر داخل ہوا. (۱۹۸٦ ، آئینہ ، ۴۷).

---گُھما کَر باتیں کَرْنا محاورہ.

گول مول باتیں کرنا ، غیر واضح اور مبہم باتیں کرنا ، پیچ در پیچ بات کرنا ، ایسی باتیں کرنا جو سمجھ میں فوراً نہ آئیں. کاش اس جادوگر کے سامنے میری زبان کھلتی وہ اس طرح گُھما گُھما کر باتیں کرتے ہیں. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۳٦).

گُھمّا اِینْٹ (ضم گھ ، شد م ، ی مع ، غنہ) امث ؛ --- گما اینٹ.

بڑی اور موٹی اینٹ ، ڈبل اینٹ ، بہت مضبوط (زیادہ پکی ہوئی) اینٹ. شاہ صاحب نے ایک گھمّا اینٹ کی طرف اشارہ کیا. (۱۹۳۲ ، ریزۂ مینا ، ۱٦). بعض لوگ بگ ڈڑ کا کام گُھمّا اینٹوں سے لیتے تھے. (۱۹٦۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۵۹). [گُھمّا (گمّا (رک) کا ایک اِملا) + اینٹ (رک)].

گَھما گَھم (۱) (فت گھ ، گھ). (الف) صف.

گاڑھا ، موٹا ، کثیف ؛ جہاں بہت بھیڑ ہو ؛ گھنا ؛ بہت پھیلا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امث ؛ امذ. ۱. **گاڑھا پن ، کثافت ؛ تیزی ؛ خوشبو کی پھیلاوٹ** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. **آدمیوں کی کثرت ، بھیڑ.** نادان ملّاح ہماری مان صلاح. تو اللہ سے دعا مانگ راہ میں بندر نہ لانے سانگ ناؤ میں گھماگھم ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۰۰). ۳. **(مجازاً) چہل پہل ، گرم بازاری ، رونق.** یہاں کی ہر ایک بستی میں گھماگھم ... سُتھری یا کیزہ پختہ و متعدد سرائیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹). لشکر اس کا لشکر سے مل کر ملکہ کے اُترا گھماگھم ہونے لگی بازاریں کھل گئیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱٦). شہر میں بھی گھماگھم ہو گئی اور قلعہ میں بھی رونق نظر آنے لگی ، شاہ کی سفارش اور کہنے کا بہت کچھ پاس و لحاظ کیا جاتا تھا. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیات طیبّہ ، ٦۸).

جام کھنکتے ہیں بزم میں ہے گھماگھم
ساقیٔ گل چہرہ سلسبیل بنا ہے

(۱۹٦۳ ، کلک موج ، ۱۰۷). [س : घनाघन].

گَھما گھَم (۲) (فت گھ ، گھ). (الف) امث.

وہ آواز جو کنویں میں ڈول کو جنبش دینے سے پیدا ہوتی ہے. دم سے ڈول کنویں میں اُتر گیا ، گھماگھم کی صدا آئی. (۱۹۸۵ ، تخلیقی ادب ، ۸۱). (ب) م ف. **گھم گھم کی متواتر آواز کے ساتھ.** دو تین پتھر بڑے بڑے اُٹھا کر اس چشمے میں گھماگھم ڈالے کہ تمام پانی اس کا تلے اوپر ہو گیا اور چشمے میں بڑا طلاطم ہوا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (ترجمہ) ، ۴ : ۳۰۷). گھماگھم چار گھونسے اس نے اس کی پیٹھ پر مارے. (۱۹۷۱ ، فضل قدیر ، ماہ نو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۵۵). [گھم (حکایت الصوت) + ا (حرفِ اتصال) + گھم (رک)].

گَھما گَھمی (فت گھ ، گھ) امث.

رک : **گھماگھمی.** راوی بیان کرتا ہے کہ ... ہمہ وقت شہر میں گھماگھمی رہتی ہے ، اہلِ شہر سب خوش پوشاک ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸۷۷). یہ زندگی بڑی دلچسپ معلوم ہوئی ، اس میں ہلچل تھی ، گھماگھمی تھی. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۰۳). [گھماگھمی (رک) کا محرف].

گُھماں (ضم گھ) امذ.

دو بیگھہ زمین ، ایک ایکڑ کے قریب اراضی. اب یہ تکیہ ایک ٹیلے پر واقع ہے زمین اس تکیہ کی تین گھماوں ، تین کنال دس مرلہ. (۱۸٦۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۷۰). [مقامی].

گَھمانا (فت گھ) ف م.

دھوپ سینکنا ، دھوپ میں رکھنا ، دھوپ میں رکھ کر گرم کرنا (جامع اللغات). [مقامی].

گُھمانا (۱) (ضم گھ) ف م.

۱. **چکر دینا ، پھرانا.**

کرے ملک سب اسکی تسخیر میں
گھماوے حکومت کی زنجیر میں

(۱۷۱۹ ، جنگ نامۂ عالم علی خاں ، ۸). رخصت بغیر لیے میدان میں گیا اور نیزہ گھمانے لگا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ٦۲). تاگے کے سروں کو دو لکڑیوں میں باندھ کر ایک کو دوسرے پر گھماتے تھے اور اسی طرح اس میں بل پڑ جاتا تھا. (۱۹۱٦ ، گہوارہ تمدن ، ٦۲). کاٹنڈ نے ایک مشعل جلا کر گھمائی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۱۹). ۲. **کسی کو گھما پھرا کر حیران اور سرگشتہ کرنا ، راہ گم کرانا.** کمالِ خطابت یہی ہے کہ آپ انہیں چشمِ زدن میں پہاڑوں پر لے جاتے ... اور سمندروں میں گھمانے لگتے ہیں. (۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ۹۸). ۳. **سیر کرانا ، گشت کرانا.** انہیں ملک کے اہم شہروں میں گُھمایا گیا ، جہاں اُن کی خوب آؤ بھگت اور خاطر تواضع ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ٦۷۰). ۴. **رُخ موڑنا ، راستہ بدل دینا ، پھیرنا.** چمپت رائے نے شہزادہ داراشکوہ کو بھلاوا دیکر اپنی فوج گھما دی. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۸۳). ۵. **کوئی لفظ یا بات استعمال کرنا ، ادا کرنا ، کہنا خصوصاً (کسی کو دھوکا دینے یا نقصان پہنچانے کے لیے).** ممکن ہے کہ کچھ

لڑکیوں سے تقریر میں انہوں نے نکاح کا لفظ اپنے مخصوص انداز میں گھمایا ہو. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۹۷). [گھومنا (رک) کا متعدی].

---پھرانا ف س ؛ محاورہ.
۱. کسی کو سیر کرانا ، **گشت کرانا**. انّا جیسی ... پیار کرنے ، گود میں لے کر گھمانے پھرانے ... والی ہستی کا مرتبہ ... بہت بلند تھا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۵۳). ۲. **گول مول باتیں کرنا** (پلیٹس).

گُھمانا (۲) (ضم گھ) ف م.
چُرانا ، غائب کر دینا نیز کھو دینا ، گنوا دینا. آدھی رقم تو اُنہوں نے پہلے ہی گھمائی . (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۳۹) . [گُھمانا (رک) کا ایک املا].

گَھماں گِھسّا (فت گھ ، کس گھ ، شد س) امذ.
ہجوم میں ایک دوسرے سے متصادم ہونے کی کیفیت ، کھچ مچ.

کہنی بازو میں لگ رہے گھسّے
اور دھکا پیل اور گھماں گھسّے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۷۹). [گھم (گھماگھم (رک) کا مخفف) + اں (لاحقۂ جمع) + گِھسّا (رک)].

گُھماؤ (ضم گھ ، و مج) امذ.
۱. **پھیر ، چکّر ، موڑ**. کیا معلوم بھنور میں گرے پیچھے اس کو کوئی جانور نگل لے گا یا پانی کا گھماؤ اسکو نہیں اچھلنے دے گا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۱). ہم دونوں خراماں خراماں سڑک کے گھماؤ سے گزرتے ہوئے سین ریمبو کی طرف چل رہے تھے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۰۰). یہ کوانٹم نمبر الیکٹران کے گھماؤ یا اسپن کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۸۱). ۲. **نامکمل گولائی ، گھماؤ**. شاخوں ، پتّیوں اور پھولوں کے جوڑ اور ان کے مختلف گھماؤ کیسے ہیں . (۱۹۶۳ ، ہماری مصوری ، ۷۳) . ۳. **حیلہ ، فریب ، دھوکا.**

جو بات ہے وہ گھماؤ کی ہے ہر چال تمہاری داؤ کی ہے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۲۳). ۴. **(کاشت کاری) زمین کا وہ ٹکڑا جسے بیلوں کی ایک جوڑ دن بھر میں جوت ڈالتی ہے ، ایک جوٹ بیل سے ایک دن کی جتائی یا ہلائی** (نوراللغات ؛ ا پ و ، ۶ : ۱۰۴). [گُھم ـ گھوم + او ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---پھراؤ (---کس پھ) امذ.
ہیر پھیر ، پیچ و خم. وہ ایک لمحہ میں کسی گھماؤ پھراؤ کے بغیر روح کے کسی نہ کسی جذبہ کو ننگا کر دیتا ہے . (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے (دیباچہ) ، ۱۱) . فرائڈ نے مزاج کو دو حصّوں میں تقسیم کیا تھا ، ایک وہ جو بے ضرر اور معصوم ہوتا ہے ہر طرح کے پیچ اور گھماؤ پھراؤ سے عادی اور کسی بڑے مقصد کی اطاعت سے آزاد . (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). [گھماؤ + پھراؤ (رک)].

---مشین (---فت م ، ی مع) امث.
وہ آلہ جو سیّاروں کی گردش بتاتا اور ثابت کرتا ہے ، حرکت پیما ، دور پیما (انگ : Gyrostat) . گھماؤ مشین ... میں یہ اہم خاصیت پائی جاتی ہے کہ جب وہ تیز رفتار سے گردش میں ہو تو اس کے محور کی سمت برقرار رہتی ہے . (۱۹۶۵ ، مادّے کے خواص ، ۳۵). [گھماؤ + مشین (رک)].

گُھماؤں (ضم گھ ، و مج) امذ.
تقریباً ایک ایکڑ یا دو بیگھے زمین. جو زمین بابا خاکی کو راجہ نے دی تھی وہ مشرق و جنوب رویہ اس خانقاہ کے تھی اس میں سے دو سو گھماؤں زمین خاکی مجاور نے ان کو دی. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۸۴) . یہاں بارش ہو گئی ہے اور اس قدر گھماؤں میں گندم بوئی گئی ہے . (۱۸۹۸ ، اُردو خط و کتابت ، ۷۲) . [گُھماں (رک) کا ایک املا].

گَھمْبِیر (فت گھ ، سک م ، ی مع) صف.
۱. **رک : گمبھیر ، گہرا ، عمیق**. نظریاتی پختگی نے ان کے ردِّعمل کو گھمبیر انداز میں پیش کیاہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۰۱). ۲. **پیچیدہ ، اُلجھا ہوا ، دقیق** . اندرونی سفر بہت مشکل ہوتا ہے ... کبھی کبھی یہ اتنا گھمبیر ہوتا ہے کہ آدمی آپے سے باہر ہو جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۴). ۳. **(اَ) بھاری ، گونجیلا ، بوجھل (آواز کے لیے مستعمل)**. پھر خوبصورت گھمبیر آواز والا جوان اپنے سنہری بالوں کو جھٹک کر دوسرا بند پڑھتا. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنّم ، ۱۹۶). ۴. **متین ، سنجیدہ** . شوکت تم تو جانتی ہو نوید کیسا گھمبیر لڑکا ہے . (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۷۵). ۵. **متحمّل ، بُردبار ، باوقار**. وہ ایک گھمبیر ، ٹھوس شخصیت کے مالک تھے. (۱۹۹۱ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۶). [گمبھیر (رک) کا بگاڑ].

گَھمْبِیرْتا (فت گھ ، سک م ، ی مع ، سک ر) امث.
جامعیت ، گہرائی ، عمق نیز سنجیدگی . تلازمات و تجربات اور موضوعیت کی گھمبیرتا نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، ۲۷۲). [گھمبیر + تا ، لاحقۂ کیفیت].

گَھمْبِیل (فت گھ ، سک م ، یِ مع) صف.
رک : رعب داب والے ، مرعوب کُن . انگریز چیف کمشنر اور انگریز ڈپٹی کمشنر بڑے گھمبیل تھے. (۱۹۶۹ ، میرا افسانہ ، ۱۲۸). [گھمبیر (رک) کا متبادل].

گُھمڈ آنا ف ل.
گِھرنا ، چھا جانا (بادل کا).

گھمڈ آیا ہے ابر از غرب تا شرق
مجھے بے کشتی تو ہرگز نہ کر غرق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۶۲).

گُھمَر (ضم گھ ، فت م) امث.
چکّی کی آواز ، گھرگھر. کئی چیزوں کی آوازوں کے لیے مختلف الفاظ ہیں ، مثلاً بادل کی گرج ، بجلی کی کڑک ... چھکڑے کی چُوں اور چکّی کی گُھمر. (۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ۱۰۷). [گھم (حکایت الصوت) + ر ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

گُھمَّر (ضم گھ ، شد م ؛ بفت نیز بلا شد) امذ.
(لفظاً) گھیرا، حلقہ؛ (مجازاً) **ایک لوک ناچ ، جھمر.** جھمر ناچنے کو جھمر مارنا کہا جاتا ہے ، ناچنے والے جھمری کہلاتے ہیں ، جھمر کو گھمر یا دھریس بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۵۵). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + ر ، لاحقۂ اسمیت].

۔۔۔ دار صف.
گھمروا ، گھیر دار یا گھیر والا ، گھوم دار (عموماً لہنگا). ایک عورت ادھیڑ موٹی تازی توند نکلی ہوئی بڑے گھیر کا گھمر دار لہنگا پہنے ... سامنے آئی. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۷۷). [گھمر + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا].

گُھمْرا (ضم گھ ، سک م) امذ.
۱. **ایک پودا** (لاط: **Phlomis Indica**). تاہم بہت سے خاص خاص پودے عام طور سے بلا ضرورت پیدا ہو جاتے ہیں اس نام سے مشہور ہیں ، ہرن کھڑی ... بوتلڈی ، امرا گھمرا ، ہردوا ، پھلوا گھاس ... وغیرہ وغیرہ. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۱۲۵). ۲. **کیڑے مکوڑے کی ایک قسم** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) را ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھمَرگُھمَر (ضم گھ ، فت م ، ضم گھ ، فت م) امث.
چکی چلنے کی آواز نیز کسی بھاری اور ٹھوس چیز کے گھومنے کی آواز.

وہ گُھمرگُھمر چکی ہے چلی
آواز بھلی کیا آتی ہے

(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر، ۱۳۹).[گھمر (حکایت الصوت) کی تکرار].

۔۔۔ چَلْنا ف ل ؛ محاورہ.
گھمرگھمر کی آواز کے ساتھ چلنا ، شور مچاتے ہوئے چلنا ، تیز آواز کے ساتھ چلنا.

چلتی ہے ہر دوار کی چکی گُھمرگُھمر
لیکن ہے اس کے پاس ہی اسلام کا خراس

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۰۷).

۔۔۔ کَرْنا محاورہ.
۱. **گھمرگھمر کی آواز پیدا کرنا.** یہ نیک بخت ... ٹھمک چال چلتی چکی گھمرگھمر کرتی آپ ہی آپ مسکراتی چلی آتی ہیں(۱۹۱۵، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۸). نہ معلوم کِس بلا کی طاقت آ گئی تھی اس دھان پان عورت میں ، اس اُبلتے چکراتے گھمرگھمر کرتے ہانی کے اندر رانے ہتھورا کی کیلی کی طرح جمی کھڑی تھی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۶۰). ۲. **چکر لگانا نیز شور مچانا.** کئی بھنوروں کی طرح گھمرگھمر کرتے داخل ہوئے. (۱۹۷۳ ، اوراق ، سرگودھا ، مارچ ، ۲۶۰).

گُھمَرگُھوں (ضم گھ ، فت م ، و مع) امث.
چکی چلنے کی پُر شور اور بلند آواز ، چکی کے چلنے سے پیدا ہونے والی تیز آواز.

پچھلے کو چکی کی گھمرگھوں کے ساتھ
ہونٹوں پہ اک زمزمۂ آتشیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۶). [گھمر (حکایت الصوت) + گھوں (حکایت الصوت)].

گُھمَرْنا (ضم گھ ، فت م ، سک ر) ف م.
گھمرگھمر کی آواز پیدا کرنا ، لہرانا. گھرتی ، گھومتی ، گھمرتی ... گھونگر والی برکھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۰). [رک : گھمر (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمَرْوا (ضم گھ ، فت م ، سک ر) صف.
گھماو والا ، دائرہ نما ، گھیر دار. گوٹ اینٹھ گئی ، چشک لگانے میں ذرا سی چٹک ڈھیلی ہوئی اور گھمروا لہنگا ایک طرف سے اونچا ایک طرف سے نیچا ہو گیا. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۱۷). [رک : گھمر (۱) + وا ، لاحقۂ صفت].

گُھمْروڑی (ضم گھ ، سک م ، و مج) امث.
گٹی ، چوٹ کا ابھرا ہوا نشان ، سوجن. اس عارضہ کی شدید علامات گھمروڑیاں ، سہکے دانے سے ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۱۲۳). [گومڑی (گومڑا (رک) کی تصغیر) کا ایک املا].

گُھمْرَول (ضم گھ ، سک م ، ولین) امث.
بھیڑ ، ہجوم ؛ دنگا فساد ، گڑبڑ ، ابتری ؛ الجھن ، پریشانی ، افراتفری (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घन+ख+ल].

گُھمْری (ضم گھ ، سک م) امث.
دوران سر،گھمیر ، چکر (ماخوذ : پلیٹس). [گھمر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُھمْرِیاں (ضم گھ ، سک م ، کس ر) امث ؛ ج.
گھمری (رک) کی جمع ، **تراکیب میں مستعمل.**

۔۔۔ لینا محاورہ.
چکر کھانا ، گرد پھرنا ؛ چک پھیریاں لینا.

گھمریاں لیتی ہے بہار چمن
نکہت آئی سو مونھہ پہ دھر دامن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۵).

گُھمَڑ (ضم گھ ، فت م) امذ.
(عو) **سوجن یا ورم جو سر پر کسی قسم کی ضرب لگنے سے پیدا ہو ، گومڑا.** میرے سر میں اس کی ضرب سے گھمڑسا پڑگیا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۳). [گھمڑا (رک) کی تخفیف].

گُھمْڑانا (ضم گھ ، سک م)۔(الف) ف ل.
گھومنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) ف م. **گھمانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھمرانا (گھمر + انا ، لاحقۂ تعدیہ) کا بگاڑ].

گُھمَڑْنا (ضم گھ ، فت م ، سک ڑ) ف ل.
۱. **امڈنا ، بادل یا دھوئیں کا چھانا.**

آہ دی سینے میں آتش کون سے بےدرد نے
دل سے لے کر منہ تلک گھمڑا ہوا اک دود ہے
(۱۷۵۴ ، مخزن نکات (بیتاب) ، ۱۹۷). ۲. گھومنا (پلیٹس).
[گھمرنا (گھمر + نا ، لاحقۂ مصدر) کا بگاڑ].

گھمس (فت گھ ، م) امث.
حبس ، گرمی اور اُمس کی وہ کیفیت جو ہوا کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے ، دھوپ کی گرمی. دن کی دھوپ اور گرمی اور ہوا بند ہونے پر حبس کی گھمس اور ہوا چلنے پر گرم ہوا ... زیادہ تکلیف دیتی تھی. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۵۷). پیاسی زمین کی قسم ، گرمی اور گھمس کی قسم ، دھوپ اور لو کی قسم. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، حسن نظامی ، ۱۲). گرمیوں میں تپتی چٹانوں کی گھمس چوس کر آتی ہے کہ رواں دواں جلاتی ہے. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۹۶). [گھم (گھام (رک) کی تخفیف) + س ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گھمسام (فت گھ ، سک م) امذ.
رک : گھمسان.

لڑائی ہوئی خوب گھمسام کی
یہاں پاسداری رہی نام کی

(۱۸٦۸ ، شکوۂ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ۱۹۷۳) ، ۷۷).
[گھمسان (رک) کا قدیم املا].

گھمسان (فت گھ ، سک م) (الف) امذ.
۱. بڑی لڑائی ، معرکۂ عظیم.

یاد آنکھوں کی ہوئی ابروؤں کا دھیان ہوا
دیدہ و دل میں مرے قہر کا گھمسان ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰۸). زندگی کے حقیقی گھمسان سے اتنی دانش تلاش کر لاتی ہیں کہ ان کے سامنے ایک بڑی لائبریری بھی حقیر نظر آنے لگتی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳٦۴). ۲. قتل عام ، عام قتل و غارت.

تیغ پکڑ ہاتھ میں سب سے ملاتا ہے آنکھ
آج کرے گا یہاں پھر کہیں گھمسان تو

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۸).

رزم کے شورش کدوں میں ، جنگ کے گھمسان میں
نغمۂ تسکیں سنا دینے کا موسم آ گیا

(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ٦۵). ۳. جنگ اور خون ریزی کا زور ، معرکہ آرائی کا وفور. عجب گھمسان کا رن پڑا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۴٦). تمام دن گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی لیکن انگریز جیت میں رہے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۲۱۴). تعاقب ... اگر بروقت بھی ہوتا تو بھرپور گھمسان کا مقابلہ ہوتا. (۱۹۸٦ ، جوالا مکھ ، ۲۰۸). ۴. لاشوں کے انبار ، کشتوں کے پشتے ؛ بربادی ، تباہی ، غارت گری ؛ ویرانی (نوراللغات ؛ جامع اللغات).
۵. بھیڑ ، ازدحام ، ہجوم.

کون ہے اوس کے برابر امتحاں کی خاطر آج
خوب رُوبوں کا مرے گھر میں بڑا گھمسان ہے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۱۳).

ریل گاڑی پہ یہ گھمسان ، الہیٰ توبہ!
نہ مروت نہ تکلف نہ تبسم نہ ادا

(۱۹۵۵ ، فکر سخن (ایم ڈی تائیر) ، ۲۰٦). (ب) صف. ۱. زیر و زبر ، تہہ و بالا (فرہنگ آصفیہ). ۲. شدید (صرف لڑائی کے لیے مستعمل). صبح سے شام تک خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۹۳). غزوۂ بدر کی گھمسان لڑائی میں ۳۰۰ نہتے مسلمانوں کے قدم ... ڈگمگا جاتے تھے تو دوڑ کر مرکز نبوت ہی کے دامن میں آ کر پناہ لیتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۴۴). ۳. (شاذ) گھنا. کیمپ پر تمام لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اپنے کام خود کرتے ہیں ... گھمسان جنگلوں میں گھومتے ہیں. (۱۹۲٦ ، طلیعہ ، ۵۱). [رک : گھم (۲) + سان ، لاحقۂ صفت].

--- پڑنا محاورہ.
کشت و خون ہونا.

مارے گئے اتنے کہ ہوئے لاشوں کے تودے
گھمسان پڑا عشق کے میدان میں دیکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (نوراللغات)). پھر جو جنگ کا گھمسان پڑا ہے الہیٰ توبہ. (۱۸۹۸ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۱۹).

--- سے م ف.
پوری شدت اور قوت سے ، بڑے زور سے ، خون ریزی کرتے ہوئے کشتوں کے پشتے لگاتے ہوئے. مخمور نے لوگوں کو مست ولا یعقل بنایا تلوار سحر کی بڑے گھمسان سے چلنے لگی لاش پر لاش گرنے لگی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۱۷).

--- کا صف مذ.
بہت خون ریز ، انتہائی شدید لڑائی کا ، پُرزور جنگ و جدل کا ، بڑے معرکے کا (رن وغیرہ).

خطروں میں وہ بارہا پڑا تھا
گھمسان کے معرکے لڑا تھا

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱٦۲).

--- کا رَن امذ.
۱. شدید لڑائی ، معرکے کی لڑائی. گھمسان کا رن تھا کہ ہزاروں سر تن سے جدا ہو رہے تھے. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۹۹). بسوں ، موٹروں برق ریلوں کی اتنی ریل پیل ہے زندگی گھمسان کا رن معلوم ہوتی ہے. (۱۹٦۹ ، سر و سامان (پیش لفظ) ، ۵۵۹). ۲. بڑی لڑائی کا میدان ، میدانِ جنگ.

سارا جگ گھمسان کا رن ہے
تو کیوں اپنی دھن میں مگن ہے

(۱۹۴۹ ، میرا جی ، ک ، ۵۲۱).

--- کا رَن پڑنا محاورہ.
خون ریز اور شدید معرکہ ہونا ، کشتوں کے پشتے لگنا ، بڑی لڑائی لڑی جانا. جب گھمسان کا رَن پڑا ، تو ایک کافر ان کی زد میں آیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳٦۷). دونوں کے درمیان گھمسان کا رن پڑا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۷۱).

---کَرْنا محاورہ.

۱. خون ریزی کرنا ، کُشت و خون کرنا.

جس صف پہ چمک کر گری گھمسان کر آئی
جمعیتِ اعدا کو پریشان کر آئی

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۶۹). ۲. جان توڑ کر لڑنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کی صف مث.

بڑے زوروں کی ، بڑے معرکے کی.

سر کٹ گئے اک اُلفتِ کاکل میں ہزاروں
وہ رات کو گھمسان کی تلوار چلی ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۱).

---کی لَڑائی امث.

بڑی بھاری لڑائی ، بڑا معرکہ ، جنگِ عظیم ، انبوہ اور کشمکش کی لڑائی. خوب گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۰). تمام دن گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۲۱۴). پندرہ بیس منٹ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۳۷).

---کی مار ہونا محاورہ.

زبردست جنگ ہونا ، قیامت کی لڑائی ہونا (مہذب اللغات).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.

۱. بڑی خون ریز لڑائی ہونا.

یاد آنکھوں کی ہوئی ابروؤں کا دھیان ہوا
دیدہ و دل میں مرے قہر کا گھمسان ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۸). ۲. فوج کا ہجوم ہو جانا ، لشکر اکٹھا ہو جانا ، فوج کا جمع ہونا.

طبلِ وغا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا
دونوں طرف لڑائی کا سامان ہو گیا

(۱۸۵۸ امانت (مہذب اللغات)). ۳. کُشتوں کے پُشتے لگ جانا.

کربلا میں حیف یاروں کیا ہوا گھمسان آج
ظالماں شہ کا بدن لہو میں کیے غلطان آج

(۱۶۳۵ ، قدیم اردو مراثی (داس) ، ۳۳).

گَھمَس مارْنا محاورہ (قدیم).

معرکہ آرائی کرنا ، مار دھاڑ کرنا.

لگے مارنے جیوں ترنگا گھمس
دھریں تیر تروار ادلہ او بی دھس

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۸).

گَھمَسْنا (فت کھ ، م ، سک س) ف م.

(ٹھگ) قتل و غارت گری کے لیے مسافروں کے قافلوں پر جا پڑنا ، لوٹ مار کرنا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲). [گھمس (گھمسان (رک) کا مخفف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گَھمْسی (فت کھ ، سک م) امث.

ہوا کا بند ہو جانا ، حبس ، گھمس (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

[گھمس + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

گَھمک (فت کھ ، م) امث.

ایسی ضرب جس میں آواز نکلے نیز گھونسے کی آواز.

جڑی لات و غزا کی وہ لات سر پر
کہ مکّا نہ ہو رعد کا اوس گھمک کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹). [رک : گھم (۲) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گَھمکا (فت کھ ، سک م) امذ.

رک : گھمس ، وہ کیفیت جو برسات میں ہوا کے رُکنے اور زمینی بخارات کے نکلنے سے پیدا ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : घम्म + क].

گُھمکّا (ضم کھ ، فت م ، شد ک) امذ.

گھونسا (مہذب اللغات). [گھمک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُھمکّڑ (ضم کھ ، فت م ، شد ک بفت) صف.

بہت گھومنے پھرنے والا ، آوارہ گرد ، سیلانی ، بے مقصد پھرنے والا. وہ سیلانی آوارہ گرد گھمکڑ نوجوان تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۶۱). ثریا ... یورپی ممالک میں گھمکڑ مشہور ہے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۵۵). [گھم (گھوم (رک) کا مخفف) + کڑ ، لاحقۂ صفت].

گُھمْگُمانا (ضم کھ ، سک م ، ضم ک) ف ل (قدیم).

گنگنانا ، گن گن کرنا.

اوسی دھات اول بھنور گھمگما
کیا کان میں اوس کے جیوں زمزما

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۳). [گنگنانا (رک) کا قدیم املا].

گَھم گَھم (فت کھ ، کھ) صف.

کول (بات) (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُھم گُھم (ضم کھ ، ضم کھ). (الف) امث.

۱. (مجازاً) رتھ ، چار پہیوں والی گاڑی. چلو بھئی گُھم گُھم میں بیٹھ کے اپنی بیوی کو بھی لے چلیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۱۵). ۲. ڈولی یا پینس کے کہاروں کی وہ آواز جو چلتے وقت دم بھرنے کے واسطے نکالتے ہیں ؛ رتھ کے چلنے کی آواز (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. شور ، غلغلہ ، غُل (بجنا کے ساتھ).

جو ذرا راست کیا دم تو اوٹھا غلغلہ پیہم
بجی برہما میں بھی گھم گھم کہ وہاں کا شہِ اظلم

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۷۲). (ب) م ف. جُھوم جُھوم کے ، لہرا لہرا کر.

گھم گھم اُمڈے ، دھونیں کے دل
جگ جگ پھیل گئے کاجل

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، میرے خدا میرے دل ۳۵). [حکایت الصوت].

گُھمگُھا (ضم کھ ، سک م ، ضم کھ) امذ.

چکر کھانا ، گھومنا نیز گردش ، چکر ؛ بہانہ ، عذر ؛ شک ، شبہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گُھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + گُھم + ا ، لاحقۂ اسمیت].

گھَمکھانا (فت گھ ، سک م ، فت کھ) ف ل.
(خوشبو کی طرح) پھیلنا ؛ خوشبودار ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[مقامی].

گُھمکُھانا (۱) (ضم گھ ، سک م ، ضم کھ) ف ل.
چکر کھانا ، گھومنا ؛ بہانہ سازی کرنا ، ٹالنے کی باتیں کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گھمکھما (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمکُھانا (۲) (ضم گھ ، سک م ، ضم کھ) ف ل.
گھم گھم کی آواز نکالنا.

بھنور پاس تے اس کے یوں گھمکھائیں
مکھیاں جیوں مٹھائی اوپر بھنبھنائیں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۰۱). [گنگنانا (رک) کا قدیم املا].

گُھمکُھی (ضم گ ، سک م ، ضم کھ) امث.
گھمری ، گھمڑی ، چکر ، دورانِ سر (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + گھم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُھم گُھمیٹی (ضم گھ ، گھ ، ی مج) امث.
گھومنے والی چیز ، گردش کرنے والی چیز. تم گُھوم گیانان صیب ، گھم گھمیٹی کے ساتھ ، کہستانی زور سے ہنسا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۲۹). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + گھم + یٹی ، لاحقۂ تصغیر برائے تانیث].

گَھملا (فت گھ ، سک م) امذ ؛ = گھملہ.
رک : گملا جو زیادہ مستعمل ہے.

ہو نہ گل سیدھی کے گلبن ، رشکِ گل گھملوں میں تو
آ کھڑا ہو رکھ کے میرا کاسۂ سر زیرِ پا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۱). اندر ... گھملوں میں طرح طرح کے درخت اور پھول اور بیل دار درخت لگے ہوئے تھے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۱۶). کیاری کی دیکھ بھال میں مصروف تھی ، خوش رنگ پُھولوں کے گھملے چاروں طرف رکھے ہوئے تھے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۷). میرے گھر میں ایک ایسے درخت کا گھملہ ہے جس میں پھول پھل تو نہیں آتا مگر ہاں اس کے پان کے سے پتے ... بھلے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۹۸). [گملا (رک) کا ایک املا].

گُھمَّن (ضم گھ ، شد م بفت نیز بلا شد) امذ.
۱. سر کا چکر ، دورانِ سر. میری اہلیہ کو دو تین قے آئی اور گھمن تو سب عورتوں کو چار پانچ دن رہی. (۱۹۲۶ ، محمد علی ، ۱ : ۳۵۸). ۲. سانپ کی ایک قسم. ایک سانپ کفچہ دار ہوتا ہے ... یہ ہمارے ملک کے گُھمن سانپ سے مشابہت رکھتا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۶). ہمارے یہاں سانپ کے بھی چند معمولی نام ہیں ، کالا ، گھمن ، کریتا ناگ وغیرہ. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۲۹). ۳. ایک قوم کا نام. ان قوموں کے ماتحت سندھو ، چیمہ ، گھمن ، کھڑ ، ٹوانہ ... قومیں تصور کی جاتی ہیں. (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۴۴). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + ن ، لاحقۂ اسمیت].

ـــ گھیر (ـــ ی مج) امذ.
بھنور ، گرداب.

مانجھی ہوں گھمن گھیر کا میری تو کشتی ہے بھنور

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۴۴). [گھمن + گھیر (رک)].

ـــ گھیری (ـــ ی مج) امث ؛ = گھمنگھیری.
۱. گرداب ، بھنور ؛ چکر. ذات کی گھمن گھیریوں نے تو ہمیں لٹو بنا رکھا ہے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). ۲. (مجازاً) گردش ، ابتلا ، مصیبت ، مشکل ، الجھن. جہاں قابلیت ہوتی ہے ، وہاں گھمنگھیری ضرور ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۲۴۶). [گُھمن گھیر ، + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ گھیریاں کھانا محاورہ.
چکر کھانا. درجن بھر گُھمن گھیریاں کھانے کے بعد وہ ہانپنے لگا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۱۹).

گُھمْنا (ضم گھ ، سک م) ف ل (قدیم).
۱. گھومنا ، گشت کرنا.

بھنورْ جھونڈ ہو بن میں گُھمتے اتھے
سو پھولاں کرے سوکھ چُھتے اتھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ۵۹). ۲. (کنایۃً) ٹکرا کے گونجنا ، ٹکرانا (آواز کا) ، لوٹ کر آنا. ایک تیتر کسی ڈونگر کے دامن میں ٹھمکتا ٹھمکتا پھرتا تھا ہور اس کے ٹیخنے کا آواز پہاڑوں میں گھمتا. (۱۷۶۵ ، دکنی انوار سہیلی ، ۲۲۰). [گھومنا (رک) کی تخفیف].

گَھمَنْڈ (فت گھ ، م ، غنہ) امذ نیز امث.
۱. نخوت ، غرور ، مان ، تکبّر ، کبر.

بجا ہے محبّت سخن میں اگر
کرے سارے ہندوستان سے گھمنڈ

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۶۹). جس گھڑی درختِ عظیم کو دیکھتا ... اُکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہ بیت پڑھتا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۱۳). مرزا عظیم بیگ تھے کہ سودا کے دعوے شاگردی اور پُرانی مشق کے گھمنڈ نے ان کا دماغ بہت بلند کر دیا تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۶۲). وہ لوگ جنھوں نے جوانی میں بہت کچھ خاک اُڑائی ہے اور جوانی کے گھمنڈ میں اُن کو اپنے تن بدن کی کچھ سُدھ نہ رہی ، وہ اس عمر میں ضرور محسوس کریں گے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۸). اس رہگذرِ ارضی پر جو انسان کے تکبّر اور گھمنڈ کی گرد اڑ رہی ہے وہ ہمیشہ کے لیے بیٹھ جائے گی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۲). ۲. خود نمائی ، خود پسندی ، نمود ، دکھاوٹ نیز فخر ، ناز ، شیخی.

وہ جس گھمنڈ سے بچھڑا گِلہ تو اِس کا ہے
کہ ساری بات محبّت میں رکھ رکھاؤ کی تھی

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۷۸). ۳. برتا ، بل ، زور ، حمایت. بعض ان میں سے وسائل کے گھمنڈ میں بہت آزادی برتتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۷۵). کسی دنیا دار نے دولت ... کے گھمنڈ میں بزرگوں کے ساتھ گستاخی کی. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند (ترجمہ) ، ۱۰۷). ۴. بھروسا ، سہارا ، آسرا ، پُشت پناہی.

اس جیش بے حیا کو بھروسا یزید پر
ستر دو تن کو دین کے سالار پر گھمنڈ

(۱۸۷۱ ، ایمان ، ۵۵). کسی کے گھمنڈ پر نہ رہیو ، تکلے کے سے بل نکال دوں گی.(۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۲). [غالباً ، س : गरिमन्].

---پر آجانا/آنا محاورہ.
اِترانے لگنا ، مغرور ہو جانا ، شیخی کرنا.

دیکھی ہے نورتن کی پھبن جب سے ڈنڈ پر
پھر آ گیا ہے وہ بُت کافر گھمنڈ پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۵).

---پر رَہْنا محاورہ.
کسی کی حمایت پر اِترانا ، کسی کے آسرے پر اکڑنا. کسی کے گھمنڈ پر نہ رہیو ، تکلے کے سے بل نکال دوں گی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۲).

---پر ہونا محاورہ.
اترانا ، مغرور ہونا ، مُتکَبِّر ہونا ، نازاں ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---توڑْنا محاورہ.
غرور ختم کرنا ، اکڑ ختم کر دینا. اور تمہیں جو اپنے زور کا گھمنڈ ہے سو میں اُسے توڑوں گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۹۷). اس کا گھمنڈ میں توڑ دوں گا.(۱۹۱۰ ، ادیب ، ستمبر، ۱۳۱).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
غرور ختم ہونا ، اکڑ جاتی رہنا. خانصاحب کا خلاف اسلام گھمنڈ ٹوٹ گیا. (۱۹۲۵ ، مجالس حسنہ ، ۱ : ۸۵).

---خاک میں مِلْنا محاورہ.
رک : گھمنڈ ٹوٹنا. آج تیرا گھمنڈ خاک میں ملا کہ ایک غیر جنس تیری جنس پر حکومت کرتا ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۹۲).

---دُور کَرْنا محاورہ.
غرور بھول جانا ، غرور سے باز رہنا.

چار دن کا ہے سب غُرور گھمنڈ
کیجیے اپنے دل سے دور گھمنڈ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۲).

---رَکھْنا محاورہ.
اِترانا ، غرور کرنا ، اکڑنا. بلاؤ اُن لوگوں کو جن پر تم گھمنڈ رکھتے ہو. (۱۸۹۵ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۸ : ۱۳۹).

---کَرْنا ف م.
۱. **تکبر کرنا ، غرور کرنا ، اِترانا ، مان کرنا.**

اے ابر گھمنڈ دیکھ تو مت کیجو
ہے مجھ کو ہی خوب یاد رونے کی طرح

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۸۴). اپنے کھانے کپڑے پر گھمنڈ کرتے ہوں گے ، میں ان جیسے دس کو کھانا کپڑا دے سکتا ہوں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۷۵). یہ جواب کہلا بھیجا ، بدر کی کامیابی پر گھمنڈ نہ کرو. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۸۸). ۲. **شیخی کرنا نیز فخر کرنا ، ناز کرنا ، نازاں ہونا.**

کودکِ مزاج ہے فلکِ پیر خوف کر
غافل نہ کر گھمنڈ جوانی کے زور پر

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۱). جس مکان پر اتنا گھمنڈ کیا وہ سدا رہنے والا نہ تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۴). ہمارے ملک میں تو پالیٹیشن (Politicians) گرج گرج کر جھوٹ بولنے سے خوش ہوتے ہیں اور گھمنڈ کرتے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۱۹).

---مِٹانا محاورہ.
گھمنڈ توڑنا ، کسی کے غرور کو شکست دینا.

سب گھمنڈ اپنے رقیبوں کے مٹا دیتا میں
پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا

(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی (مہذب اللغات)).

---مِٹ جانا محاورہ.
گھمنڈ مٹانا (رک) کا لازم ، غرور ختم ہو جانا ، اکڑ نکلنا.

سانس ٹوٹی مِٹ گیا سارا گھمنڈ
پُھس پُھسے تاگے پہ تھا کتنا گھمنڈ

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۵۳).

---مَعْلُوم ہونا محاورہ.
بڑا بول سامنے آنا ، بڑے بول کا سر نیچا ہونا.

بے مثالی کا گھمنڈ آپ کو ہوتا معلوم
پر یہ کہیے کہ خود آئینہ مقابل نہ ہوا

(؟ ، خلق (فرہنگ آصفیہ)).

---میں آ جانا/آنا محاورہ.
تکبر کرنا ، غرور کرنا ، گھمنڈ کرنا. تم اس کے گھمنڈ میں نہ آ جانا جس کے حُسن نے رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فریفتہ کر لیا ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۸).

---میں رَہْنا محاورہ.
غرور کرنا ، اِترانا ، فخر کرنا. امّاں جان نے بھی کبھی ہمارے والد کو خوش نہ رکھا ، وہ بھی علم کے گھمنڈ میں رہیں. (۱۹۱۶ ، گرداب حیات ، ۷۳).

---میں ہونا محاورہ.
نخوت دکھانا ، اِترانا ، ناز کرنا ، فخر کرنا. آگے سس جو غصہ تھا وسکے دل میں ویسا ہی گھمنڈ میں تھی اور ہرمز کی طرف متوجہ نہ ہوئی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۹۷).

---نِکال دینا محاورہ.
غرور ختم کرنا ، زور ڈھا دینا ، نیچا دکھا دینا ، بل نکال دینا.

زلفِ جاناں سے کہو کیوں کرتی ہے اتنی کجی
شانہ دے کا سب نکال اس کج ادائی کا گھمنڈ

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۷).

---نکل جانا محاورہ.
غرور جاتا رہنا ، زور ڈھ جانا.

کھینچا ہے جذبِ عشق نے تم کو مری طرف
سارے گھمنڈ آپ کے اے جان نکل گئے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۶).

---ہونا ف م.
غرور ہونا ، تکبر ہونا ، فخر و ناز ہونا. سبھوں کو عمرو کی عیاری پر گھمنڈ ہے تم پہلے عمرو ہی کو قتل کرنا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۰۸). ان میں حاکم قوم ہونے کا گھمنڈ اور غرور بھی نہیں ہوتا. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۳۴).

اُسے ہے سطوتِ شمشیر پر گھمنڈ بہت
اُسے شکوہِ قلم کا نہیں ہے اندازہ
(۱۹۸۳ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۱۴).

گُھمنڈ (ضم گھ ، فت م ، سک ن) امذ.
بادلوں کا جھمگٹا ، ہجوم ، بادلوں یا دھوئیں کا گھرنا یا چھانا (پلیٹس ؛ نوراللغات). [پ : घुमण्ड].

---آنا محاورہ.
بادلوں کا چھا جانا ، بادلوں کا اُمنڈ آنا.

آتی ہے جوں بہارِ جوانی تری اُمنڈ
آتا ہے ابر اشک ہمارا بھی یوں گھمنڈ
(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د (انتخاب) ، ۸۸).

---گھمنڈ کر آنا محاورہ.
بادلوں کا گھر گھر کر آنا ، ابر کا چھا جانا. صبح تو گھمنڈ گھمنڈ کر گھٹائیں آ رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۱۲).

گَھمنڈانا (فت گھ ، م ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
گھمنڈ کرنا ، اِترانا.

ابر تر پر اپنے تو گھمنڈا رہا ہے اے فلک
کیوں بجا ہے شرط میں بھی اشکِ خون جاری کروں
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۲۱). [گھمنڈ + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمَنڈنا (ضم گھ ، فت م ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
بادل یا دھوئیں کا گِھرنا یا چھانا ، ابر چھا جانا. بدلی گھمنڈ رہی تھی ، پھونیاں پڑ رہی تھیں بجلی بھی کوند رہی تھی اور ہوا نرم نرم بہتی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۴). آسمان پر کالی گھٹا گھنگھور گھمنڈ رہی تھی ، زمیں پر گویا لال گھٹا اُمنڈ رہی تھی. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۶۵).

گملتی ، گُھمَنڈتی ، گرجتی گھٹائیں
چلو چل کے جنگل میں منگل منائیں
(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۸۵). [گھمنڈ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گَھمنڈی (فت گھ ، م ، سک ن). (الف) صف.
۱. **اِترانے والا ، متکبر ، مغرور ، خود پسند نیز شیخی خورا.** ہم نے موآب کے گھمنڈ کی بابت سُنا ہے کہ وہ بڑا گھمنڈی ہے. (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدس ، ۶۷۳). وہ ایسی نہ تھی جیسی گھمنڈی لڑکیاں ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۸۶). ۲. **غرور کا ، شیخی پر مبنی (بات وغیرہ).** میں نے وفا کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا لیکن جیت رکمنی کی ہوتی ہے ، اُس کی گھمنڈی باتیں دیوتا کے غرور کو بیدار کردیتی ہیں. (۱۹۶۹ ، خورشید (مقدمہ) ، ۱ : ۱۲). (ب) امذ. **مغرور یا شیخی باز آدمی** (پلیٹس). [گھمنڈ + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُھمْنی (ضم گھ ، سک م) امث.
رک : **گھمری ، چکر ، دورانِ سر** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---چڑھنا محاورہ.
سر چکرانا ، سر گھومنا. بٹلر ... کو صاحب بہادر نے ... پنجرے میں ڈال کر تجربتاً چکر دلوائے ، بٹلر کو گھمنی چڑھی اور طبیعت بگڑنے لگی. (۱۹۸۶ ، اُردو ڈائجسٹ ، لاہور ، دسمبر ، ۱۷۳).

گَھمُو (فت گھ ، و مج) امث.
رک : **گھموئی جو فصیح ہے.** چاروں طرف گھمو اور پتاور کی لمبی لمبی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۵۷). [گھموئی (رک) کی تخفیف].

گُھمْوانا (ضم گھ ، سک م) ف م.
چکر دلوانا ، گھمانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھمانا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَھموری (فت گھ ، و مج نیز لین) امث.
گرمی دانہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : घमउल्लिका].

گَھموہ (فت گھ ، و مج نیز مع) امث.
رک : **گھمو.** کہیں کائی نے کاہی رنگ بھرا ہے ، کسی جا گھموہ اور کٹیلے کا کھیت ہرا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۱). [گھمو + ہ (زاید)].

گَھموئی (فت گھ ، و مج نیز مع) امث.
کٹیل ، **ایک خار دار پودا جس میں زرد پھول کِھلتے ہیں** (پلیٹس). [مقامی].

گَھموئی / گَھموی (فت گھ ، و مج) امث.
۱. رک : **گھام** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **ایک دوا کا نام ، ناخونہ ، گیاہ قیصر ، اکلیل الملک.** گھموی کے عرق میں ... کھرل کرے. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۱۲۶). [گھم (گھام (رک) کی تخفیف) + وی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گُھمیر (ضم گھ ، ی مج) امث.
دورانِ سر ، چکر ، دردِ سر. گ ، گھ سے مرکب لغت اور محاورے بھی معانی ذیل میں داخل ہوں گے جیسے موڑ ، چکر ، پیچیدگی ، دور ... گھیر ، گھیرا ، گھمیر ، گھومنا وغیرہ. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + یر ، لاحقۂ اسمیت].

---آنا محاورہ.
چکر آنا ، سر گھومنا ، سر چکرانا.

اور ہی مضموں کوئی لاتا میں گھیر
گر نہ آ جاتی طبیعت کو گُھمیر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۱). ہوائی جہاز نے رَن وے پر تین کھیت دوڑ کر ایک دم ٹیک آف کیا ، ابھی چار بانس ہی اپر اٹھا ہوگا کہ ایسی گُھمیر آئی کہ کیا بتاؤں. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۶۴).

---چڑھنا محاورہ.
نشہ یا غنودگی طاری ہونا ، بے سدھی کی حالت ہونا. تھوڑی دیر کے بعد ہی لوگوں کو پھر نیند کی گھمیر چڑھ گئی . (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۹۲).

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ.
ریشم کی صنعت کاری کا وہ ابتدائی طریقہ جس میں ریشے کو ککون سے کھولا اور سُلجھایا جاتا ہے اور اس کے بعد ریشے میں مضبوطی پیدا کرنے کے لیے اس کی بٹائی کی جاتی ہے (انگ : Ling Process). گھمیر عمل کے بعد خام ریشم حاصل ہوتا ہے جسے ریشمی اشیاء تیار کرنے والی ملوں کو روانہ کر دیتے ہیں. (۱۹۸۳، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵۳). [گھمیر + عمل (رک)].

گُھمیرا (ضم گھ ، ی مج). (الف) امذ.
چکرانے کا عمل ، چکر ، گھمیر.

رات کے دل میں بھید چُھپے ہیں ، بھید بھنور ہے گھوم گُھمیرا
چین کی راہ نہ پائے سُورکھ جس کے دل پر ڈالیں گھمیرا

(۱۹۳۹ ، میراجی ، ک ، ۲۱۲). (ب) صف. گھوما ہوا ، بل کھایا ہوا ، گھنگربالا (بال) . وہ تو جیسے مُنہ بند کلی سے کِھل کر پھول بن گئی ، جسم بھر گیا ، بال گھمیرے ہو گئے . (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۷۵). [گھمیر + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھمیرْنا (ضم گھ ، ی مج ، سک ر) ف م.
رک : گھمیر عمل . ریشم صنعت کاری کا ابتدائی طریقہ گھمیرنا کہلاتا ہے . (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵۲) . [گھمیر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمیری (ضم گھ ، ی مج) امث.
چکر ، دورانِ سر.

عشق کے بیچ میں جو کوئی آیا
جوں بگولا اوسے گھمیری ہے

(۱۷۳۷، دیوانِ قاسم، ۱۸۵). [گھمیر (رک) + ی، لاحقۂ تانیث].

---اُڑان (---ضم ا) امث.
وہ اُڑان جس میں کبوتر چکر کاٹتا ہے. کوٹھی ... کی ڈیوڑھی پر جو آہنی نیلوفری چھتری نصب تھی وہاں ... کبوتر آ آکر بیٹھ رہے تھے ، ... کچھ کو گھمیری اُڑان کا سودا ہو رہا تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۳). [گھمیری + اُڑان (رک)].

---آنا محاورہ.
گھمیر آنا ، سر چکرانا. کئی دفعہ ایسا ہوا کہ چلتے چلتے گُھمیری آئی اور وہیں بیٹھ گئی. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۱ : ۶۰). ایک گھمیری سی آئی اور پھر کچھ نشہ سا طاری ہو گیا . (۱۹۷۷ ، خواجہ محمد شفیع ، ابلیس ، ۱۲۳).

---ریشَم (---ی مج ، فت ش) امذ.
خام ریشم جو گھمیر عمل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور عام طور سے سستے قسم کے کپڑے وغیرہ تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے . گھمیری ریشم بہت ہی نازک ہوتا ہے جو بہت سے صنعتی مقاصد پورے کرنے سے قاصر رہتا ہے . (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ، ۳۵۳). [گھمیری + ریشم (رک)].

---زِینَہ (---ی مع ، فت ن) امذ.
(معماری) لاٹ یا مینار کے اندر بنا ہوا مُدَوّر زینہ ، چکر دار زینہ خواہ عمارت کے اندر ہو جیسے لاٹ وغیرہ کے اندر بنا ہوتا ہے یا علیحدہ بنا ہوا ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۵۲). [گھمیری + زینہ (رک)].

--- کھانا محاورہ.
چکرانا ، گھومنا ، چکر کھانا. جہاز چکرایا کیا گھمیریاں کھایا کیا. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثُریّا ، ۱۳۷). فیلڈن نے ایک گھمیری کھائی ، سنبھلے تو بولے ماؤنٹ ایورسٹ فتح کرنے آئے ہو. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۲).

---لینا محاورہ.
چکرانا ، گھومنا . سر نے تو وہ گھمیری لی کہ خدا کی پناہ . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۶۱).

---مَشِین (---فت م ، ی مع) امث.
ریشم کے ریشوں کو الگ کرنے والی مشین. وہ ککون جو گھمیر عمل کے لیے مناسب نہیں ہوتے تو اسے کپاس کی مانند گھمیری مشین کی مدد سے ریشہ کو الگ کر کے صاف کر لیتے ہیں . (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵۳) . [گھمیری + مشین (رک)].

گَھن (۱) (فت گھ). (الف) امذ.
۱. آسمان ، چرخ .

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور برکٹ چورُخت
تب تھے سبت گھن جہت پا کر جھلکن ہارے ہیں علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷).

جو فرّو جاہ سوں تو گھر ہنے تھے نکلے بہار
تو سور گھن تھے اتر اُنچے سلام کرے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۷).

ترے دیکھے چکوروں کی نہ ہوئے کیوں آرزو حاصل
ہوا عالم میں روشن چاند پورا حسن کے گَھن کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۹).

خسرو نور کی یلغار سے رن کانپ اُٹھا
نور کی فوجِ ظفر موج سے گَھن کانپ اُٹھا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۵). ۲. بادلوں کا ہجوم ، گھنے بادل.

جب جھوم کے یاں گھن آتے ہیں مستی کا رنگ جماتے ہیں
چشمے طنبور بجاتے ہیں گاتی ہے ملار ہوا بابا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲۹).

بجلی چمکے بادل گرجے برسے میگھا چھم چھم
جُھوم جُھوم آیو بادروا گگن گھن جُھوم جُھوم
(۱۹۷۴ ، برگ خزاں ، ۱۰۲). ۳.(i) **بڑا اور وزنی ہتھوڑا جسے دونوں ہاتھ سے پکڑ کر لوہا وغیرہ کوٹتے ہیں.**

ہجر کی سختی ستی اے من ہرن
دل کے شیشے پر لگا ہے غم کا گھن
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۱۳). اپنے سر کو لہار کے گھن سے پٹواتا تھا ، تب فی الجملہ قرار پاتا تھا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۱۱). ایک طرف لوہے کی موٹی موٹی سلاخوں پر سینکڑوں من کا گھن پڑتا تھا. (۱۸۹۴ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۹۳). کھانچے میں خانہ پھانس دیا جاتا ہے اور گھن سے خوب کوٹا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۶۰). لوہار کے گھن کے نیچے لوہے کی شکل تبدیل ہو رہی ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر دسمبر ، ۵۴۴). (ii) **سندان ، نہائی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **گھنٹہ ، گھڑیال ؛ گھنٹے کی موگری ، ہینگڑا** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۰). فرانس کی ہر ایک بندرگاہ میں جہاز کے گھن کی آواز سنائی دینے لگی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳). ۵.(i) **سکّہ گھڑنے کا عمل ، گھڑاؤ ، ٹکسال.** چمکتی چمکتی نئے گھن کی اشرفیاں بھلا میرے دل سے کب نکلتی تھیں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۰۶). وہ کشیدہ قامت مرد ... اسی طرح آیا کیا اور نئے گھن کے چمکتے دمکتے درہم دے کے گوشت لے جایا کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲ : ۳۲۷). انگلستانی مداری کی ڈھیٹ ہندی کنکری کو نئے گھن کا روپیہ بنا کر دکھانے میں کامیاب ہو جائے گی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۴). (ii) **سکّہ ، رقم (کھنکتا ہوا).**

اس چلن سے دھن نہ جُڑ جائے گا کھوٹی بات ہے
لے کے گھن اے اشرفی خانم دیا بنگلا عبث
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۲۷). ۶.(i) (**پارچہ بافی**) **چولی یعنی زنانے سینے بند کا ریشمیں کپڑا جو خاص اسی ضرورت کے لیے بنایا جاتا ہے اور دکن کی عام بول چال میں چولی کا کپڑا یا گھن کہلاتا ہے ، ایک گھن چوبیس یا تیس انچ لمبا اور ایک چولی کے لیے کافی ہوتا ہے ، سادی ، لگدی** (ا پ و ، ۲ : ۸۶). (ii) (باغبانی) **پودے کے پتوں اور شاخوں وغیرہ کا زیادہ پھیلاؤ ، گھیر** (ا پ و ، ۶ : ۱۴۴). (iii) **ہجوم وغیرہ ، کثرت جیسے: گھن کے بال ، درخت.** ٹھنڈے ملکوں میں کتّوں کے لمبے اور گھن کے بال ہوتے ہیں ، اور گرم ملکوں میں چھوٹے چھوٹے. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد (محمد حسین) ، ۲ : ۳۶).

یہ گھن زلفوں کا اور یہ سرمہ گیں آنکھیں معاذ اللہ
وہ دیوانہ ہے اس کو دیکھ کر جو ہو نہ سودائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸). ۷. **مضبوطی ، استحکام** (فرہنگ آصفیہ). ۸.(i) **گھن ، وہ باجا جو چوٹ اور ہاتھ کی ضرب سے بجایا جاتا ہے** (خمارستان ، ۱۲۲). (ii) **ڈھولک کی سترہ تالوں میں سے ایک تال.** اس کے بعد جھن اور جھٹان ، گھن اور گھٹال ... سترہ تالیں مطابق اوزان عجمی ... مروج کیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۹۱). (ب) صف. ۱. **موٹا ، دبیز ، دلدار ؛ ٹھوس ، بھاری** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **مستحکم** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **بھرا ہوا ، پُر ، معمور (اظہار کثرت اور زیادتی کے لیے).**

مکتی دھام ، دھرلوک نواسی ، انتر گھٹ کے باسی
ست پد ، چیتس گھن ، نروانی ، سکھ انند کے داسی
(۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۱). [س : घन].

---بَجانا محاورہ.
(لفظاً) **ہتھوڑے سے پیٹنا ، گھن چلانا ؛ طعنوں اور چوٹوں کا نشانہ بنانا.** آج ایریو گریبیو نے اس کا سر سندان پر رکھ کر خوب گھن بجائے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۶).

---پَڑنا محاورہ.
بھاری وار ہونا ، سخت چوٹ لگنا ؛ شدید طنز کا نشانہ بننا.

پہلواں مانتے ہیں دب کے تمہارا لوہا
ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے
(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۴۷۳). روہا کے کلیجے پر گھن سا پڑتا ہے ، تلملا اٹھتی ہے. (۱۹۴۷ ، دھانی بانکیں ، ۳۴).

---جَمانا محاورہ.
رک : **گھن بجانا.** نہری نے لوہے کو گرم کر کے گھن جمایا ، جسے دیکھو وہ بھی کو چھیڑتا ہے. (۱۹۳۵ ، گئو دان ، ۴۴۰).

---چکّر (---فت چ ، شد ک بفت). (الف) امذ.
۱. **گردش آسمانی ، چکر ، گردش.** جس کو دیکھو وہ گھن چکر میں لگا ہوا ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۶). ۲. **آتش بازی کا پہیہ جو بانس وغیرہ پر نصب کیا جاتا اور آگ دینے کے بعد خوب گردش کرتا ہے.**

جس کو گھن چکر کہے ہیں وہ نہ تھا
وجد میں آتش کا دل تھا برملا
(۱۷۶۹ ، مثنوی شادی آصف الدولہ (مثنوی میر حسن ، ۱ : ۳۶)).

چھوٹے گھن چکر اس انداز سے کھا کر چکر
چرخ میں آیا جسے دیکھ کے گردوں وژم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱). مانند گھن چکر کے چرخ مارنے لگا اور باغ میں دوڑنے لگا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ : ۲۴۰). پُھل جھڑیوں گھن چکروں گولوں غباروں پٹاخوں ہوائیوں ٹونٹوں اور اناروں کی رنگین اور طلسمی جگمگاہٹوں کے ساتھ. (۱۸۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۶). ۳. **سورج مکھی کا پھول.**

چادر ، جاہی ، جوہی ، گھن چکر
جھار چھوٹیں ، جھلکے روشنائی
(۱۷۹۷ ، نادرات شاہی ، ۱۰۹). ۴.(i) **چکر کھانے والا ، گھومنے والا ، محرک.**

یہی بولے ہیں پانی بھربھر کر
ہے چکا ہو کا حوض گھن چکر
(۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۵۰۳). (ii) (گھڑی سازی) **باج کا کنڈلی نما بنا ہوا تار جس پر گھن (گھنٹے کی موگری) کی**

ضرب لگتی ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۷۰). ۵. **بہت گھومنے والا ، گردش کرنے والا ، بہت پھرنے والا ، آوارہ گرد.**

شعلہ بار آہیں بھی کیں گھوما کئے مضطر بنے
گردشِ تقدیر عاشق بن کے گھن چکر بنے

(۱۸۹۹ ، دیوانجی ، ۱ : ۱۱۳) . ۶. **وہ شخص جس کی عقل چکر میں رہے ، بے وقوف ، احمق ، کم عقل** ، نادان. یہاں کا حال کچھ عجب طرح کا ہے بعض بعض جگہ تو میرا دماغ گھن چکر ہو جاتا ہے. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۶). چشم دید شہادتیں ... کہ یونانی شکست کھا کے کیسے بے رحم ، کیسے بزدل اور کیسے گھن چکر بن جاتے ہیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامینِ حیرت ، ۱۴۴). [گھن + چکر (رک)].

---چکّر بٹنا محاورہ.
گھومنا ، چکر کھانا ؛ الجھن میں پڑنا ، پریشانی میں پڑنا. اس نے چکر دینا شروع کیا ، اب اس گھن چکر بٹنے سے ... سحر جادو سب رفو در چکر ہو گیا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۶۶۱). بعض لوگ خط ایسا الٹ پلٹ لکھتے ہیں کہ صفحے ہی ملانے میں آدمی گھن چکر بن جاتا ہے. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۴).

---چکّر میں آنا محاورہ.
۱. **گردش میں مبتلا ہونا ، مصیبت میں پھنسنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). ۲. **گھبرا جانا ، سٹ پٹا جانا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---چلانا محاورہ.
بھاری ہتھوڑا چلانا ؛ بڑا وار کرنا ، بڑا حملہ کرنا. بسمر کانت نے ہتھوڑے سے کام نہ چلتے دیکھ کر گھن چلایا . (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۵۳).

---دار صف.
گھن والا ، گھنا ، گُنجان ، پاس پاس ہونا (شاخوں وغیرہ کا). جب اسے کوئی شکار نظر نہیں آتا تو یہ ترکیب کرتا ہے کہ ہل چلے ہوئے کھیت میں سے ایک ڈھیلا اٹھا لے جاتا ہے اور بڑے بڑے گھن دار درختوں پر جا کر اوپر سے وہ ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۴۴). اس طریقے پر یہ جلوس صاف آسمان اور سرسبز گھن دار درختوں کے نیچے سے ہو کے نکلا. (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۴۴۹). مُلّا جی ادھیڑ عمر کے آدمی ، داڑھی گھن دار اور ناف تک لمبی تھی . (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۴). اتنی حریص روحوں کی کثافتوں کو بڑی بڑی گھن دار داڑھیوں کی اوٹ میں چھپائے ہوئے پارسا بنے پھرتے اور کلمہ کا ورد کرتے رہتے . (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۵۲۱). [گھن (گھنا (رک) کی تخفیف) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---شام / شیام ؛ سـ گھنشام. (الف) امذ.
۱. **کالی گھٹا ، ابر سیاہ** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. (ہندو) **سری کرشن کا وصفی نام.**

کیوں ہوک اُٹھ رہی ہے آرام کیوں نہیں ہے
شام آ گئی ہے لیکن گھنشام کیوں نہیں ہے

(۱۹۵۸ ، ہری چند اختر ، کفر و ایمان ، ۹۲).

مسجد سے جمیل آیا ہے یہاں گانے دے بجاری گانے دے
یہ اپنے من کا روگی ہے لیکن گھنشیام کا جوگی ہے

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۷۶). (ب) صف. **کالے رنگ کا ، سیاہ فام.**

کہا دربان سے کہہ دو کہ اک ناکام آیا ہے
مجسّم حسرتِ دیدِ رُخِ گھنشیام آیا ہے

(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۱۵۶). [گھن + شام / شیام (عَلَم)].

---کا صف مذ.
ہجوم یا انبوہ کیے ہوئے ، جو افراط سے ہو ، گھن دار.

ملے جاویں اگر بیچ اس میں چھن کے
تو ہوں بال اس کے لنبے اور گھن کے

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۷).

توڑ کر تعویذ حرز جان بناتے ہیں مرید
ریچھ کے سے بال ہیں زاہد کے گھن کے رونگھٹے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۷). سبزہ زار کشتِ زعفران سے کم نہیں درختوں کے جھنڈ ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہیں ، گھن کے بنے ، گہری گہری چھاؤں ، آم کی ٹہنیاں ، جامن سے گھی کچھڑی ہو رہی ہیں . (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۵). رنگ صاف و صبیح لمبے لمبے بال گردن کی طرف خوب گھن کے تھے . (۱۹۲۹ ، تاریخِ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۳۱۷).

---کا سکّہ امذ.
سکۂ رائج الوقت ، ٹکسال کا سکّہ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کی امث.
رک : **گھن کا جس کی یہ تانیث ہے.** اور ان کو ہم داخل کریں گے گھن کی چھانوں میں. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۷۸).

بعینہ ٹھکری پر اوس کی جھائوں کی یہ صورت ہے
جٹا گھن کی کسی جوگی کے جیسے سر کے اوپر ہو

(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۲۳). چلو ایک چھاؤں کی طرف جس کی تین پھانکیں ہونگی نہ گھن کی چھاؤں اور نہ تپش میں کام آسکے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۰۷).

---کی چوٹ امث.
ضربِ شدید ، کاری ضرب ، بھرپور وار ، بڑا حملہ. ک اور گھ سے مرکب لغت اور محاورے اکثر زیادتی کے معنی میں آتے ہیں جیسے گھنا گھن کی چوٹ اسی سے بنا ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵).

---کے رُوپے امذ ؛ ج.
وہ روپے جو رائج الوقت ہوں یا سکّے جو رائج ہوں (علمی اُردو لغت).

---گرَج / گھرَج (---فت ک ، ر). (الف) امث.
(**لفظاً**) **بجلی کے کڑکنے یا بادل کے گرجنے کی آواز ؛ مراد : زوردار آواز ، کڑک ، زور کی کڑک.**

چلی گھن گرج اور سنگھار دل
کہ آواز سے جس کی دہلے جبل
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۱).

مے پلا تند گھن گرج پُر شور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگور
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۴).

بادل کی گھن گرج میں ہے لذتِ ترنم
بجلی کی بےکلی میں آثار ہیں ہنسی کے
(۱۹۲۷ ، روحِ رواں ، ۱۲۹).

ہر قدم ہر توپ کی سی گھن گرج کے ساتھ ساتھ
گولیوں کی سنسناہٹ کی صدا آتی ہوئی
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۵۷).

گھن گرج سے گونج اٹھے ہیں زمین و آسمان
تیز شعلوں میں گھرے ہیں دشت ، دریا ، وادیاں
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۸۲). (ب) صف. **بادل کی طرح گرجنے اور کڑکنے والا ، گرجتا کڑکتا ہوا ، زور کی آواز والا.**

مے نہ دے ساقی تو ایسے گھن گرج نالے کروں
چرخِ مینائی زمین پر گر کے چکناچور ہو
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۲). [گھن + گرج / گھرج (رک)].

---گَرَج خِطابَت (---فت گ ، ر ، کس خ ، فت ب) امث.
گھن گرج کی تقریر ، پُر زور انداز تقریر. ہم اُن کی یہ گھن گرج خطابت سنا کرتے اور کبھی کبھی مصنوعی خوف طاری کر کے کپکپا اٹھتے تھے. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ۱۶۰). [گھن گرج + خطابت (رک)].

---گَرَج کی تَقْرِیر امث.
تقریر جو بلند آواز سے کی جائے ، ہاٹ دار آواز والی تقریر. اس اجلاس میں اسلامی ہند کے چوٹی کے لیڈر شریک تھے پہلی مرتبہ بنگال کے وزیر اعظم اور شیرِ بنگال مولوی فضل الحق نے اس اجلاس میں ایسی گھن گرج کی تقریر کی جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے : تزلزل در ایوان کسری فتاد ! . (۱۹۵۴ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۴۴۸).

---گَرَج ہونا ف م ؛ محاورہ.
زور شور ہونا ، ، غل غپاڑا ہونا ، رجائیت ہونا. ان کے کلام میں وہ گھن گرج ہے جس سے ایک انقلابی کی آواز پہچانی جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۳).

---گھور (---و مج) (قدیم : گھنگور). (الف) امذ.
کالا خوفناک بادل ، گہری ڈراونی گھٹا برسانے والا بادل ، بہت سیاہ بادل.

مری جب آہ کا اٹھتا ہے گھنگور
اڑاتا ہے وہاں سے بھاگ جیوں چور
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (سامی) ، ۴۱۸). (ب) صف ؛ م ف. ۱. (أ) **چاروں طرف گھرا ہوا سیاہ اور گہرا (بادل) ، ابر مہیب ، ابر تیرہ و تار ، نہایت گہری گھٹا.**

آگ برسے تو نہیں جائے عجب فرقت میں
ہے یہ دودِ دلِ سوزاں نہیں گھنگھور گھٹا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۸).

اے فلک ہجر میں گھنگور گھٹا چھائی ہے
دامنِ ابر بھی میرا ہی گریباں ہوتا
(۱۸۸۴ ، آفتاب داغ ، ۱۷).

غم کا غبار لے کے جو آہ رسا گئی
کالی گھٹا سی چرخ پہ گھنگور چھا گئی
(۱۹۱۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۴۲).

جوہر اتنے ہیں کہ دیکھے سے سرور آتا ہے
تیغ کے گھاٹ پر گھنگور گھٹا چھائی ہے
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۱۵). (اا) **ہمہ گیر کیفیت یا اثر (جو ہر طرز یا ہر شے پر مسلط ہو).**

مے پلا تند گھنگرج پُر شور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگور
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۴). دفعۃً گھنگھور اندھیرے میں دل بادل پھٹکر دنیا کو آفتاب کی تیز شعاعوں سے منور کر دیتے ہیں. (۱۹۱۲ ، خیالات عزیز ، ۲۲).

شمعوں پر جلا رہا ہوں پیہم شمعیں
ظلمت ہے کہ گھنگور ہوئی جاتی ہے
(۱۹۵۴ ، سموم و صبا ، ۳۴۰). اس کی طبیعت پر شروع ہی سے ایک اداسی چھائی ہوئی ہے ایک گھنگھور اداسی. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۱۶). ۲. **شدت کے ساتھ ، چو طرفہ.**

چلی ایسی تلوار گھنگھور واں
کہ دریا ہوا اک لہو کا رواں
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۷۴).

---گھور لَڑائی (---و مج ، فت ل) امث.
بڑی زبردست جنگ ، بڑی خوں ریز لڑائی ، معرکۂ عظیم ، گھمسان. بڑی گھنگھور لڑائی ہوئی صفوں کی صفائی ہوئی. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۳۷).

---گُھن م ف.
مسلسل ، پے در پے ، یکبارگی.

بھرے نیناں منے تیرے پیارے جیو بجہ گھن گھن
کہ جیوں ریشم کے تاراں میں مقوے کا چپر بھرنا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۴).

---مارْنا محاورہ.
وزنی اور بڑا ہتھوڑا چلانا ، شدید ضرب لگانا.

مصحفی چاہے تو اس سے بھی غزل گرم کہے
اس زمیں میں جو کوئی تیری طرح گھن مارے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۲۲).

پیستے ہو ہمیں غیروں کو دکھا کر اے شاہ
ہم پہ گھن مارتے ہیں اپنے چلن بھول گئے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۶۹).

گھن (۲) (فت گھ) امث.
یکجائی ، ایک جگہ ہونا. شانت روپ چلو گھن برہم شلاً گھن کی طرح اپنے آپ میں استھت ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۲). [گھنا (رک) کی تخفیف].

گِھن (کس گھ) امث.
۱. (کسی مکروہ یا گندی چیز کو دیکھ کر) جی اوپر تلے ہونا یا طبیعت بے کیف ہونا ، کراہیت ، نفرت. دنیا میں کوئی زبوں نہ کہے اور پاس بیٹھنے والے گھن نہ کریں. (۱۸۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۴۴).

اک وقت یہ ہے ہائے جو سب کرتے ہیں اب گھن
یا ایک وہ ایام تھے یا ایک یہ ہیں دن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۳). جس کسی کو کوئی گھن کی بیماری ہو مثل برص و جذام و بواسیر وغیرہ کے تو ان کا ذکر کرنا اچھا نہیں. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۳۵). مکھی کو دیکھ کر دل میں گھن آ گئی. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۶). **۲. (کنایۃً) ناپسندیدگی ، نفرت یا بیزاری.** روایت ہے کہ انسان کے بجائے اُسے بکری بھینٹ چڑھائی گئی تو اس نے گھن کے مارے منہ پھیر لیا. (۱۹۷۲ ، روح اسلام ، ۱۶). اسر (اوزیرس) کو ان حرکتوں سے سخت گھن آتی تھی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۱۳۸). [پ : घिण ؛ س : घृणा].

---آنا ف ل ؛ محاورہ.
کراہت محسوس ہونا ؛ متلی آنا ، ناپسندیدگی ہونا دیکھو کیسے میلے کچیلے ہو گئے ہیں ، دیکھنے سے بھی گھن آتی ہے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۵). دوسری کوئی عورت ایسا بے باکانہ طرز عمل اختیار کرتی تو مجھے ضرور گھن آنے لگتی. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۱۲). اس کی گندی زبان اور میلے تالو دیکھ کر گھن آ گئی. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۵۹).

---کَرنا ف م ؛ محاورہ.
رک : **گھن کھانا.** ایک شخص قریش میں سے اُس سے رکا اور گھن کی تو وہ شخص نہ مرا جب تک کہ اُسی سائل کے موافق اپاہج نہ ہو گیا. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۹۸).

--- کھا کَر/کے م ف.
کراہیت سے ، نفرت سے. سوداگر بچے کو یہ حرکت پسند نہ آئی گھن کھا کر ہاتھ کھانے میں نہ ڈالا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵). انہوں نے نہیں معلوم گھن کھا کر یا ڈر کر چیر پھاڑ سے کنارہ کیا. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۲). ساتھ کے کھانے والے گھن کھا کر الگ ہو گئے اور کہا کہ میاں گیدو ایک پیالہ سالن کا اور لانا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۱).

--- کھانا محاورہ.
کراہیت یا نفرت کرنا. مسلمان تیرے میلے میلے ہاتھ پاؤں دیکھ کر گھن کھاتا ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۷۰). ہر بڑا ذہن خوشامد ، کاسہ لیسی اور بھٹئی سے اس طرح گھن کھاتا ہے جس طرح کوڑھ سے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۲۳۶).

---کھایا صف مذ (مث : گھن کھائی).
جس کو دیکھ کر گھن آئے ، گھناؤنی صورت کا. گھن کھائی صورت ، بھن بھنائی صورت کیونکر سنواری ، جوبن لکھاری مجھے تجھے دکھاتی. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۲۳) [گھن + کھائی / کھایا (کھانا (رک) کا ماضی)].

گُھن (ضم گھ) امذ.
۱. (أ) ایک کیڑا جو لکڑی کو کھا کر آٹا آٹا کر دیتا ہے نیز وہ کیڑا جو غلے میں لگ جاتا ہے جیسے:سرسری ، ڈھوڑا وغیرہ.

گو سلامت ہوں میں ظاہر میں یہ دل کے خطرات
رات دن گُھن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۹). گُھن کے کیڑے نے عصائے مبارک کھایا اور حضرت سلیمان زمین پر گر پڑے.(۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۵۲). وہ اخلاق کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ یا لکڑی کو گُھن. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۶). گیہوں ... کا ذخیرہ زیادہ دن تک گُھن کی دست برد سے محفوظ نہیں رہ سکتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۰۸). یہ کائج انڈسٹری اندر ہی اندر گُھن کی طرح چاٹ جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۰). **(أأ) کیڑا لگنے کی بعد لکڑی وغیرہ سے جھڑا ہوا بُرادہ گھن کھایا ہوا.** باورچی خانہ کا بچا دھنیا یا چائے پانی کا اوٹھا پن ہے تو اتنا پرانا کہ آدھا کوڑا آدھا گھن ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۷).

دل محو خال ہو کے پھنسا دور چرخ میں
دانے کے ساتھ گھن بھی یہ کولھو میں پل گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳). ازل کے مرجھائے اناج کے گھن پر ٹوٹے پڑتے ہیں. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۰).

جس کو امریکی سور کھاتے تھے وہ کھانے کا کون
ساتھ میں گندم کے مستر گُھن کو پسوائے گا کون

(۱۹۷۶ ، جعفری (سید محمد) ،شوخیٔ تحریر ، ۱۲۲). **۲. (مجازاً) کوئی اندرونی روگ ، بیماری ، غم یا فکر جو بدن کو گھلاتا جائے اور پنپنے نہ دے.** وہ بیماریاں مشکل سے جاتی ہیں جیسے لکڑی کو گُھن لگ جاتا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۶۸).

رہنماؤں سے تمنائے وفا   دل تو کیا روح کا گھن ہوتی ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۳۹). [س : घुण].

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
کسی چیز کو گُھن لگ جانا.

ہوا غم سے یوں جسم عاشق کا زار
شجر جس طرح خشک ہو گُھن گیا

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۶).

---جھاڑنا محاورہ.
گھن جھڑنا (رک) کا تعدیہ. غرض بھگوئے پالکی کو جو ڈھوڑی کی چھت میں بندھی ہوئی تھی صندلی لا کر اتارا اور اس کے گھن کو جھاڑا ، جگہ جگہ رسیوں سے باندھا اور کھٹولا جو ٹوٹ گیا تھا ، پالکی میں اس کی جگہ تختے بچھائے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۲).

---جھڑنا محاورہ.
لکڑی کا بُرادہ ہو ہو کر جھڑنا. بُرادہ یا میدہ سا جو کیڑے کے کھا لینے کے بعد لکڑی وغیرہ سے جھڑتا ہے چنانچہ اسے گھن جھڑنا کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۸).

---دار صف.
گھن کھایا ، گھن والا ، کرم خوردہ ، ناکارہ. وہ ٹکڑے گھن دار اور کرم خوردہ نہ ہوں . (۱۲۰۹ ، امام ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدایق الانوار ، ۲۳۵). [گھن + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---کی طَرح کھانا محاورہ.
پوشیدہ طور پر کوئی خرابی پیدا ہونا ، خفیہ طور پر کوئی بیماری یا مرض لگنا.

گو سلامت ہوں میں ظاہر میں پہ دل کے خطرات
رات دن گھن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۴۹). صرف انسانی وجود کو ہی نہیں بلکہ اس کے دم قدم سے قائم معاشرے کو بھی گھن کی طرح کھا جاتی ہیں. (۱۹۶۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۱). جب تک ان عیوب کو پہلے دُور نہیں کیا جاتا جو قوم کو گھن کی طرح کھائے جا رہے تھے ... آزادی ، ملک کی تباہی کا باعث ہوگی. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۵۴).

---کی طَرح کھوکھلا کَرنا محاورہ.
رک : **گھن کی طرح کھانا.** سبسڈی ... کی مالیت بیس کروڑ سالانہ سے تجاوز کر گئی تھی اور ریاست کی آمدنی کے ذرائع کو گھن کی طرح کھوکھلا کر رہی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۹).

---کی طَرح گیہُوں کے ساتھ پسنا محاورہ.
کسی کی وجہ سے سزا پانا. پہلوانوں کے رفقاء کی یہ سزا ہے کہ ... ہم ناحق گھن کی طرح گیہوں کے ساتھ پستے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۴).

---لَگا دینا / لَگانا محاورہ.
ایسے آزار یا فکر یا رنج و غم میں مبتلا کر دینا جو اندر ہی اندر کھلا دے ؛ جان لیوا مصیبت میں پھنسانا.

کیوں جوانی کو گھن لگاتے ہو
جان کیوں مفت میں گنواتے ہو

(۱۸۵۷ ، بحرِ الفت ، ۲۵).

گھن لگا دیتا ہے یہ روگ بلائے بد ہے
عشقِ گیسو میں بہت جلد بشر لٹتا ہے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۵۸). میں کیوں ان کاغذوں میں اوقات ضائع کروں ضمیر کو گھن لگاؤں. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۵۹). روایت پرستی ، مصنوعی اخلاق تصنع اور تکلف نے معاشرے کو ترقی کی راہ دکھانے کی بجائے اس کو گھن لگا دیا. (۱۹۸۲ ، آج کا اردو ادب ، ۲۲۷).

---لَگانے کو نَہیں فقرہ.
نام کو بھی نہیں (دریائے لطافت ، ۸۴).

---لَگنا (لَگ جانا) محاورہ.
۱. گھن لگا دینا (رک) کا لازم ؛ جان کا لاگو ہونا ، صحت کی ایسی خرابی کہ جینے کی اُمید نہ ہو.

گھن دل کو لگا قصد یہ ہے عید کو ان سے
میں اب کے ملوں تھوڑا سا گھن نذر پکڑ کر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۸).

مریضِ عشق کو گھن لگ گیا ہے
پنپتا ہی نہیں بیمار پڑ کر

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۱). لیکن انجانے میں اندر گھن لگتا جا رہا تھا. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۲۱۶). **۲. ایسی خرابی یا بگاڑ پیدا ہونا کہ اصلاح ممکن نہ ہو.** طرز معاشرت اور سوسائٹی میں گھن لگ گیا ہے. (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۳ ، ۴ : ۱۵۵).

گَھنا (فت گھ) صف مذ (مث : گھنی).
۱. گھن کا ، گھن دار ، گنجان ، گہرا.

گھٹا دیک بوسچہ گھنا ابد آئے
ایسے بھی سو بونداں کے رقاص لیائے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۶). مقام پاکیزہ تھا ، مکانات اس میں سہاونے اور درخت گھنے تھے . (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲) . چار چار پانچ پانچ انگل گھنے گھونگر والے سیاہ بال . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳). ملک میں پہاڑوں پر گھنے جنگل چھائے ہوئے ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۲).

گھنے پیڑ تھے دونوں جانب سڑک کے
وہ لوٹ آنے کو تھی کہ اک اوٹ میں سے

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۱). **۲. (قصبات) بہت سا ، ات گت ، الغاروں ، ڈھیر سا ؛ (مجازاً) بڑا.**

منگا بھیج دے عود و عنبر گھنا
منگا بھیج دے مشک و اذفر گھنا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱).

بن او اوچ بلند ہر سمج تے
پھر تے نہنا گھنا ہے کج تے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۸).

سانچ بتاؤ مجھے باج کا کے بھاؤ ہے
ایک کھربدار کو اس کا گھنا چاؤ ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۳) میں تو گھنے دن سے تیری باٹ دیکھ رہی تھی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۷۵). [س : घन+क].

---اَنْدھیرا (---فت ا ، مغ ، ی مج) امذ.
گہرا اندھیرا ، گہری تاریکی.

قدم قدم پہ دیا ساتھ اس طرح اس نے
گھنا اندھیرا رفیقِ سفر لگا مجھ کو

(۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۵).[گھنا + اندھیرا (رک)].

---بیلا (---ی مج) امذ.
گھنا جنگل جو دریا کے کنارے اُگ آیا ہو. طغیانی کے زمانے میں ... دریا کا پانی اکثر کناروں سے چھ چھ میل دور تک نکل جاتا ہے اور یہاں جگہ جگہ دلدلیں اور گھنے بیلے ہو گئے ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۱). [گھنا + بیلا (رک)].

---پن / پنا (---فت پ) امذ.
گھن ، گنجان پنا ، زیادتی. آب و ہوا ، زمین کی مٹی ، آبادی کے گھنے پن اور دوسری کئی چیزوں میں بھی بڑا فرق ہے. (۱۹۵۴ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۹). زندگی اور اس کے گھنے پن سے ساق کا رشتہ ہمیشہ مضبوط تھا. (۱۹۷۹ ، ادبی تنقید اور اسلوبیات ، ۲۶۱). [گھنا + پن / پنا ، لاحقہ کیفیت].

---جال امذ.
جال قریب قریب بنا ہوا ہو ، باریک جال (چھدرے جال کے مقابل). «سابقاً متشکل» . . . یہ بہت سے میلانات کے درمیان تعلقات در تعلقات کا ایک نہایت گھنا جال بنتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۵۳۷). [گھنا + جال (رک)].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
مضبوط کرنا ، بڑا کرنا ، گھمبیر کرنا. اپنے اپنے دفاع کو مزید «گھنا» کرسکیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۶).

---گھن (---فت گھ) م ف ؛ صف.
گھن کی آواز کے ساتھ ، گھن گھنا کر ، متواتر.

کتنے چھناچھن ناچتی صدیاں
کتنے گھناگھن گھومتے عالم

(۱۹۵۸ ، لوح دل ، ۲۹). جس میں چھ سانچوں کے الفاظ ہیں ، دقیق مطالع کا مطالبہ کرتی ہے ، بھٹا بھٹ .. کھنا کھن ، گھنا گھن (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۸۴). [رک : گھن (۱) + ا (لاحقۂ اتصال) + گھن (رک)].

---گھنا (---فت گھ) صف مذ.
بہت گھنا ، بہت گہرا ، بہت زیادہ گھنا. بعض پر فراق کے حیات افروز اور رومان پرور تغزل کا گھنا گھنا سایہ ہے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۲). [گھنا + گھنا (رک)].

---گھنا سایہ (---فت گھ ، ی) امذ.
گہرا سایہ ، گھنی چھاؤں.

یہ زندگی کے کڑے کوس ، یاد آتا ہے
تری نگاہِ کرم کا گھنا گھنا سایہ

(۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۸۶). [گھنا گھنا + سایہ (رک)].

گُھنا (ضم گھ) صف مذ (مث : گُھنی).
جس کو گُھن لگ گیا ہو ، گُھنا ہوا. کٹا ، گھنا ، پرانا اور کچا بیج جمتا نہیں. (۱۸۹۴ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۲۱۲). چاہے گھنے ہی گیہوں ملے مگر ملے تو سہی. (۱۹۰۶ ، انتخاب فتنہ ، ۱۱۳).

کس نگیں پر ہیں ترے نقش کے آثار عیاں
نوٹ بک تیری شکستہ تیری پنسل ہے گُھنی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۹۵). [گھن + ا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

---ہُوا (---ضم ہ) صف مذ.
جس کو گُھن لگ گیا ہو ، کرم خوردہ ، گُھن کھایا ، بوسیدہ ، کھوکھلا. ایک مکان کی دیوار خام دروازہ گھنا ہوا زنجیر میں باند بندھے ہوئے. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۴۹). گھوڑے کو جو دانہ دیا ہے وہ بالکل گُھنا ہوا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۳۵). دو چار کو ہنٹروں سے ہٹانے کے بعد قطار میں بذریعہ لا سکی خبر دوڑ گئی کہ «مال گھنا ہوا ہے». (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۵۶۶). [گھنا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

---ہُوا مال (---ضم ہ) امذ.
خراب و خستہ چیز ، بوسیدہ مال. «کوئی لونڈیا ٹکتی ہی نہیں بیچارے کے پاس سے بار لوگ لے اُڑتے ہیں ، گُھنا ہوا مال ہے ، جبھی تو نخرے برداشت کرلیتا ہے». (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۸). [گھنا ہوا + مال (رک)].

گُھنّا (ضم گھ ، شد ن) صف مذ (مث : گُھنّی).
بات کو بخوبی سمجھ کر کسی غرض سے انجان بننے والا ، مکرا ؛ دل میں بات یا بغض رکھنے والا ، مُنھ چُھپا ، منافق.

ایسے گُھنّے کہاں زمانے میں
بات بیخود نے کب کہی دل کی

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۳۱). «یہ سراسر ہوزے کے کردار کا آئینہ ہے گُھنّا اور مُقطّع چقطّع - چلو آ گئے.» (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۳۷). [س : [illegible]].

---بننا ف م ؛ محاورہ.
مکرا بن جانا. کہیں کہیں جان بوجھ کر گھنّے بھی بن جایا کرو. (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۱۳۹).

---پن / پنا (---فت پ) امذ.
بات کو بخوبی سمجھ کر کسی مقصد سے انجان بن جانا ، مکرا پن. اس طرح اس میں غور و فکر اور گھنے پن کی سی حالت کا باعث ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۸۶). ان میں جواں سال کی شوخی ہے اس کے ساتھ ہی ایک گُھنّا پن ہے. (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۱۳). [گھنّا/گھننا + پن/پنا ، لاحقہ کیفیت].

گَھنّاٹا (فت گھ ، شد ن) امذ.
گھن گھن کی آواز ، کسی چکّر کے گھومنے کی صدائے بازگشت. یکایک آواز پر گھنّاٹے کی آواز ہوئی ، میری بھیجی ہوئی موٹھ چاروں طرف رقص کرتی ہوئی گنیش مہاراج کے مکان کی طرف آنا شروع ہوئی. (۱۹۶۹ ، نقش ، کراچی ، ۳ ، ۴ / ۶۹ ، ۱۵۹). [گھن (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَھنالا (فت گھ) صف (قدیم).
گھنیرا ، گھن دار ، گھن کا ، گنجان.

دیکھ تیرے سو ہو گھنالے بال
رشک سوں جل گئے ہیں کالے کال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۴). [گھن رک + الا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَھناں (فت گھ) امث.
ڈھولک کی سترہ تالوں میں سے ایک تال. اس کے بعد جھن اور جھناں ، گھن اور گھناں ... سترہ تالیں مطابق اوزان عجمی کہ جن میں تیرہ بھوریں مروج کیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۹۱). [حکایت الصوت].

گِھنانا (کس گھ) صف مذ (مث : گھنانی ، گھناونی گھنوری ، کھنونی) صف مذ.
گھنور ، گھناونا ، گھنورا ، گھنونا جسے دیکھ کر گِھن آئے ، مکروہ صورت ، قابلِ نفرت.

کیا ہوں میں خدا کی ایک چوری
جو یوں کوئی نا کیا ہوئیگا گھنوری

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور (ق)، ضعیفی ، ۵). تم نے ہمیں فرعون اور اس کے خادموں کی نظر میں ایسا گھنونا کیا ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۲۶). اس کے گھنانے بدن کے تصور سے ... پھریریاں سی آنے لگتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، لاہور ، اکتوبر ، ۶۳). ایسی مکروہ اور گھنونی معلوم ہوں کہ طبیعت مالش کرنے لگے. (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۶۲). [گھن + انا ، لاحقۂ نسبت].

گِھنّانا (کس گھ ، شد ن) ف م.
گِھن کرنا ، گِھن کھانا ، کراہیت کرنا. دیہات میں ہیضہ اور طاعون کی عالم گیر وبا سے اتنا نہیں ڈرا کرتے جتنا کوڑھ سے خائف ہو کر چھوت کرتے اور گھناتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۶). [گھن + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گُھنّانا (ضم گھ ، شد ن) ف ل.
گُھننا بن جانا ، گھننا پن برتنا ، مگرا بن جانا. بڑھیا صرف گھنا کر دیکھتی اور منھ پھیر لیتی. (۱۹۴۳ ، ضدی ، ۲۳). [گھننا + نا ، لاحقۂ مصدر].

گِھناونا (کس گھ ، و مج) صف (مث : گھناونی).
جس سے کراہیت محسوس ہو یا گِھن آئے ، نفرت ہو. غارت کرے خدا تجھ کو ... میرے بھائی کو گھناونا کر دیا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۲). مریض کے گھناونے حالات کی تفصیل سے دوسروں کو دلچسپی ہی کیا ہو سکتی ہے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۶). [گھن + اونا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ.
گھنا پن ہونا ، کراہیت دار ہونا. اس گھناونے پن کو محسوس کر لیتے ہیں. (۱۹۶۰ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۲۱). جرمن نے تیزی سے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا گھناونے پن سے اس کے شانوں ، رانوں اور گھٹنوں کو چھوا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۷). [گھناونا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چِہرَہ (ـــ کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
قابلِ نفرت رُخ یا پہلو. اس ترجمے کا مقصد لذت کشی نہیں بلکہ قدیم ہندوستان کے گھناونے چہرے کی نقاب کشائی. (۱۹۹۲ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ۵۸). [گھناونا + چہرہ (رک)].

گِھنانی (کس گھ) صف مث.
رک : گھنانا جس کی یہ تانیث ہے. خیال طہارت واجب ہے نہیں تو گھنانی کہلائے گی. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۳۷). [گھن + انی ، لاحقۂ نسبت تانیث].

گِھناونی (کس گھ ، سک و) صف مث.
رک : گھناونا جس کی یہ تانیث ہے. یہ کیا ڈراونی اور گھناونی تصویر تھی . (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۳۹) . وہ لڑکی اسے یہ سمجھانا چاہتی تھی کہ ... لوگوں کی نہایت گھناونی تصویر پیش کی تھی. (۱۹۴۷ ، آخری چٹان ، ۱۰۵). یہ صورتِ حال کچھ لوگوں کو تاریک گھناونی وحشیانہ اور بیزارکن محسوس ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۳۶). [گھن + اونی ، لاحقۂ صفت].

گَھنائی (فت گھ) امث.
بانسوں کا ٹھاٹر جس پر کشتی کی طرح بیٹھ کر دریا عبور کرتے ہیں. جب ندی کے منجدھار میں پہنچے اچانک گھنائی کے بند ڈھیلے ہو کر ٹوٹ گئے. (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات ، ۲۶۹). [مقامی].

گَھنْبِیر (فت گھ ، سک ن بشکل م ، ی مع) صف ؛ ـــ گمبھیر.
۱. **گہرا ، عمیق (دریا وغیرہ).**

فہم کا سو گنبھیر دریا ہوں میں
جواہر کے مرجاں سوں بھریا ہوں میں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷).

گھنبیر اس سجن کی پیرت کے سمُدر آنگے
دستا ہے قعر دریا منج آج مرد بالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۹). ۲. **بُردبار ، حلیم ، متین.**

جہاں لگ قطب غوث اور پیر تھے
جہاں لگ ولی خاص گنبھیر تھے

(۱۷۱۹ ، جنگ نامۂ عالم علی خاں ، غضنفر حسین ، ۱۳). اس حوالے سے سجاد کی شخصیت گھنبیر گھکھو کی ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۸۳). ۳. **بڑا ، پُرعظمت ، بزرگ.**

وزیراں منیں سے بولا اک وزیر
فہم اور فراست منیں تھا گھنبیر

(۱۷۱۱ ، اسمعیل امروہوی ، قصۂ معجزہ انار (اردو کی دو قدیم مثنویاں ، ۱۰۲)). ۴. **گنجلک ، دگرگوں.** اس واقعے کے بعد حالات گنبھیر ہو گئے . (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۱۸۷) . [گمبھیر (رک) کا ایک املا].

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ.
سنجیدگی ، متانت ، بردباری ، حِلم. اللہ تعالیٰ آدمیاں کو جو چیز دیا سو کیا ہے کہے تو صبر ہور گھنبیر پناچ ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۰۷). [گھنبیر + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

گَھنْبِیرا (فت گھ ، سک ن ، ی مع) صف مذ (قدیم).
رک : گھنبیر.

نجھا دیکھتا ہوں تو کون و مکاں میں
اس ایسا نہیں کوئی گروا گھنبیرا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰). [گھنبیر + ا (زاید)].

گُھن پُن (ضم گھ ، پ) امث.
چہ‌مگوئیاں. ایسیاں باتاں سن سن کھر کھر ہوتی گھن پن چاروں طرف ہوتا غل لوگاں کوں اوٹتے پیٹ میں سل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷). [حکایت الصوت].

گَھنٹ (۱) (فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : **گھنٹا ، گھنٹی ، گھڑیال.**

گھنگرو و گھنٹ مست جھنک ساز کر چلے
سونا دُسنک مست متی جائیں ہار ڈر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

بید پوران قرآں کتاباں
گھنٹ سنکھ مِردنگ رباباں

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۰۱). آگ دہک رہی ہے ، گھنٹ گھڑیال بجتے ہیں ، ناقوس پھنکتا ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۲۷). برہمن دیر میں گھنٹ و ناقوس بجانے لگے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۰۱). لوگ سجدے کو جھک گئے ، گھنٹ و ناقوس بجنے لگے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸۵۴). [گھنٹا (رک) کی تخفیف].

---نَواز (---فت ن) امذ.
گھنٹا بجانے والا شخص. میلہ جمع ہے ہزارہا زن و مرد سامنے دست بستہ اس شجر کے استادہ ہیں زیر شجر گھنٹ نواز ہار پھول پھینک رہے ہیں. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۲۰۵). دیکھا ، ہزاروں گھنٹ نواز ناقوس نواز جمع ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۰۱). [گھنٹ + ف : نواز ، نواختن - نوازنا].

گَھنٹ (۲) (فت گھ ، سک ن) امذ.
(ہندو) **میت کے نام پر پانی رکھنے کا مٹکا جو کسی درخت میں لٹکا دیا جاتا ہے** (اپ و ، ۷ : ۱۳۹). [مقامی].

گُھنْٹ (ضم گھ ، غنہ) امذ.
گھٹ (رک) **کا انفی تلفظ ؛ تراکیب میں مستعمل.**

---گُھنْٹ کے م ف.
رک : **گھٹ گھٹ کے.**

دم نکل جائے گا گھنٹ گھنٹ کے غمِ فرقت میں
روؤ دل کھول کے اے بحر جو رونا آئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۱).

گَھنٹا (فت گھ ، سک ن) امذ؛ ~گھنٹہ.
۱. **کسی دھات کا توا وغیرہ جسے موگری سے بجاتے ہیں.** صدہا مندر جو ہے سر بفلک کشیدہ آسمان سے باتیں کرتا ہوا ، صبح و شام ، گھنٹا ٹھنا ٹھن بج رہا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۴۰). کوتوالی کا من سوا من کا گھنٹہ دوپہرے پہرے میں اٹھالے گئے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۰). ہندو اپنی عبادت میں گھنٹے کا بھی استعمال کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۴۴۸).

گھنٹہ نہیں بجتا ہے مہادیو کا اُن میں
ان سب میں ہمیشہ کے لیے پڑ گیا تالا

(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۹۶). ۲. **لٹکانے کی کٹوری نما ٹال جس کے بیچ میں ایک لٹکن ہوتا ہے اور ٹال کے ہلنے سے باج کی آواز دیتا ہے ، بیل یا اونٹ وغیرہ کے گلے میں لٹکانے کی گھنٹی.** نوشیرواں نے ویسا ہی کیا کہ ایک گھنٹا اپنی خواب گاہ کی چھت میں لٹکوا دیا. (۱۸۴۳ ، سیر عشرت ، ۱۵). نواب موتی بیگم صاحبہ بیوہ مرزا محمد جمشید بخت بہادر نے ایک بہت خوبصورت گھنٹہ بادشاہ سلامت کی خدمت میں نذرانے کے طور پر پیش کیا. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۶۲). ۳. **وقت بتانے اور باج بجانے کی بڑی گھڑی جو عموماً دیوار وغیرہ میں لٹکاتے یا بنیاد میں نصب کرتے ہیں.** میں نے ایک گھنٹہ اپنے کمرے میں لگایا ہے ، اس کا لنگر ٹوٹ گیا تھا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۰). تم گھنٹے کے لنگر کو یا گھڑی کی رفتار ٹھیک کرنے والے چکر کو ہلتا ہوا دیکھتے ہو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۴۷). گھر سر پر اوٹھا لیا مجھ سوتی کو جگا دیا ، گھنٹہ دیکھوں کتنی رات ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۲۹). ۴. **وہ مینار نما عمارت جس میں وقت کا اعلان کرنے کے لیے گھنٹی لگی ہوتی ہے ، گھنٹہ گھر.** وسط میں ایک بلند مینار ہے جس کی پہلی منزل میں ایک گھنٹہ ہے اور اوپر کی منزل میں لائٹ ہاؤس. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۳۰).

چھاؤنی کے ایک کیمپ کا گھنٹہ ٹن ٹن آٹھ بجاتا ہے
شنٹ کا انجن دھواں اڑاتا آتا ہے کبھی جاتا ہے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۵). ۵. (أ) **ساٹھ منٹ یا ڈھائی گھڑی کا وقت.** ساعت سے ایک گھنٹا ظاہر ہوتا ہے. (۱۸۴۲ ، رسالہ علم ہیئت ، ۱۳۵). ہر روز ایک گھنٹہ لکھنے کی تعلیم ہونا چاہیے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱۴). اس ایک تو مان (ہے) ماہوار پر شاید گھنٹا بحث میں لگا ہو گا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۷۹). (أأ) **اسکول وغیرہ میں کسی مضمون کی تعلیم کا مقرر یا محدود وقت ، پیریڈ.** ان کی غیرحاضری ... ان گھنٹوں سے جو ہفتے میں دینیات کی تعلیم کے واسطے مقرر ہے ، مثل معمولی غیرحاضری کے متصور نہ ہو گی. (۱۸۸۳ ، مکاتیب سر سید ، ۱ : ۱۶۴). جب ریاضی کا گھنٹہ آیا ... جو جو ریاضی کا پڑھنے والا تھا ماسٹر صاحب کی خدمت میں آ حاضر ہوا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۴). [گھنٹہ (رک) کا متبادل املا].

---گھر (---فت گھ) امذ.
وہ اونچا مینار جس میں چاروں طرف بڑی بڑی سوئیاں اور نشانات ہوتے ہیں اور ہر طرف سے وقت بتاتے ہیں.

کبھی گِنتا نہ گھڑیاں جوشِ وحشت میں شبِ فرقت
نہ گھنٹا گھر اگر ہوتا الف چاکِ گریباں کا

(۱۸۹۹ ، دیوانجی ، ۱ : ۲). ضرورت ہے کہ ان کی یادگار میں وقتِ رخصت گھنٹہ گھر تعمیر کیا جائے. (۱۹۰۳ ، انتخاب فتنہ ، ۴۳). بلدیہ کے دفتر اور گھنٹا گھر بھی یہیں ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۱۷). [گھنٹا + گھر (رک)].

---ہلانا محاورہ.
وقت گزاری کرنا ، دن گزارنا ، وقت پورا کرنا. اگر حقیقت اس صورت کی معلوم ہو جائے گی تو میں بھی چندے یہیں گھنٹہ ہلاؤں گا. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۶۹).

گَھنٹال (فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : **گھنٹہ.**

رفعت و شان بزرگی میں کہوں کیا اس کی
مرتفع جس کے مہ و مہر سے ہوویں گھنٹال
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۰).
بجے ہے ایک طرف بین اک طرف قانون
کوئی رباب بجاتا ہے اور کوئی گھنٹال
(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۱۳). [گھنٹہ (بحذف ہ) + ال ، لاحقۂ صفت].

گَھنٹالی (فت گھ ، سک ن) امذ.
گھنٹا بجانے والا ، گھڑیالی (فرہنگ اثر). [گھنٹال + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَھنٹکا (فت گھ ، غنہ ، سک ٹ) امذ.
حلق کا کوّا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घंटिका].

گَھنٹوں (فت گھ ، سک ن ، و مج) امذ ؛ ج ؛ م ف.
گھنٹہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، دیر تک ، بہت دیر میں ، تاخیر سے ؛ تراکیب میں مستعمل جیسے گھنٹوں انتظار کرنا ، گھنٹوں میں وغیرہ. مگر وہ گھنٹوں ، پہروں اپنے دروازے سے لگ کر کھڑا ... اس کی ایک جھلک کا منتظر رہتا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۶۵). ان کی گفتگو اتنی دلچسپ ہوتی ہے کہ گھنٹوں سنی جا سکتی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۵ نومبر ، ۹).

---کھانا ف مر ؛ محاورہ.
دیر تک کھانا کھانا ، بہت دیر میں کھانے سے فارغ ہونا. والد صاحب اس کے لیے میز کرسی لگواتے ، انگریزی کھانا تیار کرواتے اور پھر گھنٹوں اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۴۷).

گَھنٹہ (فت گھ ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
رک : گھنٹا. کلاک ، گھنٹہ اور گھڑیال سے ،گھنٹہ پورے ہونے پر آواز نکلتی ہے گھڑی سے نہیں. (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۱۵۰). دو دو چار چار گھنٹے تک بجلی غائب رہنے کے بعد یہ فالٹ دور ہو جاتے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ فروری ، ۳). [گھنٹا (رک) کا ایک املا].

---گَھر (---فت گھ) امذ.
رک : گھنٹا گھر. چاندنی چوک کے وسط میں گھنٹہ گھر ہے. (۱۹۲۲ ، رہنمائے سیر دہلی ، ۷). یورپ میں میناروں کی تلاش میں نکلا تو بیشتر گرجا گھر میں ملے یا گھنٹہ گھر میں ، کچھ مینار پُرانے قلعوں کے دیکھے. (۱۹۷۳ ، آواز دوست ، ۱۸). [گھنٹہ + گھر (رک)].

---والا امذ.
گھنٹہ بجانے والا ، گھنٹہ گھر کا نگراں.
کیا عیاں ہو گیا سفیدۂ صبح
گھنٹے والے گجر بجاتے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۹۷).

گَھنٹی (فت گھ ، سک ن) امث.
چھوٹا گھنٹہ. ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر وحی کیونکر آتی ہے ، آپ نے فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح میرے پاس آتی ہے اور مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۱). محل کی گھنٹی دوسری مرتبہ بجی اور وہ جلدی سے چل دی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۶۸). [گھنٹا (رک) کی تصغیر].

---تَرَنْگ (---فت ت ، ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) **وہ ساز یا باجا جس میں سے گھنٹی کی سی آواز نکلے.** اسی طرح کے ساز گھنٹی ترنگ اور گجر ترنگ اور جھانجھ ترنگ وغیرہ ہوتے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۳). [گھنٹی + ترنگ (رک)].

---ٹَنٹَنانا ف مر ؛ محاورہ.
زور سے گھنٹی بجنا. مندر میں سنکھ اور گھنٹیاں ٹنٹناتیں تو شہر سے سیکڑوں ہندو دیو مان پھول پان لیے مندر میں آ جاتیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۸).

---دینا محاورہ.
(گھنٹی بجا کر) **آگاہ کرنا ، باخبر کرنا.** میں نے تاکید کر دی جب ان میں سے کوئی گھر پر آئے مجھے فوراً گھنٹی دینا. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۵۷). اہلِ محلہ کی موت ، اہلِ شہر کی موت سب درجہ بدرجہ اس کو اس کی موت کی گھنٹی دیتی ہے. (۱۹۲۵ ، مجالس حسنہ ، ۱ : ۶۲).

---نُما (---ضم ن) صف.
گھنٹی کی شکل کا ،گھنٹی سے مشابہ یا ملتا جُلتا. گھنٹی نُما (Bell Shaped) اگر Corolla کا Shape کچھ اس طرح ترتیب پا جائے کہ اس کی شکل گھنٹی سے ملتی جلتی ہو تو اس کو (Bell Shaped Campunolate) کہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۹۰). [گھنٹی + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھنا].

---ہونا محاورہ.
گھنٹی بجائی جانا ، گھنٹی کے ذریعے اعلان ہونا.
بس اب چلنے ہی کو ہے پادری صاحب کا اسپیشل
وہ دیکھو ہوچکا سنگل یہ دیکھو ہو گئی گھنٹی
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶۸).

گَھنٹے (فت گھ ، سک ن) امذ ؛ ج.
گھنٹا / گھنٹہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل

---کی امث.
بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک بچہ بے خبری میں دوسرے کی گُدی پر دھپ لگا کر کہتا ہے ، گھنٹے کی. مولا بخش سے کسی نے کہا کہ مولا بخش نکی آوے تو مولا بخش اپنا ایک پاؤں اٹھا لیتا اور وہی لڑکا جب گھنٹے کی کہتا تھا تو مولا بخش زمین پر پاؤں رکھتا تھا. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۹).

ـــ موزچَھل سے اُٹھانا محاورہ.
(ہندو) گھنٹے بجاتے اور مورچھل کرتے اور روپیہ پیسہ وغیرہ کسی بڈھے مُردے پر سے بکھیرتے ہوئے ، جلانے کے لیے لے جانا ، دھوم دھام کے ساتھ بڈھے مردے کی نکاسی کرنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

گَھنْچ (فت گھ ، غنہ) امذ.
گردن ، گلا ، حلق ، نرخرا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھچ (گھٹ (۱) کا محرّف) کا انفی املا].

گُھنڈا (ضم گھ ، سک ن) امذ.
(کاشتکاری) بال یا بھٹے کا اُبھار (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳) . [گُھنڈی (رک) کی تکبیر و تذکیر].

ـــ جَمْنا ف ل ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) بال یا بھٹے پیدا ہونا (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳).

گُھنڈی (ضم گھ ، سک ن) امث.
۱. کپڑے کی گول (سلی ہوئی) گٹھلی سی جو حلقے یا کاج میں لگ جاتی ہے (دونوں حصوں کو ملا کر گُھنڈی تکمہ کہتے ہیں) بٹن کی ایجاد سے پہلے بھی گریبان کو بند کرنے کے لیے استعمال ہوتی تھی.

کبھی سرخ نیمہ بدن میں جیسے
زمرد کی گھنڈی لگی ہے جیسے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲). مرد و زن ... گھنڈیاں اور مندرے اور حلقے اور انگوٹھیاں اور سب ظروف سونے کے لائے .(۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۳۵۷). ایک دن بادشاہ نے جو قبا پہنی تو اس میں لعل کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۰۷). صاحبو! یہ بٹن ہی اچھے رہتے ہیں اور بازار سے لے آئیں گے گر ٹوٹ گیا ، بلکہ پرانے زمانے کی گھنڈیاں اور تکمے اور اچھے تھے . (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۱۳) . ۲. کسی چیز کا کوئی گول اُبھرا ہوا حصّہ جیسے گھڑی میں کوک بھرنے کی چابی کا موٹا سرا یا بلب روشن کرنے کا بٹن وغیرہ. ان زرد گھنڈیوں کے نل کی چوٹی پر ایک اور گھنڈی نظر آئے گی. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۱ : ۲۰). طلبا کلدار کھلونا نہیں سمجھے گئے کہ کسی گھنڈی کے دبانے سے ... مرضی کے موافق کوئی نشست و برخاست کی وضع اختیار کر لیں. (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۱۶) . ٹی وی میں ایک گھنڈی ہوتی ہے جب چاہیں گُھما کر اسے بند کر سکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ دسمبر ، ۹). ۳. دھان کی دوبارہ پھوٹی ہوئی جڑ. دھان کا سٹہ اور اس حصّے ، ڈنڈی ، ثانوی شاخ گھنڈی. (۱۹۷۰ ، چاول ، دستورِ کاشت ، ۲۶). ۴. وہ ڈنٹھل جو چنے کا بُھس نکال کر رہ جاتا ہے (فرہنگِ آصفیہ). ۵. گرہ ، بندش ؛ (مجازاً) دل کی گرہ ، بال ، فرق ، کدورت.

خدا کے واسطے اے یار ہم سیں آ مل جا
دلوں کی کھول گُھنڈی غنچے کی طرح کِھل جا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۱).

نہ لگا رشتۂ الفت میں گرہ جانے دے
دل کی گھنڈی کسی مہجور کی آ کھول کے چل

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۹).

کس لیے چپ چاپ ہے اے میرے پیارے کچھ تو بول
اس قدر کیوں ہو گیا دلگیر گُھنڈی دل کی کھول

(۱۹۵۶ ، ظفر علی خاں ، نگارستان ، ۳۳). ۶. (کاشت کاری) گنّے کی پوری پر نئی شاخ کے پھٹاو کا نشان ، اکھوا (ا پ و ، ۶ : ۹) . ۷. ارنڈ کی شاخ پر پیدا ہونے والی ابھرواں چیز . علاج اس کا یہ ہے کہ گھنڈیاں ارنڈی کی آدھ پاؤ کھاری نمک آدھ پاؤ دونوں کو باریک پیس کر تین روز تک گھوڑے کو کھلائیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، (ترجمہ) ، ۲۹). ۸. آم یا کیری کے منہ کا اُبھار جس کو ہٹانے سے پھل میں سوراخ ہو جاتا ہے اور رس نکلنے لگتا ہے . آم کو پُلپلا کر اس کی گھنڈی اکھیڑ کر دونوں ہونٹ چسپاں کرکے رس چوسنا . (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۲ ، ۱ : ۵۲۶). [مقامی].

ـــ پَرْدَہ (ـــ فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
پانی کے آلے یا نل وغیرہ میں پانی کی رکاوٹ جو گھنڈی دار ہوتی ہے. آلوں کے پردے طرح طرح کے ہوتے ہیں ... اور دوسرے کو گھنڈی پردہ اور دم پردہ کہتے ہیں .(۱۸۳۳ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۰). [گھنڈی + پردہ (رک)].

ـــ پَڑْنا محاورہ.
سانس رک جانا.

ہنسلی گئی گھنڈی پڑی کوّا گِرا تو دانی سے
ملواؤں اے لوگو کسے پوچھوں پوچھاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۲).

ـــ دار صف.
جس میں گھنڈی یا مروڑی سی لگی ہو ، جس کا ایک سرا گول ہو ، نکیلے کی ضد. پہلے تو پر ایک کاغذ اور پنسل لے کر ہو بیٹھی پھر ایک ایک پنکھڑی کو کاغذ پر گھنڈی دار سوئیوں سے چپکا کر خاکہ اُتار لیا . (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۶۶) . [گھنڈی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ ڈالْنا محاورہ.
ماتھے پر شکن ڈالنا ، تیوری پر بل ڈالنا ، تیوری چڑھانا. کیا مطلب نصیر احمد نے ماتھے پر گھنڈی ڈالتے ہوئے پوچھا ، چچا میاں کا یہ احسان کم ہے کہ ... جنید کو بھیج دیا ہے . (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۷).

ـــ کھولْنا محاورہ.
گرہ کھولنا ، بند کھولنا ، بٹن کھولنا ؛ شکایت دور کرنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

ـــ لَگانا محاورہ.
بٹن لگانا ، بند باندھنا ، تکمہ کو حلقے کے اندر داخل کرنا ، گھنڈی ٹانکنا ، بٹن ٹانکنا (فرہنگِ آصفیہ).

---نُما (---ضم ن) صف.
گھنڈی سے مشابہ ، گھنڈی جیسا . نوخیز نشمیر فطرینہ پر ایک گھنڈی نما اُبھار کی شکل میں نمودار ہوتی ہے . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۴۲) ۔[گھنڈی + ف: نما ، نمودن - دکھانا ، دیکھنا]۔

گھنس (فت گھ ، غنہ) امذ (قدیم).
۱. **راز ، بھید.**

جز کل میں چھپے نہ عکس اس کا
یو بول نہ صاف بل گھنس کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱). ۲. **گھاس.**

نبی صدقے قطب کے دشمناں کوں کاٹنے گھنس جوں
توا چند کابلی خنجر پکڑ کر ھتا میں آیا عید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۷). [مقامی].

گُھنس (ضم گھ ، مغ) امث.
گھونس (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل.

---مُوہا (---و مع) صف (مث : گھن موہی/مونی).
گھونس کا سا منہ رکھنے والا ، نوکیلا ، چونچدار . بنّو ... چار خانے کا اتنکا لہنگا سا بھڑکاتی ، گھنس مونی (موہی) جوتی بکری کی سی کھریاں ... جھٹ دینی اندر گھس آئی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر ، ۸۳). [گھنس (رک) + مُوہ (منھ (رک) کا ایک املا) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گھنشام / گھنشیام (فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : گھن (تحتی الفاظ).

کونال وہ تھا جس نے اعداد نکالے ہیں
گھنشام وہ تھا پہلے جو قائل وحدت ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۱۷۳).

مسجد سے جمیل آیا ہے یہاں گانے دے پجاری گانے دے
یہ اپنے من کا روگی ہے لیکن گھنشام کا جوگی ہے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۲۹). [گھن + شام / شیام (عَلَم)].

گُھنکٹ (ضم گھ ، مغ ، فت ک) امذ (قدیم).
رک : گھونگٹ.

گُھنکٹ کھول ہوسے لیے ذوق سوں
سو چولی کے بند توڑ سب شوق سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۶).

برقے سوں جیوں لایا گھنکٹ میں دغا کھایا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۲).

سو سنیکار اپس کر گھنکٹ ناز سات
چلی وبَن لٹکتی بدھی کے سنگات

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۷).[گھونگٹ (رک) کی تخفیف].

گُھنگچی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث : گونگچی ، گھونگچی ، گھونگھچی.
سرخ اور گول ، کالے منہ کا بیج جو تسبیح کے دانے کے برابر ہوتا ہے اور اس سے سونا تولتے ہیں ، رتی ، رک : گونگچی.

ملیاں آج ناریاں سو سینسار کیاں
انکھیاں لال گھنگچیاں پر یک نار کیاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲) . گھونگچی کے گلدستہ نے گلدستہ شقائق و ریاحین کے تئیں اپنی روشنی...سے داغ داغ کر دیا تھا. (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۱۳۴).

سرخی ان ایڑیوں کی موتیوں کو جوتی کے
گھنگچیاں کرکے دکھا دے تجھے یہ جیسا بن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۶). ایک جا پر تولتے ہیں گھنگچی اور یاقوت کو. (۱۸۳۵ ، حکایات سخن سنج ، ۱۳). حکمائے ہند نے اشیا کے وزن کی ابتدا ایک گھنگچی سے کی ہے .(۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۱۸).

گھنگچی دہن لبوں کو مسّی نے بنا دیا
اے شاد نکتہ ہیں کو بھی یہ سوجھتی نہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۲). یہ بیل آس پاس کے درختوں پر پھیل جاتی ہے ... ان پھلیوں میں سے بیضوی شکل کے اور براق بیج نکلتے ہیں جو گھنگچی کہلاتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۶). ایسے لفظ جن میں ایک ہائے مخلوط لکھی جانے کی بھابھی ... گھنگرو ، گھنگچی ، گھنگرائے . (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۳۱). [گھونگچی (رک) کی تخفیف].

گُھنگر (۱) (ضم گھ ، مغ ، فت گ) امذ ؛ ~ گھنگھر.
رک : گھونگر ؛ بالوں کا حلقہ ، بالوں کا بَل یا گھماؤ. اِس عمل کو گلے بگلے سے دُہرانے سے بال اپنے آپ گھنگر قبول کر لیتے ہیں. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۱۲۰). [گھونگر (رک) کی تخفیف].

---وال / والا صف.
گھونگر یالے ، گھونگر والے (بال).

سو اُمیداں کے انند پھول چمن من میں کھلے ہیں
گھنگروال بال پیالے منے مد بھرکے پلاوے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۱). میوزیم میں ایک عورت کی تصویر کا ایک ٹکڑا ہے جس کے بال سیاہ اور گھنگر والے ہیں. (۱۹۶۲ ، مسلمانوں کے فنون ، ۴۴). [گھنگر + وال / والا (رک)].

---یالا صف.
رک : گھنگر والا . چمکدار پیشانی پر سیاہ گھنگریالے بال کیسے بھلے معلوم ہو رہے ہیں. (۱۹۴۰ ، روشنک بیگم ، ۲۰۶). سر پر گھنگھریالے بال جن میں کوئی چیز چمک رہی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۹۹). [گھنگر + یالا ، لاحقۂ صفت].

گُھنگر (۲) (ضم گھ ، مغ ، فت گ) امذ.
رک : گھنگرو.

جب جب بن میں گھنگر باجے وہ مستی میں ڈولے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۶۹). [گھنگرو (رک) کی تخفیف].

---بَند بھائی (---فت ب ، سک ن) امذ.
ناچنے گانے والے ایک دوسرے کو آپس میں کہتے ہیں ، کنچن بچّہ (نوراللغات). [گھنگر + ف : بند - بستن - باندھنا + بھائی (رک)].

گھنگرالا (ضم گھ ، غنہ ، کس گ) صف مذ.
گھونگر والا ، بل کھایا ہوا (بال وغیرہ). ایسے لفظوں کی نا تمام فہرست یہ ہے ، ... گھنگچی ، گھنگرالے ، گھنگریا ، گھنگرا. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۳۱). [گھنگر + الا ، لاحقۂ صفت].

گھُنگرالی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) صف مث.
گھنگرا (رک) کی تانیث ، مڑی ہوئی ، بل کھائی ہوئی (زلف ، اون وغیرہ). اس پر بھیڑ کے نرم نرم گھنگرالی اون کا نفیس کوٹ اور بھر شادی کا سرخ سائن کا لبادہ. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین ، ۳۲۲). [رک : گھنگر (۱) + الی ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

گھُنگرانا (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) ف ل.
بل دار ہو جانا ، حلقے کی طرح مڑ جانا (بالوں کے لیے مستعمل).

پھانسی دے دیجیے گھنگرائے ہوئے بالوں سے
آخری سانس میں ہو مشکِ ختن کی بُو باس

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۷) [رک: گھنگر (۱) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گھُنگرُو (ضم گھ ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ؛ سگھنگھرو.
۱. مٹر کے برابر یا اس سے کچھ بڑا دھات کا بنا ہوا گول دانہ (خول والا) جو ہلنے سے بجتا ہے نیز اسی قسم کے دانوں سے بنا ہوا ایک زیور جو اکثر ناچنے والیاں/والے ناچتے وقت پہنتے ہیں ، زنگلہ.

گھنگرو و گھنٹ مست جھنک ساز کر چلے
سونا دسنک مست متی جائیں بار ڈر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

امرت کی کچھ نیں حاجت مردے اٹھیں گے جی کر
گھنگرو کا گر سناویں جھنکار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۱).

سو لچھمن چلی چال جب پگ اوٹھا
بجے پگ میں گھنگرو محل جھنجھنا

(۱۷۵۲ ، قصۂ کام روپ و کلا کام ، ۱۸).

جی اوٹھے مُردے ہزاروں سن کے گھنگرو کی صدا
واسطے زندوں کے لایا موت کا پیغام رقص

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۳).

حاصل ہو لطفِ رقص بھی ہر چوکڑی کے ساتھ
سونے کے گھنگھروؤں کے ہیں قابل ہرن کے پانو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۰).

آتی تھی خوشبوں سے ہر بار
رقاصہ کے گھنگھروؤں کی جھنکار

(۱۹۲۶ ، سیف و سبو ، ۱۱). سب سے پہلے تو میں نے یہ کام کیا کہ اپنے پانو سے گھنگرو اتار کر پھینکے ، یہ کم بخت میری آمد کا اعلان کرتے جاتے تھے.(۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۱۶۵). **۲. وہ آواز جو نزع میں دم اَٹکنے سے نکلتی ہے ، گھرّا ، بلغم جمع ہو جانے سے تنفس میں پیدا ہونے والی آواز.**

جان قالب میں نہ ٹھیری رقص جاناں دیکھ کر
مجکو گھنگرو اوس کی سارنگی کا لہرا ہو گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳).

بن کے معشوق جو عاشق کی قضا آتی ہے
صاف خلخال کی گھنگرو سے صدا آتی ہے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۵۴). ہوائی گذرگاہوں میں مخاط کے اجتماع سے تنفس کی وہ شکل پیدا ہو جاتی ہے جسے گھنگرو کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، طب قانونی اور سمومیات ، ۵۳). **۳. سنی کا پھل جس کے اندر اس کا بیج گھنگرو کی طرح بجتا ہے ؛ ڈوڈا ، چنے کا خول** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : घर्घर + उक:].

ـــ باندھنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. گھنگرو پہننا ، ناچنے کی تیاری کرنا. شعلہ نقلی نے گھنگرو پانوں میں باندھے سازندوں نے ساز ملائے شعلہ نقلی نے گت ناچنا شروع کی. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۱). **۲. ناچنے میں شاگرد کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ بجانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. گھنگرو کی آواز نکالنا. اپنے پیروں میں بندھے ہوئے گھنگھرو بجاتے ہوئے چلا کرتے تھے. (۱۹۳۹ ، اور انسان مرگیا ، ۸۱). **۲. گھرّا لگنا.**

امیدوار تھے فرصت نصیب اس دن کے
بجایا موت نے گھنگرو تو شادیانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۷).

ـــ بجنا محاورہ.
گھنگرو بجانا (رک) کا لازم ، گھنگرو کا آواز دینا ، گھنگرو کا آواز پیدا کرنا ، گھرا لگنا.

اے بحر قطعِ زیست ہوئی رنج کٹ گیا
گھنگرو بجا خدا نے سنائی صدائے عیش

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳). رقاصہ کے پیروں میں پڑے ہوئے ... گھنگھرو باری باری بجتے تھے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۹).

ـــ بند بھائی (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
ناچنے گانے والے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں ، کنچن بچہ ، بولی زادہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھنگرو + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + بھائی (رک)].

ـــ بندھنا محاورہ.
گھنگرو باندھنا (رک) کا لازم ، ناچنا.

دنیا کا حال غیر ہے خلخالِ یار سے
گھنگرو بندھیں گے شیخ کے پائے ثبات میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۵).

ـــ بولنا محاورہ.
جان کنی کے وقت سانس کا رُک رُک کر چلنا ، قریب المرگ ہونا.

انسان کا دم نزع نہیں بولتا گھنگرو
زنگولہ یہی ہے کمر پیکِ اجل کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۴۲). بیمار کو جھک کر دیکھتے ہیں تو سانس اُکھڑ چکا ہے اور گھنگرو بول رہا ہے. (۱۹۲۹ ، ولایتی نئی ، ۳). اللہ تعالیٰ اپنے ... بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کا گھنگرو نہیں بولتا. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۱۶۱).

---دار صف.
گھنگرو جیسا گول اور کھنکتا ہوا ، گھنگرو کی طرح کا. گھنگرو دار کنکر سب قسم کے کنکروں سے اچھا ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، انجنیرنگ بک ، ۹). [گھنگرو + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سا لدا ہونا محاورہ.
سر سے پیر تک لدا ہونا ، کثرت سے ہونا.

یہ سوختہ آبلوں سے دیکھو
گھنگرو سا لدا ہوا کھڑا ہے

(؟ ، احسان (نوراللغات)).

---سا / کی طرح لدنا محاورہ.
کثرت سے پھنسیاں نکلنا یا آبلے پڑنا ، سیتلا کا خوب بھر کر نکلنا (فرہنگ آصفیہ).

---کا شریک امذ.
اہلِ رقص کی برادری میں شامل (دریائے لطافت ، ۱۰۵).

--- کھنکنا محاورہ.
گھنگرو بجنا ، گھنگرو کا آواز کرنا.

کچھ تار طنبوروں کے جھنکے ، کچھ ڈھمڈھمی اور منھ چنگ بجی
کچھ گھنگرو کھنکے جھم جھم جھم ، کچھ گت گت پر آہنگ بجی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۶۶).

---لگنا محاورہ.
گھنگرو بولنا ، جان کنی کے وقت خرخر آواز نکلنا.

ناچ میں توڑالیا تم نے تو دم ٹوٹا مرا
موت کا گھنگرو لگا پازیب کی چھم چھم کے ساتھ

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۶۷).

گھنگری (۱) (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : **گھگی ، کمبل یا چادر جو اس طرح سر پر ڈالیں کہ آنکھوں کے اوپر نوک سی نکل آئے** (پلیٹس). [گھونگی (رک) کا محرف].

گھنگری (۲) (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : **گھنگرو.**

گھنگریاں باندھ کے پیروں میں صبا اٹھلائی
جیسے انداز ترنم پہ کوئی قید نہیں

(۱۹۶۶ ، شکیب جلالی ، روشنی اے روشنی ، ۱۳۰). [گھنگرو (رک) کی تصغیر].

گھنگریا (کس گھ ، مغ ، فت گ ، سک ر) امث ؛ ~ گھنگھریا.
ایک قسم کا چھوٹا لہنگا جو بچیاں پہنتی ہیں. اس کو ریشمی خوبصورت گھنگریا اور شلوکہ پہنا دیا گیا تھا. (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۳). اس نے بندریا کو ایک گھنگھریا پہنا رکھی تھی. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھل ، ۸). [گھنگر - گھگر + یا ، لاحقۂ تصغیر].

گھنگڑی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : **گھنگری ، کملی ، کمبل (گدڑیوں کا).** مہتر موسی کون گھنگڑی اوڑنے کا ہوس پیدا ہوا. (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت). [گھنگری (رک) کا ایک املا].

گھنگنی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث ؛ ~ گھنگھنی.
ابلے ہوئے چنے ، لوبیا یا گیہوں جو بعض تقریبات میں تقسیم کیے جاتے ہیں (عموماً جمع میں مستعمل). گیہوں کو غصب کر کے اسکو پیس ڈالا ... اور اکثر منافع بھی اوسکے جیسے حریسہ اور گھنگنیاں وغیرہ فوت ہو گئے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵). صفر کے مہینے میں تیرہ تیزی کہنا اور اسے منحوس سمجھنا اور گھنگھنیاں پکانا ... یہ باتیں خلافِ شرع ہیں. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۵۹). ان کے لیے میٹھے چاول ، گھنگنیاں اور مرونڈا تیار کیا جائے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۴). [گھونگنی (رک) کی تخفیف].

گھنگنیاں (ضم گھ ، غنہ ، سک گ ، کس ن) امث ؛ ج.
گھنگنی (رک) **کی جمع ، تراکیب میں مستعمل ، چنے وغیرہ کے ابلے ہوئے دانے جو نمک مرچ ، کھٹائی ملا کر کھائے جاتے ہیں.**

کس طرح سوزِ غم کا کہوں چارہ‌گر سے حال
چھالے پڑے ہیں منہ میں مرے گھنگنیاں نہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۷۰). گیہوں کی گھنگنیاں آتی اور ... کنبے میں تقسیم کی جاتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۳۲). [گھنگنی + ان ، لاحقۂ جمع].

---منْہ میں بھر کر / بھرے بیٹھنا محاورہ.
چپ سادھ لینا ، خاموش بیٹھنا ، کسی بات کا جواب نہ دینا.

نہ ڈال آبلے اے گرمیٔ فغاں منہ میں
کہ چپکا بیٹھ رہوں بھر کے گھنگنیاں منہ میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۶).

گھنگنیاں منہ میں بھرے بیٹھے ہیں
نہیں سنتا وہ ہماری باتیں

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۵۹).

---منْہ میں بھرْ لینا / بھرْنا محاورہ.
چپ سادھ لینا ، کسی بات کے جواب میں خاموشی اختیار کرنا.

ہونٹوں کو تو کھول ہے کہاں تو
کیا منہ میں بھرے ہے گھنگنیاں تو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۶). کہتی تو ہو گی کہ کانوں میں ٹینٹیاں اڑا کر بیٹھ گئی یا منھ میں گھنگنیاں بھر لیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۹).

---منْہ میں بھرے ہونا محاورہ.
چُپ سادھنا ، خاموشی اختیار کرنا.

لایا نہ کچھ جواب پیام او پیامبر
کیا گھنگنیاں تھیں منھ میں وہ اپنے بھرے ہوئے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۶).

گھنگھوٹا (ضم گھ ، مغ ، و مج) امذ.
فریب ، چال بازی ، دھوکا (عموماً چھنال کے ساتھ مستعمل).

چُپ رہو اتنے چھنال گھنکوٹے نہ کر ٹسوے نہ بہا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۴۸). [گھنکوٹ (گھونگھٹ (رک) کا بگاڑ) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گھنکور (فت گھ ، غنہ ، و مج) صف.
۱. رک : **گھن گھور ، نہایت سیاہ اور مہیب (بادل ، گھٹا وغیرہ)**. آسمان پر کالی گھٹا گھنکور گھمنڈ رہی ہے ، زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور امنڈ رہی ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۳).

گھنکھور گھٹا تُلی کھڑی تھی
پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹). گھنکور گھٹا گھری ہوئی تھی بادشاہ زادی جھولا جھولنے لگی. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۳۲). ۲. **گہرا ، تیز (نشہ وغیرہ)**.

مے پلا تند گھنکھرج پُرشور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنکور

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شفشقیہ ، ۱۳۱). [گھنکھور (رک) کا ایک املا].

---اَنْدھیرا (---فت ا ، مغ ، ی مج) امذ.
بہت زیادہ تاریکی ، بہت گہرا اندھیرا ، گھپ اندھیرا (مہذب اللغات).
[گھنکور + اندھیرا (رک)].

---ہونا محاورہ.
سیاہ یا مہیب ہونا ، چھا جانا ، پھیل جانا.

شمعوں پہ جلا رہا ہوں پیہم شمعیں
ظُلمت ہے کہ گھنکور ہوئی جاتی ہے

(۱۹۵۲ ، سموم و صبا ، ۳۴).

گھنکول (فت گھ ، مغ ، و مج) امذ.
نیلوفر ، کنول (لاط: **Nymphaea Lotus**) (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[مقامی].

گھنکولنا (فت گھ ، مغ ، و مج ، سک ل) ف م.
۱. (اُ) **پانی کو ہاتھ سے اچھی طرح چاروں طرف ہلانا ، پانی کو ہاتھ سے متھنا ، کسی رقیق چیز خصوصاً پانی میں ہاتھ ڈال کر چاروں طرف چلانا ، کھنگالنا اور ہلانا جس سے جمی ہوئی چیز پانی میں حل ہو جائے.**

اُسے بھینچو دباؤ یا ٹٹولو
اُسے چھیڑو اُچھالو یا گھنکولو

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۴). ایسے لفظ جن میں ایک ہائے مخلوط لکھی جائے گی ... گھنگریا ، گھنکرا ، گُھنگیاں ، گھنکولنا ، گھونگر. (۱۹۷۴ ، اُردو املا ، ۳۳۱). (اُا) **گھولنا ، خوب ہلانا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **اُلٹ پلٹ کرنا (کسی چیز یا مقصد کی تلاش میں).**

اللہ رے کسی درِ مقصد کی جستجو
عشاق پھینک دیتے ہیں دریا گھنکول کر

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۵۴). چوہیا ایسی اترائی کہ سارا جنگل کھوند مارا کبھی دریا کو گھنکولتی کبھی درختوں کا ستھراؤ کرتی. (۱۹۴۳ ، آج کل ، دہلی ، جولائی ، ۲۴). ۳. **چُھری ، چاقو وغیرہ پیٹ میں مار کے ہاتھ کو گُھما دینا.**

کویل کا دُور دُور درختوں پہ بولنا
اور دل میں اہلِ درد کے نشتر گھنکولنا

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۰). اس نے اپنا خنجر آبدار اپنے پیٹ میں گھنکول لیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۵).
[س : घूर्ण سے ماخوذ].

گُھنگونا (ضم گھ ، مغ ، و لین) امذ.
بجنے والا کھلونا ، جُھنجھنا ، آواز والا کھلونا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س: घुंघुर+आदि].

گُھنگی (ضم گھ ، مغ) امث.
(کاشتکاری) **ایک کیڑا جو گیہوں کی بالوں اور چنے کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [گھونگی (رک) کی تخفیف].

گھنگیر (فت گھ ، مغ ، ی مج) امذ.
رک : **کنگیری ، ایک خاردار درخت** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۹).
[مقامی].

گھنگیرا (فت گھ ، مغ ، ی مج) امذ.
گھگھر ، پیٹی کوٹ (پلیٹس). [گھنگھیرا (رک) کا ایک املا].

گِھنگھانا (کس گھ ، مغ) ف ل.
رک : **گِڑگِڑانا ، التجا کرنا ، گھگھیانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گھگھیانا (رک) کا بگاڑ].

گُھنگھَٹ (ضم گھ ، مغ ، فت گھ) امذ.
رک : **گھونگھٹ.**

اگر نانجنانچ ہے تو گھنگھٹ ہے کیا
نکل جائیں چل بیگ یاں ہٹ ہے کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۳).

لٹک لٹک گلے کہیا تو گھنگھٹ میں منہ چھپالی
آپس میں آپ ہنستی کہتا ہو کیا ہے ماتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۷). [گھونگھٹ (رک) کی تخفیف].

گُھنگھٹا (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ) امذ.
رک : **گھنگھٹ.**

کچھ تو بتا کس کی میٹھی بتیاں سن کر
بات چلت تو گھنگھٹا میں مسکاتی ہے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۳۳). [رک: گھنگھٹ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گھنگھَرج (فت گھ ، سک ن ، فت گھ ، ر) امث.
رک : **گھن گرج.**

مے پلا تند گھنگھرج پُرشور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنکور

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شفشقیہ ، ۱۳۱). [گھن گرج (رک) کا ایک املا].

گُھنگھرو (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ ، و مع) امذ.
رک : **گھنگرو.**

حاصل ہو لطفِ رقص بھی ہر چوکڑی کے ساتھ
سونے کے گھنگھروؤں کے ہیں قابل ہرن کے پانوں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۰). [گھنگرو (رک) کا ایک املا].

گھُنگھَریالا (ضم گھ ، مغ ، فت گھ ، سک ر) صف.
رک : **گھنگریالا ، حلقہ دار (بال).** لمبی ناک ، کشادہ پیشانی ، سر پر گھنگریالے بال جن میں کوئی چیز چمک رہی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۹۹). [گھنگریالا (رک) کا ایک املا].

گھَنگھَس (فت گھ ، مغ ، فت گھ) امذ.
جاٹوں کی ایک قوم کا نام (پلیٹس). [مقامی].

گھَنگھَن (فت گھ ، سک ن ، فت گھ) امث.
چرخی یا پہیے کی جلدی جلدی چلنے کی آواز ، بھاری بھرکم آواز ، (پن چکی کی) (پلیٹس). [گھن (حکایت الصوت) کی تکرار].

گھِنگھِنا (کس گھ ، سک ن ، کس گھ) صف مذ.
گھناؤنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھن (رک) + گھن + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گھَنگھَنانا (فت گھ ، سک ن ، فت گھ).(الف) ف ل.
(کسی پہیے کا) **گھن گھن کی آواز پیدا کرنا ، گھنگھناہٹ پیدا کرنا ، گھن گھن کی آواز دیتے ہوئے گھومنا.** چرخی بانس میں سے نکل کر سڑک پر گھن گھناتی ہوئی دوڑی.(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۷ : ۶). (ب) ف م. **پُرشور بنا دینا ، گھن گھن کی آواز سے چکرا دینا (سر وغیرہ).** کھڑکھڑانا ، گھنگھنانا ... پنہنانا وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۴۸). دھماکے کی آواز آتی اور میز پر رکھے ہوئے صفیہ کے سر کو گھنگھناتی ، دیواروں کو تھرتھراتی ، فضا میں ایک چیخ مار کر نہ جانے کہاں نکل گئی. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۰۱). [گھن (حکایت الصوت) + گھن + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گھِنگھِنانا (کس گھ ، سک ن ، کس گھ) ف ل.
گھن کھانا ، نفرت کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھن (رک) + گھن + انا ، لاحقۂ مصدر].

گھَنگھَناہَٹ (فت گھ ، غنہ ، فت گھ ، ہ) امث.
چرخی یا پہیے کے چلنے کی آواز ، گھن گھن کی آواز ، بھاری بھرکم آواز. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وحی کو جو آپ پر اُترتی تھی ... گھنٹی بجنے اور مکھیوں کی گھنگھناہٹ کی آواز میں اس کو پاتے تھے.(۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵۴). اُس کے پہیوں کی گھنگھناہٹ میرے کانوں میں آ رہی تھی. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۷۵). ساری لڑکیاں کھڑی ہوئی یہ مسلسل گھنگھناہٹ سُنتی رہیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). [گھن (حکایت الصوت) + گھن (رک) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گھُنگھنی (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ) امث.
رک : **گھنگنی ، اُبلے ہوئے چنے ، گیہوں وغیرہ.** کھولتے ہوئے پانی میں اُبالیں ، گھنگھنیاں پسائیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳). [گھنگنی (رک) کا ایک املا].

گھُنگھنیاں (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ ، کس ن) امث ؛ ج.
گھنگھنی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.
وہ ہوں برگشتہ مقدر آسماں دوں نواز
گھنگھنیاں مانگوں تو لوہے کے چنے چبوائے گا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹۱). [گھنگھنی + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ مُنْھ میں بَھرے بَیٹْھنا محاورہ.
چپ سادھ لینا ، خاموش رہنا. میں نے دوبارہ کہوایا پھر بھی آپ منہ میں گھنگھنیاں بھرے بیٹھے ہے.(۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۶۴).

گھَنگھور (فت گھ ، مغ ، و مج) صف.
۱. **نہایت سیاہ ، خوفناک ، مہیب ، ڈراونی آواز والا (بادل وغیرہ).** دفعتاً گھنگھور اندھیرے میں بادل پھٹ کر دنیا کو ... تیز شعاعوں سے منور کر دیتے ہیں. (۱۹۱۲ ، خیالات عزیز ، ۲۲).
فردا کا پُرپیچ دھندلکا ماضی کی گھنگھور سیاہی
یہ خاموشی ، یہ سنّاٹا اس پر اپنی کور نگاہی
(۱۹۸۳ ، سر و ساماں ، ۸۱). ۲. **گہرا ، شدید ، کڑا ، سخت (کوئی حالت یا کیفیت).** اس کی طبیعت پر شروع ہی سے ایک اُداسی چھائی ہوتی ہے ایک گھنگھور اُداسی. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۱۶). ۳. **معرکے کا ، گھمسان کا ، زور کا.**
چلی ایسی تلوار گھنگھور واں
کہ دریا ہوا اک لہو کا رواں
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۶۷). [گھن گھور (رک) کا ایک املا].

ـــ بادَل (ـــ فت د) امذ.
نہایت کالے اور ڈراونے بادل ، گھنگھور گھٹا.
خدا کے واسطے ساقی پیالے جام بھر کر دے
ہوائے سرد ہے چھایا ہوا گھنگھور بادل ہے
(۱۸۷۳ ، دیوان جرار ، ۱۰۴). پھر گھنگھور بادل چھا گئے ، تیز تیز ہوائیں چلنے لگیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۹۱). [گھنگور + بادل (رک)].

ـــ بَدَرْیا (ـــ فت ب ، د ، سک ر) امث.
رک : **گھنگھور بادل.**
ایک تو یہ گھنگھور بدریا پھر برہا کی مار
بوند پڑے ہے بدن پہ ایسے جیسے لگے کٹار
(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۵۲۷). [گھنگھور + بدریا (بدری / بدلی (رک) کی تصغیر)].

ـــ گھَٹا (ـــ فت گھ) امث.
رک : **گھنگھور بادل ، نہایت گھری اور ڈراؤنی گھٹا.**
جھوم جھوم آتی ہے گھنگھور گھٹا ساون کی
ٹھنڈی ٹھنڈی چلی آتی ہے ہوا ساون کی
(۱۸۸۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۷۴). آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۲۲۸).

ماضی کی گھنگھور گھٹا میں چھپا بیٹھا سوچ رہا ہوں
کس کی یاد چمک اٹھی ہے دھندلے خاکے ہوئے اُجاگر
(۱۹۸۳ ، سرو ساماں ، ۱۳۵) . اف : آنا ، چھانا ، گِھرنا
[گھنگھور + گھٹا (رک)].

ـــ گھٹا اُٹھنا محاورہ.
خوب گھٹا چھانا ، بادلوں کا امڈ کر آنا ، گہری گھٹا چھانا.
فرقتِ یار میں گھنگھور اٹھی ہے جو گھٹا
اشکِ خوں آنکھ بھی آمادہ ہے برسانے کو
(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۷۹).

گھنگھوڑنا (فت گھ ، مغ ، و مج ، سک ڑ) ف م.
رک : **گھنگولنا جو فصیح ہے ، خوب ہلانا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[رک : گھنگھولنا (ل مبدّل بہ ڑ)].

گھنگھولنا (فت گھ ، مغ ، و مج ، سک ل) ف م.
رک : **گھنگولنا ، خوب ہلانا** (پلیٹس). [گھنگولنا (رک) کا ایک املا].

گُھنْنا (ضم گھ ، سک ن) ف ل.
گھن لگنا. (لکڑی یا اناج وغیرہ کا) کیڑا لگنے سے خراب و خستہ ہو جانا ؛ (کنایۃً) کسی فکر یا دُکھ میں مبتلا ہونا ، رنجیدہ ہونا.
ہوا کیا گر بظاہر خوب ہے احوال قائم کا
وہ باطن میں تو تجھ بن طرح سے لکڑی کی گھنتا ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹).
گلوں کی ہو خیر ہمصفیرو خزاں سے ہر شاخ تر گُھنی ہے
پریدہ رنگِ رخِ چمن ہے خبر یہ اوڑتی ہوئی سنی ہے
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹۷). گُھنتا (گُھن سے). (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۵۱). [گُھن (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گَھنور (فت گھ ، و مج) صف (قدیم).
رک : **گھنا ، گنجان.**
لٹ تیری کجلئی ، تو کھب ہے گھنور
چک تیری ات اچک ، تو چھب تیتال
(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۳). [گَھن (رک) + ور ، لاحقۂ صفت].

گِھنَور (کس گھ ، و لین نیز مج) صف مذ (قدیم).
مکروہ ، **گھناؤنا ، جس سے گِھن آئے ، گندہ ، غلیظ شخص.**
اے یار ہو دو تو چور ہے اے
ہو چور تو او گھنور ہے اے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳). [گھن (رک) + ور ، لاحقۂ صفت].

گِھنَوری (کس گھ ، و لین نیز مج) امث (قدیم).
قابلِ نفرت کام ، گندی حرکت ، گناہ.
کیا ہوں میں خدا کی ایک چوری
جو ہوں کوئی نا کیا ہونے کا گھنوری
(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور (ق) ، ضعیفی ، ۵). [گھنور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَھنوں (فت گھ ، و مج) صف.
بہت ، بےحد ، بےشمار ، وافر. لا کھوں کی جاگیر تھی اللہ نے گھنوں روپیہ دیا تھا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۰). [گَھن (رک) + وں ، لاحقۂ صفت].

گِھنَونا (کس گھ ، و لین نیز مج) صف مذ.
گھناؤنا ، قابلِ نفرت ؛ (مجازاً) ذلیل ، جس سے گِھن آئے ، میلا ، گندہ ، غلیظ. تم نے ہمیں فرعون اور اس کے خادموں کی نظر میں ایسا گِھنونا کیا ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدّس ، ۲۲۶) . مکھیے بھدبسلے ، کیکلے اور گھنونے ہوتے ہیں . (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۲۰) . [گِھن + ونا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
گھنونا (رک) کی حالت ، مکروہ کام ، گندی حرکت. پوچھا کہ حضرت یہ کیا گھنونا پن ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۳۰ ، ۱۰ : ۵)
[گھنونا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کام امذ.
وہ کام جس سے کراہت محسوس ہو ، گندی حرکت ، گندہ کام. کمار بابو نے کہا - اس گھنونے کام سے کراہت نہیں آتی . (۱۹۴۳ ، جنّت نگاہ ، ۱۷۵). [گھنونا + کام (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
قابلِ نفرت بنا دینا ، کسی چیز کو مکروہ صورت کر دینا. اس زمین کے باشندوں میں ... مجھے گھنونا کر دیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدّس ، ۱۳۵).

گِھنونْدا (کس گھ ، و مج ، مغ) صف.
رک : **گھنونا** (پلیٹس). [گھن (رک) + وندا ، لاحقۂ تصغیر مذکر].

گِھنَونی (کس گھ ، و لین نیز مج) صف مث.
۱. **مکروہ ، گندی ، غلیظ.** وہ اس سے انتہا کی نفرت کرتا تھا ... جیسے کوئی شخص کسی سب سے زیادہ گھنونی اور بدلدّر شے سے نفرت کرتا ہے . (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۲). ۲. **قے لانے والی.** نہ وہاں ناک سے رطوبت نکلے گی ، نہ بلغم اور کھکھار جیسی گھنونی چیزیں ہونگی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۳۹). [گھنونا (رک) کی تانیث].

گَھنی (فت گھ) صف مث.
۱. **گنجان ، پاس پاس ، متصل.** اسی طرح اگر قحط مقامی بھی ہو تو اس کا اثر نہایت جانفرسا ہوتا ہے کیونکہ آبادی بہت گھنی ہے. (۱۹۲۳ ، ویدکِ ہند ، ۷). ۲. **بہت ، وافر ، ڈھیر ساری ، زیادہ (مذ : گھنا)** . راجہ نے ایک ہانڈی مدھ سے بھری پردھان کے آگے رکھوا دی پل مارنے میں گھنی مکھیاں اُس پر آن جمیں قلب پردھان نے سیس نوا کر کہا میرے چت میں آیا . (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۷۱). ۳. **جس کی شاخیں یا ریشے وغیرہ بہت پاس پاس ہوں یا بہت سے ہوں (درخت ، پودے وغیرہ)** .

پھر خواب میں دیکھا کہ اچھی گھنی سات بالیں ایک نال پر نکلیں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۶۲). سرپت اردگرد بوئی ہوئی ایسی گھنی کہ چڑیا تک کا گزر نہ ہو سکے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰).

کتنے سینوں کی تمنائیں رہینِ اضطرار
ان گھنی پلکوں کی رنگیں چھاؤں میں ہیں بیقرار

(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۳۰). ۴. گنجان سایہ (جس میں دھوپ نہ چھنے ، چھانو کے لیے مستعمل).

کہتا ہے مسافر سے یہ ہر نخلِ مدینہ
آرام ذرا لے لو یہاں چھاؤں گھنی ہے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۳۷).

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

(۱۹۱۱ ، حفیظ جونپوری ، د ، ۱۶۸).

یادوں کی گھنی چھاؤں بھی رخصت ہوئی گھر سے
اک اور سفر کے لیے لوٹ آؤ سفر سے

(۱۹۷۷ ، دریا آخر دریا ہے ، ۵۳). ۵. سیاہ رات ؛ مراد : سیاہ ، مہیب ، ڈراؤنی.

نیند تو خواب ہے اور ہجر کی شب خواب کہاں
اس اماوس کی گھنی رات میں مہتاب کہاں

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۱۴۴). [گھنا (رک) کی تانیث].

ـــ داڑھی/ڈاڑھی امث.
وہ داڑھی جس کے بال برابر ایک دوسرے سے ملے ہوئے نکلے ہوں (چھدری کی ضد). لانبا قد ، دہرا بدن ، سر پر پٹے ، گھنی داڑھی ، بالوں پر مہندی لگاتے تھے. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۴). [گھنی + داڑھی/ڈاڑھی (رک)].

ـــ گَھنی (ـــ فت گھ) صف مث.
نہایت گھنی ، بہت گنجان.

بڑ رہیے کسی شجر کے نیچے
کیا چھاؤں دلا گھنی گھنی ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵۱). [گھنی + گھنی (رک)].

ـــ گھور (ـــ و مج) صف.
نہایت گنجان.

یہ اُبلتی پھبکتی ہوئی وادیاں
سبزہ و خار و گل کی گھنی گھور آبادیاں

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۵۲). [گھنی + گھور (رک)].

گُھنی (ضم گھ) صف مث.
خراب ، دیمک کھائی (لکڑی) ؛ جسے جگہ جگہ سے کیڑوں نے کھا لیا ہو. تیسرے قلابے میں کمان کو توڑ کر پھینک دیا اور کہا اس گھنی کمان پر یہ گھمنڈ تھا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۸۴). [گھنا (رک) کی تانیث].

ـــ ہونا محاورہ.
گھن لگ ہونا (مہذب اللغات).

گِھنّی (کس گھ ، شد ن) امث.
۱. **چکر ، چکر کھانا ، چکر کے ساتھ گھومنا.** اُس گھن چکر بنے سے اور گھنی یعنی چرخ کھانے سے سحر جادو سب رفو در چکر ہوگیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۶۱). ۲. (**کاشتکاری**) **وہ پتلی لکڑی جو پتیا میں سوراخ کر کے ڈالتے ہیں** (ماخوذ : توصیف زراعات ، ۵۸). ۳. **چرخی ؛ کندا (لکڑی کا)** (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۲۹). [گھرنی (رک) کا بگاڑ].

ـــ چَڑھنا محاورہ.
چکر آنا ، سر گھومنا. حمد میں اس کی روح ایسا ناچی کہ اسے گھنی چڑھ گئی. (۱۹۴۳ ، قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے ، ۶۲).

ـــ کھانا محاورہ.
چکرانا ، چکر کھانا ، گھومنا. اس کا سر گھنی کھا کھا کر نیند کی بیہوشی میں غرق ہو جاتا. (۱۹۴۰ ، جزیرے ، ۵۳).

گُھنّی (ضم گھ ، شد ن). (الف) صف مث.
۱. **دل میں بات رکھنے والی ، کینہ پرور (عورت).** ایسی بیچاری نئی بے دیدے پٹم گھنی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۳).

اکیتوبا وہ آپ کی بیگم حیا شعار
شرمیلی ، چپکی ، گھنی جو لگتی ہے بردبار

(۱۹۸۴ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۴۱۱). ۲. **مکار ، چالاک ، تیز.** یہ چالاک اور گھنی قوم جسماً و طبعاً بہت موزوں ثابت ہوئی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۵۷). اپنا راز کبھی شئیر نہیں کرتی بڑی گھنی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۵) (ب) امث. **چُپ ، خاموشی** (فرہنگ آصفیہ). [گھنا (رک) کی تانیث].

ـــ سادْھنا محاورہ.
قصداً چُپ رہنا ، سُنی اَن سنی کر دینا ، خاموشی اختیار کرنا.

چپکے بیٹھے ہوئے ہو کیا معنی
گھنی سادھے ہوئے ہو کیا معنی

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۱۳). گھنی کیوں ساتھ لی منھ سے پھوٹ. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۶۷).

ـــ مُسْمُسی (ـــ ضم م ، سک س ، ضم م) صف مث.
گربۂ مسکین ، غریب صورت ، شیطانی صورت ، بدذاتی. تمیزاً گھنی مسمسی ، جھوٹی ، علامہ ، مکار شاہدہ تمیزاً کی لڑائی کیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۵۸). [گھنی + مسمسی (مسمسا (رک) کی تانیث)].

گُھنیا (ضم گھ ، کس ن) صف.
کپٹی ، کینہ توز ، کینہ ور ، خبیث ، بد باطن ، گھنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : घृणा+इत].

گِھنیانا (کس گھ ، ن) ف ل.
گِھن کھانا ، (کراہت یا نفرت سے) جی اُوپر تلے ہونا. اس نے کہا اُف میرا پھوڑا دبا ، وہیں اس نے (چور نے) گھنیا کر چھوڑ دیا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۷۰). وہ دال جس سے

میرا دل گھنیایا تھا وہ ایسے مزے کی معلوم دی کہ کسی چیز میں مجھے ایسا مزہ نہیں آیا. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۷۹). [گھن (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

گِھنیائی (کس گھ ، سک ن) صف مث.
جس کو دیکھ کر گِھن آئے ، گندی. بے دین لوگ اعتراض کرتے تھے کہ مسلمانوں کا کیسا خدا ہے کہ ایسی گھنیائی بےحقیقت چیزوں کی مثالیں دیتا ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۳). [گھن (رک) + یائی ، لاحقۂ صفت].

گَھنیر (فت گھ ، ی مع) صف (قدیم).
کثیر ، بسیط ، وسیع.

کاں یہ ذرہ کاں یہہ خورشید منیر
کاں یہہ قطرہ کاں وہ دریائے گھنیر

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۳).

ہِن مہرے آتو رِسالے اے گھنیر
شاہ کے احوال میں ہیں بے نظیر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت (دیباچہ) ، ۶). [گھن - زیادہ + یر ، لاحقۂ صفت].

گَھنیر (فت گھ ، ی مع) صف.
رک : گھنیرا جو فصیح اور زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس). [گھنیرا (رک) کا مخفف].

گَھنیرا (فت گھ ، ی مع) صف مذ.
۱. بہت ، بےحد ، زیادہ ، کثیر ، وسیع ، زیادہ مقدار میں ، تعداد میں زیادہ ، وافر.

پیا بچھڑا ہے منج کوں دکھ گھنیرا
نہ جانوں کب ملے گا پیو میرا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹).

اگر دشمن نے سیدھا ہاتھ میرا
کیا تن سے جدا ، دوکھ دے گھنیرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۰).

چنور لے کر کھڑا پیچھے تھا چیرا
کہ وہ بھی حُسن رکھتا تھا گھنیرا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۶۸). کربل کتھا میں پنجابی کے بے شمار الفاظ استعمال ہوئے ہیں. سیاپا (ماتم) گھنیرا (بہت زیادہ) لالن (محبوب). (۱۹۸۳ ، تنقید اور تحقیقی جائزے ، ۳۳).
۲. گہرا ، سیاہ.

ہر دم سحر عید نہ شام اور نہ سویرا
ہے جو ہزاروں ہیں تو سایہ ہے گھنیرا

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۶۳).

کیا جانے کیا دکھائے برے کہ سر سے جائے
چھایا ہوا ہے یارو بادل بہت گھنیرا

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۰۰). **۳. گھنا ، گنجان ، جس کی شاخیں پاس پاس اور بہت سی ہوں (درخت).** بہت بلند اور گھنیرا چنار کا درخت دیکھا. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۶۳۸).

ساحل کے گھنیرے پیڑوں میں
برکھا کی ہوائیں گونجتی ہیں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۴۷). باغ ہیں ، گھنیرے درخت ہیں ، ان کے سایوں میں جی لیں گے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۷). [گھنیر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَھنیری (فت گھ ، ی مع) صف مث.
۱. گھنی ، گہری.

دھریا خوب ہتیار کر ہات کے
گھنیری چکر تیز دعوات کے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۰).

کھڑی تھی آگے آئینہ لے چیری
وہ چھپ کو اپنی دیکھے تھی گھنیری

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵). فریدوں شوکت ایک چشمۂ آب کے قریب کچھ گنجان درختوں کے گھنیری چھانوں دیکھ کر خوش ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۳).

جہاں ، چڑیاں گھنیری جھاڑیوں میں چہچہاتی ہوں
جہاں ، شاخوں پہ کلیاں نت نئی خوشبو لٹاتی ہوں

(۱۹۳۹ ، نغمۂ حرم ، ۴۴). قناعت ، صبر اور یکسوئی کے ساتھ اس کی گھنیری چھاؤں میں آ بیٹھے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۸).
۲. بہت زیادہ سیاہ جس میں روشنی کا گذر نہ ہو (گھٹا، رات وغیرہ).

نکلے گھنیری رات کا کہسار کاٹ کر
اب روشنی کے دام سے بچنا محال ہے

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۶۰). [گھنیرا (رک) کی تانیث].

--- داڑھی امث.
رک : **گھنی داڑھی.** سفید گھنیری داڑھی ... دوہرا بدن جس میں بڑھتی ہوئی عمر نے ذرا سا خم پیدا کر دیا تھا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۵). [گھنیری + داڑھی (رک)].

--- گَھٹا (--- فت گھ) امث.
رک : **گھنگھور گھٹا.**

گھنیری گھٹاؤں میں بجلی کی چشمک
یہ لب ہائے لعلیں ، یہ زلفِ پریشاں

(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۸۳). [گھنیری + گھٹا (رک)].

گَھنیسَر (فت گھ ، ی مع ، فت س) صف.
گھنی جس میں پر پاس پاس نکلے ہوں (دم). سر چھوٹا چونچ خورد و قد بڑا دم گھنیسر ، پر لانبے اور بازو بھی لانبے ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۱۵). [گھن (رک) + یسر ، لاحقۂ صفت].

گَھنے گَھنے (فت گھ ، گھ) صف ؛ ج.
بہت گہرے ، نہایت سیاہ.
آج کی رات اماوس ہے ، آج گگن پر چاند نہیں تبھی تو سائے گھنے گھنے ہیں ، تبھی ستارے ماند نہیں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۵). [گھنے (گھنا (رک) کی جمع) + گھنے].

گھوآ / گھوا (و مع / ضم گھ) امذ.
۱. **جھینگر کی قسم کا ایک کیڑا جو اکثر پانی کے کنارے یا کیچڑ میں رہتا ہے اور اسے بلبل وغیرہ پرند شوق سے کھاتے ہیں اور چڑی مار چھوٹے پرندوں کو پکڑنے کے لیے اسے بطور چکھی استعمال کرتے ہیں نیز مچھلیاں پکڑنے کے لیے کنڈے میں لگاتے ہیں.**

سانس نہیں گھونس یا گھوا ہے
ماٹی میں چکڑ میں پڑ سوا ہے

(۱۷۰۰، من لگن، ۳۶). جب گام اس گھونے کو کھانے آتا ہے ... اس کے پر بندھ جاتے ہیں. (۱۸۹۱، رسالہ بئیر بازی، ۱۳). ۲. **لکڑی میں سوراخ کر دینے والا کیڑا ؛ سرکنڈے کے اوپر کا پھول جو روئی کے مانند ہوتا ہے، بھوئی نیز مدار یا سینبھل کی روئی** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

گھوّا (فت گھ، شد و) امذ (قدیم).
لاسا یا کیڑا جو کپّے میں باندھا جاتا ہے (پرندوں کو پکڑنے کے لیے مستعمل). باغ والے کی چھاتی میں بلبل کے کدھن سوں سلسلاٹ پیدا ہو کر کھٹولنا بنا کر گھوّا لگا کر اس کے اترنے کی جگہ رکھ کر بہت تنتر منتر سوں اسے پکڑایا. (۱۷۶۵، دکھنی انوار سہیلی، ۱۱۷). [مقامی].

گِھوال (کس گھ) صف.
جس میں بہت گھی ہو ؛ گاڑھا (دودھ) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھ (گھی (رک) کا مخفف) + وال ، لاحقۂ صفت].

گھوپ (و مج) امذ.
رک : **گھوپا ؛ (مجازاً) غار.**

نہیں تو چہچہاؤ طائروں کے ساتھ ٹوہوں میں
پسند آئے جو تنہائی چھپو گلپوش گھوپوں میں

(۱۹۳۳، عروس فطرت، ۳۸). [گھوپا (رک) کا مخفف].

گھوپا (و مج) امث.
موڑے ہوئے کنارے کی بوری، چٹائی یا کمبل وغیرہ جو سردی، دھوپ یا بارش سے بچاؤ کے لیے سر پر اوڑھتے ہیں، گھگی.

مُنھ پہ چھپانے کو ایک نے رویا
ایک نے سرکی کا کیا گھوپا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۱۶).

جس طرح دلقِ گدائے نازکِ دنیائے زشت
اپنے گھوپے میں چھپائے ساز و سامانِ بہشت

(۱۹۵۱، صفی، لکھنوی، د، ۱۶). ۲. **(کنایۃً) دائرۂ اختیار، عمل دخل نیز قبضہ، نرغہ.** مسولینی اوروان ہنڈنبرگ بھی خوشامد خوروں کے گھوپے میں ہیں. (۱۹۲۷، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۲، ۲ : ۹). [غالباً، س : अवक्ष+क].

--- مارنا محاورہ.
ڈوپٹے یا چادر سے سر اور منھ کو ڈھانک لینا (مہذب اللغات).

گھوپنا (و مج، سک پ) ف م.
بھونکنا (مہذب اللغات). [گھونپنا (رک) کا ایک املا].

گھوت (و مع) امذ (قدیم).
رک : **گھونٹ.**

انگھے بولا پیانے دو بول مکہ تھے کہتے
امرت کی گھوت پیانی دستی اس میں جم جم

(۱۶۷۲، عادل شاہ ثانی، ک، ۱۳۲). [گھونٹ (رک) کا قدیم املا].

گھوٹ (و مع) امذ.
رک : **گھونٹ.**

چنگیری ہے چالیاں کے غمزیاں کے موٹ
سو باتاں میں ناہات مصری کے گھوٹ

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۳۴).

مُنھ میں زاہد کے ابھی بھر آئے پانی گر کہوں
ہیں شرابِ عشق کے کیا واہ کیفیت کے گھوٹ

(۱۸۵۶، کلیاتِ ظفر، ۴ : ۳۵). عالمِ بیہوشی میں ہر وقت نماز پڑھتے تھے، پانی تین گھوٹوں میں پیا کرتے تھے. (۱۹۲۹، تذکرۂ کاملانِ رام پور، ۳۶۴). [گھونٹ (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گھوٹ (و مج) امث.
گھوٹنے کا عمل، گھٹائی، گھوٹنا ؛ حبس کا احساس (پلیٹس ؛ نوراللغات). [س : घुट].

--- گھوٹ کر/کے م ف.
۱. **نہایت باریک کر کے، اچھی طرح رگڑ یا کچل کے، ملا کر.** دال ترکاری گھوٹ گھوٹ کے بیٹوں کو کھلانے لگیں. (۱۹۸۷، تذکرہ، انتظار حسین، ۵). ۲. **رگڑ رگڑ کے.** خط نہیں بڑھاتا بلکہ گالوں پر گھوٹ گھوٹ کر اُسترا پھیرتا ہے. (۱۹۶۶، سرگزشت، ۱۰۰). ۳. **(گلا) دبا دبا کر، اذیت دے دے کر، تڑپا تڑپا کر.** یہ تاریکی جو قبر سے زیادہ ہے مجھے گھوٹ گھوٹ کر زندہ درگور کیے دیتی ہے. (۱۹۰۸، آفتابِ شجاعت، ۵، ۱ : ۱۲۵).

--- گھوٹ کر رَکھنا محاورہ.
دبا دبا کر رکھنا، زبردستی روک کے رکھنا.

گرم رو راہِ عدم کا ہوں اگر آوے تو آ
سانس کو اب تک تو چھاتی میں رکھا ہے گھوٹ گھوٹ

(۱۹۳۴، شاہ نیاز، د، ۱۷۵).

گھوٹا (و مج) امذ ؛ ـــہ گھوٹنا.
۱. (ا) **کسی سطح کو چکنا کرنے کا پتھر یا مہرہ وغیرہ (خاص کر کاغذ گھوٹنے کا).** گھٹائی کے لیے ..... پتھر یا لکڑی کا گھوٹا کام میں لایا جاتا ہے. (۱۹۳۶، کاغذ بنانا، ۱۸). (اا) **(نگینہ گری) سان کی سطح کو کُھردرا بنانے کا چوبی اوزار، جب نگینوں کی گِھسائی سے سان کی سطح چکنی ہو جاتی ہے تو اس اوزار سے رگڑ کر اُس کو کُھردرا بناتے ہیں** (ا پ و، ۴ : ۶۳ ؛ پلیٹس). ۲. **چار ابرو کا صفایا، سر، داڑھی وغیرہ کی ابترے سے گُھٹائی** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **(حلوائی) چاشنی وغیرہ گھوٹنے کا کھچا، ڈوئی یا ڈائی وغیرہ** (ا پ و، ۳ : ۲۱۳). ۴. **بھنگ گھوٹنے کا ڈنڈا، موسل ؛ گھٹی ہوئی بھنگ، لھنڈائی** (جامع اللغات). [گھوٹنا (رک) کا حاصل مصدر بطور اسم آلہ].

ـــ پھڑوانا محاورہ.
اُسترے سے سر صاف کرانا ، داڑھی ، مُوچھوں وغیرہ کو اس طرح مُنڈوانا کہ کُھونٹی تک نہ رہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ دینا محاورہ.
پتھر وغیرہ کو رگڑ رگڑ کر چکنا کرنا. بادشاہ نے آ کر چینیوں کا کام دیکھا ... چینیوں کی تصاویر و تماثیل کا عکس ان کھوٹا دی ہوئی دیواروں پر پڑا. (۱۹۳۹ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۴۴).

ـــ کَرْنا محاورہ.
پتھر وغیرہ کی سطح کو رگڑ رگڑ کر چکنا کرنا. جو کچھ چینیوں نے نقاشی کی تھی وہ اسی کھوٹا کی ہوئی دیوار پر اس قدر خوبصورت معلوم ہوئی کہ آنکھوں کو حدقۂ چشم سے باہر کھینچے لیتی تھی. (۱۹۳۹ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۴۴).

ـــ لَگانا محاورہ.
رٹنا ، تکرار کر کے یاد کرنا ، رٹا لگانا. ریاضی پڑھنی ہے تو گنتی کا گھوٹا تو لگانا ہی پڑے گا. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۸۹).

گُھوٹالا (و مج نیز ضم گھ ، غم و) امذ ؛ ~ گھوٹالہ.
کچھ کا کچھ جو پریشانی یا نقصان کا باعث ہو ، کھپلا ، گڑبڑ. ابے خبیث ، یہ گھوٹالہ نکلا میں نے تجھے بندھی ہوئی اٹھنی دی تھی بندھی ہوئی. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۸). کچھ نہیں ، وشو بھائی ، بہت گھوٹالہ ہو گیا ہے ، کورٹ میں جانا ہے. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۲۰۱). [گھوٹ (گھوٹنا) + الا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گُھوٹائی (و مج نیز ضم گھ ، و غم) امث.
(سہرے وغیرہ سے) **گھوٹنے کا عمل یا گھوٹنے کا معاوضہ.** اس سفیدی کا یہ خاصہ تھا کہ جب اس کی گھوٹائی کی جاتی تھی تو بلامبالغہ چمک دمک میں جلی آئینہ بن جاتی تھی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۵۲). [گھوٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھوٹَک (و مج ، فت ٹ) امذ.
کھوڑا (پلیٹس). [س : घोटक].

گھوٹَن (و مج ، فت ٹ) امث.
(تزئین لباس) **کپڑے کو چکنا کرنے کا استری کی قسم کا اوزار جس سے رگڑ کر کپڑے کی سطح چکنی اور چمک دار بنائی جاتی ہے** (ا پ و ، ۲ : ۳۴). اف : پھیرنا. [گھوٹ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گُھوٹنا (۱) (ضم گھ ، غم و ، سک ٹ) امذ (قدیم).
ٹانگ کا درمیانی جوڑ ، گُھٹنا لوگوں کے حضور گردن سے تلے اور کہنی سے اوپر اور گھوٹنوں سے اُوپر پنڈا ننگا نہ کرے اور لوگوں کے آگوں سوے نہیں. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۵). [گُھٹنا (رک) کا اشباعی املا].

گُھوٹنا (۲) (و مع ، سک ٹ) ف م.
۱. (پانی وغیرہ) **حلق سے اُتارنا ، آہستہ آہستہ پینا.**

پیے رشک تے پھول لہو گھوٹ کر
مربی جھل تے غنچے سینا پھوٹ کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

برنگِ غنچہ تھی اوس کی غذا غم
لہو کے گھونٹی تھی گھونٹ ہر دم
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۵).

گھونٹھیں ہم یہاں لہو کے گھونٹ پڑے
بیٹھ پان اس کے تئیں چبائے دو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۹). ۲. **نگلنا ، کوئی چیز حلق سے اُتارنا.**

جو کوئی چیز دیوے نت ہاتھ اوٹتے ہیں
گڑ ، بیر ، مولی ، گاجر لے مُنھ میں گھوٹتے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۰۶). [گھوٹ (گھونٹ (رک) کا غیر انفی تلفظ) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھوٹنا (۱) (و مج ، سک ٹ) ف م ؛ ~ گھونٹنا.
۱. **کسی چیز کو کھرل ، کونڈی وغیرہ میں ڈوئی یا گھوٹے وغیرہ سے چلا کر باریک کرنا.** تھوڑا سا نمک کھانے کا اُس میں ڈالیں اور پانی ڈال کر خوب گھوٹیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۱). تمھاری اماں کی طرح دو من حلیم رات بھر گھوٹے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۱۸). جب پیاز سرخ ہو جاتی تو چاروں سیخیں اور چاروں بھیجے اُس میں ڈال کر گھونٹ دیتے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). ۲. (اُ) **کسی چیز کی سطح کو سہرے وغیرہ سے چکنا کرنا.** انسان پتھروں کو توڑ کر ... کھالوں کے گھونٹنے کے لیے آلات بناتا تھا. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۲۰). (اا) **استرے سے خوب صاف کرنا ، اچھی طرح مونڈنا ، مونڈ کر چکنا کرنا.**

گھونٹ کر کھوپڑی تم شیخ جی داڑھی کو منڈاؤ
کچھ یہ آئینہ نہیں جس کو نمو پوش کرو
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۶۰). حجام نے پھر استرا پھیرا ، خوجی نے پھر ٹٹول کر کہا اور گھوٹو ، ابھی کھونٹی باقی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۲ : ۲۷۷). ۳. (گلا) **اتنا دبانا کہ دم رُکنے لگے ، (گردن) مروڑنا ، گلا دبانا کہ سانس رُکنے لگے یا رُک جائے.**

کیا مصحفی میں سعی کروں روزگار میں
تقدیر گھونٹتی ہو جو تدبیر کا گلو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۰). جب تو بچہ تھا اور نہایت ہی کمزور تھا تب ہی تیری گردن گھوٹ دیتا. (۱۸۸۸ ، سوانحِ عمری امیرعلی ٹھگ ، ۶۱۷).

اُبھر اُبھر کے بیٹے آہ! حوصلے اکثر
کہ ہیں کمند سے گھونٹے گئے گلے اکثر
(۱۹۱۰ ، سرور ، جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۶۹). ۴. **سانس بند کرنا ، روکنا.** فرو کے خیال پر وہ ایک دم ماضی کی دم گھونٹنے والی فضا سے لوٹ آئیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۲۱). ۵. **ضیق میں رکھنا ، تنگ کرنا ، ستانا ، تڑپانا.**

دم رُکا جاتا ہے نکل اے آہ
بس دھویں میں زیادہ جی کو نہ گھونٹ
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۶). یہ سنگ دل انسان اس بے زبان

بچّی کو گھونٹ گھونٹ کر موت کے گھاٹ اُتارے گا. (۱۹۲۹ ، خاتون ، ۱۵). ۶. **بار بار دہرانا ، متواتر اعادہ کرنا ، رٹنا.** نیکی پر متوجہ ہوتے ہیں تو اس کو اتنا گھونٹتے ہیں کہ بدمزہ ہو جاتی ہے.(۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۹۲). چلتے وقت والد صاحب نے دو کتابیں خرید دیں ، الکلام اور رسائل شبلی انھیں لا کر سیتاپور میں گھوٹنا شروع کیا. (۱۹۷۳ ، معاصرین ، ۶۶). ۷. **(دل میں) دبا دبا کر رکھنا ، ضبط کرنا.** اوپر بہت کچھ کڑوی کسیلی سنا گئی ہوں ، مگر ایسی تلخیاں دل میں گھونٹی نہیں جا سکتیں. (۱۹۳۳ ، حرف آشنا ، ۶۶). [گھوٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھوٹنا (۲) (و مج ، سک ٹ) امذ.
رک : گھوٹا ، کسی چیز کی سطح کو چکنا کرنے کا پتھر یا مہرہ (پلیٹس). [رک : گھوٹ + نا ، لاحقۂ آلہ].

گُھوٹنا (ضم گھ ، غم و ، سک ٹ) امذ.
گھوٹی ، ٹخنا (پلیٹس). [گھٹنا (رک) کا اشباعی املا].

گُھوٹَنّا (و مع ، فت ٹ ، شد ن) امذ (قدیم).
گھٹنوں تک کا پانجامہ نیز پتلی موری کا پانجامہ. دوسرے دن درزی نے میرے واسطے کلہاڑی رسی اور گھوٹنا پانجامہ مول لے دیا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۵۷). [گھٹنا (رک) کا ایک اشباعی املا].

گھوٹُو (و مج ، و مع) صف.
ملائم ، خوشامدانہ (الفاظ) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھوٹ (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

گھوٹوا (و مج ، سک ٹ) امذ.
وہ رقیق چیز جسے خوب گھوٹا گیا ہو ، اچھی طرح گھوٹی ہوئی رقیق شے. ڈھولو بولے ، اری تو روز دال ہی کا گھوٹوا پکا لیتی ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ و نااہل پڑوس ، ۳۸). [گھوٹ (رک) + وا ، لاحقۂ اسمیت].

گُھوٹوانا (ضم گھ ، غم و ، سک ٹ) ف ل.
اُسترے سے اس طرح منڈوانا کہ کھونٹی تک باقی نہ رہے (جامع اللغات). [گھٹوانا (رک) کا اشباعی املا].

گُھوٹی (۱) (و مع) امث.
ٹخنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घुटिका].

گُھوٹی (۲) (و مع) امث.
رک : گھٹی ، ایک دوا (پلیٹس). [گھٹی (رک) کا اشباعی املا].

گُھوٹی (و مع نیز مج) امث.
وہ زمین جس میں گزشتہ فصل دھان کی بوئی گئی ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھوٹ (رک) + س : इका].

گھوٹی (و مج) امث.
(جلا کاری) جلا کار کا برتن پر جلا کرنے کا اوزار جو ایک چوبی بنا ہوتا ہے جس کے منھ پر عقیق لگا رہتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۵۱).

گُھور (۱) (و مع) امذ.
۱.(i) **کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ، گندگی ، غلاظت نیز کوڑے یا اُپلوں کا ڈھیر.** گھور پر دھوپ پڑتی ہے تو اس میں سے بڑی بُو آتی ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۵۷). اس میں پرانے گھور کی مٹی بہ مقدار کافی ملا کر جڑوں میں ڈالیں . (۱۹۳۷ ، انگور ، ۶۷). (ii) **(کاشتکاری) کھیت کی گھاس ، جڑیں اور جھاڑی کا سمیٹا ہوا انبار ، گودڑ ، آکن** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۲). (iii) **کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ** (قدیم اردو کی لغت). ۲. **چرک ، غلاظت ، میل (بدن وغیرہ کا).** گھور بمعنی چرک وغیرہ میں غلاظت پائی جاتی ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). ۳. **ریتلی نرم زمین** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھورا (رک) کا مخفف].

---بَرار (---فت ب) امذ.
۱. **(قانونی) وہ محصول جو ہر حصہ دار اور اجارہ دار پر ان مصارف کے سبب سے جو ایک سال میں ہوں لگایا جائے** (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری) . ۲. **(کاشت کاری) گانو کی صفائی کا محصول جو ہر شخص سے اس کی حیثیت کے موافق لیا جاتا ہے** (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [گھور + برار (رک)].

گُھور (۲) (و مع).(الف) امذ.
تاکنا ، نظر بازی نیز غصے کی نظر ، تیز نظر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) م ف. **گُھور کر ، نظر گاڑھ کر ، غصّے کی نظر سے ، طیش بھری نگاہ سے ، برہمی سے ، ناراضگی سے.**

ہونٹوں میں جو کی میں طلب بوسہ تو ناگہ
نظروں میں جتایا مجھے یوں گھور کسی نے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۰). [گھورنا (رک) کا حاصل مصدر].

---کَر/ک ے دیکھنا ف س ؛ محاورہ.
غصے کی نظر سے دیکھنا ، تیز نظر سے دیکھنا نیز نہایت انہماک سے دیکھنا.

توں گھور کر دیکھ رکھی ہے کن پہ طرّا
کتے کاندیاں پوچھوں نا پوچھے کاندے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۵۸).

اگر ٹک گھور کے دیکھیں تو عاشق جی سے جاتا ہے
عبث ناوک لگا ہاں ہاتھ میں صمصام لیتے ہیں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۷۲).

مت دیکھو اس کو گھور کے کب تاب ہے اسے
ہے جس کی چشمِ مست کو مے کا خمار بار

(۱۸۲۷ ، دیوان شاداں ، ۲ : ۸۰). موہن نے مجھے گھور کے دیکھا. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳).

---گھار امث.
خوب آنکھیں کھول کر محبت بھری نظر سے دیکھنا ، تاک جھانک ، دیدہ بازی ، نظر بازی.

لیکن نہ تھا عبوری کو پایاب کوئی مکاں
دونوں طرف سے ہوتی تھی آپس میں گھور گھار

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۱۵).

وہ گھور گھار میں استاد ، تا ک جھانک میں فرد
وہ ایک آنکھ ہے یا دوربین چشم مبیں
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۵۸). [گھور + گھار (تابع)].

---گھور کَر محاورہ.
تکتکی باندھ کر ، غصّے کی نظر سے. وہ کبھی گھر کے کواڑوں کو دیکھتی ہے ، کبھی جگمگاتے ہوئے تاروں کو گھور گھور کر کھائے جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۸۹).

---گھور کَر دیکھنا محاورہ.
تیز نظر سے دیکھنا ، غصّے یا بُری نیت سے بار بار دیکھنا. یہ نگوڑا مونڈی کاٹا مجھکو گھور گھور کر دیکھتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۲۸). میں نے چپکے سے کہا ، سہنکا سماں ہے .. بس قہر ٹوٹ پڑا ، ایسے بُرے دیدوں سے گھور گھور کر دیکھا کہ تن بدن میں آگ لگ گئی. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶۷). لوگ مجھے اس طرح گھورگھور کر دیکھ رہے تھے کہ جیسے میں کوئی عجوبہ تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۵).

گھور (۱) (و مج) : (الف) صف.
۱. **بہت زیادہ ، شدّت کا ، نہایت.** جس سمے تجھے گھور ویرا گیہ ہو جائے ترا من سب سے کنارہ کر جائے تب تو سمجھ لینا کہ تیرا انتہ کرن شدھ ہو گیا. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۹۰). ۲. **شدید ، گھمسان کا ، خوں ریز (لڑائی وغیرہ).** طرفین کے لشکروں کا ایک دوسرے پر پل پڑنا اور دوبدو ہو کر لڑنا بڑے گھور سنگرام کے بعد فوج لنکا کا شکست کھا کر بھاگ جانا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۴ : ۶۷). ۳. **ڈراؤنا ، خطرناک ، خوفناک ، دہشت نا ک ، مہیب آواز ، گہری تاریکی.** بادلوں کی گھور گرج کے ساتھ ایک سخت طوفان نے اس کو گھیر لیا. (۱۸۹۴ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمعیل میرٹھی ، ۱۰).

آنکھیں کھول کے دیکھ دوالی بیچ اندھیرا گھور
دیپ جلائے لوٹ رہے ہیں کیسے دھاڑی چور

(۱۹۵۱ ، تار پیراہن ، ۱۴۴). ۴. **گھنا (جنگل وغیرہ).**

گھور پلکوں کے سیہ تیروں کی ٹھنڈی چھاؤں میں
قتل کے اقدام کو سُرما کے چھپ کرتے ہیں آپ

(۱۹۸۰ ، شہر صدا رنگ ، ۹۷). ۵. **گہرا (رنگ ، نیند وغیرہ)** (پلیٹس). (ب) امث. ۱. **(لفظاً) طبل کی آواز ؛ (مجازاً) آواز ، زور کی آواز (عموماً چکی وغیرہ کی).** عجیب بات ہے کہ گھور سنتا ہوں اور چکی نہیں دیکھتا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۲۸). برسوں میرا بے خبر لڑکپن ٹمٹماتے دیئے کی نیم جان روشنی میں سو کر چکی کی گھور میں بیدار ہوتا رہا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۶). ۲. **گہرا رنگ (بیشتر گھوڑے اور بھیڑ کا)** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **رات ، شب** (فرہنگ آصفیہ). ۴. **خوف ، ڈر ، دہشت.**

رات دن اس کا لگا ہے مجھکو گھور
نیں ہے چلتا اس پہ میرا کوئی زور

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۴۶). ۵. **خوف نا ک کام ؛ گرج ، کڑک ؛ میل ، غلاظت ؛ خوف نا ک ہستی ، شیوجی کا لقب** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ج) م ف. **بہ افراط ، بڑی تعداد میں.**

باغ میں شب کو واہ واہ کیا ہی مزوں کے گھور تھے
طوطے و بگلے مور تھے ، فاختوں کے بھی شور تھے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۳۲). [س : घोर].

---اَنْدھیاری (---فت ا ، غنہ ، سک دھ) امث.
خوف نا ک تاریکی ، گھپ اندھیرا. بات کچھ اور ہے ... ایسی گھور اندھیاری میں ابھی میں بھٹک رہا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۴). [گھور + اندھیاری (رک)].

---اَنْدھیرا (---فت ا ، مغ ، ی مج) امذ.
شدت کی تاریکی ، بہت تاریکی ، مہیب اندھیرا ، گھپ اندھیرا ، گہری اور خوف نا ک تاریکی.

دور ہی دور سے آس کی کرنیں چمک دمک دکھلائیں
جن کے گھروں میں گھور اندھیرے اُن کے پاس نہ آئیں

(۱۹۵۹ ، لاحاصل ، ۳۹). شہزادی کو اس گھور اندھیرے میں زندگی بسر کرتے کئی قرن گزر گئے. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۴۳). [گھور + اندھیرا (رک)].

---کا تار امذ.
(موسیقی) موٹی آواز کا تار ، تار کھرج.

سلطان یو سن پکار تانا
جون گھور کے تار جھڑجھڑانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۹).

---گھور (---و مج) صف.
بہت زیادہ خوف نا ک ، نہایت ڈراؤنا (تاریک ، رات وغیرہ).

آگہی اور آگہی دیجیے آگہی کچھ اور
تیرگی گھور گھور ہے بھینکیے روشنی کچھ اور

(۱۹۷۸ ، فکر جمیل ، ۱۱۷). [گھور + گھور (رک)].

---گُھونٹ رَکْھنا محاورہ.
غصّہ یا نفرت وغیرہ کو چھپانا. جس دن سے آپ آئے ہیں آپ نے گھور گھونٹ رکھا تھا.. آپ مری نا ک چوٹی کاٹے بغیر تھوڑے ہی چھوڑتے. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۴۳).

---گُھونٹْنا محاورہ.
رک : گھور گھونٹ رکھنا (پلیٹس).

---نَرَک (---فت ن ، د) امذ.
نہایت ڈراؤنا دوزخ ، وہ دوزخ جس میں سخت عذاب ہو (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گھور + نرک (رک)].

گھور (۲) (و مج) امذ.
رک : گھوڑ ، گھوڑا (پلیٹس). [گھوڑ (رک) کا ایک املا].

گھورا (و لین) امذ.
مویشی کے رہنے کی جگہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُھورا (و مع) امذ.
۱. **گندگی اور کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ، گو ، غلاظت.**

گھورے پر سے جو اُٹھ نہ سکتے تھے
دے بھی کناس ہوچ بکنے تھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۷).
بلبلوں کے بدلے ہے ہنگامۂ زاغ و زغن
کل جہاں انبار گل تھا آج گھورا ہو گیا
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۸۵). وہ اسے گھر بھاگا کہتے ہیں یعنی وہ زبان جو گھورے پر کی ہے. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما ، ۳۷). گوبر کا لبالب بھرا ٹوکرا ایک سانس میں اُٹھا کر گھورے پر لے جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۹). ۲. **کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ ، کھتا.** جو کواں ... گھورے کے نزدیک ہو ... اُس کا پانی پینا بھی صحت میں خلل انداز ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۸۷). کتا گھوروں اور کوڑے کے ڈھیروں پر اپنا آذوقہ تلاش کرتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۳). پر کنھلی گھورے کلیارے جگہ جگہ جاگ پڑتی ہے یہ بھی جم اُٹھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۷۸). ۳. **مٹی ، کھاد وغیرہ ؛ عارضی چولھا ، انگیٹھی** (پلیٹس). [س : कूट].

--- اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
کوڑا کرکٹ پھینکنا ، گندگی اٹھا کر لے جانا ، گھوڑے کی کھاد کھیت میں ڈالنا ، کوڑا کرکٹ اُٹھا کر لے جانے اور پھینکنے کا کام. گھورا اندازی کا خرچ قریب دو روپیہ کے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۶۱). [گھورا + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دینا محاورہ.
(کاشتکاری) کھیت میں کوڑا کرکٹ ڈالنا کھاد ڈالنا. گھورا دینے سے کھیت زوردار ہو جاتا ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۷)

گھورا گھاری (و مع) امث.
رک : **گھور گھار ، نظر بازی ، گھورنا.** اس نامعقول دو کوڑی گھورا گھاری ، چہل دل لگی ہو گی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۹۳). ذرا ہوشیاری کرو ، زیادہ نہ گھورا گھاری کرو. (۱۹۰۰ ، قتل نظیر ، ۳۱). اگر ان صاحب کی ... گھورا گھاری سے چھٹکارا ملا تو پھر باتیں کرلیں گے ، نہیں تو خدا حافظ. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۵۸). [رک : گھور (۲) + ا (حرفِ اتصال) + گھاری (تابع)].

گھورَت (و مع ، فت ر) امذ.
رک : **گھرت ، مویشیوں کے بند کرنے کا احاطہ** (ماخوذ : پلیٹس). [گھرت (رک) کا بگاڑ].

گھورَچ (و مع ، فت ر) امث.
نرکل کی جڑ یا جھاڑی.
کلّا تمہارا تونبا ، قد ہے تمام ڈنڈی
گھورچ ہے ناے منہ پر اور ہیں یہ تار مونچھیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۵۰). [رک : گھور (۱) سے مشتق].

گھورْچی (و مع ، سک ر) امث.
(تانگے وغیرہ کی) کرہ نیز کنھی (پلیٹس). [س : कर्च+ इका].

گھورَم گھارا (و مع ، فت ر) امذ.
گھور گھار ، نظر بازی. آپس میں بانکے گھورم گھارا کر رہے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۲۸). [رک : گھور (۲) + م (حرفِ اتصال) + گھار (تابع) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

گھورَم گھارَم (و مع ، فت ر ، ر) امث.
رک : **گھورا گھاری.**
گھورم گھارم گھما کہ ام گھمکارم
تیرم تبرم تراوہ ام تلوارم
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (عظام) ، ۱۸). [رک : گھور (۲) + م (حرف اتصال) + گھار (تابع) + م ، لاحقۂ کیفیت].

گھورْنا (و مع ، سک ر) ف م.
۱. **غور سے نظر جما کر دیکھنا ، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا ، تا کنا ، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا.**
نسکیں یکس ایک کوں دور کر
نہ دیکھیں یکس ایک کوں گھور کر
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۹).
ہو فوج مینے گرم جو دیکھے نظر بھر گھور جس
تن جل پسندر میں سکل سر کونسا ہو کر پڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸).
خیر کر یارب دلِ بیتاب کی
بےطرح سیں گھورتا آتا ہے شوخ
(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۷۰).
یہ دُکھتی نگاہوں سے گھورا مجھے
کہ دُکھنے مرے دل کا پھوڑا لگا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷).
کاندھے سے ہاتھ میں لیا لوہے کی ڈھال کو
چمکائی تیغ گھور کے حیدر کے لال کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸). آسمان کو گھورتی تھی ، مگر صبح کسی طرح نہ ہوتی تھی. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۷۱). چاند بھی رات بھر منتظر رہتا ہے ... جہاں سے اُسے موقع ملے گھورتا رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۱۵). ۲. **غصے کی نظر ڈالنا ، برہمی سے دیکھنا ، خفگی یا عداوت کی نگاہ سے دیکھنا ، خشمگیں نگاہوں سے دیکھنا.**
سورج کوں جو گھورے توں تک داٹ کر
چڑے عرش پر دھاک تے نہاٹ کر
(۱۶۰۹ ، قطبِ مشتری ، ۱۲).
کیا بلاافسوں کیا ناجی کسی نے اوس اوپر
دیکھ کر آگے تو ہنس دیتا تھا اب رہتا ہے گھور
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۰۵).
کسی غنچہ کو چھوا اور نہ کوئی گل توڑا
گھورتی کیوں ہے مجھے آنکھیں نکالے بلبل
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹).
میں نہیں کچھ بادہ کش کیوں گھورتا ہے محتسب
آبلے ہیں دل کے یہ خوشہ نہیں انگور کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۹). بادشاہ نے غلام کی طرف جو

گھور کے دیکھا تو اُس نے قاب کی قاب اوندھا دی. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۲). اجنبی نے قدرے غصّے سے جواب دیا اور پھر ... گھورنے لگا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۲).
۳. پسندیدگی اور محبّت کی نظر سے دیکھنا ، دیدار بازی کرنا ؛ بُری نظر سے دیکھنا.

ہے ایسا شوق ہر بوڑھے بڑوں کو
کہ گھوریں خوبصورت چھوکروں کو

(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری ، ۵).
گھورا جو انُہیں بہت تو بولے کچھ تو حق چھوڑو آرسی کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۸). جس عورت پر نظر پڑی عاشقی کے واسطے گھورنے لگے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۸). آپ سب خاموش ٹک ٹک ، ہم سب کو گھورے جاتی ہیں. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۶). [رک : گھور (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر].

--- گھاڑنا محاورہ.
نظر جما کے دیکھنا ، بہت غور سے دیکھنا. شام تک پہاڑ کی ٹھوکریں کھائیں ، گھور گھار کر دیکھا ، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا ... اور تین چار میل اسی تلاش میں نکل گیا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۷).

گھورَہ (و مع ، فت ر) امذ.
رک : گھورا. آلو میں لاگت آٹھ نو روپے کھات ، گھورہ ، نرائی یعنی لولائی میں لگتا ہے اور پیداوار کو بہت مفید ہے. (۱۹۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۲). [گھورا (رک) کا ایک املا].

گھوری (و مج) صف ؛ امذ.
رک : اگھوری ، گندا ، میلا شخص. انقباض ، گُھٹاؤ بستگی ، گرفتگی غلاظت وغیرہ جیسے ... گھور ، گھوری ، گھورا کھن گھناؤنا وغیرہ وغیرہ. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). [اگھوری (رک) کا مخفف].

گُھوری سے دیکْھنا محاورہ (شاذ).
گُھور کے دیکھنا ، نظر جما کے دیکھنا ، چالاکی و مکاری کے ساتھ دیکھنا نقصان پہنچانے کی نظر سے دیکھنا. جو شخص آنکھیں بہت جھپکے اور گھوری سے دیکھے وہ چور اور مکار ہو گا. (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم ، ۱۵۶).

گُھورے (و مع) امذ ؛ ج.
گھورا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ہوتی ہے مشاعروں میں بُو گُھورے کی
حاجی بخش اللہ کی ، میاں بُھورے کی

(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۲۷۴). آدمی کو وجود کے گھورے پر پھینک دیا گیا ہے جہاں نیستی نے اسے اپنے حصار میں لے لیا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۱۲).

--- پَر چوکا لَگانا محاورہ.
گندگی کو صاف کرنا ، بےکار کام کرنا ، بے مقصد کام کرنا ، بے فائدہ کام کرنا ؛ غلط جگہ کھانا پکانے کا انتظام کرنا. آپ خاص قسم کے پیر ہیں ، گھورے پر چوکا لگانے سے فائدہ (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۱۳۱).

--- کا ہِیرا امذ.
بظاہر گندہ باطن صاف اور چمکیلا ؛ اہم ، قابلِ قدر (زبان کے لیے مستعمل). یہ زبان گویا گھورے کا ہیرا ہے ، کوئی معقول آدمی ایسے ہیرے کو گندہ سمجھ کر پھینک نہیں دے گا. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما ، ۳۸).

--- کے دِن پِھرْنا محاورہ.
خستہ حالی کا خوشحالی میں بدل جانا ، حالات کا سازگار ہو جانا ، بُرے دنوں کے بعد اچھے دن آنا ، حالات بہتر ہونا.

جائے میخانہ بنی ہے مسجد
کبھی گُھورے کے بھی دن پھرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانہ عشق ، ۳۴۹). بارہ سال بعد تو گُھورے کے بھی دن پھرتے ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۱).

گُھورِیا (و مع ، کس ر) امذ.
گندگی کا ڈھیر ، کُوڑے کرکٹ کا ڈھیر (پلیٹس). [رک : گھور (۱) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

گُھوڑ (و لین نیز مع) امث.
رک : گھور ، گھود (جامع اللغات). [گھور (رک) کا ایک املا].

گُھوڑ (و مع) امذ (قدیم).
رک : گُھور (۱) ، گھورا ، غلاظت ، گندگی ، چرک ، آلودگی ، کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ، خس و خاشاک کا انبار.

کبھی کس گھانس کے چڑواں تجے بن عنبریں بالا
سُوکا کیں گھوڑ اگر ہے تو اچھے او گھوڑ صندل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۰).

یعنی اس آدمی کوں کیا جانے
جو او بوجے ہیں گھوڑ گلشن کوں

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۱). [گھور (گھورا (رک) کی تخفیف) کا محرف].

--- اُوپَر/ پَر ، گونْہراں رولْنا محاورہ (قدیم).
گھوڑے پر موتی رولنا ؛ فضول اور بےحاصل کام کرنا.
نہیں تو غرض کیا تُجے بولنا ستم گُھوڑ اُپر گونہراں رولنا
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۱)).

گھوڑ (۱) (و مج) امذ.
رک : گھوڑا.

یہ کہہ اک بھیل نے کہا منھ کُھول
بیچے تو کر سپاہی گھوڑ کا مول

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۳). [گھوڑا (رک) کی تخفیف].

--- بَہَل (---فت مج ب ، فت ہ) امث.
وہ رتھ جس میں گھوڑا یا گھوڑے جوتے جاتے ہیں ، گھوڑا گاڑی. این نوع راہ دور دراز ... بسواری اسپ و گہ بسواری گھوڑ بہل طے فرمودہ. (۱۶۰۵ ، توزک جہانگیری (سرسیّد ایڈیشن) ، ۱۸).

پنے کی گھوڑبہل کی معمولی دوڑ جو آدھی ساعت تک نظر آتی ہے وہ دوڑ عرصۂ مردمک میں ... بارھویں حصّے کے برابر ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۹۳). گھوڑے ، اونٹ اور گھوڑ بہل کی سواری میں دو مہینے کی راہ نو دن کے اندر طے کر کے دفعتاً غنیم کے سر پر جا پہنچا. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۵۳). [گھوڑ + رک : بہل (۱)].

---بَہْلی (---فت مج ب ، سک ہ) امث.
رک : **گھوڑ بہل** (نوراللغات). [گھوڑ بہل + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پُوجا (---و مع) امث.
گھوڑے کی پرستش . راقم نے ... بہ چشمِ خود دیکھا کہ ایک شخص قومِ ہنود سے گھوڑ پوجا میں مشغول ہے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷). [گھوڑ + پوجا (رک)].

---چَڑْھا (---فت چ) امذ.
رک : **گھڑ چڑھا ، سوار ، سپاہی ، بکّا سوار ، عمدہ سواری جاننے والا ، سپاہی جس کی سواری کے لیے آقا کے ہاں سے گھوڑا مقرّر ہو.** سکھ لوگ فقیری کی حالت چھوڑ کر مسلح اور گھوڑ چڑھے ہو گئے . (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۱۸) . اب بھی فوج میں گھوڑ چڑھے دستوں کو جو اہمیت حاصل ہے اُس کا حال کوئی فوج ہی کے سرداروں سے پوچھے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۷۱). [گھوڑ + چڑھا (چڑھنا (رک) سے مشتق)].

---چَڑْھی (---فت چ) امث.
۱. رک : **گھڑ چڑھی ، چھوٹی توپ جسے سوار گھوڑے پر لے کے بیٹھتا ہے.** گھوڑ چڑھی اور بیل باتری توپ خانے سب چل رہے تھے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۰۹). ۲. **رسالہ ، سواروں کی فوج ؛ بیاہ کے موقع پر دولھا کا گھوڑے پر سوار ہو کر دلہن کے گھر جانا** (نوراللغات). [گھوڑ چڑھا (رک) کی تانیث].

---دَوڑ (---و لین) امث.
۱. رک : **گھڑ دوڑ ، گھوڑوں کو شرط بد کر باہم دوڑانے کا عمل ؛ گھوڑوں کی بدی ہوئی دوڑ نیز وہ میدان جہاں گھوڑوں کی دوڑ ہو .** گھوڑ دوڑ درست ہے اگر شرط یک طرفہ ہو اور حرام ہے اگر دونوں جانب شرط ہووے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۷). انگلستان میں ایک گھوڑ دوڑ کا گھوڑا ساڑھے چار لاکھ روپے پر فی الحال فروخت ہوا ہے. (۱۹۰۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۳۱). بلجین ... گھوڑ دوڑ اور جوئے کی لت کی وجہ سے اپنا کاروبار نہ جما پایا تھا . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۰۷). ۲. **(مجازاً) ایک دوسرے سے بڑھ جانے میں مقابلہ ، آدمیوں کا دوڑنا.** اگر مسلمان اپنی حالت کو سنبھالیں اور اپنی حریف قوموں سے جو ... دماغی اور ذہنی ترقیوں کی گھوڑ دوڑ میں سبقت نہ کریں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۳۷).

ترقی کی اِدھر گھوڑ دوڑ اُدھر یہ ہیرِ ناطاقت
وہ آسانی سے کیا دوڑے کا جو مشکل سے اُٹھتا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷۶). [گھوڑ + دوڑ (رک)].

---دَوڑ مَچانا محاورہ.
بھاگ دوڑ اور اُچھل کود سے ہنگامہ کرنا. جب یہ پردہ کی دیواروں کی آڑ میں گھوڑ دوڑ مچاتے ہیں تو ایسا شور کرتے ہیں کہ یقین نہ آئے گا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۳۰).

---دَوڑ مَچْنا محاورہ.
بھاگ دوڑ ہونا ، بھگدڑ مچنا. مینجر جنرل مینجر چھوڑ ڈائریکٹر اور جنرل ڈائریکٹر تک گھوڑ دوڑ مچ جاتی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۱).

---رَتھ (---فت ر) امذ.
رک : **گھوڑ بہل.** اگر احیاناً تم سوار گھوڑ رتھ کے بسرعت تمام راستے سے شالی نار کے گذرو جن کی مینڈیں عمود دار راستے سے ہوں تو بھی سمجھو گے کہ وے مینڈیں تمام طرف مخالف روانگی گھوڑ رتھ کے چلی جاتی ہیں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۵۶). [گھوڑ + رتھ (رک)].

---سال امذ.
اصطبل ، طویلہ. اُن کا اصطبل گھوڑوں کی کثرت سے سوداگر کا گھوڑ سال معلوم ہوتا تھا. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۱۲۵) . [گھوڑ + رک : سال (۷) لاحقۂ ظرفیت].

---سَوار (---فت س) امذ.
رک : **گھوڑ چڑھا ، گھوڑے پر بیٹھا ہوا شخص ؛ (مجازاً) سپاہی.** گھوڑ سوار دیوانہ وار خندق کے تختے پر حملہ کرتا ہے. (۱۹۶۳ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۱۶). [گھوڑ + سوار (رک)].

---سَواری (---فت س) امث.
گھوڑے پر سوار ہونا ، گھوڑا دوڑانا. مجھے بڑے دنوں کے بعد گھوڑ سواری کا اپنا شوق پورا ہوتا دکھائی دیا . (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۶۲). [گھوڑ سوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاڑی امث.
رک : **گھوڑا گاڑی جو زیادہ مستعمل ہے.** بعضوں کا تخیلہ ہے کہ بہ صورتِ مجموعی گھوڑ گاڑی کی ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۲۲). [گھوڑ + گاڑی (رک)].

---مَکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
جانوروں پر بیٹھنے والی قدرے بڑی مکھی ، گھوڑوں کو تنگ کرنے والی مکھی ، جانوروں پر بھنکنے والی مکھی. تیسری مثال گھوڑ مکھی کی ہے جو ... گھوڑوں ، خچروں ... گدھوں اور اونٹوں کا خون چُوس کر ان میں سرہ بیماری کے جراثیم داخل کرتی ہے . (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۲۳). [گھوڑ + مکھی (رک)].

---مُوہا (---و مع) صف ؛ امذ.
جس کا مُنھ گھوڑے کی طرح ہو ، لمبے مُنھ یا تھوتھنی والا شخص. کسی بزرگ کا جہاز گھوڑ موہوں کے جزیرے میں جا پڑا. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۲). [گھوڑ + موہ = مونھ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گھوڑ (۲) (و مج) امذ.
سوراخ (پلیٹس). [گوڑھ ـ گڑھا (رک) کا بگاڑ].

ـــ بھوڑ (ـــ و مج) امذ.
چھپکلی کی ایک قسم ، گوہ (لاط : **Lacerta Scincus**).

گئے جابجا یوں زنبوریاں کوں چھوڑ
مگر دھوپ لینے پڑے گھوڑ بھوڑ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۳).

لے آیا گھوڑ بھوڑ یک آپنے سنگ
رکھا تھا آستیں میں اُسکوں وہ سُنگ

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۲۲). کسان کو مجبور کرتے ہیں کہ اپنے چھوٹے اور گھٹیا کھیت سے گھوڑ بھوڑ کی طرح چمٹا رہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۵). [گھوڑ + بھوڑ (بھوڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھوڑا (و مج) امذ.
۱. **بار برداری اور سواری میں کام آنے والا ایک مشہور چوپایہ گدھے یا ٹٹو سے مشابہ مگر ان سے بڑا اور خوبصورت جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے ، تانگہ اور بگھی وغیرہ کو کھینچنے اور چلانے کا کام بھی کرتا ہے.**

تجے دیوں تتھے دام گھوڑے کپڑے باند غلام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۳)).

پکڑ یک گھوڑے کوں کاٹیا پچھاڑ
کباباں کیا سب وویڑے کوں کاڑ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۲).

نہ دوڑ سک ہے تیرے پرت کے میدان آ
مرے خیال کے چالاک تند گھوڑے سب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۵).

اس قدر ترک سجن یہ چشم گھوڑا ہے مگر
چابک یاں لگ ترے ابرو یہ کوڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۹).

قدم گھر سے رکھے وہ شخص باہر
جسے دمڑی کا گھوڑا ہو میسر

(۱۷۷۸ ، گلزارِ ارم (مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۱۹۰)).

خاک میں کس کو ملاوے پھونک دے کس کس کا گھر
باؤ کے گھوڑے پہ وہ آتش کا پرکالا چڑھا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳). تم نہ صرف گھوڑے چور تھے بلکہ مجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۳). ۲. **بندوق کے پٹاخے پر مارنے والا گھوڑے کے چہرے کی وضع کا پُرزہ جس کی ضرب سے پٹاخے کا مسالہ بھڑک اٹھتا ہے اور بارود میں آگ لگا دیتا ہے، بندوق کا طوطا ، کُتا.** جس وقت گولی اس بندوق میں بھر کر ب کے گھوڑے کو چڑھاتے ہیں ... تو وہ گھوڑا ... گرتا ہے . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۶۰). گھوڑا گرانے سے چلنے والی بندوق آگرے میں ڈھلنے لگی تھی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۳۳). ۳. **شطرنج کے ایک مُہرے کا نام جو ہر بازی میں دو ہوتے ہیں اور بادشاہ کی صف میں فیل کے برابر بٹھائے جاتے ہیں (یہ مہرہ ڈھائی گھر آڑا چلتا ہے).**

گھوڑا ، فیل ، بسات کون سب سات جلد دوں
پاوں پیادی ہوں بھروں جو شہ رچناوں

(۱۲۶۵ ، بابا فرید شکر گنج (رسالہ اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ء ، ۲۲)).

اے شاطرِ زمانہ تصدق ہو پیل چرخ
شطرنج عشق میں ترے گھوڑے کی چال کے

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۹۹). اگر خان صاحب نہ بولتے تو گھوڑا مفت پٹ گیا ہوتا. (۱۹۳۲ ، رُوحِ ظرافت ، ۱۲۲). ۴. (شاذ) **(لکڑی کا) ڈھانچا جس پر کپڑے رکھتے ہیں.** کاغذ سازی کے لیے ضروری سامان ... بھپنے والا میز ، کپڑے رکھنے کے لئے لکڑی کا گھوڑا. (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۲۳). ۵. **کھونٹی (جو گھوڑے کی شکل کی ہو).** چرخا ... سہتا ... اُس کے دونوں کنارے پر کونٹی ... گاڑی جاتی ہے اُن کا نام گھوڑا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۵۸). [پ : घोड़ओ س : घोटक].

ـــ اُتارْنا محاورہ.
گھوڑے کو دریا کے پار اُتارنا یا لے جانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــ اُٹھانا / اُوٹھانا محاورہ.
گھوڑے کو چلانا ، آگے بڑھانا ، گھوڑے کو تیز دوڑانا. گھوڑا اوٹھا ، حضرت پاس آ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳). سوار ہو کر جنگل میں گیا اور ایک شکار کے پیچھے گھوڑا اُٹھایا (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۸).

لکھیے سمندِ خانہ سے اوصافِ چشمِ یار
آہوے دشتِ حُسن پہ گھوڑا اُٹھائیے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۳).

ـــ اُڑانا محاورہ.
گھوڑا اُٹھانا ، گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا. دونوں نے گھوڑے اُڑا کر ہنر پہلوانی دکھائے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۸۵). تھوڑی دور آگے چل کر گھوڑا اُڑایا اور سیدھا بیرم خان کے خیمے میں آیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷). وہ لڑائی کے لیے جھنڈے اور برچھیاں تانے ، گھوڑے اُڑا کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے. (۱۹۲۹ ، تاریخِ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۳۱۲).

ـــ اُڑْنا محاورہ.
گھوڑے کا اپنی جگہ سے نہ ہٹنا ، سرکشی کرنا ، قابو سے باہر ہونا. امیر خسرو نے کہا ہے :
پان سڑا کیوں ، گھوڑا اڑا کیوں ، پھیرا نہ تھا.
(۱۳۲۳ ، امیر خسرو (انشائے بشیر ، ۸)).

ـــ اُکَھڑْنا محاورہ.
گھوڑے کا قدم برابر نہ پڑنا ، چال سے اُکھڑ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

۔۔۔اُلانگنا محاورہ.
نئے گھوڑے پر پہلی مرتبہ سواری کر کے اس کی جھجک نکالنا ، نئے گھوڑے پر چڑھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

۔۔۔اُلٹنا محاورہ.
گھوڑے کا روگرداں ہو جانا ، واپس مڑنا.

بحر میں ابلق ایام بھی کاوش میں رہا
بارہا میری سواری میں یہ گھوڑا الٹا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

۔۔۔اور مَیدان دونوں حاضِر ہیں فقرہ.
آزما کے دیکھ لو ، جس طرح جی چاہے جانچ لو ، پرکھ لو ، امتحان لے لو. کھاتا ہے تو پکا لے ، آزمانا ہے تو آزمالے ، حال ہمارا ظاہر ہے ، گھوڑا اور میدان دونوں حاضر ہے. (۱۸۳۵ ، پچپن مثال (ق) ، ۴).

۔۔۔آپ ہی ہادے آپ ہی ہَھرائے کہاوت.
کسی کام کو خود کر کے پریشان ہونا یا تعجب و وہم کرنا (ماخوذ : قصص الامثال).

۔۔۔بَچ (۔۔۔فت ب) امث.
رک : بچ (۱) جو زیادہ معروف ہے ، ایک درخت کی جڑ (لاط : Acorus Clamus Odoratus) گھوڑا بچ گجرات میں بچ کو کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۴). [گھوڑا + س : वच]

۔۔۔بڑھانا محاورہ.
گھوڑے کو آگے کرنا ، تیز چلانا ، گھوڑے کو بھگانا ، گھوڑے کو دوڑانا.

ایک پر عونِ دلاور نے اٹھایا گھوڑا
ایک شامی پہ محمد نے بڑھایا گھوڑا

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

۔۔۔بڑھ جانا محاورہ.
گھوڑے کا سبقت لے جانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

۔۔۔بَگّی (۔۔۔فت ب ، شد گ) امث.
وہ گاڑی جس میں دو یا چار گھوڑے جوتے جاتے ہیں. وہ بھی گھوڑا بگی کی جگہ موٹرکار میں بیٹھ کر جاتے ہیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۹). [گھوڑا + بگی (رک)].

۔۔۔بَنانا محاورہ.
۱. کسی کی دونوں ہتھیلیاں اور گھٹنے زمین پر ٹکوانا (عموماً کھیل میں). گورا خالہ کی گردن پکڑے گھوڑا بنائے کھڑا ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۳). ۲. گھوڑے کی تربیت یا دیکھ بھال کرنا ، گھوڑے کو چست و چالاک بنانا. شیخ بیر علی کے شاگرد تھے یہ بھی گھوڑے خوب بناتے تھے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۸۲).

۔۔۔بَننا محاورہ.
گھوڑا بنانا (رک) کا لازم؛ گھوڑے کی تربیت کرنا، گھوڑا سدھانا.
تو ذرا گھوڑا بن جا کہ میں چلدی توڑوں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱۳).

۔۔۔بیچ کَر سونا محاورہ.
گہری نیند سونا ، سکون و اطمینان سے سونا ، بے فکری کی نیند سونا (اکثر جمع میں مستعمل). ایک خوابِ خرگوش میں کروٹ نہیں بدلتا جیسے گھوڑا بیچ کر سو رہا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵). تم تو آج گھوڑا بیچ کر سوئی تھیں کیا. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۸۹).

۔۔۔بَھر جانا محاورہ.
گھوڑے کا بند بند تھکن سے جکڑ جانا ، سینہ بند ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

۔۔۔پالا پَٹنا محاورہ.
گھوڑے پر کاٹھی یا زین رکھنا (نوراللغات).

۔۔۔پائے پَر چَڑھانا محاورہ.
بندوق کی چانپ کو پٹاخے پر ضرب دینے کے لیے اٹھا کر اس کے پائے پر لا رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

۔۔۔پَچھاڑ (۔۔۔فت پ) امذ.
ایک نہایت مہیب صورت اور سخت زہریلا سانپ. کم بخت پدم دار ، گھوڑا پچھاڑ اور بنڈا تو اتنے بھیانک صورت تھے کہ دیکھتے ہی پیشاب خطا ہوتا تھا. (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۴).

۔۔۔پَلانا محاورہ.
(اسپ سواری) گھوڑے پر کاٹھی یا زین رکھنا ، چارجامہ کسنا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔پے کرنا محاورہ.
گھوڑا پن کرنا ، احمقانہ کام کرنا. خونخوار کود کر گھوڑا پے کرنے حریف کا چلا تھا کہ شہزادہ بھی کودا وہ دوڑ کر لپٹ گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۹۲).

۔۔۔پِھرْنا محاورہ.
گھوڑا پھیرنا (رک) کا لازم ، گھوڑے کا محدود جگہ میں چلنا یا گردش کرنا.

اٹھا نہیں جاتا کہ بدن چور ہیں سارے
گھوڑے کہیں پھر جائیں نہ لاشوں پہ ہمارے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۸۶).

۔۔۔پھیرْنا محاورہ.
۱. (اسپ سواری) گھوڑے کو داہنے ، بائیں یا پیچھے کی جانب یکایک موڑنا نیز گھوڑے کو چال اور دوڑ کی مشق کرانا. وہ بھی اپنے فن کا بڑا استاد تھا ، اس کو گھوڑا پھیرنے کے ہزاروں کرتب یاد تھے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۲۳). شیریں جس خوبصورتی اور صفائی سے ... چلت پھرت سے گھوڑا پھیر پھیر کے گیند کو روکتی اور الٹا واپس کرتی تھی. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۱۲۰). ۲. کسی محدود جگہ میں گھوڑے کو گردش دینا ، چلانا ، گھوڑا دوڑانا.

شہید ناز کی تربت پہ پھیرے گھوڑا
مٹائیے یہ نشانِ مزار باقی ہے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۲).

---پھینکنا محاورہ.
گھوڑے کو کسی کے پیچھے یا کسی خاص سمت دوڑانا. ایک ہرن کے پیچھے سب لوگوں کو چھوڑ کر گھوڑا پھینکا تھا.
(۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۸).

---ٹھنڈا ہونا محاورہ.
گھوڑے کی شہوت رفع ہونا.
اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا
تو باسی پانی لے کر تھوڑا تھوڑا
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۱).

---جَمنا محاورہ.
گھوڑے کا کودنے کے لیے رُکنا ، ٹھہرنا (نوراللغات).

---جوتنا ف مر.
گاڑی کھنچوانے کے لیے گھوڑے کو گاڑی میں لگانا ، جوڑنا (ا پ و ، ۵ : ۳۳).

---جوڑا (---و مج) امذ.
(کنایۃً) **قیمتی ساز و سامان جو بخشش کے طور پر ملے ، مال و اسباب جو بطور انعام و اکرام ملے.** جو کوئی حضرت مسلم کے یتیموں کو دارالامارت میں لادے گا گھوڑے جوڑے سے سرفراز ہووےگا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۵۸). ہوا میں ایسے گھوڑے جوڑوں سے باز آئی ، بلا سے ننگے کان ہوں مگر گز بھر کی زبان نہ ہو. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۸). [گھوڑا + جوڑا (رک)].

---چاہیے بدانیگی کو ذرا بھرتا / پھُرتی سا / سے آنا / آئیو کہاوت.
دولھا کے واسطے گھوڑے کی ضرورت ہے جلدی آنا. حاجت‌مند کو بہانے سے ٹالنا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---چراغ پا ہونا محاورہ.
گھوڑے کا پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو جانا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---چڑھانا محاورہ.
۱. **بندوق کا گھوڑا اونچا کرنا یا اٹھانا.** کسی لمحے بھی شکار سامنے آ سکتا ہے «مجھے گھوڑا چڑھا لینا چاہیے». (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۳۳). ۲. **گھوڑے کا گھوڑی سے جفتی کرانا.**
جب وہ آنگ کا کرے کوڑا
آخر آنگ میں چڑھا گھوڑا
(۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۱۸۹).

---چلانا محاورہ.
کسی مسلک یا راستے کا اختیار کرنا.
میں گھوڑا دینِ احمدؐ میں چلایا
دل و جاں راہِ احمدؐ میں گنوایا
(۱۷۷۱ ، منصور نامہ ، ۱۹ (الف)).

---چمکانا محاورہ.
گھوڑے کو تیز رو کرنا ، گھوڑے کو تیز چلانا.
چمکاتے ہی جاتا ہے زمیں سے جو فلک پر
سب کہتے ہیں خورشید درخشاں ہے یہ گھوڑا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۲).

---چھُڑوانا محاورہ.
گھوڑے کو تخم لینے کے لیے گھوڑی پر چڑھوانا.
جب آنگ اسکی آخر ہونے پر آئے
تب اس پر چاہے گھوڑا تو چھڑوائے
(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۲۲).

---چھوٹے ہاتھی چھوٹے کہاوت.
خدا جانے کیا انجام ہو ، کیا نتیجہ نکلے. ان دونوں ممبروں نے یہ سوچ کر کہ خدا جانے گھوڑا چھوٹے ہاتھی چھوٹے دادا جان کو حلف دلانے سے انکار کر دیا. (۱۹۴۷ ، فرحت مضامین ، ۳:۲۶).

---چھوڑنا محاورہ.
گھوڑے کو تخم لینے کے لیے گھوڑی پر چڑھانا ؛ گھوڑا دوڑانا ؛ گھوڑے کو اس کی مرضی پر چلنے دینا ؛ جتے ہونے یا سواری کے گھوڑے کا چار جامہ وغیرہ اتار ڈالنا ، گھوڑا کھولنا ؛ چرائی پر ڈالنا ، گھوڑے کے چرنے کے لیے کھول کر چرائی کی جگہ پہنچا دینا ؛ خوید پر چھوڑ دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---چھیڑنا محاورہ.
گھوڑا تیز چلانا ، گھوڑے کو ایڑ لگانا (علمی اردو لغت).

---داغ ہونا محاورہ.
سواروں کے زمرے میں نوکر ہونا (زمانۂ شاہی میں جو سواروں کے زمرے میں نوکر ہوتا تھا اس کے گھوڑے کو داغ دیتے تھے) (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دانے ، گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا کہاوت.
معاملہ کی جگہ مروت برتنے سے نفع نہیں ہوتا ، اگر کوئی شخص اپنے نفع کی پروا نہ کرے تو بھوکا مرتا ہے (نوراللغات).

---دبانا محاورہ.
بندوق کے کُتّے کو ہٹانے پر زور ڈالنے کے لیے چلانا. شیر نزدیک آ گیا ... میں نے شست لی اور گھوڑا دبا دیا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۲۲۰). پٹھنی کے سامنے کھڑے ہو کر نشانہ باندھا اور گھوڑا دبا دیا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۹).

---دوڑانا ف مر ؛ محاورہ.
گھوڑا بھگانا ، گھوڑا سرپٹ چھوڑنا ؛ گھوڑا ڈالنا.

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے
(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۸۱).

---دینا محاورہ.
اسپِ نر کو مادیان پر چھوڑنا (نوراللغات).

---ڈالنا محاورہ.
۱. **گھوڑے کو کسی کے پیچھے دوڑانا ، تعاقب میں گھوڑا دوڑانا.** ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالے ہوئے اسی طرف آ نکلے. (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۸). ایک کے پیچھے فریدوں شوکت نے گھوڑا ڈالا دوسرے کے تعاقب میں وزیر زادہ چلا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹). اب کوئی سامنے نہیں آتا ، یہ برابر گھوڑا ڈالے چلا آتا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۹۰۲).
۲. **گھوڑے کو گھوڑی سے جفت کرانا.**

میل کر پھر کرے کبھی مادہ
ڈال گھوڑا تو اس پہ دوبارہ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۸۷). بعض گھوڑیاں ایسی بھی دیکھی گئیں کہ ان پر کئی تھان یعنی کئی دفعہ گھوڑا ڈالوایا گیا لیکن ... گابھن نہ ہوئیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۳).

---ڈپٹنا محاورہ.
گھوڑے کو تیز دوڑانا ، گھوڑے کو مہمیز کرنا.

بزدلے جو کہ ستم اس کے سے منہ پھیر گئے
ان بھگوڑوں کو یہ گھوڑے کو ڈپٹ کر مارا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۳).

---ڈٹانا محاورہ (قدیم).
رک : **گھوڑے کو مہمیز کرنا ، گھوڑے کو ڈپٹانا.**

سو در حال گھوڑا ڈٹایا او نے
او خاقان کے نزدیک ایا او نے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۸۳).

---ران کے نیچے ہونا محاورہ.
گھوڑے پر سوار ہونا ، گھوڑا قابو میں یا زیر ران ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سنوارنا محاورہ.
گھوڑا سدھانا ، گھوڑے کو تربیت دینا. جس کسی کا گھوڑا سنوارنا ہو ، یہ لوگ سنوارتے ہیں اور انہیں یہاں کی اصطلاح میں چابک سوار کہا جاتا ہے. (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۸۳).

---کُدانا ف س ؛ محاورہ.
گھوڑے کو اس طرح چلانا کہ وہ اُچھلتا ہوا چلے ؛ گھوڑے کو تیز دوڑانا.

وہ سامنے سے جو گھوڑا کُداتے آتے ہیں
ہمارا مزرعِ ہستی نہ پائمال کریں

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ صبا ، ۷۰).

---کَڑکانا محاورہ.
گھوڑے کو بہت تیز دوڑانا ، سرپٹ دوڑانا.

پرتو مہر سے نیزوں کی چمک ملنے لگی
گھوڑے کڑکائے سواروں نے زمین ہلنے لگی

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۷۳).

---کَڑکَڑانا محاورہ.
گھوڑے کو بہت تیز بھگانا (مہذب اللغات).

---کَسْنا محاورہ.
سواری کے لیے گھوڑے پر زین باندھنا ، سواری کے لیے گھوڑے کو تیار کرنا. سپاہیوں کی عورتیں ... گھوڑے کستی تھیں سوار ہوتی تھیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۶). حکم دیا کہ گھوڑا کسو تا کہ ہم جنگل میں پھریں اور دیکھیں کیا ظہور میں آتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۰۵).

---گاڑی امث.
وہ گاڑی جسے ایک یا دو گھوڑے کھینچتے ہیں ، بگھی ، وکٹوریہ ، ٹم ٹم. گھوڑا گاڑی میں پندرہ گھنٹہ میں یہ سفر پورا ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، شنہشاو جرمن کا سفر قسطنطنیہ ، ۳۳). مرنے سے پہلے جائداد اور مکان کیا گھوڑا گاڑی ، مکان کا اسباب تک چھوٹی بیوی کے نام کرگئے. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۰۱). تھک ہار کر انھیں باہر جا کر گھوڑا گاڑی کی. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۳۹). [گھوڑا + گاڑی (رک)].

---گُدگُدانا محاورہ.
گھوڑے کو ایڑ لگا کر تیز دوڑانا ، ہانکنا یا تیز کرنا (محاورات ہند ؛ مہذب اللغات).

---گِرانا محاورہ.
بندوق چلانے کے لیے اس کا کھٹکا نیچا کرنا. رنجک کے سوراخ یعنی بندوق کے کان کے قریب پتھر کے کئی ٹکڑے لگا کر اس نے گھوڑے کو گرایا. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۳۰).

---گِرْ جانا محاورہ.
بندوق کا کھٹکا گر جانا ، بندوق چل جانا. تخت پر کارتوس بھری ہوئی بندوق رکھی تھی ، میں نے ہاتھ میں اٹھالی اور پھر ایک دوسرے شخص کے ہاتھ میں دے دی اتفاق سے گھوڑا گر گیا. (۱۹۰۷ ، حیات شبلی ، ۳۶۱).

---گھاس سے آشنائی کَرے تو بُھوکا مرے / آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا کہاوت.
معاملے کی جگہ مروت برتنے سے نفع نہیں ہوتا ، کوئی شخص اگر اپنے کام کے نفع کی کچھ پروا نہ کرے تو گزارہ ناممکن ہے ؛ مزدور مزدوری نہ لے تو بھوکا مر جائے ؛ اپنا مطلب کوئی نہیں چھوڑتا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---گھاس سے یارانہ / یاری ، کَرے تو بُھوکا مَرے / کرے گا تو کھائے گا کیا کہاوت.
رک : **گھوڑا گھاس سے یاری یا آشنائی کرے تو بھوکا مرے.**

گھوڑا گھانس سے یارانہ کرے تو بھوکا مرے ایسی مروت سے در گزرا .(۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۲۸)۔ گھوڑا گھاس سے یاری کرے گا تو کھائے گا کیا ، ہم کو کیا ایک آنہ تک حلال کا ہے باقی تو مالک کا ہے .(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۷۰)۔

---گھڑسال ہی میں قِیمَت پاتا ہے کہاوت.
ہر چیز کی قدر و قیمت اسی کے محل اور موقع پر ہی ہوتی ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات ہند ؛ نوراللغات).

---گھوڑا کھیلْنا محاورہ.
بچوں کا ایک کھیل کھیلنا جس میں وہ ڈنڈے پر گھوڑے کی طرح سوار ہو کر/کے دوڑتے ہیں. پردار عصا ! کسی بچے کو گھوڑا گھوڑا کھیلنے کو یہ مل جائے تو یہ لکڑی بڑی اچھی رہے . (۱۹۵۵ ، حیرتنا ک کہانیاں ، ۱۶۷).

---لگانا محاورہ.
گاڑی میں گھوڑا جوتنا. رتھوں میں گھوڑے لگائے جاتے جن کے منہ میں لگام ہوتی. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۶).

---مارْنا محاورہ.
گھوڑے کو ایڑ لگانا یا مہمیز کرنا ، دوڑانا ، ڈپٹانا.

گھوڑا مار او سارا لشکر پھیریا
ہر یک خیمہ خرگہ کوں جا کر دیکھیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۲). ہر ایک امیر اپنی اپنی فوج کو لیے کھڑا تھا اور خان خاناں گھوڑا مارے ایک ایک غول کو دیکھتا پھرتا تھا اور سب کے دل بڑھاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲)۔ پولیس کے کئی سرکردہ فوجی وردی میں گھوڑے مارے چلے آتے تھے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۲۰۵).

---مکھی (---فت م ، شد کھ) امث.
ایک چھوٹا سا کیڑا جو گنے کے پودے کا رس چوستا ہے جس سے پتے مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں. گنے کی گھوڑا مکھی ... یہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جس کے بچے اور جوان رس چوستے ہیں. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، فیصل آباد ، جون ، ۱۳۶). [گھوڑا + مکھی (رک)].

---مِلا تو کوڑا بھی مِل جائے گا کہاوت.
بڑا یا مشکل کام ہو گیا تو چھوٹے یا آسان کام کی کیا فکر وہ بھی ہو جائے گا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---مَلْنا ف م.
گھوڑے کو کھریرا پھیرنا تا کہ وہ چاق و چوبند رہے. کسی پہاڑ پر لکڑیاں چُن رہے ہوں گے کسی کا گھوڑا مل رہے ہونگے.(۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۱۰). تین سو طلبا میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس کی خدمت میں ملازم نہ ہو جو گھوڑا ملتا تھا بوٹ ہتھیار صاف کرتا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین بونا پارٹ ، ۱ : ۲۶).

---نِکالْنا محاورہ.
گھوڑے کو سواری یا گاڑی کے لیے سدھانا ؛ گھوڑا بڑھانا ، گھوڑا آگے لیجانا ؛ ایام محرم میں اہلِ تشیع کا دُلدل نکالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---نِکَل آنا / نِکَل جانا / نِکَلْنا محاورہ.
گھوڑا سواری یا گاڑی کے لیے سدھایا جانا ، گھوڑا آگے بڑھنا ؛ محرم میں اہلِ تشیع کا دُلدل نکالنا (جامع اللغات).

---ہَسْپَتال (---فت ہ ، سک س ، فت پ) امذ.
گھوڑوں کے علاج کا شفاخانہ ؛ بیطاری ، سلوتر. ریشم کی روزانہ مرہم پٹی ہوتی تھی اور ہفتے میں ایک دو دفعہ اسے گھوڑا ہسپتال بھیجا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، پت جھڑ کی آواز ، ۸۱). [گھوڑا + ہسپتال (رک)].

گھوڑانا (و مج) ف م.
گھوڑے پر سوار ہو کر جانا ، گھوڑے کو آگے بڑھانا. میں نے کچھ ان کی طرف توجہ نہ کی اور قلعہ کی جانب روانہ ہوا وہاں سے چند قدم گھوڑایا تو کیا دیکھتا ہوں .(۱۹۱۱ ، ظہیرالدین ، داستان غدر ، ۹۷). [گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گُھوڑدَوڑ (ضم کھ ، غم و ، سک ڑ ، و لین) امث.
رک : گُھڑدوڑ (گُھڑ کے تحتی الفاظ) (نوراللغات). [گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + دوڑ (رک)].

گھوڑنَس (و مج ، سک ڑ ، فت ن) امث.
وہ موٹی نس جو پیر میں ایڑی سے اوپر کی طرف جاتی ہے. بعد راج بھٹہ کی مار کے پھر گھوڑنس پر مارنا. (۱۹۲۵ ، حربۂ احمدیہ ، ۳). [گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + نس (رک)].

گھوڑوں (و مج ، و مج) امذ ؛ ج.
گھوڑا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---راج بَیلوں اَناج کہاوت.
حکومت فوج کے ذریعے اور اناج کی پیداوار کھیتی باڑی کے ذریعے ہوتی ہے (محاورات ہند ؛ مہذب اللغات).

--- کو گھر کِتنی دُور کہاوت.
گھوڑوں کے آگے مسافت اور فاصلے کی کوئی حقیقت نہیں ؛ کام کرنے والے لیے سب آسان ہے ، حیلے حوالے بے سود ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ نوراللغات).

---کی طاقَت / قُوَّت (---فت ق / ضم ق ، شد و بفت).
اسپی طاقت ، مشینی طاقت بتانے کی اکائی ، ۵۵۰ پونڈ وزن کو ایک فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے اُٹھانے یا کھینچنے کی طاقت. کس رفتار سے میلوں میں فی گھنٹہ گاڑیاں ۸۰ ٹن کی ایک کل ۷۰ گھوڑوں کی طاقت سے کھینچے گی. (؟ ، سوالات جرثقیل ، ۲۲). ۲۵۰ گھوڑوں کی قوت کا موٹر اس کے ساتھ شامل کیا گیا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، جولائی ، ۷۶).

گھوڑی (و مج) امث.
۱. مادۂ اسپ. اس پری کے سر میں پیالا مارا اور کہا کہ گھوڑی ہو جا وہ گھوڑی ہو گئی. (۱۷۳۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۸).

اتفاقاً زیر سواری ایک گھوڑی بادپیما ، تند قدم ، تیز رو تھی . (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۳۰). اِدھر اُدھر ڈھونڈ بھال گھوڑی سار در دولت پر آ گئے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۷). گھوڑی کی باگ تھاموں گی. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۶۶). شیو راج سنگھ کے اصطبل میں تو بالعموم دو گھوڑیاں ایک سواری اور ایک نسل کشی کی غرض سے بنی ہی رہا کرتی تھیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۴). ۲. (پکوان ہونی) سویاں توڑنے کی ڈھبکلی کی قسم کی دستی کل جس میں اوکھلی کی وضع کا ایک سوراخ دار توا معہ موسلی کے ہوتا ہے اور موسلی کی داب سے سویوں کا لچھا نکلتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۷۸). ۳. (سلائی بٹائی) ریشم کے بٹائی کے تاروں کو اوپر اٹھائے رکھنے والا چوبی چوکھٹا جس سے تار لٹووں میں بندھے لٹکے رہتے ہیں جن کو گھما کر تار بٹا جاتا ہے ، چمبل (ا پ و ، ۲ : ۲۷). ۴. (دری باف) وہ لکڑی جس پر مکڑا ٹکا رہتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۰۶). ۵. (گھڑی سازی) گھڑی کے چکر کی چوکی کے سوراخ کا توا یا پروا ، پلیٹ ، دڑی (ا پ و ، ۱ : ۱۶۶). ۶. دوچوبی پایوں پر لیٹواں جڑا ہوا ڈنڈا جس پر عموماً کپڑے لٹکائے جاتے ہیں. بیگم شائستہ رانا ایک بار پھر بڑے سکون سے ڈریسنگ روم میں واپس چلی گئیں تیز نارنجی رنگ کی سلک کی ساری اتار کر گھوڑی پر ڈالی. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۸۱). ۷. (نائی) بیچ میں سے چری ہوئی کھپچی جس سے ختنہ کے وقت کھال دبا کر کاٹتے ہیں تا کہ کھال پیچھے نہ سرک جائے. دن بھر انتظار رہا کہ دیکھیے کب تسلا ، لوٹا ، گھوڑی ، استرا آکھت کا سامان آتا ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۲۱ : ۹). ۸. بیاہ کے گیت جو وداع سے قبل گائے جاتے ہیں (ان معنوں میں عموماً بصیغۂ جمع) ، سہاگ گھوڑیاں.

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ
محل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاگ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۰). پریزادوں کا بیٹھ کر گھوڑیاں اور سہاگ کا گانا ... پھولوں کے ہاروں کا پکھروٹوں کا بانٹنا . (۱۸۰۳ ، گلزار چین ، ۱۰۹). لچھمن کا بیاہ ہو گا میں اس کی گھوڑی گاؤں گی. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۶۶). سہاگ ، گھوڑیوں، کامن ، سٹھنیوں اور ڈولی چڑھنے کے گیتوں میں بالکل ویسی ہی سچی اور کھری واقفیت ہوتی ہے جیسی دوسرے گیتوں ... میں علی العموم پائی جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۶). ۹. (کھیل) چلھی چڑھول ، آنکھ مچولی یا چدّر چھپّول وغیرہ میں جس پر وہ سوار ہوں یعنی جس کی چلھی لیں اسے گھوڑی کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۱۰. ٹکٹکی جو نیچے میں ہوتی ہے تا کہ حقے کی نے یا لمبی سنک کے بوجھ سے حقہ گر نہ جائے. چلم کہ ڈیڑھ پاؤ تمبا کو آئے ، نے ہے کہ یہاں سے وہاں تک چلی گئی ہے نے کو سنبھالنے کے لیے کئی کئی گھوڑیاں دے رکھی ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۸). ۱۱. لکڑی کے قدمچے یا پائیدان جن میں دو تین سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں ، جو مکانات کی تعمیر یا پتائی وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں. گھوڑیوں یا خالی پیپوں سے عملی پلیٹ فارم بنا لیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۲۵). ۱۲. چھوٹی خانے دار الماری جس کے اوپر یا جس میں جوتے رکھے جاتے ہیں . بوٹ ریک (BootRack) جوتے رکھنے کی گھوڑی ایک عدد. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۵۱). ۱۳. لکڑی یا ہاتھی دانت کا ٹکڑا جو ستار میں لگاتے ہیں اور جس پر تار رکھتے ہیں. بکس پر ہاتھی دانت کی ایک گھوڑی ... نصب ہوتی ہے جس پر سے تار گزر کر دوسری طرف لکڑی کی چابیوں میں جڑے ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۵۶۷). [گھوڑا (رک) کی تانیث] .

ـــــ بَھرانا محاورہ.

(سالوتری) گھوڑی کو گابھن کرنا. یاد رہے کہ موسمِ سرما میں گھوڑی بھرانا بہتر ہے. (۱۹۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۳).

ـــــ بَھرْنا محاورہ.

(سالوتری) گھوڑے کا گھوڑی سے جفتی کرنا (ا پ و ، ۵ : ۳۳).

ـــــ بُھسیلے ہی میں دَم لے گی کہاوت.

گھوڑی پر پھر کر اپنے اڈے یا جائے سکونت ہی پر آ جائے گی ؛ اس شخص کے بارے میں بولتے ہیں جو گھر سے زیادہ دن دور نہ رہ سکے. تمھارے تفضل ماموں ... آج نانپارہ گئے ہیں کہتے تھے کہ وہاں رہ کر ملازمت کی کوشش کروں گا ، میرا دل کہتا ہے کہ دو ایک دن نانپارے میں رہ کر گھوڑی بھسیلے ہی میں دم لے گی. (۱۹۳۲ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۱۷).

ـــــ چَڑھانا محاورہ.

۱. چری ہوئی لکڑی سے بچے کے عضو تناسل کی کھال پکڑ کر ختنہ کرنا تا کہ کھال پیچھے نہ کھسک جائے ، عضو تناسل کی کھال کو کھپچی سے کَس دینا. کھپچی کی گھوڑی چڑھا کر جس قدر کھال تراشنی منظور ہوتی ہے اسے اس گھوڑی سے دبا لیتا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳۶). لال داڑھی کے جان علی حجام نے گھوڑی چڑھا کر میرا ختنہ کر دیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۴۷). ۲. ختنہ کے بعد جب زخم بھر جائے تو لڑکے کو دولھا بنا کر اور گھوڑی پر بٹھا کر کسی درگاہ وغیرہ پر لے جانے کی رسم. جب بچے کا زخم اچھا ہو جاتا ہے تو ... اب گھوڑی چڑھانے کی رسم ادا کی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۳۷). گھنو بولیں ... میں تو اپنے کلی کو گھوڑی چڑھاؤں گی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ و نااہل پڑوس ، ۳۵). ۳. برات چڑھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ چَڑْھنا محاورہ.

گھوڑی چڑھانا (رک) کا لازم.

کونی دن گنے گھر پہ سہرا بندھے گا
مبارک وہ دن جب تو گھوڑی چڑھے گا

(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲۰۱). غرض کیا بتاؤں کہ گھر کا کیا پدڑا تھا آج ہی شام کو گھوڑی چڑھنی تھی. (۱۹۶۰ ، ایک ہنگامے پہ (ماہ نو مئی) ، ۴۷).

ـــــ مارْنا محاورہ.

گھوڑی دوڑانا. اور پھر جلدی جلدی ادھر اودھر ڈھونڈ بھال گھوڑی مار در دولت پر آگئے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۷).

---والے اسذ.
دکن کی فوج ، گھڑ سوار دستہ (دریائے لطافت ، ۱۲۵).

گھوڑے (و مع) اسذ ؛ ج.
گھوڑا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---اُٹھانا محاورہ.
گھوڑوں کو تیار کرنا ، حملے کے لیے تیار ہو جانا ، گھوڑے کی باگ اٹھانا. مرحبا شاباش بہادر و حیدر صفدر اسداللہ الغالب کا نام لیکر گھوڑے اٹھالو ، کاٹھیوں سے تلواریں کھینچ کھینچ کر فوج دشمن پر جا پڑو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۳).

---بیچ کَر سونا محاورہ.
نہایت اطمینان سے سونا ، ہاتو پسار کے سونا ، بے فکری سے سو جانا (طنزاً یا مزاحاً غافل ہونے والے کے لیے **مستعمل**). کئی دن سے نیند بھر کے سونے نہیں پائے تھے لہذا سوئے تو گویا گھوڑے بیچ کر. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۵). چار روز کے بعد کل شب سکھ کی نیند آئی یہ سمجھیے کہ گھوڑے بیچ کے سویا. (۱۹۳۲ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۳۷). بتاؤ نیند کے بارے میں تمہارا کیا تجربہ ہے اس میں کچھ عجوب کا ہرجائی پن ہے یا تم گھوڑے بیچ کر سوتے ہو. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۹۹).

---بیچ کَر نِیند آنا محاورہ.
رک : گھوڑے بیچ کر سونا ، غفلت کی نیند سونا ، انتہائی بے خبری کے عالم میں سونا.

جب تھکے اوس کی سواری دوڑ کر یوں سوئے ہم
جیسے سوداگر کو گھوڑے بیچ کر آتی ہے نیند

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۶).

---بھَینسے کی لاگ کہاوت.
گھوڑا اور بھینسا جب بھی ملیں گے لڑائی ضرور ہو گی ، سخت دشمنی کے لیے کہتے ہیں (جامع اللغات).

---پَر چڑھنا محاورہ.
ختنہ ہونے کے بعد کی رسم ادا کرنا ، گھوڑی چڑھنا. میں نئی نئی نوکر ہوئی ہوں ، وہی چھوٹے نواب ماشاءاللہ سے گھوڑے پر چڑھے ہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۲).

---پَر سَر سے کَفَن باندھ کَر بَیٹھنا چاہیے کہاوت.
گھوڑے کی سواری خطرناک ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پَر سَوار آنا محاورہ.
عُجلت میں آنا ، جلدی میں آنا ، تھوڑی سی دیر کو آنا ، مختصر وقت کے لیے آنا ، کم وقت کے لیے آنا.

ابھی آیا ابھی اٹھ کر چلا اے مردوے دم لے
کبھی بھولے سے آیا بھی تو گھوڑے پر سوار آیا

(؟ ، بیگم (تذکرۂ ریختی) ، ۲۰).

---پَر کوڑا کَرنا محاورہ.
گھوڑے کو تیز دوڑانے کے لیے کوڑا مارنا. برائے خدا میرے ساتھ آنے کا قصد نہ کریں یہ کہہ کر گھوڑے پر کوڑا کیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۲).

---پھِرنا محاورہ.
رک : گھوڑے دوڑنا.

گھوڑے پھریں گے خاک پہ اوس شہسوار کے
خاکے بہت اڑیں گے ہمارے غبار کے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۶۹).

---جوڑے (---و مج) اسذ ؛ ج.
(کنایۃً) **انعام و اکرام ، ساز و سامان.** آج پسر زیاد نے حکم کیا تھا کہ جو کوئی حضرت مسلم کے یتیموں کو دارالامارت میں لادے گا گھوڑے جوڑے سے سرفراز ہووے گا. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۵۸). بُوا میں ایسے گھوڑے جوڑوں سے باز آئی ، بلا سے ننگے کان ہوں مگر گز بھر کی زبان نہ ہو. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۸). [گھوڑے + جوڑے (رک)].

---جوڑے کی خَیر فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) **میاں بیوی اور سواری کا گھوڑا سلامت رہے.**

جو چاہے تو مجھ سے ہنسوڑے کی خیر
تو یوں دیکھ اس گھوڑے جوڑے کی خیر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۶).

---چَڑھائی (---فت ج) اسث.
ختنہ کے بعد گھوڑے پر بٹھانا ، گھوڑی چڑھنا (مہذب اللغات).

---چَڑھنے کی شادی اسث.
ختنہ کے بعد کی رسم یا خوشی بچے کو گھوڑے پر بٹھانے کی رسم. جب لڑکوں کا ختنہ ہوتا ہے اس کے بعد ان کا غسلِ صحت ہو تو ایک شادی ہوتی ہے جس کا نام گھوڑے کے چڑھنے کی شادی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۲۶).

---دار صف.
وہ بندوق جو گھوڑے سے چلائی جائے. گھوڑے دار بندوقوں میں ریباونڈنگ لاک والی بندوق افضل ہے. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ یا فرہنگ ، ۹۲). [گھوڑے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دَوڑانا محاورہ.
۱. **سخت محنت کرنا ، سعیِ بلیغ کرنا.** میدان ترقی میں اس کے ساتھ گھوڑے دوڑاتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۸۹).
۲. **(کسی بات کو) بہت شہرت دینا یا بہت عمل میں لانا.**

جھوٹ کے دوڑائے ہے گھوڑے یہ باتونی رقیب
اس کے پر بھرانے سے تم منہ بھرا بیٹھا کرو (کذا)

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۳۶۲).

---دَوڑ چکے / لیے فقرہ.
طاقت یا خواہش ختم ہو گئی (جامع اللغات).

---دَوڑنا محاورہ.
گھوڑے دوڑانا (رک) کا لازم ، پیغام سلام ہونا. ملک و دولت کے شکار پر گھوڑے دوڑنے لگے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۳۷). ابھی فریقین میدان جنگ میں نہ اُترے تھے کہ صلح کے گھوڑے دوڑنے لگے. (۱۹۰۷ ، امہات الامّہ ، ۳۲).

---سَوار (---فت س)۰(الف) امذ.
گھوڑے پر چڑھا ہوا آدمی ، شہسوار ، راکب ، گھوڑے پر بیٹھنے والا ، گھڑ سوار.

میں دروازے میں جا کر دیکھا چہار
کھڑے مستعد ہو کر گھوڑے سوار

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، کبیرا ، ۳۶۷). (ب) صف. (کنایۃً) جلد باز ، شتاب کار ، عجلت کرنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھوڑے + سوار (رک)].

---کا بَنانا محاورہ.
گھوڑے کو سواری کے لیے تیار کرنا ، گھوڑے کو سدھانا. مجھے ایک استاد چابک سوار کا شاگرد کرایا اور سواری سکھلائی ، گھوڑے کا بنانا اور چڑھنا ، تیار کرنا عیب و صواب سے آگاہ ہونا سب باتیں میرے استاد نے بتائیں. (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین ، داستان غدر ، ۲۷).

---کا گِرا سَنبھلتا ہے نَظروں کا گرا نہیں سنبھلتا کہاوت.
انسان ایک بار نظروں سے گر جائے تو پھر اسے عزّت نہیں ملتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کو اِشارَہ کافی ہے گَدھے کو لاٹھیاں پیٹا کرو کہاوت.
شریف اشاروں سے مان جاتا ہے ، کمینہ یا ذلیل پٹ کر بھی نہیں سمجھتا (محارات ہند ؛ جامع الامثال).

---کو اَشارَہ گَدھے کو لَٹھ کہاوت.
رک : گھوڑے کو اشارہ کافی ہے الخ ، عقل مند کو اشارہ کافی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کو تَنگ آدمی/مَرْد ، کو بَنگ/جَنگ کہاوت.
چُست اور ہوشیار کرنے کے لیے عاقل کو ایک اشارہ کافی ہے (نوراللغات ؛ محاوراتِ ہند ، نجم الامثال).

---کو ٹانْگ مَرْد کو بانْگ کہاوت.
رک : گھوڑے کو تنگ آدمی کو جنگ ، نادان سختی کرنے سے مانتا ہے اور عقل مند کو اشارہ کافی ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کو جَولانی دینا محاورہ.
گھوڑے کو چاروں طرف گُھمانا ، اُچھالنا ، کُدانا. مریم گھوڑے کو جولانی دینے لگی اور کہا ہے کوئی بہادر جنگ جُو جو میرے مقابلے میں آئے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۷۳).

---کو چَمکانا محاورہ.
رک : گھوڑا چمکانا ، گھوڑے کو دوڑانا. شیرزاد بہادر سامان جنگ سے آراستہ ہو کے میدان میں آیا اور مردانہ وار گھوڑے کو چمکا کے سرملوق بن سرمالوق کے مقابل ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۶۳).

---کو رَو میں ڈالْنا کہاوت.
گھوڑے کو تیزی سے منزل کی طرف دوڑانا (مہذب اللغات).

---کو سِیدھا کَرْنا محاورہ.
گھوڑے کو دوڑنے کا اشارہ کرنا ، گھوڑے کا رخ درست کرنا ، لڑائی کے لیے تیار کرنا ، حملہ کرنے کے رُخ پر لانا.

نعرہ کیا شیروں نے کہ باحضرتِ شبیرؔ
سیدھے کئے گھوڑے کہ کمانوں سے چلے تیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴).

---کو گَھر کیا دُور ہے کہاوت.
گھوڑے کے آگے فاصلہ اور مسافت کچھ چیز نہیں ، کام جاننے والے کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ؛ چالاک شخص اپنا مطلب جلد نکال لیتا ہے (محاوراتِ ہند).

---کو لات (اَور) آدمی کو بات کہاوت.
نادان کو ماریپٹ مگر عقل مند کو اِشارہ کافی ہے ، گھوڑے کو تنگ آدمی کو تنگ (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---کو نَعل ٹُھکواتے دیکھ کر ہی مینْڈکی بھی نَعْل لگوانا چاہیں کہاوت.
رک : گھوڑے کے لگے تھے نعل مینڈکی بولی میرے بھی جڑ دو. خدا دے تو آدمی خرچ بھی کرے لیکن گھوڑے کو نعل ٹھکواتے دیکھ کر ہی مینڈکی بھی نعل لگوانا چاہیں یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۷۶).

---کی اَگر دُم بَڑھے گی تو اُپنی ہی مکھیاں اُڑاوے گا کہاوت.
ہر ایک کو اپنا مطلب پہلے ملحوظ ہوتا ہے ، ہر شخص اپنی ترقی سے خود فائدہ اُٹھاتا ہے (محاوراتِ ہند ؛ نوراللغات).

---کی باگ اُٹھانا محاورہ.
گھوڑے کو لگام کے اشارے سے دوڑنے کے لیے آمادہ کرنا ، اُکسانا. میں نے فوراً گھوڑے کی باگ اُٹھائی اور سرپٹ دوڑایا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۳۶).

---کی ٹاپ امث.
گھوڑے کے قدموں کی آواز. شہسوار نے آ کر اطلاع دی کہ ہاتھی نالے میں سو رہا تھا گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سن کر جاگ اٹھا ، میں نے فوراً گھوڑے کی باگ اٹھائی اور سرپٹ دوڑایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۶).

میاں آویں کیونکہ جانوں گھوڑے کی ٹاپ پہچانوں

(۱۹۰۴ ، خواب راحت ، ۱۰).

---کی سَواری چَلْتا جَنازَہ کہاوت.
گھوڑے کی سواری خطرناک ہوتی ہے (جامع اللغات).

---کی شادی کَرْنا محاورہ.
گھوڑے کو فروخت کرنا چونکہ گھوڑے بیچنا فال بد خیال کیا جاتا ہے اس لیے اس کے فروخت کرنے کو شادی کرنا کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---کی گَرْدنی امذ.
وہ کپڑا یا کمبل جو گھوڑے کی گردن پر ڈالتے ہیں.

وہ ماہ ہے تو کہ چاندنی سی
تیرے گھوڑے کی گردنی ہے

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

---کی ہَنْسی اَور بالَک کا دُکھ جانا نَہیں پَڑْتا / جاتا کہاوت.
گھوڑے کی ہنسی اور بچے کی تکلیف معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ بتا نہیں سکتے ، بے زبان کی بات کوئی نہیں سمجھ سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے پیٹ کی آواز امث.
وہ آواز جو دوڑتے وقت بعض گھوڑوں کے پیٹ سے نکلتی ہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کے دانْت کی سِیاہی امث.
وہ سیاہی جو گھوڑے کی دانتوں پر زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے آ جاتی ہے اس سے گھوڑے کی عمر کا اندازہ ہو سکتا ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کے لَگے تھے نَعْل مینڈْکی بولی میرے بھی جَڑ دو کہاوت.
بڑے آدمی کی ریس میں چھوٹے یا ادنیٰ لوگ بھی ویسی ہی آرزو کرنے لگتے ہیں (محاوراتِ ہند).

--- کھیلْنا محاورہ.
گھوڑوں کی دوڑ میں حصّہ لینا. جو سہا لکشمی ریس کورس میں گھوڑے کھیلتا تھا. (۱۹۷۳ ، اخبار جہاں ،کراچی ، ۴ اپریل ، ۱۲).

---گَدھے کو ایک لاٹھی ہانْکْنا محاورہ.
اچھے بُرے سب لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا. خدا ان مجسٹریٹوں کو غارت کرے ، گھوڑے اور گدھے کو ایک لاٹھی ہانکتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۶).

---گئے گَدھوں کا/ کو ، راج آیا کہاوت.
اشراف گئے گزرے ہوئے ، کمینوں یا کم اصلوں نے ان کی جگہ لے لی (محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھوڑے لَڑیں (اَور) موچی بَدْنام ہو / موچی کا زین ٹُوٹے کہاوت.
لڑے کوئی نقصان کسی کا ، زبردست کے جھگڑے میں غریب یا نادار لوگوں ہی کو نقصان پہنچ جاتا ہے. فوجدار نے کہا نہ رشک حمار کا قصور ہے نہ ہتھیار کی درستی کا فتور ہے ، یہ سب ہماری ہی بےوقوف ہے ، بدھو بولے جی ہاں ... گھوڑے لڑیں بدنام ہو موچی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۲۷). مفت میں جوتیاں کھائیں یہ وہی مثل ہے کہ گھوڑے گھوڑے لڑیں اور موچی کا زین ٹوٹے. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۱۶۱).

گُھوڑْیا (ضم گھ ، غم و ، سک ڑ) امث.
۱. **چھوٹی گھوڑی ، گھڑیا.** دامن کوہ میں گھوڑیا پاؤں سنے ہوئے چرتی پھرتی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۸۶). بجلی جو چمکی تو گھوڑیا رسی تڑا کے باہر نکل گئی.(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). ۲. (معماری) **سنگین چھجے کی چھاؤں کو سہارنے یا اٹھانے رکھنے والا مثلثی شکل کا بنا ہوا پتھر ، حسبِ ضرورت سادہ منقش ، بڑا یا چھوٹا توڑا ، منڈل** (ا پ و ، ۱ : ۵۶). ۳. **کوئی چوبی چوکھٹا یا ٹیک جس پر چیزیں لادی جائیں.** معمولی کولھو میں دو بڑے بیلن ہوتے ہیں یہ ایک لکڑی کی گھوڑیا پر کسے رہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۶۱). اب گھوڑیا پر سے کھال اٹھا کر ڈھول میں ڈالو. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۴۸). [گھوڑی + ا ، لاحقۂ تصغیر].

گھوڑیاں (و مج ، سک ڑ) امث ؛ ج.
گھوڑی (رک) کی جمع ؛ شادی بیاہ کے موقع پر گائے جانے والے گیت.

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ
محل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاگ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۰). اپنے بیٹوں کے بیاہ کی گھوڑیاں ہی گا دے. (۱۹۶۰ ، ظلمت نیم روز ، ۳۹۵). کہنے لگے پہلے ساری بہنیں مل کر بھائیوں کی گھوڑیاں گاؤ پھر ملے گی (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۶۶۱). [گھوڑی + اں ، لاحقۂ جمع].

گھوڑْیتی (و مج ، ی لین) امث.
گھوڑے کی سواری کا فن. گھوڑیتی اور پھکیتی اور نیزہ بازی میں بھی فائق ہوا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۴). [گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + یت ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ اسمیت و تانیث].

گُھوس (و مع) امذ ؛ ---- گھونس.
۱. **ایک قسم کا بڑا چوہا جو زمینوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے.**

کہیں گھوسوں نے کھود ڈالا ہے
کہیں چوہے نے سر نکالا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). ۲. **رشوت ، مُنْھ بھرائی.**

جعفر اب کیا کیجیے جوبن چلا ہے روس
پھر نہ آوے جو بنا لاکھوں دیجے گھوس

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی (اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۲۵۶)) گھوس رشوت کسی سے نہ لیگا. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۵۱). اتنی تو میں قسم کھا سکتا ہوں کہ مرزا نے کبھی ایک پیسہ گھوس کا نہیں کھایا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۳). ان نے تو جتنے صاحب لوگ کی ملازمت کی اتنی گھوس اتنی گھوس کھاتا

ہے کہ اپن تو یہی سوچتے ہیں یہ سالا پاکستان چل کیسے رہا ہے۔ (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۷)۔ [گھوس ــ گُھس (گھسنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

ـــ دان امذ.
چوہے دان (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [گھوس + دان ، لاحقہ ظرفیت]۔

ـــ پَنجَر (ـــ فت پ ، شد ج بفت) امذ.
مُنھ بھرائی ، رشوت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گھوس + پَنجَر (رک)]۔

گھوس (و مج) امذ.
دودھ بیچنے والوں کی ایک ذات ؛ اس قوم کا ایک فرد ، گوالا ، گھوسی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : घोष]۔

گُھوسا (و مع) امذ ؛ ـــ گُھونسا.
کسی کے مارنے کے واسطے انگلیوں کو کف دست سے ملانا، مکّا ، گھونسا (تختی کے لیے دیکھیے گھونسا)۔ [گھوس ــ گُھس (گھسنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

گُھوسَٹ (و مع ، فت س) امذ.
جوان اُلّو کا (نر یا مادہ) بچّہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

گھوسلا (و مع ، سک س) امذ ؛ ـــ گھونسلا.
چڑیوں (پرندوں) کا گھاس پھونس کا گھر ، گھونسلا ، نشیمن.

گھونسلے سقف میں لا کھوں ہیں ابابیلوں کے
مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار

(۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۸۷)۔

بتایا ہے چڑیوں نے جو گھونسلا
سو ایک ایک تنکا اکٹھا کیا

(۱۹۱۱ ، اسمٰعیل میرٹھی ، ک ، ۳۲)۔ [گھونسلا (رک) کا غیر انفی تلفظ]۔

گُھوسَم گھانسا (و مع ، فت س ، سک م ، مغ) امذ.
رک : گھونسم گھاسا ، گھونسوں کی لڑائی (فرہنگ آصفیہ)۔ [گھوس (گھوسا (رک) سے) + م ، لاحقۂ اتصال + گھانسا (تابع)]۔

گھوسَن (و مج ، فت س) امث.
دودھ بیچنے والی ، دودھ کا کاروبار کرنے والی. گھوسن بڑے سویرے آتی اور سب سے پہلے بھیس کا راتب لاتی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۲)۔ پیر جلیلوں والی سکھنیا کس روپ روغن کی گھوسن ہے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۸)۔ ایک گھوسن ادھر قدموں کی تھاپ کے ساتھ انگلی آسمان کی طرف اٹھائے چک پھیری لیتی. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۱۳)۔ [گھوسی (رک) کی تانیث]۔

گُھوسنا (و مع ، سک س) ف ل (قدیم).
رک : گُھسنا.

سو ہیبت زدہ ہو نکل خاک تیں
گھوسے جا کے پاتال منے دھاک تیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۴)۔ کنکر میں گھوس کر پہاڑ کون کون دیکھیا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۸)۔ [گُھسنا (رک) کا قدیم املا]۔

گھوسوں/گُھونسوں میں اُدھار کیا/کیا اُدھار کہاوت.
اپنا بدلہ فوراً لے لینا چاہیے ، لڑائی میں وار کا جواب فوراً دینا چاہیے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

گھوسی (و مج) امذ.
۱. گائے بھینس رکھنے ، چرانے اور ان کا دودھ بیچنے والا ، گوالا. ایک گھوسی کا لڑکا جوگن کی دعا سے اچھا ہو گیا تھا. (۱۸۱۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۷)۔ اب غرب رویہ موضع سزنگ کوٹھ پانے خام گھوسیوں کے آباد ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۲۹۷)۔ کرشن جی نے گوکل میں جو گھوسیوں کا گاؤں تھا پرورش پائی. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱۸۸)۔ دودھ لینے گھوسی کے گھر جانے کا تہیّہ تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۴۸)۔ ۲. گھسیارا (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : گھوس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گھوش (و مج) امذ.
شور غل ؛ ڈھول کی آواز ؛ دھاڑ ، چنگھاڑ ؛ گوالوں کے رہنے کا مقام ، گوالوں کی ایک ذات ، کمان کی تانت کی آواز ؛ آگ کے جلنے کی آواز ؛ پانی کی آواز ؛ طوفان کا شور (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [رک : گھوس]۔

گھوشنا (و مج ، سک ش) ف م.
زور سے بولنا ، شور مچانا ، ڈھنڈورا پیٹنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [گھوش (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

گھوکَرُو (و مج ، سک ک ، و مع) امذ.
رک : گھوکھرو. دوپٹے رنگ برنگ آنچل پلو ... گھوکھرو بنت اور کرن سے سجے سجائے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵۲)۔

یہ دشتِ عشق مقام ادب ہے دیوانو
کسی کے پانو کے نیچے نہ گھوکرو آئے

(۱۹۵۳ ، حکیم صفی ، فردوس صفی ، ۱۷۷)۔ [گوکھرو (رک) کا ایک املا]۔

گھوکنا (و مج ، سک ک) ف م.
رک : گھوشنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گھوشنا (رک) کا ایک املا]۔

گھوکا (۱) (و مج). (الف) امذ.
مرغ وغیرہ کی دانہ پانی بھر لینے کی پوٹلی جو معدے کے بجائے گردن کے نیچے سینے کے سامنے ہوتی ہے ، سنگ دانہ ، پوٹا ، اونڈا (اپ و ، ۸ : ۱۲۴)۔ (ب) صف. نادان ، بے وقوف ، ناسمجھ. میں ایسا بیوقوف گھوکا نہیں ہوں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۱۰ مئی ، ۱۳)۔ [گھونگھا (رک) کا ایک املا]۔

گھوگا (۲) (و مج) امذ.
رک : **گھونگا** ، سنکھ ، خرمہرہ. ریت ، شنگل ، گارا ، گھوگے بڑی مواداتِ میں ریت اور شنگل کے علاوہ سمندری جانوروں اور پودوں کے ڈھانچے بھی ملے ہوتے ہیں. (۱۹۶۴ ، رفیقِ طبعی جغرافیہ ، ۳۹۹). [گھونگا (رک) کی ایک شکل].

گُھوگْرُو (ضم گھ ، غم و ، سک گ ، و مع) امذ (قدیم).
گُھنگرو (رک).

کوئی باند گھوکرو و جرت روپ یوں
کہوں ناد نچنا او نہ پاؤں جیوں

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۷). [گھنگرو (رک) کا قدیم املا].

گُھوگَس / گُھوگھس (و مع ، فت گ / گھ) امذ.
محل یا محلسرا کے سامنے کھنچی ہوئی دیوار یا تعمیر، گھونگٹ. اورنگ زیب کے عہد میں ان دونوں دروازوں کے آگے گھوگھس بنائے گئے ہیں. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۳۰). دروازے کی مزید حفاظت کے لئے اسکے سامنے ایک گھوگھس تعمیر کی تھی. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۹). قلعۂ معلیٰ کے لاہوری دروازہ کے گھوگھس یا (گھونگھٹ) کی کھائی کے کنارے ... حویلی محبوب علی خاں تھی. (۱۹۷۱ ، اُردو مصدر نامہ ، ۹). [مقامی].

گُھوگی (و مج نیز و مع) امث.
۱. **تہہ کیا ہوا کمبل بوریا وغیرہ جو سر پر ڈال لیا جائے (خاص طور پر بارش سے بچاؤ کے لیے).** بورے کو نفاست سے طے کر کے گھوگی تیار کی گئی. (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۳۵۳). ۲. **فاختہ ، کھگی ، ٹوٹرو.** ہر قسم کے کوّے ، چڑیاں ، تلیر ، گھوگی یعنی فاختہ ، طوطے ، تیتر اور وہ چھوٹے چھوٹے پرندے جو جھلڑ کے جھلڑ زمین پر بیٹھ کر دانہ چگتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۷). [گھونگھی (رک) کا مخفف].

گھوگھا (و مج) امذ.
رک : **گھونگا**. اسپنج ، مونگا ، سیپ اور گھوگھا بھی ایک قسم کی روح ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳۱۹). [گھونگا (رک) کا ایک املا].

گھوگھی (و مج) امث.
کمبل یا چادر کو اس طرح لپیٹ کر سر پر ڈالنا کہ آنکھوں کے اوپر چونچ سی نکل آئے ، جھمپھ ، چوٹ ، کھگی. سر پر کمل کی ایک ٹوپی ، بدن میں گزی کے ایک انگرکھے اور گھٹنوں تک ایک گزی کا سوتھن اور کاندھے پر کمل کی ایک گھوگھی ایسے کپڑے پہنا کر اوس نامراد کو سرکار نے اس ملک سے نکال دیا. (۱۸۵۹ ، مرآت الصدق ، ۶۴). [گھونگھی (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گھول (۱) (و مج) امث.
ایک قسم کی سرخ و سفید مچھلی ، گولا. گھول ، بھوٹی ، فلسفہ یا چھوٹے چھوٹے کولوی جس کو جھینگا کہتے ہیں ... کم کانٹے والی ہوتی ہیں. (۱۹۴۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۱۵). سوایا گھول مچھلیاں فروری سے اپریل تک اور پھر ستمبر سے نومبر تک بڑی تعداد میں مغرب سے مشرق کی جانب آتی ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱۲). [گھولا (رک) کا مخفف].

گھول (۲) (و مج) امث.
چھاچھ. میوا دودھ یا گھول یہ دودھ سے مکھن بلو کر نکال لینے کے بعد بچا ہوا رقیق حصّہ ہے. (۱۹۶۰ ، اصولِ حفظانِ صحت ، ۶۴). [س : **घोल**].

گھول (۳) (و مج). (الف) امذ.
پانی میں حل کیا ہوا محلول ؛ گھلی ہوئی چیز ، گھولوا. چینی مٹی اور لیئی کا گھول صابون کے گھول کے ساتھ اچھی طرح حل کرکے لبدی میں ملایا جائے. (۱۹۴۶ ، کاغذ بنانا ، ۱۷). (ب) گھولنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ دینا محاورہ.
ملا دینا ، حل کر دینا.

خوابِ شیریں مِل گیا گر بخت سے
گھول دونگا دیدۂ دربان میں

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۷۳).

چمن میں چاندنی ہے ہم نفس بھی
ہوا میں گھول دو نغموں کا رس بھی

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۲۵).

ـــ کَر پِلانا محاورہ.
۱. **(تسخیر کے لیے) پانی میں حل کر کے کوئی چیز مثلاً تعویز ، گنڈا یا دوا وغیرہ پلانا.** اس ظالم نے نواب کو خدا جانے کیا گھول کر پلا دیا ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۰).

جانے کیا گھول کے کسبی نے پلایا ان کو
شیخ جی گھل گئے رنجور ہوئے بیٹھے ہیں

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۶۵). ۲. **آسان بنا کر دل و دماغ میں اُتار دینا ، پوری طرح ذہن نشین کر دینا.** دل تو یہ چاہتا تھا کہ جو کچھ بھی مجھ کو آتا ہے بیٹے کو گھول کر پلا دوں. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۶). عملی طور پر اس فن کے مشکل مشکل اصول گھول کر پلا دیے تھے. (۱۹۳۴ ، انجام عیش ، ۲۰). انھوں نے کچھ ہرپال سنگھ کو ہی گھول کر نہ پلا دیا تھا. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۳).

ـــ کَر پی جانا / پینا ف س ؛ محاورہ.
۱. **محلول بنا کر پینا ، پانی میں حل کر کے پینا.** اس کے بعد نعمت نعیمی گھول کر پیتے تو وہ لطف آتا جو گھر پر لذیذ ترین غذائیں کھا لینے کے بعد حاصل نہیں ہو سکتا. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۰). تم مجھے تعویذ کی طرح گھول کر پی بھی جاؤ تو میں ... اسی طرح طلوع ہوتی رہوں گی جیسے گلِ افتاب. (۱۹۸۰ ، سلامتوں کے درمیان ، ۱۹۳). ۲. **مار ڈالنا.** کیوں مرا جاتا ہے ، ناحق گھبراتا ہے ، کیا کوئی گھول کے پی لے گا. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۲۹). ۳. **دل و دماغ میں اتار لینا، ذہن نشین کر لینا.** جو لوگ فارسی عربی منقول معقول سب کچھ گھول کر پیے بیٹھے ہیں ان کو بھی روٹی کما کھانے کا ہنر نہیں آتا. (۱۸۹۵ ، لکچرو کا مجموعہ ، ۲ : ۵۱).

۳. **کچھ حقیقت نہ سمجھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---گھال کے م ف.
جلدی سے یا بے دلی سے تیار کر کے.

نہ بوسہ دے شکر لب کا تلخ کاموں کو
نظر گذر کا تو شربت ہی گھول گھال کے پھینک

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۱).

---گھلاؤ (---ضم گھ ، و مع) صف ؛ م ف.
ٹال مٹول ، حیلے حوالے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گھول + گھلاؤ (تابع)].

---میل (---ی مج) امذ.
تال میل ، میل جول، ربط ضبط مذ کورہ بالا تین قسموں کے مشاہدات کا مجموعہ ہے جس میں نظریات کا گھول میل کیا گیا ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۱). [گھول + میل (رک)].

گھول (۳) (و مج) امذ.
مچھلی کے پر یا کھپرے ، سفنے. اس کی پشت پر فلس یعنی سفنے بہت سخت اور مقدار میں ہتھیلی کے برابر ہوتے ہیں جن کو گھول کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳۸۸). [مقامی].

گھولا (و مج) امذ.
۱. **پانی میں حل کی ہوئی افیون ، افیون کا محلول ، گھولوا.**

رات تریاک کے نشے نے الٹ ڈالا واہ
کوئی گھولا تو وہ تھا یا کہ سمہ سم یا معبود

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷).

نہ کہہ مجذوب ہے کامل جو ہو مجنون لا یعقل
نہ اہل سکر ہے پیتا ہے جو افیون کا گھولا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۶). بعض مقام پر افیونی بیٹھتے گھولا چلتا ، داستان ہوتی ، گنے چھلتے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۲). ۲. **ایک قسم کی مچھلی** (رک : **گول (۱)**) (پلیشس). [گھول (گھولنا (رک) سے) + وا ، لاحقۂ مفعول].

گھولم گھالا (و مج ، فت ل) امذ.
گھولی ہوئی افیون ، گھولا ؛ سخت مشکل (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گھول + م (لاحقۂ اتصال) + گھالا (تابع)].

گھولنا (و مج ، سک ل) ف م.
۱. **رقیق چیز میں حل کرنا ، محلول بنانا** . اس بات کوں ... کوئی آب حیات میں نتیں گھولیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱). نمک کو پانی میں گھول کر آگ پر رکھیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۷).

گھل مل کے پلاتے ہو رقیبوں کو تو ساغر
کیا میرے لیے زہر بھی گھولا نہیں جاتا

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۷). رنگ گھولنے کے لیے پہلے برتن میں رنگ رکھیے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۹۹). ۲. **ایک چیز کو دوسری چیز میں گڈمڈ کرنا ، مخلوط کرنا.** شاعر نے آپ بیتی کو گھول کر جگ بیتی میں ملا دیا ہے. (۱۹۷۱ ، ارمغان حالی ، ۱۶). ۳. **کسی بات میں الجھانا یا مصروف کر لینا ، محو کرنا.**

ندیم اس کو پھر خوش ہو باتاں میں گھول
کھیا کون محبوب تیرا ہے بول

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۶). [رک : گھول (۳) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھولوا (و مج ، سک ل) امذ.
۱. **محلول ، دواؤں وغیرہ کا عرق ، مکسچر ، رقیق مرکب ، جیسے : پانی اور شکر ؛ افیون کا گھولا.** افیون کا گھولوا اور پوست کا پانی ٹپکتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۳۱). افیون گھولتے تھے اس گھولوے کی چسکی لگاتے تھے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۷۶). ۲. **کوئی رقیق پکی ہوئی چیز ، جیسے: دلیا ، شوربا ، پیچ وغیرہ.** گھوڑوں کو تقویت دینے کے لیے ایک گھولوا پلایا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، ۲۶). ۳. (کمہاری) **آب خورہ ، کوزہ ، کلھڑ** (ا پ و ، ۳ : ۷). ۴. (کاغذ سازی) **کاغذ بنانے کا دہی کے مانند مسالا جسے حسب ضرورت پانی میں گھول کر پتلا کر لیا جائے ، لگدی** (ا پ و ، ۳ : ۱۹۰). ۵. (مجازا) **بار بار کسی بات کا ذکر.** جب دیکھو وہی کھسر پھسر ، ایک بات کا سہنوں گھولوا رہتا ہے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۳۱). [گھول (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر و تذکیر].

---پڑنا محاورہ.
کسی کام میں دقت پیش آنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پینا محاورہ.
ٹھنڈائی ، خیساندہ وغیرہ پینا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---گھولنا محاورہ.
کسی معاملے میں دیر لگانا ، **ڈھیل کرنا ؛ مختلف چیزوں یا حالتوں کو گڈمڈ کر کے ایک نئی شکل دینا.**

یا کہ بوسہ دے مجھے وہ شوخ یا دشنام دے
ہو شکر یا سم فغاں یہ گھولوا انت گھولنا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۴۷).

کیا فدائی تیرے بہروپیے بن بھرتے ہیں
گھولوا نت یہ نئے سانگ کا گھولے نکلے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۴).

شیخ جی بادۂ گلرنگ کو تم کیا جانو
گھولوا گھول کے افیون پیا کرتے ہو

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۶۶).

---لٹنا محاورہ.
(کاغذ سازی) **کاغذ بنانے کے مسالے کو خوب باریک کوٹنے اور صاف کرنے کے بعد اچھی طرح ملنا ، ملانا** (ا پ و ، ۴ : ۱۹۱).

گھولوایا (و مج ، سک ل) امذ.
رک : **گھولوا.** آنے والوں کے لیے ایک گھولوایا بنایا تھا جس سے ان کے ہاضمے میں کسی قدر توانائی آ جائے (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۳۲). [گھولوا (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

گھولویں میں ڈالنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، گھولوا گھولنا (فرہنگ اثر).

گھولے (و مج) امذ ؛ ج.
گھولا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---میں پڑنا محاورہ.
بکھیڑے میں پڑ جانا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---میں ڈالنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، وعدے کر کر کے کسی کو دوڑانا ؛ مشکل میں پھنسانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گھوم (و مج) امذ.
۱. **چکر ، گھماؤ ، پھیر**. اس میں پیچ در پیچ گھوم ہیں اور ان کو وہی آدمی پہلے سے دھیان میں رکھ سکتا ہے جس نے یہاں کی ملاحی میں اپنی ساری عمر بسر کر دی ہو. (۱۹۳۶ ، بیان الحج ، ۶۵). ہائے دل میں وہ صبح عید کی دھومیں ، انگنائی میں وہ رنگوں کی گھومیں وہ سقف و بام کے قہقہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی بارات ، ۹۰). ۲. **بچوں کا ایک کھیل جس میں وہ دونوں ہاتھ دائیں بائیں پھیلا کر گھومتے ہیں اور ” جھائیں مائیں “ کہتے جاتے ہیں** (نوراللغات). ۳. **گھومنے کی جگہ، جس جگہ ایک سمت سے دوسری سمت گھوما جائے ، موڑ.** بات کیا نکلی کہ گاڑی جب گھوم پر مڑتی ہے ، جب قینچی سے آ کر کٹتی ہے. (۱۹۳۰ ، ادبستان ، ۲۶۶). [گھومنا (رک) کا حاصل مصدر].

---پڑنا محاورہ.
واپس مڑ جانا.

بھاگے وہ یہ بات سن کے آخر
یہ گھوم پڑا اسی طرف پھر

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۲).

---پھر کَر/کے م ف.
پھر پھرا کر ؛ پرپھر کر. یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم گھوم پھر کے اس مقام پر آ پہنچے ہوں. (۱۹۶۹ ، تعصبات ، ۴۲). اس موضوع پر توجہ اوروں نے بھی کی لیکن وہ گھوم پھر کر انہیں تینوں کے دائرۂ خیال میں گردش کرتے رہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۷).

---جا فقرہ.
(کہار) **کاندھا بدل لو** (جامع اللغات ؛ اپ و ، منیر ، ۶۲).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **ایک جھلک دکھا کر گزر جانا ، نظر میں پھر جانا.** اس کے سامنے اپنے بھائی کا چہرہ گھوم گیا. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۲۰۸). ۲. **کھو جانا ، گم ہو جانا ، چوری ہو جانا.** منہارن کی چھوکری ہم کو بھرّا دے کے بھگالے گئی زیور وغیرہ جو لائی تھی گھوم گیا اور الّو الگ بنے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۵۵). ۳. مڑ جانا. ٹینک کچھ دور سیدھا جا کر گھوم گیا پھر باغ میں گھس گیا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۶۴). ۴. چکرا جانا ؛ گھمیری آ جانا. مجھے خیال ہوا کہ کہیں ان میں تمبا کو نہ ہو جو میں گھوم جاؤں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۶).

۵. **ضرب کی شدت سے رخ تبدیل ہو جانا.** انہوں نے پولی کو اتنے زنانٹے کا تھپڑ رسید کیا کہ غریب کا چہرہ گھوم گیا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۲۸).

---دار صف.
ہاٹ دار ، بڑے گھیر والا ، گھیردار ، لہراتا ہوا. اسی پاٹ کا گھوم دار لہنگا پہنے ، لال چندری اوڑھے گھونگھٹ نکالے چلی جا رہی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ،آغا حیدر حسن ، ۴۶). [گھوم + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---کَر/کے م ف.
چکر کھا کر ، واپس مڑ کر ، پلٹ کر.

حصۂ بخت کا مانع ہے یہی دور فلک
بڑھ گیا گھوم کے رستہ مرے پیمانے کا

(۱۹۳۴ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۸). میں نے باہر سے اندر تک سب گھوم کر دیکھا بس چولھے بنانے کی دیر ہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۴۳۰).

---گھام امث.
۱. **بے فائدہ سٹر گشت ، آوارہ گردی** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **وہ راستہ جس میں پھیر ہو** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گھوم + گھام (تابع)].

---گھام کَر م ف.
پھر پھرا کر ، گھوم پھر کر ، پرپھر کے. چاروں طرف سے گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۶). گھوم گھام کر سوم کے دن ہی یوم حساب آ گیا. (۱۹۷۲ ، نیا دور ، کراچی ، ۵۹ : ۵۶).

---گُھما کَر م ف.
آخر کار ، آخر کو ، پرپھر کر. خوف و ہراس کے سارے راگ کی لے گھوم گھما کر پنڈت جی کی انگلیوں کے ساز پر نغمہ سرائی کرنے لگتی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۲).

---گُھمالا امذ.
بڑے گھوم کا ، گھوم دار. جھلا پور کا گھانگرا گھوم گھمالا ... پہنے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۴۶). [گھوم + گھم (رک) + الا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---گُھوم کَر م ف.
چکر لگا کر ، پھرپھر کر. کولھو کولھو گھوم گھوم کے بھیلیوں کی گنتی کروں گا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۴۳۱).

گُھوما (و مع) امذ.
(لفظاً) **گھاس کا پولا نیز بچوں کا ایک کھیل جو گھاس والے میدان میں برسات کے موسم میں کھیلا جاتا ہے ، کھیل اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے سب لڑکے ایک میدان میں اکھٹے ہو کر کسی ایک لڑکے کو چور بنا لیتے ہیں باقی سب لڑکے ہنوار کا ایک ایک پولا بنا لیتے ہیں ، ان پولوں کو گھوما کہتے ہیں ، کھلاڑی موقع پا کر**

اپنے اپنے گھوے کھونٹی کے پاس سے اٹھا لے جانے کی کوشش کرتے ہیں ، اگر کھوے والا کسی کھلاڑی کو اپنی باری میں مار دے یا چُھو لے تو نئے چھونے ہوئے کھلاڑی کو رسّی پکڑ کر گھوما کی حفاظت کرنا پڑتی ہے اور وہ چور بن جاتا ہے ، لیکن اگر سب کھلاڑیوں نے ہوشیاری سے سب گھوما کھونٹی کے پاس سے اُٹھا لیے اور رکھوالا کسی کو نہ چھو سکا تو اُس کو پدنا پڑتا ہے اور بھاگ کر تھان کی طرف جانا پڑتا ہے ، یہ تھان گھوما کی کھونٹی سے ۴۰ ہاتھ کی دوری پر کوئی نشان بنا کر یا پیڑ وغیرہ کے سہارے مان لیتے ہیں ، تب گھوما اُٹھ جانے پر رکھوالا رسی چھوڑ کر تھان کی طرف بھاگتا ہے باقی لڑکے اپنا اپنا گھوما پھینک کر راستے بھر اسے مارتے ہیں اگر وہ اس وقت کسی کا گھوما اُٹھا کر چوم لے تو اس گھوما والے لڑکے پر ہار پڑ جاتی ہے (کھیل بتیسی ، ۳۹). [مقامی].

گُھوما گھامی (و مع) امث.

گھومنا پھرنا ، چکر لگانا. اس گھوما گھامی میں کسی بھی ایک خوبصورت عورت کا دوپٹہ ہاتھ میں آ جائے تو گالیاں افسانہ نویس کو نہیں ، مجھے پڑتی ہیں. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۹۳). [گھوم (رک) + ا (لاحقۂ اتصال) + گھام (گھوم کا تابع) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُھومتا گھامتا (و مع ، سک م ، م) م ف (مث. گھومتی گھامتی).

پھرتا پھراتا ، گردش کرتا. گھومتی گھامتی جب سورج اور چاند کے بیچ میں زمین آ پڑے گی چاند گہن ہوگا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۷۱). ہم تھکے ہارے گھومتے گھامتے اپنی زمینوں پر پہنچے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۳).

گُھونچھی (و مع ، سک م) امث.

گھونگچی ، کنگچی ، رتّی. سرخ سرخ ساری میں لپٹا ہوا چمک دار سیاہ رنگ ، یقین جانیے کہ ہم نے اس قد و قامت کی گھونچھی اب تک نہیں دیکھی تھی. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسّم ، ۱۹۶). [گھنگچی (رک) کا ایک املا].

گُھومَڑ (و مع ، فت م) امذ.

سوجن یا ورم جو سر پر کسی قسم کی ضرب کا ہوا ، گومڑ ، گومڑا.

دیکھ گھومڑ وہ چھیلا ، شلغم سا
رام زیر نقاب ہنْستا تھا

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۷). [گومڑ (رک) کا ایک املا].

گُھومنا (و مع ، سک م). (الف) ف ل.

۱. **گردش کرنا ، چکر لگانا**.

پڑھ دوگانہ اور حجراسود کو چوم
پھر صفا مروہ کے اندر جا کے گھوم

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۱۱۲). اسی طرح دوسرے سیّارے بھی اپنے اپنے محوروں پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں ، کئی سیاروں کے اپنے اپنے قمر بھی ہیں. (۱۹۶۹ ، علم الافلا ک ، ۱۸).

دریا دریا گھومے مانجھی پیٹ کی آگ بجھانے
پیٹ کی آگ میں جلنے والا کس کس کو پہچانے

(۱۹۸۳ ، اُردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۲۶۳). ۲. **چلنا ، گھومنے پھرنے کے لیے جانا ، سیر و تفریح کے لیے جانا ؛ مارا مارا پھرنا**. آج اتنا گھوما کہ ٹانگوں کے پاہو کی کاچیاں درد کرنے لگیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۶). خدا کی دنیا اور خدا کے بندوں میں گھومیں پھریں. (۱۹۳۲ ، روح تہذیب ، ۲۳). ۳. **ایک رُخ سے دوسرے رُخ مُڑنا**.

بھاگے وہ یہ بات سن کے آخر
یہ گھوم پڑا اسی طرف پھر

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفّت ، ۳۲).

بے قصد گھومے جاتے ہیں اللہ رے نازکی
بل کھا رہی ہے زلف جو اک پیچ و تاب میں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۹). (ب) صف. **گھومتا ہوا ، چکر لگاتا ہوا ، چکر لگانا**. کبھی وضع مصدر ہی کو (بلا علامت) اسم فاعل میں بولتے ہیں مثلاً ... گھومنا لٹو. (۱۹۱۷ ، قواعد اردو ، ۲ : ۷۱). [پ : घूमना].

ـــــ پِھرْنا محاورہ.

سیر و تفریح کرنا. ان باتوں میں کیا رکھا ہے آؤ کہیں چلتے ہیں ترقی پسندوں کو گھومنا پھرنا چاہیے| (۱۹۷۹ ، آوارگانِ عشق ، ۱۶).

ـــــ گھامْنا ف س ؛ محاورہ.

بلاضرورت چکر لگانا. میں اِدھر اُدھر گھومتا گھامتا پھرتا تھا ، مگر سر پیٹرک کا مکان نہیں ملتا تھا. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۱۲۷). وہ چند شاہی عمارات میں گھوم گھام کر چلے آئے. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۷۸). ہم ... گھومتے گھامتے اپنی زمینوں پر پہنچے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۳).

گُھومْنی (و مع ، سک م) امث.

دورانِ سر ، چکر ، گھمیری ، گھمیر. مجکو یکایک ایسی گھومنی آئی کہ میں زمین پر گر پڑی. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۹۲). گھومنی یا دورانِ سر یہ مرض عورتوں کو حمل کے زمانے میں زیادہ ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، ہندوستانی گھروں میں تیمارداری ، ۱ : ۱۳۱). [گھوم (رک) + نی ، لاحقۂ اسمیت و تانیث].

گُھومی ہوئی صف مث ؛ م ف.

بَل دار ، مُڑی ہوئی ، خمیدہ. ہنود جوتہ نہیں پہنتے باہر جانے کے وقت ایک قسم کی زیرپائی جس کی نوک گھومی ہوتی ہے پہنا کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۹۰).

گُھونَا (و مع ، شد ن) صف مذ.

گُھنا (رک)، بات کو سمجھ کر انجان بن جانے والا ، کینہ پرور.

نہ بوجھا آبرو کا غم بہانے سیں جھوٹا بن کے
تم اس لڑکے کے تئیں نادان مت جانو یہ گھونا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۱).

خموشی پر تو نہ جانا رقیب کی پیارے
مگر سنا نہیں بدذات ہووے ہے گھونا

(۱۷۹۵ ، کلیات قائم ، ۱ : ۳۹).

بچپنے سے اس نے سیکھا پک پنا
بھولا بھولا ہو کے گھونا ہو گیا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۲)۔ [گُھنا (رک) کا اشباعی املا].

گھونْپ (و مج ، غنہ) امر.
گھونپنا (رک) کا امر ، تراکیب میں **مستعمل**. ایک تنکا کچالووں میں گھونپ گھر والوں کے حوالے کیا. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۶۸)۔

---دینا ف م.
گھونپنا ، چبھو دینا ،گاڑ دینا. اس نے لوہے کی ایک سلاخ کو خوب گرم کرکے شیر کے پہلو میں گھونپ دیا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۹۳)۔

گھُونپا (و مع ، مغ) امذ.
غار ، کھوہ ، گھائی ، گپھا. ناتربیت یافتہ قوموں کے جھونپڑے اور ان کے رہنے کے گھونپے درختوں پر باندھے ہوئے ٹانڈ ... بھی تہذیب سے خالی نہیں. (۱۸۷۳ ، مقالات سرسید ، ۵)۔ [گوپا (ا) (رک) کا ایک املا].

گھونْپنا (و مج ، غنہ ، سک پ) ف م.
۱. **نوکدار چیز کی نوک گھسیڑنا ، چُبھونا**. اسے روندا یا مارا جائے یا اس میں چاقو گھونپا جائے تو وہ اس کی تکلیف اس طرح محسوس کرے گا کہ گویا خود اس کو روندا ، پیٹا یا چاقو مارا گیا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۸۳)۔ اچانک اس نے پوری قوت سے کھرپی زمین میں گھونپی. (۱۹۸۷ ، پہلی بوند سمندر ، ۱۳۰)۔ ۲. **موٹا جھوٹا بُری طرح سینا ، گودڑ گانٹھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [گوپھنا (رک) کا انفی املا].

---گھانْپنا محاورہ.
چبھونا ، ٹھونسنا. لو اور سنو غضب وہ تھا کہ یہ ، کہ سوئیاں گھونپ گھانپ خاتمہ ، پھر لاکھ دفعہ کہا ایسے مریض کو تو رہنے دو. (۱۹۸۱ ، عظیم بیگ ، لفٹیننٹ ، ۵۹)۔

گھُونْٹ (و مع ، غنہ). (الف) امذ ؛ امث.
۱. **رقیق چیز کی وہ مقدار جو ایک دفعہ حلق سے اُترے ، جُرعہ نیز پانی وغیرہ کی بہت کم مقدار**. کھانا بھوک کے نوالے ، ہور پینا پیاس کے گھونٹ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۴)۔
آدمی گرد اس کے سب پیاسے ہوئے
بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نے ہوئے
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۰۵)۔ ایک گھونٹ منہ میں ڈالیں تو حلق سے قطرہ نیچے نہ اترے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۳)۔
دے دے سے خانے کا ہے خانہ بلانوشوں کو
گھونٹ دو گھونٹ سے اب پیر مغاں کیا ہو گا
(۱۹۳۷ ، اعجاز نوح ، ۵۱)۔ چند گھونٹ ٹھنڈے پانی کے پیے جس سے اسے ہلکا سا اُچھو لگا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹۲)۔ ۲. **حقے کا دم ،کش**. جو شخص حقے کا ایک گھونٹ ہی کر آیا تمام عمر خون کے گھونٹ پینے نصیب ہوئے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، ۲۹)۔
بھر لے حقہ مار لوں گھونٹ
پیتا چھا گئی چاروں کھونٹ
(۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۹)۔ (ب) م ف. **تھوڑا تھوڑا کرکے** ، گھونٹ بھر.
بغیر یار پیئیں مے جو ہم تو اُچھو ہو
کبھی وہ گھونٹ نہیں حلق سے اترنے کے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶۷)۔ گلاس میں سے ایک گھونٹ لے کر بولی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۳۵)۔ [پ : घूँट].

---اُتارْنا محاورہ.
پانی ، شربت یا اس نوع کی کسی رقیق شے کو حلق سے نیچے اُتارنا ، پینا ، گھونٹ لینا.
ہچکی لگی ہے دھیان میں اک آفتاب کے
کیونکر گلے سے گھونٹ اتاریں شراب کے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷۱)۔
تبرید نہ لاؤ شب فرقت میں طبیبو
اک گھونٹ اوتارا تو حرارت ہوئی دونی
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۲۸)۔

---اُتَرْنا ف م.
پانی ، شربت یا اور کسی رقیق شے کا حلق سے نیچے اُترنا ، حلق کے اندر چلا جانا.
ساقی نہیں کیوں کر نہ پڑیں حلق میں پھندے
ہم لاکھ پیئیں گھونٹ اترتے ہی نہیں ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۰۰)۔

---بَھرْنا محاورہ.
چُسکی لینا ، تھوڑا سا پینا ، حقے کا ایک دَم لگانا. میں نے قہوے کا ایک گھونٹ بھرا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۷)۔

---پی کَر رَہ جانا محاورہ.
ضبط کر کے رہ جانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---پینا محاورہ.
جرعہ لینا ؛ کَش لینا ، گھونٹ لینا.
میرے دوست تو شہد کے گھونٹ پئے
تجھے تلخ مزے کا پتہ ہی نہیں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۳)۔

---پھینکْنا محاورہ.
شراب گرانا (جامع اللغات).

---گھُونْٹ (و مع ، غنہ) م ف.
تھوڑی تھوڑی مقدار میں ، ایک ایک گھونٹ ، تھوڑا تھوڑا. اس نے اس کے قریب بیٹھ کر گھونٹ گھونٹ چائے پلائی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۸)۔ گلاس اس کے سامنے تپائی پر رکھ دیا گھونٹ گھونٹ ہی لو. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۹)۔

---گھُونْٹ کَرکے اُتارْنا محاورہ.
تھوڑا تھوڑا کرکے پینا ، ذرا ذرا پینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گھونْٹْنا محاورہ.
گھونٹ پینا ، گھونٹ نگلنا ؛ غصہ ضبط کرنا.

جب حنا تم نے لڑائی میں نے
گھونٹ گھونٹا ہی کیا لوہو کا
(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٩٧).

---لڑانا محاورہ.
تما کو یا حقے وغیرہ کا کش لگانا. نہرو بھائی دو گھونٹ ہم بھی لگالیں. (١٩٣١ ، نوراللغات ، ٣ : ١٣١).

گھونٹ(١) (و مع ، غنہ) صف ؛ ←گھوٹ.
گھونٹنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

---جانا محاورہ.
کسی کی واجب الادا رقم کو ہضم کر جانا ، نہ دینا (جامع اللغات).

---کے رکھنا محاورہ.
رعب میں رکھنا ، دبا کر رکھنا ، بولنے نہ دینا.
بھل صبح و شام بھوٹ کے چکھنے سے فائدہ
چھوٹی بہن کو گھونٹ کے رکھنے سے فائدہ
(١٩٣٧ ، سنبل و سلاسل ، ٧٩).

---گھونٹ کر م ف.
گلا دبا کر ؛ (مجازاً) بے چارگی ، مجبوری یا گھٹن میں رہ کر. اچھا ہوا تمھاری بیوی بیچاری چل بسیں ورنہ تم تو ان کو گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالتے. (١٨٨٠، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٦٦). یہ سنگ دل انسان اس بے زبان بچی کو گھونٹ گھونٹ کر موت کے گھاٹ اُتارے گا. (١٩٢٣ ، وداعِ خاتون ، ١٥).

---گھونٹ کے جان دینا محاورہ.
جل جل کے جان دینا ، کڑھ کڑھ کر مر جانا (مہذب اللغات).

---لینا محاورہ.
آواز کو گلے سے نکلنے نہ دینا ، روک لینا. اسے دیکھ کر میں نے اپنی چیخ گلے میں گھونٹ لی. (١٩٨٢ ، پرایا گھر ، ٧٩).

گھونٹ(٢) (و مع ، غنہ) امذ.
ایک درخت کا نام جس کا خام پھل چمڑا رنگنے کے کام آتا ہے. گھونٹ اس کو گھٹور ، گھٹار ، گھٹ بور بھی کہتے ہیں وسط ہند میں بکثرت ہوتا ہے. (١٩٣٦ ، نباتی دباغت ، ١٣٨). [مقامی].

گھونٹنا (و مع ، غنہ ، سک ٹ) ف م.
گھونٹ بھرنا ، حلق کے نیچے اُتارنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [گھونٹا (رک) کا انفی تلفظ].

گھونٹنا (و مع ، غنہ ، سک ٹ) ف م.
١. **کھرل یا کونڈی میں خوب باریک کرنا ، کچلنا ، مگڑنا ، حل کرنا ، گھوٹنا.** اگر پتلا کرنا منظور ہو تو دودھ آدھ سیر اور بقیہ پانی دے کر گھونٹ کے پتلا کرے. (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ٣٧). جب آلو گل جائیں تو گھونٹ کر کھیر کی شکل بنا لیں. (١٩٨٥ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ١٦٥). ٢. **صفا چٹ کرا دینا ، مونڈنا ، صفایا کرانا.**

گھونٹ کر کھوپڑی تم شیخ جی داڑھی کو منڈاؤ
کچھ یہ آئینہ نہیں جس کو نمد پوش کرو
(١٧٩٨ ، میر سوز ، د ، ١٦٠). تین شخص قلندرانہ صورت بنائی داڑھی مونچھیں گھونٹ کے منڈائے اس شہر کی وضع سے بیگانے ہیں. (١٨٦٢ ، شبستانِ سرور ، ١ : ٣٣). ٣. **کوڑی وغیرہ سے رگڑ کر کاغذ کو چکنا کرنا** (مہذب اللغات). ٤. **ضبط کرنا ، اندر ہی اندر جلنا ، کڑھنا ، مجبوری سے چپ رہ جانا ، دبا کر رکھنا ، ظلم برداشت کرنا.** اب کیا ہوتا ہے میری بچی کی تقدیر پھوٹ گئی اس نے اپنے کو ایسا گھونٹا ہے اور ایسی چپ لگائی ہے کہ اندر ہی اندر گُھن لگ گیا. (١٩٦٣ ، دلی کی شام ، ٣٣٧). [گھوٹنا (رک) کا انفی تلفظ].

گھونٹوانا (و مع ، غنہ ، سک ٹ) ف م.
گھونٹنا (رک) **کا متعدی المتعدی ، اُسترے سے اس طرح بال منڈوانا کہ کھونٹی کا نشان باقی نہ رہے ، گُھٹوانا** (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گھونٹنا (رک) کا تعدیہ].

گھونٹی (و مع ، مغ) امث.
گُھٹی (رک) جو بچوں کو دیتے ہیں. نصیبوں جلی زچہ گوند پنجیری کو ترس رہی ہے بچے کے لئے گھونٹی کہاں سے آئے. (١٩٧٥ ، اچھے مرزا ، ٣٠). [گُھٹی (رک) کا ایک املا].

گھونٹوں گھونٹنا محاورہ.
کسی تکلیف دہ بات کا بار بار اعادہ کرنا (زبان سے یا دل میں) رنج و ملال کی بات کو بار بار کہنا. پھول کنور پھر تنہائی میں گھونٹوں گھونٹتے کوا کیلی رہ گئی. (١٩٤٣، جنت نگاہ ، ١٠٦).

گھونچا (و مع ، مغ) امذ.
پنجرا ، قفس ؛ گھوکس. چار دیواری کی بیٹھنے والی بیگم اور گھونچے کی پلی لڑکی نے آج عمر میں پہلی مرتبہ دیکھا «یہ آدمی ہے یا کوئی اور مخلوق» (١٩٦٥ ، چارناولٹ ، ٣٠). مویشی خانہ سے نکل کر وہ گلیارے میں سے گزرے ، دونوں جانب اِدھر اُدھر گھونچوں اور چوکوں میں جگہ جگہ تھان اور چرنیاں تھیں. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٢٥٢). [مقامی].

گھُونچو (و لین ، مغ ، و مع) امذ.
احمق ، بیوقوف. صمد میاں کے سارے دوستوں کو دیکھا تھا کمبخت سب ہی تو چمرخ مرگھلے اور گھونچو تھے. (١٩٦٦ ، دو ہاتھ ، ١٠٥). [مقامی].

گھُونس (و مع ، غنہ) امذ ؛ ←گھوس.
١. **چوہے کی طرح کا ایک جانور جو چوہے سے ذرا بڑا ہوتا ہے ، گھوس.**
سانس نہیں گھونس یا گھوا ہے
ماٹی میں چکڑ میں پڑا موا ہے
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣٦).
گھونس ہی کیا وہ تو لڑ سکتی نہ تھی
وہ تو چوہا بھی پکڑ سکتی نہ تھی
(١٨١٣ ، ایجاد رنگین ، ٧٧). گانے والی سامنے آئی اس کا

منہ گھونس کا سا ہے ... گھونس کی سی شکل والی مغنیہ گا نہیں چیخ رہی ہے ۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۰۲) ۔
۲. (مجازاً) **رشوت**.

گوشت کی بوٹی ، میں اے شہباز چھوتا تک نہیں
گھونس لیکن جس قدر مل جائے کھا لیتا ہوں میں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸۱). [گھوس (رک) کا انفی تلفظ].

---بَھرنا محاورہ.
رشوت دینا ؛ سود بھرنا. تین چار سال میں اپنے پاس بھی ایشور نے چاہا تو اتنا روپیہ جمع ہو جائے گا کہ گھونس بھر دیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۳۲).

---پَچّر دینا محاورہ.
رشوت دینا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---دان امذ.
بڑا چوہے دان. نہال نے اندر سے گھونس دان منگوالیا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۸۵). [گھونس + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

گُھونسا (و مع ، مغ) امذ؛ سگھونسہ.
۱. **مکّا ، ڈک ، دھموکا ، گھوسا**. حضرت نے فرعون کو منع کیا ، اس نے نہ مانا ، تب ایک گھونسا اس کی پیشانی پر مارا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۱). حریف سر مارے تو اپنے بائیں ہاتھ سے روک کر اپنے داہنے ہاتھ سے اس کے منہ پر گھونسا مار کر گرا دیوے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۳۷). منہ ، چھاتی اورکمر کی مناسبت سے طمانچہ ، گھونسا اور لات استعمال کئے ہیں. (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۷۲). ۲. **(کنایۃً) ضرب ، چوٹ ، صدمہ** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھوسا (رک) کا انفی تلفظ].

---بازی امث.
باہم ایک دوسرے کو مکّوں سے مارنا ، مکّوں سے لڑنا ، باکسنگ. تیسویں اولمپیا میں گھونسہ بازی شروع ہوئی. (۱۹۲۷ ، تاریخ زبان قدیم ، ۳۲). [گھونسا + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پِلانا محاورہ.
ڈک مارنا ، زور سے مارنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات؛ مخزن المحاورات).

---تاننا محاورہ.
گھونسا دکھانا ، گھونسا مارنے کے لیے آمادہ ہونا ، مکّا مارنے پر آمادگی ظاہر کرنا. ہر رات جب یہ شخص گھر آیا کرتا تھا تو آنکھوں سے شعلے نکلتے ہوتے تھے اور گھونسا تان کے اپنی بیوی کو دکھاتا تھا. (۱۹۳۱ ، زہرہ ، ۱۹).

---جَڑنا محاورہ.
مکّا لگانا ، مکّا مارنے کے لیے آمادہ ہونا ، مکّا مارنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---جَما دینا محاورہ.
رک : **گھونسا جڑنا**. ریڑھ کی ہڈی کے بالکل بیچوں بیچ گھونسا جما دیا. (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۳۸).

---رَسِید کَرنا محاورہ.
گھونسا مارنا ، مکّا مارنا. اب کی دفعہ اگر وہ مسکرائے تو کسی بہانے سے قریب بلا کر منہ پر ایسا گھونسا رسید کروں ... کہ ہونٹ نہ ہل سکیں. (۱۹۳۹ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، مارچ ، ۲۸). لڑکی کے کاندھے پر ایک گھونسا رسید کیا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۵۵).

---سَہی کَرنا محاورہ.
رک : **گھونسا پلانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---گھانسی (--- مغ) امث.
گھونسا بازی ، ایک دوسرے کو گھونسا مارنا ، گھونسوں کی لڑائی. دو چار تماشائیوں میں لپّا ڈکّی ، گھونسا گھانسی ہو کر معاملہ رفع دفع ہو گیا. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۹۰). [گھونسا + گھانسی (تابع)].

---لَگانا ف مر ؛ محاورہ.
مکّا مارنا ، صدمہ پہنچانا.

ترے بالوں کے جوڑے نے لگایا دل پہ جو گھونسا
ہوا اک درد دل پیدا کچھ ایسا ہے کہ کیا کہئے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۷).

---لَگنا محاورہ.
(دل پر) صدمہ پہنچنا، دھچکا لگنا. صنوبر کے سینے پر قیامت کا گھونسا لگا اور مامتا کی ایک چیخ اس کے حلق سے نکلی. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۳۹). خبریں سن سن کر اس کے دل پر گھونسا سا لگتا (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۵۶۲).

---مار پانی نِکالنا محاورہ.
غیر ممکن یا مشکل کام انجام دینا ، وہ کرنا جو دوسرے سے نہ ہو سکے (دربائے لطافت ، ۷۵).

گھونْسْلا (و مج ، غنہ ، سک س) امذ؛ سگھونسلہ.
۱. **جھونجھ ، چڑیوں اور پرندوں کاگھر (عموماً تنکوں سے بنا ہوا)، تنکوں سے بنا ہوا پرندوں کا گھر ، آشیانہ ، جھونجھ**.

سرب سر کے بالاں میں خوش ٹھاؤں لے
بندے ہیں پنکھی کے نمن گھونسلے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۶).

ہر تلک تنکے تھے کچھ ایک نئے
سو وے چڑیوں کے گھونسلوں کو گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۴). کنجشک کے جوڑے نے ایک گھر میں گھونسلا لگا کے بچے نکالے تھے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۸). اس مقدس فاختہ کا گھونسلا سینٹ پیٹرس میں بنایا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۲۵). ایک پیا (پرندہ) اپنا گھونسلا جس طرح ہزاروں سال پہلے بناتا تھا. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۲۸). ۲. **(مجازاً) چھوٹا سا مکان ، گھروندا ، جھونپڑا**.

فلک گھونسلا اس جہاں گرد کا
سمجھتا ہے سب بھید زن و مرد کا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق)، ۱۸ ب). میجر جنرل قاضی نے انہیں واپس اپنے اپنے گھونسلے میں بٹھایا. (۱۹۷۷ میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۶۸). [گھوس (گھس) + لا ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ بَنانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **تنکے وغیرہ جوڑ کر بسیرے کی جگہ بنانا ، کسی پرند کا کہیں گھر بنانا**. ایک ایک تنکا لا کر گھونسلا بناتا ہے ، جب گھونسلا بن جاتا ہے تو یکایک تیز ہوا چلتی ہے اور گھونسلے کے سارے تنکے تتر بتر ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۵۶).
۲. (تحقیراً) **گھر تعمیر کرنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ بُنْنا ف م.
گھونسلہ بنانا ، تعمیر کرنا.
چڑیوں کی چوں چوں ، کوّوں کا ایک اک تنکا چننا نیم کی سب سے اونچی شاخ پہ جا کر رکھ دینا اور گھونسلہ بننا (۱۹۶۵ ، سرو ساماں ، ۳۰۰).

ـــ رَکْھنا محاورہ.
پرند کا پھونس لا کر رکھنا ، آشیانہ بنانا ، بسیرے کی جگہ قرار دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ لَگانا محاورہ.
رک: **گھونسلا بنانا**. کنجشک کے جوڑے نے ایک گھر میں گھونسلا لگا کے بچے نکالے تھے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۸۱).

ـــ نوچْنا محاورہ.
آشیانہ ویران کرنا یا کھسوٹنا ، پرند کا گھر اجاڑنا ، پرندے کے گھر کا پھونس نکال کر پھینک دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گُھونسَم گھانْسا/گُھونْسا (و مع ، مغ ، فت س) امذ ؛ سہ
گھوسم گھانسا.
ایک دوسرے کو گھونسے مارنے کا عمل. وہ شخص جس کی بےعزتی ہوتی ہے جذبے سے کام لے گا ... اور سخت کلامی اور گھونسم گھونسا کی ، بوچھاڑ شروع ہو جائے گی. (۱۸۹۵ ، فرینالوجی ، ۱۶۰). خود ہی گھونسم گھانسا ، لاٹھی پونگا ، کھولا گھالم کیا ، خود ہی پکڑا ، خود ہی اس آرڈیننس کی رو سے حکم سنایا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۵ ، ۱۷ : ۱۰).
[گھوسم گھاسا (رک) کا انفی تلفظ].

گُھونْسْنا (و مع ، غنہ ، سک س) ف ل (قدیم).
رک : گُھسنا.

ماریا گرز دسرا بتارک برش
گھونسیا سینے میں جا کر اس کا سرش
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۲).

میں نے شمشیر کو علم کر کر
جلد گھونسا ہوں گھر کے تب اندر
(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۶). [گھسنا (رک) کا قدیم املا].

گُھونْسوں (و مع ، مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
گھونسا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ کا/میں اُدھار کیا/کیا اُدھار کہاوت.
گُھونسوں میں مارنے کی جگہ فوراً مارنا چاہیے توقف اچھا نہیں ، انتقام فوراً لینا چاہیے ، جرم کی سزا فوراً ملنی چاہیے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات ہند).

ـــ لَڑْنا محاورہ.
ڈک بازی کرنا ، **مکّوں سے جنگ کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

گُھونْسَہ (و مع ، مغ ، فت س) امذ.
رک : گھونسا. بشیر نے بلا تامل ایک گھونسہ اس کے مارا وہ ہائے ہائے کرتا ہوا بھاگا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۰۴). ایسا گھونسہ دوں گا کہ دانت ٹوٹ جائیں گے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۶۸). [گھونسا (رک) کا ایک املا].

ـــ سا پَڑْنا محاورہ.
گھونسا لگنا ، مُکّا لگنا ؛ صدمہ پہنچنا ؛ دکھ ہونا ، رنجیدہ ہونا. فوزیہ کے سینے پر "چلا گیا" کے لفظ پر گھونسہ سا پڑا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۹۲).

ـــ سا لَگْنا محاورہ.
گھونسا لگنا.

سن کے گھونسہ سا لگا دل نے کہا اے آسماں
اب کہاں سے لائے گا تو ایسی نادر ہستیاں
(۱۹۶۰ ، سرو ساماں ، ۳۳۴).

گُھونْسے (و مع ، مغ) امذ ؛ ج.
گھونسا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

آپ جس وقت گھر سدھارے ہیں
گھونسے پہلو میں دل نے مارے ہیں
(۱۸۹۷ ، دیوان مائل ، ۱۲۴). اس گھونسے سے میرے اپنے دل و دماغ کے تار ... شدت سے جھنجھنا اٹھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸).

ـــ بَرْسانا ف م ؛ محاورہ.
مکّے مارنا ، صدمہ پہنچانا. علامہ اقبال کے مصرعے گھونسے برسانے لگے. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۸۸).

ـــ چَلْنا محاورہ.
مارپیٹ ہونا ، تنازع ہونا. احمدیوں اور حنفیوں میں گھونسے چل رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۲۸).

ـــ لات جَڑْنا محاورہ.
مار پیٹ کرنا ، گھونسوں اور لاتوں سے مارنا.

جو بازو چھوڑتے تھے ، تو کمر پکڑتے تھے
ہر ایک طرف سے نئے گھونسے لات جڑتے تھے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۲۸).

ــــ مارْنا محاورہ.
گھونسے برسانا ، صدمہ پہنچانا.

آپ جس وقت گھر سدھارے ہیں
گھونسے پہلو میں دل نے مارے ہیں

(۱۸۹۷ ، دیوان مائل ، ۱۲۴).

گُھونْسِیا (و مع ، غنہ ، سک س) صف.
رشوت خور ، مرتشی ، مُنْھ بھرائی لینے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھونس (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گھونْگا (و مج ، مغ) امذ ؛ ← گھونگھا.
۱. **ایک دریائی یا سمندری کیڑا جو چکر کی صورت میں سیپی یا گھونگے کے خول میں لپٹا رہتا ہے ، خول خشک ہو جاتا ہے اور اس کو پھونک کر چونا بناتے ہیں.** سنکھ بالکل برہنہ نرم اور پلپلا نظر آتا ہے ، گھونگا بھی ننگا اور پلپلا ہے لیکن اس نے اپنے واسطے ایک کھپری بنالی ہے جس میں وہ حفاظت سے رہتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۸). مچھلی کے چھوٹے بچوں کی خوراک چھوٹے چھوٹے خردبینی جانور اور پودے ہوتے ہیں لیکن بڑی ہونے پر یہ مچھلی گلنے سڑنے والے نباتاتی مادے ، کیڑے مکوڑے ، گھونگے وغیرہ کھاتی ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۶۴۵). ۲. **دریائی یا سمندری کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند اور گنبد نما پیچ دار ایک جانب سے کُھلا اور دوسری جانب سے بند ہوتا ہے ، سیپی ، سنکھ** (لاط CochleaHelix). چھوٹی چھوٹی چیزوں کی خرید و فروخت میں گھونگے جن کو کوڑی کہتے ہیں تمام بنگالی احاطے میں چلتے ہیں. (۱۸۷۶ ، علم حساب ، ۱۰۷). یہ بہت بڑا جزیرہ ہے جس میں عود ، سونا ... شنک (سنکھ ، بڑا گھونگا) ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۶۱). ان چٹانوں میں گھونگوں ، ہڈیوں ، مونگوں اور سمندری گھاس اور کائی کی بہت کثرت ہوتی ہے. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۲). ۳. **کان کا بیرونی سیب نما نرم ہڈی کا بنا ہوا حصہ.** اسی طرح کان کے گھونگے میں بھی گول قوری قاتل ہوتی ہے. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۴۲). ۴ **بےوقوف ، احمق ، بدھو.** توبہ ، عجب گھونگے ہو ، جو بات آدمی کی سمجھ میں نہ آئے اس کا کہنا کیا ضرور ہے. (۱۹۳۴ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۷۱). [س : घुग्गी+क].

گُھونْگَٹ (و مع ، مغ ، فت گ) امذ ؛ ← گھونگھٹ.
۱. **چادر ، دوپٹے وغیرہ کا منھ کے آگے جھکا ہوا یا نقاب کی طرح پڑا ہوا پلو.**

دل کوئی دھرتے ہیں طمع اس چھند بھری کے ناز کا
تس ناز ہور گھونگٹ کے تیں دھرتا اہے چادر طمع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۹). گھونگٹ میں موں چھوپا کر دکھلاتا ہے عشق بڑھانے خاطر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲).

پہن کر نتھ خوشی میں رنگ تھا
وہ مکھڑا چاند سا گھونگٹ میں چمکا

(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶۲). گرمی قیامت کی تھی ، اندر کوٹھری میں ہوا کا گذر نہیں ، اس پر گھونگٹ اور بھاری کپڑے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۹). اس نے اس وقت بھی ہلکا سا گھونگٹ نکال رکھا تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۶۵). ۲. **پردہ ، حجاب ، روک**

ساغرِ مے ہیں کہاں کیا تاکتا ہے محتسب
میں چھپا لایا ہوں گھونگٹ میں دوشالے کے چراغ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۸۷).

نہ پہلے کبھی داؤ اپنا چلایا
سپر کے نہ گھونگٹ میں منہ کو چھپایا

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۲). ۳. **دروازے کے سامنے کی اندرونی دیوار ، گھوگس.** اس نے وہاں جا کر دیکھا تو گھونگھٹ زنانی ڈیوڑھی کے پردے کے پاس عقب میں بنا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۱). دروازے سے ذرا آگے گھونگٹ تھا ، گھونگٹ کیا تھا پرانے قلعے کے دروازے کا گھونگٹ تھا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۸). ۴. **سقے یا مزدور وغیرہ کی اندھیری ؛ شرم ، حیا ؛ عضوِ تناسل کے آگے کی کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھونگھٹ (رک) کا ایک املا].

ــــ اُٹھانا محاورہ.
منھ کے آگے دوپٹے یا چادر وغیرہ کے پڑے ہوئے کنارے کو اُٹھا کر چہرہ دیکھنا ، حجاب اُٹھانا.

شاہدِ کفر ہے مکھڑے سے اٹھائے گھونگٹ
چشمِ کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل

(۱۸۷۶ ، کلیات نعت محسن ، ۹۸).

ــــ اُٹھنا محاورہ.
گھونگٹ اُٹھانا (رک) کا لازم.

دکھایا بےتکلف ہو کے منہ اس حورِ طلعت نے
اٹھا گھونگٹ کہ دروازہ کُھلا گلزارِ رضواں کا

(۱۸۵۳ ، وزیر ، دفترِ فصاحت ، ۶). دو ہی باتوں میں میاں کو تاڑ گئی ، گھونگٹ کا اٹھنا تھا کہ خانہ داری میں مصروف ہوئی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۲۷).

ــــ کا چَراغ دان امذ.
وہ شمع دان جس میں شمع کی لو کو ہوا سے بچانے کے لیے آڑ بند ہوتی ہے ، ایک قسم کا چراغ دان جس میں روشنی ایک طرف کو پڑتی ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ــــ کاڑْھنا محاورہ.
دوپٹے یا چادر کا کنارہ ، اتنا کھینچنا کہ چہرہ پلو کی آڑ میں رہے ، گھونگٹ نکالنا ، پردہ کرنا. بےحیائی دیکھو کہ گھونگٹ تک نہ کاڑھا. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۱۳۵).

ــــ کَرْنا محاورہ.
۱. **پردہ کرنا ، گھونگٹ نکال لینا ، گھوڑے کا اپنی گردن پیچھے کی طرف موڑنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **فوج کا پسپا ہونا**

آنکھ لڑتے ہی ہوئے آپ کے تیور میلے
دیکھیے کر گئی گھونگٹ صفِ مژگاں ہم سے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۷).

---کی آڑ میں شِکار کھیلنا محاورہ.
(عورت کے لیے مستعمل) **بظاہر نیک و باعصمت بن کر بدکاری کرنا** (فرہنگ اثر).

---کی چوٹ امث.
(فن کشتی) **چُھپی ہوئی چوٹ ، پردے کی چوٹ.** دونوں طرف باڑہ بتا کر انی اندر کا چکر اولٹا سر مار کر گھونگٹ کی چوٹ مارے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۰).

---کی ضَرب امث.
رک : **گھونگٹ کی چوٹ.** گھونگٹ کی ضرب مار کر باہرہ پر باہرہ سر پر سرانی پرانی ماریں. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۵).

---کھانا محاورہ.
فوج کا میدان جنگ سے بھاگنے کے ارادے سے مُنھ پھیرنا ، اِدھر اُدھر چُھپتے پھرنا.

حیدری نعرہ تُو جب روز وغا میں کھینچے
لشکر شام ترے آگے سے کھاوے گھونگٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۰). میدان سے کٹ کر پہلے گھونگٹ کھایا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۴۹). خلجیوں کے پرے نے گھونگٹ کھایا ، مگر سپہ دار بے سپہ ... شہاب ثاقب برساتا رہا. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۳).

---کھولنا محاورہ.
چہرے سے پردے کا ہٹانا ، بے پردہ کرنا.

ہوا شوق پر شوق اس شاہ کوں
سو دیکھیا گھونگٹ کھول اس ماہ کوں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۹).

---مارْنا محاورہ.
رک : **گھونگٹ کاڑھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---نِکالْنا محاورہ.
دوپٹے کے کنارے کو کھینچ کر مُنھ پر لانا ، (رک) **گھونگٹ کاڑھنا.** مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادر کے گھونگٹ نکال لیا کریں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۲۵). ایک ہندو عورت اپنے خاوند کے رشتہ داروں اور محلے والوں سے ڈیڑھ ہاتھ کا گھونگٹ نکالے گی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۷). حضرت فاطمہؓ سسرال میں جا کر گھونگٹ نکال کر نہ بیٹھیں اور شوہر کی موجودگی میں باپ نے پانی مانگا تو خود کھڑے ہو کر پانی لے آئیں. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶۸).

---والی امث.
عورت نما مرد کے لیے خطاب (دریائے لطافت ، ۷۸).

گھونْگْچہ (و مع ، غنہ ، سک گ ، فت چ) امذ.
چھوٹا ، بمعولی اور گھٹیا گھونگا. گوہر شاہوار پند و نصائح کے اس کے روبرو گھونگچے سے بدتر تھے. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۳۹). [گھونگا (بحذف ا) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گھونْگْچی (و مع ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : **گھنگچی ، سرخ رتی ایک پودے کا سُرخ بیج جس کا مُنھ سیاہ ہوتا ہے عموماً سنار ، سونا وزن کرنے میں استعمال کرتے ہیں.** گھونگچی دانہ سرخ و سیاہ. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۸۱).

الغرض تھا جہاں جہاں دنگل   بن گیا گھونگچیوں کا واں جنگل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۱). گھونگچی جس کو صرّاف بجائے وزن ایک رتّی کے رکھتے ہیں ، اس کی مالا بہت پہنا کرتے تھے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۶۴). گھونگچی کو زیادہ تر بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۶). [گھنگچی (رک) کا ایک املا].

گھُونْگَر(۱) (و مع ، مغ ، فت گ) امذ ؛ سے گھونگھر.
بالوں کا قدرتی پیچ ، بالوں کا حلقہ. یوسف علیہ السلام سفید رنگ حسن الوجہ اور بال ان کے گھونگر والے اور آنکھیں سیاہ نہ بہت بڑیں نہ چھوٹیں. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۹۵).

وہ بالوں کے گھونگر نہیں جن کی گنتی
وہ گچھے کے گچھے لٹکتے ہوئے

(۱۹۲۷ سریلے بول ۱۶۹). نظریں بالوں کے گھونگر سے نکل کر چمکتی بلند پیشانی سے پھسلتی ... بازوؤں کے اتار چڑھاؤ میں چکرا گئیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۹). [س : घर्घर+कर]

---وال صف.
پیچ در پیچ ، حلقے دار. جس ٹانگھن کا بال گھونگرو وال ہوتا ہے اس کو حبشی کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲). [گھونگر + وال ، لاحقۂ صفت].

---یالا صف مذ (امث : گھونگریالی).
رک : **گھونگروال.**

گھونگریالے ہیں جس طرح سے ہو جال
بال تو ہوگئے ہوا جنجال

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۱۰). صنوبری رنگ کے بالوں کی گھونگریالی لٹیں ... شانوں پر جھول رہی تھیں. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۹۲). [گھونگر + یالا ، لاحقۂ صفت].

گھُونْگَر(۲) (و مع ، مغ ، فت گ) امذ. (قدیم).
رک : **گھنگرو (۱).**

جوبن سنین سج کر گج مست ہو چلی ہے
لنگر سو پیجناں ہور گھونگراں کی کھیلی ہے

(۱۵۸۰ ، ظہور ابن ظہوری (دکنی ادب کی تاریخ ، ۴۳)).

ہری پیکر آئی اور گھر تھے بروں
بندی پانو میں گھونگر از ذوفنوں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۶). [رک : گھونگرو (۱) کی تخفیف].

گھُونْگْرُو(۱) (و مع ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ ؛ سے گونگھرو.
رک : **گھنگرو.**

یہ گھڑوی زنجیر ہنسلیاں کس کے گلے اور ہاتھ میں
ڈالوں بولاق اور گھونگرو بنوا پنھاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱). بیلوں کے گلے میں گھونگرو ہیں

نہ پہیوں میں جانجھ . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۲). گھونگھرو ۔ یہ سونے کے چھوٹے گھنگرو ہوتے ہیں ، انھیں ایک ایک پاؤں میں چھ سے زائد ریشم میں گانٹھ کر ... باندھتے ہیں . (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۵). [گُھنگرو (رک) کا ایک املا].

ـــــ بَنْدْ بھائی (ـــــ فت ب ، سک ن ، د) امذ.
بھانڈ (مخزن المحاورات) . [گھونگرو (۱) + ف : بند ، بستن : باندھنا + بھائی (رک)].

ـــــ کے شَرِیک رَہْنا محاورہ.
اہل رقص کی برادری میں شریک ہونا (دریائے لطافت ، ۸۵).

گُھونْگرُو (۲) (و مع ، غنہ ، سک گ ، و مع) صف.
گھونگر دار ، گھونگر والا. نیگورو یعنی شیدی ہیں انہوں کا رنگ سیاہ ، ناک چپٹی اور گھونگرو بال . (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۵۵). [رک : گھنگر (۱) + و ، لاحقۂ صفت].

گھونْگْری (و مج ، غنہ ، سک گ) امث ؛ ← گھونگھڑی.
ٹاٹ کی بوری ، کملی.

کل رات کالی گھونگری آئی اوڑ کر تو کیا ہوا
مالن تو آ جھیں پھول چن پر کیسے لاتے ہات میں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۳).

کچھ ہوا پر بھی تم رکھو ہو نگاہ
گھونگری ، پٹو کچھ بھی ہے ہمراہ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۱). ایک سیلی کچیلی اور بوسیدہ گھونگری ... جس میں لاتعداد جوئیں بھری ہوئی تھیں کمر سے باندھے رہتے . (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۱۸۳) [گھگی (رک) کا ایک املا].

گُھونْگْرِیلا (و مع ، غنہ ، سک گ ، ی مع) صف (مث : گھونگریلی).
رک : گھونگر والا ، جس میں گھونگر ہوں ، بل دار ، مڑا ہوا. جیسے کسی گھر سے ننھے ننھے سرخ رخساروں والے گھونگریلے بالوں والے ... بچے ہنستے ہوئے کھیلتے جا رہے ہوں . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۳۸). گھونگریلی پتیوں اور بھرپا جفتوں کی ہندوانی آرائشوں نے ... ان سب پر پردہ ڈال دیا ہے . (۱۹۵۳ ، ثقافتِ پاکستان ، ۸۳). [گھونگر + یلا ، لاحقۂ صفت].

گُھونْگْنی (و مع ، غنہ ، سک گ) امث.
اُبالا ہوا غلّہ عموماً چنے ؛ مٹر یا گیہوں وغیرہ جس میں نمک ملا کر کھاتے ہیں اور بغیر نمک بھی ، گھنگنی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : घुणीं+क].

گُھونْگی (و مع ، مغ) امث ، ← گھونگھی.
۱. چھوٹے چھوٹے مخروطی یا مدوّر سنکھ نُما کیڑے جو برسات میں اکثر دیواروں وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں . وہ کیڑے مکوڑے گھونگھیاں اور کنارے کی گھانس جو اُن کی مرغوب غذا ہے ، کھا لیں گی. (۱۹۲۳ ، پرندوں کی تجارت ، ۹). **۲. (خیمہ و چھتری سازی) بوریا یا اسی قسم کی کسی چیز کا سموسہ نما یعنی تکونی شکل کا بنا ہوا آسرا جو چرواہے اور دیگر زراعت پیشہ مزدور بارش اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے سر پر اوڑھ لیتے ہیں ، کھونی ، گرسی** (اپ و ، ۱ : ۶). **۳. کیھربل کے دو کھیروں کے اوپر ان دونوں کی کگر کو چُھپانے کی اُلٹی مخروطی نالی.** ایک طرف کے بنگلوں میں یاقوت کی گھونگھیاں اور زمرّد کے کھیرے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۲۰۶). **۴. (کاشت کاری) ایک کیڑا جو گیہوں کی بالوں اور چنے کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے** (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۱۰۳). [گھونگا (رک) کی تصغیر].

ـــــ پھینکْنا محاورہ.
(جرائم پیشہ) مال کی تقسیم کے لیے پاسہ ڈالنا ، کوڑی پھینکنا (اپ و ، ۸ : ۲۰۲).

گُھونْگھا (و مع ، مغ) امذ.
رک : گھونگا. ایک کالے کوّے کو کہیں جو ایک گھونگھا ملا چونچ سے گھنٹوں اس نے اِدھر اُدھر ٹھونگا مگر توڑ نہ سکا. (۱۸۳۶ ، جوہرِ اخلاق ، ۲۶).

اس قدر پھیلا دہن تیرا کہ گھونگھا بن گیا
اس قدر سمٹیں تری آنکھیں کہ ٹیاں ہو گئیں
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۶۰). معلوم ہوتا ہے کہ کارخانۂ قدرت نے سفید مونگے ، سفید سیپیاں اور گھونگھے پیس کر یہ ریت خاص طور پر ماریشس کے ساحلوں پر بچھانے کے لیے تیار کی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۲۷). [گھونگا (رک) کا ایک املا].

گُھونْگَھٹ (و مع ، مغ ، فت گھ) امذ ؛ ← گھونگٹ.
۱. رک : گھونگٹ معنی نمبر ۱.

تقدیر نے میرے تئیں گھونگھٹ میں ہی افسوس
میرے نیے کی پھمچی لا ، لاش دیکھائی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۳).

لیا گھونگھٹ کو منہ پر ناز سیتی
وہ ریجھی اپنے اس انداز سیتی
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۷۵). شہزادہ گھونگھٹ میں اسی کی جھلک دیکھ کر ذرا ٹھہرا تھا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۹۰).

سر سے اوڑھو نہ دوپٹا مجھے کھٹکا یہ ہے
بن کے گھونگھٹ کہیں چہرے پہ نہ آنچل آئے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲۹).

کب خواب میں بھی ہائے کی گھونگھٹ دولھن ایسا
خود فصلِ بہاری نے نہ دیکھا چمن ایسا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۳). بہو تو گھونگھٹ نکال کر دور ہی رہ گئی لیکن ٹھکرائن آیا سنبھالتی قریب کو آ گئیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۹۳). **۲. (معماری) دروازے کی اندرونی دیوار ، وہ دروازہ جس کے سامنے کوئی آڑ اس طرح بنی ہوئی ہو کہ دروازہ سامنے سے نظر نہ آئے اور اوٹ میں رہے ، کھوکس.** اس نے وہاں جا کر دیکھا تو گھونگھٹ زنانی ڈیوڑھی کے پردے کے پاس عقب میں بنا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۲۱). **۳. پردہ ، اوٹ.**

شفق کے لال گھونگھٹ پر سوادِ شام چھا جائے
دکھاوے وہ مہِ تاباں جو اپنے روئے زیبا کو
(۱۸۷۳ ، دیوانِ جرار ، ۷۸). چاند لجا کر بادل کے گھونگھٹ میں چھپ جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۶۰). ۴. **عضوِ تناسل کے آگے کا چمڑا جو ختنہ کرکے کاٹ دیتے ہیں** (یعنی جسمِ اجوف ، ذَکر ، گھونگھٹ) ادعیۂ منی ، غدۂ مندرجیہ ، فوطہ (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۲۹). ۵. **جنگ کا مورچہ.**
جو سردار اور اہلِ رایات تھے
بڑھے خوب گھونگھٹ میں گھس کر لڑے
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۹). ۶. **پہاڑ وغیرہ کی آڑ ، اوٹ ، پردہ** پہاڑ ... کے درمیان میں قدرت نے گھونگھٹ دے دے کے یکے بعد دیگرے بہت سے مرغزار پیدا کر دیے ہیں. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۹). سواد قبیلہ کے پہاڑوں کی ایک محفوظ گھونگھٹ میں عاشق و معشوق ایک دوسرے سے ملے.(۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۶۱). ۷. **گھوڑے کا گردن اونچی کر کے سر جھکانا ؛ گھوڑے یا سفے کی اندھیری** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : कृत + घण्टी]

---اُٹھانا ف مر.
رک : **گھونگھٹ اُلٹنا.** منہ پر سے گھونگھٹ اٹھا کر دیکھیں تو اس کے اتباع سے نادم و خجل ہوں. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۳۲). اور نائن نے گوری کا گھونگھٹ اٹھا کر کٹورا آگے بڑھا دیا. (۱۹۴۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۶).

---اُلٹنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گھونگھٹ ہٹا دینا ، گھونگھٹ اُلٹ دینا.**
پوچھیے اس سے کہ دنیا کیا تھی اور کیا ہو گئی
جس نے گھونگھٹ بھی نہ الٹا تھا کہ بیوہ ہو گئی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۱۸). ۲. **پردہ اُٹھانا ، عیاں کرنا.** شاعری کی دیوی نے اپنا گھونگھٹ الٹا تو محفل کا رنگ ہی اور تھا. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ـ شخص اور شاعر ، ۱۲).

---بڑھانا محاورہ.
رک : **گھونگھٹ کاڑھنا ، گھونگھٹ نکالنا.**
کسی نے گھونگھٹ بڑھا لیا ہے
کہ دھوپ سائے میں کھو گئی ہے
(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۱۷۹).

---دُور ہونا محاورہ.
پردہ ہٹنا ، پردہ نہ رہنا.
وہ منہ چھپاتے ہیں جب تک حجاب سے شبِ وصل
عذارِ صبح سے شب کا نہ دور گھونگھٹ ہو
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۹).

---سَرکنا ف مر.
رک : **گھونگھٹ ہٹنا.** جیسے نئی نویلی دلہن کا گھونگھٹ سرکتا ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۳).

---کا چَراغ دان امذ.
رک : **گھونگٹ کا چراغ دان.**
یہ آئینہ ہے وہ فانوس باجی کب دیتی
چراغ دان بہو نے دیا نہ گھونگھٹ کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۳).

---کاڑھ لینا / کاڑھنا محاورہ.
رک : **گھونگھٹ نکالنا.** دلہن لباسِ عروسی پہنے سر تا پا جواہر میں غرق گھونگھٹ کاڑھے بیٹھی ہے.(۱۸۰۲ ، نثرِ بےنظیر ، ۴۵). پھول کنور نے وید راج کو دیکھتے ہی ہاتھ بھر کا گھونگھٹ کاڑھ لیا. (۱۹۴۳ ، جنّتِ نگاہ ، ۸۸). ساری کا گھونگھٹ کاڑھ کر وہ بھی چل پڑیں. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۳۲).

---کَر لینا / کَرْنا محاورہ.
۱. **پردہ کرنا ، گھونگھٹ نکال لینا.** گردھر لال جی کیطرف اشارہ کر کے کہا تیرا دولہا یہ ہے میرابائی نے والدہ کی شرم سے اپنے دولہا سے گھونگھٹ کرلیا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۲۲).
نہ کرنا اے سکھی پھر ہی سے گھونگھٹ
چمٹ جانا بدن سے اس کے جھٹ پٹ
(۱۸۸۳ ، تیرہ ماسہ ، ۲۷). ۲. **رک : گھونگھٹ کھانا.** ان کے مقابل میں راون کی سپاہ تر بتر ہو جاتی اور گھونگھٹ کرتی تھی. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۲).

---کی دِیوار امث.
وہ دیوار جو باغ یا مکان کے آمد و رفت کے دروازے کے مقابل کھینچ دیتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کی ضَرْب امث.
رک : **گھونگٹ کی ضرب.** جھکائی دے کر پھر گردش سے اولٹا سر اور گھونگھٹ کی ضرب مار کر گردش دیکر طمانچہ کمر بائیں کمر داہنی باہر پر باہرہ ... مار کر لچھے کی چوٹ ماریں. (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۸۸).

---کھانا محاورہ.
فوج کا میدانِ جنگ سے بھاگنے کے ارادے سے مُنھ پھیرنا ، فوج کا میدانِ جنگ میں پسپا ہونا.
جوں نقاب اپنا اٹھا اس نے لڑائی ہم سے آنکھ
فوجِ صبر و تاب و طاقت واں پہ گھونگھٹ کھا گئی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۱۴).
بس کھا گئی گھونگھٹ سپہِ شام سمٹ کر
دیکھا جو نقابِ رخِ پُرنور اولٹ کر
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۱۹).
ساتھ اس کے فوج جو آئی تھی گھونگھٹ کھا گئی
یوں لڑے دونوں بہادر پرتھوی تھرّا گئی
(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۱۵). یہ بھی ممکن ہے کہ دشمن میدان میں رو در رو آنے کی جرأت نہ کرے اور کبھی آئے تو گھونگھٹ کھا کر نکل جائے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۵۱).

---کھینْچنا محاورہ.
رک : **گھونگٹ کاڑھنا.** چہرے پر تھوڑی سی گرد مَل لی اور گھونگھٹ کھینچ لیا. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۱۳۲). میں نہیں کھاؤں گی ،

گوری نے یہ الفاظ اونچی آواز میں کہے اور گھونگھٹ کھینچ کر دیوار سے لگ گئی. (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۶). اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کی چہرے پر گھونگھٹ کھینچ لیا. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۲۷۵).

---لینا محاورہ.
چہرے کو گھونگھٹ میں چھپا لینا.

کوئی گھونگھٹ لے تھا بےنام و ننگا
کوئی تھا شمع تیغ اوپر پتنگا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۳).

چاند پر ابر جو آوے تو بُرا لگتا ہے
ہم نے دیکھا جو اسے اسنے لیا کیوں گھونگھٹ

(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۱ : ۲۹).

پھر کس لئے گھونگھٹ رخِ روشن پہ لیا ہے
پھر کیوں نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۱).

---والی امث.
برقع پوش ، باحیا ، دلہن (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ہٹانا محاورہ.
۱. **مُنْھ کھولنا ، گھونگھٹ کو پیچھے سرکانا ، ظاہر کرنا ، نقاب اٹھانا ، بےحجاب ہونا.**

گھونگھٹ ہٹا کے ہم کو دکھاؤ تو رخ کا نور
پاس اب نہ آ سکیں گے کہ ہوتے ہیں تم سے دور

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳). ۲. **بادل ہٹنا.** عروسِ فلک نے گھونگھٹ ہٹایا اور حسن سامنے آیا جیسے چاند کہتے ہیں آفتاب عید ... طلوع ہو گیا. (۱۹۳۰ ، گلدستۂ عید ، ۷۲).

گُھونْگھٹَہ (و مع ، غنہ ، سک گھ ، فت ٹ) امذ (قدیم).
رک : گھونگٹ.

خواجہ نصیرالدین جنے سائباں پیو بنائے
جیو کا گھونگھٹہ کھول کر پیا مکھ آپ دکھائے

(۱۴۲۱ ، حسینی گیسودراز ، شہباز (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰)). [گھونگھٹ (رک) کی تکبیر].

گُھونْگھچی (و مع ، غنہ ، سک گھ) امث ؛ ← گھنگچی.
۱. رک: **گھنگچی ، رتّی** گھونگھچی کے گلدستہ نے گلدستۂ شقائق دریا حین کے تئیں اپنی روشنی کے شعشہ سے اس کے جگر کو حسرت سے داغ داغ کر دیا تھا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۱۳۳). ۲. **گھنگچی کے پودے کا بیج جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن اس کے منھ پر سیاہ چتی ہوتی ہے ، رتّی ؛** (کنایۃً) **کالے منھ کا آدمی یا عورت جس نے سرخ چادر اوڑھی ہو.** ایک آزاد آیا اور آوازہ کسنے لگا کہ کیوں کالے منہ کی گھونگھچی کچھ واحد شاہد ہو یاروں سے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۵۲). [گھنگچی (رک) کا ایک املا].

گُھونْگَھر (و مع ، مغ ، فت گھ) امذ.
رک : گھونگر.

ہوں دائرے گیسوؤں کے گھونگھر
یا دیدۂ نیم باز دل بر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲). ایک آدمی نظر آیا ، سرخ رنگ موٹا بھدّا بالوں میں بہت گھونگھر پڑے ہوئے ایک آنکھ سے کانا آنکھ ایسی معلوم ہوتی تھی کہ ابھرا ہوا انگور ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۲). ٹوپی کے نیچے تو سیاہ ریشم کے گھونگھر ہی گھونگھر بھرے ہوئے نکلے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۶۸). [گھونگر (رک) کا ایک املا].

گُھونْگْھرو (و مع ، غنہ ، سک گھ) امذ.
رک : گھنگرو. اور اوپر ہی اوپر ... جل ترنگ موتہ چنگ گھونگھرو ، تبلے ، کٹ تال اور سیکڑوں اس ڈھب کے انوکھے باجے بجتے آئیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹).

پہلے ہی چال آپ کی تھی فتنہ زا حضور
گھونگھرو نے اور فتنۂ محشر بنا دیا

(۱۸۷۰ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۳۷). رقص کے گھونگھرو کی آواز کان میں آتی کہ نگاہیں وہیں تھیں. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۲۳). ہرن خود کچھ کم تیز رفتار تھا کہ اس کے پاؤں میں گھونگھرو بھی ڈال دیے گئے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۴). [گھنگرو (رک) کا اشباعی املا].

گھونگھی (و مج ، مغ) امث.
۱. **گھونگھا** (رک) **کی تصغیر** (جامع اللغات). ۲. **گھونگے کی شکل کا ٹکڑا جس کو کھپروں کے بیچ میں کھپریل میں رخنہ بندی کے لیے رکھتے ہیں.** ایک طرف کے بنگلوں میں یاقوت کی گھونگھیاں اور زمرد کے کھپرے ہیں اور دوسری جانب کے بنگلوں میں زمرد کی گھونگھیاں اور یاقوت کے کھپرے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۰۶). [گھونگا (رک) کی تصغیر].

گُھوں گُھوں (و مع ، و مع) امث.
۱. **کاتنے یا چرخا چلنے کی آواز.** بھرم بھی اس طرح کیا جیسے سودیشی کا پرچار یا چرخے کی گھوں گھوں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۹ : ۹). ۲. **رکشہ ، بس یا موٹر وغیرہ کے انجن چلنے کی آواز.** ہر طرف قدموں کی تھپ تھپ ہر طرف موٹروں ، ٹیکسیوں ، رکشوں اور بسوں کی گھوں گھوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۵). ۳. **چکّی چلنے کی آواز.** جانکہ مشقت اور چکّی کی مسلسل گھوں گھوں جو حسرت کا کچھ بگاڑ سکی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۲). ۴. **وہ آواز جو کبوتر کبوتری کے پرچانے کے لئے اپنے منھ سے نکالتا ہے غٹرغوں ، غوں غوں** بہت سے سراج ، لکہ اور دیسی قسم کے کبوتر گھوں گھوں کرتے ہوئے اپنی گردنوں کو پھلا رہے تھے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۳۳). [حکایت الصوت].

گُھونی (و مع) صف مث.
رک : گُھنّی.

تا سحر لوٹے مزے ہیں تو نے
خرچی اب دی نہ اے موئی گھونی

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۴۷). ارے گھونی بس کی گانٹھ ...

اری کمبخت اسی دن کے لئے آستین میں سانپ پالا تھا . (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۰۱). [گھنی (رک) کا متبادل].

---گُھسکی (---ضم گھ ، سک س) صف مث.
منافقانہ ، ریاکارانہ ، مکاری کی. اگرچہ مجہول الافعال ہیں لیکن زمانۂ دراز تک مستعمرات میں گھونی گھسکی چالیں کھیل چکے ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۱۰). [گھونی + گھسکی (تابع)].

---مُسْمُسی (---ضم م ، سک س ، ضم م) صف مث.
رک : **گھنی سمسی ؛ مسکین ؛ خرانٹ صورت ، مکری عورت ، کھٹ رکھنے والی عورت** (مخزن المحاورات ؛ مہذب اللغات). [گھنی + سمسی (رک)].

گُھونْیا / گُھونْیاں (و مع ، مغ) امث.
رک : **گھوئیا / گھوئیاں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوئیا / گوئیاں (رک) کا انفی املا].

گُھوئی (و مع) امث.
ایک بوٹی جو بارش میں اونچی زمین پر اُگتی ہے. (تکونے تنے والی جڑی بوٹیاں) ... جو افزائش نسل اور خوراک کے ذخیرہ کے کام آتی ہیں ان کی مثالیں گھوئیں ، ڈیلا بوٹیں ہیں. (۱۹۷۰ ، چاول : دستور کاشت ، ۹۹). [مقامی].

گُھوئیا / گُھوئیاں (و مع ، کس ء) امث ؛ ج.
ایک ترکاری ، اروی. اروی ... اس کو گھوئیاں ہندی میں کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۰۹). گھوئیاں اور بنڈا دونوں ایک ہی قسم کی ترکاری ہیں البتہ بنڈا بمقابلہ گھوئیوں کے خستہ ہوتا ہے (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۴۵). [س : घरीं+इका].

گَھئی (فت گھ) امث.
(کاشت کاری) مٹی کا چبوترا جس پر اناج کے بولے یا گھٹے رکھتے ہیں ؛ سہارا ، اڑوڑ ، ٹیکن (جامع اللغات). [گھائی (رک) کی تخفیف].

گھی امذ.
۱. دہی کو بلو کر نکالی ہوئی چکنائی ، رواز یا ملائی کو بھون کر یا مکھن کو تا کر نکالا ہوا روغن نیز رک : بناسپتی گھی.

گھی میں آٹے میں نون پانی میں
سب سے ربط ان کو زندگانی میں

(۱۷۷۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۶۲)). چوہا گھی میں گر جاوے تو کیا حکم ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۲۸). دودھ میں سے ملائی اور گھی کو نکال کر مٹھے کو الگ کر دیتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳۷). مکھن ، پنیر ، گھی ، کھویا اور ان کے سارے مرکبات اور آمیزے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۲۴). قربانی کے لئے جلائی جانے والی آگ میں گھرت یعنی گھی ڈالا جائے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۸۳). **۲. نرم ، ملائم** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : घृतं : پ : घियं].

---اُٹھانا محاورہ.
کسی پکوان وغیرہ میں گھی کا کھپایا جانا ، گھی جذب کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---بھی کھا اَور پَگڑی بھی رَکھ کہاوت.
اچھا کھانے میں خرچ کرو مگر اتنا کہ پہننے کے لیے بھی بچے اور عزت برقرار رہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---جاٹ کا اَور تیل ہاٹ/ہاتھ کا کہاوت.
گھی گانو سے منگوایا ہوا اور تیل تیلی کی دوکان سے لیا ہوا اچھا ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---چپُڑنا محاورہ.
گھی لگانا ، روٹی ، ٹکیاں وغیرہ پر گھی ملنا ، پھیرنا یا پھیلا کر لگانا. اس پر گھی چپڑ کر اس روٹی کو لپیٹ کر موٹی بتی سا کر لیتے ہیں. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۲). دوسرے وقت پراٹھے یا گھی چپڑے پھلکے بنتے تھے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۶۶).

---چپُڑی (---ضم چ ، کس پ) صف مث.
گھی لگی ہوئی ؛ مراد : اچھا کھانا (روکھی سوکھی کے مقابل). ہاتھ پاؤں تھک جائیں تو کھٹیا پر پڑے پڑے بھوکے نہیں مرو گے کسی نہ کسی بہانے گھی چپڑی نہیں روکھی سوکھی چٹنی سے ملے گی ہی. (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۳). [گھی + چپڑی (چپڑنا (رک) سے حالیہ تمام بطور لاحقۂ صفت].

---چھوڑنا محاورہ.
سالن وغیرہ بھونتے وقت گھی کا مسالے سے علیحدہ ہو کر نمایاں ہونا. مصالحہ گھی چھوڑ دے اور اس کے بھننے کی خوشبو آنے لگے تو اس میں گوشت کو ... چھوڑ دو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۸). جب دال گھی چھوڑے تو کیوڑہ ڈال کر اتارلیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۱).

---داغ کَرْنا محاورہ.
سالن یا دال میں گھی کا بگھار لگانا ، گھی کڑکڑانا. ترکاری چھیلنی ، پیاز کترنی ، گھی داغ کرنا ، ... یہ سب کام آپ کرتی. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۰).

---دیت باہمن نریائے کہاوت.
گھی دیتے ہوئے برہمن گھبراتا ہے ، اچھی چیز دینے کو کسی کا دل نہیں چاہتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سا صف.
گھی جیسا ؛ مراد : نرم ، ملائم (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سنْوارے سالَن کو / سالَنا اور بڑی بَہو کا نام / ناؤ کہاوت.
کام کوئی کرے اور نام کسی کا ہو تو کہتے ہیں. تو یوں کہیے کہ گھی سنوارے سالن کو اور بڑی بہو کا نام ، بہر حال آج سے آپ نے مجھے اپنا مرید کر لیا. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۱۶).

---سیدھی انگلیوں نہیں نِکلتا کہاوت ؛ ← سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا.
نرمی سے کام نہیں چلتا ، سختی کیے بغیر کوئی بات نہیں بنتی. مجھے ... آنکھوں کے رنگ نے بہت خراب کیا ہے ، جس نے اپنے پیاروں کی بقا کے لئے گھی مانگا اور گھی سیدھی انگلیوں نہیں نکلتا ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۹۸).

---شکر ہونا محاورہ.
گھل مل جانا ، ایک دوسرے سے منسلک ہو جانا ، آپس میں بہت میل جول ہونا ؛ شیر و شکر ہونا. انہیں اس بات کا یقین تھا کہ شاہی خاندان کے ممبر آپس میں گھی شکر ہو چکے ہونگے. (؟ ، دربار پیرس کے اسرار ، ۱ : ۳۱۱).

---کا ڈورا امذ.
بگھلے ہوئے گھی کی تیرتی ہوئی چکنائی ، گھی کا تار. جب پانی خشک ہو جائے اور گھی کا ڈورا رہ جائے تو اس میں پسا ہوا گرم مصالحہ ڈال کر اتار لو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۲۱).

---کا کُپّا / کُپہ ، لُنڈھنا محاورہ.
کسی اہم شخصیت یا بڑے دولتمند کا وفات پانا ، خصوصاً بادشاہ کا مر جانا. ولی عہد تاج اور لباس اور زر و جواہر اور زیور کا خوان لیے بیٹھے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ میں کب سنوں کہ گھی کا کپہ لنڈھ گیا. (۱۹۳۳ ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۲۱). جب کسی بادشاہ کا انتقال ہو جاتا تو ... یہ بات کہی جانے لگی تھی کہ گھی کا کپہ لنڈھ گیا خاموشی کے ساتھ میت کو نہلا دُھلا کفنا کر ... دفن کرنے بھیج دیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۴۸).

---کا لڈو ٹیڑھا بھی بَھلا کہاوت.
اگر زیادہ فائدہ ہو تو قدرے نقصان میں بھی مضائقہ یا حرج نہیں ہوتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کانْدُو (---مغ ، و مع) امذ.
عمدہ چاول کی ایک قسم یا نوع. چاولوں کی تفصیل قلم بند کرنے پر آتا ہے تو رائے بھوگ ... گھی کاندو ... دیول اور اجان سب کچھ گنا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۲۰۰).
[گھی + کاندو (عَلَم)].

---کا نوالہ کِھلانا محاورہ.
پیار کرنا ، قدر کرنا ، چاؤ سے پالنا. پہلے قصائی بن کر ڈانٹتے پھر ماں بن کر گھی کا نوالہ کھلاتے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۰).

---کَڑکَڑانا محاورہ.
گھی داغ کرنا ، گھی سے بگھار کرنا. پھر آدھ پاؤ گھی دیگچی میں لونگوں کا بگھار دے کر کڑکڑایا. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۰۷).

---کہاں گیا کِھچڑی میں کہاوت.
جو مال اپنی ذات پر یا یگانوں پر خرچ ہو جائے یا جو دولت کسی اپنے ہی کام میں صرف ہو اس کا ملال نہیں ہوتا. برس پورا ہونے آیا ، بی بی کے نام زبانی ہبہ کردیا ،گھی کہاں گیا کھچڑی میں ... زکوۃ کا وقت آیا پھر اپنے نام ہبہ کرالیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۳). بیس روپیہ سیکڑہ خردبرد ہو جائے کچھ پروا نہیں گھی کہاں گیا کھچڑی میں. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، مارچ ، ۳۲).

---کے جَلْنا محاورہ.
مراد پوری ہونا ؛ مطلب حاصل ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---کے چَراغ جَلانا محاورہ.
مراد بر آنے کی خوشی میں روشنی کرنا ؛ خوشی منانا ، خوشی کی تقریب منعقد کرنا ، جشن منانا.

آنکھیں مری کرے جو منّور جمالِ یار
گھی کے چراغ طور کے اوپر جلاؤں میں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۳).

سن کر نوید جشن کی شاہی پیام سے
گھی کے چراغ ہم نے جلائے ہیں شام سے
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۵۸). تھانہ والے گھی کے چراغ گھروں میں جلا کر آدھی رات گھسے ، پوری دیش لے کر روانہ ہوئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیق ، ترنگ ، ۱۳۰).

---کے چَراغ جَلْنا محاورہ.
گھی کے چراغ جلانا (رک) کا لازم ، خوشی ہونا ، جشن منایا جانا ، خوشی کی تقریب کرنا.

مارا شب فراق نے مجکو ہزار حیف
گھی کے چراغ آج رقیبوں کے گھر جلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۷). لکھنؤ میں اس کے آتے ہی اہل ہنر کے گھر میں گھی کے چراغ جل گئے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۱۳). پورے کے پورے مخالفین کے گروہ میں تو گھی کے چراغ جل گئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۹).

---کے چَراغ رَوشَن کَرْنا محاورہ.
رک : **گھی کے چراغ جلانا.** اِدھر ناظم کا تبدیل ہونا سنا اُدھر کولیوں نے گھی کے چراغ روشن کیے. (۱۹۰۶ ، مراۃ احمدی ۱۳۸).

---کے دِیے امذ ؛ ج.
(رک) **گھی کے چراغ.**

ٹمٹاتے ہوئے بت ، یہ گھی کے دیے
ایک پدماوتی ، لاکھ بھروپیے
(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۳۰).

---کے دیے جَلانا محاورہ.
رک : **گھی کے چراغ جلانا ، خوشی منانا ، جشن منانا.**

چمگادڑ دن کے تیس رت جگا مناتی ہے
چھچھوندر اور بھی گھی کے دیئے جلاتی ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۴۹).

تو پھر اپنے وطن کی روح بن کر مسکراؤں گا
دیئے گھی کے جلا کر میں بھی دیوالی مناؤں گا
(۱۹۴۴ ، شعر انقلاب ، ۱۲۳). وہ بھی شاعرانہ جلیبیوں سے

اُکتا گئی ... اس پر فکر نے درپردہ گھی کے دیئے جلانے ، شاعرانہ مٹی کو نم مل گیا. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۴۴).

---کے ڈلے امذ ؛ ج.
(کنایۃً) **سفید شلجم (دلّی وغیرہ میں سبزی فروشوں کی صدا)** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کے سے گھونٹ آتے ہیں فقرہ.
بہت گھی پڑا ہوا ہے ، گھی کی بہتات ظاہر کرنے کے لیے مستعمل (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع الامثال).

---کے کُپّے سے جا لَگنا محاورہ.
کسی مالدار سے وابستہ ہو جانا ، سونے کی چڑیا ہاتھ آنا (مخزن المحاورات ؛ علمی اردو لغت).

--- کھاوَت بَل / تَن میں آوے ، گھی آنکھن کی جوت بدھاوے کہاوت.
گھی کھانے سے بدن میں طاقت اور آنکھوں میں نور آتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کِھچڑی کَرنا محاورہ.
شیر و شکر کرنا ، مخلوط کرنا ، یک جان دو قالب کرنا. خود ہندوؤں نے اپنی زبان میں فارسی کے الفاظ لے کے ہندی کو گھی کھچڑی کر دیا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳).

--- کِھچڑی لانا محاورہ.
زچگی کے موقع پر ننھیال والوں کا چھٹی میں گھی اور کھچڑی لانا.

فاقہ سست عدوے بد ایسا ہی چھٹی زاجا ہے
نانی جس کی آئی چھٹی میں دھوم سے لے کر گھی کچھڑی
(؟ ، شوق ، غلام رسول (نوراللغات)).

--- کِھچڑی میں دعوےٰ ہے کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جسے بہت کچھ مل جانے پھر بھی مزید کا دعویٰ کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کِھچڑی ہونا محاورہ.
گھی کھچڑی کرنا (رک) کا لازم ، شیر و شکر ہونا ، گُھل مِل جانا. درختوں کے جھنڈ ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہیں ... آم کی ٹہنیاں جامن سے گھی کھچڑی ہو رہی ہیں ، فالسے کی شاخیں کھرنی سے جا الجھی ہیں.(۱۸۸۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۵). اسی گروہ میں کچھ بانکے ترچھے شاطر بھی گھی کھچڑی ہو رہے تھے ، انھیں اس کوچہ گردی سے معلومات میں اضافہ مقصود نہ تھا. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۶۸). بظاہر میں گھی کھچڑی تھا دربردہ کچھ اور. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۲۸).

---کے گھڑے ڈھلکنا محاورہ.
رک : گھی کے کُپّے لنڈھنا. اور پھر وہ دیدہ دلیری تو دیکھو کہ ... یوں چاہے گھی کے گھڑے ڈھلک جائیں وہ بندی جگہ سے نہ ٹسکے گی. (۱۹۵۹ ، محمد علی رودلوی ، کشکول ، ۶۲۱).

---گِر پَڑا / گَیا ، تو اُبالی / رُوکھی ، سُوکھی ہی بھاتی ہے کہاوت.
جب کچھ نہیں ہوتا تو تھوڑا ہی غنیمت ہے ، مجبوری اور شرمندگی کو چھپانے کے لیے بات ٹالنے کے موقع پر کہتے ہیں. شاستری جی نے کہنا شروع کر دیا کہ ہمارا مقصد لاہور پر قبضہ کرنا تھا ہی نہیں ہم تو صرف اپنا بچاؤ کر رہے تھے ، حملہ تو پاکستان نے کیا ہے اور جنگ ہم پر ٹھونسی ہے یعنی گھی گر گیا تو اُبالی ہی بھاتی ہے. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۴۵).

---گُڑ میں گَڑے رَہنا محاورہ.
پُرتعیش زندگی بسر کرنا ، مزے اڑانا ، عیش کرنا ، اچھے سے اچھا کھانا. ساری عمر گھی گڑ میں گڑی رہی تھیں کبھی کبے کو ہی برا کھایا تھا ، مگر وہ مشرقی عورت تھیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیق ، ترنگ ، ۳۶۲).

---مسالا کام کرے اور بڑی بہو کا نام ، کرے/ہو
رک : گھی سنوارے سالن کو الخ (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---والا امذ.
روغن فروش (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پینڈی (---ی مج ، مغ) امث.
(گھوسی) گھی رکھنے کی ہنڈیا یا برتن (اپ و ، ۳ : ۹۶).
[گھی + پینڈی (ہانڈی (رک) کا محرّف)].

گِھیا (کس ِگھ) (الف) امذ.
۱. **لوکی ، کدُو** (لاط : **Cucurbita Lagenaria**).

گھیا کدو کونکلو شلغم لیس لعاب کف و جھگ بلغم
(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۶)). گھیئے کی تلاجی ، بادشاہ پسند کریلے ... طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۵). ایک سیر گھیا لے کر چھیل لیں ... ابال لیں. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۰۰). ۲. **گول کدو جس کا گُودا پیلا ہوتا ہے.** دو قسم کا سالن ، قورمہ اور میٹھے کھیے کا (۱۹۶۳ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). (ب) صف **نرم ، ملائم ، گھی کی طرح کا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[س : घृत + क].

---تُرئی / توری (---ضم ت ، فت ر ، و مج) امث.
چکنی جلد کی ترئی جو خوش ذائقہ پکتی ہے اور مطلق تلخ نہیں ہوتی ، کھترا ترئی کا نقیض. گھیا توری ، اس کا بیرونی پوست چکنا اور ہموار ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۴۸).
[گھیا + ترئی / توری (رک)].

---سیم (---ی مج) امث.
سیم کی ایک قسم ، چھوٹی سیم جو نہایت نرم ملائم ہوتی ہے. چھوٹی سیم کو گھیا سیم اور مکھن سیم اور سیمی سے بھی موسوم کرتے ہیں ، اودی سیم کو کھماچ سیم بھی کہتے ہیں. (۱۹۰۸ ، ترکاری کی کاشت ، ۴۷). [گھیا + سیم (رک)].

---کَش (---فت ک) امذ.
رک : **کدو کش** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھیا + ف : کش ، کشیدن ـ چھیلنا].

گُھیَا (ضم گھ ، شد ی) امث.
رک : **گُھیاں**. کچھ ذکر اروی کا آ گیا جس کو دیہات میں گُھیَا کہتے ہیں. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۱۳). [گُھیاں (رک) کا مخفف].

گِھیالْنا (کس گھ ، سک ل) ف ل (قدیم).
جھیلنا ، برداشت کرنا ، ڈالنا.

ستم ہوڑ نازوک گھیالیا ایتال
کروں فکر کیا میں تم ہاریا ایتال

(۱۶۲۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۳). [مقامی].

گُھیَاں (ضم گھ ، شد ی) امث.
اروی ، گھوباں. اتنے میں آواز آئی ، سلجم ، گُھیاں مولی بیگن آلو لو ترکاری لو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۱۰). گُھیاں ... ایک نبات کی مشہور جڑ ہے ، زیادہ تر بطور نانخورش مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵). [گھوباں (رک) کی تخفیف].

---چھیلْنا محاورہ.
بے کار کام کرنا ، تضیعِ اوقات کرنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

گِھیاواں (کس گھ) امذ ؛ ج (قدیم).
گھاؤ (رک) کی جمع ، زخم.

احمدؔ مدد تھے ہور علی صفدر کے زوراں تھے سدا
دُشمن کلیجے میں کھڑک سو مار گھیاواں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶). [گھاؤ (باضافت ی) + ان ، لاحقۂ جمع].

گھیپْنا (ی مج ، سک پ) ف م.
۱. **متھنا ، گھوٹنا.** ان تینوں چیزوں کو گھیپو اور کشتہ دھات اس میں ڈال دو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۲ : ۹). ۲. **چھیلنا کُھرچنا ، آٹے یعنی پانی ڈال کر لئی سی بنانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : घपप (ड)].

گھیتَل (ی مج ، فت ت) امذ.
چُھپ کر وار کرنا. گھائی کے معنی وار کے ہیں کیونکہ گھائی بچانا وار بچانے کو کہتے ہیں اور الفاظ گھات اور گھیتل اسی سے مشتق ہیں. (۱۹۳۹ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۶). [مقامی].

گھیتْلا / گھیتْلَہ (ی مج ، سک ت / فت ل) امذ ؛ صف (مث : گھیتلی).
نیچی ایڑی ، سپاٹ تلے اور مڑی ہوئی لمبی نوک کا بھدا جوتا. ہندوستان میں گھیتلا ، سلیم شاہی ... گول پنجے کا جوتا رائج تھا. (۱۸۸۹ ، حسن ، حیدرآباد ، دسمبر ، ۱۱). ایک زمانہ تھا کہ کھڑکی دار پگڑی اور گھیر دار جامہ اور گھیتلہ جوتے کا رواج تھا. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۰). ایک جوڑا برات کا جس میں ... گھیتلی جوتی. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۷).

بدن پر تنزیب کا انگرکھا ... پاؤں میں گھیتلی جوتی ، ہاتھ میں پیچوان کی اسٹک تھی. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۵۰). [پ : घेत: س: नाहीत].

گھیٹُو (ی مج ، و مع) امذ.
اقلیت کا علاقہ یا محلہ ؛ معاشی مجبوریوں یا اکثریت کی جانب سے سماجی پابندیوں کے باعث شہر کا وہ علاقہ جہاں اقلیتی فرقے کے لوگ رہتے ہیں. نانی ویرا نے یہ خبر بھی سنائی کہ جرمن ... تلاش کر رہے ہیں سنا ہے انہیں وروشیلوف کے مضافات میں کہیں بھیجا جا رہا ہے جہاں سنتے ہیں گھیٹو قائم کیا گیا ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۳۹۸). [انگ : Ghetto].

گھیچَڑ (ی مع ، فت چ) امذ.
(مجازاً) بیوقوف ، احمق. اگر کوئی رئیس آ بھی نکلا تو بے خوابی کا مارا ہوا گھیچڑ سا گنجا رئیس ہو گا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۵۸). [مقامی].

گھیر (ی مج). (الف) امذ.
۱. **محیط ، دور ، پیٹا.**

اشک نے میرے ملائے کتنے ہی دریا کے پاٹ
دامنِ صحرا میں ورنہ اس قدر کب گھیر تھا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۳). البیرونی وہ پہلے انسان ہیں جنھوں نے زمین کے گھیر کا حساب لگانے کا ایک نہایت سادہ طریقہ معلوم کیا. (۱۹۷۵ ، تین مسلمان سیاح ، ۳). ۲. **پشواز ، انگرکھے ، پائجامے وغیرہ کا پھیلاؤ.**

آشنا ڈوبے بہت اس دور میں
گرچہ جامہ یار کا کم گھیر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۸).

تری بادلے کی یہ اوڑھنی ارے برق کوندے نظر میں تب
کرے یہ گھٹا جو مقابلہ کسی پیشواز کے گھیر سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۵). پچاس پچاس گز گھیر کے جامے پہنے بیٹھے ہیں . (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۶۳). گھیر بارہ گز سے اوپر. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۲۳۰). دلہن بیگم نے بچی کی فراق کا گھیر کاڑھتے ہوئے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا . (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۱) . ۳. (أ) **حلقہ ، دائرہ ، چکر ، احاطہ ، رقبہ.** پہاڑ دیکھا آدھ کوس کے گھیر میں تھا. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۲۳). ہماری کوٹھی سے بالکل ہی اوپر تقریباً دو میل کے گھیر کا ایک مسطح تختہ ہے. (۱۹۴۴ ، سوانحِ عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۲۳۱) . شہر کی فصیل اینٹ اور پتھر سے بنائی گئی جس کا گھیر اتنا بڑا ہے کہ قیاس میں بھی نہیں آ سکتا. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۹۹). (أأ) **(معماری) عمارت کے گرد چھوڑا ہوا صحن.** ہماری حویلی کے دوسری طرف ... ایک بڑا گھیر تھا اور اس میں ان کے کئی خاندان آباد تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۰۰). ۴. **گھر جانے یا گھرا ہونے کی کیفیت ، گھراؤ ، محاصرہ.**

نحوست کا اس پر عجب گھیر تھا
نہ تھا نور آنکھوں میں اندھیر تھا

(۱۸۳۳ ، مثنوی پورب کشن کنور ، ۸۱). ۵. (أ) **(ملاحی) جہاز یا**

کشتی کا سب سے نیچے کا گہرا اور پھیلا ہوا درجہ ، تلیٹا (ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). (اا) (ملّاحی) بادبان کے نیچے کا پھیلاؤ جو ہوا بھرنے سے پھول جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). ۵. (قفل سازی) قفل کے ڈھانچے کے اندر کی وہ پوری جگہ جس میں پرزے جڑے ہوتے ہیں ، ڈبیا نیز قفل کے دور کی گہرائی (ا پ و ، ۷ : ۷). ۶. (جوتا سازی) پنجے اور ایڑی کے درمیان جوتی کی باڑ یا اٹھان ، دیوار (ا پ و ، ۲ : ۲۲۴). ۷. بہتان ، الزام ، شکایت ، تنبیہہ (جامع اللغات). (ب) صف. گول ، کھلا ، چوڑا (جامع اللغات). [س : घह].

---پھیر (---ی مج) امذ.
۱. **وسعت ، پھیلاؤ.** خدائی قانون انسان کے فعلوں پر اتنا چھایا ہوا نہیں جتنا تعزیرات ہند کا گھیر پھیر ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۱۰). ۲. **جسم کا پھیلاؤ ، جسامت ، حجم.** ہوتے ہوتے ان کا گھیر پھیر ایسا بڑھا کہ چلنا پھرنا مشکل ہوگیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۱). [گھیر + پھیر (رک)].

---تارا امذ.
پھولوں کا ایک گچھا یا چھوٹا دائرہ جو دو متقابل پنکھڑیوں کے بعض گوشوں سے ابھرنے والی تقریباً دو بےساق کلیوں کے خوشوں سے بن جاتا ہے. برگوں کی بغل سے نکلنے والے پھولوں کے دونوں گچھے کریپ پر ایک کاذب گھیرا بناتے ہیں جس کو گھیر تارا کہا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۳۲). [گھیر + تارا (رک)].

---چیپک کے م ف.
زبردستی ، گھیر کے ، کبوتر کی مدد سے دوسرے کے کبوتر کو گھیر کر اپنے پاس بلوا لینا. بازی میں ہمیشہ شیخ جی کے ایک آدھ پٹھے کو ضرور گھیر چیپک کے لے آتے. (۱۹۳۳ ، شعلے ، ۲۸).

---دار صف.
بڑے گھیر والا ، چوڑے ، کشادہ ، پھیلے ہوئے دامن کا.

سروں پہ چیرے ہیں نک دار زعفرانی رنگ
پروں میں زرد نپٹ گھیردار جامے تنگ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۰). پشواز آبِ رواں کی گھیردار کہ جس پر آبِ رواں نثار ہو. (۱۸۰۳ ، نثر بے نظیر ، ۵۷).

کسی کا تھا لہنگا بہت گھیردار
لچکتی تھی جس سے کمر بار بار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۷۰). پاجامہ سرخ اطلس کا گھیردار ہے. (۱۹۳۶ ، مقالات شیرانی ، ۱۶). وہ ڈھیلے ڈھالے کرتے اور خوب گھیردار شلواریں پہنے ہوئے تھے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۲۸). [گھیر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---رکھنا محاورہ.
احاطہ کرنا ، گھراؤ کرنا.

جامہ زیباں کوں کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).

جس کا دل فوجِ غمِ یار نے ہو گھیر رکھا
ہے ستم اوس پہ کہ وہ ناز کا لشکر کھینچے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۷۳). تنگ خیالی اور تنگ نظری نے اس قوم کو گھیر رکھا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۵).

---کا م ف.
گھیردار.

لہنگا کوئی گھیر کا ہے پہنے
پہنے کوئی جڑاؤ گہنے

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۲).

---کر م ف.
چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ، گھیر گھار کر. ان تین دن میں شاہی فوج نے اسے گھیر کر راہ فرار مسدود کر دی. (۱۹۶۷ ، چلتے ہو تو چین کو چلیے ، ۱۸۱).

---گھار امذ.
۱. **لباس کی چوڑائی اور ڈھیلا پن** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
۲. **روک ٹوک ، محاصرہ.**

فوجیں چھپا کے لائے بڑی پیچ راہ کے
لشکر میں اپنے بی بی رسد انکے گھیر گھار

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۵). [گھیر+گھار (تابع)].

---گھار کر/کے م ف.
اِدھر اُدھر سے سمیٹ سماٹ کر نیز قابو میں لا کر ، زبردستی. وہ کچھ لونڈے گھیرگھار کر ان کو ایک طرز پر پڑھا چلتا ہے یا پڑھوا چلتا ہے. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۸۶). محمود علی اور حامد حسین کو تاکید تھی کہ کسی جتن سے گھیر گھار کے انہیں پھر لائیں. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۱۳۰). پلٹنوں کو گھیر گھار کر ان کا مکمل صفایا کر دیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۷۳).

---گھار کرنا محاورہ.
روک ٹوک یا محاصرہ کرنا ، مجبور کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---گھوٹ/گھونٹ کر م ف.
جتن سے قابو میں لا کر. عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جو خیال دو تین چھوٹے چھوٹے جملوں میں سلامت سے ادا ہو سکتا تھا گھیر گھوٹ کر ایک لمبے اور پیچیدہ جملے میں الجھا دیا جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، منشورات ، ۳۰۴). اس زبان کو بمشکل گھیر گھونٹ کر احاطۂ تحریر میں تو لے آئی ہوں. (۱۹۶۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۳۲).

---گھیر کر مارنا محاورہ.
ہر طرف سے روک کر راستہ بند کر کے مارنا. پولیس نے پھر لاٹھی چارج کیا اور طلبا کو گھیر گھیر کر مارا. (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۹).

---گھیر کے لانا محاورہ.
رک : **گھیر لانا.** مشرک بدوی قبائل کو گھیر گھیر کے لاتے تھے اور لڑاتے تھے. (۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۲۷۵).

ـــــ لانا محاورہ.
مجبور کر کے لانا ، زبردستی لانا ، گھیراؤ کر کے لانا. کوسوں کا جنگل اور پہاڑوں سے جانوروں کو گھیر لاتے تھے. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۸).

ـــــ لینا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گھیرا ڈال کر روک لینا ، راستہ مسدود کر دینا.** بہت سے بہادروں نے آکر شاہ صاحب کا گھر گھیر لیا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۱۲). اتفاق سے راہ میں چوروں نے آکر گھیر لیا اور قریب تھا کہ سب کا مال و اسباب لے کر راہی ہوں. (۱۹۲۴ ، انوارالاذکیا ، ۶۳۱). وہ اپنے گُرگوں کے ساتھ راستے میں اسے گھیر لیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ ، روایت اور مسائل ، ۲۹۸). ۲. **باڑ لگانا ، چار دیواری بنانا ، جنگلہ لگانا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گھیرا (ی مج) امذ.
۱. **حلقہ ، دائرہ ، کنڈل.**

چندر سورج کے دو گھیرے کلس تج نوگزی کیرے
صلح سنجوت سو تیرے دسیں آیاتِ فرقانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۷).

حلقہ دورہ گردہ گھیرا   گشت وگزارگزر ہے پھیرا

(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۲ : ۱۲۶)). اس میں چربی نکل کر بالوں کے گرد جمع ہو کر گھیرا سا بنا دیتی ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۳ : ۱۰۲۸). دائرہ کی تعریف جو اقلیدس میں ہے کیا اس کے لئے ہم چکر ، کنڈل ، منڈل ، گھیرا ... مستعمل کر سکتے ہیں. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۵). پیٹل کے اندر کی طرف یہ پھول کی پتیوں کا تیسرا گھیرا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۴۵). ۲. **احاطہ ، چکر ، باڑا ، رقبہ وغیرہ.** پہلے بازار بادشاہی میں آیا ، اس کا کوس کا گھیرا تھا. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۵۷). ۳. **دَور ، محیط.** سرنگ کا جتنا گھیرا بنانا مقصود ہو اس میں سوراخ کر کے بارود بھر دی جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، سرنگ ، ۷). ۴. **چاروں طرف سے گھرے ہونے کی صورتِ حال ، نرغہ ، محاصرہ.**

غضب ہے آپ کی مژگانِ نیزہ باز کی فوج
نگاہ صاف نکلتی ہے کیسی گھیرے سے

(۱۸۷۲ ، عاشق (میرزا والا جاہ) ، فیض نشان ، ۲۷۴). ۵. **حلقہ ، دائرہ.** بارود چھاننے کی چھلنی ... کا گھیرا لکڑی کا ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۱۴). پہلا پہیہ غالباً کسی درخت کے تنے کو کاٹ کر بنایا گیا ہو گا پھر انسان نے اس میں دھرا ڈالا اور ارے لگانے ، لوہے کا گھیرا چڑھایا. (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۲۵). ۶. **کبوتر کے بیٹھنے کا ٹھاٹر جو بلّی گاڑ کر باندھ دیا جاتا ہے ، چھتری ، اڈا.** پھر جب کبوتری کو گھیرے پر کھول دے بعد چار روز گھیرے یا چھتری یا اڈہ پر بٹھاوے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۲۲). ۷. (ظروف سازی) **مٹکا رکھنے کا مٹی وغیرہ کا بنا ہوا حلقہ ، چٹا** (اپ و ، ۳ : ۱۶). ۸. (سیف بازی) **ڈھال ، چھوٹی قسم کی سپر** (اپ و ، ۸ : ۶۳). ۹. **پلنگ جو بُنا ہوا نہ ہو ، پلنگ کی نواڑ کھول کر اوپر سے کوئی فرش بچھا دیتے ہیں اس پر جو کوئی دھوکا کھا کر بیٹھ جاتا ہے گر پڑتا ہے ؛ (کنایۃً) جنجال ، دقّت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گھیرنا (رک) سے مشتق].

ـــــ بنانا محاورہ.
دائرہ بنانا ، دائرے کی شکل میں جمع ہونا ، دائرے کی شکل میں اکٹھا ہونا. حضرت علامہ کے خاص خاص احباب کا مجمع تھا سب گھیرا بنائے بیٹھے تھے میں اس وقت آٹھ دس سال کا ہوں گا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۴).

ـــــ پڑنا محاورہ.
محاصرہ ہونا ، گھیر لیا جانا. قصہ مختصر ... پانی پت کے گرد گھیرا پڑ گیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۷۹).

ـــــ تنگ کَر لینا محاورہ.
کسی کے گرد محاصرہ کر لینا ، اتنے قریب ہو جانا کہ مقابل نکل نہ سکے. سپاہیو! شرم کرو اکیلا آدمی تم سے زیر نہیں ہو رہا ، یہ سن کر سپاہیوں نے گھیرا تنگ کر لیا اور گھر کی حدود میں داخل ہو گئے. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۶۹).

ـــــ تنگ ہونا محاورہ.
گھیرا تنگ کرنا (رک) کا لازم. حویلی کے گرد حملہ آوروں کا گھیرا تنگ ہوتا جا رہا تھا. (۱۹۴۹ ، خاک و خون ، ۴۵۸). ان کے گرد چاپلوسی کا گھیرا تنگ ہوتا گیا اور ان کا تعلق عوام سے بڑی حد تک ٹوٹ گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۸۸).

ـــــ ڈالنا محاورہ.
چاروں طرف سے گھیر لینا ، گھیر کر چاروں طرف کھڑے ہو جانا ، محاصرہ کرنا. باد انگیز نے آکر گھیرا ڈالا ، ملکہ نے جوں ماں کو دیکھا گھبرا گئی. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۳۳). وہ اس سرحدی چوکی کے قریب گھیرا ڈالنے میں کامیاب ہو گیا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۶).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
احاطہ کرنا ، حاوی ہونا ، سمیٹنا ، یکجا کرنا. آپ کی ذاتِ بابرکات تمام اوصافِ حمیدہ کا گھیرا کیے ہوئے تھی. (۱۸۷۲ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۱).

ـــــ گھیر (ـــی مج) امذ.
محاصرہ ، محصور کرنا ، مقید ہو جانا ، گھیرے جانے کی حالت یا کیفیت ، گھر جانے کی حالت.

اس طرف ہیو کی نگاہ اور اوس طرف میرا جنوں
مجھ دلِ بیکل کو ہر جانب سیں گھیرا گھیر ہے

(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۲۲۲). [گھیرا + گھیر (رک)].

گھیراؤ (ی مج) امذ.
۱. **باہم مل کر دباؤ ڈالنا ، بچ کر نکلنے نہ دینا.** اس قسم کے اقدام کا مطلب صنعت و تجارت کا « گھیراؤ » نہیں بلکہ انھیں جدید تقاضوں پر پورا اترنے کے قابل بنانا ہے. (۱۹۷۱ ، تعلقات عامہ ، ۲۰۶). ۲. **محاصرہ ، نرغہ ، ہجوم ، آدمیوں کا حلقہ.** اب صدر صاحب ہر طرف سے گھیراؤ میں ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۴ مئی ، ۳). [گھیرنا (رک) کا حاصل مصدر].

---جلاؤ (---فت ج) امذ.
گھیرنے اور جلانے کا کام یا عمل. تشدّد کا پرچار کیا گیا اور گھیراؤ جلاؤ کے نعرے لگائے گئے تو میری جماعت سختی سے مزاحمت کرے گی. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اپریل ، ۱). [گھیراؤ + جلاؤ (جلانا (رک) سے حاصل مصدر)].

گھیرنا (ی مج) (الف) ف م.
۱. (i) **چاروں طرف سے محاصرہ کرنا ، احاطہ کرنا.**

خوش بو بدن پہ تیری زلفاں نہیں ہیں چوندھر
کالے بھجنگ مل کر گھیرے درخت صندل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۲).

ناز و انداز و ادا نے دل کو یوں گھیرا ہے آہ
صید گہ میں گھیرتے ہیں جس طرح نخچیر کو

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۱۲). کیا دیکھتا ہوں کہ قبر کو سات آٹھ اونچی اونچی بلائیں گھیرے کھڑی ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۶). (ii) **راستہ روکنا.**

عجب اک جلالت سے بڑھ کر وہ شیر
کھڑا ہو گیا راہ حضرت کی گھیر

(۱۶۸۸ ، معراج نامہ ، میر مظفر حسین ، ۲۲).

گھیرا تو ہے سر رہ ہوں منتظر و لیکن
کیا جانیے کدھر کو ہوگا عبور تیرا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۲).

دیکھ اپنے در پہ مجھ کو یوں کہا منہ پھیر کے
یہ دوانہ کس لئے بیٹھا ہے رستہ گھیر کے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۷۳). (iii) **قابو میں لانا ، بند کرنا ، حبس کرنا.**

پھر کے ان کے گرد دل کے گھیر ان کے دل کو تو
اس طرف سے اس طرف کو پھیر ان کے دل کو تو

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۶). لمبے لمبے ستونوں سے باندھ کر شعلوں کی لپیٹ میں گھیر دیا جائے گا. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۵۸). ۲. **باڑ کھینچنا ، احاطہ ، چار دیواری یا جنگلہ وغیرہ بنانا ، حد بندی کرنا.**

احاطہ کئی میل کا گھیر کر — ہوا اک شہر آباد بس عمدہ تر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸۲). غرض مدرسے نے کوئی دو میل کا رقبہ گھیر رکھا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳). ۳. **ہجوم کرنا ، چاروں طرف جمع ہو جانا ، نرغے میں لینا ، گھیرے میں لینا.** ملکہ ... سحر ساز قصر عالی پر آ کر بیٹھی مصاحبوں نے گھیر لیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۷). ہزارہا اہل غرض اسے گھیرے رہتے ہوں گے. (۱۹۴۵ ، سفرنامہ ، مخلص (دیباچہ) ، ۱۶). کتوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۲۴). ۴. **چرائی وغیرہ کے لیے کسی کے مویشی لینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **کسی عورت کو گھر میں ڈال لینا ، مدخولہ بنانا ؛ بیوہ سے شادی کرنا** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۶. **پیچھا لینا ، سر رہنا.** شطرنج پہلے حکیم شرافت علی خاں سے سیکھی ، اب مومن خاں کو گھیرے رہتے ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۸).

میں سمجھ چکا ہوں چالیس
مجھے اور اب نہ گھیرو مرے مہرباں وڈیرو

(1981 ، ماجرا ، ۱۳۶). ۷. **آڑ کے طور پر کوئی چیز روکنا ، روکنا ، حائل بنانا.**

کچھ گھیرنے کے واسطے خیمے سے منگالو
یا پردے کی خاطر مرے اکبر کو بلالو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۳۱). ۸. **پکڑنا ، جکڑنا (کسی مرض وغیرہ کا).** ناگہ تپ محرقہ نے اسے گھیرا اور شانے کا درد علاوہ. (۱۸۶۶ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۴۷). بیماری نے گھیرا تو غضب ہی ہو گیا. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۵۱). (ب) امذ. (کپا سازی) **چمڑے کے گول ٹکڑے کاٹنے کا گنے نما گول کنڈا** (اپ و ، ۳ : ۲۰). [گھیر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھیرْوا (ی مج ، سک ر) امذ.
(کاشت کاری) **رہن کی ایک قسم جس میں زمین بطور ضمانت کے رکھی جاوے اور سود قابل ادا ہو** (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [گھر + وا ، لاحقۂ اسمیت].

گھیری (ی مج) امث (قدیم).
۱. **سر کا گھومنا ، سر کا چکر ، گھمیری.**

سوں مکہ میں دنگی سوں پھیری لگی
فلک سیس حالت سوں گھیری لگی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴). ۲. (کاشت کاری) **ایک قسم کا بیلن جس سے کھیت کی زمین ہموار کی جاتی ہے نیز کھیت کی جڑیں صاف کرنے کا ہل** (اپ و ، ۶ : ۱۰۴). [گھیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گھیرے (ی مج) امذ.
گھیرا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع تراکیب میں مستعمل.

---آنا محاورہ.
چکر آنا ، **گھمیری آنا.** لاری ... گونج رہی تھی اور اسے گھیرے آ رہے تھے. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۱۹۱).

---بیٹھنا محاورہ.
گھیرے میں لے لینا ، محاصرہ کرلینا ، گھیر کر بیٹھنا ، چاروں طرف سے گھیر لینا. منتظمین صفی کے دروازے پر نظم کہلانے کے لیے گھر گھیرے بیٹھے ہیں. (۱۹۵۳ ، دیوان صفی ، ۳۰).

---توڑنا محاورہ.
اجارہ داری ختم کرنا ، زور توڑنا ، ناکہ بندی توڑنا. دشمن کی فوجوں نے یہاں بھی راستہ روکا ... لیکن تمام انقلابی گھیرے توڑتے گئے. (۱۹۶۷ ، چلتے ہو تو چین کو چلیے ، ۱۸۸).

---رہنا محاورہ.
گھیرے میں لے رہنا ، قابو میں کیے رہنا ، چاروں طرف گھیرا ڈالے رہنا ، محاصرہ کیے رہنا.

گر یہی وحشت ہے تو کل کو نکل جائیں گے ہم
کیا ہوا جو آج تو ہمدم ہمیں گھیرے رہا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۵۶). ہر وقت دو چار آدمی گھیرے رہتے تھے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۰).

---میں آنا محاورہ.
گِھر جانا ، محصور ہو جانا. جنگی قیدیوں سے حاصل کی ہوئی معلومات ... میں مدد ملا کرتی ہے خصوصاً جب دشمن کی بہت بڑی تعداد گھیرے میں آ جائے. (١٩٨٨ ، تذکرۂ استجبارات ، ٢٩).

---میں لانا محاورہ.
گھیراؤ کر لینا ، گھیر لینا. جوں وہ فوج آئی گرد پیش سے اوس کے گھر کوں گھیرے میں لائی. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١١٢).

---میں لے لینا محاورہ.
گھیر لینا ، چاروں طرف سے راستہ روک لینا ، محصور کر لینا. افسران فوج یزید نے ... امام صاحب کو اپنے گھیرے میں لے لیا ان پر پانی بند کر دیا. (١٩٢٥ ، اسلامی گئو رکھشا ، ٣٧). وہ دوشیزہ کو لے کر چلا گیا ہے بادشاہ نے وزیر کے گھر کو گھیرے میں لے لیا ، وزیر کے بیٹے نے کہا کہ دوشیزہ کو میں لایا ہوں. (١٩٧٨ ، براہوی لوک کہانیاں ، ٢٩).

گِھیکُوار (ی مع ، ضم ک) امذ.
ایک پودے کا نام جس کے پٹھوں میں لیس ہوتا ہے اور وہ آنکھ کی دوائی میں اکثر کام آتا ہے ، اس میں پتہ علیحدہ نہیں ہوتا البتہ اس کے پٹھوں کے کناروں پر کانٹے ہوتے ہیں ، اس کا گُودا نہایت ملائم ہوتا ہے ، چنانچہ اسی وجہ سے گھی اور گواری سے مشابہت دی گئی ہے [لاط : **Aloeper Foliata**]. گھیکوار یعنی گنوار پاٹھہ کچلہ کو ... باقی سب ادویہ کو خوب باریک کوٹ کے ... ایک جز کرلے (١٨٨٣ ، صیدگہ شوکتی ، ٩٦) جب گھیکوار کے ... پُرخار پتے کاٹے جاتے ہیں تو ان میں سے ... رطوبت رستی ہے.(١٩٦٢ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ٥٨). [س : **घृत+कुमारी**].

گھیگا (ی مج) امذ.
گلے کا ایک مرض ، غدۂ درقیہ کا پھلاؤ جو گردن کے سامنے یا ایک طرف اُبھار سا بنا دے ، گلھڑ ، غوتر ، غر. کھاری پانی پینے سے اسہال ، پیچش اور بہت دونوں تک پینے سے بوجہ زیادتی چونہ میگنیشیا کے سنگِ مثانہ ، سنگ گردہ ، گھیگا وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں. (١٩٨٨ ، رسالۂ غذا ، ٨٦). [مقامی].

گھیگَھا (ی مج ، فت گھ) امذ ؛ ~گھیگھہ.
رک : گھیگا ، گھینگھا. غدودِ مذکور میں سے ایک تو تھائی رائیڈ گلٹی ہے ... اور جس کے بڑھ جانے کو گھیگھہ بولتے ہیں. (١٨٧٧ ، رسالہ علم فزیالوجی ، ١٣٦)۔مرض مزمن دیرپا مرض جس کی علامتیں ہلکی ہوتی ہیں اور دیر تک رہتا ہے مثلاً ... گھیگھا. (١٩١٦ ، افادہ کبیر مجمل ، ١٣٣). [گھیگا (رک) کا ایک املا].

گُھیَّل (ضم گھ ، شد ی بفت) صف.
گندا ، غلیظ.

کبھی پلید کبھی گھیل اور کبھی بھڑیل
ہر ایک آن نئے ملتے ہیں خطاب ہمیں

(١٨٣٢ ، چرکین ، د ، ٣١١).

پیشاب کے لیے بھی نہیں ہے کوئی مقام
گھیل سرا کہیں تو مناسب ہے اس کا نام

(١٩٠٥ ، دیوانجی ، ٣ : ٢٢٣). [گُھ (گوہ (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گھینٹ (ی مج ، غنہ) امذ.
گلا ، حلق (فرہنگ آصفیہ). [س : **घृ / कण्ठ**].

---کاڑھنا محاورہ.
گلا پھاڑ پھاڑ کے چیخنا ، شور مچانا ، چلانا (فرہنگ آصفیہ).

گھینٹا (١) (ی مج ، مغ) امذ.
دخانی جہاز کا بھونگا یا بھونپو (ا پ و ، ٥ : ١٨٠). [مقامی].

گھینٹا (٢) (ی مج ، مغ) امذ. (مث : گھینٹی).
١. **سؤر کا بچہ.** بھنگی سؤر کا بچہ ہاتھ میں لیے ہوئے آیا اور دو چار دفعہ لڑکے کے سر پر وار کر چھوڑا اور کہا کہ گھینٹے کی چھڑوائی کا پیسہ مل جائے. (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ٢٨). ٢. **بھیڑ بکری کا بچہ** (ا پ و ، ٥ : ٨٩). [س : **घुष्टि+क**].

گَھینگا / گَھینگھا (فت گھ ، مغ) امذ ؛ ~ گھیگا.
١. **رک : گھیگا.** جو کوئی وہاں کا پانی پیے اس کے گلے میں گھینگا ... ہو جائے .(١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٣٠). اس کی ڈاڑھی کی آڑ میں سے اس کا گھینگا جھانک رہا تھا. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ٦٠). ٢. **ایک کھانا جو آٹے اور چاول سے بناتے ہیں** (پلیٹس). [گھیگا (رک) کا انفی املا].

گِھیو (کس گھ ، ی مخت ، و مج) امذ.
رک : گھی.

پیاری وو ہو ایک یوں پیو سوں
کہ جیوں دود مل کر اچھے گھیوں سوں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٩٥). پنجابی زبان کا ایک محاورہ ہے کرے گھیو نہ ماں کرے نہ پیو (جو گھی کر سکتا ہے وہ نہ ماں کر سکتی ہے نہ باپ). (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن ، ٧). [مقامی ؛ پن].

گِھیوَر (ی مع ، فت و) امذ.
ایک مٹھائی جو آٹے ، گھی ، دودھ ، شکر اور ناریل کی آمیزش سے بناتے ہیں ، پتلے پھینٹے ہوئے میدے کا گھی میں چھنچھنایا ہوا موٹا چیلا جو تلنے میں اسپنج کی شکل کا بن جاتا ہے اس کو میٹھا کرنے کے لیے شیرہ اور گھی اس کے سوراخوں میں بھر جاتا ہے جو اس کو مزیدار بنا دیتا ہے ، کھاجا ، کھجلا. وہاں ... گھیور ، پاپڑ ، جلیبی ، لڈو ، کُھرمے ، امرتی ، پھینی ، پیڑے ... کچوری آدہکوان ... رکھ دیئے. (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٤٣).

وہ خوب جلیبی اور کھجلے وہ گھیور بالوشاہی بھی
سب اتنے واں تیار ہوئے جو ٹھور ترکھنے کو پانی

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٥١). [س : **घृत+पूर**].

ل

ل امذ.

تلفظ «لام» ہے ، اُردو حروفِ تہجّی کا تینتالیسواں ، عربی کا تیئیسواں اور فارسی کا ستائیسواں حرفِ صحیح (مصمت) **اور حرفِ مذلقہ یعنی کنارۂ زبان سے ادا ہونے والے حرفوں میں سے ایک ہے جس کے ادا کرنے میں زبان کا اگلا بالائی حصّہ سامنے کے اوپر کے دو دانتوں سے قدرے اوپر کے گوشت سے ملتا ہے ؛ کلمات کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان و آخر میں بھی جیسے : لوگ ، قلم ، بال وغیرہ جمل کے حساب سے تیس** (۳۰) **عدد کا قائم مقام ؛ قرآنِ پاک میں حروفِ مُقطّعات میں بھی شامل جیسے : الم حرفِ شمسی و حرفِ جار ہے - اردو کے مصادرِ لازم میں دوسرے حرف کے بعد تعدیے کے لیے مستعمل ، جیسے : پینا سے پلانا ، جینا سے جلانا ؛ مصادرِ متعدی میں تعدیے سے پہلے تعدیے کی تاکید کے لیے مستعمل ، جیسے : دکھانا سے دکھلانا ، بٹھانا سے بٹھلانا ، کبھی کبھی فارسی الفاظ میں رائے مہملہ یا کافِ عربی سے بدل جاتا ہے ، جیسے : الوند سے اروند** (ـ ہمدان کا مشہور پہاڑ) **، تلول سے تلوک** (ـ جوان گائے یا گدھا) **، تنبول سے تنبوک** (ـ کمان) **کبھی لفظ کے آخر میں علامتِ صفت کے طور پر آتا ہے ، جیسے : بوجھل ، کٹھل وغیرہ میں ؛** (مجازاً) **فعلِ لازم اور شوّال کا مخفف اور محبوب کی زلف کے لیے بھی بطور علامت مستعمل.** مابعدالطبیعات کی فصل «ل» کا مفادِ اوّل عربی میں ترجمہ ہوا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۷۵).

. . . ل لاحقہ.

۱. **وصفیت کے معنی میں ، جیسے : بوجھل ... توندل ... وغیرہ** (وضعِ اصطلاحات ، ۱۲۰). ۲. (**حروفِ مصوت کے بعد**) **اسمیت کے معنوں میں ، جیسے : دیکھ بھال ، میل جول ، بول چال وغیرہ** (جامع اللغات).

لِ (کسرِ ل) سابقہ.

لیے ، واسطے ، برائے ، جیسے : لِلّٰہ ، لہٰذا ، لغایت وغیرہ میں (جامع اللغات). [ع].

لا (۱) امذ.

۱. **لانا** (رک) **کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.** یہ باتیں رعونت کی موقوف کر ، حربہ جو لانا ہے لا . (۱۷۹۲ ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۳۰۲).

ابر و ہوا ہے چمکے ہے بجلی
مت روٹھ ساقی نہ جام سے لا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱).

لا پھر اِک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۷). ۲. **چل ، آ کی جگہ ، متوجہ کرنے کا کلمہ.**

کون ایسا اب کہے یہ سودا گلی میں اس کی
لا تجھ کو لے چلیں ہم دل کھول کر کے رو لے

(۱۷۸۰ ، سودا (نوراللغات)) . «لا ، میں تجھے اپنے پروں پر بٹھا کر لے جاؤں». (۱۹۴۲ ، سیلاب و گرداب ، ۵۱). ۳. **لا کر یا لا کے کی تخفیف** (**فعلِ مرکب متعدی میں مستعمل**) **جیسے : لا بٹھایا ، لا اُتارا وغیرہ.**

نہیں درکار کچھ تربت پہ میری شمع لا رکھنا
ہنوز آتش میں حسرت کے ہمارا جیو جلتا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴۲).

گر وہ دلایا چاہے تو دشمن سے لا دلانے
اور جو نہ دے ، تو دوست بھی پھر اپنا منھ چھپانے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۵۹) . بہت سے اچھوتوں کو مسندِ عزّت پر لا بٹھایا. (۱۹۳۷ ، خطباتِ عبدالحق ، ۱۱۶). [لانا (رک) کا امر].

ـــ تو روزی (ہے) نہیں تو روزَہ (ہے) کہاوت.

کماؤ گے تو کھاؤ گے نہیں تو بھوکے رہو گے. شکار وکار مل گیا تو لاوینگے ، ورنہ شام کو خالی ہاتھ جُھلاتے آوینگے ، لا تو روزی ہے نہیں تو روزہ ہے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۱۱).

ـــ لینا ف م (قدیم).

(دکن) **لانا ، لے آنا.**

رشکِ گل کو مرے گھر تک تو مرے پہنچا دے
وہ ابھی راہ میں ہے جلد اسے لالے تو

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۶۹).

ـــ ہاتھ (اِدھر دے) فقرہ.

ہاتھ ملا کر داد طلب کرنے کے موقع پر مستعمل ، کیسی اچھی کہی کیا خوب کام کیا ، کیا کہنا ، سبحان اللہ وغیرہ.

کیا ہاتھ لگایا ہے کہ دو ٹکڑے ہوا غیر
قربان صفائی پہ ترے ہاتھ کی لا ہاتھ

(؟ ، کفایت (فرہنگِ آصفیہ)).

لا (۲) امث. (قدیم).
کیچڑ.

گل ولا تجھ گلی کا اس کے حق کے بیچ صندل ہے
چلے گا سر سیں اپنے گو کہ عاشق کا قدم چھلا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷). [ف : لای (ے کیچڑ کی تخفیف)].

لا (۳) امث.
تہ ، پرت ، پردہ جیسے یک لا ، دو لا ؛ مقراض ، لاف و گزاف کا مخفف (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ف].

لا (۴) امذ.
قانون. اُس شبہہ کو کہ فقۂ حنفی رومن لا سے ماخوذ ہے ، دفع کیا ہے. (۱۸۹۲ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱٦۷). آج مستقلاً جتنے علوم نکل پڑے ہیں ... لا آف نیچر کے معجزات میں سے ہیں. (۱۹۰۲ ، افادات مہدی ۵۸). اُس نے لاء کی ڈگری لے کر ملازمت چھوڑ دی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹۹). [انگ : Law].

--- کورٹ (---و مج ، سک ر) امذ.
عدالت (جامع اللغات). [انگ : Law Court].

لا (۵) مذ.
۱. (i) **نہ ، نہیں ، نا ، بغیر ، انکار ، کلمۂ نفی بطور سابقہ مستعمل.**

جس کے تئیں «لا» نہیں ہے بخشش میں
ملک ہے سب «نعم» چلو یاراں

(۱٦٦۹ ، ہاشم علی (قدیم اردو مراثی ، ۱ : ۲۹۵)).

جو امر اس نے کیا گر سنے اسے مشرک
نہ صرف لا ہے منھ سے مگر یہی کہ نعم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۹۵). اگر کچھ کہو ، تو فضل سے کہو والا ، لا. (۱۸٦۵ ، خطوط غالب ، ۳۸۲).

تجھ سا ساقی کوئی دریا دل نہیں اس دور میں
ہر گھڑی لب پر نعم ہے لفظ لا کس نے سنا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۸). وہ «لا» سے اثبات پیدا کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ٦۳). (ii) **لفظاً لا کی شکل (ایک جسم کے دو ٹکڑے ہونے یا بیچ میں خط پڑ جانے سے).**

بڑھ کر تھمی تو حشر بپا ہو کے رہ گیا
گردن سے تا کمر کوئی لا ہو کے رہ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۳). (iii) **نیست ، نہ ہونے کے برابر ، معدوم ، بے حقیقت ، بے وجود.**

لا کہہ کے دہن کو ہم ہوئے نیست
دو حرف میں ختم گفتگو کی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۱). ۲. **«لا الہ الا اللہ» میں سے لا الہ کوئی اللہ نہیں ہے کی تخفیف.**

گر شوق ہے تجھ وصل کا اِلا کوں میں دیکھ توں
ہے عین الا وو ولی جس نے خودی کوں لا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۳).

فقط لا کفر ہے اِلّا میں دین ہے
مسلمانی رکھی ہے حق نے کل میں

(۱۷۳۱ ، شاہ کرناچی ، د ، ۱۵۱).

لبالب شیشۂ تہذیب حاضر ہے مئے «لا» سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ اِلّا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۹). سوشلزم کو علامہ اقبال نے نامکمل اسلام قرار دیا ہے کیونکہ یہ لا تک آتا اور الّا کی منزل تک نہیں بڑھتا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۱)۳. **(جبر و مقابلہ) مقدار نامعلوم کی علامت یا قائم مقام.** اس لا کی اصل قیمت تو شاید کبھی معلوم نہ ہو سکے گی ، لیکن حساب کی اس مشق میں ہم سب کے لیے لذت ہے. (۱۹٦۹ ، لا ۔ انسان ، ۲۳).

---اُبالی (---ضم مج ا). (الف) صف ؛ ←اوبالی.
۱. (i) **بے پروا ، بے فکر ، غافل نیز نڈر ، بیباک.**

ہمیں لااُبالی اپس باولے
ہمیں جان خیالی ہیں او تاولے

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۵٦).

بحری ہو اشارتاں ہیں عالی
بوجے سو او لوگ لاابالی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸).

پڑا تھا شور جیسا ہر طرف اُس لااُبالی کا
رہا ویسا ہی ہنگامہ مری بھی زار نالی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۲). مراسلے جاری کئے گئے مگر جواب ندارد حکیم صاحب تو عجیب لااُبالی آدمی ہیں. (۱۹۲۳ ، خطوط عبدالحق ، ۲۵٦). وہ نہایت لااُبالی اور غیر ذمہ دار تھا بات کرنے میں بھی بہت بیباک تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٦۰). (ii) **آزاد منش ، رند مشرب.**

یہ قلندر منش جلالی تھا عاشق رند لاابالی تھا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۳).

نشیستو شیخ نے اس وقت تو چھاتی پکا ڈالی
لے آوے یہاں کوئی اب جا کے رند لااوبالی کو

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۸۱).

واعظا ہو نہ درپے ناسخ عاشق رند لااُبالی ہے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۹).

نہیں کرتا ہے ملاقات تو زاہد نہ کرے
لااُبالی ہیں ترے رند انہیں ارمان ہے کچھ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸۷). لااُبالی اور سنکی جیسے جب تھے ، اب بھی ہیں. (۱۹۹۰ ، اب گم ، ۲٦۹). (iii) **شوخ ، گستاخ ، بے شرم ، بے لحاظ.**

تصور میں ترے کہیو صبا اُس لااُبالی سے
گلے لگ لگ میں رویا رات تصویر نہالی سے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۲).

اس نے غرفہ سے جب نکالی آنکھ
موند لی ہم نے لااُبالی آنکھ

(۱۸٦۲ ، ظفر (بہادر شاہ) ، (فرہنگ آصفیہ)). یہ بائیں ہاتھ والی لااُبالی البیلی چھیل چھبیلی بکھراج بری کہلاتی ہے. (۱۸۹۳ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۸٦). رنگین لااُبالی بے پرواہ شکل و صورت دیکھتے تو صرف دوپٹے کی کسر تھی. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۳). ۲. **(مجازاً) بے نیاز ، خدائے تعالیٰ.**

بجے مذہبِ لا یزالی کی سون
بجے مشربِ لاوبالی کی سون

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵). حضرت یوسف علیہ السّلام اور بھی رونے کہ ان کی آواز سے فرشتوں پر ایک حالت مصیبت پیدا ہوئی تو درگاہ لااُبالی میں ملتمس ہوئے کہ یا الٰہیٰ یہ آواز چھوٹے لڑکے کی ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۵). ۳. (مجازاً) **معمولی ، سرسری ، بے مقصد.**

مجازی صورتوں پر ہے بحالی حقایق ہو چکے ہیں لااُبالی

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۲٦). (ب) امذ. (تصوف) **وہ شخص جو کسی شے سے خوف نہ رکھے ، جو کچھ سلوک میں اُس کو پیش آوے وہ کہے اور کرے** (مصباح التعرف) . (ج) امث . **معمولی کام ، بے فکری ، بے پروائی ، بیباکی ، شوخی.**

لااُبالی محبّت کا ستم تو دیکھو
خونِ عاشق سے کیا رنگ حنا کا ایجاد

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۵۹) . ملکہ بیدار ہوئی ، سمجھی فعلِ حکیم حکمت سے خالی نہیں ، یہ امر لااُبالی نہیں . (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۳۹۲).

چمن میں دیکھ ذرا کج کلاہیوں کی بہار
مزاجِ غنچہ میں ہیں لاابالیاں تیری

(۱۹۴۳ ، رُوحِ کائنات ، ۲۱۱). وہ اپنی آمدنی اور بیوی بچّوں کا خیال کیے بغیر اپنی لاابالیوں میں روپیہ پیسا اُڑاتے رہتے ہیں . (۱۹۹۱ ، اُردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۲۴) . [لا + ع : ابالی (ب و ل) ، مصدر ابالۃً سے مضارع معروف نفی واحد متکلم - میں پروا نہیں کرتا)].

--- اُبالیانہ (---ضم مج ا، کس ل، فت ن) صف ؛ م ف.
بے فکر اور غافلوں کی طرح ، لا پرواؤں جیسا. زیر و بم لااُبالیانہ تاروں اور پردوں میں کہیں بکھرا پڑا ہے. (۱۹۲۱ ، کلیاتِ پطرس ، ۱۳۸). [لااُبالی + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

--- اُبالی پَن (---ضم مج ا ، فت پ) امذ.
بے پروائی ، بیباکی . اُن کی بے پروائی اور لااوبالی پن سے کچھ بعید نہیں. (۱۸۹۹ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۳۵۸). سب میں لااُبالی پن پایا جاتا تھا. (۱۹۲۷ ، چند ہمعصر ، ۱۱۷). مجاز کی طبیعت میں ایک لا اُبالی پن تھا. (۱۹۷۹، آوارگانِ عشق ، ۱۳). [لااُبالی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- اُبالی سرکار (---ضم مج ا، فت س، سک ر) امث.
بہت بدانتظامی اور لاپروائی کی جگہ.

پروائے نفع و نقصان مطلق نہیں ہے اُس کو
اس کی تو لااُبالی سرکار ہے ہمیشہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸٦). [لااُبالی + سرکار (رک)].

--- اُبالی کارخانہ (---ضم مج ا، سک ر، فت ن) امذ.
جہاں کسی کی پروا نہ کی جائے ، نہایت بدانتظامی ، افراتفری ، بھونڈ پن کا رویہ.

پھراتا ہے عبث واعظ سر اپنا یک کے رندوں سے
تکلّف برطرف یاں لااُبالی کارخانہ ہے

(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۱۷۲). [لااُبالی + کارخانہ (رک)].

--- اُحْصیٰ (---ضم مج ا ، سک ح ، ا بشکل ی) صف ؛ ف م.
شمار نہیں کیا گیا ، حساب نہیں کیا گیا ؛ مراد : جس کا شمار یا احاطہ نہ کیا جا سکے ، غیر محدود ، بے حد و حساب.

محمدؐ جو آدمیاں میں مختار ہے
زباں اس پہ لااحصیٰ اقرار ہے

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۴).

لا احصیٰ شان ہے تری یار گر ایک وگر ہزار تو ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲۴). انبیاؤں کی زبان پر جو اشرف الناس ہیں لا احصیٰ ہے. (۱۸۴۵ ، پالی گلاٹ ، ۲) . [لا + ع : احصیٰ (ح ص ی)].

--- اَخلاق (---فت ا ، سک خ) صف.
خوش خلقی کی ضد ، بدخلقی. ان لا اخلاق جبلّتوں اور رجحانوں میں خیر و شر دونوں کے امکانات پوشیدہ ہیں. (۱۹۳۵ ، اصولِ تعلیم ، ۹۱). [لا + اخلاق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- اَدْری (---فت ا ، سک د) صف ؛ ف م.
۱. **مجھے معلوم نہیں ؛ مراد : غیر معلوم ، لا اعلم (عموماً شعر وغیرہ کا مصنف معلوم نہ ہونے کی صورت میں مستعمل) .** ایسے شخص صورت میں بہت گورے چٹے معلوم ہوتے ہیں مگر باطن میں آہن زنگ خوردہ کہ جو کسی کام میں نہ آوے ، لاادری سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵). ۲. **جس کا مسلک یہ ہو کہ کسی شے کی حقیقتِ نفس الامری معلوم نہیں ہو سکتی ، حقائق معلوم نہ ہو سکنے کا قائل.** ان کا زمانہ ایسا تھا کہ "لاادری" کہہ کر ان کا پیچھا چھٹ گیا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۷٦) . بیس اور تیس سال کی عمر کے مابین ، میں بتدریج لاادری اور لامذہب ہو گیا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۵۰). الحاد و دہریت کی منزل پر بھی قیام کیا اور لاادری بھی ہوئے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۹). [لا + ع : ادری - میں نہیں جانتا ، ثلاثی مجرد (دری) سے مضارع منفی].

--- اَدْرِیانہ (---فت ا ، سک د ، کس مج ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
لاادری معنی نمبر ۲ (رک) سے منسوب ؛ لاادری مسلک کے مطابق. ہندوستان آ کر وہ نیم ملحدانہ اور لاادریانہ زندگی بسر کرنے لگا تھا. (۱۹۳۳ ، عزمی ، انجامِ عیش ، ۱۵). [لاادری (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

--- اَدْرِیَت (---فت ا ، سک د ، کس ر ، فت ی) امث.
یہ نظریہ کہ حقیقت کا ادراک ممکن نہیں ، وہ مسلک جو اشیا کے نفس الامر کی لاعلمی کا قائل ہو ، اشیا کی حقیقت نفس الامری معلوم نہ ہو سکنے کا مسلک. دہریت اور بے دینی اور لاادریت نے

مذہب کے مقبوضہ ممالک پر قبضہ کرنا شروع کیا. (۱۸۹۸ ، معارف ، دسمبر ، ۱۸۹). سو فسطائیوں نے یقیناً لاادریت اور تشکیک و ارتیاب جیسے سلبی رجحانات کو فروغ دیا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۵). [لاادری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---اَدْرِیَہ (---فت ا ، سک د ، کس ر ، فت ی) امذ.
(فلسفیوں کا) وہ گروہ جو لاادریت (رک) کے مسلک کا قائل ہے. حکما میں ایک فرقہ ہے جس کو لاادریہ کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۴۳). اس سے زیادہ مضحکہ خیز تناقض کوئی نہیں ہوسکتا، جیسا کہ لاادریہ کا ہے.(۱۹۴۰، اصول نفسیات، ۳ : ۴۴). [لاادری (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---اِسْتِنادِیَت (---کس ا ، سک س ، کس مج ت ، کس د ، فت ی) امث.
اسناد پر بےاعتمادی کا نظریہ یا کسی قسم کی اتھارٹی یا تحکم قبول کرنے کا رویہ (انگ : **Anti Authoritarianism**). فلسفۂ تشکیک ، لااستنادیت نیز تقدیر پرستی اور وقتی لذّات سے بلادریغ لطف اندوزی کے حق پر اصرار بطور خاص شامل ہیں (۱۹۵٦ ، افکار حاضرہ ، ۳۸۰). [لا + استناد (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---اِسْمَ لَہٗ (---کس ا ، سک س ، فت م ، ل ، ضم مج ہ مثل و مع) صف ؛ امث.
(لفظاً) اس کا کوئی نام نہیں (طب) گردن ، سینہ اور حنجر سے گزرنے والی وہ شریان جس کا کوئی نام نہ تھا اس لیے اس نام سے موسوم کرتے ہیں (ماخوذ : مخزن‌الجواہر ، ۲۳۳). [لا + اسم (رک) + ع : ل (حرف جار) + ہ ، ضمیر متصل مذکر واحد غائب].

---اِسْمی (---کس ا ، سک س) صف ؛ امث.
رک : لا اِسْمَ لَہ. دایاں عصب بیخ گردن پر زیر تر قوی شریان کے سامنے یا پیچھے سے لا اسمی شریان کے برابر برابر آورطہ کے محراب کی پشت تک چلاجاتا ہے.(۱۹۳۴، عصبیات، ۳۲۳). [لا + اسم (رک) ع : + ی ، ضمیر متصل مذکر واحد غائب].

---اَصْلَ لَہٗ / لَہا (---فت ا ، سک ص ، فت ل ، ل ، ضم مج ہ/مثل و مع ، فت ل) م ف ؛ صف.
جس کی کوئی جڑ بنیاد نہ ہو ، (وہ وجود) جو فی نفسہ لاموجود اور محض اعتباری ہو جس کی کسی قول سے سند نہ ملتی ہو ، درحقیقت کچھ نہیں ، نفس‌الامر میں بے وجود ہے ، بے اصل.

تم گریباں میں منہ ڈال کے دیکھو تو ذرا
تھی یہ سب سحر بیانی مری لا اصل لہا

(۱۸٦۸ ، واسوخت رعنا (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۴۳۸)). بعض لوگ نماز جمعہ یا کسی اور نماز کے بعد خصوصیت کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ، یہ بھی لااصل لہ ہے. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱٦٦). [لا + اصل (رک) + ع : ل (حرف جار) + ہ (ضمیر مذکر غائب) / ھا (ضمیر مونث غائب)].

---اِعْتِبار (---کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) صف.
جس پر بھروسا نہ کیا جا سکے ، غیر معتبر ، بےاعتبار ، ناقابلِ یقین ، جس کی کسی بات میں ثبات نہ ہو.

کہی یوں کہ اے نحس لااعتبار
تری زندگانی ہو لعنت ہزار

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۰). [لا + اعتبار (رک)].

---اَعْلَم (---فت ا ، سک ع ، فت ل) فقرہ ؛ امذ.
میں نہیں جانتا ؛ جب کسی شاعر کا نام یا تخلص معلوم نہ ہو تو نام کی جگہ لکھ دیتے ہیں (جامع اللغات). [لا+ع : اعلم (ع ل م)].

---اَقَل (---فت ا ، ق) م ف.
کم سے کم. یہ آیت اس امر پر متضمن ہے کہ لااقل قرآن کے اجزا کی نقلیں عام کے استعمال میں موجود تھیں. (۱۸۹٦ ، مضامین تہذیب الاخلاق، ۳ : ۱۴۸). عمرو نے اقرار کیا کہ وہ لااقل ایک بار ہر مہینے میں محمود سے زر نقد سمجھ لیا کرے گا. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۹ ، ۱۸۷۲ ، ۱۰۱). [لا + ع : اقل (ق ل ل)].

---اِکْراہَ فی الدِّین فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل ، کلام پاک کی ایک آیت ہے) ، دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے. خوش قسمتی سے مسلمان « لا اِکراہ فی الدین » کا اصول اپنے ساتھ لائے تھے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۹).

---اِلٰہ (---کس مج ا ، ل بمد) کلمۂ نعوذ.
۱. **رک : لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ.**

لَا اِلٰہ نہیں اور خدا اِلَّا اللّٰہ ایک سوا

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۱٦۸).

اے لَا اِلٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتار دلبرانہ ، کردار قاہرانہ !

(۱۹۳۵، بال جبریل، ۸۰). وہ لا اِلٰہ کے نور سے روشن ضمیری حاصل کرتا ہے.(۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۷۸). ۲. **(مجازاً) معاذاللہ ، توبہ ، خدا کی پناہ ، خدا اپنی پناہ میں رکھے.**

فرزندِ نوح کج روشی کی چلا جو راہ
طوفاں میں اس نے کھائے یہ غوطے کہ لا اِلٰہ

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (نوراللغات)). [لا + الہ (لا الہ الااللہ (رک) کی تخفیف)].

---اِلٰہَ اِلّا (---کس ا ، ل بمد ، فت ہ ، کس ا ، شد ل) کلمۂ توحید.
لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مُحمد رسولُ اللّٰہ (رک) کا مخفف ، مراد : کلمۂ طیبہ.

تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لَا اِلٰہ اِلَّا
لُغتِ غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ٦۸).

---اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ (---کس مج ا ، ل بمد ، فت ہ ، کس ا ، شد ل ، غم ا ، شد ل بمد) کلمۂ توحید.
۱. **سوائے اللّٰہ کے کوئی معبود نہیں.**

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۶۹). ۲. رک : **لا الٰہ ، معاذ اللہ مراد یہ ہے کہ ایمان سے کہتا ہوں.**
وہ رو کے بولے کہ اماں یہ کیا خیال ہے آہ
گلے کا حرف نہیں لا الٰہ الّا اللہ ؟
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۶۳). ۳. **اللہ کی شان ہے ، سبحان اللہ (تعجب اور اعتراف شرف کے موقع پر مستعمل).**
تری وہ شان کی رفعت ہے یارسول اللہ
کہ لامکاں نے کہا لا اِلٰہ اِلّا اللہ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۲). ۴. **قسم کے موقع پر.**
نبی کے دل کے یہ ٹکڑے تھے دو خدا آگہ
نظیر ان کا نہ تھا لا اِلٰہ الّا اللہ
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۳۰). [لا + اِلٰہ (رک) + الّا (رک) + اللہ (رک)].

ـــ اللہ اِلّا ہُو (ـــ کس مج ا ، ل بمد ، فت ہ ، کس ا ، شد ل ، و مع) عربی فقرہ.
اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں.
کسی طرف نہیں تسکیں کا کوئی پہلو
قرار کس کو یہاں ، لا اِلٰہ الا ہو
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۶۰).
مٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ من و تو
پلا کے مجھ کو مئے لا اِلٰہ اِلا ہُو
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۹). [لا + اِلٰہ (رک) + اِلّا (رک) + ع : ہُو ، ضمیر غائب].

ـــ اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسُولُ اللہ کلمۂ طیبہ.
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں.
کلمہ پڑھ پڑھ پہنچیا پاک حضور نو شاہ
لا اِلٰہ اِلّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۶۸). سگریٹ لائٹر کو دیکھو ، اس پر بڑی خوبصورتی سے لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ نقش کیا ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۶۹).

ـــ اِلٰہ کا پَرچَم لہرانا محاورہ.
عَلَم توحید بلند کرنا ، اسلام کا جھنڈا لہرانا ، دین اسلام کی تبلیغ کرنا ، اسلام پھیلانا. یہ ولید بن عبدالملک ہی تھے جن کے عہد میں مسلمان ایک طرف اسپین پہنچے دوسری طرف چین و کاشغر اور تیسری طرف سندھ کے علاقے میں لا اِلٰہ کا پرچم لہراتے آگے بڑھے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۸۵).

ـــ الٰہیت (ـــ کس مج ا ، ل بمد ، کس ہ ، شد ی بفت) امذ.
خدائے تعالیٰ کے وجود سے انکار ، کفر ، الحاد ، دہریت. ہم تین مثالیں ان کے انداز کی امتیاز کر سکتے ہیں ، وحدت وجود ، الٰہیت الٰہیت اور لا الٰہیت. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۵۱). [لا + الٰہیت (رک)].

ـــ اُمَّتان (ـــ ضم ا ، شد م بفت) صف (قدیم).
رک : لااُمّتی ، منکرِ خدا و رسول.
کلمہ کہے تو کیا نفع اُوسکوں سمجھ لااُمّتان
(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۲۱). [لا + امت (رک) + ان ، لاحقۂ نسبت بقاعدۂ قدیم].

ـــ اُمَّتی (ـــ ضم ا ، شد م بفت) صف.
۱ **جو اُمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو ، منکر رسول ، منکرِ خدا ، کافر ، مشرک ؛ بے پیرا ، بے استادا ، خود منڈا ، ناقابلِ اعتبار** (فرہنگ آصفیہ). [لا + اُمّت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اِنْتِہا (ـــ کس ا ، سک ن ، کس مج ت) صف.
۱. (اُ) **جس کی حد نہ ہو ، بے حد ، لامتناہی ، لامحدود.** اس فضائے لاانتہا میں کہ جہاں راہ ، نہ رہنما ، نظر دور تک کام نہ کرسکتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۹۸). غور کرنے سے تم کو اس قادرِ مطلق کی لاانتہا طاقت اور بیحد عقل کا حال کھلے گا. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۱۹).
ذہن میں جو گِھر گیا لاانتہا کیونکر ہوا
جو سمجھ میں آگیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱). پُوری تخلیقی دنیا خود اندر میں سمائی ہوئی تھی ، وہ لاانتہا تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۱). (اا) **بہت زیادہ ، بےحساب.** ایٹموں کو پورے طور پر ڈس انٹیگریٹ ہونے کے لیے لاانتہا وقت درکار ہوتا ہے. (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۳۵). [لا + انتہا (رک)].

ـــ انتہائیت (ـــ کس ا ، سک ن ، کس مج ت ، کس ء ، فت ی) امث.
لاانتہا ہونے کی حالت ، لامتناہیت ، لامحدودیت. رموزِ بےخودی میں فرد و ملت کے روابط اور ملتِ اسلامیہ کی زمانی و مکانی لاانتہائیت کی بحث ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۱). [لاانتہا + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اُوبالی (ـــ ضم مج ا ، غم و) صف. ا(قدیم).
۱. **رک : لااُبالی جو صحیح املا ہے.**
مجے مذہبِ لایزالی کی سوں
مجے مشربِ لاوبالی کی سوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵) ہو لاوبالی درگہ ، یاں کیا فقیر کیا بادشاہ ، گناہ ہور ثواب سب بہار ہے. ۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۹).
پھرے ہے مست اکڑتا لاوبالی
ہوا بانکا سج اب اور ہی نکلی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۰). لاوبالی پتا بتا کر رخصت ہوا اور اپنے گھر آیا. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۵۲).
ہم نے دیکھا تھا ہے وہی تو نیاز
لاابالی سا اک جوانِ خموش
(۱۹۶۳ ، نگار ، کراچی ، نیاز نمبر ۲ : ۱۱۷). [لااُبالی رک کا املا].

---اُوبالی پَن (---ضم مج ا ، و غم ، فت پ) امذ.
رک : **لا اُبالی پن.** اُن کی بے پروائی اور لااوبالی پن سے کچھ بعید نہیں. (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۳۵۸). [لااوبالی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---اَوّل (---فت ا ، شد و بفت) صف.
جس کی کوئی ابتدا نہ ہو. علمِ الٰہی میں لاینحل کی مثالیں متعدد ہیں جیسے اللہ تعالٰی اشیاء لااول پر قادر ہے یا نہیں. (۱۹۷۳ ، مسئلۂ جبر و قدر ، ۵). [لا + اوّل (رک)].

---اَولاد (---و لین) صف (قدیم).
جس کے اولاد نہ ہو ، جو اولاد سے محروم ہو ، بے اولاد. ناشدنی تو کس کا بیٹا ہے اور یہ بات کس سے کہتا ہے؟ میں تو خود لااولاد ہوں. (۱۸۲۳ ، حیدری مختصر کہانیاں ، ۱۱۵). [لا + اولاد (رک)].

---آغاز صف.
(لفظاً) **جس کی کوئی ابتدا نہ ہو** ؛ (مراداً) **ابتدائی ، قدیم ترین ، بہت پرانا ، ازلی.** رنگ برنگ عالم کے ہمارے تمام تصورات (اگرچہ وہ لاآغاز زمانے سے جاری ہوں) باطل ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخِ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۷). [لا + آغاز (رک)].

---آل صف.
جس کی اولاد یا ذرّیات میں کوئی نہ ہو.

لا ولد لا والد لا آل اس کے مرد درویش عیال

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۱). [لا + آل (رک)].

---باسَ (---فت س) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) **لاباس بہٖ** (رک) **کا مخفف ، کوئی مضائقہ نہیں.** فرمایا حلال ہے یا فرمایا لاباس. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۸۳). [لا + ع : باس ـ حرج].

---باسَ بِہٖ (---فت س ، کس مج ب ، کس ہ مثل ی مع) فقرہ.
اس میں کچھ مضائقہ نہیں ، کوئی قباحت نہیں ؛ (مراداً) **جائز ، روا** شمس الائمۃ ... کہا گھوڑے کو خصی کرنا ہمارے اصحاب پاس لاباس بہ ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۱۳). جوان عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور بڑھیا سے لاباس بہٖ ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶۶). [لا + ع : باس ـ حرج ، اعتراض + ع : ب (حرف جار) + ہ ، ضمیر واحد غائب].

---باسَ طَہُور (---فت س ، ط ، و مع) امذ.
بیماری کے غم نہ کھاؤ وہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے ، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کا طریقہ تھا کہ جب آپ کسی کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس سے فرماتے ، لا باس طہور ان شاءَ اللہ (یعنی اس بیماری کے غم نہ کھاؤ کہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر اللہ چاہے) ؛ مراد : **کفّارہ.** بیمار کو تسلی دیتے ، لاباس طہور (یا کفّارہ) انشاء اللہ فرماتے. (۱۹۶۹ ، طبّی سماجی بہبود ، ۱۸). [لاباس + طہور (رک)].

---بُد (---ضم ب) (الف) م ف.
یقیناً ، لازمی طور پر ، بالضرور.

ورنہ جو ہے آخر تشہد
ہے اس میں درود فرض و لابُد

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۷۶).

جب قریبِ قدیم ہو حادث
لابُد اس کا فنا اثر ہونا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱). جو شخص درپئے تحصیلِ کمال ہے وہ لابد دوستوں کے بڑھانے کی فکر میں رہے گا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۲۹). قیام میرے پاس لابد ہو گا. (۱۹۰۰ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۲۸۶). معجزہ بالکل کائنات کے مانند ہے تو لابد معجزہ بھی کائنات کی طرح خالق ہی کا فعل ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۳۵). ۲. **جس قدر ضرورت ہو ، بقدرِ ضرورت ، ضرورت بھر.** شریعت میں قناعت کا معنی بس کرنا لابد پر ہے. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۶۱). (ب) صف. **جس سے چارہ نہ ہو ، ضروری ، لازم ، ناگزیر.** موت کی آمد ناگزیر اور لابد سمجھ کے اوس سے مطلق خوف نہیں کرتے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰).

جس جا سے ہوں اس جا پہ میں آیا اے یار
لابُد ہے کہ واں جاؤں گا پھر آخرکار

(۱۸۹۵ ، انشائے نظم ، ۳۱).

خوب یہ نکتہ ہے مشتاقِ خودی کے غور کو
سالکوں کو بےخودی کا مرحلہ لابُد رہا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۷). ان کے سیاسی فلسفہ کی بنیاد بھی اسلام کے دو اہم و لابد عناصر پر قائم تھی. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اپریل ، جون ، ۱۳). (ب) امذ (قدیم). **ضرورت کی چیز ، لازماۂ احتیاج.**

لیتا ہے ہر یک سبب سو اس کا
دیتا ہے ہر یک کوں لابُد اس کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷). [لا + ع : بد (بروزن فعل) ـ چارہ].

---بُدی (---ضم ب) امث.
۱. **ضروری ، یقینی ، لازمی.**

نہیں رہتا بنا دیکھے بتاں کے
کرے کیا دل میرا یہ لابُدی ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۶۹).

ہوئی سب صرف خرجِ لابُدی میں
مرے اوقات وہ گزرے خوشی میں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۷۲). کبرِ نفس یہ ہے کہ جو حالت انسان پر لابدی طور پر واقع ہو ... نفس کو اس کی پروا نہ ہو. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۲۱). اس طویل اور شدید تعلیمی بحران کے اسباب تو بلا شبہ کئی ہیں اور ہر ایک کا ازالہ لابدی ہے. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۲). ۲. **بےچارگی.**

یہ طور تیرے دیکھ کر ہے دل میں میرے کُھد بُدی
گر تو جدا سمجھے مجھے اس بات سے ہے لابُدی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۵۵). [لابد+ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بشرطِ شے (---فت ب ، ش ، سک ر ، کس ط) م ف.
(منطق) **مرتبۂ احدیت ، تنزّل حق کے چھ مراتب میں اوّل ، منطق کا ایک مشکل مسئلہ**. اربابِ تصوف نے اس کو اور نام بھی دیئے ہیں ، احدیتِ مطلقہ ، احدیتِ صرفہ ، احدیتِ لاتعین ، لابشرط شے ، عالم لاہوت. (۱۹۸۸ ، اقبال ، ایک صوفی شاعر ، ۳۸). [لا + ع : بہ (حرف جار) + شرط (رک) + شے رک].

---بیان (---فت ب) (الف) م ف.
بیان سے باہر. سرو جھاڑ درخت میوہ دار ہزار دو ہزار لا بیان. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۸۷).

چین آرام جو صاحب کی بدولت پائے
لا بیاں ہیں وہ زباں پر کوئی کیونکر لائے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۳۷).(ب) صف. **جو بیان پر قادر نہ ہو ، خاموش**. دل اُن کا زبانِ لابیان سے موافق نہ تھا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۱۵۲). [لا + بیان (رک)].

---پتا / پتہ (---/فت ت) صف.
جس کا پتا نہ ہو ، مفقود ، گُم ، غائب. آہ! لاپتہ دنیا تیرا منظر کیسا دلفریب ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، جون ، ۱۷). اس کا بھائی لاپتا ہو چکا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۵۵). [لا + پتا/پتہ (رک)].

---پروا (---فت پ ، سک ر) صف.
بے پروا اور خیال نہ کرنے والا ، جسے کسی بات کی پروا نہ ہو ، بے خبر ، غافل. اس کے معاونین اس کی طرف سے بالکل غافل و لاپروا ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جنوری ، ۴۵). تم تو سدا کے لاپروا ہو ... بیماری کی اگر ابتدا میں ہی دیکھ بھال کرلی جائے تو وہ کبھی تشویش ناک صورت اختیار نہیں کرتی. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۵). [لا + پروا (رک)].

---پروائی (---فت پ ، سک ر) امث.
بے خبری ، غفلت ، نڈر پن ، بےخوفی. فوج انگریزی بیدھڑک اور لاپروائی کے ساتھ ... شہر کے اندر داخل ہوئی. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۶). ایسی لاپروائی بھی کس کام کی ، اچھے سے غرض نہ بُرے سے مطلب. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، مسلی ہوئی پتیاں ، ۲۸). اس نے لاپروائی سے گھڑی کی طرف دیکھا اور کرسی پر بیٹھ گیا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۶۰). [لاپروا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تجسّسُوا (---فت ت ، ج ، شد س بفت ، و بمع) فقرہ.
(غیر ضروری باتوں کی) تلاش یا کرید مت کرو ، آیۂ قرآنی کی طرف تلمیح ہے. ایک مسلمان کے دسترخوان پر ... شبہات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ، کیا آپ کو لاتجسّسُوا کا قول یاد نہیں ہے. (۱۹۱۲ ، چند ہم عصر ، ۹۹). [ع].

---تُحصٰی (---ضم مع ت ، سک ح ، بشکل ی).
نہیں کھیرا گیا ؛ مراد : اَن گنت ، حد اور شمار سے باہر ، بے اندازہ ، قیاس سے زاید ، بےحساب (بیشتر ، «لاتعداد» یا «لاتعد» کے ساتھ مستعمل).

وہ ذات ہے جس جگہ تنزُّل فرما
موجود وہاں صفات ہیں لاتحصٰی

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۷). تھوڑی دور جا کر دیکھا کہ ایک صحرائے پُرفضا اور شکار لاتعد و لاتحصٰی ہے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۶). مسلمانانِ عالم کی لاتعداد و لاتحصٰی دولت ارضِ پاک حجاز کی نذر ہو چکی ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۹۶).

صفاتِ ہُو قلمُوں لَاتعَدّ و لَاتحصٰی
ثنائے خواجہ سے معذور ہیں زبان و قلم

(۱۹۶۶ ، مُنحَمنّا ، ۵۳). [لا + تحصٰی (رک)].

---تَخَف (---فت ت ، خ) (الف) فقرہ.
۱. **(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل ، آیۂ قرانی کی طرف تلمیح ہے) تو خوف مت کر ، نہ ڈر (قرآن پاک کا کلمہ جو حضرت موسیٰ سے اس وقت ارشاد ہوا تھا جب وہ اپنے عصا کو زمین پر پھینکنے اور اس کے اژدہا بننے کے بعد اس سے ڈر گئے تھے)**.

مومن کا مددگار ہے شاہِ نجف اے دل
حامی ہے ترا شیر خدا «لاتخف» اے دل

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۳).

ہر وار پر تھا نعرہ ، مدد یا شہِ نجف
حُر کو صدا علی کی یہ آتی تھی «لاتخف»

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۴۵).

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طُور سے آتی ہے بانگِ لَاتخَف

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۱). یہ مردِ حُر «لاتخف» کے ورد سے محکم ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۷۸). (ب) صف. (مجازاً) **بےخطر ، بےخوف ، نہ ڈرنے کے قابل ، جس میں کسی (صعوبت) کا ڈر نہ ہو ، آسان ، سہل**.

حامی ہمارے حال کا شاہِ نجف ہوا
دشوار تھا جو اس دلا «لاتخف» ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۸). [لا + ع : تخف ـ تخوف (خ و ف)].

---تَذَر (---فت ت ، ذ) فقرہ.
(مجھے تنہا) مت چھوڑ ؛ مترادف : میرا کوئی رفیق پیدا کر دے (قرآن پاک سے ایک دعا سے ماخوذ).

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لاتذر میں

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ۱۴۳). [لا + ع: تذر (و ذ ر) ـ مت چھوڑ ، فعل نہی واحد غائب].

---تَساوِیات (---فت ت ، کس مع و) امث ؛ ج.
(ریاضی) عدم مساوات ، تفاوتیں (انگ : Inequalities) مختلف اعداد کی صورت میں لاتساویات صرف مقیاسوں کے درمیان رشتوں میں واقع ہو سکتی ہیں. (۱۹۴۷ ، مختلف متغیر کے تفاعل ، ۳). [لا + تساوی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---تَساوی پَن (---فت ت ، پ) امذ.
(ریاضی) عددی طور پر برابر نہ ہونے کی حالت. بنیادی اعداد کے

ان رشتوں کو بنیادی اعداد کا لاتساوی پن کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نظریۂ سیٹ ، ۸۵). [لاتساوی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---تُعَد / تُعَدّ (---ضم مج ت ، فت ع / شد د بضم) صف.
اَن گِنت ، شمار سے باہر ، بے حساب ، بے حد. آں حضرتؐ بابرکت کے مقامات اور خوارق اور کرامات لاتعد و لاتحصی ہیں. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۳).

آگے بڑھے تو رنج و تعب لاتعد ہوا
باجوں کا شور فتح کا غل گوش زد ہوا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۴).

ایک دل اور سینکڑوں دلبر
ایک صید اور لا تُعد صیاد

(۱۹۲۵ ، معارف جمیل ، ۵۸).

صفاتِ بُو قلمُوں لَا تُعَدُّ ، لَا تُحصیٰ
ثنائے خواجہ سے معذور ہیں زبان و قلم

(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۵۴). [لا + ع : تعد ـ تعدد (ع د د)].

---تَعْداد (---فت ت ، سک ع) صف.
اَن گنت ، بے شمار ، بے حساب. کرامات حضرت حسینؒ کی ... لاتعداد و لاتحصی ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۳۹۸). حضرت یوسف کی دوراندیشی نے اس وقت خدا کی لاتعداد مخلوق کو جلا لیا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷۴). بےشمار آدمی کھڑے ہمیں دیکھ رہے تھے ، ... غرضیکہ لاتعداد ہجوم جمع تھا. (۱۹۸۷ ، مدّ و جزر ، ۱۰۵). [لا + تعداد (رک)].

---تُعَد و لا تُحْصیٰ (---ضم مج ت ، فت ع ، و مج ، ضم مج ت ، سک ح ، ا بشکل ی) صف.
بے شمار ، بے حد ، اَن گِنت ، بے حساب. آں حضرتؐ بابرکت کے مقامات اور خوارق اور کرامات لاتعد و لاتحصی ہیں. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۳). [لا تعد (رک) + و (حرف عطف) + لا تحصی (رک)].

---تَعْقِل (---فت ت ، سک ع ، کس ق) صف.
غافل ، بے خبر نیز بے وقوف ، لا یعقل.

ہوا میں مست و لاتعقل گئی سب عقل و دانائی
غرض عالم میں اب مجھکو ہوئی ہے سخت رسوائی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۱۵). [لا + ع : تعقل (ع ق ل)].

---تَعَلُّق (---فت ت ، ع ، شد ل بضم) صف.
کوئی تعلق یا علاقہ نہ رکھنے والا ، غیر متعلق ، الگ ، بے تعلق. بہت سے لاتعلق افراد کا رشتہ یکایک محکمے اور اس کے عملے سے قائم ہو گیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۹). [لا + تعلق].

---تَعَلُّقانَہ (---فت ت ، ع ، شد ل بضم ، فت ن) صف م ف.
الگ تھلگ ، بے تعلق. یعنی روایاتی اور لاتعلقانہ قدامت پسندی یا آئینی شورش میں ہندوؤں کا ساتھ دینا. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی جدیدیت ، ۲۶۹). [لاتعلق + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---تَعَلُّقی (---فت ت ، ع ، شد ل بضم) امث.
علیحدگی ، کنارہ کشی ، (کسی بات سے) تعلق یا علاقہ نہ ہونا ، بے لاگ لگاؤ ہونا. امریکہ اور برطانیہ کی لاتعلقی کی طرف اشارہ کیا ہے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۷۷ : ۱). ان تحریروں میں ذاتی تاثر کے ساتھ ساتھ جو اجتماعی شعور اور جو لا تعلقی (Detachment) ہے اس نے انہیں غالب کی تحریروں سے زیادہ ادبی اور آفاقی بنا دیا ہے. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۱۹). [لاتعلق + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَعَیُّن (---فت ت ، ع ، شد ی بضم) صف ؛ امذ.
۱. وہ جس کا تعین نہ ہوسکے، وہ جس کی حدبندی نہ کی جاسکے وہ جس کا احاطہ نہ کیا جا سکے.

گر دیکھیے تو عینت تعین ہے اوسے
ہوتا ہے اور لاتعین انسان

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۸). پہلے کچھ نہ تھا فقط ایک الگ یعنے ذاتِ لاتعین بے نام و نشان تعینات حسنٰی سے منزّہ و مبّرا. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۱). **۲. (تصوّف) وہ ذات جو حواسِ ظاہر و باطن کی گرفت سے بالاتر ہے ، وہ ہستی جو اپنے صفاتِ کمالیہ کی بنا پر تعین اور احساس سے منزہ ہے ، خدائے تعالٰی نیز مرتبۂ ذات.**

از بسکہ ہیں محو لا تعیُّن
ہر جا بے اختیار ہیں ہم

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۹).

تراب اوس لاتعین سے پڑا ہے ذائقہ جس کو
وہ کب غفلت سے پڑتا ہے تعین کے بکھیڑے میں

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۳۲). امام ربانی مجدد الف ثانی نے اسی مرتبے کا نام « لا تعین » رکھا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱۴۷). تعیّنات (مظاہر) کی حیثیت گویا بساطِ لاتعین کی شکنوں کی سی ہے. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری ، ۱۳۸). [لا + تعیّن (رک)].

---تَقْدِیرِیَّت (---فت ت ، سک ق ، ی مع ، شد ی مع بفت) امث.
۱. (فلسفہ) مسئلۂ اختیار کے اعتبار سے ما بعد الطبیعیات کو تسلیم کرنے کا مسلک ، اپنے اعمال پر مختار نہ ہونا. لاتقدیریت کی طرف جب تک ارادے کی آزادی کو نہ تسلیم کریں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ انسان کوئی اخلاقی حکم لگا سکتا ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۲۰). **۲. (فلسفہ) مسئلۂ اختیار کے اعتبار سے مابعد الطبیعیات کو تسلیم کرنے والے گروہ کا عقیدہ یعنی عالم مادی سے ماورا حقائق کی جستجو.** وہ جو کہ اس کو تسلیم کرتا ہے اور اس کا حامی ہے لا تقدیریت کہا جائے گا. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۵۱). [لا + تقدیر (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---تَقْرَبا (---فت ت ، سک ق ، فت ر) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل ، آیۂ قرآنی کی طرف تلمیح) تم دونوں قریب مت جاؤ (خدائے تعالٰی نے جنت میں آدم اور حوّا کو ایک (گندم کا) پودا دکھا کر فرمایا کہ اس پودے کے قریب نہ جانا).

ابتدا میں شرحِ رمزِ آیۂ لا تقربا
کس قدر مشکل تھا پہلا امتحانِ اہلِ درد

(۱۹۳۸ ، اقبال ، باقیات اقبال ، ۲۱۰). [لا + ع : تقربا (ق ر ب)].

---تَقطِیبِیَت (---فت ت ، سک ق ، ی مع ، کس ب ، فت ی)امث.
طبیعیات کی رُو سے قطبین کی سیدھ میں واقع مقناطیسی اجسام کا سمت بدلنا ور برقیات کی رُو سے مقناطیسی عمل سے گردش کرتی ہوئی امواج نور پر سے اثر کو زائل کرنا (انگ: Depolarization). جن قلموں کی لاتقطیبیت اکائی سے بڑھ کر ہے ان میں دامن اثر کی حدّت زیادہ ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۳۷). [لا + ع : تقطیبیت (ق ط ب)].

---تَقفّی (---فت ت ، ق ، شد ف ، ا بشکل ی) صف.
جس کی پیروی نہ ہو سکے ، جس کے پیچھے چلا نہ جا سکے. مقدور بالفعلِ لاتناہی نہیں ہے بلکہ بالقوت ہے اسی کو فلسفی لاتناہی لاتقفّی کہتا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۷۳). [لا + ع : تقفّی ، قفا ـ پشت (ق ف ی)].

---تَقَلّب (---فت ت ، ق ، شد ل بضم) امذ.
(زرعی حشریات) وہ حشرہ جس کی قلبِ ماہیت یا کایا پلٹ نہ ہو سکے. کچھ نچلے درجے کے حشروں میں تقلب نہیں پایا جاتا ، اس کی مثال روپہلی مچھلی میں ملتی ہے ، ایسے حشروں کو لاتقلب کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۴۷). [لا + ع : تقلب (ق ل ب)].

---تَقْنَطُوا (---فت ت ، سک ق ، فت ن ، و مع ، سک ا)فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) مایوس نہ ہو ، یاس کو پاس نہ آنے دو ، آیۂ قرآنی ، لاتَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِاللّٰہ ـ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو کی طرف تلمیح.

کہ بولا ہے توں آپ لاتقنطوا
بجز وصل تیرے نہیں آرزو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲۷).

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو
کہ قرآں میں آیا ہے لاتقنطوا

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۱).

امید رکھ بخشش کی تو بر آئے گی یہ آرزو
فرماتا ہے لاتقنطوا گویا خدا قرآں میں

(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۵۸).

دوزخ ہے گر وسیع تو رحمت وسیع تر
لاتقنطوا جواب ہے ھل من مذید کا

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۵۳).

نہ بھولا گھر کے اعدا میں بھی حسرت
ترے فرمودۂ لاتقنطوا کو

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۳۳).

لاتقنطو ، کا ہم کو دے کر اصول تو نے
پھینکے ہیں جھولیوں میں رحمت کے پھول تو نے

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۷). [لا + ع : تقنطوا (ق ن ط)].

---تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِاللّٰہ (---فت ت ، سک ق ، فت ن ، و مع ، کس م ، سک ن ، شد ر بفت ، سک ح ، فت م ، کس ت ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو ، آیۂ قرآنی کی طرف تلمیح.

الٰہیٰ دے مرا مقصودِ دلخواہ — کہ ہے لاتقنطوا من رحمة اللّٰہ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۶). جیسا اون کو خیال گذرا تھا خدا کو بناتے کچھ دیر نہیں لگتی لاتقنطوا من رحمة اللّٰہ. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۱۹). [لاتقنطوا + ع : من (حرفِ جار) + رحمت (رک) + اللّٰہ (رک)].

---تَناہی (---فت ت) (الف) صف.
جس کی کہیں انتہا نہ ہو ، بے انتہا.

محدودِ عطیۂ الٰہی — محرومِ رموزِ لاتناہی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۹). چار اجزاً ہیں اور پھر اٹھ اجزا ہیں ، بہرحال سلسلۂ اجزاً لاتناہی جائے گا. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۹۲). (ب) امث. ۱. **بے کرانی ، لامحدودیت.**

دِکھادیں وہ زلفِ مسلسل اگر — کھلیں معنیِ لاتناہی ابھی

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۵۶).

میرا فسانۂ غم مصداقِ ناتمامی
میری شبِ مصیبت مفہومِ لاتناہی

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۸). مقدور کی لاتناہی کے معنی یہ ہیں کہ مقدور کی قدرت بالفعل لاتناہی ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۷۲). ۲. **(ریاضی) غیر محدود مقدار یا حجم.** مکانی کا مرکز لاتناہی پر ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ہندسۂ تحلیلی ، ۳۶). [لا + ع : تناہی (ن ہ ی)].

---تَناہی پَر کا خَط امذ.
(ریاضی) اگر ایک خطِ مستقیم کی مساوت میں لا اور ما دونوں کے سر صفر ہوں تو خطِ مستقیم بالتمام لامتناہی فاصلہ پر ہوگا ، اس خط کو لاتناہی پر کا خط کہتے ہیں. (ہندسہ تحلیلی ، ۲۹۲).

---تَنْہر (---فت ت ، سک ن ، فت ہ) فقرہ.
جھڑکو مت ، آیۂ قرانی و اماالسائِلَ فَلا تَنْہَر (سوال کرنے والے کو مَت جھڑکو) کا مخفّف.

مجکو کامل وثوق ہے تم پر
تم سے حق نے کہا ہے لاتنہر

(۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۵). [ع].

---تَیَقّن (---فت ت ، ی ، شد ق بضم) امذ.
(طبیعیات) اصول لاتیقن ، میکانیات سے متعلق اصول جو ایک معیّن وقت پر ایک سے زیادہ قابلِ مشاہدہ مقدار (جیسے ایک برقیے کا مقام یا اس کی سمتی رفتار) کی تجرباتی صحت و درستی کے ناممکنات کو بیان کرتا ہے ، غیر یقینی ہونے کی صورت ، بے یقنی. الیکٹران کو تعین کرنے کا نتیجہ ... اس کے معیار حرکت میں ایک لاتیقن پیدا کرتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۲۱). [لا + تیقّن (رک)].

---ثانی صف.
جس کا ثانی نہ ہو ، بےنظیر ، بے مثال ، لاجواب.

گرچہ نقاشی میں لاثانی ہے مانی کا قلم
لیکن اس کے ناز کی صورت بناناں کیا سکت

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۲۳).

طلعتِ یوسف صباحت میں ہے لاثانی ولے
یہ نمک یہ خال و خط ، یہ زلف یہ ابرو کہاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۵). حُسن میں ایک ایک لاثانی ، ہر ایک میں بہار جوانی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۴۷).

ہدیہ کیا ، ایک سادہ دفتر پر
لکھ کے لائی ہوں لفظ «لاثانی»

(۱۹۲۰ ، فردوس تخیل ، ۱۶۹). اَسر کی بیوی اَست (آئسس) نے ... جادو منتروں کی تاثیر سے اس کا بدن لاثانی بنا دیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۷).[لا + ثانی (رک)].

---جُرْعَہ (---ضم ج ، سک ر ، فت ع) (الف) م ف.
بغیر گھونٹ لیے ، ایک ہی گھونٹ میں. جامِ شراب دستِ ساقی سے لے کر لاجُرعہ کھینچ لیا.(۱۸۵۵، طلسم حکیم اشراق، ۱۲۶). وہ جام بے تاب ... لاجرعہ اور لے جرعہ کہہ کے بے اندیشہ انجام پی لیا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۷۹). (ب) امث. **ایک گھونٹ میں پانی پی جانا.** (نوراللغات). [لا + جرعہ (رک)].

---جَرَم (---فت ج ، ر) م ف.
۱. **کوئی چارہ نہیں ؛ مراد : بلاشبہ ، یقیناً ، بے شک.**

اپس میں تو کاماں نہیں بیش و کم
کوا مدح دسریاں کا پھر لاجرم

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۶).

تب اس نے سونے رستم سرفراز
کیا لا جرم ہاتھ اپنا دراز

(۱۸۱۰ ، شمشیرخانی ، ۱۹۰). لاجرم سراسیمہ و بدحواس دوڑ کر عنانِ اشہبِ تیزگام ان کی پکڑی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹). لاجرم بادشاہ عناصر اپنے رب النوع کے فرمانبردار ہوئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۷۷).
۲. **مجبوراً ، لامحالہ ، لازماً ، یقیناً ؛ ناچار ، کوئی چارۂ کار نہ پا کر ، بے بس ہو کر.**

لاجرم بحرِ معانی میں لگا کر غوطے
فکرِ غوّاص نے پیدا کیے صدہا گوہر

(۱۸۷۱ ، کلیات امیراللہ تسلیم ، ۹).

تہنیت کا بزم میں دیکھا نہ رنگ
لاجَرم ہم مرثیہ خواں ہو گئے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۴۱). [لا + ع : جرم - کوئی گناہ نہیں ، کوئی تقصیر نہیں].

---جُزْو (---ضم ج ، سک ز) صف.
جس کا جزو نہ ہو سکے ، لا یتجزیٰ ، ناقابل تقسیم. بہرحال نیائے کے نزدیک سالمات لاجزو ہیں. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۵). [لا + جزو (رک)].

---جُنْب (---ضم ج ، غنہ) صف.
جو اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکے ، مستعد ، بےدریغ ، پہلوتہی کیے بغیر ، غیر مذبذب. مصیبت اور بہبودی میں اس کا شریک لاجنب رہوں گا. (۱۸۶۶ ، صلحنامجات و عہدنامجات و اسناد ، ۲ : ۱۴).

رہتا ہے لاجنب ہمیشہ
اس کو نہیں کچھ بھی اندیشہ

(۱۹۵۰ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۱۲). [لا + ف : جنب - جنبش (رک) کی تخفیف].

---جَواب (---فت ج) صف.
۱. **جس کا جواب نہ ہو ، بےنظیر ، لاثانی ، بےمثال ، یکتا ، اعلیٰ.** حسن کا حکم لاجواب دل میں تی عشق کوں میدان میں کاڑے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۰).

جس صف میں شہ کی رزم کا کہتا ہوں رمز میں
ہر خارجی دھمک سوں وہاں لا جواب تھا

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (رمزی) ، ۳۶).

لاکھوں میں انتخاب ہزاروں میں لاجواب
تھا خشک و تر پہ جن کا کرم صورتِ سحاب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۰).فنِ انشا پردازی میں لاجواب ہوئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۲). غزل دیکھ کر بھیجتا ہوں مطلع لاجواب لکھا ہے. (۱۹۱۴ ، حالی ، مکتوبات ، ۱ : ۲۶). تیری خاطر یہ لاجواب منصوبہ بنایا ہے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۶۷۸). ۲. **جس سے جواب نہ بن پڑے ، بجواب سے معذور ، چپکا ، خاموش.**

عشق کے درس کے بہتر فرہاد
بحث تیری سوں لاجواب ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۱). اس نے ایسی معقول گفتگو کی کہ مجھے لاجواب کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۹). بعض مواقع پر جو ان کے حریف کہتے ہیں تو ہمیں بھی لاجواب ہونا پڑتا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۹۲).

جتا رہے ہیں وہ مجھ پہ الفت رقیب کو فیض یاب کر کے
میں ان کی محفل سے اُٹھ تو آیا مگر انہیں لاجواب کر کے

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۷) . تاہم بات کرنے اور مخالف کو لاجواب کرنے کے فن میں ہم یکتا تھے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۳). ۳. (شمشیرزنی) **ٹھاٹھ پر کھڑا ہو کے داہنا پانو آگے بڑھا کے سیدھا کاٹ مارکے اور چکر کھا کے بائیں پانو پر آ کے سپر کو داہنی گردش سے آگے لانا پھر داہنا پانو اُلٹا کاٹ مار کے آگے بڑھانا اور سپر کو بائیں گردش سے آگے لانا پھر داہنا کاٹ مار کے چکر کھا کے بائیں پانو پر آ کے سپر کو داہنی گردش سے آگے بڑھانا پھر اسی طرح ضربیں مارنے مثل حلقہ کے کرنا** (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۴۳). اف : کرنا ، ہونا. [لا + جواب (رک)].

---جَوابی (---فت ج) امث.
۱. **بےمثالی ، اعلیٰ درجے کا ہونا.** اس اہم حصۂ انشا ... کی لاجوابی کے اعتراف و اقرار میں دوست تو دوست ان کے دشمن تک شریک ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی (مقدمہ) ، ۱۳).

۲. **(جواب نہ بن پڑنے کے باعث) خاموشی ، سکوت.**

نہ پوچھو اب ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگیں
لب تصویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). [لاجواب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چار (الف) صف.

جس کے پاس چارۂ کار نہ ہو ، ناچار ، مجبور ، بے بس ، بے چارہ ؛ (مجازاً) اپاہج ، معذور.

رکھتا ہے گرچہ آئینہ فولاد کا جگر
تیری نگہ کے سامنے لاچار ہوئیگا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۵).

نہایت کوں لاچار عیسیٰ ہوئے
فنا ہوئے یحییٰ خدا پا گئے

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۰).

دل جو اک پردہ نشیں پر مبتلا ہے کیا کریں
دیکھ کر مضطر اوسے ہیں ششدر و لاچار ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ک ، ۱۳۵).

جوں قبر و نشور جنت و نار
تفصیل ہے جن کے میں ہوں لاچار

(۱۸۷۳ جامع المظاہر ۷۳). خدا کی قدرت اور طاقت کے سامنے دونوں لاچار اور درماندہ ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۴۹۷).

ہم بھی شکستہ پائی سے لاچار ہو گئے
منزل سے دور خوگر آزار ہو گئے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۹۳). (ب) م ف. **مجبوراً ، ہار مان کر ، بے بس ہو کر.** لاچار حضرت زاری اور رونے اس کے سے ، آپ زرہ بکتر علی اکبر کوں پنہائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۵). لاچار وہ بھی ہر روز ایک صراحی پانی کی دے جاتی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۸). وقت بہت تنگ رہ گیا ہے تو لاچار لکھنے بیٹھا ہوں. (۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۷). لاچار ان ہی کے مضامین میں ، ایم ایس سی کی فرسٹ کلاس ڈگری بھی مار لی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۵۱). [لا + چار (چارہ (رک) کی تخفیف)].

---چار کَرْنا محاورہ.

مجبور کرنا ، بے بس کرنا ، عاجز کرنا ؛ تھکانا ؛ اپاہج کرنا ، محتاج کرنا ، معذور کرنا ؛ کام کا نہ رکھنا ، نکما کرنا ؛ مفلس بنانا ، تنگدست کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---چار ہونا محاورہ.

۱. **مجبور ہونا ، بے بس ہونا ، عاجز ہونا ؛ مغلوب ہونا ، تھکنا ، ہارنا.** دیکھا بادشاہ نے کہ مانتا نہیں تد لاچار ہو کے رخصت کیا. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۴). اوس کی قوم میں قحط پڑا لاچار ہو کر اپنے وطن یعنی اوس بن سے ... باہر نکلا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۶).

قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۹). مگر میں کیا کروں ، لاچار ہوں اپنی ضرورت سے. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۷۸). ۲. **لاعلاج ہونا ؛ اپاہج ہونا ، محتاج ہونا ؛ نکما ہونا ؛ معطل ہونا ، بیکار ہونا ، معذور ہونا ، مفلس اور کنگال ہونا ، تنگدست ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---چارْگی (فت نیز سک ر) امث.

لاچارگی ، مجبوری ، معذوری ، بے بسی نیز مفلسی.

اغنیا کے دربدر مقدور جب تک ہو نہ پھر
سخت حاجت ہو تو یہ لاچارگی ہے جا ضرور

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۰۵). اے تو ایسی لاچارگی کی کون سی بات ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۵). عوام کی غربت ، مفلسی ، محتاجی ، لاچارگی اور غریبی کے دکھ جھلکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۸۲). [لاچار رک + گی ، لاحقہ کیفیت].

---چاری امث.

رک : لاچارگی ، مجبوری.

جلتے کوں پھر کیا جلاؤں لیک سن اے محترم
کہتی ہوں لاچاری سوں لیتی ہوں اب راہ عدم

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۳).

میں سُنتا ہوں آوازِ آسماں کوں
ہے لاچاری اُس کو یہ آواز سوں

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۵).

تم کو اے یار جو ہم سے ہے بھی بیزاری
خیر مختار ہو اس امر میں ہے لاچاری

(۱۸۵۱ ، نوحۂ بسمل ، ۲۱). یعنی اشیائے مذکورہ حرام ہیں لیکن جب کوئی بھوک سے مرنے لگے تو اس کو لاچاری کی حالت میں کھا لینے کی اجازت ہے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۴۴). مسٹر بھٹو نے بڑی لاچاری کے عالم میں انھیں جواب دیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۷۵). [لاچار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چاری پَرْبَت سے بھاری کہاوت.

لاچاری سخت مصیبت ہے ، مصیبت ادنیٰ بھی بہت ہے.

کہہ گئی سچ اک راج کماری — لاچاری پربت سے بھاری

(۱۸۸۴ ، بیوہ کی مناجات ، ۱۷).

---چاری دَرْجَہ م ف.

مجبوری کی حالت میں. ٹکا پاس نہ تھا لاچاری درجہ کیا کرتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (فرہنگ اثر ، ۲ : ۵۱۲)).

---حاصِل (--- کس ص) (الف) صف ؛ م ف.

۱. **جس سے کچھ حاصل نہ ہو ، بے سود ، بیکار ، بے نتیجہ ، بے فائدہ.**

شبنم کی طرح رو کے شتابی ہم اُٹھ گئے
لاحاصل اس چمن میں ہے تاخیر کی نشست

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۲۲). اکثر زمینیں یہاں کی جو قابل جوتنے بونے کے ہیں اُن کی زراعت موقوف بارش پر ہے ، سینچنا وہاں متعذر اور لاحاصل. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۱).

عبث مذکور لاحاصل وقائع
سحر سے شام تک اوقات ضائع

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۲۰۲). ہندو مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہوسکتا تو بھی ان میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش لاحاصل نہیں سمجھی جا سکتی. (۱۹۰۴ ، مکاتیب حالی ، ۵۴). علمی بحث میں جو جنگ کی جاتی ہے وہ صرف اپنے نفس کے واسطے ہوتی ہے ، یہ لاحاصل چیز ہے. (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۷۸). **۲. جو کسی طرح حاصل نہ ہو ، جس کا حصول ناممکن ہو.** کیا تم بھی میری طرح لاحاصل کی تلاش میں ہو. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۳۷). (ب) امذ. **وہ آراضی جس سے کوئی پیداوار یا آمدنی نہ ہو** (جامع اللغات؛ نوراللغات). [لا + حاصل (رک)].

---حاصِلی (---کس ص) امث.
۱. غیر افادیت ، بےمعنویت ، غیر منفعت بخشی ، بےنتیجہ ہونا. اس کے بعد نادیو مذہب کے خارجی اعمال کی لاحاصلی کا پول اس طرح کھولتا ہے. (۱۹۶۴ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۵۲). **۲. (شاذ) بنجر پن ، عدم زرخیزی.** ہم اس بات پر ایسے ہی مجبور ہیں جیسے حیاتیاتی نقطۂ نظر سے کسی صحرا کے مطالعے پر، تا کہ اس کی خشکی اور لاحاصلی کا اندازہ کر سکیں. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۴۳). [لاحاصل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حَد (---فت ح) صف.
بے حد و انتہا ، بے شمار ، غیر محدود.

جہاں دیکھیے دیسے ایک لا مکاں لا حد پر ٹیک
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۱).

لاحدٗ ہیں تجلیّاتِ حق اے غمگیں
جس پر کہ نہ گزریں کس طرح پھر ہو یقیں
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۲). [لا + حد (رک)].

---حَرَکِیَّت (---فت ح ، ر ، شد ی مع بفت) امث.
(نفسیات) ساکن ہونا ، بےحسی ، غیر مستقل مزاجی (انگ : Immobility). بےجا خوف و ہراس میں اندھا دھند فرار اور کبھی کبھی ... لاحرکیت اور ارادے کا مفلوج ہو جانا بھی شامل ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۱۶). [لا + حرکی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---حِسّی (---کس ح) امث.
تخدیر ، مصنوعی بے ہوشی ، عدم احساس کی مصنوعی طور پر پیدا کی گئی صورت (خصوصاً درد کے لیے) (انگ : Anesthesia). یہ واقعہ ہے کہ ... ایثر کی دریافت سے عین قبل بہت بیماروں پر جراحی لاحسی کے لیے عملِ تنویم کو کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا تھا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنادیں (ترجمہ) ، ۶۴). [لا + حس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حِسّی اِدْرا ک (---کس ح ، شد س ، کس ا ، سک د) امذ.
خارج از حواس ادرا ک ، وہ ادرا ک جو طبعی حواس کی حد سے باہر ہو. یہ سب امروز و فردا کے وقوعات ، واردات اور احتمالات ہیں جنھیں میرے لاحسی ادرا ک نے روئے کائنات پر منکشف کر دیا ہے. (۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۱۴۶). [لا + حس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ادرا ک (رک)].

---حَل (---فت ح) صف.
جس کا حل نہ ہو ، جو حل نہ ہو سکے ، مشکل ، دشوار ، دقیق (مسئلہ ، عقدہ یا معاملہ).

ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے لیکن
تجھ راز کا معما جگ میں رہا ہے لاحل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۲). عجب طرح کا ایک معمائے لاحل اور مقدمہ بہت مشکل در پیش ہے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۷).

عقدۂ لاحل تھی مجھ سے سخت جاں کی جانکنی
تم نے آکر اور بھی یہ راز مبہم کر دیا
(۱۹۲۲ ، انجم کدہ ، ۵۰). [لا + حل (رک)].

---حَول (---و لین) کلمۂ نفرت : امث.
۱. لعنت ، پھٹکار نیز کلمۂ لاحول ولا قوۃ اِلّا باللّٰہ (رک) کا مخفف جو شیطان کو دفع کرنے کے لیے پڑھا جاتا ہے.

غلط میں نے کہا لاحول اے دل
رسولِ حُسن پر آیت ہے نازل
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۶).

کہا میرے خاوند کیا ڈول ہے
کرو دور غم کو یہ لاحول ہے
(۱۸۴۴ ، مثنوی اپورب کشن کنور ، ۶۱). مولویوں کی شکل دیکھ کر قریب تھا کہ کلیم اس طرح بھاگ کھڑا ہو جیسے لاحول سے شیطان. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۶). جی میں ہول زباں پر لاحول. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۵). **۲. اظہار نفرت کے لئے مستعمل ، حقارت کا کلمہ.**

دل میں لاحول ہے سامع کی زباں پر تحسیں
جی میں یوں جلد اوٹھیے یاں سے یہ پڑھ کر اشعار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۰). نتیجہ یہ ہوا کہ اب شریف آدمی گانے بجانے پر لاحول کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۸۳). **۳. بُری بات پر تاسُّف ظاہر کرنے کے لیے بھی مستعمل.**

جو کہا وہ ہی کرو جو نہ سنا جانے دو
توبہ لاحول تمہیں فائدہ تکراروں سے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۵۹). [لا + حول (رک)].

---حَول بولْنا محاورہ (قدیم).
رک : لاحول پڑھنا جو زیادہ مستعمل ہے.

پھر اس دھات عورت زباں کھول کر
جو اوس وقت لاحول اوٹھی بول کر
(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۸).

---حَول بھیجْنا محاورہ.
۱. نفرت اور حقارت سے ٹھکرانا ، لعنت بھیجنا. جیکوئی کہتا ہے کہ میں خدا کا ذوق لیتا ہوں .. اس پر لاحول بھیجیے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۹۱).

جھوٹے کو سچا کرتے تھے وضعی حدیث بول
لاحول بھیجتے تھے سب اُن کے چلن سیتی
(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ٦۷).
بنا تھا یہ تمیم انصاری کا ڈول
کہ جو دیکھے وہ بھیجے ان پہ لاحول
(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۹). دل میں تو ایسے شخص پر لاحول ہی بھیجتی ہے. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۷). **۲. لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ (رک) پڑھ کر شیطان کو دفع کرنا.**
بس اب تو جانے دو لاحول بھیجو شیطاں کو
تمھارے شعروں سے اختر مجھے ہوا ہے قلق
(۱۸٦۱ ، کلیات اختر ، ۳۵۲).

۔۔۔حَول پَڑھنا محاورہ.
۱. (اَ) رک : لاحول بھیجنا.
کری جب او عورت یکایک نظر
پڑی ڈر کو لاحول اُسے بھیج کر
(۱٦۳۵ ، قصّہ بےنظیر ، ۳۱).
پھر پڑھا لاحول اتنے میں شتاب
آگ لگ جلنے لگا خانہ خراب
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۱۳). میں لاحول پڑھ کر چپ ہو رہا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۳).
سمایا دل میں تھا جو خوفِ حجّام
پڑھی لاحول دیکر سخت دشنام
(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۴۳۲). ایک قسم کا غرور دل میں چکر کرنے ہی کو تھا کہ انھوں نے اُسے ایک شیطانی وسوسہ تصوّر کرکے لاحول پڑھی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۷). ان کا مقولہ تھا کہ ماحول بُرا ہو تو لاحول پڑھو. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۵۵). **(اا) اظہارِ تاسف یا حقارت کرنا.** شعیب نے بھی اپنی حرکت پر لاحول پڑھی اور اپنی کامیابی کی داستان سنا دی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۸۱). **۲. چیز گم ہو جانے پر لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ پڑھنا (کہا جاتا ہے کہ اس کلمے کی برکت سے گم شدہ چیز مل جاتی ہے)** (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔حَول کہنا محاورہ.
رک : لاحول بھیجنا نمبر ۱.
دروغ و راست کا لایا وہ درمیاں میں کلام
یہ آگے اور چلیں کہہ کے زیر لب لاحول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۱). نتیجہ یہ ہوا کہ اب شریف آدمی گانے بجانے پر لاحول کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۸۳).

۔۔۔حَول گو (۔۔۔و مج) امذ.
لاحول پڑھنے والا ، لاحول بھیجنے والا. سب لاحول گویاں متوجّہ ہوئے لبیک لبیک زبان پر جاری کیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ٦ : ۴۵۳). [لاحول + ف : گو (گفتن ۔ کہنا) ، لاحقۂ فاعلی].

۔۔۔حَولَ وَلا (۔۔۔و لین ، فت ل ، و) کلمۂ نفرت.
رک : لاحول ولا قوۃ کی جگہ مستعمل.

کرتا ہوں تو کرتا ہوں بتوں کی ہیں پرستش
لاحول ولا شیخ مرے پاس سے جا بھی
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۵۵).
نٹھٹھے سے کوئی کہتا ہے ، کر شکل پہ رحمت
«لاحول ولا ، دیکھیے بوڑھے کی حماقت»
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۱۵).
بدگماں ہوگئے میں نے جو کہا حور تمھیں
کس قدر وہم ہے لاحول ولا ، استغفار
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۲۴). ہمارا اختیار چلتا تو ہم بھی تمھارا ساتھ دیتے ... تقدیر نے لاچار کردیا ورنہ بھلا یہ دنیا رہنے کے قابل ہے؟ ، لاحول ولا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۲۰۵). عشق؟ توبہ لاحول ولا ، شریف زادیاں عشق کرتی ہیں. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۱۸). [لاحول ولا قوۃ الا باللہ (رک) کا مخفف].

۔۔۔حَولَ وَلا قُوَّت/قُوّة (۔۔۔و لین، فت ل، و، شد و مع بفت، فت ۃ) کلمۂ نفرت.
رک : لاحول ؛ شیطان کو بھگانے نیز اظہار نفرت اور بےزاری کے موقع پر مستعمل.
کس طرح سے کانوں میں کٹتی نہیں یہ زحمت
کیا فکر کروں اُس کا لاحول ولا قوت
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۴۳۳).
وہ اُٹھ گئے پہلو سے آوازِ عدو سُن کر
لاحول ولا قوۃ شیطاں اسے کہتے ہیں
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۱۴۱). لاحول ولا قوۃ یہ تو خارج الذکر مبحث شروع ہوگیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۰). اے بھیا ہوبی کیا ہوتی ہے ، انسان ہے ، لاحول ولا قوۃ! «اے بھیا ، یہ بھی تو اللہ کی مخلوق ہے». (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۳۷). [لاحول ولا قوۃ اِلا باللہ (رک) کا مخفّف].

۔۔۔حَولَ وَلا قُوۃَ اِلا بِاللّٰہ (۔۔۔و لین ، فت ل ، و ، شد و مع بفت ، فت ۃ ، کس ا ، شد ل ، کس ب ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
۱. **(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) خدا کے سوا کسی میں زور و توانائی نہیں ؛ مراد : شیطان ، بھوت ، جملہ خبائث اور غصّے کو دفع کرنے کی غرض سے نیز اظہار نفرت کے لیے مستعمل.**
سُن کے لاحول ولا قوت الّا باللّٰہ
جس طرح بھاگ کے فی النار ہو شیطانِ پلید
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۵). لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ ، خدا معلوم کس نے تمھیں میرا بیٹا بنا دیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۷). **۲ رباعی کا ایک وزن.** یہ خیال غلط ہے کہ رباعی کا وزن صرف لاحول وَلا قوۃ الّا باللّٰہ ہے. (۱۹٦۲ ، اُردو رباعی ، ٦۷). [لاحول (رک) + و (حرف عطف) + لا (رک) + قوۃ رک + الا : حرف استثنا + ع : ب (حرفِ جار) + اللہ (رک)].

۔۔۔حَول وَلا قوّۃَ اِلّا باللّٰہ العلی العظیم (۔۔۔و لین ، فت ل ، و ، شد و مع بفت ، فت ۃ ، کس ا ، شد ل ، کس ب ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، کس ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، شد ی مع بکس ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مُستعمل) خدائے برتر و بزرگ کے سوا

کسی میں زور و توانائی نہیں ؛ مراد : رک : **لا حول ولا قوۃ نیز تلاوت یا قرأت میں بسم اللہ سے پہلے مستعمل**. قاضی نے ... اپنی ریش کثیف کو ہلا کر کہا کہ نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، لا حول ولا قوت اِلّا باللہ العلی العظیم. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷۳). موئی روح لا حول ولا قوۃ اِلّا باللہ العلی العظیم ، کیا بد تمیز شخص ہے ، آگے تو بک کیا بکتا ہے. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۹). [لَا حَول وَلا قوۃ اِلّا باللّٰہ (رک) + ال (ا) + علی (رک) + رک : ال (ا) + عظیم (رک)].

---خُدائی (---ضم خ) صف.
خدا کے بغیر لا اِلٰہ کا قائل ، خدا پر یقین نہ رکھنے والا ، خدا کی وحدانیت کو نہ ماننے والا. مذہب بودہ جس کو اب تک یوروپی محققین ایک لا خدائی مذہب سمجھے ہوئے تھے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۸). [لا + خدا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خَِراج (---فت نیز کس خ) (الف) صف.
وہ (زمین ، جائیداد) جو ٹیکس سے مستثنیٰ ہو ، وہ جس پر سرکاری محصول نہ لگتا ہو. جو مکان وقف اور لا خراج ہیں اون کو ظالموں اور بے دینوں سے چھین کر جو شخص کہ صاحب ایمان اور دیانت دار ہوں سپرد کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۱). جو علاقہ لاخراج کا ہے اور اب تک بغیر شرکت دوسرے کے میرے قبضۂ مالکانہ میں رہا ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۴۱). اراضی لاخراج کی قیمت شامل کر لی جائے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۵۴). (ب) امث. **(کاشت کاری) وہ زمین جس پر سرکاری محصول نہ ہو ، معاف ، بغیر لگان کی زمین**. تمام بنگالہ میں مغل و افغان و عمّال مقرر کیے اور بہت لاخراج بزرگانِ اسلام کو دیئے. (۱۸۹۱ ، حقیقت مسلمانان بنگالہ ، ۵۴). [لا + خراج (رک)].

---خَِراج باس (---فت نیز کس خ) امذ.
(قانون) وہ گھر جو لاخراج زمین پر بنایا جائے (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [لاخراج + باس (رک)].

---خَِراج دار (---فت نیز کس خ) امث.
(کاشت کاری) وہ زمیندار جو ٹیکس سے مستثنیٰ ہو ، معاف دار. جیسے کہ ہمارے ہندوستان میں ملکیوں اور لاخراج داروں کا حال تھا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۰). [لاخراج + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---خَِراج داری (---فت نیز کس خ) امث.
رک : لاخراج دار جو صحیح ہے (جامع اللغات). [لاخراج دار + ی ، لاحقۂ تانیث].

---خَِراجی (---فت نیز کس خ) صف.
رک : لاخراج (الف) ، محصول سے مستثنیٰ. موازی پچاس بیگہ زمین لاخراجی جو اس شہر میں واقع ہے اور مملوکہ وہ مقبوضہ بلا شراکت غیر میری ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۴۰) [لاخراج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خَیر (---ی لین) امذ.
جس سے کوئی بھلائی عمل میں نہ آئے یا جس کی حرکات خرابی کا باعث ہوں. یا چند لاخیروں نے فقط کھیل تماشے کے لیے اس رسم کو دل سے گھڑا ہو. (۱۸۹۳ ، صورت حال ، ۱۷). [لا + خیر (رک)].

---دَخْل (---فت د ، سک خ) صف.
جس کو دخل اندازی کا حق یا امکان نہ ہو ، بے دخل.

سیدھا تو ہے مضمون یہاں مکر کو کیا دخل
پر عقل رسا ہوتی ہے اعجاز میں لا دخل

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳). [لا + دخل (رک)].

---دَعْویٰ (---فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) (الف) صف.
جس کا دعوی نہ ہو ، آزاد ، بے دعویٰ.

کراماتی ہو دعوے دار مرشد لا دعویٰ سچیار

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۲۹). (ب) امذ. **(قانون) وہ دستاویز جس میں کسی استحقاق سے دست برداری کا اقرار ہو ، فارغ خطی ، دست برداری ، بے دعویٰ یا بے تعلق ہو جانا**. تو ہمیں لادعویٰ لکھ دے ، کہ باپ کے مال و اسباب سے مجھے کچھ علاقہ نہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۶). لو بھئی یہ راج وید سے معاملہ طے پا لیا ... پانچ ہزار دے کر اس سے لادعویٰ لکھا لیا. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۱۲۸). [لا + دعویٰ (رک)].

---دَعْویٰ دینا محاورہ.
دست بردار ہو جانا ، کسی حق کو چھوڑ دینا ، کسی دعوے کو چھوڑ دینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---دَعْویٰ لکْھنا ف م ؛ محاورہ.
دست برداری اور عدم دعوے کی دستاویز لکھ دینا ، دست بردار ہو جانا ، دعوے سے ہاتھ اٹھا لینا.

تمنائے شہادت لکھ کے لادعویٰ بھی جب لکھا
لہو سے مہر کی سرنامۂ مکتوب دل پر پر

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۹۳).

---دَعْویٰ ہونا محاورہ.
(قانون) دست بردار ہونا. اگر بیگم صاحبہ لادعویٰ ہوں اور اپنے آٹھ ہزار روپوں کا نوشتہ دے دیں تو یہ روپیہ ان کو دے دینا چاہیے. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۷۷).

---دَوا (---فت د) صف.
جس کی دوا نہ ہو ، لاعلاج ، بے درماں ، جو (شخص یا مرض) علاج کے لائق نہ ہو ؛ (مجازاً) جس سے کوئی تدبیر نجات نہ مل سکے.

و لیکن سو ہے لا دوا یو بلا
کرے گی سو ہر حال اسے مبتلا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۳).

ہوا ہے درد دل کا لا دوا یاں لگ کہ حسرت سوں
جو میرا حال دیکھے سو کفِ افسوس مل جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۱).

نہیں ہے مرگ چھٹ اس دردِ لادوا کا علاج
خدا کسی کو مرض دے نہ زندگانی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).
منت کشی سے غیر کی مجھکو بچا دیا
خالق نے میرے درد مجھے لادوا دیا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۰).
درد دیا ، کرم کیا اب اسے لادوا بنا
شیشۂ دل عطا کیا اب اسے پاش پاش کر
(۱۹۳۱ ، فانی بدایونی ، ک ، ۱۰۱).
مرا روگ ہی جو ہو لادوا ، نہیں چارہ گر سے کوئی گلہ
ہمیں جن سے چاہ دعا کی تھی ، وہی سرگراں سے گزر گئے
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۴۳). [لا + دوا (رک)].

---دَوام (---فت د) امذ.
اس سے مراد اور اشارہ مطلقہ عامّہ کی جانب ہوتا ہے ، مطلقہ عامہ وہ ہے جس میں محمول کے وجود کا یا اس کے سلب کا حکم از منہ ثلثہ میں سے کسی ایک زمانے میں کیا جائے ، مراد یہ کہ جو ماضی ، حال ، مستقبل پر محیط ہونے کے بجائے کسی ایک زمانے تک محدود ہو (مصطلحات علوم و فنون عربیہ ، ۲۳۵). [لا + دوام (رک)].

---دِین (---ی مع) صف ؛ امذ.
جس کا کوئی دین یا مذہب نہ ہو ، بے دین ، دہریہ ، ملحد.
لادیں ہو تو ہے زہرِ ہلال سے بھی بڑھ کر
ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاک!
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۲۳). پروفیسر راجو ... حق کی تلاش میں بدھ مت ترک کر کے ... لادیں ہو گئے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۶۷). [لا + دین (رک)].

---دِینی (---ی مع) (الف) امث.
کفر و الحاد ، بے دینی ، دہریت.
بتوں کو میری لادینی مبارک
کہ ہے آج آتشِ اللہ ہو سرد!
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۵۲). (ب) صف. **غیر دینی ، غیر مذہبی ، دنیاوی (انگ : Secular).** انسانی نظام زندگی کو لادینی خطوط پر استوار کرنے میں آسانی ہوگئی (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۳۰). [لادین + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---دِینِیَت (---ی مع ، کس ن ، فت ی) امث.
۱. لادین ہونے کی حالت ، مذہب سے کوئی تعلق نہ ہونا ، الحاد ، دہریت. اقبال کی نظر میں ملک کی اکثریت کی طرف سے مسلمانوں کو لادینیت کی طرف لے جانے اور دین اور سیاست کو علیحدہ علیحدہ قرار دینے کی کوشش تھی. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۲۸۴). ۲. **(سیاسیات) یہ عقیدہ کہ ریاستی نظام کو مذہبی عقائد پر مبنی نہ ہونا چاہیے (انگ : Secularism).** (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۳۷۰). [لادین (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---ڈَھڑَک (---فت دھ ، ڑ) صف ؛ م ف.
بے دھڑک ، نڈر ہو کر ، بے کھٹکے. پاسِ ادب بیساختہ اور لاڈھڑک بالمشافہہ جرأت عرض کرنے کی کسی کو نہ تھی. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۸). [لا + دھڑک (رک)].

---ذاتِیَت (---کس ت ، فت ی) امث.
(فلسفۂ اخلاق) اخلاقی مقاصد کا موضوع (فاعل) کی ذات کے علاوہ دیگر افراد ہونے کی صورتِ حال ، افراد (انسان) کا اجتماع یا ان کی معاشرت. اون کا خود موضوع (فاعل) کی ذات ہے ، یہ طریقہ (انانیت) ہے یا اور افراد میں یہ لاذاتیت ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۵۵). [لا + ذات (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---رَیب (---ی لین) م ف.
یقیناً ، بے شک ، بلاشبہ.
عنایت جسے رب تی لاریب اچھے
کہ اس دھات گنجینہ از غیب اچھے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۶).
لاریب فتحِ جنگ کا یونہی تھا حال مال
اور ہجرِ جسم و جان سے یوں تھا دلوں کا حال
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۲۳).
کافی ہے دو جہان میں مولا کا میرے نام
لاریب اُس پہ آتشِ دوزخ ہوئی حرام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴۵).
حُر پکارا کہ بجا کہتے ہو لاشک لاریب
دامنِ حضرتِ شبّیر نے ڈھانپے مرے عیب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷).
رنج شوق اک نمونہ ہے لاریب راحتِ خلدِ جاودانی کا
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۷). سفر لاریب زندگی ہے لیکن کبھی کبھار موت کا بہانہ بھی بن جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۹). [لا + ریب (رک)].

---رَیبَ فِیہ (---ی لین ، فت ب ، ی مع) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) اس میں شک نہیں ، یہ بات بلاشک درست ہے.
لاریب فیہ مصحفِ پروردگار ہے
واضح یہ ہے کہ جلد سے خط آشکار ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۴۸).
میں ازل سے ہوں قدرداں حُسن کا لاریب فیہ
کون جانے ہے تری اے نسترن رخسار سار
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (صاحب) ، ۴۹۶). [لاریب (رک) + ع : ف (حرفِ جار) + ہ (ضمیر غائب مذکر)].

---رَیبی (---ی لین) صف.
جس میں شک نہ ہو ، شک و شبہ سے پاک. اے فضلی اشارت ہے یہ اشاراتِ غیبی سے ، اور بشارت ہے بشاراتِ لاریبی سے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰). [لاریب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---زُبان کَرْنا محاورہ.
خاموش کر دینا، بیان پر پابندی لگا دینا. پانی کے توڑ کے دھارے کو یکایک رُکوا دینے میں اتنا خوف نہیں ہے جو رعایا کو لا زبان کر دینے میں ہے. (۱۹۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸).

---زَمان (---فت ز) امذ ؛ صف.
جس کا وجود وقت کی حُدود و پابندی سے آزاد ہو ، زمانے کی قید سے بَری نیز (خدائے تعالیٰ) **جو وقت سے پہلے بھی تھا اور وقت کے بعد بھی ہو گا.** معاف کیجئے میرا اگلا جہاں لازماں ، لامکاں حقیقتوں کا ہے جہاں میں نیستی کا جزو بن جاؤں گا. (۱۹۷۱ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۷۷). [لا + زمان (رک)].

---زَمانی (---فت ز) صف.
جو زمانے کی قید سے آزاد ہو ، وقت کی قید یا حدوں سے آزاد ، دائم ، ابدی.

محکم کیسے ہو زندگانی
کس طرح خودی ہو لا زمانی

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۰). افلاطون ... کے خیال میں رُوح لافانی اور لا زمانی ہے. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۲۷). [لا زمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---زَمانِیَّت (---فت ز ، شد ی مع بفت) امث.
زمانے کی قید سے آزاد ہونے کی حالت ، ابدیت. جو تنقیدی مکاتب نصابات میں شامل کیے گئے ہیں ان کا بنیادی مقصد طالب علموں کو حال سے بیگانہ کرنا اور لازمانیت کے عقیدے کو فروغ دینا ہے. (۱۹۹۲ ، پتھر آنکھیں (دیباچہ) ، ۶). [لازمان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---زوال (---فت ز) صف.
جس کو زوال نہ ہو ، غیرفانی ، مستقل ، ہمیشہ رہنے والا ، ازلی ، ابدی. ان کی تعلیم و تلقین کی بنیاد اسی لازوال مسئلہ پر ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲۹). اس بادشاہ سے مانگو! جس کا خزانہ لازوال دولت سے مالا مال ہے. (۱۹۱۹ ، شہید مغرب ، ۳۸). اس کے دو پیٹ تھے اور ہر پیٹ اتنا بڑا تھا جتنی کوئی جھیل ، اس کی جسمانی قوت لازوال تھی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۱). [لا + زوال (رک)].

---سُخُن (---ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) صف.
جو کہنے کے لائق نہ ہو ، مراد : ناشائستہ بات ، ناگفتنی. ہر کارہ نے دوبارہ خبر دی اور منہ سے لاسخن کہا کہ نالایق تو بیٹا ہے. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۶۹).

لاسخن کہہ رہے ہیں لڑتے ہیں
واہ کیا مُنھ سے پھول جھڑتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۸). [لا + سخن (رک)].

---سُخُن نِکالْنا محاورہ.
کسی کو سخت سُست کہنا ، گالیاں دینا ، تُو تڑاق سے بات کرنا بُرا کہنا (نوراللغات).

---سِلْکی (---کس س ، سک ل) صف ؛ امث.
بےتار کا ، (مواصلات) سے تار برق پیغام رسانی یا اس کا نظام. اس وقت لاسلکی اور ٹیلی گراف نے پیام رسان کبوتروں کی اہمیت کو بہت کم کر دیا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، اگست ، ۱۴۹).

تار برق کہو کہ لاسلکی
جی کو ہر گہ ملاپ ہے جی سے!

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۹۵). [لا + سلکی (رک)].

---سِلْکی تار (---کس س ، سک ل) امذ.
(مواصلات) **بےتار برق کے ذریعے اطلاع یا اشارہ بھیجنے کا سامان.** لاسلکی تار کی ترقی کی رفتار تیز ہوتی گئی اور مشاہدات کے دائرہ میں وسیع اضافہ ہوا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۴۰). [لاسلکی + تار (رک)].

سَمْتی (---فت نیز کس س ، سک م) صف.
جس کی کوئی سمت نہ ہو ؛ (مجازاً) آوارہ ، بےٹھکانا. اس لاسمتی ہوا نے زندگی میں پہلی بار قدسیہ کو زچ کر دیا ہے. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ، ۲۹). [لا+سمت (رک +ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَمْتِیَّت (---فت نیز کس س ، سک م ، کس ت ، شد ی بفت نیز لا شد) امث.
لاسمتی ہونے کی حالت ، بے سمتی. « نظارۂ لاسمتیت » ... جیسی تراکیب ، جن میں ایک آنچ کی کسر ہے یعنی جو زبان کے جوہر سے برآمد نہیں ہوئیں. (۱۹۸۴ ، اثبات و نفی ، ۲۰۳). [لا سمتی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---سُود (---و مع) صف.
بےسود ، بےفائدہ ، فضول ، بےمصرف. ایسا ارادہ بھی لاسود تھا. (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۹). [لا + سود (رک)].

---شُبْہ (---ضم ش ، سک ب) م ف.
بغیر کسی شک و شبہ کے ، بلاشبہہ. بےچوں و بےچگونہ تھا و چوں و چرا نہ باید گفتن و لیکن ہستی باقی لا شک و لاشبہ. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۲). [لا + شبہ (رک)].

---شَخْصی (---فت ش ، سک خ) صف.
شخص یا ذات سے غیر متعلق ، لاتعلق ، معروضی انداز کا ، جماعتی ، اجتماعی. اس صورتِ حال کا مدرس کے معیار سے مشاہدہ کرنے کے بجائے لاشخصی طور پر اس کا مشاہدہ کرنا چاہیے. (۱۹۳۸ ، مدرسے میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۸۱). کئی لوگ جو دیہات سے مانوس اور مربوط ماحول سے آتے ہیں ، شہروں کی نامانوس اور لاشخصی فضا میں کھو جاتے ہیں. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۵۲۳). [لا + شخص (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شِرک (---کس ش ، سک ر) امث.
(خدائے تعالیٰ کی) وحدت ، توحید. ہمیشہ بھگوت بھجن لاشرک میں آنند اور لوگوں کو بھگوت بھگتی میں مستقل کرنے والے ہوئے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۴). [لا + شرک (رک)].

---شَریک (---فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. **جس کا کوئی شریک نہیں ؛ مراد : خدائے تعالیٰ جو واحد (و) احد ہے.** قسم اس خدا کی جو واحد اور لاشریک ہے! میں اسے دیکھ کر پھر بیہوش ہوگیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۹).

دوئی کو دور کرو گے تو ایک پاؤ گے
وہ لاشریک ہے بس اس کی ذات اتنی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۳۵).

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۷۱). میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ہے اور لاشریک ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۷۶). ۲. **جو شریک نہ ہو ، جو شامل نہ ہو ، الگ (کسی معاملے یا کام سے).** یہ تو نہیں کہا جاسکتا ، کہ سب سے پہلے اس خیال کو کس ذہن نے جنم دیا ، لیکن اتنا یقینی ہے ، کہ اس نامبارک مشن کی تکمیل میں ناصر علی لاشریک ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی (مارچ) ، ۴۴ ، ۱۰۷). [لا + شریک (رک)].

---شَرِیکَ لَکَ (فت ش ، ی مع ، فت ک ، ل ، ک) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) **تیرا کوئی شریک نہیں.**

دل میں آباد ہیں صنم خانے
لب پہ لبیک لاشریک لَکَ

(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۱۷). [لاشریک + ع : ل (حرف جار) + ع : ک ، ضمیر واحد مخاطب].

---شَریک لَہ (---فت ش ، ی مع ، فت ک ، ل ، ضم ہ مثل ی مع) فقرہ.
(خدائے تعالیٰ) **اس کا کوئی شریک نہیں.**

میرے مولےٰ کی ذات پاک ہے وہ
جس کو کہتے ہیں لاشریک لہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۱).

پہے گا توہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اتر گیا جو ترے دل میں لَاشریک لہ!

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۶۷). اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ہرگز شریک نہیں اور یقین کا مقتضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو مطلقاً واحد لاشریک لہ اعتقاد کر کے موحد کامل بن جائے. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۳۸). [لاشریک (رک) + ع : ل (حرف جار) + ع : ہ ، ضمیر واحد غائب].

---شَریکی (---فت ش ، ی مع) امث.
وحدت ، توحید ، شریک نہ ہونا.

لاحد در صفت ہو لاعدو کی ذات ہو
لاشریکی لالیا ہے لافتا کی عاملی

(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۱۰۳). [لاشریک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شُعاع (---ضم ش) امث.
(طبیعیات) رک : **ایکس ریز** (انگ : **X-Ray**). لاشعاعوں ... کا طول موج نور کے طول موج سے بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے اس لیے ان کی پیمائش کی اکائی ۱۰-۱۳ میٹر یا ۱۰-۱۱ سنتی میٹر ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۱۵۴). دوسری طرف لاشعاعیں جان دار نسیج کو تباہ کر دیتی ہیں ، زیر سرخ شعاعیں اسے گرما دیتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳). [لا + شعاع (رک)].

---شُعاعی (---ضم ش) صف.
لاشعاع رک سے منسوب ، ایکسرے کا. لاشعاعی تشخیص آج کل بہت عام ہے. (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، کراچی ، ۲ ، ۳ : ۵۱). [لاشعاع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شُعُور (---ضم مج ش ، و مع) امذ.
ذہن کا وہ حصّہ جس میں موجود جبلتوں ، محرکات ، تمثالوں اور تصورات تک شعوری طور پر رسائی ممکن نہیں. ہر شخص کو قدرت نے ایک تحت الشعور اور ایک عدد لاشعور عطا کیا ہے. (۱۹۴۸ ، پرواز ، ۱۱). اردو رسم الخط کی تبدیلی کی مخالفت کرنے والوں کے لاشعور میں بھی یہی رویہ کار فرما رہا. (۱۹۸۷ ، اُردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۱۷۸). [لا + شعور (رک)].

---شُعُوری (---ضم مج ش ، و مع) صف.
لاشعور (رک) سے منسوب ، لاشعور کا. جن کے جمع کرنے میں متمیز رنگ کی لاشعوری کوشش کا پتا چلتا ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۴۶). تشویش کی بنیادی وجوہ احتباسی اور لاشعوری ہو سکتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۲۱). [لاشعور + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شُعُورِیَت (---ضم مج ش ، و مع ، کس ر ، فت ی) امث.
(نفسیات) **نفسیات کا یہ تصور کہ بہت سی باتیں انسان کے لاشعور میں پنہاں یا محفوظ ہوتی ہیں ، شعور نہ ہونے کی حالت ، علم نہ ہونے کی صورت.** اوّل الذکر ، شعور و ارادہ کی دسترس سے باہر ، اضطرار و لاشعوریت کے دائرے میں ہوتے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ۱۹۵). [لاشعور (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---شَک (---فت ش) م ف.
بلاشبہ ، بغیر شک و شبہہ. سوال : تو یہ بھاؤ تا کیا کچ مجھ تے ہے؟ جواب : لاشک تج تھے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۳).

کیتک روزیاں اچھ رہے پاس توں
کہ لاشک ترا پانے گا آس کوں

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۹).

کہ ہر ایک بوند سیں ہر چیز یک یک
کیا ہے حق تعالیٰ بوج لاشک

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی (ق) ، ۲۵).

حُر پکارا کہ بجا کہتے ہو لاشک لاریب
دامنِ حضرتِ شبیر نے ڈھانپے رہے عیب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷). [لا + شک (رک)].

---شُمار (---ضم ش) صف.
بے شمار ، اَن گنت ، بے حساب. صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لاشمار ہے کہاں لگ بولے گا. (۱۷۴۸ ، رسالہ تصوّف ، عبدالقادر باحلیم ، ۱ : ۱). [لا + شمار (رک)].

---شے صف.
۱. **ہیچ ، بے وقعت ، نا چیز نیز معدوم محض.**
کہیں یہ لطفِ نشۂ ہے ہے
کہیں ایسا بھی ہے کہ لاشے ہے
(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۲۳). لوگوں نے عورتوں کو نہایت حقیر... اور لاشے سمجھا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۱).
اپنے کو سمجھ رہا ہے لاشے
عاجز مُتَخیل اِس لیے ہے
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۷).
لاشَے کو مُجسّم و مُصوّر کر کے
ہم صورت گر "نہیں" کو "ہے" کہتے ہیں
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱). ۲. **(طبیعات) خلا.** سائنس دانوں کو جس مسئلے نے پریشان کیا وہ امواج کا کسی لاشے (خلا) میں سے گزر جانے کا امکان تھا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس، ۳۰۳). ۳. **(حساب) صفر.** موجودہ دور کی ایک ارب گھوڑوں کی قوت کی بنیاد اسی لاشے یعنی صفر پر رکھی گئی ہے. (۱۹۴۴، آدمی اور مشین ، ۵۶). ۴. **حالات و صفات سے منزّہ اور بری.**
جس کو کہ کہے ہے تو بشرطِ لاشے
غمگیں اوسے جانتے ہیں ہم احدیت
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۹). ۵. **(تصوّف) عدم حقیقی نیز موجودات و تعینات اعتباری یعنی ممکنات کیونکہ ممکن خود کچھ نہیں ہے بلکہ وجود اس میں وجود واجب کا ہے** (مصباح التعرف). [لا + شے (رک)].

---شَیئِیّت (---ی لین، کس ء ، شد ی بفت نیز بلاشد) امث.
لاشے (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت ، عدم محض نیز حالات و صفات سے منزہ ہونا. ان کا کہنا ہے کہ لاشیئت یا نیست سے مادہ کی مستقل تخلیق ہو رہی ہے. (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، کراچی، ۲ : ۱۱۸). ہر شے پر بے اعتمادی اور ہر چیز کی لاشیئت کا یقین پختہ تر ہوتا چلا جا رہا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۷۱). [لاشے (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---صُورَت (---و مع ، فت ر) صف.
جسامت و صورت سے مبرّا ، مادیّت سے پاک.
میں بیچوں بیچگونہ لامکاں لاصورۃ و لا نشاں
(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶). [لا + صورت (رک)].

---طائِل / طایَل (--- کس ء/فت ی) صف.
فضول ، بیکار ، بے نتیجہ ، بے فائدہ.
بمعنی آشنا مینائے مئے ہے ہرز خاموشی
برائے ہرزہ گو گفتار لاطائل ہے شیشے میں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک، ۱ : ۱۰۶). ہیئت میں رسالے تو رکھتے ہیں لیکن امتحان اور آزمایش میں استوار نہیں بس اس کی تحصیل لاطائل ہے. (۱۸۵۳ ، مراۃ الاقالیم ، ۲۵). رئیس اور رئیس زادے نے اس مہمل لاطائل گفتگو کا بڑا لطف اٹھایا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۶۰). بعض وقت بعض انسانوں کی گفتگو محض بکواس اور گفتگوئے لاطایل سمجھی جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۹). میں اس سے زیادہ مہمل اور لاطایل فسانہ بھی لکھ سکتا ہوں. (۱۹۸۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۲۰). [لا + ع : طائل/طایل (ط و ل)].

---طائِلِیَت (--- کس ء ، ل ، فت ی) امث.
فضول یا بیکار ہونے کی حالت ، بے معنویت ، لایعنیت. ان کے اشعار کی مدد سے زندگی کی لاطائلیت کے ادارک و احساس کو فخریہ پیش کیا تھا. (۱۹۸۳ ، ادبی تنقید اور اسلوبیات ، ۲۴۷). [لاطائل + یّت ، لاحقۂ کیفیت].

---طَمَع (---فت ط ، م) صف.
جو حریص نہ ہو، قانع ، حرص و ہوس سے پاک، بے لوث و بے غرض.
کہیا بعد ازاں او سنیاسی کہ میں
ہوں لاطمع منج مال کا طمع نئیں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۵).
نواں ہے دریا فقر کا لا طمع
ہدایت سوں جلتا ہے روشن ضمیر
(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۷). سیکڑوں کے کام یونہی کر دیتے ہیں اور لاطمع ایسے جب کام ہو جائے جو چاہے دے دیجیے ، چاہے نہ دیجئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ۳۶). [لا + طمع (رک)].

---ظِل (--- کس ظ) صف.
کثافت سے پاک ، کھوٹ کے بغیر ، بغیر سیاہی کا ، جس میں سیاہی نہ ہو (عموماً تانبے کے لیے مستعمل).
مٹا سکتا نہیں کوئی کسی کے عیب اصلی کو
کبھی تانبا سفید ایسا نہیں ہوتا کہ لاظل ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۶).
دھوپ سے تنبیا گیا ہے رنگ لیکن تِل نہیں
کون کہتا ہے کہ دنیا میں مسِ لاظل نہیں
(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۱۳۲). [لا + ظل (رک)].

---عَدَد (---فت ع ، د) صف.
ان گنت ، بے شمار ، جس کی حد مقرر نہ ہو.
وقت کیا؟ کوئی جس کی تحدّی نہ حد
لا عدد ، لا عدد ، لا عدد ، لا عدد
(۱۹۶۳ ، الف ، ۱۳۱). [لا + عدد (رک)].

---عَقل (---فت ع ، سک ق) صف.
بے عقل ، بے وقوف ، ناسمجھ.
لیجا کی غنیماں کون مارے پچھار
سوا سانکون لاعقل کی جھارے جھار
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی (ق)، ۲۵۹). [لا+عقل (رک)].

---عقلِیَت (---فت ع ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امث.
(فلسفہ) غیر معقولیت پسندی ، ایک نظریہ جو عقل کو جبلّت ، وجدان اور ایمان کے مقابلے میں مسترد کرتا ہے (انگ : Irrationalism). میرا خیال ہے کہ اس کو اجمالاً دو موٹی موٹی سرخیوں یعنی جبریت اور لا عقلیت کے تحت بیان کر دیا جا سکے گا. (۱۹۵۶ ، افکار حاضرہ ، ۳۳۹). [لاعقل + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---عِلاج (---کس ع) (الف) صف.
۱. لا دوا ، جس کا علاج نہ ہو ، بے درماں.

ٹکڑے ٹکڑے کی احتیاج اس کو
مرضِ جوع لاعلاج اس کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶).

اب مجھ کو فائدہ ہو دوا و دعا سے کیا
وہ منھ پہ کہہ گئے یہ مرض لاعلاج ہے

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۸۳).

لاعلاج اب نہ رہے سینۂ تاریخ کے زخم
جنگ بھی ختم ہوئی ، جنگ کے عفریت بھی ختم

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۱۳). **۲. مجبور ، مایوس.** ہمت کا آدمی لاعلاج ہو کر کچھ ہی دیتا ہے بچارا کا کرے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۳).

گنوا ننگ و ناموس دے چھوڑ لاج
بکایک چلے اڑ کو ہو لاعلاج

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۶).

جو دیکھے سو جانے کہ سید سراج
فلانے کا عاشق ہے اور لاعلاج

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶). (ب) م ف. **ناچار ، مجبوراً.** آخر کچھ تدبیر نیں دسی لاعلاج ناخوش ہو کر اپنے شہر ادھر پھریا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۹).

ہوا اس کے ہمراہ میں لاعلاج
کہ پاوے کہیں چین میرا مزاج

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵).

تدبیر جب ہوئی مرضِ عشق میں مضر
پرہیز زندگی سے کیا ہم نے لاعلاج

(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۰۳). [لا + علاج (رک)].

---عِلاجی (---کس ع) امث.
۱. علاج نہ ہونا ، لادوا ہونا. لاعلاجی پر کیا نہا کیا بڑا ، واں خدا سب جاگا حاضر کھڑا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۲).

بیمار ایسا ، دیکھیں تو کیا ہو
پھر لاعلاجی ، پھر بے دوائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۳).

لاعلاجی میں تھی بہت تسکیں
بڑھ گیا اور درد درماں سے

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۲۱۹). **۲. مجبوری ، ناچاری ، مایوسی.**

بجد ہو کہ پوچھا شہِ نامدار
کہی لاعلاجی سوں تب ہو بچار

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۲).

لاعلاجی سیں سینہ جلتا ہے
خار غم کا جگر میں سلتا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۲۱).

جب سنا ہے وہ جواں اس بات کو
لاعلاجی سے رہا خاموش ہو

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۲۵). [لاعلاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِلْم (---کس ع ، سک ل) صف.
جو جانتا نہ ہو ، جسے معلوم نہ ہو ، جسے (کسی بات کی) خبر نہ ہو ، ناواقف.

غرض جعفر سے کیفیت جو پوچھی
وہ تھا لا علم لا علمی بیان کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۸۰). ہندوستانی طلبہ ... اپنے ملک کی تاریخ اور جغرافیے کے بارے میں قطعاً لاعلم نظر آتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۵۵۳). [لا + علم (رک)].

---عِلْمانَہ (---کس ع ، سک ل ، فت ن) صف ؛ م ف.
جاہلانہ ، جہالت پر مبنی ، علمیت سے خالی. مقلدانہ اور لاعلمانہ کلام اس قابل نہیں ہوتے کہ کوئی اس کی شرح میں فکر کرے. (۱۹۰۵ ، بےخبر (غلام غوث) ، انشائے بےخبر ، ۵۸). [لا علم (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---عِلْمی (---کس ع ، سک ل) امث.
جہالت ، بےخبری ، ناواقفیت ، علم نہ ہونا ، آشنائی نہ ہونا ، معلوم نہ ہونا.

غرض جعفر سے کیفیت جو پوچھی
وہ تھا لا علم لا علمی بیان کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۸۰). اگر لاعلمی ہی خیام کا فلسفہ ہے ، تو جتنے جاہل ہیں سب فلسفی ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۵۲). نادانستگی اور لاعلمی سے ہم ان کی نیک نامی میں بٹا لگانے کے موجب بنے. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۹۱). [لاعلم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَین (---ی لین) صف.
ذات سے الگ یا خارج. صفاتِ باری تعالٰی ... نہ لاعین نہ لاغیر (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۷۵).

نہ دوری ہے نہ نزدیکی نہ مابین
عبارت منقطع لاغیر و لاعین

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۹). یہاں یہ وہم نہ ہونا چاہیے کہ صفت جب نہ عین ہے نہ غیر ہے تو لاعین اور لاغیر ہوئی نہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۰۹). [لا + عین (رک)].

---غالِب اِلّا ہُو (---کس مع ل ، فت ب ، کس ا ، شد ل ، و مع) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) ، اس کے سوا کوئی غالب نہیں ہے ، مراد : اللہ کے سوا کوئی کسی پر غلبہ پانے والا یا قدرت رکھنے والا نہیں ہے.

لادینی و لاطینی ! کس پیچ میں اُلجھا تو !
دارو ہے ضعیفوں کا لَاغالِبَ اِلّا ہو
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۷۵). [لاغالب + الّا (رک) + ہو (رک)].

---غایَت (---فت ی) صف.
جس کی کوئی انتہا نہ ہو ، بہت پھیلا ہوا. وہ مقرون ہے لیکن ماورا ہے اس کے چُھو جانے سے لطیف مادے کے علمی مرکب کی تحریکات میں یگانگت حاصل ہوتی ہے ورنہ وہ لاغایت اور مبہم رہتا. (۱۹۶۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۳).
[لا + غایت (رک)].

---غَرَض (---فت غ ، ر) صف.
جسے (کسی بات سے) کوئی واسطہ اور تعلق نہ ہو ، بے تعلق ، بے نیاز ، غافل.
بحر جہاں میں کوئی نہیں ہے کسی کا دوست
صاحب جو لاغرض ہیں تو ناآشنا ہوں میں
(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقع زیبا ، ٦٦). جنگل کے لاغرض پرندے آنند بدھاوے میں مشغول تھے. (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۱۴۴).
[لا + غرض (رک)].

---غَیر (---ی لین) صف.
ذات میں شامل یا عین ذات. صفاتِ باری تعالیٰ نہ عینِ ذات ہیں نہ غیرِ ذات نہ لاعین نہ لاغیر. (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۷۵).
نہ دوری ہے نہ نزدیکی نہ مابین
عبارت منقطع لاغیر و لاعین
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۹). یہ وہم نہ ہونا چاہیے کہ صفت جب نہ عین ہے نہ غیر ہے تو لاعین اور لاغیر ہوئی نہیں بلکہ نفس صفتِ مشہورہ کی نفی ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۰۹).
[لا + غیر (رک)].

---غَیری (---ی لین) امث.
عموماً « انا و لاغیری » یعنی مرکب کی صورت میں مستعمل. اس بڈھے کی عقل جاتی رہی ہے ، قہر و سطوت و دعویِ انا و لاغیری کو سلطنت کہتے ہیں یہ اس میں مطلق نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۵). [لاغیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فانی صف.
جو فنا نہ ہو ، باقی رہنے والا ، دائمی ، ابدی.
رقص کیا ہے؟ ، خاک کے دل میں خروشِ کائنات
پیکرِ فانی میں گرمِ ناز ، لافانی حیات
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۹) . ان کے نزدیک وہ فانی نہیں لافانی تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۲۸).
[لا + فانی (رک)].

فانِیَت (---کس ن ، شد ی مع بفت) امث.
فنا نہ ہونے کی حالت ، ابدیت. شیو نے اُسے لافانیت بخشتے وقت شرط ہی یہ رکھی تھی کہ وہ شیو کو کوئی آزار نہیں پہنچائے گا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۰۹).
[لافانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---فَتا / فتیٰ (---فت ف / ا بشکل ی) امذ.
عربی مصرع « لافتا الاعلی لاسیف آلّا ذوالفقار » (حضرت علی سے بڑھ کر کوئی جوان (بہادر) نہیں اور (ذوالفقار) سے بڑھ کر کوئی تلوار نہیں) کا مخفف.
لاحد در صفت ہو لاعدد کی ذات ہو
لاشریکی لالیا ہے لافتا کی عاملی
(۱٦۷۲ ، شاہ سلطانی ثانی ، د ، ۱۰۳). میں ہوں بیٹا شہریار لافتیٰ کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۱). اے شہسوار لافتا و اے تاجدارِ سورۂ ہل اتیٰ ... اب ہمارے اور تمہارے درمیان وقتِ جدائی نزدیک پہنچا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۱۸).
ہل اتیٰ ہے جس کی مدحت لافتیٰ ہے جس کا وصف
شامیانہ چرخ ہے اوس شاہ کے ایوان کا
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۲). وہ لافتیٰ کی قوت کے ساتھ خیبر فتح کرے گا. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۸۰). [لا + ع : فتا / فتیٰ - جوان].

---فَتیٰ اِلاَّعلیٰ (---فت ف ، ا بشکل ی ، کس ا ، شد ل ، فت ع) فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) لافتیٰ الاعلی لاسیف الا ذوالفقار (رک) کا مخفف.
نہیں ہے خط پیشانی ترے ابرو پہ کاتب نے
یہ حرف لافتیٰ اِلّاعلی شمشیر پر لکھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۷). [لافتیٰ الّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار (رک) کا مخفف].

---فتیٰ اِلّا عَلی لاسَیفَ اِلّا ذُوالْفِقار (---فت ف ، ا بشکل ی ، کس ا ، شد ل ، فت ع ، ی لین ، فت ف ، کس ا ، شد ل ، ضم ذ ، غم و ، ا ، سک ل ، فت ف) فقرہ.
(عربی مصرع اُردو میں مستعمل) رک : لافتا (حضرت علی کی شان میں یہ حدیث ہے) نیز (جعفری) کہا جاتا ہے کہ جب جنگِ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے حضرت علی چاروں طرف اپنی تلوار (ذوالفقار) چلا رہے تھے اس وقت جبرئیل علیہ السلام فضا میں یہ آواز بلند کر رہے تھے « لافتیٰ اِلّا علی » الخ.
روحی تو بھی جس وقت کچ مشکل اچھے تو صدق سوں
کہہ لافتی اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار
(؟ ، روحی ، بیاض مراثی ، ۵۱).
جُھک گئے گردن کشوں کے سر جہاں میں نے کہا
لَافَتیٰ اِلّا عَلی لَاسَیْفَ اِلّا ذُوالفقار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۸).
لَافَتیٰ اِلّا عَلی لَاسَیْفَ اِلّا ذُوالفِقار
وقتِ مشکل میں یہی مصرع ہے وردِ شیخ و شاب
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳٦).
لافتیٰ اِلّا عَلی لاسیف اِلّا ذوالفقار
بلبل سدرہ نے کیا مصرع کیا ہے انتخاب
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ق ، ؟). قلندر نے صحن میں نعرو حیدری بلند کیا ،

لافتیٰ اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۵۹). [لافتیٰ (رک) + اِلّا (حرف استثنا) + علی (عَلَم) + **لا** (حرفِ نفی) + سیف (رک) + الا (حرف استثنا) + ذوالفقار (رک)].

--- فَنا (---فت ف) صف.
غیر فانی ، فنا نہ ہونے والا.

حُسنِ ذات ، اے حُسنِ ذات فضلِ حق
ہے بِلاشک لازوال و لافنا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶).

وقت فی الحال و فی عہد اسلافنا
لافنا ، لافنا ، لافنا ، لافنا
(۱۹۶۳ ، الف ، ۱۳۱). [لا + فنا (رک)].

--- فَوت (--- و لین) صف.
غیر فانی.

بقائی ہے تجھے اوّل تا آخر
صحی لافوت ہے فانی سیں باہر
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۳). [لا + فوت (رک)].

--- فَہم (---فت مج ف ، سک ہ) صف.
۱. ناسمجھ ، بےعقل ، کم عقل ، نادان. اے دوست اس کتاب کون ... اس قومِ لافہماں کوں دیکھلانا ہور سُنانا بھی خوب ہے. (۱۶۹۷ ، پنج گنج (محمد مخدوم عبدالحق) ، ۱۷). **۲. سمجھ میں نہ آنے والا ، مہمل ، بےمعنی.** اس چند روزہ لافہم ... دنیا کا خاتمہ قریب تر آتا جا رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۱۳). [لا + فہم (رک)].

--- قانُونی (---و مع). (الف) امث.
قانون کا فقدان ، کوئی قاعدہ قانون نہ ہونا نیز قانون کی خلاف ورزی ، سرکشی. تیموریوں نے وراثت تک کا کوئی قانون نہیں بنایا ... اس لاقانونی کا اتنا فائدہ ضرور تھا کہ شاہی کے امیدواروں کو تدبیر کی لیاقت اور شمشیر کی مہارت بغیر یہ قیمتی ترکہ میسّر نہ آتا تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۳۶).

کس لیے ملک میں ہر سُو نہ ہو لاقانونی
اپنے قانون کو وہ آپ ہی لا کہتے ہیں
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۸). (ب) صف. **قانون کے خلاف یا بےضابطہ ، ناجائز ، ممنوع.** در حقیقت یہ امر جو ہوا ہے یہ لاقانونی ہے ، خلاف قانون ہے. (۱۹۷۲ ، مقصودِ کائنات ، ۶). [لا + قانون (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

--- قانُونِیَت (---و مع ، کس ن ، فت ی) امث.
(سیاست) **قانون کے خلاف عمل درآمد ؛ (مجازاً) بغاوت و سرکشی.** مسلمانوں کے لیے کون سا راستہ سب سے زیادہ قابل عمل ہو گا ... ہندو انتہا پسندوں سے انقلابی لاقانونیت میں تعاون کرنا. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی جدیدیت ، ۲۶۹). [لاقانون (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- قَدَر (---فت ق ، د) فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) قضا و قدر یا حکم الٰہیٰ کوئی چیز نہیں.

کہتا ہے جو «لاقَدَر» ہے وہ زندیقی
قُل قَدَّرَاللہ وَمَا شَاءَ فَعَل
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۰۳). [لا + قدر (رک)].

--- قَزَحِیَت (---فت ق ، ز ، کس ح ، فت ی) امذ.
آنکھ کی ایک بیماری. اُم الصبیان اور ... لاقزحیت ، وراثتی کہے جاتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۹۶۹). [لا + قزح (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- قَطعِیَت (---فت ق ، سک ط ، شد ی مع بفت) امث.
قطعی نہ ہونے کی حالت ، غیر یقینی صورتِ حال ، غیر قطعی پن. ہم چونکہ ایک عبوری دور سے گزر رہے ہیں اس لیے زندگی کی تخلیقات اور خاص کر ادب میں انتشار اور لاقطعیت کا ہونا خلاف توقع نہیں. (۱۹۸۴ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۲۱۳). [لا + قطعیت (رک)].

--- قَید (---ی لین) صف (قدیم).
آزاد.

نوشہ ہم لاقید ہیں ہمیں کون بیگانہ خویش
جگت تماشا دیکھنے آئے ہیں درویش
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۷۸). [لا + قید (رک)].

--- قِیمَت (---ی مع ، فت م) صف.
جس کی قیمت ادا نہ ہوسکے ، نہایت قیمتی ، انمول. اگر معذرت قبول ہو تو چہار لاقیمت موتی جو میرے حاصل زندگی ہیں بطورِ تحفہ بھیجتا ہوں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۶). [لا + قیمت (رک)].

--- کَلام (---فت ک) (الف) صف.
۱. خاموش ، چُپ. یہ سب کے سب ایسے لاکلام ہیں گویا اس کے زرخرید غلام ہیں نہ زبان ہلانے کی طاقت ہے نہ بات کرنے کی لیاقت ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۱۰۶). **۲. جس میں بحث کی گنجائش نہ ہو ، مسلّم ، مانا ہوا ، غیر متنازع فیہ.** وہ وحی کو تو لاکلام سمجھتے تھے مگر رسول اللہ کی ذاتی رائے کو لاکلام نہیں سمجھتے تھے. (؟ ، حلال و حرام ، ۲۳۲). (ب) م ف. **یقیناً ، ضرور ، بےشک ، بےچون و چرا.**

اہلِ سنت کا سخن در ہر مقام
ہیں گا اس آئین اوپر لاکلام
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۷).

اور اگر غافل ہے یا نادان ہے
صحبت اوس کی سم ہے تجھ کو لاکلام
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰۳).

پہلے مرے گا آپ سے یہ باوفا غلام
رو کر کہا کہ ہاں یہی ہوے گا لاکلام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۲).

خدا کی شانِ کریمی کو دیکھنا تھا مجھے
قصور میں نے کیا اور لاکلام کیا
(۱۹۲۳ ، اعجاز نوح ، ۵۹).

نہ آیا نام تو دشمن کا بھی ہونٹوں پہ بسمل کے
مگر آنکھوں میں چہرہ دوستوں کا لاکلام آیا
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۳۷).

---کَلامی (---فت ک). (الف) امث.
خاموشی ، چُپ رہنا.

کیا کہوں غنچۂ گل میم وہاں ہے کچھ اور
لاکلامی ہے وہاں ، بات یہاں ہے کچھ اور
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳). (ب) م ف. **یقینی ، بلاشبہ.**

ہوا خط آشکارا حسنِ عارض کی تمامی ہے
دہن کا اب تو بوسہ دو یہ باقی لاکلامی ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳۶). (ج) صف. **ضروری ، ناگزیر.**
تمام مدات فضول جو اکثر اوقات لابُدی اور لاکلامی ہو جایا کرتے ہیں ، اس کے لیے روپیہ کہاں سے آئے.(۱۹۹۰، ذاتِ شریف، ۹۵). [لاکلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---مُتَناہی (---ضم م ، فت ت) صف.
غیر محدود ، جس کی حد و انتہا نہ ہو ، بے انتہا ، بے نہایت.

وہ لامتناہی کس طرح ہو واعظ
ذرہ بھی وجود سے ہو جس کے خالی
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸).

پردے سے اس کی ذات کو کیا کام تھا امیر
چھپ کر صفات لامتناہی میں رہ گئی
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکرِ حبیب ، ۶۹). لوگ لامتناہی ظلم و ستم کی چکی میں پسنے لگے. (۱۹۹۰، بھولی بسری کہانیاں ، مصر، ۱ : ۲۴۶). [لا + متناہی (رک)].

---مُتَناہِیَت (---ضم م ، فت ت ، شد ی مع بفت) امث.
لامتناہی ہونے کی حالت ، لامحدودیت. یہ دونوں انفرادیت کے حقوق اور ہر فرد کی اندرونی لامتناہیت کے احساس پر بہت زور دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفہ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۰). خالص عقل اور مذہبی سائیکالوجی میں (جس سے مراد تصوف ہے) جو آئیڈیل ظاہر ہوتا ہے ، وہ لامتناہیت کا سمجھنا اور اس سے حظ اٹھانا ہے. (۱۹۸۷ ، طواسینِ اقبال ، ۱ : ۱۹۸). [لامتناہی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مِثال / مِثْل (--- کس م / کس م ، سک ث) صف.
جس کی کوئی نظیر و مثال نہیں ، بے نظیر ، لاجواب.

جیسا کہ انبیا میں ہے لامثال احمدؐ
تیسا تو اولیا میں ہے بے نظیر صاحب
(۱۸۰۹، شاہ کمال ، د ، ۶۹). کسی نے کہا، مصر جو شہر مشہور ہے لامثل انتخاب ہے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۱۳۳). جن لامثال اوصاف کے لیے آج درجنوں مرثیے تصنیف ہو رہے ہیں ... مرحوم انہیں بھی اپنے ساتھ ... لے گئے. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۳۸۶). مثالوں سے عقدہ حل نہیں ہوتا ، بعض لوگ لامثال ہوتے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۸). [لا + مثال/مثل (رک)].

---مِثالا (--- کس م) صف (قدیم).
رک : لامثال.

یوں جان نرال حق تعالٰے
صورت سے ہے پاک لامثالا
(۱۶۵۹ ، میران جی خدانما ، نورنین ، ۵۷). [لامثال + ا (زاید)].

---مَحال (---فت م) م ف.
رک : لامحالہ جو زیادہ مستعمل ہے. زمانہ بعد از جنگ کی ملوکانہ اقتصادی اور سیاسی تباہی سے جس سے ہندوستان کو لامحال دوچار ہونا پڑے گا ہم بخوبی آگہ ہیں. (۱۹۴۵ ، آتش چنار ، ۹۰۹). [لا + محال (رک)].

---مَحالَہ (---فت م ، ل) م ف.
یقیناً ، بالضرور نیز مجبوراً.

تیرے صغیر سِن میں رہتے تو لامحالہ
ہوتے مرید تیرے شیخ الکبیر صاحب
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۹).

اور کس کا حوصلہ دل اوس کا اور اوس کا کرم
کوہ ہو کارِ اہم گر لامحالہ ہوگا کاہ
(۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۲۶). اُن کی زندگی میں رُپیہ لامحالہ سب سے اہم ترین چیز بن جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۹۵). مولانا کو لامحالہ اپنے ہی ذہن و فکر کے لالہ زار کو سجانا پڑا. (۱۹۸۸ ، اُردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام آزاد کا حصہ ، ۱۷). [لامحال + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُحْتاج (---ضم مع م ، سک ح) صف.
بے نیاز ، جس کو کسی کی احتیاج نہ ہو ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. موجد ممکن کا لازم ہے کہ واجب اور لامحتاج ہونا اور اس واجب کوں حق اور خدا اور اللہ کہتے ہیں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر، انتباہ الطالبین، ۸۲). [لا + محتاج (رک)].

---مَحْدُود (---فت مع م ، سک ح ، و مع) (الف) صف.
جس کی حد و انتہا نہ ہو ، حدبندی سے پرے ، حدود سے ماورا ، بے حد و حساب. یہ اس وسیع لامحدود قانون کی پہلی دفعہ ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۱۹).

میں ترا عبد تُو میرا معبُود ایک محدود ایک لامحدُود
(۱۹۸۳ ، حصارِ اَنا، ۱۳۷). (ب) امذ. (فلسفہ) **انسان مطلق.** یہ وہ لامحدود تھا ، جو تمھارے اندر ہے. (۱۹۷۳، النبی ، ۱۳۲). [لا + محدود (رک)].

---مَحْدُود سیٹ (---فت مع م ، سک ح ، و مع ، ی مج) امذ. (ریاضی) **اگر کوئی ایسا سیٹ ہو جو اپنے کسی واجب تحتی سیٹ کے اساوی القوت ہو تو کو لامحدود سیٹ کہتے ہیں (انگ : Infinite Set)** (نظریۂ سیٹ ، ۷۵). [لامحدود + سیٹ (رک)].

---مَحْدُودِیَت (---فت مج م ، سک ح ، و مع ، کس د ، فت ی) امث.
محدود نہ ہونے کی حالت ، بے کرانی ، بے پایانی ، بے حساب وسعت. محدودیت اور لا محدودیت میں یہاں بحث ہو رہی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۴۱۸). شعری اور جمالیاتی تجربوں کی لامحدودیت کا احساس ملنے لگا. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۲۱). [لامحدود (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مَحْسُوس (---فت مج م ، سک ح ، و مع) صف.
جو محسوس نہ ہو سکے ، جو محسوس نہ کیا جا سکے. زمین ... سورج کے گرد ایک لامحسوس اور خاموش گردش میں گرداں رہتی ہے (۱۹۸۹ ،کلیات احمد فراز (دیباچہ) [لا + محسوس (رک)].

---مُخْتَتِم (---ضم م ، سک خ ، فت ت ، کس ت) صف.
ختم نہ ہونے والا ، دائمی ، ابدی ، لامتناہی.

ہم ترے بندے ، ہمیں تجھ سے ملے
حُزن لازم ، حسرتِ لا مُختَتِم

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۱). [لا + ع : مختتم (خ ت م)].

---مَذْہَب (---فت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
جس کا کوئی مذہب نہ ہو ، ملحد ، مشرک ، دہریہ ؛ (مجازاً) وہ جس کا (معاملات وغیرہ میں) کوئی خاص مسلک نہ ہو ، ابن الوقت.

ہم لامذہب سب مذہب ہمرے
ہم لامشرب سب مشرب ہمرے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۸).

وہ لامذہب چڑھا جب بامِ عالم تاب پر اپنے
مسلماں ہر گرے ہندو کرے ہندو مسلماں ہر

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۸۲). ایک فریق کیوں دوسرے فریق کو بدعتی اور لامذہب کہتا ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۷۸). غلیظ ہیں اور آوارہ ہیں اور غیر منظم زندگیاں بسر کرتے ہیں اور لامذہب ہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۱). [لا + مذہب (رک)].

---مَذْہَبی (---فت م ، سک ذ ، فت ہ) امث.
لامذہبیت ، لادینیت ، الحاد ، دہریت نیز (معاملات وغیرہ میں) کسی خاص مسلک کی عدم پابندی ، ابن الوقتی.

برہمن کے سامنے قصاب ہوں
میری یہ لامذہبی ایمان ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۷۷). لامذہبی کچھ حکمت اور فلسفے کا خاصۂ لازمہ نہیں ہے. (۱۹۰۶ ، سائنس و کلام ، ۱ : ۳). [لامذہب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَذْہَبِیَّت (---فت م ، سک ذ ، فت ہ ، شد ی مع بفت) امث.
لامذہب ہونا ، الحاد ، لادینیت. یہ لامذہبیت ہی کا نتیجہ ہے کہ ترکان احرار نے بالشویک حکومت سے معاہدہ ... کر لیا (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، جون ، ۱۳۳). جواہر لال نہرو کی طرح ، لامذہبیت میں پرورش ہوئی تھی. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۲۹۶). [لامذہب (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مَرْکَزِیَّت (---فت م ، سک ر ، فت ک ، شد ی مع بفت) امث.
ارتکاز کی عدمیت (جماعت کا) انتشار ، عدم اجتماعیت ، بے مرکز ہونا. دہلی کی مرکزیت ختم ہونے کے بعد اسلامی تہذیب و تبلیغ کو جو فائدہ پہونچا اسے لامرکزیت نہیں کہا جا سکتا. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۶۲). وہ انتشار اور لامرکزیت کا شکار ہو کر اپنے معیار سے گر جائے گا. (۱۹۸۶ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۲۵). [لا + مرکز (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
جس کا کوئی مشرب نہ ہو ، بے مسلک ، بے عقیدہ ، بے دین ؛ مراد : لامذہب.

ہم لامذہب سب مذہب ہمرے
ہم لامشرب سب مشرب ہمرے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۸). [لا + مشرب (رک)].

---مَعْدُوم (---فت م ، سک ع ، و مع) صف.
جو معدوم نہ ہو ، موجود ، حاضر. لاموجود و لامعدوم ، خدا نہ موجود ہے نہ معدوم ، اس طرح قدیم نہ موجود ہے نہ معدوم. (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات ، میرا نظریہ ، ۴۷). [لا + معدوم (رک)].

---مَعْلُوم (---فت م ، سک ع ، و مع) صف.
جس کا علم نہ ہو ، جس سے واقفیت نہ ہو ، محض پوشیدہ ، لاعلم. لامعلوم عیب انسان کے دل میں گھس جاتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۰). ہم نے ... بہت سی نئی باتوں کا انکشاف کیا ہے جو اب تک ... مبہم و لامعلوم تھیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۸). [لا + معلوم (رک)].

---مَعْنَوِیَّت (---فت م ، سک ع ، فت ن ، شد ی مع بفت) امث.
معنی سے عاری ہونا ، بے معنویت ، مہملیت ، لایعنیت. جدیدیت کے عوامل تنہائی انسان ، زیست پرستی ، علامت پسندی ، لامعنویت حسن عسکری کی بیشتر تحریروں میں جدیدیت کو فروغ اور رنگ دینے اور اس کی تفسیر کرنے کے لیے کافی ہیں. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۵۱). [لا + معنوی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مَقْصَدِیَّت (---فت م ، سک ق ، فت ص ، شد ی مع بفت) امث.
مقصد نہ ہونا ، بے مقصدیت. کون بالکل ہی لایعنیت ، لامقصدیت ، حتیٰ کہ لالذتیت تک کا شکار ہے. (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۴۲). [لا + مقصد (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مَکاں (---فت م) (الف) امذ.
عالم قدس یا عالم الٰہی جو مکانیت اور جہت سے بری ہے ، الوہیت ، ربوبیت.

ہیں بیچوں بیچگونہ لامکاں لاصورۃ و لانشان

(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶).

کہ لامکاں و قلم اوجِ عرش ہور کرسی
فلک ستارے چندر سور برق ہور بدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۳).

اُٹ واں تے ترنگ کوں بھکیلیا
میداں میں لامکاں کے ٹھیلیا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰).

دل کو جو خوب دیکھا تو ہو ، کا مکان ہے
ہے اس مکاں میں ساری وہی لامکاں کی طرح
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۸۱).

کیا حقیقت دوجہاں کی وسعتِ دل کے حضور
لامکاں اک مختصر گوشہ ہے اس تعمیر کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۴).

زمیں کو تھا دعوے کہ میں آسماں ہوں
مکاں کہہ رہا تھا کہ میں لامکاں ہوں
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۹۴). مکاں اور لامکاں کے تقابل اور لفظ ساری کی پہلو داری نے اس شعر کو قدرِ اوّل بنا دیا ہے. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۱۳۸). (ب) صف. **وہ جو مکان یا جگہ کے بغیر ہو** (پلیٹس). [لا + مکان (رک)].

---مکاں پَرواز (---فت م ، پ ، سک ر) صف.
عالمِ بالا تک پہونچنے والا (نوراللغات). [لامکاں + پرواز (رک)].

---مکاں پَروازی (---فت م ، پ ، سک ر) امث.
عالمِ قدس تک پہنچنا ؛ (مجازاً) بہت اعلیٰ اور بلند پایہ ہونا.

حسد کیوں لامکاں پروازیِ افکارِ محسن کا
کسی دن معرکہ ہوگا عطارد میں سخنور میں
(۱۹۰۰ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۲۰۷). [لامکاں پرواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مکاں سَیر (---فت م ، ی لین) صف.
رک : **لامکاں پرواز** (پلیٹس). [لامکاں + سیر (رک)].

---مکانی (---فت م) امث.
۱. **لامکاں ہونے کی حالت ، لامکاں ہونا.**

کبھی یوں ہم بھی ملائیں ہاں میں ہاں ہر بات میں
دل میں جب گھر ہو تو کیسی لامکانی آپ کی
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال (مہدی) ، ۲۶۲).

وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست
مجھے اتنا بتاویں میں کہاں ہوں!
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۱۶). ۲. **بے گھر ہونا.** حیدرآباد سے یہاں منتقل ہونے کے بعد جو لامکانی کا عالم رہا اس میں نہ اپنی خبر رہی نہ دوسرے رفیقوں کی. (۱۹۶۸ ، نذر مسعود ، ۳۴۷). [لامکاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مکانِیَت (---فت م ، شد ی مع بفت) امث.
بے گھر ہونا (اصطلاحاً) لامکاں ہونے کی حالت یا کیفیت. دنیا میں دربدری بے یاری اور لامکانیت کے بھی کچھ اصول اور قاعدے ہیں. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۲ : ۷). [لامکاں + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مُمکِن (---ضم م ، سک م ، کس ک) صف.
جو ممکن نہ ہو ، ناممکن ، امکان سے باہر ، مشکل اور دشوار. پہاڑ کی قطار اس قدر بلند اور بینڈی ہے کہ اوس پر سے گزر لاممکن ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹). اِن عبارتوں کے حقیقی معنی لاواقعی ہے لاممکن ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲۴۶). [لا + ممکن (رک)].

---مُنْتَہا (---ضم م ، سک ن ، فت ت) صف.
جس کی انتہا نہ ہو ، بے حد وسیع ، بہت پھیلا ہوا ، بے حد ، بے کراں.

کچھ آج نئیں یہ غم نہ مٹے روزِ حشر تک
بے حد و بے شمار ہے لامنتہا ہے یہ
(۱۷۳۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۳۱۴). [لا + مُنْتَہا (رک)].

---مُنتَہانَہ (---ضم م ، سک ن ، فت ت ، ن) صف ؛ م ف.
غیر محدود. اگر ماحول کی جانب سے گیس پر پڑنے والے دباؤ کی قیمت میں لامنتہانہ طور پر چھوٹی سی کمی کردی جائے تو نظام اور ماحول کا توازن ٹوٹ جائے گا. (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۲۴). [لامنتہا (بحذفِ ا) + نہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---مَوت (---و لین) صف.
کبھی نہ مرنے والا ، لافانی ، لایموت ، حئی.

ایسی بھی کہیں ہے بات اے یار
لاموت کو بولے مار ہے مار
(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۲۲). [لا + مَوت (رک)].

---مَوجُود (---و لین ، ضم ج) صف.
جو موجود نہ ہو ، غائب ، نابود (موجود کی ضد). انسان کی کبریائی ... فطرت یا غیرذات پر عمل پیرا ہونے میں ہے نہ کہ فطرت کو لاموجود اور نابود سمجھنے میں ہے. (۱۹۶۱ ، ادب اور شعور ، ۱۸۸). [لا + موجود (رک)].

---نُسَلِّم (---ضم مع ن ، فت س ، شد ل بکس ، ضم م) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) ہم تسلیم نہیں کرتے ، ہم نہیں مانتے ، (یہ) ہمارے نزدیک درست نہیں (نوراللغات). [لا + ع : نسلم (س ل م)].

---ئے نافیہ / نفی (---کس مع ف ، فت ی / فت ن) امذ.
(قواعد) وہ حرف «لا» جو نفی کے معنی دیتا ہے. خلاصہ یہ ہے کہ لاۓ نافیہ کی جھاڑو لا اور دل کے ایوان سے شرک فی الوجود کی گرد جھاڑ ڈال. (۱۸۵۱ ، نادراتِ غالب ، ۲ : ۱۸). مدح اور مذمت دونوں کے لحاظ سے عقلمند لوگ انہیں لائے نفی کی حیثیت دیتے ہیں. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۱۰۸). عربی سے باخبر شخص یہ جان لے گا کہ یہاں «لا» دراصل لائے نافیہ نہیں بلکہ لام کے فتحہ کو ذرا کھینچ کر پڑھنے سے لا کی صورت ہو گئی ہے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۱۲). [لا + ے (حرفِ اضافت) + نافیہ / نفی (رک)].

---نِشان (---کس ن) صف.
بے نشان ، جس کا پتا اور نشان نہ مل سکے ، بے سراغ ، غائب ، حواسِ خمسہ کی رسائی سے بالاتر.

میں بیچوں بیچگونہ لامکاں لاصورۃ و لانشاں
(۱۵۸۲، کلمۃ الحقائق، ۳۶). [لا + نِشان (رک)].

---نُور (---و مع) صف.
بے نور، جس میں نور نہ ہو، بُجھا ہوا، بےجان. حقیقت مطلقہ نور ہے اور مادہ لانور ہے. (۱۹۸۳، اردو ادب کی تحریک، ۸۵). [لا + نور (رک)].

---نِہایَت (---کس ن، فت ی) صف؛ م ف.
بے حد و انتہا، غیرمحدود، لامتناہی، لامنتہا. اس کی ستایش لانہایت خامہ اور زبان میں دائر اور سائر ہے. (۱۸۳۷، ستۂ شمسیہ، ۱ : ۲). پس منظر میں جو آپ نے ایک شان «لانہایت» کی پیدا کر دی ہے وہ کسی معمولی نقاش کے فکر کا نتیجہ نہیں ہو سکتی. (۱۹۲۳، مکتوبات نیاز، ۸۰). ہر حادث سے قبل حادث یا عدم حادث موجود ہے ... ابتداؤں کا سلسلہ لانہایت جا رہا ہے. (۱۹۵۹، تفسیر ایوبی، ۸۳). [لا + نہایت (رک)].

---نِہایَتی (---کس ن، فت ی) امث.
بے حد و انتہا ہونے کی صفت، غیرمحدودیّت.
ہم کہ زندانیٔ سنین و شہود ہم میں کیوں لانہایتی کا شعور
(۱۹۶۳، الف، ۱۱۵). [لانہایت + ی، لاحقۂ کیفت].

---وارِث (---کس ر) صف.
۱. وہ (شخص) جس کا کوئی والی وارث نہ ہو، نگوڑا ناٹھا. مسلمانوں کے صغیرالسن بچے یتیم اور لاوارث رہ جاتے ہیں. (۱۸۷۶، تہذیب الاخلاق، ۲ : ۵۹۱). جہانگیر نے ... یہ حکم دیا کہ جو شخص لاوارث مرے اس کے متروکہ سے مسجدیں اور سرائیں ... تعمیر کیے جائیں. (۱۹۱۴، شبلی، مقالات، ۶ : ۲۰۷). پھر بھی لوگ مجھے پکڑدھکڑ اسپتال لےگئے اُسے لاوارث سمجھ کر مُردہ خانے میں پھینک دیا گیا تھا. (۱۹۹۳، افکار، کراچی، اپریل، ۱۷). **۲. وہ (چیز) جس کا کوئی حق دار نہ ہو، بےمالک (مال).** لاوارث مال کے لیے کہنڈی مقرر کیا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۶۱۶). [لا + وارث (رک)].

---وارِث خِطّہ (---کس ر، خ، شد ط بفت) امذ.
(فوج) دونوں حریفوں کے مورچوں کے درمیان کی زمین؛ زمین جس کی ملکیت مشتبہ ہو، وہ علاقہ جو دو حریف ملکوں کے درمیان واقع ہو اور اس کی ملکیت متنازع ہو. آزاد کا منصوبہ ہے «لاوارث خطہ (دونوں فوجی حریفوں کے مورچوں کے درمیان وہ علاقہ جس کی ملکیت مشتبہ ہو) میں چند منتخب ممبروں کو فوجی تربیت کے لیے برکت اللہ کے پاس روانہ کرنا اور اسلحہ اور دیگر گولا بارود تیار کرنا. (۱۹۲۴، ابوالکلام آزاد کے پاسپورٹ کا خفیہ فائل، نگار، کراچی، فروری ۱۹۹۰، ۳۱). [لاوارث + خطّہ (رک)].

---وارِثا (---کس نیز سک ر) امذ.
رک: لاوارث.
ٹھنوں میں کیوں اُڑاتے ہو انگریزی دانوں تم
لاوارثا سمجھ کے ہمیں آنکھ مار کے
(۱۹۷۰، غبارِ کارواں، ۱۶۳). [لاوارث (رک) + ا : لاحقۂ تذکیر].

---وارِثی (---کس نیز سک ر) امث.
۱. وارث نہ ہونے کی صورت حال، والی وارث نہ ہونا؛ (مجازاً) پرسان حال نہ ہو. موروث زندگی میں لاوارثی کا مزہ چکھتا ہے. (۱۹۳۱، یادگار روزگار، ۵۲). تنہائی اور لاوارثی کیا ہوتی ہے مجھے اپنی بیماری کے دوران محسوس ہو رہا تھا. (۱۹۸۷، پلک پلک سمٹی رات، ۱۰۹). **۲. وہ چیز جس کا کوئی مالک نہ ہو، جس پر کوئی دعویٰ نہ کرسکے.** تمام مال بوجہ لاوارثی نزول ہو جائے. (۱۸۹۳، ایکٹ ۱۹، ۱۸۷۳، ۱۶). [لاوارث (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---وارِثی چِٹّھی / خط (---کس ر، کس چ، شد ٹھ / فت خ) امث.
وہ خط جو مکتوب الیہ تک پتہ کی غلطی کی وجہ سے پہنچایا نہ جا سکے اور ڈاک خانے واپس آ جائے (ماخوذ : نوراللغات).
[لاوارثی + چٹھی / خط (رک)].

---واقِعی (---کس مع ق) صف.
غیرحقیقی، فرضی. ان عبارتوں کے حقیقی معنی لاواقعی ہے، لاممکن ہے. (۱۹۲۳، مفتاح المنطق، ۲۳۶). [لا + واقع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---والِد (---کس ل) صف (قدیم).
جس کا باپ نہ ہو، جس کا پیدا کرنے والا نہ ہو، جو ولدیت کا محتاج ہو.
لاولد، لاوالد، لاآل اس کے مرد درویش عیال
(۱۶۵۳، گنج شریف، ۹۱). [لا + والد (رک)].

---وَاللّٰه (---فت و، غم ال، شد ل بد) قسم.
نہیں، خدائے تعالیٰ کی قسم جیسا تم کہتے یا سمجھتے ہو ایسا نہیں، خدا کی قسم ایسا نہیں.
حسین امام نے رو کر کہا کہ لا واللہ
امام ہو کے خلافِ خدا کروں میں آہ
(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۳ : ۱۷۷). لاواللہ ہم اس واقعے کو کبھی نہ لکھتے. (۱۹۳۳، ذوالنورین، ۲۱). [لا + ع : و (حرف قسمیہ) + اللہ (رک)].

---وُجُود (---ضم و، و مع) صف.
وجود نہ رکھنے والا، نیست، معدوم، نادر، نایاب.
ہو گیا ہے قطع تیرا دستِ جود
تو سخاوت کو ہے سمجھا لاوجود
(۱۸۹۹، مثنوی نان و نمک، ۲۰). دوستی نایاب اور لاوجود چیز کا خیالی نام ہے. (۱۹۳۱، یادگار روزگار، ۵۶۲). [لا + وجود (رک)].

---وَطَن (---فت و، ط) صف.
جس کا کوئی وطن نہ ہو، ہر جگہ رہ سکنے والا. اقبال دنیائے اسلام کے ناقابل تقسیم ہونے اور اسلام کے لاوطن ہونے کے قائل تھے. (۱۹۸۶، اقبال اور جدید دنیائے اسلام، ۲۸۲).
[لا + وطن (رک)].

---وَلَد (---فت و ، ل) صف.
جس کے اولاد نہ ہو ، جس سے کوئی پیدا نہ ہوا ہو.

لا ولد ، لا والد ، لا آل
اُس کے مرد درویش عیال

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۹۱).

جہاں دل بند ہو ناجی کا وہیں آوے خلل کرنے
رقیبِ لاولد ناصح گویا لڑکوں کا باوا ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۹). ایک روز پہلی جورو سے ... کہا کہ جو کوئی لاولد مرتا ہے دوزخ میں جاتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۴۳). پہلا سردار لاولد مر گیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۵۸). چوتھے صاحبزادے نوعمر لاولد مرگئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۱۶۶). غالب ایک لحاظ سے لاولد تھے...سولہ سالہ ازدواجی زندگی میں ان کے سات بچے پیدا ہوئے لیکن کوئی بھی بحیات نہ تھا. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۷). [لا + ولد (رک)].

---وَلَدی (---فت و ، ل) امث.
بے اولادا پن ، اولاد کا نہ ہونا.

مجھے لاولدی سے طمع نے آ گھیرا
اور لڑکا بھی پری زاد تھا

(۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۵). لاولدی کے سبب سے اپنے مال و املاک کے لیے ایک وارث چاہتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۶۸). خدا نے کوئی اولاد نہ دی تھی ، حنّہ کو لاولدی کا نہایت صدمہ تھا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۳). ان کی لاولدی کا خلا بندر کی پیاری پیاری باتوں نے پُر کر دیا تھا. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۶۵). [لاولد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَلدِیَت (---فت و ، ل ، کس مج د ، فت ی) امث.
بے اولاد ہونے کی صورتِ حال. انیس ناگی غالب کی خاندانی ، ازدواجی ... اور لاولدیت کے معاملات ... زیر بحث لائے ہیں. (۱۹۸۶ ، غالب ایک شاعر ، ایک اداکار ، ۸). [لاولد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---و نَعَم (---و مع ، فت ن ، ع) کلمات نفی و ایجاب.
« ہاں » اور « نہیں » ؛ مراد : اقرار یا انکار میں صاف جواب نیز ٹال مٹول ، حیل حُجّت ؛ بہانہ ، ٹالنا. ہر چند پنشن کے باب میں ہنوز لا و نعم نہیں ، مگر کچھ فکر کر رہا ہوں. (۱۸۶۰ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۵۱). اس خط کا جواب لا و نعم میں بذریعۂ تار دے دیں. (۱۹۱۴ ، سید سلیمان ندوی ، ۲۱۸). [لا + و(حرف عطف) + ع : نعم (ن ع م)].

---ہُوت (---و مع) امذ.
۱. (تصوّف) عالمِ ذاتِ الٰہی جس میں سالک کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے ، گنجِ مخفی ، مقامِ محویت. چوتھی منزل لاہوت سو عارف الوجود کے شہر کوں پونچے. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳).

ہمیشہ وہ رہتے ہیں جبروت میں
کدیں جا کے بستے ہیں لاہوت میں

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (از قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۱)).

تجھ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھ عشق کا مجھ دل منیں جبروت اور لاہوت ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۰). تب سا کنانِ ملکوت و لاہوت و مالک دو جہاں مشتاق دیدار حبیب ہوے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۶۴). دوسرا وہ عالم ہے جو دل کی آنکھ کو دکھائی دیتا ہے ، اس کو عالمِ باطنی یا معنوی یا روحانی یا لاہوت کہتے ہیں. (۱۸۹۴ ، تعلیم الاخلاق ، ۸). ناسوت ایک مقام کا نام ہے اس کے بعد اس سے اونچا ملکوت ہے ، لاہوت ہے ، جبروت ہے ، ہاہوت ہے. (۱۹۲۶ ، کائنات بیتی ، ۱۲). ان کا انقسام یا بالفاظِ دیگر لاہوت اور ناسوت کا انقسام مٹ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۷). **۲. (تصوّف) وہ حیات جو اشیائے ناسوت میں ساری و طاری ہے جس کا محل روح ہے نیز مرتبۂ ذات** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۲۱). [لا + ہوت (رک)].

---ہُوتی (---و مع) (الف) صف.
لاہوت (رک) سے منسوب ، عالمِ لاہوت کا ، مقام محویت کا. جہاں کو بوسیلۂ ذاتِ پاک مظہر کُل موجودات مصدر لاہوتی مجمع صفات ... مرتب کیا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲).

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۸۳) . اعلیٰ ظرف ، وسیع النظری اور سیر چشمی راقم الحروف کے نزدیک ملکوتی اور لاہوتی صفات ہیں جو ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کے حصے میں نہیں آتیں. (۱۹۸۹ ، فاران ، کراچی ، ستمبر ، ۴۸). (ب) امذ. **وہ سالک جسے فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہو.**

ناسوتیوں سے چھین کے صبر و قرار و ہوش
لاہوتیوں کو وجد کے عالم میں لائے جا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۵۸). [لاہوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہُوتِیَت (---و مع ، کس مج ت ، فت ی) امث.
لاہوتی ہونے کی کیفیت ، لاہوتی ہونا. ایک خصوصیت تو ہے لاہوتیت اور دوسری نورانیت. (۱۹۸۲ ، تفسیاتی تنقید ، ۲۵۳). [لاہوت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---یَبْقا / یَبْقیٰ (---فت ی ، سک ب/ا بشکل ی) صف.
باقی نہ رہنے والا ، فانی ، فنا ہو جانے والا.

مالِ دنیاے دوں ہے لا یبقیٰ
علمِ دین لایزال دے یارب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۶). [لا + ع : بقیٰ (ب ق ی)].

---یَتَجَزّا / یَتَجَزّیٰ (---فت ی، ت ج، شد ز ا بشکل ی) صف.
جس کے جزو نہ ہو سکیں ، جو تقسیم نہ ہو سکے ، ناقابلِ تقسیم جسم اگر اجزائے لایتجزیٰ سے مرکب ہو تو یہ اجزا باہم ملیں گے یا نہیں . (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۱۰) .

وہ داستان کے ایسے اجزاْ ہیں جن کو اجزائے لایتجزاْ قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۴۴). [لا + ع : یتجزا/یتجزیٰ (ج ز ء)].

---یَحْزَنُون (---فت ی ، سک ح ، فت ز ، و مع) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) وہ کسی بات پر حزن و ملال نہیں کرتے (کلامِ پاک کی آیت جس میں مومنین کی طرف اشارہ ہے).

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر
شریکِ زمرۂ لایَحْزَنُون کر

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۴). [لا + ع : یحزنون (ح ز ن)].

---یُخْلِفُ الْمِیعاد (---ضم ی ، سک خ ، کس ل ، ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ی مع) فقرہ.
عربی فقرہ اردو میں مستعمل) اِنّ اللہ لَا یُخلِفُ المِیعاد (اللہ تعالیٰ وعدہ خلاف نہیں کرتا) کا مخفف.

اے مسلماں ہر گھڑی پیشِ نظر
آیۂ لا یُخلِفُ المیعاد رکھ

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۲۲). [ع].

---یَزال (---فت ی) صف ؛ امذ.
ہمیشہ رہنے والا ، بے زوال ، پائدار ؛ قدیم ، ازلی و ابدی (عموماً خدا تعالیٰ کے لیے مستعمل).

مخلوق کا سخن وہی اب بے زوال ہے
خالق کی حمد میں جو کہ وہ لایزال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹).

اے نائبِ مصاحبِ دادارِ بے ہمال
دے مشورت شریکِ خداوندِ لایزال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۴). سبحان اللہ ! صلحِ کُل عجیب دولتِ لایزال ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۹۱). اللہ تعالیٰ کی رحمتِ لایزال کے دروازے ان پر کُھلے رہیں. (۱۹۳۶ ، غالب ، غلام رسول مہر ، ۹). ایک معمولی مکھی بھی خدائے لایزال کی رحمتوں سے نوازی گئی. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۳۵). [لا + ع : یزال (ز و ل)].

---یَزالی (---فت ی) (الف) صف.
لایزال (رک) سے منسوب ، ازلی ، قدیمی.

مجے مذہبِ لایزالی کی سوں
مجے مشربِ لاابالی کی سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).

بجا لیا حکم دیں مرد جلالی
سبل بل پہلوانِ لایزالی

(۱۶۸۴ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۲۲۰).

الٰہی کر لبالب جام خالی
دکھا مجھ کوں جمالِ لایزالی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۶).

قیامت میں جو دیکھا جلوہ حسنِ لایزالی کا
تصور بندھ گیا ہم کو کسی کی بےمثالی کا

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۱۷).

پاک ہو جانے گا نیند اور موت کے اطلاق سے
جس میں ہو بیتاب پیدا لایزالی کیفیت

(۱۹۳۸ ، کلیات بیتاب ، ۳۴). (ب) امث. **لایزال ہونا ، ابدی ہونا** ایک ربِ مسبب الاسباب ، روح کی لایزالی ، گناہ اور اس کی پاداش کے بجائے اب ہم فطری انسان کو اور اس کی اس دنیا کو جو سائنس نے بےنقاب کی ہے حقیقتیں تسلیم کرتے ہیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۲۷۸). [لایزال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---یَزَل (---فت ی ، ز) صف.
رک : لایزال ، ازلی ، دائمی ، قدیم. یہ منزل قدیم اور لاانتہا ، یعنی سکونِ محض کی منزل ہے ، یہ صفر ہے ، غیر متحرک اور قائم لایزل و لایزال. (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۲۹۰). [لا + ع : یزل (یزال (رک) کی تخفیف)].

---یَزُول (---فت ی ، و مع) صف.
رک : لایزال ، ازلی و ابدی.

خود فنا ہو کر ، شہادت کی ادا توحید کی
یعنی اس کی ذات ہے بس ، لم یزل اور لایزول

(۱۹۲۸ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۶۶). [لا + ع: یزول(زول)].

---یَعْقِل (---فت ی ، سک ع ، کس ق) صف ؛ امذ.
بے عقل ، نادان ، غافل ، بے خبر. اس لایعقل کوں ، اس جاہل کوں ... اس باغ میں تی باہر کاڑو. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۳).

ہرزہ بکتا ہوں مجھے معذور رکھ
مست لایعقل ہوں متوالا نہیں

(۱۷۴۳ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۶۹).

قیامت ہے کوئی معروف کوچہ ذوق بخش اُس کا
کہ آ کر وجد میں ہشیار و لایعقل اُچھلتا ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۵۱). اشخاص انہیں پُرجوش اور لایعقل بنانے والے ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۲۹).

جنوں دل کو نہ میرے بیٹھنے دے
اُٹھا دے مست لا یعقل بنا کر

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۵۸). جو لوگ زندگی میں احمق اور لایعقل مشہور تھے جب ان کے دماغ کو وزن کیا گیا تو تئیس اوقیہ سے کسی حالت میں زیادہ ثابت نہیں ہوا. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) مسلمان عورت ، ۴۰). [لا + ع : یعقل (ع ق ل)].

---یَعْقِلانَہ (---فت ی ، سک ع ، سک ق ، فت ن) صف.
بے عقلوں ، نادانوں ، غافلوں یا حیوانوں کا سا.

لایعقلانہ طرز ہیں سارے جہان کے
کیسی شراب دور میں ہے آسمان کے

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۱۸۶). [لایعقل + انہ ، لاحقۂ صفت].

---یَعْقِلی (---فت ی ، سک ع ، کس مج ق) امث.
نادانی ، بےعقلی ، غفلت. جس طریقے کو حضرات علماء نے انہوں نے دیکھا ، لایعقلی ، ناسمجھی ، ناعاقبت اندیشی پر محمول کیا. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۷). [لایعقل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- یَعْلَم (---فت ی ، سک ع ، فت ل) صف.
جاہل ، ناواقف ، بے علم ، غافل. ایسے لایعلم مصور سے کیا صناعی کی امید ہو سکتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۲). [لا + ع : یعلم (ع ل م)]

--- یَعْنِی (---فت ی ، سک ع) صف.
بے معنی ، بے سروپا ، لغو ، مہمل ؛ فضول. خدا کہا ای جانتے ہیں کہ جینا سو دنیاں میں اچھے ہے کہ کھیل کھیل تے لایعنی وقت گمان تے ہور اپن بڑے ہیں کر کہتے ہور دوسرے کوں کم گنتے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۶۵).

یہ جو سودا بکے ہے لایعنی
آپ کرتا ہے دزدیٔ معنی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۱). دربان نے ... کچھ لایعنی اور ناشائستہ کہا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۳۸). میں نے ازراہِ تعجّب کے پنڈا سے کہ میرا دوست تھا کہا کہ یہ کیا لایعنی حرکت ہے. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۶۸).

زندگی بھر یوں تو اُس نے آہ دُکھ پایا بہت
ضبطِ غم کی سعی لایعنی میں غم کھایا بہت

(۱۹۱۴ ، نقوشِ مانی ، ۱۳). ہمارے ہاں حالی کو پوری غزلیہ شاعری لایعنی دکھائی دینے لگی تھی. (۱۹۸۷ ، ملّتِ اسلامیہ تہذیب و تقدیر ، ۱۳۶). [لا + یعنی (رک)].

--- یَعْنِیَت (---فت ی ، سک ع ، کس ن ، فت ی) امث.
بے معنویت ، لغویت ، بے سروپائی ، بے تکا پن. وجود کی اس کمتری اور بے معنویت نے انسان کو لایعنیت اور مغائرت کے علاوہ فنا آشنا بھی کیا ہے. (۱۹۸۸ ، کچھ نئے اور پرانے شاعر ، ۱۳۸). [لایعنی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- یُغْلَب (---ضم ی ، سک غ ، فت ل) صف.
جس پر کوئی غالب نہ آ سکے ، جو شخص مغلوب نہ ہو سکے ، ناقابلِ تسخیر. اسلام ایک لایغلب اور فوق العادت قوّت ہے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۹۰).

ہے یہ اک قوّتِ لایغلب و فوق العادت
حُسن میں ناز ہو معشوق میں بے پروائی

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۲۵۳). [لا + ع : یغلب (غ ل ب)].

--- یَقِینِیَّت (---فت ی ، ی مع ، شد ی مع بفت) امث.
بے یقینی کی حالت ، بدگمانی ، بے اعتباری. انسانی سماج میں جاری و ساری بیہودگیاں ، الفاظ کی کوکھ کا بڑھتا ہوا بنجر پن ، لایقینیت اور فسردگی کا فروغ ایسے مسائل ہیں جن سے ان کی شاعرانہ فکر کا وظیفۂ حُسن کاری نبرد آزما رہتا ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۵۳). [لا + یقین (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- یُمْلَک (---ضم ی ، سک م ، فت ل) صف.
جس کو ملکیّت نہ بنایا جا سکے ، جس پر تصرف نہ ہو سکے ، جو مملوک نہ ہوسکے (حدیث الوقف لایملک ـ مال وقف کو ملکیت نہیں بنایا جا سکتا) سے ماخوذ).

مال کیا جان مری وقف ہے اور لایملک
میں فقیر اور فقرا ہوتے ہیں سب لاوارث

(۱۸۷۵ ، شہید (احمد علی) ، د ، ۵۵) [لا + ع : یملک (م ل ک)

--- یَمُوت (---فت ی ، و مع) صف.
۱. غیر فانی ، نہ مرنے والا ، امر. بجز لایموت کے سب معدوم و ناپیدا ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۵۷).

ہے بھر جدی اور دلو و میزان و حوت
ہے بھر قوس باقدرتِ لایموت

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸). اس جذبہ کو لافانی اور لایموت بنا دینے والی گہری حقیقت. (۱۹۴۳ ، تذکرۂ شاعراتِ اردو ، ۶۴۵).
۲. جو زندہ رہنے کے لیے کافی ہو ، ذرا سا ، تھوڑا سا (خوراک وغیرہ عموماً قوت کے ساتھ مستعمل). حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم تھا کہ اپنی مزدوری سے قوت لایموت حاصل کریں. (۱۸۸۳ ، تذکرہ غوثیہ ، ۲۳۹). جس وقت یہ قوتِ لایموت مل گئی تو پھر اُسے کوئی چیز خوابِ غفلت سے بیدار نہیں کر سکتی. (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۱۳۹).

میرے دم سے پھوٹتی ہے وہ اُمنگ
جھونپڑوں میں جو ہے قوتِ لایموت

(۱۹۴۹ ، سر و سامان ، ۱۱۱). [لا + یموت (رک)].

--- یَنَام (---فت ی) صف ؛ امذ.
نیند اور اونگھ سے پاک ، کبھی نہ سونے والا ، ہمیشہ جاگنے والا ، بیدار ؛ مراد : اللہ تعالیٰ.

سلطان اگرچہ خواب میں غافل مدام ہے
کیا فکر ذاتِ حضرتِ حق لاینام ہے

(۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۵).

عشاقِ سلطنت یہ کیا خواب و خور حرام
دکھلا کے خوابِ فتح شہِ لاینام نے

(۱۹۱۳ ، فردوسِ تخیل ، ۷۱). [لا + ع : ینام (ن و م)].

--- یَنْحَل (---فت ی ، سک ن ، فت ح) صف.
جو حل نہ ہو سکے (مسئلہ وغیرہ) ، جس کے حل کرنے کی ضرورت ہے ، غیر حل شدہ ، جو کُھل نہ سکے (گرہ وغیرہ).

اب توں کر تشخیص ، جو کچھ بول دے
مرضِ لاینحل کا عقدہ کھول دے

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۵۰).

سر اٹھا خوابِ تغافل سے ذرا ہوش میں آ
حل ہوے جتنے کہ عُقدے تھے ترے لاینحل

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۷). یہ مسئلہ اب بھی اسی طرح لاینحل ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۵۰). ابھی بہت سے معاملات لاینحل پڑے ہیں. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۷۹). [لا + ع : ینحل (ح ل ل)].

--- یَنْحَل پَن (---فت ی ، سک ن ، فت ح ، پ) امذ.
حل نہ ہو سکنے کی حالت یا صورتِ حال. جبر و قدر کی بحث سے قبل یہ بات سمجھنی ضروری ہے کہ لاینحل پن کیا چیز ہے. (۱۹۷۳ ، مسئلہ جبر و قدر ، ۴). [لاینحل + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ یَنْفَع (ـــفت ی ، سک ن ، فت مع ف) صف.
بے فائدہ ، بے سود ، فضول. مؤلف تاریخ ہذا نے اوس کا ترجمہ لاینفع سمجھا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۵).

جہل ہے کسب علم لاینفع یاد رکھ اے جواں پر ارمان!

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۸۵). [لا + ع : ینفع (ن ف ع)].

ـــ یُنْفَک (ـــضم ی ، سک ن ، فت ف) صف.
جو جُدا نہ ہو سکے ، اٹوٹ.

زبان پر ہو گیا ہے نام اس کا حرفِ لاینفک
نگینِ کندہ سے ظاہر مرا ذکر زبانی ہے

(۱۸۸۳ ، اُنس ، د ، ۲۷). جب ایک نیا فرد اس جنس ... کا وجود میں آتا ہے تو ایک نئی لاینفک نسبت پیدا ہوتی ہے. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۶). یہی تھیٹر کے وہ اجزائے لاینفک ہیں کہ جن کے بغیر تھیٹر اور ڈرامے کا تصور ممکن نہیں. (۱۹۸۶ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۱۹). [لا + ع : ینفک (ف ک ک)].

ـــ یَنْقَسِم (ـــفت ی ، سک ن ، فت ق ، سک س) صف.
جو تقسیم نہ ہو سکے ، ناقابل تقسیم. حقیقت واقعیہ بسیط ، قطعی مجرّد اور لاینقسم ہے . (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۴۲۴). [لا + ع : ینقسم (ق س م)].

...لا لاحقہ.
بطور لاحقۂ تصغیر اُردو میں مستعمل جیسے کوٹلا (کوٹ - قلعہ سے) ، کٹھلا (کوٹھی سے) کھنڈلا (کھنڈ سے) ... وغیرہ (وضعِ اصطلاحات ، ۱۳۶).

لاب (۱) امذ ؛ ~ لابھ.
۱. رک : لابھ جو فصیح ہے ، فائدہ ، نفع.

سونی بول جس تھیں دراس آنے کونے
کہ تس بول تیں لاب بن ہان ہونے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۷).

شاہ کہیں گے جو سن مرحبا مشتاقیا
اوہی بجھے ہے صلۂ اوہی اہے منج کوں لاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (اردو ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۱)).

سو تب بیل پوچھا کہ مج باب میں
دھنی کچ کہیا زیاں ہور لاب میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲).

تجھ حُسن کے بازار میں ہونے گا اسی کوں لاب کچھ
خرچے گا جیو کا نقد ہور سودا کرے ہرپھیر کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجاپوری ، د ، ۲).

جو کوئی ساتھ ہو تو کم ہو صواب
اکیلا جو جاؤں تو ہو بہت لاب

(۱۷۶۸ ، قصہ قاضی و چور کا (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱)).

اگر گیارہویں گھر میں ہوں یہ عیاں
کہ ہے لاب اور عمر کا یہ مکاں

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۳۸). **۲. تفریح ، مزہ ، لطف.**

اس عشق کے کوچے میں کچھیک لاب سو ہو ہے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ (دکھنی اردو کی لغت)).

اسی باغ میں خسروی داب سوں
کرن سیر آیا بڑے لاب سوں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۴). **۳. ملنا ، پانا** (قدیم اردو کی لغت)). [لابھ (رک) کا ایک املا].

لاب (۲) امث.
(کاشت کاری) **دھان کی پنیری ، پود (عموماً لگانا کے ساتھ مستعمل).** لاب لگانے کے ایک دو دن پہلے کھیت میں پانی بھر کر لاب لگا دی جائے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۵۸). [ہن].

لابِٹ (کس نیز فت ب) امذ.
چڑیا سے بڑا خاکی رنگ کا ایک شکاری پرندہ. ایک شکاری پرند ہے جسے شیر کنجشک کہتے ہیں ، ہندی میں لابٹ نام ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۴۷). [مقامی].

لابْسْٹَر (سک ب ، س ، فت ٹ) امث ؛ امذ.
جھینگا مچھلی ، ایک بڑی خوردنی آبی ڈنٹھل نما آنکھ والی دہ پا قشردار مچھلی جس کے دو بڑے پنجے ہوتے ہیں جو ٹانگوں کی پہلی جوڑی کی اصلاح شدہ صورت ہے. اگر لابسٹر بڑی ہوں تو آٹھ ورنہ دس عدد لے لو. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۳۵). [انگ : Lobster].

لابِنگ (کس ب ، غنہ) امث ؛ ~ لوبنگ.
کسی نکتے یا کسی مسئلے کی تائید یا تردید کے لیے دوسروں کو ہموار کرنا ، ہم خیال بنانا ، اوروں پر زور ڈالنا ، اپنا موافق بنانا. پاکستانی سفیر شاہنواز اس سلسلے میں لابنگ کر رہے ہیں . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ مارچ ، ۱۱). [انگ Lobbying].

لابَہ (فت ب) امث.
نرم خوئی ، خوشامد ؛ آرزو ، خواہش. سب سے بصد لابہ و آرزو بیعت لو. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۸۸).

نخوتِ کلچھر اگر لندن کو ارزانی ہوئی
یاد ہے کاشی کو بھی ڈھب لابۂ اورنگ کا

(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۵۰۵).

صداقت کو لاغ و لابہ سے کد
نفاق و دروغ رطب لساں

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲). [ف].

ـــ گَری (ـــفت گ) امث.
چاپلوسی یا خوشامد کرنا ، مکھن لگانا. سامنے اپنے بلایا اور کمال لابہ گری و دلجوئی سے کہا ... کبھی تجھ سے یہ انجمن ہماری خالی نہووے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۴۴۶). عذر پذیری کے زمانے میں بزرگانِ دولت کا تکبر اور بڑھا اور لابہ گری اور نیاز گزاری کام میں نہ آتی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۰).

مانا کہ لیگ کرتی ہے ڈھگوں کی پرورش
پنجابیوں کی لابہ گری کی خوبہ سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۲۹).

ایثار کا دیں قوم کو جو درس وہی
پیشہ کریں بے ضمیری و لابہ گری

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۳۴). [لابہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لابی امث.
۱. (اَ) **(سیاست) پیش ایوان ، غلام گردش جہاں ممبر رائے دینے کے لیے جاتے ہیں نیز (پارلیمنٹ کا) بڑا کمرہ جو لوگوں کے لیے کھلا ہو اور مقنّنہ کے اجلاس گاہ سے متصل ہو.** یہ لابی ہے جو اردو میں پارلیمنٹ کے اس بڑے کمرہ کے لئے رائج ہے جس میں پبلک کو آنے کی اجازت ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹) . (اَا) **(سیاست) کوئی شخص یا لوگوں کا گروہ جو خاص مفادات کی نمائندگی کرتے ہوئے ذاتی ترغیب کے ذریعے قانون سازوں پر رائے دینے اور دوسرے فیصلے کرنے کے معاملے میں اثر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے.** یہ سارا شاخسانہ اسرائیلی اور امریکی لابی کا تھا. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۵۲). ۲. **برآمدہ ، کھلا کمرہ جو انتظارگاہ یا گزرگاہ کے طور پر کسی تھیٹر یا کمروں والی عمارت یا ہوٹل میں استعمال ہو.** ہوٹل کی لابی میں اس کے نام تین خط تھے. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۲۶۴). [انگ : **Lobby**].

---باز امذ.
(سیاست) **حمایت حاصل کرنے والا ، رائے پر اثرانداز ہونے والا (ممبروں کے) ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا.** لابی ... اس کا مرکب «لابی باز» بھی اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹) . [لابی + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

لابھ امذ.
۱. **فائدہ ، نفع ، سود .** پہلی حکایت مترِ لابھ کی یعنی فائدہ جو یاروں سے یاروں کو حاصل ہو. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۷). مسلسل اور مفصّل لکھو جس سے پڑھنے والوں کو کچھ لابھ بھی ہو. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲۱).

لیکن اس سے اُن جسموں کو اب کیا
لابھ ہے جو خود تو اب مٹی ہیں اور

(۱۹۷۲ ، لوحِ دل (کلیاتِ مجید امجد) ، ۴۹۹). ۲. **حرص ، طمع ، لالچ.**

حرص ہوس ، شوبھا ، لوبھ لابھ مایا
کتنے جال ، جنجال بنا لیے ہیں

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۹۲). ۳. **تحصیل ، اکتساب ، حصول ؛ بالائی آمدنی ، رشوت ؛ نجوم چاند کی گیارہویں منزل** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [س : **लाभ**].

---اُٹھانا محاورہ.
۱. (کسی سے) **فائدہ اُٹھانا ، نفع حاصل کرنا.** سادھارن لکھے پڑھے ... اس سے لابھ اُٹھا سکتے ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۶). سجنوں نے اپنے گھٹے ہوئے سر پجاریوں کے حضور میں پیش کر کے لابھ اُٹھایا. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغِ حسن) ، مطائبات ، ۱ : ۱۲۴). ۲. **کمانا دھمانا ، منافع کمانا ، کھانا** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---بغیر/بنا پر کے نہیں/نہیں پرکے کہاوت.
خدا تعالے کی امداد کے بغیر فائدہ نہیں ہو سکتا نیز لالچ بغیر عبادت بھی نہیں کرتے (فرہنگِ آصفیہ ؛ محاوراتِ ہند).

دائک (--- کس ء) صف.
فائدہ دینے والا ، فائدہ‌مند ، نفع پہنچانے والا . ایسی لابھ دائک پستک ہے ، کہ اس کا ... آریہ مندر میں ہونا نہایت ضروری ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۶). [لابھ + س: **दायक**].

---کا صف.
فائدے کا ، فائدہ مند ، فائدہ دینے والا (پلیٹس).

---کار امذ.
(دکان داری) جنس سے جنس کا نفع سے تبادلہ (ا پ و ، ۷ : ۵۰). [لابھ + رک : کار (۱)].

---کاری صف.
رک : **لابھ کا** (پلیٹس). [لابھ کار + ی ، لاحقۂ صفت].

---کَر (---فت ک) صف.
رک : **لابھ کاری ، فائدہ مند** (پلیٹس). [لابھ + کر ، لاحقۂ فاعلی].

---کَرنا محاورہ.
حاصل کرنا ، پانا (پلیٹس).

لابھا لابھ امذ.
نفع نقصان ، سود و زیاں (پلیٹس). [لابھ + ا (حرفِ اِتصال) + لابھ (رک)].

لابھے لوہا ڈھوئیے بن لابھ نہ ڈھوئیے روئی کہاوت.
فائدے کے واسطے نہایت مشقّت کا کام بھی کیا جا سکتا ہے بے فائدہ معمولی کام بھی نہیں ہو سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لاپ (۱) امث.
۱. **(نجّاری) بسولے کا مُنھ یعنی دھار دار حصّہ** (ا پ و ، ۱ : ۳۶). ۲. **(سان گری) تلوار وغیرہ کی دھار کا میدان جو سلامی دار اور ہتھیار کے حسبِ حیثیت چھوٹا بڑا ہوتا ہے ، باڑ** (ا پ و ، ۸ : ۱۸). [مقامی].

لاپ (۲) امث.
شمالی اسکنڈی نیویا کی ایک قوم کی زبان ، لیپی زبان. اگرچہ وسط ایشیا میں کئی ایک لسانی گروہ ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو آباد ہیں لیکن ہم اپنی کاوشوں کو صرف یورال الٹائی گروہ کی زبانوں کے مطالعہ تک محدود رکھیں گے ، فنلینڈی ، اسٹونی ، لاپ ، ہنگری ... وغیرہ اس گروہ کی بڑی بڑی شاخیں ہیں. (۱۹۷۳ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۳۸). [انگ : **Lop**].

لاپ (۳) اسٓ.
(انجینرنگ) **کسی چیز کا وہ حصّہ جو دوسری چیز کو ڈھکنے کے بعد باہر نکلا ہے نیز اس حصّے کی مقدار.** جب اصلاحات لاپ اور لیڈ استعمال کی جاتی ہیں تو یہ سمجھو کہ ان سے بیرونی لاپ اور لیڈ کا صرف حوالہ دیا گیا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینئرز ، ۲ : ۴۲۳). [انگ : Lop].

لاپنا (سک پ) ف ل (قدیم).
رک : **الاپنا.**

سبھی دل ربائی کے لاپے ہیں گت
کہ جاتی ہے جان و دل کی سکت

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳). [الاپنا (رک) کی تخفیف].

لات (۱) اسٓ.
۱. **(حیوان یا انسان کا) پانو ، پیر نیز ٹھوکر ، پانو کی ضرب.**

مکے لات تھے ماریا کیتے ہزار
ستمگر نے مرداں کو در مرغزار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۳).

بغل میں خواہش دنیا کا بُت نہیں
کچلا میں نے لات سے سر اس منات کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۱).

اصنام بھی کچھ کم تھے نہ کفار تھے تھوڑے
طاقت تھی کہ عزیٰ کو کوئی لات سے توڑے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸).

اہلِ بت خانہ کو ٹھکرائے چلے جاتے ہو
ہو نہ جائے کہیں اس طرح سبک لات کی بات

(۱۹۳۵ ، ناز (میر علی نواز) ، ک ، ۶۴). منہ ، چھاتی اور کمر کی مناسبت سے طمانچہ ، گھونسا اور لات استعمال کیے ہیں . (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۷۲). جب گدھے نے آن کر لات اٹھائی تو ذلت کے صدمے سے دل اس کا چور ہو گیا. (۱۸۳۵ ، جوہر اخلاق ، ۲۸). [لاتھ (رک) کا ایک اِملا].

--- جانا محاورہ (شاذ).
دوہے جانے کے وقت (جانور کی) لات چلنا ، گائے بھینس کا دودھ سے ہٹ جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

--- جَڑْنا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، پانو سے ضرب لگانا.

جڑی لات و عزا کی وہ لات سر پر
کہ مکا نہو رعد کا اوس گھمک کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹).

ناقۂ لیلےٰ نے مستی میں جڑی مجنوں کے لات
یہ شُترِ غمزہ برنگِ لغزشِ مستانہ تھا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۵).

--- جمانا محاورہ.
رک : **لات جڑنا.** پردہ اُٹھاتے ہی دیکھا کہ نورا دربان ... تپائی پر بیٹھا اونگ رہا ہے مارے غصّے کے کس کر ایک لات جمائی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۴۷). ماسٹر نے زبان کے ساتھ پیر کا استعمال بھی شروع کر دیا اور ایک لات جما کر بولا . (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۵۶).

--- چلانا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، پانو کی ضرب لگانا نیز ٹانگ ہلانا.

ہاتھ اوٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پانوں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۲).

--- چلْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **لات چلانا (رک) کا لازم ، ٹھوکر لگنا.**

لگی چلنے لات اور لگی ہونے بات
کئی کشمکش کے ہوے داؤں گھات

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۴).

کیا مزے وصل میں ہوں اتنا جو اُٹھ جائے حجاب
کبھی ہاتھ اپنا چلے ان کی کبھی لات چلے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۳۹). ۲. **ٹانگ ہلنا ، پانو چلنا ، پانو کو جنبش ہونا.**

پانوں رُکتا نہیں مسجد سے دمِ آخر بھی
مرنے پر آیا ہے پر لات چلی جاتی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۸).

--- دینا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، لات سے مارنا.

لات دی میں نے ہنسی سے تو یہ اوس بت نے کہا
ایڑی چوٹی پہ ترے صدقے اتارے تلوے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۶). اب جاتا ہے یہاں سے ، یا نیچے آ کر دوں ایک لات. (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۱۶۶).

--- رَسید کرْنا محاورہ.
رک : **لات دینا.** آج تو بکرا بہت ممیا رہا ہے ، اُٹھ کر اس کے دو لاتیں رسید کیں. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۴).

--- کرْنا محاورہ (قدیم).
اڑ لگانا ، رکاب میں پیر ڈالنا.

توں دے نعامی عقل لات کر
فہم پاؤلیاں سوں چلا واٹ کر

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، عبدل ، ۹).

--- کَھانا محاورہ.
لات سے پٹنا ، ٹُھکرایا جانا ، دولتی کھانا ؛ ذلیل ہونا ، رُسوا کیا جانا.

اجھوں بی بلبلاں چڑچڑ سو وو سر کھاتیاں لاتاں
کہاں تھے اس کے قد کے سم کیا جاو و درازی رے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۳). آپ سوں آپ بادشاہ کے حضور کا خواہش کر کر حضور میں جانے چاہا تو میسر نا ہووے گا بلکہ لات کھاوے گا. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۳۹).

تجھ سے وہ لگ چلے کھائی ہو جسے لات کوئی
ہاتھ کس طرح لگاوے تجھے بیہات کوئی
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۲۶).

ـــ لَگانا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، ٹھکرانا ، ضرب لگانا ، زک پہنچانا.
پڑیاں ٹوٹ بجلی ثمن باندیاں
لگا لات موکھی ، جکڑ باندیاں
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۶).
کُچل گیا سر عُزّا میانِ بیت اللہ
سوار دوش نبی نے لگائی لات بڑی
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۲۳).
مہاراج نے اپنی قدرت دکھائی
وہیں لات نادر کے سر میں لگائی
(۱۹۰۹ ، مظہرُ المعرفت ، ۶۲).

ـــ لَگْنا محاورہ.
لات لگانا (رک) کا لازم ، پانو کی ضرب لگنا. اس کے بے موقع لات لگی ہے کہ اب تک اس کا سانس پیٹ میں نہیں سمایا . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۱۰).

ـــ مار پانی نِکالْنا محاورہ.
ایسا مُشکل کام کرنا جو دوسرے سے نہ ہو سکے (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۷۵).

ـــ مارْ کَر م ف.
ٹھکرا کر ، ٹھوکر مار کر ، جتن سے ، قوت کے ساتھ.
یہ بیماری نہیں ٹلتی دعا سے
کھڑی ہوویں پلنگ کو مار کر لات
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۲). ہماری معزز مجریہ چارپائی پر لات مار کے اٹھ کھڑی ہوں اور انشاء اللہ سال آئندہ مع اپنے چاند سے صاحبزادے کے شریک جلسہ ہوں . (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۰ : ۲۸).

ـــ مارْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **پانو کی ٹھوکر لگانا ، پانو سے ضرب لگانا.**
جو پر و اندھر لات مارے پس نیٹ
اسی مار سوں کھن کی نیلی ہے پیٹ
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۹). بڑے بھائی کا دامن پکڑا کہ شاید یہ حمایت کریگا ، اس نے لات ماری. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۳). ایک لات ماری استخوان چُور چُور ہوئی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۰۶). صاحب یہ جانور ہے اس کو بڑے چھوٹے کی کیا تمیز ذرا ہٹ جائیے کہیں لات نہ مار دے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۶) .
۲. **اظہار بیزاری کرنا ، حقیر سمجھنا.** تصویر تھی یا بتانِ آذری پر لات مارتی تھی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲۸). جھگڑوں کو لات مار ... ذات میں سما جا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۳). جو سچا مومن ہے وہ اللہ کی بندگی کرے گا اور قوم ، وطن اور ملک کو لات مار دے گا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرور عالمؐ ، ۲ : ۳۶۳) .

۳. **ناقدری سے ٹھکرانا ، بے حقیقت سمجھ کر چھوڑ دینا ، ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا.**
نوشہ مرد بزویر سوں کرے جو دیر کی بات
آپے کھنڈے دھار پر مورکھ مارے لات
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۷۵).
چھوڑ دے مار لات دنیا کو
کچھ نہیں ہے ثبات دنیا کو
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۳۷).
جو کچھ کہا ہے منھ سے میں تو وہی کرونگی
دولت پہ اور حشمت پر لات مارتی ہوں
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۷۵). آپ نے سب پر لات مار دی اور ہر قسم کی تکلیفیں اذیتیں برداشت کیں. (۱۹۱۸ ، اُمت کی مائیں ، ۳۹). وہ شخص ... پاکستان کے تہذیبی محاذ پر داد شجاعت دینے کی غرض سے برٹش انڈیا آرمی کے ایک اعلیٰ عہدہ پر لات مار کر آیا تھا. (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۵۰) .
۴. **(روزی) چھڑوانا یا چھیننا (عموماً پیٹ یا روزی پر لات مارنا میں مستعمل ہے)؛ نیز چھوڑنا.** ایک زمانے میں ان کی روزی پر لات ماری تھی. (۱۹۶۴ ، آبلہ پا ، ۲۲۰).

ـــ مُکّی (ـــ ضم م ، شد ک) امث.
لاتوں اور گھونسوں کی لڑائی ، لپاڈگی . یہ بات سُن کر وے غصے ہوئے اور لات مکّی کرنے لگے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۲).
بڑی دیر تک لات مکّی رہی عداوت بڑھی لپاڈگی رہی
(۱۸۳۸ ، بیستر حیدری ، اختر (واجد علی شاہ) ، ۱۰۶). ظریف نے غلاموں سے کہا «بیکار کیوں کھڑے ہو ، چھڑیاں آنے تک لات مکّی ہی سے کام لو». (۱۹۲۵ ، لطائفِ عجیبہ ، ۲ : ۲۱).
[لات + مکّی (رک)].

ـــ مکّی کھانا محاورہ.
لاتوں اور گھونسوں کی مار کھانا.
مزے کو عشق کی ذلت کے جانتا ہے وہی
کسو کی جن نے کبھو لات مکّی کھائی ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۸).

ـــ وا امذ.
(بیل بانی) **لات جھاڑو ، لات مارنے والا بیل ، لتوا** (اپ و ، ۵ : ۶۱). [لات + وا ، لاحقۂ فاعلی].

لات (۲) امذ.
عرب جاہلیت کے تین مشہور اور بڑے بتوں میں سے ایک بُت کا نام جو طائف میں نصب اور بنی ثقیف کا معبود تھا ؛ (مجازاً) بُت.
ترے داب کے دبدبے تل انگت
دبے دھاک دھر لات عزا منات
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲). مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے اور لات منات کا دشمن ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۱). اے مطیعان لات و جبل ... گوش ہوش سے سنو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۶).

اسلام کے معانی کر لیں گے گھر دلوں میں
رہ جائے گی یہ شکلِ لات و منات رکھی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۶۳). اسناف روم نہ ہو بُت کدہ ہو ، سارے لات و منات سر نگوں بیٹھے ہوں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۷۷). [ع : (عَلَم)].

لاتوں (و مج) امث ؛ ج.
لات (۱) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.
دیا پالکی سے تلے اس کو ڈال
کیا اوس کا لاتوں سے تن پائمال
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۶).

---کا آدمی باتوں سے نَہ مانے گا کہاوت.
رک : لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے جو زیادہ مستعمل ہے. فوجدار دل میں سوچے کہ ان لوگوں سے گفتگو ہی کرنا فضول ہے ، یہ یوں نہ مانیں گے ، لاتوں کا آدمی باتوں سے نہ مانے گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹۹).

---کی دیبی باتوں سے نَہ مانے گی کہاوت.
بُری عورت پٹے بغیر باز نہیں آتی ، خراب عورت بنا سزا کے نہیں رہ سکتی.
نہ مانے گی باتوں سے لاتوں کی دیبی
بڑی بی کو عقل آئے گی مار کھا کر
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۰).

---کے بھوت باتوں سے نَہیں سیدھے ہوتے کہاوت.
رک : لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے جو زیادہ مستعمل اور فصیح ہے.
سیدھے باتوں سے نہیں ہوتے ہُوا لاتوں کے بھوت
لات جب تک کھا نہ لیں ان کو نہیں آنے کی بات
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۲۶).

---کے بُھوت/دیو باتوں سے نَہیں مانْتے کہاوت.
جوتی خورا زبانی سمجھانے سے نہیں سمجھتا ، بدآدمی پٹے بغیر نہیں مانتا ، شریر یا سرکش مار پیٹ ہی سے درست ہوتا ہے. کیا انگریز اور کیا روسی لاتوں کے بھوت ہیں باتوں سے نہیں مانتے. (۱۹۰۵ ، جنگِ روس و جاپان ، ۱۴۸). میں اس کو راجا بنا دیتا مگر یہ اس لائق نہیں ، لاتوں کے دیو باتوں سے نہیں مانتے. (۱۹۳۱ ، رسوا ، بہرام کی رہائی ، ۱۱۶). یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے ... اسے ہنسی آ گئی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۰).

لاتی صف.
لات (۲) سے منسوب ، لات کا ماننے والا ، بُت پرست.
ہیں زندہ ابھی تک حسنی اور حسینی
لاتی کا پتہ ہے نہ نشاں ہے ہبلی کا
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۱۱۰). [رک : لات (۲) + ی ، لاحقۂ صفت].

لاتی لَگانا محاورہ.
(شکار) شیر وغیرہ کے شکار کی گھات میں بیٹھنے کے لیے اودی بنانا. قراول لاتی لگانے کی فکر میں پھرنے لگے. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۲۳۷).

لاتیں (ی مج) امث ؛ ج.
رک : لات (۱) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل ، ٹانگیں. میری نظر میں تو زمین کی طرف تیرا سر ہے اور آسمان کی طرف لاتیں. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۴۳). [رک : لات (۱) + یں ، لاحقۂ جمع].

---جَمانا محاورہ.
لاتوں سے مارنا ، ٹھوکریں لگانا ، ٹھکرانا. اب کے بیٹا قارن کے لاتیں جماؤں اور ان مسخروں کے سوئی چبھاؤں. (۱۸۸۶ ، حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۲۰۱).

---چَلانا محاورہ.
رک : لاتیں جمانا. جب بنچوں کے نیچے سے نکلنے لگے تو جو بچے اوپر بیٹھے تھے انہوں نے خوب لاتیں چلائیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳۴).

---چَلْنا محاورہ.
لاتیں چلانا (رک) کا لازم ، **لاتوں کی ضرب لگنا ، ٹھکرایا جانا.**
لاتیں چلیں گی سینہ پر اپنے شبِ وصال
کیا کیا نہ غل مچائے گی خدخال پائے دوست
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۲۹).
اگر مختلف فیہ ہیں چند باتیں
تو کیوں اُن پہ مُکّے چلیں اور لاتیں
(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۴۳).

---رَسید کَرْنا محاورہ.
لاتیں جمانا ، ٹھوکریں مارنا ، لاتیں مارنا. بڑبڑانے لگا کہ آج تو بکرا بہت میا رہا ہے ، اُٹھ کر اس کے دو لاتیں رسید کیں. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۴).

---کَھانا محاورہ.
لاتوں سے پٹنا ، ٹھکرایا جانا ، رد کیا جانا ، فراموش کیا جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---کِھلْوانا محاورہ.
لاتیں کھانا (رک) کا **متعدی المتعدی ، لاتوں سے پٹوانا ، لاتوں کی ضرب لگوانا نیز ذلیل کروانا.** چھوٹے بچوں کو بٹھا کر اونچی جماعت والوں کو لاتیں کھلوانا کسی طرح مناسب نہ تھا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳۸).

---مارْنا محاورہ.
لاتیں جمانا ، ٹھوکریں مارنا ، لاتیں رسید کرنا ، لاتوں سے پیٹنا. سزا کے طور پر لاتیں جمانا. عمرو نے ... دونوں لاتیں اس کی چھاتی پر ماریں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۱۶).

لاتِینی (ی مع) صف (قدیم).
رک : لاطینی جو زیادہ مستعمل ہے. لندن یونیورسٹی کا امتحان زبان لاتینی اور جرمنی اور فرانسیسی میں دے کر درجۂ اوّل کی سند پائی. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۳). لاتینی خاندان کی یورپی زبانوں میں علمی اصطلاحی صورۃً مشترک ہیں ، تلفظ کے لحاظ سے مشترک نہیں. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۱۰).
[لاطینی (رک) کا ایک املا].

لاتھ امث.
رک : لاٹ (۱) معنی نمبر ۲. راجہ اشوکا کی لاتھ جس کا حال تیسرے باب میں آئے گا. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۲۳).
[رک : لاٹ (۱) کا بگاڑ].

لاٹ (۱) (الف) امث.
۱. آگ وغیرہ کی اونچی لو ، جوالا مکّھی ، شعلے کی لپٹ ، شعلہ.

دیکھ قدرت کے کھیل پیارے دیکھ قدرت کے کھیل
آپے دیا آپے باتی آپے لاٹ اور تیل

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۰).

کسو ہندو بچہ کی یاد میں آنکھوں سے اے انشا
نکلتا ہے بڑا جوالا مکھی کے لاٹ کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲). باغبان نے سحر پڑھ کر دستک دی کہ دھوئیں کی ایک لاٹ از زمین تا چرخِ بریں بندھ گئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۳۱). کسی دیئے کی لاٹ اونچی رہتی ہے کسی کی ہوا سے دبتی اور بجھتی رہتی ہے. (۱۹۸۶ ، ن ، م ، راشد ، ایک مطالعہ ، ۲۷۰). **۲. شعلے کی لپک ، روشن چیز کا عکس جو بلند نظر آئے ، روشنی ، چمک.** شہزادی جب محل میں جھولا جھولتی تو جھولے کی «لاٹ» (روشنی) سات کوس تک دیکھی جاتی تھی. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۶۰). **۳. پتھر، لوہے یا اینٹوں کا اونچا ستون ، کھمبا یا مینار جو بطور یادگار ، نمائش یا علامت بنا ہوا ہو (جیسے اشوک کی لاٹ یا قطب کی لاٹ یا لاٹھ).**

دو تین دن تو ہو چکے اب پھر چلو وہیں
فیروز شہ کی لاٹ کے اوس چوتھے کھنڈ پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۱). قطب صاحب کا لاٹ مشہور ہے (کذا) (۱۸۹۰ ، تذکرۃالکرام ، ۳۵۳).

ریت کے تودے سے بڑھ کر پھس پُھسی ثابت ہوئی
مالوی جی جس کو تھے سمجھے ہوئے لوہے کی لاٹ

(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۴۷۵). اس لاٹ کے لیے پتھر کہاں سے لایا گیا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۶). **۴. چکر کا مرکزی کیلا ، محور ، دھری ، دھرا (جیسے چکی یا گھڑی وغیرہ کا محور)** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۷۰). **۵.(i) کولھو کی لمبی موٹی لکڑی جس کے دباؤ سے تیل نکلتا ہے ، کولھو کا لٹھا.**

لاٹ ہلتی ہے ترے کولھو میں یوں تیلی کی
شیخ کی پگڑی ہے جوں وجد میں مسواک ہلے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۲۸). تیلی تیل نکال رہا ہے... لاٹ پھر رہی ہے. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۸۸). **(ii) (بیلداری) چونا چکی کے چاک کی نَلی** (ا پ و ، ۱ : ۹۰). ف : ڈالنا ، لگانا. **(iii) بُنائی کے چرخے کی وہ لکڑی جس پر بُنا ہوا کپڑا لپیٹا جاتا ہے.** تاگہ کو بُنتا جاتا ہے اور ساتھ ہی لاٹ پر لپیٹتا جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، حیدرآباد ، مئی ، ۵۶). **۶. (قفل سازی) قفل کے اندر کا ایک پرزہ جس پر کنجی گھومتی یا کھمائی جاتی ہے اور جو آہنی میخ کی شکل قفل کے گھیر کے مرکز میں جڑا ہوتا ہے** (ا پ و ، ۷ : ۷). **۷. (قدیم) توشک.**

یک کھاٹ نہ دھڑ نہ ماٹ یک دھڑ
تسپر نہ نمد کی لاٹ یک دھڑ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۷). [لاٹھ (رک) کا ایک املا].

ـــ لَگْنا محاورہ.
(زرباف) تار کا زیادہ تپ جانا جس سے وہ کمزور ہو جاتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۸۸).

ـــ ہاتِھی امذ.
طویل الجثہ ہاتھی. بڑے ہاتھیوں کو لاٹ ہاتھی کہتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۳۰). [لاٹ + ہاتھی (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
بگڑ جانا ، خراب ہو جانا ، ملیا میٹ ہو جانا (جیسے : سب گڑ لاٹ ہو گیا) گڑ وغیرہ اس وقت لاٹ ہو جاتا ہے جب قوام کو زیادہ آنچ پہنچ جاتی ہے ، ایسا گڑ بھربھرا نہیں ہوتا بلکہ کھاتے وقت دانتوں میں چپکتا ہے (ماخوذ : گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۳۰).

لاٹ (۲) امث.
۱. چیزوں کا ڈھیر ، تھوک ، گڈا ، گٹھا ، بنڈل (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. (قانون) حصۂ جانداد جو عام بیع کے لیے نامزد کیا جائے** (اردو قانونی ڈکشنری). [انگ : Lot].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
۱. چیزوں کے انبار کو الگ الگ کر دینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
۲. (قانون) ایک جائیداد کو اس طرح حصّوں میں تقسیم کر دینا کہ اس کا ٹھیکہ یا نیلام کیا جا سکے ، ہر حصّہ دار کو الگ الگ حصّہ مل سکے. علیحدہ علیحدہ نیلام ہونے کی غرض سے جایداد کی لاٹ بندی کی جائے. (۱۹۰۴ ، جدید مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۱۱۰). [لاٹ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لاٹ (۳) امذ ؛ ←لاٹھ لارڈ.
۱. امیر ، رئیس ، دولت مند شخص ؛ بڑا انگریز ، گورا افسر.

ایک صاحب سے ہوئے ہند میں اب سیکڑوں لاٹ
زلف میں لیک کے پڑتے ہی نہ کیوں جُوں ہوجائے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۷). کسی نے کہا (کوئی بڑا لاٹ آیا ہو گا). (۱۸۹۴ ، کامنی ، ۵). اوہ رے دماغ گویا اس کا شوہر لاٹ ہی تو ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۲). رائل اوورسیز لیگ دنیا نوسی پلمبوں اور سامراجی لاٹوں کی کلب تھی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۲۵). **۲. صوبے کا حاکم اعلیٰ ، گورنر جنرل ، والسرائے.**

تو ہے وہ حاکم ذی مرتبہ اے لاٹوں کے لاٹ
ہیچ ہے جس کے مقابل میں اشوکا سمراٹ

(۱۹۵۰ ، ضمیر خامہ ، ۲۷۲). بعض عہدوں کے نام اردو میں بہ تصرف آ گئے تھے مثلاً ... فیر (فائر) کارتوس (کارٹرج) لاٹ (لارڈ) وغیرہ (۱۹۹۰ ، اردونامہ ، لاہور ، نومبر ، ۹) **۳. سپہ سالار کمانڈر انچیف.**

فتح کے دمامے بہ لکڑی کوں ٹھوک
چلیا لاٹ کا تھاٹ سنگات لوک

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۵).

ظفریاب و نامی یہ تھے صدر میں
بہی فوج کے لاٹ تھے غدر میں

(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ ، آغا حجو (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ۱۹۷۳ ، ۳۳)). کئی دفعہ شہر کی حالت دیکھنے کو اپنے لاٹھ بھیجے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغاحیدر حسن ، ۱۳۹) [انگ : Lord کا مؤرد].

--- بَہادُر (--- فت ب ، ضم د) امذ.
رک : لاٹ صاحب جو زیادہ مستعمل ہے.

کھاتے ہیں اس میں لاٹ بہادر ہی حاضری
دونوں طرف چمن میں ہیں تصویریں بھی کھڑی

(۱۸۶۷ ، مسدس تہنیت جشن بےنظیر ، ۳) [لاٹ + بہادر (رک)].

--- پادری (--- سک د) امذ.
پادریوں کا سربراہ ، بشپ ، ارچ بشپ نیز مفصلات ہند و پاک کے گرجا گھر کا پادری. ملک کا پیٹری آرک یعنی لاٹ پادری مقرر ہوا . (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۳). ہمارے کالج میں سالانہ جلسہ ہوا اور لارڈ لیفرائے ہندوستان کے لاٹ پادری تشریف لائے . (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۵۵). پادری اردو کے علاوہ پرتگالی میں بھی اسی روپ میں رائج ہے .... اردو میں اس کے مرکبات لاٹ پادری اور بڑا پادری بھی مستعمل ہیں . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۱۳). [لاٹ + پادری (رک)].

--- صاحِب (--- کس ح) امذ.
۱. لفٹنٹ گورنر ، گورنر یا گورنر جنرل ، وائسرائے.

گورنر کے دفتر میں ہے اختصاص
یہ ہیں لاٹ صاحب کے منشی خاص

(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ ، آغا حجو (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ۱۹۷۳ ، ۳۳)). ہار سال کا مذکور ہے کہ لاٹ صاحب جامع مسجد دیکھنے گئے . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۰). **۲. (طنزاً) بڑے عہدیدار یا صاحب اقتدار کے لیے بولتے ہیں.** لاٹ صاحب طنزاً بھی مستعمل ہے جیسے آپ لاٹ صاحب ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). **۳. گورنر ، میر عدالت عالیہ ، چیف جسٹس.** لاٹ صاحب کے جواب میں درج تھا کہ محمڈن ایسوسی ایشن کو اب اپنا خول بدلنا اور سمجھنا چاہیے کہ مسلم لیگ کے سوا کوئی اور جماعت ... مسلمانوں کی وکالت کا ... حق ادا نہیں کرسکتی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۷). [لاٹ + صاحب (رک)].

--- صاحِب کا دَفتر امذ.
وہ دفتر جہاں لاٹ صاحب کے سیکریٹری کام کریں ، سیکریٹریٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

--- صاحِب کے تَن کی مُحافِظ امث.
وہ فوج جو لاٹ صاحب کی حفاظت کرے ، باڈی گارڈ (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ پلیٹس).

--- صاحِب کے دَفتر کا دارالاِنشا امذ.
رک : لاٹ صاحب کا دفتر ، سیکریٹریٹ (پلیٹس).

--- صاحِب ہے فقرہ.
(طنزاً) **بہت بڑا آدمی ہے** (جامع اللغات).

--- صاحِبی (--- کس ح) امث.
(طنزاً) **حکومت ، شان و شوکت ، رعونت نیز افسری ، گورنری.** وہ ہندوستان نہ تھا جہاں یہ طرّم بازخانی یا لاٹ صاحبی جتائی گئی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۹). [لاٹ صاحب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کی جَنی امث.
(طنزاً) **گورنر یا وائسرائے کی بیٹی ، امیر کبیر عورت.** اے لو اور سنو! لاٹ کی جنی کا میں پھیرا دوں گی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۲۳).

--- مُصاحِب (--- ضم م ، کس ح) امذ.
گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف کا ایڈی کیمپ ، سینا پتی ، مشیر سلطنت ، امور سلطنت کی انجام دہی میں مشورہ دینے والا. لاٹ مصاحب اور لاٹ پادری ہماری زبان اور ادب میں رایج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). [لاٹ + مصاحب (رک)].

لاٹ (۴) (الف) صف.
پرانا ، گھسا ہوا ، میلا (کپڑا) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
(ب) امذ. **کپڑے ، پوشاک ؛ پرانے کپڑے ؛ بچپن کی باتیں ، فضول باتیں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लाट].

لاٹ (۵) امذ.
پرندوں کا ایک گروہ جسے عموماً لاٹ لٹور کہتے ہیں ؛ مراد : مہرلاٹ. یہ پرندہ لاٹ لٹورے سے مختلف ہے ، مگر اور ساری حرکتیں عادتیں اور طریق معاش اس سے ملتا ہے اس لیے اس کا نام بھی لاٹ مشہور ہو گیا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۱۱). [مقامی].

--- سَفید (--- فت س ، ی مع) امذ.
ایک گوشت خور چھوٹا پرندہ جس کے سینے کا رنگ سفید اور پشت کا خاکی سیاہی مائل ہوتا ہے. یہ شکاری پرندوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ... لاٹ سفید ، لاٹ سیاہ یعنی کاڑ کڑیچی. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۷). [لاٹ + سفید (رک)].

--- سِیاہ (--- کس س) امذ.
ایک گوشت خور چھوٹا پرندہ جس کا رنگ چونچ سے دُم تک سیاہ ہوتا ہے اور اپنی بہادری کے باعث سپاہی پرندہ کہلاتا ہے ،

کال کلچی ، کالی لاٹ ، چکاوک. یہ شکاری پرندوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ... لاٹ سیاہ یعنی کاڑ کڑیچی۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۷). [لاٹ + سیاہ (رک)].

---لٹور (---فت ل ، و مج) امذ.
لٹور (رک) کی ایک قسم کا نام. سب قسم کے لاٹ لٹور مکڑی کے جالے سے اپنا گھونسلا درختوں پر بناتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۱۲). [لاٹ + لٹور (رک)].

---لٹورا (---فت ل ، و مج) امذ.
رک : **لاٹ لٹور.** ہر قسم کے لاٹ لٹورے کو باشہ و شکرا مار لیتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۱۱). [لاٹ لٹور + ا (زاید)].

لاٹَر (فت ٹ) صف.
لاٹ کی صورت میں نیلام کرنے والا، بیچنے یا نیلام کرنے کے لیے سامان کا ذخیرہ رکھنے والا. شجاعانِ ناوک افگن سلح خانہ بازار میں اور سوداگروں کے اور لاٹروں کے اور دوکانداروں کے گھروں پر جا کر قیمت پہلے دیتے تھے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۶). [انگ : Lotter].

لاٹری (سک ٹ) امث.
۱. **نمبر پڑے ہوئے ٹکٹوں میں سے قرعہ اندازی کے ذریعے جیتنے والے ٹکٹ یا کسی اور ذریعہ سے جس کے ٹکٹوں کی فروخت سے حاصل شدہ رقم میں سے انعامات تقسیم کرنے کا کاروبار یا مشغلہ.** کالج فنڈ کمیٹی ... تعمیر کے فنڈ کی امداد کے لیے بذریعہ لاٹری کے فنڈ جمع کرنے کی اجازت چاہتی ہے. (۱۸۷۸ ، مکاتیب سرسید احمد خان ، ۱ : ۱۲۳). لوگ کہتے ہیں کہ ڈربی کی لاٹری اور جورو قسمت سے ملتی ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۲۲). سیدھی سادی قرعہ اندازی یا لاٹری ہے ، یہ کام کوئی بھی کر سکتا ہے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۱۰). ۲. **لاٹری میں ملنے والی چیز یا رقم وغیرہ؛ مراد: انعام، مفت کی چیز.** «سولہ لاکھ ہوں گے ، وہ بھی یوں سمجھیئے کہ ہم آپ سے کچھ نہیں لیں گے، اگر آپ ... یہ گھر خرید لیتے ہیں تو لاٹری سمجھ لیں». (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۲۳). [انگ : Lottery].

---ڈالنا محاورہ.
۱. **بیچنا خریدنا ، لاٹری کے ٹکٹ کا لین دین کرنا.** ایک دفعہ تیس ہزار کی لاٹری ڈالی ... بعد تقسیمِ انعامات کے بیس ہزار کے قریب کالج کو بچ رہا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۰۱). ۲. **پیسی یا کمیٹی وغیرہ کے ذریعے بچت کرنا.** اس نے جھٹ لاٹری ڈالی اور ایک سلائی کی مشین خرید لی. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۲۰۱).

---کا ٹِکٹ نِکَل آنا محاورہ.
رک : **لاٹری نکلنا جو زیادہ مستعمل ہے.** ان کے نام کوئی لاٹری کا ٹکٹ نکل آیا ہے یا گھر میں کوئی خزانہ اُبل پڑا ہے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۲۱).

---کَرانا محاورہ.
لاٹری کے طریق کار کے ذریعہ کسی چیز کی فروخت کا انتظام کرنا. اس کار کی بڑے طنطنے اور دھوم دھام کے ساتھ لاٹری کرائی گئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۳).

---نِکَلنا محاورہ.
قرعہ اندازی کے ذریعہ انعام حاصل ہونا نیز قسمت یا اتفاق سے دولت ملنا. اِدھر ایک لاٹری پانچ لاکھ کی علی جان کے نام نکلی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۴).

لاٹنا (سک ٹ) ف م (قدیم).
دھتکارنا ، حقیر و ذلیل کر کے دھکیلنا ، ذلیل کرنا. حضرت کہے ہیں یو سچ نبیؐ کے رتی ، کہ «الکذاب لا اُمتی» جھوٹے کوں لاٹنا ، جھوٹے کی جیب پچھاڑ کاٹنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۵).

بھی تکبیر تحریمہ ہے آٹواں
موں دسواس خناس کہ لاٹ واں

(۱۶۶۶ ، شریعت نامہ ، شاہ ملک ، ۶۲). [مقامی].

لاٹِن اِزْم (کس ٹ ، ا ، سک ز) امذ.
لاطینیت ، لاطینی محاورہ جو کسی دوسری زبان میں استعمال کیا گیا ہو نیز لاطینی کلیسا کی خصوصیت یا اثر. اس مقالے میں اقبال کے خلقی اور طبعی خصائص ... (رومانیت اور لاٹن ازم ، المانیت اور مغربیت ، سامیت اور اسلام) کے متضاد عناصر کے باہم تال میل سے اقبالیت کی تشکیل کا خاکہ کھینچا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵). [انگ : Latinism].

لاٹی امث.
ایک قسم کی بڑی ، خاکی اور سیاہ رنگ کی چیل جس کے بال و پر پانو تک ہوتے ہیں ، لوندھی. شہن ... قد میں لاٹی کے برابر ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۲۵). [مقامی].

لاٹھ (۱) امث.
۱. رک : **لاٹ (۱) ، ستون ، مینار ، کھمبا.** پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا زنانہ ہوگا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر، ۹۸).

راج پر راجہ اشوکا کے ہیں وہ لاٹھیں گواہ
جن پہ فرماں اس کے اب تک ثبت ہیں بے اشتباہ

(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۲۱). یہ لاٹھ ایک سو فیٹ اونچی ہے اور کسی قدر ابھرے ہوئے نقش و تصاویر تراش کر اس کی زینت بڑھائی ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۶۵۱). داخل ہوتا ہوں تو ... پھر آگے کوئی لاٹھ کھڑی ہوئی ، کچھ ستون کوئی بلند قامت مورتی. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۶۹). ۲. رک : **لاٹھی جو زیادہ مستعمل ہے ، لٹھ.** دونوں سروں سے ایک ایک انچ چھوڑ کے لاٹھ کے اوپر دو نوکدار کبڑیاں پہنائی جاتی ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۰۷). ۳. **چکّی کی کیلی ، دُھری ، بحُور ؛ کولھو کا لٹھا ؛ مُوسل ، دستہ ، موگری ؛ چرخے کی لمبی اور بیچ کی کھونٹی جس میں سے مال آتی جاتی ہے اور وہ دونوں کڑیوں کے بیچ میں رہتی ہے** (فرہنگ آصفیہ) [پ : लट्ठी س : यष्टि].

---کی لاٹھ صف مث.
عظیم الجثہ ، اچھے ہاتھ پانوں کی، موٹی. ذرا اپنی طرف بھی دیکھ لاٹھ کی لاٹھ جوان بیٹی بیٹھی ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۳۰).

لاٹھ (۲) (الف) امذ.
رک : **لاٹ (۲) ، لارڈ ، حاکمِ اعلٰی**. سیکرٹری کو جب کہیں گے سکتر کہیں گے لارڈ کو لاٹھ ، لفٹینٹ کو لفٹنٹ ، کرنل کو کرنیل بولیں گے. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۲). (ب) صف. **درازقد، طویل القامت ، لمبُو** ؛ (مجازاً) **بڑا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [رک : لاٹ (۲) کا ایک اِملا].

---صاحب (---کس ح) امذ.
رک : **لاٹ صاحب**. لاٹھ صاحب کے یہاں زنانہ جلسہ کل ہے. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۳۹). [لاٹھ + صاحب (رک)].

---گَورَنَر (---ضم مج گ ، فت و ، سک ر ، فت ن) امذ.
بڑا گورنر ، گورنر جنرل. کمشنر سے آگے لاٹھ گورنر موجود ہے ایک نہ سنے گا تو دوسرے سے فریاد کریں گے . (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۱ ، ۲ : ۳۷۶). [لاٹھ + گورنر (رک)].

لاٹھا امذ.
سونٹا ، ڈنڈا ، موٹی چھڑی نیز ستون وغیرہ (ماخوذ : پلیٹس) . [رک : لاٹھ (۱) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

لاٹھوال (کس ٹھ) امذ.
لاٹھی والا ، جس کے پاس لاٹھی ہو (پلیٹس) [رک : لاٹھ (۱) + وال ، لاحقۂ فاعلی].

لاٹھی امث.
اوسط درجے کی موٹی اور قدرے لمبی لکڑی (عموماً بانس کی) ، عصا ، چوب دستی.

سوا لاکھ پربت کون کانھی بٹھاوٗ
بھر سال کندن کے لاٹھی بٹھاوٗ

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۳). حضرت شعیب نے اپنی بیٹی سے فرمایا کہ ایک لاٹھی موسٰی کو لا دے کہ بکریاں چراوے اور موذیوں سے بچاوے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۶). خدا نے موسٰی سے کہا کہ اپنی لاٹھی ڈال دے. (۱۸۹۸ ، سرسید، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۲۲۲). محلّے والے لاٹھیاں وغیرہ لے کر جمع ہو گئے. (۱۹۵۹ ، نقش آخر ، ۹۳). میرے ایک ہاتھ میں لاٹھی تھی ، دوسرے میں لالٹین . (۱۹۸۹ ، دریچے ، ۷۹) . [لاٹھ (۱) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---اُٹھانا ف م.
مارنے کے لیے عصا اونچا کرنا ، لڑنے مارنے کے لیے آمادہ ہونا (جامع اللغات).

---باندْھنا محاورہ.
ہاتھ میں لاٹھی لے کر تیار ہونا ، لاٹھی سے مسلح ہونا. اس درگہ میں لاٹھی باندھ کر جانے کی اجازت نہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۴۳).

---بَنْنا محاورہ.
بیسا کھی بننا ، سہارا ہونا ، مددگار ہونا. جنت تُو تو پہلے بھی یہی کہتی تھی کہ میرا عبدالکریم میری لاٹھی بن جائے گا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ فروری ، ۲).

---پاٹھی امث.
۱. **لاٹھی پونگا**. لوگ لاٹھی پاٹھی لیے کسی کھیت کے لیے لڑنے مرنے پر تُلے ہیں . (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۳۰) . ۲. **مار ، ضرب**.

کھانے پر جب وہ جی چلاتا ہے
لاٹھی پاٹھی بھی کھانے جاتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۴۳). ۳. **زدو کوب ، مار پیٹ** (علمی اردو لغت؛ فرہنگِ آصفیہ). [لاٹھی + پاٹھی (تابع)].

---پونْگا (---و مج ، مغ) امذ.
۱. **لٹھ اور بانس وغیرہ ، لاٹھی یا دیگر لکڑی کے ہتھیار**. لاٹھی پونگے مار کے ... جو چاہا ان سے چھین لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۳۷). ۲. **مارپیٹ ، لٹھم لٹھا ، سر پھٹول** . مسلمان کس قدر جلد لاٹھی پونگے پر اتر پڑنے والے لوگ ہیں . (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۰۱). خود ہی گھونسم گھانسا لاٹھی پونگا ، گولم گالا کیا خود ہی پکڑا ، خود ہی اس آرڈیننس کے رو سے حکم سُنا دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۵ : ۱۰). ایک اور بحث جگر مرادآبادی کے ایک شعر پر چھڑ گئی جس پر روزانہ ہی لاٹھی پونگا رہتا. (۱۹۸۷ ، خبرگیر ، ۳۳). [لاٹھی + پونگا (رک)].

---پونْگا کَرْنا محاورہ.
لڑنا ، مارپیٹ ، سر پھٹول کرنا. دونوں بھائی جب تک آپس میں لاٹھی پونگا نہیں کریں گے وہ ہماری بات کا اعتبار نہیں کریں گے. (۱۹۷۰ ، بُرش قلم ، ۲۵۴).

---ٹُوٹے ، نَہ باسَن پُھوٹے کہاوت.
اس طرح کام نکالنا جس میں کسی کا نقصان نہ ہو ، کام بھی ہو جائے اور کسی کا نقصان بھی نہ ہو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---ٹیک کے جانا/چَلْنا ف م ؛ محاورہ.
بیماری یا معذوری کی وجہ سے لکڑی کے سہارے چلنا ، لاٹھی کے سہارے چلنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---ٹیکْنا محاورہ.
لاٹھی کا سہارا لینا ، بمشکل چلنا.

جاتے ہیں لاٹھی ٹیک کے دل شاد ہم وہیں
جو ہم کو دیکھتا ہے ، وہ کہتا ہے آفریں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۳). ایک بوڑھا لاٹھی ٹیکتا آیا. (۱۹۳۲، سیلاب و گرداب ، ۷۲).دادا ... لاٹھی ٹیکتے برآمدے تک آکر پکارتے ، "راگھو نہیں آیا ابھی" . (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۹۹).

---ٹُھکْرانا محاورہ.
لاٹھی سے کھٹکھٹانا ، لاٹھی کے ذریعے کھٹ کھٹ کی آواز

پیدا کرنا (خصوصاً عرب اس عمل سے اشارے کا کام لیتے ہیں) . عربوں ... کا لاٹھی ٹھکرانے کا مخصوص طریقہ ہے . (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۶۳).

---چارج (---سک ر) امذ.
لوگوں کو ہٹانے کے لیے پولیس وغیرہ کا لاٹھیوں سے حملہ . عورتوں اور بچوں پر گولیاں چلانا اور لاٹھی چارج ، یہ سب کشمیر میں پھر وہی حالات پیدا کر دیں گے . (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۵۱) . آزادی کی تحریک اپنے عروج پر پہنچی جلسوں ، جلوسوں ، اشک‌آور گیس ، لاٹھی چارج ... سے ہوتی ہوئی ساحل مراد تک آئی . (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر (دیباچہ) ، ۹). **اف : کرنا ،** کرانا ، ہونا. [لاٹھی + انگ: Charge].

---ڈالنا محاورہ.
لاٹھی زمین پر پھینکنا. فرمایا موسیٰ! اس (لاٹھی) کو زمین میں ڈال دو چنانچہ موسیٰ نے لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سانپ ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ،نذیر احمد ، ۲ : ۳۴۴).

--- کہار سے بھیٹ نہیں ، جُھوٹوں باپ باپ کہاوت.
ماریٹ سے ابھی واسطہ نہیں پڑا اور بیکار ہائے باپ چلانا شروع کر دیا ، قبل از مرگ واویلا ، ناحق کی فریاد (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---کے ہاتھ مال گُزاری بیباق کہاوت.
مار پیٹ سے معاملہ جلدی طے ہو جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---لَٹھوَل (---فت ل ، ٹھ ، شد و بفت) امث.
سرپھٹول ، جوتی پیزار ، جُوتم جاتا ، مارپیٹ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لاٹھی + لٹھ (رک) + وَل ، لاحقۂ اسمیت].

---لیے پانو پر خاک کہاوت.
مسافر کے متعلق کہتے ہیں ، مسافر کی نشانی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مارے پانی جُدا نہیں ہوتا کہاوت.
کسی کے بھکانے سے قرابت‌داری ختم نہیں ہوتی ، بھائی بندوں میں فرق ڈلوانے سے تفریق نہیں ہوتی. میرا .دل الٹا ہوا ہے ، جان دینے کو جی چاہتا ہے ، وہ مثل کہتے ہیں کہ لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا ، میں نے چاہا کہ تجھ کو ایک نظر دیکھ لوں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۲۱). میں جناب اس کو نہیں مان سکتا ، لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۷۰).

---نُما (---ضم ن) صف.
لاٹھی جیسا ، لاٹھی کی شکل کا ، عصا کی طرح کا. ان کا (سانپوں کا) جسم لاٹھی نما اور لچک دار ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ستمبر ، ۵ ، ک ، ۲). [لاٹھی + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

---ہاتھ کی ، بھائی ساتھ کا کہاوت.
لاٹھی وہی اچھی ہے جو ہاتھ میں ہو اور بھائی وہ اچھا جو ساتھ دے ، جو پاس ہے اُسی کا اعتبار کرنا چاہیے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لاج (۱) امث ؛ امذ.
۱. (أ) **حیا ، شرم ، لحاظ ، غیرت ، حجاب ، عار.**

بیٹھا سور جب نور کا تاج کر
بیٹھی رات کوہ‌قاف میں لاج کر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۱).

جو آویں چمن میں سکیاں ساج سوں
پُھلاں غنچے ہو جائیں پھر لاج سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

وہ شوخ مجھ کوں آ کے ملا اس سبب ولی
شادی میں اس کی صرف کیا ہوں میں لاج آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۹). ایک رات رانی کیتکی اوسی دھیان میں اپنے مدن بان سے کہہ اوٹھی ، اب میں نگوڑی لاج سے کٹ کرتی ہوں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۱). نوج ایسی لاج بھی کیا! (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۵) . (اا) **شرمندگی ، خجالت** (جامع اللغات). ۲. (أ) **عزت ، آبرو ، ناموس ، حُرمت.** ہیں اے خالق اس پیدا کرنے کی تجھے لاج. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۳). گھرانے کی لاج پر خیال کر کے بی بی کا پاس خاطر بہت مدِّنظر رکھتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۰۹). ماں باپ کی لاج کے لیے جو جو تکلیفیں اُٹھائیں وہ ثابت کر رہی ہیں وہ کیسی اچھی اور کتنی اچھی بیٹی تھیں. (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۴۳).

تو ہر ایک دکھ کا علاج ہے ، ترا نام عشق کی لاج ہے
تو ہی دل زدوں کا ہے مُدعا ، تو ہی غم زدوں کا ہے آسرا

(۱۹۸۴ ، مرے آقا ، ۲۰). [ب : लज्जा].

---آنا محاورہ.
شرم محسوس ہونا ، شرم آنا.

تاسوں مانگوں جو نہیں محتاج   اور سے مانگیں آوے لاج

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۶).

کرے کون میرے مرض کا علاج
حکیموں سے کہتے میں آتی ہے لاج

(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر ، قصہ پری پیکر ، ۷). اماں کو خود لاج آتی تھی دوپٹے کے بغیر اچھلتی کودتی عالیہ کو دیکھ کر. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۰۷).

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
حیا کرنا ، شرمانا نیز شرمندہ ہونا.

نا سکے جبریل کچ کہنے تمارے وصف کوں
بندہ خدمت میں چوکیا کر سب بندیاں میں پکڑیا لاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۷).

---دھونا محاورہ.
شرم رکھنا ، عزت بچانا ، عزت بنی رکھنا. یہی سب کا حال ہے ، بس لاج دھوتے ہیں اور کیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۷).

---دُولارا (---ضم د ، غم و) صف (شاذ).
مراد : **معصوم ، باحیا ، پاکیزہ نیز پیارا ، چھوئی موئی.** تو عالم نباتات میں ایک لاج دولارا پودا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۸۵). [لاج + دولارا (رک)].

---رَکھ لینا / رَکھنا محاورہ.
بھرم رکھنا ، آبرو بگڑنے نہ دینا ، عزت بچانا ، شرم رکھنا. اُن آبِ حیات نے اس آبِ حیات کا رکھیا ہے لاج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶). قوم میں کچھ جان باقی ہے تو وہ ضرور ان معزز ناموں اور معزز کتبوں کی لاج رکھے گی. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۱۶). اگر ہندو دھرم کی لاج رکھنی ہے تو اُٹھو. (۱۹۳۳ ، شہید مغرب ، ۵۶). حضرت مولانا شہر میں واپس آگئے تو میں نے ہاتھ جوڑ کر کہا حضرت دیکھنا میری لاج رکھنا. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۶۹).

---رَہ جانا / رَہْنا محاورہ.
بھرم قائم رہنا ، عزت رہ جانا ، آبرو رہنا ، شرمندہ ہونے سے بچنا.

اس وقت کیا رہیگا تیرا لاج
جاگیو جاگنا بھلا بیگا

(۱۹۲۶ ، پنجاب میں اردو (میر صابر) ، ۲۶۷) والد ... کی دانشمندی کے صدقے والد مرحوم کے بعد ہمارے کنبے کا اتحاد قائم رہ سکا تھا اور ہماری لاج رہ گئی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷).

---سے م ف.
شرما کر ، لجا کر ، حیا کے ساتھ.

بیٹھے بیٹھے تو نے کتنی لاج سے دیکھا ،
پیتل کے اس اک تل کو جو تیری ناک میں ہے ،

(۱۹۷۰ ، کلیات مجید امجد ، ۳۷۶).

---سے مَرنا محاورہ.
بے حد شرمندہ ہونا ، غیرت کے مارے زمین میں گڑنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---شَرْم (---فت ش ، سک ر) امث.
شرم و حیا. قوم میں انسانیت اور لاج شرم نہیں ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۷). [لاج + شرم (رک)].

---کَرْنا محاورہ (قدیم).
شرم کرنا ، لحاظ کرنا ، عزت کا خیال رکھنا.

سجن اب کر کہے کی لاج کر ری
مروں ہوں در عقب تک او گھر ری

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۶).

دختر رز کو بھری ، بیٹھے ہو ، محفل میں لیے
بے کشو تاک کی حرمت کی تو کچھ لاج کرو

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (حافظ بدھا شیفتہ) ، ۵۸۲).

---کی آنکھ پَہاڑ / جہاز سے بھاری کہاوت.
پہاڑ یا جہاز اپنی جگہ سے چل سکتا ہے مگر غیرت مند کی آنکھ اپنی جگہ سینہیں اُٹھ سکتی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات نسواں).

---کی ماری امث.
شرم کرنے والی ، باحیا عورت. لاج کی ماریاں کنوؤں سے چاہ کرتی تھیں. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۹۵).

---کے مارے م ف.
شرم کے باعث ، حیا کی وجہ سے. دن بھر دھوپ میں چلا تو رتوندی ہو گئی ، مگر لاج کے مارے کسی سے کہا تک نہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۱۹). ساس سُسر کی باتیں سُن سُن کر پاگل ہوئی جا رہی تھی پر مارے لاج کے کچھ نہ کہہ سکی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۸).

---کھانا محاورہ.
شرم کرنا ، شرم آنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کھونا محاورہ.
بے حیا ہو جانا ، بے شرم ہو جانا (جامع اللغات).

---گنوانا محاورہ.
رک : لاج کھونا.

بدھ کھوئی او لاج گنوائی
اجھوں اپس دہری لڑائی

(۱۶۳۹ ، ملک محمد جائسی ، پوتھی چتر ریکھا ، (ق) ، ۷).

---لجانا محاورہ.
شرمانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---لگانا محاورہ.
شرمندہ کرنا ، شرم سے (کسی کا) سر جھکانا ، ذلیل کرنا. ایسی بھدی انگوٹھی پہنے ہوئے ہیں ، جس نے ہاتھ کو بھی لاج لگا دی ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۲۹). شہر کی فصیل کچی بنائی گئی جس نے شہر کی شان کو لاج لگا دی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۴).

---لگنا محاورہ.
شرم آنا نیز بدنامی ہونا.

بولے اے خدایا میرے دل کوں آج
یو ساری خلق میں لگی مجکوں لاج

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۲). وہی چیزیں جو کسی وقت مکان کی زینت اور آرائش کا سامان تھیں ، آج بیٹھنے والے کو بھی لاج لگتی تھیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۲).

---مِٹانا محاورہ.
خجالت دُور کرنا ، شرمندگی مٹانا. یہ کسی ہارے ہوئے دشمن کی شکست کی لاج مٹاتی ہیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۸۹).

---مَرنا محاورہ.
شرم کے مارے گڑ جانا ، غیرت سے مرنا ، آپ ہی اپنا گھٹنا کھولیے آپ ہی لاجوں مریے. اپنا گھٹنا کھولئیے اور آپ ہی مریئے لاج. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۲۴).

---نِبھانا محاورہ (شاذ).
لحاظ کرنا ، آبرو رکھنا ، عہد نبھانا.

آن کی آن میں مٹ جاتا ہے
ان کی پیت کا کھیل
یہ کیا جانیں لاج نبھانا

(۱۹۵۹ ، تیز ہوا اور تنہا پھول ، ۹۵).

---والا صف ؛ امذ.
آبرو رکھنے والا ، (کسی کی) عزت رکھنے والا ؛ شرمندگی سے بچانے والا ، کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مراد لیتے ہیں.

السلام اے دو جہاں کے تاج والے السلام
السلام اے بیکسوں کی لاج والے السلام

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (مولانا حامد بدایونی) ، ۱ : ۲۶۹). [لاج + والا ، لاحقۂ فاعلی].

---وَنْت/وَنْتا (---فت و ، سک ن) امذ ؛ ←لاجونت.
شرمیلا ، شرم و لحاظ والا ، حیادار مرد (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس).
[لاج + ونت ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---وَنْتی (---فت و ، سک ن) امث.
۱. رک : **لاجونتی ، باحیا ، پاک دامن ، شرم والی عورت.**

کچھ پوچھ نہ ایسی لاجونتی کی حیا
شرماتے ہوئے بھی شرم آئے جس کو

(۱۹۸۷ ، روپ ، ۱۸۳). ۲. **ایک قسم کی چھوٹی موئی** (ماخوذ : جامع اللغات). [لاج ونت (رک) کی تانیث].

---ہونا محاورہ.
لحاظ ہونا ، شرم و حیا ہونا.

نہ دیکا انٗ کیا پیدا کیے کی لاج ہے جس کو
اسی کا آسرا ہے منھ دکھاؤں اور اب کس کو

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۵۴).

لاج (۲) امذ.
ایوان ، مکان ، منزل ، عمارت.

دل ملیں تو کیا ملیں اہلِ قوم کے بہم
ایک آیا کعبہ سے ایک آیا لاج سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۹۶). کراچی میں فری میسن لاج کی بنیاد ۱۸۴۲ میں رکھی گئی. (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جولائی ، ۵). [انگ : Lodge].

لاج (۳) امذ.
بھگویا ہوا اناج ، گیلا اناج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : लाज].

لاج (۴) امذ.
نقش. زبان فارسی میں لاج نقش کے معنی میں ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۲۷). [ف].

---آوَرْد (---فت و ، سک ر) صف.
نقش لانے والا. اصل میں لاج آورد تھا جس کے معنی نقش لانے والے کے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۲۷). [لاج + ف : آورد ، آوردن ـ لانا].

لاجا (۱) امث.
رک : **لاج (۱) ، حیا ، شرم.**

کھول گھونگٹ چھوڑی لاجا   دو جو بھون کیری کاجا

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۲۰۸). [لاج + ا ، لاحقۂ تصغیر].

لاجا (۲) امذ.
بُھنا ہوا یا بھیگا ہوا اناج (جامع اللغات). [س : लाजा].

---مَنْڈ (---فت م ، سک ن) امذ.
جوار کو پھلول اور چاولوں کے ساتھ پکا کر تھوڑی سی کالی مرچ ڈال کے تیار کی ہوئی مرکب غذا جو تپ کے مریض کو دیتے ہیں. پہلی ترکیب کا نام باد منڈ ہے اور دوسری ترکیب کا نام لاجا منڈ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹۶). [لاجا + س : मण्ड].

لاجا لُوجی (و مع) امث.
انکسار ، خاکساری ، گڑگڑانا. ساری استمالت لاجا لوجی ، خوشامد درآمد تعظیم تکریم میں ظاہرداری کے سوا کچھ نہ تھا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۳ : ۹). [لاج + ا : لاحقۂ اتصال + لوج (لاج کا تابع) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لاجِک (کس ج) امث ؛ امذ.
وہ علم جو عقلی دلائل سے حق کو حق اور ناحق کو ناحق ثابت کرتا ہے ، منطق. ہندوؤں ... نے تمام علوم ریاضیات ، ہندسہ ، حساب ، لاجک ، فلاسفی ، مارل سینس میں ترقی کی. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۳۲). لاجک کی فی الحال آپ کو ضرورت نہیں ہے. (۱۹۲۲ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۱۶۱). ماڈرن لڑکی کی طرح ہمیشہ بک بک کرتے رہنا ، بغیر لاجک کے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۰۴). [انگ : Logic].

---گیٹ (---ی مج) امذ.
(کمپیوٹر) کمپیوٹر میں استعمال ہونے والا الیکٹرانک سرکٹ جس کی مختلف ان پٹ (آغاز) میں کچھ اصولوں کے مطابق برق رو گزارنے پر ایک خاص آوٹ پٹ (انجام) حاصل ہو. الیکٹرانک سرکٹ کو لاجک گیٹ کہتے ہیں. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۴۵). [انگ : Logic Gate].

لاجْنا (سک ج) ف ل (قدیم).
شرمانا نیز شرمندہ ہونا.

بی بی فاطمہ عرش کے تاج ہیں
انن نور تھے حور جنت کی لاجے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷).

چلے آئے یوں باجے گاجتے
کتا ناک لے ہاتھ میں لاجے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۳۴). [رک : لاج (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لاجِنگ (کس ج ، غنہ) امث.
کسی مکان کا جزو کرائے پر لے کر سکونت ، بورڈنگ یا ہوسٹل وغیرہ میں سکونت یا عارضی قیامِ نیز جس مکان میں مالکِ مکان خود رہتا ہو اس کا کرائے پر اٹھا ہوا حصّہ. لاجنگ میں نے کرایے پر لیا. (۱۸۶۹ ، مکاتیب سرسید ، ۱ : ۲۱). میں نے آپ کے قیام کے لیے ایک لاجنگ پہلے ہی سے ٹھیرا رکھی ہے . (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۴۷). لاج ... اس کے مرکبات لاجنگ اور لاجنگ اینڈ بورڈنگ بھی مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۸). [انگ: Lodging].

ـــ اینڈ/اَوَر بورڈِنگ (ـــ ی مج ، غنہ ، و مج ، سک ر ، کس ڈ ، غنہ) امث.
کرائے پر مکان یا اس کا کوئی حصّہ لینا اور سکونت اختیار کرنا. ممکن ہو تو لاجنگ اور بورڈنگ کی فیس کا بھی اُدھر سے وصول کر کے بنام مولوی عبدالاحد صاحب ... مطبع مجتبائی کے پتے سے بھجوا دینا چاہیے. (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۵). لاجنگ اور لاجنگ اینڈ بورڈنگ بھی مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۸). گنجائش کافی تھی اس لیے لاجنگ بورڈنگ بھی ہو جاتی تھی. (۱۹۸۷ ، غالب ، جولائی ، ۲۶۹) . [انگ: Lodging (and) Boarding].

لاجْ وَرْت (سک ج ، فت و ، سک ر) امذ.
رک : لاجورد. اس کو ... ہندی میں لاج ورت کہتے ہیں . (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۱). [لاجورد (رک) کا مہنّد].

لاجْوَرْد (سک ج ، فت و ، سک ر). (الف) امذ.
۱. فیروزے کی قسم کا مگر اس سے زیادہ عمدہ ، مور کی گردن کے رنگ کے مشابہ جوہردار پتھر ، سنہری نقطوں والا زیادہ قیمتی اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے اسے پیس کر تصاویر وغیرہ اور دواؤں میں بھی استعمال کرتے ہیں (انگ: **Lapis Lazuli**).

چمن در چمن خوش بہیا نیر سب
رنگا سبز لاجورد صندھیر سب

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳). کان لاجورد و نقرہ بھی وہاں سے قریب ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۱) . کوہ بدخشاں ... میں سونے اور چاندی اور لاجورد کی کان ہے . (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷۶).مکان کا دروازہ سونے چاندی اور لاجورد کا ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۸۵) . لاجورد کا نیلا رنگ اب ماضی کی بات ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۱). **۲. (گندھک کی آمیزش سے بنا ہوا) ایک ولایتی نیل** (فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. **نیلا ، نیلے رنگ کا.**

دوکنہ ہوا ہریا زرد طوق گلے میں لاجورد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹)).

سات مشعل دیکھے پھر ہو سات مرد
نور اون کا تھا سپہر لاجورد

(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۵۳).

حیوان زمیں کے نور سے ہے چرخِ لاجورد
مانندِ کہربا ہے رُخِ آفتاب زرد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱). [ف].

ـــ شوئی (ـــ و مج) امث.
لاجورد صاف کرنے کا عمل یا پیشہ. بعض شعراء کے مکاسب یہ تھے ... نقاشی ، لاجورد ، شوئی ، کتاب فروشی ، تجارت ... وغیرہ وغیرہ . (۱۹۶۵ ، مباحث ، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۳۸۰) . [لاجورد + ف : شو ، شستن ـ دھونا سے فعل امر + ءِ ، (حرف اتصال) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مَغْسُول کس صف(ـــ فت م ، سک غ ، و مع) امذ.
(طب) **دھویا ہوا لاجورد ،نیل جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے.** لاجورد مغسول معجون تیار ہو جانے کے بعد ملایا جائے. (۱۹۳۷، سلک الدرر ، ۲۱). [لاجورد + ع : مغسول (غ س ل)].

لاجْوَرْدی (سک ج ، فت و ، سک ر). (الف) صف.
۱. لاجورد کے رنگ کا ، نیلا ، نیلگوں ، نیلے رنگ والا.

ہوا پردۂ لاجوردی خیام دسیا جوں کہ شنگرف زنگارفام

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۹). جب اُڑتا ہے تو اس وقت سبز نیلے اور لاجوردی اور سفید ملے جلے (پر) بڑی بہار دیتے ہیں . (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۷۶). دریا کی روانی آسمان کی لاجوردی فضا ، صبح و شام کا طلوع رات کی تاریکی . (۱۹۲۲ ، نگار ، فروری ، ۹).

کچھ دیر ہے غبارِ شب نوردی
کچھ کی ہیں قبائیں لاجوردی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۲). **۲. «لاجورد» پتھر یا اس کے برادے سے بنا ہوا.** دروازہ اس کی میں لاجوردی اور طلائی کام ... ہوا ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵).

جس طرح ہوئے لاجوردی طلا کسی دیوار خام کے اوپر

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲۹).

شرابِ سرخ جو ہو جام لاجوردی میں
ہے نظر میں نہ اپنے وقار شام و شفق

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳۴). جن میں آگرہ کے دونوں برجوں کی طرح طلائی لاجوردی نقش و نگار بنے ہوئے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۹).منصور کا نقرئی سگریٹ کیس لاجوردی میناکاری کے مونوگرام سے مزّین. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۹۵). (ب) امذ **برادۂ لاجورد عرقِ لیمو اور جفرات سے بنایا ہوا رنگ ، سبز طاؤسی رنگ ، نیل کی رنگت کا چمکیلا رنگ.**

ایک کا ہے دوسرے سے رنگِ زینت میں فزوں
قرمزی ، اودا ، سنہری ، لاجوردی ، لالہ گوں

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۹۶). رنگریز کپڑا رنگنے میں کمال رکھتے ہیں ... تربوزی ، کاسنی ، گلنار ، لاجوردی . (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۴۳). [لاجورد + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاجْوَرْدِیَت (سک ج ، فت و ، سک ر ، کس د ، فت ی) امث.
لاجورد (رک) کی حالت یا خصوصیت . اس پتھر میں کسی قدر لاجوردیت ہوتی ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۷). [لاجورد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لاجْوَرْدِیَہ (سک ج ، فت و ، سک ر ، کس د ، فت ی) امذ.
ایک روئیدگی جس کے عصارے کو گوند کے ساتھ پیسنے سے

وہ لاجورد کی طرح ہو جاتا ہے. صابریوما ... کو گوند کے ساتھ پیستے اور لاجورد کی طرح ہو جاتا ہے اس کو لاجوردیہ بھی کہتے ہیں.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۴).[لاجورد + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لاجوں (و مج) امث ؛ ج.
رک : **لاج (۱) کی جمع نیز مغیرہ حالت ترا کیب میں مستعمل** (ماخوذ : جامع اللغات).

---تے م ف (قدیم).
شرما کر ، شرم و حیا سے ، غیرت سے.

میٹھائی دیک کہ انجیر کی پھیکا ہو سدا
لاجوں تے موم کے پردے میں چھپا جا کے عسل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۷).

---مَرْنا محاورہ.
نہایت شرم و لحاظ سے بیٹھا جانا ، بہت شرمندہ ہونا ؛ جیسے: اپنی ٹانگیں کھولیے اور آپ ہی لاجوں مریے (مشہور کہاوت).

ایک بیٹی ہے دوسری ہے بہن
ٹانگ کو کھولوں اپنی ، لاجوں مروں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۴). غیرت کے مارے پسینے پسینے ہو گئی لاکھ چاہا کہ اپنی ٹانگ آپ کیوں کھولوں جو لاجوں مروں اسے کسی صورت سے تھکا فضیحتی کی خبر نہ ہو.(۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۷). اپنا گھٹنا کھولیں آپ ہی لاجوں مریں. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۷۸).

لاجْوَنْتی (سک ج ، فت و ، سک ن) امث.
۱. **شرمیلی ، باحیا ، پا کدامن عورت.**

کچھ پوچھ نہ ایسی لاجونتی کی حیا
شرماتے ہوئے بھی شرم آئے جس کو

(۱۹۴۷ ، روپ ، ۱۸۳). اس جانِ حیا نے لجا کر آنکھوں کے پردے گرا لیے اور لاجونتی کی طرح سمٹ کر چادر اور چار دیواری میں محبوس ہو گئی. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۹۰). ۲. **چھوئی موئی کا پودا.** ایسا معلوم ہوتا تھا ، کہ لاجونتی کی ڈالی جیسے کسی نے چھو لیا ہو، جھوم رہی ہے . (۱۹۲۸ ، ناٹک کتھا ، ۱۰). [لاج ونت (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لاجَہ وَرْدی (فت ج ، و ، سک ر) صف (قدیم).
رک : **لاجوردی ، نیلا** (قدیم اردو کی لغت). [لاجوردی (رک) کا قدیم اِملا].

لاجی امذ.
زمین ناپنے کا ایک پیمانہ. ترہت کا بیگھہ ۴۰۰ مربع لاجی کے برابر ہوتا ہے یعنی ۳۲۲۵ مربع گز کے اور اوڑیسہ کا بیگھہ برابر ایک ایکڑ کے ہوتا ہے. (۱۸۵۶ ، کتاب حساب ، ۱۱۸). [مقامی].

لاجھا امذ.
لس ؛ چمٹنے یا چپکنے کی قوت ، لسلساہٹ ، چپچپاہٹ نیز منی (پلپلس). [غالباً ، س : लास].

لاچا امذ ؛ لاچہ.
ریشمی تہبند . لمبا کرتہ اور نیلا لاچا ، سر پر چدریا. (۱۹۵۰ ، خالی بوتلیں خالی ڈبے ، ۱۶۵). وہ لنگیاں ، پٹکے اور لاچے ... سب ایک طرف رہ گئے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰). [پن].

لاچِین (ی مع) امذ.
۱. **ایک قسم کا شاہین شکاری جو بحری کی طرح شکار کرتا ہے مگر طاقت میں اس سے کم ہوتا ہے ، دوڑی.** باز کو بقدر چار سرخ ، شاہین و لاچین کو تین سرخ باشہ وغیرہ کو دو سرخ دیویں.(۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۳۵). لاچین ایک ترکی لفظ ہے جس کے معنی باز یا شاہین کے بھی ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو (محمد وحید مرزا) ، ۲۲). ۲. **نوکر ، غلام** . لاچین ایک ترکی لفظ ہے جس کے معنی باز یا شاہین کے بھی ہوتے ہیں اور غلام کے بھی . (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، (محمد وحید مرزا) ، ۲۲). [تر].

---بَچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) امذ.
لاچین (رک) کا ایکم نام. ترکی میں لاچین بچّہ کہتے ہیں ہندی میں اوسکو دوڑی کہتے ہیں . (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۳۰) . [لاچین + بچّہ (رک)].

---سُرْخ کس صف (---ضم س ، سک ر) امذ.
لاچین (رک) کی ایک قسم جو پہاڑوں میں ہوتا ہے. لاچین سرخ کہ ماں اوس کی موش خوار سیاہ اور باپ اوس کا لاچین بچّہ ہے . (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۳۰). [لاچین + سرخ (رک)].

---کافُوری کس صف(---و مع) امذ.
لاچین (رک) کی ایک قسم جس کا رنگ کلنگ سے مشابہ ہوتا ہے. لاچین کافوری کہ کلنگ کی رنگت رکھتے ہے (کذا) آشیانہ اوس کا کنارہ کوہ و دشت میں ہوتا ہے (۱۸۸۳، صیدگہ شوکتی، ۳۰). [لاچین + کافور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاحِق (کس ح). (الف) صف.
۱. **پیچھے سے آ کر ملنے والا ، بعد میں آنے والا (سابق کی ضد).**

جیوں عدم کو وجود ہے لاحق
جیوں قوم کو حدوث لازب ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۰).

ہے حُسن ذات و خوبی لاحق میں ایک فرق
بُو اوڑ گئی یہ رنگ نہ گل سے جدا ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۶۱).

ہے تیرا اوّل و آخر مطابق
نہ تیرے ساتھ لاحق ہے نہ سابق

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۸). ۲. **چسپیدہ ، وابستہ ، چمٹا ہوا ، پیچھے لگا ہوا ، عارض.**

بجھے تو دیکھ ہمدم جاں بلب دلگیر ناحق ہے
حوالے کر دے بس تقدیر کے تدبیر لاحق ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۵) . اسی مرض میں جو ... ان کو لاحق تھا دہلی میں وفات پائی. (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۷) .

ادیب نے ہر وقت اور ہر دور میں یکجہتی کو لاحق خطروں کی نشان دہی کی ہے۔(۱۹۸۲ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار، ۸۵)۔ (ب) امذ۔ ۱۔ **آگے پیچھے ، سیاق و سباق ، لاحق و سابق۔** اس کے ساتھ ساتھ تقریر کے لاحق و سابق پر نظر ڈالی جائے۔ (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۲۰)۔ ۲۔ **(قواعد) وہ لفظ جو کسی لفظ کے شروع یا بعد میں درج ہو لاحقہ یا سابقہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۳۔ **(شاعری) ایک شعری صنعت ، تجنیس کی نوعی قسم۔** تجنیس لاحق اور وہ یہ ہے کہ الفاظ متجانس کے بعض حروف میں اختلاف ہو مگر یہاں بھی شرط یہ ہے کہ ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں کے تشابہ میں بُعد واقع ہوجائے گا۔ (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۱۰)۔ جو صنعتیں استعمال کی گئیں ہیں وہ یہ ہیں ... ارصاد ، رجوع ، لاحق ، تضاد ... توشیح وغیرہ۔ (۱۹۷۹ ، نساخ (حیات و تصانیف) ، ۲۰۶)۔ ۴۔ (فقہ) **اس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ (نماز میں) شریک ہونے کے بعد یا شریک ہونے سے پہلے ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں۔** لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو کس وقت اور کس طرح پوری کرے (۱۹۵۳ ، کفایت اللہ (مفتی) ، تعلیم الاسلام ، ۳ : ۴۴)۔ [ع : (ل ح ق)]۔

---رَہْنا محاورہ۔
پیچھے لگا رہنا ، عارض ہونا ، چمٹا رہنا۔ مقرر کے ، اس خوف کو ختم کر دیتے ہیں جو اسٹیج سے پیدا ہوتا اور کئی دفعہ ذہن کی لہروں کو لاحق رہتا ہے۔(۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری، فن خطابت، ۵۲)۔

--- کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ۔
جوڑنا ، وابستہ کر دینا ، چسپاں کر دینا ، ملا دینا ، بطور تتمہ شامل کر دینا۔ درمیان اوس چیز کے کہ لاحق کیا اخبار سے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۱)۔ یہ ترجمہ حیات النبیؐ کے ساتھ لاحق کر دیا گیا ہے۔ (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۲۵)۔

---ہونا محاورہ۔
۱۔ **چمٹنا ، لپٹنا ، وابستہ ہونا۔** مخمور سوچی کہ شاہزادے کو تیرے کم سن ہونے کا حال سنکر فرحت حاصل ہوئی تھی مگر اب پھر کچھ فکر لاحق ہوئی ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۵۴)۔ یہ تکلیفیں میرے جسم کو لاحق ہیں۔ (۱۹۲۴ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۱۷۱)۔ الیاسف کو اپنے مرنے کے بعد اپنے جسم کی سلامتی کی فکر لاحق ہوئی۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۵)۔ ۲۔ **(بیماری) لگنا ، (مرض) لگ جانا۔** یہ مرض اگر طبی نقطۂ نظر سے جوان العمر یا ادھیڑ کو لاحق ہو جائے تو یہ عسیرالعلاج سمجھا جاتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۴)۔

لاحِقَہ (کس مج ح ، فت ق) (الف) صف۔
بعد میں آنے والا یا بعد کو پیوست ہونے والا ، چسپاں ، وابستہ ، ملحقہ۔

کھو جو کھایا سو پایا ذائقہ
ذائقہ اس نطق سوں میں لاحقہ

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۲۶)۔ روز و شب جس طرح حرکات سابقہ سے محدود ہو سکتے ہیں اسی طرح حرکاتِ لاحقہ سے بھی۔ (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۹)۔ جس جگہ کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اس میں ... وہاں کے لاحقہ و عارضہ تغیرات ... کا اثر شاملِ حال ہوتا ہے۔ (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۲)۔ اس سلسلے میں اور بھی واقعاتِ سابقہ و لاحقہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ)، ۳۲۹)۔ (ب) امذ۔ ۱۔ **تتمہ، ضمیمہ ، تکملہ۔** وہ براہ راست ... عمل پیدائش کا ناگزیر لاحقہ ہیں۔ (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰)۔ ۲۔ (قواعد) **کسی کلمے یا جزوِ کلمہ کے بعد وہ حرف یا ادھورا یا پورا لفظ جس سے ایک کلمہ بن جائے یا جو نحوی شکل بنانے میں کام آئے۔** ہم چاہتے ہیں کہ ... ایسے نئے الفاظ بنائیں جو ہمارے لاحقوں اور سابقوں کے لگانے سے تیار کیے گئے ہوں۔ (۱۹۲۸ ، سلیم (وحید الدین) ، افادات سلیم ، ۲۳)۔ اس کے لیے وہ نئے لسانی لاحقے تعمیر کرتے ہیں جو غزل کے ... معنی کی پیروی نہیں کرتے۔ (۱۹۸۶ ، غالب ، ایک شاعر ایک اداکار ، ۱۰۵)۔ ۳۔ **کوئی عضو جو دوسرے عضو سے ملحق ہو۔** پیٹ پر سے ٹانگیں پر یا اور کوئی لاحقہ نہیں ابھرتے اور جسم کا یہ حصہ بیضوی اور ہموار ہے۔ (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۸۵)۔ [لاحق + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---لَگانا محاورہ
کسی لفظ یا کلمے کے آخر میں کوئی لفظ یا کلمہ جوڑ دینا۔ فارسی میں خوش کو اگر مسرور کے معنی میں استعمال کرنا ہوتا ہے تو کوئی مناسب لاحقہ لگا دیتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۶)۔

لاحِقی (کس مج ح) صف۔
(قواعد) **لاحقہ معنی ۲ (رک) سے منسوب ، لاحقوں سے مرکب (زبان)۔** ماہرینِ لسانیات نے صرف و نحو کے اعتبار سے زبانوں کو تین خاندانوں میں تقسیم کیا ہے ، ایک انفرادی دوسری لاحقی تیسری تصریفی (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۳۶۴)۔ [لاحق + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لاحِقِین (کس مج ح ، ی مع) امذ ؛ ج۔
(کسی کے) رشتہ دار یا نوکر چاکر (بیشتر جن کا وہ کفیل ہے)، متعلقین ، زیر کفالت لوگ۔ لاحقین نے کہا کہ یہ الف نون فاعل کا ہے۔ (۱۸۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۴۴)۔ تین تین نسلیں متعدد لاحقین اور رشتہ داروں کے ساتھ یکجا رہتی سہتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۶)۔ [لاحق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع]۔

لاخ لاحقہ۔
کلمہ ظرف جو کثرت یا جگہ پر دلالت کرتا ہے (عموماً ترکیب میں مستعمل جیسے : سنگلاخ) کثرت کی جگہ ، کلمۂ ظرفیت۔

اے شہنشاہ سج کو اپنے ہے جسد کا خوب کاخ
ہور صدر کر بیٹھنے سج ہے صفا دل کا جو لاخ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۸)۔

نشیب لاخِ ضلالت کے گوشہ گیر اٹھے
بذوقِ سیر و تماشائے عالمِ انوار
(۱۹۰۷ ، صحیفۂ ولا ، ۱۲). لاخ (ف) (ظرفیت) سنگلاخ ، دیو لاخ وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۲۱). [ف].

لاد امث.
۱. (گدھے یا خچر وغیرہ کا) بھار ، لدا ہوا بوجھ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. (کُشتی) ایک داؤ جس میں حریف کو کولھے یا کندھے پر اٹھا لیتے ہیں. کشتی کے پینچ مثل پولیاں یا پٹ لینا ، سکی ، باہری ، لاد ، کولا ، دھوبی پاٹ. (۱۹۳۹ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۴۰). [س : लाद].

---پھانْد (---غنہ) امث.
اسباب کا باندھنا اور بار کرنا (نوراللغات ؛ پلیٹس). [لاد + پھاند (پھاندنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---پھانْد کے م ف.
اسباب ساتھ لیے ہوئے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---جانا محاورہ.
(دودھیلے جانور کا) دودھ سے ہٹ جانا (محاکمۂ مرکز اردو، ۲۴).

---چلْنا محاورہ.
کُوچ کرنا ، بوریا بستر سمیٹ کر رخصت ہونا نیز دنیا سے سدھارنا.

کچھ دن یہ ظریف تماشا ہے پھر آگے چل کے کچھ بھی نہیں
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا
(۱۹۳۰ ، دیوانجی ، ۳ : ۳۰۱).

---دو/دے لَدا/لَدْوا دے اور لادْنے والا بھی ساتھ دو/دے کہاوت.
جو کچھ کرنا ضروری ہے وہ تم ہی کرو ، ہم سے کچھ نہ ہو سکے گا (ہر قسم کا بوجھ دوسروں پر ڈالنے والے کے لیے مستعمل). بُوا افروز! تم نے تو وہ مثل کی: «لاد دے ، لدوا دے ، لادنے والا ساتھ دے» نظموں کا نام بھی بتاؤں اور لکھوا کر بھی میں ہی بھجواؤں. (۱۸۷۴ ، انشا ہادی النساء ، ۱۷۵). یہ تو ایسے احدی بندے ہیں کہ لاد دو لدا دو لادنے والا ساتھ دو تب کہیں جگہ سے ہلیں تو ہلیں. (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۷۱).

---دے لَدا دے یا کَن والا ساتھ دے کہاوت.
رک : لاد دو لدا دو لادنے والا ساتھ دو (خزینۃ الامثال).

---دینا محاورہ.
زبردستی بوجھ ڈالنا ، کسی کو بہت کام یا خدمات سپرد کرنا. ہندی ... مسلمان بچے اور بچیوں کے ذہنوں پر بھی لاد دی جائے گی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۴۱).

---لَگانا محاورہ.
لاٹ لگانا ، بوجھ لادنا ، سامان کا انبار لگانا ، کام یا خدمات سپرد کرنا ؛ مزدوری کی نئی ٹولی کو کام پر لگا دینا. دن کو جو مزدور کام کر چکتے ان کو رات بھر آرام دیا جاتا اور شب کو اور لاد لگائی جاتی. (۱۸۷۶ ، سراب حیات ، ۲۰).

لادا (۱) امذ.
۱. (گنوار) لاڈا ، کچی یا نیم پختہ پتیوں والا نیل کا درخت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. (رنگائی) نیل کے درخت کا بھوک جو رنگ نکلنے کی بعد باقی رہ جائے (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۳۷). [مقامی].

لادا (۲) امذ.
(بھاڑ بھونجائی) ڈھینک کی داب یعنی وہ نَلی جس میں موگری لگی ہوتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۱۲). [مقامی].

لادا (۳) امذ.
(شکر سازی) گنے کے رس کا میل جو رس کو گرم کرنے سے پھین کی شکل میں اوپر آ کر جم جاتا ہے ؛ پھونی ، پھین (ا پ و ، ۳ : ۱۹۱). [مقامی].

لادا (۴) امذ.
رک : لاڈا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لاڈا (رک) کا املا].

لادَن (فت د) امث.
ایک خوشبو کا نام جو ریگستان کی ایک گھاس میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے ، جب بکرا اس کو چرتا ہے تو یہ خوشبو اس کی داڑھی وغیرہ سے لپٹ جاتی ہے جسے چھڑا کر دوا وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں ، صاحب فرہنگ عمیر اور اسٹین گس کے مطابق ایک پھول کا نام. نسخۂ اکسیر .... عنبر ، لادن دو نیم دام. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸). [ف].

لادْنا (سک د) ف م.
۱. (جانور ، گاڑی ، چھکڑے یا آدمی وغیرہ پر) سامان وغیرہ رکھنا ، بہت سا بوجھ رکھنا.

خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر
سو اونٹاں اُپر شہ چلے لاد کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷). سب اسباب لاد کے نقارہ کوچ کا بلند کیا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۵۲).

دن جو ساون کے ہیں کوچے میں ترے پھرتے ہیں
باغباں مہندی کے لادے ہوئے پشتارے کو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸۲).

احمقوں کو کو کہ دنیا نے دیا ظاہر وقار
فی الحقیقت پر وہ لادا گوُ خر پر بوجھ ہے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۴۹). ایک شخص نے ایک چوپایہ کو گیہوں کی ایک مقررہ مقدار لادنے کے لیے کرایے پر حاصل کیا. (۱۹۳۳ ، جنایات برجایداد ، ۱۷۶). اسے چٹائی سمیت جس پر وہ سو رہا تھا اونٹ پر لاد دیا (۱۹۰۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۵۲). ۲. (کھیت وغیرہ یا ذخیرے کی جگہ سے) منڈی میں بھیجنا. کاشتکار طرف پسند کرنے زمین اور بیج اور تردد اور طیاری اور باندھنے و لادنے تنبا کو ... توجہ تام مصروف کریں. (۱۸۴۵ ، مزیدالاموال ، ۱۲۶). ۳.(الف) (مجازاً) کسی کے ذمے عائد کرنا،

سر تھوپنا ، زبردستی ٹھونسنا. چوری لادنے والوں کے پاس گواہ نہیں تھے ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس چور کی برات ظاہر ہوئی . (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۹۵) . محکموں کو اپنے گونا گوں کاموں سے لاد دیا گیا جو ان کے متعلق نہ تھے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷۸). نہ کوئی لفظ معنی پر لادا گیا ہے اور نہ معنی لفظ پر لادے گئے ہیں . (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۰). (اا) طاری کرنا. انہوں نے اپنی غلامی کو ذہن و دل پر لادے بغیر وزیر ہند ... لارڈ ویول سے ملاقاتیں کیں. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۷۳). ۴. (کُشتی) حریف کو کولھے یا کندھے پر اُٹھا لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. (ٹھگ) پھانسی دینا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲).[لاد (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

ـــ پھانڈنا محاورہ.

رختِ سفر باندھنا ، بوریا بستر سنبھالنا. بچا کھوچا اور پھر فاقے کا فاقہ لاد پھاند کر آگے بڑھ گیا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۱۵).

لادُو (و مع) صف.

بار بردار جانور ، بوجھ ڈھونے والا جانور ، لدّو ، کوتل جس پر لادا جائے ، بوجھ اُٹھا کر لے جانے کا کام کرنے والا (عموماً کوئی جانور). ایک لادو گھوڑا اور دو سواری کے گھوڑے اور اُس کے ساتھ تھے. (۱۸۹۳ ، عجائباتِ امریکا (تاریخِ نثر اُردو ، ۱ : ۲۲۶)) . وہ لادو جانوروں پر سواری نہ کرے . (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۶). پربانہ نسل کے لادو بیل جیسا پُرشکن اور تنگ ماتھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۱۰). [لاد (رک) + وُ ، لاحقۂ فاعلی].

لادو (و مج) امذ.

رک : لادا (۳) ، بتوئی (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱). [مقامی].

لادو و لَدا دو اور لاڈنے والا بھی ساتھ کر دو کہاوت.

رک : لاد دو لدا دو الخ . بھئی وا ، لاد دو لدا دو اور لادنے والا بھی ساتھ کر دو ، عقل کے ناخن لیجیے حضرت ، اتنی ناز برداری تو ہم نے کہیں بھی کسی کی نہ دیکھی نہ سُنی . (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۳۵).

لادی امث.

۱. دھوبی کی گٹھڑی ، دُھلائی کے کپڑوں کی گٹھڑی.

بیل انڈو ایک دھوبی پاس تھا
اوس پہ لادی تھا وہ دایم لادتا

(۱۸۱۳ ، ایجادِ رنگین ، ۶۱) . مشکیں باندھ کے گدھے پر لاد دھوبی کی لادی کی طرح رکھ دے.. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۲).

گھر چھوڑ کے اپنا وقتِ سحر ، کیا گھاٹ کو دھوبی جاتا ہے
کچھ رات گئے پھر بیل پہ لادی لاد کے گھر کو آتا ہے

(۱۹۲۳ ، دیوانِ بشیر ، ۱۵۰).

لادی اُٹھا کے گھاٹ پہ جانے لگے ہرن
کیسے عجیب دور میں پیدا ہوا ہوں میں

(۱۹۹۲ ، اسیج ، ۹۳). ۲. لد جانے کے قابل بوجھ ، بھار ، بوجھا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).[رک: لاد + ی، لاحقۂ اسمیت].

لادِیا (کس د) امذ.

سر یا گاڑی وغیرہ پر بوجھ لاد کر لے جانے والا شخص ، باربردار مزدور (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لاد (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لاڈیا (سک د) امذ.

رک : لادا (۲) (ا پ و ، ۳ : ۱۱۲). [مقامی].

لا دینا (ی مج) ف م.

لگائی بجھائی کرنا. ادھر حسن ہور دل کوں دغا دی ، ادھر رقیب کوں لا دی. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)). [پ : لادن ـ لگانا].

لادے لادے پھرْنا محاورہ.

بوجھ اُٹھائے اِدھر اُدھر پھرنا ، کاندھوں پر اُٹھائے پھرنا. کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی (اپنے اوپر لادے) لادے نہیں پھرتے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۵۸۹). اب سخت متفکر ہے کہ بھائی کی لاش کو کیا کرے ، لادے لادے پھر رہا ہے. (۱۹۳۳ ، ملک خطا کے شہزادے (نگار ، کراچی ، ستمبر ۱۹۹۳ء ، ۲۹).

لاڈْھنا (سک ذھ) ف ل.

باربرداری. چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ بڑے جو لادھنے کے کام آتے ہیں ، کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ . (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۲۳۶) . [لادنا (رک) کا ایک اِملا].

لاڈ امذ ؛ ~ لاڑ.

پیار ، دُلار ، اعتدال سے زیادہ محبّت ، ناز ، نخرا ، چوچلا.

توں ہے لاڈلی لاڈ سوں آتی لپے ری
عشق چونپ سوں من میں بھاتی لپے ری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۲).

جو کچھ دیکھا تجھے ، اچھی طرح سے نقش خاطر ہے
وہ انکھیلی سے ہنسنا لاڈ سے رونا کہاں بھولے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۵). جو وہ کہتا ہے وہ تم منظور کر لیتے ہو ، ... اسی لاڈ میں تو لڑکا غارت ہو جاتا ہے . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۷). مس فلاں اپنے امیر ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے ، ظاہر ہے کہ وہ لاڈ کی بگاڑی ہوئی ... ہوگی . (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۱۱). لڑکے کو نانا نانی کے لاڈ نے بگاڑ رکھا ہے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۳۷).

ـــ اُٹھانا محاورہ.

نخرے برداشت کرنا ، ناز اُٹھانا.

ہم اپنے داغ سے قائل ہیں خود نزاکت کے
اُٹھائے گا گلِ لالہ بہت ہمارے لاڈ

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۵۵). ماں باپ کا لاڈلا تھا ، سدا کا روگی

ذہنی اور جسمانی طور پر بیمار ، تیمارداروں نے اس کے لاڈ اٹھائے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۵۰).

---اُٹھوانا محاورہ.

لاڈ اٹھانا (رک) کا متعدی المتعدی ، پیار کروانا ، اپنی نازبرداری کروانا.

میری چپتوں نے شیخ کے سر سے
خوب اٹھوائے مار مار کے لاڈ

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۶).

---پیار (---کس پ ، ی مخ) امذ.

بےجا پیار محبت ، ناز نخرا. وہ اپنی سسرال میں رہتی تھی ، غرض جس کے گھر میں اتنی دولت اور ایک لڑکا ہو اس کے لاڈ پیار کا کیا ٹھکانہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹).

بیجا نہیں لاڈ پیار میرا   بروا ہے یہ ہونہار میرا

(۱۸۸۲ ، تفسیرِ عفت ، ۲۳). کیسا نازک وقت ہے کہ ایک لاڈ پیار کا پلا پلایا ، بچہ کیسی کیسی مصیبتیں جھیل رہا ہے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۶۶). ماں نے تو لاڈ پیار میں ان کا کباڑا کر دیا تھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۳). [لاڈ + پیار (رک)].

---پیار ہونا محاورہ.

حد سے زیادہ پیار کیا جانا ، ناز نخرے برداشت کیا جانا. وہ بچے جن کا ، دورانِ علالت میں زیادہ لاڈ پیار ہوتا ہے ، بیمار زیادہ پڑتے ہیں. (۱۹۸۹ ، میرتقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۲۵۳).

---دُولار (---ضم د ، و غم) امذ.

رک : لاڈ پیار. خورشید بہو کا مزاج قدرتی طریق سے آگ کا بنا ہوا تھا اس پر جو بچپن سے لاڈ دولار میں پلی ہو جس کی زبان ماما اصیلوں سے بحث بحث کے صاف ہو رہی ہو . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۷). [لاڈ + دولار (رک)].

---سَہنا محاورہ.

نخرے برداشت کرنا ، ناز اُٹھانا ، جائز ناجائز بات ماننا. ان کے لاڈ ہم اس قدر سہتے ہیں کہ ان کی خاطر ہم روپے کی قیمت کم کر دیتے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، ۳).

---کا مُنّھ ٹیڑھا کہاوت.

جس بچے کے لاڈ اُٹھائے جاتے ہیں وہ بدتہذیب ہو جاتا ہے. نہ ہم لاڈ کرتے نہ یہ اِتی بےادب ہوتی ، ... بس بیوی لاڈ کا مُنّھ ٹیڑھا. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۲۷).

---کا نام امذ.

پیار سے پکارا جانے والا نام ، عُرفیت. سائیکل پیری کا لاڈ کا نام پیری نیڈو تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۹۳).

---کا نام / ناؤں بھنبار / بھنبڑ خاتُون کہاوت.

چاؤ چوچلے سے اولاد ابتر ہو جاتی ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ خزینتہ الامثال).

---کَرْنا محاورہ.

(عموماً بچے کا) چاؤ چوچلے کی اداؤں کا اظہار کرنا ، بےجا محبت کرنا ، پیار کرنا ، چمکارنا ، چومنا. اس کے گلے سے لگ کر لاڈ کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۷). ماں کی گردن میں ہاتھ ڈال کر لاڈ کرنے لگا کہ میری اماں تیرے صدقے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۵۶۷). اُس نے ان کی گود میں سر رکھ دیا اور لاڈ کرنے لگا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۷).

---لَڈانا محاورہ.

ناز نعمت ، چاؤ چوچلے سے پرورش کرنا ؛ (جابجا) ناز برداریاں کرنا. پیار کرنا لاڈ لڈانا گود میں لیکر سیر کرانا آشیرباد دینا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۵۲).

---میں آنا محاورہ.

(محبت کے بھروسے پر) ناز نخرے دکھانا ؛ (فرطِ محبت سے) بہت ناز اٹھانا ، پیار کرنا. ٹھہریے ، بہت لاڈ میں نہ آئیے ، پہلے اس کا جواب دیجیے کہ آپ میرے کمرہ میں چپکے سے کیوں گھس آئے. (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ۳۳).

---میں آوے / آئے ککڑی ہل ہل جاوے / جائے کوّا کہاوت.

رک : جیسی روح ویسے فرشتے (خزینتہ الامثال ؛ جامع الامثال).

لاڈا (الف) صف.

لاڈلا ، چہیتا ، پیارا ، محبوب ، معشوق ، وہ جسے ناز و نعمت سے پالا ہو (جامع اللغات). (ب) امذ. نیل کا کچا پودا ؛ ایک سوانگ کا نام ، لاڈا لاڈی کا سوانگ ؛ عاشق ، دولھا (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [لاڈ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---لاڈی امث.

عاشق معشوق ؛ دولھا دلہن ، بنا بنی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لاڈا + لاڈی (لاڈا (رک) کی تانیث)].

---لاڈی کا سُوانگ امذ.

ایک قسم کا کھیل جس میں دولھا دلہن یا عاشق معشوق کا سوانگ بناتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لاڈْلا (سک ڈ) صف ؛ امذ.

۱. پیارا ، ناز پروردہ ، محبوب ، چہیتا (بچہ).

شفاعت کرنہار سب کا تُہیں   ابی لاڈلا ایک رب کا تُہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹).

حلب میں تھا پسر اک شیشہ گر کا
نہایت لاڈلا مادر پدر کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۶۸).

چلا رہا ہوں یادِ دلِ گم شدہ میں میں
اے میرے لاڈلے مرے پیارے کدھر گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۳).

رکھتے ہیں ماں باپ سے بڑھ کر جہاں ان کا خیال
لاڈلوں کی طرح ناز ان کے اٹھاتے ہیں جہاں

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۱۳۰).

کانے ماتا کا لاڈلا ہو کر
ڈالڈا کھا کے جی رہا ہوں میں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۹). ۲. (طنزاً) وہ لڑکا جو ماں باپ کی محبت سے آوارہ اور بد راہ ہو گیا ہو. ماں باپ اپنے لاڈلے کو خوب جانتے تھے. (۱۹۵۲ ، اک محشر خیال ، ۱۷). ۳. پیار بھرا ، محبت والا ، نرم. فرنانڈس بھی ایسا رویہ اپناتا جیسے جینی کا اپنی لڑکی کے ساتھ تھا ایک دم ٹھنڈا اور لاڈلا رویہ. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۷۱). [لاڑلا (رک) کا ایک املا].

---بَچَہ جُواری / کانڈو کہاوت.
بہت لاڈ سے بچے خراب ہو جاتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

پُوت (---و مع) امذ.
وہ لڑکا جو ماں باپ کی حد درجہ محبت کے سبب بگڑ گیا ہو. وہ آپ کا لاڈلا پوت جو رات دن آوارہ گھومتا رہتا ہے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۷۹). [لاڈلا + پوت (رک)].

---پُوت کَٹورے مُوت کہاوت.
چاؤ چوچلے سے پالے ہوئے بچے ابتر ہوتے ہیں (محاورات ہند ؛ نجم الامثال).

لاڈلی (سک ڈ) صف مث.
پیاری ، دلاری ، چہیتی بیٹی.

توں ہے لاڈلی لاڈ سوں آتی لہے ری
عشق چونپ سوں من میں بھاتی لہے ری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۲). قصبے بھر میں مجھ سے بڑھ کے لاڈلی لڑکی اور کوئی نہ تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۷). آج تو اس کی لاڈلی کے خریدار بھی آنکلے ہیں کہیں سے. (۱۹۴۴ ، آنچل ، ۳۶). اندرا گاندھی ... جواہرلال کی لاڈلی بیٹی کی حیثیت سے انکے ساتھ رہتی تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۴). [لاڈلا (رک) کی تانیث].

---لَڑکی چھنال کہاوت.
لاڈ سے بچے خراب ہو جاتے ہیں ، زیادہ پیار دلار کرنے سے بچے بگڑ جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لاڈو (و مع) امذ.
رک : للو (پلیٹس). [لڈو (رک) کا بگاڑ].

لاڈو (و مج) صف امث.
پیاری (بیوی یا بیٹی) نیز دلہن (عموماً پیار سے لڑکیوں کو کہتے ہیں). نہیں لاڈو! ایسی بات پھر نہ کہنا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۴۶). لاڈو تیرا دولھا بناؤ کر کے بَن ٹھن کے آیا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۹۴). [لاڈ (رک) + و ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

---کوڈو (---و مع ، و مج) امث.
رک : لاڈو (پلیٹس). [لاڈو + کوڈو (تابع)].

لاڈوگ (و مج) امذ.
شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر گائے جانے والے گیت. لاڈوگ وہ گیت ہے جسے کسی خوشی کے موقع پر گاتے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۹). [بلوچی].

لاذِع (کس مج ذ) صف.
چبھن یا سوزش پیدا کرنے والا ، جلانے والا ، تکلیف پہنچانے والا. دودھ ، لاذع ، اکال ... اور جاذب سم حیوانات ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۱). ایک کیمیائی لازع (لاذع) مادے کا مخاطی سطحوں اور دوسری گہری بافتوں پر اثر فوری اور ایک جیسا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۷). [ع : (ل ذ ع)].

لاذِعَ (کس مج ذ ، فت ع) صف مث.
سوزش پیدا کرنے والی (دوا). ادویہ لاذعہ و مہیجہ سے مقام لذع کی طرف. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر (مجمل) ، ۳۳۹). [لاذع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لار(۱) امذ (قدیم).
رک : لاڑ.

پکن پالی لار لراؤ   دیکھ را کھی اس تراؤ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲ ب). [لاڑ (رک) کا ایک املا].

لار(۲) (الف) امث.
قطار ، پرا ، صف ؛ اُونٹوں کی قطار ؛ رال ، لعابِ دہن ، تُھوک (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) م ف. عقب میں ، پیچھے نیز معیت میں (پلیٹس). [غالباً ، س : [illegible]].

لار(۳) امذ.
ایک مشہور خوشنما پھول جو کئی قسم کا ہوتا ہے. لار وہاں تینتیس قسم کا ہوتا ہے چنانچہ ایک قسم تو گلاب کی باس رکھتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۱). [مقامی].

لارا(۱) امذ.
آس ، امید نیز عذر ، بہانہ وغیرہ.

حشر کے دن ہی سہی لیکن مجھے
کوئی لارا کوئی تارا چاہیے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۸۴). [مقامی ؛ قب : ہن].

---لَپَا (---فت ل ، شد پ) امذ.
جھوٹا وعدہ ، لیت و لعل ، ٹال مٹول ، حیلہ بہانہ. انہیں کہا تھا کہ وہ حکومت کے لارے لپے میں نہ آئیں. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ نومبر ، ۱). [لارا + لپا (تابع)].

---لیری (---ی مج) امث.
حیلہ حوالہ ، ٹال مٹول ، لیت و لعل ، عذر معذرت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لارا + لیری (تابع)].

---لیری کا یار ، کَبھی نَہ اُترا / اُترے پار کہاوت.
حیلہ ساز ، فضول گو کبھی کامیاب نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ محاورات ہند).

---لیری لگانا محاورہ.
آج کل کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، ٹالنا ، بہانے کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لارا (۲) صف مث.
دبلی پتلی (لڑکی). فاطمہ لارا (دبلی پتلی) جو علاقۂ گوران کے باراشاہی قبیلے کی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۸). [مقامی].

لارْچ (سک ر) امذ.
ایک قسم کا اونچا خوبصورت درخت جس سے گندہ بروزہ ، پائیدار عمارتی لکڑیاں اور دباغت کے کام کی چھال حاصل ہوتی ہے ، دیودار. اس خاندان کا بھی ذکر کرنا ضرور ہے جس میں صنوبر ، شمشاد ، لاریس (لارچ) دیودار... درختوں کا شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۸). [انگ : Larch]

---بارْک (---سک ر) امذ.
لارچ کے درخت کی چھال (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۰). [انگ : Lark Bark].

لارْڈ (۱) (سک ر) امذ.
برطانوی امرا کا لقب اور کلمۂ توقیر جو امارت ، بزرگی اور بڑائی کو ظاہر کرتا ہے. یہ وہ شخص ہے جو جناب لارڈ کیننگ اور جناب لارڈ الگن کا معتمد دولت اور شریکِ مشورہ تھا. (۱۸۶۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱). ڈنر میں متعدد ڈیوک ، بہت سے لارڈ اور بڑے انجینئر شریک تھے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۳۷). لیبر پارٹی میں لارڈ اور سر نہیں ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار، کراچی ، جولائی ، ۱۵). [انگ : Lord].

---بِشَپ (---کس مع ب ، فت ش) امذ.
مذہبی تقریبات میں بشپ کے تخاطب یا خطاب کا کلمہ نیز بڑا بشپ. ۱۰۵۳ء میں پوپ نے جس کا نام لیون تھا ، افریقہ کے عیسائیوں کو ایک خط لکھا جس میں تاکید کی تھی کہ کارتھج کے بشپ کو لارڈ بشپ تسلیم کریں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۹). یہ لفظ اصطلاح یا نام کے جز یا عہدہ کے لیے رایج ہے جیسے لارڈ شپ ، لارڈ بشپ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). [انگ : Lord Bishop].

---چانْسَلَر (---غنہ ، سک س ، فت ل) امذ.
اعلیٰ قانونی اور عدالتی افسر، دارالامرا کا میر مجلس. لارڈ چانسلر (دارالامرا کا میر و مجلس) پروچانسلر، وائس چانسلر ، پرو وائس چانسلر وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۶). [انگ : Lord Chancellor].

---رِکْٹَر (---کس مع ر ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
اسکاٹ لینڈ کی جامعہ کا صدر (۱۹۲۲ء سے پہلے). لارڈ رکٹر (اسکاٹ لینڈ کی جامعہ کا صدر) ... لارڈز. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). [انگ : Lord Rector].

---شِپ (---کس ش) امث.
حکومت ، سرداری ، آقائیت ؛ نوابی. لارڈ شپ بالکلیہ اسی کا حصہ ہے ، یہاں کوئی قانون ساز نہیں ہے. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۳۸۰). [انگ : Lord Ship].

---صاحِب (---کس ح) امذ.
رک : لاٹ صاحب (طنزاً)، امیر کبیر شخص. بچہ بچہ خواہ وہ لارڈ صاحب کا بچہ ہو یا کسی تاجر کا یا کسی پیشہ ور ماں باپ کا سپاہی پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار، ۱ : ۱۲۵). [لارڈ + صاحب (رک)].

---مَیور / میئَر (---فت مع م ، و مع / فت ہ) امذ.
برطانیہ کے بڑے شہروں کا رئیسِ بلدیہ. مرکب کی صورت میں یہ لفظ اصطلاح یا نام کے جز یا عہدہ کے لیے رایج ہے جیسے لارڈ شپ ... لارڈ میور. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). [انگ : Lord Mayor].

لارْڈ (۲) (سک ر) امث.
سور کی چربی (خصوصاً پیٹ کی). بسکٹ وغیرہ خریدتے وقت یہ ضرور پڑھ لینا کہ کہیں اس میں لارڈ یعنی سور کی چربی تو استعمال نہیں ہوتی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن، اپریل ، ۱۳). [انگ : Lard].

لارْک (۱) (سک ر) امذ.
رک : لارچ ، دیودار. جنگلات میں ... لارک کے درخت پھیلے ہوئے ہیں. (۱۹۳۳ ، آج کل ، دہلی ، یکم اکتوبر ، ۱۵). [لارچ (رک) کا ایک املا].

لارْک (۲) (سک ر) امث.
بھورے مٹیالے رنگ کے پرندوں کی قسموں میں سے کوئی ایک جن کی پچھلی انگلیاں بڑی ہوتی ہیں (خصوصاً چنڈول). ایک بھورے رنگ کی لارک آگے بڑھی. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۶۲). [انگ : Lark].

لارِک ایسِڈ (کس ر ، ی مع ، کس س) امذ.
کیمیا) ایک سفید قلمی تیزاب جو سبزیوں کی چکنائی میں گیسرائڈ کی صورت میں پایا جاتا ہے اور کاسمیٹکس (غازہ ، کریم وغیرہ)، صابن اور غازی الکحل بنانے میں استعمال ہوتا ہے. بہت سے آرگینک کمپاؤنڈ یعنی نامیاتی مرکبات مثلاً لارک ایسڈ ... پال میٹک ایسڈ ... بڑے کارآمد ثابت ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲۰۸). [انگ : Lauric Acid].

لارَل (فت مع ر) امذ.
ایک چھوٹا سدا بہار ، کافوری درخت (اس کے پتے فتح یا امتیاز کی علامت سمجھے جاتے ہیں). لارل ایک درخت کا نام جس کے پتے سدا ہرے رہتے ہیں. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۳۰۱). ان کے داہنے ہاتھ میں لارل کی ڈالی ہوتی. (۱۹۶۵ ، شاخ زیں ، ۱ : ۳۰۱). [انگ : Laurel].

لاروا (سک ر) امذ.
(کیڑوں اور بعض دوسرے جانوروں کا) پہلا روپ ، انڈے اور جسم کے بین بین ایک مادہ جو نشو و نما پا کر کیڑا وغیرہ بن جاتا ہے ، کیڑا جو انڈے اور پیوپا کی درمیانی منزل میں ہو. اس کی سنسکرت اور یونانی سے مماثلت ایسی ہی ہے جیسی لاروے کی تتلی سے. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۰۸). جلد میں ایسے سوراخ ہو جاتے ہیں جن کے ذریعے لاروے سانس لیتے رہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۷). [انگ: Larva].

لاروَل (سک ر ، فت و) صف.
لاروا (رک) سے منسوب ، پہلا روپی ، سنڈی کا. کتوں کے فیتا نما کرم ایکائی نوکوکس گرینولوسس اپنی لارول حالت میں ... ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۹۵). [انگ: Larval].

لاری (۱) امث.
(ریل کے اوسط درجے کے ڈبے سے قدرے چھوٹی) مال برداری یا سواری کی گاڑی جو عموماً سڑک پر پٹرول وغیرہ سے چلائی جاتی ہے ، بس یا ٹرک نیز لمبی نیچی گاڑی جس میں کنارے نہ ہوں.
لاری لاگے سب بھر دھان آپ گیان اور آپ دھیان
(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق ، ۵۲).
مبارک باد دے کر کہہ دو ان رجعت پسندوں سے
تمہیں چھکڑا مبارک ہو ہمیں لاری مبارک ہو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۶۹). اس زمانے میں قصور سے لاہور کے لیے لاری کا کرایہ چھے آنے ہوتا تھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۹). [انگ: Lorry].

--- اڈّا (--- فت ا ، شد ڈ) امذ.
بسیں کھڑی کرنے کا وہ مقام جہاں سے مسافر (عموماً) ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے ہیں. کتابوں کا ایک بنڈل لے کر لاری اڈے کی طرف چل پڑا. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۴۷).
[لاری + اڈا (رک)].

--- اِسٹینڈ (--- کس ا ، سک س ، ی مع ، غنہ) امذ.
رک: لاری اڈا. لاری اسٹینڈ سنسان پڑا تھا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۱۵). [انگ: Lorry Stand].

--- ڈرائیوَر (--- کس مع ڈ ، ی مع ، فت و) امذ.
لاری چلانے والا. ایک لاری ڈرائیور تھا اور ایک شخص چمڑے کا کاروبار کرتا تھا. (۱۹۷۴ ، زندگی نقاب چہرے ، ۷). [Lorry Driver].

--- والا امذ.
لاری رکھنے یا چلانے والا ، لاری ڈرائیور. لاری والا بھڑک گیا بولا کہ تمہارے کیا باوا کی لاری ہے. (۱۹۲۷ ، نرالی اردو ، ۷۵).
[لاری + والا ، لاحقۂ فاعلی].

لاری (۲) امذ.
فارس کا ایک نقرئی سکّہ. غرض چار لاکھ لاری پر صلح ہو گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۶۰). [ف].

لارے امذ ؛ ج.
لارا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

--- لَپّے دینا محاورہ.
جھوٹے وعدے کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا ، بہانے بنانا. میں بار بار حاجی کے پاس جاتا وہ مجھے لارے لپّے دیتا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۵۵۲).

--- لگانا محاورہ.
حیلے حوالے کرنا ، بہانہ بازی کرنا ، فریب دینا.
فائدہ اس کا کہو بارے ہمیں
کیوں لگاتے ہو میاں لارے ہمیں
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۵۹).

لارِیس (ی مع) امذ.
رک: لارچ ، دیودار. اس خاندان کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے ، جس میں صنوبر ، شمشاد ، لاریس (لارچ) ... درختوں کا شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۸). [غالباً ، لارچ (رک) کا بگاڑ].

لاڑ (۱) (الف) امذ (قدیم).
رک: لاڈ. پیار محبت.
لاڑوں لاڑ چاوں چاؤ سب کونوں کی پیاری
ست سنبھالی عین جھوالی محبت کی ہماری
(۱۴۳۰ ، شمس العشاق (میراں جی) ، ۵۳۲).
کون پالے ان کی لاڑ سینے آیا ارا پھاڑ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۳).
شراب خانے کا مسکیں ہوں دیکھ مستی میں
کہ لاڑ انبر پہ کروں ، حکم تل سو تارہ کروں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۵).
بےسبب وہ اچھلا گستاخ حاتم سے نہیں
جان کر عاشق اسے دکھلاتا ہے اس کو لاڑ
(۱۷۴۸ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۹۶). [غالباً ، س: लाल].

--- بھوگنا محاورہ (قدیم).
آرام کرنا ، ناز و نعم سے رہنا ، عیش کرنا.
جس سان بھوگیا دکھ سکھ لاڑ
اس پر بھانی نیں سب دھاڑ
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۰).

--- چَلانا محاورہ (قدیم).
ناز اٹھانا.
وہی شاہ عالم میں عارف کوائے
ہنر وند کا لاڑ جے کوئی چلائے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۵).
چلایا مرا لاڑ حد سوں ادیک
ہزاراں پریاں جو بھی مرے نزیک
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۳).

---کَرنا محاورہ.
رک : **لاڈ کرنا ، پیار کرنا ، ناز اُٹھانا.**
میں جے کہوں گا تو بی اب کچ دل منے توں لیا نکو
ماتا ہوں تیرے عشق کا کرتا ہوں تج پر لاڑ میں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۲).

---لڑانا محاورہ (قدیم).
رک : **لاڈ لڑانا ، ناز و نعم سے پالنا.**
رتن جڑاؤ کو پالنا بناوں مرزا اکبر کی نند کُوں جھلاوں
لوریاں دے دے لاڑ لڑاوں مکھرا چوم اور لے کر آپ کھلاوں
(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۹۶).

لاڑ (۲) امذ.
جنوبی سندھ.
جُگ جُگ کا جادو ہے تیری سانجھی بیلا لاڑ
تال ترائی پر اُڑتی جب کونجیں ڈالیں چھایا
(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۱۰۵). [سندھی].

لاڑاں امذ ؛ ج (قدیم).
لاڑ (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---سوں پالنا محاورہ (قدیم).
نہایت پیار محبت سے پرورش کرنا ، ناز و نعم سے پالنا.
اوسے باپ لاڑاں سوں پالا بہوت
درد ہور دوکھ میں سنبھالا بہوت
(۱۶۸۲، رضوان شاہ و روح افزا (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۵۲))

---کی کھیلی صف مث (قدیم).
رک : **لاڈلی ، ماں باپ کی محبت سے بگڑی ہوئی لڑکی.**
پرت سوں پیو کے ہو کر رہیلی
او یوں چلتی اتھی ، لاڑاں کی کھیلی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۳).

لاڑکی (سک ڑ) صف مث.
لاڈلی ، پیاری ، محبوب ، دل و جان سے عزیز.
یہ باندی میاں کی ہوتی لاڑکی
بہت پیاری ہو گوشت کی باڑکی
(۱۷۸۱، مجموعۂ ہندی، ۷۴). [رک: لاڑ (۱) + کی، لاحقۂ صفت].

لاڑلا (سک نیز کس ڑ) صف ؛ امذ (قدیم).
رک : **لاڈلا ، پیارا ، محبوب.**
و حضرت عزیرا نبی ایک تھے خدا کے بڑے لاڑلے نیک تھے
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۴۱).
لاڑلا سلطان کا جو کوئی ہوئے
ہے دیوانہ جو ڈھونڈ ہے اور کوئے
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۷).
جگر گوشے میں اشک اور دل کے پیارے
تم ایسے لاڑلوں کو رانتے ہو
(۱۸۰۵، باقر آگاہ ، د ، ۱۰۰). [لاڑ (رک) + لا ، لاحقۂ صفت].

لاڑی امذ.
جنوبی سندھ کا باشندہ.
سینچ کے اپنی کھیتی باڑی شام پڑے جب سارے لاڑی
(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۲۵۶) . [رک : لاڑ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاڑیلا (ی مع نیز مج) صف ؛ امذ.
رک : **لاڈلا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لاڑلا (رک) کا بگاڑ].

لاڑھی امذ.
غیر معتبر یا اوباش لڑکا (لونڈے کے ساتھ مستعمل) ، لاڑی.
جل ترنگ والا اپنے لونڈے لاڑھیوں کو لیے ہوئے بیٹھا ہے . (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۱۹). اپنے پالتو خرگوش اور محلے کے لونڈے لاڑھیوں کی مدد سے دو ہی دن میں سارا لان کھود پھینکا. (۱۹۶۸ ، خاکم بدہن ، ۸۲). [لونڈا (رک) کا تابع].

لاڑھیا (سک ڑھ). (الف) امذ.
خراب یا کم قیمت کو اچھی یا بیش قیمت بنا کر بیچنے یا بِکوا دینے والا شخص ؛ گندم نما جَو فروش ؛ خریداروں کو دھوکا دینے والا تاجر یا دلّال (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ) . (ب) صف . **پیارا ، محبوب ، عزیز نیز جعل ساز ، فریبی ، مکّار ، بارمار** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [لاڑھ ـ لاڑ (رک) + یا، لاحقہ نسبت وصفت].

---پن (---فت پ) امذ.
۱. **خراب یا کم قیمت مال کو اچھا یا بیش قیمت بنا کے بیچنا یا بِکوانا.** مگر وہ ہے لاڑھیا پن یعنی مال کی قیمت زیادہ کہہ دینی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۳ : ۲۲) . ۲. **دھوکے بازی ، جعل سازی ، فریب ، دغا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [لاڑھیا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لازِب (کس ز) صف.
۱. (مجازاً) **لازم و ثابت ، وابستہ ، چسپیدہ.**
جیوں عدم کو وجود ہے لاحق
جیوں قدم کو حدوث لازب ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۰).
یہ بد ہمیشہ سے ہو خوارِ طینِ لازب ہے
نہ خوفِ مرگ ، نہ اندیشۂ عواقب ہے
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۳۹). ۲. **چپکنے والا ، چِپ دار** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع : (ل ز ب)].

لازِق (کس ز) صف.
چپکنے والا ، چپ دار ، چپچپا. جب وہ ڈھیر کی شکل میں ہوتے ہیں تو تھوڑے سے بین خلوی لازق مادے کے ذریعے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں . (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۲۱) . [ع : (ل ز ق)].

لازِم (کس ز). (الف) صف.
۱(أ) **ہمیشہ کسی سے لگا رہنے والا، وابستہ ؛ مراد: واجب،**

ضرور ، فرض ، لابد. ہور جیکوئی بوجھے ہیں انو پر فرض ہے کہ دائم لازم ہے کر لینا اپس پر. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۵).

مست سے دل کوں ہے حذر لازم
نین تیرے بہت ہوے سرشار

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۹).

بیٹھنا پاس تمہیں غیر کے کیا لازم تھا
تم نے اتنا بھی کبھی پاس ہمارا نہ کیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۹).

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں؟ اب رہو تنہا کوئی دن اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰). رات کا سایۂ عاطفت جو بقائِ حیاتِ انسانی کے واسطے لازم ہے، صفحۂ ہستی سے ناپید کردیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۹). اس سیاسی زور آزمائی کے موقع پر لازم تھا کہ اپنی سیاسی قوت کا بھرپور مظاہرہ کیا جائے. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۷۳). **(اا) مناسب ، شایاں ، زیبا ، روا.** بادشاہوں کو ، فقیر ہونا لازم نہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳).

بیٹوں کو تھا علی کا اشارہ کہ بیٹھ جاؤ
لازم نہیں کہ وعظ میں نانا کو تم ستاؤ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). ۳. **(قواعد) وہ فعل جو فاعل پر تمام ہو جائے اور اسے مفعول کی ضرورت نہ ہو.** مصدر اوپر دو قسم کے ہے ، لازم اور متعدی. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۳۳).

کون کہتا ہے سمجھنا بھی ہے سمجھا دینا
واقعی فہم ہے لازم متعدی افہام

(۱۹۱۵ ، وفا ، ک ، ۱۶). (ب) امذ. **ضروری چیز ، مقتضا نیز سر، ذمہ ، تعلق** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [ع : ل ز م].

---اُلاِحتِرام (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس مع ا ، سک ح ، کس مع ت) صف.
جس کا احترام ضروری ہو ، عزت کرنے کے قابل (جامع اللغات). [لازم + رک : ال (ا) + احترام (رک)].

---اُلتّکرِیم (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ک ، ی مع) صف.
جس کو مکرم سمجھنا ہو، جس کی تکریم ضروری ہو، جس کی تکریم و تعظیم واجب ہو. کتابِ کریم اور کلامِ لازم التکریم میں ... اس خطابِ دلنواز سے معزز اور سرفراز کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰). [لازم + رک : ال (ا) + تکریم (رک)].

---آنا محاورہ.
ضروری ہو جانا ، یقینی نتیجہ نکلنا ، نتیجۃً پیدا ہونا. مست کون سمجھا جاتا ہے، نہ کہ دیوانے پر جھوٹے پر خون لازم آتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۵).

مجھ کو اس رہ پر ہوا ناگہ عبور
بس توقف لازم آیا بالضرور

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷). اب یہ دریافت کرنا لازم آیا کہ یہ کس شے سے بنے ہوتے ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲). اگر ان کے مخالف نظریات کو مانا جائے ، تو ان سے فلاں فلاں اخلاق کش نتائج لازم آتے ہیں. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۲). یہ ایک ضمنی بات ہے اور اس سے ناول کی برائی لازم نہیں آتی. (۱۹۹۲ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، جون ، ۳۱).

---بِالمَلزُوم (--- کس ب ، سک ل ، فت م ، سک ل ، و مع) صف (شاذ).
رک : **لازم و ملزوم جو زیادہ فصیح اور مستعمل ہے.** جہاں ایک ہوگا وہاں انیک تو ضرور ہی رہیگا ، کیونکہ دونوں لازم بالملزوم ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۳۳۱). [لازم + ب (حرف جار + رک : ال (ا) + ملزوم (رک)].

---پَڑنا محاورہ.
رک : **لازم آنا ، ضروری ہونا ، جزوِ لاینفک ہونا.**

چمکنا برق کا لازم پڑا ہے ابر باراں میں
تصور چاہیے رونے میں اوس کے رونے خنداں کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳).

---پَکَڑنا محاورہ.
ضروری خیال کرنا ، ناگزیر سمجھنا ، فرض کا درجہ دینا. فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو وہ یہی ہے لازم پکڑو تم. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۰). امیرالمومنین نے ... فرمائش کی ہے کہ میں اوس کی طرف مائل ہوں اور اوس کی طرز و اسلوب کو لازم پکڑوں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۱). عمرو عاقل ، خوش فہم ، صحیح الفکر شخص تھا ، اسی لئے اس نے یحییٰ کی صحبت کو لازم پکڑ لیا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۲۲). اپنے ہر معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو لازم پکڑیں .... (۱۹۸۹ ، صحیفہ اہلحدیث ، ۹ فروری ، ۵).

---جاننا محاورہ.
ضروری سمجھنا. خدمتِ خلق ... اور حلال کی روزی کو اپنے لیے لازم جانتا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، ۱ اکتوبر ، دسمبر ، ۲۵).

---کَرنا محاورہ.
کسی بات کو فرض یا واجب قرار دینا ، کسی بات کا پابند کرنا، ضروری قرار دینا. اگر ایسے معلوم ہوا کہ دوسرا کوئی اپنے پر تے زیاست ہے تو یک مثال تجہ پر لازم کرتا ہوں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۵۱).

---و مَلزُوم (---و مع ، فت م ، سک م ، و مع) صف.
۱. **ایک دوسرے کے لیے ضروری ، ایک دوسرے پر موقوف ، وہ (دو چیزیں) جن میں ایک دوسرے سے جدائی ناممکن ہو.**

عجب کہ غفلت و بینش ہیں لازم و ملزوم
بغیر چشم نہیں رنگِ خواب کا شیشہ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۲). تینوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۳). علم اور یقین یہ دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷). دونوں

(میاں بیوی) وجود اور بقائے منزلی کے لیے لازم ملزوم ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۷)۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے پڑھنا اور پڑھانا دو مختلف نعمتیں بنائی ہیں جو لازم و ملزوم نہیں۔(۱۹۸۵ ، انشائیہ اردو ادب میں ، ۲۱۸)۔ ۲. **واجب ، ضروری ، لابد.** وہ اعلان اور ۹۰۰ سو سپاہیوں کا افسانہ لازم و ملزوم ہیں. (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۴ : ۲۱۴)۔ [لازم + و (حرف عطف) + ملزوم (رک)]۔

--- ہونا محاورہ۔
ضروری ہونا ، فرض ہونا (لازم کرنا (رک) کا لازم).

بھی لازم ہوئے تج اوپر سو درے
جو سن کر ایسا کام کوئی نا کرے

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۳۲)۔

دل کوں لازم ہے مرہم دیدار
زخمی تیغ انتظار ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۴۴)۔ اس صورت میں ان کو لازم ہو گا کہ اقرارنامہ ... لکھ دیں. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۱۲۸)۔

اچھی آنکھیں جو ملی ہیں اس کو
کچھ تو لازم ہوا وحشت کرنا

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۱۱۶)۔

لازماً (کس مج ز ، تن بفت) م ف.
ضروری طور پر ، یقیناً ، بلاشبہ. تیسرا داؤں ہونے کی وجہ سے اس کو لازماً پہلے دو حصوں سے اچھا ہونا چاہیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱)۔ امریکا کا ہدف لازماً روس ہے : (۱۹۸۷ ، ریگ رواں ، ۳۳۰)۔ [لازم + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

لازمات (کس مج ز) امذ ؛ ج.
ضروری امور ، وہ باتیں جو (کسی کام کے لیے) ضروری ہوں. اپنے تمدن کے فوائد پھیلانا لازمات سے ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۰۳)۔ [لازم + ات ، لاحقۂ جمع]۔

لازمہ (کس مج ز ، فت م) امذ.
وہ امر یا سامان جو کسی کام وغیرہ کے لیے ضروری ہو ، جوڑ یا میل کی چیز ، منجملہ ضروریات ، ضروری اسباب.

نازک دلی ہے لازمۂ صاف طینتی
ظاہر ہے شکل موج سیں چین جبین آب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۲)۔

جمع کیوں صبح و شفق چرخ پہ رہتے ہیں مدام
گرمی سرخ نہیں لازمۂ موئے سفید

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۱)۔ یہ لازمۂ حسد ہے کہ خواہاں اس کے زوال دولت کے ہوتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۴۷)۔ ان باتوں کے لیے کرامات کا لازمہ بھی ضرور ہے. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۹۲)۔ لازمۂ تحصیل علوم خشکی ہوا کرتی ہے ، تازگی نہیں. (۱۹۲۸ ، نکات رموزی ، ۲ : ۲۱۲)۔ بہت چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں تھیں جو وقت کے تغیرات کا خوش کن لازمہ کہی جا سکتی ہیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۳۲)۔ [لازم + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

لازمی (کس مج ز) صف.
لازم ، ضروری ، لابدی.

ضروری سر انجام کے واسطے
کسی لازمی کام کے واسطے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱)۔ کسی ملک کی زرخیزی اور خوبی ... اس کی شایستگی کے واسطے کوئی لازمی سبب نہیں ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۶۹)۔ اپیل پر ان کے دستخط لازمی ہیں. (۱۹۳۲ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۲۸۵)۔ ہم ہندوستان کے مسلمان ... عربی زبان کے مفید ثمرات اور لازمی فوائد سے محروم رکھے گئے. (۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اردو ، ۲۰۲)۔ [لازم + ی ، لاحقۂ تا کید (موضوع اردو ، عربی میں نا درست)]۔

--- طُفیلی (--- ضم ط ، ی مج) امذ.
(حیاتیات) وہ طفیلی (کیڑا) جو مرض آوریت کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے اور صرف انسان میں بیماری پیدا کرتا ہے (انگ : Obligate Parasite) (بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۹۴)۔ [لازمی + طفیلی (رک)]۔

--- نا ہَوا باش (--- فت ہ) امذ.
(حیاتیات) جراثیم کی ایک قسم جو نہ صرف آکسیجن کی غیر موجودگی میں نمو پاتی ہے بلکہ تھوڑی مقدار میں آکسیجن کے ماحول میں رہ جائے تو اس کی بالیدگی رک جاتی ہے (انگ : Obligate Anaerobes) بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۷۲)۔ [لازمی + نا (حرف نفی) + ہوا (رک) + ف : باش ، باشیدن = رہنا]۔

--- واقعات (--- کس مج ق) امذ ؛ ج.
(قانون) وہ واقعات جن کے بغیر فعل کا وقوع میں لے آنا ممکن نہ ہو (علم اصول قانون ، ۴۴)۔ [لازمی + واقعات (رک)]۔

--- ہَوا باش (--- فت ہ) امذ.
(حیاتیات) وہ جراثیم جو اعلیٰ پودوں کی طرح آکسیجن کی موجودگی میں نمو پاتے ہیں (انگ : Obligate Acrobes) (بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۷۲) : [لازمی + ہوا (رک) + ف : باش ، باشیدن = رہنا]۔

لازُوَرد (ضم ز ، فت و ، سک ر) امذ.
رک : لاجورد ، ایک پتھر. معرب اس کا لازورد زائے معجمہ سے ہے سنسکرت میں راج ورت کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۲۷)۔ [لاجورد (رک) کا معرب]۔

لاژوَرد (ضم ژ ، فت و ، سک ر) امذ.
رک : لاجورد (پلیٹس). [ف]۔

لاس (۱) امذ.
۱. **ایک قسم کا ناچ ، نرت ، رقص.** «لاس» یہ نرت ٹھاٹ میں آہستہ آہستہ اور ناز و انداز اوس میں پایا جاوے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۳)۔ ۲. **کھیلنا ، کودنا ، ناچنا ، کھیل کود ؛ اختلاط ؛ شوربہ ، سالن ، پکی ہوئی دال یا مٹر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : लास]۔

لاس (۲) امذ (شاذ).
نقصان ، خسارہ.
لگ گئے ہیں فون کے لگنے میں پورے سولہ سال
لاس ہے صارف کو اس سے اور نہ کوئی خاص گین
(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۸۷). [انگ : Loss].

لاسا (۱) (الف) امذ ؛ ~ لاسہ.
۱. **ایک چپکتا ہوا لعاب دار مادہ جو خاص کر بڑ کے دودھ سے بنایا جاتا ہے (عموماً چھوٹے پرندوں کو پکڑنے کے لیے جال وغیرہ میں مستعمل) ، ایک قسم کا سریش.**
ہو کر فنا کیا صید شہباز وصل ہم نیں
گویا عدم ہمارا اوسکوں ہوا ہے لاسا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۲). چڑی مار جال پھنکی پھینک ، لاسا کنپا چھوڑ ... چنے اور رسی لے کر چل نکلا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۲۹). جانور بے چارے پتوں میں چھپتے ہیں ، چڑیمار لاسا پھنکی لیے پھرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۶). استرکاری پر ابتدائی تہ گوند کے لاسے ... کی دو تین تہیں چڑھائی جائیں. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۱۰۰). ابن منکی ... نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ان شکاری چڑیوں کے نر اپنی مادہ کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں ، لاسا استعمال کرنے کا قاعدہ بھی بتایا ہے. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۹۱). ۲. **دامِ فریب ؛ (مجازاً) جال میں پھنسانے والی بات ، مانوس کرنے والا فعل یا قول.** نواب مرزا (اس لاسے میں بھی پھنسنے والے نہ تھے). (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۹۴). ۳. **لت ، عادت ، چسکا.**
ہزاروں مرغِ زیرک اس بلا میں مبتلا دیکھے
لپٹ کر پھر نہیں چھٹتا عجب لاسا ہے افیوں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳). ۴. **جھگڑا ، ٹنٹا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) امث. **(مجازاً) لگن ، لگاؤ ، اشتیاق.** میرے من کی بھی سب سے بڑی لاسا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۳۰۳). [پ : लालसा].

--- لگا رہنا محاورہ.
اشتیاق رہنا ، خواہش رہنا.
مرغانِ باغ پیشتر صیاد سے اڑے
ہر موسمِ بہار کا لاسا لگا رہا
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

--- لگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **پرند پکڑنے کو بانس کی چھڑ پر لاسا ملنا.** ایک چڑیمار جنگ ملے لاسا کپے میں لگائے جانوروں کے فریب دینے کو ٹٹی پر بیٹے جاتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۹). کاش کوئی چڑی مار لاسا کنپا لگا کے ان حضرت کو پھنکی دکھاتا. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۴ : ۳). ۲. **دامِ فریب میں پھنسانا ، پھندے میں لانے کے لیے کچھ کہنا یا کرنا.**
چڑی باز اب کوئی پھنتا ہو زاہد سے ہے آپ لپٹا
پھرے ہے ہر پری رو ساتھ لاسا سا لگا اپنا
(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د (ق) ، ۶۸).

دے کر صیاد نے دلاسا چاہا پھر کچھ لگائے لاسا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۶). اگر توصیف اس وقت پورا لاسہ نہ لگاتی تو موسیٰ چلا ہی تھا. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۵۸).
دشمنوں نے لگائے ہیں لاسے
شرفا کو بچا پروڑا سے
(۱۹۵۱ ، ضمیر خامہ ، ۱۰۰). ۳. **شوق رکھنا ، آرزو کرنا ، خواہش مند ہونا.** لوگوں نے اس مرتبہ ایسا کپا مارا کہ پھر شادی کے نام سے کبھی لاسا نہ لگایا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۸۸). ۴. **(کسی کے) پیچھے لگانا ، فساد کا بیج بونا ، (دو شخصوں کو) بھڑوا دینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- لگنا محاورہ.
لاسا لگانا (رک) کا لازم ، لاسا چپکنا.
الفت بری بلا ہے صیاد سے مفر کیا
لاسا لگا ہوا ہے بلبل کے بال و پر میں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۸).
کفر کا لاسا لگا دنیا کی زینت کی طرف
حرص سے اب کیجیے ہجرت قناعت کی طرف
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۲۵).

--- مارنا محاورہ.
شکار کرنا.
پہلے اس دارِ نبوت ہی پہ لاسا مارا
کہ تمہارے ہی نواسوں کو پیاسا مارا
(۱۹۲۵ ، نیستان ، سیماب اکبرآبادی ، ۶۵).

--- ہو جانا / ہونا محاورہ.
چپک جانا ، پرچھائیں کی طرح ساتھ رہنا ، ہمزاد بننا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

لاسا (۲) امذ.
رک : لاس (۱) جو فصیح ہے. اس کے بعد پاروتی نے لاسا ناچ بھرت کو سکھایا. (۱۹۶۸ ، سیپ ، کراچی ، ۵۹ : ۲۵۷). [رک : لاس (۱) + ا (زاید)].

لاسٹ (۱) (سک س) صف (شاذ).
سب سے پچھلا ، گزشتہ ؛ آخری ، سب کے بعد کا. الہ آباد میں ہم نے تنخواہ کا لاسٹ پے سارٹیفکٹ لیا جس کا لینا ہر ملازم کو ضرور ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸). [انگ : Last].

لاسٹ (۲) (سک س) امذ.
اناج یا خشک چیزوں کے ناپ تول کا ایک پیمانہ (عام طور پر اس سے چار ہزار پونڈ تک کا وزن کیا جاسکتا ہے). ۲ لوڈ یا ۱۰ کوارٹر کا ایک لاسٹ. (۱۸۵۶ ، کتاب حساب ، ۱۲۲). [انگ : Last].

لاسٹک (سک س ، کس ٹ) امث ؛ امذ.
لچکیلا سوت جس کے اندر کے ربڑ پر روئی یا ریشم کا دھاگا یا

مصنوعی کپڑا چڑھا دیا جاتا ہے ، ربڑ کی ڈوری ، فیتہ یا بند. چمڑا ولایتی بادامی رنگ کا ہو اور پنجہ میں لاسٹک نہ ہو. (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۶۲). [انگ : Elastic کا مخفف].

لاسِقَہ (کس مج س ، فت ق) امث.
(زخم وغیرہ پر) چھڑکنے یا لیس کی جانے والی دوا ، پھاہا. چونے کا پانی ، السی کے تیل ... زیتون کے تیل یا گلیسرین کے ہمراہ حرقات ... کے لیے ایک مسکن لاسقہ ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). [ع : (ل س ق)].

لاسَک (فت س) امذ.
ناچنے والا شخص ، رقاص ؛ مور ؛ پیچھے اُچکنے اور اُچھلنے کودنے والا نقال (پلیٹس). [لاس (۱) + ک ، لاحقۂ نسبت].

لاسِکا (کس س) امث.
رقاصہ (پلیٹس). [لاسک (رک) + ا ، لاحقۂ تانیث].

لاسِلکی لگانا محاورہ.
دل لگانا ، محبّت کرنا. یہ پُتلی جان سے لاسلکی لگا بیٹھے ہیں. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۳).

لاسَن (فت س) امذ.
(عو) لسن (پلیٹس). [لسن (رک) کا بگاڑ].

لاسْنا (سک س) ف ل.
چپکنا ؛ چمکنا (پلیٹس). [پ : लास (ह) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لاسَہ (فت س) امذ.
«رک» لاسا (۱). طریقہ پکڑنے بلبل کا یہ ہے کہ جنگل میں جا کر لاسہ لیجا کر کھٹولہ بانس کی تلیوں کا بنائے اور اوس پر لاسہ لگائے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۵۲). احسن کے پنجرے میں رضیہ ہرچند پھڑپھڑائی معاشرت اسلامی کا موجودہ لاسہ اتنا تیز اور اتنا گہرا تھا کہ جتنی تڑپی اتنی ہی چپکی. (۱۹۲۱ ، نسوانی زندگی ، ۳۸). [رک : لاسا (۱) کا ایک املا].

لاسی (۱) صف (قدیم).
رقصاں ، وجد میں محو.

دیکھ چاند ہور چندنی کے تئیں خاطر بزاں لاسی نہ ہوے
اے چاند توں دیکھوں نکو اپنا تو درپن میں جھلک
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۶). [رک : لاس ۱ + ی ، لاحقۂ صفت].

---لاسی (۲) امث.
ایک قسم کا کپڑا. لاسی کے موٹے سے لباس میں اس کی خادمہ تھی. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، جنوری ، ۱۲۸). [مقامی].

لاسے امذ ؛ ج.
لاسا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. بعض پرندوں کا شکار جال سے پھندے سے ، لاسے سے بھی کر لیا جاتا ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۸).

---پر لگانا محاورہ.
مانوس کرنا ، گرویدہ بنانا ؛ (فریب سے) جال میں پھنسانا ، لالچ دینا. پوکاک کو لاسے پر لگاؤں ... اس سے بہتر آدمی اس کام کے واسطے ملنا محال ہے. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۳۹). علیحدہ علیحدہ اپنے ہاں کے مخصوص کھانوں کے لاسے پر لگا دیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۸۰).

---پر لَگْنا محاورہ.
لاسے پر لگانا (رک) کا لازم ، جال میں پھنسنا.

شیخ لاسے پہ لگ گیا وہ پری
خوب کمپا حضور نے مارا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۰).

لاشِ امث.
۱. مُردہ ، مردہ جسم ، نعش ؛ میّت ، جنازہ.

یہ کہہ کہ کیسی تولی میں ہو غمزدہ مغموم
چمٹ کے لاش سکینہ سے زینب و کلثوم
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳).

دیکھ قاتل نے مجھ کو مقتل میں
یہ نہ پوچھا کہ کس کی لاش ہے یہ
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۵۳).

بہے بحر فنا میں جلد یارب لاش بسمل کی
کہ بُھوکی مچھلیاں ہیں جوہر شمشیر قاتل کی
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۶۲). گوشت خوار نے لاش کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھائیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۶۸). اَست (اَنسس) دیوی نے شوہر کی لاش تلاش کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیئے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۲۰). **۲. (مجازاً) موٹا تازہ جسم (طنز و تحقیر کے موقع پر).** اتنی بڑی لاش کا گھوڑا اپنی پرچھائیں سے ڈرتا ہے. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۵۵). دھڑام سے وکیل کے اوپر! وہ بیچارہ دبلا پتلا ، ڈھائی تین مَن کی لاش کیا سنبھالتا ، نیچے وہ اور اوپر ننھی. (۱۹۲۹ ، ولایتی ننھی ، ۳۰). [ت].

---اُتارْنا محاورہ.
مُردہ دفنانا.

بزمِ چمن سے اُٹھا ناگہ شورِ ماتم
جب لاش باغباں کی گلزار میں اُتاری
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۷۷).

---اُٹھانا محاورہ.
جنازہ اُٹھانا ، مُردے کو دفنانے کے لیے لے جانا.

قاصد سزائے نامہ بری کو پہونچ گیا
اب اُس کی لاش پھر پیمبر اٹھائیے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۸۲).

---اُٹھنا / اُوٹھنا محاورہ.
جنازہ اُٹھنا.

تو بھی اے قاتلِ جاں ہو کوئی دم چل کے شریک
کشتۂ ناز کی لاش اوٹھنے کی تیاری ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۵).

---بَرلاش م ف.
ایک ایک لاش پر ، تمام لاشوں پر.
زندگی لاش بَر لاش روتی رہی
موت اک بار میں سَر پروتی رہی
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۲)۔[لاش + بَر (حرفِ جار) + لاش (رک)]۔

---پاش / واش امث.
رک : لاش. آسمان و زمین آہ و نالے سے ہلانے لگی ، لاش پاش دیکھ کے لپٹ گئی. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۳۴)۔ [لاش + پاش (تابع)]۔

---پٹی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(قانون) لاش سے متعلق رپورٹ ، خون یا سببِ موت کی اطلاعی رپٹ (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [لاش + پٹی (رک)].

---پر آنا محاورہ.
میت دفن کرنے کے لیے آنا ، تجہیز و تکفین میں شریک ہونا.
لاش پر آنے کی شہرت شبِ غم دیتے ہیں
اے پری ہم ملک الموت کو دم دیتے ہیں
(؟ ، لاعلم (فرہنگِ آصفیہ)).

---پر لاش گرانا محاورہ.
بہت قتل و غارت گری کرنا ، قتلِ عام کرنا ، کُشتوں کے پُشتے لگانا. فوج لقا مثلِ مور و ملخ کے ہے نکلنا دشوار ہوگیا مگر ہندیوں نے لاش پر لاش گرا دی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۴۹)۔

---پر (پہ) لاش گِرنا محاورہ.
بے تحاشہ قتل و غارت گری ہونا ، کُشتوں کے پُشتے لگنا. تلوار چلنے لگی لاش پر لاش گرنے لگی ، کُشتوں کے پُشتے لگ گئے. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۲۲)۔
کبھی یہ وسوسہ ، بنیادِ تخت سُست نہ ہو
کبھی یہ خطرہ کہ گرنے لگے نہ لاش پہ لاش
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۸)۔

---پر لاش نِکلنا محاورہ.
متواتر جنازہ اُٹھنا ، آگے پیچھے میت اُٹھنا ، ایک کے بعد ایک مرنا ، قتلِ عام ہونا.
لاش پر لاش نکلتی ہے یہاں عاشق کی
نہیں رہتی نہیں ہر روز وبا تو جائے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۶)۔

---پڑنا محاورہ.
مردہ ہوکر گرنا ، ڈھیر ہونا ، مارا جانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---ڈالنا محاورہ.
مار کر ڈھیر کرنا ، قتل کرنا ، مار ڈالنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---گاڑنا محاورہ.
مُردہ دفن کرنا.
مُسلم سے کوفیوں نے بڑی بے وفائی کی
گاڑی نہ لاش بھی مرے مظلوم بھائی کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷)۔

---نکالنا محاورہ.
جنازہ اُٹھانا ، میت اُٹھانا ، مجمع کے ساتھ جنازہ لے جانا. ایک ہندو نے قلعۂ معلی میں سے اپنے باپ کی لاش نہایت دھوم دھام اور گانے بجانے کے ساتھ نکالی . (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۹۴)۔

---نِکلنا محاورہ.
لاش نکالنا (رک) کا لازم ، جنازہ اُٹھنا.
غیر کی لاش نکلتی ہوئی دیکھوں یارب
پھول قبروں پہ چڑھاؤں تو یہ کانٹا نکلے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۷)۔

---نِکلوانا محاورہ.
جنازہ اُٹھوانا ، کسی کو مروانا ، قتل کرانا. یہ اتنی دیر جو غائب غلہ رہے ... ایک آدھ کی لاش گھر سے نکلوانے کا قصد تھا شاید. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۶۲)۔

لاشا امذ.
رک : لاشہ جو فصیح ہے.
اے صبا اللہ اکبر کاٹ تیغ یار کا
غیر کو غش آ گیا لاشا ہمارا دیکھ کر
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۱)۔
گو اک تنِ بیجاں ہوں ترے مرنے سے لیکن
ہوگا نہ تہِ خاک یہ لاشا کوئی دن اور
(۱۹۳۰ ، بیخود ، ک ، ۱۵۷)۔ [لاشہ (رک) کا ایک املا].

لاشاری امذ.
ایک بلوچ قبیلہ ہے جس کے بہت سے لوگ سندھ میں آباد ہیں. پہاڑ کی طرف «بھاج» میں رہنے والی لاشاری قوم (مسمات لاشار کے بطن سے ہے. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۳۱۸). [لاشار (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاشوں (و مج) امذ ؛ ج.
لاش (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---پر لاشیں گِرنا محاورہ.
بہت قتل و غارت گری ہونا ، لاشوں کا ڈھیر لگنا ، گھمسان کا رن پڑنا. اُحد کے میدان میں دار و گیر شور برپا تھا ، لاشوں پر لاشیں گر رہی تھیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۵۹)۔

---کے پُشتے لگنا محاورہ.
لاشوں کے ڈھیر لگ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

لاشَہ (فت ش) امذ.
۱. رک : **لاش ، مُردہ جسم.**

بھلا اے مرے بھائی ، اماں کے جائے
مجھے تیرے لاشے سے ظالم چھوڑائے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۶).

دیکھا گیا جو لاشۂ عاشق تو بعد مرگ
اک ڈھیر استخواں کا حجابِ کفن میں تھا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۴). باپ نے جو بیٹے کا لاشہ دیکھا ، تاج دے مارا تخت سے اپنے کو گرا دیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۴۹۷). بے گور و کفن لاشے کھلے دروازوں سے دکھائی دیتے تھے. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۱۱۹). ۲. **جسم ، تن ، بدن ؛ لاغر ، نحیف ، دُبلا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [ف].

۔۔۔ اُٹھنا / اُوٹھنا محاورہ.
رک : **لاش اُٹھنا ، جنازہ اُٹھنا.**

ہوا ہے خون کے چھینٹوں سے پیرہن گلزار
ترے شہید کا لاشہ بہار سے اُوٹھا

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۲۵).

۔۔۔ بے سَر کس صف(۔۔۔فت س) امذ.
دھڑ بغیر سَر کے (جامع اللغات). [لاشہ + بے (حرف نفی) + سر (رک)].

۔۔۔ جانا محاورہ.
رک : **لاشہ اُٹھنا.** ہم سے اطمینان رکھو لاشہ ہمارا جائیگا کوئی ہم کو زندہ نہ پائیگا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۲).

۔۔۔ کُش (۔۔۔ضم ک) امذ.
(کنایۃً) **پہاڑ کھود کر نمک نکالنے والا قبیلہ یا شخص.** وہ جماعت کہ لون وہاں سے نکالتی ہے ، نام اس کا لاشہ کُش ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۱۱). [لاشہ + ف : کش ، کشتن ـ مارنا].

۔۔۔ گڑنا محاورہ.
مُردہ دفن ہونا.

ہمارا ہی ٹھکانا کوئے جاناں میں نہیں احسن!
کریں کیا مُردہ حسرت کا جو لاشہ دل میں گڑتا ہے

(۱۹۰۹ ، احسن الکلام ، ۱۳۲).

لاشی پاشی صف.
۱. **کمزور ، نحیف و زار ، جس کے اعضا و جوارح میں طاقت نہ ہو ، بے طاقت ، لاغر.** کیا لاشی پاشی کو میرے مقابلے میں بھیجتے ہو. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۹۳). ۲. (**مجازاً**) **جس کے قول و عمل میں کوئی اثر نہ ہو ، جو خود کچھ نہ کر سکے.** حکومت ... نوآبادی کے لاشی پاشی آدمیوں کو یہاں عہدہ‌دار بنائے گی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶، ۱۵ : ۵). [لاش پاش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاشے امذ ؛ ج.
لاشہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

سرہانے بریدہ کے تماشے
سڑکوں پہ پڑے ہوئے تھے لاشے

(۱۹۵۷ ، ضمیر خامہ ، ۲۳۷).

۔۔۔ گِرانا محاورہ.
مارنا ، قتل کرنا.

لاشے پچاس ساٹھ گرائے پلٹ گئے
پھیرا فرس کو باگ اٹھائے پلٹ گئے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم‌آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۱).

۔۔۔ گِرْنا محاورہ.
مرنا ، جاں بحق ہونا. اس قدر تلوار چلی اور سحر ہوئے کہ ہزاروں لاشے گر گئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۰۳).

لاصِق (کس ص) صف ؛ امذ.
(لفظاً) **ملا ہوا ، پیوستہ ، لگا ہوا**'(نسیجیات) **نخزمایہ کا ایک خاص ترکیبی جزو** (انگ : **Agglotinin**). جسیمات کا تجمع مائیت دم کے ایک خاص ترکیبی جزو سے پیدا ہوتا ہے ، جس کو لاصق کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۵۶). [ع : (ل ص ق)].

لاطہ (فت ط) امذ ؛ ج.
اشخاصِ مُغلم ، اغلام کرنے والا شخص.

ہیں جہاں لاطۂ و زناۃ و لصوص
ساتھ ہی بادہ کش بھی ہے منصوص

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۱۶۰). [لوطی (رک) کی جمع].

لاطِینی (ی مع) صف ؛ امث.
روم یا وہاں کے باشندوں سے منسوب ؛ (خصوصاً) رومیوں کی زبان جس میں یونانی مخلوط ہے ، لیٹن ، رومن ، رومیوں کی قدیم زبان. ورجُل .. کی شاعری کی زبان لاطینی ہے.(۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۸۶). اس (سنسکرت) کی حالت ہندوستان میں وہی ہے جو لاطینی زبان کی یورپ میں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۴). انگریزی زبان سے لاطینی الفاظ نکالنے کی کوشش کی جائے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۴۴). [انگ : **Latin** کا معرب].

لاطِینِیَّت (ی مع ، شد ی مع بفت) امث.
لاطینی ہونے کی حالت ، لاطینی زبان یا اسلوب کا خاص رنگ. یہ ادبی لاطینی نہیں ہوتی لیکن اس میں لاطینیت ضرور موجود ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۲۸). [لاطینی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لاطِیَہ (کس مع ط ، فت ی) امث.
چھوٹی ٹوپی جو سر سے چپک کے رہ جائے. یہ ٹوپی سفید نہ تھی سیاہ تھی اور لاطیہ نہیں ناشزہ تھی. (۱۹۶۷ ، منادی ، ۴۲ ، ۵ : ۷). [ع : (ل ط ہ)].

لاعِب (کس ع) صف.
۱. **کھلنڈرا ، کھیل کُود میں وقت ضائع کرنے والا ، کھلاڑی.**

کہاں میں لاعب و لاہی و ساہی

کہاں وہ موردِ لطفِ الٰہی

(١٨٦٦ ، تیغِ فقیر برگردنِ شریر ، ٣٢). ٢. **کھیلتا ہوا ، کھیل میں مشغول.** جب تکوینِ عالم کی ابتدا تھی مذاق آفرینش یا تو امواجِ آب سے لاعب نظر آتا تھا یا وادیِ قاف کی نسرین و نسترن زار میں آسودہ. (١٩٨٦ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ١٧٧). [ع : (ل ع ب)].

لاعِبانَہ (کس مج ع ، فت ن) صف ؛ م ف.
کھلنڈروں کا سا ، کھیل کود سے نسبت رکھنے والا. اسی کے ساتھ اگر زندگی کا صرف لاعبانہ پہلو پیش نظر ہو تو بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ، خدا آباد رکھے لکھنؤ کو پھر غنیمت ہے. (١٩٢٣ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ١٢٣). [لاعب (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

لاعَرِین (فت ع ، ی مع) امث.
(طب) **ایک گھاس جو خرگوش کے پانو کی طرح ہوتی ہے ، ارنبی ، رجل الارنب** (خزائن الادویہ ، ٦ : ١٣١). [مقامی].

لاعِن (کس ع) صف.
لعنت کرنے والا ، لعن طعن کرنے والا.

خدا پر کیا کوئی کافر ہے طاعن

وہ اپنی جان پر ہے آپ لاعن

(١٨٦٦ ، تیغِ فقیر برگردن شریر ، ٢٥٨). اس کا لاعن ہونا بالکل ثابت تھا اور قاضی نے شرع کے مطابق اس کے قتل کا حکم سنا دیا. (١٩٣٥ ، عبرت نامۂ اندلس ، ٤٧٣). [ع : (ل ع ن)].

لاغ امذ.
١. **کھیل ، لہو و لعب.**

حکم تجھ پر لاغ و بازی کا نہیں

لَہو میں یوں ترک تازی کا نہیں

(١٧٥٤ ، ریاضِ غوثیہ ، ١٥٣). ٢. **ظرافت ، ٹھٹھول ، مسخرہ پن ، خوش طبعی.**

کہ نہیں ہے مریدِ رشیدِ شیطاں سے

کہ اوس کے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے

(١٩٠٧ ، حدائقِ بخشش ، ٢ : ٤٣).

ہوتا ہے سُبک مُدَّعیِ بےبُرہاں

ہو لاف و گزاف و لاغ مُنتَج بہ ملال

(١٩٦٧ ، لحنِ صریر ، ٢٤١). [ف].

---بازی امث.
ٹھٹھول کرنا ، مذاق اُڑانا ، ہنسی اُڑانا.

غیبت نہ کر نہ فحش بول کر لاغ بازی سوں حذر

(١٦٣٥ ، تحفتہ النصائح ، ٣٥). [لاغ + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لاغَر (فت نیز کس غ) صف.
دبلا پتلا ، نحیف و ناتواں ، کمزور.

سو آنے لگے بھار سب خاندان

نکلنے لگے لاغراں لاغراں

(١٦٧١ ، جنگ نامۂ سیوک ، ١٩٦).

یک بار دیکھ مجھ طرف اے عیدِ عاشقاں

تجھ ابرواں کی یاد سوں لاغر ہوں جیوں ہلال

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١١٦).

لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے

میرا ذمہ ، دیکھ کر گر کوئی بتلا دے مجھے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٥). اس طرح کمزور اور لاغر انسان موٹے تازے انسانوں کو کھا جائیں گے. (١٩٣٤ ، قرآنی قصے ، ٧٤). اقدار کی پیروی کرنا جسم کو لاغر بنانے کے مترادف ہے. (١٩٨١ ، قطب نما ، ٨١). [ف : لاغر].

---اَندام (---فت ا ، سک ن) صف.
جس کا جسم کمزور ہو ، نحیف و ناتواں. حلیہ اس کا یہ ہے کہ سبز رنگ ، لاغر اندام قد بدرازی مائل. (١٨٩٧ ، تاریخِ ہندوستان ، ٥ : ٦٦٨). طلبہ کا ہجوم دیکھا اور لاغراندام مکھن سنگھ کی بجائے ... نہرو کے استقبال کو بڑھے. (١٩٨٤ ، گردِ راہ ، ٨٢). [لاغر + اندام (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں کمزور اور بیمار جانور رکھے جائیں. قصور کی میونسپالیٹی میں مسلمان اراکین کی کثیر تعداد کو «لاغر خانہ» کے بیلوں اور گایوں کی لاغری کا باعث قرار دینا. (١٩٤٣ ، محفوظ علی ، مضامین ، ٤٦). [لاغر + خانہ (رک)].

لاغَری (فت نیز کس غ) امث.
دبلا پن ، ناتوانی و کمزوری ، قوتِ مردانہ کی کمی.

تُج شیر مردی تل ہوا دھوت و گگن جب تل اُپر

ڈرتے حمل ہور گاؤ کوں زیر و زبر ہوئی لاغری

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٠١).

کچھ زرد زرد چہرہ کچھ لاغری بدن میں

کیا عشق میں ہوا ہے اے میر حال تیرا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٩٤).

صد شکر لاغری بھی ٹھکانے سے جا لگی

چشمِ عدو میں صورتِ خارِ خلیدہ ہوں

(١٨٩٥ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ١٨٨). اس نے کہا ، یہ لاغری سے بکریوں کے ساتھ نہ جا سکی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٧٠٦). عاشق کا لاغری کے سبب کہیں پتا نہیں چلتا (١٩٨٧ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ١٥٨). [لاغر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لاغی صف.
لغویات میں مبتلا رہنے والا ؛ (خصوصاً) بیہودہ اور فضول بولنے والا ، لغو گفتگو کرنے والا ، مسخرا. اوس لاغی نے کلنک کا ٹیکا اپنی پیشانی پر ... دیا. (١٨٤٨ ، تاریخِ ممالک چین (ترجمہ) ، ٢ : ٢١٤). عارف صاحب محمد علی کی نظر میں کوئی لاغی اور واہی زاوی نہ تھے. (١٩٢٦ ، محمد علی ، ١ : ٣٠٤). [لاغ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لاغِیَثہ (ی مع ، فت ث) امذ.
رک : **لاغیہ جو زیادہ مستعمل ہے.** برہان قاطع میں لاغینہ بروزن آدینہ بھی لکھا ہے ... نون کی جگہ ثائے مثلثہ سے لاغیثہ بھی ذکر کیا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۱). [ف].

لاغِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ.
(طب) **ایک زہریلا درخت جس پر ہانی پڑنے کے بعد بتدریج نیچے گرتا اور جمع ہو جاتا ہے ، لاغیہ.** برہان قاطع میں لاغینہ بروزن آدینہ بھی لکھا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۱). [ف].

لاغِیَہ (کس مج غ ، فت ی) امذ.
۱. مراد : **خلافتِ راشدہ کے زمانے کا ایک مسلم فرقہ جو امیر معاویہ وغیرہ اور بعض صحابہ کو بُرا کہتا تھا.** دسواں لاغیہ ، لعن کرتا ہے معاویہ اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا پر نعوذ باللہ منہا. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۱۳). ۲. **ایک روئیدگی جس کی لکڑی یا پتے کے توڑنے سے بہت سا دودھ نکلتا ہے ، سینہ بخ.** لاغیہ کا اطلاق دودھ پر ہوتا ہے اس کا پودا پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۱). [لاغی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لاف امث ؛ امذ.
۱. **شیخی ، ڈینگ ، خودستائی ، بکواس.**
تمام قام تھے دامن کوہ قاف
اُنو کاچ مردی ہے اس ٹھار لاف
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۱).
انصاف کیا ہے صاف جگ تے
ہور عدل کی وونچہ لاف جگ تے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۳).
لافِ سپہ گری نہ بکے مردِ راست باز
ہاوے نہ راہ حرف زبانِ سناں تلک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۷).
عشق کے بازار میں سودا نہ کیجو تو تو میر
سر کو جب واں بیچ چکیے ہیں تو یہ ہے دست لاف
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۵).
لافِ دانش غلط و نفعِ عبادت معلوم
دردِ یک ساغر غفلت ہے ، چہ دنیا و چہ دیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳).
جب خودی صورت گر ذوقِ تماشائی ہوئی
ہر نگاہ شوق گرمِ لافِ یکتائی ہوئی
(۱۹۳۵ ، ناز ، گلدستۂ ناز ، ۱۶۵). ۲. **ضد ، زورا زوری ، اکڑ.**
سخت جانوں سے عبث لاف ہے خونخواروں کو
منہ پہ پھر جاتے ہوئے دیکھا ہے تلواروں کو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۸). [ف].

--- آمیز (--- ی مج) صف.
(سیاسیات) **شیخی پر مبنی ، (بات) جس میں دعویٰ شامل ہو** (انگ : **Vaunted**) (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۲۳۸). [لاف + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

--- دَھرْنا محاورہ (قدیم).
(**مقابلے میں) بے قدر بنانا ، رنگ پھیکا کرنا ، (اپنا) تفوق جتانا یا ثابت کرنا نیز (اپنی چیز کی) بڑائی کرنا.** یو تو کڑوا ہے ولے مٹھائی پر لاف دھرتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۰).
جتے سنگ اس کے دسیں جلتے صاف
دھریں روشنائی میں جوہر ہو لاف
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۵).

--- زَن (--- فت ز) صف.
شیخی باز ، ڈینگیا ، بڑ بولا. ان دونوں حالتوں میں وہ شخص کبھی اور لاف زن ہوگا. (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۵۶). اہلِ فرانس ... مؤدب اور بہادری میں مشتہر مگر خفیف اور لاف زن. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۳۶). ان کا احسان اُن تمام لاف زنوں اور فیض کے پروانوں سے عظیم تر ہے. (۱۹۸۸ ، فیض ، شاعری اور سیاست ، ۱۱۵). [لاف + ف : زن ، زدن - مارنا].

--- زَنی (--- فت ز) امث.
شیخی ، ڈینگ نیز دعویٰ کرنا.
غیروں کے تم نشے سے محبت کے چھک گئے
ہم سے اُنہوں کی لاف زنی پر بہک گئے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳). جس کی بھویں بڑی اور بہت بال ہوں اوس کو غرور اور لاف زنی ہو گی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷۵). ہر شخص اپنی دلاوری اور بہادری کی لاف زنی کر رہا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۸). بندہ کو لاف زنی اور دعوے کی بات سے ڈرنا چاہیے کہ پیچھے مشکل پڑتی ہے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۹۳۵). اب گلڈ کی اس مختارانہ لاف زنی کو سُن کر انہیں یہی گمان گزرا کہ کنگال ملک کے کنگال ادیبوں نے مِل جُل کر ایک انجمن بنائی ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۳۸). اف : کرنا ، ہونا. [لاف زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا محاورہ.
شیخی بگھارنا ، تعلّی کرنا ، اترانا ، اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات کہنا. جیوں خدا رسول فرمایا تھا تیوں چلے ، لاف نیں کیے ، خلاف نیں کیے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).
بہت مُحال ہے ہونا سراج کی مانند
برہ کی آگ میں جلنے کی کوئی نہ لاف کرو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۰). شاریق ... بولا حریف لاف کرتا ہے ، غلام رخصتِ حرب چاہتا ہے ، بادشاہ نے جامِ شراب طلب کیا مُنھ سے لگا شاریق کو دیا ، وہ مست بادۂ جرأت لاجُرہ پی گیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۳).
بس اب یہی ہے زمانہ ، اسی کی ہے تعریف
ہمارا طرز اُڑائیں ہمیں سے لاف کریں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۰۰).

--- (و) گزاف (--- (و مع) ، ضم گ) امث.
لغو دعویٰ ، فضول ڈینگیں.

که افعال ہو لاف و گزاف سے اس کو
زمیں ہے صحن کی جس کے یہ گنبدِ دوّار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۹). کہتے تھے کہ شیر خان کیا لاف گزاف بکتا ہے اور شیخیاں بگھارتا ہے . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۲۶۲).

عشق بولا گو مجھے آتی نہیں لاف و گزاف
لیکن اب میری زباں کھلتی ہے گستاخی معاف

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۳۳). یہ جھوٹا مقولہ محض متعصبانہ لاف و گزاف کے سوا اور کچھ نہیں ہے. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۱۷۸). [لاف + و (حرفِ عطف) + گزاف (رک)].

ـــگوئی (ـــو مج) امث.
شیخی یا تعلی کی باتیں.

ہوش میں آ لاف گوئی سے گذر
تا نہ ہو اس راز کی شہ کو خبر

(۱۸۶۸ ، زہرِ عشق ، ۳۰). [لاف + ف : گو ، گوفتن ـ کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــمارْنا محاورہ.
شیخی بگھارنا ، بڑا بول بولنا.

سے ہے مجلس منے کن لاف صبوری مارے
اے عاقل نہ گنو تم وو لہے سب میں تباہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۳).

قمر نے لاف جب مارا مرے معشوق کے مکھ سیں
ہوا حیران و سر گرداں خجالت سوں حشر تک وو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۲).

لاف کیا مارے ہے تو اپنے ہنر کا جوشش
ہیں زمانے میں بڑے اہلِ ہنر ایک سے ایک

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۸۵). جو افغان کہ جمعیت رکھتا ہے وہ ہماری ریاست اور ملک کے لینے کی لاف مارتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۲). میں کبھی ان لوگوں کی تعریف نہیں کر سکتا جو لاف مارتے ہیں . (۱۹۳۱ ، تاریخِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۸).

لافْٹَر (سک ف ، فت ٹ) امذ (شاذ).
ہنسی : خندہ نیز قہقہہ. تبسم جو پوری طرح تبسم بھی نہیں ہے لافٹر (Laughter) کے ذیل میں چلا گیا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۰). [انگ : Laughter].

لافِنگ (کس ف ، غنہ) صف (شاذ).
ہنستا ہوا ، خنداں. دیکھو یہاں مہاتما بدھ کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ہے ... ہاں یہ لافنگ بدھا ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۲۹). [انگ : Laughing].

لافَہ (فت ف) صف.
جھوٹ بولنے والا ، شیخی باز.

توں قائم توں نہیں لفافہ توں سانچا توں ناہیں لافہ

(۱۶۵۳ ، گنجِ شریف ، ۱۹۹). [لاف (رک) + ہ ، لاحقۂ فاعلی].

لافی صف.
رک : لافہ ، شیخی باز.

گل بدن کوں کہو کہ سیر کوں آ
آج ہر گل چمن میں لافی ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۱). [لاف + ی ، لاحقۂ فاعلی].

لاقِح (کس مع ق) امذ.
نر کھجور جس کا ریزہ مادہ کھجور پر ڈالا جاتا ہے جس کے بعد وہ پھل دیتی ہے (ماخوذ : فلاحۃ النخل ، ۵۹). [ع : (ل ق ح)].

لاقِط (کس ق) صف.
(جذب و کشش سے) **کھینچنے والا ، اپنی طرف مائل کرنے والا ، تراکیب میں مستعمل.**

ـــُ الذَّہَب (ـــضم ط ، غم ا ، ل ، شد ذ بفت ، فت ہ) امذ.
پہاڑوں کا ایک زر آمیز پتھر جس کی کشش سونے کو کھینچ لیتی ہے (سونے کے خاک آمیز برادے سے سونا الگ کرنے کے لیے مستعمل) . لاقط الذہب یعنی یہ پتھر سونے کو اپنی طرف کھینچتا ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹) . [لاقط + رک : ال (ا) + ذہب (رک)].

ـــُ الرِّصاص (ـــضم ط ، غم ا ، ل ، شد ر بفت) امذ.
ایک سفیدی آمیز بد رنگ اور بدبودار پتھر جو سیسے یا قلعی کو اپنی کشش سے کھینچ لیتا ہے. لاقط الرصاص ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر بد رنگ .. ہوتا ہے.(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹). [لاقط + رک : ال (ا) + رصاص (رک)].

ـــُ الشَّعْر (ـــضم ط ، غم ا ، ل ، شد ش بفت، سک ع) امذ.
ایک کھوکھلا اور ہلکا پتھر جس کی کشش بال کو کھینچ لیتی ہے اور اسے جسم سے مس کرتے ہی نوچے کی طرح بال اڑ جاتے ہیں. لاقط الشعر ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر بال کو کھینچتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹). [لاقط + رک : ال (ا) + شعر (رک)].

ـــُ الصُّوف (ـــضم ط ، غم ا ، ل ، شد ص ، و مع) امذ.
ایک سبز و زرد رنگ کے خطوط والا ، قدرے سفیدی مائل سبک پتھر جس کی کشش اون کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور اس کا سرمہ سفیدی چشم کو زائل کرتا ہے. لاقط الصوف ارسطو نے لکھا ہے کہ اس کا رنگ سبز ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹). [لاقط + رک : ال (ا) + صوف (رک)].

ـــُ الظُّفُر (ـــضم ط ، غم ا ، ل ، شد ظ بضم ، سک ف) امذ.
ایک سفید خاکی پتھر جس کی کشش ناخن کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے ، الماس اس سے مس ہو کر پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور خونِ حیض ڈالے جانے سے خود ریگ کی طرح ذرہ ذرہ ہو جاتا ہے. لاقط الظفر ارسطو نے لکھا ہے یہ پتھر سفید خاکی رنگ اور ہموار و نرم بلا نقطے کے ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ ، ۳۰۹). [لاقط + رک : ال (ا) + ظفر (رک)].

---ُ العَظْم (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ظ) امذ.
ایک زرد رنگ پتھر جو اپنی کشش سے ہڈی کو کھینچ لیتا ہے۔
لاقط العظم : ارسطو کی تحریر ہے کہ یہ سنگ زرد رنگ اور سخت بلاد بلخ سے آتا ہے اور ہڈیوں کا جذب کرنے والا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + عظم (رک)]۔

---ُ الفِضّہ (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، شد ض بفت) امذ.
ایک سفید رنگ پتھر جو پانچ گز کے فاصلے تک اپنی کشش سے چاندی کو کھینچ لیتا ہے۔ لاقط الفضہ ، ارسطو نے کہا ہے کہ یہ پتھر سفید رنگ ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + فضہ (رک)]۔

---ُ القُطْن (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ط) امذ.
ساحلِ بحر کا ایک سفید پتھر جو اپنی کشش سے روئی کو کھینچ لیتا ہے۔ لاقط القطن ، ارسطو کا قول ہے کہ یہ پتھر دریا کے کنارہ ہوتا ہے ، سفید رنگ ، روئی کو جذب کرتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + قطن (رک)]۔

---ُ المِس (---ضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس م) امذ.
ایک پتھر جو تانبے کو اپنی کشش سے کھینچ لیتا ہے اگر پانی میں گھس کر ایک قطرہ مرگی والے کی ناک میں ڈال دیں تو شافی و نافع ہے۔ لاقط المس ، ارسطو کی تقریر ہے کہ یہ پتھر تانبہ کھینچتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + مس (رک)]۔

لاک (۱) صف.
رک : لاکھ جو زیادہ مستعمل ہے ، سو ہزار ؛ (کنایۃً) بہت ، بےحد ، بےانتہا. کون سمج سکتا ہے خدا کی گت ، ایک ایے لاک صفت ، ہزار اور ایک رس کا نانوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲)۔

دریا میں صدف ہے لاک بھریا
بن کیوں بھرے سچہ صدف میں دریا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱)۔

اگرچہ بدن میں بھری خاک تھی
پہ کندن سے خوبی میں وہ لاک تھی

(۱۸۴۴ ، مثنوی اپورب کشن ، ۶۴)۔ اس حالت میں اور اب کی حالت میں جہاں تقریباً تین لاک آدمی ایک شہر میں نزدیک نزدیک رہتے ہیں بڑا تفاوت ہے۔ (۱۸۹۱، مبادی علم حفظ صحت ، ۲۱۹)۔ [رک : لاکھ (۱) کا ایک املا]۔

---کی یک بات کہنا محاورہ.
پُر مغز بات کرنا ، مختصر اور جامع بات کہنا ، کم لیکن بامقصد بات کہنا ، تھوڑی مگر علمی گفتگو کرنا.

لاک باتاں کے کہوں یک بات میں
فی الحقیقت استیں وہ بات میں

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۹۲)۔

---لاک م ف.
بےحد ، بےحساب ، بےانتہا.

دیکھا نا توں اپنا کرم لاک لاک
بجھے میں لے جاؤں جو ہونے مجھ سے ناک

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹)۔

لاک (۲) امث.
۱. **ایک وضع کا گوند جس کو سرخ رنگ کے کیڑے پیدا کرتے ہیں.** اول لاک نے انکو بہت قوت سے کھینچا اور اب یہ دونوں پھر ... مل گئیں. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۳۶)۔ دیوار کے اوپر کے حصے کی دیگر تختیوں پر جلا کی گئی ہے اور ان میں جو لاک بھری ہوئی تھی وہ صاف کر دی گئی ہے (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ۲۰)۔ ۲. **رنگنے کا برتن ، آٹا گوندھنے کا برتن ؛ کجھوا** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [رک : لاکھ (۲) کا ایک املا]۔

---پُشْت (---ضم پ ، سک ش) امذ.
کجھوا (جامع اللغات)۔ [لاکھ + پشت (رک)]۔

---کا قَلَم امذ.
لاک کا بنا ہوا قلم جو لاک کو پگھلا کر بطور استوانے کے خطوں پر مہر لگانے کے واسطے استعمال ہوتا ہے. لاک کے قلم کو کف دست پر گھس کر کسی ہلکے جسم کے قریب مانند کاغذ کے ریزے کے لے جاویں تو لاک کا قلم اسے کھینچے گا. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۱۱)۔

لاک (۳) امذ.
(بنائی) **کوئے پر سے اتارا ہوا اور بغیر صاف کیا ہوا ریشم** (اپ و ، ۲ : ۲۷)۔ [مقامی]۔

لاک (۴) امذ (شاذ).
تالا ، قفل. لاک منفرد غیر مستعمل ہے لکین اس کا مرکب لاک اپ رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۵)۔ [انگ : Lock]۔

---اَپ (---فت ا) امذ.
حوالات تھانے کے اندر عارضی قید خانہ جہاں ملزموں کو عارضی طور پر مقدمہ قائم ہونے تک رکھا جاتا ہے. انتظامی مصلحت یا امنِ عامّہ کے قیام کے لئے ملک ، صوبہ ، ضلع کے کسی بھی فرد کو ان کے گھروں یا مخصوص ریسٹ ہاؤسوں یا مجسوں یا پولس لاک اپ میں نظربند یا مقید کیا جا سکے گا. (۱۹۷۳ ، آسان اسلامی آئین ، ۹۳)۔ [انگ : Lockup]۔

لاکا امذ.
ایک چھلکے نما کیڑا جو بعض درختوں کی پتلی شاخ پر اپنی رال ڈالتا ہے جو خشک ہو کر لاک کہلاتی ہے ، نباتی کیڑوں کا اکال (مصرف جنگلات (ضمیمہ) ، ۱)۔ [لاکھا (رک) کا ایک املا]۔

لاکٹ (کس ک) امذ.
گلے میں پہننے کا ایک زیور جس میں طلائی یا نقری گول مکونا یا

چوکور خانہ سونے یا چاندی کی زنجیر یا ریشمی تاگے میں لگا ہوتا ہے اور سینے پر لٹکا رہتا ہے ، طلائی یا نقرئی خانہ جس میں تصویر وغیرہ بطور یادگار رکھتے ہیں ، گلے کا تعویذ. مسز براؤن اِدھر اُدھر تلاش کر کے ایک ڈوپٹے میں پڑا ہوا لا کٹ ڈھونڈ لاتی ہے ، اس کی تصویر دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے . (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۳۸). دل چاہتا ہے کہ تمھاری تصویر اپنے لا کٹ میں ڈال لوں. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۳۶). [انگ : Locket].

لا کَر (فت ک) امذ.
قفل دار دراز کا ڈبا یا الماری جس میں حفاظت کے لیے زیور وغیرہ رکھتے ہیں. ہمارا روپیہ لا کر میں پڑا رہے محفوظ رہے گا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۲). ہر قیمتی چیز کو لا کر میں رکھا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، تبسّم زیر لب ، ۱۳). [انگ : Locker].

لا کڑا کا کڑا (سک ک ، سک ک) امذ.
سُوکھے کی بیماری جس میں انسان بہت دُبلا ہو جاتا ہے عموماً چھوٹے بچّوں کو یہ بیماری ہوتی ہے. ان متعدی امراض میں سے بعض بچّوں کے امراض کہلاتے ہیں مثلاً خسرہ ، کلسوئے ، لا کڑا کا کڑا ، کالی کھانسی وغیرہ. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلو پیڈیا ، ۲۳۵). [مقامی].

لا کڑی (سک ک) امث (قدیم).
لکڑی.
میں بیجلی میں ابھال میں میگ   میں لا کڑی میں اناج میں دیگ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۳).
جانی یہ مت جانیو تم بچھڑے موہے چین
جیسے سوکھی بن کی لا کڑی سلگت ہے دن رین
(۱۷۹۲ ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۱۶۳).
پیتم تم مت جانیو کہ تم بچھڑے موہے چین
جیسے بن کی لا کڑی سلگت ہوں دن رین
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النّبیینؐ ، ۱۹۳). [لکڑی (رک) کا اشباعی املا].

لا کِن (کس ک) کلمۂ استدراک.
لیکن ، مگر.
ہم نے کہیں سنا ہے اس شوخ کی میاں ہے
لا کن کبھو نہ دیکھا کیسی ہے اور کہاں ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۶۹). کام سین کے ساتھ والے سب مارے گئے لا کن جو ان میں مضبوطی سے مارے گئے ان کے واسطے تخت آئے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۸۲). لا کن باطن میں ہم تجھ سے اشرف ہیں. (۱۸۳۶ ، قصّہ اگرگل ، ۳۰). ایک دوکان ... میں یروشلم اور دمشق کی عمدہ مصنوعات رکھی تھیں ... لا کن قیمت بیحد طلب کرتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۳۷۳). [لیکن (رک) کا اشباعی املا].

لا کھ (۱). (الف) صف ؛ امذ.
۱. سو ہزار ، ہندسوں میں ۱۰۰۰۰۰.
یہ نو بابان نوسرہار   قیمت اس کی لا کھ ہزار
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)).
سوا لا کھ پربت کوں کاٹھی بٹھاؤ
بہر سال کندن کے لاٹھی بٹھاؤ
(۱۵۶۴ . حسن شوق ، د ، ۸۳) . یادگار ہو اچھیگا دنیا میں کئی لا کھ برس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹) . جس کی جمع نو ارب چوبیس کروڑ ساٹھ لا کھ سولہ ہزار بیاسی دام ہے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). آج کل ہر ہفتے میں ایک لا کھ آدمی ٹرام میں سفر کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۰). مامون بہت خوش ہوا دس لا کھ درہم انعام دیے . (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۲۱۰). کرنسی تبدیل کرانے کی مد ایک لا کھ امریکی ڈالر یا اس کے مساوی رقم. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ نومبر ، ۱). **۲. بکثرت ، سینکڑوں ہزاروں ، بے شمار ، ان گنت.** پانی کے ہر قطرے میں لا کھ فیضان ہے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۰).
اچپلاہٹ کسی میں ایسی بلا
کہ کرے اک ادا میں لا کھ ادا
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۱).
ہم کو تو ہائے کوئی پوچھتا نہیں
پوچھیے تو لا کھ مرتبہ مہمان جائیے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۸).
جیوں دھرتی اب تک پیاسی بادل گزرے لا کھ
جس کی جھولی کھول کے دیکھوں سپنوں کی ہے را کھ
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم جنوری ، ۳). (ب) م ف. **کتنا ہی ، ہر چند ، بہتیرا.**
چاند سورج لا کھ اپنے حسن کی قلعی کریں
دیکھتے ہیں کب اونھیں آئینہ دار سبزہ رنگ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۹).
زلف کی ناگنی سے لا کھ بچو
اک نہ اک دن رہے گی وہ ڈس کر
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش (حکیم آغا جان عیش دہلوی) ، ۹۵). لا کھ افلاس تھا مگر غالیچہ نہیں ، دری نہیں چاندنی نہیں ... کچھ تو دالان میں بچھ جاتا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۰).
لا کھ ہونٹوں پہ دم ہمارا ہو   اور دل صبح کا ستارا ہو
(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۲۶). [پ : लकव].

ـــ بات/ باتوں کی ایک بات امث.
بہترین بات، معقول ترین بات، سب سے کارآمد بات ، سب سے عمدہ مشورہ ، مختصر پُر مغز بات ، مختصر مگر جامع بات.
لا کھ باتوں کی ایک بات ہے یہ
کام وہ کر کہ دوسرا نہ کرے
(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۳۹۷).
نثار تھی دو زباں ہر ہر ایک موجِ فرات
خدا کی شان تھی ، ہے لا کھ بات کی اک بات
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات ، ۴ : ۱۵۸)).

ـــ باتیں ہونا محاورہ.
پہلو دار ہونا ، بہت سے انداز ہونا ، بہت سے معنی ہونا ، بہت سے پہلو ہونا.

بھولے بن میں ہزار گھاتیں ہیں
اک خموشی میں لا کھ باتیں ہیں
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۰۳).

---باری م ف.
متعدد بار ، کئی بار ، بہت دفعہ.
جدا ہوئے ہوں جو اوس لب سے بھی تا دمِ صبح
میسر آتی ہے ایسی بھی لا کھ باری رات
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۶۰).

---بِسْوے (---کس ب ، سک س) م ف.
(کنایۃً) ضرور بالضرور ، یقیناً ، بلاشبہ ، لازمی طور پر.
ہے بہت سب اسی پہ آہ پڑی
لا کھ بسوے مرا ہے شاہ بھی
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۴۷).
زہر قاتل عشق زلفِ آئینہ رخسار ہے
لا کھ بسوے مار ہی ڈالیگی حیرانی مجھے
(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۳۸۲). [لا کھ + بسوے (بسوہ (رک) کی جمع)].

---پا کَھر ہوا فقرہ.
معاملہ صاف طے ہو گیا ، کچھ باقی نہیں رہا ، فکر دور ہوئی ، بےفکری ہو گئی (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---پَتی (---فت پ) صف.
لاکھوں روپے کا مالک ، بڑا دولت مند ، بہت مالدار ، وہ شخص جس کے پاس لا کھ روپیہ ہو ، لکھ پتی.
کوئی سیٹھ مہاجن لا کھ پتی بزاز کوئی پنساری ہے
یاں بوجھ کسی کا ہلکا ہے اور کھیپ کسی کی بھاری ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۳۲). یورپ میں دس میں سے نو آدمی انہیں ذرائع سے سرمایہ دار بنے ہیں اصل میں لا کھ پتی ہونے کا دوسرا طریقہ ہی نہیں ہے. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۶۵). [لا کھ + رک : پتی (۱)].

---پَر/پَہ بھاری صف ؛ م ف.
بےنظیر ، لاثانی ، جس کا کوئی مقابلہ نہ کرسکے ، جس کا توڑ نہ ہوسکے. دو ہزار سوار جو .... لا کھ پر بھاری تھے ساتھ لیے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰).

---پَردوں میں چُھپا کَر رَکْھنا محاورہ.
بہت احتیاط کرنا (جامع اللغات).

---پَردوں میں چُھپانا محاورہ.
لا کھ پردوں میں چھپا کر رکھنا.
یعنی کہ لا کھ پردوں میں کوئی چھپائے عیب
اپنی نظر سے رہ نہیں سکتا کبھی چھپا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۳۷).

---پَردوں میں چھید کَرْنا محاورہ.
بد کردار ہونا ، آوارہ ہونا ، آوارہ پھرنا.
سچ ہے یہ سن لو مجھ سے اس کا بھید
کرتی ہیں وہ بھی لا کھ پردوں میں چھید
(۱۸۴۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۵۹۳).

---پَردے میں رَکْھنا محاورہ.
لا کھ پردوں میں چھپا کر رکھنا. اگر بدہے تو لا کھ پردے میں رکھو وہ اپنی ہی سی کر جائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۰).

---تَدْبیر ایک طَرَف ، ایک تَقْدیر ایک طَرَف کہاوت.
تدبیر نہیں آخرکار تقدیر ہی کام کرتی ہے ، چاہے کتنی ہی تدبیریں کی جائیں قسمت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا (جامع اللغات).

---جان/جی سے م ف.
دل کی گہرائیوں سے ، نہایت شوق سے ، بڑی امنگ سے ، بڑے چاؤ سے ؛ ہزار بار ؛ کمال محبّت سے.
کوئی لا کھ جی سے ہو مجھ پر فدا
میں تجھ پر فدا ہوں مجھے اس سے کیا
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۴۳). میں لا کھ جان سے حاضر ہوں اور ایک سرِمو آپ کی فرمانے سے نہیں باہر ہوں سچ تو یہ ہے کہ خلق بھی سحر حلال ہے ، جن لوگوں کا یہ آئین ہے ان کا خوشا حال ہے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۳).
دل سے جاتے رہے ہوش و خرد و صبر و قرار
لا کھ جاں سے میں ہوا اس بتِ کم سن پہ نثار
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۸).
حالِ حلیمہ یہ کہ نہ پھولے سماتی تھی
ہر وقت لا کھ جان سے قربان جاتی تھی
(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات ، ۴ : ۱۵۸)).

---جائے پَر ساکھ نہ جائے کہاوت.
دمڑی چلی جائے پر چمڑی نہ جائے ، پیسہ چلا جائے مگر عزت برقرار رہے ، جان جائے آن نہ جائے. لا کھ جائے پر ساکھ نہ جائے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۱).

---جَتَن کَرْنا محاورہ.
بہت تدبیریں کرنا ، بہت کوشش کرنا.
آہ جس روز سے چھوٹا ہے وطن غنچے کا
نہ کھلا دل کئے یہاں لا کھ جتن غنچے کا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (آغا جان دہلوی) ، ۶۷).
اے سمرو اک بار کسی کا روپ اگر لٹ جائے
لا کھ جتن کر دیکھے لیکن پھر وہ بات نہ پائے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸۷).

---جوبَن ہونا محاورہ.
حد سے زیادہ حسن ہونا ، بہت رونق ہونا ، زیبائش و آرائش سے معمور ہونا.
عود سوز آگے آگے روشن تھے
مر گئے پر بھی لا کھ جوبن تھے
(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۱۶۶).

---چوٹ کھانا محاورہ.
بہت نقصان اٹھانا ، بہت صدمہ برداشت کرنا.
مصیبتیں تہہِ خنجر ہزارہا جھیلیں
نہ کی زبان سے اف دل نے لا کھ کھائی چوٹ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۵).

---چوہے کھا کر بلی حج کو چلی کہاوت.
(طنزاً) سیکڑوں برائیاں کرنے کے بعد نیکی کا ارادہ یا ادعا کیا.
سن کر یہ قطعہ اس کا رنگیں نے کہا
بلی چلی حج کو لا کھ چوہے کھا کر
(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ اصفیہ)).

---دام کی م ف.
بہت قیمتی.
دیو مجھے لا کھ دام کی جا گیر
زلف کھولو بڑی رعایت ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۰).

---درجے م ف.
بہت زیادہ ، کئی گنا.
زباں کٹا ہوا ، بہرا ہو یا کونی گونگا
زباں دراز سے ہے لا کھ درجے وہ اولیٰ
(۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، ۵).

---دو لا کھ (---و مج) صف.
بکثرت ، بہت زیادہ ، کثیر تعداد میں ، بڑی مقدار میں (مہذب اللغات).
[لا کھ + دو (رک) + لا کھ (رک)].

---دو لا کھ کی پروا نہ کرنا کہاوت.
معمولی روپے کو خاطر میں نہ لانا (جامع اللغات).

---دو لا کھ میں ایک صف ؛ م ف.
لاکھوں میں ایک ، منفرد ، بے مثال.
حور سے بحث نہیں ہاں یہ بتا اے زاہد
لا کھ دو لا کھ میں ہو ایک وہ صورت کیسی
(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

---رنگ سے چلنا محاورہ.
(تلوار کے لیے) نئے ڈھنگ سے کاٹنا ، مختلف طریقوں سے چلنا (مہذب اللغات).

---روپے کا/کی م ف.
بہت قیمتی ، قابلِ قدر. امین الرحمن میں لا کھ روپے کی ایک بات یہ تھی کہ کسی بات سے کچھ واسطہ ہی نہ تھا. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۳۴). ان میں ایک لا کھ روپے کی ایک صفت یہ تھی کہ وہ کسی شخص سے بھی ... قطع تعلق کرنا پسند نہ کرتے تھے. (۱۹۳۳ ، بزم رفتگاں ، ۳۰).

---سر کا ہونا محاورہ.
بار ہونا ، سربرآوردہ ہونا.
سودائے دل نہ کیجیے گو لا کھ سر کا ہو
جب تک نہ خوب بانے خریدار توڑیے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۹۸).
گر لا کھ سر کا ہو کے مسیحا کرے علاج
تاہم نہ ہووے کشتۂ دیدار کا علاج
(؟ ، عاشق (کنھیا لال) (فرہنگ آصفیہ)). ۲. کسی کے کہنے کو خیال میں نہ لانا ، ڈھیٹ ہو جانا (نوراللغات).

---سر مارنا محاورہ.
ہزار جتن کرنا ، بہتیری کوششیں کرنا.
یلی خسرو کو شیریں کوہ کن نے لا کھ سر مارا
کوئی چلتا ہے قابو زر کے آگے زورِ بازو کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۴).

---صورت سے م ف.
رک : لا کھ طور سے (مہذب اللغات).

---طور سے م ف.
ہر طریقے سے ، ہر صورت سے ، ہر طرح سے ، ہزاروں طریقوں سے (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا گھر خاک کر دینا/کر ڈالنا/کرنا محاورہ.
ساری دولت برباد کر دینا ، بالکل تباہ کر دینا ، ساری محنت پر پانی پھیر دینا ، بنابنایا کام یا کی کرائی مشقت کا ضائع کر دینا ، بھاری نقصان کر دینا ، کی کرائی پر جھاڑو پھیر دینا.
یکایک ایک جہاں کو ہلاک کر ڈالا
غرض کہ لا کھ کا گھر اوس نے خاک کر ڈالا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۱). بس کیوں بکتی ہو ... تمہاری نالائقی نے لا کھ کا گھر خاک کیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۸۵). سچ مچ یہ شاعری لا کھ کے گھر کو خاک کرتی ہے . (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۶۴).

---کا گھر خاک میں مل جانا محاورہ.
تباہ ہونا ، برباد ہونا ، اجڑ جانا. بڑی بی کے زمانے کا بنا گھر لا کھ کا گھر خاک میں مل گیا تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۱).

---کا گھر خاک ہو جانا/ہونا محاورہ.
لا کھ کا گھر خاک کرنا (رک) کا لازم ، ساری دولت اور مال و متاع غارت ہو جانا. چاہے لا کھ کا گھر خاک ہی کیوں نہ ہو جائے جس طرح ہو اس کام کو کرنا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲). صرف جورو ہی نہیں بلکہ جو لا کھ کا گھر خاک ہوا جاتا ہے یہ بھی تم ہی کو بھگتنا ہے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۲۴). اگر آپ بڑے بھیا کو ان کی حرکتوں سے روکتیں تو آج لا کھ کا گھر خاک نہ ہوتا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۶۳).

---کا گھر لٹانا محاورہ.
رک : لا کھ کا گھر خاک کر دینا.
لے گئی دل وہ چشمِ غارت گر
لا کھ کا گھر لٹائے بیٹھے ہیں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۵۵).

---کو خاک سمجھنا محاورہ.
کمال دیانت دار ہونا. دیانت ... اس قدر تو غریب ہے کہ ماما گری کرتی ہے مگر اتنی بڑی ایماندار ہے کہ لاکھ کو خاک سمجھتی ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۹۳).

---کوس (---و مع) م ف.
بہت دور ، بعید ، فاصلے پر ، بےحد فاصلے سے (ماخوذ : جامع اللغات). [لاکھ + کوس (رک)].

---کوئی کہے فقرہ.
ہر چند کوئی کہے.
لاکھ کوئی کہے روزہ نہ ہزاری رکھنا
اس میں نکلے گا مزہ بات ہماری رکھنا
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کی ایک (بات) کہی فقرہ.
رک : لاکھ بات کی ایک بات.
اے نخوت مال و منال رہی
تو یہ میں نے بھی لاکھ کی ایک کہی
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (آغا جان عیش دہلوی) ، ۱۷۶).

---کی جان خاک کرنا محاورہ.
(کسی کے لیے) جان جیسی قیمتی شے کی پروا نہ کرنا ، جان کھلا دینا. جس نے لاکھ کی جان تمہارے پیچھے خاک کی وہ حسرت سے ایک ایک کا منہ تکتی گئی ، کوئی اتنا نہ تھا کہ آخر وقت حلق میں پانی ٹپکا دیتا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۲).

---کی عزت خاک میں مل جانا / ملنا محاورہ.
بنی بنائی عزت ختم ہو جانا. اروسی کو یہ پٹی پڑھائی کہ اگر ٹوٹ کر ملو گی تو لاکھ کی عزت خاک میں مل جائے گی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کنتھا ، ۲۶). عجیب آدمی ہو یار یہاں لاکھ کی عزت خاک میں مل رہی ہے اور تم اسے مذاق بنا رہے ہو . (۱۹۴۷ ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ۱۰).

---کے گھر کو خاک کرنا محاورہ.
قیمتی چیز کو برباد کر دینا ، خراب کر دینا.
لاکھ کے گھر کو خاک کرتی ہے
ہے بری عشق کینہ ور کی آگ
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۱ : ۱۰۶).

---لاکھ (الف) صف.
ایک ایک لاکھ ، سو سو ہزار ، مراد کثیر رقم ، اچھا خاصا نقدی انعام. بعض اوقات شاعروں کو ایک ایک قصیدے پر لاکھ لاکھ روپیہ ملا ہے. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بےنظیر (دیباچہ) ، ۱۰).
(ب) م ف. بےحد ، بےحساب ، بہت زیادہ. عشق کا جیو حسن ، اس جیو میں لاکھ لاکھ گن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۳). وردی کے کپڑے اس پر لاکھ لاکھ زیب دیتے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۰). نیلے رنگ کا کوٹ اس کے چہرے پر لاکھ لاکھ بناؤ دیتا ہے . (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۰). [لاکھ + لاکھ (رک)].

---من کا / کی صف.
۱. بہت وزنی ، ازحد بھاری یا بوجھل ، جو اٹھائے نہ اٹھ سکے.
بادل بھی آکے شوق سے جھولا کریں جو ہو
اس آم کے درخت میں اک لاکھ من کی شاخ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵).
کس ہاتھ میں پہنے گا وہ گجرا
چوڑی بھی اسے ہے لاکھ من کی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۶). ۲. بہت زیادہ ، کثیر.
تعویذ کر کے ڈالوں بچوں کے میں گلوں میں
احسان ہوگا تیرا بندی پہ لاکھ من کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۲۰). ۳. نہایت بھاری بھرکم ؛ بہت باوقعت اور صاحب عزت.
کوئے بتاں میں جانا یوں بار بار کیا ہے
اپنی جگہ پہ سالک پتھر ہے لاکھ من کا
(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۳۸).

---میں م ف.
۱. ہزاروں میں ، سینکڑوں میں ، کروڑوں میں. یہ آدمی کا بچہ ہمارا ہے اور لاکھ میں ہمارا ہے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱۵). میں کہتا ہوں تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا سو میں ، ہزار میں ، لاکھ میں (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۱۵). ۲. بہت سوں کی موجودگی میں ، سینکڑوں ہزاروں کے سامنے ، چوری چھپے نہیں علی الاعلان ، ڈنکے کی چوٹ پر ، کھلم کھلا ، سب پر عیاں.
قتل پر آپ نے جو باندھی کمر آج کھلا
لاکھ میں کہہ دیں کہ ہاں موئے کمر ، ہوتا ہے
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۰۵).
یہ ہے پس توبہ بھی اثر بنت عنب کا
ہم لاکھ میں کہہ دیں کہ ہے بد ذات مزے کی
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۳۳). ۳. یقیناً ، ضرور ، بلاشک.
سچ کہتی ہوں ، لاکھ میں میں جاؤں
مر جاؤں مگر نہ باز آؤں
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۵۳).

---میں ایک صف.
چھٹا ہوا ، منتخب ، چوٹی کا ، چنا ہوا ، بہتوں سے بہتر.
لاکھ میں ایک ہوں ہر چند بہت زار ہوں میں
دل اعدا میں کھٹکتا رہا وہ خار ہوں میں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۰).

---ہا صف.
کئی لاکھ ، لاکھوں ، لکھوکھا (بطور واحد و جمع ہر دو مستعمل). جانور لاکھ ہا جنگل میں مر کر رہ گئے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱۹). وہاں جانے سے مطلب یہ تھا کہ ... شیر کوٹ نے جو روپ چندر مہاجن کو لوٹا تھا اور لاکھ ہا روپے کا مال لے لیا تھا ، اس کا تدارک کرے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۷۳). [س : لاکھ + ف : ہا ، لاحقۂ جمع].

---ہزار (---فت ہ) م ف.
بہت زیادہ ، بے حد و حساب.

بخششیں لا کھ ہزار اس کی
چار کھونٹ اس کی چترکاریاں ہیں
(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۵۳). [لا کھ + ہزار (رک)].

--- ہاتھی لُٹ گیا / لُٹے پھر بھی سَوا لا کھ ٹکے کا ہے کہاوت.
امیر کبیر آدمی کِتنا ہی برباد ہو جائے پھر بھی اس کی امارت کی خُو اور قدر و منزلت باقی رہتی ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

لا کھ (۲) امث.
۱. ایک سرخ رنگ کا صمغی مادہ (جسے آنچ دکھا کر کاغذ وغیرہ پر ٹپکاتے اور اس پر مہر لگاتے ہیں چوڑیاں اور زیورات بنانے میں استعمال کرتے ہیں) ؛ ایک چھلکے نما کیڑے کی جمی ہوئی اور خشک رال جسے وہ بعض درختوں کی پتلی شاخ پر ٹپکاتا ہے اور اسے مقرر کیمیاوی طریقے سے صاف کر لیتا ہے، لاط : Laccifer Lacca اس ریاست میں ... لا کھ بہت کثرت سے ملتی ہے . (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۱۰۱) . لا کھ استسقائے لحمی ... اور دمے میں استعمال کی جاتی ہے . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۴۲). بابا کی یہ بات میرے دل پر اس طرح نقش ہو گئی جیسے گدم گدم لا کھ پر مہر جم جاتی ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۸۲). ۲. مسّی یا پان کی دھڑی یا سرخی جو عورتیں اپنے ہونٹوں پر خوبصورتی کے واسطے لگا لیتی ہیں.

مسّی لگا کے لا کھ بھی لب پر جما لیا
غوطہ دیا ہے نیل میں اوس نے شہاب کو
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۳۲). [پ : लक्षम ؛ س : लखा].

---دانہ (---فت ن) امذ.
لا کھ کو پگھلا کر بنایا ہوا چُورا.

پھر بھگو کر لا کھ کو سب چُور کرتے رہتے ہیں
اور اس چورے کو ہم سب لا کھ دانہ کہتے ہیں
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۴۹). [لا کھ + دانہ (رک)].

---کا کیڑا امذ.
وہ کیڑا جو لا کھ پیدا کرتا ہے. بعض دوسرے حیوان بھی ہیں جو انسان کو تھوڑا بہت فائدہ پہنچاتے ہیں ان میں کیچوا ، شہد کی مکّھی ، ریشم اور لا کھ کے کیڑے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں . (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۶۷). بعض کیڑے کھوکھلی سوئی جیسی سونڈ کو پودے کے جسم میں چبھو کر رس چوستے ہیں مثلاً لا کھ کا کیڑا ، کھٹمل وغیرہ. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وہیل ، ۱۲).

---کی بتّی امث.
لا کھ کی بتی جسے پگھلا کر لفافے وغیرہ کو مہربند کرتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کی چوڑیاں امث.
وہ چوڑیاں جو لا کھ کو پگھلا کر بنائی جاتی ہیں. عورتیں لا کھ کی چوڑیاں بڑے شوق سے پہنتی ہیں. (۱۹۶۳ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۶).

---لکھیرے کے پان یا لَباڑی کی زُبان پَر کہاوت.
مقدور سے زیادہ مانگنا ، جھوٹی لن ترانیاں ، بے بنیاد شیخی ؛ کسی مہاجن کے گماشتے نے چٹھی بھیجی کہ ایک لا کھ روپے بھیج دو اس نے جواب دیا ، لا کھ لا کھ والے کے پاس ہے یا گپی کی زبان پر (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
مہربند کرنا ، مہر لگانا ؛ چُپ کرانا ، سمجھانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

لا کھا امذ.
۱. لا کھ کا سرخ رنگ ؛ پان کھا کر ہونٹوں پر جمائی ہوئی سرخی کی تہہ ، جسے عورتیں ہونٹوں پر خوبصورتی کے لیے جماتی ہیں . ہونٹوں پر لا کھا نام کو نہیں رہا آنکھوں کا کاجل سارا پھیل گیا. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاؤلی ، ۶۳) . دانتوں میں مسّی اور مسّی پر لا کھا ، گلے میں یہ بڑی گلوری. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۷).

سیتا نے کیا یہ سن کے اشنان
لا کھا بھی جمایا کھا کے اک پان
(۱۹۲۱ ، ۴ ، سیتا رام ، ۱۱۰). دلّی کی مہترانیوں کا قیاس آج کل کی مہترانیوں پر نہ کیجیے ... ہونٹوں پر لا کھا ، چوٹی میں رنگین موباف. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۴۷). ۲. ایک جنگلی نسل کا لا کھی مرغ نیز اصیل مرغ کا رنگ. رنگ مرغِ اصیل کے یہ ہیں : لا کھا ، پیلا. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۹۱). جنگلی مرغ پکڑ کر لائے گئے ان کی نسل بڑھائی گئی جاوا لا کھا ... لڑنے والے مرغ ہیں. (۱۹۷۰ ، تاریخِ لکھنؤ ، ۱ : ۱۳۹). ۳. لا کھی رنگ کا گھوڑا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). [لا کھ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---جمانا ف م ؛ محاورہ.
پان کھا کر اس کی سُرخی ہونٹوں پر جمانا.

بنوا کے ہم سے پان وہ لا کھا جماتی ہیں
کیا آج کل ہے رنگ ہمارا جما ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۱). مسّی کی دھڑی اور پان کا لا کھا اس طرح جمایا کہ اہلِ دل کا دل دھڑی کر کے لوٹ لیا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۹۱). پھر لا کھا جمایا سیدھے ڈنڑ پر چھچھاتا تعویذ باندھا. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۱۱).

---جَمْنا ف م ؛ محاورہ.
لا کھا جمانا (رک) کا لازم ؛ ہونٹوں پر لالی یا سرخی جمنا.

گھیر لاتا ہے مرا ابر مژہ مسّی کو
لا کھا جمنے سے اگر سوزشِ لب ہوتی ہے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۷۹).

مائل کہاں تھے رات کو بیڑے کہاں چکھے
ہونٹوں پہ آپ کے ہے جو لا کھا جما ہوا
(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۳۲).

لا کھاں صف (قدیم).
لا کھ ، لا کھوں ، بے شمار.

مدد جم تجے شاہ یاسین ہے
کہ توں ایک لا کھاں پہ سنگین ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲).
سو خوشے دا کھ لا کھاں کے ثریا سنبلا ہے جوں
سبے ، اس دا کھ منڈوا سوجیا انبر کہن سارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۵).[لا کھ + اں ، لاحقۂ جمع].

لا کَھن (فت کھ) صف.
سو ہزار ، لا کھ (فرہنگ آصفیہ). [رک : لا کھ (۱) + ن ، لاحقۂ صفت].

لا کْھنا (سک کھ) ف م ؛ ~لانکھنا.
(جڑائی و میناکاری) زیور میں نگوں کی بیٹھک کے اندر نگوں کو صحیح بٹھانے کے لیے لا کھ بھرنا ؛ جڑائی کرنے کے لیے زیور کو لا ک میں جمانا (ا پ و ، ۴ : ۷۴). [رک : لا کھ (۲) + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

لا کْھواں (سک کھ) صف.
لا کھ (۱) سے نسبت رکھنے والا ، لا کھ حصوں میں سے ایک مراد : بہت قلیل. تمام دنیا کا رحم خدا کی رحمتِ کاملہ کے آگے ہزارواں لا کھواں حصہ بھی نہیں ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۹). جو کچھ خدا نے مجھ کو دیا اس کا لا کھواں بلکہ کروڑواں حصہ بھی کوئی کام نہیں کر سکا. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۲۴). ملائمت میں سونے کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے اس کو کوٹ کر ایک انچ کا ایک لا کھواں حصہ پتلا کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۰۳). [لا کھ (۱) + واں ، لاحقۂ صفت].

لا کَھوری (و لین) امث.
۱. (اینٹ سازی) رک : لکھوری جو زیادہ مستعمل ہے. اینٹ کا پیمانہ ایک ٹھیکدار کو دے کر کہا ، ایسی اینٹ تیار کرو ، مگر اینٹ کچی نہ رہے ، لا کھوری ہو. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۰۹). ۲. سرخ . کبوتر اور گھوڑے کا ہلکی اینٹ سے مشابہ رنگ نیز اس رنگ کا مرغ ، کبوتر یا گھوڑا.
رنگ کمیت بھی ہے اے بھائی
تیلیا کوئی ، کوئی لا کھوری
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... لا کھوری ... ارکوک ، پیازی ، باہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). خوشنما خاصے کے گھوڑے عربی ، ترکی ، کمیت ، لا کھوری. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸). [لا کھ (۲) + ور ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

لا کھوں (و مج) صف ؛ ج.
لا کھ (۱) رک کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. لا کھوں فوج اوس کی جزائر جاپان پر یورش کرنے میں نقصان ہوئی (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۷). اس بڑھتی ہوئی ضرورت سے مجبور ہو کر وہ سالانہ لا کھوں ٹن غلہ باہر سے منگاتا ہے . (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۹) . [لا کھ + وں ، لاحقۂ جمع].

---بَلائیں لینا محاورہ.
بہت صدقے قربان ہونا (جامع اللغات).

---پَر بَنْد نہ ہونا محاورہ.
عورت کا آوارہ ہونا ؛ بہت سے لوگوں کے مقابلے پر عاجز نہ ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پَرْ بھاری ہونا محاورہ.
رک : لا کھ پر بھاری ہونا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---تَدْبیریں کَرْنا محاورہ.
بہت تجویزیں سوچنا (جامع اللغات).

---جَتَن کَرْنا محاورہ.
رک : لا کھ جتن کرنا.
تیغِ نگہ اوس نے لگائی جو ہو خفا
لا کھوں جتن کیے پہ نہ زخمِ جگر ملے
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۰).

---جُوتیاں پَڑْنا محاورہ.
بہت ذلیل و رُسوا ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کوس (---و مج) م ف.
بہت دور ، بے حد فاصلے پر. بعض دوربینیں لا کھوں کوس کی چیزیں دکھا دیتی ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳۷). [لا کھوں + کوس (رک)].

---گَھڑے پانی (کے) پَڑْنا محاورہ.
نہایت خجل اور شرمسار ہونا ، شرمندہ ہونا. غلام خجالت سے زمین میں گڑ گیا ، کیا کہوں لا کھوں گھڑے پانی پڑ گیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۳).
درد سے ہم اک ذرا سی اشک باری کر پڑے
اس پہ بھی لا کھوں گھڑے پانی کے بادل پر پڑے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۱).

---مَن کا امذ.
بہت وزنی ، بہت بھاری ، سب پر بھاری.
سبک ہو جائیں گے گر جائیں گے وہ بزم دشمن میں
کہ جب تک گھر میں بیٹھے ہیں تو لا کھوں من کے بیٹھے ہیں
(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۶۲) . چلتے تو کڑی کمان کے تیر کی طرح بیٹھتے تو لا کھوں من کے بیٹھے معلوم ہوتے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۶۵).

---میں م ف.
۱. بہت سوں میں ، بہت سارے لوگوں میں ، مجمع میں.
غصے میں مثلِ برق قرار اس نے کم لیا
لا کھوں میں ڈھونڈ کر اسے مارا تو دم لیا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۴). دل ہی دل میں کڑھنے لگیں کہ لا کھوں میں اس بیراگی نے کوئی سونٹھ پھینکی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۳). ۲. ضرور ، بالضرور. تم آؤ یا نہ آؤ پر

میری بہنوں کو لاکھوں میں بھیجنا نہیں تو میں ایک دن خوب سا لڑوں گی۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۷۸)۔ ۳. **علی الاعلان ، اعلانیہ ، ڈنکے کی چوٹ پر.** اچھا عباسی یاد رکھنا ، چلو اور لاکھوں میں چلو بیچ کھیت چلو ، ہمیں پریوں کی تسخیر کا عمل یاد ہے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۳)۔

ـــ میں ایک صف ؛ م ف.
بہت سوں میں ایک ، منتخب روزگار.

کہنے لگے وہ سن کے مری موت کی خبر
لاکھوں میں ایک چاہنے والا تو کم ہوا

(۱۹۱۷ ، طوفان نوح ، ۲۹)۔

چوری چوری مجھ سے مل جاؤ بہت ہی نیک ہوں
امی کہتی ہیں کہ لاکھوں لڑکیوں میں ایک ہوں

(۱۹۶۶ ، راجہ مہدی علیخاں ، انداز بیاں اور ، ۶۳)۔

ـــ میں / پر ، پانی پڑنا محاورہ.
بڑا نقصان ہونا ، زیاں ہونا ، بہت گھاٹا ہونا. ہائے لاکھوں پر پانی پڑ گیا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۵)۔

ـــ میں کھیلنا محاورہ.
بہت دولتمند ہونا ، بہت پیسہ ہونا . وہ ہستی جو ہمیشہ لاکھوں میں کھیلتی آئی تھی اب ذرا سوچ سمجھ کر خرچ کرنے لگی. (۱۹۹۷ ، ادبیہ ، ۹۸)۔ پانچ برس پہلے تین روپے ادھار مانگنے آئے تھے اب سینکڑوں بلڈنگیں کھڑی کردی ہیں لاکھوں میں کھیلتے ہیں۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۳۹)۔

لاکھی صف.
۱. **لاکھ سے نسبت یا تعلق رکھنے والا ، لاکھ کا بنا ہوا.**

وہ لاکھی چار پیالے کے نمکداں
نمک خوروں میں جس کے لاکھ انسان

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں (مقدمہ) ، ۲۰))۔ بڑے بڑے لاکھی طباق ، رکابی ، طشتری ، پیالوں میں لگا ... بھیج دیے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۷)۔ جواہر کا صندوقچہ مقفل ہو کے خورشید مرزا کی لاکھی مہر ہونے کے بعد چنال ... پہنچ گیا تھا۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۵۷)۔ ۲. **لاکھ کے رنگ کا ، سرخ.**

موا ہوں کسی لب کے لاکھے پہ اے دل
جنازے پہ لاکھی دوشالہ پڑا ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۳)۔ وہ اسے اپنے بڑے سے لاکھی رومال میں لپیٹ کر لے جاتے۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۵۰)۔
۳. **گھوڑے کا ایک رنگ ، سرخا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [رک : لاکھ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ بالا امذ.
کیلے کی ایک قسم. کیلا عموماً دو قسم کا ہوتا ہے ، ایک قسم کا پختہ کھایا جاتا ہے اور دوسری قسم بطور سبزی پکا کر کھایا جاتا ہے ... پختہ پھل کھانے والی اقسام میں بنو بالا ، لاکھی بالا ، ہری چھال ، بھرانی اور امرت ساگر مشہور ہیں۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۳۲)۔ [مقامی]۔

ـــ بَرْتَن (ـــ فت ب ، سک ر ، فت ت) امذ.
سرخ مٹی کے بنے ہوئے برتن جن پر روغن کیا گیا ہو. تورہ کھانا مٹی کے لاکھی برتنوں میں عموماً ہوتا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۱۸)۔ [لاکھی + برتن (رک)]۔

لاگ امث ؛ امذ.
۱. **ربط ، تعلق ، علاقہ ، وابستگی.**

دیکھیے کس کو شہادت سے سرافراز کریں
لاگ تو سب کو ہے اس شوخ کی تلوار کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۹)۔

اے روسیہ رقیب تو ڈر میری آہ سے
بجلی کو لاگ ہوتی ہے رنگِ سیاہ سے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۵)۔

فکرِ شبِ فراق ہے زلفِ دوتا کے ساتھ
جانِ حزیں کو لاگ ہے کس کس بلا کے ساتھ

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۱۳)۔ ۲. **لگن ، انس ، محبّت ، عشق ، دلبستگی.**

اپ خودی ان کھوٹی دل تھے اس کی انکوں لاگ
اس میں مل یوں آپ گنوادے لوہا جل جیوں آگ

(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی ، ۱۵ الف)۔

گو ہاتھ وہ نہ آوے دل غم سے خون کرنا
ہے لاگ میرے جی کو اس شوخ کی کمر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۵)۔

معلوم ہے تجکو لاگ دل کی
بھڑکی ہوئی ہے پھر آگ دل کی

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۳)۔ ۳. **چاٹ ، چسکا ، شوق ، مزہ ، لپکا.** دکھ کے سمندر میں وہی گرتا ہے جس کے دل کو دکھ کی لاگ ہوتی ہے۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۵)۔

جامِ کوثر کو بھی وہ منہ نہ لگاوے ساقی
جس کے ہو لب کو لگی جامِ مے ناب سے لاگ

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۵)۔ بعض علما سماع کے قائل اور موسیقی کے خاصے ماہر تھے ، اسی کی لاگ سے شاعری میں غزل بہت مقبول ہوئی۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۷۳)۔ ۴. **عداوت ، بَیر ، دشمنی ، کاوش ، چَونپ.**

تھی لاگ اس کی تیغ کو ہم سے سو عشق نے
دونوں کو معرکے میں گلے سے ملا دیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۶۴)۔

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

(۱۸۶۹ ، غالبؔ ، د ، ۱۶۱)۔

وہ دل جسے لاگ ہو کسی سے نہ لگاؤ
اک خاک کا ڈھیر ہے جہاں چونپ نہ چاؤ

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۹۹)۔ لاگ اور لگاوٹ سے بہت دور قاہرہ میں ہم نے کچھ اور شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۹۷)۔ ۵. **کشا کش ، بحث ، مقابلہ.**

کر سکے کیا لاگ اون سے میری آو ناتواں
جو نگاہیں تیز ہو جاتی ہیں خنجر دیکھ کر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۵). ۹. رشک ، حسد ، جلن ، رقابت.

گر خطِ سبز سے اس کے نہ تمھیں تھی کچھ لاگ
پھر بھلا مرچی یہ زہر کا کھانا کیا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۶). امرائے لشکر آرام طلبی یا آپس کی لاگ یا غنیم کی رعایت سے جان توڑ کر خدمت بجا نہیں لاتے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۳۰). ہیروئن گھرستی عورت نہیں ہوتی بلکہ وہ عشق آموز عورت ہوتی ہے جو لاگ اور رقابت کے ذریعے سے اپنے چاہنے والے کی آتشِ محبت کو بھڑکاتی ہے. (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۳۱۸). یگانہ اور حریفوں کے درمیان لاگ کا سلسلہ شروع ہو گیا. (۱۹۹۲ ، صحیفہ ، لاہور ، ستمبر ، ۳۳). ۷. ملاوٹ ، شمولیت ، ملونی. دہی اور بیگن کی لاگ سے جو چیز پکائی جاتی ہے وہ بورانی کی طرف منسوب ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۹۵). ۸. **ٹانک (جو زیور وغیرہ میں رکھی جاتی ہے).**

انگوٹھی پر لگایا اس نے پھر لاگ
کہ پھر وہ شخص جل بَل ہو گیا خاک

(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۶۰۳)). خواہ کسی قسم کا زیور ہو (طلائی یا نقرئی) سوائے معدودے چند کے تقریباً سب میں ٹانک یعنی لاگ ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، دسمبر ، ۴۷۸).

نقرئی ہاروں میں اک سونے کی لاگ
رہ گذر میں یا خراماں سرد آگ

(۱۹۸۳ ، سر و ساماں ، ۵۸) ۹ (i) **آڑ ، ٹیکن ، ٹیک ؛ مدد** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) (ii) (بندھائی) ہولی زمین کے گڑھے کے پاکھوں کی مٹی کے روک کی آڑ ، یہ لکڑی کے شہتیر یا تختے ہوتے ہیں جو پاکھے سے لگا کر جما دیے جاتے ہیں تاکہ پاکھے کی مٹی دہنے نہ پائے ، تھامو (ا پ و ، ۱ : ۹۶). (iii) (بندھائی) وہ چھوٹی یا بڑی ٹیکن جو داب کے سرے کے نیچے بھاری اشیا کا وزن بانٹنے کے لیے لگایا جائے ، اسِ ٹیکن سے بڑی وزنی شے باسانی اور تھوڑی طاقوت سے ابھر یا اُچھل جاتی ہے (ا پ و ، ۱ : ۹۴). ۱۰. **ہلکا سا رابطہ یا جوڑ جو بمشکل محسوس ہو.** کمر اس درجہ نازک کہ چلنے میں بل کھاتی تھی ، اک لاگ سی نظر آتی تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۴۶). ۱۱. **کرتب ، شعبدہ ، طلسم** لوگ اسِ شخص کو بہت بڑا سالوتری اور چابک سوار جانتے ہیں جو کسی لاگ سے عیب دار گھوڑے کو بے عیب کر کے خریدار کے سر منڈھ دے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۲ : ۱۵).

تھا یہ کھڑی میں تولہ تھا یہ کھڑی میں ماشا
تھی شعبدے کی بازی تھا لاگ کا تماشا

(۱۹۰۶ ، مخزن ، اگست ، ۵۸). ۱۲. **وہ چیز جس سے کوئی قابو میں آ جائے ، جادوئی چیز.**

دو بال دیے کہ لو مری لاگ
جب وقت پڑے دکھائیو آگ

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۰). ادھر سے تلوار بڑھی ، طرفہ تو یہ ہے کہ نہیں معلوم کیا لاگ تھی ، بدن سے چھو نہ جاتی تھی بڑا فرق رہتا تھا اور کاٹتی تھی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۵). ۱۳. **ساز باز ، ملی بھگت ، سانٹ گانٹھ ، سازش** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۴. **توجہ ، دھیان ، لو ، خیال.**

کام مسجد سے مجھے کیا مگر اس ابرو نے
شوق میں اپنے لگا دی مری محراب سے لاگ

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵۵). ۱۵. **پہنچ ، رسائی ، دخل** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۶. **راز ، اسرار.** چوٹا کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص دو گھوڑے جھروکھے کے تئیں لیئیں بیٹھا ہے ، سو اس میں کچھ لاگ ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۸۳). ۱۷. **گائے کے تھن کا وہ مادہ جو ٹیکے کے زخم پر لگایا جاتا ہے ؛ چیچک کے آبلے کا چیپ** (فرہنگ آصفیہ). ۱۸. **مار ، چوٹ ، ضرب.**

جی جانے ہے لاگ اوس پلک کی
برچھی سے بڑھا جگر ہمارا

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۲۵).

مژگاں سے تیری لاگ ہے دل پر لگی ہوئی
اک پھانس ہے کلیجے کے اندر لگی ہوئی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۹). ۱۹. **لاگت ، خرچ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۰. **پھوکی یا ماری ہوئی دھات** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۱. **شادی بیاہ کا انعام (جو خدمت گاروں کو دیا جاتا ہے).** شاید وہ یہ گانا اس لیے گا رہی تھی کہ چھوٹے لالا کی شادی پر اسے بہت تھوڑا لاگ ہوا تھا. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۱۹۰). شادی میں کام پر بلائے ہوئے نائی ، موچی یا ماشکی وغیرہ کو لاگی کہتے ہیں اور ان کو جو رقم بطور محنتانہ دی جاتی ہے وہ لاگ کہلاتی ہے. (۱۹۷۸ ، سندھی نامہ ، ۱۰) ۲۲. **ایک مکان سے دوسرے مکان کا متصل ہونا** (مہذب اللغات). [پ : लगवा].

--- باندھنا محاورہ.
دُشمنی رکھنا ، دُشمنی باندھنا.

مونہہ دیکھ عاشقوں کے مقابل ہو رنگ میں
باندھے ہے مجھ سے کس لیے تو لاگ اے بسنت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳).

آبرو رکھنی ہے دریا کو گر اپنی منظور
کبھو باندھے نہ مرے دیدۂ پُر آب سے لاگ

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵۵).

--- بَنْدھنا محاورہ.
لاگ باندھنا (رک) کا لازم.

خسروِ امن سے ہے سکہ بندھی لاگ اس کی
کودا گھوڑے سے ہے اور پکڑے ہے خود باگ اس کی

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۷۳).

--- پانی امذ.
خدمت گاروں کے حقوق. ڈیڑھ لاکھ روپیہ لاگ پانی و محصول اراضی منضبط و دیگر محاصل رعایا غیر زراعت پیشہ کا تھا. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۵۳). [لاگ + پانی (رک)].

---پر م ف.
مقابلے پر ، چوٹ پر ، مقابلہ کرنے کے لیے.
دمِ آرایش آئینہ دیکھا ناز سے بولے
ادھر یہ کون میری لاگ پر بیٹھے سنورتے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۲).

---پیدا کرنا محاورہ.
عداوت پیدا کرنا ، دشمنی کرنا.
لاگ پیدا کر کے اب جلّاد سے
جان کھوئی ہائے دل نہ کیا کیا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۶).

---دار امذ.
(ہندو) عزیز و اقارب ، رشتہ دار ، خصوصاً بہنوئی نیز دوست احباب (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لاگ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دینا محاورہ.
اثر وغیرہ تیز کرنے کے لیے کوئی چیز ملانا. خاص کر ارہر کی دال جس میں کمرخ کی لاگ دیتے تھے بہت لذیذ ہوتی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۲۳).

---ڈانٹ امث.
باطنی نزاع ، اَن بَن ، عداوت ، بیر ، مخالفت ، دشمنی.
ابروے خمدار پر ہونے لگی ہے لاگ ڈانٹ
دیکھنا اک روز سر کٹ جائیں کے دو چار کے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۳). آصف خاں ... مہابت خاں سے مدت سے لاگ ڈانٹ رکھتا تھا اور اس سے جلا ہوا بیٹھا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۰۳). جبریل سے شاعر کو نہ معلوم کب کی لاگ ڈانٹ یا باپ مارے کا بیر ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۷ : ۶). باہمی لاگ ڈانٹ کی بنا پر کبھی کبھی پڑھنا ضرور پڑ جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، خبر گیر ، ۸۷). [لاگ + ڈانٹ (رک)].

---رکھنا محاورہ.
۱. واسطہ رکھنا ، لگاؤ رکھنا ، سر و کار رکھنا.
دہائی کھینچنے والو قفس سے لاگ رکھنا کیا
مبادا آگ برسے آنچ آ جائے نشیمن پر
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۱۸۳).
قریہ قریہ جائیں خوشی سے
لاگ مگر رکھیں نہ کسی سے
(۱۹۵۰ ، دم بد ، ۲۸). ۲. دشمنی رکھنا ، عداوت رکھنا.
کیا تاب دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے
دوزخ بھی ہو تو ان کی چلموں پہ آگ رکھے
(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۳۸).
خرمنِ ہستی میں لگائی ہے آگ
عافیت و امن سے رکھنی ہے لاگ
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۵۷).

---سے م ف.
مدد سے ، سہارے سے ؛ اشغال سے.
بے تے کی مولوی نے فضیلت کی لاگ سے
دق ہو کے مدرسہ سے انو خاں نکل گیا
(۱۸۷۹ ، جانصاحب ، د ، ۱۱۰).

---کا م ف.
ساتھی ، دوست ، ہمدرد (فرہنگ آصفیہ).

---کپٹ (---فت ک ، پ) امذ.
عداوت ، کینہ ، کپٹ ، دشمنی ، لاگ ڈانٹ.
آپ ہی آپ مگر لاگ کپٹ ہے پھر کیوں
اتنی دور آئے تھے کیوں موت اگر پیاری تھی
(۱۹۸۳ ، سر و ساماں ، ۲۵۵). [لاگ + کپٹ (رک)].

---کرنا محاورہ.
لگاوٹ کرنا ، ملنا.
جو ناری نے خاک سے آ لاگ کی
لڑائی بچی گوشت اور آگ کی
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۶۸).
لاگ کرنے کو نہ کچھ کم تھی یہ لاگ
تیل نے کچھ اور بھڑکائی تھی آگ
(۱۹۵۷ ، ضمیر خامہ ، ۲۳۱).

---کھلانا محاورہ.
۱. (ساحری وغیرہ) جادو یا پڑھنت کی چیز کھلانا جس کے اثر سے کھانے والا حسبِ دلخواہ ہو جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. کُشتہ کھلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---گئی تب/تو لاج کہاں ہے کہاوت.
جب دل کسی پر آ جاتا ہے تو شرم و حیا کا لحاظ کم رہتا ہے.
دن کو ہجومِ نالہ و زاری ، شب کو وفور آہ و فغاں
فائدہ کیا اس پند سے ناصح ، لاگ گئی تب لاج کہاں ہے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۶).

---لپٹ (---فت ل ، پ) امذ.
رک : لاگ لپیٹ معنی نمبر۱. سامعین کو اجازت دی گئی کہ وہ ... لاگ لپٹ رکھے بغیر اپنی رائے کا اظہار کر دیں. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۵۶۸). ۲. رک : لاگ لپیٹ معنی نمبر۲. بڑی جل کر کہتی ارے رہنے دو تمہیں کبھی بچوں سے پیارا ہو گا کون سے حلوے پکے ہیں ... یہ سب یوں ہوتا جیسے دو بہنوں میں لاگ لپٹ ہو رہی ہو. (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۹۱). [لاگ + لپٹ].

---لپیٹ (---فت ل ، ی مج) امث.
۱. رُو رعایت ، طرفداری ، حمایت ، جانب داری ، لحاظ. جو بہادر جج ہر قسم کی لاگ لپیٹ سے الگ رہ کر واقعات کے مطابق فیصلہ دیتا ہے وہ عدالت کا عاشق اور انصاف کا شیدائی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۶۲۳). جو کچھ سمجھ میں آیا ہے اسے

بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اوروں تک پہنچا دیا جائے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۵) ۲ مکر ، فریب ، دغا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لاگ + لپیٹ (لپیٹنا (رک) سے حاصل مصدر)].

---لگانا محاورہ.

۱. تاک میں رہنا ، موقع کی تلاش میں رہنا. وہ شخص میرا دشمن تھا ، میں لاگ لگائے تھا اب قابو پا کر اس کو میں نے مار ڈالا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۶۶). ۲. عشق کرنا.

جھانک تانک ہے یہ بلا ہند کے عشاق کی دیکھ
جا لگاتے ہیں وہاں لاگ جہاں تاک نہیں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴).

---لگاؤ امذ.

میل محبت ، میل جول ، لاگ لپٹ. یہاں کے لاگ لگاؤ یہیں رہ گئے لیکن بہرحال جو ترق ان کی ذات میں ہوئی اس کی بنیاد ان کی افتاد میں موجود ہو گی. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۱۷).

---لگنا محاورہ.

۱. عشق ہونا ، محبت ہونا. کچے سوت پر کولگ لگے کا لاگ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۵).

لگ کے پھر دل نہ بجھے جس سے تنک لاگ لگے
گر یہی کچھ ہے محبت تو اسے آگ لگے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۱).

جی جلا دے وہ جس سے لاگ لگے
غرض اس عاشقی کو آگ لگے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۵۳). ۲. بیر ہونا ، دشمنی ہونا.

ہو گیا وہ منقبت کو دیکھ آگ
لگ گئی اس کے تئیں مجھ ساتھ لاگ

(۱۷۹۸ ، بیان (خواجہ احسن اللہ) ، د ، ۷۲).

تمکو جو لاگ میرے جگر سے لگی ہے
کیونکر جھڑی نہ دیدۂ تر سے لگی ہے

(۱۸۲۷ کلیات پروانہ (جسونت سنگھ) ، ۳۵۵). ایک کو دوسرے سے لاگ لگی ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۵). ۳. بُری رسم پڑنا ، علت لگ جانا (فرہنگ آصفیہ).

---لگی ہوئی ہے فقرہ.

آپس میں عداوت ہے (محاوراتِ ہند).

---ہوئی تب/تو لاج کہاں کہاوت.

رک : لاگ گئی تو لاج کہاں ، عشق میں شرم و حیا باقی نہیں رہی (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

لاگا امذ.

مسلسل رابطہ ، تعلق.

ہمیشہ آمد و رفت اوس کے کوچے میں رکھو یارو
رہے دم جب تلک تن میں نہ چھوٹے یار سے لاگا

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۸). [لاگ + ا ، لاحقہ تذکیر].

لاگ بُک (سک گ ، ضم ب) امث (شاذ).

کسی چیز کا اندراج کرنے یا یادداشت وغیرہ کا اندراج کرنے والی کتاب ، کسی کارخانے یا دفتر میں کسی کام کا پورا تحریری رکارڈ رکھنے کا رجسٹر ، روزنامچہ. ہر پاور مشین کی ایک «لاگ بک» لازمی طور پر ہونی چاہئے جن میں پٹرول ، موبائل اور سروس کے مکمل اندراجات ہوں. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۱۳۳). ہم اپنی لاگ بک میں ہر روز آپ کے نام کے آگے اردو لکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۰). [انگ : Log Book].

لاگت (فت گ) امث.

۱ (کسی چیز کی تیاری کا) خرچ ، صرفہ. نقصان ہائے عظیم ان ٹھیکوں سے واقع ہوئے چنانچہ لاگت اور خرچ صاحبان کمپنی کا ۳۰۲۰۷۰ روپے تھے. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۸۰). لاگت کا حساب بذریعۂ تحریر مطبع سے دریافت ہو سکتا ہے. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم مئی ، ۳). کُل لاگت کا تخمینہ ۲۲۳ ملین روپیہ ہے. (۱۹۸۳ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۳۴). ۲. بغیر کسی منافع کے اصل قیمت ، مول ، ٹھیک قیمت. پچاس جلدیں جو وہ آپ سے طلب کریں وہ اصل لاگت پر آپ ان کو دے دیں. (۱۹۰۶ ، مکاتیبِ حالی ، ۶۹). روپئے بیس آنے کی روز کی بکری ہو جاتی تھی اس میں لاگت نکال کر آٹھ دس آنے بچ جاتے تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۴۲). [لگنا (رک) سے حاصل].

---آنا ف س ؛ محاورہ.

کسی چیز کی تیاری پر صرفہ آنا ، خرچ آنا ، روپے پیسہ لگنا. سید جعفر حسین نے دارلاقامہ کے کمروں کا خاکہ اور صحیح تخمینہ موقع زمین دیکھ کر قائم کیا ہے فی کمرہ سات سو روپیہ لاگت آئے گی. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۰۱).

---بڑھنا ف س ؛ محاورہ.

قیمت بڑھنا. اُجرتوں میں اضافے کے ساتھ لاگت بڑھ جاتی ہے (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۳).

---گھٹنا ف س ؛ محاورہ.

قیمت کم ہو جانا ، خرچہ کم ہو جانا. کام کی عمدگی بڑھ گئی ہے اور اس کی لاگت گھٹ گئی ہے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۳۵۹).

---لگنا ف س ؛ محاورہ.

خرچہ آنا. اردو کتاب کے چھاپہ میں یہاں بہت لاگت لگتی ہے. (۱۸۶۹ ، خطوطِ سرسید ، ۴۳). ریل کی سڑکوں کے بنانے میں فضول خرچیاں کیجاتی ہیں جتنی لاگت ان میں لگنی چاہیے اس سے بہت زیادہ لگتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲۰).

لاگن (فت گ) صف.

پیچھے لگ جانے والا ، لاگو.

مرا بختِ سیاہ مارسیہ ہے سربسر مولا
یہ لاگن سانپ پیچھے پڑ گیا آٹھوں پہر مولا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۸). [لاگ (لاگنا رک سے حاصل مصدر) + ن ، لاحقۂ فاعلی].

لاگنا (سک گ) ف ل (قدیم).

رک : لگنا جو زیادہ مستعمل ہے.

کبھی یوں کہ اے مرد کیا کنوں تجے
کہ بھو تیغ عجب لاگتا ہے منجے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۴).

تیر سا اسکے دل میں اک لاگا
لڑتا اپنے نصیب سے بھاگا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۸۴).

بن دانت بھی ہنسے یہ جب آنکھیں چلیں تو آہ
جب لاگی آنسوؤں کی جھڑی تب خبر پڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۰).

رُت بدلی ، آندھی چلی ، سوکھن لاگے پات
رنگ برنگی ڈالیاں ، روویں مل مل ہات

(۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، سر کی چھایا ، ۹). [لگنا (رک) کا اشباعی املا].

لاگُو (و مع) امذ ؛ صف.

۱. وہ درندہ جس کو انسانی خون پینے کا چسکا پڑ گیا ہو ، وہ جانور جو آزار پہنچانے کے لیے پیچھا کرے. لوگوں نے آگے بڑھنے سے منع کیا کہ یہاں ایک شیر لاگو رہتا ہے. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۴۴). وہ لاگو مادہ آ پہنچی اور ٹانگ پکڑ لی. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۶۷). **۲. مارنے یا لوٹنے کے لیے پیچھا کرنے والا شخص.** جس پر ان لاگوؤں نے دانت لگایا کھڑے بدن کے کپڑے تک اُتروا لیے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۱) **۳. (کسی بات یا کام کے لیے) پیچھے پڑا ہوا ، مصر ، آمادہ.** خواہ مخواہ دیو سے بادشاہزادہ لاگو ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۶).

خوں ریزی کے تو لاگو ہوتے نہیں یکایک
پہلے تو پوچھتے ہیں ظالم گناہ کو بھی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۴۶). **۴. غرض سے ساتھ دینے والا ، غرض مند.**

بے رنج ہاتھ گنج کب آوے ہے اس لیے
رکھتے ہیں لاگو آ کے تمہاری بلا سے ربط

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۸۰) **۵ یار دوست ، ساتھی ، ہمدرد ، پُرسانِ حال.**

کوئی نہ لاگو اب میرا
باپ نہ بھائی ساس نہ سسرا

(۱۸۸۴ ، بیوہ کی مناجات ، ۱۲). **۶. طرف دار ، جانب دار.**

کچھ گُل صبا کا لاگو نہیں اس چمن میں میر
کرتے ہیں سب ہی اپنے طرفدار کی طرف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۶). ہم جاہلوں کے لاگو نہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۷۱). **۷. (أ) مشتاق ، آرزو مند ، خواہاں ، چاہنے والا.** جو کوئی چاہے اس کو لے جائے میں اس کی لاگو نہیں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۱۹). خدا کے بھول جانے والو! دنیا دنی کے لاگو ، دین فراموش لوگوں کا یہی مآل کار ہوتا ہے. (۱۸۷۶ ، سراب حیات ، ۲۷). **(اا) محبوب ، عاشق.** سنو بنو میرا لاگو تو مجھ پر مرتا تھا. (۱۸۴۵ ، نغمہ عندلیب ، ۲۰۹). **۸. کسی خاص مقام پر (چوٹ کرنے کی) تاک میں بیٹھنے والا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لاگ (رک) + و ، لاحقۂ فاعلی و لاحقۂ صفت].

---آنا محاورہ.

رک : **لاگو ہونا.** وہ بنیادی قوانین اخذ ہوتے ہیں جو اس مظہر پر لاگو آتے ہیں. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۱۶۳).

---رَہْنا محاورہ.

نافذ رہنا. کئی لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ قانون انتخابات تک ہی لاگو رہے گا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۷۵).

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.

جاری کرنا ، نفاذ کرنا. بورژوا فلسفیوں نے ڈارون کے نظریے کو صنعتی سرمایہ داری نظام میں باہمی مقابلے کے رواج پر لاگو کرنے میں کوئی دیر نہ کی. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۱۱۳).

---کِیا جانا محاورہ.

نافذ کیا جانا ، مسلّط کیا جانا. اس توسیع شدہ نظریے کو اضافیت کا جنرل نظریہ کہتے ہیں کیونکہ اس کو پیچیدہ قسم کی اسراع پذیر حرکتوں پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے. (۱۹۷۱ ، جدید طبیعیات ، ۳۵۳). جب ہندی عروض کے اصولوں کو اردو عروض پر لاگو کیا گیا تو ان کے وضع کردہ عروض میں موزونیت غائب ہو گئی. (۱۹۸۴ ، اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۱۶).

---ہونا محاورہ.

۱. پیچھے پڑنا ، دشمن ہونا ، بَیری ہونا.

پڑھوں لاحول نہ کیوں ہے تجھے شیطان لگا
لاگو ایسے کے کوئی اے موئی شیطان ہو نوج

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۱). وہ مگر لاگو ہو گیا تھا اور جو جانور دریا کے اندر جاتا تھا اوسکو کھینچ لیتا تھا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۶۴). طرح طرح سے عوام کو بھڑکایا یہاں تک کہ بعض تو جان کے لاگو ہو گئے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۲۰۳). عشق میں محبوب کی جان کا لاگو ہو جانا خودکشی کرنا ، واویلا کرنا میرے مذہب میں جائز نہیں. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۲۷). **۲. خون کا پیاسا ہونا.** اس جنگل میں بہت شیر ہیں جن میں سے ایک لاگو ہوگیا. (۱۹۲۶ شرر ، یوسف و نجمہ ، ۲۲۰). **۳ نافذالعمل ہونا ، عمل درآمد ہونا.** یہ منزل نو یا دس سال سے کم عمر بچوں کے لئے لاگو ہوتی ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۳۹). انسانی حقوق کے تحفظ کا قانون تمام ملکوں پر لاگو ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۴۰). **۴. لپٹنا ، چمٹنا.**

اگر اب میں لاگو ہوں اس کے کبھی
تو پھر پھونک دیجو مجھے تم تبھی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۱۲). **۵. خواہش مند ہونا ، خواہاں ہونا ، خواہش رکھنا.**

جیسے کچھ کسی نے چھوا ہی نہ ہو
کوئی لاگو اس کا ہوا ہی نہ ہو

(۱۸۱۸ ، انشا (مہذب اللغات ، ۱۱ : ۹۱)). **۶. خریدار ہونا ، گاہک ہونا.**

تو لاگو نہیں جی کا تو ناچار ہیں ورنہ
اس جنس گرانمایہ سے گزرے نہیں کب ہم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۷).

لاگوٹ (و مج) امث (قدیم).
لگاوٹ ، محبت. اسے ایک مردوئے سیں جس کے اچنبھے کال تھے ... دل سوں لاگوٹ ہوتی تھی .(۱۷۶۵، دکھنی انوار سہیلی، ۷۷). [لاگ (رک) + وٹ ، لاحقۂ صفت].

لاگی امذ.
۱. (کسی تقریب یا فصل کی کٹائی کے موقع پر) حق حقوق پانے والا خدمت گار یا کمین ، نچلی ذات کی رعایا جسے مشرق اضلاع میں عموماً پرجا کہا جاتا ہے مثلاً دھوبی ، حجام ، نائی ، مراثی وغیرہ . گاؤں کے لاگی لوگ حسب الرّسم خرمن پر آ کر بامید حصول بھری حصّہ اپنی کے حاضر ہوئے .(۱۸۶۴، تحقیقات چشتی ، ۲۰۳). ۲. شادی بیاہ کے کام پر لگا بندھا آدمی ، پیام سلام لے جانے والا شخص. لاگیوں کو کہا کہ تم شگن لے جاؤ اور حسبِ دستور اہلِ ہنود تلک لگا کر ناطہ کر آؤ . (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۳۴). [لاگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاگھا امذ.
(کاشت کاری) ریت کے ٹیلوں کے ساتھ ساتھ قابلِ کاشت زمین، ریت کے ٹیلے اور اُن کے درمیان کاشت کے لائق اراضی. چار دیواری کے اس پار لاگھا تھا جس میں ریت کے اونچے اونچے ٹیلوں کے درمیان کہیں کہیں کھیت تھے . (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۴۶). [ہن].

لال (۱) ؛ ـــ لعل. (الف) صف.
۱. سرخ ، احمر ، سُوہا (خواہ تمازتِ آفتاب سے ہو یا آنچ یا لال رنگ سے).
سو یو بات سن شاہ خوشحال ہوا
جو پیلا ہوا تھا سو پھر لال ہوا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲). اندھارے کوں اجالا کر سمجنا ، لال کوں کالا کر سمجنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).
مگر اے ابرو سینے میں دلِ بسمل کیا اپنا
نکلتا ہے انجھو کچھ تو آنکھوں سے لال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۳).
فرقت میں تیری ٹپکے جو آنکھوں سے اشکِ خوں
دھبّے سے جابجا ہیں مرے پیرہن میں لال
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۸). مشرق علاقوں میں لال یا بجری کی زمین ہے جس میں راگی خوب پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۲). گلی کے اس پار بڑے میدان میں بنی ہوئی اسکول کی لال عمارت اس کی تمنّاؤں کا مرکز تھی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۹۴) . شکنتلا کی آنکھیں غصّے سے تانبے کی طرح لال ہو گئیں. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۵۳۸) . ۲. غصّے میں بھرا ہوا ، غضب ناک.
پروسا گیا جبکہ لالہ کو تھال
ہوئے دال کو دیکھ کر سخت لال
(۱۹۲۵ ، لطائفِ عجیبہ ، ۳ : ۳۲). (ب) امذ. ۱. ایک نوع کا بڑا یاقوتِ رمانی ، لعل ، ہیرا ، قیمتی پتھر.
مانک موتی ہیرے لال سونا موتی مانک لال
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۷)).
بھرے لال کھورے دس آئے تھے یوں
چولیاں میں اگن دھک دھکاتی ہے جوں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۰).
سنا جب لال نے گوہر کا احوال
گلِ باغِ تکلّم ہیں گیا لال
(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصّہ لال و گوہر (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۳)).
پتھر میں ایسے لال صدف میں گہر نہیں
حوروں کا قول تھا کہ ملک ہیں بشر نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۶).
کیا کیا نہ کہے گئے فلک کے احوال
کیا کیا نہ پروئے عقل و دانش کے لال
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۱). اس پتھر کو ... پنجابی میں لال کہتے ہیں اور سنسکرت میں پدم راگ کہتے ہیں ، اس کا عربی نام لال ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). ۲. پدڑی کی نوع سے ایک خوش آواز چھوٹی سی چڑیا جس کی چونچ اور پَر سرخ اور ان پر خوشنما سفید و سیاہ چتیاں ہوتی ہیں ، سرخ رنگ کی بہت چھوٹی چڑیا ، لاط : Fringilla Amandava . وہاں تیسے ، بی تو مور کوئل و لال ، ہزار داستان و طوطی ... بولتے ہیں (۱۸۳۶ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰) . اوّل لالوں کو جنگل سے پکڑ لانے اور ایک پنجرہ کلاں میں سب کو بند کرے. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۲۵۷). بازار میں جاتا ہوں پنجرے میں لال بکتے ہوئے دیکھتا ہوں ان کی لال چونچ سے خدا کی حمد برستے پاتا ہوں . (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۵۱) . کہتے ہیں لال کو دیکھ کے چٹی چہکتی ہے میاں کی چھیڑ نے جان میں جان ڈالی . (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۵۶) . جب باز لال پر جھپٹے گا تو ایسی آواز پیدا ہو گی جیسے ہوا کو تلوار کاٹ رہی ہے. (۱۹۷۰ ، کپاس کا پھول ، ۲۸۷). ۳. (گُلّی ڈنڈا) دس ڈنڈوں کے ناپ کے برابر گُلّی پھینکنا. جہاں گُلّی پہنچ جاتی وہاں سے گُچی تک اندازے سے لال مانگے جاتے . (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۴). [ف : لال ؛ قب ، ع : لعل].

ـــ اُگَلْنا محاورہ.
عجیب و غریب دلکش یا فیض رساں باتیں کرنا ، اس انداز سے بولنا کہ منھ سے پھول جھڑیں.
کرتے ہیں صفت جب ہم لعلِ لبِ جاناں کی
تب کوئی ہیں دیکھے کیا لعل اگلتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۴).
ہے نوک کی یہ بات کہ گو لال ہے منقار
پر لال اوگلتے ہیں وہ طوطی دمِ گفتار
(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۱ : ۳۱۲).

---اِملی (---کس ا ، سک م) امث.
وہ املی جس کے پھل کا گودا سرخ ہوتا ہے (علمی اُردو لغت ؛ نوراللغات). [لال + اِملی (رک)].

---اَنْجُھو (---فت ا ، سک ن ، و مع) امذ.
ایک پودا جو کوہ ہمالیہ پر ہوتا ہے اس کا پھل رس بھری سے مشابہ ہوتا ہے (جامع اللغات). [لال + انجھو (رک)].

---اَنْگارا (---فت ا ، غنہ) صف.
۱. نہایت سرخ ، دہکتا ہوا. جب در و دیوار کو لال انگارا کر دیا اور کہا کہ اب ہم کو تانبا لا دو کہ اس کو پگھلا کر اس دیوار پر اُنڈیل دیں. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیراحمد ، ۴۲۸). ۲. شوخ ، چنچل (فرہنگِ آصفیہ). ۳. غصے میں بھرا ہوا ، غضب نا ک ، خشمگیں ، لال انگارا.

اس کے سنتے ہی غضب ہو کے وہ لال انگارا
لاٹھی پائی جو نہ پائی تو پھر آخر جھنجلا
کھینچ مارا مرے سینے پہ اُٹھا کر تربوز

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۶۷). [لال + انگارا (رک)].

---آندھی (---مغ) امث.
ریگستانی تیز ہواؤں کا طوفان جس میں سرخ مٹی ہوا کے ساتھ شدت سے اُڑتی ہے ، سرخ آندھی.

لال آندھی جب اٹھتی ہے تو اٹھتی ہے یہیں سے
مقتل کی زمیں سرخ ہے مقتل کی ہوا سرخ

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۲۶). [لال + آندھی (رک)].

---باز امذ.
لال پالنے اور لڑانے کا شوق رکھنے والا شخص. اوس پنجروں کو اصطلاحِ لال بازوں میں دبکی کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگلو شوکتی ، ۲۵۸). [لال + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---بانْسا (---مغ) امذ.
ایک قسم کا پودا جس میں کانٹے ہوتے ہیں چار قسم کا ہوتا ہے دواؤں میں استعمال ہوتا ہے. لال بانسا کڑوا اور گرم ہوتا ہے ، ورم بخار بادی کے امراض بلغم فسادِ خون ... وضع کرتا ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۲ : ۲۹۹).[لال + رک : بانسا (۳)].

---باؤ امث.
گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جس میں اس کا منھ اور زبان وغیرہ سرخ ہو جاتی ہے اس کو ملک بھی کہتے ہیں (ا پ و ، ۵ : ۱۰۲). [لال + باؤ (رک)].

---بَچْلا (---فت ب ، سک چ) امذ.
سرخ ساگ ، پوئی (جامع اللغات). [لال + بچلا (رک)].

---بُخار (---ضم ب) امذ.
ایک قسم کا بخار جس میں جسم پر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے. یہاں لال بخار کی شدت سے سب گھروں میں بیماری چھائی ہے. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۱). ان مکانوں میں چیچک یا لال بخار پھیلتا ہے. (۱۹۱۵ ، فسانۂ فنون ، ۱ : ۱۵۲). نمونیا ، گردن توڑ بخار ، لال بخار ، خناق وبائی ... کا علاج پنسلین سے ہونے لگا. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۳). [لال + بخار (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
کبوتر کی ایک قسم جو سرخ رنگ اور عمدہ نسل کا ہوتا ہے. کبوتر بھوکے میری جان کو رو رہے ہوں گے اور چوک کا وقت بھی آ لگا ہے ، لال بند کا جوڑا لگانا ہے. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۹). ہر قسم کے کبوتر کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے جو نسل آپ چاہیں مول تول کرکے لے سکتے تھے ان میں چند کے نام جو یاد رہ گئے درج کئے جاتے ہیں ، لال بند ، جنگلا ، سفیدا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [لال + ف : بند بستن ـ باندھنا].

---بی بی امث.
نہایت سرخ و سفید اچھے رنگ روپ والی عورت. فرنگی گھر گھر گھستے ، روپے لاؤ روپے لاؤ ، لال بی بی لاؤ لال بی بی لاؤ چلاتے ، بہو بیٹیوں کو خراب کرتے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۴). [لال + بی بی (رک)].

---بیگ (---ی مج) امذ.
ایک چھوٹے اور گول سر کا پردار سرخ کیڑا جس کی پشت تخمی یا ڈھال کی طرح ہوتی ہے ، کاکروچ.

کھٹملوں نے زمیں دبے تھے   بن گئے لال بیگ سب کتنے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۹). لال بیگ کا سر چھوٹا اور گول ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۸۹). لال بیگ مکھیاں مچھر کیڑے مکوڑے عام کھانوں کی پلیٹوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سرو ساماں ، ۵۵۹). [لال + رک : بیگ (۲)].

---بَیگَن (---ی لین ، فت گ) امذ.
(کنایۃً) ٹماٹر. یہ لال بیگن اور انگریزی بیگن کہلاتا ہے ، یہ مشہور ترکاری جسے لال مکو کی قسم سے شمار کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲۳). [لال + بیگن (رک)].

---بَھبُوکا / بَھبُھوکا (---فت بھ ، و مع) صف.
۱. نہایت شوخ اور سرخ ، نہایت سرخ ، شعلہ بھبوکا.

ہو جائیں خوب لال بھبوکا سے ہاتھ پانوں
مہندی لگا کے باندھیے پتے چنار کے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۷).

ہاں بھلا لال بھبوکا سی تو چاہیے یہ طے
جلد کی تہ سے جھلک دینے لگے سرخی مے

(۱۹۳۲ ، عروج ، عروج سخن ، ۱۰۴). میری طرح تم بھی وہ بگیا ڈھونڈ رہے ہو جن میں کروڑوں لال بھبوکے پھول کھلے ہیں. (۱۹۸۸ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۱۵۳). ۲. (کنایۃً) غصے میں لال (چہرے وغیرہ کے ساتھ). منہ لال بھبوکا ہو رہا تھا ، نگاہِ خشمگیں تیر برسا رہی تھی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۶).

کہتا ہے جو کچھ آرزو ان سے وہ کہیں کب
جب دیکھیے ہے پھول سا منہ لال بھبھوکا
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۷). جمیل بھیّا نے حیرت سے اس کے لال بھبھوکا چہرے کو دیکھا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۳۲). آواز حلق بند ساری اکڑفوں ڈھیلی غصّہ کافور یا تو لال بھبھوکا ہو رہی تھی یا پیلی پھٹکا پڑ گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۷). [لال + بھبوکا / بھبھوکا (رک)].

--- پانی امذ.
شراب ؛ خونِ حیض ؛ وہ چشمہ جس کا پانی سرخ مٹّی یا سرخ کیڑوں کی وجہ سے سرخ نظر آئے ، سرخاب (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + پانی (رک)].

--- پتّی (---فت پ ، شد ت) امذ.
یہ ایک سدابہار جھاڑی نما پودا ہے جس کے پتوں کا بچھلا حصّہ گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے ، دسمبر ، جنوری کے مہینوں میں اس پودے پر بڑی بہار ہوتی ہے یہ ارنڈ کے خاندان سے ہے اس کے پتے تنا اور پھول ازبس زہریلے ہوتے ہیں (زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۳). [لال + پتّی (رک)].

--- پر (---فت پ) امث.
ایک قسم کی مچھلی جس کے پر سرخ ہوتے ہیں مچھلیوں کے بھی چند مشہور اقسام زبان زد ہیں ، رہو ، بام ، لال پر. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۳۰). [لال + پر (رک)].

--- پردہ (---فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
خاص خاص بارگہوں خصوصاً بادشاہ کے دربار کا پردہ (جو ہندوستان کے دور شاہی میں ہمیشہ بادشاہ کے دربار کے آگے ہوتا تھا اور دربار کی علامت تھی). بڑی بی نے لال پردہ اُٹھا کر دربار میں بادشاہ سے خبر کی. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہربار ، ۲۱) . لال پردے کو اُڑا دو ، چنانچہ دو فیر آسمانی کیے گئے ، محلوں میں بیگمیں اور بادشاہ زادے ... کانپ اٹھے . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۵). [لال + پردہ (رک)].

--- پری (---فت پ) امث.
۱. سُرخ پوشاک پہننے والی عورت ؛ اندرسبھا کے قصے کی پری (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (کنایۃً) شراب.

ساقیا بند تھی جو لال پری شیشے میں
لے گیا آج اسے رندِ قدح گیر اُڑا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (فرہنگِ آصفیہ ، ۴ : ۱۶۵)).

شیخ جی رہتی ہیں کیوں سرخ تمہاری آنکھیں
شب کو کیا لال پری آتی ہے میخانے سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۹).

جب صراحی مۓ گل گوں سے بھری آتی ہے
میں سمجھتا ہوں کہ یہ لال پری آتی ہے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۳). مغرب کے ناؤ نوش کے ماحول میں بھی ”لال پری“ سے دور رہا. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۲۸۵). [لال + پری (رک)].

--- پری کی بیٹھک امث.
ایک قسم کی نیاز جس میں عورتیں اپنے بالوں سے زمین جھاڑ کر نیاز کا کھانا رکھتی ہیں ، ان کا خیال ہے کہ اس نیاز کی برکت سے ان کے شوہر اور بچے زندہ و تندرست رہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- پڑیا (---ضم پ ، سک ڑ) امث.
سرخ پڑیا جس میں عورتیں مہندی رکھتی ہیں.

کیوں نہ مہندی کے طلب گار ہوں سیمیں اندام
لال پڑیا میں یہ اکسیر لیے پھرتے ہیں

(۱۸۴۷ ، منیر (نوراللغات)). [لال + پڑیا (رک)].

--- پگڑی والا (---فت پ ، سک گ) امذ.
پولیس کا سپاہی ، پولیس ، جن کی پگڑی (عموماً) لال ہوتی ہے. ان لال پگڑی والوں کی بڑی پوجا کرنی پڑتی ہے نہیں تو کچھ کام بھی نہ چلے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۳۱).

--- پگڑی والا میر جی کا سالہ فقرہ.
جو آدمی سرخ دستار باندھے ہو شوخ بچے یہ فقرہ کہہ کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں (دریائے لطافت ، ۸۳).

--- پلکا (---فت پ ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا کبوتر جس کے پر لال ، پوٹا سفید ، کچھ دُم اور بازو سفید ہوتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) . [لال + پلک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

--- پوست (---و مع ، سک س) امذ.
پوست کی ایک قسم ، کوکنار ، جس کے دانے سرخی مائل ہوتے ہیں ، خشخاش سرخ (جامع اللغات). [لال + پوست (رک)].

--- پیارا تو اُس کا خیال بھی پیارا کہاوت.
جو دل کو پسند ہو اس کی ہر شے پسند ہوتی ہے ، اپنوں کے عیب بھی گوارا و پسند ہوتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- پیلا ہونا محاورہ.
غصے میں بھرنا ، نہایت غضب ناک ہونا. لال پیلا ہو کر خاموش ہو رہا اور اس بات کے درپے ہوا کہ باپ سے اس کا انتقام لے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۳). اپنے چچا کو نہیں دیکھتے ،میری ذرا سی بات پر کیسے لال پیلے ہوتے تھے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۶۷). اس نے غصے میں لال پیلا ہو کر شو کو بددعا دی اور کہا اسے آئندہ ان نذرانوں میں سے بالکل کوئی حصہ نہ ملے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۰۰).

--- پیلی آنکھیں دِکھانا / کرنا / نکالنا محاورہ.
غصے کی نگاہ سے دیکھنا ، بہت خفا ہونا ، غصے میں بھرنا. ان کے منہ سے نکلا ”پاجی ، پاجی“ میں نے کہا کیا مجکو ارشاد ہوتا ہے ؟ ایک بار لال پیلی آنکھیں نکال کر کہا ”ہاں تم کو“ (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۵۷).

---پیلے دیدے دِکھانا محاورہ.
لال پیلی آنکھیں نکالنا.

لال پیلے بھے غصے کے دکھا کر دیدے
کھانا پینا مرا کیوں آپ لہو کرتے ہیں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۵۶).

---جڑے ہونا محاورہ.
بہت خوبیاں ہونا. تمہارے بھائی کے کون سے لال جڑے ہوئے ہیں ؛ جیسے کوہ قاف کی پری ہی تو لائے گا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۹۹).

---جوڑا (---و مج) امذ.
۱. لباسِ ارغوانی ، دلہن کا شادی کا سرخ لباس ، سرخ رنگ کی پوشاک . لال جوڑا منگائے کیا ٹھسنے سے بیٹھی ہیں . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۵).

رنگیں کیا سحر کو ، بانکی دلہن کی صورت
پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۸۳). ۲. سرخ پوشاک جو اگلے وقتوں میں بادشاہوں کے غصے کی علامت تھا ، لال لباس جسے پہن کر بادشاہ حکم قتل سنایا کرتے تھے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + جوڑا (رک)].

---جوگیا (---و مج ، سک گ) امذ.
(کبوتر بازی) کبوتر کی ایک قسم ، سرخ رنگ کا کبوتر. ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے جو نسل آپ چاہیں مول تول کرکے لے سکتے تھے ان میں سے چندکے نام جو یاد رہ گئے ... لال بند کھیرا ، سبز کھیرا ، لال جوگیا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [لال + جوگیا (رک)].

---جھنڈی دِکھانا محاورہ.
خطرنا ک سمجھ کر خیرباد کہنا ، ٹال دینا ، آگے بڑھنے سے روک دینا ، نکال دینا. محبت اور اخوت کا سگنل ڈاؤن رکھنا چاہیے ، نفرت و عناد کو ہمیشہ لال جھنڈی دکھانی چاہیے . (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۹۸).

---چِڑی (---کس چ) امث.
شمالی امریکا کا ایک پرند جس کا جسم ذرا بڑا ، پشت مٹیالی اور سینہ سرخ ہوتا ہے نیز یورپ کا ایک چھوٹا پرند جس کا منھ اور سینہ زردی مائل سرخ نارنجی ہوتا ہے. شکل ۱۹۵ میں طیر باراں کے نقل مکانی کا راستہ دکھایا گیا ہے جو لال چڑی سے کچھ بڑا ایک پرندہ ہوتا ہے وہ بحر منجمد شمالی کے ساحلوں پر انڈے دیتا ہے اور ... جنوبی امریکہ کے ایک سرمائی علاقے میں چلا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۷). [لال + چڑی (رک)].

---چُقَنْدَر (---ضم چ ، فت ق ، سک ن ، فت د) صف.
تیز سُرخ رنگ کا ، لال بھبوکا. بنی ٹھنی لال چقندر بھینس کی بھینس جو فربہ کو گودی میں بٹھائے جھولنے والی کرسی پر بیٹھی جھول رہی تھی. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۳۵). [لال + چقندر (رک)].

---چَنْدَن (---فت چ ، سک ن ، فت د) امذ.
سرخ رنگ کا صندل نیز اس کا درخت ، خوشبودار لکڑی کا درخت ، ایک سفید ہوتا ہے اور ایک لال سرخ لکڑی والا صندل. ناگیسر اور لال چندن کے کچلے جانے کی قوت سا گوان سے دو چند اور سینبل سے چار چند ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۴۳). [لال + چندن (رک)].

---چُھچْہا (---ضم چ ، سک ھ ، فت چ) صف.
لال انگارہ ، چہچہاتا ہوا سرخ ، چمکیلا سرخ. اس کے استعاروں اور تشبیہوں کے رنگ ایسے خوشنما ہیں کہ ایک بات میں مضمون کو شوخ کرکے لال چہچہا کر دیتا ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۲۱۱). [لال + چہچہا (رک)].

---چِیُونْٹی (---کس چ ، ی مخت ، و مع ، مغ) امث.
سرخ چیونٹی (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لال + چیونٹی (رک)].

---خان کا لَکْڑا امذ.
ایک بیچ میں سے چرا ہوا اور سوراخ دار بھاری شہتیر جس میں مجرم کا پانو رکھ کے دونوں لکڑے ملا دیے جاتے تھے تا کہ وہ بھاگ نہ سکے. کوتوال نے ان کو لال خان کے لکڑے سے جکڑوا پٹوانا شروع کیا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۶۳). ایک کوتوال ظالم کرسی پر بیٹھا ہے جو راہگیر نکلتا ہے اسے بلوا کر ذلیل کرتا ہے ، سامنے لال خان کا لکڑا گڑا ہوا ہے اس میں بندھوا دیتا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۷۵۶).

---خان کی چادَر بَڑی ہوگی تو اَپْنا بَدَن ڈھانکے گی کسی کو کیا کہاوت.
امیر ہو گا تو خود اس کو فائدہ ہو گا ، جب کوئی کسی امیر کی دولت و ثروت کا ذکر کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---خان کے لَکْڑے سے بانْدْھنا/جکَڑْنا محاورہ.
لال خاں کا لکڑا (رک) سے باندھ کر سزا دینا ، مقید کرنا ، پٹوانا. کوتوال نے ان کو لال خان کے لکڑے سے جکڑوا پٹوانا شروع کیا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۶۳).

---دَوا/دَوائی (---فت د) امث.
ایک جراثیم کش لال رنگ کی دانے دار دوا ، پوٹاشیم پرمینگنٹ ، پُٹاش. لال دوا پینے کے پانی میں ملا دی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۵۶). اگر یہ مرض پھیلا ہوا ہو تو تندرست غول کو پینے کے پانی میں لال دوائی ملا کر دینی چاہیے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۰۵). [لال + دوا/دوائی (رک)].

---دِیا (---کس د) امذ.
آم کی ایک قسم جو سُرخ رنگ کا اور بہت میٹھا ہوتا ہے.

طوطا پری لال دیا دل پسند کہتے ہیں نامی انہیں اہل دکن

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۹۳). [لال + دیا (رک)].

---ڈورے/ڈوریاں (---و مج) امذ ؛ امث ؛ ج.
آنکھوں کے ڈلوں کی باریک باریک شہابی رگیں جو آنکھوں کی خوبصورتی کی نشانی سمجھی جاتی ہیں.

ستے لال ڈوریاں سوں پُتلی کجل
کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).
لال ڈوروں سے اس پری رو کے
ہے قیامت بہار آنکھوں میں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۱).
لال ڈورے ہیں جو چشمِ مستِ ساقی میں عیاں
ہیں طلسمِ حُسن سے روشن یہ ساغر میں چراغ
(۱۸۷۵ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۴۷). [لال + ڈورے (ڈورا (رک) کی جمع) / ڈوریاں (ڈوری + اں ، لاحقۂ جمع)].

---رکابی (---فت ر) امث.
حضرت بی بی فاطمہ کی صحنک یا نیاز (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + رکابی (رک)].

---رکابی کی شریک صف مث.
باعصمت (کیونکہ لال رکابی (رک) میں اس بی بی کے سوا کسی کو شریک نہیں کیا جاتا ، جس کی عصمت متیقن ہو) ، پاکباز. خدا تمہیں لال رکابی کا شریک رکھے ، یعنی باعصمت بھی رہو. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۶).

---رگ (---فت ر) امث.
(طب) وہ رگ جس سے تمام رگوں کو خون پہنچتا ہے ، رگِ جان ، شہ رگ ، آرٹیری نبض ، وہ رگ جو دھڑکتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + رگ (رک)].

---روٹی (---و مج) امث.
روغنی روٹی ، تافتان ، کُلچہ یا شیرمال وغیرہ. آپ کی فرمایش پر لال روٹیاں پکوائی گئی تھیں. (۱۹۷۳ ، ماہم ، ۵۲۹). [لال + روٹی (رک)].

---رہ / رہو فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) خوش و خرم رہو ، شاد و آباد رہو. آزاد نے دعا دی ، لال رہ! (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۹).

---ساگ امذ.
ایک قسم کی پتے دار خود رو ترکاری جس کی پتیوں میں سرخی ہوتی ہے ، لال چولائی (لاط : Amaranthus Paniculatus). وقت ضرورت سفیدیٔ بیضہ اور لڑکی والی عورت کے دودھ میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکائیں دیگر لال ساگ ، کاسنی و مکوہ کے پتوں کا افشردہ ، لعابِ اسپغول میں ملا کر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵). [لال + ساگ (رک)].

---سر (---فت س) امذ.
بطخ جس کا سر سرخی مائل ہو ؛ لال رنگ کی ابابیل ، لال عصفور. اس زمانے میں پالیجی میں بڑی تعداد میں بن ڈیاں ، لال سر اور نیلی شر پڑے رہتے تھے. (۱۹۷۶ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۵ اگست ، ۱۵). [لا + سر (رک)].

---سرا (---کس س) امذ.
ایک قسم کا کمیاب کبوتر جس کا تمام جسم سفید اور صرف سر لال ہوتا ہے. لبِ دریا کوٹھی کی چھل پہل میں اربابِ چمن شامل تھے ، طوطے ، مینائیں ، کوئلیں ، لال سرے ... صبح سے شام تک بھانت بھانت کی خلقت کا تماشا بندھا رہتا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۹). [لال + سر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---سرس (---کس س ، ر نیز فت) امذ.
ایک قسم کا سرس جو کوہ ہمالیہ میں پایا جاتا ہے اس کے پھول گلابی رنگ کے ہوتے ہیں (جامع اللغات). [لال + سرس (رک)].

---سوداگر (---و لین ، فت گ) امذ.
۱. سوداگر جو اِدھر اُدھر سے مال خریدے اور تھوڑے منافع پر بیچ ڈالے ، لٹ پونجیا سوداگر. آپ کے تجارتی فرموں میں کالی منڈی کے لال سوداگر اور جماعتی محاصل کے چور ... کسی سے پیچھے تو نہیں. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ذاکر حسین ، ۱۹۶). ۲. کباڑیا ، کباڑ خریدنے والا. انگریز کا رنگ لال ہوتا ہے ... یہ اٹھارویں انیسویں صدیوں میں قدیم نوادر کی تلاش میں کباڑ خرید لیتے تھے اس طرح کباڑ خریدنے والے کا نام لال سوداگر پڑ گیا. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱۳۳). [لال + سوداگر (رک)].

---سی صف مث (مذ : لال سا).
بہت پیاری ، بہت عزیز ، لعل جیسی ، لعل کی طرح. ایسے موتے پتھر چار چار ہزار ... کے میری لال سی بچی پر سے صدقہ کیے تھے. (۱۹۲۳ ، اہلِ غلہ اور نااہل پڑوس ، ۱۹).

---سی جان صف.
پیاری سی جان ، قیمتی جان.
لال سی جان کے جانے کا نہ وسواس کیا
مرے غم کھانے کا قربان گئی پاس کیا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۴۱۹). دانتوں سے بعض روکنے والوں کی (جن کا شمار اعیان میں ہے) خبر لی ... اگر یہ کمبخت دانت اپنے ساتھ نہ لے جاتے تو لال سی جان نہ گنواتے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۱۰).

---فوج (---و لین) امذ.
سرخ پوش فوج ؛ مراد : کمیونسٹوں کی فوج ، گوروں کی فوج. لال فوج کے جوان تھکن سے نڈھال گرد و غبار میں لپٹے ہوئے چلے جا رہے تھے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۸). [لال + فوج (رک)].

---فیتہ (---ی مع ، فت ت) امذ.
سرخ رنگ کی پتلی سی پٹی جس میں دفتری فائل افسران بالا کے سامنے پیش کرنے کے لیے باندھے جاتے ہیں ؛ مراد : دفتری کارروائی (جس میں عموماً تاخیر ہوتی ہے). پولیس کی کارروائی میں دیر لگے گی ، مسلیں بنیں گی ، مقدمہ تیار کیا جائے گا ، نتھیاں کھلیں گی اور بندھیں ، لال فیتہ اور قیدق ، روبق رہاتا. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۹۳). [لال + فیتہ (رک)].

---قدم بھولی (---فت ق ، د ، و مع) امث.
(پارچہ باف) سراجہ ، ریشمیں دھاری دار ململ ، کسی زمانے میں ڈھاکہ میں اجیجی کے نام سے موسوم کی جاتی تھی ، مالوہ میں اس کی مختلف وضع ایجاد ہوئیں اور پھلی کانٹا ، سبز کٹار ، بلبل چشم ، لال قدم بھولی اور سادہ قدم بھولی ناموں سے مشہور تھیں (ا پ و ، ۲ : ۷۶). [ماخوذ : لال + قدم + بھول + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---قُمرَہ (---فت ق ، سک م ، فت ر) امذ.
سرخ رنگ کا کدو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لال + قمرہ (رک)].

---قَند (---فت ق ، سک ن) امذ.
ایک قسم کے سرخ کپڑے کا نام (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لال + قند (رک)].

---کاغَذ (---فت غ) امذ.
وہ سرخ رنگ کا چکنا (سنہری افشاں کا) کاغذ جس پر شادی بیاہ وغیرہ کا رقعہ لکھا جاتا ہے. مجھے اپنے بیٹے کی ناخون بندی کا رقعہ لکھوانا ہے ، تم ہی بازار سے لال کاغذ لانا . (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۳).[لال +کاغذ (رک)].

---کِتاب (---کس ک) امث.
۱. ایک سرخ رنگ کی کتاب جو لال بجھکڑ نے رکھی ہوئی تھی جس میں دیکھ کر وہ لوگوں کے سوالوں کا جواب دیا کرتا تھا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. وہ کتب جس میں جاہلوں کے نزدیک تمام باتوں کا جواب حسب مرضی یا حسب سوال مل جائے.

لال کتاب اپنی اب ، بادۂ لالہ رنگ ہے
میکدہ اپنے واسطے مدرسۂ فرنگ ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۸). ۳. یادداشت درج کرنے کی نوٹ بک. خدا اور اوتار کیونکر ہوتے نام تو کر دیا تاریخ میں یاد رہ جاوینگی لال کتاب میں لکھے جاوینگے. (۱۸۹۳ ، البرٹ ، ۴۷). ڈاکٹر ... کی اجازت کے بغیر اسے اپنی لال کتاب میں لکھ لیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۵۰). ۴. پٹواری یا قانون‌گو کا سرکاری رجسٹر جس میں دیہات کے شجرے اور خسرے کی کیفیت مندرج ہوتی ہے اور اس کی جلد بندی پرگنہ وار ہوتی ہے. شور صاحب تشریف لائے جیسے کسی پٹواڑی کی لال کتاب گم ہو گئی ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۵۴). [لال + کتاب (رک)].

---کُرتی (---ضم ک ، سک ر) امث.
(انگریزوں کی عملداری ہند میں) گوروں کی سرخ پوش پلٹن نیز ان کی مستقل چھاؤنی ، لال کوڑتی.

چمن لالۂ صحرا میں چمکتا ہے گلاب
لال کُرتی میں قواعد ہوتی چلتے ہیں رفل

(۱۸۷۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۳۱). لال کُرتی کے گوروں اور کالی پلٹن میں لڑائی ہو رہی ہو گی. (۱۸۹۴ ، کامنی ، ۵). ان لال کُرتی کے گوروں نے تو مجکو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۲۸). ۲. گوروں کی سرخ پوش فوج کے جوانوں کا لال کوٹ. بھلا میرے ماموں کی طرح ... کس کے بدن پر ایسی بھڑکیلی سنہرے بٹن والی لال کُرتی دکھائی دیتی ہے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۵).

لال کُرتی میں عکس بیگم کا
ہو گیا دیکھتے ہی کپتان سرخ

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۴). [لال + کرتی (رک)].

---کَر دینا / کَرنا محاورہ.
۱. سرخ کرنا. کبابی کباب سیخوں پر لال کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۳). نہاری ضرور آنی چاہیے ، سائیکل پر کسی آدمی کو بھیج دو ، گنجے کی دوکان سے لائے ... پیاز لال کر کے اوپر سے بگھار دینا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۵۱۴). ۲. خون میں نہلا دینا ، سرخ کر دینا. اس نے دو نہیں ایک دم میں شمشیر نکال کر دونوں کے سرکاٹ بدن لال کر دیے.(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۱).

لال کر دوں گا کوئی دم میں بہت کھنچتی ہے
منہ چڑھانے تو ذرا دے تری تلوار مجھے

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۲۳). ۳. مالا مال کر دینا ، خوش کر دینا ، نہال کر دینا.

نقد گن لے دے سے گلگوں تو اے پیر مغاں
لال کر دوں گا تجھے تیری دعا سے کم نہیں

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۴۲).

---کَدُو (---فت ک ، و مع) امذ.
رک : لال قمرہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لال + کدو (رک)].

---کَنیر (---فت ک ، ی مع) امث.
ایک قسم کی کنیر جس کا پھول سرخ ہوتا ہے ، لاط : **Merium Odorum** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لال + کنیر (رک)].

---گُلال (---ضم گ) امذ.
انتہائی سرخ ، بہت سرخ .

شام آئی آنکھوں میں کاجل چہرہ لال گلال
یا جیسے کوئی برہن کر لے رو رو آنکھیں لال

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۹۰). [لال + گلال (رک)].

---گَندَگ (---فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
گندھک ، سرخ رنگ کی گندھک جو نایاب ہے.

جیکوئی گھانس کوں تس پہاڑاں میں جائے
تلے ہر پتھر کے گندگ لال پائے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۷۶). [لال + گندھک (رک)].

---گُودَڑ میں نَہیں چُھپتا کہاوت.
شرافت یا کمال وغیرہ کو تنگ دستی نہیں چھپا سکتی ، ظاہرا خرابی یا خامی سے خوبی نہیں چھپتی ظاہر ہو کر رہتی ہے ، اچھی چیز کی خوبی ہر حال میں ظاہر ہوتی ہے (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---گولا (---و مع) امث.
سرخ رنگ کی ریتلی زمین (اردو قانونی ڈکشنری ؛ نوراللغات). [لال + گولا (رک)].

--- لال امذ.
سرخ سُرخ.

مثل خورشید چل کے دن بھر راہ
دھوپ سے لال لال آ پہنچا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۳). لال زمین کسان اور محنت کش کے لال لال لہو کی ترجمانی کرتی تھی (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳۰).
[لال + لال (رک)].

--- لال ڈیڈے نِکالنا محاورہ.
رک : لال ڈیڈے دکھانا. کبھی کبھی لال لال ڈیڈے نکال کر بیچ بیچ میں موقع بےموقع سبحان اللہ بھی کہہ اٹھتا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۱).

--- لگنا محاورہ.
بیش قیمت ہونا ، نادر اور انوکھا ہونا.

اون کے سے ہنر کہیں ہیں مجھ میں
کچھ لال لگے نہیں ہیں مجھ میں

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۷). روز عید میں کون سے لال لگے تھے کہ سال دو سال کا ہو جاتا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۷).

--- لنگوٹ والا امذ.
بندر ، بوزنہ یا ہنومان جی کا لقب (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- مِرچ (--- کس م ، سک ر) امث.
سرخ مرچ.

لونگ چُورا نفر سے منگوایا
لال مرچیں کٹی ہوئی لایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). اس جزیرے میں لال مرچ کے درخت کثرت سے ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۲). لال مرچ کا استعمال جتنا کم اچھا ہے کالی مرچ بھی کم کھانی چاہیے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۹). لال مرچوں کے نقصانات کی فہرست بہت طویل ہے جبکہ فوائد آٹے میں نمک کے برابر ہیں. (۱۹۹۴ ، جنگ ، کراچی ، مڈویک میگزین ، ۳۰ مارچ ، ۸).
[لال + مرچ (رک)].

--- مکو (--- فت م ، و مج) امذ.
ایک پھل جو ٹماٹر کے مانند ہوتا ہے. ٹماٹر ... یہ لال بیگن اور انگریزی بیگن کہلاتا ہے ، مشہور ترکاری ہے جیسے لال مکو کی قسم سے شمار کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲۳).
[لال + مکو (رک)].

--- مُکھی (--- ضم م) امذ.
کبوتر کی ایک اعلیٰ قسم جس کا منھ سرخی مائل ہوتا ہے. ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... لال مکھی ، سبز مکھی ، ماشی مکھی ، اودا مکھی ، سفید لقا ، سیاہ لقا. (۱۹۶۳ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). [لال + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مُنیا (--- ضم م ، سک ن) امث.
چڑیا ، پدڑی (نوادرالالفاظ ، ۳۸۷). [لال + منیا (رک)].

--- مُنھ کی امث.
(کنایۃً) فرنگی عورت ، انگریز عورت. فرنگی بیزاری نے آنکھوں پر ایسی نفرت کی عینک چڑھا دی ہے کہ ہر لال منھ کی ڈائن ہی نظر آتی ہے سگ زرد برادر شغال معلوم ہوتا ہے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۸).

--- نیچ نریچن کا بانہہ سو بار، بھیڑ پونچھ بھادوں ندی کو گہ اترے پار کہاوت.
میرے دوست کمینہ یا وعدہ خلاف آدمی سو بار وعدہ کرتا ہے مگر اس کا کیا اعتبار ، کوئی بھیڑ کی دم پکڑ کر بھادوں میں چڑھے ہوئے دریا یا ندی کو پار کر سکتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- پِنڈی (--- کس پ ، سک ن) امذ.
امریکی انڈین. مارگن نے پدری اور مادری نظام معاشرہ کا ارتقائی مشاہدہ لال پنڈیوں کے ارا کوئی قبیلے کے حوالے سے کیا. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۷۳). [لال + پنڈی (رک)].

--- ہونا محاورہ.
۱. سرخ ہونا.

سو یو بات سن شاہ خوش حال ہوا
جو پہلا ہوا تھا سو پھر لال ہوا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

مئے رنگ زعفرانی کرتی ہے ارغوانی
ہوتا ہے لال جن میں شیشی تمام ہی لی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۳).

کیا برائی کی اگر تشبیہ خونِ دل سے دی
لال اتنی بات پر رنگِ حنا ہو میں نہ ہوں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۲۶). ۲. سرخ رُو ہونا.

طائر رنگِ حنا ہوں چمنِ ہستی میں
لال ہو جائیں مجھے صید جو صیاد کریں

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲۳۰). ۳. مدح سرا ہونا.

خالق نے موتیوں سے بھرا ہے دہانِ حسن
خود لال ہے صفات میں جن کی زبانِ حسن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۰). ۴. غضب ناک ہونا ، غصہ ہونا ، طیش میں آنا.

منھ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا
لال وہ مجھ پر ہوا رونا بھی کم ہو جانے کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۷). افراسیاب نے نامہ لے کر پڑھا اور ایسا غصہ میں آیا کہ ہونٹھ چبانے لگا لال ہو گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۱۳). اس پر ساوا موزل ، لورانس قہقہہ لگانے سے باز نہ رہ سکی اور بیرن لال ہو گیا چند منٹ سکوت سی گذرے. (۱۹۴۰ ، مطلوب حسینان ، ۳۰). ۵. پچیسی کی گوٹ کا تمام خانوں سے پھر کر اٹھ جانا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۶. (مرغ باز) لڑائی میں مرغ کا بہت زیادہ زخمی ہو جانا (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۱۲۳).

لال (۲). (الف) امذ.
(مجازاً) بیٹا ، فرزند ، بچّہ ، لڑکا.

جنے ہوشیار ہوے لال پاوے
سدا اوس لالنا سوں جت لاوے

(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ قریشی ، ۳۶ الف).

دنی مرد کے ہاتھ میں ہور کہی
کہ اے توں جو ہے لال میرا صحی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۸).

میں بھیجتا ہوں تجھے فاطمہؓ کے لال سلام
علیؑ کے باغ کے اے سروِ نونہال سلام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۷).

نہ گزرا تھا پورا ابھی ایک سال
کہ دھوبی نے بس جن دیا ایک لال

(۱۸۳۱ ، معراج نامہ ، مظفر حسین ، ۱۱۸). جزیرہ خالدان کا حاکم جو شاہ زمان ہے اوس کا لال ہوں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۸۶). محنت کی کمائی کیا تھی بس چند قیراط چند آنے مگر یہ مزدوری آمنہ کے لال کو بڑی محبوب تھی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۲).
(ب) صف. ۱. پیارا ، دُلارا ، چہیتا ، (مجازاً) معشوق.

لال مُوسُوں نکر کئے ہٹ ہر سیج ہے منج سیج سٹ

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۲).

روٹھے ہیں لال کرتے نین سوں بات
کبھو ناریاں ہو کیوں بن بات گنتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰).

سرخ چہرہ ہے نہیں خون کسی کا یارو
باندھیو باندھ میرے لال پہ بہتان نکرو

(۱۷۵۰ ، مخلص (مخزن نکات ، ۵۶)).

لوگو بلاؤ اکبرِ یوسف جمال کو
کیوں رن میں اتنی دیر لگی میرے لال کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۲). **۲. وہ شخص جو بولنے کی قوّت سے محروم ہو ، گونگا ، خاموش ، عاجز.**

ناطقہ جوں نعت میں اس کے ہے لال
یوں ہے سرگرداں قلم در وصفِ آل

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، ۳).

زبانِ مصحفی گر لال ہے تو غم نہیں اس کا
برائے سینہ کوبی ہاتھ آمادہ ہیں شیون پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۹). قرآن شریف ان کے ہاں بندے نے قیمتی پچانوے ہزار روپے کا دیکھا تھا ... طلا کاری کا تو یہ عالم تھا کہ زبان قلم اس کی تعریف میں لال ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۸).

دہشت سے ان کی نطق زباں اپنی لال ہے
گو حوصلہ ہے حد سے فزوں عرضِ حال کا

(۱۹۱۱ ، بہارستانِ خیال ، ۸). اس عہد میں کئی لفظ استعمال ہوتے تھے جو اب متروک ہو چکے ہیں ، ان سب کو یہاں درج کرنا ممکن نہیں مگر ان میں سے کچھ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں مثلاً تراس (ناامید) سن ہرن (محبوب) لال (گونگا). (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۵۵). **۳. ہندوؤں کے نام کا ایک جز** جیسے رام لال ، جواہر لال وغیرہ (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).
[س : लालक].

---بُجَھکَّڑ (---ضم ب ، فت جھ ، شد ک بفت) امذ.
۱. ایک فرضی عقلمند کا نام جو بےوقوفوں کی ہر ایک بات کا خلاف عقل جواب دے کر اپنے آپ کو عاقل ، یگانہ اور فرزانہ کہا کرتا تھا ؛ مورکھ ہر ایک مشکل بات کو اسی سے بوجھنے جاتے تھے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). **۲. (طنزاً) اعلیٰ درجہ کا بےوقوف ، وہ احمق جسے اپنی عقل پر بڑا گھمنڈ ہو.** آپ تو اپنے وقت کے لال بجھکڑ نکلے کیا بات پیدا کی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۷). آج کل یہاں مسلم لیگ کا اجلاس تھا تمام ہندوستان کے لال بجھکڑ جمع تھے. (۱۹۰۹ ، خطوط شبلی ، ۶۱). مرکز کے لال بجھکڑ جغرافیہ کے سارے سبق بھول کر اپنی ضعیف الاعتقادی کو آشکارا کر گئے . نتیجہ یہ ہوا کہ جو تھوڑی بہت ورزش ہمیں ... میسر ہوتی تھی اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۱۲). [لال + بجھ (بوجھ (رک) کی تخفیف) + کڑ ، لاحقۂ صفت فاعلی].

---بُجَھکَّڑ بُوجھیاں اور نَہ بُوجھا کوئے ، پَیر میں چکی باندھ کے کوئی ہرنا کودا ہوئے کہاوت.
رات کو گانو کے پاس سے ہاتھی گزرا اس کے پانو کا نشان دیکھ کر لوگ بہت پریشان ہوئے. لال بجھکڑ نے یہ فیصلہ دیا کہ کوئی ہرن پانو میں چکی باندھ کے کودا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---بُجَھکَّڑ بُوجھیاں اور نَہ بوجھا کوئے کَڑی بَڑنگا توڑ کے اوپر ہی کو لوئے کہاوت.
ایک لڑکا ایک ستون کو دونوں بازوؤں سے پکڑے ہوئے تھا ، باپ نے چنے دیے تو اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر لیے ، پھر ہاتھ نہ نکل سکے ، لال بجھکڑ کو بلایا گیا اس نے کہا چھت اتار کر لڑکے کو اوپر کھینچ لو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بیگ (---ی مج) امذ.
خاکروبوں کے پیشوا کا نام ، مہتروں کے سردار کا نام . مشرقی پنجاب کی تمام خاکروب قومیں لال بیگ کو اپنا سرپرست ولی سمجھتی ہیں اور ان کے تمام مذہبی تصورات اسی شخصیت کے گرد گھومتے ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۷).
[علم].

---بیگی (---ی مج) امذ.
لال بیگ کا پیرو مہتر ، خاکروب ، بھنگی . مرزا غلام احمد صاحب نے مہتروں پر جھاڑو پھیرنا شروع کی ہے ان سے کہتے ہیں کہ تم مہتر نہیں لال بیگی ہو ، مہتر ان کے مرید ہوتے ہیں اور نذرانہ چڑھاتے ہیں. (۱۸۸۶ ، انتخاب فتنہ ، ۳۸). یہ لال بیگی کون بولا ... اجی مہتر سب سے بہتر. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۸۶). یہ مہترانیاں کہلاتی ہیں انہوں نے خود تو کبھی نہیں کمایا البتہ ان کے باپ دادا لال بیگی تھے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۶۷). [لال بیگ (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بیگیا (--ی مج ، سک گ) امذ.
رک : **لال بیگی**. دادا پر عشق کا لال بیگیا جن سوار تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳). [لال بیگی (رک) + ا (زاید)

لال (۳) امث.
رال ، لعابِ دہن (فرہنگ آصفیہ). [رک : رال (ر مبدل بہ ل)].

لالا (۱) ۰(الف) امذ ؛ ~ لالہ.
۱. **مہاجن ، ساہوکار ، بنیا.** لالا نے کہا ، رام چیرا ؛ دیکھ تو پانی برستا ہے یا کُھل گیا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۶۰). لالا کائستھوں کے لیے مخصوص نہیں جیسا کہ بعض اصحاب کا خیال ہے. (۱۹۶۳ ، دیوان دل ، ۳۹). ۲. **(ہندو) صاحب ، جناب ، حضرت ، میاں ، مسٹر ، بابو** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **(احتراماً) والدِ ماجد ، پدرِ بزرگوار لے لیے** (فرہنگ آصفیہ ؛ دریائے لطافت ، ۹). ۴ **خسر ، سسرا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۵. **(أ) بچہ ، صاحبزادہ ، ننھا منا.**

جاگ پیارے ہوئی اوبر   سو مت لالہ اتنی دیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۲۳). میرے پیارے لالا کے مرنے کی خبر کیونکر اڑی. (۱۸۹۱ ، حرم سرا ، ۲ : ۱۱۵).

بہت لاڈ اور چاؤ سے اون کو پالا
برس روز کے ہو گئے جب وہ لالا

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۶). گھونگر والے ہیں بال میرے لالا کے. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۱۳). **(اا) پیارا ، محبوب ، عزیز.**

لگی منہ بولنے سر میں سیں تیری چشم اے لالا
ہوا ہے اون کے تئیں پیارے زباں گویا یہ دنبالا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۸).

پھر آن کے منت سے ملا ہم سے وہ لالا
المنۃ للّٰہ تقدس و تعالیٰ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹). ۶. **عثمانیوں کی فوج کے سپہ سالارِ اعظم کی جماعت جو کہ ینگریکی بھی کہلاتی تھی.** بعض ینگر ییکیوں کا لقب لالا یا اس کے ہم معنی لفظ اتابک ہوتا تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۸). (ب) صف. **بودا ، کمزور ، ڈرپوک ، تُھڑ دلا** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : लाल].

---باِعتبارِ عینک (--کس مج ا ، سک ع ، فت ت ، کس ر ، ی لین ، فت ن) امذ.
(کنایۃً) دوسرے کے کندھوں پر بندوق چھوڑنے والا ، اوروں کے بھروسے پر کام کرنے والا ، خود کچھ نہ کرنے والا (نوراللغات). [لالہ + ب (حرفِ جار) + اعتبار (رک) + عینک (رک)].

---بھائی. (الف) امذ.
ہر شریف ہندو ، خصوصاً ویش بنیا.

لالہ بھائی کوئی ڈپٹی ہوں کوئی صدرالصدور
اُن کو کیا جن کے مقدر میں لکھی چپراس ہے

(۱۸۹۱ ، مجموعۂ نظمِ بےنظیر ، ۳۲). (ب) صف. **سادہ لوح ، بدھو.** رونے کا کام رونے سے نکلتا ہے ان فیلوں سے کچھ ہوتا نہیں ، کہیں مجھے بالکل لالہ بھائی نہ سمجھنا میں رستوگی کا لڑکا ہوں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۵). [لالہ + بھائی (رک)].

---بھائی/ بھیا کرنا/ کہنا محاورہ.
خوش اخلاق یا شریفانہ انداز سے گفتگو کرنا ؛ بچے کو چُمکار کر اور تھپک کر سُلانا (پلیٹس).

---جی امذ.
۱. **ہر شریف ہندو ، خصوصاً دکاندار بنیے کو مخاطب کرنے کا کلمہ.**

یہ نکلیں ایک افیونی کی آنکھیں گور سے باہر
کہ لالہ جی نے دیکھا کاسۂ تریاک کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶). ۲. **(ہندو) خسر ، سسرا ، بیوی کا باپ** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ). [لالہ + جی ، حرفِ تعظیم].

---کا گھوڑا کھائے بہت چلے تھوڑا کہاوت.
پیٹو اور کام نہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ، نرم مزاج آدمی کے نوکر کھاتے بہت ہیں اور کام کم کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لالا (۲) ۰(الف) امذ.
۱. **وہ ملازم جو مالک کے بچوں کی تربیت کرے** (جامع اللغات). ۲. **غلام ، بندہ ، شیدی.**

یقیں ہے ایسی ہی باتوں سے لالا
خدا نے مونہہ کیا ہے تیرا کالا

(۱۸۱۳ ، غرائب رنگین ، ۱۰۶). ۰(ب) صف **روشن ، چمکنے والا (لولو کے ساتھ استعمال ہوتا ہے).**

اشعار آبرو کے رشکِ گہر ہوئے ہیں
داغ اب سخن سیں اوس کی لولو ہوا ہے لالا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). [ف].

لالا (۳) امذ.
رک : **لالہ (۲)** (پلیٹس). [لالہ (رک) کا ایک املا].

لالانی امث.
ہندو عورت ، لالا کی بیوی.

کہ لالی اور لالانی پُرافسوں
لقب ہے ہر زنِ ہندو کا موزوں

(۱۸۶۶ ، تیغِ فقیر بر گردنِ شریر ، ۳۰۲). [لالا (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

لالٹین (سک ل ، ی لین) امث.
ٹین وغیرہ کے پھیلے ہوئے پیالہ نام پیندے اور ڈھانچے سے بنایا ہوا لیمپ نما چراغ جو چمنی لگا کر جلایا جاتا ہے. سارے بنوں میں اور پہاڑ تلیوں میں لالٹینوں کی جھم جھماہٹ راتوں کو دکھائی دینے لگی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۲).

لالٹینیں جنگلے پر کرتی ہیں نور افشانیاں
رات کو چُھپتا نہیں ہے نقش ، ہائے مور کا

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۱۷). ہم جاتے ہیں ، مگر شرط یہ ہے کہ لالٹین لے کر جائیں گے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۵).

اس زمانے میں اکثر انگریزی الفاظ ... جزوِ زبان بن گئے مثلاً لالٹین (لینٹرن) اسٹام (سٹیمپ) پستول (پسٹل). (۱۹۹۰، اُردو نامہ، لاہور، نومبر، ۸). [انگ : Lantern کا مورد].

لالچ (فت ل) امذ ؛ امث.
۱. حرص، طمع.

لیا مانگ لالچ سوں شہ پاس دان
رتن نو کرہ کرد رہیا سیں تان

(۱۶۰۳، ابراہیم نامہ، ۱۸).

اس باغ میں جوں بلبلِ نالاں نہ ہو اے دل
پابندِ قفسِ سیر چمن زار کی لالچ

(۱۷۹۲، محب، د، ۱۳۶). حسن آرا ... مکتب میں گئی تو ... بدلحاظی، تنگ چشمی، لالچ، بے صبری ... کو ساتھ لیتی گئی. (۱۸۷۳، بنات النعش، ۱۳). حکیم صاحب کو لالچ چھو بھی نہیں گیا تھا. (۱۹۰۰، خورشید بہو، ۶).کانگریس کی خدمت کرتے ہیں تو کسی لالچ سے تھوڑی کرتے ہیں. (۱۹۶۲، آنگن، ۱۰۸). ساتھ ہی ساتھ ہر دنیاوی برائی میں بھی مبتلا رہتے ہیں، جھوٹ، فریب، ناانصافی، لالچ اور دکھاوا. (۱۹۹۱، افکار، کراچی، مئی، ۳۸). ۲. ترغیب، پھسلاوا.

حُسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر
اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۲۷). ان کو لالچ دیا کہ ... ہمیشہ دیا کریں گے. (۱۹۱۱، سیرۃ النبیؐ، ۱ : ۳۸۶). [س : लालसा].

--- بتانا محاورہ.
لالچ دینا. دو غلام بادشاہ کی چنبی کیا کرتے تھے بہت سے پیسے کی لالچ انہیں بتلائی. (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۱۴۵).

--- بُری بلا ہے کہاوت.
حرص سے بڑھ کر کوئی چیز بُری نہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

--- بس پر لوک نسائے کہاوت.
لالچ انسان کو مار ڈالتا ہے، لالچ انسان کو دوزخ میں بھیجتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- بھری نظر امث.
حریص نظر. جن عناصر کو فراق لالچ بھری نظر سے دیکھتے تھے اپنے امتیاز کی خاطر ان عناصر کو انہوں نے قبول بھی کیا تو اپنی شرطوں پر. (۱۹۹۱، قومی زبان، کراچی، دسمبر، ۳۶).

--- پشیمان ہے کہاوت.
لالچ شرمندگی کا باعث ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

--- خورا (--- و مج) صف.
لالچی، لالچ کرنے والا. دو سو روپے کے انعام کا اشتہار لگا دیا کہ «جو کوئی شخص اس خونی کا پتا لگائے گا اس کو یہ انعام ملے گا» لالچ خورے اِدھر اُدھر دوڑ پڑے. (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۵۷). [لالچ + ف : خور، خوردن ـ کھانا + ا، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

--- دِلانا محاورہ.
کچھ دینے کا وعدہ کرکے ترغیب دینا، وعدہ کرکے اپنے ڈھب پر لانا.

جنت و حور کا لالچ نہ دِلا اے واعظ
ہم اِدھر سے بھی گئے پھر جو اُدھر کچھ نہ ہوا

(۱۸۹۳، معیار نظم، ۲۵).

--- کا پیٹ نہیں بھرتا کہاوت.
لالچی آدمی کی ہوس کبھی پوری نہیں ہوتی.

بھر نہیں سکتا کبھی لالچ کا پیٹ
دھنستا رہتا ہے گڑھا پاٹا ہوا

(۱۹۵۱، آرزو لکھنوی (مہذب اللغات)).

--- کرنا محاورہ.
طمع کرنا، حرص کرنا. تو اپنے ہمسائے کے کسی مال کا لالچ نہ کر. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۳۲۱).

--- گلا کٹوا دیتا ہے کہاوت.
حرص اور طمع انسان کو مروا دیتا ہے. اوّل تو ہمت نہ بندھی مگر لالچ گلا کٹوا دیتا ہے یہ دل کو مضبوط کر کے آگے بڑھا. (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۴۷).

--- گن بناس کہاوت.
لالچ اور طمع خوبیوں یا اوصاف کو برباد کردیتی ہے. لالچ گُن بناس. (۱۹۸۶، خزینۃ الامثال، ۱۷۵).

--- میں آنا محاورہ.
دام حرص میں پھنسنا، طمع میں آنا، دَم میں آنا.

اے مخزنِ معنی کبھی لالچ میں نہ آنا
پس خوردۂ اموات نہ ہونٹوں سے لگانا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۷۳).

ہونٹ چبائے پہلو بدلے سب کچھ بیچا بازی جیتی
پھر لالچ میں آ کر بیٹھے آنکھیں چمکیں من لہرایا

(۱۹۸۳، سر و ساماں، ۷۵).

--- میں پڑنا محاورہ.
رک : لالچ میں آنا.

بے فائدہ بھی راہ میں کانٹوں کو بو دیا
لالچ میں پڑ کے لذتِ باقی کو کھو دیا

(۱۹۲۶، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۴).

--- ہونا محاورہ.
طمع ہونا، لوبھ ہونا، حرص ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لالچن (سک ل، فت چ) صف مث.
لالچی (عورت)، لالچ کرنے والی. رنڈی بے صبری اور لالچن معلوم ہوتی ہے. (۱۹۹۰، طلسم خیال سکندری، ۲ : ۳۶۸). [لالچ + ن، لاحقۂ صفت].

لالچی (سک ل) صف ؛ مذ.
لالچ کرنے والا (شخص)، لالچ خورا.

نپٹ جیو منگتا ہے اس پیو کوں
کتا میں رکھیں لالچی جیو کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۵).
سجے عاشق ہوئے لالچی ہوئے نانہہ
کجے طلب اللہ کی نوشہ مرشد مانہہ
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۲۶).
لالچی کیوں آپ کوں مشہور کروایا ہے تم
مانگتے ہو کیا سجن کچھ ہم پے دھروایا ہے تم
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۸). لالچی احمق کو تعریف خوش کرکے بہلا دیتی ہے . (۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۲۳۵) . ویسے صاحب میں لالچی نہیں ، قوم اور ملک کی خدمت کا شوق ہے . (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۳). [لالچ + ی ، لاحقۂ صفت].

---بَندَہ (---فت ب ، سک ن ، فت د) صف.
حریص انسان ، خودغرض ، طامع ، بندۂ زر.
لالچی بندہ ہے الفت کو بھلا کیا جانے
رکھ دیا ہاتھ پہ جس نے ہوا اس کا عاشق
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۴۸). [لالچی + بندہ (رک)].

---کو جہاں تَنگ کہاوت.
حریص شخص کی نظر کبھی نہیں بھرتی (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

لالڑا (سک ل) امذ.
چھوٹا لال ، یاقوت.
لالڑے کی ہے بندی میں سرخی
کان تک لو ہے شمع گردن کی
(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہدنامہ ، ۲). [لال + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

---پلک (---ضم پ ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا سانپ جس کا رنگ مائل بسرخی اور کمر پر سفید گل ہوتے ہیں. لالڑا پلک چوتھی قسم ہے مائل بسرخی سفید گل کمر پر ہوتے ہیں اور آٹھ گرہ سے بارہ گرہ تک لنبا آبی ہے زہر نہیں رکھتا ہے ہر آبادی میں مل سکتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۳۲). [لالڑا + رک : پلک (۲)].

---جُون سرا (---و مع ، سک ن ، فت س) امذ.
ایک قسم کا گیروا رنگ آبی سانپ جس کی پشت پر سیاہ داغ ہوتا ہے سر سرخ جون کی صورت کا اور پیٹ پیازی ہوتا ہے . لالڑا جون سرا یہ آبی ہے گیروا رنگ داغ سیاہ پشت پر ہوتے ہیں اور سر سرخ جون کی صورت کا پیٹ پیازی سا ڈیڑھ گز کا بے زہر اور ہر جگہ ہے . (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۳۳) . [لالڑا + جون (رک) + سر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

لالڑی (۱) (سک ل) امث.
۱. چھوٹا لال ، یاقوت نیز تامڑا ، ایک قسم کا بنا ہوا مونگا ، لال بوتھ. زبرجد کی منقار ، لالڑی کی آنکھیں ، نیلم کے پاؤں ، زمرد کا سینہ. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۹۹). زمرد اور لعل اور یاقوت اور لالڑی کے پیالوں میں شاہو اور موتی صانع قدرت کے ہاتھوں نے سجائے ہیں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۱). **۲. (کنایۃ) اودی یا سرخ گاجر (رک : شاہ مردان کی لالڑیاں).** کوئی شاہ مرداں کی لالڑیاں پکار پکار کر گجریں چھپے میں لگاتے پھرتا ہے. (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۵۳). [رک : لال (۱) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

---مَینا دیسی (---ی لین ، ی مج) امث.
ایک قسم کی چھوٹی مینا جو ڈہاہلو مینا سے چھوٹی ہوتی ہے مگر رنگ اسی کی طرح ہوتا ہے اس کے آنکھوں کے گرد زرد حلقے ہوتے ہیں. لالڑی مینا دیسی ، یہ ڈہاہلو سے چھوٹی ہوتی ہے مگر رنگ سارا اس کا سا ہوتا ہے... نر مادہ میں کچھ تمیز نہیں ، یہ جیٹھ ، ہاڑ اور ساون کے مہینے میں بہت نظر آتی ہے.(۱۸۹۷، سیر پرند ، ۳۸۱). [لالڑی + مینا (رک) + دیسی (رک)].

لالڑی (۲) (سک ل) امث.
لاڈلی ، پیاری.
جیسی لالڑی بیٹی رے بابل ویسا ہی راج رچاؤ رے
(۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۹۳). [لالڑی ، لاڈلی (رک) کا ایک تلفظ].

لالسا (سک ل) امث.
حرص ، لالچ ، اشتیاق ، خواہش ، آرزو. جیسے ماتا سکھ کے غت پتر کی لالسا کرتی ہے تیسے ہی میں سکھ جان کر تیری لالسا کرتا تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۶). پہلے پرجا پتی نے اوشا کو دیکھا تھا اور مدن سندری دھاول کی ان لالسا بھری نظروں کو دیکھ کر ایسے بھڑکی جیسے اوشا پرجا پتی کی آنکھوں میں لالسا دیکھ کر بھڑکی تھی. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۵۷). [س : लालसा].

لالَک (فت ل) امث (قدیم).
سُرخی.
دے لالک اس نین بچہ یوں سندر
کہ سرخی سٹی کی سفید آب پر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴). [لال + ک ، لاحقۂ صفت].

لالِما (سک ل) امث.
سرخی ، لالی شفق.
تُو دیپک میں کاجل تُو درپن میں سیسہ
میں کالک تُو پربھات کی لالما ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۸). [لال (رک) + ما ، لاحقۂ تانیث].

لالَم لال (فت ل) م ف.
بہت زیادہ سُرخ ، لالوں لال. وس کا مارے غصے کے چہرہ لالم لال ہوگیا. (۱۹۲۷ ، نرالی اُردو ، ۲۵). [لال + م ، لاحقۂ اتصال + لال (رک)].

لالَن (فت ل). (الف) امذ.
معشوق ، محبوب ، پیارا ، دلارا.

خوباں کی انجمن میں لالن ہوا ہے ساقی
نرمل شراب مج کوں یک جام بھر نہ بھیجا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲).
تُہیں مُنج مُلک ہور تُہیں مال ہے
تُہیں مُنج لالن تُہیں لال ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۱).
منجا چمن میں لالن بلبل پہ مت ستم کر
کرہی سوں تجھ نگہہ کی گل گل گلاب ہونے کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳).
معشوق عاشق کو کہے   اب جاؤ تم لالن گھروں
(۱۸۳۷ ، مجموعہ بہشت قصہ (قصہ شاہ جہاں و روشن)، ۲۳).
وہ لالن سرا گل بدن برگ لوچن
کہاں اس سا جگ میں کوئی دوسرا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۳). کربل کتھا میں پنجابی کے بے شمار الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے چند ذیل میں لکھے جاتے ہیں خطوط وحدانی میں ان الفاظ کا مطلب دیا گیا ہے... لالن (محبوب) لتا (کپڑا) نیر (آنسو) بر (شوہر). (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۳۳). (ب) امث. **لالا کی تانیث.**
کبھی ایسا خیال آیا کہ لالن
خطاب زوجۂ ہندو ہے احسن
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۰۲). [لال + ن ، لاحقۂ تانیث و لاحقۂ صفت].

--- پالَن (---فت ل) امذ.
لاڈ پیار سے پرورش ، شفقت اور محبت سے پالنا. بیٹے کو بڑھاپے کا سہارا سمجھ کر لالن پالن میں رات کو دن کر دیا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۸). [لالن + پالن (پالنا (رک) سے حاصل مصدر)].

لالَنا (سک ل) امذ.
پیارا ، دُلارا ، بیٹا ، چھوٹا بچّہ.
جمے ہوشیار ہووے لال پاوے
سدا اوس لالنا سوں چت لاوے
(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ ، ۲۰۶ الف).
نازوں سے ہے پالنا منہ میں مصری ڈالنا
کھیل رہا ہے لالنا جھول رہا ہے پالنا
(۱۹۰۳ ، خواب راحت ، ۱۳). [لال (رک) + نا ، لاحقۂ تصغیر].

لالوں (و مج) امذ ؛ ج.
لال (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کا لال امذ.
بہت عزیز ، بہت پیارا ، لاڈلا ، بہت قیمتی ، قدر و منزلت میں سب سے بڑا.
بوسۂ لب کی آرزو نہ گئی
دل جو لالوں کا لال تھا نہ رہا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۷).
سایے میں باغ قدس کے طوبیٰ کے نہال ہے
لالے کا پھول رنگ میں لالوں کا لال ہے
(۱۹۱۱ ، خورشید بدر ، ۳).

--- کا لال بَننا محاورہ.
عزیز تر بننا ، لاڈلا یا بہت پیارا ہونا ، قدر و قیمت میں سب سے زیادہ ہونا ، صاحب قدر و منزلت ہو جانا . اب تُو جو ہنر مندی سیکھے گا اور اپنی روٹی اپنے بازو سے کمائے گا وہی لالوں کا لال بنے گا. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۳۱). سخن فہموں اور سخن سنجوں نے قدر افزائی کی ، لالوں کے لال بن گئے. (۱۹۳۹ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۰۴).

--- کی سی لڑائی ہے فقرہ.
بزدلانہ جنگ ہے لالہ جی والی لڑائی ، زنانہ لڑائی ہے ، عورت پر لڑتے ہیں (جامع اللغات ؛ محاورات ہند).

--- کی لال امث.
لالوں کا لال (رک) کی تانیث. اس گھر میں ایسی لالوں کی لال بن کر رہی ہوں کہ کیا کوئی بیٹی میکے میں رہے گی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۰). جب تک دنیا میں رہیں لالوں کی لال ، گھر کی سرتاج بنی رہیں. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۲).

--- کی لال ہونا محاورہ.
لالوں کا لال ہونا (رک) کی تانیث. تم اس حسن کی بدولت لالوں کی لال بنی بیٹھی رہو. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۹). اس کے بال بچوں کو کیا ، اس کے کتوں کو روٹی کی کمی نہیں ، آج میکے چلی جائے تو لالوں کی لال ہے. (۱۹۲۸ ، نانی عشو ، ۲۹).

--- لال امذ ، صف.
۱. **سُرخ ، پوری طرح سُرخ ، رنگین.**
کچھ یہ کھٹمل بڑے ہیں اب کے سال
کہ ہوئی سب زمین لالوں لال
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۷). کوئی لحاف گھسیٹتا اور ہم سردی میں اکڑتے کوئی منہ پر اوگال پھینک مارتا ہم لالوں لال ہو جاتے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۴). ۲. **آسودہ حال ، خوش و خرم ، مگن.** اللہ کا لا کھ لا کھ شکر ہے میری اس روز کی بے حیائی کام آ گئی جو آج لالوں کی لال بنی بیٹھی ہوں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۴۷).

--- لال بَنا پھرنا محاورہ.
موٹا تازہ ہونا ، سرخ و سپید ہونا ، خوش و خرم رہنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- لال بَننا محاورہ.
عزیز ہونا ، لاڈلا بننا. اللہ کا لا کھ لا کھ شکر ہے کہ میری اس روز کی بے حیائی کام آگئی جو آج لالوں کی لال بنی بیٹھی ہوں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۴۷).

--- لال ہونا ف مر ؛ محاورہ.
نہایت شوخ ہونا ؛ سرخ و شاداب ہونا ، لال کی آب و تاب رکھنا.

دلبروں کی چشم ابرو زلف کیا خط خال ہے
نازکی شوخی ادائیں حُسن لالوں لال ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۳). یاقوت پر مرصع طراز قدرت نے زمرد کا مینا کیا ہے کہ شاہد کو لالوں لال ہے یاقوت سے چہرہ لال ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۶۳).

لالَونچ (و لین ، غنہ) امث (قدیم).
سُرخی ، لالی.

مِسّی لگا تھوکنے میں مکھ اُجلے کنکر نیلم ہوئے
تھوکے ہیں اکثر پان کھا لالونچ کے کھن میں تمھیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۶). [لال + ونچ ، لاحقۂ کیفیت].

لالونی (و مج) امث (قدیم).
پیاری لاڈلی.

یک ماہ تھے مرا دل لالونیاں گگن کوں
دھنڈ نو چندر پیالا پایا ایتال ساق

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۱). [لالنا (رک) کی تانیث].

لالَہ (۱) (فت ل) امذ.
۱. رک : لالا (۱) ، صاحب ، جناب ، ہندوؤں میں احترام کا کلمہ.

شیعہ ہوں خواہ سُنّی لالہ ہوں یا برہمن
مذہب کو موروثوں سے سب پاتے ہیں عموماً

(۱۹۳۱ ، مقالات ماجد ، ۱۳۳) آپ بے فکر رہیے لالہ ہم (دروازہ) بند کرلیں گے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۷۶).
۲. کلمۂ تخاطب (بزرگوں کے لیے) ، ہندوؤں میں عام طور پر مستعمل. ہندو گھرانوں میں ماں کو بھابو ، باپ کو لالہ یا بابو جی اور بھائی کو بھائیا پکارا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۱۹۵). ۳. خادم ، وہ ملازم جو مالک کے بچوں کی تربیت کرے ، ملازم یا گورنس. سیّد شمس الدین و نجم الدین جو ابھی کم عمر بچے ہیں کیسے سمجھدار اور معقول ہیں ... ان کے لالہ ہندوستانی مقرر کر دیے جاتے ہیں اس لیے یہ عموماً اردو جانتے ہیں. (۱۹۱۷ ، سفرنامۂ بغداد ، ۱۵۳). ۴. بنیا ، ساہوکار ، مہاجن.

ہے لالہ صاحب کی آنکھوں پہ عینک
قلم کی ہے ان کو گھس گھس مبارک

(۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۶). ایک بقال کے کچھ پیسے صوفیوں کے ذمے تھے ... ان میں ایک اہلِ دل بھی تھے کہنے لگے کہ نفس کو حیلہ و حوالہ سے سنبھالا جاسکتا ہے مگر لالہ کو نہیں ٹالا جا سکتا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۱۰).

وہ بھی نہ کر دیں کیوں یہ منادی
سُن کے جسے سر پیٹ لے لالہ

(۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جنوری ، ۳). ۵. عزیز ، پیارا ، خسر ، سسر ؛ وہ شخص جو ہمیشہ بزرگوں کی خدمت کرے ؛ روشن ، چمکنے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- باِعْتبارِ عینک فقرہ.
جب کوئی شخص دوسرے کے بھروسے پر رہتا ہو اور خود کچھ نہ کرتا ہو (نوراللغات ، مہذب اللغات).

--- بھائی امذ.
رک : لالا بھائی ، عموماً ہندو رئیس کو ، ویسے ہر ایک رئیس کو کہتے ہیں.

لالہ بھائی کوئی ڈپٹی ہوں کوئی صدرالصدور
اُن کو کیا جن کے مقدر میں لکھی چپراس ہے

(۱۸۹۱ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۳۲). روپے کا کام روپے سے نکلتا ہے ان فیلوں سے کچھ ہونا نہیں کہیں مجھے بالکل لالہ بھائی نہ سمجھنا میں رستوگی کا لڑکا ہوں (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۵). [لالہ + بھائی (رک)].

--- بھائی/بھیّا ، کرنا/کہنا محاورہ.
پیار و محبت کے الفاظ سے بولنا ، خوش اخلاق اور نرمی سے بات چیت کرنا ، عزت کے الفاظ سے مخاطب کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- بھیّا کرکے سلانا محاورہ.
تھپک کر چمکار کر سلانا ، لوری دے کر سلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).

--- جی امذ.
رک : لالا جی ، (ہندو) عزت و آبرو کا خطاب.

یہ نکلیں ایک افیونی کی آنکھیں گور سے باہر
کہ لالہ جی نے دیکھا کاسۂ ثریا ک کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶). وہ لالہ جی کی کاروباری ہوشیاری کے ساتھ روپے پیسے کے معاملے میں پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۷). [لالہ + جی (کلمۂ تعظیمی)].

--- کا گھوڑا کھائے بہت چلے تھوڑا کہاوت.
پیٹو اور کام نہ کرنے والا ، نرم مزاج آدمی کے نوکر کھاتے بہت ہیں اور کام کم کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے نوکر ہیں بھانڈ کے نوکر نہیں کہاوت.
آقا کے کلام کی تائید اور فرماں برداری مقدم ہے (مہذب اللغات).

لالَہ (۲) (فت ل) امذ.
۱. ایک نہایت سُرخ پھول جس کے درمیان سیاہ داغ ہوتا ہے ، گُلِ لالہ.

تیرے دسن ہور لعل کے اوصاف ہوئے جب باغ میں
لالہ دوکھوں روبا رَکت بکسیاپیا انار کا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۸).

تج گال پھل اے ابر لٹ ہے سو گل لالے اپر
یا ہے بھنور لالے اپر سو نقش مج من کانیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

برنگِ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے جم
اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰). اس باغ کے کی قطعہ بندی علیحدی علیحدی پھولوں کی ہے ، کسی میں کیسٹر ہے ، کسی میں لالا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹) . چھتوں پر لالہ بوتے ہیں

چنانچہ بہار کے دنوں میں ہر شخص کا بام خانۂ اشک گل زار و بہتر از لالہ زار ہو جاتا ہے۔ (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٢٢١)۔

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩١)۔

ردائے لالہ و گل پردۂ مہ و انجم
جہاں جہاں وہ چھپے ہیں عجیب عالم ہے

(١٩٣٣ ، سرودِ زندگی ، ١١٢)۔

نہ دماغِ لالہ و گُل ہمیں ، نہ خیالِ دیر و حرم ہمیں
تری چشمِ لُطف کی خیر ہو غمِ دوجہاں سے گزر گئے

(١٩٨٨ ، مرج البحرین ، ١ : ٣٣)۔ ٢. (کنایۃً) لہو معشوق نیز عاشق کا داغ دار دل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٣. گل لالہ سے مشابہ چراغ جس میں موم بتیاں وغیرہ روشن ہوں ، پہلے اُمراء کی محفلوں میں خصوصاً مشاعروں میں جلایا جاتا تھا .
میں نے جھپ جھپ تخت پر ایک سوزنی بچھا دی لالہ روشن کر کے رکھ دیا. (١٨٨١ ، صورت الخیال ، ١ : ١٦١). جابجا فرش بچھے ہیں ، لالے جل رہے ہیں. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٣٧). ہر طرف جھاڑ فانوس لالہ مردنگ اور کنول روشن تھے . (١٩٣١ ، جزیرۂ سخنوراں ، ٩٣). [ف].

--- اَحْمَر کس صف(--- فت مج ا ، سک ح ، فت م) امذ ؛ صف.
سرخ لالے کا پھول ؛ نہایت سرخ رنگ کا ، تیز سرخ رنگ والا .

جی میں آتا ہے دکھائیں مستیاں پی کر شراب
جلد لا ساقی برنگِ لالۂ احمر شراب

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١١٥)۔

مطلعِ انوار ہیں دشت و جبل
لالۂ احمر کے روشن ہیں چراغ

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ٣٣)۔ [لالہ + احمر (رک)].

--- بَحْری کس صف(--- فت مج ب ، سک ح) امذ.
سمندری پھول ، لالۂ سمندری. سمندری پھول چاہے وہ لالۂ بحری کی طرح خوبصورت ہوں. (١٩٨٦ ، فکشن اور فن اور فلسفہ ، ١٩١)۔ [لالۂ + بحری (رک)].

--- بَدَن (--- فت ب ، د) صف.
لالہ جیسے بدن والا ، جس کا جسم لالہ کی طرح نرم و سرخ ہو ، جس کا جسم سرخ و سفید ہو ؛ مراد : محبوب ، گل بدن (جامع اللغات). [لالہ + بدن (رک)].

--- بَرْگ (--- فت ب ، سک ر) امث.
لالہ کی پتی ، برگ لالہ ؛ (کنایۃً) معشوق کے سرخ و لال ہونٹ (جامع اللغات). [لالہ + برگ (رک)].

--- بنا گوش (--- کس ب ، و مج) صف.
جس کے کان کی لو لالہ کی طرح سرخ ہو ، جس کے کان کی لو سرخ ہو ، معشوق کی تعریف کے لیے مستعمل (جامع اللغات).

--- بِیابان کس اضا(--- کس ب) امذ.
لالۂ خود رو ، لالۂ صحرائی (لالۂ بُستانی کی ضد).

جوشِ بہار کا ہے یکساں اثر نمایاں
ہو گُلبنِ گلستاں یا لالۂ بیاباں

(١٩٢٥ ، مطلعِ انوار ، ١٣٣)۔ [لالہ + بیاباں (رک)].

--- پَیکانی کس صف(--- ی لین) امذ.
ایک قسم کا لالہ ، نوکدار پنکھڑیوں والا لالہ ، لالہ کا پھول جس کی پنکھڑیاں نوکدار ہوتی ہیں.

آگئی دشت میں اس عارض و مژگاں کی جو یاد
تیر آہوں کے چلے لالۂ پیکانی پر

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ١٣٨)۔

بے اشکِ سحرگاہی تقویمِ خودی مشکل
یہ لالۂ پیکانی خوش تر ہے کنارِ جُو!

(١٩٣٦ ، ضربِ کلیم ، ١٧٦)۔ [لالہ + پیکان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پھُولْنا محاورہ.
گلِ لالہ کا شگفتہ ہونا ، لالہ کے درخت میں پھول آنا ، لالے کا پھول کھلنا.

ہے عاشق کا خوں یا یہ پھولا ہے لالہ
کہ زلف اور دھڑی ہے یہ مسی کی کالی

(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ٢)۔

--- حَمْرا کس صف(--- فت ح ، سک م) امذ.
رک : لالۂ احمر.

زرد رنگی کوں بہارِ طرب افزا سمجھوں
گلِ صد برگ کوں میں لالۂ حمرا سمجھوں

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٧٣)۔

داغ ہے محبوب گل رخسار کا مجکوں ہنوز
لالہ حمرا کا روشن ہے سر مدفن چراغ

(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ١١١)۔ [لالہ + ع : حمرا ، صفت مشبہ مونث (ح م ر ا) بروزن فعلا].

--- خُودْ رَو کس صف(--- ضم خ ، غم و ، سک د ، و لین)امذ.
خود رو لالہ ، لالۂ صحرائی.

نہ ہے نہ شعر نہ ساقی نہ شورِ چنگ و رباب
سکوتِ کوہ و لبِ جُو و لالۂ خود رو

(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ١٩)۔ [لالہ + خود رو (رک)].

--- دِلْ سوز کس صف(--- کس د ، سک ل ، و مج) امذ.
جلا ہوا دل ؛ (کنایۃً) پریشان حال ، سوختہ جاں.

پنپ سکا نہ خیاباں میں لالۂ دل سوز
کہ سازگار نہیں یہ جہانِ گندم و جَو

(١٩٣٥ ، بال جبریل ، ١٠٧)۔ [لالہ + دل سوز (رک)].

--- رُخ (--- ضم ر) صف.
سرخ چہرے والا ؛ مراد : معشوق ، حسین ، محبوب ، دلربا ، جس کے رخسار لالہ جیسے سرخ ہوں. یسیوں لالہ رخ خواصوں میں

بادشاہ بیگم یعنی ملک شہر یار کی منکوحہ بیوی . (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٦).

وہ دیکھ سامنے اس لالہ رخ کا مسکن ہے
وہ دیکھ پھولوں میں اِک ماہتاب روشن ہے

(١٩٨٣ ، سمندر ، ٦٥). [لالہ + رخ (رک)].

---رُخاں (---ضم ر) صف ؛ ج.
حسین اور خوبصورت لوگ ، حسینان لالہ رُو.

دیکھے سوں تجھ لباں کے اُپر رنگ پان آج
چونا ہوئے ہیں لالہ رخاں کے پران آج

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٧٠).

گرم ہنگامہ ہوئے لالہ رُخان پنجاب
گل کھلائے ہیں نئے تو نے خزان دہلی

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٢٨).

رونق بزم لالہ رُخاں
کاروانوں میں آتش بجاں

(١٩٧٥ ، تماشا طلب آزار ، ١٢١).[لالہ رخ + اں ، لاحقہ جمع].

---رُخسار (---ضم ر ، سک خ) امذ.
رک : لالہ رُخ.

و لیکن مجھے سیر گلزار تھا
کہ جوش غم لالہ رخسار تھا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٨٠). [لالہ + رخسار (رک)].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) صف.
جس کا رنگ سرخ ہو ، شعلہ رو. یہ جھنڈے اسی شعلہ کی لالہ رنگ علامتیں ہیں. (١٩٤٠ ، آتش چنار ، ٩٣٨).

امیدوں کا ہو گا لہو بے درنگ
نہ کر اہتمام مئے لالہ رنگ

(١٩٨٨ ، ضمیر خامہ ، ١٣٩). [لالہ + رنگ (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
رک : لالہ رخ ، حسین دلبر ، خوبصورت ، دلربا ، معشوق ، پیارا ، دل لبھانے والا ، محبوب.

سیر چمن کوں جب کہ ہوا لالہ رو سوار
راز و نیاز بلبل و گل ہیں خلل کیا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٩٩).

دل دے کے ایک اور لالہ رو کو
ہر داغ پہ داغ کھائیں گے ہم

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٩٣).

سحر عروس لالہ رُو رہین انتظار ہے

(١٩٣٢ ، اسرار ، ٣٣).

سبزے پہ کبھی پاؤں جو رکھنا چاہا
آئینۂ حسن لالہ رُو دیکھا ہے

(١٩٨٥ ، دست زر افشاں ، ٣٧). [لالہ + رو (رک)].

---زار امذ.
لالے کے پھولوں کا کھیت ، باغ ، گلزار.

بڑے تھے سراں بہوت ہو خوار زار
کھلیا تھا سراں کا وہاں لالہ زار

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ١٠٢).

عشاق سو بلبلاں ہو تیرے
اوصاف کے لالہ زار پکڑے

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٨٣).

نہیں شوق اس کے دل میں کدھیں لالہ زار کا
مشتاق ہے جو ہیو کے رُخ آبدار کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٦).

گئے دن خزاں کے اور آئی بہار
ہے لالہ گوں ہے دکھا لالہ زار

(١٧٨٤ ، مثنوی سحر البیان ، ١١٣).

نہ پھولی تھی سرسوں نہ کچھ تھی بہار
نہ ظاہر میں اس کے کہیں لالہ زار

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٩٤).

بہار داغ جگر سے ہوا مزاج نہ سیر
تمام عمر رہی سیر لالہ زار میں روح

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٣٥). روم و فارس کی دہ سالہ جنگ نے مشرق و مغرب کی سرزمین کو لالہ زار بنا دیا تھا. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٧٥٣). وہاں کے لالہ زاروں کے مالی کا کام خود فطرت نے سنبھال رکھا تھا. (١٩٣٢ ، سیلاب وگرداب ، ٦١).

یہ تن مرا ابھی زخموں سے لالہ زار نہیں
ستم کرو کہ ابھی میں ستم شعار نہیں

(١٩٨٨ ، مرج البحرین ، ٨٦). [لالہ + ف : زار ، علامت ظرفیت].

---زار بَننا محاورہ.
سرخ ہونا. کشمیر کے سبزہ زار اس وقت حریت پسندوں اور شمع آزادی کے متوالوں کے خون سے لالہ زار بنے ہوئے ہیں. (١٩٩٠ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ٢٠).

---زار کَرنا محاورہ.
سرخ کرنا ، سرخ رو کرنا.

عشق میں پھول پھول زخموں سے
رُوح کو لالہ زار کرتا ہوں

(١٩٨٠ ، شہر سدا رنگ ، ١٩).

---سان صف.
لالہ کی طرح ، بہت سُرخ ، لالے جیسا.

لالہ سان ہجر نے اس گل کے دکھائے یہ دن
ورنہ کیا کام تھا اس چشم سے خون ناب کے تئیں

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٩٣).

سودائی ہم ہیں ایسے کہ ہر سال لالہ سان
ہو کا ہماری خاک سے نشو و نمائے داغ

(١٨١٩ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٣٥).

---ستان (---کس س) امذ.
رک : لالہ زار.

میں وہ اسیر ہوں جن نے کہ داغ یاس سوا
نہ سیر لالہ سِتان کی نہ گل سِتاں دیکھا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۶) ۔ [لالہ + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت] ۔

---صحرائی کس صف(---فت مج ص ، سک ح) امذ.
لالۂ بیابانی ، جنگلی لالہ ، لالے کی ایک قسم جو جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے. جوں جوں سفر طویل ہوتا جاتا ، اپنی منزل مقصود کے بارے میں تجسس اور تشویش بڑھتی جاتی منزل ہے کہاں تیری اے لالۂ صحرائی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۶۰)۔ [لالہ + صحرا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت] .

---طُور کس اضا(---و مع) امث.
رک : آتش طُور ، وہ آگ جو موسیٰ علیہ السّلام کو کوہ طور پر دکھائی دی تھی (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات) .
[لالہ + ع : طور (عَلَم)] .

---عبّاسی کس صف(---فت ع ، شد ب) امذ.
رک : گل عباسی (برصغیر میں گل عباسی اور ایران میں لالۂ عباسی کے نام سے موسوم) (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لالہ+ ع : عبّاس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---عِذار (---کس ع) صف.
رک : گل عذار ، جس کے رخسار لالہ کی طرح سرخ ہوں.
گیا تھا خوشی سوں جو لالہ عِذار
پھریا رخ ہو سب زعفرانی نزار
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).
ہے کوئی سیمیں بدن ہے کوئی شیریں سخن
ہے کوئی غنچہ دہن ہے کوئی لالہ عِذار
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۹).
موج درِ موج رواں سیلِ نگاراں ہر سو
رقصِ آہو روشاں لالہ عِذاراں ہر سو
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۸۲) .
ہم میں نہ ہے تابِ نظر بات الگ ہے
وہ حسنِ رُخِ لالہ عِذاراں تو ہے گا
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۵۳) . [لالہ + عِذار (رک)] .

---فام صف ؛ امذ.
لال رنگ ، سرخ چہرے والا ؛ (مجازاً) معشوق ، حسین ، دلربا.
اے فریدوں تو جو کر دے راہِ خوں ریزی کو بند
اور لبوں سے جام کے چھلکے رحیقِ لالہ فام
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۶). گل اندام و رقاصانِ سیمبر و لالہ فام زینت آرائے انجمن ہوئیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۶۷).
پہنے قبائے سُرخ کوئی لالہ فام ہے
یا روئے آتشیں کا ہے جلوہ نقاب میں
(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۱۶).
صبا کے ساتھ ہمارا خرام بھی ہوگا
کبھی تو عصرِ رواں تیزگام بھی ہوگا
ہرا ہے زخمِ جگر ، لالہ فام بھی ہوگا
(۱۹۵۸ ، شہر آذر (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۹۲)).
آج سے بہ صبح و شام
خونِ شاہی سے بنیں گے لالہ فام
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۲۳). [لالہ + فام (رک)].

---فشاں (---کس ف) صف.
لالے کے پُھول بکھیرنے والا ؛ (مجازاً) لالے کا سا سُرخ رنگ رکھنے والا.
لگی مہندی جو ہاتھوں میں اس کے میاں
تو وہ سرخی کچھ ایسی ہے لالہ فشاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۰۹). [لالہ + ف : فشاں ، افشاندن - بکھیرنا ، چھڑکنا].

---کار صف.
لالہ اُگانے والا ، گُلِ لالہ کی کاشت کرنے والا ، لالے کے پُھول کا پودا لگانے والا.
ہے اوس سے دیدۂ خونبار کا بھی ایما
کہ لالہ رُو ہو اگر تم تو لالہ کار ہوں میں
(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۱۰۹).
لو پھر نگاہِ تیز ہوئی لالہ کارِ زخم
لو پھر بہار آئی دلِ داغدار میں
(۱۹۱۶ ، کلیاتِ رعب ، ۱۱۷) چٹانیں سختی و خشونت کے باوجود لالہ کار بھی ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۳۷). [لالہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاراں امذ ؛ ج.
لالہ کِھلانے والے ، سُرخ رُو کرنے والے ، لالہ کے پھول اُگانے والے ، سجانے والے ، بکھیرنے والے.
اب کہاں ہیں خوں رونے والے میرے درد پر
خاک میں مل جانے والے لالہ کاراں ہائے ہائے
(۱۹۳۶ ، روحِ کائنات ، ۷۶). [لالہ کار + اں ، لاحقۂ جمع].

---کاری امث.
لالہ کار (رک) کا کام ، لالے کے پُھول کا پودا بونا ، لالے کے پُھول بکھیرنا ، سرخروئی ، تزئین کاری.
گلفشانی ہائے نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا
خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳).
اشک باری نہ مٹی سینہ فگاری نہ گئی
لالہ کاری ، کسی صورت بھی ہماری نہ گئی
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۱۸).
ہم اپنے خون سے کشتِ حیات کو سینچیں
ہمارے ذمّہ یہاں کارِ لالہ کاری ہے
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۴۳). [لالہ کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُوں (---و مع) صف.
رک : لالہ کی طرح کا ، لالہ کے رنگ کا ، سرخ ، رنگیں.
زرد ہوئے سینکڑوں خاک میں صدہا ملے
پھول جو تھے لالہ گُوں اب گلِ دیگر شگفت
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۸۸).

سرشکِ لالہ گوں را اندریں باغ
بفیشانم چو شبنم دانہ دانہ !

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۸۷). کمپنی کی حکومت مسلسل بدعہدیوں اور پیہم وعدہ فراموشیوں کی ایک المناک داستان ہے اور اس کی لالہ گوں بتائیں سپیدی کا چتاخ بھی نہیں. (۱۹۸۵ ، قومی ڈائجسٹ، کراچی ، مارچ ، ۶۶). [لالہ + گوں ، لاحقۂ صفت].

--- نُعْماں کس صف (--- ضم مج ن ، سک ع) امذ.
گُلِ لالہ کی سات قسموں میں سے وہ قسم جس کے پھول کے بیچ میں داغِ سیاہ اور پنکھڑیوں کی سرخی و سیاہی کا رنگ شوخ ہوتا ہے ، لالۂ خطاطی (کہا جاتا ہے عرب کے ایک بادشاہ نعمان کو لالہ کے پھول سے بہت شغف تھا اس کے باغ میں جو لالے لگے ہوئے تھے ان کی پنکھڑیوں کی تعداد ، عام لالے کے پھولوں سے مختلف ہوتی تھی اور وہ اسی وجہ سے خاص شہرت رکھتے تھے).

سرخی شنجرف کی جہاں ہے عیاں
داغ ہے اوس سے لالۂ نعماں

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۰۳).

کب تجھ کو میسر ہوا ہر روز نیا داغ
اے لالۂ نعماں یہ ہمارا ہی جگر ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۵).

خجل ہے سروِ سہی ان کے قدِ بالا سے
گلاب چہرے سے فق رنگِ لالۂ نعماں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۷). [لالہ + نعمان (رک)].

--- وَش (--- فت و) صف.
لالہ فام ، لالہ گُوں ، لالے کی طرح ، سرخ و سفید ؛ مراد : محبوب (جامع اللغات). [لالہ + وش ، لاحقۂ صفت].

لالی (۱) امث.
۱. سرخ رنگت ، سرخی ، وہ چیز جس کے لگانے سے کوئی چیز سرخ ہو جائے ، شہاب کا چورا جو عورتیں ہونٹوں پر لگاتی ہیں.

لالہ سو لال میرا لالی لگا گیا رے
کوئی منج خبر کرو رے اوس کا وطن کہاں ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۲).

ہمارا خوں کئے خونیں نہیں باور تو کوئی دیکھو
گواہی عین دیتی ہے اسی کی آنکھ کی لالی

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۲۵).

جب میں دیکھی ہے خطِ سبز میں تیرے لبِ سُرخ
تب میں سبزے میں چھپی پان کی لالی اے شوخ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۹).

چمکتے سرخی پاں میں ہیں دانت اِس لطف سے اُس کے
کہ برق اس رنگ سے چمکی نہیں بادل کی لالی میں

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۵۹).

پہونچی اوس لب پہ پان کی لالی
اب یہ لا کھوں میں سرخرو ہو گی

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۵).

جُھرمٹ میں ستاروں کے ہے کیا شانِ جمالی
کس درجہ ہے دلکش شفقِ شام کی لالی

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۲).

انشاجی وہی صبح کی لالی ، انشاجی وہی شب کا سماں
تمہی خیال کی جگر مگر میں بھٹک رہے ہو جہاں تہاں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸). **۲. لال (۲) معنی نمبرا کی تانیث ، دختر ، لڑکی ، بہن ، ہمشیرہ (کے لیے).** وہ تو اپنی لالی کے گھر گیا ہوا ہے. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۶۸).
۳. ہندو عورت ، لالا (۱) معنی نمبرا کی تانیث.

جو یہ ہو تو نکل جائے دوالا
کہاں دکھلائیں منہ لالی کو لالا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۸۶). **۴. لال (۲) معنی نمبر ۹ کی تانیث ، دلاری ، پیاری ، لاڈلی.** شکنتلا: پریمودا کی طرف دیکھ کر لالی تم ان سے بےجا اصرار کیوں کرتی ہو. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۸۷). **۵. قمری** (جامع اللغات).
۶. پکی پسی ہوئی اینٹوں کی بجری (جو چونے میں ملا کر بطور پلاسٹر استعمال کی جاتی ہے) (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۷. ایامِ حیض ، لتّا/لتّہ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). **۸. سرخروئی ، آبرو ، عزت ، نیک نامی ، ساکھ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
۹. خونی دست ، اسہالِ خونی ؛ وہ سرخی جو بلبل کی دم کے نیچے ہوتی ہے ؛ آنکھوں کی سرخی ، چندھاپن ، نظر دھندلانا ؛ سرخ یا کالی انتڑیاں (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لالی پاپ امذ.
ایک سخت مٹھائی کی گولی جو چبانے کی بجائے چوسی جاتی ہے اور یہ چھوٹی لکڑی یا تیلی پر لگی ہوتی ہے. جن کی سانسوں میں لالی پاپ کی خوشبو ، جن کے لباس میں امی کے اوڈی کلون کی باس اور ... سکول بلیزر کا ٹمپریچر ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۶۳). [انگ : Lollipop].

--- رَہ جانا محاورہ.
عزت بچ جانا ، بات بنی رہنا ، توقیر میں فرق نہ آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

لالے امذ ؛ ج.
۱. لالہ (رک) کی جمع نیز مغیّرہ صورت.

تجھ پر اے رشکِ چمن نرگس اگر بیمار ہے
باغ میں لالے کو اپنی زیست کے لالے ہوئے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۷۰).

داستان خوب سنائی کہ جگر داغ ہوا
لالے کو باغ میں جینے کے ہیں لالے بلبل

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۷۰). کیوں تکاثر ، کال کے دن مٹھی بھر دانوں کے لالے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی، ۲۱۴). مرنے آپ نہ دیں جینے کے ہوں لالے ، ہم کریں تو کیا کریں. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۲۳۷). **۲. آرزو ، تمنا ، ارمان.** آج کے دن کے تو لالے تھے خدا نے یہ دن کیا کہ میری بچی کو کھانے پکانے کا

شعور ہوا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۶۸). ۳. رک : **لالہ معنی (۳) چراغ**. کسی سے کہدو بہت روشنی کی ضرورت نہیں فقط دو لالے لے آئے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۲۳).

--- پَڑْنا محاورہ.
۱. **آس ٹوٹنا ، نااُمید ہونا.**

یوں بیوفا ہوا توں اے سرخ چہرے والے
ہمکوں پڑے ہیں تیرے اب دیکھنے کے لالے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۹). مجھے تو دربار و خلعت کے لالے پڑے ہیں ، تم کو پنشن کی فکر ہے. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۲۸۶). جائیداد کی تقسیم تو الگ رہی ، اس کو نکاح کے لالے پڑ گئے. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۷). ۲. **کمالِ حسرت و آرزو ہونا ، میسر نہ آ سکنے کا داغ دل میں ہونا.**

پھولا جو سماتا نہیں گلزار میں بُلبل
لالے کو بھی کھلنے کے پڑے باغ میں لالے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۳۵).

ہجر کا دن ہو ، نہیں چکُتا تمام
صبح سے لالے پڑے ہیں شام کے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ورما ، ۱۲۷). ۳. **مصیبت میں پھنسنا ، بلا میں مبتلا ہونا.**

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۷).

کچھ اور لبِ یار کی تعریف کروں کیا
وہ لعل کہ دیکھے سے پڑیں جان کے لالے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۸). اس جوان نے جب یہ رنگ دیکھا سمجھا کہ اب جان کے لالے پڑ جائیں گے ، جھٹ اپنی قوم کو آواز دی. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۳). اتفاق کی بات کہ تیسری مرتبہ جو چمچہ اٹھایا تو پھر مکھی نکل آئی ... دوستوں نے سمجھا کہ باورچی کے تو اب لالے پڑ گئے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۱). ۴. **(کسی چیز کی) نہایت قِلت ہونا ، کمی ہونا ، میسر نہ آنا.** جب رزق کے لالے پڑے تو لڑکے کو نسیمہ کے سُپرد کیا. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۳۴). بہت جلد وہ دن آئے کہ امیر بخارا کو دو لقموں کے لالے پڑ گئے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۶۹). ۵. **مشکل ہونا ، گنجلک ہونا ، دوبھر ہونا ، پریشان کن ہونا ، دشوار ہونا.** چلنا کیسا سیدھے بیٹھنے کے لالے پڑے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۷۲). انجمن کا اسلامیہ کالج بی اے تک محدود ہے اور اسی کے سنبھالنے کے لالے پڑے ہیں. (۱۹۰۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۵۲).

ارمان کہاں ، ضعف میں تاثیرِ الم کے
لالے ہیں پڑے اب تو ہمیں آہ کے دم کے

(۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۳۰۶). اب جنرل نیازی کو لالے پڑے تو اُن کے چیف آف اسٹاف ... نے کہنا شروع کیا کہ وہ ڈھاکہ کے دفاع میں ہاتھ بٹائیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۱). ۶. **دل میں میسر نہ آئے یا نہ آ سکنے کا زخم ہونا ، داغ ہونا.**

وہ سرخ لباس اس کے گلے میں نظر آیا
جس کے ہیں مرے دل میں پڑے اب تئیں لالے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۸).

--- رَہْنا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا رہنا. اس بیل پر ان کی طبیعت لہرائی سوچے اسے لے لوں ... یہاں تو ایک ہی کے لالے رہتے ہیں بیل دیکھا گاڑی میں دوڑایا بال بھونری کی پہچان کرائی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۲).

--- ہونا محاورہ.
مشکل درپیش ہونا ، کسی امر کا مشکل ہونا.

چمن میں یہ پھولوں نے کیا گل کھلایا
کہ بلبل کو جینے کے لالے ہوئے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۷).

نہیں نہیں وہ قلق آہِ نارسا کے مجھے
اثر اثر کے ہیں لالے دعا دعا کے مجھے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۶۶).

لالِیا (ی مع) امذ.
(کاشت کاری) سخت دانے کا سُرخ رنگت کا گیہوں ، گنھیا ، بدھا (اپ و ، ۶ : ۸۷). [لال + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت].

لام (۱) امذ ؛ امث.
۱. **رک : ل ، ایک حرف کا نام ، حرف «ل» کا تلفظ.**

اے کفر کوں کر نہار پامال
اسلام کے لام کی آچا ڈھال

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳).

رُخ ترا کس طرح میں دیکھ سکوں
زلف ہے لام لن ترانی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶).

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے یہ نکتہ ذوقِ کامل کا
جو الفت میں تمہاری لام ہے وہ لام ہے دل کا

(۱۹۲۳ ، اعجازِ نوح ، ۲۴). فون آیا ہیلوں کی لام خاصی طوالت کے ساتھ کھنچی ہوئی بھاری آواز زور زور سے سانس لینے کی کوشش ! (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۹). ۲. **شیخی ، لاف و گزاف (عموماً کاف کے ساتھ رک : لام کاف).**

لَپاڈگی ، لَتاڑ ، لام ، لڑائی
ہول ، ہیجان ، ہانک ، ہاتھاپائی

(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۱۳۲). **شعرا معشوق کی زلف کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں.**

سنبل ہمارے حالِ پریشان پہ دال ہے
ہیں یاد میں وہ زلف کی خم مثلِ لام ہم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۲). سِن میں تیس برس کی عورت مگر نہایت بناوٹ ، جتنا سِن زیادہ اتنا ہی سلیقہ بڑھا ہوا زن سی (۳۰) سالہ مگر لام زلف اُس کا کشور دل عشاق پر لام باندھتا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۸۵). [ع].

---اِختِصاص کس اضا (--- کس م ، ا ، سک خ ، کس مج ت) امذ.
وہ لام جو کسی لفظ سے وابستہ ہو کر اسے خاص معنی دیتا ہے ، اسم عام کو اسم خاص بنا دیتا ہے. دوسرا کلمہ لِلّٰہ ہے اس میں ... حرفِ لام لگا ہوا ہے جس کو عربیت کے قاعدے سے لام اِختصاص کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۹).
[لام + اِختصاص (رک)].

---اَلِف (---فت ا ، کس ل) امذ.
۱. لام اور الف کا مرکب یعنی لا.

جس شخص کے پڑا الفِ تیغ فرق پر
تھا لام الف کی طرح وہ دو ٹکڑے دو کمر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۶۶). (قرآن شریف) میں وہ گول دائرہ چھوٹا سا نہ ٹھہرنے کی علامت جس پر لام الف (لا) بنا ہو جس کے معنی ہیں «نہیں». (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۱ ، ۲ : ۸۹۲).
۲. «لا (نافیہ) نہیں (نعم کی ضد).

کس نے پڑھا دیا تجھے طفلی میں لام الف
سیکھی ہے کس سے اے بتِ نامہربان نہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۷۰).

---اَلِف لِکھنا محاورہ.
مبتدی ہونا ، الف ب سے واقف ہونا ، آغاز کرنا.

فنا تعلیمِ درسِ بیخودی ہوں اس زمانے سے
کہ مجنوں «لام الف» لکھتا تھا دیوار دبستاں پر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۷).

---کاف امذ.
۱. لعنت ملامت ، طعن و تشنیع ، گالی گفتار ، دشنام طرازی ، بدزبانی ، گالی گلوچ.

وو یوں کہا ملتی کی نس اتناج تو اس کا کنا
کل توج اپنے موں میں سوں کاڑی تھی کچھ کچھ لام کاف

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۸).

دل کے تئیں خوبی کی دکھلاتے ہیں سب یکساں جھلک
چہ بتاں کی مہربانی کے سخن چے لام کاف

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۵).

صحبتِ اخلاف کا یاں تک ہوا اس پر اثر
ہر کسی کو بولتا ہے اب زباں سے لال کاف

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۳۱). میں نے اپنے مُنّہ سے کسی کو لام کاف نکالا ہو ، ایسا موقع کبھی نہ آنے دیا. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۵۲). اگر میں ہمجولیوں میں بیٹھی ہوں تو اُن کے سامنے مجھے لام کاف نہ کہنا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، نومبر ، ۳۰).
۲. شیخی ، ڈینگ.

نواب تیرے شوخ کا ہے لکھنؤ وطن
ہے یہ سبب زباں پہ جو لام کاف ہے

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۲۳۵).

لام کاف آپ ذرا چھوڑیے اس کا نہیں وقت
بلکہ یہ وقت ہے اس کا کہ بندھے شرق پہ لام

(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۴۱). [لام + کاف (رک)].

---کاف بَکنا محاورہ.
گالی گلوچ کرنا ، لعن طعن کرنا. مسجد کے مولوی صاحب منہ میں کف بھر کے لام کاف بکنے لگے اور انہوں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۳۲۳).

---کاف پَر اُتَر آنا / پَڑنا محاورہ.
رک : لام کاف بکنا ، تو تڑاق کرنا ، گالی گلوچ کرنا. اس پر ایک ظریف بے ساختہ بول اٹھے کہ موسیٰ تو چلبلے تھے ہی خضر بھی کچھ کم غصیلے نہ تھے کہ دوسری ہی خطا میں لام کاف پر اُتر پڑے. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۱۳۹).

---کاف کَہنا محاورہ.
رک : لام کاف بکنا. اگر میں ہمجولیوں میں بیٹھی ہوں تو ... مجھے لام کاف نہ کہنا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، کراچی ، نومبر ، ۳۰).

بے صرفہ بے نقط وہ کہے منہ سے لام کاف
اس مست برق وش کو نہ شرم و حجاب ہو

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۰۶).

---کاف نِکالنا محاورہ.
رک : لام کاف بکنا. میں نے اپنے منہ سے کسی کو لام کاف نکالا ہو ایسا موقع کبھی نہ آنے دیا. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۵۲).

---کاف نِکَل جانا محاورہ.
مُنْھ سے بُرا بھلا نکل جانا ، اچھی بری بات نکل جانا. اس مکاری اور بدکاری پر خوب ہی لعنت ملامت کروں کا ممکن ہے زبان سے کچھ لام کاف نکل جائے اور اس سیاہ کار مجسم شیطان کا بھانڈا پھوٹے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۲۲۱).

---و کاف (---و مج) امذ.
رک : لام کاف.

گفتگوئے شب کا لے احسن بیاں کیا کیجیے
پہلے تو چل بے تھی بعد از اس کے لام و کاف تھا (کذا)

(۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکہ زیبا ، ۵۹).

مگر ہم کیا کریں عریاں بتاؤ تو بچیں کیوں کر
کُھلے جس کی زباں بچپن سے لام و کاف کے اوپر

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۵۷). [لام + و (حرفِ عطف) + کاف (رک)].

لام (۲) امذ.
۱. سوار ، پیدل وغیرہ اسلحہ بند فوج ، فوج کا دستہ ، بریگیڈ. جب لام تیار ہو گیا جس کو چاہا اور جس کو کمزور دیکھا لوٹ لیا. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۳۸). ۲. (مجازاً) جنگ ، لڑائی ، لڑائی کا میدان. اپنے لاڈلے اکلوتے لڑکے کو لام پر بھیج دیا. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۹۰). لام لگی تو سکھوں کی بھرتی کے لیے ڈپٹی کمشنر آپ چل کر آیا اس کے پاس بھرتی کا اول نمبر تو پیر معین شاہ کو ملا تھا. (۱۹۸۶ ، پرانا قالین ، ۲۷).
۳. (مرغ بازی) مرغ موٹے ، دبلے ، اوسط جس جسم پر اچھا لڑے اسی پر قائم کرلے ، ہفتے میں ایک پالی بڑھانے اور اسی طرح گیارہ پالی تک پہنچانے کا عمل (صیدگہ شوکتی ، ۱۸۹). [مقامی].

ـــــ اُڑانا محاورہ.
(مرغ بازی) مرغ کو سات پالی کرا کے پالی سے اٹھا لینا (ا پ و ، ۸ : ۱۲۳).

ـــــ بانْدھ دیا محاورہ.
بپا ہے پہنچایا یا جمع کر دیا (محاورات ہند).

ـــــ بانْدھنا محاورہ.
۱. فوج بھرتی کرنا ، لڑائی کے لیے لشکر جمع کرنا ، چڑھائی کرنا.

زلف کو باندھا جو صاحب نے یہ عقدہ کھولیے
انگریزی فوج میں کیا لام باندھا جائے گا

(۱۸۳٦ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ۷۷). (زن سی) ۳۰ سالہ مگر لام زلف اس کا کشور دلِ عشاق پر لام باندھتا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ٦۸۵). اسی کے بل پر قومِ جرمن نے لام باندھا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۲۳). ۲. سلسلہ باندھ دینا ؛ (کوئی کلمہ) پے در پے اور لگا تار کرنا ؛ قطار بنا دینا.

باندھا وہ قضا نے لعن کا لام
ابلیس کی فوج میں ہے کہرام

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت ، محسن ، ۸۳). کچھ عجب نہیں کہ اسی آسمانی نوشتے کی بنیاد پر گرفتاریوں کا لام باندھ دیا گیا ہو. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۱۰).

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
فوج کشی ، حملہ (رک) لام باندھنا. یہ وضع خواجہ صاحب اور ان کی لام بندی تک قائم رہی میں نے لام میں حصہ نہیں لیا تھا. (۱۹۵٦ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۷۳). پچھلی صدی ہوتی تو لام بندی اور فوج کشی ہو جاتی اور بزرگوں کی قبریں پھٹنے اور ناکیں کٹنے سے بچالی جاتیں. (۱۹۸٦ ، آئینہ ، ۲۳۱). [لام + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَنْدی کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
فوج کشی کرنا. ابھی حالی موالی جان نثار جمع کر کے لام بندی کر دیں. (۱۹۸٦ ، آئینہ ، ۱۳۷).

ـــــ بَنْدھنا محاورہ.
لام باندھنا (رک) کا لازم ، لڑائی کے لیے لشکر جمع کرنا ، لام بندی ہونا.

چڑھائی ہو ختن پر یا خطا پر دیکھیے کیا ہو
کئی دن سے بندھا ہے لام اس زلفِ پریشان کا

(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۱ : ۴). جب جُھنڈ تیار ہوتا ہے اور لام بندھتا ہے تو یہ دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۵۳).

ـــــ پَر بھیجْنا ف مر ؛ محاورہ.
محاذِ جنگ پر بھجوا دینا ، محاذ پر لڑائی کے لیے بھجوا دینا.

سرکار کاش بھیج دے ان سب کو لام پر
یہ عاشقوں کی فوج جو ہے کوے یار میں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۹۰).

ـــــ پَر جانا محاورہ.
محاذِ جنگ پر جانا ، لڑائی پر جانا.

رانگھڑوں ہی کی طرح انسان ہیں بھنگی اور چمار
کیوں نہ وہ بھی لام پر جائیں قطار اندر قطار

(۱۹۳۰ ، چمنستان ، ۲۷۲).

ـــــ ڈوری (ـــــ و مج) امث.
دُشمنی کا سلسلہ. اس لام ڈوری کا آغاز میری عمر کے ساتویں برس میں یوں ہوا کہ ہماری حویلی سے ملحقہ ایک خالی زمین تھی جسے توڑ کہتے تھے. (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۱۸). [لام + ڈوری (رک)].

ـــــ کا بِیْت (ـــــ سک ب ، فت ی) امذ.
(قبالت) وہ حمل جو دودھ ضامن ہوئے (یعنی بچے کے دودھ پلانے) کے زمانے میں ٹھہر جائے (ا پ و ، ۷ : ٦۹). [مقامی].

ـــــ کا پیٹ امذ.
(خطاطی) لام کا دائرہ ، حرفِ لام کا زیریں حصہ جو دامن دار ہوتا ہے.

رُخ کے پرتو سے نہ ہو کیوں حلقۂ گیسو میں نور
پیٹ بیضاوی لکھا کرتے ہیں کاتب لام کا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۱).

لاما (۱) امذ.
جنوبی امریکہ میں پایا جانے والا بے کوہان کا شتر نما ایک جانور اس کا قد ایک میٹر سے زیادہ نہیں ہوتا. جنوبی امریکہ میں ایک طرح کے جانور ہوتے ہیں جو کسی قدر اونٹ سے مشابہ ہوتے ہیں ... ان شتر نما جانوروں کی ایک قسم کو جسے لاما کہتے ہیں دیسی لوگ پالتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۸). باربردار جانوروں کی بعض اچھی مثالیں ہندوستان کا ہاتھی ، ایشیا کا اونٹ ، گھوڑے بیل اور گدھے اور امریکہ کا اونٹ نما حیوان لاما وغیرہ ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۵۹). الپاکا ، لاما اور وائیکونا ایسے جانور ہیں جن کے بال اون جیسے ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۹). [انگ : Llama].

لاما (۲) امذ ؛ ج: لامہ.
تبت یا منگولیا کے بدھوں کا روحانی پیشوا جس کے متعلق ان کا اعتقاد ہے کہ وہ کبھی مرتا نہیں ، جب اس کا جسمِ عنصری بوسیدہ ہو جاتا ہے تو اس کی روح نئے قالب میں چلی جاتی ہے نیز بڑا مذہبی پیشوا. کبھی تبت کا لامہ لوگوں کے لیے تڑپتا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۵). چینی گورنمنٹ نے "لاما" کو ایک ہزار پونڈ سالانہ خاص مصارف کے لیے دیا ہے. (۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۷). فیصلہ ہوا کہ میں راہبوں کے لاما سے جا کر بات چیت کروں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۷۰). مجھے یقین تھا کہ بڑا ہو کر وہ بھی تبتی لاماؤں کی طرح گول مٹول موٹا تازہ ہو گا. (۱۹۸٦ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲). [تبتی : بلاما (ب محذوف)].

لامِس (کس م) صف.
چُھونے والا ، مس کرنے والا. الغرض لامس یعنی چھونے والے شخص کو معتدل ہونا چاہیے ورنہ اس کا ہاتھ اگر گرم ہے تو وہ گرمی سے متاثر نہ ہو گا. (١٩١٦ ، افادۂ کبیر مجمل ، ١٧٣). یہ نہیں بولا جاتا کہ وہ ذائق یا شام یا لامس ہے. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ١٦١٤). [ع : (ل م س) - چھونے والا ، اسمِ فاعل].

لامَساس (فت م) کلمۂ تحذیر ؛ فقرہ.
خبردار ، چھونا مت ، بچو ، دور رہو (آیت فاذھب فان لک فی الحیٰوۃ ان تقول لامساس ، حضرت موسیٰ نے سامری سے کہا کہ چل دور ہو ، بس تو زندگی بھر اس عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جو کوئی پاس آئے گا تو اس سے کہے گا کہ مجھ سے بچو اور دور رہو ، ترجمۂ کلام پا ک). وہ لامساس ، لامساس کہتا ہوا اکیلا جنگلوں میں مارا مارا پڑا پھرتا. (١٨٩٣ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣١٢). [ع : لا (حرف نفی) + مساس (رک)].

لامِسَہ (کس مج م ، فت س) امث.
جسم کی وہ حس جو چیزوں کو چھو کر ان کی سختی ، نرمی اور گرمی ، سردی وغیرہ محسوس کرتی ہے ، چھونے کی قوت.

پہلے تو سامعہ شامہ لامسہ
باصرہ اور ذائقہ ہے خامسہ

(١٨٠٢ ، رمزالعاشقین ، ١٧). وے چیزیں جن کو اس نے کمرۂ تاریک میں مس کیا تھا سخت نہیں اور اس کی قوت لامسہ کو قبول کرتی ہیں. (١٨٤١ ، مقاصد علوم ، ٣٢). وہ اعصاب جو جلد کے اندر ہیں لامسہ کے اثر کو ظاہر کرتے ہیں. (١٩١٠ ، ادیب ، اگست ، ٧٢). باصرہ ، لامسہ ، سامعہ اور شامہ کا تعلق علیحدہ علیحدہ حصوں سے ہے (١٩٣٧ ، اصول نفسیات ، ٣٩). دسترخوان لامسہ ہی کو تسکین نہیں دیتا ، شامہ ، سامعہ اور باصرہ کو بھی سیراب کرتا ہے. (١٩٨٩ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ٥٢). [ع : لامس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لامِسی (کس مج م) صف.
چُھونے والی حس ، لامس سے منسوب یا متعلق. ہم لفظ تکلیف کو بعض قسم کی حسوں کے معنی میں بھی استعمال کرسکتے ہیں ، جو گرم اور سرد اور لامسی حسوں کے ہم پلہ ہوں. (١٩٦٣ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ٧٦). [لامس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَعصاب (ـــ فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
چُھونے کی حس سے متعلق اعصاب. یہ حسی اعضا جلد میں ہوتے ہیں اور ان کا تعلق لامسی اعصاب سے ہوتا ہے. (١٩٦٥ ، معیاری حیوانیات ، ١ : ١٠٣). [لامسی + اعصاب].

ـــ اَعضا (ـــ فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
اعضا جن کے ذریعے سے چھوکر احساس کیا جاتا ہے. لامسی اعضا ان کے ذریعے چھونے اور درجۂ حرارت میں تبدیلیوں کا احساس ہوتا ہے. (١٩٦٥ ، معیاری حیوانیات ، ١ : ١٠٣) [لامسی + اعضا (رک)].

لامِع (کس مج م) صف.
چمکنے والا ، روشن ، درخشاں ، تاباں ، تابدار.

جو مجلس کے اس شمع لامع اتھے
او ہر فن میں استاد جامع اتھے

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣١). آفتاب فتح و ظفر کا سپہر اقتدار سے لامع ہوا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٥). اس نے نور کو دیکھا تو ایک شعاع اس سے لامع تھی اور وہ نور اصل تھا. (١٨٥٥ ، غزوات حیدری ، ٦).

کہ دفعۃً ہوا اک نور ساطع و لامع
وہ نور جس سے خجل ہوں کواکب و سیار

(١٩٠٦ ، تیر و نشتر ، ١٠٢). [لامع (ل م ع) سے اسم فاعل].

ـــ النُّور (ـــ ضم ع ، غم ا ، ل ، شد ن بضم) صف.
نور کو چمکانے والا ، جس کا دل منور ہو ، وہ شخص جس کی تابانی کا خود نور بھی محتاج ہو. اگر حضور لامع النور نے میری دستگیری نہ کی ... تو دنیا میں کوئی انسان میری اعانت اور دستگیری نہ کرے گا. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٢٠٩). اگر حضور لامع النور کی مرضی پاؤں تو راست راست اس کہ سناؤں. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١٩٩). جودھپور کے مہاراجاؤں کی خدمت اور بندگی جناب کی خاطر دریا مقاطر اور حضور لامع النور کی بزم دل سے بالکل محو ہو جائے گی. (١٩٣٧ ، واقعات اظفری ، ٨٩). [لامع + رک : ال (ا) + نور (رک)].

لامِعی (کس مج م) صف.
لامع (رک) سے منسوب یا متعلق ، چمکدار ، روشن.

نیّر شہ میر کا نطقِ کمال
لامعی ہے لامعی ہے لامعی

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٣٠١) [لامع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لامہ (١) (فت م) امث.
زرہ ، کڑیوں کی زرہ.

دوشِ نجس پہ مثلِ ستون گرز کوہ سار
تن سے دوچند لامہ و چار آئینے کا بار

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ١٨٥). [ع : لامہ].

لامَہ (٢) (فت م) امذ.
رک : لاما (٢). اب بھی تبت کے پہاڑوں میں خطائیوں کے عابد لامہ ہیں ، ان کی دو دو سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر ہے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ١٠١). تبت میں ایک طائفہ لامہ ہے ان کے زہاد و عباد دو سو سال اور اس سے زیادہ جیتے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٣٥). [لاما (٢) کا ایک املا].

لامی امث.
منہ کے اندر وہ زیریں ہڈی جس سے زبان ایک جھلی کے ذریعے سے جڑی ہوئی ہے. ایک لچکدار رباط ... (عظم لامی) کے بالائی کنارے سے پیوستہ ہوتا ہے. (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٨). اس میں دانت شامل ہیں جن کی تعداد بتیس ہے اور اسی طرح لامی ہڈی. (١٩٣٢ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٣ : ٥٣٦).

مُنہ کے فرش میں ایک ساخت ہے جسے لامی کہتے ہیں (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ٣٦). [ع].

لامی / لامیّہ (کس م ، شد ی بفت) صف.
حرف ل سے متعلق یا منسوب ؛ وہ (قصیدہ) جس میں حرفِ روی ل ہو.

زلف تیری ہوئی ہے چرب زبان
حفظ کر کر قصیدۂ لامی

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٧). آخر میں جو حرف واقع ہوتا ہے ، اُسی حرف کے ساتھ قصیدے کو نسبت دیتے ہیں اگر جیم ہو تو جیمیہ اور لام ہو تو لامیہ کہتے ہیں. (١٨٦٣ ، انشائے بہار بے خزاں ، ٥). یہ قصیدہ اپنے حرف ردیف کے نام سے مشہور ہو گیا یعنی اس قصیدہ کو لامیہ کہا جانے لگا. (١٩٩١ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ٣٨). [لام (حرف ل) + ی / یہ ، لاحقۂ نسبت].

لان (١) امذ.
(کاشت کاری) **کھلیان ، لانگ**. لان کہ جس میں سے سوا سیر ناج نکلے وقت کٹنے کھیتی کے باتے ہیں. (١٨٣٦ ، کھیت کرم ، ١٦٠). ٢. (رنگائی) **نیل کے پودوں کا گٹھا جو رنگ نکالنے کو پانی کے حوض میں ڈالا جائے ، لانگ** (اپ و ، ٢ : ٣٧). [لانگ (رک) کی تخفیف].

لان (٢) امذ. (شاذ).
گھاس کا قطعہ ؛ سبزہ زار ، گھاس کا قطعہ جس کی گھاس کاٹ کر ہموار کر دی گئی ہو. آکسفورڈ کے بڑے بڑے لان بہت ہی اچھے ہیں. (١٩٣٦ ، تعلیمی خطبات ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، ١١١). اسمبلی ہال کے سامنے لان میں چاروں طرف درخت یوں تھے کہ سر جوڑے کھڑے تھے. (١٩٩٢ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ٥٣). [انگ : Lawn].

ـــ باؤلز (ـــو مع ، سک ل) امذ (شاذ).
(برطانوی کھیل) **اسکٹل کی طرح کھیلا جانے والا ایک میدانی کھیل جس میں کھلاڑی چپٹی یا بھاری گیندیں ایک سا کن گیند کے بہت نزدیک پھینکتے ہیں.** لان باؤلز اس کھیل کے نام اور اس کے طریقۂ کار سے بہت کم لوگ آشنا ہیں لیکن انٹرنیشنل بورڈ (آئی بی بی) نے اس کھیل کی عالمی سطح پر مقابلے کروانے کی اجازت دے دی ہے. (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ٣ اپریل ، ج). [انگ : Lawn Bowls].

ـــ باؤلنگ (ـــو مع ، کس ل ، غنہ) امث.
ایک کھیل جو باریک کٹی ہوئی گھاس پہ کھیلا جاتا ہے ، جس میں کھلاڑی لکڑی کی گیند کو ایک چھوٹی سفید گیند کے زیادہ سے زیادہ قریب پھینکنے کی کوشش کرتا ہے (قومی انگریزی اردو لغت). [انگ : Lawn Bowling].

ـــ ٹینس (ـــی مج ، کس ن) امذ.
وہ ٹینس جو پیراستہ سبزے وغیرہ کے کورٹ پر کھیلی جاتی ہے. قدسیہ باغ کے دوسرے کونے پر جہاں لان ٹینس فیلڈ اور گول چبوترہ ہے ... اِدھر اُدھر پھر رہی ہے. (١٩٣٦ ، سعادت ، ٨).

لان ٹینس کے لیے بن گئے شاہی گلزار
ساتھ سبزے کے ہجومِ گل و سوسن نہ رہا

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٩). لان ہریالی کا تختہ یا چمن اس معنی میں تحریر میں رائج نہ ہو سکا مگر اس کے مرکبات لان ٹینس ... تحریر میں بھی رائج ہیں. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ١٣٨). [انگ : Lawn Tennis].

لانا (١) ف م.
١. **کسی چیز یا شخص کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے آنا ، حاضر کرنا ، موجود کر دینا** تب حضرت ... فرمائے کہ اسے میرے پاس لاؤ زینب اس معصوم کوں لائی. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٨٧).

اب تو جاتے ہیں بُت کدے سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٠).

ہے آپ کو جس عزیز کی چاہ
اس مصر میں لایا اوس کو اللہ

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٧٦).

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی

(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ١٧) . اُدھر اسی وقت لیٹر بکس سے برخوردار صفدر رضا سلمۂ نے ہمیں کرنل محمد خاں صاحب کا خط لا کر دیا. (١٩٨٥ ، تماشا کہیں جسے ، ١٣٧). ٢. **ایک حالت سے دوسری حالت پر لے آنا ، ایک صورت حال سے چھڑا کر دوسری صورتِ حال پیدا کرنا ؛ ڈھب پر لانا.**

میں تجہ لائے چھالے چھند بھل توں ساریاں اپنا وند

(١٥٠٣ ، مثنوی نوسرہار ، ٢٠). \

من موں مولا پائیاں من مرشد سوں لائے
نوشہ اب میں کِت رہا رہا آپ خدائے

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٧٣). گونا گوں توصیف اوس رسولؐ کو زیبا ہے کہ گمراہوں کو کوچۂ ضلالت کے تئیں شاہراہ ہدایت پر لایا. (١٨٣٧ ، عجائباتِ فرنگ ، ٢).

یہ بھرا شہر اور یہ سناٹا
میری غربت مجھے کہاں لائی

(١٩٥٧ ، نبضِ دوراں ، ٢٨٥). اللہ پاک کی قسم اسے اپنی راہ پر نہ لائے تو ہم بھی اپنی ماں کے نہیں. (١٩٨٥ ، تماشا کہیں جسے ، ١٢٥). ٣. (**کوئی لفظ وغیرہ) تقریر یا تحریر میں استعمال کرنا ، ادا کرنا یا استعمال کرنا ، تحریر کرنا ، پیش کرنا ، بیان کرنا.** کئی اضافتوں کا برابر لانا خلافِ فصاحت ہے. (١٨٨٩ ، جامع القواعد (محمد حسین آزاد) ، ١٠٠).

مصالح کے آگے دباؤ اُسے
مباحث میں ہرگز نہ لاؤ اُسے

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٨٣). اس درنگ چھند کے ہر مصرع میں سکن (فَعِلُن) دو بار لانے سے چھ اکثر یا آٹھ ماترائیں ہوتی ہیں. (١٩٨٣ ، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ٣٨). ٤. **آنے دینا.**

وہ دن فراق کا کہ نہ لائے خدا جسے
اس عشق میں بُرا ہے بہر طور دیکھنا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، فیضان شوق ، ۳۹). ۵. **شامل کرنا ، رکھنا ، جگہ دینا ، ملانا ، انضمام ، اشتراک**. تم یہ ورق اس جگہ کیوں لائے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۶۵). مگر یہ تو بالکل نئی قسم کی تھی اور لائی ہوئی نہ تو بیچارے داروغہ جی کی اور نہ تحصیلدار صاحب کی. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۲۹). ۶. **اختیار کرنا (اسلام وغیرہ کے ساتھ مستعمل)**.

گر شانِ پیمبرؐ کی ابوجہل پہ کُھلتی
اسلام کے لانے میں اسے ننگ نہ ہوتا

(۱۸۳۴ ، شاہ نیاز ، د ، ۱۶۰). ۷. **خرید کر لانا ، مول لینا**. جس بھاؤ لائے اسی بھاؤ بیچا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۶۹). رانو امریکہ سے لائی ہے ہماری پرانی دوست ہے کبھی کبھی منہ کا مزہ بدلنے کے لئے اسے ہی لوں گا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۵). ۸. (أ) **پیدا کرنا ، بیان کرنا ، ظاہر یا نمایاں کرنا ، سامنے لانا**.

اوس زلف کی لا شانۂ مضمون میں درازی
داوُد تجھے شوق ہے گر فکرِ رسا کا

(۱۷۵۴ ، داوُد اورنگ آبادی ، د ، ۱۱). بہت پیٹ بھرنا ماندگی لاتا ہے. (۱۸۴۴ ، گلستان (حسن علی) ، ۶۹).

ملک کو ہم نے فلاحت سے دیے معقول پھل
اندلس کی سرزمین لائی عرب کے پھول پھل

(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۱۱). (أأ) **جننا**. اگر لائی اس لڑکے کو کم میں دو برس سے تو بائنہ ہو جاویگی اپنے خاوند سے ساتھ گزرنے عدت کے اور نسب ثابت ہو جاوے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۲ : ۸۶). ۹. **توجہ دلانا ، متوجہ کرنا ، آمادہ کرنا**. شیر کو اس بات پر لایا چاہیئے کہ اسے شکار کرے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۲۰). ۱۰. **لگانا ، ڈالنا**.

دیدۂ خونبار کا وہ رنگ ہے اے تیغِ عشق
سیلِ خوں جیسے کہ منہ پر زخم کاری لائے ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۵۰). ۱۱. (ہندو) **چھونا ، بھڑانا ، مس کرنا ، جوڑنا ، رابطہ کرنا** (فرہنگ آصفیہ). ۱۲. (قدیم) **ملنا ، لگانا**.

خاک لانے سے گر خدا پائیں
گائے بیلا بھی واصلان ہو جائیں

(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی نشو و نما ، ۱۱)). ۱۳. (بازاری) **رنڈی بلانا ، کٹنا پا کرنا ، دلہ پن کرنا ، سودا کرانے والا ، آڑھتیا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۱۴. بطور لاحقہ نیز مصادر کے تعدیے کی علامت جیسے رلانا (رونا سے) جلانا (جان سے) پلانا (پینا سے) سلانا (سونا).

بھلاتی ہے دینا بہوت ساز سوں
نکو جیو لا اس دغاباز سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶). [لے آنا (رک) کی تخفیف].

لانا (۲) امذ.
محصول ، چنگی ، اُجرت ، کرایہ ، لگان ، تراکیب جیسے لانا بندی ، لانا لگانا میں مستعمل.

ـــــ بَندی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
ہلوں کی تعداد کے مطابق لگانا ، وہ خراج جو ہلوں کی تعداد پر مقرر کیا جائے ، مالگذاری (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگ آصفیہ).
[لانا + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لگانا محاورہ.
قرضدار کا زرِ قرض کے عوض مویشی لے لینا ، روپے کو قرضے میں لگانا (فرہنگ آصفیہ).

لانْبا (مغ) صف مذ (مث : لانبی).
رک : لمبا.

اپنگ یک سواں کوں چہ دایا دسیا
کسی کا نہ ہت اس پہ لانبا دسیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۰۴). یہ سب کی سب کشتی کے چاروں طرف اپنے لانبے لانبے سیاہ بال پانی میں کھولے ہوئے نہایت آزادی سے پھر رہی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۹۹). چھریرا بدن ہونے کے باعث قد باعتبارِ عمر کسی قدر لانبا ، پیشانی بالوں سے دبی ہوئی ، ناک ستواں. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۹۱). [لمبا (رک) کا اشباعی املا].

لانْبی (مغ) صف مث.
رک : لمبی.

کی ایک آیت لانبی پڑھیے میٹھے بول ساتھی کیرے
او بھی ہو ہو واری جائے تیری سبھی پھیری پھیری

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۱۰۱). شانے پر پڑا ہوا رومال ، لانبی جریب یہ تھی ان کی وردی اور اس کا لوازمہ. (۱۹۳۱ ، نقاب اٹھ جانے کے بعد ، ۶). دروازے کے سامنے میز یا صندوق پر ایک لانبی سی ٹوکری رکھی ہوئی ہے. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۸۸). [لانْبا (رک) کی تانیث].

لانْپ (غنہ) امث (قدیم).
کُود پھاند ، چھلانگ ، زقند.

کھڑے ہو کے کج دنت کیلے کے کھانپ
دسیں نیشکر تس پہ پھالیاں کے لانپ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۰). [مقامی].

ـــــ جھانْپ (ـــــ غنہ) امث.
اختلاط

سُجات ایک ناگن کُجات ایک سانپ
اسنگت دیٹھے کھیلتیں لانپ جھانپ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۱). [لانپ + جھانپ (تابع)].

لانْپا (مغ) امذ.
(جرائم پیشہ) جانور کو ذبح کرنے کا عمل. لام کا باب جس میں سینتیس (۳۷) لغت ہیں ، لانپا دکنی اور تلنگانی ٹھگوں کی زبان میں جانور کو ذبح کرنا ، لادنا ، پھانسی دے کر مارنا. (۱۸۳۸ ، مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۴). [لانپ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لانْجھا (مغ) امذ (قدیم).
تعلق ، رابطہ ، لگاؤ.

پڑ گیا ان سے یوں مرا لانجھا
جیسے مفتوں تھا ہیر پر رانجھا
(۱۸۳۳ ، دیوان ریختہ ، ۳۲). [مقامی].

لانْچ (۱) (غنہ) امث.
رِشوت.
کیا لانچ دیتی ہے کی فرشتیاں کوں توں ہر روز
نیکی ہی لکھتے ہیں تیری تقصیر کے ہول
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۳).
ہست جو کوئی ہے سو میں ہست ہوں کر پائے گا
کہوں کیا ہوں تجھے سِرِ خفی باج لانچ
(۱۸۰۹ ، مخزن العرفان ، ۵۹).
بٹھائے چوکیاں جو اوسکے در پہ بات ہے کیا
سلونگا اوس سے میں دب کر سپاہیوں کو لانچ
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۳). [پ : लांच].

لانْچ (۲) (غنہ) امث.
سیر و تفریح ، سفر یا جنگی جہاز کی بڑی برقی یا دخانی کشتی. ہم لوگ پرسوں صبح ۷ بجے فلاں گودی سے ایک لانچ پر سوار ہو کر وہاں تک جا پہنچیں گے. (۱۹۱۷ ، سفر نامۂ بغداد ، ۵). یہ لانچ غیر قانونی طور پر لوگوں کو لانے لے جانے کے لیے استعمال ہوتی تھی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جنوری ، ۶). لانچ پر گھاٹ گھاٹ گھومتے دو دن گزر چکے تھے. (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۳۹۲). [انگ : Launch].

لانْچی (مغ) امث.
(سول اور روہو سے چھوٹی) **ایک میٹھے پانی کی کم کانٹوں والی مچھلی.** میٹھے دریاؤں کی مچھلی روہو ، سول ، لانچی ... کم کانٹے والی ہوتی ہیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۱۵). منگا جھیل میں مہاشیر مچھلی بہ افراط ہوتی ہے ، اس کے علاوہ روہو ، موری ، سنگھاڑا ، ملی یا لانچی اور عام کارپ شکار کے لیے موجود ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۳۰). [مقامی].

لانْڈ (غنہ) امذ (قدیم).
(فحش) **لنڈ ، ذَکَر ، مرد کا عضو تناسل.**
لوڑے میں اتنا زور ہو تب چودنے کا حظ ہے
دھینگا دھینگی سے کانڈ کا پھٹ جائے مورا لانڈ کا
(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۴۷). [لنڈ (رک) کا اشباعی املا].

لانْڈا (مغ) امذ.
(بیل بانی) **دُم کٹا بیل ، وہ بیل جس کی دُم کے بال جھڑ گئے ہوں** (اپ و ، ۵ : ۶۱). [لنڈا (رک) کا اشباعی تلفظ].

لانْڈری (غنہ ، سک ڈ) امث.
کپڑوں کی دُھلائی کی دکان یا فیکٹری جس میں گاہکوں کے کپڑے رسید دے کر لیے جاتے اور ہاتھ یا مشین سے دھو کر یا دھلوا کر مقرر وقت پر دیے جانے کا اہتمام ہوتا ہے. کپڑا دھونے کی مشین کو لیجیے ... ایک مرکزی لانڈری میں ہفتے کے سب دنوں میں اسے (مشین کو) مسلسل چلایا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۰۸). دوکان پر جانے سے پہلے پرنس روڈ کی ایک لانڈری میں وہ پیکٹ دکاندار کے سپرد کر دیتے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۸). [انگ : Laundry].

لانْڈگا (غنہ ، سک ڈ) امذ.
ایک جنگلی جانور ، بھیڑیا. لانڈگا چیتے کے جھانپ بھالے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).
سبب جھوٹ کے ان کے یوسف کا حال
کیا لانڈگا کھا گیے تھے مقال
(۱۷۴۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۴۴). داؤد کہے البتہ میں بکریوں کو چراتے وقت لانڈگا یا باگ آگے بکری اٹھا لے جاتا ہے تو میں اس کو پکڑ کے اس کا منہ چیر کر بکری کو چھین لیتا ہوں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۸۵). مندرجہ ذیل جانور دکن کے جنگلوں میں بہ کثرت پائے جاتے ہیں ، لومڑی ، گولہ یا گیدڑ ، بھیڑیا یا لانڈگا ، جنگلی کتے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۷۶). [پ : लांडगा].

لانْڈی (مغ) امث.
تھوڑی سی چیز (جامع اللغات). [لانڈ + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

ـــ نہ مورا ، کیا لے گا نیوتا چورا کہاوت.
گھر میں کچھ بھی نہیں ، چور سُسرا کیا لے جائے گا (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

لانْسا (مغ) امذ.
رک : لاسا.
میں ساجن کی بندی ہوں چنگی کہ مندی
اسی کی مجھے چاہ ہے لانسا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۶). [لاسا/لاسہ (رک) کا انفی تلفظ].

لانْسَر (سک ن ، فت س) امذ.
رسالے کا نیزہ بردار سپاہی ، برچھیت. لانسر کو خوب خبر داری کرنی چاہیے کہ جب پیر کو زین کے نیچے لاتے ہیں اور تلوار اس کے اوپر پیچھے کو گزرتی ہے کہیں خود الجھ نہ جاویں. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۴۵). ۲۸ جون کو سہ پہر کے وقت نپولین پولینڈ کے لانسرا سواروں کے گارڈ کے ساتھ ولنا میں داخل ہوا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۵۴). [انگ : Lancer].

لانْسلِٹ (ـــ غنہ ، سک س ، کس ل) امذ.
بحرقلزم کے ساحلوں پر پائی جانے والی مچھلی جس کا شمار گل پھیڑی مچھلیوں میں ہوتا ہے. گل پھیڑی مچھلیاں صرف ایک چھوٹی سی مچھلی جسے لانسلٹ کہتے ہیں اس صنف میں داخل ہے یہ کہا جاتا ہے کہ بحر قلزم کے رتیلے کناروں پر پائی جاتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۷). [انگ : Lanclet].

لانْگ (۱) (غنہ) امث.
۱. **کٹے ہوئے بے صاف شدہ اناج کا ڈھیر ، خرمن ، کھلیان.** اس سے لانگ کو وقت دائیں چلنے کے کھولتے اور الٹتے جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۹). بیل ... ہمارے کھیتوں کی

لانگ ماڑتا یا کاٹتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل ، ۳ : ۲)۔ ۲. بھوسا ، بُھس ، چوکر. مویشی نے گیہوں و چنا و لانگ زیادہ کھا لیا ہے۔ (۱۹۲۵ ، محبُ المواشی ، ۳۵) . ۳. صلب ، کمر ؛ چیپ ، لیس ؛ مقدار ؛ اندازہ ؛ تعداد (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [مقامی].

---بٹائی (---فت ب) امث.
(کاشت کاری) **زمین سے دھان کاٹنے کے بعد مزارعین آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں پھر ہر ایک شخص کاٹے ہوئے دھان کو صاف کر لیتا ہے پھر ان میں سے کوئی ایک شخص بازار کے نرخ پر اپنے شریک کو غلّہ فروخت کر کے قیمت حاصل کر لیتا ہے۔** لانگ بٹائی ، غلّہ کو کاٹ کر اس کے پشتاروں کے آپس میں حصّے کرتے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۴۳۵) . بزمانہ سلطان حسن گنگو بہمنی ہالی گاروں سے بموجب لانگ بٹائی نقد رقم وصول کر لی جاتی تھی. (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۲۵۹). [لانگ + بٹائی (رک)].

---ڈالنا محاورہ.
اناج کو کاٹ کر ڈھیر لگانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لانگ (۲) (غنہ) امث ؛ ج.
(نیلگری) **وہ سبز شاخیں اور پتیاں جن سے نیل کا رنگ بناتے ہیں۔** نیلگروں کی اصطلاح میں ان کو لانگ کہتے ہیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۴۸). [مقامی].

لانگ (۳) (غنہ) امث.
(لباس) **دھوتی کا سرا جو آگے سے ٹانگوں کے بیچ میں سے پیچھے کمر کی لپیٹ میں گُھرس لیا جائے۔**

ڈھال تلوار لیے لانگ چڑھائے انشا
مجھ سے یوں رات ملا ہو کوئی ناگا جیسے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۰). انہوں نے دھوتی کی لانگ کو کالی دی جو ان کے پیروں میں الجھ رہی تھی. (۱۹۶۶، سودائی ، ۶۸). [پ : लांग].

---باندھنا محاورہ.
چادر ، تہہ بند یا دھوتی وغیرہ باندھ کر ایک سرا پیچھے گھرس لینا. حضرت موسیٰ علیہ السّلام واسطے حج کے اونٹ پر سوار تشریف لائے تو روما سے احرام باندھا اور ایک ایک کمل سے لانگ باندھی اور دوسری کملی کو چادر کر کے طواف کیا . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۳).

لانگ (۴) (غنہ) صف.
(پنجابی) (چابک سوار) **ایک سو ، صد** (فرہنگِ آصفیہ . [مقامی].

---ماسا صف مذ.
(چابک سوار) **ایک سو روپے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لانگ + ماسا (رک)].

---مالی دیکھے / دیکھی امذ.
(چابک سوار) **سات روپے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [لانگ + مالی دیکھے / دیکھی (مقامی)].

لانگ (۵) (غنہ) صف ؛ لونگ.
لمبا ، طویل ؛ تراکیب میں مستعمل . لانگ تنہا غیر مستعمل ہے اس کے مرکبات ... بات چیت میں چالو ہیں . (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸۲). [انگ : Long].

---بُوٹ (---و مع) امذ ؛ ج.
ایک وضع کے بند اور پورے جُوتے جو پنڈلی تک ہوتے ہیں ، جیسے فوجی پہنتے ہیں ، فل بُوٹ. لیکن امریکہ نے عالمی آرڈر قائم کرنے کے لیے یہ لانگ بوٹ دوبارہ ہمیں پہنا دیے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ دسمبر ، ۳). [انگ : Long Boot].

---پلے (---کس مج پ) امذ.
طویل ڈرامہ ، ڈرامے کی ایک قسم. گیتادت کا لانگ پلے تیار ہی نہیں ہوا ، جوتیکا رائے کو لے جائیے. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۶). [انگ : Long Play].

---پلینگ رِیکارڈ (---کس مج پ ، ی مج ، کس ء ، غنہ ، ی مع ، سک ر) امذ.
لونو گراف کا ریکارڈ جس کا قطر دس سے بارہ انچ ہو اور جو دس منٹ سے تیس منٹ تک چکر کاٹتا ہے. لانگ پلینگ ریکارڈ کی طرح اور ایسے وقت ہوتا کیا تھا. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۹۴). [انگ : Long Playing].

---جَمپ (---فت ج ، سک م) امث.
لمبی چھلانگ ، ایک جست میں زیادہ فاصلے کو لانگھ جانا ہوتا ہے (اسکولوں وغیرہ میں ایک قسم کا کھیل) . یہ لانگ جمپ تو ملاحظہ ہو کہ سلسلۂ کلام ہی قلابازی کھا گیا. (۱۹۲۶، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۶ : ۳). عرب فاتحین بلوچستان کو ایک لانگ جمپ سے پھلانگ کر ایران سے سیدھے سندھ میں آ گئے . (۱۹۸۹، صحیفہ، لاہور، جولائی، دسمبر، ۲۳). [انگ: Long Jump].

---ڈِسٹنس (---کس ڈ ، سک س ، فت مج ٹ ، سک ن) امذ.
بہت دور کا ، دوردراز کا. آپریٹر نے ... بتایا اس کے لیے ایک لانگ ڈسٹنس کال ہے . (۱۹۸۴ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۱۰۲) . [انگ : Long Distance].

---سائٹ (---کس ء) امث.
دوربینی ، دور کی نگاہ کمزور ہونے کا مرض. لانگ سائٹ یہ مرض نزدیک بینی کے برعکس ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۳۵) . [انگ : Long Site].

---کِلاتھ (---کس ک) امذ.
ایک قسم کا لٹھا ؛ (عوام) لنکٹ ، جھالٹین. جتنا ہندوستان میں ململ اور تن سکھ ، لانگ کلاتھ ، لٹھا ، چھلواری ہے ، سب کفنوں میں لگے گا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۴).

لانگ پارلیمنٹ اور لانگ کلاتھ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٨٢). [انگ : Long Cloth].

---مارچ (---سک ر) امث.
١. تیزی کے ساتھ بغیر بیچ میں پڑاؤ کیے ہوئے پیدل سفر. مردِ دانا میں کوئی لچک یا پیچ جیسے تھا ہی نہیں وہ تو بس سیدھی سڑک پر چلنے کا عادی تھا بالکل جیسے کوئی سپاہی لانگ مارچ کر رہا ہو. (١٩٨٩ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ٣٠). **٢. (سیاسیات) احتجاجی سفر ، احتجاجاً کوئی طویل سفر پیدل کرنا.** آپ نے اُن سے یہ حقوق چھین لیے وہ یہ بتانے کے لیے لانگ مارچ کرنا چاہتے تھے. (١٩٨٧ ، اور لائن کٹ گئی ، ١٩٢). [انگ : Long March].

لانگا (مغ) امذ.
اندازہ. ہر لانگے کے ساتھ یہ کہنا کہ فکر محض عضلی انقباض سے ممکن ہوتا ہے اور بات ہے . (١٩٣٧ ، اصولِ نفسیات (ترجمہ) ، ١ : ٥٠٥).

لانگائیر (مغ ، ی مج) امث.
قطار ، ڈار. انہوں نے بُرائیوں کی ایک لانگائیر لگا دی. (١٨٩٦ ، شاہد رعنا ، ١٨٣). **٢. پرا ، ڈار ، سلسلہ.** گھر میں ایسی کون سی بچوں کی لانگائیر بس دو لڑکیاں تھیں ایک سات برس کی دوسری چار برس کی . (١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٧ : ٨٩). [مقامی].

لانگری (غنہ ، سک گ) امذ.
نان بائی ، روٹی پکانے والا ، نان پز. سورداس جاروب کش کا اصلی نام سوہن سنگھ ، یہ لانگری کا کام بھی کرتا ہے. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٨٢٣). سکھ سواروں نے فوجی لانگری سے روٹی لا کر دی اور وہ رات ہم نے اسی خیمے میں گزاری. (١٩١٣ ، غدر دہلی کے افسانے ، ١ : ١٧٢). میں لانگریوں کے ساتھ کام کر لوں گی . (١٩٨٨ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ١٣٩). [انگ : Languere].

لانگَن (مغ ، فت گ) امث ؛ ~ لانگھن.
پھاند ، چھلانگ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [الانگن (رک) کی تخفیف].

---میں آنا محاورہ.
الانگا جانا ، الانگنے میں آنا. بچے کو انھالو لانگن میں آتا ہے، لانگن میں آئی چیز نہ کھاؤ. (١٩٠١ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ١٦٩).

لانگنا (غنہ ، سک گ) ف ل.
١. پھلانگنا ، چھلانگ مارنا ، اچھلنا کودنا.

جو پھسلا لانگنے میں پاؤں اک بار
رکا پھر اپنے روکے سے نہ زنہار

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٣٣٢). **٢. عبور کرنا ، پار کرنا ، اوپر سے جانا یا گزرنا.** بادشاہ نے اس کو لانگا لو اب بیگماؤں اور شاہزادوں کو ٹھلیاں تقسیم ہونے لگیں. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٥١). صحراؤں کو طے کرنا پڑتا ہے کتنے سمندروں کو لانگنا پڑتا ہے. (١٩٤٩ ، آثارِ ابوالکلام ، ١٨٦).

لانگے ہیں سات دریا بچے ہیں میرے بھوکے

(١٩٨٥ ، درپن درپن ، ١٣٣). **٣. گھوڑے پر پہلی دفعہ سواری کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [رک : اُلانگنا].

---پھلانگنا ف م ؛ محاورہ.
ایک دوسرے کے اوپر سے گزرنا ، عبور کرنا. ہر شخص ایک دوسرے کو لانگتا پھلانگتا ، روندتا کچلتا دروازے کی طرف لپکا اور ذرا سی دیر میں سارا ہال خالی ہوگیا. (١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٢ : ١٠٣). ریل فراٹے بھر رہی ہے اسٹیشن چھوڑتی لانگتی پھلانگتی جا رہی ہے. (١٩٧٦ ، اردونامہ ، کراچی ، جون ، ٣٢).

لانگھ (١) (غنہ) امث.
ساڑھی کا پلو جو گھرس لیا جائے ؛ لنگوٹی یا دھوتی کا لنگر ، لانگ. عورتیں ساڑھی پہنتی ہیں مگر مردوں کی طرح لانگھ کس لیتی ہیں. (١٨٥٩ ، جام جہاں نما ، ١ : ٨٨). [لانگ (رک) کا ایک املا].

لانگھ (٢) (غنہ) امث.
لانگ پھلانگ. اردو کی تیسری بار ٹکر انگریزی زبان سے ہوئی جو مسلمانوں کے حملے کے تقریباً پانچ چھ سو سال کے بعد سات سمندر لانگھ کر انگریزوں کے ساتھ سورت کی بندرگاہ پر اُتری. (١٩٨٩ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ١٩). [لانگ (رک) کا ایک املا].

لانگھنا (غنہ ، سک گھ) ف م.
١. رک : لانگنا نمبر١. لانگھنا بمعنی پھلانگنا اہل پنجاب کی وضع کردہ اردو ہے. (١٩٨٩ ، لسانی و عروضی مقالات ، ٣٢). **٢. رک : لانگنا (٢)** . دیوتاؤں کی مورتوں کی تعظیم واجب ہے ... ان کو لانگھنا ہرگز درست نہیں. (١٨٦٨ ، رسوم ہند ، ٨). وہ آنکھیں نکال کر جنگلی بلیوں کی طرح غُرّاتی «میں کہت ہوں ابھیں سے تجھے موت آنے لگی ابھی مجھے دہلیز تو لانگھنے دے» . (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ١٣١). [لانگنا (رک) کا ایک املا].

لاو (١) امث ؛ ~ لاؤ.
موٹا رسّا ؛ کنویں سے پانی کھینچنے کی رسّی ؛ وہ قطعۂ زمین جو ایک دن میں ایک چرس سے بھری جائے ؛ کشتی باندھنے کی رسّی ؛ قرضہ جو زمین کے عوض لیا جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لگاو (رک) کی تخفیف].

لاو (٢) امث ؛ ~ لاؤ.
کٹائی ، کھُدائی ؛ فصل کاٹنا ، ٹکڑا یا تراشا ہوا (پلیٹس). [مقامی].

لاو (٣) امذ ؛ ~ لاؤ.
جھنڈا ، نشان ، علامت (پلیٹس). [ف].

---لَشکَر (---فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
فوج اور اس سے متعلق ساز و سامان ، انبوہِ سپاہ ؛ ہجوم ؛ انبوہِ خلایق (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [لاو + لشکر (رک)].

لاوا (۱) امذ.
۱. بھون کر کھیل کیا ہوا جوار کا دانہ نیز پھٹکری کی کھیل (نوراللغات). ۲. (بھاڑ بھونجائی) مکئی یا جَو کی ہوری (ا پ و ، ۳ : ۱۱۲). [س : लाजा].

لاوا (۲) امذ ؛ = لاوہ.
۱. وہ گرم سیّال مادہ جو کوہِ آتش فشاں پھٹنے پر اس کے دہانے سے بہہ نکلتا ہے اور بعد میں جم جاتا ہے. جو مائع کہ نہایت گرم ہو کر اس مکھ سے نکلتا ہے اور باہر نکل کر جم جاتا ہے اس کو ... حجرالخفان کہتے ہیں ، انگریزی میں اس کو لاوا کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۲).

پھٹنے کا کوئی دم میں کوہ اٹنا
بہاوے گا تمام اٹلی میں لاوا

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۲۳۶). آتش فشانی دھاتوں سے جو مادہ باہر نکل جاتا ہے جم کر لاوا کہلاتا ہے. (۱۹۴۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۱۰۲). آتش فشاں پہاڑ لاوا اگلتے ہیں طوفان و ہوا کے جھکڑ آتے ہیں اور انسان کی یادگاروں کو تہس نہس کرکے چلے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۳۲). ۲. (مجازاً) غلاظت اور گندگی جو ذبیحہ جانور وغیرہ کے پیٹ میں سے نکلے. اگر کھال کا لالچ ہو تو اسی وقت نکلوا کر اور نمک وغیرہ لگا کر خشک کرا دو اور اس کا لاوہ وغیرہ گڑوا دو. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۷). [انگ : Lava].

--- اُبَلْنا محاورہ.
جوش پیدا ہونا ، آتش فشاں کا پھٹ پڑنا.

یہ کہکشاں یہ لہو کے قطرے
یہاں سے لاوا ابل پڑے گا

(۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۴۷).

--- بَنْنا محاورہ.
جوش و خروش پیدا ہونا.

دوہا جب سندھڑے کا روپ بدلتا ہے
میرے جلو میں لاوا بن کے چلتا ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۲۵).

--- بَھڑبَھڑانا محاورہ.
جذبات کی شدت ہونا ، لاوا پکنا. برف کی چوٹی سا سینہ ہے جس میں لاوا بھڑبھڑاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۰).

--- پَکْنا محاورہ.
انتقام کے جذبے کا زور کرنا ، بدلہ لینے کے لیے بے چین رہنا. اس کے اندر تو جیسے بغاوتوں کا لاوا پک رہا تھا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۵۳).

--- پَھٹْنا محاورہ.
لاوا ابلنا ، جذبۂ انتقام ظاہر ہونا ، بدلہ لینا ، عوض لینا ، پاداش. ریاض نے اپنی جلن مجھے مار کر نکالی ، نفرت کا لاوا پھٹنے لگا. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سپنی رات ، ۷۶).

--- پُھوٹْنا محاورہ.
رک : لاوا پھٹنا. ان باتوں سے انہیں انقلاب کا لاوا پھوٹتا ہوا محسوس ہوا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۶۹).

لاوا (۳) . (الف) امذ.
(کاشت کاری) کھیت کی کٹائی کرنے والے جنھیں شام کو معاوضہ میں غلے کا لان ملتا ہے. جب سب لاوے کھیت کاٹنے بیٹھتے اور پانت بھرتے تو میرے والد صاحب میرے برابر بیٹھتے کیونکہ وہ ضعیف تھے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۱۱). (ب) امث. ۱. (قدیم) درانتی.

مج اس لگیا پلاوا دو تن سو دیکھ سہاوا
اس گھر میں لائے لاواں گناں سو جا اچھالی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۶). ۲. لاگ جس پر شکار لگے. لاوا یہ بھی اس پرندے کو کہتے ہیں جس کو دیکھ کر جنگلی پرندے زمین پر اتر آتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۰). [پ : लावकी ؛ س : लावक].

لاوا (۴) امذ.
لاونا (رک) کا ماضی ، لایا (پلیٹس). [لاونا ـ لانا کا ماضی].

لاوا لُتْرا (ضم ل ، سک ت) صف ؛ = لاگا لترا.
رک : لترا ، چغلخور ؛ خوشامدی ؛ طوطا چشم (پلیٹس). [لاگا لترا (رک) کا قدیم املا].

--- پَن (---فت پ) امذ.
رک : لتراپن ، چغل خوری ؛ غیبت ؛ شرارت ، فساد کرانا (پلیٹس). [لاوا لترا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- ہے فقرہ.
غماز ہے ، بھولیا ہے (جامع اللغات).

لاوبال / لاوبالی (و مج) صف.
رک : لاابالی جو صحیح املا ہے.

سہیلی توں خاطر پیا کا پکڑ کر
سجن کے خیالاں ہے سب لاوبالی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۲۴).

لاوبالی شوخ کے دل میں نہیں آتا ہے رحم
ہوش و صبر عاشق بیدل اگر برباد ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۴).

یہ بالی لاوبالی اور کچھ ہے
یہ جی کی لینے والی اور کچھ ہے

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۲۹).

لاوبالی ہے وہ ایسا کہ مرے قاتل کے
نیمچے زنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲۱).

دل کو نہ کبھی فکر سے خالی پایا
جب پایا تو اس کو لاوبالی پایا

(۱۸۹۳ ، خنجر حسن ، ۱۰۱). [لاابالی (رک) کا مخرب].

لاوَڑ (فت و) امذ.
تما کو یا دھان کی پود (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [لاگر (رک) کا بگاڑ].

لاوساو (و مج) امذ.
نفع ، فائدہ (پلیٹس). [لاو ـ لاب/لابھ + ساو (تابع)].

لاوَک (۱) (فت و) امذ (قدیم).
لگن ، دل کو لگی ہوئی طلب ، عشق.

کتی دھن بجھے اے ہاشمی غزلاں کا تجھ دیوان مجھے
لاوک دلاں کے لانے کا سچ ہے ہو منتر کا بیاض
(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۰).

راندن تیرے سوں میری تو لگے
دل کوں مجھ ، تجھ مہر کی لاوک لگے
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۲). [لاو + ک ، لاحقۂ نسبت].

لاوَک (۲) (فت و) امذ.
۱. کوندا ، خمیر اٹھانے کا کوندا ، ضروری نہیں کہ خمیر ہی اٹھانے کے لیے استعمال ہو ، آٹا بھی کوندھا جاتا ہے.

اچھے عقل لاوک نت اخلاص کی
بتیو عقل ہوی دلبر خاص کی
(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۳). ۲. سرمہ.

رنگیلے رنگ بھرے شاہی لگائے ہیم کا لاوک
جگا توریں ساری مج نین رنگ میں رنگاتے ہیں
(۱٦۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۳). [مقامی].

لاوَن (۱) (فت و) امذ.
دال ، سالن یا ترکاری وغیرہ جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے. ایک ٹکے بس آدھ سیر کا پراٹھا ترتراتا معہ لاون اور پکوائی کے آ جاتا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳). غریب خشک یا معمولی لاون اور پیاز وغیرہ سے تین تین روٹیاں کھا جاتے ہیں اور یہ سادہ خوراک ہی ان کی تندرستی کا راز ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۳۱). [لگاون (رک) کی تخفیف].

لاوَن (۲) (فت و) امذ.
دامن ، گریبان کی ضد (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [مقامی].

لاوَن (۳) (فت و) امذ.
عنبر (مشہور خوشبو). یہواہ نے موسیٰ سے کہا تو اپنے لیے خوشبوئیاں ... لاون اور لبان خالص سے لیجو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۳٦). لاوَن کو بھی عنبر کہتے ہیں ، یہ ایک درخت سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱/۱ : ۱۵۱). [مقامی].

لاوْنا (سک و) ف م (قدیم).
رک : لانا.

ارے یہ ناگ جس کو ڈنگ لاوے
نہاوے کا نور و جیورا گنوا دے
(۱٦۲۵ ، افضل ، بکٹ کہانی ، ۱). [لانا (رک) کا قدیم املا].

لاوْنک (سک و ، کس ن) صف.
۱. نمک سے متعلق ، نمکین ، ملیح ، پیارا (پلیٹس). ۲. نمک فروش نمک کی تجارت کرنے والا (پلیٹس). [س : लावणिक].

لاوْنکی (سک و ، سک مج ن) امث.
لاونک (رک) کی تانیث ، حسین عورت ؛ نمک فروش کی بیوی (پلیٹس).
[لاونک + ی ، لاحقۂ تانیث].

لاوْنی (سک و) امث.
۱. فصل کی کٹائی نیز فصل کاٹنے کی مزدوری (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروزاللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. ایک قسم کے گیت جن میں طویل داستانیں بیان ہوتی ہیں ، مخصوص آہنگ میں گائے جانے والے عوامی گیت. یہ غزل نہیں ہے پھر کیا لاونی ہے یا ٹھمری ٹپا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵٦). لکڑی کا کھیل ہوتا لاونی اور خیال کی تانیں اڑتیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۳). لاونی بھی تاٹنک چھند کی قسم کا تیس (۳۰) ماتراؤں کا چھند ہے. (۱۹۸۴ ، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۱۸٦). ۳. مالگزاری ، خراج. پنجسالہ جمع و خرچ اور لاونی ... وغیرہ کاغذات دیکھے گئے. (۱۸۹۰ ، حسن ، ۳ ، ۹ : ٦۰). [لاو (۲) + نی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

ـــ باز امذ.
گیت گانے والا. اس دور میں لاونی بازوں کے خاصے دنگل ہوتے تھے. (۱۹۸۴ ، اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۱۹۵).
[لاونی + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا سے ، صفت فاعلی].

ـــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
فصل کاٹنا (نوراللغات).

لاوْنِیَہ (سک و ، کس ن ، فت ی) امذ.
نمکینی ، حسن ، نمکین ، ملاحت (پلیٹس). [لاونک (بحذف ک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لاوَہ (فت و) صف.
بےوقوف ، نادان ، غبی ، احمق. لاوہ شخص احمق اور بےعقل اور مکروہ اور درشت مزاج کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۸). [ف].

لاوی امذ.
توریت کا علم رکھنے والا شخص ، شریعت موسیٰ کا عالم. یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۲۵). [ع : (ل و ی) سے اسم فاعل].

لاہ (۱) امث.
کونپل کا بڑا پتا جو مضبوط نہ ہو.

لوٹ کر لے گیا بہار کونی
اب نہ وہ پتیاں نہ وہ لاہیں
(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۸۱). [مقامی].

لاہ (۲) امذ (قدیم).
نفع ، پھل ، ثمرہ ، نتیجہ.

نہ سُنیا کتارا کمر ساہ ہوئے
دو گن چور کوں لاب کا لاہ ہوئے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۵). [لاد کا ایک قدیم املا].

لاہ (۳) امذ.
ایک شکاری پرند جو تین طرح کا ہوتا ہے. یہ بھی خاکی لاہ کے ساتھ پنجاب میں آتا ہے اور جو حالات اول الذکر لاہ کے ہیں وہی اس کے بھی ہیں ، فرق صرف اتنا ہے کہ اس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۰). [لوا (رک) کا ایک املا].

ـــِ سُفَید کس صف (ـــفت نیز ضم س ، ی مج نیز لین) امذ.
ربیع و خریف میں پہاڑ سے آنے والا سفید رنگ چکی کے برابر لاہ مسافر سے قدرے چھوٹا پرندہ جو زمین کے برابر برابر تیزی سے کھیتوں پر اُڑتا چلا جاتا ہے ، فاختہ ، مینا وغیرہ اڑتی چڑیوں کو مار لیتا ہے. لاو سفید یہ بھی خاکی لاہ کے ساتھ ... آتا ہے اور جو حالات اول الذکر (لاہ مسافر) کے ہیں وہی اس کے بھی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ اس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۰). [لاہ + سفید (رک)].

ـــِ کاغَتی کس صف (ـــسک غ ، کس ت) امذ.
لال سری ترمتی کے برابر اور اسی کے ہمرنگ ایک پرند جو کھیتوں پر اڑتے اڑتے ایک جگہ بیٹھ جاتا ، تھرتھرایا کرتا اور ٹڈیاں مار کر کھاتا ہے. لاو کاغتی ، یہ لال سری ترمتی کے برابر ہوتا ہے رنگ بھی اسی کا سا سفیدی مائل. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۱). [لاہ + کاغت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ مُسافِر (ـــضم م ، کس ف) امذ.
ربیع و خریف میں بغا پہاڑ سے آنے والا خاکی رنگ چکی کے برابر پرندہ جو برابر اڑتا رہتا ہے اور بیٹھے ہوئے بگلے اور چوہے کو گرا کر مار لیتا ہے. لاہ مسافر ، قسم خشک : یہ قد میں چکی کے برابر ہوتا ہے . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۹). [لاہ + مسافر (رک)].

لاہا امذ.
۱. نفع ، فائدہ ، حاصل ، ثمر.

آ کے تجھ سے جو تھا ملا لڑ کر
پایا کیا اظفری نے لاہا تھا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۸). **۲. ایک قسم کا ساگ.** سرسوں اور رائی اور سہواں اور لاہا ارسی یہ سب ... بوئے جاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۳۵). [س : لابھ लाभ].

لاہَن (فت ہ) امذ.
شراب کا خمیر جو بیری ببول اور بڑ کے درختوں کی چھال سے اُٹھایا جائے ؛ دیسی شراب کا خمیر چاہے کسی چیز سے اُٹھایا گیا ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۰). [مقامی].

لاہَوری (و لین) صف.
صوبۂ پنجاب (پاکستان) کے دارالخلافہ لاہور سے منسوب. گرویزی ، گیلانی ، لاہوری ، مشہدی ہرگز گوتیں یا ذاتیں نہیں ہیں. (۱۹۹۰ ، تاریخ بھٹی ، ۱۸). [لاہور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پھوڑا (ـــو مج) امذ.
ایک قسم کا دنبل جو خون کی خرابی سے نکل آتا ہے. کچے امراض کے نام ان ممالک کے نام پر رکھے جاتے ہیں جہاں ان کی کثرت ہوتی ہے مثلاً عرق مدنی (مدینہ کی بیماری) لاہوری پھوڑا. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر بجھل ، ۱۳۱). ایف ایسی سی میں میری صحت اچھی رہی مگر ایک دفعہ لاہوری پھوڑا نکلا. (۱۹۶۳ ، آپ بیتی ، ظفر حسین ایبک ، ۱ : ۱۱). [لاہوری + پھوڑا (رک)].

ـــ نَمَک (ـــفت ن ، م) امذ.
ایک معدنی نمک جو سلسلۂ کوہ نمک (کھیوڑا کی کان) سے نکالا جاتا ہے مگر مشہور لاہوری نمک ہے. پنڈدادن خان بھی سلسلۂ کوہ نمک میں بڑا قصبہ ہے ، یہاں سے لاہوری نمک بہت نکلتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۵۹). [لاہوری + نمک (رک)].

لاہَوْرِیَہ (و لین ، سک ر ، فت ی) امذ.
ایک قسم کا کبوتر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات). [لاہور (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لاہی (۱) امث.
۱. سرسوں کی ایک قسم ، ایک قسم کا دانہ (تلہن) ، اس کا ساگ بھی پکا کر سرسوں کے ساگ کی طرح کھایا جاتا ہے. لاہی اور سرسوں کے ابتدائی پھول جو ضائع ہوگئے ہیں وہ پھر ازسرنو نکل آئیں گے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳ : ۳) **۲. ایک پھول دار پودے کا نام جو کم و بیش ڈیڑھ گز بلند ہوتا ہے ، پھولنے سے پہلے اس کی شاخوں کے برادے کی روٹیاں پکاتے ہیں اور اونٹ اُن کو کھا کر فربہ اور مست ہو جاتے ہیں** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۶). [مقامی].

لاہی (۲) امث.
ایک قسم کا نہایت باریک ریشمی کپڑا جو گجرات (پنجاب) میں بھی بُنا جاتا تھا ، دارائی.

جلانے کو عاشق کے دکھلا پھبن
لیا سرخ لاہی کا جوڑا پہن

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۲۲). لباس بقدر قامت ہر پاس جو نہایت باریک ہے ، وہ لاہی کی طرح ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۹۷).

بندھے جبکہ لاہی کے محرم کے بند
قفس میں کیا حسن پستاں کو بند

(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۶۳). اُستاد تان توڑ خان لا کھ لاہی اور کرکری کی پگڑیاں باندھیں ... نگوڑے سڑے سانپوں پر کون ریجھے گا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۳). کریپ کا چُنا ہوا باریک دوپٹہ اور لاہی کی محرم عام طور پر استعمال ہونے لگی تھی. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۹۹). [پ : लाही ؛ س : लभ].

--- پھُلکاری/مینا (--- ضم پھ ، سک ل / ی مع).
(پارچہ باف) پھول دار لاہی ، بُندکی دار لاہی ، دیبا لاہی ، دارائی (اپ و ، ۲ : ۸۶). [مقامی].

لاہی (۳) صف.
کھیل کود میں لگا رہنے والا ، لہو و لعب میں پڑا ہوا.

کہاں میں لاعب و لاہی و ساہی
کہاں وہ موردِ لطفِ الٰہی

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۳۲).

اقبالی کوتاہی ہیں یہ لاہی و ساہی
اخلاص سے کو بیعتِ رضوان نہ نباہی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۶۲). [ع : (ل ہ و)].

لاہی (۴) امذ.
(باورچی گری) پانی یا کھار سے نکالا ہوا نمک جس میں مٹی کی کثافت پائی جاتی ہو. لاہی : دو مرتبہ کا صاف کیا ہوا رس یا نمک. (۱۹۴۰ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۳ : ۱۶۶). [مقامی].

لاہی (۵) امذ.
(قدیم) رک : لاہ (۲) ، فایدہ.

تمن خواہش ہمن زردی نپایا مکھ بیچارا سو
دُکھے عاشق شفاخانہ تمن لاہی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳). [رک : لاہ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لاہی (۶) امذ.
وہ سرخ رنگ جس میں سیاہی غالب ہو(فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).
[مقامی].

لائبریری (کس ء ، سک ب ، ی مج) امث.
رک : کتب خانہ. لوگ اس لائبریری کو شہر کے حق میں ایک چشمۂ فیض سمجھیں گے. (۱۹۱۳ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۶۴). ہمارے حضرت (حضرت زیدالنار) جن قدیم تاریخوں کے اکثر نام لیا کرتے تھے ... پٹنہ کی پبلک لائبریری میں بجز مشہور چند تاریخوں کے ، فہرست میں ان تاریخوں کے نام درج نہیں ہیں.(۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۹). ہفتے بھر کا غوطہ لگا گیا ، لکھا ہی نہیں ، صبح جا کر کلب کی لائبریری میں بیٹھ جاتا ، جو دریا کے کنارے تو ہے. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۱). [انگ : Library].

--- سائنس (--- کس ء ، سک ن) امذ.
کتب خانے سے متعلق جملہ امور و معاملات کے بارے میں جاننا کتب خانوں کے انتظام اور تنظیم کا علم ، علم کتب خانہ. وہ جین ہے ، وہ دیکھو بلاتکا کے پیچھے ، لائبریری سائنس پڑھ رہی ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۲). [لائبریری + سائنس (رک)].

لائبریرین (کس ء ، سک ب ، ی مج ، سک ر ، فت ی) امذ.
لائبریری (رک) کا مہتمم اور محافظ ، مہتمم کتب خانہ. لائبریری باقی پٹ میں ، میں نے اُسے منگوانے کو بھی لائبریرین سے کہہ دیا تھا. (۱۹۰۸ ، مکاتیبِ حالی ، ۳۲). کتب خانوں میں کتب کا انتخاب لائبریرین اساتذہ کے مشورے یا لائبریری کمیٹی کی مدد سے کرتا ہے.(۱۹۸۰ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۳۹). [انگ : Librarian].

--- شِپ (--- کس ش) صف (شاذ).
کتاب داری ، کتاب دار کا عہدہ یا کام. پاکستان لائبریرین شپ پر شعبہ سے دو کتابیات ، ۱۵ ایٹرس اور پاکستان لائبریرین شپ ، ۱۰ ایٹرس ورک شائع ہوئی ہیں. (۱۹۸۰ ، علم کتب خانہ ، ۱۳۳). [انگ : Librarian Ship].

لائِبل (کس مج ء ، کس ب) امث (شاذ).
(قانون دیوانی و کلیسائی) کسی کے خلاف دعویٰ یا اپیل دائر کرنا ، کسی کے خلاف توہین آمیز تحریر شائع کرنا. وہ رفیق ہند پر لائبل کی نالش کرنے کو ... لاہور تشریف لے گئے ہیں.(۱۸۹۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۷). کسی ایک کو یزید یا شمر کے نام سے مخاطب کروں تو وہ یقیناً مجھ پر لائبل اور ہتکِ عزّت کا مقدمہ قائم کر دے گا. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۲ : ۱۰). بالآخر ... مقدمہ اس بنا پر خارج ہو گیا کہ حدود رزیڈنسی میں لائبل واقع نہیں ہوئی. (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۵۱). [انگ : Libel].

لائتھو (کس مج ء ، و مج) امذ ؛ = لیتھو.
(طباعت) پتھر کا چھاپا ، پتھر یا دھات کی پلیٹ سے چھپائی کرنے کا طریقہ ، سنگی طباعت (ٹائپ یا لیٹر پریس کے مقابل). نسخ کا ٹائپ موجود ہے اور بہت جگہ استعمال ہو رہا ہے ، یہاں اس کے اب تک خاطر خواہ طور پر رائج نہ ہو سکنے کی وجہ ... لائتھو کی نسبت ٹائپ کی گراں چھپائی ... ہے. (۱۹۴۹ ، نکتۂ راز ، ۵۹). [لیتھو گراف (رک) کا مخفف].

لائٹ (۱) (کس ء) امث.
روشنی. ڈیرے تنبو لگوا دیے ، لائٹ کا انتظام کروایا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۱). [انگ : Light].

--- ہاؤس/ہَوس (--- و مع / و لین) امذ.
روشنی کا مینار جو عموماً بحری اور ہوائی جہازوں کی رہ نمائی کے لیے بنایا جاتا ہے. ابتدا میں انھوں نے ریلوے ، ٹیلی گراف ، لائٹ ہوس اور بحری فوج کا انتظام انگریزوں کے سپرد کیا. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۸). نقشے کے بعد دوسری چیز سمندر کے خطرناک موقعوں پر منار اور لائٹ ہاؤس کی تعمیر ہے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۱۲۲). محکمۂ جنگلات کے کارکن یا لائٹ ہاؤس کے محافظ کو شروع میں ممکن ہے اکتاہٹ اور بدمزگی محسوس ہو لیکن رفتہ رفتہ یہ لوگ اپنی اس زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۲۸). [انگ : Light House].

لائٹ (۲) (کس ء) صف.
ہلکا ، سبک ، ہلکا پھلکا. ۲½ فٹ پٹری کی لائٹ ریلوے سات میل تک تعمیر کی گئی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۴۵۶). صرف چھوٹی سواریاں مع چھوٹے چھوٹے اسباب کے لائٹ ٹرین میں جا بیٹھی ہیں. (۱۹۳۵ ، پرواز ، ۲۶). [انگ : Light].

---کار اسث.
ہلکی پُھلکی موٹر ، وہ کار جس میں بارہ ہارس پاور تک کا انجن ہو. سات ہورس پاور سے لے کر بارہ ہورس پاور تک لائٹ کار کہلاتی ہیں. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹرکار ، ١٥٢). [لائٹ + کار (رک)].

---لِٹْرِیچَر (---کس ل ، سک ٹ ، ی مج ، فت چ) امذ.
تفریحی نوعیت کا ادب ، ہلکا پُھلکا ادب ، ناول اور افسانہ سے متعلق ایسا ادب جسے تفریح طبع کے لیے آسانی سے پڑھا جا سکے. مشکل تو یہ ہے کہ لائٹ لٹریچر ، علمی لٹریچر نہیں بن سکتا. (١٩١١ ، خطوطِ شبلی ، ٩٥). اس کے نزدیک لٹریری کتابوں میں لائٹ لٹریچر کو ٹھوس علمی مباحث پر تفوق حاصل ہے. (١٩٢٣ ، فطرتِ نسوانی ، ١٢٣). [انگ: Light Literature].

لائِٹَر (کس ء ، فت ٹ) امذ.
پٹرول اور چقماق سے جلایا جانے والا ایک چھوٹا سا آلہ جس سے سگریٹ وغیرہ سلگاتے ہیں ، روشنی دینے والا ، جلانے والا آلہ. سگریٹ کیس نکالتا ہے اور چودھری کو پیش کرتا ہے ، پھر لائٹر سے دونوں کے سگریٹ جلاتا ہے. (١٩٥٦ ، دوسری شام ، ٢٢). تمبا کو نکال کر اپنے پائپ میں ڈالی لائٹر سے پائپ کو جلایا اور لمبے لمبے کش لینے لگے. (١٩٨٦ ، قطب نما ، ٥٩). [انگ: Lighter].

لائِح (کس ء) صف ؛ ←لایح.
١. چمکنے والا ، چمکدار ، روشن ، ظاہر ، واضح (عموماً واضح کے ساتھ مستعمل).

تھا نورِ نبیؐ اس سے لایح
تھی مشک کی بُو اس سے فایح

(١٧٧١ ، ہشت بہشت ، ١ : ١٣).

ہوا اس بات سے یہ صاف لائح
نہیں مخلوق کا حال اس پہ واضح

(١٨٦٦ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ٢٥٨). اے ملکۂ پریزادان شمالیۂ قاف یہ امر تو بخوبی واضح و لائح ہوگا کہ تم قوم پریزاد سے ہو. (١٨٩١ ، بوستانِ خیال ، ٨ : ٧). جو حالات عرض کیے گئے تھے وہ واضح و لائح ہوئے. (١٩٣٧ ، واقعاتِ اظفری ، ١٣٨). **٢. (تصوف) وہ تجلی استاری جو تجلی ذات ہے ، بعض کہتے ہیں کہ لائح وہ چیز ہے کہ جو نورِ تجلی سے ظاہر ہوتی اور سالک کو راحت دیتی ہے اور اس کو بارقہ اور خطرہ بھی کہتے ہیں اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اس چیز پر جو عالمِ مثال سے عالمِ حس میں ظاہر ہوتی ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ٢١١). [ع : (ل و ح)].

لائِحَہ (کس ء ، فت ح) امذ.
١. فہرست ، نوشتہ ، نامۂ مفصل. اس لائحے میں یہ تجویز کی گئی تھی کہ استنبول میں ایک نیا معیاری مدرسہ قائم کیا جائے. (١٩٣٥ ، صبح امید ، آزاد (ابوالکلام) ، ٢٠٠). **٢. ضابطہ ، دستور.** وجودی مفکرین حیرت سے سب کو دیکھتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ آپس میں جھگڑے کی ضرورت نہیں فلسفہ تو لائحہ حیات ہے. (١٩٨٧ ، فلسفہ کیا ہے ، ٣٢٧). **٣. روشنی ، شعلہ چمک دمک.**

آگ کا لائحہ ظاہر نہیں کچھ لیکن ہم
شمع تصویر سے دن رات جلا کرتے ہیں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٧٧). اس سے زیادہ طاقت کے نور کو لائحہ اس سے بڑھ کر لامعہ اور اس سے بھی بڑھ کر طالعہ کہتے ہیں. (١٩٢١ ، مناقب الحسن رسول نما ، ٣٦). **٤. کوئی چمکدار چیز ، کوئی واضح چیز ؛ صفائی ؛ ثبوت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لائح (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---طَعام کس اضا (---فت ط) امذ.
کھانوں کی فہرست ، مینو. پیالے کے پیچھے ایک ایک سربمہر لفافہ بھی رکھا ہوا تھا لفافے کھولے گئے تو ان میں سے لائحۂ طعام (مینو) بھی نکلا. (١٩٠٨ ، مخزن ، اگست ، ٨). [لائحہ + طعام (رک)].

---عَمَل کس اضا (---فت ع ، م) امذ.
کام کرنے کا پروگرام ، دستورالعمل. مسائل حاضرہ پر غور و خوض کرنے کے بعد مسلمانوں کیلئے کوئی لائحۂ عمل تجویز کیا جائے گا. (١٩٣٠ ، تاریخ نثر اردو ، ١ : ٣٣٢). تجارت کے لیے ایک کامیاب لائحۂ عمل تیار کرنے کے سلسلے میں زرعی اعداد و شمار کی ضرورت ہوتی ہے. (١٩٦٨ ، اطلاقی شماریات ، ٢٠١). ہمارا خیال ہے کہ اس سوچ بچار اور لائحۂ عمل بنانے کے لیے لندن میں ایک بین الاقوامی اجتماع کیا جائے. (١٩٩٢ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ٢٣). [لائحہ + عمل (رک)].

---کار امذ.
رک : لائحۂ عمل. اسٹیفن اسپنڈر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کی شاعری میں سیاست بحیثیت ایک نصب العین یا لائحہ کار کے نہیں پائی جاتی. (١٩٨٦ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ١٧٥). [لائحہ + کار (رک)].

لائِسَنْس (کس ء ، فت مج س ، سک ن) امذ.
حکومت وغیرہ کی طرف سے دیا جانے والا اجازت نامہ ، اجازہ ، پروانہ . انہوں نے مداخل کی اوس زیادتی کا جو چنگی کے نئے محصولوں اور نئے لائسنسوں کے عطا کرنے سے ... حاصل ہو ، دعویٰ کیا. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ٥٨). ممالکِ متوسط کے محفوظ اور محصورہ جنگلوں میں ہر درخواست گزار شکاری کو لائسنس دیا جاتا ہے. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٢٣٦). تمہارے پاس کم از کم ایک مہینہ ٹھہروں گی ... میں موٹر چلانا سیکھوں گی اور اپنا لائسنس بنوا کر جاؤنگی. (١٩٨٨ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ٣٩٥). [انگ: Licence].

لائِف (کس ء) (شاذ). (الف) امث.
١. زندگی ، حیات . اسی کام نے ان کی لائف کو دارالخلافہ کے اخیر دور کا ایک مہتم بالشان واقعہ بنا دیا ہے. (١٨٩٧ ، یادگار غالب ، ٣). اس شہر کی کوئی انٹیلکچوئیل لائف نہیں ، چند ایک لیکچرار ہیں جنہیں اپنی نوکری ... سے فرصت نہیں. (١٩٨٥ ، ایمرجنسی ، ١٨٧). **٢. سوانح عمری ، سرگزشت حیات ، حالاتِ زندگی.** انہوں نے خاص شاہ کی لائف اور بسر اوقات کی

نسبت بھی مفصل حالات قلمبند کیے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت، ۳۰۵). سرسید ان سے اپنی لائف لکھوانا چاہتے تھے . (۱۹۸۷ ، شبلی معاندانہ تنقید کی روشنی میں ، ۳۰) . (ب) صف. **جو عمر بھر قائم یا جاری رہے ، تاحیات (مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل)** . مسٹر بیگ لائف پرنسپل ہونا چاہتے تھے. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۷۸) . جہاں تک مجھے یاد ہے کسی نے مجھ سے غالب انسٹیٹیوٹ کی لائف ممبری کے لیے نہیں کہا تھا. (۱۹۸۸ ، غالب ، ۱ ، ۲ : ۳۰۰). [انگ: Life] .

---اِسٹائل (--- کس ا، سک س، کس ء) امذ (شاذ).
طرز زندگی. میں نے ان سے پوچھا کہ جنوبی افریقہ میں خواتین کا حال کیا ہے اور ان کا لائف اسٹائل کیا ہے . (۱۹۸۹ ، ریگ رواں ، ۲۱۲). [انگ : Life Style] .

---اِنشورنس (--- کس ا ، سک ن ، و مع ، فت مع ر ، سک ن) امذ.
زندگی کا بیمہ ، بیمۂ حیات. بھارت میں وہاں کے لائف انشورنس کارپوریشن نے اس طرح کی ایک جنتا پالیسی کی اسکیم شروع کی تھی. (۱۹۶۳، بیمۂ حیات، ۳۸). [انگ: Life Insurance].

---بوٹ (---و مع) امث.
کسی خطرے یا حادثے کے وقت بحری جہاز کے مسافروں کو بچانے کی ایک خاص وضع کی کشتی ، بچاؤ کشتی. واضح ہو کہ ہر جہاز کے ساتھ چند لائف بوٹ رہتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۳). جہاز کی غرقابی کی صورت میں تم کو فلاں نمبر کی لائف بوٹ میں بیٹھنا ہوگا. (۱۹۱۷ ، سفرنامۂ بغداد ، ۸). [انگ: Life Boat].

---بیلٹ (---ی مع ، سک ل) امث.
(جہازرانی) **ایک وضع کی پیٹی جو جسم کو پانی میں سہارا دے کر ڈوبنے سے بچاتی ہے ، زندگی بچاؤ پیٹی**. کس طرح لائف بیلٹ پہن کر چھوٹی کشتیوں میں بیٹھا جائے. (۱۹۶۹ ، سات سمندر پار ، ۱۵۴). اپنے اپنے کیبنوں میں ٹنگی لائف بیلٹ کی رسیاں کھول لیں. (۱۹۸۸، یادوں کے گلاب، ۲۸۸). [انگ: Life Belt].

لائِق (کس مع ء) ا+ لایِق. (الف) صف.
۱. **(کسی کام کی) لیاقت یا قابلیت رکھنے والا ، قابل ، اہل** . ہور خام ہے تو او ایے مرید ہے ، پیر بننے کے لائق نہیں . (۱۶۰۳ ، ترجمۂ شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۴).

جس کا دل شوق میں جیوں آئینہ حیران نہ ہوا
سب ہوا لایق ہم چشمیِ جاناں نہ ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۴). پروشیا کے ملک میں پڑھنے لایق عمر کے لڑکوں میں سے ۹۰ فیصد تعلیم پاتے ہیں . (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دیسی (دیباچہ) ، ۳). ان کو ان کے والدین کسی اور کام کے لائق نہیں سمجھتے ، بیوپاری لگا دیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۳۱). اب تو اس لائق بھی ہو چکے ہیں کہ کما کر کھائیں. (۱۹۶۲، آنگن، ۲۳). ۲. (أ) **موزوں واجب ، ضروری ، شایاں ، مناسب**.

وو مطلب اُسے خوش موافق لگیا
یہ عاشق او معشوق لائق لگیا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۴۲).

بہت جینے کی تدبیر اہلِ عرفاں کے نہیں لائق
کہ پینا آبِ حیواں شانِ انساں کے نہیں لائق

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۵). نعمتِ بے حد کے شکرانے میں لائق ہے کہ اپنی ذات کو صفاتِ پسندیدہ سے آراستہ اور مزیّن کرے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۱).

یہ نہیں ہے لائقِ دلبری یہ نہیں ہے طرزِ ستمگری
کوئی دیکھے جو نیا پری اُسے چٹکیوں میں اُڑائیے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۲). (أأ) **روا ، جائز ، مباح**. میں نے تیرے ساتھ نیکی کی ہے ، اس کے بدلے بدی کرنا تجھے لائق نہیں. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۹۸). ۳. **سزاوار ، قابل ، مستحق**.

تو ہی جاں بخش سب دیو و پری کا
تو ہی لائق جہاں میں برتری کا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۷).

شب تاجِ زر آلودہ پہ نازاں ہے جو اے شمع
اس واسطے تو لائقِ گردن زدنی ہے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۴). میں گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۱). عرب کا لائق فخر جری عمر تیغ برہنہ ہاتھ میں لیے گھر سے نکل کھڑا ہوا. (۱۹۲۳ ، شہید مغرب ، ۶۴). ابرار صاحب لائقِ مبارکباد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جذبات کے خلوص اور اسلوب اظہار کے حسن سے نوازا. (۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۹). ۴. **قابل ذی جوہر ، ہنرمند ، اہل ، ہوشیار ، دانا ، عالم ، گرامی قدر**.

خدا جانے فلک کو داغ مجھ سے کیوں عداوت ہے
کسی فن میں نہ لایق ہوں نہ فایق ہوں نہ کامل ہوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۴). مادر گیتی ایک سے ایک لایق اور فائق بہوئیں اور بیٹیاں لائے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار، ۲۵) . اورنگ زیب نے جو لائق اور راسخ العقیدہ حکمران تھا ، برسرِاقتدار آکر نہ صرف سلطنت کو استحکام بخشا بلکہ اسلامی قومیت کو بھی تشخص آشنا کیا. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۲۶۳). ۵. **جتنا چاہیے اتنا ، جیسا چاہیے ویسا ، کافی ، حسب ضرورت**. کاغذ بھی ایک برس کے لائق یہاں خرید لیا ہے. (۱۸۷۰ ، مکتوباتِ سرسید ، ۱۱۴). آپ کے لائق روٹیاں اتر آئی ہیں. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۸). ۶. **مطابق**. جو کچھ بھی کیجیے حیثیت کے موافق اور آمدنی کے لائق. (۱۹۰۸، صبح زندگی ، ۱۳۲). (ب) امث (قدیم). **علمیت، لیاقت ، قابلیت ، اہلیت ، صلاحیت**. جس لائق کا آدمی ہے اوس لائق سوں انپڑتا ہے. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۵۰). [ع : (ل ی ق)].

---اَفسَر نَباشَد بر سَرے کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **ہر شخص اس کا اہل نہیں ہوتا کہ اس کو بڑے سے بڑا مرتبہ دے دیا جائے ، ہر شخص سرداری کے قابل نہیں ہے ، ہر سر تاج کے لائق نہیں ہوتا** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ تَعْزِیر (ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) صف.
سزا کے قابل.

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی
گر بگڑ بیٹھے تو میں لائقِ تعزیر بھی تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). اس طویل مدت میں عیسائیت کی دنیا میں علم کو جادو ٹھہرا کر لائقِ تعزیر قرار دیا گیا تھا. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۱۰۳). [لائق + تعزیر (رک)].

ـــ فائِق (ـــ کس ء) صف.
لیاقت میں فوقیت رکھنے والا ، بڑا لائق. مانا کہ اس لائن میں لائق فائق آدمی بھی موجود ہیں لیکن ان کی تعداد انگلیوں پر گِنی جاسکتی ہے. (۱۹۳۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۳۱). مجھے ایک مضمون دکھلایا گیا جو ایک ملنسار لائق فائق اور محنتی جاپانی خاتون پر تھا . (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۵۲). [لائق + فائق (رک)].

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) صف.
لیاقت رکھنے والا ، قابل ، ہوشیار. یہ کرامت حضرت کی دیکھ کر ایک لایق مند چیلہ اس کا حضرت کا خادم بشرف باسلام ہوا ، جس کا نام خاکی دیوان رکھاگیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۱۸۲). [لائق + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

ـــ مَنْدی (ـــ فت م ، سک ن) امث.
لیاقت ، قابلیت ، بڑائی ، سعادت مندی. یہ تمہاری لائق مندی ہے ، مرجاؤ گے تو یاد کرو گے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۲۸) [لائق مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لائِقَہ (کس ء ، فت ق) صف مث.
لائق (رک) کی تانیث.

جو سرجی ہے ہر نعمتر لائقہ
لذت تس کا لیتی ہے تجھ ذائقہ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۷). بقدر امکان مدد دینا اپنی آرائے صائبہ و افکار لائقہ سے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۳ : ۵۸). [لائق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لائِقی (کس ء) امث (قدیم).
لیاقت.

اگر اس کوں نہے ملک نانوں ہے
بزرگی کوں جس لائقی ٹھانوں ہے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۶). [لائق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لائِل (کس مج ء) صف (شاذ).
وفادار ، مخلص ، خیرخواہ. مجھے یقین ہے کہ ... ہم لائل رعایا کے ساتھ ہمدردی اور فیاضی کا سلوک کرسکیں گے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۷۹). [انگ : Loyal].

لائِلْٹی (کس مج ء ، سک ل) امث (شاذ).
وفاداری ، اخلاص ، خیرخواہی.

دِلا دے ہم کو بھی صاحب سے لائلٹی کا پروانہ
قیامت تک رہے سید ترے آنر کا افسانہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۳۳). لائلٹی میں جتنی سرگرمی کا اظہار کرو ... سرکار کبھی برا نہ مانے گی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۱). [انگ : Loyalty].

لائِم (کس ء) صف.
ملامت کرنے والا ، طعنہ دینے والا. لائم کی پروا نہ کر کے اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہی. (۱۹۳۱ ، انقلاب ، لاہور ، ۱۷ دسمبر).

یہی خیال اگر مستقیم و قائم ہو
کبھی نہ موردِ تشنیع و لومِ لائم ہو

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۸۱). انسان اپنے سے خود باتیں کر رہا ہے جہاں اندیشۂ لائم نہیں ہے. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۹۸). [ع : (ل و م)].

لائِن (کس ء) امث.
۱.(اُ) **لکیر ، خط.** لائن ڈالنے کے مختلف قسم کے مارکر ہوتے ہیں. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۵۹). (اُا) **قطار ، سلسلہ ، صف.** جامع مسجد سے اتر کر اس لائن میں اول یہی عمارت آتی ہے. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۱۲). یہ تینوں کیتھوڈز افقی سطح پر ایک لائن میں ٹیوب کی گردن میں لگی ہوتی ہیں. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۹۸) (اُاا) **سطر ، مصرع.** یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک مصرے یا لائن کے آخر میں وقفہ یا مقام وقفہ ہونا چاہیے. (۱۹۸۳ ، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۳۱۶). ۲.(اُ) **ریل ، لوہے کی پٹری (جس پر ریل یا ٹرام چلتی ہے).** اگر ریلوے لائن کمپنی کے حوالے نہ ہوتی تو ریاست کو بڑا نقصان اٹھانا پڑتا. (۱۸۹۰ ، حسن ، جنوری ، ۷۳). تیزی سے قدم اٹھاؤ ، یہ آواز ہمیں ریل ، ٹراموے لائن اور موٹروں پر ہر جگہ سنائی دے گی. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، ۳ ، ۲ : ۸۵). ایک چھوٹا سا قصبہ ... اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو قرق لرایلی کو ادرنہ ... استانبول کی بڑی لائن سے ملاتی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۹۹). (اُا) **گلی ، سڑک.** بازاروں میں یہ خصوصیت تھی کہ ہرصنعت و تجارت کے لیے ایک لائن مخصوص تھی. (۱۹۳۸ ، البرامکہ ، ۱۲۳). ۳. **گفتگو وغیرہ کا سلسلہ یا موضوع.** میں اپنی لائن سے باہر ہوا جاتا ہوں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳). ۴. **ڈور ، سلسلہ ؛ ٹیلی فون ، ٹیلی گراف یا بجلی کا تار ؛ (مجازاً) رابطہ.** سر! میں نے سنا ہے کہ ، اور پھر ٹیلیفون کی لائن کٹ گئی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۲۰۳). ۵. **حد ؛ حد بندی.** ہمارے درمیان انگریزی سرکار نے ایک لائن بنا رکھی ہے. (۱۹۳۹ ، آب رفتہ ، ۴۵). اب پتہ نہیں کون سی نئی لائن کھڑی کر کے ہماری راہ مسدود کرنا ہے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۲۶۹). ۶. **شعبہ ، پیشہ ، شغل.** وہ کاروبار کی کسی خاص لائن میں قدم رکھتا ہے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۳۸). اداکاری میں ماہر معلوم ہوتی ہیں ، اسی لائن میں کیوں نہ چلی گئیں. (۱۹۷۶ ، آس ، ۷۳). ۷. **طریقۂ کار ، طرز عمل ، وضع ، انداز.** یہ سب ایک دوسرے لائن کی باتیں ہیں اور اخوت اور چیز ہے. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۹۸).

اگر دنیا کی ذہنی ترقی انہیں لائنوں پر ہوتی رہی ... تو خواہ مذہب کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کرے جملہ فنونِ لطیفہ کا رواج پانا یقینی امر ہے. (۱۹۳۰، مس عنبریں، ۱۱۴). [انگ : Line].

--- باندھنا محاورہ.
قطار لگانا، صف بستہ ہونا.

شہر اور قصبے تیرے مدائن
صدیوں کی تاریخ باندھے ہے لائن

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۱۳۱).

--- بلاک (--- کس مج ب) امذ.
(طباعت) سیسے وغیرہ کی پلیٹ پر الفاظ یا خطوط کا عکس جس میں بین السطور خالی جگہ کٹ کر حروف اور لکیریں اُبھری ہوئی باقی رہ جاتی ہیں اور اسے چھاپا جاتا ہے (ہاف ٹون کی ضد). ایک اور شعبہ بلاک بنانے کا بھی ہوتا ہے جس میں ہاف ٹون اور لائن بلاک بنتے ہیں. (۱۹۴۳، فنِ صحافت، ۱۶۱). [انگ : Line Block].

--- حاضر کرنا محاورہ.
پولیس کے محکمے میں کسی فرد کو سرزنش یا اس کے خلاف تفتیش کے لیے بلانا. پولیس چوکی کے انچارج کو لائن حاضر کر دیا گیا. (۱۹۷۵، مساوات، کراچی، ۲۰ اپریل، ۴).

--- حاضر ہونا محاورہ.
لائن حاضر کرنا (رک) کا لازم. کسی وجہ سے لائن حاضر ہو جاتا تھا تو بھی سب کو معلوم رہتا تھا کہ میں لائن حاضر ہوں. (۱۹۶۳، قاضی جی، ۳ : ۱۰۹).

--- کلیر (--- کس مج ک، سک ل، فت ی) امذ.
راستہ صاف ہونا؛ (مجازاً) کسی اسٹیشن پر ریل گاڑی کے آنے کے لیے پٹری صاف اور آمد و رفت کے قابل ہونے کا اعلان (گھنٹی بجا کر) کیا جانا، سگنل ڈاؤن ہونا. لائن کلیر ہو چکا اور تم نے اب تک بستر بھی نہیں باندھا. (۱۹۱۳، انتخاب توحید، ۵۶). [انگ : Line Clear].

--- مین (--- ی لین) امذ.
بجلی، ٹیلی گراف یا ٹیلی فون کے تاروں کی دیکھ بھال اور مرمت کرنے والا کارکن. ڈرائیور خان گل ... سیڑھی کا ٹرک اور لائن مینوں کو لے کر نکلتا ہے (؟، جنگ، کراچی، ۲۹ اگست، ؟). [انگ : Line Man].

لائنز (کس ء، سک ن) امث؛ ج (شاذ).
خطوط، لکیریں. لائنز Lines کے مقابلے میں پوائنٹ کی جسامت کم ہوتی ہے. (۱۹۸۶، قطب نما، ۳۶). [انگ : Lines].

لائننگ (کس ء، کس ن، غنہ) امث (شاذ).
استر (جو کپڑے کے نیچے لگایا جاتا ہے). ریشمی تو لائننگ ہے، بٹن خاص پیرس کے ہیں. (۱۹۳۷، دنیائے تبسم، ۱۹). [انگ : Lining].

لائنی (کس مج ء) امث.
(تارکشی) تارکش کے چرخ یا چرخی کے بیچ کی سوراخ دار چوبی لاٹ جو کیلے پر گھومتی ہے، بھوکلی (اپ و، ۲ : ۸۸). [مقامی].

لاوٗ (۱) (و مج) امر.
(رک : لانا جس کا یہ فعلِ امر ہے) حُسنِ کلام کے لیے زائد، اچھا، چلو کا مترادف. تو لاوٗ یوں لکھ دوں کہ خدا ہریس ایکٹ کے تیز ناخن برباد کر دے. (۱۹۱۳، انتخاب توحید (دیباچہ)، ۷).

لاوٗ اک دن انہی سے میں پوچھوں
دردِ دل کی مرے دوا کیا ہے

(۱۹۴۷، نوائے دل، ۳۲۸).

--- سیہی کھکھور بھیتی میرے سیاں پراتنی بیتی فقرہ.
(پوربی) مجھے سیہی دو تاکہ میں دیوار کھرچوں؛ میرے خاوند کا نقصان نہیں ہونا چاہیے؛ عورتیں اس مقام پر کہتی ہیں جب کوئی نیا نوکر آکر اچھا کام کرے (جامع اللغات).

--- لاوٗ فقرہ.
اور لاوٗ، اور دو.

اس چاہ کا نباہ نہیں آبرو کا کام
ہر وقت لالچی کے تئیں لاوٗ لاوٗ ہے

(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۸۲).

آدھی تنخواہ اُڑ گئی ہے میاں — تم کو تو لاوٗ لاوٗ رہتی ہے

(۱۸۷۱، عبیر ہندی، ۳۱). پیمانہ چشم سے شراب غمزہ و ناز دیتی تھی، بادہ کشوں کو اس جا جماوٗ، ہر ایک کی زبان پر لاوٗ لاوٗ. (۱۸۸۸، طلسم ہوش ربا (انتخاب)، ۳ : ۲۵).

لاوٗ (۲) (و مج) امث.
۱. چرس کھینچنے کی موٹی رسی، موٹا رسا؛ کوئی ایسی چیز یا آلہ جو کسی چیز کو حاصل کرنے، متحرک کرنے اور کام میں لانے میں مدد کرے. رسا سن کا لانبا باندازہ گہرائی چاہ کے باندھا جاتا ہے کہ اس رسے کا نام برت یا لاوٗ ہے. (۱۸۳۶، کھیت کرم، ۲۲). دائیں دالان میں بیل گاڑی، چمڑے کا چرس، لاوٗ کی رسی، ہل ... ہیں. (۱۸۶۸، رسومِ ہند، ۱۰۷). لاوٗ والا بیچارہ کوئی شریف آدمی تھا، اس نے ایک گھڑا پانی بھر دیا. (۱۹۳۲، میلہ میں میلہ، ۲۵). **۲. اس قدر زمین جو ایک لاوٗ (یعنی ایک چرس) کے ذریعے ایک دن میں سیراب کی جا سکے، تقریباً ۱۵ ایکڑ زمین** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ نوراللغات). **۳. ناوٗ کا رسا، گن** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **۴. (أ) وہ قرضہ جو کسی چیز کو رہن کرکے لیا ہو** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). **(أأ) قرض جو بے ضمانت لیا جائے** (نوراللغات؛ علمی اردو لغت). **۵. سفیدی جو دیواروں پر کی جاتی ہے؛ خوشامد** (جامع اللغات؛ نوراللغات). [رک : لاونا ۲ کا حاصلِ مصدر].

--- اٹھانا محاورہ.
کسانوں کو تقاوی دینا، بونے جوتنے کے واسطے قرض دینا، لاوٗ کا خرچ اٹھانا (فرہنگ آصفیہ).

---چلانا محاورہ.
چرس کے ذریعے سے پانی نکالنا ، بیلوں کے ذریعے سے آب پاشی کرنا ، کنواں جوتنا (فرہنگ آصفیہ).

---لَپیٹ (---فت ل ، ی مج) امث.
لگی لپٹی ، پاسداری ، ظاہرداری. اس نے بغیر کسی لاؤلپیٹ کے ... صاف صاف لوگوں کو بتا دیا کہ معجزے تو خدا کے پاس ہیں. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ٣٧٣).

راست گو بات میں رکھتے ہیں کہیں لاؤلپیٹ
روبرو آپ کے دشمن کو بٹھالوں تو کہوں

(١٩١١ ، ظہیر ، د ، ٢ : ٩٧). [لاؤ + لپیٹ (لپیٹنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---لَپیٹ کی باتیں امث ؛ ج.
ظاہرداری کی باتیں ، گول مول باتیں. لاؤلپیٹ کی باتیں تو مجھے آتی نہیں تین ہزار روپیہ اسی نام کا میں نے الگ رکھا ہے وہ حاضر ہے. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٢٣٢).

---لَگانا محاورہ.
حق جتانا ، کسی سے قرضے کے عوض جائداد لینا (ماخوذ : جامع اللغات).

لاؤبالی (و مج) صف.
رک : لاأبالی جو تصحیح املا ہے.

دل وحشی کا بھی کیا کارخانہ لاؤبالی ہے
زر داغِ جنوں کا خرچ ہے سرکار عالی ہے

(؟ ، سیاح (فرہنگ آصفیہ)). [لاأبالی (رک) کا بگاڑ].

---پن (---فت پ) امذ.
الھڑپن ، بے پروائی ، بے باکی ، گستاخی ، بے ادبی.

تمہارا لاؤبالی پن تمہارا حسن ہے گویا
پری کیونکر کہیں تم کو جو تم میں آدمیت ہو

(١٨٨٢ ، مرزا صابر ، (فرہنگ آصفیہ)). [لاؤبالی + پن لاحقۂ کیفیت].

لاؤڈاِسپیکر (ضم ء ، غم و ، سک ڈ ، کس ا ، سک س ، ی مج ، فت ک) امذ ؛ ــلاوڈسپیکر.
برقی قوت کے ذریعے آواز کو اونچا کرنے والا آلہ ، آلۂ مُکَبّرُالصّوت.
لاوڈاسپیکر نے ایک ایک حرف یعنی کھانسی کھنکار سنوا دی. (١٩٣٦ ، محمد علی ، ٢ : ٢٩٥). اس وقت تک لاؤڈاسپیکر ایجاد نہیں ہوا تھا. (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ١٢٣).
[انگ : Loud Speaker].

لاؤلاگ (و مج) امث.
لاگ ڈانٹ ، دشمنی ، عداوت ، بیر.

دوستو اس کو جو پکڑا ہے تو تم چھوڑیو مت
لاؤلاگ اپنے تئیں بھی اسی کافر سے ہے

(١٨٢٣ ، مصحفی (فرہنگ آصفیہ)). سب سے مزے کی بات یہ ہے کہ لاؤلاگ کی وجہ کسی کو بھی معلوم نہ تھی. (١٩٢٩ ، ناٹک کتھا ، ٦٣). [لاؤ + لاگ (تابع)].

لاؤلشکر (و مج ، فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
فوج مع ساز و سامان ، لشکر اور اس کے ہمراہی ؛ (مجازاً) لوگوں کا ہجوم ، بھیڑ بھڑکا. نہ اوس کو ملک گیری کا عزم نہ لاؤلشکر ہے. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٩١).

لاؤلشکر کچھ نہیں مغرور حسن اے جان ہو
تم بھی اپنے وقت کے فرعون بے سامان ہو

(١٨٧٨ ، سخن بے مثال ، ٨٨).

علاؤالدین چڑھا چتوڑ پر جب لاؤلشکر سے
اُدھر سے راجپوت آئے کفن باندھے ہوئے سر سے

(١٩١٥ ، مطلع انوار ، ٧٨). [لاؤ (ع : لواء - علم ، جھنڈا کا بگاڑ) + لشکر (رک)].

لاؤنا (١) (و مج) ف م (قدیم).
لگانا.

منجے الک کی اولگ ہے سو بس ہے چک سوں چھڑاؤ
کہ لاوتے نہیں پیچھو لڑے پر اجمودا

(١٦١٧ ، بحری ، ک ، ١٢٩). [مقامی].

لاؤنا (٢) (و مج) ف م (قدیم).
لانا (جامع اللغات). [لانا (رک) کا ایک قدیم املا].

لاؤنی (و مج) امث.
ایک قسم کے گیت جن میں بڑے بڑے قصے یا بیان ہوتے ہیں ، مرہٹی ؛ فصل کا کاٹنا ، درو ؛ لانی ، فصل کاٹنے کی اجرت ؛ معاملہ ، مالگزاری ، خراج (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[س : لو लू - کاٹنا].

---کَرنا ف م.
فصل کاٹنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لائی (١) امث.
فصل کی کٹائی ، وہ غلہ جو فصل کاٹنے کی اجرت میں دیا جائے. میں بھی اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ لائی کرنے جایا کرتا تھا. (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ١١٠). [لاؤنی (رک) کا ایک املا].

لائی (٢) امث.
١. خودرو دھان ، جنگلی چاول ، سب سے نچلے درجے کا چاول.

موئے نے سرسوں میں لائی ملا کے بیلی ہے
جھرپ نہ آئے ... تو اللہ تیرا بیلی ہے

(١٩٦٧ ، اندھیر نگری ، ٧٧). ٢. بھنا ہوا دھان ، بھنے ہوئے چاول ، مرمرے (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : لاج + کا लाजा+इका].

لائی (٣) امث.
(اینٹ سازی) اینٹ تھاپنے کی اُجرت. جب تک جنے مختار خشت سازی اور لائی سے اوقات بسر کرتے ہیں. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ١٠). [مقامی].

لائی (۳) امث.
۱. **پانی کی تہ میں جمی یا بیٹھی ہوئی کیچڑ (خصوصاً حوض یا تالاب وغیرہ میں)**. جب سب لائی بہ کر حوض نمبر ۲ میں آ جاوے تو کارک بند کر کے پہلے حوض میں اسی قدر پانی اور بھر دیں . (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۱) . ۲. **شراب کی تلچھٹ ، درد شراب** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. **ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو چین سے آتا ہے ، گجرات میں بھی اس نام کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [ف].

لائے (۱) امث ؛ ~ لاے.
۱. **شراب کی تلچھٹ ، درد شراب**.

عوض چونے کے گارا لائے سے کا چاہیے ساقی
ہماری قبر اگر پکی ہو تو خشت سر خم سے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۵۳) . ۲. **ایک قسم کا ریشمی بافتہ** (نوراللغات). [رک : لائی (۳) کا ایک املا].

لائے (۲) امذ.
۱. **بھنے ہوئے چاول ، مُرمُرے . مُرمُرے** (لائے) کے ستو سب سے بہتر ہیں ، تال مکھانے کے ستو مناسب نہیں نقصان کا احتمال ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۲۸۳). ۲. **بُھنا ہوا اناج ، بھنی ہوئی بھنکری ؛ ایک قسم کی سستی شیرینی جسے بچے کھاتے ہیں** (نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [رک : لائی (۲) کا ایک املا].

لائے دام بنے کام کہاوت.
روپے سے ہر کام ہو جاتا ہے (جامع اللغات).

لائے گا دارا تو کھائے گی داری ، نہ لائے گا دارا تو پڑے گی خواری کہاوت.
شوہر کما کر لائے گا تو بیوی کھائے گی ، شوہر نہ کمائے گا تو فاقے ہوں گے ؛ مرد کمائے تو گھر کا گزارہ ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لائی لَگ (فت ل) صف.
جو اپنی عقل سے کام نہ لے اور دوسرے کے کہنے پر عمل کرے ، بیوقوف ، نادان ، مورکھ. دوسروں کی باتوں میں جلد آ جانے کے عادی لائی لگ پنجابیوں کو میں خوب جانتا ہوں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳٦). [مقامی].

لائی لوجی (و مج) امث.
(عور) خوشامد (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . [غالباً ، لائی (لانا (رک) کا فعلِ ماضی مونث) + لو (لانا (رک) کا فعل امر) + جی ، کلمۂ تعظیم].

لائیے سَجنوں کی بیٹیاں جو رکھیں پَنچوں کی لاج کہاوت.
شریف گھرانے کی بیٹیوں سے شادی کی جائے تو وہ ہر حال میں اپنے خاوندوں کے ساتھ خوش رہتی ہیں اور خاندان کی عزت کا ہمیشہ خیال رکھتی ہیں. شریف ماں باپوں کی بیٹیاں ہر حال میں خاوندوں کے ساتھ خوش ہیں ، فاقے کریں ، پیوند لگائیں اور بڑوں کی عزت ہاتھ سے نہ دیں ، "سنا ہوگا لائیے سجنوں کی بیٹیاں جو رکھیں پنچوں کی لاج". (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۸). ایک طرف شفیق ماں ثابت ہوئیں تو دوسری طرف خدمت گزار اور غم گُسار ... رفیقۂ حیات ، پھر ساری سسرال میں ان کا رکھ رکھاؤ دیکھ کر کہنا پڑتا تھا کہ لائیے سجنوں کی بیٹیاں جو رکھیں پنچوں کی لاج. (۱۹٦۸ ، یادِ شاہد ، ۳۳۷).

لاے امث.
شراب کی تلچھٹ ، دُرد مے.

مصحفی کو رات ساقی نے جو دی لاے شراب
اُٹھ گیا جھنجلا کے وہ شیشے پہ ساغر مار کے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۳۱).

نہ دل سے جائے گی ساقی کبھی ولاے شراب
ملی ہوئی ہے مرے آب و گِل میں لاے شراب

(۱۸۵۲ ، برق ، د ، ۱۳۱). [ف].

لایِبَل (کس ی ، فت مج ب) امذ.
ازالۂ حیثیت عرفی کا سبب یا ذریعہ ، غلط اور ہتک آمیز بیان کا موجب. یہ الزام مذہبِ اسلام پر ایسا ہی بڑا لایبل ہے کہ جس طرح کوئی کہے کہ مذہبِ عیسوی غلامی کی حمایت کرتا تھا. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۴۸). [انگ : Libel].

لایِٹ ہَوس (کس ی ، و لین) امذ.
رک : **لائٹ ہاؤس**. بہت سے جہاز ... اس بندرگاہ پر لنگر انداز ہوں گے جو ممالک مغربی و شمالی کے لایٹ ہوس کی روشنی سے منور ہے . (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۱۲) . [انگ : Light House].

لایِح (کس ی) صف.
رک : **لائح**.

تھا نور نبیؐ اُس سے لایح
تھی مشک کی بُو اس سے فایح

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۳) . دور کے لوگوں کو بملاحظہ گورنمنٹ گزٹ اور ہدایت نامہ ہائے تالیف خاص بندگان مع القاب ممدوح واضح و لایح ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۴).

واضح ، بیّن ، ظاہر ، لایح ، بادی
ثابت ہے بلاکت آفرینی زر کی

(۱۹۷۴ ، لحنِ صریر ، ۲۳۳). [ع : (ل و ح)].

لایِف (کس ی) امث.
رک : **لائف ؛ زندگی**. لایف ، زندگی حیات یا جان کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۲) . [انگ : Life].

لایِق (کس ی) صف.
رک : **لائق**.

محمد قلی فرزند اس راج کا کہ لایق ہے وو تخت ہور تاج کا

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

کوئی جائے کر عرش نیچے کھڑا
جہاں کے ہو لایق کہاں جا پڑا
(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰).
خدا جانے فلک کو داغ مجھ سے کیوں عداوت ہے
کسی فن میں نہ لایق ہوں نہ فایق ہوں نہ کامل ہوں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۳). [لائق (رک) کا ایک املا].

--- الذِّکر (---ضم ق، غم ا، ل، شد ذ بکس، سک ک) صف.
ذکر کے لائق، قابل ذکر، تذکرے کے لائق. **ہم ان کو واجب الشکر** لایق الذکر فائق الفکر اعتقاد کرتے ہیں ہر چند کہ وہ جامۂ نسوانی میں متجلی ہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۰). [لایق + رک : ال (۱) + ذکر (رک)].

--- مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
رک : لائق مند. یہ کرامت حضرت کی دیکھ کر ایک لایق مند چیلہ اس کا حضرت کا خادم مشرف باسلام ہوا. (۱۸۶۳ ، **تحقیقات چشتی** ، ۱۱۸۲). [لایق + مند ، لاحقۂ صفت].

لَایَلْٹی (فت ی ، سک ل) امث.
وفاداری ، اخلاص ، خیرخواہی . سب سے زیادہ وفاداری اور لایلٹی ... کی مستحکم بنیاد ... سرسید کی مذہبی تحریروں نے مسلمانوں میں قائم کی ہے. (۱۸۹۸ ، **مقالات حالی** ، ۱ : ۲۱۶). [انگ: **Loyalty**].

لَآل (فت ل ، ممدودہ) امذ ؛ ج.
موتی ، مروارید ، گوہر.
کیا کیا نہ کہے گئے فلک کے احوال
کیا کیا نہ پروئے عقل و دانش کے لآل
(۱۹۳۸ ، الخیام (ترجمہ رباعیات) ، **آزاد توکلی** ، ۲۱)
[لآلی (رک) کی **تخفیف**].

لَآلی (فت ل ، ممدودہ) امذ ؛ ج.
موتی ، گوہر ، مروارید. لآلی حمد و جوہر ثنا تحفہ وار شایان اوس بادشاہ عالی بارگہ کوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹).
جو میری نثر کے دیکھے لآلیِ منثور
اٹھائے مسند حشمت حجاب سے کاؤس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱). صدف کا منہ کھلا ہے کہ لآلی آبدار اوگل رہی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۱). اس خزانے میں سے لآلی آبدار اور لال و جواہر نکلتے چلے آ رہے ہیں. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی، جون، ۷۰). [ع : لؤلؤ (موتی) کی جمع].

--- فَرَاید (---فت ف ، کس ی) امذ.
لؤ لؤ فریدہ (دریتیم ، وہ موتی جو اکیلا سیپی میں پیدا ہو) کی جمع (ماخوذ : نوراللغات). [لآلی + فراید (فریدہ (فرید (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث کی جمع)].

لَب (فت ل). (الف) امذ.
۱. (أ) انسانی جسم میں منہ کے دہانے کے دونوں کنارے ، ہونٹ ، شفت ، کنارہ (عموماً بطور جمع مستعمل).

لاگیا ہے لذت جب تھے تج لب کا سکی تب تھے
امرت نہیں بھاتا کوثر سے ہوا فارغ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۲).
ترے لب اوپر چھپ سوں پلتا ہے ہر مکڑا
کہ جیوں پھلی آ آ کے ٹھنگتی ہے چارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۶).
منطق و حکمت و معانی پر مشتمل ہے کلام تُجھ لب کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵).
نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۲). وہ ایک لمحہ ، لب سے جام کو جُدا نہیں کرتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۱۰۱).
لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۹).
جانے کس رنگ میں تفسیر کریں اہلِ ہوس
مدحِ زُلف و لب و رُخسار کروں یا نہ کروں
(۱۹۵۲ ، دستِ وفا (نسخہ ہائے وفا ، ۱۳۲)). **(أأ) کسی جانور یا حیوان کے ہونٹ** . بالائی «لب» ایک وسطی شگاف کے ذریعے دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۲۷) . **۲. موچھوں کے وہ بال جو ہونٹ کے کنارے سے متصل ہوتے ہیں ، اگر بڑھے ہوئے ہوں تو پینے کی چیز میں بھیگ جاتے ہیں (عموماً جمع میں مستعمل جیسے : لبیں بڑھ گئی ہیں).** امام صاحب کی عمر ستر سال سے کچھ زیادہ ہی تھی سر منڈا ہوا ، لبیں کتری ہوئی ، تہ بند باندھے ہوئے ، سبز عمامہ سر پر ، لال تسبیح ہاتھ میں بدصورت ، بدوضع ، بدقطع . (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۵۷). **۳. کسی شے کا کنارہ (عموماً دریا ، ساحل ، کاغذ یا کپڑے وغیرہ کا)، حاشیہ.**
گُلوں کا لبِ نہر پر جھومنا اسی اپنے عالم میں منہ چومنا
(۱۷۸۴، سحرالبیان، ۳۹). سامنے اُگال دان ، لب قالین پیچوان چوکیوں کے گرداگرد کرسیاں تھیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۳۷). جیسے اوڑھنی کے لب پر دھنک ٹانک دو تو اچھی معلوم دے . (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۷). زخم کے دونوں لب آپس میں اس وقت تک نہ ملنے پائیں جب تک کہ ان کے اندر گوشت نہ پیدا ہو جائے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). ملتحمہ میں عمودی شگاف دے کر زخم کے اندر لب کو اوپر اٹھاویں. (؟ ، کتاب العین ، ۶۰۵) . **۴. (مجازاً) تھوک ، لعابِ دہن.** آں حضرت نے ان کے زخموں کو پیار کیا اور اپنا لب ہاتھ پر مل کر چھالوں اور زخموں میں لگا دیا. (۱۹۱۶ ، میلاد نامہ ، ۹۹). ہاں کیا حضرت علی کا لب تھا کہ دو ہی گھونٹوں میں پھوڑے کا پتا تک نہ رہا . (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۵۹) . **۵. (آب براری) مشک کے دہانے کا اوپر نیچے کا چمڑا** (ا پ و ، ۱ : ۲۰۲). **۶. سموسے یا لقمی کے کنارے جو مسالا بھرنے کے بعد بند کر دیے جاتے ہیں** (ا پ و ، ۳ : ۱۷۹) . (ب) امث . **۱. دونوں ہاتھوں کی گنجائش ، دونوں ہاتھوں کو ملا کر بنائی گئی اوک یا اوکھ ، لپ.**

نہیں کافی ہے تجکو یہ کہ ڈالے تو سر پر اپنے تین بار تین لب پانی ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶). ملکۂ دوراں نے اپنے ہاتھ سے دال کی سات لبیں بھر کر پہلے لگن میں ڈالیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۲). ۲. (تصوف) کلامِ معشوق (مصباح التعرف). [ف : لب ؛ قب س : लब].

ـــ آب کس اضا ؛ امذ ؛ م ف.
دریا ، ندی یا حوض وغیرہ کا کنارا.

جلوہ گر آب میں ادھر مہتاب جلوہ افگن پری اِدھر لبِ آب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۷).

زمیں پر سے آخر اٹھایا اسے
لبِ آب جا کر جلایا اسے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۷). سب کو یہی دھن ہے کہ لبِ آب کی ضرورتوں سے فراغت ہوتے ہی اپنے گھڑوں کو کولے پر رکھ کے گھر کا راستہ لیں. (۱۹۳۲ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۸۱). [لب + آب (رک)].

ـــ بالا کس صف ؛ امذ.
بالائی لب ، اوپر کا ہونٹ.

لبِ بالا کو یا اسکے پکڑ کر
اکاڑی کی طرف کھینچ اے ہنرور

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۹). تاج گل میں دو حصّے ہوتے ہیں جنھیں لبِ بالا اور لبِ زیریں کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۴). [لب + بالا (رک)].

ـــ بام کس اضا ؛ صف ؛ م ف.
۱. **چھت یا کوٹھے کے کنارے پر ، چھت کی منڈیر پر ؛ (مجازاً) زوال پذیر ، مائل بغروب.**

قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند
دو ایک ہاتھ جبکہ لبِ بام رہ گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۴).

افسوس ہے کہ ہم تو ہیں مستِ خواب صبح
اور آفتابِ حشر لبِ بام آ گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۲).

اب آفتابِ عمر ، لبِ بام برق ہے
ہشیارباش وقت ہے غافل زوال کا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۴). زندگی کا چراغ ٹمٹماتا ہے اور دنیاوی حیات کا آفتاب لبِ بام ہوتا ہے ، ہاتھ پاؤں میں گرمی نہیں رہتی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۱۶).

ڈوبنے والے ستارے اے لبِ بام آفتاب
سرزمینِ ہند میں ہونے کو ہے تو باریاب

(۱۹۱۳ ، مطلعِ انوار ، ۵۵). لب بام کھڑے پکار نہیں ہیں آنے جانے والوں کو. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷). [لب + بام (رک)].

ـــ باندھنا محاورہ (قدیم).
خاموش رہنا.

او یوں بولتا تھا جو ہونی نیم شب
کھولیا تھا زباں ہور باندیا تھا جی لب

(۱۶۴۶ ، خاورنامہ ، ۳۸۸).

جو دیکھے گُل رُخوں کو لاؤ بالی
بجا ہے گر لبو اظہار باندھے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۴۴).

ـــ بَستَگی (ـــ فت ب ، سک س ، فت ت) امث.
خاموشی ، چپ سادھنے کا عمل.

لب بستگی کا روزہ شاید کھلے ہمارا
شام و شفق سجن کی مسّی و رنگِ پاں ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۲).

لب بستگی سے لطفِ عروسی سخن میں تھا
مثلِ زباں کلام حجاب دہن میں تھا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۴). [لب + ف : بستہ ، بستن ـ باندھنا (ہ مبدّل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَستَہ (ـــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
جس کے لب بند ہوں ، جو زبان بند کیے ہوئے ہو ، خاموش ، چُپ چاپ. سوسن خود لب بستہ تھی یا اس کی گویائی سے دل شکستہ. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۴). دل شکستہ ، لب بستہ حجرہ کا دروازہ بند کئے گریہ و زاری میں مشغول رہتے. (۱۹۸۷ ، بزم صوفیہ ، ۱۰۱). [لب + ف : بستہ ، بستن ـ باندھنا سے صفت].

ـــ بَلَب (ـــ فت ب ، ل) صف ؛ م ف ؛ =لب بہ لب.
۱. **منھ سے منھ ملائے ہوئے ؛ مراد : مقابل ، سامنے ، منھ در منھ ، روبرو ، آمنے سامنے.**

لگا ہے یاں تلک منہ جامِ کم ظرف
کرے ہے اس کے جا کر لب بہ لب عرض

(۱۸۹۴ ، بیدار ، د ، ۴۲).

لب بہ لب غیر رہیں مجکو نہیں حکم حضور
کیا کہوں میری لچی جاتی ہے، اس غم سے کمر

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۲). ایک جام شراب اپنے لبوں سے لگا کر تو مجکو عطا کر کہ میں اسی وسیلے سے تجھ سے لب بلب ہوں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۵۷).

سب اس سپر میں غازیوں کی چال ڈھال ہے
تیغوں سے لب بہ لب دمِ جنگ و جدال ہے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

تو نے خم سے ہمیں کبھی ساقی
سینہ با سینہ لب بہ لب نہ کیا

(۱۹۲۴ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۳۹).

ساتھ پینے کا مزہ کیا ہو کہ رشک آتا ہے
لب بلب تم ہو مرے سامنے پیمانے سے

(۱۹۴۶ ، جلیل ، روح سخن ، ۱۱۵). ۲. منھ بند کیے ہوئے، خاموش.

تو چاہے لب بلب ہو جائے چاہے ہونٹھ چبلاوے
ہمارا خونِ دل ثابت ہے تیری سرخیٔ پاں پر

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۸۸).

یہ سنتے ہی مجکو جو آیا حجاب
ہوئی لب بہ لب دم بخود لاجواب
(۱۸۹۱ ، لوح محفوظ ، اثر ، ۵۲). ۳. سِرے ملا کر. گھڑی کے دو شیشوں کو لب بہ لب رکھ کر اور تار سے باندھ کر تول لو. (۱۹۲۵ ، عمل کیمیا ، ۳۶۵). جس میں نیکی اور بدی لب بہ لب ملتی ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۴۷).[ف: لب + بہ (حرف جار)+لب (رک)].

ـــ بَنْد کَرْنا محاورہ.
تیز شیرینی سے ہونٹوں کو چپکانا ، از حد شیریں ہونا.
ہم سے تو نہ بات آج ہوئی ہونٹ بھی چپکے
لب بند کیے دیتی ہے تقریر تمھاری
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۰۶).

ـــ بَنْد ہونا محاورہ.
لب بند کرنا (رک) کا لازم.
نہ کبھو وا نہ ہوئے وصف پہ اغیار کے لب
بند ہوتے ہیں مزے سے مرے اشعار کے لب
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۴۳).
شربتِ قندِ مکرر کا مزہ پاتے تھے
دور سے دیکھ کے لب بند ہوئے جاتے تھے
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳۴).
گالیاں وہ دے رہا ہے اور مرے لب بند ہیں
یہ اثر ہے یار کچ شیرینئ تقریر کا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۵۹).

ـــ بَنْدی (ـــفت ب ، سک ن) امث.
کچھ کہنے یا لکھنے پر پابندی ، زباں بندی.
تیری لب بندی سبق آموز گویائی ہوئی
طعنہ زن ہیں تجھ پہ قومیں تیری ٹھکرائی ہوئی
(۱۹۱۳ ، شکریۂ یورپ ، ۱). غنچے کی لب بندی اور خاموشی اس کے حسن کا احساس عطا کرتی ہے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب اور مغل جمالیات ، ۵۰). [لب + ف : بند ، بستن ـ بندھنا سے فعل امر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنْدھنا / بَنْدھ جانا محاورہ.
لب بند ہونا ، انتہائی مٹھاس کی وجہ سے ہونٹوں کا چپکنا.
تیر کھایا ہے جو عشقِ دہنِ شیریں میں
فرطِ شیرینئ خوں سے لبِ سُوفار ہے بند
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).
لب بندھ گئے اف چاشنی شورِ تبسّم
اب زخمِ جگر خندۂ بیجا نہیں کرتے
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۱۵).

ـــ بوسی (ـــو مج) امث.
مُنھ چُومنا ، لب سے لب ملانا ، ہونٹوں کو بوسہ دینا.
گرچہ لب بوسی نہ پاوں پائے بوسی بس ہے مج
تج محبت کوں صنم پست و فرازی ہے مباح
(۱۶۷۲ ، شاہی ، د ، ۲۵). [لب + ف : بوس ، بوسیدن ـ چومنا سے امر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَر آنا / پَہ آنا ف مر ؛ محاورہ.
زبان پر آنا ، کچھ کہا جانا ، ہونٹوں سے نکلنا ، زبان پر جاری ہونا.
ہوش اوڑ جائیں گے اے زلفِ پریشاں تیرے
لب پہ آیا جو مرے حال پریشانی کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۵).
لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۹).
دل میں اک شخص سے کتنے ہی گلے ہوں لیکن
لب پہ آتا نہیں کچھ حرفِ محبت کے سوا
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۳۰).

ـــ پَر آہ ہونا محاورہ.
زبان پر آہ و زاری ہونا ؛ شکوہ شکایت ہونا.
ہوئی ہے مجکو جرس سے یہ بات اب ثابت
شکستہ دل جو ہوا اوس کے لب پہ آہ نہیں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۷).

ـــ پَر بَکْنا محاورہ.
منھ در منھ بکنا ، منھ پر بیہودہ بکنا.
ہتھیاروں کو ہتھوانس کے اکبر یہ پکارے
کیا بکتے ہو بیہودہ سخن لب پہ ہمارے
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

ـــ پَر جان آنا / ہونا محاورہ.
دم لبوں پر آنا ، جان بلب ہونا.
وہ طفلِ شیرخوار اب رگڑ رہا ہے ایڑیاں
لبوں پہ جان آ گئی ، لے رہا ہے سسکیاں
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۰۵).

ـــ پَر / پَہ دَم آنا محاورہ.
دم لبوں پر آنا ، جان بلب ہونا.
دیکھنا ضبط ہمارا کہ دم آیا لب پر
وہ جو دل میں تھے نہ منہ پر کسی عنواں آئے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).

ـــ پَر / پَہ دَم ہونا محاورہ.
دم لبوں پر ہونا ، مرنے کے قریب ہونا ، جان بلب ہونا.
پان وہ کھاتے ہیں میں تھوکتا ہوں غم سے لہو
ان کے ہونٹوں پہ ہے سرخی مرے لب پر دم ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۵).

ـــ پَر شیخ بَغَل میں اِینْٹیں کہاوت.
دل میں کچھ زبان پر کچھ ، منافقانہ گفتگو یا انداز. ظاہری میل جول دل میں کانٹے بھرے ہوئے ، لب پر شیخ بغل میں اینٹیں. (۱۹۲۳ ، خونی بھید ، ۱۰۸).

ـــ پَر / پَہ لانا محاورہ.
زبان پر لانا ، تذکرہ کرنا ، کچھ کہنا.

اب لب پہ لائیں کیا ارنی صورتِ کلیم
محشر کے روز وعدۂ دیدار ہو چکا
(١٨٧٢ ، مراۃ الغیب ، ٣٨).
وہ ستم گار کہ بے میرے ستائے نہ بنے
میں وفا کیش کہ لب پر گلہ لائے نہ بنے
(١٩١٩ ، نقوشِ مانی ، ٦٩).

--- پر مُہر لگانا محاورہ.
سکوت کرنا ، خاموش ہو جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- پر/ پہ نام آنا ف مر ؛ محاورہ.
زبان پر نام آنا ، کسی کا نام لینا ، کسی کو یاد کرنا.
اگر مرتے ہوئے لب پر نہ تیرا نام آئے گا
تو میں مرنے سے باز آیا ، مرے کس کام آئے گا
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی (مہذب اللغات)).
اس وقت کی ندامتِ پنہاں نہ پوچھ تو
جب بے خودی میں لب پہ ترا نام آ گیا
(١٩٦٦ ، بوئے رسیدہ ، ٩٠).

--- پر ہونا محاورہ.
کچھ کہنا ، منھ سے نکلنا. صرف دل کا اضطراب ہے اور لب پر ایک دعا ہے. (١٩٧٩ ، اعلیٰ تعلیم ، ١٠).

--- پہ دَھڑی جَمانا محاورہ.
خوبصورتی کے لیے ہونٹوں پر سرخی لگانا ، ہونٹوں پر مِسّی کی تہہ چڑھانا ، پان کھا کے لا کھا جمانا.
ہے نرگسِ شہلا نے دیا آنکھ میں کاجل
برگِ گلِ سوسن نے دھڑی لب پہ جمائی
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٠٥).

--- پہ رکھا ہونا محاورہ.
پہلے سے کچھ کہنے کو تیار ہونا.
ذرا دم لو کہیں گے حالِ دل بھی
ہمارے لب پہ رکھا ہے گلا کیا
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٥).

--- پہ لَب رَکھنا محاورہ.
ہونٹوں سے لگانا.
کوزے کے جو لب پہ لب کو رکھا اک دم
ناگہ ملے رازِ زندگی پیہم
(١٩٨٢ ، دستِ زر فشاں ، ١٠٦).

--- پہ مُہر لگنا محاورہ.
زبان بندی ہونا ، خاموش ہو جانا.
دل کو تھی غم سے خود فراموشی
لگ گئی لب پہ مہر خاموشی
(١٨٦٨ ، زہر عشق ، ٦).

--- پہ نام رہنا محاورہ.
یاد آوری ہونا ، کسی کو یاد کرتے رہنا.
اوسی کی زلف کا سودا مدام رہتا ہے
اوسی کا لب پہ شب و روز نام رہتا ہے
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ١٥٣).

--- تَر کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
تھوڑا سا پانی پینا ، ہونٹ تر کرنے کے لیے تھوڑا پانی پینا ، برائے نام پیاس بُجھانا. وہ پانی ہاتھ سے پھینک دیا اور لبِ خشک تک تر نہ کیے. (١٨٨٤ ، نہرالمصائب ، ١٨٦).
پیاسے بھرے فرات سے لب تر کیا نہیں
حق کی قسم میں کھاتا ہوں پانی پیا نہیں
(١٩١٢ ، اوج (نوراللغات)).

--- تَر ہونا محاورہ.
رک : لب تَر کرنا (رک) کا لازم ، ہونٹوں کا بھیگنا.
گئی تشنگی سے نوش کر لب تر ہوئے ہر دم اتا
تجھ خوش ادھر کا جام مج کوثر ہوا ہے نیں غلط
(١٦٧٩ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ٩٣٨).

--- تَشْنَہ (---فت ت ، سک ش ، فت ن) صف.
پیاسا ، تشنہ لب.
ساقی مرے بھی دل کی طرف تک نگاہ کر
لب تشنہ تیری بزم میں یہ جام رہ گیا
(١٧٨٤ ، درد ، د ، ٢١).
ہوں وہ لب تشنہ کہ میں دامنِ دریا سمجھوں
برقِ پُرسوز کا ہاتھ آئے جو طرفِ داماں
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٩٢).
بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا
بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٥٨). [لب + تشنہ (رک)].

--- تَقْرِیر کس صف(---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
مراد : سخن ، گفتار ، تقریر ، بیان ، اندازِ بیان.
اے مصحفی جب ایسی غزل تُو نے کہی ہے
کیونکر نہ فصاحت لبِ تقریر سے ٹپکے
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٢٢٩).
نعت میری ، مرے اشکوں کی زبانی سن لو
اس سے بہتر لبِ تقریر کہاں سے لاؤں
(١٩٧٧ ، ماحصل ، ٦٢). [لب + تقریر (رک)].

--- تک آنا محاورہ.
رک : لب پر / پہ آنا.
کی قناعت میں سب نے روپوشی
نہیں لب تک سوال آتا ہے
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ١٠٩).
وجہِ رسوائی احساس ہوا ہے کیا کیا
وہ فسانہ کہ جو لب تک مرے آیا بھی نہیں
(١٩٦٣ ، دریا آخر دریا ہے ، ١١٥).

---تیغ کس اضا(---ی مج) امذ.
(کنایۃً) **تلوار کی دھار، تلوار کی آب** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [لب + تیغ (رک)].

---جام کس اضا ؛ امذ.
پیالے کا کنارا.
ساقی ترے میکش ہیں وہ مستی میں بھی ہشیار
جو خندۂ مینا و لبِ جام سے چونکے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۲). [لب + جام (رک)].

---جاں بَخْش کس صف(---فت ب ، سک خ) امذ.
زندگی بخشنے والے ہونٹ ؛ (مجازاً) معشوق کے ہونٹ.
مر گئے سینکڑوں بیمار تری آنکھوں کے
لبِ جاں بخش کسی کے بھی نہ کچھ کام آیا
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)) . ہائے وہ کس بیقراری کا وقت ہوتا ہے جب ترستی ہوئی نگاہ سے ایک حال پر ٹھہرا ہی نہیں جاتا ، کسی شرمائی ہوئی نظر سے دوچار ہونا تھا کہ جھک پڑی، شوق نے پھر ابھارا تو لبِ جاں بخش پر پہونچی . (۱۹۳۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۱ : ۱۸). [لب + جاں بخش (رک)].

---جُو کس صف(---و مع). (الف) امذ.
نہر کا کنارا ، ندی کا کنارا.
اس سرو قد کے سامنے مارے حجاب کے
گڑ گڑ گئے ہیں سرو لبِ جُو کمر کمر
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵۴).
یاد آ جاتی ہے وہ چین جبیں دیکھ کے موج
لہر سی دل میں ہمارے لبِ جو آتی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۱).
چاند ہے پھول ہیں ، لبِ جُو ہے
میرے پہلو میں دل نہیں تُو ہے
(۱۹۸۶ ، شعلۂ گل ، ۲۳۱). (ب) م ف. **لبِ دریا ، نہر کے کنارے.**
بادہ کش غیر ہیں گلشن میں لبِ جُو بیٹھے
سُنتے ہیں جام بکف نغمۂ کوکو بیٹھے
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۸۵). [لب + جُو (رک)].

---جوڑ پَراٹھے (---و مع ، سک ڑ ، فت پ) امذ ؛ ج.
(لکھنؤ) **دو روٹیوں کو اوپر تلے ملا کر بنائے جانے والے ایک خاص وضع کے پراٹھے.** لب جوڑ پراٹھے ، عام ہیں یہ سہل اور سستی چیز ہے چپاتی کے آٹے کی دو چنگیروں پر گھی لگا کے تلے اوپر رکھ کر چپکا دیتے ہیں سوکھنے پر اتار کے گھی لگاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۶۰). [لب + جوڑ (رک) + پراٹھے (رک)].

---چاٹنا محاورہ.
کسی چیز کی لذت محسوس کرنا ، دیر تک چٹخارے لینا.
حلاوت یاد کرکے تیرے لب کی
میں اپنے چاٹتا ہوں بارہا لب
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۶۷) . لب چاٹتے ہیں ، رال ٹپکتی ہے ، اوس کے شیرہ کے حلقہ بگوش غلام ہیں . (۱۸۴۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۳۹).
چٹنی ، آچار اور مُربّے لب چاٹیے، ایسے ذائقے کے
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۳).

---چَبانا محاورہ.
حسرت ، افسوس یا غصے میں خود اپنے ہونٹ کاٹنا ، ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا.
لبِ حسرت کوں میں چباتا ہوں
زخمِ غم کھا کے تلملاتا ہوں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۲).
نورِ دندان تجھے ہنس ہنس کے دکھاوے ہر دم
لب کو دندانِ تاسف سے چباوے ہر دم
(۱۸۴۷ ، جولاں (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۵۹)).
شیریں لبوں کے ہیں لبِ شیریں فدائے لب
دیکھے یہ لب تو یوسفِ مصری چبائے لب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۵).

---چَش (---فت چ) صف.
چاشنی ، سٹھاس ، ذائقہ ، مزہ.
کب مُشترِ نمک سے ہوئی تسکینِ جراحت
لبِ چش ہے نمک سار مرے زخمِ کہن کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۵) . [لب + ف : چش ، چشیدن - چکھنا سے صفت].

---خُشک ہونا محاورہ.
۱. **پیاس کا غلبہ ہونا ، تشنگی کی وجہ سے ہونٹ خشک ہونا.**
تمہارے یہ طوفانِ غم ہے سو کیا
لب خشک اور چشمِ نم ہے سو کیا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴).
میری آنکھیں روتی ہیں ناسخ اسی افسوس میں
آہ ہم تر ہوں لبِ آلِ پیمبر خشک ہوں
(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)) . ۲. **بہت زیادہ تعریف کرنا ، تعریف کرتے کرتے منھ خشک ہو جانا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دَرْیا کس اضا(---فت د ، سک ر). (الف) امذ.
دریا کا کنارا ، ساحل (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) م ف. **دریا کے کنارے ، دریا پر.**
جلوہ ہے مُجھی سے لبِ دریائے سُخن پر
صد رنگ مری موج ہے میں طبعِ رواں ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۶). ہم لوگ تو حباب لبِ دریا ، چراغ سحری، آفتابِ لبِ بام ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۲۸).
جھٹپٹا وقت ہے لبِ دریا ایک مندر میں جل رہا ہے دیا
(۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۳۵). شاہراہ پر پہنچ گیا ، یہ لبِ دریا واقع بہت کافی لمبی سڑک ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۲۳). [لب + دریا (رک)].

---دَم کس صف(---فت د) م ف ؛ صف.
جاں کنی میں ، مرنے کے قریب. جب بالکل آخری وقت آیا اور لبِ دم ہو گئے تو مرحوم نے بڑی مشکل سے بتائے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۱). [لب + دم (رک)].

---دوچار کس صف(---و مج) م ف.
کنارے پر ، منزلِ مقصود پر ، آخری مرحلے پر. دوسرے دن رات کے کوئی دس بجے ہونگے کہ اس اندر باہر کی آمد و رفت میں بہت تیزی آگئی ، میں سمجھا کہ اب معاملہ بس لبِ دوچار پر آ گیا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۳). [لب + دو + چار (رک)].

--ِ-دوختہ (---و مج ، سک خ ، فت ت) صف.
سلے ہوئے ہونٹ ؛ مراد : لب بند ، خاموش.
لب دوختۂ کشمکشِ بیم و رجا ہوں
اقرار نہ لب پر ہے نہ انکار خطا کا
(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۲۲). [لب + ف : دوختہ ، دوختن - سینا سے حالیۂ تمام].

---دوز (---و مج) صف.
لبوں کو سی دینے والا ، لبوں کو چپکا دینے والا ؛ (کنایۃً) بہت میٹھی چیز. لکھنؤ کی بالائی بڑی لب دوز کشمیری چائے ... اور شیریں ترین. (۱۹۶۵ ، کانٹوں کا پھل ، ۱۶۲). [لب + ف : دوز ، دوختن - سینا سے امر].

---راہ کس صف ؛ صف ؛ م ف.
لبِ سڑک ، سرِراہ. اور ایک مسجد محلّہ مدرسہ میں لبِ راہ بنائی جہاں ملا بہاؤالدین مدفون ہیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۱۵۷). [لب + راہ (رک)].

---ریز (---ی مج) امذ ؛ سالبریز.
بھرا ہوا ، پُر ، لبالب ، کناروں سے اوپر تک بھرا ہوا. ایک سلسلہ نہروں کا جو زیادہ تر خشک رہتی ہیں لیکن بارشوں کے زمانے میں لب ریز ہو جاتی ہیں سندھ کی مختلف شاخوں کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۸). جبرئیل آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ فلاں شخص کو حق تعالیٰ نے اپنا محبوب بنا لیا ہے پس اے آسمان کے رہنے والو! تم بھی اس کو اپنا محبوب بنا لو ... تاآنکہ اس شخص کی محبت سے خطیرۃ القدس لب ریز اور معمور ہو جاتا ہے. (۱۹۵۶ ، عبقات ، ۳۰۱).
دل معنی رنگیں سے لب ریز ہے سودا کا
اس غنچے میں بھولے ہے گلزار بہت تحفہ
(۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۷۶). [لب + ف : ریز ، ریختن - بکھیرنا].

---زَخم کس اضا(---فت ز ، سک خ) امذ.
زخم کے کنارے.
آبِ شمشیر سے محروم نہ رکھ اے قاتل
سوکھے جاتے ہیں لبِ زخم مرے تر ہو کر
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۵۳). [لب + زخم (رک)].

---زِیریں کس صف(---ی مج ، ی مج) امذ.
نیچے کا ہونٹ ؛ مراد : نیچے کا حصّہ ، کھلے ہوئے پھول کا زیریں حصّہ. تاج گل میں دو حصّے ہوتے ہیں ، جنھیں لب بالا اور لبِ زیریں کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۴۳). [لب + زیریں (رک)].

---ساحِل کس اضا(--- کس ح) م ف.
ساحل کے کنارے.
سیر دریا میں جو دیکھا یار کو غیروں کے ساتھ
میں یہ رویا نوح کا طوفان لبِ ساحل اوٹھا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱). سسلی کے دارالسلطنت پلرمو میں جو لبِ ساحل واقع تھا ، عظیم الشان بندرگاہ اور جہاز سازی کا کارخانہ تھا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۷۰).
میں نے سیکھا لبِ ساحل سے نظارا کرنا
اور ہر منزلِ انساں سے کنارا کرنا
(۱۹۵۱ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتّے ، ۳۳). [لب + ساحل (رک)].

---سڑک کس اضا(---فت س ، ڑ) م ف ؛ ظرف.
(عو) **سڑک کے کنارے پر ، سڑک سے ملا ہوا.** جن کی بیٹھک نواب کی مسجد کے شمال میں لبِ سڑک واقع ہے. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۴). لوگ اپنے اپنے کوٹھوں ، آنگنوں اور چوپالوں یا اپنی اپنی دوکانوں کے نیچے لبِ سڑک سو رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۱ : ۲۲۵). میں برلبِ سڑک کھڑا رہا اور ٹریفک کو بحال کرنے میں مدد دیتا رہا نتیجہ یہ رہا کہ اسی دن جمعہ کی نماز باجماعت حضرت بل میں ہزاروں شہریوں نے ادا کی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۱۸). [لب + سڑک (رک)].

---سُوال کُھلْنا محاورہ.
مانگنا ، طلب کرنا.
اربابِ ضبط کے نہیں کھلتے لبِ سوال
اپنا ہی خون دل ہے چمن میں غذائے گل
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۷).

--ِ-سُوال وا کَرْنا محاورہ.
رک : لب سوال کھلنا. زید جب ان کے پاس پہونچے اور لب سوال وا کیا تو دریافت کیا کہ تم کہاں سے آتے ہو ، زید نے کہا حرم مکہ سے اُن بزرگ نے کہا جاؤ تم اپنے وطن کو لوٹ جاؤ دینِ حق کا وہیں ظہور ہونے والا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۶).

---سُوفار کس اضا(---و مج) امذ.
تیر کی چٹکی ، تیر کی موٹھ کا وہ شگاف جسے تیر چلاتے وقت کمان میں پھنساتے ہیں.
ہم سراپا ہستی تھے سب تھے لبِ معشوق تیر
ہر دہانِ زخم میں دندانِ لبِ سوفار تھا
(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۱۲).
خونِ ناحق سے جمایا تھا غضب کا لا کھا
لبِ معشوق سے کچھ کم لبِ سوفار نہ تھا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۹). [لب + سوفار (رک)].

---سے لب کرنا / ملانا محاورہ (شاذ).
ہونٹ سے ہونٹ ملانا ، منھ سے منھ ملانا ، پیار کرنا . یکایک تمنائے ہم آغوشی میں... اپنے لب کو لبِ معشوق سے لب کیا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۳۹).

---سینا محاورہ.
زبان بند رکھنا ، خاموش کر دینا ، زبان پر بندش لگا دینا.

یہ سحر چہرہ فروزی سے کیا کیا گل نے
کہ سی دیا لبِ معجز بیانِ بلبل کو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۹).

ہاتھ باندھے ہوئے پھرتے ہیں یہاں دست دراز
لب سیے رہتے ہیں بیہودہ سرا وقتِ سخن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹).

سرکار لب ہی سی لوں میں بہتر ہے اس گھڑی
اس بات سے کہ جھوٹ کی بھگتوں سزا کڑی

(۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۳۵۳).

---شکایت وا کرنا محاورہ.
شکایت کے لیے لب کشائی کرنا ، شکایت کرنا. شدائد کے خلاف لبِ شکایت وا کرنا دلیل خام کاری ہے. (۱۹۷۶ ، سخن ور نئے اور پرانے ، ۳).

---شکر (---فت ش ، سک نیز فت ک) صف.
میٹھے ہونٹ والا ، شیریں لب ؛ (کنایۃً) معشوق.

چنچل چنچل چنچل تھے خوباں میں خوب ازل تھے
تس لب شکر کے جھل تھے سمدور ہوا ہے کھارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۹).

کیا خوب ہوا آج کہ وو مو کمر آیا
تھا جس کے بنا شور وو ہی لب شکر آیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۴۳).

کوئے وفا میں کون مزا زندگی کا ہے
بولے ہے مجھ سے تلخ مرا لب شکر ہنوز

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۵۵).

کیا کیا مگسِ عقل کے باندھے ہیں پر و بال
کر کر کے شکر خندہ بہم لب شکر چند

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۰). [لب + شکر (رک)].

---شکریں (---فت ش ، ک ، ی مع) امذ.
(تصوف) **ملل منزلہ اور طرق مخلفہ کو کہتے ہیں جو انبیا و رسلؑ کو بوساطت ملک حاصل ہوتے ہیں اور تصفیہ کے ساتھ ہوتے ہیں** (مصباح التعرف). [رک : لب شکر + ین ، لاحقۂ صفت].

---شمشیر کس اضا(---فت ش ، سک م ، ی مع) امذ.
تلوار کی دھار یا باڑ (جامع اللغات). [لب + شمشیر (رک)].

---شیریں کس صف نیز بلا اضا(---ی مع ، ی مع) امذ.
۱. (تصوف) **کلام بے واسطہ بشرط ادراک اور شعور کے** (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۲۱۳). ۲. **میٹھے ہونٹ ، شیریں لب ؛** (کنایۃً) **معشوق کے ہونٹ** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۳. مراد : **شیریں بیانی** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لب + شیریں (رک)].

---فرش کس صف(---فت ف ، سک ر) امذ ؛ م ف.
فرشِ زمین ، فرش کا کنارہ ، زمین ؛ زمین تک ، فرش پر. جس وقت وزیر آیا ، لب فرش تک اس کا اقبال فرمایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۳). ایک روز ہم مرزا نوشہ کے مکان پر گئے نہایت حسنِ اخلاق سے ملے لبِ فرش تک آ کر لے گئے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۰). ارکانِ انتظامیۂ ندوہ ہزآنر کے استقبال کے لئے لبِ فرش دورویہ صف باندھ کر کھڑے ہوئے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۸۳). قاضی اسلم کی عدالت میں لبِ فرش وہ رُک گیا. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۵۰۹). [لب + فرش (رک)].

---فریاد وا ہونا محاورہ.
فریاد کرنا ، دہائی دینا.

اس مصیبت میں ہے اک تُو ہی سہارا اپنا
تنگ آ کر لبِ فریاد ہوا وا اپنا

(۱۹۰۳ ، باقیات اقبال ، ۱۵۸).

ان کے آگے لبِ فریاد بھی گویا نہ ہوئے
چپ رہے ہم جو لبِ شکوہ گذاری آیا

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی (مہذب اللغات)).

---کاٹنا محاورہ.
رک : لب چبانا.

کیوں نہ کاٹیں لب اطبا مر گیا
حال پوچھا تھا ترے بیمار سے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹۶).

دیکھا جو سہائے ستم بے ادبوں کو
دریا بھی لگا کاٹنے غصے سے لبوں کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۲).

---کام امذ.
(سالوتری) **گھوڑے کا ایک مرض جس میں اس کا ہونٹ نیچے کے دانت کی جڑ سے مل کر بیر کے برابر پھول جاتا ہے** (ماخوذ: زینت الخیل ، ۷۲).

ایک لب کام ہے مرض پُر ہول
بد ہے آزار اور بڑا یہ قول

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۷۲). [لب + ف : کام (رک)].

---کشا (---ضم ک) صف.
لب کشائی کرنے والا ، اظہار خیال کرنے والا.

کیوں چمن میں بے صدا مثلِ رمِ شبنم ہے تو
لب کشا ہو جا سرود بربطِ عالم ہے تو

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۱۱). شعر و شاعری پر لب کشا ہوں تو جغا دری شاعروں کے ہوش اُڑ جائیں. (۱۹۸۹ ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۱۸۳). الاؤ کے گرد دائرہ تنگ ہونا شروع ہو گیا کہ قصہ خوان لب کشا ہوا تھا. (۱۹۹۲ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۴۷). [لب + ف: کشا ، کشادن ـ کھولنا سے صفت فاعلی].

ـــ کُشائی (ـــضم ک) امث.
بات کرنا ، زبان کھولنا ، کچھ کہنا. صفیہ نے پہلے لب کشائی کی. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۶۴). ان کے خلاف کوئی لب کشائی کی جرات نہیں کر سکتا تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۱۴). میرا لب کشائی کرنا پھول پر عطر ملنے کے مترادف. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۸۵). [لب کشاء + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کی آگ امث.
ہونٹوں کی گرمی ، لبوں کی حرارت.

وہ لب کی آگ ، وہ ماتھے کا نور کیا کم تھا
مرے جنوں کو خود اتنا غرور کیا کم تھا
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۹۵).

ـــ کھولنا محاورہ.
بولنا ، بات کرنا ، بات چیت کرنا.

گیا واں تھے ارڑاتا در تیرہ شب
او طمہاس پر کھولیا نفریں سوں لب
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۸۳).

کم بولنا ادا ہے ہرچند پر نہ اتنا
موند جائیں چشم عاشق تو بھی وہ لب نہ کھولے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۵).

کبھی لب کھول بالحن طرب خیز
سخن کو لب سے کرتے تھے گہرریز
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۹۰).

برگِ گلِ لالہ تو بھی لب کھول
کیا تو گونگی ہے او کلی بول
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۵۸).

لب عاشق بیمار یہ کھولا نہیں جاتا
دم بند مسیحا کا ہے بولا نہیں جاتا
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۷). مُردے حرفِ شکایت ادا کرنے کے لیے خدا کے سامنے دربارِ قیامت ہی میں لب کھول سکیں گے. (۱۹۲۰ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۶۵). اب ارجمند نے پہلی بار لب کھولے اور درشتگی سے بولی آپ ... اپنے یہاں آنے کا مقصد بیان کریں. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۳۹).

ـــ کُھلنا محاورہ.
رک : لب کھولنا جس کا یہ لازم ہے.

وہ لب کھلیں تو بکھر جائیں نغمہ ہائے ارم
وہ آنکھ اٹھے تو برس جائے کیفِ میخانہ
(۱۹۷۱ ، روش صدیقی (مہذب اللغات)).

ـــ گرداں صف ؛ امذ.
(کنویں ، حوض یا چشمے وغیرہ کا) باہر نکلا کنارہ. اوس وقت وہ عورت دانا اور پارسا کنویں کے لب گرداں پر آئی اور پوچھنے لگی. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۳). ایک تالاب آبِ مُصفا سے لبریز لب گرداں الماس کا بنا ہوا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۵۹). ہر طرف نہریں اور چشمے جاری لب گرداں پر ان کے گلکاری. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵). چاروں طرف لب گرداں اوس کے پختہ اور بہت یا کیزہ بنوا کے کوسوں تک ... خس و خاشا ک ... صاف ... کروا دیا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۱۲۳). ہر طرف نہر جاری تھی جس کے لب گرداں بلور کے تھے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۳۲). سنگ مرمر کا حوض جس کے چاروں طرف نہریں جس کی لب گرداں سے پانی چھلک رہا ہے. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۹). [لب + ف : گرداں - پھرا ہوا].

ـــ گزاں (ـــفت گ) صف.
ہونٹ چباتا ہوا (غصے ، حسرت یا افسوس وغیرہ سے).

وہ اس کی ترچھی نگاہیں بھری ہوئی چتون
وہ لب گزاں متبسم بدیدۂ مخمور
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن دہلوی ، ۱۲). [لب + ف : گزاں ، گزیدن - کاٹنا سے لاحقۂ فاعلی].

ـــ گُفتار وا کَرنا محاورہ.
زبان کھولنا ، بولنا ، بات کرنا.

اسی خیال میں تھا دیکھتا خدا کی طرف
کئے خموشی فکرت نے وا لبِ گفتار
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۷).

ـــ گُلفام کس صف (ـــضم گ ، سک ل) صف.
گلابی ہونٹ ؛ مراد : محبوب کے ہونٹ.

اُس نے لیا جو آئینہ میں بوسہ اپنا آپ
اللہ رے نازکی لبِ گلفام چھل گیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۲). [لب + گُلفام (رک)].

ـــ گور کس اضا (ـــو مج) صف ؛ م ف.
مرنے کے قریب.

حرف آئے نہ مسیحا کی مسیحائی پر
ہے لبِ گور یہ بیمار خدا خیر کرے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۱۹). ابوبکر کو بہت ہی ضعیف اور گویا لبِ گور پایا. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۲۳). عصمت نے ... ایک بظاہر لبِ گور کردار کو زندگی و توانائی کا مرقع بنایا ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۱). [لب + گور (رک)].

ـــ گور پُہنْچنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، جاں بلب ہونا. ایک دن حا کم کے پاس گیا اور کہا کہ میں تو اب بڑھاپے سے لبِ گور پہنچا ، مجھے قید سے رہائی دو. (۱۸۷۳ ، سخندان فارس ، ۲۷).

پہنچا ہوں لبِ گور تو میں اے غمِ الفت
اب چھوڑ کہ مجھ میں نہیں دم اور زیادہ
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۶).

ـــ گور ہو جانا / ہونا محاورہ.
قریب المرگ ہونا ، جاں بلب ہونا. اسے سخت بخار چڑھ آیا اور بخار کی بھی وہ شدت ہوئی کہ وہ لبِ گور ہو گئی. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۷۴).

ہم لبِ گور ہو گئے ظالم   تو لبِ بام کیوں نہیں آتا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۴۴).

ـــِ گویا کس صف(ـــو مج) صف.
بولنے والا ہونٹ ؛ (مجازاً) قوتِ گویائی ، نطق.

بھی ہر دم ہے زخمِ دل کو رونا
دہن پایا لبِ گویا نہ پایا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۳).

منصور کو ہوا لبِ گویا پیامِ موت
اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۱۰۵).
لبِ گویا عذابِ جاں ہے فراز جو بھی کہنا ہو سوچ کر کہنا
(۱۹۸۹ ، کلیاتِ احمد فراز ، ۱۳۹). [لب + گویا (رک)].

ـــِ لَعْل کس صف(ـــفت ل ، سک ع) صف.
۱. **لعل کی طرح سُرخ ہونٹ ؛ مراد: معشوق کے لب.**

بوسے کے بھی نہ جو کہ لبِ لعل کام آئے
پتھر ہے پھر وہ لعلِ بدخشاں ہی کیوں نہ ہو

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۱۳).

خد و خال خوبی آگیں ، لبِ لعل پان سے رنگیں
نظر آفتِ دل و دیں ، مژہ صد مضرّت افزا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).
کر دیا ہم نے لبِ لعل کو عیسیٰ مشہور اب تو بوسہ دو کوئی
ایسی باتوں کا بھی صاحب ہمیں انعام نہیں واہ وا صلِ علیٰ
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۲) . چشم جادو دیکھ کر نرگسِ شہلا شرمائے ... لبِ لعل شکر خاکی تعریف ہمرنگ محال ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٦). ۲. **(تصوف) کلامِ معشوق** (مصباح التعرف). [لب + لعل (رک)].

ـــِ لَعْلِیں کس صف(ـــفت ل ، سک ع ، ی مع) امذ.
لعل جیسے ہونٹ ، سرخ ہونٹ.

وہ رنگ ہے لبِ لعلیں کا ، چھوٹ پڑتے ہی
عقیق و لعل کا دل خون ہو گیا اے شوخ

(۱۸۷۸ ، سخنِ بےمثال ، ۳۴). گلابی رخسار ، معصومیت میں سرشار ، لبِ لعلیں ، گُل ناشگفتہ ، تل سیاہ درِ ناسفتہ ، موسیٰ کی جان حسن کی کان. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۸).
لبِ لعلیں و مرمریں سینہ صبح کی لَو، شفق کا آئینہ
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۲).

میرے محبوب ، خدا کے لیے افسردہ نہ ہو
لبِ لعلیں سے تبسم کی امانت مت چھین

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (اظہر) ، ۱ : ۹۳). [لب + لعل (رک) + یں ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــ لگانا محاورہ.
لعابِ دہن کسی چیز پر ملنا ، تھوک میں تر کرنا.

لب لگا کر ساری ڈنڈی پیل دی
پیلڑوں تک شوق سے تو ٹھیل دی

(۱۸۱۴ ، عجائبِ رنگیں ، ۱ : ۷۷). کتاب کھولی تو ورق باہم چسپاں پائے ، انگلی سے لب لگا کر اوراقِ چسپاں کو پریشان کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٦۲).

ـــِ مَعْشُوق کس اضا(ـــفت م ، سک ع ، و مع) امذ.
مراد: **پُرتکلف و مرصّع حقہ.** یکایک تمنائے ہم آغوشی میں ... اپنے لب کو لبِ معشوق سے لب کیا. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۳۹). میاں گدو لبِ معشوق حقہ ہاتھ میں لیے دم لگاتے باہر آئے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۳). حضور کوئی ایک ذات کے حُقّے تھے ، دربار میں «حسن محفل» رئیسوں کے ہاں لبِ معشوق ... محفل میں آ جاتے تو معلوم ہو دلہن آ گئی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۹۲). [لب + معشوق (رک)].

ـــِ مَعْشُوق ہونا محاورہ.
تیر کا نشانے پر جا کر سوفار تک گڑ جانا ، پورا تِیر بیٹھنا. اگر ہمارا تیر لبِ معشوق ہوا تو خوب گل چھرے اڑائیں گے. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۱۸۱).

زہگیر کا کھنچنا تھا کہ سرکش ہوئے زہگیر
ہونے لگا پیہم لبِ معشوق پر ایک تیر

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۳٦). تیرِ دعا ہدف اجابت پر لبِ معشوق ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۴).

ـــِ مَیگُوں کس صف(ـــیِ لین ، و مع) صف.
شراب کے رنگ جیسے ہونٹ ؛ سرخی مائل یا گلابی ہونٹ.
لبِ میگوں پہ جان دیتے ہیں ہمیں شوقِ شراب نے مارا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۷).

محفل میں ، میں تو اس لبِ میگوں کے سامنے
نامِ شراب لے کے گنہ‌کار ہو گیا

(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۳). [لب + مَے (رک) + گوں ، لاحقۂ صفت].

ـــِ مَرگ کس اضا(ـــفت م ، سک ر) م ف.
مرنے کے قریب. تاروں کی تھکی ماندی روشنی میں سارا شہر تاریک و لبِ مرگ معلوم ہوتا ہے. (۱۹٦۳ ، دلی کی شام ، ۱۳). [لب + مرگ (رک)].

ـــِ نازُک کس صف(ـــضم ز) امذ ؛ ج.
نازک ہونٹ ؛ مراد: خوبصورت اور دلکش ہونٹ.

ذوق جلدی مے گلرنگ سے بھر ساغرِ مُل
لبِ نازک کو ہے اس کے ہوسِ جامِ شراب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۳). [لب + نازک (رک)].

ـــِ نوشِیں کس صف(ـــو لین ، ی مع) امذ.
معشوق کے لبِ شیریں.

ناصح نہ سنیں گے لبِ نوشیں کی قسم ہے
شیریں سخنی تیری ہمارے لیے سم ہے

(۱۷۵۵ ، مفتون (غلام مصطفیٰ) (فرہنگِ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۱)). [لب + ف : نوش ، نوشیدن سے امر + یں ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ نان کس اضا ، امذ.
روٹی کا کنارہ ، روٹی کے کنارے کا ٹکڑا یا جُزو.
لبِ نان اک بار دینے لگے دمِ آب دشوار دینے لگے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۸).

چاند سے ہاتھوں سے اپنے وہ قمر دے پھینک اگر
حسنِ ماہِ نو لبِ نان گدا پیدا کرے
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۷۴).
خوراک اور پوشاک ان کی نہ پوچھو
دمِ آب حاصل نہ پیدا لبِ نان
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۱۸۲). [لب + نان (رک)].

---نہ کھولنا محاورہ.
چپ سادھنا ، خاموش رہنا. وہ جان سے گیا مگر افشائے راز میں لب نہ کھولا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۹۶).

---نہ ہلانا محاورہ.
رک : لب نہ کھولنا ، چپ رہنا ، خاموش رہنا ، بات نہ کرنا ، زبان نہ ہلانا ، اُف نہ نکالنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---وا کرنا محاورہ.
لب کھولنا ، کچھ کہنا ، لب کشا ہونا. اس نے دھیرے سے لب وا کیے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۳۸).

---و دہن (---و مع ، فت د ، ہ) امذ ؛ ج.
منھ اور ہونٹ ؛ مراد : منھ. جو لفظ اُن کے لب و دہن سے نکلتا تھا اس کی صدائے بازگشت تمام ہندوستان میں سُنی جاتی تھی. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۰۶).
لب و دہن بھی ملا گفتگو کا فن بھی ملا
مگر جو دل پہ گذرتی ہے کہہ سکوں بھی نہیں
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۳۲). [لب + و (حرف عطف) + دہن].

---و رُخسار (---و مع ، ضم ر ، سک خ) امذ ؛ ج.
گال اور ہونٹ ؛ مراد : معشوق کا چہرہ.
جانے کس رنگ میں تفسیر کریں اہلِ ہوس
مدحِ زلف و لب و رخسار کروں یا نہ کروں
(۱۹۵۲ ، دستِ صبا (نسخہ ہائے وفا ، ۱۳۲)). فن کے پس منظر میں جہاں « لب و رخسار کی نرم و نازک چاندنی » ، گیسوؤں کے خنک سائے ، نغموں اور « عشق و مستی » میں « انفرادیت » کچھ عرصے کے لیے کائنات کا دکھ درد بھلا دیتی ہے. (۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۱۴). [لب + و (حرف عطف) + رخسار (رک)].

---و عارِض (---و مع ، کس ر) امذ ؛ ج.
رک : لب و رخسار.
کس لیے سجدے میں جُھک جاتی ہیں ، کیا پاتی ہیں ؟
صبحِ دم موجِ صبا کرتی ہے کس کے لب و عارض کا طواف
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۳۶). [لب + و (حرف عطف) + عارض (رک)].

---و لہجہ (---و مع ، فت مع ل ، سک ہ ، فت ج) امذ.
اندازِ گفتگو ، لفظ ادا کرنے اور آواز نکلنے کا انداز (بولنے یا لکھنے میں) لفظوں کا استعمال اور ان کی ادائگی.
میرا سا لب و لہجہ کہاں مرغِ چمن میں
گل کتروں ہوں سو رنگ کے میں طرزِ سخن میں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۹).
روزمرہ شرفا کا ہو سلامت ہو وہی
لب و لہجہ وہی سارا ہو متانت ہو وہی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۶). میں نے آج تک انگریزوں کو بات کرتے نہیں سنا معلوم نہیں وہ کیونکر بات چیت کرتے ہیں اور ان کا لب و لہجہ کیا ہے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی (دیباچہ) ، ۱۴). وزن ، نغمگی ، موسیقیت ، زبان ، لب و لہجہ ... سب ہی کچھ شامل ہے. (۱۹۸۹ ، شاعری کیا ہے ، ۲۳). اس کا لب و لہجہ بہت ہمدردانہ ہو گیا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۷). [لب + و (حرف عطف) + لہجہ (رک)].

---ہلانا محاورہ.
بولنا ، کچھ کہنا. جب یہ سخن زبانِ مقدس خیرالبشر سے گوش کیا در جواب پر لب نہ ہلائے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۹۳).
قاصد سمجھ کہ بچ ہی گیا کشتۂ فراق
اس نے سوالِ وصل پہ گر لب ہلا دیا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۶). ایسے ملکی معاملوں میں وہ کسی کی نہیں سنتے ، میری بھی مجال نہیں کہ لب ہلا سکوں. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۴۹).
لب ہلائیں تو یہ سورج یہ قمر بھی چھن جائے
ہاتھ اٹھائیں تو دعاؤں سے اثر بھی چھن جائے
(۱۹۸۳ ، سرو سامان ، ۱۴۴).

---ہلنا محاورہ.
لب ہلانا (رک) کا لازم ، ہونٹوں کو جنبش ہونا ؛ گلہ شکوہ ہونا.
ذکرِ خالق میں لب ان کے جو ہلے جاتے تھے
غنچے فردوس کے شادی سے کھلے جاتے تھے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۷).
نظریں بھی ملیں ، کچھ لب بھی ہلے
ماتھے پہ شکن بھی اک ابھری
(۱۹۸۱ ، ماحصل ، ۳۳۶).

لُب (ضم ل) امذ.
۱. **(ہر چیز کا) جوہر ، ست ، اصل ، مغز ، گودا ، مینگ ، خالص.** ہر چیز جن عالی مدارج ارباب کے حضور میں .. جس سے مراد اس داستان کا لب مضمون ہے جو عرض کی جائے گی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸). (ح) لب (Medulla) یا گودے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳۵). مسام دار عظمی بافت کے سرخ لب سے بھرے ہونے کی بجائے کردوسی خط سے ایک کثیف سخت مادہ اسی نوعیت کا نموباب ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۹). خشبہ کے مرکزی ٹھوس ستون کے وسطی حصہ میں کعبی بافتی (Parenc Hymatous) خلئے نمودار ہوتے ہیں اس کعبی بافتی حصے کو لب (Pith) کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۳). ۲. **عقل ، دانش جو وہم و تخیل سے پاک ہو.**

علوم اوروں کو حاصل فی الکتب ہیں
مگر قاسم وہ اہلِ قلب و لُب ہیں
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۸). ۳. **(تصوف) صفتِ حیات اور تجلی روحی نیز وہ عقل جو منور ہے نور قدسی سے اور صاف ہے اوہام و تخیلات سے** (مصباح التعرف). [ع].

ـــ اللُب (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم ل) امذ.
تصوف) **مادۂ نور الہیٰ قدسی جس سے عقل تائید پاتی ہے اور بسبب اس تائید کے اوہام اور تخیلات سے مُصَفّا ہوتی ہے اور اس سے ان علوم کو ادراک کرتی ہے جو ادراکِ قلب سے برتر ہیں** (مصباح التعرف). [لب + رک : ال (ا) + لب (رک)].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف.
لب سے ڈھکا ہوا ، بافتوں سے چھپا ہوا. سیریبر و اسپائنل اعصاب تقریباً کُل کے کُل لُب پوش عصبی ریشوں سے بنے ہیں. (۱۹۳۴ ، عصبیات ، ۴). [لُب + ف پوش ، پوشیدن ـ چھپانا ، ڈھانپنا بطور صفت].

ـــ سِنّی (ـــ کس س ، شد ن) امذ.
(طب) **دانت کا گودا جو اس کے جوف میں ہوتا ہے اور اس کے اندر عروق و اعصاب ہوتے ہیں** (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ۷۳۴). [لب + ع : سن ـ دانت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ لُباب کس اضا(ـــ شد ب بکس ، ضم ل) امذ.
خلاصے کا بھی خلاصہ ، ماحصل ، مغز ہی مغز ، اصل جوہر ، اصل مقصد.
اے جوتوں سرتاج ہے سارے الوالالباب کا
شعر منج غواص کا ہے عین جیوں لُبِلُباب
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۱).
متفق ہو کے عاقلاں نے کہا
دل کوں تیرے جگت میں لُبِلُباب
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۱).
اُن کے وصفوں میں لکھے ہیں کئی کتاب
کہ ہیں وہ تحقیق میں لُبِلُباب
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقرآگاہ ، ۸). تعمیلِ ارشاد میں میں نے بہت ہی مختصر طور پر اس کے مطالب کا چربا اُتار کر ڈان کوئکساٹ کا لُبِلُباب پیش کیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱). بہترین اور وافر لُبِلُباب عورت اور مرد کے عنفوانِ شباب کا اولاد پیدا کرنے میں صرف کیا جائے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۴۲). قرآن کی دعوت کا لُبِلُباب یہ ہے کہ اگر لوگ اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیں گے ، رموزِ فطرت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو ان کی فطرتِ سلیمہ خودبخود ان کی راہنمائی باری تعالیٰ کی طرف کرے گی. (۱۹۹۳ ، اردونامہ ، لاہور ، مارچ ، ۱۳). [لب + لباب (رک)].

لَبّا (فت ل ، شد ب) امذ ؛ ج لبہ.
(خوراک) **جسم میں جگر کے نیچے اور گُردوں کے اوپر کمر سے ملا ہوا سفید رنگ کھیری کی وضع کا گوشت کا چھوٹا سا ٹکا جس کے کھانے سے پیشاب کی زیادتی اور شکر کا پیشاب میں آنا کم ہو جاتا ہے** (ا پ و ، ۳ : ۸۸). [رک : لب لبا].

لُباب (ضم ل) امذ.
(ہر چیز کا) خالص مغز (عموماً «لب» کے ساتھ مستعمل). اے حق شناسانِ لب و لُباب ، صاحبانِ کتاب ... شہادت ہو. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۱۱). [ع : لباب ـ خالص].

لُبادَہ (فت ل ، د) امذ.
جاڑے کے موسم میں لباس کے اوپر کا ڈھیلا ڈھالا پنڈلی تک لمبا جامہ ، جُبّہ ، دگلا ، فرغل (بیشتر روئی بھرا ہوا یا اُونی).
ہجر میں لاغر بدن حد سے زیادہ ہو گیا
جو شلوکا تھا ہمارا سو لبادہ ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۲). کوئی راہ گیر لبادہ اوڑھے چلا جاتا تھا. (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۵۱). جاڑوں میں یہ مسرت کم حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ میاں کی ستر پوشی ، روئی دار لبادہ کرتا رہتا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۳ : ۶). وہ لوگ جو بھاری بھرکم لبادوں میں ملبوس ہیں. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۱۸). [ف].

ـــ اوڑھ لینا ف مر ؛ محاورہ.
اوپر سے پہن لینا ، اصل حالت چھپا لینا ، اصل حُلیہ بدل لینا ، ظاہری صورت گری و آرایش کا سہارا لینا. وحدت الوجودی ہونے کی وجہ سے ان کا یہ شک تصوف کا مابعدالطبیعاتی لبادہ اوڑھ لیتا ہے. (۱۹۶۱ ، تنقید اور عملی تنقید ، ۱۰۲).
نظر والے نہیں کھاتے فریبِ رنگِ پیراہن
ہدایت کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے اگر رہزن
(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۹۵).

ـــ اوڑھنا ف مر ؛ محاورہ.
رک **لبادہ اوڑھ لینا.** تنظیم فوج کی مرکزی استخبارات کا لبادہ اوڑھ کر نمودار ہوئی. (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۲۸۱). سرگوشیوں نے حقوق کی بازیابی کا لبادہ اوڑھا پھر ... سوچیں سر اٹھانے لگیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۵).

ـــ پہنْنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : **لبادہ اوڑھا لینا.** زمین کو زیرِ بحث لا کر قدرتی سائنس کا لبادہ پہن لینا چاہیے. (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹).

لَباڑ (فت ل) صف مذ.
۱. **جھوٹا ، بےایمان ، کپٹی ، بددیانت** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **بےوفا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **بدمعاش ، بُری خصلت والا ، لُچّا لفنگا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).
[س : **लवाली** ؛ ب : **लप+चाल**].

لَباڑَن (فت ل ، ڑ) امث.
لباڑ (رک) کی تانیث (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لباڑ + ن ، لاحقۂ تانیث].

لَباڑْنا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
لُوٹنا ، چھین لینا ، قبضہ کر لینا ، ہتھیا لینا ، غصب کر لینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لباڑ + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَباڑی امذ.
۱. رک : **لباڑیا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **جھوٹ** ، **بددیانتی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لباڑ + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

لَباڑیا (فت ل ، سک ڑ) صف مذ.
جھوٹا ، **گپّی** ، **لپاٹی**.

قول اوس دروغ گو کا کوئی بھی سچ ہوا ہے
واعظ جہان بھر کا جھوٹا لباڑیا ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۵۰) . مہاراج میں ایسا لباڑیا ہوتا تو آج میری بھی اور جوتشیوں کی طرح حویلیاں کھڑی ہوتیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۲۰). ایک ہی متفنی ایک ہی لباڑیے ... کہہ رہے تھے کہ آپ گھبرائیں نہیں بابو دیا شنکر بے داغ بری ہو جائیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۸) . [لباڑی (لبڑ لبڑ (حکایت الصوت) کرنے والا) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لِباس (کس ل) امذ.
۱. **پوشاک** ، **کپڑے** ، **جامہ** ، **پوشش**.

لباسِ خسروانی کر چھندوں تے سیم بر نکلے
سراسر ناز کا لشکر برابر بہار کر نکلے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۷).

ہزاراں ثنا بر خداوند پاس
جو شہ کوں دیا ہے انے ہو لباس

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۵).

سرو سرسبز سودۂ الماس کیا جنت‌مقام تج وہ لباس

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶).

لباس اگرنی زیبا فراواں اگرہے قوتِ دل اور قوتِ جاں

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۵۲).

خجل ہے مہر درخشاں بہ ضو ہے چہرے کی
شفق لباس پہ بھولی یہ ہے بدن کا رنگ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۸).

اِدھر مکاں بنا اُس طرف مزار کھُدا
اِدھر لباس اُدھر ہے کفن کی تیاری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹). جس قسم کا لباس پہنتی تھی پھوٹ نکلتا. (۱۹۴۴ ، فتح بیت المقدس ، ۳۰). غلام حیدر وائیں نے کہا کہ جس طرح پاکستانی لباس رائج ہو چکا ہے ، اسی طرح اردو زبان بھی قومی زبان کی حیثیت سے آہستہ آہستہ رائج ہو جائے گی. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۳۴). ۲. **روپ** ، **شکل** ، **بھیس**. بُرا آدمی بڑا شیطان فرشتے کا لباس لے آتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۱).

در آئین سخن دانی تو کر ستی
سخن کوں اب لباسِ تازہ پہنا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۱). چندے اطرافِ ہندوستان میں بہ لباسِ طالب علمی بسر کی. (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۳).

نہ حور میں یہ حسن ، نہ انساں ، نہ پری میں
گویا مَلَک اترے تھے لباسِ بشری میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۰). فارسی شاعری نے سات سو برس میں سینکڑوں رنگ بدلے ہیں اور ہر زمانے میں ایک خاص لباس میں جلوہ گر ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۶۳). جوتش کی کتاب کو عربی کا لباس پہنایا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۶). ۳. **جعل سازی** (جامع اللغات). [ع : (ل ب س)].

ـــِ آخِرَت (ـــِ کس مج خ ، فت ر) امذ.
مراد : **کفن**.

مثلِ گل اپنا ہی جامہ ہو لباسِ آخرت
اے فلک ہم کو نہیں تجھ سے کفن کی آرزو

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۱). [لباس + آخرت (رک)].

ـــِ بَدَلْنا ف م.
کپڑے تبدیل کرنا ، **پہنے ہوئے کپڑے اتار کر دوسرے کپڑے پہننا** ، **پہنا ہوا جوڑا اتار کر دوسرا پہننا**.

اس پہ کچھ دیر جو لگتی تھی بدلتے تھے لباس
دیر لگنے سے بہت کرتے تھے دل میں وسواس

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۲۴).

ـــِ بَشَری کس صف (ـــِ فت ب ، ش) امذ.
بشریت ، **بشر ہونے کی صورت و کیفیت**. اس روز جس دم کہ عقل مجسم سے شرف رخصت حاصل کرکے فرودگاہ میں تشریف لایا لباس بشری جسم سے علیحدہ کیا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۷). [لباس + بشر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــِ پا ک فک اضا ؛ امذ.
(طب) **کپڑوں کے اوپر سامنے کے رُخ باندھنے کا کپڑا جو ڈاکٹر، نرس اور دائی وغیرہ اپنے اپنے کام کے وقت باندھ لیتے ہیں** (ا پ و ، ۲ : ۱۵۶). [لباس + پاک (رک)].

ـــِ پَہنانا محاورہ.
جامہ پہنانا ، **روپ دینا** ؛ **منتقل کرنا** ؛ **ترجمہ کرنا**. جوتش کی کتاب کو عربی لباس پہنایا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۶).

ـــِ خِلافَت کس اضا (ـــِ کس خ ، فت ف) امذ.
مراد : **نیابت** ، **نائب کا درجہ یا اعزاز** ، **خلیفہ ہونا**. اگر خدائے تعالیٰ تمھیں لباسِ خلافت عنایت فرمائے اور منافقین اس خلعت کو تمھارے جسم پر سے اتارنا چاہیں تو تم اسے اپنے جسم سے علیحدہ نہ کرنا تامرگ. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۲۹). [لباس + خلافت (رک)].

ـــِ دَرْویشی کس اضا (ـــِ فت د ، سک ر ، ی مع) امذ.
مراد : **درویشی** ، **فقر کا لبادہ** ، **پیری** ، **بزرگی**. ملازمت چھوڑ کر بنگالہ سے دیارِ مغرب لے جانے کے لیے عظیم آباد پہنچے اور لباس درویشی پہن کر یہیں ٹھہر گئے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۹۳۳). [لباس + درویش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ عُرُوسی کس صف (ـــِ ضم ع ، و مع) امذ.
دلہن کا جوڑا ، **سہاگ کا جوڑا** ، **شادی کے وقت دلہن کے پہننے کا لباس** ، **شہانا جوڑا**. منقش لباس عروسی کو شیشے کے ٹکڑوں سے آراستہ کیا گیا تھا. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۵۵). [لباس + عروس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔فاخِرَہ کس صف(۔۔۔کس مع خ ، فت ر) امذ.
قابلِ افتخار لباس ، قیمتی کپڑے . ہر کلی صورت مٹی کی مورت کو اشرف المخلوقات بنا کر لباسِ فاخرہ و لقد کرّمنا بنی آدم پہنایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲). ہر طرف چار زن اور مرد اور صغیر و کبیر ، لباسِ فاخرہ اور پوشاک پاکیزہ رنگ برنگ کے پہنے ہوئے ساتھ کمالِ خوری اور خوشی کے اپنے اپنے دھیان اور کام میں مشغول تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۱۱۲۵). یہ سب لباسِ فاخرہ میں میلی بھیڑیں ہیں الہ العالمین ان کی خطا سے درگزر کرنا. (۱۹۸۳ ، سرو ساماں ، ۳۶۳). [لباس + فاخر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

۔۔۔فَقْر کس اضا(۔۔۔فت ف ، سک ق) امذ.
رک : لباسِ درویشی ؛ مراد : فقر ، درویشی.

لباسِ فقر میں بھی سروری ہے ان کی غلام
کہ تاج و تخت ضروری نہیں نبیؐ کے لیے

(۱۹۷۷ ، ماحصل ، ۱۷۷). [لباس + فقر (رک)].

۔۔۔کاغَذی کس صف(۔۔۔فت غ) امذ.
کاغذ کے کپڑے ، کاغذ کا لباس ، ایران میں رسم تھی کہ داد خواہ کاغذ کے کپڑے پہن کر حاکم کے سامنے جاتا تھا.

تَظَلّم فرقِ معنی کے سبب تھا
لباسِ کاغذی بے وجہ کب تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۶). [لباس + کاغذ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔کَرْنا محاورہ.
(کسی چیز کو اپنا) ملبوس بنانا ، لباس کی جگہ استعمال کرنا.

ظاہر آرا نہ کتابوں سے ہو ، ڈر دوزخ سے
کر نہ آتش میں لباس اپنے بدن کا کاغذ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۵).

۔۔۔مَجاز کس اضا(۔۔۔فت م) امذ.
غیر حقیقی صورت ، حقیقت سے بعید ، غیر حقیقی معنی (اصلی معنوں کی مناسبت کے ساتھ).

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

(۱۹۱۲ ، بانگ درا (کلیات اقبال ، ۲۸۰)). ہمارے شاعروں کی تخئیلی شیریں دہنی بس وہیں سے لباسِ مجاز میں آتی ہیں. (۱۹۶۹ ، سات سمندر پار ، ۲۰). [لباس + مجاز (رک)].

لِباسی (کس ل) صف.
۱. **لباس (رک) سے منسوب ، لباس سے متعلق.** حضرت حوّا کی لباسی فرمائشوں کو بجا لاتے لاتے آخرکار گھبرا کر باغِ عدن سے کسی اور طرف نکل جاتے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۵۰). ۲. **بدلی ہوئی شکل و شباہت والا ، دکھاوے کا.**

اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقاں کے نزک لباسی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۶).

اے دل نہ فقیر ہو لباسی
ہاں مت ہو گدا سا التماسی

(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۱۱ ب) . ایک دفعہ کوئی شخص بہ لباسِ لباسی سادھو کے وارد ہوا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۳۷). [لباس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُباشَن (فت کس نیز ضم ل ، فت ش) امث.
لباش اور لباشہ ، لیشن ، لبیشہ ، لواشہ ، لویشن ، لویشہ ، ایک رسی ہوتی ہے کہ اس کو کسی لکڑی یا درخت میں باندھتے ہیں جو گھوڑا نعل بندی کے وقت شوخی اور بدمزاجی کرتا ہے اس کا اوپر کا ہونٹ اس رسی میں خوب مضبوط باندھ دیتے ہیں کہ عاجز اور ناچار ہو جاتا ہے (مطلع العلوم ، ۱۹۸). [ف].

لَبالَب (فت ل ، ل) امذ ؛ صف.
منھ تک بھرا ہوا ، کناروں تک پُر ، لبریز.

کیتے آب یخ سوں لبالب بھرے
کیتے غالیہ سوں شباشب بھرے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

لبالب دسے جام میں خوش گلاب
ٹپکتا ہے انجیر سوں شہد ناب

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۰).

تجھ شوق سوں مدام لبالب ہے جامِ نین
شیشے میں دل کے جوش ہے نت اس شراب کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵).

جہاں جلوے سے اس محبوب کے یکسر لبالب ہے
نظر پیدا کر اول پھر تماشا دیکھ قدرت کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۷).

ہو مۓ ناب یا شرابِ طہور
تشنہ ہوں ساغرِ لبالب کا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۵). عامر کے گلے میں باہیں ڈال دیں اسے ایک جام لبالب پلایا. (۱۹۲۰ ، جوبانے حق ، ۳ : ۳۷). سنگِ مرمر سے بنے ہوئے یہ خوبصورت ایش ٹرے ، لال لال رنگ کی پیک سے بعض اوقات لبالب بھر جاتے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۸۷).

اپنے محتاج پیالوں کو لبالب کر لے
درد کہتا ہے کہ آنکھوں کو مہذب کر لے

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۳۸) . [لب (رک) + ا (لاحقۂ اتصال) + لب (رک)].

۔۔۔بَھرْنا ف مر ؛ محاورہ.
مونہا موں بھرنا ، ٹھونس ٹھونس کے بھرنا. شیشے کی بوتلیں اور جار بچھوؤں سے لبالب بھرگئے تھے. (۱۹۶۷ ، ادبیہ ، ۱۹).

لُبان (ضم ل) امذ.
ایک طرح کا گوند جس کے جلانے سے خوشبودار دھنواں نکلتا ہے ، کنور ، لوبان. وہ ٹھیک لبان کے مانند ہے جو آگ پر جلتا ہے (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۶). لبان جس قدر چاہیں جو کوب کر کے مٹی کی ہانڈی میں بجھائیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۵).

لُبان خوشبودار گوند ہے ... جاوا سے لایا جاتا ہے ... مثل کافور آگ پر اڑ جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸). [لوبان (رک) کی تخفیف].

لُباہٹ (ضم ل ، فت ہ) امث.
لُبھانے کی کیفیت یا ادا. اس کی شکل و صورت میں ایسا بدیہی تغیر ہو جاتا ہے ... لباہٹ اور دل فریبی باقی نہیں رہتی. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۹). [لبھانا (رک) کا حاصل مصدر].

لُبانچہ کُمِینَہ (ضم ل ، فت چ ، ضم ک ، ی مع ، فت ی) امذ.
سردی کے موسم میں پہنا جانے والا لبادہ. جاڑے کے دن لبانچہ کمینہ (شاید آستین والا لبادہ مراد ہو) خرقہ کے اوپر پہنے اور اس پر دن رات میں کسی چیز کا اضافہ نہ کرے. (۱۹۸۷ ، بزمِ صوفیہ ، ۳۰۵). [لبانچہ (لباد (لبادہ کی تخفیف) + کمینہ ـ آستین والا لبادہ)].

لَبْث (فت ل ، سک ب) امث.
تاخیر ، دیر ، دیر کرنا ، ڈھیل ، سُستی کرنا.

کرے کا طفل ہو کب لک (تک) ہوس کی خا کبازی کوں
بجازی کیچ میں نا پھس نکل زیں آں نہ کر لبث

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۱ ب). [ع : لبث ـ درنگ].

لَبَد (فت ل ، ب) امذ (قدیم).
ہونٹ ، لب.

لنبا قد لنبی ناک چوڑے بُلاخ
وپسے غار کے ناد لبداں فراخ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۸).

لبد تنگ یاقوت کا ہے ایاغ
دھون ہار لالی سوں لالہ پہ داغ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۲). [مقامی].

لُبْد (ضم ل ، سک ب) صف (قدیم).
للچایا ہوا ، لبھایا ہوا ، مائل ، فریفتہ.

دل لُبد زاہداں کے صوفی و عابداں کے
لے خرقے طاعتاں کے دے مد توں وام ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳). [مقامی].

لُبْدا (ضم ل ، سک ب) امث (قدیم).
فریفتگی ، حرص ، لالچ.

دیکھا یک سکی کے کرن کی کنول
رکھے کئی بھنور چک کے لبد انول

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۷).

مجھ سوں توڑا پیا کوں لُبدا رکھی دوتن نے
ٹونا کیا نچ کئے ملنا جنجال ہونے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰). [مقامی].

لَبْدار (فت ل ، سک ب) امذ.
کیچڑ ، دلدل ، وہ مٹی جو دریا چھوڑ جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : लवध+धाल].

لُبْدانا (ضم ل ، سک ب) ف م (قدیم).
۱. مائل کرنا ، لُبھانا ، فریفتہ کرنا.

پتنگ کوں دیے کا پرت لائیا
کمل پرتوں بھونرے کوں لُبدائیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).

یہی روپ لبدائیا ہے مجے
یہی حسن بے سدھ کیا ہے مجے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰). **۲. حاصل کرنا ، اخذ کرنا ، لینا ، جذب کرنا.**

میں اس نور سوں لبدیا ہوں کیا عجب
دو جگ روشنی پایا کس نیں خبر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۸). [لبد (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُبْدان ہارا (ضم ل ، سک ب) امذ (قدیم).
لُبھانے والا ، فریفتہ کرنے والا.

نبیؐ کے صدقے عبداللہ لبدیا
کہ تیرا حسن ہے لبدان ہارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۰). [لبدان (لبدانا) + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

لَبْدَڑ (فت ل ، سک ب ، فت د) امذ.
(کاشت کاری) **لعاب دار مٹی اور پانی جس میں سے نکلنا مشکل ہو جائے ، دلدل ، کھانچا.** بعض جگہ ایسے لعاب دار مٹی و پانی مل کر ہو جاتا ہے کہ اس میں سے نکلنا مشکل ہوتا ہے اس کے نام یہ ہیں ... لبدڑ ، دلدل ، کھانچا. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۱). [لبدار (رک) کا مخرب].

لَبْدَڑا (فت ل ، سک ب ، فت د) امذ.
تلچھٹ ، گاد ، لبدڑ.

وہ سارا لبدڑا اس کو پلاوے
کہ تا اسکو وہاں سے وہ ہلاوے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳). [لبدڑ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

لُبَدْنا (ضم ل ، فت ب ، سک د) ف ل (قدیم).
فریفتہ ہونا ، مائل ہونا.

جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے
وو کچھ خارج ہے رنگ ہور باس تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

بھوں منتراں سوں پالے سنپارا سو ایک ناگ
روں روں سنپولے لبدے ہیں اس غمزہ باز کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۶). [لبدانا (رک) کا لازم].

لُبْدی (۱) (ضم ل ، سک ب) امث ؛ ← لگدی.
کسی گیلی پسی ہوئی چیز کی گولی یا پیسٹ وغیرہ ، لگدی ، رِبڑی لیپ جیسے. پکے ہوئے چاولوں اور کُٹے ہوئے شیشے کا مرکب جس سے ڈور پر مانجھا دیتے ہیں. جب تھوک مل ملا کر لقمہ کی لبدی ہو جاتی ہے اس وقت وہ زبان کی پشت پر آتی ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۳۰). کشمش گھی میں بریاں کرکے

لبدی ادرک کی گھی میں بھونیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸). چنانچہ گولیوں کے اجزا سفوف کر کے کسی مناسب برتن میں لُبدی بنالی جاتی ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۶۳). [رک : لبدڑ (بحذف ڑ) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لُبدی (۲) (ضم ل ، سک ب) صف (قدیم).
مطلوب.

جو دہن کا صورت شہ کوں دکھلائیا
سو شہ لبدی کوں سر تے لبدائیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸).[لُبدانا (رک) سے حاصل مصدر].

لَبدھ (فت ل ، سک ب) امذ.
لیا ہوا ؛ فائدہ اُٹھایا ہوا ، جیتا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---پُتْر (---ضم پ ، سک ت) امذ.
لے پالک، پسر خواندہ، متبنّٰی(جامع اللغات). [لبدھ + پُتر (رک)].

لُبدھ (ضم ل ، سک ب) امذ.
۱. **شکاری ؛ کنجوس آدمی ؛ عیّاش آدمی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
۲. **خواہش مند، لالچی، حریص** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लबध].

لَبدَھڑ (فت ل ، سک ب ، فت دھ) امذ.
غلیظ ، گاڑھا. جسم اس قدر بھدّا اور صورت ایسی ناقابلِ برداشت کہ الامان و الحفیظ ان کے چہرے کا رنگ اس قدر کثھتا اور لبدھڑ تھا گویا بہت پُرانا چکٹا ہوا کڑوا تیل جما ہوا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۶۷). [لبدڑ (رک) کا محرّف].

لَبدَھڑا (فت لِ ، سک ب ، فت دھ) امذ.
۱. **تلچھٹ ، دُرد ، بچا کچھا رقیق حصّہ** . سالن کا لبدھڑا بالوں میں ، چہرے پر اور سانگے کے کپڑوں پر لتھڑ گیا. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۵۱). ۲. **رک : لبدڑا.** چھت ، پیندا اور باہر کی دیواریں ایک لبدھڑے سے لپی ہوتی ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۶۱). اس کا پانی پھینک کے لبدھڑے کو گوندھے تو اس میں لس پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۶۲). [لبدڑا (رک) کا ایک املا].

لِبَرْٹی (کس مع ل ، فت ب ، سک ر) امث.
(سیاسیات) شخصی آزادی ، جمہوری نظام حکومت اور آزادی (پابندی کا نقیض).

لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۳۳) . لبرٹی اور سلف گورنمنٹ کو کمر قرار دیا اعلیٰ عہدوں کو وصل سمجھا اور مُسلم پالیسی کو عاشق. (۱۹۰۸ ، رقعاتِ اکبر ، ۱۳۰). [انگ : Liberty].

لِبَرل (کس ل ، سک ب ، فت ر) صف.
۱. (سیاسیات) **کھلے ذہن کا مالک ، وسیع القلب ، کشادہ نظر ، وہ شخص یا گروہ جو انفرادی آزادی ، جمہوری نظامِ حکومت اور آزاد تجارت کا حامی ہو ، جاگیرداری اور رجعت پسندی کے مقابل.** انگلستان میں دو ملکی جتھے یا فرقے ہیں جس کے نام لبرل اور کنسرویٹو ہیں. (۱۸۸۹ ، «حسن» مارچ ، ۱۵). میں یقین کرتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور ہر ایک خیال کے لوگ خواہ وہ کنسرویٹو ہوں ، خواہ وہ لبرل اور خواہ ریڈیکل سب اسی اصول کو قبول کریں گے . (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوباتِ سرسید ، ۱۸۸). لبرل فرقہ باعتبار پولیٹکل مباحث بےشک مجھے پسند ہے. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، گلدستہ پنچ ، ۲۲). لبرل گروہ جو دولت مندی کی قوت توڑنا چاہتا ہے مغلوب ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۵۲۳). بار کونسل میں ہندوستان کے لبرل سیاست دانوں اور کانگریس کے چیدہ ممبروں بالخصوص نورو جی اور گوپال کرشن گوکھلے نے ان کی آمد کو خصوصی طور پر ایک تغیر آمیز اقدام محسوس کیا. (۱۹۸۷ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۱۳) . انجم اعظمی نے ... نظم کے موضوع ، موضوع کے ساتھ ٹریٹمنٹ اور بیان و اسلوب کے سلسلے میں زیادہ لبرل رویے کا اظہار کیا ہے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۶). ۲. **فیاض ، دریا دل ، سخی ، کریم** (جامع اللغات). [انگ : Liberal].

---خَیالات امذ ؛ ج.
آزاد خیالات جو غیر جانبدار ہوں. ابّا جان کی وسیع المشربی لبرل خیالات آزاد اور بے فکر زندگی ... بُرے کردار اور شخصیت میں کھلے ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۳). [لبرل + خیالات (رک)].

---گَوَرْنْمَنْٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس مع م ، سک ن) امث.
وہ حکومت جس کی تشکیل جمہوریت کے اُصول پر ہوئی ہو ، عوامی حکومت . طریقۂ کارروائی جو نوٹ (مراسلے) میں دکھلایا گیا لبرل گورنمنٹ کی کل پالیسی کا عین الٹ تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۰۷). [Liberal Government].

---ہونا محاورہ.
آزاد خیال ہونا ، غیر جانب دار ہونا. میں دفتری اصطلاحات کے تعلق میں خاصا لبرل ہوں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۳۹).

لَبْرِیز (فت ل ، سک ب ، ی مع) صف.
لبالب ، کناروں تک بھرا ہوا ، مونہاموں ، پُر ، معمور.

بہتا تھا نہ چمناں میں چوگرد آب
او لبریز تھا جام قی تس شراب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۴).

کٹورے عمر ہماری کے اب ہو گئے لبریز
چھلک نہ جاوے ڈروں ہوں اسی سوں حکمت ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۴).

لبریز گلہ ہوں گرچہ لیکن
ہونٹھوں پہ نہ حرف کا اثر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۷).

سینہ و دل اپنا لبریز شرر ہونے کو ہے
برق سے کہہ دو کہ ہٹ جانا کہ سر ہونے کو ہے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۷۸). میں نہایت اہتمام سے اس کو

لکھنا چاہتا ہوں تا کہ اردو زبان کی ہر خوبی سے لبریز ہو. (۱۹۱۶، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۱۷) . ملت اسلامیہ کے سلسلے میں جب ان سے گفتگو ہوئی ، ان کے خیالات اور باتوں کی مسلمانوں کی زبوں حالی کے درد سے لبریز پایا (۱۹۹۰، قومی زبان، کراچی، نئی ، ۱۱). [ف].

--- کَرْنا محاورہ.
پُر کرنا ، بھرنا.

کنول کی پیالیوں کو دھول سے لبریز کرنے کو
ہوائیں جھاڑیوں کی آڑ میں گھاتیں لگاتی ہیں

(۱۹۳۶ ، شعلۂ گل ، ۲۲).

--- ہونا محاورہ.
لبریز کرنا (رک) کا **لازم**. درد کا کلام اس ضبط و انقیاد کے احساس سے لبریز ہے . (۱۹۷۶ ، سخن ور ، نئے اور پرانے ، ۳) . شفیع صاحب کے مقالے ریاضی دانوں کے مقالوں کی طرح ٹھوس اور قطعی معلومات سے لبریز ہوتے ہیں. (۱۹۹۱، صحیفہ، جولائی تا دسمبر ، ۲).

لَبْریزی (فت ل ، سک ب ، ی مع) امث.
بھرا ہوا ہونا ، بہتات ، کثرت . اگر دماغ کی جلن یا لبریزی خون کے علامات نمود ہوں تو موافق حاجت کے فصد کرنا. (۱۸۶۹ ، مطالبات بخار ، ۴۰). امیدوں سے لبریزی کا یہ حال ہے کہ ہر کام پر توقعات کا پیالہ چھلکتا رہتا ہے. (۱۹۲۷ ، حیات جوہر ، ۳۱۹). [لبریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَبَڑ (فت ل ، ب) صف.
جھوٹا ، بیہودہ بکواس کرنے والا، حسب ذیل ترکیبات میں مستعمل.
[پ : **लबड़**].

--- چَٹائی (--- فت چ) امث.
۱. **خوشامدی ، للو پتو** (جامع اللغات). ۲. **زٹل ، گپ** (جامع اللغات).
[لبڑ + چٹائی (رک)].

--- چَٹائی کَرْنا محاورہ.
خوشامد کرنا ، زٹل ہانکنا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

--- خَنْدَہ (--- فت خ ، سک ن ، فت د) صف مذ (مث : لبڑ خندی).
بے ہودہ ، جھوٹا. بھلا ایسی ویسی لبڑ خندیوں کی تو وہاں کیا دال گلتی تھی. (۱۹۱۱، قصۂ مہرافروز، ۲۸). [لبڑ + خندہ (رک)].

--- دَھوں دَھوں (--- و لین ، و لین) امث.
۱. **غُل غپاڑا ، ہنگامہ ، بدنظمی ، بلڑبازی ، افراتفری ، بے نظمی**. وہاں تو ایک لبڑ دھوں دھوں ہے کوئی کسی کو نہیں پوچھتا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۱). بارہ بجے تک تو اسی طرح لبڑ دھوں دھوں رہی اور جس وقت ان کا کثیر حصہ ختم ہوا تو مشہور طائفوں کی نوبت آئی . (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۱۰۲) . تقریر عدالت اور قانون دونوں کے حدود سے باہر ہوتی ہے ایک عجیب لبڑ دھوں دھوں ان قصوں میں ہے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۳ : ۱۰). کہیں نکل جائے تو ڈربے میں ایک مکھی بھی گھس لگانے کو باقی نہیں رہیگی. (۱۹۴۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۶۹) . ۲. **بے ایمانی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . [لبڑ + دھوں دھوں (حکایت الصوت)].

--- سَبَڑ (--- فت س ، ب). (الف) صف مث.
۱. **بغیر جی لگائے کام کو نمٹانے کی خاطر جلد جلد کرنا ، بدنظمی ، کسی کام کا جلد اور بدنظمی سے کرنا**. اگر بال بچوں والی ہے تو ایسا لبڑ سبڑ نہ کرے کہ ایک ہاتھ سے لڑکے کو آب دست دلوائے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا پکائے . (۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۳۶) . سمجھ کر پڑھو اور عمل کرو ، کسی کتاب کو لبڑ سبڑ گنتی گنانے کو پڑھ لینا ... اس سے کچھ فائدہ نہیں. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۳۱). (ب) م ف. **بھونڈے پن سے ، بدسلیقگی کے ساتھ ، بلا غور و خوض**. لوگ اس کو سرسری طور پر جلد جلد لبڑ سبڑ پڑھ ڈالتے ہیں. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۷۵). کام ... اوپری دل سے نہ کرو نہ اس طرح کرو کہ سر سے بلا ٹال دی یا کام کو لبڑ سبڑ کرکے الگ کھڑی ہو گئیں . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۳). [لبڑ + سبڑ (تابع)].

لَبْڑا (فت ل ، سک ب) صف مذ ؛ ــــ لبڑ ہتھا.
وہ شخص جو بائیں ہاتھ سے کام کرے ؛ کھبا ؛ وہ شخص جو کھانے پینے کی چیزوں کا حریص ہو ، جھوٹا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات). [لبڑ (رک) + ا، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لَبْڑُو (فت ل ، سک ب ، و مع) صف مذ.
بیہودہ گو ، جُھوٹا (دربائے لطافت ، ۱۰۳). [لبڑ (رک) + وُ ، لاحقۂ صفت و فاعلی].

لَبْڑو (فت ل ، سک ب ، و مج) صف مث.
بیہودہ گو ، جھوٹا ، گپّی.

میری کوکا جو ہے یاروں ہٹی
تو وہ اک لبڑو ہے پیاروں ہٹی

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)). [لبڑ (رک) + و ، لاحقۂ صفت تانیث].

لِبْڑی (کس ل ، سک ب) امث.
(جوتا سازی) **ایک قسم کی گھٹیا چپل ، گھٹیا قسم کی بھدّی جوتی جس میں کھیر نہ ہو**(ا پ و ، ۲ : ۲۲۳). [مقامی].

لَبْس (فت ل ، سک ب) امذ.
(تصوف) **وہ صور عنصریہ جن کے ساتھ حقائق روحانیہ ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے ، ولو جعلناہ ملکاً لجعلناہ رجلاً للبسنا علیھم ما یلبسون (حاشیہ اور اگر ہم رسول کرتے فرشتہ البتہ کرتے اس کو کسی مرد کی صورت پر اور ان پر شبہ ڈالتے جو شبہ وہ لوگ کرتے ہیں) اسی جگہ سے ہے کہ حقیقت حق تعالٰی کی صور انسانیہ کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے** (مصباح التعرف). [ع : لبس ــ پوشاک پہننا].

لُبْس (ضم ل ، سک ب) امذ.
سِلا ہوا کپڑا وغیرہ جسم پر ڈالنے کا عمل ، پہننا ، پوشاک پہننا. ایک روایت میں تجویز کیا ہے لبس اوس (غیر معصفر لباس) کا بیوت اور سراوٗں میں اور مکروہ رکھا ہے کہ محافل اور اسواق میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۱). [ع].

لَبْکا (فت ل ، سک ب) امذ (قدیم).
عادت ، چسکا ، چاٹ ، لت ، دھت.

بے صید ذبح کر وہ کھاتا نہیں ہے گوشت
لبکا ہے اوس کے سگ کو بھی رزقِ حلال کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۴۴).

دھیان اس بوسۂ لب کا نہ گیا
لب پہ جان آئی پہ لبکا نہ گیا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۳۲).

مگر کیا اس سے ہو شکر ایسے رب کا
جسے کفرانِ نعمت کا ہو لبکا

(۱۸۷۷ ، ابر کرم ، ۲۷). [لپکا (رک) کا محرف].

لَبْلاب (فت ل ، سک ب) امث.
عشق پیچہ ، عشقہ ، امر بیل ، چاندنی بیل. ترنجبیں اور املی اور لبلاب اور جو کہ مناسب وقت ہو اس کے استعمال سے طبیعت کو ملایم کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۸). لبلاب : اس کو حبل المساکین اور عشقہ اور طموس بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۶). ایک روئیدگی ہے ، دو قسم کی ہوتی ہے ، چھوٹی قسم کو عشق پیچہ کہتے ہیں اور بڑی قسم ہندی میں چاندنی بیل کہلاتی ہے اور یہی لبلاب کے نام سے پکاری جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۴۰).

ہے طوقِ گلو جَعدِ مُشکین جُعدہ
یہ لبلاب پیچاں ہے دم گھٹ رہا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۷۱). [ع : (ل ب ب)].

لَبْلَب (فت ل ، سک ب ، فت ل) صف (مث : لب لبی).
۱. **کم عقل ، بے وقوف.**

اس لب لبی کی بات تو لب لب سنا کر ہاشمی
کی کا کرے گا فخر کوں کیا بختور میرے میں گوش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۴).

کیا تصوف تھا خلافِ شرع مذہب ہی کا نام
ان دنوں کی طرح کیا منوق تھا لبلب ہی کا نام

(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۳۲). ۲. **چپچپاہٹ ، لسلساہٹ ، چیپ** (جامع اللغات). ۳. **سنگ دان ، پتھری** (ماخوذ : جامع اللغات).
[ب : लबलब ؛ س : लिप].

لِبْلَبا (کس ل ، سک ب ، فت ل) صف مذ (مث : لبلبی).
۱. **لیس دار ، چپکنے والا ، چپدار** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **لچکدار** (فرہنگ آصفیہ). [لبلب + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لَبْلَباہَٹ (فت ل ، سک ب ، فت ل ، ہ) امث.
لیس ، چپک ، چسپیدگی ، لچک. پیر کے نیچے ٹھنڈی سی لبلباہٹ کے احساس نے کراہت کی ایک لہر اس کے بدن میں دوڑا دی. (۱۹۶۸ ، ماہ نو ، کراچی ، مارچ ، ۳۸). [لبلبا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

لَبْلَبَہ (فت ل ، سک ب ، فت ل ، ب) امذ ؛ ← لبلبا.
چیپ دار ، لیس دار ، چپکنے والا ؛ (طب) معدے اور ڈیوڈینم (آنت کا ایک حصہ جو معدے کے ساتھ ملا ہوتا ہے) کے درمیان مسریق میں واقع غدہ جس کی نالی ڈیوڈینم میں کھلتی ہے ، پیٹ کے نیچے کا ایک غدود ، عنق الطحال. بعض صاحبوں کے نزدیک لبلبہ کے فعل کے فتور کے باعث یہ مرض لاحق ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۴۹۱). یہ معدہ ، جگر ، لبلبہ ، امعا وغیرہ کی حرکات عضلی پر مشتمل ہے. (۱۹۱۴ ، فلسفۂ جذبات ، ۴۸). اکثر فقریوں میں لبلبہ بھی موجود ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۶۳). انہضامی غدود : یہ تعداد میں دو ہیں یعنی جگر اور لبلبا یا پینکریاز. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۵۴). [پ : लिप + [illegible]].

لَبْلَبی (فت ل ، سک ب ، فت ل) صف.
لبلبہ (رک) سے منسوب یا متعلق. معائی مشمولات کی زیادہ قلویت اسی لبلبی افراز کی جو کہ پہلے سے مفرز شدہ ہوتا ہے کارکردگی کو بڑھا دینے کا رجحان رکھتی ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۸). لبلبی عرق ... یہ لبلبہ سے خارج ہوتا ہے اور لبلبی قنات کے ذریعہ جو جینیم میں آتا ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۵۸). [لبلبہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

لِبْلِبی (کس ل ، سک ب ، کس ل) امث.
۱. **ہر وہ کھٹکا جسے دبانے سے کوئی چیز حرکت میں آئے خصوصاً بندوق وغیرہ کی کمانی ، گھوڑا (جس کے دبانے سے گولی چلتی ہے).**

یہ طپنچہ مجھے عنایت ہو
نہ پڑے ہاتھ لبلبی ہی تو ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۶۰). یہ گھوڑا پھیر کر الگ ہو رہے اور فوراً لبلبی پر ہاتھ تھا ، دائیں نشانہ خالی گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۸۰). گھوڑوں کی کمانیں جن میں لبلبی بھی شامل ہے ، مختلف اقسام کی ہوتی ہیں. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ با فرہنگ ، ۷۵). آپ نے کبھی یہ غور کیا کہ یہ چھتری ... آخر ہے کیا ... کپڑے کے لیے اب کالے گورے کی قید بھی نہیں رہی اس کے علاوہ ایک کھٹکا یا لبلبی ڈنڈی میں پیوست. (۱۹۶۷ ، انشائیے ، ۳۳). جنگل میں شیر دور کھڑا دھاڑ رہا تھا میں نے بندوق کو مضبوطی سے تھام کر نشانہ لیا اور لبلبی دبا دی. (۱۹۸۹ ، دریچے ، ۸۶). ۲. **(گھڑی سازی) گھنٹے کے لنگر کو متحرک رکھنے والا پرزہ** (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۱۷۰). [لب لب (حکایت الصوت ذہنی) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَبْلُوس (فت ل ، سک ب ، و مع) صف.
بے حیا ، بے شرم ، بے وقوف ، ننگا.

شاد آسا ہے ، اسے بھی بوسۂ لب کی ہوس
بوالہوس بھی اے شکر لب ایک ہی لبلوس ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۲). [مقامی].

لَبَن (فت ل ، ب) امذ.

دودھ. شہد پور لبن کا چشمہ ... اس رخسار کے گزار میں پایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۱).

موج نہر لبن گلشن جنت کہیے
نظر آتا نہیں موئے کمر یار سفید

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۷۲).

انہار ہوں لبن کی اقطار یاسمن کی
ہو رنگ و بو چمن کی کر کشت زار دیکھیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۳۱).

چشمۂ حیوان و جوئے زنجیل
خمر و لبن ، نیشکر و انگبیں

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۴). [ع : اسم بر وزن فعل].

لَبْنا (۱) (فت ل ، سک ب) امذ.

(آب کاری) وہ برتن جو سیندھی یا تاڑ کے درخت میں مد (رس) جمع ہونے کو باندھا جائے (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۹۴). [لبنی (رک) کا مکبّر].

لَبْنا (۲) (فت ل ، سک ب) امذ.

بچے کی پیدائش کے دو تین دن بعد تک پستانوں سے دودھ کی بجائے دودھ کی مانند ایک رطوبت خارج ہوتی ہے جسے لبنا کہتے ہیں (گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۲). [لبن (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لُبْنَہ (ضم ل ، سک ب ، فت ن) امذ.

ایک آلہ منقسہ. فن ہیئت میں اون کو آلات منقسہ مثلاً لبنہ و اصطرلاب سے کام لینے کی ترغیب دلائی . (۱۹۱۰ ، معرکہ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۴). [ف].

لَبْنی (فت ل ، سک ب) امث.

مٹی کی چھوٹی سی ٹھلیا یا ہدھنی جو کھجور یا تاڑ کے درخت میں باندھ دیتے ہیں تاکہ اس میں رس رس کر عرق جمع ہو جائے.

چڑھاتے نشے میں نیزوں پر اپنے عاشقوں کے سر
نئی صورت کی تم نے لبنیاں باندھی ہیں تاڑوں میں

(۱۸۷۴ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۶۸). جن درختوں سے سیندھی لی جاتی ہو ان پر چڑھ کے سیندھی کی لبنی اتارنا اور دوسری لبنی چڑھانا. (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۸۳). راجو نے ایک سانس میں تاڑی کی لبنی ختم کر دی اور دیر تک بیٹھا ہونٹ چاٹتا رہا. (۱۹۷۴ ، زندگی کا میلہ ، ۱۱۶). [مقامی].

لَبْنیاں چھانْٹنا محاورہ.

تاڑ وغیرہ کے پیڑوں میں بندھی لبنیوں سے تاڑی یا سیندھی پینا. میں بھی لبنیاں چھانٹتے چھانٹتے چوکڑی بھولا . (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۵۳).

لَبو (فت ل ، و مع) صف (قدیم).

ٹھیک. ہمیں تو بہوت سند سوں باٹ سنوارے اتال چل لبو باٹ چلنہارے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵). [مقامی].

لُبُوب (ضم ل ، و مع) امذ.

(طب) خاص مقرر طریقے سے بنائی ہوئی معجون جس میں بیشتر مغزیات ہوتے ہیں. روغن لبوب سبعہ سر پر مالش کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۱). وہ اسی پر سفوف ملین پھانکتا ہے ، لبوب کبیر استعمال کرتا ہے اور ان کے نتائج بھی بھگتتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۶۲). [لب (رک) کی جمع].

لَبوں (فت ل ، و مج) امذ ؛ ج.

لب (رک) کی جمع ، حسب ذیل ترکیبات میں مستعمل.

---پَر آنا/ہونا محاورہ.

زبان پر آنا ، ہونٹوں پر آ جانا ، اختتام تک پہنچ جانا.

زبان ہلاؤ ہو جائے فیصلہ دل کا
اب آ چکا ہے لبوں پر معاملہ دل کا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۴۵).

---پَر تَبَسُّم کھیلْنا محاورہ.

ہونٹوں پر مسکراہٹ ہونا. آج تم سب کے لبوں پر تبسم کیوں کھیل رہے ہیں. (۱۹۴۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۴۷).

---پَر جان اَٹَکْنا ف مر ؛ محاورہ.

جان بلب ہونا ، مرنے کے قریب.

لبوں پر جان اٹکی ہے تمہاری ترش روئی سے
کھٹائی میں پڑے رہتے ہیں جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

(؟ ، عاشق (مہذب اللغات)).

---پَر جان آنا محاورہ.

۱. مرنے کے قریب ہونا ، جانکنی کی حالت ہونا.

اوس نے تو بے پروائی بہت کی ہم نے بھی ایسی غیرت کی
جان لبوں پر آئی پر اوس کو آنے کا نہ پیام کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶).

تسلیم کے لبوں پہ سر شام جان رہی
اب تک فراق یار میں جیتا رہا غلط

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۶۴). **۲. نہایت تنگ ہونا ، عاجز ہونا** (ماخوذ: جامع اللغات).

---پَر دم آنا محاورہ.

مرنے کے قریب ہونا ، نزع کے عالم میں ہونا ، آخری سانس ہونا.

دیکھنا ضبط ہمارا کہ دم آیا لب پر
وہ جو دل میں تھا نہ منہ پر کسی عنواں آئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).

خدایا لشکر اسلام تک پہنچا کہ آ پہنچا
لبوں پر دم بلا ہے جوش خوں شوق شہادت کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲).

پان وہ کھاتے ہیں میں تھوکتا ہوں غم سے لہو
اون کے ہونٹوں پہ ہے سرخی مرے لب پر دم ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۵). ان کا ہوا بُرا حال ، ایسا کہ لبوں پر دم آ گیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۱۹).

---پر سُرخی آ جانا محاورہ.
خوش ہو جانا ، مسرور ہو جانا (مہذب اللغات).

---پر لا کھا ہونا محاورہ.
ہونٹوں پر مسّی کی دھڑی یا پان کی تہہ جمنا.

وہاں ہے آنکھ میں سُرمہ یہاں ہے خاک میں ملنا
وہاں لا کھا لبوں پر ہے یہاں جینے کے لالے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۵۲).

---پر مُسکُراہَٹ کھیلنا محاورہ.
ہونٹوں پر مسکراہٹ آنا. اس کے چہرے پر بشاشت اور لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳۰).

---پر مِسّی لَگانا ف مر ؛ محاورہ.
مسّی لگا کر ہونٹوں پر دھڑی جمانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---پر مُہرِ سکُوت لَگْنا محاورہ.
خاموشی چھا جانا ، کسی بات کا جواب نہ دینا. اس جواب کے بعد سب کے لبوں پر مہر سکوت لگ گئی.(۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۱۰۷). میرے لبوں پر مہر سکوت لگ گئی میں کچھ بھی نہ کہہ سکی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۲۱).

---پر مُہر لَگ جانا محاورہ.
زبان بند ہونا ، کچھ نہ کہنا. اس نے اپنے عشق کا اظہار تک نہیں کیا ... اس کے لبوں پر مہر لگ جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، یورو کریٹ ، ۷۰).

---پر مُہر لَگْنا محاورہ.
خاموشی اختیار کرنا ، کچھ نہ کہنا. «مُرلی کے ہم کون لگتے ہیں جو وہ ... وہ ...» ان کے لبوں پر مہر لگ گئی ، انھیں خاموش پا کر فرمائش کی «ایک چائے کی پیالی بنا کر تھرماس میں ڈال سکتی ہیں»؟ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۶).

---پر ہونا محاورہ.
اختتام پر ہونا ، کنارے پر پہنچنا (جامع اللغات).

---تک آنا محاورہ.
دم کا لبوں تک آنا ، نزع کی حالت ہونا ؛ گلہ شکوہ زبان پر آنا.

تم نے نگو لطف سے رکھ لی ادب کی شرم
ورنہ لبوں تک آ ہی چکا تھا گلا ابھی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).

یہیں سے رنگِ رُخِ روزگار بدلے گا
کتھائیں دل کی بالآخر لبوں تک آئی تو ہیں

(۱۹۵۱ ، شعلۂ گل ، ۲۱۳).

---سے پُھول جَھڑْنا محاورہ.
خوش مزاجی کا مظاہرہ ہونا ، ہنس کے بات کرنا.

لبوں سے پھول جھڑتے ہیں ,تکلّم اس کو کہتے ہیں
کرے دم بند غنچوں کا تبسم اس کو کہتے ہیں

(۱۸۲۷ ، کلیات پروانہ ، ۳۲۰).

لَبَّہ (فت ل ، شد ب بفت) امذ.
تالو. جس جانور کو ذبح کرنا اختیار میں ہے اس کا ذبح تو یہی ہے کہ حلق اور لبّے کو کاٹ دیا جائے.(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۶۰). موخرالذ کر کو لَبّہ یا نخاع (Medulla) کہتے ہیں. (۱۹۷۹ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۹۹). [مقامی].

لَبّہ دار (فت ل ، شد ب بفت) صف.
جس میں پھندنا لٹکتا ہو. لوگوں کی ٹوپیاں چھینتے اور کلاہ لبہ دار زبردستی سر پر اوندھا دیتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۹). [لبہ (مقامی) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

لَبی (۱) (فت ل) امث.
گنے کا اُبلا ہوا رس یا شیرہ جس سے گڑ شکر وغیرہ بناتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [مقامی].

لَبی (۲) (فت ل) صف.
لب (رک) سے منسوب یا متعلق. اس کے نزدیک مضمون کے تین گروہ ہیں : لبی ، دندانی ، حلقی.(۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۶۵).اردو میں جن آوازوں کا تعین ہم حرفوں کے لحاظ سے کرسکے ہیں وہ اس طرح ہیں ہونٹوں سے پیدا ہونے والی آواز لبی (Labial) ، ب پ. (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۱۵۶). [لب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُبّی (ضم ل ، شد ب) صف.
جس سے لعاب نکلتا ہو ، لیس دار. عصبی ریشے دو قسم کے ہوتے ہیں «لبی اور غیر لبی». (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۱۹). پائینس کے تنے میں وعائی حزمے نزدیک واقع ہوتے ہیں اس لئے ان کے درمیان واقع ہونے والی لبی کرنیں نہایت تنگ ہوتی ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱۸) . اس سے تجلی ساختیں مثلاً دماغ اور لبی نالی (Medullarytube) بنتی ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۳۳). [لب + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَبّے آنا محاورہ.
تالو کا سوج جانا (نوراللغات).

لَبِیب (فت ل ، ی مع) صف.
۱. دانا ، عقلمند مرد ، سوجھ بوجھ والا ، ذہین ، سمجھدار.

رکھ اتالیق نوکر اور ادیب
ہم معلّم ہر ایک فن کے لبیب

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۹۰).

اس سے پھر پوچھوں گا میں حالِ طبیب
یوں کہے گا ہے فلانا وہ لبیب

(۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۱). محمد مذکور عارف اور کامل اور ادیب اور عنایتِ ازلی سے لبیب اور نیک تدبیر مشہور ہوا.(۱۹۳۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹). اے میرے حبیبِ لبیب تمھیں بہت جلد اللہ بھی یاد کرنے والا ہے ، کچھ تیاری ، کچھ اہتمام وہاں کے لئے بھی کر رکھا ہے؟ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۶). آپ حبیب بھی ہیں اور لبیب بھی. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۲ : ۱۳۰). **۲. خالص ، کھرا.** خدائے عزوجل نے اپنے

حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ... بعفو و آموزش گناہوں اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہے (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۲).

نگہِ شوق اس پہ جا ٹھہری کہ یہ تھا نامۂ حبیبِ لبیب

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱۰). [ع : (ل ب ب)].

لَبیدا / لَبیدَہ (فت ل ، ی مج / فت د) امذ.
۱. **سونٹا ، لٹھ (عصا سے چھوٹا) موٹا ڈنڈا.**

اِعلام لے قضا کا جب آ فنا پکاری
پھر محکمہ ، نہ جھگڑا ، قاضی رہا نہ مفتی
کوزا لبیدہ دزہ در پر ہوا ، تو پھر کیا؟

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۸۶). دن دہاڑے لبیدا لیے تو ہمیشہ پیچھے پھرتے تھے ، بالفعل رات کے وقت سرچ لائٹ سے چڑیوں کو چوندھیا لیتے ہیں پھر فیر کر دیتے ہیں. (۱۹۲۵، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۶ : ۱۰) ۲. **مال و اسباب، آدمی اور جانور جو سفر میں ساتھ ہوں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : लबेदा ؛ س : लाव्य].

لَبیر (فت ل ، ی مج) امث.
کپڑے وغیرہ میں پھٹنے کا نشان ، شگاف ، لمبی دھجی ، لمبا چیتھڑا ، لیر. کسی کی کرتی نچ گئی تو کسو کے لہنگے میں لبیر ... اور دوپٹے تو دونوں مرداروں کے گلہری کا گودڑ ہو گئے تھے. (۱۹۲۹ ، گناہ کا خوف ، ۱۱۸). کہیں پوستین کے ٹکڑے کہیں لبیریں سب میلے گندے پسینے سے تر پہنے ہوئے ہے. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۷۷). ہم جمع کی حالت میں لبیریں بولتے ہیں نہ کہ لبیریاں یعنی لبیرا کا الف نکال کر لبیر بنایا. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۱۲۵). [مقامی].

لَبیرا (فت ل ، ی مج) امذ.
(کپڑے وغیرہ کا) چیتھڑا ، دھجی. فاطمہ کوٹھری سے باہر آئی تو کرتے کے اندر کوئی چیز لبیرے کی طرح لٹک رہی تھی. (۱۹۶۸ ، فنون ، اپریل ، ۳۷). [لبیر + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لَبیری (فت ل ، ی مج) صف.
(کپڑا وغیرہ) پھٹا ہوا ، چیتھڑے ، چاک چاک (واحد جمع دونوں مستعمل). جلے کے جاڑے میں لبیریاں دوپٹہ سر پر ڈال سوں سوں کرتی بھرے مہماں میں جا اتری. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۷). بچوں کی گت یہ تھی کہ لبیری کرتے ، جھیری پاجامے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۸۰). گو کپڑے چکٹ اور لبیری ہیں مگر منہ پر پھول پن برس رہا ہے. (۱۹۳۵ ، خدائی راج ، ۳۳). [لبیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَپڑے ، پَھٹا ہوا ٹاٹ ، جَنَم نہ دیکھا بورِیا سپنے میں آئی کھاٹ کہاوت.
کوئی نہایت مفلسی کی حالت میں محلوں کے خواب دیکھے تو کہتے ہیں. دوسروں کی نئی کمائی پر ان کا گزران تھا ... لبیری کپڑے ، پھٹا ہوا ٹاٹ جنم نہ دیکھا بوریا سپنے میں آئی کھاٹ ، دونوں میاں بیوی دس روپیوں کے واسطے مرتے مر گئے اور منجھلے ماموں جان نے نہ دیے. (۱۹۱۷، طوفانِ حیات ، ۳۷).

لَبیرے (فت ل ، و مج) امذ.
لبیرا / لبیری (رک) کی جمع ؛ حسبِ ذیل ترکیبات میں مستعمل. لبیریاں لگائیں اور لیتھڑے پہنے چکیاں پیسیں اور چیتھڑے اوڑھے لیکن ان معصوموں کو کلیجہ سے جدا نہ کیا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰۲).

---اُڑانا ف م ؛ محاورہ.
(کپڑا وغیرہ) پھاڑ کر / کے دھجی دھجی یا چیتھڑے چیتھڑے کر دینا. رضیہ کی ماں کے برقعے کی لبیریاں اڑا دیں. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۹۸).

---لَگانا محاورہ.
رک : **لبیرے اُڑانا.** لبیریاں لگائیں اور لبیرے پہنے ، چکیاں پیسیں اور چیتھڑے اوڑھے لیکن ان معصوموں کو کلیجہ سے جدا نہ کیا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰۲).

---لَگْنا ف م ؛ محاورہ.
(لبیرے / لبیریاں یا لبیریں لگانا (رک) کا لازم. ننگے پاؤں ، پھٹی ہوئی اور لبیریاں لگی ہوئی جانگیا پہنے پھنے کی گلی لنگر سر کے گرد پھراتے آ رہے تھے. (۱۹۲۸، باتوں کی باتیں ، ۳۰). روٹیوں کو ترسو گے ، کپڑوں کے لبیرے لگ کر بچے ننگے ہو جائیں گے. (۱۹۵۰ ، پریوں کی ہنڈیا ، ۱۵۰).

لَبَّیک (فت ل ، شد ب ، ی لین) کلمہ ایجاب.
۱. (اً) **(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) تیری بارگاہ میں ، تیرے حضور حاضر ہوں، کھڑا ہوں، آپ نے پکارا تو میں آگیا پکارنے کا تعظیمی جواب آپکی خدمت میں بار بار حاضر ہوں (مخدوم یا آقا کی خدمت میں) نہایت ادب سے اپنے کو پیش کرتا ہوں ؛ حج کا احرام باندھنے کے بعد سے حج کے ارکان پورے کرنے تک حاجی اس کا ورد کرتے ہیں اور عمرے کا احرام باندھنے کے بعد بھی کہتے ہیں لبیک اللھمّ لبیک.**

بانگِ ناقوس ہوئی شیخ کو لبیکِ حرم
بخدا جب بُتِ غارت گرِ ایماں نکلا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۳). لبیک اس مقام پر دم بدم کہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۱).

لبیک زن رواں سوئے بیت الحرم ہوا
یاں تک کہ داخلِ حرمِ محترم ہوا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۶).

یا صنم بھی کوئی چُپکے سے وہاں کہتا ہے
شورِ لبیک جہاں اہلِ حرم کرتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۳۳). حج کے وقت مسلمان جو ہر قدم پر لبیک کہتے چلتے ہیں یہ وہی ابراہیمی الفاظ ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۳۵). (اا) **(جوابِ ندا میں) ہاں ، جی ، بھلا.**

کوئی حاضر جواب اے دل کہاں ثانی ہمارا ہے
کہا ہے قبر میں لبیک جب اس نے پکارا ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۸). جو شخص آپ کو پکارتا اوس کے جواب میں لبیک فرماتے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷).

رفیقِ اعلیٰ کو پکارا ، رفیقِ اعلیٰ کے لبیک کہی (١٩١٣ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٢٣). (iii) **خیر مقدم کرتا ہوں ، آئیے ، تشریف لائیے.**

جائے طرفِ گورِ غریباں جو وہ قاتل
لبیک کا شور اٹھے مزار شہدا سے

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٢٣١). فردوسی جب پیدا ہوا تو اس کے باپ نے خواب میں دیکھا کہ نوزائیدہ بچے نے کوٹھے پر چڑھ کر نعرہ مارا ، اور ہر طرف سے لبیک کی صدائیں آئیں. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ٩٤). ٢. **جی ہاں ، ٹھیک ہے ، منظور ، قبول.**

کہہ کے لبّیک مغفرت دوڑے توبہ عاصی کرے اگر دل سے

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٩٤). اظہارِ خدمت و امتثال اس کے لیے لبّیک لبّیک کے نعرے بلند کیے. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ١٦). مریض نے کہا ، اس ایذا سے تو موت اچھی ڈاکٹر صاحب نے فوراً لبیک کا نعرہ مارا. (١٩٣٣ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ١٧ ، ١٠ : ١٠). اس صدا پر سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں ایک نام اس کا بھی تھا. (١٩٤٣ ، حیاتِ شبلی ، ٣٠٥). ٣. **جوابِ سلام میں بجائے وعلیکم السلام.**

پہلے مینا سے کر سلام علیک
پھر شہزادی سے سنی لبّیک

(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ٩٢). [لبیک الھم لبیک (رک) میں حاضر ہوں اور پھر حاضر ہوں کی تخفیف].

ـــ کَہنا ف ل ؛ محاورہ.
١. **حج یا عمرے کے دوان میں تلبیہ (لبیک اللّٰھمّ لبیک) پڑھنا.** سحری کھا کر فارغ ہوئے تو «لبیک اللھم لبیک» کہتے ہوئے یہ غلام اس آقا کے دربار کو چلے جو سب کا آقا ہے. (١٩٩٢ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ١٦). ٢. **ساتھ دینا ، مدد کرنا.** انھوں نے اس اپیل پر بلا ہچکچاہٹ لبیک کہا. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٢١٣). ٣. **ساتھ ہو لینا (خصوصاً ملک الموت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جانا).** ١٦ اگست ١٩٦١ء کو ان کی روح نے داعی اجل کو لبیک کہا. (١٩٩٢ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ٣٨).

لَبّے مارْنا محاورہ.
زور زور سے بکٹ بھر کے جلد جلد کوئی چیز اُٹھانا ، بڑے بڑے لقمے جلدی جلدی کھانا. خلیفہ نے مسکرا کر کہا ، تم تو ایسے بڑے بڑے لبّے مار رہے ہو کہ ... شاید اس کے باپ نے کبھی تمہارے سینگ مارا ہوگا جو تم اس کا انتقام اس بکرے کے ساتھ آج لے رہے ہو. (١٩٢٥ ، حکایاتِ لطیفہ ، ١ : ٢٦).

لَبیں (فت ل ، ی مج) امث ؛ ج.
١. **دونوں ہونٹ ، جیسے لبیں بند ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). ٢. **موچھوں کے بال جو ہونٹ کے کنارے پر ہوتے ہیں اور کٹوائے جاتے ہیں** فرق صرف اتنا کہ لبیں دراز تھیں. (١٩٠٧ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ٩٩). گھنی داڑھی اور لبیں کتری ہوئی. (١٩٣٨ ، انشائے ماجد ، ٢ : ٣١٠). لبیں ترشی ہوئی تھیں اور مونچھیں شرعی اور چھوٹی چھوٹی تھیں. (١٩٣٦ ، آگ ، ٢٣). [لب (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

ـــ باندْھنا محاورہ.
چُپ سادھنا ، خاموش ہونا.

تم نے تو ابھی دل سے کیا قتل ہے مجھ کو
بیٹھے لبیں باندھ کے باہر جو نکل کر

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٢٧).

ـــ بَنْد ہونا محاورہ.
لب بند ہونا ، زیادہ شیرینی (مٹھاس) کی وجہ سے اوپر نیچے کے ہونٹوں کا آپس میں چپکنا. کیا میٹھا خربوزہ نکلا کہ لبیں بند ہوتی ہیں. (١٩١٥ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ٧).

ـــ لینا محاورہ.
ہونٹوں کے کناروں کے موچھوں کے بال ترشوانا یا مُنڈوانا. دوسری داڑھی رکھنا ، تیسری لبیں لینا. (١٨٥٥ ، تعلیم الصبیان ، ٢٠). انسانی طبیعت کے پانچ تقاضے ہیں ختنہ کرانا ، استرہ لینا ، ناخن تراشنا ، لبیں لینا ، بغل کے بال اکھیڑنا. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٢ : ٢٢٩). ڈاڑھی نہ چڑھی ہوئی نہ منڈھی ہوئی اور نہ خشخاشی کتری ہوئی ، لبیں لی ہوئیں. (١٩٢٠ ، لختِ جگر ، ٢ : ١٣). حجّام نے چاہا کہ آپ کی لبیں لیوے ، آپ ذکر میں لب کو ہلاتے جاتے تھے. (١٩٢٤ ، تذکرۃ الاولیا ، ٢٩٢).

لُبھانا (ضم ل). (الف) ف م.
١. **مائل کرنا ، گرویدہ بنانا ، موہ لینا.**

دیٹھ سہاوے جیو سہائے ہونٹ سلونیں من لبھائے

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٧٧)).

میری نیہ منجھے سوں مارے دھرتی اپنیں روپ لبھاوے

(١٥٦٥ ، جواہر اسرار اللہ ، ٨).

ہر بھانت اسے تو بھارلیانا آپس کی لطافتوں لبھانا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٤).

یہ دنیا ہے جو صورت باندھ آئے
ترے دل کے تئیں ایسا لبھائے

(١٧٧٤ ، مثنوی تصویر جاناں ، ٦٣). موروں کی جھنکار ، پپیہوں کی پکار دلوں کو لبھاتی ہے. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٣).

اپنی جانب کو جیسے تو نے لبھایا ہوگا
کوئی اور اس کو سوا تیرے نہ بھایا ہوگا

(١٨٤٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٦). مکے کے قافلے (مسلمانوں کے لیے) انتقام کا ایک دل لبھانے والا موقع پیش کرتے تھے. (١٩١٢ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ٣٠). واقعی تُو نے اپنی اس نیک اطواری سے میرا دل لبھا لیا ہے. (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ٣٣٥). ٢. **لالچ دینا ، پرچانا ، رغبت دینا.**

آنکھیں لڑا کے پہلے پھر منہ چھپا لیا ہے
کس کس ادا سے اس نے دل کو لبھا لیا ہے

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ١٥٧). ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے (آسمان پر میری (اونچی) جگہ سے بے دخل کر دے؟ جا اور اسے لبھا اس کی ریاضت میں خلل ڈال کر مجھے فائدہ پہنچا. (١٩٩٠ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ٢ : ٥٣٤). ٣. **بہکانا ، ورغلانا ، پُھسلانا.** اب روح صعود یعنی (Ascent) کی طرف خود بھی

مائل ہے اور کل کو بھی اس طرف لبھا رہی ہے۔ (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۲۰)۔ (ب) ف ل. **گرویدہ ہونا ، ریجھنا ، فریفتہ ہونا.** دھن کو دیکھ لبھائی ہیں ، کیا سونا لینے آئی ہیں. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۶۷). وہ بہت سندر ہیں ، کہیں میں ان کی صورت پر لبھا نہ جاؤں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۲ : ۷۸). اس راز و نیاز کی باتوں نے اسے ایسا لبھایا تھا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے تھے . (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۲۵). شادی نے اسے کچھ سنجیدہ مزاج بنا دیا تھا ، اب اس کے لبھاؤ میں ایک سنجیدگی اور ٹھہراؤ آ گیا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳۴). [لبھاونا (رک) کی تصحیف].

لبھاؤ (ضم ل) امذ.
۱. وہ کھانے کی چیز جو خریدار کو سودا لینے کے بعد اوپر سے ملے یا وہ خود مانگ کر لے ، روکن ، چونگا ، گھاتا. بڑی بڑی گاجریں تین قرش فی عدد کے حساب سے خریدیں چلتے وقت میں نے دو عدد بڑے آلو لبھاؤ میں لے لیے. (۱۹۳۶ ، بیان الحج ، ۱۲۴). **۲. لبھانے کا عمل یا ترغیب.**

دل لیکے باتیں کیجیے بوسہ نہ دیجیے
سودائے غم میں یہاں نہیں لالچ لبھاؤ کا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۶۹). [لبھانا (رک) کا حاصل مصدر].

لُبھاوا (ضم ل) امذ.
بہلاوا ، پُھسلاوا ، لالچ ؛ لُبھاؤ. دن بدن برائیاں لپٹتی گئیں اور وہ ان کے لبھاوے میں آتے گئے ، نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ان کا شکار ہو کر رہ گئے. (۱۹۴۴ ، چہو ، ۱۳۶). [لبھانا (رک) کا حاصل مصدر].

لُبھاوَٹ (ضم ل ، فت و) امث.
تحریص ، ترغیب ، تشویق ، بہلانا ، پھسلانا ، لالچ دینا. مسکراہٹ میں نہ شوخی نہ شرارت نہ ہونٹ کی شرم نہ لبھاوٹ کی کوشش. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف (کشکول ، ۳۷۲)). [لبھانا (رک) کا اسم کیفیت].

لُبھاوْنا (ضم ل ، و مج) صف (مث : لبھاونی).
لبھانے والا ؛ محبت بھرا ، محبت آمیز. یہ تیرہ چودہ برس کی لڑکی مجھ ساٹھ پینسٹھ برس کے بڈھے کو ایسی لبھاونی نگاہوں سے کیوں دیکھے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۴). [لبھاو (لبھانا (رک) سے حاصل مصدر) + نا ، لاحقۂ صفت].

لُبھائی (ضم ل) امث.
رک : **لبھاوٹ.** چاندی اور سونا ... دیکھنے میں خوبصورت چمکدار اور انسان کے لیے لبھائیاں ہیں . (۱۹۳۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۱۰۵). [لبھاؤ (و مبدل بہ ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت و اسمیت].

لَبْھنا (فت ل ، سک بھ) ف م (شاذ).
تلاش کرنا ، ڈھونڈنا ، حاصل کرنا. اس سوال کا جواب لبھتے لبھتے (ڈھونڈتے ڈھونڈتے) میں ایک رات میں دس سال بڈھا ہو گیا ہوں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۴۳). [پن].

لَبھیرا / لبھیڑا (فت ل ، ی مج) امذ.
لہسوڑے کی ایک قسم ، لہسوڑا چھوٹا اور لبھیڑا بڑا ہوتا ہے سندھ (بشمول کراچی) میں کچا لیڑھا بکتا ہے ، لوگ اس کا اچار ڈالتے ہیں (طبی نام سپستان). لبھیرا. (۱۵۹۳ ، آئینِ اکبری ، ۱ ، ۱۲۷). [مقامی].

لَپ (۱) (فت ل) امث.
۱. پیالہ جیسی وہ شکل جو دونوں ہاتھ ملانے سے بن جاتی ہے. بیڑا کھلانے کے بعد دلہن سے اس کے دونوں ہاتھوں کی لپ بنوا کر اس میں روپے پیسے اور اشرفیاں رکھ دیتے ہیں . (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۵). **۲. وہ مقدار جو دونوں ملی ہوئی ہتھیلیوں میں آ جائے ، مٹھی بھر مقدار.** ملکہ نے پانچ چار لپ اشرفیوں کی لے کر پھر بند کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۲). ابوہریرہ سے یوں روایت ہے کہ ایوب ... پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا ، حضرت لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے میں رکھنے لگے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۵). ایک لپ بھر کر اشرفیاں دیں اور کہا خدا حافظ . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۴۳). نبی صلعم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں. (۱۹۵۶ ، مشکواۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۵). ایک بچہ ہتیلی کا لپ بنا کر کہتا اِتّی دال کِتّی دوسرا کہتا "آدھ پاؤ" پھر دونوں منھ میں جھوٹ موٹ کا پھنکار مار کر کہتے گونگی پڑپ اور بول چال بند ہو جاتی. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶) [س **लिप्त ; लिप्त**].

---بھر (---فت بھ) صف ؛ م ف.
دونوں ہاتھوں کی گنجائش کے برابر ، جتنا دونوں ہاتھوں میں بھر کر آسکے. بحرین کا مال آوے گا تو میں تجکو اتنا بھر اتنا تین لپ بھر دوں گا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۴۴۰). سمجھو لپ بھر پیسے حرام ہو گئے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۵۰). [لپ + بھر (بھرنا سے صفت)].

لَپ (۲) (فت ل) امث.
بہت تیزی سے لپا ک جھپا ک کوئی کام کرنے کا عمل ، پھرتی ، ترکیبات میں مستعمل. [حکایت الصوت (ذہنی)].

---جَھپ (---فت جھ). (الف) امث.
۱. تیزی ، تیز دستی ، جلد کاری ، جلدی ، پھرتی.

رہیو ہوشیار تو لپ جھپ سے بتاں کی قائم
بات کی بات میں واں دل کو اُڑا جاتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۷).

ہر اس میں دنیا کے موجود جدھر دیکھو
آدم کو کیا حیراں شیطاں کی لَپ جھَپ نے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۳).

خدا بچاوے کہ اِن لٹیروں کو یاد لپ جھپ ہے اس بلا کی
کہ لے ہی جاتے ہیں دین و ایماں کو لوٹ کر یہ صنم جھپاجھپ

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۲۸). خالہ رحمت ... لپ جھپ کرتی اپنی کوٹھری سے نکلیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۷). **۲. ہاتھ کی چالاکی ، ہاتھ کی صفائی ، بازی گری.** مغلانیاں اپنی لپ جھپ سے

باز نہیں آتیں ، ماں کے کفن سے بھی کپڑا چُرا لیتی ہیں . (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۳). (ب) م ف. **جلدی جلدی ، تیزی کے ساتھ**.

آج اس بت پُرفن نے آ کر بطرح داری
جُل دے کے ہمیں لپ جھپ کی کچھ یہ فسوں کاری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۰۱ : ۱۱۳). ہم نے کچھ قیمتی چیزوں کو لپ جھپ باندھا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیرعلی ٹھگ ، ۳۰۹). ایک لڑکے سے ایک کتاب لے اس نے لپ جھپ ورق الٹ کر ایک مشکل سا سوال بول دیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۸). (ج) صف. **ہیر پھیر کرنے والا ، بہت پھرتیلا ، تیز ، چالاک ، ہوشیار.** باپ چپ چپ ، پوت لپ جھپ . (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۳). [لپ (حکایت الصوت) + جھپ (تابع)].

---جَھپ چال (---فت جھ) امث.
بے تکے پن کی تیز بے ڈھنگی چال (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لپ + جھپ (رک) + چال (رک)].

---چَخْنا (---فت چ ، سک خ) (مث : لپ چخنی).
لباڑی ، بیہودہ گو ، خوشامدی شخص. دو چار لپ چخنیاں ، خوشامد چوٹیاں ناک کا بال بنی ہوئی ہیں. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵). [لپ (حکایت الصوت) + چخ (رک) + نا ، لاحقۂ اسمیت].

---چَخْنا پَن (---فت چ ، سک خ ، فت پ) امذ.
بیہودہ گوئی ، خوشامد. اس لپ چخنے پن کو تو چھوڑ دے اور میری بات کا جواب دے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۹۱). [لپ چخنا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---چَخْنی (---فت چ ، سک خ) صف.
خوشامد کرنے والی ، بےہودہ گو. ایک ایسی لپ چخنی سی لڑکی داخل ہوئی. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۱۲۷). [لپ + چخ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---سے م ف.
بہت جلد ، تیزی کے ساتھ ، جھپاکے سے. لپ سے نکلا اور نو دو گیارہ ہو گیا. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۲۳).

---لَپ (---فت ل) م ف.
۱. **جلدی جلدی ، تیزی کے ساتھ ، لپاک جھپاک.**

یہ عزّوشان تو داد خدا ہے رحمت سے
ہزار کوئی چلایا کرے زباں لپ لپ!

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۵). عصائے پیری لیا ، کانپی لپ لپ کرتی ، اس راہ میں بیٹھی جس طرف وہ عیار گزرنے والے تھے. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۵۲). اب شیر لپ لپ کر کے خون پی رہا ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اگست ، ۸). رفعت قند نہیں کہ کوئی گھول کر پی جائے ، حلوا نہیں کہ لپ لپ کھا جائے. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۳۹). ۲. **زبان سے چاٹنے یا پوپلے مُنھ سے کھانے یا بغیر چبائے ، نگلنے کی آواز ، کتّے کی طرح کھانے کی آواز چپڑ چپڑ.** نشیلا ، کسیلا جیک فروٹ لپ لپ کھاتے ہوئے فوٹو کھنچوا چکے ہو. (۱۹۶۸ ، خاکم بدہن ، ۶۳). ۳. **چراغ کی بتی کی متواتر بھڑک** (فرہنگ اثر). ۴. **کسی عضو میں شدّت کا درد** (فرہنگ اثر). ۵. **دل کی دھڑکن (خوف میں)** (جامع اللغات). ۶. **تالاب ، دریا وغیرہ کے پانی کی کنارے سے ٹکرانے کی آواز.** کنارے سے ٹکراتے ہوئے پانی کی لپ لپ خاموشی کو توڑ رہی تھی. (۱۹۶۰ ، در دلکشا ، ۸۸).

---لَپ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **پوپلوں کی طرح کھانا ، پپ پپ کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
۲. **بےہودہ بکنا ، بکواس کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لپ (حکایت الصوت) + لپ ؛ لپکنا (رک) کا حاصل مصدر کی تکرار].

لِپ (۱) (کس ل) امث.
تحریر ، لکھائی. دیونا گری لپ کے بھی آخری حروف ... مرکب سے مفرد بنائے گئے ہیں. (۱۹۶۶ ، اردو ادب ، ۱ : ۵۸). [رک : لپی].

لِپ (۲) (کس ل) صف.
لیپ کرنا ، پلستر ، پوتنا ، سفیدی کرنا ، چھڑکنا ، ملنا (لپنا (رک) سے ماخوذ : تراکیب میں مستعمل ، جیسے : لپ جانا وغیرہ). کوئی گدھے والا گلی میں بولے تو دو بورے مٹی لے لوں دالان بھی لپ جائے اور چولھے بھی ٹوٹ گئے ہیں پھر سے لیس پوت ہو جائے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۶).

لُپ (ضم ل ، سک پ) امث.
کسی ملائم چیز کے بند ہونے اور کُھلنے کی آواز ، جنبش کرنے کی آواز (فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

---لُپْ (---ضم ل ، سک پ) امث.
کسی ملائم چیز کے بند ہونے اور کُھلنے کی آواز ، مقعد کے کھلنے بند ہونے کی آواز ، حرکت کی کیفیت (فرہنگ آصفیہ). [لپ (حکایت الصوت) کی تکرار].

---لُپ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
خوف کے مارے کانپنا ، تھرتھرانا ، حرکت کرنا ، ہلنا (نوراللغات).

---لُپانا (---ضم ل) ف ل.
حرکت کرنا ، تھرتھرانا. ایک چھوٹا بچہ بڑے انہماک سے شعلوں کی لپ لپاتی زبانوں سے اُڑنے والی چنگاریوں کا رقص دیکھ رہا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۹). [رک : لپ + لپ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَپّا (۱) (فت ل ، شد پ) امذ.
۱. **ریپٹ ، چانٹا ، لَپّڑ (عموماً ڈگی کے ساتھ مستعمل).** آنٹ ، چاپڑ ، کھیوا ، لپّا ... اور ایسے بہت سے لفظوں کے معنی ان سے زیادہ کون جان سکتا ہے. (۱۹۶۲ ، نکتۂ راز ، ۳۲۳). ۲. **گیڑی کا خمیدہ حصّہ ، گیڑی کا تکا ، گیڑی کا لُوا.** لپا نہ ٹوٹے. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۲). ۳. (زرباف) **معمول سے زیادہ چوڑا اور سنگین بناوٹ کا گوٹا جو دلھنوں کے دوپٹے کے آنچل یا پشواز کے دامن پر ٹانکا جاتا ہے ، پلّو.** سب کے سب لپّے سے لپٹے ہوئے ... بیٹھنے والوں کے مونہ چوم رہے تھے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۶۰). ۴. **کترن ، ٹکڑا ، چیپی.**

ایڑیوں میں لپّا لگے گا اور اس لپا کے لفظ سے مجھے بہت چڑ تھی. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۸۳). [مقامی].

---ڈُگی/ڈکی (---ضم ڈ ، شد گ/ک) امث.
ڈک اور تھپڑ کی لڑائی ، چانٹا چٹول ، جوتم پیزار ، مارپیٹ.

بڑی دیر تک لات مکی رہی
عداوت بڑھی لپا ڈگی رہی

(۱۸۳۸ ، بستان حیدری ، ۱۰۶). چوسر ، شرنج ، گنجفہ ، چہل ، مذاق ، لپا ڈکی بھی عیش زندگی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد، ۱ : ۹). بیٹھے بٹھانے اسپین سے جوڑ ہو گئی تھوڑی سی لپا ڈکی کے بعد اسپین تو بھاگتا نظر آیا. (۱۹۰۵ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۷۷). دونوں میں کُشتم کُشتا لپا ڈکی ہونے لگی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۷). میرا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا ، چندو لال ترپویدی اور بی سی مکرجی کے مابین لپاڈگی کے امکان بڑے روشن ہورہے تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان کراچی ، جولائی ، ۸). [لپا + ڈگی/ڈکی (رک)].

---ڈگی ہونا ف ل ؛ محاورہ.
چھینا جھپٹی ہونا. جب ... بڑی بڑی دکانیں اور کوٹھیاں خالی ملیں گی تو پھر بندر بانٹ ہو گی ، لپاڈگی ہو گی پھر ایک رات میں رئیس بنیں گے. (۱۹۸۶ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اگست ، ۸۹).

لَپّا (۲) (فت ل ، شد پ) امذ.
ایک قسم کا رنگ جو تلوار وغیرہ کی چربی میان پر کیا جاتا ہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

لِپا (کس ل) صف.
جو (مٹی گوبر وغیرہ سے) لیپا گیا ہو ، لپائی کیا ہوا (عموماً «پُتا» کے ساتھ مستعمل). بیوی کہے: میں اتوار کے دن تازہ گوبر سے لپے پُتے چوکے کی زمین سے پیدا ہوئی تھی. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۲۵) . دیہاتی کچا مکان مگر لپا پُتا صاف ستھرا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۴۴). کچا فرش لپا ہوا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۰۵). [لپنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

---پُتا (---ضم پ) صف مذ.
لپائی کیا ہوا، پوتا ہوا. دیہاتی کچا مکان مگر لپا پُتا صاف ستھرا (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۴۴). مٹی کا لپا پُتا اجلا اجلا چولھا روشن تھا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۰۵). [لپا + پُتا (رک)].

---(لپی) ہونا محاورہ
۱. **(مٹی گوبر وغیرہ سے) لپائی ہو چکی ہونا ، پُتا ہوا ہونا.** منہ پر سیاہی لپی ہوئی تھی. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۷۱).
۲. **(کسی چیز سے) بھرا ہونا (کوئی چیز کسی جگہ) بکثرت ہونا.**

ساری عدالت الفتر صادق کی ہے گواہ
مہروں سے ہے لپی ہوئی اپنی سجل تمام

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

لپی ہوئی ہے جو دونوں طرف گناہوں سے
ہم اپنے ساتھ وہ فرد حساب لے کے چلے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۳). تمام پشت داغوں کے نشانوں سے لپی ہوئی تھی. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۱۰). ہر حصہ کوڑ کے چٹوں سے لپا ہوا تھا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱۹).

لَپاٹَن (فت ل ، ٹ) صف مث (مذ : لپاٹی).
دروغ گو ، جھوٹی ، ناقابل اعتبار ، فضول گوئی کرنے والی ، غپ (گپ) مارنے والی. تو تو مشہور لپاٹن ہے ، بے جھوٹ روٹی ہضم نہیں ہوتی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۲). حضور اس کی نہ سنیے ، بکتی ہے ، جھوٹی لپاٹن کہیں کی. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۲۷). تو نے گولر کا پھول دیکھا ، جہاں پناہ کے محل میں داخل ہو گی ، سردار محل کا خطاب پائے گی ، موئی جھوٹی لپاٹن. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۱۱). لپاٹنوں کی بول چال کی مصوری میں ... مولانا کی ندرت بیان اور زور تحریر ملاحظہ ہو. (۱۹۴۵ ، علامہ راشدالخیری کی انشا پردازی ، ۲۰۸) [رک : لپاٹی (بحذف ی) + ن ، لاحقۂ تانیث].

لَپاٹنا (فت ل ، سک ٹ) ف م.
لپیٹنا ؛ جیسے : لپیٹے لپاٹے کپڑے کھول کر ڈال دیے ، لپیٹے لپاٹے چلے گئے ، تہہ بر تہہ چڑھانا. سوا گزی بال ، پھر گھنگھریال اور تم لپیٹ لپاٹ چکی کا پاٹ بنا پیٹھ پر لاد لیتی ہو. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۹۲). [لپیٹنا (رک) کا تابع].

لَپاٹی (فت ل) صف مذ ؛ نیز لپاٹھی.
جھوٹا ، دروغ گو ، لپاڑ.

لپاٹی بن بنا ، جھوٹھا تو اک سارے جہاں کا ہے
لپڑ غٹی تُو کس کے سامنے باتیں بناتا ہے

(۱۸۱۸ ، اظفری، د، ۴۳). بردبار رہوں نہ کہ لپاٹھی یا بادہ نوشی میں افراط کرنے والے یا لالچی. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل مقدس ، ۵۲۶). [لباڑی (رک) کا محرف].

لَپاٹیا (فت ل ، کس ٹ) امذ.
بہت جھوٹ بولنے والا ، کذاب ، بطال. دور ہو جھوٹے زمانے بھر کے لپاٹیے ہم سے اُڑتا ہے . (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۳۲۶). اب تو میرے بھی کان کھڑے ہوئے کہ یہ کوئی فرٹیا ، لپاٹیا سیاح نہیں بلکہ ایک ذمہ دار شخص ہے. (۱۹۷۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۱۳۰). حقیقت یہ تھی کہ وہ مجرد اور بڑے لپاٹیے تھے. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۷۱). [لپاٹی + ا ، لاحقۂ تذکیر].

لَپاڑ (فت ل) صف مث.
لپاڑ ، فضول ، بے کار. میں نے بہت سے برہمن مورکھ ، چور ، لپاڑ، دغا باز ... دیکھ ڈالے. (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۵۱). [لباڑ (رک) کا محرف].

لَپاڑی (فت ل) صف مذ.
رک : لپاٹی. رابرٹ گریوز ان نظموں کو پڑھ کر پاونڈ کو لپاڑی... کہہ کر رد کر دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، نئی تنقید ، ۳۲۴). [لباڑی (رک) کا محرف].

Library
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

لَپاڑیا (فت ل ، سک ڑ) صف مذ ؛ ~ لپاڑھیا.
رک : **لپاڑی**. جھوٹے لپاڑھیے اشتہاری حکیم اپنی دواؤں کو فروغ دینے کو امراض کا ایسا ہیبت ناک خا کہ کھینچتے ہیں کہ آدمی گھبرا جائے. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۷۰). چل ہٹ لپاڑیا کہیں کا ٹھیکہ دار نے کہا. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۰). لپاڑیا بہت تھا نا ، اپنی بہادری کے بڑے قصے سناتا تھا ... وہ سب خیالی ہوتے تھے. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۳۳). [لپاڑ + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---پَن (---فت پ) امذ.
دروغ گوئی ، جھوٹ ، بے ہودہ بکواس. غیر ذمہ دارانہ لپاڑیے پن کی بھی ایک حد ہونی چاہیے. (۱۹۶۷ ، «صدقِ جدید» لکھنو ، ۲۵ اگست ، ۲). [لپاڑیا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لِپْ اِسْٹِک (کس ل ، سک پ ، کس ا ، سک س ، کس ٹ) امث.
(رنگ اور خوشبو وغیرہ سے بنی ہوئی) سرخ بتی جس سے عورتیں اپنے ہونٹوں پر لالی (سرخی) جماتی ہیں. ہونٹوں پر ضرورت سے زیادہ لپ اسٹک ، بے تحاشا میک اپ. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۵۱). لب بالکل ... کونپل جیسے تھے بغیر لپ اسٹک کے رس بھرے اور عنّابی. (۱۹۵۴ ، شاید کی بہار آئی ، ۱۷). کتنی قسم کی لپ اسٹک ہیں ان کے پاس. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۲). اف : لگانا. [انگ : Lipstick].

لَپاکا (فت ل) امذ.
لپک کر لینے یا پکڑنے کا عمل ، لپاک جھپاک لینا یا پکڑنا.

کہیں آغوش کے لپاکے ہیں
کہیں بوسوں کے سو جھپاکے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۷۹). [لپاک (لپک (رک) کا اشباع) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَپاک جَھپاک (فت ل ، جھ) م ف.
جلدی جلدی ، بہت تیزی کے ساتھ ، لپ جھپ. دسترخوان میں روٹیاں لپیٹے وہ لپاک جھپاک چلا آ رہا تھا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۷). لپاک جھپاک بھاگتے لوگ اور زوں زوں کرتی کاریں ... اے کاش ہماری زندگی پیرس کی طرح حسین ... ہو جائے. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۱۴). [لپاک + جھپاک (رک)].

لَپاکے سے م ف.
لپک کر ، جلدی سے ، پُھرتی کے ساتھ.

آیا جو اِدھر پھرتا عیّار لپاکے سے
نظروں کے ملاتے ہی چنچل نے جھپاکے سے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۱۳).

لَپالَپ (فت ل ، ل) م ف.
جلدی جلدی ، جھپا جھپ ، بہت تیزی کے ساتھ ، آنکھ جھپکتے ہی. بڑی مشکل سے ہاتھ آئی ہے کیا لپالپ قلمی بڑا کھایا ہے ، یہ چیختی کتنا ہے یہ لو دیکھو! (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰). [لپ + ا (لاحقۂ اتصال) + لپ (رک)].

لَپالَپی (فت ل ، ل) امث.
تیزی سے بولنا ، لپالپ ہونے کی حالت یا کیفیت. ذرا زبان کی لپالپی چھوڑ دے. (۱۹۷۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۸۲). [لپالپ + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

لِپانا (کس ل) ف م.
فرش اور دیواروں پر گیلی مٹی چڑھانا. فرش لیپ کر حفاظت سے رکھا جاوے ، آٹھویں دن اتوار کو زمین مدرسے کی لپائی جاوے (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین ، ۵). ولپ اور ڈک ہیں یعنی ڈہانا ، چھپانا لپانا اور ذکانا سب کے معنی پوشیدہ کرنے اور ڈھانپنے کے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ستمبر ، ۱۳۵). [لیپنا (رک) کا تعدیہ].

لِپاو (کس ل ، و مج) امذ.
لپائی پُتائی ، پلاسٹر ، کہگل. باقی عمارتیں سامنے سے عموماً خام ہیں یا مٹی کا لپاو رکھتی ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۹۲). [لپ (لیپ (رک) کی تخفیف) + او ، لاحقۂ کیفیت].

لِپائی (کس ل) امذ ؛ امث.
۱. **کہگل ، پلاسٹر ، استرکاری ، پُتائی**. گھر میں لپائی ہو رہی ہے (۱۸۹۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۶۶). متعدد عمارتوں سے ان کی زیب و زینت بڑھائی مگر یہ بیشتر خشتی تھیں اور سنگِ مرمر پیس کر ان کی لپائی کی گئی تھی. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر(ترجمہ) ، ۱۵۳). برتنوں اور ٹائلوں پر اس سے گہری لپائی کرتے تھے. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۳۱۸). ۲. **لیپنے کی اجرت یا معاوضہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لپ (لیپ (رک) کی تخفیف) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُتائی (---ضم پ) امث.
پلستر ہونا ، پوتا جانا یا کہگل ہونا ، استرکاری ہونا. حضور پوچھتے تو میں دروغ بیانی سے کام لیتا کہ گھر کی لپائی پُتائی کر رہا ہوں. (۱۹۷۴ ، ممتاز شیریں ، ظلمتِ نیم روز ، ۳۰۳). [لپائی + پُتائی (رک)].

لَپَٹ (فت ل ، پ) امث.
۱. (اُ) **شعلے ، آگ ، آنچ وغیرہ کی گرمی کا اثر ، لپک**.

سراج اس شمع رو بن جل گیا ہے
نپٹ حسرت کے شعلوں کی لپٹ میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۸).

کہوں کیا عشقِ رخ سے دل میں کیا ہے
طپش آتش لپٹ شعلہ دھواں ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۵۴). اگن کی لپٹ بڑھی جاتی تھی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۷). چند مقامات پر آگ لگی ہوئی تھی اور اوپر سے برابر لپٹ آ رہی تھی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۸۶).

سر سے پا تک کسی بت گر کا تخیل جیسے
یا کسی شمع کی لو یا کسی شعلے کی لپٹ

(۱۹۸۸ ، ضمیر خامہ ، ۲۹۰). (اا) **(مجازاً) گرمی ، حرارت**.

کچھ عشق کی آتش کی لپٹ پہنچی ہیں زور
سب تن بدن اپنے کو بھسم دیکھتے ہیں ہائے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۲). وہ ایک دھونی ہے کہ محبت کی لپٹ سے مرد کو گھیر لیتی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۹). ۲. **لُو یا بادِ سموم کا جھونکا ، گرم ہوا.** لوں کی لپٹ بدن میں لپٹ کے آگ لگاتی تھی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۸۱).

زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
لوؤں کی لپٹ بادِ صرصر کے طوفاں

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۲).

سفاف فضاؤں میں دہکتا ہوا سورج
جھلسی ہوئی چٹانوں پہ وہ لو کی لپٹ

(۱۹۴۳ ، چراغ اور کنول ، ۳۸). ۳. **لُو جو یکایک تیزی کے ساتھ ہوا کے جھونکے کے ساتھ آئے ؛ بھبکا ؛ خوشبو جو ہوا کے ساتھ آئے ، مہک ، باس ، سوگند.**

عجب لپٹ ہے پسینے کی گلبدن تیرے
کہ گل ہے عطر فروش اور ہوئی صبا محظوظ

(۱۷۲۹ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۳۳).

او ہاں بو جنت کی آوے ہے خوب
لپٹ اور ہوا ہے بہشتی عجوب

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق)، ۱۱).

جو سوتے میں آ جائے اس کی لپٹ
بھڑک جائے دل نیند جاوے اُچٹ

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳).

بدنِ یار کو بس چُھو کے نہ اِترائے ہوا
عطر کی بن کے لپٹ مجھ سے لپٹ جائے ہوا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۵). پھولوں کی لپٹیں اور مہکیں دل و دماغ کو تازگی بخشتی ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۶۲). چند اونس الکوہل ، چند ذرے افیون یا حشیش یا کلورو فارم یا نائٹرس اکسائڈ گیس کی ایک لپٹ سے دوسرا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ترجمہ ، ۱ : ۵). یہ بے آواز تصویریں ، یہ اجلی اجلی دھندلاہٹیں ... کبھی میرے اردگرد کی چیزوں پر ننھری ننھری گرد کی صورت میں آ کر بیٹھ جاتی ہیں کبھی دیکھتے دیکھتے خوشبو کی لپٹوں کی طرح اچانک اڑنے لگتی ہیں. (۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوح دل ، ۲۸). جس کی بھینی بھینی لپٹیں قلوب کے تہہ خانوں میں بس گئیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ اہلِ حدیث ، کراچی ، ۳ اکتوبر ، ۲). ۴. (i) **(مجازاً) شعلگی ، سرخی مائل چمک.** اس کے ہونٹ ان میں سرخ شراب کا نشہ اور لپٹ ہے. (۱۹۶۲ ، افق کا ٹکڑا ، ۱۷۳) (ii) **(تیزی کے ساتھ سرایت کرنے والا) اثر.** جن کے دماغ میں مغربی خیالات کی لپٹ کسی مشرقی زبان کے ذریعے سے پہنچی ہے. (۱۸۸۰ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۳۰). (iii) **پرتو ، عکس.** آدمی کے دل پر فرشتے کی ایک لپٹ ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۲۹). (iv) **غیظ و غضب (مناسب لفظوں کے ساتھ).**

طیش و طیش لپٹ غصہ و غم بڑھتا ہے
اختر زار پریزادوں میں کر بہے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۶۶). سرخ سرخ شے میں سے ایک لپٹ سی نکلتی ہوئی معلوم ہوئی. (۱۹۳۹ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۲۹). [لپک (رک) کا محرف].

ـــ آنا محاورہ.
جھونکا آنا ، خوشبو کی لہر آنا. خوشبو تمام مسجد کو مہکا رہی ہے ... لوبان سلگایا ہے جس سے شمیم کی لپٹیں آ رہی ہیں ، سلطان عبداللہ کا جنازہ خاص درجے میں چاندی کے فرش پر لا کر رکھ دیا گیا. (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۳۵).

ـــ چَلْنا محاورہ.
گرم ہوا چلنا ، لُو چلنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ دینا محاورہ.
خوشبو دینا ، سہک دینا ، لو دینا.

آگ بن جاتا ہے سُن کر سوزِ دل وہ شعلہ رو
دور سے دیتا ہے لپٹ ہے صورت اجگر مزاج

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۳۷). اس کے ... دل کی آگ آنکھوں میں لپٹ دے رہی تھی. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۱۳).

ـــ لَگْنا محاورہ.
لُو لگنا ، آگ کی گرمی پہنچنا ، شعلے کا جلا دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ مارْنا ف م ؛ محاورہ.
شعلے کا جلانا ، آگ کی حدّت یا تپش سے مُنْھ جلنا ، آنچ کی گرمی سے مُنْھ جلانا. اُن کے مُنْھ پر آگ لپٹ مارے گی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمۂ قرآن ، ۵۵۸).

لَپْٹا (فت ل ، سک پ) امذ.
۱. **موٹے آٹے کا قدرے پتلا حلوا ، لپسی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **پتلا گُڑ ، شیرہ ، گڑ کی چاشنی ، وہ پتلا گُڑ جو پینے کے تمباکو میں ملاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. (نباتیات) **جنسِ چنبا ، سانواں کنگنی کی قسم کی ایک حلقہ دار گھاس** (انگریزی) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. **رشتہ ، ناطہ ، قرابت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لِپْٹانا (کس ل ، سک پ) ف م.
۱. **ہم آغوش کرنا ، چمٹانا ، بدن سے چمٹانا.** دن میں کم سے کم دس بارہ لونڈے لپٹاتی ہوگی اور ایک درجن لونڈوں کو گلے لگاتی ہو گی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۹). ۲. **چپکانا ، گلے لگانا.**

خاک ڈالی بھائیوں نے قبر نے لپٹا لیا
اپنا بیگانہ ہوا بیگانہ اپنا ہو گیا

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۸). ۳. **جوش محبت میں گلے لگانا اور چمٹانا ، پیار کرنا.** ملکہ انھیں دیکھ کر خوش ہوگئی ، انھیں لپٹایا چپٹایا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۷۵). ۴. **لپیٹنا ، ملفوف کرنا.** اگر اس طرح پانی ڈالنے کا انکار کریں تو چادر بھگو کے اس میں مریض کو ایک گھنٹے تک لپٹانا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۹۰).

گلیم صد چاک کو میں اپنے بدن سے لپٹاتا جا رہا ہوں. (۱۹۵۵، سرشار، ۱۱۳). [لپٹنا (رک) کا تعدیہ].

لَپَٹ جَھپَٹ (فت ل، پ، جھ، پ) امث.
(**پھرتی کے ساتھ) اُچل کُود، چلت پھرت وغیرہ.** وہ ... کود پھاند اور لپٹ جھپٹ دکھاؤں جو دیکھتے ہی آپ کے دھیان کا گھوڑا... اپنی چوکڑی بھول جائے. (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۵). اس کود پھاند اور لپٹ جھپٹ میں معاشرے کے واقعاتی پہلوؤں کی سنجیدہ تلاش بے سود ہے .(۱۹۸۸، میر غالب اور اقبال، تقابلی مطالعہ، ۴۲). [لپٹ (تابع) + جھپٹ (جھپٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

لِپٹَن (کس ل، سک پ، فت ٹ) صف مث.
۱. **لپٹنے چمٹنے والی.** خدا محفوظ رکھے، ایسی لپٹن بیوی شاید ہی کسی کو ملی ہو. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۱۳۹). ۲. **لپٹنے کی حالت و کیفیت.**

لپٹن ہوئی ہر ایک کی گلے ہار پڑ گئے
داتوں پکڑ زمین اڑا پانوں گر گئے

(۱۷۶۱، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم)، ۲). [لپٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

لِپَٹنا (کس ل، فت پ، سک ٹ). (الف) ف م.
۱.(اُ) **(کسی سے) چمٹنا، چھاتی سے لگنا، گلے میں باہیں ڈالنا، باہنوں میں دبوچنا، گود میں لینا، پیار کرنا.** زینب اوٹھیں اور بھتیجے سے لپٹ بولیں : ہائے ابن زیاد ... ایتوں کے مارنے سے تیرا پیٹ نہیں بھرا.(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۳۲).

بے خود ہو لپٹ جاؤں تو ہنس کر کہے کیا خوب
اتنا بھی زخود رفتہ نہ ہو کچھ تو سنبھل بے

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۲۱۷).

گرچہ اس شوخ نے ہم کو دیے جھٹکے لاکھوں
لے لیے بوسے مگر ہم نے لپٹ کے لاکھوں

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۵۱).

ڈر کر بجلی سے گرے تم ناحق
میں تو بیٹھا تھا لپٹ جانا تھا

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، د، ۲۸). (اا) **گتھنا، کشتی کرنا، پکڑنا، لڑنا.**

جا کے جوگی سے لپٹا اور کیا زور
بولی اورنگ دوڑو آیا چور

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۱۳). دوچار آدمی لپٹ گئے اور پکڑے ہوئے بستی کی طرف لائے. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۹۷).

قتل کو خنجر ادا دور سے کیوں دکھا کہ یوں
کچھ میں لپٹ نہ جاؤں گا آکے مجھے بتا کہ یوں!

(۱۸۷۸، کلیات صفدر، ۱۸۷). بندر تھا جکادری، روٹی اور بچہ کو چھوڑ کتے کو لپٹ گیا. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۲). ریچھ جھلا کر اس کی طرف پلٹا ور نہایت غیظ و غضب میں اس سے لپٹ گیا. (۱۹۴۴، افسانچے، ۲۲۳). ۲. **کسی کے ساتھ لگنا، ساتھ نہ چھوڑنا، پیچھا کرنا، سر ہونا، مضبوط گرفت سے پکڑنا.**

یہ دق کی شکل جو دربان کھانستا ہے ترا
الہیٰ اوس کو ابھی موت ہو کے سل لپٹے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۶۱).

مہابھارت میں ہے بھیکم پرب میں
کہ اک راجا کو جن لپٹا غضب میں

(۱۸۶۶، تیغ فقیر برگردن شریر، ۱۸۹). نسیمہ تو کتابوں کو ایسی لپٹی کہ سنجیدہ کا بھی جی اکتا گیا. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۴۴). اگر خدانخواستہ یہ کتاب آپ سے لپٹ گئی تو پھر اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے . (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۴ : ۲۷۶). ۳. **پتنگ کا پتنگ سے الجھنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴.(اُ) **(ایک چیز کا دوسری چیز کے اوپر) چمٹ جانا، بیٹھ جانا، گتھ جانا، گڑ جانا ؛ (سانپ کی طرح) حلقہ بناتے ہوئے چڑھ جانا.**

لپٹ لپٹ کے مزے خوب بادہ کش لُوٹیں
کہ شاخ تاک لپٹنے میں عشق پیچاں ہے

(۱۸۲۶، دیوان گویا، ۵).

ضعیف و ناتواں لپٹا ہوا ہوں ہجر دلبر میں
لپٹ جاتا ہوں کروٹ لیتے ہی اک تار بستر میں

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۱۵۳). کیڑیاں لپٹنے لگیں، چچڑیاں چمٹنے لگیں. (۱۹۰۱، راقم، عقد ثریا، ۱۷). دو سانپوں کو پیچ در پیچ لپٹے دیکھ کر خوف کے مارے میری رگوں میں خون جم گیا تھا. (۱۹۸۸، اپنا اپنا جہنم، ۳۷). (اا) **ایک چیز کا دوسری میں الجھ جانا، پھنسنا، اٹک کر رہ جانا.** ایک روز حضرت زکریا علیہ السلام نے داڑھی میں کنگھی کی کہ سفید بال کنگھی سے لپٹ آئے. (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۱ : ۳۱۶).

خون میں بھر کے جو نکلا مرے دل سے، تو کہا
لپٹ آیا یہ مرے تیر سے ارمان کس کا

(۱۸۸۸، صنم خانہ عشق، ۵۲).

یہاں پہ برسوں سے خاک اڑاتی ہوئی ہوائیں
مرے بدن سے لپٹ رہی ہیں

(۱۹۸۱، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر، ۱۰۷). (ب) ف ل.
۱. **(ہمہ تن) مشغول ہونا، (کسی کام میں) لگنا، مصروف ہونا.** خدمت کے سوا کسی کو رفیق نہ پاتے تھے اس لیے جان توڑ کر لپٹ جاتے تھے. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۸۱۵). کرتوں کا ہاتھ میں آنا تھا کہ لپٹ پڑی اور ختم کر کے چھوڑا. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۷۵). ۲. **ہم رائے بنانے پر اصرار کرنا، مزاحم یا مصر ہونا، زبردستی ہم خیال بنانے پر مصر ہونا.**

کام لیجے گا کبھی اور ہی دانائی سے
ناصحو جاؤ نہ لپٹو کسی سودائی سے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۴۳).

نہ روکے سے رکا آخر گیا داغ اس کے کُوچے میں
نہ مانا ایک کا کہنا بہت خلق خدا لپٹی

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۱۸۰). ۳. **مبتلا ہونا، لپے میں آنا، آلودہ یا ملوث ہونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۴. **باہم مل جانا.**

زلفیں اگر لپٹ کے نہ تحریر چھوڑ دیں
دو سطروں میں نہ دفترِ سودا تمام ہو

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۶۹). ۵. **چپکنا ، چسپیدہ ہونا** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ). ۶. **مُتصل ہونا ، ملا ہونا ، ہمراہ ہونا.** چالیس ہزار فوج ظفر موج ہمراہ ، رکاب سے لپٹا ہوا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۰۶). چھوٹی ندی ارغون جو شہر کے جنوبی پہلو سے لپٹی ہوئی بہتی تھی .(۱۹۰۵ ، شوقین ملکہ ، ۷۷). ۷. **جورو والا ہو جانا ، شادی ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). ۸. **تہ ہونا ، پیچک بننا پرت در پرت یا تہ بہ تہ ہونا ، ملا ہوا ہونا.** خدا کہا اس روز آسمان جوں کاغذ لپٹیں گے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۲۱)عجیب و غریب قصوں میں قصے لپٹے ہوئے ہیں .(۱۸۰۳، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱).

پھر سرکشوں نے تیر ملائے کمان میں
پھر کھل گئے لپٹ کے پھریرے نشان میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۰). زمین جس وقت بوریے کی طرح لپٹے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۶۹). ۹. **ملفوف یا بند ہونا.** زمانے کا مکتوب آگے کی طرف کھلتا جاتا ہے اور پیچھے سے لپٹا آتا ہے ، جو لپٹ گیا وہ گیا اور ماضی کے محافظ خانے میں مُقفل ہو گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۰۷). [لپٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لِپْٹَنْت (کس ل ، سک پ ، فت ٹ ، سک ن) امث (قدیم).
۱. **ہم آغوشی ، بغل گیری.**

ہے نواب آصف الدولہ
دل سے تیرے خوشی کو نت لپٹنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۶). ۱۰. **کشتی ، لڑنت** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [لپٹن (رک) کا محرف].

لِپْٹْواں (کس ل ، فت پ ، سک ٹ) صف.
لپٹا ہوا ، تہہ ہو جانے والا ، لپٹنے والا ، فولڈنگ. رنگ برنگ کے چیرے اور لپٹواں بتیاں باندھنے لگے . (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق، ۳ : ۱۱۰). [لپٹ (لپٹنا (رک) کی تخفیف) + واں، لاحقۂ صفت].

لِپْٹْوانا (کس ل ، فت پ ، سک ٹ) ف م.
رک : **لپٹنا.** شکریہ دوست شکریہ ... گری گوری ایلیچ نے کہا اور سپاہی کے ساتھ اوزار لپٹوانے لگا. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۸). [لپٹنا (رک) کا تعدیہ].

لَپْٹی (فت ل ، سک پ) امث؛ ← لپٹا.
۱. **گیہوں کے آٹے کا کم گھی کا حلوا.** اسکے علاوہ بھی بہت سے تشریے کھائے جاتے ہیں چھوٹے اقسام کی لپٹی بنائی جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۱۰۷). ۲. **نہایت بوڑھا جس کا گوشت بڑھاپے کے سبب لٹک گیا ہو** (فرہنگِ آصفیہ) . [مقامی].

لِپْٹے (کس ل ، سک پ) صف.
لپٹا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

---لِپْٹائے (--- کس ل ، سک پ) م ف ؛ صف.
لپٹے ہوئے ، بندھے ہوئے. اس کے ہاتھ میں اخباروں کا پلندہ تھا پولینا گیورگی یون یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس لپٹے لپٹائے پلندے میں «پراودا» کے کچھ شمارے ہیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۳۴۳) [لپٹے + لپٹائے (رک)].

لَپَڑ (فت ل ، پ) امث.
گھال میل کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل.

---سَپَڑ / شَپَڑ / گَھپَڑ (--- فت س ، پ / فت گھ ، پ م ف ؛ امث.
۱. **جلدی جلدی ، تیزی اور گھبراہٹ کے ساتھ ، بے ڈھنگے پن سے کیا ہوا کام (عموماً کھانے یا بولنے کے لیے مستعمل).** پانچ پانچ اپنا گروہ بنا کر بیٹھ گئیں اور لپڑ سپڑ کھانا شروع کیا. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، مئی ، ۵۰). ۲. **گھال میل ، خلط ملط** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۳. **ٹال مٹول ، حیلہ حوالہ** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لپڑ (حکایت الصوت + سپڑ (تابع)].

---غُٹّا (--- ضم غ ، شد ٹ) صف.
احمق ، بُدّھو.

لپاٹی ، بن بنا ، جھوٹھا تو اک سارے جہاں کا ہے
لپڑ غٹے تو کس کے سامنے باتیں بناتا ہے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۲). یہ لپڑ غٹے سیڑھی در سیڑھی جھوٹ بولیں گے. (۱۹۸۶ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اگست ، ۹۰). [لپڑ + غٹا (رک)].

---لَپَڑ (--- فت ل ، پ) م ف.
لپ لپ ، بے سوچے سمجھے تیزی کے ساتھ (عموماً کھانے یا بولنے کے لیے مستعمل). بدکار آدمی کی زبان لپڑ لپڑ چلتی ہے ، بے تامل بکتا چلا جاتا ہے .(۱۸۶۳، مذاق العارفین، ۳ : ۱۲۷). [لپڑ (رک) کی تکرار].

---لَپَڑ کَرْنا محاورہ.
چپڑ چپڑ کرنا ، بکواس کرنا ، بیہودہ بکنا ، کان کھانا (فرہنگِ آصفیہ).

لَپّڑ (فت ل ، شد پ بفت) امذ.
(عو) **تھپڑ ، چانٹا ، طمانچہ.**

لب ہلانے پہ لگا تھا لپڑ
منہ پھرانے کے ساتھ تھا تھپڑ

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۸۳). بزاز نے تان کے لپڑ لگانے شروع کیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۳). ننھی نے ایک لپڑ اور دیا. (۱۹۲۹ ، ولایتی ننھی ، ۵). شین نے اپنا دایاں بازو تان کے ایک کھلے ہاتھ کا لپڑ اس کے منہ پر ایسا دیا کہ گردن پیچھے ڈھلک گئی اور ناک اور آنکھوں تک کو رگڑ کے رکھ دیا. (۱۹۵۸ ، انجان راہی ، ۹۰). [مقامی].

---جَمانا ف م ؛ محاورہ.
تھپڑ لگانا ، دھول جمانا. دو چار لپڑ جما دیے وہ بے چارہ روتا چلاتا دہائی دیتا چلا گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۵).

--- دینا ف م ؛ محاورہ.
تھپڑ لگانا ، دھول جمانا. ارے تو بھلے مانس بنا ہے ، ان کے ایک دوست نے ہوٹل والے کا ہاتھ جھٹک دیا اور ایک لپڑ دیا . (۱۸۹۳ ، بشو ، ۶۸).

--- رَسِید کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
تھپڑ لگانا ، طمانچہ مارنا. ہم نے بنچ سے اٹھ خوشی خوشی جا سلیٹ ان کے سامنے کر دی ، یہ جلے ہوئے تو تھے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ زڑ سے ایک لپڑ رسید کیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۲).

--- مارْنا ف م ؛ محاورہ.
تھپڑ مارنا ، طمانچہ رسید کرنا. ایک ہاتھ گردن پر جمایا یہ سمجھے کہ مجھے لپڑ مارا بڑا غصہ آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲۱). جب بکس میں کوئی چیز رکھتے تو ڈھکنا اتنے زور سے بند کرتے معلوم ہوتا جیسے کسی کو لپڑ مارا. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھل ، ۳۲).

لَپڑو دَھیں دَھیں (فت ل ، سک پ ، و مج ، ی لین ، غنہ ، ی لین ، غنہ) امث.
رک : **لبڑ دھوں دھوں.** اخیر روز دستار تقسیم ہونے میں وہ لپڑو دھیں دھیں ہوتی تھی کہ الٰہی پناہ! (۱۸۹۸ ، یادگار مراد علی ، ۳۳).
[لبڑ دھوں دھوں (رک) کا محرّف].

لِپڑی (کس ل ، سک پ) امث.
۱. (دباغت) **کھال کو کمانے سے قبل خشک کرنے کے لیے نمک وغیرہ لگانے کا عمل ، لپٹی کرنا** (اپ و ، ۲ : ۲۱۵). ۲. **کپڑا ، بستر** (نوراللغات). ۳. (بھٹی براری) **پگڑی یا ٹوپی.** کسی نے ... ان کی پگڑی اڑائی تھی ... ان کی لپڑی اڑائی تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۵۸). [مقامی].

لُپڑی (ضم ل ، سک پ) امث.
۱. **روغنی آٹے کی گولی یا ٹکیہ (جس سے عموماً نوزائیدہ بچوں کے جسم کا میل صاف کیا جاتا ہے).** واہ جناب خلیفۃ المسلمین آپ تو سب گنوں پورے نکلے ، بچوں کے واسطے لنگوٹی کھسوٹنے لپڑی اتارنے کا ٹھیکرا بھی نہ چھوڑا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ؛ ۱۳ : ۱۰). بچے کے منہ ہاتھ اور سارے بدن پر لپڑی کی. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۲۹). ۲. **(لکور کرنے کی پوٹلی (عموماً میدے وغیرہ کی)** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۳. **(پھوڑے وغیرہ پر باندھنے کا) بھرتا ، لیپ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَپسی (فت ل ، سک پ). (الف) امث.
رک : **لپٹی.** ابر کا کیا ، ججمان ، لپسی کا کیا پکوان (مشہور کہاوت) لپسی. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۸۹).

نکلا ہوا تن سوکھ روئی بال رگیں نخ
حلوا ہوئے چرخا ہوئے لپسی ہوئے چمرخ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۹).

ہاں ایک کو زیادہ چبانا ضرور ہے
لپسی ہے زود ہضم کلیجی ثقیل ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۱۰۰). (ب) صف. ۱. **بہت بوڑھا جس کا گوشت بڑھاپے کے سبب لٹک گیا ہو ، کمزور.** منشی جی گو اب لپسی تھے مگر جوانی کی لڑنت یاد آگئی. (۱۹۲۹ ، ولایتی نتھی ، ۴). نہ مونہہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت مارے بڑھاپے کے لپسی ہو رہے ہو. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۲۷). دانت اتنے خراب کہ دلیے کی لپسی بھی نہ کھا سکیں. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۹۵). ۲. **شہد اور شگوفوں کے غبار کا مرکب.** تین دن لپسی پر رکھا جاتا ہے جو شہد اور شگوفوں کے غبار کا مرکب ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۵۴). [لپٹی (رک) کا محرّف].

لَپَک (فت ل ، پ) امث.
۱. **تیزی سے جلدی جلدی قدم اٹھا کر بڑھنے کی صورتِ حال ، تیز چال ، دوڑ ، جھپٹ ، چھلانگ.**

اس وقت ہوشِ عاشق ثابت قدم ہے کیوں
سلطان حسن آوے جب نازکی لپک سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۲).

کمر اس کی نہ دیکھی کہ کروں اوس کا وصف
تھی وہ اک آہوے دل کے لیے چیتے کی لپک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۰). چکور مانگے تانگے کی ضیا کی جانب ، یا پروانے کی ایک لپک شمع کی ضو پر. (۱۹۱۵ ، بیاری دنیا ، سجاد حسین ، ۷). ان میں ذہانت کی لپک تھی. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۲۹). ۲. **پھدکنے یا دھڑکنے کی کیفیت ، پھدکی ، دھڑکن ، تڑپ ، جنبش ؛ جیسے: نبض کی لپک.** ایک طرف خون آشام آرزوؤں کی لپک ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۲۰). ۳. **شعلے کی گرمی جو یکایک دور سے اثرانداز ہوتی ہے؛ لپٹ ، لَو.**

دوزخ کے بھی شعلوں میں نہ ہوگی لپک ایسی
زائل ہوئی جاتی ہے بصارت چمک ایسی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۳). جس کی لپک سے کروڑوں ہون تو جل بھن کے خاک سیاہ ہو جائیں ، گرمی ، تمازت ہمارے لیے خُنکی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۷۲).

تیغ جب بڑھتی ہے سب فوج سرک جاتی ہے
یہ وہ شعلہ ہے کہ تا چرخ لپک جاتی ہے

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب)، گلزارِ رشید ، ۱۲۸).

پروانے کو شعلہ کی لپک کھینچ لے آئی
انجام کو پہنچا دیا انجام سے پہلے

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۷۸). میں تمہیں آج وہی رقص دکھانا چاہتی ہوں جس کے شعلوں کی لپک نے مجھے جلا کر راکھ کر ڈالا تھا. (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۹۴). ۴. **چمک ، چمکیلی چیز یا تیز روشنی کی چھوٹ ، جھلک ؛ (بجلی وغیرہ کا) کوندا.** قیامت کا کام ویسا ہی ہے جیسے لپک نگاہ کی. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۲۵۴).

گلگشتِ چمن کیا ہے لو ہاتھ میں آئینہ
اس اپنے خطِ رخ کے سبزے کی لپک دیکھو

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۵۹).

لُو کے طوفان میں تپتے ہوئے ذرّوں کی لپک
کرب کے ساتھ کڑی دھوپ میں پودوں کی لچک
(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۱۲۵). اسی لمحے ایک نئی سوچ کی لپک نے میرے دماغ کو جھنجھوڑ دیا. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۴). **۵. پھوڑے یا زخم وغیرہ کی ٹپک ، ٹیس** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۶. مُڑنے تُڑنے ، دبنے اُچھلنے کی صلاحیت ، لچک.** زائد چوڑی (ریل) اوپر ہے اور کم چوڑی نیچے اس طریقے سے ریل میں لپک نہیں آتی. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۰). **۷. (کسی چیز کو موقع پا کر) لپک لینے یا اُڑا لینے کا کام ، چوری.** پیسے ہی میں سیر بھر گجک ، واہ ری تیری لپک. (۱۹۰۱ ، راقم عقد ثریا ، ۸۲). [لپکنا (رک) کا حاصل مصدر].

---اُٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : لپک جانا.
اپنی محرومی پہ بل کھاتے ہوئے ، جھنجلا کر
جاگ اٹھا ہے خیال
پیرہن شعلے کی مانند لپک اُٹھے ترا
(۱۹۴۱ ، میراجی کی نظمیں (کلیات میراجی ، ۸۶)).

---بھَٹی (---فت بھ ، شد ٹ) امث.
وہ بھٹی جو اس انداز سے بنائی جائے کہ جس چیز پر حرارت منعکس کرنا مقصود ہو اس پر منعکس ہو سکے. پٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیتے ہیں ... پھر ان کو لپک بھٹی میں گرم کرتے ہیں اور اس کے بعد بیلتے ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۹). [لپک + بھٹی (رک)].

---جانا محاورہ.
۱. دوڑ جانا ، جھپٹ پڑنا.
آج میری بھی لپک دیکھیو جھپکے پر آنکھ
گرچہ ہے جلد لپک جانے میں مشہور پلنگ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۹).
چھوڑو سب اور کام لپک جاؤ ساتھیو
جنرل جو آگے جا چکے تم ان سے جا ملو
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۱۳۹). **۲. عیاں ہونا ، ظاہر ہونا.**
کبھی پھولوں کے کٹوروں سے چھلک جاتی ہے
کبھی شعلے کبھی شبنم سے لپک جاتی ہے
(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۱۰۱).

---جھپک (---فت جھ ، پ). (الف) امث.
تیزی ، طراری ، چستی ، چالاکی ، جلد بازی.
شوخی و دلبری سے ہے رونقِ حسنِ مہوشاں
کچھ بھی نہیں وہ نازنیں جس میں نہ ہو لپک جھپک
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۸). (ب) م ف. **جلد بازی سے ، تیزی کے ساتھ.** لپک جھپک دوڑیں اکے کی طرف. (۱۹۶۷ ، عصمت ، نقش ، افسانہ نمبر ، ۳۰)
بس ایک کام میرا یہ کر دو لپک جھپک
اور اس کے بعد چھٹی تمھیں روز حشر تک
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۳۶۵). لپک جھپک قبرستان والی مسجد کی طرف جانا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۶۸). اس نے ... اوپر دیکھا ، کالے بادلوں میں لپک جھپک ، ہلچل ، مستی ، دھوم جانے کیا کیا نظر آئی. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۳۹).

---جھَپک سے م ف.
پھرتی سے ، چالاکی سے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کَر/کے م ف.
دوڑ کر ، جھپٹ کر ، جلدی سے. اس وقت شاہ کے آگے کوئی افسر بھی نہیں تھا ، لپک کے ایک سجدہ گھٹنوں کے بل زمین پر کیا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۷۵). میں لپک کر اندر پہنچا اور ان حضرات سے کہہ دیا کہ بھانڈا پھوٹ گیا ہے. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۸۰). ملک صاحب لپک کر باہر گئے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۸۷).

--- کَر/کے آنا محاورہ.
دوڑ کر آنا ، جلدی آنا ، تیزی سے آنا ، جھپٹ کر آنا. خورشید بہو جس کا مزاج آگ کا بنا تھا لپک کے زینہ کے پاس آئی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۵).
کچی کلیاں ، پکی فصلیں ، سر چھپائیں کی کہاں
آگ شہروں کی لپک کر آ رہی ہے گاؤں
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۳۰).

--- کَر جانا محاورہ.
دوڑ کر جانا ، تیزی سے جانا. اس نے نوکر کو آواز دی ، بابو ذرا سا لپک کر جانا ، موسیٰ سے کہنا ایک پان دیں. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۹۲).

---لپک کَر م ف.
دوڑ دوڑ کر ، جلدی جلدی. اور بسوں کے پیچھے دوڑ دوڑ کر لپک لپک کر چڑھنے والا بمشکل دو سو گز چل سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۸).

---لینا محاورہ.
موقع پا کر قبضہ کر لینا ، چھین لینا ، کسی چیز کو جھپٹ کر حاصل کرنا. آب حیات والا ٹکڑا تو خوشامد اور چاپلوسی نے اچک لیا تھا اور دوسرا سِرا جو آب محویت سے آلودہ ہو رہا تھا وہ عداوت نے لپک لیا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۲ : ۱۴۴). قرض دہندوں اور زمین لپک لینے والوں نے موقع سے خوب فائدہ اٹھایا. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۶). **۳. اُچک لینا ، اُچھلتی ہوئی چیز کو ہاتھوں پر لینا.** شین نے سوال مجھ سے خود ہی لپک لیا. (۱۹۵۸ ، انجان راہی ، ۸۱).

لَپکا (۱) (فت ل ، سک پ) امذ.
۱. بُری عادت و لت ، عادت ، خُو ، چاٹ ، شوق ، چسکا.
عشق تو ہم سے چھٹا لیک نہ جانے قائم
دیکھ لینے کا جو لپکا ہے یہ کب چھوٹے گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰).

چھوٹتا حسن پرستی کا بھلا کب لپکا
آج کہتا ہوں وہ معشوق کیا ہے پیدا
(۱۸۱۸ء ، عیش لکھنوی (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۶۵۶)).
دل چُرا لیتا ہے وہ دزد حنا
کیا اسے چوری کا لپکا ہو گا
(۱۸۷۳ ، دیوان بے خود (ہادی علی) ، ۱۱). کچھ لوگوں کی طبیعت کا جھکاؤ خود اپنی ذات کی طرف ہوتا ہے ، ان میں قوت کی آرزو ، کمائی کا لپکا ، جمع کر کر کے ڈھیری لگانے کی لت ... ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ذاکر حسین ، ۱۵۸). کھیل کود کا اسے لپکا تھا. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۳). ۲. **چھلانگ ، کود** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **بدمعاش ، لفنگا ، شہدا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۴. **چھینا جھپٹی ، چھین جھپٹ** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۵. **بجلی کا کوندا ، چمک.**
حرارہ جب لیا اس نے یہ کوندے کی طرح لپکا
شرارہ جب بھرا اس نے تو یہ بجلی سی لہرائی
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۲). [لپک + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---اِس بات کا امذ.
(عو) **خواہش جماع کی عادت ، جماع کا چسکا ، روز روز ہم بستری کی دھت** (فرہنگ اصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پڑنا محاورہ.
عادت ہو جانا ، بُری بات کی لت لگ جانا ، چسکا لگنا.
لڑاتا ہے موا جس تس سے آنکھیں
اسے بے طرح یہ لپکا پڑا ہے
(۱۸۳۰ ، امتحان رنگیں ، ۲۶). جن کو اچھا کھانے پہننے کا لپکا پڑ جاتا ہے وہ بُرے وقت میں یا تو بھیک مانگتے ہیں یا چوری کرتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۲ : ۲۹).
نکلا نہ کرو خود پئے تعزیر کہ لپکا
پڑ جائے گا عصیانِ محبت کو سزا کا
(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۹). مجھے سیاست کا ایسا لپکا پڑا جو دیر تک باقی رہا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۱).

---چھُٹنا ف مر ؛ محاورہ.
عادت جاتی رہنا.
بس ہے یہی علاج ان آنکھوں کو پھوڑیے
چھُٹ جائے تاک جھانک کا لپکا کسی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲). پڑی ہوئی عادت اور لپکا پھر چھٹائے نہیں چھٹتا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۵).

---چھُوٹنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : **لپکا چھُٹنا.**
آخرش لے ہی لیا تیغ نے لب کا بوسہ
اے ظفر یہ نہ لہو زخم سے لپکا چھوٹا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۵۳).
نہ چھوٹے گا پری زادوں کا لپکا اے جواں تجھ سے
جوانی کا یہ جن جب تک نہ اترے گا ترے سر سے
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکارِ سلیم ، ۲۳۱).

---لگانا محاورہ.
عادت ڈلوا دینا ، چسکا یا شوق پیدا کر دینا.
اکثر تری تلاش نے دوڑایا دھوپ میں
یہ دوڑ دھوپ کا مجھے لپکا لگا دیا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

لَپکا (۲) (فت ل ، سک پ) صف ؛ م ف.
لپک کے ، تیزی کے ساتھ ، دوڑ کر.
یاں پلک بھی نہ ہم سکیں جھپکا
ایسا قاصد تو آیو لپکا
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳). ان کا ڈرائیور جو دوسرے ڈرائیوروں کے ساتھ گپ شپ کر رہا تھا انہیں دیکھ کر لپکا اور فوراً گاڑی دروازے پر لے آیا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۵۸). [لپک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

لَپکانا (فت ل ، سک پ) ف م.
۱. **دوڑانا ، تیز جھپٹانا ، بھگا کر چلانا یا دوڑانا.** اسی وقت چھوٹے کو لپکایا کہ جا کر خوبن کو چپکے سے لا. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۳۷). ۲. **کتے کو شکار پر دوڑانا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **متحرک کرنا ، ارتعاش دینا.** جب تک ان کا کانپنا جاری رہتا ہے ، اسی طرح وہ ہوا کو بھی لپکاتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۶۶). ۴. **(کوئی چیز لینے کو جلدی سے) ہاتھ لپکانا ، جلدی سے ہاتھ بڑھانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لپک + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

لَپکتا (فت ل ، پ ، سک ک) صف مذ (مث : لپکتی).
دوڑتا ، بھاگتا.
گویا تھا سمندر ٹوٹ پڑا　　پانی کی لپکتی دھاروں میں
(۱۹۲۵ ، افکار سلیم ، ۱۷۴). [لپکنا (رک) سے صفت].

لَپکنا (فت ل ، پ ، سک ک) ف ل.
۱. **تیزی سے قدم اُٹھا کر چلنا ، جلدی جلدی کسی طرف بڑھنا ، دوڑنا ، جھپٹنا.**
اُس سوں چڑیا پیٹ پر اس لپک
سو کھوڑا چلیا رخ جزیرے پہ رک
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰). پھر جو لپکا تو بہت سے ہاتھی گھوڑے سواروں سمیت قوتِ بازو سے اُٹھا اُٹھا کر ... زمین پر پٹکے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۸). یہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے اور ان کے لیے لپکتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ القرآن ، نذیر احمد ، ۵۵۲). نگوڑی بخار زدہ بہتیرا ہی لپکی مگر کہاں مرد اور کہاں عورت. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹). وہ خوشی سے پکارتی ہوئی لپکی اور بیٹے کو آغوش میں بھر کر سینے سے لگا لیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۲۰۱۵). ۲. **بھڑکنا ، بڑھنا.** آگ کے شعلوں کے ساتھ لپکتی ہوئی ہولے ہولے بجھتی ہوئی ، انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۹۱). ۳. **جھپٹنا ، اپنے قبضے میں لانا.** شیر اس کے اوپر ایسا لپکا جیسا کہ کسی زندہ جانور پر. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰). سلطنتِ مغلیہ کے ٹکڑے اڑے

تو ان ٹکڑوں کے لپکنے اور پکڑنے کے لیے بڑی چھینا جھپٹی ہوتی. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۹۸). ۴. نیچے گرنے سے پہلے دبوچ لینا، اُچکنا، نیچے گرنے نہ دینا؛ جیسے : گیند لپکنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۵. (پھوڑے یا زخم وغیرہ کا) ٹیس کرنا ، تپکنا.

دکھ درد ٹیس جلنا رہ رہ کے پھر لپکنا
پھوڑا ہے دل نہیں ہے تجکو سناتیں کیا کیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷).

ہوتا تھا گہ گہے محسوس درد آگے
اب دل جگر ہمارے پھوڑے سے ہیں لپکتے

(۱۸۱۰ ، میر، ک ، ۶۳۰). ۶. اُچھلنا ، پُھدکنا ، دھڑکنا ، حرکت کرنا ، مرتعش ہونا (نبض وغیرہ کے لیے مستعمل) . پیڑیاں ہونٹوں پر بندھی تھیں ، کنپٹیاں لپکتی تھیں . (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳). ۷. (شعلے یا بجلی وغیرہ کا) چمکنا ، تڑپنا ، بھڑکنا ، گرمی سے جلانا ، آنچ کا تیز ہونا. درختوں کا درختوں سے رگڑ کر آگ کا لگنا ، شعلوں کا لپکنا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۸).

شعلہ سا جیسے ساغر سے لپک اٹھا
بھڑکی وہ دل کی پیاس کہ پیالہ چھلک اٹھا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۶). ۸. حملہ کرنا ، حربہ کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . ۹. چھلانگ مارنا ، چوکڑی بھرنا ، پھلانگنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لپک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَپکی (فت ل ، سک پ) امث.
۱. کچی سلائی ، ٹانکا ، سیون ، شلنگا (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. گوٹ ، کنارہ (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [رک : لپک (لپکنا) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

ـــ بَھرْنا محاورہ.
لمبا ٹانکا بھرنا ، کچی سلائی کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

ـــ مارْنا محاورہ.
ٹانکا لگانا ، کچی سلائی کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لُپکی (ضم ل ، سک پ) امث.
خوف ، دہشت ، ڈر کر چھپ جانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لپک (لکنا ـ چھپنا کا محرف) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

لُپ لُپ (ضم ل ، سک پ ، ضم ل) امث.
کسی ملایم سوراخ کے اطراف بند ہونے اور کُھلنے کی جنبش (خصوصاً مقعد کی) (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [حکایت الصوت (ذہنی)].

ـــ کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
سکڑنا اور کُھلنا ؛ مراد : خوف کے مارے دھک دھک کرنا ، کپکپی ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لُپْلُپانا (ضم ل ، سک پ ، ضم ل) ف ل.
رک : لُپ لُپ کرنا. پیپل کا پتوا جس میں باریک لانبی نوک ہوتی ہے... وہ نوک ذرا سی جنبش ہوا میں نہایت جلد لُپ لُپاتی ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۸۶).

لہلہاتی ، چہچہاتی ، لُپلُپاتی ، کانپتی
دوڑتی ، بڑھتی ، جھپٹتی ، دندناتی ، ہانپتی

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۵۲). اس کی سرخ یاقوت کی آنکھیں اور لپلپاتی ہوئی زہریلی زبان اس ڈرائینگ روم کے ماحول کو ہر وقت ڈسنے کے لیے تیار ہے . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۶۱) . ایک چھوٹا بچہ بڑے انہماک سے شعلوں کی لپ لپاتی زبانوں سے اڑنے والی چنگاریوں کا رقص دیکھ رہا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۶۹). [رک: لپ لپ + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُپْلُپاہَٹ (ضم ل ، سک پ ، ضم ل ، فت ہ) امث.
لپلپانے (رک) کا عمل یا کیفیت.

وہ جوت بدن کی پیرہن میں جیسے
تاروں کی کرن میں لپلپاہٹ کم کم

(۱۹۳۵ ، مشعل ، فراق گورکھپوری ، ۱۳۹). [لُپلُپانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لِپَّم (کس ل ، شد پ بفت) امذ.
گارا ، پلستر. آبی چونہ دستی چکیوں میں بہت باریک جاتا ہے اور اس کا لپم بنایا جاتا ہے. (۱۹۴۸، رسالہ رڑکی جنائی، ۱۷۹). [لپ (لپنا) + م ، لاحقۂ نسبت و اسمیت].

لُپَّن (ضم ل ، شد پ بفت) امث.
(رنگ سازی) لکڑی کی درزوں میں بھرنے کا مسالا جس سے درزیں اور سوراخ وغیرہ معلوم کرلیے جاتے ہیں ، چھپ ، لک (ا پ و ، ۱ : ۱۵۹۰). [مقامی].

لِپْنا (کس ل ، سک پ) ف ل.
۱. پلستر ہونا ، گوبری یا استرکاری ہونا ، لپائی کی جانا ، پوتا پھرنا.

سلاخی صندل نال کاندان لیے
اوپر مُشک اذفر چھپا چھپ چھپے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۳) . کوئی گدھے والا گلی میں ہولے تو دو بورے مٹی لے لوں ، دالان بھی لپ جائے اور چولہے بھی ٹوٹ گئے ہیں ، پھر سے لیس پوت ہو جائے . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۶).

کیوں گیس گیس کے ساتھ اُڑیے گوبر کی طرح لپیے
دونوں ہی میں زحمت ہے للہ کہیں چھپیے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۶). سارے گھر میں گوبر لپا پڑا تھا. (۱۹۶۷ ، ادیبہ ، ۸۷). ۲. (کسی سطح کا) کسی چیز سے بھرا ہونا (سطح پر کوئی چیز) بکثرت ہونا. کسی دکان کی دیوار رنگ بہ رنگ تصویروں سے لپی ہوئی. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۰۳).

ساری عدالت الفتر صادق کی ہے گواہ
مہروں سے ہے لپی ہوئی اپنی سجل تمام

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۳۹). تاج شاہی کے بجائے جواہرات سے لپی ہوئی چادر. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۱۷).

ان کے رجسٹر ان چندوں کی فہرست سے لپے پڑے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۳)۔ ۳۔ (مجازاً) ذمے ہونا ، منطبق ہونا ، صادق آنا ؛ تھپنا ، تہمت لگنا ؛ چپک جانا۔ ایک تعریف تمہاری اور بھی سنی ہے ، سچ ہو یا جھوٹ مگر اب تو لپ گئی کیوں ایسے کوتک کیے جو کسی نے کہا۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۲۵)۔ [پ : लिप्य (ह्) س : लिप्य (ते)]۔

لَپَنگھا (فت ل ، پ ، غنہ) امذ۔
رک : **پاسنگ**۔ ترازو میں لپنگھا ، پلڑوں میں عیب ہے اور تولنے والا بیچ بازار میں ڈنڈی مارتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۳۱ : ۱۰)۔ [مقامی]۔

لُپّو (ضم ل ، شد پ ، و مج) امث۔
ٹپا ، **پگڑی** ، **دستار**۔ جس پر چوری ثبوت ہو اس کی شوق سے لپو اتار لو ، چابک چلاؤ۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۲۶)۔ [مقامی]۔

--- اُتَرْنا محاورہ۔
عزت جاتی رہنا ، بے آبرو ہو جانا۔ آگے بڑھا لیا تو میری کیا لپو اتر جائے گی۔ (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۱۵)۔

لَپْوا (فت ل ، سک پ) امذ۔
اتھائی گیرا (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۳)۔ [لپ (لپک کی تخفیف) + وا ، **لاحقۂ تصغیر**]۔

لِپْواں (کس ل ، سک پ) صف۔
لپا ہوا ، **کڑھائی یا زردوزی وغیرہ کا گھنا کام**۔ اب لپواں مسالے کے کپڑے ناپسند کیے جاتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، **لخت جگر** ، ۱ : ۲۹۵)۔ تحفہ ... کپڑے ہیں ، لیس دار کارچوبی ٹوپی ہے ، لپواں سلیم شاہی جوتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، **فرحت** ، **مضامین** ، ۲ : ۳۶)۔ [لپ (لپنا) + واں ، **لاحقۂ صفت**]۔

لِپْوانا (کس ل ، سک پ) ف م۔
۱۔ رک: **لپنا معنی نمبر۱**۔ دسویں پندرھویں چولہے لپوالیے۔(۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۵)۔ ۲۔ رک: **لپنا معنی نمبر۲**۔ اب میں وہ نصیرہ نہیں جو تمہاری سڑی بساندی باتیں سنوں اور جھوٹ سچ اپنے اوپر لپوالوں۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴)۔ [لپنا (رک) کا **متعدی المتعدی**]۔

لِپْوائی (کس ل ، سک پ) امث۔
رک : **لپائی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [لپوانا (رک) **کا حاصل مصدر**]۔

لَپوٹ (فت ل ، و مج) امذ۔
(شہدوں کی اصطلاح) **باتیں بنانے والا** ، **باتوں کا چور** ، **بات اڑانے والا**۔ شہدے کے لئے ایک اور لفظ بھی تھا ، لپوٹ ، اس سے لپاٹیا بنایا گیا۔ (۱۹۷۴ ، **پھر نظر میں پھول مہکے** ، ۳۲)۔ [مقامی]۔

لَپوٹا (فت ل ، و مج) امذ۔
تھپڑ ، **لپڑ**۔ لالہ نے دوڑ کے ایک لپوٹا زور سے دیا۔ (۱۸۹۴ ، پشو ، ۱۱)۔ نواب صاحب لپوٹا کھاکے ... سناٹے میں آگئے (۱۹۱۴ ، دربار حرام پور ، ۲ : ۱۵)۔ **سیدھے ہاتھ کا ایک لپوٹا** نہا کرجی کے اٹھے ہوئے گل پھوں پر اور الٹے ہاتھ کا ایک تھپڑ میاں صاحب کی چڑھی ہوئی داڑھی پر رسید کیا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۲)۔ [لپ - ہتیلی + وٹا ، **لاحقۂ تصغیر و اسمیت**]۔

لَپوڑِیا (فت لِ ، و مج ، کس ڑ) امذ۔
خوشامدی ، **بِنَت کر کے کام نکالنے والا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [لپاڑیا (رک) کا **محرف**]۔

لَپُوسَہ (فت ل ، و مع ، فت س) صف۔
بہت بوڑھا۔ ان بوڑھے لپوسہ پنشنیے فوجیوں کو بادشاہ کے حضور میں تمغے پہنائے گئے۔(۱۹۸۷ ، **گردش رنگ چمن** ، ۲۱۴)۔ [**پھوس** (رک) کا **محرف**]۔

لَپی (فت ل) امث۔
قبل مسیح کا ایک قدیم طرزِ تحریر (رسم الخط) (زبان و علم زبان ، ۲۷۶)۔ [مقامی]۔

لِپّی (کس ل ، شد پ) امث۔
رسم الخط۔ اردو رسم الخط ناقص الخط نہیں ہے اس میں ہر زندہ آواز کو ادا کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے جو ہندی لپی میں نہیں ہے۔ (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۳۲)۔ حملہ آور مسلمان اپنے **سے ہزاروں سال پہلے کے آریوں کی طرح زبان کے علاوہ اپنی لپی بھی ساتھ لائے تھے**۔ (۱۹۸۸ ، **قومی زبان** ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۲)۔ [**مقامی**]۔

لِپی پُتی (کس ل ، ضم پ) صف مث۔
۱۔ **(وہ جگہ وغیرہ) جس کی لپائی پتائی ہو چکی ہو**۔ کھلیان کی لپی پتی زمین جو غلے کے انبار کے گرد کھلی ہوئی ہے ، ہالہ ہے۔ (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۵۶)۔ ۲۔ **(مجازاً) خوب بناؤ سنگھار یا میک اپ کی ہوئی**۔ جب وہ امتحان دے کر آئیں تو گھر میں کچھ لپی پتی خواتین چائے بہ مع ... ساز و سامان کے نوش فرما رہی تھیں۔ (۱۹۵۷ ، خالہ اپوا کے نام خطوط ، ۱۰۷)۔ [لپی (لپنا (رک) سے ماضی بطور صفت) + پتی (تابع)]۔

لِپی تُھپی (کس ل ، ضم تھ) صف مث۔
نحیف و نزار اور گرد سے لپی تھپی سلیٹی رنگ کی بینگنی جھلک ، **لسی ہوئی** ، **آلودہ**۔ نحیف و نزار اور گرد سے لپی تھپی سلیٹی رنگ کی بینگنی جھلک دیتی ہوئی کول لے آئے۔ (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۸۲)۔ [لپی (لپنا (رک) سے ماضی بطور صفت) + تھپی (تابع)]۔

لِپے پُتے (کس ل ، ضم پ) صف مذ۔
لپا پتا (رک) کی مغیرہ صورت ، **(کنایۃً) بہت بناؤ سنگھار کیا ہوا** ، نہایت آراستہ کیا ہوا ، **بہت سجایا ہوا**۔ بے تحاشا میک اپ سے لپے پتے چہرے **مجھے** نجانے کیوں اداس لگنے لگے۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۶۸)۔

لَپیٹ (۱) (فت ل ، ی مج) امث.

۱. **لپٹے جانے کی صورت حال ، پیچ ، بل ، تہ.** جو قوت حاصل ہو کی ہر لپیٹ میں رسن کے کھلتی جانے کی یہی جواب ہے تمہارے سوال کا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۹۶).

پیچکیں آتی ہیں بن بن کے سو کیسی اچھی
کتنی ہموار لپیٹ ان کی ہے سلجھی سلجھی

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۹۷). اژدھوں نے کمر اور گردن میں دو دو لپیٹ دے کر اس کو جکڑ رکھا ہے. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۷۳). ایک سحر زدہ کی طرح پٹی کو بل دے رہا تھا ، آخری لپیٹ کے بعد کچھ چونکا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۳۵). ہماری وہ لپیٹ کے دوپٹہ اوڑھنے کی عادت ہی نہیں جاتی ، بےخیالی میں بار بار پلہ لپیٹ لیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۲۰۶). ۲. **گھیر ، گھیرا ، حلقہ ، دَوَر.**

کچھ نہ معلوم ہو کمر اور پیٹ
فقط اک ناگنی کی اس میں لپیٹ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ۳۶). مجھے یہ خبر ہوتی ، کچھ بھی اگر ہوتی ، تیرے پیٹ میں توند کے لپیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۹۳). فاصلہ ایک دوسرے کا آپس میں اپنی اپنی لپیٹ کی برابر ہونا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجنیرنگ بک ، ۱۲). ۳. **غلاف ، بندھن ، پردہ.** اس عبارت پر فصاحت کی بندش اور لپیٹ آگے سے پیچھے تک کسی پیچ سے نہ کھلے گی. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۴). کائنات کا ہر ذرّہ قانونِ قدرت کی لپیٹ میں تھا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۷۳). ۴. **چکر ، الجھیڑا ، الجھاؤ ، جنجال.** بی منجھلی بیگم امان کو سدا کے واسطے سود کی لپیٹ میں ڈال اپنے گھر روانہ ہوئیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۳). ۵. **مصیبت ، آفت ، بپتا.** کچھ دنوں بعد پیٹ کی لپیٹ میں مخدرہ علیا نے دنیا سے کوچ کیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۹). ۶. **(بات یا کام وغیرہ) ہیر پھیر ، چال ، فریب ؛ (دو رخی سے پیدا شدہ) ابہام.**

شانہ ساں کس کس طرح پھانسا دلِ صد چاک کو
زلفِ پیچاں کو تری کیا کیا لپیٹیں یاد ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۴).

یہ باتوں کی بھاتی نہیں ہے لپیٹ
ابھی کیوں چھپاتی ہو دائی سے پیٹ

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۱۸). ۷. **کسی اقدام وغیرہ کا بالواسطہ اثر ، جھپٹ ، زد ، ضمن (عموماً «میں» کے ساتھ).** اس کو قید کر کے ایسا مارو ، یہ تکلیف دو کہ اس لپیٹ میں اس کا پٹ گر جائے. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۱۱۹). ایک تو وہ اور اس کی لپیٹ میں سات اور سب اسی مینہ کی بھینٹ چڑھ گئے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۹). سیاسیات پر انھیں جو کچھ کہنا تھا اسے ... حسبِ عادت وہ دل لگی ہی کی لپیٹ میں کہہ گئے ہیں. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، عبدالماجد ، ۲۰۲). ۸. **(بندھائی) باڑ کی بندش کا پھندا.** معمولی سے چھوکے پھندے یا لپیٹ کو اٹی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۱ : ۹۶). ۹. **(حیوانات) تالو کا وہ حصہ جو غذا کی نالی میں کچھ جانے کے وقت ہوا کی نالی کو بند کر دیتا ہے ، مرفار.** اس کے نیچے مرفار ہے جو زبان کے کچھ پیچھے ہی واقع ہے اور ایک لپیٹ سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۶۶). ۱۰. **(کشتی) خود حریف کے اوپر ہونے کی حالت میں اس کے داہنی طرف بیٹھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے اس کا بازو لپیٹ کر اپنا بایاں پیر اس کی پشت کی طرف لمبا کر کے ایک دم زور سے کھینچتے ہوئے پیچھے مُڑ کر اسے چت کرنا اور داہنا بانو اس کے سینے پر رکھ دینا** (ماخوذ : رموزِ فن کشتی ، ۱ : ۸۷). [لپیٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---جَھپیٹ (---فت جھ ، ی مج) امث.
رک : **لپیٹ ، سمیٹنا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لپیٹ + جھپیٹ (تابع)].

---سَپیٹ (---فت س ، ی مج) امث.
رک : **لپیٹ جھپیٹ.** سب پھلوں کے لپیٹ سپیٹ میں سبوٹے کا بھی بیان ہوتا ہے سنو سبوٹا چینائی پھل ہے. (۱۸۴۵ ، دولتِ ہند ، ۱۱۳). [لپیٹ + سپیٹ (تابع)].

---سَپیٹ کَر/کے م ف.
تہہ کر کے ، سمیٹ کر. ایسی صورت میں یہی بہتر ہوتا ہے کہ کسی طرح لپیٹ سپیٹ کر مضمون ختم کر دبا جائے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۳۷). پھر انہوں نے جانماز لپیٹ کر کریں سے پوچھا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۷۶).

---کَر لِکھنا محاورہ.
گول مول لکھنا ، ابہام سے تحریر کرنا ، پردہ داری سے لکھنا. فیلڈن نے اسے پڑھا اور نیچے ایک فقرہ لکھا ، یہ فقرہ فحش تھا مگر نہایت لپیٹ کر لکھا تھا. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۲۷۵).

---کَل (---فت ک) امث.
وہ مشین یا آلہ جس کے ذریعے سے کسی چیز کو لپیٹا جائے ، کسی چیز کو لپیٹنے والی مشین ، وائنڈنگ مشین. آدمیوں کو رسیوں اور لپیٹ کل کے ذریعے سہارا دیا جائے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۴۵). [لپیٹ + کل (رک)].

---کی بات/ باتیں امث.
۱. **چالاکی اور فریب کی باتیں.** اگر ایسی لپیٹ کی بات کسی اور سے کہے گا تو وہ بھٹا سا سر اڑا دے گا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۷). ۲. **ہیر پھیر کی بات ، پیچیدہ بات.**

باتیں ابھی لپیٹ کی وہ جانتے نہیں
سیدھی ہے وضع گیسوؤں میں پیچ و خم کہاں

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، شکوہ آبادی ، ۲ : ۶۵۴).

---لَپاٹ (---فت ل) امث ؛ م ف.
رک : **لپیٹ.** جوں ہی اس نے پیٹھ موڑی کہ بیگم صاحب مونہہ لپیٹ لپاٹ پڑ گئیں. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۴۴). سوا گزی بالی ، پھر گھنگربالی اور تم لپیٹ لپاٹ چکی کا پاٹ بنا پیٹھ پر لاد لیتی ہو. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۹۲). [لپیٹ + لپاٹ (تابع)].

---لپاٹ کر م ف.
باندھ کے ، تہہ کر کے. بڑے میاں بھی اپنا بچھونا لپیٹ لپاٹ کر گھر جانے کی تیاری کر رہے ہیں. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۳۵).

---لپیٹ کر م ف.
گھما پھرا کر ، ابہام سے. اٹلی کے متلون مزاج گویوں اور اسٹیج ایکٹروں پر ریشمی رومال میں لپیٹ لپیٹ کر لگائی جاتی ہیں. (۱۸۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۱۰). انہیں جلدی سے انعام دے کر ٹالیں نہیں تو لپیٹ لپیٹ کر وہ گالیاں وہ گالیاں نورن نے کہا (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۲۱).

---لینا ف م ؛ محاورہ.
۱. **لپیٹنا ، ڈھانکنا ، غلاف ، پوشش.** ایک تہمت گھٹنوں تک لپیٹ لیتے تھے. (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۵). ۲. **الجھا لینا ، پھنسا لینا.** اضافت سے کلام میں اختصار خوب ہوا کیونکہ اضافت نے اپنی مڑوڑ میں کئی لفظوں کو لپیٹ لیا مگر مطلب کی صفائی میں پیچ پڑ گیا. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۳۰۴). ۳. **حرم میں شریک کر لینا.**

رہتا ہے ان بتوں کو بھی دھیان رات دن
کس کو لپیٹ لیجیے کسے رام کیجیے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۴).

---میں آنا محاورہ.
زور میں آنا ، پھنس جانا ، چکر میں آنا.

بچہ کہ ماں کی گود میں ہے یا کہ پیٹ میں
سب آ گئے ہیں نیند کی اس دم لپیٹ میں

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۳۴). عقل بیچاری فطرۃً کمزور تھی ، لپیٹ میں آ گئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۵). خواجہ احمد عباس کا سفر اس لحاظ سے اہم ہے کہ اضطراب کی جو لہر دل میں موجزن تھی اس کی لپیٹ میں پوری دنیا بھی آ چکی تھی. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۶۸).

---میں لینا ف م ؛ محاورہ.
احاطہ کرنا ، گھیرے میں لینا ، شامل کر لینا. بعد میں پھیلتے پھیلتے اس نے پورے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۵). بعض اوقات اس کی لپیٹ میں دوسروں کو بھی لے لیتے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲۲).

لپیٹ (۲) (فت ل ، ی مج) امذ.
لپیٹ لو ، سمیٹ لو ، لپیٹو.

وو سادہ اوس کی صفائی کو دیکھ حیراں ہے
رکھے اوتار کر آئینہ اب سنگار لپیٹ

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۵۵).

یارانِ عہد تازہ نے سب کچھ لیا سمیٹ
پیارے اب اپنے دفتر پارینہ کو لپیٹ

(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ دسمبر ، ۳). [لپیٹنا (رک) کا امر].

لپیٹا (فت ل ، ی مج) امذ.
۱. **اس پاس ، حد ، لگ بھگ ، قریب قریب ، تقریباً ، اندازاً.** عمر کوئی چالیس کے لپیٹے میں ہوگی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷۲). ۲. (جلد بندی) **پچھلی کانٹا والی سلائی جو اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ کاغذ کو بغیر پھاڑے کتاب سے جدا نہیں کیا جاتا** (انتظامِ کتب خانہ ، ۷۰). [لپیٹ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لپیٹن (فت ل ، ی مج ، فت ٹ) امث.
۱. **لپیٹنے یا لپیٹے جانے کا عمل ، پیچ.** ایسی لپیٹن سے لپیٹا کہ کاڑھے خاں تہ ہوگئے. (۱۹۲۱ ، کاڑھے خاں کا دکھڑا ، ۶). میں ایک دو رخ باقی کا تھان بیہودگی کی لپیٹن پر تیار کر لوں. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۷ : ۳). نل میں دباؤ کے آنے کے بعد ایک قطری مستوی پر پھٹاو پیدا کرنے والی قوتوں کی مزاحمت نل کی دیوار اور لپیٹن مل کر کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیاء (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰۹). ۲. **کرگھے میں جلاہے کے ہاتھ تلے لگا ہوا بین جس پر وہ بنا ہوا کپڑا لپیٹتا جاتا ہے** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۳. **وہ گول لکڑی جس پر اونی کپڑا لپیٹ کر صاف کیا جاتا ہے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **روئی اوٹنے کی چرخی کا وہ آہنی رول جس کے ذریعے بنولے علیحدہ اور روئی علیحدہ نکلتی جاتی ہے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لپیٹ + ن ، لاحقۂ تانیث].

لپیٹنا (فت ل ، ی مج ، سک ٹ) ف م.
۱. (أ) **کسی گول یا چوکور وغیرہ چیز پر طرح چڑھانا ، چوطرفہ بل دے کر باندھنا.** قاسم نے گھوڑے سے جھک ، بال اوس کے ہاتھ میں لپیٹ ، گھوڑا اٹھایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۷).

سجن نے کیا عجب باندھا ہے پھیٹا
کہ جس کی پیچ میں کئی دل لپیٹا

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۰۱). وہیں رسی کو اپنے اوپر لپیٹا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۶۶).

طمع کی مونہہ کو خلق سے لے پھیر
بڑی مالا کو ہاتھ پر نہ لپیٹ

(۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خاں ، ۱۲۲). ۲. **تہ کرنا ، موڑنا.**

اتا شب توں دامانِ مشکیں لپیٹ
اتا دن تو دامن میں گوہر سمیٹ

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۲). فرش لپیٹ کے حفاظت سے رکھا جائے. (۱۸۸۹ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۵).

فقط بچھونا ہی جو ہو تو اٹھ کے میں لپیٹ لوں
ہزار کام پھیلے ہیں انہیں ذرا سمیٹ لوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۲۸). میں نے اپنا سامان لپیٹتے ہوئے پوچھا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان کے بارے میں چند انٹرویو ، ۱ : ۲۰). ۳. **اندر کچھ رکھنا ، ملفوف کرنا.** لفافہ کرتے وقت ٹکٹ لپیٹنے بھول گیا. (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۶۲)).

مرشد اپنا آپ سمیٹنا گودڑیوں میں لال لپیٹنا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۴۰). ۴. **سفر طے کرنا ، مسافت پوری کرنا.**

اسی سیر میں ممالک اسلامیہ کو بھی لپیٹنے آئیں گے. (۱۸۹۹، مکاتیب شبلی، ۱ : ۱۱۵). چھٹے دور نے ابھی آدھا راستا لپیٹا ہے. (۱۹۳۰، تاریخ نثر اردو، ۱ : ۳۴). ۵. **فیصلہ کرنا ؛ مختصر کرنا، نپٹانا، ختم کر دینا.** چاہتے تھے کہ معاملے کو زبانی باتوں میں لپیٹ کر صلح کریں. (۱۸۸۳، دربارِ اکبری، ۶۷۰). ۶. **ضمن میں شامل کرنا، (ایک چیز کے ساتھ دوسری چیز کو) الجھانا، گنجلک کرنا، گڈمڈ کرنا.**

جو رہتا بفعل حرام ان کو لپیٹ
تو دیتیھ انھیں شوہروں پر لپیٹ

(۱۸۳۱، معراج نامہ، مظفر حسین، ۱۱۳). اضافت سے کلام میں اختصار خوب ہوا کیونکہ اضافت نے اپنی مروڑ میں کئی لفظوں کو لپیٹ لیا. (۱۸۸۷، سخندان فارس، ۲ : ۳۰۴). ۷. **آلودہ یا ملوث کرنا (کسی بات خصوصاً جرم، الزام یا تکلیف وغیرہ میں) (سانا، شامل کرنا).**

رہتا ہے ان بتوں کو یہی دھیان رات دن
کس کو لپیٹ لیجے کسے رام کیجیے

(۱۷۸۶، حسن، د، ۱۳۴). خواہ مخواہ تم نے اتنی باتیں بنائیں اور ساتھ ہی مجکو بھی لپیٹا. (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۵۲). ۸. **(کسی چیز کو) چھپانے کے لیے کسی چیز پر بطور پوشش یا غلاف چڑھانا، ڈھانکنا.**

ہے لطافت کا لپیٹا لال سر اوپر سرنگ
شال شاہد تن اُپر ہور ہات ہستی ہست گژ

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۵۶).

اوڑھے لپٹے سوتا تھا وہ غیرتِ قمر
موں نے دوپٹا کھینچ کے چہرے پہ کی نظر

(۱۸۵۸، امانت، د، ۱۵۲). وحی کی ہیبت سے چادر لپیٹے پڑے ہو. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۶۳). تیتر کو اچھی طرح سے دھو کر مصالحے میں اچھی طرح سے لپیٹ دیں. (۱۹۸۵، سعدیہ کا دستر خوان، ۱۳۰). ۹. **مائل کرنا، فریفتہ یا متوجہ کرنا.**

چاند سے منہ کو دکھا ابر سیہ سی زلفیں
کبک و طاؤس کو بھی اپنی طرف یار لپیٹ

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۳۰). ۱۰. **اٹھا رکھنا، ترک کرنا.** بس اب آپ اپنی حکمت لپیٹ رکھیے. (۱۸۹۱، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ)، ۶۶). ہمیں ماضی کے گلے شکووں کو لپیٹ کر ایک نیا ورق پلٹنا چاہیے. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۶۸۶).

ــــ سپٹنا ف م ؛ محاورہ.
رک : لپیٹنا. کنور کی چٹھی کسی پھول پنکھڑی میں لپیٹ سپیٹ کے رانی کیتکی تک پہنچا دی. (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۱۹). ان لق و دق میدانوں کو لپیٹ سپیٹ کر دفعۃً اجمیر پر پہنچا. (۱۸۸۳، قصص ہند، ۲ : ۱۰). ایسی صورت میں یہی بہتر ہوتا ہے کہ کسی طرح لپیٹ سپیٹ کر مضمون ختم کر دیا جائے. (۱۹۳۷، فرحت، مضامین، ۶ : ۲۳۷). [لپیٹنا + سپیٹنا (تابع)].

لپیٹواں (فت ل، ی مج، سک ٹ). (الف) صف.
۱. **لپٹا ہوا، پیچیدہ، ملفوف.** یہ مصالحہ اور گھی لپیٹواں ہوں گے (۱۹۳۷، شاہی دسترخوان، ۹۶) ۲. **ملا ہوا، ساتھ لگا ہوا، شامل** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **پوشیدہ، درپردہ، مبہم، گول مول، غیر واقع** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۴. **پیچدار، بل دار، خمیدہ** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۵. (سِلائی) **کپڑے کی دو کوروں کو ملا کر پھیردار ٹانکے بھرنے کا عمل، اورما** (ا پ و، ۲ : ۱۵۶). ۶. **سونے کی چوڑی جس پر سونے یا چاندی کا تار لپٹا ہوا ہو** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۷. (کنایۃً) **طعن آمیز اشارہ، چوٹ کرنا، طعن کرنا** (پلیٹس) (ب) م ف. **ایچ پیچ سے، چال اور فریب سے، دھوکے سے** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [لپیٹ + واں، لاحقۂ صفت].

ــــ بات امث.
چال کی بات، گول مول بات، فریب کی بات (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ــــ بات کَہنا محاورہ.
گول گول یا پیچیدہ بات کہنا، صاف صاف بات نہ کہنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

لَپیٹے (فت ل، ی مج) امذ.
ایک خاص قسم کی چنے کی موٹی روٹی (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لَپیٹے جَھپیٹے میں آ جانا محاورہ.
بھوت پریت کا سایہ ہو جانا، بھوت پریت کا اثر ہو جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

لَپیٹے میں م ف.
لپیٹ میں، لپٹے میں.

لپیٹے میں کسی دن آہ کہ آ جائے گا ظالم
ہمارے آہ و نالہ پر رقیبوں کو ہنساتا ہے

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، ک، ۲۵۹). توبہ کر لڑکی توبہ کر ... **مجھ غریب کو بھی اپنے ساتھ لپیٹے میں کیوں لیتی ہے.** (۱۹۳۸، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری)، ۱۲۷).

لِپُھنا (کس ل، سک پھ) ف ل.
جُھکنا. اردو میں لپھنا جھکنا کو اور لپھانا جھکانے کو کہتے ہیں. (۱۹۸۸، اردو، کراچی، جولائی تا ستمبر، ۵۳). [مقامی].

لَت (۱) (فت ل) امث.
لات (۱) (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل.

دیکھیا شاہزادہ انپڑتی ہے لت
چھڑایا جو آ درمیاں کر منت

(۱۶۰۹، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۱۳).

نہ ہوتا گر شرازا اس کی خلقت
ورق ابتر ہو کھاتا کہیں لت

(۱۷۳۷، طالب و موہنی، ۲۷). لت سندھی میں پاؤں یا لات کو کہتے ہیں. (۱۹۷۰، اردو سندھی کے لسانی روابط، ۳۱۰). [لات (رک) کا مخفف].

ــــ خور (ـــ و مج) صف (قدیم).
لاتیں کھانے والا ، پٹنے والا.

نہ ٹک چھوڑ بنگاہ بہار آ سکیں
سرے دیک لت خور لت کھا سکیں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۵). [لت + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

ــــ خورا (ـــ و مج) ؛ ← خورہ. (الف) صف.
رک : لت خور ؛ **(مجازاً) بندہ ، غلام ؛ ذلیل ، کمینہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ نوراللغات). (ب) امذ. **دہلیز ، آستانہ نیز پا انداز ، دری یا چٹائی وغیرہ جو باورچی خانے میں بچھائیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ ا پ و ، ۱ : ۴۶). [لت خور + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ــــ خوردَہ (ـــ و معد ، سک ر ، فت د) صف.
لاتیں مکّے کھائے ہوئے ، پٹا پٹایا ، مار کھایا ہوا اور پٹا ہوا ، ادھ مُوا. وہ حضرت صالح کے گھر پر آئے اور سب نے سر شکستہ لت خوردہ مردہ پایا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸۴). [لت + ف : خوردہ ، خوردن ـ کھانا].

ــــ رَونْدَن (ـــ و لین ، مغ ، فت د) امث.
پامالی ، پیروں سے روندا اور کُچلا جانا. ساڑھے تین ہزار آدمی اونٹوں کی لت روندن میں چھیچ ہوئے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۹ : ۵). [لت + روندن ـ روندنا].

ــــ کُندَن (ـــ ضم ک ، سک ن ، فت د) امذ.
بُرا سلوک ، بے عزّتی (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).
[رک : کند (۱) سے مشتق].

ــــ کوب (ـــ و مج) امث.
مار کٹائی ، مار پیٹ ، جوتم پیزار (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لت + ف : کوب ، کوفتن ـ کوٹنا سے **حاصل مصدر**].

ــــ کھانا محاورہ.
مارا پیٹا جانا ، پٹنا ؛ ذلیل ہونا.

مغل آ کہ اوّل جو لت کھاتے ہیں
دکھن کی لڑائی تے کچواتے ہیں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۵۰).

ــــ مَرا (ـــ فت م) امذ.
رک : لت خور (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [لت + مرا (مرنا (رک) کا ماضی بطور صفت)].

ــــ مُرْدَن (ـــ ضم م ، سک ر ، فت د) امذ.
پامالی ، روندن ، دولتیاں (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).
[لت + ف : مردن ـ مرنا].

ــــ مُرْدَن میں پڑنا محاورہ.
پامال ہونا ؛ بے عزّت ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ــــ مُرْدَنی کَرْنا محاورہ.
پامال کرنا ، روندنا ، دولتیاں مارنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَت (۲) (فت ل) ؛ ← لتھ. (الف) امث.
بُری عادت جو جڑ پکڑے ، راسخ عادت ، لپکا ، دھت. جیسے انصاف کی نیں سکت ، اسے دل کا دلیچ میں انپڑتی لت. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۴). وہ بیل آگے سے سینگ مارنے کی لت رکھتا تھا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۹۴).

شوق کو یہ لت کہ ہر دم نالہ کھینچے جائیے
دل کی وہ حالت کہ دم لینے سے گھبرا جائے ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۱). جی ہاں شوق کیا ، ایک لت سی ہے ، آپ جانئے یار باشی میں تو وہ مزہ ہے جہاں اس کا چسکا پڑا پھر نہیں چھوٹتا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۲۱). کتب بینی کا یہ ذوق ، ذوق سے بڑھ کر لت اور بیماری کی حد تک پہونچ گیا تھا. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۵۷). (ب) صف. **آلودہ ، بھرا یا لتھڑا ہوا.** لہوے کے سنگات آگ سوں ہی لت ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۲).

و یا لے کر دہی کو خوب لت کر
پھر اس میں ڈال دے باروت لپ بھر

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۶). ہرے دھنیے کے عرق میں لت کر کے لگائے. (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۱۳). ایسے زور کا بخار ہے اور تم کہتے ہو شہد میں کلونجی لت کر کے چٹا دو. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۵). پھٹکری کا مرہم روئی میں لت کرکے زخم کے اندر رکھ کر زخم میں ٹانکے لگاؤ. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۳). [ب : लित्त लिप्त लिप].

ــــ پَت (ـــ فت پ) صف.
آلودہ ، لتھرا ہوا ، شرابور ، سنا ہوا.

شاہی نے سیج میں ہوئی لت پت موہن تے جب
بارک کمر تھے کیس گیا ہے کمر کدھر

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۶). گرمی کے دن سب پسینے میں لت پت. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۶۲). ماں بیچاری کیچڑ میں لت پت ... گھر آئیں. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۳). جب وہ تلیاں کے مقابلے کے لئے اکھاڑے میں اترتا اس کا جسم تیل سے لت پت لشکارے مار رہا ہوتا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۴). ۲. **(مجازاً) ملوّث ، ماخوذ.** میں انکار نہیں کرتی کہ مسلمان عورتوں کا گروہ اس الزام میں لت پت ہے. (۱۹۳۱ ، فریب ہستی ، ۱۳). ۳. **(مجازاً) صاحب فراش ، ایسا بیمار جو اُٹھ نہ سکے ، خراب حال.** ابھی خدا خدا کرکے مرض کو سکون ہوا ہے ، ایسا نہ ہو پھر لت پت ہو جائیں. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۱۳). [لت + پت (تابع)].

ــــ پَت کَرْنا محاورہ.
لتھیڑنا ، لپیٹنا ، سانتا. فرائی پین میں تھوڑا تھوڑا گھی ڈال کر ڈبل روٹی کے توسٹ کاٹ کر پھینٹے ہوئے انڈوں میں اِدھر اُدھر سے لت پت کر کے تل لیں. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۲۶).

ــــ پَت ہو جانا/ہونا ف ل ؛ محاورہ.
شرابور ہو جانا ، لتھڑ جانا ، سن جانا. کپڑے تمام گارے میں لت پت ہو گئے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۲ : ۷۶). بچاری کے

سارے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے صحن میں جابجا سودوں کے دونوں کے پتے چھلکے اور خدا جانے کیا کیا الا بلا تھی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۲۰).

خون میں لت پت ہوگیا اور ابد تک سو گیا

(۱۹۷۸ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۱۶۶).

---پتا (---فت پ) صف.
پریشان ، خستہ حال ، تباہ ، خراب حال (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لت پت (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

---پڑنا ف مر ؛ محاورہ.
عادت پڑنا ، عادی ہو جانا. جب سے رنگون آئی تھیں افیون کھانے کی لت پڑ گئی تھی. (۱۹۸۹ ، بہادر شاہ ظفر ، ۱۵۴).

---پکڑنا محاورہ.
عادت ڈالنا. بڑھیا نے ماتھا ٹھونک کر کہا تم نے پھر وہی لت پکڑی تم نے کان نہ پکڑا تھا کہ اب پھر کبھی ادھر نہ جاؤں گا. (۱۹۳۰ ، غبن ، ۲۰۰).

---(پیچھے) لگانا ف مر ؛ محاورہ.
خُوگر ہونا ، عادت بنا لینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---چھوڑنا محاورہ.
شغل یا عادت ترک کرنا. جب میں نے محسوس کیا کہ یہ ترجمہ بازی میرے اپنے لکھنے میں حائل ہو رہی ہے تو میں نے چاہا کہ اس لت کو چھوڑ دوں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۸۳).

---ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
عادت ڈالنا ، خُوگر ہونا. اسی دن کے لیے کہتے ہیں کہ آدمی بری لت نہ ڈالے اور عادت کو بگڑنے نہ دے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۰۵).

---کرنا ف مر ؛ محاورہ.
کوئی چیز پانی ، شیرے یا گھی میں اتنا گھینا کہ وہ چُھپ جائے ، تہہ چڑھانا. صندل تولہ بھر کافور چھ ماشے ہرے دھنیے کے عرق میں لت کر کے لگائیے خدا چاہے تو اچھا ہو جائے گا. (۱۸۴۴ ، مفیدالاجسام ، ۱۳). ضرورت و ذائقہ کے مطابق نمک مرچ پیس کر دہی میں لت کرکے کھیے کو خوب نچوڑ کر اس میں ڈال دو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۶۹). سفیدی اور زردی انڈے کی خوب لت کر کے لگاویں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۴).

---لگانا محاورہ.
بُری عادت ڈالنا. آپ کے بیٹے کو پان کھلا کر کوکین کی لت لگائی. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۳۴).

---لگنا محاورہ.
عادت ہونا. یہودی کے بیٹے کو بہت شراب پینے کی لت لگی تھی. (۱۸۳۴ ، تعلیم نامہ ، ۱ : ۶۰). بیوی کو دیکھ کر نصرت کو بھی جوئے کی لت لگی. (۱۹۱۷ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۶۴). غالب کے جانشیں جو ٹھہرے تو غالب کی دو چار لتیں بھی ساتھ لگی ہیں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۶).

---میں پڑنا محاورہ.
بُری عادت میں مبتلا ہونا.

پڑ گئے یہ شراب کی لت میں حکمراں وہ بنے ولایت میں

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۲۲). آوارہ لڑکوں کی صحبت میں ... کم عمری سے ہی سگریٹ نوشی اور جوئے کی لت میں پڑ گیا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۴۸).

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
عادت ہونا.

عدم میں ہم کو یہ غم ہے گا کہ اوروں پہ اب ستم ہے گا
تمہیں تو لت ہے ستانے ہی کی کسو پر آخر جفا کرو گے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۷).

کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہے
کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۷۳). مطالعہ میرے لیے نشہ کا حکم رکھتا تھا اور مجھے اس کی لت سی ہوگئی تھی. (۱۹۸۴ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۰۷).

لَت (۳) (فت ل) امذ (شاذ).
رک : لتا. گلے کو رسی یا کپڑے یا کسی درخت کی لت سے باندھنا. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۱۵۳). [س : لتا लता].

لَتا (فت ل) امث ؛ س لت.
وہ پودا جو زمین پر پھیل جاتا ہے یا رسّی وغیرہ کے سہارے درختوں اور عمارتوں وغیرہ پر چڑھ جاتا ہے ، بیل ؛ لٹکتی شاخ. خیال نے کنارِ دریا پر ایک خوبصورت جھونپڑا تیّار کیا ، ہری بھری لتاؤں سے سجا ہوا. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۲۸۲). جیسے زمین پر پھیلی ہوئی لتا کوئی سہارا پاتے ہی اس سے چمٹ جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاکِ پروانہ ، ۲۲۷). [س : लता].

لَتّا (فت ل ، شد ت) ؛ س لتّہ. (الف) امذ.
۱. **پھٹا پرانا کپڑا ، چادر کا ٹکڑا ، پارچہ ، کپڑا.** شہربانو کا حال دیکھ کر شیریں کوں رونا آیا کہ ایک لتّا بانو کے بدن پر نہ تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۴). اس کمبخت لڑکی کے بدن پر لتّا نہیں کہ سر چھپاوے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۲). خدا نے برکت بھی ایسی دی ہے کہ کپڑا لتّا ، گہنا پاتا ، سامان ، ظاہر حیثیت کے موافق کچھ بُرا نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۱۸). لڑکیاں دنوں پہلے چوڑی مہندی کپڑے لتّے تیّار کرتی ہیں. (۱۹۱۰ ، گلدستۂ عید ، ۱۱). سار (قدرغبر) ... گھنیرا (بہت زیادہ) لالن (محبوب) لتّا (کپڑا). (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۳۳).
۲. **چیتھڑا.** کپڑے کے لتّے ہو جاتے ہیں لیکن اواہٹ نہیں جاتی. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷). ۳. **وہ کپڑا جو ایّام حیض میں عورتیں استعمال کرتی ہیں.**

زرد و زنگاری کوئی ڈبّا ہے ساتھ
حیض کے سے ایک دو لتّے ہیں ہاتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲). میں برہان قاطع کا خا کہ اڑا رہا ہوں ،

چار شربت اور غیاث اللغات کو حیض کا لتّہ سمجھتا ہوں. (۱۸۶۱ ، خطوطِ غالب ، ۱۸۸).

لاش عاشق کی پڑی ہے بے کفن
حیض کے لتّے کہیں سے لائیو

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۳۲). (ب) صف. **زار و نزار ، دُبلا ، مضمحل.**

بانک اور پٹا ہلایا محنت سے ہو کے لتّا
راوت ہی بنکے مارا اس پر بھی اپنا پتّا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۷۵). کوئی کوئی برت ہندوؤں میں بھی ایسا کٹھن ہے کہ آدمی کو لتّہ کر دیتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۳). [لتّہ (رک) کا ایک املا].

ـــ پتّا (ـــ فت پ ، شد ت). (الف) امذ.
استر بستر ، مال و اسباب ، اثاثہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **زار و نزار ، دُبلا پتلا ، کمزور.** بڑی بی پر جب ڈانٹ پڑی تو ان کا لتّا پتّا دل جو پچاسی برس سے مسلسل دھڑک رہا تھا بری طرح زخمی ہو گیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۲). [لتّا + پتّا (رک)].

ـــ نِکالنا محاورہ.
چیتھڑا کر دینا ، پھاڑ کر دھجّی کر دینا. (دھوبی) کم بخت پتّھر پر پٹک پٹک کر کپڑوں کا لتّا نکال لیتا ہے . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۲۲۳).

لتاڑ (فت ل) امث.
۱. **لاتیں ماری جانے کا کام ؛ مراد : لعنت ملامت ، سرزنش.** ایے سنتا ہے یا نہیں دیکھیے زبان سے لتاڑ چکا ہوں. (۱۸۹۰ ، خدا دوست (ظریف کے ڈرامے ، ۴ : ۳۲۶)).

بڑھتا گیا دم اس کا ہوئی جس قدر لتاڑ
کوڑے تھے حق میں اُسکے وہ سب طعنہ و سلام

(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیاتِ نظم ، ۱ : ۴۸).

میں سوچتا ہوں کہاں نعرۂ سیاسی میں
جو تازیانۂ ہمّت تری لتاڑ میں ہے

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۲۶۹). ۲. **تکلیف ، دُکھ ، مصیبت.**

نہ کر اپنی جان کو مضمحل ارے انشا اون سے لگا نہ دل
تو وگرنہ ہووے گا منفعل کہیں آ گیا جو لتاڑ میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۴).

بارہ سنگھے غریب پر ہے لتاڑ
سینگ ہیں اس کے جھاڑ اور جھنکار

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۹). رہا سہا دم موجودہ تہذیب کی لتاڑ سے نکل جائے گا. (۱۹۳۶، مضامین فلک پیما ، ۲۰۷). ۳. **فضیحتی ، رُسوائی.** مقصود ان معلومات پر عمل کرنا نہیں ہوتا بلکہ دوسروں پر اپنی قابلیت کا سکّہ جمانا ہوتا ہے یا پھر دوسروں کی لتاڑ کرنا. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، عبدالماجد ، ۱۲۶) . ۴. **کام کی مارا مار ، لے دے ، زیادتی ، بھاگ دوڑ ، دوڑ دھوپ .** ہر وقت کی فضیحتی ، اور رات دن کی لتاڑ بھلی چنگی ماما کا جی اُچاٹ کر دیتی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۴۶). ۵. **روندن ، پامالی.** غرض وہ پلنگ دل تنگ بھاگا تو وہ ... اس کی لتاڑ مَیں اس قدر مجروح ہوئی کہ تمام بدن پارہ پارہ ہوگیا. (۱۸۱۴، نورتن، ۱۵۰).

کریں رقم ہم اگر حالِ پائمالیٔ دل
بہے ہمیشہ قلم کی لتاڑ میں کاغذ

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۰). ۶. **کٹار ، چھوٹی شمشیر** (ا پ و ، ۸ : ۲۰۴). [لتاڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ بَتانا محاورہ.
دھتکارنا ، ڈانٹنا ، جھڑکنا ، سخت سُست کہنا ، بُرا کہنا. جب مخزن میں ... اقبال نے موہانی صاحب کو لتاڑ بتائی. (۱۹۰۴ ، مخزن ، اکتوبر ، ۴۳).

ـــ پَچھاڑ (ـــ فت ب) امث.
اُکھاڑ پچھاڑ. بین الصّوبائی لتاڑ پچھاڑ کا نام و نشان نہیں تھا کسی کے تصوّر میں نہیں آ سکتا تھا کہ ایسے حالات بھی بن سکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، رودادِ چمن ، ۲۳). [لتاڑ + پچھاڑ (پچھاڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

ـــ پَڑنا محاورہ.
جھاڑ پڑنا ، لعنت ملامت ہونا ، لعن طعن ہونا. جب پاس ہو جائے پر یہ لتاڑ پڑتی ہے تو کہیں فیل ہو جاؤں تو یہ حضرت زندہ ہی نہ چھوڑیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۴۲).

ـــ دینا محاورہ.
پامال کرنا ، روندنا ، خاطر میں نہ لانا. عبدالحمید پر الزام لگائے گئے کہ اس نے اپنے ملک کی اٹھتی ہوئی آزادی کو بالکل لتاڑ دیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۹۴).

ـــ کَرنا محاورہ.
لے دے کرنا ، لعن طعن کرنا. مقصود ان معلومات پر عمل کرنا نہیں ہوتا بلکہ دوسروں پر اپنی قابلیت کا سکّہ جمانا ہوتا ہے یا پھر دوسروں کی لتاڑ کرنا. (۱۹۵۴ ، اکبر میری نظر میں ، ۱۲۶).

ـــ میں آنا محاورہ.
مصیبت اور بَلا میں گرفتار ہونا ، چکّر میں آنا ، گردش میں آنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لَتاڑنا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
۱. **پیروں سے روندنا.** دریا کے پار ہندوؤں کو مارتے لتاڑتے چلے آئے. (۱۸۴۷ ، ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۴۶۶). ہمارا بھوسہ آیا ہے آج اس کوٹھے پر پڑا ہے ، تم سب لڑکے اسے اچھی طرح لتاڑو تاکہ وہ نیچے بیٹھ جائے (۱۹۴۴، آنچل، ۵۷). ۲. **دھتکارنا ، سرزنش کرنا ، ڈانٹنا ، دھمکانا ؛ ذلیل کرنا.**

دولت سوں تری ہوا ہے لت بھوت
اس سوں انگے مجھ لتاڑنا نا

(۱۷۱۷، بحری ، ک ، ۱۳۵). اس پر مسلمانوں کو دوست اور دشمن ایسا ایسا لتاڑتے ہیں کہ معاذاللہ ! (۱۸۸۸، لکچروں کا مجموعہ، ۱ : ۴۴). ان صاحب کو اِتنا لتاڑا ، اِتنا لتاڑا ، اتنی سرزنش کی کہ ان کا مزاج درست ہو گیا. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۲۵۴) .

اس نے جیل کے ملازموں کو اس بات پر لتاڑا کہ انہوں نے کس طرح ہجوم کو جیل میں گھسنے دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹). ۳. (دباغت) لہانی کے ہودے میں کھالوں کو الٹ پلٹ کرنا تا کہ ان میں اچھی طرح مسالا جذب ہو جائے (عموماً پیروں سے) سُہارنا (ا پ و ، ۲ : ۲۱۵). [لت (لات (رک) کی تخفیف) + اڑ ، لاحقۂ کیفیت + نا ، لاحقۂ مصدر].

لُتْپُتا (ضم ل ، سک ت ، ضم پ) صف.
(دکن) **چٹخارے دار ، مزیدار** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَتَر (فت ل ، ت) امذ.
پُرانا جُوتا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لتری (رک) کا مخفف].

لَتّر (فت ل ، شد ت بفت) امذ.
مسئلہ ، جھگڑا ، جھمیلا. یہ آج کوئی نئی بات تھوڑے ہی ہے دیکھتے تو ہو کہ ہر مہینے ایک نہ ایک لَتّر لگا رہتا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱۹٦). [پ : लत्ती].

لُتْرا (ضم ل ، سک ت) صف مذ ؛ ~ لترہ ، لتھرا.
۱. **نکالا ہوا ، بدر کیا ہوا ، دفع کیا ہوا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **چغل خور ، لگائی بجھائی کرنے والا.** مبادا دشمن اور طرح سے بادشاہ کے پاس لگاویں اور لترے چغلی کھاویں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۰). کون ؟ قرشی! سب سے زیادہ لترا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام)، رسول عربیؐ ، ۱۰۲). مزے لے لے کر جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں یہ نہ صرف جھوٹے بلکہ تہمت تراش ، حاسد ، غیبت کرنے والے اور لترے ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۳۵۲). ۳. **بکواسی ، بکو** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : लतरखो].

---آیا بات چُھپاؤ ، چوٹٹا آیا چیز چُھپاؤ کہاوت.
جب کوئی لتراپے میں مشہور ہو جائے یا عام طور سے لتراپا کرتا ہو وہ آ جائے تو اس کو دیکھ کے کہتے ہیں (مہذب اللغات).

---پا امذ.
رک : لُتراپَن. یہ نام کی جمیلہ ہے قلعی پتیلہ لڑوانے میں استاد لترا پے میں آزاد. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۲٦). لتراپے کا الزام لگا کر بیگم صاحبہ نے بیٹی کا غصہ مجھ غریب پر اتار لیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۸٦). [لترا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

---پَن (---فت پ) امذ.
چغل خوری ، لگائی بجھائی کرنا. لالچ ، دھوکا ، لتراپن ، جھوٹ ، مکر ، دغا یہ سب بیماریاں ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ٦۹). ایک بہت بڑا عیب لڑکیوں میں لترے پن کا دیکھا ہے، اس کی برائی اسی سے اور اس کی برائی اس سے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳٦). دولہا ... بیوی کے لترے پن سے نفرت کرنے لگتا ہے. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، ۱۱٦). [لترا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَتَرْلَتَر (فت ل ، ت ، سک ر ، فت ل ، ت) م ف ؛ صف.
جلدی جلدی ، تیزی کے ساتھ (گفتگو یا زبان وغیرہ کے لیے مستعمل). کٹنی ، کیسے ہر وقت لترلتر باتیں بناتی ہے. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۳۱). اس کی زبان ہمیشہ تیز قینچی کی طرح لترلتر چلے جاتی تھی اور آواز بالکل پھٹا ڈھول تھی. (۱۹٦۳ ، دلی کی شام ، ۱۸۸). [حکایت الصوت (ذہنی)].

لَتْری (فت ل ، سک ت) امث.
۱. **پھٹی پرانی جُوتی.**

سر پہ چادر نہ پاؤں میں لَتری
ویل منہہ پر ہو ، ہات میں چھتری

(۱۹۰۳ ، مخزن ، ٦ اپریل ، ۵٦). ۲. **ایک قسم کی دال** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [پ : खडिया].

لُتْری (ضم ل ، سک ت) صف مث.
لگائی بجھائی کرنے والی ، چغل خور عورت.

جو باندی غلاموں کوں دکھ دے بہت
جو ہوں کوئی لُتری سنو اونکی گت

(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۱٦۱).

لڑا دیتی ہے گھر والوں کو لُتری
سمجھ داروں نے اس کی دم ہے کُتری

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۳). کوئی گوارا نہیں کرتا کہ یہ لتری لڑکی وہاں بیٹھے یا ان کی باتوں میں شریک ہو. (۱۹۱۵ ، فریب ہستی ، ۲۳). منصور؛ بڑی لتری ہیں بس ماتھر. (۱۹۳۹ ، شمع ، ٦۳۱). [لترا (رک) کی تانیث].

---آئی بات چُھپاؤ چوٹٹی آئی چیز چُھپاؤ کہاوت.
جب کوئی لتراپے میں مشہور ہو جائے یا عام طور پر لتراپا کرتا ہو اور وہ آ جائے تو اس کو دیکھ کر عورتیں کہتی ہیں (مہذب اللغات).

---کان کُتری (---ضم ک ، سک ت) امث.
(حقارتاً) **وہ عورت جو اپنے لتراپے (اِدھر کی بات اُدھر جا لگانا) کے سبب کان کاٹ دینے کے لائق ہو یا جس کے کان کاٹ دیے گئے ہوں ، بوچی ، غمازہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لتری + کان (رک) + کتری (کترنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

لَتْ کُکْرَہ (فت ل ، سک ت ، ضم ک ، سک ک ، فت ر) امذ.
(دُھنائی) **دھنک کی تانت اور اس کے پچھلے پنکھے نما سرے کی نوک کے درمیان بطور آڑ پھنسا ہوا چمڑے کا کٹا جو تانت کو سرے سے علیحدہ رکھنے کے لیے لگایا جاتا ہے تا کہ تانت کی جھنکار میں رکاوٹ نہ ہو ، باج** (ا پ و ، ۲ : ۷). [مقامی].

لِتْمُس (کس ل ، سک ت ، ضم م) امذ ؛ ~ لٹمس.
(کیمیا) **نیلا رنگنے والا مادہ جو کائیوں سے حاصل کیا جاتا ہے اور تیزابوں کی جانچ کے لیے استعمال ہوتا ہے.** مستعملہ رنگوں میں ایک عام رنگ لتمس ہے جو کسی معدنی ترشے میں بھیگتے ہی سرخ ... ہو جاتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۹). [انگ : Litmus].

لِتْمَسی (کس ل ، سک ت ، فت م) صف.
لتمس (رک) سے منسوب ، ترا کیب میں مستعمل.

--- کاغَذ (---فت غ) امذ.
وہ کاغذ جس کو لٹمس سے رنگا گیا ہو یہ تیزاب میں سرخ ہو جاتا ہے اور الکلی میں پھر نیلا ہو جاتا ہے. گردن یا پٹھے کا حصّہ کاٹ کر اس ٹکڑے کے کٹے ہوئے رخ پر نیلا لٹمسی کاغذ لگا کر غور سے دیکھو اگر کاغذ کا رنگ سرخ ہو جائے تو ترشے کا وجود ثابت ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۰۷).
[لٹمسی + کاغذ (رک)].

لَتُّو (فت ل ، شد ت ، و مع) صف مذ (مث : لتو).
لاتیں مارنے والا. لکدزن اور دندان گیر یعنی لتو اور کٹو اور شوخ اور بےادب جانور پر سوار ہو کر بازار کی سیر کو نہ جائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۶). [لت (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

لَتُوا (فت ل ، و مع ، مد ا) امذ.
لات جھاڑو ، لات مارنے والا بیل ؛ دولتی چلانے یا لات مارنے والا گھوڑا (ا پ و ، ۵ : ۳۳ ، ۶۱). [لتو + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَتوڑا (فت ل ، و لین) امذ.
لمٹنگا پرند ؛ جیسے : بگلا ، سارس ، لمبے پیروں والا پرند. عندلیباں ہزار داستاں پر دھیڑ اور لتوڑے خندہ زن. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۲). [لت (رک) + وڑا ، لاحقہ فاعلی].

لَتّہ (فت ل ، شد ت بفت) امذ ؛ ← لتا.
پرانا کپڑا ، چیتھڑا ، کپڑے کا ٹکڑا. راکھی کے معنی لتّہ کو لپیٹ کر ہاتھ میں باندھنے کے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۷). اُسے حیض کے لتّہ کی مانند پھینک دیا گیا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۶۸۳). [ف].

--- پَتّہ (---فت پ ، شد ت بفت) امذ.
رک : لتا پتا.

لتّہ پتّہ کے سوا نہیں ہے غمگیں کچھ اور
معنے لا الٰہ الّا اللّٰہ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۱). [لتا پتا رک کا ایک املا].

--- کَرْ دینا محاورہ.
کمزور کردینا ، لاغر کردینا. کوئی کوئی برت ہندوؤں میں ایسا کٹھن ہے کہ آدمی کو لتہ کر دیتا ہے اور یوں اور بہت سی ریاضتیں ہیں (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۳).

لَتّھا (فت ل ، سک ت) صف مذ.
لاتیں مارنے والا گھوڑا (مہذب اللغات). [لت (رک) + ہا ، لاحقہ فاعلی].

لَتھاڑنا (فت ل ، سک ت ، ڑ) ف ل.
پامال کرنا ، لتھیڑنا ، سانتنا ، گلمڈ کرنا ، لپیٹنا. دو حصے بیل کے گوبر کی راکھ اور ایک حصّہ نمک سانبھر ان دونوں کو ملا کر... مٹی میں لتھاڑ لیا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۹). [لتاڑنا (رک) کا ایک املا].

لَتّھاؤ (فت ل ، سک ت ، و مج) امذ.
رک: لتیاو ، لاتیں مارنا ، ایک دوسرے کو لاتیں مارنا(جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لت (رک) + ہا ، لاحقۂ جمع + و ، لاحقۂ اسمیت].

لَتّی(۱) (فت ل ، شد ت) امث.
۱. لتّو کی ڈوری ؛ وہ کپڑا جو کبوتروں کو بلانے کے لیے بانس پر باندھتے ہیں ؛ موباف ، چوٹی بند ؛ وہ لمبی دھجی جو پتنگ کے پنچھالے میں بندھی ہوتی ہے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). **۲. پگڑی ، دستار.** مولوی صاحب نے ... سر کے لتّو کو عمامے کی لتی سمیت گھمانا شروع کیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۱ : ۹). [س : लत्तिका].

لَتّی(۲) (فت ل ، شد ت) امث.
لات سے لگائی ہوئی ضرب یا چوٹ ، اکثر مرکبات میں مستعمل ؛ جیسے : دولتی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَتّے (فت ل ، شد ت) امذ ؛ ج.
لتّا (رک) **کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.** انتہا کا اژدہام ہے دھکم دھکا ہو رہا ہے جانے والوں کے کپڑے لتے ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۹۳). ایک لمبی دم لگا کر اچھا خاصا لنگور بنا دو اس دم میں لتّے باندھ کر تیل میں بھگا دو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، رام چرچا ، ۱۳۰).

--- اُڑانا محاورہ.
کپڑا پُرزے پُرزے کر دینا ، چیتھڑے کر دینا ، کپڑے کو پھاڑ کر چاک چاک کر دینا.

وحشت یہ اوڑا رہی ہے لتّے
دھجّی سا بدن ہے پرزے پرزے

(۱۸۹۹ ، شاد (محمد جان) ، مثنوی عبر مذنب ، ۵).

--- پُونجی (---و مع ، مغ) امث.
جمع جتھا ، مال و متاع.

سب لتّے پونجی کھا گیا تیرا دبنگ یار
مجھ سے نہ اڑ زناخی تو اس سے جھپک گئی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۹). [لتّے + پونجی (رک)].

--- چُھڑانا محاورہ.
پیچھا چھڑانا ، نجات حاصل کرنا. کانٹے کی عظمت ... اور اس کے عملی تحفظ پر جو روشنی ڈالی تو بیچارے کو لتّے چھڑانا مشکل ہو گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۷).

--- لگنا محاورہ.
(جسم یا بدن پر) چیتھڑے لگنا ، انتہائی غربت ہونا. جسم پر لتے لگے تھے پیر سوج گئے تھے. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۲۳).

--- لے ڈالنا محاورہ.
آڑے ہاتھوں لینا ، پیچھے لگ جانا یا پڑ جانا. پچھلے دنوں مجھ پر پھبتی کسی تھی آج لتّے لے ڈالے. (۱۹۴۳ ، آنچل ، ۱۳۸).

پہلے تو شیر کی صورت کے ایک خونخوار کتنے نے ان کے لتے لے ڈالے پھر ایک نوکر نے نہایت شستہ انداز میں ضروری پوچھ گچھ کی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۳۱).

---لینا محاورہ.
۱. **ملامت و سرزنش کرنا ، آڑے ہاتھوں لینا ، لتاڑنا ، پیچھے پڑ جانا ، خوب خبر لینا ، ناک میں دم کر دینا ، پردہ دری کرنا.**

کس شوخِ بد مزاج سے وصلت ہوئی نصیب
لتے لیے مرے جو دوپٹا مسک گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲). حضرت خفگی سے یا تو تدبیر کے لتے لیتے ہیں یا فلک کو صلواتیں سناتے ہیں. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۷) اے جلدی بھاگو ، انہیں خبر ہوگئی تو لتے لے ڈالیں گی. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۴۵). ہمارے سامنے شیلا پر برس پڑے دونوں نے ایک دوسرے کے لتے لینا شروع کر دیے. (۱۹۸۶ ، ن ، م ، راشد ایک مطالعہ ، ۲۹). ۲. **رک : کپڑے کی دھجیاں اڑانا.**

آفریں صد آفریں دستِ جنوں
خوب ہی لتے لیے پوشاک کے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۵).

لیے یہ دستِ جنوں نے لباس کے لتے
کہ آستیں نہیں دامن نہیں ہے جیب نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۰).

لَتّیا (فت ل ، سک ت) صف ؛ ~لتیہ.
بُری لَت رکھنے والا ، عادی ، دھتیا. لتیے ایک جانب بیٹھے ہیں ، پینے والے نے جب حقہ بڑھایا ان کا ہاتھ پڑا ، صدھا دم لگائے ، نشہ نہیں ہوتا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۲۸). مرد سونے کی انگوٹھی پہنیں اور ریشمی کپڑوں کے لتیا ہوں یہ کھلی نافرمانی ہے. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۱۳۵). [لت ~ عادت + یا/یہ ، لاحقۂ نسبت].

لَتّیانا ف م ؛ محاورہ.
لاتوں سے خبر لینا ، لاتیں مارنا ، ذلیل کرنا ، رسوا کرنا ، بے عزت کرنا. اٹھتے ہی صوفی کی داڑھی پکڑ کر لگی خوب لتیانے اور غل مچانے کہ تو نے ہی میرا دہی کھایا ہے.(۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۱۷). یہ سب کچھ سمجھنے کے بعد میں نے «لتیانے» میں ذرا کمی نہیں کی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۴).

لَتّیاؤ (فت ل ، سک ت ، و مج) امذ.
ایک دوسرے کو لاتوں سے مارنے کا عمل ، آپس کی لڑائی. یہ طویلہ کا لتیاؤ کسی طور پر درست نہیں ہوتا. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۲۱۷). یہ سرزمین شروع شروع میں بڑا لتیاؤ کرتی ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۶۳۸). [لتیانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَتّیل (فت ل ، سک ت ، فت ی) صف.
لاتیں مارنے والا (گھوڑا) (فرہنگ اثر ، ۵۱۵). [لت (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

لَتّھ (فت ل ، سک تھ) امذ ؛ صف.
آمیزش ، آلودگی ؛ آلودہ ، ملوث ، شوربور ؛ خراب حال ، خستہ حال (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [رک : لت (۲) کا ایک املا].

---پتّھ (---فت پ ، سک تھ) صف.
بھرا ہوا ، آلودہ ، لت پت. سامان بے چاری کیچڑ میں لتھ پتھ ... گھر آئیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۳). [لت پت (رک) کا ایک املا].

---ڈالنا محاورہ.
ملانا ، باہم یکجا کرنا ، خوب مسلنا ، لتھیڑ دینا. پہلے شکر اور مسکہ کو خوب لتھ ڈالیں اس کے ایک دم مل جانے کے بعد تھوڑا تھوڑا میدہ ڈالتے جائیں. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۱۸).

---لینا محاورہ.
رک : **لتھ ڈالنا.** پہلے انڈوں کو اچھی طرح ہاتھ سے لتھ لیں پھر چینی ڈالیں جب دونوں لتھنے سے یکجان ہو جائیں تو میدہ ملا ڈالیں. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۲۱).

لَتھاڑنا (فت ل ، سک ڑ) ف م ؛~لتھیڑنا.
لتاڑنا ، سرزنش کرنا ، ملامت کرنا. چند مسلمان جو ہندوؤں کے ساتھ رہنا باعثِ نجات جانتے ہیں وہ الگ مسلمانوں کو لتھاڑ رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کی وجہ سے تم نے کیوں جلسے کیے. (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۲۰۱). جیسے سولھویں صدی کے اواخر میں اس قدر لتھاڑا جاتا رہا. (۱۹۶۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز (ترجمہ) ، ۵۸۷).[لتاڑنا (رک) کا ایک املا].

لِتھاڑنا (کسر نیز فت ل ، سک ڑ) ف م.
آلودہ کرنا. ایک دوسرے کا نام غلاظت میں لتھاڑے جانے کے لیے پیش کرتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مضامین پریم چند ، ۲۰۲). [لتھیڑنا (رک) کا ایک املا].

لَتھرا (فت ل ، سک تھ) صف.
رک : لتھڑا. جب کیچڑ سے لتھڑے ہوئے پہیوں والے بائیسکل کی رفتار کو تیز کیا جاتا ہے تو کیچڑ پہیوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۱۰۴). [لتھڑا (رک) کا ایک املا].

لُتھری (ضم ل ، سک تھ) صف مث.
رک : لتری ، اِدھر کی بات اُدھر کہنے والی (دریائے لطافت). [لتری (رک) کا متبادل املا].

لَتھڑ (فت ل ، تھ) صف.
بھرا ہوا ، آلودہ ، ملوث ، لتھڑا ہوا (جامع اللغات).[لتھڑ (لتھڑنا (رک) سے حاصل مصدر)].

---پتھڑ (---فت پ ، تھ) صف.
لت پت ، لتھڑا ہوا ، آلودہ ، سنا ہوا.

معجون ، شرابیں ، ناچ ، مزا اور ٹکیا سلفا ککڑ ہو
لڑ بھڑ کے نظیر بھی نکلا ہو کیچڑ میں لتھڑ پتھڑ ہو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۵).

کپڑے لتھڑ پتھڑ تھے کسی کا یہ حال تھا
کوئی یہ کہہ رہا تھا خبر لو کہ میں چلا
(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۰۸). [لتھڑ + پتھڑ (تابع)].

لِتھڑا (کس ل ، سک تھ) صف مذ (مث : لتھڑی).
آلودہ ، سنا ہوا ، بھرا ہوا. تم کسی سے کچھ ذکر نہ کرو اور چُپ چاپ پان درست کر کے دو کہ چونا اور کتھا کم نہ ہو جائے نہ اتنا لتھڑا ہوا ہو. (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۳۹). وہ بھی ... کبھی کبھی برادرانہ اخوّت میں لتھڑا ہوا ایک آدھ لقمہ یا گوشت کا ٹکڑا میری طرف بھی بڑھا دیتے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۳۶). [لتھڑنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

پتھڑا (--کس پ ، سک تھ) صف مذ (مث : لتھڑی پتھڑی).
لتھڑا ہوا ، سنا ہوا ، بھرا ہوا ، خراب ، گندہ ، آلودہ. ذرا چوکے اور پائجامہ کیچڑ میں لت پت ، مٹی میں لتھڑا پتھڑا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۵۴). دونوں کے دونوں کیچڑ میں لتھڑے پتھڑے انگنائی میں مٹی کے گھر بنا رہے ہیں. (۱۹۱۱ ، حور اور انسان ، ۱۳). [لتھڑا + پتھڑا (تابع)].

لِتھڑنا (کس نیز فت ل ، فت تھ ، سک ڑ) ف ل.
آلودہ ہونا ، ملوّث ہونا ، سَن جانا. دلھن کے منہ سے کف چلا جاتا ہے اور اسی مٹی لہو میں لتھڑی ہوئی بےحواس پڑی لوٹتی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۰). داؤد نے وہی نگاہ ڈالی جو شکاری خاک و خون میں لتھڑے ہوئے شکار پر ڈالتا ہے. (۱۹۴۳ ، جنّتِ نگاہ ، ۱۵۶). خون سے لتھڑے عظیم اشور ہر جگہ پڑے تھے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۲۷۷). [لتھاڑنا (رک) کا لازم].

لِتھڑی (کس ل ، سک تھ) صف.
سنی ہوئی ، خراب ، گندی ، غلیظ. صحابہ کہتے ہیں کہ ہر سردار قریش کے لئے آپؐ نے جو جگہ مقرر فرما دی تھی وہیں اس کی لاش خاک و خون میں لتھڑی پائی گئی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۳). صابن سے لتھڑی ہوئی چندی آنکھوں کو نہ دھو سکنے کی ہم نے کبھی فکر نہ کی. (۱۹۸۸ ، تبسّم زیر لب ، ۴۲). [لتھڑا (رک) کی تانیث].

لِتھنا (کس ل ، سک تھ) ف ل.
آلودہ ہونا ، ملوّث ہونا ، سَن جانا.

اترے ایس اکاسِ سوں بکّے کے استھان
سکھ بسے جگ دُکھ ہٹے لتھے بھگت بھگوان

(۱۶۵۴ ، گنجِ شریف ، ۲۷۱). پھر صاف کیے ہوئے مکھّن میں اور پھر ... پاؤ روٹی میں انہیں لتھو.(۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۶۰). ہماری خوشی یہ ہے کہ ہم سر سے پاؤں تک سونے میں لتھی ہوئی اور خوشنما قرمزی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تیوہاروں کے دن اور تمام دوسرے دنوں میں ... اپنی فتح مندی ظاہر کرنے کے لئے سیر کو نکلیں. (۱۹۱۸ ، عفت المسلمات ، ۱۱۷). [لتھ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لِتھو طَرِیق طَباعَت (کس ل ، و مج ، فت ط ، ی مع ، کس ق ، فت ط ، ع) امذ (طباعت) **سنگی طباعت ، سنگی چھپائی ، رک : لیتھو.** اردو میں پہلے طباعت کا کام لتھو طریق طباعت سے ہوتا تھا ... مگر زیادہ تر کام آفسٹ طریق طباعت سے ہو رہا ہے. (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۲۵۹). [انگ : Litho پتھر + طریق (رک) + طباعت (رک)].

لَتھیڑ (فت ل ، ی مج) امث.
ملاوٹ ، آلودگی.

جس میں اوصافِ بشر کی ہو لتھیڑ
شیخ وہ ہرگز نہیں اِلّا اَدھیڑ

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۴۲). [لتھیڑنا سے حاصل مصدر].

لَتھیڑنا (فت ل ، ی مج ، سک ڑ) ف م.
۱. آلودہ کرنا ، سانْنا.

اس صیدِ مضطرب کو تامّل سے ذبح کر
دامان آستیں نہ لہو میں لتھیڑ تو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳). قلعی کا چونہ ، کتھے کے شبہ میں خوب جی کھول کر لتھیڑا اور بنا کر باہر دے آئی. (۱۸۹۵ء ، حیاتِ صالحہ ، ۱۰۴). وہ گندگی اُس کے جسم پر مَلی اور اس کے رخساروں کو اس سے لتھیڑ دیا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۱۹). وہ صحن میں چارپائی پر بیٹھی تام چینی کی ننھی سی پلیٹ میں کیریوں کے نمک مرچ میں لتھیڑے ٹکڑے مزے لے لے کر کھا رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۲۶). **۲. ملوّث کرنا.** ہم نے مفلسوں کو بھی مسرفوں کے ساتھ لتھیڑا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۶). [س : लिप्त].

لَٹ (۱) (فت ل) امث.
۱. بالوں کی لڑ ، منجملہ گندھے ہوئے یا ایک دوسرے سے چپٹے ہوئے بالوں کی لڑی.

سورج مرجاں میں جیوں دستا نظر ووں کانپتی تھرتھر
جو لٹ پیچاں بھری سر تھے او رخ اوپر ڈھلی ہے آ

(۱۵۱۸ ، مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۷)). عشق آ پیچ لٹ پکڑ زوراں سوں کھینچ لیاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵).

مجھ دل کے کبوتر سوں پکڑا ہے تری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ہے ٹک اس کو چھڑاتی جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

ذکر جس نے زلف کی لٹ کا کیا
عمر بھر زنجیروں میں لٹکا کیا

(۱۸۶۶ ، فیض ، حیدرآبادی ، د ، ۹۲). مخدومہ کی کتری ہوئی لٹوں کا تبرک ہماری مستورات کو بھی مرحمت فرمائیے. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۵۸). وہ بالوں کی لٹیں بکھیر کر دیوانوں کی طرح جھومنا شروع کر دیتی ہیں. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۸۳). انگلستان کے مصوّروں کانسٹیل اور ٹرنر کے ہاں طلوع و غروب کی نیرنگیاں دیکھیے تو بادلوں کو دیکھ کر دھانی ڈوپٹے لٹ جھٹکائیں کی یاد آ جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۹۹). **۲. تاگوں یا ریشوں وغیرہ کی لڑی ، رسّی ڈوری وغیرہ کی وہ ہر لڑی جس کو دوسری لڑی سے ملا کر رسّی اور ڈوری بناتے ہیں.**

کدھیں پھولاں کی لیاوے لٹ گنا کر
کدھیں سوبند چوٹی لیانے ہور کنٹر
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶۵) . باغ کے کونے میں ایک درخت کو لے میں پکڑ جٹا کی لٹ کی گلے میں پھانسی لگا کر رہ گیا. (۱۸۰۲ ، باغ وبہار ، ۱۰۸). کچی لٹ سن کی لے کر اوپر سے خوب لپیٹو. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۷). ۳. (بُنائی) **دری کے کناروں کی سُتلی بٹی سُوت کی موٹی رسّی جو بطور کنی یا تانے کی بغلیوں میں لگائی جاتی ہے** ، پوڑ(ا پ و ، ۲: ۱۰۳). ۴. (ملمع کاری) **وہ پھیلاؤ جو ورق کے پترے میں کٹائی سے پیدا ہوتا ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۴۴). ۵. **الجھیڑا ، مشکل** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۶. **لاٹ کا مخفف ، دُھنوئیں کا وہ سلسلہ جو دھاری کی صورت میں نکلے** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : लत्ता].

--- بَھر (---فت مع ب ، ٥) امث.
۱. (ساتھ کا) **مال و اسباب ، ساز و سامان.** نازو جان اور قمرن اور مغلانی اور کل خادمہ اور ان کے ساتھ کی لٹ بھر کو وہاں بھیج دیجئے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۶۹). ۲. (مجازاً) **دنیا کے کام دھندے ، تعلقات اور ضرورتیں** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لٹ + بھر (رک)].

--- پَٹ (---فت پ) صف.
۱. **گھلا ملا ، خلط ملط ، ہم پہلو ، ہم نشین ، ہم آغوش ، ہم صحبت.** لٹ سوں لٹ پٹ ہوکر پار نپٹ ہو کر ، آشنائی و ہم شہری کا اظہار کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۴). ۲. **اُلٹ پلٹ ، بِلڑ جِلڑ ، سرگرداں ، مضطرب.**

مُنج من اُتالا ہے اَدک اے نار تج سنگرام کا
لٹ پٹ ہوا ات پیم سوں منج بانہہ کے گلہار خُذ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰۵).

ہوش داؤد کا ہوا لَٹ پَٹ — دیکھ کر تیری ناز کا لٹکا
(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۵). ۳. **گتھا ہوا ، گتھم گتھا ، دوچار ، مقابل.**

جمی یوں لڑائی کہ جیوں نٹ پڑیا
حریفاں کوں ہونا چہ لَٹ پَٹ پڑیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۰).

مرا دل آ گیا جھٹ پٹ جھپٹ میں
ہوا لٹ پٹ لپٹ زلفوں کی لٹ میں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۷). ۴. **ڈگمگاتا ہوا ، لڑکھڑاتا ہوا.**

چلے لٹ پٹ لٹک بالی سو ہوشہ مد سوں متوالی
انچل سر چھوٹ گل لالی جھولے اس متواری کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۰۷). ۵. **الجھا ہوا ، پیچ در پیچ ؛ بانکا ، رنگیلا ؛ چھبیلا ، البیلا ؛ آڑا ، ترچھا ، بے ترتیبی سے لپٹا ہوا ؛ ہکلاتا ہوا ؛ خوش مزاج ، خوش طبع ؛ چٹ پٹا ، چلبلا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لٹ + پٹ (تابع)].

--- پٹا (---فت پ) صف مذ ؛ سرلپٹا.
۱. **الجھا ہوا ، پیچ در پیچ.**

لپٹے گا کسے باندھے گا کس کو
تری دستار کا یہ لٹپٹا پیچ
(۱۸۳۶ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۲). ۲. **بانکا ، سجیلا ، رنگیلا ، البیلا ؛ (کنایۃً) محبوب.**

رہیں سادگی سے اگر لٹ پٹے
تو دل کا گلا بن چھری کے کٹے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰).

گل کی واشد نہ پسند اپنی نہ گلزار پسند
لٹ پٹے شوق کی ہے بندش دستار پسند
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۱۵۴). ۳. **سرمست ، متوالا ، جھومتا ہوا ؛ ڈگمگاتا ہوا ، لڑکھڑاتا ہوا ؛ ہکلا ، توتلا ؛ خوش مزاج ، خوش طبع ، چٹخارے دار ، گہلا ملا ، گاڑھا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۴. **قدرے کم شوربے کا قلیہ ، بغیر شوربے کا قلیہ** (ماخوذ : نوراللغات). [لٹ پٹ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

--- پَٹانا محاورہ.
۱. (چلنے میں) **لڑکھڑانا ، ڈگمگانا ، اِٹھلانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. **تُتلانا ، ہکلانا ، زبان لڑکھڑانا.**

کہاں تک میں کروں تعریف اس کی
زباں میری دہن میں لٹ پٹاتی
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، ۲).

زبان من منے لٹ پٹاتی لہے — نہیں بات بکائیک آتی لہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۸).

کہوں کیا تج اے شاہ شکر لباں
کہ یاں لٹ پٹاتی ہے میری زباں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۳).

رہی نیں عقل کچھ ان کی ٹھکانے
زباں ان کی لگی ہے لٹ پٹانے
(۱۷۹۱ ، پشت بہشت ، ۷ : ۱۰۳). ۳. **دیر کرنا ، ٹالنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **لپٹنا ، چمٹنا.**

سو دھن کوں گلے شاہ لانے لگے
یکس سوں سو یک لٹ پٹانے لگے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۶). ۵. **نقصان کرنا ؛ ہلانا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- پَٹْنا (---فت پ ، سک ٹ) ف ل.
لڑکھڑانا ، کانپنا ، زبان میں لکنت ہونا ، ہکلانا ، تتلانا.

بہوت اس کا کیا آداب بجاں — لٹ پٹنے لگی تب اس کی زباں
(۱۷۷۱ ، پشت بہشت ، ۱ : ۱۵). [لٹ پٹانا (رک) کا لازم].

--- پَٹی (---فت پ) صف ؛ امث.
لٹ پٹا (رک) **کی تانیث ، اُلجھی ہوئی ، پیچیدہ ، بہکی ہوئی ، مبہم ، متوالی.**

لٹ پٹی چال کھلے بال خماری آنکھیں
میں تصدّق ہوں مری جان یہ کیا آن ہے آج
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۳). ان دونوں کی نگاہوں میں کچھ ایسا

جادو تھا جس سے نازنین کی چال پہلے سے زبان لٹ پٹی ہو گئی. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۴۲).

لٹ پیتم کی لٹ پٹی جس میں سدا الجھاؤ
الجھے امبر پرتھوی سلجھیں تو سلجھاؤ

(۱۹۵۰ ، بیت کی ریت ، ۸۵). [لٹ پٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ پٹی پگڑی (ـــفت پ ، پ ، سک گ) امث.
ٹیڑھی بندھی ہوئی پگڑی جس کے پیچ کے دونوں سرے بند کھلے ہوں ، بے قرینہ بندھی ہوئی پگڑی. خجستہ مردانہ لباس پہن ہتھیار لگا لٹ پٹی پگڑی باندھ طوطے کے پاس رخصت لینے گئی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۹).

لٹپٹی پگڑی سے قاتل کی کیا تشبیہ دوں
داغ کا دھبّہ لگا ہے لالہ کی دستار پر

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۷۹). [لٹ پٹی (رک) + پگڑی (رک)].

ـــ پٹی دَستار (ـــفت پ ، د ، سک س) امث.
رک : لٹ پٹی پگڑی.

پیچ و تاب بیدلاں اس وقت پر بے جا نہیں
لٹ پٹی دستار سوں آتا ہے وو نازک میاں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۹).

قبائے یار کو دستے کے لگنے نے چمکایا
جگہ طرّہ کو بھی دے لٹپٹی دستار پہلو میں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۰).

دمکتا ہو وہ ماتھا چاند سا عارض ہو نور افشاں
بغل میں ذوالفقار اور لٹ پٹی دستار سر پر ہو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۱۳۸). [لٹ پٹی (رک) + دستار (رک)].

ـــ پٹے دِن (ـــفت پ ، کس د) امذ ؛ ج.
مصیبت اور آفت کا زمانہ ، سختی کا وقت (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لٹ پٹے + دن (رک)].

ـــ پڑنا محاورہ (شاذ).
(برداشت سے زیادہ بوجھ پڑ جانے کے باعث) **خمیدہ ہو جانا ، کمزور ہو جانا.**

امر حق لایا بجا وہ چھٹ پڑا
مایۂ سختی سے جاں پر لٹ پڑا

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۵۹).

ـــ جانا محاورہ.
کمزور ہو جانا ، ناتواں ہونا ، ضعیف ہونا ، نحیف و نزار ہو جانا ، لاغر ہو جانا.

میں غم سے لُٹ گیا مانند مو سودا سے جل بل کر
نہ چھوڑا تو بھی زلفوں نے تری مجھ سے پریشاں کو

(۱۷۳۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۵۲).

سنبل تمہارے گیسوؤں کے غم میں لٹ گیا
ابرو کی تیغ دیکھ مہِ عید کٹ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۲).

زیادہ بال سے بھی لٹ گیا ہے جسم زار اپنا
ہمارے واسطے ہو قطع اس موباف کا جوڑا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۶). کہتے ہیں کہ خان صاحب بیماری پے بالکل لٹ گئے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ دسمبر).

ـــ چلنا محاورہ.
(ملمع کاری) **کٹائی کے عمل سے ورق میں پھیلاؤ شروع ہونا** (اپ و ، ۳ : ۴۴).

ـــ چھٹکانا محاورہ.
بال کھولنا ، بال بکھرانا.

رات چلی ہے جوگن ہو کر اوس سے اپنے منہ کو دھو کر
لٹ چھٹکائے بال سنوارے اٹھ رہے کالی کملی والے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۳۵).

ـــ چھوڑنا محاورہ.
بال بڑھانا ، بال اتنے بڑھانا کہ لٹکنے لگیں ، بال کھولنا.

لٹاں چھوڑ دے پھر ہو راتی گرم
سنگی داد شہ کن چلی ست شرم

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۱).

ـــ دَبْنا محاورہ.
قابو میں ہونا ، بس میں ہونا (مخزن المحاورات).

ـــ دھاری امذ.
رک : لٹا دھاری.

تبسم زیر لب رخ پر لٹیں ہیں
یہ لٹ دھاری بنے آئے کہاں سے

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۷۹). [لٹ + رک : دھاری (۲)].

ـــ دُھلانا ف س ؛ محاورہ.
بچے کی ولادت کے بعد ماں کا دودھ پینے سے پہلے کی ایک رسم جس میں بچے کی پھوپھی وغیرہ آٹے کا دودھ بناتی ، اس میں ہری دوب ڈالتی اور اس سے زچہ کی لٹ دھلا کر بسم اللہ کہہ کے بچے کو دودھ لگا دیتی ہے. چھاتی دھلائی کا نیگ چاندی کی کٹوری لونگی تو زچہ کی لٹ دھلانے کا روپیہ. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۱).

ـــ دُھلائی (ـــضم دھ) امث.
لٹ دھلانا (رک) کا نیگ جو چھٹی کو دیا اور لیا جاتا ہے نیز رسم لٹ دھلانی.

چھاتی دھلائی روپیہ لونگی اشرفی لٹ کی دھلائی
بیرن بھیا میں تیری ماں کی جائی

(۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۴۴). [لٹ + دھلائی (دھونا (رک) کا حاصل مصدر)].

ـــ کاٹنا محاورہ.
تھوڑے سے بال کاٹنا. دشمن کے بالوں کی لٹ کاٹ کے ... جلانا مجرب نسخہ ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳).

--- **کترنا** محاورہ.
بانجھ عورت کا کسی نوزائیدہ بچے کے تھوڑے بال کتر لینا جس سے اس کے خیال میں وہ بچہ تو مر جاتا ہے اور اس کے اولاد ہو جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- **کڑا** (---فت ک) امذ.
(بُنائی) لٹ کے سہارے رہنے والا رسّی کا حلقے نما بند (ا پ و ، ۲ : ۱۰۶). [لٹ + کڑا (رک)].

لَٹ (۲) (فت ل) امث.
دھنویں کا وہ سلسلہ جو مسلسل دھاری کی شکل میں نکلے (نوراللغات). [لاٹ (رک) کی تخفیف].

لُٹ (ضم ل) امذ.
لٹنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- **پٹ جانا** محاورہ.
تباہ و برباد ہو جانا ، ختم ہو جانا. ہزاروں دھتورا سنکھیا کھا کے لٹ پٹ جاتے کبھی کبھی جان تک دے دیتے ہیں . (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، احمق الذین ، ۲۳). حکومت و سلطنت کے ساتھ شعر و سخن کی مجلسیں بھی لٹ پٹ گئی ہیں . (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۳۵).

--- **پٹ کر** م ف.
لُٹ لٹا کر ، تباہ ہوکر ، برباد ہوکر. مولانا سے میری پہلی ملاقات قیامِ پاکستان کے بعد لاہور میں ہوئی جب میں دلی میں لٹ پٹ کر لاہور آیا. (۱۹۸۹ ، بلا کشانِ محبّت ، ۱۲).

--- **جانا** محاورہ.
لوٹ لیا جانا ، لٹنا پٹنا ، چھن جانا ، برباد ہو جانا ، تباہ ہو جانا.
ہے سرو پا گھر سے نکلے سیکڑوں یوسف جمال
لٹ گئی ساری متاعِ کاروانِ لکھنو
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۳). لے اب ذرا تمام گٹھڑی کو ساڑھے چار ہی لے لے ہر کسی کو بتانا نہیں میں لُٹ جاؤں گی. (۱۹۴۴ ، آنچل ، ۱۶۷). اکبر کو اپنے چمن کے لُٹ جانے کا افسوس تھا وہ خزاں رسیدہ بہار پر کفِ افسوس ملتے ہیں . (۱۹۹۲ ، اُردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۲۸).

لَٹا (فت ل) (الف) صف.
۱. **کمزور ، دبلا ، لاغر ، نحیف ، نزار ، بیماری کے سبب جھٹکا ہوا.** اگلے زمانے میں وشوا متر نام ایک شخص تھا ... یہاں تک دبلاپے سے لٹا تھا کہ پہچانا نہ جاتا تھا. (۱۸۰۱ ، شکنتلا (مرزا کاظم علی) ، ۳۵). دوسرا ہاتھی قد و قامت ، تن و توش میں اس سے چھوٹا اور اس کی نسبت لٹا ہوا تھا. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۷). ۲. **الجھا ہوا ، پیچیدہ ، غریب** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امث. **بالوں وغیرہ کی لٹ ، جٹا.**
وہ سمرن تھی یوں پہنچے پر جوں باندھے دولہا ہاتھ کنگن
وہ سیس لٹائیں یوں بکھریں جوں باندھے سہرا نیک لچھن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۴۸). [لٹ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و اسمیت].

--- **پٹ** (---فت پ) صف (قدیم).
۱. **رک : لٹ پٹ**
لٹا پٹ ہونے یار زمین کے اوپر
سٹے ہاتھ اس کے زیر بنی اوپر
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۰). ۲. **لٹ پٹ ، پیچ در پیچ.**
اُس لٹ کوں لٹا پٹ سوں پکڑ کیتا نیاز
کہیا کہ مرا چارہ کریں اے ورساز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۴ : ۳۵). [لٹا + پٹ (تابع)].

--- **پٹا** (---فت پ). (الف) امذ.
مال و اسباب ، استربستر (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. **البیلا ، چھبیلا ؛ چٹخارے دار ، کُھلا ملا** (مہذب اللغات). [لٹا + پٹا (تابع)].

--- **دھاری** امذ.
جوگی ، جٹادھاری ، وہ ہندو فقیر جو بڑے بڑے بال لٹکائے رہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لٹا + دھاری (رک)].

لُٹا (ضم ل) صف مذ.
وہ شخص یا سامان جو لُوٹ لیا گیا ہو ، تراکیب میں مستعمل.

--- **بنیا پٹا ٹھا کر منھ دبا کے پڑے رہتے ہیں** کہاوت.
ساہوکار کا لٹ جانے کے بعد اور زمین دار کا مار کھانے کے بعد زور کم ہو جاتا ہے. مثل مشہور ہے کہ لٹا بنیا پٹا ٹھا کر منھ دبا کے پڑ رہتا ہے سو وہ اس وقت سچ مچ منھ دبائے پڑا تھا ، دکان بند تھی ، عورت نے اٹواٹی کھٹواٹی لے لی تھی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۶۸).

--- **بیٹھنا** محاورہ.
نثار کرنا ، وار دینا.
لٹا بیٹھے شکیبائی کی دولت ہٹ پڑا پاسا
مقدر میں تو ان کو جیتنا تھا ہار تھی دل کی
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۵).

--- **پٹا** (--- کس پ) صف مذ (مث : لٹی پٹی).
لُوٹا ہوا ، خستہ حال ، جس کا سب کچھ چھن گیا ہو.
مجھ کو لحد میں رکھ کے ہیں یوں دوست منتشر
جیسے لٹا پٹا ہو کوئی کاروان خراب
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۵۲).
یا یہ کہ راہِ راست سے گمراہ کارواں
شب کو لٹا پٹا کسی جنگل میں ہو رواں
(۱۹۰۱ ، صبح وطن ، چکبست ، ۱۸۰). ان لٹے پٹے مسلمانوں نے بھارتی سپاہیوں کے ظلم و تشدّد کے جو واقعات بیان کیے انھیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں . (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۵ مارچ). [لٹا + پٹا (تابع)].

--- **چکنا** محاورہ.
رک : **لٹا بیٹھنا.** کسی زمانے میں اشرفیاں کوڑیوں کی طرح لٹا چکی تھی. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۶).

ـــ دینا محاورہ.
رک : لُٹا بیٹھنا ، برباد کر دینا ، مٹا دینا.

خدا نے دی ہے محتاجی میں مجھ کو ہمتِ عالی
لُٹا دوں ایک ہی دن میں جو پاؤں گنجِ قاروں کو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۰۶).

میں بھی اک طالبِ دیدار ہوں موسیٰ کی طرح
ہاں لُٹا دو نگہِ ہوش رُبا سے مجھ کو

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۲۰).

راہِ حق میں جو لٹا دیتے ہیں سب کچھ اپنا
وہ کسی اور زمانے کے مسلماں ہوں گے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۳۹).

ـــ کُھٹا (ـــ ضم کھ) صف مذ (مث : لٹی کھٹی).
رک : لُٹا پٹا. قلعۂ معلیٰ کی بھری پری بیگم ، لٹی کھٹی تمہارے دربار میں ہے ، اس کی فریاد سنو. (۱۹۳۳ ، بزم رفتگاں ، ۱۲). ان کے انتقال کے وقت بھی ان کے لٹے کھٹے کتب خانے میں چار ہزار کتابیں تھیں. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۶). [لٹا + کھٹا (تابع)].

ـــ کُھسا (ـــ ضم کھ) صف.
رک : لُٹا پٹا. خاندان کا ایک رکن ... آوارہ اور ناہنجار ہو گا ، جیسے کہ لٹے کھسے خاندانوں کے ممبر عموماً ہوا کرتے ہیں. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۱). [لٹا + کھسا (تابع)].

ـــ لُٹا دینا محاورہ.
لوٹ پوٹ کر دینا ، خوب ہنسانا ، اتنا ہنسانا کہ پیٹ میں بَل پڑ جائیں. یہ ہمسائی عجوبہ کچھ اس طرح کی زندہ دل ہیں کہ ہر روز نئی نئی نقلیں کر کے سب کو ہنساتے ہنساتے لٹا لٹا دیتی ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۵). شعر کہنے پر آئے تو زبان میں یہ اثر کہ سننے والوں کو لٹا لٹا دیا مرجھائے دلوں کو کھلا دیا. (۱۹۳۲ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۳۵).

ـــ ہونا محاورہ.
لُٹنا ، تباہ ہونا ، برباد ہونا.

کماں ہوا ہے قد ابرو کے گوشہ گیروں کا
لٹا ہے حال تری زلف کے اسیروں کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

لُٹارا (ضم ل) صف مذ (قدیم).
لُٹیرا ، لُوٹ مار کرنے والا ، رہزن ، ڈاکو ، چور.

دغا باز مفسد ، لٹارے ہیں چور
سکندر کے چا کر سکندر سوں زور

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ (ق) ، اعظم ، ۱۵۰). [لٹ (لٹنا (رک) سے) + ارا ، لاحقۂ فاعلی].

لُٹاس (ضم ل) امث.
لوٹنے کی حالت ، زمین پر پڑ کر بدن کی کھجلی دور کرنا. اونٹ ... کہنے لگا ، ابے گیدڑ مجھے تو "لٹاس" لگی ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۹ : ۱۰). [لوٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

لِٹالْنا (کس ل ، سک ل) ف م (قدیم).
رک : لِٹانا.

ہو جگہ نرم اس پہ اس کو لِٹال
دست و پا میں پھر اس کے لنگر ڈال

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۹۳). [لٹانا (رک) کا (قدیم) تلفظ].

لِٹانا (کس ل) ف م.
۱. **(کسی شخص یا چیز کو) کھڑے یا بیٹھے (یا لیٹے) سے سیدھا کر کے زمین یا فرش وغیرہ پر دراز کرنا.** جس وقت مینہ کی احتیاج ہوتی ہے پتھر کو لٹا دیتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۷). ۲. **چت کرنا ، پچھاڑنا ، زمین وغیرہ پر گرانا.**

بات تک منہ سے نکلتی نہیں اوس کشتے کے
سرمگیں چشم سے وہ جس کو لٹا دیتے ہیں

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۲۸). ۳. **قبر میں ڈالنا ؛ بچے کو سلانا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لیٹنا (رک) کا تعدیہ].

لُٹانا (۱) (ضم ل) ف م.
۱. **خدا کی راہ میں خرچ کر دینا.** بردے آزاد کیے ، خزانے لٹا دیے دنیا سے جی ہٹا ، عقبیٰ کا خیال آیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۹۰). اپنی دولت زیادہ تر مدینے کے باہر مکّے ، کوفے اور بصرے میں لٹائی. (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۵). ۲. **بخش دینا ، بانٹنا ، بخشش کر دینا.**

خدا نے دی ہے محتاجی میں مجھ کو ہمتِ عالی
لٹا دوں ایک ہی دن میں جو پاؤں گنجِ قاروں کو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۰۶).

کیا منعموں کی دولت ، کیا زاہدوں کا تقویٰ
جو گنج تو نے تاکا اس کو لٹا کے چھوڑا

(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۶۲). ۳. **اپنا مال ضائع کرنا ، روپیہ برباد کرنا ، اڑانا ، روپیہ پیسہ بے جا صرف کرنا.**

کون مال اپنا لٹاتا ہے بہت مشکل ہے
ایک موتی کے لیے سیپ کا سینہ شق ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۲). دھن دولت ... جو کچھ کہ ایشور کے خزانے میں ہے دھڑا دھڑ لٹائیں گے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۷۶).

ڈکیتی اور تجارت میں تفاوت ہے فقط اتنا
یہ گٹھری کی لٹائی ہے وہ پاکٹ کی کٹائی ہے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۱۶). ۴. **نچھاور کرنا ، وارنا.**

خزانہ بیاں کا لٹاتا ہوں آج
ہے ہر لفظ ملکِ سخن کا خراج

(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۳۷).

لٹائیں وار کر موتی کی لڑیاں روئے انور پر
محل میں ساتھ لے جا کر بٹھایا مسندِ زر پر

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۵۸).

موتی سارے ان آنکھوں کے
اس پر ہی لٹائے ہیں میں نے

(۱۹۷۶ ، زیر آسمان ، ۴۷). ۵. **سستا بیچ دینا یا مفت دے دینا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۶. **بکھیرنا ، ضائع کرنا ، برباد کرنا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لوٹنا (رک) کا تعدیہ].

لُٹانا (۲) (ضم ل) ف م.
۱. (کسی کو) **زمین پر گرا دینا ، پٹک دینا ، گرا کر غلطاں کرنا ، پچھاڑیں کھلانا.**

اس وقت رند و زاہد و مُلّا و محتسب
کل بزم میں لٹا ہی دیے تا ک سب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۲۸).

کیچڑ میں لٹاتا ہے ہمیں نشہ تمہارا
میخواروں سے پوچھے کوئی تلچھٹ کے مزے کو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۳۷). ۲. **مضطرب کرنا ، بیقرار کرنا ، تڑپانا.**

کہانی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ
آج اس حرفِ تسلی نے لٹا رکھا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۰).

قاتل نے ہنس کے اور بھی مجکو لٹا دیا
چھڑکا نمک تو زخم نے کیا کیا مزا دیا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۳). ۳. **وجد میں لانا ، اتنا ہنسانا کہ قابو نہ رہے ، پھڑکا دینا.** انہوں نے کہا کہ جس گیت نے تم سب کو لٹا رکھا ہے ، ہم اسی کو لکھ رہے ہیں. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۱۶).

آ کے سودا کبھی اک ہجو سُنا دیتے ہیں
لیکن اس طرح کہ محفل کو لٹا دیتے ہیں

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۱۱۶). [لوٹنا (رک) کا تعدیہ].

لٹاوْنا (ضم ل ، سک و) ف م. (قدیم).
رک : **لٹانا (۱).** بادشاہ ... جواہر و اشرفیاں لٹاوتا قلعے میں داخل ہوتا ہے . (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۴۰) . [لٹانا (رک) کا قدیم اِملا].

لُٹاوُ (ضم ل ، و مع) صف مذ.
خوب لٹانے والے ، فضول خرچ ، لکھ لُٹ. چھٹن صاحب لٹاؤ نہیں ہیں ، ہیں تو فیاض مگر ایک قرینے کے ساتھ . (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۵۳). ملاحظہ ہو: منہ پھٹ ، ہتھ چُھٹ ... کھاؤ ، لٹاؤ. (۱۹۳۱ ، منشوراتِ کیفی ، ۲۳). [لٹانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَٹائی (فت ل) امث.
چھوٹی چرخی جس پر پتنگ کی ڈور لپیٹتے ہیں.

اڑاتے تم تو ہو کنکوا نخرے تلے سے
کہیں نہ بار کلائی پہ ہو لٹائی کا

(۱۸۶۶ ، فیض ، حیدر آبادی ، د ، ۷۰). [مقامی].

لٹایا مال بگانہ بَندی کا دل دَرْیا ہے کہاوت.
پرائے مال سے خیرات کرنے والی عورت کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

لَٹر (فت ل ، ٹ) صف.
مرد بیہودہ (سرمایۂ زبانِ اردو). [مقامی].

لِٹر (کس ل ، فت ٹ) امذ.
لیٹر (رک) حجم کی اکائی ، مائع اشیاء ناپنے کا پیمانہ ، تقریباً ایک سیر. حجم کی تخصیص لٹر یا مکعب سنٹی میٹر (CC) میں کی جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، کیمیا ، ۱۰۸). [انگ : Litre].

لِٹْرَل (کس ل ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
لفظ بہ لفظ ، متن کے مطابق. مولوی شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ لفظی ہے جس کو انگریزی میں لٹرل کہتے ہیں. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۶). [انگ : Literal].

لِٹْریچَر (کس مج ل ، سک ٹ ، ی مج ، فت چ) امذ.
ادب ، ادبی مواد ، ادب سے متعلق تحریر. سیکڑوں برس سے ہندوؤں کے پاس نہ لٹریچر ہے اور نہ علم. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۸۵). مسلمانوں کی ترقی کو ان کے لٹریچر کی ترقی پر منحصر سمجھنا چاہیے . (۱۹۳۹ ، نقوشِ سلیمانی ، ۱۳) . اردو زبان میں مذہب اسلام کے متعلق مکمل و مفصّل لٹریچر موجود ہے . (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، ا کتوبر ، ۱۸). [انگ : Literature].

لِٹْریری (کس مج ل ، سک ٹ ، ی مج) صف.
لٹریچر سے منسوب ، ادبی . لٹریری دنیا میں بہت سے صاحب کمال ایسے گزرے ہیں جن کے زمانے میں ان کی قدر و منزلت کا پورا پورا اندازہ نہیں کیا گیا. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، م). لگاتار وہ پچاس برس تک لٹریری خدمت کرتے رہے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۷۷). ان کے لٹریری آئیڈیل بھی ایرانی ہیں اور سوشل نصب العین بھی ایرانی ہیں. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور ، اقبال نمبر ، ۸۱). [انگ : Literary].

لِٹْریسی (کس مج ل ، سک ٹ ، ی مج) امث (شاذ).
خواندگی، نوشت و خواند کی قابلیت ، لکھنے پڑھنے کی صلاحیت، معمولی درجے کی لکھائی پڑھائی . لٹریسی یا خواندگی کے فروغ میں بھی یہ امتحان بیحد مفید ثابت ہوا. (۱۹۹۱، نگار، کراچی ، اگست ، ۱۲). [انگ: Literacy].

لُٹّس (ضم ل ، شد ٹ بفت) امث.
لوٹ مار ، غارت گری ، چھینا جھپٹی.

سینے کو یہ کچھ دیکھ زن و مرد نے کوٹا
لٹس کو ہجوم آ کے تماشائی کا ٹوٹا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۴). یہ بھی دروں کی تنگی ، نشیب و فراز کی صعوبت پانی کی قلت افغانوں کی لٹس سے خالی نہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۳۹) . غرض دادا ابا کی آنکھ بند ہوتے ہی گھر میں لٹس مچ گئی تھی . (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۶). کمپنیوں نے ان کی نئی قیمتوں کو لٹس قرار دے کر دس فیصد کٹوتی شروع کر دی. (۱۹۹۰ ، آبِ گم ، ۱۵۱). [لوٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

--- پٹس (--- کس پ ، شد ٹ بفت) امث.
لوٹ مار کا ہنگامہ ، لُوٹ کھسوٹ.

لٹس پٹس کی ہلچل میں
دھنّا سیٹھ کے چھل ، بل، کل میں

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۲۹۹). [لٹس + پٹس (پٹنا (رک) سے حاصل مصدر) بطور تابع].

---پڑنا محاورہ.
لُوٹ مار ہونا ، چھینا جھپٹی ہونا.

لُٹس پڑی ہوئی ہے ملکِ دلِ حزیں میں
یاس و غم و الم سے ہے انقلاب کیا کیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۹).

---کا بازار گرم ہونا محاورہ.
کثرت سے لُوٹ مار ہونا ، بہت چھینا جھپٹی ہونا ، لُوٹ مار کا بازار گرم ہونا. لٹس کا بازار جو گرم ہے اس پر پانی کا چھینٹا دیا جائے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۸ : ۶).

---مچانا محاورہ.
لُوٹ مار شروع کر دینا ، لُٹس شروع کر دینا. تاتاریوں نے حلب میں پہنچ کر خوب لُٹس مچا کر مراجعت کی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۷) . پھر احمد شاہ نے تاراج کیا تھا پھر بھرت پور والے نے لُٹس مچائی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۴).

---ہونا محاورہ.
لُٹس پڑنا. تربوز ریتی سے نکالے گئے خربوزوں کی لٹس ہوئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۷۸).

لٹک (فت ل ، ٹ) امث.
۱. (ا) لٹکنے کی کیفیت ، لٹکاؤ ، لٹکنے کا حُسن ، لٹکنے کی آن بان ، بانکپن.

قد ترا ، ازبسکہ رکھتا ہے لٹک جوں شاخِ گل
باد کے چلنے سے جاتا ہے لہک جوں شاخِ گل

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۸).

صبح کا مارا خجل ہو دیکھ بُندے کی لٹک
دیکھ سورج یہ جڑاؤ مرکیاں تھرائے ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۱۶).

غرارے سئے تھی کوئی کتی تھی بناؤ
لٹک میں بھی اوس کی تھا نادر سبھاؤ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۸).

شانوں پہ ہے چھٹکی ہوئی زلفوں کی لٹک
اعضا میں ہے تازہ شاخِ گل کی سی لچک

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۷۸). انشا کا کہنا ہے کہ ایسی بحروں میں ایک لٹک ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۷). **(اا) لٹکنے کا سہارا ، وہ چیز جس میں کوئی چیز لٹکے یا لٹکائی جائے.** جب چمگادڑ کے پنجوں سے اپنی لٹک چھوٹ جاتی ہے تو وہ چیخ مارکر اِدھر اُدھر اڑتا ہے. (۱۹۳۳ ، ریاست ، ذاکر حسین ، ۱۳۱). **۲. چٹک لٹک ، ناز و انداز ، آن بان ، ادا ، بانکپن.**

تیری ادا نیاری ایسی لٹک پیاری

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۴).

خرام اوس کے میں کیا پیاری لٹک ہے
کہ جیوں موتی کے دانے میں ڈھلک ہے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۳۶).

ہر عضو نزاکت بھرا ہوا اور تس پہ بدن سب گدرایا
قامت سے قیامت سر تا پا چلنے میں لٹک پھر ویسی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۱).

کیسی لچک دکھائی کمر نے دمِ خرام
کیسی لٹک سے لے کے چلی زلفِ یارِ دل

(۱۸۹۷ ، دیوانِ مائل ، ۱۲۰) . **۳. یک گونہ مسرت یا فرحت کی چمک ، ترنگ ، امنگ ، موج ، لہر ، انداز معشوقانہ.** سب سے پہلے آزادی کو لو کہ اس کی لٹک تو انسان کی فطرت میں ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۲۵) . صبح اٹھے تو چہرے پر ایک خاص طرح کی سوجھ بوجھ یا نیچ اونچ اور چال ڈھال میں ایک خاص طرح کی لٹک نظر آئی. (۱۹۵۶، شیخ نیازی، ۹۷). **۴. محبت دل بستگی.**

لٹک باقی ہے اب تک گو تری محفل میں بیٹھا ہوں
کہ رہ رہ کر خیال آتا ہے جوہر کو بیاباں کا

(۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، جنوری ، ۷۱). **۵. بھوت پریت وغیرہ کا اثر** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۶. دیوانگی ، مجذوبانہ کیفیت.**

کہنے لگے وہ سن کے مرا مدعائے دل
دیوانے تو نہیں ہو مگر کچھ لٹک تو ہے

(۱۸۸۹ ، رونقِ سخن ، ۲۷۴).

جھومنا اور وہ ہنسنا ترے دیوانوں کا
عجب انداز کی کچھ ان میں لٹک ہوتی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۷). آپ کسی قوم کو خواہ مدنیت کے کسی درجے پر ہو لیجیے اُس کے عام خصائص میں آپ خیالی پلاؤ کی لٹک یقیناً پائیں گے. (۱۹۲۷ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۹۸). ایک حقیر و ناتوان چیونٹی کو حرکت و عمل کی لٹک نے عظیم الشان اور بلند و بالا پہاڑ سے بھی اونچا مقام عطا کر دیا. (۱۹۸۸، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۱۹). [لٹک (لٹکنا (رک) سے حاصل مصدر)].

---آنا محاورہ.
۱. جُھک جانا ، نیچے آ جانا.

لٹک آنے سے لٹک ہو گئی دونی اوس کی
تا کمر زلف جو پہنچی تو رسا اور ہوئی

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۱۲۱). **۲. آفتاب کا غروب کے قریب آنا** (نوراللغات).

---جانا محاورہ.
۱. بیماری کے سبب بہت لاغر اور کمزور ہو جانا.

طولِ مدّت سے غمِ ہجر میں صحت کی دلیل
اچھا ہوتا ہے جو بیمار لٹک جاتا ہے

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۳۴). **۲. پھانسی ہونا ، سولی پر چڑھنا.** میرے خلاف علانیہ کارروائی کرتے ڈرتے تھے کہ کہیں خود ہی نہ لٹک جائیں اور گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے والی مثل پوری ہو کے رہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۵).

---جھٹک (---فت جھ ، ٹ) م ف.
رقص یا دھمال کی حرکات لٹکنا اور جھٹکنا. نئی غزل میں شیراز و اصفہان کی مے ناب اور دمادم مست قلندر کی ... دھمال کی

لٹک جھٹک بھی شامل ہے۔(۱۹۷۶ ، مشرق ، کراچی ، ۲۸ اپریل ، ۲)۔ [لٹک + جھٹک (جھٹکنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

---چال امث.
ناز و ادا کی چال.

لٹک چال اس کی کوئی کیا چلے
یہ انداز سب اس کے پاؤں تلے
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۶۵)۔

ٹپکتی خوشی صورتِ حال سے
عجب جا رہی تھیں لٹک چال سے
(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۱۳۰)۔ [لٹک + چال (رک)]۔

---چلنا محاورہ.
ناز و ادا اور بانکپن سے قدم اٹھانا ، اٹھلا کر چلنا ، مستانہ وار چلنا ، جھوم جھوم کر چلنا.

ہوتی ہے تال عالم میں تمہاری چال سوں اکثر
لٹک چلنا تمن جیسا کسے منگل نہیں دیکھیا
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۳)۔

نہایت باغ میں سرو آپ کوں خوش قد کہا تانے
تم اپنے اس لٹک چلنے کی چھب آ کر دکھا جاؤ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸۶)۔

---چلی جانا محاورہ.
امید منقطع نہ ہونا ، عادت نہ چھوٹنا ؛ تعلق باقی نہ رہنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---دِکھانا محاورہ.
ناز و ادا دِکھانا.

ابھی آ گیا تھا لٹکتا ہوا
دِکھا کر لٹک پھر سٹکتا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۱)۔ واہ واہ یہ مالن عجب طرح کی لٹک دکھا رہی ہے۔ (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۲۸)۔

ان کی زلفوں سے دمِ رفتار کہتی ہے کمر
تم لٹک اپنی دکھاؤ مجھ کو بل کھانے بھی دو
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۱۲)۔

--- کر/کے چلنا محاورہ.
اٹھلاہٹ کی چال چلنا ، جھوم کر یا مستانہ وار چلنا ، اٹھلا کر قدم اٹھانا.

جو کھول لٹ کوں چلا لٹک کر جھمک جمک کر جو مکھ دکھایا
سو لٹ کوں دیکھے ولی لٹک کر سجن نین اس کوں ہٹک لیا ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۸)۔

ہل ہل مٹک کے دیکھے ڈگ ڈگ چلے لٹک کے
وہ شوخ چھل چھبیلا طناز ہے سراپا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸)۔

سرو و تدرد دونوں پھر آپ میں نہ آئے
گلزار میں ملا تھا وہ شوق لٹک لٹک کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۸)۔

---مٹک (---فت م ، ٹ) امث.
رک : لٹک. اس کا دل راجہ ہی کے پاس رہ گیا اب اس میں پہلی سی لٹک مٹک نہ رہی تھی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۵)۔ طوائف کے کھلے جسم ، ناز و ادا اور لٹک مٹک سے جنسی جذبات برانگیختہ کیے جاتے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۹۰)۔ [لٹک + مٹک (مٹکنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

لٹکا (فت ل ، سک ٹ) امذ.
۱. **عمل ، جادو ، منتر ، ٹوٹکا ، ٹونا.**

تج نین کے لٹکے دیکھت صاحب قرآن یوں کر کہے
پستک ہیں بیٹھا کر وہیں تج چک ہمن استاد ہیں
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۵ ب)۔

مجھ گھٹ میں اسے نگھر گھٹ ہے شوق تجھ گھونگٹ کا
دیکھیں سوں لٹ گیا دل تیری زلف کا لٹکا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶)۔

پورا بھی ہوا نہ تھا وہ لٹکا
بھٹکنے لگی آپ ہی سراپا
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۷)۔

جادو کر کر کے بُوا بن گیا محسن اپنا
یاد اس ریختی والے کو ہے لٹکا کیسا
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱۹)۔ ۲. **ہاتھ کی صفائی کا کھیل ، کرتب ، شعبدہ بازی ، کرشمہ.** اچھا اب کوئی لٹکا اور شعبدہ اور جو کچھ یاد ہو تو ہمیں بھی دکھاؤ. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰۳)۔ کچھ لٹکے فقیروں میں بھی سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۵۱)۔ ۳. **(مطلب براری کی موثر اور آزمودہ ترکیب) ، گُن ، ہنر ، چٹکلا.** ایسے لٹکے کسی برے دن کے سمہال کو ڈال رکھتے ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰)۔

شاخِ گل میں چاہیے لٹکانا اس کا اے ظفر
بڑھتی اس لٹکے سے ہے بلبل کی توقیرِ قفس
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۴۴)۔ ہم ذیل میں چند آسان لٹکے بتاتے ہیں جو انشاءاللہ کارآمد اور تیر بہدف ثابت ہوں گے. (۱۹۳۵ ، صلائے عام ، ۱۳۶)۔ ۴.(أ) **دانو پیچ ، گھات چال ، جتن ، دم جھانسا.**

نہ آنکھوں میں ترے جادو نہ ہرگز سحر زلفوں میں
یہ دل جس سے ہے دیوانہ محبت کا ہے وہ لٹکا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲)۔

کیوں تری چال لٹک دیکھ کے دل لٹکے ہیں
کچھ تو ہم کو بھی بتا کس سے یہ سیکھا لٹکا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۰)۔

رفتہ رفتہ ملک میں مشہور ہو جائے گا نام
شہرتِ بے جا کا لٹکا ہے یہی اک والسلام
(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱ : ۶)۔ (أأ) **(کسی اچھے کام کی) تدبیر ، موثر تدبیر.** یہ ایسا لٹکا ہے کہ اگر کوئی کام چور بھی ہو گا تو شرما شرمی کامی بن جائے گا. (۱۹۰۵ ، عصر جدید ، ۳۸۵)۔ ایک جگہ سے دوسرے مقام پر اٹھا لے جانے کا لٹکا بھی ہاتھ آگیا. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۹)۔

۵. گھریلو دوا ، اتائی کا علاج ، ٹوٹکا ، چٹکلا. آموں کو پہلے بھون لینا جب خوب پلپلے ہوں تو گودا نکال کر چھلکا پھینک دو ، اس سے سہل لٹکا ہی نہیں .(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۲). لٹکوں اور چٹکلوں کے اجزائے ترکیبی کو شیشیوں یا بوتلوں پر صحیح تحریر کر دینے کے متعلق بھی قانون نے ہدایت کر دی ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸). ۶. **دل بہلاوے کا کام ، مشغلہ ، کھیل ، شغل.**

ہے جنوں گیسوے شبرنگ کا سودا لٹ کا
ہاتھ آیا ترے دیوانے کو اچھا لٹکا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۰). دلچسپی اور دلآویزی کا کوئی لٹکا نہیں بتایا جا سکتا. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۳). [لٹک (لٹکنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چٹکا (---فت چ ، سک ٹ) امذ.

رک : لٹکا. ایسا لٹکا چٹکا چاؤ چوچلا بناوے تو کیا. (۱۸۳۵ ، پچپن مثال (ق) ، ۵ ب). [لٹکا + چٹکا (تابع)].

---چل جانا محاورہ.

جادو چل جانا.

دیکھتے رہ جاؤ گے گر کوئی لٹکا چل گیا
جو تمہاری آنکھ میں ہے یاں وہ افسوں دل میں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۷).

---دینا محاورہ.

۱. **لٹکانے کا عمل ، لٹکانا ، ٹانگنا.** عبرت کے لیے سر اوس کا دربار شاہی کے سامنے لٹکا دیا.(۱۹۰۲ ، مراتِ احمدی ، ۲۸). ایک اور صورت یہ ہے کہ دو کھالیں آپس میں رسّی سے باندھ کر ان کو ایک ٹھوس بانس کی لاٹھی پر پھیلا کر حوض میں لٹکا دیا جائے. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۵۵). ۲. **پھانسی پر چڑھانا ، لٹکانا.** جو شخص اس کے خلاف کرے گا وہ اپنے ہی دروازے پر لٹکا دیا جائے گا. (۱۹۴۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۵۵).

---رکھنا محاورہ.

شش و پنج میں رکھنا ، حیل حجت کرنا ، حیلہ بہانہ کرنا ، التوا میں ڈال رکھنا. اگر ناموافقت ہو تو اس کو خوشی سے چھوڑ دے لٹکا نہ رکھے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲۷۶).

کرتے ہو حریفانہ دوانے دلِ پُر درد
بیمار کو اس طرح سے لٹکا نہیں رکھتے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۴ : ۱۷۹)).

---کواڑ (---کس ک) امذ.

وہ کواڑ جسے عموماً نیچے گرا کر بند کرتے ہیں اور اوپر اٹھا کر کھولتے ہیں. لٹکا کواڑ بالکل اس طرح کے ہوتے ہیں جیسے شکل ۱۲۳ ، ۱۲۴ میں دکھائے گئے ہیں.(۱۹۶۹ ، آب پاشی ، ۶۲۰). [لٹکا + کواڑ (رک)].

---ہاتھ آنا محاورہ.

آسان تدبیر ہاتھ آنا ، تدبیر سوجھنا ، داؤ پیچ.

قدم بوسی کا حیلہ کر کے ہم لوٹیں گے قدموں پر
یہ لٹکا ہاتھ آیا ہے تری زلفِ پریشاں سے

(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات ، ۴ : ۱۷۸)).

---یاد ہونا محاورہ.

منتر یا چٹکلے کی مہارت ہونا ، آسان تدبیر معلوم ہونا.

وہ اس کی زلف مسلسل کو یاد ہے لٹکا
پھنسا جو دامِ محبت میں عمر بھر لٹکا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۶).

ہے یاد بندی کو بھی وہ لٹکا بھرے گا بھڑوا وہ بھٹکا بھٹکا
نہیں نگوڑے کا کچھ بھی کھٹکا ہو کوئی دشمن ہزار اپنا

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱۲).

لٹکانا (فت ل ، سک ٹ) ف م.

۱. **کوئی چیز بلندی پر اس طرح ٹانگنا یا باندھنا یا رکھنا کہ وہ نیچے کی طرف جھکی رہے ، آویزاں کرنا ، ٹانگنا ، اوپر سے نیچے کی طرف جھکانا.** تمام شہر کوں آیین بندی کر ، بھاری پردے لٹکائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۳).

سر پہ یا کاندھے پہ کپڑا ڈال کے
دو سرے لٹکا کے اوس کو چھوڑ دے

(۱۷۴۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۱۳).

خدا نے دی ہے تجھے اے صنم فضیلتِ حُسن
زیادہ طرّہ گیسو سے شملہ کو لٹکا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۴). چند مصاحبین کے ہمراہ وہ شیراز کی عیدگاہ میں گیا اور حکم دیا کہ انگوٹھی گنبد عضند میں لٹکائیں. (۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۳۱). ۲. **پھانسی پر چڑھانا ، گلے میں پھندا ڈال کر لٹکانا.**

لٹکائے کیوں گئے ہیں یہ کیسی سزا ہوئی
گیسو تو خود بلا تھے انہیں کیا بلا ہوئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۴). جرم دونوں پر ثابت ، سزائے موت کا حکم دونوں کو ملا ... اسی وقت پھانسی پر لٹکا دیا گیا. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۶۱). ۳. (أ) **جھوٹی امیدیں دلاتے رہنا ، انتظار میں رکھنا ، جھوٹے دلاسے دیتے رہنا.** انیس روز تک یونہی ادھر میں لٹکائے رکھا گھر میں سب پریشان تھے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳۶). (اا) **ایک ہی کام میں الجھائے رکھنا ؛ مقدمے کا ملتوی رکھنا ، جھلانا ، طوالت دینا ؛ کھڑا رکھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. پہننا. کواری لڑکی سلمہ ستارے کی سلیم ، شاہی لٹکائے پھرے اس سے تو انگریزی ہی اچھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۰). [لٹکنا (رک) کا تعدیہ].

لٹکاؤ (فت ل ، سک ٹ) امذ.

آویزاں ہونے کی کیفیت ، لٹکایا جانا. اس قسم کے لٹکاؤ کی وجہ سے دہن زیریں جانب زمین کی طرف کھلتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۹). [لٹکنا (رک) سے حاصل مصدر].

لٹکتا (فت ل ، ٹ ، سک ک) صف.

لٹکنا (رک) **کی صورتِ حال دکھاتا ہوا ، خصوصاً اٹھلاتا ہوا ، اٹکھیلیاں کرتا ہوا ، ناز و ادا دکھاتا ہوا.**

لٹکتا چلے جب نکل ناز سوں
امیری کی پوشاک اور ساز سوں
(۱۷۱۹ ، جنگ نامۂ عالم علی ، ۱۱). [لٹکنا سے حالیہ ناتمام].

لَٹْکْتی (فت ل ، ٹ ، سک ک) صف مث.
لٹکنا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل. عشق کی بیٹی لطافت بی بی ، بہوت ناز سوں ... لٹکتی ، ٹھمکتی ... جابجا دیکھتی پھرتی تھی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ٦٦).

---چال امث.
مستانہ روی ، اُٹھلا کر چلنے کی روش ، مستانہ چال.

زمیں تھے چشمے امرت کے ابل کر آئیں قدماں تل
لٹکتی چال تیرا قد جب اے سروِ رواں پکڑے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۸).

تبسّم صبحِ محشر کی علامت
لٹکتی چال قامت میں قیامت
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۹). [لٹکتی + چال (رک)].

لَٹْکَن (فت ل ، سک ٹ ، فت ک) امذ.
۱. وہ چھوٹی گھڑونچی جسے زمین پر رکھنے کے بجائے کسی چیز میں لٹکا دیتے ہیں.

اور اک ٹھلیا لٹکن پہ ستھری منگا
دھری تھی وہ پانی سے بھر کر جدا
(۱۷۸٦ ، میر حسن (مثنویات ، ۲۵)). اُس تغار کی تہ میں ایک سوراخ کرکے بلند لٹکن یا تپائی پر اس کو رکھ دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۲). چوبی سامان ... لٹکن بیس عدد ، گھڑونچیاں دس عدد. (۱۹٦۳ ، نورِ مشرق ، ۱۰۰). لڑھکنے سے بچانے کے لیے گھڑے کو لٹکن پر رکھتے. (۱۹۷۳ ، بھر نظر میں پھول مہکے ، ۹۲). **۲. وہ زیور جو پہننے پر لٹکتا رہے ، جیسے: بلاق ، بُندا ، جُھمکا ، کرن پھول وغیرہ.** جواہر مثل لڑی و لٹکن و سرپیچ مرصّع اور جیغہ ... بیست بیست لاکھ روپے کا تھا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۰).

گلے میں ہنسلی پاؤں میں کڑے اور ناک میں لٹکن
رہا ہے سربسر گہنے میں بھر بچّا گلہری کا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۸). لٹکن یعنی چھوٹا سا بلاق کہ جس میں موتی لٹکتا ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۳۱). دور سے تو یہ نشان بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے ہوبہو اس پر لٹکن کا دھوکہ ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، حورِعین ، ۱ : ٦۹). آویزہ ، مرصّع جھالر یا باڑھ کا لٹکا ہوا دانہ ، مروارید ، زمرّد سبزہ وغیرہ لٹکن (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۸۳۳). **۳. جھاڑ ، فانوس ، قلمیں ، آویزے وغیرہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۴. گھنٹے کا لنگر ، پنڈولم ، شاقول.** پنڈلیاں سوکھ کے کانٹوں سے ہم پہلو ہوتی ہیں ، سر گھڑی کا لٹکن بن جاتا ہے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۲). پنڈلم ... عام طور سے گھڑی کے لٹکن کو کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۵ : ۵). گلیلو نے جس لٹکن کے اصول کو دریافت کیا تھا اس کے آخری کاموں میں سے ایک یہ تھا کہ لٹکن کے اصول پر گھڑی کی تیاری کے لیے ایک اسکیم مرتب کرے.

(۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۷). **۵. ہر لٹکتی جھولتی چیز جیسے: جھولا ، رسیوں کی مدد سے بنایا جانے والا پنجرہ جس میں کوئی بھی چیز اتاری یا چڑھائی جا سکتی ہے.** موزوں طول کے لٹکنوں کے ذریعے شہتیر آویزاں کیے جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیرِ عمارت ، ٦۱). لٹکن یہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک میں بند بپے اتارے جاتے ہیں اور دوسری میں کھلے منہ کے بپے نیز اس میں آدمی بھی اتارا چڑھایا جا سکتا ہے. (۱۹۲٦ ، طلیعہ ، ۳۴). **٦. ایک بیل جس سے زرد رنگ نکلتا ہے.** ارناٹو کا رنگ اوس گودے سے نکلتا ہے جو لٹکن کے بیجوں کے اطراف لپٹا رہتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۷۵). **۷. ہانڈی ہوز کے نیچے لگایا جانے والا شوشہ.** ہوا ، ہم ، ہنت شوشے کے نیچے ایک اور شوشہ بنایا جانے گا جسے لٹکن بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اُردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۱٦۱). **۸. کھولوا ، مزدور کے پکڑنے کا سہارا جو رسّی کا بنا ہوا چھت یا کسی دوسری چیز کے ساتھ لٹکا رہتا ہے** (ا پ و ، ۴ : ۱۹۱). **۹. ایک رونیدگی جس کے پتّے رتن جوت کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس کی اکثر شاخیں سرخ ہوتی ہیں ان شاخوں کے سِروں پر چھوٹے چھوٹے طرّوں کی طرح پھول لگتے ہیں چونکہ لٹکن ہندی میں کنگنے یعنی اس طرّے کو کہتے ہیں جو بیاہ میں دولھا اور دلہن کے ہاتھوں میں باندھا جاتا ہے اس لئے اس کو لٹکن کہنے لگے کیونکہ اس کے پھول کا طرّہ بھی کنگنے کی طرح کا ہوتا ہے** (ماخوذ: خزائن الادویہ، ٦:۱۴۴). **۱۰. (کُشتی) کُشتی کا ایک داﺅ.**

سر موڑہا ہاتھی سونڈ ، کمر توڑا ، زن طلاق
لٹکن ہے کلسری ہے ہزارا ہے در شُمار
(۱۸۵۹ ، رسالہ کُشتی ، مست (سلہٹ میں اُردو ، ۵۱)).

۱۱. طرز ، ادا ، لٹک ، آن بان. لٹکن سے ہیں جنگ پہ جاتے. (۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر (رونق کے ڈرامے ، ۵ ، ۱ : ۵۱)). **۱۲. ایک پرند جو پنجوں سے الٹا لٹکتا ہے ؛ تھاہ لینے کا لنگر** (جامع اللغات). [لٹکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

لَٹْکْنا (فت ل ، ٹ ، سک ک) ف ل.
۱. آویزاں ہونا ، معلّق ہونا ؛ ٹنگنا. حارث ملعون نے کہا ، تمہارے سر پر گیسو عنبر مثال سے لٹکتے ، تمہیں کوئی غلام کیونکر جانے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۸). یہ سنتے ہی وہ مراقبے میں گیا اور ایک انار بہشتی جو دیوار بہشت سے لٹکتا تھا سو توڑ لایا. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۸). پٹے دار بال شانوں تک لٹکتے ہیں. (۱۹۱۱ ، آشنائے حسین ، ۲۷). آہنی کیبن کی چھت سے لٹکتا ہوا بہت بڑا بلب بڑی بے دردی سے ہر چیز پر چمکتا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۵۳). **۲. اِٹھلاتے ہوئے چلنا ، اِٹھلانا ، مٹکتے ہوئے چلنا.**

لٹکتا جو شہ جاوے جس ٹھاؤں چل
ہوا آ پڑے فرش ہو پاؤں تَل
(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱).

ابھی آگیا لٹکتا ہوا دکھا کر لٹک پھر سمٹتا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۱).

سرو ,و تدرو دونوں پھر آپ میں نہ آئے
گلزار میں چلا تھا وہ شوخ لٹک لٹک کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۸). ۳. **منتظر رہنا ، امیدوار رہنا ، راہ تکنا ، ٹھہرنا.** کانفرنس کے درمیانی وقفے کے انتظار میں لٹکنا پڑا. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۶۶). ۴. **مدتوں بیمار رہنا ، بیماری میں الجھا رہنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۵. **ڈوبنے کے قریب ہونا (آفتاب وغیرہ کا).** شام ہونے کو ابھی تھوڑی دیر باقی ہے آفتاب مغربی کنارے پر بہت لٹک آیا ہے دھوپ زرد پڑتی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفر نامۂ ہستی ، ۲ : ۳۳). ۶. **رُکنا ، اٹکنا ، اِلتوا میں رہنا.**

کوئی صورت نکلنے کی نہیں تیتوں لٹکتے ہیں
مجھے زندان ذقن تم کو فرشتو چاہ بابل ہے
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۹۸). اس کے عملی مسائل بھی آج تک لٹکتے چلے آ رہے ہیں. (۱۹۶۹ ، نکتۂ راز ، ۶۳). [لٹکانا (رک) کا لازم].

ـــ مٹکنا امذ.
اٹھلاتے ہوئے چلنا ، مٹکتے ہوئے چلنا ، جھومتے ہوئے چلنا ، ناز و ادا دکھاتے ہوئے چلنا.
لٹکنا مٹکنا ہے وہ چال میں
گرفتار دل اس کے ہر بال میں
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۰). [لٹکنا + مٹکنا (تابع)].

لَٹکَنیا (فت ل ، سک ٹ ، فت ک ، سک ن) امث.
چھوٹی سی تھیلی جس میں سونا یا جواہرات رکھ کر کمر سے باندھیں (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۴). [لٹکن (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

لَٹکو (فت ل ، سک ٹ ، و لین) امذ.
چھوٹے آلو بخارے کے برابر ایک پھل ، لوکاٹ. لٹکو دوسرے میووں کے مانند کھایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۴۳). [لوکاٹ (رک) کی تصغیر].

لَٹکَواں (فت ل ، ٹ ، سک ک) صف.
لٹکتا ہوا ، لٹکنے والا. کلفٹن کے لٹکواں پل کے بننے کی تاریخ بیان کرتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۵۳). پہلے تو وہی ریوڑی والے کا چراغ ، لٹکواں لیمپ ٹمٹمایا کرتا تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۲۶). [لٹک (لٹکنا (رک) کا حاصل مصدر) + واں ، لاحقۂ صفت].

لَٹکے (فت ل ، سک ٹ) امذ ؛ ج.
لٹکا (رک) کی جمع ؛ **تراکیب میں مستعمل.**

ـــ کرنا محاورہ.
منتر یا عمل کرنا.
لٹکے کیا کیا نہ کیے سحر کے اور افسوں کے
نقش و تعویذ بہت میں نے جلائے پھونکے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۵).

لِٹمس (کس ل ، سک ٹ ، فت م) امذ.
(کیمیا) **ایک نیلا رنگ جو کائی نما نبات سے حاصل کیا جاتا ہے جو تیزابوں اور گیسوں کی جانچ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے.** کاربوآکسلک ایسڈ اور فینول دونوں نیلے لٹمس کو سرخ کرتے ہیں یعنی تیزابی خاصیت رکھتے ہیں. (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۶۸). [انگ : Litmus].

ـــ پیپر (ـــ ی مج ، فت پ) امذ.
(کیمیا) **لٹمس سے رنگا ہوا کاغذ ، لٹمس کاغذ.** بہت ہی سادہ سا ٹیسٹ ہمارے بزرگوں نے طے کر دیا ہے لٹمس پیپر جیسا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۸۳). [انگ : Litmus Paper].

لٹن (فت ل ، ٹ) امث.
وہ فصل جو موسم سے پہلے بوئی جائے (یہ اچھی نہیں ہوتی)؛ (مجازاً) خراب (پلیٹس). [مقامی].

لَٹنا (فت ل ، سک ٹ) ف ل.
۱. **دبلا ہونا ، کمزور ہو جانا.**
میں غم سے لٹ گیا مانند مو سودا سے جل جل کر
نہ چھوڑا تو بھی زلفوں نے تری مجھ سے پریشاں کو
(۱۷۳۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۵۲).
سنبل تمہارے گیسوؤں کے غم میں لَٹ گیا
ابرو کی تیغ دیکھ مہ عید کٹ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۲).
بال سے باریک جسم زار ہے
لٹ گیا ہے زلف کا ایسا مریض
(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۳۹) کہتے ہیں ہاتھی لٹ بھی جائے تو سوا لاکھ کا ہوتا ہے.(۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۹۶). ۲. **الجھنا ، الجھن پڑنا ، الجھانا ، دشواری میں ڈالنا ؛ غریب ہونا ، مفلس ہونا ، کنگال ہونا ؛ لت پڑنا ، عادی ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : [illegible]].

لُٹنا (ضم ل ، سک ٹ) ف ل.
۱. **تباہ ہونا ، برباد ہونا.**
ڈروڑا پڑیا ، غم کا مج دل بھیتر
خوش حالی کا میرا لٹا سب شہر
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۲).
یہ ذکر تھا جو طبل بجا فتح کا ناگاہ
چلائے حرم لٹ گئی بنتر اسد اللہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۳). ۲. **نثار کرنا ، روپیہ پیسہ صدقے کے طور پر سر پر سے وارا جانا.** برات کی آمد کی دھوم ، نوشاہ پر جواہر لٹتا ہوا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۰). ۳. **لُوٹا جانا ، مال و اسباب چھینا جانا.**
مسافر دن دہاڑے لُٹ رہے ہیں
یہ دنیا اے خدا کیسی سرا ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۵۵). صبح لٹنے والے حضرات کے شانہ بشانہ بیٹھ کر اونی بس میں سفر کرتے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۸). ۴. **بے رونق ہو جانا ، ویران ہونا.**

رُخ پر ہوائیاں تھیں قمر کے چُھٹی ہوئیں
وہ ابر تر کے ہاتھ بہاریں لٹی ہوئیں
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۲). [لوٹنا (رک) کا لازم].

---پٹنا ف ل ، محاورہ.
رک : **لٹنا ، خستہ حال ہونا ، لوٹا جانا ، تباہ ہونا ، برباد ہونا.**
دولتِ دنیا ہے یہ حادث یہ قدیم
لٹنے پٹنے کا نہیں اس کو خطر
(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۵۴).

لَٹُّو (فت ل ، شد ٹ ، و مع) امذ.
۱. **لکڑی وغیرہ کا ڈنڈی دار ایک گول کھلونا جو مقرر طریقے سے بنا ہوا دھاگا لپیٹ کر زمین وغیرہ پر پھینکنے اور بھرانے سے گھومتا اور چکر کھاتا ہے نیز پھرکی جو ہینڈل پکڑ کر گھمانے سے گھومتی ہے.** بادبر : فرفرہ کہ اہل ہند آن را پھرکی و لٹو گویند. (۱۴۱۹ ، اداۃ الفضلا (اردو ، اکتوبر، ۶۷ ، ۱۶)). جعزہ: چوب پارہ کہ کودکان با رشتہ گردانند و او را لتو (لٹو) گویند . (۱۴۳۳ ، بحرالفضائل ، بلخی (مقالات شیروانی ، ۱ : ۱۲۳)).
معجزہ کہتے ہیں جس کو کھیل ہے اوس طفل کا
چرخِ گرداں کی طرح لٹو میں دم ہو جائے کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲). لٹو گھمانا یا تلنگیاں لڑانا بھی سب ایک تمیز کے ساتھ ہوتا تھا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۵). دھن دولت کمانے کے چکر میں خود لٹو کی طرح گھوم رہا ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۷۰).
۲. (معماری) **دیوار وغیرہ کی سیدھ معلوم کرنے کا آلہ ، ساقول یا سول کا لٹکن جو ڈوری میں بندھا ہوا کسی دھات یا پتھر کا بنا ہوا لٹو ہوتا ہے جس کو اصطلاحاً گولا کہتے ہیں.** ٹوڈیوں کے لٹو کنول گٹے کی تراش کے ہیں اور ان پر سنہری رنگ پھرا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۲۶). ۳. (کھرادی ، خراطی) **ہانے میں لٹو کی وضع کی بنی ہوئی شکل ، گولا ، منکی** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۵). ۴. (بھنڈے برداری) **ایک خاص قسم کے حقے کی آب نے میں بنے ہوئے گولے جس کو لٹو کہتے ہیں** (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۱۰۲). ۵. **دروازہ کھولنے کا گھنڈی دار کھٹکا.** دروازہ اندر سے بند تھا باہر سے لٹو پھراتے ہی کواڑ کھل گئے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۱). تم نے شاید یہ کبھی نہیں سوچا ہوگا کہ دروازے کا گھومنے والا لٹو بھی ایک پہیے دھرے کا جوڑ ہے. (۱۹۶۹ ، مشینیں ، ۲۰). ۶. (آتش بازی) **مٹی کا گولہ جس کے اندر بارود بھری ہوتی ہے اس کے سوراخ میں سے ایک فلیتہ نکلا ہوتا ہے جس کو آگ دکھانے سے وہ گھوم کر دھماکے سے پھٹتا ہے.** ہم تو مردوئے ہیں نا ! لٹو کی آواز سے بھی نہیں ڈرنے کے ، تم تو ایک پٹاخے ہی کی آواز سے اوئی کر کے بھاگ جاؤ گی. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۸۵). ان سے فراغت ہوئی تو جنگی آتش بازی کا نمبر آیا ، ہوائیاں ، چھکے ، لٹو اور ختنکے چلے. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۳۵). ۷. **لٹو کی شکل کا کانٹے دار پھیا جس کو کمر ، ہانو ، بغلوں وغیرہ سے باندھ کے مجرموں کو سزا دیتے تھے.** ہانو میں بیڑیاں ، بغلوں میں خار دار لٹو رانوں پر چوڑے فولاد چڑھے ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۰). قاسم کے ہاتھوں میں ہتکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں گلے میں طوق کمر میں خار دار لٹو ڈلوائے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۱۱). ۸. **لکڑی کے گولے جو کرسیوں وغیرہ میں خوبصورتی کے لیے لگاتے ہیں** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۹. **گول لٹو کی شکل کی بنی ہوئی کوئی بھی چیز جو خوبصورتی کے لیے کسی چیز میں لگائی جاتی ہے.** وہ شمع دان اور اس کا پایہ اور ڈنڈی سب گھڑ کر بنائے جائیں اور اس کی پیالیاں اور لٹو اور اس کے پھول سب ایک ہی ٹکڑے کے بنے ہوں. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۷۷). [پ : लट्टू].

---بَن کَر رَہ جانا محاورہ.
گھن چکر بن جانا. وہ ایک ایسا لٹو بن کر رہ جائیں گے جو اپنی نوک پر کھڑا ہوتا ہے اور اپنے بھاری سر کو اسی وقت تک قائم رکھ سکتا ہے جب تک تیزی سے گھومتا ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۷۳).

---پٹُّو (---فت پ ، شد ٹ ، و مع) امذ.
مال و اسباب (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لٹو + پٹو (تابع)].

---دار صف.
گول ، پیچ دار ، لٹو جیسا. چوبدار سر پر لٹو دار پگڑیاں رکھے چلے جاتے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۹).
چہرہ بھی داغ دار ہے بےفائدہ ہے رنج
دستار لٹو دار ہے کچھ لٹ پٹی نہیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۶۱). [لٹو + ف: دار ، داشتن - رکھنا].

---سَلارُو جمع ہو رہے ہیں کہاوت.
تمام ہم نشیں بےتوقیر، بےاعتبار ہیں (محاورات ہند؛ جامع اللغات).

---کَرْنا محاورہ.
عاشق بنانا ، دیوانہ بنانا.
دل کوں میرے کرکے لٹو پھر گئے تم اس طرح
کھیل لڑکوں کا کیا تم نیں رہی کیا آس کنہ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۶).
وہ شوخ طفل دل کو جو کر گیا ہے لٹو
شاید کدھی پھر آوے رکھتا ہوں آس اس کی
(۱۷۳۵ ، مضمون (چمنستان شعرا ، ۲۵۸)).

---ہونا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا. میرا دل اس پر لٹو ہو رہا تھا جدھر لیے پھرتا تھا پھرتی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۷). اس غضب کی باتیں بناتا اور اس قیامت کے فقرے ڈھالتا کہ سننے والے لٹو ہو جاتے. (۱۹۱۹ ، شب زندگی ، ۲۸). موئے جہاں خوبصورت شکل دیکھی لٹو ہوگئے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۴).

لُٹْوانا (ضم ل ، سک ٹ) ف م.
غارت کرانا ، تباہ کرانا. اسباب لٹوا کے جہاز ڈبوا دوں گی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۲۰۱).

بڑی بے وفا عمر رفتہ تھی ہائے
مسافر کو رستے میں لٹوا گئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۵). [لٹانا (رک) کا تعدیہ].

لٹوپری (ضم ل ، و مج ، سک پ) امث.
جنگلی بوٹا جس کے پتے دھنیے کی طرح ہوتے ہیں ، پھول زرد اور مزا کڑوا ہوتا ہے ، جل بیل ، سورج چھال. لٹوپری نہایت تیز ہے ، لگانے سے بدن پر زخم پڑ جاتا ہے ، جلا کرتی ہے اور جلاتی ہے سوزش ڈال دیتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۵). [مقامی].

لٹورا (فت ل ، و مع). (الف) امذ.
الجھے ہوئے بالوں کی لٹ ، جٹا ، چونڈا (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. **لمبے لمبے بالوں والا ، بدہیئت ، بھتنا ، آوارہ گرد (اکثر بطور دشنام یا برائے تحقیر مستعمل).** جو ظلم و جور کا بانی ہوگا وہ لٹورا گردن مارا جائے گا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۳۷). میں کیا کروں یہ خود ہی جوتی خورا ہے گھامڑ ، دودھیا لٹورا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷۵). [لٹ (رک) + ورا ، لاحقۂ صفت].

لٹورا (فت ل ، و مج) امذ (مث : لٹوری).
فاختہ سے چھوٹا اور چڑیا سے بڑا چتکبرا شکاری پرند عموماً چڑیا کا شکار کرتا ہے (لاط : Lanius Excubitor).

پکڑی جو لٹورے نے کہیں کھیتی سے چڑیا
سمجھا کہ کہیں باز کوئی مجھ سا کلاں گیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۴۶).

مینا ، بیا ، لٹورا اور ابلقے کا بچا
تیتر ، بٹیر ، سارس ، شکرے لوے کا بچا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۱).

کسی جا طوطی خوش لہجہ کی شیریں زبانی ہے
کہیں چھوٹا لٹورا مائل رنگیں بیانی ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی بہار ، ۳۶). [پ : उल्लआ].

لٹوروں والی (فت ل ، و مع ، و مج) امث.
ڈائن ، چڑیل ، بھتنی نیز جادو گرنی ، ٹونہائی (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

لٹوری (فت ل ، و مع) امث.
الجھے ہوئے بالوں کی چھوٹی لٹ. اماں بی غضب ناک ہو کر میری کُدی پر ایک ... چانٹا رسید کرتیں ... چپ بیٹھ ورنہ لٹوریاں توڑ دوں گی. (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۱۲). [لٹورا (رک) کی تانیث].

لٹورے (فت ل ، و مع) امذ ؛ ج.
لٹورا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

--- اُپاڑنا محاورہ.
پیچھے پڑنا ، سر ہونا ، بضد ہونا ، (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

--- اُتروانا محاورہ.
بچے کے بال اُتروانا ، سونڈن کرانا ، بچے کے پیٹ کے بال منڈانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کھولے پھرنا محاورہ.
ننگے سر پھرنا ، بال کھولے پھرنا ، برہنہ سر ہونا ، چونڈا کھولے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- لے ڈالنا محاورہ.
(عو) **چونڈا سونڈنا ، بال نوچ لینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- لینا محاورہ.
رک : لٹورے اُپاڑنا (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

لٹوڑیا (فت ل ، و مع ، سک ڑ) امذ.
لمبے لمبے بالوں والا جوگی ، جٹا دھاری ، گیسو دراز شخص (فرہنگ آصفیہ). [لٹورا (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لٹوریوں والی (فت ل ، و مع ، سک ر ، و مج) امث.
رک : لٹوروں والی ، لمبے لمبے بالوں والی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

لٹوکا (فت ل ، و مج) صف.
راستے میں بھٹک کر رہ جانے والا ، راہرو.

اس لٹوکے کی طرح ہار نہ دل منزل میں
کھولتا جا کے مسافر ہے کمر آخر روز
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۷۹). [مقامی].

لٹوکری (فت ل ، و مج ، سک ک) امث.
دریا کے کنارے موسم گرما میں اُگنے والی ایک زرد رنگ بوٹی ، جل بیل ، کیبکج ، لٹوپری جس کے پتے دھنیے سے مشابہ ہوتے ہیں ، جل دھنیا. لٹوکری ... ایک سہندی بوٹی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۱). [مقامی].

لَٹی (فت ل) امث.
بازاری عورت ، بیسوا ، رنڈی ، کسبی (فرہنگ آصفیہ جامع اللغات).
[س : لٹ लटा + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- کا امذ.
(بطور دشنام مستعمل) **بدچلن عورت کا بچّہ ، حرام زادہ ، ناپاک ، نجس** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

لِٹّی (کس ل ، شد ٹ) امث.
چھوٹی روٹی جو کوئلوں پر سینکی جائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

لُٹّی (ضم ل ، شد ٹ) امث.
مٹی کا لوٹا ، بدھنا ، لٹیا. اس کے ایک ہاتھ میں مٹی کا ایک لوٹا ہوتا جس کا نام لٹی تھا. (۱۹۳۸ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۳). [لوٹا (رک) کی تصغیر].

لُٹیا (ضم ل ، سک ٹ) امث.
چھوٹا لوٹا. اسی لُٹیا میں وہ زر ڈال کر اسی جگہ رکھ اس پر اینٹ بٹھا بورے سے چھپا کر آپ باہر چلا گیا.(۱۸۲۴ ، سیرِعشرت ، ۱۰۵). ان لٹیوں میں کی کہانی جن میں سلیمانؑ دیوؤں کو بند کیا کرتے تھے. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۹۶). آٹھ دس نوالے نگل کر پوری ایک لٹیا پانی چڑھا جاتے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۶). [لوٹا (رک) کی تصغیر].

ـــ پُونْجیا (ـــو مع ، غنہ ، سک ج) امث.
لٹیا میں رکھی ہوئی پونجی ، اثاثہ ، بچی کھچی کمائی. جو کچھ اس غریبی کی حالت میں لٹیا پونجیا تھی وہ ان کے گور گڑھے میں بک کر صرف ہو گئی. (۱۹۱۵ ، دھوکا ، ۲۶۹).[لٹیا + پونجیا (پونجی (رک) کی تصغیر].

ـــ ڈُبو دینا / ڈبونا محاورہ.
۱. (i) **بات بگاڑنا ، پت کھونا.** لٹیا ڈبو دی ، بات بگاڑ دی . (۱۹۱۱ ، محا کمۂ مرکز اردو ، ۲۴). (ii) **بے عزت کرنا ، توہین کرنا.** استانی مکرم نے یہ مظاہرۂ رقص دیکھ کر فرمایا میاں سعید تم نے تو میری لٹیا ہی ڈبو دی ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۶۱) .
۲. **نقصان پہنچانا ، تباہ کر دینا ، ساری پونجی ضائع کر دینا.**

دکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو
تو دی اس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۲۰).

ـــ ڈُوب جانا محاورہ.
بات بگڑ جانا ، نقصان ہو جانا. بقلول: لٹیا ڈوب گئی ، مٹ گئے ، جہنم رسید ہو گئے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، آغاحشر ، ۳۹). بس کچھ پوچھیے نہیں ، لٹیا ڈوب گئی ، اب سنجوگ کی کوئی آس نہیں. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۸۸).

ـــ ڈُوبی اے / رَہے ہرداس گھوڑی دانہ کھائے نہ گھاس کہاوت.
کام بالکل بگڑ گیا اب اس کے سُدھرنے کی کوئی امید نہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــ ڈور (ـــو مج) امث.
سفر کا سامان ، چھوٹا لوٹا اور لُٹیا کے ذریعے پانی نکالنے کی پتلی رسّی وغیرہ. میرے پاس کل تین سو روپئے تھے لٹیا ڈور کندھے پر رکھی اور چھڑی ہاتھ میں بس بھگوان کا بھروسہ تھا. (۱۹۳۶ ، واردات ، ۱۳۲). [لٹیا + ڈور (رک)].

ـــ لُنڈھانا محاورہ.
بے دریغ خرچ کرنا. مشینوں سے کھیلنے والا ایک بچہ پیسے پیسے پر جان دینے والا ایک بنیا ، لٹیا لنڈھا دینے والا ایک مہمان نواز. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۸۹).

لُتّیا (ضم ل ، شد ٹ بفت) صف مذ.
لوٹنے والا.

یارو سنو یہ ودھ کے لٹیا کا بالپن
اور مدھ پوری نگر کے بسیا کا بالپن

(۱۸۳۱ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۰۳).[لُٹ (لوٹنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ صفت].

لِیٹَر (ی مع ، فت ٹ) امذ.
مائعات کی پیمائش کے میٹرک نظام کا ایک پیمانہ جو ایک کلوگرام وزن کے برابر ہوتا ہے. ایک کالوری اس گرمائی کی مقدار کو کہتے ہیں جو ایک لیٹر ۱۰۷۶ پینٹ پانی کو ایک ڈگری سنٹی گریڈ گرم کر دے (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکاری ، ۳۱). [انگ : Liter].

لَٹیارا (فت ل ، سک ٹ) امذ.
عمدہ قسم کے دھان کی ایک قسم. اقسام اس دھان کی بہت زیادہ ہیں چند نام ... لٹیارا. (۱۸۴۸ ، توصیفِ زراعات ، ۷۳). [مقامی].

لَٹیرا (فت ل ، ی مج) امذ.
(کاشت کاری) **عمدہ قسم کا دھان جس کی سب سے مشہور قسمیں ہنسراج کمورا مہسیا لٹیرا اور باسمتی** (ا پ و ، ۲ : ۶۷). [لٹیارا (رک) کی تخفیف].

لُٹیرا (ضم ل ، ی مج) امذ ؛ = لوٹیرا.
لُوٹ لینے والا ، رہزن ، چور ؛ (دھوکے سے) دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے والا. خواہ وہ پادشاہ خواہ غلام ہو ، لوٹیرا ہے . (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸). اس قلعے کو ہوشنکیہ کہتے ہیں ، یہاں سب لٹیرے قزاق رہتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۸۱۱). سلطان محمود کو موجودہ مورخین نے عبارت آرائیاں کر کے بالکل ایک لوٹیرا اور ڈاکو ثابت کر دیا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۲).

خونخوار لٹیروں سے ہو آزاد یہ دھرتی
اس دیس میں اللہ کرے آئے مساوات

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۵۹). [لوٹ (لوٹنا (رک) سے +یرا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَن (ـــفت پ) امذ.
لٹیرے (رک) **کا کام یا عادت.** جس قوم کا ذکر ہے وہ تاتاری اور قدیم ستھیا کی رہنے والی تھی جو غارت گری اور لٹیرے پن میں مشّاق اور لوٹ مار کی عادی تھی. (۱۸۸۹ ، مقالاتِ سرسیّد ، ۶ : ۹۱). وہ غارت گری اور لٹیرے پن کا ہمیشہ مخالف رہا. (۱۹۹۲ ، تذکرہ ، اپریل ، جون ، ۷۳). [لٹیرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لُٹیری (ضم ل ، ی مج) صف مث.
لُوٹ لینے والی ، چوری کرنے والی ؛ (دھوکے سے) دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے والی.

ظفر وہ ناز و نگہ ہے بلا لٹیری فوج
شکیب و صبر کی دل میں نہ کیونکر لوٹ پڑے

(۱۸۵۶ ، ظفر ، ک ، ۴ : ۱۴۸).

لہو جلے تو جلے اس لہو سے کیا ہو گا
کچھ ایک راہ نہیں ہر فضا لٹیری ہے

(١٩٥٨ ، شہر آزر (کلیاتِ مصطفیٰ زیدی ، ٣)). [لٹیرا (رک) کی تانیث].

لُٹے / مَرے کو ماریں شاہ مَدار کہاوت.
کمزور کو ہر شخص دباتا ، ستاتا یا مارتا ہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

لُٹے گانو / گاؤں کا کیا نام کہاوت.
جو راج فنا ہو کر تہس نہس ہو گیا اس کا کیا نام و نشان بتایا جائے ، جو مٹ گیا اس کا ذکر ہی کیا. مرزا صاحب: لُٹے گاؤں کا کیا نام یہاں تو جس دن سے انہیں دبا کر آئے الٹ کر یہ بھی نہ دیکھا کہ قبریں بھی سلامت ہیں یا ڈھے گئیں . (١٩٧٠ ، غبارِ کارواں ، ١٥٤).

لَٹّھ (فت ل ، سک ٹھ) امذ.
١. (اَ) **(ہاتھ کی) موٹی لاٹھی ، عصا (بانس یا لکڑی کا) ، چوب دستی.** لٹھ چوب دستی سطبر. (١٧٥١ ، نوادرالالفاظ ، ٣٨٩).

بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے
موسیٰ کا عصا ہے اژدہا ہے

(١٨٣٨ ، گلزار نسیم ، ٢٧). موسیٰ نے جوں ہی اپنا لٹھ ڈالا وہ اژدھا سحر فرعون کے سانپوں ، سپولیوں کو نگلتا ہوا دکھلائی دیا. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٣٦٣). بدن پر ایک چُست مرزائی ، موٹا سا لٹھ کندھے پر رکھے ہوئے. (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٩). اس سے نیچے کانسی کے بڑے بڑے گھنٹے لٹک رہے تھے اور ان کی لٹھ کے ساتھ فولادی رسّے کا سرا ربٹ کیا ہوا دکھائی دے رہا تھا. (١٩٨٣ ، سفرمینا ، ٩٣). (اا) **دھات وغیرہ کی بنی ہوئی لاٹھی** . جہاز میں ایک ایسا مستول ہوتا ہے کہ جو دو لاب کی لٹھ کی طرح پھرتا ہے اس کو کلوں کے ذریعے سے پھراتے ہیں . (١٨٦٤ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٦٤). زغادہ نے سحر کیا ، مانند لٹھ فولاد کے بن گیا . (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٤ : ١١٧٤). کرنیک ایک گھومنے والے لٹھ کے ساتھ جس کو شیفٹ کہتے ہیں ملحق ہوتا ہے. (١٩٦٦ ، حرارت ، ٦٠٠). ٢. **(مجازاً) جاہل ، اُجڈ ؛ جنگلی ، وحشی.** یہ مردوا تو لٹھ ہے ، سخت منہ پھٹ ہے . (١٨٢٤ ، فسانۂ عجائب ، ٥٠). وہ بالکل لٹھ ہوتے ہیں ، ان سے کوئی تعجب نہیں کہ وہ بات کرتے کرتے بھنبوڑ کھائیں . (١٩٣٧ ، دنیائے تبسم ، ١١١). ان کو ہم دہلی اور یوپی والے نیچ جاہل اور اُجڈ سمجھتے تھے ... تہذیب و تمدن چھو نہیں گئے تھے، گنوار لٹھ. (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ٦٦). [پ : लट्ठ].

ـــــ باز امذ.
لاٹھی چلانے کے فن کا ماہر ، لٹھ سے کھیلنے والا ، لاٹھی سے لڑنے والا ، شورہ پشت. چنو دادا ہوتے تو پانچوں کو گرا دیتے میں لٹھ باز نہیں ہوں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، واردات ، ١٢٩). ١٩٠٦ء میں انقلابی تحریک میں شامل ہو گئے آپ لٹھ باز کے طور پر مشہور ہوئے . (١٩٩٠ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ٢٢). [لٹھ + ف : باز ، باختَن ـ کھیلنا].

ـــــ بازی امث.
لٹھ باز (رک) کا کام ؛ **لاٹھیوں سے لڑنا ، ایک دوسرے کو لاٹھیوں سے مارنا.** زمیندار اسے گوارہ نہیں کرتے اور لٹھ بازی ہو جاتی ہے. (١٩٢٨ ، دیہاتی زندگی ، ٢٣) . استاد عبدالحق انصاری کی شخصیت پر غور کیا شاید انہیں پنجاب کا عجوبہ قرار دیا گیا ہو کیونکہ لٹھ بازی کے فن میں اتنے باکمال تھے . (١٩٨٦ ، سندھ کا مقدمہ ، ٨٣). [لٹھ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَدَسْت (ـــــ فت ب ، د ، سک س) صف ؛ م ف.
لٹھ بردار ، ہاتھ میں لاٹھی لیے ہوئے . تمام تر افرادی قوّت لٹھ بدست ہماری تلاش میں دھڑا دھڑ ہمارے ننھے وجود کے نیچے سے شاں شاں گزر رہی ہوتی تھی . (١٩٨٨ ، تبسّم زیر لب ، ١٠٣). [لٹھ + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب ، سک ن). (الف) صف.
ہر وقت لاٹھی اپنے ساتھ رکھنے والا نیز دبنگ ، شورہ پشت. جان کی حفاظت کے لئے دس بارہ آدمی لٹھ بند نوکر رکھنا پڑے. (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٢٦٠). اگر ذرا بھی خبر ہو جاتی تو ایک ہزار لٹھ بند پہنچ جاتے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ١ : ١٨٨). ایک لٹھ بند کو نزدیک کے گاؤں میں دوڑایا کہ چند کلمہ گو مدد کے لئے پکڑ لائے. (١٩٨٧ ، گردشِ رنگِ چمن ، ١١٣). (ب) امذ. (زراعت) **وہ کسان جو نالوں اور ان کی شاخوں سے متصل زمین پر پانی روکنے کے لیے لٹھ یا بند باندھ کر اراضی کاشت کرے** (اُردو قانونی ڈکشنری). [لٹھ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

ـــــ بَہادُر (ـــــ فت ب ، ضم د) امذ.
رک : لٹھ باز.

تو ہم بھی لٹھ بہادر ہیں نہیں اس میں بھی کم تم سے
کہ ہیں کس باپ کے بیٹے اپے باوا اپے باوا

(١٩٢٨ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ٩٩). [لٹھ + بہادر (رک)].

ـــــ پونْگا (ـــــ و مج ، مغ) امذ.
رک : لاٹھی پونگا ، لٹھ اور بانس یا سونٹا. عمر اسی مار پیٹ ، لٹھ پونگے میں جائے ، بھوکے پیاسے مریں، ایسی بادشاہی سے درگزرے. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ٩٤).

غل شور ، دھینگا مشتیاں ، لٹھ پونگا ، مار دھاڑ
گلیاؤ ، لام کاف ، دھما چوکڑی ، لتاڑ

(١٩٤٥ ، سنبل و سلاسل ، ٢٦). فرنگیوں نے آ کر جب تلوار چھین لی تو لٹھ پونگا ہونے لگا. (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ٣٢). [لٹھ + پونگا (رک)].

ـــــ تانْنا محاورہ.
مارنے کے لیے لاٹھی اٹھانا. انہوں نے دیکھا ہمارے گاؤں کے لڑکوں کو ایک شخص پکڑے لئے جاتا ہے لٹھ تان کے دوڑے. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ١١٤).

ہادی کے کبھی پیرو نہ ہونے ہاں اس کے لئے لٹھ تان سکے مذہب نے ہمیں پہچان لیا ہم اس کو نہیں پہچان سکے (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۲۳).

ـــ چلنا محاورہ.
لاٹھیوں سے مار پیٹ شروع ہونا ، لاٹھیوں سے لڑائی ہونا ، لاٹھیوں سے مار کٹائی کرنا. یکایک گوجروں سے سوانے کی تکرار ہوئی ، لٹھ چلا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۷۶).

ـــ رسّی (ـــ فت ر ، شد س) امث.
(سِلائی و بُنائی) ریشم کے بُنائی کے تاروں کو اوپر اٹھانے رکھنے کے لیے چوکٹے کی بجائے ایک موٹی رسّی جو بعض کاری گر تان کر اس پر تار لٹکا لیتے ہیں (ا پ و ، ۲ : ۲۷).
[لٹھ + رسّی (رک)].

ـــ سا مارنا محاورہ.
نہایت سخت بات کہنا ، بہت سخت و کرخت لہجے میں جواب دینا. اپنی زبان کو قابو میں رکھنا اسے نہیں آتا تھا بس لٹھ سا مار دیتا تھا. (۱۹۵۵ ، چند خاکے ، ۲۷).

ـــ سہی کرنا محاورہ.
لٹھ مارنے کے لیے تیار رہنا. جب دیکھو جنّت کے دروازے پر لٹھ لیے کھڑے ہو کسی نے اندر جانے کا نام لیا اور تم نے لٹھ سہی کیا. (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۲۲).

ـــ لے کر/لے کے پیچھے پڑنا محاورہ.
مارنے پیٹنے پر تُلا ہونا ، سخت مخالف ہونا. قدرت خاص طور پر ان کے پیچھے لٹھ لے کے پڑی ہوئی ہے. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۲۸). پاکستان کو لیجیے جس کی تہذیب کا مسئلہ آج تک حل نہیں ہوا اور انتظار حسین اس کے پیچھے لٹھ لے کر پڑے ہوئے ہیں. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۳۹).

ـــ لیے پھرنا محاورہ.
۱. **(کسی کام کے) پیچھے پڑ جانا ، انجام دہی کی دُھن میں لگنا نیز مخالفت یا مزاحمت کرنا.** بڑے بڑے ماہرینِ ریاضیات ... ہر چیز کے پیچھے گنتی اور ناپ تول کا لٹھ لیے پھرتے ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۸۴). ۲. **مخالفت کرنا.** لوگ خوامخواہ انگریزیت کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۸۶).

ـــ مار (الف) امذ.
(زراعت) وہ مزارع یا کسان جو آب پاشی کے لیے بند باندھے (اردو قانونی ڈکشنری). (ب) صف. **بے رو رعایت کھری کھری کہنے والا.**

عاجز کوئی ، بیکس کوئی ، ظالم کوئی ، لٹھ مار
مفلس کوئی ، ناچار ، تونگر کوئی ، زردار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۱۷). گزرے زمانوں میں مصلحین دانا اور زیرک قسم کے لوگ ہوا کرتے تھے آج کل کی طرح لٹھ مار نہیں ہوتے تھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ جون ، ۳).
[لٹھ + مار (مارنا (رک) سے اسم فاعل)].

ـــ مار بات امث.
وہ بات جو اُجڈپنے سے کہی جائے ، سخت درشت بات. جندری سے تار کھینچ لیا اور گاڑھے گاڑھے حکم اور لٹھ مار باتیں کرنی شروع کیں. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۱).

ـــ مارنا ف م ؛ محاورہ.
سخت بات کہنا ، درشتی سے جواب دینا. محافظ دشت نے آ کے پانوں پر ایک لٹھ مارا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۳). مسئلہ پوچھا گیا تھا ، جواب میں حافظ جی نے ایک زوردار لٹھ مار دی. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۲۱).

ـــ مُونگر (ـــ و مع ، مغ ، فت گ) صف.
زورآور ؛ کم فہم ، کم عقل ، نادان (محاورات ہند ؛ علمی اردو لغت).
[لٹھ + مونگر (رک)].

لَٹّھا (۱) (فت ل ، شد ٹھ) امذ.
۱. (اً) **لکڑ ، کڑی وغیرہ.** ایک بڑھئی لٹّھا آرے سے چیرتا تھا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵۳).

ہاتھی کو بڑا کیا بڑا ہے
لٹھے کو کھڑا کیا کھڑا ہے

(۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۸ : ۴). کچھ لٹھے سوکھ رہے کچھ کو آگ کے قریب رکھا ہوا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۱). (اا) **(مجازاً) دھات یا پتھر وغیرہ کی وہ لمبی سِل جو سلیپر وغیرہ کی جگہ استعمال کی جائے.** مقبرے کی چھت کے لٹھے پتھر کے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۴۳۹). ۲. (اً) **(بندوبست) آراضی کا ایک پیمانہ جو بیگھے کا بیسواں اور جریب کا دسواں حصّہ ہوتا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری ؛ نوراللغات) (اا) **وہ لکڑی جس میں ٹھیلے یا بھارکس کا دھرا بٹھایا یا پیوست کیا جاتا ہے جو دھرے کی پکڑ اور مضبوطی کے لیے بطور پشتی دان کام دیتا ہے اور دھرے کو ٹیڑھا ہونے اور ٹوٹنے سے بچاتا ہے ، بھونرا ، جھاند ، نسوری** (ا پ و ، ۵ : ۱۱۴). ۳. **(کنایۃً) بہت موٹا.** ایک زنگی سیاہ رو بصورت مہیب قد تاڑ کا لٹھا ہونٹ موٹے موٹے کریہہ منظر. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۰۸). لال دیو غصّے سے لال ہوا اور اپنا لٹّھا سا ایک ہاتھ بڑھا کر گلفام کا دستِ نازک زور سے پکڑا. (۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۸۱).
[لٹھ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

لَٹّھا (۲) (فت ل ، شد ٹھ) امذ.
غف بناوٹ کا صاف شفاف سفید کپڑا (عموماً پاجامہ ، چادر اور کفن وغیرہ کے لیے مستعمل) ، جھالٹیں ، لنکلاٹ. ایک بزاز کی گٹھری میں ۷ تھان لٹھے کے اور آٹھ نین سکھ کے ... ہیں. (۱۸۵۴ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاالله دہلوی ، ۶). وکیل تو درزی کی سوئی ہے ، کبھی زربفت میں ، کبھی لٹھے میں. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۲ : ۳۰۵). ایک لٹھے کا تھان ساتھ لے ، ڈولی منگوا سنجیدہ کے ہاں جا اتریں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۶). آسمان پر بڑا سا چاند نکلا ہوا تھا ، خزاں کی بڑی خنک شفاف لٹھے کی طرح کھڑکھڑاتی ہوئی رات تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۴۲).
[انگ : Long Cloth کا بگاڑ].

لٹھار (فت ل) امث.
رک : کٹار (مصطلحات ٹھگی). [مقامی].

لٹھر پٹھر (فت ل ، ٹھ ، پ ، ٹھ) صف.
بھرا ہوا ، آلودہ ، شور بور ، لتڑ پتڑ ، لت پت. اِدھر اُدھر راستہ ڈھونڈا کیا ، راہ تو کہیں نہ پائی مگر آپ ہی آپ اس میں لٹھر پٹھر ہو گیا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۲۸). [لتڑ پتڑ (رک) کا محرف].

لٹھم لٹھا (فت ل ، شد ٹھ بفت ، فت ل ، شد ٹھ) امذ.
لٹھ بازی ، لاٹھیوں سے لڑائی. گاڑھے خان صاحب بولے ... آپ بھی مجھ سے لٹھم لٹھا نہ کرنا. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۴). دھکم دھکا ، لٹھم لٹھا. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۸۴).لو بھئی ، سوت نہ کپاس اور جولاہے سے لٹھم لٹھا ہو رہی ہے.(۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۶). [لٹھ (رک) + م (حرف اتصال) + لٹھا (رک)].

لٹھنا (فت ل ، شد ٹھ) ف ل (قدیم).
لٹنا (رک) ؛ **(مجازاً) گردن ڈالنا ، سوچ بچار کرنا ، مضمحل ہونا.**

ہمت پکڑ پرت میں دے جیو بساط کیا ہے
عاشق سو جیو دینے لٹھنا نہیں ہے شرط

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۴ الف). [لٹنا (رک) کا قدیم املا].

لٹھو (فت ل ، شد ٹھ نیز بلا شد ، و مع) امذ (قدیم).
رک : لٹو.

لٹھو ہے ککر شب اونے سُن کہا
لے طفلاں اسے کھیلنے دھر میّا

(۱۷۳۶ ، قصہ فغفور چین ، ۵۵). [لٹو (رک) کا قدیم املا].

لٹھی (فت ل) امث.
کھیت وغیرہ میں بنائی جانے والی سیدھی نالی جس میں بیج ڈالے جاتے ہیں ، ہل وغیرہ کی مدد سے بنائی جانے والی سیدھی قطار یا حد بندی. آلو کی کاشت ہمیشہ لٹھیوں یا قطاروں میں کرنی چاہیے جو کہ بالکل سیدھی ہوں. (۱۹۷۰ ، وادی مہران میں زراعت ، ۳۳۹). [لٹھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لٹھیا (فت ل ، سک ٹھ) امث.
چھوٹی لاٹھی. ایک جادوگر دبلا سا بڑھا ہاتھ پانو میں رعشہ ایک لٹھیا ہاتھ میں ... ان میں ملا ہوا کھڑا تھا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۷۸). ایک تیز رفتار شخص ایک کملی اوڑھے ، لٹھیا کاندھے پر رکھے ان کے قریب آیا. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۲۰۱). زمین پر لیٹ گیا اور بوڑھے برہمن کا روپ دھار لیا ، ہاتھ میں لٹھیا کاندھے پر دھوتی اور دیکھنے میں نحیف و نزار.(۱۹۶۲، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۵). [لٹھ + یا ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ پلٹن (ـــ فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امذ.
لاٹھی بردار فوج. سپاہیو... تعداد کی کمی کو تم نے اپنی بہادری سے پورا کر لیا اور اصلی سپاہی اور ہتھیار بند لٹھیا پلٹن کا فرق دکھا دیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۵۳۱). [لٹھیا + پلٹن (رک)].

ـــ ٹیکنا ف م ؛ محاورہ.
لٹھیا کے سہارے چلنا ؛ لکڑی ٹیک کر چلنا. کوئی نوّے برس کا سِن معلوم ہوتا تھا ، لٹھیا ٹیکتا ہوا ملکہ کا خیمہ تلاش کرتا ہوا چلا. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۰۲). اس بڈھے نے کمر باندھی اور لٹھیا ٹیکتا ہوا کوٹھری سے باہر نکلا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۸۶).

لٹھیال (فت ل ، سک ٹھ) امذ.
لٹھ بردار ، لٹھ بند. لیکن لٹھیال بھی پال رکھتی ہیں کوٹھے والیاں چھوٹے چھوٹے ڈنڈے ہوتے ہیں ان کے پاس ، موٹھ میں سیسہ بھرا ہوا. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۵). [لٹھی (لاٹھی (رک) کی تخفیف) + ال ، لاحقۂ ظرفیت و نسبت].

لٹھیانا (فت ل ، سک ٹھ) ف م.
لاٹھی برسانا ، لاٹھی چلانا ، لاٹھی سے مارنا. لٹھیانا (لاٹھی سے). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۵۱). جیلیں کائیں عورتوں کے جلوس لٹھیائے گئے اور کروڑوں اربوں کی جائدادیں ضبطی میں آ گئیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۵۸۷). [لٹھ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر یا تعدیہ].

لٹھیت (فت ل ، ی لین) صف.
لاٹھیوں سے لڑنے والا ، لٹھ باز ، لٹھ بردار ، لٹھ چلانے والا. فوج شمار سے باہر تھی ، دس ہزار ایرانی اٹل پیادے ، روپہلے اور سنہرے اسباب سے زرق برق ، قوم آسریا کے لٹھیت جوان. (۱۸۷۴ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۱ : ۴۲).

یہ دعوے کہ ہم ہیں پرانے پھکیت
معاہد جری ڈنڈے باز اور لٹھیت

(۱۹۵۳ ، ضمیر خامہ ، ۱۹۲). [لٹھ + یت ، لاحقۂ صفت].

لٹھیتی (فت ل ، ی لین) امث.
لٹھ سے لڑنے کا کام یا عادت ، لٹھ بازی ، لٹھ بندی.

لٹھیتی کا سبق جاق کو دیتے آکے سونجے کیوں
ہماری ذلتوں کے راز پنہاں فاش کیوں ہوتے

(۱۹۲۷ ، نگارستان ، ظفر علی خاں ، ۹۷). کچھ دوسری کسرتوں بنوٹ ... لٹھیتی میں مصروف ہیں. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷). برابر کے ٹھاکر برہمن پٹھان ہوتے تو پھر وہ لٹھیتی ہوتی کہ ... دو چار مارے جاتے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۵۵). [لٹھیت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِثات (کس مع ل) امذ ؛ ج.
مسوڑھے ، لثہ کی جمع. خبث الحدید ... مجفف رطوبات اکلاً و مقوی لثات مسنوناً ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸). [ع : لثہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

لِثام (کس ل) امذ.
کپڑا جو ناک اور اس کے اِرد گرد لپیٹا جائے ، ڈھاٹا ، ڈھٹیاری.

سمجھ کے دیکھ یہاں کون ناظر و منظور
ہر ایک رمز خبر میں اوٹھاوٗ دل سے لِثام

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷)۔ ایک عجیب دستور تھا کہ مرد تو چہرے پر لِثام ڈالتے تھے مگر عورتیں بے تکلف بغیر نقاب باہر پھرتیں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر نکلتی تھیں۔ (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۸۳)۔ [ع]۔

لَثِقَہ (فت ل ، کس ث ، فت ق) امذ۔
بلغمی لازمی بخار ، وہ بخار جس میں مادۂ بلغمی کا تعفّن داخلِ عروق ہوتا ہے اور ہر وقت ہلکا بخار رہا کرتا ہے ، حُمّیٰ لثقہ. اطبّائے متقدّمین کا خیال ہے کہ بلغم کی عفونت سے حمائے مواظبہ اور لثقہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، حیاتِ احمدیہ ، ۳۰)۔ [ع]۔

لِثَوی (کس مع ل ، فت ث) صف۔
(تجوید) **بیخ دندان سے ادا ہونے والا حرف ، جیسے لام.** بعضوں نے کہا ہے کہ لام اور راء اور نون تینوں کا ایک مخرج ہے اور انہیں لثوی ... کہتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، معین القراء ، ۷)۔ لثوی اور حلقی دونوں قسم کی آوازیں دراوڑی گروہ کی خصوصیات سے تعلق رکھتی ہیں۔ (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اُردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۳۱)۔ [ع : لثہ (بحذف ہ) + وی ، لاحقۂ نسبت]۔

لِثّہ (کس مع ل ، شد ت بفت) امذ۔
مسوڑا ، مسوڑھا. لِثہ ، بیخ دندان کے گوشت کو کہتے ہیں اور زلق ہر چیز کے کنارے کو۔ (۱۹۰۶ ، معین القراء ، ۷)۔ [ع]۔

ـــ دامِیَہ کس اضا (ـــ کس م ، فت ی) امذ۔
(طب) **ایک مرض جس میں مسوڑے پلپلے ہو جاتے ہیں اور ان سے خونِ بہا کرتا ہے ، پائیریا** (مخزن الجواہر ، ۷۳۵)۔ [لِثہ + دامیہ (دم ـ خون بہنا)]۔

لَج (فت ل) امث (قدیم)۔
شرم ، حیا.

چلنت دیک کر توں ہر یک کوں سمج
کہ دھوتا سو لکھن ہے بیسیا سو لج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔

ہوا ہے جن امت میں تیری اُپج
چھوڑا ناج اس کوں تجھ آخر ہے لج

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲)۔ [لاج / لجّا (رک) کا مخفف]۔

ـــ پال صف۔
۱. **شرمیلا ، حیا کوش.** اس نے خوش ہو کر سوچا ، میرے کھیت گھاس سے اَٹ گئے ہوں گے ، گھاس کتنی لج پال ہے ، دھرتی کا ننگ دیکھ نہیں سکتی۔ (۱۹۷۱ ، فکر و خیال ، ۶۲)۔
۲. **لاج رکھنے والا ، عزّت کا محافظ.**

عشق مخدوم ہے لج پال ہے لکھ داتا ہے
عقل بے رحم لٹیرے کے سوا کچھ بھی نہیں

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۲۵)۔ [لج + پال (س : पाल)]۔

لُج (ضم ل) امذ (قدیم)۔
بھنور (قدیم اردو کی لغت)۔ [لُجّہ (رک) کا قدیم اِملا]۔

لَجّا (فت ل ، شد ج نیز بلا شد) امث۔
شرم ، حیا ؛ آبرو.

بھنی ایسیں لاگت درگا درسن دیکھت ماند سورِ ہسیجت
لَجّا سکو چنی کنپت تھر تھر

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۵)۔

دل بیچ کرکر سب فکر بس اب سکندر تو کجا
تو اب شکر کر دل منے حق نے رکھی تیری لجا

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ (قصہ سکندر ذوالقرنین ، ۱۷))۔ نہ کسی پر نرونی بن کرتا ہے ، نہ لجا کرتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۷)۔ [س : लज्जा]۔

ـــ جانا محاورہ۔
شرما جانا ، حیا کرنا.

بندا ہوں میں اس ادا کا قائم
دیکھا کہ وہیں لجا گئیں چشم

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۷)۔

ہائے وہ شرم وہ حیا وہ حِجاب
میں نے چھیڑا لجا گئیں آنکھیں

(۱۹۲۹ ، اعجازِ نوح ، ۱۲۸)۔ مگر کولیا پر نظر پڑتے ہی وہ سہم اور لجّا جاتی۔ (۱۹۸۳ ، ڈنکو ، ۱۳۲)۔

ـــ دھر (ـــ فت دھ) صف۔
شرمیلا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [لجا + دھر (رک)]۔

لَجات ہے فقرہ۔
(پورب) **شرماتی ہے** (قدیم اُردو کی لغت)۔

لَجاج (فت ل) امذ۔
جھگڑا ، لڑائی ، لجاجت. اسباب غضب کے دس ہیں ، عجب ، افتخار ، مراء ، لجاج ، مراح۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۵۰)۔ اوسے چاہیے تھا کہ باز رہتا ... مگر وہ نہ رکا لجاج و اصرار و ستیزہ و ضد ہی کی۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۶)۔

خوئے عُشاق ہے الحاح و لجاج
حسن کیوں شاملِ نادانی ہو

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۶۵)۔ [ع : (ل ج ج)]۔

لَجاجَت (فت ل ، ج) امث۔
الحاح ، گڑگڑانا ، عاجزی ، مِنّت سماجت ، خوشامد.
چیں بہ ابرو ہوئی سماجت سے سرگرانی بڑھی لجاجت سے (۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۷۳)۔ خدا کے بارگاہ عالی میں گریہ و زاری کرے اور اپنے نفس سے اوس مرض کے دور ہونے کے لیے حق تعالیٰ سے بلجاجت و مسکنت سوال کرے۔ (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۶۸)۔ نہایت ادب و لجاجت کے ساتھ درخواست ہے کہ حضور والا اسی وقت قرآن پاک کو منگوائیں۔ (۱۹۱۵ ، خطوط محمد علی ، ۳۱۰)۔ میرے ہر انداز میں تمہیں لجاجت نہیں مزاحمت نظر آئے گی۔ (۱۹۸۷ ، آ جاوٗ افریقہ ، ۱۲)۔ [ف]۔

---آمیز (---ی مج) صف.
جس میں عاجزی ملی ہوئی ہو ، جس میں خوشامد شامل ہو (گفتگو وغیرہ) ، منت سماجت والا (خط). نواب ولی داد خان نے اس کے جواب میں ایک خط ... لجاجت آمیز لکھا. (۱۹۳۰ ، غدر کا نتیجہ ، ۲۶). اسے اپنے باپ کی لجاجت آمیز گفتگو پر انتہائی رنج تھا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۷۶). [لجاجت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

---بھری (---فت بھ) صف مث.
منت سماجت والی ، عاجزی والی (بات ، نظر وغیرہ). وہ مجھے کیسی لجاجت بھری نظروں سے دیکھتی. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۳۰). [لجاجت + بھری ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

---کرنا محاورہ.
منت سماجت کرنا ، گڑگڑانا. اسپ یکیہ جو واپس کرایا تو خود جا کے اپنے بھگت سے لجاجت کری. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۲۴). ایک بار پھر دیو سے لجاجت کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸). ہم نے تیرے خاندان کو جب اس نے لجاجت کی اپنی پناہ میں لیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۶۹۶).

لجالو (فت ل ، ج ، و مع).(الف) صف مذ.
شرمانے والا ، شرمیلا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) صف مث. **شرمانے والی ، شرمیلی.** لجالو اور شرمیلی جس میں شرم و حیا ، محبت و الفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۸۳). (ج) امذ. **ایک حساس پودا جو چھونے سے سمٹ جاتا ہے ، چھوئی موئی ، لاجونتی.**

کھوں یطریق اور ہوں تج پاس
لجالو کی جڑلیاؤ اے پر کہ خاص

(۱۵۴۳ ، بھوگ بھل ، ۹۰).

کل تجھ کو دیکھتے ہی لجالو کی طرح سے
یکبارگی سمٹ گئی اس انجمن کی بیل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۲). تم تو ... مردوں کو دیکھ کر اس طرح مرجھا جاتی تھیں جس طرح لجالو. (۱۸۷۸ ، خیالات آزاد ، شہباز ، ۶۹).

شرم کو دیکھ کے شرمائی خزاں کی سختی
دستِ بیداد سے کب برگِ لجالو ٹوٹا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۵۷). [لجا (رک) + لو ، لاحقۂ صفت].

---سرخ (---ضم س ، سک ر) امذ.
ایک چھوٹی موئی جو دواؤں میں مستعمل ہے. اکسیر کی بوٹیوں کا بیان ... لجالو سرخ ... سب عملوں کے لیے موافق ہیں. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۳۰). [لجالو + سرخ (رک)].

لِجام (کس ل) امث.
۱. **لگام ، (گھوڑے کی) باگ.**

نہنگر نفس رام کس سوں نہ ہوتا
ہوا رام ہو از لجامِ شہیداں

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (مرثیہ اعتقادی) ، ۱۱). اسپ ہائے ترکی اور عراق ... لجام ہائے زرنگار گرد و پیش ہوا دار کے جاتے تھے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۴۷).

مُرَصّع ہے سب اُس کا زین و لجام
لگا ہے ہر اک جا جواہر تمام

(۱۸۳۹ ، لذت عشق ، ۸). بہادر نے گھوڑے کی لجام منہ میں لے لی. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰۵). ۲. (طب) **حیض میں باندھنے کا کپڑا ، وہ لنگوٹی جو عورتیں ایامِ حیض میں باندھتی ہیں** (مخزن الجواہر). ۳. (طب) **غشاء مخاطی وغیرہ کی چنٹ جو کسی عضو کی وضع کو قائم رکھے اور اس کی حرکات کو محدود کرے جیسے : زبان کے نیچے کی چنٹ** (انگ : Fraenum Briddle). (مخزن الجواہر). [لگام (رک) کا معرب].

---الغُلفه (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم غ ، سک ل ، فت ف) امذ.
حشفۂ قضیب کی زیریں سطح پر ایک چھوٹا وسطی دھراؤ جو غلفہ (ختنہ کے چمڑے) کی عمیق سطح سے حشفے پر ایک نقطہ تک جاتا ہے جو مجری البول کے بیرونی دہانے کے عین پیچھے ہوتا ہے (احشائیات ، ۲۷۹). [لجام + رک : ال (ا) + غلفہ].

---سازی امث.
لگام بنانے کا کام یا پیشہ. لجام سازی اور ایسے ہی دوسرے فنون جن میں گھوڑے کی سواری کے لیے آلات بناتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۲). [لجام + ف: ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُجام (ضم ل) صف.
مُسَطّح اور ہموار. ایک بہت بڑے رَج ہے کے لیے ایک کٹہ پر بندی کی سڑک کی اور دوسرے پر لجام راہ کی ضرورت ہو گی. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۲۶). [ع : (ل ج م)].

لَجان (فت ل) صف (قدیم).
شرمندہ ، شرمسار ، شرمگیں ، شرمایا ہوا.

کیا کسوت زمیں نو روز پھولاں کونپلیاں سیتی
او کسوت طرح دیکھ ہوتے لجاں ہم عید و ہم نو روز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۴). [لجا (رک) + ن ، لاحقۂ صفت].

لَجانا (فت ل).(الف) ف ل.
شرمگیں ہونا ، شرمانا.

گنونت خوبصورت چوسار چاند صاحب
دلبر ہو دل لجاتے دلدار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۰).

عارضِ گل پر نہیں شبنم عرق ہے شرم کا
دیکھ کر میرا جنوں یارو لجاتی ہے بہار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۶). منہ کو دوپٹے کے آنچل سے چھپانے اور شرم و حیا سے لجائے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۶۸). حیرت نے یہ عذر سن کر لجا کر آنکھوں کو گردش دے کر سے جھکایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۹۳).

مرے جنون تمنا کا کچھ خیال نہیں
لجائے جاتے ہیں ، دامن چھڑائے جاتے ہیں
(۱۹۳۳ ، شعلہ طور ، ۳۲). وہی لاگ ، وہی لگاوٹ ، وہی لجانا ، وہی اترانا. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۳۲). (ب) ف م. **شرمندہ کرنا.**
چلنے منس اے چنچل ہاتی کوں لجاوے توں
بے تاب کرے جگ کوں جب ناز سوں آوے توں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷). [لجا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

لِجانا (کس مع ل) ف م (قدیم).
لے جانا (رک) کی تخفیف.
چراغِ دل اگر گُل ہے تو کر جیوں گل اسے روشن
کہ یہ تحفہ ہے سالک کوں نزک حق کے لجانے کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).
دونوں پر سوں تصدق کر کے لے مال
لجایا محل میں دختر کوں در حال
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۵)).
[لے جانا (رک) کا قدیم املا].

لَجاؤ (فت ل ، و مع) صف.
شرمیلا ، حیادار ، غیرت مند ، غیرت والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لجا (رک) + ؤ ، لاحقۂ صفت].

---مَرے ، ڈھٹاؤ جیے ، گنگا جل چمار/چماروں پیے کہاوت.
غیرت مند مرتے ہیں اور بے غیرت اپنا کام بناتے ہیں کمینوں کے حصے میں آج کل مراتب ہیں ، الٹا زمانہ ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لَجائی (فت ل).(الف) امث.
رک : لجالو ، چھوئی موئی. ایک درخت جو چھوئی موئی یا لجائی کے نام سے مشہور ہے صرف چھونے سے اس کے پتے سکڑ جاتے ہیں.(۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۲۲). (ب) صف مث. **شرمائی ہوئی ، جھینپی ہوئی ، حیا سے متاثر.** پارسل کی طرح لپٹی لپٹائی ، دبی دبائی ، لجائی شرمائی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۱).
حنائی انگشت کا اشارہ لجائی آنکھوں کی مسکراہٹ
کبھی یونہی راہ چلتے اک ریشمی دوپٹے کی سرسراہٹ
(۱۹۵۹ ، تیز ہوا اور تنہا پھول (کلیات منیر ، ۳۷)). [لجا (رک) + ئی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---لجائی م ف.
شرمائی شرمائی ، شرماتی ہوئی ، حیا کے ساتھ. عورتیں اور لڑکیاں لجائی لجائی اِدھر اُدھر کام کرتی پھر رہی تھیں. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۳۴).

لَجابُو (فت ل ، و مع) صف.
رک : لجاؤ ، شرمگیں ، غیرت مند.
ان اے لجابو بات تک جاں لاج کرنے کی ہے کر
وہ عیش میں آوے تو توں منڈوا نکو ہو لاج لاج
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۸). [لجاؤ (رک) کا ایک املا].

لَجْپال (فت ل ، سک ج) صف ؛ امذ.
رک : لج پال معنی نمبر ۲. وعدہ اگرچہ تھا مشروط لیکن ان باوفا لجپال بزرگان دین کی نرالی اور انوکھی چاہتیں ہیں. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۴۵). [لج پال (رک) کا ایک املا].

لَجَّت (فت ل ، شد ج بفت) امث.
رک : لذّت (پلیٹس). [لذت (رک) کا بگاڑ].

لَجِّت (فت ل ، شد ج بکس) صف.
شرمندہ ، شرمسار ، خجل.
اے مانا مجھ کو کرو نہ لجّت میں کیا ہوں میری مثال کیا ہے
مجھے جو دیتی ہو اوچپہ پدوی یہ میری نسبت خیال کیا ہے
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۲۶۱). [س : लज्जित].

لَجِز (فت ل ، کس ج) صف.
گاڑھا ، چپکنے والا ، رقیق (انڈے کی سفیدی کی طرح) ، جس پر لیسدار تہ جم گئی ہو ، لعاب دار.
گاڑھا ، لجز لہو ، اک وہ کیلوس
جو انگاروں کا استحالہ ہے
(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، مرے خدا مرے دل ، ۱۳۴). [ع : لاجز (لازب کی تخفیف)].

لَجْلاج (فت ل ، سک ج) امذ.
۱. **ہکلا** ؛ (کیمیا) **صاف شدہ پارہ** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).
اس کے منصوبے میں ہے رُخ ، لجلاج
بازی ہے کشت و زن کی محتاج
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۰). ۲. **شطرنج کے موجد کا نام جو اک خلیفہ بنی عباس کا ندیم بھی تھا (ادبیات میں مستعمل).**
فکر کل کی اب کہاں ہے آج کی
عقل جاوے سڑ یہاں لجلاج کی
(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). موسم گرما تھا چاندنی کھلی ہوئی ، چار طرف طرفہ بہار ، خوشبو سے دماغ طبلۂ عطار ، لجلاج شطرنجی سے منصوبہ بازی میں مشغول تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۶). ہمارے حاجی صاحب کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے ، اب لجلاج بھی آ جائے تو یہ جو کچھ کہہ چکے سو کہہ چکے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۶۹). [ع : (ل ج ل)].

لَجْلَج (فت ل ، سک ج ، فت ل) صف.
تاریک نیز دھندلا ، ملگجا.
حق رہا ابلج و باطل لجلج
ہو سکا فن نہ کبھی سرکاری
(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۳۶). [ع].

لِجْلِجا (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل) صف مذ.
پلپلا ، نرم ، ملایم ، چپدار ، لچکدار ، دبنے سکڑنے والا.
سوستا سختی کوں رہ کے جابجا
بہوت مروجھا ہور نپٹ ہو لجلجا
(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۸۰). پُھکنے سے تھوڑی ہوا کو

نکال کر پھر منہ اُس کا باندھتا ہوں ... ہوا کا دباؤ اس کو لجلجا کر دے گا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۴۴). پتلا جھرجھرا اور لجلجا ایسا کہ دوسری طرف حروف پھوٹ نکلیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۴). ہاتھ ملانے کی اس رسم میں وہ کیفیت تھی جو مینڈک کے لجلجے پیٹ کو ہتھیلی پر رکھ کر پیدا ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۱۷). [غالباً لسلسلا (رک) کا بگاڑ].

---پَن (---فت پ) امذ.
پلپلا یا لچکدار ہونے کی حالت. آج تک اس کی زرد رنگت اور لجلجے پن کو یاد کر کے جی متلاتا ہے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۳). [لجلجا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لِجْلِجانا (کس ل ، سک ج ، کس ل). (الف) ف ل.
پلپلانا ، نرم ہونا ؛ مراد : مزاج کا نرم ہو جانا ؛ خوشامد کرنا. جب ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا تھا تو پھر لجلجانا اور گڑگڑانا کیسا. (۱۸۷۵ ، خطوطِ سرسید ، ۱۰۹). (ب) ف م. **نرم کرنا.** (جامع اللغات). [لجلجا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

لِجْلِجاہَٹ (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل ، فت ہ) امث.
لجلجا پن ، پلپلاہٹ. بزرگ سانپ اپنی تمام تر لجلجاہٹ ، کراہیت اور سمیت کے ساتھ لاشعور میں بھی متقابل ہیں. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۶۰۷). [لجلجا (رک) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

لَجْلَجَہ (فت ل ، سک ج ، فت ل ، ج) امذ.
لکنت ، اٹک اٹک کر بولنے کی صورتِ حال (ماخوذ مخزن الجواہر). [ع : (ل ج ج)].

لِجْلِجَہ (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل ، فت ج) صف.
رک : **لجلجا.** وہ اس دلدل میں نہایت تیزی سے دھنستا جا رہا تھا ، لجلجہ کیچڑ کی سطح سے نیچے کھنچا چلا جا رہا تھا. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۱۵۱). [لجلجا (رک) کا ایک املا].

لِجْلِجی (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل) صف مث.
۱. **لجلجا (رک) کی تانیث ، پلپلی ، نرم.** زبان اکثر صاف اور نم رہتی ہے لیکن پھیکے رنگ کی اور لجلجی اور دانت کے نشان اس پر پڑھتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۰۱). بعض جگہ لجلجی جھلی کی طرح ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۷۹). ایک لجلجی شے تڑپ کر میرے حلق سے نکلی اور منہ سے باہر نکل آئی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۷). ۲. **لیسدار ، چپچپی ؛ (مجازاً) غلیظ ، گندی.** جس قسم کی لجلجی رومانیت اور جمال زدگی ان لوگوں نے پیدا کرنی چاہی وہ بھی اخذ اور ترجمے کرنے والی ذہنیت کا نتیجہ ہے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۴۳). [لجلجا (رک) کی تانیث].

لَجَمِیَّہ (فت ل ، ج ، کسِ م ، شد ی بفت) امذ.
مُنھ میں مسوڑھے اور ہونٹ کو جوڑنے والی جھلّی کا دوہراؤ ؛ انگ : **Fremulum** (احشائیات ، ۵۸). [ع : (ل ج م)].

لَجْنا (فت ل ، سک ج) ف ل (قدیم).
شرمانا ، لاج کرنا.

لجے مینا کی قلقل سیتی بلبل
پریاں حوراں لجیں ہم شہ پری تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۰).

کافر کی سنگت کو تجے کافر کے ملنے سوں لجے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۴۹). [لجانا (رک) کا لازم].

لَجْنَہ (فت ل ، سک ج ، فت ن) امث.
جماعت ، انجمن ، کمیٹی ، مجلس ، پارٹی. لجنۂ قانونِ اساسی نے جو قانون بنایا . . . وہ بطور ضمیمہ شامل رپورٹ ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۶۱). [ع : (ل ج ن)].

لَجُوج (فت ل ، و مع) صف.
لڑنے والا ، جھگڑنے والا ؛ (مجازاً) خوشامد یا مِنّت سماجت میں چمٹ جانے والا. کسی موقع پر اپنی خواہش و آرزو کو ایسے اصرار سے کہتا ہے جس طرح کوئی لجوج سائل کسی کو لپٹ جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، سوانحِ مولانا روم ، ۶۹).

ہے آفت کا پرکالہ نفسِ لَجُوج
وہی کام دے جس کو میں کر سکوں

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مُغنی ، ۱۸۴). [ع : (ل ج ج)].

لَجْوَنْت (فت ل ، سک ج ، فت و ، سک ن) صف.
حیا دار ، صاحبِ غیرت.

شوخ لجونت جواں کامنیاں گوکل کی
گاگریں سر پہ چھلکتی ہوئی جمنا جل کی

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۰۴). [لاج ونت (رک) کی تخفیف].

لَجْوَنْتی (فت ل ، سک ج ، فت و ، سک ن). (الف). صف مث.
لاج والی ، شرم والی ، صاحبِ غیرت ، حیا دار. ارجن نے ایک بار گیتا کو ٹھٹھا مار کر ہنستے سُن لیا تھا ، سوچا گیتا لجونتی نہیں اور جس میں لاج نہیں وہ عورت نہیں. (۱۹۵۶ ، رادھا اور رنگ محل ، ۱۵). (ب) امث. ۱. **چھُوئی مُوئی کا پودا.**

شرم سے بیٹھ گئی مرد کو دیکھ
ابھی عورت ہے یا کہ لجونتی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۲). تو کہیں لجونتی کی چھوٹی بہن تو نہیں؟ جو سایہ پڑتے ہی کمھلا جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۸۶). ۲. **بنوٹ کا ایک داؤ ، سپہ گری کا ایک فن.** دونوں لڑکے کسرتی جوان ، جمیع فنونِ سپہ گری یعنی بنوٹ ... لجونتی ، رستم خوانی . . . وغیرہ سے واقف. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۹). [لاجونتی (رک) کی تخفیف].

لَجَونی (فت ل ، و لین) صف ؛ امث.
رک : **لجونتی ، شرم والی ، باحیا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لج (رک) + ونی ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

لُجّہ (ضم ل ، شد ج بفت) امذ.
۱. **موجیں مارتا ہوا گہرا پانی ، منجدھار ، طوفان ، دریا ، سمندر وغیرہ.**

بجن رج کے دل تے بسرنا کیا
جو ہے رج تو ہر لُجّہ میں مرنا کیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۹).

امامِ مشرق و مغرب شہِ زمین و زمن
رموز داں خداوند لُجّۂ اسرار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۵).

موج زن ہے میر فلک تک ہر لُجّہ ہے طوفاں زا
سر تا سر ہے تلاطم جس کا وہ اعظم دریا ہے عشق
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۶).

ہے مجھ کو احتمال کہ یہ حرفِ ترک ہوں
تیری زیادہ بخشی سے اے لُجّۂ نوال
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۶۷).

ہے اشک تابہ سمک اور نالہ تا بہ سماک
حریقِ آتشِ کینہ ، غریقِ لُجّۂ غم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۶۱) . ۲. **گہرا غار جو پانی سے بھرا ہوا ہو** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : (ل ج ج)].

--- آفت کسِ اضا (--- فت ف) امذ.
سخت مصیبت (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [لجہ + آفت (رک)].

--- خیزی (--- ی مع) امث.
پانی سے بھرے ہوئے غار میں حرکت ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لجہ + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَجی (فت ل) صف مث.
شرمائی ہوئی.
مشہور خلق ہو گئے مدت گزر گئی
پر اوس کی مجھ سے رہتی ہیں آنکھیں لجی ہنوز
(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۳۶) . [لجنا (رک) کا حالیۂ تمام مؤنث].

لُجّی (ضم ل ، شد ج) امث.
(تلن ہاری) **میدے کی بہت پتلی پوری جو حلوے کے ساتھ کھانے کو بنائی جاتی ہے اور تلنے میں خوب پھول جاتی ہے ، مانڈھا** (ا پ و ، ۳ : ۱۷۹). [مقامی].

لَجْیانا (فت ل ، سک ج) ف ل.
رک : لجانا ، شرمانا. میں لکھ بھیجتا ہوں، پر میرے اوس لکھنے کو میرے مونہ پر کسی ڈھب سے نہ لانا، نہیں تو میں بہت لجیاؤں گا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۵). خصم بھی بات کرتے لجیائے ، موئے ہمزاد کا دھوکا کھائے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۱۶). کافر ادا نے سلیم کا نام کچھ اس طرح لجیا کر ہونٹ چبا کر لیا کہ سلیم بیتاب ہو گیا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۵۳). [لج (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

لَجْیائی (فت ل ، سک ج). (الف) صف مث.
لجائی شرمائی ہوئی ، شرم کی ماری.

وہ ہر اک بات میں اٹھلانا وہ البیلا پن
وہ دبی بات وہ لجیائی تمہاری چتون
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت نواب مرزا شوق) ، ۲ : ۵۳۵).
(ب) امث. **لجالو ، چھوئی موئی ، لاجونتی.**
لجیائی سے نازک ہے اے جان بدن تیرا
اب چھو نہیں سکتے ہم پھولا یہ چمن تیرا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۳). [لجیانا (رک) کا حالیۂ تمام مؤنث].

لَجیلا (فت ل ، ی مع) صف مذ.
شرمیلا ، شرمگیں ، حیادار.
کتنی نوخیز امیدوں کے سجیلے سپنے
کتنی معصوم امیدوں کے لجیلے سپنے
(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۲۶) . [لج (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

لَجیلی (فت ل ، ی مع) صف مث.
شرمیلی ، باحیا.
مت دیکھ اس طرح سیں انکھیاں بنا کے ڈھیلی
لیتی ہے جی یہ پیارے چتون تری لجیلی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۳).
کیا آج بھی اک لجیلی ٹہنی
شیشوں سے ٹھٹک کے جھانکتی ہے
(۱۹۸۱ ، ورقِ انتخاب ، ۲۰). [لجیلا (رک) کی تانیث].

لَجین (فت ل ، ی مع) امذ.
درختوں سے جھاڑے ہوئے پتوں سے تیار کیا ہوا چارہ ، اونٹ کے منہ کا جھاگ (عموماً اونٹ کا چارہ)
ہجان و ہیجین و لُجین و لَجین
کریں فیصلہ خود ہی ھَل یَستوِن
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۴۴). [ع : (ل ج ن)].

لُجَین (ضم ل ، ی لین) امذ.
چاندی.
ہجان و ہجین و لُجَین و لَجین
کریں فیصلہ خود ہی ہَل یَستوِن
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۴۴). [ف].

لِجْھڑی (کس ل ، سک جھ) امث.
آنول نال (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَجھی (فت ل) امث.
خون اور پانی کا آمیزہ ، وہ چیز جو مرد اور عورت کی منی اور خون سے مل کر بنی ہو. ہم نے بنایا آدمی کو ایک بوند کی لجھی سے. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۵۶۲). [مقامی].

لَجْھیانا (فت ل ، سک جھ) ف ل.
۱. **لجانا ، شرمانا نیز شرمسار ہونا.** وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنے لجھیائے ہوئے چہرے اور منکسرانہ لہجے میں بولے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کردیا ، ۱۶). ۲. **دبکنا ، سمٹنا ، سکڑنا**

دیو آخر لجھیانے لگا جان بچانے لگا (۱۸۸۰، طلسم فصاحت ، ۲۴۴). [لجیانا (رک) کا ایک املا].

لَچ (فت ل) امث.
لچکنے کی کیفیت ، لچک نیز لبدڑا پن ، حسبِ ذیل تراکیب میں مستعمل. [س : लच].

---جانا محاورہ.
دب جانا ، نرم پڑنا ، مغلوب ہونا.

سدیشی گورنمنٹ سے لچ گئی
یہ بائی پیرمنٹ سے بچ گئی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۰۰).

---لَچ (---فت ل) امث.
لچکنے کی آواز ، لچک کھانے کی کیفیت.

سر پر سے تو مندیل کو اب دور کر اے شیخ
گردن تری اس بوجھ سے اب کرتی ہے لچ لچ

(۱۷۵۸ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۵۲). [لچ + لچ (رک)].

---لَچا (---فت ل) ؛ ~لجلجا. (الف) صف.
۱. **اتنا نرم اور پتلا کہ دبانے یا مٹھی میں لینے سے جس کا حجم نہ بنے ، لبدڑا ، لبدڑ.** پانی جو ظاہر میں اس قدر ملائم اور لجلجا معلوم ہوتا ہے بھینچ کر اس کا حجم کم کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا لوہے کا. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۲۶). قدرت کے سُبک ہاتھ اُسے سیدھا اور لُجلجا پیدا کرتے ہیں. (۱۹۲۷، استبداد ، ۵۳). ۲. (مجازاً) **(وہ شخص) جو اتنا نرم ہو کہ کسی بات پر قائم نہ رہے ، غیر مستحکم.** اگر اسی قسم کے لچ لچے لوگ ہیں تو یہ کیا کریں گے. (۱۹۱۴ ، مکاتیبِ شبلی ، ۲ : ۱۳۱). ۳. **ہلکا ، سبک ، بے وزن.**

خرامِ ناز کا مارا ہوا ہوں
جنازہ کیوں نہ میرا لجلجا ہو

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۶۸). (ب) امذ. **لعاب‌دار سالن ، وہ سالن جو نہ تو شوربے دار ہو اور نہ نرا خشکہ بلکہ کھی کے شوربے یا صرف لعاب پر اُتار لیا جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لچ لچ + ا ، لاحقۂ صفت].

---لَچاہٹ (---فت ل ، ہ) امث ؛ ~ لجلجاہٹ.
۱. **نرم یا پتلا ہونے کی حالت ، پتلا پن.** ایک قسم کی لجلجاہٹ کی کیفیت میں میرے حواسِ خمسہ اپنے پاؤں اور ان میں لتھڑے ہوئے کیچڑ میں سمٹ آتے. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۸۳). ۲. **سالن کے لعاب کی تری** (ا پ و ، ۳ : ۱۶۷). [لچ لچا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

---لَچ کَر م ف.
نرم پڑ کر ، دب دب کر ، عاجزی کے ساتھ. اب اتنی فرصت کہاں نصیب تھی ، بہت دب دب کر اور لچ لچ کر معذرت کرنی پڑی. (۱۹۳۶ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۷۱).

لُچ (ضم ل). (الف) صف.
۱. **ننگا ، عریاں ، برہنہ.**

قضا آ ننگا کر اسے لُچ کیا
جو کچھ تھا اسے کوچ کا کچ کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).

لچ برہنہ تھا ہی تو مادرزاد
تھا بدن قید جامہ سے آزاد

(۱۸۱۰ ، بشتو گلزار ، ۷۷). ۲. (ا) **لُچّا ، بدمعاش ، بدچلن ، آوارہ ، شہدا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (اا) (مجازاً) (قدیم) **دیوانہ ، آوارہ گرد.**

عقل اور صبر سب تھے لوٹے جا کر
عشق میں موہنیا کے لچ ہوں میں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۱). (ب) امذ. **لوچ ، چسپیدگی ، دل کو لگنا.** جس طرح شیخ سعدی شیرازی کی گلستان بہ سبب لُچ فارسی کے مکتب میں پہلے کام آتی ہے ، ویسے ہی میں نے بھی اردوئے معلیٰ کی زبان کو بے پیچ و زکاؤ ... بولا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶). [لُوچ (رک) کا مخفف].

---بَہادُر (---فت ب ، ضم د) امذ.
نہایت شہدا ، غندوں کا سردار ، بڑا شورہ پشت (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). [لُچ + بہادر (رک) بطور پھبتی].

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ ؛ ~ لچپن.
فحاشی ، بے شرمی ، بے حیائی. شیطان ... لُچپنے کے کام کرنے کو حکم دیتا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۶۷).

جو میلوں میں جائیں تو لچپن دکھائیں
جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اٹھائیں

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۷۵). اپنے لچپن کو دیکھ ، وہ تیری نانی ہے ، تو نئی وہ پُرانی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۷۵). جوئے بازی اور شراب شروع کر دیتے ہیں ، بدمعاشی اور لچپن میں عمر گزارتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۱۸۸). [لچ + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

لُچّا (ضم ل ، شد چ). (الف) صف مذ.
۱. (ا) **بدچلن ، آوارہ ، لفنگا ، شریر ، فسادی ، بدمعاش نیز بے شرم ، بے حیا.**

مانگو اس سے جو سرج یا دھنیا
دیوے لُچّا وہی بنا دھنیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). ہوش و حواس و عقل کھو چکا تھا فوراً کپڑے پھینک کے یہ لُچّا ننگا ہو گیا. (۱۹۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۴۷). کرنل بڑا بارسوخ آدمی ہے ، بڑا لُچّا ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۵). (اا) **اچکا ، ٹھگ ؛ جواری ، قمار باز.** ہم لُچّوں اور ہیجڑوں کو اپنا حاکم منتخب کرلیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، نئی تنقید ، ۳۲۸). ۲. **عیب دار ، پُرعیب ، بُرا ، خراب.** شاہ بڑے جیسے لُچّے مقام پر کوئی آنکھ نہیں ملا سکتا ہے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۰۹). ۳. **ننگا ، برہنہ ؛ (مجازاً) بے سرو سامان ، مفلس.** بادشاہ ... تھوڑے دناں میں پادشاہی اڑھ جا کر لچا ہو گیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انور سہیلی ، ۲۴۹). (ب) امذ. (عو) **حقّہ ، تمبا کو پینے کا آلہ** (فرہنگ آصفیہ). [لچ + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

ـــ پَن (ـــفت پ) امذ.
رک : **لچ پن ، بدمعاشی.** اُن کا طریقه مثال بے اعتدالی و لُچّے پن و اعمالِ قبیحه ہے . (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۲۸۶) . [لچّا + پن ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ گُنڈا (غنڈا) (ـــضم گ ، سک ن) صف ؛ امذ.
شریر و بدمعاش ، بے ننگ و نام (فرہنگِ آصفیه) . [لُچّا + گنڈا/ غنڈا (رک)] .

ـــ لَفَنگا (ـــفت ل ، ف ، غنه) صف ؛ امذ.
رک : **لچّا گنڈا ، بے ننگ و نام.** وہ یقینی میرے متعلق یہی رائے قائم کریں گی که میں کوئی لچّا لفنگا ہوں. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۳۲) . [لُچّا + لفنگا (رک)] .

ـــ لُنگاڑا (ـــضم ل ، مغ) صف ؛ امذ.
رک : **لچا گنڈا.** شہر کے اور کچھ لُچّے لَنگاڑے اردگرد کے اکھٹے کر لیے . (۱۹۲۴ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانه ، ۱۰۷) . [لُچّا + لنگاڑا (تابع)] .

لَچانا (فت ل) ف م.
۱. **ٹیڑھا کرنا ، لچکانا ، جُھکانا** . اے عمر! تجھ سے پہلے بھی ، ہمارے نیزوں کو لوگوں نے لچانا چاہا ، لیکن تھک کر رہ گئے . (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۵۳) . غصّے کے مارے اس کی آنکھیں اس طرح چڑھ گئیں گویا ابرو کو لچا کر کام دیو کی کمان کو ابھی توڑ دیں گی. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۳۰) . ۲. **(ادھر سے اُدھر اُٹھا کر) بیچ میں سے دبانا.** کُتّا ... پانی ... پیتے وقت زبان کو لچا کر چمچا سا بنا لیتا ہے. (۱۸۷۲ ، رساله سالوتر ، ۱ : ۶۹) . ۳. **کمزور کرنا ، مغلوب کرنا ، دبا لینا** (نوراللغات) . [لَچ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر] .

لَچاؤ (فت ل ، و مج) امذ.
جھکاؤ ، ٹیڑھا پن ، لچک . اونچے گانے بجانے والے اور اچھے سُنکار اسی بات کو دیکھتے ہیں لچاؤ ، گھلاؤ ... کے بغیر سارنگی میں مزہ پیدا نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲) . [لچانا (رک) کا حاصلِ مصدر] .

لَچائی (فت ل) امث.
لچانے کی کیفیت ، جھکاؤ. چادر کی لچائی کے اوپر اوپر ربٹ جڑنا چاہیے . (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۱۰) . [لچانا (رک) کا حاصلِ مصدر] .

لُچّائی (ضم ل ، شد چ) امث.
رک : **لُچّا پن ، شرارت ، بدمعاشی.** ایک سکھ نے کہا سرکار ہم بےقصور ہیں ، یه تمام لچائی مان سنگھ کی ہے . (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۵۱۵) . [لُچّا (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت] .

لُچّپن / لُچّپنا (ضم ل ، سک چ ، فت پ) امذ.
لچ پن ، بدمعاشی . لُچ پنے کی باتوں کی جنکو دراصل اُنہوں نے کیا بھی نہیں گپیں اُوڑاتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۷) . ہماری زبان میں یه الفاظ صرف مزاح کے مترادف نہیں ہے بلکه لچپن ، شہدپن ، مسخرگی ... جوتی پیزار بھی شامل ہیں. (۱۹۶۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹) . [لچ (رک) + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت] .

لُچّپنئی (ضم ل ، سک چ ، فت پ ، ن) امث.
رک : **لچپن ، بدمعاشی** (پلیٹس) . [لچپن + ائی ، لاحقۂ کیفیت] .

لَچَر (فت ل ، چ) صف.
۱. **بے معنی ، بے ربط ، لغو ، پوچ (تحریر یا بات وغیرہ).**

قائم میں غزل طور کیا ریخته ورنه
اک بات لچر سی بزبانِ دکنی تھی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۷) . یه اعتراض ابنِ جوزی کا لچر ہے . (۱۸۴۷ ، تاریخِ ابوالفدا (ترجمه) ، ۲ : ۳۰۴) .ہم نے کہا که میاں صاحب آپ نے کیا لچر سوال کیا تھا(۱۸۸۴، تذکرۂغوثیه ،۱۲۶) . میں یه اعتراض مانے لیتا ہوں ، اگرچه تنقیدی نظر سے یه بھی لچر اعتراض ہے . (۱۹۸۴ ، ارمغانِ مجنوں ، ۹ ، ۴۷۹) . ۲. **بیہودہ ، کمینه ، فضول** .

اہلِ ہنر سمجھتے ہیں اہل ہنر مجھے
چرکیں وہ خود لچر ہے جو سمجھے لچر مجھے

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۹) .

برسوں کا ضبط کھو دیا اک دم کے ربط میں
اے مہر تو متین بھی ہے اور لچر بھی ہے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۹۴) . جس میں یه خوبی نہیں وہ تو نہایت ہی پُرخطر ... پوچ و لچر انسان ہے. (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ ، ۱۸) .

ہر اک لچر سی چیز کو کلچر کا نام دو
عُریاں کثافتوں کو ثقافت کہا کرو

(۱۹۸۶ ، قطعه کلامی ، ۸۹) . ۳. **اناڑی ، بیوقوف ، ساده لوح** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیه) . [لچ (رک) + ر ، لاحقۂ صفت] .

ـــ آدْمی (ـــسک د) امذ.
بیہودہ شخص ، بے وقوف آدمی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . [لچر + آدمی (رک)] .

ـــ پَنا (ـــفت پ) امذ.
بیہودگی ، کمینگی . تم نے اس معاملے میں جو پیش آیا نہایت لچر پنا کیا. (۱۸۷۵ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۳۰) . [لچر + پنا ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ گوئی (ـــو مج) امث.
بیہودہ گوئی ، فضول بات کرنا. درد ہیں که اس مکدّر فضا میں اپنی نیک سیرتی ، خوش فکری اور پاکیزہ خیالی کا چراغ روشن کیے ہیں ، نه تو ہجو ، مزاح اور لچرگوئی سے کبھی ان کا دامن ملوث ہوا نه قصیدہ گوئی سے . (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۸) . [لچر + ف : گو ، گفتن ـ کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

لَچک (۱) (فت ل ، ج) امذ.
۱. **دب کر ، کھینچ کر ، پھیل کر ، جُھک کر ، مُڑ کر ، مروڑ پاکر جسم کے اپنی اصلی حالت پر آ جانے کا عمل یا قوت جسے مختلف الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے ، جیسے : کچکچاہٹ ، لہراہٹ ، بار بار جُھکنے اور اُٹھنے کی کیفیت ، لرزش ، چک ، جھٹکا ، موج وغیرہ.**

کمر کی لچک سے لجاتے ہیں دل
نظر کی جھمک سے لبھاتے ہیں دل

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۱). رجوع ایسی چیزوں کا شکلِ سابق پر ، وہ ایک قوتِ معین سے ہے جس کو ... لچک کہتے ہیں. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۲۹).

دمبدم اس کی لچک کرتی ہے مجھ کو بے قرار
میں لپٹ جاؤں گا اس نازک کمر سے دیکھنا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۳۲). ہاتھ پیر بازو بلکہ تمام جسم میں لچک ... ہونی چاہیے. (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۲۲۳).

دور تک یہ نرم پودوں کی لچک
یہ لپکتی لہلہاتی کھیتیاں

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تارگریباں ، ۹۳). ۲. **(کسی امر یا شے میں دوسری شے یا امر کی) گنجائش نیز نرمی.** خیالات میں لچک اور عادات میں خامی کچھ ایسی پائی جاتی ہے کہ جدھر قوت کے ساتھ موڑ دیے جائیں اوسی طرف ترقی ہو گی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، نومبر ، ۵۳). والد صاحب کے فیصلے میں لچک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا تھا. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۲). [لچ (رک) + ک ، لاحقۂ اسمیت].

---آ جانا / آنا محاورہ.
۱. **جھٹکا یا چک آ جانا.**

بارو ڈرو کر سیں مروڑو نہ پھر کے انک
آ جا کہیں لچک تو ابھی لاگ جا کلنک

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۷).

چین نکلی ، گئی وہ چولی مسک
آئی اتنے ہی میں کمر میں لچک

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۳۴).

باندھ مت تلوار اے قاتل لچک آ جانے کی
ہے تری پتلی کمر بوجھا بہت ہے ڈاب کا

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۵۰). ۲. **تبدیلی واقع ہونا (کسی چیز یا وضع میں) تبدیلی کی گنجائش پیدا ہو جانا.** ڈاکٹر انصاری کے بعد اس وضع میں لچک آ گئی تھی. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۷۸).

---پَیدا کَرْنا محاورہ.
تبدیلی لانا ، رویے یا حالت کو بدلنا یا نرم کرنا ، رویہ نرم کرنا. کردار میں لچک پیدا کرنا ، حالات سے سمجھوتہ کرنا. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہ قدرشناس ، ۱۷۷).

---جانا محاورہ.
بل کھانا ، دب کر جھک جانا ، مڑنا ، خمیدہ ہونا نیز کسی صدمے یا بوجھ سے دبنا ، پل جانا ، کانپ جانا.

رفتار ناز میں یہ لچک جاتی ہے کہ بس
گویا تری کمر میں صنم استخواں نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۳). وہ اس کے قریب جا کر پلنگ کی پٹی پر بیٹھی تو بانپ کا پلنگ لچک گیا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۰).

---دار صف ؛ ~ لچکدار.
۱. **وہ (چیز) جس میں لچک ہو ، لچکیلا ؛ (مجازاً) ایک حالت یا صورت سے دوسری حالت یا صورت اختیار کرنے والا ، نرمی کی گنجائش رکھنے والا ، حالات کے مطابق بدلنے والا.** زبانیں پہلے کی نسبت زیادہ لچک دار اور اکثر مقاصد کے بیان کرنے کے زیادہ لائق ہوتی جاتی ہیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۱). مسعود صاحب بہت زیادہ لچک دار نہیں واقع ہوئے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۵۰). ۳. **(معاشیات) تغیر پذیر ، ایک حالت پر برقرار نہ رہنے والا.** قیمت میں تدریجی اور دھیمی تخفیف ہوتی ہے ، اس صورت میں اس شے کی طلب کو لچک دار یا تغیر پذیر کہا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۱). [لچک + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دار بانْس (---غنہ) امذ.
(چھپر بندی) وہ بانس جس میں لچک زیادہ ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۷). [لچک دار + بانس (رک)].

---دار پَسْ کامی (---فت پ ، سک س) امذ.
فساد کا وہ گھٹاؤ جو کسی شے کو زور سے بالکل آزاد کردینے کے بعد عمل میں آئے (مضبوطیِ اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۸). [لچک دار + پس (رک) + رک : کام (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار تَصادُم (---فت ت ، ضم د) امذ.
(کیمیا) جب دو مالیکیول ٹکراتے ہیں تو ان کی اوسط توانائی غیر تبدیل شدہ رہتی ہے اگرچہ ان میں سے ایک تصادم کے دوران اپنی ابتدائی توانائی سے زیادہ توانائی حاصل کر سکتا ہے اس قسم کا تصادم لچک دار تصادم کہلاتا ہے (کیمیا ، گیارھویں جماعت کے لیے ، ۱۵۰). [لچک دار + تصادم (رک)].

---دار فَساد (---فت ف) امذ.
وہ فساد جو لچک کی حدود کے اندر کسی زور سے پیدا ہو (ماخوذ: مضبوطی اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۶). [لچک دار + فساد (رک)].

---داری امث.
نرمی ، نرم ہونے کی صلاحیت ، لچکیلاپن. مذکورۂ بالا شرائط کے بارے میں حکومت کے پیش نظر دو اہم مقاصد ، سادگی اور لچکداری تھے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۸). [لچک دار (رک) کا اسم کیفیت].

---کا مِعْیار امذ.
(طبیعیات) زور اور بگاڑ کی باہمی نسبت جسے حرف ے تعبیر کیا جاتا ہے (انگ : Modulus of Clasticity) (مادے کے خواص ، ۳۵۹).

ـــــ کا بِقیاس امذ.
(طبیعیات) کسی جسم کے زور کی وہ حِدّت جس سے اکائی فساد پیدا ہوتا یا بالفاظِ دیگر زور کی حدت فی اکائی فساد ہے (مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ)، ۱ : ۶).

ـــــ کی حَد امث.
(طبیعیات) کسی جسم یا مادے کے لیے زور کی وہ حد جس کے اندر زور کے ہٹا لینے پر فساد بالکلیہ رفع ہو جائے (انگ : **Elastic Limit**). تار اپنی لچک کی حد کو پہنچ چکی ہے. (۱۹۶۵، مادے کے خواص، ۳۶۰).

ـــــ کھانا محاورہ.
رک : لچک جانا، مڑنا. بوجھل ہنڈیا کے رکھنے سے ٹیک لچک نہ کھائے. (۱۹۰۶، نعمت خانہ، ۶). سانچہ ... اب اس قدر پختہ ہو چکا ہے کہ ٹوٹ جا سکتا ہے مگر لچک نہیں کھا سکتا. (۱۹۳۲، غبارِ خاطر، ۵۸).

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **ہلنے یا جُھکنے کی کیفیت یا حالت پیدا ہونا.**

ہاتھ رکھ لیتے ہیں وہ ڈر کے کمر پر اپنی
شاخِ گلبن میں ہوا سے جو لچک ہوتی ہے

(۱۸۹۳، مہتاب داغ، ۲۲۷). ۲. **ایک حالت سے دوسری حالت اختیار کرنے کی صلاحیت یا گنجائش ہونا.** اُن میں لچک نہ تھی اور وہ بہت کم کسی کی رائے کو خاطر میں لاتے تھے. (۱۹۸۵، آتش چنار، ض).

لَچک (۲) (فت ل، ج) امذ.
پُرتکلف و مرصع چوکور رومال وغیرہ، زری، لچکے، گوٹے اور موتیوں سے بنا سجا ہوا سربند. جعد عنبرین دامِ گوہر سے جس کو لچک کہتے ہیں، چھپا ہے. (۱۸۸۰، طلسمِ فصاحت، ۱۳۳). [ف].

لَچکا (فت ل، سک چ) امذ.
۱. (i) **جھٹکا، ہچکولا نیز موج، چک.**

کمر کو تیرے کچھ لچکا نہ پہنچے
دوپٹہ سچ نہ باندھا کر کمربند

(۱۸۳۵، رنگین، مجموعۂ رنگین (ق)، ۱۶).

کمر کلک میں آنے کا نہیں گر لچکا
بال باندھا لکھوں مضمون کمر کا سیدھا

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت رعنا)، ۲ : ۳۰۳). (ii) صدمہ، ضرب.

لچکا سچ ان کوں لال کا ہے   تا لال نہ کس کلال کا ہے

(۱۷۰۰، من لگن، ۱۰۳). (iii) (سالوتری) **گھوڑے کی کمر کی بیماری جو ریڑھ کی ہڈی اور کمر کے پٹھوں کے خلل سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے گھوڑا سواری دینے کے قابل نہیں رہتا** (اب و، ۵ : ۱۰۲).

کمر میں آئے جب گھوڑے کے لچکا
تو پہونچے دل کو بس مالک کے دھچکا

(۱۷۹۵، فرسنامۂ رنگین، ۱۹). ہرگز کچھ خوف نہ کریں کہ اس حیلے سے لچکا صاف نکل جاتا ہے. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۲ : ۲۱۲). (iv) **چلنے میں حرکت کی دلکش ادا، ٹھمک، جنبش، لرزش.**

لچکا جو کمر کو دیا بل کھا کے کسی نے
اس صدمے سے بس جی دیا گھبرا کے کسی نے

(۱۸۰۵، دیوان ریختہ، رنگین، ۱۳۹). چال میں وہ لچکا نہ آیا جو عورت کے لیے ضروری ہے. (۱۹۶۷، عشق جہانگیر، ۲۷۷). ۲. **زری کی تیار کی ہوئی گوٹ جو دو انگل سے چار انگل تک چوڑی ہو، چوڑا گوٹا.**

لچکا تری دوپٹے کا ٹکتا تو لطف تھا
کیا ہے فقط کرن ہے اگر آفتاب میں

(۱۸۳۶، دیوان سپہر (آغا علی)، ۲۳۵). بی مُغلانی ذری سوہا ہاتھ باندھنے کے لیے ہمارے توشہ خانے سے نکال لینا، خوش رنگ ہو اور لچکا ٹکا ہو. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۳۱۶).

چمک سے چمک نے کیا خوب میل
ہے بدلی کے دامن پہ لچکے کی بیل

(۱۹۱۰، قاسم اور زہرہ، ۶۲).

افشاں کے ملیں گے تم کو جُگنو
وہ مانگ کہ کہکشاں کا لچکا

(۱۹۸۱، ورقِ انتخاب، ۲۲). ۳. (بُنائی) **موگا ریشم کا زنانہ پاجاموں کے لائق تیار کیا ہوا کپڑا** (اب و، ۲ : ۸۷). ۴. **بڑی کشتی، بجرا، مور پنکھی.** لچکے، کھیلنے، الاق، پٹیلیوں پر ... سوار کر کر رخصت کیا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۰۶). کشتیوں کے عجیب و غریب نام مثلاً لچکا. (۱۸۶۰، گلشنِ مہہ وشاں، ۳۸). سانھ ستر کشتی، بجرا، مور پنکھی، لچکا ... جن میں ہزارہا کنول ... منور ہیں. (۱۹۴۳، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۵۳). [لچک (رک) + ا، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دینا محاورہ.
لرزہ یا جھٹکا دینا، جھٹکے سے لچک پیدا کرنا. کمر نازک دونو ہاتھوں سے تھام وہ لچکا دونگا کہ چھٹی کا دودھ یاد آئے. (۱۸۳۵، نغمۂ عندلیب، ۱۵۶).

ـــــ کھانا محاورہ.
لچک کھانا، لچک جانا نیز ہچکولے لینا. ناویں ... سو سو لچکے کھاتیاں آتیاں. (۱۸۰۳، رانی کیتکی، ۵۳). جو لچکے اس کے لطیف سینے نے ٹھنڈے سانس بھرنے میں کھائے اس سے میرے دل میں یہ بات نقش ہو گئی کہ ضرور اس کے دل میں بھی میرا خیال ہے. (۱۸۹۶، شاہدِ رعنا، ۳۷).

نزاکت سے کھاتی ہے لچکا کمر
چلے جیسے برسات میں مَون سون

(۱۹۶۹، مَزمُورِ میر مغنی، ۲۰۳).

لچکانا (فت ل، سک چ) ف م.
لچکنا (رک) کا متعدی، **جھکانا نیز ہلانا، مٹکانا.**

لچک سی آ گئی ہے شاخِ گل کے شانہ میں
خدا کے واسطے اپنی کمر کو مت لچکا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۰).

مثلِ گیسو سرِ نیزہ کو بھی لچکائے ہوئے
آج پھر آئے ہیں گھوڑے کو وہ چمکائے ہوئے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۳).
کیوں نہ لچکاوے نسیمِ آو بلبل باغ میں
شاخِ گل بھی یار کی نازک کمر سے کم نہیں
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۲۲۸).
چاند لچکاتا ہے کرنوں کے چمکتے ہوئے تیر
کس سوئمبر کے رچانے کا تمنائی ہے
(۱۹۸۱ ، ورقِ انتخاب ، ۳۳). [لچک + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَچکاؤ (فت ل ، سک چ ، و مج) امذ.
۱. **لچکنے کی کیفیت یا عمل.** شریانوں اور پھیپھڑوں کے بافتوں میں لچکاؤ باقی رہتا ہے۔(۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۶).
۲. **مٹک ، (کمر کی) جنبش.** وہ گلابی مسکراہٹیں ، وہ کمروں کے لچکاؤ ، وہ بے ناچ کے بھاؤ. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۱۳).
[لچکانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَچکْنا (فت ل ، چ ، سک ک) ف ل.
۱. (أ) **کسی نرم شے کا جُھک کر یا دب کر اپنی جگہ یا اپنی حالت پر واپس آ جانا.** اگر انڈے کو اُبال لو تو پھر مشکل سے لچکتا ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۴۷). (أأ) **(مجازاً) نرم پڑنا ، نرمی برتنا ، ایک حالت سے دوسری حالت میں جانا.** حکومت اس سے پورا فائدہ اٹھا رہی تھی اور زیادہ لچکنے کو تیّار نہ تھی. (۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲۶۳). ۲. **مُڑنا ، بل کھانا ، جھکنا (شاخ کی طرح) ؛ (مجازاً) مٹکنا ، ناز و ادا سے چلنا.**
ٹوٹے ہوئے پنجے کی طرح سے مرے آگے
جاتی ہے لچک شاعرِ مغرور کی گردن
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۱۵۹).
بارِ نزاکتِ رُخِ محبوب لیں گے ہم
سروِ سہی سے باغ میں لچکا کریں گے ہم
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۵).
اک لچکتا ہلال یا ابرو اک لپکتی شعاع یا چتون
(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، سکوتِ شب ، ۸). ۳. **موج کھانا.**
کیوں رنگِ حنا ہاتھ پہ اس کے نہ گراں ہو
گل ہاتھ میں لینے سے لچکتی ہے کلائی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۵).
پانچوں کو ہاتھ پر رکھ کر نہ چلیے دیکھیے
بوجھ سے لچکے نہ یہ نازک کلائی آپ کی
(۱۸۸۱ ، دیوانِ ماہ ، ۱۲۰).
بوجھ سے اس کے لچکتی ہے کلائی ان کی
دستِ نازک میں کوئی پھول اگر ہوتا ہے
(۱۹۲۲ ، دیوانِ جگر ، ۱۳۹). ۴. **لرزنا ، کانپنا نیز ٹیڑھا ہونا.**
اس طرح آئی جُھوم کے اک موجِ پُرخروش
حدِّ نگاہ تک خطِ ساحل لچک اٹھا
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۶). ۵. **حرکت میں آنا ، جنبش میں آنا ، جنباں ہونا.**
کچھ سہم کے نہیب سے تھرائے مثلِ بید
لچکے جو مدعی پہ ترا تازیانہ آج
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۲). ۶. **اچھلنا (حیرت وغیرہ سے)** (پلیٹس). [لچک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَچکَہ (فت ل ، سک چ ، فت ک) امذ.
رک : **لچکا ، چوڑا گوٹا.** یہ لچکہ ٹھپے کے کپڑے ، تانبے کے برتن ، پلنگ پیڑھی اور تمام اسباب جس کی بالفعل کوئی ضرورت نہیں ہے۔(۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۴). [لچکا (رک) کا ایک املا].

لَچکی (فت ل ، سک چ) صف.
رک : **لچکدار ، لچکنے والا.** اُس اسلوب کے فراہم کردہ لچکی حصہ کی علامت الٹ جاتی ہے۔(۱۹۷۴ ، موجیں اور اہتزازات ، ۷۳).
[لچک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لَچکے (فت ل ، سک چ) امذ ؛ ج.
لچکا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.
پاجامے تھے اون کے اس سج کے
نقرئی تھے ٹکے ہوئے لچکے
(۱۸۵۷ ، مثنوی بحرِ الفت ، ۱۳). ان میں سُرخ ٹول کی گیلی گیلی صافیاں ، صافیوں پر لچکے اور چمپا کی ٹکائی . (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۱۳).

ـــ کی تیلی اث.
کناروں پر دونوں طرف برابر لگا ہوا لچکا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

لَچکیلا (فت ل ، سک چ ، ی مع) صف.
۱. رک : **لچکدار ، جس میں لچک ہو.** آخری لمبے تکلے کی شکل کے لچکیلے خلیات ہوتے ہیں . (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۹۲).
۲. (أ) **(مجازاً) جس میں ایک امر یا پہلو کے علاوہ دوسرے پہلو کی گنجائش ہو ، سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت رکھنے والا.** ایسے لوگوں کا پیش نہاد کافی لچکیلا ہوتا ہے۔(۱۹۳۸ ، اقبال ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۲۴). دنیا کا بڑے سے بڑا درزی بھی شاید اس منحنی اور لچکیلے جسم پر کسی قسم کا سوٹ فٹ نہ کر سکے. (۱۹۸۰ ، کنہیا لال کپور ، بال و پر ، ۱۴). (أأ) **لچکا ہوا ، ناپائیدار ، وزن پڑنے سے لچک جانے والا.** آگے ایک مختصر سی چھت کا کمزور اور لچکیلا صحن. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۵).
[لچک (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
لچکیلا ہونے کی حالت یا صلاحیت ، لچک. عضلات میں ریشے دار نسیج داخل ہو جاتا ہے ، جس سے وہ اپنا لچکیلا پن اور سکڑنے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں ، لچک دار ہڈیاں ! چونے کی تہہ جم جانے سے سخت پڑ جاتی ہیں . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۹۶). [لچکیلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَچکیلی (فت ل ، سک چ ، ی مع) صف ث.
لچک رکھنے والی.

اب مجھ کو یہاں سے جانا ہے ، پرشوق نگاہو ، مت روکو
او میرے گلے میں لٹکی ہوئی لچکیلی باہو! مت روکو
(۱۹۲۷ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۳۹). ۲. **ایک حالت یا امر سے دوسری حالت یا امر میں تبدیل ہونے والی.** مولانا ظفر علی خاں نے ... اردو صحافت کو ایک ایسی زوردار اور لچکیلی زبان سے مالا مال کیا جس سے وہ پہلے قطعاً ناواقف تھی. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، ک ، ۲۳۹). [لچکیلا (رک) کی تانیث].

لَچھیں (فت ل ، سک چ ، ی مع) امث (قدیم).
رک : لچھمی.

نہ ایسا سونا ، کو سو دیکھا عیاں
بدیا لچھیں جوڑ دیوے دو آن

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۸). [لچھمی (رک) کا قدیم اِملا].

لَچَن (فت ل ، چ) امث.
ایک قسم کی گھاس جو (خصوصاً) انٹارکٹیکا کے خشک علاقے میں اُگتی ہے. وہ درحقیقت نہایت ننھے ننھے پودے ہیں جنہیں کشنہ یا لچن کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹). عام طور سے کائی اور لچن گھاس پیدا ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، کرّہ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۳). [مقامی].

لَچْنا (فت ل ، سک چ) ف ل.
۱. **لچکنا ، دبنا ، جھکنا ، خمیدہ ہونا.**

لب بہ لب غیر رہیں مجکو نہیں حکمِ حضور
کیا کہوں میری لچی جاتی ہے اس غم سے کمر

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۵۲).

تیرا حریف کون ہے جو تو ہٹے بچے
جھپکے نہ تیری آنکھ نہ گردن تری لچے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۸۷). فولاد تو نہ گھستا ہے ، نہ لچتا ہے. (۱۹۷۳ ، اوراق ، سرگودھا ، مارچ ، ۲۹۲). ۲. **(اپنے خیالات میں) نرم پڑنا ، فروتن ہونا ، مغلوب ہونا.**

محلِ طعن نہ ٹھہراؤ اُن کے لچنے کو
جو کانٹے چھوڑ رہے ہوں سُور سے بچنے کو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۱). [لچ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لُچْنی (ضم ل ، سک چ) امث.
رک : لچی ، بدمعاش عورت ، آوارہ عورت (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لچ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

لُچّہ (ضم ل ، شد چ بفت) صف ؛ امذ.
۱. **رک : لچا ، ننگا ، برہنہ ، عریاں.**

دیکھ کر ان تیس پنکھیوں کو ترار
بال و پر سے لچہ و بچہ ہوئی کے سار

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۰۳). ۲. **بدمعاش ، اوباش ، غنڈہ.** ایک بدمعاش نشے باز جواری مع پانچ چھ لچّوں کے آ کے رہا ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۲۹). ایک آنکھ میچ کر لچوں کی طرح میری طرف دیکھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۶۱). [لچّا (رک) کا ایک اِملا].

---پن (---فت پ) امذ.
بدمعاشی ، اوباشی. برزخ صورت شکل شرارت پاجی پن رذالت لچہ پن ، حرامزدگی کاٹیاں پن برستا تھا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۲۶). [لچّہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لُچّی (ضم ل ، فت چ) امث.
ملایم میدے کی پُوری جو گھی میں تلی جاتی ہے. سب حلوائی علاوہ شیرینی کے بعض چیزیں نمکین کھانے کی مثل پوری اور کچوری اور لچی وغیرہ کے ... تیار کر کے خریداروں کے ہاتھ بیچتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۵). منشی مہراج بلی صاحب کب چوکنے والے تھے ، کہا ایک تو لچی کھلائیں گے اور جھول دار ترکاری کھلائیں گے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۶). پراٹھے ... سُرخ جیسے باقر خانی ، سموسے کی طرح پر پرت الگ نرم کہو تو لچی سے زیادہ نرم بالکل ملائی. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۶۵). پوریاں کچوریاں ، سموسے ، تکونے لچی ... بہت اچھے ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۹۱). [مقامی].

---سا پیٹ امذ.
نہایت نرم اور ملائم پیٹ (فرہنگِ آصفیہ).

لُچّی (ضم ل ، شد چ) صف مث.
بدمعاش عورت ، شرارتی ، بدکردار عورت. ڈا کو ہو میرا یار ، اُٹھائی گیرا ہو میرا جگر ، لچی ہو میری جان. (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۲). وہ زمانے بھر کی لُچی لف - لف لفنگی قطامہ تھی. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۳۱). [لچّا (رک) کی تانیث].

---بات امث.
گندی بات ، فحش کلام ، گالی. جھونٹ بولنا یا فحش یعنی لچی بات یا گالی بکنا پرلے درجے کے عیب ہیں. (۱۸۶۹ ، رسالہ چند پند ، ۱۲). جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں لچی باتوں کا چرچا ہو ان کے لیے دنیا میں عذاب دردناک ہے اور آخرت میں بھی. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۵۰). [لچی + بات (رک)].

---بوسکی (---و مج ، سک س) امث.
بوسکی (رک) کی ایک قسم. چند نام جو زیادہ مشہور ہیں ... دل کی پیاس میم کریب ، کنجر بوسکی ، لچی بوسکی ، عاشق معشوق ... عورتیں بڑے چاؤ سے یہ کپڑے خریدتی ہیں. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغ حسن) ، مطائبیات ، ۱ : ۶۹). [لچی + بوسکی (رک)].

لَچِیلا (فت ل ، ی مع) صف مذ.
کھینچ کر یا دب کر اپنی اصلی حالت پر واپس آنے والا ، پلپلا ؛ (مجازاً) لوچ دار دلکشی والا. ربڑ ... دراصل ایک لچیلا گوند ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۳۷). مرڈوک اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ اُن کا بدن بہت لچیلا ہوتا ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۹۷). اور ایک لچیلا دھات کا تار اس سفید کنواس کے اندر سے ہوکر جال کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک گزرے. (۱۹۶۰ ، ہمارے کھیل ، ۱۹۶). [لچ (رک) س : लस + یلا ، لاحقۂ صفت].

لَچیلی (فت ل ، ی مع) صف است.
ملائم ، نازک. یہی حرکت جو اس لچیلی اور ناقابل وزن رقیق جوہر میں پہونچتی ہے .(۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۲ : ۵). « لچیلی » صفت سے ہماری مراد وہ جدوجہد ہے ، جو ہر مادی چیز اپنی اصلی شکل پر آنے کے لیے کرتی ہے . (۱۹۲۳ ، نگار ، دسمبر ، ۳۳۵). چٹائیاں بھی کاغذ کی طرح باریک اور لچیلی ہوتی تھیں.(۱۹۹۲ ، نگار، کراچی ، جون ، ۶۳).[لچیلا (رک) کی تانیث].

لُچیلی (ضم ل ، ی مع) صف مث.
کچیلی ، اخلاق سے گری ہوئی (بات وغیرہ). اب اگر اہل زبان کو افسوس ہے تو صرف اس بات کا کہ ہائے وہ لچیلی اور چوچلے کی باتیں ... وہ آنکھ کا لحاظ اب کہاں. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۶). وہ لُچیلی چونچلے کی باتیں ، شریفوں کے انداز ، اسیروں کی آن ، سپاہیوں کی اکڑفوں ... اور خودارانہ آداب و انکسار.(۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۵).[لچ (رک) + یلی ، لاحقۂ برائے تانیث].

لُچِیّہ (ضم ل ، شد چ ، شد ی مع بفت) صف مث.
لُچی جوتی کی ایک قسم ؛ مراد : بدمعاش عورت. محمود فاطمہ ، پیزاروں سے ناراض نہ ہونا ، جوتی پیزاروں کا قافیہ مجبوراً آیا ورنہ کہاں تم دارالسلطنت پنجاب کی بسیہ اور کہاں دہلی کی سلیم شاہی لچیہ. (۱۹۱۳ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۴۷). [لچی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَچّھا (فت ل ، شد چھ) امذ؛=لچھہ.
۱.(اُ) **سوت ، ریشم یا دھجیوں وغیرہ کے بہت سے (سلجھے یا الجھے ہوئے) تاروں کی لڑیوں کا مجموعہ ، گچھا (جیسے سُوت کی انٹی ، پھندنا ، کلائی میں پہننے کا ریشمی تاروں کا حلقہ).**

یوں بال اس کے ملایم نرم اچھے
کہ جیسے قیمتی ریشم کے لچھے

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۹).

کھیر جائے گا نہ سو گز سے کم اس کا ہو گا
لپٹے بندوں کا بر دوش پہ لچھا ہو گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۳).

لچھوں کے ازار بند بھاری
کس نور کی اون میں دستکاری

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۴). میں بھی لاجوردی ریشمیں لچھا بنے تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۴۷). رنگ رنگ کے اون کا ایک لچھا تو ہر ہاتھ میں ہے .(۱۹۸۹ ، افکار، کراچی ، دسمبر ، ۳۷). (ii) **(پتنگ بازی) ڈور کی تہ بہ تہ لپیٹ جو دو گھونٹیوں یا جلدی اور آسانی کے لیے ہاتھ کی دو انگلیوں پر کی جائے ، انٹی.** دس بیس تیس مرتبہ لپیٹنے سے جتنا مانجھا ہوتا اسے ایک دو تین لچھے کہتے اور قیمت فی لچھا لیتے. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۹۷). (iii) **(پتنگ بازی) پتنگ لڑانے کا ایک طریقہ جس میں پتنگ لڑانے کے وقت ایک دم بہت سی ڈور چھوڑ دیتے ہیں** (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۶۵) . ۲.(اُ) **(ادرک ، پیاز وغیرہ سے) تار کی طرح باریک کتری ہوئی یا بنائی ہوئی سبزی یا پکوان.** کبھی کریلے کے لچھے کتر کے پیاز اور کھٹائی بکثرت ملا کر گوشت میں پکاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، توصیف زراعات ، ۱۱۷). گاجر کا لچھا چھوٹے محل میں پہنچا ، بیگم صاحبہ کو بہت بھایا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۹). تلا ہوا پیاز کا لچھا بھی جو پسوا لیا جائے اسی ہانڈی میں ڈال دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۹). (ii) **یکجا پروئی ہوئی متعدد چیزوں کا مجموعہ (جیسے چابیوں کا گچھا).** ملر کی قسم کا ایک چھوٹا سا تالا جس میں اس کی کنجی مع دوسری چابیوں کے لچھے پر شذری کو چت لٹا کر تین عرب ان کی چھاتی پر کودوں دل رہے تھے. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۸۳). ۳.(اُ) **ہاتھ ، پانو ، کان وغیرہ میں پہننے کا ایک چوڑی نما زیور جو عموماً سونے چاندی یا سُوت کے تاروں سے بنا ہوتا ہے ، بل.**

وہ کانوں میں جو تھے سونے کے لچھے
تو وہ بے ساختہ لگتے تھے اچھے

(۱۷۱۳ ، مثنوی پنجۂ رنگین ، ۲۵۵).

ہائے کیا گوری کلائی میں ہے لچھا دل فریب
ہائے کیا چاندی کی ہیکل ہے ستم ڈھاتی ہوئی

(۱۹۲۳ ، نقش و نگار ، ۳۸). (ii) **گلے میں پہننے کا ایک زیور جو باریک پوت سے بنا ہوتا ہے.** انگوٹھیاں ... بوتھوں کے لچھے ... پڑاٹھے ، پنیر ، کھویا یہاں کی سوغاتیں لے لوا چلنا شروع کیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۴). رضیہ کے پاس گلے کا ایک لچھا اور پاؤں میں پازیب رہ گئی تھی. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۲۶). (iii) **(منہیاری) ریشمی چوڑیاں جو تعداد میں نو یا گیارہ اور ایک ہاتھ کے لیے کافی ہوں** (ا پ و ، ۴ : ۸۶). ۴. **(مجازاً) کثیف دھوئیں اور مدھم روشنی کے لچھےدار حلقے ؛ کسی بات کا تابڑ توڑ سلسلہ ؛ جو چیز مسلسل بافراط نکلے.**

نور کے جھڑتے ہیں لچھے آگ جب دیتا ہے وہ
کیا تپنچے میں بھی ہے قاتل کے پتھر طور کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۹).

قاتل کی قتل عام میں چھل بل تو دیکھیے
لچھا تھا ایک برق کا پھیلا سمٹ گیا

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۲۴).

کالے پیلے دھوئیں کے لچھے ہیں تو کیا
ان سب کو ابھی آنچ نگل جائے گی

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۱۷). ۵. **آواز کی پیچیدگی ، کٹکری کی شعبے دار آواز ، پیچدار تان.**

کٹکری کا سا ہے لچھا بہ گلوئے مینا
ہچکیاں قلقل مینا جو ہے لیتی پیہم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۹).

سننے والوں کے نہ کیسی طرح پھنسیں طائر دل
دام صیاد کا لچھا ہے تری تانوں کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳). ۶. **ایک قسم کی مٹھائی جس میں مثل ریشم کے کھانڈ کے باریک تار ہوتے ہیں جنھیں ریشم کے لچھے کہتے ہیں** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۷. **حلقہ ، پھندا ، پھانسا ، رسی وغیرہ کے متعدد پھیروں سے بنا ہوا پھندا**

دو بیلوں کے کندھوں پر ماچی رکھی اور ماچی میں دو یا تین پھیر رسی کے ڈال کے لچھا بنایا. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمعیل میرٹھی ، ۲۰۰). عموماً ایک ہدایت سے آگے کئی ہدایات نکلتی ہیں جو ان کے بڑے بڑے لچھے یعنی (Loops) وغیرہ بن جاتے ہیں. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۳۶).
۸. (شمشیربازی) حریف پر ایک ہی وار میں دہری اور تہری مسلسلؔ اور متواتر ضربیں لگانے کا طریقہ جس میں حریف صرف بچاؤ یا دانو کرتا ہے. چوکا کر کے شیر گھورو لچھے کی چوٹ مار کر ... اق پر اق ماریں. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۸۷). [مقامی].

---باندْھنا محاورہ.
مسلسل کہے جانا ، بغیر کسی وقفے کے بکے جانا ، لگاتار بولے جانا. تمام لشکرِ اسلام نے لقا کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا اور لچھا گالیوں کا باندھ دیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳۱۵).

---بَنْدْھنا محاورہ.
لچھا باندھنا (رک) کا لازم ، سلسلہ بندھنا.

اون کی خاموشی میں تو عالم ہے اک تصویر کا
اور جب کی بات لچھا بندھ گیا تقریر کا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶).

---چھوٹ اِکنگ (---و مع ، کس ا ، ک ، غنہ) امذ.
(شمشیر بازی) بغیر سپر کے صرف تلوار سے مقابلہ کرنے کا طریقہ (ا پ و ، ۸ : ۶۳). [لچھا + چھوٹ (رک) + اکنگ (رک)].

---چھوڑْنا / دینا محاورہ.
(پتنگ بازی) پتنگ کی اُڑان میں ایک دم بہت سی ڈور چھوڑ دینا (ا پ و ، ۸ : ۱۳۵).

---کَرْنا محاورہ.
رسی وغیرہ کے کئی پھیروں سے حلقہ بنانا ، سمیٹ کر حلقہ بنانا. پوشیدہ کمند کو لچھا کیا اور اس طرح حلقات کمند عمر ثانی پر پھینکے کہ فوراً گرفتار ہوگیا. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۶۵۴).

---مارْنا محاورہ.
(پتنگ بازی) ڈور یا مانجھے کو ہاتھ یا انگلیوں پر لپیٹنا. ڈور یا مانجھے کو اپنے ہاتھ پر لپیٹتے تو اسے «لچھا مارنا» کہتے. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰).

لَچھ پیٹھا (فت ل ، ی مع) امذ.
پیٹھے کے لچھے کی مٹھائی ، پیٹھے کو کدوکش پر گھس کر لچھا بناتے اور تاربند چاشنی چڑھا کر میٹھا کرلیتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۲۱۳). [لچھ (لچھا (رک) کا مخفف) + پیٹھا (رک)].

لَچّھتا (فت ل ، شد چھ بکس) امث.
(ہنود) پرکیا کی پانچ قسمیں ہیں ،گپتا : اپنا حال پوشیدہ رکھتی ہے ... **تیسری قسم کی عورت لچھتا ہے جو اپنی محبت کا برملا اظہار کرتی ہے اور کوئی خوف نہیں کرتی** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۲). [غالباً ، س : लाक्षत ے].

لَچْھمَن (فت ل ، سک چھ ، فت م) امذ.
رک : لکشمن ، راجا دسرتھ کے دوسرے بیٹے اور رامچندر جی کے چھوٹے بھائی کا نام.

تیرے تبولی کے بر کے ہوں رام اور لچھمن
کہ ہے اکالی تجھ لب کی ایک کتھا اور ہی

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۰). لچھمن ! واقعی تو جتی ہے ، میرے پتی کو جیتنا تیرا ہی کام تھا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۴ : ۴۹۶). [عَلَم].

---جَتی (---کس نیز فت ج) امذ.
(ہندو) لچھمن (رک) کا ایک لقب جو اس کی فتح مندی کی وجہ سے پڑ گیا.

بے دست و پا ہے رام جو لچھمن جتی نہیں
بے سر ہے فوج تجھ سا جو سینا پتی نہیں

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۱۰۴). [لچھمن + جتی - جیتا ہوا].

---ریکھا (---ی مع) امث.
(کنایۃً) انمٹ لکیر ، ناقابلِ تسخیر حد (تلمیح ہے اس جادوئی دائرے کی طرف جو لچھمن جی نے سیتا کے گرد بنایا تھا). سرسیّد کے معاصرین کے لیے روایات و مسلمات اور عقاید و تصورات کی لچھمن ریکھا کو الانگنا آسان نہ تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۶). [لچھمن + ریکھا (رک)].

لَچْھمَنا / لَچْھمَنی (فت ل ، سک چھ ، فت م) امث.
ایک جنگلی بوٹی جس کی جڑ چہرۂ انسان کی ہم شکل ہوتی ہے ، نہایت سُن اور بےحس کرنے والی چیز ہے (بعض تسخیر قلوب کے لیے اپنے پاس رکھتے ہیں) ، سگ شکن ، مہرگیاہ ، بیروج (لغاتِ طبی کاہنی ؛ افادۂ کبیر مجمل ، ۲۴۹). [س : लक्ष्मणा].

لُچْھمی (فت ل ، سک چھ) امث.
۱. **رک : لکشمی جو زیادہ مستعمل ہے ، دولت نیز دولت کی دیوی.**

کہتے ہیں تیتر کے منہ لچھمی ہے سو دولت ہمیں
وصل کی ملتی نہیں وہ بھی بہت چلائے ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۸۷).

دولت ہمارے یار کے قدموں کے ساتھ ہے
لچھمی وہاں گئی وہ جہاں میہماں گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۴). ملکہ کو دعا دینے لگا کہ سامری کی دیا رہے ، جمشید کی کرپا رہے ، میری لچھمی کے سب کام سنپورن ہوں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۵۲). جوتشی پنڈت ہاتھ دیکھیں ، گرہ گوچر دیکھیں ... نوگرہ کا پھیر بتاویں ، لچھمی آوے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۰). قدیم زمانے کے لوگ اسے لچھمی (لکشمی) شمار کرتے تھے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۱). ۲. **(موسیقی) اٹھارہ ماتروں کی ایک تال کا نام.**

کوئی فن میں سنگیت کے شعلہ رُو
برم جوگ لچھمی کے لے پر ملو

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۷). ان کا ناچ مثل سنگیت لچھمی اور برم کے ہے جو نام تالوں کے ہیں. (۱۹۱۴ ، محل خانۂ شاہی ، ۸۴). [لکشمی (رک) کا متبادل].

--- بغیر/بِن آدر کون کرے کہاوت.
جس کے پاس دولت نہ ہو اس کی کوئی عزت نہیں کرتا (محاورات ہند؛ نجم الامثال).

--- بَھل (---فت بھ) امذ.
بیل ، ایک درخت کا پھل ، سری پھل. بیل ... اس کو لچھمی پھل بھی کہتے ہیں اور سری پھل اور بیل پھل بھی نام ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵۰۵). [لچھمی + پھل (رک)].

--- دیوی (---ی مج) امث.
(ہندو) **دولت کی دیوی ، مال و دولت ، سرمایہ.** قبول صورت لڑکی کو لچھمی دیوی کی بھینٹ چڑھا دیا تھا. (۱۹۳۲ ، انور ، ۲۳). [لچھمی + دیوی (رک)].

--- گھر میں اُتَرْنا محاورہ.
(ہندو) رک : **لچھمی گھر میں آنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- گھر میں آنا محاورہ.
۱. (ہندو) **دولت کا گھر میں آنا ، کسی صاحب اقبال کا گھر میں آنا ، خود صاحبِ اقبال ہونا** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).
۲. **مبارک قدم بہو یا بیوی کا گھر میں آنا نیز بیٹی پیدا ہونا.**

مرے گھر میں آئی جو وہ لچھمی
یہ ویرانہ دولت سرا ہو گیا

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۱۳).

--- نارایَن کَرْنا محاورہ.
(ہندو) **کھانا شروع کرنا ، بسم اللہ کرنا (کھانا شروع کرنے یا کھانے کی اجازت دینے کے موقع پر مستعمل)** (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

--- وان صف.
(ہندو) **صاحبِ دولت ، دولت مند.** وہ لچھمی وان ، سنتان دان ، مرجا دا رکھنے والا بڑا ستوگنی ... تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶). [لچھمی + وان ، لاحقۂ صفت].

لَچْھمِین (فت ل ، سک چھ ، ی مع) امث.
(ہنود) **وہ دنیا جو عروس کی شکل میں دریا سے ظاہر ہوئی اور تمام عالم کے لیے سرمایۂ عشرت مہیا ہو گیا** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۷). [لچھمی (رک) + ن ، لاحقۂ نسبت].

لَچّھَن (فت ل ، شد چھ بفت) امذ.
۱. **آثار ، نشان ، علامت ، شناخت جس سے کسی شخص کے حالات یا انجام کا اندازہ ہوسکے بیشتر جمع کے طور پر مستعمل.** اتنے لچھن اور نشان فراست کے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷۶).

بگڑی ہے اس طرح وہ پُرفن
سارے ہیں خرابیوں کے لچھن

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت، ۴). ناک کے نیچے یہ قدرتی لچھن ہے یہ اورگواہی دے رہا ہے کہ یہ وہی ہے.(۱۹۰۵ ، حور عین، ۲: ۱۳۶). ہندوستان کی سب بولیوں میں کوئی ایک لچھن ایسا پایا جاتا تھا جس پر ان میں سے ہر ایک کو پرا کرت کہا گیا. (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۶). ۲. **علامت ، نشانی ، چال ڈھال ، طور طریق ، عادت ، خصلت ، اعمال ، کرنی ، کرتوت (عموماً بُرے معنوں میں مستعمل).**

تری لچھن بری لچھن کہ نا کر منج سیتیں بات
پٹوں سیتیں پٹوں سیتیں پیالا منج پلائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۵). ماں باپ بہن بھائی انھوں پھر سمجھایا کرتے کہ بیٹا ! تیری جورو کے لچھن بہت برے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۱۸). نوجوان لڑکے اکثر اسی مکتب سے خرابی کے لچھن سیکھتے ... ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۴). خدا خیر کرے اس کے لچھن تو اچھے نہیں معلوم ہوتے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۵۸). واقعی امرا کے بھی لچھن ہوتے ہیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۷۷). ۳. **برتاؤ ، سلوک ، رویہ ، طرز ، سبھاؤ** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۴. **گُن ، وصف ، خوبی ، اچھائی ، صفت ، بڑائی.**

دونی کے اُٹھ گئے تھے اُن سے لچھن
وہ اس میں تھا یہ اوس میں جوں دو درپن

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۳). تب سبھوں کو اس نے برہ بیوگ کے لچھن بتلائے.(۱۸۰۱ ، مادھونل اورکام کندلا ، ۵۳). یہ گُن اور یہ لچھن خالی جانے والے تھوڑے ہی ہیں. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب، ۴). ۵. **رنگ روپ ، رونق ، حسن.**

کیتی ہوں چک کسوٹی رنگ و روپ جو پر کھنے
پیو سور سا جھلکتا بتیس لچھن میں جم جم

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ثانی ، ک ، ۱۳۳). ۶. **اقبال.**

جو اسباب صدقے کے کیجے بہم
تو لچھن بڑھیں رام جی کی قسم

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۱۴). ۷. **عیب ، کلنک ، اوگن ، بدنامی نیز لچھن** (فرہنگ آصفیہ). [پ : लक्षणं].

--- بُھول جانا محاورہ.
درست ہو جانا ، بُری حرکتوں سے باز آنا. خلیل خاں کو ایسا سیدھا نوک دم کر دے گی کہ خلیل خاں اپنے لچھن بھول جائیں. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۴۴).

--- پَکَڑْنا محاورہ.
بُری عادتیں سیکھنا ، بدوضع طریقہ اختیار کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- جَھڑ جانا/جَھڑْنا محاورہ.
۱. **پہلے کی رونق ، اقبال مندی یا رنگ روپ نہ رہنا ، حسن و دولت وغیرہ کا زوال پذیر ہونا ؛ شامت آنا.**

چہرہ اُتر رہا ہے نقشے بگڑ گئے ہیں
کچھ ان دنوں تو تیرے لچھن سے جھڑ گئے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۵۱).

گرتی ہے رُوے صاف سے افشاں
روز لچھن تمہارے جھڑتے ہیں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۶).

---سُدھَرنا محاورہ۔
بُری عادتیں ختم ہونا ، اعمال درست ہونا ، راہِ راست پر لگ جانا. کاش تیرے منہ کی بات راستہ آئے اور اس کے لچھن سدھر جائیں۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۰)۔

---سے جھڑ پڑنا محاورہ۔
بے رونق ہو جانا ، ترو تازگی جاتی رہنا ؛ توقیر گھٹ جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---سے جھڑ جانا/جھڑنا محاورہ۔
رک : لچھن جھڑ جانا ، بے رونق ہو جانا.

پھولوں کے ان دنوں میں لچھن سے جھڑ رہے ہیں
شاید کہ اس پری کے دامن سے جھڑ رہے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۱)۔

کہاؤ اچھا نہیں منہ پر رونق
تیرے لچھن سے جھڑ گئے ہیں کیوں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۶۸)۔

---سیکھنا محاورہ۔
بری عادتیں سیکھنا ، بری وضع یا طریقہ اختیار کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

لَچّھہ (فت ل ، شد چھ بفت) امذ.
۱. **رک : لچھا.**

اگر پُرپیچ و تاب اوس زلف کے سودے میں کھاوے دل
ہر یک دم آہ کا لَچّھہ سیہ مختول بن جاوے

(۱۷۴۲ ، دیوان قاسم ، ۱۶۸)۔ ہمراہ لچھہ ہائے پیاز کے بگھار دیوے۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۶۳)۔ ۲. **متواتر ضرب جو ایک ہی تلوار سے لگائیں** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات)۔ [لچھا (رک) کا ایک املا]۔

---اَنی (---فت ا) امذ.
(شمشیر بازی) **انی مار کے اپنے چہرے کی باڑہ (نوک) حریف کے بائیں طرف اور قبضہ داہنی طرف لے جا کے اپنا داہنا ہاتھ اس کی داہنی طرف اور بایاں ہاتھ اس کے بائیں طرف لے جا کے پھر دونوں ہاتھوں کو بطور جھکائی کے دکھا کے اپنے داہنے کو بائیں گردش سے اپنے داہنے شانہ پر لا کر انی مارنا** (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷)۔ [لچھہ + انی (رک)]۔

---باہَرہ (---فت ہ ، ر) امذ.
(شمشیر بازی) **باہرہ طمانچہ بائیں کمر مار کے ہاتھ اپنی طرف گھسیٹ کے باہرہ مارنا** (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷)۔ [لچھہ + باہر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---سَر کا امذ.
(شمشیر بازی) **اپنے دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے زمین پر ٹیک کے پھر وہاں سے ہاتھ اٹھا کے انی مارنا اور اپنے چہرے کی باڑ حریف کے منہ کے قریب دکھا کے سر مارنا** (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷)۔

---کَمَر بائیں (---فت ک ، م ، ی مج) امذ.
(شمشیر بازی) **اپنے داہنے ہاتھ کو مع چھری حریف کے بائیں طرف الٹی گردش دے کے بائیں کمر مارنا** (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷)۔ [لچھہ + کمر (رک) + بائیں (رک)]۔

لَچھی (۱) (فت ل) امث.
(خراطی) **کھراد پر ابتدائی اور موٹی چھلائی کرنے کا لمبے پھل کا اوزار ، نہا** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۵)۔ [مقامی]۔

لَچھی (۲) (فت ل) امث.
خون اور پانی ملنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : लसिका]

لَچّھی (۱) (فت ل ، شد چھ) امث.
۱. **رک : لچھا معنی نمبر ۱ ، سُوت ، تار وغیرہ کی لپٹی ہوئی تھئی ، چھوٹی انٹی۔**

میاں صاحب یہ اچھا قافیہ تھا ڈھونڈ کر باندھا
کمر ہے یار کی یا بل پڑا ریشم کی لچھی کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۶۰)۔ خالہ بی سردیوں کی لمبی راتوں میں ریشم کی لچھیاں لیے خوبصورت پھول بنایا کرتیں۔ (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۲۱۰)۔ ۲. **گول کٹی ہوئی پیاز.** ایک چھٹانک گھی میں پیاز کی لچھی کتر کر ہلکی بریاں کر کے رکھ دیں۔ (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۳۷)۔ ۳. **ہاتھ ، کان وغیرہ کا ایک قسم کا زیور.** پانوں میں پائے زیب ، لچھی ، چوڑیاں اور پور پور چھلّے چٹکیاں. (۱۸۶۹ ، زینت العروس ، ۵۹)۔ ۴. **لڑی ؛ (مجازاً) کسی کام یا بات وغیرہ کا تابڑ توڑ اور متواتر سلسلہ۔**

ہاتھ سے اپنے مرے اشک کیے پاک اس نے
لچھیاں موتیوں کی ہو گئے آنسو میرے

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۱۶۲)۔ [لچھا (رک) کی تصغیر]۔

لَچّھی (۲) (فت ل ، شد چھ) امث.
پنجابی لوک گیتوں کی ایک صنف ، پنجابی زبان کا ایک گانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [پن]۔

لَچّھے (فت ل ، شد چھ) امذ.
لچھا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. اس تنگ گلی میں ... دھاگے کے الجھے ہوئے لچھے پڑے رہتے تھے۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۸)۔

---دار صف.
۱. **باریک تاروں کے گچھے یا لڑیوں کی شکل کا.** پیاز کو چاہیے مُسلّم رکھیں ، خواہ لچھے دار کاٹ لیں۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷)۔ سڑک پر کانٹوں والی لچھے دار تاریں بچھا کر آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ (۱۹۹۳ ، افکار، کراچی ، مارچ ، ۵۳)۔ ۲. **حلقے یا پرت والا نیز گھنگریالا.** پائجامہ گل بدن کا لچھے دار پہنے۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۴ : ۳۰۳)۔ اس کے لچھے دار سیاہ بال تھے اور براؤن آنکھیں تھیں۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۴۴)۔ ۳. **مسلسل ، لگاتار ، علی الاتصال ، پے در پے ، تابڑ توڑ ، متواتر (عموماً گالی).** اس کے ساتھ ہی

وہ لچھے دار گالیاں دیں کہ بی اناں میں کیا کہوں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۴۰). انوری کے اس غیظ کا اختتام ایک لچھے دار گالی پر ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، جون ، ۲۳۵). ۴. (أ) **جس میں بات سے بات نکلے ، پیچیدہ ، لپٹواں ، پیچ در پیچ ؛ مزیدار یا بناوٹی (عموماً گفتگو وغیرہ کے لیے مستعمل)**. لچھے دار تقریر کیا معنی ، ابھی میں کل ہی تو فکر کرتا ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷۱) وہ لچھے دار فقرے ... وہ آنکھ کا لحاظ اب کہاں. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۱۷). وہ دل موہ لینے والی لچھے دار باتیں کرتے رہیں گے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۳۴۴) (اأ) **(موسیقی) جس میں گٹکری نکلے ، شعبے والی (تان)**. جب وہ گاتی لچھے دار تان اوڑاتی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۲۱۳). ۵. **(کنایۃ) خوبصورت ؛ خوش رنگ ، سنہرے رنگ کی**. کلپے کو سالی بمبئی نے ایسی لچھے دار سوٹریں دیکھی ہوں گی ... جیسے کسی نے ریشم کا تھان کھول کر سڑک پر بچھا دیا ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰۷). [لچھے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دار آواز اسث.
مسلسل آواز جو کہیں رُکے نہیں ، گٹکری ، تان (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لچھے دار + آواز (رک)].

ـــ دینا محاورہ.
(باتوں کو) **اُلجھانا ، پیچیدہ بنانا ، بات سے بات نکال کر اُلجھانا ، لفاظی کرنا**. وہ باتوں کو اور بھی لچھے دیتے مگر میں نے کہا خیر جانے دیجیے دیکھوں میں آپ کی کتابیں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۶۰).

ـــ کی چوٹوں کا طَمانْچَہ امذ.
(شمشیر بازی) **ایک داؤ یعنی اپنے داہنے ہاتھ کو اونچا کر کے دو بار اپنی چھری کو داہنی گردش دے کے حریف کے طمانچہ مارنا** (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷).

لَچْھِیانا (فت ل ، سک نیز کس چھ) ف م.
۱. **دھاگے ، ڈور وغیرہ کا لپیٹنا ، ریل یا چرخی پر لپیٹنا ، لچھا بنانا**. بائیں ہاتھ ... میں دو کمانیں زہ کی ہوئی اور دو زہ زیادہ لچھیائی ہوئی ، کندھے پر آویزاں رہیں کہ کمان کی ایک زہ بگڑ جائے تو اپاہج نہ رہ جائے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۱۵). ۲. (جلا کاری) **برتن کے منجھنے کو پوتھ (باریک مصنوعی موتیوں کی لڑ) سے رگڑنا** (ا پ و ، ۳ : ۵۱). [لچھی (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَحاظ (فت ل) امذ.
وہ گوشۂ چشم جو کنپٹی کی طرف ہو ، دنبالۂ چشم ، آنکھ کا کویہ (کنپٹی کی طرف) آنکھ کا بیرونی کویہ (مخزن الجواہر ، ۷۳۶).
[ع : (ل ح ظ)].

لِحاظ (کس مع ل) امذ.
۱. (**کوئی بات یا امر) نگاہ میں رکھنے کا عمل ، خیال ، دھیان ، توجہ**.

جاتا رہے گا ایک ہی ساغر میں سب لحاظ
پینے دو نشا ہونے دو رہتا ہے کب لحاظ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹). موقع پایا اور وکیل بھیجا کہ میری پہلی خدمتوں پر لحاظ ہو اور قصور معاف ہو. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۳۸). ذاتی طور پر مجھے آپ کے خیال سے اِتّفاق ہے مگر یہ باتیں بھی قابلِ لحاظ ہیں. (۱۹۰۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۶۰۲). ۲. **پاسداری ، رعایت ، مروت ؛ پاسِ ادب ، حفظِ مراتب**.

جس وقت نام لیجیے پڑھیے درود بھی
پیرِ مغاں کا چاہیے کچھ تو ادب لحاظ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹).

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۰).

ہے نہیں دشمن تو آخر کون ہے
آپ کو پھر اور کس کا ہے لحاظ
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۵۸). مُزّمّل اب بھی جلوت و خلوت میں ان سے لحاظ برتتا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۹). ۳. **شرم ، حیا ، غیرت ، حمیّت**.

جو سخن بے جا کہے حسرت رکھو اس کو معاف
چھٹ گیا وحشت کے مارے اس دوانے کا لحاظ
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۵).

خلوت میں ہم ہیں تم ہو کوئی دوسرا نہیں
بے وجہ منھ چھپاتے ہو یہ بے سبب لحاظ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹).

اچھا ہے کیجے پہلی ملاقات کا لحاظ
اک رات کی یہ شرم ہے اک رات کا لحاظ
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۲۷).

آئینے سے ان کو شرم آنے لگی
وہ انوکھے ہیں انوکھا ہے لحاظ
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۵۸). ۴ (أ) (کسی سے) **پردہ ، حجاب ، شرم**.

چھپ گیا مہتاب اور کرنے لگا مہر و لحاظ
بے حجابی ہے بسرِ رو اور رو بہ رو لحاظ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۳۱). گل رنگ نے دروازے پر آ کر کہا صاحب آؤ تم سے پردہ کیا ہے ، فقط آنکھ کا لحاظ تھا وہ اٹھ گیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۱). لحاظ ... کے معنی شرم اور جھجھک کے ہیں اور ان معنوں میں یہ خالص اُردو کا لفظ ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۷۴). (اأ) **جھجک (دل کی بات کہنے میں) ، رکاوٹ ، تکلف وغیرہ (کسی کام کے کرنے میں)**.

ہے یہ لحاظ اگر کوئی عریاں نہ دیکھ لے
میں پردے چھوڑ دیتا ہوں تم بے حجاب ہو
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۶).

لحاظ ہو تو کنول کب دلوں کے کھلتے ہیں
بس اس طرح سے ملو جیسے دوست ملتے ہیں
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزار رشید ، ۷۶). ۵. **حیثیت ،**

اعتبار (اکثر ے کے ساتھ). ان لحاظوں سے یہ بادشاہ ... «مشرق بان» کہلاتے ہیں. (۱۸۳۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۲ : ۵۵). اس لحاظ میں یہ اثر الکٹریسٹی یعنی برق سے علیحدہ ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۱۱۰). شاہ شجاع نے آزادی تجارت کے لحاظ سے اُٹھا دی . (۱۹۱۴ ، شبلی ؛ حیاتِ حافظ ، ۵). ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو عشق ایک دیوانہ پن ہی تو ہے . (۱۹۸۸ ، غالب؛ آشفتہ نوا ، ۳۸) . ۹. **نگاہ کرنا ، دیکھنا ، توجہ ، غور و فکر** . لحاظ فرماتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دہنی اور بائیں. (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۷). اس شعر کی بلاغت پر لحاظ کرو . (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۹۹). [ع : (ل ح ظ)].

---اُٹھانا محاورہ.
بے حیا بن جانا ، شرم و حجاب ترک کر دینا.

ظفر پلا دے اسے بھر کے ساغرِ مے ناب
اگر اُٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۹). شریفوں میں یہ دستور نہیں ہے کہ اولاد بڑی ہو جائے تو ماں باپ کا ادب و لحاظ اٹھا دے . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۵۱).

کہتے ہیں تیرے دیدے سے بس بس خدا بچائے
کم بخت سب اُٹھا دیا تُو نے مرا لحاظ

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۶۱).

---اُٹھنا محاورہ.
لحاظ اُٹھانا (رک) کا لازم ، شرم و حجاب ترک ہونا.

وہ بیٹھتے تھے اوٹ میں جب تک حجاب تھا
پردہ جو اب اوٹھا تو یہ سمجھو اوٹھا لحاظ

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۰۶). صاحب آؤ تم سے پردہ کیا ہے فقط آنکھ کا لحاظ تھا وہ اُٹھ گیا. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۱).

---آنا محاورہ.
۱. **احساسِ مروّت ہونا ، مروّت کا خیال آنا ، ترحم کی نظر ہونا ، نظر کرم ہونا.**

پاسِ ناموس ہمیں کیوں ہو جب اُن کو ہی نہیں
جس نظر سے کہ لحاظ آتے تھا اب وہ ہی نہیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۴).

کچھ ہمارا نہیں کرتے کبھی اغیار لحاظ
پر تمہارا ہمیں آ جاتا ہے ہر بار لحاظ

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۷۰). ۲. **شرم آنا ، حجاب محسوس ہونا.** مجکو تو اس سے بات کرتے ہوئے بھی لحاظ آتا ہے (۱۸۹۹، رویائے صادقہ ، ۵۸) . گاؤں والوں سے بھی مانگتے ہوئے لحاظ آتا تھا. (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۲۹) . عورتیں چاہے بے پردہ ہوں پھر بھی مردوں سے لحاظ آتا ہے . (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۷۴).

---توڑنا محاورہ.
رک : **لحاظ اُٹھانا ، بےحجاب ہو جانا ، جھجک مٹانا ، حجاب ترک کرنا.**

جام توڑے سے نہ مانوں گا تجھے زورآور
توڑنا یار کا اے چرخِ ستمگار لحاظ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۶).

ہم نے کہیں بھی ایسا نہ دیکھا سُنا لحاظ
اب تو لحاظ توڑ بھی دو تا کجا لحاظ

(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۱۴۴).

میرا نہیں قصور تمہارا قصور ہے
توڑا ہے تم نے توڑ کے بندِ قبا لحاظ

(۱۸۸۹ ، رونقِ سخن ، ۱۰۶).

---ٹُوٹنا محاورہ.
لحاظ توڑنا (رک) کا لازم ، شرم دُور ہونا ، جھجک ختم ہونا.

اے داغ میکدے میں گئے ہیں جنابِ شیخ
ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۱).

شکر ہے اس کم‌سخن کا مہر سے
مدّتوں میں آج ٹوٹا ہے لحاظ

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارابن پرشاد ورما ، ۵۸).

---جانا محاورہ.
رک : **لحاظ ٹوٹنا ، شرم و حجاب اُٹھنا.**

جاتا رہے گا ایک ہی ساغر میں سب لحاظ
پینے دو نشا ہونے دو رہتا ہے کب لحاظ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹).

---داری امث.
پاسداری ، مروّت ، لحاظ خیال. کبھی کبھی تو اس کی لحاظ داری سے ، اس کے بہت قریب ہوکر ، ان کو یہ محسوس ہوتا تھا . (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۹). [لحاظ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَکھنا محاورہ.
۱. **دھیان رکھنا ، خیال کرنا ، توجہ دینا.**

دُکھے دل اُس ستمگر کا نہ اے دل
لحاظ اِس کا دمِ فریاد رکھنا

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۳۵). اگر ہم اپنے ہم وطن کو اپنے مفاد اور تمتع کی خاطر استعمال کریں اور اس بات کا قطعاً لحاظ نہ رکھیں کہ ہمارے انفرادی عمل کا اثر ہمارے ہم‌وطنوں کی زندگی پر کیا پڑ رہا ہے تو معاشرے میں انتشار پیدا ہوگا.(۱۹۸۶، قرآن اور زندگی ، ۷۵). ۲. **مروّت سے پیش آنا ، پاس ادب کرنا.**

شرط ہے رکھنا لحاظ اتنے بھی مت ہو بےلحاظ
سانس مت بھر او دو گانا چپ ارے او بےلحاظ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۸). ۳. **نظر رکھنا ، نگاہ کرنا ، دیکھنا.** ہر وقت اپنے مزاج کے اوپر لحاظ رکھیے اور تامل فرمایئے او کسو کام میں شتابی اور جلدی نہ کیجیے.(۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۲۳). ۴. **شرم و حیا کرنا ، حجاب رکھنا ؛ پرہیز رکھنا ، احتیاط رکھنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ رہنا محاورہ.

۱. **پاس رہنا ، مروّت رہنا ، خیال رہنا.**

چیز و ناچیز کا آگہ کو رہتا ہے لحاظ
سارے عالم میں حقیقت تو وہی ساری ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۹). ۲. **شرم و حیا کا قائم رہنا.**

جاتا رہے گا ایک ہی ساغر میں سب لحاظ
پینے دو نشا ہونے دو رہتا ہے کب لحاظ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹).

ـــ طَلَب (ـــ فت ط ، ل) صف.

توجہ چاہنے والا ، **توجہ طلب ، غور طلب.** اگر ان مسترات و آلام کے ساتھ کسی جماعت کا تعلق خیال کیا جائے تو ایک اور حالت لحاظ طلب پیدا ہوتی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۹۳). [لحاظ + طلب (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.

۱. **پاس کرنا ، مروّت سے پیش آنا.**

ایک ہوے یہ کبھی دوں نہ دل و جاں دونوں
کیوں کرے مول چکانے میں خریدار لحاظ

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۹۳). باتوں سے نہ لطف اُٹھانے لگو ، کہ اس سے پیمبر کو ایذا ہوتی ہے ، پیمبر تمہارا لحاظ کرتے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۸). میں تو پھر بھی تمہارا لحاظ کر رہا ہوں. (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۶۵). ۲. **خیال رکھنا ، دھیان رہنا.** اگر تو آخرت کو لحاظ کرے ... تو حِرص دنیائے فانی کی تجھ کو نہ رہے گی. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۶). وہ دعویٰ تقسیم کر سکتا ہے اِس امر پر لحاظ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۱۰). سب سے زیادہ اس کا لحاظ کرو اور سمجھو کہ دنیا کی کسی حالت کو قرار نہیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۶). ۳. **شرم کرنا ، حیا کرنا.** جہاں آرا جو پہلے ہی دل افروز کے آنے سے شرما گئی تھی ، لطیفہ کی یہ باتیں سُن کر اور بھی لحاظ کرنے لگی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۷۶). ۴. **پردہ کرنا ، حجاب کرنا ، منْہ چھپانا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۵. **دیکھنا ، نگاہ کرنا ، غور کرنا ، توجہ کرنا.** جس قول و فعل میں کہ تو تامّل کر کے نظر سے لحاظ کرے ... تو امانت و خیانت اون میں شریک ہیں. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۰۳). مختصر یہ ہے کہ مخلوقاتِ خداوندی پر لحاظ کرنے سے عالمِ مادی اور غیر مادی کا فرق دریافت میں آ جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۵). ۶. **بچنا ، اجتناب کرنا ، پرہیز کرنا.**

چاہیے تجھ سے رہیں بندہ و آزاد ملول
چاہیے تجھ سے کریں کافر و دیندار لحاظ

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۹۳).

ـــ کے قابِل صف.

توجّہ دینے کے لائق ، **قابلِ خیال** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ کھو دینا / کھونا محاورہ.

مُروّت و ادب قائم نہ رہنے دینا ، شرم ، ادب ، پاس وغیرہ کا قائم نہ رہنے دینا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

ـــ میں رَکْھنا محاورہ.

قابو میں رکھنا ، روکنا. وہاں سے نکلنے کے بعد اپنی زبان کو لحاظ میں رکّھا ہو گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷).

ـــ والا صف.

شرم و حیا والا ، بامروّت (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

لِحاف (کس مع ل) امذ.

۱. **اوڑھ کر سونے کی لمبی چوڑی رضائی جس میں زیادہ مقدار میں روئی بھری گئی ہو.**

جسے عشق کی آگ جالی اہے
لحاف اس ککن بُھیں نہالی اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۹).

ڈگڈگا کر اگر کوئی پیوے
تا نہ اوڑھے لحاف کب جیوے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۵) . لحاف اور توشک ... میں روئی بھرنا دھنیوں کا کام ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۷۰). لحاف کے اندر مُونھ ڈھانک کر سونا طب کی رُو سے منع ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۰۵). چاندنی بیگم لحاف کے ڈھیر پر سُن سی بیٹھی رہیں. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۵۹). ۲. **(مجازاً) غلاف (انگ : Cacoon) .** غوغاء ... ایک ریشمین بستہ اپنے لیے تیّار کر کے جسے لحاف (کیکون) کہتے ہیں ... غافل ہو جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۱۰). ۳. **وہ دوا جو کسی دھات کے اوپر رکھی جائے ، وہ دوا جو کُشتہ کرنے کے وقت کسی دوا کے اوپر رکھی جائے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع : (ل ح ف)].

ـــ کَرْنا محاورہ.

لپیٹنا ، پردے میں چھپانا.

اگر ہے ذوق تمہیں پردہ پوشیِ عالم
پلک کوں موند کے آنکھوں پہ تم لحاف کرو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۰).

لِحافْچَہ (کس مع ل ، سک ف ، فت چ) امذ.

چھوٹا لحاف . ایک لحافچہ دو لڑکوں کو ... جن کے پاس بستر نہیں تھا دے دیا. (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ سیاحت ، حسن نظامی ، ۳ : ۳۵۱). [لحاف (رک) + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

لِحام (کس ل) امذ.

ٹانکا ؛ (طب) دو ہڈیوں کا باہمی جوڑ جس میں حرکت نہ ہو سکے ، ارتفاق (انگ : Symphysis). لحام اس کو کہتے ہیں جس میں حرکتِ ظاہری مثل اس کے نہ ہو جیسے کاسۂ سر. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۲). [ع : (ل ح م)].

ـــِ ذَقَنی کس صف (ـــ فت ذ ، ق) امذ.

(طب) نچلے جبڑے کے دونوں حصّوں کا مقامِ اتصال جو ٹھوڑی میں واقع ہے (مخزن الجواہر ، ۷۳۶) . [لحام + ذقن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔عانی کس صف ؛ امذ.
(طب) **پیڑو کی دونوں ہڈیوں (دائیں اور بائیں) کے آپس میں ملنے کا مقامِ اتصال** (مخزن الجواہر ، ۷۳۶). [لحام + عانہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِحاء (کس ل) امذ.
لکڑی یا درخت کی چھال (انگ: Phloem). لحاء باریک دیوار والے لمبے خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۱۱). رگیں ، خشبہ ... اور لحاء پر مشتمل ہوتی ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۸۹). [ع : (ل ح ی)].

۔۔۔نُما (۔۔۔ضم ن) صف.
چھال جیسا ، چھال کی شکل کا. خلیات ٹریکیڑوں کی طرح ہوتے ہیں جن کے گرد لحاء نما بافت ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۸۲). [لحاء + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

لِحائی (کس ل) صف.
لحاء (رک) سے منسوب ، چھال کا. جڑ میں کئی خشبی اور لحائی ڈورے ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۱). [لحا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔حُزْمَہ (۔۔۔ضم ح ، سک ز ، فت م) امذ.
(نباتیات) **چھال کے ریشوں کا لچھا یا پشتارہ (انگ: Phloem Bondle).** خشبی اور لحائی حُزمے متبادل طور پر ترتیب دیے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱۶). [لحائی + حزمہ].

لَحْد (فت ل ، سک نیز فت ح) امث.
۱. **قبر کا وہ حصّہ جس میں مردہ رکھا جاتا ہے ، صندوق ، بغلی قبر ، مزار.**

تمام ترک تاج کیاں کیتے ہیں
تن اپنا لحد کے میانے دیتے ہیں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۱).

دیکھنا اُس کے ذرا توسنِ چالاک کے طور
پھرتا ہے خاکِ لحد پر مری وہ خاک کے طور

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۹). مغرب کی طرف مُردے کے رکھنے کے واسطے ایک لحد بنی ہوئی تھی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۷۲). معشوقہ سمجھ کر طرح دیتا ہوں ، ورنہ اب تک آغوشِ لحد میں سُلا دیتا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹۲).

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے!
سبزۂ نو رستہ اس گھر کی نگہبانی کرے!

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۶۶). نغمی رونے لگا ، میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا ، لحد تیار تھی. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۲۶). ۲. **وہ کم گہرا گڑھا جو گھر وغیرہ میں مُردے کو نہلانے کے لیے کھودا جائے.** لحد کھدوائی گئی ، نہلانے کے تختے کو لوبان یا اگر کی دھونی دی گئی. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۷). [ع : (ل ح د)].

۔۔۔بَیٹھنا محاورہ.
قبر بیٹھنا ، قبر کا دھنس جانا.

تو بھی اے ابر اٹھانے گا برس کر صدمہ
لحدِ عاشقِ بیکس جو کہیں بیٹھ گئی

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).

۔۔۔جَھنکانا محاورہ.
مرنے کے قریب پہنچا دینا.

غمِ فراق جو ہر دم لحد جھنکاتا ہے
یہ رفتہ رفتہ مجھے خاک میں ملا دے گا

(۱۸۶۶ ، یزبر ، د ، ۱۷).

۔۔۔سے اُٹھنا محاورہ.
(عقیدۂ اسلام کے مطابق) **قیامت کے روز مُردے کا زندہ ہو کر قبر سے اٹھنا.**

آتش لحد سے اُٹھوں گا کہتا یہ روزِ حشر
مشتاق ہوں میں یار کے حُسن و جمال کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۶).

۔۔۔میں اُتارْنا محاورہ.
مُردے کو دفن کرنے کے لیے قبر میں اُتارنا ، دفنانے کے لیے قبر کے اندر لے جانا. صاحبزادوں ... نے مولانا کے رفقاء کے ہمراہ انہیں لحد میں اتارا. (۱۹۹۴ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ مارچ ، ۱۱).

۔۔۔میں پانْو لَٹکانا محاورہ.
قبر میں پانو لٹکانا جو زیادہ مستعمل ہے ، مرنے کے قریب ہونا.

لحد میں پاؤں تو لٹکائے بیٹھے ہو اے بحر
چلے ہو میکدے چھوڑو بھی یہ چلن اب تو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹).

۔۔۔میں تِین دِن بھاری کہاوت.
رک : **قبر میں تین دن بھاری ، قبر میں تین دن تک حساب کتاب ہوتا رہتا ہے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَحَدی (فت ل ، ح) صف.
۱. **لحد (رک) سے منسوب ، قبر کا.**

کیا فکر عذابِ لحدی مردہ دلوں کو
ہے اور ہی جھگڑا ترے مفتونِ بقا کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۳). ۲. **صندوق نما قبر ، وہ قبر جو بغلی نہ ہو.** ابوطلحہ آئے ، اور ان ہی نے مدینہ کے رواج کے مطابق قبر کھودی جو لحدی تھی ، یعنی بغلی نہ تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۸۴). [لحد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَحْظ (فت مع ل ، سک ح) امث.
کنکھیوں سے دیکھنا ، اَدھ کُھلی آنکھوں سے دیکھنا ، گوشۂ چشم سے دیکھنا (پلیٹس). [ع : (ل ح ظ)].

لَحْظَہ (فت مع ل ، سک ح ، فت ظ) امذ ؛ م ف.
کن انکھیوں سے دیکھنے کا وقفہ ؛ مراد : آنِ واحد ، دم کے دم.

ہوئے تین دن ، تھا جو میں تاب میں
نہیں دیکھیا یک لحظہ کچھ خواب میں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۷۸۵).

لحظه یک گزرا و لیکن کچھ اثر
نیں دسیا کشتی کا پانی کا اوپر

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیه ، ۳۶). انسان کو چاہیے که ایک لحظه معانی بلند کی فکر سے غافل نه ہو. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمه) ، ۳۹). جسمِ انسانی تو ہر لحظه اور ہر آن بکھر رہا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۹۰).

ہر لحظه ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرہان

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۵۷). زندگی ہر لحظه نیا طور نئی برقِ تجلّی ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵۱). [ع : (ل ح ظ)].

---(بَه) لَحْظَه م ف.
دمبدم ، ہر دم.

کبھو لطف سے نه سخن کیا ، کبھو بات کہه نه لگا لیا
یہی لحظه لحظه خطاب ہے وہی لمحه لمحه عتاب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸).

وہ لحظه لحظه تفقد وہ دم بدم الطاف
رضائے خاطرِ یارانِ جاں فشاں کے لیے

(۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۱۴۸).

لحظه به لحظه ، دمبدم ، جلوہ به جلوہ آئے جا
تشنهٔ حسنِ ذات ہوں تشنه لبی بڑھائے جا

(۱۹۳۴ ، شعلهٔ طور ، ۱۲). اپنا . . . ابھی تک خاموش تھی ، جرمنوں کی آواز لحظه به لحظه بلند ہوتی جا رہی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۲۵). [لحظه + به (حرف جار) + لحظه (رک)].

---بَھر م ف.
دم بھر ، ایک پل ، تھوڑی دیر.

جل اُٹھے شمع کی مانند قصه خواں کی زباں
ہمارا قصّهٔ پُرسوز لحظه بھر تو کہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱).

لَحْم (فت مع ل ، سک ح) امذ.
گوشت.

بہشت کے سو یاقوت سوں بازواں
لحم مشک جنت جو خونی رواں

(۱۶۹۹ ، نورنامه ، شاہ عنایت ، ۳۴).

جلد دی لحم کی تصوین کوتا غاذیه سے
ایک پردہ میں قوا اخذ کریں اپنا حق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۹).

دے گا لحم و شحم و جلد و عظم و مغز
تا که بن جاویں گے سب اجسام نغز

(۱۸۳۶ ، آثار محشر ، ۲۵).

لحم ان کا مرا لحم ہے خون ان کا مرا خون
اک دم جو نه دیکھو ہو مرا حال دگرگوں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۷ : ۳۲). ابتدا ہی میں لحمِ خنزیر کے مسئلے کو نه چھیڑتا . (۱۹۰۶ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۷۴) . نئی نئی شکل میں حجم اور وزن اور لحم اور شحم کی حد بندی سے اُکتا کر ... آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۴۸). [ع].

---اُلزّائد (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد ز ، کس ء) امذ.
(طب) **بدگوشت ، زائد گوشت.** امراض النسا (گائنی کالوجی) کے ضمن میں احکام طمث ... لحم الزائد وغیرہ ... پر نہایت قابل قدر فنی ذخیرہ موجود ہے. (۱۹۵۴ ، طبّ العرب (ترجمه) ، ۳۰۶). [لحم + رک : ال (ا) + زائد (رک)].

---پارَه (---فت ر) امذ.
گوشت کا سلسله وار حصّه ، گوشت کا ٹکڑا ، گوشت. یه جھلیاں منظّم فاصلوں پر ریشک کو سلسله وار حصّوں میں جنکو لحم پارے کہتے ہیں پھر منقسم کرتی ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۳۰). [لحم + پارہ (رک)].

---ریشَک (---ی مع ، فت ش) امذ.
(حیوانیات) **گوشت کے چھوٹے چھوٹے ریشے** (انگ : **Sarco Lyles**). بعض دوسرے ریشوں کے اندر ریشکوں کے لحمی عناصر یا لحم ریشک رنگ قبول کر لیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۲۴). [لحم + ریشه (بحذف ہ) + ک ، لاحقهٔ تصغیر].

---زائِد کس اضا (---کس ء) امذ.
(طب) رک : **لحم الزائد ، زائد گوشت** (مخزن الجواہر ، ۷۳۶). [لحم + زائد (رک)].

---کَشِید (---فت ک ، ی مع) امذ.
(حیاتیات) **گوشت سے نکالا ہوا مادہ ، یخنی ، ماء اللحم** (انگ : **Meat Entract**). اہم اجزا حسبِ ذیل ہیں ، پانی ، پیپٹون ، لحم کشید ، لہن کشید ، جلاطین یا آگرہ. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۱۰). [لحم + ف : کشید ، کشیدن ـ کھینچنا].

---مایَه (---فت ی) امذ.
(حیوانیات) **بین رخنکی مادہ جو ریشکوں کے درمیان ہوتا ہے** (انگ : **Sarcoplasm**). لحمی عناصر یا لحم ریشک رنگ قبول کر لیتے ہیں ، لیکن لحم مایه (سارکو پلازم) بیرنگ رہ جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۲۴). [لحم + مایه (رک)].

---نِچوڑ (---کس مع ن ، و مع) امذ.
رک : **لحم کشید.** اس قسم کے واسطوں میں عموماً لحم کشید ، لہن کشید ، مختلف پیپٹون ، لحم نچوڑ ، خوناب ، کیسین آب پاشید وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۱۴). [لحم + نچوڑ (نچوڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

لَحْمات (فت مع ل ، سک ح) امذ ، ج.
طب) **زیادہ نالمائی وزن والے نائٹروجنی مادے ، ماس ، پروٹین** (ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۲). [لحم (رک) + ات ، لاحقهٔ جمع].

لَحْمَکَ لَحْمی (فت مع ل ، سک ح ، ضم مع م ، فت ک ، فت مع ل ، سک ح) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) **ترا گوشت گویا میرا گوشت ہے** ،

آنحضرتؐ کی حدیث شریف کا اقتباس جس میں حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ہے کہ تیرا گوشت گویا میرا گوشت ہے اور تیرا خون گویا میرا خون الخ۔

بیچ میں ہو دونو کا نور یک صفیٰ
تو کیے لحمک لحمی اس مصطفیٰ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۷).

لحمک لحمی ہے اسی کی شان میں
دوستی اس کی نبیؐ کی جان میں

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰).

لحمک لحمی جس کی شان میں ہے
بھیج اوس جزو مصطفیٰ پہ سلام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۷).

ہے جس کو خطاب لحمکِ لحمی کا
ہے رفع کنندہ حشر کی گرمی کا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۳).

وہ مرتضیٰ کہ کہیں جس کو لحمک لحمی
زبانِ پاک و مبارک سے احمدِ مختار

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۷۵).

لَحْمَہ (فت مع ل ، سک ح ، فت م) امذ.
(طب) **گوشت کا ٹکڑا نیز نرم اور سُرخ اُبھار یا افزونی جو ملتحمہ پر عموماً اندرونی گوشۂ چشم میں پیدا ہو جاتی ہے ، ظفرہ کی ضد (جو سفید اور سخت ہوتا ہے)** (مخزن الجواہر ، ۷۳۶).
[لحم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَحْمی (فت مع ل ، سک ح) صف.
۱. (i) لحم (رک) **سے منسوب ، گوشت کا ، گوشت کے رنگ وغیرہ سے مشابہ ، پُرگوشت**. طبقۂ ملتحمہ بہ نسبت دیگر طبقاتِ چشم کے زیادہ لحمی (دموی) ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹). اہم لحمی حیوانات میں گائے ، بکری اور بھیڑ شمار ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۸). (ii) (نباتیات) **گودے دار ، گودا رکھنے والا (پھل ، درخت وغیرہ)**. سادہ پھلوں کی دو اقسام تمیز کی جاتی ہیں یعنی خشک اور لحمی یا رس دار . (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۲۶). ۲. **وہ یاقوت سرخ جس کا رنگ خون سے مشابہ ہو**. یاقوتِ سرخ کے سات رنگ اس طرح لکھے ہیں (۱) بہرمانی (۲) رمانی ... (۷) لحمی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۶۲). [لحم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَحْمِیّات (فت مع ل ، سک ح ، شد ی مع بفت) امذ ؛ ج.
رک : **لحمات ، پروٹین**. تیسرے نظریے کے تحت لحمیات ... پر حرارت کا عمل انسانی نشو و نما کے لیے مضر بتایا گیا ہے . (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، کراچی ، ۳ ، ۲ : ۴۲) . معدے میں لحمیات اور چربی بھی ہضم ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۱۵).
[لحمی (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

لَحْمِیَّت (فت مع ل ، سک ح ، شد ی مع بفت) امث.
گوشت ہونے کی کیفیت ، گوشت کی خصوصیات ، گوشت ہونا. پنڈلیوں اور ٹخنوں سے لحمیت دور ہو چکی تھی . (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۱). [لحمی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَحْمِین (فت مع ل ، سک ح ، ی مع) امذ.
رک : **لحمیات ، پروٹین**. عموماً ملکہ بننے والی شہد کی مکھی کی غذا میں لحمین (Protiens) کی بڑی مقدار شامل ہوتی ہے . (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۰). [لحم (رک) + ین ، لاحقۂ نسبت].

لَحْمِیَہ (فت مع ل ، سک ح ، شد ی مع بفت) امذ.
لحمیات (رک) **کا واحد جو زیادہ مستعمل ہے ، پروٹین**. دھان کی پیداوار ... میں کاربوہائیڈریٹ زیادہ ہوتا ہے اور لحمیہ روغن وغیرہ کی کمی ہوتی ہے . (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۲۸) .
[لحمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَحْن (فت مع ل ، سک ح) امذ.
۱. **سُریلی آواز ؛ خوش نوائی ، خوش گلوئی ، خوش آوازی**.

داوٗد کا بھی لحن فراموش ہو گیا
اے نَے بلا ہی درد ہے تیرے گلو کے بیچ

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹).

پڑھو اے حاضرو با لحنِ خوشتر
بروحِ مصطفیٰ سلطانِ اطہر

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۳۹۶).

نہیں میں رنگِ لباس ہرگل نہیں تلوّن سے کام بالکل
میں اس چمن میں ہوں لحنِ بلبل کہ ایک صورت ہزار میں ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۶).

پڑھتے ہیں نماز ایک ہی صف میں وہ خوش ایمان
دل کھچتے ہیں اِس لحن سے پڑھتے ہیں وہ قرآن

(۱۹۱۰ ، فروغِ ہستی ، ۵۷). سوزخواں تخت سے اُتر چکے تھے ، اُن کے لحن کی گونج ابھی لہو میں گردش کر رہی تھی . (۱۹۸۳ ، قیدی سانس لیتا ہے ، ۱۹۵) ۲. (موسیقی) **نغمہ آہنگ ، راگ ، سُر**. لحن کے معنی سُر کے ہیں ، کوئی چیز عالمِ تشبیہ میں سُر سے خالی نہیں ہے. (۱۹۳۰ ، گلشنِ ترنم ، ۳). شاعری کا بنیادی لحن عروض اور گرامر کی کتابوں سے نہیں شاعر کی زندگی سے پُھوٹا کرتا ہے .(۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۹۸). ۳. **اعراب یا بنیادی اُصول کی غلطی**. تصریح کیا ہے کتاب ضیا میں ساتھ نہ واجب ہونے جواب سلام کے بیچ کہنے ، سلام علیکم کے ساتھ جزم میم کے لفظ سلام میں اس لیے کہ یہ لحن ہے . (۱۸۳۲ ، کتاب معدن الجواہر ، ۶۹) . بولا عکرمہ ، کہا مصحف لکھے گئے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو بتلائے ، عثمان اُس میں دیکھے ، اُس کے چند حرفوں میں لحن ہے یعنی اعراب کی خطا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۸۰۸) . ۴. **ایک قسم کا معیوب قافیہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۵. (تجوید) **قرآن پاک کو تجوید کے خلاف پڑھنا** (علم التجوید ، ۵۵). [ع : (ل ح ن)].

ــــ جَلی کس صف (ــــ فت ج) امذ.
(تجوید) **قرآن پاک کو تجوید کے خلاف پڑھنے میں بڑی اور واضح غلطی مثلاً ایک حرف کو کسی دوسرے حرف یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا ، حرف کو گھٹا بڑھا دینا یا ساکن کو متحرک اور**

متحرّک کو ساکن کر دینا وغیرہ. لحنِ جلی حرام غلطی ہے ، خواہ معنی بگڑیں یا نہ بگڑیں.(۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۵۵).[لحن + جلی (رک)].

ــــِ خَفی کس صف(ــــفت خ) امذ.
(تجوید) **قرآن پاک کو تجوید کے خلاف پڑھنے میں معمولی غلطی.** بعض جگہ تو لحنِ خفی واقع ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات سنگین قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں . (۱۹۷۶ ، علمِ تجوید و قرات ، ۲۵) . [لحن + خفی (رک)].

ــــِ داوُد / داوُدی کس اضا / صف(ــــو مع) امذ.
حضرت داوٗد علیہ السّلام کی معجزانہ خوش نوائی کی طرف تلمیح ، حضرت داوٗد علیہ السّلام کا دلکش لہجہ (جو زبور پڑھنے میں ہوتا تھا) ؛ مراد : دلکش لہجہ ، دل نشیں صوتی آہنگ.

صفیرِ دلِ درد پرور کے آگے
خوش آتے ہے کب لحنِ داوٗد ہم کو

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۴۳). اپنی دس کنیزوں کو جو فنِ موسیقی میں کامل تھیں اور لحنِ داوٗدی سے تاثیر سحر دکھاتی تھیں اپنے پاس بلایا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹۹). اب عصائے موسیٰ، لحنِ داوٗد ، تعبیر یوسف ...کا کہاں پتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی، ۳ : ۷۷۹). لحنِ داوٗدی کی شیرینی اسی قسم کے تلخ پھلوں کو پیدا کرنے کے لیے بروئے کار آتی تھیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۳۶). [لحن + داوٗد (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُحُوس (ضم مج ل ، و مع) امث.
ایک قسم کا جانور نیز وہ شال جو اس کے بالوں سے بنائی جاتی ہے. لحوس ، اسی نام کے ایک جانور کے بالوں سے تیار کی جاتی ہے . (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۳) . [ع : (ل ح س)].

لُحُوق (ضم مج ل ، و مع) امذ.
پیچھے پیوستہ ہونا ، اِتّصال ، وصل (دو یا زیادہ چیزوں کا) باہم ملنا ، لاحق یا عارض ہونا. تنگیٔ معاش دیا سبب لحوق حوادث کے سوا سفر کے صورت مفر نہیں ہوتی.(۱۸۳۸ ، بستان حکمت، ۴۱). اس عارضے کے لحوق کو ایک نئے مذہب کے بانی کی طرف ... منسوب کیا ہو گا. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۶۹۱). سیرے وزن سے ان کے مال و متاع کے آبگینوں کو لحوقِ ضرر کا احتمال تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۱). [ع : (ل ح ق)].

لُحُوم (ضم مج ل ، و مع) امذ ؛ ج.
رک : لحم جس کی یہ جمع ہے ؛ مراد : طرح طرح کا گوشت ، متعدد قسم کا گوشت ، ڈھیر سا گوشت. تناول فرماتے ... جو کچھ حاضر آتا ، لحوم اور فواکہ اور خُبز اور تمر. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۷). [لحم (رک) کی جمع].

لُحُون (ضم مج ل ، و مع) امذ ؛ ج.
لحن (رک) کی جمع.

ہیں عاری وہ ادراک و جذبات سے
نہ ذوقِ اغانی نہ شوقِ لُحُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۷۹). [لحن (رک) کی جمع].

لَحْی (فت ل ، سک ح) امذ.
جبڑا. چودہ استخوان سے لحی اسفل یعنی نیچے کا جبڑا بنایا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷). [ع : (ل ح ی)].

لِحْیان (کس مج ل ، سک ح) امث.
رمل کی سولہ شکلوں میں سے ایک جو طالع میں ہو تو سعادت کی دلیل ہے.

توبہ ریاست توبہ فراست ، توبہ مقالت توبہ سیاست
فطرتِ لحیان،فکرِ جماعت،حسنِ بیاض و غصّۂ حمرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۸). سولھویں میں لحیان عاقبت سعادت کی خبر دیتا ہے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۹۹) [ع: (ل ح ی)].

لِحْیانی (کس مج ل ، سک ح) صف.
لحیان (رک) سے منسوب. فرضی اشکال کے لحیانی اور سبائی کا ارتقاء سمجھ میں نہیں آتا. (۱۹۶۲، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۱۸۲). [لحیان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِحْیَت / لِحْیَۃ (کس مج ل ، سک ح ، فت ی) امث.
داڑھی ، ریش نیز مونچھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).[ع : (ل ح ی)].

ــــُ التَّیس (ــــضم مج ت ، غم ا ، ل ، شد ت ، ی لین)امث.
(نباتیات) **ایک پودے کا نام نیز بکرے کی داڑھی.** برہانِ قاطع میں لکھا ہے کہ لحیۃ التیس اور ذنب الجبل کا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۸۹). [لحیت + رک : ال (ا) تیس (رک)].

لَحِیم (فت ل ، ی مع) صف.
جس کے جسم پر گوشت خوب چڑھا ہو ، فربہ ، موٹا ، پُر گوشت (عموماً شحیم کے ساتھ مستعمل). طاؤس ہمسر سیمرغ تھا ... عظیم الجثہ اور لحیم و شحیم تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۸). ایک جن پیدا ہوا ... بڑا لحیم و شحیم ، فربہ جسیم. (۱۹۰۱ الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲). یک وقت کئی ہاتھ ایک لحیم و شحیم آدمی کی طرف اٹھے جو تنہا کوچ پر بیٹھا تھا. (۱۹۸۳، ساتواں چراغ ، ۳۵). [ع : (ل ح م)].

ــــ شَحِیم (ــــفت ش ، ی مع) صف.
نہایت موٹا ، بہت ہی فربہ. میں داخل ہوتا ہوں تو ایک دم سے ایک لحیم شحیم ہاتھی کھڑا دکھائی دیتا ہے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۶۹). [لحیم + شحیم (رک)].

لِحْیَہ (کس مج ل ، سک ح ، فت ی) امث ؛ امذ.
داڑھی ، ریش. لحیۂ شریف مثل لحیۂ مبارک حضرت سرور کائنات صَلّی اللہ علیہ وَسَلّم انبوہ تھی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۹۳). ایک شخص مسن باریش سفید لحیہ دراز معزز ممتاز. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۸۱).

یہ لحیۂ متبرّک وہ ریشِ قاضی ہے
کہ جس میں چھان کے کل ہی گئے سر محفل

(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۶). حاجی صاحب معہ اپنے لحیم و شحیم اور لحیہ و شوارب کے رونق افزائے گلیمِ صدارت ہوئے. (۱۹۴۳ ، سید محفوظ علی ، مضامین ، ۱۲۱). [ع : (ل ح ی)].

لَخ (فت ل) امذ. (قدیم).
لقا کبوتر.

سر آ لخ کا جا دُم کوں بھڑنے لگیا
گنوا ہوش لوٹن نے لڑنے لگیا

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۳۸). [مقامی].

لَخْت (فت ل ، سک خ) امذ.
۱. ٹکڑا ، جزو ، (کسی چیز کا) حصہ.

لختِ دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغِ دل مہر سر مکتوب ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۱۹).

طرّہ پہ گل کے ریجھے ہو تم کیا ادھر تو آؤ
یاں لختِ دل میں تارِ مژہ میں پرو چکا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۳۴). میں نے بارہا دیکھا ہے ابر کے لختوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ایک پارۂ ابر ہے. (۱۸۳۳ء ، مفتاح الافلاک ، ۷۶).

زہرا کے جگر کا جگر اس وقت ہے صد لخت
دل پر شہِ مظلوم کے سنگ آتا ہے اور سخت

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۸۳). **۲. مقدارِ قلیل ؛ لوہے کا گرز** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [ف].

---جِگَر کس اضا(---کس ج ، فت گ) امذ.
جگر کا ٹکڑا ؛ مراد : بیٹا ، بیٹی ، اولاد یا ذریّت کا کوئی فرد.

حضرتِ فاطمہ کا لختِ جگر
مہرِ برجِ اسد شہ بے سر

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۶). مجھے اطمینان دلاؤ کہ میرے اس لختِ جگر کی فرمانبرداری میں تم لوگوں کو عذر نہ ہو گا. (۱۸۹۶ء ، فلورا فلورنڈا ، ۱۵۳). وہ حضورِ اکرم کے نواسے خاتونِ جنت کے لختِ جگر ہیں. (۱۹۱۹ء ، جوہرِ قدامت ، ۱۱۹).

ہو مبارک باد کا غُل کیوں نہ فلمستان میں
لختِ دل ، لختِ جگر یعنی پسر پیدا ہوا

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۱۳۹). [لخت + جگر (رک)].

---دِل کس اضا(---کس د) امذ.
۱. رک : لختِ جگر جو زیادہ مستعمل ہے.

وہ محرم جس میں حضرتِ فاطمہ کے لختِ دل
صرف کر بیٹھے رہِ خالق میں اپنا نقدِ جاں

(۱۹۳۷ء ، الم (محمد اسماعیل) ، سلہٹ میں اردو ، ۱۳۳). **۲. قلب و جگر کی کاوش سے کہا ہوا شعر یا لکھی ہوئی نثر.** جو کچھ اپنے نقوش کاغذ کے دامن پر پھیلا سکتے تھے وہ حاضرِ خدمت ہیں ، یہ لختِ دل ہیں ، ان پر مالِ تجارت کا دھوکا نہ ہو. (۱۹۳۲ء ، مقالاتِ ماجد ، ۲۰). [لخت + دل (رک)].

---لَخْت (---فت ل ، سک خ) صف ؛ م ف.
پارہ پارہ ، پاش پاش ، ٹکڑے ٹکڑے.

ماری باد کشتی کوں ڈونگر پر سخت
ہوئی کشتی اس ٹھار پر لخت لخت

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۳۷۲).

سبز چہرے نے ترے اے سبز بخت
زہرِ قاتل ہو کیا جیو لخت لخت

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۵۹).

کس درجہ تیغِ عشق کی بھی چوٹ سخت ہے
دل جس سے پاش پاش جگر لخت لخت ہے

(۱۸۶۶ء ، ہزبر ، د ، ۹۳).

کرتا ہوں جمع ، پھر جگر لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے ، دعوتِ مژگاں کیے ہوئے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۲۵). قدرت ... نجانے کیوں پورے نظامِ عالم کو لخت لخت کرنے پر تُلی ہوئی ہے. (۱۹۸۹ء ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۶۴). اف : کرنا ، ہونا. [لخت + لخت (رک)].

لُخْت (ضم ل ، سک خ) صف.
برہنہ ، ننگا. انہوں نے ایک معزّز مسلمان ڈپٹی کلکٹر کو اپنی کوٹھی پر سے آدھی رات کو بالکل لخت کر کے ... نکالا تھا. (۱۹۴۴ء ، سوانحِ عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۳۵). [ف].

لَخْتَک دار (فت ل ، سک خ ، فت ت) صف.
چھوٹے چھوٹے گوشت کے ٹکڑوں یا حِصّوں پر مشتمل. یہ نوائہ سادہ ہوتا ہے ، نہ لختک دار ہوتا ہے اور نہ حصّوں میں منقسم شدہ (۱۹۳۱ء ، نسیجیات ، ۱ : ۳۲). [لخت + ک (لاحقۂ تصغیر) + دار ، داشتن - رکھنا].

لَخْتَہ (فت ل ، سک خ ، فت ت) امذ.
۱. منجمد خون یا بلغم کا لوتھڑا ، گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا جو دیکھنے میں خون معلوم ہوتا ہو. بلغم غلیظ گلے میں اور منہ میں آ کر اٹکا ... جواہر نے اپنی دو اونگلیاں منہ میں ڈال کر لختہ بلغم کو نکالا. (۱۸۹۶ء ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۱ : ۲۰۰).

لختے لہو کے مُنہ سے اگلنے لگے شریر
گویا تھا اس کا ریزۂ الماس سے خمیر

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶۲). **۲. (جگر وغیرہ کا) گوشہ جو آگے کو نکلا ہُوا ہو.** بایاں لختہ ... دائیں لختہ کی جسامت کا صرف تقریباً چھٹا حصّہ ہوتا ہے.(۱۹۳۳ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۰۹). [لخت (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذ کیر].

---ذَنَبی کس صف(---فت ذ ، ن) امذ.
جگر کا وہ گوشہ جو پچھلی سطح پر تین زیریں صدری فقروں کے مقابل واقع ہے.(انگ : **Caudate Lobe**). بائیں حصّہ کو دو نسبتہً چھوٹے لختوں میں تقسیم کر دیتے ہیں ، جو لختہ مربعۂ اور لختۂ ذنبی کے نام سے موسوم ہیں. (۱۹۳۳ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۰۹). [لختہ + ذنبی (رک)].

---لَخْتَہ (---فت ل ، سک خ ، فت ت) صف.
رک : لخت لخت. زرہیں لختہ لختہ ہو کر نیچے گر پڑیں. (۱۸۵۵ء ، غزواتِ حیدری ، ۲۳۳). گولہ جو سحر کا پڑا ابر لختہ لختہ ہو گیا. (۱۹۰۲ء ، طلسمِ نوخیزِ جمشیدی ، ۳ : ۲۶۲). اف : کرنا ، ہونا. [لختہ + لختہ (رک)].

---مُرَبَّعَه کس صف (---ضم مجم ، فت ر ، شدب بفت ، فت ع) امذ.
جگر کا دایاں لخته جو کسی قدر مربع شکل کا ہوتا ہے. (انگ : **Quadrate Lobe**). لختۂ مربعہ جگر کی زیریں سطح پر واقع ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۰۹). [لخته + مربّع (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَخْتَنی (فت ل ، سک خ ، فت ت) امذ.
ایک بوٹی کا نام جو زیادہ‌تر افغانستان کے پہاڑوں میں ہوتی ہے. لختنی اور جوڑتوڑ کے حالات بھی اسی سے لئے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۵۳). [پشتو].

لَخَر لَخَر (فت ل ، خ ، فت ل ، خ) امث.
رک : لخ لخ. کوئی پیاسا کبوتر پانی کو دیکھ کر چونچ کھولے لخر لخر کر رہا ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۷۵). اف : کرنا. [لخ لخ (رک) کا بگاڑ].

لَخْ لَخْ / لَخْلَخ (فت ل ، سک خ / فت ل) (الف) صف.
دبلا پتلا ، لاغر ، ضعیف (فرہنگِ آصفیہ). (ب) امث. **بھوک یا پیاس کی شدت سے نڈھال ہو کر خشک گلے سے «لخ لخ» کی آواز نکالنا.** بارے دونوں وقت ملتے یہ لوگ لخ لخ کرتے ہوئے آئے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۱۵۴). سارے دن کا بھوکا پیاسا لخ لخ کرتا آیا. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۵). اف : کرنا. [حکایت‌الصوت].

لَخْلَخا (فت ل ، سک خ ، فت ل) امذ ؛ سم لخلخه.
۱. (طب) **تقویتِ دماغ نیز رفعِ بیہوشی کے لیے خاص مقرر اجزا سے بنائی گئی خوشبو نیز اس خوشبو کا ظرف (جس میں رکھ کر اسے سنگھاتے ہیں).**

مرصع لیا لخلخا شہرہار ۔۔۔ منگا بھیج تازی ہوا شہ سوار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹). عود سوز اور لخلخے روشن تھے ، جیدھر کی کروٹ لیتا دماغ معطر ہو جاتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۷).

ملو ان کے تلوے میں عطر حنا ۔۔۔ ہو طیّار کافور کا لخلخا

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر قصہ پری پیکر ، ۲۰). مریضوں کو غشی ... سے ہوش میں لانے کے لیے اس کا بخار (لخلخه) استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۲). وہ دریچے کے سامنے بیٹھی لخلخا سونگھ رہی تھی. (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۱۰۳). ۲. **قمقمه ، قندیل** (فرہنگِ آصفیہ). [لخلخه (رک) کا ایک اِملا].

لَخْلَخانا (فت ل ، سک خ ، فت ل) ف ل.
بھوک یا پیاس کی شدت سے نڈھال ہونا ، حلق خشک ہونا ، بھوک یا پیاس سے تڑپنا. کہیں کہیں جانور جو نظر آتا ، لخلخاتا پانی کی تلاش میں پھڑپھڑاتا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۷۱). بلبل ... پر پھیلا چونچ کھول آنکھیں بند کر منہ کھول لخلخانے لگی. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲۷). کبوتر اور کبوتری ... لخلخاتے تو ان کی ٹھوڑیوں کے نیچے پھڑکتا ہوا گوشت اس کی نبض سے ہم آہنگ ہو جاتا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۳۵۷). [لخ لخ (حکایت‌الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

لَخْلَخَه (فت ل ، سک خ ، فت ل ، خ) امذ.
۱. **رک : لخلخا.** خوشبودار گھنگریالے بالوں کا لخلخه بنا کر جلد جلد اس کے نتھنوں سے لگایا. (۱۹۹۰ ، صحیفه ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۰). ۲. **قمقمه ، قندیل ، اگردان وغیرہ.** ایک تخت پر بیٹھ کر چاروں طرف اپنے خوشبو کے لخلخے روشن کیے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵۵). ۳. **دھیان ، خیال ، دھن ؛ تشنگی.** ہر وقت وہی دھن تھی ، اسی کا لخلخه تھا کسی کام پر جی نہیں لگتا تھا. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۲۴۹). ۴. **مرتبه ، حیثیت ، کروفر ، ٹھسّا.** ان کا جانشین صرف شورش کاشمیری کو کہہ سکتے ہیں جو اس لخلخے کا آدمی تو نہیں لیکن ... کوئی بھی اس سے قدم ملا کر نہیں چل سکتا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۴۳). [لخلخا (رک) کا ایک اِملا].

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
خوشبو پیدا کرنے والا ، خوشبودار ، معطّر.

ہر فضا ہے جو لخلخه انگیز ۔۔۔ آگرہ کو پُراز اگر دیکھا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۵۰). [لخلخه + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا ، ابھارنا].

---آرا صف.
لخلخه سجانے والا ، خوشبو پھیلانے والا.

مشک بیزی عنبر آمیزی کرے زلفِ نگار
عطر سارا لخلخه آرا صبا ہووے مدام

(۱۸۲۷؟ کلیاتِ پروانہ ، ۳۳). [لخلخه + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، آراستہ کرنا].

---آمیز (---ی مج) صف.
جس میں لخلخه ملا ہُوا ہو ، خوشبودار. صبح کا سہانا سماں ، بادِ گل بیز و لخلخه‌آمیز مرغان خوش نوا اشجار پُربہار پر فرطِ طرب سے چہکتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۱). [لخلخه + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا].

---باندھنا محاورہ.
لفّاظی کرنا ، ڈینگ مارنا. قبض روح کی سختی کی نسبت مولویوں نے وہ لخلخے باندھے کہ سننے والے مارے ڈر کے مرنے کا رخ ہی نہیں کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۳). اس میں لسانی و لفاظی کے نہ لخلخے باندھے ہیں نہ ... مبالغه اور غلو کیا گیا ہے. (۱۹۸۸ ، دبستانِ لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۰۲).

---سائی امث.
لخلخه ملنا ، لخلخه آمیزی.

کرتی ہے صبا آ کے کبھی مشک فشانی
کرتی ہے نسیم آ کے کبھی لخلخه سائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵). [لخلخه + ف : سائی ، سائیدن - رگڑنا ، ملنا].

---سنگھانا ف م ؛ محاورہ.
چند خوشبودار چیزوں کے مجموعے کو کسی مریض کو سنگھانا.

قرآن کی ہوا دی لخلخہ سنگھایا دیر کے بعد ہوش آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۰). اس کا سانس رُک گیا ، لیکن پھر جیسے لخلخہ سنگھا دیا ہو کسی نے. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۰۹).

---سُونگھنا ف ل.
لخلخہ سنگھانا (رک) **کا لازم.** لخلخہ سونگھنے کی کیا ضرورت تھی. (۱۹۷۱ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۶۲).

لَخ لَعنَت (فت ل ، سک خ ، فت ل ، سک ع ، فت ن) کلمۂ زجر و توبیخ.
کسی شخص سے اظہار بیزاری اور نفرین کے موقع پر اس کی طرف پھیلا ہوا ہاتھ دکھلا کر کہتے ہیں (خصوصاً اہلِ سندھ کا روزمرّہ). پھر تو قلم پر لخ لعنت ، میں بھی ڈراما ہی دیکھوں گی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جولائی ، ۳). [ع : لخ - طمانچہ + لعنت (رک)].

لَد (۱) (فت ل)
لَدنا (رک) کا فعلِ امر ؛ **تراکیب میں مستعمل.**

---پَت (---فت پ) صف.
لدا ہوا ، بھرا ہوا.

دلہن کی طرح شاخیں پھولوں سے لد پت
ہے ہر پھول پتے میں بے حد طراوت
(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۰۱). [لد + پت (تابع)].

---پَھنْدا (---فت پھ ، سک ن) امذ.
ایک قسم کی گانٹھ جو ملّاح لگا دیتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لد + پھندا (رک)].

---پَھنْد جانا محاورہ.
خوب لد جانا ، بھر جانا. ٹنڈ منڈ درخت گلابی مائل سفید پھولوں کے زیور سے لد پھند گئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۵۴).

---پَھنْد کَر/کے م ف.
خوب لد کر ، اسباب ساتھ لے کر. جس دن سدا بہار کی لڑکی کل چمن کی ہنسلی بڑھائی گئی تھی اسی دن لد پھند کے گیا تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۰).
---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **پُر ہو جانا ، بھر جانا.** آموں کے بھی بڑے شائق تھے ، برسات میں پھنسیوں سے لد جاتے تھے. (۱۹۴۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۱۸). ۲. (أ) **کسی گاڑی یا جانور پر بوجھ کا رکھا جانا ، جانے پر آمادہ ہونا.**

ظہر کے بعد سے ہوتا ہے وہاں خطبہ شروع
عصر کے بعد سے لد جاتے ہیں خیمے خرگہ
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۰۸). (أأ) **زبردستی سوار ہو جانا.** اس کے کندھوں پر پیار سے لد جاتا ہے. (۱۹۴۷ ، دہاتی بانکپن ، ۲۳). ۳. (أ) **چلا جانا ، گزر جانا ، بیت جانا ؛ راستہ لینا.** کہنے لگی وہ زمانے لد گئے ، اب لڑکی کو پڑھائیں نہیں تو کوئی بیاہ کو نہیں پوچھے گا. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۷). مگر شراب کا زمانہ تو لد گیا. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، رسولِ عربیؐ ، ۹۴).

(أأ) **رخصت ہونا ، ختم ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا.**

مصر و یوناں لد گئے روما و بابل بٹ گئے
کم جیا کوئی کسی نے زندگی پائی طویل
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۹). ایک طبقہ ... انگریزی کو برقرار رکھنا چاہتا ہے کہ اس کی اہمیت کے خاتمے کے ساتھ ہی انگریزی صحافت بھی لد جائے گی. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۰۳).
۴. **مر جانا ، انتقال کر جانا ، رخصت ہو جانا.**

ڈیوڑھی ہے یہ امانت خاں کی
لد گئے لوگ مگر نام و نشان چھوڑ گئے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۷۳).

---لَدانا ف ل.
لدنا ، اسباب دھرا جانا ، بار ہونا ، بھرنا. بہت سے جہاز علم ، تہذیب ، ترقی کی کھیپ سے لدلدا کر منزلِ مقصود کو روانہ ہوئے ہیں. (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱۲).

لَد (۲) (فت ل) امث.
کسی گوشت پوست دار یا نرم اور ملائم چیز کے بلندی سے گرنے کی آواز ، مرکبات میں مستعمل. [حکایت الصوت].

---سے م ف.
لد کی آواز کے ساتھ (گرنا).

نہ پھر سنبھلا گیا افسوس فوراً گر پڑا لد سے
ہماری آنکھ کی کھڑکی سے طفلِ اشک جب جھانکا
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۷).

---لَد (---فت ل) امث ؛ م ف.
لگاتار لدلد کی آواز ، پے درپے لدلد کی آواز کے ساتھ گرنا. بثیر پہاڑ سے اٹھے ... فٹ فٹ سنی ، لدلد گرے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۲). [لد (حکایت الصوت) + لد (رک)].

لَدا (فت ل)
لدنا (رک) **کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام ، تراکیب میں مستعمل.**

---پَھنْدا (---فت پھ ، سغ) صف مذ (مث : لدی پھندی).
(بوجھ سے) **خوب لدا ہوا ، بوجھ میں دبا ہوا ، اسباب ساتھ لیے ہوئے.** بندن واروں سے سب جھاڑ پہاڑ لدے پھندے رہیں (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۴۷). میں شہر کوم کی چھوٹی سی سرا میں اترا اور میں نے اپنے خچر کو پوری طرح سے لدا پھندا پایا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۳۱۱). حسین عورتیں زرق برق لباس پہنے ہیرے موتیوں میں لدی پھندی بیٹھی تھیں. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۱۳۸). سارے مسافر ایک ایک قمیص میں بیٹھے ہوئے تھے ، ہمیں لدا پھندا دیکھ کر مسکرائے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۲۷). [لدا + پھندا (تابع)].

---دینا محاورہ.
لدوا دینا ، بار کرا دینا ، اسباب رکھوانے میں مدد کرنا ، چھکڑے وغیرہ پر اسباب دھر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ لَدایا (ـــ فت ل) صف.
لدا ہوا ، لد کر تیار. باربرداری کے جانور خیمے ڈیروں سے لدے لدائے درِ دولت پر موجود تھے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۹). [لدا + لدایا (تابع)].

ـــ ہے فقرہ.
(کنایۃً) **بےوقوف ہے ، نادان ہے ، کم عقل ہے ، احمق ہے.** دیوانگی تک نے زبانِ حال سے کہنا شروع کیا کہ لدا ہے لدا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳).

لَدالَد (فت ل ، ل) امث.
درختوں سے پھلوں کے گرنے کی آواز ؛ دیوار کے ردے کے گرنے کی آواز ؛ کسی چیز کے بلندی سے گرنے کی آواز ؛ کسی سخت چیز کے نرم چیز پر لگاتار گرنے کی آواز ؛ کنوئیں میں گرنے کی آواز ؛ اسباب لادنے کی آواز ؛ کسی نرم یا گودے والی چیز کے پیہم زمین پر گرنے کی آواز (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [لد (رک) + ا (حرفِ اتصال) + لد (رک)].

لَدان (فت ل) امذ.
لادے جانے کے قابل بوجھ یا گٹھڑی وغیرہ ، بوجھ کی وہ مقدار یا وہ قابلِ برداشت بوجھ جس کا کوئی لَدُو جانور متحمل ہوسکے. پورے ایک خچر کا لدان پیٹھ پر لاد کر. (۱۹۶۹ ، سیپ ، کراچی ، ۱۳ : ۵۴). [لدنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

لَدانا (فت ل) ف م.
لادنے میں مدد کرنا ، گاڑی یا چھکڑے وغیرہ پر اسباب دھروانا ، لدوانا (فرہنگ آصفیہ). [لادنا (رک) کا تعدیہ].

لَداوا (فت ل) امذ.
۱. **بوجھ ، بار ، اسباب** (نوراللغات). ۲. (مجازاً) **بھاری چیز ، کپڑوں پر زری وغیرہ کا ایسا کام جس میں پھول پتیاں ایک دوسرے پر لدی ہوئی نہ ہوں قدرے دور دور ہوں.** دہلی میں خوش وضع ، نازک و نفیس کام دیکھا جاتا تھا ، لداوے کو ناپسند کرتے تھے. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، مئی ، شمارہ ۳۹ ، ۸۶). [لدانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَداوی (فت ل) صف.
لداؤ (رک) کے مشابہ ، ڈاٹ سے بنی ہوئی چھت ، ڈاٹ کا بنایا ہوا. اس واسطے کہ گول شیشہ ہوا کے دباؤ کو ایک لداوی کمان کی مانند متحمل ہو گا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۳۶). [لداو (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لَداؤُ (فت ل ، و مع) صف.
وہ جانور جس پر بوجھ لادا جائے ، باربرداری یا مال و اسباب لے جانے کے کام آنے والا (جانور). میرا گھوڑا تو مجھ سے لے لیا گیا اور مجھے ایک اسباب والے لداؤ خچر پر چڑھنے کا حکم دے دیا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۴۲). [لد (لدنا (رک) سے) + اؤ ، لاحقۂ صفت].

لَداؤ (فت ل ، و مج) امذ.
وہ چھت جو صرف چونے سے ڈاٹ لگا کر بناتے ہیں ، گنبد نما چھت (اس چھت میں کڑیاں نہیں ہوتی ہیں). یہ چھتہ بھی خوب بنا ہوا ہے ، لداؤ اس چھتے کا بہت اونچا ہے. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۳۰). بڑی بڑی کمرہ در کمرہ ، حجرہ در حجرہ لداؤ کی عمارتیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۶۷). اگر لداؤ کو ملاحظہ کیجیے گنبد آسمان سے اونچا نظر آتا ہے. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۵۷). ستونوں ... کے اوپر کا سرا بالکل صاف اور چکنا ہے اور ان کے اوپر کسی قسم کی چھت یا لداؤ ڈالنے کا ارادہ نہیں پایا جاتا. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۲۵). [لدانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ دار صف.
لداؤ چھت والا ، گنبد نما چھت والا. بیچ کے کمرے کے شمالی اور جنوبی جانب لداؤ دار در ہیں جس کی محرابوں پر شاہجہاں بادشاہ کے مشہور و معروف وزیر علامی سعداللہ کا تصنیف کیا ہوا کتبہ کندہ ہے. (۱۹۲۲ ، سیرِ دہلی کی معلومات ، ۷۸). [لداؤ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ کی چَھت امث.
ڈاٹ کی چھت ، ڈاٹ کی چنائی کی وضع پر تیار کی ہوئی ریختے کی چھت ، گنبد نما چھت. بازار یہاں وہاں یکساں ہیں مگر اکثر جگہ زانو زانو برف پڑ جاتی ہے اس لیے شہروں میں بازاروں کو لداؤ کی چھتوں سے پاٹتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۵۵). امام باڑے کے لداؤ کی چھت جو کڑا دے کے بنائی گئی ہے ... اتنی بڑی لداؤ کی چھت ساری دنیا میں کہیں نہیں ہے (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۹۷). عاشورہ خانہ آصفی کی لداؤ چھت اپنے طول و عرض اور وسعت و کشادگی کے لحاظ سے بےمثل ہے. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۵۱).

لَدائی (فت ل) امث.
۱. **لادے جانے کا کام یا عمل ؛ لَدا ہوا سامان.** آدھا تو میں نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے اُتار ڈالا ، لدائی تم دیکھ رہی ہو. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۳۰). ۲. **لادنے کی اُجرت یا کرایہ.** اگر زیادہ ہونا فاصلے کا اور بڑا خرچ لدائی اور غیر واجبی محصول جو اس ملک میں ایسٹ انڈیا کی شکر پر لیا جاتا ہے مانع و حارج نہیں ہوتے ... انگریز دست کاروں کی بنائی ہوئی جنس ... ڈھائی روپے سینکڑہ دے کر ہندوستان میں لائی جاتی تھیں. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۷۱). [لدنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَدَم (فت ل ، د) امث.
عزت ، رفاقت ، قربت ، قربت کی تکریم.

حقیقتاً وہی وحدت ہے جو ارادی ہے
ہے جو نتیجۂ حُبّ و وفاق و ودّ و لدَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۱۹). [ع].

لَدْنا (فت ل ، سک د) ف ل.
۱. (اَ) **بوجھ یا اسباب رکھا جانا ، بار ہونا ، لادا جانا.**

لدے ہاتھیوں پر جو ہو کر شکار
ہوئیں بوجھ سے پشتِ فیلاں فگار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۰).

ڈوبے کی مگر کشتیِ دل بحرِ فنا میں
بارِ غم و اندوہ سے بے طور لدی ہے
(۱۸۹۵ ، دیوانِ ذکی ، ۱۶۴).

ایک رانی کا بوجھ جب کہ شانے سے گرا
دیکھا کہ لدا ہُوا ہے پربت سر پر
(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۲۲۸).

بوجھ ایک بھاری سا اس کے سر گناہوں کا لدا
ہاتھ میں کاسہ لیے ہے لب پہ ہے بس یہ صدا
(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۸۲) . (ا) **(تحقیراً) انسان کا کسی چیز پر سامان کی طرح بیٹھا ہونا ، سوار ہونا.** خدائی فوجدار ایک دبلے پتلے لقات ڈگے گھوڑے پر جو اس شعر کا مصداق تھا ... لدے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار (دیباچہ) ، ۱ : ۳).

ٹم ٹم ہو کہ گاڑیاں کہ موٹر
جس پر دیکھو لدے ہیں ووٹر
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۸). ۲. (أ) **بھرنا ، پُر ہونا ، اَٹنا.** برس دن سے فسادِ خون کے عوارض میں مبتلا ہوں ، بثور و اورام میں لد رہا ہوں. (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۵۰۲).

جو کوئی زیور میں لد کے آئے تو حُسنِ اصلی دکھائی کیا دے
جو بات ہے تیری سادگی میں کہاں وہ سولہ سنگار میں ہے
(۱۸۹۷ ، دیوانِ نائل (ڈاکٹر) ، ۱۸۴). لڑکی سر سے پاؤں تک زیور میں لد کر ... چلی جائے تو بھی اسے کوئی اندیشہ نہیں . (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۸۱). (اا) **پھلوں یا پھولوں سے بھرا ہونا ، بہت سا پھل پھول آنا ، بکثرت پیدا ہونا.**

ہے موسمِ گل چمن میں ہر نخل
پھولوں سے لدا ہوا کھڑا ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۲۴). لال لال بیربہوٹی جیسے پھل سے لدی ہوئی . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۹) . ۳. **سواری پر بیٹھ کر سفر کرنا ، سوار ہونا.**

لدی گوہر اودھر سے مار تالی
مرصّع تخت کو جا کر سنبھالی
(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصۂ لال و گوہر ، ۹). [رک : لد (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَدْنی (فتِ ل ، سک د) صف.
رک : **لَدّو** (جامع اللغات). [لدن (لدنا (رک) کا حاصلِ مصدر) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَدُنّی (فت ل ، ضم د ، شد ن) امذ.
وہ چیز یا علم جو خدا تعالٰی محض اپنے فضل و کرم سے کسی کو بغیر اس کی سعی و کوشش کے عطا کرے ، وہ علمِ جو وحی یا الہام سے حاصل ہو.

بنایا ہے عالم کوں او شاد وو ہے علمِ لُدنّی کا استاد وو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲۸).

بظاہر آپ کا اُمّی لقب ہے لدنی علم ہے معلوم سب ہے
(۱۸۵۵ ، ریاض المسلمین ، ۴) اس حقیقت لدنی جس کا اس وقت تیرے اور میرے سوا کوئی رازدار نہیں (۱۹۱۱ روزنامۂ سفر مصر و شام و حجاز ، ۱۱۸). جو علم کشف و اشراق سے حاصل ہوتا ہے اسے علمِ لَدُنّی کا نام بھی دیا گیا ہے.(۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۸۰). [ع : لَدُن ـ نزدیک ، پاس + ی ، ضمیر واحد متکلم ـ میری (خدا کی) طرف سے].

لَدْنِیا (فت ل ، سک د ، کس ن) صف ؛ امذ.
بوجھ اُٹھانے یا لیجانے والا ، مزدور (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [لَدن (لَدْنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ صفت].

لَدّو (فت ل ، شد د ، و مع) صف مذ.
۱. **باربرداری کے لائق ، بوجھ اُٹھانے کے قابل ، سامان لادنے اور ڈھونے والا .** ایک عورت آئی اور مجھ سے کہا کہ اے نبان تو لَدّو ہے کہ اپنی پشت پر زاد لادے پھرتا ہے . (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۵۷). ۲. **وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے جیسے گدھا ، ٹٹّو وغیرہ.** کہاں شاہی اصطبل کا گھوڑا اور کہاں ایک ٹٹ پونجیے کا لدّو. (۱۹۴۲ ، ہرن کا دل ، ۸). وہ سڑک کے کنارے کی ریلنگ پکڑ کر نیچے جھانکتے جہاں سیمنٹ کی بل کھاتی پتلی پٹری پر لدّو جانوروں کی طرح بھاری سامان اُٹھائے قلی چڑھ رہے ہوتے .(۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۳۱). ۳. **تھس ، کاہل ، سست** (مہذب اللغات). [رک : لَد (۱) + وُ ، لاحقۂ صفت].

--- کَرْنا محاورہ.
باربرداری کے قابل بنانا ، سواری کے قابل نہ رکھنا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ).

لَدْوا (فتِ ل ، سک د). (الف) صف مذ.
رک : **لَدّو** (جامع اللغات) . (ب) امذ . **سینٹھے یا جھاڑ وغیرہ جو برجھتی کے عوض کچی دیوار پر رکھتے ہیں** (نوراللغات) . [رک : لد (۱) + وا ، لاحقۂ صفت و تصغیر].

لَدْوانا (فت ل ، سک د) ف م.
کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر سامان رکھوانا ، بوجھ ڈھوانا. زید نے اس روئی کو جہاز پر لدوا کر حوالے کیا.(۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ۱۸۷۲ ، ۷۹).

اک حبّہ بھی نہ رکھنا یہاں ، میرا حکم ہے
لدوا دو اس کے پیچھے ہی اس کی ہر ایک شے
(۱۹۸۴ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۳۴۵). [رک : لد (۱) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ].

لَدوائی (فتِ ل ، سک د) امث.
لدوانے کی اُجرت ، لدوانے کا کام (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لدوانا (رک) سے حاصلِ مصدر].

لَدُود (فت ل ، و مع) امذ.
(طب) ایسی دَوا جو مُنّھ میں ایک طرف سے ڈالی جائے.

آپ کو مرض ذات الجنب ہے ، ذات الجنب ایک پسلی کی بیماری ہوتی ہے سو بمشورۂ اُمِّ سلمہ اور اَسماء عمیس کے لدود تجویز کیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۲۲). [ع].

لُدُونَت (ضم ل ، و مع ، فت ن) امث.
نرمی ، لچک. درختوں پر نقل و حرکت کے لیے بدن میں لدونت یا لچک کا ہونا لازمی ہے. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۷۰). [ع : (ل د ن)].

لَدّی (فت ل ، شد د) امث.
میلے کپڑوں کی گٹھری ، پشتارہ. محلّے کے بیسیوں گھروں تک جانا وہاں سے میلے کپڑے لانا ، ہر ہفتے ان سب کپڑوں کی لدّیاں بنا کر دریا پر لے جانا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۴۴). [لادی (رک) کا ایک املا].

لَدّھا (فت ل ، شد دھ) صف مذ.
موٹا تازہ ؛ ایک قسم کا بندر. ایک موٹا سا لدّھا باندر کھڑکی میں بیٹھا بیہوش بھائی جان کو غور سے دیکھ رہا تھا. (۱۹۷۲ ، نیا دور ، کراچی ، ۵۹ ، ۶۰ : ۷۵). [لدّھڑ (رک) سے ماخوذ].

لَدّھڑ (فت ل ، شد دھ بفت) صف.
۱. بھاری ، بوجھل ، بدنما ، بھدّا. معلوم نہیں دستورالعمل ، تمہید اور اصلاح عبارت کے ساتھ چھپا ہے یا وہی پیرزادہ صاحب کی لدّھڑ عبارت ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۷۹). گھاگھر موٹا اور لدّھڑ ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۲۶۰). ۲. وہ کپڑا جو پیوندوں کی وجہ سے بھاری ہو گیا ہو. ام المومنین بی بی عائشہؓ نے ہمارے سامنے ایک پیوند لگی چادر اور موٹا لدّھڑ تہمد نکال کر کہا کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان ہی دونوں کپڑوں میں قبض ہوئی. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۶۵). ۳. بہت موٹا. لدّھڑ آدمی ہیں ، چھجے پر چڑھا نہ جائے گا. (۱۹۱۷ ، مضامین قاری ، ۹۹). وہ لدّھڑ سا ایرانی ان کو چاء کے گلاس بھجواتا رہتا ہے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۵). ۴. بھدی سمجھ کا ، کند ذہن. ڈھائی تین برس کی عمر میں تو منھے ، لدّھڑ ، کند ذہن تک طوطے کی طرح چرغنے لگتے ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲). ۵. سست ، کاہل. لدّھڑ بیلوں کے چھکڑے ... تک ہر قسم کی سواریاں تماشائیوں کی بے شمار بھیڑ سے بھری ہوئی تھیں. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۱۵۸). غریب خانے کے سامنے سے گزرتے ہوئے لدّھڑ سے لدّھڑ پڑوسی کی چال میں ... لپک جھپک پیدا ہو جاتی تھی. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۴). [رک : لد (۱) + دھڑ (رک)].

لَدھوری (فت ل ، و لین) امث ؛ ← لڈھوری.
۱. (شکر سازی) کڑھاؤ کے کناروں سے راب کھرچنے کا آہنی کھبچہ ، راب کھرچنی (ا پ و ، ۳ : ۲۰۲). ۲. (آب کاری) بھٹی سے شراب نکالنے کا ڈونگے کی وضع کا برتن (ا پ و ، ۷ : ۹۴). [مقامی].

لِڈ (کس مع ل) امذ ؛ ← لیڈ (شاذ).
ایک قسم کی دھات ، جستہ ، سیسا ، سرب. لڈ یعنی سرب. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۴۱). [انگ : Lead].

لَڈُّو ((فت ل ، شد ڈ ، و مع) امذ.
۱. گولہ ، پنڈ ، ڈلا ، ڈھیلا ، کلوخ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. ایک قسم کی مٹھائی جو بیسن ، نکتی ، کھوئے اور روے وغیرہ سے گیند کی شکل کی بنائی جاتی ہے ، (یہ مٹھائی جس چیز کی بنائی جاتی ہے اسی کے نام سے موسوم کی جاتی ہے مثلاً کھوئے ، نکتی ، بیسن ، مونگ ، روے وغیرہ کا لڈو). غلولہ حلوہ کہ اہل ہند پندی و لدو گویند. (۱۳۱۹ ، ادات الفضلا (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۶۷ ، ۳۰)). قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن ، لڈو ، پیڑے ، برفی ، امرتی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۴). باجرہ اور لڈو اور کڑھی میں تو حال مونگ اور ماش کا مساوی ہے. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ستمبر ، ۴).

خود چکھ ہے ہیں اور مجھے دیتے ہیں یہ حکم
ایمان لائیے کہ یہ لڈو نفیس ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۰). اکثر فرمائشیں اس قسم کی آتی ہیں کہ پندرہ سیر لڈو بھیج دیجیے. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۱۰۹). ۳. (مجازاً) فائدہ ، نفع ، نعمت. سب دن اللہ کے ہیں سنیچر نے کیا بگاڑا ہے اور پھر میں کونسے لڈو رکھے ہیں سوائے وہی دقیانوسی باتوں کے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۸۹). ۴. (مجازاً) اصل پونجی ، سرمایہ ؛ جیسے : لڈو نہ توڑو چورا جھاڑ کھاؤ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : लड्डुओ ؛ س : لَدک लड्डुक].

--- بانٹنا ف م.
کسی خوشی یا منت کی تقریب پر دوستوں اور رشتہ داروں میں لڈو تقسیم کرنا. جموں کے بازاروں میں آر ایس ایس کی طرف سے مہاتما کے قتل کی خوشی میں مٹھائیاں اور لڈو بانٹے گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۰).

--- باندھنا محاورہ.
۱. (حلوائی) جس چیز کا لڈو بنانا ہو اس کو بقدر ضرورت گیند کی شکل میں تیار کرنا (ا پ و ، ۳ : ۲۱۵). ۲. کسی چیز کو گول گول بنانا (نوراللغات).

--- بٹنا ف م.
۱. لڈو تقسیم ہونا ؛ فائدہ ہونا ، کچھ ہاتھ لگنا.

اس لڑائی میں اور کچھ نہ بٹا کالیوں کے مگر بٹے لڈو

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۲). ۲. (پنجاب) لڈو بنانا ، لڈو باندھنا (فرہنگ آصفیہ).

--- بنانا ف م.
رک : لڈو باندھنا (ا پ و ، ۳ : ۲۱۵ ؛ نوراللغات).

--- پیڑے کھانا محاورہ.
مزے اڑانا. چھوٹا سا کام! کیا لڈو پیڑے کھانا ہے؟ اس کے لئے تو میں اب بھی بسرو چشم حاضر ہوں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۶۳).

--- کَہے سے مُنھ نہیں میٹھا ہوتا کہاوت.
خالی خولی باتوں یا صرف چاپلوسی سے مطلب برآری نہیں ہوتی

کچھ خرچ کرنا بھی پڑتا ہے ، بے لیے دیے کام نہیں چلتا (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کھلانا ف مر؛ محاورہ.
مٹھائی کھلانا ؛ منہ میٹھا کرنا ؛ ضیافت کرنا ؛ رشوت دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- لڑے چُورا جھڑے کہاوت.
دو کے لڑنے سے تیسرے کو فائدہ پہنچتا ہے ؛ امیر آدمیوں کے جھگڑوں میں لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

--- مِلنا محاورہ.
فائدہ حاصل ہونا ، کچھ ہاتھ لگنا. میاں ہم تو تباہ ہو گئے تباہ ، اور وہاں بھی کون سے لڈو مل جانگے (کذا). (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۷۳۸).

--- نہ توڑو چُورا جھاڑ کھاؤ کہاوت.
اصل پونجی کو خرچ نہ کرو نفع کھاؤ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لڈوا (فت ل ، سک ڈ) امذ.
چھوٹا لڈو. رام نام لڈوا گوپال نام گھی ، ہر کام نام مصری تو گھول گھول پی. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۸۵). لڈوے کی چال، اسی جگہ صرف چال کے اشارہ سے جتا رہا ہے کہ ہمارے پاس لڈو کے مزے کے گولڑے آم ہیں ، لڈو نہ کھاؤ انھیں کھالو. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۴۳). [لڈو (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

لڈونی (فت ل ، و لین) صف.
لاڈ پیار سے بھرا ہوا ، پیارا پیارا. روشن چوکی والیاں کم سن ، تھوڑی عمر لڈونی دن. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۹۷). آج تو شیر کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا ، نہ اوس کی وہ لڈونی چال ہے نہ وہ جھومتا ہے ، نہ دم ہلاتا ہے . (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲۳) . مرزا صاحب ... اماں باوا کے پاس بیٹھ کر ہر وقت لڈونی باتیں کرتے تھے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۵) [لڈ (لاڈ (رک) کی تخفیف) + ونی ، لاحقۂ صفت].

لُڈی (ضم ل ، شد ڈ) امث.
پنجاب کا ایک مشہور لوک ناچ جو بہت سے لوگ مل کر آگے پیچھے ایک دائرے میں حرکت کرتے ہیں. لڈی مغربی پنجاب کا ایک نشیلا ناچ ہے ، اس کے رسنے گیت نہیں گاتے ، وہ صرف ناچتے ہیں اور جسم کے انگ انگ کو لچکا کر مستی اور بے خودی کی حالت پر پہنچ جاتے ہیں. (۱۹۴۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۵۷). لڑکیوں نے کمر کے گرد دوپٹے باندھ کر لڈی ناچ شروع کر رکھا تھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۶۴). [پن].

--- ڈالنا / ڈلوانا محاورہ.
لڈی ناچنا / نچوانا. ایک لڑکی نے کہا ہم وہاں لڈی ڈالیں گے . (۱۹۶۹ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۶). چھوٹے بھائی کی بہنوں بھاوجوں سے لڈی بھی ڈلوائی. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۳۱).

لدّھا (فت ل) امذ.
بھاری اور بھدی وضع کا معمولی سامان ڈھونے کا ایک چھکڑا جسے عموماً بیل کھینچتے ہیں ، ایک قسم کی بد نما بیل گاڑی. بھیس بدل بدل کر لدھوں میں بیٹھ کر جنگل کی طرف جاتے ہیں . (۱۹۷۷ ، خواجہ محمد شفیع ، ابلیس ، ۱۳۴). [لدھا (رک) کا محرف].

لُڈّھی (ضم ل ، شد ڈھ) امث.
رک : لڈی. کرۂ ارض کے اکثر سا کنوں نے کتھاکلی ، خٹک ، بھارت ناٹئم ، لڈھی ، رمبا ، سمبا تو بارہا دیکھے ہیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۵۱). [لڈی (رک) کا ایک املا].

لَذّات (فت ل ، شد ذ) امث ؛ ج.
لذت (رک) کی جمع ، لذتیں ، مزے.

حیف وہ لذت کہ جسکی ایک پل ہے عمر تو
حایل اسکی ذات کو دنیا کی سب لذات ہے

(۱۷۸۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۸).

یہاں کی ہر ایک بات سے تو ہاتھ اوٹھا
یعنی سب لذات سے تو ہاتھ اوٹھا

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۷۱). زندگی ایک مصیبت ہے اور زندگی اور اس کی لذات کی خواہش اس مصیبت کا باعث ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۲). توبۂ نفس ، ما کولات ، شہوات اور لذات سے باز نہ آیا. (۱۹۸۷ ، بزم صوفیہ ، ۱۸۲). [لذت (رک) کی جمع].

لِذاتِہ (کسر ل ، ت ، کسر ہ مثل ی مع) م ف.
خود کے لیے ، اس کے ہی لیے ، اپنی ذات کے اعتبار سے ، بذاتِ خود ، بجائے خود. وہ چیز جو متحرکیت سے موصوف ہو ضرور نہیں ہے کہ لذاتہٖ متغیر ہو. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۶) . صحیح وہ حدیث ہے جس کا ناقل عادل تام الضبط ہو جو نہ تو معلل ہو اور نہ شاذ ہو، اگر یہ صفات علی وجہ الکمال پائے جاتے ہوں تو وہ صحیح لذاتہٖ ہے. (۱۹۵۶ ، مقدمۂ مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). [ع : ل (حرف جار) + ذات (رک) + ہ ، ضمیر واحد غائب مذکر].

لَذائِذ / لَذایِذ (فت ل ، کسر ء / کسر ی) امذ ؛ امث ؛ ج.
لذتیں ، مزے ، ذائقے ، لذات ؛ لذیذ چیزیں.

جو کوئی سرمایہ اس جنت کا جانے
لذایذ رویت اللہ کی پچھانے

(۱۶۸۳ ، عشق نامۂ مومن ، ۱۷۲). جنگل بھی سرسبز ہیں اور عمدہ عمدہ فواکہ اور لذائذ کثرت سے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۳۷). زندگی کے تمام لذائذ و تمتعات ہیچ ہیں. (۱۹۳۰ ، کاروانِ خیال ، ۷۱). وہ اس ہتھیار کی مدد سے ... نہ صرف انسانوں اور سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہے بلکہ دنیا کے ساتھ عقبیٰ کے لذائذ اور اثمار کی بھی گارنٹی دے سکتا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۶). [ع : لذت (رک) کی جمع].

--- نَفْسانی کسر صف(--- فت ن ، سک ف) امذ ؛ ج.
حظِّ نفسانی ، نفس کے مزے ، نفس کی خوشی ، شہوت پرستی.

سامانِ عیش اور لذائذ نفسانی کا جمع کرنا کیا قومی ہمدردی گنی جاوے گی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۷). [لذائذ + نفسانی (رک)].

لَذّت (فت ل ، شد ذ بفت) امث.
۱. حظ ، لُطف.

محبت کی لذّت فرشتیاں کوں نیں ہے
بہت سعی سوں میں سوں لذّت پچھانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

نہ پاوے دین کی لذّت جسے دنیا کی خواہش ہے
قفل ہے لذّتِ دنیا حقیقت کے خزانے کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).

کوہکن نے بھی نہ کچھ عشق میں لذّت پائی
گرچہ شیریں کا بہت کہنے کو تھا نام لذیذ
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۷۰).

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
ہم کو حریصِ لذّتِ آزار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹).

ہے عشق اک سودائے سر یا کاہشِ روح و رواں
یا لذّتِ دردِ جگر یا حسرتِ آرامِ جاں
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۱). اس میں ... لذّت کے کئی پہلو نکلتے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۱۸۶). ۲. مزہ ، ذائقہ نیز مزیدار چیز.

میٹھی ہر بات سن تیری سٹیا میووں کی پروا میں
گلابی جام نیں بھاتا لذّت انجیر انَنس کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲).

لذّتِ زہرِ غم فُرقتِ دل داراں سے
ہووے مُنہ میں جنھوں کے شہد و شکر مت پوچھو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۱).

نہ کھاؤں داغ اگر لذّتِ کباب ملے
پیوں نہ زہر جو کیفیتِ شراب ملے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۴۴).

جو کہنہ ہو تے تو پھر آرزو   ہر اک گھونٹ میں ہے لذّت نئی
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۳۲). باورچی گیری کی فنی مہارت سے لذّت حاصل کرنے کے لیے چند احباب کی اپنے ہاں دعوت کی. (۱۹۷۷ ، خطوط عبدالحق ، ۸). [ع : (ل ذ ذ)].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
مزہ لینا ، لطف حاصل کرنا ، حظ اُٹھانا ، ذائقہ لینا ، سواد پانا.

گویا زبانِ شکر ہے آنکھوں کی ہر مژہ
لذّت اوٹھا رہا ہوں ترے انتظار کی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۰).

لذّت اوٹھاتا کچھ تو تڑپنے کی بعد مرگ
افسوس حشر تک بھی میں بسمل نہیں رہا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۲۸).

ہوش میں آنا اور غضب ہے خوب گزرتی ہے غش میں
درد کی لذّت کون اٹھائے جان میں اپنی جان نہیں
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۰۳).

ـــ اُٹھ جانا محاورہ.
مزہ ختم ہو جانا ، لطف جاتا رہنا.

چلائے خضر اُٹھ گئی لذّت حیات کی
گویا نبیؐ نے آج جہاں سے وفات کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۵۱).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
مزہ ملنا ، لطف حاصل ہونا.

دل ہلا آنکھیں لڑیں بات کی لذّت اوٹھی
دیر تک حرف و حکایات کی لذّت اوٹھی
(۱۸۶۷ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت امیر مینائی)، ۱ : ۱۰۶).

ـــ اُڑانا محاورہ.
مزے کرنا ، لطف حاصل کرنا ، عیش منانا. ہم نے بیس برس تو رات کو مصیبت بھری اور پھر اس کے ذریعے سے بیس برس لذت اڑائی. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۳۰).

ـــ اَندوز (ـــ فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
لذّت پانے والا ، لطف حاصل کرنے والا ، حظ اُٹھانے والا. تھوڑے ہی عرصے میں عثمانیہ یونیورسٹی کا ایک زبردست درخت پیدا ہو گیا کہ اس کے میوے سے ملک کا ہر کونہ مستفید اور لذت اندوز ہو سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۸). طالبِ علم شعر سے لذت اندوز ہو سکے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۱). [لذت + ف : اندوز ، اندوختن - جمع کرنا].

ـــ اَندوزی (ـــ فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
مزہ لینا ، حظ اُٹھانا ، لطف حاصل کرنا. بابا طاہر کے کلام میں عمر خیام ... کی لذت اندوزی کا کہیں پتا تک نہیں ملتا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۷). نقادوں نے اس پر ہمیشہ یہی الزام لگایا کہ وہ لذّت اندوزی کی تلقین کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۲۰۵). [لذت اندوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَنگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
مزہ دینے والا ، لطف پیدا کرنے والا. قارئین کے لیے لذّت انگیز مواد کی فراہمی ڈائجسٹ ، رسائل نے اپنے ذمے لے رکھی ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۷۹). [لذت + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
مزے سے واقف ، لذّت کا خوگر.

مزے سے کیا کوئی آگہ ہو محبت کے
نہ جب تلک کہ ہو دل لذّت آشنائے فراق
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۳).

اسی باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے
کہ تا ہو جائے لذّت آشنا تلخیٔ دوراں سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۹). [لذت + آشنا (رک)].

ـــ آفریں (ـــ سک ف ، ی مع) صف.
لذّت پیدا کرنے والا ، سُرور انگیز.

نہ پوچھو کیسی لذت آفریں ان کی محبت تھی
مصیبت جس کی راحت ، اس کی راحت کیا قیامت تھی
(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۴۷). [لذت + ف : آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا].

---آفرینی (---سک ف ، ی مع) امث.
لذت دینا ، سرور انگیزی. اس سفرنامے میں اس قسم کے متخیلہ نے کیف و لذت آفرینی پیدا کر دی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۴۳). [لذت آفریں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آمیز (---ی مج) صف.
مزے دار ، پُرلطف. قیوم نظر نے سفرنامے کو منظر نامے میں تبدیل کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے اس کا اسلوب تاثر سے ... لذت آمیز ہو گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۲۰). [لذت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

---بخش (---فت ب ، سک خ) صف.
مزہ دینے والا ، لذیذ.
ہے ولی کی زباں کوں لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱٦). [لذت + ف : بخش ، بخشیدن ـ دینا].

---پانا ف م ؛ محاورہ.
مزہ پانا ، لطف حاصل کرنا ، حظ اٹھانا. اس کتاب کی لذت پانے عالم سب محتاج. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۹).
لذتِ نعمتِ دیدار نہ پاوے ہرگز
مجلسِ غم میں جگر جس کا نمک داں نہ ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱٦۳).
ہم نے توبہ میں یہ لذت پائی
ہو گئی بادۂ گلفام کی حرص
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۰).
یوں ترے لطف و کرم کی لذتیں پاتے ہے
تھا یقیں بے گناہی پھر بھی شرماتے ہے
(۱۹۷۰ ، شکیل بدایونی ، زیبائیاں ، ۳۳).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
لذت کا شوقین ، نفسانی خواہشات کا غلام ، عیاش. وہ محسوس کرتا ہے کہ اب اس کا وجود ختم ہو گیا ہے اور اس کی حیثیت ایک لذت پرست سے زیادہ نہیں تھی. (۱۹۷۳ ، نئی تنقید ، ۳۸۲). [لذت + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
لذت کا شوقین ہونا ، نفسانی خواہشات کی بندگی ، عیاشی. اس مسلسل داستان میں لکھنوی امراء کی سامنتی معاشرت مع اپنی تمام شرمناک لذت پرستیوں کے جھلکتی ہوئی نظر نہیں آتی. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۳۹). لذت پرستی اور تعیش پسندی عام ہو جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، ادب اور ادبی قدریں ، ٦٦). [لذت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
رک : لذت پرستی ، لذت اندوزی. ان کا میدان ... لذت پسندی اور معاملہ بندی ہی ہے. (۱۹۸۳ ، ادب اور ادبی قدریں ، ۱۲۷). [لذت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
حرص کرنا ، آرزو کرنا (دکھنی اردو کی لغت).

---چَشِیدَہ (---فت چ ، ی مع ، فت د) صف.
مزہ چکھے ہوئے ، لذت آشنا.
سوز و گدازِ عشق کا لذت چشیدہ ہوں
مانندِ آبلہ ہمہ تن آب دیدہ ہوں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۲۷). [لذت + چشیدہ (رک)].

---چکھانا ف م ؛ محاورہ.
لذت سے مانوس کرنا ، مزہ دلانا ، لطف اندوز کرنا.
جب سے تو درس مجھ دکھایا ہے
لذتِ عشق کو چکھایا ہے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۱).

---چکھنا ف م ؛ محاورہ.
مزہ لینا ، سواد پانا ، لطف حاصل کرنا.
چار دن اپنے محبوں سے محبت کرتے
لذتِ عشق بھی چکھتے یہ حسیں تھوڑی سی
(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۱۹۹).

---خیز (---ی مج) صف.
مزہ دینے والا ، لطف انگیز. اس قسم کے لذت خیز واقعات کے گھمسان میں بھی پرتو روہیلہ اپنے مذہبی فرائض سے غفلت اختیار نہیں کرتے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۲۴). [لذت + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، اٹھانا].

---خیزی (---ی مج) امث.
مزہ دینا ، لطف انگیزی. بعض قصوں میں عشق و محبت کے عجیب و غریب واقعات جنسی آسودگی اور لذت خیزی کا سبب بن کر ہمارے سامنے آئیں گے. (۱۹٦۸ ، تاویل و تعبیر ، ۹۳). [لذت خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف.
مزے والا ، لذیذ ، ذائقے دار ، پُرلطف. تمام دنیاوی نعمتیں اسی وقت لذت دار ، اسی وقت ذریعۂ خوشی ہیں جب ان کی سچی قدر یعنی (شکرگزاری) کی جائے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۱۸). [لذت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---کام و دَہَن کس اضا (---و مج ، فت د ، ہ) امث.
کھانے پینے کا مزہ ، کھانا پینا ، خورد و نوش کا لطف. شعر سننے کا مزا آ جاتا بعد میں لذتِ کام و دہن کا سامان الگ ہوتا. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۵۵). [لذت + کام (رک) + و (حرف عطف) + دہن (رک)].

--- کَش (---فت ک) صف.
مزہ لینے والا ، لطف اُٹھانے والا.

میں بھی لذت کشِ لب ہائے حسیناں رہتا
اس مری خاک کا پیمانہ بنایا ہوتا

(١٨٩٧ ، کلیاتِ راقم ، ٧). اس قدر سادہ مگر حسن سے لبریز مصرع وہ شخص جو زبان لکھنؤ کا لذت کش نہ ہو کہہ سکتا ہی نہیں. (١٩٥٠ ، چھان بین ، ١١١).[لذت + ف: کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

--- کوش (---و مج) صف.
حصولِ لذت کے لیے کوشش کرنے والا ، لذّت پسند. جس لذت کوش معاشرے میں وہ سانس لے رہے ہیں ، اس کی بِنا پر ان کی زندگی بلند مقاصدِ حیات سے تہی نظر آتی ہے. (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ٢٠٥). [لذت + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

--- کوشی (---و مج) امث.
حصولِ لذت کے لیے کوشش کرنا ، نفسانی خواہشات کی تکمیل کی کوشش کرنا ، لذّت پسندی. وہ اپنے عہد کی زندگی کو محض لذت کوشی نہیں سمجھتے. (١٩٩٢ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ٥٩). [لذت کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گویائی کس اضا(---و مج) امث.
شعر و شاعری کرنے کا حظ ؛ گفتگو کا مزہ ؛ بات چیت کا لطف (مہذب اللغات). [لذّت + گویائی (رک)].

--- گیر (---ی مع) صف.
مزہ لینے والا ، لُطف اُٹھانے والا ، محظوظ ہونے والا.

غلغلوں سے جس کے لذّت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے؟

(١٩٢٤ ، بانگِ درا ، ١٣١).

کیا نتیجہ ہے اگر دل ہی نہ لذّت گیر ہو
لاکھ ساقی لاکھ شیشے لاکھ پیمانے سہی

(١٩٦١ ، صدائے دل ، ١٨٨).[لذت + ف: گیر، گرفتن ـ پکڑنا].

--- لینا ف مر ؛ محاورہ.
حظ اُٹھانا ، لطف حاصل کرنا.

شبِ فراق کے صدموں سے بار مر مر کے
جیا ہوں لذتِ روزِ وصال لینے کو

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١١٣). موت بھی آدمی کے اختیار میں ہوتی تو ... ہر کوئی خدائی کے دعوے کرتا ، دنیا کی لذت لینے میں پڑا رہتا. (١٨٧٦ ، تفسیرِ مرادیہ ، ١٠٨).

--- مِلْنا ف مر ؛ محاورہ.
محظوظ ہونا ، لطف حاصل ہونا.

نہ کھاؤں داغ اگر لذتِ کباب ملے
پیوں نہ زہر جو کیفیتِ شراب ملے

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٤٤). چپکے رہنے میں وہ لذت مل رہی ہے کہ زبان سے بیان نہیں کر سکتی ، دل سے کہتی ہے اظہار عشق معیوب ہے. (١٨٩١ ، طلسم ہوش ربا ، ٥ : ٨٣٥).

--- ناک صف.
مزیدار ، محظوظ کرنے والا ، لطف دینے والا. اس کو بادِ سحری بھی کہتے ہیں اس کا بہنا لذت ناک ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ١٤٤). [لذت + ناک ، لاحقۂ صفت].

--- نَفْسانی کس صف(---فت ن ، سک ف) امث.
حواسِ خمسہ کے ذریعے حاصل کی ہوئی لذّت ، جنسی لذّت ، شہوت پرستی. حضرت گنج شکرؒ نے فرمایا کہ درویشوں کو فاقے سے موت آ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ لذتِ نفسانی کے لیے وہ مقروض ہوں. (١٩٨٧ ، بزمِ صوفیہ ، ١٦٦). [لذت + نفسانی (رک)].

--- یاب صف.
مزہ پانے والا ، لطف اندوز ، محظوظ. ہر ملک کی شاعری کچھ نہ کچھ رسومِ ملکی سے متعلق ہُوا کرتی ہے اور ناواقفیت کی حالت میں نہ سمجھ میں آ سکتی ہے اور نہ سامع کے دل کو لذّت یاب کرسکتی ہے. (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ١٦٦). آوازوں کی حیرت انگیز ہم آہنگی سے وہ لذت یاب ضرور ہوا. (١٩٣٢ ، سیلاب و گرداب ، ٧٠). [لذت + ف : یاب ، یافتن ـ پانا ، ملنا].

--- یابی امث.
مزہ ملنا ، لطف حاصل ہونا ، حظ پانا. لذت یابیوں اور سحر آفرینیوں کے خیال سے غزل نہ کہتے تھے. (١٩٦٨، تاویل و تعبیر، ١٨٨). [لذت یاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَذّتی (فت ل ، شد ذ بفت) صف ؛ امذ.
١. لذّت سے منسوب یا متعلق ، لذّت آشنا ، حظ اُٹھانے والا.

کہ او لذّتی ہور سخن سنج تھا
ادک عقل کے گنج کا کنج تھا

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٣١). کیا یہ فلسفیانہ غور و فکر کے لذتی محرک کا ایک کافی درست شاعرانہ بیان نہیں؟. (١٩٣١ ، مقدمۂ فلسفۂ حاضرہ ، ١٧).

کب سے تو لذّتیِ خوابِ گراں ہے اے دل
ہوش میں آ کہ یہ دنیا گزراں ہے اے دل

(١٩٧٣ ، نیرنگِ خیال (سالنامہ) ، راولپنڈی ، ٨٥). **٢. لذتی مسلک یا اس کا پیرو جس کی تعلیم یہ ہے کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد حصولِ لذّت ہے.** ارسطا طالیسی ، زینونی و لذتی مذہبوں کی نیویں ہیں جو آج یورپ میں پھیلتی جا رہی ہیں. (١٩٠٧ ، مخزن ، مارچ ، ٤٧). اس بارے میں اس کا کوئی نظریہ ہے یا نہیں، وہ مرتاض ہے یا لذتی ہے؟. (١٩٣٧ ، مقدمۂ اخلاقیات ، ٣٠٧). [لذت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَذّتِیَت (فت ل ، شد ذ بفت ، کس ت ، فت ی) امث.
١. لذّتی کا مسلک یا نظریہ ، یہ یقین رکھنا کہ انسانی زندگی کا اولین مقصد حصولِ لذّت ہے. مصنف لذتیت اور ازجیت (توانائی) سے یہ سمجھتا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جس کی مطابقت سے بعض مشاغلِ زندگی کے اخلاقی قدر و قیمت حاصل کرلیتے ہیں. (١٩٢٩ ، مفتاح الفلسفہ ، ١٥٧). لذتیت فلسفے کا ایک مکتبِ فکر ہے

جس کے مطابق حصول لذت ہی انسانی زندگی کا مقصد ہے. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۵). ۲. **حظ حاصل کرنا ، مزے لینا ، لذت اندوزی.** ان کے اسلوب کی وضاحت کے لیے اقتباس پیشِ خدمت ہے جس کی سستی لذتیت میں سفر نگار بھی شاملِ نظر آتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۱۴). [لَذّی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَذّتِیَتی (فت ل ، شد ذ بفت ، کس ت ، شد ی بفت) صف.
لذتیت (رک) کے مسلک کا پیرو. کیا وہ بنیادی طور پر لذتیتی ہے. (۱۹٦۳ ، اصولِ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۹۱). [لذتیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَذّتِیَہ (فت ل ، شد ذ بفت ، کس ت ، شد ی بفت) امذ.
لذتیت سے منسوب ؛ لذّی مسلک کا پیرو. لذتیہ کے مطابق لذت اچھی یا بُری نہیں ہوتی. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵٦). [لذّی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَذْع (فت ل ، سک ذ) امذ.
(طب) کسی تیز چیز سے سطحِ عضو میں جلن یا خراش ہونا ؛ سوزش ، جلن. رفتہ رفتہ نوبت بہ غشی اور صفتِ لذع ... کی حاصل ہوتی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳٦۴). صفرا غیر طبعی کی ایک قسم معدہ میں پیدا ہوتی ہے جس کا رنگ سبز ہوتا ہے اس میں حِدّت اور لذع ہوتی ہے اس کا نام کُرّاثی ہے. (۱۹۱٦ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۵۲). دوائے مسہل رگوں کے منہ پر لذع پیدا کرتی ہے. (۱۹۳۱ ، علاج بالمثل ، ۳۱). [ع].

لَذِیذ (فت ل ، ی مع) صف.
۱. **مزیدار ، خوش ذائقہ ، لذّت دار.**

سخاوت کا لذیذ انگور آلا
صداقت سیب شیریں تر رسالا

(۱٦۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۷۲).

اے شکر لب قند سوں تجھ لب کی ہیں باتاں لذیذ
حرفِ تیز اس کے ہیں جیسے حلوۂ سوہان لذیذ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۰).

کس قدر ہے لبِ شیریں کا ترے نام لذیذ
لب پہ وہ گزرے تو اک دیر رہے ، کام لذیذ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۴).

درویشی کی جو سوختگی ہے سو ہے لذیذ
نان و نمک ہے داغ کا بھی ایک شے لذیذ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ٦۸۴). ساحروں کا گوشت مجھے بہت لذیذ معلوم ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۰۸). ایثار اور قناعت کی وجہ سے لذیذ اور پرتکلف کھانے کبھی نصیب نہ ہوئے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۱). پھر رخصت ہوتے وقت میزبان انھیں لذیذ کھانوں کا پیکٹ پیش کرتا کہ اگلے روز اطمینان سے نوش فرمائیں. (۱۹۸۹ ، دریچے ، ٦۱). ۲. **خوشگوار ، پُرلطف ، دلچسپ.** یو عجب کتاب ہے ... بھوتیچ لذیذ ، عاشقاں کے گلے کا تعویذ. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۹).

ہے عجب اس کے لب کی بات لذیذ
جیوں لگے شکر و نبات لذیذ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۰).

ہجر میں زحمت بھی زحمت سے زیادہ سخت ہے
یار ہو ساغر ہو مے ہو پھر یہ ہے یاراں لذیذ

(۱۸۹۴ ، عاشق (فرہنگ آصفیہ)). اس کے پہلے مصرع میں قیاس آرائی کی جو لذیذ چٹکی لی گئی ہے اس پر ذوقِ شعری ذرا ٹھٹکتا بھی ہے. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۱٦۹). ۳. **(مجازاً) عزیز ، پیارا.**

جذبۂ عشقِ زلیخا گر نہ تھا فرمانیے
مصر کے بازار میں کیا تھا مہِ کنعاں لذیذ

(۱۸۹۴ ، عاشق (فرہنگ آصفیہ)). [ع : (ل ذ ذ)].

---بُود حِکایَت دَراز تَر گُفْتَم کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) دلچسپ بات کو بڑھا کر کہنا بیجا نہیں ، بات دلچسپ ہو تو لمبی ہو جاتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَر (۱) (فت ل) امث (قدیم).
ہار ، لڑی.

گلے میں اسکے جو موتی کا لر تھا
وہ موتی اسکے حق میں جیوں شرر تھا

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۴٦). [لڑ (رک) کا بگاڑ].

لَر (۲) (فت ل) امذ.
ایک قسم کا گز جس سے زمین ناپی جاتی ہے یہ ۴½ سے ٦½ فٹ تک لمبا ہوتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : लर].

لُر (ضم ل) (الف) صف.
احمق ، بے وقوف ، اجڈ ، بے تمیز ، بدسلیقہ. کوئی ڈاکٹر نہیں ، حکیم نہیں ، لُر آدمی ہے ، وہ کیا جانے کہ نبض کیا شے ہے. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ٦۹). یہ تمہارا بھانجا تو بالکل ہی لر ہے. (۱۹۴۴ ، جھروکے ، ۱۰۳). شہر میں رہ گئے لُر ، کودن گاؤدی. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱٦۴). (ب) امث. **ایک صحرا نشین قوم کا نام جس کے لوگ گنوار اور اجڈ ہوتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [ف].

---بولی (---و مج) امث.
لُر قوم کی زبان ؛ دیہاتی زبان ، گانو کی بولی. فرقۂ اہلِ حق کے صاحبِ کمال لوگ ہمیشہ مشہور و معروف صوفیوں کی تعریف و توصیف کیا کرتے ہیں بالخصوص بابا طاہر کی جس کے اشعار لُر بولی میں بے حد مقبول ہیں. (۱۹٦۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۸). [لُر + بولی (رک)].

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
گنوارپن ، حماقت ، بے تمیزی ، بے وقوفی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) [لُر + پَن / پَنا ، لاحقۂ کیفیت].

لُرْڈ (ضم ل ، سک ر) امذ.
رئیس ، امیر ، لارڈ.

اک لرد فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۵۶). [انگ : لارڈ Lord کے معرب لورد کی تخفیف].

لَرْز (فت ل ، ر) امث.
لرزنے کی کیفیت ، لرزش ، تھرتھراہٹ ، کپکپاہٹ. آواز میں۔ایک قسم کی لرز تھی جو دلوں میں لرزش پیدا کرتی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۲۲). [لرزنا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
تھرّا جانا ، کانپ جانا ، ڈر جانا. جب آپ کے منہ سے غرور کی بات میں سنتی ہوں تو لرز اٹھتی ہوں کہ دیکھیے خدا خیر کرے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۹۶). اندر جب پرتھوی کے پہلو سے پیدا ہوا تو آسمان زمین اور پہاڑ لرز اٹھے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۸).

ـــ جانا محاورہ.
تھرّا جانا ، کانپ اٹھنا ، ڈر جانا. تم نے اپنے باپ کو دھوکا دیا دھوکا بھی وہ دھوکا کہ جس کا نام سن کر شیطان تک لرز جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۷۳).
لرز جاتا تھا جس کو دیکھ کر اپنے نشیمن پر
وہی بجلی چراغِ آشیاں معلوم ہوتی ہے
(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۲۸۳).

لَرْز (فت ل ، سک ر) امث.
(سازگری) ستار یا سارنگی کی طربوں کی گونج یا جھنکار جو باج کے تاروں کو چھیڑنے سے گونجتی ہیں ، شعاع ، بھان ، کمک ؛ ایک خاص قسم کی طرب جس کے اوپر پتلا پتلی تار بلا ہوا ہوتا ہے جو ایک خاص وضع کی بین میں لگایا جاتا ہے جس کو صرف ماہر استاد بجا سکتا ہے (اپ و ، ۳ : ۱۶۵). [ف : لرزیدن ـ کانپنا ، تھرتھرانا سے حاصلِ مصدر].

لَرْزا (فت ل ، سک ر) امذ.
۱. وہ کپکپی جو خوف یا بیماری کی حالت میں ہوتی ہے ، تھرتھر کانپنا
سراپا اس قدر لرزا تھا اوس کو
تنِ خورشید کو جوں تھرتھری ہو
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک (ق) ، ۳۹۸).
اے یار ترے آگے چراغوں کو ہے لرزا
کیا حسن کا ہے رعب کہ تھرّاتے ہیں معشوق
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۹). سانس الگ پھول رہا ، ہاتھوں میں لرزا ، آنکھوں تلے اندھیرا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۶). **۲. زلزلہ ، بھونچال.**
مارے بہانے لوہو کھال   لرزا پڑیا سات پتال
(۱۵۰۳ ، نوسر ہار ، ۶۳). [لرزہ (رک) کا ایک املا].

ـــ آنا محاورہ.
کانپنا ، کپکپی ہونا ؛ خوف طاری ہونا. پہلے تو مجھ سے پوچھ لے پھر طلسم توڑنا یہ کہہ کر دستک دی کہ ایرج کو لرزا آیا ، ایرج بیٹھ گیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۱۳۲).

ـــ چُھٹنا/چھوٹنا محاورہ (قدیم).
رک : لرزا آنا.
سن یو بات وہیں اوس کوں لرزا چھٹا
ضرورت سوں اوس کے نزک تے اوٹھیا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۴۴).
سکینہ کوں یو دیکھ لرزا چھوٹیا
دروُنی میں اس غم تھی شعلہ اٹھیا
(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی ، مرزا ، ۲۱۰).

لَرْزاں (فت ل ، سک ر) صف ؛ م ف.
کانپنے والا ، تھرتھرانے والا ، کانپتا ہوا ؛ (مجازاً) بہت خائف.
وو آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن
خورشید جس کوں دیکھ کے لرزاں ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷).
کیا لکھوں آگے ترا وصف کہ منہ میں میرے
پاسِ آداب سے جوں شعلہ زباں ہے لرزاں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶). میں نے ... گزارش کیا کہ معصوم نے اپنی بدبختی سے ناسپاسی اختیار کی تھی ، اب وہ لرزاں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۴). میم صاحب ہیں تو سرکار کی بیوی مگر ہم سے ترساں و لرزاں ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۴). لرزاں ہاتھوں سے پیالی اٹھائی.(۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۴۰). [ف : لرزیدن ـ کانپنا سے حالیہ ناتمام].

ـــ تَرساں (ـــ فت ت ، سک ر) صف ؛ م ف.
کانپتا ڈرتا ہُوا ، سہما ہوا ، لرزتا ہوا ، خوف سے تھرتھراتا ہوا. کہار بیچارے لرزاں ترساں بھاگے مگر کوستے ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۵ : ۲۷۹). مخبر اپنی جگہ پارے کی طرح لرزاں ترساں کھڑے رہے ، مستقل دھڑکا ان کے دل سے لگا تھا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۸). [لرزاں + ترساں (ترسیدن ـ ڈرنا سے حالیہ ناتمام)].

لَرْزانا (فت ل ، سک ر) ف م.
۱. ہلانا ، جنبش دینا ، حرکت دینا. ہاتھ میں پتلی سی بید کی چھڑی جسے عادتاً لرزاتے رہتے. (۱۹۳۸ ، آنندی ، ۸۳). زلزلہ آئے گا ، ایسا زلزلہ جو پوری دنیا کو مدتوں لرزاتا رہے گا. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۸۹). **۲. کپکپا دینا ، ہلا دینا ؛ (مجازاً) خوف زدہ کر دینا.**
کس کے مژگاں کی چمک نے اس قدر لرزا دیا
گر پڑی کیوں چھوٹ سورج کی کرن سے چھوٹ کر
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۲۰). اس شخص کے دل کو لرزا دیا. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۳ : ۵). مسلمان ایسے جوش و خروش سے ان تحریکوں میں شریک ہوئے کہ... جس نے ہندوستان کی زمین کو لرزا دیا تھا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۰۳). [لرزانا (رک) کا تعدیہ].

لَرزِش (فت ل ، سک ر ، کس ز) امث.
لرزنے کی کیفیت ، کپکپی ، تھرتھری ، جُنبش ، رعشہ ؛ (مجازاً) خوف.

خیالِ نرگسِ ساقی سیں دل ہے لرزش میں
ہوا ہے رعشہ فزا کثرتِ مدام شراب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۲).

بھوں کا یار کی ہلنا ہلا ہی دے گا دل میرا
کہ اس بھونچال سے اس گھر کو لرزش ہونے والی ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۶۳). عرب میں اصحاب الفیل کا واقعہ دلوں میں لرزش پیدا کرنے کے لیے کافی تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۴). وہ محض جسمانی لرزشوں کی حسّاسیت کے ساتھ ، ایک حیرت انگیز وائرلیس اسٹیشن کی طرح ... ضبطِ تحریر میں لاتا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۶۱).
[ف : لرزیدن ـ کانْپنا سے حاصلِ مصدر].

لَرزْنا (فت ل ، ر ، سک ز) (الف) ف ل.
۱. خوف ، غصّے یا سردی وغیرہ سے تھرتھرانا ، کانْپنا ، بدن میں رعشہ ہونا ؛ (مجازاً) ڈر جانا.

اگر میں باغ میں جاؤں تو بلبل در چمن لرزے
مرے دل کی اگن دیکھے تو دوزخ کی اگن لرزے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۸).

اسی عدل تے کال کر سب سریر
اگن کانپتی ، ہور لرزتا ہے نیر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

کٹی رین کالی ہوا بھور جب
لرزنے لگے آدمی اور سب

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۹). فرطِ غضب سے مجنوں بن کر بید مجنوں کے مانند لرزنے لگا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۱). چونکہ یہ واقعات محض مفروضہ اور بے ثبوت ہیں اس لئے بین الاقوامی تحقیقات کے نام سے وہ لرز گئے. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۷۳). وہ بیٹھے بیٹھے پتّے کی طرح لرزنے لگتی ، گھنٹوں گم سُم رہتی یا پھر رونا شروع کر دیتی. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۷).
۲. ہلنا ، جنبش میں آنا.

دلِ بیتاب پہ اک سایہ سا لرزا کوئی
دیکھوں کس طرح کہ ہے محوِ تماشا کوئی

(۱۹۳۲ ، رنگ بست ، ۲۶). لرزاں لرزاں ، نم نم نظریں جیسے ہوا میں لرزتا پلکورے لیتا نیلا کنول پانی میں بھیگ گیا ہو. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۲۴). (ب) امث. **لرزہ ، جنبش ، زلزلہ.** اگر حکم ہوئے ، اس اُمّتِ جفاکار پر زمین کو لرزنے میں لا ، اولٹ دوں مانند قومِ لوط کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۶).
[لرز (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَرْزَندَہ (فت ل ، سک ر ، کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
کانپنے والا ، لرزتا ہوا ، کانپتا ہوا ، تھرتھراتا ہوا ، ہلتا ہوا. جس کے نازک اگلے کنارے پر متعدد باریک ... لرزندہ دھاگے ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۵). [ف : لرزیدن ـ کانپنا سے اسمِ فاعل].

لَرزَن لا گنا ف مر (قدیم).
لرزنے لگنا ، کانپنے لگنا.

انکھیاں لا کیاں دیپک تال لرزن لا گیا جیتو پران

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۲۹ الف).

لَرزَہ (فت ل ، سک ر ، فت ز) امذ ؛ ~ لرزا.
۱. وہ کپکپی جو خوف یا بیماری کی حالت میں ہوتی ہے ، تھرتھراہٹ ، لرزش ، رعشہ ؛ (مجازاً) شدید خوف.

جو یو شاہ پر لرزہ بے ہرزہ نیں
جو یک بند شہ کاہی بے لرزہ نیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۴). جوں عمر سعد ملعون نے حُر کوں میدان میں دیکھا لرزہ بدن پر پڑا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۵). بادشاہوں کے حضور میں سچ بھی سو ترس و لرزہ کے ساتھ کہا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۹۲). اس کو وہ سطوت و شان حاصل ہوئی کہ دنیا کے دور دراز حصّوں میں ان کے نام سے لرزہ پڑ جاتا تھا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۶۳). اس کا نام ہی پُرانے زمانے میں کشمیریوں میں لرزہ پیدا کرتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۴). **۲. بھونچال ، زلزلہ.** چالیس دن مہر و ماہ گہنائے ہوئے رہے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو لرزے میں پڑے اور دریا جوش و خروش میں آئے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۷). پُچنے موسیٰ نے اپنی قوم سے ستّر مرد ... پھر جب اُن کو لرزے نے پکڑا بولا اے رب اگر تو چاہتا پہلے ہی ہلاک کرتا ان کو اور مجھکو. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۵۷). جب زمین اور پہاڑوں میں لرزہ ہو گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۶).
۳. سردی اور کپکپی کے ساتھ ہونے والا بخار ، جاڑا بخار ، حمّٰی نافضہ.

شام شب فراق سے یوں کانپتا ہوں میں
لرزے کا جیسے آئے کسی کو بخار روز

(۱۸۷۲ ، عاشق (والا جاہ) ، فیض نشان ، ۸۸). آشوبِ چشم ، لرزہ ، اسہال وغیرہ بیماریوں کے لیے الگ الگ مکانات تھے. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۱۸۹). موخرالذکر گرم ممالک کا لرزہ بخار یا مضر ملیریا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۹۵). مچھر کی شامت آ جائے ... کم بخت باری کے لرزے میں چل بسے گا. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۲۸). [ف].

ـــ انگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
خوف سے کپکپی پیدا کرنے والا ، رونگٹے کھڑے کر دینے والا. ۱۹۴۷ء کی سیاسی اور معاشرتی کشمکش اور لرزہ انگیز خون ریزی نے انسانی دلوں کو ہلا کر رکھ دیا. (۱۹۹۴ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۲۹). [لرزہ + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا ، کھڑا کرنا].

ـــ آنا محاورہ.
۱. جنبش ہونا ، کانْپنا.

زینب نے آ کے طیش میں جس وقت یہ کہا
لرزہ خدا کے عرش کو اس وقت آ گیا

(۱۸۵۵ ، ضمیر (مہذب اللغات)). **۲. خوف سے کانپنے لگنا ،**

خوف چھانا. ان کا یہ حال ہے کہ انگریزی کے نام سے ان کو لرزہ آتا ہے. (١٩٠١ ، حیاتِ شبلی ، ٣١٧). بیس سال کی مدت تک ایک ایسی ہولناک جنگ کے شرارے ممالکِ یورپ کو خاک سیاہ کرتے رہے جس کے خیال تک سے تیمور لنگ اور چنگیز خاں کو لرزہ آتا ہوگا. (١٩١٨ ، روح الاجتماع ، ١٠٩). ٣. **بھونچال آنا** ، **زلزلہ آنا** ؛ **لرزے کا بخار ہونا** ، **سردی لگ کے کپکپی کے ساتھ بخار آنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---باَندام (---فت ب ، ا ، سک ن) صف.
رک : **لرزہ برَاندام** جو زیادہ **مستعمل ہے**. اسی محلے کی ایک گلی میں قریباً دو سو بچے ہیں جن کا مستقبل انسان کو لرزہ باندام کر دیتا ہے. (١٩٢٥ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ١١٥). [لرزہ + ب (حرفِ جار) + اندام (رک)].

---برَاَندام (---فت ب ، سک ر ، فت ا ، سک ن) صف.
وہ شخص جس کے جسم پر کپکپی طاری ہو ، جس کا سارا جسم کانپ رہا ہو ، خوف سے تھر تھر کانپنے والا ، نہایت خائف.

غیر آگے میرے لرزہ براندام اب نہیں
وہ شیب میں شباب کی صولت نہیں رہی

(١٨٧٣ ، دیوانِ فدا ، ٣٨٥).

محشر بھی مگر کوچۂ قاتل کا ہے اک نام
ہے کون جو یاں لرزہ براندام نہیں ہے

(١٩٤٠ ، بیخود موہانی ، ک ، ٩٠). حشیش و ہیروئن کا یہ دور کتنا بھیانک اور لرزہ براندام کر دینے والا سامانِ بربادی لیے ہوئے ہے. (١٩٩٠ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ١٣). اف : کرنا ، ہونا. [لرزہ + بَر (حرفِ جار) + اندام (رک)].

---پائی امث.
(طب) **پنڈلیاں تھرتھرانے کی بیماری**. لرزہ پائی کے صدہا مریض دیکھنے اور زیرِ علاج رہنے کے باوجود آج تک مجھے اس بات کا اطمینان نہیں ہوسکا کہ لرزہ پائی کوئی علیحدہ اور مستقل مرض ہے. (١٩٠٩ ، طبیب مرغی خانہ ، ٣١٠). [لرزہ + پا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پڑ جانا محاورہ.
تھرتھری پیدا ہو جانا ، کانپنے لگ جانا ، جسم یا بدن میں لرزہ پیدا ہو جانا ؛ نہایت خوف طاری ہو جانا. جوں عمر سعد ملعون نے حُر کو میدان میں دیکھا لرزہ بدن پر پڑا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٣٥). اعضا میں ایسا لرزہ پڑ گیا کہ میرے ساتھ وہ کھجور کا درخت بھی ہلنے لگا. (١٩١٩ ، جویائے حق ، ٢ : ٣٧). فکر و ادب کے سارے قدامت پسند دبستانوں میں لرزہ سا پڑ گیا. (١٩٩٣ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ٢٥).

---چڑھنا محاورہ.
١. **کپکپی چڑھنا ، تھرتھر کانپنا ؛ (مجازاً) کمالِ خوف ہونا ، ڈرنا.**

چادر سے ابر کے بھی حرارت ہے مہر کو
لرزہ چڑھا جو اوڑھے ہیں فرغل علی الصباح

(١٨٣٨ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ٥٣).

فلک کو لرزہ چڑھا ہوا ہے ، زمیں کی چھاتی دھڑک رہی ہے
سیاہیوں کی تہوں میں بجلی ٹھہر ٹھہر کر لپک رہی ہے

(١٩٥٠ ، سموم و صبا ، ٨٢). ناقدینِ فن روساء کے سامنے ناچنے کے خیال سے لرزہ چڑھ رہا تھا. (١٩٨٧ ، گردش رنگ چمن ، ٢٦٣). ٢. **لرزے کا بخار ہونا ، جاڑا بخار ہونا.** تین دن سے افطار کے وقت مجھ کو لرزہ چڑھتا ہے. (١٨٦٨ ، مرآۃ العروس ، ٦٠). اب اگر کوئی شخص ممدوح کے کف پا کی قسم جھوٹ کھاتا ہے تو اس کو لرزہ چڑھ آتا ہے. (١٩١٢ ، شعرالعجم ، ٣ : ٨٥).

---چھُوٹنا محاورہ.
کپکپی ہونا ، لرزش ہونا ؛ خوف چھانا.

کھنا کھن تے کھڑکاں کے یوں شور اٹھیا
جو تن میں پہاڑاں کے لرزہ چھوٹیا

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢١٠). یو بات سُن لرزہ چھوٹیا. (١٧٨٥ ، قصۂ بی بی مریم ، ٣).

---خیز (---ی مج) صف.
رک : **لرزہ انگیز**. مورخین نے اس کی بڑی لرزہ خیز مثالیں پیش کی ہیں. (١٩٥٣ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ٢٥٣). کالی کالی! اے لرزہ خیز دانتوں والی دیوی! تمام خبیثوں کو کاٹ دے. (١٩٩٠ ، بھولی بسری کہانیاں ، **بھارت** ، ٢ : ٢٣٢). [لرزہ + ف : خیز ، خاستن ـ اُٹھنا ، **اُٹھانا**].

---دار صف.
لرزتا ہوا ، کانپتا ہوا. میں نے دیکھا کہ اس کی **لرزہ** دار شکل مبہم ہاتھ بڑھا کے دیا سلائی سے **موم بتی جلا** رہی ہے. (١٩٠٨ ، خیالستان ، ٢١٦). [لرزہ + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا].

---ڈالنا محاورہ.
١. **تھرتھراہٹ پیدا کرنا ، لرزش پیدا کرنا.** ٹریم گاڑی در و دیوار پر لرزہ ڈالتی کانوں کے پردے پھاڑتی چلی گئی. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ١٣٢). ٢. **خوف طاری کرنا ، لرزا دینا.** وہ پیشتر حق تھی جس نے سب کے دل میں لرزہ ڈال دیا. (١٩٣١ ، مسیح اور مسیحیت ، ٣٥).

---طاری ہونا محاورہ.
تھرتھراہٹ ہونا ، کانپنے لگنا ؛ خوف چھانا (**لرزہ ڈالنا** (رک) کا لازم). جب روما کی بے دینی اور دہریت پر نظر ڈالی تو ان کے اندام انقاارادت پر لرزہ طاری ہو گیا. (١٩١٠ ، **معرکۂ مذہب و سائنس** ، ٣٥٥) . ستاروں پر بھی **خوف سے لرزہ طاری ہو** . (١٩٩٢ ، اردونامہ ، لاہور، جولائی ، ٢١).

---کھانا محاورہ (قدیم).
لرزنا ، لرزنے لگنا ، کانپنا. بادشاہ کو یہ تعبیر سنتے ہی عبرت پیدا ہوئی اور لرزہ کھایا. (١٨٦٣ ، جوہر عقل ، ٣١).

لَرزے (فت ل ، سک ر) امذ.
لرزہ (رک) **کی جمع نیز حالتِ مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل.**

---سے بُخار آنا ف مر ؛ محاورہ.
تھر لرزہ ہونا ، جسم میں کپکپی کے ساتھ بخار چڑھنا.

اللہ رے اے مسیح تری سرد مہریاں
لرزے سے آفتاب کو آنے بخار روز

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۷).

---کی تپ چڑھنا ف مر.
تھر لرزہ چڑھ جانا ، وہ بخار ہونا جس میں آدمی کانپنے لگتا ہے ، جوڑی بخار ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---میں پڑنا محاورہ (قدیم).
لرزنا ، کانپنا.

پڑیا لرزے میں دیکھ اندام او
نہیں بولنے کوں سکیا نام او

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۳).

لَرْزِیدَن (فت ل ، سک ر ، ی مع ، فت د) ف ل.
کانپنا ، تھرتھرانا. اقبال کو اشتقاق کی ان صورتوں سے بڑی دلچسپی ہے جن کا تعلق رمیدن ، گسستن ، تپیدن ... لرزیدن ، زدن وغیرہ سے ہے. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۳۱۳). [ف].

لَرْزِیدَہ (فت ل ، سک ر ، ی مع ، فت د) صف.
کانپا ہوا ، تھرتھرایا ہوا ؛ (مجازاً) سہما ہُوا. اس انتخاب کی خاطر ... ان تاروں کو لرزیدہ ان رشتوں کو پیچیدہ ان جلووں کو غلطاں اور ان رخساروں کو فروزاں کیا. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۴).

ڈرے ہوئے ہیں مَرے ہوئے ہیں لرزیدہ لرزیدہ ہیں
مُلّا تاجر جنرل جیالے ایک نہتی لڑکی سے

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۱۵). [ف : لرزیدن - کانپنا سے اسمِ صفت].

لَڑ (۱) (فت ل) امث.
۱. دھاگا جس میں موتی وغیرہ پروئے ہوں ، رسّی یا ڈور کا ایک بنا ہوا تار جس کو دوسرے تار سے ملا کر رسّی یا ڈور بناتے ہیں ، لڑی ، ہار ، ڈور.

سیب ہے باغ تے قصہ کے پھولاں لڑ میں گندنے کا
جو لیائے شوق دے مجھ اس ہنر پر اہلِ عرفانی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۸).

ولی تو بحر معنیٰ کا ہے غواص
ہر اک مصرع ترا موتیاں کی لڑ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۹).

مژہ آنسو سے ہے لڑ موتیوں کی
کوئی دیکھے مرا موتی پرونا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۷). بٹے ہوئے رسّوں ... کو کھولو گے تو تمام لڑیں ٹوٹ جائیں گی. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۶۳). اس چکر کے نیچے سے ریشہ کی ہر لڑ کو گزار کر اس سے باندھ دیا جاتا ہے. (۱۹۴۷ ، حرفتی کام ، ۷۶). جب اون کی لڑ خوب بٹ جاتی ہے تو پتھر پر لپیٹ دیتی ہیں. (۱۹۹۲ ، نگار ، دسمبر ، کراچی ، ۵۵). ۲. **(مجازاً) تاگے سے ملتی جلتی لمبی چیز.** وحشی عورتیں گیلی مٹی کی موٹی موٹی لڑیں سوتوں کی طرح بناتی تھیں ... ایک کے اوپر ایک جماتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۸۵). ۳. **سلسلہ ، رابطہ ، تعلق ، رشتہ.**

دستگیر کئی دستگیری طالب لیا لڑ لائے
نوشہ کہے فقیر قادر کا قادر سدا سہائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۸). جس کی محل کے اندر کی سر رشتہ سے لڑ ہے ، اوس کے روبرو دیوان کی بات مجذوب کی بڑ ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳).

اب نہ چھوڑے گا یقیں وہموں کی لڑ کاٹے بغیر
دوستی رہتی ہے کب نفرت کی جڑ کاٹے بغیر

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۸). پیروں ، مولویوں ، صوفیوں کے قدم جس بات میں ڈگے اس کی لڑ بھی کھینچ تان کے شرع سے ملا دی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۷ : ۶). ۴. **قطار ، صف ، لائن.**

نہیں بادل برستے سو دکھوں انکھیاں گگن کی بھر
ہو جاری اشک بھو میں پر لڑاں ندیاں ہو چلتے ہیں

(۱۶۴۰ ، عابد ، بیاض مراثی ، ۷). ۵. **لُنگی کے وہ دو حصے جنھیں ایک دوسر سے ملا کر لنگی کس لیتے ہیں ؛ (مجازاً) گرہ ، گانٹھ.** باوا ہانپتے ہوئے رکا اور لُنگی کا ایک لڑ کھول کر اس میں بندھے ہوئے نوٹ ہوا میں اڑا دیے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۰). ۶. **زنجیر ، زنجیرہ ، چین ، ٹولی ، جماعت ، دامن ، پلّہ ، کنارہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [س : یشٹ यष्टि].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
فہرست (علمی اردو لغت). [لڑ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھنا محاورہ.
سلسلہ ملنا ، واسطہ ہونا ، تعلق ہونا.

دونوں جہاں کی ہے بندھی تجھ سے لڑ
دین کی تو اصل ہے دنیا کی جڑ

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات ، ۴ : ۱۸۷)).

---جَڑ (---فت ج) امذ.
رشتہ دار ، خاندان ، اولاد. سرخاب نے کہا یہ سچ ہے کہ وہ اپنے لڑ جڑ کو ساتھ لا کر رہا ہے لیکن اس کو یاد رکھیے کہ وہ کبھی نہ کبھی دغا کرے گا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۰). [لڑ + جڑ (رک)].

---لَگانا محاورہ.
وسیلہ اور تعلق پیدا کرنا ، ٹھس جمانا ، ڈھنگ لگانا ؛ زوجیت میں دینا ، نکاح میں دینا ، بیاہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---مِلانا محاورہ.
سلسلہ ملانا ، تعلق پیدا کرنا ، ربط کرنا ، دوستی کرنا ، یارانہ گانٹھنا ؛ سینے کے لیے دونوں کوروں یا کناروں کو ملانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ملنا محاورہ.
سلسلہ پیدا ہونا ، تعلق پیدا ہونا ، میل جول یا ربط پیدا ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---میں رہنا محاورہ.
کسی کے کہنے میں رہنا ، ساتھ دینا ، کسی کا طرفدار بنا رہنا ، ساتھی رہنا ؛ گرہ میں رہنا ، جیب میں ہونا ، پلے ہونا ، پاس ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں لڑ لگی ہونا محاورہ.
سلسلہ قائم ہونا ، ایک کا ایک سے سلسلہ ہونا (مہذب اللغات).

لڑ (۲) (فت ل)
لڑنا (رک) سے فعلِ امر ؛ مرکبات میں مستعمل.

---بیٹھنا محاورہ.
خوامخواہ لڑنے لگنا ، لڑائی کر لینا ، لڑنا.
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۳۱). یہ سچ ہے کہ وہ عشق اور ہے ... مگر عشقِ مجازی بھی عقل سے لڑ بیٹھتا ہے ، دماغ بیکار کر دیتا ہے. (۱۹۳۷ ، جذب دل یا مزہ ہے پیاری کا ، ۳۶).

---پڑنا محاورہ.
خوامخواہ لڑنے لگنا ، لڑ بیٹھنا ، لڑائی کر لینا.
عاشق دھرے ثابت قدم معشوق کی جب راہ میں
بردے میں تب لاگے میٹھا معشوق گرچہ لڑ پڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۶).

---جانا محاورہ.
۱. ٹکرا جانا ، مقابل ہو جانا ؛ نڈر ہو کر ٹکر لینا ، متصادم ہو جانا.
دیکھو بےجا آج آ وہ لڑ گیا
ہم سے اجھڑ کر کے ایک اوجھڑ گیا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۳).
ہر غول میں علَم سے علَم جھک کے لڑ گیا
جو رہ گیا نشاں وہ خجالت سے گڑ گیا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۰).
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے
(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۷۹). **۲. ایک شاعر کے شعر یا ایک مضمون نگار کے مضمون کا دوسرے کے مضمون سے اتفاقاً مطابق ہو جانا ، توارد ہو جانا.** ہر رائے جو نپولین سے منسوب کی گئی ہے خوب مصدقہ ہے ... یہ بات غیر ممکن ہے کہ وہی واقعات جو لایق سے لایق مورخ لکھ گئے ہوں لکھے جاویں اور مضامین لڑ نہ جاویں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (دیباچہ) ، ۱ : ۶). توارد سے مراد ہے دو شاعروں کے مضمون کا باہم لڑ جانا یا بالفاظ دیگر دو شاعروں کے مضمون (یا مضمون اور الفاظ دونوں) میں اتفاقیہ مطابقت. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۱).

---رہنا محاورہ.
لڑ بیٹھنا ، لڑائی کرنا.
جی میں آتا ہے کہ اب یار سیں جا لڑ رہیے
یا زمیں کھود کے اس شرم ستی گڑ رہیے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۳).

---مرنا محاورہ.
لڑ کر مر جانا ؛ کشت و خون کرنا ، جان لینے اور جان دینے پر آمادہ ہونا. ہندوؤں کے کسی محلے میں مسلمانوں نے ہندووں کی ضد سے مسجد بنانی چاہی ہندووں نے مزاحمت کی اور کرنی ہی تھی قریب تھا کہ دونوں فریق لڑ مریں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۲۳). غلامی سے سرتابی اور آزادی کے لیے لڑ مرنے کا پہلا عملی سبق مسلمانوں میں حسرت ہی نے دیا. (۱۹۷۰ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۱۹۵).

لِڑ (کس ل) امث (قدیم).
بالوں کا خم ، خم گیسو.
سانپاں کوں کرے دنگ تری لڑ کی جھلی نے
تجھ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶). [مقامی].

---لینا ف مر (قدیم).
کاٹ لینا.
تیرے اُدھر کوں یاد کر اے نار من موہن
لڑلڑ لتا ہوں اپنے اُدھر تجھ فراق تے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۹).

لڑا (فت ل) مذ.
لڑنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام ؛ مرکبات میں مستعمل.

---بھڑا ہُوا (--- کس بھ ، ضم ہ) صف.
لڑنے میں مشاق ، جنگ آزمودہ ، لڑائی کا ماہر.
لڑے بھڑے ہوئے جس میں تھے وہ پرا ٹوٹا
اٹھا وہ مورچہ پہلا وہ دوسرا ٹوٹا
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [لڑا + بھڑا (بھڑنا (رک) سے حالیۂ تمام) + ہوا (رک)].

---مارنا محاورہ (قدیم).
زمین پر گرا کر مارنا (دکنی اردو کی لغت).

---مرتا ہے فقرہ.
لڑ لڑ کر جان دے دیتا ہے ، خواہ مخواہ جھگڑا کرتا ہے.
دم نظّارہ لڑے مرتے ہیں عاشق اوس پر
دولتِ حسن کی پیش آنے سے دنیا ہے وہ رخ
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳).
کفر و دیں ایک ہیں تسبیح میں زنّار بھی ہے
کیوں لڑے مرتے ہیں ہندو و مسلماں دونوں
(۱۸۸۳ ، قدر (نوراللغات)).

۰۰۰ لڑا (فت ل) صف مذ.
ایک یا زیادہ لڑی والا ، تراکیب میں جزو دوم کے طور پر مستعمل . سیپ کے موتی کے **گچھے** تین لڑے ، پچ لڑے ، دس لڑے ہوتے ہیں . (۱۹۳۹ ، رسالہ علمِ نباتات ، ۶۶) . [لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

لڑاخْ پَن (فت ل ، سک خ ، فت پ) امذ (قدیم).
لڑاکُوپن. لڑاخ پن اوس کا سن کو بہشتی کرنے سوں ہٹ گئے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)) . [لڑاخ (لڑاک (رک) کا بگاڑ) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لڑاک (فت ل) صف مذ نیز مث.
۱. لڑنے جھگڑنے کا عادی ، جھگڑالو ، جنگجو ، تند مزاج.

چلتی ہُوا سے جو کہ لڑے بات بات پر
کیونکر صبا پیام کہے اوس لڑاک سے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۶۱) . **۲. لڑائی کا ماہر ، بہادر .** شہاب الدین بڑا شجاع ، بہت لڑاک ، عادل ، رعیت پرور تھا . (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۶). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اک ، لاحقۂ صفت].

لڑاکا (فت ل) صف.
۱. لڑنے جھگڑنے والا ، جھگڑالو ، جنگجو ، تندمزاج.

ناسازیِ طبیعت کیا ہے جوان ہونے پر
اوباش وہ ستم گر لڑکا ہی تھا لڑاکا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۶۰).

لڑاکا غضب کی غضب تندخو
لڑا کرتی تھی سب سے ہر ایک سو

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۶۲). مگر جعفری لڑاکا تنک مزاج جس میں رشک و حسد کا مادّہ کوٹ کوٹ کے بھرا ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۳۴). میں نے سنا ہے کہ وہ بڑی لڑاکا ہیں. (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۴۷) . **۲. لڑنے والا ، جنگی ، بہادر .** مرغ اس سرزمین کا بڑا لڑاکا ، آپ سے چوگنے کے مقابل ہو . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۸).

بہت ہی زبردست ہے وہ لڑاکا
وہ آتے ہی لے لیگا کابل کا ناکا

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۵۶). تالابوں اور جنگلوں میں اپنے ماہر لڑاکا ، ارفع روح ہتھیار چلانے میں طاق ہی نل کو ڈھونڈ رہی ہوں. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۶۲۲) . [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اکا ، لاحقۂ صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.
لڑنے جھگڑنے کی عادت ، جھگڑالوپن ، فسادانگیزی ، شرانگیزی. آگے آگے ابوجہل تھا ، نام تو اس کا عمرو بن ہشام تھا لیکن اپنے لڑاکاپن اور حماقتوں کی وجہ سے ابوجہل کہلایا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۳۲). [لڑاکا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---طَیّارَہ (---فت ط ، شد ی ، فت ر) امذ.
تیز رفتار جنگی ہوائی جہاز جو خاص کر فضائی جنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے. لڑاکا طیاروں کے چھ سکواڈرن ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۰). [لڑاکا + طیارہ (رک)].

---/لڑاکے کے چار کان کہاوت.
جس عورت کو لڑنے جھگڑنے کا مزہ ہوتا ہے وہ ہر طرف اور ہر بات پر کان لگائے رہتی اور بہانہ ڈھونڈتی پھرتی ہے ، لڑنے والے کو ذرا سا بہانہ چاہیے (جامع الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

لڑاکُو (فت ل ، و مع) صف مذ.
رک : لڑاکا ، لڑاک ، لڑائی جھگڑا کرنے والا. یہ لوگ ایسے لڑاکو اور جھگڑالو مشہور تھے کہ لوگ ان سے رشتہ ناطہ کرتے ڈرتے تھے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۳۴).

بڑی ہے جرأت بڑی ہے ہمت ، بڑی ہے قوت بڑی شرارت
بڑے بہادر بڑے سپاہی بڑے لڑاکو بڑے نڈر ہیں

(۱۹۲۴ ، دیوانِ بشیر ، ۶۰). حافظ عزیز حسن بقائی بڑے بے باک لڑاکو اور دبدبے کے آدمی تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۲۴). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اکو ، لاحقۂ صفت].

لڑاکی (فت ل) صف مث (شاذ).
لڑنے والی ، جنگی. لڑاکی فوج جنوں اور عفریتوں اور پریزادوں کی تعینات کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۶). [لڑاکا (رک) کی تانیث].

لڑانا (فت ل) ف م.
۱. جھگڑا کرانا ، مارپیٹ کرانا (دو یا زیادہ آدمیوں یا جانوروں کو) آپس میں بھڑا دینا.

لڑانا ہور اپنک لڑنا عنایت شہ کوں ہے دونو
چلے ناؤ ہم واں بہتے ہدایت ہا توکل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۵).

بکا ایک کالا اور اجلے کے تئیں
لڑانے کو ماریا اسے ٹھاروئیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۳).

صحنِ گلشن میں دکھا کر قامتِ گلرنگ کو
تو اگر چاہے تو قمری سے لڑائے عندلیب

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۲).

نہیں پیوستہ ابرو عیش چشمِ مستِ جاناں پر
لڑایا ہے کسی نے شاخِ دارِ آہو سے آہو کو

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۴۴).

اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے
لڑا دے ممولے کو شہباز سے

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۴). ہاتھی ، اونٹ ... بارہ سنگھے ... تیتر بٹیر بھی لڑائے جاتے تھے. (۱۹۸۸ ، لکھنویاتِ ادب ، ۳). **۲. باہم فساد کرانا ، اختلاف پیدا کرانا ، نزاع پیدا کرانا.**

رقیب روسیہ کی بات پر مت گوش رکھیو تو
کیا ہے فکر اس نے میرے اور تیرے لڑانے کا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۴).

آنکھ اوس شوخ نے ہر اک سے لڑا کر جرأت
ہم کو سب سے یہ لڑایا ہے کہ جی جانے ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۸) . **۳. جنگ کرانا ، لڑائی کرانا** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). **۴. کشتی کرانا ، زور کرانا ، مقابلہ کرانا**

میں آج اکھاڑے پر نہیں آؤں گا تم سب کو لڑا دینا تا کہ ناغہ نہ ہو. (۱۹۷۸ ، مہذب اللغات ، ۱۱ : ۱۵۳)۔ ۵. (پنجہ کشی) زور آزمائی کرنا ، زور کرنا ، پنجے میں پنجہ ڈال کر زور آزمائی کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۶. بدکلامی کرنا ، دوبدو کرنا ، تُرکی بہ تُرکی جواب دینا. تم بڑے بدتمیز ہو ، بڑوں سے زبان لڑاتے ہو، تمھیں شرم نہیں آتی۔(۱۹۷۸، مہذب اللغات، ۱۱ : ۱۵۳)۔ ۷. موازنہ کرنا ، مقابلہ کرنا.

اک غزل تم سے لڑا کر دیکھ لے
فہم کی میزان چڑھا کر دیکھ لے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۶)۔

ہم تم چلیں جو ساتھ تو مٹ جائے رنگِ باغ
گل سے رخ آپ لالہ سے بندہ لڑائے داغ

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۹۸)۔ ۸. (کنایۃً) دو چیزوں کو باہم ٹکرانا.

پہونچتی ہے شکست اک دن بتوں سے شیشۂ دل پر
لڑایا جاتا ہے یہ آبگینہ زورِ پتھر سے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۷۹)۔ ۹. متوجہ کرنا ، مصروف کرنا ، بے حد کوشش کرنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۱۰. ملانا ، سامنے کرنا ، گھورنا (آنکھ سے آنکھ یا نظر سے نظر ملانا یا لڑانا) آنکھ لڑانا ، نظر لڑانا بطور تراکیب ہی مستعمل ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۱۱. شریک کرنا ، ملانا ، ساجھا کرنا (روپے پیسے سے). چار چار پیسے لڑا کر سودا کھایا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۸۶)۔ ۱۲. (قمار باز) داؤں پر لگانا ، داؤں پر رکھنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۳. (ریاضی) مطابق کرنا ، میزان کرنا (ماخوذ : جامع اللغات). ۱۴. (پتنگ باز) پیچ کرانا ، گھِسّا بازی کرانا.

ڈر ہے کس کا کہ جو چُھپ چُھپ کے اڑاتا ہے پتنگ
کیوں لڑاتا نہیں لوگوں میں تو دلبر پیچ آ

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰)۔ اپنے ہاتھ سے پتنگ بناتے تھے اور خود لڑاتے تھے. (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۴۳)۔ ۱۵. آزمانا ، کرنا. میں اس کے محل کے اندر جا کر کوئی ایسی تدبیر لڑاتی ہوں کہ سیلا آج میری دو باتیں سن لے. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۰)۔ انہوں نے ... کہا کوئی تکڑم لڑانا پڑے گی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۸)۔[لڑنا (رک) کا تعدیہ].

لَڑاوَٹ (فت ل ، و) امث.

لڑنے کا انداز ، لڑنے کا عمل.

وہ انکھیاں مست نشیلی سی کچھ کالی سی کچھ پیلی سی
چتون کی دغا نظروں کی کپٹ سینوں کی لڑاوٹ ویسی ہی

(۱۸۳۰ ، نظیر، ک ، ۲ : ۱۳۸)۔[لڑنا (رک) سے حاصل مصدر].

لَڑاؤُ (فت ل ، و مع) صف.

لڑنے کے قابل ؛ ڈور جو ایک مرتبہ کنکوا اڑانے کے قابل ہو (نوراللغات). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اُو ، لاحقۂ صفت].

لَڑائی (فت ل) امث.

۱.(اُ) ہاتھا پائی ، مارپیٹ ، کُشتم کُشتا ، کُتھم کُتھا.

منع جو کریں تو لڑائی کرے
جیسے رافضی خارجی ہیں بھرے

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۹)۔

آئی اس جنگ جُو کی گر شبِ وصل
شام سے صبح تک لڑائی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۶)۔ گلی گلی بھی تیری ہی جہاں لڑائی ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۲)۔ (اا) (فوجوں یا قوموں کی) جنگ ، معرکہ آرائی ، رزم.

عرب نے عجم پر بڑائی نہ کر
عرب ہور عجم سوں لڑائی نہ کر

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۳)۔

لکھیا نینچہ لک میں مغل کی لڑائی
بہی قصہ کہنے میں ہے مجھ بڑائی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷۹)۔ اس لڑائی میں بہت تن بے سر ہوئیں گے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۴)۔

لڑائی تلک جمع تھے وے گُہر
لڑی ٹوٹی اب وہ گیا انتظام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰۴)۔ ہندوستانی بھی اس عالمگیر لڑائی کا حال سُن کر سراسیمہ ہو گئے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۱)۔ مولوی تو یہ بتا کہ لڑائی ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۳۰)۔ (ااا) کشتی ، زور آزمائی ، مقابلہ. ایک روز ان باتوں کو سببِ جنگ قرار دے کر تم سے مباحثہ اور لڑائی کریں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۷)۔ تب سے اب تک سیری اور زرد کتے کی لڑائی چلی آتی ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۴۲)۔ ۲. تکرار ، جھگڑا ، تُو تُو مَیں مَیں.

کرے رات دن او جو منع سوں لڑائی
رکھے گھر میں یا بھار اس کی بڑائی

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۶۲))۔ اس طرح لڑائی کر کے گلزار بانو اس سے تانیں لیاتی تھی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۹)۔ تم میاں بی بی میں یہ کیا آئے دن لڑائی رہا کرتی ہے؟ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۷۲)۔

رہیں جھگڑے جو کچھ رہتے ہیں عقل و عشق میں اپنے
انہیں کیا حضرتِ دل ہیں لڑائی دیکھنے والے

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۶۶)۔ سب ہی بچے منّی اور ڈیڈی کی لڑائی سے گھبرا کر چلے گئے تھے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۹)۔ ۳. دُشمنی ، خصومت ، نزاع ، بَیر ، عداوت ؛ رنجش ، بگاڑ.

سو آئے ہیں میرے سوں مجہ پوت بھائی
رکھیں قرنہا پھر او قائم لڑائی

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، اعظم ، ۱۵۹)۔

ہر قوم سے طنابِ عداوت تنی ہوئی
بارہ مہینے اُن میں لڑائی ٹھنی ہوئی

(۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۸)۔

قہر تھا میرا مسکرا دینا
میل کے بعد پھر لڑائی ہے

(۱۹۳۵ ، نوبہاراں ، ۷۹)۔ اف : کرنا ، ہونا. [لڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

ـــ اَور آگ کا بڑھانا کیا کہاوت.
لڑائی اور آگ تیز کرنا مشکل نہیں ہے ، ان دونوں کے بڑھانے میں کسی خاص تدبیر کی ضرورت نہیں ، ان کا بڑھانا بہت آسان ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ باندھنا محاورہ.
جھگڑا کھڑا کرنا ، لڑائی مول لینا ، دشمنی کرنا. وہ ایک زمانے سے لڑائی باندھے بیٹھا ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۲۱).

دشمن بناؤ غیروں کو دے دے کے گالیاں
میں خوش ہوں تم لڑائی محلے سے باندھ لو

(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی (نوراللغات)).

ـــ بڑھانا محاورہ.
جنگ کو طول دینا ، جھگڑا بڑھانا ، تکرار کو طول دینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ بڑھنا محاورہ.
لڑائی بڑھانا (رک) کا لازم ، جھگڑا بڑھنا ، جنگ کو طول دینا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ بکھیڑا (ـــ فت ب ، ی مج) امذ.
لڑائی جھگڑا ، جنگ و جدل ، دنگا فساد. ماہی نے پکار کر صدا دی کہ بیٹا کوکب یہ لڑائی بکھیڑا کیسا ہے کوئی اپنے بھائی سے لڑتا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۲۸).
[لڑائی + بکھیڑا (رک)].

ـــ بگڑنا محاورہ.
جنگ میں حالات کا ناموافق ہو جانا ، لڑائی کا پلہ ہلکا ہو جانا. حریف کی فوج نے نقطۂ پرکار کی صورت چار طرف سے گھیر لیا ... لڑائی بگڑ گئی ، جان پر بنی تھی. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۷). بعض مسلمانوں کی بے تدبیری سے لڑائی بگڑی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۳۶). جس وقت دو جوڑہ کی لڑائی بگڑی ، شاہ صاحب مع پائندہ شاہ اور اکبر شاہ اپنے بیٹوں کے شہید ہوئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۱۶۷).

ـــ بننا محاورہ.
جنگ میں حالات کا موافق ہو جانا ، جنگ میں جیت کے آثار پیدا ہو جانا. یہاں سے مہ رخ جا پڑیں گی اور لڑائی بن جائے گی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۶).

ـــ بھڑائی (ـــ کس بھ) امث.
جنگ و جدل ، جھگڑا ، فساد ، دنگا. بغیر لڑائی بھڑائی ایسی فتح میسر ہوئی کہ کسو کے سان گمان میں نہ تھی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۳). ہائے بھائی ہائے بھائی کہہ کے چیخنے لگا ، لڑائی بھڑائی بھولا ، غصے میں طرف عمرو کے چلا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۱۰). یہ ساری لڑائی بھڑائی ، یہ سارا شوق جنگ جوئی ، اُسی محبوب کی خاطر جو ہر قدرت والے سے بڑھ کر قادر اور ہر توانا سے زیادہ توانا ہے. (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۳۱۵). سومیریوں کو شروع شروع میں وہاں (دجلہ و فرات کی وادی میں) اپنے متذکرہ پیشرووں سے لڑائی بھڑائی کرنا پڑی تھی. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰۷).
[لڑائی + بھڑائی (بھڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

ـــ پاڑنا محاورہ (قدیم).
پھوٹ ڈالنا ، لڑائی کرنا.

بڑے پادشاہاں میں پاڑیا لڑائی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــ پر اُتر آنا محاورہ.
لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہونا ، لڑنے لگنا. قاعدہ ہے کہ جب کسی بات میں آدمی لاجواب ہوتا ہے تو سخن پروری کے لئے لڑائی پر اُتر آتا ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۷).

ـــ پر اُٹھنا محاورہ.
جنگ پر آمادہ ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ پر تُلنا محاورہ.
لڑنے کو تیار ہونا ، لڑائی پر آمادہ ہونا.

ترے لاغر کو جا رہنے کی غربت میں نہیں ملتی
لڑائی پر تلے ہیں مور اپنے اپنے روزن پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۶).

ـــ پر جانا محاورہ.
مہم پر جانا ، میدانِ جنگ میں لڑنے کے لیے جانا ، معرکہ آرائی کے واسطے روانہ ہونا ، لام پر جانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ پر چڑھنا محاورہ.
میدانِ جنگ میں لڑنے کے لیے جانا ، معرکہ آرائی کے لیے روانہ ہونا ، جنگ کا آغاز کرنا.

تیار جماعت ہے نماز آپ پڑھیں گے
اَب فرض ادا کر کے لڑائی پہ چڑھیں گے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۷).

ـــ پڑنا محاورہ.
باہم فساد ہو جانا ، جنگ چھڑنا. غرض جابجا لڑائی پڑ گئی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۷۶). میں نے جا کر ... اس روسیاہ کو مارا ، قیامت کی لڑائی پڑی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۷۱).

ـــ ہو کھڑے رہ جانا محاورہ (قدیم).
لڑائی کے لیے آمادہ ہو جانا ، دنگا فساد یا جھگڑا کرنا. اپنی خرابی سمجھ لے کو لڑائی ہو کھڑے رہ جاوینگا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت).

ـــ تُل جانا محاورہ.
لڑائی ٹھن جانا ، جنگ کا موقع قریب آنا.

جب تُل گئی لڑائی ترازو کے تول میں
باٹوں سے باٹ ٹوٹے دھڑوں سے دھڑے لڑے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶).

--- ٹھاننا محاورہ.
قصدِ جنگ کرنا ، جنگ کی ٹھہرانا ، لڑائی کرنا ، دشمنی کرنا . جمشید نے تمام افغانوں کو اپنے ساتھ بلا کر اس سے لڑائی ٹھانی ، متی اس سے لڑا مگر آخر کو کہیں چھپ گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۴۹). جوش میں آ کر الپ ارسلان سے لڑائی ٹھان دی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۹۳).

--- ٹھن جانا/ ٹھننا محاورہ.
لڑائی ٹھہر جانا ، لڑائی ہونا ، دشمنی قائم ہونا. اور لڑائی بھٹیاریوں کی قابل تماشے کے ہے جب کہ باہم دگر ان میں لڑائی ٹھنتی ہے تو ہفتوں اور مہینوں اس کو قائم رکھتی ہیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۷).

ٹھنی دو گروہوں میں جس دم لڑائی
تو گویا تمنا ہماری بر آئی

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۶۳). مشرق و مغرب کے درمیان یہ صورتیں ایسی پیدا ہو گئی ہیں کہ ان میں لڑائی کا ٹھن جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۰۲). وہ راستہ بھر سوچتا رہا زور کی لڑائی ٹھنے گی لیکن مخالف کے پاس پہنچے تو اس نے جو کچھ دیکھا وہ دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۷۰).

--- جَھگڑا (---فت جھ ، سک گ) امذ.
تکرار ، دنگا فساد ، لڑنا جھگڑنا. جب سے ہمارا گروپ شہر میں آیا تھا خوب لڑائی جھگڑے ہوتے تھے .(۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۱۳۱). [لڑائی + جھگڑا (رک)].

--- چِھڑنا محاورہ.
لڑائی کی ابتدا ہونا ، جنگ شروع ہونا. لیکن زیادہ دیر نہ گزری کہ پھر ازسرنو لڑائی چھڑ جاتی تھی. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۱۲۴). خدانخواستہ لڑائی چھڑ جائے تو راستہ بند. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۱۸).

--- چھیڑنا محاورہ.
لڑائی کی ابتدا کرنا ، جنگ شروع کرنا. وہ لڑائی چھیڑ چکے تھے کہ خالد پہنچے اور ملک گیری شروع ہوگئی. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۱۹۷). بے وقوف لڑکے ، لڑائی میں نے چھیڑی یا چنگیز نے. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۶۸).

--- خور/ خورا (---و معد نیز مج) صف (قدیم).
جھگڑالو ، لڑاکا. لوگاں بڑے تلتاری لکوُ بجھاوُ ہور بکھیڑے ڈالو لڑائی خورے ہیں .(۱۶۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۵). [لڑائی + ف : خور ، خوردن - کھانا / + ا ، لاحقۂ صفت].

--- ڈالنا محاورہ.
جنگ کرنا ، لڑنا ، جھگڑا کھڑا کرنا ، دو یا زیادہ شخصوں کو لڑوانا.

لے کے مژگاں کے عَلم دیدہ و دانستہ نصیر
کشورِ عشق میں ڈالے ہے لڑائی دیدہ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷۶). بیرم خاں فوج لے کر آگے بڑھا ، شہزادے کو سپہ سالار قرار دیا اور سورج باندھ کر لڑائی ڈالی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۱).

--- ڈالو (---و مع) صف.
لڑائی کرانے والا ، فسادی. چوتھا وہ کہ بدباطن ہور لڑائی ڈالو جو اَنے برائی کے کدھن ہے ہور بھلائی کے طرف نا ہے. (۱۶۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لڑائی + ڈالو (ڈالنا (رک) سے صفت فاعلی)].

--- سَر پر مول لینا محاورہ.
اپنے ذمے جھگڑا لینا ، خود کو مصیبت میں پھنسا دینا.

ہمسری کر کے یہاں تُو نے عبث شانے سے
مول لی اے دلِ صد چاک لڑائی سر پر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۶۵).

--- سَر کرنا محاورہ.
لڑائی میں فتح حاصل کرنا ، غنیم کو شکست دینا. ناصر کے امراء لشکر تمام سرحدی مقامات پر لڑائیاں سر کر رہے تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۱۱).

--- سَر ہونا محاورہ.
لڑائی میں فتح حاصل ہونا ، غنیم کو شکست ہونا (جامع اللغات).

--- سی لڑائی امث.
بہت خوفناک جھگڑا ، بڑا جھگڑا ، عجیب و غریب اور خوفناک لڑائی

آج پھر تھا بے حمیت میر واں
کل لڑائی سی لڑائی ہو چکی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۰).

--- کا باجا/ باجہ امذ.
جنگ کے وقت کا مست باجا ، وہ باجا جو میدانِ کارزار میں اعلان جنگ کے لیے بجاتے ہیں ، طبل جنگ ، مارو ، جنگی باجا. مارو : لڑائی کا باجہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۶۱).

--- کا پیچھا بھاری ہوتا ہے کہاوت.
لڑائی کا زور آخر میں زیادہ ہوتا ہے ، جنگ کے نتائج بعد میں مرتب ہوتے ہیں. دوسرا پیش گوئی کرتا تھا کہ لڑائی کا پچھا ہی بھاری ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت (نوراللغات)).

--- کا جہاز امذ.
لڑاکا جہاز ، جنگی جہاز (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- کا گیت امذ.
وہ گیت جو میدان جنگ میں گایا جاتا ہے ، جنگی نغمہ ، رجز ، رزمیہ اشعار (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- کا گھر امذ ؛ صف.
فساد کی جڑ ، فسادی ، جھگڑا کرانے والا ، فتنہ انگیز.

لڑائی کا گھر کوچۂ یار ہے
سروہی پر اک اس کی دیوار ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶).

---کا گھر ہانسی ، روگ/بیماری کا گھر کھانسی کہاوت
لڑائی کی ابتدا ہنسی مذاق سے ہوتی ہے اور بیماری کا آغاز کھانسی سے (نوراللغات ؛ محاوراتِ ہند).

---کا مَیدان امذ.
وہ مقام جہاں لڑائی ہو ، میدانِ جنگ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کی پوٹ اث.
جھگڑالو ، لڑاکو ، حددرجہ فسادی . بہو بھی آئی تو فساد کی گانٹھ ، لڑائی کی پوٹ ، ساس کو تو جوتی کے برابر نہیں سمجھتی (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (نوراللغات)).

---کی گھات امذ.
لڑنے کا طور طریقہ ، جنگی چال.

جو پلٹن وہاں اردلی کی تھیں سات
بڑی جانتی تھیں لڑائی کی گھات

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۲).

---کھڑی کَرْنا محاورہ.
جنگ برپا کرنا ، فتنہ پیدا کرنا. صلح کے خواہاں ہونے اور اظہار کیا کہ ہم صلح کے لیے آئے تھے نہ جنگ کے قصد سے ، انگریزوں نے یہ لڑائی کھڑی کر دی. (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۸۹).

---لَڑْنا ف س ؛ محاورہ.
۱. جنگ کرنا. بنگال سے سرحد تک پاکستان کے حصول کی تمام تر لڑائی اردو زبان میں لڑی گئی. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳). ۲. جھگڑا کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---لَگانا محاورہ.
جھگڑا کرانا ، نزاع پیدا کرانا. ایکس ایکس میں لڑائی لگاتا ہے... تو ... کبیرہ گناہگار ہے. (۱۵۶۴ ، رسالہ فقہ ، ۱۳). مسلمانوں میں اور مشرکوں میں لڑائی لگاتے اور کافروں کی اعانت اور مومنوں کی دغا میں رہتے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۰۰).

---لَگْنا محاورہ.
جھگڑا ہونا ، نزاع پیدا ہونا.

ترا رنگِ طلائی دیکھ کر چشمک ہے آنکھوں میں
لگی ہو دو حریفوں میں لڑائی جس طرح زر پر

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۵۵).

---مارلینا/مارنا محاورہ.
جنگ فتح کر لینا ، مقابلہ جیت جانا ، حریف کو شکست دینا ، معرکہ سر کرنا. جیسیں صف جنگ کی جو لڑائی مارے تو چاہیے کہ مغرور ہو کے ترت ہی غافل نہ ہو جائے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۵۳). طرفۃ العین میں لڑائی ماری اور دشمن کو شکستِ فاش دی. (۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۲۲). ہر ایک نے لڑائی کے مار لینے میں ان تھک کوشش بھی کی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ) ، ۲ : ۱۳۶). سپہ سالار جب لڑائیاں مار کر آتے تو انھیں غنیمت بات لگتی. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۹۳).

---مانْگْنا محاورہ.
خوامخواہ جھگڑا کرنا.

لبِ دریا نہ کرتا ہے کشتی گر یہ سمجھتا میں
کہ مانگے کا لڑائی مجھ سے ہے خوف و خطر پانی

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر چمنستانِ سخن ، ۲۲۳).

---مَچْنا محاورہ.
جنگ ہونا ، جنگ چھڑنا.

دن رات مچی آن کے خیبر کی لڑائی
اور فتح کئی روز تلک ہاتھ نہ آئی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳). صبح ہوتے ہی دونوں جانب سے دھاوا ہو گیا اور ایسی گھمسان کی لڑائی مچی کہ اپنے بیگانے کی خبر نہ رہی. (۱۹۲۴ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۸۲).

---مول لینا محاورہ.
خواہ مخواہ جھگڑے میں پڑنا ، ناحق کسی سے تکرار کرنا ، لڑائی جھگڑے کا سبب بننا.

دے کے دل اُس بتِ بدخُو سے لڑائیں آنکھیں
ہم بھی ہر روز ہیں مول ایک لڑائی لیتے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۸۸). داروغہ نے کہا تھانہ دار کو کچھ لے دے کر رخصت کر دو ، خبردار لڑائی نہ مول لینا ، پولیس والوں سے لڑنا اچھا نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۱). آپ نے کالر فرما دبا ہوتا، اسے پتہ کہنا تو لڑائی مول لینا ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، ۱ اکتوبر ، ۲۵).

لیتا ہے کوئی مول رفیقوں سے لڑائی
کرتا ہے کوئی نیازمندوں کی بُرائی

(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۳۵).

---میں لَڈّو پیڑے نَہیں بَٹْتے کہاوت.
رک : لڑائی میں لَڈّو نہیں بٹتے. لڑائی میں لڈو پیڑے نہیں بٹتے ، خلاصہ یہ ہے کہ تین روز سے بزن بکش کا سلسلہ جاری ہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۵ : ۱۰).

---میں لَڈّو / مِٹھائی نَہیں بَٹْتے / بَٹْتی کہاوت.
لڑائی میں کچھ نفع نہیں ہوتا ، لڑائی کوئی خوشی کا مقام نہیں ، لڑائی میں بہت تکالیف ہوتی ہیں.

کلامِ تلخ میں بھی گر لڑائی ہے صاحب
لڑائی میں نہیں بٹتی مٹھائی ہے صاحب

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶۹).

---نانْڈْھنا محاورہ.
لڑائی جھگڑے کا سلسلہ جاری رکھنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---وِڑائی (---فت و) اث.
لڑائی وغیرہ ، لڑائی بھڑائی. لڑائی وڑائی تو کچھ ہوئی نہیں ہاں یہ لوگ اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل سے لدے پھندے گھروں کو واپس آئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۱۳). [لڑائی + وڑائی (تابع)].

لَڑ باؤلا (فت ل ، سک ڑ ، و مج) صف.
احمق ، ابلہ ، بے وقوف ، کم عقل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[لڑ (لڑنا (رک) سے) + باؤلا (رک)].

لَڑبَڑا (فت نیز کس ل ، سک ڑ ، فت ب) صف مذ.
لجلجا ، لزج ؛ نرم ، ملائم ؛ پلپلا ، لسلسا ، ڈھیلا ؛ ڈگمگاتا ہوا ، لڑکھڑاتا ہوا ؛ لکنت کرتا ہوا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لڑبڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَڑبَڑانا (فت ل ، سک ڑ ، فت ب) ف ل.
زبان میں لکنت ہونا ، تتلانا ، ہکلانا ، رُک رُک کر بولنا ؛ ڈگمگانا ، لڑکھڑانا. (ب) مصادر کی مثالیں: جگمگانا ... لڑبڑانا ، لڑکھڑانا ، ہڑبڑانا ، پلپلانا وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۴۸). [لڑ (حکایت الصوت) + بڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَڑَت (فت ل ، ڑ) امث ؛ ـــ لڑنت.
جنگ کرنا ، لڑائی ، لڑنا.

لڑت میں سراں ان کے کچلیں گے ہم
کہ تا نام ہمارا رہے جگ میں جم

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۷۹). ایک بڑے میاں بولے ... حضور! پچاس روپے کا لڑت کا بٹیر تھا ، درجنوں پالی دیکھے ہوئے. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۱۰).[لڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ جَھڑَت (ـــ فت جھ ، ڑ) امث (قدیم).
لڑائی ، دنگا ، جھگڑا ؛ مار پٹائی ، دھینگا مشتی ، جوتم پیزار ، سر پھٹول. لڑت جھڑت ہونے لگی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لڑت + جھڑت (تابع)].

لَڑتوں کے پیچھے بھاگتوں کے آگے کہاوت.
بودے اور ڈرپوک آدمی کی نسبت بولتے ہیں (نجم الامثال).

لَڑتی میں پَڑنا محاورہ (قدیم).
مغالطے میں پڑنا (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَڑتے نہیں موئے مارتے ہیں کہاوت.
عورتیں غیبت اور چغلی کرنے والے شخص کے متعلق کہتی ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَڑک (فت ل ، ڑ) امذ.
لڑکا (رک) کا مخفف ، تراکیب میں بطور جزوِ اوّل مستعمل.

ـــ بُدھ (ـــ ضم ب) امث.
بچوں کی سمجھ ، ناقص عقل ، کم فہمی. اس واسطے یہ بات بتانی کہ مجھے نظر لگی ہے ... میں بھی لڑک بدھ سے سچ جانوں. (۱۸۷۱ ، گلشن غیرت ، ۵۴). [لڑک + بُدھ (رک)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ ؛ ـــ لڑکپن.
رک : لڑکپن.

لڑک پن میں دو تین جوانی میں چار
ادھیڑپن میں پانچ چھے سات بار

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (ق) ، ۵۸). پن : بال پن ، لڑکپن ، بچپن ، بانکپن ... بے ساختہ پن ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۷۵). [لڑک + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کھیل (ـــ ی مج) امذ.
بچوں کا کھیل ؛ (مجازاً) طفلانہ حرکت ، ناسمجھی کی باتیں ؛ فضول کام. سزائیں جو سرکاری قانون کی رُو سے ملتی ہیں محض لغو ہیں لڑک کھیل ہیں. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار تک ۲۳۶). [لڑک + کھیل (رک)].

لَڑکا (فت ل ، سک ڑ) (الف) امذ.
۱. **بچّہ ، طفل ، چھوکرا ، بالک.**

سنبک دوڑ آیا جوں کڑکے اُبر
نزیک آ کیے رحم لڑکے اُپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹). لڑکا اس کا (گودی) سے گر پڑا ہے تو یہ نہیں جانتی کہ لڑکا گر گیا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۵). روایت ہے کہ سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابی بکر صدیق ایمان لائے اور لڑکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۳).

لڑکے کو مگر یقیں نہ آیا
شک دل میں بُری طرح سمایا

(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۳). شیروانی پہنے ایک لمبے بالوں والا دبلا پتلا لڑکا کھلے دروازے میں جا کھڑا ہوا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۹). ۲. **بیٹا ، فرزند ، اولاد.**

نظام الملوک وو جو بڑکا اتھا
برہان الملوک اوس کوں لڑکا اتھا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).

کج کلاہی نہ گئی تا سر مژگاں اوس کی
اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی درّانی کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۵) سُنا تھا اچھے گھر کا لڑکا تھا ، انسان کا دماغ ٹوٹتے کیا دیر لگتی ہے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۹). (ب) صف. **چھوٹا ، ناتجربہ کار ، نادان ، ناسمجھ.** چونکہ دودھ پیتا سو لڑکا ہے ... وہاں عرفان کہاں ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سر ہار ، ۶۵).

ہنوز لڑکے ہو تم قدر میری کیا جانو
شعور چاہیئے ہے امتیاز کرنے کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۰).

نادان کی محبت میں ہے سو طرح کا دھڑکا
دل دوں کسی لڑکے کو میں ایسا نہیں لڑکا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۳). [س: لَٹ + اِک + کَ].

ـــ بالا (الف) امذ.
۱. **بال بچّہ ، اولاد ، بیٹا بیٹی ؛ (مجازاً) خاندان ، ذرّیات.**

مینڈک چھوڑے نہ چھپکلی نے ساہا
اُس کے پھرے ہیں ڈھونڈھتے لڑکے بالے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۸). سوائے میرے کوئی لڑکا بالا اس کے یہاں نہیں ہوا (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷). لڑکے بالوں کی خیروعافیت ... معلوم ہوتی رہتی ہے. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۹۹).

تمام لڑکے بالے ہنس دیے. (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۷۷) . مالی کے ہاں لڑکا بالا ہوا تھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۱۶) . (ب) صف. کم سِن ، چھوٹی عمر کا. ابھی تو وہ آپ ہی لڑکا بالا ہے. (۱۹۰۱، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۸۷). [لڑکا + بالا (رک)].

---بَٹنا محاورہ.
نادانی کی بات یا حرکت کرنا.

نہ چھونے کا چھڑا کر اس کو اے قاتل نہ بن لڑکا
وفاداروں کے خوں کا داغ کیا دھبا ہے کیچڑ کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۲).

---بے دُودھ پالْنا محاورہ.
ہمیشہ کسی نہ کسی سہارے پر رکھنا اور ٹالنا ، کبھی اُمید پوری نہ ہونے دینا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---پَن (---فت پ) امذ.
رک : لڑکپن.

دل دیا تھا مجکو لڑکا پن پہ تیرے بھول کر
مفت برجاں اب کہاں وے دن مچلنے کے گئے

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۹).

ہے سمایا ہوا جو لڑکا پن	آپ کی وضع پیاری پیاری میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۲). [لڑکا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جَنے بیوی اور بَٹی باندھیں میاں کہاوت.
دُکھ بھرے کوئی اور فائدہ اُٹھائے کوئی ، ایک تکلیف اُٹھائے دوسرا مزا اڑائے (نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---رووے بالوں کو نائی رووے مُنْڈائی کو کہاوت.
ہر شخص اپنا ہی دکھ روتا ہے ، سب اپنا اپنا دکھڑا بیان کرتے ہیں (نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---گود لینا محاورہ.
کسی لڑکے کو متبنیٰ بنانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

لُڑْکانا (ضم ل ، سک ڑ) ف م ؛ ~لڑھکانا.
کسی چیز (عموماً گول چیز) کو سطح زمین وغیرہ پر آہستہ سے آگے کی طرف بڑھا دینا ، کسی چیز کو ڈھلکانا.

ہلجانے جیواں کوں سکی اپ چوٹی کیرے تاب میں
پتلی نمن لڑکائے ہے دل اپ نین محراب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۱). خاوند کچھ چیز طلب کرے تو اُسے پھینکر یا لُڑکا کر نہ دینا. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵). شگوفہ تم ابھی بچپن میں باغ میں پھیاّ (پھیاّ) لڑکایا کرتی تھیں میں اس وقت سے تمھیں چاہتا ہوں. (۱۹۳۰ ، پرانا خواب ، ۳۸). [لڑھکانا (رک) کا ایک اِملا].

لَڑْکائی (فت ل ، سک ڑ) امث.
لڑکپن ، بچپن.

لڑکائی تھی مجھ اپر مسلم	بولوں تو یہی جو عشق کا غم

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۱).

نہیں مادر کی میں دیکھی نشانی
تجھے لڑکائی سے ماں تھی میں جانی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۰۰). جوان نے اسے کہا کہ میں نے ان سب حکموں کو اپنی لڑکائی سے حفظ کر رکھا ہے ، اب مجھے کیا باقی ہے. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۵۴). کہتے ہیں لڑکائی سے آثار زہد و صلاح اور تقویٰ کے اُن سے ظاہر تھے (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحاتِ اردو ، ۱۳۸). [لڑکا (بحذف ا) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لَڑْکْپَن (فت ل ، ڑ ، سک ک ، فت پ) امذ.
۱. **بچپن ، طفولیت ، طفلی ، خرد سالی ، کم سنی کا زمانہ.** گڑگڑا کر کہتے تھے ہمارے لڑکپن اور یتیمی ، عاجزی اور غریبی و بیکسی اور اسیری پر رحم کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۸).

اوقات جوانی کے گئے عشرت میں
ایام لڑکپن کے کٹے غفلت میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۹).

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲).

نظر کرتا ہوں جب اس عہد کے میں اہلِ دعویٰ پر
مجھے اپنے لڑکپن کے مسلماں یاد آتے ہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بینظیر ، ۱۳۸). لڑکپن سے ہی یہ خواہش دلوں میں پروان چڑھنے لگی تھی کہ اپنی محدود دنیا سے باہر نکل کر گھوما پھرا جائے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۱). ۲. **کم فہمی ، ناسمجھی ، نادانی.**

کیا سمجھ ہے کہ دلی دوست ہے دشمن اُن کا
مجکو وہ غیر سمجھتے ہیں لڑکپن اُن کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۱). ۳. **چھچھوراپن ، اوچھاپن** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لڑک (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---بَھرا (---فت بھ) صف مذ (مث: لڑکپن بھری).
طِفلانہ ، بچگانہ. استیو پاسا قونوں نے اپنی تمام سمجھداری اور نرم دلی کو لڑکپن بھری شرارتوں کے پردے میں چھپا رکھا تھا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۲). [لڑکپن + بھرا (بھرنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

---(کا) کھیلْنا محاورہ.
کم عمری کا زمانہ ہونا ، کم عمر ہونا.

وہ کیا جانے ہوتی ہے کیسی جوانی
ابھی کھیلتا ہے لڑکپن کسی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۸).

---کَرْنا محاورہ.
ناسمجھی کی بات کرنا ، احمقانہ حرکت کرنا.

مت کر لڑکپن اتنا خوں ریزی میں ہماری
اس طور لوہو میں تو دامن کو بھر رہے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۶) . ابوالفضل نے بھی لکھا ہوگا کہ شاہزادہ لڑکپن کرتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۸۹).

ـــــ کی باتیں امث.
ناسمجھی کی باتیں ، نادانی کی باتیں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَڑکْپَنا (فت ل ، ڑ ، سک ک ، فت پ) امذ.
رک : لڑکپن. داناؤں نے کہا ہے کہ لڑکپنے میں طبیعت کھیل پے بہت ہوتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۳). یاد ہے کہ لڑکپنے میں مجھ کو عبادت کا ذوق تھا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۹۷). ہر پل اور ہر گھڑی ... تم کو ان سے کام پڑتا ہے اس لڑکپنے کے زمانے سے جو تم کو اپنا یاد ہو. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۷).

تمہیں انس تھا تو مجھی سے تھا
تھا لڑکپنا ، پہ یہ حال تھا

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۸۲). [لڑک (رک) + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

لُڑکْنا (ضم ل ، فت ڑ ، سک ک) ف ل ؛ ~لڑھکنا.
لڑکانا (رک) کا لازم ؛ گیند کی طرح زمین پر گھومتے ہوئے چلنا ، ڈھلکنا.

لڑکتی جو چتڑاں پہ چوٹی دسے
سو جیوں جھاڑ کی پیڑ موٹی دسے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۹). بیدارا کئی لڑکنیاں کھا کر گیند کی طرح لڑکتی لڑکاتی باہر آ کر گری. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۲). اگر چلتی ہوئی گاڑی یک بیک انجن سے جدا کر دی جائے تاہم وہ لڑکتی ہوئی کوسوں اپنے زور میں چلی جائے گی. (۱۹۲۱ ، القمر ، ۲). بارشیں ہوتیں تو چھوٹے چھوٹے پتھر اور مٹی کے تودے نیچے لڑکنے لگتے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۱۹). [لڑھکنا (رک) کا ایک املا].

ـــــ پُڑکْنا ف ل ؛ محاورہ.
اچانک لڑک جانا ، گرتے پڑتے چلنا.

تھی چارپائی نہ مجھ سے ہوا
لڑکتی پڑکتی گری سر کے بل

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۴). "خالہ سردار" کی بیٹی بی خوبن لڑکتی پڑکتی چلی آ رہی ہیں. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۲۹). [لڑکنا + پڑکنا (تابع)].

لُڑکْنی (ضم ل ، فت ڑ ، سک ک) امث ؛ ~لڑھکنی.
لڑھکنے کا عمل ، لوٹنی ، غلطیدگی ، قلابازی. دو چار لڑکنیاں کھا سیدھا ہو ٹیاؤں ٹیاؤں کرتا اس زور سے بھاگا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۳۵). [لڑکنا (رک) کا حاصل مصدر].

لُڑکْنیاں کھانا محاورہ.
۱. قلابازیاں کھانا ، لڑھکنا ، لوٹنا. بیدارا کئی لڑکنیاں کھا کر گیند کی طرح لڑکتی لڑکاتی باہر آ کر گری. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۲). بچے خوب کلل بلل کر رہے تھے قوں قوں کر کے ایک ہر ایک کدا کد گرتا تھا اور دو چار لڑکنیاں کھا کر پھر ماں کے سینے سے جا چمٹتا تھا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱). ۲. (مجازاً) چکر لگانا ، بار بار آنا. مجھے بروں کی کیا کمی تھی ایک سے ایک اعلیٰ پیغام آ رہے تھے ڈپٹی صاحب تو لڑکنیاں کھا رہے تھے. (۱۹۲۹ ، ولائتی ننھی ، ۲۳). ۳. غچہ کھانا ، غلطی کرنا. تذکیر و تانیث میں لڑکنیاں کھاتا ہے. (۱۹۱۱ ، محاکمہ مرکز اردو ، ۲).

لَڑْکورا (فت ل ، سک ڑ ، و مج) صف مذ.
صاحب اولاد شخص ، بال بچے والا. چلو بس قسم وسم نہ کھاؤ لڑکورے گھر میں جھوٹی قسمیں کھانا گناہ ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۳۷). [لڑک (رک) + ورا ، لاحقۂ صفت].

لَڑْکوری (فت ل ، سک ڑ ، و مج) صف مث.
بال بچے والی عورت ، بچے کی ماں. دائی حرم کو جنائی ایک لڑکا پیدا ہوا بڑا خوبصورت ، لڑکوری کا دل باغ باغ ہوا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۹ الف). آ گئے نہ جھانسے میں ، اتنا نہ سمجھے کہ ابھی میں آپ بچہ ہوں لڑکوری کیونکر ہو سکتی تھی بھلا (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۵۸). [لڑکورا (رک) کی تانیث].

لَڑْکوں (فت ل ، سک ڑ ، و مج) امذ ؛ ج.
لڑکا (رک) کی جمع بہ حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ کا بابا / باوا ہے فقرہ.
لڑکوں سے بھی زیادہ شریر ہے ، بہت ہی شرارتی ہے.

جہاں دل بند ہو ناجی کا وہیں آوے خلل کرنے
رقیب لاولد ناصح گویا لڑکوں کا باوا ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۹).

ـــــ کا کھیل امذ.
بچوں کا کھیل ، بازیچۂ اطفال ، بچوں کا دل بہلاوا ، بچوں کا تماشا ؛ (مجازاً) آسان کام ، ادنیٰ کام ، معمولی بات ، غیر اہم کام.

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے ، اور جزو میں کُل
کھیل لڑکوں کا ہوا ، دیدۂ بینا نہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲). کل کو ہندوؤں کے خوش رکھنے کے لیے نماز ، پرسوں عیسائیوں کی خاطر توحید ، تو دین نہ ہوا لڑکوں کا کھیل ہوا؟ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۲).

جو ہیں اہل بصیرت اس تماشا گہِ ہستی میں
طلسمی زندگی کو کھیل لڑکوں کا سمجھتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۸).

ـــــ کا کھیل چڑیوں کا مَرَن کہاوت.
ناسمجھ کے آگے جانبازی اور جاں نثاری کی کچھ قدر نہیں. (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کا کھیل نہیں ہے فقرہ.
دشوار بات ہے ، غور طلب امر ہے ، آسان کام نہیں ہے. (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

ـــــ کا گھَروندا امذ.
بچوں کے کھیلنے کا گھر ؛ (مجازاً) بے ثبات اور ناپائیدار چیز.

کچھ دیر ہے شوق اس کو نہ بنتے نہ بگڑتے
لڑکوں کا گھروندا ہوئی تقدیر کسی کی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۰).

ـــــ میں کھیلْنا ف ل ؛ محاورہ.
لڑکوں کے ساتھ کھیلنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں لڑکا بُوڑھوں میں بُوڑھا کہاوت.
جیسا ماحول ہو ویسا خود ہو جانا چاہیے ، حالات کے مطابق روبہ اختیار کرنا چاہیے ، ہر قسم کے آدمیوں سے کھل مل جانے والا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَڑکَئی (فت ل ، سک ڑ ، فت ک) امث.
طفولیت (دربائے لطافت ، ۴). [لڑکائی (رک) کی تخفیف].

لَڑکی (فت ل ، سک ڑ) امث.
۱. **چھوکری ، بچی.**

جیسے دے ہے چیرا جو لڑکی کوں باپ
درد بیچھ بہلاوتا ہے جو آپ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۸). وہ دونوں لڑکیاں روتی ہوئیں حمام میں گئیں. (۱۸۴۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲۶۱).

ایک لڑکی بگھارتی ہے دال
دال کرتی ہے عرض یوں احوال

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۰۱).

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
ڈھونڈلی قوم نے فلاح کی راہ

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۳۲۵). «شکر ہے ، اکیلی لڑکی ہلکان ہوئی جا رہی تھی» رانی دلہن نے کہا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۴۰۴). ۲. **بیٹی ، دختر.** شمس الدین محمد نے ... اپنی لڑکی اور عجب کو اوس بیوہ سے ملوایا. (۱۸۴۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱۴۴). دور دراز کی قرابت کے لحاظ سے یا محض خدا ترسی سے کسی غریب کی لڑکی لے کے پال لی ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۶). بٹو باجی نے ان کی لڑکی کو اس کے بچپن کے بعد اب دیکھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۷). ۳. **عروس ، دلہن (شادی یا عروسی کے حوالے سے).** قصہ کوتاہ وہ وقت آیا بھی اور گیا بھی کہ وکیل اور گواہ لڑکی کی ہاں سنتے آئے مردانہ میں پہونچے اور نکاح ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۷۰). وکی بھی کتنے ہوشمند ہو گئے ، مُقَطَّع چُقَطَّع «لڑکی» کے بزرگ اور سرپرست ، ذمے دار پابند وضع ... انتظامات کے احکام صادر کریں گے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۴۰۵). ۴. **کنواری ، دوشیزہ ، بن بیاہی ، باکرہ.** کنبہ میں اور بھی پانچ چھ لڑکیاں اسی عمر کی بیٹھی تھیں. (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۵۳). وہ بھولی سی پہاڑی لڑکی ، خاموش ، ذہین ، بردبار. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۹۴). ۵. **نادان ، ناسمجھ ، ناتجربہ کار ، کم عمر.** دائی چلانے لگی کہ اے لڑکی یہ دماغ کا وقت نہیں ہے ملنے جلنے کا وقت ہے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۹۹). [لڑکا (رک) کی تانیث].

---بالیاں (---کس مج ل) امث.
لڑکیاں ، بچیاں. یہاں کے لڑکے بالے ، لڑکی بالیاں نوجوان باہم گفتگو کر لیا کرتے تھے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۹). [لڑکی + بالیاں (بالی (رک) کی جمع)].

---پَن (---فت پ) امذ.
لڑکی ہونے کی خصوصیت یا وصف ، نسوانیت شاید اپنا لڑکی پن انہوں نے خود سے الگ رکھا ہو. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۱۷۱). [لڑکی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
کسی لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی کر دینا ، بیٹی بیاہ دینا. لاحول ولاقوۃ ! آخر یہ انہوں نے کیا سوچ کر لڑکی دی ... اس کی زندگی کا تو اور بھی بھروسہ نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۱). **تم جیسے مداری کو گھسیارے بھٹیارے کے سوا کون لڑکی دے گا.** (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۰).

---کا باپ امذ.
بیٹی کا باپ ؛ دُلہن کا باپ ، پدر عروس ؛ (حقارتاً) مردِ کم ہمت ، کم زور ، نربل (فرہنگ آصفیہ).

---کو بِٹھا رَکْھنا محاورہ.
بیٹی کی شادی نہ کرنا ، جوان یا ہوشیار ہونے کے باوجود نہ بیاہنا. اکثر خاندانوں میں جب تک نجیب الطرفین بر نہیں ملتا ، تیس تیس چالیس چالیس برس کی عمر تک لڑکی کو بٹھا رکھتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۹۴).

---کو کھاری کُنْویں میں ڈھکیل دیا کہاوت.
بُری جگہ بیاہ دیا (فرہنگِ اثر).

---کی بیل اور ککڑی کی بیل برابر ہوتی ہے کہاوت.
لڑکی (لڑکے کے مقابلے میں) بہت جلد بڑھتی اور جوان ہوتی ہے ، جس طرح سے ککڑی کی بیل جلدی بڑھ کر پھیل جاتی ہے اسی طرح لڑکیاں دیکھتے دیکھتے بڑھ کر جوان ہو جاتی ہیں. لڑکی کی بیل اور ککڑی کی بیل برابر ہوتی ہے ، گھڑیوں بڑھتی ہے ، ان کی بھی فکر کرو. (۱۹۱۱ ، قصۂ سہر افروز ، ۲۵).

---مانگْنا محاورہ.
لڑکی سے شادی کرنے کے لیے پیام دینا ، رشتہ مانگنا. محض شرافتِ خاندانی کے لحاظ سے لڑکی مانگے ... چپ چپاتے نکاح کر دینا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۵).

---والا امذ.
لڑکی کا باپ ؛ دلہن کا باپ (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لڑکی + والا (رک)].

---والے امذ ؛ ج.
لڑکی یا دلہن کے گھر کے لوگ اور عزیز و اقارب. لڑکی والوں کا پیام کی توقع رکھنا اور تاخیر پر شاکی ہونا کہاں تک جائز ہے. (۱۹۲۵ ، **گرداب حیات** ، ۵۳). یہ کوئی حیرت انگیز بات اس لیے نہیں تھی کیونکہ لڑکی والے اس شخص کو خوب جانچ پرکھ لینا چاہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۵). [لڑکی + والے (والا (رک) کی جمع)].

لَڑکے (فت ل ، سک ڑ) امذ.
لڑکا (رک) کی جمع نیز **مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.**

---بالے امذ ؛ ج.
بال بچے ، اہل و عیال ، عیال و اطفال ، بیوی بچے.

میںڈک چھوڑے نہ چھپکلی نے ساہا
اس کے بھرے ہیں ڈھونڈتے لڑکے بالے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۸). محلہ والوں سے میرا حال کہہ اغلب ہے کہ میرے لڑکے بالے پاس آئیں . (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۴۴). پیاری لڑکی میں ایک بوڑھا آدمی ہوں اور لڑکے بالے رکھتا ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷). امراء و معززین شہر کے لڑکے بالے اور بیوی بچے بھی ضروری سامان لے کر آبادی سے نکلے جاتے تھے. (۱۹۲۰ ، جوہانے حق ، ۳ : ۲۵۶).[لڑکے + بالے (بالا (رک) کی جمع].

---کو جَب بھیڑیا لے گیا تَب ٹَٹی باندھی کہاوت.
جب نقصان ہو چکا تب احتیاط شروع کی . عورت کو دروازے پر بیٹھے روتے چلاتے دیکھ کر سبب معلوم کر کے کہا جب لڑکے کو بھیڑیا لے گیا تب ٹٹی باندھی ، اب کیا فائدہ ہے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۵۱).

---کو مُنّہ لَگاؤ تو داڑھی کَھسوٹے کُتّے کو مُنّھ لَگاؤ تو مُنّھ چاٹے کہاوت.
کمینہ منھ لگانے سے **اور سر چڑھتا ہے** (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کے پانو پالنے میں پَہچانے جاتے ہیں/ معلوم ہوتے ہیں کہاوت.
ہونہار لڑکے کے متعلق بولتے ہیں ؛ معاملے کا انجام ابتدا ہی سے معلوم ہو جاتا ہے . صاحب نصیبوں کے زبردست مقسوم ہوتے ہیں ، لڑکے کے پاؤں پالنے میں پالنے والوں کو معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۳۳).

لَڑکَھڑانا (فت ل ، سک ڑ ، فت کھ) (الف) ف ل.
۱. **بھٹکتے ہوئے قدم پڑنا ، ڈگمگانا (ضعف یا مستی وغیرہ سے).** قدم تحمل کا لڑکھڑایا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲۷).

شراب چلتے ہی یہ میکدے میں رنگ ہوا
وہ **لڑکھڑاکے** سبو یہ گرا یہ ساغر پر

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۰۰). گروسیوک اٹھا پھر لڑکھڑائے اور زمین پر گرا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۵).

لڑکھڑاتے ہیں قدم ان سے نظر ملتے ہی
جانے ان شوخ نگاہوں سے جھلکتا کیا ہے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۳۲). ۲. **ڈانوا ڈول ہونا ، متزلزل ہونا.**

لڑکھڑاتے ہیں قدم کیوں رو دیں میں اس کے
زاہد خشک تو ساقی نہیں میخواروں میں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۳۳). اس کا تخیّل اس قدر بلند تھا کہ فہم وہاں پہنچتے پہنچتے لڑکھڑانے لگتا تھا. (۱۹۲۷ ، چند ہم عصر ، ۱۱۶). ایک جدّت پسند طبیعت اپنے انقلابی مزاج کو فن کا جامہ پہنانے کی کوشش میں کن کن مراحل سے گذری کہاں کہاں لڑکھڑائی اور آخر کس طرح کامیاب ہوئی (۱۹۶۹ ، نئی تنقید ، ۲۱۹). ۳. **(مجازاً) نیت بگڑنا ، ایمان میں فرق آنا ، بہکنا.**

زاہدوں کی توبہ ٹوٹی ، لڑکھڑایا پائے شیخ
کچھ عجب مستانہ رُت ہے ساقیا برسات کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۳). ۴. **زبان سے رُک رُک کر الفاظ نکلنا ، ہکلانا (زبان کے ساتھ مستعمل).**

کلام میرے میں معترض کو جگہ ملی کچھ نہ گفتگو کی
زبان لکنت سے لڑکھڑائی ہوا جو دم بند نکتہ چیں کا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۷۶). اور باپ کی زبان بیٹے کے مستقبل کے خوف سے لڑکھڑا گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۴). (ب) ف م. **متزلزل کر دینا ، اس طرح ہلانا یا جھنجھوڑنا کہ جگہ سے ہٹا دیا جائے.** جھوٹی جھوٹی باتوں سے (سند پکڑ کر) پیغمبروں سے جھگڑے تا کہ اپنی کٹ حجتی سے حق کو لڑکھڑا دیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۳۸). [س : لڑ + سکھل [illegible]

لَڑکَھڑاہَٹ (فت ل ، سک ڑ ، فت کھ ، ہ) امث.
ڈگمگاہٹ ، تزلزل ، لغزش. فراق کے یہاں زبان و بیان کی لڑکھڑاہٹ سے قطع نظر جب دور آسمان ہی نہ رہ گیا تو دورِ حیات کہاں سے ہوگا. (۱۹۷۴ ، اثبات و نفی ، ۱۳۰). خیر حافظے کی لڑکھڑاہٹ ہم سب سے ہو جاتی ہے پھر شعر ایسا ہے کہ ہر آدمی کو اپنا معلوم ہوتا ہے . (۱۹۸۶ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۱۵) . [لڑکھڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَڑکُھڑی (فت نیز ضم ل ، سک ڑ ، فت نیز ضم کھ) امث.
لڑکھڑانے (رک) کا عمل ، لڑکھڑاہٹ ، لڑکھڑانا ، لرزنا ، کانپنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).[لڑکھڑانا (رک) سے حاصل مصدر].

لُڑکُھڑی (ضم ل ، سک ڑ ، ضم کھ) امث.
۱. **کتے وغیرہ کی مادہ کا دُم ہلا کر نر کے قدموں پر گرنا** (ماخوذ : نوادرالالفاظ). ۲. **پانو پر گرنا ، قدموں میں لوٹنا ، چاپلوسی کرنا ، پھسلانا ، خوشامد کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لڑھکنا (رک) سے اسم کیفیت].

لُڑکَھنا (ضم ل ، فت ڑ ، سک کھ) ف ل.
رک : لڑھکنا (ماخوذ : پلیٹس). [لڑھکنا (رک) کا محرّف].

لَڑنا (فت ل ، سک ڑ) ف ل ؛ ف م.
۱. **جھگڑنا ، تکرار کرنا ، نزاع کرنا.** اپس کوں پاک کر ، خدا سوں انپڑنے میں ہنر ہے ، نہ لوگاں سوں لڑنے ہور جھگڑنے میں ہنر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۲).

شور قل قل یہ کیوں ہے ، دختر رز
کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸).

طبیعت بگڑنے پہ آئے نہ کیوں
زباں کھل کے لڑنے پہ آئے نہ کیوں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۸۰). «لڑنا بری بات ہے میرے بھیا» عالیہ نے اسے لپٹا لیا . (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۹۲). ۲. (ا) **جھگڑا کر کے روٹھنا ، خفا ہونا ، ناراض ہونا.**

تم سوا ہم کوں اور جاے نہیں ۔ اے سجن ہم سیں مت لڑو بیجا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۰).

ہو اب تو سینہ صاف کہیں ہم سے جنگ جُو
آ کے عمر ہو گئی تجھے ظالم لڑے ہوئے

(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۹۳). **(أأ) بُرا بھلا کہنا ، شکوہ کرنا.** کبھی اپنی قسمت کی شکایت کرتی ، نصیب سے لڑتی کہ یہ بھی میرا لکھا پورا ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۶). **۳. مار پیٹ کرنا ، جوتی پیزار کرنا.**

چور زخماں منے ہوا ہے غواص
تج نین راوتاں سوں لڑ لڑ کر

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۷).

ڈھول دھنیے ہم دگر جڑتے ہوئے
آنے وہ بازار میں لڑتے ہوئے

(۱۸۱۳ ، عجائب رنگین ، ۱۹). **۴. جنگ کرنا ، ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا ؛ حملہ کرنا.**

عرب ہور عجم ملک لڑنے کوں زور
وو رایل جیتے راج ہیں دزد چور

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۷)۔ صلح سوں کام نہ ہووے تو لڑنا، تدبیر نا چلے تو جھگڑنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۱). اے عمر سعد! حسینؓ ساتھ لڑے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۳).

ذوق دنیا ہے مکر کا میدان
نگہ اسکی دغا سے لڑتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸). جو حریف مدینے پر چڑھائی کرے گا اس سے لڑیں گے. (۱۹۰۰ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۹). ہمارا برگیڈ (توچی کالم) فقیر ایپی سے لڑنے کے لیے بڑھ رہا تھا. (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۴۹). **۵. آمنے سامنے ہونا ، آنکھیں ملانا ، مقابل ہونا ، بھڑنا ، ملنا.** جس وقت اس کی نگاہیں میری نظروں سے لڑیں ، مجھے غشی آنے اور جی سنسنانے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵).

لڑی یوں آنکھ اپنی چشمِ قاتل سے تہِ خنجر
سپاہی روزِ میدان جیسے لڑتا ہے سپاہی سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۷).

نظر کی طرح بڑھ نظر کی طرح رُک
نظر کی طرح مِل نظر کی طرح لڑ

(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۸۲).

جست کرتا ہوں تو لڑ جاتی ہے منزل سے نظر
حائل راہ کوئی اور بھی دیوار سہی

(۱۹۵۱ ، غزل ، ۳۹). **۶. (أ) مقابلہ کرنا ، دوبدو ہونا ، ٹکرانا.**

ہم وصل ہو تجھ ساتھ بجھڑ کون سکے گا
تجھ غمزۂ خوں ریز سوں لڑ کون سکے گا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۵).

مئے انگوری الفقر فخری کی حلال اس نے
لڑا ہے جامِ جم سے سنگِ مقصود اس کے مقصد کا

(۱۸۵۷ ، کلیات نعت محسن ، ۵۴).

تیرے چہرے سے مقابل نہ ہوا سورج بھی
آنے لڑنے وہ اگر آنکھ میں بینائی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۳۸). **(أأ) مزاحمت کرنا ، روکنے کی کوشش کرنا.** سیٹھ نے آنسوؤں سے لڑتے ہوئے کھنکھار کر کہا « ہونہہ! کون کہتا ہے » (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۹۵). **۷. مناظرہ یا مباحثہ کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۸. باہم ٹکرانا ، ٹکر کھانا ، متصادم ہونا.**

ہوئے ٹکڑے آپس میں لڑ لڑ کے سنگ
شجر کوہ کے گر پڑے بے درنگ

(۱۸۳۴ ، مثنوی ناسخ ، ۳۵). کانسٹبل نے کہا کہ آج تار آیا ہے کہ ایک جگہ ریل لڑ گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۱). کہاں ریل لڑی اور دنیا کے کس حصے میں قیامت آ گئی. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۹۸). **۹. زور آزمائی کرنا ، کشتی کرنا.**

آنکھ اس پُر جفا سے لڑتی ہے
جان کُشتی قضا سے لڑتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸). **۱۰. مسابقت کرنا ، لڑنا ، بچ کرنا ؛ جیسے : کیوں آپس میں لڑ کر دام بڑھاتے ہو (نیلام)** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). **۱۱. مطابق ہونا ، میزان ملنا ، جوڑ برابر آنا ؛ جیسے : حساب لڑنا** (فرہنگِ آصفیہ). **۱۲. ساجھا ملنا ، شرکت ہونا ؛ جیسے : آؤ بھائی دو دو پیسے لڑیں** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). **۱۳. یاور ہونا ، موافق ہونا (نصیب وغیرہ کا).**

اپنی وحشت کا تماشا ہم بھی دکھلائیں گے پھر
گر کسی لیلیٰ منش سے لڑ گئے مجنوں نصیب

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۸).

شاد ہوتی ہے شب و روز طبیعت میری
یار سے صلح ہوئی لڑ گئی قسمت میری

(۱۸۵۸ ، امانت (نوراللغات)). **۱۴. (أ) یکساں ہونا ، ملنا ، توارد ہونا (خیال وغیرہ کا)** سودا اور میر کے اشعار جن استادوں کے شعروں سے لڑ گئے ہیں وہ لکھے گئے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۶۱). **(أأ) (معیار یا قدر میں) برابر ہونا.**

مدحِ علیؓ میں ہوں میں سراپا زباں منیر
لڑتا ہے بند بند مرا ہفت بند سے

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۲۸). **۱۵. متوجہ ہونا ، ملتفت ہونا ، رسا ہونا ، (طبیعت و ذہن وغیرہ کے ساتھ) پہنچنا.**

آج کہتے ہو کیا طبیعت کو
عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸). آخر ذہن لڑا اور نہایت پولیٹیکل چال سوجھی. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر ، ۲۰). **۱۶. رل مل جانا ، گٹ پٹ ہونا ؛ جیسے : کبوتروں کا لڑنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). **۱۷. (قدیم) ڈنک مارنا ، ڈسنا ، کاٹنا.**

ہور یکبار گزرے دیکھت دن کیتک
لڑیا سانپ اس شہ کی بیٹی کوں ایک

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۸).

جب اس سلطانِ عشرت کوں لڑیا آ ناگ ماتم کا
عرب ہور سب عجم میانے نہ کیں تریاق دستا ہے

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (مرثیہ سری) ، ۶۱). **۱۸. ایک دوسرے پر پانی یا رنگ کے چھینٹے وغیرہ پھینکنا ؛ جیسے : رنگ لڑنا.**

چھینٹے غیروں سے جو کل آپ لڑے پانی کے
پڑ گئے سیکڑوں بس ہم پہ گھڑے پانی کے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۰۲).

چوٹی نپٹی ہے باسی ہاروں سے
لڑ رہی ہے جگت کہاروں سے

(۱۸۷۱ ، بہار عشق (مقالات ماجد ، ۱۵۱)). ۱۹. **نبرد آزما ہونا ؛ (انتخابات وغیرہ میں) مقابلہ کرنا ، حصہ لینا.** ہم آئندہ انتخابات چھ نکات اور بنگالی قومیت کی بنیاد پر لڑ رہے ہیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۸). ۲۰. **کارگر ہونا ، موثر ہونا.** اب یہ بات بنے تو کیسے اور ڈھنگ لڑے تو کس نوع پر. (۱۹۲۴ ، محمد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۲۴). [پ : لَڈ (!) (ھ) ڈکلپس : رٹ (ت) रत (ति)].

---- بِھڑنا ف م.

رک : **لڑنا جھگڑنا ، باہم جنگ و جدل کرنا ، باہم متصادم ہونا ، آپس میں جھگڑا فساد کرنا ، بحث و تکرار کرنا.** ہد ہد بولا اے نادان لڑنے بھڑنے کا کیا فائدہ. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۸۲). اس صورت کا اگر کوئی جوان آئے تو لڑ بھڑ کر قتل کر ڈالنا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵۷۱).

محتسب سے بھی فصلِ گل میں لیا
ہم نے لڑ بھڑ کے اذنِ عام شراب

(۱۹۲۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۲۸). تقسیمِ ملک سے پہلے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان صرف لڑنا بھڑنا ہی معمول نہ تھا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۲۸).

---- جَھگَڑنا ف م.

رک : **لڑنا بھڑنا ، آپس میں بحث و تکرار کرنا ، لڑائی جھگڑا کرنا.** اجالے کے رہنہاریاں سوں لڑنا جھگڑنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵). عورتیں ناقصات العقل آپس میں لڑا جھگڑا ہی کرتی ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۱۱).

لڑتی جھگڑتی ان سے خوب دل سے نہیں زبان سے
دل تو مرا نثار ہے ان پہ ہزار جان سے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۱۲).

حُسن سے لڑ لے جھگڑ لے آج
کل کو یہ بھی ہو گا محال

(۱۹۴۰ ، روحِ کائنات ، ۱۱۵).

---- مَرْنا ف م ؛ محاورہ.

سخت لڑائی کرنا ، جنگ و جدل کرنا ، لڑتے ہوئے جان دے دینا. اصلی باشندے کچھ تو لڑتے مرتے دائیں بائیں جنگلوں کی گود اور پہاڑوں کے دامن میں گھستے گئے ہوں گے ، کچھ بھاگے ہوں گے ، وہ دکن اور مشرق کو ہٹتے گئے ہوں گے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۷). اختلافِ مذہب کی وجہ سے آپس میں لڑتے مرتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۶).

لِڑنا (کس ل ، سک ڑ) ف ل (قدیم).

کروٹیں بدلنا ، لوٹنا ، غلطاں ہونا.

لجا مُنج یوں چھوڑے پریالی بھتر
کہ کہا کہا جوں لڑتا تھا نہالی اپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲).

کہ واں لڑنے لگیا بے تاب ہو کر
پمھی جیوں کر لڑے بے آب ہو کر

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۶). [مقامی].

لُڑْنا (ضم ل ، سک ڑ) ف ل (قدیم).

لڑھکنا ، ڈھلکنا ، گرنا ، تڑپنا.

لگیا لُڑنے ڈونگر اُپر تھے سوار
سیا تھا اُسے ناوکِ جاں سپار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۲۷).

فرنگی تھے گویا چشموں میں لُڑتے
کہ ٹوپی کالی ہے اور لال کرتے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جان ، ۵۸). [لڑھنا (رک) کا ایک املا].

لَڑْنْت (فت ل ، ڑ ، سک ن) امث.

لڑنے کا عمل ، زور آزمائی ، کُشتی ، پہلوانی.

رکت بھیں پہ پڑ بھر کہ پامال ہو
لڑنت کا ہنگامہ رہیا لال ہو

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۸۵).

تیرے سایے تلے ہے تودہ نہنت
پشہ کر جائے دیو دد سے لڑنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۵).

اس کی قوت کا نام لے کے کرے
مورچہ فیلِ آسماں سے لڑنت

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۶۵). تمام ساحل پر لڑنت میں اس کے برابر کوئی نہیں. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۴۳). بعض رؤسا میں کسرت کا شوق باقی تھا ، کشمیری دروازے نواب سلطان مرزا کے ہاں کسرت اور لڑنت ہوتی. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۲۷). ف : کرنا. [لڑت (لڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر) کا انفی تلفظ و املا].

لَڑْنْتا (فت ل ، ڑ ، سک ن) امذ.

رک : لڑنت.

جب پھول کا سرسوں کے ہوا آ کے کھلتا
اور عیش کی نظروں سے نگاہوں کا لڑنتا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۰). [لڑنت (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

لَڑْنْتِیا (فت ل ، ڑ ، سک ن ، کس ت) صف مذ.

لڑنے والا ، خصوصاً کُشتی لڑنے والا ، زور آزمائی کرنے والا ، پہلوان. یہ کیا کہ ریشانیل پچھا کڑا بیک ڈنڈ پیل لڑنتیا خدمت گار ہر وقت موجود. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۷۳). چونکھی لڑنتیا بٹیر کی طرح سب کو جواب دیتی جاتی تھیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۹). [لڑنت (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لَڑْنہارا (فت ل ، ڑ ، سک ن) صف (قدیم).

لڑنے والا ، لڑنتیا. عشق صاحبِ قدرت ، عشق تی سب کچھ ہوتا ، ہمت کہیا جو کوئی مرد ہے وو لڑنہارا جہ ہے ، دشمن پر جا کر پڑنہارا جہ ہے ، لڑنیجہ پر آیا تو کیا پیچھے جاتا ہے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۳). [لڑن (لڑنا (رک) کا مخفف) + ہارا ، لاحقۂ صفت].

لَڑنی رات کَرے بِچھڑنی رات نہ کَرے کہاوت.
محبوب کے ساتھ لڑائی بھی جدائی سے بہتر ہے (دعائیہ فقرہ لڑائی جھگڑے کے موقع پر مستعمل). تم سے نہ کہیں تو کس سے کہیں ... عمر بھر اللہ یونہی کاٹ دے ، بی مگلانی کہا کرتی تھیں .. لڑنی رات کرے بچھڑنی رات نہ کرے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، طرحدار لونڈی ، ۱۰۰).

لَڑنے مَرنے کو تَیّار فقرہ ؛ م ف ؛ صف.
لڑائی پر آمادہ ، جان دینے پر آمادہ ، جھگڑالو.

بھاگتے ہی نظر آتے ہیں تری آنکھوں سے
لڑنے مرنے کو جو تیار ہوا کرتے ہیں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۴). ماشاءاللہ ان کے آدھے درجن صاحبزادگان اور خیر سے سب کڑیل جوان تھے... شورہ پشت ، لڑنے مرنے کو تیار. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۵۹).

لَڑْوانا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
ایک کو دوسرے سے لڑانا ، جھگڑا کرانا ، باہم متصادم کرانا ، فساد کرانا.

دو کو لڑوانا بُرا ہے اور عذاب
باز رہ اس فعل سے یہ ہے خراب

(۱۸۴۸ ، صراطِ مستقیم ، ۸۶). برجیس قدر بہادر کو بادشاہ کیا... حضرت بیگم کو انگریزوں سے لڑوایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵). مظفر پانچ چھ ہزار سواروں کے بیچوں بیچ نہایت غرور سے کھڑا ہوا لڑوا رہا تھا. (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۸۹). [لڑنا (رک) کا تعدیہ].

لِڑْوانا (کس ل ، سک ڑ) ف م.
ملانا ، گُھلانا ، ہلانا. آدھ پاؤ کُوٹی ہوئی ہلدی ایک پاؤ پسی ہوئی مدار ... پانی میں لڑوا ڈالیں. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۵۲). [لڑنا (رک) کا تعدیہ].

لَڑْوَیّا (فت ل ، سک ڑ ، فت و ، شد ی) صف.
لڑنے والا ، جنگجو. مشرکوں کا حال اس کے برعکس تھا ، ہزار بھر لڑوّیا اقسام کے ہتھیار سے آمادہ تھا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۴۷). کل لڑائی پر جانے سے پہلے سارے لڑوّیا میدان میں برچھیاں نچا نچا کر اپنے اوپر بے خودی کی سی ایک حالت طاری کریں گے. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۶۶). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + ویّا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

لَڑی (۱) (فت ل) امث.
۱. وہ دھاگا یا ڈوری جس میں پھول یا موتی وغیرہ پروئے ہوں ، موتیوں وغیرہ کی مالا.

دکھلا کے سب زرینہ کیا جانے کیا کرے گی
دیکھت اڑا ہے پلنا نتھ کی تیری لڑی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۸).

کوئی گوندھتی موتیا کی لڑی
کہیں کوئی گل کی بنائی چھڑی

(۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۰۶).

نئے روپ بھرتا ہے چاہت کا مالا
جو رکھو تو گُچھا ، اٹھالو لڑی ہے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۳۵). آپی کے ساتھ بیٹھ کر کیسی کیسی لمبی لڑیاں گوندھتی تھیں. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۷). **ف : باندھنا ، بنانا ، گوندھنا. ۲. سلسلہ ، تسلسل ، تواتر ، جھڑی ، لڑی.**

مضامیں کی ایسی بندھی ہے لڑی
کہ ساون کی گویا لگی ہے جھڑی

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۷۳). آنسوؤں کی زار و قطار لڑیوں نے ایک اور چرکا دیا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۸). یہ نہایت ضروری بات ہے کہ سب انجمنیں ایک لڑی میں منسلک رہیں. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۸). ۳. **بالوں کی لٹ ، لڑ.** اور عورتیں بھی بالوں کی ایک دو لڑی کتر دیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۰۰). [رک : لڑ + ی ، لاحقۂ تانیث ؛ س : بشتکا वष्टिका].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) صف ؛ م ف.
مسلسل ، لگاتار ، متواتر. آنسو لڑی بند اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ تھوڑی دیر کے لیے سوگیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۹). اگر اس باولے کتے کو جلد ختم نہ کیا گیا تو اسفندیار کا بچنا غیر ممکن ہے ، وہ تابڑ توڑ لڑی بند وار کرے گا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۲۳۲). [لڑی + ف : بند ، بستن - باندھنا ، جکڑنا].

ـــ بَنْدْھنا محاورہ.
کسی چیز کا ایسا تسلسل قائم ہونا جو لڑی سے مشابہ ہو ، تار بندھنا ، جھڑی لگنا.

ٹپکا لہو کہ بندھ گئی لعلوں کی اک لڑی
کاٹھی سے تیغِ تیز تڑپ کر نکل پڑی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۳۱).

شعاعوں کی جس دم بندھی تھی لڑی
تھی ہر لہر میں چھوٹتی پھلجھڑی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۱۸). آنکھوں سے لڑی بندھی ہوئی ہے. (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۱۳۸).

ـــ دار صف.
ایک دوسرے سے وابستہ یا منسلک ، مسلسل ، سلسلہ وار. جب ان اعشاری اعداد کو لڑی دار اشاری اعداد میں تبدیل کر لیا جائے تو پھر بلاواسطہ مقابلہ بھی کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۸ ، اطلاق شماریات ، ۲۵). [لڑی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ میں پِرونا ف س ؛ محاورہ.
زنجیر یا دھاگے میں منسلک کرنا ، سلسلے میں لگا دینا ، یکجا کرنا. پھر ان کو جلا کرنا ہے پھر بندھنا ہے پھر لڑی میں پرونا ہے. (۱۹۱۳ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۲۱۹). انسان کا باطن اور ظاہر ایک ہی لڑی میں پروئے جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، سائنسی انقلاب ، ۱۰).

لَڑی (۲) (فت ل) امث.
باربرداری وغیرہ کی بہلی ، ایک قسم کی بیل گاڑی.

تھوڑی سے حاضر وہاں آنی لڑی
گویا تھی چنڈال کڑ کے او کڑی
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۵). [لڑھی (رک) کا ایک املا].

لڑے (فت ل) ف ل.
لڑنا (رک) کا فعل ماضی صیغۂ جمع غائب نیز مضارع ، تراکیب میں مستعمل.

--- سپاہی / فوج نام سردار کا ، کاٹے باڑھ / دھار نام تلوار کا کہاوت.
ماتحت کام کرتے ہیں افسر نام پاتے ہیں ، چھوٹوں کا کام بڑوں کا نام ، کام کوئی کرتا ہے اور ناموری کسی کی ہوتی ہے. جب مدار رائے و تدبیر شاہی انہیں کے مشورے پر منحصر ہے تو ان کی عالی ہمتی سے اعلیٰ حضرت شہریاری کی ہمت کو قوت و توانائی ملتی ہے ، مثل مشہور ہے ، لڑے سپاہی نام سردار کا ، کاٹے دھار نام تلوار کا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۸۵).

لڑیانا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
لڑی پرونا ، ہار گوندھنا ، تگیانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
[لڑی (رک) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

لڑیت (فت ل ، ی لین) صف.
لڑنے والا ، لڑائی کے فن کا ماہر ، جنگجو. ڈولوں میں ... دراصل ... ایک ایک سورما راجپوت ڈٹا ہوا تھا ، حتیٰ کہ کہاروں کی جگہ بھی لڑیت سپاہی تھے. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۸۳). وہی فرق ہے جو ایک لڑیت اور لڑائی کا تماشہ دیکھنے والے میں ہوتا ہے. (۱۹۵۸ ، روشن مینار ، ۱۰). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + یت ، لاحقۂ صفت].

لڑیں (فت ل ، ی مج) ف ل.
لڑنا (رک) کا فعل مضارع صیغۂ جمع غائب و جمع متکلم ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- سانڈ باڑی کا بُھرکس کہاوت.
بڑے لوگوں میں لڑائی ہو اور غریبوں کا نقصان ہو (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

--- نہ بھڑیں ترکش باندھے / زرہ پہنے پھریں کہاوت.
کام دھام کچھ نہیں کرتے شور و غل مچاتے ہیں ، صرف ظاہری نمود مقصود ہے. (خزینۃ الامثال ؛ محاورات ہند).

لڑھا (فت ل) امذ.
باربرداری وغیرہ کی بہلی ، ایک قسم کی بیل گاڑی.
چھکڑے لڑھے رہکلے شتر بہل اور خچر
ٹٹو حمار بھینسے وہ لدنے کے گورخر
(۱۸۳۰ ، کلیات نظیر ، ۲ : ۲۲۷). [س : لڈ + ک लढ + क].

لُڑھانا (ضم ل) ف م.
۱. لڑھکانا ، پھسلانا ، ڈھلکانا ، غلطاں کرنا ، ڈانواں ڈول کرنا.
چھیلی چھب سوں درزن کا ہلانا پات تک دیکھو
ہو کچھ سیتی نہیں لیکن مرے دل کو لڑھاتی ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۳). ۲. لنڈھانا ، بہانا ، گرانا ، نیچے ڈالنا یا پھینکنا (پانی وغیرہ).
سبو سے مل کے جب تک غسل کرنے کا نہیں زاہد
لڑھاوے گو گھڑے لاکھوں پہ میں جانوں جو طاہر ہو
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۳۰). پکھالوں پانی اپنے اوپر سے لڑھائے چلے جا رہے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۵). ۳. مار کر گرانا ، نشانہ بنانا ، گرا دینا.
بھیلوں نے واں لڑھائے متوالے
پتھروں سے لوگ پست کر ڈالے
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۹). ایک وار میں دس کو لڑھا دیا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۸۹). [لڑھنا (رک) کا تعدیہ].

لُڑھ پُڑھ (ضم ل ، سک ڑھ ، ضم پ) م ف.
جوں توں کر کے ، گر پڑ کر ، لوٹ پوٹ کر ، افتاں و خیزاں.
بچ تو گیا ہے لڑھ پڑھ اس زلف عنبریں سے
پر کاٹے ہے کلیجہ اس چشم سرمگیں سے
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۲۲).

لُڑھتا پُڑھتا (ضم ل ، سک ڑھ ، ضم پ ، سک ڑھ) م ف.
لوٹتا پوٹتا ، لڑکنیاں کھاتا ہوا ، افتاں و خیزاں ، گرتا پڑتا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لڑھتا (لڑھنا (رک) سے صفت) + پُڑھتا (تابع)].

لُڑھکانا (ضم ل ، سک ڑھ) ف م ؛ نیز لُڑکانا.
۱. ڈھلکانا ، ڈھکیلنا ، گرانا.
ہل جائے جیواں کوں سکی اپ چوٹی کیرے تاب میں
پتلی نمن لڑکائے ہے دل اپ نین محراب میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۱). خاوند کچھ چیز طلب کرے تو اسے پھینک کر یا لڑکا کر نہ دینا. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۵).
نہیں ہوتا ترے جاموں سے ہرگز نشہ رندوں کو
خم بادہ کو ہمت کر کے لڑھکا دے ادھر ساقی
(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۵ : ۳). یہ لوگ غیر زبانوں کی فرہنگوں اور لغتوں سے تلاش کر کے بڑے بڑے ثقیل اور نامانوس الفاظ لاتے ہیں اور چٹانوں کی طرح اپنی تحریروں میں لڑھکا دیتے ہیں. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۱). ۲. (مجازاً) فیل کرنا ، ناکام کرنا. اس دفعہ خواجہ نے اپنا بدلا لے لیا سارے طالب علموں کو لڑھکا کے چل دیے. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جنوری ، ۳۶۹). [لڑھکنا (رک) کا تعدیہ].

لُڑھکتا پُڑھکتا (ضم ل ، فت ڑھ ، سک ک ، ضم پ ، فت ڑھ ، سک ک) م ف.
لوٹتا پوٹتا ، لڑھکنیاں کھاتا ، گرتا پڑتا ، افتاں و خیزاں. آخرکار پہنچے جہاز کے چمٹ گئے اور پلا ہی چھوڑی وہاں سے جو ہم چلے تو اب راستہ نہیں سوجھتا ، بارے لڑھکتے پڑھکتے خدا خدا کر کے گھر پہنچے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۸۲).

وہ نہ جانے کہاں سے لڑھکتا پڑھکتا ایک طرح دار پروڈیوسر کا چمچہ بن گیا. (۱۹۶۲، معصومہ، ۶۸). [لڑھکتا (لڑھکنا (رک) سے صفت مذ) + پڑھکتا (تابع)].

لُڑھکنا (ضم ل، فت ڑھ، سک ک) ف ل.
۱. **بے اختیار الٹنا پلٹنا یا کروٹیں بدلنا ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جانا، ڈھلکنا، غلطاں ہونا، پھسلنا**. ایک گلے میں فلاں شخص گرا تو برسوں لڑھکا ہی کیا. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱ : ۲۹۲). خالہ کا پاؤں کیچڑ میں پھسلا اور مارو پیگن کی طرح لڑھکتی ہوئی دونوں پاؤں موری (نالی) میں. (۱۹۱۸، انگوٹھی کا راز، ۱۳). لیکن میں لڑھکا نہیں تم نے میری جان بچائی. (۱۹۸۳، تلاش، ۱۲۳). ۲. **بے اختیار لیٹنا، لوٹ لگانا، لیٹ کر سو جانا**. وہ بھی خواب کے غلبے سے وہیں لڑھک گئی. (۱۸۲۳، سیر عشرت، ۲۷). سب سو جاتے، چوپائے بھی جگالی کرتے کرتے لڑھک کر آنکھیں بند کر کے پڑ جاتے. (۱۹۹۰، قومی زبان، کراچی، مارچ، ۶۰). ۳. (أ) **(مجازاً) مر جانا، انتقال کر جانا**. ساس کی خبر سن کر مسکرایا اور کہا "اچھا لڑھک گئی". (۱۹۱۷، سنجوگ، ۷). ڈاکٹر صاحب نے اپنی معشوقہ دلنواز کے لیے نسخہ تجویز کیا جسے پیتے ہی وہ بیچاری لڑھک گئی. (۱۹۳۵، معاشرت، ظفر علی خان، ۳). (أأ) **ناکام ہونا، فیل ہونا**. پہلے درجے کا امتحان دیا مگر لڑھک گئے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۲۴۸). [س : لٹھ + کر कृ].

لُڑھکنی (ضم ل، سک نیز فت ڑھ، فت نیز سک ک) امث؛ س لڑکنی.
لڑھکنے کا عمل یا کیفیت، لوٹنی، غلطیدگی. ادھر بدھو سہنت سے لڑھکنی کھا کر شل ہو گئے ادھر ان کی یہ گت ہوئی. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱ : ۵۱). اس کی ایک پھونک سے بڈھا پچاس لڑھکنیاں کھاتا ہوا گرجا سے نیچے جا پڑتا. (۱۹۱۰، شہید مغرب، ۳۴). محض بے کسی کے عالم میں اِدھر اُدھر لڑھکنیاں کھاتے دنیا کی تماشا گہ میں آ نکلتے ہیں. (۱۹۷۰، غبار کارواں، ۲۳۸). اف : کھانا. [لڑھکنا (رک) کا اسم کیفیت].

لُڑھکواں (ضم ل، فت ڑھ، سک ک) صف.
لڑھکنے والا، لڑھکنے کی کیفیت والا. ان کی حرکت زیادہ تر نیلی، سبز، الجی کے انواع کی طرح پھسلواں اور لڑھکواں ... ہوتی ہے. (۱۹۶۷، بنیادی خرد حیاتیات، ۱۲۵). [لڑھک (لڑھکنا (رک) سے) + واں، لاحقۂ صفت].

لُڑھنا (ضم ل، سک ڑھ) ف ل ؛ س لُڑنا (قدیم).
رک : **لڑھکنا**.

اکثروں نے ہی اور اکثر قطرے کو ترسا کیے
لڑھ گئے دوچار اور دو چار منہ کھولے ہے

(۱۷۷۷، تذکرۂ شعرائے اردو (مرزا حسن علی چراغ)، ۵۳). [س : لٹھ (تو) लठ (ति) लठ].

لڑھی / لڑھیا (فت ل / سک ڑھ) امث.
باربرداری وغیرہ کی بہلی، ایک قسم کی بیل گاڑی. دو بیل سے چار بیل تک لڑھی میں لگتے ہیں. (۱۸۳۸، توصیف زراعات، ۳۰).

کوئی لڑھیا سمجھتا ہے کوئی چھکڑا ظریف اس کو
مضامیں کے جو چوبردھے کی گاڑی آپ نے ہانکی

(۱۹۳۷، ظریف لکھنوی، دیوانجی، ۱ : ۹۹). [لڑھا (رک) کی تصغیر].

لَڑھیانا (فت ل، سک نیز کس ڑھ) ف م.
موتی پرونا، لڑی بنانا (جامع اللغات). [لڑیانا (رک) کا ایک املا].

لُڑھیانا (ضم ل، سک ڑھ) ف م.
مروڑی دے کر سینا، سیون سے کور دبانا، تیپچی کرکے دہرانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لُڑ (س: لٹھ लठितना) + یانا، لاحقۂ تعدیہ].

لُڑھیاوَن (ضم ل، سک ڑھ، فت و) امث.
(سلائی) کپڑے کی کور کو اندر کے رُخ موڑ کر سینے کا عمل (کپڑے کے کنارے کے تار نہ نکلنے کے لیے یہ عمل کیا جاتا ہے)، **تُرپاوَن، تُرپائی، تُرپنا، اُرمانا** (ماخوذ : ا پ و، ۲ : ۵۶). [لڑھیانا (رک) کا حاصل مصدر].

لِزام (کس ل) امذ.
لازم ہونا، واجب ہونا، لزوم.

خدا رحیم ہے محبوب اوس کا وہ بھی رحیم
سوال رحمتِ رحمت یہ کیوں نہو گا لزام

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۲۷). [ع : (ل ز م)].

لَزِج (فت ل، کس ز) صف.
چکنے والا، چپچپاہٹ والا، لیسدار، چیپدار، لعاب دار، سریش کی مانند چپچپا. اخلاطِ لزج ... منع کرتے تھے اخراج غذا کو. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۳۸۸). دستوں میں ... لزج مادہ مثل بلغم کے لہو کے ساتھ شریک رہتا ہے. (۱۸۹۱، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس، ۳۳۰). چونکہ یہ (بالنگو) قابض و لزج ہے لہٰذا اسہال دموی اور زحیر میں مستعمل ہے. (۱۹۲۹، کتاب الادویہ ۲ : ۶۰). جب نخزمایہ سے پانی کا اخراج عمل میں آتا ہے تو نخزمایہ لزج ہو کر بستہ ہونے لگتا ہے اور بآسانی نہیں بہہ سکتا اس قسم کی حالت کو جل Gel کہتے ہیں. (۱۹۶۲، مبادی نباتیات، عبدالرشید مہاجر، ۲۵۸). [ع].

ـــ دار صف.
لیس دار، چیپ دار، لُعاب دار. اس کی جڑ کی ترکاری بھی خوش مزہ لزج دار ہوتی ہے. (۱۹۰۱، ترکاری کی کاشت، ۵۲). [لزج + ف : دار، داشتن ـ رکھنا].

لَزِجَہ (فت ل، کس مع ز، فت ج) صف مث.
لیس دار، چیپ دار. جو فضلۂ ناقصہ لزجہ بچے کے شکم میں ہوتا ہے ... وضع ہو جاتا ہے. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۲ : ۷۷). [لزج (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث].

لَزِجی (فت ل، کس مع ز) صف.
لیس دار، چیپ دار، چکنے والا. تیل کی لزجی رگڑ کی وجہ سے ذرہ پر قوت ... عمل کرتی ہے. (۱۹۳۸، ذرہ اور استوار اجسام کا علم حرکت، ۲۸۴). [لزج (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

لُزُوجَت (ضم ل ، و مع ، فت ج) امث.
لیس ، چیپ ، چپکاہٹ ، چپچپاہٹ. بکری کی مینگنی ... میں نام تک کو رطوبت اور لزوجت نہیں ہوتی تھی. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ١ : ١١٩). کسی مائع کے بہنے کی مزاحمت کو لزوجت کے طور پر ظاہر کرتے ہیں. (١٩٨٣ ، کیمیا ، ١٧٥). [ع : (ل ز ج)].

---آمیز (---ی مج) صف.
جس میں چپک یا لیس ہو ، لیسدار ، چیپ دار. ان چھینٹوں کے قطرات لزوجت آمیز ہوتے ہیں . (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ١٧١). [لزوجت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

لُزُوجی (ضم ل ، و مع) صف.
جس میں چپک یا لیس ہو ، چپکنے والا ، لیس دار. جب کوئی جسم کسی لزوجی واسطے میں ... گر رہا ہو تو لزوجت کے باعث اس جسم پر ایک مخالف قوت عمل پیرا ہو جاتی ہے. (١٩٦٥ ، مادے کے خواص ، ٣٩٦). [ع : لزوج (ل ز ج) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُزُوجِیَت (ضم ل ، و مع ، کس ج ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
چیپ دار ہونے کی حالت ، چپک ، چسپیدگی. شہد میں لزوجت ہے جس کو لامسہ محسوس کرتا ہے. (١٩١٣ ، شبلی ، مقالات ، ٧ : ٣٣). چپکاؤ مواد کی تیاری اس طرح کی ہوتی ہے کہ ... اس کی لزوجیت ٠،١ ہو جائے . (١٩٦٥ ، کاروان سائنس ، ٢ ، ٣ : ١٠٣) . [لُزُوجی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لُزُوق (ضم ل ، و مع) امذ.
چپکنا ، چسپاں ہونا ، چسپیدگی (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع : (ل ز ق)].

لُزُوم (ضم ل ، و مع) امذ.
١. لازم ہونا ، واجب ہونا ، ضروری ہونا ، وجوب ، لازم. لزوم اس امر کا تھا کہ شب کو کسی گوشے میں بسر کیا اور صبح سے شام تک مسجد مذکور کے سامنے ... بیٹھے رہے . (١٨٣٦ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ٤٣). عِلت و معلول ... میں باہم اس قدر لزوم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے منفک نہیں ہوتے. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣٧). فدائی نے کہا ہے کہ فنی کارنامے میں تاریخی لزوم یا جبر نہیں ہوتا. (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ٣١) . ٢. (علم بدیع) (شعر یا فقرہ وغیرہ میں) کسی ایسی چیز کو ضروری یا لازم قرار دینا جو دراصل لازم یا ضروری نہ ہو. یہ غزل صنعت لزوم میں ہے یعنی لفظ صاف کو ہر شعر میں لازم رکھا ہے. (١٨٥٩ ، دفتر بے مثال ، ١٣٣). [ع : (ل ز م)].

---ِ ذِہنی کس صف (--- کس مج ذ ، سک ہ) امذ.
ایک بات سے دوسری بات کا خیال لازماً آنا. چند ہندو خوشامد خوروں کا نام بانس پر چڑھایا گیا مگر امید نہیں کہ انہیں لزومِ ذہنی کی نعمت کبھی حاصل ہوتی ہو. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ١ : ٩). انہوں نے تلازمۂ خیالات سے گہری واقفیت کا ثبوت دیا ہے جسے وہ لزومِ ذہنی کا قانون کہتے ہیں. (١٩٨٦ ، نفسیاتی تنقید ، ٣٠). [لزوم + ذہنی (رک)].

---ِ مالا یَلْزَم کس صف (---فت ی ، سک ل ، فت ز) فقرہ.
رک : لزوم معنی ٢ ، غیرضروری چیز کو ضروری قرار دینا ، غیر لازم کو لازم ٹھہرانا. شیوۂ لزومِ مالا یلزم مرعی رکھا ہے یعنی فارسی بےآمیزشِ لفظ عربی لکھی ہے. (١٨٥٨ ، خطوط غالب ، ٦٠٢). ان کی آمیزش کے بغیر فارسی یا اردو لکھنا چاہیں تو لزوم مالا یلزم کی محنت اٹھانی پڑتی ہے. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ١٣٢). خاقانی کو صرف لزومِ مالا یلزم میں دست گاہ حاصل ہے. (١٩٩٠ ، صحیفہ ، اکتوبر ، ١٠٥). [لزوم + ع : ما ، اسمِ موصول + لا (حرفِ نفی) + یلزم ، مصدر لزوم سے فعلِ مضارع].

لُزُوماً (ضم ل ، و مع ، تن م بفت) م ف.
لازمی طور پر ، ضرور بالضرور . کوئی قانونِ عاصم ہمارے پاس ایسا نہیں ہے جس کے ذریعے سے ہم لزوماً غلطی سے بچ سکیں. (١٨٨٠ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ١ : ١٥٠). یہ خاصہ دیگر بہت سی باتوں اور اخلاق کیفیات پر بھی لزوماً موثر ہوگا. (١٩٠٨ ، اساس الاخلاق ، ١٩١) . چاند اپنے گھٹنے بڑھنے کے اعتبار سے لزوماً سہولۃً آلۂ شناختِ اوقات ہیں. (١٩٦٩ ، معارف القرآن ، ١ : ٣٠٩). [لزوم + اً ، لاحقۂ تمیز].

لُزُومِیّات (ضم ل ، و مع ، کس م ، شد ی) امذ.
١. لازمی امور ؛ (منطق) کئی لزومیہ (رک). لزومیات کو اتفاقیات ظاہر کرنا ان کے نزدیک سہل ہے. (١٩٢٩ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ٢٢١). [لزومیہ (رک) کی جمع].

لُزُومِیَّہ (ضم ل ، و مع ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
(منطق) وہ قضیۂ شرطیہ جس میں مقدم و تالی (موضوع و محمول) کے باہم علاقے کی بِنا پر کوئی حکم لگایا جائے . ان وجوہ میں سے اگر کوئی وجہ ہے تو متّصلہ لزومیہ ہے . (١٨٧١ ، مبادی الحکمۃ ، ٣٥) . اگر مقدمہ شرطیہ کے مقدم کو وضع کر کے تالی کو وضع کریں تو لزومیہ ہے. (١٩٣٣ ، مفتاح المنطق ، ٣٦٥). [لزوم (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لَس (فت ل) امذ.
چپک ، لیس ، چپچپاہٹ . ایک اشرفی بسبب لس چربی کے اس ترازو میں لگ گئی. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٣ : ٣٣٣). اس کا پانی بھیک کے لبدھڑے کو گوندھیے تو اس میں لس پیدا ہو جاتا ہے. (١٩٨٣ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ١٦٢). [س : شلیش].

---پَس (---فت پ) صف.
چپچپا ، تربتر ، لت پت. آخر دوپٹہ جب بچے کو سردی معلوم ہوتی تو اس پر ڈال دیا ، وہ سارا پیپ راد میں لس پس ہو گیا. (١٩٢٨ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ١٠٠) . [لَس + پس (تابع) ؛ قبؕ : لت پت].

---دار صف ؛ ~ لَسْدار.
چپکتا ہوا ، چپچپا ، لیس دار ، چیپ دار ، گوند کی طرح چپکنے والا. مادۂ نباتات پر صدمہ دیتے ہیں تو وے ایک قسم کی لسدار چیز سے رک جاتی ہیں . (١٨٣١ ، مقاصدِ علوم ، ٩٢) . گرپہ کیسر پر

قدرتی طور پر ایک لس دار چیز لگی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے پراگ وہاں ٹھہرتا ہے. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۱ : ۲۱). پانی کو روکنا اور اس کے ساتھ مل کر لسدار بن جانا بالخصوص چکنی مٹیوں کی خاصیت ہے. (۱۹۴۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۸). بانس کے سرے پر برش جیسا گچھا بندھا ہوا ہے جس پر گوند یا کوئی اور لس دار رطوبت لگی ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۳۹). [لس + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

لَسّاع (فت ل ، شد س) صف.
ڈنک مارنے والا جانور ، ڈنک مارنے والا.

گھاس ہی گھاس اس مکان میں تمام
تس میں لسّاع جانور اقسام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). [ع : (ل س ع)].

لِسان (کس ل) امث.
۱. **زبان ، جیبھ.**

شعلہ لگے لسانِ قلم کوں مثالِ شمع
قصہ لکھوں جو دل کے میں سوز و گداز کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۲). لسانِ باطنی کیا کیا کچھ کہتی تھی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۳۷).

سناں کے لیے کام انہوں نے لساں سے
زبانوں کے کوچے تھے بڑھ کر سناں سے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۳۷). کوئی اسے لسان کہتا ہے کوئی جیب ، کوئی نین کہتا ہے تو کوئی ٹنگ ، کسی نے للو کہہ لیا کسی نے رسنا سمجھ لیا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۰). ۲. **زبان ، بولی ، بھاشا.** الف فاعل کا ان کی لسان میں کیا نام ہو گا. (۱۸۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۴۴).

زبانِ مادری کہنے سے اے شہباز تو چڑ کر
بتاتا ہے جو اردو کو لسانِ ثانوی میری

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۶). ۳. **ترجمان.** صوفیا کے لسان القوم مولانا روسی کے ساز "نے" سے بھی یہی آواز نکلتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳).

وہ میرے استاد ذوالمعالی لسانِ اسلام خواجہ حالی
بتوں کی الفت چھڑانے والے وہ قوم سے لو لگانے والے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۳۶). ۴. (نباتیات) **تسمے کی شکل کا حصہ ، زبانچہ.** گلِ لولو (ڈیزی) ... خود ایک پھول ہے اور نیز یہ کہ ایسے چھوٹے پھول میں پانچ پانچ پنکھڑیاں اس طور پر باہم ملی ہوتی ہیں کہ ... اوپر کی جانب لسان (لائی گولیٹ) بن جاتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۱). [ع].

---الاِبِل (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، ب) امث.
ایک روئیدگی ہے شجر اور گھاس کے درمیان میں ، شاخیں اس میں کثرت سے ہوتی ہیں اور پراگندہ ہوتی ہیں ، رنگ ان کا سفیدی مائل اور وضع مربع ہوتی ہے اور پتے سیب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے دراز ہوتے ہیں ، بطور دوا کے مستعمل (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۰). [لسان + رک : ال (ا) + اِبل - اونٹ].

---الثّور (---ضم ن ، غم ا ، ل ، شد ث ، و لین) امث.
گاؤ زبان ، ایک کھردرے پتوں والا پودا. گاؤ زبان ، عربی میں لسان الثور کہتے ہیں ، بلغم اور قرحہ کو مفید ہے ...دافع غم مقوی دل. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۰). [لسان + رک : ال (ا) + ثور (رک)].

---الحال (---ضم ن ، غم ا ، سک ل) امث.
کسی شے کی ایسی صورتِ حال جس سے اس کے حالات وغیرہ واضح اور روشن ہوں ، زبانِ حال.

گرچہ گویا نہ تھی زبانِ مقال
پر وہ کہتا تھا فی لسان الحال

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۱۳۴). [لسان + رک : ال (ا) + حال].

---الحق (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امث.
حق کی زبان ؛ (تصوف) انسانِ کامل اور حقیقتِ محمدیؐ اور نورِ محمدیؐ اور ذاتِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم یا وہ کامل جو مظہر اسمِ متکلم ہو (مصباح التعرف). [لسان + رک : ال (ا) + حق (رک)].

---الحمل (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، م) امث.
۱. **ایک بُوٹی جو بکری کی زبان سے مشابہ ہے اور بطور دوا کے مستعمل.** لسان الحمل - یہ گھاس بکری کی زبان کے مانند ہوتی ہے شیرازی میں اس کو بارتنگ کہتے ہیں... اس کی جڑ کو جوش دے کر غرغرہ کریں درد دندان کو نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۶). ۲. **کیلا** (جامع اللغات). [لسان + رک : ال (ا) + حمل (رک)].

---السّبع (---ضم ن ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، سک ب).
ایک روئیدگی جو دو گز کے قریب دراز ہوتی ہے ، شاخیں پراگندہ ہوتی ہیں ، پتے لمبے ، جن کے کنارے تیز اور آری کے دندانوں کی طرح کنگوارں ہوتے ہیں اور ان میں شکن اور سلوٹ ہوتی ہے اور سخت بھی ہوتے ہیں ، رنگ ان کا سبز زردی مائل ہوتا ہے ، شاخوں کے سروں پر گول کھنڈیاں ہوتی ہیں ، پھول نیلا ہوتا ہے ، جڑ سیاہ اور مربع ہوتی ہے. (خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۱). [لسان + رک : ال (ا) + سبع - درندہ].

---العصافیر (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) امث.
ایک جنگلی درخت کا پھل یا تخم ، اندرجو. لسان العصافیر اس درخت کا میوہ ہے جس کو فارسی میں سرو کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۷). [لسان + رک : ال (ا) + عصافیر (عصفور (رک) کی جمع)].

---العصر (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ص).
اپنے وقت کا خوش بیان ، اپنے وقت کا ترجمان ، اپنے عہد کا ممتاز زبان داں ، اپنے وقت کا ماہر زبان ، برطانوی دور حکومت میں ہندوستانی دانشوروں اور زبان دانوں کا ایک لقب یا خطاب. لسان العصر خان بہادر اکبر حسین صاحب ... نے اس واقعہ کی تاریخ "وقار عظیم" سے نکالی ہے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۳۹۶).

لسان العصر سید اکبر حسین اکبر الٰہ آبادی ابتداء میں داغ اور امیر اور ان کے شاگردوں کے اسلوب پر غزل گو شاعر تھے. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۹). [لسان + رک : ال (۱) + عصر (رک)].

---ُ الغَیبْ (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امث ؛ صف.
۱. **غیب کی باتیں بتانے والا ، غیبی آواز ؛ مراد : ایسا ماہرِ زبان جو غیر معمولی صفات سے متّصف ہو.** غالب نے لسان الغیب بن کر میرے لیے یہ شعر لکھا تھا. (۱۹۲۸ ، حیاتِ جوہر ، ۲۵۹). ۲. **فارسی کے مشہور شاعر خواجہ حافظ شیرازی کا لقب جن کے دیوان سے لوگ فال نکالتے ہیں.** پانسو برس کے بعد لسان الغیب کی یہ بشارت پوری ہوئی. (۱۹۰۷ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۶۹). شاید لسان الغیب نے اس نظارہ کو اپنے شعر میں بیان کر دیا تھا. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۰۶). ۳. رک : **لسان الحق** (مصباح التعرف). ۴. (کنایۃً) **خداوند تعالیٰ ، خدائے بزرگ و برتر.** ہم نے اپنے کلام میں لسان الغیب کنایۃً خداوند تعالیٰ شانہ کو کہا ہے. (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۱۸۱). [لسان + رک : ال (۱) + غیب (رک)].

---ُ الکَلْب (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، سک ل) امث.
بعض کہتے ہیں کہ یہ بارتنگ ہے اور بعض نے حماض جانا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایک جداگانہ رونیدگی ہے جس کی ساق دو گز سے زیادہ لمبی اور اس میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ، یہ شاخیں پتلی ہوتی ہیں اور پتے بارتنگ کے پتوں کی طرح اور ان سے ذرا بڑے ہوتے ہیں اور بہت نرم اور چکنے ہوتے ہیں ، پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے. (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۱). [لسان + رک : ال (۱) + کلب (رک)].

---ُ اللّٰہ (---ضم ن ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
(لفظاً) **گویا اللہ کی زبان ؛ مراد : حضرت علیؓ.**

زباں دینا محمدؐ کا لسان اللہ کے منھ میں
رموزِ عاشق و معشوق ہیں یہ کوئی کیا سمجھے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۳۵). [لسان + اللہ].

---ُ المِزمار (---ضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ز) امث.
بانسری کی زبان ؛ (طب ، قدیم) **حنجرہ کے اندر ایک غشائی جرم جو بانسری کی زبان سے مناسبت رکھتا ہے اور آواز نکلنے میں مدد دیتا ہے ؛** (جدید) **غضروف مکبّی یعنی پان کی شکل کی کری کو کہتے ہیں** (مخزن الجواہر ، ۷۳۸). نظام عروق کے تجزیے کی اصلاح لسان المزمار اور جوف اذنی ضماموں کا نہایت صحیح بیان. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۱). [لسان + رک : ال (۱) + مِزمار (رک)].

---ُ النّار (---ضم ن ، غم ا ، ل ، شد ن) امث.
آگ کا شعلہ ، آگ کی لپٹ ، آنچ ، جلن ، روشنی (جامع اللغات). [لسان + رک : ال (۱) + نار (رک)].

---ِ رَمْزی کس صف (---فت ر ، سک م) امث.
وہ حروف یا الفاظ وغیرہ جن کے خفیہ مطالب مقرر کر لیے گئے ہوں ، خفیہ تحریر (انگ : **کوڈ Code**). حکومتِ نجد نے یہ عذر کر کے کہ تار لسانِ رمزی (کوڈ) میں ہیں ان کے بھیجنے سے انکار کر دیا. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۷۱). [لسان + رمز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسّان (فت ل ، شد س) صف.
۱. (i) **بہت بولنے والا ، باتونی ، چرب زبان ، زبان دراز.**

کان کھاتا ہے میاں کے روز و شب
مردوا یہ تو بڑا لسّان ہے

(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۴۴).

بے باک ہے لسّان ہے طرّار ہے بیوی
اتنا ہی نہیں بلکہ میاں مار ہے بیوی

(۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۵۴). پنکی نے ... تعارف کرایا وہ ایک لسان آدمی تھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۸۰). (ii) **خوش گفتار ، شیریں زبان ، فصیح البیان.** ایک اندھی گائن بڑی لسان بادشاہ کی خدمت میں آن حاضر ہوئی ، ایسا گائی کہ امیر سن کر بہت خوش ہوئے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۵). اس لسّان یہودی نے نوٹ لے کر ان رئیسوں کو دعائیں دیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۱). میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میر باقر علی جیسی داستان کہتا تھا مگر پھر بھی غضب کا لسّان تھا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۷۹). یہ زمانہ ابوالفضل جیسے لسّان انشاپرداز کا ہے. (۱۹۵۰ ، تخلیقی عمل اور اسالیب ، ۱۶۹). ۲. **ماہر لسانیات ، علمِ زبان کا ماہر.** دوآبۂ گنجم میں ایک نئی زبان پیدا ہوئی ، اسے مستشرق اور لسان ، ہندوستانی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، منشورات کیفی ، ۱۱). [ع : (ل س ن) کا اسمِ مبالغہ].

لِساناً (کس ل ، تن ن بفت) م ف.
بطور زبان کے ، زبان کے اعتبار سے ، زبان سے. یہ ایک شاعر تھا حسناً و فکراً شاعر ، اگرچہ لساناً نہ ہو. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۱۹۸). [لسان (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

لِسانی (کس ل) صف.
۱. **زبان (بولی) سے متعلق یا منسوب ، زبان کا ؛ علم زبان سے منسوب.** اس نے ... طلاقتِ لسانی سے اپنے تئیں بالکل ہر الزام سے بری کیا. (۱۸۹۸ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۱). ہندوستان کا امن ... لسانی میلانات کی بنا پر ملک کی تقسیم مکرر پر موقوف ہے. (۱۹۳۷ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۲۲). اس صدا کا لسانی اسلوب ... ہمارے عہد کے لسانی اور استعاراتی اسلوب سے ہم آہنگ نہیں ہے. (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۹۸). ۲. (نباتیات) **لتہ دار ، زبان کی شکل کا.** بعضوں میں گل لولو کی طرح نیچے کی نالی چھوٹے پھولوں کے گردا گرد لسانی زہروں کا ایک ہالہ ہوتا ہے ... بعضوں میں صرف لسانی زہر (لائی گیولیٹ فلورٹ) ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۴۲). ۳. **زبان (عضو) سے متعلق یا منسوب.** دانت ... جو سطح زبان کے رخ پر ہے اسے لسانی انگ : Lingual کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اخشائیات (ترجمہ) ، ۴۲). [لسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- تنازَعہ (---فت ت ، ز ، ع) امذ.
زبان کا جھگڑا ، زبان کی بنیاد پر ہونے والا جھگڑا. صوبۂ سرحد پاکستان کا وہ واحد خطّہ ہے جہاں کبھی کوئی لسانی تنازعہ رونما نہیں ہوا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۸). [لسانی + تنازعہ (رک)].

لَسّانی (فت ل ، شد س) امث.
۱. **فصاحت ، خوش کلامی ؛ چرب زبانی ، تیز زبانی.** پیام رسانی میں مشاق ، لسانی میں شہرہ آفاق. (۱۸۴۶ ، سرورِ سلطانی ، ۵۰).

وفا کا حال ، الفت کا بیاں اللہ رے لسانی
کہا تم نے ، سنا میں نے ، کسی کافر کو باور ہو

(۱۹۱۹ ، درشہوار ، ۸۰). چودھری پوری لسانی کے ساتھ مسٹر برنت سنگھ کو مخاطب بنائے سب کو سناتا رہا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۲). ۲. **زبان درازی ، یاوہ گوئی.** یہ عورت کسی طرح نہیں مانتی بیکار اپنی لسانی دکھائے جاتی ہے فضول باتیں بنائے جاتی ہے . (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۴). [لسّان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِسانیات (کس ل ، ن) امث ؛ امذ.
علم زبان کے متعلق (مسائل یا امور وغیرہ) ؛ علم اللسان ، زبان کی تاریخ اور تشکیل وغیرہ کا علم ، علم زبان. عہد حاضر کی لسانیات نے باریک بیں انسان کے آگے ایک بالکل نئی حیرت انگیز دل فریب اور لطیف دنیا کھول دی ہے. (۱۹۴۲ ، آریائی زبانیں ، ۹). غیرمذہبی تحریرات کے دائرہ میں طب ، علم الافلاک ، لسانیات ، لغات ... شامل تھیں. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۲۳۵). [لسان (رک) + یات ، لاحقۂ نسبت].

لِسانیاتی (کس ل ، کس بج ن) صف.
علم زبان یا اس کے امور و مسائل سے متعلق ، لسانیات کا. لسانیاتی تنقید اور درسیاتی مسائل میں اس کا شغف اس امر کا محرک ہوا کہ وہ عام حیثیت سے علمی طریقے کی جانچ کرے. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲). حال کی لسانیاتی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۱۷۳). [لسانیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسّانِیّت (فت ل ، شد س ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **فصاحت ، خوش کلامی ، خوش بیانی.** اس کی زبان کھل گئی اور اس نے وزیرانہ فصاحت اور بلیغانہ لسانیت سے گفتگو شروع کی. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۸۹). ۲. **تیز زبانی ، زبان درازی ، چرب زبانی ، بکواس** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لسانی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لِسانِیِین (کس ل ، ن ، شد ی ، ی مع) امذ ؛ ج.
علم اللسان کے ماہرین ، علماء لسانیات. کتب و صحائف علمیہ اور جرائد یومیہ وغیرہ میں جو رقم صرف کی ہے اس کا کماینبغی احساس تو لغوئیین و لسانیین ہی کر سکتے ہیں . (۱۹۲۳ ، القاموس الجدید ، ۵). [لسانی (رک) + ین ، **لاحقۂ جمع**].

لِسَبھری (کس ل ، فت س ، سک بھ) امث.
ایک زہریلا دانہ (جو خون کی خرابی سے انگلیوں میں نکلتا ہے) ، چھلوری.

یہ تہذیب کہتا ہوں سن بات میری
لسبھری نہ ہو جائے انگلی میں تیری

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۲ : ۱۶۹). [مقامی].

لَسِت (فت ل ، کس س) صف.
دیکھا ہوا ، ظاہر ، عیاں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : لکشیت लक्षित].

لَسْتّگہ (فت ل ، سک س ، فت ت ، شد گ بفت نیز بلا شد) امذ.
(عور ، لکھنؤ) **واسطہ ، تعلق ، لگاؤ.** یہ دودھ کا لستگہ لگانا اچھا نہیں ، ایسا ہی ہے تو دونوں وقت گیہوں کی روٹی کھلایا کرو. (۱۹۱۶ ، کمسن بیوی مسن شوہر ، ۲). [لس (رک) + تگا ~ تاگا (رک) سے مشتق].

لِسْٹ (کس ل ، سک س) امث.
فہرست . مالِ تجارت کی آمد و شد کی لسٹوں اور قانون اور بندوبست کی مثلوں ... کی ایک بڑی بھاری فہرست دھڑام سے اسی میز پر دے ماری. (۱۸۹۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۸۹). ہاں فیشن کی لسٹ ناقص رہ جائے گی اگر اس میں عینک شامل نہ کی جائے گی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۷۸). کچھ سوال و جواب ہونے اور جب داخلہ پا لینے والے امیدواروں کی لسٹ لگی تو اس میں میرا نام سر فہرست تھا. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۷). [انگ : List].

لَسْٹَم پَسْٹَم (فت ل ، سک س ، فت ٹ ، فت پ ، سک س ، فت ٹ) م ف.
رک : **لشٹم پشٹم.**

ہے نمک ہیں مرے اشعار مگر تلخ نہیں
خالی از درد نہیں گرچہ ہیں لسٹم پسٹم

(۱۹۶۰ ، کشکول ، مولانا مفتی محمد شفیع ، ۲۲۸).

لَسَرکا (۱) (فت ل ، س ، سک ر) امث.
(لکھنؤ) **تھوڑا سا تعلق ، لگاؤ ، واسطہ ، سروکار.**

تعلقاتِ جہاں قطع کر چکا ہوں مگر
ہنوز الفتِ احباب کے لسرکے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

سایہ کہیں سامنے سے سرکے
کم دن سے ہوں دھوپ کے لسرکے

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۷۸). جو سنے گا کہ ہم تم اکیلے رہتے ہیں وہ کیا کہے گا ، ہزار میں دس شاید نہ یقین کریں ، مگر دس کم ہزار کو تو ضرور یقین ہو گا کہ کچھ لسرکا ضرور ہے . (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۸). الفانسو تو سلطانہ پر عشق ظاہر کرتا اور اس سے شادی کرنے کا آرزومند ہے مگر ساتھ ہی مجھ سے بھی لسرکا چلا جاتا ہے. (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۱۰۷). ف : چلانا ، لگانا ، ہونا. [مقامی].

لَسرکا (۲) (فت ل ، س ، سک ر) امذ.
(زرباف) **ہتوڑے کی ضرب کھا کر چپٹا ہوا وا تار جو قریب ۹ گرہ لمبا ہوتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۱۹۳). [مقامی].

لِسڑنا (کس ل ، فت س ، سک ڑ) ف ل.
لتھڑنا ، آلودہ ہونا. احمد بھائی کے رال میں لسڑے ہوئے ہونٹ اس کی کمزور کنواری ہستی کو بھنبوڑ ڈالتے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۷۶). [لِسنا (رک) کا ایک املا].

لَسڑی (فت ل ، سک س) امث (قدیم).
رسّی.

منگایا تبر ایک لسڑی سنگات
دیا پھر دوکھی شاہزادے کے ہات

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۲). [رسی (رک) کا ایک قدیم املا].

لَسلَسا (فت ل ، سک س ، فت ل) (الف) امذ.
لسوڑا (ایک چیپ دار پھل) ، **سپستان** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) صف مذ ؛ (مث : لَسلَسی). **لعاب دار** ، **لیسدار** ، **چپچپا**. کوئی لیس دار چیز نہیں کھانی چاہیے ، اس لیے کہ اس قسم کی غذا کے اثر سے کشتی کے راستے کا پانی لسلسا ہو جائے گا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۵۸). گرم حابس دلدلوں میں چمکتے اور لس لسے مادے کے چھوٹے چھوٹے لوندے. (۱۹۷۸ ، اثبات و نفی ، ۱۶۴). [س : شلیش श्लेष].

لَسلَساٹ (فت ل ، سک س ، فت ل) امث.
چیپ ، **چپک** ، **چپکاہٹ** ، **چپچپاہٹ** (پلیٹس). [لسلسانا (رک) سے اسم کیفیت].

لَسلَسانا (فت ل ، سک س ، فت ل) ف ل.
۱. **چپچپانا** ، **چپکنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **جھلملانا** ؛ **لہلہانا** ، **تر و تازہ ہونا** (قدیم).

تھا مخمس اچھے خوب نہالاں کے دھات
دسی لسلساتا سو مصرع کی پات

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۱۳).

یاں چنبیلی پھول کے کیارا (ن) نول
لسلساتا گل ہر یک جس تے بدل

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۲۶۸). [لسلسا (رک)+نا ، لاحقۂ مصدر].

لَسلَساہٹ (فت ل ، سک س ، فت ل ، ہ) امث.
چکاہٹ ، **چپچپاہٹ** ؛ **جھلملاہٹ** ، **جگمگاہٹ**. اوڑھنی جس میں روپہری تارکشی کی ہے ، سو پہنتی ہے کہ جس کی لسلساہٹ میں بغیر چاندنی ، چاندنی کی لہر اٹھتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۷). [لسلسانا (رک) سے اسمِ کیفیت].

لُس لُس کَرنا ف مر.
جگ مگ کرنا ، جھلمل کرنا. لس لس کرتے ہوئے ریشمی لاچے میں جب نیتی ابو کے سامنے آتی ہے تو اس کا دل ناچنے لگتا ہے. (۱۹۵۰ ، خالی بوتلیں خالی ڈبے ، ۱۶۸).

ننگے کسمساتے جسم اور شہوت ، خوشبو اور قتل کی خواہش
رات کی گمنام خموشی کے لس لس کرتے پیرے ہیں

(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۶۱).

لَسَن (فت ل ، س) امذ (قدیم).
(محبوب کی) زبان چوسنا.

بہت چومنا مارنا نک دسن
خوش آوے سو اس نار کو یہ لسن

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل ، ۱۵۰). [ع].

لَسَّن (فت ل ، شد س بفت) امذ ؛ نیز لہسن.
۱. **پیاز کی مانند ایک گول جڑ جس میں جوے ہوتے ہیں ، اس کے پتے پیاز کے پتوں سے مشابہ لیکن ان سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ، بطور مصالحہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے**. لسن ، لہسن. (۱۵۳۹ ، ریاض الادویہ (پنجاب میں اردو ، ۲۲۱)). ایک قاب میں لسن دم پخت تھی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۹). گائے کا گوشت اور لسن پیاز وغیرہ بہت سی چیزیں حرام اور بہت سی حلال ہوگئیں. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۹۱). لہسن ... اس کو لسن بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۸۱). ۲. **وہ سرخ یا سیاہ داغ جو آدمی کے جسم پر خصوصاً گردن یا رخسار پر ہوتا ہے اور جسے خوش اقبالی کی علامت سمجھتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : لَشَن लशन].

لِسنا/لِس جانا (کس ل ، سک س) ف ل.
۱. (i) **لتھڑنا** ، **آلودہ ہونا**. نشیمن ظل الٰہی کبوتروں کی بیٹ سے اس قدر لسا ہوا تھا کہ اس کی پچکاری مشکل سے نظر آتی تھی. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۶۶). (ii) **بھرا ہونا** ، **پُر ہونا** . کھڑکیاں بھی نوکدار اور کتبوں سے لسی ہوئی ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۲۲۴) . ان پہاڑوں کے دامن لاماؤں کی خانقاہوں سے لسے ہوئے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۷۹). دوپٹا موتیوں سے لسا ہوا تھا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۶۱). (iii) **لپا جانا** ، **پلستر کیا جانا**. لندن میں مکانات لکڑی کے تھے جن کی درزوں پر گارا لسا ہوا تھا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۳۶۲).

آرزو کو ہم اٹھا کر ساتھ جب لانے لگے
وہ تو اس چوکھٹ سے یوں لپٹا کہ جیسے لس گیا

(۱۹۳۸ ، سربلی بانسری ، ۳۶). ۲. (مجازاً) **چسپاں ہونا** ، **چپک جانا یا لگ جانا**. یہ پھبتی تو اس پر لس گئی اب دھونے دھونے نہیں چھٹ سکتی. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۸۹). کیونکر ممکن تھا کہ کوئی سال کے ہر دن اور ہر دن کے چوبیس گھنٹے ہمزاد بنا ساتھ ہی ساتھ لسا اور چپکا رہے. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۲۷۰). [س : لس लस].

لَسناک (فت ل ، سک س) امذ.
ایک قسم کا سانپ ، اس کا سر اور بدن باریک تاگے کا سا ہوتا ہے اور صدہا گز کا لمبا ، جسے کاٹتا ہے فوراً مر جاتا ہے (تریاق سموم ، ۳۸). [مقامی].

لِسَنْس (کس مع ل ، فت ل ، سک ن) امذ.
اجازت نامہ ، اجازہ ، لائسنس.
وقت آ گیا ضمیر کی بیع و خرید کا
امپورٹ کے لسنس کے وعدے وعید کا
(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۱۶۵). [انگ Licence].

لَسَنِیا (فت ل ، س ، سک نیز کس ن ، شد ی) صف ؛ امذ.
لہسن کے رنگ کا یا لہسن جیسا ، ایک قسم کا قیمتی پتھر جو سری لنکا اور مالا بار میں ہوتا ہے. جتنے قسم کے قیمتی پتھر ہیرا لسنیا وغیرہ اس ندی کے بالو میں ملتے ہیں اوتنے اور کسی میں بھی ہاتھ نہیں لگتے. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۵۰).
[لَسَن (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

لِسْوان (کس ل ، سک س) صف.
(**کارچوب**) **زردوزی کا ایسا کام جس کے بیچ میں خلا نہ ہو ، گھنا یا بھاری کام.** پاجامے کی کلیوں اور پنچھوں پر لسوان کام بنا ہوا ہے. (۱۹۲۷ ، رسوم دہلی ، ایس ، بیگم صاحبہ دہلوی ، ۳۵). [لیسوان (رک) کا مخفف].

--- ٹیپ (---ی مع) امث.
(معماری) **ایسی درز بندی جس میں اینٹوں کے ردّے کے درمیان کے مسالے کو پھیلا کر درز چھپا دی جائے** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۳)
[لسوان + ٹیپ (رک)].

لِسوڑا/لِسوڑہ (کس ل ، و مع نیز لین / فت ڑ) امذ ؛ سـ لہسوڑا.
ایک نہایت چیپ دار پھل اور اس کے درخت کا نام ، اس درخت کے پتے کچھ گولائی لیے ہوئے ہیں ، اس کے پھل چھوٹے بیر کے برابر ہوتے ہیں اور گُچھوں میں لگتے ہیں ، پکنے پر پھل میں لیسدار گُودا ہو جاتا ہے جو گوند کی طرح چپکتا ہے ، یہ گودا کھانسی کی دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے ، پتے بیڑی کے اوپر لپیٹنے کے کام آتے ہیں ، چھال کے ریشے سے رسّے بٹے جاتے ہیں لکڑی مضبوط ہوتی ہے اور کشتی وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے ، پھولوں کی ترکاری اور کچے پھل کے اچار بھی بناتے ہیں ، سپستان ، (لاط : **Cordia Myxa** نیز **Cordia Latifolia**).
جو لگاوے مونہہ تسی سیں جا چپک رہتا ہے دل
دلبروں کے لب کے حق میں یہ لسوڑا ہے مگر
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۹). اس میں اشجار مفصلہ ذیل ہیں : توت پیوندی ، بیریاں کاٹھی ، لسوڑا پیوندی ، لسوڑا کاٹھ یک ، کھجور خرد ... بھیدانہ یک قبر سیلانی شاہ کے تکیے کے میانہ میں بنی ہوئی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۵۷۰). سن پیدا کرنے والے پودوں میں جو متذکرہ بالا خاندانوں میں سے کسی سے بھی تعلق نہیں رکھتے بڈھ دھریی اور لسوڑہ قابل تذکرہ ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۶۳). سارے ہندوی الفاظ ، مثلاً : بنگالہ ، مالوہ ، لسوڑہ وغیرہ کو ہائے مختفی کے بجائے فارسی عبارت میں الف سے لکھنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵۹). [س : شلیشم + اَل + ک **श्लष्म+उल+क**]

لِسوڑی (کس ل ، و مع نیز لین) امث.
رک : **لسوڑا.** تفصیل اشجار جھنگی ہذا ، اشجار انبہ ثمردار ... لسوڑی ، حلقہ کیلہ با شرق و غرب رویہ. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۵۶۴). [لسوڑا (رک) کی تصغیر].

لَسُون (فت ل ، و مع) امذ (قدیم).
لہسن.
چھلئے لسون ہور پیاز کے تا جال ہرگز گھر منے
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲۷). [لہسن (رک) کا ایک قدیم املا].

لَسْوَنْت (فت ل ، سک س ، فت و ، سک ن) (الف) صف.
لسدار ، چپچپا ، لعابی ، چیپ‌دار ، سریش جیسا. پروٹین ایک لسونت مادہ ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۷). (ب) امذ. (کیمیا) **بستہ یا منجمد مادہ (جو بلوری نہ ہو مگر سخت ہو جائے) ، بہت بڑے سالمات والا غیر بلوری مادہ جو مخصوص لیس دار محلول بناتا ہے.** اشیاء غریبہ کا خون میں براہ راست اشراب کرنے سے لسونتوں کا توازن مبدل ہو جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). کیمیا میں کولائڈ یعنی لسونت بنانے والے ذرّات کا مطالعہ اور ان کولائڈ کا تجزیہ کرنے میں الیکٹران مائکرو سکوپ سے مدد ملتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۸۸).
[لَس (رک) + ونت ، لاحقۂ صفت].

لَسْوَنْتی (فت ل ، سک س ، فت و ، سک ن) صف.
لسونت (رک) سے منسوب یا متعلق ، **منجمد مادے کا ، چیپ دار.** اس میں کسی قدر میگنیشیا لسونتی حالت میں ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۳). طبعی اعتبار سے پروٹین پیچیدہ مادے ہیں جن کی ماہیت لسونتی (**Colloidal**) ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۷۵). [لسونت + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسی (فت ل) امث.
۱. **لیس ، پلاسٹر ، کہگل** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **آم کے مول یا کسی اور درخت کے مول کی وہ بیماری جو بےوقت ابر و باد سے ہو جائے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسّی (فت ل ، شد س) امث.
۱. **بہت سا پانی ملا ہوا دودھ ، چھاچ یا دہی اور پانی کا مرکب مشروب (جس میں عموماً برف ، نمک یا چینی ملا کر پیتے ہیں).**
گر لے کا غوت مت کھا تو لے کے دود و لسی
خوجا اگر کھلاوے کھاجا پلاوے خصی
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۸۱).
بنی دودھ کی لسی وہ سرد ہے
کہ دل ٹھنڈا ہر گھونٹ اس کا کرے
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۱). اگر لوگ لیمونڈ ، سوڈا واٹر اور دیگر ایسے پانی کے بجائے لیمو سکنجبین یا لسی پیا کریں تو بہت مفید ہو. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۲۳). حاتم طائی نے انہیں قہوے کی دعوت دی مگر لاہوری حاجیوں نے دہی کی لسّی پر اصرار کیا. (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۱۰۹) ۲ **آلا گھاؤ ، کچا زخم** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : لسیکا **लसिका**]

ـــ بَنانا محاورہ.
کچومر نکال دینا. اس نے جان بوجھ کر ہماری لسّی بنا ڈالی . (۱۹۳۲ ، روحِ ظرافت ، ۲۰).

لَسْیا (فت ل ، سک س) امذ.
ایک روپیہ آدھ آنہ (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

لَش (فت ل) امث.
کُتّے کو کسی پر جھپٹانے کا اشارہ کرنے کی آواز (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [ع : لش ـ ہانکنا].

لِش پِش ہونا محاورہ.
تھک کر چُور چُور ہونا ، نہایت مضمحل ہونا ؛ کام یا سفر کے باعث بہت تھک جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

لَشْت پَشْت ہونا محاورہ.
رک : لش پش ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لَشْتَر (فت ل ، سک ش ، فت ت) صف.
(لکھنؤ) ناکارہ ، سُست (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [مقامی].

لَشتَم پَشتَم / لَشْتَم پَشْتَم (فت ل ، سک ش ، فت ت ، فت پ ، سک ش ، فت ٹ / فت ل ، سک ش ، فت ٹ ، فت پ ، سک ش ، فت ٹ) صف ؛ م ف.
جوں توں کر کے ، جیسے تیسے ، بری بھلی طرح ، بہرحال ، بہرطور ، بمشکل. دنیا کا کارخانہ اسی طرح لشتم پشتم چلا جاتا ہے. (۱۸۹۵ ، خطوطِ سرسید ، ۱۵۱). خوشحالی کے ساتھ تو نہیں مگر خیر لشتم پشتم زندگی بسر ہوتی تھی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۸). دو سال کے قریب اسی طرح لشتم پشتم گزرے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۶۲) . ٭ لشتم پشتم بمبئی پہنچ جائیں تو غنیمت جانو. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۶۳). [غالباً ، س : نشٹم + سپشٹ नष्ट+स्पष्ट].

لَشت ہونا محاورہ.
رک : لش پش ہونا. نپولین کے سپاہی شدید محنتوں سے جو انھوں نے اٹھائی تھی تھک کر لَشت ہو گئے تھے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰).

ـــ پَشْتَم بَکْنا محاورہ.
الٹی سیدھی ہانکنا ، اول فول بکنا. ان کی حالت ایسی غیر ہو جاتی کہ وہ ساری پڑھائی ہوئی پٹی بھول جاتے اور لشتم پشتم بکنے لگتے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۲۸).

لَشْکار (فت ل ، سک ش) امث.
چمک دمک ، آب و تاب.

بوڑھے برگد کے خشک ٹہنوں پر
اب بھی لشکار ہے ترنجن کا
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۸۳). [مقامی].

لَشکارا (فت ل ، سک ش) امذ.
چمک دمک ، جھلکارا ، آب و تاب . ابھی ذہانت کا لشکارا دکھائی دیا تھا ، اب حماقت ... سامنے سے گزر رہی ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۸۹). [مقامی].

لَشکارْنا (فت ل ، سک ش ، ں) ف م.
کُتّے کو شکار پر جھپٹانے کے لیے لش لش کرنا ؛ (مجازاً) حملہ کرانا ، جھپٹانا. یا تو ہم اس کے داؤں پر سیدھی طرح بیچ کر فارغ ہو جائیں یا وہ اپنے کرائے کے خونی ہم پر لشکار دے گا (۱۹۵۸ ، انجان راہی ، ۱۲۱). [رک : لش + کار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَشکارے مارْنا محاورہ.
چمکنا ، چمک دمک دکھانا ، جھلملانا. سورج لوہار کی دکان پر تپے ہوئے لوہے کی طرح لشکارے مارتا. (۱۹۸۶ ، آنگن ، ۲۱). اس کا گورا رنگ بوجھ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا اس کے کانوں میں بڑی بڑی سونے کی بالیاں اور ناک میں لونگ تھی جو دھوپ میں لشکارے مار رہی تھی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶۹).

لَشْکانا (فت ل ، سک ش) ف م.
کھینچنا.

افسوس میری خواہر مظلوم و بے خبر
لشکا لیا انہیں کلو بطرہ نے پھر ادھر
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

لِشْکانا (کس ل ، سک ش) ف م.
چمکانا ، مانجھنا ، خوب صاف کرنا.

کل تک دفتر کے چپراسی ان دھبوں کو
اپنی تھوکوں اور ڈسٹر سے صاف کریں گے
چیزوں کو لکشائیں گے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۲۹). [مقامی].

لَشْکَر (فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
۱. فوج ، سپاہ.

چلی فوج دارائے دریا شکوہ
رواں کرت آہن بہ لشکر شکوہ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶).

توں ہے چند ، تارے ہیں لشکر ترے
توں ہے شاہ ، خوباں ہیں تیرا حشم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۰). رخصت ہونے کہ سمیت لشکر ان بدبختوں پر حملہ کروں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۱).

ہیں جو بہ عرصۂ کاغذ بہ حروف و حرکات
یہی لشکر ہے یہی فوج یہی خیل و خدم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲). پانچ لشکر کا حملہ پے درپے اس شہر میں ہوا. (۱۹۲۲ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۲۴). ورچھی ون کے لشکر کا عقبی حصہ خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۴). **۲. بھیڑ ، ہجوم ، ازدحام.**

جنوں میں ساتھ تھا لڑکوں کا کل لشکر جہاں میں تھا
چلے آتے تھے چاروں اور سے پتھر جہاں میں تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۸).

وادی میں چاک کرتی دامان کوہ آتی
موجوں کا لے لے لشکر باصد شکوہ آتی
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۲۹). کاؤں سے سو ڈیڑھ سو گز ادھر ہی ہمیں کُتوں کے لشکر نے گھیر لیا. (۱۹۸۹ ، دریچے ، ۷۹).

۳. **فوج کا پڑاؤ ، چھاؤنی ، کیمپ.**

لشکر میں مجکو شہر سے لایا ہے تلاش
یاں آ کے گزری میری عجب طور سے معاش
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۳). رقعہ لا کھ روپے کا لکھ دیا کہ لشکر میں چل کر دوں گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱). [ف].

---اُتَرنا محاورہ.
فوج کا پڑاؤ کرنا ، فوج کا کہیں منزل کرنا.

جو اس جاگے کوں لشکر اتریا تمام
دیئے خیمے اس ٹھار سب خاص و عام
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۶).

---اِکٹھا کَرنا ف م.
فوج جمع کرنا ، سپاہ فراہم کرنا ، بہت سے آدمی جمع کرنا ، بھیڑ لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---اُمنڈنا محاورہ.
فوج کا ہجوم کرنا ، فوج کا چڑھائی کر کے آنا.

لشکرِ گل جو گلستان میں خزاں پر امڈا
ساتھ دینے کو پہاڑوں سے گھٹائیں آئیں
(۱۸۷۰ ، شرف (نوراللغات)).

---آرا صف.
لشکر آراستہ کرنے والا ، لشکر آمادۂ پیکار کرنے والا ، لشکر تیار کرنے والا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لشکر + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، آراستہ کرنا].

---بے مِیر ، تَکیَہ بے فَقیر ، فَقیر بے پیر ، تَرکَش بے تیر کہاوت.
لشکر کا کوئی سردار ، تکیے کا کوئی فقیر ، فقیر کا کوئی گرو اور تیردان میں کوئی تیر نہ ہو تو وہ بیکار ہے. حیرت کو تو پتلا نولادی اٹھا لے گیا ہے ، مثل مشہور ہے کہ لشکر بے میر ، تکیہ بے فقیر ، فقیر بے پیر ، ترکش بے تیر ، یہ چار چیزیں بے چار چیزوں کے بیکار ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۰۵).

---پڑنا محاورہ.
فوج کا پڑاؤ کرنا ، فوج کا کہیں خیمے ڈیرے وغیرہ ڈال کر ٹھہرنا.

خاک اڑ جائے نہ کیوں مزرعِ دل کی میرے
غم و حسرت کے یہاں روز ہیں لشکر پڑتے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۲).

فوجوں کا جائزہ تھا وہاں ہم چلے تھے جب
گردے میں بیس کوس کے لشکر پڑا تھا سب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶).

---پَناہ (---فت پ) امذ.
لشکر کا سردار.

عَلَم سات او شیز لشکر پناہ
دسیا شیر کے برج میں جانو ماہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۳۹). [لشکر + پناہ (رک)].

---ٹُوٹنا محاورہ.
فوج کا مارنے یا لُوٹنے کے لیے دفعۃً حملہ کرنا ، حملے کی غرض سے فوج کا یلغار کرنا ، فوج کا دھاوا بولنا.

شہر دل پر نہیں یہ آمدِ عشق
شاہ کا آن کے لشکر ٹوٹا
(۱۷۹۸ ، بیان ، د ، ۸).

ہوں میں وہ کشت بچے برق سے باراں میں اگر
لشکر مور ہے غارتِ خرمن ٹوٹے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۱).

---جَرّار کس صف (---فت ج ، شد ر) امذ.
بہت بڑی فوج ، بڑا بھاری لشکر. اس ملک کو کسی فرزند کے سپرد کر کے خود آراستہ لشکر جرار اور فیلانِ برق رفتار اور خزانہ وافر ہمراہ لے کر ولایت موروث کی تسخیر پر متوجہ ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۴۴). فتحِ مکہ کو چلے تو دس ہزار کا لشکرِ جرار ساتھ تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹). یہ اب سے کوئی چودہ سو برس پہلے کی بات ہے ، ایک بہت بڑا بادشاہ اپنا لشکر جرار لے کر یمن سے چلا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۹۳). [لشکر + جرار (رک)].

---جَمانا محاورہ.
فوج کو ترتیب دینا ، فوج آراستہ کرنا.

ہاں مرے شورِ مقالات بجا دے ڈنکا
ہاں مرے زورِ خیالات جما دے لشکر
(۱۸۸۴ ، قدر (مہذب اللغات)).

---جَمْع کَرنا ف م.
رک : **لشکر اکٹھا کرنا** (جامع اللغات).

---جَمْنا محاورہ.
فوج کا لڑائی کے لیے باقاعدہ کھڑا ہونا (جامع اللغات).

---چڑھا لانا محاورہ.
لشکر کو حملے کے واسطے لانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---چلانا محاورہ.
فوج کشی کرنا ، فوج سے حملہ کرانا.

ہمارے ملک پر دل کے چلا کر ناز کا شکر
اپس کے اونی کا ڈنکا دے طبع تاراج کرتی ہے
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۴۳).

---خَلاص (---فت خ) امث.
(بازاری) ہزاروں کو پار اتارنے والی ، سینکڑوں سے فلاں کرانے والی ، بیسوا ، قحبہ ، کسبی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات [لشکر + خلاص (رک)].

---خیز (---ی مج) صف.
(وہ جگہ یا علاقہ) جہاں کے لوگ عموماً سپاہی پیشہ ہوں. اس وسیع صوبۂ لشکر خیز کے اطراف میں ... استمالت نامے ... امیروں کو بھیجے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۴۴). [لشکر + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، اٹھانا].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
فوج کو شکست دینے والا ، بہادر ، شجاع ، چڑھائی کرنے والا.
لشکر شکن و بت شکن و فاتح خیبر
سرتاج عجم میر عرب حیدر صفدر
(۱۸۷۴، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۸).
تم ہو غازی جنگجو لشکر شکن میر سپاہ
تم ہو رستم مرد میدان شیر دل عالم پناہ
(۱۹۳۳، سیف و سبو ، ۴۴). [لشکر + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

---شِکَنی (---کس ش ، فت ک) امث.
فوج کو شکست دینا ، بہادری ، شجاعت.
جس یاد میں ہے سب ہی منم ہور منی
اس غمزے بازی ہے سو لشکر شکنی
(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۸). [لشکر شکن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا بیڑا امذ.
اہل سپاہ ، فوج ، فوجی بیڑا ، رسالہ ، گروہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا/کے لَشکَر امذ.
فوج کی فوج ، بڑا ہجوم ، انبوہ کثیر.
بھلا کیا پیش کی جا سکتی تھی گنتی جوانوں کی
کہ تھا صف افگنوں کا سامنا لشکر کے لشکر سے
(۱۹۲۹، مطلع انوار ، ۷۹).

---کَٹْنا محاورہ.
لشکر کا قتل ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کَش (---فت ک) امذ.
فوج کا سردار ، سپہ سالار.
کیتے سیس کے ہاتے لشکر کشاں
سو کر جوڑ ٹہارے ہیے سرکشاں
(۱۵۶۴، حسن شوق ، د ، ۱۲۵).
لشکر کش و تاجدار تھا وہ
دشمن کش و شہریار تھا وہ
(۱۸۳۸، گلزار نسیم ، ۲). جنگ آزما یعنی جنگ میں حصہ لینے والا یا جنگ کو آزمانے والا یعنی لشکر کش اور لشکر کش. (۱۹۷۹، اثبات و نفی ، ۷۹). [لشکر + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کَشی (---فت ک) امث.
فوج کشی ، حملہ ، دھاوا ، چڑھائی. جب بادشاہ چین نے ہماری سرکار سے بدعہدی کر کے تجارت بند کر دی تو سرکار کو لشکر کشی واجب ہوئی. (۱۸۶۴، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۳). جس قدر ملک فتح ہو سکے فتح کیا جائے جس کے سبب سے ہم کو بار بار لشکر کشی کرنی پڑے گی. (۱۹۰۷، کرزن نامہ ، ۳۴۹). جب نواب نے تیسری مرتبہ افغانوں پر لشکر کشی کی تو یہ بھی ساتھ تھے. (۱۹۸۸، لکھنویات ادیب ، ۴۷). [لشکر کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی اَگاڑی آندھی کی پِچھاڑی کہاوت.
دونوں بھاری ہوتی ہیں ، دونوں خطرناک ہوتی ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---کی بولی امث.
وہ بولی جس میں بھانت بھانت زبانوں کے الفاظ مل گئے ہوں ، لشکری زبان (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---گاہ امث ؛ امذ.
۱. چھاؤنی ، کیمپ ، کیمپو ، معسکر. خلیج فارس کسریٰ کا اور بحیرۂ روم قیصر کا بحری لشکر گاہ تھا. (۱۹۳۵، عربوں کی جہازرانی ، ۴۳). حلف وفاداری اٹھانے کے لیے باتو خان کی لشکر گاہ میں حاضر ہوا تھا. (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۴۶). ۲. سپاہ کا پڑاؤ ، فرودگاہ لشکر (فرہنگ آصفیہ). [لشکر + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گِراں کس صف (---کس گ) امذ.
بہت بھاری فوج ، بہت بڑا لشکر. داؤد لشکر گراں لے کر جونپور پر متوجہ ہوا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۴). [لشکر + گراں (رک)].

---گِرْنا محاورہ.
فوج کا حملہ کرنا.
نالہ و فریاد و فغاں اس قدر   آہ یہ لشکر نہ اثر پر گرا
(۱۸۷۸، گلزار داغ ، ۲۸).

---میں اُونٹ بَدْنام کہاوت.
خوامخواہ کی بدنامی ؛ رک : شہر میں اونٹ بدنام (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
فوج میں تنخواہ تقسیم کرنے والا افسر (ماخوذ : جامع اللغات). [لشکر + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---والا امذ.
۱. بادشاہ ، راجا ، نواب ، صاحب احتشام ، صاحب لشکر ، حاکم.
نکلا عید کا چاند جو گھر سے لشکر والا نکلا آج
کیوں نہ پھروں میں اپنی گلی اوپر والا نکلا آج
(۱۸۳۵، رنگین (دیوان رنگین و انشا) ، ۶۶). ۲. فوجی ، سپاہی. اپنے عملوں اور لشکر والوں کی زبان سے کنور صاحب کی سرکشی اور غرور اور ہیکڑی کی داستانیں روز سنا کرتا تھا. (۱۹۳۶، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸).

لَشکَری (فت ل ، سک ش ، فت ک) (الف) امذ.
۱. **فوج کا سپاہی ، فوجی ، تلنگا.**

تجے لشکری سخت الماس ہیں
تجے دایا ... بلیناس ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۲).

جو دیکھی کہ شہ ہے بتھر لشکری
ترنگ بادپا پیش کش کی ہری

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱). لشکریوں نے غلبہ کر چو طرف سے حر ہر زخم چلائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۷). اس لشکری کی جورو سے امیر زادہ شرمندہ ہوا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۶). مسہرخ جو قریب بارگاہ آئے دیکھا تو یہاں کے لشکری خوشی کر رہے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸). وہ بادشاہ کے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا کہ اس نے لشکری کو کہتے سنا کہ وہ آ رہا ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۱).

میں جانتا ہوں کہ میری شکست سے پہلے
مری سپاہ کا ہر لشکری ہراس میں تھا

(۱۹۸۵ ، اکائی ، ۱۹۱). ۲. **چھاونی کے رہنے والے ، بازاری. وہ لوگ جن کی قوم اور زبان وغیرہ کا کچھ پتہ نہ ہو ؛ لچے ، شہدے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **لشکر سے منسوب یا متعلق ، فوجی ، جنگی.** عربوں کو بنوامیہ کی حکومت میں کشوری (سول) اور لشکری (ملٹری) مناصب حاصل تھے وہ بنو عباس کے عہد میں ان سے چھنتے گئے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۵۴). [لشکر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بولی (--- و مع) امث.
وہ زبان جو لشکر والے بولتے ہیں اور عموماً مختلف زبانوں کا مجموعہ ہوتی ہے ، کئی دیسوں کی ملی جلی زبان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لشکری + بولی (رک)].

--- زُبان (--- فت نیز ضم ز) امث.
رک : **لشکری بولی.** بعض کے نزدیک اردو لشکری زبان ہے بعض اسے شاہجہاں آباد (دہلی) کی پیداوار بتاتے ہیں. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۵). [لشکری + زبان (رک)].

--- سُنڈی (--- ضم س ، سک ن) امث.
مختلف قسم کے کیڑوں کا گروہ جو گندم ، کپاس ، تمباکو ، گنا ، مکئی ، سبزیوں اور چنے وغیرہ کی فصلوں کو سخت نقصان پہنچاتا ہے. مندرجہ ذیل تمام کیڑے لشکری سنڈی کے زمرے میں آتے ہیں. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۵). [لشکری + سنڈی (رک)].

--- کیڑا (--- ی مع) امذ.
رک : **لشکری سنڈی.** کاربرل ... کپاس کی چتکبری اور گلابی سنڈی اور لشکری کیڑوں کے خلاف بڑا کارگر ہے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، فیصل آباد ، یکم جون ، ۲۰۰). [لشکری + کیڑا (رک)].

لِشکنا (کس ل ، فت ش ، سک ک) ف ل.
چمکنا ، دمکنا ، جھلملانا. اس نے لشکتے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے دریافت کیا میں نے اثبات میں سر ہلایا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۷۳). شہروں کی دلہن کراچی روشن سلمے ستارے کا ایک ایک لشکتا جھم جھماتا ڈوپٹہ اپنے اوپر تانے افق تا بہ افق انگڑائی لیتی ہوئی! (۱۹۸۸ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۱۵). [لشکانا (رک) کا لازم].

لِشکْوانا (کس ل ، فت ش ، سک ک) ف م.
چمکانا ، منجھوانا. پیتی ہاتھ میں اٹھائے ملازم کے پاس باورچی خانے ہی میں آ گئے وہاں کھڑے کھڑے اردلی سے پیتی لشکوائی. (۱۹۸۸ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ۶۷). [لشکانا (رک) کا تعدیہ].

لَش لَش (فت ل ، سک ش ، فت ل ، سک ش) صف ؛ م ف.
چمکتا ، دمکتا.

سیٹھوں سر بانکی دستاریں رُخ پر لَش لَش لالی
دہقانوں نے مٹی کھو دی تب یہ شکل نکالی

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۳۵). [مقامی].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **چمکنا ، دمکنا ، جگمگانا.** اس مہینے کے آسمان کے لش لش کرتے ہوئے زردی مائل نیلے رنگ سے بھی وہ ایک عمر سے واقف تھا جہاں نظر نہ ٹھہرتی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۳۴) ۲. **لہلہانا.**

لش لش کرتے کھیتوں میں
دھان اور گندم کے خوشے
مرجھانے لگتے ہیں

(۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، ۱۳۹).

لِشّی پِشّی ہونا محاورہ.
تھک تھکا کر چُور ہونا ، نہایت مضمحل ہونا ؛ کام یا سفر سے تھک جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لِص (فت کس نیز ضم ل) امذ.
چور ، دزد (عموماً ترکیب عربی میں مستعمل).

وہ عبداللص کہاں ایمان لائے
جو ما کہن چور کو خالق بنائے

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۵). [ع : لص (ل ص ص)].

لَصَق (فت ل ، ص) امذ.
چپکنا ، چمٹنا ، چسپیدہ ہونا ؛ (حیاتیات) جراثیم یا دیگر خلیوں کا کسی صد جسیمے کے ورود کے باعث سمٹ کر یکجا ہو جانا. مختلف اشخاص سے لیے ہوئے خون کے قطرات میں نظر آنے والے مظاہر مطالعہ کرو ، (الف) انسانی لصق (ب) حیوان کے دو مختلف انواع کا تذویب. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۵۲). [ع].

لَصْقات (فت ل ، سک ص) امذ ؛ ج.
(طب) لصقہ (رک) کی جمع. جو خراشیدہ ہیں مثلاً لصقات یا آبلہ خیز دوائیں لگانے سے قائحات کی افراط سے تکوین ہونے کا امکان ہے. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۱ : ۷۷). [ع].

لَصْقَہ (فت ل ، سک ص ، فت ق) امذ.
(طب) **چپکنے والا مرہم یا پھاہا ، پلاسٹر مردہ سنگ کا لصقہ.** (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹). [ع : (ل ص ق)].

لُصُوص (ضم ل ، و مع) امذ ؛ ج.
چور ، اچکے ، لٹیرے.

طمع کے بحر ہور خواہش کے بھونرے
لصوص دین دینداروں کے جونرے

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۲۵۷).

ہیں جہاں لاطہ و زناۃ و لُصوص
ساتھ ہی بادہ کش بھی ہے منصوص

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۲۷). بعض قبائل نے ... راہ زنی کو اپنا ذریعۂ معاش اور عام مشغلہ بنا لیا تھا اس قسم کے لوگوں کو لصوص کہتے تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۸۷). [لِصّ (رک) کی جمع].

لَصِیق (فت ل ، ی مع) امذ.
چپکنے یا چپکانے والا لیس دار مادہ مثلاً گوند اور سریش وغیرہ. یہ لصیق سیمنٹ کے طور پر چانا مٹی کے ٹوٹے برتن جوڑنے اور صابن میں ملونی کے لیے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۲۶۰). [ع : (ل ص ق)].

لَطافَت (فت ل ، ف) امث.
۱. **عمدگی ، خوبی.** بہت لطافت سوں پیدا کیا حسن ، عشق میں رکھیا اپنے خاصے گن چن چن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

بیاں اس کی نزاکت ہور لطافت کا لکھوں تاکے
سراپا محشرِ خوبی منیں ناز و ادا دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴).

تیری بینی گُلِ شبو سے لطافت میں زیاد
لطفِ شب اس میں تو اس میں ہے مزہ لیل و نہار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۶). بھلا ایسے مجمع خوبی کیوں نہ ہوں ، آخر کس شہرِ لطافت بحر کے رئیس ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۰۹). اب اس درجے پر فائز کتاب کی خوبیوں اور لطافتوں کو اگر کوئی سمجھنا چاہے تو وہ ترجموں اور تفسیروں کے ذریعے نہیں سمجھ سکتا. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۳). ۲. **نفاست ، پاکیزگی.**

ہوا تیغِ نگہِ یار کو سنگِ فساں سُرمہ
لطافت سے نہیں محتاج یہ شمشیر پتھر کی

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۹۸).

اُف! کیسی ہے آدمی کی طینت
کتنی سختی ہے کیا لطافت

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۹). ۳. **نفاست ، پاکیزگی ؛ صفائی ، شفاف ، کثافت کی ضد.**

تصور میں آوے اور صورت کہاں
لطافت بھری ویسی مورت کہاں

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۹).

ہو کیے کمھلائے جاتے ہو نزاکت ہائے رے
ہاتھ لگتے میلے ہوتے ہو لطافت ہائے رے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۴).

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
چمن زنگار ہے آئینۂ بادِ بہاری کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸). لطافت اور کثافت کے بیچ میں سلسلے کے لیے ماننا پڑے گا کہ کچھ ہے. (۱۹۲۸ ، باقر علی داستان گو ، کانا باتی ، ۱۰). لطافت اور نفاست تو میں نے صرف مسعود صاحب میں دیکھی. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۹۹). ۴. **نزاکت ، نازکی ، خوبصورتی.**

ترک جا کے بولیا کہ سن لے پری
مجے تجہ لطافت دیوانہ کرے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۸).

سمایا اپس میں جو عینک کے سار
نزاکت لطافت میں ہے خوش نگار

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۵۶).

اگلے لوگوں میں کہاں تھی یہ تراش اور خراش
یہ نفاست یہ نزاکت یہ لطافت یہ شیَم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵).

جبین و چشم و لب میں تیرے اک گنجینہ پنہاں ہے
صباحت کا ملاحت کا لطافت کا نظافت کا

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۹۴). عالی صاحب بنیادی طور پر شاعر ہیں اور اس وجہ سے ان کے طرزِ احساس میں شاعرانہ لطافت و نزاکت کو زیادہ دخل ہے. (۱۹۸۸ ، حرفے چند ، ۱۳). ۵. **رونق ، جوبن ، بہار.**

لطافت پیش ہے دن دن سو اس سروِ سہی قد سوں
پیالا آس کا میرا سو بھر سمدور کر ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۴).

جب سوں اس شیریں بچن پر ہے لطافت مستقیم
تب سوں دل فریاد ہے فریاد یاران الغیاث

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اول) ، ۵).

یہ سجاوٹ یہ لطافت یہ نزاکت یہ بہار
دیکھنا خلوت محل ہے یا کوئی دلدار ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۴۸). ۶. **تازگی ، طراوت.**

کیا لطافت میں اس ہوا کی کہوں
جمع ہو جسم کا خلاصہ خوں

(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب ، ۱۷۵). مکان میں اس کے اشارے سے قدم بڑھایا تو دیکھا بہشتِ بریں کا نمونہ لطافت و خضارت کا چشم و چراغ ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۶۵).

معتدل فصل پہ غالب نہ برودت آئی
بادِ فردوس میں اب جا کے لطافت آئی

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۲۵). ۷. **مزہ ، لذّت ، حلاوت ، حظ.** لے ... ہماری بات کی لطافت کے پیالے کا اثر چڑیگا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶). ۸. **(گفتگو کی) فصاحت ، سلاست ، روانی.** بہوت لطافت سوں ، بہت فصاحت سوں ... ایک تازے آبِ حیات کا قصہ پڑھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

آوے کا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت
شرمندہ اس کے آگے آبِ زلال ہو گا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴). جدّتِ مضمون ، لطافتِ زبان اور متانتِ بیان اس دلفریب دیوان کا زیور ہے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر ، ۱۹). فارسی زبان اپنی لطافت اور شیرینی اور شعریت کی وجہ سے ترجمے میں چار چاند لگا دیتی ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۵۷). ۹. **خوش وضعی ، خوش اسلوبی ، شائستگی ، سلیقہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۰. **لطف ، مہربانی ، عنایت.**

ہر بھانت اسے توں بھار لیانا
آپس کی لطافتوں لبھانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴).

سلطاں نے کہا بصد لطافت
یہ چار ہیں عنصر خلافت

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۸). ۱۱. **باریکی ، پتلا پن ، مہین ہونا ، رِقّت** (فرہنگ آصفیہ). ۱۲. **نکتہ ، باریکی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ع : (ل ط ف)].

---آگیں (---ی مع) صف.
حُسن و لطافت سے بھرا ہوا. جس کا ہر زاویہ فرحت بخش اور لطافت آگیں ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۴۱۳). [لطافت + ف : آگیں - بھرا ہوا].

---بار صف.
جس سے حُسن و لطافت برسے یعنی ظاہر ہو ، حسن و نفاست سے بھرپور. بیسوں خواصیں ... ایک حوض لطافت بار کے کنارے جا کھڑیں ہوئیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷). سفر نامے میں یہ زبان اتنی ہی شعریت آمیز اور لطافت بار ہو گئی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۳۳۷). [لطافت + ف : بار ، باریدن - برسنا ، برسانا].

---خَیال کس اضا(---فت خ) امث.
سوچ کی نزاکت ، فکر کی پاکیزگی اور نفاست ، نازک خیالی. یہ وہ نازک مزاج خانِ خاناں ہے جس کی نزاکتِ جسم اور لطافتِ خیال کی دھوم تھی. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۲۸). [لطافت + خیال (رک)].

لَطائِف (فت ل ، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. **خوبیاں ، باریکیاں ، نکتے.**

جو کہ لبریزِ لطافت ہے یہ وہ چشمہ ہے
جس میں مواجِ لطائف ہیں یہ وہ دریا ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ نعت ، محسن ، ۴۵). خواص کی نظر اس کے نکات ، لطائف اور دقائق تک پہنچے گی. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۸۷). لیکن انسان کو اپنے لطائفِ قدرت سے کل کا مجموعہ بنانا پسند فرمایا. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۷۷). ۲. **چٹکلے ، ظریفانہ باتیں ، لطیفے.** اس کے لطائف و ظرائف اگر لکھے جائیں تو ایک بڑی کتاب بنتی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۸۸). گلدستۂ ہند یہ لطائف کا مجموعہ ہے (۱۹۳۰ ، تمہیدی خطبے ، ۸۶) اس محفل میں شعر خوانی ، داستان گوئی ، لطائف و ظرائف ضلع جگت ، رقص و سرود سب ہی کچھ ہوتا تھا. (۱۹۸۶ ، نیاز فتحپوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۱۱۰) [لطیفہ (رک) کی جمع].

---اُلحِیَل (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ح ، فت ی) امذ.
وہ بہانے جو دوسرے کو ناگوار نہ گزریں ، خوبصورت تدبیر یا حیلہ. روباہ نے کہا ... تو دیکھ میں کس لطائف الحیل سے مرغ کو شکار کرتی ہوں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳۹). مرزا فدا حسین نے سب کو بہ لطائف الحیل ٹال دیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۱۵). اس طرح اسے لطائف الحیل سے ٹالا اور باہر نکل آیا. (۱۹۸۶ ، تاریخ پشتون ، ۲۱۹) [لطائف + رک : ال (۱) + حیل].

---خَمْسَہ کس صف(---فت خ ، سک م ، فت س) امذ ؛ ج.
(تصوف) **پانچ لطائف ، رک : لطائف سِتّہ (بجز لطیفۂ نفس).**

جیسے کہ مراقباتِ دل ہیں غمگین
ہے طور یہی لطائفِ خمسہ کا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۸). [لطائف + خمسہ (رک)].

---سِتَّہ کس صف(--- کس س ، شد ت بفت) امذ ؛ ج.
(تصوّف) (رک) **لطائفِ خمسہ ، وہ چھ لطیفے یا خوبیاں جو سالکوں کو حاصل کرنی چاہیں یعنی لطیفۂ نفس ، لطیفۂ قلب ، لطیفۂ روح ، لطیفۂ سر ، لطیفۂ خفی ، لطیفۂ اخفی (رک : لطیفہ).** دار و مدار خاندانِ نقش بندیہ کا لطائفِ ستہ پر ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۴۷). سلسلۂ قادریہ میں ان سے بیعت ہونے اور نقشبندی طریق میں بھی لطائفِ ستّہ پر عبور کیا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۸). لطائفِ ستّہ کی تحقیق میں فرمایا کہ روح کے اختلافِ عبارات کی حیثیت سے مختلف اسماء ہیں. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۳۹). [لطائف + ستّہ (رک)].

---غَیبی کس صف(---ی لین) امذ ؛ ج.
وہ نیکیاں اور مہربانیاں جو غیب سے ظہور میں آئیں یعنی خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلا واسطہ پہنچیں. ناگہ لطائفِ غیبی سے قلعے کے اندر وبا پھیلی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۶۵). تصوف کا تعلق لطائفِ غیبی سے ہے اس لیے اس کے اظہار کے لیے بھی زبان و انداز بیان میں مخصوص لطافت اور نرمی کا پایا جانا ضروری ہے. (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۱). [لطائف + غیب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گوئی (---و مج) امث.
لطیفے سُنانا ، چٹکلے چھوڑنا. مختلف قسم کی نشستوں کا اہتمام کرنا مثلاً مشاعرہ ، مباحثہ ، مقالہ نویسی ، ڈرامے ، بیت بازی افسانہ نویسی اور لطائف گوئی وغیرہ. (۱۹۸۶ ، قطر میں اردو ، ۱۰). [لطائف + ف : گو ، گفتن - کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگار/نَویس (--- کس ن/فت ن ، ی مع) امذ.
مزاح نگار ، ظریفانہ مضامین لکھنے والا ، ہنسنے ہنسانے کے مضمون لکھنے والا. اکبر اوّل اوّل اودھ پنچ کے لطائف نویسوں میں دھوم مچا چکے تھے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳).

اردو سے امرا اور دولت مندوں کی نفرت اور دوری بھی اردو میں لطائف نگاروں کی قلّت کا باعث ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، مُلّا رموزی ، ۲۰). [لطائف + ف: نگار/نویس ، نِگاشتَن/نَوِشتَن ـ لکھنا].

ـــو ظَرائِف (ـــو مج ، فت ظ ، کس ء) امذ ؛ ج.
لطیفے اور چٹکلے ، ظرافت کی باتیں. لطائف و ظرائف میں بلبل ہزار داستان تھی حاضر جوابی میں ان کا جواب نہ تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۷۷). پہلے ظرافت کے لیے مختلف عنوان اخباروں میں ہوتے تھے کوئی مذاق کے تحت لکھتا تھا کوئی لطائف و ظرائف کی سرخی قائم کرتا تھا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۵). [لطائف + و (حرفِ عطف) + ظرائف (رک)].

لَطائِفی (ـــفت ل ، کس ء) صف.
لطائف (رک) سے منسوب یا متعلق ، مزاحیہ ، دل لبھانے والا. لطائفی ادب مختلف الالوان عناصر کا مجموعہ ہے. (۱۹۹۲ ، مجلّہ بدایوں ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۶۵). [لطائف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُطْف (ضم ل ، سک ط) امذ.
۱. **مہربانی ، عنایت ، کرم ، شفقت.**

بندا ہوں گنہگار ، خدا میرا گنہ بخش
تج لطف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳).

گلہے اے عیسوی دم یک بات لطف سوں کر
جان بخش مجھ کوں تیرا آواز ہے سراپا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).

دیکھی تیرے لطف کی کاری گری
ظرفِ دل پھاٹا ہوا جھالا میاں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱). لطف و آشتی کے سوا چارہ نہ تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۶۴).

چشمۂ تاب و تواں جنتِ آزادگاں
میرا وطن بھی ترے لطف و کرم کی عطا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷). ۲. **عمدگی ، خوبی ، اچھائی.** لطفِ عدالت یہ ہے کہ مدعی و مدعا علیہ دونوں رضامند ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۱۱). ۳. **تازگی ، طراوت ، لطافت.**

گل تو گل سبزۂ نوخیز پہ اک جوبن ہے
پتے پتے پہ عجب لطف سے آئی ہے بہار

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲). ۴. **رونق ، بہار ، چہل پہل.** رات جب کہ ہمارے دوست ... نے بلایا تھا نہایت لطف تھا ، قریب پندرہ سولہ آدمیوں کے ایک میز پر تھے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۳۴). دل کو فرحت ہوئی کہ کجا وہ کف دست میدان ، ہولنا ک داغ ، کجا یہ شہر لطف کا چشم و چراغ ، آباد اور خوش سواد ، میوہ ہائے تر اور اشجارِ بارور. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱۶). جو کچھ آپ اس میلے کے لطف میں خرچ فرما رہے ہیں اس سے پہلے اپنے اپنے عزیزوں کو خدمت کیجئے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۳۱). ۵. **مزہ ، لذت ، حظ.**

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گُل رُو سوں
خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۵).

افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف
لپٹا پڑا ہے مردہ سا گویا کفن کے ساتھ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۰). ان کے کلام میں نہ نمکینی نہ شیرینی ، نہ زبان کا لطف ہے نہ مضمون کا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳).

وہ کیا گیا کہ رفاقت کے سارے لطف گئے
میں کس سے روٹھ سکوں گی کسے مناؤں گی

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۰۹). ۶. **حظ اندوزی ، دلچسپی ، دل بستگی.** نوجوان مسلمان کو ذوقِ بادہ پرستی نہ ہو مگر طبیعت میں لطف ضرور ہے. (۱۸۸۹ ، حرم سرا ، ۱۰ : ۱۰). ۷. **نرمی ، ملایمت.** لطف کہتے ہیں کام میں نرمی کرنے کو اور مہربانی کو بھی بولتے ہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۸). ۸. **ظرافت ، خوش طبعی ، مزاح ، حظ اندوزی** (فرہنگ آصفیہ). ۹. (معاملے کا) **دلچسپ پہلو ، لطیف پہلو ، انوکھی بات ، عجیب بات ، طرفگی.**

کیا لطف ہے کہ چین بھی دنیا میں جب ملے
دل سے جب اپنے خواہشِ دنیا اٹھائیے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۴). ۱۰. **باریکی.**

لطف بینی کام فہم ہے دشوار
ایک باریک بینی ہے درکار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۴۱) ۱۱ **(تصوّف) تجلی جمالی اور تائید حق جو لقائی سالک کے واسطے ہوتی ہے** (مصباح التعرف) [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
مزہ لینا ، لذّت یا حظ حاصل کرنا ، محظوظ ہونا.

لب بہ لب سینہ بہ سینہ صبح تک تھے یار سے
وصل کی شب ہم نے کیا کیا لطف اٹھایا رات بھر

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۹).

آ کے غربت میں ہمیں عیشِ وطن بھول گئے
لطف اٹھایا یہ قفس میں کہ چمن بھول گئے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۵).

محفلِ یار میں بہ ذوقِ نگاہ
لطف کیا کیا اٹھا گئیں آنکھیں

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۲۹). وہ چیزیں جن سے ہم لطف اٹھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن کا ہم لطف نہیں اٹھاتے صاف طور پر دو جدا جدا قسمیں ہیں جن کی طرف ہماری توجہ متواتر مبذول کرائی جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۰۷).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
مزہ ملنا ، لذّت یا حظ حاصل ہونا.

وہ مزے اب نہیں ملتے مجھے بیباکی میں
لطف اٹھے جو تری شرم و حیا سے پہلے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۶۱). یہ کیسی انشا ہے جسے دیکھنے سے یہ لطف اٹھتا ہے. (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۵).

قاتل کو مگر نہیں ہے اٹھتا
کچھ لطف خود اپنی زندگی کا
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۱۸).

---آندوز (---فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
مزہ لینے والا ، لذّت حاصل کرنے والا ، محظوظ.
کہا چکا ہے تیرے ہم چشموں کو طوفانِ ممات
میرے ہم پیشہ ہیں اب تک لطف اندوزِ حیات
(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۶۱). خاص طور پر گاؤں کے ماحول اور کردار سے متعلق تفصیلات سے قاری لطف اندوز ہوتا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۵۷). [لطف + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا ، حاصل کرنا].

---آندوزی (---فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
مزہ لینا ، لذّت حاصل کرنا ، محظوظ ہونا. اس کی تنقید ... اس کی شاعری سے لطف اندوزی کو مجروح کرتی ہے. (۱۹۶۷ ، تنقید اور تجربہ ، ۲۹۶) . بھرپور لطف اندوزی کے لیے پوری نظم پر نگاہ ڈالنی ہو گی . (۱۹۸۸ ، اردو کی ظریفانہ شاعری اور اس کے نمایندے ، ۷۰). [لطف اندوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
مزہ دینے والا ، لذّت بخش ، مزے دار.
سچ تو یہ ہے عشق اک ایسا دردِ لطف انگیز ہے
بے اس کے بالکل ہیچ ہے ، گر ہو حیاتِ جاودان
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۴). جو وضاحتیں اور صراحتیں رقم کرتے ہیں ان کی بدولت نہایت لطف انگیز ... لغت مرتب ہو گئی ہے . (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۵). [لطف + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا].

---انگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
مزہ پیدا کرنا ، لذّت بخشنا ؛ لذّت بخشی ، لذّت افروزی. غالب نے خطوں میں لفظی بازی گری سے جو لطف انگیزی کی ہے اس کی کئی صورتیں ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۴۱). [لطف انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آگیں (---ی مع) صف.
لطف سے بھرا ہوا ، کرم آمیز.
تری بیداد لطف آگیں نہیں ہے جس کی قسمت میں
وہ آخر تختۂ مشق جفائے آسماں ہو گا
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۳۷). [لطف + ف : آگیں ـ بھرا ہوا ، لاحقۂ صفت].

---آنا محاورہ.
مزہ حاصل ہونا ، لذّت ملنا.
تمہاری چشمِ سخن گو کا واہ کیا کہنا
ہر اک اشارے میں سو لطفِ گفتگو آئے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۹۷) . بھر مشکل کاموں میں بھی دل جمعی اور سکون کے ساتھ سرانجام دینے میں ایک گونہ لطف آنے لگتا ہے. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۳).

---جانا محاورہ.
مزہ خراب ہونا ، لذّت ختم ہونا ، بدمزگی ہونا.
لطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پُرشور کا
خونِ دل پینا ہے یہ کھانا بھیے سیندور کا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۰).

---دینا محاورہ.
مزہ دینا ، حظ بخشنا ، محظوظ کرنا ، لذّت بخشنا.
لطف بے یار ہمیں سیرِ گلستاں کب دے
دیکھنے دیدۂ گریاں گلِ خنداں کب دے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۷۹).
یار ہو سات تو بھر بر لبِ دریا دیکھو
لطف دیتی ہے یہ کیا کیا شبِ مہتاب میں موج
(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۹۰). اوّل اوّل تو اس نے بہت لطف دیا. (۱۹۲۴ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۶۱).
محرومیٔ دوام بھی کیا لطف دے گئی
یہ سوچ کر ہنسے ہیں کہ اک عمر رو لئے
(۱۹۶۶ ، ماجرا ، ۹۵).

---رکھنا محاورہ.
مزہ دینا ، خوبی رکھنا.
پری رخ کو اٹھانا نیند سوں برجا نہیں عاشق
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).
داغ چیچک کے ہیں زیبا ذقنِ یار کے گرد
لطف رکھتا ہے لبِ چاہ چراغاں ہونا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰).

---زُبان کس اضا(---فت نیز ضم ز) امذ.
زبان کا مزہ ، زبان کی خوبصورتی اور عمدگی ، زبان کی چاشنی.
روز ہوتا ہے قتل کا وعدہ آپ لطفِ زباں اٹھاتے ہیں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ زکی ، ۱۲۷). بعض اہلِ ذوق کی رائے ہے کہ حفی کی غزل فقط لطفِ زبان کا جادو ہے . (۱۹۷۶ ، سخن ور (نئے اور پرانے) ، ۱۷۶). [لطف + زبان (رک)].

---سَخُن کس اضا(---فت نیز ضم س ،فت نیز ضم خ) امذ.
کلام یا بات کا مزہ ، شعر کی خوبی اور حلاوت.
نسیم لطفِ سخن آپ پر تمام ہوا
کہے وہ شعر کہ شہرت جہاں میں کر آئے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۴) . تکلّف ، تصنّع ، مبالغہ ، رعایتِ لفظی ... حسنِ کلام اور لطفِ سخن اجزائے ترکیبی ہیں . (۱۹۶۶ ، فن اور فن کار ، ۱۰۱). [لطف + سخن (رک)].

---عَمیم کس صف(---فت ع ، ی مع) امذ.
عام مہربانی ، عام لطف و کرم. ربِّ کریم نے لطفِ عمیم اپنے سے ہم کو عطا فرمایا ہے . (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۰۹). مولانا ان کے فضل و احسان اور لطفِ عمیم کے ہمیشہ مداح رہے . (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۷۹۳). [لطف + عمیم (رک)].

---فَرْمانا ف م ؛ محاورہ.
مہربانی کرنا ، کرم کرنا ؛ عنایت کرنا.

بوسہ لیتے ہی لبوں پر جان بے تاب آگئی
لطف فرمایا صنم نے ظلم مجھ پر ہوگیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷). جو کوئی کتاب حاوی ان امور کی مل سکے تو اس کو بطور عاریت یا بقیمت جیسا مناسب ہو لطف فرماویں. (۱۸۶۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۳۲).

---فَرْمائی (---فت ف ، سک ر) امث.
مہربانی کرنا ، فضل و کرم کرنا ، کرم ارزانی. اے ربِّ ذوالجلال! اے وہ کہ تیری لطف فرمائی و کرم گستری کے بغیر ارادے ناکام حوصلے پست اور آرزوئیں صحرائے نامرادی میں تشنۂ تکمیل رہتی ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۷۵). [لطف + ف : فرما ، فرمودن ـ فرمانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کِرکِرا ہو جانا محاورہ.
مزہ جاتا رہنا ، حلاوت ختم ہو جانا. ایک ذرا سی لغزش سے مزاج کا لطف کرکرا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، خانصاحب ، ۹).

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **مہربانی کرنا ، کرم کرنا ، عنایت کرنا.**

کہ یونس کوں مچھلی تے بخشا نجات
کیا لطف و احسان صالح سنگات

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳).

کیا لطف کیا اپنے گرفتار پہ تم نے
کیا رحم کیا اس کے سزاوار پہ تم نے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۶۱). ۲. **مزہ لینا ، چہل کرنا.** فوّاروں سے پانی بہتا تھا ، کئی ترک کنارے اوس کے بیٹھے لطف کر رہے تھے. (۱۸۳۷ ، تاریخِ یوسفی ، ۸۲).

--- کُن لُطف کہ بیگانَہ شَوَد حَلْقَہ بَگوش کہاوت.
مہربانی کرو کہ مہربانی سے غیر بھی غلام بن جاتا ہے (فارسی کہاوت اردو میں مستعمل).

لطف سے ہووے گا اپنے سے سِوا اپنا غیر
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۶۳).

--- کھینْچْنا محاورہ.
مزہ لینا.

جو ہم نقش سروِ رواں کھینچتے ہیں
تو لطفِ چمن باغباں کھینچتے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۷۸).

---لُوٹْنا محاورہ.
مزہ لینا. لوگ تھوڑی دیر کے بعد تلک کا سود اور گورسا رنگ کا لطف لوٹنے لگے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۴).

---لینا محاورہ.
مزہ پانا ، لذّت یا حظ حاصل کرنا.

دل بنا ہے اسی مزے کے لیے
میں نے یہ لطف جان دے کے لیے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۹۴).

خیال آیا کہ موسم کا لطف لیں سب دوست
مرے تو جاتے ہیں جینے کو آج کُھل کے جئیں

(۱۹۶۹ ، سرو ساماں ، ۳۰). وجدانی فکر کے ذریعے اپنی سوچوں سے لطف لینے کی صلاحیت رکھتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۹۹).

---مِلْنا محاورہ.
مزہ حاصل ہونا ، مزہ آنا.

قتل گہ میں مری آنکھوں کو عجب لطف ملا
جلوۂ یار بھی تھا جلوۂ شمشیر بھی تھا

(۱۸۰۸ ، شفیق (مہذب اللغات)).

افشرے کا بوسہ بازی میں مجھے ملتا ہے لطف
قند کی ڈلیاں وہ لب ہیں خالِ لب ہیں فالسے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۲).

---نامَہ (---فت م) امذ.
(احتراماً) خط ، عنایت نامہ ، کرم نامہ ، نوازش نامہ.

تمھارے لطف نامے کی عبارت تھی عجب پرپیچ
تھکا میں فکر کر کر پر نہ کچھ مجکو کھلا مطلب

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۱۴). [لطف + نامہ (رک)].

---و اِنْبساط (---و مع ، کس ا ، غنہ ، کس ب) امذ.
لذّت و سرور ، مسرت و خوشی ، شادمانی و فرحت. مجھے لطف و انبساط کے لمحوں میں بھی ریلوے کی ملازمت نہ ملنے کا ملال رہتا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۶۸). ان کے ہاں فطرت کے مناظر سے لطف و انبساط اکتساب کرنے کا رجحان تو نظر آتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو میں سفرنامہ ، ۲۳۸). [لطف + و (حرفِ عطف) + انبساط (رک)].

---و کَرَم (---و مع ، فت ک ، ر) امذ.
مہربانی اور عنایت.

تھام کر ہاتھ مرا بولا کہ چل گھر اپنے
بولا میں لطف و کرم رکھو اونہیں پر اپنے

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۶۲۶)).

نہ کیوں کہوں میں تجھے آسمانِ لطف و کرم
نگاہِ مہر سے ذروں کو آفتاب کیا

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۵۲). اس مرتبہ پہلے سے بھی زیادہ تعظیم و تکریم اور لطف و کرم کا اظہار فرمایا. (۱۹۸۷ ، بزم صوفیہ ، ۶۰۳). [لطف + و (حرفِ عطف) + کرم (رک)].

---ہونا محاورہ.
عنایت ہونا ، عطا ہونا ، ہدیہ ہونا ، تحفتاً ملنا. رسید ضرور لطف ہو. (۱۸۹۹ ، مکاتیبِ امیر ، ۲۳۷).

نایاب آم لطف ہوئے رنگ رنگ کے
کوئی ہے زرد کوئی ہرا کچھ ہیں لال لال

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۶).

---یہ تھا/ہے فقرہ.
خوبی یہ تھی / ہے ، (طنزاً) طرہ یہ تھا / ہے ، تعجب یہ تھا / ہے ، عجیب بات یہ تھی / ہے. لطف یہ تھا کہ باہر کا نوکر بھی کوٹھری میں پڑا سنا رہا تھا. (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۵۸) . لطف یہ ہے کہ خود نئے اسلوب کے امکانات بھی کچھ ایسے وسیع نہیں تھے. (۱۹۸۹ ، غالب آشفتہ نوا ، ۶۲).

لُطْفاً (ضم ل ، سک ط ، تن ف بفت) م ف.
ازراہ لطف و کرم ، ازراہ مہربانی. اگر کوئی اس رہ جائے تو لطفاً اس سے مطلع فرمایا جائے. (۱۹۶۹ ، ماہ نو ، کراچی ، غالب نمبر ، ۲۷). [لطف (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

لُطْفی (ضم ل ، سک ط) صف.
۱. **لطف (رک) سے منسوب یا متعلق ، مہربانی والا ، کرم آمیز.**

دنیا کو حق کے ہر دم قہری و لطفی اسماء
خالق ہیں مردگی کے اور زندگی کے سائب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۷) . ۲. **لے پالک ، گود لیا ہوا ، متبنی ، مُنھ بولا ، مُنھ بولی.**

نکل شہر سوں سیس آئی ہوں یاں
ترا ایک فرزند لطفی ہے واں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۲) سنتے ہیں کہ آپ خوزان کے وکیل کو اپنا بیٹا کہتے ہیں اگر آپ کا لطفی بیٹا ہے تو ہموں کا بھی فرزند ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۱۱۱ب).

بہ صد لطف بیاہ اوس کو کر لاؤں گی
بھی لطفی بہن اپنی بنواؤں گی

(۱۸۶۰ ، اثیمہ ، گلشن مہ وشاں ، ۳۴). [لطف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَطْمَہ (فت ل ، سک ط ، فت م) امذ.
۱. **طمانچہ ، تھپڑ ، چانٹا.**

گیا تھا کیوں گل مستی لگا کر سیرِ گلشن کو
کیا ہے لطمۂ صرصر نے نیلا روئے سوسن کو

(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۵۲).

غصہ میں آئے دیکھ کے یہ شوخیاں تمام
اک لطمہ دے کے اوس کے دہن پر کیا کلام

(۱۸۸۹ ، صغیر بلگرامی ، میلادِ معصومین ، ۶۹).

ہم شانۂ زلفِ امانت ہیں ہم لطمۂ روئے کہانت ہیں
آبادی پہلوے آمنہ ہیں ویرانی خانۂ آزر ہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۳). ۲. **پانی کا تھپیڑا ، لطمحہ موج.**

دل پر مرے یقیں ہے کہ بحرِ محیط کا
لطمہ اولٹ دے موج کا کشتئ خاک داں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۶).

اہلِ بینش کو ہے طوفانِ حوادث ، مکتب
لَطمۂ موج ، کم از سیلیِ استاد نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۶).

مسیح تہمتِ دار و رسَن اٹھائے ہوئے
ہزار لطمۂ سیلابِ نوح کھائے ہوئے

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۵۳). [ع : (ل ط م)].

---خور (---و معد نیز مج) امذ.
تھپڑ کھانے والا ، صدمہ اٹھانے والا ، چوٹ سہنے والا.

چارہ گر چھوڑ کہ مجھ میں نہیں طاقت باقی
زخمِ دل ، لطمہ خور پنبۂ مرہم کب تک

(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۰۳).

گو لطمہ خورِ زمانہ ہیں ہم مخمورِ مے شبانہ ہیں ہم

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۷). [لطمہ + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

--- کھانا محاورہ.
طمانچہ کھانا ، تھپڑا کھانا.

لطمے کھاتا ہوں خوشی سے قلزمِ آفاق میں
خوانِ نعمت مجھ کو گردہ بن گیا گرداب کا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

لَطُوخ (فت ل ، و مع) امذ.
دوا کی لگدی ، گاڑھی دوا یا مرہم وغیرہ. لطوخ : کپڑے پر دوا گاڑھی لگا کر مقام مرض پر چپکانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۳). ان سب کے برابر برابر اجزاء لے کر پھر ان سب کے برابر خطمی اور بیری لے کر لطوخ بنایا جائے. (۱۹۴۷، جراحیات زہراوی، ۱۹۳). [ع : (ل ط خ)].

لَطِیف (فت ل ، ی مع) صف.
۱. **پاکیزہ ، نفیس ، صاف شفاف ، کثیف کی ضد.**

ترے رقیب کوں عاشق سوں کیوں کے دیوں نسبت
کہ فرق ان میں ہے جیوں فرق در کثیف و لطیف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۰).

غمگیں وہ جمالِ بے نیابت ہے لطیف
دیکھے اوسے کس طرح تو ازحد ہے کثیف

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸۰) . اگر مرکب ہے تین حال سے خالی نہیں یا غلیظ ہے اور وہ اعضا ہیں یا لطیف ہے وہ روح ہے یا متوسط ہے وہ اخلاط ہے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۰) . افسوس ہمارے ملک کی حالت پر جس کے افراد جو قدرت کے لطیف جوہر ہیں اپنی مفید زندگیاں بے کار گزاریں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۹) . وجدان و احساس اتنا لطیف اتنا متوازن اور دل فریب ہے کہ الفاظ ان کے قلم سے پھول بن کر برستے ہیں. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۷۰). ۲. (أ) **پتلا ، نازک ، باریک.** ریشم اور چھال کا کاغذ نہایت لطیف بناتے ہیں، (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۲) . (أأ) **باریک ، دقیق .** وہ باریک اور لطیف باتوں کو تہ سے ڈھونڈ کر نکالتا ہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۹). بعض الفاظ کے بہت باریک اور لطیف فرق جو قابلِ بیان تھے رہ گئے ہیں . (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۷) . ۳. (أ) **نرم ، ملائم ، نازک.** لومڑی کے سرخ رویوں کی کھال نہایت لطیف وہاں ہوتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۷).

ہے عورت اک لطیف جنس اپنے مرد کے لیے
یہ فطرت اس کی ہے کہ اس کی سمت اس کا دل کھنچے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۲۲). (أأ) **ہلکا ، سبک.**

جسم ہمارے آتشی اور نہایت لطیف و سبک ہیں ۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۵) ۔ خطِ استوا کے آس پاس کی ہوا بوجہ شدید گرمی لطیف ہو کر اوپر اٹھتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۶۹)۔ ۴. **لذیذ ، خوش ذائقہ ، خوشگوار ؛ زود ہضم** ۔ دودھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا لطیف و نافع بنایا ہے کہ کھانے پینے دونوں کا کام دیتا ہے۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۴)۔ یعنی اس لطیف و لذیذ غذا کو کھاؤ اور اس پر اکتفا کرو۔ (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۳)۔ ۵. **پُرلُطف ، دلچسپ ، مزیدار ، لذت آگیں**۔ نہایت عمدہ اور عجیب لطیف کتاب تھی۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۴)۔ پنڈت مہاراج کشن بہادر وائس پریسڈنٹ نے ایک کتاب تصنیف کر کے پیش کی جس میں آسان آسان حکایات لطیف واسطے تعلیم مدارس دیہاتی درج کی گئی تھیں۔ (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۳۱۶)۔ **پھر وہ آپس میں بڑے لطیف ٹھٹھے کرتی ہیں**۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۴)۔ ۶. **خوب عمدہ ، خوبصورت ، دقیق ، نازک**۔

ہور بھی بھیجا تجہ تشریف		سونا موتی خاص لطیف

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۶)۔

منتخب ہیں جو مضامیں تو معانی ہیں لطیف
ہیں وہی گنج و خزائن وہی دینار و درم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲)۔

میرے مضموں ہیں اچھوتے ، میرے نغمے ہیں لطیف
گوشِ معنی پردہ ہائے غیب کا دلدادہ ہے

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۹۵)۔ جو فن مادی ذرائع سے کم سے کم کام لیتا ہے یا مادی وسائل پر کم سے کم انحصار رکھتا ہے وہ فن اسی قدر لطیف اور اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۸)۔ ۷. **پاک ، مقدس**۔

او فیاض ساقی کی بزمِ لطیف
دیکھت ہو رہیا خلوق ات حریف

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۶)۔

یار کا حسن ہو جیتا کہ لطیف
عشق عاشق کا ہو ویتا ہی عفیف

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۶)۔ ۸. **بندوں پر احسان کرنے والا ؛ باریک سے باریک بات کا جاننے والا ؛ خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام**۔

تُہیں ہے لطیف ہور تونہیں غفور
تُہیں ہے حفیظ ہور تونہیں شکور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱)۔

اے حلیم عظیم رقیب		حکم عدل لطیف حسیب

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۶۳)۔

لطف سے کر مجھ پہ رحمت یالطیف
کیجے اس عاجز پہ شفقت یالطیف

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۷۲)۔ وہ علیم و خبیر وہ لطیف و بصیر جس کی ذات سہو و نسیان سے منزہ ہے۔ (۱۹۲۷ ، محمد علی ، ۱ : ۳۰۷)۔

تو متین و قادر و قہار و قیوم و کبیر
تُو لطیف و مانع و رزّاق و جبّار و خبیر

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۸۴)۔ ۹ **لطف و عنایت سے بھرا ہوا ، لطیف**۔

ظہورِ نرگس و گل جلوۂ سمیع و بصیر
نسیم و نکہتِ گل اطہر و لطیف و خبیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۱)۔

ملک کے حق میں ہیں ایسے تیرے انفاسِ لطیف
بات جو گُلشن میں ہے بادِ صبا کے واسطے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۹)۔ [ع : (ل ط ف)]۔

ــــُـ الْاِحْساس (ـــضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ح) صف۔
نازک یا پاکیزہ احساسات رکھنے والا ، حسِ لطیف کا مالک۔ اگر مرد شریف اور لطیف الاحساس ہوتا تھا تو عورت کی محبت عزت اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا تھا۔ (۱۹۲۴ ، فطرتِ نسوانی ، ۳۱)۔ [لطیف + رک : ال (۱) + احساس (رک)]۔

ــــُـ الطَّبْع (ـــضم ف ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب) صف۔
ستھری طبیعت والا ، زندہ دل ، خوش طبع ؛ رحم دل ، سلیم الطبع۔ لطیف الطبع ، نیکو نظر ، عالم و شاعر اور بے نظیر خوش نویس تھے۔ (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۱۱۲)۔ [لطیف + رک : ال (۱) + طبع (رک)]۔

ــــُـ الْمِزاج (ـــضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف۔
نازک مزاج ، زندہ دل ، خوش طبع ، رحم دل۔ یہ وہ صاحبِ طرز نثار ہیں جن کے اندازِ تحریر کی مہدی افادی اور نیاز جیسے لطیف المزاج نقاد اور انشا پرداز قسم کھاتے تھے (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۳۱)۔ [لطیف + رک : ال (۱) + مزاج (رک)]۔

ـــــ پَن (ـــفت پ) امذ۔
نازک پن ، ہلکا پن۔ چھوٹائی اور پریمنڈل پیمانہ دو نیوکوں کا اور سالموں کا اپنے محلول میں بیحد چھوٹائی اور بیحد لطیف پن پیدا کرنا چاہیے۔ (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۸)۔ [لطیف + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ عَلی والا (ـــفت ع) امذ۔
(لکھنؤ) **آم کی ایک قسم کا نام**۔ جابجا ناند رکھے ہیں اور ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں ... لطیف علی والا ، حنائی ، حلوہ ، شاہ پسند ، لنگڑا ، فجری ، طوطا پری ، جامن ، سیتا پھل غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں۔ (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۷۴)۔ [لطیف علی (عَلَم) + والا (رک)]۔

ــــ گوئی (ـــو مج) امث۔
لطیفہ گوئی ، چٹکلا بازی۔

آیا لطیف گوئی پر جب مزاج اس کا
کیا کیا ہمیں دکھانے اپنے ترنگ بولا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۳۸)۔ [لطیف + ف : گوْ ، گفتن ـ کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ و ظَرِیف (ـــو مع ، فت ظ ، ی مع) صف۔
۱. **ہنسنے ہنسانے والی (قصّہ کہانی وغیرہ) ، مزاحیہ اور ظریفانہ**۔ اس نوک جھونک کے ذریعے بھی بہت سی لطیف و ظریف

حکایتیں معلوم ہوئیں۔ (۱۹۸۲ ، سری زندگی فسانہ ، ۱۵۱)۔
۲. **ہنسی مذاق کی باتیں کرنے والا ، پُرلطف اور ظرافت آمیز گفتگو کرنے والا ، زندہ دل**. اکثر مشائخ اور علماء و شعراء پاکیزہ طبع اور لطیف و ظریف ہوتے ہیں۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۲)۔ [لطیف + و (حرفِ عطف) + ظریف (رک)]۔

لَطیفا (فت ل ، ی مع) امذ (قدیم).
لطیفہ.

لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں
کہ جیوں بن میں راون اچھے چھند سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱)۔ [لطیفہ (رک) کا بگاڑ]۔

لَطیفاتُ الْحِیَل (فت ل ، ی مع ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ح ، فت ی) امذ.
حیلے یا بہانے جو دوسرے کو ناگوار نہ گزریں ، رک : لطائف الحیل.

لطیفات الحیل جاری ہوں میرے ہر بُنِ مو سے
قبول خلق و جلبِ منفعت سے خاص نسبت ہو

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۳)۔ [ع : لطیفات (لطیفہ (رک) کی جمع) + رک : ال (۱) + حِیَل (رک)]۔

لَطیفہ (فت ل ، ی مع ، فت ف) (الف) امذ.
۱. **ظریفانہ بات ، لطف انگیز بات ، دلچسپ بات ، ظرافت کی چھوٹی سی مگر معنی خیز بات ، چٹکلا ، بذلہ.** ہزار قصے ، ہزار شعر ، ہزار لطیفے یاد ، جس کے نزدیک بیٹھے اس کا دل ہوئے شاد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵)۔ راتوں کو نہ سوتا جگت اور لطیفے بولتا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۹۳)۔

امتحاناً سر محفل جو لطیفے بولے
دم ترا بند ہوا اک بات نہ منہ سے نکلے

(۱۸۸۵ جوش (نواب احمد حسن خان)، واسوخت ، شعلہ جوالہ ، ۱ : ۳۸۷)۔ یارانِ جلسہ کے اصرار پر مولانا ممدوح کے دو چار لطیفے بیان کیے. (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۷)۔ ہم مذاق دوستوں کی محفل میں اقبال کی فقرے بازیاں ، پھبتیاں ، لطیفے ، چٹکلے اور فی البدیہہ مزاحیہ اشعار کی پھلجھڑیاں ساری محفل کو زعفران زار بنا دیتی تھیں. (۱۹۸۷ ، عروجِ اقبال ، ۳۱۶)۔ ۲. **مہربانی ، عنایت ، لطف و کرم ، عطیہ ، لطفِ خاص (خدائے تعالیٰ کی جانب سے).** قلب سے مراد وہ لطیفۂ ربانیہ ہے جس کو خدا نے اپنی جلوہ گہ بنایا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۸۳)۔ دل اس مضغۂ گوشت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفۂ روحانی ہے. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۳۴)۔ انسان کے بدن میں چھ لطیفے عالمِ غیب کے ودیعت کیے گئے ہیں. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۴۳)۔ ۳. (أ) **تعجب انگیز بات ، شگوفہ.**

ملتے ملتے منہ چھپانا بھی لطیفہ ہے نیا
آشنائی یا نہ کریے ہو جئے یا آشنا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۱)۔ پھر تو لطیفہ یہ ہوا کہ آگے تخت اڑا جاتا تھا پیچھے باغ چلا آتا تھا. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۷۳)۔ لطیفہ یہ ہے کہ اس کی مقبولیت اور تاثیر نام نہاد عریانی کی وجہ سے نہیں بلکہ حسنِ بیان ، صداقتِ جذبات اور کھری واقفیت کی بنا پر ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰۱)۔

(أأ) **عجوبہ ، عجیب و غریب شے ، انوکھی چیز.**

خاموشی ہی کچھ طرفہ لطیفہ ہے کہ قائم
کرنا پڑے جس میں نہ تصنّع نہ تکلّف

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۵)۔ ۴. (تصوف) **ایک اشارہ ہے امرِ دقیق المعنی کی طرف جو دل میں مفہوم ہوتا ہے عبارت اور بیان میں نہیں آ سکتا ہے ؛ جیسے : علومِ اذواق ہیں** (مصباح التعرف). (ب) صف. **نازک ، عمدہ ، پُرلطف.** یہ وہ قاعدۂ لطیفہ ہے کہ جب ایک بار تم اس کو بخوبی سمجھو گے زنہار نہ بھولو گے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۳)۔

یہ عہدِ عتیق کا صحیفہ لبریز معانی لطیفہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۵)۔ [لطیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---اَخْفیٰ کس صف(---فت ا ، سک خ ، ا بشکل ی) امذ.
۱. (تصوف) **وہ لطیفہ جس کے انوار سبز رنگ ہیں اور مقام مابین الصدر ، اس کو رسولؐ اللہ سے تعلق ہے.**

سن مجھ سے بیان لطیفۂ اخفیٰ کا
ہے اس کو رسول سے تعلق بخدا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۹)۔ ۲. **لطائف ستّہ میں سے چھٹا لطیفہ جس کا محل کاسۂ سر ہے.** چھٹا لطیفۂ اخفیٰ ہے جس کا محل تالوی سر ہے ، ان چھ لطیفوں کو اطوارِ ستہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۲۱۳)۔ [لطیفہ + اخفیٰ (رک)]۔

---اِنسانِیَہ کس صف(--- کس ا ، سک ن ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
(تصوف) **نفس ناطقہ جس کو قلب بھی کہتے ہیں** (مصباح التعرف). [لطیفہ + انسان (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---باز صف.
بذلہ سنج ، ظریف ، خوش مزاج (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [لطیفہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

---بازی امث.
لطیفہ کہنا یا سنانا ، بذلہ سنجی ، خوش طبعی کی باتیں. پھروں بی جان اور خانم جان وغیرہ سے لطیفہ بازیاں اور ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۴)۔ سیاسی بحثیں جاری رہتیں اور لطیفہ بازی کے دور بھی ہوتے. (۱۹۸۸ ، احوال دوستاں ، ۷)۔ [لطیفہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---چھوڑْنا محاورہ.
کوئی انوکھی بات گھڑ کر بیان کرنا ، تعجب یا فتنہ انگیز بات کہنا ، شگوفہ چھوڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---خَفی کس صف(---فت خ) امذ.
۱. (تصوف) **وہ لطیفہ جس کے انوار سیاہ ہیں اور مقام روح اور اخفیٰ کے درمیان ہے ؛ اس کو حضرتِ عیسیٰ سے تعلق ہے.**

جس کو کہ لطیفۂ خفی کا ہو کشف
واصل کہتے اسے ہیں سب صاحب حال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۰)۔ ۲. **لطائفِ ستّہ (رک) میں سے پانچواں لطیفہ جس کا محل پیشانی ہے** (مصباح التعرف). [لطیفہ + خفی (رک)]۔

---ٔ رُوح کس اضا(--و مع) امذ.
۱. (تصوف) اس لطیفہ کے انوار سرخ ہیں اور مقام دائیں پستان کے نیچے ہے اس کو حضرتِ ابراہیم سے تعلق ہے (ماخوذ : مصباح التعرف) . ۲. لطائف ستّہ (رک) میں سے تیسرا لطیفہ جس کا محل سینے میں دائیں طرف ہے (مصباح التعرف) . [لطیفہ + روح (رک)].

---ٔ رُوحی کس صف(--و مع) امذ.
رک : لطیفۂ روح.

خامس ہیں طائرانِ با اہلِ صفا
چسکا ہے اونہیں لطیفۂ رُوحی کا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۰). شغل نفی و اثبات دم بند کرکے ... لطیفۂ روحی تک وہاں سے الا اللہ اور ہائے اللہ دل پر مارے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۰). [لطیفہ + روح + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٔ سِرّ کس اضا(--کس س ، شد ر) امذ.
۱. (تصوف) اس لطیفہ کے انوار سفید رنگ ہیں اور مقام اخفیٰ اور دل کے درمیان ہے اس کو حضرتِ موسیٰ سے تعلق ہے.

تجھ پر کروں میں لطیفۂ سِر کو عیاں
موسیٰ سے ہے اس کو بس تعلق تو جان

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۹) . جب سالک اپنے لطیفۂ سر میں خیال مقید کے تجاوز کر جانے سے مثالی مطلق کے قریب ہوتا ہے تو وہ سب مشاہدات میں اس کو پاتا ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵۰). ۲. لطائفِ ستہ (رک) میں سے چوتھا لطیفہ جس کا محل فمِ معدہ ہے. چوتھا لطیفہ سر ہے اور اس کا محل درمیان سینے کے ہے. (۱۹۲۱، مصباح التعرف ، ۲۱۳). [لطیفہ + سِرّ (رک)].

---ٔ سِرّی کس صف(--کس س ، شد ر) امذ.
رک : لطیفۂ سِرّ.

مکشوف جسے لطیفۂ سِرّی ہو
سائر کہتے اوسے ہیں ہم با اسرار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۰). [لطیفہ + سر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَنج (--فت س ، سک ن) صف.
چٹکلے بیان کرنے والا ، ظریف ، خوش طبع ، بذلہ سنج. بیان لطیفہ سنج چلبلی اور شوخ و طرار تھی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۱۹). طبیعت ایسی ظریف و لطیف اور لطیفہ سنج پائی ہے کہ سبحان اللہ. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۷). [لطیفہ + ف : سنج ، سنجیدن - تولنا ، سمجھنا].

---سَنجی (--فت س ، سک ن) امث.
خوش طبعی ، بذلہ سنجی. ملکہ خود فرمائشیں کرتی تھیں کہ وہ راگ گایا جائے پھر ان کی غلطیوں کے بتانے میں لطیفہ سنجی کرتیں. (۱۹۰۴ ، سوانحِ عمری ملکۂ وکٹوریا ، ۱۳۰). اور بعض اوقات تو میں نے یہ محسوس کیا کہ ان کی باتیں گہری اور وزنی ہونے کے باوجود لطیفہ سنجی کی چمک دمک اپنے اندر رکھتی ہیں. (۱۹۷۹ ، رہ نوردانِ شوق ، ۹). [لطیفہ سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَراز (--کس نیز فت ط) صف.
رک : لطیفہ گو، نئے نئے لطیفے گڑھ کر سنانے والا، لطیفہ ساز لطیفہ سنانے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [لطیفہ + ف : طراز ، طرازیدن - نقش کرنا ، آراستہ کرنا].

---ٔ غیب / غَیبی کس اضا / صف (--ی لین) امذ.
۱. توفیق الہی، لطف خداوندی، غیبی امداد، خدائے تعالیٰ کی مدد. کسی مکان میں چھپ کر بیٹھ رہا اور منتظر لطیفۂ غیبی کا ہو کر خدا کو یاد کرنے لگا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۳۱). جب حکمِ مستحکم خالقِ لیل و نہار کا کسی صاحبِ دولت و صولت کے بلندی نام و نشان کے واسطے آتا ہے تو لطیفۂ غیب بلا ریب ممد و معاون ہو جاتا ہے. (۱۸۵۷، گلزار سرور ، ۶۹).

بدن ہے نطفۂ امشاج و جیفۂ مطروح
بقا ہے روح کو جو ہے لطیفۂ غیبی

(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۶۲) . وہ نظم جو اپنی بے ساختگی ، بے تکلفی ، روانی اور سادگی کے اعتبار سے معجزہ، لطیفۂ غیبی یا مافوق البشر کارنامہ معلوم ہو درحقیقت شاعر کی محنت اور عرق ریزی کا شاہکار ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۳). [لطیفہ + غیب (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٔ غَیبِیہ کس صف(--ی لین، کس ب، شد ی بفت) امذ
(رک) لطیفۂ غیب / غیبی. سید نجیب اشرف صاحب نے اپنے مضمون میں محمد دارال کے لطیفۂ غیبیہ کا ذکر کیا ہے. (۱۹۲۲ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۳۰). [لطیفۂ غیب + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---ٔ قَلب کس اضا(--فت ق ، سک ل) امذ.
(تصوف) لطائف ستہ میں دوسرا لطیفہ جس کا محل دل ہے جو سینے کی بائیں طرف ہے. جس دم لطیفۂ قلب کے کشود کا طریقہ ہے. (۱۹۳۶ ، نگار ، لکھنؤ ، ۳۰ ، ۱ : ۲۶). اسم ذات کا شغل یہ ہے کہ اسم ذات (اللہ) کا لطیفۂ قلب میں دھیان رکھے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۰). [لطیفہ + قلب (رک)].

---ٔ قَلبی کس صف(--فت ق ، سک ل) امذ.
(تصوف) اس لطیفہ کے انوار زرد رنگ ہیں اور مقام بائیں پستان کے نیچے ہے ، اس کو حضرت آدم سے تعلق ہے نیز رک : لطیفۂ قلب.

بتلاؤں تجھے لطیفۂ قلبی یار
آدم سے رکھے ہے تعلق اسرار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۹) . [لطیفۂ قلب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گو (--و مع) صف ؛ امذ.
بذلہ سنج، ظریف، خوش طبع، چٹکلے یا لطیفے کہنے والا شخص. ارکانِ دولت ندیم، شاعر، قصہ خوان، شہنامہ خوان ، خوش طبعاں، لطیفہ گویاں ... سب حاضر مجلس تھے. (۱۶۳۵، سب رس، ۳۵).

حکیم صاحب ... بذلہ سنج ، لطیفہ گو ، باغ و بہار آدمی تھے۔ (۱۹۳۱ ، خورشید بہو ، ۷). میر جلال الدین غالب زید پوری طبیب ، عالم ، لطیفہ گو اور بذلہ سنج تھے۔ (۱۹۸۸ ، لکھنویاتِ ادیب ، ۵۳). [لطیفہ + ف : گو ، گفتن ـ کہنا].

ـــ گوئی (ـــ و مج) امث.
لطیفے یا چٹکلے کہنا ، بذلہ سنجی ، خوش طبعی۔

بے بذلہ سنجی نہ بات کوئی
ختم اس پہ ہوئی لطیفہ گوئی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸۴). بذلہ سنجی و لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ زبان سے پھلجھڑی کی طرح پھول جھڑتے تھے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۲۳). کھانے کے بعد لطیفہ گوئی میں وقت صرف کرنے کے بجائے سوچ کی تازگی میں جذب ہوجاتا ہے۔ (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۰). [لطیفہ گوْ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نفس / نَفسی کس اضا / صف (ـــ فت ن ، سک ف) امذ.
(تصوف) **لطائف ستّہ (رک) میں سے پہلا لطیفہ یعنی ناف کے مقام سے لفظ اللہ نکالنا.**

پھر کشف جسے لطیفۂ نفسی ہو
کہتے ہیں مرید اوس کو اے غم کیں ہم

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰). اول لطیفۂ نفس ہے جس کا محل ناف ہے اور مراد لطیفۂ نفس سے تجلی نفس ہے۔ (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۲۱۴). [لطیفہ + نفس (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَطیفی (فت ل ، ی مع) صف.
لطیف (رک) سے منسوب یا متعلق.

ترکیب کثیفی اور لطیفی
نار کیے بسیط ہووے خود ہی

(۱۸۷۴ ، جامع المظاہر ، ۵۲).

اور پھر محسوس کرتا ہے تو میری ذات میں
اپنی سمپورن مٹھاس اپنی لطیفی لذتیں

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عزیز خالد ، ۱۶۱). [لطیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَطیفے (فت ل ، ی مع ، ی مج) امذ.
لطیفہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ بازی امث.
رک : **لطیفہ بازی.** شعر و شاعری ہوتی ، لطیفے بازی ہوتی ، بڑے بڑے خوبصورت جملے چست کیے جاتے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۵۱). [لطیفے + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

چھانٹنا محاورہ.
شگوفے چھوڑنا ، لطیفے بیان کرنا ، چٹکلے سنانا. خدا جانے کیا کیا لطیفے چھانٹے ہوں گے۔ (۱۸۸۲ ، دربارِ اکبری ، ۱۵۲).

لَظیٰ (فت ل ، ا بشکل ی) امذ.
بھڑکتی ہوئی آگ ، شعلہ ، دوزخ کے پانچوں طبقے کا نام ، جحیم ، جہنم ، سعیر اور سقر سے نیچے اور ہاویہ و حطمہ سے اوپر کا طبقۂ دوزخ. اس کے اوپر کے طبقے میں شیطان اور اس کی ذریات اور جس نے اس کی پیروی کی رہیں گے ، اس کا نام لظیٰ ہے۔ (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۹۵). جہنم ، سعیر ، لظی ، حطمہ ، سقر ، جحیم ، ہاویہ ، لفظ جہنم ایک طبقہ اور مجموعہ طبقات دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن ، محمود الحسن ، ۷۵۶). [ع].

لُعاب (ضم ل) امذ.
۱. **زبان سے رسنے والی رطوبت یا نمی ، منھ سے نکلنے والی رطوبت ، رال ، تھوک.**

عرش ہو کرسی فلک اس کی نظر یوں دسے
مکڑی جیوں جالا بنے موں ستی لے کر لعاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰) ، ۳۰).

سٹے اسپہ یک بند اپنا لعاب
سو کھل لعل او کرم نکلیا شتاب

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۶۶).

جس نے پیا مونھ کا نبیؐ کے لعاب
علم کا وو کیوں نہ ہووے جگ میں باب

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰). ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۳). خچر اور گدھے کا لعاب پاک چیز کو نجس نہیں کرتا۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۹).

وہ غذائیں جو لعابِ مصطفیٰؐ سے پائی تھیں
ہو کے سب جزوِ بدن جوشِ طبیعت ہو گئیں

(۱۹۱۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۲۵). شاید اس زخم کے ذریعے پاگل کتے کا لعاب ان کے جسم میں چلا گیا تھا۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۷۷). ۲. **مسالے دار گاڑھا شوربا جس میں پانی کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہو.** ایک ایک تہ چاول کی جماؤ اور اس پر تھوڑا تھوڑا قورمے کا لعاب ڈالو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۹۶). اس میں شروا نہیں ہوتا لعاب پر پکاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۷۱). ۳. **وہ جھاگ یا لیس وغیرہ جو کسی چیز کو پانی میں بھگو کر ہاتھ سے ملنے کے بعد سطح پر پیدا ہو.** انڈے کی سفیدی اور لعاب اسپغول میں تر کی ہوئی روئی اس کی دونوں آنکھوں پر رکھو۔ (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۴). [ع : (ل ع ب)].

ـــ دار صف.
۱. **چپچپا ، لجلجا ، لیس دار ، چیدار ؛ شوربے دار.**

ذی روح و لعاب دار ذرہ ہے اصل نبات اور حیوان

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۳۰). میں نے اس کے لعاب دار گوشت کا خورد بینی معائنہ کیا ہے۔ (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۱۶۱). ۲. (مجازاً) **چکنا ، لچک دار کاغذ.** کاغذ ... لعاب دار ہو. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۲۳۴). [لعاب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دار سالَن (ـــ فت ل) امذ.
گاڑھے شوربے کا سالن جس کے شوربے میں پانی کم اور کبھی زیادہ ہو (اپ و ، ۳ : ۱۶۷). [لعاب دار + سالن (رک)].

---نُما جانْوَر (---ضم ن ، سک ن ، فت و) امذ.
(حیوانیات) رال کی طرح کے جانور جن میں ہڈی نہیں ہوتی. حیوانات مفصلیہ (ملسکا) یعنی لعاب نما جانور: حیوانات کے اس زمرہ میں سنکھ ، گھونگا اور سیپ کے کیڑے کا ذکر سب سے پہلے کیا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۷). [لعاب + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا + جانور (رک)].

لُعابات (ضم ل) امذ ؛ ج.
لعاب (رک) کی جمع ، لیسدار مادّے ، گوند ، سریش وغیرہ . لعابات پانی میں صمغی اشیاء کے محلولات ہیں وہ تعداد میں دو ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷). [لعاب (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---ِ ہاضِم کس صف(--- کس ض) امذ.
غذا ہضم کرنے والے مادّے جو منھ کے اندرونی غدود سے پیدا ہوتے ہیں. لعاباتِ ہاضم: یہ لعابات مختلف قسموں کے غدودوں سے پیدا ہوتے ہیں .(۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۳۸). [لعابات + ہاضم (رک)].

لُعابی (ضم ل) صف.
لعاب (رک) سے منسوب ، لعاب دار ، لیسدار نیز چکنا. وہ ایک رطوبتِ لعابی کہ پیشاب کرنے کے بعد نکلتی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۳). ہر ایک لعابی غدود کے جوڑے کے درمیان ایک لعابی پھکنہ ... ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۹۱). لعابی غدود سے لعاب کا افراز ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۲۵۵). [لعاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کیڑا (---ی مع) امذ.
ایک حشرہ جو جسم سے چِپچِپا مادّہ خارج کرتا ہے. ایک اور حشرہ جس کو لعابی کیڑا کہتے ہیں اور جو سبزہ زاروں میں گھاس کے تنوں سے عرق چوس کر زندہ رہتا ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۳۷). [لعابی + کیڑا (رک)].

لِعان (کس ل) امذ.
ایک دوسرے پر لعنت کرنا ؛ (فقہ) عورت پر شوہر کی جانب سے زنا کے الزام کے موقع پر دونوں کا حاکمِ شرع کے سامنے چار بار قسم کھا کر پانچویں بار یہ دعا کرنا کہ اگر میں اس دروغ گوئی کا مرتکب ہوں تو مجھ پر لعنت ہو. اُن دونوں نے باہم لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۵۳). لعان یعنی شوہر کا اپنی بیوی کی عصمت پر شبہ کرنا اور باہم اپنی سچائی اور دوسرے کی دروغ گوئی کا دعویٰ کرنا ... یہ تمام احکام قرآن مجید میں مذکور ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۱). لعان کی تفسیر خود قرآن کریم کی آیت میں کر دی گئی ہے. (۱۹۸۲ ، جزا و سزا کا اسلامی فلسفہ ، ۱۳۶). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ل ع ن)].

لَعْب / لَعِب (فت ل ، سک ع / کس ع) امذ.
کھیل (جو بیشتر تضیع وقت گزاری کے لیے کھیلے جاتے ہوں) . کھیل کود ، بازی ، دل بہلاوا ، سیر تماشا.

موسمِ شیب میں بے فائدہ ہے لعبِ شباب
کب ثمر دیوے ہے جو نخل خزاں پر آیا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹). قدم شریف صرف احتیاج سے زیادہ نہیں بڑھتے بلکہ بیشتر مصروف لعب و بازی میں رہتے ہیں. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۲۵). ایسے صاف و صریح نشان دیکھتے ہوئے تجھ کو نہ پہچانیں یا تیری شان گھٹائیں یا کارخانۂ عالم کو محض عبث و لعب سمجھیں. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۲۹).

کیا لہو و لعب ہے یہ حیاتِ دنیا؟
کب تیری نگاہوں سے حجاب اٹھے گا؟
(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۲۵۱). [ع : (ل ع ب)].

---ُ البارُود (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و مع) امذ.
شمالی افریقہ کے دیہاتیوں کا ایک کھیل جس میں تہواروں کے موقعے پر (گھوڑے پر سوار ہو کر یا پیدل) خالی کارتوس چلائے جاتے ہیں. تہواروں پر شمالی افریقہ کے دیہاتی لعب البارود (بندوق کی بارود کے کھیل) سے لطف اندوز ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۰). [لعب + رک : ال (ا) + بارود (رک)].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
کھیل کود پسند کرنا ، سیر و تماشا میں محو رہنا. اس نے عام پبلک کی بے فکری و لعب پسندی کو اور ترقی دیدی تھی. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۹). [لعب + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَعْباً (فت ل ، سک ع ، تن ب بفت) م ف.
کھیل کے طور پر ، کھیل میں.

خطا اس سے نہ عمداً ہے نہ سہواً
نہ لعباً اس سے عصیاں ہے نہ لہواً
(۱۸۵۵ ، ریاض المسلمین ، ۳۷) [لعب (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

لُعْبَت (فت نیز ضم ل ، سک ع ، فت ب) امث.
گڑیا ، پتلی ، مجسّمہ ، تصویر ؛ کھلونا ؛ (مجازاً) لڑکی.

جو پردے میں تھا لعبتِ دلکشا
دسیا چرخ کے پردے تے بہار آ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸).

گیا ایک دیر میں اور واں جو لعبت کر اٹھے ہاں ہاں
تو نکلا واں سے گھبرا کر بتوں کا باندھ پشتارا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۷۳). تاریخی یادگاروں میں یا تو بادشاہوں کی لعبت ہیں یا مرتبان ہیں.(۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۳۶).

مغرب کی لعبتوں نے اسٹیج کو سنوارا
بجنے لگا پیانو چپ ہو گیا چکارا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷۸).

اس موئے کمر ارفع و اعلیٰ کی قسم
محبوب جہاں لعبتِ شہلا کی قسم
(۱۹۸۰ ، خوشحال خان خٹک (ترجمہ) ، ۹۳). [ع : (ل ع ب)].

---باز صف.

۱. **پتلیوں کا تماشا دکھانے والا ، گڑیوں کا کھیل کھیلنے والا.**

سورج جو لعبت باز سب پتلی ستاریاں کی نچا
بہار آ کو پردے بیچ تے تشریف پایا زر زری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۱).

یہ ستم گر خود وہ حیلہ ساز ہے
یہ وہی مکّار لعبت باز ہے

(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۱۰۹). لعبت باز بولی دیر اچھی نہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۹۳).

امتحان گہ میں اس شان سے سر کٹوانا
کھیل بچوں کا نہیں اے فلکِ لعبت باز

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۰۳). ۲. **بھان متی ، ایکٹر ؛ مداری ، شعبدہ باز** (جامع اللغات). [لعبت + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.

پتلیوں کا کھیل نیز ناٹک ، پُتلی تماشا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لعبت باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَربَری کس صف(---فت ب ، سک ر ، فت ب) امث.

(طب) **ایک جڑ کا نام جو سورنجان کی طرح ہوتی ہے ، عکنہ.** بعض نے لعبتِ بربری سورنجان کو سمجھا ہے بعض نے مستعجلہ کو بتایا ہے اور یہ اشتباہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۲). [لعبت + بربری (رک)].

---چِین کس اضا(---ی مع) امث.

چینی گڑیا ؛ (مجازاً) حسین لڑکی.

اللہ نے چاہا تو ہم اے برہمنِ دیر
مشتاق کسی لعبتِ چیں کے نہ رہیں گے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۶).

بہت خوش ہے کہ قدِّ لعبتِ چیں کے مطابق ہے
ہمارے طفلِ دل نے کھیل سمجھا ہے قیامت کو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۶۷). [لعبت + چین (علَم)].

---حقیقت کس اضا(---فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.

سچ مچ کی گڑیا (عام طور پر خوبصورت بچے کے لیے مستعمل) (ماخوذ : فسانۂ عجائب (فرہنگ رشید حسن خان) ، ۵۲۶). [لعبت + حقیقت (رک)].

لُعبَتان (فت نیز ضم ل ، سک ع ، فت ب) امث ؛ ج.

لعبت (رک) کی جمع ، ترکیبات میں مستعمل.

وہ چترکار ہے ہم لعبتانِ نطعِ وجود
وہی عزیز بنائے ، وہی ذلیل کرے

(۱۹۶۱ ، دکانِ شیشہ گر ، ۱۳۵). [لعبت + ان ، لاحقۂ جمع].

---چِین کس اضا(---ی مع) امث ؛ ج.

لعبتِ چین (رک) کی جمع ، حسین یا خوبصورت لڑکیاں. خواصیں حسین لعبتانِ چین کی پری دست بستہ پیش نظر سدا تھی. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۲۱۹). [لعبتان + چین (علَم)].

---دِیدَہ کس اضا(---ی مع ، فت د) امث.

آنکھ کی پتلیاں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لعبتان + دیدہ (رک)].

---فَرَنگ کس اضا(---فت ف ، ر ، غنہ) امث.

مراد : یورپی لڑکیاں. فوراً اپنی صورت ایک جوان حسین طرّار مہ‌جبیں شوخ و شنگ غارت گر جان لعبتانِ فرنگ بنا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۲۹). [لعبتان + فرنگ (رک)].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امث.

زہرہ و مشتری ، اجرامِ فلک.

یہ لعبتانِ فلک پر ہوا خوشی کا جوش
سہاگ گانے لگی زہرہ بن کے موسیقار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۷). [لعبتان + فلک (رک)].

لَعَل (فت ل ، ع) م ف (شاذ).

شاید ، تمنا ، رک : لیت و لعل.

ہے اوس عرب بچے کی تمنا میں جاں بلب
کرتا ہے حق میں وصل کے اب لگ لعَل و لیت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۵). [ع].

لَعل (۱) (فت ل ، سک ع) امذ.

۱. **ایک سرخ قیمتی پتھر.**

پڑیا ہے لعل میں پرتو سجن تجھ لب کی لالی کا
بیاں ہے مہ سوں روشن تر تری صاحب کمالی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹).

لعل پر کب دل مرا مائل ہوا
اُس لبِ خاموش کا قائل ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۹).

سرہنگ و جفا جو یہ جنگ آئے اُدھر سے
یاں سے جو بڑھے لعل تو سنگ آئے اُدھر سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۹). لعلِ بے بہا اور سنگِ خارا کا جوڑ زیرِ تجویز ہے. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۲۱). اس کا عربی نام لعل ہے ، اس کا شمار اعلیٰ درجے کے قیمتی پتھروں میں ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). ۲. **(کنایۃً) معشوق کے ہونٹ.**

صنم کے لعل پر وقتِ تکلّم   رگِ یاقوت ہے موجِ تبسّم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

آبرو گوہر نے کھوئی سلکِ دنداں کے حضور
لعل پیشِ لعلِ جاناں آ کے جھوٹا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۲). [ع].

---اُکھاڑنا محاورہ.

شان گھٹانا ، نقصان پہنچانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---اُگَلنا محاورہ.

۱. **گہر افشانی ، گہر ریزی ، موتی بکھیرنا ؛ خوش گفتار ہونا ، منہ سے پھول جھڑنا ، ایسی باتیں کرنا جو موتیوں کی طرح بے بہا ہوں.**

کرتے ہیں صفت جب ہم لعلِ لبِ جاناں کی
تب کوئی ہمیں دیکھے کیا لعل اگلتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۳).

صفتِ شیشۂ مے نظم میں عالم ہو گا
لعل اوگوں کا سرِ فکر اگر خم ہو گا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۵۷). ۲. **باتوں سے فیض پہنچانا ؛ فائدہ پہنچانا ؛ دولت بخشنا ؛ (طنزاً) بد زبانی کرنا ، فحش کلامی کرنا ، گالی گلوچ بکنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- آبدار کس صف(---سک ب) امذ.
ایک چمکدار یاقوت ؛ (کنایۃً) معشوق کے ہونٹ.

اس لعلِ آبدار کی تعریف سُن تمام
معدن میں چھپ رہا ہے عقیقِ یمن ہنوز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۷۳). [لعل + آبدار (رک)].

--- آتَشیں کس صف(---فت ت ، ی مع) امذ.
گہرا سرخ قیمتی پتھر ؛ (کنایۃً) لبِ معشوق ، سرخ ہونٹ.

بُجھا نہ جل کے کوئی لعلِ آتشیں سے ترے
کسی کے دل میں الٰہی یہ آگ جا نہ کرے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۳). [لعل + آتش (رک) + یں ، لاحقۂ نسبت].

--- بَدَخشاں / بَدَخشانی کس اضا / صف(---فت ب ، د ، سک خ) امذ.
بدخشاں میں پایا جانے والا لعل ، بدخشاں کے معدن سے نکالا جانے والا لعل ، اعلیٰ درجے کا لعل ، سرخ رنگ کا بدخشانی قیمتی پتھر.

تجھ لعل کی سرخی کنے یاقوتِ رُمّانی کِدر
اور اَشک کی لعلی کنے لعلِ بدخشانی کِدر
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۳).

اکھنڈ ہیرا ہو یک ہوئی کچ درخشاں
ہوا ہر یک بہتر لعلِ بدخشاں
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، سومن ، ۲۱۱).

تجھ لب کی صفت لعلِ بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

خوں ٹپک کر آنکھ سے پھر اشکِ تر پیدا ہوا
معدنِ لعلِ بدخشاں میں گہر پیدا ہوا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۹).

تبسّم کی لہروں میں روئے نگاریں
شبِ ماہ میں تابِ لعلِ بَدخشاں
(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۶۷). [لعل + بدخشاں (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بے بَہا کس صف(---فت ب) امذ.
انمول لعل ، ایسا لعل جس کی قیمت لگانا مشکل ہو ؛ رامپور کے تازی کُتوں میں سب سے مشہور اور بہترین نسل کا کُتّا.
ان کا رنگ بھی لعل اور لعلِ بے بہا کی نسل بلکہ ڈوربا بھی لعل ہیک. (۱۷۹۷ ، لطائف السعادت ، ۶۲). میرے ایک عنایت فرما نے لعلِ بے بہا کی ایک جوڑی تین تین مہینے کے پلّے مجھ کو عنایت فرمائے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۸۴). [لعل + بے (حرفِ نفی) + بہا (رک)].

--- پارَہ (---فت ر) امذ.
لعل کا ٹکڑا ؛ (کنایۃً) قیمتی چیز.

لعل پارے ہیں یہ مصرع رنگ میں ڈوبے ہوئے
کیا مناسب نذر ہے کانِ سخا کے واسطے
(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۸). [لعل + پارہ (رک)].

--- پَیکانی کس صف(---ی لین) امذ.
پیکاں کی شکل کا ترشا ہوا لعل (جسے عموماً عورتیں کان میں پہنتی ہیں یا انگشتری میں نگ بنا کر جڑا جاتا ہے).

مرا دل لعلِ پیکانی ہے قاتل
تری انگشتری کا یہ نگیں ہے
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۲۴). [لعل + پیکاں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- توڑنا محاورہ.
نقصان پہنچانا ، شان گھٹانا ؛ (طنزاً) کسی بیش قیمت چیز کو چُرا لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- جڑے ہونا محاورہ.
ممتاز یا انوکھا ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- جِگَری کس صف(---کس ج ، فت گ) امذ.
وہ لعل جس کا رنگ جگر کے رنگ سے مشابہ ہو ؛ مراد : لختِ جگر.

پہنے نبولی انگوٹھی وہ پری کا ٹکڑا
دیدۂ تر میں ہے لعلِ جگری کا ٹکڑا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۹).

سامنے ان کے ہے لعلِ جگری بھی پھیکا
پان کا رنگ جما تیرے لبوں پر کیسا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۱). [لعل + جگر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- جَلالی کس صف(---فت ج) امذ.
اکبری عہد کا ایک مستعمل گول سکّہ جس پر یامعین لکھا ہوا تھا.
لعلِ جلالی :- یہ سکّہ گول ہے اور وزن اور شکل میں دو مُہر کی برابر ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ : ۳۸). [لعل + جلال (اکبراعظم کے نام کا پہلا لفظ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- چُھڑا لینا محاورہ.
شان گھٹانا ، نقصان پہنچانا (جامع اللغات).

--- خِفْتان کس اضا(---فت خ ، سک ف) امذ.
سُرخ پوشاک ؛ اجرامِ فلکی میں سے سیارہ مریخ (جامع اللغات).
[لعل + خفتان (رک)].

---ِ خوشاب کس صف(---و معد) امذ.
رک : لعل آبدار ؛ (کنایۃً) لبِ معشوق (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).
[لعل + خوشاب (رک)].

---ِ دوشابی کس صف(---و مج) امذ.
شربت کے رنگ کا لعل (جامع اللغات). [لعل + ف : دوشاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ رُمّانی کس صف(---ضم ر ، شد م نیز بلا شد) امذ.
وہ لعل جس کا رنگ انار کی طرح ہو.

کیا ہے رات ساری شعر خوانی
مضامیں شعر کے لعلِ رُمّانی

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۸).

پھر اُس کے بعد بُستانِ تمنّا جب پھلا پھولا
تو اک غُنچہ کِھلا گُلبن میں رشکِ لعلِ رُمّانی

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۲۶) . اس پتھر کو انگریزی میں سپائینل (Spinel) ، عربی میں لعلِ رُمّانی اور سنسکرت میں مانکیہ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۵۵). [لعل + رُمّان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ رَواں کس صف(---فت ر) امذ.
(کنایۃً) شراب سُرخ (جامع اللغات). [لعل + رواں (رک)].

---ِ سپُید کس صف(---فت نیز ضم س ، ی لین نیز مج) امذ.
رک : لعلِ سفید (فسانۂ عجائب (فرہنگ) ، ۵۷۶). [لعل + سپید (رک)].

---سُرْخَہ (---ضم س ، سک ر ، فت خ) امذ.
وہ گھوڑا جس کے بال سفید مائل بہ سرخی ہوں (رسالۂ سالوتر ۲ : ۳۵). [لعل + سُرخ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---ِ سفُید کس صف(---فت نیز ضم س ، ی لین نیز مج) امذ.
سفید رنگ کا لعل جو نہایت کمیاب اور قیمتی ہوتا ہے ؛ (کنایۃً) نایاب چیز.

ہمیں فکر لعلِ سفید کی نہ تلاش دُرِّ یتیم کی
ترا نام پائیں کُھدا ہوا تو ہوں اس طرح کے نگیں سے خوش

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶۳) . [لعل + سفید (رک)].

---ِ سُفْتَہ کس صف(---ضم س ، سک ف ، فت ت) امذ.
گھسا ہوا لعل ، سوراخ شدہ لعل ؛ (کنایۃً) شرابِ سرخ (ماخوذ : جامع اللغات). [لعل + سفتہ (رک)].

---سی جان امث.
قیمتی جان ، بیش قیمت جان. اپنی لعل سی جان جانے کا مطلق ملال نہیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۲). حق ناحق اپنی لعل سی جان گنوانے سے فائدہ . (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، خمارستان ، ۱۵).

---ِ شَب چَراغ کس صف(---فت ش ، کسِ نیز فت چ) امذ.
رات کو چراغ کی طرح چمکنے والا لعل. اُس کے بڑے بڑے ٹکڑے جو کسی بادشاہِ اولوالعزم کے ہاتھ لگے تو اُس کا لقب لعلِ شب چراغ ہوا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۶۷).

شمعِ جاں افروز ، لعلِ شب چراغِ معرفت
جلوہ پاش نورِ حق ، روشن دماغِ معرفت

(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۱۱۵).

یوں تو بحرِ ہند کا ہر دُر ہے دُرِّ شاہوار
تھا جواہر لال لیکن ایک لعلِ شب چراغ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۷۱). [لعل + شب (رک) + چراغ (رک)].

---ِ شکَربار کس صف(---فت ش ، ک) امذ.
(کنایۃً) لبِ معشوق.

دشنام پسِ بوسہ جو تو دے تو مزا ہے
تلخی بھی ہو اے لعلِ شکربار ذرا سی

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۹). [لعل + شکر (رک) + ف : بار ، باریدن ـ برسانا].

---فام صف.
یاقوت کے رنگ کا ، بہت سُرخ.

اُنے آیا درلشکر شاہِ فام
دیکھیا او سرا پردۂ لعل فام

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۳). جب اُسید نے یہ کلامِ معجز نظام سنے یکبار نور ایمان سے رخ اس کا لعل فام ہوا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۷). [لعل + فام (رک)].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امذ.
(کنایۃً) سورج (جامع اللغات). [لعل + فلک (رک)].

---قَبا (---فت ق). (الف) صف.
وہ جو سُرخ پوشاک پہنے ، سرخ قبا (جامع اللغات). (ب) امث. **سُرخ شراب ؛ خون** (جامع اللغات). [لعل + قبا (رک)].

---کا چَھلّا امذ.
لعل سے بنایا ہوا چھلّا.

مِسّی ملی تو بڑھ گئی نیلم کی آبرو
لاکھا جما تو لعل کا چھلّا دہن ہوا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۵۸).

---کو پَتّھر سے پھوڑْنا محاورہ.
کسی چیز کی ناقدری کرنا.

بہت پچھتاتے ہیں اس سنگدل کو دے کے دل اپنا
مثل مشہور ہے یہ لعل کو پھوڑا ہے پتھر سے

(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی (مہذب اللغات)).

---گُودَڑْ / گُودَڑی میں نَہیں چُھپْتا کہاوت.
عمدہ وصف کبھی پوشیدہ نہیں رہتا ؛ رک : گودڑی میں لعل نہیں چھپتا جو زیادہ مستعمل ہے (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---گُوں (---و مع) صف.

لعل کے رنگ کا ، بہت سُرخ.

نظر کر توں اس چرخِ زنگار کوں
کدھیں ہوئے سیہ او کدھیں لعل گوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۱).

فلک ہے یا کوئی شیشہ ہے ساقی
شفق ہے یا شرابِ لعل گوں ہے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۵۷). [لعل + گوں (رک)].

---گُہَربار کس صف(---ضم گ ، فت ہ) امذ.

(کنایۃً) **لبِ معشوق** (مہذب اللغات) . [لعل + گہر (رک) + ف : بار ، باریدن ـ برسانا].

---لَب (---فت ل) صف.

سُرخ ہونٹوں والا ؛ معشوق (ماخوذ : پلیٹس ؛ مہذب اللغات) . [لعل + لب (رک)].

---لَب کس اضا(---فت ل) امذ.

۱. **سُرخ ہونٹ ، یاقوت کے رنگ کے ہونٹ ، لب کی سرخی ؛ لبِ معشوق.**

بوسہ جو لعلِ لب کا کل اُن سے طلب کیا
کیا کیا ظفر وہ مجھ پہ ہوئے انجمن میں لال

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۸).

تر تھی لہو میں زلفِ شکن در شکن جدا
مجروح لعلِ لب تھے جدا اور دہن جدا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱).

نُطق ہو جاتا ہے علمی اصطلاحوں سے اُداس
لعلِ لب میں شہد کی باقی نہیں رہتی مٹھاس

(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۵). ۲. (تصوف) **بطونِ کلامِ معشوق** (مصباح التعرف). [لعل + لب (رک)].

---لَگانا محاورہ.

حُسن یا رونق بڑھا دینا ، شان میں اضافہ کرنا ، قدر بڑھانا.

پائے نازک میں رچی میرے لہو کی مہندی
میں وہ کُشتہ ہوں تمھیں لعل لگا جاتا ہوں

(؟ ، راسخ (نوراللغات)).

---لَگ جانا / لَگنا محاورہ.

۱. **انوکھا پن ہونا ، ندرت ہونا ، کوئی عجیب و غریب وصف ہونا.**

ہوسے کے مانگتے ہی بھیرنے چتون کو لگے
ایسے کیا لعل لبِ غیرت گلشن کو لگے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۰). مجھ میں کیا کوئی لعل لگے ہیں... کہ جس کو لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ۱ : ۸۶۷). ۲. **جواہرات سے مرصّع ہونا ، قیمتی ؛ ممتاز ہونا ، عالی مرتبہ ہونا.**

کیا آسماں کو لعل لگے ہیں خدا کی شان
پھبکا ہے جن کی آب سے رنگِ گلابِ سرخ

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۱۶).

---لَگے ہونا محاورہ.

انوکھا ہونا ، ممتاز ہونا (عموماً کون سے یا کیا ایسے کے ساتھ مستعمل).

بڑھتا ہے آبرو میں کیا آنسوؤں سے میرے
کون ایسے لعل تجھ میں گوہر لگے ہوئے ہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۷۹).

شکلِ رقیب میں بھلا ایسے لگے تھے لعل کیا
دیکھتے ہی رہے جو تم اُس کا جمال بس جی بس

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۵۵).

---مُذاب کس صف(---ضم م) امذ.

پگھلا ہوا لعل، ایک قسم کا یاقوت ؛ (کنایۃً) شراب سرخ انگوری.

گویا لہو ہی از تیغ آئینہ تاب
چوں فیروزہ کے کھن تھے لعلِ مذاب

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۱).

یاقوت لب سے تیرے کم از سنگ ہو گیا
قیمت کچھ اب رہی نہیں لعلِ مذاب کی

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۵۳). [لعل + مذاب (رک)].

---ناسُفْتَہ کس صف(---ضم س ، سک ف ، فت ت) امذ.

گوہرِ ناسفتہ ، بن چھدا لعل ، وہ لعل جس میں سوراخ نہ ہو ؛ (کنایۃً) **ایسا مضمون یا خیال جسے پہلے کسی نے نہ باندھا ہو ، اچھوتا طرز تحریر** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لعل + نا (حرفِ نفی) + سفتہ (رک)].

---نَمَکِین کس صف(---فت ن ، م ، ی مع) امذ.

(کنایۃً) **لبِ معشوق ، ملیح** (ماخوذ : مہذب اللغات). [لعل + نمکین (رک)].

---نوشِیں کس صف(---و مج ، ی مع) امذ.

شہد کی طرح شیریں ہونٹ ؛ (کنایۃً) **لبِ معشوق ، معشوق کے ہونٹ** (مہذب اللغات). [لعل + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا + یں ، لاحقۂ نسبت].

---و گوہر اُگَلْنا محاورہ.

رک : لعل اگلنا. اُن کے فصحاء کے مقولے سنتے تو اُن کی اس فطری صلاحیت کا اندازہ ہوگا کہ ظاہری تعلیم کے بغیر کیوں کر یہ لعل و گوہر وہ اپنے منہ سے اُگل سکے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۶).

خدا قائم رکھے ارضِ الہ آباد کو دائم
کہ اس کا ذرّہ ذرّہ لعل اور گوہر اُگلتا ہے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۹).

---و گُہر بَرَسْنا محاورہ.

مال و دولت کی فراوانی ہونا ، مال و دولت خرچ ہونا ، بے انتہا خرچ ہونا.

غیروں پہ گھر میں آپ کے لعل و گہر برسا کریں
اور میرے بچے کوڑی کوڑی کے لیے ترسا کریں

(۱۹۱۶ ، انشائے بشیر ، ۱۱۱).

ـــِ یَمَن / یَمَنی کس اضا / صف(ـــفت ی ، م) امذ.
عرب کے صوبہ یمن کا لعل جو نہایت سُرخ ہوتا ہے.

لعلِ یمن تراش کے بنوائے ہیں یہ ہونٹ
موتی ملے ہیں دانتوں کے تم کو عدن سے کیا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۰).

محوِ پرواز یہ لعلِ یمنی ہے شاد
اُڑتی پھرتی کوئی ہیرے کی کنی ہے شاید

(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲).

میں کسی کو خاک تک تیری نہ دوں
ایک اک ذرّے کے بدلے گر ملے لعلِ یمن

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۹۸). [لعل + یمن (عَلَم) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَعْل (۲) (فت ل ، سک ع) صف ؛ امذ.
رک : لال (۲) پیارا ، دلارا ؛ (مجازاً) بیٹا.

عمر نے بولے اے میرے لعل توں
دل اپنی صبوری مینی ڈال توں

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۳۸). والد نے جواب دیا ، میرے لعل! تم بھی سو رہتے تو اچھا تھا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۳۷). [رک : لال (۲) جس کا یہ مورد ہے].

لَعْل (۳) (فت ل ، سک ع) (الف) صف.
سُرخ.

سرگ تھے نکلیا چندر لعل لہو کے بھتر
سور چھپایا خنجر چندر دکھایا مکھن

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹)).

لرزتی تھی بُھیں گھوڑیاں کے نعل تھے
جواناں کے لہو سوں تمام لعل تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۳). پھر غصّے سے چہرہ لعل کر کے دو ایک کو آنکھیں دکھائیں دو ایک کا منہ نوچ لیا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۷۵). لعل : یہ لفظ سرخ رنگ ... کے لیے مستعمل ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۵۰). (ب) امذ.
ایک سرخ رنگ کی چڑیا کا نر.

مونہہ بنائے آج کیوں بیٹھے ہو لڑکو صم و بکم
کیا لڑانے کو جو پھر سے لعل چھوڑے اوڑ گئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۰). ایک چھوٹی سی سُرخ رنگ کی چڑیا کو بھی لعل کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۵۰). [رک : لال (۱) کا غلط املا].

ـــ باز امذ.
لال نام کی چڑیا پالنے اور لڑانے والا شخص. یہاں لفظ مرغباز صرف خُروس بازوں سے غرض نہیں ہے بلکہ کبوتر باز اور لعل باز اور تیتر باز بھی شامل ہے.(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳). [لعل + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

لَعْلَڑی (فت ل ، سک ع ، فت ل) امث.
رک : لالڑی ، چھوٹا یاقوت.

کہاں ہے لبِ صاف کی لعلڑی
کدھر ہیں وہ دندان دروں کی لڑی

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۱۸). [رک: لعل (۱) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

لَعْلی (۱) (فت ل ، سک ع) صف.
رک : لعلیں جو زیادہ مستعمل ہے ، لعل کے رنگ کا (نوراللغات).
[رک : لعل (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــُ لَعْلی (۲) (فت ل ، سک ع) امث.
سرخی ، لالی.

تجہ لعل کی سرخی کنے یاقوتِ رُمّانی کدر
اور اَشک کی لعلی کنے لعلِ بدخشانی کدر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۳).

او مشک تجہ کافور ہو لعلی جو تہی ہووے زعفران

(۱۶۳۵، تحفۃالنصائح (ترجمہ) ، ۱۱۳). [لالی رک کا غلط املا].

لَعْلِیں (فت ل ، سک ع ، ی مع) صف.
لعل کا بنا ہوا ، لعل کے رنگ کا ، سرخ.

کان کے آویزۂ لعلیں پہ کب ہے زلفِ یار
سانپ یہ پتھر چٹا ہے لیتا ہے پتھر کو چاٹ

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۲).

لب ہائے لعلیں ، رُخسارِ تاباں
بے آگ شعلے ، بے موج طوفاں!

(۱۹۴۶ ، نبضِ دوراں ، ۳۰). [رک: لعل (۱) + یں ، لاحقۂ نسبت].

لَعْن (فت ل ، سک ع) امث ؛ امذ.
۱. پھٹکار ، (خدا کی) مار ، نفرین.

انوں کے دشمناں اوپر ازل تھے لعن واجب ہے
اگر ہوئے سمرقندی ، بخارائی و ملتانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۶).

اور ہے لعنِ ملائک اُس اوپر
ہو رہے لعنِ خلق اُس پر سربسر

(۱۷۹۲ ، تحفۃالاحباب ، باقر آگاہ ، ۳۵).

حبسِ دم کے معتقد تم ہو گے شیخِ شہر کے
یہ تو البتہ کہ سُن کر لعن ، رَم کھانے لگا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۵). خطبوں میں جو لعن پڑھا جاتا تھا یک لخت موقوف کر دیا. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۶).

ہوتی تھی لعن آلِ رسولِ کریم پر
جاہل چڑھے تھے منبرِ خلقِ عظیم پر

(۱۹۳۸ ، روحِ انقلاب ، ۱۳). **۲. سخت و سُست ، زجر و توبیخ ، جھڑکی ، سرزنش (بیشتر طعن کے ساتھ).** کمینہ وہ شخص ہے جو شریعت کے حکم سے واقف ہو اور پھر رسم و رواج کی شرم سے یا لوگوں کے لعن و طعن کے ڈر سے اُس کے کرنے میں تامّل کرے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۱۳۵). [ع : (ل ع ن)].

ـــ طَعْن (ـــفت ط ، سک ع) امث.
لعنت و ملامت ، طعن و تشنیع ، سرزنش و نفرین ، زجر و توبیخ ، مذمت ، بُرا بھلا کہنا. بادشاہ نے اس کی شکل کریہہ کو فال بد سمجھ کر اس پر لعن طعن کی. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۵۳).

باریابان حضور نے ہر جانب سے اس پر لعن طعن کی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۹)۔ پردہ کا خا کہ اڑتا ، قدرت پر لعن طعن ہوتی ، نماز کی نقل اڑتی۔ (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱)۔ اکثر فلاسفہ کی محققانہ کاوشوں پر اظہار ناراضگی اور لعن طعن کی گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۳۶)۔ اف : کرنا ، ہونا۔[لعن + طعن]۔

لَعْنَت (فت ل ، سک ع ، فت ن) امث۔
۱۔ رک : لعن ، پھٹکار ، نفرین۔

یزید یاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھیں ڈبایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶)۔ میں نے غصے میں چاہا کہ اس بت پر اور وہاں کے رہنے والوں پر اور ریت و رسم پر لعنت کہوں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۸)۔ مجھ پر لعنت اگر میں اس سے ناراض رہتا۔ (۱۸۹۷ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۹۷)۔ جو عورت سے ڈرے ایسے مرد پر لعنت اور پھٹکار ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳)۔ **۲۔ برا بھلا ، سخت و سست** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ **۳۔ عذاب ، مصیبت نیز ذلت۔** یہ لوگ ملک کے حق میں لعنت ہیں۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۱)۔ غربت خواہ جسم کی ہو خواہ جان کی ایک لعنت ہے۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۵)۔ [ع : (ل ع ن)]۔

--- اُٹھانا محاورہ۔
مصیبت اٹھانا ، ذلت برداشت کرنا۔

ذلت عشق کے آگے ، موئی عزت کیا ہے
مُنی لعنت بھی اٹھالے گی ملامت کیا ہے

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۸۶)۔

--- اللہ (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امث۔
اللہ کی لعنت ، خدا کی مار ، اللہ کا عذاب۔

پی قدح سب پڑے ہیں اس جا پر
لعنتُ اللہ ان کے غوغا پر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۶)۔ [لعنت + اللہ (رک)]۔

--- اللہِ عَلَی الکاذِبین (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، کس مع ہ ، فت ع ، ل ، غم ا ، سک ل ، کس مع ذ ، ی مع) فقرہ۔
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) ، جھوٹوں پہ اللہ کی مار (قرآن پاک کی آیت کا اقتباس (نوراللغات)۔

--- بازی امث۔
(کسی پر) لعنت بھیجنا ، کسی کو برا بھلا کہنا۔

ہرگز مت کر لعنت بازی — مطلق مت کر عشق مجازی

(۱۸۱۳ ، مثنوی داستان رنگین ، ۱۷۴)۔ [لعنت + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- بَرہَدرِش / ہزارپُشت کہاوت۔
اس کے باپ پر یا ہزار نسلوں پر لعنت (جامع الامثال)۔

--- بَرسانا محاورہ۔
بہت زیادہ لعن طعن کرنا ، بہت لعنت ملامت کرنا ، **پھٹکارنا۔**
خود ممالک آفتابی کی رعیت اپنے تاجداروں پر لعنت برسانے لگی (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۲۰)۔

--- بَرَسْنا محاورہ۔
۱۔ لعنت برسانا (رک) کا لازم ، لعن طعن ہونا۔ جس دنیا کے ہر کونے سے لعنت برسی ، وہ تمہارا ایمان ٹھہرا۔ (۱۹۲۶ ، شہید مغرب ، ۸۲)۔ **۲۔ بے رونقی ہونا ، اجاڑ ہو جانا۔** اس کے چہرے پر لعنت برس رہی تھی۔ (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۷)۔

--- بَرِیچ (---فت ب ، سک ر ، ی مع) فقرہ۔
(متعلقہ معاملات و افراد میں سے) کسی پر لعنت ، ہر ایک پر لعنت (صاف صاف کسی کا نام لینے کی بجائے مستعمل)۔ لعنت بریچ ڈپٹی کلکٹری میں تو موقع ہی نہیں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۹)۔ شیخ صاحب جب بالکل زچ ہو گئے تو بولے لعنت بریچ اچھا خیر جاؤ روپیہ آٹھ آنے شد نہ شد (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۳۲)۔

--- بکارِ شیطان فقرہ۔
شیطانی کام پر لعنت ہو ، خدا ایسے امر سے بچائے۔ اگر خدانخواستہ لعنت بکار شیطان کوئی قباحت کی بات یا دشمنوں کے کان بھرے بادشاہ تک بھی یہ بات پہنچ جائے گی ، تو غلام سمجھ لے گا۔ (۱۸۸۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۳۲)۔

--- بھیجنا محاورہ۔
۱۔ نفرین کرنا ، برا بھلا کہنا ، سرزنش کرنا نیز کوسنا ، بد دعا دینا۔ لوگ مرنے والے کنجوس پر لعنت بھیجتے تھے۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۶۳)۔ بعض حضرات یوں تو ترقی یافتہ قوموں کی تہذیب اور علم و فن پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں لیکن اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم کے لیے ان ہی شیطانی ملکوں میں بھیجتے ہیں۔ (۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۶)۔ **۲۔ کنارہ کشی کرنا ، اجتناب کرنا ، چھوڑنا۔** ہرچہ باداباد نہیں کرتی ہے ، لعنت بھیجی ، چلو قصہ ختم ہوا۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۱)۔

نام سے اپنے تمہیں غیر نے خط بھیجا ہے
نہ پڑھو پرزے کرو نامے کے لعنت بھیجو

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۶۳)۔ میں نے اپنے ارادے پر لعنت بھیجی۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۶)۔

--- بھیجو فقرہ۔
ذکر نہ کرو ، دفع کرو ، چھوڑو ، جانے دو۔ لعنت بھیجو مت لکھا کرو اسے خط ، میں نے مشورہ دیا۔ (۱۹۴۸ ، پرواز ، ۱۷۵)۔ وہ بھی اس لیے کہ انسانی عقل مصلحت پسندی کو لعنت بھیجو ، میں کس بک بکیے چکر میں پڑ گیا ہوں۔ (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۱۶۷)۔

--- بھیجو نام نہ لو فقرہ۔
ذکر نہ کرو ، جانے دو (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

--- پڑنا محاورہ۔
نفرین ہونا ، سرزنش ہونا ، لعن طعن ہونا۔ کیسی بدتر جائے ورود ہے یہ جس پر کوئی بھیجے اور ان لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی پڑے گی۔ (۱۹۹۲ ، اردونامہ ، لاہور ، اگست ، ۲)۔

--- پکارنا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
رک : **لعنت بھیجنا**.

حکم ابلیس پر لعنت پکارو
کیا بندگی بھرا کر مو پر مارو

(۱۷۰۵ ، در مجالس ، ۱۸).

--- پھٹکار (--- کس پھ ، سک ٹ) امث.
رک : **لعن طعن**. سب نے ایک دوسرے پر لعنت پھٹکار شروع کر دی. (۱۹۳۹ ، اور انسان مرگیا ، ۱۳۸). [لعنت + پھٹکار].

--- جاننا ف م ؛ محاورہ.
عذاب سمجھنا ، ذلّت جاننا.

جُھلس سکتے ہیں جو شعلوں سے کفر و دیں کی بستی کو
جو لعنت جانتے ہیں ملک میں فرقہ پرستی کو

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۹۲).

--- خُدا کس اضا (--- ضم خ) امث.
خداً کی لعنت ، خدا کی پھٹکار ، خدا کی مار (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لعنت + خدا (رک)].

--- خُدا کی امث ؛ فقرہ.
رک : **لعنتُ اللہ ، خدا کی مار**. میں نے جب اسے دیکھا تو اس کے منّھ پر تھوک دیا اور کہا لعنت خدا کی اسی منّھ پر محبت کا دعویٰ تھا. (۱۹۱۳ ، محل خانہ شاہی ، ۳۸).

--- زدہ (--- فت ز ، د) صف.
ملعون ، مردود ، لعنت کا مارا (ماخوذ : مہذب اللغات). [لعنت + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

--- کا شُروا پھٹ پھٹ کی روٹی کہاوت.
وہ رزق جو بےعزتی سے حاصل ہو ، وہ روٹی جو سینکڑوں باتیں سنا کر اور طعنے مہنے دے کر کھلائی جائے. ہمارا کہنا تمھاری سمجھ میں نہ آیا ، اب یہ لعنت کی روٹی پھٹ پھٹ کا شروا اچھا. (۱۸۸۳ ، سگھڑ سہیلی (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۹۲)).

--- کا طَوق امذ. ـــ طوقِ لعنت.
مراد : ذلّت ، پھٹکار ، خواری ، رسوائی ، بدنامی ، ذلت کی علامت یا بات. تم اس لعنت کے طوق پر مطمئن معلوم ہوتے ہو. (۱۹۵۱ ، حسن کی عیّاریاں ، ۹۱).

--- کا طَوق پڑنا محاورہ.
ذلیل ہونا ، رُسوا ہونا (جامع اللغات).

--- کا طَوق پہنانا / گَردَن میں ڈالنا محاورہ.
ذلیل ٹھہرانا ، رُسوا کر دینا ، بدنام کرنا. اس ناسپاس نے اس کے کھانے میں زہر ملا دیا اور ہمیشہ کے لیے لعنت کا طوق اپنی گردن میں ڈالا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۸۲). ایمان ، ضمیر کی کسوٹی پر لعنت کا طوق پہنا کر ٹھکرا دیتا ہے. (۱۹۲۱ ، گرداب حیات ، ۳).

--- کا طَوق پہننا محاورہ.
لعنت کا طوق پہنانا (رک) کا لازم ، ذلیل ہونا ، بدنام ہونا. میں حضور کے دربار کا ایک ادنیٰ کتا ، میں حضرت مولانا کی خاک سے بد تر ، بندہ ہو کر آقا سے یہ کہتا ، لعنت کا طوق نہ پہنتا. (۱۹۹۰ ، ظلمت نیم روز ، ۳۸۵).

--- کا طَوق مِلْنا محاورہ.
ذِلّت حاصل ہونا ، رُسوائی ہونا (جامع اللغات).

--- کا مارا صف مذ.
۱. **لعنتی ، مردود (عموماً عورتیں بطور تکیۂ کلام یہ فقرہ کہتی ہیں)**.

ہر گھڑی لعنت کا مارا چھیڑ کے کرتا ہے شر
مردوے کے سر پہ رہتا ہے چڑھا شیطان اب

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۲۷). ۲. **بدنصیب ، بدبخت ، شامت زدہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. **بہت تھوڑا ، بہت کم ، بہت قلیل** (نوراللغات).

--- کَرْنا محاورہ.
۱. رک : **لعنت بھیجنا ، بُرا بھلا کہنا ، کوسنا ، بددعا دینا**. شیطان تی ڈرے تیوں جھوٹے تی ڈرنا ، جھوٹے کے صوں پر لعنت کرنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۵). امّت کے پچھلے لوگ اگلوں کو لعنت کریں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۰۱). آپ نے نام لے کر کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۷). ۲. **ترک کرنا ، چھوڑنا ، کنارہ کشی کرنا ، اجتناب کرنا**.

کیا شاہزادہ سو لعنت بزاں
چلیاں واں تھے عابد کا منزل تھا جاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۸).

بول اس حافظاں کو اے بحری
کہ کرو لعنت اس تمام اپر

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۵۵). بھواہ نے اپنے دل میں کہا کہ آدمی کے لیے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کروں گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۷). ایمان اس فریبی دنیا پر لعنت کرکے نکل گیا. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۸).

--- کی جھوڑ ہونا محاورہ (قدیم).
رک : **لعنت برسنا ، بہت لعن طعن ہونا ، مسلسل سرزنش ہونا ، مسلسل برا بھلا کہا جانا**. ہور اس چرسی پر لعنت کی جھوڑ ہوئی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۴۴).

--- کی روٹی پھٹ پھٹ کا شوْروا کہاوت.
رک : **لعنت کا شروا پھٹ پھٹ کی روٹی** (فرہنگ آصفیہ).

--- گری (--- فت گ) امث (قدیم).
رُسوائی کا ، بدنامی کا.

شمر کوں اس آہن کے پنجرے میں کھال
گلے میانے لعنت گری طوق ڈال

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۴۲). [لعنت + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ لَعْنَت فقرہ.
تم پر لعنت ہو (کسی کی مذمّت کرنے کے موقع پر مستعمل). عمر نے چیخ کر کہا : لعنت لعنت. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۵).

ـــ مَلامَت (ـــ فت م ، م) امث.
زجر و توبیخ نیز بُرا بھلا ، سخت سُست (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لعنت + ملامت (رک)].

ـــ مَلامَت کا طَوق پَڑْنا محاورہ.
بدنامی ہونا ، رسوائی ہونا. بادشاہ کو بھی بدنامی آوے اور ... گردن میں طوق لعنت ملامت کا پڑے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۸۴).

ـــ مَلامَت کَرْنا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، سخت سُست کہنا ، ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا. اعرابی کو لعنت ملامت کرتا وہ بے چارہ شرمندہ ہوتا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۸). اِس کے دو ہی سبب ہیں یا فراق و درد اشتیاق یا افعال پر نفس کو لعنت ملامت کرتی ہے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۷۱). کوئی اپنی ذات پر اور کسی پر لعنت ملامت کرتا . (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۵). بعد میں بہت اِفسوس ہوا اپنے آپ پہ بہت لعنت ملامت کی. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۸۴).

ـــ مَلامَت ہونا محاورہ.
لعنت ملامت کرنا (رک) کا لازم ، سرزنش ہونا ، بُرا بھلا کہا جانا. میں اس دفعہ ضرور فیل ہو جاؤں گا ، پھر چاروں طرف سے لعنت ملامت ہو گی. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۹۳).

ـــ ہونا محاورہ.
لعنت کرنا (رک) کا لازم ، پھٹکار ہونا. کافروں پر خدا کی لعنت ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۷).

ـــ ہے فقرہ.
شرمندہ کرنے یا اظہار نفرین کے موقع پر مستعمل. جو عورت سے ڈرے ایسے مرد پر لعنت اور پھٹکار ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳). اس قابلیت کا کیا فائدہ ، لعنت ہے ایسی قابلیت پر. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۷۹).

لَعْنَتی (فت ل ، سک ع ، فت نیز سک ن) (الف) صف.
۱. ملعون ، مردود ، منحوس ، قابلِ لعنت ، جس پر پھٹکار برستی ہو ، پھٹکارا ہوا.

مری ماں کے میں پیٹ میں جب اتھی
جو ہو دیو پر فتنۂ و لعنتی

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۸).

نہ تھا دل میں انکے جو کرنا حرام
کیا ظلم او لعنتی نے یو کام

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۱۷). یہ کیا بھونڈی صورت ہے اور بدہیئت ، جل جائے یہ لعنتی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۷۳). اے لعنتی حرص تیرے لیے میرا بھائی تباہ ہوتا ہے . (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۲). جھوٹی حدیثیں سُنانے والا بھی لعنتی اور گنہ گار ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۰۱). **۲. شامت زدہ ، بدنصیب** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) امث. رک : **لعنت ، پھٹکار.**

لعنتی رات دن کی سہتے ہیں
دونوں خوش خوش وہاں پہ رہتے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۷۵).

خدا کے حکم سے شیطاں نے جو کیا انکار
اسی سے اُس کے گلے میں ہے لعنتی کا ہار

(۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۳۲). [لعنت + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــ طَوق پَہنْنا محاورہ.
رُسوا ہونا ، بدنام ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ کے طَوق گَلے میں ڈالْنا محاورہ.
رک : **لعنت کے طوق گردن میں ڈالنا.** وہاں تو سارا کنبہ پوری محفل اور بھرا جلسہ ، لعنتی کے طوق گلے میں ڈال رہا تھا. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۱۰۹).

ـــ مارا صف مذ.
رک : **لعنت کا مارا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ مَلامَتی دینا محاورہ.
رک : **لعنت ملامت کرنا ، ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا.** کیسی اپنے جی میں پشیمان ہوئی اور کیسی اپنے تئیں لعنتی ملامتی دی. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۹۸).

لَعْنْتِیاں (فت ل ، سک ع ، فت نیز سک ن ، کس ت) امث ؛ ج.
رک : لعنتی (ب : امث) کی جمع ، **لعنتیں ، پھٹکاریں ، کوسنے ؛ تراکیب میں مستعمل.**

ـــ پَڑْنا محاورہ.
لعنت ملامت ہونا ، بددعا ہونا ، کوسنے ملنا. حویلی حویلی گھر گھر کوسنے لعنتیاں ہی پڑتی رہتیں. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۵).

ـــ دینا محاورہ.
لعنت ملامت کرنا ، بُرا بھلا کہنا ، طعن و تشنیع کرنا. سب لعنتیاں دینے لگے کہ باوجود اس خاطرداری کے یہ کیا حرکت ان سے ظہور میں آئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۷). ہزاروں بلکہ لا کھوں لعنتیاں دینے کے بعد بھی خالہ اماں نچلی نہ بیٹھیں. (۱۹۴۷ ، ہم اور تم ، ۱۶).

لَعُوب (فت ل ، و مع) صف.
کھلنڈرا ، شوخ ، خوش طبع.

سَجاح و قلوپطرہ کے رنگ ڈھنگ
طَرُوب و لَعُوب و خَلُوب و حَنُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۳). [ع : (ل ع ب)].

لَعُوق (فت ل ، و مع) امذ.
(طب) . **چاٹنے کی میٹھی دوا بصورت لگدی ؛ جیسے : لعوقِ سپستاں وغیرہ** (انگ : **Lincture**). معجون اور لعوق کے قوام میں یہ فرق ہے کہ معجون کے قوام سے لعوق کے قوام کو نرم کرتے ہیں (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۱). جیسا مست ہاتھی ،

بنا گھوڑا ، عورت نام کی معشوق جیسے املتاسی لعوق . (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۳۴). نیم کے گوند کا لعوق بنا کر چٹائے. (۱۹۸۹ ، آبِ گُم ، ۱۶۸). [ع : (ل ع ق)].

لَعِین (فت ل ، ی مع) صف.
ملعون ، مردُود ، لعنتی ، دوزخی ، پھٹکارا ہوا.

لعیں ایک بدبخت را کس ہے یاں
پکڑتا ہے آدمی کوں دیکتا جہاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۴). اوس ملعونہ نے دو ملعون قبیلے اپنے سے پیدا کیے کہ ایک کا نام شیث لعین اور دوسرے کا دردان ملعون کہ ابنِ ملجم لعین کے ساتھ مددگار اور رفیق رہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳).

رات دن پڑھتا پھرے ہے اے لعین
اُس کی اُس کے گھر میں اُس کی اس کے گھر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۶).

بانو پکارتی تھی یہ کیا کرتا ہے لعیں
پیاسا ہے تین روز سے حیدر کا جانشیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲).

ایک کہتا تھا کہ بھارت کو کیا تو نے بھرشٹ
ایک کہتا تھا خرِ دجّال ہے تو اے لعین

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۹). [ع : (ل ع ن)].

لُغات (ضم ل) امذ ؛ امث.
۱. **لغت بمعنی لفظ کی جمع الفاظ.**

اجناس کے فرد پر یہ اجنا کیسا
یاں ابر لغات کا گرجنا کیسا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۹۲). خواجہ صاحب کی زبان صحتِ لغات کے اعتبار سے شیخ صاحب کی زبان کو نہیں پہنچتی تھی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۷۱).

شیخ ہر گو کہ رشک آتا ہے
اونٹ کے سو لغات جانتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۷). ہم عربی ، فارسی یا انگریزی الفاظ کی جگہ اس میں علاقائی زبانوں کے لغات سے کام لیں ، کیونکہ ان کا حق بدیسی الفاظ پر مرجح ہے. (۱۹۸۹ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۵). ۲. **وہ کتابیں جن میں الفاظ کے معانی وغیرہ حروفِ تہجّی کی ترتیب سے درج ہوں ، فرہنگیں ، ڈکشنریاں ، الفاظ و معانی کی کتابیں ، لغتیں.** اب حضور تو لغات بھر پڑھ جائیں گے مگر اس کی صورت نہ دیکھیں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۱). ڈاکٹر گلکرسٹ کی لغات میں بہت سے ایسے لفظ ملیں گے جن کا رواج اب نہیں رہا. (۱۹۷۳ ، لغتِ کبیر اردو ، ۱ : ۲۲). [لغت (رک) کی جمع].

ـــ اَضداد کس اضا (ـــفت ا ، سک ض) امذ ؛ ج.
وہ الفاظ جو متضاد معنی دیتے ہیں جیسے عربی میں مولاً بمعنی مالک بھی ہے اور بمعنی غلام بھی. فالقسط میں لفظ قَسَط قَسَط بقُسط سے ماخوذ ہے ... یہ لغاتِ اضداد میں سے ہے. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۲۵۹). بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو بیک وقت متضاد معنی دیتے ہیں ، علم اللغات میں ایسے الفاظ کو لغاتِ اضداد کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، لسانی و عروضی مقالات ، ۲۷). [لغات + اضداد (رک)].

لُغاتچَہ (ضم ل ، سک ت ، فت چ) امذ.
لغات (رک) کی تصغیر ، الفاظ و معانی کی چھوٹی کتاب. تحقیق و تلاش میں جو کتابیں پڑھی گئیں ان میں سے مندرجہ ذیل ... قابل ذکر ہیں ، طبّی لغاتچہ : مطبوعہ دہلی پرنٹنگ پریس. (۱۹۳۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۱ : ۵). [لغات + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

لُغاتی (ضم ل) صف.
لغات (رک) سے منسوب ، لغات کا. لغوی اور لغاتی معانی میں ایک فرق بدستور قائم رہتا ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۳۰). [لغات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُغاتِیَّت (ضم ل ، کس ت ، فت ی) امث.
لغاتی ہونے کی حالت ، لغاتی ہونا. فی الحقیقت استعارتی معانی کی لغاتیت کو استعارے کے تحویلی سانچے میں ہی تلاش کیا جاسکتا ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۳۰). [لغات + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لُغارِثم (ضم ل ، کس ر ، سک ث) امذ.
ریاضی کی ایک جدول ، حاشیہ. مثلثوں کے حل کرنے میں عموماً لغارثم کا استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۷۸). [انگ : Logarithm کا معرّب].

لَغام (فت ل) امث (قدیم).
(عو) رک : لگام.

دی کلا دل گیان کا چارا کھلا ایمان کا
لغام دے خوش دھیان کا رک باند اپنے دار توں

(۱۶۰۶ ، شہباز (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۷)).

وو شہسوار ہے توں جو پون کوں تیزی کر
بھرائے ران میں اپنی بغیر لغام کرے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۷). [لگام (رک) کا بگاڑ].

لَغامی دینا محاورہ (قدیم).
رک : لگام دینا.

توں دے لغامی ، عقل لات کر
فہم پاولیاں سوں چلا داٹ کر

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، عبدل ، ۱۰).

لِغایَت/لِغایَہ (کس ل ، فت ی) م ف.
تک ، اُس سرے تک ، آخر تک ، انجام تک. فیصلجات صدر شرقی کے ابتدائے ۱۷۹۲ء سے لغایت آخر ۱۸۳۶ء ... اردو زبان میں ترجمہ کر کر چھاپہ کروں. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مکتوبات ، ۵). لارڈ ہارڈنگ بھی جو ۱۹۱۱ء لغایتہ ۱۹۱۵ء وایسرائے ہند تھے ، مثل اپنے دادا کے ہند میں نیک نام و ممدوحِ خلایق ہے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۰۴). پوری فصل اواخر جُون لغایتہ اواخر ستمبر آموں کی ترسیل اور استقبال میں گزرتی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۷). [ع : ل (حرفِ جار) + غایہ ـ غایت (رک)].

لُغَت (ضم ل ، فت غ) امذ ؛ امث.
۱. **(کسی زبان کا) لفظ ؛ (عموماً) وہ لفظ جس کے معنی متعین اور قابلِ اندراج ہوں.**

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشقِ مجازی ہے
وو پائے شرح میں مطلب ، نہ بوجھے جو متن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲). عربی و فارسی کی لغتیں اصطلاحیں جاننا تو بہت سی بھر دیتا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۶). خیرالنسا: میں شہر والیوں کے لغت کم سمجھتی ہوں ، پہلے یہ تو فرمائیے کہ سلیقہ کہنے کس کو ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۷۸). اس کی شہادت میں کبیر کی نظمیں موجود ہیں جن میں فارسی کے لغت بھرے ہوئے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۴). لفظ الیاس میں دوسرا لغت الیاسین ہے ؛ جیسے : اسمٰعیل سے اسمٰعین. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۱۳). ۲. **کسی زبان کے وہ اصوات و کلمات جن کے ذریعے آدمی اپنا مطلب ادا کرے بولی ، زبان.** پیدا کیا ہم نے فرشتے کو ... کہ ندا کرے تجھ سے بہ لغت اوس کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۶). کیا ! یامبو ، یامبو ، خاصے ہیے ، کیا ولندیزی لغت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۶).

واعظ بہشت و بزمِ حسیناں کو ایک جان
تیرا لغت وہ ہے یہ مری اصطلاح ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱۸). چند صحابہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو ابنِ عباس کے پاس چلیں وہ ہم سب سے زیادہ لغتِ عرب کو جاننے والے ہیں. (۱۹۹۳ ، اردونامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۲). ۳. **(کسی زبان کے) لفظوں کی فرہنگ جو حروفِ تہجی وغیرہ کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہو ، ڈکشنری.**

پھر طُرفہ ہے یہ کہنا اگر ہے نہ چارہ طاق
پس کیوں لکھا لغت میں عناصر کو چار طاق

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). یہ رموز اس قدر فراہم ہو گئے کہ اب ان کا پورا ایک لغت تیّار ہو سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، جنوری ، ۷). ترقی اردو بورڈ کی داغ بیل ڈالی گئی جس نے اردو کی عظیم لغت تیار کرنے اور اس کو شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا. (۱۹۷۸ ، پاکستان کے تہذیبی مسائل ، ۵۶). [ع : (ل غ و)].

--- بازی امث.
موٹے موٹے اور بڑے بڑے دقیق اور مشکل الفاظ استعمال کرنا. فقط لفاظی اور لغت بازی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۶۸). [لغت + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تَراش (--- فت ت) صف.
دقیق اور مشکل الفاظ بولنے اور گھڑنے والا ، لفّاظ ، لسّان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لغت + ف : تراش ، تراشیدن - کترنا ، چھانٹنا].

--- تَراشنا محاورہ.
نئے نئے الفاظ و محاورات وضع کرنا ، نئے معنی پہنانا ، لفّاظی کرنا ، انوکھے اور غیر مانوس الفاظ استعمال کرنا.

یہاں سے چل رفو چکّر ہو ، اس کہنے پہ مرتا ہوں
لغت پہ جب نیا تیرا تراشا یاد آتا ہے

(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۶۷).

--- تَراشی (--- فت ت) امث.
الفاظ سازی ، لغت تراشنا ، مشکل الفاظ استعمال کرنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [لغت تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- جھاڑنا محاورہ.
علمیّت جتانا ، قابلیّت دکھانا غیر مشہور اور مشکل الفاظ استعمال کرنے پر طنزاً مستعمل) (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- چھانٹنا محاورہ.
متروک یا غریب الفاظ استعمال کرنا نیز علمیت جتانا.

بوسیدہ لغت چھانٹے ہے ، اللہ کرے پڑ جائے
اے شیخ تری عقل کے فرہنگ میں کیڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸).

کسی اور ہی سے ہے یہ جگت
کہیں اور ہی چھانٹیے یہ لغت

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۸۴).

--- داں امذ.
لغت کو جاننے والا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لغت + ف : داں ، دانستن - جاننا].

--- دانی امث.
لغت جاننا ، لغت سے آشنائی (علمی اردو لغت). [لغت داں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ڈھالنا محاورہ.
لفظ بنانا ، لفظ گھڑنا ؛ مشکل لفظ استعمال کرنا.

مصلحت نے وہ لغت ڈھالے ہیں
لفظ معنی سے جدا ہے یارو

(۱۹۶۴ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۰).

--- ساز امذ.
لغت بنانے والا ، فرہنگ تیار کرنے والا ، لغت نویس.

نہ اس کے معنی نہ اس کا مفہوم جانتے ہیں
اے لغت ساز ، اہلِ دانش کا سہو معصوم جانتے ہیں

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۴۴). [لغت + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

--- سازی امث.
لغت ساز (رک) کا کام ، لغت تیّار کرنا ، لغت نویسی. واحد منصوبہ جو اسے دیا گیا وہ لغت سازی کا تھا. (۱۹۹۴ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۹۰). [لغت ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سے خارج ہونا محاورہ.
(لفظ کا) متروک ہونا ، ترک کیا جانا ، استعمال میں نہ آنا. اب محلّے کا لفظ آج کی لغت سے خارج ہوا اب نمبروں اور بلاکوں کا رواج ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۱۵).

---گڑھنا/گھڑنا محاورہ.
رک : **لغت تراشنا ، اپنی طرف سے لفظ بنانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---مُرَتَّب کَرْنا محاورہ.
کسی زبان کے الفاظ و محاورات وغیرہ کو ترتیب دے کر فرہنگ تیار کرنا. تاریخی اصول پر اور لغت ترتیب کرنے کے لیے لازم تھا کہ اردو کے تمام ذخیرۂ کتب تک رسائی حاصل ہو. (۱۹۹۳ ، افکار، کراچی ، مارچ ، ۲۰).

---نِگار (---کس ن) امذ.
کسی زبان کے الفاظ و محاورات کو ترتیب دے کر کتابی شکل دینے والا ، لغت لکھنے والا ، لغت نویس. لسانی مسائل کو چھیڑنا لغت نگاروں اور لٹریچر میں دلچسپی رکھنے والوں کا کام ہے. (۱۹۶۳ ، اصولِ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۴). بعد کے لغت نگاروں نے ان سے بھی خاطر خواہ استفادہ کیا. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۰). [لغت + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
لغت نگار (رک) **کا کام یا منصب ، لغت نویسی.** گیارھواں باب ان کی لغت نگاری سے متعلق ہے. (۱۹۸۲ ، امیر مینائی اور ان کے تلامذہ ، ۱۰). ان بااصول لغتوں کے ہوتے ہوئے بھی اصولِ لغت نگاری نہ سیکھے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۰). [لغتِ نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
رک : **لغت نگار.** یہ معاملہ زیادہ تر لغت نویسوں کا ہے جو ہر لفظ کے ماتھے پر صدیوں کے آئینہ میں شکنیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۶۷). [لغت + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
لغت نویس (رک) **کا کام یا منصب ، لغت لکھنا.** کسی زبان کی ترویج و اشاعت میں لغت نویسی کا جو حصّہ ہے ، محتاجِ بیان نہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۷). اس ادارے اور اس لغت نویسی ... کو چلنے نہیں دیں گے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۲). [لغت نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُغْتا (ضم ل ، سک غ) امذ.
نیا وضع کیا ہوا لفظ ، نیا وضع کیا ہوا کوئی محاورہ یا لفظ ، اجنبی ، غریب یا نامعتبر لفظ. یہ پوڈر کیا شے ہے یہ نیا لغتا ہے کوئی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۰۷). [لغت + ا ، لاحقۂ تحقیر].

لُغَتی (ضم ل ، فت غ) صف.
لغت (رک) **سے منسوب ، لغت کا ، تراکیب میں مستعمل.**

---اَلفاظ (---فت ا ، سک ل) امذ ؛ ج.
لغت کے مطابق لفظ ، قاعدوں کے مطابق درست لفظ ؛ (مجازاً) مشکل ، دقیق (لفظ). ادب پاروں سے الفاظ کا ذخیرہ اکٹھا کر کے لغتی الفاظ منتخب کرنے پڑتے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۳۷۳). [لغتی + الفاظ (رک)].

---مَعْنی (---فت م ، سک ع) امذ ؛ ج.
لغوی معنی ، الفاظ کے بنیادی معنی ، (مجازی معنی کے مقابل). میرا شوق الفاظ کے لغتی معنی کا اسیر نہیں. (۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷). [لغتی + معنی (رک)].

لَغْز (فت ل ، سک غ) (الف) صف.
پھسلتا ہوا ؛ ٹھوکر کھاتا ہوا (پلیٹس). (ب) امذ. **پھسلنا ؛ گرنا ، ٹھوکر کھانا** (پلیٹس). [ف : لغزیدن ـ پھسلنا سے].

لُغَز (ضم نیز فت ل ، سک نیز فت غ) امث.
۱. **چیستان ، پہیلی.**

کبھی میں حلِ معمّا و لغز میں ذی ہوش
کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). ۲. **جنگلی چوہے یا خرگوش کا بھٹ** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

لَغْزاں (فت ل ، سک غ) صف.
لرزتا ہوا ، پھسلتا ہوا.

مستیِ بے کیف و کم حُسن رُخ جانا نہ تھا
تندیٔ صہبا سے لغزاں ضبط کا پیمانہ تھا

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۳۴). [ف : لغزیدن ـ پھسلنا ، لرزنا سے حالیۂ نا تمام].

لَغْزِش (فت ل ، سک غ ، کس ز) امث.
۱. **پھسلن ، رپٹن.**

برہ کی پینٹھ میں اے گرم رو لغزش سوں ڈرتا رہ
اوٹھے نہیں برق جوں گر کر قدم جسکا پھسل جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۱). اوترتے وقت پائے مبارک نے لغزش کی اور سر و دوش مبارک پر نہایت ضرب شدید آئی. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۱۲). اگر کسی ہموار زخم پر گرتی ہے لغزش نہیں کرتی. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۵).

جہاں جا بیٹھے اوٹھے نہ تا حشر اوس کے کوچے سے
گرادے جس جگہ لغزش پڑے رہیے وہیں برسوں

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۸). ۲. **ڈگ ، قدم ، مسافت.**

پائے طلب کے واسطے کوئی نئی زمیں بنا
وادیِ مہر و ماہ تو لغزشِ نیم گام ہے

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۱۹). ۳.(أ) **لرزش ، پھسلن ، لڑکھڑاہٹ ؛ (مجازاً) عدم استقلال ، جگہ سے ہٹنا.**

ہر قدم پر ہیں رہ عشق میں لا کھوں لغزش
وو ہی نبھتا ہے کوئی گام جو ہشیار چلے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۸).

کس طرح لغزش ہو پائے استقامت کو ترے
شمع ساں محفل میں تیری ہے قدم سے سر لگا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۴).

زنجیر سے ہر گام پہ لغزش ہوئی پا کو
چھوڑا نہ مگر سلسلۂ صبر و رضا کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۱۸). شاہنشاہ کی آواز میں لغزش پیدا ہو گئی. (۱۹۰۷ ، نپولینِ اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۳۱۹).

کہیں راستے کی گرد نے نظر کو دُھندلا ، تصوّر کو داغ دار ، قدم کو لغزش پر آمادہ نہیں کیا. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۷۱). (iii) **ٹھوکر**. اگر عورت چاہتی تو اپنے قدم کی ادنیٰ سی لغزش سے وہ اس اتفاق کا سارا شیرازہ درہم برہم کر سکتی تھی. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۷۹). ۴. **خطا ، نسیان ، بُھول چُوک**. جس جگہ لغزشِ قلم نظر پڑے وہاں قلم اصلاح بہتر ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۵).

قائلِ احمدِ بے میم کو لغزش کیسی
کیا وہ بہکے گا جو مستِ مے وحدت ہو گا

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۴۳). بتقاضائے بشریت کچھ لغزشیں سرزد ہوئیں (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸۱). جنرل کی معمولی سی لغزش کی پاداش میں شہزادی کو فرانس سے اور جنرل کو کابینہ سے نکلنا پڑا. (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۲۷۲). ۵. **بے راہ روی ، گمراہی**. پادشاہ ... کی لغزش کو کون درست کرے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۹۳). اس میں میرے والدین کی کچھ لغزش تو نہیں. (۱۹۲۲ ، گردابِ حیات ، ۱۷). آدم کی لغزش معاف ہوئی. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۹۲). ۶. **(مجازاً) نقص ، عیب ، غلطی ، بہکنا**.

اے بحر فی الحقیقت کامل ہو اپنے فن میں
آواز میں ہے رعشہ لغزش نہیں سخن میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۷). میرے کلام میں روانی ضرور ہے مگر لغزشوں سے خالی نہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۲۳). ۷. **خلاف بیانی ، بیان یا قول میں فرق** (فرہنگِ آصفیہ). [ف : لغزیدن ـ لغزش کرنا ، رپٹنا ، پھسلنا کا حاصل مصدر].

ـــــ آ جانا / آنا محاورہ.

۱. **پھسلنا ، رپٹنا ، بہکنا ؛ گمراہ ہونا ؛ لڑکھڑانا ؛ ڈگمگانا ؛ کانپنا ؛ اظہار یا بیان میں فرق آنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **لڑکھڑاہٹ پیدا ہونا ، لرزش ہونا ، استقلال میں فرق آنا ، ثابت قدم نہ رہنا**. ہمارے سپاہیوں کے پائے ثبات میں لغزش آ گئی ہے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۲۵).

ـــــ پا کس اضا ، امث.

پانو کی جنبش ، قدم ڈگمگانا ، پانو کی لڑکھڑاہٹ ، غلط روی.

جوں اشک ایک لغزشِ پا میں گئے ہیں پار
ہستی سے تابہ نیستی چنداں سفر نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۲).

کیف میں اک لغزشِ پا کلکِ گوہربار کی
اضطراری ایک جنبش سی لبِ گفتار کی

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۷).

ہاں خبردار! کہ اک لغزشِ پا سے بھی کبھی
ساری تاریخ کی رفتار پلٹ جاتی ہے

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، سکوتِ شب ، ۶۹). [لغزش + پا (رک)].

ـــــ دینا ف م ؛ محاورہ.

بہکانا ، گمراہ کرنا ، بھٹکانا ، لڑکھڑا دینا ، اپنی جگہ سے ہلانا ، استقلال میں فرق ڈالنا ، اپنی جگہ قائم نہ رہنا. تو شیطان نے جنّت سے اُنہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن ، ۱۰). شیطان نے ہر مرتبہ آپ کے قدموں کو لغزش دینے کی کوشش کی. (۱۹۳۱ ، مسیح اور مسیحیّت ، ۳۰۷).

ـــــ کَر جانا محاورہ.

بہک جانا ، بھٹک جانا ، غلطی کرنا. اچھے اچھے متقی و مقتدر ناول نویسوں کے قلم لغزش کر جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ادیبہ ، ۲۰۰).

ـــــ کَرْنا محاورہ.

۱. **ہلنا ، جنْبش کرنا نیز پھسلنا**. اوترتے وقت پائے مبارک نے لغزش کی اور سر و دوشِ مبارک پر نہایت ضرب شدید آئی. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۱۲). ۲. **غلطی کرنا ، خطا کرنا ، بھول چوک ہو جانا**. اس میں بھی ایک سے زیادہ موقع پر لغزش کی ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۰۷). ۳. **ڈگمگانا ، لڑکھڑانا ؛ گمراہ ہونا ، بہکنا**.

رفتہ رفتہ آ گئے اقبال آدابِ سفر
اوّل اوّل میرے قدموں نے ذرا لغزش تو کی

(۱۹۸۱ ، مِضراب و رَباب ، ۲۰۹).

ـــــ کھانا محاورہ.

۱. **لرزنا ، ہلنا نیز جگہ سے ہٹنا**. مصوّر کا قلم بسا اوقات لغزش کھا جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، قرضِ دوستاں ، ۸۷). ۲. **بہکنا ، بھٹک جانا ، گمراہ ہونا**. لغزش کھانے والے کے لیے کوئی نہ کوئی رحم کرنے والا ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳۳). جو کبھی بدنصیبی سے انہوں نے اس کوچے میں قدم رکھا تو پہلے ہی قدم میں لغزش کھائی. (۱۹۲۹ ، چند ہم عصر ، ۱۲۰). انہوں نے مشرق کے اخلاقی زاویے سے مغرب کو دیکھا چنانچہ نہ ان کی نگہہ میں شوخی پیدا ہوئی اور نہ ان کے قدم نے لغزش کھائی. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۸۵).

ـــــ گاہ امث.

ٹھوکر کھانے کی جگہ ، گمراہ ہو جانے کا مقام. لیکن یہاں ایک لغزش گہ بھی ہے ، جس سے اہلِ ہوش کو باخبر رہنا چاہیے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۳۹). [لغزش + گہ (رک)].

ـــــ مَسْتانہ کس صف (ـــــ فت م ، سک س) امث.

مستی کی حالت میں لڑکھڑاہٹ ، نشے میں بہک جانا.

آتا ہے وہم لغزشِ مستانہ دیکھ کر
پڑتے ہیں نامہ بر کے ہزاروں قدم غلط

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۱).

لیڈر تو نام ہے قلمِ احتساب کا
لیکن قلم میں لغزشِ مستانہ چاہیے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۱۶). تخیل کا ... اثر دل و دماغ دونوں پر ہوتا ہے ... وہ جذب و شوق کی ایک لغزش مستانہ ہے ، عقل و شعور کا ایک حسین ارتعاش ہے. (۱۹۸۳ ، ادب اور ادبی قدریں ، ۲۱). [لغزش + مستانہ (رک)].

---ہو جانا محاورہ.
لغزش کرنا (رک) کا لازم ، غلطی یا گناہ سرزد ہونا ، بھک جانا. اگر زیادہ غور سے دیکھا جائے تو بڑے بڑوں سے لغزش ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیتِ نسواں ، ۲۳).

ہوئی ہے روزِ ازل یہ لغزش کہ ایک انسان ہو گئے ہم
مگر حکومت نہ یہ سمجھ لے کہ اسُ کے مہمان ہو گئے ہم

(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیِ تحریر ، ۳۵).

لَغْزِشی (---فت ل ، سک غ ، کس ز) صف.
لغزش (رک) سے منسوب یا متعلق ، لغزش کا. باقی سُروں کو ایک حالتِ لغزشی ہے کہ اس کو اہلِ ہند سُرت کہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۷). [لغزش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَغْزِیدَہ (فت ل ، سک غ ، ی مع ، فت د) صف.
پھسلا ہوا ، لڑکھڑایا ہوا.

وہ کیا آئے مری خلوت میں میخانہ چلا آیا
نظر خوابیدہ خوابیدہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

(۱۹۷۵ ، مضراب ، ۷۷). [ف : لغزیدن - پھسلنا ، لڑکھڑانا ، ڈگمگانا سے اسمِ مفعول].

---پا صف.
وہ جس کے پانو کانپ رہے ہوں ، ڈگمگاتے ہوئے پانو والا ، ڈانوا ڈول.

کہیں منزل سے رہ جاوں نہ یارب
شکستہ دل بھی ہوں لغزیدہ پا بھی

(۱۹۷۱ ، باقی صدیقی ، زادِ سفر ، ۵۵). [لغزیدہ + پا (رک)].

---پائی امث.
پانو کانپنا ، لڑکھڑاہٹ. حقیقت یہ ہے کہ اسٹیج کا خوف ہی نہیں کچھ ہے تو حواس کی لغزیدہ پائی ہے. (۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فنِ خطابت ، ۵۱). [لغزیدہ پا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَغْو (فت ل ، سک غ) صف.
۱. **بیہودہ ، پوچ ، واہیات ، بے فائدہ ، واہی تباہی ، بکواس (شخص ، شے یا بات وغیرہ).**

او نہ جنت میں سنیں گے جنتی
حرفِ لغو و کِذب و باطل کو کبھی

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۱۹).

عمر گئی لغو سب وقت بہت کم ہے اب
کچھ نہ کیا ہائے میاں کچھ تو کیا چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۳). مرزا کو کہ ... بہت مغلوب الغضب تھا ، بادشاہ نے جو مذہبِ الٰہی بنایا تھا اس کو لغو و بیہودہ جانتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۸۹).

کہتا ہوں شہباز میں خود کو جو سلطانِ سخن
درحقیقت میرا دعویٰ لغو و لایعنی نہیں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۵). ۲. (فقہ) **باطل ، فسخ.** غلام مذکور دو تہائی بدل کتابت فی الحال ادا کر دیوے اور باقی ایک تہائی اپنی میعاد تک دیتا رہے ... یہ نہ کرسکے تو غلام بن جاوے یعنی عقد کتابت کو لغو کر دیوے. (۱۹۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۲۰). ۳. (أ) (فقہ) **ایک طرح کی قسم کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر کھا لی جائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو.** لغو قسم کے دو معنی ہیں ، ایک تو یہ کہ کسی گذری ہوئی بات پر جھوٹی قسم بلا ارادہ نکل گئی یا نکلی تو ارادے سے ، مگر اس کو اپنے گمان میں صحیح سمجھتا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۹۰). (اا) (فقہ) **وہ قسم جس پر کفارہ نہ ہو.** اس معنی کے لحاظ سے لغو غموس کو بھی شامل ہے ، کہ اس میں اگرچہ گناہ ہوتا ہے لیکن کفارہ نہیں آتا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۹۱). [ع].

---بات امث.
بےہودہ بات ، فضول گفتگو. تمہارا یہ سمجھنا کہ اُس کی عنایت و رحمت کا ہمارے سوا کوئی مستحق نہیں لغو بات ہے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، (تفسیر) مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳۵). ان کی لغو بات میں بھی وزن محسوس ہوتا تھا. (۱۹۸۹ ، آبِ گم ، ۱۹۶). [لغو + بات (رک)].

---بَکْنا محاورہ.
بیہودہ بکنا ، واہیات باتیں زبان پر لانا ، بےہودہ اور بےمعنی باتیں کرنا (پلیٹس ؛ مہذب اللغات).

---بَیانی (---فت ب) امث.
بیہودہ گوئی ، بیہودہ باتیں کرنا ، بکواس ، بےمعنی گفتگو. محمد بن اسحاق نے فنِ مغازی میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی وہ امام فنِ مغازی کے نام سے مشہور ہیں ، شہرتِ عام میں اگرچہ واقدی ان سے کم نہیں لیکن واقدی کی لغو بیانی مسلمۂ عام ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۲). [لغو + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَن (---فت پ) امذ.
لغویت ، بیہودہ پن ، بدتمیزی ، بدتہذیبی (مہذب اللغات). [لغو + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---حَرَکَت کَرْنا محاورہ.
غلط کام کرنا ، نازیبا حرکت کرنا ، بےہودہ و مہمل کام کرنا (مہذب اللغات).

---گوئی (---و مج) امث.
رک : لغو بیانی ، بیہودہ گفتگو ، بکواس. کیا اس قسم کی لغو گوئی کا اس کی طرف انتساب خود لغو گوئی نہیں ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۱۵). کسی ہوشیار اور تیز طبیعت کے آدمی کے لیے لغو گوئی ، تفریحِ طبع کا سامان اس وقت تک نہیں ہو سکتا کہ جب تک اس کی طبیعت میں اس قدر شگفتگی نہ ہو. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۱). [لغو + ف : گو ، گفتن - کہنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

لُغَوًا (ضم ل ، فت مج غ ، فت و ، تن ا) م ف.
لغوی طور پر ، ازروے لغت ، لغت کے معنی کے مطابق ، حرف بہ حرف.

عام لوگ ان کی بتائی ہوئی پوجا پر لغواً عمل کرتے ہیں. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۵). [لغو (لغوی (رک) کی تخفیف) + اً ، لاحقۂ تمیز].

لُغُوب (ضم نیز فت ل ، و مع) امث.
تھکن ، تکان ، درماندگی ، تھکاوٹ.

بہ نصَب و عذاب و لُغوب و نَصَب — وَفی کلّی عام فہم یُفتَنُون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۳۳). [ع : (ل غ ب)].

لُغَوِیِن (ضم ل ، فت مع غ ، کس و ، ی مع) امذ.
زبان داں ، لغت نویس ، لغت لکھنے والے ، لُغت کے ماہرین ، ماہرینِ فرہنگ نویسی. لغوین کی یہ بات ہمیں سمجھ میں نہیں آتی کہ اہلِ اسلام صحیح ہے اور اہلِ ہنود غلط . (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۴۹). [لغوی (ی مبدل بہ ہ) + ین ، لاحقۂ جمع].

لُغَوی (ضم ل ، فت غ) صف ؛ امذ.
۱. **لغت رک سے منسوب یا متعلق ، لغت کا ، اصلی ، ازروئے لغت حقیقی معنی ، لفظی معنی ، لغتی.** جہاں غیبت لغوی ثابت ہے وہاں غیریت لغوی کون ثبوت نہیں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد حسنی) انتباہ الطالبین ، ۴۷). عینیت ، غیریت کتنے روش پر ہے ، جواب: ایک لغوی دوسرا اصطلاحی . (۱۷۹۹ ، نوراللّٰہ شاہ ، تجلیات ستۂ نوریہ ، ۱۷). ایک میں اس لفظ کے حقیقی معنی مراد ہوتے ہیں دوسرے میں مجازی یا ایک میں لغوی دوسرے میں منقول. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۰۵). جو اصطلاحات قائم کئے جائیں ان کے لغوی اور مصطلح معنی میں نمایاں تناسب ہو. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۳ : ۱۳۳). ۲. **لغت لکھنے والا ، لغت نویس ، ماہر لغت.** لغوی کا فریضۂ اولیٰ یہ ہے کہ ہر قسم کے الفاظ کی ... تشریح کرے . (۱۹۲۲ ، القاموس الجدید ، ۷). زرکلی نے انہیں مؤرخ ، ادیب ، لغوی اور عالمِ دین لکھا ہے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، م). [ع : لغت (بحذفِ ت) + وی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مَعْنی (ـــ فت م ، سک ع) امذ.
لفظی یا اصلی معنی ، حقیقی معنی. اختناق کے لغوی معنی ہیں گلا گھونٹنا اور اصطلاحی معنی ہیں دم گھٹنا یا بند ہو جانا. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶۶). صف شکن اپنے لغوی معنی میں استعمال کیا گیا ہے.(۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۰). [لغوی + معنی (رک)].

لَغْوِیا (فت ل ، سک غ ، ی مع بشد) صف.
رک : لغویہ (پلیشس). [لغویہ (رک) کا ایک املا].

لَغْوِیات (فت ل ، سک غ ، کس و) امذ.
بیکار اور فضول باتیں یا کام ، بیہودگیاں ، واہیات.

شعر کو ایک بات جانے ہیں — ہر غلط لغویات جانے ہیں

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، میر اثر ، ۸) . اون کے کفریات اور ہزلیات اور لغویات پر شیطان بھی حیران ہو گا. (۱۸۸۶ ، آیات بیّنات ، ۱ ، ۲ : ۳۹) . ان لغویات کو چھوڑ کر جن میں تم گرفتار ہو اور ان خرافات سے بچ کر جن میں تم سرشار ہو خدائے غفار و قہار کی عبادت کرو. (۱۹۱۸ ، ماہ عجم ، ۱۰۳). آج ہم ایسے وسوسوں میں گرفتار ہیں کہ لغویات کا خاتمہ بظاہر لغو لگ رہا ہے . (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۵۵). [لغو (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

لَغْوِیَت (فت ل ، سک غ ، کس و ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
بیہودگی ، بیہودہ حرکت ، فضول بات یا کام ، بیہودہ گوئی ، بکواس. ابوالفضل کو رائج الوقت تحریر کی لغویت سمجھ میں آ گئی تھی. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۸۷). میں نے یہ اشعار اس لیے نقل کر دیے کہ بادشاہ ان اشعار کی لغوِیت سے واقف ہو جائے (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۴۸). اچھے گیت ہوتے تو یہ لغویت یا گھٹیا گیت سنتے ہی کیوں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۳۸). [لغو (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَغْوِیَہ (فت ل ، سک غ ، کس و ، شد ی بفت) صف ؛ امذ.
رک : لغو (پلیشس). [لغویت (رک) کا متبادل].

لِغَیرِہٖ (کس مع ل ، ی لین ، کس ر ، کس ہ تحتی) صف.
اپنے علاوہ کسی دوسرے کا یا دوسرے کے لیے ، جس کا موجب غیر ہو (لذاتہٖ کی ضد).

گر کون لنفسہ ہے تو واجب ہے
اور کون لغیرہ ہے ممکن کی نمود

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۶) . واجب لغیرہ میں تعدد ناجائز نہیں ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر القرآن ، ۱ : ۱۰۳). [ع : ل (حرفِ جار) + غیر (رک) + ہ (ضمیر غائب مذکر)].

لَغِیم (فت ل ، ی مع) امث.
مختلف قسم اور جسامت کی بھک سے اُڑ جانے والی سرنگیں (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۵). [ع : (ل غ م)].

لَف (فت ل). (الف) امذ.
۱. (اَ) **لپیٹنے یا اکٹھا کرنے کا عمل ، لپیٹنا ، ملفوف کرنا ؛ پیچیدہ کرنا (نشر (رک) کی ضد).** حال میر مومن خان جن کی قبر کا حال لف ذکر چار دیواری عالیہ کے درج ہو چکا ہے . (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چستی ، ۱۹۷). تخلیق ایک طرح کا نشر ہے اور ہمارا علم ایک طرح کا لف. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۹). لف کے لغوی معنی لپیٹنے کے اور نشر کے لغوی معنی پھیلانے کے ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷) . (اا) (بدیع) **صفت لف و نشر کا پہلا جزو یعنی کلام میں چند چیزوں کا بیان کرنا ، چند چیزوں کا ایک ساتھ ذکر کرنا (جس کے بعد ان کے پھر اُن کے مناسبات کا ذکر کرنا.** لف و نشر غیر مرتب : اس میں لف کے موافق نشر نہیں ہوتا بلکہ اس کی ترتیب میں بمقابلۂ لف اختلاف ہوا کرتا ہے . (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۶۶) . پہلے شاعر دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ذکر کرتا ہے ، اسے لف کہتے ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷). ۲. (طب) **تپش ہذیان وغیرہ کو کم کرنے کے لیے مقرر طریقے سے مریض کو چادروں اور کمبلوں میں لپیٹ دینے کا عمل نیز وہ چادریں اور کمبل**

جن میں لپیٹا جائے. ½ سے لے کر ۱ گھنٹے تک میں لف کو دور کیا جاتا اور جسم کو خشک تولیوں کے ذریعہ خوب ملا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). ۳. **(حیوانیات) تہ (انگ : Fold)**. حیوانچے ... کے حاشیے پر اندرونی جانب ایک لف کی وجہ سے دائری ابھار پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۷۹ ، حیوانی نمونے ، ۱۶۳). ۴. **پہاڑ کا کونا ،گوشہ یا خلا (انگ :Fold)**. لفدار پہاڑوں ... کے لف دور سے ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے کاشغری اونٹ کے کوہان. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۹) . (ب) صف. **لپٹا ہوا ، لپیٹا ہوا نیز تہ کیا ہوا ؛ شامل ، منسلک.** ساڑیاں سوتوں سے لف تھیں، سوٹ ساڑیوں میں ضم (۱۹۹۲ ، خواجہ محمد شفیع دہلوی ، ابلیس ، ۹۲) [ع : (ل ف ف)].

---بَردار (---فت ب ، سک ر) صف.

خم دار ، کوہان نما ، بل دار (پہاڑ) . لف بردار ، لفی ... بل دار وٹاں والے پہاڑ. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۸). [لف + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

---حَرِیر کس اضا(---شد ف بکس ، فت ح ، ی مع) امذ.

جماع کے وقت عضو تناسل پر (فرنچ لیدر کے بجائے) ریشمی کپڑا لپیٹنے کا عمل. مجھے لفّ حریر کا یقین نہ آتا تھا ، مگر آج معلوم ہوا کہ اس کی بھی کچھ اصلیّت ہے . (۱۹۲۴ ، روزنامچہ حسن نظامی ، ۳۴۴). [لف + حریر (رک)].

---دار پَہاڑ (---فت پ) امذ.

(ارضیات) تہ بہ تہ پہاڑ (انگ: Folded-Mountains). لف دار پہاڑوں پر عمل ریخت بہت زیادہ ہوتا ہے . (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۸).[لف + ف: دار، داشتن ـ رکھنا + پہاڑ (رک)].

--- کَرنا محاورہ.

(ریاضی) مَس کرنا ، (ایک لکیر کا دوسری لکیر کو) چھونا، لپیٹنا کاغذ کا شکن ایک مخروطی تراش کو لف کرتا ہے. (۱۹۲۰، ہندسی مخروطات ، ۳۳۲). اس کے کانٹے آج کل پنوں کی جگہ کاغذوں کو لف کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں. (؟ پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۲۳).

---و نَشر (---و مج ، فت ن ، ش) امذ.

(بدیع) نظم یا نثر میں چیزوں کا مفصّل یا مجمل ذکر کرنا ، اس کے بعد چند اور چیزوں کا ذکر کرنا جو بالترتیب یا بلاترتیب پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں ؛ جیسے: رونے پیٹنے مرے ماتم میں وہ اتنا اے قدَر۔ہاتھ کی مہندی چھٹی آنکھ کا سرمہ چھوٹا (رونے سے سرمہ اور پیٹنے سے مہندی چھوٹ گئی). اس عبارت میں لف و نشر ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰).

لف و نشر آئے مرتّب وہ بہت اچھا ہے
اور ہو غیر مرتّب تو نہیں کچھ بیجا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۹۵). لف و نشر میں شاعر منسوبات کا تعین نہیں کرتا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۵).[لف+ و (حرف عطف) + نشر (رک)].

---و نَشر غَیر مُرَتَّب (---و مج ، فت ن ، ش ، کس ر ، ی لین ، فت م ، ر ، شد ت بفت) امذ.

(بدیع) وہ صنعت جس میں لف کے مقابل نشر نہ ہو بلکہ اس کی ترتیب میں اختلاف ہو. لف و نشر غیر مرتب: اس میں لف کے موافق نشر نہیں ہوتا بلکہ اس کی ترتیب میں بمقابلہ لف اختلاف ہوا کرتا ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۶۶). مناسبات بلاترتیب درہم برہم مذکور ہوں تو اسے لف و نشر غیر مرتّب کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷). [لف و نشر (رک) + غیر (رک) + مرتّب (رک)].

---و نَشرِ مُرَتَّب (---و مج ، فت ن ، ش ، کس ر ، فت م ، ر ، شد ت بفت) امذ.

(بدیع) وہ صنعت جس میں نشر کی ترتیب لف کے مطابق ہو اور اس میں کچھ بھی الٹ پھیر نہ کرنا پڑے. لف و نشر مرتب اس کا نشر اپنے لف کے موافق ہوتا ہے اور کچھ بھی اس میں الٹ پھیر نہیں ہوتا. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۶۶). فردوسی کے کلام میں ... جو محاسن شاعری ضمناً کسی صنعت میں آ جاتے ہیں اس کے کلام میں پائے جاتے ہیں ، اور اعلٰی درجہ پر پائے جاتے ہیں مثلاً لف و نشر مرتب. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۶۷). مناسبات ترتیب کے ساتھ مذکور ہوں تو اسے لفّ و نشر مرتّب کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷). [لف و نشر (رک) + مرتّب (رک)].

---و نَشرِ مَعکُوسُ التَّرتِیب (---و مج ، فت ن ، ش ، کس ر ، فت م ، سک ع ، و مع ، ضم س ، غم ا ل ، شد ت بفت ، سک ر ، ی مع) امذ.

(بدیع) لف و نشر کی ایک قسم جس میں مناسبات کی ترتیب الٹی ہوتی ہے. مناسبات کی ترتیب الٹی ہو تو اسے لف و نشر معکوس الترتیب کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷). [لف و نشر + معکوس + رک : ال (ا) ترتیب (رک)].

لُفّاح (ضم ل ، شد ف) امث.

ایک قسم کی تیز بُو ، زرد رنگ ، زہریلا پودا (خصوصاً) اس کا پھل (لاط : Balladonna). لفّاح: فارسی میں شاہترج کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۸). لفّاح: ایک پیڑ کا پھل ہے ، یہ پیڑ نر و مادہ ہوتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۳). لفاح یا مہلک سایۂ شب کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا. (۱۹۶۲، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۷) [ع :(ل ف ح)].

---بَرّی کس صف(---فت ب ، شد ر) امث.

جنگلی لفاح ، یبروج نیز یبروج الصنم بری . جنگلی لفاح ... اس کو یبروج الصنم بری اور لفاح بری کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۶ : ۱۵۴). [لفاح + بری (رک)].

---بُستانی کس صف(---ضم ب ، سک س) امث.

رک : لفاح بری . جس کی جڑ پر یبروج الصنم کا اطلاق نہیں ہوتا وہ لفاح بستانی ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۴) . [لفاح + بستانی (رک)].

ـــِ دشتی کس صف(ـــِ فت د ، سک ش) امث.
رک : لفاح بری ، بیروح الصنم بری. لفاح دشتی جس کو بیروج بھی کہتے ہیں اور اس کی آدمی کی سی صورت ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۸). [لفاح + دشتی (رک)].

لَفّاظ (فت ل ، شد ف) صف ؛ امذ.
۱. **بہت زیادہ بولنے والا ، باتونی ، لفظوں سے کھیلنے والا.** یہ اشخاص ... بے حد لفّاظ و بیہودہ گو تھے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۴۵). ۲. **وہ شخص جو اپنی علمیت یا قابلیت کا بے جا دعویٰ کرے یا خود کو قابل جتائے** (پلیٹس). [ع : (ل ف ظ)].

لَفّاظی (فت ل ، شد ف) امث.
۱. **باتیں بنانا ، فضول گوئی.** اپنے حملہ آور فتح مندوں کی تحقیر میں لفّاظی کو کام میں لائے گی. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۲۹). چاپلوسی تو ان ہی سے کی جاتی ہے کہ جو نواب اور امیر ہیں اور صرف لفاظی ہی کو پسند کرتے ہیں. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۷). ۲. **بھاری بھرکم الفاظ و تراکیب اور غیر مانوس الفاظ و محاورات سے بھری ہوئی گفتگو جس کے ذریعے سامع یا قاری کو متاثر یا مرعوب کرنے کی کوشش کی جائے.** انوشروان کی کتاب کو اسی لفاظی اور قافیہ کی پابندی کے ساتھ عربی میں ترجمہ کر کے اپنی کتاب میں شامل کر دیا. (۱۹۳۳ ، خیام ، ۳). بابائے اردو لفّاظی کے عادی نہیں بلکہ وہ عام فہم اور سادہ و سلیس الفاظ کا استعمال کرتے ہیں. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۴۴). ۳. **علمیت یا قابلیت کا بے جا دعویٰ.** اپنا اس لفّاظی کے دھند کے پرے صرف ایک چیز دیکھ رہی تھی : زندگی ، زندگی. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۱۶). [لفّاظ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِفاف (کس ل) امذ.
غلاف یا پوشش ؛ (ریاضی) ایک منحنی جو قبیل کے ہر رکن کو مس کرتا ہے اور جو اپنے ہر نقطے پر قبیل کے کسی نہ کسی رکن سے مس ہوتا ہے. قطع ناقص کے ان وتروں کا لفاف جن کے محاذی مرکز پر ایک قائمہ زاویہ بنے ایک ہم مرکز دائرہ ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری ، ۳۳۳). [ع : (ل ف ف)].

ـــِ برگے (ـــِ فت ب ، سک ر) امذ ؛ ج.
کئی چھوٹے چھوٹے برگے جو ایک دوسرے سے اس قدر قریب ہوں کہ پھولوں کے اطراف ان کی ایک پوشش بن جائے (مثلاً ، سورج مکھی ، زینیا ، گیندا وغیرہ) (مبادی نباتیات ، عبدالرشید ، ۱۱۸). [لفاف + برگے (برگ (رک) کی جمع)].

لِفافا / لِفافَہ (کس ل/فت ف) (الف) امذ.
۱.(اُ) **کاغذی غلاف جس میں چٹھی رکھ کر پوسٹ یا کسی میں ڈالدیتے ہیں ، کور.**

یو کاغذ کا لفافہ نیں کیے ہیں دیکھ دل گھایل
سنگاتی تو حکیم ہو سچ ڈبا بھیجے ہیں مرہم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۸).

اوس سبز خط کو کب ہے خط پڑھنے کا قیافا
بیجا لپیٹا ہوں نامے یہ میں لفافا

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۹).

عاشق کے ساتھ کینہ قاصد نہ تھا تو پھر کیوں
اوس نے چھری سے میرے خط کا لفافہ چیرا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۷).

خوشی سے ہو گئی قاصد ہیں تو شادیِ مرگ
لفافہ کون پڑھے اب جواب دیکھے کون

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۱۹). پرنس چارمنگ نے پانوں والا لفافہ اٹھایا ، اسے غور سے دیکھا اور پھر لفافہ میز پر رکھ دیا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۴). **(اُا) اوپر کا خول یا پوشش جس کے اندر جسم مخفی ہو ، لپیٹنے کی چیز ، جس میں کچھ لپیٹا جائے ، ظاہری لباس.**

ہم بے حقیقتوں کو لفافہ ضرور ہے
کوتاہ ہاتھ ہے تو دراز آستیں ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳). وہاں جا پہنچتا ہے تو وہ لفافہ اتار کر پھینک دیتا ہے. (۱۸۸۰ ، مضامین نیرنگ خیال ، ۱ : ۳۲). یہ جتنے اجلے جلے کپڑے والے سفیدپوش بازاروں میں پھرتے ہیں ، بس یہ ان کا خالی لفافہ ہی لفافہ ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۶۲). **(اُاا) (نباتیات) پھول یا بیج کا غلاف ، کاسۂ گل نیز مسند گل.** ہر گھنڈی مشتمل ہوتی ہے دو لفافوں پر پکنے کے بعد اوپر کا لفافہ کُھل جاتا ہے اور دوسرا بند رہتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰). ۲. **سفید چادر یا کپڑا جو مُردے کے بدن پر لپیٹا جاتا ہے جس میں رکھ کر مُردے کی تدفین کی جاتی ہے ہوٹ.** کفن ... ایک لفافہ دوسرا ازار(۱۵۶۴ ، رسالہ فقہ دکنی ، ۹).

یو سنت کفن تیں قسمت دھریں
ازار ہور لفافہ و پیرہن کریں

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۶۵). اور لفافہ جسے پوٹ کی چادر کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۷). کفن میں یہ تین کپڑے تھے لفافہ ، ازار ، اور قمیض. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۷۰). مرد کی میّت کے واسطے یہ تین کپڑے سنّت ہیں ، ازار ، لفافہ ، قمیص (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۸). ۳. **بناوٹ ، ظاہری شان ، دکھاوا ؛ طمع ، دھوکے کی ٹٹّی.** تو وہ صرف ایک خوشنما لفافہ ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۳). میں نے ایسے صوفی اور علمأ بھی دیکھے جو بڑے دلکش لفافے نکلے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۷). ۴. **حُسن و قبح ، عیب و صواب (جو ظاہر نہ ہو اور بھید کی طرح مخفی ہو) ، نیز راز ، بھید.** ان بزرگ ذات نے اُس میں تراش خراش اور وضعداری کو ایسا شامل کیا کہ کیڑوں نے اندرونِ دل تک کا لفافہ ادھیڑ کر رکھ دیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۱۵). ۵. **(کنایۃً) جلد ٹوٹنے والی چیز** ، نازک چیز (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) صف. **مُشک نافہ جس سے مُشک نکلتا ہے ، وہ تھیلی جس میں مُشک رکھا گیا ہو ؛ (کنایۃً) خوشبو کا گھر.**

لکھا ہوں خط میں ترے خط عنبریں کی صفت
بجا ہے اس کوں اگر میں کہوں لفافۂ مشک

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹۹). [ع : (ل ف ف)].

ـــ بدلنا محاورہ.
ظاہری شکل تبدیل کر دینا ؛ حلیہ بدل دینا.
مطلب اڑاتا شعر سے مضمون غزل سے ہے
لاتا ہر ایسے ڈھب سے لفافہ بدل کے ہے
(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۳۸).

ـــ بنا رکھنا محاورہ.
ظاہری سامان درست رکھنا ، ٹھاٹ بنا رکھنا ، ظاہری ٹیپ ٹاپ بنا لینا ؛ دھوکا دینا ، دھوکے کی ٹٹی بنا رکھنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ بنانا ف م ؛ محاورہ.
چٹھی کا غلاف تیار کرنا ، تھیلی سینا ، پوشش بنانا ؛ لیپ ٹاپ کا کام کرنا ؛ دھوکا دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ چاک کرنا ف م ؛ محاورہ.
لفافہ کھولنا ، کاغذ کی تھیلی یا خط کا غلاف کھولنا. شمشاد لفافہ چاک کرتی ہے ، پڑھتی ہے اور خاموش رہتی ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۴۴).

ـــ چڑھانا محاورہ.
ظاہری ٹیپ ٹاپ کرنا ، نمائشی دلکشی ، سجاوٹ یا پختگی وغیرہ پیدا کرنا. فوراً سپاہی نوکر رکھ لیے اور لفافہ چڑھا کر موجودات دلوائی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۵۵).

ـــ دار صف.
ملفوف ، بند کیا ہوا. میں نے ایک لفافہ دار خط اور ایک کارڈ تمہارے نام کرنال بھیجا تھا. (۱۸۹۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۸).
[لفافہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دیکھ کر مضمون بھانپ جانا محاورہ.
ظاہر سے باطن کا حال جان لینا. ہم مشرق ہمیشہ سے اس بات میں طاق رہے ہیں کہ جس طرح بھی پڑے صرف لفافہ دیکھ کر مضمون بھانپ جائیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۹۶).

ـــ سر بمہر کرنا ف م ؛ محاورہ.
لفافہ بند کر کے اس پر مہر لگانا یا سیل کر دینا. (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ کرنا محاورہ.
لپیٹنا ، (کسی چیز کو کاغذ وغیرہ میں) بند کرنا. پھر اس کو لفافہ کر کے ایلچی کو دیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۳۷).
عریاں بدن اپنی جتاتا ہے جو ہم کو
لکھیں گے خط ان کو تو لفافا نہ کریں گے
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۲۶۱).

ـــ کھل جانا / کھلنا محاورہ.
بھید ظاہر ہو جانا ، چالاکی سب کو معلوم ہو جانا ، کچے چٹھے کا پتا چل جانا ؛ خط کے مضمون کا ظاہر ہو جانا.
جس روز چشم جاناں آئی مقابلے پر
کھل جائے گا لفافہ بادام کاغذی کا
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۵۶).
صاف لکھ بھیجا جواب اس نے مری تحریر کا
لو لفافہ کھل گیا سارا خط تقدیر کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۰).
قیامت آ گئی الفاظ الفت آ گئے لب پر
لفافہ گفتگو ہی گفتگو میں کھل گیا دل کا
(۱۹۲۵ ، اعجاز نوح ، ۲۴).

ـــ لکھنا محاورہ.
لفافے پر پتا درج کرنا.
تھا جو اغیار سے اخفائے کتابت منظور
لکھ کے خط یار کو ہم نے نہ لفافا لکھا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۳).

لِفافی (کس ل) صف.
ملفوف ، غلاف سے ڈھکا ہوا یا غلاف نما (خلیے وغیرہ کے لیے مستعمل). ان چھ لفافی خلیوں اور ایک مرکزی خلیہ کی پھر عرضا تقسیم ہو کر دو منزلیں بنتی ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۱). اس طرح چھ لفافی خلیے بن جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۸۷). [لفاف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِفافیا / لِفافِیَہ (ـــ کس ل ، کس مع ف / فت ی) صف.
کمزور اور بودا ، نام نہاد. کسی بے فکرے لفافیے رئیس کے مرغوں نے ... پالی سے باہر ہو کر ککڑوں کوں کی بانگ لگائی تو فتحیاب فریق نے وہ چھپر اوٹھایا کہ الٰہی توبہ. (۱۹۰۷ ، عصر جدید ، ستمبر ، ۳۰۵). [لفاف (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ صفت].

لَفائِف (فت ل ، کس ء) امذ ؛ ج.
متعدد سگریٹ ، سگریٹیں. اسی سال میں قاہرہ کے اندر آگ لگی ، لفائف میں آگ اور گندک ملی ہوئی چھتوں پر پائی. (۱۸۸۳ ، مطالع الدہور ، ۹۴). [لفیفہ (سگریٹ) کی جمع].

لَفائِفَہ (ـــ فت ل ، کس مع ء ، فت ف) امذ.
(تشریح) **چھوٹی آنت کا تیسرا اور آخری حصہ (انگ : Ileum).**
پچھلی آنت چوتھے سے نویں قطعے تک واقع ہوتی ہے اس کا ابتدائی حصہ لفائفہ ... کہلاتا ہے. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۱۹). [لفائف (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَفائِفی (فت ل ، کس مع ء) امذ.
(تشریح) **کولھے کی ہڈی کا اوپری حصہ (انگ : Ilium)**
اس سے الیئم (Ilium) لفائفی کا آخری حصہ معاء کبیر... کا بیشتر حصہ بنتا ہے. (۱۹۳۹ ، مبادی جنینیات ، ۷۱).
[لفائف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِفْٹِنَٹ (کس مع ل ، سک ف ، کس مع ٹ ، فت ن) امذ.
رک : لفٹنٹ جو زیادہ مستعمل ہے. علاقہ غربیہ-اس علاقے میں لفٹنٹ گورنر عمل کرتے ہیں. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۱۲).
[لفٹنٹ (رک) کا ایک املا].

لِفْٹ (کس ل ، سک ف) امث.
۱. **اٹھانا نیز (سامان یا لوگوں کو، اوپر چڑھانے اور نیچے اتارنے کی کل جو بجلی سے چلتی ہے اور عموماً کئی منزلہ عمارتوں میں نصب ہوتی ہے**. جانے آنے کے واسطے ایک لفٹ تھا. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲).

لفٹ موجود ہے اب منزلِ جاناں کے لیے
عہدِ وحشت تھا کہ عشاق تھے محتاجِ کمند

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۸۶). پہلے دی آمور ، کی چھ منزلہ سربفلک عمارت کی لفٹ میں سوار ہو جائیں. (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۲۹). ۲. **کسی پیدل کو اپنی سواری میں بٹھانا**. ایک نوجوان لڑکی کے قریب گاڑی ٹھہرالی اور اسے کہا : لفٹ چاہیے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۱۷). [انگ : Lift].

ـــ دینا محاورہ.
۱. **کسی پیدل چلنے والے کو اپنی سواری میں بٹھالینا**. کسی کو لفٹ دینا (موٹر میں جگہ دینا) کی اصطلاح بات چیت میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۳). انہوں نے ازراہِ نوازش مجھے اپنی کار میں لفٹ دینے کی پیش کش کی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۱۸). ۲. **اہمیت دینا ، اہم سمجھنا ، توجہ کی نظر سے دیکھنا**. وہ ہم سے خفا ہیں کہ ہم نے گوتم کو اتنا لفٹ کیوں دے رکھا ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۳۸). دوسرے کلرک اس لڑکی کی جانب مائل تھے لیکن وہ کسی کو لفٹ نہیں دیتی تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۱۶).

ـــ کَرانا محاورہ.
رک : **لفٹ دینا معنی نمبر ۲ ، اہم سمجھنا**. اردو کی خبروں کو ذرا کم ہی لفٹ کراتے ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۲).

ـــ لینا محاورہ.
کسی پیدل کا کسی کی سواری میں بیٹھنا. پیدا چلنے والی خواتین لفٹ لینے سے گھبراتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۱۶ اگست ، ۲۹).

ـــ مِلْنا محاورہ.
۱. **کسی پیدل کو سواری کی سہولت یا مدد حاصل ہو جانا**. استنبول پہنچنے کے لیے پہلے تو ایک کشتی میں لفٹ ملی پھر ایک لاری میں جگہ مل گئی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۰۳). ۲. **بہت اہمیت حاصل ہونا یا توجہ ملنا**. درمیان میں عارف نے کمار سے کہا «ابے آج تو بہت لفٹ مل رہی ہے.» (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۳۹).

ـــ والا امذ.
لفٹ چلانے والا شخص. بلاشبہ وہ نوجوان لفٹ والا ہی غلطی پر تھا جس نے ایک مسافر کو اپنی لفٹ سے دھکیل دیا. (۱۹۵۲ ، نمک پارے ، ۶۷).

لِفْٹ (کس مع ل ، سک ف) صف ؛ امذ.
لیفٹ ، بایاں ، چپ. وہ غیرشعوری طور پر اپنے منّہ میں لفٹ ، رائٹ ، لفٹ ، رائٹ دوہرانے لگا. (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۶۷۶). [انگ : Left].

ـــ رائٹ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
پولیس کے سپاہیوں یا فوجیوں وغیرہ کا ایک معین رفتار یا چال کے ساتھ چلنا ، پریڈ کرنا ، ضابطوں اور اصولوں کے مطابق ایک ساتھ چلنے کے لیے مشق کرنا. آپا نے اسے ... نہیں کودنے دیا اور صندوقوں کی قطار پر لفٹ رائٹ کرنے پر بھی معترض ہوئی. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۷۳).

لَفْٹَن (فت مع ل ، سک ف ، فت ٹ) امث.
رک : **لفٹننٹ جو فصیح ہے ، نائب کپتان**. عوام کی بولی میں لفٹننٹ بگڑ کر لفٹن بھی ہوگیا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۸). [لفٹننٹ (رک) کا بگاڑ].

لِفْٹِنْٹ / لِفْٹِیَنْٹ (کس مع ل ، سک ف ، کس مع ٹ ، سک ن / کس مع ل ، سک ف ، کس مع ٹ ، فت ن ، سک ن) امذ.
۱. **نائب ، حاکمِ صوبہ ؛ (طنزاً) بڑا حاکم**.

جو منگلوٹ صاحب ہیں عالی مقام
او الوالعزم لفٹنٹ ذی احتشام

(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین) ، جون ، ۱۹۷۳ ، ۳۷)). ۲. **(فوج) کپتان سے نیچے کا افسر ، نائب کپتان**. ایک لفٹننٹ کچھ گورے لے کر کابلی دروازے کے باہر بو علی شاہ کے تکیے میں تمہارا منتظر رہے گا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۸). جہاز میں ایک معبد بنایا گیا تھا اور اسی میں تابوت کو رکھ کر مومی شمعیں روشن کر دی گئیں اور سب سے بوڑھے لفٹنٹ کی ماتحتی میں سائٹھ سپاہی پہرے پر متعین ہو گئے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۴۴۱). میں ایک سینیر لفٹنٹ کے پاس پہنچا کہ مجھے بھی بھرتی کر لیجئے (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۲۹). [انگ : Lieutenant].

ـــ جَنْرَل (ـــ فت ج ، سک ن ، فت ر) امذ.
(فوج) نائب جنرل. جنرل (General) انگریزی کی طرح اردو میں یہ لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہے ، ایک تو عام معنی ہیں ، جیسے جنرل مرچنٹ دوسرے فوجی مفہوم میں جیسے جنرل ، لفٹنٹ جنرل اور میجر جنرل وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۶۳). [انگ : Lieutenant Colonel].

ـــ کَرْنَل (ـــ فت ک ، سک ر ، فت ن) امذ.
(فوج) نائب کرنل. بخشی جی اپنی خدمات کے صلہ میں لفٹنٹ کرنل بنائے جا رہے ہیں. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۲۳). یہ گیمر ان کے لفٹنٹ کرنل بننے میں بھی تھا اور قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے میں بھی اور لین انعام حاصل کرنے میں بھی. (۱۹۸۳ ، نیم رخ ، ۱۶۸). [انگ : Lieutenant General].

ـــ گَوَرْنَر (ـــ فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امذ.
حاکمِ صوبہ ، ماتحت یا نائب گورنر جنرل. سر ولیم میور ممالک مغربی و شمالی کے لفٹنٹ گورنر تھے (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲).

ناچار خستہ و تباہ لاہور گئے ... لفٹنٹ گورنر نے ازراہِ ترحم نصف جانداد واگزاشت کی. (۱۹۲۲ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۲۸). ان صوبوں کے حاکم کو لفٹنٹ گورنر شمال مغربی صوبجات و چیف کمشنر اودھ کہتے تھے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۹). [انگ : Lieutenant Governor].

--- گَورنَری (---فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امث.
لفٹنٹ گورنر کا عہدہ یا کام. احاطوں میں نواب گورنر بہادر لفٹنٹ گورنریوں میں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور صوبوں میں اکثر صاحب چیف کمشنر بہادر حکمرانی کرتے ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۱۳). [لفٹنٹ گورنر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِفٹنٹی (کس مج ل ، سک ف ، فت ٹ ، سک ن) (الف) امث.
لفٹنٹ (رک) کا منصب یا کام. جوان خبرو اور واقعی سجیلے تھے ، مگر میں ... لفٹنٹی کا نمونہ دیکھ چکا تھا. (۱۹۳۱ ، عظیم بیگ چغتائی ، لفٹینٹ ، ۱۱). (ب) امذ. **لفٹنٹ گورنر کے ماتحت دفتر ، صوبائی دفاتر.** جتنے مقدمے ایک سید تکر کے ہونگے شاید ساری لفٹنٹی کے نہ ہوں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۸۰). فقیر افتخارالدین جو لفٹنٹی میں میر منشی ہیں اُن کا خط برخوردار تصدق حسین کے نام آیا ہے. (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۲). [لفٹنٹ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

لِفٹنگ (کس ل ، سک ف ، کس مج ٹ ، غنہ) صف.
اٹھانے والا ، اونچا کرنے یا رکھنے والا (مشین وغیرہ کا کوئی پُرزہ). سیفٹی والو کو لفٹنگ گیر سے فٹ کیا جاوے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینرز پینڈ بُک ، ۲ : ۲۸۸). [انگ : Lifting].

لِفٹی (کس ل ، سک ف) امث.
عورتوں کی ایک وضع کی اونچی ایڑی کی جوتی. ایک ٹھگنے قد کی بھینس غرارہ پہنے بڑے ناز سے اٹھکھیلیاں کر رہی تھی اور جگہ جگہ گوبر کے ڈھیروں سے اپنی کریپ سول کی لفٹی بچا رہی تھی. (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۱۳). [لفٹ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِفٹین (کس مج ل ، سک ف ، ی مج) امذ.
رک : لفٹن ، نائب کپتان. معلوم ہوا کہ یہ تمام آوازیں ایک نوگرفتار ، آزاد منش (سابق) سیکنڈ لفٹین این ، ایم ، ایم ، این ، بی کُنجو کے گلے میں رڑک رہی ہیں. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۷۹). [لفٹن (رک) کا ایک املا].

لِفٹینی (کس مج ل ، سک ف ، ی مج) امث.
رک : لفٹنی ، لفٹنٹ کا عہدہ یا کام. ملازمتوں کا قحط تھا ، فوج میں البتہ لفٹینی کے دروازے کھلے تھے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۰). [لفٹین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَفڑا (فت ل ، سک ف) امذ.
(عو) جھگڑا ، بھڈا نیز مصیبت ، وبال. غور کیا جائے تو یہ سارا لفڑا ہی فالتو ابادی کا ہے ، لفڑا کا مطلب ہے جھگڑا ، وہ جھگڑا جس میں فضیحتا بھی ہو. (۱۹۵۵ ، منٹو (سعادت حسن) ، نمرود کی خدائی ، ۱۳۳). یہ تو زر ، زمین ، زن کا لفڑا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۹۹). [مقامی].

--- پالنا محاورہ.
مصیبت مول لینا ، جھنجٹ میں پڑنا. غُراہٹ سُننے کی عادت ہوچکی ہو وہ سبک رفتار ایئر کنڈیشنر خریدنے کا لفڑا ہی کیوں پالیں گے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۹۱).

--- ہونا محاورہ.
جھگڑا ہونا ، ہنگامہ ہونا. ہر وقت کچھ نہ کچھ بھڈا اور لفڑا ہوتا رہتا ہے. (۱۹۸۹ ، آب گُم ، ۶۷).

لِفطِنَط (کس مج ل ، سک ف ، کس مج ط ، فت ن ، سک ن) امذ.
(شاذ) **لفٹنٹ (رک) کی تعریب.** لفطنط کرنیل کو جو پرطکیش کے طبقے سے اُنہیں دنوں بہت سردار ان پرطکیش سمیت گووہ سے آیا تھا اُن کا سپہ دار بنایا. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۱۲۲). [لفٹنٹ (رک) کا معرب].

لَفظ (فت ل ، سک ف) امذ ؛ امث.
۱. (i) **وہ آواز جو مُنھ سے نکلے ، کلمہ جو زبان سے نکلے (بیشتر بامعنی) ؛ فقرہ ، بات.**

بھر سطر میں لفظ زیبا فریب
بھر لفظ معنی شکیبا شکیب

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۴).

اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند
چُنے لفظ لیا ہور معنی بُلند

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۵).

کیا ہی بھاتا ہے ترے منہ سے محبّت کا لفظ
تو خدا کے لیے اے یار مرا نام نہ چھوڑ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت (ق) ، ۷۶). واجب اور سنت اور نفل یہ تینوں ایک ہی ہیں ، اس واسطے کہ حکم ایک لفظ سے ہوتا ہے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۲۱). ایسی سخت لفظیں فرمائیں کہ ملکۂ مہہ جبیں رونے لگی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۸). ایک لفظ بھی سحر کی نہیں جانتا ہوں. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۰۷). بولا ہوا لفظ دراصل ہوا کی امانت ہو جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۳). (ii) **لب و لہجہ ، تلفظ نیز طرزِ بیان** (پلیٹس). ۲. **قول ، وعدہ ، اقرار.** آپ نے ... خدا کے سامنے کہا تھا ، آپ اپنے لفظوں سے پھر جائیں گے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۵). [ع : (ل ف ظ)].

--- اُٹھنا محاورہ.
کسی حرف یا لفظ کا خارج کیا جانا ، حشو و زواید میں شمار ہونا ، زاید اور بیکار ہونا.

ممکن نہیں غزل سے کئی لفظ اُٹھ سکے
ملکِ سخن میں واہ ہے کیا اہتمام داغ

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۶۹).

---آرائی امث.
لفظی صنعت گری ، لفاظی ، مشکل اور دقیق لفظ استعمال کرنا ، لفظوی آراستگی. یہی حال تکلّف پسندی اور لفظ آرائی کے شوق فضول کا ہے۔ (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، ۱۰۲). [لفظ + ف : آراء، آراستن ـ سجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
لفظ استعمال ہونا ، لفظ کا منطبق ہونا ، لفظ کا جگہ پانا. یمین کے لفظی معنیٰ ہاتھ کے ہیں ... جس چیز پر یہ لفظ آتا ہے ، اس کو ضامن دینا مقصود ہوتا ہے۔ (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۴۴). لفظ آنا ایک طرح کا Forced عمل ہے یعنی جس پر لفظ آ رہا ہے اس کے یہاں کوئی اشتعال پذیری یا برانگیختی نہیں ۔ (۱۹۸۰ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۳۶).

---بَلفَظ / بَہ لَفظ م ف.
ایک ایک لفظ ، ایک ایک بات ، تفصیل وار ، بغیر کسی حرف کی تبدیلی کے ، جوں کا توں. سیار نے شیشہ ہاتھ میں دیا پیام کوکب لفظ بلفظ سنایا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۷). مولانا محمد علی جوہر نے یہ شعر ، کہا اپنے شیخ مولانا عبدالباری فرنگی محل کے حق میں ہے لیکن صادق مولانا دیوبندی پر بھی لفظ بہ لفظ آ رہا ہے۔ (۱۹۴۵ ، حکیمُ الاُمّت ، ۱۲).شاہ صاحب نے فرمایا ... بیٹھ جاؤ! لفظ بلفظ وہی تقریر دہرا دوں گا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۸). [لفظ + ف : ب (حرفِ جار) + لفظ (رک)].

---پَرَستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
الفاظ کے ظاہری معنی کو سب کچھ سمجھنا ، لفظی شعبدہ بازی سے دلچسپی ، محض لفظ استعمال کرنے کا شوق ، ظاہری باتوں کا شوق.

جنہیں ہے لفظ پرستی سے کام دنیا میں
سمجھ میں ایسوں کے آئے گی کیا زبانِ مجاز

(۱۹۳۲ ، روحِ کائنات ، ۱۳۳). میمانسا فلسفہ کی لفظ پرستی نے لسانی تحقیقات کو خاص طور سے فروغ دیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۰). [لفظ + ف : پرست + پرستیدن ـ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹپکنا محاورہ.
زبان سے لفظ کا بے اختیار نکلنا ، لفظ کا برجستہ زبان سے نکلنا ، گویا ہونا.

ادائے شکر کرم گستری پہ لب جو ہلے
وہ ٹپکے لفظ کہ تھے جن کے پہلوؤں میں گلے

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

---ٹُوٹ ٹُوٹ کَر نِکَلنا محاورہ.
کسی لفظ کا منہ سے اس طرح نکلنا کہ ہر حرف الگ ہو جائے ، لفظ کا اٹک اٹک کر یا مشکل سے نکلنا یا ادا ہونا.

نکلا تھا پہلے لفظِ قسم ٹوٹ ٹوٹ کر
پیماں شکن پھر اپنی قسم سے نکل گیا

(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی ، د ، ۲۵).

---رَکھنا محاورہ.
شاگرد کے کلام میں استاد کا کسی نامناسب لفظ کو کاٹ کے مناسب لفظ استعمال کرنا ، لفظ تجویز کرنا (مہذب اللغات).

---سازی امث.
لفظ بنانا. لفظ سازی کے لیے جو تعلیقیے استعمال ہوتے ہیں وہ تصریفی صرفیوں کے برخلاف جملے میں استعمال کے پابند نہیں ہوتے۔ (۱۹۸۸ ، نئی اُردو قواعد ، ۲۲). [لفظ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِناسی (---فت نیز کس ش) امث.
لفظ پہچاننا ، لفظ کی قدر و قیمت جاننا ، لفظ کی معنوی شناخت. ان لوگوں نے جہاں ایک طرف لفظ شناسی کی عمدہ مثال پیش کی وہیں اسلوبیات کے جدید ترین اُصولوں کو اپنایا بلکہ اسے آگے بڑھایا. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۱۳).

---گھَڑنا محاورہ.
لفظ بنانا ، لفظ اختراع کرنا.

میں جیسے تیسے ٹوٹے پھوٹے لفظ گھڑ کے آ گیا
کہ اب یہ تیرا کام ہے بگاڑ دے سنوار دے

(۱۹۸۳ ، سہرِ دونیم ، ۳۷).

---لَفظ (---فت ل ، سک ف) م ف.
لفظ بہ لفظ تمام و کمال ، مکمل طور پر ؛ ایک ایک لفظ ، ہر لفظ. صرصر خدمت شاہ طلسم میں پہونچی ... لفظ لفظ بیان کیا. (۱۸۸۸، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۷۲). ہرکاروں سے لفظ لفظ پوچھتی تھی کہ کیا سانحہ ہوا ہرکارے بیان کر رہے تھے۔ (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۹۳)).

فقرے فقرے میں ہے تحقیقِ انیق
لفظ لفظ اس کا فوائد انتساب

(۱۹۶۱ ، شوق (انجب علی) ، سلہٹ میں اُردو ، ۱۹۶). [لفظ + لفظ (رک)].

---لِکھنا محاورہ.
تصنیف کرنا ، لفظ کو استعمال میں لانا ، لفظ کو تخلیقی سطح دینا. مگر اس بات کا اسے پتا چلا تھا کہ لفظ لکھنا بڑا کٹھن کام ہے۔ (۱۹۸۸ ، تشیب ، ۱۳۶).

---نِکالنا محاورہ.
ہجے کر کے پڑھنے لگنا ، اٹک اٹک کر پڑھنے لگنا ، پڑھنا آنا. اب سعیدہ کو بھی کچھ کچھ لفظ نکالنے کی قوت ہوگئی تھی ... ان سے پوچھ پوچھ کر پڑھنے لگی.(۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول، ۵۶).

---نِکَلنا محاورہ.
لفظ کا زبان پر آنا ، بات ہونا.

طلبِ وصل پہ کچھ لفظ تو نکلے تھے مگر
دہنِ تنگ نے معنوں کو نکلنے نہ دیا

(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی ، د ، ۳۲).

لَفْظاً (فت ل ، سک ف ، تن ظ بفت) م ف.
لغوی طور سے ، لفظ کے حقیقی معنی کے طور پر ، ازروئے لغت .
دونوں حدیثوں میں سے پچھلی حدیث کی صحت لفظاً ومعناً علمائے امامیہ کے نزدیک مسلّم ہے۔ (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۶۱)۔ یہ وہ کلام ہے کہ نوعِ انسانی لفظاً و معناً ہر اعتبار سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۴۳)۔ چلتا ہے اور کہتا ہے میں "تا ہے" علامتِ فعلِ حال ہے جس کی لفظاً اور معناً تکرار ہوتی ہے ۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰)۔ [لفظ (رک) + ا ، لاحقۂ تمیز].

---بِلَفْظِہٖ (---کس مج ب، فت ل، سک ف، تن ظ بکس) م ف.
ایک ایک لفظ کرکے ، ہر ہر لفظ ، حرف بحرف ، تمام و کمال۔ اس معاملہ میں میری تحریر لفظاً بلفظہٖ صحیح ہے۔ (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ، ۳۳)۔ [لفظاً + ع : ب (حرفِ جار) + لفظ (رک)].

---لَفْظاً م ف.
لفظ بہ لفظ ، شروع سے آخر تک ، تفصیل کے ساتھ ۔ اپنی عیّاری کا سب حال لفظاً لفظاً بیان کیا ... ذکر تھا کہ کراہنے کی آواز آئی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۲۵)۔ ہر مصرع اپنی جگہ لفظاً لفظاً نوک پلک سے درست۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، (جمعہ ایڈیشن) ۲۹ اپریل ، ۱۴)۔ [لفظاً + لفظاً (رک)].

لَفْظوں (فت ل ، سک ف ، و مج) امذ ؛ ج.
لفظ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

عصمتِ فن پہ جن سے حرف آئے
ایسے لفظوں کو سنگسار کرو

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۳۳)۔

---سے کھیلْنا محاورہ.
لفاظی کرنا ، ہیر پھیر سے کام لینا ، لفظوں میں الجھائے رکھنا.
بعض ناقدین کا خیال ہے کہ ... وہ صرف لفظوں سے کھیلتے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۷)۔

---میں جان ڈالنا محاورہ.
الفاظ کے معنی کو اجاگر کر دینا ، گفتگو کو موثر بنا دینا ، نئے معنی پہنانا. یوں لگتا تھا جیسے وہ لفظوں میں جان ڈالنے کے لیے اپنے وجود سے مدد لے رہی ہے ۔ (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۹)۔

لَفْظی (فت ل ، سک ف) صف.
۱. لفظ (رک) سے متعلق ، لغوی ، اصلی ، حقیقی.

لغت میں معجزے کا لفظی معنیٰ
ہے عاجز کرنے والا اے مُصفا

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۲)۔ یمین کے لفظی معنیٰ ہاتھ کے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۴۴)۔ کتاب الموشح لکھی جس میں شعرائے قدیم کے لفظی و معنوی عیوب کی نشاندہی کی. (۱۹۶۶ ، اشاراتِ تنقید ، ۱۰)۔ **۲. لفظوں کے الٹ پھیر سے متعلق، لفظوں کا ، جس میں معنی و مفہوم سے غرض نہ ہو ، بےمعنی ، غیر حقیقی ؛ جیسے: لفظی تکرار ، لفظی بحث.**

یہ دیر و حرم کا نہیں کچھ بھی جھگڑا
یہ ہے ساری لفظی لڑائی تجھی پر

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۶۳)۔ خیر کی تعریف کس طرح کی جائے گی؟ شاید یہ خیال کیا جاتا ہو کہ یہ ایک لفظی سوال ہے۔ (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۹)۔ [لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُلَٹ پھیر (---ضم ا ، فت ل ، ی مج) امذ.
الفاظ کی شعبدہ بازی ، ادل بدل کر لفظوں کا استعمال ، لفظوں کی صنعت گری ، لفظی بازی گری. وہ نہ تو لفظی الٹ پھیر سے اکبر الٰہ آبادی کی طرح مزاح پیدا کرنے کے متمنّی تھے اور نہ پطرس کی طرح محض واقعات سے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جون ، ۶۲)۔ [لفظی + الٹ (رک) + پھیر (رک)].

---بازی گری (---فت گ) امث.
لفظوں سے کھیلنا ، لفظی اُلٹ پھیر. لفظی بازی گری سے اُکتا گئے تو دلّی کی سادہ گوئی کی طرف راغب ہوئے ۔ (۱۹۷۹ ، نساخ ، ۳۵۸) . فرانسیسی مزاح نگار لفظی بازی گری سے مزاح پیدا کرنے کا ہُنر جانتے ہیں . (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جون ، ۶۲)۔ [لفظی + بازی گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پھیر (---ی مج) امذ.
لفظی الٹ پھیر ، لفظی بازی گری. ہمارے علّامہ کی فصاحت و بلاغت لفظی پھیر میں کبھی نہیں پڑتی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ۲۰ ، ۱۶ : ۵)۔ [لفظی + پھیر (رک)].

---تَرْجَمَہ (---فت ت ، سک ر ، فت ج ، م) امذ.
ایسا ترجمہ جس میں لفظ کے لغوی معنی بغیر تقدم و تاخر کے دیے جائیں ، بہ اعتبار لغت ترجمہ ، لفظ بہ لفظ ترجمہ (بامحاورہ ترجمہ کے مقابل) . اسے پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی فارسی عبارت کا لفظی ترجمہ ہے۔ (۱۹۷۵، تاریخ ادب اُردو، ۲، ۲ : ۹۸۹)۔ [لفظی + ترجمہ (رک)].

---جامَہ پَہنانا محاورہ.
الفاظ میں بیان کرنا ، تحریر میں ڈھالنا (خیال وغیرہ) ، لکھنا. خیالات ، مشاہدات ، تجربات اور واقعات کو پوری طرح محسوس کر کے شدّت جذبات کے ساتھ لفظی جامہ پہنانے کا نام ادب ہے۔ (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۷۲)۔

---مُعَمَّہ (---ضم مج م ، فت ع ، شد م بفت) امذ.
مناسب لفظ تجویز کرنے کا ایک کھیل جس میں حاشیے میں دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے عموماً عمودی اور اُفقی ترتیب سے دیئے ہوئے خانوں میں مناسب حرف تجویز کرکے لفظ بنایا جاتا ہے اور پہلے سے محفوظ حل کے مطابق ہونے پر انعام ملتا ہے۔ لندن کے باسی لفظی معمّہ (Crosswordpuzzle) کو حل کرنے میں دوچار ہوتے ہیں . (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۶۹) . [لفظی + معمّہ (رک)].

---ہیر پھیر (---ی مج ، ی مج) امذ.
لفظی بازی گری ؛ (سیاسیات) ہیر پھیر کی بات ، پیچدہ گفتگو ،

ٹالنے والی بات ؛ اُڑن گھائیاں نیز بسیارگوئی (انگ Circumlocution) (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۶۲). [لفظی + ہیر پھیر (رک)].

لَفْظِیات (فت ل ، سک ف ، کس مج ظ) امث.
ذخیرۂ الفاظ (کسی زبان ، مصنّف یا شخص کا) لفظی سرمایہ. مادہ بنیادی تصوّر کا حامل ہوتا ہے اور اسی کے سابقے اور لاحقے جوڑ کر ، زبان کی لفظیات کا سارا سرمایہ پیدا کیا جاتا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علمِ زبان ، ۹۸). شاعر کی اپنی مخصوص لفظیات اور رمزیات بھی ہوتی ہیں. (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۲۳). [لفظ (رک) + یات ، لاحقۂ جمع برائے علم و فن].

لَفْظِیاتی (فت ل ، سک ف ، کس مج ظ) صف.
لفظیات (رک) سے متعلق ، الفاظ کا. نیاز کی حیثیت منفرد ہے اور اس انفرادیت کی بنیاد خاص بھی لفظیاتی تنقید ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۵۰۴). [لفظیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَفْظِیانا (فت ل ، سک ف ، کس مج ظ) ف م.
الفاظ میں ڈھالنا ، تحریر میں لانا ، لکھنا. طریقِ کار کو جس قدر لفظیایا جائے گا ، آموزش اتنی ہی تیزی کے ساتھ ہو گی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۷۹). [لفظ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

لَفْظِیَت (فت ل ، سک ف ، کس مج ظ ، فت ی) امث.
لغویت ، لفظ ہونا ؛ مراد ، لفظیات. ایسے الفاظ کی کنہ و حقیقت پر روشنی پھینکا کرے ... جن پر جدید لفظیت کے کارخانے کی چھاپ پڑی ہو. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۱۵۰). [لفظ (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَفْظیں (فت ل ، سک ف ، ی مج) امث ؛ ج.
لفظ (رک) کی جمع ، الفاظ. حدیثِ حذیفہ میں تربت اور تراب دونوں لفظیں آئی ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۴).

مُختصَل نظمِ ثاقب کا نہ پوچھو
فقط لفظیں ہیں مطلب کچھ نہیں ہے

(۱۹۲۶ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۱۲). [لفظ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

لَفَنْگ (فت ل ، ف ، غنہ) صف مذ.
بد وضع ، بد اطوار ، شہدا ، اُوباش نیز شیخی باز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لف (لاف (رک) کی تخفیف) + نگ ، لاحقۂ فاعلی].

لَفَنْگا (فت ل ، ف ، غنہ) صف مذ.
لفنگ ، بدمعاش ، شہدا ، اُوباش ؛ شیخی باز. شاہنشاہِ سابق کا ایک عم زاد بھائی ... جو نہایت ڈھیٹ ، لفنگا اور بدمعاش تھا خود ہی تخت نشین ہو گیا. (۱۹۱۲ ، محارباتِ صلیبؐ ، ۱۲۲). ایک لفنگا ایک باغ میں گُھسا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۶۴). [لفنگ + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

---پَن (---فت پ) امذ.
بیہودگی ، بداطواری. سنا اپنے بیٹے کا لفنگا پن تم نے ؟ (۱۹۵۱ ، زیر لب ، ۱۹۳). شرفاء کی اس بلند پایہ مہمان سرائے میں ایسا لفنگا پن آج تک نہیں ہوا تھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۶۱). [لفنگا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَفَنْگانَہ (فت ل ، ف ، غنہ ، فت ن) صف ؛ م ف.
رِندانہ ، شُہدوں کی مانند (فرہنگ آصفیہ). [لفنگ + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

لَفَنْگیا (فت ل ، ف ، غنہ ، کس مج گ) صف مذ.
ڈینگیا ، شیخی باز (فرہنگ آصفیہ). [لفنگ (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَفَنْگی (فت ل ، ف ، غنہ) صف مث.
بدمعاش ، اوباش ، خراب عورت. اِن بیگم صاحبہ کو میں ایک اور تماشہ میں پہلے بھی دیکھ چکی ہوں ، موئی خاصی لفنگی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۰). لو میں کیا کرتی دیکانیوں کے ساتھ بڑی لفنگیں ہوتی تھیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۳۹). [لفنگا (رک) کی تانیث].

لَفّوجَھنّا (فت ل ، شد ف ، و مع ، فت جھ ، شد ن) صف.
بیوقوف ، الّو ، خبطی ، کم عقل (مہذب اللغات). [مقامی].

لَفّہ (فت ل ، شد ف بفت) امث.
۱. **ایک دھجّی جو علمائے مصر و شام اپنی ٹوپیوں پر لپیٹتے ہیں نیز چھوٹا عمامہ.** عرب مسلمان ترکی ٹوپی پر لفہ باندھتے ہیں. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۵۷). ۲. (نباتیات) **خام کھمبی کے گرد ایک جھلّی دار گول کھوکھلی شے.** ایک کھوکلی گول شے پہلے میسیلیوم سے نکلتی ہے جسے لفہ (والوا) کہتے پھر اس لفہ کو توڑ کر کھومبی کا تنہ برامد ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۹). [ع : (ل ف ف)].

لَفِیف (فت ل ، ی مع) (الف) صف.
لپٹا ہوا ، تہ کیا ہوا ؛ جمع کیا ہوا ؛ پیچیدہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. (نباتیات) **کسی پھول کے اطراف برگوں کا ایک گھیرا یا غلاف ، اورالہ** (انگ : **Involucre**). لفیف ، جب کسی مفرد پھول کے اطراف برگوں کا ایک گھیرا یا زائد گھیرے پائے جائیں (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۵۴). ۲. **مختلف لوگوں کا مجمع ، ہجوم ؛ دوست ، آشنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [ع : (ل ف ف)].

لَفِیفَہ (فت ل ، ی مع ، فت ف) امث.
لپٹی ہوئی پٹی. فاضل غسول کو نچوڑ دینے کے بعد ، لفیفہ کو کبدی خط کے گرد دو مرتبہ لپیٹا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [لفیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَق (فت ل) امذ.
رک : لقا (کبوتر).

لق انگر کے ہے سوں نت سرشار ہے
کاڑ چھاتی چھب سوں خوش رفتار ہے

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۳۹۰). [مقامی].

لُق (ضم ل) صف.
بے بالوں کا (ا پ و، ۸ : ۲۰۳). [ع].

لَقا/لَقّا (فت ل / فت ل ، شد ق) امذ.
۱. ایک نوع کا کبوتر جس کی دم کاغذی پنکھے یا تاڑ کے پتے کے مانند اور اُوپر کو اُٹھی ہوئی اور گردن پیچھے کو جُھکی ہوتی ہے.
دیکھ لقا سا اکڑتا شوخ کو دل میرا لوٹن کبوتر ہو گیا
(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۳۶).
ملوکا ملکا بھی سینہ نکال
چلیں جیسے لقا کبوتر کی چال
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۴). ان میں ایک لقا ہے ، سینہ کسے ، دم کو چنور کیے. (۱۸۶۹ ، اُردو کی پہلی کتاب ، ۲ : ۵). باقی فدوی کا کبوتر خانہ نہیں ابجد کی تختی ہے ، ملاحظہ کیجیے ، اصیل ... گھاگھرے ، لوٹن ، لقے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۰).
۲. ایک نوع کی چیل (لاط : **Halias Turindus**) (پلیٹس). [ف].

لِقا (کس ل) امث.
۱. دید ، دیدار ، درشن ؛ ملاقات.
ہوس مٹ جاوے دل سے ماسوا کن
ہے باقی ہوا تیری لقا کی
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱).
بےچین سوا تھی جان مضطر مشتاقِ لقا تھی جان مضطر
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۰۸).
شوقِ لقائے یار کہاں میں حزیں کہاں
اے جانِ بیقرار تجھے یہ ہوا ہے کیا
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۰). دونوں اس حقیقت کے لقا کے آرزو مند جو باعتبار اس منصب کے جو انہیں زندگی میں حاصل ہے ان پر منکشف ہوتی رہتی ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۷۴). **۲. چہرہ ، صورت (جیسے مہ لقا ، یوسف لقا وغیرہ).** پیغمبر علیہ السلام کو دنیاں میں کچھ کام نہ تھا ، یو خدائے تعالیٰ اپنا نائب کر کو عالم کے لقا انپڑانے کوں پیچھان. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ۳۱).
سریراں تجہ کے شاہاں بوریا ہائے
دکھت مہدی لقائے دوست پر دھائے
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، موہن ، ۱۷۳).
لقاء ناز یہ پرچھائیاں سی پڑتی ہوئی
نہے یہ جلووں کی تجدید صورت تکرار
(۱۹۵۹ ، گُل نغمہ ، فراق ، ۳۰۶). **۳. (تصوف) ظہورِ معشوقِ حقیقی اس طرح کہ عاشق کو یقین ہو کہ اُسی نے صورتِ انسانی میں ظہور کیا ہے** (مصباح التعرف). [ع].

لُقّا (ضم ل ، شد ق نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
جس کو آبرو یا عزت کا پاس نہ ہو ، لُچا ، بدمعاش ، لفنگا.
لُقے دو چار ساتھ جاتے تھے
کیسا کل رات ہی ہی ہا ہا تھا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۸). اٹھائی گیرا ، لُقا ، لُچا ، شہدا ، دغا باز ... یہ سب بُرے مگر شرابی ان سب کا گرو گھنٹال ہے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱). سپاہی آدبی قوم کا مغل بچہ اور لال کنوئیں کا رہنے والا ، جہاں کے لقے بڑے مشہور ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۸۴). [ف].

لَقّات (فت ل ، شد ق نیز بلا شد) صف.
کمزور ، ناتواں نیز نہایت دُبلا ، لاغر ، سوکھ کر کانٹا. الغرض وہ فوجدار سے ملے ... دیکھا لقات ہو گئے ہیں ہڈیاں گن لیجیے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳). کیا کہوں ، کہ اس کا کیا حال تھا ، سوکھ کر لقات ہو گئی تھی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۹۷). وہ بہت ضعیف ہو چکے تھے بالکل لقات. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۹۱). [ف].

لِقاعِیَہ (کس ل ، شد ی مع بفت) امذ.
جُوتی کی شکل کا ایک روئیں دار یک خلویہ (انگ : Paramecium). بعض یک خلویے زیادہ فعال طور پر متحرک ہوتے ہیں مثلاً لمبوترا لقاعیہ. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۴). [ع : (ل ق ع)].

لَقّان (فت ل ، شد ق) امذ ؛ ج.
لقا کبوتر کی نوع ، لقا نسل کے کبوتر. لقان : بے حد ناز و کرشمہ کرتا ، اپنے سر و گردن و دم کو بہترین طریقے پر حرکت دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶۱). [لقا (رک) + ن ، لاحقۂ جمع].

لَقَب (فت ل ، ق) امذ.
وہ نام جو کسی پسندیدہ ناپسندیدہ کام کی وجہ سے مشہور ہوگیا ہو یا اپنا لیا جائے ، وصفی نام.
نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).
مذ کور کہیں نام ترا کام روا ہے
مشہور لقب ایک جگہ راہ نما ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۲). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے وہ طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۰). شریف مکہ ۱۹۱۷ء میں شاہ حجاز کے لقب سے اپنی خود مختاری کا اعلان کر چکا تھا. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۲۲۲). [ع : (ل ق ب)].

ـــــ پانا محاورہ.
لقب حاصل ہونا ، خطاب ملنا.
نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).
وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۵). یہ لقب اس سبب سے پایا کہ اس علم میں کسی کو زبانِ حقیقت مثل آپ کے نہ تھی. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۶۸).

---دینا محاورہ.
(کسی اچھے یا بُرے کام یا صفت کی وجہ سے) کسی کی شان کے مطابق کوئی نام دینا.

تھا بسکہ رحیم دل سے شیدا
راجہ بھائی لقب دیا تھا

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۱۳) . اس سے کوئی اور دوسری شے ایسی وجود پذیر ہوسکتی ہے جس کو معلول کا لقب دیا جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۲۳).

---مِلنا محاورہ.
لقب حاصل ہونا ، لقب پانا.

جلیلِ زار کو دیکھو جلیل القدر کو دیکھو
لقب جو شاہ سے ملتا ہے زیبا ہو ہی جاتا ہے

(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۲).

---ہونا محاورہ.
نام ہونا ، کسی اچھائی کے ساتھ اس کی مناسبت سے نام ہو جانا.

افشائے راز تانہ ہو زہاد پر کہیں
رِندوں میں دخترِ رز کا لقب جانِ من ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۲).

لَقَبی (فت ل ، ق) صف.
لقب (رک) سے منسوب ، لقب رکھنے والا ، لقب پانے والا. بہت سی دوسری یونانی جمہوریتوں میں اسی قسم کے لقبی بادشاہ ہوتے تھے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸).
[لقب + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِقْحَہ (فت نیز کس ل ، سک ق ، فت ح) امث.
۱. دودھ دینے والی اونٹنی. قیامت قائم ہوگی اور ایک شخص دودھ نکالتا ہو گا لقحہ کا. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۷). **۲. دودھ دینے والی اونٹنی کا تھن.** دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ اونٹ کے ایک لِقحے کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۹۱). [ع : (ل ق ح)].

لُقَطَہ (ضم ل ، سک نیز فت ق ، فت ط) امذ.
وہ چیز جو زمین پر پڑی مِل جائے ، گری پڑی چیز. فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے حرم مکہ کے باب میں کہ نہیں حلال ہے لقطہ اوس کا مگر واسطے اوسکے مالک کے (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۵). ملتقطِ مال پر لازم ہے کہ وہ اس امر کا اعلان کرے کہ اس نے لقطہ پایا ہے . (۱۹۳۳ ، جنایات برجائداد ، ۱۸۳) .
[ع : (ل ق ط)].

لَق لَق (فت ل ، ل) امذ ؛ ← لقلق.
۱. ایک آبی پرندہ جس کی ٹانگیں بھوری لمبی اور چونچ بہت چوڑی اور لمبی ہوتی ہے ، لک لک.

کرتا اک جست میں ہے ماہیِ گردوں کا شکار
طائرِ تیرِ ہوائی ترا مثلِ لقلق

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۳۴) . امام علی نقی و حسن عسکری کے مقبرے کے دو سبز مینار جو دونوں طرف ہیں اون پر میں نے لقلق کو بیٹھے دیکھا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۵۷) . لق لق پاکستان میں اکتوبر سے اپریل تک قیام کرتے ہیں . (۱۹۷۳ ، انوکھے پرندے ، ۷). **۲. چوڑے مُنھ کی بوتل یا صراحی وغیرہ کے مُنھ سے عرق یا پانی وغیرہ کے نکلنے کی آواز.**

میکدے میں لق لق و قلقل کی آوازیں نہیں
بند ہے دو دن سے دورِ جامِ مینا کیا سبب

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۱۳). [حکایت الصوت].

---کَرْنا محاورہ.
بھوک یا پیاس سے نڈھال کبوتر کی طرح آواز نکالنا ، بھوک میں پھڑکنا یا تڑپنا. شوہر بُھوکا پیاسا لق لق کرتا دفتر جا اور آ رہا ہے. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۱ : ۳۵). (مور) یکساں گردن جھکائے لق لق کرتا بے تحاشا اُڑا چلا جاتا تھا . (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۵۰).

لَقْلَقا / لَقْلَقَہ (فت ل ، سک ق ، فت ل / فت ق) امذ.
۱. سارس کی آواز جو بہت کرخت ہوتی ہے ، سارس کے زور سے بولنے کی آواز (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). **۲. ہر وہ آواز جو کرخت ہو ؛ سانپ کا زبان کو بار بار نکالنا** (نوراللغات) . **۳. (أ) (کنایۃً) رعب داب ؛ حوصلہ ؛ ظرف** ارطیون اس کے لقلقے سے تاڑ گیا کہ ہو نہ ہو یہ امیر ہے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۳۷). خردافروز لکھی پڑھی ، ایک بڑے لقلقے ، حوصلے ، سلیقے کی بیوی تھی . (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۲۸) . **(أأ) اثر ، رسوخ** (پلیٹس). **۴. لب و لہجہ ، قوتِ بیانی ، خوش بیانی.** شریعت میں ذکر سو لقلقہ لسانی ہے. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہُ الطالبین ، ۶۲).

سو ہو دے لقلقہ حق حق مجھے
کب تلک حق حق و بق بق یا نبی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۶).

ہیں سوسن سے لب ، سُر ٹپکتا ہے جن سے
عجب ان کا لہجہ ، عجب لقلقا ہے!

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۶). [رک : لق لق + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَقْلَقے (فت ل ، سک ق ، فت ل) امذ ؛ ج.
لقلقہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ، رعب داب ہمت و حوصلہ ، سوجھ بوجھ ، رکھ رکھاؤ. نورجہاں بیگم کس لق لقے کی عورت تھی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۰).

---باندْھنا محاورہ.
سخن سازی یا سخن آرائی سے کام لینا ، مسلسل گفتگو کیے جانا ، بڑا لسان ہونا. میرے خوش کرنے کے لیے آپ لقلقے باندھ رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱ : ۳۵).

لُقْمان (ضم ل ، سک ق) امذ.
۱. ایک مشہور حکیم کا نام جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے ، بعض انہیں باعور کا بیٹا ، بعض حضرت داؤد علیہ السلام کا وزیر اور بعض حبشی غلام بتاتے ہیں حکمت و دانائی کے لیے مشہور ہیں.

چتُر شاہ گنونت گیانی ہے توں
کہ حکمت میں لُقمانِ ثانی ہے توں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵). لقمان نے اپنے بیٹے کوں کیں تھیں سو میں تجھ سے کہتا ہوں تو لکھ لے. (۱۷۳۶ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۵).
جو رشکِ لقمان بھی چارہ گر ہو مسیحِ ثانی بھی وہ اگر ہو
کسی سے اچھے ہونے نہ ہونگے ہم آپ اپنی دوا کریں گے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۳۸).

تم سے لقمان و ارسطو کو بھلا کیا نسبت
چشمۂ فیض تھے وہ فیض کا دریا تم ہو

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۳۰۶). ۲. (مجازاً) **بہت دانا ، عقلمند ، بڑا تجربہ کار ؛ (طنزاً) اُستاد.**

لُقمان شاعروں میں اگر ہو تو شعر کا
یاں سیکھنے کا اس کو ہو آہنگ رنگ ڈھنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۷).

دل سینۂ ہشیار میں کاشانہ ہے اس کا
لقمان وہی ہے کہ جو دیوانہ ہے اس کا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۶۰). پڑھی لکھی سلیقہ داں ، ہم جنسوں میں لقمان. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریّا ، ۴). [ع].

ـــــ را حِکْمَت آموخْتَن کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **اُلٹا کام کرنا ، متضاد صورت اختیار کرنا ، لقمان کو حکمت سکھانا ، عقلمند کو تدبیر بتلانا ؛ لغو کام کرنا ؛ بےوقوف بننا.** تم کو سمجھانا بموجب مثل لقمان را حکمت آموختن کا مضمون ہے لیکن براہِ حجّت دل نہیں مانتا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۵۷۲).

ـــــِ زَماں کس اضا(ـــ فت ز) امذ.
اپنے وقت کا لقمان ؛ مراد : بہت بڑا دانا یا حکیم.

وہ دانا ہوں کہ نادانی ہے نازاں
وہ ناداں ہوں کہ لقمانِ زماں ہوں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [لقمان + زماں (رک)].

ـــــ کو حِکْمَت/عَقْل سِکھانا محاورہ.
رک : **لقمان را حکمت آموختن.** زیادہ تفصیل آپ سے کرنا لقمان کو حکمت سکھانا ہے. (۱۸۸۹ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۲۵۹). وہاں کے کاریگر خدا داد ذہن ، طبعِ رسا رکھتے اور لقمان کو عقل سکھاتے تھے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۳۹).

ـــــ کے پاس دَوا نَہ ہونا محاورہ.
کوئی حل نظر نہ آنا ، لاعلاج ہونا ، کسی ترکیب کا کارگر نہ ہونا ، بیماری کا لاعلاج ہونا.

بڑے وہمی ہیں جن کو ہے ترے معراج میں شبہہ
نہیں ہے پاس لقمان کے دوا اُن کے توہّم کی

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النّبیینؐ ، ۱۲۲).

لُقْمَہ (ضم ل ، سک ق ، فت م) امذ.
۱. **کھانے کی وہ مقدار جو ایک بار مُنْھ میں ڈالیں ، نوالہ ، طعمہ.** آخرکار اس نے معلوم کیا یہ لقمہ تمام عمر کا کھایا پیا نکالے گا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۸). جس نے بے نماز کی مدد ایک لقمہ سے کی اس نے گویا تمام نبیوں کے قتل میں اعانت کی. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۶۸). خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ ان کو لقمہ کھلاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۲). روٹی جب بھی اس کے منہ تک آتی ہے تو وہ فوراً اس میں سے ایک لقمہ دانتوں سے کاٹ لیتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۹۱) . ۲. **پان کی گلوری ، بیڑا** . پھولوں کا گہنا ، پانوں کے لقمے ، چاندی سونے کے ورق لگے ہوئے چاندی کے چنگیر پاندان میں . (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۹) . ۳. مراد : **روزی ، رزق ، کمائی** . کسب و ہنر کا لقمہ پاکیزہ ہے . (۱۹۸۷ ، بزمِ صوفیہ ، ۳۷۱) . ۴. **توپ میں یک وقت بھرے جانے والے گولوں کا مجموعہ** . ہر گاڑی ... دو سو لقمے باروت و گولے توپ کے اور بےشمار ٹوٹے بندوق کے لے جاتی تھی. (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۳۳۴) . ۵. **وہ مقدار جو ایک بار کسی چیز کے اندر استعمال کے لیے ڈالی جائے ؛ جیسے : حمام میں گرم کرنے کے واسطے لکڑیوں** کا لقمہ دینا یا **انجن میں ایک بار کوئلہ ڈالنا** (فرہنگِ آصفیہ). [ع].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
کھانا شروع کرنا ، کھانا کھانا. اُن لوگوں کو کھلانا شروع کیا ، وہ لوگ جو لقمہ اٹھاتے تھے ، اس میں پہلے سے بھی زیادہ اضافہ ہوتا جاتا تھا . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۹۴) .

ـــــٔ اَجَل بَن جانا/بَنْنا محاورہ.
مر جانا ، مارا جانا ، قتل ہونا. سرکاری اعداد و شمار کے مطابق بیس سے زائد افراد لقمۂ اجل بن گئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۶۱). مانی کے اس صورت میں لقمۂ اجل بننے کے بارے میں بعض مورخین کو اختلاف ہے. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور ، جون ، ۱۹).

ـــــٔ اَجَل ہونا محاورہ.
رک : **لقمۂ اجل بن جانا ، مر جانا.** لڑکا راہیِ عالمِ بقا ہوا ہے ، اجل کا لقمہ ہوا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳۸). کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہودیوں نے کس طرح ہمارے ساتھیوں کو مارا اور جو بچ نکلے وہ بھوک اور سردی کے ہاتھوں لقمۂ اجل ہوئے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۲۷).

ـــــ بازی است.
(کنایۃً) **الزام تراشی ، تہمت لگانا** یہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی ذات پر براہِ راست لقمہ بازی ہے (۱۹۹۲ ، معیاد ، کراچی ، یکم دسمبر ، ۵۴). [لقمہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَنانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **نوالہ بنانا.** چودھری نے ایک لقمہ بنا کر چھوٹی بچّی کے منہ میں دیا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۱۱) . ۲. **کھا جانا ، ہڑپ کر جانا ، مار ڈالنا ، مار کر کھا جانا.** ان کو شک کیا یقین ہو گیا تھا کہ کچھ عرصے میں دیو کھا جائے گا اُٹھتے ہی لقمہ بنائے گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۴).

نہنگ اپنے مُنہ کو بہ صد شوق کھولے
کہ پائیں کسی کو تو لقمہ بنائیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۴۲).

ـــ پَچنا محاورہ.
لقمہ ہضم ہونا ، کھانا ہضم ہونا.

لُقمۂ ظلم نہیں پچتا عدالت میں تری
باز نگلی ہوئی چڑیا کے تئیں دے ہے اُگل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۱).

ـــٔ پَرہیزی کس صف(ـــ فت پ ، سک ر ، ی مج) اسٹ.
توہّم کی وجہ سے عام غذاؤں میں سے بعض سے پرہیز کرنا (بعض تقویٰ کی وجہ سے پرہیز کرتے ہیں) (پلیٹس). [لقمہ + پرہیز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَھنْسنا ف مر ؛ محاورہ.
حلق میں نوالہ اٹکنا ، کھانا نہ کھایا جانا.

شدّتِ غم میں تصوّر کام آیا تیغ کا
پی لیا پانی اگر لقمہ پھنسا کھاتے ہوئے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

ـــٔ تَر کس صف(ـــ فت ت) امذ.
۱. **لذیذ غذا ، اچھی غذا.** ایک موقعے پر لکھتے ہیں ... کوئی ٹکا دینے والا یا لقمۂ تر کھلانے والا نہ رہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۰۹). پنجاب ایک لقمۂ تر کی طرح بھارت کے منہ میں جاگرے گا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۷). ۲. **(مجازاً) آسان شکار یا نعمت ، وہ چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے نیز مفت کی چیز.** یہ رعایتیں جرمنی کے سامنے لقمۂ تر بنا کر رکھی جائیں گی اور اس کے بدلے میں اس کے پیدائشی حق کا پٹہ لکھا لیا جائے گا. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۱۱). [لقمۂ + تر (رک)].

ـــٔ تَر بَنانا محاورہ.
چٹ کر جانا ، ہڑپ کر لینا ، شکار کرنا. اپنے لعابِ دہن سے حشرات کو مفلوج کر دیتی ہیں اور پھر انہیں لقمۂ تر بنا لیتی ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۹).

ـــٔ تَر بَنْنا محاورہ.
لقمۂ تر بنانا (رک) کا لازم ، شکار ہو جانا ، آسانی سے گرفت میں آ جانا. ممالکِ اسلامیہ یورپین اقوام کے لقمۂ تر بن کر رہ گئے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۵۵).

ـــ توڑْنا محاورہ.
۱. **کھانا کھانا نیز کوئی کام کرنا ، کسی کام کا آغاز کرنا.** نذیر احمد بغیر مذہب کے لقمہ نہیں توڑ سکتے. (۱۹۸۶ ، مقالاتِ عبدالقادر (پیش لفظ) ، ۱۳). ۲. **بات کاٹنا ، دخل دینا.** ماما تو میاں کے پیچھے جھاڑ ہو کر چمٹتی مگر بی بی لقمہ توڑ بول پڑیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۵).

ـــٔ تیغ بَنْنا محاورہ.
رک : لقمۂ اَجل بن جانا ، موت کا شکار ہونا. جگہ جگہ قتلِ عام ہوا ، متعدد علما و فضلا لقمۂ تیغ بنے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۸۲).

ـــٔ چَرب کس اضا(ـــ فت چ ، سک ر) امذ.
آسانی سے ہاتھ آنے والی چیز یا شکار. مارلو ان کو کہ لقمۂ چرب ہیں. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۱۷۳) مغل بادشاہ نے گوّر کو لقمۂ چرب سمجھا. (۱۹۵۳ ، مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۵). [لقمۂ + چرب (رک)].

ـــٔ حَرام کس اضا(ـــ فت ح) امذ.
مفت کا مال ، حرام کی آمدنی ، حرام کا مال. اے فرزند آدم کھاتا ہے تو لقمۂ حرام میری پیٹھ پر اور کھائیں گے تجکو کیڑے میرے پیٹ میں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵). یہ صلاحیت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو لقمۂ حرام سے پرہیز اور اہلِ دنیا سے اجتناب کرتا ہے. (۱۹۸۷ ، بزمِ صوفیہ ، ۱۷۸) [لقمۂ + حرام(رک)].

ـــ حَلْق سے نَہ اُتَرْنا محاورہ.
کسی (عزیز) کی عدم موجودگی نہایت ناگوار ہونا ، کسی کی یاد میں کھانا نہ کھایا جانا (ماخوذ : نوراللغات).

ـــٔ خُشْک کس اضا(ـــ ضم خ ، سک ش) امذ.
وہ غذا یا نوالہ جس میں بالکل چکنائی وغیرہ نہ ہو ، جو خشکی کی وجہ سے حلق سے نہ اُترے (لقمۂ تر کے مقابل) (نوراللغات). [لقمۂ + خشک (رک)].

ـــ خور (ـــ و معد) صف.
لقمہ کھانے والا ، کھانا کھانے والا.

ہر شہر مدینہ میں ہے وہ عیسیٔ دوراں
اک لقمہ خورِ خوانِ کرم جس کا ہے لقمان

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۷). [لقمہ + ف : خور ، خوردن - کھانا ، پینا سے صفت].

ـــ دینا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گفتگو کے دوران ٹوکنا ، بیچ میں بولنا ، بات کاٹنا ، دخل در معقولات کرنا.** " کیا کریں بیگم صاحب " اماں نے لقمہ دیا ، " بھی مرغی کے ڈبے ہم غریبوں کے محل ہیں ". (۱۹۵۴ ، محل سرا ، ۶۹). ایک بڑی بوڑھی نے لقمہ دیا ، بیٹھا کہاں ہے بہن ، لیٹا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۶۵). ۲. **قرآن شریف یا کوئی اور چیز سناتے وقت صاحبِ قرات کی بھول چوک کی نشان دہی کرنا.** اگر مقدار فرض کے پڑھ چکا ہے یا ایک آیت سے اوس نے دوسری آیت پڑھی اور اوس نے لقمہ دیا ، بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۲۱). جب تک کوئی دوسرا لقمہ دے دے کر ہر لفظ اپنے منھ سے کہتا نہ جائے میں ایک سطر بھی نہیں پڑھ سکتا تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ،لکھنو ، ۲۰ ، ۱۴ : ۹). بعض اوقات پڑھنے کی مشقوں کے بعد انہیں زبانی دوہرایا گیا اور جہاں ضرورت ہوئی وہاں لقمہ دیا گیا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۸۱). ۳. **رائے دینا، مشورہ دینا.**

اُس نے سوچا کہ کسی مناسب موضوع کا لقمہ دینا چاہیے. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۲۴). ۴. **دھوکا دینا ، چکمہ دینا**.

وہ مجھ بڈھے کو لقمہ دے گیا ہے
بچا کے جان اپنی لے گیا ہے

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۲). ۵. **کسی کو کوئی بات کہہ کے دوسرے کے خلاف اُکسانا ، ایسی بات کہنا جو نقصان پہنچائے.**

فقیر جان کے لڑواتے ہیں رقیبوں سے
عدو کو دیتے ہیں لقمہ ہماری جھولی کا

(۱۸۸۱ ، منیر (شکوہ آبادی) (نوراللغات)). سنگھ بابو نے اپنے مطلب کا لقمہ دے کر اس کی گرہ کھولی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶۹). ۶. **مُنھ بھرائی دینا ، رشوت دینا**. فرانس کو بالائی برہما میں دو صوبوں کا لقمہ دے کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۲۵). ۷. **حمام میں لکڑیاں ڈالنا ، بھاڑ یا تنور جھونکنا ؛ کسی چھید میں میخ ٹھونکنا** (ماخوذ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- کر جانا محاورہ.
ہڑپ کر جانا ، نگل لینا ، چٹ کر جانا.

ایسا حیلہ کوئی کر جس سے کہ میراث تمام
چھین کر وارثوں سے کر لے تو اوسکا لقما

(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۶۹).

اس گرم چپاتی کو جلدی سے
ایک ہی لقمہ کر جاؤ!

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۶۱).

--- کھانا محاورہ.
۱. **نوالہ نگل جانا ، کھانا کھانا ، مفت کا کھانا کھانا**. سونے کا لقمہ کھاؤ اور اچھے سے اچھا کپڑا پہنو. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۷). کوئی تو کلیجہ توڑ توڑ کے محنت کرے ... اور کوئی بیٹھے لقمے کھائے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۱). ۲. **کلام پاک پڑھتے پڑھتے قاری یا حافظ کا چوک جانا** (ماخوذ : نوراللغات).

--- گور ہونا محاورہ.
مر جانا.

اجل کا لقمہ ہوا پہلے پھر میں لقمۂ گور
یہ دونوں کھولے تھے منہ ایک ناتواں کے لیے

(۱۹۳۶ ، جلیل مانکپوری (مہذب اللغات)).

--- لینا محاورہ.
لقمہ دینا (رک) کا لازم ، **قرآن شریف سناتے وقت دوسروں کی بتائی ہوئی بھول چوک سننا**. اگر امام نے لقمہ لے لیا تو اوس کی بھی نماز فاسد ہو جاویگی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۲۱).

--- مارنا محاورہ.
نوالہ جلدی سے مُنھ میں رکھنا اور نگل لینا ، جلد جلد کھانا. اس نے مالِ غنیمت سمجھ کے لقمے مارنے شروع کیے اور خوب پیٹ بھر کے کھایا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۸۳).

لُقمی (ضم ل ، سک ق) امث.
۱. **میدے یا رَوے (سُوجی) کی پتلی پوری کی چوکور شکل میں موڑ کر اس کے اندر قیمہ وغیرہ بھر اور تل کر تیار کی ہوئی غذا**. رَوے کی لقمی اس طرح کی بناتا تھا کہ جیسے چوسر کی گوٹ ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ۱۳۹). سوڈالیمن ، برف ، لقمی ، سموسہ ، شکم پور ، کٹلس ، کیک بسکٹ ، پیسٹری ، جو چاہو خرید لو. (۱۹۷۶ ، اردونامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۸). ۲. **پان کی گلوری** چاندی کا خاصدان جس میں سات لقمیاں سنہری روپہلی ورق ... لگے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۰). [لقمہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُقمے (ضم ل ، سک ق) امذ ؛ ج.
لقمہ (رک) **کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ، نوالے**.

اگرچہ نعمتِ خوانِ خدا ہے رزقِ حلال
مگر حرام کے لقمے کی لذّتیں مت پوچھ

(۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۸ فروری ، ۳).

--- توڑنا محاورہ.
کھانا کھانا ، مفت کا کھانا کھانا. جاگیرداروں اور حکومت کے لقمے توڑنے والوں کے اوسان خطا ہونے لگے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲).

--- لگانا محاورہ.
رک : **لقمے توڑنا**. روسی لاکھ عیسائیوں کے ساتھ لقمے لگائیں اور بے تکلفی سے کھائیں ، ہم کو تو ایسا نہ چاہیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۰).

لُقَندْرا (ضم ل ، فت ق ، سک ن ، د) صف ؛ امذ.
آوارہ پھرنے والا ؛ بدمعاش ، غنڈا ، بد چلن ، شہدا ؛ لغو آدمی ، بیہودہ آدمی. جدھر جاؤ دھوم ، جدھر دیکھو ہجوم ... گنڈے ، لچے ، لقندرے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸).

جرگہ میں لقندروں کے جا کر
حکمت بد نام ہو گئی ہے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۳۲۳). جانتی ہو کہ لقندرا پیچھے لگا ہوا ہے مگر تم ہو کہ اپنی چیزیں اِدھر اُدھر پھینکتی پھرتی ہو. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۲۰۳). [لقہ (رک) سے مشتق].

لُقَندْری (ضم ل ، فت ق ، سک ن ، د) امث.
لُچی ، لفنگی عورت. نگوڑی لقندری ایسی بے دید ہو گئی جیسے ان تِلوں تیل ہی نہ تھا. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، حیدر حسن دہلوی ، ۹۷). [لقندرا (رک) کی تانیث].

لَقّ و دَق (فت ل ، شد نیز بلا شد ق ، و مع ، فت د) صف.
۱. **سخت اور ہموار زمین جس میں نہ درخت ہوں نہ سبزہ نہ آدم زاد ، ویران ، بنجر ، چٹیل (میدان)**.

وہ صحرائے وحشت فزا لقّ و دق
کہ اُڑتے تھے شیروں کے دل کے ورق

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۰).

آگے پھر اس کے لق و دق صحرا
کہ نہ جس میں تھا آب اور نہ گیا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۳). ایک شخص تن تنہا افریقہ کے لق و دق صحرا ... کے حالات دریافت کرنے جاتا ہے. (۱۸۹۴ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۹۶). بڑے بڑے پہاڑ ہیں لق و دق میدان ہیں اورسب چُپ ہیں. (۱۹۲۶ ، کائنات بیتی ، ۴). سڑک کی دوسری جانب لق و دق صحرا ہے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۲۹). ۲. **(مجازاً) بہت پھیلا ہوا ، وسیع و عریض.**

گھبرائے ہے جی وسعتِ دل دیکھ کے ہر دم
اللہ رے یہ دشت بھی کتنا لق و دق ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۴). یہ بڑا لق و دق شہر جس میں تمام روز شور و غوغا سے حشر برپا رہتا ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷). کردار کا کینوس بہت لمبا چوڑا اور بازی گہ لق و دق تھی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۸). [ع : لقّ - زمین کی دراڑ + و (حرفِ عطف) + ع : دقّ - کوٹنا].

لَقْوَہ (۱) (فت ل ، سک ق ، فت و) امذ.
ایک مرض جس میں مُنہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور چہرہ بھر جاتا ہے ، ایک اعصابی مرض جو گردن اور چہرے سے متعلق ہے اور سرد یا گرم ہوا کے اثر سے لاحق ہوتا ہے (فالج کی ایک ہلکی قسم). بخار ، دردِ سر ، ہیضہ ، سرسام ، فالج ، لقوہ ... غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصّفا ، ۱۲۵).

باغ میں سردی سے کلیاں کیا کھلیں
گل کو پیدا ہو گیا لقوے کا ڈر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۰). کبھی فالج و لقوہ کے طریقے پر پپوٹے ڈھیلے ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰). دوسرے کا چہرہ لقوے سے ایسا ٹیڑھا ہوا کہ دائیں باچھ کان کی لو سے جا ملی. (۱۹۸۹ ، آبِ گم ، ۱۰۶). [ع].

--- گِرنا محاورہ.
لقوے کے مرض میں مبتلا ہونا ، مُنہ کا ٹیڑھا ہونا ، منہ بھر جانا.
کمر کولھے ہی تو مفلوج تھے زبان حلق پر تو لقوہ نہ گرا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۶۶).

--- مار جانا محاورہ.
رک : لقوہ گرنا. زوالِ سلطنتِ اسلامیہ کی وجہ سے گویا مذہب کو لقوہ مار گیا ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۸۲). ایسی زبان کو ضرور ہمیشہ کے لیے لقوہ مار گیا ہے جو خواہ مخواہ بہکتی ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۲۲۵). کسی کو لقوا مار جائے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۲۵).

--- مَرطُوبی کس صف (--- فت م ، سک ر ، و مع) امذ.
وہ لقوہ جو سردی لگ جانے یا بھیگ جانے سے ہو جائے. فالج و لقوۂ مرطوبی کے لیے نہایت زود اثر اور مکمل علاج ہو. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۸). [لقوہ + مرطوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ہو جانا/ہونا محاورہ.
لقوے کے مرض میں مبتلا ہونا نیز مُنہ ٹیڑھا ہونا ، مُنہ بھر جانا.
دیکھیے میرے ہاتھ کو دوگھنٹے سے لقوہ ہوگیا ہے. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیرِ حرص ، ۵۸).

لَقْوَہ (۲) (فت ل ، سک ق ، فت و) امذ.
رک : لقلق ، سارس. کہیں کہیں لقوہ بھی اس کا نام رکھ چھوڑا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۰). [لقلق (رک) کا بگاڑ].

لَقّہ (۱) (فت ل ، شد ق نیز بلا شد) امذ.
رک : لقّا ، ایک قسم کا کبوتر.

لقّے ہیں اِدھر اپنی کساوٹ کو دکھاتے
چینے ہیں اُدھر سیم بری اپنی جتاتے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). کل ایک انکم ٹیکس کا تیس مار خاں دندناتا آیا ، لقّہ کبوتر کی طرح سینہ پُھلائے. (۱۹۸۹ ، آبِ گم ، ۴۸). [لقا (رک) کا ایک املا].

لَقّہ (۲) (فت ل ، شد ق نیز بلا شد) امذ بسرلکۃ.
۱. **دھوئیں کی وہ مقدار جو ایک دفعہ ہی بلند ہو.** تیرے دل سے دھوئیں کے لقّے جو اُٹھ رہے ہیں یہ کلمے کے ہیں. (۱۹۳۰ ، حکایاتِ رومی (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳).

کیا بھڑکی ہوئی آگ ہے روشن ہیں فضائیں
لقّے ہیں دھوئیں کے کہ دھواں دھار گھٹائیں

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۰۶). ۲. **دھوئیں کا سُتون جو جلتی آگ سے بلند ہو.** بارہ مہینے آگ کے لقّے اُٹھتے رہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۳۵). ۳. **بادل کا ٹکڑا.** نیلے رنگ کے شلوار سُوٹ میں اوپر چھوٹا سا سفید برّاق کوٹ پہنے وہ بڑی شفاف اور دُھلی دُھلائی سی لگ رہی تھی جیسے بارش کے بعد نیلے آسمان پر کوئی لقّہ ابر. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۳۵). [لکہ (رک) کا معرّب].

لُقّہ (ضم ل ، شد ق نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
رک : لُقّا ، لُچّا ، لفنگا ، شہدا ، بدمعاش.

لُقّے دو چار ساتھ جاتے تھے
کیسا کل رات ہی ہی ہا ہا تھا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۸). چار پانچ لقے ، غنڈے ... ان کے گرد بیٹھے ہیں. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۷۶). آپ کو شُہدا ، لقہ ، کمینہ سمجھ کر جو کچھ جی میں آئے کہہ ڈالوں اور کوئی صورت ممکن نہیں. (۱۹۲۸ ، زود پشیماں ، ۲). ایسا ویسا ... نہیں ہے لقہ بھی ہے (۱۹۸۹ ، آبِ گم ، ۳۳۷). [لقّا (رک) کا ایک املا].

لَقِیط (فت ل ، ی مع) امذ.
وہ نومولود بچّہ جو کسی نے راستے میں ڈال دیا ہو اور اس کو کوئی اُٹھا کر اپنے گھر میں لا کر پرورش کرے ، وہ بچّہ جو راستے میں پڑا ہوا ملا ہو نیز راستے میں پڑی ہوئی چیز. یوسف لقیط تھے قافلے والے خوف کھاتے تھے کہ چھن جائیں گے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۲). کتاب اللقیط : اس میں لقیط کا بیان ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۴۴). [ع : (ل ق ط)].

لک (۱) (فت ل) صف ؛ امذ.
صاف ، چمکدار ، روشن ؛ چمک ، کوند ، دمک (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : लक्ष].

--- کرنا محاورہ.
صاف ستھرا کرنا ، پاک کرنا ؛ روشن کرنا ، چمکانا ؛ پالش کرنا (جامع اللغات).

--- لکاٹ (---فت ل) امث ؛ سر لکلکٹ (قدیم).
چمک ، آب و تاب.

دیکھت سلح سنجوت کا لک لکٹ
گیا سور کیرا سینا پھاٹ پھاٹ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۶). [لک + لک + اٹ ، لاحقۂ کیفیت].

--- لکاوٹ (---فت ل ، و) امث.
رک : لک لکٹ.

اس نوری نین کی لک لکاوٹ
ہے برق سے بڑھ کے جھک جھکاوٹ

(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ورق ، ۲۳). [لک + لک + اوٹ ، لاحقۂ کیفیت].

--- لک کرنا محاورہ.
رہ رہ کر تیزی سے چمکنا ، چمکنا ، جگمگانا.

نچھل درپن زری بنگڑیاں سونے کے تول پہنی گھنگرو
صفا جھمکے کریں لک لک جھلکتے ہیں پینچن کھل کھل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۷).

--- لوٹ (---و مج) امث (قدیم).
چمک دمک والا ، منور ، جگ مگ. اس میں ایک صندوق تھا ، ہیرے کنکر میں لک لوٹ. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لک + لوٹ (رک)].

لک (۲) (فت ل) حرف (قدیم).
تک ، لگ ، لگوں.

تمہارے عشق میں جوں موسیٰ گگن لک انپڑیا
اس چھجے پر چڑھیا ہوں بھی منجھے ہے بام عبث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۵).

کیسا ملا ہے ہم سیں کہ اب لک ہے اتنا
سن کر ہماری بات کوں کرتا ہے ہاں نہ نا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

دامن آلودہ غبار زرق ہوں
سر سے پا لک معصیت میں غرق ہوں

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳). [لگ (رک) کا ایک قدیم املا].

لک (۳) (فت ل) امذ.
لاکھ ، سو ہزار کی رقم یا مالیت وغیرہ. علوی کو میثاق بولتے ہیں ، سفلی کوں محشر بولتے ہیں ، اس دونوں کی پیدائش آدمؑ سے محمدؐ لک یک لک چوبیس ہزار پیمبران ہوئے . (۱۴۲۱ ، بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ۲۲).

دُرد دہ لک اُس نبیؐ پر جو نرنجن رب کے پیارے ہیں
جو فیروزی سہاڑیاں نو جن کے تیں سنگارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). [اندازاً ایک کروڑ بیس لک آدمیوں کا فرمانروا. (۱۸۹۵ ، شکار نامۂ نظام ، ۱۸۳). [لکھ (لاکھ (رک) کا مخفف) کا قدیم املا].

--- بخشی (---فت ب ، سک خ) امث.
داد و دہش کے سلسلے میں کشادہ قلبی ، فیاضی ، سخاوت ، فراخ دلانہ فیاضی. ایک اور وصف جس کی تعریف میں قریب و بعید سب مورخ رطب اللسان پائے جاتے ہیں ، قطب الدین کی سخاوت و لک بخشی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۴). [لک + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پتی (---فت پ) صف ؛ سر لکھپتی.
وہ شخص جس کے پاس لاکھ روپیہ یا لاکھوں روپے ہوں ، دھنی ، دولت مند ، امیر.

بکاتے ہیں گندم کے آٹے ستی
ہر یرے طرح اس کو اے لک پتی

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۶۷). یہ صاحب لک پتی ہیں. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۳۰). [لک + پتی (رک)].

--- ہزار (---فت ہ) امذ ؛ م ف.
لاکھوں ، ہزاروں ، بہت زیادہ.

کریں گے ملامت مجے لک ہزار
تو جا کر اتاشہ کوں کہہ یوں بچار

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲). [لکھ + ہزار (رک)].

لک (۴) (فت ل) امذ (شاذ).
تقدیر ، قسمت ، نصیب. لک ، تقدیر ، قسمت یا نصیب کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے ، اس کا مشتق لکی اور اس کے مرکبات لکی نمبر ، لکی ڈپ وغیرہ بول چال کے علاوہ تحریر میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۶). [انگ : Luck].

لِک (کس ل) حرف (قدیم).
رک : لیکن.

میں کچھ کیاچ نہیں لِک کروٹ ہوئے ہیں ڈھولن
منہرا چلیچ نیں لکت شہ مات بات یاں ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۰). [لیک (لیکن (رک) کی تخفیف) کا متبادل املا].

لُک (۱) (ضم ل) امذ.
۱. آگ کا شعلہ ؛ شہاب ثاقب ، آسمان پر کوئی روشنی ؛ بھٹی کی لو ؛ گرم ہوا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۲. سرکنڈے کے بالوں کا گچھا جو چٹائی بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے جو شمع کی طرح جلتا ہے چونے اور قلعی میں ملایا جاتا ہے** (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۷). [س : उल्का].

لُک (۲) (ضم ل) امذ.
۱. وارنش ، چمک ، پالش ، جلا ، روغن. ایک صاف شیشے یا خوب

لک کیے ہوئے مٹی کے ظرف میں رکھ کر ... شریک کرنا چاہیے . (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۳۵۹) . یہاں میرے لیے ایک جوڑا جوتا ہو گا ، بوٹ سیاہ لُک کا. (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذبِ دل ، ۲۹). تختوں پر لُک مَل دینا چاہیے . (۱۹۵۶ ، طبیبِ مرغی خانہ ، ۳۹) . ۲. **زنگ کی پپڑی جو لوہے یا کسی دوسری دھات کی چیز پر بن جائے ، لوہے کی چیز پر چڑھانے کا ایک خاص قسم کا رنگ یا مسالا جو چمک پیدا کرے** (ا پ و ، ۸ : ۸۹). ۳. (رنگ کاری) **لکڑی کی درزوں میں بھرنے کا مسالہ ، چھوپ ، لُپن** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۹). ۴. **(مجازاً) امید ، لَو.** خدائے تعالیٰ کی طرف ایسا رخ باند کر گئے دوسری طرف میں کوری آنکھ سوں بھی نین دیکھے ہوں لُک لگائے تھے خدا کی طرف میں. (۱۷۶۳ ، چھ سرہار ، ۲۷ب). [ف].

---دار صف.
چمکدار ، جس پر وارنش ہو. اگر کانچ کے مرتبان نہ ہوں تو اچار چٹنی مربے وغیرہ کو چیڑا بھری ہوئی اور لُک دار ہانڈیوں اور مرتبانوں میں رکھا جائے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، ۲۶۵). اس کی دیواریں لُک دار لکڑی یا شیشے کی ہوتی ہیں (۱۹۲۰ ، مقتل فریب ، ۳۰) [لک + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دار چمڑا (---فت چ ، سک م) امذ.
وہ چمڑا جس پر لُک یا وارنش ہو (جامع اللغات) . [لک دار + چمڑا (رک)].

لُک(۳) (ضم ل) امذ.
(پارچہ باف) **کچ بلے سوت کا بُنا ہوا موٹا اور کُھردرا کپڑا** (ا پ و ، ۲ : ۸۷). [مقامی].

لَک لَک (فت ل ، ل) امذ.
رک : لَق لَق جو زیادہ مستعمل ہے.

غریب آزار ہے وہ شخص جو پالے ہے موذی کو
کہ قوت باز کو دینا ستم کرنا ہے لک لک پر

(۱۷۹۵ ، دیوانِ قائم ، ۵۴). لک لک جانور کے انڈے دس یا پندرہ لیکر مٹی کے برتن میں رکھے. (۱۸۴۴ ، مفیدالاجسام ، ۸۵). جس وقت بادِ جنوب چلی اس وقت میں امتیاز کر سکتا ہوں کہ وہ باز ہے اور وہ لک لک. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۶). [لق لق (رک) کا ایک اِملا].

لُکا (ضم ل) امذ.
لُکانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

---چُھپا کَر م ف.
پوشیدہ طور پر ، مخفی طور پر ، رازدارانہ. دل میں اتنے گہرے گداز کو لُکا چُھپا کر رکھنے کے باوجود اتنی بشّاش بشّاش رہتی ہے کم بخت. (۱۹۸۸ ، چلتا مسافر ، ۹۶).

لَکّا (فت ل ، شد ک) امذ.
ٹکڑا (ابر یا دُھواں کے لیے) . آفتاب نے کہا کہ مجھے قوی تر ابر ہے کہ ایک لکا اس کا مجھے چھپا لیتا ہے . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۷۳). بادل کے لکّے کوئی سفید کوئی آبی کوئی نیلگوں ... پھیلے تھے. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۳۴). [لکہ (رک) کا ایک املا].

لَکّاتہ (فت ل ، شد ک ، فت ت) امث.
بے حیا ، فاحشہ . دیکھو اس لکّاتہ کے سحر سے اپنے کو بچاؤ. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۲۸۸). اس لکاتہ کو حمل رہ گیا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۲۸۳). [ف].

لُکاٹ (ضم ل) امذ.
لوکاٹ ، زرد رنگ کا ایک پھل جو بڑے بیر کے برابر ہوتا ہے اور اندر سے تین چار بیج نکلتے ہیں.

ترنج اور شہتوت آڑو لُکاٹ
لگائے تھے موقع سے سب چھانٹ چھانٹ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۱). [لوکاٹ (رک) کا مخفّف].

لُکاچُھپی (ضم ل ، چھ) امث.
لُکنے چھپنے کا عمل ، لکنا چھپنا ، خفیہ واردات ، چُھپ کر ، خاموشی سے ، ڈھکی چھپی صورت میں . نیا قانون بنتا ہے تو بہت سی تاریک گلیاں وجود میں آتی ہیں ، لُکاچُھپی بڑھتی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۳). [لُک (لکنا ، لکانا کا مخفف) + ا ، (لاحقۂ اتصال) + چھپ (چھپنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُکار (ضم ل) امذ.
دوپٹا ، جسم کو چُھپانے کا کپڑا. دوپٹا ... پنجابی میں اس کپڑے کو لُکار کہتے ہیں جو فعل لکانے یعنی چھپانے سے بنا ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۱۳۶). [لُکانا (رک) سے حاصلِ مصدر].

لُکانا (ضم ل) ف م.
چُھپانا ، پوشیدہ کرنا ، اخفا کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لُکنا (رک) کا تعدیہ].

لُکاْنجَن (ضم ل ، سک ن ، فت ج) امذ.
ایک سرمہ جس کے لگانے سے آدمی نظر نہیں آتا (ماخوذ : جامع اللغات). [لک (لکنا (رک) سے) + انجن (رک)].

لُکٹی (ضم ل ، سک ک) امث.
۱. **جلتی ہوئی لکڑی ؛ چولھے کی ادھ جلی لکڑی (جس سے آگ وغیرہ کریدتے ہیں).**

ایسی مہندی بھری اونگلی سیتی مت سے چکٹی
اے ترے ہات کو از غیب کے لگیو لکٹی

(۱۷۸۰ ، گلِ عجائب ، ۸۰). اور تم اس لکٹی کی مانند ہوئے جو آگ سے نکالی جائے تو بھی تم میری طرف رجوع نہ لائے . (۱۸۹۰ ، کتابِ مقدّس ، ۸۶۱). انگارے بجھا دینے کے بعد ایک چھوٹی سی جلی ہوئی لکٹی کو چولھے میں رکھ کر ساری چھوٹی چنگاریاں اس پر ڈال کر راکھ سے دبا دینا چاہیے اور راکھ کو... لکڑی سے خوب کوٹ دینا چاہیے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، ۲۶۸).

۲. چھوٹی لکڑی جس کو بچے دھجی لپیٹ کر اور تیل میں بھگو کر روشن کر کے پھراتے ہیں. تیز حرکت مشکل سے معلوم ہوتی ہے جیسے لڑکے لکٹی سے کھیلتے ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۲). ۳. (کنایۃً) لڑائی کی آگ بھڑکا دینے والی عورت ، چغل خور (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [رک : لُک (۱) + ٹی ، لاحقۂ صفت و تانیث].

لُکٹیا (ضم ل ، سک ک ، کس ٹ) امث.
چھوٹی لکٹی ، چھوٹا ڈنڈا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لکٹی (رک) کی تصغیر].

لِکْچَر (کس مع ل ، سک ک ، فت چ) امذ ؛ سے لیکچر.
زبانی درس ، سبق ، وعظ ، تقریر ، خطاب. کسی دن یہاں کی شریف زادیوں کو جمع کر کے لکچر دوں شاید کسی کے دل پر اثر کرے اور کوئی نتیجہ نکلے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۲). ہم نے مدرسۂ طبیہ دہلی کے سالانہ جلسہ ... میں ایک لکچر دیا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۶۸). پند و موعظت اور لکچر اور پمفلٹ وہ کام نہیں کر سکتے جو ایک ڈرامہ کر دکھاتا ہے. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرے ، ۲۸). سب کی طرف گھور کر دیکھا پھر لکچر دینے لگا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰۹). اف : دینا. [انگ : Lecture].

--- بازی امث.
کسی بات کو سمجھانے کے لیے تقریر ، خطاب ، وعظ و پند. تلوار چلنے کی نوبت آئی نہ پھر لکچر بازی ہوئی ، اب پھر سب ملے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۶). [لکچر + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پلانا محاورہ.
کسی نہ کسی طور پر قائل کرنے کی کوشش کرنا ، ہم خیال بنانے کے لیے لمبی گفتگو کرنا ، کسی خاص موضوع یا کسی خاص بات کو سمجھانے کے لیے لمبی چوڑی تقریر کرنا. ممکن ہو تو ... بیرونی خصوصاً فرنچ اور انگریزی ادب پر لکچر پلایا جائے. (۱۹۷۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۹). بچے یونیفارم پہنے ہال میں بیٹھے تھے ، ایک نہایت تیز طرّار بارعب بزرگ جو عربی فارسی اور فلسفے کے اسکالر ہیں انہیں لکچر پلا رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۲۳).

لِکْچَرار (کس مع ل ، سک ک ، فت چ) صف ؛ سے لیکچرار.
۱. **کالج وغیرہ میں سبق پڑھانے والا ، درس دینے والا ، معلّم ، خطاب کرنے والا ، خطیب.** مگر آپ لکچرار کہی جاتی ہیں اور مس استانی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۶۷). اختر کے رشتے کے ماموں وحیدالحق صدیقی ... علی گڑھ یونیورسٹی میں لکچرار ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۵۴). ۲. **واعظ ، اپدیشک ، نصیحت کرنے والا.**

کیا فقط اسٹیج ہی کے ہیں جناب لکچرار
کہتے سب کچھ ہیں مگر حضرت سے ہوتا کچھ نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵۹). [انگ : Lecturer].

لِکْچَراری (کس مع ل ، سک ک ، فت چ) امث ؛ سے لیکچراری.
لکچرار کا کام یا عہدہ ، درس و تدریس کا کام. مسٹر امجد علی میری پولیس ٹریننگ کی لکچراری کے زمانے میں سی آئی ڈی میں انسپکٹر تھے. (۱۹۳۰ ، فن شناخت تحریر ، ۳). لکچر ... اس لفظ سے بنی ہوئی صفت نسبتی لکچراری بھی مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۷). [لکچرار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِکْچَرر شِپ (کس مع ل ، سک ک ، فت چ ، ر ، سک ر ، کس ش) امث.
لکچراری ، لکچرار کا منصب یا عہدہ. لکچرر شپ کے لیے جگہیں نکلی ہیں کم از کم اپلائی تو کر دیا ہوتا. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۸۲). [انگ : Lecturer Ship].

لَکَد (فت ل ، ک) امث.
لات ، ٹھوکر ، دولتی.

شیخ کی غیرت ہے من الواجبات
کفش نہ ہووے تو لکد چاہیے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷). غرّاتا ہوا صاحب قران پر حملہ آور ہوا ، صاحبقران اصغر نے بقوّت تمام ایک گھونسا کلّہ پر مارا ، گھوڑے نے بھی لکد آہن کوب سے صاحبقران اصغر کے گھونسے کا جواب دیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰۸). لکد : یہ لفظ عربی ہے ہندی میں اس کو لات کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۸).

جھگڑا ہوا انارکلی میں کل اس طرح
مکّا پڑا اُدھر سے اِدھر سے چلی لکد

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۲۵). [ف > ع].

--- زَن (--- فت ز) صف مذ.
لات مارنے والا ، ٹھوکر لگانے والا ، لتّو.

بحث بازی میں جو تھے شریں لکد زن آب پر
ہیں دو ساق اس کی سی جنت شمع روشن آب پر

(۱۸۲۳ ، ہوس ، د ، ۸۹). اور لکد زن اور دندان گیر یعنی لتّو اور کٹو اور شوخ اور بےادب جانور پر سوار ہو کر بازار کی سیر کو نہ جائیں. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۶). [لکد + ف : زن ، زدن - مارنا ، کوٹنا].

--- زَنی (--- فت ز) امث.
لات مارنا ، ٹھوکر مارنا. اہل عرب اکثر گھوڑیوں کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ... وے آپس میں بھی دنگہ نہیں کرتی ہیں نہ لکد زنی نہ ایذا رسانی. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۲۹).

قبل اس کے لکد زنی کرے پیک اجل
ساحل پہ ہواؤں کے تھپیڑے کھالے

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۱۵۴). [لکد زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کوب (--- و مج) امث.
لات یا ٹھوکر کی ضرب ، دولتی ، لتاڑ ، پائمال.

دکھا آشوب کا ازبس لکد کوب
گیا ہے تال غمگیں تال میں ڈوب

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعراء (سامی) ، ۲۱۵). ایک جان ہے

سو پامالِ غم لکد کوبِ الم، وہ مجھ ہی کو وبال ہے دوسرا اسے کیوں لے گا. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۹۳).

کیوں شوق لکد کوبِ حوادث سے ہو نالاں
لیکن مہِ تاباں کی طرح راہو و کیتو

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۱۱). [لکد + ف : کوب ، کوفتن ـ کوٹنا].

--- کوب کَرْنا محاورہ.
لات یا ٹھوکر مار دینا ، ضرب لگانا ، ٹھوکر مار کر زخمی کر دینا. وہاں لوگوں پر پولیس اپنی بڑی لکد کوب کرتا ہے اور اپنی مٹھیاں گرم کرتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۸۲).

--- کوبی (---و مج) امث.
رک : لکد زنی. اس لکد کوبی میں بلا کی تاثیر تھی. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۹۱). [لکد کوب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُکْدی (ضم ل ، سک ک) امث.
کسی بسی ہوئی گیلی چیز کی گولی یا ٹکیا. پان کی اس لکدی کو نیاز صاحب منھ میں ڈال لیتے. (۱۹۸۹ ، نگار، کراچی ، مئی، ۶۵). [لُگدی (رک) کا ایک اِملا].

لَکْڑ (فت ل ، ک) صف.
ایک کلمہ جو لفظ پَر کی طرح رشتے کی دوری ظاہر کرنے کے واسطے آتا ہے ، دور کا رشتہ ظاہر کرنے والا ، تراکیب میں مستعمل. [پر (رک) کا تابع].

--- پوتی (---و مج) امث.
پوتی کی پوتی. نواب اکڑ خان کی لکڑ پوتی ہیں جانباز ... جانے پر تلی بیٹھی ہیں. (۱۹۱۰ ، مولانا آزاد ، سوانح عمری ، ۴ : ۳۴). [لکڑ + پوتی (رک)].

--- دادا صف ؛ امذ.
سکڑ دادا کا باپ ، دادا کا دادا. انہیں ان کے لکڑ دادا آنوہ کے نام کے پیچھے آنو یا انو(Anava) یعنی راجا آنو کی اولاد کہا جاتا تھا. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۰). [لکڑ + دادا (رک)].

--- نانی امث.
سکڑ نانی کی نانی. پس ثابت ہوا کہ لکڑ نانی سچ سچ پیدل ہی اوپر پہنچی تھی اور ظاہر ہے کہ فصیل پیمائی کی لت موصوفہ کو جوانی ہی میں لگی ہوگی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۳۵). [لکڑ + نانی (رک)].

لَکَّڑ (فت ل ، ک نیز شد) امذ.
۱. **شہتیر ، کڑی ، لکڑی وغیرہ کا لٹھا ، لمبی اور موٹی لکڑی.** جلے ہوئے لکڑ پڑے ، کہیں کہیں چتا میں آگ چمکتی ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۹). آتش دانوں میں موٹے موٹے لکڑوں کی آگ روشن تھی. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۲۰۳). ۲. **کاٹھ کا اُلو ، کندۂ ناتراش ، بیوقوف ؛ سخت دل ، کٹھور** (فرہنگ آصفیہ). [س : लकड़].

--- باز صف.
لکڑی سے لڑنے والا ، بنوٹ باز (جامع اللغات). [لکڑ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

--- بازی امث.
لکڑی سے لڑنا ، بنوٹ بازی (جامع اللغات). [لکڑباز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بھوڑ (---و مج) امذ.
کٹھ بڑھئی ، بُدھُو ، کٹھ بھوڑا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لکڑ + بھوڑ (بھوڑنا (رک) سے)].

--- تَرَنگ (---فت ت ، ر ، غنہ) امذ.
سخت لکڑی کے لکڑوں سے بنایا جانے والا ساز جس کو چھوٹی چھوٹی موگریوں یا چوبوں سے بجایا جاتا ہے. اگر سخت لکڑی کے لکڑوں سے یہ ساز بنایا جائے تو اسے لکڑ ترنگ کہتے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۲). [لکڑ + ترنگ (رک)].

--- توڑ (---و مج) صف.
۱. **سخت بہت سخت ، نرم کا نقیض.** وہ لطافت جو پڑوس کے لکڑ توڑ اختلاط نے پیدا کی ہے ادبائے دہلی اسے شکریہ نوازش کرکے واپس کردیں گے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ۲۰ ، ۱ : ۵). ہے ہے ، یہ موئی لکڑ توڑ زبان میں کیا قرآن ، لڑکے دیوانہ تو نہیں ہوا. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۱۶). ۲. **مضبوط ، بد نما ، بد ہیئت ، بدشکل ، اچھا نظر نہ آنا.** اچھی خاصی نرم جوتیاں اتار لکڑ توڑ بوٹ چڑھاؤ. (۱۹۱۶ ، اشک خوں یا لاڈلا بیٹا ، ۱۳). [لکڑ + توڑ (توڑنا (رک) سے)].

--- سان امذ.
لکڑیوں کا ڈھیر ، لکڑیوں کی ٹال (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لکڑ + رک : شان (۱)].

--- مَنْڈی (---فت م ، سک ن) امذ.
لکڑی کا بڑا بازار ، لکڑی کا تھوک بازار ، وہ بازار یا جگہ جہاں لکڑیاں بکتی ہوں. کوئی شخص ایسا آ جائے جو ... گاہک معلوم ہو تو لکڑ منڈی کے دکان دار اس پر ٹوٹ پڑتے. (۱۹۹۰ ، آب گم ، ۳۸). [لکڑ + منڈی (رک)].

--- ہارا صف مذ.
۱. **لکڑیاں بیچنے والا ، لکڑیاں کاٹنے یا چننے والا.** لکڑ ہارے کو دیکھا کہ ایک گٹھا لکڑیوں کا باندھ رہا ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲۹). لکڑہارا لکڑی کاٹ کر لے جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، درگیش نندنی ، ۱۲۷). میرا باپ لکڑہارا ہے گا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۶۲). [لکڑ + ہارا ، لاحقۂ صفت].

--- ہارَن (---فت ر) امث.
لکڑ ہارے کی بیوی یا عورت. لکڑہارن نے وزیراعظم مدینہ کے ہاں جاروب کشی کی نوکری کر لی تھی. (۱۶۸۹ ، صحیفۂ اہلحدیث ۹ فروری ، ۳). [لکڑہارا (رک) کی تانیث].

--- ہاری امث.
رک : **لکڑ ہاری** . ایک ادنیٰ لکڑہاری نے انھیں شرمندہ کر کے آٹھ آٹھ آنسو رلا دیا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۶۲) .
[لکڑ ہارا (رک) کی تانیث] .

لکڑا (فت ل ، سک ک) امذ ؛ صف.
۱. **لکڑ کی تکبیر ، بڑی لکڑی ، کندھ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات؛ مہذب اللغات) . ۲. **نہایت سوکھا ہوا ، بہت سخت اور کرخت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لکڑ + ا ، لاحقۂ تکبیر] .

لکڑبگا (فت ل ، ک ، سک ڑ ، فت ب ، شد گ) امذ.
رک : **لکڑ بگھا**. ستارۂ سحری کی ماں جو میاں نے روشنی کے لیے خریدی تھی اسے چند سال ہوئے راتی کھیت میں لکڑبگا اٹھا لے گیا. (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳۳) .
[لکڑ بگھا (رک) کا ایک املا] .

لکڑبگڑ (فت ل ، ک ، سک ڑ ، فت ب ، گ) امذ.
رک : **لکڑبگڑ ، لکڑبھگا**. اونچے دودھیلے جانوروں میں لکڑبگڑ ... پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، ۶۰) . [لکڑبگڑ (رک) کا ایک املا] .

لکڑبھگا (فت ل ، ک ، سک ڑ ، فت بھ ، شد گ) امذ.
ایک درندہ جو کتے سے بڑا ہوتا ہے اور اس کے بدن پر دھاریاں ہوتی ہیں ، لکڑبگا. خون میں لت پت لالی کے کپڑے اور اس کی کھوپڑی پڑی تھی ، اسے لکڑبھگا اٹھا لے گیا تھا. (۱۹۸۳ ، سروساماں ، ۱۳) . [لکڑبھگا (رک) کا ایک املا] .

لکڑی (فت ل ، سک ک) . (الف) امث.
۱. **درختوں کے سوکھے تنے اور ٹہنیاں جو جلانے یا چیزیں بنانے کے کام آتی ہیں ، ہیزم ، کاٹھ ، چوب**. جوں زینب کی نظر اوس پر پڑی سر اپنا کجاوے کی لکڑی پر دے ماری کہ پھٹ گیا اور لوہو جاری ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰). لکڑیوں کا گٹھا جنگل سے اپنے سر پر لایا کرتے تھے. (۱۸۸۸ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۳). درگاہ شریف کا نیا ڈیزائن تقریباً پورے کا پورا لکڑی سے معرا ہے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۷۹) . ۲. **عصا ، لاٹھی ، سونٹی ، چھڑی** . اکثر کسی بھینس کی پیٹھ پر کوئی کالا بھتنا ایسا بچہ اسے لکڑی سے مارتا مارتا ندی کی طرف جاتا دکھائی دے جاتا. (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳) . ۳. **بانا ، پٹا ، پھکیتی ، چوب بازی ، بنوٹ ، گتکا ، پھری**. لہٰذا لکڑی کے کھلاڑیوں اور پہلوانی کے فدائیوں کو اسے اپنے پاس رکھنا چاہیے. (۱۹۲۵ ، اسلامی اکھاڑا ، ۴). دلّی میں ایک مرزا صاحب رہتے تھے ، بنوٹ اور لکڑی کے فن میں کامل ، ان کا لڑکا ہماری جماعت میں پڑھتا تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۳) . ۴. **گیڑی ؛ (مجازاً) سہارا ، مدد ، آسرا ؛ ڈانڈ ، گوکا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) . (ب) صف. **سخت دل ، کٹھور ، سخت ، کرخت ، نہایت سوکھا ہوا ، اینٹھا ہوا ، کھنگڑ ؛ نہایت دبلا ، کانٹا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ) . [س : लक्की + लकुट] .

--- آگ پر سیدھی کرنا ف م.
آگ کی گرمی پہنچا کر لکڑی سیدھی کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- باز امذ.
لاٹھی چلانے والا ، لاٹھی چلانے کے فن کا واقف.

جس کا منھ دیکھ بھول جاتے ہیں
پینترے اپنے لکڑی باز و پٹیت

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۷۳) . [لکڑی + ف : باز ، باختن - کھیلنا] .

--- پر فقیر کہاوت.
ظاہر نمود (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- پکڑانا محاورہ.
سہارا دینا ، مدد دینا.

بے سوادوں کو ہوئی ہے چوبِ تعلیم اپنی بات
لکڑی پکڑائی ہے ہم نے کورِ مادرزاد کو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۷) .

--- پھینکنا محاورہ.
پٹا کھیلنا ، پھکیتی کرنا ، چوب بازی کرنا ، لاٹھی چلانا. کہیں لکڑی پھینکی جاتی ہے ، کہیں بانک کی کسرت ہو رہی ہے . (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۱۳۵) .

--- چلنا محاورہ.
لاٹھیوں سے مار پیٹ ہونا.

ہمیں نہ سندھی و پنجابی و بلوچ میں بانٹ
کہ ایسی باتوں سے چلتی ہے قوم میں لکڑی

(۱۹۵۳ ، ضمیرِ خامہ ، ۲۸۳) .

--- دینا محاورہ.
(ہندو) رشتہ داروں کا مُردے کی چتا میں ایک ایک لکڑی رکھنا ، مُردے کو جلانا ، کریا کرم کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات) .

--- ڈالنا محاورہ.
سزا کے طور پر گردن میں لکڑی باندھ دینا تاکہ ہلنے جُلنے میں دشواری ہو. لکڑی بردار دو لکڑیاں سرخ لیے کھڑے رہتے تھے ذرا سی کسی سے بےاعتدالی ہوئی اور گردن میں لکڑی ڈال کر دربار سے باہر کیا گیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۳۷) .

--- کا جوہر امذ.
وہ لکیریں جو اچھی لکڑی میں نمایاں ہوتی ہیں. جس لکڑی کے جوہر یکساں اور ریشے خوب اچھی طرح تقسیم ہوں وہ اس لکڑی کے مقابلے میں جس کے جوہر غیرمساوی ہوں کم مڑتی ہے. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۵۱) .

--- کا چیلا امذ.
لکڑی کا بڑا ٹکڑا جو جلانے کے کام آنے (ماخوذ : فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات) .

---کا گٹھا اند ؛ ج.
اکٹھی بندھی ہوئی لکڑیاں ، لکڑی کا بنڈل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کی ٹال امث.
رک : ٹال. پتھر مسجد کے ساتھ جو ملحقہ زمین تھی اس پر لکڑی کی ٹال لگا دی گئی تھی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۷۶).

---کی شام امث.
کسی دھات کی موٹھ جو دستی جریب پر چڑھائی جاتی ہے.

مرزا کا کہنا صبح کنور تجھ کو ہے یقین
لکڑی کی ان کی ادبی چرالیتے شام ہم

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۵۴).

---کی گانٹھ امث.
وہ گرہ جو ٹہنی پھوٹنے کی وجہ سے لکڑی میں پڑ جاتی ہے (جامع اللغات).

---کی گرہ امث.
رک : لکڑی کی گانٹھ (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کے بال اند ؛ ج.
لکڑی کے بال ان باریک دھجیوں کو کہتے ہیں جو ناقص اور ردی لکڑی کے ٹکڑوں کو ایک خاص قسم کی مشین کے رندے سے تراش کر بنائے جاتے ہیں ، ان کی باریکی کے مدارج مختلف اور ہلکے ، صاف اور لچک دار ہوتے ہیں (مصرفِ جنگلات ، ۱۷۵).

---کے بل بندریا/مکڑی ناچے کہاوت.
ہر ایک شخص حمایتی کے بل پر کودتا ہے ؛ ڈر کے مارے سب کچھ کرنا پڑتا ہے. لکڑی کے بل بندریا ناچے ، کمزور حمایتی کے طاقت پر لڑے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۲۵). ہمارا ایک یار میری داستان سن کے بولا کہ خلیفہ لکڑی کے بل مکڑی ناچتی ہے. (۱۹۲۷ ، نرالی اردو ، ۹۰). لکڑی کے بل مکڑی ناچتی ہے. (۱۹۷۲ ، نکتۂ راز ، ۳۱۹).

---کے بل مکڑی نچانا محاورہ.
زبردستی ، جبر یا کسی دوسرے کے سہارے یا مدد سے کوئی کام کرنا. اگر تم نے ان کا قیافہ تاڑنے میں مشق پیدا کر لی تو لکڑی کے بل مکڑی نچانے لگو گے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۱۷).

---کے پانو ہونا محاورہ.
بےحس و حرکت ہو جانا ، مفلوج ہونا.

ہے اپاہج کی تگ و دو بحث میں
پاؤں لکڑی کے ہیں استدلال کے

(۱۹۷۳ ، کلام حکیم ، ۱۳۸).

---کھیلنا ف ل.
پٹا بازی کرنا ، پٹا کھیلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---لیے پِھر خاک کہاوت.
آوارہ گرد ، ہاتھ میں لکڑی پیروں پر خاک پڑی ہوئی حالت سے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---لیے پھرنا محاورہ.
دشمن ہونا ، مارنے کو پھرنا ، مخالف ہونا ، نقصان پہنچانا. اس علامہ نے شغتل قطامہ نے تم کو بہکا دیا تھا کچھ لگا دیا تھا ، تم کئی دن کسی تقصیر بن ، اکڑی اکڑی پھریں ، مجھ پر لیے لکڑی پھریں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۲۷).

---لے کر سیدھا ہو جانا محاورہ.
لٹھ لے کر سامنے آجانا ، لٹھ مارنے پر تُل جانا ، لکڑی سے مارنے کو آمادہ ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---لیے کھڑا ہونا محاورہ.
مارنے کے لیے آمادہ ہونا ، لڑنے مرنے پر تیار ہونا. اتنے کام اتنی جلدی لیڈی صاحبہ نے کیے کہ بالکل یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کے پیچھے کوئی لکڑی لیے کھڑا ہے. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۳۹).

---مارنا محاورہ.
رک : ڈنڈی مارنا ، کمی کرنا ، حق تلفی کرنا. کمشنر نے مجھ سے کہہ دیا کہ تمہارے موربل کی پیشی کے وقت علی امام نے لکڑی ماری اور کہا کہ اگر یہ پنشن خاندانی تسلیم کی گئی تو واصلات دینا ہو گا. (۱۹۲۲ ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۱۲۵).

---مارے پانی جُدا نہیں ہوتا کہاوت.
اس موقعے پر مستعمل جب کوئی شخص دو عزیزوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی کوشش کرے اور اس میں کامیاب نہ ہو ، لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---والا اند.
جلانے کی لکڑیاں بیچنے والا ، کڑے تختے اور چوب فرش بیچنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ہاتھ میں پکڑا دینا محاورہ.
سہارا دینا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ہو جانا یا ہونا محاورہ.
نہایت دبلا یا لاغر ہونا (عموماً سوکھ کر ، کے ساتھ مستعمل (جامع اللغات).

لَکژَری (فت ل ، سک ک ، فت ژ) صف.
آرام دہ ، پُر تکلف ، عیش و عشرت کا ، لگژری. ہرے رنگ کی طویل لکژری کوچ ، چیک پوسٹ کی بے رونق عمارت کے نیچے منتظر کھڑی تھی. (۱۹۷۸ ، فصل گل آئی یا اجل آئی ، ۷۹). [انگ: Luxury].

لَکشْمی (فت ل ، سک ک ، ش) امث.
۱. وشنو کی بیوی کا لقب جو دولت اور خوبصورتی کی دیوی سمجھی جاتی ہے ، لچھمی. لکشمی کی پیدائش کے بارے میں مختلف

روایتیں ہیں ؛ ایک تو یہ کہ وہ اوّلین واحد دیوی سرسوتی اور پاربتی کے ساتھ پیدا ہوئی ، ایک یہ کہ اس نے اوّلین مادرِ عظیم مایا کے ایک روپ سے جنم لیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۱۷۷). ۲. **دھن کی دیوی ؛ دولت ، مال و زر ؛ کامیابی ؛ خوشی ؛ خوش نصیبی ، لچھمی.** دہلی کا غدر مسلمانوں کے لیے تباہی کی دیوی لایا تھا اور ہندوؤں کے لیے لکشمی. (۱۹۲۲ ، دہلی کی جاں کنی ، ۸۵). سیّد انور علی دولت میں کھیل رہے ہیں لکشمی ان کے قدم چومتی ہے . (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۹۷) . ۳ **خوبصورتی ، حُسن** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [س: लक्ष्मी].

---پُوجا (---و مع) امث.
۱. **(ہندو) وہ پوجا جو کاتک کے اندھیرے پاکھ کے اخیر دن یعنی دیوالی کی رات کو کی جاتی ہے.**

لکشمی پوجا کی زینت ، دیپ مالا اس سے ہے
منھ شبِ تاریک کا دنیا میں کالا اس سے ہے

(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۱۱). ۲. **(ہندو) لچھمی کے نام کی وہ پوجا جو دلہن کے بیاہ کر لانے پر دولھا دلہن کرتے ہیں** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [لکشمی + پُوجا (رک)].

---جی امث.
(احتراماً) لکشمی.

وہ لکشمی جی کے پالک ہوں یا سرسوتی کے پالک ہوں
ہارے ہیں جمیل اس دنیا میں میدان یہ کس نے جیتا ہے

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۵۱). [لکشمی + جی (حرف تعظیم)].

---چھایا امث.
لچھمی کا سایہ ؛ خوش قسمتی ، خوش نصیبی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لکشمی + چھایا (رک)].

---دیوی (---ی مج) امث.
وشنو کی بیوی کا لقب یعنی دولت اور حُسن کی دیوی. وہ کون سی دوکان تھی جہاں میں نے گنیش جی اور لکشمی دیوی کی مورتیاں اور تصویریں نہیں دیکھیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۰). [لکشمی + دیوی (رک)].

---گھر میں اُتَرْنا / آنا محاورہ.
خوش قسمت یا خوش نصیب ہونا ؛ بلندی یا عروج ہونا ، پھلنا پھولنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ماتا امث.
دولت ، دَھن ، لکشمی. جس کے پاس لکشمی ماتا ہے . . . اس کو عالمِ سہ گانہ میں سب جگہ گویا وطن ہی ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۲۶). [لکشمی + ماتا (رک)].

---نارایَن کَرْنا محاورہ.
۱. **(ہندو) لکشمی ناراین کو بھوگ لگانا ، کھانا کھانے وقت پہلے لکشمی ناراین کے نام کا نکال لینا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. **کھانا شروع کرنا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---وان امذ.
قسمت کی دیوی ، قسمت سے کامیابی اور ترقی حاصل کرنا (پلیٹس).

لَکْشَن (فت ل ، سک ک ، فت ش) امذ.
۱ **خاصیت ، خصوصیات ، لچھن ، علامت ، نشان.** راجہ نے دو تین پرانے نوکروں کو بلا کر کہا کہ اس سیٹھ کی لڑکی کے لکشن جا کر دیکھ آؤ. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۴۷). ارجن بھگوان سے اِستھت پرگیہ پُرش یا پورن برہم گیانی کے لکشن پوچھتا ہے.(۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۹۱). ۲. **بیماری کی علامت ؛ لکیر ؛ چمچی ، ڈوئی ؛ تعریف ، درست کیفیت ، تصریح ؛ مقررہ محصول ؛ نام ، اسم ، لقب ، خطاب ؛ نوع ، قسم ؛ کسی چیز کا نشانہ لگانا ؛ وجہ ، موقع ؛ مثال ، تمثیل ، تشبیہہ ؛ دیکھنا ، ملاحظہ کرنا ؛ اچھا نشان ، خوش قسمتی کی علامت** (جامع اللغات). [س : लक्षण].

لَکْلَکانا (فت ل ، سک ک ، فت ل) ف ل.
لک لک کرنا ، چمکنا ، دمکنا ، جھلملانا . سور گگن میں سوں لکلکانے سریکا چمکتی تھی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لک + لک + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُکَن (ضم ل ، فت ک) امث.
چُھپنے کا فعل ، چُھپنا ؛ اوجھل ہونا ، پوشیدہ ہونا.

دیکھ کر راتاں کو منج تیری گلی میں چپ رہے
بھوت کر میرے تمن ہے کیں لُکن کتوال کا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۱).[لکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

---میٹی (---ی مج) امث.
آنکھ مچولی ، چُھپن چُھپائی. ایک محبوس معاشرے میں لُکن میٹی کا کھیل ناگزیر ہے . (۱۹۸۹ ، سعادت حسین منٹو ، ۸۲) . [لُکن + میٹی (میٹنا - چُھپانا (رک) سے)].

لُکْنا (ضم ل ، سک ک) ف ل.
چُھپنا ، پوشیدہ ہونا ، آڑ میں ہونا. مسافر بچارے ڈر کے مارے کونے کونے ، بچھونے بچھونے چُھپتے پھرے ، لُکتے پھرے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۰۱).

لکتی چُھپتی دھوپ اور بادل   یہ آکاش کے ننھے بالک

(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۱۱۱). [س : लुक+छिप].

لُکْنَت (ضم ل ، سک ک ، فت ن) امث.
ہکلا پن ، تُتلاہٹ ، توتلا پن نیز خوف یا گھبراہٹ کے باعث رُک رُک کر بولنا ، ہکلاہٹ ، صاف لفظ ادا نہ ہو سکنے کی کیفیت.

خوب کام آیا ہے موسیٰ کو یہ عذرِ لکنت
بات کرنے کی ترے سامنے جو تاب نہیں

(۱۸۵۶ ، دیوان فدا ، ۲۱۸). جب کوئی مغالطے کا سوال آ جاتا ہے اور اس وقت ذاتی غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے.(۱۹۲۳ ، فطرت نسوانی ، ۱۳۶). زبان میں لکنت جو لوگوں کو کہتا تھا کہ باپ کے رعب داب کی وجہ سے بچپن میں پیدا ہوگئی تھی. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۷). [ع].

--- آنا ف مر ؛ محاورہ.
ہکلا پن ہونا ، تُتلاہٹ آنا ؛ خوف کی وجہ سے حرف زبان پر نہ آنا ، زبان لڑکھڑانا. حیرت نے چاہا کہ افراسیاب سے کچھ کہے زبان میں لکنت آ گئی اشارے سے کہا . (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۹).

--- پڑنا ف مر.
زبان میں لکنت ہو جانا (مہذب اللغات).

--- پیدا ہونا ف مر.
زبان میں لکنت ہو جانا ، صحیح الفاظ ادا نہ ہونا. ایک انگارا لے کر مُنّہ میں رکھ دیا کہ زبانِ مبارک جل گئی ، اُسی وقت سے لکنت پیدا ہوئی اور ہاتھ سفید ہو گیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶۹). زبانِ فصیح میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۴۱۳).

--- زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
ہکلا کر بولنے والا ، ہکلا.

مجھ ایسا فرو مایہ و لکنت زدہ انسان
شائستۂ اظہار محمدؐ کے لیے ہے

(۱۹۸۴ ، میرے آقا ، ۸۷). [لکنت + ف : زد ، زدن = مارنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

--- کَرْنا محاورہ.
زبان لڑکھڑانا ، صحیح الفاظ زبان سے ادا نہ ہونا.

کب ہو جلادِ فلک میں اس گھڑی یارائے نطق
ہونٹ لاگے چاٹنے لکنت کرے منہ میں زبان

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۴۰).

--- کھانا محاورہ.
زبان میں ہکلاہٹ آنا.

کیسے ہی طرّار ہوں پر جا کے اس کے روبرو
جب کہیں گے کچھ زبان یاروں کی لکنت کھائے گی

(۱۸۵۶ ، دیوانِ ظفر ، ۴ : ۱۶۹). بات بات میں زبان لکنت کھاتی ہے. (۱۸۸۰ ، مرقعِ تہذیب ، ۵۶).

لُکْنَتی (ضم ل ، سک ک ، فت ن) صف.
لکنت سے منسوب ، ہکلا ، لکنت کرنے والا ، ہکلاہٹ سے بولنے والا. لکنتی کی زبان صاف بولنے میں مستعد ہو گی . (۱۸۹۰ ، کتابِ مقدس ، ۶۸۵). [لکنت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُکَنْجَن (ضم ل ، سک ک ، سک ن ، فت ج) امذ.
کہا جاتا ہے کہ ایک طرح کا سرمہ یا کاجل ہے جس کے لگانے سے آدمی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [لکانجن (رک) کا مخفف].

لَکُوٹا (فت ل ، و مع) امذ.
لاک کا روغن جو مٹی کے برتنوں پر کیا جاتا ہے ؛ لاک کے رنگ کی تہہ جو کھرادی پائے وغیرہ پر چڑھائی جائے (اپ و ، ۳ : ۶۹ ؛ اپ و ، ۱ : ۱۷۵). [لاک (لاکھ) + کوٹ + ا ، لاحقۂ نسبت].

لَکُوچ (فت ل ، و مع) امث.
لکڑی کی قسم جو فرنیچر بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے. لکوچ کی پائیداری جس سے وہ دیمک کا مقابلہ کرتی ہے ایک قسم کی رالی مادہ کی وجہ سے ہے جو لکڑی میں ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۶۵). [مقامی].

لِکُوریا (کس ل ، و مج ، کس ر) صف ؛ لیکوریا.
سیلانِ رحم ؛ عورتوں کا جریان. یہ مرض مستورات میں لکوریا ہو تو ستر پر بھی ہوتا ہے . (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۵۸) . [انگ : Leucorrhoea].

لَکُوک (فت ل ، و مج) امذ ؛ ج.
لاکھوں. اس نواح میں آپ کے مریدوں کی کثرت لکوک سے گزرگئی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۶). دو رویہ بازار و ہر کوچے پر اتنا ہجومِ خلائق تھا کہ بے مبالغہ لکوک آدمی سے زیادہ تھے . (۱۸۷۲ ، تاریخِ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۳۲). [لکھ (لاکھ (رک) کی تخفیف) + ف : لک (رک) کی جمع بقاعدہ عربی].

لَکّہ (فت ل ، شد ک بفت) امذ ؛ سے لَکّا.
۱. ٹکڑا (عموماً ابر کا یا دخان کا).

فراقِ یار میں ہے بے کشی سے اس قدر نفرت
نظر میں اژدہا لکہ ہے ابر نوبہاری کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۴۴).

اوپر ابر پریشاں کے لکے
اٹھائے لئے جا رہے ہیں کہیں چاند کو

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۱۲۱). **۲. داغ ، دھبّا ، مکّا.**

نہ آئینہ ہی اس صورت کے آگے ہکّا بکّا ہے
سیاہی دیکھ اس کے خط کے مد کی دل میں لکّا ہے

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۸۳). [ف].

--- اَبر کس اضا (---فت ا ، سک ب) امذ.
ابر کا ٹکڑا.

دیدۂ تر پہ شب رکھا تھا میر
لکۂ ابر ہے میرا رومال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۲). چہرے پر ... کچھ سایہ سا پڑا ... جیسے سورج کے سامنے لکۂ ابر ایک لمحہ کے لیے آئے اور چلا جائے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۶۶). دانہ چگتی ہوئی چڑیا ، لکۂ ابر ، خوشبوئیں ... ان سب کے لیے ایک ایسے شخص کا کردار ادا کرتا ہے جس کا رسیونگ سیٹ نیا اور حساس ہے . (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹) . [لکۂ + ابر (رک)].

--- دار صف.
داغ دار. یہ بھی نہ ہو تو بھی یہ خبر کہ اک غیر عورت آپ کے ہاں ہے آپ کی شہرت کو لکہ دار کرے گی. (۱۹۳۰ ، پرانا خواب ، بلدرم ، ۹۰). [لکہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

لَکّی (فت ل) امث.
خوش قسمت ، خوش نصیب ، بھاگوان.

اے شاد ہو کیوں دختر رز ، زر سے نہ پیدا
کیا پیر مغاں شیخ کے مانند لَکی ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۳۱) . لَک تقدیر ، قسمت یا نصیب کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے اس کا مشتق لَکی اور مرکبات لَکی نمبر ، لَکی ڈپ وغیرہ بول چال کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہیں . (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹) . [انگ : Luky] .

لِکّی (کس ل ، شد ک) امذ.
کَشتی چلانے کا بانس ، چپّو ، لَگی.

راہ میں آتی کہیں گر آڑ کھال
ڈھالتے تھے ناؤ کو تب لِکّی ڈال

(۱۸۳۷ ، مثنویِ بہاریہ ، ۳۲). [مقامی] .

لَکِیر (فت ل ، ی مع) امث.
۱. وہ نشان جو خط کی شکل میں کسی چیز کی سطح پر پڑ جائے ، لیک ، ریکھا ، دھاری ، لائن . پہلے چاند کے دیس چاند دستا ہے یک لکیر کے ... نور ہے . (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۳) . پانی کی سی لکیر ، جیتی ہی شتاب پڑے تیسی ہی شتاب مٹ جائے . (۱۷۴۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۲۵). نلی کا پارہ نیچے اُتر آتا ہے اور نلی میں لکیر کی بلندی کم ہو جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۵۳). چہروں پر اس اثر کے نقوش ابھر آتے ہیں ، آنکھوں میں اس کی لکیریں پڑ جاتی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۳۲). دائیں طرف والی لکیر آوٹ پُٹ کو ظاہر کرتی ہے. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۲۹). **۲. قطار ، سلسلہ**. کرکٹ کے گیارہ کے گیارہ کھلاڑی ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ایک سیدھی لکیر بناتے ہیں ، ایک ایسی لکیر جو کرکٹ کے قواعد و ضوابط کے تابع ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۱). **۳. سطر**. لفظوں کے انبار سے تم نے کیا نکالا یا یوں ہی حرفوں کی لکیروں کو پڑھ ڈالا . (۱۹۲۱ ، توپ خانہ ، ۲۳). **۴. (مجازاً) پرانا دستور ، قدیم طریقہ یا رسم ، روش** . گورنمنٹ پرانی لکیر کو چھوڑ کر نئی راہ پر چلنا شروع کرے . (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۱۰). اس وقت ہم محض ایامِ گذشتہ کی لکیر پر چل رہے ہیں . (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۵۳۰) . **۵. سانپ کے چلنے کا نشان** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات) .
۶. (مجازاً) خراش.

دیکھ سینے میں پڑ نہ جائے لکیر
ہے یہ صہبائے عشق تند اور تیز

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق گورکھپوری ، ۱۵۷) . **۷. دھاری، چھکڑوں اور گاڑیوں کے پہیوں کے نشان جو سڑکوں یا زمین پر پڑ جاتے ہیں** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لک (لیک کا مخفف) + یر ، علامت حاصلِ مصدر] .

ـــ پر چَلْنا محاورہ.
پرانے طریقے پر چلنا ، دستور قدیم اور رسم و رواج کا پابند ہونا ، پڑے ہوئے رستے پر گام زن رہنا ، پرانی رسوم اور روایات کا پابند رہنا. اس وقت ہم محض ایامِ گذشتہ کی لکیر پر چل رہے ہیں (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۵۳۰).

ـــ پَرْ فَقِیر (ـــ فت پ ، سک ر ، فت ف ، ی مع) صف ؛ م ف
رک : **لکیر کا فقیر** (جامع اللغات).

ـــ پَر فَقِیر رَہنا / ہونا محاورہ.
۱. پرانی رسم و رواج کا پابند ہونا ، پرانی روش پر جمے رہنا ، پرانے دستور پر چلنا. البتہ خال خال آدمی ایسے تھے جو بزرگوں کی تقلید سے صفائی اور سادگی کی لکیر پر فقیر رہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱ ، ۲ : ۱۶) . **۲. کسی کے عشق میں دھونی رما کر بیٹھنا ، کسی کے عشق میں جوگ لینا نیز سر رہنا ، گرویدا رہنا**.

جُتّی جُتّی بھوؤں کی وہ تحریر
کیوں نہ دل اس لکیر پر ہو فقیر

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۰۲).

ـــ پِیٹْنا محاورہ.
۱. پُرانے رسم و رواج اور دستور پر چلنا ، ایک ہی رَوش اپنائے رکھنا. ہندو اور مسلمان وہ قومیں ہیں جو پچھلی لکیر کو کامل سمجھ کر اس کو پیٹتے آتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۴). معین الدین اکبر شاہ بھی پچھلی لکیر پیٹے گئے . (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۱۱). پچاس برس تک اسی لکیر کو پیٹا جاتا رہا. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۲۶). **۲. وقت نکل جانے کا افسوس کرنا ، ہاتھ مَلنا ، پچھتانا.**

کیوں ہوا زُلف کا خیال ہُوا
سانپ تو چل دیا لکیر کو پیٹ

(۱۸۷۱ ، عبیرِ ہندی ، ۴۳). سستی سے کام لیا تو پھر گزرا ہوا وقت ہاتھ نہیں آئے گا پھر کفِ افسوس ملنے اور لکیر پیٹنے اور سر دھنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہو گا. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۱۵).

ـــ ڈالْنا محاورہ.
رک : **لکیر کھینچنا**.

پیوں تو حلق میں یہ میرے ڈالتی ہے لکیر
نہ منہ لگاؤں تو ہوتی ہے آب آب شراب

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۱۰۱). دیوار پر کوئلے سے لکیریں ڈالتی ہیں. (۱۹۸۸ ، ایک محبّت سو ڈرامے ، ۷۳).

ـــ کا فَقِیر صف مذ.
۱. پرانی رَوش کا دلدادہ ، پابندِ روایت. ہم اور ہمارے ساتھی پرانی لکیروں کے فقیر ، جو کچھ کرنا تھا تو کر چکے . (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱ ، ۲ : ۲۱). ایک گروہ دوسرے کو قدامت پرست ... اور لکیر کا فقیر بتاتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۱۴).

شاعر کا دل فقیر بنے اور لکیر کا
سنگم ہوں رود ہائے جدید و حریر کا

(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۲۹۰) . جس میں ذرا سی بھی روشن خیالی یا وسعتِ قلبی نہیں ہوتی ، لکیر کا فقیر جو اپنی راہ سے ذرا سا بھی اِدھر ادھر نہیں جا سکتا نہ کسی کو جانے کی اجازت دیتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۱۳۹).

۲. کسی شے پر فریفتہ.

مٹ گیا اُسکی چینِ ابرو پر
دل فقیر اس لکیر کا نکلا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۱).

--- کا فقیر بننا محاورہ.
رک : لکیر کا فقیر ہونا. نہ نئی روشنی کی تقلید کی ضرورت ہے اور نہ لکیر کا فقیر بننا ہی بہتر ہے بلکہ جو اچھی باتیں نئی روشنی میں ہیں ان کو اخذ کر کے ان پر عمل کرنا چاہیے. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۸۸). ادب میں لکیر کا فقیر نہیں بنا جاتا کوئی بننا بھی چاہے تب بھی نہیں بن سکتا. (۱۹۸۵ ، داغ دہلوی حیات اور کارنامے ، ۲۲۳).

--- کا فقیر ہونا محاورہ.
مقلدِ محض ہونا ، اندھی تقلید کرنا ، پرانے رسم و رواج یا آداب کا پابند یا دلدادہ ہونا ، پرانے دستور پر چلنا ، پرانی روش کی پابندی کرنا. اصلاحِ نصاب کا خیال صرف چند روشن خیال علماء کے دل میں پیدا ہوا ہے باقی تمام لوگ اُسی لکیر کے فقیر ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۲۶). سوشل اصلاح کے معاملے میں اودھ پنچ لکیر کا فقیر تھا. (۱۹۱۵ ، مضامین چکبست ، ۲۲۷). اگر ایسا نہ ہو تو شاید آدمی لکیر کا فقیر ہو کر بیٹھ رہے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۶). لکیر کا فقیر ہونے کا انجام یہ ہوا کہ بحروں کے تنوّع کے امکانات کو کام میں نہیں لایا گیا. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۷۱).

ظاہر ہوئی کمیٹی کی ، کالج کی اک لکیر
آخر اسی لکیر کے سب ہوگئے فقیر
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۳۱).

--- کرنا محاورہ (شاذ).
خط کھینچنا.

سودائے راہِ یار کا اللہ رے اثر
جادہ بنی جو ہم نے زمیں پر لکیر کی
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۵).

--- کی فقیری امث.
پرانی روش. صرف شاعر ایک ایسا فن کار ہے جو فطرت کی لکیر کی فقیری سے انکار کر کے اپنی قوتِ ایجاد کے بل بوتے پر ایک نئی فطرت تخلیق کرتا ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۹). انہوں نے لکیر کی فقیری اختیار کر لی تھی. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۰).

--- کھِنچنا ف ل ؛ محاورہ.
خط یا دھاری پڑنا ، دھاری بننا ؛ حد بندی ہونا ؛ قلم پھرنا ، کاٹا جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کھینچنا ف م ؛ محاورہ.
۱. لیک کاڑھنا ، دھاری بنانا. وہ دن بھر حساب لگاتا رہتا تھا اور لکیریں کھینچتا رہتا تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۷۳). ۲. نشان لگانا ، حد بندی کرنا. جب جنگ بندی کی لکیر کھینچنے کی نوبت آئی تو ہماری فوج کو بعض ... علاقوں کو خالی کرنا پڑا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۵۹). ۳. قلم سے کاٹ دینا ، قلم پھیرنا ، مٹانا ؛ توبہ کرنا ، کان پکڑنا ، عہد کرنا کہ میں اب ایسا نہیں کرونگا (پنجاب میں دستور ہے کہ جب کوئی قصور کرتا ہے اور پھر معافی مانگتا ہے تو اس سے ناک سے لکیریں کھنچوائے ہیں) ؛ بُرا بھلا لکھ لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لَکیرْنا (فت ل ، ی مع ، سک ر) ف م.
لکیر کھینچنا ، خط کھینچنا ، دھاری بنانا ؛ منتر پڑھ کر حصار کھینچنا کیلنا ؛ خاکہ ڈالنا ، ڈول بنانا. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لکیر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَکِیروں (فت ل ، ی مع ، و مج) امث ، ج.
لکیر (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- بھرا (---فت بھ) امذ.
لکیروں سے پُر ، جُھرّیوں بھرا ، شکن دار ، سِلوَٹ دار. پپڑیاں بھرے ہونٹ گول مگر لکیروں بھرا چہرہ ، اس کی پتلیوں میں ایک آسیبی چمک پیدا ہوئی. (۱۹۴۴ ، آنچل ، ۴۷). [لکیروں + بھرا (بھرنا (رک) سے)].

--- کی لِکھائی امث.
لکیریں کھینچ کر لکھا جانے والا خط ، زاویے دار خط. زاویہ دار خط کو لکیروں کی لکھائی کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۶۵).

لَکیرِیا (فت ل ، ی مع ، کس ر) امذ.
دھاری دار (مہذب اللغات). [لکیر (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لَکھ (۱) (فت ل) امذ.
(موسیقی) چار ماترے ، چار ماتروں کو لکھ کہتے ہیں (ماخوذ : نغمات الہند ، ۱ : ۸۶). [مقامی].

لَکھ (۲) (فت ل) امذ.
لا کھ (سو ہزار) کی تخفیف ، تراکیب میں مستعمل.

عجب سحرے کہ سحر سامری اُس تھے گیا ہے چھپ
او لب خندے کہ افسوں پر سو واروں آب لکھ ہارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹). واسطے خرید تحفہ جات پر دیار کے لکھ ہا خرچ کرکے اطلاع اس فرزانے کو کی. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصّع ، تحسین ، ۲۴۷). پشت پر لکھ در لکھ فوج دریا موج جوڑے سب کے رنگین جوانان خوش آئیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۰). [لا کھ (رک) کا مخفف].

--- بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
لا کھوں روپے بخش دینے والا ، سخی داتا ، قطب الدین ایبک بادشاہ کا لقب (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لکھ + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا ، دینا].

--- پَتی (---فت پ) صف.
جس کے پاس لا کھ یا لا کھوں روپیہ ہو ؛ (مجازاً) بہت دولت والا ، دولت مند ، مالدار.

اور وہ جو لکھ پتی ہے مہاجن جہان میں
آدھی بچی ہے پر وہ ابھی ہے دکان میں

(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۳۷). جب ریل کی سڑکیں بننی شروع ہوتی ہیں تو صدہا ہندوستانی ٹھیکیدار لکھ پتی بن گے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۳۶).

ہر صبح لکھ پتی ہے کوئی تیرا میزبان
ہر شب کسی کروڑ پتی کی ہے مہمان

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۱۰). امراء اور لکھ پتی ہمارے کام سے مطلق ہمدردی نہیں رکھتے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی، دسمبر ، ۶). [لکھ + پتی (رک)].

---پیڑا (---ی مج) امذ.
وہ باغ جس میں بہت سے پیڑ ہوں ، بہت سے درختوں والا باغ.

چار سو ہے انہیں کا لکھ پیڑا
یہ عناصر کے ہیں جو چار درخت

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۶). پہلے پنج سالہ میں لکھ پیڑا آم نصب کر کے دکھلایا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۲۹). [لکھ + پیڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

---جگانا محاورہ (قدیم).
بھیک مانگنا ، سوال کرنا. وہ بموجب حکم گورو کے یہاں آئے اور رانی سندران کے دروازے پر آ لکھ جگائی یعنی سوال کیا. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۷۸).

---چوری ککھ چوری کہاوت.
چوری چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ بہرحال ہے تو چوری (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---لُٹ (---ضم ل) صف.
بہت بڑا فضول خرچ ، کھاؤ اُڑاؤ ؛ فیّاض ، خوب خرچ کرنے والا ، خرّاج. ایک بادشاہ یمن کا کہ وہ بھی سخاوت میں لکھ لٹ تھا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۹۰). یہ دماغ کسے کہ تولنے بیٹھے ، میاں لکھ لٹ ، بیوی اُن سے بڑھ کر ، ڈنڈی ترازو کون لے بیٹھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۶۳).

الٰہی کیوں نہ چاہوں دولتِ دارین میں تجھ سے
بڑی فیّاض یہ لکھ لُٹ تری سرکار کیسی ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۸۸). سیّد محمد باقر صاحب کی شادی ایک لکھ لُٹ رئیس کی لڑکی سے ہو گئی. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۰۰). چار بیویاں رکھتے تھے اور لکھ لٹ یعنی خالص مسلم وضع کے رئیس تھے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۳۶۶). [لکھ + لُٹ (لٹنا/لٹانا ، سے) صفت فاعلی].

---لُٹے کوئلوں پر مُہر کہاوت.
(رک : **اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مہر جو زیادہ مستعمل ہے**) ، **بے محل کی کفایت شعاری** (ماخوذ : فرہنگ اثر).

لِکھ (کس ل) امذ.
لکھنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

---پڑھ کر م ف.
اندراج کر کے ، لکھ کر ، تحریر میں لا کر.

اس سے آگے ہے اور کیا پڑھ کر
جو ہو مرضی وہ دے دوں لکھ پڑھ کر

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۳۰).

---پڑھ کر ڈبونا محاورہ.
ضائع کرنا ، تباہ کرنا. ممکن ہے کسی نے لکھ پڑھ کر ڈبو دیا ہو. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۴).

---چھوڑنا محاورہ.
لکھ رکھنا ، لکھنا. ان حضرت نے میرے کھانے پینے کا خرچ ، مکتب کی فیس اور ... بے شمار آکنیوں کا حساب تفصیل سے لکھ چھوڑا ہے. (۱۹۶۲ ، نئی نظم اور پورا آدمی ، ۱۲).

---دینا محاورہ.
۱. **تحریر کر دینا ، نوشتہ کر دینا ؛ مقرّر کر دینا ، کسی جائیداد کی تحریر دے دینا.** جو کچھ میرا ترکہ تھا سب اسی کو لکھ دیا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۷). ۲. **پیمانہ لکھ دینا ؛ نوشتۂ تقدیر کر دینا ؛ معیّن کر دینا موت یا عمر کا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---رکھو فقرہ.
یاد رکھو ، یقینی سمجھو.

دعائے بد جو کسی دل جلے کی لو گے تم
تو لکھ رکھو اسے سرسبز یاں نہ ہو گے تم

(۱۷۸۲ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۱۹). میرا اس وقت کا کہنا چاہو لکھ رکھو. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲۴). میری یہ بات لکھ رکھو ، میاں قسیم کے نئے دوست ساون کی چڑیاں ہیں ، چند روز میں اُڑ جائیں گی. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۵۹).

---لوڑھا پڑھ پتّھر کہاوت.
۱. **اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو لکھ پڑھ کر بھی نالائق ہو** (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات). ۲. **کتابت ختم کرنا ؛ نوٹ کر لینا ؛ رجسٹر میں درج کرنا ؛ زُمرے میں شامل کرنا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---مارنا محاورہ.
بے سوچے سمجھے لکھ ڈالنا ، جلد جلد لکھ دینا. ایک دلچسپ اور رنگین بیان لکھ مارا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۰). میاں ثاقب نے بے دھڑک جو جی میں آیا لکھ مارا. (۱۹۹۲ ، صحیفہ ، لاہور ، ستمبر ، ۳۴).

لَکّھا (۱) (فت ل ، شد کھ) صف مث.
۱. **غمّاز ، چغل خور ، غیبت کرنے والی عورت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **بیسوا ، فاحشہ ، عیّار.**

میں تجھ کو سمجھتی ہوں تو ایک ہی لکھا ہے
دوڑاتی ہے گھر بیٹھے کیا پیر میری چھو چھو

(۱۸۳۵ ، رنگین (سہذب اللغات)). [لکھیا (رک) کا مخفف].

---بیسْوا (---یِ مج ، سک س) امث.
بڑی مکّار عورت ، کُٹنی ، رنڈی ، طوائف. خانم کو آپ نہیں جانتے ایک ہی لکھا بیسوا تھیں . (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٧٠) .
[لکھا + بیسوا (رک)].

لَکھا (٢) (فت ل ، شد کھ) امذ ؛ صف.
لاکھوں کا (ہجوم وغیرہ کے لیے). علی الخصوص دارالامارۂ پیچین اور شہر ہانگچو میں لکھا آدمی کا شہر دریا میں بسا ہوا ہے. (١٨٣٨ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ٣٩). ٢. **بیش قیمت ، قیمتی**. وقت کی بات کہ اس گھڑی سیوتیا مالن سرکار کو ملکۂ نورجہاں والے لکھا عطر کا گلابی کنٹر سا دکھائی پڑی . (١٩٦٥ ، چارناولٹ ، ٢١). [لکھ (٢) + ا ، لاحقۂ صفت].

---روزَہ (---و مج ، فت ز) امذ ؛ ـــ لکھی روزہ.
وہ روزہ جس میں لاکھ روزوں یا بہت زیادہ روزوں کا ثواب ہو ، بڑا روزہ ، زیادہ ثواب والا روزہ. فرض کیا سنّت روزہ اور نفل روزہ بلکہ اور تھوڑا بڑھئے ہزارہ اور لکھا روزہ رکھا جاتا ہے . (١٨٩٣ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ١ ، ٢ : ٦٨). [لکھا + روزہ (رک)].

لِکھا (کس ل ، شد کھ نیز بلا شد) امذ.
١. **لکھنا (رک) کا ماضی ، تحریر کیا ، رقم کیا ، تراکیب میں مستعمل**.

نام بےشیر کا جس وقت لِکھا صغرا نے
رکھ کے خط ہاتھ سے دل تھام لیا صغرا نے

(١٨٩١ ، تعشق (مہذب اللغات)). ٢. **لکھا ہوا کی جگہ ، نوشتہ ، رقم زدہ ، تحریر شدہ ، مرقوم**.

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٥٩). ٣. **حکمِ قضا و قدر ، سرنوشت ، تقدیر ، وہ امر جسے بہرحال ہونا ہے**. کیا جانے کیا لکھا ہے بخت کا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٢٧).

گِر پڑا خط تو تجھ پہ حرف نہیں
یہ بھی میرا ہی تھا لکھا قاصد

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٧٣).

دشوار نہیں میرے لکھے کا بدل دینا
پھر کاتبِ قدرت نے کیوں دیر لگائی ہے

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ١٦١).

بُرے لکھے کو میرے بےنظیر اچھا کرے مولا
نہیں تو کوئی پیٹے گا کہاں تک ان لکیروں کو

(١٩٣٢ ، بےنظیر ، کلامِ بےنظیر ، ١٣٨). ٣. **حالت ، حال ، گت** (فرہنگِ آصفیہ). ٤. **خط ، دستخط ، تحریر**. اور لکھتی ہے کہ اب تم جہاں آرائے کے پاس آؤ اور بادشاہ زادے کے بیاہ کا پیغام کرو، یہ لکھا چلائے کہ آپ دلبر کے پاس آوتی ہے. (١٧٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ١٣٦).

کہہ سکتے ہیں لکھے کو بھلا اپنے بُرا ہم
سن کر نہ کہے دوست یہ مکتوب ہے میرا

(١٨٨٨ ، مضمونہائے دلکش ، ٢٥). [لکھنا (رک) کا ماضی].

---آگے آنا محاورہ.
اس امر کا پیش آنا جو قسمت میں ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پَڑھا (---فت پ) صف مذ.
تعلیم یافتہ ، خواندہ ، سیکھا ہوا ، آموختہ ؛ تحریری ، اقبال اقرار نامہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات) .
[لکھا + پڑھا (پڑھنا (رک) سے)].

---پَڑھا گوڑ کے رَکھ دینا ف م ؛ محاورہ.
لکھ پڑھ کر بھول جانا (مہذب اللغات).

---پَڑھی (---فت پ) امث.
دستاویز لکھنے کا عمل ؛ کسی امر کے لیے تحریری کاوش کرنے کا عمل. اس لکھا پڑھی میں اتنا عرصہ گذرا کہ میرا جی لگ گیا تھا. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٣٣) . لکھا پڑھی کا طریقہ پہلے محفوظ تھا اب تو اس میں بھی فوجداری ہونے لگی ہے. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ١٦٧). اس جوان ہمت بڈھے نے اس کے متعلق لکھا پڑھی شروع کر دی تھی. (١٩٣٥ ، چند ہم عصر ، ١٢٣). نہ لکھا پڑھی کا یقین کرو نہ وعدے وعید پر بھروسہ کرو اور نہ ان ہدایات پر کان دھرو جو تمہیں دی گئی ہیں . (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ١٥٣). [لکھا + پڑھ (پڑھنا سے) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُورا کَرْنا محاورہ.
تقدیر میں لکھی ہوئی مصیبتوں کو سہنا ، کرم بھوگنا ، مصیبت کے دن پورے کرنا. دیوانی زلیخا نے محبّت کی مبتلا نے اپنا لکھا پورا کیا ، عیش و آرام چھوڑ دیا ، کھانا پینا حرام کر دیا. (١٩٠١ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریّا ، ١٠).

---پُورا ہونا محاورہ.
١. **نوشتۂ تقدیر کا بعینہ عمل میں آنا ، ہونے والی بات کا ظہور میں آنا**. کبھی اپنی قسمت کی شکایت کرتی نصیب سے لڑتی کہ یہ بھی مرا لکھا پورا ہوا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٦) . ٢. **نکاح بندھنا ، آسمانی نکاح ہونا ، پلّے بندھا رہنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ٣. **بُری گت ہونا ، دُرگت ہونا ، بُرا درجہ ہونا**. ان کی طرح میں بھی ایسی بےسدھ ہو جاؤں اور اپنی چیز آنکھوں میں نہ رکھوں تو میرا بھی یہی لکھا پورا ہووے. (١٩١١ ، قصہ مہرافروز ، ٣٧).

---پیش آنا محاورہ.
رک : **لکھا پورا ہونا**.

پڑھ سکا مطلق نہ وہ لکھا مرا پیش آ گیا
اس کو جو تحریر بھیجی خطر پیشانی ہوئی

(١٩٠٣ ، نظمِ نگارین ، ٨٩).

---پُھوٹْنا محاورہ.
قسمت خراب ہونا. یہی تو اس کی بیوی آٹھ آٹھ آنسو رویا کرتی ہے کہ میرا لکھا پھوٹ گیا. (١٩١٦ ، اتالیق بی بی ، ٥).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
تحریر کرا دینا ، لکھوا دینا. چوکی البتہ سڑک کے اس پار قریب ہے اگر کہو تو اس پر لکھا دیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۶).

---سامنے آنا محاورہ.
رک : **لکھا پورا ہونا**.

مرے سامنے آئے میرا لکھا
اگر میں کہوں سب ہے تیرا لکھا

(۱۸۹۳ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۷۶).

---کَبھی نَہیں مِٹتا کہاوت.
تقدیر کا لکھا پورا ہو کر رہتا ہے.

خط آپ لکھ کے ہمیں کیوں مٹائے دیتے ہیں
لکھا کبھی نہیں مٹتا جتائے دیتے ہیں.

(۱۹۰۳ ، دیوان جلال ، ۹۶).

---لینا ف م ؛ محاورہ.
لکھانا (مکان ، دکان یا دوسری جائداد وغیرہ) **اپنے نام کرانا**.

مرا مال و املاک دولت لکھا لو
مری جائیداد اور ریاست لکھا لو

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۶۴). انہیں اس شہدے شانتی کمار نے بےوقوف بنا کر ساری جائیداد لکھا لی ہے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۲۹۸).

---مِٹانا محاورہ.
تحریر مِٹا دینا ، تقدیر کا لکھا مٹانا.

گھستا ہوں جبیں کو پائے بت سے
تقدیر لکھا مٹا رہی ہے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۱۳۳).

مٹ کے لاتا مرے نامے کا جواب
کیا مٹاتا میرا لکھا کوئی

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۱۶۹).

---ہے فقرہ.
روایت میں آیا ہے.

لکھا ہے شگاف اس نے کیا نورِ پیمبر
پیدا کیا عرش اس سے مع کرسیِ انور

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۹).

لَکھارا (فت ل) امذ.
لاکھ یا لاکھ کا رنگ چڑھانے والا شخص. چوڑی گر ، رنگ ریز ... لکھارے ، نداف ، بہشتی ، تیلی ... اقوام ہیں (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۱ : ۲۱).[لکھ (لاکھ (رک) کا مخفف) + ارا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

لِکھاری (کس ل) امذ ؛ صف.
قلمکار ، لکھنے والا ، مصنف. لکھاری حضرات میں خاص طور پر ان ادیبوں کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے جو ادیب کے علاوہ افسر بھی پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۷ ، دردِ آگہی ، ۹۰).

یہ پنجابی اور اُردو کا بڑا اچھا لکھاری ہے
یہ موٹا تو نہیں اتنا مگر سب پر ہی بھاری ہے

(۱۹۹۱ ، چھیڑخانیاں ، ۱۷۰).[لکھ (رک)+ اری ، لاحقۂ صفت].

لِکھاڑ (کس ل) صف.
مشاق لکھنے والا ، بہت زیادہ لکھنے والا ، لکھنے میں ماہر. انہوں نے ایسی لیاقت پیدا کی کہ اچھے اچھے لکھاڑوں سے بازی لے گئیں. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۹). بنیا کھاتا لکھتا ہے ، پٹواری کھیوٹ کھتونی لکھتا ہے ، لکھائی لکھائی میں فرق ہے مگر سب اپنی جگہ «لکھاڑ» ہیں. (۱۹۸۳ ، دیگراحوال یہ ہے کہ ، ۱۰۲). [لکھ + اڑ ، لاحقۂ صفت].

لَکّھاں (فت ل ، شد کھ) امذ ؛ ج (قدیم).
لاکھوں (فرہنگ آصفیہ). [لکھ (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

لَکھانا (فت ل) ف م (قدیم).
دِکھانا ، محسوس کرانا.

دو چندنی چندنے مکھ پر چندا کا ٹیلا لاتی ہے
نوے غمزے نوے چھند سوں میری رُوں رُوں لکھاتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۵).[لکھنا (رک) کا تعدیہ].

لِکھانا (کس ل) ف م.
۱. **تحریر کرانا ، لکھوانا ، املا کروانا**.

کیا لکھاؤں نامۂ اعمال میں
کچھ نہیں لکھتا سوائے دردِ دل

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۵۸). اپنی اصل قوم بتانے اور لکھانے کی بجائے غلط قوم لکھا کر ایک مستقل خطرہ خرید لیتے ہیں. (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۲۷). ۲. **دستاویز کرانا ، نوشتہ لینا ، تحریری اقرار لینا**. ذرا ایک گھڑی لڑکوں کو بہلادوگے تو کیا ہو گا کچھ میں نے تو ان کی نوکری نہیں لکھائی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۳۸۲). ۳. **کسی چیز کا حقِ ملکیت اپنے نام کرانا ؛ عبارت لکھوانا ؛ لکھنے کی مشق کرانا ؛ کتابت کرانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [لکھنا (رک) کا تعدیہ].

لِکھاوَٹ (کس ل ، فت و) امث.
لکھائی، لکھنے کا طریقہ یا ڈھنگ. اس خط میں انہوں نے لکھاوٹ کی بہت ساری ایسی الجھنیں دور کرنے کی کوشش کی تھی کہ جو ہم جیسے لکھے پڑھے جاہلوں نے پھیلا رکھی ہیں. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۶۳) . لفظوں کی لکھاوٹ میں ضروری ترمیم اور مناسب اصلاح کرتی رہتی ہیں . (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۹) . [لکھنا / لکھانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لِکھاو (کس ل) امذ.
رک : **لکھاوٹ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لکھنا (رک) کا حاصل مصدر].

لَکھائی (فت ل) امث.
قبر کھودنے کا عمل. لکھائی ، مدفن مہلوک کی خاطر کھودنا . (۱۸۳۸ ، مُصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۵). [مقامی].

لکھائی (کس ل) امث.
۱. **لکھنے کا عمل ، تحریری کام یا لکھنے کا طرز ، لکھت ، لکھاوٹ.** بنیا کھاتا لکھتا ہے ، پٹواری کھیوٹ کھتونی لکھتا ہے ، لکھائی لکھائی میں فرق ہے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے ، ۱۰۲). میری لکھائی کسی حد تک بدل چکی ہے . (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۶۵). ۲. **کتابت ، طرز کتابت.** اہل پنجاب بہت ہی ٹھاٹھ سے رسالہ نکال رہے ہیں ان کی لکھائی چھپائی ان کا انداز دیکھنے کے قابل ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۶). ۳. **لکھنے کی مزدوری یا اجرت ، لکھنے کی محنت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لکھنا (رک) کا حاصل مصدر].

لِکَھت (کس ل ، فت کھ) امث.
۱. **کتابت ، تحریر ، خطاطی ، لکھاوٹ ، لکھائی.** ایک ایسی وصلی ملی جسکی عمر ، لکھت اور کاغذ کی کہنگی کے اعتبار سے تقریباً ڈھائی سو سال ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۸۳). میری لکھت کا مزاج بھی یہی ہے .(۱۹۸۷ ، غالب ، فکر و فن ، ۹). ۲. **اقرارنامہ ، سند ، دستاویز ، کاغذات ، تمسک.** انہوں نے مجھے لکھت دی ہوئی ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۶۸). [لکھنا (رک) سے حاصل مصدر].

۔۔۔ پَڑھت (۔۔۔فت پ ، ڑھ) امث.
۱. **آپس میں تحریری اقرار ہونے کا عمل ، اقرار نامہ لکھا جانا ، تحریری عہد و پیمان یا دستاویز لکھے جانے کا عمل ، کسی امر یا واقعے کا اندراج.** کوتوال صاحب خود آ گئے تھے ، انہوں نے لکھت پڑھت شروع کی. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۵۶). وکیلوں کی لکھت پڑھت کے علاوہ ان کی دلالی کا کام بھی کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۲۷). [لِکھت + پڑھت (پڑھنا (رک) سے حاصل مصدر)].

لِکْھتَم (کس ل ، سک کھ ، فت ت) امث.
لکھا گیا ، تحریر کیا گیا ، لکھنے کا کام ، تحریر ، نوشت. جو اس کے خلاف کروں دربار سرکار میں گنہگار ہوں لکھتم متی اساڑھ بدی دوج سنبت ۱۹۰۲. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۶). [لکھنا (رک) سے حاصل مصدر].

۔۔۔ کے آگے بَکْتَم (کی) نہیں چَلْتی کہاوت.
تحریر کے آگے تقریر نہیں چلتی ، تحریر ہی معتبر ہوتی ہے. شاگرد : لکھتم کے آگے بکتم کی نہیں چلتی ، جو بڑے لکھ گئے ہیں سچ ہی ہو گا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۶۹).

لُکْھٹی (ضم ل ، سک کھ) امث.
رک : **لُکٹی.** تختے ہیے اور اسی طرح ہیے کہ ان میں سے کوئی لکھٹی کنارے پر آ کے ریوڑی والے کا چراغ نہ بنی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۳ : ۵).

لَکْھچَن (فت ل ، سک کھ ، فت چ) امذ (شاذ).
رک : **لچھن.** ستارہ اور سامدرک کے آثار اور لکھچن دیکھ کر ہر ایک شخص کو نیک و بد بتایا کرتا تھا. (۱۸۵۹ ، مرأت الصدق ، ۱۸). [لچھن (رک) کا قدیم املا].

لَکْھرَوان (فت ل ، سک کھ ، فت ر) امذ.
وہ درخت جو سڑک کے دونوں طرف لگے ہوں (اُردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

لَکْھری (فت ل ، سک کھ) امث.
(منہیاری) **لا کھ کی بنی ہوئی چوڑی** (ماخوذ : ا پ و ، ۴ : ۸۶). [لکھ (لا کھ (رک) کا مخفف) + ری ، لاحقۂ صفت و تانیث].

لَکَھرِیا (فت ل ، فت کھ ، کس ر) امذ ؛ ـــ لکھیرا.
لا کھ کا کام کرنے والا ، لا کھ کی چیزیں بنانے والا ، چیزوں پر لا کھ چڑھانے والا. لکھریے ، یہ لکڑی کی چیزوں پر لا کھ چڑھاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۹). [رک : لکھری + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَکْھشْمی دیوی کا میوَہ (فت ل ، سک کھ ، ش ، ی مج ، ی مج ، فت و) امذ.
شمالی ہند میں ناریل کا شمار مقدس ترین پھلوں میں ہوتا ہے اور وہ سری پھل یا لکھشمی دیوی کا میوہ کہلاتا ہے ، ناریل ، سری پھل (شاخِ زریں ، ۱ : ۲۴۳).

لَکْھشَن (فت ل ، سک کھ ، فت ش) امذ.
لچھن ، لکشن ، نشان ، آثار ، کھوج ، علامت ، نقش. بھگوان کشنا دھرم کا دوسرا لکھشن ہے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۸۷). [لکشن (رک) کا ایک املا].

لَکْھمیا (فت ل ، سک کھ ، کس م) امث.
کاٹھیاواڑی گھوڑوں کی نسلوں میں سے ایک اچھی نسل کا نام. کاٹھیاواڑی گھوڑوں کی یہ گیارہ قومیں عمدہ تر مشہور ہیں ... لکھمیا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۴). [مقامی].

لَکَھن (فت ل ، کھ). امذ.
لا کھ کے عدد سے متعلق ، اکائی ، دہائی وغیرہ کی گنتی میں لا کھ کی گنتی. یہ عبارت اکن دہن سین سہسن دہ سہسن ، لکھن دہ لکھن ... اسی قاعدہ کی طرف اشارہ ہے . (۱۸۴۵ ، علم الفرائض ، ۷۳). [لکھ (لا کھ) + ن ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ وَنْتی (۔۔۔فت و ، سک ن) صف مث.
نیک سیرت ، لا کھوں گُن یا خوبیوں والی. اسیچہ جانتا ہے گھر کی استری ، لکھن ونتی گُن بھری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲). [لِکھن (رک) + ونت (لاحقۂ صفت) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَکَّھن (فت ل ، شد کھ بفت) امذ. (قدیم).
۱. **لکشن ، لچھن ، نشانی ، علامت ، آثار ، چال چلن.** کیا جانے کوئی کس کے لکھن ، کید کڈھنگ او لکھن ، بد نیت برے آدمی کوں کیتا کرنا جتن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷). ۲. **روپ ، رنگ ، رونق (قدیم).** ناز کوں لکھن چڑھے گا روپ آوے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲).

مکلل زرینے میں سارا بدن
زرینے کو تھا اس بدن سوں لکھن

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۰). [لکشن (رک) کا املا].

لِکَّھن (کس ل ، فت کھ) امث.
لکھائی ، تحریر ، لکھت.

سبے جن یہ ترصیع کا ابرھن
سلع جن کوں تجنیس کا خوش لکھن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲). [لکھ (رک) + ن ، لاحقۂ نسبت].

---ہار امذ.
لکھنے والا ، قلمکار ، محرّر.

توں جا اب بُلا اُس چتارے کوں یاں
صورت غیب تے لکھن ہارے کو یاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۱).

الٰہی بخش تو لکھن ہار کو به برکت محمدؐ ، گنہگار کو

(۱۸۵۲ ، اُردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۳۹۶). نگار خانوں کے لکھن ہاروں کو روٹیوں کے لالے پڑ گئے ، نگار خانوں نے سعادت کے لیے اپنے دروازے چوپٹ کھول دیے . (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۹). [لکھن + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

لَکْھنا (فت ل ، سک کھ) (الف) ف م.
دیکھنا بھالنا ، نظر کرنا. آم کا مور لکھ کے اور جوت جو اسکی ہے تس کو لال پھول سمجھ کے ... کوکل و کویل بسنت جان کے کہکنے لگیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۷). (ب) ف ل. **دکھائی دینا ، نظر آنا** (فرہنگ آصفیہ). [س : लक्षणीय].

لِکْھنا (کس ل ، سک کھ) (الف) ف م.
۱. **رقم کرنا ، تحریر کرنا ، قلمبند کرنا ، تحریر میں لانا.**

آرزو دھرتا ہوں آج اک بات کر مُنج سات توں
مُنج لکھیں الحق تری یک بات ہے جیوں سو کتاب

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۴).

لکھیا اے ظالم خون خوار و صیّاد دل عاشق
تری مژگاں نے مرے دل اُپر مضمون شاہیں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). اس نے ان تختیوں پر پہلے لکھنے کے موافق وہی دس احکام جو یہواہ نے ... تمھیں فرمائے تھے لکھے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدّس ، ۲۲۶).

گھٹاؤ جھوم کے آؤ کہ لکھ رہا ہوں غزل
مجھے نظر سے پلاؤ کہ لکھ رہا ہوں غزل

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۱۵). ۲. **کتاب یا رجسٹر وغیرہ میں درج کرنا ، روزنامچے پر چڑھانا** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **تصنیف یا تحریر کے ذریعے اظہار خیال کرنا.** انشاء اللہ عربوں کے قدیم شہر بھی دیکھوں گا اور ان پر لکھوں گا بھی . (۱۹۳۲ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۲۰). تھوڑے ہی عرصہ میں لکھنے کی کوشش کے باوجود وہ نہ لکھ سکا. (۱۹۸۳ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۳۰).
۴. **خاکہ اُتارنا ، لکیرنا ، مسوّدہ کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
۵. **نقش کرنا ، تصویر اُتارنا.**

زاہد کے قدِ خم کوں مصوّر نے جب لکھا
تب کلک ہاتھ بیچ جو تھا سو کماں ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸).

پیدا تو نہ بن ہاتھوں کے بیہات ہوئے تھے
تصویر کے لکھنے کو قلم ہات ہوئے تھے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۸ : ۲۲). ۶. **خوشنویسی کرنا ، خط کی مشق کرنا ، کتابت کرنا** (فرہنگِ آصفیہ). ۷. **تحریری عہد یا اقرار کرنا ، نوشتہ دینا** (فرہنگِ آصفیہ). ۸. **تحریری اطلاع دینا ، خط بھیجنا.**

کیا موقوف لکھنا یک قلم اس بت کو اس ڈر سے
خدا جانے میں کیا لکھوں وہ ظالم کیا کا کیا سمجھے

(۱۷۸۲ ، دیوان عیش ، ۱۸۵). ہمارے محل کے اندر کی ہر اچھی بُری بات کئی بار حضور میں لکھتی ہے.(۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۳۴). ۹. **کوئی چیز کسی کے نام کرنا.** احمد یار خان تعلقہ دار باسٹھ ہزار کا مال گذار آدھا علاقہ لکھنے کو تیار. (۱۹۱۴ ، گردابِ حیات ، ۹۱). ۱۰. **نوشت ، تحریر ، دستخط** (فرہنگِ آصفیہ). (ب) ف ل. **لکھ جانا ، تحریر میں آنا.**

یوں بھی مشکوک ہو گا نامۂ شوق
لکھ گیا جو اُسے مٹانا کیا

(۱۹۲۶ ، آرزو لکھنوی ، فغانِ آرزو ، ۵۴). [س : लिख + نا ، لاحقۂ مصدر].

---آنا / جاننا ف س ؛ محاورہ.
لکھنے سے واقف ہونا ، لکھنے کا ہنر یا فن جاننا ، تحریر کرنے کا فن آنا ، لکھ سکنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---آوے نہ پڑھنا آوے محمّد فاضِل نام بتاوے کہاوت.
ایسے شخص کے متعلق کہتے ہیں جو عالمانہ وضع رکھے اور پڑھا لکھا نہ ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---آوے نہیں ، مٹاویں دونوں ہاتھ کہاوت.
کام کرتے نہیں بگاڑتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پَڑْھنا (---فت پ ، سک ڑھ) امذ ؛~ پڑھنا لکھنا.
۱. **نوشت و خواند ، لکھائی پڑھائی.** چار برس کی عمر میں پڑھنے بیٹھا دو برس میں لکھنے پڑھنے لگا.(۱۸۷۲، سخندان فارس ، ۲۰۱). عام طور پر یہ خیال ہے کہ چونکہ عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا اور اسلام میں تدوین و تالیف کا آغاز خلیفہ منصور عباس کے زمانے سے تقریباً ۱۴۳ھ میں ہوا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰). ۲. **کتابت کرنا اور خواندگی کرنا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لکھنا + پڑھنا (رک)].

---پڑھنا کَرے وَہی گاڑی گھوڑا چڑھے وہی کہاوت.
جو لکھتا پڑھتا ہے وہی امیر بنتا ہے ، وہی عزّت پاتا ہے. لکھنا پڑھنا کرے وہی گاڑی گھوڑا چڑھے وہی ، گاڑی گھوڑے کا اپنا وجود ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۷۳).

---کَرْنا محاورہ.
تحریر کرنا ، تحریر میں لانا.

ہم نے وصفِ گوہرِ عرفاں کو جب لکھنا کیا
موج سے مسطر کشیدہ صفحۂ دریا کیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲).

---لِکھانا ف م ؛ محاورہ.
کوئی چیز تحریر کرنا ، تصنیف و تالیف کرنا. بیگم صوفی صاحبہ کو اپنی طالب علمی کے زمانے ہی سے لکھنے لکھانے کا شوق ہے . (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۷) . وہ لوگ جنہوں نے لکھنے لکھانے کو ایک پیشے کے طور پر چُنا ہے یقیناً دنیا کے مطمئن ترین افراد ہوں گے.(۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵۱).

لِکھَنْت (کس ل ، فت کھ ، غنہ) امث.
تحریر ، لکھائی.

لکھنت میں تری خوش کرامت کی دھات
کہ انکھیاں میں اوّل سوں کرتا ہے بات

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۸).

محو ہو جاتے ہیں انساں کے نوشتے کیسے
اور کس درجہ اٹل کاتب قسمت کی لکھنت

(۱۹۵۳ ، ضمیر خامہ ، ۲۷۶). [لکھت (رک) کا انفی املا].

لَکھنَئو (فت ل ، سک کھ ، فت ن ، و مج) امذ.
ایک شہر کا نام جو صوبہ اُتّرپردیش کا دارالسلطنت ہے (ادبیات میں دہلی اسکول کے مقابل مستعمل). نواب آصف الدولہ لکھنؤ آئے تو لکھنؤ شعرا اور ہر فن کے باکمالوں کا مرکز بن گیا . (۱۹۳۶ ، قدیم ہنرمندان اودھ ، ۳۵). آپ جانتے ہیں کہ گومتی ندی لکھنؤ شہر کے اندر سے ہو کر بہتی ہے. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادب ، ۱ : ۳۵). [عَلَم].

---کی شَرْبَتی امذ.
عمدہ قسم کے سوتی کپڑے کا نام. لکھنؤ کی شربتی ... بنارس کا مشروع ، دیسی سوتی کپڑے میں اوّل نمبر رکھتا تھا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۱).

لَکھنَوا (فت ل ، سک کھ ، فت ن ، شد و) صف.
(تحقیراً) لکھنؤ کا ، لکھنؤ والا ، لکھنؤ کا رہنے والا. بچہ سقا سے مراد وہ آدمی نہ تھا ... جس نے کارتوسوں کی پیٹیاں کمر سے باندھ کر فوٹو کھچوایا تھا تا کہ ہندوستان کے «لکھنوے» تصویر ہی دیکھ کرکانپ جائیں. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملّا رموزی ، ۱۹۳). حسینی کی بی بی کو اپنے خاص الخاص لکھنوا ہونے پر ناز تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۲۷). [لکھنؤ (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

لَکھنَوی (فت ل ، سک کھ ، فت ن) صف.
لکھنؤ سے تعلق رکھنے والا ، لکھنؤ کا. مرزا امان علی خاں لکھنوی کی داستان امیر حمزہ کی اہمیت یہ ہے کہ ... نولکشور پریس سے شائع اور مقبول ہوتا رہا. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۳۴). [لکھنؤ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دَبِسْتان (---فت د ، کس ب ، سک س) امذ.
اُردو شعر و ادب کا وہ مکتبۂ فکر جس میں دبستان دہلی کے برعکس داخلیت سے زیادہ خارجیت کی ترجمانی زیادہ ملتی ہے. رجب علی بیگ سرور کی داستان فسانۂ عجائب لکھنوی دبستان شعر و ادب کی نمائندہ تخلیقات ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۷). [لکھنوی + دبستان (رک)].

---سکول (---کس س ، و مع) امذ.
رک : **لکھنوی دبستان.** خواجہ وزیر ... جنہیں ہم لکھنوی سکول کا نمائندہ کہہ سکتے ہیں. (۱۹۸۲ ، امیر مینائی اور ان کے تلامذہ ، ۲۰۰). [لکھنوی + سکول (اسکول)].

لَکھنَوِیَت (فت ل ، سک کھ ، فت ن ، کس و ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
لکھنؤ کی خصوصیات ، لکھنؤ کا انداز. کلام آسی میں جو لکھنویت کی جھلک کہیں کہیں نظر آ جاتی ہے وہ ان کا اصلی رنگ نہیں ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، جنوری ، ۳ ، ۱ : ۳۷). لکھنویت بھی لکھنؤ کے مخصوص سماجی عصری عوامل کا نتیجہ ہے.(۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۸). [لکھنوی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لِکْھنی (کس ل ، سک کھ) امث.
قلم ، کلک (پلیٹس ؛ نوراللغات). [لکھ (لکھنا سے) + نی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---چَند/داس (---فت چ ، سک ن) امذ.
ہندو کلرک یا محرّر ، کائستھ (ماخوذ : نوراللغات). [لکھنی + چند/داس (بطور بھپتی)].

---ہارا صف.
لکھنے والا ، لکھاڑ. حکایات حیرت افزا کے لکھنے ہاروں نے اس احوال پُرملال کو ... یوں لکھا ہے. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۶۳). [لکھنی + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

لَکھّو (فت ل ، شد کھ ، و مع) امث.
بچوں کا بندریا کے لیے ایک مذاقیہ فرضی نام (جامع اللغات). [لکھ (رک) + و ، لاحقۂ صفت تانیث].

---بَنْدَرِیا چاہیے ہاں اُڑ گئی چُنِیا رَہ گئے کان کہاوت.
وہ فقرہ جو بچے بندریا کو چھیڑنے کے لیے پکار کر کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ خزینۃ الامثال ؛ محاورات ہند).

لِکْھوانا (کس ل ، سک کھ) ف م ؛ ←لکھانا.
املا کروانا ، تحریر کرانا (رک : لکھنا جس کا یہ متعدی ہے).

ہم تمہارے غلام ہیں صاحب
مُہر کروالو ہم سے لکھوالو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱). کان پر قلم رکھ کر یہ آواز لگاتے پھریں کہ اگر کسی کو خط لکھوانا ہو تو لکھوالے. (۱۹۶۵ ، شاعر اور شاعری کی تنقید ، ۲۷۹). [لکھنا (رک) کا تعدیہ].

لَکھوٹ (فت ل ، سک کھ ، فت و) امذ.
رک : **لوکاٹ.** نازو نے ایک رنگترہ چھیلا اور کھانے لگی سہراج بلی نے لکھوٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا.(۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۶۰). [لوکاٹ (رک) کا ایک تلفظ].

لِکھوَٹ (کس ل ، سک کھ ، فت و) امث ؛ ~ لکھاوٹ.
تحریر ، نوشتہ ، لکھائی ، لکھت. اپنی اپنی انگوٹھیاں پیر پھیر کرلو اوز آپس میں لکھوٹیں ابھی لکھ دو.(۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۲). [لکھنا (رک) سے حاصل مصدر].

لَکھوٹا (فت ل ، و لین نیز و مج) امذ.
۱. رک : **لاکھا جس کی یہ تصغیر ہے.**

لکھوٹا وہ پانوں کا مسّی کے ساتھ
کہ جوں دامن شب شفق کے ہو ہاتھ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۷۴) . مسّی کی دھڑی پانوں کا لکھوٹا بالوں میں تیل. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۸۳). پان کھائے لکھوٹا جمائے ہاتھوں میں سبز سبز سرخ سرخ چوڑیاں پہنے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۶۶). اس کے ہونٹوں پر پان کا لکھوٹا تھا. (۱۹۵۱ ، تاریخِ تمدّن ہند ، ۲۸۸). ۲. **لاکھ کی مُہر جو لفافوں اور پارسلوں پر لگاتے ہیں** (جامع اللغات). [لاکھا (رک) کی تصغیر].

لَکھوری (فت ل ، و لین) صف ؛ امث.
۱. **چھوٹی اینٹ جو عام طور پر پانچ یا چھ انچ لمبی ، تین انچ چوڑی اور ایک یا ڈیڑھ انچ موٹی ہوتی ہے ، سو سال پہلے تک زیادہ تر لکھوری اینٹ ہی استعمال ہوتی تھی پرانی عمارتوں کی دیواروں میں اب بھی دیکھنے میں آتی ہے .** مغربی دیوار پختہ بنی ہوئی تھی جس کی اب پرانی لکھوری اینٹوں سے مرمّت کر دی گئی ہے. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ۸۳). سڑک بھی پرانی لکھوری اینٹ اور کھڑنجے کی ہے. (۱۹۳۵ ، حکیم الاُمّت ، ۱۷).گردا گرد لکھوری اینٹوں والا چبوترہ ... وہاں پوجا پاٹ کرتے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۰). ۲. **ایک قسم کی چھوٹی بِھڑ جو مٹی کا گھر بناتی ہے.** مکھیوں کو پکڑ پکڑ کر پَر نوچنا لکھوری کو سوئی سے چھید چھید کے نچانا. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، دھوکہ ، ۳۳۶). [لکھ (لاکھ) + ور ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَکھورِیا (فت ل ، و مج ، کس ر) امذ.
لاکھی رنگت کا مرغ ، جاوا ، لاکھا ، لکھیا. فدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے ... انار ... لکھوریے مگر حضور ہر پھر کے الف ہی پر آ گئے یعنی ... اصیل. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۲۷). [لکھ (لاکھ (رک) کا مخفف) + ور / لاحقۂ صفت + یا ، لاحقۂ صفت].

لَکھوکھا (فت ل ، و مج) صف.
لاکھوں ، کئی لاکھ ، بےشمار ، لاتعداد ، ان گنت. مدبران ملک ... لکھوکھا روپیہ خرچ کرتے ہیں. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۰۰). لکھوکھا ہندو اور مسلمانوں نے شراب چھوڑ دی . (۱۹۲۲ ، گاندھی نامہ ، ۴۳). ان لکھوکھا بچوں کا ذکر چھوڑیے کہ جو تعلیم سے دور اور حالاتِ حاضرہ سے چور ہیں.(۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۹۸). [لاکھ (رک) کی خلاف قاعدہ جمع].

لِکھی (کس ل ، شد نیز بلا شد کھ) امث ؛ صف.
۱. **معیّن ، مقرّرہ ، طے شدہ ، حکم قضا و قدر سے معیّن ، بیشتر مدّت کے لیے مستعمل.**

نیک و بد سب دن خدا کے ہیں لکھی جس دن کی ہو
کچھ کرو لیکن فرامش کیا قضا وہ دن کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱). ۲. **تحریر کی ہوئی ، رقم کردہ ، نوشتہ ، لکھی ہوئی.** مختصر مختصر سے اجزاء ، مُنتشر مُنتشر سے حوالوں اور استعاروں ، کتابوں کی صورت میں لکھی ملتی ہے . (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۱۸). [لکھا (لکھنا (رک) کا ماضی) کی تانیث].

لَکھّی (فت ل ، شد کھ) صف.
۱. **قیمتی ، لاکھوں کا.** یہاں ایسے بھی ہیں جن کے لکھّی مل ہیں اور ایسے بھی ہیں جو چرخے کی مال بنے پھرتے ہیں . (۱۹۶۴ ، انشائیے ، ۲۸). ۲. **لکھ پتی ، لاکھ روپے کی حیثیت والا ، بڑا دھنوان.**

گر تو ہے لکھی بنجارا اور کھیپ بھی تیری بھاری ہے
اے غافل تجھ سے بھی چڑھتا ایک اور بڑا بیوپاری ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۴۲).

اے خُبرِ وطن سے بیگانے ڈالر سے جو تیری یاری ہے
گر تو ہے لکھّی بنجارہ اور کھیپ بھی تیری بھاری ہے

(۱۹۸۵ ، شوخی تحریر ، ۳۶). ۳. **گھوڑا یا ہاتھی جو بیش قیمت ہو** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [لکھ (لاکھ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِکھے (کس ل) امذ ؛ ج.
لکھا (رک) **کی مغیرہ حالت اور جمع ، تراکیب میں مستعمل.**

--- کو رونا محاورہ.
قسمت کا گلہ یا شکوہ کرنا (جامع اللغات).

--- کو مِٹانا محاورہ.
قسمت کے لکھے کو دور کرنا.

کوئی یہ جبہ سائی میرے لکھے کو مٹائے گی
نصیبوں میں جو لکھی ہے برائی وہ نہ جائے گی

(۱۹۰۵ ، داغ (محاوراتِ داغ ، ۳۲۴)). بندہ اس کے ، لکھے کو مٹا نہیں سکتا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۹).

---مساحت نہ بٹے بادشاہت کہاوت.
استحکام سلطنت کے لیے ملک کی پیمایش کرانا اور محکمۂ بندوبست قائم کرنا بہت ضروری ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---مُوسیٰ پڑھے خدا کہاوت.
ایسی تحریر کی نسبت مستعمل جو کسی سے پڑھی نہ جائے ، ایسی باریک یا خراب تحریر لکھنا کہ اپنے سوا دوسرا نہ پڑھ سکے.

جز عالمِ غیب کون جانے یہ راز
لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے مثل

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۹۱).

سبزۂ خط اے خضر طریقت ، رکھتا رسم الخط ہے جدا
خطِ بتاں ہے ، خطِ الٰہی ، لکھے موسیٰ پڑھے خدا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۲).

ـــ نہ پَڑھے دُودھ مارے کَڑھے کہاوت.
لیاقت کچھ نہیں مگر مزے اڑاتا ہے (جامع اللغات).

ـــ نہ پَڑھے نام مُحمَّد فاضِل کہاوت.
جو پڑھا لکھا نہ ہو لیکن اپنی فضیلت کا دعویٰ کرے اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو لکھا پڑھا تو نہ ہو مگر چال ڈھال عالموں جیسی بنائے رکھی ہو . ان جلوہ فروشوں کی حقیقت یہ ہے۔ کہ لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل. (۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۰). یہ شخص لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل کی قبیل کا آدمی تھا ، اُردو کے دو لفظ نہ صحیح لکھ سکتا ہے نہ بول سکتا ہے. (۱۹۷٦ ، سیّارہ ڈائجسٹ ، لاہور ، اپریل ، ۱۳٦).

لِکھیا (کس ل ، کھ) امذ ؛ صف.
لکھا ہوا ، نوشتہ.

حسین علی اس پاس بلاؤ
لکھیا کوئے کا دکھاؤ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ٦ ، ۲ : ۷۰)).

لکھیا ہے سو انپڑنا ہے و لیکن
رہنا نین جیو رونے ہور پیٹے بن

(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۳۸).

بھریا یوں وو تحریر بھبود کا
اوّل ناؤں لکھیا سو معبود کا

(۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، جون ، ۲ : ۱۳٦). [لکھ + یا ، لاحقۂ صفت].

لُکھیا (ضم ل ، سک کھ) امث.
چغل خور یا اِدھر کی اُدھر لگانے والی ؛ بیوا ، رنڈی ، بدکار ، آوارہ پھرنے والی عورت ؛ نہایت چالاک اور عیّار عورت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَکھیڈنا (فت ل ، ی مج ، سک د) امذ.
زخم کو چیرا دے کر فاسد مادّہ نکالنا (ا پ و ، ۷ : ۱۳۴) . [مقامی].

لَکھیرا (فت ل ، ی مج) امذ.
وہ شخص جو لاکھ کا یا لاکھ چڑھانے کا کام کرتا ہے ، لکھریا (جامع اللغات). [لکھ (لاکھ رک کا مخفف) + یرا ، لاحقۂ صفت].

لَکھیرَن (فت ل ، ی مج ، فت ر) امث.
لکھیرے کی بیوی ، وہ عورت جو لکھیرے کا کام کرے (ماخوذ : جامع اللغات). [لکھیرا (رک) کی تانیث].

لَگ(۱) (فت ل) حرفِ جار ؛ م ف (قدیم).
۱. تک ، تلک.

سائیں سیرت گل گئی ماس نرپیا دیہہ
تب لگ سائیں سیو ساں جب لگ ہو سوں کیہہ

(۱۲٦۵ ، بابا فرید گنج شکر (تاریخِ ادبِ اردو ، ۱ : ۳۷)).

بھو تک منیا سیتے اپن ، دیتا قطب کوں سب دکھن
سیسوں نبیؐ کا نت چرن ، جب لگ ہے تن میانے جیا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳).

کیا اللّٰہ تجے واللّٰہ نبی اللّٰہ کے صدقے شہ
کہ جو لگ مہ ہے تو لگ رہ اے عبداللہ توں لکھ سالا

(۱٦۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۱).

سناوے مج کوں گر کُئی مہربانی سوں سلامِ اُس کا
کہاوں آخر دم لگ بہ جاں منّت غلام اُس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰). غُصّہ کر کے پلنگ پر آئی اور سر سے پاؤں لگ چادر تان کے سو رہی. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۳). ٹھنڈے ملکوں میں کبھی بیس سال کی عمر لگ حیض نمود نہ ہوتا. (۱۸۳۸ ، اُصولِ فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۲۷). **۲. پاس ، قریب.** وہاں جا کر دیکھتے ہیں لگ واں یک محراب تھا. (۱۳۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۵).

حویلی اوس کی لوہے کی ہے اے یار
مگر یورپ کے لگ توٹی ہے دیوار

(۱۸٦۰ ، لوائے غیب ، ۸). [پ : لگے ، س : لگنے लगे].

ـــ بَگ (ـــ فت ب) م ف.
رک : لگ بھگ.

لوچن جھمکنے جھک جھک لٹ میانے پھل کے لگ بگ
بھری کوں دیکھ کر بگ جانوں جُھڑپ میں دریا

(۱٦۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۳). [لگ + بگ (تابع)].

ـــ بَھگ م ف.
۱. قریب قریب ، نزدیک ، پاس. جس بغیچہ میں پرمز تھا وہ بغیچہ بادشاہ کے محل کے لگ بھگ تھا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و پرمز (عکسی) ، ۱۹). جب تم نہ آئیں تو اخیر (آخر) کو ہار کر مغرب کے لگ بھگ دادی اماں کی ڈولی میں بیٹھ لی. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۱۴). ۱۸۲۵ء کے لگ بھگ وسائلِ نقل و حمل میں ایک انقلاب شروع ہوا. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۲). ۸۰۰ قبل مسیح کے لگ بھگ تخلیق ہوا ہو گا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں، بھارت ، ۲ : ۱۵۵). **۲. ملتا جُلتا ، مُشابہ ، مماثل.** اب قصیدے کی تشبیب بعد چندے سودا کے لگ بھگ ہونے والی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۲). ان کا منتخب کلام نظیری وغیرہ کے لگ بھگ کہا جا سکتا ہے. (۱۹۱۴ ، شعر العجم ، ۵ : ٦۵). میرے ایک دوست میر منجھو ہیں جن کی ہمیشہ یہ آرزو رہی ہے کہ دولت میں راک فلر کے ہمسر اور شہرت میں مہاتما گاندھی کے لگ بھگ ہو جائیں. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رشید ، ۲۲۲). [لگ + بھگ (تابع)].

لَگ(۲) (فت ل) ف ل.
لگنا (رک) کا فعلِ امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ بَیٹْھنا محاورہ.
مِل کے بیٹھنا ، قریب ہو کے بیٹھنا ، پاس بیٹھنا ، لگنا.

یہ تپِ غم ہے کہ ناسخ میں جو لگ بیٹھوں کبھی
مثلِ آتش خانہ ہو جائے وہیں دیوار گرم

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۰). ایک زرگر بے اعتبار کے کہنے سے خدا ٹھہرا کر اُس سے لگ بیٹھے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۴).

---پڑنا محاورہ.

۱. **سر ہو جانا ، پیچھے لگ جانا ، گرویدہ ہو جانا ؛ چمٹ جانا.** جن کو خدا نے عقل دی ہے وے سوچ سمجھ کر عیاشی کرتے ہیں اس قدر لگ نہیں پڑتے.(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۰۸). ۲. **شروع ہو جانا.** روسی سازشوں کے معاندین اب اپنے روبرو کچھ روشنی دیکھنے لگ پڑے.(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۷). لے بھیا ، اب تو بڑی سرکار بھی ہوس ہوس کرنے لگ پڑی ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۲۷۹). اس گڑگڑاہٹ اور شور شرابے کے ساتھ ہی ساری دنیا لرز لرز کر گرنے لگ پڑی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۷۰).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.

۱. **مل جانا ، جڑ جانا ، متصل ہو جانا ، قریب آ جانا (رک : لگنا ، برائے مزید اسناد و معانی).** بھوک اور افلاس سے ان کے پیٹ پیٹھ سے لگ گئے تھے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۶). ۲. **(تکلیف ، مصیبت وغیرہ) آ جانا ، لاحق ہو جانا.** اے پروردگار مجھکو لگ گیا ہے ضرر اور تو مہربان ہے ارشاد ہوا کہ دعا قبول ہوئی. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۵۲). جو روح جسم کی شہادت کے بغیر محض سیر کے لیے وہاں چلی جاتی ہے تو چند روز کے مرنے کے بعد ایک دُکھ لگ جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱۳۰). ۳. **چبھ جانا ، کھب جانا.**

جہاں لگ گئی کارگر ہو گئی مری آہ تیری نظر ہو گئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۳). ۴. **اثر کر جانا.** میں بوڑھا مبتلائے فتنہ ہوں اور سعد کی بددعا مجھے لگ گئی ہے . (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۵۴). ۵. **چھو جانا.**

چراغ سے بھی بڑے دیکھو پھول جھڑتے ہیں
کہیں جو باد بہاری کا لگ گیا جھونکا

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۱). ۶. **مصروف ہوجانا ، کام میں لگ جانا ، مشغول ہو جانا.** اس تصویر پر نظر ڈالو گے تو تمھاری تھکن دور ہو جائے گی اور تم نئے سرے سے اپنے کام پر لگ جاؤ گے. (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات ، ۳۶). زر و جواہر سے بھرا ہوا ایک صندوق گر کر ٹوٹ گیا تھا سلطان کے خدام سب اسے لوٹنے میں لگ گئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۵). ۷. (ا) **(مہینا یا دن) شروع ہو جانا.**

دن پیر کا رہا نہیں منگل ہے لگ گیا
نوچندی کو نہاؤں گی جاؤں گی کربلا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)). مہینے کا ایک دن بھی لگ جائے تو پورے مہینے کا سود وصول کرلیتے.(۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۶۶). (اا) **سلسلہ شروع ہو جانا.** خیشہ نے وہ بھی جام پیا اب تو لاؤ لاؤ لگ گئی ، وہ جوان پلائے جاتا ہے جام پر جام دیتا ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۸۱). ۸. (ا) **(دل ، طبیعت وغیرہ) مائل ہو جانا.**

گزرے تھے آرام سے جب تک نہ تھا دل مبتلا
اوس کے لگ جاتے ہی دن جاتے رہے آرام کے

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۰۴). (اا) **بہل جانا.**

لگ جائے جہاں پہ دل بے تاب ہمارا
جز آپ کے ایسی کوئی سرکار کہاں ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۱۱). ۹. **(دل کو) بھا جانا ، پسند آ جانا.** بشرطیکہ مدعی کا صدق میرے دل کو لگ جائے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۴۴). ۱۰. **عادت ہو جانا.**

دل لگا کر لگ گیا اُن کو بھی تنہا بیٹھنا
بارے ، اپنی بیکسی کی ہم نے پائی داد ، یاں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۹). ۱۱. **مل جانا (خریدار کے طور پر).** متعدد سرکاریں ایسی لگ گئیں جو اپنی ضروریات کی تمام چیزیں نسیم ہی سے خریدنے لگیں . (۱۹۴۳ ، جنتر نگاہ ، ۲۸) . ۱۲. **ہم بستر ہونا ، جماع کرنا .** اس کنیز سے سلطان ملک کامل لگ گیا تھا ، اس سے ملک صالح پیٹ میں پڑا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۴). ۱۳. **الزام آ جانا ؛ متعدی مرض کا ایک سے دوسرے کو ہو جانا ، بھر جانا (فقرہ) کپڑے میں مٹی لگ گئی ؛ آ جانا (فقرہ) کپڑے میں داغ لگ گیا ؛ جل جانا ، جیسے چاول لگ گئے ؛ دیمک یا گھن یا کیڑے کا کھا جانا ؛ لازم ہو جانا کسی فعل کا ؛ ضرب آ جانا ، چوٹ آ جانا ، جیسے لاٹھی لگ گئی** (نوراللغات).

---جائے تو تیر وَرْنَہ تُکّا فقرہ ، مقولہ.

کوشش کرنی چاہیے چاہے کامیابی ہو یا نہ ہو ، انسان کو ثابت قدم رہنا چاہیے ، ہمت نہیں ہارنا چاہیے.

حسرت پھینک اس طرف کو تو نالہ و آہ
لگ جائے تو تیر ورنہ تکا تو ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۶۵).

---چَلْنا محاورہ.

۱. (ا) **ساتھ ہو لینا ، ہمراہ ہو لینا ، پیچھے پھرنا.**

ہنس کے بولا کہ بس اب لگ نہ چل اتنا بیدار
چاہتا ہے کہ اٹھا دیویں اگر فرماؤں

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۶۸). آخر وہ قصد مرنے کا کر کے میرے ساتھ لگ چلا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۹).

جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگا بات بنا کر
لگ چلنا بہت بد ہے ستمگار کے پیچھے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۳۳). (اا) **چل پڑنا.**

کارواں لگ چلا ہے رستے پر
پھر کوئی رہنما نہ آ جائے

(۱۹۳۶ ، فکر جمیل ، ۵۴). ۲. **مل کر یا چھو کر چلنا ، پاس ہو کر چلنا ، قریب ہو کر چلنا.**

کہیں اس زلف سے کیا لگ چلی ہے
بڑے ہے پاؤں بے ڈھب کچھ صبا کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۳).

لگ چلی باد صبا کیا کسی مستانے سے
جھومتی آج چلی آتی ہے میخانے سے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۹). ۳. **ربط بڑھانا ، راہ و رسم پیدا کرنا ، دوستی کرنا ، میل جول بڑھانا ، یارانہ گانٹھنا ، بہت زیادہ بے تکلف ہو جانا.**

اے دل اتنا لگ نہ چل اس شوخ جارو چشم سے
کچھ بھلا ہے صید سے ہونا قراول کا ملاپ
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۰۲).

جہاں کی خوبیاں ہیں اس میں ساری
مگر ہر اک سے لگ چلنا زبوں ہے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۵۱).

کچھ سوچ کے رُک جاتے ہیں ، لگ چلنے پہ میرے
وہ ربط کسی طرح بڑھانے نہیں دیتے
(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۳۱۳). **۴. چاؤ میں آنا.**

جوبن کسی پری نے نکالا میں لگ چلا
اُبلی کہیں شراب مجھے ولولا ہوا
(۱۸۵۴ ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۸۳).

کیا کرے ایسی طبیعت کا کوئی
جب تم آئے لگ چلی ، اتھلا گئی
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۸۶). **۵. محبت ظاہر کرنا ، عشق جتانا ، دوستی کا دعویٰ کرنا ، ربط و تعلق جتانا.** مجھے کیا کام میں تو نثار ہوں تجھ پر ، کہا اس نے بس زیادہ لگ نہ چل اپنا سر اٹھا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۷۰). **۶. لپٹنا ، چمٹنا.**

شب اس سے لگ چلا تھا میں سو ہنس کر لگا کہنے
کہ ہیں باتیں بھی اس جبّہ و دستار کو لازم
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۶).

گرچہ لگ چلنا مرا تم کو تو لگتا ہے بُرا
پر کروں کیا بے طرح دل تم سے جاناں لگ گیا
(۱۸۰۹ ، جرأت (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــ رَہنا محاورہ.
۱. چھپ کر بیٹھنا ، تا ک میں بیٹھنا. ضعیفہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا تم یہاں سے جاؤ میں توقف کروں گی سو میں ایک قبر کی آڑ میں لگ رہا اور دیکھا کہ وہ ضعیفہ برسر گور گریاں ہوئی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۸). **۲. پڑ جانا.**

زاہدِ سالوس کے ماتھے کے گھٹے سے کُھلا
لگ ہی رہتا ہے جو تقدیرِ بشر میں داغ ہے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۶).

ـــ کَر/کے م ف.
بے در بے ، برابر ، مسلسل ، بلاناغہ ، مستقل مزاجی سے ، شوق اور جذبے سے.

لگ جائے گلے سے میرے وہ آئے کسی شکل
یارو کہو اوس شوخ ستمگار سے لگ کر
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۲۰۰). آپ نے لگ کر ڈھنگ سے پڑھایا ہی نہیں اور اب تو اس کچر دماں میں کیا خاک پڑھوں گی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۹).

ـــ گئی جَب ، لاج کَہاں کہاوت.
جب آنکھ لڑ جاتی ہے تو شرم لحاظ کم رہتا ہے (فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات).

ـــ گئی جُوتی (تو) اُڑ گئی کھیٔ بُھول/ بھل (ـــ بِھل) پان سی ہو گئی دیہ کہاوت.
بے شرم آدمی کے متعلق کہتے ہیں کہ جوتیاں لگنے سے شرمندہ ہونے کی بجائے ڈھٹائی سے کہتا ہے کہ اس سے مٹی جھڑ گئی اور جسم ہلکا ہو گیا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ گَیا تو تیر نہیں تو تُکّا کہاوت.
اس سے قطعِ نظر کہ کام ہو یا نہ ہو مگر ہمّت بندھی رہنی چاہیے ، آدمی کو ہمّت نہیں ہارنا چاہیے.

کھینچنا الفت میں دل سے آہ کا اچھا تو ہے
لگ گیا تو تیر اے ظالم نہیں تُکّا تو ہے
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۷۷).

ـــ لِپَٹ کَر/کے م ف.
۱. محنت کرکے ، کوشش کرکے. بیچارے سلامت رائے رام آدھین غریب داس نے لگ لپٹ کر وقت سے پہلے اس کو پورا کیا. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۹۵). **۲. اصرار کر کے.** اگر کوئی لگ لپٹ کر اپنی کتاب پر ریویو لکھوا لے تو یہ دوسری بات ہے. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۱۲۵). **۳. مشترکہ قوت سے ، مجموعی قوت سے** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

لَگا جانا ف س.
تعاقب کیے جانا ، پیچھے پیچھے چلا جانا ، پیچھا کرنا ؛ سر ہوئے جانا ، پیچھے پڑے رہنا ، ساتھ نہ چھوڑنا ، چمٹے جانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ لَگنا محاورہ.
مل کر بیٹھنا ، قریب ہونا ، پاس آنا ، مانوس ہونا.

ہوتی کچھ عشق کی غیرت بھی اگر بلبل کو
صبح کی باد سے لگ لگنے نہ دیتی گُل کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۵).

جب لگ نہ لگی تو اوس نے بے لاگ
یہ پھونکا کہ باپ کے لگی آگ
(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۱۱۰).

ـــ لینا محاورہ.
ساتھ ہو لینا ، ہمراہ ہو لینا. جواں وہاں سے ایک قافلہ کے ساتھ لگ لیا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۲۸).

ـــ مات/ماتر (ـــ/سک ت) امذ ؛ ~ لگمات/لگماتر.
رک : **لگ ماترا ، معنی نمبر ۱.** لگنا (اس کے ایک سو سے زیادہ معنی ہیں) ... لگ بھگ ، لگ ماتر ، لگ ماتری ، لگے لگے ... لگے رہنا. (۱۹۳۶ ، نکتہ راز ، ۳۹۹). [لگ ماترا (رک) کی تخفیف].

ـــ ماتْرا (ـــ سک ت) امذ ؛ ~ لَگماتْرا.
۱. اعراب یعنی ، زبر ، زیر ، پیش ، حروف علت کی علامت یعنی ہندی سُور کی وہ علامت جو حروف صحیح کے وسط یا اخیر میں پورے سور لکھنے کی بجائے لگائی جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ).

۲. (بازاری) دھگڑا ، لگو ، یار ، آشنا. دن کو تو اپنے لگ ماتروں سے فرصت ہی نہیں. (۱۹۲۷ ، نرالی اردو ، ۵۹).

اچھے ہی کٹنے ڈھونڈ کے پیوا یہ دوگانا
لگماترے دونوں ہیں طرحدار تمہارے

(؟ ، میر یار علی (فرہنگ آصفیہ)). [لگ + ماترا (رک)].

--- ماتری (---سک ت) امث.
لگ ماترا (رک: معنی نمبر۲) کی تانیث. لگنا (اس کے ایک سو سے زیادہ معنی ہیں) ... لگ بھگ ، لگ ماتر ، لگ ماتری ، لگے لگے ... لگے رہنا. (۱۹۳۶ ، نکتۂ راز ، ۳۹۹). [لگ ماترا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لگا (فت ل). (الف) م ف.
(۱) لے کر.

لگا قلعے سے شہر کی حد تلک
دوکانوں پہ تھی بادلے کی چمک

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۷).

لگا شرق سے غرب تک صبح و شام
سلاطین تھے فرماں بر اس کے تمام

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۴).

کوئی ایسا خدائی میں نہیں ہے
لگا تحت الثراٰی سے تا بہ افلاک

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰). جامع مسجد سے لگا کر اجمیری دروازہ تک چلا جا وہ شکلیں نظر آئیں گی کہ خدا کی پناہ. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۷). (ب) صف. ۱. **ملا ہوا ، ساتھ ، ہمراہ ؛ چسپاں ، پیوستہ ؛ لگا سڑا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۲. **لگانا (رک) کا فعل امر نیز لگنا (رک) کا فعل ماضی ، تراکیب میں مستعمل.**

--- آنا محاورہ.
بدگوئی کرنا ، برائی کرنا ، شکایت کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

--- بجھائی (---ضم ب) امث.
لگائی بجھائی ، چغل خوری.

بے سبب وہ نہیں کشیدہ ہوئے
کی عدو نے لگا بجھائی خوب

(۱۸۹۳ ، خنجر حسن ، ۳۰). [لگا + بجھائی (رک)].

--- بندھا (---فت ب ، مغ) صف مذ (مث : لگی بندھی).
۱. **مقرر کیا ہوا ، ٹھہرایا ہوا ، معیّن.** عطاری کی دکان لے کر بیٹھنا ظاہراً آسان نسخہ معلوم ہوتا ہے مگر نہیں طبیب لگے بندھے عطار رکھتے ہیں. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۳۵). سندر گھر کی لگی بندھی کا چھن چھبیا بھر کر ترکاری لائی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷۲). کوئی ایسا لگا بندھا ضابطہ نہیں کہ ہم ضلعی مجالس کو ہدایت کر سکیں. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۴). ۲. **قدیم ملازم ، محکوم ، مطیع ، فرماں بردار** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **قدیم آشنا ، دوست ، یار.** انھوں نے چنے چنے پر اپنے رشتے داروں ، بہی خواہوں اور لگے بندھوں کو لگا دیا. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مقالات ، ۵۷۳). ۴. **متعلق ، وابستہ.**

مرید سلسلۂ مو ہے بالکا ہے دل
کمند زلف دوتا سے لگا بندھا ہے دل

(؟ ، نکہت (فرہنگ آصفیہ)). ۵. **قیدی ، گرفتار ، پابند** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لگا + بندھا (بندھنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام)].

--- بیٹھنا محاورہ.
۱. **مارنا ، وار کرنا.**

تولنا تیغ کا عبث ہر بار جو لگانا ہوا لگا بیٹھے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹۴).

تیغ تم جس پر لگا بیٹھو قسم کھاتے ہیں ہم
کر ہے تسمہ لگا تو ہاتھ کٹواتے ہیں ہم

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۴). ۲. **مل کے بیٹھنا.**

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۴). ۳. **(دل کے ساتھ) محبت کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- پھرنا محاورہ.
ساتھ ساتھ رہنا.

کس سے پوچھوں ہائے میں اس دل کے سمجھانے کی طرح
رات طفلوں کے لگا پھرتا ہے دیوانے کی طرح

(۱۷۴۸ ، تاباں ، د ، ۱۵).

--- تار (الف) م ف.
متواتر ، پے در پے ، برابر ، مسلسل.

تار باندھوں کا لپٹ کر میں ابھی بوسوں کا
نہ رلاؤ مجھے ضد کہہ کے لگاتار نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴).

پیا بے کبھی برسے ہے لگاتار
کبھی بھوار پڑتی کبھی بندھی دھار

(۱۸۹۲ ، صدق البیان ، ۶۴).

بارش تھی لگاتار تو یوں گرد تھی مفقود
جس طرح مٹے ناب سے ڈھل جاتے ہیں کینے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۵). حاضرین میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی تھی جو انھیں لگاتار ٹوک رہے تھے. (۱۹۸۹ ، دریچے ، ۸۰). (ب) صف. **پیہم ، مسلسل.** سب سے بڑا راز کامیابی کا یہ ہے کہ ... مستقل مزاجی اور یک دلی سے تلاش اور لگاتار کوشش. (۱۹۰۳ ، مخزن ، جنوری ، ۴۷). مولوی صاحب کی لگاتار محنت اور توجہ نے اردو کو انجمن کے پلیٹ فارم سے دور دور تک پہنچا دیا. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۶۵). [لگا + تار (رک)].

--- تو تیر نہیں تو تکا کہاوت.
رک : لگ گیا تیر ، الخ ؛ کوشش کرنی چاہیے چاہے کام ہو یا نہ ہو ، ہمت نہیں ہارنا چاہیے. زندگی بھر کے لیے کسی کے ہاتھ میں

ہاتھ دے دینا تو اندھیرے کا نشانہ ہے لگا تو تیر نہیں تو تُکّا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۱). گویا ہم اندھیرے میں چاند ماری کر رہے ہیں لگا تو تیر نہیں تو تُکّا. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۳۵).

--- جانا محاورہ.

پیچھا کیے جانا ، پیچھے پیچھے چلا جانا ، پیچھا لینا ؛ سر ہونے جانا ، پیچھے پڑے رہنا ، چمٹے جانا.

تو بتاتا ہے رُکھائی میں ، لگا جاتا ہوں
سچ بتا تو نے یہ اب سحر کیا مجکو کیا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۱۰۶).

اُس طرف سے تو لگاوٹ کی نہیں ایک بھی بات
نہیں معلوم کہ پھر کیوں میں لگا جاتا ہوں

(۱۸۲۴ ، مصحفی (فرہنگ آصفیہ)).

--- چلنا محاورہ.

۱. **ساتھ ساتھ چلنا ، ہمراہ چلنا ، سنگ سنگ جانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲.(i) **مارنا شروع کرنا** ، (فقرہ) **وہ جوتیاں لگا چلے** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). (ii) **مار دینا.**

وقت اخیر بھی اک ٹھوکر لگا چلا تو
یہ ظلم تو نے ظالم مجھ پر نیا کیا ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۱۰).

--- دینا محاورہ.

۱. **چغلی کھلانا ، ایسی بات کہنا جس سے دلوں میں فرق پڑ جائے بھکا دینا ، ورغلا دینا ، اُکسا دینا.**

بھرتے ہیں وہ الگ الگ ہم سے
دیا کچھ تو لگا کسی نے ہے

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۵۰). اس کمبخت نے مجھ سے تو دھوکا دے کر سب پوچھ لیا اور جا کر سردار سے لگا دیا کہ وہ یہ کہتی ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۸۰). ۲. **گھات میں بٹھا دینا.** یہ حکمت کروں گا کہ دو چار شخصوں کو لگا دوں گا ، وہ جنگل میں ان کی معقول مرمت کر دیں گے. (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذب دل ، ۹۱). ۳. **(کسی عہدے پر) مقرر کر دینا.** پروفیسر ایم اے سعید او ایس ڈی ایس اینڈ جی اے ڈی پنجاب کو ... ایجوکیشن لاہور کا چیرمین لگا دیا گیا ہے. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۳۸). ۴. **خرچ کر دینا.** جو تھوڑا بہت اثاثہ تھا وہ سب اپنے خاوند کی بیماری اور مرنے میں لگا دیا. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۴۷). ۵. **مار دینا.**

ہوس ہے دل کو تیرے ہاتھ سے مجروح ہونے کی
لگا دے اک چھری اے قاتلِ مغرور پہلو میں

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۷۴). ۶. **بازی پر رکھ دینا.** جو کچھ وہ جیتتا ہے اسے پھر لگا دیتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۹). ۷. **تنور میں روٹیاں چپکا دینا.** آٹا لے کر تنور پر آئے ... بھٹیارہ کو دیا اور کہا جلدی پہلے ہماری لگا دے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۵).

--- رَکھنا محاورہ.

۱. **وقت بے وقت کے لیے رکھ چھوڑنا ، سینت رکھنا ، بچا رکھنا.**

مگر دن عمر کے تھوڑے سے باقی
لگا رکھے تھے میری زندگی نے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۲).

دیکھیں کیونکر نہیں ہوتی ہے بسر ہجر کی شب
ہم نے اک زہر کی پڑیا بھی لگا رکھی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۸۱). جو بیویاں سمجھدار ہیں وہ کچھ نہ کچھ وقت بے وقت کے لیے لگا رکھتی ہیں. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۱۳). اصل میں تو یہ میں نے اس لیے لگا رکھا ہے کہ جاڑوں میں جب راجہ نواب آئیں گے تب نکالوں گا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۱). ۲. **(کسی مقصد سے) چھپا کر رکھنا.**

ہمیشہ جلوۂ محشر رہا میری نگاہوں میں
لگا رکھا ہے نالوں میں ، چھپا رکھا ہے آہوں میں

(؟ ، راسخ (نوراللغات)). ۳. **مشغول رکھنا ، مصروف رکھنا.**

مشغلہ ہے یہ غنیمت شبِ تنہائی میں
درد نے دل کو تڑپنے پہ لگا رکھا ہے

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۶۷). ۴.(i) **پاس سے جدا نہ ہونے دینا ، ساتھ رکھنا.**

اک نہ اک ہم لگائے رکھتے ہیں
تم نہ ملتے تو دوسرا ملتا

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)). غرضکہ اسی قسم کے ذلیل خیالات سے ان چھوکریوں کو لگا رکھا تھا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۷۱). (ii) **چمٹائے رکھنا.**

آئینہ بھی یہ سمجھتا ہے کہ معشوق ہے تو
تیری تصویر کو سینے سے لگا رکھا ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۶۷). ہم نے انگریز کے چلے جانے کے باوجود انگریزی کو آج تک سینے سے لگا رکھا ہے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، دسمبر ، ۲۷). (iii) **میل ملاپ رکھنا ، تعلق کو قائم رکھنا.**

لگا رکھنا تمھیں آتا نہیں بس ہے کسر اتنی
تمھارے دم میں کوئی بار بار آئے تو کیا آئے

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۳۲۶). ۵. **مسلسل کوئی کام کیے جانا.**

بزمِ غم کی برہمی ہے غش میں رہنا بار بار
کیا لگا رکھا ہے یہ آنا کبھی جانا کبھی

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). ۶. **امید میں رکھنا ، آس میں رکھنا ، لارا دیتے رہنا ، ہلگائے رکھنا.**

گر لگا رکھنے کا مشتاقوں کے آ جائے مزہ
تم کو ہو جائے مری امیدواری آرزو

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۰). میں نے اسے لگا رکھا ہے ... کہ تمھارے ساتھ اس کی شادی کرا دوں گی. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۲۷). ۷. **اپنی طرف مائل کر لینا.**

خورشید کو سایہ میں زلفوں نے چھپا رکھا
چتون کی لگاوٹ نے سرمہ کو لگا رکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (نوراللغات)).

--- رَہنا محاورہ.

۱. **ساتھ رہنا ، ہمراہ رہنا ، پیچھے پیچھے رہنا.**

ہم سینہ بخت پٹکتے پھریں سر کیوں نہ اب آہ!
سایہ ساں غیر ترے ساتھ ہے یار لگا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۱۵۵). وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ لگی رہتی تھی. (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۳۰۹). ۲. **لپٹا رہنا، چمٹا رہنا، چپکا رہنا.**

کیا رنگ یہ دکھاتی ہے عالم کو دیکھیے
رہتی ہے اس کے پاؤں سے ہر دم حنا لگی

(۱۸۵۱ ، عارف (فرہنگ آصفیہ)). ۳. **پیچھے پڑا رہنا، سر رہنا.**

انصاف تو ہی کر کہ نہ غارت ہو کس طرح
فوج مژہ جو دل کے نگر سے لگی رہی

(۱۸۲۷ ، کلیات جسونت سنگھ پروانہ ، ۳۵۵). ۴. **مصروف رہنا ، مشغول رہنا ، کسی کام میں جتا رہنا.**

اوس کی باتوں میں یہ دل اپنا لگا رہتا ہے
آپ کے نام سے جی اپنا خفا رہتا ہے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۲۵). کون سی بات اس کی سب سے زیادہ مستحق ہے کہ انسان اس میں لگا رہے. (۱۹۳۶ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۷ : ۵). بوڑھا مجاور ... دن بھر لوگوں کی تجہیز و تکفین میں لگا رہتا ہے. (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۴۷). ۵. **کسی کام یا بات کا جاری رہنا ، ہوتا رہنا.**

جب تک جیا فنا ہی کا کھٹکا لگا رہا
شام و سحر اجل کا تقاضا لگا رہا

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۲۸). ۶. **باقی رہنا ، بچا رہنا ، ثابت رہنا.**

گلگشت کر چلا تو چلائیں بلبلیں
نکلی بہار باغ سے کوڑا لگا رہا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۶). جہاں تلک ہو سکے کچھ بچت رہے کہ اڑے تھڑے اپنے پاس لگا رہے. (۱۹۱۹، قصۂ مہر افروز، ۲۹). ۷. **گھات میں رہنا ، تاک میں رہنا.**

طایر روح عدو کے لیے صیاد اجل
سبزۂ تیغ میں جوہر سا لگا رہتا ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق (نوراللغات)). روسائے شہر یا عیش پسند بندے خدا اور رسولؐ سے نہ ڈرنے والے اپنی اپنی چھپ تختیاں درست کرکے دائیں بائیں لگے رہتے ہیں. (۱۹۳۰، آغا شاعر، ارمان ، ۱۷). ۸. **نزدیک رہنا ، موجود رہنا.** اس وقت سے میں دائیں بائیں برابر صاحب کے پاس لگا رہا ہوں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۶). ۹. **جما رہنا ، مستقل رہنا ، مقرب رہنا ، مصاحب بنا رہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- سو بھگا کہاوت.
جو کام شروع ہوا پھر وہ انتہا کو پہنچا ؛ زمانے کو گزرتے دیر نہیں لگتی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

--- کر م ف.
(ے) لے کر. یہی جنس بھتیرے مقاموں میں دس دن سے لگا کر تیس دن کے رستہ کے فاصلہ تک اضلاع اندرونی میں اس کے پیدا ہوتی ہے. (۱۸۴۵ ، مزید الاحوال ، ۸۷).

--- کر/کے لانا محاورہ.
ساتھ لے آنا ، بہلا پھسلا کر یا ورغلا کر لے آنا ، دم دلاسا دے کر بھگا لانا.

جس شخص کو مالدار پاتی
باہر سے اسے لگا کے لاتی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴).

کہاں یہ ریش سفید اپنی ، کہاں جوانوں کی بزم ساقی
عجب بلا ہے یہ شوق کافر ہمیں یہاں تک لگا کے لایا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۲).

--- کر لے آنا محاورہ.
بھگا کر لے آنا ، ورغلا کر لے آنا ، پھسلا کر بھگا لانا ؛ باتوں میں لے آنا ، ساتھ ساتھ لے آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کر لے جانا محاورہ.
ساتھ لے جانا ، ورغلا کر لے جانا ، بہلا پھسلا کر لے جانا ، بھگا کر لے جانا.

کاجل آنکھوں میں دیوالی کا لگا آئے تھے کیا
سینکڑوں کو جو وہ نظروں میں لگا کر لے گئے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د (عکسی) ، ۳۹۱). صرصر نے پوچھا کوئی بلانے کو تو نہیں آیا تھا کوئی عیار نہ لگا کر لے گیا ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۶۲).

--- کے م ف.
(ے) لے کر.

سر سے لگا کے پاؤں تلک دل ہوا ہوں میں
یہاں لگ ہنر میں عشق کے کامل ہوا ہوں میں

(۱۷۳۳ ، آبرو (نکات الشعرا ، ۱۱)).

--- لانا محاورہ.
۱. **رک : لگا کر/کے لانا.** فقیر ان سب کو لشکر سے دور لگا لایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۲۵).

کیوں نہ ہو اپنی لگاوٹ کی نظر پر نازاں
جانتے ہو کہ دلوں کو یہ لگا لاتی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۷). ۲. **حیوانات کا اپنے ہم جنس کو دام میں پھنسانے کے لیے ساتھ لے آنا.** اسے (ہتھنی کو) سدھا کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں ، وہ ہاتھیوں کو لگا لاتی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۸۸).

--- لپٹا (--- کس ل ، سک پ) صف مذ (مث : لگی لپٹی).
۱. **چمٹا ہوا ، چپکا ہوا ، لگا ہوا.** اُن لعنت کی چیزوں میں سے کچھ تیرے ہاتھ سے لگا لپٹا نہ رہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۴۳). ۲. **کسی چیز کے ساتھ شامل ہونا ، منسلک ہونا ، متصل ہونا.** پکوان پر ایک تاریخ عالم لکھ ڈالی ہے جس میں لگے لپٹے علم انساب کی بصیرت بھی ہے. (۱۹۵۶ ، رادھا اورنگ محل ، ۳۸). [لگا + لپٹا (لپٹنا (رک) سے فعل ماضی نیز حالیۂ تمام].

---لپٹا رہنا محاورہ.
مشغول رہنا ، مصروف رہنا. افسوس ہے کہ قدر واجب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا ، لگا لپٹا رہتا ہوں. (۱۸۸۵ ، محصنات ۱۲۲). میں اب بھی جو کچھ ہو سکتا ہے لگی لپٹی رہتی ہوں . (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲۳). جب تک انسان کو دھن نہ ہو اور اسی اُدھیڑ بُن میں لگا لپٹا نہ رہے کبھی ترق ممکن نہیں . (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۷).

---لپٹا ہُوا (---کس ل ، سک پ ، ضم ہ) صف.
مشغول ، مصروف. اب سچ ہفتہ وار کے ذریعہ سے اپنی بساط کے لائق دین کی خدمت میں لگا لپٹا ہوا ہوں اور اپنے لکھے ہوئے کو آپ ہی مٹاتا رہتا ہوں. (۱۹۲۷ ، حکیم الامت ، ۵).

---لَگ (---فت ل). (الف) م ف (قدیم).
لگاتار ، مسلسل ، متواتر.

اَنند یک نو نو فلک میں ہوا بدھاوا لگا لگ ملک میں ہوا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۴).

لگا لگ جام مے کے جھیلتے تھے
پیالے جیوں کہ گینداں کھیلتے تھے

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ء ، ۲۴)).
(ب) فقرہ. (پیشہ کہاری) **چلے آؤ کوئی نئی بات نہیں ہے جو حالت تھی وہی ہے** (اصطلاحاتِ پیشہ وراں، منیر لکھنوی، ۶۲).
[لگا (لگ (رک) + ا (لاحقۂ اتصال) + لگ (رک)].

---لَگا رَہنا محاورہ.
مسلسل جاری رہنا. بسان آغوش مشتاق آٹھ پہر درِ خزانہ کُھلا رہتا ہے ، دینے کا شغل بند نہیں ، لگا لگا رہتا ہے . (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۴).

---لَگایا (---فت ل) صف مذ (مث : لگی لگائی).
۱. **جڑا جڑایا ، بنا بنایا ، لگا ہوا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **جما جمایا.** خیر بندی ہونی سو ہوئی ، لگے لگائے رشتے ناطے چھوٹتے چلے جاتے ہیں . (۱۸۹۹، رویائے صادقہ ، ۸۷).
۳. **صرف شدہ ، خرچ میں آیا ہوا ؛ جیسے : لگالگایا روپیہ اکارت گیا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۴. **مقرر شدہ ، لگا بندھا.**

جنوں نے دیر کا رکھا ہمیں نہ کعبے کا
ٹھکانے چھوٹ گئے سب لگے لگائے ہوئے

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزّل ، ۲۱۲). ۵. **درست کیا کرایا ، بنا سنورا ، آراستہ ، دُرست** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لگا + لگایا (لگانا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام)].

---لے جانا / چَلْنا محاورہ.
ورغلا کر یا بہلا پُھسلا کر لے جانا ، دم دلاسا دے کر لے جانا ، مائل کر کے لے جانا.

عجب تُرک غمزہ بھی چالاک تھا لگاوٹ سے ہم کو لگا لے گیا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴۲). مسٹر بیباک نے میم صاحب کا ہاتھ بغل میں دبایا ، کہیں لگا لے گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، احمق الذین ، ۸۸).

بھی آوارگیِ دل ہے تو منزل معلوم
جو بھی آئے تری باتوں میں لگا لے جائے

(۱۹۶۶ ، دردِ آشوب (کلیاتِ احمد فراز ، ۱۸۵)).

---لینا محاورہ.
۱. **مائل کر لینا ، گرویدہ کر لینا ، فریفتہ کر لینا ، یار بنا لینا.** اپس سوں آپے لگا لیا ، کسے کیا کہے کنے کیا کیا آپی کیا اُسے کیا علاج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴).

لیا ہے آبرو کے تئیں ملا باتیں بنا جھوٹیں
لگا لینے کے تئیں عاشق کے طوفانی ہے وہ لونڈا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸).

خوب آتا ہے لگا لینا نگۂ یار کو
ایک سے آن بن ہوئی تو دوسرا گرویدہ ہے

(۱۸۸۴ ، آفتابِ داغ ، ۹۳).

ناز کرتی ہے لبھا لیتی ہے جو کوئی آئے لگا لیتی ہے

(۱۹۱۳ ، سیرِ پنجاب ، ۳۴). ۲. **خوگر کر لینا ، عادی بنا لینا ، لت لگا دینا.**

لگا لیا ہے صبوحی پہ ہم نے واعظ کو
سحر کو روزوں میں ہر روز ہے سحر کی تلاش

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۳۱). رفتہ رفتہ نواب سنتی نے عشرت کو بھی کوکین پر لگا لیا. (۱۹۲۹ ، خمارِ عیش ، ۸۳). ۳. **اپنے مطلب کا بنا لینا ، ڈھب پر لے آنا.**

دو باتیں کر کے کوّے نے اِس کو لگا لیا
دم میں ہرن بھی کوّے کی اُلفت میں آ گیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۵).

تم تو انسان ہو آؤ گے نہ کیوں قابو میں
ہم تو دو باتوں میں پریوں کو لگا لیتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۶). ۴. **چمٹا لینا ، لپٹا لینا ؛ (دل کے ساتھ) اپنا لینا.**

زمانے بھر کے دکھوں کو لگا لیا دل سے
اس آسرے پہ کہ اک غمگسار اپنا ہے

(۱۹۶۶ ، دردِ آشوب (کلیاتِ احمد فراز ، ۲۶۲)) . ۵. **ساتھ کر لینا ، ہمراہ کر لینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) .
۶. **نوکر رکھنا.** ایک مسلمان غریب لڑکی کو بھی لگا لیا ہے تا کہ وہ اوپر کے کام کاج اور کپڑا پہنانے میں مس عنبرین کو مدد دے . (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۲۸) . ۷. **مشغول کر لینا ، مصروف کر لینا ؛ رجوع کر لینا ؛ متوجّہ اور مخاطب کر لینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)
۸. **گِن لینا ، گنتی میں شامل کر لینا ؛ مجرا کر لینا ، محسوب کر لینا ؛ حساب کے سوال کو حل کر لینا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---مارْنا محاورہ.
عیب دھرنا ، تہمت لگانا ، الزام لگانا ، بدنام کرنا.

بعد مدّت ملے تھے کل اُن سے آج لوگوں نے پھر لگا مارا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳).

کوچہ گردیِ ظفر اب ترک کرو تم ورنہ
تمہیں اک اُس سے یہاں کوئی لگا مارے گا

(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۰).

---ہوا (---ضم ہ) صف.

۱. **ملا ہوا ؛ پاس ، قریب ، متصل.** ڈوبتے ہوئے سورج کی ہلکی ہلکی روشنی اس لیے اب بھی موجود تھی کہ ادھر ہی پاس لگا ہوا سال بنی کا کنارہ تھا. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۲۶). ۲. **مصروف ، مشغول.** وہ کام میں لگا ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۲۰۶). ۳. **گھات میں بیٹھا ہوا.** اس ناشدنی خواجہ سرا کے ایک لگے ہوئے آدمی نے جھپٹ کر جمدھر مارا نواب بےہوش گرے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۶۲). ۴. **ہلا ہوا ، سدھا ہوا ؛ مانوس** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۵. **منتظر ، امیدوار.**

آواز پہ وہ لگی ہوئی تھی
آپ آن کے ٹھاٹ دیکھتی تھی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴). ۶. **آشنا ، یار** (علمی اُردو لغت ؛ نوراللغات). ۷. **عادی ، خوگر ، لگو ، جیسے : لگا ہوا شیر یا کُتّا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۸. **وابستہ.**

دامن سے لوگ اس کے اکثر لگے ہوئے ہیں
کوچے میں سیکڑوں کے بستر لگے ہوئے ہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۷۹). ۹. **داغی ؛ جیسے : لگا ہوا پھل** (نوراللغات). [لگا (لگنا (رک) سے حالیۂ تمام) + ہوا (رک)].

---بے تار ۴ ف ؛ صف.

لگاتار ، مسلسل.

نہ گھڑی کو چین تم بن وہ لگا بے تار باتیں

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۷۵).

لَگّا (فت ل ، شد گ) امذ.

۱. **لمبا بانس ، لمبی چھڑی.** مسافر بیچارہ ایک لگا لیے ہوئے کھٹا کھٹ ہاتھ صاف کر رہا ہے مگر کہیں کھپانچوں سے اتنے بڑے جانور مانتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۴).

لڑا میدان جب راجہ سے اور نواب دولہا سے
نکالے ہم نے بھی لگے ایے باوا ایے باوا

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۹۶).

اٹھائیں آسماں چھپّر کی صورت سر پہ دیوانے
جو دے ایک بانس کا لگا الف چاک گریباں کا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۳). ۲. **ٹیڑھی لکڑی جو لمبی لکڑی میں باندھتے ہیں اور اس سے پیڑ پر سے پھل توڑنے کا کام لیتے ہیں.**

ظلم کا لگا لگا کر آشیانوں کو نہ چھیڑ
بلبلیں صیاد چپ ہیں بے زبانوں کو نہ چھیڑ

(۱۹۲۸ ، دیوانجی ، ۱ : ۳۲). ۳. **ایک لمبا بانس جس میں پتلی پتلی لکڑیاں باندھتے اور اس سے پتنگ لوٹنے کا کام لیتے ہیں.** اس کی اس سے بہتر مثال کون ہو سکتی ہے کہ نہ پونڈے کا نام لیا نہ لگے کا جس سے کنکوے لوٹے جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۹۰). ان سے زیادہ تعداد ان لونڈوں کی تھی جو بڑے بڑے لنگر اور لگے لیے کنکوے سے زیادہ ڈور لوٹنے کی فکر میں تھے. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۶).

۴. **ناؤ کھینے کا چپو ، ڈانڈ ؛ ناؤ کی بلّی ، ناؤ کا لمبا بانس** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **لاگ ، پیار ، محبت ، دوستی ، لگاؤ.**

اگر ہے اختر سے تم کو لگا بتاؤ الفت کا اوس کو رستا
ہزار میں کر رہے ہو شکوہ ، خیال ہے کچھ برے بھلے کا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۴۳).

کیوں نہ دل کو رہے دیوِ شب غم کا آسیب
ہے کس شوخ پری زاد سے لگا مجھ کو

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۷۹). ۶. **ربط ضبط ، تعلق ، آشنائی.** میں نے بارہا سنا ہے کہ اس بےباک غلام کا اس لونڈی سے لگا ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۹۵). ۷. **برابری ، ہمسری ؛ مشابہت ، مناسبت.**

مطلق شعرا کی نہیں تقریر سے لگا
جس طرح سے کرتا ہے تو کمہ شعر کو تحریر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۴۷).

نہیں ہے سرو کو کچھ اس کے قد سے لگا آہ
بہ نسبت اوس کے وہ قد میں طویل ہے کہ نہیں

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۹۸).

ہجر کی رات سے ہاتھوں ہے بڑھی زلفِ دراز
قدِّ بالا سے نشانوں کو نہیں لگا ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۰۹). ۸. **ڈھنگ ، ڈول.**

لگا بتوں سے ملنے کا جاتا نہیں نسیم
چھوٹی ہوئی خدا کے لیے پھر نہ خُو لگا

(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۷). ۹. **آغاز ، شروع.**

پھر جھانک تاک آنکھوں نے میری شروع کی
پھر غم کا میرے نالوں نے لگا لگا دیا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۰). آتے ہی اس نے مولوی جامی کی تنقص کا لگا لگا دیا . (۱۹۵۰ ، قصص الامثال ، ۲۶۷) .

۱۰. **پہنچ ، رسائی ، دخل** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

۱۱. (جلدسازی) **کتاب کے دس جز کی ایک گڈی** (اپ و ، ۴ : ۳۰).

[س : لگن + ک + [illegible]].

---سگّا (---فت س ، شد گ) امذ.

۱. **محبت ، تعلق ، میل جول ، آشنائی.** اے بوا! نوکر تھی میں کیا جانتی تھی کہ اس سے میاں سے لگا سگا ہے جس دن معلوم ہوگیا ، میں نے کھڑے کھڑے نکال دیا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۷۷). ۲. **آرجار ، واقفیت ، رسائی ؛ جیسے : ان کا بھی وہاں لگا سا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت) . [لگا + سگا (تابع)].

---سگّا کر لینا محاورہ.

آنکھ لڑانا ، تعلق قائم کر لینا ، آشنائی کر لینا. مغلانی ، سوتی رنڈیوں کا بھی کچھ ٹھیک نہیں سنا ہے کاظم علی سے لگا سگا کر لیا. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۸۴) . اگر ابراہیم اس سے لگا سگا کر لیتے تو صورت شکل نہ سہی ، سن کے دیکھتے ایک بات تھی. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۹۰).

--- سگا ہو جانا محاورہ.
آنکھ لڑ جانا ، تعلق ہو جانا ، آشنائی ہو جانا. پھر تم جانو خالی مکان بھوتوں کا راج ، یہ ایک ہی شہوان لگا سگا ہو گیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحِ دار لونڈی ، ۱۹۱). گھر میں ایک نوجوان لڑکی رہتی تھی اس سے اور بڑے مرزا صاحب سے کچھ لگا سگا ہو گیا تھا. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۹۰).

--- کھانا محاورہ.
ہم پلہ ہونا ، ہمسر ہونا ، برابری کرنا ، ہمسری کرنا ، نسبت رکھنا (بیشتر نفی کے ساتھ مستعمل).

باطن سے ترے کھائے نہ بد باطنی لگا
ظاہر کی بدی ہے تری آفاق میں تشہیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۵). گھوڑی نٹ چالاک ہوتی ہے پر ولایت کے گھوڑے کی قوت و چالاکی سے لگا ہی نہیں کھاتی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵). ہم کسی دنیاوی برتری میں انگریزوں کے ساتھ لگا نہیں کھا سکتے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۶). اگر تمہارے مشاہدات کتاب میں دیے ہوئے واقعات کے ساتھ لگا نہ کھاتے ہوں تو اس بات کو قلم بند کر لو. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۳۴). سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کی شان و شوکت آفتاب سے لگا کھاتی تھی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۶۹).

--- لگانا محاورہ.
۱. دوستی کرنا ، آشنائی کرنا ، یارانہ گانٹھنا ، ربط ضبط بڑھانا. «اجی یہ کہاں گیا ہے؟ کسو سے کچھ لگا تو نہیں لایا». (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۰).

کعبہ میں کہ کلیسا میں   لگا ہر جا لگا بیٹھے ہو

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۵۱). مارٹمر صاحب کو تو ... سررشتہ انسان کی جانچ پڑتال کی دھن ہی تھی آپ نے کہا لاؤ انہیں سے لگا لگاؤ. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۹). **۲. کام کا آغاز کرنا ، ابتدا کرنا ، سلسلہ شروع کرنا.** دانہ پانی میسر نہ آیا موت نے لگا لگایا یہاں تک کہ فقط میں سخت جان تنہا رہ گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۹۵). اوس شخص نے جو قائم کی طرف سے تبریز کا حاکم تھا اس کی عمارت کی تعمیر کا لگا لگایا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۸). اس مردہ خور کالی بلا نے بھائی جان مرحوم کی تربت کے پتھر ہٹا جھانکڑ پھینک ، مٹی کریدنے کا لگا لگا دیا. (۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۲۵). **۳. ڈول ڈالنا ، ڈھنگ ڈالنا ، کسی کام یا بات کا موقع نکالنا.** لیکن قمرن کے لوحِ دل پر نقش ہو گیا کہ نواب نے اب نازو سے پینگ بڑھانے کا لگا لگایا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۳). جب موچھیں اُڑ گئیں تو بھووں کا لگا لگایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲۲). **۴. (جلد سازی) دس جز کو ملا کر سلائی کرنا** (اپ و ، ۴ : ۲۳۰).

--- لگ جانا محاورہ.
۱. ربط ضبط کی صورت نکل آنا ، رسائی ہو جانا ، کام بن جانا ، موقع نکل آنا.

شاید ظفر کچھ اس میں لگ جائے اپنا لگا
بھرنے لگے ہوئے ہیں اب ہم عدو کے پیچھے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۵۴). **۲. کام شروع ہو جانا ، بنیاد پڑ جانا.** اس کے چھپنے کا لگا لگ گیا ہے. (۱۸۹۷ ، خطوط سرسید ، ۲۶۹).

--- لگنا محاورہ.
۱. ابتدا ہونا ، کام شروع ہونا ، سلسلے کا آغاز ہونا.

دل کھلا انشا ادھر سُر راگ کا لگا لگا
لاگ کا لگا لگا اور آگ کا لگا لگا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۴). بارش کا لگا لگا ہے مینہ برس رہا ہے تین چار دن سے کھلا نہیں. (۱۸۶۸ ، انشائے سرور ، ۴۷). دولہا دلہن کا وار ختم ہو کر سمدھنوں کا لگا لگتا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۰). اب روز ان کے لیے ڈنر پارٹی کا لگا لگا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۲۰). **۲. میل جول ہونا ، میل ملاپ ہونا ، تعلق ہونا.** مجھے تو یقین نہیں آتا کہ اس کا لگا کسی اور سے لگا ہو اس کا ہاتھ پکڑو اور ہمیشہ اس سے اچھا برتاؤ کرو. (۱۹۴۱ ، پیاری زمین ، ۲۱). **۳. مشابہ ہونا ، ہمسر ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- نہیں فقرہ.
کچھ مناسبت نہیں ، کچھ نسبت نہیں ، بڑا فرق ہے.

ہجر میں گرم ہے اس داغ سے پہلو میرا
جس سے لگا نہیں دوزخ کے بھی انگاروں کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۵).

--- ہونا ف مر ؛ محاورہ.
تعلق ہونا ، آشنائی ہونا.

لگا نہال مالی سے ہے سب پہ عام ہے
اب گل چمن جو چاہے تو سارا لٹائے باغ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۳۶).

لگار (فت ل) صف.
چالاک ، عیّار. کجا بیچارہ سعید گیگلا مسکین ... کجا آفت کا پرکالا اُتی خرانٹ ہوشیار لگار. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۱۳).
[لگ (رک) + ار ، لاحقۂ صفت].

لگام (فت ل) امث.
۱. گھوڑے کو قابو میں رکھنے والی رسّی یا تسمہ جس کے سرے گھوڑے کے منّھ کے ساز کے حصّے میں جس کو دہانہ کہتے ہیں بندھے ہوتے ہیں اور درمیانی حصّہ سوار کے ہاتھ میں رہتا ہے ، عنان ، باگ ، راس.

جو کرتا ہے گھوڑے کوں جب تیز گام
فلک پست ہوتا ہے دیکھ اس لگام

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۰۰). جو گھوڑے پر سوار ہے وہ مقدم ہے اس شخص پر جو اس کی لگام کو پکڑے ہوئے ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۲۶). آپؐ نے فرمایا کہ دیکھو یہ جبریل اپنے گھوڑے کی لگام تھامے کھڑے ہیں (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۱۵).

عام طور پر یہاں کوچوان گھوڑے کی لگام تھامے سواریوں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۲۱۶)۔ **۲. لوہے کی بنی ہوئی وہ چیز جس میں تسمہ باندھ کر گھوڑے کے مُنھ میں اسے قابو رکھنے کے لیے لگا دیتے ہیں ، دہانہ.** جو پڑھا اور اس پر عمل نہ رکھتا ہوئے سو ایسا ہوئے جیسے بغیر لگام کا گھوڑا۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۱). ہمارے مُنھوں میں لگام ... کمر میں تنگ باندھ کر ... سوار ہوتے ہیں . (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۲۲).

لگاؤ بڑھ کے عناصر کے منہ میں جلد لگام
کہ ان کی پشت پہ میں کس چکا ہوں زینوں کو

(۱۹۳۸ ، سموم و صبا ، ۱۶). [ف].

---اُتارنا ف م ؛ محاورہ.
گھوڑے کے مُنھ سے لگام نکال لینا ؛ گھوڑا کھولنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پر ہاتھ ڈالنا محاورہ.
کسی آدمی کا سوار کو روکنے کے لیے لگام پکڑنا (جامع اللغات).

---چڑھانا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھوڑے کے مُنھ میں دہانہ چڑھانا تا کہ وہ قابو میں رہے.

شرع نے اس کے تا بہ روز قیام
رخشِ ایّام پر چڑھائی لگام

(۱۸۳۱ ، زینت الخیں ، ۳). **۲. روکنا ، تھامنا ، قابو کرنا ، چپ کرنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---چڑھنا ف م ؛ محاورہ.
لگام چڑھانا (رک) کا لازم. گھوڑا بندھا ہوا تھا اور اس پر لگام چڑھی ہوئی تھی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۵۶).

---چُھٹنا / چُھوٹنا محاورہ.
بات کہنے میں آزادی ہونا ، روک ٹوک نہ رہنا.

ہے وصفِ تیغ میں اب اس جگہ سے قطعِ کلام
چھٹی ہے مدحِ فرس میں مگر سخن کی لگام

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---چھوڑ دینا محاورہ.
آزاد کر دینا ، روک ٹوک موقوف کر دینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھوڑے کے مُنھ میں دہانہ چڑھانا. وہاں اس کا گھوڑا بندھا تھا اسے جا کر لگام دی. (۱۸۷۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۵۰). **۲. روکنا ، تھامنا ، قابو کرنا.** نفس سے کہے کہ تو ... تصور کا مرتکب نہیں پھر اس کو لگام دے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۹۲).

خواہشوں کو جو نہ تو دیتی لگام
آدمی حیوان بن جاتے تمام

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمعیل ، ۴۸). حسرت نے ان کی توانائی کو لگام دی. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰۷). **۳. (بازاری) ڈھاٹا کسنا ، لنگوٹ کسنا ، کس کر لنگوٹ باندھنا** (فرہنگ آصفیہ).

---ڈالنا محاورہ.
روکنا ، تھامنا ، قابو کرنا. استحصالی طبقوں کی منہ زور قوت کو کافی حد تک لگام ڈال دی ہے. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۳۱۸). رانجھا اپنی زبان پر لگام ڈالو. (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۲۱).

---کا پَودھا امذ.
وہ جگہ جہاں سے لگام پکڑی جائے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کھینچنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھوڑے کو روکنے کے لیے باگ کسنا. لگام کھینچنا ، لگام ڈھیلی چھوڑ دینا اس کا موقع اور محل جاننا شہ سواری کا فن ہے. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۵۱). **۲. احتیاط کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
رک : لگام چڑھانا. جانے کے خیال سے منہ نہیرا لگام لگا کر چار جامہ کسا اور چل پڑا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۶۸).

---لینا محاورہ.
لگام پکڑنا.

چابک زنِ فلک نے کرن کی لگام لی
شامی تو کیا ہیں روز نے بھی راہِ شام لی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۸۳).

---لیے پھرنا محاورہ.
کسی کے پکڑنے کی رسّی لیے پھرنا ، پیچھے پیچھے پھرنا ، ڈھونڈتے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---مُنھ میں ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
رک : لگام ڈالنا.

تیرا دوام تری شمشیر
موت کے مُنھ میں لگام تو ڈال

(۱۹۳۰ ، روح کائنات ، ۱۱۹).

---ہاتھ میں ہونا محاورہ.
(کسی شخص یا کام پر) اختیار حاصل ہونا. ہندوستان کی باگ ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کی لگام ہمارے ہاتھ میں ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۲). واہ کیا فاطمہ بائی کی لگام ہمارے ہاتھ تھی. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۹۹).

لَگان (فت ل) امذ.
۱. (کاشت‌کاری) وہ آمدنی جو مالک کو زمین سے وصول ہو ، زمین کا خراج ؛ وہ محصول جو اسامی ، مقبوضہ اراضی کے استعمال یا دخل کی بابت زمیندار یا سرکار کو ادا کرے ، لگت ، لگتی ، پڑتا. کہا ، میں زمیندار ہوں ملکہ نے میرے گاؤں پر لگان زیادہ کر دیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۶۳). زمینداروں سے زرِ مالگزاری کا مطالبہ ، نصف لگان سے جو وہ کاشتکاروں سے لیتے ہیں زیادہ نہ کیا جائے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۶). جب وقت کے ساتھ ساتھ زمین کی قیمت میں اضافہ ہونے لگا تو یہ لگان مقابلۃً معمولی ہوتا گیا. (۱۹۸۳ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۷۲).

۲. گھاٹ پر کشتیوں کے ٹھہرنے کی جگہ ، کشتیوں کے لنگرانداز ہونے کی جگہ ، وہ مقام جہاں کشتیاں آ کر ساحل سے لگیں ، گھاٹ پر کشتیوں کی بندش ، گھاٹ پر کشتیوں کو باندھنا.

دریا دلی دکھا ہمیں گلگشتِ باغ میں
ساقی لگان کشتی مے کا کہیں نہ ہو

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۳). ۳. تہمت ، الزام ، بہتان (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لگانا (رک) کا حاصل مصدر].

---اِجارَہ (--- کسر ا ، فت ر) امذ.
(معاشیات) **وہ زائد اجرت یا منافع جو کسی خاص پیدائشی قابلیت یا اتفاق سہولت کی وجہ سے حاصل ہو.** اگر کسی خاص پیدائشی قابلیت کی وجہ سے کوئی شخص اپنے ہم پیشوں سے زیادہ اجرت کمائے یا کسی خاص اتفاقی آسانی سے کسی کارخانہ کو دوسروں سے زیادہ منافع ملتا ہے تو اس مقدارِ زائد کو اصطلاحاً مثل لگان یا لگان اجارہ کہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۴۴). [لگان + اجارہ (رک)].

---داری امث.
(کاشت کاری) **لگان لگانا یا لگنا.** سابق پنجاب میں لگان داری کے قانون نے مالکان اور مزارعین کے درمیان ایک کھچاؤ پیدا کر دیا. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۹۷). [لگان + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا محاورہ.
کشتی کو گھاٹ پر باندھنا ، کشتی کا لنگر ڈالنا ، لنگر انداز رہنا. اس تدبیر کو اپنے دل میں جگہ دے کر مقابل اس گنبد کے لگان کیا (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۱۱۵). اگر چھ روز تک ... انگریز کی کشتی لگان کرے اور آگے نہ بڑھے تو عہد نامہ اون کے حسبِ دلخواہ طیار ہووے گا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۶).

---مُقَرَّری کس صف (--- ضم م ، فت ق ، شد ر بفت) امذ.
محصول جو زمین کے لیے ایک دفعہ مقرر کردیا جائے (جامع اللغات). [لگان + مُقرّر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---ہونا محاورہ.
کشتی یا جہاز کا لنگر ڈالا جانا ، لنگرانداز ہونا ، ساحل سے لگنا ، گھاٹ سے لگنا. یقین ہے کہ کل کی تاریخ جہاز کا لگان ہو جاوے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۱۳).

لَگانا (فت ل) ف م.
۱. **جوڑنا ، ملانا** (کمان چاچی) کبھی بانے تعظیم اُس میں لگائی جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، ۱۰۵). جب رقمیں ختم ہو جائیں گی تو اگر تیری ایل ای ڈی جل رہی ہے تو جواب کے بعد ایک کا ہندسہ اور لگا لیں گے. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۶۹).
۲. **مس کرنا ، چھونا.**

ہنس ہنس کے وہ غیروں کو جب ہاتھ لگاتا ہے
یہ دیدۂ تر رو رو برسات لگاتا ہے

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا (بہت) ، شوق ، ۵۴۳).

دیکھ تو آتی ہے کیا پیار ظفر کو تجھ پر
گال سے اس کے ذرا اپنا تو گال اور لگا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۱).

پیالہ خالی اٹھا کر لگا لیا منھ سے
کہ پاس کچھ تو نکل جائے حوصلہ دل کا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۲۳). کوئی مرد ہاتھ لگائے تو کیسی سنسنیاں سی سارے بدن میں دوڑتی ہیں. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۰). ۳. **ٹانکنا ، سینا ، پیوند لگانا.**

زخم ہو بخیہ گر رفو کر دیں
جوڑ دل میں لگائے جاتے ہیں

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۴۳). ۴. **کاشت کرنا ، بونا ، (درخت ، پودا) نصب کرنا.**

چھا گیا لیجیے بڑھ کر چمن ہستی پر
نخل الفت کا لگایا تھا ذرا سا دل میں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۲). رضی خاں نے آنولہ میں ایک باغ لگایا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۴۳). ہماری لگائی ہوئی گاب باڑی کو تو گدھے چر گئے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۳۹).
۵. **شامل کرنا ، نتھی کرنا ، منسلک کرنا ، ملحق کرنا ، ساتھ جوڑنا ؛ جیسے : مثل کے ساتھ کاغذ لگانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۶. (ا) **مارنا ، جڑنا ، ضرب پہنچانا** اوس ملعون بے حیا کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی ، واویلا لب و دندانِ مبارک پر کئی مرتبہ لگائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۹).

سودا پسند ہونے جو مجھ سرفروش کا
پتھر تو سب لگا چکے اب تیغ تو لگا

(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۷). درخت پر چڑھ کر اتنے گھونسے لگاؤں گا کہ شرارت سب نکل جائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۰۷). اسے پورے سو دُرّے لگانا (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۰). اس نے ایک دو ہتڑ پاس کھڑے بچے کو لگایا اور وہ ... رونے لگا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۵۴). (اا) **(تلوار وغیرہ ہتھیار کا) وار کرنا ، مارنا.**

ایک تیغ سے تو ناکارہ نہیں ہوتا ہوں میں
کام پورا خوب ہے دو چار تو پیہم لگا

(۱۷۹۷ ، میر سوز ، د ، ۷۷).

عبث ہے اے ہمدمو مداوا گمان صحت کرو نہ اصلا
کبھی نہ ظاہر ہو زخم جس کا وہ تیغ ایسی لگا چکے ہیں

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۳۹).

اف نہ کی آزما کے دیکھ لیا
تم نے چھریاں لگا کے دیکھ لیا

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۶۸). ۷. **ذمہ دھرنا ، مقرر کرنا ، عائد کرنا.** جزیہ اُن ہی لوگوں پر لگایا جاتا تھا جو آپ کی پناہ میں آتے تھے. (۱۸۸۴ ، تحقیق الجہاد ، ۵۲). باقی صورتوں میں اسلام قبول کرنے کے بعد بھی خراج لگایا جاتا تھا. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۷۷). مسلمانوں ، غیر مسلموں ، تاجروں اور صناعوں پر واجبی محصول لگائے. (۱۹۷۱ ، تاریخ ایران ، ۲ : ۱۵). ۸. **بھڑانا ، پاس لانا ، متصل کرنا ؛ سواری یا گھوڑا وغیرہ تیار کر کے قریب لانا.**

کبھی سیسوں سے پھر مڑ کے مختصر سی یہ بات
لگاؤ تین فرس لا کے جلد زیر قنات

(١٩١٢ ، اوج (نوراللغات)) . ٩. **پھانسنا** ؛ **جیسے : مچھلی لگانا** (فرہنگِ آصفیہ). ١٠. **ٹانکنا** ، **جوڑنا**. ہم آپ کی ٹوپی میں سرخاب کا پر لگا دیں گے . (١٩٩٠ ، چاندنی بیگم ، ٢٨) . ١١. **بیچنا** ، **فروخت کرنا**. جو کام لڑکیاں بناتیں دیانت اس کو چپکے سے بازار میں لگا آتی. (١٨٦٨ ، مرآۃ العروس ، ١٦٦). خانہ جنگیوں کے بازار میں بیش قیمت جانیں بہت سستی لگا دی گئی تھیں. (١٩٢٣ ، مضامینِ شرر ، ١ : ٣٦). ١٢. **محسوب کرنا، حساب میں برابر کرکے اپنا کر لینا**. آخر کار زمیندار نے چالیس روپوں پر ... اس کا گھر بار لگا لیا. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٦٠). ١٣. **چپڑنا** ، **مَلنا (خوشبو ، مرہم وغیرہ)**.

بھرے مانگ نس تار سندور سوں
لگائے کلا مشک کافور سوں

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٧٥).

لگاؤ کوئی لا کے مرہم تو چنگا ہرگز نہ ہوئے ہو
جسے یو گھاؤ لگا ہے ترے سوکے کے بھالے کا

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٣١) زخم کو خوب پاک و صاف رکھیں مرہم اس پر لگائیں . (١٨٣٥ ، مجمع الفنون ، ٦٩) . تھوڑا سا چونا دردِ سر کی وجہ سے کنپٹیوں پر لگایا. (١٩٩٠ ، چاندنی بیگم ، ٢٦٦) . ١٤. **(ساحل یا منزل وغیرہ پر) پہنچانا**. سفینۂ حاجات میرے کوں بحر ناامیدی سے بساحلِ آرزو لگا دے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٤٤).

رہ گیا نقشِ قدم بن کے جہاں بیٹھ رہا
ناتوانی نے لگایا سرِ منزل مجکو

(١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، د ، ٢ : ١٠٠). ١٥. **بات ٹھیرانا** ، **نسبت ٹھیرانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ١٦. **نفس** ، **طبیعت یا فطرت میں کوئی کیفیت پیدا کرنا** ، **کوئی کیفیت عارض کرنا**.

عشق نے جیسا غم لگایا ہے
عشق کو کوئی غم لگا دیوے

(١٧٩٨ ، میر سوز ، د ، ٢٨٨) . خدائے تعالیٰ نے جو بڑا دانا ہے ، اولاد کی یہ مامتا ماں باپ کو اس لیے لگا دی ہے کہ اولاد پرورش پائے . (١٨٦٨ ، مرآۃ العروس ، ٣٧). ١٧. **شراب پینا** ، **جام چڑھانا**.

ہر روز اگر ایک قدح تھا معمول
دو آج لگا کہ ہے دنوں کا سردار

(١٩٣٧ ، بے خانۂ خیام ، ٣٧). تھوڑی سی لگا لے ساری کمزوری اور تھکن دور ہو جائے گی. (١٩٧٨ ، جانگلوس ، ٣٣٥). ١٨. **صرف کرنا** ، **اٹھانا** ، **خرچ کرنا**. بھی روپیہ اگر کسی نیک کام میں لگایا جائے تو کیسی اچھی بات ہے . (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ١٧). جو کچھ میرے پاس تھا میں اس پر لگا چکا. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٢٣٩). ١٩. **داغنا** ، **سر کرنا** ، **چلانا** ؛ **جیسے : بندوق یا تمنچہ لگانا** (فرہنگِ آصفیہ) . ٢٠. **سودا پھیلا کر رکھنا** ، **بیچی جانے والی چیزوں کو نکال کر رکھنا** ؛ **جیسے : دکان لگانا** ، **بازار لگانا** ، **ہاٹ لگانا** (فرہنگِ آصفیہ). ٢١. **دانو پر رکھنا** ، **بازی پر رکھنا**.

سب گھر کو لگاتے ہیں بس اک جرعہ پہ ساقی
کچھ تجھ سے طلب ہم خمِ صہبا نہیں کرتے

(١٨٥١ ، عارف (فرہنگِ آصفیہ)) . اس کے مقابلے میں راجا رسالو نے پہلی بازی پر اپنے سارے ہتھیار لگائے ، دوسری پر اپنا گھوڑا. (١٩٦٢ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ١ : ٥٩) . ٢٢. **بیان وغیرہ میں شامل کرنا**. مورخین نے اس پر وہ حاشیے چڑھائے اور وہ واقعات لگائے کہ نعوذباللہ خدا کو بھی معلوم نہ تھے. (١٨٧٠ ، خطباتِ احمدیہ ، ٥٠٧).

اے قصّہ گو لگا دے کہیں داستاں مری
اس ذکر کو ہے قصّۂ اہلِ وفا سے ربط

(١٩٣٢ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ٨٧). ٢٣. **قرار دینا** ، **تجویز کرنا**، **عائد کرنا** ؛ **جیسے : فرد لگانا** ، **دفعہ لگانا** ، **حد لگانا وغیرہ** (فرہنگِ آصفیہ). ٢٤. **برتنا** ، **کام میں لانا** ، **مصرف میں لانا** ؛ **جیسے : جب چیز آ ہی گئی تو کہیں نا کہیں لگا بھی دیں گے** (فرہنگِ آصفیہ). ٢٥. **شروع کرنا** ، **آغاز کرنا** ؛ **جیسے : کب سے کام لگاؤ گے** (فرہنگِ آصفیہ) . ٢٦. **گھات میں بٹھانا** ، **تاک میں بٹھانا** (فرہنگِ آصفیہ) . ٢٧. **چُبھونا** ، **کچوکا دینا** ، **گھونپنا**. بغیر ضرورت شدید کے فصد کرنا اور پچھنے لگانا اور بہت سونا ... معدہ کو رنج و تکلیف پہنچاتی ہے . (١٨٣٥ ، مجمع الفنون ، ٩٧) . ٢٨. **دھار رکھنا** ، **سان چڑھانا** ؛ **جیسے : استرہ لگانا** ، **قینچی لگانا** (فرہنگِ آصفیہ) . ٢٩. **نصب کرنا** ، **رکھنا** ، **دھرنا**. آئینہ کو جس وقت اوس کے مقام میں پھر لگایا وہ خاصیت اور اثر نہ پایا. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ١٣٥). ٣٠. **منعقد کرنا** ، **اکٹھا کرنا** ، **جوڑنا**. بریلی کا سرمہ اور منجن بیچنے کے لیے گلاب جوہو بمبئی کی چوپاٹی پر مجمع لگا چکے تھے. (١٩٩٠ ، چاندنی بیگم ، ٢٦٣). ٣١. **لٹکانا** ، **آویزاں کرنا**.

الماس کی بالیاں منگائیں بالی نے وہ کانوں سے لگائیں

(١٨٥٧ ، مینا بازار ، اردو ، ٣٧). اس نے اپنے ہر بال میں موتی اور ہر زلف میں ہیرا پرویا گلے میں ہار ڈالا اور ماتھے پر جھومر لگایا. (١٩٦٢ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ١ : ٣٢٨). ٣٢. **چھاپا ابھارنا** ، **نقش اٹھانا**. اس نے بے حد طمانیت کے ساتھ موٹر سائیکل پر مہر لگا دی . (١٩٨٩ ، خوشبو کے جزیرے ، ١٣٨). ٣٣. **چپکانا** ، **چسپاں کرنا**. مشک گلاب یا کیوڑہ میں گھس کر اس میں ڈال دیں ... اگر چاہیں چاندی کے ورق بھی اس پر لگائیں . (١٨٣٥ ، مجمع الفنون ، ٥٩) . پوسٹر پھاٹک پر لگا دیے گئے تھے. (١٩٩٠ ، چاندنی بیگم ، ٣٣٧). ٣٤. **مقرّر کرنا (رزق وغیرہ)**.

نواب نامدار کو دو تم دعا ظہیر
اچھی جگہ ہے رزق خدا نے لگا دیا

(١٩١١ ، ظہیر ، د ، ٢ : ٢٥). ٣٥. **عادت یا خُو ڈالنا** ، **خُوگر بنانا**. اولاً باز کو اندھیرے مکان میں رکھتے ہیں ... بعد اس کے اس کو گوشت پر لگاتے ہیں . (١٨٦٣ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٧٥) . ٣٦. **گھالنا**، **سارنا** ، **ڈالنا**.

کاجل آنکھوں میں دوائی کا لگا آئے تھے کیا
سیکڑوں کو وہ جو نظروں میں لگا کر لے گئے

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ١٣٧) . دھنۂ شیریں پتھر پر گھس کے

آنکھ میں لگانے فائدہ دے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۹)۔ ۳۷. **(خیمہ ، شامیانہ وغیرہ) نصب کرنا ، کھڑا کرنا**. دھوپ نگر کے قریب پہنچ کر انھوں نے اپنے خیمے لگا دئے. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۱)۔ ۳۸. **ساجھا ملانا ، شراکت کرنا ؛ جیسے : دس دس روپے لگا کر حلوا سوہن بنایا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۳۹. **کرنا ؛ جیسے : ڈھیر لگانا، ہتّت لگانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴۰. **نر اور مادہ ملانا ، جفت کرنا ، جیسے جوڑا لگانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴۱. **ٹھونکنا ، جڑنا**. بہت سے واقعات نعل کے اچھی طرح نہ لگائے جانے سے ظہور میں آتے ہیں. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندیِ اسپاں ، ۶)۔ ۴۲. **مائل کرنا ، رجوع کرنا**.

جو جیو لایگا تو خدا سوں لگا
محمدؐ نبی مصطفیٰ سوں لگا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶)۔

ہم سے دل آپ نے اٹھا تو لیا
پر کہیں اور بھی لگا نہ سکے

(۱۹۲۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۶۷)۔ ۴۳.(ا) **تہمت دھرنا ، اتّہام رکھنا ، متّہم کرنا**.

اس پری وش سے لگاتے ہیں مجھے
لوگ دیوانہ بناتے ہیں مجھے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱ ، ۲۳۸)۔ (ا ا) **عائد کرنا (الزام وغیرہ) ، تھوپنا**. دنیا میں قاعدہ ہے کہ عام طور پر کمزور لوگوں پر ... بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں. (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۱۷)۔ خیانتِ مجرمانہ کا الزام تو نہیں لگایا. (۱۹۸۹ ، آبِ گم ، ۳۰۳)۔ ۴۴. **گاڑی میں جوتنا**. کہتے ہیں کہ اگر گھوڑے کی قسمت پھوٹ جائے تو وہ تانگے میں لگایا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملّا رموزی ، ۲۰۳)۔ ۴۵. **بند کرنا ، بھیڑنا**. کوٹھری میں گُھس اندر کنڈی لگا بیٹھ گئی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۷۵)۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ دروازہ ان لوگوں نے باہر سے لگا دیا ہے. (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۴۷)۔ ۴۶. **بچھانا ، پھیلانا ، دراز کرنا ، کشادہ کرنا (جال یا بستر وغیرہ)**.

گلشن میں نہ دل بلبلِ ناکام لگائے
پنہاں یہیں صیّاد بھی ہے دام لگائے

(۱۹۲۴ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۳۴)۔ ۴۷.(ا) **کام میں مشغول کرنا ، کام لینا**.

ہزاریاں کے تیں کھیت بونے لگاؤں
صدیاں کوں پکڑ گھاس ڈھونے لگاؤں

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۵۲)۔ معمار آج صبح آیا تھا بارش ہو رہی تھی اس لیے اُس کو نہیں لگایا. (۱۸۹۵ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۹۰)۔ (ا ا) **مقرّر کرنا ، (ملازمت پر) مامور کرنا ، کام دلانا**. رفیق لکھنؤ چلے گئے پھر آ گئے انھیں میں نے پاکستان کے بانی کمشنر کے دفتر میں لگا دیا ہے. (۱۹۴۸ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۵۱۲)۔ انوکھے چوکھے نے سیماپوری والی بے چاریوں کو کام سے لگایا تو بُرا کیا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۵۴)۔ ۴۸. **چمٹانا ، لپٹانا**.

کھنچی ہے آپ کی تصویر اس پر
کلیجے سے لگا لو دل کسی کا

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۵۵)۔

تیری نسبت سے ستمگر ترے مایوسوں نے
داغِ حرماں کو بھی سینے سے لگا رکھا ہے

(۱۹۱۲ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۰)۔

سنا ہے حشر میں شانِ کرم بے تاب نکلے گی
لگا رکھا ہے سینے سے متاعِ ذوقِ عصیاں کو

(۱۹۲۵ ، سرودِ زندگی ، ۳۸)۔ چلتے وقت مجھے یوں گلے لگایا جیسے میں ان کی سگی بہن ہوں اور برسوں کے لیے بچھڑ رہی ہوں. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۸۱)۔ ۴۹. **بنانا ، نشان ڈالنا**.

لگاؤ نہ کاجل کے تِل اپنے منہ پر
ابھی خاک میں گِر کے اختر ملیں گے

(؟ ، نامعلوم (فرہنگِ آصفیہ))۔ سہرا پورا کر کے سرستی دیوی نے راجہ کی پیشانی پر مٹی کا قشقہ لگایا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۴)۔ ۵۰. **لیپنا ، تھوپنا (صندل ، مہندی وغیرہ)**.

اگر مہندی جو اپس نا پساوے
اوسے کون پاؤں ہاتھاں کوں لگاوے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۱)۔

کسبی کیا کیا نہ لگائے گی بلا میرے بعد
ریش میں کون لگائے گی حنا میرے بعد

(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۵)۔ ۵۱. **لیپنا ، پوتنا ؛ جیسے : چولہے کو مٹی لگانا ، دیوار کو مٹی لگانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ ۵۲. **کھڑا کرنا ، نصب کرنا**. ستون لگا کر دو منزلہ عمارتیں بناتی ہیں. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۱۵)۔ ۵۳. **بنانا ، قائم کرنا**. پھر جاپان میں کار خانے لگائے. (۱۹۷۴ ، مساوات ، کراچی ، ۹ جنوری ، ۳)۔ ۵۴. **مشغول رکھنا ، متوجہ رکھنا**.

اے ظفر کب سنے ہے وہ میری
اس کو باتوں میں تو ہزار لگا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۱)۔ ۵۵. **وقت صرف کرنا**. اے طیفور اتنی مدت کیوں لگائی. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۱۶۷)۔ میں نے انٹرنس کی کلاسوں تک تعلیم پائی ہے مگر ثاقب نے کالج میں بھی ایک دو سال لگا رکھے تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۱)۔ ۵۶. **تنور کے اندر نان چپکانا ، توے پر روٹی ڈالنا**. سو مرتبہ زہرہ نے نانِ آفتاب لگائی مگر ... شیرمال کی سی رونق اور آبداری اوس میں نہ آئی. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اردو ، ۲۶)۔ ۵۷. **کسی کو پُھسلا کر یا باتوں میں لگا کر اپنے ساتھ کر لینا**. خدا جانے شہزادے کو کدھر لگا کر لے گیا ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۹)۔

کہا یہ دل نے چلو آج کوئے قاتل میں
اجل کہاں سے کہاں لے گئی لگا کے مجھے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۰)۔

دل کے بہلانے کی یہ بھی شکل اک جاتی رہی
یاد کو تیری لگا کر دردِ ہجراں لے چلا

(۱۹۱۰ ، خوبی سخن ، ۴)۔ ۵۸. **مانوس کرنا ، پرچانا ، ہلانا ، سدھانا ؛ جیسے : ڈور پر لگانا ، لاسے پر لگانا وغیرہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ ۵۹. **لے چلنا ، لے جانا**.

اسہال مدینے کی طرف قصد مگر ہے
یہ سچ ہے تو لِلّٰہ مجھے ساتھ لگا لو
(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۳۲). **۹۰. سر منڈھنا ، پیچھے چمٹانا ، سر ڈالنا ؛ جیسے : بلا لگانا ، عذاب لگانا.**

تمھارے ساتھ ہیں دشمن شب و روز
یہ فتنے تم لگا لائے کہاں سے
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۳). **۹۱. ڈالنا ، رکھنا (کپڑا ، رومال یا چادر وغیرہ کندھے پر).** شعلہ عذار نے برق کو بےہوش کرکے پشتارہ باندھا دوش پر لگا کر سامنے شمیم کے کھڑی ہوئی. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۷۴۲). **۹۲. قیمت تجویز کرنا ، مول ٹھہرانا ، قیمت دینا یا لینا.**

دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
کہیے اب آپ کیا لگاتے ہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۹).

تھی بختِ زلیخا میں خریداریِ یوسف
اوروں نے لگائے نہ درم اور زیادہ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۸۵). وہی موتی امیرالامراء کو دیا اور اس سے بھی موتی کو آنک کر قیمت لگانے اور پھر توڑ دینے کا حکم دیا. (۱۹۴۰ ، حکایاتِ رومی (ترجمہ) ، ۲ : ۴۹). اس نے گاڑی کی نمبر پلیٹ کے دو سو روپے لگائے. (۱۹۸۹ ، آب گم ، ۱۹۲). **۹۳. ترتیب سے رکھنا ، قرینے سے رکھنا ، سجانا.** اتنے میں خدمت گاروں نے مسخروں کی طرح آ کر کُرسی اور میز لگایا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۲۷). جوڑا ، تسبیح ... کشتی میں لگا کے سامنے رکھا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۱). گھر کے اندر پہونچا تو بھابی ناشتے کا سامان لگائے بیٹھی تھیں. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۹۰). **۹۴. اُکسانا ، ورغلانا ، ابھارنا ، بھڑکانا ، مشتعل کرنا ؛ چغلی کھانا ، بہکانا.**

بالعکس آج اُس کے سارے سلوک دیکھے
کیا جانوں دشمنوں نے کل اُس سے کیا لگائی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۶).

تم چھپاتے ہو چھپاؤ نہیں کہتے نہ کہو
تمھیں جس جس نے لگایا میرا جی جانتا ہے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش (حکیم آغا جان) ، ۱۷۴). خدا جانے تمھارے والد نے میری طرف سے کیا کیا لگا کے تمھیں میرے خلاف کر دیا. (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۱۰). یہ بات مانی ہوئی تھی اپنی بیوی لائے گا اور الگ رہے گا ، بیوی آ کر اور بھی لگائے گی پتا کو چاروں طرف اندھیرا نظر آتا تھا مگر کچھ بھی ہو وہ رگھو کی دستِ نگر بن کر گھر میں نہ رہے گی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاکِ پروانہ ، ۱۸۲). **۹۵. جلانا ، سلگانا ، روشن کرنا ، بھڑکانا.** میرے رستے میں چراغ کیوں نہ لگایا کہ میں سیدھا چلتا. (۱۸۵۵ ، ترجمۂ گلستان ، منشی نظام الدین ، ۲۹۶).

کبھی پرتے پھرتے جو آ گئے تو لگی میں اور لگا گئے
مری جان یہ تو نہ ہو سکا کہ بجھاؤ دل کی جلن ذرا
(۱۹۱۶ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۷). **۹۶. بغیر وقفے کے ایک کے بعد دوسرے کو لانا.** معبودِ واحد ... لگائے لاتا ہے دن کو رات کے اور رات کو دن کے پیچھے اور چلاتا ہے چاند ستاروں کو ایک خاص دائرہ میں. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکرِ حبیب ، ۶۸). **۹۷. برابر یا مشابہ قرار دینا ، تشبیہہ دینا.**

نہ لگے دردِ جدائی کو قیامت کا رنج
روزِ محشر کو نہ میری شبِ ہجراں سے لگا
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۷). **۹۸. اٹکانا ، پھنسانا ، الجھانا ؛ جیسے : طبیعت یا دل کسی شخص سے لگانا.**

گلشن میں نہ دل بلبلِ ناکام لگائے
پنہاں یہیں صیّاد بھی ہے دام لگائے
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۳۴). **۹۹. قائم کرنا ، تجویز کرنا ، پیش کرنا ، ٹھہرانا ، لڑانا ؛ جیسے : رائے لگانا ، عقل لگانا** (فرہنگ آصفیہ). **۱۰۰. مرصّع کرنا ، جڑنا ، بٹھانا ؛ جیسے نگینہ لگانا** (فرہنگ آصفیہ). **۱۰۱. کسی جگہ تعینات کرنا.** وہاں پولیس لگا دی ہے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۴۳۶). [لگنا (رک) کا تعدیہ].

ـــــ بُجھانا محاورہ.
لڑائی جھگڑا کرانا ، فتنہ انگیزی کرنا ؛ غیبت اور بدگوئی کرنا ، لگائی بجھائی کرنا.

جو ہیں شریر یوں ہی لگائیں بجھائیں گے
آئے گی تم کو مہر حرارت کہاں کہاں
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۳۱). عورت نے قسم کھا لی کہ جب تک ... لگانے بجھانے کا مزا نہ دکھاؤں گی تب تک چین نہ لوں گی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷).

لگی تک تھا سب کا لگانا بجھانا
جلانا کہاں اب ہے جلنا کہاں اب
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۴۰).

لَگانی (فت ل) صف.
وہ زمین جس پر لگان لگتا ہے ، لگان پر لی ہوئی زمین یا اراضی. وہ رشید خاں کا لڑکا تھا جن کی جوت میں مشکل سے دس بیگھ لگانی زمین تھی. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۴۷). [لگان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَگانے (فت ل)
لگانا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ میں آنا محاورہ.
لگائی بُجھائی سے متاثر ہو جانا ، بہلاوے میں آنا.

پتہ یہ ہے کہ میرے نالوں سے جل جل کے بھڑکے گا
اگر وہ شعلہ رو آیا رقیبوں کے لگانے میں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ـــــ والا امذ (امث : لگانے والی).
دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا کرانے والا ، غیبت کرنے والا ، چغل خور ، دراندار.

روز رنگیں سے بھڑاتے ہیں مجھے
یارب اڑ جائیں لگانے والے
(۱۸۰۰ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۹۱).

ہو بُرا ان لگانے والوں کا
جھوٹی سچی لگانے والوں کا

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۵).

لَگاوَٹ (فت ل ، و) امث.
۱. **تعلق ، علاقہ ، وابستگی**. کیونکہ لوگوں کو دریافت ہوا ہوگا کہ یہ عورت نیک خصلت بھی کسی سے لگاوٹ رکھتی ہوگی. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۵۷). اس غرض سے کہ انگریزوں کے ساتھ لگاوٹ ہو مگر دیکھتے ہیں تو لگاوٹ کے عوض رکاوٹ ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰).
۲. (ا) **معشوقوں کی دل لبھانے والی حرکات ، محبّت آمیز باتوں سے اپنی طرف مائل کرنے کا انداز ، خوش اخطلاطی**.

نہ لگ چلوں میں بھی اپنے دل میں ٹھانی ہے
تری طرف سے ہزار اے پری لگاوٹ ہو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۹).

شوق سے ظلم و ستم کیجیے پر یاد بھی ہے
ابتدا کی وہ لگاوٹ وہ لبھانا دل کا

(۱۸۹۴ ، زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۲۸).

برسوں لگاوٹوں سے بنایا امیدوار
برسوں کے بعد وصل سے انکار ہو گیا

(۱۹۱۹ ، دُرِشہوار ، بیخود ، ۱۰) . وہی لاگ ، وہی لگاوٹ ، وہی لجانا ، وہی اترانا. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۴۳).
(ا) **میلان ؛ لگاؤ ، محبّت ، چاہت ، اخلاص و محبّت کی سرگرمی**.

خو ہو گئی یہاں تک تری بیداد کی ظالم
اب مجھکو کھچاوٹ ہے لگاوٹ کے برابر

(۱۸۷۴ ، نشیدِ خسروانی ، ۸۸).

زباں میں گھلاوٹ نہ ہلکی نہ بوجھل
نگہ میں لگاوٹ ، نہ کم ، نَے زیادہ

(۱۹۴۴ ، عرش و فرش ، ۲۹). عابد نے بڑی لگاوٹ سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۷۸).
۳. **نمائشی محبّت ، دکھاوے کا پیار**.

بے لاگ ہیں ہم ، ہم کو لگاوٹ نہیں آتی
کیا بات بنائیں کہ بناوٹ نہیں آتی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۴۴)).

گلوری غیر نے بھیجی اُسے تو میں نے کہا
سمجھ کے کھائیو یہ پان ہے لگاوٹ کا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۷). ۴. **دوستی ، یارانہ ، آشنائی**.

کچھ تو درپردہ لگاوٹ ہے نہیں تو آگے
بھیڑ ہوتی تیرے در پر کبھی ایسی تو نہ تھی

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۷۹).

جو ناصحوں سے ہے کھٹ پٹ تو زاہدوں سے چخ
جو ساتھیوں سے لگاوٹ تو مغبچوں سے پیار

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۶۷). ۵. **ناز ، غمزہ ، نخرہ**.
جھجک لگاوٹ چمک جھگڑا ملال غصہ کرم رکاوٹ کسی کی باتوں پہ کرتے ہیں ہاں کسی کا جی ہی تمام آنھوں (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۷).

رلانا چھیڑ کر شب ہائے غم میں
لگاوٹ ہے یہ دل کی چشمِ تر سے

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۲۱۱) . اس کے سادے لباس میں ہزار پھبن تھی اس کی سادگی پر لگاوٹ مٹی جا رہی تھی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۰). پھر وہ بڑی لگاوٹ اور دلبری سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۶). ۶. **ربط ، مناسبت**. چہرہ دل سے لگاوٹ رکھتا ہے . (۱۹۳۷ ، مشیر حسن قدوائی ، جذب دل یا مزہ ہے پیاری کا ، ۴). [لگانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ــــ باز صف.
لگاوٹ کرنے میں مشاق ، ناز و ادا دکھانے والا . اس جوگن کی لگاوٹ باز انکھڑیوں نے ایک عالم کو قتل کر رکھا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۴). [لگاوٹ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ــــ بازی امث.
لگاوٹ کرنا ، محبّت جتانا ، ناز و انداز دکھانا. یہ زنِ خوبرو ... جادوطرازی اور لگاوٹ بازی میں شہرۂ آفاق تھی . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۵). اِدھر یہ لگاوٹ بازیاں ہو رہی تھیں اور اُدھر یہودی ... اپنے دوستوں کے ساتھ دعوت میں مصروف تھا. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۸۷). [لگاوٹ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ دِکھانا محاورہ.
التفات ظاہر کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ــــ کَرْنا ف م.
۱. **محبّت جتانا ، انس ظاہر کرنا ، دل لگانا ، خوشِ اخطلاطی سے پیش آنا ، دوستی ظاہر کرنا**. اتنے میں وہ بنیا اس سے لگاوٹ کرنے لگا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۴) . اوس نے خواہشِ نفسانی کا اظہار کیا ، لگاوٹ کر کے اپنا مطلب نکال لیا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۹). شراب خانے میں پہنچ کر وہاں ایک کسبی سے لگاوٹ کر لی. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۰۲). اس کو دیکھتے ہی یہ عاشق ہو جاتے ہیں وہ بھی لگاوٹ کرتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۳۳). ۲. **غمزہ کرنا ، ناز کرنا ، انداز دکھانا**. ہر طرح مردوں سے لگاوٹ کرتی تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۹۱).

ــــ کی باتیں امث.
دل لبھانے یا پھسلانے والی باتیں . جب تمہاری بی بی کے ساتھ تمہارے دیکھتے کوئی لگاوٹ کی باتیں کرے اور تم کو بُرا نہ لگے تو جانیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۸).

قسموں سے بناوٹوں کی باتیں نظروں سے لگاوٹوں کی باتیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۷).

ــــ کی گالی امذ.
وہ گالی جو ناز و ادا کے ساتھ دی جائے.

دعاؤں سے بہتر لگاوٹ کی گالی
گُلوں سے بھی عمدہ ہیں یہ خار الفت

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ قدر ، ۱۵۹).

لَگاوَن (فت ل ، و) امذ.
ایسی چیز جو روٹی میں لگا کر یا روٹی کے ساتھ کھائی جائے مثلاً دال ، چٹنی یا اچار وغیرہ ؛ سالن ، شوربہ . ماش کی دال ایسی مزے دار کہ کوئی اور لگاون اس سے لگّا نہیں کھاتا. (١٩٦٧ ، اُجڑا دیار ، ٢٢). [لگانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَگاوٗ (فت ل ، و مج) امذ.
١. **تعلق ، واسطہ ، نسبت ، علاقہ.**

جب یہ نہ ہو تو کیوں نہ ہو دنیا و دیں خراب
سارے لگاوٗ رہتے ہیں دل کی لگی کے ساتھ

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ٢٣٣). اس کو ایک لگاوٗ تو عالمِ غیب سے ہے اور دوسرا عالمِ شہود سے. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣٠٣). ٢. **دلی وابستگی ، تعلقِ خاطر ، شیفتگی ، محبّت ، پیار.**

میں تو ملتا نہیں ہوں اون سے مگر
نہیں جاتا ہنوز دل کا لگاوٗ

(١٨٢٤ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ١٧٦).

لاگ ہو ، تو اس کو ہم سمجھیں لگاوٗ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا ؟

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦١).

کڑی ہے آگ محبت کی آگ سے تیری
لگاوٗ دل کا زیادہ ہے لاگ سے تیری

(١٩١٠ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ٩٣) . اور جمی جولاہے کو شیاما کے ساتھ لگاوٗ تھا. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ١١٥). ٣. **رسائی ، پہنچ ، دخل.**

اے ظفر کرتے ہیں سب اُن سے لگاوٹ لیکن
کس کا لگّا ہو وہاں اور لگاوٗ کس کا

(١٨٤٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٥٧). غرضیکہ کسی جانب سے چور کا لگاوٗ نہیں ہے. (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ١٨٥). ٤. **راہ و رسم، میل ملاپ ، ربط ضبط ، میل جول.**

میرا لگاوٗ غیر سے ثابت ہوا انہیں
لو بد مزا جیوں کا کھلا اب سبب مجھے

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٢١٣) . ایاز کے چھوٹے بیٹے کا میرے ساتھ بہت لگاوٗ تھا. (١٩٨٨ ، نشیب ، ٣٠٢). ٥. **رشتہ ناتا ، قرابت ، یگانگت** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ٦. **شرکت ، مشارکت**. یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ بخش علی کا بھی ان انسانیت سوز کارروائیوں میں دخل اور لگاوٗ ہے . (١٩٥٦ ، بیگماتِ اودھ ، ١٣٧). ٧. **رجحان ، میل خاطر ، میلانِ طبع**. ایسے لوگوں کو عارضۂ قلب کا لگاوٗ ہوتا ہے. (١٩٦٣ ، بیمۂ حیات ، ٩٣). سودا کو مزاجاً ویسے بھی تجارت سے کوئی لگاوٗ نہ تھا . (١٩٧٥ ، تاریخ ادب اردو ، ٢ : ٦٥٨). ٨. **ایما ، اشارہ**. اس بات میں ان کا بھی کچھ نہ کچھ لگاوٗ ہے. (١٩٠١ ، فرہنگِ آصفیہ ، ٣ : ٢٠٣). ٩. **عشق کی تہمت.**

یہ لگاوٗ تو مجھے اس کا مزا دیتا ہے
مجکو ہر ایک سے ناحق جو لگا دیتا ہے

(١٩٠١ ، فرہنگِ آصفیہ ، ٣ : ٢٠٣). ١٠. **ملاوٗ ، لاگ ، آمیزش**. صاحب موصوف نے جو اپنے دل میں دریافت کیا تو کچھ لگاوٗ انفعال کا نہ پایا. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ١٥٨).

نہیں ہے سچ میں مرے جھوٹ کا لگاوٗ ذرا
دیے ہزار اگر ایک کا کیا اقرار

(١٨٨٨ ، منشور سخن ، ٦٧).

میرے گِلوں کا دیتے ہیں منہ پھیر کر جواب
کچھ کچھ لگاوٗ شرم کا بھی ہے جفا کے ساتھ

(١٩١١ ، ظہیر ، د ، ٢ : ١١٣). خالص پارسی زبان لکھی جائے جس میں عربی کا مطلق لگاوٗ نہ ہو. (١٩٣٥ ، چند ہمعصر ، ٢٣١). ١١. **مناسبت ، ہم آہنگی** . سنسکرت سے اسے لگاوٗ تک نہیں. (١٨٨٠ ، آبِ حیات ، ٧). عنصری نے تمام متداول علوم و فنون حاصل کیے لیکن طبیعت کو قدرتی لگاوٗ شاعری سے تھا. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ٦٠). مجھے بالطبع موسیقی سے لگاوٗ ہے. (١٩٢٣ ، مذاکراتِ نیاز ، ١٠٣). اس میں ایک خاص موضوع سے لگاوٗ پیدا کرتا ہے. (١٩٨٦ ، نفسیاتی تنقید ، ٢٣٦). ١٢. **ایسا برتاوٗ جس میں التفات پایا جائے.**

لا کھوں لگاوٗ ایک چُرانا نگاہ کا
لا کھوں بناوٗ ایک بگڑنا عتاب میں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٩). ١٣. **موقع.**

عید بھی وصل سے چلی خالی
کچھ گلے لگنے کا لگاوٗ نہیں

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)). ١٤. **ربط ، رابطہ ، بندھن ، بندش.** ہر ایک گاڑی زنجیر کے لگاوٗ سے اوس کے ساتھ چل نکلتی. (١٨٤٧ ، عجائباتِ فرنگ ، ١٨). ١٥. **مشابہت ، مطابقت ، جوڑ.** دو نوع ٹھہرانے کی یہ وجہ ہے کہ تین پہلے ایک لگاوٗ کے ہیں اور تین پچھلے ایک لگاوٗ کے . (١٨٣٥ ، علم الفرائض ، ١٦) . ١٦. **ایک مکان سے دوسرے مکان میں آمد و رفت کی گنجائش یا جگہ**. امیر نے اس قلعے کے سب لگاوٗ معلوم کر لیے تھے ، تھوڑے دنوں میں مورچہ لگا دیا ، دمدمہ باندھ ... قلعے پر چڑھ گیا. (١٨٢٣ ، سیر عشرت ، ٣٨). ١٧. **سر کی ضرب کو دونوں ہاتھوں سے بیچ لکڑی پر روکنے کو لگاوٗ کہتے ہیں** (حربۂ احمدیہ ، ٢) . [لگانا (رک) کا حاصل مصدر].

--- بُجھاوٗ (--ضم ب ، و مج) امذ.
لگائی بجھائی ، چغل خوری ، بدگوئی ، فتنہ پردازی . بیگم بھوپال مولانا سے مولویانہ تالیف چاہتی ہیں کہا جاتا ہے کسی کے لگاوٗ بجھاوٗ کا نتیجہ ہے میرا خیال ہے اس کی اصلیت نہیں ہوگی. (١٩١٤ ، مکاتیبِ مہدی ، ١٨١) . [لگاوٗ + بجھاوٗ (بُجھانا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

--- کَرْنا محاورہ.
میل ملاپ یا رسم و راہ پیدا کرنا ، پیار کرنا ، محبّت کرنا. یکایک ماہیان آ کر اتری مقہور جادو وزیر مہران یہ حنا سے بہت لگاوٗ کر رہا ہے. (١٩٠١ ، قمر ، طلسمِ ہوشربا ، ٧ : ٤٣).

مجھے پھیر دو مرا دل ہی جو ہے خستہ و شکستہ
کرو اب لگاوٗ اُس سے جو ہو خوش دل و خجستہ

(١٩٢٥ ، نیستان ، ١٠٥).

ـــ کھانا محاورہ.

مناسبت رکھنا ، مشابہ ہونا ، مماثلت رکھنا ، ہم شکل ہونا. ہماری اُن بھولی بھالی باتوں پر جو ہم سے پہلے آئے ہوؤں کی عاقبت اندیشی کی باتوں سے کسی قسم کا لگاؤ نہیں کھاتی تھیں یہاں کے لوگ نہایت خوش ہوتے تھے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۲۰۵). میں جالینوس سے کسی بات میں بھی لگاؤ نہیں کھاتا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۲۰۷).

ـــ لگنا محاورہ.

تعلق پیدا ہونا ، واسطہ پڑنا ، محبت پیدا ہونا.

جگر پہ تیغ و سناں گر لگے تو گھاؤ لگے
نہ دل کا ہر کسی بیدرد سے لگاؤ لگے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۳).

ـــ ہونا ف م ؛ محاورہ.

۱. **تعلق ہونا ، میلان ہونا ، محبت ہونا.**

لاگ ہو یا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہیں
بن کے فرشتہ آدمی بزمِ جہاں میں آئے کیوں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۴۴).

نہ لگاؤ ہے کسی سے نہ مجھے لاگ حفیظ
دوست میرا کوئی دنیا میں نہ دشمن میرا

(۱۹۲۵ ، نغمہ راز ، ۱۲۴). ۲. **مکان کا غیر محفوظ ہونا ؛ چوری کا اندیشہ رہنا** (فرہنگ اثر).

لَگائی (فت ل) صف ؛ امث.

۱. **لگائی ہوئی ، بھڑکائی ہوئی (آگ).**

پھر خدا یہ اپنی لگائی بجھائیے
کب تک تمہارے واسطے کوئی بشر جلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۷). ۲. **آگ لگانا یا بھڑکانا.**

مہندی مل کر جو ہاتھ دھوئے ہیں
یہ لگائی ہے وہ بجھائی ہے

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۲۹). ۳. **لگاؤ ؛ اتہام ، الزام ، بہتان ؛ لگان ، محصول** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لگا (لگانا (رک) سے) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بُجھائی (ـــ ضم ب) امث.

اِدھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کہہ کر دلوں میں فرق ڈال دینا ، چغل خوری ، غمازی ، فتنہ پردازی.

سوزِ غم سے نہ جل بجھوں کیونکر
واں لگائی بجھائی ہوتی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸۵). صاحب زادی بلند اقبال نے اور بھی غضب کر دیا ، کواری لڑکی اور لگائی بجھائی! شرافت تو یہ ہے کہ جس کی جہاں سنی وہیں چھوڑ دی ، یہ نہیں سنی ایک جڑیں چار. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹۹). تہمت تراش لگائی بجھائی کرنے والے ایسے موقع سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۴۵). اف: کرنا ، ہونا. [لگائی + بُجھا (بُجھانا (رک) سے) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ لُتری (ـــ ضم ل ، سک ت) امث.

رک : **لگائی بجھائی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لگائی + لتری (لترا (رک) کی تانیث)].

لُگائی (ضم ل) امث.

۱. **عورت.** اے نامحرم! تیں کون ہے؟ اگر مرد ہے تو لُگائی ہو جا اور لُگائی ہے تو مرد ہو جا. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۰). اپنی تو یہ مرجی (مرضی) ہے کہ اس لُگائی کو جورو بناؤ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۴۹). اوس نوجوان نے جب سے جنم لیا ہے میرا ہی دُود پیا ہے کسی دائی کا نہیں پیا ، کسی بدلُگائی کا نہیں پیا ، میرے دل کو تشفی ہے ، ہر طرح مجکو تسلی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۲۰). جو اس وقت کہیں سے لُگائی مل جائے تو ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۲۹۵). ۲. **بیوی ، منکوحہ ، زوجہ.** میری لُگائی بلائے بےدرماں ہے آفت ہے ... پتہ نہیں کمبخت میں کس بھتنی کا میل ہے. (۱۹۳۸ ، دلّی کا سنبھالا ، ۷۳). صاحب تھا پکّی عمر کا اور اس کی لُگائی تھی جوان پٹھیا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۳۸). ۳. **آشنا عورت ، مدخولہ ، داشتہ.** دادا صاحب فرماتے تھے کہ میاں مومن خاں نے جو شاعر بن بیٹھے ہیں اپنی لُگائی کا نوحہ اسی سے اڑایا. (۱۹۲۷ ، عظمت اللہ خاں ، مضامین ، ۲ : ۱۹۶). [س: لوک + تا + اِکا लोक + ता + इका].

ـــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.

بیوہ سے نکاح کرنا ، رانڈ کو گھر میں ڈالنا ؛ استری کرنا ، عورت کرنا ؛ اکیلے سے دُکیلا ہونا (فرہنگ آصفیہ).

لَگائے (فت ل) م ف.

(سے) **لے کر ، لے کے.** سو توپ پانچ سیر سے لگائے ادھوں کے گولے تانبے کی ہیں اور دو سے ربکلے ہیں اور چار سے گاڑی سیوں. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۳). [لگانا (رک) کا فعلِ ماضی جمع نیز حالیۂ ناتمام].

ـــ رَکْھنا محاورہ ؛ ~ لگا رکھنا.

۱. **سینت رکھنا ، بچا رکھنا ، اٹھا رکھنا.**

دیا ہے حکم یہ دل لے کے اس نے جان کے لیے
لگائے رکھو اسے مرگِ ناگہاں کے لیے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۲). کہا کہ نصرت اور کشادگی تم کو مبارک ، تم ابو عمرو ہو اور بہت اچھی رائے رکھتے ہو خدائے تعالیٰ تمہارے کسی گناہ کو لگائے نہیں رکھے گا بلکہ بخش دے گا اور ڈھانپ دے گا. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنوامیہ ، ۱ : ۲۲۹). ۲. **اُمیدوار رکھنا ، آس میں رکھنا.**

سچ ہے بے آڑ کے پھنستا ہی نہیں تازہ شکار
کیوں لگائے نہ رکھے چشمِ فسوں کار مجھے

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۱۸۳). ۳. **ساتھ رکھنا ، ٹھہرائے رکھنا.**

پری سی شکل انھوں نے آئنہ میں جب سے دیکھی ہے
لگائے رکھتے ہیں دیوانے بھی دو چار پہلو میں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۲).

لَگَت (فت ل ، گ) م ف (قدیم).
فوراً ، متواتر ، لگاتار ، بے درپے.

جتے پہلواں نا کوں ماریا اونے
لگت یک پہ یک او اوتاریا اونے

(۱٦۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۷۷). تداں چھوٹا بیٹا لگت اوٹھیا ہور اپنے باپ کے پاؤں بہت دعا دینے لگیا. (۱۷٦۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵٦). [لگنا (رک) سے حاصل مصدر].

لَگتا (فت ل ، سک گ). (الف) صف.
چھوتا ہوا ، ملا ہوا ، چسپاں ، ملتا جلتا ، مطابق ، مشابہ ؛ چبھنے یا کھبنے والا ؛ کاٹ کرنے والا ، زخم ڈالنے والا ؛ خراب ، گندہ ، قرین قیاس ، ناگوار ، موثر (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت). (ب) امذ. ۱. (کنایۃً) **رشتے دار ، عزیز ، متعلقین.** دراصل میں اپنے لگتوں سے ملنا چاہتا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۱). ۲. **لگان ، محصول** (جامع اللغات). [لگنا (رک) سے صفت].

---تار صف.
لگاتار ، پیہم ، متواتر (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لگتا + تار (رک)].

---لَگَت (---فت ل ، گ) م ف. فت ل ، گ) م ف.
لگاتار ، مسلسل ، بے درپے اور اس کے ساتھ رحم اور پیٹ زرہ اترتا ہے بعد اس کے لگتا لگت درد ہوتا ... ہے. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۷۰). [لگت + ا (لاحقۂ اتصال) + لگت (رک)].

---ہُوا (---ضم ہ) امذ.
۱. **ملتا جلتا ، مشابہ ، مناسب ، چسپاں** ہم نے ایک لگتا ہوا سا ترجمہ اختیار کر لیا ہے. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۲). ۲. **ناگوار ، چبھنے والا ، کاٹ کرنے والا ، زخم ڈالنے والا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ہے فقرہ.
ایسا معلوم ہوتا ہے ، محسوس ہوتا ہے. ایسا لگتا ہے کہ اس بھیانک غار سے میں کبھی باہر نہیں نکل سکوں گا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر، ۱۰۳). ایسا لگتا ہے جیسے وہ اپنے تین لاکھ کے تینوں چیک کہیں گنوا بیٹھے ہیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۱٦۹).

لَگتَہ (فت ل ، سک گ ، فت ت) امذ.
لگان ، محصول. بحساب پیکھوڑی پختہ کے ... ہر سال کاغذ نکاسی پٹواری میں مع لگتہ مندرجہ قبولیت کے لکھی جاتی ہے. (۱۸٦۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۱). [لگتا (رک) کا ایک املا].

لَگتی (فت ل ، سک گ) امث.
۱. **ملتی جلتی ، مشابہ ، ہم شکل.**

قضا کیسی کھڑی دیکھت تھی اوس پر
کہ جیوں لگتی بلا آ کوئی اوس پر

(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۳۷). لڑکے کی ماں تو بالکل کاؤں والی لگتی ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۲۰۷). ۲. **چبھتی ہوئی ، کھبنے والی ، زخم ڈالنے والی بات ، درست معلوم ہونے والی بات.**

نہ گالی تلخ لگتی ہے نہ جھڑکی زہر لگتی ہے
ترا میٹھا ہے کیا مجھکو بلا ہے کیا ترا تجھ سے

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۱۲). میں یہ پھٹکار سن کر آنسو بہانے لگتا ... ایسی ایسی لگتی باتیں کہتے تھے کہ میرے جگر کے ٹکڑے ہو جاتے. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۳۹). ۳. **دل میں اثر کرنے والی ، موثر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. **لاگو ، عائد ، خرچا.** لگتی جوت نقدی. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۳۹). [لگتا (رک) کی تانیث].

---لَگاتی بات (---فت ل) امث.
وہ بات جو کسی موقعے پر چسپاں ہوتی ہے ؛ چبھتی ہوئی بات.

تر بھر ہوئے ہیں کیسے وہ برسے ہیں کس قدر
لگتی لگاتی بات جو کہہ دی عتاب میں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲٦). بعض ... ایسے ہوتے ہیں کہ وہ عداوتِ مذہبی کے سبب دوسرے مذہب کے بادشاہ کے نیک کاموں میں کوئی لگتی لگاتی برائی ... لگا دیتے ہیں کہ یہ نیک کام مینگنیوں بھرا دودھ ہو جاتا ہے.(۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ٦ : ۲٦۵).

---ہوئی بات امث.
وہ بات جو قرین قیاس ہو ، چبھتی ہوئی بات ، پتے کی بات. بات بظاہر لگتی ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۸۵). ان کے نکتہ شناس ذہن کو اس لگتی ہوئی بات نے متاثر... کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۱۵).

لَگتے (فت ل ، سک گ) امذ ؛ ج.
لگتا (رک) **کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.**

---گَھر لَگانا محاورہ.
موافق بنا لینا ، ہم خیال یا گاہک بنا لینا. ایوانِ سخا کی محراب کا ربط ہماری فہم سے بالا ہے ادبِ لطیف کے ماہر شاید لگتے گھر لگا لیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۷ : ۵).

---لَگتے م ف.
شروع ہوتے ہوتے. سترھویں صدی عیسوی کے لگتے لگتے اکبری راج پورا ہو جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۸۹).

---ہاتھ م ف.
ساتھ کے ساتھ ، اسی سلسلے میں ، اسی وقت ، لگے ہاتھ. میں نے کہا لاؤ لگتے ہاتھ بھائی سے ملتا جاؤں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲۹). اس وقت دوسرا ہات آگے کر دیا کہ اس کی گولیاں بھی لگتے ہات نکال دو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۸۳). [لگتے + ہاتھ (رک)].

لُگدا (ضم ل ، سک گ) امذ.
لونی ، بڑی لگدی. جب لُگدا بنجاوے تب ان سے دو چند پینگ ... لیپ کرے. (۱۹۰٦ ، اکسیرالاکسیر ، ۲۰). کڑھائی میں پھلکی پھینکی تو لُگدے کا لگدا چھوڑ دیا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۳۷). [لُگدی (رک) کی تکبیر].

لُگدی (ضم ل ، سک گ) امث.
کسی پسی ہوئی گیلی چیز کی گولی یا لکیا ، لُبدی.

دید کر ڈالا بس اوس نے عالمِ لاہوت سب
جس نے لگدی بنگ کی صافی میں چھانی آپ کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۵). کالے مرہم کا پھاہا لگایا ، السی کی باندھی لگدی ، گھی لگا کر پان چپکایا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۹). بڑے بڑے کارخانوں میں یہ کام مشینوں سے کیا جاتا ہے وہاں لگدی بنا کر ایک شکنجہ میں بھر دیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۱۲۶). چنیوٹ اور سیالکوٹ میں سیلاب کے دوران کمپنی کے سارے مال کی لگدی بن گئی. (۱۹۹۰ ، آب گم ، ۱۵۵). [लुगदी].

لَگر (فت ل ، گ) امذ.
رک : **لگڑ**. لگر:- یہ بڑا بُرا جانور ہے اونچا اڑتا ہے اور بہت اڑتا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۶). ان کے بعد ... لگر اور جھگر (چیک لگر) ملاحظۂ عالی میں ترتیب وار ... پیش کیے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۴). [لگڑ (رک) کا ایک املا].

لَگڑ (فت ل ، ضم نیز فت گ) امذ.
۱. **ایک نوع کا باز یا شکرا جس کے بدن پر دھاریاں ہوتی ہیں جو لوہے کی سلاخ کی طرح ہوتی ہیں.** چرغیلہ ، لگڑ ، بہگڑ ... کو بھی بادشاہ دیکھتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۲۳۲). شکاری پرندوں کی دو قسمیں ہیں : ایک سیاہ چشم ، دوسری گلاب چشم ، سیاہ چشم میں حسبِ ذیل پرند داخل ہیں ... (۴) لگڑ : اس کے نر کو جھگڑ کہتے ہیں لگڑ ، خرگوش ، کبوتر اور کوّے وغیرہ پکڑتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ، ۹۷). ۲. **ڈنڈا ، سونٹا ، چھڑی ، وہ سونٹا جس پر لوہے کے حلقے چڑھے ہوں ، لوہے کی سلاخ** (جامع اللغات). [س : लगुड].

--- بگّا (---فت ب ، شد گ) امذ.
لگڑ بھگّا ، بھیڑیے کی قسم کا ایک جانور. اود بلاؤ نہیں بالکل لگڑ بگّا. (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۵۷). شیروں کے پیچھے تیندوئے ... لگڑبگّے سبھی لگے ہوئے تھے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۸۶). [لگڑ بھگا (رک) کا مخفف].

--- بگڑ (---فت ب ، گ) امذ.
رک : **لگڑ بھگّا**. پالتو کتّے کی برادری میں جنگلی کتّے ... لگڑ بگڑ اور گیدڑ داخل ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹). سوداگر کو یوں محسوس ہوا جیسے چناروں کے جنگل سے نکل کر ان گنت گرسنہ گیدڑ یا بھوکے بھیڑیے یا لگڑ بگڑ منہ اٹھائے بَین کرتے شہر کی طرف چلے آ رہے تھے. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۶۲). [لگڑ + بگڑ (بگا (رک) کا بگاڑ)].

--- بھگّا (---فت بھ ، شد گ) امذ.
ایک نوع کا چیتا جو اکثر کتوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے ، کہتے ہیں کہ یہ شیرنی اور بھیڑیے کے میل سے پیدا ہوتا ہے. گوشت خور جانور اکثر تین قسموں میں تقسیم کیے جاتے ہیں ... اس میں وہ گوشت خور جانور داخل ہیں جو چلتے وقت ایڑی کو زمین سے اٹھا کر صرف پنجے کے بل چلتے ہیں مثلاً شیر ببر ، کھری ، چیتے ، بلیاں ، کتّے ، بھیڑیے اور لگڑ بھگے وغیرہ . (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ، ۳۳). اب وہ تھا اور اس کے اردگرد پھر کاٹتے ، رِیہ بچھل پیریاں ... لگڑ بھگّے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [لگڑ + بھگا (بھاگنا (رک) سے)].

لَگڑ (فت ل ، گ) امذ.
لگڑ (رک) کا بگاڑ ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- دادا امذ.
رک : **لکڑ دادا**. ایک سو دو برس کے بوڑھے نے بتایا کہ اس کے لگڑ دادا کے لگڑ دادا کے سکڑ دادا کے زمانے میں سنا جاتا تھا کہ کوئی آدمی اس نام کا رہتا تھا. (۱۹۴۴ ، ٹیڑھی لکیر ، ۲۲۰). [لگڑ + دادا (رک)].

لَگڑا (فت ل ، سک گ) امذ.
رک : **رگڑا ، گھساؤ.** اور ناقابل سطح آپس میں لگڑا نہ کھانے درمیان میں ذرا لٹ رکھنا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۵۹). [رک : رگڑا (ر مبدل بہ ل)].

لُگڑا (ضم ل ، سک گ) امذ.
پھٹا پرانا کپڑا ، بوسیدہ کپڑا ، چیتھڑا ، بیٹھن ، بستہ ؛ کُرتا ، کپڑا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [گجراتی].

لَگژری (فت ل ، سک گ ، فت ژ) امث (شاذ).
عیش پسندی ، تعیشات. لگژری (عشرت پسندی) نے اس چراغ کو حقیر سمجھ کے درباروں سے تو نکلوا دیا ہو گا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۲۳). سیاست اور حکمرانی ... محلات ، جہاز ، لگژری کاروں اور دیگر سامان تعیش ... کا دوسرا نام ہو جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۷ نومبر ، ۳). [انگ : **Luxury**].

لَگسی (فت ل ، سک گ) امث.
لانبی لکڑی جس کا سرا ٹیڑھا ہوتا ہے اور جس سے درخت کے پھل توڑتے ہیں (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

لَگلگ (فت ل ، سک گ ، فت ل) امذ.
ایک آبی پرند جس کی ٹانگیں بھوری ، لمبی اور چونچ بہت چوڑی اور لمبی ہوتی ہے ، سارس ، لق لق. یہ کہہ کے ایک لگلگ کو نیچے اتار دیا. (۱۸۴۵ ، جوہر اخلاق ، ۳۳). [لق لق (رک) کا ایک املا].

لَگمات / لَگماتر (فت ل ، سک گ / فت ت) امث.
حرکات زیر ، زبر ، پیش حروفِ اعراب کی علامات ، حروفِ علت (فرہنگ آصفیہ). [س : लघु+मात्रा].

لَگماڑا (فت ل ، سک گ ، ت) امذ.
(بازاری) ، **دھگڑا ، لگواڑ ، لگو یار ، آشنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [لگ (لگ (رک) کا مخفف) + ماڑا (مقامی)].

لَگَن (۱) (فت ل ، گ) امث.
۱. **لگاؤ ، تعلق ، وابستگی**

دِدا اَنَا کی ایک رائے ہے
اُسکی اِسکی لگن سدا سے ہے

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸). انھیں اپنے مقصد سے جو لگن تھی اس میں اخلاق ہی اخلاق کارفرما تھا جو ہوائے نفس کی ہر ملاوٹ سے پاک تھا. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۶۱). ۲. **انہماک ، دُھن ، شوقِ فراواں ، اُمنگ ، ولولہ ، دھیان.**

اتا سن کتا ہوں خلاصے کی بات
دھریا ہوں جو دل میں لگن کے سنگات

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۱).

نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۱۷). نئے سرمایوں کے حصول کی لگن بھی لگا دی تھی. (۱۹۴۲ ، غبارِ خاطر ، ۱۱۵). غربت و افلاس میں لپٹے ہوئے ہندوستان میں جمہوریت کی عام لگن پیدا کرنے ... تہذیب و ثقافت کو سنوارنے کے عمل کا یہ پہلا دور نہیں تھا. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۱۱). ۳. **عشق ، محبت ، پیار ، پریت.**

باتاں لگن کی مت پوچھ اے شمع بزمِ خوبی
مدّت سوں تجھ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۳).

کچھ کم نہیں ہیں شمع سے دل کی لگن میں ہم
فانوس میں وہ جلتی ہے یاں پیرہن میں ہم

(۱۸۷۹ ، عیش ، د ، ۱۱۷).

عشقِ پیچاں کی گھنی بیل کے پیچھے تنہا
چاہنے والا ترا دل میں لئے تیری لگن

(۱۹۵۷ ، سروساماں ، ۳۱۲). ۴. **گھڑی ، ساعت ، وقت.** اسی واسطے ہر کام لگن پوچھ کر اور ساعت رکھا کر کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۳). دیکھو تو لگن کیا ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۴۳). مسلمان ... شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر برہمنوں سے شبھ لگن اور سعد ساعت دریافت کیا کرتے تھے. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۲۴۳). ۵. **لڑکی کے باپ کا لڑکے کے باپ کو شادی کی تاریخ اور اس کا وقت مقرّر کر کے چٹھی لکھنا ، نکاح یا شادی کے وقت کا تصوّر** (فرہنگ آصفیہ). ۶. **سورج کا کسی برج میں تحویل ہونے کی ساعت.** جس برج میں آفتاب ہوتا ہے وہی لگن پہلے طلوع ہوتی ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۶).

لگن کا جو مالک ہے منگل بنام
تو ہے دوسرے گھر میں اس کا قیام

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۱ : ۷). ۷. **(مجازاً) بیاہ ، شادی.**

جہاں میں عشق کون کرتے نہیں
لگن کی ہوس کون کرتے نہیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۱۵). جب لگن کا دن آیا تو سدا سکھ نے برادری کے تمام لوگوں کو اپنے مکان پر جمع کیا اور ... پنڈت کو بُلوا کر لگن لکھوایا. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۴۴). اس کی خواہش تھی کہ کوئی شبھ گھڑی دیکھ کر جلد سے جلد لگن ہو جائے ... ورنہ سگائی نہیں ہو سکتی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۷۶). [لگنا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــ پِتّری (ـــ فت پ ، شد ت بفت) امث.
منگنی ٹھہرانے کا رقعہ (ا پ و ، ۷ : ۸۶). [لگن + پتری (رک)].

ـــ تو لگی ہے اللہ راس لاوے فقرہ.
ارادہ تو کیا ہے اللہ پورا کرے (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

ـــ دَھرانا / دَھرْوانا محاورہ.
شادی کا دن مقرّر کرانا.

اللہ اب حافظ ہے تیرا میری ہے رخصت
اب موت کی دولھن سے لگن میری دھرانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۲). بیاہ کی لگن دھروا کر چند روز سابق سے ایک ساعت نیک مقرّر کرکے ڈھول کی رسم کرتے ہیں. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۳۹).

ـــ دَھرْنا محاورہ.
شادی کا دن مقرّر کرنا.

رام چندر کے تئیں یہ شہ نے کہا
نیک ساعت میں جا لگن کو دھرا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۱).

ـــ کُنْڈلی (ـــ ضم ک ، غنہ ، سک ڈ) امث.
جنم پترا ، زائچہ ، جنم پتری. ہر ایک نے لگن کنڈلی کھینچ کر اس کا نام تاج الملوک رکھ دیا. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاؤلی ، ۶). [لگن + کنڈلی (رک)].

ـــ لاگْنا ف م ؛ محاورہ.
محبت ہونا ، دل لگنا.

سچ کہو کس سے تمھاری نئی لاگی ہے لگن
کیا ہوا کس کو ٹھگا کس کا لیا ہاتھ میں من

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵).

ـــ لَگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **عشق کرنا ، لو لگانا.** اُس شمع رو نیک خُو سے لگن لگا کر کیوں اس شکل سے گریاں رہتا ہے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۴۳). صاحبو! میں بار بار غور کرتا ہوں لیکن ذرا یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس سے کبھی لگن لگایا تھا ، پھر اس حالت میں کہ وہ حمل سے ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۲۶).

اپنی لگن لگا دے مولا اپنی لگن لگا دے
دل سے کالا نقطہ نوچ کے اجلی کرن لگا دے

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۹۶). ۲. **شوق پیدا کرنا ، رغبت دلانا ، مائل کرنا ، اُکسانا ، دُھن لگانا.** نئے سرمایوں کے حصول کی لگن بھی لگا دی تھی. (۱۹۴۲ ، غبارِ خاطر ، ۱۱۵). ۳. **زائچہ نکالنا.** اب صرف ایک رات باقی ہے ، میں نے لگن لگا کر دیکھ لیا. (۱۹۶۵ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۲).

ـــ لَگْنا محاورہ.

۱. **خیال بندھنا ، دُھن لگنا ، شوق پیدا ہونا ، لَو لگنا.**

اس شوقِ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی
جلتے ہیں تب سوں شعلہ نمط اس لگن میں ہم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷).

لگ گئی جسکو لگن کب وہ پُر افسوس جئے
شمع جلتی ہے سراپا درِ فانوس لئے

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۹۳).

تیری کوشش کی تھی بارانِ زراعت کی مثال
ہو جسے ہر دم لگی تائیدِ غیبی کی لگن

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۲۷). راہِ تحقیق میں ایک قدم بھی بڑھنا اس کے لیے ناممکن ہے جسے ہستی کی ماہیت جانؔ لینے کی لگن لگی ہوئی ہے. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۱۲۵). ۲. **شادی کا دن مقرر ہونا ، شادی طے ہونا.** میرے والی رضا دیویں تو لگن لگے.(۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۳۶). کل سے دوسرے بیان کی لگن بھی لگ چکی ہے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۱۸).

لَگَن (۲) (فت ل ، گ) امذ ؛ امث.

۱. **تانبے یا پیتل کا چھچھلا ظرف جس کے کنارے قدرے اٹھے ہوتے ہیں عموماً آٹا گوندھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے.** ایک لگن طلائی میں پانی بھرا ہے (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصّع ، تحسین، ۲۴۸).

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پانو
رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پانو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۶). لہٰذا اس کے رہنے کے لیے ایک لگن ، گہرا برتن یا حوض ہونا چاہیے . (۱۹۲۷ ، تدریسِ مطالعۂ قدرت ، ۷۹). آٹا گوندھنے سے خفقان جو ہو رہا تھا اس کے تحت لگن اس کے سامنے سرکا دی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۲۴). ۲. **شمع کی تھالی جس میں موم پگھل پگھل کر گرتا ہے.**

کہن کے لگن ، شمعِ چاند تارے پتنگ کے نمن
اُڑتے ہیں اس آس پاس عشق تھے بے اختیار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۹).

پروانہ سر پٹک کے لگن ہی میں مر گیا
ایسے کہاں نصیب کہ ہو ہمکنار شمع

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۶). شمعیں لے جا کر لگنوں میں رکھ دیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۴۴). ۳. **عود سوز ، اگردان ، مجمر** (نوراللغات). [ف].

ـــ کَباب (ـــ فت ک) امذ.

ایک قسم کی اتھلواں کڑھائی (تئی) میں رکھ کر سینکے ہوئے کباب. سیخ کباب ، بوٹی کباب ، لگن کباب ، آنت کباب ، مچھلی کباب (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۹۹). [لگن + کباب (رک)].

لَگَن (۳) (فت ل ، گ) حرفِ جار (قدیم).

تک ، لگ ، لگو ، لگوں . جان لگن بھلا آدمی ہے ... بُرے لوکاں کوں سب کیں نہار ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۵). [مقامی].

لَگْنا (فت ل ، سک گ) ف ل.

۱.(أ) **مِلنا ، ساتھ ساتھ ہونا ، قریب قریب ہونا ، جُڑنا.** اس دستے کو پارک میں اتنی لمبی خندق کھودنے کا حکم دیا گیا کہ جس میں اڑسٹھ آدمی ایک دوسرے سے لگ کر کھڑے ہوسکیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹۱). (ii) **شامل ہونا (قطار یا لائن وغیرہ میں).** کھڑکی کے سامنے جا کر طویل کیو میں لگ گئے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۳۸). ۲. **مشغول ہونا ، مصروف ہونا.** اے کد بانو اندیشہ مت کر کہ میں تیرے کام کی سعی و جستجو میں لگ رہا ہوں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۹).

ہم حال انہیں دل کا سنانے میں لگے ہیں
کچھ کہتے نہیں پاؤں دبانے میں لگے ہیں

(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۴۳). زینا صبح سے شیراز کے لیے کمرہ درست کرنے میں لگی ہوئی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۶۸). ۳.(أ) **معلوم ہونا ، محسوس ہونا.**

ترے عاشق کو ہے یوں خوشگوار آبِ دمِ خنجر
مسلماں کو لگے جس طرح شیریں آبِ زمزم کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۸). مان سنگھ کو یوں لگا جیسے اس کا حلق بند ہو گیا ہے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۷۸). (ii) **دکھائی دینا ، نظر آنا.**

لگتا ہے اس گروہ میں یوں سروِ نازنیں
گویا گلِ گلاب کیا جلوہ گھاس میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۶).

تماشا تجھ کو یہ اچھا لگے گا
بھلا لگتا ہے یہ کیا مسکرانا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۵).

کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رخسار پر

(۱۹۰۱ ، بانگ درا ، ۵).

فرش تا عرش اک آئینۂ دیدار لگے
جو بھی صورت نظر آئے مجھے دلدار لگے

(۱۹۷۸ ، صدرنگ ، ۱۳۴). (iii) **محسوس ہونا (جاڑے ، گرمی یا بھوک وغیرہ کے ساتھ) اثر ہونا.** رات بھر تو لڑکی خاصی اچھی طرح سوتی رہی صبح کو بھی اچھی تھی دوپہر سے بگڑ گئی خدا جانے لُو لگی ، پیاس ہوئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۹). میرا پیٹ خالی تھا اور مجھے کاپنا لگ گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۲۸). ۴. **مشابہ ہونا ، برابر ہونا ، ہمسر ہونا.** ہرچند کہ ناگورا بھی اور بیلوں سے بہ مرتبہ بہتر ہے لیکن اس کو نہیں لگتا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱).

طرزِ سخن کا اپنے ظفر بادشاہ ہے
اسکے سخن سے یاں نہ کسی کا سخن لگا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳). ۵. **کسی چیز کی دھن یا دھیان ہونا ، محبت میں مبتلا ہونا.**

لگی ہے جن کو لَو بزمِ جہاں میں شمع رویوں کی
تو جلنے مثلِ پروانہ وہ ساتھ اس لَو کے لگتے ہیں

(۱۸۳۹ ، کلیات ، ظفر ، ۲ : ۸۱). ۶. **فکر ہونا ، دھیان ہونا .**

تم میرے قدیمی ہو ، درد خواہ ہو جو تم کو لگے گی وہ کسی کو نہیں لگے گی. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱).

میری تجھے ایسی کیا لگی تھی
تلووں سے ترے حنا لگی تھی

(۱۸۳۸ ،گلزار نسیم ، ۳۱). مشکل سے مشکل اور غیر معمولی لمحوں میں بھی ایسے لوگ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں جنہیں صرف یہ لگی ہوتی ہے کہ دیکھیں کیا ہوا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱). ۷. **کسی چیز کی تیزی سے جلن ہونا.** چا کسو تو لگتا بہت ہے کہو میں رات کو آ کر سفیدہ بھردوں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۶۱) . ۸. **مُندنا ، بند ہونا (آنکھ کے لیے مخصوص).**

فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی
کیسی بُری گھڑی تھی جو آنکھ اے خدا لگی

(۱۸۴۳ ، دیوان زند ، ۲ : ۲۹۴). دونوں چُپ چاپ یادوں کی دھوپ چھاؤں میں ڈولتے رہے پھر ان کی آنکھ لگ گئی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۷۲). ۹. **چوروں ، لٹیروں کا اکثر آنا اور چوری میں مشاق ہونا** (نوراللغات) . ۱۰. **گھات میں بیٹھنا ، تاک میں رہنا.** وہ کہتا ہے کہ صاحب ایک پیر غیبی اس گاؤں میں لگتا ہے سو ندی سے تو نہ جاؤں گا. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۷۶). نہر پر تیرا جانا ٹھیک نہیں پولسیے تاک میں لگے ہیں. (۱۹۷۸ جانگلوس ۳۵۷). ۱۱. **گزر ہونا ، آمد و رفت ہونا.** آدھی رات کے بعد یہاں شیر لگتا ہے ایسا نہ ہو کہ تم کو پھاڑ ڈالے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۷). یہاں رات کو شیر لگتا ہے. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۴۴). راستے کے گھنے جنگل کی سیاہی کو بھی اس نے نہیں محسوس کیا کبھی اِدھر باگھ بھی لگا کرتا تھا. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۱۳۹). ۱۲. **جل جانا ، داغ لگ جانا.** اگر اتفاق سے ہنڈیا لگ جائے تو اسے فوراً چولھے پر سے اتار لینا چاہیے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۲). جب سالن کے لگنے کی بو آنے لگی تو پھر مجھے اس میں پانی ڈالنا یاد آیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴۵). ۱۳. **اُگنا ، پیدا ہونا ، پھلنا.** قریب وس کے کئی پہاڑ اون پر سبزی لگی. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۵۸). اس میں چھوٹے کوکن بیر لگے تھے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۱۱). ۱۴. **وابستہ ہونا (کسی ادارے وغیرہ سے).** ہر تھانے کے ساتھ کچھ گوبندے لگے ہوئے تھے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخِ مالگزاری ، ۲۶۱). ۱۵. **موزوں ہونا ، زیب دینا ، پھبنا ، دغیلا ہونا ، کانڑا ہونا.** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۶. **کَھپنا ، استعمال ہونا.** گھی اور نکالو ، اس میں گھی بہت لگتا ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۸). ۱۷. **پٹخنا ، پچکنا ، سمٹنا ، سکُڑنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۱۸. **گائے یا بکری وغیرہ کا دودھ دوہنے دینا.** میرے گھر تو ایک ہی بھینس لگتی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۱). ۱۹. **دُھن ہونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۰.(اُ) **آغاز ہونا ، آ جانا ، شروع ہونا (موسم وغیرہ کا).**

میں نہ کہتا تھا کہ روتا چھوڑ کر مت جا مجھے
سوز جاتا ہے کہاں برسات کا موسم لگا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۵۶).

ہائے اب تک نہ گھر سے آیا یار
چیت آخر ہوا لگا بیسا کھ

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۷۷). (اُا) **شروع ہونا (رونے وغیرہ کے ساتھ).** دردناک فلم ہوتی تو کئی لوگ رونے لگ جاتے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۷). ۲۱. **چوٹ آنا ، زخم آنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). ۲۲. **ہضم ہونا ، تن کو لگنا ، موافق آنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲۳. **معلوم ہونا (پتے یا خبر کے ساتھ).** اب بھالو جی کو بھی خبر لگ گئی ہے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۳۵). یہ ابھی تک پتہ نہیں لگا کہ اردو نے اپنی اصلی صورت کب سے اختیار کی. (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۱۳) . ۲۴. **وارد ہونا ، لاگو ہونا (کسی معنی کا) اطلاق ہونا.**

ہوا جو کوئی محوِ ذاتِ قدم
نہیں اوسپہ لگتا وجود و عدم

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۲۵). ۲۵. **رشتہ ہونا ، باہم قرابت داری ہونا.** دلبر کی ماں ہے ، سو اسکی بہن لگتی ہے اور دلبر اسکی بھانجی ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۷).

جس کو باندھا عبید زا کانی
لگتی تھی اُسکی وہ سگی نانی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۴). چُنّے خان کے بھی دُور پَرے کے رشتے میں لگتے ہیں. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۶۵). ۲۶. **ڈاک میں پڑنا** (فرہنگ آصفیہ). ۲۷. **چھوت کی صورت میں بیماری کا عارض ہونا.** چیچک ایک متعدی بیماری ہے ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے. (۱۹۲۵ ، لطائف عجیبہ ، ۳ : ۵). ۲۸. **درس گاہ یا دفتر وغیرہ میں کام شروع ہونا ، کُھلنا.** چنانچہ دوسری نشست کے لیے جب کالج لگا تو پرنسپل صاحب کے یہاں میری طلبی ہوئی. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۵۱). ۲۹. **(انبار وغیرہ کی صورت میں) جمع ہونا.** صحن میں کوڑے کی ڈھیریاں لگی ہوئی تھیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۶). کتنے ہی الم غلم کے انبار چھت تک لگے تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۵۷). ۳۰. **درست ہونا** (فرہنگ آصفیہ). ۳۱. **پھوٹنا (شگوفے وغیرہ کا) پیدا ہونا ، نکلنا ، پھوٹنا (غنچہ وغیرہ کا).** اگر کوئی غنچۂ رنگین آب و ہوا کے فیض سے کسی شاخ میں لگے اور اس کے پاس بلبل نہ بیٹھے تو اس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہے. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاؤلی ، ۵۸).

کہیں شاخِ ہستی کو لگتے تھے پتّے
کہیں زندگی کی کلی پھوٹتی تھی

(۱۹۰۳ ، بانگ درا ، ۴۸). فصل گل ابھی باقی تھی، سرخ گلاب کچھ کچھ کھلنے لگے تھے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۳۹). ۳۲. **(جادو یا ٹونے کا) اثر ہونا ، عمل ہونا.** ان کے محلات کے اندر کبھی کے ٹوٹکے ہونے لگے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۲۷). ۳۳.(اُ) **رچ جانا ، رچنا (مہندی وغیرہ کا).**

مشاطہ باندھ کَس کے حنا بند اس قدر
بولیں بگڑ کے «وائے یہ اچھی حنا لگی»

(۱۹۳۸ ، اقبال ، باقیات اقبال ، ۵۸۶). (اُا) **چُھڑا جانا ، لتھڑا جانا ، مدغم ہو جانا ، مَلا جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۳۴. **استعمال میں آنا ، بَرتا جانا ، کھپنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳۵. **کسی جگہ کے ہائی کا نقصان پہنچانا ، دیکھو ہائی لگنا ، ضرر رساں ہونا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳۶. **بہلنا (دل کے ساتھ).**

نہ لگا لے گئے جہاں دل کو
آہ پہنچائیے کہاں دل کو

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۶۶). ۳۷. **تیزی یا تندی دِکھانا ، دلؔ پر اثر ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳۸.(اُ) **مباشرت کرنا ، صحبت کرنا ، ہم بستری کرنا ، جماع کرنا.** نہ لگو ان سے جب اعتکاف میں بیٹھے ہو. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۲۷). (اُاُ) **حرام کاری کرنا ، بدکاری کرنا ، زنا کرنا.** اگر کوئی مرد شوہر والی عورت سے لگا ہوا پایا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۷۳). ۳۹. **ناجائز تعلق ہونا ؛ آشنائی ہونا.**

کرتی ہے زیرِ برقعِ فانوس تاک جھانک
پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۹). ۴۰. **کارگر ہونا ، اثر کرنا ، مفید ہونا ، موافق پڑنا.**

بس اے طبیبو ہاتھ تم اب سوز سے اٹھاؤ
اتنے دنوں میں کونسی اس کو دوا لگی

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۳۴).

مجھکو لگی دوا نہ دوا نے اثر کیا
اک عمر میں نے دردِ جگر کا کیا علاج

(۱۸۷۸ ، آغا حسین اکبرآبادی ، د ، ۴۳).

تمہاری تو برائی بھی بھلائی ہو کے لگتی ہے
مثل مشہور ہے اچھوں کی ہوتی ہے سبھی اچھی

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۶).

تیرے مریض کو تپِ فرقت ہے کیا لگی
اُس کو دعا لگی نہ کسی کی دوا لگی

(۱۹۳۸ ، اقبال ، باقیاتِ اقبال ، ۵۰۱). ۴۱. **ٹیک لگائے ہونا ، کسی چیز کے بالکل متصل ہونا.**

بزم میں تُو دیکھ مجھکو تنگ کیوں ہونے لگا
میں ترا لیتا ہوں کیا بیٹھا ہوں اک کونے لگا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱).

بس بیٹھ گئے خاک پہ بہنے لگے آنسو
چلاتی تھی پردے سے لگی زینب خوش خو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۱۳). دروازے سے لگی "آیا اماں" کھڑی تھیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۹). ۴۲. **دَھرا ہونا ، رکھا ہونا.**

مے خانے عجب لطف سے آباد ہیں اکبر
شیشے کہیں طاقوں میں کہیں جام لگے ہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۸۳). ۴۳.(اُ) **حاجت ہونا (پیشاب یا پاخانے کی).** پہلے سے کبھی بدی تو ہو ہی چکی تھی مستان شاہ کو پیشاب بھی لگ آیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۳). (اُاُ) **خواہش ہونا (غذا کی) جیسے بھوک لگ رہی ہے** (ماخوذ جامع اللغات). ۴۴. **پھنسنا ، شکار کیا جانا (مچھلی وغیرہ کا).**

نہ جاؤں گا جب تک مچھلی میرے کانٹے میں نہ لگے گی. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۴۷۷). ۴۵. **کسی چیز یا شخص کے گرد منڈلانا.** ایک کچھ پوچھ رہا ہے ، دوسرا برابر لگا ہے کہ یہ کب ہٹے اور میرا وار آئے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۱ : ۴۸). ۴۶. **توجہ کسی طرف مرکوز ہونا.** ایک حبشی نہایت قوی ہیکل اور خنگا کہ آواز پر لگا ہوا تھا ... اسکی طرف دوڑا. (۱۸۴۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۷). مگر اس کی آنکھیں گیان شنکر کی طرف لگی ہوئی تھیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۳۹). ۴۷. **ٹکرانا ، ٹکر کھانا** (فرہنگ آصفیہ) ۴۸. **آویزاں ہونا ، ٹنگنا**

للہ یہ بھی رشک ہے اپنے نصیب کا
تصویر اس صنم کی ہے گھر گھر لگی ہوئی

(۱۸۷۲ ، کلیات نظام ، ۳۱۰). میں نے سامنے دیوار پر لگی اس کی بھابھی کی تصویر کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۲۱). ۴۹. **بچھنا ، چسپاں ہونا.** اندر ایک زینہ سے گئے جس پر نہایت قیمتی قالین لگے تھے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۷۱). ۵۰. **ترتیب سے رکھا جانا ، سجایا جانا ، چُنا جانا (دستر خوان وغیرہ).** جب دسترخوان لگا اور اس پر بائیس قسم کے انواع و اقسام کے کھانے مثلاً انجیر کی کھیر اور سرید وغیرہ چنے گئے تو میں نے خوب سیر ہو کر کھایا. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۷۹). ۵۱. **عائد کرنا ، ذمّہ دھرنا ، مقرر کرنا.**

سننے کو بھیڑ ہے سرِ محشر لگی ہوئی
تہمت تمہارے عشق کی ہم پر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). ۵۲. **چمٹنا.**

پڑھوں لاحول نہ کیوں ہے تجھے شیطان لگا
لاگو ایسے کے کوئی اے موئے شیطان ہو نوج

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۱). بھوت بن کر لگوں گا میری بیدی بنے تو سہی جس دن مروں گا ایک کے سو جگت پانڈے ہونگے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۸۵). ۵۳. **صرف ہونا ، خرچ ہونا.** نیاز نے کہا ہاں اتنے ضرور لگ جائیں گے. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۹). ۵۴. **ملازمت پر مامور ہونا.** بھئی ہمارے یہاں تو دھوبی لگا ہے. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۹۱). ۵۵. **کارگر ہونا ، فائدہ پہنچانا.**

بس اے طبیبو ہاتھ تم اب سوز سے اٹھاؤ
اتنے دنوں میں کونسی اسکو دوا لگی

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۳۴). بیٹا نظیر تم نے ایسی ایسی عمدہ دوائیں دیں مگر کوئی لگی نہیں ، بس اب امید زندگی نہیں. (۱۹۰۰ ، قتل نظیر ، ۳). ۵۶. **چُھونا ، ٹکرانا.** ہوا کی یہ خاصیت ہے کہ گرم زمین پر لگنے سے گرم اور سرد زمین پر چھونے سے سرد ہو جاتی ہے. (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۲۷). ۵۷. **اڑنا.**

کیا تھا گُل بدنوں سے مقابلہ شاید
طمانچے خوب سے نسرین و یاسمن کو لگے

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۵). یخ بستہ ہوا کے تھپیڑے ہمارے چہروں پر آ کر لگے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۵۶). ۵۸. **پیوست ہونا ، جڑا ہونا ، گُھسنا ، چُبھنا.** سادہ گیدڑ خوش تھی کہ کمان میرے پیٹ میں لگی. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰).

۵۹. گزرنا (وقت ، عرصہ ، زمانہ).

وہ زلف رخ پہ ہے دیر تک تو ہو اندھیر
جہاں سیاہ ہو عرصہ اگر گہن کو لگے

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۵). وہیں چُھٹی ہوئی منزل تک پھر سے پہنچنے کے لیے ہمیں پوری ایک صدی لگی . (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۸۵). مگر خیال کو برابر ہونے میں کئی سکینڈ لگ گئے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۷). **۹۰. لٹکنا ، سِلنا ، ٹانکا جانا** رضائی کو اودی گوٹ لگے گی یا سرمئی. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس (دیباچۂ دوم) ، ۳۹). **۹۱. سراغ لگانا ، تلاش کرنا ؛ مصروف ہونا**

آباد کر کے شہرِ خموشاں ہر ایک سو
کس کھوج میں ہے تیغِ ستمگر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). **۹۲. داؤ پر رکھا جانا ، بازی پر اڑا جانا ، مقرر ہونا**.

آخر کو آج اپنے لہو پر ہوئی تمام
بازیِ میانِ قاتل و خنجر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). دونوں فریقوں کی عزت داؤ پر لگی ہوتی تھی. (۱۹۸۹ ، برِصغیر میں اسلامی کلچر ، ۳۹). **۹۳. ثبت ہونا ، نقش ہونا**.

لاؤ تو قتل نامہ مرا میں بھی دیکھ لوں
کس کس کی مُہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). **۹۴. پیوند لگنا ، جڑنا ، مرصع ہونا**.

ہم اب سے لیں گے بوسۂ گل تیرے سامنے
کیا ایسا لعل ہے ترے لب میں لگا ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵).

بیٹھ تُو چھپ کے بہت پھول ہیں گلزاروں میں
ایسے کیا لعل لگے ہیں ترے رخساروں میں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۳). باقی ماندہ گلابوں میں مختلف قلمیں لگ گئیں. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۳۹). **۹۵. آغاز ہونا ، شروع ہونا**. نسیمہ کا چھوٹا بھائی دو بھر کر تیسرے میں لگا تو ختنہ کی شادی ٹھہری. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ۹۵). نگوڑے کی کچھ بساط بھی ہو رمضان ہی کے چاند سے تو ساتویں میں لگا ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲۶). **۹۶. بات ٹھہرنا ، نسبت ٹھہرنا** (فرہنگِ آصفیہ) . **۹۷. میل کھانا ، فِٹ بیٹھنا ، جُڑ جانا ، نصب ہونا**. اس توانائی اور ان حرکات کے ذخیرہ میں ایک قفل پڑا ہے جس میں یہ کنجی لگتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۱۲۵). بیل گاڑیاں جو ڈنلپ کہلا رہی تھیں کہ ان میں ڈنلپ ٹائر لگ گئے تھے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۴۸). **۹۸. مقابل ہونا ، برابر ہونا ، جلنا ، سلگنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۹۹. مقرّر ہونا ، قرار پانا ، ٹھہرنا**. وزن کی بھی کانٹھ لگ چکی ہے اور قیمت کبھی کی وصول ہو کر . . . پیٹ میں کھیل چکی ہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۱۱). **۱۰۰. بطور فعلِ امدادی جیسے : لعل لگنا ، قلم لگنا وغیرہ وغیرہ** (فرہنگ آصفیہ). [س : लटपट].

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
جماع کرنا ، مجامعت کرنا.

کرو غور فطرت کے قانون پر
جو رکھتے ہو لگنے لگانے کا شوق

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۲۴).

لَگْنائیٹ (کس ل ، سک گ ، ی مع) امذ.
بھورے رنگ کا کوئلہ جس میں لکڑی کی ساخت موجود ہو. کوئلہ بہت قسم کا ہوتا ہے ... بادامی کوئلہ (لگنائیٹ) جس میں لکڑی کی ساخت ابھی تک ... ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۳). مغربی پاکستان میں کوئلے کے ذخائر مختلف اقسام مثلاً لگنائیٹ (Lignite) ... نیم انتھراسائیٹ وغیرہ پر مشتمل ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۳۰). [انگ : Lignite].

لَگَنْت (فت ل ، گ ، غنہ) امذ.
۱. جماع ، مجامعت.

لگنت میں کبھی اس کو نہ لینا اے عریاں
جو کُس ہو ننھی سی یا حمل ہو کہ ہو بیمار

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۷۰). **۲.** رک : **لگت**. لفظ لگ کے مشتقات کی یہ فہرست درج ہے لگنا (اس کے ایک سو سے زیادہ معنی ہیں) لگانا ، لگاؤ ، لگاوٹ ... لگنت. (۱۹۳۶ ، نکتۂ راز ، ۳۹۹). [لگت (لگنا (رک) سے حاصلِ مصدر) کا انفی ملا].

---بِدّیا (---کس ب ، شد د بکس) امث.
وہ علم یا اس کی کتاب جس میں جماع کرنے کے طریقے بتائے گئے ہوں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لگنت + بدّیا (رک)].

لِگْنِن (کس ل ، سک گ ، کس ن) صف.
(نباتیات) ایک قسم کا پیچیدہ مادہ یا آمیزہ جو درختوں کی کٹی پھٹی چھال کی درزوں میں جمع ہو جاتا ہے. یہ لگنن (Lignin) کی تشخیص ہے جو ایک مادہ ہے جس کے سبب سے خلوی دیوار دبیز ہو جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۲). تراب میں کچھ ایسے مرکبات ، مثلاً : **لگنن** ، **کائٹن** اور بعض ہیمی سلیولوز بھی ملتے ہیں. (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ۱۰). [انگ : Lignin].

لَگْنی (۱) (فت ل ، سک گ) امث.
۱. کنگنی ، منگنی ، نسبت کا سلسلہ ، شادی کی بات ٹھہرانا. اگر فقط لگنی ہوئی ہو اس کا منگیتر مر جائے تو اس کو رنڈ سالہ پہنا کر سسرال میں بھیج دیتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۵۹). **۲. (موسیقی) ایک راگنی کا نام**.

کسی کو گن گلی کی گن خوش آئی
کوئی لگنی سے جان اپنی لگائی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۵). **۳. وبائی بیماری ، وہ بیماری جو ایک شخص سے دوسرے کو لگے ، چھوت کی بیماری ، متعدی مرض**. ابھی کیا ہے سنے جائیے ، ہیضہ اور طاعون اور چیچک ... لگنی بیماریاں ہوتی ہیں. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۸۴). [لگن (لگنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَگْنی (۲) (فت ل ، سک گ) امث.
۱. چھوٹا لگن ، آٹا گوندھنے کا چھوٹا برتن جو دھات کا بنا ہو

تانبے کے برتن غوری ... لگنی ... وغیرہ ... رکھے گئے . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۸). ایک لگنی میں بُٹنا گُھلا ہوا. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۱۲۸). ۲. **پان رکھنے کی تھالی**. کبھی چھالیہ کی تھیلی لاتی تھی کبھی پانوں کی لگنی. (۱۹۱۹ ، شہید مغرب ، ۳۷). [لگن (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَگنیش (فت ل ، سک گ ، ی مج) امذ.
سورج کے بُرج حمل یا میکھ راس میں داخل ہونے کے وقت کا مالک ، لگن کا مالک. لگنیش مالک لگن اور اسٹمیش آٹھویں گھر کے مالک کو کہتے ہیں. (۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۱۳۰). [لگن + یش ، لاحقۂ نسبت].

لِگنِین (کس ل ، سک گ ، ی مع) امذ.
رک : **لگنن**. بافتوں میں لگنین کی مقدار بڑھنے سے دوسرے اجزائے غذائی کی ہضم پذیری میں بھی فرق پڑ سکتا ہے . (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۱۵۶) . [لگن + ین ، لاحقۂ نسبت].

لَگُو (فت ل ، و مع) م ف ؛ حرف جار.
قریب ، نزدیک ، پاس ، تک.

که شیطاں کاں یوں سکت پا سکے
جو تیرے مریداں لگو آ سکے

(ق۱۸۳ ، قصہ بے نظیر ، ۱۳). [لگ (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

لَگّو (فت ل ، شد گ ، و مع) صف.
۱. **(بازاری) یار ، دوست ، آشنا ، پیچھے پڑ جانے والا**.

آنکھیں مری لگو ہیں بے جا نہیں لگی ہیں
دیکھا ہے جن نے اسکو اس نے مجھے سراہا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۸). ۲. **دل کو لگنے والا ، دل آویز**. بیٹھکیں نہایت لَگو تھیں ، جی اگر کیسا ہی اداس ہو تو وہاں لگ جائے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۷۸). [لگ (لگنا سے) + و ، لاحقۂ صفت].

لَگوا (فت ل ، سک گ) امذ.
یار ، آشنا ؛ **مطلبی ، خود غرض**. لگنا (اس کے اس سو سے زیادہ معنی ہیں) لگانا ، لگاؤ ... لگی ، لگوا ، لگوائی. (۱۹۳۶ ، نکتۂ راز ، ۳۹۹). [لگو (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

لَگوار (فت ل ، سک گ) صف.
یار ، آشنا ، **دھگڑا** ، **چاہنے والا** ؛ (**مجازاً**) **وہ شخص جس نے کسی سے فائدہ حاصل کیا ہو اور آیندہ فائدے کی امید میں ساتھ ساتھ لگا پھرے**.

تو چپکے سے بس اس سے کہنے لگا یہ کوئی
پیچھے لگا یہ اچھا لگوار گھر سے نکلا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۸۷). میں نے تو اس کے کپڑے اور ہتھیار سرکار میں سپرد کر دیے تھے اپنے لگوار کو وہ بھی لادئے. (۱۸۷۷ ، طلسم ہوشربا ، منیر ، ۳۴). [لگ (لگنا (رک) سے ماخوذ) + وار ، لاحقۂ صفت].

لَگوان (فت ل ، سک گ) م ف.
چھُوتا ہوا ، مَس کرتا ہوا ، لگا ہوا. گھوڑے پر مخملی زین پوش جو زمین پر لگوان جاتا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۱۳). حتٰی کہ وہ محل کے ایک ایسے صحن میں پہنچا جہاں دیوار سے لگوان چاروں طرف پتھر کے بنچ سے بنے ہوئے تھے. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳). [لگ (لگنا (رک) سے) + وان ، لاحقۂ صفت].

لَگوانا (فت ل ، سک گ) ف م.
۱. رک : **لگانا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے** (ماخوذ : نوراللغات). ۲. **جماع کرانا**. وہ ایک شخص مسمی یوسف بن فیروز سے جو کہ اوس کے باپ کا ایک مصاحب تھا لگواتی ہے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۰). ۳. **نر کو مادہ پر چھوڑنا** (نوراللغات). [لگانا (رک) کا تعدیہ].

لَگور (فت ل ، و مج) صف.
۱. **پیچھے پڑ جانے والا جانور یا انسان ؛ لاگو ، جیسے انسان کے خون کی چاٹ لگ گئی ہو ، انسان کے خون کی چاٹ پر لگا ہوا شیر وغیرہ**. رات کو وہ لگور چاشتہ خور جو آیا اوس بیچارے کو دم سے کھینچ لیا چبا گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۸۸).

کیا نفس میں زور ہے ابھی تک باقی
کیا کوئی لگور ہے ابھی تک باقی

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، یگانہ ، ۱۸۳). ۲. **دوست ، عاشقی کا عادی ، عشق کا رسیا ، عشق کے پیچھے پڑ جانے والا**. وہ بہادر جس طرح محبت کے لگور کی طبیعت صاحب جمال کی صورت دیکھ کر آتی ہے ... جس جا شوق محبوس بلا تھا یلغار آیا. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۱۶). [لگ (لگنا (رک) سے) + ور ، لاحقہ فاعلی].

لَگُوں (فت ل ، و مع) حرفِ جر ؛ م ف.
تک ، تلک ، نزدیک ، پاس.

پوچھی چار او کون ہیں بول توں
نکھا کچھ او جیتے قیامت لگوں

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۳۳). [لگو (رک) + ں (زائد)].

لَگی (فت ل) امث.
۱. **عشق ، چاہت ، آرزو ، تمنا ، خواہش ، اچھا ، لگن ، دلچسپی ، لگاؤ**. دیکھنے لگی اس کو کہتے ہیں اللہ والے اس دھن میں رہتے ہیں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۳). روپیہ بھی تھا پیسہ بھی مگر اس لگی کا کیا علاج کہ زبان پر رٹ تھی تو احسان کی. (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۲ : ۷۵).

دل بھید لگی کے کھولے دل بھول ملن کے رولے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۶۳). ۲. **بھوک ، گرسنگی ، پیاس وغیرہ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **لاگ لپٹ ، طرف داری ، جانب داری**.

پوشیدہ کوئی بدمزگی میں نہیں رکھتی
گردن کا جو نام آئے لگی میں نہیں رکھتی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۷ : ۱۶۸). ۴. **تپش ، سوز ، آگ**.

ہوا رشکِ عدو بھی عاشقی میں
لگا دی اور قسمت نے لگی میں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۱).
ہوا کی پنکھیا جھل جھل کے بجلی
مرے دل کی لگی بھڑکا رہی ہے
(۱۹۳۱ ، صبحِ زندگی ، ۵۱). ۵. **بنی ہوئی ، بنی ، برقرار** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **اف** : ہونا. [لگی (لگنا (رک) سے ماضی مونث)].

--- بُجھانا محاورہ.
۱. **بھڑکی ہوئی آگ فرو کرنا ، شوق یا عشق کی آگ کو دبانا ؛ آرزو یا خواہش پوری کرنا.**
آتشِ غم نے دل کو پھونک دیا
اس لگی کو بجھائیے مولا
(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۲۰).
اے مہر کیا بجھائیں گے دل کی لگی کو وہ
آنکھوں میں جن کی سوزِ جگر کا دھواں لگے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۳۸). ۲. **پیٹ کی آگ کو ٹھنڈا کرنا ، بھوک مٹانا ؛ غصہ ٹھنڈا کرنا ، فتنہ و فساد کو مٹانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

بُجھنا محاورہ.
رک : **لگی بجھانا جس کا یہ لازم ہے.**
سوزِ فراقِ یار کہوں کس کفیل سے
میری لگی کبھی نہ بجھے گی خلیل سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۷).
کر ہی کیا سکتا تھا آنکھوں کا ذرا سا پانی
جب لگی بجھ نہ سکی کھول کے ابلا پانی
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۱).

--- بُری ہوتی ہے کہاوت.
عشق بُری بلا ہے ، جوشِ محبت میں کچھ دکھائی نہیں دیتا ، محبت میں اچھا بُرا کچھ نہیں سُوجھتا.
چنگی لگ جانے کا کچھ پایا دلا تو نے مزہ
ہم نہ کہتے تھے بُری ہوتی ہے دیوانے لگی
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۶).

--- بَندھی (---فت ب ، مغ) صف مث.
۱. **سیدھی سادی ، دو ٹوک ، صاف صاف ، مقررہ اصول و ضوابط کی پابند.** شرفا میں خصوصاً ایک لگی بندھی طرز معاشرت اور تہذیب تھی. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۹). ۲. **لگی ہوئی ، مقرر کی ہوئی.** لگی بندھی تنخواہ اور اس کے علاوہ کچھ زمین قریب کے گاؤں میں تھی جس سے ہاتھ میں پیسہ تو نہیں آتا ... اناج گھر آ جاتا تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۲۸). [لگی + بندھی (بندھنا (رک) سے)].

--- تو روزی ، نہیں تو روزہ کہاوت.
انتہائی افلاس ظاہر کرنے کے لیے مستعمل.
خدا ہی دے رحم جس کے دل میں کرے وہ پورا سوال میرا
لگی تو روزی نہیں تو روزہ یہ مفلسی میں ہے حال میرا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۳).

--- رَکھنا ف م ؛ محاورہ.
سروکار باقی رکھنا ، کسی بات کی گنجائش رکھنا.
توڑی نہیں ہے صاف رکھی ہے ابھی لگی
آتا ہے اس طرف بھی نکل گہ گہ وہ
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸۳).
اگر ملو تو ملو ورنہ کیوں لگی رکھو
جواب صاف دو اتنا ہی تو سوال بھی ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۳).

--- روزی (---و مج) امث.
ملازمت ، مشاہرہ پر کام ، نوکری. بھلا کوئی لگی روزی بھی چھوڑتا ہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۶). [لگی + روزی].

--- کو بُجھانا محاورہ.
۱. **عشق کی آگ کو دبانا ، خواہش دل کو بر لانا ، آرزو پوری کرنا.**
آنچ کل آنے نہ دے ساقیٔ کوثر تجھ پر
آج اگر میری لگی کو تو بجھا دے ساقی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۳). انہوں نے لگی کو بجھایا. (۱۹۰۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۳۰). ۲. **آتشِ معدہ کو سرد کرنا، پیٹ بھرنا ، بھوک مٹانا.**
کوئی بندہ خدا کا ایسا آئے
مجھ بےکس کی اب لگی کو بجھائے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۶). ۳. **غصہ فرو کرنا ، آتشِ غضب کو مٹانا ، فتنہ و فساد کو مٹانا** (فرہنگ آصفیہ).

--- کَہنا ف م ؛ محاورہ.
طرف داری کی بات کہنا ، خوشامدانہ بات کہنا ، موافق کہنا ، پاس داری کی کہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- لِپٹی (---کس ل ، سک پ) صف.
طرف داری کی ، جانبداری یا پاسداری کی ، خوشامد کی ، کسی کے دل کی سی بات. دیکھو جتنی بات ہو گی اتنی کہیں گے ، لگی لپٹی سے یہاں نفرت ہے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۵۱). اس ..کا لکھنے والا لگی لپٹی نہیں جانتا .(۱۹۵۶، ظفر علی خاں، ایڈیٹر کا حشر ، ۵). بھئی شیوراج سنگھ یہ گل قندی لعل تو لپٹ کر بات کرتے ہیں اور مجھے لگی لپٹی آتی نہیں . (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۵۷).

--- لِپٹی رَکھنا محاورہ.
۱. **جانب داری یا رعایت برتنا ، طرف داری کرنا.**
ہے سچائی ہمیشہ میرا مسلک
لگی لپٹی نہیں رکھتی کسی کی
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۹). وہ تو کسی کی لگی لپٹی ہی نہیں رکھتی (۱۹۲۸ ، میر باقر علی ، کانا باتی ، ۱۰). ابنِ سماک ، اللہ کے وہ نیک بندے تھے جو ذرا لگی لپٹی نہ رکھتے. (۱۹۷۸، روشنی ، ۸۸).

۲. **صاف نہ کہنا ، شک اور شبہے میں رکھنا ، گول مول بات کہنا.**

کچھ بھی اس میں نہ رکھ لگی لپٹی
ہو کے تو ناصبور سب کہہ دے

(۱۸۵۶ ، دیوان ظفر ، ۴ : ۱۹۷).

وہ ہو گا اور ہی کوئی جو رکھتا ہو لگی لپٹی
میں اپنی صاف گوئی پر پشیماں ہو نہیں سکتا

(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۲۲۱). وہ صاف گو ہیں اور صاف گوئی پسند کرتے ہیں ، نہ لگی لپٹی رکھنے کے عادی ہیں نہ سننے کے (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، دسمبر ، ۲۴۴).

---لپٹی کَہْنا ف مر ؛ محاورہ.
جانب دارانہ بات کہنا ، **صاف بات نہ کہنا ، انصاف کی نہ کہنا.** ہمارا ہی لہو ہے جو لگی لپٹی بات کہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲). حسرت کاسگنجوی ایک سادہ مزاج اور ہمدرد ناقد کی حیثیت میں ہمارے سامنے آتے ہیں، وہ لگی لپٹی نہیں کہتے. (۱۹۸۹، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵۲).

---لَگائی (---فت ل) صف مث.
لگی ہوئی ، طے شدہ ، مقرر. اگرچہ ان کی لگی لگائی نوکری کو چھوڑنا بڑی دلیری کی بات ہے۔(۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۲۷). لگی لگائی روزی اور اودھ اخبار کی ملازمت چھوڑی. (۱۹۳۴ ، غالب شکن، ۸)۔میں اپنی لگی لگائی ملازمت چھوڑ کر تھوڑی سی پونجی لے کر ہوائی جہاز میں نیلگوں فضا کو چیرتا ہوا لندن کے ہوائی اڈے پر جا اترا. (۱۹۹۴ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۴۷). [لگی + لگائی (لگانا (رک) سے)].

---میں اَور لَگانا محاورہ.
پریشانی اور مصیبت میں کچھ اور اضافہ کرنا.

ہوا رشکِ عدو بھی عاشقی میں
لگا دی اور قسمت نے لگی میں

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۳۲۵).

---میں لَگانا محاورہ.
رک : **لگی میں اور لگانا.**

جو ہو وصل ہی سے انہیں حذر تو ہمارے سامنے آئیں کیا
وہ جلے ہوئے کو جلائیں کیوں وہ لگی ہوئی میں لگائیں کیا

(۱۹۲۱ ، طوفانِ نوح ، ۱۰۱).

---نَہ رَکْھنا محاورہ.
۱. **کہنے میں مروت ، رعایت یا پاسداری نہ برتنا ، لاگ لپیٹ نہ رکھنا.**

جو دل میں ہے زبان سے کہتے ہیں صاف صاف
ہم رند لوگ رکھتے نہیں ہیں ذرا لگی

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۵). ۲. **ذرا سا تعلق باقی نہ رکھنا ، بالکل بگاڑ کر لینا.**

توڑی نہیں ہے صاف رکھی ہے ابھی لگی
آتا ہے اس طرف بھی نکل گہ گہ وہ

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸۳). ۳. **کسی بات کی گنجائش باقی نہ چھوڑنا ، کسر نہ رکھنا.**

قاصد نے مدعائے دلی سب جتا دیا
کچھ بھی لگی رکھی نہ سوال و جواب کی

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۵۲).

---ہوئی بات امث.
منگنی ، نسبت جو طے ہو گئی ہو (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ہوئی کَہنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : **لگی کہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
عشق ہونا ، رابطہ سلسلہ ہونا ، لگن ہونا.

پلائی ساقی نے آج کیسی شراب کہنہ بہ ساغر نو
کہ اور بھڑکایا اس لگی کو لگی ہوئی تھی جو دل میں اک لو

(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۲).

لَگّی (فت ل ، شد گ) امث.
۱. **مچھلی پکڑنے کی لچکیلی چھڑی ، بنسی.** اُسے آلتو کو ہاتھ میں لگی لیے ہوئے سیدھے صدر دروازے کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر سخت حیرت ہوئی. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۶۴). ۲. **بانس کی لمبی چھڑی جس میں لوٹنے والے پتنگ الجھا لیا کرتے ہیں نیز چھڑ.** ایک لڑکا بانس کی لگی کاٹ لایا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۶ : ۶). ۳. **وہ لمبی دھجی جو پتنگ کے پنچھالے میں باندھ دیتے ہیں** (جامع اللغات). ۴. **لمبا بانس نیز ناؤ کی بلی جس سے ناؤ پانی میں ٹھیرا لیتے ہیں.**

فرصت یکدم کی نہیں پانی جو بھڑ
لگی اوسکی رہ گئی پانی میں اڑ

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۵). ۵. **(پیشہ بندھائی) داب کے سرے پر بھی کھڑی بلی یا کھم جو داب کے دباؤ سے اوپر کے وزن کو ابھار دے یا اٹھا دے.**

کسی کوٹھے کی لگی پر وہ ہے جو اک درخت انشا
اکٹھے تین چار اوس میں سے آنے ہیں نکل ڈالے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶). ۶. **ٹیڑھی لکڑ جسے لمبی لکڑ کے آگے باندھ کر میوہ توڑنے کا کام لیتے ہیں** (جامع اللغات). [لگا (رک) کی تانیث].

لَگے (فت ل) م ف.
فعلِ امدادی یا فعلِ معین ، لگنا ، کا ماضی مطلق صیغۂ جمع ، ملے ہوئے ، پاس ، نزدیک ، قریب ، ساتھ ، ہمراہ ، سلسلے کے ساتھ ، تراکیب میں مستعمل.

---اُنْگلی پَکَڑتے پُہنْچا پَکَڑنے کہاوت.
ذرا سا سہارا پا کر قدم آگے جمانا ، تھوڑی سی رعایت پا کر کسی کے سر چڑھنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---آگ تو بُجھے / بُوجھے جَل سے ، جَل میں لَگے تو بُجھے بُوجھے کہو کیسے کہاوت.
جب مدد کرنے والا خود مصیبت میں گرفتار ہو تو کون مدد کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بغلیں جھانکنے فقرہ.
کچھ نہ سوجھنا ، یہ فقرہ لاجواب ہو کر سر جھکا لینے کے معنی میں بولا جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

---تو تیر ورنہ تکا کہاوت.
رک : لگا تو تیر نہیں تو تکا. پیسہ تکا صرف یوں ہی مل سکتا تھا کہ سرکار انگریزی پر لگے تو تیر ورنہ تکا ، حملے کیے جائیں . (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۶۶).

---جانا محاورہ.
جماع کیے چلے جانا ؛ پیچھے پیچھے چلا جانا ، ساتھ نہ چھوڑنا ، ہمراہ چلے جانا ؛ پیچھے پڑ جانا ، پیچھا نہ چھوڑنا ، چین نہ لینے دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---دم بٹے غم کہاوت.
نشہ بازوں اور چرسیوں کا مقولہ یا نعرہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

---رگڑا بٹے جھگڑا کہاوت.
بھنگ پینے والے بھنگ گھوٹتے ہوئے اپنی ترنگ میں کہتے ہیں (محاورات ہند ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---رہنا ف مر.
ساتھ ساتھ رہنا ، پیچھے پیچھے رہنا ، پیچھا نہ چھوڑنا . نجومی اور فال بین ہر وقت دربار میں لگے رہتے تھے . (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۰۵) . عمر بھر علم کے خزانے کی تلاش کی دھن میں لگے رہتے تھے . (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۲۰) . اس عشق کے زیر اثر یہ لوگ جس والہانہ جدوجہد میں عمر بھر لگے رہیں گے وہ یکسر لاحاصل بھی نہ ہو گی . (۱۹۸۹ ، میرتقی میر اور آج کا ذوق شعری ، ۱۵۳).

---کو بداریئے نا ، بن لگے کو بلائیے نا کہاوت.
دوست کو چھوڑنا نہیں چاہیے اور اجنبی کو دوست نہیں بنانا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لگے (الف) صف ؛ م ف.
۱. پاس پاس ، قریب قریب ، پہلو بہ پہلو ، متصل (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۲. جلدی جلدی ، شتابی سے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . (ب) فقرہ. بندروں وغیرہ کو ڈرانے یا بھگانے کا کلمہ مارو مارو ، لیجیو لیجیو ، پکڑو پکڑو. بظاہر بھگانے جانے کا بھاؤ بتانا مقصود تھا «لگے لگے» ، «پکڑو پکڑو» کا غل مچا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۰ : ۹).

---ہاتھ / ہاتھوں م ف.
ساتھ کے ساتھ ، اسی وقت ، اسی سلسلۂ عمل کے دوران ، لگتے ہاتھ.

اے سہر لگے ہاتھ سراپا کی بھی ٹھہرے
ہر روز تو اس طرح کا چرچا نہیں ہوتا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵۸) لگے ہاتھ جناب حکیم صاحب کے مطب کی بھی زیارت ہوتی چلے . (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۲). یہاں ہر چیز کا مول تول ہوتا ہے کیوں نہ میں بھی لگے ہاتھ فن کا سودا کر ڈالوں. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۳۳).

---ہلد اور ہووے بلد کہاوت.
کھیتی باڑی کے کام میں لگے رہنے سے آدمی کی عقل جاتی رہتی ہے یا ہل جوتنے والوں کی صحبت سے آدمی بہت محنتی اور جفا کش ہوجاتا ہے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لَگّے (فت ل ، شد گ) م ف.
لگا (رک) کی مغیرہ حالت اور جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---پر لگانا محاورہ.
راہ پر لانا ، ڈھرے پر لگانا. کچھ اس ڈھک سے اس کو لگّے پر لگایا کہ اپنے ڈھب کا کرلیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۷۷).

---تھگّے کا امذ.
مقابلے کا ، برابر کا ، ہمسری کرنے والا ، لگا کھانے والا . انگریزی ادب میں ہندوستان میں ان کے لگّے تھگّے کا کوئی دوسرا شاید ہی کہیں ہو. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۲۷).

---کو پہنچنا محاورہ.
کسی کے مرتبے کو پہنچنا ، کسی کے برابر یا مثل ہونا ، ہمسر ہونا. دکن کے حکیموں میں ایک بھی ان کے لگّے کو نہ پہنچا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۷۰).

---والے صف.
دھگڑے ، یار آشنا ، چاہنے والے.

بزم خوباں میں وہ اک دم جُوں ہی آ نکلے تو بس
لگّے والے جتنے تھے سب کو لگا کر لے گئے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۷۵).

لَگّیا (فت ل ، کس گ) صف مث.
پیچھے لگ لینے والی. ایک نے دوسری سے ٹھوک کر کہا کہ لگیا کو دیکھا کیسی چھپ کر ہماری باتیں سن رہی ہے. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۲۸). [لگ (لگنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَگھ (فت ل) امذ.
ہندی کے ایک ماترے کا نام ، حصۂ حرف ، اکہرا حرف ، حرفِ علت کا اعراب جیسے آ ، اِی ، اُو उ و इ و अ وغیرہ. ماترائیں تین قسم کی ہوتی ہیں ، لگھ یعنی خفیف ، گرو یعنی طویل ، پلت یعنی طویل ترین ماترا . (۱۹۷۰ ، اردو شاعری میں جدیدیت کی روایت ، ۲۰۱) . [لگھو (رک) کا مخفف].

لَگّھا (۱) (فت ل ، شد گھ) امذ.
(ٹھگی) لاش گاڑنے کو گڑھا کھودنے والا ٹھگ (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لَگھا (۲) (فت ل ، شد گھ) امذ.
رک : لگا. لونڈیاں باندھیاں نیم کے نیچے لگھے لیے کھڑی رہتی تھیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۸). [لگا (رک) کا ایک املا].

لَگھائی (فت ل) (الف) امث.
گڑھا یا لحد کھودنے کا عمل (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). (ب) امذ. **قبر کھودنے والا.** تم میں سے تھوڑے سے لگھائی (قبریں کھودنے والے) روانہ ہو جانا اور قبریں کھود رکھنا. (۱۹۵۰ ، ٹھگ ، ۱ : ۶۵). [لگھا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

لَگھڑ (فت ل ، شد گھ) امذ.
رک : لگڑ.

بہری ، لگھڑ ، طوطا ، ہدہد ، شِکرے ، باشے ، تیتر
کیا بلبل ، قمری ، لال پیا ، کیا مکّھی ، بُھنگا اور بِھر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹). بحری ... لگھڑ جھگڑ پسند ہونے لگے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۸۶). [لگڑ (رک) کا ایک املا].

لَگھو (فت ل ، و مع بشد) امث.
ایک ماترا والا لفظ ، اکہرا لفظ ، ہلکا حرفِ علت. ایک ماترا لگھو کہلاتی ہے اور جب دو ماترائیں مل کر آواز دیں تو اسے گرو کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۴۷). [س : लघु].

لَگھوٹا (فت ل ، و مج) امذ.
مُردہ جسم ، لاش (ا پ و ، ۸ : ۲۰۴). [مقامی].

لَل (فت ل) امذ.
لال کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ آنکھ (ـــ مد ا ، غنہ) امث.
لال آنکھوں والا کبوتر.

کھیرے و پٹیٹ و چپ ، نفتے و مکھرے
زرچے و گُل آنکھ اور لل آنکھ ، اودے و زردے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). [لل + آنکھ (رک)].

ـــ پَتّا (ـــ فت پ ، شد ت) امث.
پتنگ کی ایک قسم جس کے دونوں کندے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں. طرح طرح کے پتنگ بنے ... تکل کنکیّا ، سفید ، للپتّا ، کلپتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۱۳۱). [لل + پتّا (رک)].

ـــ پَرا (ـــ فت پ) امذ ؛ صف.
۱. **ایک پردار سرخ رنگ کا کیڑا جو عام طور پر گندے مقامات پر پایا جاتا ہے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **ایک قسم کا کنکوا جس کے دونوں کندے سرخ کاغذ کے ہوتے ہیں ، لل پتّا.**

ہر لحظہ اس بہار سے اُڑتا ہے للپرا
بلبل سمجھ کے گل جسے ہو جاوے مبتلا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). [لل + پَر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَلکا (ـــ فت پ ، سک ل) صف مذ.
وہ کبوتر جس کی پلکیں سرخ ہوں ، کبوتر کی ایک قسم (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لل + پلک (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پوٹیا (ـــ و مج ، کس ٹ) صف مذ.
کبوتر جس کا پوٹا سرخ ہوتا ہے. ان میں سے ... لل پوٹیہ ... گولے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۱). [لل + پوٹیا].

ـــ چِتا / چِترا (ـــ کس چ / سک ت) امذ.
ایک قسم کا زہریلا پودا ، لال چترا (لاط : **Plumbago Rosea**) (جامع اللغات). [لال چترا (رک) کا مخفف].

ـــ دُما (ـــ ضم د) امذ ؛ سے للدُما.
۱. **وہ کنکوا جس کی دُم لال کاغذ کی ہوتی ہے.** اس کثرت سے گُڈیاں اڑتیں کہ آسمان چھپ جاتا ... کلدما ، للدما ، گُڈیاں اڑتیں. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۴۳). ۲. **وہ کبوتر جس کی دم لال ہو ، کبوتر کی ایک قسم.** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... للدمہ ... بیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [لل + دم (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــ دَمبُو (ـــ فت د ، سک م ، و مع) امذ.
کنیر اور کنیر کا پھول (لاط : **Neriumodorom**). (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لل + دَمبُو (مقامی)].

ـــ دُمی (ـــ ضم د) امث.
وہ پتنگ جس کی دُم لال کاغذ کی ہو. ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ... لل دمی ... تکلیں بڑھ رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۵۷). پتنگ بازی ہو رہی ہے بگلا ، چڑا ، کل دمہ ، پری کنکوے ... لل دمی ، کلیجہ جلی ... بڑھ رہی ہیں. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۷). [لل دُما (رک) کی تانیث].

ـــ سِرا (ـــ کس س) امذ.
وہ کنکوا جس کا سرا لال کاغذ کا ہوتا ہے (ماخوذ : نوراللغات). [لل + سِرا (رک)].

ـــ گَنڈا (ـــ فت گ ، سک ن) امذ ؛ امث.
بندر و بندریا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لل + گنڈ (گانڈ (رک) کا مخفف) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مُونی (ـــ ضم م) صف مث.
لال مُنھ والی ؛ مراد: انگریز عورت (بطور حقارت) معاف کیجیے گا ، ہاں تو میں نے اس سے کہا جانے گی نا ... اللہ جانے کونی لل مونی آئی اور اس نے قرضے میں یہ دھروائیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۸۴). [لل + موہ (ہ مبدل بہ ن) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ مُونی ڈائن (ـــ و مع ، کس ء) امث.
(عموماً) **ہندوستانی عورتیں انگریز عورتوں کو حقارت سے کہتی تھیں** (فرہنگ اثر). [لل مونی (رک) + ڈائن (رک)].

لُل (ضم ل) امذ ؛ صف.
سربریدہ لاش یا ایسی لاش جو پہچانی نہ جائے ؛ (مجازاً) بدّھو ، احمق ، بےوقوف (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لَلّا (فت ل نیز شد ل) امذ.
۱. **بالک ، بالا ، بچہ ، بوا ، کم سن ، نو عمر** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **دلارا ، لاڈلا**.

بجھاوٗں تری سیج چُن چُن کے کلیاں
تو صاحب ہے میرا تو میرا للا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۳). ۳. **بیوقوف ، گاوٗدی ، بُدّھو**. اچھا خاصا للا معلوم ہوتا ہے . (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۶۳). رمیش اچھا خاصا للا ہے بھونڈو . (۱۹۵۹ ، وہمی ، ۴۹). انہوں نے پیارے کو سمجھایا کہ یہاں بالکل ہی گاوٗں کے للا مت بن جانا اور بیوی کو بھی ہر ایک سے پردہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۳۶). ۴. **پوت ، بیٹا ؛ کرشن جی کا لقب** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : लड ललन+क]

لَلّا (فت ل ، شد ل) امذ.
(عور) **لینا ، لاوٗ لاوٗ کرنا (ددّا - دینا کے مقابل)**. زچہ رانی ایک ہوشیار انہوں نے للا سیکھا ہے ددّا نہیں سیکھا ، دینے کے نام پر تو بہ کنڈی بھی نہ دیں (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۶ اپریل ، ۳).

لِلات / لِلاٹ (فت نیز کس ل) امث.
۱. **ماتھا ، پیشانی**.

نبیؐ صدقے قطبا کوں گوری ملی
للات اس کا ہے سورج و مشتری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۴۶).

کہیں نہ دھندلائے دیپ تیرا للاٹ کی لٹ نہ ڈگمگائے
پرے سویرا ، پتہ نہیں ہے ، یہ رات کب تک بدا نہ ہو گی

(۱۹۷۹ ، حلقہ میری زنجیر کا ، ۹۵). ۲. **بھاگ ، نصیب ، پیشانی کا لکھا ، سرنوشت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [س : ललाट].

لَلاما (فت ل) امذ.
ایک جانور جو اونٹ سے کسی قدر مشابہ ہوتا ہے مگر اس کے کوہان نہیں ہوتا اور قد میں اونٹ سے چھوٹا ہوتا ہے، شترگوسفند. للاما : اس جانور کی پیٹھ پر کوہان نہیں ہوتا (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۲). [لاما (رک) کا ایک املا].

لَلائِن (فت ل ، کس مع ء) امث.
لالہ ، لالا (رک) کی تانیث ، لالہ کی بیگم. للائن ٹوم تو کوئی نہیں ہے مرے پاس ایک انگوٹھی ہے (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۴۹).

لالہ سے للائن کو ہے کیا کیا گلہ ، لیکن
مضمون یہ ہے مولوی ممتاز علی کا

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۴۲). [رک : لالا/لالہ + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَلِت (فت ل ، کس نیز فت ل) صف مث.
۱. **پسندیدہ ، دل پسند ، پسند** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **خوب صورت ، سُندر ، حسین**.

رسیلے لجیلے للت لول نین
نَعَن دینہ موہنا بفَتنوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۶). ۳. **چنچل ، چلبلی ، شوخ ؛ عورت ، استری ، تریا ؛ محبت کا جذبہ ، عشق کا ولولہ ، للک** (جامع اللغات). ۴. (اصطلاح موسیقی) **ہنڈول راگ کی دوسری راگنی جو چیت بیساکھ میں صبح کے وقت گائی جاتی ہے**.

نظر میں لے کے پیاری اور سمایا
بنا دل سے للت پتر وہ گایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۵). للت بھیروں ... گا رہے ہیں. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷). میگھ ، سری ، ہنڈول ، توڑی ، چھایا ، للت ، شرنگار رس کے محبت کے راگ ہیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۲۲). [س : ललित].

لَلچانا (فت ل ، سک ل) ف م.
۱. **لالچ کرنا ، طمع کرنا ، دل کا بے اختیار راغب ہونا**.

نہ للچانے کی جاگہ کون سی ہے تجھ سراپا میں
یہ میرا ایک دل حیران ہوں کیا کیا کرے لالچ

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۱).

چاہ کی آنکھ سے جوبن کو جو دیکھا تو کہا
کہیں یہ مال ملا جاتا ہے للچانے سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۱).

لے رہی ہیں کروٹیں لپٹی ہوئی انوار میں
کتنی للچائی ہوئی نظریں ، لب و رخسار میں

(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۳۰). کرشن چندر نے ... جب اپنا پہلا ناول "شکست" شائع کیا تو منٹو کا دل بھی للچایا تھا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۶). ۲. **گمراہ کرنا ، ڈھکانا**.

میں ہوں کہا کچھ مال دھن تیری نذر کرتا ہوں لے
کئی کون یاں لونڈی ہے کو للچیگی ہو للچائے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۱).

معصوم نظر کا بھولا پن للچا کے لبھانا کیا جانے
دل آپ نشانہ بنتا ہے وہ تیر لگانا کیا جانے

(۱۹۵۱ ، آرزو ، ساز حیات ، ۴۴). ۳. **خواہش کرنا ، آرزو کرنا تمنا کرنا**. طبیعت للچائی کہ میں حضرتؐ کے عقد میں آوٗں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۹). [للچ (لالچ (رک) کا مخفف) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَلچاہَٹ (فت ل ، سک ل ، فت ہ) امث.
لالچ ، طمع ، حرص ؛ خواہش ، آرزو.

غرض اس شکل کی معشوقہ کیا جس کا بیاں
نظر آتی تو عجب جی کو ہوئی للچاہٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰). اس ڈبیہ کے پانوں میں سے کئی نہایت للچاہٹ کے ساتھ میں نے منہ میں رکھ لیے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۶). حسرت کی شاعری پر لکھنے کی جیسی للچاہٹ میں نے ہمیشہ محسوس کی ہے شاید ہی کسی اور شاعر کے سلسلے میں ویسی شدید خواہش مجھ میں پیدا ہوئی ہو. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۶۸). [للچانا (رک) سے حاصلِ مصدر].

لِلعَجَب (کس ل ، سک ل ، فت ع ، ج) کلمۂ فجائیہ.
اظہارِ حیرت و تعجب کے لیے مستعمل. اس کو ... حیرت ہوئی کہ یا للعجب یہ کیا بوالعجبی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۳).

للعجب! دنیائے ناپائیدار!
(۱۹۱۸، ماہِ عجم، ۱).
اسلام جو تسلیمِ جاں کا دیں ہے
آلہ ہو استحصال کا، باللعجب!
(۱۹۷۶، حمطایا، ۹۵). [ع].

لَلَک (۱) (فت ل، ل) امث.
۱. **اُمنگ، شوق، چاؤ، آرزو، تمنا.**
جوش تو گل کا گیا جوشِ محبت ہے ہر
مرغِ سحر خواں کی ہے وہ ہی للک اب تلک
(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، ک، ۲۲۰). اپنی کتاب میں میرا ذکر بڑی للک سے کیا ہے. (۱۹۵۱، گویا دبستان کھل گیا، ۷۱). اخبارات، رسائل ... بڑی پابندی سے منگواتے تھے، بھائی صاحب اس کی للک میں وہاں جاتے تھے. (۱۹۹۲، میری نظر میں، ۳۰۷). ۲. **فوری جوش (پانی کا ہو یا کسی جذبے کا)، ولولہ.**
تیرے شوریدہ کو جس دن کہ زمیں کو سونپا
زلزلہ کو بھی خدا وہ نہ للک دکھلاوے
(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱: ۱۶۱). نوجوانی کی وہ للک اور اندھا دھند کسی کام کے پیچھے پڑ جانا جو تقریباً ہر شخص نے ... محسوس کیا ہو گا. (۱۹۱۲، محاربات صلیب، ۱۵۳). ۳. **لالچ، طمع، حرص.** اخبارات، رسائل ... بڑی پابندی سے منگواتے تھے بھائی صاحب اس کی للک میں وہاں جاتے تھے. (۱۹۹۲، میری نظر میں، ۳۰۷). ۴. **دھن، خیال تصور.** آج محض تمھاری للک میں نکلا تھا خدا نے ملاقات کرا دی. (۱۹۱۵، سجاد حسین، طرحدار لونڈی، ۱۶۳). ۵. **لہر، موج، ترنگ، اُمنگ** (فرہنگ آصفیہ؛ علمی اردو لغت). [س: लल + कृ].

لَلَک (۲) (فت ل، ل) امث.
للکار، آواز، آوازِ سخت.
ایسی للک سن کر سبھی اپنی عقل کو کھو گیاں
(۱۸۳۷، مجموعۂ ہشت قصہ، ۶۷). اتنے میں اس گھوڑی کی للک پر سمندر سے ایک گھوڑا نکلا (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۶۳۶). [للکار (رک) کا مخفف].

--- لَلَک کر م ف.
گڑگڑا کر، بہت عاجزی سے. میں نے اپنے دوست درویش کی آواز سنی جو کسی طرح للک للک کے خداوند تعالیٰ سے مناجات کر رہا تھا. (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی، ۳۳۰).

لَلْکار (فت ل، سک ل) امث.
۱. **سخت آواز جس سے رعب و دہشت طاری ہو، ڈپٹ، دھمکی، تنبیہ و تہدید کی آواز، ڈراؤنی آواز.** قیامت تو بس ایک للکار ہے. (۱۸۹۵، ترجمۂ قرآن مجید، نذیر احمد، ۶۵۷). بعض وقت ان کی للکار سے سردار پٹیل اور ان کے ساتھی گھبرا اٹھتے تھے (۱۹۳۵، چند ہمعصر، ۳۶۱) ہٹ دھرمی پر آمادہ دیکھتے ہیں تو پھر ان کے لہجے میں للکار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۸۹، نذرِ مسعود، ۳۰۰). ۲. **حملے کے وقت پکارنے کی آواز.** اے مری جان تو نے تُرئی کی آواز اور لڑائی کی للکار سنی. (۱۸۹۹، حیات جاوید (ضمیمہ)، ۴۳). ۳. **شکار کو اٹھانے اور ہوشیار کرنے کی آواز.**
شیروں کو فنا کرتی ہے للکار ہماری
سرکوب ہمیشہ رہی تلوار ہماری
(۱۸۷۵، مونس، مراثی، ۳: ۲۵۲). ۴. **کمک کے واسطے پکارنے کی آواز** (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ). ۵. **مقابلے کے لیے پکارنے کی آواز.** اس کا مردانہ وقار اس للکار کا جواب دینے کے لیے بیتاب ہو رہا تھا. (۱۹۳۵، دودھ کی قیمت، ۱۰۳). زمیندار دوبارہ جاری ہوا تو پھر وہی سیاست، پھر وہی انگریز و ہندو کی سازشوں کی پردہ دری، پھر وہی مسلمانوں کے لیے للکار اور سرفروشی کی تحریک (۱۹۸۱، آسماں کیسے کیسے، ۱۸۷). [س: रल + कारि].

--- بتانا محاورہ.
ڈانٹنا، للکار کے کہنا.
تھے خواصوں کے جو استادہ بدستور پرے
سب نے للکار بتائی کہ الگ دور ہرے
(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت ناظم)، ۱: ۳۷). اس نے پھر للکار بتائی کہ تمھیں کبھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن شفاعت میسر نہیں ہونے کی. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، مضامین حیرت، ۲۸۲).

--- بھرنا محاورہ.
ایسی آواز نکالنا جس سے خوف طاری ہو، ہیبت ناک آواز. ارے ہم اکیلے آدمی ان کے سے سو پر بھارو ہیں تم بس للکار بھر دینا. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۱: ۸۹).

للکارنا (فت ل، سک ل، ر) ف م.
۱. **نعرہ مارنا، آواز لگانا.**
خاموش جب تلک تھے کہ تھے بے نوا ظفر
للکارتے ہیں اب تو کہ ہم بانوا بنے
(۱۸۳۹، کلیات ظفر، ۲: ۱۰۵). فوجدار نے للکارا کہ شادی ضرور ہونی چاہیے (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲: ۱۹۲). ۲. **کڑک کر بولنا، سخت یا رعب دار آواز سے پکارنا، ڈپٹنا.** ایک بادشاہ عین لڑائی میں اپنے امراؤں اور سپاہیوں کو للکارتا تھا. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۳۵). سوال کرنے والوں کو کبھی للکارنا نہ چاہیے. (۱۹۱۶، معلمہ، ۶۳). اس نے للکارا، دور ہٹ زنانے ... میری بیوی پر ڈورے ڈالتا ہے. (۱۹۵۴، شاید کہ بہار آئی، ۱۲). وہ انتہائی غیض و غضب میں اپنی عالمانہ تمکنت کو خیرباد کہہ کر میز پر چڑھ جاتے ہیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر للکارتے ہیں. (۱۹۸۷، اک محشر خیال، ۳۰). ۳. **ہانک مارنا، پکارنا.** حضرت عباسؓ ... آدمی تھے بلند آواز، انھوں نے للکارا تو مسلمان پھر سمٹ آئے. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳: ۱۶). اسے کسی نے پانچ سال بھولے رہنے کے بعد گویا زور سے للکارا. (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۳۲). ۴. **مقابلے کے لیے حریف کو بلند آواز سے طلب کرنا.** علی اکبر سب سے رخصت ہو میدان میں سدھارا اور نیزہ ہاتھوں میں لے للکارا. (۱۹۳۲، کربل کتھا، ۱۷۵).

للکارا جس نے بس وہیں گھوڑا ڈپٹ کے آئے
یوں آئے جیسے شیر درندہ جھپٹ کے آئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵). نبرد آزمائی سے قبل ایک دوسرے کو للکارتے تھے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۸۵). **۵. کتے کو شکار پر دوڑانے کے لیے آواز دینا ؛ سوئے شکار کو ہانک لگا کر اٹھانا ، شکار کو آواز لگا کر ہوشیار کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [للکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

للکانا (فت ل ، سک ل) ف م.
کسی شخص میں شوق یا خواہش پیدا کرنا ؛ لڑانا ، حملہ کرانا ؛ اُکسانا ، جھگڑا کرانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [للکنا (رک) کا تعدیہ].

لِلَکْنا (فت نیز کس ل ، فت ل ، سک ک) ف ل.
۱. **خواہش ہونا ، شوق ہونا ، لالچ ہونا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **عاجزی کا اظہار کرنا ، خوشامد کرنا**. لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والیاں غیروں کے آگے برقعے اوڑھ کر للکتی ہوئی اور بلکتی ہوئی ہاتھ نہ پسارتیں. (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۴). ۳. **حملہ کرنا**.
نیاز ڈھلک تیغ الک ، تیر پلک ، لے سلک
مج ہو پلک آے للک تیری نین کر سیاہ
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۸۹ الف). [للک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَلَن (۱) (فت ل ، ل) امذ.
کھیل ، تماشا ؛ خوشی ، انبساط ؛ زبان نکال کر ہلانا ؛ اخلاص ؛ بوس و کنار ؛ درخت ؛ لاط : Shorea Robusta (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : ललन].

لَلَن (۲) (فت ل ، ل) صف.
پیارا ، محبوب.
پتوا کی توں کیتا اپسے للن سوں ملکہ اے دوتن
دو دین کے پرت میں اپنے شرم توں کے گنواتی ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۳).
یہی للن یہی یو گیشور یہی کاہن
سدا تہا اپر اجت ، انوپم و دردم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۷). [مقامی].

لَلنا (فت ل ، ل) امث.
عورت ، بیوی ؛ عاشق مزاج عورت ؛ عیّاش عورت ، فاحشہ عورت ، بدکار عورت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : لالنا (۱) کی تصغیر].

لَلنا (فت ل ، ل نیز سک) امذ.
لڑکا ، بچّہ ، طفل (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لالنا (رک) کا مخفف].

لَلّو (فت ل ، شد ل ، و مع) امذ.
احمق ، بدھو ، گنوار ، للّا (پلیٹس). [للّہ (رک) کا محرّف].

--- پَنْجُو (---فت پ ، سک ن ، و مع) صف.
معمولی ، حقیر. رات کو سوئے للو پنجو صبح اُٹھے . (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۹۶). [للو + پنجو (تابع)].

--- کا باپ جَگَدّھر کہاوت.
اکا ڈھکا ، ایرا غیرا ، باپ بیٹا دونوں معمولی (فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

لُلّو (فت ل ، شد ل ، و مج) امث.
۱. (حقارۃً) **جیب ، زبان**. میاں نبی بخش کی للو کسی جگہ رُکتی ہی نہ تھی. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۳۹). سودے والے ... نے ڈنڈی ماری اور چپکی کھڑی دیکھ رہی ہیں گویا للو (زبان) کو کوّا لے گیا. (۱۹۵۱ ، کشکول ، محمد علی ردولوی ، ۵۱۱). ۲. **بولی ، بول چال** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۳. **چٹور پن زبان کا مزہ ، چاٹ**. پیش رفتگاں کے دل و دماغ لذّتِ حکومت سے آشنا تھے ان کو للو کا چٹخارہ مرغوب. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۴۹). [س : ललना].

--- بَنْد ہونا محاورہ.
(عور) **زبان بند ہونا ، بول نہ سکنا**.
کہ ہووے میری طرف سے یہ سب کی للو بند
کرے نہ جور کوئی دوست مجھ پہ نے ہمدم
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۸۹)).

--- پَتّو (---فت پ ، شد ت ، و مج) امث.
خوشامد درآمد ، چکنی چُپڑی باتیں ، چاپلوسی. میاں فطرت للو پتو کر کے کلیم کو اپنے گھر لے گئے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۱). یہ جتنی للو پتو کرے وہ کنارہ کرتی جائے. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۱۷). کسی کلاکار کی للو پتو سے مطمئن رہے تو اس کے فن کی داد کے چند جملے لکھ دیے . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۸). [للو + پتو (تابع)].

--- پَتّو آنا محاورہ.
خوشامد کرنے کا طریقہ جاننا. عزیز اللہ ، مجھے للو پتو نہیں آتی اور ایک گھڑی کے لیے بھی لڑکوں کی نالائقی اور بدتہذیبی کو نہیں برداشت کر سکتا. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳۵).

--- پَتّو کَرْنا محاورہ.
چاپلوسی کرنا ، خوشامد درآمد کرنا ، چرب زبانی سے لُبھانا ، چکنی چُپڑی باتیں بنانا ، سخن سازی کرنا. عباسی للو پتو کرکے کہاں لے گئی کیسا جھانسا دے گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۱۰). چاہے کتنی ہی میری للو پتو کرتا ہاتھ پیر جوڑتا میں ایک نہ سنتا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۸۶).

--- پَتّو میں لَگے رَہْنا محاورہ.
خوشامد کرتے رہنا ، چاپلوسی کرتے رہنا. یہی تمہارے دوست آشنا جو رات دن تمہاری للو پتو میں لگے رہتے ہیں سلام تک کے روادار تو ہونے ہی کے نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۸) .

انی میرے بجائے اب ان کی للّو پتّو میں لگی رہتیں۔ (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۳۲)۔

ـــ چپّو (ـــ فت چ ، شد پ ، و مج) امث۔
رک : للّو پتّو۔ اس للّو چپّو پر نہ جاتی اور آپ اسی طرح بیدار رہتی۔ (۱۸۹۸ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۱۷)۔ وہ منافق تھے لیکن ان کی للّو چپّو اور شیریں گفتاری سے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ (۱۹۲۷ ، دنیا کا آخری پیغمبرؐ ، ۴۴)۔ [للّو + چپّو (تابع)]۔

ـــ چلانا محاورہ۔
بے جا زبان چلانا۔ ہوش میں آ اپنی فصد کُھلا پانوں نہ پھیلا للو نہ چلا۔ (۱۹۰۱ ، مرزا قمرالدین ، عقدِ ثریا ، ۱۲)۔

ـــ سٹّلو (ـــ فت س ، ٹ ، شد ل ، و مج) امث۔
(تحقیراً) **زبان ، بے قابو زبان ، بیہودہ زبان**۔ یہ للّو سٹّلو ماننے کی نہیں بس ہمیں جانے ہی دو۔ (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۵۲)۔ [للّو + سٹّلو (رک)]۔

ـــ کھولنا محاورہ۔
زبان کھولنا ، بد زبانی کرنا۔ اب میں مقابل ہوں ... میرے آگے بولو اپنی للو کھولو۔ (۱۹۰۱ ، مرزا قمرالدین ، عقد ثریا ، ۲۲)۔

ـــ مَسّو (ـــ فت م ، شد س ، و مج) امث۔
للّو پتّو (نوراللغات)۔ [للّو + مَسّو (رک)]۔

ـــ میں سانپ ڈَسے فقرہ۔
بد دعا ، بد فال یا جھوٹے کے بارے میں بولتے ہیں کہ اس کی زبان کو سانپ کاٹے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

لَلْوا (فت ل ، ل نیز سک) امذ۔
لڑکا ، طفل ، بچّہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [لَل (للا (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ تصغیر]۔

لِلّٰہ (کس ل ، شد ل بمد) م ف۔
۱. **خدا کے واسطے ، برائے خدا ، خدا کے لیے ، خدارا**۔

مجھ دل کی ابتری کوں لِلّٰہ کاڑتے تم
کاکل میں اس کی یارو ہر تار سیں کھو جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸)۔

لِلّٰہ بوئے گل سے نہ کر مجھکو بددماغ
خوشبو اڑا کے ان کے بدن کی صبا لیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲)۔

نظارہ ہو نصیب رخِ بے نقاب کا
لِلّٰہ اٹھاؤ بیچ سے پردہ حجاب کا

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۵)۔ اچھا بھئی لِلّٰہ خاموش رہو۔ (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۶۲)۔ ۲. **خدا کی راہ میں ، رضائے الٰہی کے لیے ، خدا کے نام پر**۔

ہر عمل لِلّٰہ باشد خوب ہے
دل ربا سوں دور خش زبروب ہے

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳۱)۔ ایک ڈونگی پر وارد و صادر کو لِلّٰہ پار اتارا کرتی۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۷۱)۔ نہ یہ معلوم کہ یہاں کے لوگوں کی کیا رسم و راہ ہے یہ کام لِلّٰہ ہے۔ (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۷۶)۔ ایک معمولی چیز جیسے چارپائی چادر وغیرہ تو عادت یہ ہے کہ ان کو لِلّٰہ دیا جاتا ہے اور قیمتی چیزوں کو (آپس میں بطور ترکہ) تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، تجدیدِ معاشیات ، ۲۹۲)۔ ۳. **خدا واسطے کا ، لِلّٰہی ، بلاوجہ**۔

گھر بناتا ہے خدا کا کر کے بت خانہ خراب
شیخ جی کو لاگ ہے لِلّٰہ بت خانے کے ساتھ

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۸۰)۔ [ع]۔

ـــ الْحَمْد (ـــ کس ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م) کلمۂ ثنائیہ۔
سب تعریف خدا کے لیے ہے ، خدا کا شکر ہے۔

لِلّٰہِ الْحَمد کہ آیا مجھے اس خوش خط سے
صفحہ کافوری و مشکیں رقم ، عنبر نامہ

(۱۷۴۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۷۱)۔

بوئے یوسفؑ سے ہوا تازہ دماغ یعقوبؑ
لِلّٰہِ الْحَمد صبا مصر سے کنعان آئی

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۰)۔

لِلّٰہِ الْحَمد کہ اس دورِ زمستاں میں بھی جوش
نفسِ گرم و دلِ شعلہ فشاں باقی ہے!

(۱۹۴۹ ، سرود و خروش ، ۷۲)۔ لِلّٰہِ الْحَمد کہ نعرہ بازوں ، سیاسی مداریوں ... ادب کو سیاسی کلیوں اور تنظیموں میں بانٹنے والوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۸۳)۔ [لِلّٰہ (رک) + رک : ال (ا) + حمد (رک)]۔

ـــ الْحَمْدُ وَ الْمِنَّہ (ـــ کس ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م ، د ، فت و ، غم ا ، سک ل ، کس م ، شد ن بفت) کلمۂ ثنائیہ۔
خدا تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے (فرہنگ آصفیہ)۔ [لِلّٰہ + رک : ال (ا) + حمد (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + منت (رک)]۔

ـــ فِی اللّٰہ (ـــ کس ف ، غم ی ، ا ، ل ، شد ل بمد) م ف۔
خدا کے واسطے ، خدا کی خوشنودی کے لیے۔

اٹھائیں محنتیں لِلّٰہ فی اللّٰہ
جہادِ نفس کی چلتے ہیں راہ

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۵۸)۔ علی الصباح لِلّٰہ فی اللّٰہ ہر ایک بیمار ناچار کو بغور دیکھیے اور دوا دیجیے۔ (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۶)۔ جو کوئی کام لِلّٰہ فی اللّٰہ کر دیا جائے اس کو اگلے زمانے کی حماقت سمجھتے ہیں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۷۲)۔ [لِلّٰہ + فی (حرف جار) + اللّٰہ (رک)]۔

لِلّٰہی (کس ل ، شد ل بمد) صف ؛ م ف۔
۱. **خدا کے نام پر ، نامِ خدا** ؛ (کنایۃً) **مفت**۔

گنج جو پایا اڑایا دم میں اس کو اے صنم
کارخانہ تیرے درویشوں کا لِلّٰہی ہوا

(۱۸۷۰ ، دیوان واسطی ، ۳۳)۔ ایک غوطہ لِلّٰہی بھی لگا دیا کرتے ہیں اور اس کی اجرت نہیں لیتے۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۵)۔

تمام گاؤں میں اس کے مختلف پہلوؤں سے سخت بے چینی اور ہراس پھیل گیا ، زیادہ تر بیوہ اور یتیم کی لِلٰہی ہمدردی ، کچھ بننے کی حسد. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۴۴۷). ۲. **قسم کھا کر ، قسمیہ.** لیکن جو یہ سپاہی لِلٰہی بیان کرے اس کو تم سچ جانو. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۲۰۷). ۳. **خدا واسطے کا ، بلاوجہ.** خاص کر رعایتِ لفظی سے مجھے لِلٰہی کچھ بغض ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۴۴). [للہ + ی ، لاحقۂ صفت].

لِلٰہیت (کس ل ، شد ل بمد ، کس ہ ، شد ی بفت) امث.
رضائے الٰہی میں محو ہو جانا ، رضائے خداوندی میں ڈوبنا ، خدا کی ذات میں فنا ہونے کی حالت یا کیفیت. عیسائی مذہب وہیں تک اچھا معلوم ہوتا تھا جب تک اپنے گھر سے تمہاری لِلٰہیت اور خدا پرستی کی داستانیں سنا کرتی تھی (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۲۴). یہ واقعہ ابوبکرؓ کی لِلٰہیت کا اعلیٰ درجے کا ثبوت ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۳). یہ اس لِلٰہیت کا مظاہرہ تھا کہ صاحب ایمان کی دوستی اور دشمنی صرف اللہ کے لیے ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۲۲۰). [لِلٰہی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَلی (فت ل) (الف) امث.
لڑکی ، چھوکری ، لالی. کبھی باورچی سے ٹھٹول ہو رہی ہے ، کبھی دھوبی سے الجھ رہی ہے کہ للی کے کپڑے ٹھیک سے نہ دھوتا. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۹). (ب) صف مذ. (لکھنؤ) **وہ جو عورت پر قادر نہ ہو ، نامرد ، ہیجڑا،کمر کا ڈھیلا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لالی (رک) کی تخفیف ؛ للا (رک) کی تانیث].

لِلی (کس ل) امث.
سوسن کے قسم کا پودا. اس قسم کا گرو گل للی ، پیاز ، پام اور کیلوں میں ملتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادیِ نباتیات ، ۱۲۹). للی (Lily) سوسن یا سوسن کے قسم کے پودے کے لیے زیادہ تر بات چیت میں آتا ہے (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۱). [انگ : Lily].

لِلّی گھوڑی (کس ل ، شد ل ، و مج) امث.
۱. رک : **لیلی گھوڑی** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **کاغذ کی بنائی ہوئی گھوڑی کی مورت جسے ڈفالی رات کو پہن کر اپنے پیروں پر کودتے اور ناچتے پھرتے ہیں اسے گھوڑے کا ناچ کہتے ہیں اور اس کے ذریعے سے چراغ کی روشنی میں وہ لوگ مانگتے کھاتے ہیں.** چنانچہ للی گھوڑی والے آج تک گلی کوچوں میں یہی تماشا دکھاتے پھرتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۰ : ۳). ۳. **بچوں کا ایک کھیل جس میں کھپچیوں کا اور دفتی کا گھوڑا بنا کے اس پر سوار ہوتے ہیں اور اس سے کھیلتے ہیں.** ہندوستانی کھیل یعنی گلی ڈنڈا ، پتنگ ... للی گھوڑی ... اور تیتر بازی کا عام رواج تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۹۸). ۴. **حشرات الارض میں سے چھوٹے سے کیڑے کا نام جو آدھ انچ لمبا ہوتا ہے اور اس پر سفید اور کتھئی دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ کیڑا برسات کے موسم میں بکثرت دکھائی دیتا ہے .** وہ برسات کی للی گھوڑیاں ہیں آج تلے اوپر رینگتی دکھائی دیتی ہیں کل غائب (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۳ : ۹). [لِلی (لیلی (رک) کا بگاڑ) + گھوڑی (رک)].

لَلیانا (فت ل ، کس ل) ف ل.
سرخ ہونا ، لال ہو جانا (پلیٹس). [لل (لال (رک) کا مخفف) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

لِلیانا (فت نیز کس ل ، کس ل) ف م.
۱. **منت سماجت کرنا ، چاپلوسی کرنا.** انہوں نے للیاتا ہوا منہ بنا کر کہا ابھی تو کچھ نہیں لکھا.(۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۶۵). ۲. **خواہش کرنا ، للچانا ، حرص کرنا.** کسی شخص کو کوئی چیز کھاتے پیتے دیکھ کے للیانے سے سب کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے ندیدہ اور نظرباپا کہلاتا ہے. (۱۸۲۳ ، تہذیب النساء ، ۳۴). [للچانا (رک) کا مُحرّف].

لَم (۱) (فت ل) صف.
لمبا کا مخفف ، طویل ، دراز ، تراکیب میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---بڑ (---فت ب) صف مذ.
ضرورت سے زیادہ لانبا آدمی ؛ (کنایۃً) احمق یا بے وقوف آدمی (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات). [لم + بڑ (رک)].

---بوت (---و مج) امث.
لمبی کشتی ، لمبی ناؤ (فرہنگ آصفیہ). [لم (رک) + بوت (انگ : Boat بوٹ (رک) کا بگاڑ)].

---بوترا (---و مج ، سک ت) صف.
بیچ میں سے گول اور موٹا اور دونوں سروں پر سے سکڑا ہوا ، بیضوی یا ایسا لانبا جو بد نما ہو.

گلے میں اونٹ کے باندھی ہے بلی
بہو ٹھنگنی میاں لم بوترا ہے

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۹۰). [لم بوت (رک) + را ، لاحقۂ صفت].

---پَرا (---فت پ) صف ؛ امذ.
دراز پَر ، لمبے پروں والا (نوراللغات ؛ فرہنگ اثر). [لم + پر (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

---پَری (---فت پ) امذ.
لمبی دم والی پری ؛ گدھی یا مادۂ خر (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لم پرا (رک) کی تانیث].

---تڑنگ / تڑنگا (---فت ت ، ڑ ، غنہ) صف (مث : لم تڑنگی).
طویل القامت ، دراز قد ، وہ شخص جس کا قد لمبا ہو ، لمبو. ابھی ادھر سے گیا ہے لم تڑنگا بات بات پر سونٹا تانتا جاتا تھا. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۰۰). اللہ جھوٹ نہ بلائے تو کوئی پانچ ہاتھ کا ہو کا یہ لم تڑنگ ... مردوا . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۳۷). [لم + تڑنگ / تڑنگا (رک)].

---ٹنگا (---فت ٹ ، مغ) صف مذ.
لم ڈھینگ ، بڑی بڑی اور لمبی لمبی ٹانگوں والا . شتر گردنے ، لم ٹنگے اور اوندھے سیدھے .... بھینسے بڑے تھے . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۶۳). [لم + ٹنگ (ٹانگ کا مخفف) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---ٹنگو (---فت ٹ ، غنہ ، و مع) صف مذ.
۱. **لم ٹنگا ، بڑی بڑی اور لمبی لمبی ٹانگوں والا (آدمی وغیرہ)**. اس نے ایک لم ٹنگو سے مبادلہ کر لیا تھا کہ جس میں پنڈلی معلوم نہ ہوتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۷۱). ۲. **کلنگ ، لق لق نیز لمبی ٹانگوں والا گدھ ، لم ڈھیک** . بہت سے سارس ... متعدد جال بچھا کر پکڑ لیے ، ان کے ساتھ ایک لم ٹنگو بھی جال میں پھنس گیا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۳). [لم + ٹنگ (ٹانگ کا مخفف) + و ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

---چچڑ (---کس چ ، شد چ بفت) صف.
چمٹ جانے والا ، چیچڑی کی طرح جان نہ چھوڑنے والا.

گو کہ ڈالر کے خزینے ہیں لبالب لیکن
فیض اٹھاتا ہے وہی شخص کہ ہو لم چچڑ

(۱۹۵۴ ، ضمیر خامہ ، ۲۸۲). [لم + چچڑ (چیچڑ (رک) کی تخفیف)].

---چونچا (---و مج ، مغ) صف مذ (مث : لم چونچی).
وہ پرند جس کی چونچ لمبی ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لم + چونچ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چھٹیا (---فت چھ ، سک ٹ) امذ.
طویل جسم کا بلی کی نسل کا جانور جس کے جسم پر کالے کالے گل ہوتے ہیں ، کالا تیندوا. بعض پہاڑوں پر اس کو لم چھٹیا بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۶۸). [لم + چھٹ (چھینٹ کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چھڑ (---فت چھ) (الف) صف.
لمبا ، لمبے قد کا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امث.
۱. **لمبی چھڑ ، وہ لمبی چھڑ جس سے کبوتر اڑاتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **لمبی نال والی بندوق یا توپ نیز توڑے دار بندوق**. توپیں لم چھڑ لم چھڑ لگی تھیں. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۸۳). ادھر قلعے کی خندق عمیق اور پرآب ہے ، توپیں لم چھڑ لم چھڑ قلعہ پر لگی ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۵۴). [لم + چھڑ (رک)].

---چھڑا (---فت چھ) صف مذ.
دبلا پتلا اور لمبوترا ، لمبا ، دراز قامت.

کچھ اندک قد بھی اوس کا بڑا ہے
نہ موٹا ہے نہ پتلا لم چھڑا ہے

(۱۸۶۰ ، لوامع غیب ، ۶). اس پر لنگور کے سے لم چھڑے چہرے پر بکروں کی سی داڑھی اور چپٹی ناک کے ساتھ دو ٹینکھی آنکھیں. (۱۹۳۲ ، رفیق تنہائی ، ۸). [لم چھڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چھونی (---و مع) صف مث.
لمبوتری. لم چھونی آنکھیں اور خوب صورت پیشانی کونی کہاں سے لائے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۰).

لم چھونی پتیاں دوچند سہ چند
شاخ در شاخ نت نئے پیوند

(۱۹۰۷ ، مخزن ، اکتوبر ، ۵۳). اس قبیلے کی کمیرنیں لم چھونی اور ہلکی پھلکی ہوتی ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۳۷). [لم + چھو (چھونا سے) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---دراز (---فت د) امذ.
۱. **کھادی ، کھور ، گاڑھا ، ایک قسم کا کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے ، اسری** (ا پ و ، ۲ : ۸۳). ۲. **وہ جس کا سلسلہ دراز ہو ، لمبا ، طویل الذیل**. میں نے اپنے کئی دوستوں کو اس نظم کا مسودہ دیا کہ وہ اسے پڑھیں اور اس لم دراز استعارے کو حل کر کے بتائیں کہ یہ سوانحات کس ذات سے متعلق ہیں. (۱۹۲۲ ، پریم ترنگنی ، ۴). [لم + دراز (رک)].

---دما (---ضم د) صف.
جس کی دم لمبی ہو (جامع اللغات). [لم + دم (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---ڈاڑھیا (---سک ڑھ) صف.
دراز ریش ، لمبی ڈاڑھی والا . واہ رے بڈھے تیری گلفشانیاں ، خوب سنائیں بے تکی کہانیاں تیرے جیسے لم داڑھیے نہ معلوم کتنے دیکھے بھالے ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۵۹). اس کی محفل میں سوسائٹی میں ... لم ڈاڑھیوں کی تضحیک دلچسپ مشغلہ ہے. (۱۹۴۵ ، ستونتی ، ۱۵). [لم + ڈاڑھی (رک) + یا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

---ڈگو (---کس نیز فت ڈ ، شد گ ، و مع) صف مذ.
دراز قد مرد ، بڑے قدم والا ، لمبے قدم رکھنے والا. کیا تم اس لم ڈگو کو یہاں ٹھیرانا چاہتی تھیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۷). [لم + رک : ڈگ (۳) + و ، لاحقۂ صفت وتذکیر].

---ڈور (---و مع) صف.
۱. **وہ لمبی ڈوری جس سے مچھلی پکڑتے ہیں ، ڈکن** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **لمبی دم والا پرند** (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). [لم + ڈور (رک)].

---ڈورا لڑانا محاورہ.
پتنگوں کو خوب بڑھا کر لڑانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ڈورا لڑنا محاورہ.
۱. **رک : لم ڈورا لڑانا جس کا یہ لازم ہے**. ادھر بھی پتنگ جھپکے ادھر بھی بڑھے خوب لم ڈورے لڑے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۸). ۲. **بہت میل جول ہونا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ڈھیک (---ی مج) (الف) امذ.
رک : لم ڈھینگ.

تن تنؐ اور لم ڈھیک ہولا حق حق تار پروتے ہیں
اگھن ، بٹے ، چنڈول ، ابلقے یاد میں اس کی روتے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۳۱). لم ڈھیک پانی کا ایک خوبصورت گلابی مائل پرندہ ہے. (۱۹۷۳ ، انوکھے پرندے ، ۸). (ب) صف. **بڑی بڑی اور لمبی لمبی ٹانگوں والا** ، **لم ٹنگا** ؛ (کنایۃً) **بے وقوف** ، **کم عقل** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [لم ڈھینک (رک) کا غیر انفی املا].

ـــ ڈِھینک (ـــ ی مج نیز مع ، غنہ) امذ.
پانی کا ایک خوبصورت لمبی ٹانگوں والا پرندہ ، **لم ٹنگو** ، **لگ لگ**. پادام ، یہ جال کی قسم نہیں ہے ، یہ لم ڈھینک کے پٹھوں کی بنتی ہے ، اس سے ہر قسم کی کونجیں ، چتوڑے ، بوڑے ، تگدری خرگوش پکڑے جاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸).

پانچویں میں سارس اور لم ڈھینک ہیں
بے تکلف ہیں جو پانی پر رواں
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۰). [لم + ڈھینک (رک)].

ـــ قَد (ـــ فت ق) صف مذ.
لمبے قد والا ، **دراز قد**. ایک روز مجھے وہ لم قد آدمی تنہا مل گیا. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۲ : ۱۰۲). [لم + قد (رک)].

ـــ قَدا (ـــ فت ق) صف.
دراز قامت ، **لمبو**. ملکہ نے کہا او لم قدے تُو تو ہمیشہ سے کٹنا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۲۹۹). لم قدے نے بیان کیا کہ میرا قصّہ ایسا ہے. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۲ : ۱۰۲). [لم قد + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــ کَنّا (ـــ فت ک ، شد ن) صف مذ.
لمبے کانوں والا ، **دراز گوش** ؛ **خرگوش** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [لم + کن (کان (رک) کا مخفف) + ا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

ـــ گَردَنا (ـــ فت گ ، سک ر ، فت د) صف مذ (مونث : لم گردنی).
لمبی گردن والا ، **صراحی دار گردن**. وہ بدذات سیہ فام لم گردنا سامنے آیا. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہربار ، منیر ، ۲۷۸). [لم + گردن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

لَم (۲) (فت ل) حرفِ نفی.
نہیں ، نہ.

وہ عالم میں مانندِ لم جلوہ گر
کہ ثابت کرو تو ہے نفی سخن
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۸). [ع].

ـــ یَزَل (ـــ فت ی ، ز) صف.
غیر فانی ، **ہمیشہ رہنے والا** ، **لازوال**. بغیر عنایت فیضِ لم یزل کے تیرِ سعادت ہدفِ مراد پر نہیں بیٹھتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۰).

جھومتے آتے ہیں محفل میں وہ رندِ لم یزل
جن کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے خمارِ انقلاب
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۹۱).
تیرا جلوہ ، جلوۂ لم یزل ، ترا سلسلہ ہے وہ سلسلہ
جو ہر اک خیال سے ما سوا جو ہر اک نگاہ سے ماورا
(۱۹۸۴ ، میرے آقاؐ ، ۱۹). [لم + یزل (یزال (رک) کی تخفیف)].

ـــ یَزَلی (ـــ فت ی ، ز) صف.
رک : لم یزل. اس گھڑی عنایتِ لم یزلی سے یرحمک ربک جواب آیا. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۷۸). جب تک اسکی توفیقِ یار اور ارادتِ لم یزلی نہ مددگار ہوگی کسی غیر کو خبر ممکن نہیں. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۶۸).

جو اپنے رب سے کرے بالمشافہہ باتیں
حریمِ لم یزلی کا مقرّب و محرم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۵). [لم یزل + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِم (کس ل) امث ؛ امذ.
۱. **سبب اصلی** ؛ **علّتِ اولیٰ** ، **کنہ** ، **حقیقت** ، **اصلیت**. سبب یقینی اسکا بشر بتلا نہیں سکتا اور لِم اسکی کوئی پا نہیں سکتا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۴۵). لِم پر کوئی اللہ کا بندہ غور نہیں کرتا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۰). اس کی لِم یہ معلوم ہوتی ہے کہ ساسانی شہنشاہ کی حیثیت سے اسے یہ خدائی حق پہنچتا تھا کہ وہ اپنے اقتدار کو منوائے. (۱۹۸۹ ، برّصغیر میں اسلامی کلچر ، ۱۳). ۲. **اعتراض** ، **بازپُرس**. ننھیال دادیہال کی طرف سے کوئی لِم تو نہیں. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۹). ۳. **تہمت** ، **بہتان** ، **دوش**.

اور یا سے کوئی داؤد کا قصّہ پوچھے
عشق وہ لِم ہے کہ جس سے نہ پیمبر چھوٹے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۱). یہی منصوبہ تھا کہ نشے میں چُور ہو تو اس کو کسی لِم میں نکلوا دیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۷). ۴. **اصلیت** ، **بات کی تہہ**. اہلِ لکھنؤ اس لِم کو تو پہنچتے نہیں اور ہمارے اس محاورے پر ہنسا کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۵). اس میں کیا لِم ہے کہ آج ہی شام کو یہ مکان مجھے چھوڑ دینا ہو گا. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، دھوکا ، ۱۱). [س : लिप].

ـــ رَکھنا یا دَھرنا محاورہ.
تہمت دھرنا ، **دوش لگانا** ، **کلنک لگانا** ، **لِم لگانا**. مجھے الزام لگا کر مجھ پر لِم رکھ کر کیا ملا. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۸۴). سارا لِم ہرے چھال دار درختوں میں دھرا گیا. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۱۴۲).

ـــ لَگانا محاورہ.
عیب یا الزام لگانا ، **قصور وار ٹھیرانا** ، **تہمت لگانا**. ان کو خود افسوس ہے کہ کسی بدنصیب نے خواہ مخواہ نواب صاحب کے پیچھے یہ لِم لگا دی. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۸۵). دل لگی مزاح (مذاق) سب ہی کچھ ہوتا ہے وہاں لِم لگائی گئی نوچ ایسا نٹ کھٹ مردوا کوئی ہو. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۷ : ۴).

نہیں ہے غبن و تغلّب سے مطلقاً انہیں عار
روپے کو پوجتے ہیں ، لم لگاتے ، دبتے ہیں دم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۷۳).

---لگنا محاورہ.
رک : لم لگانا جس کا یہ لازم ہے. حواس جاتے رہے ایک ایسی لم لگی کہ معطل ہوگیا اب کیا کروں ، سوجھتی ابھی تک خوب تھی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۵).

لَمب (۱) (فت ل ، سک م) (الف) صف. صف.
دراز ، طویل ، لانبا وغیرہ (پلیٹس). (ب) امذ. **عمود ، عمودی خط ؛ رشوت ؛ چوسر کی طرح کے کھیل کی ایک چال** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लम्ब].

---ڈالنا محاورہ.
عمود گرانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---رُوپ (---و مع) صف.
جو (خط) قائم الزّاویہ بنائے ، عمودی ، ۹۰ ڈگری بنانے والی لکیر (خط) (جامع اللغات). [لمب + روپ (رک)].

---قدا (---فت ق) صف.
لمبا ، دراز قد ، لانبے قد والا. ملکہ ترنج نے کہا کیوں رے لمب قدے میں نے تیرے ساتھ کیا برائی کی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۸۴). [لمب + قد (رک) + ا ، لاحقۂ تحقیر].

---نِکالنا محاورہ.
عمود گرانا ، عمودی خط کھینچنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---نِکلنا محاورہ.
عمود گرایا جانا ، عمودی خط کھینچنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

لَمب (۲) (فت ل ، سک م) امث.
ایک قسم کی گھاس جو سنہرے رنگ کی ہوتی ہے ، اس کا ذائقہ ناخوشگوار ہوتا ہے. لمب ، یہ سنہری رنگ کی مخملیں گھاس ہے جو زمین پر مشت برابر اونچا سنہری ریشم کے ڈھیر کی طرح اگ آتی ہے ... بعض چولستانی باشندوں کے خیال کے مطابق ہرن صرف لمب کھاتا ہے. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۶۴). [مقامی].

لَمبا (فت ل ، سک م) صف.
۱. **دراز ، طویل.**

سرکن جیسے لمبے بال   چندر سورج دونوں گال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۷۷)). یہ جگت لمبا (بہت دیر تک کا) سپنا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۲). اہلیہ بھی بہت کمزور میرے ساتھ ہیں اس وجہ سے سخت پریشان ہوں سفر لمبا ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۹). بال اتنے لمبے کہ ٹخنوں تک آتے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۳۵). ۲. **بلند ، اونچا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) ۳. **دراز قد ، طویل القامت.** دیکھنے میں وہ فانی انسانوں سے زیادہ لمبا لگتا تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۳۵). ۴. **بہت ، کثیر ، زیادہ ؛** (کنایۃً) **بیوقوف ، نادان** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : लम्ब + क].

---بننا محاورہ.
رفوچکّر ہونا ، چل دینا ، فرار ہونا. چوکیدار نے اپنا رستہ لیا اور چور سب مال لیکر لمبا بنا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۷۰). تو ہمو کو پیٹ پوجا کرلینے دے ، جا لمبا بن. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۶۸).

---پڑنا محاورہ.
مر جانا ، لیٹ جانا. لچھمن جی ، بس ایک ہی وار میں لمبے پڑ گئے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۸۰).

---تڑنگا (---فت ت ، ڑ ، غنہ) صف مذ.
موٹا تازہ اور دراز قد ، لمبے قد کا اور موٹا تازہ. لمبے تڑنگے چھوٹے بوٹے ... سب حجازی باپ کے فرزند ہیں . (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، حسن نظامی ، ۱۲). دیوار گھڑی میں ساڑھے تین بجتے ہیں تو گھر کے کھلے ہوئے دروازے پر کالے یا مٹ میلے لباس میں ایک لمبا تڑنگا شخص چپکے سے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۵). [لمبا + تڑنگا (رک)].

---چوڑا (---و لین) صف مذ (مث : لمبی چوڑی).
۱. **دراز اور وسیع ، بہت کشادہ ، طویل و عریض.** شمال مغربی یورپ کے جنوب میں یہ ایک لمبا چوڑا اور زرخیز میدان ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۳۷). ۲. **طول طویل.** انہوں نے دو تین گھنٹے میں اس کا لمبا چوڑا جواب لکھا. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۹۹). تمہارے باپ نے تمہاری خیریت پوچھنے کے لیے یہ لمبا چوڑا سندیسہ لکھا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۷۷). ۳. **کثیر ، زیادہ.** اس پر کوئی لمبا چوڑا خرچ نہیں آئے گا. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۱۰۲). [لمبا + چوڑا (رک)].

---چوڑا پَردہ لگانا محاورہ.
بناوٹ کا پردہ کرنا (فرہنگ اثر).

---چوڑا کام (---و لین) امذ.
بہت بڑا کام ، وہ کام جس میں طویل عمل درکار ہو. ایسی ہی مجبوری یا لمبا چوڑا کوئی کام ہوتا تو وہ دوسرے دن پر رکھتی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۵). [لمبا + چوڑا (رک) + کام (رک)].

---دفتر (---فت د ، سک ف ، فت ت) امذ.
طول طویل مضمون.

خط تقدیر نہ کیوں ہو گنجان   لمبے دفتر کو یہ کمتر کاغذ

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۲). [لمبا + دفتر (رک)].

---سفر (---فت س ، ف) امذ.
دور کی مسافت ، دور کا سفر ، سفرِ دراز ؛ دنیا سے رحلت یا کوچ ، سفرِ آخرت (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). اف : کرنا ، ہونا. [لمبا + سفر (رک)].

---کَرنا محاورہ.
۱. **طول یا درازی میں بڑھانا ، دراز کرنا ، کھینچ کر طویل کرنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **روانہ کرنا ، چلتا کرنا ، رخصت کرنا.**

چوڑائی میں ٹک اپنے عدو اور بھی جم لے
لمبا کروں ہوں دیکھ تو کیسا تجھے دم لے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۵۷).

---گھونگھٹ مدری چال یہ آئیں کس کا گھر گھال کہاوت.
اس بدچلن عورت کے متعلق کہتے ہیں جو گھونگھٹ تو لمبا نکالے اور اس میں سے اشارہ بازی کرے ، ایسی عورت کئی گھر تباہ کرتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لمبا لیٹنا محاورہ.
فرش وغیرہ پر ڈھے جانا ، لمبا پڑنا ؛ مر جانا. مجھے یہ رات تم پر خیریت سے کٹتی نہیں معلوم ہوتی صبح کو لمبی لمبی لیٹی ہو گی ہم افسوس کرتے ہونگے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۳۲).

---ہاتھ مارنا محاورہ.
بڑا فائدہ اٹھانا ، زیادہ رقم ہاتھ آنا (دھوکا دھڑی سے). کسی کا مال مل جائے پھر دیکھو کیسے لمبے ہاتھ مارتا ہوں. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۱ : ۱۰).

---ہونا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **دراز ہونا ، طویل ہونا.** پھر وہ لمبا ہونے لگا ، اور لمبا ہوا اور لمبا ہوا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۵۴). ۲. **چل دینا ، رفوچکر ہونا، ہوا کھانا ، ٹہل جانا ، سدھارنا.** اور میں مال لے کر لنبا ہوا. (۱۸۶۴ ، جوہر عقل ، ۶۳). اسباب چھین کر بلکہ پہننے کے کپڑے تک اتروا کر لمبے ہو گئے. (۱۹۱۷ ، غدر دہلی ، ۲ : ۳۸). ۳. **لیٹ جانا ، آرام کرنا ، سونا** (مہذب اللغات).

لَمْباڑا (فت ل ، سک م) امذ.
ایک ذات یا برادری جو اناج وغیرہ ڈھوتی ہے ، بنجارا نیز اس کا ایک فرد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَمْباڑَن (فت ل ، سک م ، فت ڑ) امث.
لمباڑا گروہ کی کوئی عورت، لمباڑا (رک) کی بیوی. دکن کی لمباڑنیں اور ان کے جرائم پیشہ شوہر ان کے ذہن پر ہمیشہ چھائے رہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۶۲). [لمباڑا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

لَمْبان (فت ل ، سک م) امث.
درازی ، لمبائی ، طول. تم تمغہ کے قد کے مناسب اسکی لمبان رکھنا. (۱۸۹۷ ، مکتوبات سرسید ، ۵۴۳). پا کھوں کی لمبان کو چوڑان سے کسی قدر بڑھا دیا ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۹). تکیے کے غلاف کی لمبان ہمیشہ کپڑے کے تانے کے رخ رکھیں ورنہ غلاف جلد پھٹ جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۷۳). [لمبا + ن ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لَمْبانا (فت ل ، سک م) ف م.
دراز کرنا ، طویل کرنا.
یکایک ان نے دونوں پاؤں لمبائے
مری گردن میں لے کے خوب لپٹائے
(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری ، ۴۴). بازاری دکانداروں کی تعریف کو اس قدر لمبانا اور چوڑانا ... انھی کا کام تھا . (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۸۴). [لمبا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَمْبانی (فت ل ، سک م) صف.
لانبا ، لمبائی والا ، لمبان والا. ڈنڈے کے سرے پر ایک پیچ ہوتا ہے جس کے ذریعے لمبانی ڈنڈے جوڑ دیے جاتے ہیں. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۶۱). [لمبان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمْباوْ (فت ل ، سک م ، و مج) صف.
درازی ، لمبائی ، طول ، بڑائی. گھوڑے کی دم کے بال ایک لمباوْ خوشنما رکھتے ہیں . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۱۸) . [لمبا + و ، لاحقۂ حاصل مصدر].

لَمْبائی (فت ل ، سک م) امث.
۱. **درازی ، طوالت ، لمبان.** مچھلی ہر سال لمبائی میں ۳ تا ۴ انچ بڑھتی ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۶۴۵). ۲. **بلندی ، اونچائی ، ارتفاع.** اگر کمرہ مستطیل ہے اور لمبائی بہت زیادہ ہے تو مقابل کی دونوں چھوٹی دیواروں پر ایک جیسے ... رنگ کروا دینے سے ... تناسب پیدا کیا جا سکتا ہے . (۱۹۷۰ ، گھریلوانسائیکلوپیڈیا، ۳۷۳). [لمب (۱) + ائی ، **لاحقۂ** کیفیت].

---چوڑائی (---و لین) امث.
لمبان چوڑان ؛ طول و عرض. اپنے تکیے کی لمبائی چوڑائی سے ایک انچ زائد خریدیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۷۴). [لمبائی + چوڑائی (رک)].

لَمْبَر (۱) (فت ل ، سک م ، فت ب) امذ.
۱. **رک : نمبر جو اس کی صحیح اور مستعمل صورت ہے.**
قیاس عمر کا لمبر بڑھا تھا
قریب اسی کے سن پہنچا تھا اس کا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۶۱۸). اچھا صاحب تو اب آپ تانگے کا لمبر بھی لے لو. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۱۲). انشاء کے بعد غالب ... نے **گلاس** اور لمبر (نمبر) استعمال کیے ہیں. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۴۳).
۲. **وہ اعداد (نمبر) جو امتحانات کے پرچوں پر دیے جاتے ہیں** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **درجہ ، رُتبہ ؛ عہدہ ، منصب.** زبان یعنی تقریر اپنی توضیح کی زیادتی اور محنت کی کمی سے اوّل لمبر ہو گئی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۱ : ۶). ۴. **باری ، نوبت ، دفعہ.** عربی کا لمبر سب سے اخیر تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۳۸). تمہیں جلدی ہے کہیں اور سے لے لو ، میں تو لمبر سے دوں گا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). ۵. **کسی ادارے یا کارخانے کا مخصوص یا مقررہ نشان ، علامت ، مارکہ (جیسے ماچس کے فلاں کارخانے کا لمبر شیر ہے)** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۶. **شمار ، گنتی ، تعداد.** بنڈیلوں کو اس طرح ... بکس میں رکھوادیں یعنی لمبر اوّل سے شروع کرے. (۱۸۴۵ ، دولت ہند ، ۸۳). لوازم سرکار خاص شاہی یکمشت اور واگزاشت نصف لمبر کے علاوہ اس مقدار خطیر کا ملاحظہ کرنا چاہیے. (۱۸۹۲ ، فوائدالنساء ، ۳۴). ۷. **زمین کا معیّن قطعہ.**

دیہاتوں میں لمبر (زمین کے معیّن قطعہ کے لیے) اور لمبردار بھی عام ہیں۔ (۱۹۵۵، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۲۰۳)۔ ۸. کھیل کود، ڈولا (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔ [انگ نمبر (Number) کی تارید]۔

---آنا ف ل۔
۱. باری آنا، وار آنا، نوبت پہنچنا (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ)۔
۲. امتحان میں نمبر پانا (نوراللغات؛ علمی اردو لغت)۔

---پانا محاورہ۔
امتحان میں نمبر حاصل کرنا (جامع اللغات)۔

---پَر قائِم رَہنا محاورہ۔
یک طرفہ خارج شدہ مقدمے، نالش یا درخواست کا بحال ہونا (ماخوذ: نوراللغات)۔

---پَر قائِم ہونا محاورہ۔
لمبر پر قائم رہنا (رک) کا لازم (نوراللغات)۔

---چَڑْھانا محاورہ۔
۱. درجہ بڑھانا، مرتبہ یا منصب بڑھانا، ترقی دینا (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. امتحان وغیرہ کے نمبروں کو رجسٹر میں درج کرنا (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---چَڑْھنا محاورہ۔
نمبروں کا جو امتحان کے پرچے میں ملے ہوں درجِ رجسٹر ہونا، درجے میں ترقی پانا (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت)۔

---چھِیْننا محاورہ۔
درجے سے گرا دینا، مرتبہ چھین لینا، بے توقیر کرنا۔

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے، پر اے طرفِ کلاہ
مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۸۷)۔

---دار امذ۔
(کاشت کاری) گانو کا مُکھیا، چودھری، وہ شخص جو سرکاری مالگزاری کو زمینداروں سے وصول کر کے سرکاری خزانے میں داخل کرتا ہے اور جو سرکاری مالگزاری کا سب حصہ داروں کی طرف سے ذمہ دار ہوتا ہے۔ لمبردار ہر کسی موضع کے پٹواری اپنے سے اتفاق کر کے واسطے خوردبرد اپنے کی رقومات مصارف کچہری کو المضاعف کاغذ اپنے میں لکھاتے ہیں۔ (۱۸۳۹، کتاب الآغاز، ۱۳۸)۔ ایک ایک علاقہ ایک ایک تعلقہ دار کو سپرد تھا، اُس کے نیچے کئی کئی گانو کے علاقہ دار... اُن کے نیچے لمبردار وغیرہ وغیرہ۔ (۱۸۸۷، سخندان فارس، ۲: ۱۱۹)۔ ہمارے گاؤں کے لمبردار نے ایک جاپانی سپاہی کی بہت خاطر مدارات کی تھی۔ (۱۹۰۵، جنگ روس و جاپان، ۴۷)۔ دن رات محنت کرتی، لمبردار کی حویلی میں کام کاج کرتی، اپنا پیٹ پالتی اور اس کے نکھرے بھی پورے کرتی۔ (۱۹۷۸، جانگلوس، ۴۷)۔ [لمبر + ف: دار، داشتن = رکھنا]۔

---داری امث۔
لمبردار کا عہدہ یا کام، لمبردار ہونا؛ (کنایۃً) زمینداری، چودھراہٹ۔ ایک ایک گانوں میں دس دس بارہ بارہ پٹی دار کتاب لمبر سرکار میں صرف اسم ایک دو کس خواہ چار پانچ کس لمبرداری میں مندرج ہیں۔ (۱۸۳۹، کتاب الآغاز، ۲۳۳)۔ [لمبردار + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---دینا محاورہ۔
امتحان دینے والے کی لیاقت کے مطابق نمبر دینا، امتحان کے پرچے پر نمبر درج کرنا جو ہر سوال کے جواب پر ممتحن نے تجویز کیے ہوں نیز درجہ دینا، مرتبہ دینا (فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات)۔

---سابِق میں قائِم رَکْھنا محاورہ۔
رجسٹر میں دوبارہ درج کرنا (پلیٹس)۔

---سے خارِج کَرْنا محاورہ۔
فہرست سے خارج کرنا (پلیٹس)۔

---سے خارِج ہونا محاورہ۔
(قانون) مثل سے خارج ہونا، فہرست سے خارج ہونا، داخلِ دفتر ہونا (فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات)۔

---قائِم رَہْنا محاورہ۔
(قانون) پہلی ہی مثل قائم رہنا، پہلی مثل پر ہی کارروائی ہونا (جامع اللغات)۔

---کَرانا محاورہ۔
اندراج کرانا، درج کرانا۔ ملکیت زمین داری ہمہ پالیب یک جدی اپنے کی وہاں واقعہ ہے واسطہ نام بنام ایک کس سرکار میں لمبر کرائے دیتے ہیں۔ (۱۸۳۹، کتاب الآغاز، ۱۳۷)۔

---کھِنْچ جانا / کھِنْچْنا محاورہ۔
مقدمے کا طول پکڑنا، مقدمے کی تاریخ بڑھنا، مقدمہ ملتوی ہونا، پیشی کی تاریخ بڑھنا، کسی امر میں دیر لگنا (ماخوذ: پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ؛ مخزن المحاورات)۔

---گِیرْنا محاورہ۔
(دھوبی کا کپڑوں پر) شناخت کے لیے نشان لگانا، نمبر ڈالنا۔ بابو ... تیرا ستیاناس، طون (طاعون) مارے ... گھس جانے تیرے پیٹ میں ماتا کالی ... آتا کیوں نہیں، دو سو کپڑے پڑے ہیں ... لمبر گیرنے والے، میں تو رو رہی ہوں تیری جان کو۔ (۱۹۴۳، دانہ و دام، ۱۳۱)۔

---لَگانا محاورہ۔
قطار میں لگنے کے لیے تیار رہنا، شمار میں رکھنا؛ لمبر دینا، امتحان دہندہ کی قابلیت یا لیاقت کے موافق نمبر دینا (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔

---لَگْنا محاورہ۔
لمبر لگانا (رک) کا لازم، امتحان کے پرچے پر نمبر درج ہونا (جامع اللغات)۔

---وار م ف.
باری باری سے ، درجہ بہ درجہ ، سلسلہ وار. جس زمین کو دینا چاہیں اس کو درخواست میں نمبروار درج کر دیں. (۱۸۵۰ ، کوایف تعلیم تتمہ ، ۸). [لمبر + وار (رک)].

لَمبَر (۲) (فت ل ، سک م ، فت ب) امث.
لومڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَمبَرائیکَس (فت ل ، سک م ، فت ب ، ی مع ، فت ک) امذ.
(حیوانیات) **ایک قسم کا کیچوا.** یعنی وہ انیلڈا جن میں بازو پیر نہیں پائے جاتے ، لیکن ابرے موجود ہوتے ہیں ، مثلاً لمبرائیکس یا کسی دوسری ذات کا کیچوا. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۳).
[انگ : Lumbricus].

لَمبَری (فت ل ، سک م ، فت ب) صف.
۱. **نمبر کا ، نمبر والا ، نمبر کے مطابق ، ترتیب وار** ؛ (کنایۃً) **معرکہ کا ، زبردست.**

پیچ زلفوں سے لڑے ہیں دل نے کیا کیا لمبری
عمر گزری اس جھمیلے ہی کو سُلجھاتے ہوئے

(۱۹۳۵ ، نادان دہلوی (نکتۂ راز ، ۳۹۲)) . ۲. **نشان لگا ہوا (جیسے لمبری گھوڑا یا بیل)** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۳. **سرکار کی طرف سے معیّن و مقرر کیا ہوا (پیمانہ)** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. **وہ احمق جس کے احمق ہونے پر کسی کو کلام نہ ہو ، بے وقوف** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **پولیس کے رجسٹر پر چڑھا ہوا ، مشہور ، معروف (بدمعاش)** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لمبر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---باٹ (بٹ) امث.
سرکار کی طرف سے مقرر کیا ہوا باٹ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لمبری + باٹ (رک)].

---بَیل (---ی لین) امذ.
وہ بیل جس پر سرکاری نشان داغا گیا ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لمبری + بیل (رک)].

---دَعْویٰ (---فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
(قانون) **نالش عام ، دعوائے عام ، سلسلہ وار نالش ، ابتدائے مقدمہ سے حسبِ سلسلۂ نالش ، وہ دعویٰ جو صیغۂ متفرقات سے نہ ہو** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) [لمبری + دعویٰ (رک)].

---گز (---فت گ) امذ.
سرکار کی طرف سے مقرر کیا ہوا گز (ماخوذ : جامع اللغات) . [لمبری + گز (رک)].

---گھوڑا (---و مج) امذ.
وہ گھوڑا جس پر سرکاری نشان داغا گیا ہو (فرہنگِ آصفیہ) . [لمبری + گھوڑا (رک)].

---مُقَدَّمَہ (---ضم م ، فت ق ، شد د بفت ، فت م) امذ.
رک : **لمبری دعویٰ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [لمبری + مقدمہ (رک)].

---نالِش (--- کس ل) امث.
رک : **لمبری دعویٰ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [لمبری + نالش (رک)].

لُمبُڑ (ضم ل ، سک م ، فت ب) صف ؛ امذ.
ضرورت سے زیادہ لانبا ، بد قطع لانبا ؛ (کنایۃً) **احمق آدمی ، بیوقوف** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [لمبا (بحذف ا) + ڑ ، لاحقۂ نسبت و تحقیر].

لَمبُشا (فت ل ، سک م ، ضم ب) امث.
گلے کا ایک زیور جس میں سات تار ، لڑی ، لڑیاں ہوں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लम्बुशा].

لَمبُو (فت ل ، سک م ، و مع) صف مذ (مث : لمبو (و مج)).
۱. **لمبا ، دراز قامت** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. **لمبی ٹانگوں والا ، بہت لمبا آدمی یا جانور** . اونٹ بیچارہ اتنے بڑے قد کو کہاں چھپائے ، اُس لمبو بے ڈول پر خوب بے بھاؤ کی پڑیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۰). [لمبا (بحذفِ ا) + و ، لاحقۂ صفت تذکیر].

لَمبُوا (فت ل ، سک م ، ضم ب) صف ؛ امذ.
لمبا ؛ وہ شخص جس کی ٹانگیں بہت لمبی ہوں (جامع اللغات) . [لمبو (رک) + ا ، لاحقۂ تحقیر].

لَمبُوتْرا (فت ل ، سک م ، و مع ، فت نیز سک ت) صف.
۱. **جس کی چوڑائی کم اور لمبائی زیادہ ہو ، بیچ میں سے چوڑا اور ایک طرف یا دونوں طرف سے لمبا.**

گلے میں اونٹ کے باندھی ہے بِلّی
بہو ٹھگنی میاں لمبوترا ہے

(۱۸۷۱ ، عنبر ہندی ، ۹۰). یہ انتہائی دلکش صندوق لمبوترا تھا جیسے تابوت ہو. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۱۵۰). ۲. **اسطوانہ نما ، اسطوانی ، بیلن کی شکل کا نیز بیضوی** (انگ : **Cylindrical**). شکل (ب) میں ایک لمبوترا ریزونیٹر دکھایا گیا ہے جو دو حصوں میں مشتمل ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۳۸). [لمبا (بحذف ا) وت ، لاحقۂ صفت + را ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لَمبُوتْرَہ (فت ل ، سک م ، و مع ، فت نیز سک ت ، فت ر) صف.
رک : **لمبوترا ، لمبا.** مہین ذرّات بیض کرہ کے دائری حصّوں میں جمع ہو جاتے ہیں اور پھر ہر ذرّے کے اطراف ایک لمبوترہ سا خلیہ بنتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضِ خُرد حیاتیات ، ۲۶۴). [لمبوترا (رک) کا ایک املا].

لَمبُوتْری (فت ل ، سک م ، و مع ، فت نیز سک ت) صف مث.
۱. **لمبی ، جس کی لمبائی چوڑائی سے زیادہ ہو.** اس نے سر پر ایک عجیب سی کچھ لمبوتری اور کچھ پچکی ہوئی ٹوپی پہن رکھی تھی. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۲). ۲. **بیضوی** .

Castor کا بیج لمبوتری شکل کا ہوتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱ : ۱)۔ [لمبوترا (رک) کی تانیث]۔

لَمبودَر (فت ل ، سک م ، و مج ، فت د) صف.
(ہنود) بڑے پیٹ والا ، جس کی توند نکلی ہوئی ہو(عموماً گنیش جی کے لیے) (جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

لَمبی (فت ل ، سک م) (الف) صف مث.
دراز ، طویل. وہاں لوگوں کی ویسی ہی لمبی قطار لگی ہوئی تھی. (۱۹۹۱ ، اُردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۳۴)۔ ۲. **اُونچی ، بلند ، رفیع.** حوالات کی آٹھ فٹ لمبی اور چھ فٹ چوڑی کوٹھڑی کا لوہے کی سلاخوں والا دروازہ اور پتھر کا فرش تھا۔ (۱۹۷۸ ، باگھ ، ۱۲۲)۔ ۳. **بڑی.** پھر اچانک مڑ کر ایک لمبی الزاویہ انگلی حکیم کی آنکھوں کے سامنے ہلا کر ، اونچی آواز میں بولا ہم تمہارے اوپر اعتبار کر کے آئے تھے۔ (۱۹۷۸ ، باگھ ، ۶۸)۔ (ب) امث. **گھوڑے کا لمبا قدم ، گھوڑے کی ایک چال** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [لمبا (رک) کی تانیث]۔

---بیماری (---ی مع) امث.
مراد : **دِق کا مرض.** سانپ کو رسّی چھپکلی کو دیوار والی ... دِق کو لمبی بیماری ... کہا جاتا تھا۔ (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۷)۔ [لمبی + بیماری (رک)]۔

---تان کَر سونا محاورہ.
لمبی چادر تان کر سونا ، اطمینان سے سونا ، بے فکر ہوکر سونا، گہری نیند سونا.

ڈر میاں کا اور سُسرے کا نہیں
شام سے سوتی ہوں لمبی تان کر

(۱۸۷۱ ، عنبر ہندی ، ۳۳)۔ مرزا جیسے نکمّے بے فکرے کبھی کی لمبی تان کر سو چکے تھے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳)۔

دے دیا جانے جو کیڑا قوم کو افراط سے
یہ وہ غافل ہے کہ سو جانے کی لمبی تان کر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۷۳)۔

---تاننا محاورہ.
۱. **غافل ہوکر دیر تک سونا ، بےفکری سے سونا.** برعکس اس کے بدّھو نفر نے جو لمبی تانی تو تڑکا کر دیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۲)۔ ان کی عادت ایسی چُپ سادھنے اور لمبی تاننے کی نہیں. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۳۶۳)۔ ۲. **دور دراز کا سفر کرنا ، اپنے وطن سے بہت دور نکل جانا ، مدّتوں پردیس میں رہنا.** جو کچھ لوٹا تھا اوس کو لے کر لمبی تان کیا ترکستان گیا. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۸۶)۔ ۳. **مر جانا ، دنیا سے گزر جانا ، سفر آخرت اختیار کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۴. **بہت غفلت اور بے خبری سے کام لینا.** خرچ بھیج کر جو لمبی تانتے ہیں تو دوسرے ہی مہینے کروٹ لیتے ہیں. (۱۹۲۰ ، انشائے بشیر ، ۱۶۳)۔

---تَڑَنگی (---فت ت ، ڑ ، غنہ) صف مث.
دراز قد ، ڈیل ڈول والی. اب جو دیکھا تو ایک ڈیڑھ سو برس کی بُڑھیا ... لمبی تڑنگی ، لال لال آنکھیں ، زرد زرد دانت. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۲)۔ [لمبا تڑنگا (رک) کی تانیث]۔

---چوٹی لَمبا گھونٹ فقرہ.
(تکرار کے ساتھ مستعمل) **بچوں کو بہلانے یا دوا پلانے وقت کہا جاتا تھا.** دوا پلاتے وقت کہا جاتا ، لمبی چوٹی لمبا گھونٹ. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۹ : ۱۱۱)۔

---چوڑی (---و لین) صف مث.
طول طویل ، بہت لمبی. بڑی لمبی چوڑی عزت رکھتا ہے تو گھنٹوں کے انتظار کے بعد بلایا گیا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۳)۔ کیا اس لمبی چوڑی ، وسیع کائنات میں کوئی ایسی ہستی نہیں جو ایک بار وقت کی اس حکمرانی کے خلاف بغاوت کر دے. (۱۹۸۵ ، پہلی بوند سمندر ، ۱۰۵)۔ [لمبی + چوڑی (رک)]۔

---چوڑی ہانکنا محاورہ.
شیخی بگھارنا ، ڈینگیں مارنا ؛ طویل داستان سنانا ، قصہ باندھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---سانس لینا محاورہ.
رک : لمبے سانس لینا جو فصیح ہے ، گہرا سانس بھرنا. جب ندی کنارے کی مٹی کی مخصوص سوندھی سوندھی بُو اس کے دماغ میں بس گئی تو وہ ایک لمبی سانس لے کر اٹھا. (۱۹۴۳ ، آنچل ، ۱۱۷)۔ اسد نے چہرہ ہوا میں اٹھا کر لمبی سانس لی: «برف میں چیڑ کی خوشبو کیسے بدل جاتی ہے». (۱۹۷۸ ، باگ ، ۵۸)۔

---کَرْنا محاورہ.
(گھوڑے کا) **اُچھل کود یا جست کرنا ؛ اُچھلنا کودنا (گھوڑوں کی طرح)** (پلیٹس)۔

---لَمْبی (---فت ل ، سک م) صف مث.
۱. **نہایت طویل ، بہت لمبی.** یہ جوڑے جو طرح طرح کے تھیلے لیے اور مونچھیں لٹکائے اور لمبی لمبی عبائیں قبائیں پہنے گھومتے ہیں ، کسی کا کچھ نہیں لیتے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۲۹۸)۔ ۲. **بہت اونچی ، بلند.** بہار کے موسم میں تو ہوا کا بھی اپنا ایک رنگ ہوتا ہے ، لمبی لمبی پینگوں والا رنگ. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۰۲)۔ [لمبی + لمبی (رک)]۔

---لَمْبی باتیں بَنانا محاورہ.
لمبی چوڑی ہانکنا ، شیخی بگھارنا نیز پُر فریب باتیں کرنا. دوسری راہ ان لوگوں کی ہے جو کلے جبڑے والے تھے ، لمبی لمبی باتیں بناتے تھے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱۵۲)۔

---لَمْبی پڑْنا محاورہ.
لیٹنا ، دراز ہونا ، آرام کرنا. گھر میں ہمارے سوا کوئی مرد تھا ہی نہیں ، اس لیے ہم ہی بسم اللہ کہہ کر اذان دینے کو تیار ہو گئے ، اندر گئے بیوی دوشالہ تانے لمبی لمبی پڑی تھیں ، مجھے دیکھ کر کچھ شرما گئیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۸)۔

---لینا محاورہ.
۱. **(گھوڑے کا) لمبے سفر پر روانہ ہونا ، چوکڑی بھرنا** . انھوں نے اپنی کوچ مینی کا کمال دکھلانے کے خیال سے گھوڑے کے ایک چابک رسید کی اس نے چمک کر ایک لمبی لی. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۸۳). ۲. **سفر کا آغاز کرنا ، قدم اٹھانا ، تیز چلنا.** یہاں سے جو ہم نے لمبی لی، تو سیدھے کولمبو پہنچے (۱۹۳۷، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۲۷).

---ہو جانا محاورہ.
دراز ہونا ، طویل ہو جانا ، کٹھن ہو جانا. وہ رات کتنی لمبی ہو گئی تھی ، اسے نیند نہ آ رہی تھی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۶).

لَمْبے (فت ل ، سک م) صف مذ ؛ ج.
لمبا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. بال اتنے لمبے کہ ٹخنوں تک آتے تھے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۱۳۵).

---بَنْنا محاورہ.
رخصت ہونا ؛ رفوچکر ہونا ، چل دینا ، بھاگ جانا ، فرار ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---بَنو (ہو) فقرہ.
چل دو ، چلتے پھرتے نظر آؤ. جاؤ مولوی صاحب یہاں سے لمبے بنو. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۷۵). وہ زمانے لد گئے لمبے بنو ، لمبے. (۱۹۳۶ ، شعلے ، ۱۶).

---بَہ جانا محاورہ.
(عقل یا غور و فکر کی) دور تک رسائی ہونا ، گہری بات کا مفہوم سمجھنا ، اصل حقیقت تک پہنچنا. پروردگار نے آج آبرو رکھ لی ... ورنہ ہمہ شما کی عقل کہیں اتنے لمبے بہ جا سکتی ہے .(۱۹۵۴، اپنی موج میں ، ۱۹).

---پینگ بَڑھنا محاورہ.
بہت راہ و رسم ہونا ، تعلقات گہرے ہونا. اچھا ہم اب بتائیں ، زری لمبے پینگ اور بڑھ جائیں تو کسی دن بلا کے خوب بناؤ ، ارے ہاں مولوی بڈا ، کانپ نہ ٹھڈا تو ہٹیں. (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ ، ۹۶).

---چوڑے دَعوے کَرْنا محاورہ.
بڑے بڑے دعوے کرنا. لوگ مونھ سے تو ایمان و اسلام کے بڑے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں مگر ان کو بے دلیل پوری تشفی نہیں ہوتی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۷).

---ڈگ بَھرْنا محاورہ.
چلنے میں ایک پانو دوسرے سے بہت فاصلے پر رکھنا ، بڑے بڑے قدم اٹھانا ، تیز تیز چلنا. مولوی صاحب اس کے پیچھے پیچھے لمبے ڈگ بھرتے روانہ ہوئے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت، ۱ : ۸). اس نے دیوار پر ہاتھ پھیرا اور لمبے ڈگ بھر کر وہاں سے لوٹ آیا. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۳۱).

---سانْس بَھرْنا محاورہ.
۱. **بڑے بڑے یا گہرے گہرے سانس لینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات). ۲. **سرد آہ بھرنا ، ٹھنڈے سانس بھرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات). ۳. **مرتے وقت بڑے بڑے سانس بھرنا، دم توڑنا** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات). ۴. **نہایت افسوس کرنا ، کمال تاسف کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---گھونگَھٹ والی سے ڈَرِیے کہاوت.
جو عورت بہت لمبا گھونگھٹ نکالے وہ عموماً بد چلن ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لَمْبے (---فت ل ، سک م) صف مذ.
طویل ، بہت لمبے ، بہت اونچے یا بڑے. بڑی بڑی پگڑیوں اور لمبے لمبے طرّوں والے آہستہ آہستہ کھسکنے لگے. (۱۹۳۲ ، طلوع و غروب ، ۵۳) . ان کے لمبے لمبے ہاتھ یوں جھولتے محسوس ہو رہے تھے گویا مصنوعی ہاتھ ہوں . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۶). [لمبے + لمبے (رک)].

---لَمْبے ڈَگ بَڑھانا محاورہ.
رک : لمبے ڈگ بھرنا. لمبے لمبے ڈگ بڑھا کر دروازے پر جا پہنچا. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۸۱).

---لَمْبے ڈَگ رَکْھنا محاورہ.
ایک قدم سے دوسرے قدم کو فاصلے پر رکھ کر چلنا (نوراللغات؛ مہذب اللغات).

---لَمْبے سانْس لینا محاورہ.
گہرے گہرے سانس لینا. اس نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کیے مگر دیواروں کی وہ اوّلین نایاب خوش بُو اب نکل چکی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۶۴).

---ہاتھ امذ ؛ ج (شاذ).
صدقہ و خیرات کرنے والے ہاتھ ، سخاوت کرنے والے ہاتھ. معلوم ہوا کہ آپ کی مراد لمبے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا.(۱۹۵۶، مشکوٰۃ شریف، ۱ : ۳۳۰).[لمبے + ہاتھ (رک)].

---ہاتھوں لینا محاورہ.
خوب ذلیل کرنا ، طعنے دینا ، دھمکانا (محاورات ہند؛ جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
رفوچکر ہونا ، بھاگ جانا ، چل دینا. میر صاحب یہ کہہ کر جو لمبے ہوتے ہیں ، تو ایک دوست مہاجن کے یہاں پہونچے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۹). اپنی ضمانت پر چھڑا کے مجھ سے کہا آپ تو لمبے ہو جیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۸۴).

لَمْبِیاں (فت ل ، سک م ، کس مع ب) صف مث ؛ ج.
لمبی (رک) **کی جمع ، تراکیب میں مستعمل** (جامع اللغات).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **پرندوں کا بلند پروازی کر کے نگاہ سے غائب ہو جانا ،**

تارا ہو جانا ، نہایت اُونچا اُڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. گھوڑے کو دوڑانا نیز گھوڑے کا نہایت زور میں اتنی دور نکل جانا کہ دکھائی نہ دے ؛ (گھوڑوں کی طرح) اچھل کود کرنا ، جست لگانا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ لینا محاورہ.
۱. تیز چلنا. یوں اُڑوں گا ، یوں چلوں گا ، یوں بے آب و دانہ و بے غذا لمبیاں لوں گا. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۴۳). ۲. رسّی یا بانْس وغیرہ کا سہارا لے کر لمبی چھلانگیں لگانا.

عجب نہیں ہے حسینوں سے لمبیاں لینا
قدِ کشیدہ و زلفِ دراز رکھتے ہیں

(۱۸۷۸ ، آغا ، د ، ۹۳).

کیا کیا بڑھی ہے ناز سے شامِ شبِ فراق
لے لے کے لمبیاں تری زلفِ سیاہ کی

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۳). ۳. ڈینگ مارنا ، اِترانا نیز مبالغہ کرنا.

اے اجل مژدہ کہ ارماں کو ملے گی سولی
لمبیاں لینے لگا ہے قدِ دل جو دل میں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳۹).

لَمْبھا (۱) (فت ل ، سک م) امذ.
خرگوش (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लम्बकर्ण + क].

لَمْبھا (۲) (فت ل ، سک م) امث.
ایک قسم کی باڑ یا احاطہ ، ایک نوع کا حصار یا رکاوٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लम्भा].

لَمْپ (فت مج ل ، سک م) ؛ ← لیمپ (الف) امذ.
۱. ایک قسم کا چراغ جس پر شیشے کی چمنی یا ہانڈی ہوتی ہے اور جو تیل اور بتی سے روشن ہوتی ہے. چراغ کیا میں نے تو لمپ روشن کرانے کا ارادہ کیا تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۰). وہ قطار سڑک کے لمپوں کی جو دکھائی دیتی ہے اسی سڑک پر وہ مکان ہے جہاں گفتگو ہوئی. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۶). بائیں طرف ایک میز ہے اس پر چند کتابیں اور بجلی کا لمپ رکھا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۵). ۲. چراغ جو تجربہ گاہوں میں استعمال ہوتا ہے. کھولتی ہوئی شیشی میں پانی اور بھاپ کے سوا کچھ نہیں رہا ، اس وقت تم اس کا منہ بند کر دو اور لمپ ہٹالو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۶۲). (ب) امث. چنڈو پینے والوں کا چراغ جس کی لو کا دھواں کھینچتے ہیں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [انگ : Lamp].

ـــ ٹوپ (ـــ و مج) امذ.
ایک قسم کی قندیل. لمپ ٹوپ کی ساخت کے ذریعے مبادیاتِ سائنس کے اکثر اسباق بالخصوص برقیات میں خاصی مدد ملتی ہے. (۱۹۴۷ ، حرفتی کام ، ۱۳۶). [انگ : Lamptop].

لَمْپَٹ (فت ل ، سک م ، فت پ) امذ.
بند آنچ جس کا شعلہ دھات کو گلا دیتا ہے.

چھپاتے ہو عبث تم روئے روشن اپنا گھونگھٹ میں
ہمیں تو صاف روشن ہے کہ اک شعلہ ہے لمپٹ میں

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۵۳). [لپٹ کا قدیم املا].

لِمْپَٹ (فت نیز کسِ ل ، سک م ، فت پ) صف ؛ امذ.
بدکار ، زنا کار ؛ آوارہ ، لفنگا ؛ جھوٹا ، دروغ گو (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : लम्पट ، लम्पटक].

لَمْپَنی (فت ل ، سک م ، فت پ) امث.
ایک زیور کا نام. رانگ کانسی پیتل کا زیور ... لمپنی ، انجری ... یہ سب زیور میلے اور گھسے پٹے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۷). [مقامی].

لَمْتَڑانگ (فت ل ، سک م ، فت ت ، غنہ) صف.
رک : لمتڑنگ جو زیادہ مستعمل ہے ، نمایاں طور پر لمبا ، طویل القامت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لمتڑنگ (رک) کا اشباعی املا].

لَمْتَڑنگ (فت ل ، سک م ، فت ت ، ڑ ، غنہ) صف ؛ ← لم تڑنگ.
دراز قد ، طویل القامت ، لمبے ڈیل ڈول والا. جیرا قصائی جو چوڑے ہڈ کاٹھ کا لمتڑنگ آدمی تھا بڑا خاموش طبع تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۶۹). [لم تڑنگ (رک) کا ایک املا].

لَمْتَڑنگا (فت ل ، سک م ، فت ت ، ڑ ، غنہ) صف.
لمبا اور موٹا تازہ ، دراز قد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لمتڑنگ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

لَمْٹَنگا (فت ل ، سک م ، فت ٹ ، غنہ) صف ؛ ← لم ٹنگا.
لمبی ٹانگوں والا. خربوزے کے چھلکے سے کالے کالے لمٹنگے چیونٹے چمٹ رہے تھے. (۱۹۴۴ ، آنچل ، ۹۰). [لم ٹنگا (رک) کا ایک املا].

لَمْٹَنگو (فت ل ، سک م ، فت ٹ ، غنہ ، و مع) امذ ؛ ← لم ٹنگو.
کلنگ ، سارس ، لک لک (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لم ٹنگو (رک) کا ایک املا].

لَمْچَھڑ (فت ل ، سک م ، فت چھ) امث.
درازقد ، دبلا پتلا ؛ لمبی چھڑی جس سے کبوتر اڑاتے ہیں ، لمبا بانْس ، لمبی بندوق (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لم چھڑ (رک) کا ایک املا].

لَمْچَھڑا (فت ل ، سک م ، فت چھ) صف.
لمبا ، دراز قد (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لمچھڑ + ا ، لاحقۂ تذکیر]

لَمْچھُونی (فت ل ، سک م ، و مع) صف مث.
لمبوتری ، دراز ، بڑی. چوٹی کمر تک پڑی ہوئی ، سرخ و سفید رنگت ، اونچا ماتھا ... لمچھونی ناک. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۵). [لم چھوا (رک) کی تانیث].

لَمْحُ الْبَصَر (فت ل ، سک م ، ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ص).
پلک جھپکنا ، چشم زدن.

پھر چرخِ اطلس کی طرف رف رف ہوا فرفر رواں
رفتار تھی لمحُ البصر یا جنبشِ چشمِ یقیں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۷). [لمح + رک : ال (۱) + بصر (رک)].

لَمحِ بَصَر (فت ل ، سک م ، کس ح ، فت ب ، سک ص) امذ.
رک : **لمح البصر**. کسی کی شبِ ہجر کاٹے نہیں کٹتی ہے اور کسی کی خوش نصیبی کو ایک لمحِ بصر سے زیادہ پائداری نہیں. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۶۷). [لمح + بصر (رک)].

لَمحات (فت ل ، سک م) امذ ؛ ج.
لمحہ (رک) **کی جمع ، لمحے**.
ہے ، اور باقی رہے گی یاد اُن لمحاتِ زرّیں کی
ادا دیکھی تھی جب تزئینِ حسن و حُسنِ تزئیں کی
(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۶۰). یہاں بیٹھ کر میں نے قیمتی لمحات برباد کیے ہیں. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۳). [لمحہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

لَمحاتی (فت ل ، سک م) صف.
چند لمحوں کا ، ہنگامی ، عارضی. اس نظام کو لمحاتی عام فہم چیز قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۵۶ ، تعارفِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۹۳). آنکھ ہر نئے منظر کو دیکھ کر غنچے کی طرح اچانک کھل اٹھتی ہے لیکن یہ تاثر لمحاتی ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۵۹). [لمحات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمحاتِیَت (فت ل ، سک م ، کس ت ، فت ی) امث.
لمحاتی ہونا ، عارضی ہونا. زندگی کی لمحاتیت اور برق رفتاری نے عشق و عاشقی کا منظر نامہ ہی بالکل بدل دیا ہے. (۱۹۹۲ ، اُردو ، کراچی ، جون ، ۴۵). [لمحات + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَمحَہ (فت ل ، سک م ، فت ح) امذ.
پلک جھپکنے کا وقفہ ، ایک پل ، دقیقہ ؛ (مجازاً) بہت تھوڑا سا وقت. راست گویوں نے عرض کی کہ وہ ہمیشہ شراب کے نشے میں مست رہتا ہے اور وہ ایک لمحہ لب سے جام کو نہیں جدا کرتا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۶۰۱). کیا مجال کہ ایک لمحہ کا پس و پیش ہو جائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲). بارہ مارچ سے لے کر تیئس مارچ اور پھر اس وقت سے لے کر آج تک کا ہر ہر لمحہ مجھ پر کتنا بھاری گزرا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲۳). [ع : (ل م ح)].

--- بہ لَمحَہ (---فت ب ، ل ، سک م ، فت ح) م ف.
آہستہ آہستہ ، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ. ملکہ روشن جمال کا شعلۂ محبت ہر لحظہ بھڑکتا اور لمحہ بہ لمحہ کلیجہ منہ کو آتا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۳ : ۳۸). ہار پہنائے گئے ، مجمع لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا. (۱۹۳۳ ، شہیدِ مغرب ، ۵۶). لمحہ بہ لمحہ نئی دریافتیں ، نئے حقائق اور نئے انکشافات منظرِ عام پر آ رہے ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۸). [لمحہ + بہ (حرفِ جار) + لمحہ (رک)].

--- بھَر (---فت بھ) م ف.
تھوڑی دیر ، پل بھر. ایک روز چڑیا ... لمحہ بھر بعد ہشیار ہو کر اڑی ، منڈیر پر جا بیٹھی. (۱۹۴۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۰۵). اس عکسِ خراماں سے ، لمحہ بھر کے لیے بھی ، نظر ہٹا لینا قائل کے لیے ممکن نہ ہوا. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۲۵۲). [لمحہ + بھر (رک)].

---ٔ رَواں کس صف (---فت ر) امذ.
لمحۂ گزراں ، گزرتا ہوا وقت ، زمانۂ حال ، لمحۂ موجودہ. اختلافات کے باوجود سلیم احمد اور قمر جمیل دو ایسے اہم نام ہیں جو ہمارے گذشتہ کو موجود سے اور لمحۂ رواں کو آئندہ سے جوڑتے ہیں. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۹۰). [لمحۂ + رواں (رک)].

---ٔ فِکْر کس اضا (--- کس ف ، سک ک) امذ.
پریشان ہونے کی گھڑی نیز سوچنے کا وقت ، غور و فکر کا مقام. چودھری کو مستقل طور پر ایک چمار کے گیہوں کھانے پر یوں بھی اس کے ردِ عمل کا اندیشہ اور لمحۂ فکر پیدا ہوا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۳۱). [لمحۂ + فکر (رک)].

---ٔ فِکْرِیَہ کس صف (--- کس ف ، سک ک ، کس ر ، فت ی) امذ.
رک : **لمحۂ فکر**. میرے انشائیہ کا بنیادی مزاج اپنی جگہ قائم ہے ، یہ بات ان حضرات کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۰). [لمحۂ فکر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---ٔ گُزَراں کس صف (--- ضم گ ، فت ز) امذ.
رک : **لمحۂ رواں ، گزرتا ہوا لمحہ ، لمحۂ موجودہ**. عقلیت پسند کا جوہر ایک آزاد معروضی حقیقت برقرار رکھتا ہے ، جب کہ اشعریہ کا جوہر آزاد ارادہ (Freewill) کا ایک لمحۂ گزراں ہے. (۱۹۶۹ ، توازن ، ۲۰۲). [لمحۂ + گزراں (رک)].

--- گُزَرْنا ف ل.
وقت گزرنا ، پل گزرنا ، وقت کٹنا.
جو لمحہ اُن کے میرے درمیاں گزرتا ہے
وہی زمانے پہ بارِ گراں گُزرتا ہے
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۵۴).

--- لَمحَہ (---فت ل ، سک م ، فت ح) م ف.
پل پل ، ہر لمحہ ، ہروقت ، ہمیشہ (پلیٹس). [لمحہ + لمحہ (رک)].

---ٔ مَوجُود کس صف (---و لین ، و مع) امذ.
موجودہ وقت ، زمانۂ حال ، عصرِ حاضر. تائین نے تنقید کے اسی اندازِ نظر میں نسل ، لمحۂ موجود اور ماحول کے عناصر شامل کر کے تنقید کو ایک مخصوص رُخ دیا تھا. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۴۴). [لمحہ + موجود (رک)].

لَمحَئی (فت ل ، سک م ، فت ح) صف.
لمحے کا ، لمحہ بھر کا ، عارضی ، وقتی ؛ (مجازاً) معمولی ، ذرا سا. ایک لمحئی غلطی نے مغلوں کی قدیم پُرشکوہ سلطنت کو ملیامیٹ کر دیا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۳۱۱). [لمحہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

لَمْحے (فت ل ، سک م) امذ ؛ ج.
لمحہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. کوئی بھی خواب کسی بھی لمحے عین بیچ میں آن کھڑا ہوتا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۱).

---لَمْحے میں م ف.
ہر گھڑی ، دم بہ دم ، منٹ منٹ میں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

لَمْڈا (فت ل ، سک م) امذ (مث : لمڈیا).
(عو) **لونڈا ، لڑکا** . تم جانو مندرسہ کے لمڈے حلالی تو ہوتے ہی ہیں. (۱۹۲۷ ، نرالی اُردو ، ۱۹). محلے کے لمڈے ملاّجی کو پریشان کرتے ہوں گے. (۱۹۳۳ ، بزمِ رفتگاں ، ۶۹). [مقامی].

لَمْڈَڑِھیا (فت ل ، سک م ، فت ڈ ، کس ڑھ) صف ؛ امذ.
لمبی داڑھی والا ؛ دراز ریش شخص (پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[لم (لمبا (رک) کا مخفف) + ڈڑھی (داڑھی (رک) کا مخفف) + ا ، لاحقۂ نسبت].

لَمْڈور (فت ل ، سک م ، و مج) امث.
۱. **وہ لمبی ڈوری جس سے مچھلی پکڑتے ہیں ، ڈگن.**

یہ شکاری گگن نے سٹ لمڈور
ہات لایا ہے سور کی مچھلی

(۱۶۵۷ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۳۵۹). اسباب و نتائج کا لمڈور آخر آگے کو بڑھا چاہیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۱۶). ۲. رک : **لمڈورا جو زیادہ مستعمل ہے** . دکن کا لنڈور اور لکھنؤ کا لمڈور ایک ہی چیز ہیں (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰). ۳. **لم دما (جانور) ، لمبی دم والا پرندہ** (ماخوذ : پلیٹس). [لم (لمبا (رک) کا مخفف) + ڈور (رک)].

---لَڑانا محاورہ.
ایک قسم کا پیچ لڑانا ، پتنگ بڑھا کر لڑانا نیز میل جول بڑھانا. یہ میری طرح بیوقوف نہیں جو تجھی سے لمڈور لڑانے بیٹھ جائے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۳).

لَمْڈورا (فت ل ، سک م ، و مج) امذ.
لمبی ڈور جو پتنگوں کے بڑھانے میں چھوٹتی ہے. معاشقے کا لمڈورا ان کے ساتھ چل رہا ہے . (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۵). [لمڈور + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---لَڑانا محاورہ.
پتنگ کو ڈھیل دے کر لڑانا ، ڈھیل کا پیچ لڑانا ؛ پینگ بڑھانا ، میل جول یا تعلق بڑھانا. اگر پردہ نہ ہو تو ہر جنٹلمین کچھ روز محبت کے لمڈورے لڑائے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۵ ، ۹ : ۵).

---لَڑْنا محاورہ.
۱. **لمڈورا لڑانا (رک) کا لازم ، ڈھیل پر پتنگوں کا لڑنا نیز جھگڑا جاری رہنا.** ایسے جھول اللہ میاں پالتے ہیں کہ پُشت در پُشت قرض کا لمڈورا لڑتا رہے (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۲ : ۵). ۲. **بہت میل جول ہونا ، ربط ضبط ہونا.** کچھ دور نہ تھا کہ دونوں میں آویزش تک نوبت پہونچ جاتی ، اور خوب ہی لمڈورا لڑتا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۷).

لَمْڈِیا (فت ل ، سک م ، کس مج ڈ) امث.
لونڈیا ، لڑکی. شاید تم نے وس لمڈیا کو دیکھا ہوگا وہ چماری والی. (۱۹۳۶ ، شعلے ، ۳۲). [لمڈا (رک) کی تانیث].

لَمْڈھیک (فت ل ، سک م ، ی مج). صف.
رک : **لمٹنگا** (پلیٹس). [لم ڈھیک (رک) کا ایک املا].

لِمِرِک (کس ل ، کس مج م ، کس ر) امث.
انگریزی ادب کی ایک صنفِ سخن جس میں پانچ مصرعے ہوتے ہیں ، پہلے ، دوسرے اور پانچویں مصرعے کا ہم قافیہ ہونا اور تیسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے ، پانچ مصرعوں کی بے تکی نظم جو عموماً ہجویہ ہوتی ہے. لیرک ، لمرک اور سانیٹ جیسی اصنافِ سخن اُردو میں جڑ نہیں پکڑ سکیں. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۶). [انگ : **Limerick**].

لَمْز (فت ل ، سک م) امذ.
گوشۂ چشم سے اشارہ کرکے کچھ کہنا ، بدنام کرنا ؛ الزام دینا ، تہمت رکھنا ، رسوا کرنا. چناں چہ بہت سی آیتیں قرآن میں ... ایسی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاح ، سخریت ، استہزا ، سب ، لعن ، قذف ، فحش ، بذات ، لمز اور تنابز بالالقاب اُن کے ہاں شدت سے رائج تھا. (۱۸۷۹ ، کلیاتِ نثرِ حالی ، ۱ : ۱۳۷). [ع : (ل م ز)].

لَمْس (فت ل ، سکٔ م) امذ.
۱. **کسی چیز کو ہاتھ وغیرہ سے چھونے کا عمل یا کیفیت.**

لمس لگن کا لیوے سوک پانچو آپن ایکس دوک

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود ، داول (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۱۲)). جس چیز کو کہ لمس و مباشرت فرماتے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۰). عمر بن خطّاب ایک دوسری آیت سے یہ سمجھے کہ تیمم لمسِ نساء کے لیے ہے. (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۶۱). کاروں کے پہیے دن بھر میں متعدد بار اس کے لمس سے آشنا ہوتے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۶). ۲. **کسی چیز کو چُھو کر محسوس کرنے کی قوّت ، وہ قوّت جس سے نرمی ، سختی اور سردی ، گرمی وغیرہ کو محسوس کیا جاتا ہے ، قوّتِ لامسہ.**

سمع و ذوق و بصر و لمس و شم و وہم و خیال
بن کہے تو نے دیے ہم کو کریمِ مطلق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۹). ہمارے پاس چند آلات حس ہیں ... یہ آلات ، بصر ، سمع ، شم ، ذوق اور لمس ہیں. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱ : ۱۷). ۳. مراد : **تعلق ، رشتہ.** تقریب نگاری کا حکم ایک ایسے عامی کو ملا ، جسے نہ تصوف سے لمس نہ تاریخ سے لگاؤ. (۱۹۵۰ ، بزم صوفیہ ، ف). [ع : (ل م س)].

---پَذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
لمس قبول کرنے والا نیز جسے چھوا جا سکے. وہ اس کے لیے مرئی اور لمس پذیر تھا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۶۲). [لمس + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا].

---پیما (---ی لین) امذ.
حاسۂ لمس کی پیمائش کا آلہ (انگ : **Oesthesiometer**). وی فرے کے اصول پر ایک زیادہ تکمیل یافتہ لمس پیما استعمال کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۶۳). [لمس + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

لمسانا (فت ل ، سک م) ف م.
محسوس کرانا ، لمس کا احساس پیدا کرنا.

کچھ نہ پوچھو رشک لمساتا ہے کیا کیا اوس گھڑی
دیکھتے ہیں جب کسی کو اوس طرف جاتے ہوئے

(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۳۱). [لمس + انا ، لاحقۂ مصدر].

لمسی (فت ل ، سک م) صف.
۱. **لمس (رک) سے منسوب ، لمس کا نیز محسوساتی.** اس کا اعادہ نہ کروں گا بلکہ لمسی اور عضلی حسوں کی بحث کی طرف متوجہ ہوتا ہوں. (۱۹۳۰ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱). غالب کے لمسی اور نفسی احساسات جتنے گھرے ہیں اس کی مثال کہیں نہیں ملتی. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۵۶). ۲. **جو قوتِ لامسہ سے محسوس یا متعلق ہو ، لمس پذیر** (انگ : **Tactile**). لمسی رونیں جو جسم کے کسی بھی حصّے پر واقع ہو سکتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۵۲). [لمس + ی ، لاحقۂ نسبت].

لمسیات (فت ل ، سک م ، کس س) امذ ؛ امث.
لمس سے نسبت رکھنے والی چیزیں یا باتیں ، محسوسات. شعری حسیات و لمسیات ، شیفتگی و سرشاری ، ناقابلِ ادا محسوسات ، نادر تشبیہوں اور اچھوتے استعاروں کی فراوانی کچھ فیض ہی کا حصہ ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۲۳). [لمس + یات ، لاحقۂ نسبت].

لمسیاتی (فت ل ، سک م ، کس س) صف.
لمسیات (رک) سے منسوب ، لمسیات کا ، چھونے کا نیز محسوساتی. جرات کے یہاں اس قسم کی لذت پائی جاتی ہے جسے لمسیاتی یا حسیاتی کہہ سکتے ہیں. (۱۹۷۹ ، نساخ (حیات و تصانیف) ، ۳۱۰). [لمسیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لمسیہ (فت ل ، سک م ، کس س ، فت ی) صف.
لمس رک سے منسوب ، جس میں لمس ہو، لمس والا ، محسوساتی؛ (مجازاً) جنسی. ان لمسیہ اشعار میں عموماً کوئی نہ کوئی قید ضرور ایسی نظر آتی ہے جس سے لمس کی نفی ہو جاتی ہے. (۱۹۷۶ ، سخن ور نئے اور پرانے ، ۱۱). [لمس (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لمسیت (فت ل ، سک م ، کس س ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
چھونے کی استعداد یا صلاحیت؛ چھو کر محسوس کرنے کی حس؛ لمس کی قوت. غالب کی لمسیت بھی پیکروں میں لذت پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۰۹). [لمسی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لمع (فت ل ، سک م) امذ.
روشنی کا لپکا ، نور ، چمک ، چمکنا.

آدم و نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ اوپر
پرتو افگن تھا تمھارے فیض کے نیّر کا لمع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۵).

ہے سینہ سینہ سوز محبّت کا لمع لمع
پروانہ کونسا نہ جلا شام کو کہ شمع

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۲۰۸). [ع : (ل م ع)].

لمعات (فت ل ، سک م) امذ.
لمعہ (رک) کی جمع ، روشنیاں ، کرنیں ، چمک ، پرتو. خصوصاً آدمیوں کے سر اور ہاتھوں میں سے لمعاتِ نور نکلتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۹۶).

چمک سکتی نہیں ہرگز صحافت
نہ جب تک نظم کے ہوں اس میں لمعات

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۳۰). میں نے صوفیانہ ... طرزِ احساس میں ، وجدانِ لمعات ، مشاہدے ... کیف و مستی کو اہم قرار دیا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۸۸). [لمعہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

لمعان (فت ل ، سک نیز فت م) (الف) امذ.
روشنی کا لپکا ، شعلہ.

تجہ درسن کیرے جوت سیتی دل میرا کل پُر نور ہوا
ان نورو کے لمعان ستی ، کل عالم مخمور ہوا

(۱۵۱۸ ، لطفی ، (قدیم بیاض ، ۳۸)).

وہ کیا شمع ہے ایک لمعانِ نور
عیاں جلوہ جس کا ہے نزدیک و دور

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۲).

اصحابِ کالنجوم کا لمعانِ نقش پا
ظلمت میں راہبر ہے رہِ مستقیم کا

(۱۹۲۳ ، ثمر فصاحت ، ۲).

ہر ذرّہ اس دربار کا محسود ہے اقمار کا
سایہ تری دیوار کا لمعانِ انوارِ قدم

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۰۰). (ب) صف. **چمکنے والا ، روشن ، درخشندہ (جیسے برق لمعان).**

موسیٰ کی ہے قسم تجھے اور کوہِ طور کی
نور و فروغِ جلوۂ لمعان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۶).

شرر نکلیں اُٹھیں شعلے ہوائے برقِ لمعاں سے
چمک ہو دود کی دل میں خیالِ رُوئے تاباں سے

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیّین ، ۱۵۶). [ع : (ل م ع)].

لمعانی (ضم ل ، سک م) امث.
روشنی ، درخشانی. جوہر طبع کی لمعانی نیز فکر کی درخشانی بہت جگہ پر پسند آئی. (۱۸۶۳ ، نادر خطوطِ غالب (رسا ہمدانی)، ۵۷).

سب کی آنکھوں میں ہے لمعانیِ انوار تری
سب کے کانوں میں ہے آوازۂ پیغام ترا

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۳). [لمعان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُمعانِیَت (ضم ل ، سک م ، کس ن ، فت ی) امث.
روشن ہونے یا چمکنے کی حالت یا کیفیت. اس کی پیشانی خیالات کی لمعانیت سے منور تھی . (۱۹۲۳ ، نگار ، مارچ ، ۱۸۳) . [لمعان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَمْعَہ (فت ل ، سک م ، فت ع) امذ ؛ امث.
۱. **چمکارا ، چمک ، کوند.**

گہ لمعہ کلیم کو دکھایا گہ جلوے سے طور کو جلایا

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲).

تیرے جمالِ پاک سے ہیں یہ ہمیشہ مقتبس
ضو و صفا و نار و نور لمعہ و برق و ارتجک

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰).

ہم سے یہ عشوہ فروشی نہ کر اے لمعۂ طور
عرشِ اعلیٰ سے بھی مافوق ہے منظر اپنا

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۹۴). اچانک بلند آواز ، تیز روشنی کا لمعہ ہی ایسا ہوتا ہے جو توجہ اور عمل حاصل کر لیتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۴۸). ۲. **کرن ، شعاع ، چھوٹ.** بیش ترین لمعۂ انوار معرفت و خدا پرستی.(۱۷۳۲ ، کربل کتھا، ۲۴).

آبجو گردِ چمن لمعۂ خورشید سے ہے
خطِ گلزار کے صفحے پہ طلائی جدول

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۲).

حُسنِ یوسف نے ترے نور سے یوں پائی چمک
لمعۂ مہر سے جس طرح کہ روشن ہے قمر

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۵). اس کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی لمعۂ نور دکھائی دینے لگی. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۴۴).

لمعۂ ساکن ، خالِ مزیّن ، ذرۂ روشن نقطۂ ممکن
یا حبشی ہندوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، ساز حجاز ، ۹۰). ۳. **خیرہ کن روشنی ، تب و تاب (سورج کی).**

دن آئے رات کے گھر جیسے مہ میں لمعۂ شمس
رہے نزاع نہ باقی میانِ سایہ و نور

(۱۸۸۱ ، اسیر (سید مظفر علی) ، **مجمع البحرین** ، ۲ : ۶۴) . [لمع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ اَفْشانی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
روشنی بکھیرنا ، نور پھیلانا ، چمکانا ، جگمگانا ، روشن کرنا ، اُجالا کرنا.

لمعہ افشانی میں اس کی سعی و کوشش کم ہوئی
اور کل زیرِ اثر حلقوں کی تابش کم ہوئی

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوسِ تخیل ، ۴۰۲). [لمعہ + ف : افشان ، افشاندن ـ چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَفْگَن (ـــ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
روشنی پھینکنے والا ، چمک ڈالنے والا ، چمکانے والا. انوار وحدت سینے میں لمعہ افگن ہو گئے فوراً ایمان لائے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۱۰).

رہے جب تک تمدّن سایہ افگن نوعِ انساں پر
ہو جب تک لمعہ افگن پرتو تہذیبِ دوراں پر

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۱۰). [لمعہ + ف : افگن ، افگندن ـ پھینکنا ، ڈالنا].

ـــ کاری امث.
چمکنا ، چمک پیدا کرنا ، روشنی دینا.

بجلی کی لمعہ کاری تفسیر بے قراری
بادل کی قطرہ باری تقریر ماجرا ہے

(۱۹۱۸ ، کلیات رعب ، ۳۴۵). [لمعہ + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِمْف (کس ل ، سک م) امذ.
(حیاتیات) حیوانات کی شریان وغیرہ کا ایک بے رنگ عرق جو خون سے مشابہ مگر سرخی کے بغیر ہوتا ہے ، عموماً ٹیکا لگانے میں استعمال ہوتا ہے نیز کوئی اور فاسد مادّہ جو اس غرض سے استعمال ہوتا ہو ، شریانوں سے حاصل ہونے والا عرق. چند دیسی حکیم بھی مس ہملٹن کے سپرد کئے گئے تا کہ ٹیکا لگانا اور گوسالے سے لمف نکالنا سیکھیں. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۱۳۱). اس نظام میں دل ، شریانیں ، وریدیں ... لمف کی نالیاں ... خون اور لمف شامل ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۵۹). [انگ : Lymph].

لِمْفا (کس ل ، سک م) صف.
لمف (رک) سے متعلق ، بے رنگ عرق والا (غدود وغیرہ). بیماری کے کرم تلی ، ہڈیوں کے گودے اور لمفا خود میں نشو و نما پاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۶۹). [لمف + ا ، لاحقۂ نسبت].

لِمْفاوی (کس ل ، سک م) صف.
(حیاتیات) لمف (رک) سے متعلق ، جس میں لمف (بے رنگ عرق ہوتا ہے (رگ ، نالی وغیرہ). جلد کے عین نیچے بڑی فضاؤں کا سلسلہ ہے ، یعنی زیر جلدی لمفاوی تھیلیاں جن میں ایک سیال یعنی لمف ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰). ایک نیا طریقِ کار یہ ہے کہ گھوڑوں میں انسانی لمفاوی خلیوں کے ذریعے مناعت پیدا کی جاتی ہے. (۱۹۸۹ ، ریگ رواں ، ۳۶۵). [لمفا + وی ، لاحقۂ نسبت].

لِمْفائی (کس ل ، سک م) صف.
(حیاتیات) لمف (رک) سے متعلق ، لمف کا ، لمفاوی. کیونکہ اس مرض میں لمفائی نظام کچھ اس بری طرح سے متاثر ہوتا ہے کہ علاج ممکن نہیں رہتا. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۶۶). [لمف + ائی ، لاحقۂ نسبت].

لِمْفانِیَہ (کس ل ، سک م ، کس ہ ، فت ی) صف.
لمفائی ، لمف کا ، لمفاوی ، لمف سے متعلق. تمام اتصالی بافتوں اور نظامات لمفانیہ و دمویہ کا درحلمہ اور غدد عروقیہ و لمفانیہ میان تہ کے ایک خاص حصہ سے بنتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۲۴). [لمفا (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لِمفوسائیٹ (کس ل ، سک م ، و مج ، ی مع) امذ.
(حیاتیات) **ایک قسم کا بے رنگ جسیمہ جو لمف میں ہوتا ہے .** لمف خون سے مشابہ ہے ، اس میں لمفوسائیٹ ہوتے ہیں . (۱۹۸۲ ، میمبلیا ، ۲۶). [انگ : Lymphocytes].

لَمفَئی/لَمفی (فت ل ، سک م ، فت ف / فت ل ، سک م) صف.
لمفاوی ، لمفائی ، لمفائیہ ، لمف سے متعلق ، لمف کا. اس طریقے سے لمفی عروق ... کے ذریعے دوا جلد ہی جذب ہو جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱). غذائی چربیوں کا بڑا حصہ ... چھوٹی آنتوں سے جذب ہو کر لمفی ... نظام کے ذریعے خون میں داخل ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۸).
[لمف (رک) + ائی ، لاحقۂ نسبت].

---غُدُود (---ضم غ ، و مع) امذ.
(حیاتیات) **غدود جس میں لمف (بے رنگ عرق) صاف ہوتا ہے اور اس کے جسیمے بنتے ہیں.** انسان کے جسم میں یہ طفیلی اس کے لمفی غدود ، طحال خون کی نالیوں اور دماغی نخاعی سیال ... میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۹ ، حیوانی نمونے ، ۶۱).
[لمفی + غدود (رک)].

لِمفیٹِک (کس ل ، سک م ، ی مج ، کس ٹ) صف.
رک : **لمفاوی ، لمف سے منسوب.** نظامِ دوران کے متعلق لمفی یا لمفیٹک نظام بھی ہے (۱۹۸۲ ، میمبلیا ، ۲۶). [انگ Lymphotic].

لَمکنا (فت ل ، م ، سک ک) ف ل.
لپکنا ، جھپٹنا ، دوڑ کر جانا ، لمبے لمبے ڈگ یا قدم رکھنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : लम्ब + क्र].

لَمکَنّا (فت ل ، سک م ، فت ک ، شد ن نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
بڑ کنا ، دراز گوش ، لمبے کان والا ؛ (کنایۃً) **خرگوش** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لم کنّا (رک) کا ایک املا].

لَمگَردنا (فت ل ، سک م ، فت گ ، سک ر ، فت د) صف مذ.
دراز گردن ، لمبی گردن والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لم گردنا (رک) کا ایک املا].

لَملَم (فت ل ، سک م ، فت ل) امذ.
لشکر جرار.

خُدا ہو ساتھ تو اے غازیانِ راہِ خُدا !
ہو اِک بطَلِ تنِ تنہا مقابل لَملَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۷۵). [ع].

لِملیٹ (کس مج ل ، فت م ، ی مج) امذ.
رک : **لمنیڈ جو فصیح اور زیادہ مستعمل ہے.** لمنڈ کے علاوہ غلط تحریر میں اور لملیٹ بات چیت میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۳). [لمنیڈ (Lemonade) کا بگاڑ].

لَمَم (فت ل ، م) امذ.
چھوٹا گناہ ، گناہِ صغیرہ.

جو مُنکرات و فواحش سے اجتناب کرے
کرے نہ رَبِّ کریم اس سے احتسابِ لَمَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۸۵). [ع : (ل م م)].

لِمَم (کس ل ، فت م) امذ ؛ ج.
بنے بال ، کان کی لو سے بڑھے ہوئے بال ، سر کے بال جو مونڈھوں تک ہوں.

کریں تلاوتِ واللّیل اِذَا سَجیٰ زُلفیں
سیاہ رات کے سائے ہیں حلقہ ہائے لِمَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۲). [لمّہ (رک) کی جمع].

لِمَن (کس ل ، فت م) فقرہ.
کس کے لیے ہے (لمن الملکُ الیوم کا پہلا جزو) (پلیٹس).
[ع : ل (حرفِ جار) + من ــ ضمیر].

---المُلکُ الْیَوم (---کس ن ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل ، ضم ک ، غم ا ، سک ل ، و لین) فقرہ.
(عربی فقرہ عموماً اُردو میں مستعمل) کس کا ملک ہے ، کس کی بادشاہی ہے ، روزِ قیامت خدا فرمائے گا «لِمَنِ المُلکُ الیوم». (اُردو میں خودستائی اور فخر کے لیے مستعمل).

کوس لمن الملک سبھی مارتے تھے کل
دیکھ آج نہ جم ہے نہ سکندر ہے نہ دارا

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۳۲). ہر چہار طرف سے لمن الملک الیوم کی آواز آتی ہو گی . (۱۸۶۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۱).
[لمن + رک : ال (ا) + ملک + رک : ال (ا) + یوم (رک)].

لِمَن (کس مج ل ، فت م) امذ.
رک : **لیمو جو زیادہ مستعمل ہے .** لیمو ... واو معروف سے ، لمن (ش) لمونس (ل). (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۸۹).
[لیمن (Lemon) کا مخفف].

---جُوس (---و مع) امذ.
لیموں کا رس ، عرقِ لیمو. مچھلی کو مکھن سے لگا کر کھاتے ہیں مگر ... ساس یا لمن جُوس کے ساتھ کھانا خوب ہے. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۶۲). لیمو کے رس کو انگریزی میں لمن جُوس کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۸۹). [انگ : Lemon Juice].

لِمَنڈ (کسِ مج ل ، فت م ، فت مج ن) امذ.
لیمو کا کھٹا میٹھا پانی یا شربت ، ایک قسم کا ولایتی شربت ، ترنجاب.

گئے شربت کے دن یاروں کے آگے اب تو اے اکبر
کبھی سوڈا کبھی لمنڈ کبھی وہسکی کبھی ٹی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۹۸). لیمن کے علاوہ اردو میں لمنڈ بھی رائج ہے جو انگریزی لمنڈ سے بگڑ کر بنا ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۳). [لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لِم نیا (کس ل ، کس مج ن) امذ.
(حیوانیات) **ایک صدفیہ ، ایک غیر فقاری جاندار.** لم نیا اور باغیچی بلزونہ مغربی پاکستان میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، مولسکا ، ۵). [انگ : Limnea].

لِمَنید (کس مج ل ، فت م ، ی مج) امذ.
رک : **لمنیڈ جو زیادہ مستعمل ہے ، لیمو کا شربت.** گرمی کی حالت میں ... سرد اور ترش شربتیں مثل لمنید یا املی کا زلال وغیرہ دیا کرو. (۱۸۹۱ ، مبادی علمِ حفظِ صحت جہتِ مدارسِ ہند ، ۳۰۰). [لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لِمَنیڈ (کس مج ل ، فت م ، ی مج) امذ.
رک : **لمنڈ.** اور یہی لوگ شراب اور سوڈا اور لمنیڈ ... وغیرہ کی چاٹ کے مارے اس کو ہر وقت گھیرے بھی رہتے تھے . (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۹۳). اس کے سامنے چائے ، حُقّہ ، سگریٹ ، سوڈا ، لمنیڈ پیش کیا جاتا ہے. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۹۱). لمنڈ ... انگریزی لمنیڈ سے بگڑ کر بنا ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۳). [لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لِمُو (کس مج ل ، و مع) امذ.
ایک پھول کا نام. لمو ، سالحی ... تاج خروس ، ان میں سے دو تہائی ایسے ہیں جو آج بھی اُردو میں مستعمل ہیں. (۱۳۳۳ ، بحرالفضائل (مقالاتِ شیرانی ، ۱ : ۱۱۷)). [مقامی].

لِمونیڈ (کس مج ل ، و مج ، ی مج) امذ.
رک : **لمنیڈ ، لیمو کا شربت.** سوڈا اور لمونیڈ تک تو خیریت ہے ، مگر یہ برانڈی ... قیامت ہے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۸۳). [لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لَمَّہ (فت ل ، شد م بفت) امذ.
(شیطان کا) **دل میں وسوسہ ڈالنا یا (فرشتے کا) نیکی کی ترغیب دینا.** رسول صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ابنِ آدم کو شیطان سے ایک لمّہ ہے اور فرشتہ سے ایک لمّہ. (۱۸۶۰ ، فیضِ الکریم ، ۲۱۶). ایک لَمّہ فرشتے کا ہوتا ہے اور ایک لَمّہ شیطٰن کا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۰۹). [ع : (ل م م)].

لِمَّہ (کس ل ، شد م بفت) امذ.
کاکلِ پیچاں ،کان کی لو سے بڑھے ہوئے بال یا گیسو (منحمنا (حاشیہ) ، ۳۲). [ع : (ل م م)].

لَمْہَر (فت ل ، سک م ، فت ہ) امذ.
ایک خود رو درخت جو کھیت میں اُگتا ہے. درختِ خود رو کہ ہندی میں اس کو نیا مڑو لمہر کہتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۵۱).
[س : लम्ब + ट].

لِمّی (کس ل ، شد م) صف.
(منطق) **وہ برہان جس میں علّت سے معلول پر دلیل لائیں.** انسان ... دلائلِ لمّی و اقناعی ... کو کام میں لاتا ہے. (۱۸۹۲ ، تحریر فی اصول التفسیر ، ۳۰). علّت ہی سے معلول کا علم حاصل کیا جاتا ہے ، جیسا کہ لمّی براہین کے متعلق کہا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۹۸). [ع : لِمَ (علّت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمیاں لینا محاورہ.
رک : **لمبیاں لینا ، گھوڑے کا اُچھل کود کرنا ، تیز چلنا.** اصیل گھوڑے کا لمیاں لینا سوار کی ... بیٹھک بڑے کُھلے ہوئے لفظوں میں کہے دیتی ہے کہ واقعی دونوں اپنے اپنے رنگ میں بہت اچھے ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۵).

لِمِّیَت (کس ل ، شد م مع ، فت ی) (الف) امث.
علّت ہونا نیز علّت ، وجہ ، سبب. اُن کی ظاہری حالت پر بلا اُن کی اصلی لمیت پر بحث کے بیان کرنا ... قرآن مجید کی صداقت کے منافی نہیں ہے . (۱۸۹۲ ، مکتوباتِ سرسیّد ، ۱۳۳). برہان ... دو وجہوں سے لمیّت دیتی ہے ، لمیت سے مراد علیت ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۷۷). (ب) امذ. (فلسفہ) **وہ فرقہ جو علومِ متعارفہ (اوّلیات) سے برہان کو پورا کرتا ہے.** (مفتاحُ الفلسفہ ، ۱۵۵). [لِمَ (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَمیٹا (فت ل ، ی مج) امذ.
(ارضیات) **زمین کی ایک قسم کی پتھریلی تہیں.** باغ اور لمیٹا جنوبی ہندوستان کے اٹاٹور سے مطابقت رکھتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۵۷). [انگ : Lameta].

لِمیٹڈ / لِمیٹیڈ (کس ل ، ی مع ، کس مج ٹ / ی مج) صف.
محدود ، تھوڑا ، کم. اسلام ... شخصی گورنمنٹ سے موافق نہیں اور نہ لمیٹڈ مانرکی کو مانتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۸۷). [انگ : Limited].

--- کَمْپَنی (---فت ک ، سک م ، فت پ) امث.
وہ تجارتی ادارہ یا کمپنی جس کے شرکاء کی تعداد محدود اور سرمایہ مشترکہ ہو اور نفع نقصان میں وہ اپنے اپنے سرمائے کے مطابق شریک ہوں. روزانہ «صلحِ کل» بھی لمیٹڈ کمپنی کی طرف سے میں نے جاری کیا . (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۵۳). [لمیٹڈ / لمیٹیڈ + کمپنی (رک)].

لَمیٹی (فت ل ، ی مج) صف.
(ارضیات) **لمیٹا (رک) سے متعلق ، لمیٹا کا.** جزیرہ نما میں ... افقی وسعت کا ایک متحجّرہ لمیٹی سلسلہ بناتا ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۵۷). [لمیٹا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِمینّڈ (کس مج ل ، ی مج ، غنہ) امذ.
رک : **لمنیڈ ، لیموکا میٹھا پانی یا شربت ، ایسا پانی جس میں شکر اور لیموں کا فلیور موجود ہو.** تشنگی بجھانے کے لیے سوڈا ، لمینڈ ، شیری ... وغیرہ پیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۲۲). [لمنیڈ (رک) کا بگاڑ].

لَن (فت ل) حرف.
عربی کا حرفِ نفی جو صرف مضارع میں استعمال ہوتا ہے ، ہرگز نہیں ، عربی میں کلمۂ نفی ، نہ ، مت ، ہرگز نہیں (جامع اللغات). [ع].

لَنبا (فت ل ، سک م بشکل ن) صف مذ.
رک : لمبا ، طویل ، دراز.

کہاں ہے وو لالن بیٹھی چال کا
کہاں ہے وو ساجن لنبے بال کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۶).

بڑھی ہے تاڑ سوں اجڑی سرا مکر چپ سرو بولیں
کیوں بھاتا ان کوں کیا جانو لنبا قد اس لنبائی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۶). ان کے قدوں کو سیدھا اور لنبا بنایا (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵). پُل ... ایک سو اسّی گز لنبا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۴). [لانْبا (رک) کی تخفیف].

---پَنا (---فت پ) امذ.
لمبائی ، لمبے ہونے کی حالت یا کیفیت. اصل صورت نہ کوئی ہے نہ لنبی ، لنبا پنا کو تاپنا نمایش ہے. (۱۷۹۹ ، نوراللہ شاہ ، تجلیاتِ ستّۂ نوریہ ، ۳ : ۲۶). [لنبا + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---تَڑَنگا (---فت ت ، ڑ ، غنہ) صف مذ.
دراز قامت ، لانْبا ، جس کا قد نسبتاً بڑا ہو ، طویل قامت. ان کو انسانوں سے بہت زیادہ قوی ... لنبا تڑنگا خیال کریں. (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خاں ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۸۰). [لنبا + تڑنگا (رک)].

---چوڑا (---و مج) صف مذ.
بہت لنبا بھی اور چوڑا بھی ، طویل و عریض. سخن فہم کچھ نہ سمجھی مگر اس کی حرکت سلام و کلام طنز آمیز سے متحیر ہوئی اور معلوم کیا کہ کوئی سبب ہے جس پر اس نے اتنا لنبا چوڑا سلام کیا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۴ : ۱۱۳). [لنبا + چوڑا (رک)].

لَنباڑا (فت ل ، غنہ) امذ.
جنوبی ہند کی ایک خانہ بدوش ذات جو سمندر کے کنارے رہتی ہے اور ماہی گیری کا پیشہ کرتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۶۱). [مقامی].

لَنبان (فت ل ، سک م بشکل ن) امث.
لمبائی ، درازی ، طویل ہونا. کوئی چوٹی کی لنبان ناپتا ہے ، کوئی قد کی اُٹھان تاڑتا ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۱۹). اس میں بڑا بت سومنات کا پایا جس کی لنبان پانچ گز تھی. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۸). ورق کش ... ورق بناتا ہے اس کا لنبان و چوڑان چھ انگل ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۰). [لنبا + ن ، لاحقۂ اسمیت].

لَنباؤ (فت ل ، سک م بشکل ن ، و مج نیز مع) امذ.
درازی ، لمبائی. جیسی قبر ہو لنباؤ اور چوڑاؤ اور گہراؤ اس کا ایسا رکھنا چاہیے کہ لاش مردہ کی بفراغت تمام اس میں آجائے جگہ تنگ نہ رہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۹). لنباؤ اس کا آسمان سے زمین تک کا ہے. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۲۷). [لنبا + و ، لاحقۂ صفت].

لَنبائی (فت ل ، سک م بشکل ن) امث.
۱. **درازی ، طوالت.** اوس کی صفائی اور لنبائی اور وصف کا خیال رکھتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مؤید الاسوال ، ۶۵). ۲. (قدیم) **لمبی عورت.**

بڑھی ہے تاڑ سوں اجڑی سرا کر چپ سرو بولیں
کیوں بھاتا ان کوں کیا جانو لنبا قد اس لنبائی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۶). [لنبا (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لَنبوت (فت ل ، سک م بشکل ن ، و مج) امث.
ایک قسم کی لمبی کشتی (رک : لمبوت). ایک لنبوت پر سوار ہو کر جہاز میں جا اترے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۵). وہ پالکی نالکی ، چوڈول ، ہوادار ، نواڑے ، بجرے ، لنبوت اور غراب ہیں. (۱۹۵۷ ، نقد حرف ، ۳۰۲). [لمبوت (رک) کا ایک املا].

لَنبُوتْرا (فت ل ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت نیز سک ت) صف.
رک : لمبوترا.

کلوپطرہ : اور چہرہ؟ ہے لنبوترا چہرہ کہ بیضوی

(۱۹۸۳ ، قہرعشق (ترجمہ) ، ۲۱۹). [لمبوترا (رک) کا متبادل املا].

لَنبی (فت ل ، سک م بشکل ن) صف مث.
رک : لمبی. لٹ بھوت لنبی بھوت بڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۵). اوس کی لنبی زرد ڈاڑھی اور آواز عورت کی سی ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۷۲). ناخن اوس کے سیدھے اور پر سینے کے لنبی ہتی کے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۷). [لنبا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---تان کَر / تانے ، سونا محاورہ.
رک : لمبی تان کے سونا. ممّی لنبی تانے سو رہی تھی. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۳۹۰). آپ کو بسبب اس کے کہ متوکل بخدا تھے کسی کے تیر یا تلوار کی آنچ نہ پہونچی اور بے فکری کے ساتھ لنبی تان کر سوتے رہے. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۴۰).

---تاننا محاورہ.
آرام سے سو رہنا. میں نے کھا پی کر ایک چارپائی پر لنبی تانی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۶).

لَنبے (فت ل ، سک م بشکل ن) صف ؛ ج ، ـ لمبے.
لنبا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، **تراکیب میں مستعمل.**

---لَنبے ڈَگ رَکھنا محاورہ.
رک : لمبے لمبے ڈگ رکھنا.

کوئی ہاتھ نچاوے رہ رہ کر ، کوئی نین خوشی سے مٹکاوے
کوئی لنبے لنبے ڈگ رکھے ، کوئی دس دس گز کی جست کرے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۵۳).

---ہو چلنا / ہونا محاورہ.
چلتے بننا ، رخصت ہونا ، بھاگ جانا.

لڑائی کا دل تے گماں دھو چلے
اٹھے سوجھ کنجلا لنبے ہو چلے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۲). بھگوت نے جو واسطے چھوڑانے کے

زور کیا تو بلو منگل جی نے بھی زور کیا ، آخر بھگوت چھڑا کر لنبے ہوئے۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۲).

لَنبیاں لینا محاورہ.
رک : لمبیاں لینا ، **(گھوڑے کو) مہمیز کرنا ، دوڑانا ، بھگانا.** کیسا غل ہے شور ہے یہ سوار لنبیاں لیتا ہے منہ زور ہے۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳).

لَنبیدَہ (فت ل ، سک م بشکل ن ، ی مع ، فت د) صف (شاذ).
لمبا کیا ہوا ؛ (مجازاً) بلند ، اونچا. جو دیوار لنبیدہ اور از سرتا پا اُفتادہ پاؤ گے وہ دیوار کسی مسلمان کے محل سرائے کی ہو گی۔ (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۷۹). [لنبی (رک) سے ماخوذ بقاعدہ فارسی].

لَنبھیری (فت ل ، مغ ، ی مج) امث.
(ٹھگی) تلوار (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لَنبھیرِیانا (فت ل ، مغ ، ی مج ، کس ر) ف م.
تلوار سے قتل کرنا ، تلوار چلانا ، مارنا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳).
[لنبھیری + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَنتَر (فت مج ل ، سک ن ، فت ت) امذ (شاذ).
رک : **لالٹین.** اُردو کا لالٹین ”لانٹرن“ کا بگڑا ہوا روپ ہے ، اس لفظ کا بگڑا ہوا دوسرا روپ ”لنتر“ ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۷). [لانٹرن (رک) کا بگاڑ].

ـــ ہانڈی (ـــ مغ) امث (شاذ).
گیس کا بڑا لیمپ ، ہنڈا. اردو کا لالٹین انگریزی ”لانٹرن“ کا بگڑا ہوا روپ ہے ، اس لفظ کا بگڑا ہوا دوسرا روپ ”لنتر“ ہے ، اس کا اردو مرکب ”لنتر ہانڈی“ کافی عام ہے۔(۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۷). [لنتر + ہانڈی (ہنڈا (رک) کی تصغیر)].

لَنْ تَرانی (فت ل ، سک ن ، فت ت) فقرہ ؛ امث ؛ نیز لنترانی.
۱. (عربی فقرہ اردو میں بطور اسم مستعمل) **تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا ، ایک قرآنی تلمیح جس کے مطابق جب حضرت موسیٰ نے دیدارِ الٰہی کے لیے عرض کیا تو اس کے جواب میں ارشاد الٰہیٰ ہوا ”لن ترانی“.** موسیٰ کو جواب آیا کہ لن ترانی یعنی نا دیکھ سی تو یو انوار سبحانی۔(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱).

لن ترانی نے کیا اپنا ظہور آخر کار
موسیٰ بیخود ہوئے اور جل گیا طور آخر کار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۰).

سن چکے بس لن ترانی ہو چکا ہم سے حساب
آئیے اب آئیے اے بندہ پرور سامنے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۸).

دکھا دے منہ تو اس کی مہربانی
نہ ہو مرضی تو کہہ دے لن ترانی
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۳۶). ذہن فوراً ”ارنی“ اور ”لن ترانی“ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، عابد علی عابد ، البدیع ، ۷۱).
۲. (مجازاً) **خودستائی ، تعلّی ، ڈینگ.**

مرا دل آپ ہے معشوق خصلت
رہی عاشق سے ایسی لن ترانی
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۸۷). لن ترانی اور شیخی مزاج عاصی سے منزلوں دور ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۱). حُبِّ وطن اور کشمیر کی تقدیر سے سچی اور بڑی وفاداری کا تقاضا بھی تھا ، یہ صرف میری لن ترانی نہیں تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۸۳). ۳. **وہ بات جو کسی کی تعریف میں بہت بڑھا چڑھا کر کہی گئی ہو ، مبالغہ آمیز کتھا کہانی.** ہم نے تو نوشہ کے حسن کی بڑی لن ترانیاں سنی تھیں۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۷). [ع : لن (رک) + ترانی = ”مجھے تو نہیں دیکھ سکتا“ قرآن کی آیت کی طرف تلمیح اردو میں بطور اسم مونث].

ـــ دِکھانا محاورہ محاورہ.
شیخی بگھارنا ، ڈینگیں مارنا نیز بے جا تعریف کرنا. انگلستان کے اخبارات اور دوسرے انگریزی اخبارات بڑی لن ترانیاں دکھا رہے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۹۰).

ـــ کَرْنا محاورہ.
ڈینگ مارنا ، اترانا ، اظہارِ تعلّی کرنا ، گپیں ہانکنا ، لام قاف کرنا ، شیخی بگھارنا.

کرو حسینو نہ لنترانی یہ عارضی حُسنِ رُخ ہے فانی
مثالِ مہتاب ہے جوانی شباب دو دن کی چاندنی ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۹۷). مذہب کے پختہ مغز پیروؤں نے ذرا لن ترانی کی اور یوروپین خیالات کے جوش و خروش نے گورنمنٹ کو بھی اس طرف موڑ دیا۔ (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۲۲۰).

ـــ کی لینا محاورہ.
دُون کی لینا ، شیخی بگھارنا ، ڈینگ مارنا ، بے پر کی اُڑانا ، بے سرو پا باتیں کرنا.

شجرِ الاخضر ناراً کا تماشا دیکھا
لن ترانی کی نہ لے قدرتِ صنّاعِ ازل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰).

بہت لن ترانی کی لیتے تھے ناصح
یہاں سے ابھی ہو کے قائل گئے ہیں
(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۶۷).

ـــ مارْنا محاورہ.
دُون کی لینا ، ڈینگیں مارنا. میں نے ... اس قدر لن ترانیاں ماری شروع کیں کہ میری نسبت اوس کو یہ یقین ہوگیا کہ یہ شخص کیمیا گر ہے۔ (۱۸۶۳ ، جوہر عقل ، ۵۷). شیخی باز افسروں کو سرحد پر لن ترانیاں مارنے کا موقع ملے گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۳۹). وہ بریکفسٹ سے پہلے آ گئے ... رات کا ڈنر ہمارے ساتھ کیا ، بہت لن ترانی مارتے رہے۔ (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۳۱).

ـــ والا امذ.
ڈینگیا ، شیخی باز ، شیخی خورا. ایک اور لنترانی والا ڈینگ مارنے لگا کہ میں کئی دن سے دوڑ دھوپ کر جنگل سے پکڑ لایا ہوں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۰).

---ہانکنا محاورہ.
ڈینگیں مارنا ، شیخی بگھارنا ، دُون کی ہانکنا ، گپ مارنا.

تمہارا اظفری ہے شعر کچھ بھی
زیادہ لن ترانی اب نہ ہانکو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳). تب وہ دونوں اس طرح اپنی اپنی لن ترانیاں ہانکنے لگے. (۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۳۵). یہ لوگ لنترانی ہانکتے تھے کہ مسلمان پبلک ان کے ساتھ ہے. (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۲ : ۱۱۳۲).

لَنْ تَرانیاں (فت ل ، سک ن ، فت ت ، کس ن) امث ؛ نیز لنترانیاں.
لن ترانی (رک) کی جمع ، ڈینگیں ، شیخیاں. ایک گوشے میں بیٹھ کر ان کی لنترانیاں اور جولانیاں جھوٹی جھوٹی سُننے لگا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۲۷). اور لن ترانیاں یہ کہ ہم چوما دیگرے نیست. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۳). سبحان اللہ کیا لن ترانیاں ہیں. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۲۱). سیما تھی بھی بہت بھولی بغیر پلکیں جھپکائے وہ صبا کی لن ترانیاں سنا کرتی . (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۳). [لن ترانی + اں ، لاحقۂ جمع].

---مارنا محاورہ.
شیخیاں بگھارنا ، ڈینگیں مارنا ، تعلّیاں کرنا. میں نے اوس کے پاس جا کر اس قدر لن ترانیاں مارنی شروع کیں کہ میری نسبت اوس کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ شخص کیمیاگر ہے. (۱۸۶۳ ، جوہر عقل ، ۵۷). ربل نے نہر سے کہا کہ تم یہ اپنی لن ترانیاں مارتی ہو. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۷).

---ہانکنا محاورہ.
رک : **لن ترانیاں مارنا.** دونوں اس طرح اپنی اپنی لنترانیاں ہانکنے لگے. (۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۳۵).

لَنْٹَرْن (فت مع ل ، سک ن ، فت ٹ ، سک ر) امذ.
شیشے کی قندیل ، لالٹین (رک) کا اصل املا. ان دنو پیرس میں چراغ نہیں جلائے جاتے تھے (ہماری مراد لنٹرن سے ہے). (۱۸۹۸ ، دربار پیرس کے اسرار ، ۱ : ۱۳). [انگ : **Lantern**].

لِنْٹ (کس ل ، سک ن) امذ.
بھانے کا کپڑا ، سنئی کا ملائم موٹا کپڑا ؛ کتانہ. ذرا بڑا لنٹ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اور اس کو امونیا کے تیز سولیوشن میں بھگو کر جس جگہ آبلہ اٹھانا ہو اسے وہاں پر رکھکر ... ڈھانپ دیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۵۱). [انگ : **Lint**].

لِنْٹَل (کس ل ، سک ن ، فت ٹ) امذ ؛ نیز لنٹر.
(دروازہ یا کھڑکی کے) اوپر کی لکڑی جس کو اترنگ کہتے ہیں. دروازے کا لنٹل لکڑی کا ہے جو کہ دست بُرد زمانہ سے بچ گیا. (۱۹۸۹ ، تاریخ پاکستان (قدیم دور) ، ۲۱۳). [انگ : **Lintel**].

لَنْٹھ (فت ل ، سک ن) امذ.
بیوقوف ، احمق ، غبی ، کند ذہن. ارے لنٹھ ! تجھ کو کسی نے کچھ عقل تمیز بھی سکھائی ہے ، یا تُو نے آج تک حیوانوں میں ہی پرورش پائی ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۳۸). [لٹھ (رک) کا انفی املا].

لَنْج (فت ل ، سک ن) امذ.
ایک بڑے درخت کا نام جو خصوصاً مصر میں پایا جاتا ہے. لنج ایک بڑا درخت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم ملک فارس اور مصر میں ... دوسری قسم یمن اور ہند اور صعید میں پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۶). [یو].

لُنْج (ضم ل ، غنہ) (الف) صف ؛ امذ.
۱. وہ شخص جس کے ہاتھ کی انگلیاں ٹیڑھی ہوں اور وہ پنجے سے کوئی کام نہ کر سکے ، اپاہج.

وہ پاؤں ہوں شل جو نہ چلیں راہِ خدا میں
وہ لنج ہوں اونھیں جو نہ دینے کے لیے ہاتھ

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۸۹). **۲. ہاتھ یا پانو سے معذور ہو جانا ، کسی عضو کا بیکار ہو جانا.**

لگا لنج ہے تا ضعیف و نحیف
تماشے کو نکلے وضیع و شریف

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۷). عبدالقادر جیلانی نے ... لنج کو ہات اور پاؤں بخشے (۱۸۳۵ ،رسائل حیات (مصباح العیات) ، ۲۲). **۳. لنگڑا ، لولا ، پیروں سے معذور.**

میں گداؤں کا ترے در کے کہوں ہمت سو کیا
اُس کی ہے یہ گفتگو جو ان میں لنج و لنگ ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۰).

بیٹھا میں رہتا شاہ کے بستر پہ ہو کے لنج
باقی رہی نہ طاقتِ رفتار پاؤں میں

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۶۲) . **۴. ٹیڑھا ، اکڑا ہوا (ہاتھ ، انگلیاں وغیرہ).** اور ہات اکثر لنج اور بد شکل رہتے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۳۱). (ب) امث. **ہاتھ پانو کی معذوری یا ہاتھ یا انگلیوں کا ٹیڑھا پن** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[س : लाञ्छत].

---مُنْج (---ضم م ، غنہ) صف.
رک : **لنج ، لنگڑا ، لنجا ، اپاہج ، معذور** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).
[لنج + مُنج (تابع)].

لُنْجا (ضم ل ، سک ن) صف مذ (مث : لنجی).
۱. وہ جس کے پانو رفتار سے عاجز ہوں ، یا شکستہ ، پانو سے معذور. میں نے خوفِ خدا سے لنجا سمجھ کے پیٹھ پر چڑھایا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۹۳). کسی کے پاؤں پر تلوار ماری اور لنجا کرکے بٹھا دیا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۴۴۹). دولہا آنکھ سے کانا ، ٹانگ سے لُنجا ہو ، لیکن بینڈ ضرور گانے گا. (۱۹۴۲ ، شکست ، ۲۸). **۲. رک : لنج ، معنی نمبر ۱.**

ہووِیں پانو لنگڑو کے اندھوں کے نین
جو بھیکے و لنجے سبھوں کوں ہو چین

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۷). ماہر اس کا کوڑھی ،کلنگی ،گونگے ، بہرے ، اندھے ، کانے ، لولے ، لنگڑے لنجے کو ... جب چاہے بتا دے کہ فلانے عمل کا یہ نتیجہ ہے. (۱۸۰۵ ، آرایش محفل ، افسوس ، ۳۱). مالک کشتی کے دس بھائی تھے ، پانچ لنجے اور پانچ ملّاحی کرتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۴۲).

قتل کیا جاوے ... صحیح تندرست بدلے میں اندھے اور لُنجے اور لُولے اور لُنگڑے کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۰۱).

کوشش ہو اُٹھانے کی تو کیونکر نہ اُٹھے گا
لنجے نہیں ہیں آپ جو خنجر نہ اُٹھے گا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۳). (قہقہہ لگایا) ، پھر آج پونچھ جڑ سے لی اس لنجے نے! اور شبراق کی بیوی ... چلی گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۶۸). ۳. **ہاتھ پانو سے معذور ، اپاہج.** کوئی پسند کرتا ہے کہ لُنجا ہو اس خیال سے کہ شاید وہ کسی کو ناحق مار بیٹھے گا. (۱۸۹۶ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۲۱). ۴. **ٹیڑھا (ہاتھ یا انگلیاں).** بشیر! چھٹی کا گھنٹہ بجا دو ... اُنھوں نے تاکید کی تو اُدھر کو منہ پھیر کے لُنجے لُنجے ہاتھ سے بجا دیا. (۱۹۸۹ ، آبِ گم ، ۲۹۵). [لنج (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
ہاتھ پانو سے معذور ہونے کی حالت. لنجے پن کے یہ معنی ہیں کہ روح کے آلہ ہونے سے ہاتھ نکل گیا اور اس کے کام کا نہ رہا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۶۳۶). [لنجا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لُنج مُنج (ضم ل ، غنہ ، ضم م ، غنہ) صف.
۱. **رک : لنڈ منڈ ، پتوں اور شاخوں کے بغیر ، سوکھا ہوا ، ٹنڈ منڈ (درخت وغیرہ).** کیسے بیہودہ لُنج مُنج سے پہاڑ ہیں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۲۹). ۲. **جس کے بال یا پر نہ ہوں ، صفاچٹ ، لنجا (پرندہ).** لنج منج کوّا نا اُڑ سکتا نا کُود سکتا ... اسے بھی اوس کے گھونسلے میں تانبا دیتا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۱). [لنڈمنڈ (رک) کا متبادل املا].

لُنجی (۱) (ضم ل ، سک ن) صف مث.
ہاتھ پانو سے معذور ، اپاہج. وہاں ایک عورت نابینا اور اپاہج لنجی ملی وہ عزیز کی لونڈی تھی. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۷۰).

برات آئی ہے ،شُدھی کی مگر یہ کیا تماشا ہے
کہ نکتا ہے سُسر لنگڑا ہے دولہا اور دُلہن لُنجی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۸۰). [لنجا (رک) کی تانیث].

لُنجی (۲) (ضم ل ، سک ن) صف مث.
جس پر پتے نہ ہو ، بے برگ و بار (شاخ وغیرہ). وہ شاخ جس سے اس نے پھول توڑا تھا لنجی لنجی سی نظر آ رہی تھی ، جیسے کہہ رہی ہو اب مجھ میں اور کوئی پھول نہیں آئے گا. (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۴). [لنج (لنڈ (رک) کا بگاڑ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لُنجِیانا (ضم ل ، سک ن ، کس ج) ف ل ؛ ~ لنجھیانا.
ہاتھ پانو کا قوت سے محروم یا معذور ہونا. چاہتی تھی کہ اُڑ کر نکل جاؤں کہ نقابدار نے تلوار کھینچی اور سر پر پہونچ گئے ، عکس لوح کا ڈالا یہ لنجیا کر گری. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۶۱). [لنج (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

لَنجیڑا (فت ل ، مغ ، ی مج) امذ ؛ ~ لنجھیڑا.
بکھیڑا ، اُلجھیڑا. بنے کے اکھاڑے والوں نے ایسا لنجھیڑا نکالا کہ بے چارہ منھ دیکھ کے رہ گیا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۹۹). [لنج + یڑا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لَنجھاڑا (فت ل ، مغ) امذ.
بکھیڑا ، اُلجھیڑا.

تھے عدم میں جب تلک واقف نہ تھے جھگڑوں سے ہم
آ کے ہستی میں یہ سب معلوم لنجھاڑے ہوئے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۲۱). [لنجھا / لنجا + ڑا ، لاحقۂ تحقیر و نسبت].

لُنجھیانا (ضم ل ، غنہ ، کس جھ) ف ل.
رک : لنجیانا ، لنجا ہو جانا ، بے دست و پا ہو جانا. تیر پہلو کو آہو کے توڑ کر باہر نکلا آہو لنجھیا کر گرا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۰۳). وہ تیر اس آہو کے پٹھے پر لگا وہ زخمی ہو کر لنجھیاتا ہوا جانب جنوب بھاگا. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۲۲۵). [لنجیانا (رک) کا ایک املا].

لَنجھیڑا (فت ل ، مغ ، ی مج) امذ.
رک : لنجیڑا.

نہ چُھوٹا کوئی پھنس کر جیتے جی دامِ محبّت سے
ترے گیسو نہیں کافر قیامت کا ہے لنجھیڑا

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۳۵). آٹھوں پہر میں گھڑی دو گھڑی تو ایسی ہونی چاہیے جب آپ لوگ ہماری جان چھوڑ دیں اور جنس کے لنجھیڑے سے دم مارنے کی فرصت نکلے . (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۵۵). [لنجیڑا (رک) کا ایک املا].

لَنچ (فت ل ، سک ن) امذ (شاذ).
دوپہر کا کھانا یا دوپہر کے کھانے کی دعوت ، ظُہرانہ. درختوں کی شاخوں کے سائے میں اپنا خیمہ لگاتا ہے دوپہر کو اس میں لنچ کھاتا ہے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۸۲). دن بھر اپنے فرائضِ منصبی انجام دیتے ، لنچ کے لیے گھر جاتے پھر آ کر بیٹھ جاتے. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۴۴). [انگ : Lunch].

ـــ بَکْس (ـــ فت ب ، سک ک) امذ.
وہ ڈبّا جس میں عموماً دوپہر کا کھانا رکھتے ہیں. لنچ بکس بغل میں دبائے ، رواں دواں نظر آتے ہیں. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۱۰). [انگ : Lunch Box].

ـــ دینا محاورہ.
ظُہرانہ دینا ، دوپہر کے کھانے کی دعوت کرنا ، دوپہر کا کھانا کھلانا. بیچ کے دنوں میں ہمارے ضلع کی لیڈیاں طالب علموں کو لنچ دیتی ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۴۳۰). یوپی کے ممبران نے لنچ دیا جس میں تمام یوپی کے افسران کو ... مدعو کیا. (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۳۵۸).

لَنڈ (فت ل ، سک ن) امذ.
پسر ، بیٹا ؛ (مجازاً) تنومند آدمی. لند بمعنی مرد تن و مند پور بمعنی نیّراعظم یعنی آفتاب. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۱). [ف].

لَنْدا پَھَنْدا (فت ل ، مغ ، فت پھ ، مغ) صف مذ.
رک : لدا پھندا ، مال و اسباب کے ساتھ (ماخوذ : فرہنگِ اثر ؛ جامع اللغات). [لدا پھندا (رک) کا انفی تلفظ و املا].

لَنْد پَھَنْد/لَنْدے پَھَنْدے (فت ل ، سک ن ، فت پھ ، سک ن) امذ.
مکر و فریب (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [لند / لندا ـ تابع + پھند / پھندا (رک) جو کہ بگاڑ ہے فند بمعنی حیلہ کا].

لَنْدَن (فت ل ، سک ن ، فت د) امذ ؛ ســ لندھن.
ولایت ، انگلستان کا دارالحکومت ، دنیا کا ایک مشہور شہر؛ (کنایۃً) **بہت دور دراز جگہ.**

کیا گرم ہیں کہ کہتے ہیں خوبانِ لکھنؤ
لندن کو جائیں وہ جو فرنگن کے یار ہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۹). لندھن والے بیچارے یہ نہ کرتے تو کیا کرتے . (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۱ : ۳) . [انگ : **London**].

لَنْدَنی (فت ل ، سک ن ، فت د) صف ؛ امذ.
لندن (رک) سے منسوب ، لندن کا نیز لندن کا باشندہ ، ولایتی. لندنی ہر وقت پابہ رکاب رہتا ہے. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۷۵). [لندن + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ چُوتِیا (ـــ و مع ، کس مع ت) امذ.
بہت بڑا بیوقوف (مہذب اللغات). [لندنی + چوتیا (رک)].

لَنْدی (فت ل ، سک ن) صف.
بزدل ، ڈرپوک.

لندی نیں ہوں مجکوں اندیشہ نیں
بغیر مردی کچھ مجھ کوں بھی پیشہ نیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۸). [لنڈی (رک) کا ایک املا].

لَنْدَہور/لَنْدَھور (فت ل ، سک ن ، و لین) امذ.
سورج کا بیٹا نیز ایک مشہور پہلوان کا نام ؛ (مجازاً) پہلوان ، زور آور.

میں قوتِ دیں سے مار رکھوں — کافر بن کر جو آئے لندھور

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۷۱). کل دیکھا جائے گا کون میدان میں آئیگا کل کسی اور کی بڑی لندھور کی میں داستان سنوں گی وفا کا بیان سنوں گی . (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۶۳) . [لند (رک) + ف : ہور ـ آفتاب].

لَنْڈ (فت ل ، سک ن) امذ.
(فحش ، بازاری) مرد کا عضوِ تناسل ، ذکر (بطور دشنام).

پھر اٹھے گا ہے یقیں تیرا لنڈ — کچھ سوا ہی ترا دم خم ہوگا

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۳). [س : **लवड़**].

ـــ پَر مارْنا محاورہ.
(فحش) بے وقعت سمجھنا ، غیر اہم گردانا ، کچھ اہمیت نہ دینا (مہذب اللغات).

ـــ پَر ہونا محاورہ.
(فحش) بے وقعت ہونا (مہذب اللغات).

ـــ ہونا محاورہ.
(فحش) بے وقوف ہونا ، کم عقل ہونا (مہذب اللغات).

لُنْڈ (ضم ل ، سک ن). (الف) صف.
کٹے ہوئے سر کا تڑپتا ہوا (جسم) ، بے سر کا (دھڑ) ؛ کٹا ہوا ؛ بے پتوں اور بے ٹہنیوں کا ، سوکھا ہوا ، ٹھنٹ (درخت ، ٹہنی وغیرہ) . (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **سر کٹا ہوا دھڑ.** ہندی الفاظ لُنڈ (سر کٹا ہوا دھڑ) لُنڈا اور لُنڈورا ... اس سے رشتہ رکھتے ہیں. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۳۳۴). [ٹھنڈ (ٹنڈ) کا محرف].

ـــ بُھنْڈ (ـــ ضم بھ ، سک ن) صف.
بے سر و سامان ، قلاش.

کرو راج و پاٹ اِن کا سب لنڈ بھنڈ
کہ جس سے نہ باقی رہے کچھ گھمنڈ

(۱۸۴۴ ، مثنوی اپورب کشن کنور ، ۲۶). [لنڈ + بھنڈ (تابع)].

ـــ جُھنْڈ (ـــ ضم جھ ، سک ن) صف.
وہ جو بننے سنورنے کی طرف سے بے پروا ہو. لنڈ جھنڈ رہنے سے ہمیں آپ نفرت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷۷). [لُنڈ + جُھنڈ (رک)].

ـــ مُنْڈ (ـــ ضم م ، غنہ) صف مذ.
۱. **وہ جس کا سر ، داڑھی اور موچھیں منڈی ہوئی ہوں ، صفاچٹ.**

پات جھڑ شاخیں ہو گئیں لُنڈ مُنڈ
رہ گئے اینٹھ اینٹھ ڈنڈ کے ڈنڈ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۴۷).

راجہ جی ایک جوگی کے چیلے پہ غش ہیں آپ
عاشق ہوئے ہیں واہ عجب لنڈ منڈ پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۱). چند روز بعد لُنڈ مُنڈ صفاچٹ رندوں لونڈوں سے بھی آگے نکل گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۹۵). اسے گوہرِ مقصود کی گنجی کھوپڑی اور چکنے ... لنڈ منڈ چہرے سے اُبکائی آ رہی تھی . (۱۹۶۲، معصومہ، ۱۹۵). ۲. **بے پتوں اور شاخوں کا درخت نیز بے پتوں کی شاخ ، ٹھنٹ (درخت وغیرہ)** درخت بے برگ بار لُنڈ مُنڈ تھے. (۱۸۶۲، شبستان سرور، ۱ : ۱۴). صرف تھوڑے سے لنڈ منڈ تنے اپنی سخت جانی سے بچ رہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، سجاد حسین ، ۲۲) . بعض پہاڑیاں ہری بھری تھیں اور بعض لُنڈ مُنڈ . (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۱). ۳. **(مجازاً) قلاش ، بے سر و سامان ، تنگ دست** (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت) . ۴. **بے دست و پا ، نگوڑا ، بے یار و مددگار .** اپنے تیس ہزار سورماوں کے ایک دن یک لخت مارے جانے سے پہلے ہی لنڈ منڈ بے یار و مددگار رہ گیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۸۲). ۵. **بے پر و بال (پرندہ) ، جس کے پر جھڑ گئے ہوں یا اُکھاڑ لیے گئے ہوں.**

اب پڑی ہے کوڑی اوپر لُنڈ مُنڈ
گرد چُگتے پھرتے ہیں چڑیوں کے جُھنڈ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳).

سبزۂ خط کو اگر اس کے نظر بھر دیکھے
لُنڈ مُنڈ ایک طرف طوطیِ یک سو سبزک
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۵۰). پر جَھڑتے جَھڑتے بےچارے کی رَگیں دکھائی دینے لگی تھیں اور یہ ... لنڈ مُنڈ پھر بھی ہوا سے باتیں کرتا اُڑا چلا جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۶۶). [لنڈا منڈا (رک) کی تخفیف].

لُنڈا (۱) (ضم ل ، سک ن) (الف) صف.
۱.(أ) **کٹا ہوا (سر یا دھڑ وغیرہ)**. لُنڈا کے معنی ہیں کٹا ہوا. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۳۳۴). **(اا) دم کٹا (جانور)**. لُنڈا ، جانور دم بریدہ یا پرکندہ. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۹۲). بڑی بی کے لُنڈے اور سنڈے مرغ طمع کا نوخیز ... پر پرواز.(۱۸۸۶ ، خیالات آزاد ، عبدالغفور شہباز ، ۲۷). ۲. **جس کے بال یا پَر نہ ہوں ، بے بال و پر.**

اے جان مول تمھارا پرداز عرش پر تھا
مانندِ مرغِ بے پر کیوں ہو گئے ہیں لُنڈے
(۱۸۰۵ ، باقر آگہ ، د ، ۷۱).

جھالر نہ ہو جس میں تو وہ اقرار ہے لُنڈا
وعدہ ہے وہی جس میں اگر بھی ہو مگر بھی
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۸۲). ۳. **جس میں پتّے یا شاخیں نہ ہوں.** پتّے ایک ایک کر کے جَھڑ جاتے ہیں ... درخت لنڈا ہو جاتا ہے مگر مرتا نہیں. (۱۹۲۱ ، شمعِ ہدایت ، ۲۹۱). ۴. **بے یار و آشنا ، بے یار و مددگار**(فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
(ب) امذ. ۱. **(کنایۃً) وہ پیرہن وغیرہ جس کے دامن چھوٹے ہوں ، چھوٹے دامن کا انگرکھا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **سِرا ، نوک ، کنگرہ ، کنگورا.** جن کی شکل ولایتی مہندی کے پتّے کے سرے کی ہے اس لیے ان کو ولایتی مہندی کے سے کنگرے یعنی لُنڈے کہتے ہیں. (۱۸۴۸ ، اصول فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۲۲). ۳. **رک : لُنڈا خط.** سب سے اہم ملتانی زبان ہے جس کا خط لنڈا کی ایک قسم ہے. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۳۳۴). [لُنڈ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــ خَط (ـــ فت خ) امذ.
پنجابی زبان کی لکھائی. انگد کے زمانے میں پنجاب میں لُنڈا خط کا رواج تھا. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۳۳۵). [لُنڈا + خط].

ـــ مُنڈا (ـــ ضم م ، سک ن) صف.
۱. **لُنڈ مُنڈ ، جس پر پتّے نہ ہوں.** موسمِ خزاں میں درخت لُنڈا مُنڈا ہو جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۴۴). ۲. **قلاش نیز تباہ و برباد ، بےسرو سامان.** اب یہ برطانوی عہد کا ٹوٹا پھوٹا اور نوچا کھسوٹا لنڈا مُنڈا لکھنؤ ہے. (۱۹۸۸ ، دبستانِ لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۹۰). [لُنڈا + مُنڈا (منڈنا (رک) سے)].

لُنڈا (۲) (ضم ل ، سک ن) امذ.
۱. **پُرانے ، سستے اور عموماً گرم کپڑوں کا بازار.** ہمارے ہاں تحریکیں بھی لنڈے ہی سے آتی ہیں سو آئیں ، یہ الگ بات ہے کہ وہ اتنی ہی پائیدار ہوتی ہیں جتنا کہ لنڈے کے کپڑے !. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۲۰۳). ۲. **اُون ، سوت یا ریشم کے گولے جو قالین باف کے اڈّے پر لٹکتے رہتے ہیں جن میں سے قالین میں رونیں کے پھیر ڈالے جاتے ہیں ، صاف کیے ہوئے تانے کی کنڈلی** (اپ و ، ۲ : ۱۱۱). ۳. **کسی چیز کا گولا یا مٹھا ، برتن مانجھنے کا گھاس کا مٹھا ، جونا.** ہور سب دھران کوں ملا کر ٹوکھے ہور سب یک لنڈا کر رکھے. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۸). کیچڑ کے لنڈے ان کے کھروں میں لپٹ کر ان کی دوڑ میں معتدبہ کمی کا باعث ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۶۲). ۴. (طب) **لوتھڑا (خون وغیرہ کا)** ، (انگ : **Coagula**). منجمد لہو کے لنڈے نکالے جاتے اور رحم حالتِ اصلی پر کھینچا جاتا. (۱۸۴۸ ، اصول فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۱۷۴). ۵. **گھاس کا حلقہ جو گھڑوں کے نیچے رکھتے ہیں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : लखड+क].

ـــ بازار امذ.
رک : لنڈا (۲) معنی نمبر ۱. روئی میں ملاوٹ ، کپڑا لنڈے بازار کا. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۱۳۶). [لنڈا + بازار (رک)].

لُنڈا (۳) (ضم ل ، سک ن) امذ.
اعدادِ صحیحہ (غیر کسری) کا پہاڑا. بیار کے لیے بادھے کے رٹائے ہوئے ڈھونچے ، پونچے اور لنڈے کافی ہیں. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۲۳). [مقامی].

لَنڈَک (فت ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
رک : لنڈ ، قضیب (قدیم اردو کی لغت). [لنڈ (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

لُنڈکْری (ضم ل ، مغ ،فت نیز سک ڈ ، فت ک نیز سک) امث.
رانوں کو پیٹ سے لگا کر لیٹنا. ملکہ ان کو آتے دیکھ کر لنڈکری مار کر پڑ رہی. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۰۶). اف : کھانا ، مارنا. [لڑھکنی (رک) کا متبادل املا].

لُنڈَکْنا (ضم ل ، مغ ، فت ڈ ، سک ک) ف ل.
لڑھکنا. خدا کی قدرت کہ ایک دانہ لنڈک کر حوض کے کنارے جا پہنچا تھا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۳۱). [لڑھکنا (رک) کا متبادل املا].

لُنڈکْنی (ضم ل ، مغ ، سک نیز فت ڈ ، فت نیز سک ک) امث.
لڑھکنی ، قلابازی. ایک نے ٹھوکر جو ماری تو جناب سیاح صاحب ... لنڈکنیاں کھاتے ... آہ آغا مر گیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ،لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۹). [لڑھکنی (رک) کا محرّف].

لُنڈلی مُنڈلی (ضم ل ، سک ن ،ڈ، ضم م ، سک ن ،ڈ) صف مث (قدیم).
رک : لُنڈ مُنڈ ، بےسرو سامان ، قلاش ، مفلس (قدیم اردو کی لغت).
[لنڈ منڈ (رک) کی تانیث].

لَنڈُوا (فت ل ، مغ ، ضم نیز فت ڈ) صف.
بڑے لنڈ والا ، وہ جس کا عضو تناسل بڑا ہو ، لنڈیت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لنڈ (رک) + وا ، لاحقۂ صفت].

لَنڈور (فت ل ، سک ن ، و مج) امذ.
رک : **لمڈور معنی نمبر ۲ ، پتنگ کی لمبی ڈور.** دکن کا لنڈور اور لکھنؤ کا لمڈور ایک ہی چیز ہیں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰). [لمڈور (رک) کا متبادل املا].

ـــ لڑانا محاورہ.
لمڈور لڑانا ، ڈھیل دے کر پتنگ لڑانا ؛ رِگّا لڑانا. چھوٹے بچّوں کو پتنگ اُڑانا نہ آتا وہ ڈور ہی ... سے دوسرے کھیل کھیلتے تھے ، مثلاً لنڈور لڑانا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰).

لَنڈُورا (فت ل ، مغ ، و مع نیز مج) صف مذ.
۱. **بے دُم کا (پرندہ) ، دم بریدہ.** مقراضِ سیاست نے فوراً اوس کو لنڈورا کر دیا. (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۵). قسم قسم کے کنکھجورے برساتی مینڈک لنڈورے دیکھنے کے نہ بھالنے کے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۳۸).

کہ بی بلّی بخشو ہماری خطا
کہ اس سے تو چوہا لنڈورا بھلا

(۱۹۵۰ ، ضمیر خامہ ، ۵۸). ۲. **(مجازاً) جس کی شادی نہ ہوئی ہو ، مجرّد.** مگر میں ہمیشہ ایسی ترغیبات کے دفع کرنے کے لیے دل میں کہہ لیا کرتا ہوں کہ لنڈورا ہی بھلا ہوں. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۵).

بے خطا بے جرم بے تقصیر لے ڈالا مجھے
میں لنڈورا ہی بھلا ہوں بخش دے خالہ مجھے

(۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۶۳). سب جوڑے جوڑے تھے ، صرف لالی لنڈورا تھا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۱ : ۳۱۷). ۳. (اَ) **تنہا ، اکیلا ، بے یار و مددگار.** وہ ... ولایت کو چمپت ہوئی میاں لنڈورے رہ گئے. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۲۵). (ب) **آوارہ.** یہ ۱۹۳۸ء کی بات ہے ... کام کاج تھا نہیں لنڈورے پھرتے تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۳). ۴. **جس کے سر یا مونچھ وغیرہ کے بال نہ ہوں ، صفا چٹ ؛ گنجا.** خوجی نے جو آئینے میں اپنی صورت دیکھی تو مونچھ نہیں لنڈورے بنے ہوئے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۲ : ۲۷۸). [لنڈا (رک) کا محرّف ؛ س : उल+क].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
۱. **لنڈورا ہونا ، کنوارا پن ، دُم کٹا ہونا نیز گنجا پن.**

لنڈورے پن کی اے مشاطہ کچھ اصلاح ہو جاتی
سمندِ ناز کی دم میں جو زلفِ عنبریں ہوتی

(۱۹۳۷ ، دیوانجی ، ظریف لکھنوی ، ۱ : ۹۲). ۲. **(مجازاً) مفلسی ، بے سرو سامانی.** اقبال اس مادر پدر آزادی کے سخت مخالف ہیں جس میں دین ، مذہب ... انسانیت سب کو مشکوک نظروں سے دیکھا گیا ہے عملی اور فکری لنڈورے پن کی یہ صورت حال یورپ کے خاص روحانی بُحرانات سے مخصوص ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۱۵). [لنڈورا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
لُوٹنا کھسوٹنا ، نوچنا ؛ اُجاڑ دینا. انہوں نے بھی ... سارے باغوں کو لنڈورا کر دیا ، آموں کی گٹھلیوں اور چھلکوں کے ڈھیر لگا دیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۷).

لَنڈُوری (فت ل ، مغ ، و مع نیز مج) صف مث.
جس کی دم نہ ہو ، دم کٹی ، لنڈی (چڑیا وغیرہ) ، کٹی ہوئی (دم) وغیرہ.

دیکھیو دیکھیو ذرا یہ مونچھ
جیسے ٹانگن کی ہو لنڈوری پونچھ

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۹).

دے گی وہی کبوتری انڈے میاں کے گھر
ہو جس لنڈوری کو نہ کہیں آشیاں نصیب

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۲۱). گیتوں کی روایت اُردو میں لنڈوری نظر نہ آتی جتنی اب نظر آتی ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۱۷). [لنڈورا (رک) کی تانیث].

ـــ فاخْتَہ (ـــ سک خ ، فت ت) امث.
(مجازاً) وہ عورت جس کا کوئی سہارا نہ ہو ، بے کس ، نگوڑی ؛ کنجی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لنڈوری + فاختہ (رک)].

لَنڈی (فت ل ، سک ن) امث.
(طنزاً) بُزدل ، ڈرپوک نیز رذیل (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : लण्ड+इका].

لُنڈی (۱) (ضم ل ، سک ن) صف ؛ امث.
۱. **دم کٹی.**

مرغ کوں دل کے پکڑنے کوں توں پھاندا تو منڈی
دلبری کے نہیں دانے تو پڑی کون لنڈی

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۹). **اگلے زمانے میں گوہ لنڈی تھی.** (۱۸۹۸ ، ایامِ عرب ، ۱ : ۲۱۳). ۲. **مجبور و لاچار ؛ وہ (عورت) جس کا کوئی سہارا نہ ہو ، بے آسرا.** ڈھنگ کی روٹی کبھی جڑی نہیں ، آپ لنڈی ، میاں اپاہج. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۸). [رک : لنڈا (۱) کی تانیث].

ـــ چِڑی کَپُوری ناؤں کہاوت.
کچھ ہو نہیں سکتا یا کچھ کر نہیں سکتے پھر بھی حوصلہ بڑا (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ چِڑی مَسِیت میں ڈیرا کہاوت.
مُفلسی میں خر دماغی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

لُنڈی (۲) (ضم ل ، سک ن) امث.
صاف کیے ہوئے تانے کی گنڈلی (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۸۷). [رک : لنڈا (۲) کی تانیث].

لُنڈی (۳) (ضم ل ، سک ن) امث.
رک : **ٹپہ ، پنجابی لوک گیتوں کی ایک قسم جو ٹپہ کی طرح بہت قدیم ہے.** چار بیتہ ... لنڈی (ٹپہ) کی طرح بہت قدیم ہے. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۲). [پن].

لُنڈِیانا (ضم ل ، سک ن ، کس ڈ) ف ل.
لڑھکنا ، ڈھلکنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : لُنڈ (لنڈا) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَنڈَیت (فت ل ، مغ ، ی لین) صف مذ.
وہ جس کا عضو تناسل بہت بڑا ہو ، کیرخرا.

ہائے پھر کب ملو گے اے لنڈیت
ہے یہ رونا مری ہونی کون کا

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۲ : ۹۶). [لنڈ (رک) + یت ، لاحقۂ صفت].

لُنڈھانا (ضم ل ، مغ) ف م.
۱. (أ) کسی سیّال شے کو برتن میں سے گرانا ، ضائع کرنا ، اصراف سے کام لینا.

محتسب وہم ہے تو بھلے بلا دیکھ مجھے
نہ لنڈھا ہی لے مئے ناب ہے زیر آب نہیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۱۳). ان کی شراب زمین پر لنڈھا دی. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۳۹۱).

خاک یہ میکدہ میں تھی کون سے بادہ خوار کی
ہو گیا سب زمیں میں جذب خم بھی اگر لنڈھا دیا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۴۷). اس میں جھینگر سرا پڑا تھا ، میں نے لے کے سارا پانی لنڈھا دیا. (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۶۱). (أأ) خم کے خم خالی کرنا یا پی جانا ؛ **ضرورت سے زیادہ شراب استعمال کرنا.**

ساقی ! اے سب کے کام آنے والے
خُم اپنے پرائے پر لُنڈھانے والے

(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۱۶۷). وہاں شرابیں لنڈھاتے ہو. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۸۳). ۲. **پچھاڑنا ، زمین پر گرانا نیز جان سے مارنا.** ہم اوس کو سالا بنا کر چھوڑیں اور ہاتھ پاؤں کاٹ کر لنڈھا دیں. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۴۲). ۳. **لڑھکانا ، غلطیدہ کرنا ، پھسلانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لنڈھنا (رک) کا تعدیہ].

لُنڈھکانا (ضم ل ، غنہ ، سک ڈھ) ف م.
۱. رک : **لنڈھانا ، پھینکنا ، گرانا.** جو ہونا تھا ، بوندوں کا چوکا گھڑے لنڈھکانے تو کیا ہوتا ہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۴ : ۶). ۲. **لڑھکانا ، غلطیدہ کرنا.** ایک چالاک لڑکا اپنی گولی کو لنڈھکا کر سوراخ کی طرف لے چلا. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۱۱۰). [لنڈھکنا (رک) کا تعدیہ].

لُنڈِھکری (ضم ل ، مغ ، فت ڈ نیز کس ، سک ک) امث.
رک : **لنڈگری ، لڑھکنی.** پانوں جو پھسلا لنڈھکری کھائی. (۱۹۱۵ ، گلدستہ پنچ ، ۴۸). [لڑھکنی (رک) کا متبادل املا].

لُنڈَھکْنا (ضم ل ، مغ ، فت ڈھ ، سک ک) ف ل.
۱. **لنڈھنا ، گرنا ، سیّال یا رقیق شے کا بہہ جانا.**

لنڈھک جائے بہت سی مے ، بہت سے جام گر جائیں
پڑے ہوں جابجا شیشوں کے ٹکڑے اور زمیں تر ہو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۱۳۹). ۲. **لڑھکنا نیز غلطیدہ ہونا ، لوٹ لگانا.** یہ اندھا بھی کھانا زہر مار کر کے وہیں اوسی جگہ لنڈھک رہا. (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۸۱). خادم : اچھا تو دیکھو وہ سامنے بستر ہے اسی پر لنڈھک رہو. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۲۰ : ۵). ۳. (کنایۃً) **مر جانا.** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لڑھکنا (رک) کا متبادل املا].

لُنڈْھنا (ضم ل ، مغ ، سک ڈھ) ف ل.
۱. **کسی ظرف کا اوندھا ہو جانا.**

لنڈھے شراب کے شیشے اوڑے ہیں رنگ گلال
ہوئے ہیں مست خوشی سے کلانوت اور قوّال

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۰).

لیکھا جب اس میں عمر کا ڈیوڑھا ہوا جب آن
کُپا جو لُنڈھ چلا نہ ہوا تب بھی کچھ گیان

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۷). آج گھی کا کُپا لنڈھ گیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۵). ۲. **بے ضرورت خرچ ہونا ، بے دریغ خرچ کیا جانا.** رقص و سرود کی دھوم دھام ہے ... شرابیں لنڈھ رہی ہیں. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۱۸). [لڑھنا (رک) کا متبادل املا].

لِنْز (کس مج ل ، سک ن) امذ.
دوربین ، کیمرے وغیرہ کا شیشہ ، عدسہ. آنکھ ویو فائنڈر میں پھنسی ہے اور دل پر کیمرے کے لنز کا پردہ پڑا ہوا ہے. (۱۹۷۵ ، لبّیک ، ۱۸۲). [انگ : Lens].

لَنْڑ (فت ل ، غنہ) امذ (قدیم).
رک : **لنڈ ، قضیب** (پلیٹس). [لنڈ (رک) کا متروک املا].

لَنک (فت ل ، غنہ) (الف) امذ.
ڈھیر ، انبار نیز بہت بڑی مقدار.

او مال نہ ہو سد کال تج ہے کفر لنک مال تج

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۸۷). غرض تھوڑا ہی تھوڑا کر کے لنک ہوتا ہے. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۸۹). (ب) امث. ۱. **کمر.**

نکلی ہے لے چھین شرزی کی لنک
اتا ہم سوں دھرتی ہے موران پہ ڈنک

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۲). ۲. **باگ ، عنان ، لگام** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لانک (رک) کا مخفف].

ـــ لَگْنا محاورہ.
انبار ہونا ، ڈھیر لگنا نیز مدت گزرنا ، عرصہ لگنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

لِنک (کس ل ، غنہ) امذ.
۱. **دو چیزوں کو جوڑنے یا وابستہ کرنے والا ، آنکڑا ، دو چیزوں یا آدمیوں میں تعلق قائم کرنے والا.** ہمارا ہموطن بھائی تھا جو انجن اور ٹرین میں لنک یعنی آنکڑے کا کام دیتا تھا. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۲). ۲. **رابطہ نیز تعلق ، لگاؤ.** میرا تمہارا آخری لنک بھی ٹوٹ گیا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۴۹). [انگ : Link].

لَنکا (فت ل ، سک ن) امث.

۱. **سری لنکا ، سراندیپ ، ایک ملک کا نام جس میں رام اور راون کی لڑائی ہوئی تھی نیز ایک قلعے کا نام جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سونے کا تھا.**

دو کنہ لنکا پکڑے آگ جلبل کوئلہ ہوئی ہلا ک

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۳ : ۷۹)) . جو وے لنکا بناتے ہیں یہ بھی کربلا بنانے لگے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۴).

شرارت سی شرارت ہے بتو للہ باز آؤ
جلاتے ہو مرے دل کو جو تم کیا یہ بھی لنکا ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۳).

آہ! سونے کی تھی لنکا کبھی بھارت کی زمیں
بھاگواں ایسے عجب کچھ ترے دیوی تھے چرن

(۱۹۱۰ ، سرور (جہاں آبادی) ، خمکدۂ سرور ، ۱۳۶) . ۲. (ہندو) **شاکتی دیووں میں سے وہ دیو جو شیو اور درگا کے ساتھ رہتے ہیں نیز ایک دیوی کا نام.**

اپنی دلہن کو پنجۂ لنکا سے دے نجات
اٹھ اور اٹھ کے پھونک دے راون کی کائنات

(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۰۵) . ۳. **دیووں اور پریوں کے ایک فرضی مقام کا نام** (فرہنگ آصفیہ). ۴. (أ) **عیار ، چالاک ؛ شوخ چشم اور آگ لگاؤ عورت** (خصوصاً عورتوں میں مستعمل). لنکا کہیں کی ، چوٹی ، جمع مسجد کی سیڑھیوں پہ کی شہوں . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۹) . (ا ا) **فاحشہ ، بدکار ، بد چلن عورت.**

کسی نے مارا نقارے پہ ڈنکا برہنہ ہو کے ناچی کوئی لنکا

(۱۸۷۳ ، تیرہ ماسہ ، ۱۶). ۵. **فتنہ و فساد کی جڑ ، آفت کی پرکالہ** . آخر وہ لنکا شرقستان کی طرف دوڑ گئی . (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۷).

سیلون تک یہاں سے تو اس کی ہے اک اڑان
ہشیار رہ ، بڑی ہی وہ لنکا ہے میری جان

(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۵۲). [س : लङ्का].

---پَت (---فت پ) امذ.
لنکا کا بادشاہ ؛ مراد : راون.

دیکھتے لنکا میں پھر ہنگامۂ جنگ و جدال
اور لنکا پت کا حال زار و ابتر دیکھتے

(۱۹۱۹ ، کلام محروم ، ۲ : ۱۶). [لنکا + پت ، س : पीत].

---پُھونکنا محاورہ.
لنکا کو آگ لگانا ؛ مراد : جلا کر خاک کر دینا ، برباد کر دینا.

پلا اک جام لنکا پھوک دوں میں
زمیں کوہ طلا ہو دھوک دوں میں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۳۳). یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہنومان جی نے لنکا پھونکی ہے ، گاؤں زمین تھرتھرائی تھی. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۳۵).

---ڈونی (---و مع) امث.
چالاک اور فتنہ پرور عورت.

ابھی یاں تھی ابھی بازار گئی
آپ کی لونڈی ہے لنکا ڈونی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۴).[لنکا + ڈونی (ڈھونا (رک) سے)].

---ڈھانا محاورہ.
آفت برپا کرنا ، قیامت ڈھانا ، برباد کرنا ، تباہ کرنا.

دھنی سمجھا جو نوج لائی ہے
گھر کے بھیدی نے لنکا ڈھائی ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۰).

کمان و گرز لے کر جھومنے والے «دسہرے» میں
مسلح ہو کے کیا دشمن کی «لنکا» ڈھا نہیں سکتے

(۱۹۴۷ ، شعر انقلاب ، ۳۶) . یہ مت سمجھیے کہیں گھر کا بھیدی بن کر ان کی تین سو صفحات کی لنکا ڈھانے کی دھمکی دے رہا ہوں. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۲).

---ڈھینا محاورہ.
لنکا ڈھانا (رک) کا لازم ، تباہ و برباد ہونا نیز سازش ناکام ہونا. ان گھر کے بھیدیوں کی باہمی چپقلش کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ لنکا ڈھے جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۴).

---لُٹنا محاورہ.
مال و دولت کا غارت ہونا ، لوٹا جانا.

وہ انبار پھولوں کے یارب کہاں ہیں
لٹی آج لنکا یہ گلشن میں کیسی

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۲۶).

---مِرچ (---کس م ، سک ر) امث.
رک : **لال مرچ جو زیادہ مستعمل ہے.** بنگالی زبان میں لنکا مرچ اور ... مرہٹی میں مرچی بولتے ہیں. (۱۹۳۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۵۹). [لنکا + مرچ (رک)].

--- میں جو ہے باوَن گز کا / میں چھوٹے سے چھوٹا وہ بھی باوَن گز کا کہاوت.
ایسے مقام کے لیے مستعمل جہاں سب کے سب بلا کے فتنہ پرداز ، لاف زن مغرور اور مفسد ہوں. لنکا میں جو ہے باون گز کا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۲۶) . عقیلہ بیگم نے غصّہ کے لہجے میں کہا «لو یہ اور سنو لنکا میں چھوٹے سے چھوٹا ، وہ بھی باون گز کا» . (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۷۳).

---میں سَب باوَن گز کے کہاوت.
رک : **لنکا میں جو ہے باون گز کا.**

تامل ، سنہالی ، سیلونی لنکا میں سب باون گز کے

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ فروری ، ۴).

---میں سے جو نِکلے سو باوَن گز کا کہاوت.
رک : **لنکا میں جو ہے باون گز کا** (نجم الامثال).

---میں سَب بڑے کہاوت.
لنکا میں جو ہے باون گز کا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

لَنکارا (فت ل ، سک ن) امث.
مکّار و عیار عورت (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لنکا (رک) + را ، لاحقۂ تحقیر].

لَنکاپِکا (فت ل ، سک ن ، کس ی) امث.
ایک گھاس جیسا پودا (لاط : Trigonella Corniculata) (پلیٹس). [س : लकायिका].

لَنگ لاٹ/لَنگلاٹ (فت ل ، غنہ ، سک ک) امذ.
سفید کپڑے کی ایک قسم جو موٹا اور چکنا ہوتا ہے ، لٹّھا. گاڑھے گزی کی جگہ وہ بھی لنک لاٹ ، نین سُکھ و ململ پہننے لگے ہیں. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۵). اس روپیہ سے چھانو کو نیا کفن دیا جائے ، سفید لنکلاٹ کا. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۷۳). [انگ : Long Cloth کا بگاڑ].

لَنکدَھن (فت ل ، غنہ ، سک ک ، فت دھ) امث.
(موسیقی) کافی ٹھاٹھ کے ایک راگ کا نام. لنکدھن ، یہ ہنومان دیوتا کا اختراع کیا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷۱). کافی ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں یہ ہیں ... سارنگ ، سری رنجنی ، لنکدھن (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [لنک (رک) + دھن (رک)].

لِنکس (کس ل ، غنہ ، سک ک) امث.
بن بلاؤ ، ایک جنگلی بلّی. دیگر انواع جو مستقبل قریب میں پاکستان کی سرزمین سے معدوم ہونے کو ہیں ان میں ... پالا کی بلّی ، لنکس ... گنوائی جا سکتی ہیں. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۶۱). [انگ : Lynx].

لَنک لاٹھ (فت ل ، غنہ) امذ.
رک : لنک لاٹ. ہر بٹن کے لیے ایک مدوّر شکل کے فیتے یا لنک لاٹھ کا ٹکڑا کاٹو. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۱۸). [لنک لاٹ (رک) کا ایک املا].

لَنکھا (فت ل ، غنہ) امذ (قدیم).
رک : لنکا ، راون کا قلعہ.

گیا رام جیونکہ وو راون پہ چل
لیا کوٹ لنکھا سو سیتا بدل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳). [لنکا (رک) کا قدیم املا].

لَنگ (۱) (فت ل ، غنہ) (الف) صف.
وہ جس کا پانو ٹوٹا ہوا ہو یا اس میں کوئی نقص ہو ، لنگڑا ، لولا.

اندیشا نہ چڑ لنگ ہو پکڑیے کمر
نظر ٹھینس کھا کھا پڑے اُس اپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۰).

آفاق رنگ ابلق ایام لنگ تھا
آواز سُن کے دُلدُل محشر خرام کی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۸ : ۲۸). (ب) امذ. **پانو کا نقص ، لنگڑا پن ؛ (مجازاً) کوئی خرابی یا نقص.**

جو سیم و زر کی فکر میں قدم گھسا سو پھنسا
اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۲). ہر قدم ایک صدمہ ہے اسی جہت سے سوزش اور لنگ پیدا ہوتا ہے. (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۱۰۶). کہیں پانو چھوٹا پڑ گیا تو ساری عمر کو لنگ رہ جائے گا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۶). پیدائشی لنگ رکھنے کی وجہ سے اکثر تین ٹانگوں پر چلتے تھے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۵). گھوڑے کے بائیں پاؤں میں لنگ ہے. (۱۹۸۹ ، آب گم ، ۹۷). [ف].

---پائی امث.
لنگڑا پن. جب ہماری عقل و فہم کی لنگ پائی ، محسوسات کے میدان میں صاف نظر آتی ہے ، تو ماورائے محسوسات میں اس کی تگاپو کہاں تک منزل مقصود کے قریب کر سکتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰). [لنگ + پائی ، لاحقۂ کیفیت].

---جاتا رَہنا محاورہ.
پانو کا نقص دُور ہونا ، صاف چلنے لگ جانا ، لنگڑا کر نہ چلنا ، چلنے میں نہ لڑکھڑانا (جامع اللغات).

---خَر ، کور خَر ، پیر مَخَر کہاوت.
لنگڑا اور اندھا کچھ نہ کچھ کام دے سکتے ہیں مگر بوڑھا کچھ نہیں دے سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کَرنا محاورہ.
لنگڑانا ، پانو کا زمین پر نہ ٹکنا یا سیدھا نہ پڑنا ، کسی عارضے کے سبب ایک ٹانگ پر زور ڈال کر چلنا. ایک پانوں سے لنگ کرتا تھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۴۴). ان کا ٹٹو کانا اور ایک ٹانگ سے ذرا لنگ کرتا تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۴۳). جب وہ شیر میرے قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ لنگ کرتا ہے. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۱۶).

---لاگنا محاورہ (قدیم).
لنگڑا پن پیدا ہونا ، لنگڑا ہو جانا.

یارو ڈرو کمر سے مڑوڑو نہ بھر کے انگ
آجا کہیں لچک تو ابھی لاگ جائے لنگ

(۱۷۳۳ ، آبرو (نکات الشعرا ، ۱۰)).

---لَنگان (---فت ل ، غنہ) م ف.
لنگڑاتے ہوئے. فی الحقیقت اگر لنگ لنگان اپنے تیئں جادۂ مقصود میں ڈال دیا ہو تو ہوس حق السعی یعنی شاباش کی متوقع ہوئی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۰۵).

---ہونا محاورہ.
لنگ کرنا (رک) کا لازم ، پانو میں نقص ہونا نیز لنگڑا ہونا.

لگی ٹھینس اُس ہور ہوا لنگ پانے
گیا تنگ کوچے منے آنے جانے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸). شہسواروں کا کمیت فکر اس دوا دوش میں لنگ ہوا. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲۰).

لنگ (۲) (فت ل ، غنہ) امذ.
۱. **صف ، قطار ، باڑ نیز مکانوں کی قطار.** حضور ... آگے بڑھکر لوہیروں کی دوکانوں کی لنگ میں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۲). ۲. **دیوار ، قنات ، اوٹ ، ٹٹی.** اس کو پادام یا جالی یا لنگ سے بکڑتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر ہرند ، ۱۸۶). ۳. **جانب ، طرف ، سمت؛ سرا ، کنارہ نیز دھوتی کا وہ حصّہ جو آگے لٹکتا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [رک : لانگ (۳) کا مخفف].

لنگ (۳) (فت ل ، غنہ) امذ.
۱. **تعلق ، اتحاد ، اتفاق ؛ عاشق ، یار ، آشنا** (جامع اللغات). ۲. **ایک بودا** (لاط : **Eugenia Caryophyllata**) (پلیٹس). [لگ (لگنا/لگانا) کا انفی املا].

---ماتڑا (---سک ت) امذ.
رک : **لگ ماترا ؛ (تحقیراً) چھینا.** وہ اپنے آپ کہہ دیں کہ انہیں ڈاکٹر دو فورس ... یا کوئی اور دو فورس کا لنگ ماتڑا ہو ان کو ان سے کوئی سروکار نہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۴۴). [لنگ + ماتڑا ـ ماترا].

لَنگ (۴) (فت ل ، غنہ) امث.
رک : **لنک ، کمر.**

سیا لنگ تی ڈاٹ دھرتیں خروج
سگر تٹ پڑیا آسماں تی بروج

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۴). [لنگ (رک) کا ایک املا].

لِنگ (کس ل ، غنہ) امذ.
۱. **عضو تناسل ، ذکر ، یا اس کی مورتی.** پانی قطرہ قطرہ ہو کر شیوجی کے لنگ پر پڑتا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۳۴).

ترا معبود ہے لنگِ مہادیو   جلھری ہے تری معبودہ بے ریو

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۵۸). شیو نے کہا ان دونوں میں سے جو کوئی اس (شو) کے لنگ (لنگم) کا اوپر یا نیچے کا حصہ یا کنارا دیکھ لے گا وہ بڑا مانا جائے گا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۸۲). ۲. **شیو کی مورتی جس میں شیو کا آلۂ تناسل ظاہر کیا گیا ہو جیسے شیولنگ.**

آرتی کر برہنہ بیٹھوں گی
شیو کا لنگ پھر میں پوجوں گی

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۵۷). دریائے بھیما کے سرچشمے پر لنگ کی بڑی تیرتھ گاہیں تھیں. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۳). ۳. (وبا کرن) **جنس ، صنف ، جاتی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **نشان ، علامت ؛ بیماری کے آثار ؛ (منطق) استدلال ، نتیجہ (قواعد) تذکیر و تانیث ؛ مذہبی نشان ؛ مذہب کے طالب علم کا درجہ ؛ قدرت ؛ روح یا وہ چیز جو موت سے تباہ نہیں ہوتی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۵. **نیزہ ؛ لنگایت قوم جو لنگ کی پوجا کرتی ہے** (قدیم اردو کی لغت). [س : लिङ्ग].

---اَرچَن (---فت ا ، سک ر ، فت چ) امذ ؛ ـــ لنگارچن.
لنگ کی پوجا ، مہادیو کے عضو تناسل کی مورتی کی پرستش (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لنگ + ارچن (رک)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ.
(شیو کے) **عضو تناسل کو پوجنے والا.** وجیا نگر کے قدیم راجوں کا یہاں ایک پرانا قلعہ بنا ہوا ہے یہ لنگ پرستوں کا مرکز ہے اور یہاں کی منڈی انہی کے ہاتھوں میں ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۸). [لنگ + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
لنگ کی پوجا ، شیوجی کے عضو تناسل کی موتی کی پرستش. معلوم ہوتا ہے وادیٔ سندھ میں لنگ پرستی کا رواج پایا جاتا تھا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۸). [لنگ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُوجا (---و مع) امث.
رک : **لنگ پرستی.** پھر مہادیو کالی اور مہاکالی اور لنگ پوجا وغیرہ کا حال لکھا ہے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۲۰۹). [لنگ + پوجا (رک)].

---ڈُنڈا (---ضم د ، سک ن) امث.
ایک ہندوستانی روئیدگی جس کی بیل چلتی ہے ، پتے نیم سے کسی قدر مشابہ اور نوک دار ہوتے ہیں اور پھل پھٹ کٹیا سے ملتا ہوا اور اس میں دو تین پھل آلۂ تناسل کی شکل پر ہوتے ہیں (لاط : **Bryonopsis Laciniosa**) (خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۷). [لنگ + ڈنڈا (مقامی)].

---سَرِیر/شَرِیر (---فت س ، ی مع/فت ش ، ی مع) امذ.
(ہنود) **وہ جسمِ لطیف جو اس جسمِ کثیف کے فنا ہو جانے کے بعد بھی افعال کی وجہ سے ان کے نتائج بھگتنے کے لیے روح کے ساتھ لگا رہتا ہے ، لنگ دیہہ.** پرنت لنگ شریر کے سنجوگ سے آتا جاتا جنمتا مرتا دیکھ پڑتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۸). ان سب کا نام لنگ سریر ... ہے اور انہیں سوچھم سریری بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹). [لنگ + سریر/شریر (۲)].

لُنگ (ضم ل ، غنہ) امذ.
۱. **ایک وضع کی دھوتی ، لنگوٹی نیز دھوتی کا وہ حصّہ جو آگے لٹکا رہتا ہے ، لانگ.** ایک پارچہ سفید بطور لنگ ... باندھے ہوتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۵۷). ایک چادر آدھی کا لنگ ، آدھی کا جھرمٹ ، ... نہایت رجوع قلب اور عجز کے ساتھ حاضر ہوا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱). مرد و عورت ... صرف ایک لنگ باندھ کر بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۲۶۳). ۲. **مردانہ آلۂ تناسل** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [س : लिङ्ग].

---بَنْد بھائی (---فت ب ، سک ن) امذ.
کسی اکھاڑے کا شریک (اپ و ، ۸ : ۳۳). [لنگ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + بھائی (رک)].

---کے زیر لُنگ کے بالا ، نے غم دُزد نے غم کالا کہاوت.
بے سرو سامان کو چور کا کیا ڈر ، نادار کو کوئی فکر نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---مارنا محاورہ.
لنگی باندھنا (پلیٹس).

لَنگا (فت ل ، غنہ) امذ.
لنگڑا ، اپاہج ، معذور (بطورِ تضحیک مستعمل). بعض اوقات کسی فرد کا نام یا عرف بلکہ چھیڑ بھی اُس کی اولاد کی ذات بن گئی مثلاً ... لنگا (پنجابی میں لنگڑا کا متبادل) کی اولاد. (۱۹۸۹ء، تاریخِ پاکستان (قدیم دور) ، ۳۹۳). [لنگڑا (رک) کا بگاڑ].

لُنگا (ضم ل ، غنہ) صف ؛ امذ.
رک : لنگارا ، بےشرم ، بدتمیز ؛ لُچّا. مولوی سعداللہ شاہ منظور ، مولانا ہدایت شیخ مقبول اور اسی طرح کے بہت سے لنگے اس دربار میں جمع ہیں. (۱۹۱۳ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۳۳) . [لنگارا (رک) کا مخفف].

لِنگاتی (کس ل ، غنہ) امذ.
ہندوؤں کے ایک فرقے کا نام جو عضوِ تناسل کی پوجا کرتا ہے. ایک فرقہ لنگاتیوں کا قائم ہوا جنھوں نے لنگم کو پوجنا شروع کر دیا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۳۹). [رک : لِنگ + اتی ، لاحقۂ نسبت].

لَنگار (فت ل ، مغ) امث.
رک : لنگ (۲) ، قطار ، صف. ہر جگہ خریداروں کی لنگار لگی پڑی تھی. (۱۹۷۱ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ نومبر ، ۳). [رک : لنگ (۲) + ار ، لاحقۂ اسمیت].

لُنگارا (ضم ل ، مغ) صف ؛ امذ ؛ ـــ لنگاڑا.
ڈھیٹ ، بے شرم نیز لُچّا ، شہدا ، غنڈا نیز بدذات ، فسادی. یہ وہاں سے دس بارہ لنگاروں کو لیے ہوئے میرے مکان میں گھس آئے (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۳۷). یہ مہذب شہدے تعلیم یافتہ لنگارے کسی کے روکے کب رُکتے تھے. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۸۸). [لنگ (رک) + پ : बालको].

---پَن (---فت پ) امذ.
۱. **بےحیائی ، لچّا پن ، بےغیرتی ، شہدا پن ، غنڈا پن.** باوجود اس قدر لنگارے پن کے کسی قدر ہونے شرافت باقی تھی . (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۳۸). ۲. **آوارگی ، بدمعاشی ، بےشرمی** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لنگارا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لِنگارچَن (کس ل ، غنہ ، سک ر ، فت چ) امذ.
رک : لنگ ارچن ، لنگ کی پوجا ، عضو تناسل کی پوجا (جامع اللغات). [لنگ ارچن (رک) کا ایک املا].

لُنگارنی (ضم ل ، مغ ، سک ر) امث.
بےحیا عورت ، لُچّی عورت. یہ اُچھال چھکّا لُنگارنیاں کہانی کے رستم داستان ... پر لٹو ہو جاتی ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۳۸ ، ۹ : ۳). [لنگارا (رک) کی تانیث].

لُنگاڑا (ضم ل ، مغ) صف ؛ امذ.
رک : لنگارا ، بےحیا ؛ غنڈا ، لُچّا. اتنے میں ایک اور بےفکرے لنگاڑے بنے ہوئے فقیر چنڈو خانے سے نکلے . (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۲۵). یہ لوگ تو ایسے ہی لچے لنگاڑے ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۱۶). [لنگارا (رک) کا ایک املا].

لُنگاڑ پَن (ضم ل ، مغ ، سک ڑ ، فت پ) امذ.
رک : لنگاڑا پن ، بےغیرتی نیز بدمعاشی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لنگاڑ (لنگاڑا (رک) کا مخفف) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَنگانہ (فت ل ، مغ ، فت ن) امذ.
رک : مولا جو زیادہ مستعمل ہے . اس کو عربی میں صعوہ اور فارسی میں سرزچہ و لنگانہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۳۹۵). [ف].

لَنگاہ (فت ل ، غنہ) امث.
پنجاب میں ایک ذات یا برادری کا نام. لنگا (پنجابی میں لنگڑا کا متبادل) کی اولاد لنگاہ. (۱۹۸۹ ، تاریخ پاکستان (قدیم دور) ، ۳۹۳). [لنگا (رک) + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

لِنگایَت (کس ل ، مغ ، فت ی) صف ؛ امذ.
عضوِ تناسل رکھنے والا ؛ گردن میں لنگ پہننے والا (شیو کے لنگ کی علامت کے طور پر) ، ہندو مت کے ایک فرقے کا فرد جو لنگ کی پوجا کرتا ہے اور اُسے بطور علامت گردن میں پہنتا ہے. بمبئی کی لنگایت ذات جس کا بانی ... برہمنوں کی سیادت کا منکر تھا. (۱۹۴۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰). [رک : لِنگ + ایت ، لاحقۂ نسبت].

لَنگتار (فت ل ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : لنگ (۲) ، قطار ، لائن. صبح سے شام تک آدمیوں کی لنگتار لگی رہتی. (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۸۳). [لنگ (۲) + تار ، لاحقۂ اسمیت].

لَنگَٹ (فت ل ، غنہ ، فت گ) صف.
بےشرم ، بےحیا (جامع اللغات). [مقامی].

---بڑے اکھاڑ کے پالے کہاوت.
دونوں ایک جیسے ہیں ، دونوں یکساں ہیں ، جیسے کو تیسا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَنگَر (فت ل ، غنہ ، فت گ). (الف) امذ.
۱. **لوہے کا ایک نوک دار وزن جو بحری جہاز میں رسّے یا زنجیر سے باندھ کر رکھا جاتا ہے اور جہاں جہاز ٹھہرانا ہو وہاں اسے سمندر میں گرا دیتے ہیں نیز وہ وزنی پتھر جسے چھوٹی کشتیوں کو کھڑا کرنے کے لیے رسّے سے باندھ کر سمندر میں لٹکا دیتے ہیں.**

جوشِ غم پکڑیا ہے دیو ونہہ کا لنگر تمیں
آس کی کشتی میں بیٹھا ہوں کرو تم سے غیاث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۳).

اون ڈوبائی ہے مرے دل کی ناؤ
زلف ہے جس شریر کی لنگر
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (الف) ، ۱۲۰).

پاؤں نہیں اب اُٹھ سکتا پڑ گئے مضموں لنگر سے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۲۶). بھاگیرتھی ناتھ میں اس سنسار ساگر میں ایک ٹوٹی ہوئی کشتی ہوں جس کا لنگر پرماتما نے تمہارے ہاتھ میں دبا ہے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۶۸).

ادھر ان کو یہ جلدی ہے کہ ساحل پر اتر آؤ
ادھر طوفاں کا یہ عالم کہ لنگر رقص کرتا ہے

(۱۹۶۷ ، سلہٹ میں اردو (رضیہ راحت) ، ۲۱۲) . **۲. جہاز یا قافلے کا ٹھہرنا ، ٹھہراؤ ، قیام.**

اسی جا پہ اسی شب کو لنگر رہا
سحر کو وہ پا لیں اُڑا کر چلا

(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسمِ جہاں ، ۱۰). **۳. (i) بوجھ ، وزن.**

دو قدم چل نہ سکا یار پہن کر توڑا
کیا نزا کت ہے ہوا پاؤں کو لنگر توڑا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۹) صراحی کا لنگر تم سے نہیں تھمے گا سنبھل کے شراب انڈیلنا . (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۰۷).

کیوں کر بنے بناؤ جو قسمت کا ہو بگاڑ
لنگر تھا ضرب کا کہ دبے جاتے تھے پہاڑ

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۵۸) **(ii) وزنی زنجیر (عموماً مجرموں کے پانو کی)** . ملکہ نے یہ مَنّت مانی کہ اگر میرا بیٹا صحیح سلامت واپس آئے تو ہاتھی کے لنگر (زنجیر) کے وزن کے برابر ایک لنگر طلائی بنوا کر حسینی عَلم پر چڑھاؤں گی. (۱۹۰۳ ، مضامینِ محفوظ علی ، ۲). **۴. گھنٹے کا لٹکن ، پنڈولم نیز شاقول.** اِسی جہت سے لنگر ساعت کبھی کبھی اسی طرح سے حرکت کرنے پر اختراع کیا گیا ہے . (۱۸۳۱ ، مقاصدِ علوم ، ۷۲) . میں نے ایک گھنٹہ اپنے کمرے میں لگایا ہے اُس کا لنگر ٹوٹ گیا تھا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۰) . **گھڑی (کلاک)** میں ایک لنگر ہر وقت اِدھر سے اُدھر جنبش کھایا کرتا ہے ، جسے انگریزی میں پنڈولم (**Pendulom**) کہتے ہیں. (۱۹۲۲ ، نگار ، فروری ، ۱ ، ۱ : ۶۵). **۵. دھڑ کے نیچے کا حصہ ، کولھا ، چوتڑ وغیرہ** . چالیس پچاس فاقہ کرنے کے بعد سردار بھگت کا لنگر دو پونڈ بھاری ہوگیا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۶ ، ۱۴ : ۵). **۶. پہلوانوں کے لنگوٹ کسنے کی پٹّی ، کپڑے کی پٹّی جس کی مدد سے لنگوٹ باندھی اور کسی جاتی ہے.** انہی میں ایک جگہ لنگر لنگوٹے ، ایک طرف جُبّے اور عمامے ... تھیلیوں اور پوٹلیوں میں بندھے اِثم لگے ہوئے تھے . (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۲ : ۱۵۰). **۷. (کشتی) کُشتی کا ایک دانو جو کولھے پر کیا جاتا ہے .** اے عقلا ، لنگر اپنا قائم کر لو ، میں چاہتا ہوں کہ کوئی حوصلہ باقی نہ رہے . (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۶۷) . لنگر ، تیغا ، قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸) **۸. (i) وہ سلاخ جو پیر جکڑنے کے لیے بیڑیوں میں ڈالتے ہیں نیز وہ لٹو جو پیروں میں پھنسا دیتے ہیں ، وہ وزن دار آلہ جو رفتار میں مانع ہو ؛ مراد : زنجیر.**

کیوں لنگروں سے جوشِ جنوں میں نہ ہو نمود
بانے ہمارے پاؤں میں یہ بانکپن کے ہیں

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۳۷). **(ii) (گلہ بانی) بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کا دوسرا سرا زمین پر پڑا رہتا اور ڈھور کے چلنے کے ساتھ گھسٹتا ہوا چلتا ہے ، اگر ڈھور تیز قدم چلے یا بھاگنے لگے تو یہ ڈنڈا اُس کی دونوں اگلی ٹانگوں کے بیچ میں اٹک کر آڑا ہو جاتا ہے اور بھاگنے نہیں دیتا ، ٹھرک ، چھولا ، ڈیگنا** (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۹۰) . **(iii) (فیل بانی) تھان پر ہاتھی کے پیر میں ڈالنے کی موٹی زنجیر ، کج بندھن.**

جوبن سنین سج کر کج مست ہو چلی ہے
لنگر سو پیجناں ہور گھونگراں کی کھلبلی ہے

(۱۵۸۰ ؟ ، ظہور ابن ظہوری ترشیزی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۴۳) . **۹. (پارچہ بافی) کمان اور دھنکی کے درمیان بندھی ہوئی رسّی دھنکی** (ا پ و ، ۲ : ۷). **۱۰. (سلائی) کوک ، شلنگا ، کپڑے کی کنّی موڑنے کو لگائے ہوئے لمبے ٹانکے** (ا پ و ، ۲ : ۱۵۷). ف : بھرنا ، مارنا. **۱۱. سر پر باندھنے کا مقنع نما رومال .** سفید دوپٹہ تھا وہ کھولا اور اُس کے نیچے اور ایک لنگر ریشمی تھا وہ کھولا . (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۲۱۸) . **۱۲. (i) ڈور میں بندھا ہوا پتھر یا اینٹ کا ٹکڑا جسے بچے آپس میں لڑاتے ہیں ، لنگڑ.**

دل گرفتوں کی بگولا خاک کا اے شہسوار
ڈال کر لنگر لگائے پائے کوکب میں گرہ

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۲۴). معلوم ہوتا ہے کہ لڑکا تھا مہذب ورنہ لپک کے نوچ لیتا اور وہیں نخ کی طرح ہٹ کے لنگر لڑانے لگتا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۵) . بڑے بڑے لنگر اور لگے لیے کنکوے سے زیادہ ڈور لوٹنے کی فکر میں تھے . (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھل ، ۶) . **(ii) (طبیعیات) پتھر یا لوہے کا ٹکڑا جو کسی چیز کا حجم معلوم کرنے کے لیے اُس چیز کے ساتھ باندھ کر پانی میں ڈبویا جاتا ہے (انگ : Sinker)** پھر ایک لنگر کو پانی میں تولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لنگر کا یہ وزن جسم کے اس وزن کا ۵ گنا ہے. (۱۹۲۱ ، سکونِ سیّالات ۱۶۳). حجم معلوم کرنے کے لیے انہیں کسی بوجھ یا لنگر مثلاً پتھر یا لوہے کے ٹکڑے کے ساتھ باندھ کر ڈبویا جاتا ہے . (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۳۱) . **۱۳. رسّا ، ناؤ کا رسّا نیز خیمہ کھڑا کرنے کا رسّا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . **۱۴. (i) (پہلوانی) کشتی کے وقت کا پہلوانوں کا ستر پوش کپڑا جس سے ستر ڈھکا رہتا ہے** (ملخوذ : ا پ و ، ۸ : ۳۲) . **(ii) (سان گری) سان کے چاک کو گھمانے کا پٹّا ، جو اس کی دُھری میں پڑا رہتا ہے جس کو کھینچنے یا گھمانے سے چاک گھومتا ہے ، بدھی ، مال** (ا پ و ، ۸ : ۱۸). **۱۵. (نباتیات) ایک اساسی بے رنگ خلیہ جو رشتکوں کو کسی دوسری چیز سے چمٹنے میں مدد دیتا ہے (انگ : Hold Fast)** . یہ رشتکیں لنگروں سے ٹوٹ کر پانی کی سطح پر بھی اسی حالت میں زندگی جاری رکھ سکتی ہیں . (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱ : ۱۵۸) . **۱۶. وہ رگ جو عضوِ تناسل اور مقعد کے درمیان اُبھری ہوئی دکھائی دیتی ہے ، سیون** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . **۱۷. (کاپی نویسی) کاپی کے حاشیے کے آخری کونے پر آئندہ صفحے کا پہلا کلمہ جو بطور یادداشت لکھا جاتا ہے ،**

بوٹ ، ترک ، رکاب (اپ و ، ۴ : ۲۲۱). ۱۸. (تفنگ بازی) **بندوق کے گھوڑے کی کمانی کی حلقہ نما داب جس کے ہٹنے سے کمانی کی ہھنکار (اڑان) گھوڑے کی مار کا سبب ہوتی ہے ، چکر ، کمانی کی روک** (اپ و ، ۸ : ۹۱). ۱۹. **تمکین ، وقار ؛ بھاری بھرکم پن** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۰. **وہ کھانا جو غریبوں اور فقیروں کو کھلایا جائے ، اللہ واسطے کھانا کِھلانا اور بہتوں کو کھلانا**. کوئی یک سخی لنگر بہاتا ہے کھانے کا. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۸۸).

مسافر مساکین کے واسطے
سراؤں میں لنگر بھی جاری ہوئے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶۳). سال میں دو تین عرس بہت دھوم سے ہوتے تھے ، لنگر جاری ہوتا تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲۲). ہمیں لنگر کے لیے لے جایا گیا. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور، جولائی ، ۲۰). ۲۱.(ا) **بڑے لوگوں کا باورچی خانہ جہاں ان کے متعلقین اور متوسلین کھانا کھاتے ہیں.**

یہ سب کچھ لے کے لنگر میں آ کر
وہاں کھانے کی بابت کچھ بتا کر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۵). (اا) **وہ مقام جہاں سے روزانہ کھانا تقسیم کیا جاتا ہو ، فقیروں ، غریبوں ، محتاجوں ، ضرورت مندوں اور مسکینوں کے لیے روزانہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ ، خیرات خانہ ، محتاج خانہ ، خانقاہ ، امام بارگاہ.**

دروازے پر سبیلیں ہیں لنگر ہیں جابجا
رستے ہیں مثلِ آئینۂ قلب باصفا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۶). سب ان ہی کی طرح غریب اور فاقہ کش تھے ، خود بھی پہنچے ، لنگر سے کھانا بٹ رہا تھا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۹۹). ۲۲. **بزرگوں کے مزار کے گرد کی چار دیواری ، ضریح** (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. ۱. (**مجازاً**) **پشت پناہ ، محافظ ، نگہبان.**

شداید کے دریائے خوں میں شناور
جہاں کے پُرآشوب کشتی کی لنگر

(۱۹۱۴ ، حالی (فرہنگ آصفیہ)). ۲. **ناگوار ، ناگوارِ طبع اشیا کے لیے مستعمل** (پلیٹس). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.

۱. **جہاز یا کشتی کے لنگر کو پانی سے نکالنا ، کشتی یا جہاز کا رسّا کھول کر اسے آگے چلانا ، جہاز یا کشتی روانہ کرنا ، کشتی کا روانہ ہونا.** جلد آئیو صبح ہم لنگر اٹھا دیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۵). قریباً بارہ بجے جہاز نے لنگر اٹھایا. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۱۱). میرا جہاز شام کو لنگر اُٹھائے گا. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۳۷). بادبانوں کے دامن میں تیز ہوا کی سنسناہٹ بھر جائے تو جہاز لنگر اٹھاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، قیدی سانس لیتا ہے ، ۹۵). ۲. **وزن یا بوجھ اٹھانا ، باربرداری.**

کیوں کر ضعیف لنگرِ کوہِ گراں اُٹھائے
صابر حسین سا ہو تو یہ سختیاں اُٹھائے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۸).

---اُٹھنا محاورہ.

۱. **کشتی یا جہاز کا لنگر کھول کر اُسے آگے چلایا جانا ، جہاز یا کشتی کا روانہ ہونا.**

ڈوبا کیا جہاز پہ لنگر نہ اُٹھ سکا
دہشت سے کافروں کا کبھی سر نہ اُٹھ سکا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۱). لنگر اُٹھنے ہی کی دیر تھی کہ لوگوں کو خبر ہو گئی. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۲۲۶). جہاز ہندوستان جانے کے لیے تیار کھڑا ہے ، صبح لنگر اٹھ جائے گا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۱۱). ۲. **وزن یا بوجھ اُٹھنا ، بار اٹھنا.**

کشتیٔ غم کا ہلا دل کو نہ کچھ تھل بیڑا
مجھ سے اُٹھتا نہیں دنیا میں ستم کا لنگر

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۵۲).

قید ہوتے ہی اسیرانِ محبت مر گئے
ناز برداروں سے کب زنجیر کا لنگر اٹھا

(۱۹۱۳ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۳۹).

---اُٹھوانا محاورہ.

جہاز کا روانہ کرنا ، جہاز کو کنارے سے ہٹانا.

لنگر اُٹھواؤ لنگر اٹھواؤ
اب نہ تم یاں جہاز ٹھہراؤ

(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---اَفگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.

لنگر انداز ، ٹھہرا ہوا ، رکا ہوا. وہ نہنگ بحر دلاوری ... وسط حوض میں لنگر افگن تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۷). [لنگر + ف : افگن ، افگندن _ ڈالنا].

---اُکھاڑنا محاورہ.

۱. **وزنی چیز کا جنبش میں لانا ، ہلا ڈالنا ، وزنی چیز کا ہلکا کرنا.**

فرمایا ہے کنندۂ خیبر سرا پدر
لنگر اُکھاڑوں کوہ کا ٹوٹی ہے گو کمر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۶۵). ۲.(ا) **اپنے حریف پہلوان کو کُشتی میں اس کی جگہ سے اُٹھا لینا.** نظر کردۂ سکان سفینۂ نوح نے اس کا لنگر بھی اُکھاڑا ، غرق بحر فنا کیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۳). میرا زور فیل مست بھی تو توڑ نہیں سکتا ہے تو میرے لنگر کو کیا اُکھاڑتا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۹۰۶). (اا) **پچھاڑنا ، چت کرنا ؛ شکست دینا.**

اکیلا سارے یورپ سے پچھاڑا جا نہیں سکتا
کسی سے ترک کا لنگر اُکھاڑا جا نہیں سکتا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۵۳).

---اُکھَڑنا محاورہ.

لنگر اُکھاڑنا (رک) کا لازم ، وزنی چیز کا جنبش میں آنا.

دور پھینکے کی طپش سنگِ فلاخن کی طرح
لنگر اوکھڑے تو کہیں کوہِ شکیبائی کا

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر شکوہ آبادی ، ۳ : ۲۳۳).

---اُکھیڑنا محاورہ.
کشتی میں مقابل کے داؤ سے خود کو بچالینا ، پہلوں کے داؤ کو روک لگا دینا. کئی مقام پر مشلول نے لنگر مارا لندھور نے لنگر بھی اُکھیڑا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۳۱).

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
ٹھہرا ہوا (خصوصاً دریا یا سمندر میں). چھوٹی چھوٹی کشتیوں کا بڑے بڑے لنگرانداز جہازوں کے بیچ میں اِدھر اُدھر لہراتے پھرنا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۷). [لنگر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

---اَنْداز کَرْنا محاورہ.
روکنا ، ٹھہرانا (ساحل یا بندرگاہ پر). اس نے آپا. شمیم کے نام سے اپنا جہاز ریڈیو پاکستان لاہور کے ساحل پر لنگرانداز کیا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۴۰).

---اَنْداز ہونا محاورہ.
۱. لنگرانداز کرنا (رک) کا لازم ، ٹھہرنا (بحری جہاز کا) ؛ رُکنا ، اُترنا (مسافروں کا). تھوڑی ہی دیر کے بعد ان کا جہاز مالٹا میں لنگرانداز ہوا .(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۳). برطانوی بیڑا خلیج بسیکہ میں پہنچ کر لنگرانداز ہوگیا تھا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۶۲۴). قدیم عراق شہروں کے گھاٹوں پر جا لنگرانداز ہوتے. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۱۶). ۲. تکمیل پانا ، مکمل ہونا. مجھے امیّد ہے کہ ... بڑا بکارآمد منصوبہ ٹھیک وقت پر لنگرانداز ہو گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۱).

---بانْٹنا محاورہ.
روزانہ حاجت مندوں کو کھانا تقسیم کرنا. ایسا خدا کا خوف ہے تو گھر جا کر لنگر بانٹنا. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۱۲۲).

---بانْدْھنا محاورہ.
۱. پہلوان کا لنگوٹ باندھنا ، کاچھا کسنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. عورت کی صحبت سے پرہیز کرنا ، جماع سے باز رہنے پر کمر باندھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. پرا جمانا.

یہ کبھی رُک نہ سکیں سدّ جو سکندر باندھے
دفعتاً ٹوٹے لعینوں نے جو لنگر باندھے

(۱۹۱۷ ، رشید (مصطفےٰ میرزا) ، گلزارِ رشید ، ۳۲).

---بَٹْنا محاورہ.
مستقل کھانا بٹتے رہنا ، ہمیشہ کھانے کی تقسیم جاری رہنا ، روزمرّہ کھانا تقسیم ہونا. الٰہی تمہارے دروازے سے لنگر بٹے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۸). یہاں لنگر بٹتا تو مسافر اور غریب لوگ جمع ہوتے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۲۵۴).

---بَنانا محاورہ.
جہازکو اپنی جگہ قائم و برقرار رکھنے کے لیے ایسی وزنی شے کا لٹکانا جس سے جہاز اپنی جگہ ٹھہرا رہے ؛ سہارا بنانا ، آسرا بنانا ، مدد دینا ، اپنی جگہ قائم رکھنا.

چھلّا حضور ہاتھ کا دے دیجیے ہمیں
دل کے جہاز کا اسے لنگر بنائیں گے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث..
(نفسیات) ٹھہرانے یا روکنے کا عمل. ہر شق کا تعیّن مقام یا لنگر بندی کلی دائرہ احالت کے تعلق سے ہو گی . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۷۰). [لنگر + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْنا محاورہ.
لنگر بنانا (رک) کا لازم ، سہارا ہونا. طوفان رسیدہ کشتی کے لیے کبھی لنگر بنے ہے تو ٹھہرے ہوئے پانی کی صورت میں پتوار و بادبان. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۲۲۴).

---پَر ہونا محاورہ.
جہاز یا کشتی کا لنگر ڈالے ہونا (پلیٹس ؛ نوراللغات).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. زیر بار ہونا ، بوجھ پڑنا. کارخانے ہی پر تو یہ لنگر پڑے گا ، کس میں ہوتا ہے گھروالے سے نکال کے دے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۹۳). ۲. لنگرانداز ہونا ، کشتی یا جہاز کا ٹھہرنا.

ڈھل آئے ہیں آنکھوں سے مژگاں پہ آنسو
جہازوں کے لنگر پڑا چاہتے ہیں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۲۸). ۳. لٹو دار یا سلاخ دار زنجیر پانو میں پڑی ہونا.

زنجیر ضعف مانعِ رفتار ہے جو یاں
لنگر پڑے ہیں پاؤں میں واں بھی وقار کے

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۲۳۷).

---پیچ کاٹْنا محاورہ.
ڈور میں پتھر کا ٹکڑا باندھ کر اور اسے اڑتی پتنگ کی ڈور پر ڈال کر پیچ کاٹنا. آپ جانیے ہندوستانی کھلنڈرے تو ازل سے ہیں وہ بھی ڈور میں ڈھیلا باندھ کے ، «آؤ کھلاڑی لنگر پیچ ہم کاٹیں تم لوٹ لو» کہتے ہوئے «وہ کاٹا» کا نعرہ لگانے میں مشغول ہو گئے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۶ : ۹).

---توڑْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. حریف پہلوان کو زمین پر سے اُٹھالینا ، قوی کو مغلوب کرنا.

طاقتِ فقر سے ہم نفس پہ غالب آئے
لنگر اِس دشمنِ شہ زور کا توڑا کیا کیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵). تھوڑی دیر میں نقاب دار نے لنگر اس کا زمین سے توڑا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۹۱). ۲. جما ہوا قدم اکھاڑ دینا ، رکاوٹ دور کر دینا ، بیڑی کاٹنا.

سرّ رو یار میں ہم دے کے سبک دوش ہوئے
کونچے کٹوا کے بڑا پاؤں کا لنگر توڑا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳). تستور ... چاہتا تھا کہ لنگر توڑ کر دوڑا لے جائے. (۱۸۹۳ ، کوچکِ باختر ، ۱۳۸).

ـــ ٹُوٹنا ف م ؛ محاورہ.
بحری جہاز کی آہنی زنجیر کا ٹوٹنا جس سے وہ بندھا ہوا ہو نیز بے سہارا ہونا ، بے آسرا ہونا.

موجیں ماتم کرتی ہیں ، اُس کشتی کی قسمت پر
جس کے لنگر ٹوٹے ہوں ، جس کا مانجھی سویا ہو

(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۱۸۳).

ـــ جاری رَکْھنا محاورہ.
خیرات تقسیم کرتے رہنا ، کھانا پکا کر بڑی مقدار میں کھانے کو بانٹتے رہنا. بہت سے بےنواؤں اور تنگ دستوں کو بھی چھوٹے چھوٹے فائدے پہنچائے اور گھر میں بھی دسترخوان اور لنگر جاری رکھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۳).

ـــ جاری رَہْنا محاورہ.
لنگر جاری رکھنا (رک) کا لازم ، سدا برت بٹنا ، خیرات تقسیم ہوتی رہنا. سال میں دو تین عرس بہت دھوم سے ہوتے تھے لنگر جاری ہوتا تھا . (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام ، ۲۲) . آپ کی خانقاہ سے فقراء اور مساکین کے لیے لنگر جاری رہتا . (۱۹۸۳ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۸).

ـــ جاری کَرْنا محاورہ.
خیرات تقسیم کرنا ، خیرات خانہ کھولنا ، سدا برت بانٹنا. ارے تصدق کے ٹکے لاؤ لنگر جاری کردو سب ساہری کی اتیت بھجن کریں. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۴ : ۱۸).

ـــ جاری ہونا محاورہ.
لنگر جاری کرنا (رک) کا لازم ، خیرات بٹنا ، مفت کھانا تقسیم ہونا.

مسافر مساکین کے واسطے
سراؤں میں لنگر بھی جاری ہوئے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶۳).

ـــ جَمانا محاورہ.
(کُشتی) پہلوان کا ایسا جم کر کھڑا ہونا کہ اس کا حریف اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکے. رستم نے لنگر جما کے چاہا کہ گرز لگائے. (۱۸۸۶ ، سرورِ سلطانی ، ۷۳).

ـــ جَمْنا محاورہ.
لنگر جمانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

ـــ چھوڑْنا محاورہ.
بحری جہاز یا کشتی کا ٹھہرانا ، لنگر ڈالنا.

نہیں کوئی لنگر سکے چھوڑنے
لگے لوگ آپ ہات سب توڑنے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۱۰).

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ.
۱. وہ جگہ جہاں روزانہ محتاجوں ، فقیروں ، مسافروں اور مسکینوں کے لیے کھانا تقسیم ہو ، خیرات خانہ. لنگر خانے بناویں جو اون میں فقیر اور محتاج صبح اور شام سرکار سے کھانا پکا پکایا کھایا کریں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۰). حضرت امام حسن کا بڑا لنگر خانہ تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۱). لنگر خانہ کی طرف سے طرح طرح کے کھانے دسترخوان پر چُنے جاتے . (۱۹۵۰ ، بزم صوفیہ ، ۱۶۵). **۲. ایسی خانقاہ یا امام باڑہ جہاں کھانا بٹتا ہے** (فرہنگ آصفیہ). **۳. محتاج خانہ جہاں غریبوں کو کھانا کھلایا جائے.** اس نے غربا اور ضرورت مندوں کے لیے ایک لنگر خانہ جاری کیا جہاں روزانہ پانچ سو افراد کے لیے کھانا تیار ہوتا تھا . (۱۹۸۳ ، میلینیئم اور کیرزما ، ۱۵۵) . [لنگر + خانہ ، لاحقۂ ظرف].

ـــ دار صف ؛ امذ.
۱. پاٹ دار یا چوڑے پھل کی تلوار وغیرہ ، بھاری ، وزنی ، سنگین (خصوصاً تیغ کی صفت کے طور پر مستعمل).

جان اپنی آبِ آہن میں نہ کیونکر ڈوبتی
چاکِ کشتی تن کو زخمِ تیغ لنگردار تھا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۱۰۳).

یہ نازک ہاتھ لنگردار تیغ اور سخت جان عاشق
لے بس رہنے بھی دو تم اور لوگے امتحاں میرا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۶۷). **۲. لنگر کا کھانا کھانے والا ، لنگر کے کھانے پر گزر اوقات کرنے والا.**

بنی لنگر میں لنگردار ہو کر رہ معانی
کہ لنگرداری میں تج کوں ہزاراں لک شفا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۴). **۳. وہ (دریا) جس کا پانی رواں نہ ہو** (نوراللغات) [لنگر + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا] ،

ـــ دار دیگ (ـــ ی مج) امث.
وزنی اور نہایت بڑی دیگ جس میں لنگر پکایا جاتا ہے. جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کے برابر لگن اور لنگردار دیگیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۶۸۳). [لنگردار + دیگ (رک)].

ـــ داری امث.
لنگر کا کھانا کھانا یا کھلانا ، لنگر جاری رکھنا.

بنی لنگر میں لنگردار ہو کر وہ معانی
کہ لنگرداری میں تج کوں ہزاراں لک شفا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۴). [لنگردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
۱. لنگر ڈالنا ، جہاز کھڑا کر دینا.

زمیں کے اُپر ڈیرے شہ پھر دیے
کہ دریا میں جہازاں کوں لنگر دیے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲) . مدراس میں جہازوں کے لئے کوئی مامن نہیں ہے ، یہ کنارہ سے بہت دور لنگر دیتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۳). **۲. پیروں کو زمین پر جما کر کھڑا ہونا.** جب اُس نے اِس قصد سے ہاتھ پکڑا ، صاحبقراں اصغر نے جسم کو لنگر دیا جسم صاحبقرانی کو مطلق حرکت بھی نہ ہوئی. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۵۱). **۳. کسی چیز پر دباؤ ڈالنا.**

مزا ہے ملکِ شجاعت میں جب عمل بیٹھے
ذرا رکابوں کو لنگر دیا ، سنبھل بیٹھے
(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزارِ رشید ، ۸۷). **۴. لنگر کا داؤں مارنا ، کولہے پر داؤں کرنا.**
کمر پر وہ دیا حمزہ نے لنگر
کہ بیدم گر پڑا روئے زمین پر
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۳۵).

---ڈال دینا/ڈالنا ف م ؛ محاورہ.
۱. بحری جہاز کے لنگر کو پانی میں گرانا تاکہ جہاز یا کشتی کو ٹھہرایا جا سکے ، کشتی کو لنگرانداز کرنا. انھوں نے کشتی کی پتوار سے چار لنگر ڈالے. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل ، ۳۷۱). سلطان محمود خاں نے ... کشتیوں کو اس طرف سے لے جا کر قلعے کے نیچے اون کا لنگر ڈالا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۴ : ۳۲). **۲. بحری جہاز کا ٹھہر جانا ، لنگرانداز ہونا ، رُکنا.** اُس کے داہنے بائیں پرتھا اور پہلا جنگی کشتیوں نے لنگر ڈالا . (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۵) . یہیں سے سوداگر جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور یہیں تجارتی جہازات آ کر لنگر ڈالتے ہیں. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۷۱). **۳. قیام یا مقام کرنا ، قرار پکڑنا ، ٹھیرنا.** وہاں پہنچ کر انھوں نے لنگر ڈال دیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۹). **۴. بھاری ہتکڑیاں اور بیڑیاں ڈالنا ، کسی کے ہاتھ پیروں میں یا گھوڑے وغیرہ کے پانو میں کوئی وزنی چیز باندھنا تاکہ وہ بھاگ نہ سکے.**
ہو چکے نرم اُس پہ اُس کو لٹال
دست و پا میں پھر اُس کے لنگر ڈال
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۹۳). زمین پر اسپ کو لٹال کر چاروں ہاتھ پیر میں لنگر ڈالیں کہ دست و پا کو مضطربانہ منتشر نہ کرے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۹). **۵. اپنے کام کا بار دوسرے پر ڈالنا کہ وہ دوسرا کام نہ کر سکے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۶. (سلائی) دور دور بخیہ کرنا ، فاصلہ سے سینا.** جب کبھی پر سوراخ ہو جائے تو اوسی قسم کے کپڑے کو گول کاٹ کر اور اوسی جگہ اولٹی طرف لنگر ڈال کر ٹانک دینا چاہیے . (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۱۸). **۷. بوجھ ڈالنا ، بوجھ ڈال کر ہلنے نہ دینا.** ستارہ طلعت نے دونوں ہاتھ ونوں کی گردن پر رکھے اور لنگر ڈالا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۷۲). اس نے زمین میں بڑے بڑے پہاڑوں کے لنگر ڈال دیے ہیں کہ زمین تم کو لے کر جُھک نہ پڑے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۴۸). **۸. سہارا لینا ، تکیہ کرنا نیز بھروسہ کرنا.**
دل پہ حضرت کے نہ تھا طوفاں کا کچھ خوف و خطر
مطمئن بیٹھے توکّل کا تھے لنگر ڈال کر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۸).

---رَسّا (---فت ر ، شد س) امذ.
(معماری) وہ رسّا جو لٹکن پلوں کی تعمیر میں لنگرانداز جہاز کے لنگر کے زور اور زاویے کے مطابق باندھا جاتا ہے. لنگر رسّے اور پُل کے رسّے کے تناؤ لازماً مساوی نہیں ہوں گے (۱۹۶۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۵۱۲). [لنگر + رسّا (رک)].

---سَنْبھالْنا محاورہ.
بوجھ سہارنا یا سنبھالنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---سَنْبَھلْنا محاورہ.
بوجھ یا بار کی برداشت ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---قائِم کَرْنا محاورہ.
قدم جما کر کھڑا ہونا. داراب نے لنگر قائم کیا اور سر چھاتی میں عنقا کے اڑا کر لے دوڑے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲). صاحبقراں لنگر قائم کئے ہوئے تھے دیر تک زور ہوتے رہے آخر دیو تھکا اور گردن ڈال دی. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۱۴۰).

---قائِم ہونا محاورہ.
اپنی جگہ پر جمنا ، جم کر کھڑا ہونا ، پیترا جما کر ڈٹ جانا. اُس نے نیچے آ کر زمین پکڑی لیکن شہزادہ نے لنگر نہ قائم ہونے دیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۹).

---کا بوجھ امذ.
(کنایۃً) **بہت وزنی.**
کچھ تو ہلکا کریں خارِ رہِ صحرائے جنوں
بوجھ لنگر کا ہوئے ہیں کفِ پا چھالوں سے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۶).

---کاٹ دینا محاورہ.
رک : **لنگرانداز ہونے سے روک دینا ، لنگراندازی میں مزاحم ہونا.**
لنگر میں کاٹ دوں جو ہو منظور ایک دم
کچھ دور جا کے ان کا گلا ہو گا اور ہم
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۱۸۷).

---کا ٹُکْڑا امذ.
خیرات میں بٹنے والی روٹی کا ٹکڑا ، خیرات کا کھانا.
گلے نہ دال جو لنگر کا ٹکڑا میں مانگوں
کبھے وہ بٹ گئیں اب روٹیاں نہیں باقی
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۸).

--- کَرْنا محاورہ.
۱. لنگرانداز ہونا ، بحری جہازی یا کشتی کا ٹھیرانا ، ٹھیرنا.
سراندیپ کی رہا سب نے کیے
کئی رات و دن پھر نہ لنگر کیے
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۰). جہاز کا لنگر کیا اور آپس میں چرچا ہونے لگا کہ کیا شاہ بندر کچھ دغا کرے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۵). ناخدا نے کہا : «حضور جہاز تو پہاڑ تک نہیں پہنچ سکتا البتہ اگر آپ ارشاد کریں تو جہاز کو لنگر کر دیں». (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۹۲). صبح ۷ بجے پورٹ سعید پر جہاز نے لنگر کیا. (۱۹۱۱ ، روزنامہ باتصویر (سفر مصر و شام و حجاز) ، حسین نظامی ، ۸۷). **۲. (معماری) باندھنا (لنگر کے طریقے ہیں).** معلق پُلوں کے رسّوں کو لنگر کرنے کے بڑے طریقے دو ہیں (۱) رسّا بانٹے کی چوٹی پر کی پھرکیوں پر سے مسلسل گزرے . (۱۹۶۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۱).

--- کَسنا ف مر ؛ محاورہ.
(کُشتی) مقابلے یا کشتی کے لیے ڈٹ جانا ، خم ٹھوک کر میدان میں اترنا. اکھاڑے کے دو تین شاگرد لنگر لنگوٹ کس کر باہر نکل آئے. (۱۹۴۴ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ : ۳۴).

--- کے ہاتھ امذ ؛ ج.
(کُشتی) مگدروں کی ایک خاص ورزش جس میں مگدروں کو سر کے گرد گھمانے کے بعد سیدھا کرکے ہاتھ ناف تک (جو رومالی باندھنے کی حد ہوتی ہے) اُتار لاتے ہیں (اپ و ، ۸ : ۳۳).

--- کھولنا ف مر ؛ محاورہ.
لنگر اُٹھا کے کشتی یا جہاز کو چلنے دینا ، لہروں کے سپرد کردینا.

آئے طوفاں سے بچانے کو علی اے ناخدا
پاں گرا دے بادباں ، کشتی کا لنگر کھول دے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳۸).

--- کھینچنا ف مر ؛ محاورہ.
لنگر کھولنا تا کہ جہاز یا کشتی روانہ ہو سکے ، لنگر اٹھانا.

کھینچ لنگر منتظر ہے راہ میں بادِ مراد
مار ٹھوکر خوفِ ناکامی ہے سنگِ رہ گزر

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۹).

کھینچ کر لنگر ہوس نے ناگہاں
زورقِ خاطر پہ باندھا بادباں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۹).

--- گاہ امث ؛ امذ.
۱. وہ جگہ جہاں لنگر کھول کر رکھے جائیں ، کشتیوں یا جہازوں کے ٹھیرنے کی جگہ ، بندر گاہ . مازندران سے طرف لنگر گاہ بحر طبرستان کے ... گیا (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۴). ہمارے لیے جہاز طیّار تھا اس لیے ہم کو ... جہازوں کے لنگر گاہ تک لیے چلے گئے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۰۲). جنگی جہازوں کے واسطے یہاں نہایت عمدہ لنگر گاہ بنی ہوئی ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۸). ۲. جہاز کے نچلے حصے کی وہ جگہ جہاں سامان رکھا یا بار کیا جاتا ہے ، بارخانہ ، انبار گاہ ، ذخیرہ گاہ ، گودام . اگر کسی بندر کے لنگر گاہ جہاز میں جس جائے تک بھرنے کا معمول ہے اسباب و متاع سے جہاز بھریں تو وہ آبِ دریا میں بسلامتی تیرے گا . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۱۴). ۳. وہ جگہ جہاں خیرات تقسیم ہوتی ہے ، لنگر خانہ. قبرستانوں میں بھی گھوما پھرا ، تکیے بھی دیکھے ، لنگر گاہیں بھی دیکھیں. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۹۶). [لنگر + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- لَنگوٹ / لَنگوٹا / لنگوٹہ (---فتِ ل ، مغ ، وِمج/فت ٹ) امذ.
لنگوٹی یا کاچھا جو پہلوان ورزش اور کُشتی کے وقت پہنتے ہیں. سائنس اور طبیعیات کے نامی گرامی ہر لنگر لنگوٹا کَس کر اس اکھاڑے میں اترے ، مکھیوں کی ماند و بود کے راز دریافت کیے. (۱۹۴۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۷) . اور پھر لنگر لنگوٹ کَس کر کیمپ کے انتظام میں جُٹ گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۰۵). [لنگر + لنگوٹ / لنگوٹا (رک)].

--- لَنگوٹا آگے دینا یا رَکھنا محاورہ.
کسی پہلوان کی شاگردی اختیار کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- لَنگوٹا باندھنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : لنگر لنگوٹا کَسنا جو زیادہ مستعمل ہے (جامع اللغات).

--- لَنگوٹا کَسنا ف مر ؛ محاورہ.
کُشتی لڑنے کا جامہ پہننا ؛ کُشتی کرنے کو تیار اور مستعد ہونا ، کُشتی لڑنے پر آمادہ ہونا. سب کے لنگر لنگوٹے کسے ہاتھ میں بانڈیاں لیے چلے آتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۹۷). وہ دوسروں کی مدد کے لیے کتنی جلدی لنگر لنگوٹا کسے گا. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۳۹).

--- لَنگوٹا کھولنا محاورہ.
پہلوانی ترک کر دینا نیز اپنے فنی مشغلے کو چھوڑ دینا یا اس سے دست بردار ہو جانا. گو اب لنگر لنگوٹا کھول چکے تھے لیکن ایک عرصہ اس اکھاڑے میں بھی وہ اہلِ سیاست سے دست و گریباں رہے تھے. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۲۲).

--- لنگوٹہ (---فتِ ل ، مغ ، و مج ، فت ٹ) امذ.
رک : لنگر لنگوٹ. لنگر لنگوٹہ بندھا ، سر پر ٹوپی ، کاندھے پر لٹھا ... ہاتھ میں بانڈیاں لیے چلے آتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۹۷). [لنگر + لنگوٹہ (لنگوٹا (رک) کا ایک املا)].

--- مارْنا محاورہ.
دباؤ ڈالنا ، پانْو جمانا ، ثابت قدم رہنا.

آسماں سے ترے کوچے میں بہت زور ہوئے
نہ ہٹے ایک قدم ہم نے جو لنگر مارا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۷). لیکن پنجہ پھر لے کر چلا اب یہ ہر جگہ لنگر مار کر چاہتے ہیں کہ کسی طرح چھوٹوں اور دیو زور ان کا خالی دے کر پھر لے چلتا ہے. (۱۹۰۴ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۲۱).

--- ہونا محاورہ.
جہاز یا کشتی کا لنگرانداز ہونا یا ٹھیرنا.

مجھ کو سوکھے گھاٹ ساقی نے اُتارا یا نصیب
کشتی سے کو مرے آتے ہی لنگر ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶). ایک سوداگر سے بہت رسم بڑھ گئی ایک روز جزیرے میں لنگر ہوا لوگ ٹوکرے لے کے اوترے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۹۴). جہاز بندر سعید پہنچا اوّل صبح سے چار بجے شام تک لنگر ہوا اور مسافروں کو شہر دیکھنے کی اجازت ملی. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۱۷).

لَنگرا (فت ل ، غنہ ، سک گ) صف.
رک : لنگڑا جس کا یہ غلط املا ہے. ایک فقیر لنگرے گونگے نے ناؤ کے سامنے آ کر اشارے انگلیوں سے سوال کیا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۵۳). [لنگڑا (رک) کا ایک املا].

لَنگْرائی (فت ل ، غنہ ، فت نیز سک گ) اسث.
بدمعاشی ، کمینہ پن ؛ عیاشی ، اوباشی (پلیٹس). [لنگر (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لَنگْراہَٹ (فت ل ، غنہ ، سک گ ، فت ﮦ) اسث ؛ امذ.
رک : **لنگڑاہٹ.** کوڑے کھا کر صاف بولنے لگا ، لنگراہٹ بھی جاتا رہا.(۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۵۳). [لنگرا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

لَنگْروا (فت ل ، غنہ ، فت گ ، سک ر) امذ.
اوباش ، شوخ چشم ، ڈھیٹ ، بے شرم ، بے غیرت ، جسے لاج نہ آئے (گیتوں میں مستعمل).

سُن لیجیے میرے من کی ، مائی
جانے سمجھا وو اپنے دیٹھ لنگروا کو

(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۲۸۷). [لنگر (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

لَنگْری (فت ل ، غنہ ، سک گ) (الف) امذ.
۱. **وہ شخص جو لنگر خانے سے محتاجوں کو کھانا تقسیم کرتا ہے ، لنگر خانے سے ضرورت مندوں کو کھانا بانٹنے والا.** خود بھی لنگریوں میں شامل ہو گئے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۹۹). ۲.(i) **ایک قسم کا تھال یا وہ طشت جس میں لنگر کا کھانا بانٹتے ہیں یا جس میں کھانا رکھتے ہیں ، لگن.**

پیمبر کی سو بخشش تھے نہیں کن ذرہ نومید
کہ منج ذرے کوں دیو و چاشنی تم لنگری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳). پہلے ایک لنگری میں کھانا لے کر سرپوش طلائی ڈھانپ کر ... کُتّے کے واسطے لے گئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵). (ii) **پانو رکھنے یا ڈبونے کی کھری تھالی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **وہ دھجّی جو پتنگ کے کونے میں دم پھندنے کے طور پر لگائی جاتی ہے تا کہ پتنگ کا توازن برقرار رہے ، دم چھلّا.** میں کنکوا ہوں تو وہ لنگریوں کا قائم مقام، میں کاغذ ہوں تو وہ کانپ ٹھڈا ہے.(۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۹ : ۴). (ب) صف. **لنگر (رک) سے منسوب ، لنگر کا یا لنگر جیسا مضبوط ، بھاری** تمام پن تالوں میں کشتیوں کے باندھنے کے لیے لنگری کھم ہونے چاہیں. (۱۹۳۹ ، آبپاشی (ترجمہ) ، ۶۵۲). [لنگر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَنگڑ (فت ل ، غنہ ، شد گ بفت) امذ.
۱. **کشتی کا ایک داؤ.** تین قدم پر حریف نے لنگڑ مارا ، ا کھڑ نہ سکا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۱). ۲. رک : **لنگڑا** (نوراللغات). [لنگ + ڑ ، لاحقۂ تصغیر].

---دین (---ی مع) صف.
(تحقیراً و مزاحاً) وہ شخص جو ایک ٹانگ سے معذور ہو، جو لنگڑا کر چلتا ہو ، لنگڑا ، جس کی ٹانگ میں لنگ ہو . دونوں کے دونوں لنگڑ دین ہوئے. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۱ : ۷). لنگڑ دین جو ہمزاد کی طرح ساتھ تھا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۳۴). میں نے لنگڑ دین کا کان پکڑ کے نکال باہر کیا. (۱۹۹۰ ، آبِ گم ، ۳۷۰). [لنگڑ + دین (عَلَم) بطور پھبتی].

---مارْنا ف م ؛ محاورہ.
لنگڑ (رک) کا داؤ کرنا. تین قدم پر حریف نے لنگڑ مارا ا کھڑ نہ سکا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۱).

لَنگْڑا (فت ل ، غنہ سک گ) امذ ؛ صف (اسث : لنگڑی).
۱. **ایک پانو یا ٹانگ سے معذور ، جس کا ایک پانو بیکار یا سوکھ گیا ہو ؛ (کنایۃً) کمزور ، بودا.** کوئی اپس کوں لنگڑا دیکھتا ہے اس نقصانی تن کی نسبت کے (سے) دستی ہے روح کی ای نقصانی نہیں.(۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۹).

پانے چوہیں سے لنگڑا دوڑا آئے
لکڑی لے ہاتھ اندھا دیکھنے جائے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۶). نواب احمد خاں کی طرف بادشاہ نے دیکھا کہ یہ لنگڑے ہیں اور تین آدمی انکو تھامے کھڑے ہیں. (۱۸۳۰ ، وقائعِ خاندانِ بنگش ، ۸۲). کیا تم کو کالا بھٹ کانڑا ، لنگڑا ... بنا دینا مشکل تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۴). لنگڑا یا کانڑا یا ایسا کمزور ... جانور ... تو ان جانوروں کی قربانی نہیں ہو سکتی.(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۶۱). جب یہ حجت تمام ہو گئی تو ایک پرانے لنگڑے پھر کو صدر انجمن بنایا گیا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۸). پھر لنگڑے کمہار کی کوٹھڑی اور ... ایک چھوٹا سا پکا مکان. (۱۹۹۰ ، ظلمتِ نیم روز ، ۳۷۴). ۲. **ایک قسم کا مشہور قلمی آم ، آم کی ایک مشہور قسم.** علی گڑھ سے پچاس دانہ انبہ لنگڑا ... پہنچے. (۱۹۰۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۲۸).

وہ سفیدہ فجری اور لنگڑا ہیں اثمار بہشت
جن سے شیریں کام ہے شیریں نوائے رامپور

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۹۱). [پ : [illegible]].

---آم (---مد ا) امذ.
ایک مشہور قلمی آم جو بہت لذیذ اور گودے دار ہوتا ہے. نواسی نے پٹیالہ سے آم منگوائے تھے ... روپے کے چار لنگڑے. (۱۹۲۳ ، تربیتِ نسواں ، ۳۴). [لنگڑا + آم (رک)].

---بُخار (---ضم ب) امذ.
ایک وبائی بخار جو ٹانگ پر اثر انداز ہوتا ہے. قدرت اپنی طاقت ہر طرح سے منوانا چاہتی تھی اور اس لگ میں لگانے کو لنگڑے بخار کی وبا پھوٹ پڑی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۵۱۶). [لنگڑا + بخار (رک)].

---جانا ف م ؛ محاورہ.
کمزور پڑ جانا ، لڑکھڑا جانا ، راہ سے بے راہ ہو جانا. خیال کا گھوڑا اس کے بیان کرنے میں لنگڑا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۲۰۴).

---لُولا (---و مع) صف.
ہاتھ اور پانو دونوں اعتبار سے ناقص ؛ مراد : نا مکمل ، ناقص ، کمزور. لنگڑا لولا ... پاکستان دیا جا رہا ہے جس میں زیادہ دیر زندہ رہنے کی صلاحیت اور توانائی ہی نہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۸۶). [لنگڑا + لُولا (رک)].

لَنگڑاتا (فت ل ، غنہ ، سک گ) صف مذ.
لنگڑانا (رک) سے ماخوذ ، تراکیب میں مستعمل.

---ہُوا (---ضم ہ) صف مث.
لنگ کرتا ہوا ، لنگڑا کر چلتا ہُوا. ایک تیسرا سپاہی بھی اُترا تھا وہ لنگڑاتا ہوا قصبے میں پھر رہا تھا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۹۸). [لنگڑاتا + ہُوا (رک)].

لَنگڑانا (فت ل ، غنہ ، سک گ) ف ل.
پانو کا برابر نہ پڑنا ، لنگ کرنا ، لنگ کرتے ہوئے چلنا. لنگڑاتا ہوا پہاڑ کے دامن کی سمت چلا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۵). ابھی اتنا لنگڑاتا ٹھیک نہیں بس جیسے پاؤں میں موچ آ گئی ہو. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳۸ : ۵). مسعود گھٹنے سے دوسرا پیر زمین پر اتار کے اُٹھ کھڑا ہوا اور بغیر کچھ کہے لنگڑاتا ہوا چلنے لگا. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۱۱۴). یہ چپراسی بہت بوڑھا ہو گیا ہے کمر جھک گئی ہے اور لنگڑانے بھی لگا ہے. (۱۹۹۰ ، آبِ گم ، ۲۹۷). [پ : ङ्गनीय س : ङ्गयक].

لَنگڑی (فت ل ، غنہ ، سک گ) امث.
۱. **لنگڑا (رک) کی تانیث** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. (چال) **کنڈے دار ، غیر مسلسل.** اکثر بال کمانی کے پن لگانے پر بال کمانی ایک طرف کو اٹھ جایا کرتی ہے جس سے گھڑی کی چال لنگڑی ہو جاتی ہے. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ۲۱). اب تو لے میرا بھائی لگد و مشت کی ضربیں طبل سر پر لنگڑی کا ٹھیکا بجانے لگیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۱ : ۱۰).

ٹھاو کُن لنگڑی ڈھوڑ پردے کے گردش ہاتھ کو
رکھتے ہیں قابو میں اپنے ماتمی جذبات کو

(۱۹۳۷ ، دیوانجی ، ۳ : ۳۸۹). ۳. (چابک سوار) **اِکوائی کی قسم کی گھوڑے کی نمائشی چال جس میں اُس کو تین ٹانگ سے چلنا سکھایا جاتا ہے.** (ا پ و ، ۵ : ۳۳). [لنگڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---باندھنا محاورہ.
ایک ٹانگ اُٹھا کر اُچکتے ہوئے چلنا ، (ایک قسم کا کھیل) تاش کے کھیل میں شکست کھا جانے کی سزا دینا ؛ مراد : تصنع اور ظاہرداری سے کام لینا. کیوں نہ سات بازیاں کر کے میر صاحب کی لنگڑی باندھوں. (۱۹۳۲ ، روحِ ظرافت ، ۱۳۷). مساوات کی لنگڑی باندھ کے اچھوتوں کو چمٹانے کے لیے لپکے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۳).

---بٹیر آسمان پر گھونسلا کہاوت.
رک : **لنگڑی کنّو آسمان پر گھونسلا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات ہند).

---پَرکار (---فت پ ، سک ر) امث.
پرکار کی ایک قسم. لنگڑی پرکار ... یہ کسی کنارے کے متوازی خط کھینچنے کے لیے زیادہ موزوں اوزار ہے. (۱۹۷۰ ، دھات کاری ۳۶). [لنگڑی + پرکار (رک)].

---چال امث.
آہستہ آہستہ چلنا ، رُک رُک کر چلنا ، سُست رَوی. مقدمہ نہایت لنگڑی چال سے دو مہینے تک چلتا رہا اور پھر بیٹھ گیا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۲). [لنگڑی + چال (رک)].

---چلنا محاورہ.
ایک ٹانگ زمین سے اونچی رکھنا اور دوسری سے اُچکنا ، یہ بچوں کا ایک کھیل ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---دَلیل (---فت د ، ی مع) امث.
ایسی دلیل جو بہت کمزور اور بودی ہو ، عذر لنگ. لارڈ جان رسل نے بھی اپنی لنگڑی دلیل سے اپیل کی. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۳۸). [لنگڑی + دلیل (رک)].

---کَنّو آسمان پر گھونسلا کہاوت.
اپنی صلاحیت اور استطاعت سے بڑھ کر حوصلہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ، اتنی لیاقت نہیں جتنی خواہش ہے، چونکہ لنگڑی گلہری کا نہایت بلندی پر گھر بنانا اپنی طاقت سے باہر کام ہے ، اسی سبب سے اپنی لیاقت سے بڑھ کر حوصلہ کرنے والی کی نسبت بولتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---کھینچنا محاورہ.
ٹانگ گھسیٹ کر چلنا ، گھسٹ کر چلنا. مگر ایک ٹانگ سے لنگڑی کھینچتا ہے. (۱۸۹۳ ، البرٹ بل ، ۷۹). پیسا کبھی پر بغل اٹکائی ، لنگڑی کھینچتے زمین پر اَنّو کرتے چلے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۴۴).

---گھوڑی ، مَسُور کا دانہ کہاوت.
اتنی لیاقت نہیں جتنا دماغ ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مارنا ف م ؛ محاورہ.
ٹانگ اڑا کر گرا دینا. اس کے سامنے آ جائیں تو وہ لنگڑی مار کر ... آگے بڑھ جائے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۰۵).

لَنگڑے (فت ل ، غنہ ، سک گ) امذ ؛ ج.
لنگڑا (رک) کی جمع اور مغیّرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل. بیان میں مورخوں کے قلم لنگڑے ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۶۶). شہر کے اندر ہسپتال بنائے جہاں ... لولے لنگڑے اور بیمار جا سکتے ہیں. (۱۹۵۱ ، تاریخِ تمدن ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۵).

---نے چور پکڑا دوڑو میاں اَندھے کہاوت.
ایسے مقام پر مستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ ایسوں کے مددگار ایسے ہی چاہیں. لنگڑے نے چور پکڑا دوڑو میاں اندھے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۶).

لَنگڑیال (فت ل ، غنہ ، کس ڑ) امث.
لنگڑے کی آل اولاد ، لنگڑے کا خاندان. بعض اوقات کسی فرد کا نام یا عرف بلکہ چھیڑ بھی اس کی اولاد کی ذات بن گئی ... مثلاً لنگڑا کی لنگڑیال. (۱۹۸۹ ، تاریخِ پاکستان (قدیم دور) ، ۳۹۱). [لنگڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت + ال ، لاحقۂ ظرفیت].

لنگ کے زیر لنگ کے بالا ، نہ / نے غم دُزد ، نے غم کالا کہاوت.
جو آدمی لنگوٹ سے بھی محروم ہو اس کو چور کا کیا خوف ، ننگے بھوکے بے نوا آدمی کو چور چکار کا کیا ڈر (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ محاوراتِ ہند).

لِنگم (کس ل ، غنہ ، فت گ) امذ.
(ہندو) **پتھر کا تراشا ہوا عضو تناسل جس کی شیوجی کے ماننے والوں میں پوجا کی جاتی ہے.** یہاں برف کا قدرتی لنگم ہر مہینے چاند کے ساتھ بڑھتا اور گھٹتا ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۸۳). موہنجودڑو میں لنگم اور یونی کی پرستش بھی کی جاتی تھی. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدنِ ہند (ترجمہ) ، ۵۱) [س: लिङ्ग سے مشتق].

ـــ پاپ امذ.
تناسلی گناہ ، زنا. یہ سب تناسلی گناہ لنگم پاپ کی وجہ سے ہوا. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۶۳). [لنگم + پاپ (رک)].

ـــ دیوتا (ـــ ی مع ، و مع) امذ.
رک : **لنگم.** مقدس درخت شجر حیات کی دیوی یا دیوتا لِنگم دیوتا ، یونی دیوی یہ سب مقامی تصورات ہیں. (۱۹۸۹ ، تاریخِ پاکستان (قدیم دور) ، ۳۹۲). [لنگم + دیوتا (رک)].

لَنگَن (فت ل ، غنہ ، فت گ) امذ.
(طب) **اصلاحِ معدہ کے لیے بھوکا رہنا ، فاقہ ، فاقہ** ، (برہانِ قاطع). حکیم سنائی نے لنگن کا کلمہ «فاقہ» کے معنی میں استعمال کیا ہے. (۱۹۳۰ ، منشوراتِ کیفی ، ۳۹). [ف].

لِنگَن (کس ل ، غنہ ، فت گ) امذ.
ملاپ ، بغل گیری ، گلے لگانا نیز پیار کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَنگْنا (فت ل ، غنہ ، سک گ) ف ل (قدیم).
لنگڑانا کا ایک املا.

نہ یو وقت ہے جو منجے پگ کوں باند
چلے لنگنا چھوڑ دے توں یو شاند

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۴). [لنگ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لِنگوافرِینکا (کس ل ، غنہ ، و مع ، کس ف ، ی لین) امث ؛ = لنگوافرانکا.
کسی ملک کی مشترک زبان جو مختلف زبانیں بولنے والوں کے مابین رابطے کا کام دے. اب یہ (اُردو) ہندوستان کی لنگوافرینکا ہے. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۲۷). وہ فرماتے ہیں کہ ... یوپی کے اکثر صوبوں میں ، جو لنگوافرینکا بن رہی ہے اس کا رجحان زیادہ تر سنسکرت لغات کی طرف ہے. (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۸۱). یہ اس زبان کی اپنی خوبیاں تھیں کہ اس نے بہت جلد لنگوافرانکا کا درجہ حاصل کر لیا. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۹). [انگ : Lingua fraca].

لِنگوا اِنڈِیکا (کس ل ، غنہ ، سک گ ، کس ا ، سک ن ، ی مع) امث.
انڈیا (برصغیر) کی لنگوافرانکا ؛ مراد : اردو. اردو جیسی لنگوا انڈیکا جو پورے برصغیر کی زبان تھی ... مسلمانوں کی زبان ٹھہری. (۱۹۸۹ ، اخبار اردو ، اسلام آباد ، اپریل ، ۲۹). [انگ : Lingua Indica].

لَنگوٹ (۱) (فت ل ، مغ ، و مع) امذ ؛ = لنگوٹا / لنگوٹہ.
۱. (اَ) **وہ کم عرض کپڑے کی پٹی جو پہلوان ، سادھو یا فقیر لوگ اپنی شرمگاہ کو چھپانے کے لیے باندھتے ہیں ، کاچھا ، ایسا لباس جو صرف شرم گاہ کو چُھپاتا ہو.** لنگوٹ باندھ کر انگوچھا کاندھے پر ڈالا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۷).

کیا چھین لے گا ہم سے جو پھر جائے گا فلک
دولت فقیر کی کفنی ہے ، لنگوٹ ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳). کچہری سے جیل واپس پہونچتے ہی ایک لنگوٹ جانگیا ، ایک کرتا ٹوپی ، ایک ٹکڑا ٹاٹ ... مرحمت ہوا (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۳۹).

سوا لنگوٹ کے تن پر تھی بس ردائی بھبوت
یوں ہی وہ برف میں پالے میں رہتا ماں کا پوت

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴). (اُ) **ایک لمبا تکون کپڑا جو چھوٹے بچے کی شرم گاہ کو چُھپانے کے لیے استعمال کرتے ہیں ، پوتڑا ، کلوٹ.** میں تو مُنّے کے لتھڑے ہوئے لنگوٹ دھو رہی تھی پانی کی آواز میں کچھ سنا نہیں. (۱۹۹۰ ، تبسمِ زیرِ لب ، ۲۰۹). ۲. **وہ رنگین تکونا لمبا کاغذا جو کنکوے کے نیچے لگاتے ہیں** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. **کُشتی کا ایک داؤ.** لنگوٹ سر اوپر سے اور لنگوٹ برعکس اس کے یعنی نیچے سے اوپر کو ہاتھ لے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۱۱). ۴. **پٹے بازی کے ایک ہاتھ کا نام.** کمر ، لنگوٹ ... پالٹ وغیرہ یہ چوٹیں اس کی ہیں. (۱۸۹۳ ، کوچکہ باختر ، ۱۹۷). ۵. **جانگھ (پرندوں کے لیے مستعمل).** اور اگر چربی لنگوٹ میں آ گئی ہو تو سینک کر کے اوتارے. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۸۹). ۶. **(جوتا سازی) جوتی کی اڈی کی سلائی پر اندر کے رُخ لگی ہوئی چمڑے کی پٹی** (اپ و ، ۲ : ۲۲۴). [لنگ (لانگ (رک) کی تخفیف) + وٹ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ باندْھنا محاورہ.
۱. **کاچھا کَسنا ، کوپِیں لگانا.** خونخوار ... لنگوٹ باندھ کر شہزادے سے مقابل ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۸۹۲). قدرے سینک کر اوپر پان یا ارنڈ یا مدار کے پتے باندھ کر لنگوٹ باندھ لیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۳۲). محرم کے موقع پر کئی منچلے لنگوٹ باندھ کر شیر کا روپ دھارتے. (۱۹۸۴ ، گردِ راہ ، ۴۴). ۲. **کُشتی کے واسطے لنگر کسنا ، کُشتی لڑنے کو مستعد ہونا ، لنگوٹ باندھنا** بادشاہ کو چھوڑ کر جانگ لنگوٹ باندھ کر اکھاڑے کودا ... اور پکار کر آواز دی اے شہریار آیئے میرے آپ کے امتحان ہو. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۳۶). ۳. **ہمت کرنا ، حوصلہ مندی سے کام لینا.** خود لنگوٹ باندھ کر دست بستہ چالا کی سیٹھ کی خدمت میں حاضر ہوا. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۳۸).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ.
۱. **لنگوٹ باندھے رہنے والا.** اب چند فقیر لنگوٹ بند یہاں رہتے ہیں وہ بھی مجہول مطلق ، بے وقوف ، محض ، بھنگی اور چرسی ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۰۰).

اڑنا لنگوٹیے کا ہے ایسا کچھ ارجمند
گوشے سے جس کو دیکھیے آوے لنگوٹ بند

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). ۲. **وہ شخص جو شادی نہ کرے ، عورت سے بچا رہنے والا ، جنسی اختلاط سے پرہیز کرنے والا ، مجرد.** بیوی بولیں ہے نہ موا لنگوٹ بند کارخانہ کا بھوت. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۱۷). اس لنگوٹ بند میں آزادی کی روح ہے . (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۵۷) . ۳. **(مجازاً) کمینہ** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [لنگوٹ + ف: بند، بستن ـ باندھنا].

---پَھل (---فت پھ) امذ.
(بازاری) قضیب ، آلۂ تناسل ، ذَکَر (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لنگوٹ + پھل (رک) بطور پھبتی].

---چِٹ (--- کس چ) امذ.
رک : **لنگوٹ.** بغیر لنگوٹ چٹ باندھے اور اکھاڑے میں اُترے ... کوئی شخص اس فن کے نکات سے ایسا ماہر ہو جاتا جیسا کہ ایک کامل استاد. (۱۹۰۷ ، رموزِ فنِ کُشتی ، ۱۳۵).

---دار صف.
وہ کنکوا یا پتنگ جس کے نیچے کی طرف رنگین ، تکونا یا لمبا کاغذ لگا ہو. تکلّین لنگوٹ دار کلیجہ جلی وغیرہ وغیرہ بنا کے ان میں اپنی کاریگری دکھاتے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبانِ دہلی ، ۵۸) . [لنگوٹ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دار کِواڑ (--- کس ک) امذ.
(نجّاری) ترچھا پُشتی وان جڑا ہوا دیسی وضع کا کواڑ (ا پ و ، ۱ : ۳۶). [لنگوٹ دار + کِواڑ (رک)].

---دُما / دُمَہ (---ضم د/فت م) امذ.
(بٹیر باز) وہ بٹیر جس کی دم بہت چھوٹی ہو اور دونوں کونوں کے بیچ میں دبی ہوئی ہو (ا پ و ، ۸ : ۱۲۵). [لنگوٹ + دم (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---کا پَکّا امذ ؛ صف.
۱. **بدکرداری سے بچا رہنے والا ، حرام کاری سے دور رہنے والا ، کردار کا پختہ.** لوگ کہتے تھے کہ اس نے کسی کی بہو بیٹی کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا ، لنگوٹ کا پکّا ہے. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۸۲). ۲. **(مجازاً) محتاط فرائض کی ادائیگی میں پختہ ، ذمہ دار ، دیانت دار.** لاکھوں کا کاروبار مگر واہ رے منشی لنگوٹ کا پکّا ہو تو ایسا ہو کہ ایک کوڑی اِدھر سے اُدھر نہیں ہوئی. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۸).

---کا سَچّا امذ.
۱. **وہ مرد جو غیر عورت پر لنگوٹ نہ کھولے ، زنا سے بچا رہنے والا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **شہوت پر قابو رکھنے والا ، پرہیزگار ، برہم چاری.** لنگوٹ کا ایسا سچا ہے کہ ابھی تلک عورت کی صورت نہیں دیکھی. (۱۹۷۱ ، ماہِ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۷).

---کا ہاتھ امذ.
(بنوٹ) لکڑی کا وہ وار جو پٹھے پر کیا جائے. جب حریف لنگوٹ کا ہاتھ مارے تو یہ ... اوس کی داہنے ہاتھ کی گدی پکڑے . (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰).

---کَسْنا ف م ؛ محاورہ.
لنگوٹ باندھنا ، مقابلے کے لیے تیار ہونا ، کُشتی کے لیے آمادہ ہونا. اے سہراب نیچے اتر چٹ لنگوٹ کس میرے تیرے کُشتی ہو جائے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲۰۴).

لگا دیتے تھے پیٹھ اک داؤں میں سب پہلوانوں کی
کسی دنگل میں جب لنگوٹ کس کر تم اترتے تھے

(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۷۳).

---کُھلْنا ف م ؛ محاورہ.
لنگوٹ کھولنا (رک) کا لازم (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---کھولْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کسا ہوا لنگر اُتارنا ، تجرُّد کی زندگی ترک کر دینا ، تاہل کی زندگی کا آغاز کر دینا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **کُشتی لڑنے کو ترک کرنا یا موقوف رکھنا ؛ اپنے فن کو چھوڑ دینا.** بعض ایسے بھی جیّد اور جغادری کھلاڑی ہیں جنہوں نے عرصہ ہوا لنگوٹ کھول دیا ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۳ : ۶) . زمانہ ہوا ہم تو لنگوٹ کھول چکے اب کسی دوسرے استاد کا در دیکھو. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، مارچ ، ۲۳۸). ۳. **(بازاری) جماع کرنا ، مجامعت کرنا** (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۴. **ننگا کرنا ، برہنہ کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کَھینْچْنا ف م ؛ محاورہ.
لنگر باندھنا یا کسنا.

لگے رہنے غرض وہ ننگ دھڑنگ
کھینچ کر ایک لنگوٹ خوب سا تنگ

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۳۵). بھنگ خشک کی لگدی میں جوہر خاص ملا کر مقعد پر باندھ دیں اور لنگوٹ کھینچ لیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدّرز ، ۱۲۹).

لَنگوٹا / لَنگوٹَہ (فت ل ، مغ ، و مج / فت ٹ) امذ.
رک : **لنگوٹ.** کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خوش پوشاک نوجوان (جو فقط ایک لنگوٹے سے مرصع تھا) ڈھول پر رقصاں ہے. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۸۱). [لنگوٹ (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

---باندْھنا ف م ؛ محاورہ.
بے وضع کپڑے پہننا ، پھٹے پرانے کپڑے پہننا ، اپنی حیثیت سے گرا ہوا لباس پہننا.

ہم نے جب قطعِ علائق پر ارادا باندھا
پھاڑ کر خلعتِ شاہی کو لنگوٹا باندھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸). دیکھو دیکھو! بادشاہ صاحب کیا صورت بنائے چلے آتے ہیں ... عورت بچوں کو لنگ لنگوٹا بندھائے فقیر بنائے ساتھ لیے آتے ہیں. (۱۸۹۰ ، خدا دوست (ظریف کے ڈرامے ، ۴ : ۲۶۳)).

---کھینْچا ف مر ؛ محاورہ.
رک : **لنگوٹا باندھنا.** آپ کے ایک ٹوٹے سے بوریے پر لنگوٹا کھینچ اسی طرح بھوکا پیاسا پڑ رہا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۵).

لَنگوٹی (فت ل ، مغ ، و مج) امث.
لنگوٹا کی تصغیر ، لنگوٹا اور لنگوٹی میں یہ فرق ہے کہ لنگوٹے یا لنگوٹ میں اوپر کا کپڑا اتنا چوڑا ہوتا ہے کہ کولھوں کو ڈھکہ لیتا ہے اور لنگوٹی صرف ایک پٹی ہوتی ہے ، جو شرم گاہ کو ڈھکتی ہے.

ہمن سرکوں چندوئی بس بلش بھر یک لنگوٹی بس
سکھی کھانے کوں روٹی بس قبولیاں نعمتاں کیا کام

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۶).

بھاگا کوئی ہاتھ سے روٹی کو چھین
جاتا رہا کوئی لنگوٹی کو چھین

(۱۸۰۵ ، نظمِ رنگین ، ۶۷) . ایک لنگوٹی تم باندھے پھرتے . (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۹۴).ہمارے ملک میں ... غریب ادمی لنگوٹیاں باندھے پھرتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۸).

لنگوٹی بھی ہے کیا کفایت کی چیز
نہ انگے کا جھگڑا نہ شلوار کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۴).

برہنہ جسموں پہ آج بھی ہیں غریب باندھے ہوئے لنگوٹی

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۲۹۵). [لنگوٹ + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

---باقی بَچْنا ف مر ؛ محاورہ.
عزّت و شرم باقی رہ جانا ، بھرم باقی رہ جانا. عزیزم میری لنگوٹی باقی بچی ہے جب تک یہ ہے بہت کچھ ہے.(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۴).

---باْنْدھنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **کسی نہ کسی طرح ستر ڈھانْکنا ، ستر پوشی کی خاطر لتہ لگائے رکھنا ، لنگوٹی باندھنا.** ایک لنگوٹی باندھے ... بیٹھے رہتے تھے. (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۵). ایک صاحب لنگوٹی باندھے ہوئے آئے. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۳۳۵). ۲. **دنیا کی طرف سے بے نیاز ہو جانا ، دنیا کے عیش و آرام کو ترک کر دینا.**

حال دنیا کا یہ ہے جس نے لنگوٹی باندھ لی
اولیا میں مل گیا پا کیمیاگر ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶) . میں اپنی تمام جائیداد اس کے قدموں پر رکھ دینے کو تیار ہوں لنگوٹی باندھ کر گھر سے نکل جاؤں گا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳۸).

---باْنْدھے پِھرْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **(اُ) نہایت افلاس کے سبب ننگا پھرنا ، بے لباس پھرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **(اا) رذیلوں کی طرح ننگ دھڑنگ پھرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **بچپن کے عالم یا حالت میں پھرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---بَچانا محاورہ.
عزت و آبرو بچانا ، شرم رکھنا ، بھرم رکھنا. جب پاکستان بنا تو سجاد ظہیر صاحب بس اپنی لنگوٹی بچا کر ہندوستان واپس آگئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۲۲).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
ننگ دھڑنگ ؛ غریب ، مفلس. اس قسم کے موئے لنگوٹی بندوں میں بیٹھک اٹھک تھی. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۳۸). [لنگوٹی + ف : بند ، بستن ـ باندھنا سے صفتِ فاعلی].

---بَنْدھنا ف مر ؛ محاورہ.
لنگوٹی باْندھنا (رک) کا لازم ، مفلس ہو جانا. چند ہی روز میں لنگوٹی نہ بندھ جائے تو سہی. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۴۵).

---بَنْدھوا دینا ف مر ؛ محاورہ.
بے بضاعت کر دینا ، بھیک منگا بنا دینا ، محتاج و مفلس کر دینا . مسلمان عالموں نے ... ترکِ دنیا کی نصیحت کرتے کرتے مسلمانوں کو لنگوٹی بندھوا دی . (؟ ، مقالاتِ سرسیّد ، ۱۸) . سلطنت جیت لیں گے بڑے بڑے مہاجنوں کو لنگوٹی بندھوادیں گے (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۶۰۰). قربان جائیے ان حوصلوں کے جو لنگوٹی بندھوا دیں. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۶۶).

مرے حالِ ناقص پہ اتنی توجّہ
لنگوٹی مگر مجھکو بندھوائیے گا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳).

---پَر/پَہ پھاگ کھیلْنا محاورہ.
رک : لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا.

لو کھیل گئے لنگوٹی پر پھاگ
خالی میں عید ہم منا کے

(۱۹۰۷ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۷۶).

وہ زاہد جنھیں دخترِ رز سے ہے لاگ
لنگوٹی پر اب کھیلتے ہیں وہ پھاگ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۵۶).

---کُھلْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **ستر کُھل جانا ، برہنہ ہو جانا.** ایک دن بحالتِ نرت لنگوٹی کھل گئی. (۱۹۳۴ ، بھگت مال ، ۱۳۷). ۲. **پردے کی دیوار یا زنان خانے کی اوٹ کا گر پڑنا ؛ راز فاش ہو جانا ، ڈھکی چھپی نہ رہنا** (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---مَیَسّر ہونا محاورہ.
ستر پوشی کے لیے معمولی کپڑے ملنا ، بہت معمولی لباس ملنا.

اگر مل گئی پیٹ کو آج روٹی
تو تن کو میسر نہیں کل لنگوٹی

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۵۸).

---میں پھاگ کھیلنا ف مر ؛ محاورہ.
غریبی میں بھی عیش اُڑانے کی کوشش کرنا ، مُفلسی میں بھی مزے اڑانا ، تنگ دستی میں رنگ رلیاں منانا.

جو حق کے پیارے ہیں ان کو تو ہے سہاگ سدا
وہ کھیلتے ہیں لنگوٹی میں اپنے پھاگ سدا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۳۲). یہاں تو غریب آدمی جن کو اس بات کی لت ہے لنگوٹی میں پھاگ کھیلتے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۱۸).

کھیلے وہ فاقہ مست لنگوٹی میں کیوں نہ پھاگ
ہولی میں پھاگ کھیلتے ہو تم رقیب سے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۷۳). کچھ ہو یا نہ ہو لنگوٹی میں پھاگ ضرور کھیلیں گے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۱۸۰) . واحد توقع کے خلاف لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا بڑا آزاد اور یار باش قسم کا انسان نکلا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۴۹۳).

---میں مَسْت صف.
فقر اور فاقے کی حالت میں بھی مگن رہنے والا ، بے فکر ، غیر حاجت مند (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لَنگوٹے (فت ل ، مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
لنگوٹا (رک) **کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.**

---کا ڈِھیلا امذ.
شہوت پر قابو نہ رکھنے والا ، زناکار (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---کا سَچّا امذ.
برہم چاری ، شہوت پر قابو رکھنے والا ، پارسا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---میں پھاگ کھیلنا محاورہ.
رک : لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا.

فاقہ کرتے تھے ڈنڈ پیلتے تھے
وہ لنگوٹے میں پھاگ کھیلتے تھے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۳۵).

فاقہ مستی میں بھی کیا کیا لا رہے ہیں لاگ ہم
بس لنگوٹے ہی میں اپنے کھیلتے ہیں پھاگ ہم.

(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۴۰).

نہ کھیل اے نگوڑے لنگوٹے میں پھاگ
ابھی خیر ہے اپنا جی لے کے بھاگ

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۳).

لَنگوٹیا / لَنگوٹِیَہ (فت ل ، مغ ، و مج ، کس ٹ / فت ی) امذ.
۱. **لنگوٹ بند** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **لنگوٹ دار پتنگ.**

اڑنا لنگوٹیے کا ہے ایسا کچھ ارجمند
کوٹھے سے جس کو دیکھنے آوے لنگوٹ بند

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۲). طرح طرح کے پتنگ ہیں ... طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۱۳۱). ۳. **گہرا یار ، بچپن کا دوست.** جوش صاحب مولانا کے قیامِ حیدرآباد دکن کے زمانے کے لنگوٹیے تھے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۷۰). ۴. (سنگ تراشی) **معمول سے چھوٹی ناپ کا چوکا ، چوکے کا تہائی یا چوتھائی ٹکڑا ، چوکے کے طول میں تین یا چار بنائے ہوئے ٹکڑوں میں سے ہر ایک کو لنگوٹیا کہتے ہیں** (ا پ و ، ۱ : ۷۳). [لنگوٹی + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---دُھن (---فت دھ) صف مذ.
صاحبِ کردار ، صاحبِ ثروت ، بنیادی طور پر شریف آدمی ، بھلا آدمی. اب مجھے کوئی ارمان کوئی امنگ اس کے سوا نہیں کہ لڑکے لڑکی کو بیاہ دوں ... لڑکا لنگوٹیا دھن ہے ، اس راج کا مجھے بڑا سان سا ہے . سلامت رہے برابر کی ہو گئی ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱). [لنگوٹیا + دھن (رک)].

---یار امذ.
لڑکپن کا دوست ، بچپن سے ساتھ کھیلا ہوا ، ہمجولی ، بےتکلُّف دوست. خلیفہ نے کہا میرے کام پر نہ جاؤ میں وہ ہم مکتب لنگوٹیا یار ہوں. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۲۱۶). اردو میں اتنی گنجائش بھی تھی کہ نہایت بےتکلف اور لنگوٹیے یار کو "او" کہہ کر پکار سکتے ہیں . (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۴۲۹) . حکیم سوزاں کے لنگوٹیا یار میر انجام آ موجود ہوئے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۴۰). جانتی ہو بڑے بڑے عہدے داروں ... کا لنگوٹیا یار ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۷۱). میرا لنگوٹیا یار تھا جی ، اگر اس سے پوچھا جاتا کہ سب سے اچھا دوست کون ہے تو وہ ضرور کہتا ابراہیم. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۷۲). [لنگوٹیا + یار (رک)].

لَنگوچا (فت ل ، مغ ، و مج) امذ.
بھیڑ بکری وغیرہ کی آنت جس میں مسالے دار قیمہ بھر کر تلتے ہیں ، سر کُلما ، گُلما. سب اسے لے کر گاتے اور ناچتے ، انڈے ، بالائی ، لنگوچے اور کیک مانگتے گھر گھر پھرتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۲۶۲). [مقامی].

لَنگُور (فت ل ، غنہ ، و مع) امذ.
ایک نوع کا بندر جس کا مُنھ کالا اور دُم لمبی ہوتی ہے ، یہ عام بندر سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے.

تیرہ رو مضحک سراپا زور ہے
دم اگر ہووے تو پھر لنگور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳).

لنگور نمن نہ خوار رہیے پیروں نہ سخن بچار رہیے

(۱۸۳۱ ، من موہن ، ۳۰) . رعایا کے ساتھ بدسلوکی ہوئی جیسے کوئی ... بندروں میں یا لنگور یا لومڑیوں میں شکاری کتے چھوڑ دے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۱۳).

ڈارون صاحب حقیقت سے نہایت دور تھے
میں نہ مانوں گا کہ مورث آپ کے لنگور تھے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۱۸). اکبراعظم کی قبر کے اردگرد غزال دیکھے اور لنگور دیکھے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۷). [ب : लाङ्गुली ؛ س : लंगली].

لَنگُوری (فت ل ، غنہ ، و مع) امث.
۱. **چوری پکڑوانے یا چوری کا سراغ لگانے کا انعام** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **چوری کے مال کی برآمدگی میں کچھ مدد دینے کا عمل** (اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). ۳. **گھوڑے کی پھرت یا ایک قسم کی چال.**

چہروں کے رنگ اوڑگئے کافور ہو گئے
لنگوریاں اوڑاتے ہی لنگور ہو گئے

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۳۸۲). ایک شہسوار ... لنگوری اڑاتا چلا آتا ہے ، گھوڑے نے فرفری کر رکھی ہے. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۱۰۸). [لنگور + ی ، لاحقۂ تانیث].

لِنگُولا (کس ل ، غنہ ، و مع) امذ.
دماغ کی بناوٹ میں زبان سے مشابہ ایک حصہ ؛ دماغ کا ایک زبان نما جزو. لنگولا ایک چھوٹا زبان کی شکل کا زائدہ ہے جس میں چار یا پانچ پتے ہیں ، یہ مرکزی لختے کے آگے واقع ہے. (۱۹۳۴ ، عصبیات (نیورالوجی) ، ۵۴). [انگ : **Lingula**].

لِنگُویج (کس مج ل ، غنہ ، سک گ ، ی مج) امث.
رک : **لینگویج جو مستعمل املا ہے.** گورنمنٹ ... انگریزی کو صرف بطور سکنڈ لنگویج کے تعلیم میں رکھنا چاہیئے. (۱۸۶۷ ، حالاتِ سرسید ، ۳۱). ۱۹۵۱ء میں جب حکومتِ مشرقی پاکستان نے لنگویج کمیٹی کی تشکیل کی تو چودھری صاحب اس کے چیرمین ایک ہزار روپے ماہانہ پر مقرر ہوئے. (۱۹۶۷ ، سلہٹ میں اردو ، ۲۷۵). [لینگویج (**Language**) کا ایک املا].

لَنگِیاں جُر (فت ل ، غنہ ، کس گ ، غنہ ، ضم ج) امذ.
(سالوتری) **بُخار کی ایک قسم ، گھوڑے کی ایک بیماری جو زیادہ بھوکے رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے اس کو بادکہن جر بھی کہتے ہیں** (رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۵۰). [لنگیاں (مقامی) + جر ـ بخار]

لَنگی (فت ل ، غنہ) امث (قدیم).
لنگڑا پن ، لنگڑاہٹ ، لنگ.

دوسرے نے کہا کہ اے زنگی
ایک پا میں بھی اوسکے ہے لنگی

(۱۷۷۲ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۲۰).

ضرور اسکی سواری میں دوڑتا تیمور
شکستہ پا کو نہ ہوتا جو عذر لنگی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۰۲).

اس سے ڈھارس عاجزوں کو ہے تمہارے لطف کی
رحم آیا تھا ذرا سا لنگی تیمور پر .

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۸۳). [رک : لنگ + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

لِنگی (کس ل ، غنہ) امث.
۱. (ہندو) **پیشاب ، مُوت.** لنگی ، یہ لفظ پاٹھ شالاؤں کے لڑکے اپنے استاد سے پیشاب کی اجازت کے واسطے بولا کرتے ہیں. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۲۱۷). ۲. **لِنگ کی طرف منسوب ، مہادیو کا پجاری** (جامع اللغات). [لنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
پیشاب کرنا ، موتنا (مخزن المحاورات).

لُنگی (ضم ل ، غنہ) امث.
۱. **وہ کپڑا جو کمر سے لے کر گھٹنوں یا پنڈلیوں تک باندھتے ہیں ، تہہ بند.**

سر سے پا لنگ تمام ننگی تھی
اس کے پنڈے پر ایک لنگی تھی

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳).

اور کہا غیب سے کوئی اے سرور
اپنی لنگی کو نکو کر اوپر

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۳۸).

لنگیاں لائی ، تاس منگوائی
کھیس اور جھاویں لے لے کر آئی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۱۹). پوشاک اُتاری لنگی باندھی پھر غسل خانے میں داخل ہوا. (۱۸۰۲ ، نثر بینظیر ، ۲۸). حرم سرا سے ننگے منگے ایک کھاروے کی لنگی باندھے آپ دوڑے آئے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۹۳). کمخاب کی لنگی خاص تراش کو دی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۶۶). ۲. **سر سے باندھنے کی دھاری دار یا رنگین پگڑی ، سر پر باندھنے کا رنگین کپڑا ، صافہ.**

گول پگڑی ، نیلی لنگی ، مونچھ منڈی تکہ ریش
پھر وہ رومال اور وہ اخ تھو نا سدانی آپکی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۶). گوربت نے لنگی کے پیچ سے بادامی کاغذ کا ایک لفافہ نکال کر دیا. (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذبۂ دل ، ۱۰). احمد علی ایک خوب صورت سفید گھوڑی پر سوار سرپر ریشمی لنگی اورکلاہ سجائے برجیس اور لشکاری کوٹ پہنے ... سامنے آتے ہوئے قافلے کی جانب دیکھ رہا تھا. (۱۹۵۷ ، طوفان کی کلیاں ، ۱۹۷). ساس داماد کو تحفے کے طور پر لنگی دیتی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۰۵). [س : लिङ्गी].

ـــ بَنْد بھائی امذ.
سقوں کی برادری کا ہر ایک پیشہ ور سقا ، سقوں کی اصطلاح میں لنگی بند بھائی کہلاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۲۰۲).

لِنگھاری (کس ل ، غنہ) امذ ؛ صف.
لنگ کی پوجا کرنے والا شخص ، لنگ کا پجاری. تمام لنگھاری یا دیوتائی نشان رکھنے والے لوگ ساتھ کھانا کھاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۹۹). [لنگ (رک) ہاری ، لاحقۂ فاعلی].

لَنگھانا (فت ل ، غنہ) ف م.
پار اُتارنا ، ندی سے پار کرا دینا ، عبور کرانا.

مرشد ایسا چاہے جیسے ناؤ سبھاؤ
بھار لئے سر اپنے اوراں پار لنگھاؤ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۲۵).

بحر عصیاں سے لنگھایا سب گنہگاروں کو پار
عذر خواہی میں تری آنکھوں سے جوئیں بہہ چلیں
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱ : ۳). جگ کا کھیون ہارا اس نال کی کشتی کو پاٹ سے اگر ادھر جائیں گے تو ادھر لنگھاویگا. (۱۹۲۱ ، گاڑے خان کا دکھڑا ، ۱۰). یہ انگریز بچے ... یہ اپنا بیڑا پار لنگھائے جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، میر محفوظ علی ، مضامین ، ۱۳). [لانگھنا (رک) کا تعدیہ].

لَنگَھڑ (فت ل ، غنہ ، فت گھ) امذ.
(حقارۃ) لنگڑا. ابے تو بیچ کا بچولیا ہے یا لنگھڑ. (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۱۶۸). [لنگڑ (رک) کا بگاڑ].

لَنگَھن (فت ل ، غنہ ، فت گھ) امث.
۱. **کود ، پھاند.**
اگر رستم ہو عاشق ، دم نہ مارے یار کے آگے
کہ اس کا جی نکل جاوے گا ، اسکی ایک لنگھن میں
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۶). ۲. **دریا سے پار اترنے کا عمل ، عبور** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **فاقہ ، روزہ ، برت** (فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).
لنگھن روزہ ہندواں ۔ مثلاً
لنگھنت گر ترا کند فربہ   سیر خوردن تر بہ ازلنگھن
(۱۹۲۹ ، مقالات شیرانی ، ۱ : ۳۷). ۴. **وہ آتشک جو آتشک کے مریض کے پیشاب پر سے گزر جانے کے سبب ہو جائے.** اعانت کی پنچم کا سر بالفعل۔ «دیکھا جائیگا» کی لنگھن میں پھنس گیا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲ : ۱۰). [لنگھنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- پَڑنا محاورہ.
جاری ہونا ، آغاز ہونا ، شروع ہونا ، رسم پڑنا ، بنیاد پڑنا ، رستہ پڑنا (جامع اللغات).

--- کَرْنا ف م ، محاورہ.
فاقہ کشی کرنا ، بھوکا رہنا (فرہنگ آصفیہ).

لِنگَھن (کس ل ، غنہ ، فت گھ) امذ.
مہادیو کی پوجا ، شیولنگ کی پوجا کرنے کا عمل.
کیا الم کھاتے ہو اور کس کی طلب رکھتے ہو
دھونی جل پان بھی یا یوں ہی کروگے لنگھن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۱۶). [لنگن (رک) کا ایک املا].

لَنگْھنا (فت ل ، غنہ ، سک گھ) ف ل.
رک : **لنگھانا جس کا یہ لازم ہے. لنگھی کی تلاوڑی تو ملی کی ساہوڑی** کہاوت (۱۸۰۰ ، خزینۃ الامثال ، ۱۷۵). [لانگھنا (رک) کی تخفیف].

لَنْبی (فت ل ، غنہ ، سک م) امث.
لمبی ، دراز ، طویل. اور بعض اوقات گرم پانی ... لنبی نلی میں بھر کر داخل کرنا مفید ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۵۳۷). [لمبی (رک) کا انفی تلفظ اور املا].

لِنَن (کس ل ، فت ن) امث ؛ ← للن.
عمدہ قسم کا کپڑا ، عمدہ نفیس و نرم کپڑا ، سوتی کپڑا. ملائم ریشمی کپڑا میری خوابیدہ محبوبہ کی پنڈلیوں میں رکھ دیتا اس کے بستر پر شاہی لنن بچھاتا. (۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۳۷). [انگ Lenin].

لَو (۱) (و لین) امث.
۱. **آگ کا چھوٹا شعلہ ، لپٹ ، جوت ، روشنی ، دمک.**
اندھ اندھاری گورموں کیسے پائیے لو
تُسیا ہووے چاندنا جیسا دیا ہو
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۷۲).
نورِ حُسن و جمال سے اِس کے
لَو نکلتی ہے گال سے اُس کے
(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۷). اُسی نے انسان ... کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے اور جنوں کو آگ کی لَو سے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۸۰۰).
اِف وہ لو وہ دمک وہ چھوٹ وہ نور
اُف وہ کافر جوانیاں بھرپور
(۱۹۴۷ ، سموم و صبا ، ۱۱۵).
چاند سکڑا ہوا سہما ہوا جاتا ہوا چاند
دیکھتا ہے کہ ستاروں کی لویں مدھم ہیں
(۱۹۷۹ ، لوحِ خاک ، ۳۱). ۲. **چراغ یا شمع کا شعلہ ، زبانِ شمع.**
لَو شمع کی نکلتی ہے ان آنسوؤں کے ساتھ
پانی میں ہے یہ آگ لگانا بہت بُرا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۸). دستور تھا کہ چراغ کے پاس آتے اور اپنی انگلی اسکی لَو پر رکھتے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۹۱). جان پر کھیل کر لیمپ کی لَو دیکھنے آتے ہیں. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۴). پہلی جمعرات ہی کو چراغ کی لو شمالی ہواؤں کے حملے سے سیاہ پوش ہو جاتی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۹). ۳. **وہ شعلہ جو پتھر وغیرہ کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے ، چنگاری** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [س : لوکا लोका].

--- اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
شعلہ بلند کرنا ؛ چرس کا دم لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- اُٹھنا / اُوٹھنا ف م.
شعلہ نکلنا ، شعلہ بلند ہونا ، شعلہ نُمایاں ہونا.
بلبل کا آشیانہ ہوا ڈھیر خاک کا
اوٹھی ہے ایسی آتش گلہائے تر کی لو
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۲۸).

--- بُجھانا ف م.
شعلہ فرو کرنا ؛ آگ بجھانا.
لَو دل کی بجھائیں یا جگر کی
لیں اشک خبر کدھر کدھر کی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۱).

--- بُجھنا ف م ؛ محاورہ.
شعلہ فرو ہونا ؛ خواہش مٹنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---بڑھانا محاورہ.
چراغ کی بتی کو اُکسانا ، روشنی تیز کرنا.

ہمت بھی اسی نے مجھے طاقت سے سوا دی
بجھنے لگی جب شمع تو لو اور بڑھا دی
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷۱).

بدن کی آگ میں جلنے لگے ہیں پھول سے جسم
ہوائیں مشعلوں کی لو بڑھانا چاہتی ہیں
(۱۹۸۳ ، مہر دو نیم ، ۱۶۴).

---بڑھنا محاورہ.
چراغ کی لو کا بلند ہونا ، روشنی تیز ہونا.

لو بڑھی شمع کی اس بزمِ جہاں میں تجھ سے
نام روشن ترا کس طرح نہ گل گیر ہے.
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۱۳).

---بیٹھنا محاورہ.
چراغ کی لو کا مدھم پڑنا ، شعلہ بجھنے کے قریب ہونا. تیل ختم ہونے کے بعد چراغ جھلملاتا ، ٹمٹماتا ، لو بیٹھنی شروع ہوتی اور آخر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہو جاتا. (۱۹۲۹ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۵۳).

---بھڑکنا محاورہ.
تیل ختم ہونے کے وقت چراغ کا شعلہ تیز ہو جانا (جس کے بعد چراغ بُجھ جاتا ہے).

وہ دیکھے سوزِ محبت سے دل کے داغ کی لو
نہ دیکھی جس نے ہو بھڑکی ہوئی چراغ کی لو
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹۱).

پیری کی زندگی کو ثبات و قرار کیا
اکثر بھڑک اٹھی ہے چراغِ سحر کی لو
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---پکڑنا محاورہ.
جل اُٹھنا ، مشتعل ہونا. جانسن کا دل رنج کی دیا سلائی سے جلایا ہوا چراغ تھا جو بجھنے پر بھی دور ہی سے لو پکڑ لیتا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۴).

---تیز کرنا محاورہ.
چراغ کی لو بڑھانا.

ہواؤں کی زد پر جو لو تیز کرلیں
چراغوں میں ایسی لگن ڈھونڈتا ہوں
(۱۹۳۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۸۰).

---تھرانا / تھرتھرانا محاورہ.
چراغ کا ٹمٹمانا ، بُجھنے کے قریب ہونا ، لو کا تیز ہونا.

ادائیں پہلو بدل رہی ہیں نگاہیں کروٹ سی لے رہی ہیں
سنک رہی ہے ہوائے شوخی حیا کی لو تھرتھرا رہی ہے
(۱۹۲۵ ، نقش و نگار ، ۲۶).

جب چار پہر رات گزر جاتی ہے
خود شمع کی لو آپ سے تھراتی ہے
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۲۲).

---ٹپک پڑنا محاورہ.
تیل زیادہ ہونے کے باعث لو سے جلتے ہوئے تیل کا گرنے لگنا.

دریا پہ شب کو سیر ہے لہرا رہا ہے عکس
گویا ٹپک پڑی ہے چراغِ قمر کی لو
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---ٹکانا محاورہ.
(زرباف) **بھرونی کی نوک تیز کرنا ، بعض کاری گر لو لگانا کہتے ہیں** (اپ و ، ۲ : ۱۸۸).

---چراغ کی اُڑا فقرہ.
(بازاری) **جب کوئی شخص کسی بات کے جواب میں انکار کے بجائے لوڑا کہتا ہے اس کے جواب میں یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---دینا محاورہ.
۱. **شعلہ پیدا کرنا ، بھڑکنا ، دمک اُٹھنا.**

بڑھتے بڑھتے آتشِ رخسار لو دینے لگی
رفتہ رفتہ کان کے موتی شرارے ہو گئے
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزارِ تعشق ، ۲۷).

اٹھی ہوک اور سانس دینے لگی لو
یہ چاہت کے سورج کی پہلی کرن ہے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۳۱). ہمیں یہ اعتماد ہے کہ ایک روز انہیں شراروں میں سے کوئی شرارہ لو دے اٹھے گا جس سے ماضی کی قندیلیں اور چمک جائیں گی. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۹۱). ۲. **بے حد چمک دکھانا ، چھوٹ یا لپک دینا (عموماً جواہرات وغیرہ کے لیے استعمال کرتے ہیں).**

لو دے رہا تھا خودِ مبارک حضور کا
ثابت یہ تھا زرہ سے کہ خلعت ہے نور کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۲۷). ٹیکے میں ایک پکھراج چمک رہا تھا اور چھپکے میں کئی ننھے اور ہیرے عجیب لو دے رہے تھے. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۱۷۶). ۳. **(رنگ وغیرہ کا) نمایاں ہو جانا.** گلابی گلابی رنگت میک اپ کے ہلکے سے ٹچ سے لو دے اٹھی ، پوروں پور ہیرے موتی اور جگر مگر کرتے زیور. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۷).

---کانپنا محاورہ.
لو تھرانا ، چراغ وغیرہ کا دھردھرانا. چراغ کی لو کانپی اور پھر بجھ گئی. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۲۵۹).

---لگانا محاورہ.
چراغ روشن کرنا (مہذب اللغات).

---لگنا محاورہ.
۱. **آگ لگنا.**

فتنہ کی لو ہے تیرے دم سے لگی
ہے قیامت ترے قدم سے لگی
(۱۸۵۹ ، فسانۂ عشق ، ۶).

پلائی ساقی نے آج کیسی شرابِ کہنہ یہ ساغرِ نو
کہ اور بھڑکایا اس لگی کو لگی ہوئی تھی جو دل میں اک لو

(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۲). ۲. **جلن ہونا.**

ہمارے جلنے سے کیا تجکو کیوں لگی ہے لو
سنیں نہ ایک تری تو بنائے سو باتیں

(۱۸۵۱ ، مومن (فرہنگ آصفیہ)).

ـــ نِکَلْنا ف ل.

شعلہ اُٹھنا ، **لاٹ نِکَلْنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لَو (۲) (و لین) امث.

۱. **دھیان ، خیال ، دُھن ، اشتیاق ، آرزو ، لگن.**

ہے گی تمھاری لَو یہ ہمارے دماغ میں
اس ارگجی عبیر کے جویا ہوئے اتال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اوّل) ، ۱۲). آج مُنّہ اندھیرے اسی آسا پر اپنی لو میں اس مسجد کی طرف میں چلا آتا تھا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۳۸).

پروانہ کو دھن شمع کو لو تیری ہے
عالم میں ہر اک کو تگ و دو تیری ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۷۷).

چکوروں سے ملنے پہاڑوں پہ جائیں
ذرا چاند سے ان کی لو دیکھ آئیں

(۱۹۱۰ ، مثنوی قاسم و زہرہ ، ۲۳). ۲. **یکسوئی ، یک جہتی ، یک طرفی ؛ دل کا لگاؤ یا میلان** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[ب : لَاوِ ، لَو लाओ लव ؛ س : لَے लय].

ـــ لَگانا محاورہ.

۱. **خیال باندھنا ، تصوّر قائم کرنا ، رجوع ہونا ؛ مراقبہ کرنا.** بعضا اپنی عبادت کے مقام میں صبح و شام رام سے لو لگائے کھڑا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۸). ہم اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۴).

جو گھر سے لو لگا کر تیری چوکھٹ کی نکل جاتا
کوئی تو پاؤں سے چلتا ہے اور میں سر کے بل جاتا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۵). لو اللہ سے لگائے رکھو اور دنیا میں ہنسی خوشی رہو بس یہی اللہ تعالیٰ اور اسلام تم سے چاہتا ہے. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۴). ۲. **محبت کرنا ، عشق کرنا ، دل لگانا.**

اب اور سے لو لگائیں گے ہم
جوں شمع تجھے جلائیں گے ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳). معلوم ہوتا ہے کہ میری طرح اس نے بھی کسی سے لو لگائی ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی (ترجمہ) ، ۲۰). ۳. **آسرا رکھنا ، امید رکھنا.**

ذرا خیال ہے سوختہ دلوں کا بھی
بھلستے ہیں یہ تری لو لگائے بیٹھے ہیں

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۶۲).

تابِ نگاہ کی نہیں آنکھوں سے چشمداشت
کیا لو لگائیں وعدۂ دیدار یار سے

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۶۶). کس مپرسی کے عالم میں ... وہ خدا کی ذات پر تکیہ کیے مسبب الاسباب سے لو لگائے بیٹھی تھی. (۱۹۴۳ ، جنتر نگاہ ، ۱۳۷). ۴. **دلچسپی لینا ، بھرپور توجہ دینا ، دھیان دینا ، دل لگانا ، راغب ہونا.** سننے کی طرف لو لگاؤ. (۱۹۲۸ ، باقر علی ، کانا باتی ، ۳۶). میں بھی عام طور پر تضیع اوقات کے بجائے محنت و مطالعہ کا عادی تھا اور اپنے سبق سے لو لگاتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۳). ۵. **آسرا دلانا.**

کہیں مکر کے گر سکھاتی ہے ہم کو
کہیں جھوٹ کی لو لگاتی ہے ہم کو

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۴۵).

ـــ لَگْنا محاورہ.

۱. **دھیان جمنا ، خیال بندھنا ، توجہ ہونا ، کسی چیز کا متواتر تصور یا خیال رہنا.**

رات دن تیرے سوں میری لو لگے
دل کوں مجھ ، تجھ مہر کی لاوک لگے

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۲۲).

مری طرح سے یہ شب کو لگی تھی لو کس کی
بنا رہا ہمہ تن چشمِ انتظار چراغ

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷۲). آپ کی تصنیفوں سے ٹپکتا ہے کہ آپ کی لو اللہ سے لگی ہے. (۱۹۱۸ ، خطوطِ اکبر ، ۹۴). گویا کسی چیز کی آدمی کو جیسے لو لگ جاتی ہے وہی حال ان کا ہوتا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۴۸). ۲. **خواہش ہونا ، شوق ہونا ، آرزو ہونا ، دھن ہونا.**

آنکھوں کو دید مدِنظر اُس دہن کی ہے
کانوں کو لو لگی ہوئی اُس کے سُخن کی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۵). اب تو ... یہ لو لگی ہوئی ہے کہ کب شام ہو اور کب اس بَلا سے چھوٹوں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۷). اُن کو آج کل مشاعرے کی لو لگی ہوئی ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۱۲). ۳. **محبت ہونا ، عشق ہونا.**

لو لگ رہی ہے جس سے وہ شمع رو نہ آیا
بل بے تری شرارت یہاں تک کبھو نہ آیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۳).

لو لگی ہے شمع کی گل گیر سے خاموش ہو
اے پتنگو بے سبب بے سر نہ جانو ان دنوں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۲۵). مگر دل میں اسی فرنگن کی لو لگی رہی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۸۶). ۴. **کسی چیز یا شخص کا بار بار ذکر کیے جانا ، رٹنا.** اس کو بنارس کی لو لگی ہوئی ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۳۴). مگر اس کو تو گھر کی لو لگی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۶). ۵. **خدا کی یاد میں مشغول ہونا.** خالقِ بندہ نواز سے سدا لو لگی رہی. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۷۹). اللہ قبول کرے اور اسی سے لو لگی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۴).

پہلے تھا نور عرفاں ، خالق سے لَو لگی تھی
قومی مباحثوں سے روشن ہوا دماغ اب

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۲۰). ۶. **آسرا ہونا ، اُمید بندھنا.**

خیر جلد مرزا کی لینا ہے لازم
کہ اوسکو بس اب لو تمہاری لگی ہے
(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۸۶).

لَو(۳) (و لین) امث.
۱. **کان کے نچلے حصّے کی نوک جس میں صرف گوشت ہوتا ہے (اور جس میں سوراخ کر کے بُندے وغیرہ پہنے جاتے ہیں) ، کچیا ، بنا گوش.**

کان کی لَو میں گھسے موتی سی بالی کیونکر
جس کا ہو سوئی کے ناکے سے بھی ننھا سوراخ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۲). بُندے یاقوت کے کان کی لو سے اخگر کے مانند روشن ہیں . (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۰). کسی خوبصورت عورت کی لوؤں میں انھیں جھومتے دیکھ کر دل پر نشہ سا طاری ہو جاتا ہے . (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۱۵). ۲. **(مجازاً) زبان کی نوک.**

سرخ زبان کی نازک لو پر جاگ رہی ہے ایک کہانی
ٹوٹے پھوٹے جام پڑے ہیں سونی سونی ہے کچھ محفل
(۱۹۸۳ ، سر و سامان ، ۴۶). ۳. **(مجازاً) کسی چیز کا نچلا کنارہ.** سب سے نچلی لوئیں مرغولوں کی صورت میں کندہ ہیں . (۱۹۶۴ ، مسلمانوں کے فنون (ترجمہ) ، ۱۲۶). [مقامی].

لَو(۴) (و لین) حرف.
اگر (عربی فقروں میں مستعمل) (جامع اللغات). [ع].

---فَرَضْنا (---فت ف ، ر ، سک ض) فقرہ.
اگر ہم نے فرض کیا ، فرض کریں ، بالفرض.

کیا نتیجہ ہوں جو مصروفِ وغا
لَو فرضنا فتح پائی بھی تو کیا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۱۵). لَو فرضنا اگر خدانخواستہ ایسا ہو بھی جائے تو مسلمان مرد جو سب میں بیٹے ہیں وہ تو بس مر لیے . (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۳۹). [لو + ع : فَرَضْنا - ہم نے فرض کیا].

---لا ک فقرہ.
حدیثِ قدسی لَو لا ک لما خَلَقْتُ الْاَفلا ک (یعنی اگر نہ ہوتی تیری ذات (اے محمدؐ) البتہ میں پیدا نہ کرتا آسمانوں کو) کی طرف اشارہ.

عالم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۳). [لَو + ع : لا (حرفِ نفی) + ک - ضمیر واحد حاضر مذ کر].

لَو(۵) (و لین) امذ.
وقت کا بہت چھوٹا لمحہ ؛ (موسیقی) آٹھ چھن کا وقت (چھن ، لے کے وقت کا پہلا سواں حصّہ ہوتا ہے). آٹھ لو کا ایک کا شتہا ہوتا ہے . (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۸۴). [س : **लय**].

لُو (و مع) امث.
وہ گرم ہوا جو گرمی کے موسم میں چلتی ہے ، باد سموم.

مرتبہ کیونکر نہ رونے کا ہمارے ہو بلند
اب تو لو حضرت دل دیدۂ تر تک پہونچے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰).

ہے بادِ سحر میں وصف لُو کا
ایسی گرمی کے منھ کو لو کا
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹).

اب بوئے گل نہ بادِ صبا مانگتے ہیں لوگ
وہ حبس ہے کہ لُو کی دعا مانگتے ہیں لوگ
(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۵۷) . باہر تو سڑکوں پر لُو کی تکلیف دہ لپٹوں سے ہمارے چہرے گرم ہو رہے تھے . (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۱۲). [س : الکا **उलका**].

---چَلْنا ف ل.
گرم ہوا کا چلنا.

لُو تھی وہ اطرافِ عالم میں چلی
جس سے دل کیا جاں بھی جاتی تھی جلی
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۹۴). جن دنوں گرمیوں میں لُو چلتی ہے . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۶). اِن دنوں گرمی پڑتی ہے لُو چلنے لگی ہے ذرا دن چڑھا اور لوگ تہ خانوں میں چلے گئے . (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۷۶). جیٹھ کا مہینہ تھا لُو چلتی رہتی ... پرند سارا دن شور مچاتے رہتے . (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۳۹).

---کا مارا صف.
وہ پھل جسے لُو خشک کر ڈالے (جامع اللغات).

---کا مارا آم امذ.
وہ آم جسے لُو نے خشک کر دیا ہو ؛ (کنایۃً) سوکھا ، دُبلا یا جھریاں پڑا چہرہ یا بدن.

مگر تیری صورت کو یہ کیا ہوا
بدن آم ہے لُو کا مارا ہوا
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۴۴).

---لَگْنا محاورہ.
لُو کا اثر ہونا ، گرم ہوا کا اثر پڑنا ، لُو سے متاثر ہونا. کوئی تدبیر ایسی بتائیے کہ لو نہ لگے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۶). خدا جانے لو لگی ، پیاس ہوئی . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۹).

لطیف اس کے پنڈے کو لُو جو لگی!
اڑی باس خوشیوں کے کافور کی!!
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دل وحشی ، ۱۸۳).

---مارْجانا محاورہ.
لُو لگنا (جامع اللغات).

لو(۱) (و مج) امث.
۱. **پکڑو ، سنبھالو.**

رند حاضر ہیں شیشہ و ساغر
مے نہ سمجھو اگر حرام تو لو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۱). ۲. **خطاب یا ندا کے لیے ، سنو ، دیکھو ، اِدھر توجہ کرو.**

مرتبہ کیونکر نہ رونے کا ہمارے ہو بلند
اب تو لو حضرت دل دیدۂ تر تک پہونچے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰).

لو بخش دیا دودھ سدھارو مہرے پیارو
الجھے ہوئے گیسو تو سنوارو مہرے پیارو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۵)۔ بڑی عمر ہے لو وہ سامنے سے آگئے۔ (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۳۹)۔ لو اب سو جاؤ تیل بھی شاید ختم ہو چلا ہے دئیے میں لو چمکنے لگی ہے۔ (۱۹۳۲ ، طلوع و غروب ، ۱۳۵)۔ **۳. آؤ ، اٹھو ، تیار ہو۔**

ان سے نہ بولیو وہ تمھیں لا کھ گر منائیں
لو آؤ جانے دو تمھیں چھاتی سے ہم لگائیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵)۔ **۴.(أ) کسی شخص سے گواہی یا تصدیق چاہنے کے لیے ، کسی سے کسی مسئلے یا بات میں تصدیق چاہنا۔**

یہ قول تھا کہ مجھ سے جدائی ہوئی اگر
اے جان مر ہی جائیں گے لو اب نہ مر گئے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۱)۔ لو بی اور ہوئی جواب دو کوئی سو برس کی بڑھیا نے روئی کی گڑیا نے ہم کو چھچھورا بنایا ہے۔ (۱۹۰۰ ، راقم ، عقد ثریا ، ۹۶)۔

ٹوکا ہے بات بات پہ لو کل کی بات ہے
اُن سے زباں ملائے یہ کس کی مجال اب
(۱۹۱۹ ، درشہوار، بیخود ، ۳۵)۔ **(أأ) گواہی دلوانے کے لیے اشارہ ، گواہ رہنا ، گواہ رہو۔** لو ہم بھی لہو لگا کے شہیدوں میں ملے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲)۔ **۵. تعجب یا حیرت کے اظہار کے لیے۔**

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰)۔ یہ لو اس کو دربار میں لیے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۴ ، خالد (ترجمہ) ، ۱۷)۔

یہ لو ہو گئے وہ بھی غم دوست آخر
مہرے دل کو درد آشنا کرتے کرتے
(۱۹۲۳ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۹۵)۔ **۶. خیریت معلوم کرنے کے لیے ، استفسار کے لیے۔**

لو زلیخا کو کب ہوا ہے عشق
کس قدر طاقت آزما ہے عشق
(۱۸۷۷ ، قلق ، ک ، ۸۶)۔

لب خشک ہو رہے ہیں کفِ دست سرخ ہیں
لو سچ کہو کہ قول رقیبوں کو کیا دیا
(۱۹۰۵ ، داغ (فرہنگ آصفیہ))۔

اور کیا کہتی تھی میں لو ہوا بس بھول گئی
ہاں سنو اور بھی سب بہنوں کو بھیجوں ڈولی
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۹۴)۔ **۷. جتانے ، آگاہ کرنے یا ہوشیار کرنے کے لیے۔**

کوئی آنے کا نہیں بحر عبث جاگتے ہو
رات تو ہو چکی لو صبح بھی اب ہوتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۴)۔ لو صاحبو اس کتاب کی انشا پردازی بھی صاف صاف ظاہر ہوگئی۔ (۱۸۷۵ ، ارمغان شعرائے دہلی ، ۷)۔

لو ہو گیا ہے اونٹ الکشن کا بے نکیل
اب لٹھ چلیں گے جلسوں میں آباد ہوں گے جیل
(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیِ تحریر ، ۱۶۴)۔ **۸. ادّعا کے لیے ، دعویٰ سے کوئی بات کہنے کے موقع پر۔**

مقتل سے لے چلے ہیں مجھے لوگ سرخرو
لو کامیاب آج مری زندگی ہوئی
(۱۹۴۷ ، نوائے دل ، ۲۷۲)۔ **۹. کلام کو خوبصورت بنانے کے لیے نیز تکیۂ کلام کے طور پر ، تماشا دیکھو۔**

بلبل کو رونے رنگیں اپنا دکھا کے آئے
لو باغ میں گئے تھے یہ گل کھلا کے آئے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۱)۔ لو بھوبھی کا بھلا ہی اثر خراب پڑتا۔ (۱۹۸۲ ، خدیجہ مستور ، بوچھار ، ۱۳۱)۔ **۱۰. کسی بات کے غیر اہم ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے ، اظہار حیرت کے لیے۔**

گر صبا غنچۂ گل ، بہر عنادل کھولا
لو ، یہ کیا بات تھی کیا عقدۂ مشکل کھولا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۶۳)۔ یہ تو بتاؤ کہ تم کس بات پر خفا ہو گئیں بیوی نے کہا لو بات ہی کچھ نہیں ؟ ۔ (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۴۶)۔

---اور تماشا دیکھو فقرہ۔
رک : لو اور سنو۔

اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر کیوں دیکھا
آنکھیں پھڑواتے ہیں لو اور تماشا دیکھو
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۹)۔

---اَور سُنو فقرہ۔
حیرت انگیز بات سنانے کے موقع پر کہتے ہیں ، عجیب بات ہے۔

چھیڑنے کا تو مزہ تب ہے کہو اور سنو
بات میں تم تو خفا ہو گئے لو اور سنو
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۰)۔

گرتے ہیں مہرے دیدۂ گریاں سے شرارے
لو اور سنو نوح کے طوفاں میں لگی آگ
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۲۱۹)۔

کہتی ہے کہ میں پرتو چشمانِ نبیؐ ہوں
لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو
(۱۹۰۰ ، امیرمینائی ، ذکر حبیب ، ۵۰)۔

---اور سُنیے فقرہ۔
رک : لو اور سنو۔

لو اور سُنیے شکوۂ وصل رقیب پر
وہ صاف صاف کہتے ہیں فرصت کہاں ہے اب
(۱۸۸۴ ، آفتاب داغ ، ۳۹)۔

کہتے ہیں دردِ ہجر سے کیوں مر گئے نہ تم
لو اور سُنیے یہ بھی ہمارا قصور تھا
(۱۸۹۸ ، مجروح ، د ، ۳۲)۔

---جی فقرہ۔
۱. جتانے یا آگاہ کرنے کے لیے۔

کیا ہے اتنا بھی ایدھر مونہہ نہ پھراؤ صاحب
لو جی ہم تم سے نہیں بولتے جاؤ صاحب

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۸۸). ۲. **تعجب اور حیرت ظاہر کرنے کے لیے.** لو جی اردو کے دو بڑے ادیب ایک معمولی سے لفظ کا مطلب نہیں بتا سکتے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷).

---جی بَھلا فقرہ.
ذرا انصاف کرو ، اور کیا کرتا (جامع اللغات).

---سُنو فقرہ.
رک : **لو اور سنو**. لو سنو ابھی دو مہینے ہوئے تمہاری بیوی کی بھاوج یہاں ہمارے اسپتال میں علاج کرانے آئی تھی. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۲).

---صاحب فقرہ.
۱. **استفسار کے لیے (متوجہ کرنے کے موقع پر).** لو صاحب ، اب وعدہ کب وفا کرو گے؟ علائی کو کب بھیجو گے؟ (۱۸۶۴ ، خطوطِ غالب ، ۹۴) . ۲. **تعجب اور حیرت ظاہر کرنے کے لیے (لہجے کی تبدیلی کے ساتھ).** بیٹے کا بیاہ کیا ہے یا لونڈی مول لی ہے ، لو صاحب! روزے میں چولھا جھونکنا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۶۰).

لو (۲) (و مج) حرفِ جار.
(عو) **(کنْوار) تک ، تلک.**

ندیا لو ہمارے سنگ چلو   یا ندیا میں چورابست میں

(۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۴ : ۲۱۷). [مقامی].

لَوا (۱) (فت ل) امذ.
بٹیر کی طرح کا ایک چھوٹا پرندہ جو اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے ، اس پر نقش ہوتے ہیں اور اس کے دونوں پانْو میں تیتر کی مانند کانٹے ہوتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۷) . **لاط : Perdix Chinensis** (پلیٹس).

حسن سبزے نمن چشمے پہ اُگتا
نظارا جیوں لوا سبزی میں رکتا

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۳).

کیا کبوتر کیا ٹٹیری کیا بڑے
قمری اور تیتر لوے اور ابلقے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳).

بٹیر اور تیتر لوے کلچڑے
ہر اک جھاڑیوں میں پھرے اور اوڑے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۴۱).

ضعفِ پیری اب تو جانے کا نہیں
مرغ کھائیں آپ یا کھائیں لَوا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۱۰). اُنہیں بیتے دنوں کی یہ زندگی اس طرح عزیز تھی جس طرح لوے کو کھیتوں کی کھلی ہوئی فضا پیاری ہوتی ہے . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۶۰۷) . [س : لَو + ک **लव+क**].

لَوا (۲) (فت ل) امذ.
۱. **(سنگ تراشی) کھڑے پتھر کی سیدھ یا سل کی طرح سطح کی ہمواری جانچنے کا اوزار ، سول** (ا پ و ، ۱ : ۷۳). ۲. **(معماری) ساہول ، سہادل** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۳). [مقامی].

لِوا (۱) (کس ل) امذ.
فوج کا نشان ، عَلَم ، جَھنڈا.

ہوا ہے مست معانی صرائے بختر تھے
کہ پیو کے نین کے دستے اہیں لوائے قدح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۰).

ہوا لوا ہو نول شہ کے دل کوں راحت بخش
گھڑی گھڑی کوں کھلا جیوں گل گلال کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۶). لوائے مبارک حضرت علی مرتضیٰؓ ... کو دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۵۸).

تمام عالمِ لاہوت زیرِ ظلِّ لوا
فضائے عرشِ بریں تخت پایۂ اورنگ

(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی (مجمع البحرین ، ۲ : ۷۳)).

یہ چرچے ہو رہے ہیں قدسیوں میں عرشِ اعظم پر
کہ فتح اسلام کی لپٹی ہوئی اُس کے لوا سے ہے

(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۳۲۸). نتیجتاً فتح و فیروزی کی نسیم لوائے بابری کو اڑانے لگی اور افغانوں کو شکست نصیب ہوئی . (۱۹۷۹ ، تاریخِ پشتون ، ۲۵۰). [ع : لِواْ].

---ءُ الْحَمْد (---ضم ء ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م) امذ.
ازرُوئے روایت رسول اکرمؐ کا عَلَم جو بدست حضرت امیر علیہ السلام روزِ محشر ہو گا.

لواء الحمد دُلدل ذوالفقار اللّٰہ نے بخشی
سلامی میں وہ لشکر کش بنا فوجِ خُدائی کا

(۱۸۹۴ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۱۲۹). اپ (حضرت علیؓ) بروزِ قیامت حاملِ لواءُ الحمد ہوں گے اور تمام انبیا اُس کے نیچے ہو کر چلیں گے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۴۷۸).

لواءُ الحمد ہے کس طرح سے دستِ یداللہ میں
وہ دیکھیں جن کو اس طاقت پہ تھی دنیا میں حیرانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۵). [لواء ـ لوا + رک : ال (۱) + حمد (رک)].

---ءِ / ئے حَمْد (---کس ء ، فت ح ، سک م) امذ.
رک : **لواء الحمد.**

ناز کو گرمیِ محشر سے بچانے کے لیے
یا الٰہی ہو لوائے حمد کا سَایا نصیب

(۱۹۳۵ ، ناز ، گلدستہ ناز ، ۶۱).

لواءِ حمد قیامت کو جس کے ہاتھوں میں
ہو اس گھڑی بھی جسے صرف خلق ہی کا خیال

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۷). [لواء ـ لواْ + ے (حرفِ اضافت) + حمد (رک)].

لِوا (۲) (کس ل) مذ.
لِوانا (رک) کا فعلِ امر ، تراکیب میں مستعمل.

---جانا ف مر.
ساتھ لے جانا. وہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لوا گئیں انہوں نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۸۸).

---کے لانا ف مر.
لے کر آنا ، ساتھ لانا ، **ہمراہ لانا**. دیکھ اب کے ارجن کو ساتھ لوا کے لائیو نہیں تو مجھے شکل مت دکھانا. (۱۹۳۹ ، ساقی ، دہلی ، نومبر ، ۶۶).

---(لوائے) لانا ف مر.
ساتھ لے کر آنا. اسے بھی ہمراہ اپنے حضور میں لوائے لاؤ. (۱۸۵۸ ، تاریخ سرکشی ضلع بجنور ، ۸۱). وہ دو اونٹنیاں جو ابوبکرؓ نے اسی دن کے لیے پال رکھی تھیں لوا لایا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۸۹). صحابۂ کرام میں سے کچھ کو حکم دیا کہ جاؤ اور دیکھو کہ کون لوگ ہیں انہیں ساتھ لوا لاؤ. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۷۳).

---لے جانا ف مر.
انھوا لے جانا ، **ہمراہ یا ساتھ لے جانا**. بادشاہ زادے کون میں یہاں سے لوا لے جاؤں. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۱).

بچا کے آنکھ لوا لے گئی اسے ہمراہ
سوادِ شب کا سکوت اس کا پردہ‌دار ہوا

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۶۸).

---لینا ف مر.
کسی سے حاصل کرلینا ، نکلوا لینا ، **وصول کرلینا**. کہا کہ ہر چیز کا تم امتحان کرا چکے ہو آنتوں کی تصویریں بھی لوا لو. (۱۹۳۰ ، خطوط محمد علی ، ۲۱۰).

لُواٹی (ضم ل) امث (قدیم).
ادھ جلی لکڑی.

ہانی نہ ہوں نہ سیٹ ماٹی — نا آگ نہ دیک نا لواٹی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۳). [لُکاٹھی (لکٹی کی ایک قدیم شکل)].

لَواحِق (فت ل ، کس ح) امذ ؛ ج.
۱. **متعلقین ، رشتہ دار ، ملنے جلنے والے ، عزیز و اقربا وغیرہ.** وہ اور اُس کے لواحق بھیڑا چاہتے تھے کہ وہ کوئی خواب دیکھے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۱۳). راجہ اور اس کے جتنے لواحق تھے سب مارے گئے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۶). ۲. **نوکر چاکر ، متوسلین.** پانچویں قاصد نے جس گھڑی دربانی جانوروں ...کی خبر پہنچائی اس نے بھی اپنے تمام توابع و لواحق کو جمع کیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفاء ، ۷۸). پھر سارے لواحق اور ملازمین کو عیش و نشاط کا حکم دیا. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۰). نصیراً کو فیض‌آباد سے بلوا کر بھیج رہا ہوں ، بیوقوف ہے بدسلیقہ ہے مگر تمہارے گھر کی لواحق میں سے ہے. (۱۹۳۳ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۶). وقتاً فوقتاً کام بھی کیا کیے مگر مقررہ تنخواہ کبھی نہیں پائی ایسے لوگوں کو لواحق کہتے ہیں. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۳۷۷). ۳. **متعلقات ؛ علائق.**

جو خلق و خدا پہ آویں صادق — وے مظہرین عینی ہیں لواحق

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۷۵). یہ ساری مشینیں اور آلہ جات جو انسان نے ڈھالے ہیں ... وہ اس کی فطرت کے خارجی لواحق ہیں. (۱۹۶۱ ، ادب اور شعور ، ۹). ۴. **کسی جگہ سے ملے ہوئے یا قریبی علاقے ، نواح ، مضافات.** قندھار مع توابع و لواحق کے کہ بیرام خاں کی جاگیر میں تھا وہ شاہ محمد قلاتی کے سپرد تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۳). ۵. **(قواعد) وہ حروف یا الفاظ جو دوسرے الفاظ کے آخر میں آ کر ایک نئے معنی پیدا کر دیتے ہیں ، لاحقے.** جس پر ، کہہ کر ، وغیرہ ملا کر لکھتے ، یہی سلوک فارسی کے لواحق و روابط سے ہوتا ہے (۱۹۳۵ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۲۶). سنسکرت ... دو ہزار سے بھی کم مادوں کی مالک ہے ، اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اسے بچیس سوابق اور دو سو لواحق سے مدد لینی پڑتی ہے. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۳۱). ۶. **(قانون) (ذاتی ملکیت کی) حدود.** شرط ... حق آسائش کی یہ ہے کہ دو اراضی مختلف اور علیحدہ ہوں ایک پر لواحقِ ملکیت قائم ہوں اور دوسری پر صرف حق آسایش ہو. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۶۵). ۷. **کسی کے ساتھ آنے والی چیزیں ، منسلکات ، متعلقات.** جان کو دولت اور لواحقوں سے بچاتے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۶). اکبر اس کا اور اس کے لواحقوں کا حق بھی بہت مانتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۱۳). کیا بادشاہ یا اس کے ... لواحقوں نے بلوہ سے پیشتر ... ہندوستانی فوج سے خفیہ مفسدانہ خط و کتابت کی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۶۵). [لاحق نیز لاحقہ (رک) کی جمع].

لَواحِقات (فت ل ، کس ح) امذ ؛ ج.
لواحق (رک) کی **جمع الجمع** ، **متعلقات** ، **علائق** ، **رشتہ دار**. آپ دنیا اور اس کے لواحقات سے کچھ ایسے متنفر ہو رہے تھے کہ ذاتی عیش و آرام کی مطلق پرواہ باقی نہیں رہی تھی. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۶). [لواحق + ات ، لاحقۂ جمع].

لَواحِقِین (فت ل ، کس ح ، ی مع) امذ ؛ ج.
عیال و اطفال ، متعلقین ، لواحق (رک) کی جمع الجمع. شیخوں کی ایک اور تعداد نے جن میں مہدی کے لواحقین بھی شامل ہیں سردار کچنر کے پاس آ کر اطاعت قبول کر لی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۳۶). بادشاہ یا ان کے لواحقین کی ریشہ دوانی نہیں تھی. (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۴ : ۱۷۹). ان کو پنچایتوں سے سزا دلواتے ہیں اور ان کے لواحقین کا حقہ پانی بند کرا دیتے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۵۶۳). [لواحق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

لِوار (کس ل) امذ.
باریک پرت ، **ورق**. آلو پر سے ... لوار کے جیسا ورق تراشیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۶). [مقامی].

لَوارا (فت ل) امذ.
۱. **گائے کا بچہ ، بچھڑا.** کسی گائے کے ساتھ لوارے لگا دیے ، کسی کو گابھن بنا دیا. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۲۱۷).

۲. (طنزاً) **نادان بچہ**. ایک بحث کے دوران ایک ترقی پسند لوارے نے بھی یہ دلیل دی تھی کہ مذہب کے حوالے سے بات کرنے والے دوبارہ اونٹ پر سفر کرنے کے دور کی طرف لوٹ جانا چاہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۷۳). [غالباً ، پ : لوال او लवालक].

لَوارچ (فت ل ، کس ر) امث.
میٹھے پانی میں پائی جانے والی ایک مچھلی کی قسم (لاط : **Heteropneustes Fossilis Block**). بطور غذا میٹھے پانی کی بہت سی مچھلیاں استعمال ہوتی ہیں ... جو زیادہ اہم ہیں درج ذیل ہیں : روہو ، کتلا تھیلا ، داہی ، سوری ، جندوری ، لوارچ ، جرگ ، سنگھاری ، چنڈالا ، سول. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ۵۰). [مقامی].

لَوارُو (فت ل ، و مع) امذ.
رک: **لَوارا**. ہیولا کے ساتھ لوارو کی طرح بھرنے والی کوکنی کیلے کلورینا کو تو خیر صرف وہم تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۲۳). [رک : لوارا (ا مبدل بہ و)].

لَوازِم (فت ل ، کس ز) امذ ؛ ج.
۱. **ضروری چیزیں ، ضروری مال و اسباب ، ضروری سامان**. کل اسباب فوج آرائی اور لوازِم نبرد آزمائی میں کوشش کی جاوے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱ ، ۱۰). عیش و عشرت کے لوازم ، الفت و محبت ، آزادی و فراغت خاطر کے لطف اُٹھانا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۸) . ہمارے شہر کے بازاروں کو بیرون رنگین جھنڈیوں محرابوں اور دوسرے آرائشی لوازم کا ایسا سماں آج تک نصیب نہیں ہوا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۹۲). ۲. (اَ) **وہ امور جن میں دوسرے اُمور کے ساتھ لزوم پایا جاتا ہو ، وہ چیزیں جو دوسری چیزوں کے لیے ناگزیر ہوں ، ضروری امور**. شرائط تحفظ اس کے سب لوازم متیقظ بجا لاوے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۰). لفظ «معجزہ» کے ساتھ کچھ خاص لوازم ذہنی پیدا ہو گئے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵). مرثیے کی مقبولیت کا دور آیا تو اس کے لوازم کے حوالے سے اس لفظ نے ایک الگ صنف سخن کی صورت اختیار کرلی. (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۲۵). (اا) **ضروری نتائج ، وہ رسوم جو موت کے بعد ادا کیے جائیں**. موت کے معنی ہیں مرنا ، بے شک موت کے معنی مرنا تو ہیں لیکن اس کے لوازم پر بھی نظر کی ، اس کے نتائج کو بھی سمجھا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۵). [لازم (رک) کی جمع].

ـــــ آنا ف ل (قدیم).
لازم آنا ، ضروری ہونا.

لوازم سب ہو آیا ہے ، پچھانت پہانچ کر چکنا
جویاں اندھا سوواں اندھا خبر ہے روز محشر کا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، قصیدہ (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۰)).

لَوازِمات (فت ل ، کس ز) امذ ؛ ج.
ضروری سامان ، لازمی اسباب ، ضروری اشیاء ؛ لوازم کی جمع. دو شے ایک کے ایک مانند اچھنا ذات اور صفات اور باقی تمام لوازماۃ ... ہیں. (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ ، تجلیاتِ ستّہ نوریہ ، ۱۷). سامان اور لوازماتِ سپہ گری میں کسی چیز کی کمی ہوتی تو بازپُرس کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۲۶) . پلاٹ میں ناٹک کے لوازمات کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۴). عیدو سے نوشی کے لوازمات سنگِ سبز کی میز پر رکھ گئے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۵۰). [رک : لوازم + ات ، لاحقۂ جمع].

لَوازِمَہ (فت ل ، کس ز ، فت م) امذ.
ضروری چیزیں ، سامان ، اسباب. چار ہزار برقنداز ہیں اور لوازمہ مراتبوں کا ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۴). خدا کے کرم سے ایک دم میں سب لوازمہ تیار ہو جاوے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۴). دربارۂ حفاظت لوازمہ وغیرہ تاربرق کے اس طرح پر مدد دے گا. (۱۸۶۹ ، عہد نامہ جات ، ۷ : ۸۵). اونچے اونچے محل ؛ ہرے بھرے باغ ... غرض ایک لفظ بادشاہی کے یہ تمام ضروری لوازمے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۱۹). انہوں نے ایک بڑی ڈبیہ کتاب کی شکل کی بنوائی تھی جس میں پان کا پورا لوازمہ ہوتا تھا . (۱۹۶۳ ، بزمِ خوش نفساں ، ۷۰) . [لوازم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لِواطَت/لِواطَہ (کس ل ، فت ط) امث.
امرد بازی ، اغلام ، لونڈے بازی.

دو جا دینج سو ایک نامرد تھا
جشن کوں بہوت اور لواطت کیا

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۱۶).

جوں توں لواطت یا زناں دے دے بوسہ چپ لب ہے پڑ
سب عمر کیاں خوبیاں تیریا ناں چیز ہو نیکیاں ہو ہر

(۱۶۳۴ ، تحفۃ النصائح ، قطبی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۱۷)).

زنا اور لواطت کرے جو کوئی
قیامت کوں اون کی جگاں وہ ہوئی

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۷). زنا و لواطہ شراب و قمار دستور لیل و نہار عاملانِ تبہ کار کا ہے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۶۶۹). اس سے جلق اور لواطۃ اور وطی بالبہائم اور سحق (چپٹی بازی). سب کی حُرمت نکلی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۸).

اے اہلِ صلاح مجھ خراباتی پر
جز خمر و لواطہ و زنا اور ہے کیا؟

(۱۹۲۷ ، مے خانۂ خیام ، ۱۰۵).

پھر لچکتی کمر کو دیکھ آزاد لو وہ آمادۂ لواطت ہے

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۲ : ۴). اف : کرنا. [ع : (ل و ط)].

لَوامِع (فت ل ، کس م) امذ ؛ ج.
۱. **روشنیاں ، شعاعیں ، کرنیں**. باطن حقیقت آمودنے لوامع آگہی سے ضیا حاصل کی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۶) ۲. (**تصوّف**) **یہ وہ انوار ہیں کہ ضعیف الخلقت مبتدیوں پر ظاہر ہوتے ہیں اولاً خیال میں اور خیال سے حسِ مشترک میں منعکس ہوتے ہیں پھر حواس ظاہری سے ستاروں اور چاند، سورج کی طرح سے**

چمکیلے نظر آتے ہیں اور گرد و پیش روشن کر دیتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر یہ انوار جلالی و قہری ہوتے ہیں تو سرخی مائل اور اگر جمالی اور لطف کے ہوتے ہیں تو سبزی مائل ہوتے ہیں (مصباح التعرف ، ۲۱۶). [ع : لامعہ کی جمع].

لوّامگی (فت ل ، شد و ، فت م) امث.
ملامت کرنے کا عمل ، ملامت گیری. امارگی اور لوّامگی ملہمگی ، مطمئنہ بجائے اعتبارات اربعہ. (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ ، تجلّیاتِ ستہ نوریہ ، ۳۸). [لوّامہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لوّامہ (فت ل ، شد و ، فت م) صف.
۱. **بہت ملامت کرنے والا ؛ مراد : وہ نفس جو انسان کو بُرے کام کرنے پر ملامت کرتا ہے.** ہور خدا کرو کہا سو کیا اوسے لوامہ کہتے. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۳). وہی نفس کبھی ملکی اور مطمئنہ کے ساتھ موسوم ہوتا ہے اور کبھی اوس کو لوّامہ کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳). اس سوال کا جواب کہ اسے ارتکابِ جرم کرنا چاہیے یا نہیں چند متضاد تحریکوں کے موازنے پر منحصر ہوتا ہے مثلاً ... اپنے نفسِ لوّامہ کی نیش زنی. (۱۹۰۹ ، تاریخِ تمدن ، ۱۳۱). لوّامہ اور مطمئنہ منکرینِ وحی کے شکوک و شبہات وغیرہ پر جو مباحث ہیں وہ ایک متبحر عالم ہی کے شایان شان ہیں .(۱۹۸۸ ، ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۳۰۶). ۲. **قابلِ ملامت.** عشاق ... وصال کی لذّت کو شتاب چاہتے اور اس کے بدلے نفع پہچانے میں دیر کرتے ہیں اس قسم کی دوستی کو محبتِ لوّامہ کہتے ہیں یعنی ملامت کے قریب. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۶۴). حکماء نے اس محبت کا نام لوّامہ رکھا ہے یعنی ملامت کے قابل. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۳۸). [ع : لوّام ـ بہت ملامت کرنے والا + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لِوانا (کس ل) ف م.
۱. **خریداری کے لیے ہموار کرنا، کوئی چیز اپنے ساتھ لےجانے کی ترغیب دینا، لےجانے کے لیے راضی کرنا.** اگر اس (خربوزہ) میں کچھ جان پائی جائے تو پان سات سیر اپنے ساتھ لواتے لاتا. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۹۹). ۲. **لینے دینا ، کرانا (کام وغیرہ).** میرے گھر کی تلاشی لوائی اور چوری کا کپڑا برآمد کرا کے مقدمہ قائم کر دیا. (۱۹۰۵ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۲۴). اس سے ... سڑکیں کنوائیں ہرکارے کا کام لِوایا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۹۲). ۳. **ساتھ لے جانا.** سب گرد آلود چہروں ، تھکے جسموں اور لمبے سفر کے بعد مجھے لِوانے آئے تھے. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۹). ۴. **(کروٹ) بدلوانا.**

تم اپنی طرف یار لوا دو مجھے کروٹ
مرتا ہوں سسکتا ہوں ادھر ہو نہیں سکتا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۷۱).

وہ زار ہوں کہ جس کو صبا کروٹیں لوائے
وہ ناتوان ہوں جیسے اٹھ کر اٹھائے درد

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۸۴). ۵. **اٹھوانا ، جیسے مزدور ہر لوا لاؤ** (فرہنگ آصفیہ). [لینا (رک) کا متعدی المتعدی].

لَوائح (فت ل ، کس ء) امذ ؛ ج.
چمکنے والی چیزیں ، روشن چیزیں ؛ مشعلیں ، شمعیں. لوائح نبوت روشن ہو چلے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲: ۲۸). انوار کے بھی مراتب ہیں پہلے پہل بجلیاں سی چمک جاتی ہیں ان میں لذت ہوتی ہے ان کو طوالع اورلوائح کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۴۷). [لائحہ (رک) کی جمع].

لَوائی (فت ل) امث.
محبت ، الفت ، پیار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : لَو (۲) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لِوائی (کس ل) امث.
تلنگانی ٹھگوں کی اصطلاح ؛ مراد : کیل ، میخ ، جس میں کوئی چیز اٹکی یا جمی رہے ، کیل جس میں کوئی چیز ٹنگ رہے (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لَوایَت (فت ل ، ی) امث (قدیم).
مراد : محبت یا پیار کا پرچم.

نیناں کے لال تھے دل پکڑیا ہے جوش میرا
سٹ چھانوں عشق کا منج توں آپنی لوایت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۰). [رک : لو (۲) + ایت، لاحقۂ کیفیت].

لوب (۱) (و مج) امذ (قدیم).
پیار ، آرزو.

محمود یہ جگ ستیاری بالی جیو کا لوب
نہ کتیاری تو نبی محمدؐ درس دیتاری

(۱۵۳۴ ، دیوانِ محمود (دریائی) ، ۹۰).[لوبھ (رک) کی تخفیف].

لوب (۲) (و مج) امذ.
کان کی لو ؛ (کسی چیز کا) گوشہ جو آگے کو نکلا ہوا ہو. ایک P مدارچہ کے ایک لوب یا دو P مدارچوں کے ایک ایک لوب کے انطباق سے بنتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۹۳). [انگ : Lobe].

لُوبا (و مع) امذ.
لوبیا ، ایک قسم کا اناج جس کی پھلی کی ترکاری پکاتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

لوبان (و مج) امذ.
ایک درخت کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے.

میں شمع نہیں مرے رُلانے سے حصول؟
لوبان نہیں میرے جلانے سے حصول؟

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶۲). ہر طرف انگیٹھیوں میں عود و لوبان سلگایا گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۶۰). جب سو کھے پتے ان قبروں پر گرتے تھے میں انہیں صاف کرکے لوبان سلگا کر فاتحہ پڑھتا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۱).ف : جلانا ، سلگانا [ع : لبان کا اشباعی املا].

ـــــ دان امذ.
مٹی یا دھات کا بنا ہوا وہ برتن جس میں آگ ڈال کر لوبان سلگایا جاتا ہے ، بخور دان. معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوبان دان خاصی اہمیت رکھتے تھے. (۱۹۵۹ ، وادیِ سندھ کی تہذیب ، ۱۸۱). کسی کو حکم دیا تھا کہ مسٹر لوبان دان کی چاروں ٹانگیں کاٹ دی جائیں. (۱۹۷۸ ، کلیان ، ۶۸). [لوبان + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ دانی امث.
چھوٹا لوبان دان. ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ لوبان دانی کیا چیز ہوتی ہے. (۱۹۷۸ ، کلیان ، ۶۶). [لوبان دان + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ دینا محاورہ.
لوبان کی دھونی دینا (مہذب اللغات).

ـــــ کا تیزاب امذ.
ایک تیزاب جو لوبان کی تصعید کرنے سے حاصل ہوتا ہے. چونکہ لوبان کے تیزاب کی نسبت اس کے نمکیات ... کم خراش کنندہ ہیں اس لیے اندرونی طور پر دینے کے لیے ان کو ترجیح دی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۶۱).

ـــــ لینا محاورہ.
دھونی لینا (مہذب اللغات).

لوبانی (و مع) صف.
لوبان کا : جس میں لوبان ہو ، جس سے لوبان نکلے ، لوبان کی طرح کا ؛ دودھ کی طرح سفید ، بہت سفید (ماخوذ : جامع اللغات). [لوبان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ عُود (ـــــ و مع) امذ.
ایک قسم کا سفید عود (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لوبانی + عود (رک)].

لوبَہ (و مع ، فت ب) امذ ؛ ~ لوبھا.
پشتو اصناف شاعری میں سے ایک صنف ، ایک قسم کا پشتو لوک گیت نیز پٹھانوں کا لوک ناچ اور راگنی. آج ٹپہ ، لوبہ ، رباعی ، نیمکئی ، بدلہ ، چاربیتہ اور غزل کے نام مشہور ہیں ... جو سات اصناف پشتو شاعری کی ہیں وہی موسیقی کی بھی ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۳۰). [پشتو].

لوبیا (و مع ، کس ب) امذ ؛ ~ لوبیہ.
ماش کی قسم سے ایک غلّہ جس کا رنگ سفید ہوتا ہے ، اس کی کچی پھلیاں گوشت میں پکاتے اور دانوں کو گھنگھنیاں کر کے کھاتے ہیں ، اس کی دال بھی استعمال ہوتی ہے. کھیت کے حاشیوں پر لوبیا ... بویا جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۴). اس سے پیٹ پھلانے والی ریاح پیدا ہوتی ہیں جیسے مسور اور لوبیا وغیرہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۳). دوپہر ، شام حسب مقدرت باجرے جوار کی ایک ایک دو دو روٹی لوبیہ موٹھ کی دال ... مل بانٹ کر کھا لیتے. (۱۹۸۹ ، جوالا مکھ ، ۱۵۵). [ف].

لوبی لیا (و مع ، کس ل) امث.
ایک بُوٹی جس کے پھول نیلے ، لال ، سفید یا ارغوانی ہوتے ہیں. شمالی امریکہ کے سرخ فام ایک دوسری بوٹی لوبی لیا استعمال کرتے تھے ، عام طور سے اسے تمبا کوئے ہندی کہا جاتا ہے (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۶۴). [انگ : Lobelia].

لوبھ (و مع) امذ.
۱. **لالچ ، حرص ، طمع ؛ خواہش.**

لوبھ کرودھ سوں ہوئے کرامات
مرشد دونوں سے آ جات

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۰).

ادی انت سکھی دیکھے جنم ہی کے دکھی دیکھے
پر فے نہ دیکھے جن کے لوبھ ناہیں من میں

(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۰). مجھ سے بھی زیادہ روپیہ کا لوبھ کرتی تھی. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۴). لوبھ تو چھو ہی نہیں گیا (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۱۰). اس دنیا کا لوبھ لالچ انہیں نہیں ہو گا ، وہ بہت کم بھوجن کریں گے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، جنوری ، مارچ ، ۳۹). ۲. **فیاضی کی ضد ، کنجوسی ، بخیل پن** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [س : लोभ].

ـــــ بَھرا (ـــــ فت بھ) صف مذ (مث : لوبھ بَھری).
لالچ سے پر ، حریصانہ.

لے صبر و قناعت ساتھ میاں سب چھوڑ یہ باتیں لوبھ بھری
جو لوبھ کرے اس لوبھی کی نہیں کھیتی ہوتی جان ہری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱ : ۲۵۹). [لوبھ + بھرا (بھرنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

لوبھا (۱) (و مع) امذ.
پشتو لوک گیت نیز لوک ناچ. پٹھانوں کے لوک گیت ٹپے اور سندھرے ہیں جو پٹھانوں کے جذبات کی صحیح تصویر ہیں پٹھانوں کے لوک ناچ کو لوبھا کہتے ہیں. (۱۹۷۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۱۸). سرحد کا ٹپہ ، لوبھا ، پنجاب کا ماہیا ہیر مرزا صاحبان ، سندھ کا رانو کوہیاری اور جموں کی پہاڑی وغیرہ اتنی دلکش دھنیں ہیں کہ ہماری مجلسی راگ جو صدیوں سے نکھرتے چلے آ رہے ہیں ان کے آگے پھیکے پڑ جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [پشتو].

لوبھا (۲) (و مع) صف.
حریص ، لالچی ، طامع ، بخیل ، کنجوس.

لوبھن پارسوں مورکھ لوبھا
حق کے سنگت کی نت سوبھا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۶). [لوبھ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

لوبھانا (و مع نیز غم و) ف م (قدیم).
لبھانا ، مائل کرنا.

کبھی کس زعم سوں توں چل کر آیا
نظر پڑتے تیری تیں کیوں لوبھایا

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، موہن ، ۱۶۸). [لبھانا (رک) کا قدیم املا].

لوبھانے (و مج) امذ (قدیم).
رک : **لوبان**.

اگر ہو برمکھی عنبر ، چندن ہور عود لوبھانے
ہو سب تج آنکھ کی باسوں تھے پرمل پائے نس آلا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۵۸). [لوبان (رک) کا ایک قدیم املا].

لوبھنا (و مج ، سک بھ) ف ل.
خواہش یا آرزو ہونا ، فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا.

مج من بھور ہو لوبھیا تج مک کے یاسمن سوں
تو اب بدر ہوا سب گلزار ہور چمن سوں

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۹). [لوبھ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لوبَھن ہار (و مج ، فت بھ ، سک ن) صف.
لالچی ، حریص ، طامع.

لوبھن ہار سوں مورکھ لوبھا
حق کے سنگت کی نت سوبھا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۶). [لوبھن ـ لوبھ + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

لوبَھنی (و مج ، فت بھ) امث.
لوبیا. ہم سب ... مٹر ، سیم ، لوبھنی کی پھلی ، لیبرنم اور ببول کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۶۳). [لوبیا (رک) کا بگاڑ].

لوبھی (و مج) صف.
۱. (i) **لالچی ، حریص ، طامع**. کوئی کلنکن لوبھی ہو کشٹ دکھانے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰).

یہ مانس ہے مورکھ لوبھی سب پر جی للچانے ہے
چاتر ہو تو اس مورکھ کو جیسے بنے سمجھاؤ جی

(۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۲ : ۵۴۴). قانون نے تو کہہ دیا کہ ان فلموں کو جو پیسے کے لوبھی باپ اپنی ... اولاد کو دکھانے کے لیے بھارت سے لانے ہیں پاکستان میں دکھانے کی اجازت ہے . (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۹۱) . (ii) **خواہش مند ، مشتاق ، آرزو مند**. مالتی میں یہ بات نہیں کہ جنس بھی لوبھی کو دیکھے اس کے سینے سے جا چمٹے . (۱۹۴۹ ، نگار خانہ ، ۳۲) .
۲. **کنجوس ، بخیل ، شوم**.

نہ ساچا اکھا کھانے جھوٹے نگر
نہ جھوٹا رہے بھوک لوبھی شہر

(۱۶۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷۵). [لوبھ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لوبھیا (و مج ، کس بھ) صف.
لالچی ، حریص ؛ آرزو مند.

تج ذات میں سخاوت بنیاد ہے ازل تھے
تیرے دیٹھے سوں ہووے من سیر لوبھیا کا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۳۲). [لوبھی (رک) + ا (زاید)].

لوپ (و مج) صف.
۱. **چھپا ہوا ، مخفی ، پوشیدہ ، نگاہ سے غائب** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. **نیست و نابود ، معدوم**. ایک تنکے کو لوپ کرنا ہوتا ہے تو بھی کچھ جتن کرنا ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۲ : ۳۸۸). ۳. (ہندی گرامر) **حذف** (فرہنگ آصفیہ). [س : लोप].

ـــــ جانا ف ل.
چھپ جانا ، غائب ہونا.

دھرت جیوتے تیں کٹے دان بل   کہ حاتم گیا لوپ تجہ دان تل

(۱۶۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۵).

ـــــ رہنا ف ل.
چھپا رہنا ، غائب رہنا (جامع اللغات).

ـــــ ہونا ف ل.
غائب ہونا ، چھپ جانا (جامع اللغات).

لُوپائن (و مع ، کس ء) امذ.
ایک خوشنما مگر زہریلا پودا ، باغیچے میں کبھی کبھی نظر آجاتا ہے لیکن بہت نایاب اب نہیں ہے ، اس کے زہر سے سانس لینے میں دقت ، اعصابی تناؤ اور بے ہوشی طاری ہوتی ہے (زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۹۷۴ء ، ۱۳). [انگ : Lupine].

لُوت (۱) (و مع) امث.
حرص ، آلودگی ، لت. میں تو سُن کر کھڑا کا کھڑا رہ گیا اور سوچنے لگا ... اس کی زندگی منافع کی لوت اور خساست کے چیپ سے لپی پڑی ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۴۷۸). [غالباً ، ہن : لت کا ایک املا].

لُوت (۲) (و مع) امث (قدیم).
رک : **لوٹ**.

رکھے راج کی لوت تس گھر منجھار
چکر مار اس گھر ہو دونو نکار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۰۷). [لوٹ (رک) کا قدیم املا].

لوت پُتان (و مج ، سک ت ، ضم پ) صف (قدیم).
لوٹ پوٹ ، غلطاں.

تجھ نین کی پیالی سوں مگر زلف پیا مو
ہے رخ کے اُپر لوت پتان آتے ہو جاتے

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۴)). [لوٹ پوٹ (رک) کا ایک قدیم املا].

لوت پوت (و مع ، و مج) صف.
۱. **لوٹ پوٹ ، غلطاں**. سازندہ نامی کہ الحان داؤدی سے جانور ہوا پر سے اوڑ آدمی زمین پر لوت پوت کر دیوے اور جو سنے سو مست مدہوش محظوظ ہو جاوے . (۱۸۵۵ ، گلستان ، منشی نظام الدین ، ۳۶۸) . ۲. **لت پت ، آلودہ**. رگت میں لھولھوان ہور لوت پوت ہیں (۱۷۶۵ ، دکھنی انور سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لوت (لوٹ (رک) کا بگاڑ) + پوت (تابع)].

لوٹری (و مج ، سک ت) (الف) صف مث.
لگائی بجھائی کرنے والی ، چغل خور ، غماز. جھوٹیاں باتاں کتی ، کیکلتی ، لوتری ، چاڑی خور ، دل میں کچھ ہور ، موں میں کچھ ہور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۹). (ب) امث. **بے ایمانی ، بددیانتی.** کھیل کھیل میں اگر کوئی بچّہ بے ایمانی کرتا تو اسے لوتری کہتے تھے یعنی یہ صاحب لُوتری کر رہے ہیں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۵). [لتری (رک) کا اشباعی املا].

لوتھ (و مج) امث.
۱. **مُردہ جسم ، لاش ، نعش.**

کیے ہندواں سکل انجواں بہانے
او جا کر لوتھ چیرا کی لے آنے

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۷۰). بہت سا مال وہاں سے نکلا اور کئی لوتھیں بھی مردوں کی نظر آئیں. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۸). میدانِ جنگ سے لوتھ کو اُٹھا کر دارالشفا میں پہنچایا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۶).

معذور جو ہوتی چوٹ کھا کر
لے جاتا وہ لوتھ سی اٹھا کر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۴).لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ اپنے باپوں کی لوتھوں کو دیکھنے چل پڑیں. (۱۹۸۶ ، فنون (سالنامہ) ، لاہور ، ۱۱۵). ۲. **لوتھڑا ، جثّہ.** لباس نہ ہو تو انسان محض گوشت کی لوتھ ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۲۹۲). [س : لوشٹ लोष्ट].

ـــ پڑا ہونا محاورہ.
مُردے کی طرح پڑا ہونا ، بے سُدھ پڑا ہونا. مسعود بخار میں لوتھ پڑا تھا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۴۹). چار دن سے بخار میں لوتھ پڑی ہے. (۱۹۴۷ ، خان صاحب ، ۱۸۱).

ـــ پوت / پوتھ (ـــ و مج) صف.
تھکن سے چُور ، مُردے کی طرح ، لاش کی مانند ، بے سدھ ، بے دم. کیا دیکھتے ہیں کہ بڑی بی ہٹی کٹی لوتھ پوتھ پڑی ہیں. (۱۹۲۸ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۴۲). نیچے کمرے میں مسرور فرش پر اکیلا بخار میں لوتھ پوت پڑا تھا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۱۹۹). [لوتھ + پوت / پوتھ (تابع)].

ـــ ڈالنا / ڈال دینا محاورہ.
مار کر گرا دینا ، جان نکال لینا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ ہونا ف م.
مُردے کی طرح ہونا ، مُردے کا سا حال ہونا ، بے سدھ ہونا. بچی بخار میں لوتھ ہے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۴۴). چار بجے کے بجائے ایک ہی بجے آگیا اور آیا اس طرح کہ بخار میں لوتھ تھا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۴).

لوتھا (و مج) امذ.
(شکر سازی) **راب کے تھیلے کے اندر کی کمبل یعنی کمبل کی میان تہ** (اپ و ، ۳ : ۲۰۲). [مقامی].

لوتھڑا (و مج ، سک تھ) امذ.
۱. **گوشت کا ٹکڑا جس میں ہڈی نہ ہو ، گوشت کا پارچہ.**

ساٹھ روز موں بنے لوتھڑا لوہو بندھے تمام
جاگ دودھ موں دہی بناوے تیا بسے قوام

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۹۱).

زور کا ہے کام زر کا کچھ نہیں عورت کے ساتھ
لوتھڑا ہو گوشت کا پھر کیا کرے وہ تانک جھانک

(۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خان ، ۱۱۱). اوس کے بدن سے گوشت کا ایک لوتھڑا جھپٹا مار کر کسی طرح نوچ لینا چاہیے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل (ترجمہ) ، ۲۰۹). جب تُو ایک گوشت کا لوتھڑا میری گود میں پلا ہوا تھا تو آج مجھ پر ظلم نہ کرتا. (۱۹۲۵ ، احکامِ نسواں ، ۱۳). بازو جونسا بھی کٹے جسم جسم نہیں رہتا لوتھڑا بن کر رہ جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۹۴). ۲. **بلغم یا منجمد خون وغیرہ کا ٹکڑا.** اور نہ ... بلغم کے لوتھڑے تھوہ کر کر چلمچی یا تاش میں تھوک دینے ... کی پروا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۲). یہی ترکیب اس وقت بھی کی جاتی ہے جب کہ کان میں خون جم کر لوتھڑا بن جانے کا خوف ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۵). [لوتھ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

لوتھی (و مج) امث.
لاٹھی ، گانٹھ دار عصا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لاٹھی (رک) کا بگاڑ].

لَوٹ (و لین) امث.
بازگشت ، واپسی پلٹنا ، (عموماً تراکیب میں مستعمل).

لوٹ جب واں سے آپ کی ہو گی
بے نہایت ہمیں خوشی ہو گی

(؟ ، زار (مہذب اللغات)). [پ : پَل لٹو पल्लट्टो].

ـــ آنا ف ل.
واپس آنا ، پلٹ آنا.

دلاور سپہ تھا او سب کینہ ساز
او خاور زمیں لوٹ آئے تھے باز

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۴).

اے کاش یہ صدا بھی کبھی کان میں پڑے
اٹھو کہ لوٹ آئے ہیں اپنے سفر سے ہم

(۱۹۶۶ ، بوئے رسیدہ ، ۱۰۰). وقت بھی کبھی نہیں گزرتا ہمیشہ لوٹ آتا ہے کیوں کہ گردش کرنے والی چیز اپنے آغاز کی طرف لوٹتی ہے. (۱۹۸۳ ، قیدی سانس لیتا ہے ، ۹۴).

ـــ پَلَٹ (ـــ فت پ ، ل) امث.
الٹ پھیر ، اوپر تلے ، ادل بدل ، تغیّر و تبدّل. بعض یادیں تو زمانے کی لَوٹ پلٹ میں گم ہو کر رہ جاتی ہیں. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۳۶). [لوٹ + پلٹ (پلٹنا (رک) سے)].

ـــ پَوٹ (ـــ و لین) امث.
۱. (طباعت) **دو رخی چھپائی ، کسی ورق کو دونوں طرف چھاپنا ، ساتھ کے ساتھ دو پشتہ چھپائی ، ایک رخ چھاپ کر اُسی وقت دوسرے رخ کو بھی چھاپ دینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۲. **اُوپر تلے ، اُلٹ پلٹ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) . [لُوٹ + پُوٹ (تابع)] .

--- پھیر (--ی مج) امذ ؛ امث .
ردّ و بدل ، ہیر پھیر. بعض علما کا قول ہے کہ مالوں کا لوٹ پھیر کرنا ایمان کی حلاوت چُوس لیتا ہے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۶۷). مجھے یقین ہے کہ میری طرح آپ بھی چند الفاظ کی تکرار اور لوٹ پھیر سے بدمزہ ہو رہے ہوں گے. (۱۹۶۲ ، نئی نظم اور پورا آدمی ، ۱۵۹). [لوٹ + پھیر (پھیرنا (رک) سے)].

--- جانا ف ل.
واپس چلا جانا ، پلٹ جانا. آزادی باٹنی اور چپکے سے اپنے ملک لوٹ گئے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۹۳).

لُوٹ (و مع) امث.
۱. **کسی سے لڑبھڑ کر یا چھین جھپٹ کر لیا ہوا مال یا سامان ، مالِ غنیمت.**

> ہوا لوٹ سب گنج ، حصن برنج
> توں بارے نگہ رکھ خزینہ و گنج

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۵).

> کافروں سے لڑ کے جب پاتے ظفر
> لُوٹ ملتی تھی سو سب کو بانٹ کر

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۵). دشمن بھاگ جائے تو اُس کی لوٹ پر نہ جا گرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۷).

> ہم رہزنانِ قافلۂ گُل کی لُوٹ میں
> تقسیم سب بہار کا اندوختہ ہوا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۲۹). ۲. **زبردستی یا ظلم سے کسی کا مال لینا ، زبردستی کسی کے مال پر قبضہ کرلینا ، چھین جھپٹ ، غارت گری ، تاراجی.** مثلاً ہے دکھن میں اگر کوئی سمجھے من میں ، لوٹ میں لوٹ کا کلوٹ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

> دولتِ حسن کی بھی ہے کیا لُوٹ
> آنکھوں کو پڑ گئی ہے لوٹا لوٹ

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۹).

> لوٹ میں گلچیں ہے فکر دام میں صیّاد ہے
> کون روئے بیکسی پر بلبلِ ناشاد کی

(۱۸۷۱ ، نظمِ ارجمند ، ۲۰۸).

> چلے ہیں حسن کے بازار میں ہم
> متاعِ دل کی رہتی ہے جہاں لوٹ

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۱۱). ۳. **اندھیر ، ظلم ؛ زیادہ طلبی ؛ رشوت** (فرہنگ آصفیہ). [پ : لٹنا ، लुट्ट س : لنٹا लुण्टन].

--- بنولوں کی گھاؤ گَدھیا کا کہاوت.
نفع تھوڑا نقصان بہت (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- پاٹ امث.
لُوٹ مار ، چھین جھپٹ ، غارت گری نیز غارت گری سے حاصل کیا ہوا مال. مہلب نام ایک بادشاہ نے ابی صفر شاہ کو شکست دی بہت سی لوٹ پاٹ ہاتھ لگی. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۷).
ایک گروہ اہلِ عرب کا جو لوٹ پاٹ کر ادھر اودھر پھرا کرتا تھا نمودار ہوا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۳۸). لیکن یہ لوگ لوٹ پاٹ سے ... ایسے مست ہو رہے تھے کہ وہ میرے ہی سر ہو گئے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۱۴). اف : کرنا. [لوٹ + پاٹ (تابع)].

--- پر گرنا محاورہ.
مالِ غنیمت پر جلد قبضہ کرنا ، لوٹنے میں مشغول ہو جانا ، لوٹنے میں لگ جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- پڑنا محاورہ.
چھینا جھپٹی ہونا ، غارت گری ہونا ، جو جس کے ہاتھ لگے لے بھاگنا ؛ بربادی ہونا.

> دل و دیں کچھ نہیں رہزن سے بچتا
> وہ لوٹ اس عشق منزل میں پڑی ہے

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۷۰).

> ڈالتی ہیں کھیتوں پر ٹڈیاں جس طرح لوٹ
> قحط سالی میں یونہی پڑتی ہے لوٹ اسلام پر

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۲۹). ایسی لوٹ پڑی ہے ، روز روز سیلائی کہاں ہوتی ہے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۷۹).

--- ڈالنا محاورہ.
غارت گری کرنا ، تباہی مچانا.

> ڈالتی ہیں کھیتوں پر ٹڈیاں جس طرح لوٹ
> قحط سالی میں یونہی پڑتی ہے لوٹ اسلام پر

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۲۹).

--- کا مال امذ.
۱. **چوری کا مال ، زبردستی لیا ہوا مال ، چھینا جھپٹا ہوا مال.** ہمارے دادا مہتاب خان بڑے اچھے سپاہی تھے ... ان کے ایک تہہ خانے میں صرف سہاگ کی نتھیں تھیں ، لوٹ کا مال. (۱۹۵۵ ، چند خاکے ، ۶۵). ۲. **مال غنیمت ؛ (مجازاً) مفت کا مال ، نہایت سستا مال** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کوئلوں کی ، مار بَرچھی کی کہاوت.
نقصان بہت فائدہ کم (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے تربھل بھی بھلے کہاوت.
مفت کا مال بُرا بھی اچھا ہوتا ہے ، مفت کی ادنیٰ چیز بھی اچھی ہے (محاوراتِ ہندوستان ؛ جامع الامثال).

--- کے مُوسَل بھی بھلے کہاوت.
مفت کا ملا ہوا غنیمت ہے ، مفت کی ادنیٰ چیز بھی اچھی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- کھانا محاورہ.
چھین جھپٹ کر کھا جانا ، کسی کا مال ہضم کرنا. وفادار نے یہ کام کیا گھر کو برباد ہونے نہ دیا سونچی نوکر پھر نہ جائیں سلطنت کو لوٹ نہ کھائیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۶). یہاں سب بھوکے ننگے ہیں لوٹ کھائیں گے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۰۰).

---کَھسوٹ (---فت کھ ، و مج) امث.

۱. **غارت گری ، رہزنی ، قزاقی ، ڈاکا زنی.** مال کے جمع کرنے کا خطرہ سوچے کہ کیسے چوری اور تلف اور لوٹ کھسوٹ کا خوف لگا رہتا ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۷۳). ان کے حواشی اپنی لوٹ کھسوٹ میں مصروف تھے انہیں کون سمجھاتا. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۳۲). شہر پر قبضے کے بعد فوجی افسروں کو ہر طرح آزاد کر دیا گیا ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۷۹). ۲. **استحصال.** جس میں مغربی معاشرے کی معاشی لوٹ کھسوٹ بھی نہ ہو. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۳۳۷). اف : کرنا ، ہونا. [لوٹ + کَھسوٹ (کَھسوٹنا (رک) سے)].

---کَھسوٹ مَچانا محاورہ.

غارت گری کرنا ، ڈاکا ڈالنا. ۱۱۳۹ھ میں مُلکھر نے دکن سے مالوہ میں آ کر لوٹ کھسوٹ مچائی. (۱۹۱۰ ، اُمرائے ہنود ، ۳۱۳).

---کَھسوٹ مَچْنا محاورہ.

ڈاکا پڑنا ، غارت گری ہونا. تمام دیہات میں لوٹ کھسوٹ مچی ہوئی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۸).

---لانا محاورہ.

زبردستی ساتھ لانا. تھوڑی محنت میں وسکے ملک کو خراب کرکے خوزان کے بادشاہ کو باندھ لاویں اور گل بیگم کو بھی لوٹ لاویں. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۵۱).

---لائے کُوٹ کھایا / کھائے کہاوت.

مفت کا مال حاصل کیا اور مزے اڑائے ، مالِ مفت دلِ بے رحم (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لینا ف م ؛ محاورہ.

۱. **مال و اسباب چھین لینا ، مال و متاع زبردستی لے لینا ، تاراج کر دینا.** جب کوئی قافلہ آتا اسے لوٹ لیتے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۶).

حادثوں میں ہوتے ہیں مغلوب غالب بیشتر
لوٹ لیتی ہیں وبا میں عورتیں بازار کو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۹).

یہ کون چپکے چپکے اٹھا اور چل دیا
خاطر یہ کس نے لوٹ لیں محفل کی دھڑکنیں

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۶). ۲. **(مجازاً) فریفتہ کر لینا ، موہ لینا ، عاشق کر لینا.**

کہانی ایک سُنائی جو ہیررانجھے کی
تو اہلِ درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱). ۳. **تباہ کر دینا ، برباد کر دینا.**

دوستی بھی ، تو ستم گر کی قیامت نکلی
جس پہ کی اس نے محبت کی نظر لوٹ لیا

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲).

---مار امث.

قتل و غارت ، مارکاٹ.

اسیر خاک حسینوں کا آشنا ہو کوئی
وفا کا نام نہیں لُوٹ مار باقی ہے

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ ، ۲ : ۳۸۹). قزاقوں کا کوہ و دشت مقام ہے لوٹ مار کا یہی انجام ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱۶). سات دن تک قتلِ عام اور لوٹ مار کا بازار گرم رکھا. (۱۹۴۴ ، یہ دلّی ہے ، ۳۴). تاریک و غیر متمدن انسان نما حیوانوں کی بستیوں میں مزدور کسان کی دولت کی لُوٹ مار کا آبائی کام ہاتھ میں لیا. (۱۹۸۸ ، غالب ، جنوری ، ۲۵۷). اف : کرنا ، ہونا. [لوٹ + مار (مارنا (رک) سے)].

---مَچانا محاورہ.

چھینا جھپٹی کرنا ، غارت گری کرنا ، لوٹ مار کرنا.

اب کوئی دیکھو مچادے گی خزاں یاں آ کے لوٹ
عندلیبو چھوڑ دو تم گلستان کا اختلاط

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۳۲). ہر بل ، تلیر ، طوطوں نے اس کے پھلوں پر لوٹ مچا رکھی ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۲ : ۳۸).

گلوں کا دور ہے بلبل مزے بہار میں لوٹ
خزاں مچانے گی آتے ہی اس دیار میں لوٹ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۷۱). اے حسین محبوبہ تیرے دو خالوں نے لُوٹ مچا رکھی ہے تُو نے اپنی گردن میں چھوٹی سی تنگ مالا پہن رکھی ہے. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۸۴).

---مَچْنا محاورہ.

چھینا جھپٹی ہونا ، غارت گری ہونا ، لوٹ مار ہونا. کسی نے چک بُک کو کھول کر نہ دیکھا کہ اس میں دن دھاڑے کیا لوٹ مچ رہی ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۲۹۹).

اک لوٹ مچ رہی ہے حسینانِ خُلد میں
جنّت میں کیا پتا ہے تمہارے شہید کا

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۷). آنکھیں بند ہوئیں تو کیسی لوٹ مچے گی. (۱۹۸۰ ، سفر نصیب ، ۱۶۰).

---میں پَڑْنا محاورہ.

لوٹا جانا ، لٹ جانا.

اک طرف سے ہے کیا ناز و ادا نے نرغا
اک طرف لُوٹ میں اپنے ہیں وہ دو چار پڑے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۶).

کسی کا مال ہے رہزن کسی کا
پڑا ہے لوٹ میں جوبن کسی کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۲). آسمان سے زمین تک پھول ہی پھول وہ تو یہاں آتے ہی لوٹ میں پڑ گیا. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۴۴).

---میں چَرْخَہ بھی غَنِیمَت ہے کہاوت.

مُفت کی معمولی چیز بھی اچھی لگتی ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ قصص الامثال).

---میں لُوٹ کاکلوٹ کہاوت.

غارت گری کے مال کو لوٹنا حرص و ہوس کی آخری حد ہے ،

لوٹ کے مال کو لوٹنا چھچھوراپن ہے . مثلاً ہے دکھن میں ، اگر کوئی سمجھے من میں ، لوٹ میں لوٹ کاکلوٹ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

---ہونا. ف ل.
غارت گری ہونا ، تاراج ہونا ، لُوٹا جانا.

کبھی ہے فوج آرزو دل سے
لوٹ قاروں کے مال کی ہوتی
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۳).

لوٹ (وِ مج) (الف) امث.
۱. **اِدھر اُدھر لڑھکنا ، لڑھکنی ، غلطیدگی.**

کیا سیر ہے کہ آپ تو ہنستے ہیں بام پر
اور بسملانِ عشق کی کوچے میں لوٹ ہے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۱). کیونکہ مزاج لوہ کا نہایت گرم ہے یہ لوٹ موسمِ گرم میں دیتے ہیں اوس کو تسکین ہوتی ہے . (۱۸۸۳ ، صیدگو شوکتی ، ۲۴۷). ۲. **کروٹ ، پہلو** (فرہنگ آصفیہ؛ علمی اردو لغت). ۳.(اً) **وہ جگہ جو پرندوں کے لوٹنے کے لیے بنا دیتے ہیں**. ترکیب لوٹ بنانے .... مرغ کی یہ ہے ایک گڑھا مربع یا مدور زمین میں کھودے ... اور مرغ کو اوس میں لوٹا دے.(۱۸۸۳ ، صید گو شوکتی ، ۲۰۹). (اا) **وہ جگہ جو پہلوانوں کے کُشتی لڑنے کے واسطے بنا دیتے ہیں** (نوراللغات). ۴. **ریلا ، پانی کا ریلا ، تموج ، پانی کی رَو.**

بہتی دیکھ ورزور پانی کی لوٹ
کھیا کاڑ کسوت تری باند موٹ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۸).

دیے سو لوٹ سوں دریا کو بھرتی
ڈبے سب نور کے پانی میں دھرتی
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۴۶).

ڈرتے ہیں سب رقیب مرے سوز اشک سے
قہر خدا ہے نوح کے طوفاں کی لوٹ ہے
(۱۸۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۷۳). ایک لوٹ ایسے زور سے آئی جس نے مجھے خشکی پر پھینک دیا .(۱۹۲۶ ، سرگزشتِ ہاجرہ ۶۵). باہر پانی کے لوٹ راستوں کو چپا چپا کر اپنی راہیں بناتے رہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۹۴). (ب) صف. **کسی چیز کی خواہش میں نہایت بیقرار ، بے چین ، بے تاب ، فریفتہ ، راغب ، مائل ، عاشق ، مفتون.**

اوسکی زلفوں کی بو سے ہے اپنی
باس پر ، جان لوٹ ، تکیہ کی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۷).

ہے کون جو تم پر لوٹ نہیں کس دل پہ نگہ کی چوٹ نہیں
اک دھوم مچی ہے یہ گھر گھر مرے احمدؐ پیارے میں صدقے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۴۰).

لوٹ ہے فصلِ بہاری ترے دیوانوں پر
پھول صدقے ہیں ترے چاک گریبانوں پر
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۳۹).

موردِ کفر بنا مظہرِ ایماں ہو کر
دل مرا لوٹ ہے کافر پہ مسلماں ہو کر
(۱۹۳۱ ، کلیاتِ فانی ، ۹۶). [پ : لوٹ लुट्ट ؛ س : لٹ लुट].

---پوٹ (---و مج) صف.
۱. **لڑھکتا پڑکتا ، لوٹنیاں کھاتا ہوا ، تڑپتا ہوا ، مچلتا ہوا ، غلطاں (بے قراری و بے تابی کے ساتھ).**

قرابین اس پر کری جا کے چوٹ
پلنگ کے تلے گر ہوا لوٹ پوٹ
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۴). **پھر** مونھ کے بل گر کر لوٹ پوٹ ہو جاتا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۰). اس کا اصرار دیکھ وہ پری لوٹ پوٹ ہوئی اور فاختہ بن کر اڑ گئی. (۱۹۸۱ ، علامتوں کا زوال ، ۱۹۹). ۲. **فریفتہ ، مفتون ، دل باختہ ، عاشق.**

دوپٹے کو کرنا کبھی منہ کی آوٹ
کہ پردے میں ہو جاوے دل لوٹ پوٹ
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۷). بادشاہ ... شمشیر نگہ کا گھائل تو تھا اب لوٹ پوٹ ہو گیا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۲۲۰).

یوسف سا گر جوان ملے سب ہوں لوٹ پوٹ
بڑھیا کے دل میں بھی ہو ارادہ خرید کا
(۱۸۹۷ ، دیوانِ مائل (احمد حسین) ، ۶۶). احمد بھائی اس ادا پر لوٹ پوٹ ہو گئے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۱). امریکہ کی جوانی پر سب لوگ لوٹ پوٹ ہیں. (۱۹۹۰ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۱۸). ۳. **مضطرب ، بیقرار ، بے قابو (رنج و غم سے یا ہنسی سے)**. معشوق کے جھگڑے کی چوٹ ، عاشق لوٹ پوٹ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۱).

اس طرح مت دیکھ اے خونیں نین فریاد سن
دل نگہ تیری سیں ہو جاتا ہے ظالم لوٹ پوٹ
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۳).

لگی ہے کس کی نظر کی یہ چوٹ سینے میں
دل و جگر ہیں مرے لوٹ پوٹ سینے میں
(۱۸۸۸ ، منشورِ سخن ، ۳۹). بہت ہنسیں لوٹ پوٹ ہو گئیں. (۱۹۳۷ ، خاں صاحب ، ۶۴). جمالی اتنا ہنسا کہ لوٹ پوٹ ہوگیا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۲). ۴. **اتھل پتھل ، اُلٹ پُلٹ ، درہم برہم**. کونے کونے پر گھر کے نظر ڈالی تو سارا گھر لوٹ پوٹ. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دکھڑا ، ۲). میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ... کنکروں کو لوٹ پوٹ کرتا رہا. (۱۹۳۰ ، فاطمہ کا لال ، ۳۰). «میرا تو سارا پلان لوٹ پوٹ ہوگیا». (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۲۷). ۵. **لتھڑا ہوا ، آلودہ.**

پھولے نہیں ہیں پھول یہ لوہو میں لوٹ پوٹ
بتلاوتی ہے بات مرے جی کے انت کی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۷). ۶. **بے جان ، بے سدھ ، بے ہوش**. جس کا دل چادرِ مہتاب سے مکدر ہو... وہ کفن کی پوٹ میں لوٹ پوٹ زمینِ بے فرش پر سوتا ہو. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۶). بخار تمیزا کے ہاں سے لے کر آئی تھی اس میں پڑی چوٹ بالکل لوٹ پوٹ ہو گئی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۶۱). اف : کرنا ، ہونا. [لوٹ + پوٹ (تابع)].

--- پوٹ جانا ف س.
بھڑک جانا ، عش عش کرنا. عجب نہیں جو اہل لکھنؤ ان مناسبتوں پر «لوٹ پوٹ» جائیں. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۹۲).

--- پوٹ رَہْنا محاورہ.
لیٹ جانا ، پڑ رہنا ، جیسے تیسے ، سو رہنا. باتوں میں رات کٹ جائے گی جب تھوڑی شب باقی رہے گی لوٹ پوٹ رہیں گے . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸).

--- پوٹ کَر/کے م ف.
جیسے تیسے ، لشتم پشتم ، جوں توں کرکے ، زور مار کر. ترکوں اور افغانوں نے پے در پے حملے کیے ... مگر اہل ایران پھر لوٹ پوٹ کے ایک قوم بن گئے. (۱۹۱۳ ، فغان ایران ، ۲۹). میں نے عادت کے موافق بڑی ہائے ویلا مچائی ، لوٹ پوٹ کر اچھا ہو رہا ہوں. (۱۹۵۶ ، گویا دبستاں کھل گیا ، ۴۷). اس تنقید کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا معمول تو لوٹ پوٹ کر اچھا ہو جاتا ہے. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۱۱۵).

--- پوٹ (کَر) اُٹھ کَھڑا ہونا محاورہ.
بیمار ہو کر اچھا ہو جانا. پندرہ بیس روز تو پڑی رہی اور پھر لوٹ پوٹ خاصی اچھی طرح اٹھ کھڑی ہوئی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۴۷).

--- پوٹ کَرْنا محاورہ.
۱. فریفتہ کرنا.

لٹ پٹی سج نس تری دل کوں کیا ہے لوٹ پوٹ
ورنہ عالم بیچ تک بندوں کا کچھ توڑا نہیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۱). **۲. مضطرب کرنا ، بیقرار کرنا.**

کر دیا شوق شہادت نے کچھ ایسا لوٹ پوٹ
میرے مر جانے کا قاتل کو اچنبا ہو گیا

(۱۹۰۵ ، گفتار بے خود ، ۳۶). **۳. لیٹنا ، کمر سیدھی کرنا ، آرام کرنا.** کھانا کھانے کے بعد بسترے پر لوٹ پوٹ کرنے کی غرض سے پہنچا تو دیکھا وہاں پہلے سے ہی میرے نواسے نواسی اور چھوٹی بچی گڈا گڑیا کھیلنے میں محو ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۳).

--- پوٹ مارْنا محاورہ.
سکڑ سمٹ کر لیٹنا یا پڑا رہنا. انھوں نے اس ننھے شاعر کو کمرے کی سب سے بڑی آرام کرسی میں بڑے آرام سے لوٹ پوٹ مارے سویا ہوا پایا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۵۲).

--- پوٹ ہو جانا ف س ؛ محاورہ.
۱. تڑپ جانا ، بھڑک جانا ، بے تاب ہو جانا ؛ فریفتہ ہو جانا.

اس طرح مت دیکھ اے خونیں نین فریاد سن
دل نکہ تیری سیں ہو جاتا ہے ظالم لوٹ پوٹ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۳). مخاطب علیہ ان کی آنکھوں کی چمک اور تیوروں کی دمک سے خیرہ ہو کر لوٹ پوٹ ہو جاتا . (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۴). **۲. تڑپ کر مر جانا ، دفعۃً مر جانا.** وہیں بڑھیا کی بلی کھڑی تھی اُس میں سے ایک لڈو اس کے آگے ڈال دیا وہ کھاتے ہی لوٹ پوٹ ہو گئی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۷). باسط جو سب کی آنکھوں کا تارہ تھا کھیلتا مالتا آنکھوں کے سامنے لوٹ پوٹ ہو گیا. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۲). **۳. ہنسی وغیرہ سے دوہرا یا بیقرار ہونا ، بے قابو ہو جانا .** سلیم کی چچازاد بہن امینہ مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گئی. (۱۹۴۹ ، خاک اور خون ، ۱۱۴). جب وہ اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار طنز و مزاح کی صورت میں کرتے ہیں تو محفل لوٹ پوٹ ہو جاتی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۱) . **۴. الٹ پلٹ ہونا ، درہم برہم ہونا ، اتھل پتھل ہو جانا.** اس نے جو جھٹکا دیا سارا پاندان لوٹ پوٹ ہوگیا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ و نااہل پڑوسی ، ۲۲). ۱۹۴۷ء میں پارٹیشن ہوگیا ... اور اس کے بعد سارا لوٹ پوٹ ہو گیا ہمارا اسٹوڈیو زوبی بھی ختم ہو گیا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۲).

--- پیٹ کَر م ف.
مشکلوں کے بعد ، جیسے تیسے ، جوں توں کرکے ، زور مار کر. ساجدہ کا رنج سید کاظم کا رنج تو تھا ہی نہیں کہ ڈھائی تین مہینے میں لوٹ پیٹ کر ہٹا کٹا ہو گیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۳۳). بہت کم بچے ایسے ہوتے ہیں جو ان کے ہاتوں سے لوٹ پیٹ کر دس گیارہ برس کی عمر تک پہنچتے ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۱۰). ان کے اندر ایک نئی سی رمق دوڑتی نظر آتی ہے جیسے لوٹ پیٹ کر مر کھپ کر انھیں جینا آ گیا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۸۰).

--- جانا ف س ؛ محاورہ.
۱. لڑھک جانا ، لڑھکیاں کھانا ، تڑپ جانا.

فلک ہوے تو اس چوٹ سے جائے لوٹ
جگر کے جگر کے جگر میں ہے چوٹ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱).

جو وہ بجلی کے بھی یوں سامنے آئے
تڑپھ کر اس کے آگے لوٹ ہی جائے

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۲) . **۲. (بچے کا) ضد کرنا ، مچل جانا.** اللہ آمین کا بچہ لاڈوں کا پلا لوٹ گیا اور لگا پٹخنیاں کھانے. (۱۹۱۸ ، گوہر مقصود ، ۲۷). **۳. فریفتہ ہو جانا ، ریجھ جانا ، عاشق ہو جانا.**

دل پر لگے تیرے گر کبھی عشق کی چوٹ
تو حسن قبیح پر بھی تو جاوے لوٹ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۷۰).

اچھی صورت جو نظر آئی تو کیوں لوٹ گئے
سچ تو فرمائیے مائل کہ ارادہ کیا ہے

(۱۸۹۷ ، دیوان مائل ، ۱۸۰) . سُن کر بھڑک گئے لوٹ گئے کہنے لگے کہ درویش فقیر کو خدا کا شیعہ کہنا نیا اور اچھوتا مضمون ہے. (۱۹۱۸ ، خطوط اکبر ، ۱۰۸).

لب و چشم و عارض پہ دل لوٹ جائے
وہ پستے وہ بادام وہ سیب ہائے

(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۴۴). **۴. (ہنستے ہنستے) بے حال ہوجانا ، (ہنسی وغیرہ سے) بے قابو ہوجانا.** قہقہہ لگا کے تکیہ پر گر پڑا خلیفہ بھی لوٹ گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۴۳).

بدھو نفر نے بہت ضبط کیا مگر مارے ہنسی کے بُرا حال تھا لوٹ گئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۸). امیر ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور کہا پچاس سے کم نہ لینا . (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۳۸). **۵. مر جانا**. اگر مرنے والے کا مرض متعدی تھا تو گھر کے اور بھی دو چار اس میں لوٹ گئے. (۱۹۳۱ ، فریبِ ہستی ، ۷).

---کرنا محاورہ.
مار گرانا ، مار ڈالنا. اور طرہ اس پر یہ ہے کہ گھوڑے اور جوان کو ایک ہی وار میں لوٹ کرتا ہے. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۲۱).

---گھر (---فت گھ) امذ.
(مرغ بازی) **مرغیوں کے ریت میں لوٹنے کو بنائی ہوئی جگہ جہاں وہ اچھی طرح لوٹ کر ریت سے پروں کو صاف کر سکیں** (اپ و ، ۸ : ۱۲۵). [لوٹ + گھر (رک)].

---لگانا محاورہ.
۱. لوٹنا پوٹنا ، کروٹیں بدلنا ، لوٹنی لگانا.

بستر غم پر لوٹ لگائیں
خود جاگیں اور سب کو جگائیں

(۱۸۸۵ ، شبِ غم ، ۴). یہ دیکھتے ہی اس نے زمین پر لوٹ لگائی. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۶۱). کیچڑ میں لوٹ لگاتے ہیں راہ گیروں کی نظروں کا ان پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا. (۱۹۵۸ ، چند خاکے ، ۱۵۶). **۲. لیٹنا ، سو رہنا**. رات میں بھی آپ کی نیند نہیں بھرتی جو دن کو بھی لوٹ لگاتی ہو. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۳۴). **۳. کسی چیز کے لیے مچلنا ، تڑپنا.**

بنت العنب پہ لوٹ لگاتے ہیں بادہ خوار
میکش ڈٹے ہوئے ہیں مغاں کی دکان پر

(۱۸۷۸ ، سخنِ بیمثال ، ۳۶).

---لوٹ جانا محاورہ.
لوٹ جانا (رک) **کی تکرار ، ہنستے ہنستے بےحال ہو جانا.** اگر وہ سنے اور کوئی مطلب سمجھائے تو لوٹ لوٹ جائے ، بازار کی جانے والی مزدورن کو روپوش کہنا بھی عجیب بات ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۸). جتنا ضبط کرنے کی کوشش کرتا تھا ہنسی اور بڑھتی تھی ڈانٹ پڑتی تھی تو مزید اضافہ ہوتا تھا لوٹ لوٹ جاتا تھا. (۱۹۸۶ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۵).

---مارنا محاورہ.
لڑکنا پڑکنا ، لوٹنی لگانا ، کروٹیں بدلنا ، اینڈنا ، لیٹنا. باز زمین پر لوٹ مار کے آدمی کی صورت بنا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲۱). بہرحال ریل چلتی رہی اور ہم بنچ پر لوٹ مارتے رہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۴۳).

---ہو جانا/ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. فریفتہ ہونا ، ریجھ جانا ، عاشق ہو جانا ، غش ہونا.

تنہا نہ اوس کو دیکھ کے محفل نے غش کیا
اپنی بھی جان لوٹ ہوئی دل نے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵). کوئی رخسارِ شفاف پر لوٹ ہو گئی کوئی شباب ہی دیکھ دل مسوس کے رہ گئی ... یہ سب کرشمے ہو چکے. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۴۹).

جس حسیں کو دیکھتا ہے لوٹ ہی ہو جاتا ہے
میں تو پچتایا عدم سے تجھ کو اے دل لا کے ساتھ

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۸۱). فاضل ادباء کا خوشہ چیں و مقلد ہوں اور ان کی بلند خیالی و بلاغت کلام پر لوٹ ہوں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴۴ : ۵). **۲. بیمار پڑ جانا ، صاحبِ فراش ہو جانا.** کچن کو سُنا اس وقت تک بچی ہوئی ہیں میں خود لوٹ ہو گیا تھا. (۱۹۵۶ ، گویا دبستان کُھل گیا ، ۷۳).

لوٹ (۲) (و مج) امذ.
وہ سرکاری کاغذ جو سکہ رائج الوقت کے بجائے کام دیتا ہے ، کرنسی نوٹ. گیارہ ہزار دو سو کا بھی ایک لوٹ ہوا ہے کہیں ... نہیں بیوی یہ نمبر ہے اس لوٹ کا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۶). [انگ : نوٹ Note کا بگاڑ].

لُوٹا (و مع) صف.
لُوٹنا (رک) **کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام ، تراکیب میں مستعمل.**

---کھسوٹا (---فت کھ ، و مج) صف.
غارت زدہ ، تباہ حال ، وہ شخص جس کا مال لُوٹ لیا گیا ہو ، لٹا ہوا (فرہنگ آصفیہ). [لُوٹا + کھسوٹا (کھسوٹنا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام)].

---مارا صف.
لُوٹا ہوا ، غارت کیا ہوا ، تاراج کیا ہوا.

دل عجب شہر تھا خیالوں کا
لُوٹا مارا ہے حُسن والوں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۴).

ہم ہیں اسیر دامِ محبت دل ہے کسی کا لُوٹا مارا

(۱۹۴۲ ، نوبہاراں ، ۴۷). [لُوٹا (رک) + مارا (مارنا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام)].

لوٹا (و مج) امذ.
ایک قسم کا ٹونٹی دار پانی رکھنے کا برتن جو دھات یا مٹی کا بنا ہوا ہوتا ہے ، آفتابہ ، ابریق نیز پیتل کا گڑوا ، بڑی لُٹیا.

رہی اک بات اب تجھ کو بتانی
کہ دو لوٹوں میں بھر کر صاف پانی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). آب دست دو لوٹوں سے یا ایک بڑے لوٹے سے لیا کرو. (۱۸۹۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۱). تسلہ لوٹے پر نئی قلعی ہوئی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۴۳). حکم دیا کہ پانی کا لوٹا میرے ہاتھ میں تھما دو. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۳). [لوٹنا (رک) سے اسمِ ظرف].

---اُٹھانا محاورہ.
ذلیل خدمت کرنا ، گرا پڑا کام کرنا ، ادنیٰ درجے کی خدمت گاری کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---اُٹھوانا محاورہ.
ادنیٰ خدمت لینا (ماخوذ : جامع اللغات).

---بھی نہ اُٹھوانا/رَکھوانا محاورہ.
ادنیٰ درجے کی خدمت بھی نہ لینا ، کسی سے اس قدر نفرت کرنا کہ اس سے ادنیٰ کام لینا بھی گوارا نہ ہو. میں ایسوں سے لوٹا بھی نہ اٹھواؤں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۶۳).

---چوکی پر نہ رَکھواؤں فقرہ.
اس سے ذلیل سے ذلیل کام بھی نہ لوں ، اظہار نفرت کے لیے کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---رَکھنا محاورہ.
رک : لوٹا اٹھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---رَکھوانا محاورہ.
ذلیل کام لینا (جامع اللغات).

---سجّی (---فت س ، شد ج) امث.
ایک قسم کی عمدہ اور سفید یا گابی رنگ کی سجّی جو اکثر مربے وغیرہ میں گلانے کا کام دیتی ہے ، اسے لوٹا سجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جس حوضہ میں سجی کے درخت جلائے جاتے ہیں اس کے اندر گڑھے کر کے لوٹے رکھ دیتے ہیں ، درختوں کا پساؤ ان میں آ کر جمع ہوتا اور سجی کے لوٹے سے جم کر بن جاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ). [لوٹا + سجی (رک)].

لُوٹا لوٹ (و مع ، و مع) امث.
۱. لوٹ کھسوٹ ، غارت گری ، لوٹ مار ، رہزنی.

پیار سے ہنس بیٹھنا ہے اور جُگت اور جھوٹ ہے
عدل ہے اور ظلم ہے غارت ہے لُوٹا لُوٹ ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

دولتِ حسن کی بھی ہے کیا لوٹ
آنکھوں کو پڑ گئی ہے لوٹا لوٹ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۹).

راہزن لاکھوں ہیں راہِ عشق میں
خوب لوٹا لوٹ مارا مار ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۸۰). ۲. اندھیر ، ظلم.

ادا دل مانگتی ہے جان غمزہ اے شہِ خوبی
ترے کشور میں ہے اندھیر لوٹا لوٹ جاتے ہیں

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)). [لُوٹ (رک) + ا (حرف اتصال) + لوٹ (رک)].

لوٹا لوٹا پھرنا محاورہ.
بے تابانہ پچھاڑیں کھانا ، مضطربانہ پٹخنیاں کھانا ؛ کسی درد یا صدمے کے باعث تڑپنا، حادثے یا صدمے سے نڈھال ہونا ازحد پھڑکنا (فرہنگ آصفیہ).

لُوٹا مار (و مع) امث.
رک : لوٹ مار. پھر بھٹی راجپوتوں کی لوٹا مار اور قحط سالی کی وجہ سے منتشر ہو گئے. (۱۹۹۰ ، تاریخ بھٹی ، ۵۳). [لوٹ (رک) + ا (حرف اتصال) + مار (مارنا (رک) سے)].

لَوٹانا (و لین) ف م.
۱. واپس کرنا. اس کی جیب میں شادی کی وہ انگوٹھی ہے جو مرنے والے نے اپنی دلہن کو لوٹائی ہے. (۱۹۴۴ ، چیٹو ، ۳۰).

ڈھونڈتی ہیں تجھے انور کی نگاہیں ہر دم
آ کے لوٹا دو وہی گیت پرانے میرے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۱۷). ۲. کسی آدمی کو الٹا پھیرنا ، واپس بھیجنا. صفیہؓ کو لوٹا دو بھائی کی لاش دیکھنے نہ پائیں! (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) رسولِ عربیؐ (ترجمہ) ، ۲۳۰). ۳. پسپا کرنا. انھوں نے اس کا تمسخر کرنا شروع کیا ، کیا یہ اکیلا آدمی ساری فوج کو لوٹا دیگا. (۱۹۰۴ ، خالد ، ۳۰). ۴. واپس لے جانا. ویسے ہی پالکی لوٹائی اور خاص محل کی ڈیوڑھی پر لائے. (۱۸۳۰ ، وقائع ہنگش ، ۹۸). نہیں ان کو لوٹا لے جاؤ. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۱۸). ۵ دہرانا ، کوئی عمل دوبارہ کرنا. پس ان میں سے ایک شخص نے تو وضو کر کے نماز لوٹا دی. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۱۱۸). ہر بند کے آخری مصرعے پر ایک ہی فقرہ لوٹا لوٹا کر زائد کیا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۱۳). ۶. الٹ پلٹ کرنا ، الٹانا ، پلٹانا ، اوپر تلے کرنا ، موڑنا. اس کو کرسی پر بٹھلا دو اور اس کے بعد ہاتھ کو اندر لوٹاؤ. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۲۶). [لوٹ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُوٹانا (و مع نیز غم و) ف م.
۱. لٹوانا. منادی ندا کرتا تھا جو کوئی خبر مسلم امیر لیے لاوے ہزار درم پاوے و اگر چھو پاوے اور امیر خبر پاوے اوسے قتل کر گھر اوس کا لوٹا دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۲). ۲. لٹانا. اپنی ہستی سب لوٹاتا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ۳۷).

قلق کیوں چھوڑتا دہلی کو کیوں میرٹھ میں آ رہتا
گدائی کے بھروسے پر لوٹایا بادشاہی کو

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۱۳۸). [لوٹ + انا ، لاحقۂ مصدر].

لوٹانا (و مج) ف م.
رگیدنا ، زمین پر گھسیٹنا. وہ زمین پر گرا ... قاسم نے گھوڑے سے جھک ، بال اوس کے ہاتھ میں لپیٹ ، گھوڑا اوٹھایا اور تمام میدان میں لوٹایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۷). [لوٹ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُوٹاؤنا (و مع نیز غم و ، سک و) ف م (قدیم).
لٹانا. بادشاہ اپنے ہاتھوں سے مرواربد وغیرہ لوٹاوتا جاتا تھا. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹). [لوٹانا (رک) کا ایک قدیم املا].

لوٹتا (و مج ، سک ٹ) م ف.
لوٹنا (رک) سے حالیۂ نا تمام ، تراکیب میں مستعمل.

---پوٹتا (---و مج ، سک ٹ) م ف.
لڑھکتا پڑھکتا ، لڑھکنیاں کھاتا ہوا ، گرتا پڑتا. نو ہاتھ نو پاؤں نو منھ نو بدن میں اور لوٹتا پوٹتا چلا آتا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳۲). [لوٹتا + پوٹتا (تابع مہمل)].

ـــ پیٹنا (ـــی مع ، سک ٹ) م ف.
رک : لوٹنا پوٹنا.

جب بڑھا دردِ جگر حد سے زیادہ اپنا
لوٹتے پیٹتے اُس شوخ کے در تک پہونچے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۲۵). [لوٹنا + پیٹنا (تابع)].

ـــ پھرنا ف ل.
زمین پر لڑھکنا ، تڑپتا پھرنا.

سر غیر ہو زیبر فتر اک بنے بنے
پھرے لوٹتا سر ہمارا زمین پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۸۷).

لوٹتا پھرتا ہوں بے تابیٔ فرقت سے میں
جنبشِ عشق نے گہوارہ بنایا مجھ کو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۲۸).

لوٹ جالی (و مج ، سک ٹ) امث.
ایک قسم کا باریک سوراخ دار انگریزی کپڑا ، بابل لیٹ.

لوٹ جالی کی یہ محرم ہیں کہ ہے جال بچھا
آشیاں ایک مگر دو ہیں نشیمن یک جا

(۱۸۶۴ ، واسوخت رعنا (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۴۴۷)).

جگر میں سیکڑوں سوراخ ہیں تکلیف حسرت سے
جو تم نے آج بدلا ہے دوپٹہ لوٹ جالی کا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۶۷). لوٹ جالی کا آسمانی کرتہ اس میں سے شکمِ سیمیں کی جھلک. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۱۸۲). [جالی لوٹ (رک) کا مقلوب].

لوٹیوں کو (و لین ، سک ٹ ، کس مج ت ، و مج ، و مج) م ف.
(دہلی) **واپسی پر.** لوٹیوں کو مدینہ تھوڑی دور باقی تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا. (۱۸۹۵ ، ترجمۃ القرآن ، نذیر احمد (نوراللغات).

لوٹر (و مج ، فت ٹ) امذ.
گھوڑے کے اصلی چار رنگوں کے علاوہ بہت سے غیر اصلی رنگوں میں سے ایک رنگ. رنگ گھوڑوں کے ... بہت سے ہیں ... لوٹر ، برونجی ، نیلا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳).[مقامی].

لوٹم لاٹ/لوٹ (و مع ، فت ٹ ، سک م/و مع) امث.
باہمی لوٹ مار ، ایک دوسرے کو لوٹنا نیز لوٹ مار ، غارت گری. اس لوٹم لوٹ اور آپا دھاپی کا کہنا کیا. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۷۵). بھلا اس لٹس اور لوٹم لاٹ میں کون کسی کی سنتا ہے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۷۲) . [لوٹ (رک) + م (لاحقۂ اتصال) + لاٹ/لوٹ (تابع)].

لوٹم لوٹک (و مع ، فت ٹ ، سک م ، و مع ، فت ٹ) امث.
لوٹ مار کرنے والا. لات منات تیتے میتے دم خبیثا لوٹم لوٹک جھونم جھونک ہونے دو سو خدایان برباد کر دیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰۳۷). [لوٹم لوٹ (رک) + ک ، لاحقۂ فاعلی].

لوٹن (و مج ، فت ٹ) (الف) صف.
لوٹنے والا ، تڑپنے والا ، پھڑکنے والا ، قلا بازیاں کھانے والا، پچھاڑیں کھانے والا (فرہنگ آصفیہ). (ب) امذ. **ایک قسم کا سفید کبوتر جس کے سر پر ہاتھ لگا کر چھوڑ دیں تو وہ لوٹنیاں کھانے لگتا ہے ، اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قلمی جو ذرا سی ٹھیس سے لوٹنے لگتا ہے اور ایک دستی جو ہاتھ میں لینے سے لوٹنے لگتا ہے ، قلا بازیاں کھانے والا کبوتر.**

لگیں ناچنے مہور (مور) ہو بے خبر
کریں حال لوٹن نکل رقص پر

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۵). لوٹن عجیب طلسمات کا کبوتر ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۲ : ۶). شناخت لوٹن کی یہ ہے کہ تھوڑی حرکت انگلیوں سے لوٹنے لگے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۱۶) . لوٹن ، کبوتر باز اس جانور کو گھما کر زمین پر پھینک دیتے ہیں اور یہ مرغ نیم بسمل کی طرح رقص کرنے لگتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶۲). کبوتر بہت ہیں لال بند ، نیل بند ، گلوٹے ، لوٹن ، لقہ ... بیسیوں قسم کے کبوتر ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۱۴). (ج) امث. ۱. **وہ جگہ جو پرندوں کے لوٹنے کے لیے بنا دیتے ہیں ؛ جانوروں کے لوٹنے کی جگہ.** میں نے سانبھر کی تلاش شروع کی کئی گھاٹیوں اور متعدد کھوریوں میں اترا کئی پہاڑوں پر چڑھا لوٹن اور بیٹھک کے مقامات دیکھے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ (شکار ، ۱ : ۲۶۱)). ۲. **وہ جگہ جو پہلوانوں کے کشتی لڑنے کے واسطے بنا دیتے ہیں** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **ایک قسم کی عمدہ گلابی رنگ کی سجی.** اسپند ... سجی لوٹن ... کھلایا کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۴). ۴. (کندلا کشی) **پھالکا ، کھُلانی کے جندر کا چرخ یا چرخی جس پر کھنچا ہوا تار لپٹا جاتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۱۸۰). ۵. (حمّالی) **کہاروں کی اصطلاح میں راستے میں پڑی ہوئی ایسی بے ڈول لڑک جانے والی چھوٹی چیز کو کہتے ہیں جس پر پیر پڑنے سے کہار ڈگمگا جانے اور سواری کے کندھے پر سے اتر جانے کا اندیشہ ہو، سواری لے جاتے وقت اگلا کہار پچھلے کہار کو ایسے موقع سے آگاہ کرنے کے لیے یہ کلمہ بولتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۱۵۹) . ۶. **ایک قسم کی بیل** (نوراللغات). [لوٹ (رک) + ن ، لاحقۂ فاعلی نیز ظرفیت].

ـــ ڈِبیا (ـــ کس د) امذ.
(پیشہ مشعل چی) **ایک عجیب ساخت کا چراغ جس کو الٹا کرنے یا اِدھر اُدھر جھکانے سے تیل کی ڈبیا اپنی اصلی حالت پر رہتی ، اوندھی نہیں ہوتی ، جس کی وجہ سے نہ چراغ بجھتا ہے نہ تیل گرتا ہے.** (ا پ و ، ۱ : ۱۹۶). [لوٹن + ڈبیا (رک)].

ـــ سَجّی (ـــ فت س ، شد ج) امث.
رک : لوٹا سجی. لوٹن سجی کو کوٹ کر ... پانی میں گھول کر کسی قلعی دار دیگچی ... ڈھانک دیں. (۱۹۴۷ ، شاہی دستر خوان ، ۱۳۶). [لوٹن + سجی (رک)].

ـــ کَبُوتَر (ـــ فت ک ، و مع ، فت ت) امذ.
ایک نوع کا سفید رنگ کا قلا بازیاں کھانے والا کبوتر، رک : لوٹن

دیکھ لقا سا اکڑتا شوخ کو دل میرا لوٹن کبوتر ہوگیا

(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۳۶).

نہ پہونچا اُس پری تک ہائے مرغِ نامہ بر بن کر
رہا دل لوٹتا لوٹن کبوتر بن کے پہلو میں
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۷۴).

کبھی خط میں جو لکھا حال کچھ بے تابیِ دل کا
مرے قاصد کی حالت ہو گئی لوٹن کبوتر کی
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۴۰) . اُدھر مولوی صاحب اور ان کے ساتھی ہیں کہ ہنسی کے مارے لوٹن کبوتر بنے ہوئے ہیں . (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۴). [لوٹن + کبوتر (رک)].

لَوٹنا (و لین ، سک ٹ). (الف) ف ل.
واپس ہونا ، پھرنا ، بازگشت کرنا ، مراجعت کرنا.

آخر کو وہ جماعتِ کفار بدمآل
لوٹے وہاں سے جلد بھی دل میں کر خیال
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۲). قافلے میں خبر کی کہ غلام بھاگ گیا یہ کہہ کر تلاش کے واسطے لوٹا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۶). لیکن جب میں لڑائی سے لوٹوں گا ... میں اس کا بدلہ دوں گا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۱۲). مجھے آئی ایس پی آر کے دھڑے میں لوٹے بمشکل چند روز ہوئے تھے کہ ایک اور دورہ نکل آیا. (۱۹۸۸ ، سلیوٹ ، ۵۱). (ب) ف م. ۱. **الٹنا ، پلٹنا ، رُخ بدلنا (کپڑے وغیرہ کا).** سب جو ساتھ کے ہمارے لوگ ہیں سو اسی کے اوپر ہو کے چلے آویں اور بے پا انداز لوٹتے جائیے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۸). کتابوں کے ورق لوٹنے میں مصروف ہے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۵۶). خا کہ کو لوٹ کر دوسری طرف کی سطح بھی اس طرح صاف کر لیجیے. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۰). ۲. **اعادہ کرنا ، دُہرانا ، ازسرِنو بجا لانا.** چالیس آیتیں پڑھ سکے اور پھر اگر فاسد ہووے وضو تو لوٹ سکے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۶). [لَوٹ (رک) + نا ، لاحقہ مصدر].

لُوٹنا (و مع ، سک ٹ) ف م.
۱. **غارت گری کرنا ، مال و متاع وغیرہ زبردستی چھیننا ، تاراج کرنا.**

دیا شاہ فرماں لوٹنے دام کوں
کیا حکم سب خاص ہور عام کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۴).

مرد نے پکڑنا بڑا کام دست
کہ لوٹے تو بھنڈار مارے تو ہست
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱).

صبر کا دھرتا اتھا میں آج لگ سامان لے
لوٹ کر سب لے گیا برہا سو تیرا ہر شبا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۲).

مارے بھاگوں کو فوج نے لُوٹا
مرگیوں میں سے بھی نہ اِک چھُوٹا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۰).

دِکھلا دیا تھا خالقِ اکبر کے قہر کو
گویا غنیم لُوٹتا پھرتا تھا شہر کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۶).

حسرت نے مقرر کسی واماندہ کو لُوٹا
فریاد سے کچھ کم نہیں آواز جرس آج
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۴۰).

تم نے لُوٹا ہے مجھے تم نے بسایا ہے مجھے
میری رہزن بھی ہو میرا سر و سامان بھی ہو
(۱۹۴۷ ، شعلۂ گل ، ۱۰۵). ۲. **تباہ کرنا ، برباد کرنا ؛ اُجاڑنا ، ویران کرنا.**

نیزۂ آہ سیں غنیمِ جنوں گلشن آباد عقل کوں لوٹا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۷).

اب دل کے نگر کو فوجِ غم آہ
لوٹے ہے دہائی ہے دہائی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۶۴).

جب علم و عمل کا ساتھ چھوٹا
گھر بغض و حسد نے آ کے لوٹا
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۱۸).

کوئی ہوا کے سی ایس آئیر ، کوئی سونے انڈمن سدھارا
کسی کو لطف و کرم سے لوٹا ، کسی کو جور و ستم سے مارا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴۱). ۳. **عاشق بنانا ، فریفتہ کرنا.**

ہم بھی اس کی دُہائی دیں گے ایک دن ایسا آئے گا
اوڑھ کے کالی رات میں کملی جس نے ہم کو لوٹا ہے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۲۸). ۴. **حاصل کرنا ؛ (مزے) اڑانا ، (حظ) اٹھانا.**

کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے
مزے لُوٹتی ہے زباں کیسے کیسے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۲).

خوشا وہ دن کہ شادابی تھی دل میں جب لڑکپن کی
بہاریں لُوٹتی تھی جب وہ میرے ساتھ گلشن کی
(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۴۵).

ہم سے پوچھو وہ جوانی کی اُمنگوں کے مزے
ہم نے لوٹا ہے کسی وقت میں جوبن اُس کا
(۱۹۰۰ ، دیوان تسلیم ، ۲ : ۱۲۳). ۵. **مہنگا بیچنا ، زیادہ قیمت لینا ، ٹھگنا.** تھیٹروں نے جو من مانے ٹکٹ لگائے ہیں یہ محض پبلک کو لوٹنا ہے. (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۱۸۶). ۶. **مال مارنا ، غبن کرنا ، دھوکے یا ناجائز طریقے سے روپیا لینا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [لُوٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

--- کَھسوٹنا ف م ؛ محاورہ.
بُری طرح غارت گری مچانا ، بے تحاشا لُوٹنا. جس طرح پہلی دفعہ مسجد ... میں گُھسے تھے (اور اُس کو لوٹا کھسوٹا) اُسی طرح (اس دفعہ پھر) اس میں گھسیں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قران مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۹۳). دشمنوں پر چڑھ کر گئے ... لوٹا کھسوٹا باندھا جکڑا سالماً غانماً واپس آئے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۹۳). اپنی نفس پروری کے لیے بے دریغ اور بے تحاشا لوٹنے کھسوٹنے میں لگ جائیں گے. (۱۹۸۶ ، قرآن اور زندگی ، ۱۴).

--- مارنا ف م ؛ محاورہ.
بُری طرح لوٹ ڈالنا ، لوٹ مار کرنا. دریا خاں نے قصبہ الاول اور

دھرل گانو اور بعض مواضع پائیں گھاٹ و چالیس گانوں کو لوٹا مارا. (۱۸۹۷، تاریخِ ہندوستان، ۷ : ۱۰۳).

لوٹنا (و مج، سک ٹ) ف ل.
۱. **کروٹیں بدلنا، لڑھکنا، لڑھکیاں کھانا، خاک یا مٹی میں کروٹیں لینا یا لیٹنا.**

کرے دم پیٹ اور لوٹے جو گھوڑا
تُو کُڑ اُس کے لگا تالو میں تھوڑا

(۱۷۹۵، فرسنامۂ رنگین، ۱۲). وہ لوٹ کر بصورتِ پری بن گئی. (۱۸۹۷، طلسم ہوشربا (انتخاب)، ۲ : ۲۲۱). ۲. **پچھاڑیں کھانا، مچلنا، ضد یا ہٹ کرنا.** تو ... کیا کیا لوٹی ہے، کیا کیا پیٹی ہے، اُفّوری حرّافہ! (۱۹۲۸، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۱۵۲). ۳. **صدمے، درد یا اذیت سے تڑپنا، پھڑکنا، بے قرار ہونا، مضطرب ہونا، تلملانا.** پیٹ کے درد سے جوں کبوتر نیم بسمل لوٹتا رہا. (۱۷۳۲، کربل کتھا، ۹۵). پہلوان لوٹن کبوتر کی طرح لوٹنے لگا. (۱۸۰۰، قصۂ گل و ہرمز، ۷۹).

ہر روز لوٹتا ہے یہ داغوں سے آگ پر
دل ہجر یار میں حسن ابدال ہو گیا

(۱۸۷۰، دیوانِ اسیر، ۳ : ۲۸).

برق کی صورت تڑپیے لوٹیے دل کی طرح
شمع کے مانند جلیے مثلِ شبنم روئیے

(۱۹۲۰، روح ادب، ۹۹). درویش کی یہ حالت تھی ... بازو ٹوٹے پرندے کی طرح وہ آگ پر لوٹ رہا تھا. (۱۹۷۵، تاریخ ادب اردو، ۲ : ۲ : ۷۹۰). ۴. **عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، شیدا ہونا، دل دے بیٹھنا.**

مجھے کیا دیکھتے ہو ہمدموں ٹک اس کو تو دیکھو
دل اس پر کیوں نہ لوٹے جس کی یہ کافر ادا ہووے

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱۹۳). کوئی اُس کی باتوں ہی پر مرتا ہے، کوئی اس کی چتون پر ہی لوٹتا ہے، کوئی اس کی ادا کا دیوانہ ہے. (۱۸۷۶، تہذیب الاخلاق، ۲ : ۳۱۴).

وہ منظر کیا ہوا جس پر بہاریں لوٹتی ہوں گی
جدھر دیکھو اُدھر اب خاک ہی اڑتی ہے گلشن میں

(۱۹۲۸، دیوان قمر بدایونی، ۲ : ۳۸). ۵. **لیٹنا، پڑنا، سونا، سستانا.**

سیج اوپر غیر کے رہتا ہے اب لوٹا ہوا
زر کی لالچ اس قدر وہ سیم تن کھوٹا ہوا

(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۱۰۶). رسم کے ختم ہوتے ہی بچھونوں پر لوٹ گئے. (۱۹۲۵، گردابِ حیات، ۱۴).

معبدوں میں اینٹھتے ہیں کتنے ڈسنے والے ناگ
مسندوں پر لوٹتے رہتے ہیں کتنے کالے ناگ

(۱۹۴۴، نبضِ دوراں، ۲۰۱). ۶. **پیروں میں بچھ جانا؛ (مجازاً) گرنا پڑنا.**

تا ملے پابوس اُس کا اس دلِ بے تاب کو
اس لیے پاؤں پہ کس کس کے یہ لوٹا جائے ہے

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱۹۲).

قدم پر لوٹتی ہے عظمتِ تاجِ سلیمانی
ازل سے معتقد ہے محفلِ نورانیاں اس کی

(۱۹۵۵، مجاز، آہنگ، ۲۷). ۷. **گھسٹنا.** چھمی کے غرارے کی پھٹی ہوئی گوٹ زمین پر لوٹ رہی تھی. (۱۹۶۲، آنگن، ۸۷). ۸. (**مجازاً**) **دفعۃً یا اچانک مر جانا، مرگِ مفاجات کا آ جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۹. **مکر جانا، انکار کر جانا؛ جیسے: پرایا روپیہ لے کر لوٹ گیا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۱۰. **برگشتہ ہونا، پھوٹنا، بگڑنا؛ جیسے: قسمت لوٹنا، نصیب لوٹنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۱. **دیوالہ نکلنا، تباہی آنا، کام بگڑنا؛ جیسے: کوٹھی لوٹنا؛ بنک کا لُٹ جانا** (فرہنگ آصفیہ). ۱۲. **وجد میں آنا، حال آنا، مزے میں آ کر ناچنے لگنا؛ نہایت خوش ہونا، پھڑک جانا، بے حد محظوظ ہونا.**

نصیر ایسی غزل تُو نے لکھی ہے مرحبا تجھ کو
کہ سن کر لوٹتے ہیں اہلِ معنی تیرے مضموں پر

(۱۸۳۸، نصیر دہلوی، چمنستان سخن، ۶۷).

ہیں یوں تو اس غزل پہ ظفر لوٹتے سبھی
لیکن زیادہ سب سے سخنور ہے لوٹتا

(۱۸۵۴، کلیات ظفر، ۳ : ۱۵). ۱۳. **تعریف کرنا، واہ وا کرنا، سراہنا.**

نکالے شہ نے وہ انداز حکمرانی کے
کہ اُس پہ دوست تو کیا لوٹتے ہیں دشمن بھی

(۱۹۲۸، سرتاج سخن، ۹۵). ۱۴. **رشک کرنا، حسد کرنا.**

جب نیم جاں ہوں کوچۂ قاتل میں لوٹتا
قاتل ہے لوٹنے پہ مرے دل میں لوٹتا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۶۳). [لوٹ (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

ـــ پوٹنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **لیٹنا لٹانا، سونا سلانا، بے تکلفانہ جہاں جی چاہے پڑ رہنا.**

اب جوان فضلِ الٰہی ہو چکے کیا ڈر تمہیں
آؤ بیٹھو کھیلو کودو لوٹو پوٹو سو رہو

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۱۱). دسترخوان بچھا کھانا کھایا، لوٹتے پوٹتے بارہ بج گئے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۲۹).

لوٹی پوٹی نسیم پھولوں میں
اور ہر سو بُھرر بُھرر آئی

(۱۹۴۶، لیبر تیموری، آتشِ خنداں، ۸۲). ۲. **لوٹنیاں کھانا، لڑھکنا پڑکنا.** دلدلی مقاموں میں پڑا رہنا یا کیچڑ میں لوٹنا پوٹنا اس کو بے حد پسند ہے. (۱۹۳۲، عالمِ حیوانی، ۲۰۷).

لوٹنی (و مج، سک ٹ) امث.
لڑکنی، قلا بازی؛ صاف انکار کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لوٹ + نا، لاحقۂ اسمیت و صفت + ی، لاحقۂ تانیث].

ـــ لینا محاورہ.
بالکل انکار کرنا، صاف مکر جانا، بے ایمانی کرنا، دل میں کھوٹ آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

لوٹنیاں (و مج، سک ٹ، کس مج ن) امث ؛ ج.
لوٹنی (رک) **کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.**

---کھانا محاورہ.
قلابازیاں کھانا ، تڑپنا ، بے قرار ہونا ، کروٹیں لینا ، پھڑکنا ، پچھاڑیں کھانا. وہ ان کے تیز اور زہریلے ڈنکوں سے پریشان ہو کر زمیں پر لوٹنیاں کھانے لگا. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۱۳۲).

---لینا محاورہ.
پینترے بدلنا ، چالیں چلنا. غرض شیخ نے بہت لوٹنیاں لیں پر بابو صاحب آگے کچھ قبولے ہی نہیں. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۰۲).

لوٹنے کی جا/جائے ہے فقرہ.
۱. **عجب تماشا ہے ، عجب مضحکہ خیز بات ہے.**

یہ لوٹنے کی جا ہے گدھے پر سوار ہو
زاہد نے عزمِ کعبہ بایں ریش و فش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷). ۲. **خوشی سے لوٹ پوٹ ہو جانے کا موقع ہے ، قربان ہو جانے کا مقام ہے ، فدا ہونے کی جگہ ہے.**

سر بوقتِ ذبح اپنا اس کے زیر پائے ہے
یہ نصیب، اللہ اکبر، لوٹنے کی جائے ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۵).

لوٹو دے گھر کوئی نہیں ، پنڈیا ہے تو ڈوئی نہیں کہاوت.
جہاں بد انتظامی ہو جو چاہو سو لو ، جہاں بد انتظامی ہو اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو وہاں جس کا جو جی چاہے کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لوٹَہ (و مع ، فت ٹ) امذ.
رک : **لوٹا.**

دیا پانی بھرا لوٹہ منگا کر
دھری اک آگے سجدہ گہ لا کر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۴۵۸). لوٹہ اور طشت ایک خادمہ نے پہلے ہی سے لا رکھا تھا. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۲۱۷).
[لوٹا (رک) کا ایک املا].

---چَوکی پَر بھی نَہ رَکھواؤں فقرہ.
رک : **لوٹا چوکی پر نہ رکھواؤں.**

ہے بڑا بول منہ پہ کیا لاؤں لوٹا چوکی پہ بھی نہ رکھواؤں

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ۱۳).

لوٹے (و مع) امذ.
لوٹہ (رک) **کی جمع یا مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.**

---ڈالنا محاورہ.
نہانا ، غسلِ جنابت کرنا ، ہنڈا دھونا ، نہا کر ناپاکی اُتارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---میں نَمک/نُون ڈالنا/گَلانا/گُھلانا محاورہ.
جب لوگ کسی معاملے میں اتفاق کر لیتے ہیں تو پانی کے بھرے لوٹے میں ایک کنکری نمک یہ کہہ کر ڈالا کرتے ہیں کہ اگر میں اس عہد کو توڑوں تو نمک کی اس کنکری کی طرح گھل جاؤں ؛ (ہندو) **قسمیہ عہد کرنا ، سخت قسم کھانا ، پختہ اتفاق کرنا** (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

لوٹیا (و مع ، کس ٹ) امث ؛ سے ۔ لُٹیا.
لوٹا (رک) **کی تصغیر ، چھوٹا لوٹا.** اگر تیرے پاس لوٹیا ڈوری ہو تو پانی لا کر مجھے پلا دے . (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۲) . ایسی مثالیں نہ مل سکتی ہوں کہ مہابھارت کے زمانے سے آج تک لوٹیا میں ٹونٹی یا دھوتی میں ٹانکا نہیں لگ سکا. (۱۹۴۳ ، فنِ صحافت ، ۲۲). [لوٹا (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

لوٹیرا (غم و ، ی مع) امذ ؛ سے ۔ لُٹیرا.
لوٹ مار کرنے والا ، ڈاکو ، رہزن ، قزاق.

ہم لوٹا لے اس لوٹیریاں سوں تمام
روز زاری سوں کبھی نیں تھا کام

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۰۰). گاڑیبان نے اکھو سے کہا کہ یہاں لوٹیرے آتے ہوتے ہیں. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۵).
[لوٹ + یرا ، لاحقۂ اسمیت].

---پَن (---فت پ) امذ.
لٹیروں کا پیشہ ، رہزنی ، قزاقی ، ڈاکا زنی. مذہب اسلام دغابازی اور فریب کا وسیلہ یا لوٹیرے پن کا حیلہ نہیں ہے . (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۷۲). [لوٹیرا + پن، لاحقۂ کیفیت].

لوٹیں لَگانا محاورہ.
۱. **لوٹنیاں کھانا ، زمین پر کروٹیں بدلنا ، تڑپنا ، لڑھکنا.** تسیمہ گھنٹے سوا گھنٹے تک دالان میں لوٹیں لگاتی رہی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵). ۲. **چکّر لگانا ، گھومنا پھرنا.** ماضی کی یادیں بگولے کی طرح دماغ میں لوٹیں لگا رہی تھیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۶).

لوٹھ (و مع) امذ.
رک : **لوٹ بمعنی نوٹ.** (نوٹ لے کر) اے میں کیا جانوں موا لوٹھ کیا ہوتا ہے ہمارے وخت (وقت) میں تو لوٹھ ووٹھ تھا کہاں یہ کاغذ کے گھوڑے آج کل دوڑائے جاتے ہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۷). [لوٹ (رک) کا بگاڑ].

لَوٹھا (و لین) صف. (الف) صف مذ.
جوان ، مسٹنڈا ، پٹّا کٹّا ، موٹا تازہ. انوں کے پڑوس میں ایک لوٹھا تھا خوبصورتی میں یکا. (۱۷۶۵، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۷۴).

اور تو کیا کسی لوٹھے سے تجھے دوں گی بیاہ
لا دے گر اس کا تو پیغام زبانی باندی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۵۵). خرّم زاد سترہ برس کا لوٹھا اور صفدری تیرہ برس کی بچی بھلا یہ بھی کوئی جوڑ ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۸۱). تین برس کا لوٹھے کا لوٹھا اب تک دادی اماں کی گود میں چڑھا پھرتا ہے. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۲۸). (ب) صف مث. **موٹی تازی ، صحت مند ، خوب تندرست ؛ مراد : گداز بدن کی جوان لڑکی.** ایک یہ ہماری اتنی بڑی لوٹھا پھر رہی ہیں ، چار دن میں مائیوں بیٹھیں گی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۷). تیرہ چودہ برس کی لوٹھا ، کیسی نماز اور کہاں کا روزہ. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۷). جوان جہان لوٹھا سی ہو کر بھیک مانگتی ہے. (۱۹۶۲ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ۶۸).
[س : لوشٹ **लोष्ठ+क**].

لَوتھی (و لین) امث.
جوان لڑکی ، بنی کنی لڑکی.

اس کو سینا بھی تو نہیں آتا
تیرہ چودہ برس کی لوتھی ہے

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۶۹). [لوتھا (رک) کی تانیث].

لَوث (و لین) امذ.
۱. **ملاوٹ ، آمیزش.** جہاں یہ کام بے غرضانہ ہوتا ہے اور اُس میں لوث اپنی خود غرضی کا نہیں ہوتا وہاں اُن باتوں کی اشاعت ضرور ہو جاتی ہے. (۱۸۷۹ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۶۱). وہ بھی حق کو محض حق ہونے کی بنا پر مانتے ہیں کسی ذاتی غرض کا لوث ان کے ایمان کے ساتھ لگا ہوا نہیں ہوتا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۷۵۶). مواد جسمانی کے لوث سے ... مبرّا ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۷).

لَوث سے خالی ، ناز سے مملو ، انداز اعجاز سے مملو
نطقِ لبِ خوش گوئے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۹۵۱ ، علامہ سیماب ، سازِ حجاز ، ۹۰). ۲. **(مجازاً) داغ ، دھبّا ؛ آلودگی ، گندگی.**

لوثِ عصیاں سے ہے کیا نقصان اربابِ صفا
آب میں ہیں غرق پر کب ہیں گُہر بھیگے ہوئے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۹). اس نے کہا اوّل لوثِ کفر سے دل کو پاک کرنا چاہیے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۷). اللہ خوب جانتا ہے کہ میرا دامن اس لوث سے پاک ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۸). ہر ایک ردے کی سطح ... تمام لوثوں سے بخوبی صاف کی جائے گی. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۲۰۰). ۳. **میل ، میل کچیل.** صفائی کا خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ ... تارکول اور رال جیسے لوثوں کو الگ کر لیا جائے. (۱۹۳۷ ، جدید معلوماتِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶). اگر اُتارنے سے پہلے ... اسے دھویا جائے تو سطح سے لگی ہوئیں لوثیں دور ہو جاتی ہیں. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۲۵). [ع].

ـــــ دُنیا کس اضا (ـــــ ضم د ، سک ن) امذ.
دنیا کی آلودگی اور گندگی ؛ مراد : دنیا کی محبّت.

بہت مشکل ہے رہنا پاک دامن لوثِ دنیا سے
اُلجھ کر رہ گیا جو وادیِ پُرخار میں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳). [لوث + دنیا (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
ملوّث ہونا ؛ ناجائز مباشرت کرنا. مرزبان بھی اُس عورت سے لوث ہو رہا تھا صبح اُٹھ کر اُس کے لیے کنیزیں بھر خدمت مقرر کیں. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۸۱۵).

لُوج (۱) (و مع) امث (قدیم).
۱. **تکلیف ، رنج.**

کسی آشنی دے کسی لوچ دے
کسی اونچ دکھلاؤ تل کھینچ لے

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۵). ۲. **لڑائی.**

نکلو اے بدبختاں ہو میداں اندر لُوچ کرو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۲).

کہیں جنگ مرداں کوں تروار کا
کہ ہووے لُوچ پاجیاں میں ہزار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۹). [مقامی].

لُوج (۲) (و مع) مث.
ننگا ، برہنہ ؛ بھینگا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

لوج (و مج) امذ (قدیم).
نرمی ، ملائمت ، نزاکت ، لوچ.

تجہ لال لب کے لُوج میں ابلوج کوں کم بوج کر
شرموں عرق میں غرق ہو شربت ہو گل جاتی شکر

(۱۶۵۰ ، قدیم بیاض ، یوسف ، ۲۹). [لوچ (رک) کا ایک املا].

لِوَجہ (کس ل ، فت و) م ف.
اس وجہ سے.

سکینہ کیری لیہ رضا قاسم چلیا لوجہ غذا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۶)). اگلے واقعات بتائیں گے کہ لوجہ وہ موجود ہے اور لوجہ عدیم الوجود. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۱۵۵). [ع : ل (حرفِ جار) + وجہ (رک)].

ـــــ اللّٰہ (ـــــ کس ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) م ف.
صرف اللہ کی وجہ سے ، اللہ کے واسطے. آپؒ نے فرمایا کہ میں تجھ کو خالصتاً لوجہِ اللہ قتل کرنا چاہتا تھا. (۱۹۰۶ ، سوانحِ مولانا روم ، ۱۲۹). خواجہ موصوف نے سو روپے آپ کی خدمت میں نذر کیے مگر چونکہ لوجہِ اللہ نہیں تھے اس لیے آپ نے منظور نہ کیے. (۱۹۲۱ ، مناقبِ احسن رسول نما ، ۳۰۱). [لوجہِ (رک) + اللہ (رک)].

لُوچ (و مع) مث.
ننگا ، برہنہ ، عریاں ؛ بھینگا (جامع اللغات). [ف].

ـــــ لاچ کَرْنا محاورہ.
ننگا کرنا ، برہنہ کرنا ، کپڑے اُتار لینا (جامع اللغات).

لوچ (و مج). (الف) امذ.
۱. **جیپ ، لیس ، چپچپاہٹ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). ۲. **گندھے ہوئے آٹے کا لیس یا چپکاؤ جو عمدہ قسم کے گیہوں کے آٹے میں زیادہ ہوتا ہے** (اپ و ، ۳ : ۱۳۱). ۳. **نرمی ، ملائمت ، گداز پن ، نزاکت.**

وہ مے دے جس سے اوٹھے دل کو اک لوچ
یہ ساری ڈال دے ہوں فکر اور سوچ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۸). غزل کی ایک خاص زبان ہے جس میں نزاکت ، لطافت اور لوچ ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۳۹). لہجے کے لوچ اور بانکپن میں موضوع اور مواد کی مناسبت سے حسن کی اقدار نمایاں ہوتی ہیں. (۱۹۸۹ ، شاعری کیا ہے ، ۱۶). ۴. **لچک.**

گل میں وہ شوخیِ رنگِ رخِ محبوب کہاں
سرو میں لوچ کہاں اس قدِ دلجو کی طرح
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ١٢٦).
ہو بدن کے لوچ کا کیا بیاں
کسی نے کی سوچ ہے پرفشاں
(١٩٨١ ، ورقِ انتخاب ، ١٢٠). ٥. **حسن و خوبی کی کشش.**
حُسن کے لوچ نے کھینچا ہے بازو
ہوا خم بیچ میں ہشترِ ترازو
(١٨٣٧ ، طالب و موہنی ، ٣٥). آہنگ و ترنّم ، لوچ اور بانکپن کے حسین امتزاج نے کس طرح اسے ایک پیکرِ حُسن و موسیقی بنا دیا ہے. (١٩٦١ ، جدید شاعری ، ٣٧٨). [س : लोच].

---دار صف ؛ ←لوچدار.
١. **لیس دار ، چپچپا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ٢.(اُ) **نرم ، ملائم ، جس میں گداز پایا جاتا ہو نیز نازک.** لوچدار زمین اختیار کرو. (١٨٩٣ ، مکاتیب امیر مینائی ، ١٨٧). میں نے دل میں کہا کہ یہ آدمی تو کچھ لوچدار معلوم ہوتا ہے. (١٩٢٠ ، برید فرنگ ، ١٥١). اپنے اظہار کے لیے گیت اور ماہیا کے لوچدار اور رسیلے پیکر کا طالب ہے. (١٩٩١ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ١٨). (اا) **لچک دار.** آمدنی بڑھانے کے جو لوچ دار صیغے ہیں ... وہ سب کے سب مرکزی حکومت کے تحت ہیں. (١٩٤٣ ، تاریخِ دستورِ ہند ، ٢٣٧). دنیا کی بہت سی زبانوں میں جن کا عروض لوچدار ہے ... مقداری نوعیت کو بنیاد بنایا گیا ہے. (١٩٨٣ ، ادبی تنقید اور اسلوبیات ، ٣٢٨). [لوچ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دار آواز صف مث.
گٹکری دار ، مترنم آواز. لوچ دار آواز میں وقفے وقفے سے کچھ کہتا. (١٩٨٧ ، حیات مستعار ، ١١٦). [لوچ دار + آواز (رک)].

---دینا ف م ؛ محاورہ.
١. **لچک دار بنانا ، خم دینا ، موڑنا یا جھکانا.** اس نے خالص ڈچ انداز میں اپنی گردن کو لوچ دے کر امریکن لہجے میں میرا استقبال کیا. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٥٥٨). ٢. **آٹے کو گوندھنے کے بعد پانی دے دے کر مکیاں لگانا تا کہ آٹا نرم ہو جائے** (مخزن المحاورات).

--- کھانا محاورہ.
لچکنا.
لوچ کھا کر جب کمر ان کی کمانی ہو گئی
وصل میں معلوم ہم کو کاردانی ہو گئی
(١٩٢٦ ، دیوانِ خندہ ، ١٩).

لوچ (٢) (و مج) امذ.
گوشت کا لوتھڑا ، لوچا.
جو جنمے اور پھر مرنے ، بے حاجت نہ ہوئے
نوشہ وہ اللہ نہیں اللہ لوچ نہ کوئے
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٢٧). [لوچا (رک) کی تخفیف].

لوچا (و مج) امذ.
گوشت کا لوتھڑا ؛ کاجل ؛ ایک زیور (جامع اللغات). [لوتھڑا (رک) کا محرف].

لوچڑا (و مج ، سک چ) صف.
وہ شخص جسے سُستی ہو ؛ نامرد ، ڈھیلا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لوچ + را ، لاحقۂ صفت].

لوچَن (و مج ، فت چ) (الف) امث.
آنکھ ، دیدہ ، چشم.
آہو کوں بیٹھا تیرپا مکھ میں کھنجن چارا لیا
تاتل زنگی پر کیجیا لوچن ترک کھینچیا خنجر
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٥٧).
جان چھپا را کہوں معانی پاوّں دو تن نشان
طاق لوچن میں چھپا او نور لوچن میں عجب
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٩٥). یہ بچن سن گوپی دکھ تج پرسنتا سے چارو اور گھر آئیں اور ہر مکھ نرکھ لوچن سپھل کرنے لگیں. (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٥٠).
وہ لوچن پیالوں سے چھلکائے رس
میں کنچن کٹوروں سے مدرا پیوں
(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ١٨٨). (ب) صف. (مجازاً) **روشن ، منّور** (جامع اللغات). [س : लोचन].

لوچُون (و مج ، و مع) امذ.
(آہنگری) **لوہے کا باریک برادہ جو گھسنے میں نکلے یا کوٹ کر بنایا جائے** (ا پ و ، ٨ : ١١). [لوہ‌چون (رک) کی تخفیف].

لوچِیاں (و مج ، ی مع) امث ؛ ج.
کچھوریاں (دریائے لطافت ، ١١). [مقامی].

لوچِیلا (و مج ، ی مع) صف مذ (مث : لوچیلی).
لوچدار ، ملائم ، نرم ، گداز ، گدگدا. خوبصورت ، لوچیلے نازک معصوم ، شیر نے دفعۃً ایک جھرجھری لی. (١٩٤٣ ، گوری ہو گوری ، رفیق حسین ، ٥٥). [لوچ (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

لَوح (و لین) امث.
١. **لکھنے کی تختی لکڑی کی ہو یا پتھر کی ، پٹی ، پٹرا ، پٹری.**
غمگیں قلم ہوا ہے رقم لکھ کے ماتمی
غم سے بھریا ہے لوح سو دفترِ حسین کا
(١٨٠٥ ، بیاضِ مراثی ، اشرف ، ٦). روبرو عزائیلؑ کے ایک طشت تھا ... لوح تھی پسندیدہ. (١٨٥٥ ، مرغوب القلوب ، ١٢٧).
لوح بھی تو قلم بھی تو ، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ١٥٣).
ہم پرورشِ لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے
(١٩٥٢ ، دستِ صبا ، ٣٠). لوگل باندا کے دربار میں ... جب تک کوئی ایسی لوح نہیں مل جاتی جس پر اس کہانی کا انجام ... لکھا ہوا صحیح حالت میں موجود ہو. (١٩٨٦ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ٣٣١).

۲. **پتھر کی وہ سِل یا تختی جو قبر کے سرہانے نصب کی جاتی ہے اور اس پر مرنے والے کی تاریخِ وفات وغیرہ لکھی جاتی ہے ، لوحِ مزار.**

مزار کشتۂ الفت زیارت گہِ عالم ہے
کیا اس لوح نے آخر فغاں نام و نشاں پیدا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۳). مرزا غالب کے مقبرے میں گیا اور ان کی لوح کے اوپر بیٹھ کر میں نے ان شہزادوں کے سامنے ایک تقریر کی. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسنِ نظامی ، ۳۳).

جانے کیا تحریر لکھی جائے میری لوح پر
ہر بدی رہ جائے گی سب نیکیاں لے جاؤں گا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۷۱). ۳. (i) **کتاب کا پہلا صفحہ ، سرورق ، ٹائیٹل.** یہ تو بہت دن ہوئے جو تم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ دو کتابوں کی طلائی لوح مرتب ہو گئی ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۲۱۹). کچھ اوپر دو سو روپیہ کانپور میں لوح کے چھپوانے اور کتابوں کے بھیجنے وغیرہ میں لگا ہے.(۱۸۹۴ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۶). دیوانِ شبلی کی لوح نے ترکوں کی معاشرت کی جدّت کو دبایا (۱۹۰۶ ، افاداتِ مہدی ، ۱۱۴).یہ ہماری سرنوشت کی لوح کا طغرا بنے ہوئے ہیں. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۹۵). (ii) **وہ بیل بُوٹا جو کتاب کے اوّل ورق پر بنایا جاتا ہے ، پیشانی.**

زیبا ہے روئے یار پہ یوں قشقۂ جبیں
جس طرح لوح ہو سرِ قرآن پر بنی

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳۲). میں مان سنگھی کاغذ پر کسی خوش نویس سے رقعہ اور مصوّر سے لوح ... بنوا رکھوں گا . (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۲). (iii) **سر نامہ ، عنوان** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. رک : **لوحِ محفوظ.**

ہے لوح زہے مقامِ علم اور ظہور
اسماء و صفات کا سمجھ تو مرات

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۷). ۵. **وہ تختی جس پر کسی عمل یا جادو وغیرہ کے نقش کھینچے گئے ہوں نیز لوحِ طلسم.**

ترا مکھ لوح کلبایا ڈروں ناں میں پری جن تھے
ہندو پاتر سنپڑتی نیں بچکتی جیوں ہرن پتلی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۳). واقعی بادشاہ طلسم ہے سوائے طلسم کشا کے اور لوح کے بغیر کون لڑ سکتا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۲).میں ایک طلسم ہوشربا کے لاینحل مرحلوں میں الجھ کر رہ جاتا جس کی لوح مجھکو ڈھونڈنے نہ ملتی. (۱۹۳۱ ، روحِ لطافت ، ۱۱). ۶. **شانے کی وہ دو ہڈیاں جو پیچھے کی طرف ہوتی ہیں ، یہ ہڈیاں ایک طرف سے چوڑی ہوتی ہیں ان پر قرآن لکھا جاتا تھا ، کتفی ہڈی ، عظم الکتف ، چاند.** لوح کہتے ہیں شانہ کو اور شانہ کی چوڑی ہڈی پر قرآن لکھا جاتا ہے. (۱۸۹۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۳۹). شانے کی چار ہڈیاں دو سامنے جن کو ہنسلی کہتے ہیں اور دو پیچھے جن کا نام لوح ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۶). لوح کے دونوں سرے چوڑے ہوتے ہیں لیکن وسطی حصہ نسبتاً تنگ ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۵۹). [ع].

---بَنانا محاورہ.
تختیاں بنانا. پتیلے کو آگ سے اُتار کر غلولہ باندھیں یا قالب میں ڈال کر لوحیں بنا کر فروخت کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون ، ۱۹۷).

---ِ پا کس اضا ، امث.
وہ لکڑی کا لکڑا جس پر جولاہے کپڑا بُنتے وقت پانو رکھتے ہیں اور ہلاتے جاتے ہیں (علمی اُردو لغت).

--- پاک کس صف ، امث.
وہ تختی جس پر کچھ لکھا نہ گیا ہو ، تختۂ سادہ ، کوری تختی ، پاک لوح (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [لوح + پاک (رک)].

---ِ پیشانی کس اضا(---ی مج) امث.
(استعارۃً) **پیشانی ، ماتھا.**

تب مسیحا فقر کے خط کوں سکھے گا تجھ نزدیک
مشق کرنے فقر کی جب لوحِ پیشانی کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۰).

خط نے مصحف کر دیا روئے کتابی کو ترے
بے تکلف لوحِ قرآں لوحِ پیشانی ہوئی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۰). [لوح + پیشانی (رک)].

---ِ تُربَت کس اضا(---ضم ت ، سک ر ، فت ب) امث.
رک : **لوحِ مزار.**

یہ مصرع لکھ دیا ظالم نے میری لوحِ تربت پر
جو ہو فرقت کی بیتابی تو یوں خوابِ گراں کیوں ہو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۸۱).

عزیزو سادہ ہی رہنے دو لوحِ تربت کو
ہیں نہیں تو یہ نقش و نگار کیا ہوں گے

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی (مہذب اللغات)). [لوح + تربت (رک)].

---ِ تَعلیم کس اضا(---فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
وہ لکڑی کی تختی جس پر بچے مشق کرتے ہیں ، پٹی ، تختۂ مشق (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لوح + تعلیم (رک)].

---ِ جَبِیں کس اضا(---فت ج ، ی مع) امث.
(استعارۃً) **پیشانی ، ماتھا.**

مضمون عیاں ہوا جو عبارت پڑھی گئی
خط یار کا بھی خطِ لوحِ جبیں ہوا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶).

پڑا وہ پاؤں جس پر سر بھی میرا اُس زمیں پر تھا
وہی نقشِ قدم گویا مری لوحِ جبیں پر تھا

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۲۹).

پڑ جائیں گے سجدوں کے نشاں لوحِ جبیں پر
جھک جائے گی اک روز یہ محرابِ حرم اور

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۳). [لوح + جبیں (رک)].

---ِ جُہاں کس اضا(---فت ج) امث.
مراد : **دنیا.**

یا رب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے؟
لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرّر نہیں ہوں میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

لوحِ جہاں پہ نقش بقش ہے ترا وجود
اے حرفِ اعتبار مجھے معتبر بنا
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۲۵). [لوح + جہاں (رک)].

---دل کس اضا(---کس د) امث.
دل کی تختی ؛ (کنایۃً) دل.

بھولے نہیں نصیب کے لکھے کی خوبیاں
تحریر لوحِ دل پہ ہے سب ماجرائے رنج

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۴۸). اس کی ہر ہر بات لوحِ دل پر کندہ کرنے کے لایق ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۸۲) . تیز تلوار کی نوک بھی کسی لوحِ دل پر یقین کا کوئی حرف نقش نہیں کر سکتی. (۱۹۳۲ ، سیرۃالنبی ، ۳ : ۳۶۰). اگر لوحِ دل آگ سے صیقل ہو تو بھی آگ وہ حرفِ اوّل ہے جو سب کچھ کہہ رہی ہے. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۹۱). [لوح + دل (رک)].

---زَبَرْجَد کس اضا(---فت ز ، ب ، سک ر ، فت ج) امث.
(کنایۃً) توریت جو قرآن شریف سے منسوخ ہو گئی.

دبستانِ ازل میں وہ معلمِ عقلِ کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جن روزوں اس لوحِ زبرجد کا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۳). [لوح + زبرجد (رک)].

---سادہ کس صف(---فت د) امث.
وہ تختی جس پر ابھی تک کچھ لکھا یا نقش نہ کیا گیا ہو ، تختۂ سادہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لوح + سادہ (رک)].

---سازی امث.
سر ورق یا ٹائیٹل بنانے کا فن . علاوہ نستعلیق نویس اُستاد ہونے کے جدول کشی ، علاقہ بندی اور لوح سازی میں بھی پوری مہارت ہے. (۱۹۶۳، صحیفۂ خوشنویسان ، ۱۰۷) [لوح + ف : ساز ، ساختن - بنانا سے صفتِ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طِلِسْم کس اضا(--- کس ط ، ل ، سک س) امث.
کسی دھات وغیرہ کی تختی یا کاغذ وغیرہ کی وہ پٹی جس میں طلسم کے کھولنے کا طریق یا اس کی حقیقت لکھ کر یا کندہ کر کے دفن کر دیتے ہیں.

کیا جانے فتوحاتِ خراباتِ مغاں ہے
خشتِ سرِ خم لوحِ طلسماتِ جہاں ہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۸). اضمار رازدان طلسم نے جواب دیا کہ اے شہریار ... پہلے حضور کو لوحِ طلسم حاصل کرنا ہوگی. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۴۴). [لوح + طلسم (رک)].

---فَنا کس اضا(---فت ف) امث.
مراد : دنیا.

آبِ رواں ہے حاصلِ عمرِ شتاب رو
لوحِ فنا میں نقش نہیں ہے ثبات کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۱). [لوح + فنا (رک)].

---قَبْر کس اضا(---فت ق ، سک ب) امث.
رک : لوحِ مزار.

جو مر جاؤں تو لوحِ قبر پر میری یہ کھدوانا
موا یہ دردِ فرقت بھی قضا کا اک بہانہ تھا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹). میرے نزدیک یہ بہت اچھی طرح نظم میں آ گیا ہے ، اسی کو لوحِ قبر پر کندہ کروا لیجیے . (۱۹۱۳ ، حالی ، مکتوبات ، ۱۲۰). [لوح + قبر (رک)].

---قَدَر کس صف(---فت ق ، د) امث.
رک : لوحِ محفوظ . نفس کلیہ کا لوحِ قدر ... بھی نام ہے. (۱۸۸۷ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۱۵). [لوح + قدر (رک)].

---قَضا کس صف(---فت ق) امث.
رک : عقلِ اوّل. اور عقلِ اوّل کا لوحِ قضا ... بھی نام ہے. (۱۸۸۷ ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۱۵). [لوح + قضا (رک)].

---کِتاب کس اضا(--- کس ک) امث.
رک : لوحِ محفوظ.

صنم خدا کی قسم قشقۂ جبیں تیرا
نظر میں خلق کی لوحِ کتاب سا چمکا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۸). [لوح + کتاب (رک)].

---گَرْدُوں کس اضا(---فت گ ، سک ر ، و مع) امث.
رک : لوحِ آسماں.

رنگ لایا ہے شفق بن کر شہیدوں کا لہو
لوحِ گردوں سے عیاں ہیں نقشِ خونِ آرزو
(۱۹۲۷ ، مطلعِ انوار ، ۱۳). [لوح + گردوں (رک)].

---مُبِیں کس صف(---ضم م ، ی مع) امث.
رک : لوحِ محفوظ.

ہیں ام کتاب اس سبب سے ہے قلم
اور لوحِ مبیں ہے سب ہے جس میں کہ رقم
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۷). [لوح + مبیں (رک)].

---مَحْفُوظ کس صف(--- کس مع م ، سک ح ، و مع) امث.
۱. عرش الٰہی پر وہ تختی جس پر خداوند عالم نے ازل سے ابد تک رونما ہونے والے تمام واقعات و حادثات درج فرما دیے ہیں - وہ اس قدر محفوظ ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا نیز علمِ الٰہی بھی اس سے مراد لیتے ہیں.

دیا کشف نہن بن میں تج حق مگر
کہ تھی لوحِ محفوظ پر تجھ نظر
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۲).

جس کے طالع میں خوبیِ دوجہاں
لوحِ محفوظ پر ہوئی ارقام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ ، ۴). جو کچھ ہماری تقدیر میں ہے اور جو لوحِ محفوظ میں لکھا گیا وہ اٹمٹ ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۳۰). یہاں لوحِ محفوظ سے مراد اللہ تعالیٰ کے علم کی صورتیں ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱۷۴).

رزقِ مقسوم وہ رزق ہے جو روزِ ازل سے لوحِ محفوظ پر لکھ دیا گیا ہے۔ (۱۹۸۷ ، بزمِ صوفیہ ، ۱۸۰)۔ ۲. جادو کی تختی ، وہ تختی جس میں طلسم پر قابو پانے کا طریقہ درج ہوتا ہے ، طلسم کشا تختی۔ شمشاد نے جھپٹ کے لوحِ محفوظ گلے میں نورالدہر کے ڈال دی۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۳۶)۔ [لوح + محفوظ (رک)]۔

---مَرْقَد کس اضا(---فت م ، سک ر ، فت ق) امث.
قبر کے سرہانے کا پتھر جس پر مُردے کا نام اور تاریخِ وفات وغیرہ لکھ کر لگا دیتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) ۔ [لوح + مرقد (رک)]۔

---مَزار کس اضا(---فت م) امث.
وہ پتّھر یا تختی جس پر آیات ، ابیات و تاریخِ وفات وغیرہ کندہ کر کے قبر کے سرہانے نصب کرتے ہیں۔

تجھ پر یہ قتل ہے جو مرا نقش کالحجر
اتنا لکھائیو مرے لوحِ مزار پر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۲)۔ اسکی لوحِ مزار پر کیا نقش کریں (۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۲۱۲)۔

گنبد ہے مقبرہ ہے نہ لوحِ مزار ہے
تعویذِ قبر کا بھی ہے مٹتا ہوا نشان

(۱۹۲۱ ، مطلعِ انوار ، ۸۱)۔ بورک ہارڈ ... قاہرہ میں دفن کیا گیا اس کے لوحِ مزار پر ان کا نام ابراہیم بن عبداللہ بورک ہارڈ درج ہے۔ (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۶۹۸)۔ [لوح + مزار]۔

---مَشْق کس اضا(---فت م ، سک ش) امث.
وہ تختی جس پر بچے لکھنے کی مشق کرتے ہیں ، پٹی ؛ وہ چیز جو کثرت سے استعمال میں آئے ، تختۂ مشق۔

ہو کیوں یہ تختہ مشقِ اطبّا ترا مریض
جوں لوحِ مشق اوس کے یہ سینے پر حرف ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۲۰)۔ [لوح + مشق (رک)]۔

---مُطَلّا کس صف(---ضم م ، شد ط بفت) امث.
سنہری لوح یا تختی جس پر سونے کا کام بنا ہوا ہو ، عموماً کتاب کا وہ سرورق ہوتا ہے جو طلائی نقش و نگار سے مزین ہو۔

منہ جو دیکھے کبھی وہ مہروش آئینے میں
صفحۂ آئینہ بھی لوحِ مطلّا ہووے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۸)۔ [لوح + مطلا (رک)]۔

---مَنْزِل کس اضا(---فت م ، سک ن ، کس ز) امث.
منزل کا نشان ، نشانِ منزل۔

لوحِ منزل پہ لکھا ہے کہ قدم تیز رہے
خود یہ شاعر کی صدا ہے کہ قدم تیز رہے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۸۱)۔ [لوح + منزل (رک)]۔

---ناخوانْدَہ (---و معد ، مغ ، فت د) صف.
ان پڑھ ، جاہل ؛ (کنایۃً) لوحِ محفوظ ، علمِ لدنّی ، غیر مروج کتاب (علمی اردو لغت)۔ [لوح + نا (حرفِ نفی) + ف : خواندہ ، خواندن ۔ پڑھنا سے صفت]۔

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
نقاش ، مصور؛ کتابوں کے سرورق بنانے والا ، لوح ساز(ماخوذ: نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---(و) قَلَم (---(و) مج ، فت ق ، ل) امذ.
تختی اور خامہ ، خدا کے احکام کی تختی اور اس کے لکھنے کا قلمِ قدرت۔

لوح ، ہور قلم ، کرسی ، عرش ، قدسیاں ، ملک ، غلمان سب
بجلیاں بدل اُڑاوتے ہیں رات ساری وانے وانے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۷)۔

کہیں ساتھ باق رکھے کا خدا
عرش کرسی لوح و قلم کو سدا

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۹)۔ لوح و قلم وغیرہ کا جو احوال انہوں نے بیان کیا وہ سب امور معقول ہیں۔ (۱۸۴۳ ، عقل و شعور ، ۶۶)۔

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(۱۹۱۲ ، بانگِ درا ، ۲۳۲)۔

ہم پرورشِ لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۲۳)۔ کتابت کے لیے بے شک لوح و قلم دونوں کی ضرورت ہے۔ (۱۹۹۱ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۲۲)۔ [لوح + (و حرفِ عطف) + قلم (رک)]۔

لَوحَشَ اللّٰہ (و لین ، فت ح ، ش ، غم ا ، ل ، شد ل بھد) فقرہ.
خدا وحشت نہ دے ، تعظیم یا استعجاب کے موقع پر بطور کلمۂ تحسین مستعمل۔

چشمِ بد دُور خسروانہ شکوہ
لوحش اللہ عارفانہ کلام

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۷)۔

لوحش اللہ تجھے لاکھوں میں یگانہ پایا
بارک اللہ تجھے سر حلقۂ شاہاں دیکھا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲)۔ [ع]۔

لَوحَہ (و لین ، فت ح) امذ.
تختی ، لوح۔

لوحۂ باطن کو دے میرے جلا
مردہ خاطر ہوں خداوندا جلا

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴)۔ بلکہ بعض کی تاثیر سے خود بخود لوحۂ دھات یا کاغذ پر تصویر بن جاتی ہے۔ (۱۸۳۵ ، مرقعِ پیشہ وراں ، ۴)۔ [لوح (رک) + ہ ، لاحقۂ تذکیر و نسبت]۔

لوڈیا/لوڈھیا باگھ (و مع ، سک ڈ/ڈھ) امذ.
شیر کی ایک قسم جو گھنے جنگلوں میں رہتا ہے اور جنگلی جانوروں مثلاً چیتل اور سانبھر وغیرہ کو مار کر کھاتا ہے یہ آبادی کے قریب کبھی نہیں آتا۔ ایک شکاری شیر جسے لوڈھیا باگھ کہتے ہیں اور اسے انگریزی میں گیم کلنگ ٹائیگر کہتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۹۳)۔ باگھ کی روئے زمین پر کل

ایک ہی قسم ہے مگر ہندوستان میں عوام الناس اکثر اس کے تین اقسام مانتے ہیں (۱) ہودیا باگھ (۲) اونٹیا باگھ اور (۳) مردم خوار باگھ لیکن یہ فرق محض ان کی عادتوں اور غذا پر مبنی ہے۔ (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۳۴۴)۔ [لودھی + ا ، لاحقۂ نسبت + باگھ (رک)]۔

لودھ (و مج) امذ.
لودھر پیڑ کی چھال جو دواؤں میں اور خصوصاً آنکھ کی دوا میں استعمال ہوتی ہے اس کی چھال اور پتوں سے رنگ نکالا جاتا ہے۔ اور پاؤ سیر پانی لودھ کا یعنی لودھ کو باریک پیس کر پانی میں اس کا رنگ نکالا جائے۔(۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۳۷)۔ جن کے ساتھ ... جنس سمندر پھل اور جنس لودھ پائی جاتی ہیں۔(۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۲۰)۔[لودھر (رک) کا مخفف]۔

--- پٹھانی (---فت پ) امث.
(طب) **لودھر پیڑ کی چھال کی عمدہ قسم مشہور ہے ، یہ اندر سے سرخی مائل بہ سفیدی ہوتی ہے اور دواؤں میں کام آتی ہے خاص کر آنکھ کی دوا میں استعمال ہوتی ہے۔** لودھ پٹھانی زیادہ تر آشوبِ چشم میں تسکینِ درد کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔(۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۴۵)۔[لودھ + پٹھانی]۔

لودھا (و مج) امذ.
ایک گروہ جس کا پیشہ کاشت کاری ہے ، ایک ذات جو کسانی کا پیشہ کرتی ہے۔ ایک گھونسہ ہے بدلو اور ایک لودھا ہے کشتا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۷۵)۔ [مقامی]۔

لودھر (و مج ، فت دھ) امذ.
۱. **ایک پیڑ جو کوہ ہمالیہ پر ہوتا ہے اور اس کی بوٹی دواؤں میں کام آتی ہے** (لاط : **Symplocosracemosa**)۔ لودھر ... کے درختوں میں کلیاں نکل آئی ہیں۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۰۹)۔ ۲. **ایک قسم کا ابٹن یا غازہ جو لودھر کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔**

بعدہ لودھر سے تھی جسمِ حسیں کی تزئیں
نکہت آرا ہوا ایک اور سفوفِ زریں !

(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۱۵۰)۔ [مقامی]۔

لوڈ (و مج) امذ (شاذ).
۱. **اناج اور خشک چیزیں ناپنے کا انگریزی پیمانہ جو پانچ کوارٹر کا ہوتا ہے۔** ۵ کوارٹر کا ایک لوڈ ، ۲ لوڈ یا ۱۰ کوارٹر کا ایک لاسٹ۔ (۱۸۷۶ ، علم حساب ، ۱۲۲)۔ ۲. **بوجھ ، بار ، وزن۔** سائیلنسر اگر بند ہو گا تو انجن بہت جلدی گرم ہو جائے گا اور لوڈ (Load) نہیں کھینچے گا۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر کاری ، ۲۵)۔ [انگ Load]۔

--- کرنا محاورہ.
۱. **لادنا ، بھرنا۔** عراق طیاروں میں زہریلی گیس لوڈ کر دی گئی۔ (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اگست ، ۱)۔ ۲. **(بندوق) بھرنا ، (کارتوس) بھرنا۔** آج کل اعلیٰ درجہ کے دوکاندار کارتوس لوڈ کرنے میں دو قسم کی بارود استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ یافرہنگ ، ۱۳۵)۔

--- ہونا محاورہ.
بھرا ہوا ہونا۔ پستول نکالا ... بولا پورا لوڈ ہے۔ (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۶۹)۔

لوڈر (و مج ، فت ڈ) صف مذ (شاذ).
سامان اٹھانے والا ، لادنے والا۔ جزیرے کا سارا بزنس غیر ملکیوں کے ہاتھ میں رہا اور مقامی لوگوں کو کیا ملا؟ وہ ویٹر ، پورٹر ، لوڈر یا ٹیکسی ڈرائیور بنے اور بس۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۵۷)۔ [انگ : Loader]۔

لوڈنگ (و مج ، کس ڈ غنہ) امث.
سامان لادنا (گاڑی یا جہاز وغیرہ پر)۔ لوڈنگ مکمل ہونے پر سید خاں بس سروس کا ڈرائیور ... اپنی نشست پر دھب سے بیٹھا۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳)۔ [انگ : Loading]۔

لوڈو (و مع ، و مج) امذ.
پچیسی کی قسم کا گھریلو کھیل ، بساط پچیسی کی بساط کی سی ہوتی ہے چوپڑ کے درمیان بٹھانے کا چوبنا ہوتا ہے اس میں سولہ نردیں ہوتی ہیں اور چوپڑ کے ہر فرد میں اٹھارہ خانے اس کھیل میں کوڑیوں کی بجائے پانسہ ہوتا ہے جس کے ہر رخ پر عددی نشانات بنے ہوتے ہیں جو ایک سے شروع ہو کر چھ پر ختم ہوتے ہیں۔ لڑکیاں ... سارے پنکھے چلا کر اور برآمدوں میں آکر لوڈو کھیل رہی تھیں۔(۱۹۷۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۲۸)۔ کامران لوڈو کا بورڈ الٹتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۳۹)۔ [انگ : Ludo]۔

لُوڈھانا (و مع) ف م (قدیم).
لنڈھانا.

جو کافر کے سر پر لوڈھاویں حمیم
مغز چیر کے پیٹ پڑجا سقیم

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۳۶)۔ [لنڈھانا (رک) کا ایک املا]۔

لَوذَعی (و لین ، فت ذ) صف.
عقل مند ، دانا ، ذود فہم ، فصیح و چرب زباں.

وہ لوذعی کہ جس کی طلاقت دلوں کو بھائے
دو دو دن ایک بوند بھی پانی کی وہ نہ پائے

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۳۱۱))۔ [ع]۔

لَوْر (فت ل ، و نیز سک) امذ ؛ امث.
شعلہ ، لپٹ.

ماتھے کی یہ کہکشاں یہ جوبن کی لور
پڑتے ہی جھپک جھپک سی جاتی ہے نظر

(۱۹۳۷ ، روپ ، ۴۹)۔ [س : लोल]۔

لِوَر (کس مج ل ، فت و) امذ (شاذ).
انسانی جسم کے اندر ایک عضو کا نام ، جگر۔ اس کلاس کو عام طور پر لورورٹ ... ہی کہا جاتا ہے کیونکہ ان پودوں کی تھیلسوں کی مشابہت لور یعنی جگر سے ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۱۳)۔ [لیور (رک) کا ایک املا]۔

لُور (و مع) امذ.
عقل ، سمجھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ نہ اُور چلا میاں جَگدیش پُور کہاوت.
کوئی شخص اپنی لیاقت سے بڑھ کر کام کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَور (فت ل ، سک ر) صف ؛ ~ لوئر.
نچلے درجے کا ، ادنیٰ ، چھوٹا ، ابتدائی. وہ ... لور پرائمری میں پاس ہوگیا ہے. (۱۸۹۸ ، اُردو خط و کتابت ، ۱۶). [انگ: Lover].

لورا (و مج) امذ (مونث : لوری).
(ڈومنیوں کی اصطلاح) آوارہ مرد (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

لوری (و لین) امث.
رک: لاری. جو لوری قیدیوں کو لے کر جیل کے دروازے پر پہنچتی ہے اس میں مقرّرہ تعداد سے زیادہ برآمد ہوتے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۵). [لاری (رک) کا ایک تلفظ اور املا].

لُوری (۱) (و مع) امث.
ایک قسم کا بڑا طوطا. طوطے کے خاندان میں طرح طرح کی قسمیں پائی جاتی ہیں کوکوٹو ، میکو ، لوری اور پیار چڑیا ، خط استوا کے رہنے والے ہیں ان کے پَیر کی دو انگلیاں آگے اور دو پیچھے ہوتی ہیں ان کے پَر رنگ برنگ ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۸). [لاط : Psittaous Lary].

لُوری (۲) (و مع) امث.
جذام ، برص ، کوڑھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

لُوری (۳) (و مع) امث.
سرسُری ، ایک سرخ رنگ کا کیڑا جو گندم میں لگ جاتا ہے. یہ آٹا کھانے کے لائق ہے؟ لوریاں لگی ہیں ، اللہ یہ دن بھی دکھانا تھا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۶۳). [مقامی].

لوری (و مج) امث.
وہ سریلے بول جو بچے کو سُلانے کے لیے گیت کے طور پر ماں دھیمے سُروں میں گاتی ہے. دایہ شہزادے کو گود میں لیے کھلاتی ، تھپکنا اس کا ہاتھوں ہاتھ لوری کے ساتھ سُلانا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۶). بچہ سو گیا تھا لوری ختم نہ ہوئی تھی. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۱). ایسا کوئی نہیں ہے جسے وہ رات کے وقت لوریاں سنا سنا کر سُلائے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۲۸). فلسطینی بچّوں کی لوری بھی اسی طرح کی ایک نظم ہے. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۱۱۶). [س لौल+क].

ـــ دینا محاورہ.
بچے کو سُلانے کے لیے گیت یا گیت جیسی کوئی چیز یا کہانی وغیرہ سنانا ، نیند کی کیفیت پیدا کرنا.

بھابھی کا بولانے جانا بچی کا وہ حال دیکھ
لوری دینا اور گھبرا کر تھپکنا دیکھیے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۶).

سنو نالے ہمارے عندلیبِ خوشنوا ہیں ہم
چمن میں طفلِ گل کو لوریاں دی ہیں ترنم سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۹). ہوا کے خاموش ہاتھ اس کو لوریاں دے رہے ہیں. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۳۳). حافظ کی سرمستی لوریاں دے کر سلاتی ہے. (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۵).

لوڑ (و مج) امث.
مرضی ، خواہش ، حاجت ، چاہ ، محبّت. دلکشا باغ میں لیا چھوڑ ، پیلاڑ جکو بچہ ہونے خدا کی لوڑ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۲). [لوڑھ (رک) کا مخفف].

ـــ جالی امث.
(پارچہ باقی) گول اور باریک خانوں دار بناوٹ کا جالی نما کپڑا ، بابل لیٹ ، دہلی اور نواحِ دہلی میں بابل لیٹ اور پنجاب میں لوڑ جالی ... کہنے لگے (ا پ و ، ۲ : ۵۲). [لوڑ + جالی (رک)].

لوڑا (و لین) امذ.
(فحش ؛ بازاری) مردانہ آلۂ تناسل ، ذکر ، قضیب ، لنگ ، لنڈ. مثلہ قلت اللوڑا و کثرت الچوت آثار قیامت است. (۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۱۹). [س : लौडा].

ـــ پکڑ کے رَہ جانا محاورہ.
(فحش) مایوس ہو جانا ، کچھ بس نہ چلنے کے محل پہ مستعمل (مہذب اللغات).

ـــ پکڑنے کی تمیز نہ ہونا محاورہ.
(فحش) کوئی کام اُصول قاعدے سے نہ کرنا ، تمیز نہ ہونا ، صلاحیت نہ ہونا (مہذب اللغات).

ـــ پیلا کرنا محاورہ.
(فحش) گالی گلوچ بکنا ، فحش بکنا ، مغلظات بکنا ، بد زبانی کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ جھَوڑی (ـــ و لین) امث.
چھینا جھپٹی ، لڑائی جھگڑا ، دنگا فساد ، بد زبانی کے ساتھ تکرار (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ دِکھانا ف م ؛ محاورہ.
(فحش) لوڑے کو استادگی کی حالت میں دکھانا ؛ ٹھلا دینا.

دیکھی قطب کی لاٹ تو احساس یہ ہوا
لوڑا دکھا رہی ہے زمیں آسمان کو
(؟ ، لاعلم (مہذب اللغات ، ۱۱ : ۲۷۰).

ـــ رَکھنا ف م.
عضوِ مخصوص کو فرج میں رکھنا.

شتابی آ کے رکھ دے چوت کی آغوش میں لوڑا
کہ تجھ کو جب سے چودا ہے نہیں ہے ہوش میں لوڑا
(؟ ، صاحبِ قران (مہذب اللغات ، ۱۱ : ۲۷۱).

---کھڑا کرنا محاورہ.
مردانہ آلۂ تناسل کو حالت استادگی میں لانا.

سرکار کا نظام حکومت تو دیکھیے
لوڑا کھڑا کیا ہے شہیدوں کی یاد میں

(؟ ، لاعلم (مہذب اللغات ، ١١ : ٢٧١)).

--کھڑا ہونا محاورہ.
استادہ ہونا ، تندی ہونا.

لاکھ سانڈے کا تیل ملوایا
پھر بھی لوڑا مرا کھڑا نہ ہوا

(؟ ، لاعلم (مہذب اللغات ، ١١ : ٢٧١)).

---لَسَن (---فت ل ، شد س بفت) صف مذ.
بے حد بے وقوف ، بدھو ، چوتیا. تم سے جس گھوڑے کو کہا تھا وہ نہیں لگایا اور وہی گھوڑا آیا تم بھی بالکل لوڑا لسن ہو. (١٩٧٨ ، مہذب اللغات ، ١١ : ٢٧١). [لوڑا + لسن (رک)].

لَوڑم (و لین ، فت ڑ) امذ.
کم عقل ، بیوقوف ، گدھا. سیٹھ صاحب تمہیں بوجھ رہے تھے ، تم چلے جاتے تو روپے ضرور مل جاتے تم بھی بالکل لوڑم ہو. (١٩٧٨ ، مہذب اللغات ، ١١ : ٢٧١).

لوڑنا (و مج ، سک ڑ) ف م.
١. طلب کرنا ، چاہنا ، خواہش کرنا. اس کی لوڑ لوڑنا ، اپنی خوشی اس کی خوشی پر چھوڑنا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٧١). ٢. بوجھنا سمجھنا.

وہ ہے وفا اِت عاجز — اس نان لوڑوں ہوں ہرگز

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٥٣)).

سر اس کا توں سکتا ہے لیانے اگر
توان لوڑتی ہے، تجے مرد کر

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٣٩). ٣. پکڑنا.

مرا کام ہے لوڑنا چھوڑنا — مرا رسم ہے جوڑنا توڑنا

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢٨٧).

میرے تو حساب چھوڑنا نیں — یو چھوڑ کر اور لوڑنا نیں

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٦١). [لوڑ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَوڑے (و لین) امذ ؛ ج.
لوڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---پَر/پہ مارنا محاورہ.
(فحش) کوئی پروا نہ کرنا ، بے نیاز ہونا ؛ خاطر میں نہ لانا ، حقیر سمجھنا.

نہ تجھ سے جھانٹ بھی اکھڑے کی گردشِ دوراں
غمِ حیات کو لوڑے پہ مارتا ہوں میں

(؟ ، لاعلم (مہذب اللغات ، ٢ : ٢٥)).

---کی م ف ؛ فقرہ.
(بازاری) زیادہ گالیاں بکنے والوں کا تکیہ کلام جو بغیر ارادہ منہ سے نکلے. تم لوڑے کی جب بھی آتے ہو کسی نہ کسی کی مرنے کی خبر لاتے ہو. (١٩٧٨ ، مہذب اللغات ، ١١ : ٢٧١).

---کے اَندَر/میں مِلانا محاورہ.
ختم کر دینا ، خاک کر دینا.

راون کا راج لوڑے کے اندر ملا دیا
بیٹھا تھا اس کے کھیتی کے بھیتر بھسڑ کا بھوت

(١٧٦١ ، دیوانِ زاقی ، ٨).

---میں مِلنا/مل جانا محاورہ.
ختم ہونا ، تباہ ہو جانا.

ساری تعلیاں ترے لوڑے میں مل گئیں
عریاں جب اس نے اپنا دبا تجھ پہ جال ڈال

(١٩٣٨ ، کلیاتِ عریاں ، ١٢٣).

لوڑھکنا (و مع ، فت ڑھ ، سک ک) ف ل (قدیم).
رک : لڑھکنا. یہ گیند خود بخود لڑھکتا ہوا دروازے تک اس قلعے کے پہنچے گا. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٤٩٧). [لڑھکنا (رک) کا اشباعی املا].

لوڑھنا (و مع نیز مج ، سک ڑھ) ف م.
(پارچہ باف) کپاس کے ریشوں سے بیج جدا کرنا ، کپاس سے روئی علیحدہ کرنا (ا پ و ، ٢ : ٧). [مقامی].

لوڑھی (و مج) امذ.
ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کالی دیوی کے نام پر رات بھر لکڑیاں جلانے اور گیت گاتے ہیں ، کنواری لڑکیاں اس تہوار میں گیت گا گا کر مانگتی پھرتی ہیں ، یہ تہوار پوس کے مہینے کی انتیسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [مقامی].

لَوز (و لین) امث.
١. بادام. لوز : یہ درخت مشہور ہے بادام کو کہتے ہیں. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٦٣). ٢. ایک قسم کا حلوا جسے بادام اور پستے سے تیار کرتے ہیں مسکے (مکھن) کی استرکاری اور لوز کے کنگورے ، جوز کے مینارے ... قلعہ پر رکھاتا. (١٧٠٣ ، جنگ نامہ بھنگی و پوستی (اردونامہ ، کراچی ، ٤٩ : ١٣)).

گلابی لوز لے کیوں کر نہ انسان
ہوا ہے صرف جس میں شیرۂ جاں

(١٧٧٨ ، گلزار ارم (مثنویاتِ میر حسن ، ٧١)).

جس روز سے کہ بوسہ لیا تیرے ہونٹ کا
پستے کی لوز مجھکو بہت بے مزہ لگی

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٩١). پستے وغیرہ کی لوز ... اور ہاں میں بُھولا جھمّن کے ہاں کے سموسے. (١٩٥٤ ، پیر نابالغ ، ٣٠٠). ٣. (أ) حلوے یا مٹھائی کا چوکور ٹکڑا جس کی لمبائی زیادہ ہو اور نوکیں نکلی ہوں ، لوزات یا شکرپاروں کی شکل. مولانا نے ... ایک برفی کی لوز منہ میں رکھ کے کہا. (١٩١٤ ، حُسن کا ڈاکو ، ١ : ٧٥). ایک دوسرا رکاب دار جوزی حلوہ سوہن کی لوزیں ایسی نرم بناتا تھا کہ چھری سے بہ آسانی کٹ سکتی تھیں. (١٩٨٨ ، لکھنویات ادیب ، ٥). (أأ) سیب ، آم وغیرہ کے خوبصورتی سے تراشے ہوئے قتلے یا ٹکڑے . اول آم کو چھیل کر اس کی لوزیں بنا بنا کر لوہے کے کانٹے سے خوب چھیدے . (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ١٣) . ٤. ایک درخت کی چھال .

کشمیری لوز پر لکھتے ہیں جو ایک درخت کی چھال ہے۔ (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۶۲)۔ ۵. دوا وغیرہ کی ٹکیا. بقدر نصف درہم لوز بنا بنا کر سایے میں خشک کر لیجیے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۱)۔ [ع]۔

---کا پُتلا صف مذ.
مکمل سراپا ، تراش خراش میں انتہائی درست ، نستعلیق . سراپا سانچے میں ڈھلا ہے اے ہوا یہ نوجوان تو لوز کا پتلا ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۲۷)۔

لَوزا (و لین) امذ.
گھوڑوں کی ایک قسم. سلطانی خچروں کی جنگی فوج روانہ ہوئی ... گھوڑے بھی موجود تھے ... لوزا اور درکتے ، ابلق ، عربی ... علیحدہ علیحدہ چلے. (۱۷۹۶ ، پدماوت ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، ۵۱ ، ۱ ، ۱۹۷۵ : ۱۸۷))۔ [مقامی].

لَوزات (و لین) صف.
حلوے یا جمی ہوئی برف وغیرہ کے تکیلے چوپہل کی شکل کے ٹکڑے ، شکر پارہ شکل. اور نشان لوزات کے چھری یا چاقو سے بنا دیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۸۸)۔ [لوز + ات ، لاحقۂ صفت].

---کی گوٹ امث.
ایک قسم کی گوٹ یا لکن ، سموسے کی گوٹ ، سہ گوشیہ گوٹ جو سجاوٹ کے لیے استعمال کی جاتی ہے. سنہری کرن لگی ہوئی لوزات کی گوٹ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۲۵)۔

---کے کَباب امذ.
ایک قسم کے کباب جو بادام ڈال کر بنائے جاتے ہیں. نکتی کباب لوزات کے کباب ... وغیرہ ... قرینے سے چنی گئیں . (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۱)۔

لَوزاتی (و لین) صف.
لوزات (رک) کی طرف منسوب ، تراکیب میں مستعمل.

---کَھرَنجا (---فت کھ ، ر ، سک ن) امذ.
(معماری) اینٹوں کو شکر پارے یا لوزات کی شکل میں جما کر بنایا ہوا فرش ، کھرنجے کی مختلف قسموں کے ناموں میں سے ایک نام (ا پ و ، ۱ : ۱۵۳)۔ [لوزاتی + کھرنجا (رک)].

لَوزۃُ المَعْدَہ (و لین ، فت ز ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت مع م ، سک ع ، فت د) امذ.
ایک لمبا چپٹا غدود جوفِ شکم میں واقع ہے ، کچھ کتے کی زبان سے مشابہت رکھتا ہے. لعاباتِ ہاضم : یہ لعابات مختلف قسموں کے غدودوں سے پیدا ہوتے ہیں ؛ بعض جن میں سے چھوٹے ہوتے ہیں ؛ جیسے : معدے اور امعا کے غدود اور بعض بڑے ہوتے ہیں مثلاً جگر ، لوزۃ المعدہ اور لعابیہِ دہن کے غدود . (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظِ صحت ، ۱۳۸)۔ [لوزۃ ـ لوز + رک : ال (۱) + معدہ (رک)].

لَوزَتَین (و لین ، فت ز ، ی لین) امذ ؛ ج.
گلے کے اندر کے دونوں غدود جو بادام کی شکل کے ہوتے ہیں. تحرکِ دندان ، قلاع ، ورم لوزتین ... میں بطور سنون و ذرور ... مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۳)۔ جراثیم سیل بقری کے غدود کے ساتھ جسم میں داخل ہونے کی صورت میں بعض اوقات لوزتین اور حنجرہ کی لمفاوی ساخت بھی چھوت کے اثر کو قبول کر لیتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۲۷)۔ [لوزۃ ـ لوز + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

لَوزَہ (و لین ، فت ز) امذ.
گلے کے اندر کے ایک طرف کا غدود ، بادامک. لوزہ (Tonsil) یہ ایک گول لختک ہے جو دو شکمی لختک کے وسطانی جانب وادیچہ کو محدود کرتا ہے. (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۴۳۶)۔ خون کے خلیے وغیرہ حلق کی جھلیوں سے مل کر ایک سیاہ ... جھلی بناتے ہیں جو لوزہ ... بلعوم ... حلق اور حنجرہ ... تک پھیل جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، امراض خرز حیاتیات ، ۲۰۲)۔ [ع].

لَوزی (و لین) صف.
لوز سے مشابہہ ، مثل بادام ، لوز کا ، غدودی. صعودی بلعوی ... شریان کی اور وجہی شریان کی لوزی (Tonsillar) شاخ کی چند شاخیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱۷۹)۔ [لوز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَوزِیات (و لین ، کس ز) امذ ؛ ج.
حلوے کی ایک قسم خصوصاً بادام کا حلوا. کئی ہزار من کے شیر برنج ... اور لوزیات ... تیار کروا کے موافق حکم کے محل میں بھیجے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۳)۔ قسم قسم کی مٹھائی حلوہ سوہن ... امرتی لوزیات وغیرہ کھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۳)۔ انواع و اقسام کے مربے چٹنیاں لوزیات بنایا کرتے تھے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۱۵)۔ مہمانوں کو کشمیر کی شہرۂ آفاق لوزیات خوانچے اور ضیافتیں کھلانے میں بھی زر کثیر صرف کیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۱)۔ [لوزی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

لَوزِینَج (و لین ، ی مع ، فت ن) امذ.
وہ حلوا جو بادام اور پستے کی گری سے تیار ہوتا ہے. فالودہ اور لوزینج (مغزیات) وغیرہ یہ چیزیں اس غرض سے استعمال کی جاتی ہیں کہ راستے بند ہو کر تحلیل کم ہوں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۷)۔ [ع].

لَوزِینَہ (و لین ، ی مع ، فت ن) امذ.
۱. لوزینج ، بادام کا حلوا. فالودہ اچھا ہوتا ہے یا لوزینہ. (۱۸۹۰ ، اسلامی سوانحِ عمریاں ، ۳۳)۔

مولیٰ کی ثنا میں حکمِ مولیٰ کا خلاف
لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجکو

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۶۳)۔ ۲. (طب) ٹکیاں ، قرص. دولابہ جات یا لوزینہ جات ... چپٹی چپٹی ٹھوس ٹکیاں ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۷۷)۔ [لوز (رک) + ینہ ، لاحقۂ نسبت].

لُوسَرَن (و مع ، فت س ، ر) امث.
ایک گھاس جو گھوڑوں اور مویشیوں اور بھیڑوں کا ایک اعلیٰ قسم کا چارہ ہے اسے سال میں چھے سے آٹھ مرتبہ تک کاٹا جاسکتا ہے لوسرن ایک قسم کی چری ہے جو ستمبر کے مہینے میں بوئی جاتی ہے۔ (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۲ : ۲۰). ہم سب لوگ ارد ، موٹھ ، کلتھی ، مسور ، مونگ ، لوسن (لوسرن) ، جھاؤ ... ببول کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ۱۶۳). پھلی کے چورے ، تیل ، جانوروں کی چربی ، سبز برسیم ، لوسرن اور زرد مکئی میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۲۱). [انگ : Lucern].

لُوسَن (و مع ، فت س) امث.
رک : **لوسرن**. گھوڑے کو دلاسا دیکر لوسن گھاس یا نمک کھلاویں. (۱۸۹۲ ، فنونِ سپہ گری و اسپورٹس ، ۹۵). ہم سب لوگ ارد ، موٹھ ، کلتھی ، مسور ، مونگ ، لوسن (لوسرن) جھاؤ ... کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۳). اب کوئی اتنا نہیں کہ کھیت میں سے لوسن موٹھ کاٹ کر اصطبل تک لے آئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۹۹). [لوسرن (رک) کی تارید].

لوشَن (و مج ، فت ش) امث (شاذ).
گھاؤ (زخم) **دھونے کی دوا ، جلدی امراض دور کرنے یا رنگ صاف کرنے کا عرق وغیرہ ، کالی کیچڑ.** میں ابھی اسے لوشن سے دھو کر ڈریس کیے دیتی ہوں. (۱۹۳۱ ، روحِ لطافت ، ۷۳). امراء اور شرفاء کی بیگمات قسم قسم کے نہانے کے لوشن اور رنگ برنگی کریمیں ... لپ اسٹکس استعمال کرتیں. (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۱۰۷). [انگ : Lottion].

لُوط (و مع) امذ.
ایک پیغمبر کا نام جو حضرت ابراہیم کے خاندان سے تھے ، ان کی قوم میں لواطت عام تھی ، وہ لوگ حضرت لوط کے بار بار منع کرنے پر بھی اس سے باز نہ آئے اور ان پر خدا کا عذاب نازل ہوا اور ان کا شہر سدوم الٹ گیا.

گئی لوط کی اُمت ہی جب ہوتے بہار
کیا عدل سوں سب زمیں میں اتار

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۲). سفیدۂ صبحِ صادق نمودار ہوا قومِ لوط کی طرح عذابِ الٰہیٰ کا ورود ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۷). [علم].

--- بھوری (--- و مع) امث.
جانوروں کی ایک بیماری جس میں پنڈلی اور انگلیوں میں گرمی جوش مارنے لگتی ہے. عِلت لوط بھوری ، ساقِ پائی و انگلیوں میں گرمی جوش زن ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، صیدہ گہ شوکتی ، ۱۵۳). [لوط + بھوری (رک)].

لُوطی (و مع) صف.
۱. **حضرت لوط کی قوم کا فرد ؛ (مجازاً) اغلام باز ، امرد باز ، لونڈے باز ، مغلم.**

کس سے کہیے خباثت ان کی ظاہر ہے سب عالم پر
لوطی اور لوند قلندر ہیں آپس میں تینوں ایک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۱).

اس کو کہا زعم نے لوطی کوئی
دے گیا تکلیف ہی یہ لاکلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۷). اگر کسی شخص نے ... تہمت لگائی اور پارسا مہمان کو اے فاسق ... اے لوطی ... اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہو گی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، تفسیر قرآن الحکیم ، ۵۶۱). ایسے لونڈے آگے چل کر لوطی نکلتے ہیں . (۱۹۹۰ ، آبِ گم ، ۳۵۷).
۲. **بانکا ، خوبصورت.**

جب نہ تب ملتا ہے بازاروں میں میر
ایک لوطی ہے وہ ظالم سرفروش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۵). [لوط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

لُوف (و مع) امث.
خوشہ دار پھل والی ایک بوٹی جس کے پتے لبلاب کبیر کے مشابہہ ہوتے ہیں ، فیل گوش ، قنطوری ؛ دواءً مستعمل . لوف فارسی میں اس کو فیل گوش کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹). [ف].

لوفَر (و مج ، فت ف) صف مذ.
شوقین مزاج ، کھلنڈرا ، اوباش ، لچا ، لفنگا ، آوارہ ، بدمعاش. مجھے یہ خیال ہے کہ جان کو پردیس میں کوئی تکلیف نہ ہو وہ وہاں لوفر بن کے نہ رہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۲). اور وہ تینوں لوفر جو بوڑھے باپ کو ان مسائل سے نپٹنے کے لیے اکیلا چھوڑ کر ... بیٹھے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۸۲). [انگ Loafer].

لوقَنْدْری (و مج ، فت ق ، غنہ ، سک د) امث ؛ مسرلقندری.
بدمعاش ، بدچلن ، بد وضع ، آوارہ پھرنے والی. اس نے کہا یہ ہی لوقندری تمہاری کون ہیں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۶۶) . وہ لوقندریاں بھی لمبی بنی ہیں کہ خالی ہنڈی کو کتا بھی نہیں چھوڑتا . (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۶) . [لقندری (رک) کا اشباعی املا].

لَوک (و لین) امث.
کان کی لَو ، کان کا نیچے کی طرف لٹکا ہوا کنارا جس میں سوراخ کر کے بُندا وغیرہ پہنا جاتا ہے.

میں لوک میں اوس کا جھمکا
پر وہ سب سے باہر دھمکا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۹۰). کان کی ایک لوک تو انگریزنوں کی بھی چھدی ہوئی دیکھتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۳). بالی کی کونج تکیے میں پھنس گئی، لوک پھٹی جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۵۲۶). [لو (رک) کا ایک املا].

لُوک (و مع) امذ.
شعلہ ، لپٹ ، آگ ؛ گرم ہوا ، لُو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : उल्का].

لوک (۱) (و مج) امذ.
۱. **(ہندو) دنیا ، جہان ، عالم ؛ طبقہ.**

سن سن جگ میں سودا یہ بنت بنی کے بین
موہی کے سب ہو گئے تین لوک بیچین

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۵۴). تینوں لوک میں کیلاس سب سے زیادہ عمدہ ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۷۸). دیویاں نہایت ہی حسین و نازنین ہیں اور ان سے اُتر کر اس لوک ... میں اپسرائیں ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۱۸). وہ اگر تینوں لوک (عالم) کا ناش کر دے تو بھی اُس کے اوپر کوئی گناہ عاید نہ ہو گا. (۱۹۴۸ ، رام راج ، ۳۹). ۲. **لوک ، عوام ، خلقت ، اشخاص.** اپنا جد جو دھرتے ہیں ، لوکاں باغ جو کرتے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹).

عطا اس بھوک سوں ہم لوک رہتا
ز خوردن ساگ لونی سوک رہتا

(۱۷۲۷ ، دیوان عطا ، ۳۵۹). ۳. **(فلسفہ) وہ مقام جہاں لذت اور الم نیکی اور بدی کے نتیجے کے طور پر تجربے میں آتے ہیں ؛ مراد : وہ عالم جہاں نیکی و بدی کی سزا و جزا دی جاتی ہے.** لوک وہ مقام ہے جہاں لذت و الم بطور نیکی و بدی کے نتائج کے تجربے میں آتے ہیں. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۰). ۴. **دیوتاؤں کا مکان یا ٹھہرنے کا مقام.** اندر اور پون اور بڑے بڑے دیوتاؤں کے واسطے جدا جدا مکان مقرّر ہیں جن کو لوک کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۰). [س : लोक].

---اَدَب (---فت ا ، د) امذ.
عوامی ادب ، وہ نظمیں ، افسانے ، کہانیاں ، اخلاقیاتی محاورے اور گیت وغیرہ جو سینہ بہ سینہ چلے آئے ہیں اور جن کا تعلق عوام الناس سے ہوتا ہے. سودا ... ان کا اصلی کارنامہ یہ ہے کہ اسے «لوک ادب» کی سطح سے اٹھا کر امتیازی ادب کی سطح پر لے آئے. (۱۹۸۸ ، دہلوی مرثیہ گو ، ۲۱۵). [لوک + ادب (رک)].

---آچار امذ.
مُلکی رسوم ، ملکی دستور ، دیس کی ریت (فرہنگ آصفیہ). [لوک + آچار (۲)].

---پال امذ.
لوک کے راجا یعنی دیوتا. اور جب انتہائی درخشاں لوک پالوں نے دیکھا کہ نشدہاؤں کے راجہ نل کو بھیم کی بیٹی (دمینتی) نے قبول کرلیا ہے تو بہت خوش ہوئے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۹۰). [لوک + پال (رک)].

---رَقص (---فت ر ، سک ق) امذ.
رک: لوک ناچ. «اتن» بھی لوک رقص کی ایک قسم ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۸). [لوک + رقص (رک)].

---سَبھا (---فت س) امث.
قومی اسمبلی ، ایوان زیریں. ان تاثرات کا ذکر بے محل نہ ہو گا جو انہوں نے لوک سبھا کے اجلاس میں اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے ظاہر کیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۳). [لوک + سبھا (رک)].

---شاعِری (---کس ع) امث.
عوامی گیتوں کی شاعری. اودھ کی لوک شاعری اور لوک سنگیت کے دل دادہ تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۵). [لوک + شاعری (رک)].

---کَتھا (---فت ک) امث.
عوامی داستان یا کہانیاں. اماوس کی اندھیری راتوں میں عورتیں ان لٹیروں کی بہادری اور رحم و کرم کی داستانیں سناتی تھیں جو آج بھی گیتوں اور لوک کتھاؤں میں زندہ ہیں. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۱۵۶). [لوک + کتھا (رک)].

---کَہانی (---فت ک) امث.
عوامی کہانی ، لوک کتھا یا داستانیں. نہایت اعلیٰ پائے کے اشعار میں لوک کہانیوں کو سمو دیا گیا تھا. (۱۹۹۲ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۶۹). [لوک + کہانی (رک)].

---گیت (---ی مع) امذ.
وہ گیت جو عوام میں مقبول چلے آ رہے ہوں ، عوامی گیت یا نغمے. لوک گیت قبیلوں کے نہیں بلکہ چرواہوں کے نقوش پا ہیں. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۸). [لوک + گیت (رک)].

---لاج امث.
دُنیا والوں کی شرم ، لوگوں کی شرم.

ترے سلوک سے یا لوک لاج کے کارن
فراق ذکر محبت پہ کچھ تو شرمائے

(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۲۰۱).

یہی تو سچ ہے جیون کا!
لوک لاج ، رُسوائی کا کٹھکا ، ڈر سوکھے منہ والوں کا

(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۲۵۹). [لوک + لاج (رک)].

---ناچ امذ.
عوام کے قدیم علاقائی ناچ جو کسی رسم ، تہوار یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں ، لوک رقص. بالائی سندھ کے ہندوؤں میں ایک مذہبی لوک ناچ مقبول ہے ، یہ زیادہ‌تر بنیے ناچتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۲۸). لوک ناچ کے سلسلے میں خٹک ناچ ... شان اور شادی بیاہ کی تقریبات کی رونق بڑھاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۷). [لوک + ناچ (رک)].

---وِرثہ (---کس نیز فت و ، سک ر) امذ.
کسی خاص جگہ ، علاقے یا ملک کے رہنے والوں کے آثار و باقیات ، مثلاً عمارات ، رہن سہن کے طریقے ، رسم و رواج وغیرہ ، عوامی میراث. یہ کتاب لوک ورثے کے قومی ادارے کے کتابی سلسلے لوک کہانیاں کے تحت طبع کی جا رہی ہے ، اس سے پہلے ... کشمیری لوک کہانیاں ترتیب دے چکا ہے. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں (ترجمہ) ، ۵). [لوک + ورثہ (رک)].

ــــہنسائی (ـــفت ۰ ، مغ) امث.
جگ ہنسائی.

کب گِریۂ شبنم پہ دلِ غنچہ ہوا نرم
رو کر کے عبث کیجئے کیوں لوک ہنسائی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۵). [لوک + ہنسائی (ہنسنا (رک) کا حاصل مصدر)].

لوک (۲) (و مج) امذ.
لوکارتم (رک) کا مخفف. جدول سے لوک ۲۴۳ معلوم کر کے لوک ۲۴۳ .۰ معلوم کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۲۱۲). [لوکارتم (رک) کا مخفف].

لوک (۳) (و مج) امذ.
لدو اونٹ ، بوجھ اٹھانے والا اونٹ ، دُبلا پتلا اونٹ. ہندی جانور جس کو لوک کہتے ہیں اور اردانہ بھی تیز رفتاری میں جمازہ کے قریب قریب ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۷۰). [ف].

لَوکا (و لین) امذ.
ایک قسم کا کدو ، لوکی : گھیا کدو (لاط: Cucurbita Lagenaria) پودینہ تین آنے ، لوکا چھ آنے ، توری ، ماسی اپنی ایمانداری کی ساکھ بٹھانے کے لیے دانے دانے کا حساب دیا کرتی تھی. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۱۸). [س : लाबू].

لُوکا (۱) (و مع) امذ.
۱. آگ کا شعلہ.

یہ بُت نہ چین کا ہے نہ یہ ہند کا صنم
لُوکا لگے فرنگ کو کارِ فرنگ ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲۷).

غضب سے ہو کوئی شعلہ بھبوکا
لگی کہنے لگادوں تجھ میں لُوکا

(۱۸۷۳ ، تیرہ ماسہ ، ۱۷). ہوا کے جھونکے ... جہنّم کے لوکے معلوم ہوتے. (۱۹۲۶ ، نیکی کا پھل ، ۳۱). **۲. لکڑی کا جلتا ہوا لکڑا.** رام داس ایک لوکا لیکر آگے بڑھا کہ آگ دیکر وارثِ قانونی قرار پا جاؤں. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۸۳). یونان کا قدیم ڈاکو یا نقب زن یہ سمجھتا تھا کہ وہ کسی چِتا سے ایک لُوکا بھی اپنے ساتھ لے جائے تو گھر کے نگہبان کتّے ، خواہ وہ کیسے ہی خوں خوار ہوں دم نہیں مار سکیں گے.(۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۷۰). **۳. شہابِ ثاقب جس سے ہندوؤں میں زچّہ کے لیے شگون لیا جاتا ہے ، اُلکا** (اپ و ، ۷ : ۶۹). [لوک + ا ، لاحقۂ تکبیر].

ــــاُٹھنا محاورہ.
آگ کا شعلہ لپکنا.

دل سے لُوکا وہ اٹھا آج کہ میں نے جانا
اب لگی آگ بس اب خانۂ تن جلتا ہے

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۱۹۳). دفعتاً « بھک » سے ہوا اور ایک لوکا اُٹھا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۹۳).

ــــپھوٗنا محاورہ.
ناس ہو جانا ، جُھلسہ پھرنا ، برباد ہو جانا. اے ہے باد یہ پھر جائے لوکا اس کا اب ایک بول بھی تو یاد نہ رہا. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۲۲).

ــــدینا محاورہ.
آگ لگانا ، دفع کرنا ، دور کرنا.

عشق جس دم مجھکو یارِ آتشیں رُوکا دیا
نالۂ سوزاں نے سینے میں مرے لوکا دیا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۵). ساڑھی کو چولھے میں رکھو... موا بلاؤس ولاؤس کیا اس کو لوکا دو. (۱۹۳۳ ، خدائی راج ، ۷).

ــــلَگانا محاورہ.
۱. جلانا ، آگ لگانا ، جُھلسا دینا ، (نہایت نفرت و خفگی کے موقع پر بولتے ہیں).

یہ سن کے وہ شعلہ ہو بھبوکا
بولی کہ تجھے لگاؤں لُوکا

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲۱). اس گھر کو لُوکا لگے بندی اپنے میکے کو راہی ہوتی ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۶). لُوکا لگا موئے کو ، دنِ بھر اینڈھتا ہے ، شام کو بانکا بن کے نکلتا ہے. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۱۳۹). **۲. شرمندہ کرنا ، خجل کرنا.**

حُسن تیرا وہ بھبھوکا ہے کہ شب تا بہ سحر
شمع کے منہ کو لگاتا ہی رہے ہے لُوکا

(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د ، ۳۱). **۳. خراب کرنا ، ناس کرنا ، چھوڑنا ، تیاگنا ، ترک کرنا ، قطع تعلق کرنا** (فرہنگ اصفیہ ؛ نوراللغات).

ــــلَگاؤں فقرہ.
(بددعا) چولھے میں دوں ، نام نہ لوں ، جُھلسا لگاؤں. بمبئی میں رہ کر بالکل میم بن گئیں لوکا لگاؤں ایسی عورت کو میں. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۱۳۵).

ــــلَگنا محاورہ.
رک : لوکا لگانا جس کا یہ لازم ہے. یہ سب کچھ سہی گھر کی راحت کو لُوکا لگ گیا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۲۱۳).

سوتے سے اٹھی کہ گرم کھانا کر دے
لُوکا جو لگا ، جھلس گئی سب کایا

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۳۹).

ــــلگے فقرہ.
(بددعا) آگ لگے ، چولھے میں جائے ، بھاڑ میں جائے ، غارت ہو. ایسی ویسی نسبت کو لُوکا لگے میں کبھی کچھ چیز نہ جانوں گی. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۶۹).

لُوکا (۲) (و مع) امذ.
(ہنسی) **چکر کی شکل میں باندھا ہوا جال جس کے کنارے پر سیسے کی گولیاں برابر بندھی رہتی ہیں ، جب جال کو پانی پر پھیلا کر ڈالتے ہیں تو سرپوش کی طرح پانی میں نیچے اترتا چلا جاتا ہے ، اس کے گھیر میں جو مچھلی آ جاتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے ، ٹاپا** (اپ و ، ۳ : ۶۱). [مقامی].

لوکاٹ ((و مج) امذ.
ایک کھٹ مٹھا زرد رنگ کا پھل جو زرد آلو سے مشابہ ہوتا ہے لاط : Eriobotrya Japonica . رسیلے لوکاٹ پہنچے اور باعث شکرگزاری ہوئے. (۱۸۹۱ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۶۶). لوکاٹ میں غذائیت بالکل نہیں ہوتی . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۶۵) . واہ گارڈن کے قریب لوکاٹ بیچنے والوں نے نوازشریف کو بڑی مقدار میں لوکاٹ بطور تحفہ پیش کیے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اپریل ، ۱۱). [جاپانی].

لوکارِتم (و مج ، سک ر ، فت ت) امذ.
(محاسبی) ایک حساب جو حسابی عمل کو مختصر کرنے کے لیے ایجاد ہوا ہے ، اس میں ضرب و تقسیم کے بجائے صرف جمع و تفریق سے کام لیا جاتا ہے اور تناسبِ اعداد سے بحث ہوتی ہے. یہ لوکارتم جدول میں ۵۷۱۳۰ ، ۵۵۰ کا کعبیب لوکار تمیہ پایا جاتا ہے. (۱۸۳۲ ، رسالہ علمِ ہیئت ، ۷۸). لوکارِتم (Logarithm) یہ حساب کا ایک قاعدہ ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۴). لوکارتم کی ایجاد اور ان کا استعمال (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۲۰۹). [انگ : Logarithm].

لوکارِتمی (و مج ، سک ر ، فت ت) امث.
لوکارتم سے متعلق ، **لوکارتم کا**. یہ تبدیلی لوکارتمی یا قوّت ثمانی قانون کی پابندی کرتی ہے. (۱۹۳۱ ، عملی طبیعیات ، ۳۷۶). [لوکارتم + ی ، لاحقۂ نسبت].

لوکاڑنا ف مر ؛ محاورہ.
ٹھگوں کے بس میں آ کر مسافر کا آہ و فریاد کرنا . چیخ و پکار کرنا ، ڈونڑپانا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لوکاری (و مج) امث.
بندوق (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۶). (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لوکالوک (و مج ، و مج) امذ.
(ہندو) پہاڑ کا وہ فرضی سلسلہ جو ساتوں سمندروں کے گرداگرد مانا گیا اور دنیا کی حد خیال کیا گیا ہے. پھر لوکالوک پربت پر سیر کی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۳). [لوک + ا ، لاحقۂ اتصال + لوک (رک)].

لوکان (و مج) امذ.
(کشتی) ایک داؤ جس میں جب حریف سامنے کھڑا ہوکر بایاں ہاتھ کندھے پر رکھے تو ظفر کو چاہیے کہ اپنا بھی بایاں ہاتھ حریف کے کندھے پر رکھے اور داہنا ہاتھ حریف کے بائیں بازو کے اوپر سے لے جا کر بغل کے قریب بازو اندر سے پکڑے اور حریف کو زور دے کر آگے کو بڑھاوے یا اپنی طرف کھینچے تا کہ حریف کا بایاں پیر آگے ہو جائے تو فوراً اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کا بازو جو پکڑے ہوئے ہے کسی قدر اوپر کو اوٹھائے اور بائیں طرف کو کھینچے اور اپنی گردن بائیں طرف منُھ کر کے موڑے اور داہنے کھوے سے حریف کی کلائی کو ہٹائے تا کہ حریف کا ہاتھ گردن پر سے اُتر جائے تب فوراً حریف کے پیچھے جا کر دوسرے داؤ پر چت کردے (رموزِ فن کشتی ، ۱ : ۲۰). لوکان ... وغیرہ تین سو ساٹھ بند ... سب کر کے تھک گیا . (۱۸۹۳ ، کوچکِ باختر ، ۱۳۹). [مقامی].

لوکَٹ (و مج ، فت ک) امذ.
رک : **لوکاٹ**. لوکٹ کے درخت کے لیے وہ زمین اچھی ہے کہ جو باغیچے کے پھلوں کے لیے مقرر ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۱۱۳). [لوکاٹ (رک) کا مخفف].

لُوکٹی (و مع ، سک ک) امث ؛ ~ لوکھٹی.
لومڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لوکھٹی (رک) کا ایک املا].

لَوکڑا (و لین ، سک ک) امذ.
۱. لڑکا ، معصوم بچّہ ، طفل (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۲. وہ چھوٹی عمر کا لڑکا جو درگا دیوی کی خدمت میں حاضر باش خیال کیا جاتا ہے ؛ وہ لڑکا جسے درگا دیوی کی پوجا کرنے کے بعد کسی کے نام کا کھانا کھلاتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ) . [لڑکا (رک) کا ایک املا].

لوکَس (و مج ، فت ک) امذ.
موقع ، محل وقوع ، کسی چیز کی ٹھیک جگہ یا مقام . اس وجہ سے ... ٹکراؤ کے نقطوں کا لوکس (Locus) جو ایک ہی ... رکھتے ہیں مگر مختلف رفتاروں کے ساتھ حرکت کرتے ہیں . (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۳). [انگ : Locus].

لَوکِک (و لین ، کس ک) صف.
دنیاوی . وہ کوئی لوکِک پدارتھ نہیں ہے جو سہج ہی سمجھ میں آ جاوے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۶۰) . ایک ماترا سے لے کر بتیس ماتراؤں تک چھندوں کو بتیس درگوں (گروہ) میں تقسیم کیا گیا ہے ... لوکک. (۱۹۸۳ ، اُردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۳۷) . ۲. مشہور ، معروف ؛ معمولی ، رسمی (جامع اللغات) . [لوک + ک ، لاحقۂ نسبت].

لوکَل (و مج ، فت ک) امذ.
مقامی ، دیسی. ہندوستانیوں کو ایسی تعلیم دی جائے کہ ان کے خیالات ... لوکل امپرومنٹ کی طرف مصروف ہوں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۵). اعتقادی اور عملی عطیات کا زیادہ تر حصّہ صرف مختص المقام سوسائٹی اور اسکی «لوکل» ضروریات ہوا کرتی ہیں. (۱۹۰۵ ، افاداتِ مہدی ، ۸۲). ہر ضلع میں خاص کمیٹی مقرر ہوگی جس نے لوکل تحقیقات اور رپورٹیں تیار کر لی تھیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۹). لوکل (Local) مقامی کے لیے مروّج ہے جیسے : لوکل گاڑی ، لوکل ٹرین ، لوکل بورڈ ... وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۸). [انگ : Local].

--- باڈیز (--- ی مع) امذ.
مقامی بلدیاتی ادارے ، مقامی انتظامی ڈھانچے . اجلاس میں انہوں نے مختلف قومیتوں کے لیے ڈسٹرکٹ بورڈز ، میونسپلٹیوں اور لوکل باڈیز میں جداگانہ انتخابات کی تجویز پیش کی (۱۹۸۳ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۲۱). [انگ : Local Bodies]

---بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
مقامی مجلس انتظامیہ ، شہری انتظامیہ . میں ان شخصوں میں سے ہوں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ لوکل سیلف گورنمنٹ کی کامیابی بہت کچھ اس آزادانہ اختیار پر منحصر ہوگی جو لوکل بورڈوں ... کو دیا جائے گا. (۱۸۹۸، سرسیّد، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۶۲) . لوکل بورڈ اور میونسپل بورڈ کے پرائمری اسکولوں میں زیادہ تر ہندو ٹیچر ہوتے تھے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۲۱).
[انگ : Local board].

---ٹرین (---کس ٹ ، ی مج) امث.
وہ ریل گاڑی جو قریب کے کسی خاص علاقے یا شہر کے لیے مخصوص ہوتی ہے • اگرچہ لوکل ٹرینوں کی روانگی کا وقت گزر رہا تھا. (۱۹۳۲ ، غبار خاطر ، ۴۷). [انگ : Local Train].

---ریٹ (---ی مج) امذ.
یہ ایک قسم کی رقم ہوتی ہے اس کی نسبت رزولیوشن گورنمنٹ نمبر ۳۸۴ ، مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۳ء میں ہدایت ہے کہ ڈسٹرکٹ فنڈ کی آمدنی بقدر دس فیصدی کے سرمایہ جمع رہے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۳) . حقِ مالکانہ ، حقِ آبیانہ ... لوکل ریٹ اور لوکل فنڈ وغیرہ ادا کرنے پڑیں گے. (۱۹۰۵ ، اپریل فول ، ۳۴).
[انگ : Local Rate].

---سلف/سیلف گورنمنٹ (---کس س ، سک ل ، فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امث.
مقامی حکومت خود اختیاری ، ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کے صیغے جن میں منتخب ممبر اپنے دیہات اور قصبات میں صحت ، صفائی ، تعلیم ، سڑکوں اور پلوں وغیرہ کا انتظام ان اصولوں پر کرتے ہیں جو حکومت کی طرف سے مقرر ہوں. میں ان شخصوں میں سے ہوں کہ جن کا عقیدہ ہے کہ لوکل سیلف گورنمنٹ کی کامیابی بہت کچھ اس آزادانہ اختیار پر منحصر ہوگی جو لوکل بورڈوں اور ضلع کی کونسلوں کو دیا جائے گا. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۶۲). اس وقت ایک اور معرکے کا قدم آگے بڑھایا گیا یعنی لوکل سیلف گورنمنٹ عطا کی گئی. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۶۸) . لوکل (Local) مقامی کے لیے مروج ہے ، جیسے لوکل گاڑی ، لوکل ٹرین ، لوکل بورڈ ، لوکل سلف گورنمنٹ وغیرہ . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۸).
[انگ : Local Self government].

---فنڈ (---فت ف ، سک ن) امذ.
وہ فنڈ جو مقامی حکومت کے اہتمام اور نگرانی میں ہو . لوکل فنڈ انتظامات کے عام مطالب کے واسطے خواہ وہ شاہی ہوں یا صوبہ داری معیّن نہیں کیا جاتا. (۱۸۸۸ ، حسن ، اگست ، ۵۶). تخفیفِ مالگزاری اراضی کو بھی ملحوظ رکھیں اور لوکل فنڈوں کو ان مصیبت زدوں کی پرورش میں خرچ کریں. (۱۹۰۷، کرزن نامہ ، ۳۰). لوکل فنڈ کی تعلیمی بجٹ سے دو سو پچاس روپے اور کالج کے لیے منظور کیے گئے . (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۷) .
[انگ : Local Fund].

---گورنمنٹ (---فت گ ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امث.
رک : لوکل سیلف گورنمنٹ. لوکل گورنمنٹ سے ان کو "خان صاحب بسیار مہربان دوستان" لکھا جاتا تھا • (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۲۰). طبّی تعلیم تجارتی قواعد - لوکل گورنمنٹ کا دستور اور فوجی افسروں کی تعلیم جرمن والوں کے حوالے کی . (۱۹۱۰ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۸). یہ بات ... اس وقت کہی جب لوکل گورنمنٹ بل پر بحث ہو رہی تھی . (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۲۲) .
[انگ : Local government].

لوکنا (و لین ، سک ک) ف ل.
بجلی چمکنا، چمکنا، روشن ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).
[س: लोकय(ति)].

لُوکنا (و مع ، سک ک). (الف) ف م.
جلانا ، جُھلسانا (لُو یا دھوپ) کا ؛ مراد : ایسی گرمی جیسے کسی نے مُنھ کو لوکا لگا دیا ہو.
ہے بادِ سحر میں وصف لُوکا ایسی گرمی کہ منھ کو لوکا
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹). (ب) ف ل. دھوپ سے جلنا ، لو لگنا ، آتشدان وغیرہ کی لپٹ کا اثر ہونا ، سرسام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لوک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لُوکَنْدَہ (و مع ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
مسافر خانے کے طور پر استعمال ہونے والا ہوٹل جس میں مسافروں کے ٹھہرانے کا انتظام بھی ہوتا ہے ، ہوٹل جس میں مسافروں کے قیام کا انتظام ہو ، ہوٹل. ان کے ہمراہ لوکندہ میں آئے حاجی اکثر لوکندوں میں ٹھہرنا پسند نہیں کرتے. (۱۹۱۱ ، روزنامۂ سفر حجاز و مصر و شام ، ۱۳۷). [ف].

لوکو (و مج ، و مج) امث.
ریل گاڑی کا انجن ، کوئلے کے ایندھن سے چلنے والا انجن ، گاڑی کا انجن. ریلوے کے لوکو ، سٹیم کی کشتیاں اور مشینی چھاپے خانے کی ابتدا ہو چکی تھی. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۳۶). [انگ : Loco].

لَوکی (و لین) امث.
۱. ایک ترکاری ، لانْبا کدو ، گھیا ، ہرا گھیا. لوکی ... گوشت میں بھی پکاتے ہیں ... دہی میں ڈالتے ہیں اور اس کو رایتا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۲۱). ہندی میں لمبا کدو اور گھیا اور لوکی اور آل اور گڑیلی کہتے ہیں • (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۱۵). چنے کی دال اور لوکی میں ... سے دارچینی اور کیوڑے کی خوشبو آتی تھی. (۱۹۸۳ ، سروسامان ، ۱۵). ۲. آتش بازی کی ایک قسم (نوراللغات). ۳. (آب کاری) شراب رکھنے کا چوبی ظرف ، کدو کی بنائی ہوئی بوتل ، شراب کی بھٹی میں چلانے کی ڈونی (اپ و ، ۷ : ۹۳). [لوکا (رک) کی تصغیر].

---کی طرح بڑھنا محاورہ.
بہت تیزی سے بڑا ہونا ، ککڑی کی طرح بڑھنا (لوکی اور ککڑی کی بیل بہت تیزی سے بڑھتی ہے). لڑکیاں تو لوکی کی طرح بڑھتی ہیں. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۶۸).

لوک (و مج) صف ؛ ج.
لوک کی طرف منسوب ، دنیا کے لوگ ، دُنیا والے ، لوگ باگ.

آفت جھیلیں ہم سارے اور لوک مزے اڑائیں
دکھ سہیں بی فاختہ اور کوّے انڈے کھائیں

(۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۶۲). [لوک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت نیز بن].

لُوکھ (و مع) امذ.
شعلہ ، لوکا. ایک لوکھ پھونس کا جلا کر ... لوکھ پھینک دے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۵). [لوک (رک) کا ایک املا].

لوکھری (و مج ، سک کھ) امث ؛ مص لوکھڑی.
لومڑی. جب اونٹ نے بے محنت و مشقت ... ہری دوب کھانے کو پائی تھوڑے عرصے میں فربہ ہوا لوکھری نے اونٹ کی خبر پائی. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۵۴). [مقامی].

لوگ (و مج) امذ ؛ ج.
۱. **بہت سے آدمی ، اشخاص ؛ افراد.**

تلمل کرنیں لاگا سخت   کیتا حاضر لوگ اس وقت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۳)).

ہنر کا جیتا لوگ ہے مغربی
وو جامع اہیں گنج کے مغربی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۴).

مرا شہر لوگاں سوں معمور کر
رکھیا جس توں دریا میں من یا سمیع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶).

تمہاری لوگ کہتے ہیں کمر ہے
کہاں ہے کس طرح کی ہے کدھر ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۳).

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ رُبا کہتے ہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۷).

اس جھوٹ کو صداقتِ اعلیٰ کہیں گے لوگ
آفاق کی حقیقتِ کبریٰ کہیں گے لوگ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۹). کچھ لوگ نوکیلی کیلوں کے بستر پر لیٹ جاتے ہیں کبھی نہاتے دھوتے بھی نہیں . (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۱۳۲) . ۲. (عو) **شوہر ، خصم** ، پتی. تیرا لوگ پردیس گیا ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۳۸). ۳. **ذات ، طبقہ** . ایک طرف نوکر لوگ بلبلیں لڑاتے ہیں . (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۶۸) . ۴. **عزیز و اقارب ، رشتہ دار ، متعلقین.**

اگر کوئی دیکھیں گے یاں میرے لوگ
تو آزار انپڑائینگے دونو کوں ٹھوک

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۰). تب ابراہیم جاں بحق ہوا ... اور اپنے لوگوں میں جا ملا. (۱۸۳۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۸۸). [لوک (رک) کا محرف].

ــــ باگ امذ.
عام لوگ ، **لوگ**. خدا جانے لوگ باگ کیا سمجھیں . (۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۱۷). دامن سے یہ مظلوم چار چانیں باندھ دی گئیں جنھیں لوگ باگ میری چار بیویوں کے نام سے یاد فرماتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۰۸). [لوگ + باگ (تابع)].

ــــ کَرْنا محاورہ.
مباشرت کرنا. تمہارے گرو نے کچھ جاپ بتایا تھا تم نے جاپ میں استری سے لوگ کیا اس واسطے خون جگر کھا گیا ہے . (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۶).

ــــ ہنْسائی (ـــ فت ہ ، مغ) امث.
جگ ہنسائی ، رُسوائی عام. یوں لاف مار کر یو کیا کیا لوگ ہنسائی (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۹). [لوگ + ہنسائی (ہنسنا (رک) کا حاصل مصدر)].

لُوگا (و مع) امذ.
(گنوار) **کپڑا لتہ پارچہ ؛ پیٹھن لیپٹن** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [لُگڑا (رک) کا ایک املا].

لوگا (و مج) امذ.
رک: **لوگارتھم** مماس میل × مماس عرض بلد ... مماس لوگارتمیہ میل میل + ماس لوکا عرض بلد ۱۰ ـ لوگارتم جیب متمم دائرہ ساعت کا. (۱۸۳۲ ، رسالہ علمِ ہیئت ، ۷۶). [لوگارتم (رک) کا مخفف].

لُوگارْتَم / لوگارْتَھم (و مج ، سک ر ، فت ت / تھ) امذ.
رک : **لوکارتم**. فارسی شعبے میں مقدمۂ نیچرل فلاسفی ، میکینکس تاریخ حکومتِ مغلیہ اور لوکارتم کا اضافہ ہوا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۸۲). اگر شدت کے لوگارتم کو وقت کے مقابل میں پلاٹ کیا جائے تو ایک سیدھے خط کا گراف حاصل ہوتا ہے . (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۵۰). [لوکارتم (رک) کا ایک املا].

لُوگائی (و مع) امث.
(عو) **لگائی ، بیوی ، زوجہ ، عورت.**

روئی رکھ لیتے ہیں سینے میں منڈا کر ڈاڑھی
پہنتے مرد ہیں جب ہنگے لوگائی انگیا

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۵). دیکھنے میں تو عق[illegible] معلوم ہوتے ہو مگر ہو کورے سودائی ، اجی تم میرے خاوند میں آپ کی لوگائی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲۷۰). لوگ تو دیکھنے نہیں گئے لوگائیاں جاتی تھیں . (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۰۱) . [لگائی (رک) کا اشباعی املا].

لُوگَڑ (و مع ، فت گ) امذ (شاذ).
پرانی روئی. خود کو کسی دھنکی میں ڈال دوں جہاں میری روح کا بند بند دھنکا جائے میرے قلب کا کثیف لوگڑ رواں رواں ہو کر لطیف ہو جائے. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۱۷۶) . [رُونڑ (رک) کا قدیم املا].

لُوگْڑا (و مع ، سک گ) امذ.
معمولی پھٹا پرانا کپڑا، لگڑا. منظور کی بیوی کے پاس میلے کچیلے پیوند لگے کپڑوں اور سر پر پھٹے پرانے لوگڑے کے سوا کیا تھا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۹۱). [لگڑا (رک) کا اشباعی املا].

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME-16

(GUR GUR BIDDIYA TO LOOGRA)

URDU DICTIONARY BOARD
KARACHI